دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنی جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع اکیسو چالیس سرداروں کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دگل مرحمت فرما کر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر کی جلد اول و دوم مین وہ سب حالات مرقوم ہوچکے ہین

اب اس جلد مین سلسلۂ سخن اس عنوان سے آغاز کیا گیا ہے کہ

لیجانا خواجہ کا ایوان نہ طاقی کو بعد رہا کرنے عیاروں کے نذر زنبیل کر کے دربار سمندر شاہ سے طرف صحرا کے وہان پہونچکر رہا کرنا سب عیاروں کو انکا ایک سمت کو روانہ ہونا ادہر خواجہ کا ملکہ ایوان کو زنبیل سے نکالکر کمند آصفا سے باندھکر وحدانیت خدا بیان کرنا اُسکا بعد گفتگوے بسیار مطیع اسلام ہونا اور خواجہ سے رخصت ہو کر اپنے مقام کیطرف جانا خواجہ کا اُس سے کہکر دریاے سحر شانا ایوان کا سب سرداروں کو رہا کرنا جو کہ دریاے سو مین قید تھے صاحبقران کا اسم اعظم کھولنا صاحبقران کا ہوش مین آنا سب کا خوش ہونا بادشاہ کا حکم جشن دینا۔ سمندر کا برہم ہو کر خود براے مقابلہ آنا اور جنگ ہونا عشاق اُستاد سمندر کا قتل ہونا اور سمندریہ کا فتح ہونا مع دیگر داستانہاے متعلقہ جنکی رنگین بیانی و خوش مقالی دیکھنے پر موقوف ہے

جلد سوم

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان نادل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گوے حسب الحکم رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کے باعانت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اثر زبان اردو مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بحسن و خوبی طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۷ع

اعلان۔ حق تالیف اس ترجمہ کا بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود ہے۔

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب سے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب قصہ جات نثر و نظم اُردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا مزید ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
قصہ جات نثر	
داستان امیر حمزہ صاحبقران - جسکی ترتیب و تزئین آٹھ دفترون مین ہی جسکو ابوالفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا و سلاطین کے دربارون مین داستان گوؤن کے حسن بیان سے تا این زبان یادگار زمانہ رہی - چونکہ شئے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہوجاے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہی -	
۱ - نوشیروان نامہ - جلد اول	عا پ
۲ - " " جلد دوم	عا پ
۳ - ہرمز نامہ - متعلق نوشیروان نامہ جلد دوم	للعہ ب
۴ - ہومان نامہ - " "	عہ ب
۵ - کوچک باختر -	عا پ
۶ - بالا باختر	عا پ
۷ - ایرج نامہ - جلد اول	عا پ
۸ - " جلد دوم	عا پ
۹ - طلسم ہوشربا - جلد اول	عہ
۱۰ " جلد دوم	عہ
۱۱ - " جلد سوم	عا
۱۲ - " جلد چہارم	سے ر
۱۳ - " جلد پنجم کا حصہ اول -	عا ر

نام کتاب	قیمت
۱۴ - طلسم ہوشربا - جلد پنجم حصہ دوم	[illegible]
۱۵ - " جلد ششم -	[illegible]
۱۶ - " جلد ہفتم	—
۱۷ - بقیۂ طلسم ہوشربا - جلد اول مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب تخلص بہ قمر -	[illegible]
۱۸ - الیضاً حصۂ دوم -	[illegible]
۱۹ - صندلی نامہ - دفتر ششم -	[illegible]
۲۰ - تورج نامہ - جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ -	[illegible]
۲۱ - " جلد دوم	[illegible]
۲۲ - لعل نامہ - جلد اول دفتر ہشتم	[illegible]
۲۳ - " جلد دوم	[illegible]
طلسم فتنۂ نورافشان - جلد اول جسکی خوبی دلچسپی ملاحظہ پر موقوف ہی -	[illegible]
۲ - " " جلد دوم	[illegible]
۳ - " " جلد سوم	للعہ ب
الیضاً کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے	للعہ ب
طلسم ہفت پیکر - مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب تخلص بہ قمر - جلد اول	[illegible]
۲ - " جلد دوم	[illegible]
۳ - " جلد سوم	سے
طلسم خیال سکندری - جلد اول مصنفۂ منشی احمد حسین قمر -	عا ر
الیضاً جلد دوم	[illegible]
الیضاً جلد سوم	[illegible]

فہرست نفس کتاب دفتر آفتاب شجاعت جلد سوم

صفحہ	مضمون
۲	زمزمہ سنجی عندلیب قلم در گلستان منقبت جناب امیر المومنین مظہر العجائب و مظہر الغرائب مولانا و مقتدانا حضرت علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ والسلام۔
۳	ترنم سرائی طوطی خوش بیان در شکرستان تالیف و تصنیف این بہار بوستان بعد جواہر و زواہر حمد و ثنا و لولوے نعت و گوہر آبدار منقبت کے شاہد شانہ کو یون مزین و مرتب کیا ہے۔
۵ و ۶	آرائش عروس داستان و آغاز بیان این نگارستان بلبل خامہ اس قصہ کو یون آغاز اپنی زبان مین کرتا ہے کہ جانا خواجہ کا ایوان نطاقی کو بجد رہا کرنے عیارون کے نذر زنبیل کرکے دربار شاہ سے طرف صحرا کے وہان پہونچکر رہا کرنا سب عیارون کو انکا ایک سمت کو روانہ ہونا اُدھر خواجہ کا ملکہ ایوان کو زنبیل سے نکال کر کمند اصفہا سے باندھ کر وحدانیت خدا کا بیان کرنا اُسکا بعد گفتگوے بسیار مطیع اسلام ہونا اور خواجہ سے رخصت ہوکر جانا طرف اپنے مقام کے خواجہ کا اُس سے کہکر دریاے سحر منگوانا ایوان کا سب سردارون کو رہا کرنا جو کہ دریاے سحر مین قید تھے صاحبقران کا اسم اعظم کھولنا صاحبقران کا ہوش مین آنا سب کا مسرور ہونا خواجہ کا مع سردارون کے بارگاہ مین آنا سب کا خوش ہونا اُن سردارون کا بھی داخل بارگاہ ہونا جنکو برق نے عیاری کرکے رہا کیا تھا سب عیارون کا حاضر ہونا و برق ثانی و قران ثالث کا اپنی عیاری رو برو اہل دربار و بادشاہ و صاحبقران کے عرض کرنا بادشاہ کا خوش ہوکر حکم جشن دینا اُدھر سمندر شاہ کا بارگاہ گرداب وغیرہ سے یہ کہکر کہ جب ہم تمکو تحریر کرین اُسوقت مقابلہ کرنا مع سردارون کے سمندریہ کو جانا وہان پہونچکر ایک روز آرام کرکے دوسرے دن دربار کرنا اور یہ فکر کرنا کہ کیا تدبیر کیجاے اُدھر ایوان کا خواجہ سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر جانا اور ترک دنیا کرکے گوشہ نشین ہونا اُس کی خبر طائران سحر کا آکر سمندر کو دینا اُسکا برہم ہوکر ایک ساحر کو روانہ کرنا کہ تو جاکر ایوان کو میرے پاس لے آ اُسکا جانا ایوان کا آنا سمندر کا اُس سے براے مقابلہ اہل اسلام کہنا اُس کا انکار کرنا سمندر کا سمجھانا اُسکا نہ قبول کرنا سمندر کا برہم ہوکر حکم قتل ایوان دینا منادی کا ندا کرنا سبکو معلوم ہونا خواجہ کا اُس حال سے آگاہ ہونا اور عیاری کرکے ایوان کو بچانا سمندر کا برہم ہوکر خود براے مقابلہ آنا اور جنگ ہونا عشاق اُستاد سمندر کا قتل ہونا اور سمندریہ کا فتح ہونا سمندر کا طرف طلسم گنجور سلیمانی کے فرار کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا۔
۲۳	اب شمہ حال لشکر اسلام کا اور سمندر کا اور آنا خواجہ کا سب سردارون کو لیکر اور صحت پانا صاحبقران کا یاد آنا اسم اعظم کا اور آنا سب

صفحہ	مضمون
	سرداروں کا اور عیاروں کا ہر ایک کا اپنا حال بیان کرنا صاحبقران کا خوش ہو کر سبکو انعام و خلعت دینا اور حکم جشن فرمانا سمندر کو حال ایوان سے آگاہ کرنا اُسکا اسیر کرنا خواجہ کا اس حال سے آگاہ ہو کر عیاری کرنا اور پھر ایوان کو رہا کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ۔
۶۱	اب شمہ حال بدمست کا تحریر کیا جاتا ہے۔
۹۶	اب شمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہے۔
۱۰۲	اب سمندر شاہ وغیرہ کے حال مین قلم فرسائی ہوتی ہے۔
۱۱۴	اب حال ملکہ ایوان جادو مین قلم فرسائی کی جاتی ہے۔
۱۳۰	اب شمہ حال سمندر اور نامہ بر کا تحریر ہوتا ہے و دیگر حالات۔
۱۵۰	اب شمہ حال لشکر اسلام و اُس منادی و دونون نامون کا تحریر کیا جاتا ہے و دیگر حالات متعلقہ ہذا۔
۲۶۱	چند کلمہ داستان ارژنگ تن زمرد کے کہ وہ جو کوچ کر کے مع لشکر طرف شہر آفتاب نما کے اس قصد سے روانہ ہوا تھا کہ مین جاکر اپنی شادی ملکہ سیمتن سے کرون خواہ برجیس آفتاب پرست بخوشی کرے خواہ بجبر اگر مقابلہ کریگا تو مقابلہ کرونگا پس اُس سے راہ مین مقابلہ ہونا نبیرۂ طہماس سے اُسکا شریک ارژنگ ہونا اور ارژنگ کا قریب شہر آفتاب نما پہونچنا اسکی خبر ہونا برجیس کو اور باہم نامہ و پیام ہونا اُسکے بعد جنگ و پیکار ہونا اسی حالت جنگ مین خبر ژنگ بن زمرد کا مع لشکر پہونچنا اور ایک طرف فرو کش ہونا اور ارژنگ سے مقابلہ ہونا بعد کئی جنگ کے باہم صلح ہونا اور دونون کا شریک ہو کر برجیس سے مقابلہ کرنا آخر بعد جنگ بسیار باہم صلح ہونا اور تینون کافرون کا ایک کرور اسی لاکھ کا لشکر لیکر خروج کرنا اور ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرنا اور اُنکو کفر آباد کرنا اور اسی طور سے سب ملکون کو تباہ کرتے ہوے طرف منطاق کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا و ساقی نامہ
۲۹۹	شمہ حال شہر آفتاب نما و برجیس آفتاب پرست یعنی خداوند برجیس کا ملاحظہ فرمائیے۔
۴۶۳	اب شمہ حال شہر فرنگوشیہ کا سماعت فرمائیے۔
۴۶۷	اب شمہ حال آمد برجیس و نامہ و پیام درمیان برجیس و محکوم شاہ و حالات مقابلہ و دیگر حالات متعلق داستان ہذا
۴۷۴	اب شمہ حال شہر زرنگوشیہ اور محکوم شاہ وغیرہ کا سماعت فرمائیے۔
۴۹۲	اب شمہ داستان سہراب ثانی پسر رستم ثانی کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو اپنے باپ یعنی رستم ثانی کو خواب مین دیکھکر اور بوقت شب اس خیال و قصد سے تن تنہا بدون اطلاع اپنی مان و نانا کے نکلکر براے فتح طلسم چہل چراغ سلیمانی روانہ ہوے تھے جہان کہ رستم ثانی و شہریار و عالیوقار کو دیو ہامان شقی نے دھوکے سے پھنسا دیا تھا اور رہائی اُنکی سہراب کے ہاتھ سے تھی اور فاتح طلسم بھی سہراب ثانی تھے اور حالات طلسم اور کیفیت مضراب پری و اخضر پری زاد و جو کہ اُنکی مفارقت مین گذری و دیگر حالات متعلق داستان ہذا۔

صفحہ	مضمون
۴۹۵	اب شمہ حال قلعۂ یاقوت نگار و اخضر پریزاد و مضراب پری کا سماعت فرمایئے کہ انھون نے مفارقت سہراب ثانی مین اپنا کیا حال کیا
۵۰۵ و ۵۰۶	اب شمہ حال سہراب ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی کہ اُن پر کیا گذری اور کیونکر طلسم فتح کیا و دیگر حالات داستان ہذا۔
۵۶۲	اب شمہ حال بادشاہ طلسم و قلعۂ طلسم کا ملاحظہ فرمایئے۔
۶۱۲ و ۶۱۳	اب شمہ حال داستان قلعہ یاقوت نگار و حالات اخضر پریزاد کہ خبر پانا طلسم کے فتح ہونے کی اور شاہزادے سنجر مع خدم و حشم اِدھر آنیکی اخضر پریزاد کا یہ خبر سنکے خوش ہونا اور برائے استقبال پریزادون کو روانہ کرنا شہزادے کا مع رستم ثانی و شہریار عالیوقار و ایرج نامدار و کل لشکر کے داخل قلعہ ہونا ناناا اور وہان سے ملنا انکا خوشی کرنا اور محفل عیش کا برپا ہونا بعد اختتام جشن بصلاح ایرج نامدار و شہریار عالیوقار سفر کرنا برائے روانگی پردۂ قاف و دیگر حالات متعلق داستان ہذا۔
۶۲۳ و ۶۲۸	اب دو کلمہ داستان ناموں کا رستم خان بن گنجاب کے ہر ایک ملک کے بادشاہ کے پاس پہونچنا اور اُسکا اپنے ملک کا بندوبست کرکے طرف نطاق کے روانہ ہونا اور خود رستم خان کا لشکر لے کر روانہ ہونا اور بہرام خاوری کا اور شہزادہ تومان خاوری کا مع ناموس کے ترکستان مین پہونچنا اور سب حال بیان کرنا اور وہان سے پھر خاور مین آنا اور اپنا بندوبست کرکے طرف نطاق کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بیان کیے جاتے ہین۔
۶۳۷	اب شمہ حال قلعۂ قمر بخش کا ملاحظہ فرمایئے
۶۴۰	اب دو کلمہ داستان حال پریسیائے فرنگی و نامہ بر کے پہونچنے مین اور دیگر حالات ملاحظہ ہون۔
۶۴۲	دو کلمہ داستان ملکہ و شاہزادہ سکندر رستم خو کے ملاحظہ فرمایئے۔
۶۸۸	اب شمہ حال سکندر رستم خو کا بیان ہوتا ہی
۶۹۶	اب شمہ حال اُن ناموں کا سماعت فرمایئے کہ جو مریخ آفتاب علم نے اپنے بھائی اور اپنے نائب سمین جادو کو تحریر کیے تھے اور انکا مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر اور لشکر لیکر برائے کمک روانہ ہونا سمندریہ کیجانب اور اُس نامہ کا جو کہ قیصر صاف باطن نے اپنے نائب کو جو کہ اُسکی طرف سے طلسم مرآۃ العدم کا حاکم ہے اور اُسکا بھی مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر برائے کمک روانہ ہونا اور اُن سب کا عین وقت پر پہونچنا و دیگر حالات۔
۷۰۰	اب حال اُس نامہ بر کا تحریر ہوتا ہے کہ جو آفاق شاہ کا نامہ لیکر طرف آفاقیہ کے گیا ہے۔
۷۰۰	اب شمہ حال اُس پتلی کا سماعت فرمایئے کہ جسکو سمندر شاہ نے نامہ دیکر طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے روانہ کیا ہے۔
۷۰۱	اب راوی پیامبر کا حال تحریر کرتا ہے کہ جو بحکم سمندر شاہ کے نامہ لیکر طرف اشفاق جادو برادر آفاق جادو کے روانہ ہوا ہے۔
۷۱۲	اب شمہ داستان ملکہ ایوان نطاقی کی اور کیفیت حیران جادو کی قلم بند ہوتی ہے

صفحہ	مضمون
	ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔
۷۲۵	اب شمہ حال الطاف جادو وزیر سمندر شاہ کا سماعت فرمائیے۔
۷۳۰	اب دو کلمہ داستان سمندر شاہ کا جواب نامہ گنجور شاہ سے آگاہ ہونا اور اُس نامہ بر کا آنا جو کہ طرف اشفاق شاہ کے گیا تھا اور عرض کرنا کہ اشفاق شاہ مع لشکر حاضر ہوتا ہے اور اُسکی عرضی دینا پھر خبر آنا کہ چند پہلوان غیر ساحر آئے ہیں اُن کا دربار میں آنا اور سب حال سُنکے لاف و گزاف کرنا اُن لوگوں کا آکر سمندر شاہ سے حال اشفاق شاہ بیان کرنا جو کہ شہر اشفاقیہ سے فرار کرکے چلے آئے تھے سمندر شاہ کا حال اشفاق شاہ کا سُنکے برہم ہونا اور کہنا کہ میں جنگ مسلمانان سے فراغت کر لوں تو ان سب کو سزا دونگا اور حکم دینا کہ پیش خیمہ روانہ کیا جائے پرسوں ہم کوچ کرینگے برائے مقابلہ اہل اسلام و طیاری لشکر کا حکم دینا اُس لشکر کا بھاگ کر آنا جو کہ حیران جادو کے ہمراہ ایوانیہ پر گیا تھا اور حال جنگ سے و قتل حیران سے سمندر شاہ کو آگاہ کرنا پس افسوس کرنا سمندر شاہ کا اور لشکر لے کر بیرون شہر آنا اور اہل اسلام کا مقابلہ ساحروں و غیر ساحروں سے اور ہر ایک مددگار سمندر شاہ کا و اہل اسلام کا عین وقت پر پہونچنا عشاق حجرہ نشین کا ہاتھ سے سوماق برق مزاج کے مارا جانا اور جنگ مغلوبہ ہونا سمندر شاہ کا شکست کھا کر طرف گنجورۂ سلیمانی کے فرار کرنا صاحبقران کا بعد فتح شہر سمندریہ پر قبضہ فرمانا اور ملکہ نسیم سیمتن دختر سمندر شاہ کا ساتھ سہراب جادو کے عقد ہونا

صفحہ	مضمون
	اور عاشق و معشوق کا وصل سے شاد ہونا صاحبقران کا جشن خوشی کرنا اُس سے دریافت کرکے اور ملکہ نسیم سیمتن کو حاکم سمندریہ کا کرکے صاحبقران کا عقب سمندر شاہ میں طرف طلسم کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا۔
۷۳۶	اب شمہ حال گرداب شاہ کا سماعت فرمائیے اور لشکر اسلام کا۔
۸۰۷	اب شمہ حال ملک ایوان نہ طاق کا سماعت فرمائیے کہ یہ جو لشکر لیکر اپنے اہل شہر کو مسلمان کرکے اور حیران بادلہ پوش کو شکست دیکر جو کہ سمندر شاہ کی طرف سے اُسکے ملک کو غارت کرنے آیا تھا طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی و دیگر حالات داستان ہذا۔
۸۲۸	اب راوی شمہ حال ملکہ سوماق برق مزاج بھانجی ایوان کا قلمبند کرتا ہے اسکو سماعت فرمائیے
۸۴۳	اب شمہ حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کا ملاحظہ فرمائیے قلمبند ہوتا ہے۔
۹۲۷	اب دو کلمہ داستان شاہزادہ رفیع البخت پسر صاحبقران ثالث اعنی بدیع الملک نوجوان کہ یہ جو ملک محرابیہ پر سے جبکہ بدلے کمک نقابدار زمرد پوش لیکر آئے تھے اور بعد فتح ملک محرابیہ صاحبقران پر بذریعہ خواب کے یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ یہ نقابدار میرا فرزند ہے اور نقابدار پر یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ صاحبقران میرے والد بزرگوار ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا تھا کہ یہ لڑکا بطن ملکہ ناوک فگن سے ہے بس باہم میل ہوا تھا باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے ملا تھا سب حال بیان لکھا پس رفیع البخت بموجب وصیت نامہ لوح الکلیم برائے فتح طلسم نور آگین روانہ ہوئے تھے

صفحہ	مضمون
	صاحبقران سے رخصت ہوکر مع اپنے لشکر کے اب اُن کا حال قلمبند ہوتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائین و دیگر حالات متعلق داستان ہذا مخمس بجاے ساقی نامہ۔
۱۰۱۳	اب شمہ حال عیار شداد شاہ و قلعہ کشوریہ و مقہور کا سماعت فرمائیے۔
۱۰۴۷	اب شمہ حال نقابدار یاقوت پوش مین قلم فرسائی کیجاتی ہے ملاحظہ ہو۔
۱۰۵۷	شمہ حالات داستان برجیس آفتاب پرست ملاحظہ ہون۔
۱۱۰۲	اب دو کلمہ داستان جلالت عنوان شیر بیشۂ صاحبقرانی ملاحظہ فرمائیے غزل بجاے ساقی نامہ
۱۱۷۴	اب شمہ حال سہراب ثانی کا ملاحظہ فرمائیے۔ سہراب ثانی کا مع بارگاہ طلسمی و دیگر اسباب طلسمی کے پردۂ دُنیا پر آنا و دیگر حالات اُن کے قلم بند ہوتے ہین ملاحظہ ہون۔
۱۲۴۰	اب دو کلمہ داستان سیارہ ثانی و شہر زرین جمال و زر رومان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ کی ملاحظہ فرمائیے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بعد اسکے یہ فقیر حال حضور کج کلاہ و آناز رومان تاجدار کا مع لشکر کے خدمت سہراب ثانی وغیرہ مین اور مقابلہ ہونا مصروف کج کلاہ کے لشکر سے زیر ہونا مصروف دیوانے کا مع لشکر کے اور کوچ کرنا سہراب ثانی کا بعد ان واقعات کے طرف نہ طاق کے و دیگر حالات بیان کریگا ناظرین ملاحظہ فرمائین۔
۱۱۵۲	اب شمہ حال سہراب ثانی کا ملاحظہ فرمائیے۔
۱۳۲۴	اب دو کلمہ داستان سمند جادو کے یعنی اُسکا طلسم مین پہونچنا و دیگر واقعات و داستان صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نوجوان کا داخل طلسم ہونا اور فتح کرنا طلسم کو و دیگر حالات جلالت عنوان قلم بند ہوکر پیشکش ناظرین ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ کرین اور مجھکو میری عرق ریزی و جان کاہی کی داد عنایت فرماکر میرے غنچۂ دل کو شگفتہ فرمائین۔ اب شمہ حال سمند جادو قلم بند ہوتا ہے اُس کے بعد حال صاحبقران ثالث حوالہ قلم عجلت رقم ہوگا و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ۔
۱۳۳۶	تقریظ از جانب مصنف کتاب ہذا۔
۔۔	خاتمۃ الطبع۔

دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنی جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع ایکسو چالیس سرداروں کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دخل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر کی جلد اول و دوم مین وہ سب حالات مرقوم ہوچکے ہین

اب اس جلد مین سلسلۂ سخن اس عنوان سے آغاز کیا گیا ہے کہ

ہیجانا خواجہ کا ایوان نہ طاق کو بعد رہا کرنے عیاروں کے نذر زنبیل کرکے دربار سمندر شاہ سے طرف صحرا کے وہان پہونچکر رہا کرنا سب عیاروں کو اُنکا ایک سمت کو روانہ ہونا ادھر خواجہ کا ملکہ ایوان کو زنبیل سے نکالکر کمند آصفاسے باندھکر وحدانیت خدا بیان کرنا اُسکا بعد گفتگوے بسیار مطیع اسلام ہونا اور خواجہ سے رخصت ہوکر اپنے مقام کیطرف جانا خواجہ کا اُس سے کہکر دریاے سحر شانا ایوان کا سب سرداروں کو رہا کرنا جوکہ دریاے سحر مین قید تھے صاحبقران کا اسم اعظم کھولنا صاحبقران کا ہوش مین آنا سب کا خوش ہونا بادشاہ کا حکم جشن دینا۔ سمندر کا برہم ہوکر خود براے مقابلہ آنا اور جنگ عظیم ہونا عشاق اُستاد سمندر کا قتل ہونا اور سمندریہ کا فتح ہونا مع دیگر داستانہاے متعلقہ جنکی رنگین بیانی و خوش مقالی دیکھنے پر موقوف ہے

جلد سوم

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان جناب شیخ تصدق حسین صاحب داستان گوئے حسب الحکم رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کے باعانت مولوی محمد اسمعیل صاحب اثر زبان اردو مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بحسن و خوبی طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۷ع

اعلان ۔ حق تالیف اس ترجمہ کا بحق نولکشور پریس لکھنؤ محفوظ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا سزاوار ہی اُس خالق برحق کو کہ جس نے اس طلسم جہان کو خلق فرمایا اور طرح طرح کے نیرنجات و عجائبات و نوادرات خلق فرمائے انسان کو ایک قطرۂ نجس سے خلق کیا اور کیا کیا عجائبات اُسمین پیدا کیے کہ جن کے دریافت مین عقل کو حیرانی ہی اس جہان کا عجب کارخانہ ہی جو چیز ہی اُس سے صنعت خالق پیدا اور ہویدا ہی وہ خالق سب کا مالک ہی اُسکی کنہ ذات کے دریافت مین انبیا و اوصیا عاجز رہے اور بجز کلمۂ عجز زبان پر لائے اور اُسکی صفت و ثنا کرتے رہے وہ خالق یکتا کہ جسکا کوئی ہمتا نہین ہی وہ وحدہ لاشریک لہ ہی اُسنے اپنے بندون کے لیے کیا کیا اشیاے نادرات پیدا کیے یہ اُسکی قدرت ہی کہ کبھی شام ہی اور کبھی پردۂ شب سے روز روشن پیدا ہوتا ہی شب براے آرام خلق فرمائی اور دن براے ضرورت دنیوی خلق کیا اسی طور سے اور بہت سے اُس دہر کے نیرنجات ہین کہ جن کے دریافت مین عقل بالکل بیکار ہی اسی سے اُسکی ذات کا ثبوت ہوتا ہی کہ کوئی ان سب کا پیدا کرنے والا ہی وہ اپنے بندون پر مثل والدین کے شفقت کرتا ہی بلکہ اُس سے زیادہ یہ اُسکی قدرت ہی کہ اُسنے ہماری ہدایت کے واسطے نبی خلق فرمائے اور اپنی خالقی اور یکتائی کے ثبوت کے لیے اُنسے فرمایا کہ تم ہمارے بندون پر یہ امر ظاہر کرو کہ کوئی تمھارا پیدا کرنے والا ہی اور انکو راہ نیک بتاؤ تاکہ وہ ضلالت کو ترک کرین اور میری طرف رجوع کرین اُسنے اپنی قدرت سے بہشت و دوزخ خلق کی اور اُنسے کہا کہ تم میرے بندون کو راہ ہدایت دکھا کر اس امر کا وعدہ کرو تاکہ اگر تم راہ نیک اختیار کروگے تو تم کو اُسکے انعام مین بہشت کی سیر نصیب ہوگی ورنہ برخلاف اسکے اگر ضلالت مین مبتلا ہوگے تو سزا ملے گی اُن انبیا و اوصیا نے طلسم جہان مین آکر علم ہدایت بلند کیا اسکی وحدانیت کے ثبوت مین کوشش کی بندون کو اُسکی طرف رجوع کیا جو جو تکالیف اُنکو اس امر کے رواج دینے مین پہونچین اُن سب کی برداشت کی اُس کے سبب سے اُسکے حضور سے اُنکو مرتبۂ اعلی ملا بس ثابت ہوا کہ اُسکی نعمات اور پرورش کا کوئی شکریہ ادا نہین کرسکتا ہی ہم کیا ہین جب کہ نبی و وصی بھی عاجز رہے کہ جن کو اُسنے وہ مرتبے عطا فرمائے کہ جنکے دیکھنے سے ملائک غبطہ کرتے تھے اُسنے اپنی قدرت سے ہمارے لیے وہ نبی خلق کیا کہ جو سب سے افضل و اعلی تھا اُسکو خاتم المرسلین کا خطاب عطا فرمایا اُسکی شان مین یہ فرمایا کہ لولاک لما خلقت الافلاک اُسکو اپنا حبیب مقرر کیا لوح اس طلسم دہر کی اُسکے قبضۂ قدرت مین دی ہمارے نبی محمد مصطفے صلواۃ اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے کلید فطانت سے اسرار اس طلسم کے ہم سب پر ظاہر کیے اور ہم کو راہ نیک بتائی اُنکو وصی بھی ایسا مرحمت کیا کہ جو تمام خلق سے افضل ہے اُسکا کوئی ہمتا نہین ہے اُسنے اپنی تیغ سے تمام عالم سے ظلمت کفر کو برطرف کیا اور دین نبی کے رواج دینے مین کوشش کی بعد نبی و علی کے اُنکی اولاد امجاد یکے بعد دیگرے جانشین ہوتی آئی یہان تک کہ گیارہ امام اور ہم کو عطا فرمائے جو کہ نسل مین نبی و علی کے تھے اُنھون نے بھی دین اسلام کے قائم رکھنے کی کوشش کی اور حرمت اسلام کو باقی رکھا کہان تک اُس خالق کی صفت و ثنا کی جائے کہ جس نے اپنے بندون کے لیے یہ نعمات خلق فرمائے کہ جنکا شکریہ ادا نہین ہو سکتا ہے جسکے بیان اور تعریف مین زبان انسانی کو عجز ہے اشہب قلم کو میدان حمد و ثنا مین دوڑنے کی طاقت نہین ہے وہ بھی عاجز ہے بھلا کون ایسے خالق کی صفت کر سکتا ہے جو کہ یکتا ہے اور اُسکا کوئی شریک نہین ہے وہ وحدہ لاشریک لہ ہے بس اب مین عنان اشہب قلم کو طرف میدان نعت کے پھیرتا ہون اور اُسکی حمد و ثنا کو ان ابیات پر ختم کرتا ہون

ابیات

ولا کر حمد و تعریف اُس خدا کی
کبھی ہے صبح گہ شام سیہ رو
کوئی ہے وصل سے جانان کے دل شاد
صدائے نغمۂ بلبل عیان ہے
کسی کو دیکھتے ہین صاحب تاج
گھڑی بھر مین جو دیکھا ہے فقیری
کوئی کیا جانے اُسکی مصلحت کو

طلسم دہر کی جس نے بنا کی
دگرگون کیون نہ ہو رنگ زمانہ
کسی کے لب پہ شب ہجران مین فریاد
کبھی دیکھا خزان دیدہ ہے گلشن
کوئی نان شبینہ کو ہے محتاج
یہ سب ہے اُسکی قدرت کا تماشا
یہ لازم ہے صفت حضرت کی لکھو

عطا کی اُسنے نیرنگی جہان کو
طلسمی ہے جہان کا کارخانہ
کبھی دیکھا تو فصل گل نہان ہے
لب بلبل پہ ہے فریاد و شیون
ابھی حاصل کسی کو ہے امیری
وہی یہ کھیل ہے سارے دکھاتا

اب سخن نعت سرور کائنات و فخر موجودات شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب محمد مصطفے احمد مجتبے صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین الطیبین مین یون بلبل خامہ نغمہ زن ہوتی ہے بموجب اشعار

حبیب کبریا سردار دارین
نہ ہوتے خلق یہ چرخ مقرنس
شہ لولاک و مختار دو عالم
ہوئی عرش بریں کی زینت و زین
جناب مالک جبریل و رضوان
بتون نے بھی پڑھا حضرت کا کلمہ
نشان کفر دنیا سے مٹایا
پدر سے بھی سوا ہے اک پہ شفقت

شہ جن و بشر مختار کونین
شفیع المذنبین شاہ رسولان
معظم از ہمہ عالم و آدم
نسیم فیض حضرت سے ہرا ہے
قسیم نار و خلد و حور و غلمان
طلسم کفر کو دم بھر مین توڑا
بتون کو کلمۂ حق بھی سکھایا
درود اب بھیج کر اے خیر راک آن

نہ ہوتی آپ کی گر ذات اقدس
جناب مصطفے محبوب یزدان
شب معراج مین حضرت کی نعلین
بہار افزا ہوا ہے باغ ایمان
خدا نے آپ کو بخشا وہ رتبہ
نہ بت چھوڑے نہ دین کفر چھوڑا
جہان کے واسطے رحمت تھے حضرت
کرون جلد فہیم مدح شاہ مردان

زمزمہ سنجی عندلیب قلم در گلستان منقبت جناب امیر المومنین مظہر العجائب و مظہر الغرائب مولانا و مقتدانا حضرت علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہ بموجب اشعار

زبان کو آب کوثر سے مین دھو کر
علی ہی نے در خیبر اُکھاڑا
قدم حضرت کے تھے دوش نبی پر

کرون تحریر اس جا وصف حیدر
علی کے زور کا سکہ ہے جاری
علی کا نعرہ اللہ اکبر

علی نے عنتر و حارث کو مارا
کہ جس نے کفر کی بستی اُجاڑی
وزیر نائب حق شاہ مردان

ہوئے مشکل کشا ہے جو نہ انسان	جہاں میں کون تھا حضرت کا ہمسر	خدا نے تیغ دی احمد نے دختر
	کروں کیا وصف میں مولا علی کا	ادب سے خامشی ہے مجکو زیبا

ترنم سرائی طوطی خوش بیان درشکرستان تالیف و تصنیف ان بہا بوستان سخن زن بعد جواہر زواہر حمد و ثنا و لولوے نعت و گوہر آبدار منقبت کے شاہد فسانہ گویون مزین و مزیب کیا

یہ گم کردہ راہ تشنہ سخنی وہرزہ گرد کوچہ بیدانشی خاک پاے اہل دستگاہ یعنی شیخ تصدق حسین لکھنوی خدمت میں والاشان عالی بارگاہ و بلند رتبگان والا دستگاہ کے عرض رسا ہے کہ اول میں کچھ یادہ گوئی نسبت تحریر دفاتر نوشیروان نامہ وغیرہ اس حقیر نے کی تھی بعد اختتام اُن دفاتر کے جب کہ آپ صاحبان والاشان کی نظر کیمیا اثر سے وہ یادہ گوئی میری گذری اور جب کہ آپ نے اُسکو ملاحظہ فرمایا اور جس کو آپ ناظرینان عالی فہم والا فطرت و دقیقہ سنجان باحکمت نے اپنی طبع معنی شناس و خاطر دانش اساس سے پسند فرمایا اور اس احقر کو ایوان کلام میں مسند توصیف و تعریف پر بٹھایا الحمد للہ بموجب ع- عالم ہمہ افسانہ ما دارد و ما ہیچ ؛ تہ دل سے آپ سب حضرات کا شکریہ یہ ہیچمدان ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات نے میرے کلام ناقص کو زینت توصیف سے آراستہ فرمایا اور عرصہ مدح گستری میں مرکب تقریر دوڑایا انشاءاللہ دہر آپ کے مطالب دلی بر لائے اور صفحہ ہستی پر نقش حیات آپ کا تا زمانہ قیامت منقوش رکھے جب کہ وہ دفاتر مذکورہ بصد تمام ہوئے تو یہ ہیچمدان گوشہ بیکاری میں بیٹھا ہوا آپ لوگوں کی مدح و ثنا کرتا تھا اور جناب بابو صاحب دام اقبالہ کی ترقی جاہ و اقبال کی درگاہ خالق برحق سے دعا کرتا تھا غرض یہ کہ بعد اختتام دفاتر مذکورہ یہ کوچہ گرد وہ بازار نادانی گوشہ تعطل میں مغموم اور غمگین رہا اور کوئی کار دنیوی بھی نہ کیا نہ کچھ لکھا نہ پڑھا بعد عرصہ بعید ایک روز جناب بابو صاحب دام اجلالہ نے اس حقیر کو طلب فرمایا جب کہ یہ حقیر حسب الطلب انجناب حاضر خدمت ہوا تو آپ نے زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا کہ لعل نامہ تو ہو گیا اب کوئی اور دفتر ان دفاتر سے نہیں ہے کہ جسکا تم ترجمہ کرو یہ سنکے میں نے دست بستہ عرض کیا کہ داستان امیر حمزہ وہ دریاے ناپیدا کنار ہے کہ جسکا بیان احاطۂ تحریر سے باہر ہے یہ جواب سنے ارشاد فرمایا کہ کیا کوئی اور دفتر نہیں ہے کہ جسکا تم ترجمہ کرو کیوں نہیں ہے حضور ابھی تو دفتر آفتاب شجاعت باقی ہے کہ جسکا پتہ اس حقیر نے جلد دوم لعل نامہ میں دیا ہے کہ جو آج تک نہیں چھپا جسمیں صاحب قرانی بدیع الملک کی ہے اور بہت سی داستانیں ہیں اور نئے نئے سحر ہیں اور عیاریاں جو کہ ان دفاتر میں نہیں تحریر ہوئی ہیں وہ دفتر ان سب دفاتر سے عمدہ ہے اور بہت سے مقامات بنے ہیں یہ جو میں نے عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ اچھا تم اسکا ترجمہ کرو یہ حکم سنتا تھا کہ میرے حواس جاتے رہے میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ بعد ان دفاتر کے اسکا تحریر کرنا ایک امر مشکل ہے اور میں اپنے میں اتنی لیاقت نہیں پاتا ہوں کہ اس امر مشکل کی برداشت اسکوں مگر انکار بھی کرنا مناسب نہ جانا کیونکہ الامر فوق الادب کا خیال آیا عرض کیا کہ اگر خدا نے ہمارا فضل شامل حال فرمایا اور آپ کی عنایت نے میرے حال زار پر مہربانی کی تو آپ کے اقبال سے میں اسکا ترجمہ آپ کے حسب الارشاد کر دونگا فرمایا اس امر کا خیال رہے کہ عبارت رنگین ہو طول بیجا نہ ہو فحش سے پاک ہو میں نے جواب میں عرض کیا کہ جن امروں کی بابت ارشاد ہوا ہے ان امروں کا خیال کو

جناب

خیال رہے گا یہ عرض کرکے اور رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا اور فکر کرنے لگا کہ کیونکر اس نامۂ نامی کو تصنیف کروں
گو اسوقت تو خدائے کریم کی ذات پر تکیہ کرکے اقرار کر لیا تھا مگر بڑی دقت ہوئی چونکہ اُسکے بھروسہ پر اس امر عظیم
کا اقرار کیا تھا اُس نے اپنے فضل و کرم سے آسان کیا بموجب شعر مصرعہ مشکلے نیست کہ آسان نشود * مرد باید
کہ ہراسان نشود * ایک طریقہ جدید خیال میں آیا فوراً حسب الارشاد فیض بنیاد قدردان سخن مندان مرتبہ
شناس دانش وران صدر نشین ایوان جاہ و جلال صاحب فضل و کمال گوہر برج سخا اختر آسمان وفا
صدف بحر عطا مخزن جود دہر بانی حاتم فریدون مرتبت دارا حشمت عالی منزلت بموجب نظم

اختر برج عظمت و اجلال	گوہر درج دولت و اقبال
داور کشور سخندانی	مصلح انوری و خاقانی
آفتاب سپہر جود و سخا	داور کشور وفا و حیا

زینت بخش چار بالش رفعت و رونق افزائے بساط دانش عالی جناب معلی القاب والا خطاب شریف بود
کرم گستر جناب منشی پریاگ نراین صاحب دام اقبالہ و اجلالہ قلم اٹھا کر تحریر کرنا شروع کیا بفضل و کرم
خداوند جلیل سے دو جلدیں تحریر کرکے حاضر خدمت کیں جن کو منشی صاحب موصوف نے طبع فرما کر شائع فرمایا
یقین ہے کہ نظر کیمیا اثر ناظرین سے گذری ہونگی اور جو مقامات اس حقیر نے اپنی عقل سے لکھے انکو ناظرین نے پسند
فرمایا ہوگا اب یہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بایمائے آنجناب بطرز جدید لکھنا آغاز کی تاکہ یہ دفتر بھی تمام
ہو پس رحمت ذوالجلال شامل چاہیے تاکہ یہ جلد سوم بھی اختتام کو پہونچے اور جو جو مقامات و عجائبات کہ
مجکو تسطیر کرنا ہیں میں اسمیں تحریر کروں فضل خدا شامل حال ہونا چاہیے بلکہ یہ نامۂ نامی اور فسانۂ گرامی اپنی
مراد کو پہونچے اور بلباس طبع سے مزین ہووے میں نے جو جو مقامات کہ رہ گئے ہیں وہ اسمیں بطرز نو تحریر کیے ہیں
امید ہے خداوند کریم سے کہ یہ شاہد رعنائی و دلربائی و دلبر زیبائی دل مشتاقان بہزاران کرشمہ و ناز اپنا جلوہ دکھا کر
اشتیاق افزائے ہر پیر و جوان ہو اور ناظرین نکتہ بین پسند فرمائیں اور مجکو خلعت تحسین و آفرین سے ازسر نو
سرفراز فرمادیں التماس ضروری خدمت ناظرین والا تمکین میں یہ ہے کہ جب اس نامۂ نامی افسانۂ گرامی کو ملاحظہ
کریں تو میری اس عرقریزی کی داد عطا فرمادیں اگر کوئی عیب عبارت میں ہو تو اسکو پردہ دل میں پوشیدہ
فرماکر میری جانفشانی کی داد دیں کیونکہ انسان تو سرتا پا خطا سے مرکب ہے میں نے اپنے نزدیک کسی مقام پر
اسکو بے ربط نہیں ہونے دیا ہے اس گلستان بے موسم خزان میں طرح طرح کے پھول لگائے ہیں اس نامہ کو
فحش سے پاک رکھا ہے کسی مقام پر حسن و عشق کی تقریر ہے کہیں پر فراق کا ذکر ہے کہیں جادو کی نیرنگیاں ہیں
کسی مقام پر طلسمات کی عجائبات کہیں جہان جنگ و جدل کا ذکر آیا ہے وہاں پر تصویر کھینچ کر دکھائی گئی ہے بس
میں نے بہت سرگرمی سے اس فسانۂ نو کو تحریر کیا ہے میری خداوند کریم سے یہی دعا ہے کہ پسند ناظرین ہو۔
آمین یارب العالمین علیہ توکلت و بہ نستعین

آرائش عروس داستان و آغاز بیان ہمیں نگارستان بلبل خامہ اس قصہ کو یوں آغاز
اپنی زبان میں کرتا ہے کہ جانا خواجہ کا ایوان نہ طاقی کو بعد رہا کرنے عیاروں کے
نذر زنبیل کرکے دربار سمندر شاہ سے طرف صحرا کے وہاں پہونچ کر رہا کرنا سب
عیاروں کو انکا ایک سمت کو روانہ ہونا ادھر خواجہ کا ملکہ ایوان کو زنبیل سے

نکال کر کمند صفا سے باندھ کر وحدانیت خدا کا بیان کرنا اسکا بعد گفتگوے بسیار
مطیع اسلام ہونا اور خواجہ سے رخصت ہو کر جانا طرف اپنے مقام کے خواجہ کا
اُس سے کہکر دریاے سحر شونا ایوان کا سب سرداروں کو رہا کرنا جو کہ دریاے سحر مین
قید تھے صاحبقران کا اسم اعظم کھولنا صاحبقران کا ہوش مین آنا سب کا خوش ہونا
خواجہ کا مع سرداروں کے بارگاہ مین آنا سب کا خوش ہونا اُن سرداروں کا بھی داخل
بارگاہ ہونا جنکو برق نے عیاری کر کے رہا کیا تھا سب عیاروں کا حاضر ہونا و برق ثانی و
قران ثالث کا اپنی اپنی عیاری روبرو اہل دربار و بادشاہ و صاحبقران کے عرض کرنا بادشاہ
کا خوش ہو کر حکم جشن دینا سامان جشن ہونا اُدھر سمندر شاہ کا بارگاہ گرداب وغیرہ سے یہ
کہکر کہ جب ہم تم کو تحریر کرین اُسوقت مقابلہ کرنا مع سرداروں کے سمندریہ کو جانا وہان
پہونچکر ایک روز آرام کر کے دوسرے دن دربار کرنا اور یہ فکر کرنا کہ کیا تدبیر کی جاسے
اُدھر ایوان کا خواجہ سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر جانا اور ترک دنیا کر کے
گوشہ نشین ہونا اسکی خبر طائران سحر کا آکر سمندر کو دینا اسکا برہم ہو کر ایک ساحر کو روانہ
کرنا کہ تو جا کر ایوان کو میرے پاس لے آ اُسکا جانا ایوان کا آنا سمندر کا اُس سے برسرے
مقابلہ اہل اسلام کہنا اُسکا انکار کرنا سمندر کا سمجھانا اُسکا نہ قبول نہ کرنا سمندر کا برہم
ہو کر حکم قتل ایوان دینا منادی کا ندا کرنا سب کو معلوم ہونا خواجہ کا اس حال سے آگاہ
ہونا اور عیاری کر کے ایوان کو بچانا سمندر کا برہم ہو کر خود براے مقابلہ آنا اور جنگ
ہونا عشاق استاد سمندر کا قتل ہونا اور سمندریہ کا فتح ہونا سمندر کا طرف طلسم گنج سلیمانی
کے فرار کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

ساقی نامہ

مرے ساقی بہت مدت ہوئی ہے
نہ وہ چنگ و رباب و ساز عشرت
کہان وہ مغبچۂ رشک پری زاد
نہین ہے شاہد عشرت ملاقی
کچھ ایسی بیخودی ہے دل پہ چھائی
کہ فصل گل کے پھر آئے ہین ایام
وہی جلسے ہون میخانہ سجا ہو
خم مے کی طرح دل جوش مین ہے
شریعت نے کیا تھا مجھکو پابند
یہ قسمت میکدے مین کھینچ لائی
لکھون وہ قصۂ رنگین و دلکش
صریر کلک سے جوشش سراسر
دوائر حرف کے ہون شکل ساغر

کہ ترک احباب کی صحبت ہوئی ہے
نہین اب قلقل مینا کی آواز
کرے زاہد نہین دیکھے سے فریاد
خزان دیدہ ہوا عشرت سے گلشن
نہین معلوم فصل گل کب آئی
رہائی قید توبہ سے ہے پائی
وہی رندون کا ساقی جم گھٹا ہو
کرون پھر جشن مین ترتیب عالی
سلاسل سے رہا توبہ کے مین ہون
مئے رنگین کا دے بھر بھر کے ساغر
کہ جس سے ہو دل ناشاد بھی خوش
لکھے الفاظ ہون سب اس طرح سے
بھرے سب بادۂ مضمون سے یکسر
زبان کلک سے یون ہون غزلخوان

نہ وہ جلسہ نہ وہ یارون کی صحبت
نہین شیشون کا اب رنگ دہن باز
پڑا ہون بستر غم پر مین ساقی
عوض نغمہ کے ہے بلبل کا شیون
خدارا اب پلا ساقی مجھے جام
مرے پہلو مین دختر رز پھر آئی
سجین میخانہ مین چنگ و دف و نے
دل رندان ہوا ہے غم سے خالی
ہوئی ہے بعد مدت کے رہائی
دکھاؤن رنگ مین نثر مین آکر
قلم رقصان ہو خوش کاغذی پر
کہ جلسے رند ہین محفل مین بیٹھے
عیان ہون شاہد معنی نہان

غزل

کدھر ساقی ہے فصل گل پھر آئی
چمن مین نغمہ زن بلبل پھر آئی
دل پر داغ کی الجھن ہے گیسو
مری کشتی قریب بحر آئی
پتہ پایا نہ میرے گل کا اسنے
تپش کر کے تازہ کہانی

بہار کیف جوش مل پھر آئی
ہوئے ہین انجمن مین جام خندان
بہار لالہ و سنبل پھر آئی
شب ہجرت سحر ہونے نہ پائی
چمن مین ہر طرف بلبل پھر آئی
سخندان و سخن فہم و زمانہ

کھلی ہین باغ مین عشرت کی کلیان
صدائے شیشون کی بھی قلقل پھر آئی
کدھر ہے بحر حرمان کا تلاطم
قدم تک اسکی بھی کاکل پھر آئی
کہان تک ہوگی یہ رنگین بیانی
چنین آغاز کردہ این فسانہ

باغبانان چمن خیال و گلچینان حدیقۂ مقال مبارزان عرصۂ سخن گستری و جنبش کشایان میدان نکتہ پروری وفاریسان شغمار جلاوت و حلاوت شیران نبردگاہ شجاعت محصوران حصار سخندانی پناہ گزینان قلعہ معانی غازیان عرصۂ تحریر و مجادلان قتل گاہ تسطیر و جادوگران حیطۂ تقریر و ساحران نبردگاہ تحریر شمشیر مضامین آبدار سے ہمراہ افواج مخالف جہالت کے نبرد آزما ہوتے ہین شاہ شگفتہ میدہ کشتی کو یون شکست دیتے ہین اور اسی طرح سے اشہب خامہ کو میدان مضامین مین جولان کرتے ہین کہ جلد دوم مین یہان تک تحریر ہوا ہے کہ خواجہ ثالث یعنی خضران بن عمر ثانی نے خداوند سامری کی عیاری کرکے پہلے اپنے سب عیارون کو ایوان سے کے نذر زنبیل کیا اُسکے بعد ایوان کو مع اُس کے سردارون کے یہ فقرہ دے کے نذر زنبیل کیا کہ تم کو سیر جنت کرادون چنانچہ وہ تو فقرے مین آگئی ملکہ سمندر بھی مع اپنے سردارون کے چلا تھا کہ زحل ستارہ چشم نے سمندر کو خبردار کیا اور اس بلا سے نجات دی چنانچہ خواجہ بعد تھوڑی دیر کے اپنی مسند سے اُٹھ کر بارگاہ سمندر سے چلے جیسا بھی بیان

ہو چکا ہی کہ سمندر گرداب شاہ وغیرہ کو سمجھا کر مع زحل اپنے دوست و دیگر سرداروں کے طرف
سمندریہ کے روانہ ہوا ہی یہ بھی اُس جلد مین تحریر ہوا ہی کہ جن ساحرون کو برق ثانی نے عیاری
کرکے رہا کیا تھا وہ سب کے سب چند حملے لشکر ایوان پر کرکے اسکو تباہ کرکے اُسی عالم مین ایک
طرف کو روانہ ہوے ہین یہان تک تحریر ہوا ہی کہ صاحبقران بسبب فراموش ہو جانے اسم اعظم کے
کے سحر ایوان مین مبتلا ہین انکی حالت بہت خراب ہی نصف سے زیادہ لشکر اسیر سحر ایوان
ہو چکا ہی جو کچھ باقی ہی وہ صاحبقران کے غم مین مبتلا ہی لشکر مین ایک کہرام برپا ہی ناموس مین
تلاطم ہی یہ حال ہی لشکر اسلام کا اب پہلے مین حال خواجہ ثالث کا تحریر کرتا ہون اور خواجہ کے حال
سے اس جلد کو آغاز کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرماوین کہ خواجہ جو اُس منڈھی کے ذریعہ سے دربار
سمندر شاہ سے نکلے اپنے منڈھی سے کہا کہ مجکو فلان صحرا مین پہونچا دے پس وہ منڈھی سنکا اٹھا کر
اُس صحرا کی طرف چلی یہان لشکر مین ایک ہلڑ مچ گیا کہ وہ خواجہ ملکہ ایوان کو اسیر کرکے لیے
جاتے ہین کوئی خواجہ کا کچھ نہ کرسکا کیا غضب کے عیار ہین کس دلیری سے عیاری کرتے ہین بھائیو
بڑا غضب ہوا تھا وہ تو بادشاہ کو بھی اسیر کرکے لیے جاتے تھے خیر ہوئی انکے ایک دوست نے آکر
بچا لیا اُنکو اس بلا سے آگاہ کیا جب سب کو معلوم ہوا سب نے سحر کیا کسی کے سحر نے اثر نہ کیا آخرکار
سب عاجز ہوے خواجہ نے اپنی راہ لی دیکھو وہ جاتے ہین بھائیو اتنے دن اور رات مین کئی عیاریان
ہوئین برق ثانی نے عیاری کرکے اپنے سب سردارون کو رہا کیا قران ثالث نے عطارد کو قتل کیا
برق نے لشکر بلا کو تباہ کیا بلکہ وہ چند سردار باقی رہے تھے اُنکو خواجہ گرفتار کرکے لے گئے ہم سب لوگ
ان عیارون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہین کوئی صورت انکے ہاتھ سے مفر کی نظر نہین آتی خداوند تصور
نے اچھے لوگون سے سامنا کرایا ہی کہ جن کے افعال ہمارے خیال مین نہین آتے ہین ہم ہر مرتبہ دھوکا
کھاتے ہین دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی ایک نے کہا کہ ہم پر کیا منحصر ہی بادشاہ خود دھوکا کھاتے ہین
تو ہماری کیا اصل ہی ہم کو تو انجام اسکا اچھا نہین معلوم ہوتا ہی ضرور ہم کو شکست ہوگی کیونکہ جو تدبیر
ادھر سے ہوتی ہی وہ اول تو خوب اپنا رنگ دکھاتی ہی بعد مین ایسی خراب ہو جاتی ہی کہ کچھ نہین
ہو سکتا ہی یا جو ساحر زبردست ادھر آتا ہی اول تو وہ آکر لشکر اسلام کو تباہ کرتا ہی انجام اُسکا یہ ہوتا ہی
کہ یا تو کسی ساحر کی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوا اگر ایسا نہ ہوا تو عیاری کرکے قتل اُسکو کیا یا وہ
انکا شریک ہوا ہم تو یہی واقعہ دیکھ رہے ہین کہ یا تو قتل ہوے جو کہ مطیع نہ ہوے اور جو شریک
ہوے وہ قتل ہونے سے بچے ہم کو تو اسکا انجام اچھا نہین معلوم ہوتا ہی بس اہل لشکر کفار باہم یہ
تقریر کر رہے ہین انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی اب حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ خواجہ کو منڈھی نے لاکر
اُس صحرا مین اتار دیا کہ جسکا انھون نے پتہ دیا تھا کہ اے منڈھی مجکو صحراے فرحت افزا مین پہونچا دے
جو کہ سمندریہ سے شمال کی طرف تھا وہ مقام بہت فرحت افزا ہی وہان اکثر سمندر جا کر سیر کیا کرتا تھا
وہ مقام بہت شاداب اور پُر فزا ہی اُسکی فرحت اور فرحت فضا کے سبب سے سمندر نے اُسکا نام
فرحت افزا رکھا تھا اُسکا منتظم ساحر دلکش نامے سمندر کی طرف سے ہی اس صحرا مین ایک
مقام پر رہنے کے لیے ایک مکان سحر تیار کیا ہی اُسمین ہمہ وقت رہتا ہی بہت بڑا ساحر زبردست
ہے چنانچہ اسوقت بیرون بارہ دری کرسی پر بیٹھا ہوا ہی نہ کوئی خادم ہی نہ خدمتگار کیونکہ
جب سے اُسنے سنا ہی کہ خدا پرستون کا لشکر قریب سمندریہ آگیا ہی کئی مقابلہ ہو چکے ہین اُنکے

ہمراہ عیار رہین وہ بڑے غضب کے ہین عیاری کرکے ساحر کو قتل کرتے ہین جسکی چاہتے ہین صورت اُسکی بن جاتے ہین اُس نے اُس دن سے سب ملازمون کو چھوڑ دیا اور سب کارخانہ سحر کا تیار کیا کہ جس کام کی ضرورت ہوتی ہی اُس نے پتلے سحر کے تیار کیے ہین اُنکے ذریعے سے کام لیتا ہی اُسیر بھی عیارون کی طرف سے بے خوف نہین ہی ہمہ وقت ہوشیار رہتا ہی اسوقت سے بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی کہ اُسنے دیکھا کہ ایک غبارہ بالاے آسمان بڑی تیزی سے جاتا ہی اُس نے اُسکو دیکھکر خیال کیا کہ شاید کوئی ساحر جاتا ہی اُسکو اپنے پاس طلب کرکے کچھ حال جنگ و پیکار کا دریافت کرنا چاہیے بس یہ اپنے دل مین خیال کرکے اُسنے دستک دی کہ ایک پتلا پیدا ہوا اُس نے اُس پتلے سے اشارہ کیا کہ یہ جو غبارہ بالاے آسمان چلا جاتا ہی اُسکو میرے پاس لے آ وہ پتلا سنتے ہی فوراً طرف اُس غبارے کے چلا ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ غبارہ نہ تھا بلکہ وہ مندھی تھی جب کہ یہ پتلا قریب پہونچا اُسنے آواز دی کہ اے جانے والے ذرا ٹھہر جا تجھکو میرے مالک نے طلب کیا ہی چونکہ جب یہ قریب پہونچا تھا تو اس نے دیکھا کہ اُسمین ایک شخص دبلا پتلا دراز قد بیٹھا ہوا ہی اسی سبب سے اُس پتلے نے یہ صدا دی تھی جب صدا اُسکی خواجہ کے کان مین پہونچی اور خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا اور مندھی سے کہا کہ اے مندھی اسی مقام پر قائم ہو جا مندھی قائم ہو گئی خواجہ نے دیکھا کہ ایک پتلا سحر کا میری طرف چلا آتا ہی یہ کلمہ اُس پتلے ہی نے کہا ہی کہ اے جانے والے ذرا ٹھہر جا میرا مالک تجھے طلب کرتا ہی خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور یہ کسی کے سحر کا پتلا ہی اُسکی طرف مخاطب کہا کہ کیا بکتا ہی تو کون ہی اور تیرا مالک کون ہی جو مین ٹھہر جاؤن خداوند سامری کی خدمت مین جاتا ہون مجھکو اُنھون نے ایک ضرورت سے پردہ دنیا پر بھیجا تھا بہشت سے مین اُس ضرورت سے فراغت کرکے جاتا ہون تو ہوتا کون ہی میرا روکنے والا جا میرے سامنے سے چلا جا کہین ایسا نہو کہ تجھ پر غضب خداوندی نازل ہو اور تو دم بھر مین جل کر خاک ہو جائے یہ جو صدا خواجہ نے زور سے دی دلکش جادو نے سُنی چونکہ اب خواجہ اُسکے قریب پہونچ چلے تھے جب یہ صدا دلکش نے سُنی کہ کوئی یہ کہتا ہی اُسکو خیال ہوا کہ تو خود چل کر دیکھو کہ یہ کون ہی کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی بزرگان دین سے ہو یہ پتلا جا کر روکے اُنکو غصہ آئے کوئی بلا نازل ہو تو بڑی خرابی ہو بس یہ دل مین خیال کرکے سحر کیا کہ پر پیدا ہوے یہ اُڑ کر طرف اُس غبارے کے چلا کیونکہ یہ دیکھ چکا تھا کہ یا تو وہ تیزی کے ساتھ جا رہا تھا یا جیسے میرے سحر کا پتلا قریب اُس کے پہونچا وہ ٹھہر گیا اور یہ صدا آئی اُس غبارے سے یہ اُس صدا کو سُنتے ہی تعجب سے پر ہلا کرکے چلا تھا یہ ابھی پہونچا نہ تھا کہ پتلے نے آواز دی کہ اے شخص مین تجھکو جانے نہ دونگا جب تک میرے مالک کے پاس نہ چلیگا خواجہ نے کہا کہ کیا تو زبردستی مجھکو لے جائیگا اُسنے کہا کہ ہان خواجہ نے کہا کہ ہم نے دیکھا نہین ہی ہم لوگ غلام ہین خداوند سامری کے ہم پر کوئی زیادتی نہین کر سکتا ہی تیری کیا اصل ہی تیرے مالک کی تو کچھ حقیقت ہی نہین تو تو کیا ہی بھلا زبردستی لے تو جا ذرا ہم بھی تو دیکھین خواجہ اس بات کے تو اُستاد ہین کہ کسی کو گرما دینا ایک ادنا امر ہی بس جیسے خواجہ نے یہ کہا کہ ہم نے دیکھا نہین ہی کہ کوئی زبردستی لے جائے وہ پتلا یہ کہکر کہ اب دیکھو تو جست کرکے مندھی کی طرف چلا دلکش چلا آتا ہی بلند ہوتا ہوا اُسنے جو دیکھا کہ میرا پتلا مندھی کی طرف تیزی سے چلا آواز دی کہ اے غلام من ٹھہر جا مین خود آتا ہون گو پتلے نے یہ صدا سُنی چونکہ خواجہ گرما چلے تھے یہ کب رُکتا ہی ایک ساعت نہ کی جب تک دلکش پہونچے پہونچے یہ جا پڑا جیسے اُسنے قصد کیا کہ جست کرکے مندھی کے اندر جاؤن وہان تدبیر ہو چکی تھی پہلے ہی جیسے در کے اندر پہونچا اُلٹا لٹک گیا خواجہ نے ہاتھ بڑھا اُسکو پکڑ کر نذر زنبیل کر لیا یہ لاکھ کھینچا تانی کچھ بھی نہ ہوا اتنے عرصے مین دلکش

آگیا وہ ہی خواجہ اُسکو نذر زنبیل کر چکے تھے کہ دل افشین نے دیکھا کہ ایک بیچوں بیچ ہی اُسکے اندر ایک مرد
بزرگ بیٹھے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ نے اتنے عرصہ مین اپنی صورت بدل لی تھی ایک مرد بزرگ
کی صورت تیار ہو گئے تھے جب اُس نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوے ہین ادھر خواجہ نے دیکھا کہ ایک
ساحر بہت حسین جوان تاج سر پر رکھے ہوے چلا آتا ہی یہ سنبھل بیٹھے انھون نے فوراً پہچان لیا کہ یہ
پتلا اسی کا تھا کہ وہ جب قریب پہونچا سحر کر کے اُس نے اپنے کو ہوا پر قائم کیا ادھر بالائے ہوا وہ
منڈھی قائم ہی کہ اُس نے اپنے کو قائم کر کے ادھر اُدھر دیکھا جب اپنے پتلے کو نہ پایا تو حیران ہوا
کہ میرا پتلا کیا ہوا مگر خاموش ہو رہا چونکہ اُسنے اُسکو منڈھی کی طرف جست کرتے دیکھا تھا مگر یہ نہین
دیکھا تھا کہ وہ اندر منڈھی کے جا کر غائب ہو گیا ہی اس نے اس خیال سے خاموشی اختیار کی کہ ان مرد
بزرگ سے دریافت کرونگا اور اُن مرد بزرگ کا ایسا کچھ رعب غالب تھا کہ کلام نہین کر سکتا ہی خاموش
ہو حیران ہو ہو کر دیکھ رہا ہی جرات کرتا ہی کہ کلام کرون مگر اپنے مین اتنی قوت نہین پاتا ہی کلام کرتے
ہوے خوف آتا ہی جب کچھ عرصہ ہوا تو خود اُن مرد بزرگ نے کہا کہ تو کون ہی اور کیون میری راہ روکے
کھڑا ہی جا جدھر تجھکو جانا ہو میرا حرج ہوتا ہی مین اپنی طرف جاؤن جب یہ اُس نے سُنا تو کسی قدر دل کڑا
کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مین آپ کی راہ روکے نہین کھڑا ہون بلکہ اپنے غلام کی تلاش مین آیا ہون مین نے
آپ کو دیکھا کھڑا ہو گیا حیران ہون کہ میرا غلام ابھی ابھی یہان تھا وہ کیا ہو گیا یہ سُنکے انھون نے ایک
قہقہہ لگایا اور جواب دیا کہ وہ پتلا تیرا غلام تھا تو نے ہم کو اُسکے ذریعہ سے طلب کیا تھا کیا تونے تیرے
دریافت نہ کیا تھا کہ ہم کون ہین بدون دریافت کیے پتلے کو روانہ کیا تھا تو نے بڑی غلطی کی بہت بڑا دھوکا
کھایا تجھکو اپنے سحر پر اس قدر غرور ہوا ہی کہ ہم غلامان خداوند کے روکنے کو پتلہ ہائے سحر روانہ کیا تجھکو
لازم تھا کہ پہلے دریافت کر لیا ہوتا کہ یہ کون جاتا ہی پھر اُسکے بعد یہ حرکت کی ہوتی ہم لوگ تو اکثر ادھر سے
آتے جاتے ہین اگر ایسا ہی کیا ہوتا تو کسی صاحب لیاقت کو بھیجا ہوتا کہ وہ ساتھ لیاقت کے تقریر کرتا
اُس نے تو آکر اپنا دباؤ ڈالا مین نے پہلے اُس سے کہا کہ ہم ضرورت سے جاتے ہین خداوند نے ایک کام کو
پردہ دنیا پہ روانہ کیا تھا ہم تیرے ساتھ نہین چل سکتے ہین اُس نے جواب دیا کہ ہم زبردستی لے
جائینگے بھلا پھر ہمارے روبرو کسی کی زبردستی کیا چل سکتی ہی کیونکہ ہم غلامان سامری ہین جیسی اُسنے
گستاخی کی اُسکی سزا پائی اب اُسکا ملنا نہایت مشکل ہی تجھکو بھی سمجھائے دیتے ہین اور اس وقت تیرے
حال پر رحم کرتے ہین اب کبھی ایسی حرکت بدون سمجھے بوجھے نہ کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی اس امر کا خیال
رہے کہ ہم لوگ اکثر بہشت سے بضرورت دنیا پر بحکم خداوند آتے ہین اسی راہ سے اب کبھی نہ روکنا ورنہ
پچھتائے گا کسی نہ کسی کے ہاتھ سے سزا پائے گا اگر تو نہ آتا تو مین ضرور جا کر خداوند سے تیری شکایت
کرتا وہ تیرے اوپر عذاب نازل کرتے مگر تیرے آنے سے مجھکو تیرے اوپر ترس آگیا ہے اب تو جا اپنے مقام
پر مین خدمت خداوند مین جاتا ہون یہ جو اُس نے سُنا ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مجھ سے بہت بڑی خطا ہوئی
مین یہ نہ جانتا تھا ورنہ کبھی اس امر کا مرتکب نہ ہوتا معاف فرمایئے اور جو سزا میرے حق مین آپ تجویز
فرمایئے مجھکو اس جرم مین دیجیے اب کبھی ایسی حرکت نہ ہوگی خوب کیا کہ آپ نے اُسکو سزا دی وہ بہت
گستاخ تھا در اصل ہم لوگون کی آپ کے روبرو کیا اصل ہی سہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ خواجہ
نے جواب دیا کہ ہم نے تیری خطا بدون تیرے کہے معاف کی صرف اس خیال سے کہ تو بالکل ناواقف تھا
اگر کوئی اور ہوتا تو ضرور سزا دیتے اور خداوند سے شکایت کرتے خیر اب تو جو ہوا سو ہوا مگر اب خیال

رکھنا اُس نے جواب دیا کہ ضرور خیال رکھونگا یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بے تو جا اُس نے کہا کہ مین ایک امر کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے خواجہ نے کہا کہ بیان کر اُس نے کانپ کر عرض کیا کہ میری خواہش یہ ہے کہ دو چار منٹ کے لیے زمین پر تشریف لے چلیے تاکہ مین کچھ آپ کی نذر کرون اور چند اشیا براے خداوند بطور نذر روانہ کرون تاکہ خداوند میرے اوپر نظر مہربانی و پرورش رکھین اور کچھ خداوندی بندگی آپ کے روبرو کرون یہ جو اُس نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ اس وقت ہم کو مہلت نہین ہے ہم کو عرصہ بہت ہوا خداوند میرے انتظار مین بیٹھے ہونگے اگر اور عرصہ ہوگا تو خفا ہونگے مجکو یہ خوف ہے کہ کہین میرے اوپر اپنا غضب نہ نازل کرین اُس نے دست بستہ عرض کیا کہ بہت عرصہ نہ ہوگا آپ ابھی ابھی تشریف لے جایئے گا صرف مین آپ کا درشن کرلون بھلا میرا یہ مقدر کہان کہ اب پھر آپ کی زیارت نصیب ہو میرے نزدیک جیسے آپ کی زیارت کی ویسے خداوندگی کی کیونکہ آپ ہر وقت خدمت خداوند مین تشریف فرما رہتے ہین مین کچھ آپ کی خدمت کرلون تاکہ میری نجات کا سبب ہو اور بہت کچھ اُس نے اصرار کیا تب تو خواجہ نے جواب دیا کہ ہم کو بھی تیری خاطر منظور ہے لہٰذا ہم صرف تیری خاطر سے پھر زمین پر چلتے ہین ورنہ کبھی نہ چلتے اگر سمندر بھی کہتا تو ہم نہ قبول کرتے مگر چونکہ تیری تقریر نے ہمارے دل پر ایسا اثر کیا ہے کہ ہم کو قبول کرنا پڑا اخیر عرصہ نہ کرنا بہت جلد جو کچھ تجکو دینا ہو دینا تاکہ مین خدمت خداوند مین جلد پہونچ جاؤن یہ کہکر مندھی کی طرف اشارہ کیا کہ زمین پر مجکو پہونچا دے پس مندھی طرف زمین کے متوجہ ہوئی اسکو اعتقاد اور ہوا پہلے بھی اسکو اعتقاد ہوا تھا کہ یہ کیا امر ہے یہ کیونکر ہوا ابر قایم ہے صورت کو دیکھکر یقین ہو گیا تھا کہ یہ ضرور غلام ہین خداوند سامری کے بہشت سے آئے ہین پس جب مندھی زمین کی طرف چلی یہ بھی عقب مین مندھی کے آیا یہان تک کہ مندھی زمین پر آکر قایم ہوئی یہ بھی اُترا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ بارہ دری مین تشریف لائیے خواجہ نے کہا کہ مین اسی مقام پر بیٹھا ہون جو کچھ تم کو دینا ہو اور خداوند کی خدمت مین عرض کرنا ہو کرو تاکہ مین جاؤن میرا بارہ دری مین کوئی کام نہین ہے اُسنے کہا کہ جہان آپ نے اس قدر مہربانی فرمائی اتنی پرورش اور فرمایئے میری عزت بڑھایئے خواجہ نے خیال کیا کہ وہان جانے مین کوئی نقصان نہین ہے کیونکہ میرا فقرہ اسپر اثر کر چکا ہے کہا کہ تم بہت پریشان کرتے ہو اگر مین یہ جانتا تو کبھی زمین پر نہ آتا آج ضرور میرے اوپر عتاب خداوند نازل ہوگا مگر خیر جو کچھ ہو صرف مجکو اس امر کا خیال ہے کہ شاید مین یہ حال خداوند سے بیان کرون وہ فرمائین کہ تم نے اسکی دل شکنی کیون کی اُسکے پاس کیون نہ گئے اُس کے کہنے پر کیون نہ عمل کیا کیونکہ خداوند اپنے بندون کو بہت عزیز رکھتے ہین ہمیشہ اپنے بندون کی تعریف فرماتے ہین پس اسی خیال سے مین تیری خاطر کرتا ہون یہ کہکر اُٹھے وہ ایک طرف کو چلا آپ نے کیا کیا کہ گلیم اوڑھ لی اسکی نظرون سے غائب ہو گئے وہ حیران ہوا کہ یہ کہان ملے گئے ادھر اُدھر دیکھنے لگا ادھر خواجہ بارہ دری مین آئے اسکو خوب آراستہ پایا تمام بارہ دری کو دیکھکر پھر باہر آئے وہ حیران کھڑا تھا کہ رکھا ہوا ہے کرامات ان مین ہے کہ یہ غائب ہو گئے کہ آپ نے بارہ دری مین سے آواز دی کہ اے بھائی یہان آؤ مین تو یہان پہونچ گیا تم ابھی تک اسی مقام پر کھڑے ہو یہ صدا جو اُس نے سنی پلٹ کر دیکھا کہ وہ مرد بزرگ بارہ دری کے در مین کھڑے ہین یہ حالت دیکھکر وہ اور حیران ہوا دوڑ کر آیا قدمون پر گرا بوسہ دیے آنکھون سے لگائے دل مین کہا کہ مین کیا خوش قسمت تھا کہ ایسے مرد بزرگ سے ملاقات نصیب ہوئی کہ جو ہمہ تن کرامت ہے مین تو یہان کھڑا رہا وہ بارہ دری مین پہونچ گئے کہین مین تلاش کرتا رہا ان سے جس امر کی خواہش ظاہر کرونگا یہ خداوند سے کہکر ضرور اُسکو کرا دینگے

کیونکہ یہ ضرور مقربین خداوندے ہین انکے خدمت خداوند مین بڑے مرتبہ معلوم ہوتے ہین جب تو خداوندنے انکو ایسی کرامت مرحمت فرمائی ہی کہ جس وقت چاہین چشم مردم سے پوشیدہ ہوجائین یہ دل مین خیال کرکے عرض کیا کہ تشریف لے چلیے پس خواجہ اُس کے ہمراہ بارہ دری مین تشریف لائے اُس نے بڑی عزت سے مسند پر لاکر بٹھایا آپ دست بستہ سامنے کھڑا ہوا خواجہ نے کہا کہ تم بھی بیٹھو جاؤ اُس نے کہا کہ میری یہ مجال نہین ہی کہ آپ کے روبرو بیٹھ جاؤن خواجہ نے کہا کہ ہم حکم دیتے ہین وہ سلام کرکے بائین طرف مسند پر بیٹھ گیا خواجہ نے کہا کہ ہان جلد بیان کرو کہ تمھاری کیا خواہش ہی اور تم کو کیا خدمت خداوند مین عرض کرنا ہی اُس نے کہا کہ آپ کو زحمت تو بہت بڑی ہوگی مگر آپ مہربانی فرماکر میری طرف سے یہ امر خدمت خداوند مین عرض کردیجیے گا کہ وہ جو آپ کا بندہ دلکش جادو ہی اور صحراے فرحت افزا مین سمندر کی طرف سے منتظم ہی اُس نے عرض کیا ہی کہ اے خداوند آپ کے مہربانی اور پرورش سے مجکو دولت دنیا کی کوئی ضرورت نہین ہی بہت کچھ میرے پاس ہی مگر دو امرون کی خواہش ہی ایک تو یہ کہ اگر آپ کی مہربانی ہو تو میری حیات زیادہ فرمائیے اور دوسری خواہش میری یہ ہی کہ مین نے آج تک اپنی شادی نہین کی ہی صرف اس خیال سے کہ کوئی عورت حسین و خوبصورت ہو تو شادی کرون گو اسوقت قدرت خداوندی سے اس دنیا پر بہت سی عورتین ہین جو کہ اپنے حسن و جمال مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین مگر مجکو پسند نہین آتی ہین مین جیسی معشوقہ چاہتا ہون ویسی ملتی نہین ہی لہٰذا پس خداوند اپنی مہربانی اور قدرت سے ایک عورت خلق فرمائین کہ جو میرے پسند آئے تاکہ مین اُس کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرون یہ صدمہ مجکو ہلاک کیے ڈالتا ہی کہ میری عمر تمام ہوئی جاتی ہی مین نے آج تک اپنی شادی نہین کی کسی کو اپنا معشوق نہ بنایا پس یہ دو خواہشین میری ہین مین امیدوار ہون کہ ان دو امرون کا خداوند سے امیدوار ہون خواجہ نے کہا مین ضرور عرض کردونگا اور بہت اچھی طرح سے عرض کردونگا اے دلکش جادو مجکو اس وقت تمھارے کہنے سے یاد آیا کہ اکثر اوقات خداوند سامری تمھارا ذکر کیا کرتے ہین اب تمھارے نام سے واقف ہوا کہ وہ دلکش جادو تم ہی ہو کہ جسکی بابت خداوند یہ اپنی ہمصحبتون سے فرماتے ہین کہ ایک بندہ میرا دنیا پر ہی کہ جو مجکو بہت دوست رکھتا ہی اور مین نے اُسکو اپنی قدرت سے مال دنیا سے بہت کچھ دیا ہی مگر ایک امر کی خواہش اُسکو ہی آج تک مین نے اُسکے فراخ کے موافق کوئی عورت نہین پیدا کی ہی لہٰذا مین ایک عورت ایسی خلق فرماؤنگا کہ جو اُسکو پسند آئے اے دلکش اس امر کا خداوند کو تمھارے لیے خود خیال ہی اب مین عرض بھی کردونگا بس یقین ہی کہ خداوند ضرور ایسی عورت خلق فرمائین کہ جو تم کو پسند آئے یہ جو خواجہ نے کہا اُس نے ہنس کر اور دانت نکال کر کہا کہ خداوند میرے حال پر بہت مہربان ہین بہشت مین میرا ذکر فرماتے ہین خواجہ نے کہا کہ ہان بندہ پرور دنیا پر چند بندے ایسے ہین کہ جن کے حال پر خداوند بہت مہربان ہین ایک تو تم دوسرے سمندر شاہ تیسرے انکا استاد عشاق اور اسی طرح سے اور بہت سے بندے ہین کہ جن کے نام خداوند کے دفتر مین ساتھ اس لفظ کے تحریر ہین کہ یہ سب معشوق خداوند ہین انھین معشوقون مین تم بھی ہو خوب ہوا کہ مین تمھارے کہنے سے چلا آیا اگر نہ آتا اور خداوند سے جاکر سب حال عرض کرتا خداوند سنتے تو ضرور عتاب فرماتے کہ ہمارا معشوق تم کو اپنے مکان پر لیے جاتا تھا تم اُسکو ناراض کرکے چلے آئے اب خداوند بہت خوش ہونگے اے دلکش مین تم سے ایک بات عرض کرتا ہون اگر تم مانو تو بیان کرون دلکش نے کہا کہ فرمائیے مین بسروچشم قبول کرونگا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس

چند تصویرین ہین جو کہ عورتین اب خداوند پیدا کریگا اُنکی کیونکہ طریقہ یہ ہی کہ جب کوئی مرد یا عورت پیدا
کی جاتی ہی قبل اس بات کے کہ اُسکا نطفہ شکم مادر مین صلب پدر سے قرار پائے چند فرشتہ اس امر پر خداوند
کی طرف سے مقرر ہین کہ وہ تصویرین بنا کر پیش کرتے ہین جو تصویر مرد یا عورت کی خداوند کو پسند آتی ہی وہ اُن
فرشتون سے لے لیتے ہین اور میرے پاس رکھ دیتے ہین جب کہ ایک سو تصویرین عورتون کی اور ایک سو
مردون کی جمع ہو جاتی ہین اُس وقت خداوند ان تصویرون کو لے کر اُن فرشتون کو دے دیتے ہین جو کہ اسی
کام پر مقرر ہین جب مرد عورت باہم ہم صحبت ہوتے ہین وہ اُس وقت جا کر اُس تصویر کا عکس ڈالتے ہین
ہین پس قدرت خداوند سے اُسی صورت کا مرد یا عورت رحم عورت مین وہ نطفہ اُسی صورت پر قائم ہوتا ہی یہ طریقہ
اُن بندون کی پیدایش کا ہی جو کہ خوبصورت پیدا ہوتے ہین یون تو دن رات یہ امر جاری رہتا ہی کہ ہزارون
بندے پیدا ہوتے ہین اُنکی پیدایش کا یہ طریقہ ہی کہ فرشتون نے تصویرین بنائین اور اُن فرشتون کو دین کہ
جو لے جا کر عکس ڈالتے ہین اُنھون نے جا کر عین وقت پر اُنکا عکس ڈالا نطفہ نے اُسی صورت پر قرار پکڑا
پس اُن تصویرون مین سے میرے پاس چند تصویرین ہین اگر تم کو کوئی تصویر پسند آئے تو تم بیان کرو مین خداوند
سے عرض کر دونگا کہ مین نے تصویرین دکھائی تھین یہ تصویر پسند کی ہی یہ عورت بہت جلد خلق فرمایئے تا کہ
دلکش جادو اپنی مراد کو پہونچے یقین ہی کہ خداوند تیری خاطر سے اُسکو پیدا کرین اور تو اپنی مراد کو پہونچے
دلکش نے ہنس کر کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی خواجہ نے کہا کہ ای دلکش جو کچھ تم کو نذر دینا ہو جلد
لاؤ تاکہ مین تم کو تصویر دکھا کر پھر چلا جاؤن کیونکہ عرصہ بہت ہوا ہی دلکش نے کہا کہ کچھ ماحضر تو فرمایئے
خواجہ نے کہا کہ ہم لوگ بہشت کے رہنے والے ہین ہم کچھ کھاتے ہین نہ پیتے ہین صرف ہماری زندگی اسی طور سے
بسر ہوتی ہی اگر کھائین یا کچھ پی لین تو بہشت مین نہ جانے پائین پس اس امر سے مجکو معاف فرماؤ اُس نے عرض کیا
کہ کچھ میوہ وغیرہ کہا کہ یہان کا میوہ کیا حقیقت رکھتا ہی خیر کہ میوہ بہشت کا ہی جس کے دیکھنے سے سیری ہوتی ہی
کھانے کی کیا ضرورت ہی مین دنیا پر کا میوہ بھی نہین کھا سکتا ہون اُسنے کہا کہ اچھا ایک جام شراب نوش
فرمایئے کہا کہ جو لوگ شراب بہشت پیتے ہین یہان کی شراب ہم پر حرام ہی یہ تم لوگون کے واسطے ہی اگر ہم یہان کی شراب
پی لین تو خدمت خداوند مین نہ جانے پائین پس مجکو ان سب امرون سے معاف فرماؤ دلکش نے کہا کہ جو
مرضی آپ کی مین زیادہ اصرار نہین کر سکتا ہون یہ کہکر اُٹھا اور ایک کمرہ کھولا اُسمین سے چند صندوقچہ اُٹھا کر لایا
اور سامنے رکھے اور کہا کہ یہ تین صندوقچہ تو آپ کے نذر ہین اور یہ سات صندوقچہ خداوند کے نذر ہین خواجہ نے
اُنکو دیکھکر کہا کہ ان مین کیا ہی اُس نے کہا کہ جواہرات ہین خواجہ نے کہا کہ اسکا بہشت مین کیا کام ہی یہ تو
بالکل بیکار ہین وہان خود ہر مقام پر مثل کنکر پتھر کے انبار لگے ہوے ہین ہان کوئی اور چیز ہوتی تو کیا مضائقہ تھا
اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ سوا اس صندوقچون اور روپیہ اشرفیون کے میرے پاس کیا ہی آپ اسکو
قبول فرمائین اور خداوند سے بھی میری طرف سے یہ عذر کر دیجئے گا کہ میرے پاس اور کچھ نہ تھا کہ مین نذر خداوند کو
روانہ کرتا جو کچھ مین رکھتا تھا اسکو قبول فرمایئے یہ کہکر اور بھی اٹھا کر صندوقچہ کھولے خواجہ نے ہر صندوقچے کو
جواہر نادرات سے مملو پایا پانی منھ مین بھر آیا اور خیال کیا کہ بڑا مالدار ہی پس اُن سب کو دیکھکر کہا کہ اچھا مین
عرض کر دونگا مگر ای دلکش ایک اور امر میرے خیال مین آتا ہی اگر تم بھی پسند کرو اُسنے عرض کیا بیان فرمایئے
کہا تم کو لازم ہی کہ چند صندوقچہ جواہر کے اُن فرشتون کو میری معرفت روانہ کرو کہ جو تصویرین بناتے ہین مین
اُنکو دونگا تمھاری طرف سے اور یہ کہدونگا کہ ہم کو دلکش جادو نے بطور نذر کے دیے ہین اور اتنا کہا ہی
کہ مین نے فلان عورت کی تصویر پسند کی ہی آپ اسمین اور کچھ نزاکت اور حسن زیادہ کر دیجئے پس وہ اور زیادہ

کر دینگے جو تصویر تم پسند کروگے اُسمین اور چند صندوقچے اُن فرشتون کو دونگا کہ جو نطفہ پر عکس ڈالتے ہین اُن سے کہونگا کہ **دلکش جادو** ایک بندہ خداوند کا ہی اُسنے یہ جواہر تم کو نذر دیا ہی اور عرض کیا ہی کہ آپ اس تصویر کا عکس اُن مردون کے نطفہ پر ڈالیے گا کہ جو خوبصورت ہون اور اُنکا نطفہ بھی صاف و شفاف ہو تاکہ اُسکا اثر بھی اس عورت مین آئے اور اس تصویر کا عکس بخوبی نطفہ مین ظاہر ہو تاکہ کوئی بات رہ نہ جائے اس سے یہ امر ہوگا کہ تمھاری زوجہ ایسی خوبصورت ہوگی کہ آج تک کسی کی نہ ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی یہ جو **خواجہ** نے کہا اُس نے ہنس کر جواب دیا کہ یہ رائے تو آپنے خوب دی میرے بہت پسند آئی یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور جا کر صندوقچہ اور لایا اور کہا کہ یہ اُن فرشتون کے لیے ہین جو کہ تصویرین بناتے ہین اور یہ اُنکے لیے ہین کہ جو عکس تصویر نطفہ پر ڈالتے ہین پس **خواجہ نالث** نے وہ سابق کے صندوقچے اور یہ صندوقچے اُس کے روبرو نذر زنبیل کیے وہ حیران تھا کہ یہ سب کیونکر لے جائینگے جب یون غائب ہوے تو وہ اور حیران ہوا اُسکو بھی کرامات سمجھا متحیر ہو کر دریافت کیا یہ تو فرمایے کہ یہ سب صندوقچے آپ نے کیا کیے کہ ایک مرتبہ غائب ہو گئے جواب دیا کہ مین نے بہشت کو روانہ کر دیے اُسنے کہا کہ کیونکر کہا کہ میرے ہمراہ بھی چند فرشتے رہتے ہین جو کہ بحکم خداوند میری خدمت کے لیے مقرر ہین مین ہر ایک چیز اُن کے ذریعے سے بہشت سے طلب کرتا ہون جب مین دنیا پر ہوتا ہون اور جو چیز چاہتا ہون اُنکے وسیلے سے بہشت مین روانہ کر دیتا ہون پس اُنھین کے ذریعے سے یہ صندوقچے بھی روانہ کیے جب مین جاؤنگا مجکو مل جائینگے ہان اے **دلکش جادو** یہ بیان کرو کہ یہ جواہرات اصلی ہین یا تم نے سحر سے تیار کیا ہی **دلکش** نے عرض کیا کہ اے خداوند کے نائب بھلا مین ایسا بیوقوف نہ تھا کہ آپ کے اور خداوند کے و دیگر اہل بہشت کے نذر کے لیے جواہرات نقلی دیتا کیا کوئی مجکو دھوکا دینا تو تھا نہین کوئی آپنے مجھسے خواہش نہ کی تھی کہ مین دھوکا دیتا یہ سب اصلی ہین سب پر کیا منحصر ہی جس قدر میرے پاس مال و دولت ہی یہان تک کہ یہ پارہ دری و دیگر اشیاے آرایش سب اصلی ہین بعض ان مین سحری ہین مگر مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین سحر کی چیزین تیار کرون جب کہ مجکو خداوند نے اپنی قدرت سے دیا ہی سحر کی چیزین وہ تیار کرے گا کہ جسکے پاس اصلی دولت کا سامان نہ ہوگا خداوند کی عنایت سے مجکو اِس امر کا خوف بھی نہین ہی کہ کوئی یہان سے لوٹ لے جائے گا کیونکہ مین نے وہ تدبیر کی ہی کہ کوئی یہان نہین آسکتا ہی اس قصد سے کہ سرقہ کرے یہ آپنے ملاحظہ کر لیا ہوگا کہ نہ میرے پاس کوئی خادم ہی نہ ملازم ہان یہ سب کام مین جو کہ خادم و خدمتگار و نگہبان کے ہین پتلہ ہاے سحر سے لیتا ہون وہی سب کام میرے کرتے ہین اسکا سبب یہ ہی کہ جب سے مین نے سنا ہی کہ اہل اسلام کا لشکر قریب شہر **سمندریہ** آمد و کش ہوا ہی اور مقابلہ ہو رہا ہی اُس دن سے مین نے سب کو چھوڑ دیا اس خیال سے کہ مین نے یہ سنا ہی کہ اُس لشکر مین بڑے غضب کے عیار ہین اُنکی یہ ادنی حرکت ہی کہ وہ جس صورت پر چاہتے ہین تیار ہو جاتے ہین کوئی اُنکی شناخت نہین کر سکتا ہی اور وہ ساحر کے دشمن جانی ہین بس اُسکو قتل کرتے ہین پس مین نے خیال کیا کہ اگر وہ ادھر بھی آئے اور میرے کسی ملازم کی صورت بن میرے پاس آئے تو بڑی خرابی ہوئی میری جان گئی اس سے ان سب کو چھوڑ دیا ہی اور پتلہاے سحر سے کام لیتا ہون اُنکی تو کوئی صورت بن کر نہ آئے گا پس اُس دن سے مین نے یہ تدارک کیا **خواجہ** نے کہا کہ تم نے خوب تدبیر کی سواے اس تدبیر کے کوئی صورت عمدہ نہ تھی تم نے خوب اپنی حفاظت کی صورت نکالی ہی کیون نہ ہو ساحر زبردست ہو و عاقل ہو مین تمھاری تعریف خدمت خداوند مین کرونگا بلکہ یہ کہونگا کہ اگر آپ **دلکش** کو سمندریہ کا بادشاہ مقرر فرماتے تو بہتر تھا کہ وہ سمندر سے زیادہ لائق اور بہت انجام بین ہی یہ سن کے

دلکش نے کہا کہ یہ صرف آپ کی غلام نوازی ہے ورنہ مین کس لائق ہون ایک میری اور گزارش ہے اگر اسکو بھی قبول فرمائین تو عین مہربانی ہے خواجہ نے کہا کہ وہ کیا عرض ہے بیان کرو اب عرصہ نہ کرو اس نے عرض کیا کہ اگر خلاف طبع عالی نہ ہو تو اپنے نام نامی و اسم گرامی سے اس حقیر کو آگاہ فرمایئے آپ کی بڑی مہربانی ہوگی خواجہ نے کہا کہ تم کو اس سے کیا غرض ہے میرا نام کیون دریافت کرتے ہو تمکو میرے نام کے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے اور میرے نام کے دریافت سے تم کو کیا فائدہ ہوگا اُس نے عرض کیا کہ مین اسکو لکھکر اپنے گلے مین بطور تعویذ کے اپنی حفاظت کے لیے ڈالونگا میرا یہ اعتقاد ہے کہ اسکی برکت کے سبب سے مین ہر بلا سے محفوظ رہونگا دوسرے جب مین خدمت سمندر مین جاؤنگا تو اس کے دربار مین یہ سب حال بیان کرونگا آپ کا نام لونگا اس سبب سے میری بڑی عزت ہوگی دربار سمندر مین خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت نہ تھی مگر مجکو تیری خاطر شکنی منظور نہین ہے مین بتائے دیتا ہون اگرچہ میرے نام سے سوائے خداوند کے کوئی واقف نہین ہے مگر مجکو تیری اسی قدر خاطر منظور ہے کہ تجکو بھی مین آگاہ کرتا ہون بس میرا نام خواجہ روح کش ہے اُس نے کہا کہ کیا آپ روح کھینچتے ہین جواب دیا نہین یہ امر نہین ہے بلکہ میرا نام ہی یہی ہے جیسے تیرا نام دلکش ہے کیا تو دل کھینچ لیتا ہے اُس نے جواب دیا کہ جی نہین کہا بس اسی طور سے میرا بھی نام ہے یہ کہکر کہا کہ مین جاتا ہون اُس نے کہا کہ آپ نے تصویر نہ دکھائی کہ مین پسند کرتا کہا کہ لو مین بھول گیا تھا یہ کہکر فوراً ہاتھ کو بغل کی طرف لے گئے وہان سے جو ہاتھ نکالا تو ہاتھ مین ایک لفافہ تھا وہ اسکو دیا یہ اور حیران ہوا کہ یہ لفافہ آپ کے پاس کہان سے آگیا اسنے دل مین خیال کیا کہ یہ فرماتے ہین کہ چند فرشتے ہین کہ جو مین چیز یہان سے بخشش مین بھیجتا ہون وہ پہونچا دیتے ہین یا جو چیز مین بہشت سے طلب کرتا ہون لے آتے ہین پس انھون نے لا دی ہوگی یہ خیال کرکے وہ لفافہ لیا خواجہ نے کہا کہ اس لفافہ کے اندر تصویرین ہین تم اپنے ہاتھ سے اسکو کھولو اور تصویرین دیکھو جو پسند آئے اُسپر نشان بنا دو یہ جو خواجہ نے کہا اسنے لفافہ کے کر چاک کیا جیسے چاک کیا ایک غبار سا اُس لفافہ سے نکلا وہ اُس کے دماغ مین پہونچا فوراً اسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہوکر گرا انھون نے نعرہ کیا کہ وہ مارا خوب دھوکا کھایا یہ کہکر اٹھے اور خنجر کمر سے نکالکر ایک ہاتھ مارا کہ اُسکا سر تن سے اڑ گیا تاریکی ہوگئی سیاہ آندھی اٹھی پیر غل کرنے لگے ایک تلاطم برپا ہوا صدائین مہیب آنے لگین بعد تھوڑے عرصہ کے وہ سب تاریکی برطرف ہوگئی آواز آئی کہ مارا جوان مجکو کہ نام من دلکش جادو بود منظم صحراے وحشت افزا افسوس مردم و جان دادم مطلب خود نہ رسیدم جب یہ صدا آچکی مطلع صاف ہوگیا کل علامت برطرف ہوئی اب خواجہ نے دیکھا کہ سب سامان اسی طور سے ہے پس جو اشیا اُن مین سحر کی تھین وہ تو مٹ گئین اور باقی موجود ہین خواجہ نے خوشی خوشی سب سامان اُٹھاکر نذر زنبیل کیا مگر کچھ نے اُسمین سے بہت سا روپیہ و اشرفی و جواہرات و دیگر اشیا ہاتھ آئین اُنکو بھی نذر زنبیل کیا بعد اس کے خواجہ نے جو خیال کیا تو بارہ دری کو اسی طور سے برقرار پایا پس خواجہ نے خیال کیا کہ یہ مقام خوب ہے اسی مقام پر ایوان کو نکالکر قتل کرو یہ اپنے دل مین خیال کرکے خواجہ نے پہلے سب عیارون کو زنبیل سے نکالا اور اُنکو ہوش مین لائے جب اُنکو ہوش آیا انھون نے اپنے کو اسی بارہ دری مین پایا خواجہ کو کھڑا ہوا دیکھا حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہے کیونکہ ہم کو تو پنجہ اُٹھانے لیا تھا ہم بالائے آسمان جاکر بے ہوش ہوگئے تھے پھر ہم کو نہ معلوم ہوا کہ ہم کہان گئے اور ہم پر کیا گذری اور خواجہ تک کیونکر پہونچے یہ سب کے سب حیران تھے کہ خواجہ نے کہا کہ تم لوگ حیران نہ ہو مین سب حال تم سے دربار مین جاکر کہونگا اور تمہارا واقعہ سنونگا یہان تم نہ ٹھیرو

اپنی اپنی راہ لو یہ جو خواجہ نے کہا پھر ایک ہو جب حکم خواجہ اٹھو اٹھکر خواجہ کو سلام کرکے اس ظلمت مین وہان
سے روانہ ہوا کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کیا امر ہی اور کیا سبب ہی کہ خواجہ نے ہم سے کہا کہ تم چلے جاؤ پھر ایک
یہی خیال کرتا ہوا طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا کوئی اس مقام پر نہ ٹھہرا انکا حال پھر تحریر ہوگا اسکے بعد
خواجہ نے قران تالث کو بھی زنبیل سے نکالا انکو بھی خواجہ نے بیہوش کرکے جب ایوان کو داخل
زنبیل کیا ہی اور سمندر پر یہ حال ظاہر ہوا ہی ساحرون نے سحر کرنا چاہا ہی تو زنبیل مین اس خیال سے
داخل کیا تھا کہ یہ تو جاہل ہی کہین ایسا نہ ہو کہ کسی ساحر پر جا پڑے تو بڑی خرابی ہو مفت مین اسکی جان
جائے پس اس امر سے بہتر کوئی امر نہین ہی کہ اسکو نذر زنبیل کردین پس نذر زنبیل کرلیا تھا چنانچہ قران کو بھی
نکالا ہوش مین لائے اب جو قران نے دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے ہین مین زمین پر پڑا ہوا ہون نہ دربار
سمندر ہی نہ اہل دربار ہین دوسرا مقام ہی نہ خواجہ کی مسند ہی ہی قران نہایت حیران ہوا کہ خواجہ نے
کہا کہ ای قران تم اس وقت یہان سے چلے جاؤ مین کل تم سے بیان کردونگا تمہارے ٹھہرنے کا یہان
موقع نہین ہی نہ اس قدر مہلت ہی کہ مین کل واقعہ بیان کرون پس تم جاؤ یہ جو خواجہ نے کہا قران
بھی اٹھکر اور سلام کرکے باہر بارہ دری سے آئے قران خود حیران تھے کہ یہ کون مقام ہی یہ بارہ دری کیسی
ہی مگر قران اس مقام سے نہ گئے ایک گوشہ مین پوشیدہ ہوگئے اس خیال سے کہ نہ معلوم یہ کون مقام ہی کسی ساحر کے
رہنے کا تو مقام نہین ہی کہ خواجہ یہان ہین اور وہ آجائے اور خواجہ کو غافل پاکر گرفتار کرے تو خرابی
ہو اس سے تم یہان ٹھہرے رہو جب کوئی موقع آئے تو کچھ کام کرنا کہ جسکے سبب سے خواجہ کی جان بچے
اگر نہ آئے تو چلے جانا یہ اپنے دل سے باتین کرکے پوشیدہ ہوے تھے یہان خواجہ نے جب عیارون کو
رخصت کیا خود اکیلے رہے باہر بارہ دری کے مسند ہی کو اٹھا کر نذر زنبیل کیا اسکے بعد پھر بارہ دری مین آئے پس
ایوان نطاقی کو زنبیل سے نکالا اور اسکو کمند سے صفا دیا صفا سے خوب مضبوط باندھکر ایک ستون طلائی
سے باندھ دیا اور اسکی زبان مین سوزن دی خواجہ نے جو دیکھا تو اسکی پیشانی کو نور اسلام سے روشن پایا
دل مین خیال کیا کہ یہ ضرور مطیع اسلام ہوگی اگر یہ شریک ہوجائے تو بڑی قوت ہوجائیگی کیونکہ ساحرہ
زبردست ہی زمانہ سابق کی ساحرہ ہے خداوند کریم اسکے دل مین اپنے فضل و کرم سے شمع اسلام کو روشن
کرے زنگ کفر و کافری کو برطرف کرے یہ دعا کرکے خواجہ نے فتیلہ دفع بیہوشی دیا کہ اسکو چھینک آئی چند
قطرے گندہ اسکے ناک سے گرے اسکو ہوش آیا اسنے اپنی آنکھ کھولی دیکھا کہ نہ سمندر ہی نہ اسکا دربار
ہی نہ میرے سردار ہین ایک مقام غیر مین بندھی ہوئی کھڑی ہون سامنے خواجہ کھڑے ہین اسنے اپنے
دل مین خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی مین تو دربار مین تھی خداوند سامری تشریف لائے تھے مجکو اپنے قریب
طلب کیا تھا خواجہ اور کل عیارون کو مجھ سے لیکر میرے روبرو داخل دوزخ کیا تھا فرشتہ عذاب
کے ذریعہ سے مجکو طلب کیا تھا کہ تم مع سردارون کے آؤ تو مین تم کو سیر بہشت کرا دون مین و سمندر
اور کل اہل دربار اپنے اپنے مقام پر سے اٹھکر چلے تھے کہ سیر بہشت کرین پھر نہ معلوم کیا ہوا کیا خواب
خراب دیکھا بھلا مین کہان اور خواجہ کہان یہ خیال کرتے آنکھین بند کرلین ادھر خواجہ نے کوڑا حضرت اسحاق
کا ہاتھ مین لیکر یہ خیال کیا کہ یہ کمبخت یہ خیال کرتی ہی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون پس خواجہ نے
کہا کہ ای ایوان ہوشیار ہو اور خبردار یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین تجکو دربار سمندر شاہ
سے خداوند سامری بن کر پکڑ لایا تھا مین نے تو چاہا تھا کہ سمندر کا بھی کام تمام کردون مگر کیا کرون ابھی
اسکی قضا نہ تھی زندگی باقی تھی کہ اسکے کسی دوست نے آکر اسکو ہوشیار کردیا وہ بچ گیا مگر مجکو گرفتار

کر لایا میرا کوئی کچھ نہ کر سکا بڑے بڑے ساحر تھے کسی کا سحر کارگر ہوا ای ایوان منم خواجہ ثالث حضرات
بن عمر ثانی منم ریش تراشندۂ ساحران و سر برندۂ جادوگران و قاتل کافران منم شاہ عیار پیک طرار ابن
شاہ عیاران و ابن شاہ عیاران خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اول ہون دیکھا اسکو عیاری
کہتے ہین کیونکہ مین نے تیرے عمر کی تیلیان اپنے قبضہ مین کین پہلے کیونکر تیرے سحر کو ہٹا کر مین نے غارت
کیا پھر تیلیان اپنے قبضہ مین لایا تو میرا کچھ نہ کر سکی بڑے بڑے ساحر تھے کسی نے نہ پہچانا کہ مین عیار ہون
سب کو یقین ہوا کہ سامری ہون ای ایوان سامری کجا وہ کسی قعر دوزخ مین پڑا ہوا جلتا ہوگا
وہ مرتد کہان اس نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی اسکے لیے ہمیشہ آتش دوزخ ہی وہ کیونکر آسکتا ہی یہ
بھی ایک عیاری تھی کہ مین نے اسکی صورت بر عیاری کی کیونکہ مین نے خیال کیا کہ تم لوگ اب اور کسی فقرے
پر نہ آؤگی سوائے اسکے پس مین نے یہ عیاری کی تجکو اس فقرے سے اپنے قریب بلا کر تہ او سیر بہشت کرا دون
مذر زنبیل کیا سب لوگ اسی خوشی مین بیہوش و بدحواس ہو گئے تھے کسی نے نہ دیکھا کہ مین نے کیا کیا تیرے
سب سردار میرے پاس ہین مین سمندر کو بھی لیتا مگر ناچار ہو گیا کہ اسپر حال کھل گیا ای ایوان تو نے
ہمارے خدا کی قدرت دیکھی کہ کیونکر ہم سب کو تیرے شر سے بچایا اور کیونکر تیری ان اشیاے سحر کو
کہ جن پر تجکو بڑا بھروسا تھا غارت کیا اور آخر میرا قبضہ کرایا کیونکر میرے شاگردون کو تیرے ہاتھ سے امان
اور قتل ہونے سے محفوظ رکھا اور کیونکر تیرے لشکر کو ایک پل مین غارت کیا اور کیونکر تیری قید سے لشکر اسلام
کے ان سردارون کو رہا کیا کہ جو تو خیمہ مین قید کر آئی تھی اور اپنے نزدیک خوب پہرہ چوکی مقرر کر آئی تھی کس چالاکی
سے میرے شاگرد برق ثانی نے عیاری کی کہ تیرے بنائے کچھ نہ بن سکا وہ اپنا کام کر کے چلا گیا تو پہچان نہ
سکی کس چالاکی سے میرے خلیفہ قران ثالث نے تیری وزیرزادی عطارد فلک شیر کو قتل کیا وہ بہت بڑی
ساحرہ تھی تو اس نے بھی کچھ قران کا نہ کر لیا ای ایوان دیکھ مین کیونکر دربار سمندر سے بچ کر چلا آیا کہ میرا کوئی
کچھ نہ کر سکا سمندر منہ دیکھتا رہ گیا تجکو بھی لے آیا تو نے میرے خدا کی قدرت دیکھی کہ کیونکر اس نے سب
لشکر کی جان بچائی اب تجکو قتل کرونگا جو تیرا سحر ہی سب برطرف ہوگا جو سردار تیرے سحر مین مبتلا ہین وہ رہا
ہون گے صاحبقران کو اسم اعظم یاد آئے گا یہ میرے خدا کی قدرت ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ کو زیر کر لیا ورنہ
تو نے تو لشکر کا خاتمہ کر دیا تھا ای ایوان اسوقت تیرے خداوندون نے کچھ تیری کمک نہ کی یہ بلا کر رد
نہ کی ای ایوان میرا تو ایک خدا ہی اسپر تو اتنی بڑی قدرت ہی تیرے تو تو نے دو سو خدا ہین انمین سے
ایک نے آکر تیری مدد نہ کی اور وہ جو کہ اس وقت موجود ہین تو جسکی بندگی کرتی ہی جس بچہ شیطان نے اپنے
کو خدا مشہور کر رکھا ہی ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی سب اسکو خداوند کہتے ہین وہ ایک مرتد ہی
بچہ شیطان ہے اس نے سب کو بہکایا ہی ای ایوان سواے معبود کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی وہی
سب کا خالق ہی اسی نے ہر ایک کو پیدا کیا ہی وہی سب کا رازق ہی اسی نے یہ سب اشیا خلق
کی ہین ہم سب اسکے بندے ہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہی اسکا کوئی شریک نہین وہ اکیلا ہی یہ اسکی
قدرت ہی کہ وہ ہر جگہ موجود ہی وہ بڑا معبود ہی یہ جتنے مرتد گذرے سب اسکے بندے تھے انھون نے
بسبب اپنی کم عقلی اور نادانی کے دعوے الوہیت و خدائی کیا انکے بہکانے سے ایک عالم گمراہ ہوا
جمشید ملعون و سامری مردود کا کیا حال ہوا کہ اب تک آگ مین جل رہے ہین ایوان تو نے
تواریخ مین لقاے بے بقا راندۂ درگاہ کبریائی خدائی کا حال دیکھا ہوگا کہ اسکو اٹھارہ
ہزار ملک باختر کے باشندے سجدے کرتے تھے بخدائی مانتے تھے وہ مرتد ہر برس دن کے بعد گنبد جہان نما مین

آکر اپنا چہرہ سب کو دکھاتا تھا بڑے بڑے پہلوان اُسکے مطیع تھے اُس نے بہشت و دوزخ بنائی تھی اُس نے
اپنے عزیزون کے نام رکھے تھے کوئی جبرئیل قدرت کوئی میکائیل قدرت کوئی اسرافیل قدرت
کسی کو اُس نے اپنا نبی مقرر کیا تھا ایک عالم اُسکی پرستش کرتا تھا دور دور اُسکی خدائی کا ڈنکا بج رہا تھا
اُس نے علم کفر و نفاق بلند کیا تھا۔ مگر جب صاحبقران اول نے اُسیر لشکر کشی کی پہلے اُسکو دین اسلام
کے قبول کرنے کی طرف رغبت دلائی اُسکے بعد جب اُس نے نہ قبول کیا تو مقابلہ ہوا میرے دادا
خواجہ عمر عیار نے اُسکی ریش پر موت کر مونڈا اُسکو خبر نہ ہوئی یہ کیسا خدا تھا کہ بندے نے اُس کے ساتھ
یہ حرکت کی اور اُسکو خبر نہ ہوئی اُس نے اُنکے پشم کا ایک بال بھی نہ کندہ کیا اُسی دن سے اُنکا لقب ریش
تراشندہ کافران مشہور ہوا پھر تو اُسکا یہ حال ہوا کہ وہ مخبول خدائی چھوڑ کر بھاگا ہر ایک مقام پر پناہ
گزین ہوتا تھا اور صاحبقران اول اُس کے عقب مین جاتے تھے اور اُس ملک کو تباہ کرتے تھے کسی کسی
مقام پر نہ گیا مگر کہین پناہ نہ ملی کیون ایسا ہی خدا ہوتا ہی کہ بندے سے بھاگے اور پناہ نہ ملے آخر کو
صاحبقران نے اُسکو قتل کیا کچھ بس نہ چلا اسی طور سے زبرجد شاہ و نمرود شاہ و فرعون نے خدائی
منائی یہ کیسے خدا تھے یہ سب حال تم نے کتابون مین دیکھا ہوگا ان سب واقعات کو تم نے سُنا
اور دیکھا کچھ عرصہ بھی ہوا اسی طور سے صاحبقران ثانی نے بھی بہت سی خدا ایمان برباد کین چنانچہ
زمرد شاہ وغیرہ نے چاہا تھا پھر گلستان اسلام کو برباد کرین اور بجاے گلہاے اسلام کے خار کفر و بدعت
کو لگائین مگر اُسکو صاحبقران ثانی نے نہ لگانے دیا اپنی تیغ صاعقہ بار سے قلم کیا صاحبقران
نے اُنکے چراغ کفر و نفاق کی روشنی کو نہ پھیلنے دیا اپنی ہواے تیغ سے گل کر دیا ابھی کچھ زمانہ نہین
ہوا ہی کہ آئینہ زندام جادو جو کہ طلسم آئینہ مین خدا بنکر بیٹھا تھا اور اُسکو اہل طلسم اپنا خدا جانتے تھے
جب مقابلہ ہوا کچھ خدائی کام نہ آئی آخر کو فرار ہو گئے نہ طاق مین آکر پناہ گزین ہوا ہی جسکے عقب
مین ہمارے صاحبقران ثالث بموجب ارشاد صاحبقران ثانی اس طرف تشریف لائے ہین ای
ایوا ق نہ طاقی خیال تو کرو یہ کیسے خدا تھے یہ سب سامان جو کہ ان سب نے درست کیے تھے سمجھے تھے
جب وہ جب سب مٹ گئے اسی صورت سے یہ خداوند تصویر بھی ہی کہ جسکی تم پرستش کرتی ہو سو
یاد رکھو یہ بھی مثل اُنکے تیغ صاعقہ بار صاحبقران سے قتل ہوگا اُسکی بھی خدائی برباد ہوگی کیون
اپنے کو حالت کفر مین قتل کراتی ہو یہ خیال کرلو کہ اب تم میرے ہاتھ سے زندہ بچو محال ہی میرے
خدا کی قدرت کو دیکھو کہ کیونکر اُسنے تمھارے ہاتھ سے مجھکو بچایا اور تم کو میرے قبضہ مین دیا یہ
کب امید تھی اب تم اپنے خدا سے اس امر کی درخواست کرو کہ وہ تم کو میرے ہاتھ سے بچائے یا
مجھکو اس امر کی سزا دے کہ جو مین نے تمھارے ساتھ کی ای ایواق سواے خداے برحق کے بجز جو سب کا
خدا ہی اور کسی مین یہ قدرت نہین ہی وہ اگر چاہے تو کوہ کو کاہ کرے اور کاہ کو کوہ اگر وہ چاہے
تو ابھی ایک قطرے سے دریاے ذخار پیدا ہو ابھی ایسا ابر آکر محیط ہو کہ جس سے بارش مروارید
ہو یہ اُسی مین قدرت ہی کہ وہ سنگ سے لعل بدخشان پیدا کرتا ہی اور دیگر جواہرات زمین سے پیدا
کرتا ہی یہ اُسکی قدرت کا ادنی کھیل ہی کہ وہ صدف سے موتی پیدا کرتا ہی اُسنے آسمان و زمین
بہشت و دوزخ شجر و ثمر و دیگر اشیاے نادرات خلق فرمائے یہ عین اُسکی کبریائی ہی کہ وہ
پردۂ شب سے روز روشن کو پیدا کرتا ہی اور روز روشن سے شام ظاہر کرتا ہی دن کے لیے آفتاب
۱۲۰ عالمتاب کو خلق کیا تاکہ اہل دنیا اُسکی روشنی مین اپنے حوائج ضروری سے فراغت کرین رات

کے لیے آفتاب و ستارے خلق فرمائے ہم لوگون کی راحت کے لیے وہ وہ اشیا خلق فرمائین کہ جن کی
تعریف زبان سے نہین ہو سکتی ہی وہ ایسا رازق مطلق ہی کہ پتھر کے اندر جو کیڑا ہی اُسکو بھی رزق پہنچاتا
ہی یہ سواے اُس کے کوئی نہین کر سکتا ہی اُس نے غلہ پیدا ہونے کے لیے ابر بنائے تاکہ وہ برسین
اُن کے سبب سے زمین سے غلہ پیدا ہو اور درخت سرسبز رہین اُس نے ہم بندون کی فرحت کے
لیے ہر اخلق کی گلہاے خوشبودار پیدا کیے کہ جن کے سبب سے دماغ ہمارے معطر ہوتے ہین اے ایوان
اُسکی قدرت اسی امر سے ظاہر ہی کہ اُس نے ہم کو گوش و چشم لب و زبان ہاتھ پاؤن صدر و کمر عنایت
فرمائے کہ جن کے سبب سے ہم سُن سکتے ہین دیکھ سکتے ہین یہ دریافت کر سکتے ہین کہ یہ چیز شیرین ہی
یا تلخ عقل عطا فرمائی کہ جس کے ذریعہ سے نیک و بد کا امتیاز کر سکتے ہین اس امر پر اُس نے اکتفا نہ
کی اُس نے بزرگان دین و نبی پیدا کیے کہ وہ ہم کو راہ نیک بتائین اور کفر و ضلالت سے بچائین اُنپر جو جو
ظلم اعداے دین نے کیے اُنھون نے اُسپر صبر کیا جسکے سبب سے اُنکو مرتبہ اعلی ملا یہ خیال کرنے کا
مقام ہی کہ جو امر ہم نے بیان کیے کسی نے ان خداؤن سے کیے ہین کہ جو اپنے کو خدا کہتے ہین یہ اُسکی
شان عدالت تھی کہ اُس نے انکو پیدا کیا اور عقل و خرد سے بہرہ مند کیا تمام نعمات دنیا اُنکو دین اُسپر
اُنھون نے کفران نعمت کیا اور اُس کے ساتھ ہمسری کا دعوی کیا خود خدائی کرنے لگے اُس نے
بھی اُنکو اُنکے حال پر رہنے دیا کہ کبھی تو اُنکو خیال آیگا یہ کب خیال کرتے ہین اور زیادہ تر بد افعالی
پر کمر باندھی اے ایوان خیال تو کرو کہ جو قطرہ نجس سے پیدا ہو اور اُسکی غذا بھی ایک مدت تک
وہ چیز ہو جو کہ نجس ہو وہ خدائی دعوی کرے اے ایوان خداوند کریم ان افعال و خواص سے بری
ہی جو کہ بندون کے لیے ہین اور تیرے خداؤن مین یہ سب خواص تھے خدائی صفت یہ ہی کہ نہ اُس کے
ہاتھ ہون نہ پاؤن نہ گوش و چشم نہ صدر و کمر نہ شکم و پشت ایک بقعہ نور ہو دیکھتا سب کو ہو اُسکو کوئی
نہ دیکھے سُنتا سب کی ہو ہر مقام پر موجود ہو ہر ایک بندے کے دل کا حال اُسپر روشن ہو تیرے
خداؤن مین یہ صفات کہان تھین اور تیرے خداوند تصویر مین یہ صفت کہان ہی وہ تو سب مثل ہم
سب کے تھے اور یہ تیرا خدا بھی مثل ہم سب کے ہی ہمارے خدا پر ہر ایک دل کا حال روشن ہی تیرے
خدا کو اپنی پشت کی بھی خبر نہ ہوگی کہ پس پشت کیا ہوتا ہی خدائی صفت یہ ہی کہ وہ کسی سے نہ بنا ہو اُس سے
سب بنے ہون نہ اُس کے ماں ہو نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ زوجہ نہ بیٹا نہ بیٹی وہ ان سب باتون سے
بری ہو یہ سب باتین ہمارے خدا مین ہین نہ اُس کے ماں ہی نہ باپ نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بھائی نہ بہن تمہارے
خداؤن کے تو ماں بھی تھی باپ بھی بیٹا بھی بیٹی بھی بھائی بھی وہ مثل ہم سب کے اپنی زوجہ سے مباشرت
کرتے تھے یہ صفت خدائی نہین ہی کہ مثل بندون کے اُسکو بھی ستہ ضروریہ کی ضرورت ہو وہ ان سب
خواہشون سے مبرا ہی یہ سواے بندون کے اور کسی مین نہین ہی بس یہ اوصاف خدا کے ہین خدا کے
اوصاف مین سے یہ بھی ایک صفت ہی کہ وہ عادل ہو ظالم نہو ظلم نہ پسند کرے حی ہو یعنی ہمیشہ
زندہ رہے اُسکو مثل بندون کے فنا نہو ہمیشہ قائم ہو بس اپنی عقل سے دریافت کرو کہ یہ جو اوصاف
مین نے بیان کیے ہین یہ سب تمہارے خداؤن مین تھے مین نے جہان تک دیکھا اور سُنا ان مین سے
کوئی صفت اُنمین نہ تھی اے ایوان خیال تو کرو کہ بندے کو اُس نے کس طرح سے پیدا کیا اور نو ماہ تک
کیونکر اُسنے شکم مادر مین اُسکی پرورش کی اور قبل ولادت کے کئی دن پیشتر پستان مادر مین وہ شیر پیدا
کر دیتا ہی اور کیونکر اُسکی پرورش کراتا ہی اگر وہ یہ محبت نہ دے تو کبھی پرورش اولاد کی نہ ہو سکے

اگر کوئی یہ کہے کہ انسان عقل رکھتا ہے وہ اس خیال سے کہ یہ ہمارے خون سے بنا ہے اس سبب سے
پرورش کرتا ہو تو حیوان کو دیکھو کہ وہ کیونکر اپنے بچون کی پرورش کرتے ہین جب تک وہ اس قابل نہین
ہوتے ہین اُنکی پرورش کی کوشش کرتے ہین جہان وہ اپنی فکر معاش کے قابل ہوئے پھر اُنکو جدا
کر دیتے ہین پس یہ الفت جو والدین کے دل مین ہوتی ہے یہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے اگر وہ نہ الفت دے
تو کبھی نہ پرورش ہو سکے پس ان سب امرون سے ثابت ہوا کہ وہی خالق ہے جو سب کو پیدا کرتا ہے اور ہماری
پرورش کرتا ہے جس نے یہ سب نعمات خلق فرمائے وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اسکا کوئی شریک نہین ہے وہ
یکتا ہے اسکا کوئی ہمتا نہین پس ایسے خدا کی بندگی لازم ہے نہ اُس خدا کی کہ جو مثل ہم سب کے حوائج
ضروری رکھتا ہو اور وہ بھی مثل ہم بندون کے پیدا ہو جسنے یہ سب اشیا خلق فرمائی ہین وہی سب کا
خدائے برحق اور مطلق ہے ہم سب اُسکے بندے ہین ہم کو اُسکی بندگی لازم ہے اُس نے اپنی قدرت
سے جن وانس وملک پیدا کیے ہین انسان کو خاک سے جن کو آگ سے ملک کو نور سے ہم کو اشرف مخلوقات
کا خطاب عطا فرمایا ہم کو عقل سلیم عطا فرمائی کہ جس کے سبب سے ہم حرام وحلال کی تمیز کر سکتے ہین
اُسی پر خداوند کریم نے نبی خلق فرما کر ان نبیون کے وسیلے ہم کو آگاہ کر دیا کہ جو ہم پر حلال ہین اور حرام ہین اگر ایسا
نہ ہوتا تو ہم بھی مثل حیوان غیر ناطق کے ہوتے ہم کو اُس نے حیوان ناطق مقرر فرمایا مگر ہماری جنس کو
جنس حیوان سے جدا کیا ہماری پیدائش کا طریقہ دوسرا مقرر کیا پس ہم اُسکی صفت وثنا نہین کر سکتے
ہین ہماری یہ لیاقت نہین ہے کہ ہم اُسکی حمد وثنا کر سکین مگر ہم اُسکو وحدہ لاشریک جانتے ہین اور اپنا
خالق برحق ہم پر کیا منحصر ہے جمادات ونباتات بھی اُسکے وحدانیت کی گواہی دیتے ہین بموجب شعر
ہر گیاہے کہ از زمین روید ٭ وحدہ لاشریک لہ گوید ٭ پس ایسے خالق کی بندگی لازم ہے اور وہی سب
کا خدا ہے یہ سب خدائے باطل تھے صرف وسوسہ شیطانی سے ان سب نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا تھا اے
الیوان جب کہ قیامت کا دن ہوگا اور جو جو مر گئے ہین سب زندہ کیے جاینگے اُس دن یہ حال ہوگا کہ زمین
تو آہنی ہوگی آسمان مسی ہوگا آفتاب سوا نیزے پر ہوگا ابھی تو آفتاب کی پشت اس طرف ہے بروز
قیامت اُسکا مُنہ اوپر کو ہوگا تمازت آفتاب سے یہ حال ہوگا کہ ہر ایک انسان جلا جاتا ہوگا از سرتا پا
پسینے مین ہر ایک ڈوبا ہوگا خداوند کریم تخت عدالت پر جلوہ فرما ہوگا ہر ایک اعمال نیک وبد کی پرسش
ہوگی جن کے اعمال نیک ہون گے جنھون نے اُسکی راہ مین جہاد کیا ہوگا جنھون نے اُسکو بخدائی
مانا ہوگا اُن کے اعضا گواہی دینگے کہ اس نے ہم سے افعال نیک کیے ہین ہم سے اس نے ہمیشہ نیک
کام لیے ہین اے الیوان وہ دن ایسا دن ہوگا کہ سب نفسی نفسی کہتے ہونگے اپنے اعضا اپنے دشمن ہون گے
کوئی کسی کا دوست نہ ہوگا میزان عدالت سامنے ہوگی سب کے اعمال تولے جاتے ہون گے پس جب
اعضا اُن کے گواہی دینگے اور اُنکے اعمال بھی نیک ہونگے وہ داخل بہشت کیے جاینگے جن کے اعمال
بد ہون گے اور اُن کے اعضا یہ گواہی دینگے کہ اسنے ہم سے بد افعال کرائے ہین چونکہ ہم اس کے
قابو مین تھے بدین سبب ہم ناچار تھے پس وہ داخل دوزخ کیا جائے گا فرشتگان عذاب اُسکو کھینچ کر
دوزخ مین لے جا کر ڈال دینگے اُسکو آتش دوزخ جلا دے گی اُسی دن ان سب خداؤن سے دریافت
کیا جائے گا جنھون نے دنیا پر اکر گمراہی اختیار کی اور ہر ایک کو گمراہ کیا ہے ہر ایک کے ساتھ ایک مجمع
اُنکے بندگی کرنے والون کا ہوگا خداوند کریم دریافت فرمائے گا کہ ہم نے تم کو دنیا پر اسواسطے خلق فرمایا تھا
کہ تم ہماری برابری کرو اور دعوی خدائی کرو اور ہمارے بندون کو گمراہ کر دیا اس لیے پیدا کیا تھا کہ ہماری

عبادت کرو اسکا جواب دو اس وقت وہ تمھاری خدائی کیا ہوئی کہ جو تم دنیا پر کرتے تھے وہ لوگ جو کہ یہان
خدائی کرتے تھے یا کرتے ہین کچھ جواب نہ دینگے خاموش سر جھکائے کھڑے رہینگے پھر جناب احدیت کی طرف
سے حکم ہوگا کہ بیان کرو اس وقت کیون نہین اپنی خدائی کی قدرت دکھاتے ہو تمھارے بندگی کرنے والے
بھی تمھارے ساتھ ہین ان سب کو سوائے خاموشی کے کچھ جواب بن نہ آئے گا جواب بھی دینگے تو یہ دینگے
کہ ہم سے خطا ہوئی ہم نے ضرور ایک عالم کو گمراہ کیا سوائے تیرے کوئی خدا نہین ہے تو بیشک خدائے
برحق ہے ہم سب گمراہی پر تھے ہمنے بالکل دعوی باطل کیے تھے ہم بھی تیرے بندے ہین اور یہ بھی مگر
اس وقت اس اقرار کرنے سے کیا ہوگا ایک مدت تک تو اپنی کفر و نفاق مین بسر کی اب اس اقرار سے
کیا ہوگا جب وہ اقرار کرینگے کہ ہم بندے ہین اور تو خدا ہے ہمارے دعوے باطل تھے صرف طمع دنیا کے
لیے تھے ہم یہ نہ جانتے تھے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ ہم کو اس افعال کی سزا ملے گی اگر ہم یہ جانتے تو
کبھی ایسے دعوے نہ کرتے اس وقت خدا کی طرف سے خطاب ہوگا کہ ہم نے نبی خلق فرمائے اور ایسے
بندے خلق فرمائے کہ جنھون نے ہماری راہ مین جہاد کیے اور تم سب کو طرف دین اسلام کے رغبت دلائی
تم نے انکے کہنے کو نہ سنا بلکہ انپر ظلم و ستم کیے کہ وہ تمھارے ہاتھون سے پریشان ہوے مگر وہ تمھاری پند و
نصیحت سے باز نہ آئے اس وقت تم کہتے ہو کہ ہم اس امر سے واقف نہ تھے اب وقت تو کچھ اور خدائی دکھاؤ
کوئی قدرت نمائی کرو تاکہ یہ سب بندے جو تمھارے پیرو ہین تمھاری خدائی کا کرشمہ دیکھین یہ لوگ سر جھکا
لین گے اس وقت فرشتگان عذاب کو حکم ہوگا کہ انکو لے جاکر انکے افعال کی مع انکے بندگی کرنے
والون کے سزا دو قعر دوزخ مین ڈال دو جیسی انھون نے دنیا پر جاکر ہماری ہمسری کی اور ہمارے
اس قدر بندون کو گمراہ کیا اسکی سزا پائین اس وقت میدان حشر مین تلاطم ہوگا بندگان معتوب کو
فرشتگان عذاب کشان کشان طرف دوزخ کے لے جائین گے اس وقت انکا کوئی بچانے والا نہوگا
وہ ہر طرف چشم حسرت و یاس سے دیکھین گے کہ کوئی تو ہم کو پناہ دے مگر کوئی نہوگا اے ایوان یہ حال بروز
قیامت ان خداؤن اور انکے بندگی کرنے والون کا ہوگا اور جنھون نے دین اسلام قبول کیا ہوگا اور
اس مذہب باطل کو ترک کرکے کفار سے مقابلہ کیا ہوگا اور کفار کے ہاتھ سے قتل ہوے ہونگے انکا بڑا مرتبہ
ہوگا ان کو بہشت مین جگہ ملے گی غلمان و حورین خدمت کے لیے ہونگے میوے جنت کے کھانے کو قصر
اعلے رہنے کو آب سلسبیل و کوثر پینے کو ملے گا جن لوگون نے دنیا پر اپنے خالق کی وحدانیت اور اسکے
کل کامون کو عقل کے ذریعہ سے پہچانا ہوگا اور یہ جانا ہوگا کہ یہ سب صنعت ہمارے خدا کی ہے جس نے
ہم کو پیدا کیا ہے اسکا بڑا مرتبہ ہوگا پس میرے نزدیک تو بہتر یہ ہے کہ تو بھی اس مذہب باطل کو ترک کر اس
امر کو اپنے دل مین تو خیال کرلے کہ بفضل خدا سمندر ضرور شکست کھائے گا اور ہاتھ سے اہل اسلام کے
قتل ہوگا سمندریہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگا نہ طاق بھی فتح ہوگا خداوند تصویر بھی تیغ صاعقہ بار
سے اہل اسلام کے واصل جہنم ہوگا نہ طاق پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگا آئینہ اندام بھی صبا جعفر ان
کے ہاتھ سے مارا جائے گا ایوان تاجدار قتل ہوگا نہ طاق برباد ہوگا سمندریہ کے تو دن پورے ہوگئے
سمندر شاہ کا خاتمہ ہوا جاتا ہے اے ملکہ ایوان تو اپنی جان کو غنیمت جان اور دین اسلام قبول کر میری
اطاعت کر ورنہ یاد رکھ کہ تیرا جان بر ہونا میرے ہاتھ سے غیر ممکن ہے اور یہ بھی یاد رکھ کہ اب یہان دین اسلام
کا ڈنکا نہ بجنا خارج از امکان ہے آئندہ تجھکو اپنے فعل کا اختیار ہے تو اپنے مزاج کی مختار ہے یہ جو خواجہ
نے کہا ایوان خاموش آنکھین بند کیے ہوے سنا کی پہلے تو خیال کر رہی تھی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون

جب خواجہ نے یہ تقریر کی تو اس نے آنکھ کھول کر دیکھا اب اسکو معلوم ہوا کہ خواجہ مجکو اسیر کر لائے ہین اور یہان مجکو باندھ دیا ہی اور میری زبان مین سوزن دی ہی جب یہ امر اسپر ثابت ہوا اسنے یہ بھی خیال اپنے دل مین کیا کہ در اصل اہل اسلام کا خدا اجز از بر دست و بر حق ہی اور یہ سب خدا جو بیان کیے جاتے ہین باطل ہین یہ خیال کرکے خواجہ کی طرف اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکالیے تا کہ مین کچھ کلام کرون یہ جو اشارہ سے ایوان نے کہا خواجہ ثالث یعنی خضران بن عمر ثانی بھی بڑے بے خوف مثل اپنے باپ اور دادا کے ہین فوراً بڑھکر اسکی زبان سے سوزن لے لی اب اسکی زبان قابو مین آئی چونکہ ابھی تک یہ مسلمان تو ہوئی نہ تھی جب زبان قابو مین آگئی تو اس نے کیا خیال کیا کہ سحر کرکے کمند کو جلا دون اپنے کو قید سے رہا کرون خواجہ کو اسیر کرون اس حرکت کی سزا دون سحر جو یاد کرتی ہی بالکل یاد نہین بسبب برکت کمند آصفا و باصفا کے اسنے قصد کیا کہ کمند کو خوب زور کرکے توڑ ڈالون جس قدر زور اور طاقت کرتی ہی اُسی قدر اور کمند کستی جاتی ہی جب اس نے دیکھا کہ نہ میرا سحر کام دیتا ہی نہ طاقت جب تو ناچار ہوئی اور خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای خواجہ یہ جو تم نے بیان کیا کہ خدا ہمارا ایسا ہی اور ہمارے خداؤن کی مذمت کی یہ سب تقریر تمہاری بہت درست اور راست ہی مگر ہمارے خداؤن مین بھی وہ قدرت تھی کہ جس کے سبب سے انھون نے زمین و آسمان خلق کیے ہم سے بندے پیدا کیے اور بہت سی قدرتین دکھائین اور جو اب ہمارے خدا ہین اُنکی قدرت ظاہر ہی جس طور سے تم اپنے خدا کی تعریف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ سب اشیا ہمارے خدا نے خلق کین اور جو تمہارے خدا تھے اور ہین وہ سب باطل تھے اور ہین ہمارے خدا کے بندے ہین مثل ہمارے اور تمہارے بس یہی دلیل ہم بھی بیان کرتے ہین کہ یہ سب چیزین ہمارے خداؤن نے پیدا کی ہین اپنی قدرت سے پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین ایسے جاگتی جوت کے خداؤن کو چھوڑ کر خدائے نادیدہ کی پرستش کرون اور اپنے مذہب قدیم کو ترک کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا یہ کہکر ایوان نے جھوٹ سچ بہت سی تعریف اپنے خداؤن کی کی خواجہ نے کہا کہ ای ایوان مین نے تیرے روبرو خداوند کریم کی وحدانیت بیان کی مگر تیرے دل پر کچھ اثر نہ ہوا کسی شاعر نے سچ کہا ہی شعر

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ * بآب زمزم و کوثر سفید نتوان شد *

کیونکر ہو سکتا ہی کہ تیرے قلب سیاہ پر میری تقریر اثر کرے یہ کیونکر ہو سکتا ہی جس کے مقدر مین دین اسلام سے مشرف ہونا نہ تحریر ہو وہ کیونکر مسلمان ہو تیرے مقدر مین قتل ہونا میرے ہاتھ سے کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہی اور تیری قضا آگئی ہی پھر کیونکر تو ظلمت کفر سے نکلے اور روشنی اسلام سے تیری آنکھین روشن ہون تیرا قلب اس قدر تاریک بسبب ظلمت کفر کے ہو رہا ہی کہ وہ شمع اسلام کے نور کو قبول نہین کرتا ہی خیر مین از تمام حجت کے لیے پھر چند کلمہ بیان کرتا ہون اگر ابکی مرتبہ تو نے قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کرونگا کیونکہ میرے قلب پر سانپ لوٹ رہے ہین کہ صاحبقران تیرے سبب سے سحر مین مبتلا ہین اور بہت سے سرداران اسلام دریائے سحر مین قید ہین جب تو قتل ہوگی وہ لوگ رہائی پائین گے یہ کہکر خواجہ نے اور چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان کیے اور ہر طرح ثابت کیا یہ تقریر خواجہ نے اس طور سے بیان کی کہ فوراً ایوان کے دل پر سے زنگ کفر برطرف ہوا خواجہ نے اپنی آب تقریر سے زنگ کفر کو صفحہ دل ایوان پر سے دھو دیا خواجہ کی تقریر سنکے ایوان نے جو خیال کیا تو اس کے دل نے اس سے کہا کہ خواجہ سچ کہتے ہین کہ یہ سب خدا باطل تھے کسی نے میری کمک نہ کی اور خیال کرنے کا مقام ہی کہ اہل اسلام

کس بلا مین مبتلا تھے اور کیونکر وہ رہا ہوے مین نے سب عیارون کو اسیر کر لیا تھا وہ کیونکر میرے قبضہ سے
نکل گئے اس سے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کیونکر مجکو اسیر کر لایا کیونکہ جہان مین بیٹھی ہوئی تھی وہان بڑے
بڑے ساحر زبردست تھے یہ کیونکر مجکو گرفتار کر لایا گو یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ خداے نادیدہ نے کس طور
سے اُن سردارون اور عیارون کو بچایا اور کس آسانی سے عطارد میری وزیرزادی قتل ہوئی کہ جسکی
نسبت یہ گمان بھی نہین ہو سکتا تھا کہ کوئی اسکو قتل کرے گا اور یہ سب رہا ہون گے مگر کس آسانی
سے برق تاانی نے عیاری کر کے سب کو رہا کیا اور میرے لشکر کو تباہ کیا کہ کوئی باقی نہ رہا اور
قران تزالنث نے کس عیاری سے عطارد کو قتل کیا کہ مجکو خبر بھی نہ ہوئی در اصل یہ سب اہل اسلام
کے خدا کی برکت ہی اگر تمھارے خدا برحق ہوتے تو کبھی ایسا نہ ہوتا ضرور خبر لیتے اور اُن دشمنون کی
طاقت ہم نہ ہوتی اور یہ نوبت نہ ہوتی مین نے کس تدبیر سے عیارون کو اسیر کر لیا میری تیلیون نے
سب کو اسیر کر کے میرے حوالہ کیا مگر جب خواجہ و قران کو پکڑنے گئین تو غائب ہو گئین ایک بھی
نہ آئی جب مین بہت پریشان ہوئی تو سامری بہشت سے تشریف لائے وہ تیلیان اُن کے پاس
تھین بلکہ خواجہ و قران بھی اُن کے پاس تھے یہ کیا ہوا کہ مین اسیر ہو گئی مین تو بموجب سامری
کے فرمانے کے بہشت کی سیر کو اُن کے قریب آئی تھی پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا یہ امر اپنے دل مین
خیال کر کے یہی تقریر خواجہ سے کی خواجہ نے جواب دیا کہ اری ایوان تو بڑی نادان اور احمق
ہی بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جب تک اُنکی قضا نہ آتی وہ کیونکر تیرے ہاتھ سے مارے جاتے بلکہ تیرے
لشکر اور عطارد کی قضا آگئی تھی کہ وہ لوگ مارے گئے اسی سے قدرت خداوند کریم ظاہر ہی اے
ایوان تو اسی دیکھہ کہ تو نے کس طور سے عیارون کو اسیر کیا اور مین نے کیونکر تجھ سے لے لیا اری
ایوان تجکو اپنی تیلیون پر بھروسا تھا وہ بھی میرا کچھہ نہ کر سکین مین نے اُنکو بھی اسیر کر لیا اور تیرے
اور عیاری کی تو ایسی احمق ہی کہ تو نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ بھلا سامری کہان مر کر پردہ دنیا کہان ذکر
کر دم کہ وہ بموجب تم سب کے گمان ناقص کے خدا تھے اور بہشت مین جا کر مقیم ہوے تھے تو اُنکو کیا
غرض تھی کہ وہ یہان آتے اور دربار مین شریک ہوتے پس یہ خیال اہل مین کرتے تھی اُنکو کیا ضرورت تھی کہ
وہ بندونکے پاس آتے یہ نہین ہو سکتا ہی پس اگر ایسا ہوتا تو وہ کیا یہان آتے جس بندے سے
بلانے کی ضرورت ہوئی وہ اُسکو طلب کر لیتے اری ایوان یہ سب عیاری تھی مین نے اسی سبب
سے یہ عیاری کی تھی تاکہ مین تیرے اور قبضہ کر لون یہ کہکر سب اپنی عیاری کی حالت بیان کی اور
کہا کہ مین نے تجکو اس تدبیر سے اسیر کر لیا مین تو سمندر اور کل اہل دربار کو اسیر کر لیتا اور آج سبکا
خاتمہ کرتا مگر ابھی اُنکی زندگی باقی تھی اُنکا رشتہ حیات ابھی قطع نہ ہوا تھا کہ سمندر کو اُس کے ایک
دوست زحل جادو نے آکر خبردار کیا وہ ہوشیار ہو گیا اور لاکھہ لاکھہ تدبیر کی کہ مجکو اسیر کرے یا قتل
مگر کوئی میرا کچھہ نہ بنا سکا مین بلا خوف چلا آیا اری ایوان تیرے اور تیرے سردارون کا پیمانہ عمر لبریز
ہو گیا تھا کہ مین نے اُن سب کو اسیر کر لیا تیرے سب سردار میرے پاس اسیر ہین اری ایوان سامری
و دیگر ساحران جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے وہ سب بچہ شیطان تھے اور جو کہ اب موجود ہین وہ بھی
اسی قسم سے ہین ان سب پر لعنت کر اور دین اسلام قبول کر یہ تقریر جو خواجہ نے کی اور وہ در حقیقت
خدا بیان کی زنگ کدورت آئینہ دل ایوان سے تو دور ہو چکا تھا اور نور اسلام اپنا جلوہ کر چکا تھا
شمع اسلام نے اپنی روشنی سے اُس کے قصر قلب و دل کو روشن کر دیا تھا خواہ نخواہ سے کہنے لگی

کہ اے خواجہ مین دین اسلام اس شرط سے قبول کرتی ہون کہ تم مجھ سے اس امر کی امید نہ رکھنا کہ مین تمھاری شریک ہوکر سمندر شاہ سے مقابلہ کرون اور اسکو یا اُس کے اہل لشکر کو قتل کرون کیونکہ اسکے کئی سبب ہین اول تو یہ کہ میری بھائی سے اور سمندر شاہ سے بڑی ملاقات تھی اور مین سمندر شاہ کو مثل بھائی کے خیال کرتی ہون بھلا تم ہی بتاؤ کہ کسی مین نے آج تک اپنے بھائی کو قتل کیا ہی جو مین قتل کرون اور دوسرے مجکو خود اُس سے ایک اُنس دلی اور محبت قلبی ہی مین کیونکر یہ گوارا کرونگی کہ جس سے محبت ہو اُس سے ساتھ بدی کے پیش آؤن اور اسکو قتل ہوتے دیکھون مین جو یہان آئی تھی تو صرف محبت سمندر مین آئی تھی اُس کے دشمنون کو قتل کرتی صرف یہ بہانہ تھا کہ مین اپنے بھائی اور نانی کے خون کا عوض لینے آئی ہون اگر یہ ظاہر کرتی کہ سمندر کی کمک کو آئی ہون تو سمندر کو غرور ہوتا کیونکہ اُسنے اکثر مجکو اور میرے بھائی کو طلب کیا مگر مین نے اور میرے بھائی نے چند سببون سے انکار کیا اول تو ہم اور وہ ایک مدت تک ایک بادشاہ کے یہان رہے ہم ملازم تھے اور وہ بادشاہ کا لے پالک تھا مگر ہمارا اور اُسکا مرتبہ ایک تھا جب اُسکو یہ عزت اور حشمت نصیب ہوگی ہم نے اور بھائی نے یہ خیال کیا کہ اب سمندر سے ملنا محض نادانی ہی کیونکہ وہ ہم کو نظر حقارت سے دیکھیگا اور کچھ وقعت نہ کرے گا ہم کو صدمہ ہوگا بس اس سے کنارہ کشی بہتر ہی اس سبب سے کوئی عذر معقول کردیا دوسرے ہم نے اور بھائی نے ملازمت خداوند نہ طاق کی ترک کی اور اپنے مقام پر آکر سحر کو اپنے درست کرنا شروع کیا ایسی محنت ومشقت کی کہ ہمارے مثل کوئی نہ تھا بھائی نے وہ سحر تیار کیا کہ اُسکے سبب سے ہم نے سرکشی کی خداوند کو خراج دینا موقوف کردیا اس سبب سے کہ یہ امر ہم کو بہت ناگوار ہوا کہ سمندر کو خداوند نے ہم پر فوق دیا گو ہم لوگ عرصہ بعید سے خداوند کے نمک خوار تھے اور بہت سی خیرخواہیان کین اُسکا کچھ خیال نہ کیا بس ہم نے سرکشی پر کمر کسی بڑی بڑی کوششین کی گئین کہ ہم خراج دین مگر کچھ نہ ہوا اسی سبب سے ہم کو سمندر سے بھی رنج تھا گو وہ بے خطا ہی اُسکی کوئی خطا نہ تھی دوسرے یہ خیال کیا کہ ہم لوگ تو خداوند سے سرکشی پر آمادہ ہین کہین ایسا نہ ہو کہ سمندر ہم کو غافل پاکر اور اسیر کر کے خداوند کے سپرد کردے ہم تو اُسکی محبت اور دوستی پر اُس سے غافل ہون وہ پردہ الفت مین ہم سے عداوت کرے صرف بخیال خیرخواہی اور نمک حلالی کے اس وجہ سے ہم ہمیشہ اُس کے پاس آنے سے انکار کرتے رہے جب بھائی صاحب برائے علاج نانی امان یہان آئے اور سمندر نے اُنکی قدر و منزلت کی اور کوئی کبر و غرور کی بات نہ کی بہت اچھی طرح سے پیش آیا بہت عزت و آبرو کی اور بڑی خاطر سے ملاقات کی جو کچھ بھائی صاحب نے کہا اُس نے بسر و چشم قبول کیا اسکی ہم کو امید نہ تھی اے خواجہ تم خود واقف ہو جس طور سے سمندر پیش آیا اُس نے بھی وہی طریقہ برتا جیسا کہ قبل مین ہمارے اُس کے برتاؤ تھے یہان تم نے بھائی صاحب کو قتل کیا بھائی صاحب قتل نہ ہوتے نہ وہ اپنے ایسے سحر کو یون برباد کرتے یہ صرف الفت سمندر اور اُس کے برتاؤ نے کیا جب مجکو اس امر کی خبر ہوئی چونکہ مین تو سمندر کے ملاقات کی مشتاق تھی یہان آئی اُس نے ابھی تک میرے ساتھ کوئی برائی نہین کی نہ کسی قسم کی میری بے عزتی کی نہ میرے ساتھ کوئی خراب برتاؤ کیا بلکہ وہ اپنا بزرگ مجکو خیال کرتا ہی اور بہت عزت کرتا ہی اُسی کے صلہ مین مین نے بھی اپنی جان لڑادی اور اس نوبت کو پہونچی کہ مثل گنہگارون کے تمھارے روبرو بندھی ہوئی کھڑی ہون اور کچھ نہین کرسکتی ہون صرف اُسکی الفت اور عزت کرنے کا سبب ہی نہ وہ اس طور سے پیش آتا نہ ہم کو اس امر کی جرأت ہوتی تیرے سمندر میرے سامنے کا یہ ہی مین نے اسکو دیون مین پالا ہی

پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تمھاری شریک ہوکر اُس سے مقابلہ کرون جو تجھے مین نے اُسکا نمک بھی کھایا ہی
پس ایسی حالت مین اُس سے مقابلہ کرنا بالکل خلاف ہی اور نمک حرامی ہی ہان اگر وہ کوئی بے عنوانی
کرتا اور میری عزت وآبرو نہ کرتا اُس وقت مین ایسا ہو سکتا تھا پس اِس امر سے مین آپکے شریک
ہوکر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی ہان جب کسی اور سے مقابلہ ہوگا اور کوئی وقت سخت آپ پر یا آپ کے
لشکر پر پڑے گا آپ مجھکو یاد فرمائین گے یا مجھکو خبر ہوگی مین آکر ضرور کمک کرونگی اور اپنی جان عزیز آپ پر
اور صاحبقران پر نثار کرونگی کیونکہ مین آپکے احسان سے سر نہین اُٹھا سکتی ہون اول تو یہ کہ آپ
نے مجھکو دین اسلام بتایا جو کہ سچا دین ہی اور کفر وضلالت سے نکالا دوسرے یہ بہت بڑا احسان کیا
کہ مجھکو قتل نہ کیا اگر آپ قتل کر ڈالتے تو مین کیا کرتی کسی کو خبر بھی نہ ہوتی سوے جہنم چلی جاتی وہان آگ
مین جلائی جاتی پس یہ دونون آپ کے احسان تاحیات اپنے مین فراموش نہ کرونگی اور آپ کی بندہ
احسان رہونگی اور آپکے دشمنون سے علاوہ سمندر کے مقابلہ کرونگی جہان تک ممکن ہوگا اپنی جان
عزیز نذر کرونگی اُن کے قتل کی کوشش کرونگی کیونکہ ابھی تو صاحبقران کو بڑے بڑے معرکے طے کرنا ہین کوئی
سمندر ہی پر خاتمہ اس جنگ وجدل کا نہین ہی اور اِس امر سے بھی آپ اطمینان رکھین کہ اگر آپ کے
شریک ہوکر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی تو مین اُسکی بھی شریک ہوکر آپ سے مقابلہ نہ کرونگی مین یہان سے
سیدھی اپنے مقام کو چلی جاونگی اور ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت خدا کرونگی اور اُس مقام پر سے کبھی
باہر نہ آونگی ہان جب کوئی وقت سخت آپ پر آئے گا اُس وقت ضرور آونگی یا جو کوئی بلا آنے والی
ہوگی اور مجھکو معلوم ہوگا اُس سے آگاہ کرونگی پس اگر آپ کو ان دونون شرطون سے میرا مسلمان ہونا
قبول ہو تو بہتر فرمایئے ورنہ آپ کو اختیار ہی مین ان شرائط سے مسلمان ہوئی ہون خواجہ نے یہ تقریر
ایوان کی سنکے تامل کیا بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ ای ایوان یہ مجھکو کیونکر یقین آئے کہ تو سمندر کی
شریک نہ ہوگی اور نہ مقابلہ کرے گی سمندر کی طرف سے کیونکہ جب یہ امر میرے اوپر ظاہر ہو چکا ہی کہ تو
سمندر سے الفت رکھتی ہی اور اُس الفت کے سبب سے میری شریک ہوکر اُس سے مقابلہ نہین کرتی ہی
پس جب تیرا اُسکا سامنا ہوگا اور تو اُسکو مایوس پائے گی ضرور اُسکی شریک ہوکر مقابلہ کرے گی
پس اُسوقت جب مین تجھکو یاد دلاؤنگا کہ تو نے کیا اقرار کیا تھا تو اُس وقت جو مناسب ہوگا تو جواب
دے گی مجھکو پھر تیرے اسیر کرنے کی تکلیف ہوگی گو تو دھوکا کھا چکی ہی میرے مکر مین مشکل سے آئیگی مگر مین
وہ عیار ہون کہ تجھکو پھر اسیر کرونگا یہ امر میری دانائی کے خلاف ہی کہ اس وقت تو مین تیرے مکر
مین آکر تجھکو رہا کر دون اور اپنے کو آیندہ زحمت مین مبتلا کرون اور بندگان خدا جو کہ تیرے ہاتھ سے اِسوقت
مین لشکر صاحبقران کے قتل ہون اُنکا خون اپنے سر پر لون مین ایسا نادان نہین ہون کہ تیرے
فریب مین آؤن مین خود ہزارون کو فریب دیا کرتا ہون ایسے ایسے مکر میرے روبرو ہمہ وقت حاضر
رہتے ہین پس مین تو کبھی یہ امر قبول کرونگا دیدہ ودانستہ اپنے کو آفت مین نہ مبتلا کرونگا یہ جو خواجہ
نے تقریر کی ایوان نے کہا کہ ای خواجہ تم اس امر سے مطمئن رہو کہ مین اپنے قول کے خلاف کرون
اس وقت تم سے اپنی جان بچانے کے لیے مکر کے مسلمان ہون اور تم سے جھوٹ بولون اور اپنی جان
بچاؤن جب تم مجھکو رہا کر دو مین تم سے منحرف ہو جاؤن اور پھر تم سے مقابلہ کرون ای خواجہ مین یہ امر کرکے
اپنے کو تمام عالم مین عہد شکن وپیمان شکن مشہور کرون اور مثل ہلال عید کے انگشت نما ہون ہر ایک
صاحب میری صحبت سے احتیاط وپرہیز کرین اور میرے قول کو دروغ جانین ای خواجہ انسان کے

جسم بھر مین ایک زبان ہی اسی زبان کے ذریعہ سے انسان ہر امر کا اقرار کرتا ہی اور لوگ اُسکی زبان پر اعتبار کرتے ہین پس جب زبان ہی کا ٹھیک نہو اور وہ اپنے قابو مین نہو تو بیکار ہی کہ کسی وقت کچھ کہا اور پھر اُس کے خلاف کیا جو صاحبان وضع ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین کبھی اُس کے خلاف نہین کرتے ہین چاہے پھر سر تن سے جدا ہو جائے جو اقرار کر لیا کبھی اُس کے خلاف نہ کرینگے جو کہ عالی خاندان ہین اور جن کے حسب و نسب مین فرق نہین ہی وہ کبھی اپنے قول و قرار سے نہین پھرتے ہین جان جانے کو اچھا جانتے ہین مگر اپنی بات سے پھرنے کو بُرا خیال کرتے ہین ای خواجہ جس کے باپ یا مان مین فرق ہوتا ہی اُسکی دو زبانین ہوتی ہین اور جو ایک مان اور ایک باپ سے ہوتا ہی اُسکی ایک زبان ہوتی ہی پس میری تو ایک ہی مان اور ایک ہی باپ تھا مین اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اگر میری جان بھی جاتی رہے گی تو اب مین کبھی سمندر کے شریک ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرونگی تم پر کیا منحصر ہی جو کوئی اہل اسلام سے ہو اور تمہارے مقابلہ کا تو دل مین خیال بھی نہ لاؤنگی ہان اگر میرے باپ یا مان مین فرق ہوتا تو مین ایسا کرتی ای خواجہ جس کے باپ دو ہین اُسکی زبانین بھی دو ہین اگر سمندر مجکو قتل کرنے پر بھی آمادہ ہوگا اور قتل بھی کر ڈالے گا مگر مین اُسکی شرکت نہ کرونگی قتل ہونا گوارا ہی مگر مین اپنے قول سے نہ پھرونگی جو تم سے قول کر لون گی اُسکے خلاف کبھی نہ کرونگی اسوقت کا قول و قرار میرے سر کے ساتھ ہی اسی طور سے اگر تم مجکو اس وقت خواہ اور کسی وقت قتل کر دو یا یہ کہو کہ مین اس شرط سے تجکو قتل نہ کرونگا کہ تو سمندر سے مقابلہ کر اور اُسکو قتل کر تو اپنا قتل ہونا قبول کرونگی مگر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی کیونکہ سمندر نے میرے ساتھ اسوقت تک کوئی بُرائی نہین کی ہی پس کیون مین اُس کے ساتھ بُرائی کرون اور اپنے کو انگشت نما کرون کہ ایوان نے بخوف جان اہل اسلام کی شراکت کر کے سمندر سے مقابلہ کیا اور برسون کی ملاقات کا خیال نہ کیا ہان اگر سمندر کوئی بُرائی بھی کرتا تو اُس وقت بھی مین ایک مرتبہ حرج دے جاتی اور اُسکو سمجھاتی اگر وہ خیال کرتا اور کوئی حرکت نہ کرتا تو خیر ورنہ اس وقت مین جب اُس سے بدی میرے خلاف طبع حرکتین ہوتین اُسوقت ضرور دشمن ہو جاتی دوسرے اگر اب کوئی میرے خلاف مزاج سمندر سے حرکت ہو اُس وقت ہان مجکو موقع ہی کہ مین پہلے اُس سے عذر کرون وہ اگر اُس پر نادم ہو اور قائل ہو تو خیر ورنہ اُس وقت مین مین اپنی راے سے کام لون جو راے میری راست دے اُس پر عمل کرون پس مین ایسی حالت مین سمندر سے خلاف نہین ہو سکتی ہون نہ اب اُس کے شریک ہو سکتی ہون اُسکی تو شراکت غیر ممکن ہی کہ مین اُسکے شریک ہون کیونکہ میرے اُسکے زمین آسمان کا فرق ہی کیونکہ وہ کافر ہی اور مین مطیع اسلام ہوتی ہون پس کافر اور مسلمان کی شرکت کیسی ای خواجہ تم اُس امر کا خیال نہ کرنا کہ مین اس وقت تم کو دھوکا دے کر اپنی جان بچا لون یا خوف جان سے مکر کرتی ہون مین مرنے سے نہین ڈرتی ہون نہ خوف جان سے مکر کرتی ہون کہ اس وقت تم مجکو رہا کر دو اور مین تم سے دغا کرون اور اپنے ذمہ یہ الزام لون کہ ایوان نے خوف جان سے خواجہ سے مکر کیا اور ایک جھوٹا اقرار کر کے اپنی جان بچائی یہ بڑی بدکارہ ہی اُسکی بات کا اعتبار نہین کہ ضرور اُسکے باپ مین فرق تھا جب تو اُسکی زبان مین بھی فرق ہی اگر یہ خواجہ سے جھوٹ نہ بولتی تو اُسکو خواجہ رہا نہ کرتے ضرور قتل کرتے اس نے اپنی بات کا کچھ خیال نہ کیا جو کہ صاحبان لیاقت اور صاحبان وضع ہین اُن کے نزدیک میری کچھ قدر نہ ہوگی اور کوئی میری عزت نہ کرے گا اگر مین اپنے قول پر قائم رہونگی تو سب قدر کرینگے اور میرا نام نیک ہمیشہ دنیا پر قائم رہے گا گو تاوان بُرا کہین گے مگر نیک کہنے کہنا ہو نہ ہو وہ اپنا سر کھائین گے ای خواجہ اگر مین اپنے قول کی صادق نہ ہوتی اور مین یہ خیال کرتی کہ مجھ سے پابندی

ہے

عہد نہ کی جائے گی تو مین کبھی اس امر کو تم سے نہ کہتی نہ کبھی ایسی تقریر کرتی دوسرے طریقہ سے اپنی جان بچاتی تم سے مکر کرتی اب یہ مین کبھی نہ کرونگی کہ مسلمان ہوکر پھر کفر اختیار کرون اور اپنے کو راہ ضلالت مین سرگردان کرون یہ کام عقلمندون کا نہین ہی ای خواجہ جو مین اسوقت کہتی ہون اُسی پر قایم رہونگی اُس کے خلاف نہ کرونگی ای خواجہ جب آپ مجکو رہا کر دینگے مین یہان سے سیدھی اپنے مکان پر جاونگی ایک گنبد بناکر اُسمین بیٹھکر عبادت کرونگی کبھی باہر نہ نکلونگی ہان جب آپ طلب کرینگے اُس وقت کی تو قسم نہین کھاتی ہون یا جب مجکو یہ معلوم ہوگا کہ اہل اسلام پر کوئی بلا آئی ہی اُسوقت ضرور اُس گنبد سے باہر آؤنگی ورنہ کبھی نہ باہر آؤنگی نہ اب مین سمندر کے پاس جاؤنگی کہ مجکو اُسکی صورت دیکھکر کچھ خیال ہو نہ مین اپنے حال سے سمندر کو آگاہ کرونگی سیدھی اپنے مقام کو جاؤنگی جو کچھ مال و اسباب میرا یہان ہی سب مین نے سمندر کو دیا اُس سے بھی ہاتھ دہویا کیونکہ جب مجکو دنیا سے کوئی غرض نہین ہی تو مال دنیا میرے کس کام کا ای خواجہ اب آپ چاہیے میرے قول پر اعتبار فرمایے چاہے نہ فرمایے جو کچھ مجکو عرض کرنا تھا مین نے عرض کیا قبول فرمانے کا آپ کو اختیار ہی جب یہ تقریر ایوان نے اپنی ختم کی خواجہ خاموش کھڑے سُنا کیے جب وہ ختم کر چکی خواجہ نے اُسکی تقریر دل لگاکر سُنی اور خیال کیا تو اُس کے کلام سے بوے صداقت پائی گئی اور سارا کلام اُسکا صداقت سے خواجہ نے مملو پایا اور اُسکی پیشانی پر نور اسلام کو بھی پایا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ جو کچھ کہتی ہی سچ کہتی ہی اور اپنے قول پر قایم رہیگی اور کبھی اپنے عہد سے نہ پھرے گی قول کی دھنی معلوم ہوتی ہی اور یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ مسلمان بھی ہوگی کیونکہ اسکے چہرے پر آثار اسلام پائے جاتے ہین یہ تصور کر کے اور کچھ دیر فکر کر کے خواجہ نے سر اُٹھاکر کہا کہ ای ایوان ہم لوگ تو ظاہر پرست ہین گو ہر ایک کے دل کا حال بخوبی جانتے ہین کہ یہ مکر کرتا ہی یا سچ کہتا ہی مگر شرع سے مجبور ہین کہ ہماری شرع مین یہ امر ہی کہ جو دین اسلام قبول کرے اُسکو قتل نہ کرو خواہ وہ کسی طور سے قبول کرے خواہ مکر کرتا ہو خواہ در اصل اسلام قبول کرنے پر راضی ہو تم اُسکو رہا کر دو خدا فرماتا ہی کہ ہم اُسکے حال سے واقف ہین اگر وہ بُرائی کریگا ہم اُسکو بدی کی سزا ضرور دینگے ای ایوان تو نے جو کچھ کہا مین نے قبول کیا مگر ساتھ دو شرطون کے اول تو یہ کہ تو اسم اعظم صاحبقران رہا کردے اور اپنے دریاے سحر کو مٹادے اور سب اہل اسلام کو رہا کردے اُنپر سے اپنا سحر اُتار لے اور صاحبقران پر سے بھی اور یہان سے چلی جا اور جو کچھ تو نے کہا ہی اُسپر پابند رہ دوسرے یہ کہ اب کبھی سمندر کے ہان نہ آنا اگر تو اسکے خلاف کریگی تو یاد رکھ کہ مین ابکی مرتبہ تجکو زندہ نہ چھوڑونگا ایوان نے جواب دیا کہ خواجہ مین نے پہلے ہی عرض کیا ہی کہ مین اب سمندر کے ہان نہ جاؤنگی نہ سمندر کے شریک ہونگی جب مین اقرار کرتی ہون تو پھر کیون مین اپنے اقرار کے خلاف کرونگی یہ کبھی نہ ہوگا کہ اقرار کے خلاف کرون دوسری شرط کا آپکے مین خود اقرار کر چکی ہون پہلے شرط کا آپکے یہ جواب ہی کہ مین نے پہلے ہی اس امر کا اپنے دل مین قصد کر لیا تھا کہ جب آپ مجکو رہا فرماینگے مین پہلے اسم اعظم امیر رہا کر دونگی اسکے بعد اُنپر سے اپنا سحر اُتار لونگی دریاے سحر کو مٹا دونگی اہل اسلام کو رہا کر دونگی کیا مین یہ کرتی کہ ان سبکو اسی آفت مین مبتلا چھوڑ کر چلی جاتی پھر میرے مسلمان ہونے سے آپ کو فائدہ کیا ہوتا اس امر کا آپ کو ظاہر کرنا بیجا تھا مین نے یہ دونون شرطین آپ کی بدل قبول کین خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے تمہاری دونون شرطین قبول کین مگر ای ایوان اس امر کا خیال رہے کہ جب کوئی وقت سخت ہم پر آئے ضرور

آکر کمک کرنا ایوان نے کہا کہ ای خواجہ آپ اطمینان رکھین کہ یہ کنیز ضرور حاضر ہوگی یہ کہکر ایوان نے عرض کیا کہ ای خواجہ ایک اور میری عرض ہی خواجہ نے کہا کہ وہ بھی بیان کرو ایوان نے عرض کیا کہ وہ عرض یہ ہی کہ جب کوئی بلا میرے اوپر نازل ہو یا مین کسی آفت مین مبتلا ہون اور آپ کو معلوم ہو تو ضرور کمک فرمایئے گا خواجہ نے جواب دیا کہ ای ایوان تو اس امر سے اطمینان رکھ جب ہم کو تیرے حال سے آگاہی ہوگی کہ تو فلان آفت مین مبتلا ہی تو ہم ضرور تیری کمک کرینگے اور میرے اوپر کیا منحصر ہی سب اہل اسلام تیری کمک کو موجود ہون گے خود صاحبقران تیری کمک کو تیرے مقام سکونت پر آئین گے یہ سنکے ایوان نے عرض کیا کہ اب آپ مجکو رہا کرین اور طریقہ دین اسلام اپنی زبان سے فرمائین تاکہ مین اس سے آگاہ ہون یہ سنکے خواجہ نے ایوان کو چھوڑ کر کمند اصفا و باصفا سے رہا کیا اور کہا کہ لے مین نے تجکو چھوڑ دیا تو اپنے قول پر ثابت قدم رہنا یہ کہکر خواجہ ایوان کے پاس سے ہٹے اُس وقت ایوان نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ذرا خواجہ کا امتحان تو لو کہ اب یہ تو رہا کر چلے ہین اور مین انکے قبضہ مین نہین ہون گو مین اقرار کر چکی ہون کہ بدی نکرونگی نہ درحل اب مین بدی کرونگی انکو اسیر کرکے رہا کردونگی یہ خیال اپنے دل مین کرکے اب جو سحر کا خیال کیا تو سحر بھی یاد تھا ناظرین پر واضح ہو کہ یہ جو حرکت ایوان نے کرنے کا قصد کیا ہی صرف خواجہ کے امتحان کے لیے کہ یہ اب میرا کیا کر سکتے ہین کیونکہ مین تو رہا ہون یہ امر اُس نے خیال کرکے خواجہ کی طرف چین بر جبین ہوکر کہا کہ ای خواجہ تم نے اسوقت بڑا دھوکا کھایا تم سادہ نا میرے دام تزویر مین پھنسا دیکھو یون دھوکا دیتے ہین تم کو یہ خیال بالکل نہ آیا کہ مین صرف اس کے کہنے پر اسکو رہا کیے دیتا ہون اگر کوئی یہ بدی کرے اور رہا ہوکر اپنے قول سے پھر جائے تو کیا ہو کوئی بھی اس طرح اپنے دشمن کو صرف اُسکی تقریر سنکے یون چھوڑ دیتا ہی کوئی عقلمند ایسا نکرے گا ایسے عدو کو کہ جس کے قتل پر آمادہ ہو اُسکو صرف اُسکی تقریر پر رہا کردے اور اپنی جان کا کچھ خیال نکرے اب تم میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاؤ گے مین اُسوقت مجبور تھی کہ تمہارے قبضہ مین تھی جو تم نے کہا مین نے قبول کیا اور تم سے مکر کیا اپنی جان بچائی بھلا تم ہی خیال کرو کہ مین کیون اپنا مذہب آبائی ترک کرتی اور دین اسلام قبول کرتی صرف یہ تدبیر جان بچانے کی تھی اب تو میری جان تمہارے ہاتھ سے بچ گئی اب تم میرا کیا کرلوگے اب بجنبش لب مین مین تمہارا کام تمام کردونگی اس وقت تو تم میرے ہاتھ لگے یہ جو تقریر اسکی خواجہ نے سنی اور اسکے تیور بدلے اپنے دل مین خیال کیا کہ ای خواجہ تم نے بڑا دھوکا کھایا کہ بد دین سمجھے اور یون مجھے صرف اسکی تقریر سنکر اور چہرہ پر آثار نور اسلام دیکھکر اور اُس کے قول کو سچ جان کر رہا کر دیا اب اس کے ہاتھ سے جان کا بچنا محال ہی بڑی نادانی کی خیر جو مرضی خدا یہ اپنے دل مین کہکر اور دل سے کہا کہ اگر اسی کے ہاتھ سے قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی مین نے تو موت کا خیال ہی ابھی تک نہین کیا ہی نہ کبھی کرونگا ای دل مین بھی تو مثل اپنے دادا عمر اول کے موت سے خوف کرتا ہون ایسی بُری چیز سے ڈرتا ہون اس وقت اسی کا سامنا ہی یہ خیال دل مین کرکے اور دل سے باتین کرکے ایوان کی طرف بقہر و غضب دیکھا اور آنکھو سے آنکھو ملاکر کہا کہ تو سچ کہتی ہی کہ مین تیرے قبضہ مین ہون مگر یہ امر غیر ممکن ہی میرا خدا میرا حامی و مددگار ہی اُسی کی ذات کا ہر دم بھروسا ہی یہ کہکر اپنے دست راست کو اٹھایا اور کہا کہ تو کیا مجکو قتل کرے گی اور کیا مجھ ایسے عیار سے مکر کرے گی یہ بھی ایک عیاری کا پیچ تھا ایوان نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ باتین اور کسی سے کرو اب مین تمہارے مکر مین کب آتی ہون بدون قتل کیے ہوے اب تمہاری رہائی غیر ممکن ہی مین بھی دیکھتی ہون کہ تمہارا خدا اب تمہاری کیونکر کمک کرتا ہی اور کیونکر میرے ہاتھ سے تم کو بچاتا ہی

خواجہ نے یہ کلمہ سُنکے جواب دیا کہ او لکا تو مجھکو کیا ڈراتی ہے میں ڈرنے والا نہیں ہوں میرا خدا ضرور میری
کمک کرے گا پھر تجھکو میرے قبضہ میں اسیر کرے گا میں تیری جان کا قائل ہوں یہ بھی ایک پیچ عیاری کا
تھا کہ میں نے تجھکو رہا کر دیا تو میرے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جا سکتی ہے یہ کہکر جو ہاتھ کو گردش دی اور ہاتھ
نے خواجہ کے گردش کھائی پانچوں گھائیوں سے پانچ حباب جھوٹ کے ایوان کے منھ پر پڑے اور بوے
اور بیہوشی دماغ میں ایوان کے پہونچی اُسکو چھینک آئی اور بیہوشی نے اپنا اثر کیا ایوان چرخ کھا کر
زمین پر گری خواجہ نے نعرہ کیا اور جست کرکے ایوان کی زبان میں سوزن دی اور پھر کمند آصفا اور باصفا
سے اُسکے دست و پا باندھے اور اُسی ستون سے باندھ دیا کوڑا ایک ہاتھ میں لیا اور ایک ہاتھ میں خنجر لیا
اور فتیلہ رفع بیہوشی اُسکو دیا اُسکے ناک سے چند قطرے گرم گرے اُس کے بعد اُسکو ہوش آیا اپنے کو
پھر اُسی طور سے بندھا ہوا پایا زبان میں سوزن پائی آنکھ کھول کر جو دیکھا تو دیکھا کہ خواجہ بقہر و غضب ایک
ہاتھ میں خنجر دوسرے ہاتھ میں کوڑا لیے ہوے کھڑے ہیں چہرے سے آثار قہر و غضب عیاں ہیں جب اُسکو
ہوش آیا خواجہ نے ڈانٹ کر کہا کہ اے ایوان دیکھو ہمارے خدا کی قدرت کہ اُس نے پھر تجھکو میرے قبضہ میں
کر دیا اور میں نے پھر تجھکو اسیر کر لیا اب تو میرے قبضہ میں ہے یا میں تیرے قبضہ میں ہوں بے شرم کہ ایک
ہاتھ لگاؤں کہ تیرا سر تن پر سے اُڑ جائے ہاتھوں ہی سے اُس سخت کلامی کی اس کوڑے سے تجھکو سزا دوں
تیری کھال اُدھیڑ دوں اری ایوان وہ اپنے بندوں کا ہر وقت حافظ ہے وہ تجھ ایسے نابکاروں کے
ہاتھوں سے اپنے خاص بندوں کی خون ریزی کرانا گوارا نہیں کرتا ہے جب اُسکو یہ امر گوارا نہیں ہے پھر وہ
کیونکر تجھکو میرے اوپر غالب کرتا اے ایوان تو یہ خیال کرے کہ جب تو پھر کہے گی کہ مجھکو رہا کر دو میں رہا
کر دونگا ادھر تو نے رہا ہو کر میرے قتل کرنے کی فکر کی میں نے پھر تجھکو گرفتار کر لیا اگر تو ہزار مرتبہ یا دس
ہزار مرتبہ اسی طور سے کہے گی میں رہا کر دونگا اور پھر اسیر کر لونگا میں تیرے اسیر کرنے کو کافی ہوں تو
میرا کیا کر سکتی ہے یہ جو خواجہ نے کہا اور ایوان نے خواجہ کی نظر دیکھی بدپائی اشارے سے کہا کہ
اے خواجہ میری زبان سے سوزن نکال لو تو میں کچھ کلام کروں خواجہ نے کہا کہ اب میں تیرے فقرے میں
آنے والا نہیں ہوں میں تیرے حال سے بخوبی واقف ہو گیا کہ تو بڑی مکارہ ہے مکر کرتی ہے اب یہ دھوکا اور
کسی کو دینا اُس نے یہ تقریر سُنکے اشارے سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ خواجہ تم سوزن زبان سے نکال لو تو میں
کلام کروں اور منت کرنے لگی خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ منت کرتی ہے دل میں خیال کیا کہ اے خواجہ
سوزن اس کے زبان سے نکال لو اور سُنو کہ یہ کیا بیان کرتی ہے یہ خیال دل میں کرکے سوزن آگے جھک کر
اُسکی زبان سے نکال لی جب اُسکی زبان سے خواجہ نے سوزن نکال لی اور زبان اُسکے قابو میں
ہوگئی ادھر اُسنے اپنے دل میں خیال کیا کہ در اصل وہ خدا کیسا رحیم و کریم اور کیسا اپنے بندوں کا
حافظ ہے میں نے تو دل میں خیال کیا تھا کہ خواجہ اب مجھکو اسیر نہ کر سکیں گے مگر کس چالاکی سے
اُسنے اسیر کر لیا کہ مجھکو بالکل خبر نہ ہوئی واہ کیا اُسکی قدرت ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ اب اُسکا
اعتقاد زیادہ ہوا اُدھر خواجہ دل میں خیال کر رہے تھے کہ اس وقت میرے قیاس نے غلطی کی
اور عقل نے راے نہ دی کہ یہ مکر کرتی ہے اے خواجہ اسکی پیشانی سے تو آثار نور اسلام پیدا تھے یہ کیا
ہوا کہ پھر رہا ہوتے ہی برخلاف ہو گئی میں نے تو کبھی ایسی غلطی نہ کی تھی جیسی اسوقت کی مگر خدا نے
اپنا فضل کیا کہ پھر اسیر کر لیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی اسکے ہاتھ سے بچنا دشوار تھا خواجہ یہ خیال کر رہے تھے
کہ اُسنے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ ماشاء اللہ کیا کہنا در اصل آپ کے مثل پردۂ دنیا پر کوئی عیار

نہ ہوگا کیا کام کیا اور کس چالاکی سے مجکو اسیر کیا کہ مین بالکل واقف نہ ہوئی واقعی آپ کا خدا سچا اور
برحق ہے مین صرف آپکا امتحان کرتی تھی کہ دیکھون اب خواجہ تو مجکو رہا کر چکے ہین مین انسے بگڑ کر انکو
اسیر کرون گو مین پہلے ہی مذہب اسلام اختیار کر چکی تھی صرف آپ کا امتحان منظور تھا کہ دیکھون اب کیونکر مجکو
خواجہ اسیر کرینگے جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا آپ عیار بے بدل ہین مین اپنے قول پر اُسی طور سے قائم ہون آپ
کچھ خوف نہ کرین اور اپنے قول پر قائم رہین مین نے یہ کلام آپ سے کسی کے بدی کی راہ سے نکیا تھا بلکہ بطور
آزمائش کے آپ مجکو رہا کر دین اور اپنے قول پر قائم رہین خواجہ نے جواب دیا کہ اے مکارہ پہلے آگیا بھلا
اب مین کب تیرے فریب مین آتا ہون ایک مرتبہ دھوکا کھا چکا اب مجکو تیرے کسی قول کا اعتبار نہین ہے تو نے
پھر دھوکا دیا تھا مگر وہ تیرا خیال بیجا تھا تو اگر ہزار مرتبہ رہا ہوگی اور مجھسے آمادہ فساد ہوگی مین اپنے خدا کی
قدرت سے ہر مرتبہ تجکو اسیر کرونگا تو بیکار مکر کرتی ہے اب مین تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا اگر تجکو میرا امتحان پھر
منظور ہے تو کہدے مین تجکو رہا کر دون اور پھر اسیر کرون جو مرتبہ تو کہے ایوان نے کہا کہ خواجہ قسم ہے مجکو
اپنے بھائی کے سر کی اور اسکی روح کی کہ اب مین تم سے دغا نہ کرونگی یہ صرف تمہاری آزمائش تھی تم رہا
کرکے دیکھو تو خواجہ نے کہا کہ تو کیا ہے اور تیرا بھائی کیا تھا وہ بھی کافر تھا تو بھی کافر ہے مین کیونکر یقین مانون کہ
تو اسکے روح کی سچ قسم کھاتی ہے اب یہ دھوکا اور کسی کو دینا ایوان نے دیکھا کہ خواجہ کو غصہ آگیا اب تو
وہ پریشان ہوئی اور منت کرنے لگی اور کہنے لگی کہ خواجہ اب ایسی خطا نہ ہوگی اسوقت خواجہ نے کہا کہ اے
ایوان مجکو اسوقت یقین آئے گا کہ جب دریا کے ادہر چلکر دریا کو برباد کرے گی اور صاحبقران کا
اسم اعظم لا دیگی اور سب اہل اسلام کو رہا کرے گی صاحبقران پر سے اسم سحر کے سحر کو ذبح کرے گی
اسوقت مجکو تیرے اسلام لانیکا یقین ہوگا ایوان نے کہا کہ آپ مجکو لے چلیں مین موجود ہون اگر رہا ہوتی تو
مین خود آپکو لے چلتی اب آپ مجکو لے چلیں یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ اچھا اور یہ کہکر سر کمند تمغا اور
باصنفا کا ستون سے کھولا اور لیکر چلے راوی نے بیان کیا ہے کہ خواجہ اُس بارہ دری سے ایوان کو لیکر
باہر آئے ایوان کی یہ صورت ہے کہ خاموش سر جھکائے ہوئے کمند سے بندھی چلی آتی ہے اپنی حرکت نامعقول
پر بہت نادم ہے اپنے کو بہت ملامت کرتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ تو نے کیا حرکت کی تجکو کیا فائدہ ہوا جو کوئی دیکھے گا
کیا کہے گا یہ تو یہ دل مین خیال کرتے ہوئے چلی آتی ہے خاموش خواجہ سر اُٹھائے ہوئے ہین یہانتک کہ جب
خواجہ اُس صحرا کو طے کرکے طرف لشکر اور دریا کے چلے اُس وقت ایوان نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ
ہر ایک مجکو اس حالت مین دیکھکر ہنسے گا اور طعنہ زنی کرے گا باوجودیکہ مذہب اسلام بھی قبول کیا اسپر
بھی مجھے خواجہ اس ذلت سے لائے اور کچھ عزت نہ کی یہ تصور کرکے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ اب آپ
میری خطا کو معاف فرمائیے اور میرے قصور سے درگذر کیجیے جیسی مین نے خطا کی اسکی سزا پا گئی اے خواجہ مجکو
اس حالت سے نہ لیچلیے مین ہر ایک کی نگاہ مین ذلیل ہو جاؤنگی ہر ایک مجکو نظر حقارت سے دیکھے گا اور طعنہ زن
ہوگا کہ دین اسلام بھی قبول کیا اسپر بھی خواجہ نے کچھ عزت نہ کی مثل قیدیون کے رکھا اے خواجہ میری
بھی ذلت ہے اور آپ کی بھی ذلت اس طرح لے جانے سے ہے یہ کہکر منت کرنے لگی اور رونے لگی اسوقت
خواجہ کو بھی اسکے اس کہنے سے خیال آیا کہ سچ تو کہتی ہے کہ اتنی بڑی ساحرہ کو اس حالت سے لیجانا اچھا
نہین ہے اے خواجہ اسوقت یہ تمہارے بس مین ہے جس طور سے چاہو لے جاؤ اور جو چاہے کام لو جب
یہ صاحبقران وغیرہ کو رہا کر چکے گی ادہر دریائے سحر مٹا چکے گی اُس وقت ہم کو رہا کرنا ہوگا
موافق اپنے اقرار کے جب یہ رہا ہوگی ادہر اسکو خیال آیا کہ خواجہ اس ذلت سے دریا تک مجکو لائے ایسے کی

شرکت بیکار ہی جب یہ اپنے قول سے پھر گئے اور میرے کہنے پر قائم نہ رہے اور مجکو چھوڑا جاتا تو تو کیون اپنے قول
پر قائم رہ سمندر کی شریک ہوکر خواجہ سے مقابلہ کر ای خواجہ یہ ساحرہ زبردست ہی بیکار کو بندگان خدا کا
خون ہوگا اتنی سی بات پر جو کہ اسوقت دوستی پر آمادہ ہو اُسکو دشمن کرنا کام عقلمندی کا نہین ہے
ای خواجہ اس کے چہرے سے نور اسلام بھی ظاہر ہوتا ہی پھر کیون اسیر رکھو خدا پر تکیہ کرکے رہا کردو اور ہوشیار
رہو اگر جو بدی کرے اور تمھارے قابو مین آجائے ضرور قتل کرنا ایک نے سُننا یہ خیال کرکے خواجہ نے
اُس سے کہا کہ ای ایوان یہ نہ کہنا کہ مین نے دھوکا دیا اور تم میرے دھوکے مین آئے مین صرف تیری منت
پر خیال کرکے تجکو رہا کرتا ہون مین تیرے فریب مین نہین آتا ہون ایوان نے کہا کہ ای خواجہ آپ اطمینان
رکھین مین اب آپسے دغا نہ کرونگی پس خواجہ نے ایوان کو کمند اصفا اور باصفا سے رہا کر دیا جیسے ایوان
رہا ہوئی دوڑ کر خواجہ کے قدمون پر گری پاؤن کو بوسہ دیا آنکھین قدمون پر ملنے لگی اور رونے لگی خواجہ نے
اسکا سر قدم پر سے اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور کہا کہ ای ایوان مین تجھ سے بہت خوش ہوا یہ کہکر اُس کے
آنسو اپنے دامن سے پاک کیے اور بہت تشفی و دلاسا دیا اُس نے کہا کہ مجکو مطیع اسلام فرمایئے خواجہ نے
اُسکو طریقہ دین اسلام تعلیم کیا وہ مطیع اسلام ہوئی ناظرین پر ظاہر ہو کہ ابھی ایوان نے کلمہ طیبہ نہین
پڑھا ہی اس سبب سے کہ اگر کلمہ پڑھونگی تو سحر فراموش ہوجائے گا پھر بیکار ہی خواجہ سے عرض کیا تھا کہ اگر
مین کلمہ پڑھتی ہون تو سحر فراموش ہوتا ہی اور ابھی آپ کو بڑے بڑے مرحلے طی کرنا ہین ایوان نہ طاق
کے ساحرون سے مقابلہ کرنا ہی وہان کے ساحر بڑے زبردست ہین پس جب نہ طاق و دیگر مقامات سے کہ
جہان جہان ساحر ہین صاحبقران کو فراغت ہولے گی سب ساحر خواہ قتل ہون خواہ مطیع صاحبقران ہون
اُس وقت مین کلمہ پڑھون گی اگر اس وقت پڑھ لون گی تو پھر مین کسی کام کی نہ رہون گی جیسے آپ ویسے مین
بلکہ آپ تو اپنی جان بھی بچا سکتے ہین مین تو اس قابل بھی نہ رہونگی سوا اسکے کہ کوئی قتل کر ڈالے ایسی
حالت مین میرا شریک ہونا اور نہ ہونا بیکار ہی یہ جو ایوان نے کہا خواجہ نے بھی خیال کہ ایوان
سچ کہتی ہی پس خواجہ نے ایوان کو مطیع اسلام کیا جب ایوان مطیع اسلام ہو چلی اُس نے سحر سے
تخت بنایا اسپر خود بھی بیٹھی اور خواجہ کو بھی بٹھایا تخت کو سحر سے اڑا کر طرف اُس دریائے سحر کے چلی جو کہ
اسنے سحر سے بنایا تھا اور اُسمین اہل اسلام مبتلائے سحر اسیر تھے اور اسم اعظم بھی اُسی دریائے سحر مین
صاحبقران کے دل پر سے محو کیا ہوا ایک شیشے مین بند تھا یہ تو خواجہ کو لے کر اُدھر چلی ادھر قران ثالث
نے جو کہ وہ خواجہ کے شریک ہوئی بہت خوش ہوے اور اُس صحرا سے طرف اپنے لشکر کے چلے اور عیار
بھی گر ان سب کا حال آئندہ تحریر کیا جائے گا راوی نے بیان کیا ہی . ایوان تخت سحر اڑا کر اُس میدان
مین آئی کہ جہان لشکر اسکا اترا تھا وہان آکر دیکھا کہ ہزارون لاشین جلی ہوئی پڑی ہین اور راکھ کا انبار ہی ایک
طرف خیمہ وغیرہ سوختہ پڑے ہوے ہین ایک جانب دور پر لشکر گرداب وغیرہ اترا ہوا ہی دریائے سحر
بہ رہا ہی درمیان لشکر اسلام و لشکر کفار کے اُس طرف لشکر کفار ہین تو سب راحت سے بیٹھے ہین مگر لشکر
اسلام سے صدائے گریہ وزاری آرہی ہی ایک تلاطم برپا ہی دریا سے رونے کی صدا آرہی ہی یہ اپنا تخت
بلندی سے زمین پر لائی اور کنارہ دریا کے آگئی اسنے سحر کیا کہ دریا مین ایک مرتبہ تلاطم پیدا ہوا اور پانی
دریا کا نیزون بلند ہوا اور شعلہ نکلے بعد برطرف ہونے تلاطم کے وہی حباب پیدا ہوا جسمین چراغ روشن
تھا اور وہ پانی پر آکر قائم ہوا پس ایوان نے ایک تنکے کی کمان بنائی اور اُس کمان مین تنکے کا سر جوڑا
اور اسم سحر پڑھ کر جو اُس ناوک کو رہا کیا وہ جا کر اُس حباب پر پڑا جیسے حباب پر پڑا حباب ٹوٹا ہوا اسکا

جھونکا آیا وہ چراغ گل ہوا اس نے سحر کر کے طرف لشکر اسلام کے دم کیا اور اپنا سحر صاحبقران پر سے اُتار لیا ادھر وہ چراغ گل ہوا صاحبقران کا اسم اعظم رہا ہوا جب وہ حباب کو توڑ بجلی اور شمع کو گل کر چکی اور صاحبقران پر سے سحر کو دفع کر چکی اُس کے بعد اُس نے اپنا سحر کیا اور دریا پر دم کیا کہ وہ دریا دھواں ہو کر ایک آن میں اُڑ گیا اب خواجہ نے دیکھا کہ تمام اہل اسلام ساحر وغیر ساحر زمین پر پڑے ہوئے لوٹ رہے ہیں ہر ایک کے جسم میں آبلے پڑے ہوئے ہیں اور صدائے آہ آہ ہر ایک کے مُنھ سے بلند ہے یہ جو خواجہ نے دیکھا ایوان سے کہا کہ ان پر سے سحر دفع کرو کیونکہ انکی تکلیف اب مجھ سے نہیں دیکھی جاتی ہے یہ جو خواجہ نے کہا ایوان نے اسم سحر پڑھکر جو دم کیا اُنکے جسم سے تمام قید سحر برطرف ہو گئی ایلی اس نے اسم سحر پڑھا کہ وہ سب کے جسم سے آبلہ دور ہوئے سب کو ہوش آیا ہر ایک نے دیکھا کہ ہم خاک پر پڑے ہوئے ہیں نہ لشکر ہے نہ صاحبقران ہیں اب جو غور کر کے دیکھا تو دیکھا کہ خواجہ روبرو کھڑے ہوئے ہیں اور برابر خواجہ کے ایوان جادو بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی ہے ان سب نے خیال کیا کہ ہم تو ہمراہ صاحبقران کے بمقابلہ ایوان جادو کہ خواجہ کے برابر بیٹھی ہے میدان میں آئے تھے صف آرائی ہمارے روبرو ہوئی ایوان کے سپہ سالار نے نکل کر مقابلہ کیا تھا اُسکو آئینہ اندام کی بھانجی منور جادو نے قتل کیا تھا کہ ستارے آسمان پر سے گرنے لگے بہت ساحروں کو وہ ستارے آسمان پر لے گئے اُس کے بعد خود ایوان نے نکل کر میدان میں دریائے سحر پیدا کیا تھا اُس دریا سے کشتی پیدا ہوئی تھی اُسمیں ایک نازنین تھی اُس نے ہم کو آئینہ دکھایا تھا ہم اُس آئینہ کو دیکھکر دریا میں کود پڑے تھے یہ تو غیر ساحروں نے خیال کیا کہ ایسی گنبد سے ہم کو چراغ دکھایا تھا کہ ہم دریا میں کود پڑے پھر خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا اب جو ہم کو ہوش آیا تو اپنے کو خاک پر پڑا ہوا پاتے ہیں نہ لشکر ہے نہ صاحبقران ہیں نہ لشکر اسلام ہے نہ کفار یہ کیا امر ہے ہمارے تو ہوش اُڑے جاتے ہیں یہ ہر ایک نے اپنے دل میں خیال کر کے باہم اشارے کیے اور یہی تقریر ہی اُسکے بعد خواجہ کو اور ایوان کو جو دیکھا ہر ایک وہاں سے خواجہ کے قریب آیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا اور حال دریافت کیا اُنھوں نے وہی تقریر بیان کی خواجہ نے کہا کہ شکر خدا کرو کہ اُس نے تم سب پر رحم کیا اور مجکو ملکہ پر غالب کیا ملکہ کو میں نے اپنا مطیع کیا اُنھوں نے اگر تم سب کو رہا کیا یہ سُنکے ہر ایک نے ملکہ کی طرف دیکھا اور سلام کیا ہر ایک نے ایوان کی بہت تعریف کی خصوصاً ساحروں نے ملکہ نے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی عنایت اور بندہ پروری ہے ورنہ میں کس قابل ہوں سب نے جواب دیا کہ ملکہ اسوقت تمہارا سحر وساحری میں مثل و نظیر نہیں ہے بس خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ اب آپ میرے لشکر میں چلیں اور صاحبقران اور بادشاہ سے ملاقات کریں ملکہ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ابھی میں چند مدت میں صاحبقران کے نہ جاؤنگی مجکو صاحبقران سے شرم آتی ہے ہاں جب کوئی ایسا کارنمایاں کرونگی اُس وقت صاحبقران کی قدم بوسی حاصل کرونگی ابھی معاف فرمایئے پس ہر ایک سردار اور خواجہ نے بہت بہت ایوان نہ طاقی سے کہا اُس نے منظور نہ کیا آخر عاجز ہو کر خواجہ نے اُس سے کہا کہ بسم اللہ تم تشریف لے جاؤ مگر اپنے قول پر قائم رہنا اور ثابت قدم ایوان نے جواب دیا کہ جان جاتی رہے مگر میں اپنے قول سے نہ پھرونگی خواجہ آپ بھی اپنے قول پر قائم رہیے گا خواجہ نے کہا کہ ضرور پس ایوان نہ طاقی خواجہ سے رخصت ہو کر اور سب سرداروں سے مل کر خواجہ کو سلام کر کے تخت سحر پر سوار ہو کر طرف اپنے مقام کے روانہ ہوئی کہ اسکا حال آئندہ تحریر

ہوگا

ہوگا جب ایوان جاچکی سب سرداروں نے خواجہ سے دریافت کیا کہ آپ نے کیوں کر ملکہ ایوان کو گرفتار کیا اور ہم سب کو رہا کیا خواجہ نے جواب دیا کہ چلو لشکر میں لشکر کا تو حال دیکھیں اور سب کیفیت روبروے صاحبقران کے دربار میں بیان کرونگا سُن لینا یہ کہکر خواجہ سب سرداروں کو ہمراہ لے کر طرف لشکر کے چلے اب تو راہ صاف سے صرف دریاے سحر درمیان میں تھا جو اُس پار جانے نہ دیتا تھا اب کیا ہی ادھر سے خواجہ چلے اور سب عیار اپنے اپنے مقام سے چلے اور وہ ساحر بھی کہ جن کو برق ثانی نے رہا کیا ہی وہ بھی طرف لشکر کے آتے ہیں اب ان سب کا حال آئندہ تحریر ہوگا خواجہ اور ان سب کو راہ میں رکھا جاتا ہی اور کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ اب وہاں کیا واقعہ گذرا

اب شمہ حال لشکر اسلام کا اور سمندر کا اور آنا خواجہ کا سب سرداروں کو لے کر اور صحت پانا صاحبقران کا یاد آنا اسم اعظم کا اور آنا سب سرداروں اور عیاروں کا ہر ایک کا اپنا حال بیان کرنا صاحبقران کا خوش ہوکر سب کو انعام و خلعت دینا اور حکم جشن فرمانا سمندر کو حال ایوان سے آگاہ کرنا اُسکو اسیر کرنا خواجہ کا اس حال سے آگاہ ہوکر عیاری کرنا اور پھر ایوان کو رہا کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

غزل

رندوں کو شوق جو بہت ہی شراب کا — ساقی ادھر کو پھیر دے منہ آفتاب کا
ہی شوق مجھے دید رخ لاجواب کا — ہو دور جلد یہ کہیں پردہ نقاب کا
یہ سوز غم سے عشق خرہ میں ہی دل کا حال — ہو جس طرح سے آگ پہ عالم کباب کا
تندلے کے جلد جواب آئے نامہ بر — ہوں منتظر میں دیر سے خط کے جواب کا
امید ہی امید میں محشر بھی ہو چکا — پردہ اٹھا نہ یار کے رخ سے نقاب کا
بکھری ہی زلف کب رخ پر نور یار پر — ہی چودھویں کے چاند پہ دامن سحاب کا
ہر جوہر آئینہ کا دکھائے چراغ طور — پرتو ترے جو آئینہ رخ لاجواب کا
جب نور رخ سے ترے زمین کو ملا فروغ — گردوں کے سمت پھر گیا منہ آفتاب کا
تیری گلی کی خاک میں سب پی کے رہ گئے — اٹھا جنازہ کس ترے خانہ خراب کا
پتھرائی آنکھیں تکتی ہیں یہ مرتے دم کہ ہیں — اب تک ہوں منتظر ترے خط کے جواب کا
فصل بہار آگئی اب صبر تا کجے — ساقی ہمیں بھی دے کوئی ساغر شراب کا
بے یار ابر ترے یہ برسات میں ہی غضب — کرے مقابلہ میری چشم پر آب کا
فرقت کی شب کو تیرے تصور میں ہی پری — پاتا نہیں اثر بھی میں آنکھوں میں خواب کا
اس بت کے ہجر میں مجھے سودائی کر دیا — یارب برا ہو اس دل خانہ خراب کا
تکلیف کی ہی تو کوئی بوسہ بھی دیجیے — وصلت کی شب محل نہیں شرم و حجاب کا

باغ جہان مین غور سے بلبل نگاہ کر | آنسو بھرے ہین انکو کٹورا گلاب کا
دم مین بنا ہی اور بگڑ بھی گیا غریب | کچھ رنگ تونے بحر مین دیکھا حباب کا
غش آئے سیکڑون کو جلا طور سا پہاڑ | جب بند کھل گیا ترے رخ کے نقاب کا
نرگس مین جب کہ قطرۂ شبنم نظر پڑا | انکو گمان ہوا مری چشم پر آب کا
جسکی نگاہ اُس رخ رخشندہ پر پڑی | جھپکی نظر گمان ہوا آفتاب کا
ساقی بہار آنے کی ہی دے رہا خبر | اُٹھا یہ جھوم جھوم کے ہر سو سحاب کا
جب ہی قسیم نار و جنان آل مصطفے | کیا خوف ہی ہدف تجھے روز حساب کا

بیت

سخن آراے گلزار معانی | چنین آرد متاع نکتہ دانی

آرائیان خوش مقال وحاکیان عدیم المثال ومشاطان عروس سخن ومسیحان مرض اندوہ ومحن در انشگران بزم سخن ومکاران میدان معنی وعیاران سخن دانی اس داستان ندرت بیان کو صفحہ قرطاس صد آفت اساس پر نوک خامہ سے یون تحریر وتسطیر کرتے ہین کہ یہ داستان جلد دوم مین یہان تک بیان ہو گئی ہی کہ بعد مقابلہ کرنے کے اور بعد اسیر ہونے اہل لشکر کے دریاے سحر مین ومبتلا ہونے صاحبقران کے سحر ایوان مین جب کہ ایوان نے دیکھا تھا کہ مین نے صاحبقران کو اپنے سحر مین مبتلا کیا اور نصف لشکر سے زیادہ مین نے غرق دریاے سحر کر دیا یہ کہکر طبل بازگشت پر چوب لگائی تھی کہ اے اہل اسلام مین تم کو آج رات بھر کی اور مہلت دیتی ہون اس شب بھر مین تم باہم صلاح کر لو اگر راے قرار پائے تو صبح کو آکر میری اطاعت کرنا ورنہ مین کل تم سب کا خاتمہ کر دونگی یہ کہکر واپس گئی تھی اپنی فرودگاہ پر راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت سے عیار اس طرف رہ گئے تھے بہت سے صحرا مین منتشر ہو گئے تھے بہت سے لشکر کفار مین تھے راوی نے حال ایوان وعیاریان عیارون کی وخواجہ کی اور رہا کرنا سردارون کا اور مطیع کرنا ایوان کو خواجہ کا اور سردارون وصاحبقران کو اُسکے سحر سے نجات دلانا اور ایوان کا طرف اپنے مقام کے خواجہ سے رخصت ہو کر جانا آخر جلد دوم وشروع جلد سوم مین بیان ہو چکا ہی اب حال صاحبقران تحریر ہوتا ہی کہ جلد دوم مین یہان تک تحریر ہوا ہی کہ جب ایوان میدان سے واپس ہو گئی تھی تو بادشاہ اُس باقی ماندہ لشکر کو لیکر اور صاحبقران کو اُس حالت سے لیکر فرودگاہ پر واپس آئے تھے یہ حال جو ناموس کو معلوم ہوا تھا ایک کہرام مچ گیا تھا تمام لشکر مین تلاطم تھا ہر ایک صاحبقران کے لیے بیقرار تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ اشکبار نہو کسی کو اپنی جان کی فکر نہ تھی صاحبقران کی فکر تھی ہر ایک رو رو کر صاحبقران کی صحت کی دعا کر رہا تھا عجب ایک عالم تھا کہ وہ حال خدا کسی کو نہ دکھائے کہ جو حال اُس دن لشکر اسلام مین تھا ناموس مین الگ کہرام تھا ہر ایک اپنا سر وسینہ پیٹ رہا کوئی گریبان چاک کیے ہوے سر کے بال کھولے ہوے صحن خیمہ مین کھڑی سجدہ کر رہی تھی کوئی اپنی پیشانی نورانی خاک پر رکھے ہوے یون اپنے خدا سے ملتجی تھی کہ اے کریم ہم سب کے سر پر صاحبقران کو سلامت رکھیو تو ہی ہم سب کے والی ہین انھین کے قدم سے اس لشکر کی رونق ہی خدا نخواستہ اگر ان کا دم نہ ہوگا تو یہ لشکر تباہ ہو جاے گا ہم سب دربدر خاک بسر ہون گے کوئی خبر نہ لے گا کوئی بال کھولے ہوے پیشانی پر خاک ملے ہوے خدا سے کہہ رہی تھی کہ اے فریاد رس بیکسان میری فریاد کو سن لے میرے وارث دو والی کو بچالے اس بلاے مُحل اہل لشکر کو نجات دے اے کریم صاحبقران کو صحت دے ایوان ۸

کے ہاتھو سے نجات دے اگر خدانخواستہ صاحبقران کی کوئی دوسری نوبت ہوئی تو بادشاہ اپنے کو زندہ
نہ رکھین گے ہلاک کرینگے کیونکہ بادشاہی شاہی صاحبقران کی وجہ سے ہے اور اس لشکر کی رونق بھی
انھین دو دمون سے ہے جب کہ صاحبقران نہ ہون گے تو بادشاہ کبھی اپنے کو زندہ نہ رہنے دین گے
ہلاک کرینگے لشکر بھی تباہ ہوگا اے کریم ہم سب پر رحم کر ہم سب کی مانگ و کوکھ کو نہ اجاڑ اے بیکسون کے
والی اے فریاد رسون کی فریاد سننے والے ہم سب کی فریاد سن بے کوئی مشکل کشا کو پکارتی تھی کوئی دونا
پھیرا ایک کا مان رہی تھی کوئی کونڈے مان رہی تھی کوئی صحنک مان رہی تھی کوئی کہتی تھی کہ اگر سر
صاحبقران پر سے یہ بلا ٹل جائے سب لشکر بچ جائے تو تین صحنک کر دنگی کوئی خاک پر پچھاڑین کھا رہی تھی
کوئی تڑپ رہی تھی خواتین محل کا یہ حال تھا جو کہ خواصین اور پیشخدمتین تھین وہ اپنی جان دے رہی تھین
ہر ایک اپنے مالک کے ساتھ رو رہی تھی جو کہ باہر نکلتی تھین وہ اس خیمہ مین گھڑی گھڑی آتی تھین
جہان صاحبقران کو لیے ہوے بادشاہ بیٹھے ہوے تھے سب سردار سر بالین صاحبقران جو کہ باقی تھے
موجود تھے اور رو رہے تھے یہ حال دیکھ دیکھ کر وہ عورتین محل مین جا کر کہتی تھین خواجہ بزرجمہر کی پوتے
سر بالین صاحبقران بیٹھے ہوئے تھے گھڑی گھڑی پر نبض دیکھ رہے تھے بادشاہ سے کہتے تھے کہ آپ پریشان نہ ہون
کوئی مقام خوف نہین ہے ابھی تک نبض اچھی ہے صرف صاحبقران سحر ایوان مین بسبب اسم اعظم فراموش
ہو جانے کے مبتلا ہو گئے ہین اگر ایوان قتل ہو جائے تو ابھی صحت ہو جائے اور سب طور سے بہتری ہے چند دن صاحبقران
کے بخت مین چند ستارے خراب آ گئے ہین یہ انکی نحوست ہے اب وہ دفع ہوے جاتے ہین حیات سے
خانہ سب درست ہین جان کا خوف کچھ نہین ہے بادشاہ فرماتے ہین کہ یہ ستارے خراب کب تک رہین گے
اور صاحبقران کی یہ حالت کب تک رہے گی اے خواجہ صاحب اب تو دم بدم ترقی ہو رہی ہے خواجہ زادے
عرض کرتے ہین کہ اب زمانہ نحوست برطرف ہوا جاتا ہے اے حضور اگر صاحبقران کا بال بیکا ہو تو ہم نے اپنا
خون حضور کو بحل کر دیا ہے حضور ہم کو قتل کرین اور آج سے ہم علم رمل سے کوئی کام نہ لین یہ تقریر سن کے
وہ عورتین یہ خبر خواتین محل سے کہتی تھین کہ خواجہ زادے بادشاہ سے یہ عرض کرتے ہین محل دار دم بدم
بادشاہ سے آکر عرض کرتی ہے کہ حضور ناموس آپ سے عرض کرتے ہین کہ پردہ کرا دیجیے تاکہ ہم آکر
صاحبقران کو دیکھ لین بادشاہ فرماتے ہین اچھا مگر سردار صاحبقران کے پاس سے نہین ہٹتے ہین بالین
پر بیٹھے ہوے دعائین کر رہے ہین بعض رو رہے ہین راوی کہتا ہے کہ محل مین ناموس بیقرار و اشکبار ہین
بارگاہ مین سب سردار تڑپ رہے ہین لشکری جدا اپنی جان دے رہے ہین لشکر مین کہرام برپا ہے ہر طرف
صدائے گریہ و زاری بلند ہے جو عیار لشکر سے نکل گئے تھے وہ جو لشکر مین آئے ہین یہ تلاطم جو دیکھا اہل لشکر
سے دریافت کیا انھون نے سب حال کہا بارگاہ مین آئے صاحبقران کی حالت دیکھی بادشاہ کو
دیکھا کہ گریبان چاک منھ پر خاک حواس پریشان لبون پر آہ آنکھون مین اشک بالین صاحبقران بیٹھے
رو رہے ہین اپنے کو زمین پر دے مارتے ہین پچھاڑین کھا رہے ہین سردار لپٹے ہوے بیٹھے ہین صاحبقران
مسہری پر خاموش پڑے ہین آنکھین بند ہین صرف منٹ منٹ بھر کے بعد منھ سے صدائے آہ آتی ہے
غشی طاری ہے ہاتھ پانون سرد رخ زرد ہے ہونٹ خشک ہین صرف سانس کی آمد و شد کا شمار ہے عجب
طرح کا انتشار ہے یہ حال دیکھ کر وہ عیار بھی رونے لگے چالاک ثانی وغیرہ جو بیرون بارگاہ اس فکر
مین نکلے تھے کہ کسی طور سے جا کر ایوان پر عیاری کرین خواجہ کو اس حال سے آگاہ کرین تاکہ وہ باہم
کچھ عیاری کرکے ایوان کو قتل کرین صاحبقران اس بلا سے نجات پائین انکو تیلیان اٹھانے

گئی تھین راوی نے بیان کیا ہے کہ لشکر کے جو سردار اور سپاہی اسیر سحر ہوئے تھے جنکے ناموس ہمراہ
تھے اُنکے ناموس مین کہرام تھا جن کے ناموس نہ تھے اُن کے ملازم اُنکو یاد کرکے رو رہے تھے ہزارون
خیمون مین کہرام برپا تھا صداے گریہ سے گوش فلک کر ہوے جاتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میدان حشر
ہے لشکر مین عجب حالت ہر ایک کی تھی اگر اِس غم والم کی حالت تحریر کی جائے تو طول بیجا ہو اور اصل
مطلب رہ جائے خلاصہ یہ کہ وہ دن بصد رنج والم تمام ہوا آفتاب بحال پریشان غم کدۂ مغرب کو راہی
ہوا ماہتاب چاک گریبان سر بخاک غم خانہ مشرق سے نکلا ستارون کا یہ عالم تھا کہ بےنور تھے چاندنی
میلی تھی کہکشان نہ تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ رات نے نشان ماتم بلند کیا ہے ستارون کی بھی آنکھین رنج
والم سے پرنم تھین شب بسبب صدمہ رنج والم کے ایسی تاریک تھی کہ کچھ نہ معلوم ہوتا تھا آسمان اشک
شبنم سے رو رہا تھا ملایکہ صداے گریہ وبکا اہل لشکر کی سُنکے بیقرار ہو رہے تھے یہان لشکر مین گریہ وبکا کا
وہی عالم تھا صاحبقران کی وہی حالت تھی ناموس مین الگ ماتم تھا سردار الگ بیقرار تھے
بادشاہ الگ اشکبار تھے نہ کھانے کا ہوش تھا نہ پانی پینے کا خیال تھا غم سے عجب حال تھا یہان
تک کہ وہ رات اسی عالم اشکباری وبیقراری مین کٹی آثار سحر فلک پر نمایان ہوے ماہتاب بصد
رنج وملال طرف ماتم کدۂ مغرب کے بحال پریشان چاک گریبان روانہ ہوا انجمن انجم درہم برہم ہوئی
ستارے پنہان ہونے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے مگر یہ حال تھا کہ چال اُنکی عجب طرح کی
تھی ہر مقام پر گری پڑتی تھی قطرے شبنم کے جو زمین پر پڑے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا زمین رو رہی ہے
سبزہ تمام پژمردہ تھا گو وقت سحر تھا اشجار صحرا بسبب نسیم سحری کے جو حرکت کرتے تھے اور برگہاے
اشجار جو ہلتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کف افسوس مل رہے ہین طایران صحرا اپنے آشیانون سے نکل کر
درختون پر بجاے بعوض نغمہ کے اپنی اپنی زبان مین نوحہ گری کر رہے ہین بلبلین چہچہانی بھول گئی تھین
نوحہ کر رہی تھین دریا وتالاب کا پانی اِس صدمہ سے جوش زن تھا حباب جو اُبھر اُبھر کر بالاے آب
آتے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے ہین موجین اس رنج سے مضطر تھین یا
میان دریا اُبھر آئی تھین گو پانی مین تھین مگر اس طور سے تڑپ رہی تھین اُس دریاے بحر شجاعت کے
غم مین جیسے بے آب کے سبب سے مچھلیان خشکی مین طپان ہوتی ہین ہر شے کو صدمہ تھا یہان تک گریبان سحر
اِس غم مین چاک ہوا آفتاب بصد اضطراب مشرق سے برآمد ہوا اپنے نور جمال سے عالم کو روشن
کیا مگر دھوپ کا یہ عالم تھا کہ میلی تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ اِس روز ہر ایک کو صدمہ تھا کہ زبان
قلم وقلم دو زبان سے تحریر نہین ہو سکتا ہے اُس نہنگ دریاے جرأت کے صدمے سے اور گل گلشن شجاعت
کے مبتلاے سحر ہونے سے ہر شے کو اضطرار تھا ہر ایک صاحب زبان وغیر زبان سب بیقرار تھے اور
ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے جب کہ باغون وصحرا ودریا کا یہ حال تھا تو بجا ہے اُن لوگون کا
جو کہ اُس درج کے در یگانہ تھے یا وہ لوگ جو کہ اُس معدن بحر سخا وبہادری سے بوسیلہ ملازمت
رکھتے تھے اُنکا جو کچھ حال نہ ہو بجا ہے اب راوی اِس داستان غم والم کو کہان تک تحریر وتسطیر کرے
چشم قلم سے مثل ابر سیہ کے اشک جاری ہوتے ہین صفیر قلم جو کاغذ پر بلند ہوتی ہے اُس سے صداے
نوحہ بلند ہوتی ہے قلم کا بھی دل اس رنج سے تنگ آگیا ہے کاغذ اشک افشانی قلم سے تر ہے یہ صاحبقران
کا الم ہے خلاصہ یہ کہ وہ رات اہل اسلام کو اُسی حالت سے بسر ہوئی اُسی صدمہ رنج والم سے سحر ہوئی نہ
کسی نے کھانا کھایا نہ پانی پیا نہ تکیہ پر سر رکھا رات بھر گریہ وزاری مین بسر کی اور رو رو کر کہتا جات

مین سحر کی ہر ایک چشم سے اپنا خون دل بذریعہ اشک کے بہاتا تھا اُن لوگون کو بجائے طعام لذیذ کے لخت جگر غذا تھی اور بجائے آب سرد کے خون دل تھا ایک دانہ سوائے دانہ اشک کے لب آشنا نہ ہوا تھا عجب عالم تھا راوی نے بیان کیا ہے اسی حالت رنج و محن مین دو پہر سے دن اور ایک شب بسر ہوئی کہ سب کے سب اُسی حالت مین مبتلا تھے ایک کو ایک کی خبر نہ تھی سوائے سلامتی صاحبقران کے دوسری لفظ زبان پر نہ تھی یہ نہ معلوم تھا کہ کون کون لشکر مین ہے اور کون نہین ہے اور کون معرکہ جنگ مین شہید ہوا کون مبتلائے سحر ہے باپ کو فرزند کی اور فرزند کو باپ کی خبر نہ تھی سب برائے تندرستی صاحبقران درگاہ جناب باری مین دعا کرتے تھے اور گھر مین مان بہن ناموس بعد دعا کر رہے تھے کہ سننے والون کے دل آب آب ہوئے جاتے تھے جو کہ سنگ دل تھے اُن کے دل بھی موم کی طرح سے پگھل جاتے تھے اکثر مسافر جو اُدھر سے نکلتے تھے وہ ناموس کی بین دل خراش سنکے رونے لگتے تھے انسان کا کیا ذکر حیوان تک گریان تھے یہ تو ذی روح ہین جو کہ غیر ذی روح تھے وہ گریان تھے دریا و نہر مین حباب کے آنسو دن اور موجون سے روتے تھے درخت بار بار کف افسوس ملتے تھے پہاڑ باہم ٹکرا تے تھے زمین سے دم بدم غبار بلند ہوتا تھا پہاڑ سے ابشار نہ جاری تھا صاحبقران کے رنج مین وہ اپنے دل سے پانی بہا رہا تھا یا اُس کے اشک تھے راوی نے اس طور سے روایت کی ہے کہ جب وہ دن بھی اسی عالم مین قریب اختتام پہونچا اور اہل اسلام نے بلک بلک کر تندرستی صاحبقران کی دعا کرنی شروع کی بادشاہ نے تاج اُتار کر صاحبقران کی صحت کے لیے دعا کی اور یون بعد گریہ و زاری بدرگاہ جناب باری عرض کرنے لگے اور یہ چند شعر مناجات کے زبان پر جاری کیے

مناجات

آلہی مین بندہ گنہگار ہون	عقوبت کرے جو سزاوار ہون
ترا ایک بندہ ہون مین بے ہنر	ترے عبد احقر کا ہون مین پسر
الٰہی مرے حال پر رحم کر	گناہون سے میرے تو اب درگذر
مری عرض کو جلد کر اب قبول	بحق محمد و آل رسول
عطا کر تو صاحبقران کو شفا	مرے حال پر رحم کر اے خدا

بادشاہ نے یہ مناجات شروع کی اور ادھر سردار وغیرہ سردار اندرون بارگاہ و بیرون بارگاہ ہر ایک سوار و پیادے نے بھی دعا کے لیے سر بلند کیا دریائے رحمت احدی نے جوش مارا دعا ہر ایک کی مستجاب فرمائی چونکہ وقت اجابت دعا کا بھی آ چکا تھا ساعت نحس جو کہ صاحبقران پر تھی برطرف ہو چکی تھی دریائے آسمان کشادہ تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پڑا سب نے جو تڑپ کر دعا کی خدا نے رحم فرمایا اُن سب کی دعا کو قبول فرمایا یکایک صاحبقران کو ہوش آیا آنکھین کھولین اشارے سے پانی طلب فرمایا خواجہ زادے جو برابر بیٹھے تھے اُنھون نے جو یہ حالت دیکھی ایک مرتبہ بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو کہ صاحبقران کو ہوش آیا ہے پانی طلب فرماتے ہین یہ سننا تھا کہ بادشاہ فرط خوشی سے شاد ہو گئے چہرہ سُرخ ہو گیا اُسی طور سے سر برہنہ قریب صاحبقران تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ صاحبقران چشم مبارک کو کھولے ہوئے ہین اور بنظر حیرت اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہین یہ دیکھکر بادشاہ نے خواجہ زادون سے فرمایا کہ اب آپ کی کیا رائے ہے پانی دیا جاے یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو مناسب یہ ہے کہ آب انار دیا جائے وہ برف مین سرد

کرکے بیدمشک کیوڑا وغیرہ ڈال کر تاکہ قلب صاحبقران کو فرحت ہو جو گرمی بسبب سحر کے قلب پر ہے وہ برطرف ہو تاکہ حواس صاحبقران درست ہوں کیونکہ کل سے سحر میں مبتلا تھے اور سحر بھی زبردست اُس نے تمام دل و جگر پر اپنا اثر کیا ہے خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ اُس آفت سے نجات دی یہ سُننا تھا اُسی وقت بادشاہ نے حکم فرمایا کہ بہت جلد انار شیریں اور دواخانہ سے بیدمشک وغیرہ لاؤ آبدارخانہ سے برف لاؤ یہ حکم فرمانا تھا کہ ملازم دوڑ کر گئے اشیائے مطلوبہ لاکر حاضر کیں بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے انار کو افشردہ کیا اُسکا عرق نکالا اور کسی سردار نے برف کو جھل کر گیلاس میں ڈالا کسی نے جھٹ پٹ بیدمشک کی بوتل سے بیدمشک و کیوڑا نکالا آب انار کو جام بھر کے گیلاس بلوریں میں رکھا اور بیدمشک وغیرہ ڈال کر اور برف سے سرد کرکے بادشاہ خود اپنے ہاتھ میں لے کر قریب صاحبقران آئے صاحبقران اسی طور سے بستر پر لیٹے ہوئے آنکھیں کھولے ہوئے دیکھ رہے تھے صاحبقران سے بادشاہ نے فرمایا کہ پانی حاضر ہے یہ سُننا تھا کہ صاحبقران نے مُنھ کھولا اور اشارہ کیا کہ پلا دو بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے چمچہ میں لے کر مُنھ میں ڈالا چند چمچہ ڈالے تھے کہ صاحبقران کے قلب کو فرحت ہوئی وہ حالت برطرف ہوئی اور قلب پر کی گرمی دور ہوئی حواس جمع درست ہوئے وہ گیلاس بادشاہ نے صاحبقران کو پلا دیا اُس کے پینے سے کچھ تسکین ہوئی صاحبقران نے اشارے سے بادشاہ سے کہا کہ اپنے کان میرے مُنھ کے برابر لائیے فوراً بادشاہ اپنا کان صاحبقران کے لب کے پاس لے گئے صاحبقران نے بادشاہ سے آہستہ سے یہ فرمایا کہ میرے قلب و جگر میں آگ لگی ہوئی ہے تھوڑا آب سرد اور پلائیے یہ سُنکے بادشاہ نے خواجہ زادوں سے کہا کہ اب صاحبقران یہ فرماتے ہیں انھوں نے عرض کیا کہ آب انار اور دیجیے یہ کہکر عرض کیا کہ حکم صادر فرمایئے کہ یخنی تیار کی جائے جس طور سے ہم عرض کریں بادشاہ نے فرمایا کہ جلد داروغہ مطبخ سے کہو کہ حاضر ہو یہ فرماکر آپ شربت انار پلانے لگے اُدھر خواجہ زادوں نے نسخہ تحریر کیا کہ داروغہ مطبخ کو ایک چوبدار جاکر بلا لایا اُس نے آکر مجرا کیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ غلام حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ خواجہ زادوں کے پاس جاؤ جو وہ فرمائیں بجا لاؤ وہ اُن کے قریب آیا انھوں نے داروغہ سے کہا کہ ایک مرغ کی یخنی اس طور سے تیار کر لاؤ کہ یہ ادویہ اسمیں ڈال کر یخنی تیار کرو اُسکو مقطر کرو اس کے بعد اُسکو کسی چیز نقرئی کو آگ میں گرم کرکے اکیس مرتبہ اُسے یخنی میں ڈبونا اور تیار کرکے جلد حاضر کرو داروغہ بہت خوب کہکر فوراً نسخہ لے کر دواخانہ میں آیا اور ادویہ لے کر فوراً باورچی خانہ میں گیا اور مرغ کو ذبح کرکے اور صاف کرکے اُسمیں جو اشیا کہ ساتھ قوام کے پکانے کی تھیں مثل الائچی و جاوتری و زہر مہرہ وغیرہ کے ڈال کر پکایا اور یخنی کو توڑا اُس کے بعد اُسکو صاف کرکے خوشبوئیات مشک و عنبر وغیرہ اور اجزائے مقوی جو کہ نسخہ میں تحریر تھے ڈالے اور یخنی ظرف نقرئی میں پکائی گئی تھی کیونکہ حکم تھا اُس کے بعد اُس نے مقطر کرنا شروع کیا جس طور سے کہ حکم ملا تھا اُسی طور سے تیار کرکے طرف بارگاہ کے لے کر چلا یہاں بادشاہ نے آب انار کا گیلاس تیار کرکے پھر صاحبقران کو پلایا اُس کے پینے سے یہ حالت ہوئی کہ صاحبقران کے اب ہوش و حواس بالکل درست ہوئے وہ آگ بھی کم ہوگئی آہستہ سے کہا کہ مجھکو اُٹھاکر بٹھاؤ بس سرداروں نے بغلوں میں ہاتھ دے کر اُٹھایا اور پشت کی طرف گاؤ تکیہ لگا دیا پھر بادشاہ نے گیلاس شربت انار کا تیار کرکے دیا ابھی صاحبقران نے دست ہاتھ میں لے کر نوش کیا ان گیلاس کا نوش کرنا تھا کہ وہ حالت بالکل جاتی رہی طاقت آگئی گرمی

قلب کی برطرف ہوئی کہ اتنے عرصہ میں داروغہ یخنی لے کر حاضر ہوا عرض کیا کہ یہ یخنی حاضر ہے خواجہ زادوں
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور یہ یخنی صاحبقران کے روبرو پیش کیجیے کہ وہ نوش فرمائیں تا کہ طاقت
آئے پس ایک سردار نے یخنی داروغہ سے لے کر روبرو صاحبقران کے پیش کی صاحبقران نے
اُس کے ہاتھ سے لے کر نوش فرمائی خادم نے آفتابہ وغیرہ حاضر کیا صاحبقران نے کلی کی بموجب
کہنے خواجہ زادوں کے پانی سرد کیا ہوا نوش کیا اُس یخنی کا نوش کرنا تھا کہ اُس قدر طاقت قلب
و دیگر اعضا میں پیدا ہوئی کہ بسم اللہ کہکر مسہری پر سے اُٹھے سرداروں نے قصد کیا کہ ہاتھ پکڑ لیں
فرمایا کہ کوئی ضرورت نہیں ہے میں اچھا ہوں یہ فرما کر مسہری پر سے اُتر کر مسند پر آکر جلوہ فرما ہوے
بارگاہ کی عجب حالت پائی جیسے ویران ہوتی ہے ہر سردار کو پریشان ملاحظہ کیا باوجودے کہ سب کو
خوشی تھی مگر چہروں کا یہ حال تھا کہ پریشان تھے اُسوقت تک کسی کے حواس درست نہ ہوے تھے
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا حال تم سب نے اپنا بنایا تھا بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے یہ آپ فرمائیں
کہ اب آپ کا مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اب میں سب طرح سے اچھا ہوں یہ
سُننا تھا کہ بادشاہ نے حکم فرمایا کہ نوبت خانوں میں حکم دیا جائے کہ شادی کی نوبت بجاؤ توپ اندازوں
کو حکم دیا جائے کہ توپیں فیر کریں چوبداروں نے یہ حکم قضا شیم پہونچا دیا نوبتیں خوشی کی بجنے لگیں
توپیں فیر ہونے لگیں اب سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صاحبقران نے صحت پائی ہر ایک کے
ہوش حواس درست ہوے اس خوشی میں ہر ایک اپنے عزیز و یگانے کی یاد مشغول ہوا وہ جو ہر خیمہ
سے صدائے گریہ و زاری بلند تھی موقوف ہوئی ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ اگر ہمارے وارث مارے
گئے تو خدا نے اُنکو درجہ شہادت عطا کیا ہوگا اور حق نمک سے ادا ہوے خیر خواہ مشہور ہوے
غازیوں میں لکھے گئے ہم کو صدمہ تھا کہ وارث بھی مارے گئے اُن کے بعد جسکا بھروسا اور سہارا تھا جو ہم سب
کا والی اور وارث بعد خدا کے تھا اُس کے بھی جان پر بنی ہے ہم کو اسکا صدمہ ہے پس جب یہ سب کو
معلوم ہوا کہ صاحبقران نے فضل خدا سے صحت پائی ہر ایک اپنے دل میں نہایت خوش ہوا اور
صدمہ و رنج برطرف ہوا اس امر سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک صاحبقران کے لیے چاک گریبان تھا
نہ کہ اپنے عزیزوں کے لیے ان سب حالات کی خبریں مخلدار نے ناموس میں پہونچائیں یہ خبر خوش سُنکے
ناموس کے حواس درست ہوے سب کو خوشی ہوئی ہر ایک عورت ادائی دوا اُٹھلے اور ہر ایک بی بی
زمین پر برائے سجدہ شکر جھکی اور اپنی پیشانی خاک پر رکھکر یوں عرض کرنے لگی کہ اے میرے مالک
و آقا تو نے ہم سب کے حال پر رحم فرمایا ہم سب کی دعا کو قبول کیا ہم کو خوشی کی خبر سُنائی ہم کو تو
امید نہ تھی سجدے سے سر اُٹھا کر مخلدار سے کہا کہ جا کر خبر تو لا اب کیا حال ہے وہ گئی اور خبر لائی کہ حضور
اب تو صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہیں سب سردار گرد و اطراف حاضر ہیں صاحبقران ہر ایک
سے باتیں کر رہے ہیں لشکر میں خوشی کی نوبتیں بج رہی ہیں توپیں فیر ہو رہی ہیں یہ سُنکے ہر ایک
شاہزادی وغیرہ نے جو کہ صاحبقران سے قرابت رکھتی تھیں اُس مخلدار کو انعام دیا وہ انعام
پا کر بہت خوش ہوئی یہاں تو محل میں خوشی ہو رہی ہے اُدھر بارگاہ میں صاحبقران مسند پر جلوہ گر
ہیں بادشاہ تشریف فرما ہیں اور سب سردار جو کہ باقی تھے اور قید ہونے سے بچے تھے سب
اپنے اپنے مرتبہ سے حاضر ہیں خواجہ زادے روبرو موجود ہیں کہ صاحبقران کی کیفیت دریافت
فرمائیے بادشاہ نے سب حالت جو کچھ گذری تھی بیان کی الواق کاسہ سے دریا پیدا کرنا صاحبقران

نے فرمایا کہ اس امر سے تو مین بھی آگاہ ہوں کہ اُس نے دریا پیدا کیا تھا اور ایک کشتی پیدا ہوئی تھی اُسکے بعد ایک حجاب کہ جسمین چراغ روشن تھا کہ جسکا عکس اور روشنی میرے اوپر پڑی کہ جس کے سبب سے مجکو اسم اعظم فراموش ہوگیا تھا بالکل لوح قلب سے محو ہوگیا تھا زبان گنگ رہتی تھی ایک حرف بھی نہ یاد تھا پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا مجکو غش آگیا اُس کے بعد نہ معلوم کہ کیا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ماجرا ہوا کہ جب ہم نے آپ کی یہ حالت دیکھی آپکو اُس مقام پر سے الگ لے گئے اُسی دریا سے ایک کشتی پیدا ہوئی اُسپر ایک نازنین سوار تھی اُس نے قریب کنارے آکر ہم سب سے کہا تم ملکہ ایوان سے صلح کرلو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے ہم سب نے انکار کیا اُس نے آئینہ طرف غیر ساحرون کے یہ نکلے دکھایا کیونکہ اُسی کے ہاتھ مین تھا جسپر اُس آئینہ کا عکس پڑا وہ دیوانہ وار چلا اور جاکر اُس دریا مین غرق ہوگیا نصف سے زیادہ اُس نے سرداران لشکر و سواران لشکر و پیدلون کو غرق دریا کیا اتنے سحر مین مبتلا کرکے اُسکے بعد وہ کشتی غرق ہوگئی پھر ایک گنبد پیدا ہوا اُسمین بھی ایک نازنین تھی ایک نازنین ایسی خوبصورت تھی کہ حسن نے اسکی بلائین لین اور ادا نے اس کے ادا کی قسمین کھائی یہ اشعار پڑھنا شروع کیے

فدائے حسن و جمال تو گلعذار انند ۔ شہید تیغ نگاہ تو شہسوار انند
اسیر حلقہ زلف تو پختہ کار انند ۔ غلام نرگس مست تو تاجدار انند
خراب بادہ لعل تو ہوشیار انند

بہ پیچ و تاب نہ تنہا منم بجان حزین ۔ کہ عالم ست ہمہ بے قرار و بے تسکین
ز گفتنم اگر آشفتہ و چین بجبین ۔ گذار کن چو صبا بر بنفشہ زار و ببین
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

اُسکی گردن ہے کہ اک نور ہے سانچے مین ڈھلا ۔ جس نے دیکھا وہ گلا آپ سے باہر وہ چلا
آبداری سے جو ممکن نظر آیا وہ گلا ۔ رشک کی برق سے کیا جسم صراحی کا گلا
سوئے مے خانہ گلو اسکا اگر ہم موڑے
ہوکے ہر مست خجل شیشے کی گردن توڑے

غرض وہ گنبد بھی جسمین وہ نازنین رشک مہ جبین تھی اُسی طرف آکر قائم ہوا اُدھر ساحران لشکر اسلام صف باندھے ہوئے کھڑے تھے اُس نازنین نے اُن سے بھی مثل نازنین اول کے تقریر کی انھون نے بھی جواب صاف دیا اُس نے شمع یا چراغ روشن کرکے دکھایا کہ جس کے اوپر اسکی روشنی پڑی مثل غیر ساحرون کے دیوانہ ہوکر غرق دریا ہوا نصف سے زیادہ جب ساحر غرق ہوچکے کہ ایوان نے اشارہ کرکے کہا وہ گنبد غرق ہوگیا اُس کے بعد ایوان نے یہ کہکر طبل بازگشت بجوادیا کہ مین نے آج کے شب کی تم سب کو مہلت دی تم سب باہم صلاح کرکے صبح کو میدان مین آؤ اگر تم سب کی رائے اس امر پر قرار پائے کہ باہم صلح کرلی جائے تو اگر میری اور سمندر شاہ کی اطاعت کرنا ورنہ مین کل تم سب کا خاتمہ کردونگی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی اور صاحبقران تو رات بھر مین تمام ہوجاینگے کیونکہ اُنپر مین نے ایسا سحر نہین کیا ہے کہ وہ جان بر ہون یہ کہکر اور وہ اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر چلی گئی اُسکے جانے کے بعد مین بھی باقی ماندہ لشکر کو اور آپ کو لے کر اپنی فرودگاہ پر آیا اور جو حال کہ آپ کی علالت اور بے ہوشی کے سبب سے ہمیشہ گذرا وہ خدا پر روشن ہے اور جو حال اہل لشکر کا آپ کے رنج و الم مین تھا اُسکا واقف خدا ہے خلاصہ جسکا یہ ہے کہ [illegible] سے کسی نے ایک دانہ نہین کھایا ہے [illegible] دیا ہے سب اب رونے اور دعا کرنے لگے

دوسرا کام نہ تھا یہی حال ناموس کا تھا جب آپ کے حواس درست ہوئے ہین جب سب کو ہوش آیا گریہ و
زاری موقوف ہوئی ہی ورنہ یہ حال تھا کہ صدائے گریہ سے ایک کہرام برپا تھا یہ کہکر بادشاہ نے فرمایا کہ ملاحظہ
تو فرمائیے اسم اعظم یاد آیا یا ابھی نہین یہ سُنکے صاحبقران نے جو خیال کیا تو اسم اعظم حرف بحرف یاد تھا
بادشاہ سے فرمایا کہ اب تو بفضل خدا اسم اعظم مجکو یاد ہی یہ سُنکے بادشاہ اور سب سردارون کو خوشی
ہوئی بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ جیسا ہم نے ان خواجہ زادون کو ہر فن مین کامل پایا ویسا
تو ہم نے آج تک کوئی نہین دیکھا انھون نے آپ کی حالت ملاحظہ فرماکر فرمایا تھا کہ سب طرح سے
صاحبقران کے جان کی خیر ہی صرف چند ستارے نحس آئے ہین اُن کے سبب سے صاحبقران اور
لشکر پر یہ سختی ہی وہ دفع ہو جائیگی ہے ویسا ہی ہوا اے صاحبقران یہ لوگ علم نجوم مین بھی کمال
رکھتے ہین اور طبیب بھی حاذق ہین صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اے ظل اللہ یہ لوگ مثل اپنے
باپ و دادا کے ہر فن مین کمال رکھتے ہین جیسے کہ خواجہ بزرجمہر حکیم حاذق و رمال کامل تھے اُسی طور
سے اُن کے فرزند خواجہ دریادل و خواجہ امید تھے اُن کے مثل یہ بھی ہین اِن کا کیا کہنا اِن کے
علم و کمال کی کوئی برابری کر سکتا ہی یہ لوگ بڑے مرتبہ کے ہین ہم سے انکی قدر نہین ہو سکتی ہی جیسے کہ
صاحبقران اول و ثانی نے اِ سکے بزرگون کی قدر فرماتے تھے ہم تو اُس کے مثل نہین کر سکتے ہین یہ
صرف ان صاحبون کی الفت ہی جو ہمارے ساتھ ہین ورنہ ہم اس لائق کب تھے یہ تقریر جو صاحبقران
نے فرمائی اور بہت تعریف کی اُس کے جواب مین خواجہ زادون نے عرض کیا کہ یہ صرف آپ کی غلام نوازی
اور ذرہ پروری ہی ورنہ ہم کسی لائق نہین ہین صرف بزرگون کے نام کو بدنام کرنے والے ہین ہم تو اُنکے
غلامون کی برابری نہین کر سکتے ہین وہ کمال بھلا ہم کو کہان نصیب وہ صاحبان کمال سے تھے اور برگزیدہ
خدا تھے بموجب مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✤ ہمارے اُن کے زمین آسمان کا فرق ہی یہ جو کچھ ہی
صرف اُنکی جوتیون کا صدقہ ہی اُنکا نام لیکر جو کام کرتے ہین فضل خدا اور آپ کے اقبال اور اُن کے
نام کی برکت سے درست ہو جاتا ہی ورنہ ہم کہان اور یہ امر اہم و مشکل کہان جو ہماری راے مین آتا ہی وہ
عرض کرتے ہین خدا اُسکو اپنی رحمت سے بنا دیتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب آپ کا انکسار ہی ورنہ
آپ کا بھی مثل و نظیر نہین ہی اُنھون نے یہ سُنکے بادشاہ اور صاحبقران کو تسلیم کی صاحبقران نے
سردارون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مین بڑی دیر سے خیال کر رہا ہون کہ خواجہ کہان ہین برق ثانی
قران ثالث چالاک ثانی ضرغام ثانی جلسوز ثانی زاغچہ بن عمران مین سے کسی کا پتہ نہین ہی
خصوصاً خواجہ جو کہ میرے عاشق دلشیدا تھے انکا نشان نہین ہی ہم پر یہ معرکہ گذر گیا اور وہ نہ آئے
سردارون نے عرض کیا کہ حضور جب کل صف آرائی ہوئی تھی تو کل عیار لشکر سے نکل گئے تھے خواجہ ثالث
بھی تشریف لے گئے تھے اُس وقت سے ان اشخاص کا پتہ نہین ہی کچھ عیار تو لشکر مین آئے وہ موجود ہین
بلکہ کل تو چالاک ثانی بارگاہ مین آئے تھے آپ کا یہ حال دیکھکر چند عیارون سے کچھ مشورہ کرکے باہر
بارگاہ کے گئے تھے پھر اُسوقت سے ہم نے نہین دیکھا کہ آئے یا نہین ہم کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ
تھا کسی کی کیا خبر لیتے صاحبقران نے اور سردارون سے خواجہ و عیارون کا حال دریافت کیا ہر ایک
نے یہی جواب دیا جو کہ بادشاہ نے فرمایا سب سے صاحبقران نے یہ تقریر سُنکے فرمایا کہ مین قسم کھاکر
کہتا ہون میرے دوست صادق و یار جانی خواجہ ثالث نے عیاری کرکے ایوان جادو کو قتل
کیا ہی اور میرے سب سردارون کو رہا کیا ہی ضرور اُسی سبب سے مجکو صحت ہوئی اور مجکو اسم اعظم یاد

آیا اور مین نے سحر الیوان سے نجات پائی یہ کام میرے دوست کا ہے وہ اسی فکر مین ہوگا اسی سبب
سے لشکر مین نہین آیا اور یہ سب عیار بھی اسی فکر مین ہون گے جس طرح سے خواجہ عمر اول کو صاحبقران
اول سے الفت تھی اور وہ اُن کے لیے اپنی جان کو عزیز نہ کرتے تھے اُسی طور سے اُن کے فرزند عمر ثانی
کو صاحبقران ثانی سے الفت تھی وہ بھی ہمہ وقت صاحبقران ثانی پر نثار ہوتے تھے مثل اُن دونون
صاحبون کے خواجہ ثالث خضران بن عمر ثانی کو میرے ساتھ الفت ہے انھون نے اپنی جان لڑا کر
ضرور الیوان کو قتل کیا کیونکہ اُن کے جان پر بنی ہوگی میری حالت دیکھکر سب سردارون نے عرض کیا
کہ حضور بجا ارشاد کرتے ہین یہ کام سوائے خواجہ کے اور کسی کا نہین ہے سچ ہے کہ نہ الیوان قتل ہوتی نہ
خواجہ اُسکو قتل کرتے نہ حضور صحت پاتے حضور ہم خود حیران تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ کیا سبب ہے
کہ کل الیوان کہکر گئی تھی کہ مین صبح کو میدان مین آکر تم سب کا خاتمہ کرونگی اگر تم صلح نہ کروگے ہمکو یہ
خوف تھا کہ ہم تو آپ کے رنج مین مبتلا ہین کیونکہ میدان مین جا کر مقابلہ کرینگے اور ایسی ساحرہ سے کیا لڑینگے پس یہ خیال کرتا تھا
کہ ہمسے تو میدان نہین نہ جایا جائیگا نہ لشکر جائیگا وہ کل اسی مقام پر ہم سبکو قتل کریگی خیر جو منظور الٰہی وہ ہوگا اس سے کیا
چارہ ہے اسی طور سے ہماری آئی ہے تو کیا اختیار اور آپ کی حالت دیکھکر یہی جی چاہتا تھا کہ وہ ابھی
آکر قتل کرے تو بہتر ہے ای خداوند کل جو ہم میدان مین کھڑے رہے اُس کے مقابلہ مین دو سبب سے
اول تو یہ کہ یہ امر خلاف تھا کہ ہم بدون آپ کے واپس جاتے ہوئے واپس آتے اُنکے روبرو دے فرار
کرتے دوسرے آپ کی حالت دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ اب زندگی بیکار ہے نہ چاہتے بلکہ اُسکا طبل
بازگشت بجوا کر واپس جانا ناگوار تھا مگر کیا کرتے اگر دریائے سحر درمیان مین حائل نہ ہوتا تو ہم ضرور
تلوارین کھینچ کر اُسپر حملہ کرتے اور اُسکے مارنے کی کوشش کرتے کہ اُسکو قتل کرین یا اپنی جان دین مگر
دریا سے مجبور تھے صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو یقین ہے کہ آپ لوگ ایسے ہی جوانمرد اور سرفروش
ہین جیسا کہ آپ لوگ فرماتے ہین اس سے زیادہ مجھکو آپ لوگون سے امید ہے یہ فرمائیے کہ پھر آج وہ
میدان مین آئی تھی اور ادھر سے کوئی لشکر لیکر گیا تھا بادشاہ نے فرمایا نہ وہ آئی نہ ادھر سے
کوئی لشکر لیکر گیا اگر وہ جا کر طبل جنگ بجواتا تو یہان بھی طبل جنگ بجتا کوئی نہ کوئی سردار ضرور
میدان مین لشکر لیکر جاتا گو یہ حالت تھی مگر اُسپر بھی مین نے یہ حکم دے دیا تھا کہ جاسوس قریب دریا
موجود رہین جب لشکر کفار مین طبل جنگ بجے ہم کو آکر خبر کرین تاکہ ہم بھی طبل جنگ بجوائین اور صبح کو
جا کر مقابلہ کرین اس وقت تک تو کوئی خبر طبل جنگ لیکر نہین آیا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے طبل نہین
بجوایا ورنہ ضرور خبر لاکر ہرکارے دیتے صاحبقران نے فرمایا کہ مین خیال کرتا ہون خواجہ نے شب
ہی کو جیسے وہ میدان سے گئی اُسی وقت عیاری کی اُسکو طبل بجوانے کی بھی مہلت نہ ملی خیر تھوڑی
دیر مین معلوم ہوجائے گا راوی بیان کرتا ہے کہ یہان تو صاحبقران بادشاہ اور سردارون سے یہ تقریر
فرما رہے ہین اور خواجہ زادون کے واسطے حکم فرمایا کہ پچاس ہزار روپیہ اور خلعت گرانقیمت حاضر کیا جائے
بموجب حکم روپیہ اور خلعت حاضر کیا گیا صاحبقران نے اُنکو روپیہ و خلعت مرحمت فرمایا ہے راوی
نے بیان کیا ہے کہ یہ وہ وقت ہے کہ جب خواجہ ثالث خضران بن عمر نے الیوان کو اپنا مطیع کیا ہے
اور قریب دریائے سحر لاکر پہلے اسم اعظم صاحبقران کی فکر کی ہے اور الیوان نے اپنا سحر صاحبقران
پر سے برطرف کیا ہے اور اُس سحر کو مٹایا ہے کہ جس کے سبب سے اسم اعظم صاحبقران کو فراموش
تھا اور سب سردارون کو دریائے سحر مٹا کر اپنے سحر سے رہا کیا اور خواجہ سے رخصت ہوکر طرف ۱۰

اپنے مقام سے روانہ ہوئی تھی اور خواجہ سب کو لے کر طرف دریا کے اور اپنے لشکر کے چلے تھے کہ یہاں بسبب برطرف ہونے سحر کے صاحبقران نے صحت پائی اور لشکر مین خوشی ہوئی اس مقام پر ایک امر ضروری تحریر کرتا ہے ناظرین نکتہ بین پر ظاہر ہو کہ ایک امر اس حقیر سراپا تقصیر خاکپائے داستان گویان شیخ تصدق حسین کے خیال مین آیا ہے کہ یہ حقیر ہمیشہ اس فکر مین مبتلا رہتا تھا کہ یہ جو استادون و داستان گویان ماسبق نے و نیز جو کہ موجود ہین بیان کیا ہے اور بیان کرتے ہین کہ اسم اعظم بند کر لیا مین کسی اعتراض کے سبب سے نہین عرض کرتا ہون بھلا میری یہ لیاقت ہے کہ مین ان پر اعتراض کر سکون بلکہ مین اپنے قیاس کے موافق عرض کرتا ہون کہ اسم اعظم کوئی انسان نہین ہے نہ کوئی حیوان ہے کہ جسکو ساحر نے سحر کر کے اسیر کر لیا اور شیشہ مین بند کر لیا جب وہ قتل ہوا یا اسیر ہوا اور وہ شیشہ توڑا گیا اسوقت اسم اعظم چھوٹا یہ بالکل خلاف قیاس ہے کیونکہ اسم اعظم ایک آیت آیات قرآن سے ہے یا کوئی دعا ہے کہ جس کے سبب سے دفع سحر ہوتا ہے اور ساحر کا سحر اثر نہین کرتا ہے اور اس کے پڑھنے سے بلائے آسمانی و آفت ناگہانی دفع ہوتی ہے پس وہ کیونکر قید ہو سکتا ہے اور شیشہ مین بند ہو سکتا ہے کہین دعا یا آیت بھی بند ہوئی ہے اور قید ہوئی ہے اسکا دعا اور آیت ہونا بہت سے طریقون سے ثابت ہے جیسا کہ نوشیروان نامہ کی پہلی جلد مین اسی حقیر نے تحریر کیا ہے کہ حمزہ صاحبقران جب کہ برائے مقابلہ لندھور بحکم بادشاہ نوشیروان ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین اور شہبال عموی نوشیروان نے عیار سے صاحبقران کو چوروا لیا ہے اور جے پور کے پاس قید کیا ہے جے پور نے مسلمان ہو کر صاحبقران کو رہا کیا ہے اور لشکر نے کرنت لشکر ہو گئے صاحبقران [illegible] ہو کے ہین اور بسبب طوفان کے جہاز تباہ ہوئے ہین اور صاحبقران کا جہاز ٹوٹ گیا ہے اور صاحبقران ایک تختہ پر بیٹھے ہوئے بعد تین روز کے ایک جزیرے مین پہونچے ہین اور اپنا لباس خشک کر کے ایک طرف کو روانہ ہوئے ہین یہان تک کہ اس مقام پر پہونچے ہین کہ جہان بختیار شاہ جبروتی کے فرزند سے اور ایک زنگی سے جو کہ داراب شاہ بادشاہ زیرباد ہند کی طرف سے برائے مقابلہ آیا تھا مقابلہ ہو رہا تھا اور فرزند بختیار شاہ کو اس زنگی نے قتل کیا تھا صاحبقران کو اسکی جوانی پر رحم آیا تھا اور اس کے بے گناہ قتل ہونے پر غصہ آیا تھا اور مقابلہ کر کے اس زنگی کو قتل کیا تھا تمام لشکر نے صاحبقران پر حملہ کیا تھا صاحبقران لڑنے لگے اسی حالت مین جے پور بھی مع بارہ ہزار کے لشکر سے پہونچا تھا اور امیر حمزہ صاحبقران کو مقابلہ کرتے ہوئے دیکھکر حمزہ صاحبقران کی کمک کی تھی اور جنگ حمزہ صاحبقران سے سر کی تھی بختیار شاہ اپنے فرزند کے قتل ہونے کی خبر سنکے اور لشکر لے کر آیا تھا یہان آکر معلوم ہوا کہ حمزہ صاحبقران نے لشکر زنگی سے مقابلہ کر کے بھگا دیا تیرے فرزند کا عوض اس سے لیا وہ بہت خوش ہوا تھا اور حاضر ہو کر صاحبقران کو بھی اپنے شہر مین لے گیا تھا بزم عشرت آراستہ کی تھی اور ناچ رنگ گانے بجانے کا بھی جلسہ مہیا کیا تھا اور ساغر بلورین بادۂ گلرنگ سے لبریز تھا صحبت بادہ نوشی گرم تھی ایک نازنین مہ جبین رشک قمر حور طلعت نے یہ مسدس عاشقانہ گانا شروع کیا حاضرین محفل کا دل اپنی جانب رجوع کیا ناظرین نہایت محظوظ ہوئے

سیدھی باتون پہ ہے ہم سے یہ بھی تم پہ نثار
ایک جان اور ہے اب وہ بھی سہی تم پہ نثار

جگر و چشم و دل و سر ہے اجی تم پہ نثار
لاکھوں جانین ہون تو کرتے ہین ابھی تم پہ نثار

یہی حسرت ہی کہ مرکر نہین پیدا ہوتے
ورنہ سو بار فدا آپ کے شیدا ہوتے

سمجھے ہم حسن پہ ان روزون غرور آپکو ہی
ای صنم حسن پہ ان روزون غرور آپکو ہی
ہی ستم حسن پہ ان روزون غرور آپکو ہی
دمبدم حسن پہ ان روزون غرور آپکو ہی

زہر ہی آپکے حق مین یہ کہے دیتے ہین
زہر ہی آپ کے حق مین یہ کہے دیتے ہین

ان دنون کیسا مزاج ای مری جان آپکا ہی
یون تو کہنے کو زمانہ ہی جہان آپ کا ہی
یہ تو فرمایئے کس سمت کو دھیان آپ کا ہی
دل مین حبیب جا ہو چلے آؤ مکان آپ کا ہی

ہم وہی ہین مگر آپ اور ہوے جاتے ہین
طور کچھ آپ کے بے طور ہوے جاتے ہین

اب تو کچھ اور ہی صورت ہوئی چشم بد دور
ماتھے پر روز چنی جاتی ہی افشان بھی ضرور
جم گیا رنگ ہزارون مین ہوے تم مشہور
زلف ہی آئنہ ہی کنگھی ہی با دست حضور

بجز آئینہ ہمین چہرہ دکھاتے نہین اب
پان مسی کے سوا منہ مین لگاتے نہین اب

بعد برخاست خاصہ اور شراب خواری کے وقت یہ رونے لگا تھا حمزہ صاحبقران نے سبب گریہ دریافت جو کیا تھا تو اُس نے بیان کیا تھا کہ میرا فرزند جسکا نام خسرو ہی وہ طلسم مین گرفتار ہو گیا ہی اس نواح مین ایک ہزار طلسم ہین اُن مین سے ایک طلسم مین گرفتار ہوا ہی ایک طلسم آہوان ہی وہ طلسم بند ہی آہو کا شکار کرنے گیا تھا اُسی دشت مین اسیر ہو گیا اُس کے غم مین روتا ہون چنانچہ حمزہ صاحبقران نے اُس سے اقرار کیا تھا کہ مین جاکر تیرے فرزند کو رہا کرکے لاؤنگا اُس نے بہت منع کیا تھا مگر صاحبقران اول نے نہ سُنا اور اُس دشت مین گئے وہان بہت پریشان ہوے بقول راوی حضرت خضر تشریف لائے تھے اور صاحبقران کو اسم اعظم تعلیم فرمایا تھا پس اس سبب سے ثابت ہوتا ہی کہ اسم اعظم کلام ہی وہ بند نہین ہو سکتا ہی حمزہ صاحبقران نے اُسی کے ذریعہ سے سمندگال جادو کو قتل کیا تھا دوسرے بدیع الملک کو جو کہ اب صاحبقران ہین اس دفتر مین مزار نورز سے وصیت نامہ ملا تھا اور ایک لوح جیسا کہ لعل نامہ کی جلد دوم مین مرحلہ طلسم نورآگین مین تحریر ہی کہ جہان کی حاکم و مالک ملکہ ناوک فگن تھی لوح پر اسم اعظم تحریر تھا اور وصیت نامہ مین یہ وصیت تھی ملکہ تیری زوجہ ہی اُس سبب سے بدیع الملک نے ناوک فگن سے عقد کیا تھا کہ جس کے بطن سے رفیع البخت پیدا ہوے ہین جو کہ فاتح ہے طلسم نورآگین ہی پس اس بیان سے یہی ثابت ہی کہ اسم اعظم ایک دعا ہی وہ مثل طائر دل یا انسان کے قید نہین ہو سکتا ہی گو استادان سابق نے اسی طور سے اسم اعظم کو بند کیا ہی اور اس حقیر نے بھی کسی مقام پر انکی پیروی کی ہی اور اسی طور سے اسم اعظم کو بند کیا ہی نوشیروان نامہ کی ہر دو جلد مین بعض مقام پر یا ہرمز نامہ مین یا بالا باختر یا کوچک باختر وایرج نامہ و تورج نامہ و صندلی نامہ و لعل نامہ وغیرہ مین بلکہ اس دفتر کی بھی پہلی جلد مین اور دوسری جلد مین وہی طریقہ اختیار کیا ہی اور قدم بقدم اُن سب کے یہ حقیر بھی چلا ہی اس احاطہ سے باہر نہین ہوا ہی مگر اب حقیر کو خیال آگیا کو قبل سے اس امر کا خیال تھا مگر بسبب اسکے کہ اُستاد بیان کر گئے ہین جرات نہ ہوتی تھی کہ ترک کرون مگر جب

تھا

چند میرے احباب نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کیا امر ہے اُس وقت مین نے اپنا قیاس ظاہر کیا اُنھون نے فرمایا کہ تیرا قیاس درست ہے تب مین نے جرات کر کے اس امر کو ترک کیا اور آیندہ سے یہ طریقہ نہ ہوگا کہ ساحر نے سحر کیا اس طور سے کہ اسم اعظم صاحبقران کو فراموش ہوگیا زبان بند کردی بس یہ کہنا چاہیے کیونکہ یہی طریقہ ہے جب کہ زبان بندگی اور اسم اعظم زبان پر نہ جاری ہوگا تو سحر کیونکر دفع ہوگا آیندہ اب یہ حقیر اس طور سے بیان کرے گا کہ ساحر نے ایسا سحر کیا کہ صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوگیا گو لوح سینہ پر نقش ہے مگر بسبب زبان بند ہونے کے زبان پر نہین آتا ہے اور دل اُسکی طرف سے پھیر دیا کہ اُسکی طرف رغبت نہین کرتا ہے اب آیندہ سے یہی طریقہ ہوگا وہ ساحر قتل ہوگا جب صاحبقران کی زبان کھلے گی یا وہ خود اپنا سحر برطرف کرے اُس وقت صاحبقران کو اسم اعظم یاد آئے اگر یہ طریقہ وہ لوگ بھی ایجاد کرتے تو اچھا تھا خیر مین اُنپر اعتراض نہین کرتا ہون جو اُنکی راے مین آیا وہ اُنھون نے کیا کیونکہ وہ نقش اول تھے مین اُن کے کف پا کی برابری نہین کرسکتا ہون مگر اب مین اس احاطہ سے باہر جاؤن گا یقین کرتا ہون کہ ناظرین عالی فہم میری اس راے کو پسند فرمائین اور مجکو داد و عنایت کرین خلاصہ یہ کہ یہ قیاس میرا تھا جو کہ مین نے ناظرین با تمکین کی خدمت مین عرض کیا اگر قبول افتد زہے عز و شرف ✽ آمدم بر سر مطلب اے قلم تو اپنے مطلب کو بیان کر تجکو ان قصون سے کیا سروکار اے قلم تو کدھر کو چلا گیا اپنے مطلب کو چھوڑ کر دیکھ ایسا نہ ہو کہ کوئی یہ خیال کرے کہ ہم پر اعتراض کیا ہے ایسے خیالات کا ظاہر کرنا باعث خرابی کا ہوتا ہے بس اب عنان اشہب قلم کو طرف میدان مدعا کے پھیرتا ہون

کجا بودم اکنون فتادم کجا	عنان قلم گشتہ زخشکم رہا

خلاصہ یہ کہ جب خواجہ ثالث نے ایوان کو مطیع کر کے اُس سے سحر برطرف کرایا اور دریا مٹا تب خواجہ طرف لشکر کے چلے وہ جوہر کارے برائے خبر طبل جنگ بحکم بادشاہ اسلام کنارے دریاے سحر کے مقیم تھے اُنھون نے جو دیکھا کہ دفعتہً دریاے سحر برطرف ہوا اور دیکھا کہ خواجہ ہمراہ ایک ساحرہ کے کنارے اُس دریا کے آئے تھے اُس ساحرہ نے اُس دریا کو مٹا دیا یہ ایسے خوش ہوئے کہ اُنھون نے پوری کیفیت نہ دیکھی صرف اسی قدر حالت دیکھکر طرف لشکر کے خوشی خوشی چلے یہان اُس وقت پہونچے کہ لشکر مین نوبتین بج رہی تھین نفیر ہو رہی تھین تمام لشکر مین خوشی تھی یہ بھی خوش خوش داخل بارگاہ ہوئے اُس وقت بارگاہ مین پہونچے کہ صاحبقران سب سے وہی تقریر متذکرہ بالا کر رہے تھے اور سب سردار خوش بیٹھے تھے خواجہ زادے خلعت پا چکے تھے کہ اُنھون نے مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور دعا و ثناے شاہی بجا لائے اور یون عرض کرنے لگے سے آہی تخت تو بیدار باد ✽ ترا دولت بلکشہ یار باد ✽ یہ شعر پڑھکر یون عرض پیرا ہوئے کہ ہم غلام بموجب حکم حضور کل سے کنارہ دریاے سحر کے مقیم تھے اس خبر کے دریافت کرنے کے لیے کہ جب لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو آکر حضور کو خبر دین ہم نے ہزار ہزار طرح سے اس امر کی کوشش کی کہ دریا کے اُس پار جائین اور حال دریافت کرین مگر ممکن نہوا اُسی مقام پر مقیم رہے اس وقت تک تو طبل جنگ نہین بجا مگر اسوقت ایک نیا واقعہ نظر آیا کہ خواجہ سلامت کنارے اُس دریاے سحر کے ہمراہ ایک ساحرہ کے تشریف لائے اُس ساحرہ نے کچھ پڑھکر اُس دریا کو مٹا دیا ہم یہ حال دیکھکر فوراً وہان سے روانہ ہوئے کہ اس حال کی حضور کو خبر کرین اور صاحبقران کی حالت ملاحظہ کرین کہ صاحبقران کا مزاج کیسا ہے یہ سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ اور کچھ خبر بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ اس سے زیادہ ہم کو اور کچھ نہین معلوم ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جا کر خبر لاؤ کہ اب کیا ہوا وہ

ہرکارے یہ حکم محکم پاکر و آداب بجا لاکر بارگاہ سے نکل کر اُس طرف کو روانہ ہوئے یہاں صاحبقران
نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے سُنا کہ ہرکاروں نے کیا بیان کیا ہیں جو کہتا تھا وہی ہوا معلوم ہوتا ہے
کہ خواجہ کسی ساحرہ کو اپنا شریک کر کے کسی مقام پر لائے ہیں کہ جس نے ایوان کے سحر کو برطرف
کیا یہ ساحرہ بہت زبردست معلوم ہوتی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ کا اسوقت مثل و نظیر نہیں ہے
اسی سبب سے تو خواجہ ثانی نے جب انکو مثل اپنے دیکھا تو لقب خواجہ سے سرفراز کیا اور اپنی بلائے دیئے
اور کسی کو نہ بیہ یہ ضرور مثل خواجہ ثانی و اول کے ہیں صاحبقران نے جواب میں فرمایا کہ اسمین شک
کیا ہے اس مقام پر کو خواجہ نے ایسی ایسی عیاریاں کی ہیں کہ کوئی نہ کرے گا اس نازک عیاری سے
عشاق نہ طاقی کو قتل کیا اور پس عمدہ عیاری سے ایوان سے زنجیر حاصل کیا انکی کل عیاریاں مثل
خواجہ اول کے ہیں یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہ ہرکارے جو روانہ ہوئے تھے نصف راہ طے کرکے
پہونچے تھے کہ دیکھا خواجہ ثالث مع کل سرداروں کے جو کہ دریائے سحر میں قید تھے ساحر و غیر ساحر
طرف لشکر کے اُن سے باتیں کرتے ہوئے چلے آتے ہیں ہنستے ہوئے یہ حال دیکھکر وہ ہرکارے اُلٹے
پاؤں پلٹے اور بارگاہ میں آکر صاحبقران سے خواجہ کی اور سرداروں کے آنے کی خبر دی بادشاہ
اور صاحبقران یہ حال سنکے بہت خوش ہوئے مثل گل شگفتہ ہوئے کہ اتنے عرصہ میں خواجہ مع
سرداروں کے داخل لشکر ہوئے ہر طرف غل مچ گیا کہ خواجہ سرداروں کو رہا کرکے لائے ہیں ہر ایک
ملازم و خادم دوڑے اپنے آقا کو دیکھکر خوش ہوئے خواجہ کو دعائیں دینے لگے جو کہ لشکری تھے یعنی
سوار و پیدل اور جو ساحر سوار و پیدل تھے وہ تو لشکر میں پہونچ کر اپنے اپنے مقام کی طرف خواجہ
سے اجازت لے کر چلے گئے کیونکہ انکا کام بارگاہ میں کیا تھا نصف لشکر سے زیادہ اُس نے اسیر کر لیا تھا
پس ملازم اپنے اپنے آقا کو دیکھ کر خوش ہوئے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُن سرداروں کے بھی ملازم اپنے
آقا کو دیکھنے آگئے تھے کہ جنکو عطارد آسمان سیر نے اسیر کیا تھا اُن سب نے اپنے آقاؤں کو جب نہ
پایا خواجہ سے عرض کیا کہ ہمارے آقا کہاں ہیں کیا آپ نے اُنکو رہا نہیں کیا اُنکو اسیر رہنے دیا خواجہ
جواب دیا کہ کون اُنھوں نے نام بتائے خواجہ نے جواب دیا کہ وہ تو پہلے رہا ہوگئے تھے اُنکو تو برق
تالی نے عیاری کرکے رہا کیا تھا کیا وہ ابھی نہیں آئے اُنھوں نے عرض کیا کہ جی نہیں وہ ابھی کہاں
تشریف لائے خواجہ نے جواب دیا کہ آتے ہوں گے تم پریشان نہ ہو وہ رہا ہو چکے ہیں یہ جواب
پاکر وہ اپنے اپنے مقام کی طرف چلے گئے جو سردار رہا ہو کر خواجہ کے ہمراہ آئے تھے اُن کے ملازم
خواجہ کو از حد دعائیں دینے لگے اور جا جا کر اُن کے ناموس کو اس حال سے آگاہ کیا وہ لوگ بھی
بہت خوش ہوئے ادھر خواجہ سب سرداروں کو لے کر داخل بارگاہ ہوئے اُن ساحروں اور سواروں
نے ڈیرا اور جا کر مزے لوٹیں جو کہ لائق بارگاہ میں جانے کے نہ تھے پس یہاں جب خواجہ داخل
بارگاہ ہوئے اور صحن بارگاہ میں پہونچے صاحبقران و بادشاہ و سرداروں نے دیکھا کہ خواجہ
کیسے خوش خوش چلے آتے ہیں صاحبقران نے سرداروں سے فرمایا کہ خواجہ کا استقبال کرو سرداروں
نے تا صحن بارگاہ خواجہ کا استقبال کیا یہاں تک کہ خواجہ مجراگاہ پر پہونچے صاحبقران و بادشاہ
کو مجرا کیا صاحبقران نے خوش ہو کر خواجہ کو اپنے قریب طلب فرمایا خواجہ صاحبقران کے
قریب جا کر بیٹھے پھر تو سب سردار مجرا کرکے اپنے مرتبہ سے بیٹھنے لگے ساحر ساحروں کی صف میں غیر ساحر
غیر ساحروں کی طرف جب سب بیٹھ چکے اُس وقت صاحبقران نے نگاہ اٹھا کر سب کی طرف دیکھا کل

سردار اپنے غیر ساحر پائے اُن مین سے کوئی کم نہ تھا جب ساحرون کی طرف دیکھا اُن مین دیکھا کہ آفاق شاہ اور اُسکی زوجہ و غزالان و سہراب و مریخ آفتاب علم و غیرہ کوئی نہین سردارون کو نہ پایا عیارون کے صف کی طرف جو دیکھا تو چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثالث و غیرہ کو نہ پایا یہ ملاحظہ فرما کر خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ یہ کیا کہ غیر ساحر جسقدر سردار اسیر سحر ہوئے تھے وہ تو سب موجود ہین اور جو ساحر سردار اسیر ہوئے تھے اُن مین چند سردار نہین ہین نہ عیار ہین اسکا کیا سبب ہے یہ امر میرے قیاس مین نہین آتا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ اے صاحبقران اسکا یہ سبب ہے کہ یہ جو سردار میرے ہمراہ آئے ہین یہ سب دریاے سحر مین قید تھے اور کل لشکر ساحر و غیر ساحر اور جن سردارون کو آپ فرماتے ہین وہ دریا مین قید نہ تھے بلکہ عطارد جادو کے سحر مین مبتلا تھے اُنکو برق ثانی نے عیاری کرکے کل شب کو رہا کیا تھا اور وہ سیدے کے سب لشکر کو تباہ کرکے اور لشکر ایوان کو غارت کرکے سب لشکر کو جلا کر چلے آئے تھے مین تو جانتا تھا کہ لشکر مین پہونچ گئے ہونگے مگر یہان آنے سے معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک نہین آئے ہین یقین ہے کہ آتے ہون اور جن عیارون کو آپ نے ارشاد فرمایا وہ بھی آتے ہونگے یہ سماعت فرماکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا وہ سردار دریا مین قید نہ تھے خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ جی نہین نہ مین نے اُنکو رہا کیا بلکہ اُنکو مہتر برق ثانی نے رہا کیا ہے وہ کل ہی رہا ہوگئے تھے نہ معلوم اُنپر کیا آفت آئی جو ابھی تک نہین آئے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم سب واقعہ بیان کرو کہ تم نے ان سب کو کیونکر رہا کیا اور برق ثانی نے کیونکر رہا کیا خواجہ نے عرض کیا کہ یہ قصہ طولانی ہے اور میرے حواس اس وقت درست نہین ہین جب حواس درست ہونگے اُس وقت عرض کرونگا دوسرے جب سردار اور عیار ہونگے تاکہ آپ پر اور سب پر یہ ثابت ہو کہ کس نے کام اچھا کیا اور یہ مین کیا جانون کہ برق نے کیونکر رہا کیا کیا مین کوئی برق کے ہمراہ تھا خلاصہ اسکا یہ ہے کہ میری جان ایک نہ ایک دن ضرور جائے گی اور نقصان تو میرے مقدر مین ہے کل سے آج تک دس ہزار کا نقصان ہو علاوہ اُس کے جو کچھ کہ عیاری مین صرف ہوا مین ایسی ملازمت اور عیاری سے باز آیا جو کچھ روپیہ میرا صرف ہوا ہے وہ آپ سے لےلون تو خانہ کعبہ کو چلا جاؤن کیونکہ یہان سب میرے جان کے دشمن ہین مین آپ کے ہمراہ رہ کر اپنی جان نہ دونگا اگر مرجاؤنگا تو مجھکو آپ سے یہ بھی امید نہین ہے کہ آپ میرے اہل و عیال کی پرورش کرین اور اُنکا کچھ مقرر کرین یہ ہوگا کہ وہ بیچارے فاقہ کشی کرکے مرجاوینگے یا بھیک مانگینگے پس ایسی حالت مین لازم ہے کہ ہر ایک کو اپنے اور اپنے اہل و عیال کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ جب مین سرفروشی و جان نثاری کرتا ہون اور ہزارون روپیہ کا کام کرتا ہون جو کسی سے نہین ہوتا ہے اُس وقت آپ سے تین روپیہ مہینہ بھر کے بعد ملتے ہین اُن مین سے بھی اگر کوئی ناغہ ہوجاتی ہے تو کاٹ لے جاتی ہے پس جب مین نہ ہونگا تو کون سرفروشی کرے گا کہ آپ تین روپیہ دین اُن بیچارون مین کوئی ایسا نہین ہے اگر وہ خواہش بھی کرینگے تو یہ حکم ہوگا کہ جو منصب تمہارے باپ کا تھا اگر تم اُسکو بجا لاؤ تو تمہاری پرورش کی جائے اگر تم اُس منصب کو نہ بجا لاؤگے تو الحمد اللہ خیر صلاح ایسی حالت مین یہان سے کچھ نہ ملے گا اپنی بسراوقات کے لیے کوئی صورت کرو ہمارے یہان بدون خدمت کیے ہوے کچھ نہ ملے گا پس جب کہ مجھکو یہ حال معلوم ہے تو کیون مین اپنی جان دون یا خدانخواستہ میرے ہاتھ پانون بیکار ہوجائین تو بھی یہی حالت ہوگی کہ

آپ ایک حبہ نہ دینگے پس اب مین خانہ کعبہ چلا جاؤنگا ایسی نوکری سے باز آیا انسان کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی فکر ضرور ہی وہان جاکر عبادت خدا کرونگا وہ کریم اپنی عنایت سے مجکو اور میرے اہل و عیال کو رزق دیگا کیونکہ اُس نے رزق کا اقرار کیا ہی وہ رزاق مطلق ہی دیدہ و دانستہ تو جان نہین دی جاتی ہی آپ کے ہمراہ سوا جان دینے اور مرنے کے کوئی کام نہین ہی جو جان دے اور اپنے سر کو ہتھیلی پر لیے ہوئے پھرے اُسکو آپ سے فائدہ ہو وہی قلیل پس اپنی جان کی فکر ہر ایک کو لازم ہی بقول شخصے کہ آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم دوسرے یہ امر اگر ہم نہ ہوے اور آپ نے روپیہ دیا بھی تو ہم کو کیا ہم نے تو کوئی لطف نہ پایا ایسے ہم تین روپیہ سے باز آئے جو اپنی جان سے خواہان ہون بموجب مثل بھاڑ پڑے وہ سونا کہ جس سے ٹوٹین کان خدا حافظ بندہ تو کل جو روپیہ صرف کیا ہی وہ لیکر چلا جائیگا جو نقصان مقدر مین تھا وہ ہوا ابھی کل ہی کا ذکر ہی کہ اگر میری چالاکی کام نہ دیتی تو میرا کام تمام تھا ایوان میرے خون کی پیاسی تھی مجکو قتل کرتی میرے گوشت کو زاغ و زغن کھا جاتے کوئی اتنا بھی نہ تھا کہ لاش کو تلاش کرکے دفن کرتا اور غسل دیتا اور قبر پر دو پھول چڑھاتا یا ایک آبخورہ اور دو روٹیون پر فاتحہ دلاتا کیونکہ میرے اہل و عیال اس قابل نہین ہین اول تو بسبب نہ ہونے چار پیسون کے دوسرے بے دست و پا ہین آپ سے یہ امید نہ تھی کہ کوشش فرماتے اور ان سب امرون کو کرتے جب کوئی آکر خبر دیتا اُس وقت شاید منٹ بھر کے لیے افسوس کرتے جو کوئی کہتا بھی تو یہ جواب دیتے کہ اُنھون نے چار پیسون کے لالچ مین اپنی جان دی سوا اس امر کے دوسری بات نہ ہوتی ہم آپ سب کے لیے جان دیتے اُسکا انعام ہم کو یہ ملتا چونکہ میری زندگی تھی بچ اُسکے پنجہ سے بچ گیا خیر مال پر بنی جو زندہ ہون تو پیدا کرکے جن جن کا مال اس عیاری مین لگ گیا ہی ادا کرونگا اُس وقت اُنکو تمسک لکھدونگا مگر اب مین کبھی عیاری نہ کرونگا کیا فائدہ ہوتا ہی اگر تعریف ہوئی بھی تو اس تعریف سے کوئی پیٹ نہین بھرتا ہی مین تعریف کو اوڑھون یا بچھاؤن یا لپیٹون کیا کرون پس میری جان اسی امر سے بچے گی کہ مین خانہ کعبہ چلا جاؤن اور وہان جاکر اپنے خالق کی عبادت کرون یہ جو تقریر خواجہ نے کی صاحبقران نے جواب دیا کہ اے خواجہ تم بددماغ نہ ہو جو کچھ تمھارا نقصان ہوا ہی وہ بھی ہم دینگے اور جو روپیہ تم نے صرف کیا ہی وہ بھی تم لو تم تو مثل خواجہ اول اور خواجہ ثانی کے ہم سب کے جان بخش ہو اور ہمارے محسن ہو ہم تمھارے احسان سے کسی وقت مین سبکدوش نہ ہونگے یہ کیا تم نے کہا کہ ہم خانہ کعبہ کو جائینگے تمھارے سبب سے ہمارے لشکر کی رونق ہی جو مشکل کام ہوتا ہی وہ تمھارے سبب سے آسان ہوتا ہی اور ساحرون کے قاتل تمھی ہو اس وقت بھی تمھاری ہی وجہ سے مین نے اور میرے کل سردارون نے ایوان کے سحر سے نجات پائی ورنہ وہ سب کو قتل کرتی جان بری مشکل تھی یہی تقریر ہر ایک سردار نے کی اس تقریر سے خواجہ خوش ہوے خواجہ کے خوش ہونے کا زیادہ سبب یہ تھا کہ صاحبقران نے فرمایا تھا کہ مین سب روپیہ دے دونگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی ابھی خواجہ نے عیاری کا حال نہین بیان کیا ہی سب بیٹھے ہوے خواجہ کی تعریف کر رہے ہین انکو تو یہان مقام بارگاہ مین خواجہ کی تعریف مین مصروف رکھا جاتا ہی اور حال قران ثالث کا تحریر ہوتا ہی کہ جب خواجہ ایوان کو لے کر بارہ دری سے باہر آئے تھے اور اُسکو لے کر طرف دریا کے چلے تھے اُسوقت قران ثالث بھی اُس مقام سے عقب مین خواجہ کے چلے تھے کیونکہ جب خواجہ نے سب عیارون کو زنبیل سے

زنبیل سے نکال کر چھوڑ دیا تھا اور کہا تھا کہ اب تم جاؤ میں بھی آتا ہوں ہر ایک عیار تو وہاں سے نکل کر طرف لشکر کے
چلا تھا قران اسی مقام پر رہے تھے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اور بلا خواجہ پر آئے پس جب خواجہ
قریب دریا پہونچے تھے اور دریا مٹا تھا خواجہ سب کو لے کر لشکر کی طرف چلے تھے خواجہ تو داخل بارگاہ
ہوئے تھے اور تقریر کر رہے تھے قران بھی بعد دور ہونے دریا کے سحر کے طرف لشکر کے چلے اور داخل لشکر ہوئے
اہل لشکر نے قران کو دیکھ کر شور کیا کہ مہتر قران ثالث تشریف لائے مہتر قران ثالث ہر ایک سے
ملتے ہوئے صاحب سلامت کرتے ہوئے مزاج پرسی کرتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے یہاں بارگاہ میں
سب کو دیکھا دل میں بہت خوش ہوئے شکر خدا کیا اور کہا کہ خدا نے پھر مجکو یہ دربار دکھایا یہ خیال کرکے
بجا گاہ پر آکر مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کو اور اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوئے دیکھا کہ خواجہ قریب
صاحبقران بیٹھے ہوئے ہیں ادھر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ قران ثالث بھی آگئے
خواجہ نے پلٹ کر قران سے کہا کہ اے قران ثالث تم کہاں رہ گئے تھے اور سب عیار کہاں ہیں ہم تو
سب سے پہلے چلے تھے قران نے جواب دیا کہ جب آپ نے ہم سب کو زنبیل سے نکال کر ہوشیار کیا اور کہا
کہ تم لوگ جاؤ ہم بھی آتے ہیں پس سب تو اپنی اپنی طرف روانہ ہوئے میں نے خیال کیا کہ تم ابھی یہاں
سے نہ جاؤ کیونکہ یہ مقام ساحروں کا ہے شاید کوئی ساحر اور ہو اور استاد کسی بلا میں مبتلا ہو جائیں تو کوئی
تو ہو کہ جو استاد کی خبر لے اس خیال سے میں ٹھہر گیا تھا ان سب کا حال مجکو نہیں معلوم کہ کدھر گئے پس جب
آپ اس ساحرہ کو لے کر بارہ دری سے واپس آگئے اور تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تو میں بھی تھوڑی
دور عقب میں آپ کے آیا جب تخت غائب ہو گیا میں وہاں سے لشکر کی طرف چلا جہاں پر دریا تھا وہاں
آکر آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس ساحرہ سے دریا ہٹوا دیا ہے جب دریا ہٹ گیا میں لشکر کی طرف چلا یہاں
آکر پہونچا میرا تو یہ واقعہ ہے خواجہ نے صاحبقران کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا کہ قران ثالث
نے بھی بڑا کام کیا ہے بہت بڑی عیاری کی ہے میں کیا بیان کروں کہ جو عیاری کی ہے یہ عیاری تو میرے
بھی گمان میں نہ تھی صاحبقران نے فرمایا کہ کیوں نہ ہو کس کے فرزند ہیں اور کس کے ہم نام ہیں جو کہ
جان بخش عمر کہلاتے تھے اُن کی بھی عیاری بڑی غضب کی ہوتی تھی صاحبقران نے بہت تعریف کی
قران ثالث نے سر جھکا کر کہا کہ یہ سب آپ کا اقبال ہے اور استاد کا فیض صحبت ہے ورنہ میں کس
لائق ہوں یہاں تو خواجہ و صاحبقران قران ثالث کی تعریف کر رہے ہیں اب راوی اور
عیاروں کا حال تحریر کرتا ہے کہ جب اُن کو خواجہ نے ہوشیار کرکے رہا کیا تھا بارہ دری سے نکل کر سیدھے
لشکر کی طرف چلے تھے مگر جب قریب دریا پہونچے دریا کو حائل پایا لاکھ لاکھ تدبیر کی اس پار نہ جا سکے آخر
ناچار ہو کر صحرا کی طرف چلے گئے اور فکر کرنے لگے کہ کیونکر لشکر میں جائیں دور تک اس خیال سے چلے گئے
کہ شاید کہیں سے راہ ملے مگر جب نہ پائی تو عاجز ہو کر ایک مقام پر ٹھیر رہے تھے اور باہم کہتے تھے کہ
کیونکر اس پار جائیں اور جا کر لشکر کا حال دیکھیں یہ لوگ اسی فکر میں مبتلا رہے جب وہ دن خوب ختم
ہو چکا پھر سب اپنے مقام پر سے اُٹھے اور صلاح کی کہ چلو دیکھیں اس وقت کوئی تدبیر پار جانے کی ہو یہ
خیال کرتے ہوئے اور باہم تقریر کرتے ہوئے اس مقام پر پہونچے تو دریا کا نام و نشان نہ پایا ہر ایک
سجدہ شکر بجا لایا وہاں سے پاے خاطر سے مارتا ہوا ہر ایک لشکر میں آیا یہاں آکر لشکر میں چہل پہل پائی
سب اہل لشکر ان عیاروں کو دیکھ کر خوش ہوئے یہ سب سے ملتے ہوئے بارگاہ میں آئے راوی نے
بیان کیا ہے کہ اگرچہ سب کسل مند تھے ہر ایک تھکا ہوا تھا مگر بسبب خوشی کے کسی کو اپنی تکلیف کا خیال نہ

تھا سب بیٹھے ہوے تھے کہ عیار آکر حاضر ہوے قواعد شاہی بجا لائے خواجہ کو سلام کیا اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوے گو دربار کا طریقہ نہین ہی مگر سب اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوے ہین کہ خواجہ نے اُن عیارون سے کہا کہ تم کہان رہ گئے تھے برق ثانی نے بڑھکر یون عرض کیا کہ ہم سب جب کہ آپ سے رخصت ہوکر بموجب آپ کے حکم کے لشکر کی طرف چلے جب قریب لشکر پہونچے دریا کو کہ وہ حائل تھا لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر نہ اسکے آخر عاجز ہوکر واپس گئے جہان اس خیال سے گئے کہ اُس پار جائین دریا کو حائل پایا ایک صحرا مین جاکر بیٹھ گئے اسوقت وہان سے پھر چلے کہ شاید کوئی تدبیر بن آئے کہ ہم اُس جگہ پہونچ جائین جب اُس جگہ پہونچے دریا کا نشان نہ پایا لشکر مین آئے حاضر خدمت شریف ہوے خواجہ نے فرمایا کہ ای برق ثانی وہ سردار کہان ہین کہ جن کو تم نے عیاری کرکے رہا کیا تھا وہ تو کل ہی شب کو رہا ہوے تھے کیا سبب ہی جو ابھی تک لشکر مین نہین آئے برق نے عرض کیا کہ مجھکو کیا خبر جب مین نے اُن ساحرون کو قتل کیا جو کہ نگہبان تھے اور وہ سب رہا ہوے اُنھون نے رہا ہوتے ہی لشکر کو ایوان کے غارت کرنا شروع کیا تمام لشکر مین آگ لگادی ایک تلاطم برپا ہوگیا مین یہ صدا دےکر وہان سے اپنی جان بچاکر بھاگا اور سردارون سے کہا اب تم بھی اپنی اپنی جان اس بلا سے بچاؤ پھر مجھکو نہین معلوم کہ وہ لوگ کدھر گئے سب اہل دربار یہ حال سُنکے خیال کرنے لگے کہ وہ لوگ بھی آتے ہونگے صاحبقران نے برق ثانی سے فرمایا کہ ای برق ثانی تم اپنی عیاری کی حالت بیان کرو برق نے عرض کیا کہ میری عیاری کا لطف آپ کو اُس وقت حاصل ہوگا کہ جب وہ سردار آلین گے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران برق نے بھی آج بلا کی عیاری کی ہی صاحبقران نے برق کی بھی بہت تعریف فرمائی اب راوی اُن سردارون کا حال تحریر کرتا ہی جو کہ اُس معرکہ سے سب لشکر ایوان کو قتل کرکے اور خیمون و بارگاہون مین آگ لگاکر فرار ہوگئے تھے اپنی جان بچاکر اس امر کا خیال رہے کہ وہ لوگ خوف کفار سے نہین بھاگے تھے بلکہ اُس دشت سے اس سبب سے نکل گئے تھے کہ خود اُن کے سحر سے تمام دشت آگ سے بھرا ہوا تھا دوسرے ساحر جو قتل ہو رہے تھے اُن کے مرنے کے سبب سے تاریکی ہوگئی تھی بد عیاری ہو رہی تھی آگ برس رہی تھی اُدھر خیمہ جل رہے تھے یہ غل کر رہے تھے بدین سبب یہ لوگ اُس مقام سے چلے کہ اب یہان کیا ہی اپنے لشکر کو چلین ایک ایک اپنا حربہ کرکے اُسی تاریکی مین روانہ ہوا چونکہ شب تھی اور ساحرون کے مرنے سے تاریکی بھی ہوگئی تھی یہ سب کے سب راہ فراموش کرکے دوسری طرف نکل گئے اگر راہ نہ فراموش کرتے تو ضرور یہ سب سرداران سب کے قبل پہونچتے انکا دریاے سحر کیا کرتا یہ تخت سحر پر سوار ہوکر دریا کے اُس پار چلے جاتے اُن مین ہر ساحر اپنے وقت کا سامری و جمشید تھا یہ سب ساحران زبردست سے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ سب راہ فراموش کرگئے چونکہ ایک مرتبہ حملہ کرکے نکلے تھے ایک دوسرے سے جدا نہ ہوا تھا سب ایک ہی مقام پر کھڑے ہوے سحر کر رہے تھے دوسرے یہ امر باہم اُس حالت مین طے کر لیا تھا کہ اگر کوئی دوسری طرف مقابلہ کرنے جاے اور لشکر کو تباہ کرے تو وہ جو شمال کی طرف درخت صندل ہی اُس کے سایہ مین آکر کھڑا ہو ہم سب اُسی مقام پر آملینگے اور ایک مرتبہ حملہ اُسی مقام پر سے کرکے خدمت مین بادشاہ کے سب مل کر چلین گے چنانچہ ایسا ہی کیا تھا کہ جو سردار اور طرف لشکر کے تباہ کرنے کو گئے تھے کوئی مشرق کی طرف کو کوئی مغرب کی طرف تو کوئی جنوب کی طرف کوئی شمال کو وہ سب اُسی درخت کے نیچے آکر کھڑے ہوے تھے ان سردارون نے چارون طرف سے گھیر کر اُس لشکر

کو تباہ کیا تھا کفار کو نکلنے کی راہ نہ دی تھی کفار کو سواے راہ عدم کی دوسری راہ نہ ملی تھی چنانچہ سواے
اُن سرداروں کے کہ جو ایوان کے ہمراہ تھے وہ تو زندہ بچے تھے اور سب واصل جہنم ہوئے تھے بس
یہ سب کے سب اُس درخت کے نیچے حملہ آور ہوے تھے اور ایک حملہ کرکے نکل گئے یہ حال سب جلد دوم
مین تحریر ہو چکا ہے اب اُنکا آنا لشکر اسلام مین تحریر ہوتا ہی اور یہ امر کہ وہ اُس شب تاریک مین کدھر
گئے اور اُنکو اتنا عرصہ کیون ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ لوگ جو چلے تو لشکر کی طرف تو نہ چلے
اور ایک طرف کو چلے بڑی دور تک پیدل چلے گئے اُنکو لشکر کا کہین نشان نہ ملا اُس وقت آفاق
نے سہراب سے کہا کہ ای سہراب ہم کو بڑی دیر ہوئی اُس مقام سے چلے ہوے اور لشکر اسلام
کوئی ایسے فاصلہ پر نہ تھا کہ اتنا عرصہ ہوتا ابھی تک لشکر کا نشان تک نہین معلوم ہوتا ہی کیا ہم راہ
جلدی مین فراموش کر گئے خیال کرکے تو دیکھو کہ کس قدر یہ صحرا ویران و دور سنسان ہی سہراب نے
کہا کہ ای آفاق شاہ مین خود بڑی دیر سے اسی فکر مین ہون مین خود اس امر کو تم سب سے کہا چاہتا تھا
کہ یہ کیا امر ہی کہ تم نے کہا ذرا ٹھہر کر اور مشعل سحر روشن کرکے راہ کو تو دیکھو کہ ہم کس طرف چلے آتے ہین
کہ مریخ آفتاب علم نے کہا کہ یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہم راہ فراموش کرکے آتے ہین خیر اب
رات تو اسی مقام پر بسر کرو کیونکہ تھوڑی سی رات باقی ہی صبح کو یہان سے طرف لشکر کے چلین گے اگر
اس وقت چلتے ہین تو یہ خیال ہی کہ پھر راہ نہ فراموش کر جائین اور کسی طرف نکل جائین دوسرے اسقدر
راہ جو چلے ہین تو تھک بھی گئے ہین تھوڑی دیر یہان قیام کر لو تاکہ تھکن بھی برطرف ہو اور صبح بھی ہو جائے
یہ جو مریخ نے کہا تو کیہ وغیرہ نے یہ راے پسند کی پس اُسی صحرا مین اُن سب نے سحر سے ایک خیمہ
برپا کیا اور مشعلہاے سحر روشن کین اُس خیمہ مین سب مقیم ہوے ہر ایک نے اپنی راحت کے لیے
اسباب مہیا کیا یہان تک کہ اُن سرداروں نے وہ رات اُسی صحرا مین بسر کی جب صبح ہوئی مسافر شب
طرف سراے مغرب کے چلا گیا آمد قافلہ سالار روز کی منزل مشرق سے شروع ہوئی صبح ہو گئی اور
آفتاب نکل آیا ہر ایک نے امور ضروری سے فراغت کی جب سب فراغت کر چکے اب جو آفاق شاہ
نے دیکھا تو خیال کیا کہ مین تو اپنے ملک کے قریب آ گیا ہون یہ خیال کرکے اپنی زوجہ سے کہا کہ اب تو
ہم اپنے ملک کے قریب آ گئے ہین جس دن سے یہان سے لشکر لے کر گئے ہین اُس دن سے یہان کا
کچھ حال نہین معلوم ہی لہذا ذرا شہر مین چل کر شہر کی حالت کو دریافت کرین سب اہل شہر کو اپنے
مطیع اسلام ہونے سے آگاہ کرین جو کہ ہمارے دین کی شراکت قبول کرے اُسکو رہنے دین ورنہ
سب کو شہر سے نکال دین مساجد کی بنا ڈالین اور یہ دریافت کرین کہ کوئی سردار تو سمندر کی طرف
سے اس شہر پر قبضہ کرنے نہین آیا تھا کیونکہ مجکو یقین ہی کہ شملاق نے ضرور سمندر کو اس امر کی راے
دی ہوگی کہ کسی سردار کو براے غارت شہر آفاقیہ روانہ فرمایے تاکہ وہ شہر آفاقیہ کو غارت کرکے تمام
مال و اسباب پر آفاق کے قبضہ کرے چنانچہ منورہ جب تک شہر سے آئی تھی اُس وقت تک
تو کوئی نہین آیا تھا شاید اس عرصہ مین کوئی آیا ہو تو معلوم ہو جائے گا دوسرے اس امر کا خیال ہی کہ
جب سب رعایا اپنے اپنے مذہب اصلی پر ہی اور میرے عزیز بھی اور وزیر بھی جب سردار آئے گا تو وہ
کہے گا کہ آفاق مرتد ہو گیا اُس نے اپنا مذہب ترک کیا تو ضرور سب کو خیال ہوگا اُسکی شرکت کرین ـــ
شہر پر قبضہ دے دینگے پس جب مین جا کر سب کو اپنا شریک کر لون گا اور ظاہر کر دونگا کہ سمندر نے
میرے ساتھ بدعنوانی کی اس سبب سے مین اہل اسلام کا شریک ہوا جسکو میری شرکت منظور ہو وہ میرے

شہر مین رہے ورنہ چلا جائے اپنے فرزندون اور بیگانون کو مسلمان کردن اپنے وزیر کو مسلمان کردن اگر
یہ لوگ بھی مسلمان ہون تو خیر ورنہ قتل کرون اور کسی لائق کو یہان کا بادشاہ کرون اسکو ہر ایک امر
کی فہمائش کردن تاکہ جب کوئی سردار سمندر کی طرف سے آئے وہ اُس سے مقابلہ کرے اور مجکو اِس
حال سے آگاہ کرے تاکہ مین آکر اسکی کمک کرون اور اپنے شہر کو شر اعدا سے بچاؤن اگر ایسا نہ کرونگا
تو مفت مین شہر ہاتھ سے نکل جائے گا چونکہ اب قریب آگئے ہین اس کام سے فرصت کرلون کو میرا قصد
تھا کہ مین صاحبقران سے مہلت لے کر یہان آؤن اور اپنا سب کام اپنے حسب دلخواہ کردن مگر مقابلہ
سے مہلت نہ ملی نہ ابھی ملے گی پھر اس قدر قریب آکر اور بے تکمیل مرام پھر جانا اچھا نہین ہے زوجہ نے کہا
کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہے اور سب سے بھی کہو دیکھو وہ لوگ کیا کہتے ہین آفاق نے یہ کلام
زوجہ سے سنکے مرزنج وسہراب وزغالان دکوکبہ وغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی راے بیان کی اور کہا
کہ آپ لوگ میرے ملک کی سیر بھی کرلین تو بہتر ہوگا اور یہ کام بھی ہو جائے گا چونکہ میرا ملک بہت قریب ہے مین
آج دن بھر مین یہ سب بند وبست کرکے سہ پہر کو یہان سے آپ سب کے ہمراہ چلونگا میری تو یہ راے ہے آیندہ
جو آپ سب صاحبون کی راے ہو مرزنج نے جواب دیا کہ اے آفاق شاہ ہم سب کو تمھارا فرمانا منظور ہے
مگر اس امر کا خیال ہے کہ شاید ہم کو یہان عرصہ ہو جائے اور وہان مقابلہ ہو جائے کیونکہ تم اس امر سے بخوبی
واقف ہو کہ بی بی ساحرہ سے آج کل مقابلہ ہورہا ہے اور وہ جلی ہوی بہت ہوگی کیونکہ اول تو ہم سب اسکے
قید سے چھوٹ گئے ہین دوسرے اسکے لشکر کو تباہ کرکے نکل آئے ہین ایک بھی تو ہم سے لشکر مین زندہ
نہین رہا ہے کہین اس عرصہ مین وہ مقابلہ کر بیٹھے تو خرابی ہے ہم یہان رہین اور وہان خدانخواستہ کوئی
نوع دگر ہو جائے تو اُس وقت سوا افسوس کے اور کچھ نہ حاصل ہوگا اور ندامت جو ہوگی وہ جدا
ہوگی گو یہ امر ہے کہ اگر ہم ہون گے تو کیا کر لینگے کیونکہ جو کچھ خدا کو منظور ہوگا وہی ہوگا ہم بدون اُس کے
حکم کے کچھ نہین کرسکتے ہماری کیا اصل ہے جو ہم کچھ کرسکین مگر ہان خیال ہوگا کہ اگر ہم ہوتے تو ایوان
سے مقابلہ کرتے شاید ہمارے ہاتھ سے قتل ہوتی بس تمھارے ملک مین چلنے سے عرصہ کا خیال ہے یہ سنکے
آفاق شاہ نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بجا ارشاد کیا مگر مجکو تین پہر سے زیادہ عرصہ نہ ہوگا ایک
پہر دن باقی رہے گا مین اس پہر مین آپ سب کو لشکر مین پہونچا دونگا کیونکہ مجکو بھی تو ایوان کا
خیال ہے دوسرے جناب صاحبقرانی کا خوف ہے کہ بدون اجازت اپنے شہر کو جاتا ہون مین خود
عرصہ نہ کرونگا مجکو خود اس امر کا خیال ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہان مقابلہ ہونے لگے تو خرابی ہے آج کے
مقابلہ سے اس سبب سے اطمینان ہے کہ ایوان آج تو ان سب کے غم مین مبتلا ہوگی خصوصا عطارد
کا بہت غم کیا ہوگا اور بس لشکر مین اُس کے بہت سے زخمی بھی ہو گئے جو قتل ہوئے ہون گے اُنکا
بھی صدمہ ہوگا اور اُس نے شب کو طبل جنگ بھی نہین بجوایا ہے وہ آج تو مقابلہ نہ کریگی کل مقابلہ کریگی
شب کو ہم بھی پہونچ جائینگے اے بھائی مرزنج ہم سچ کہتے ہین پھر ایسا وقت نہ ملے گا نہ ایسا موقع ہاتھ
لگے گا آپ لوگون کی عنایت سے میرا ملک شر اعدا سے بچ جائے گا اور بہت سے لوگ دائرہ اسلام مین
آجائین گے نہ معلوم اب کب فرصت ہو اور کب ادھر آنا ہو اور اس عرصہ مین ملک کا رنگ دگرگون ہو تو وقت
بڑی مشکل ہوگی مرزنج نے کہا کہ اچھا اگر تمھاری یہی مرضی ہے تو بسم اللہ چلو مگر عجلت کا خیال رہے
آفاق شاہ نے جواب دیا کہ اس امر سے آپ اطمینان رکھیے بس آفاق نے یہ کہکر تخت سحر تیار کیا
اور چند تخت سحر تیار کیے ایک تخت سحر پر آپ سوار ہوا مع اپنی زوجہ اور اپنی زوجہ کی بھانجی کے اور تخت ہاے

سحر پر سب ساحر سوار ہوئے تخت سحر کو آفاق نے طرف ملک آفاقیہ کے روانہ کیا ابر سحر سر پر سایہ افگن تھا یہاں تک کہ راہ طے کر کے داخل شہر ہوا یہاں وزیر آفاق شاہ آفاق شاہ کی طرف سے سلطنت کا انصرام کر رہا تھا دربار اراستہ تھا اُسی طور سے دربار آراستہ ہوتا ہے جس طور سے زمانۂ آفاق شاہ میں ہوتا تھا سب امرا و وزرا ارکین سلطنت و امیران ابہت و سرداران فوج و پہلوانان لشکر و ساحران نامی حاضر دربار تھے سب اپنے اپنے مقام پر کرسیوں پر اور دنگلوں پر بیٹھے ہوئے تھے تخت پر غاشیہ پڑا ہوا تھا وزیر کرسی پر بیٹھا ہوا حکم و احکام جاری کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ وزیر نے اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ اب کی مرتبہ جس دن سے بادشاہ تشریف لے گئے ہیں حسب الطلب سمندر شاہ کے تب سے تو کوئی خبر خیریت نہ معلوم ہوئی کہ فراج مبارک کیسا ہے نہ معلوم سمندریہ میں ہیں یا کسی مہم پر بادشاہ نے روانہ کر دیا ہے کچھ حال نہ کھلا اہل دربار نے جواب دیا کہ وہ اپنے ملک سے تو آپ کے سبب سے بالکل بے خوف ہیں یہ میاں فرماتے ہیں جیسے میں ملک میں رہا ویسے میرا وزیر اعظم ملک دریا دل رہے اور انکو یہ بھی خیال ہے کہ ملک دریا دل سحر میں مثل میرے ہے کوئی میرے شہر پر چڑھے وزیر با تدبیر کی زندگی اور موجودگی میں قبضہ کر نہیں سکتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ میں اُنکی بار بار خبر لوں جب یہاں سے رخصت پاؤں گا تو جاؤنگا وزیر نے جواب دیا کہ یہ انکا خیال صرف غلام نوازی پر منحصر ہے ورنہ میں کیا انکی برابری کر سکتا ہوں بقول شخصے چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ وہ قدردان ہیں جو ایسے خیالات میری نسبت فرماتے ہیں ورنہ میں اُن کے ایک ادنی غلام کی برابری نہیں کر سکتا ہوں وہ تو بادشاہ ہیں حاکم وقت ہیں یہ صرف اُنکی ذرہ پروری اور بندہ نوازی ہے خلاصہ یہ کہ میرا اُن کے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے ای بھائیو مجکو اب بادشاہ کی مفارقت ناگوار ہے ایک دم کا ہجر دشوار ہے مگر کیا کروں اس امر سے ناچار ہوں کہ وہ ملک کا انتظام میرے سپرد کر گئے ہیں ورنہ اگر کوئی اور کام ہوتا تو میں ترک کر کے چلا جاتا اب اگر چلا جاؤنگا تو انتظام ملک خراب ہوگا دوسرے معتوب ہونگا گو میں کیا انتظام کرتا ہوں آپ سب لوگ مہربانی کرتے ہیں دوسرے بادشاہ کا اقبال ہے اور فضل خداوند خلاق یعنی خداوند تصویر ہے کہ میرے ہاتھ سے یہ کام چل رہا ہے اہل دربار نے کہا کہ آپ کے صاحب لیاقت ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے آپ ایسا خیر خواہ اور نمک حلال اور مدبر اور منتظم اور کوئی نہ ہوگا یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں راوی نے بیان کیا ہے کہ جب منورہ یہاں سے گئی تھی تو وزیر وغیرہ سے خبر کر کے گئی تھی کہ میں اپنی خالہ اور خالو کے پاس جاتی ہوں راہ میں اس نے دریافت کیا تھا کہ خالہ اماں کہاں ہیں تو اسکو معلوم ہوا تھا کہ لشکر اسلام میں ہیں لشکر اسلام کی شریک ہو گئی ہیں یہ اس سبب سے آئی تھی عین وقت مقابلہ پر یہ تو جملہ معترضہ تھا اس سبب سے عرض کر دیا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ منورہ کے جانے کی کیا ان لوگوں کو خبر نہ تھی اور اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ میری خالہ لشکر اسلام میں ہیں ان لوگوں کو آفاق کے حال سے خبر نہیں ہے جب سے منورہ یہاں سے لشکر اسلام کی طرف گئی تو انکو بھی ضرور معلوم ہوگا ان لوگوں کو اس حال کی اس سبب سے خبر نہ تھی کہ یہ تو جانتے تھے کہ بادشاہ سمندریہ میں ہیں انکو کیا ضرورت تھی کہ یہ دریافت کرتے کہ کہ بادشاہ کا کیا حال ہے ہاں منورہ نے راہ میں دریافت کیا تھا تب وہ گئی تھی راوی نے اس کا حال جلد دوم میں تحریر کیا ہے جس وقت وہ اپنی خالہ کے پاس پہونچی یہاں تحریر کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے قصہ مختصر وزیر نے یہ تقریر اہل دربار سے کر کے کہا کہ میں آج مکان پر جا کر حال بادشاہ کو

دریافت کرونگا اور یہ بھی دریافت کرونگا کہ وہ کہاں تشریف رکھتے ہیں آیا سمندر میں ہیں یا کسی مہم پر گئے ہیں جب معلوم ہو جائے گا تو ایک عرضی اُنکی خدمت اقدس میں روانہ کرونگا اور اُن کے مزاج کی کیفیت دریافت کرونگا سب نے جواب دیا کہ یہ راے آپ کی بہت عمدہ ہی ہم کو بھی پسند ہی ابھی یہاں یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک ہواے سرد کا جھونکا آیا اور اُس سے خوشبو ایسی پیدا ہوئی کہ سب کے دماغ معطر ہو گئے سب نے آنکھ اُٹھا کر طرف صحن بارگاہ کے دیکھا سب کو نظر آیا کہ ایک ابر سفید آسمان پر چھایا ہوا ہی اور اُس ابر سے موتی برس رہے ہیں یہ سب اہل دربار دیکھ رہے تھے کہ دیکھا اُس ابر سے چند تخت پیدا ہوے اُن تختوں پر ساحران ذی وقار سوار ہیں کہ یہ لوگ ابھی دیکھ رہے تھے کہ وہ تخت صحن دربار میں آکر اُترے اب جو سب نے بغور دیکھا تو سمجھا کہ ایک تخت پہ تو ہمارا بادشاہ مع اپنی زوجہ اور منورہ کے تشریف رکھتا ہی اور تختوں پر دیگر اقالیم کے ساحر ہیں یہ حال دیکھ کر سب اہل دربار ایک مرتبہ اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے وزیر اپنی کرسی پر سے اُٹھا اور سب خوشی خوشی ایوان سے صحن میں آئے اور صف بستہ ہو کر مودب کھڑے ہوے کہ وہ سب تخت زمین پر آئے وزیر نے آفاق شاہ اور اُسکی زوجہ کو سلام کیا سب نے مجرا کیا آفاق شاہ نے سب کا سلام و مجرا لے کر اشارہ کیا کہ ان سب کو بھی سلام کرو سب نے بموجب اشارہ اُن سب سرداروں کو جو کہ لشکر اسلام کے آفاق شاہ کے ہمراہ تھے سلام کیا اُن سب نے بھی جواب سلام دیا مگر ہر ایک سردار آفاق شاہ مع وزیر کے حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہیں جن کو بادشاہ نے ہم سے سلام کے واسطے کہا معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی معزز ساحروں میں سے ہیں ادھر آفاق شاہ مع اپنی زوجہ اور مریخ وغیرہ کے تخت پر سے اُتر کر طرف ایوان کے چلا اہل دربار سب عقب میں چلے وزیر نے بڑھ کر تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا آفاق شاہ نے مریخ سے کہا کہ اے بھائی تم تخت پر بیٹھو میں تمہاری موجودگی میں کبھی تخت پر نہ بیٹھونگا مریخ نے کہا کہ بھائی یہ تخت تم کو تمہارا مبارک رہے میں نے خود تخت کو ترک کیا ورنہ تمہاری مہربانی اور عنایت سے میں بھی صاحب تخت ہوں آفاق نے کہ میں اس غرض سے نہیں عرض کرتا ہوں کہ آپ صاحب تخت نہیں ہیں بلکہ میری یہ غرض ہی کہ جب آپ موجود ہیں تو میں کس طور سے تخت پر بیٹھوں مریخ نے ہاتھ آفاق شاہ کا پکڑا اور تخت پر بٹھایا اور کہا کہ بس باتیں ہو چکیں آفاق شاہ تخت پر بیٹھا زوجہ اُسکی کرسی پر منورہ اپنے مقام پر بیٹھی اور جو سردار لشکر اسلام کے تھے اُنکو آفاق شاہ نے بڑی عزت و حرمت سے بٹھایا جواہر نگار دنگلوں و کرسیوں پر اہل دربار سب اپنے اپنے قرینہ سے بیٹھے بیٹھتے ہی آفاق شاہ نے حکم دیا کہ ابھی شہر میں منادی کر دو کہ سب اہل شہر کیا جوان کیا پیر کیا امیر کیا غریب ہر صاحب پیشہ وغیر صاحب پیشہ و مسافر سب در دولت پر حاضر ہوں اور میرا کل لشکر بھی موجود ہو اور چوبداروں سے کہا کہ تم جا کر میرے کل عزیزوں کو میرے آنے کی خبر دو اور کہا کہ آپ کو اس وقت دربار میں یاد کیا ہی کچھ بادشاہ کو کہنا ضروری ہی یہ حکم محکم سنتے ہی چوبدار فوراً روانہ ہوئے وزیر نے منادی کو طلب کر کے حکم بادشاہ سے آگاہ کیا منادی اُدھر روانہ ہوا ادھر آفاق شاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ہمارا کل لشکر حاضر ہو اور کل ملازم بھی حاضر ہوں ہم اُن سب کو ایک حکم سنائینگے اور شہر میں جس قدر مزدور ہوں اور بیلدار اُن سب کو طلب کرو اور بہت جلد ان سب کاموں کو انجام دو یہ حکم دے کر اور یہ کہہ کر کہ سب اہل دربار حاضر رہیں میں محل میں ہو آؤں تو آ کر دربار کروں گا یہ خبر محل میں بھی گئی کہ بادشاہ تشریف لائے ہیں سب خواتین محل اور خواصین وغیرہ اپنے عہدوں پر موجود ہو گئی

تھین یہان سب طریقہ سے استادہ تھین کہ بادشاہ یہ کہکر دربار سے مع زوجہ کے محل مین آیا سب آداب
مجرا بجا لائین بادشاہ نے بارہ دری مین بیٹھکر سب اہل محل کو جمع کیا اور کہا کہ مین نے تو دین اسلام
قبول کیا اور اہل اسلام کی شرکت کی سمندر کی رفاقت و مذہب تصویر پرستی ترک کیا پس جسکو اہل
محل سے میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے محل مین رہے ورنہ اسی وقت چلا جائے نہین تو میرے ہاتھ سے قتل
ہوگا اور چند کلمہ وحدانیت خدا مین بیان کیے راوی نے بیان کیا کہ سب اہل محل مسلمان ہوے اور
مطیع اسلام ہوے کوئی عورت عورات محل سے ملازم وغیر ملازم عزیز و بیگانہ ہر ایک زن نے اطاعت اسلام
قبول کی بادشاہ نے خوش ہوکر سب کو انعام دیا اور کہا کہ اب تم چین سے رہو تمھارا اگر ہی یہ حکم دے کر بادشاہ
یعنے آفاق شاہ محل سے دربار مین آیا ادھر وزیر نے موافق حکم آفاق شاہ کے کل لشکر کو در دولت
پر حاضر کر دیا تھا اور عز و دراور بیلہ بھی سب حاضر تھے ادھر منادی نے ندا کر دی تھی اہل شہر کو حکم بادشاہ
سے آگاہ کر دیا تھا سب اہل شہر کیا غریب کیا امیر کیا برنا و پیر صاحبان حرفہ و صاحبان پیشہ و مسافر یہان تک
شیر خوار بچے تک زنان شہر جو کہ باہر نکلتی تھین سب در دولت پر حاضر ہوئین تھین کہ چل کر سنین بادشاہ
کیا حکم فرماتے ہین ادھر چوبدارون نے عزیزان بادشاہ کو بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا وہ سب لوگ
بھی حاضر ہوے یہان دربار مین سب اہل دربار اور وزیر حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہے کہ بادشاہ نے
یہ حکم صادر فرمایا اور یہ کون لوگ ہین جو بادشاہ کے ہمراہ ہین بادشاہ نے محل مین جاکر کیا حکم دیا وزیر کو
تاب نہ رہی ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای خداوند میری خطا معاف ہو مین ایک امر کا امیدوار ہون کہ یہ
غلام اس راز سربستہ سے آگاہ فرمایا جاوے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور حضور کہان تشریف فرما تھے اور یہ کون
بزرگوار ہین جو آپ کے ہمراہ ہین بادشاہ نے وزیر کی عرض سنکے فرمایا کہ تو سب حال سے تھوڑی دیر
مین آگاہ ہو جائے گا اور سب حال تجھ پر کھل جائے گا ہان ان لوگون سے تو آگاہ ہو کہ یہ جو میرے تخت کے
برابر دنگل پر متمکن ہین یہ شاہزادے ہین طلسم فیروزہ کے انکا نام مریخ آفتاب علم ہے اور یہ
سہراب جادو ہین جسپہ سالار سمندر اور یہ کوکبہ روشن تن ہے حاکمہ شہر کوکبیہ کی اور غزالان
جادو دختر آفتاب جادو سپہ سالار سمندر کی ہے اور یہ فلان ملک کے بادشاہ ہین اور یہ فلان ملک
کے یہ سب میرے ہمراہ میرے ملک کی سیر دیکھنے کو تشریف لائے ہین یہ جو وزیر نے تقریر بادشاہ کی سنی
خاموش ہو رہا اب معلوم ہوا کہ یہ سب ساحران زبردست ہین اتنے مین عرض بیگی نے آکر عرض کیا کہ
خداوند سب اہل شہر و لشکری و ملازم حضور و عزیزان حضور در دولت پر مجمع ہین اس قدر مجمع ہے کہ
کثرت مردم سے راہ نہین ملتی ہے بیک نگاہ کا نکلنا دشوار ہے یہ سنکے آفاق شاہ تخت پر سے
اٹھا اور سب اہل دربار کو اپنے ہمراہ لے کر مع سرداران اسلام کے بیرون دربار آیا سب اہل شہر
نے بادشاہ کو مجرا و سلام کیا اسی طور سے لشکر کا مجرا و سلام ہوا اور عزیز و اقارب و جملہ حاضرین کا
آفاق شاہ وزیر کو اور سرداران اسلام کو ہمراہ لے کر ایک بلندی پر آیا اور سب اہل دربار کو اسی
مقام پر چھوڑا بلندی پر جاکر خود آفاق شاہ نے باواز بلند کہا کہ ای اہل شہر و اہل لشکر ما بدولت
و عزیزان ما بدولت و ملازمان ما بدولت پہلے تم یہ بیان کرو کہ ایک زمانہ ہوا ہم تم سب پر حکومت
کرتے ہوے مین نے کبھی تم پر کوئی ظلم تو نہین کیا یا کسی کی زیادتی مین کمی تو نہین کی تم مین سے
کسی پر کوئی ایسا اخراج تو نہین زیادہ کیا کہ جس کے دینے سے تم عاجز ہوے ہو یا تم مین سے کسی کا مین نے
بجبر مال تو نہین چھین لیا یا کسی کو مین نے بے خطا قتل تو نہین کیا اگر کوئی ظلم یا ستم یا کسی کی زیادتی

مین کمی کی ہو تو بیان کردے وہ شخص کیونکہ زندگی کا کسی کے اعتبار نہین ہی عدم کا راستہ کھلا ہوا ہی برابر چلے جاتے ہین دنیا ناپیدا کنار ہی اسکا کیا اعتبار ہی بقول کسیکے ۔ دنیائے دنی کو جو کہ فانی سمجھے + اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے + دریائے حقیقت کو وہی جانے تیر + جو مثل حباب زندگانی سمجھے + مجھکو بھی یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ مین مرجاؤن اور میرے سر پر گناہ رہ جائین تو بڑی خرابی ہو جسکا مین نے بظلم مال لیا ہو وہ کہدے جسکو مین نے بے خطا سزا دی ہو وہ کہدے جسکی فریاد رسی نہ کی ہو وہ کہدے تاکہ مین اُس سے اپنی خطا بحل کرالون یہ جو بادشاہ نے فرمایا اُسوقت سب اہل شہر اور لشکر و ملازم و عزیز سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ ہم نے آج تک تجھسا بادشاہ عادل منصف سخی جری رحیم نہین دیکھا اگر مادر زمانہ ہزار مرتبہ گردش کرے جاہے گی کہ تجھسا بادشاہ فرزند پیدا ہو کبھی نہ ہوگا ہم تیرے اوصاف حمیدہ کی کس زبان سے تعریف کرین ہم تیرے برابر سمندر شاہ کو بھی نہین جانتے ہین وہ تیرے روبرو ظالم اور بخیل ہی اگر خداوند تصویر پھر دنیا کو خلق کرینگے تو بھی مثل تیرے کوئی بادشاہ نہ ہوگا ہم مین سے کوئی تیرا شاکی نہین ہی خداوند کریم ہم سب کے سر پر تجھ ایسے بادشاہ کو ہمیشہ سلامت باکرامت رکھین تیرے عہد حکومت مین ہم چین سے بے خوف و خطر اپنے اپنے مکانون مین سوتے ہین نہ دزدی کا خوف نہ ڈاکے کا خطرہ ہی پیٹ بھر کھاتے ہین نیند بھر سوتے ہین تیرے جان و مال کو دعا دیتے ہین یہ راحت و آرام تو کسی ملک مین کسی بادشاہ کے عہد حکومت مین رعایا کو نصیب نہ ہوگا جو ہم کو حاصل ہی ہم تیرے بدخواہون کو اگر پا جائین تو اس طور سے اُنکو ہلاک کرین کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُن کے حال پر رحم کھائین اور ہم کو ترس نہ آوے ہم وہ لوگ ہین کہ جہان تیرا پسینہ گرے ہم وہان اپنا خون گرا دین اور جو بلا تیرے اوپر آنے والی ہو اُسکو اپنے سر پر لین اگر خدانخواستہ کوئی غنیم ملک پر چڑھ آئے تو ہم سب کے سب پہلے اپنی جانین نثار کرین اور حق نمک سے ادا ہون کیونکہ تو نے ہم کو اسی طور سے خوش رکھا ہی اور راحت دی ہی جب سب نے یہ تقریر کی آفاق شاہ نے فرمایا کہ مجھکو تم سب سے اس سے زیادہ امید ہی بس مین یہ تم سے کہتا ہون کہ جو امر مین کہون گا اُسکو تم لوگ بخوشی خاطر قبول کروگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو امر حضور اپنی زبان مبارک سے فرمائینگے اُسکو ہم سب ضرور قبول و منظور کرینگے تب آفاق شاہ نے کہا کہ آگاہ ہو میری غرض تم سب کے جمع کرنے سے یہ تھی کہ مین نے تو اطاعت سمندر شاہ کی ترک کی اور مذہب تصویر پرستی بھی ترک کیا اور دین اسلام مع اپنی زوجہ اور اہل لشکر کے جو کہ میرے ہمراہ تھے اختیار کیا اور خدا پرستون کی شرکت اور صاحبقران کی اطاعت اور غلامی اختیار کی یہ کہکر آفاق شاہ نے بہت کچھ تعریف مذہب اسلام کی اور وحدانیت خدا کی کی اور صاحبقران کی بھی ازحد تعریف کی اور سب مذہبون اور خداوندون کی مذمت بیان کی جس کے سبب سے سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اہل دربار کے دلون سے زنگ کفر برطرف ہو گیا اور مثل آئینہ کے ہر ایک کے دل صاف ہو گئے اب تقریر آفاق شاہ نے ہر ایک کے لوح قلب سے زنگ کفر کو دھو دیا اُس کے بعد آفاق شاہ نے سرداران اسلام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ایسے ایسے لوگ صاحبقران کے مطیع ہین ان مین بہت سے اور ملکون کے بادشاہ ہین اور بہت سے اسی ملک کے رہنے والے ہین اور سمندر کے ملازم اور خراج گزار مثل سہراب جادو و غزالان آہو چشم و کوکبہ روشن تن کے کہ اُس کے ظلم و ستم اور ناانصافی سے عاجز ہو کر اُسکی رفاقت ترک کی اور اُس کے خون کے پیاسے ہوسے

اور بہت سے مقابلہ کیے ہر ایک مقابلہ میں یہی لوگ سرسبز رہے ایہا الناس آگاہ ہو کہ سمندر ر
نے میرے ساتھ وہ حرکت کی ہے کہ کوئی اپنے ایسے خیر خواہ کے ساتھ نہ کرے گا یہ کہکر آفاق شاہ
نے ابتدا سے انتہا تک جو کچھ کہ اوپر گذرا تھا بیان کیا اور اپنا اہل اسلام کی تشراکت کرنا بیان
کیا اور کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی دین اسلام قبول کریں اور مذہب باطل تصویر پرستی
ترک کریں اور واقعہ جو کہ آفاق شاہ پر گذرا تھا اور خواجہ نے عیاری کر کے آفاق شاہ
کو رہا کیا تھا جسکا ذکر جلد دوم میں ہوا ہے آفاق شاہ نے اہل مجمع کے روبرو بیان کیا یہ حالات
سُنکے سب اہل مجمع نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم نے دین اسلام اختیار کیا اور مذہب
تصویر پرستی ترک کیا ہم سب تو آپ کے ہمراہ ہیں جو آپ کی خوشی اور مرضی ہے وہ ہماری مرضی
آپ نے سُنا ہوگا کہ الناس علٰے دین ملوکھم پس جو مذہب آپ نے اختیار کیا وہ ہم نے بھی قبول
کیا کیونکہ کوئی تو بہتری آپ نے دیکھی ہوگی جو مذہب اسلام اختیار کیا اور کوئی تو خرابی مذہب
تصویر پرستی میں آپنے دیکھی ہوگی جو اُسکو ترک کیا بس ہم نے آپ کے کہنے کے موافق مذہب
تصویر پرستی پر لعنت کی اور مذہب اسلام اختیار کیا اے بادشاہ اگر سمندر کے ظلم کی خبر ہوتی کہ
اُس نے آپ پر یہ ظلم کیا تو ہم سب شہر سمندریہ کو تباہ کرتے اور سمندر کو محل میں گھس کر قتل کرتے
وہ حرامزادہ ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہاں جا سکتا تھا مگر کیا کریں کہ ہم کو خبر نہ ہوئی ورنہ آپ
ہماری جان فروشی و غلامی کا لطف ملاحظہ فرماتے خدا خواجہ کو سلامت باکرامت رکھے کہ
جن کے سبب سے ہم نے پھر آپ کی صورت زیبا دیکھی جب آفاق شاہ نے دیکھا کہ سب
اہل مجمع میرے کہنے سے مذہب ترک کرنے پر راضی ہیں اُس وقت آفاق شاہ نے پھر پکار کر
کہا کہ میں کسی پر جبر نہیں کرتا ہوں نہ یہ کہتا ہوں کہ بجبر میرے کہنے کو مانو ہاں یہ ضرور میرا سوال ہے
کہ جن جن صاحب کو اپنا مذہب ترک کرنا منظور نہو وہ میری عملداری سے نکل جائیں کیونکہ ایسا
نہو کہ اُن کے خلاف مذہب ہونے سے میری طرف سے اُن پر کچھ ظلم ہو جو کہ میری بدنامی کا سبب
ہو اور میں ظالم مشہور ہوں میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میرے سبب سے کسی کو تکلیف ہو یہ جو
آفاق شاہ نے کہا سب نے جواب دیا کہ ہم سب بخوشی دین اسلام اختیار کرتے ہیں آپ
کے جبر سے نہیں اختیار کرتے ہیں اور ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو نہ اختیار کرے جب آفاق
شاہ نے یہ جواب پایا بس جو کہ ساحر تھے اُنکو مطیع کیا اور جو کہ غیر ساحر تھے اُنکو کلمہ تعلیم کیا
اس طور سے کہ جو قواعد اسلام کی کتابیں تھیں اُنکو تقسیم کیا حکم دیا کہ ہم مدرسے جاری کرتے ہیں
اُسمیں سب جاکر قواعد اسلام کی تعلیم کیا کریں یہ حکم دے کر فرمایا کہ اب آپ سب لوگ اپنے اپنے
مکان پر تشریف لے جائیں یہ حکم دینا تھا کہ وہ مجمع برہم ہوا سب آفاق شاہ کی تعریف کرتے
ہوے اپنے اپنے مکان پر آئے اور اپنے اہل و عیال کو مسلمان کیا اب شہر آفاقیہ میں کوئی ایسا
نہ تھا کہ جو مطیع اسلام صدق دل سے نہو بعد مجمع برطرف ہونے کے آفاق شاہ نے بیلداروں
کو حکم دیا کہ جس قدر بتکدے ہوں سب منہدم کردو اُسی وقت سب بیلداروں نے تمام شہر کے
بتکدے کھود ڈالے راوی نے بیان کیا ہے کہ اس مجمع میں جس قدر لوگ آئے تھے سب کے گلے میں
تصویریں تھیں جب سب مسلمان ہوے وہ تصویریں گلے سے اُتار کر پھینک دیں آفاق شاہ
نے اُنکو جمع کراکے جلا دیا اُس کے بعد دربار میں آکر سب اہل دربار سے جو حال اُن پر گذرا تھا

سے خواجہ کی عیاری کے بیان کیا جو کہ جلد دوم میں تحریر ہو چکا ہی اور اپنے عزیزوں کو بلا کر بہت کچھ انکو تسلی و تشفی دی جب لوگوں نے اپنی خوشی سے مذہب تصویر پرستی ترک کر کے مذہب اہل اسلام اختیار کیا تب آفاق شاہ نے فرط طرب سے وزیر با تدبیر کو طلب کر کے حکم دیا کہ بہت جلد محفل جشن و طرب آراستہ ہو یہ حکم سنتے ہی وزیر دانش مند نے محفل نشاط برپا کی اور رقاصان زہرہ جبین و خوش گلو کو طلب کیا فوراً مطربان خوش نوا حاضر ہوئیں اور یہ اشعار عاشقانہ گانا شروع کیا

اشعار

سبز رنگت پہ عجب نور ہی اللہ اللہ
خود طبیعت بھی بہت دور ہی اللہ اللہ

چہرہ بھی شمع شب طور ہی اللہ اللہ
کیا بھلا حور کا مذکور ہی اللہ اللہ

خوبصورت ہو گل باغ جوانی ہو تم
حسن میں پہلے پہل یوسف ثانی ہو تم

قد تو بوٹا سا ہی کیا پھول کا رنگ آپ کا ہی
چوک کی سیر ہی کمرے پہ پلنگ آپ کا ہی

فتنہ رفتار ہی کیا قہر کا ڈھنگ آپ کا ہی
اپنی مژگان کی خبر لو یہ خدنگ آپ کا ہی

تیر کو روک لو تم بات تو مانو صاحب
راہ چلتوں کے کلیجوں کو نہ چھانو صاحب

چال وہ کبک دری پاؤں پڑے آ کر
سحر کرتی ہی یہ تقریر لب شیرین پر

جی اٹھے مردہ جو تربت کو لگا دو ٹھوکر
زہر کھاتے ہیں انھیں باتوں پہ سب جادوگر

مردہ آواز جو سنے آپ کی زندہ ہو جاے
سنکے تقریر جو زندہ تو مسیحا ہو جاے

ہم سا عاشق نہ ملے گا نہ ملے گا پیارے
اگلی باتوں پہ ذرا دھیان نہ آیا پیارے

خوب ان روزوں بری ہو گئی ہی اچھا پیارے
کہتے تھے دل بھی نہیں آپ سے پیارا پیارے

ایسی باتوں پہ کسے لوگ برا کہتے ہیں
بری چالوں سے بھلا کسکو بھلا کہتے ہیں

یہ اشعار جو اسنے لحن داؤدی گا کے حاضرین دربار نہایت محظوظ ہوے چونکہ وقت تنگ تھا لہذا آفاق شاہ نے حکم دیا کہ جلسہ برخاست ہو جب جلسہ برخاست ہوا تو آفاق شاہ نے اپنی سپاہ کو انعام اور اہل دربار کو علی قدر مراتب خلعت مرحمت کیے اُس کے بعد وزیر کو اپنے قریب طلب کر کے حکم دیا کہ اب میں خدمت میں صاحبقران کی جاتا ہوں کیونکہ وہاں ایوان سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہی اور اپنی اس طرف آنیکی حالت بیان کی اور کہا کہ میں ٹھہر نہیں سکتا ہوں اگر مقابلہ نہ ہوتا تو دو ایک روز قیام کرتا یا اجازت لے کر آتا تو بس اب میں پھر اپنی طرف سے تجھکو حاکم کرتا ہوں تم یہ تدبیر کرنا کہ مدرسہ بنانا تا اُن میں دین اسلام کی تعلیم دلانا اور جہاں جہاں سے بتکدے کھدے ہیں اُس اُس مقام پر مسجدیں بنوانا وہاں موذن نوکر رکھنا اور جہاں باقی ہوں اُنکو بھی کھدوا کر اس مقام پر بھی مسجدیں تعمیر کرانا اور جس طور سے تم کام کرتے تھے اُسی طور سے کرنا اگر کوئی سردار سمندر شاہ کی طرف سے لشکر لے کر آئے اُس سے مقابلہ کرنا اور ہم کو بھی اطلاع دینا ہم بھی برائے کمک آئیں گے اور بادل جب اس مہم سے صاحبقران کو مہلت ہوگی اور سمندر شاہ

نے

قتل ہوگا اور سمندر پر فتح ہوگی تو میں صاحبقران کو مع بادشاہ اور کل سرداروں کے یہاں
لاؤنگا تم سب بھی صاحبقران کی زیارت کرنا اور قدم بوسی حاصل کرنا دریادل نے عرض کیا
کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے یہ غلام اسی پر کاربند ہوگا آپ اطمینان رکھیں آپ کے غلامان جاں نثار
سمندر سے تو خوف کرتے نہیں ہیں اس کے سرداروں کی بھی یہ حقیقت ہے کہ وہ ہم سے اگر مقابلہ
کریں گے اگر خود سمندر لشکر لیکر آئے تو وہ یہاں سے زندہ بچ کر نہ جائے نہ کہ اس کے سردار
آفاق شاہ نے جواب دیا کہ مجھکو تم سے ایسی ہی امید ہے سب نے باتیں آفاق شاہ نے وزیر کو
تعلیم کرکے حکم دیا کہ خاصہ لاؤ پس بکاول نے خاصہ حاضر کیا آفاق شاہ نے مع سرداران
اسلام کے خاصہ نوش فرمایا بعد خاصہ تناول کرنے کے آفاق شاہ نے سرداروں سے کہا کہ
تشریف لے چلیے پس اسی وقت آفاق شاہ نے سامان سفر کیا تخت سحر تیار کرکے مع سرداران
اسلام اور اپنی زوجہ اور منورہ جادو کے سوار ہوکر وزیر اور سب سرداروں کو عدل و داد اور
انصاف کی تاکید کرکے تختوں پر سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہے
کہ آفاق شاہ نے یہ سب کام دوپہر میں کیا ہے اور بعد دوپہر کے جب کہ دوپہر دن باقی تھا سب سے
رخصت ہوکر طرف لشکر اسلام کے چلا شہر آفاقیہ سے نکل کر لشکر اسلام کا راستہ لیا تخت
سحر اڑتا ہوا مع مریخ آفتاب علم کے چلا جاتا تھا کہ اسکو دور سے لشکر کے نشان نظر آئے
اس نے مریخ سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ کس قدر جلدی ہم لشکر اسلام میں پہونچ گئے ہیں یہ خیال کرتا تھا
کہ میرا شہر بہت دور ہے کیونکہ رات کو کس قدر دیر تک چلے تھے تب یہاں تک پہونچے نہ معلوم کس
طرف سے چلے تھے وہ کون سے راہ تھی ہم تو لشکر اسلام کو جاتے تھے ادھر بسبب فراموش کرنے
راہ کے چلے آئے مگر اس وقت بہت جلد پہونچے مریخ نے کہا کہ کیونکر ثابت ہوا کہ ہم لشکر میں پہونچ
گئے آفاق نے جواب دیا کہ نشان لشکر نظر آتے ہیں ملاحظہ فرمائیے مریخ نے ادھر دیکھا جدھر کا آفاق
نے پتہ دیا تھا مریخ نے دیکھکر کہا کہ اے آفاق شاہ اس طرف لشکر اسلام فرودکش نہیں ہے نہ یہ
نشان لشکر اسلام ہیں بلکہ یہ نشان لشکر کفار ہیں ان نشانوں میں کوئی علامت اہل اسلام کی علمیوں
کی نہیں ہے آفاق نے کہا کہ تو میں نے مان لیا کہ آپ بجا ارشاد فرماتے ہیں میں بھی کوئی علامت نہیں
پاتا ہوں اگرچہ یقین تھے کہ ہم قریب لشکر پہونچ گئے ہیں یہ نشان گرداب وغیرہ کے لشکر کے ہیں مریخ نے جواب دیا کہ
یہ تم نے ٹھیک کہا پس اب سب نے اپنے تخت اسی طرف روانہ کیے تھوڑی عرصہ میں قریب اس لشکر کے
پہونچے دیکھا کہ ایک لشکر قریب چالیس ہزار کے زیر پہاڑ اترا ہوا ہے اسمیں سب ساحروں کا سے علم
کھلے ہوئے ہیں خیمہ وغیرہ برپا ہیں ایک بارگاہ وسط لشکر میں برپا ہے بازار میں آراستہ ہیں ساحران
غدار پھر رہے ہیں یہ جو آفاق شاہ نے تخت پر سے دیکھا کہ نہ یہ لشکر اسلام ہے نہ لشکر گرداب شاہ
اور لشکر ہے اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ لشکر سمندر شاہ کا ہے سمندر یہ کسی طرف کو
جاتا ہے پس آفاق نے مریخ وغیرہ سے کہا کہ اے بھائی یہ خوب بردہا تم لگی ہے یہ لشکر ضرور کسی
ملک پر سمندر شاہ کی طرف سے جاتا ہے یا تو اس ملک کے بادشاہ نے سمندر شاہ سے سرکشی کی
یا خراج نہیں دیا ہے یہ لشکر اسی شہر کو تباہ وغارت کرنے کو جاتا ہے مریخ نے کہا تم سچ کہتے ہو مگر لشکر
سب ساحروں کا ہے آفاق شاہ نے جواب دیا کہ سمندر کا طریقہ ہے کہ جب یہ کسی ملک پر
لشکر روانہ کرتا ہے تو ساحروں کا لشکر روانہ کرتا ہے میری راے یہ ہے کہ اس پہاڑ پر چل کر قیام کریں اور

دریافت کریں کہ یہ لشکر کدھر کو جاتا ہے اگر بڑے تو اس لشکر سے مقابلہ کریں مرجنج نے کہا کہ اچھا بس یہ سب کے سب پہاڑ پر آئے اور کوہ پر اتر کر قیام پذیر ہوئے آفاق شاہ نے اپنی جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اسکے دو پتلے بنائے اُنپر سحر کیا کہ وہ پتلے گویا ہوئے آفاق شاہ نے اُن سے اشارہ کیا اور کہا کہ بیان کر دو یہ جو لشکر اترا ہوا ہے کسکا ہے اور کدھر کو جاتا ہے اسکا افسر کون ہے یہ جو اشارہ آفاق شاہ نے کیا وہ پتلے فوراً نگاہوں سے پنہان ہو گئے ادھر آفاق شاہ نے مرجنج وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ اپنا سامان کریں اس لشکر پر ایک حملہ ضرور فرمائیے اور لشکر کو بھی مثل لشکر ایوان کے چاروں طرف سے گھیر کر قتل فرمائیے کیونکہ یہ لوگ بھی سب یہاں غافل ہیں انکو ہمارے آنے کی خبر نہیں ہے ہم دفعتاً جا گرینگے تو وہ لوگ پریشان ہو جائینگے گو ہزاروں ہیں مگر دفعتاً ہمارے جانے سے پریشان ہوں گے سب کمریں کھولے ہوئے ہیں جب تک حالات ضرب و حرب سے درست ہوں گے اُس وقت تک ہم تہلکہ ڈال دیں گے چاروں طرف سے لشکر میں تلاطم برپا ہو جائے گا سب نے کہا کہ یہ راے آپ کی بہت اچھی ہے ایسی غفلت میں ان پر حملہ کرنا چاہیے بس اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے کسی نے گولہ فولادی جھولی سے نکالا کسی نے نارنج سحر درست کیا کسی نے ترنج سحر کسی نے ناریل کسی نے پیکان سحر کسی نے ماش کے دانے کسی نے برق سحر بنائی کسی نے رائی سرسوں کے دانے ہاتھ میں لیے آفاق و مرجنج و آئینہ اندام زوجہ آفاق نے اپنے اپنے سحر کو درست کیا کہ اتنے عرصہ میں وہ پتلے آئے انھوں نے آفاق شاہ سے یوں بیان کیا کہ اے آفاق شاہ آگاہ ہو کہ یہ لشکر سمندریہ سے آیا ہے اور قریب پچاس ہزار کے ہے اس لشکر کا افسر بدمست خون ریز جادو ہے بحکم سمندر شاہ طرف آفاقیہ کے جاتا ہے کیونکہ سمندر شاہ نے بدمست کو پچاس ہزار کی جمعیت سے براے تاخت و تاراج آفاقیہ روانہ کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ جا کر آفاقیہ کو تاخت و تاراج کرو شہر کو منہدم کر کے اور عمارات شہر کو غارت کر کے تالاب بنا دو اور اہل شہر کو قتل کرو ملازمین و عزیزان آفاق شاہ کو اسیر کر کے میری خدمت میں حاضر کرو مال و اسباب لوٹ لو اہل شہر سے ایک کو زندہ نہ رکھو ایسا تاراج کرو کہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ شہر کبھی آباد تھا بس بدمست مع لشکر کے اسی طرف جاتا ہے چونکہ یہ برابر کئی روز سے چلا آتا تھا کسی مقام پر قیام نہ کیا تھا تمام لشکر پریشان ہو گیا تھا بدیں سبب اس نے اس پہاڑ کے نیچے قیام کیا ہے کہ آج راحت لے لوں اور لشکر بھی آسودہ ہو جائے تو کل یہاں سے کوچ کروں چونکہ حکم قطعی سمندر شاہ کا ہے اور یہ حکم ہے کہ بہت جلد اس کام کو انصرام دو اور حاضر خدمت ہو بدیں سبب اسکو بھی تعجیل ہے یہ تقریر سننا تھی کہ ایک دود غلیظ تھا کہ آفاق شاہ کے کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا آتش غیظ و غضب کانون سینہ میں مشتعل ہوئی نگاہ قہر اُن پتلوں کی طرف دیکھا ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ان پر گرا اور انکو جلا دیا پتلوں کو جلا کر آفاق شاہ نے مرجنج کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ نے سماعت فرمایا کہ ان پتلوں نے کیا بیان کیا معلوم ہوتا ہے کہ اس سمندر شاہ کی شامت آئی ہے کہ اس نے مجھ سے عداوت پیدا کی ہے اور بدمست جادو کی بھی یہ لیاقت ہے کہ میرے شہر کو تاخت و تاراج کر سکے ہاں اگر خود سمندر شاہ آتا اپنے استاد کو بھیجتا یا کسی اپنے وزیر یا سپہ سالار کو روانہ کرتا تو شاید شہر پر قبضہ پاتا بدمست کیا قبضہ پائے گا قریب شہر بھی تو نہ جانے پائے گا اے بھائی مرجنج جس قدر میں نے

سمندر شاہ کا پاس و لحاظ کیا اُسی قدر اُس نے مجھ پر ظلم و ستم کیا دربار مین جو اُس نے میرے ساتھ سلوک کیا وہ سب آپ لوگون پر ظاہر ہی آپ نے سُنا ہوگا کہ مین نے سوا عذر کے کوئی کلمہ سخت نہین کہا اگر خواجہ عیاری کرکے نہ بچاتے تو مین قتل ہو چکا تھا گو میرا لشکر اُس وقت بھی آمادہ فساد تھا جنگ و پیکار کے لیے تیار تھا مگر مین نے اُس وقت بھی سمندر کے نمک کا پاس کیا اور اپنے لشکر کو منع کیا آخر پس سمندر نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ میرے شہر کے بربادی کی فکر کی آپ بغور ملاحظہ کرین کہ جو کچھ خطا کی ہی مین نے کی ہی اہل شہر اور میرے عزیزون و ملازمون کا کیا قصور ہی جو ان بیچارون کے قتل و غارت کا حکم بدمست کو دیا ہی اب بدمست میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی ای بھائی مرخ کیا قدرت خداوند کریم ہی کہ اُس نے کس تدبیر سے ہم سب کو اس طرف پہونچایا اور میرے خیال مین یہ امر آیا کہ مین چل کر اپنے شہر کی درستی کرون یہ اسکی نشان تھی کہ اُس نے یون پہونچایا کیونکہ اسیر تو ظاہر تھا کہ یہ واقعہ پیش آنے والا ہی پس وہ سب کو یہان لے آیا اور یہ امر میرے دل مین اپنی قدرت سے پیدا کیا ورنہ میری خرابی ہوتی تمام اہل شہر پریشان ہوتے چونکہ ابھی انکے مقدر مین پریشانی نہ تھی اور اسکی قضا آچکی ہی اس سبب سے خدا نے یہ سبب پیدا کیا کہ مین اس طرف چلا آیا ورنہ مجکو کیا خبر ہوتی کہ بدمست سمندر کے حکم سے میرے لشکر اور عزیزون اور ملازمون اور ملک کی تباہی کے لیے جاتا ہی مرخ نے جواب دیا کہ ای آفاق شاہ وہ ایسا ہی خالق برحق اور معبود مطلق ہی کہ ہر حال مین اپنے بندون کا معین و مددگار رہی وہ بڑا رحیم و غفار ہی اپنے بندون کی وہ خود حفاظت کرتا ہی آفاق شاہ نے کہا کہ اب دیر نہ فرمایئے تشریف لے چلیے لشکر کو تباہ نہ فرمایئے پس یہ تقریر جو آفاق شاہ نے ختم کی ہر ایک سردار چلنے پر آمادہ ہوا اور کہا کہ چلیے پس آفاق شاہ آگے آگے اور عقب مین سب سرداران اسلام طرف لشکر بدمست کے برای مقابلہ چلے یہ تو ادہر جاتے ہین

اب تتمہ حال بدمست کا تحریر کیا جاتا ہی

تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جب آفاق شاہ کو خواجہ ثالث سستی کی عیاری کرکے لے گئے تھے اور عیارون نے سمندر شاہ وغیرہ کو بیہوش کیا تھا اور سب کو اُن کے سحر کے تلے اُٹھا لے گئے تھے اور ہر ایک کو اُن کے مقام پر پہونچا دیا تھا چنانچہ دوسرے دن جو سمندر شاہ نے دربار کیا تھا تو شملاق وزیر سمندر شاہ نے چونکہ یہ آفاق شاہ سے کینہ رکھتا ہی کہا تھا کہ ای بادشاہ آفاق شاہ نے وہ حرکت کی ہی کہ جو کسی نے نہ کی ہوگی اور نمک حرامی پر کمر کسی ہی پس آپ کو لازم ہی کہ کسی سردار زبردست کو روانہ کرکے ملک آفاقیہ کو غارت کرائیے اہل شہر کو قتل کرائیے ملازمان و عزیزان آفاق شاہ کو قتل فرمائیے مال و اسباب کو غارت کرائیے یہ امید نہ رکھیے گا کہ اُس شہر کے باشندے یا ملازم یا عزیزان آفاق آپ کی اطاعت کرین گے یہ عقل سلیم کے بالکل خلاف ہی پس ان سب کا قتل کرنا اچھا ہی اور موقع بھی خوب ہی کیونکہ ابھی لشکر اسلام مین آفاق ہی اپنے شہر کو نہین گیا ہی اگر وہ شہر مین ہوگا تو خرابی ہوگی کسی کے غارت کیے سے بغیر شہر غارت نہ ہوگا سوائے آپ کے کیونکہ آفاق ساحران زبردست سے ہی آپ کے دربار مین کوئی ایسا ساحر نہین ہی کہ جو آفاق سے مقابلہ کرسکے اور شہر پر قبضہ ہو یہ موقع نہایت عمدہ تھا

راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ تقریر شملاق کی سمندر کو بہت پسند آئی تھی امراق وزیر نے بھی شملاق کے قول کی تصدیق کی تھی پس اسی وقت سمندر نے بدمست کو روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ آفاقیہ مین جاکر شہر کو غارت کرنا اہل شہر و عزیزان و ملازمان آفاق شاہ کو قتل کرنا ذرا دل مین نہ رحم کرنا اگر شاہ بھی مانگین تو نہ دینا تمام مال و اسباب لوٹ لینا ہر ایک عمارت شہر کو منہدم کرکے بلاخوف وخطر تالاب بنا دینا اور بہت جلد اس کام سے فراغت کرکے اور سب کے سر لے کر آنا بدمست جادو اسی وقت اپنے دنگل سے اٹھا تھا اور باہر آیا تھا بموجب حکم سمندر شاہ پچاس ہزار کا لشکر لے کر اور سامان سفر درست کرکے طرف آفاقیہ کے روانہ ہوا تھا ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس حقیر نے جلد دوم مین یہ تحریر کیا ہے کہ سمندر کے چار وزیر ہین دو دست چپ کے اور دو دست راست کے ایک وزیر برادر عزیز ہے آفاق شاہ کا جو کہ دست چپ کے وزیر ہین ان کے نام تحریر ہو چکے ہین مگر یہان پھر تحریر ہوتے ہین شملاق و امراق یہ دونون بڑے بدذات کینہ کش ہین ہر ایک سے عداوت رکھتے ہین اور یہی دونون ہر وقت حاضر دربار رہتے ہین جو وزیر کہ برادر آفاق ہے اس کے یہ کام سپرد ہے کہ وہ لشکر لیے ہمیشہ دورہ کیا کرتا ہے سال بھر کے بعد ایک مرتبہ آتا ہے اور دوسرا وزیر جو دست راست کا ہے اس کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ کاغذات ملکی دیکھا کرتا ہے وہ بھی گاہے گاہے دربار مین آتا ہے یہ دونون بہت نیک ہین اور صاف باطن ہین چنانچہ جس زمانہ مین آفاق پر سمندر شاہ نے وہ ظلم و ستم کیا تھا اس زمانہ مین بھائی آفاق کا بھی دورے سے واپس آیا تھا دربار مین تھا یہ سب امر اس کے روبرو ہوے تھے وہ جب دربار سے گیا تھا اور دوسرا وزیر دست راست تو دونون نے باہم صلاح کی تھی کہ اب دربار بادشاہ کا لائق آنے کے نہین ہے کیونکہ یہان پاجیون کا زمانہ ہے اہل لیاقت کی قدر نہین ہے اب وہ صاحبان عزت کی عزت نہین رہی پس اب ہم تو اس دربار مین نہ آئین گے ہم کو یقین ہوتا ہے کہ اقبال سمندر کا جاتا رہا اور ادبار آگیا جو اس کے ہمراہ ہوگا اسکی بھی بے عزتی ہوگی پس یہ صلاح کرکے دونون اپنے مقام پر گئے تھے اور برادر آفاق تو لشکر لے کر اور ایک عرضی روانہ کرکے دورے پر چلا گیا تھا دوسرے وزیر نے دربار مین آنا ترک کر دیا تھا چنانچہ شملاق و امراق کی بن آئی تھی اور خوب سمندر شاہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا اور ان لوگون کے نہ آنے کی کچھ پروا نہ کی تھی پس اب دربار سمندر کا رنگ خراب ہو گیا ہے جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے یہ سب حال جلد دوم مین مذکور ہو چکا ہے یہان صرف یاددہی کے لیے تحریر کیا پس بدمست جادو دو منزلہ وسہ منزلہ کرتا ہوا چلا آتا تھا اتفاق سے لشکر اسکا تھک گیا اہل لشکر نے اس سے شکایت کی کہ کسی مقام پر تو قیام فرمائیے کیونکہ اب تو ہم سے نہین چلا جاتا ہے جب تک کہ ہم قیام نہ کرین گے اور راحت نہ پائین گے چنانچہ بدمست جادو نے اسی شب دامنہ کوہ مین لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا تھا لشکر اترا تھا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے تھے بدمست کی بارگاہ برپا کی گئی تھی وہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا تھا سرداران لشکر اپنے اپنے خیمون مین کہ کئی دن کے تھکے ہوئے تھے گھوڑے کھول کر سب اپنے اپنے بستر لگا کر سو رہے تھے کیونکہ انکو کوئی خوف نہ تھا جو لشکر کی حفاظت کے لیے طلایہ وغیرہ مقرر کرتے یہ لوگ تو بے خبر تھے اور بدمست اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا چند سرداران معزز سے باتین کر رہا تھا اور شراب خواری مین مصروف تھا باقی سردار اپنے اپنے خیمہ مین آرام پذیر تھے خواب خرگوش مین مبتلا تھے کئی شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے پس لشکر بدمست کا تو یہ حال راوی نے بیان کیا ہے کہ ان سب کی قضا آگئی تھی جو آفاق وغیرہ

اس طرف آنکلے اور آفاقیہ کا برباد ہونا خدا کو منظور نہ تھا خدا کی تو عجب قدرت ہے کہ وہ دم مین کاہ کو کوہ اور کوہ کو کاہ کرتا ہے اپنی قدرت سے ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ جسکا شان و گمان ہی نہین ہوتا ہے وہ اس طرح سامان غیب سے پیدا کرتا ہے کہ عقل انسان کو حیرانی ہوتی ہے بڑے بڑے عاقلان عالم و مدبران ہر فن اسکی قدرت کے کامون کو نہین دریافت کر سکتے ہین انکی عقل کو ہر دم گردش رہتی ہے بہت سے اسی فکر مین دنیا سے طرف عالم بقا کے چلے گئے اور اس کے کامون کو وہ قدرت کی شناخت نہ کر سکے اور جو کہ زندہ ہین وہ بھی یہ حسرت اپنے دل مین لے کر دار فنا سے طرف عالم بقا کے چلے جاوینگے اور کچھ نہ ہو سکے گا اس کے کارخانہ قدرتی ہین وہ ایسا ہی خدا ہے کہ شیر اور بکری کو ایک گھاٹ پانی پلاتا ہے اور سب کا پیدا کرنے والا ہے بھلا کون اسکی قدرت کو جان سکتا ہے اسکی ذات عالم الغیب ہے کیونکہ اس کے نزدیک ابھی افاقیہ کا تباہ ہونا اچھا نہ تھا اور بدمست کی قضا آفاق شاہ وغیرہ کے ہاتھ سے تھی اسنے یہ سبب پیدا کیا آمدم بر سر مطلب راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ تو عالم غفلت مین تھے پس آفاق شاہ مع سب سردارون کے لشکر مین پہونچا سب کو غافل پاکر مریخ وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ اپنا کام کرین یہ کہنا تھا کہ سب سردار چارون طرف منتشر ہو گئے آفاق شاہ اور اسکی زوجہ بالائے آسمان گئی منورہ جادو اور چند سردار غرق زمین ہوئے پس آفاق شاہ نے بالائے آسمان جا کر آتش سحر لشکر بدمست خوان ریز پر برسانا شروع کی برق گرانے لگا خیمون مین آگ لگ گئی ایک طرف سے مریخ نے لشکر پر سحر کیا کہ آگ نے گھیر لیا ایک جانب سے کوکبہ نے ایک طرف سے سہراب نے ایک سمت سے غزالان نے کسی نے نارنج مار کر کسی نے ترنج مار کر کسی نے گولہ مار کر کسی نے پیکان کا مینھ برسایا کسی نے دانے ماش کے مارے کسی نے سرسون کے دانے مارے ادھر منورہ نے وسط لشکر مین زمین سے نکل کر اب جو سحر کیا خیمون کی طنابین کٹ گئین خیمہ گرنے لگے برق کڑک کڑک کر گرنے لگی ساحران لشکر بدمست جل جل کر گرنے لگے لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا حشر برپا ہو گیا ساحرون کے مرنے کی علامت برپا ہوئی برغل مچانے لگے برف باری سنگ باری ہونے لگی ساحران لشکر اسلام نے قیامت برپا کر دی تمام لشکر کے خیمون مین آگ لگا دی آفاق شاہ نے برقین گرانا شروع کین مریخ نے آگ برسانا شروع کی آئینہ اندام نے اپنے بال کھول دیے کہ تاریکی ہو گئی کفار کو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا منورہ نے اپنی حفاظت کرکے وسط لشکر مین کھڑے ہو کر اپنا سحر کرنا شروع کیا جب تک کفار خبردار ہون ہزارون قتل ہو گئے سیکڑون جل کر مر گئے ہزارون خیمون مین فی النار و السقر ہوئے یہ تلاطم جو برپا ہوا ایک مرتبہ بدمست کے کان مین صدائے شور و غل کی آئی اس نے کہا کہ یہ کیسا شور و غل ہے کہ چند ساحر دوڑے ہوئے بارگاہ مین آئے بدمست سے کہا کہ حضور غضب ہو گیا کوئی غنیم لشکر پر آگرا ہے اس نے لشکر کو تباہ کر دیا ہے جلد خبر لیجیے یہ سننا تھا کہ بدمست گھبرا کر اپنے مقام پر سے اٹھا اور باہر بارگاہ کے آیا چند سردار اسکے ہمراہ باہر آئے تھے اور ابھی بارگاہ مین تھے کہ آفاق شاہ نے اوپر سے برق بارگاہ پر گرائی بارگاہ مین آگ لگ گئی وہ ساحر اسی بارگاہ مین جل گئے انکو باہر آنے کی مہلت نہ ملی بازار مرگ گرم ہوا ایک تلاطم برپا تھا ہر طرف سے ساحرون کے مرنے کی صدا آرہی تھی لشکر مین آگ لگی ہوئی تھی بدمست جادو نے بیرون بارگاہ آکر جو دیکھا کہ چارون طرف لشکر

کے آگ لگی ہوئی ہی تمام خیمہ لشکر کے جل رہے ہین اہل لشکر ایسے بدحواس ہین کہ سحر نہین کر سکتے ہین اپنے کو بچا نہین سکتے ہین ایک تلاطم برپا ہی جدھر بھاگ کر جاتے ہین راہ نہین ملتی ہی عجب بے بسی سے ہلاک ہو رہے ہین یہ زمجی دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ یہ کسکا کام ہی اور کون اگر لشکر پر گرا ہی ابھی کچھ معلوم نہ ہوا تھا کہ ایک سردار نے کہا کہ خداوند ہٹئے آپ کی بارگاہ مین بھی آگ لگ گئی یہ سُن کے اس نے پلٹ کر دیکھا کہ بارگاہ جل رہی ہی یہ دیکھ کر وہان سے ہٹا راوی نے بیان کیا ہی کہ جو سردار اور لشکری اپنے خیمون مین سو رہے تھے وہ صداے شور و غل سُنکے اُٹھے اور قصد کیا کہ باہر نکلین مگر ممکن نہوا اُسی مقام پر جل کر راہی سفر عدم ہوے بہت سے سوتے رہ گئے اُنکو خبر بھی نہ ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بدمست جادو نے یہ دیکھا کہ لشکر مین بڑا تلاطم ہی اہل لشکر کے حواس باختہ ہین اس نے سحر کیا کہ ابر سحر پیدا ہوا اور بارش ہونے لگی یہ جو آفاق نے دیکھا کہ ابر سحر پیدا ہوا ہی اُس سے بارش ہونے لگی بس فوراً آفاق نے ایک گولہ اُٹھا کر اسم سحر کرکے اُس ابر پر مارا کہ وہ ابر دھوان ہوکر اُڑ گیا اور آگ برسنے لگی یہ حالت جو بدمست نے دیکھی خیال کیا کہ لشکر سے نکل چلو یہان اب ٹھہرنا مناسب نہین ہی حریف نے چارون طرف سے گھیر لیا ہی بدون الگ جاے ہوے اس مقابلہ کا انجام نیک نہ ہوگا کیونکہ آفت تو برپا ہی اس حالت مین نہ دریافت کر سکتے ہین کہ لشکر پر کون آیا ہی اور کس سے مقابلہ کرین اگر یہ دریافت کرتے ہین تو آگ جلائے دیتی ہی حریف قتل کرتا ہی یہ خیال اپنے دل مین کرکے پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر اس مقام سے نکل چلو یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی حریف نے ہم کو غافل پاکر اپنا بند و بست پورے طور سے کر لیا ہی یہ جو بدمست نے کہا اہل لشکر نے پکار کر کہا کہ کیونکر نکلین کیونکہ جس طرف جاتے ہین آگ لگی ہوئی ہی حریف نکلنے نہین دیتا ہی یہ قصد کرتے ہین کہ سحر کرکے اُڑ کر نکل جائین تو آسمان سے الگ آگ برس رہی ہی برق گر رہی ہی کوئی راہ نہین ملتی ہی سواے کوچۂ موت کے یہ جو اہل لشکر نے کہا بدمست جادو نے کہا کہ زمین مین غرق ہو کر نکل جاؤ یہ کہکر اور بدمست خود دا نوٗن زمین پر مارکر اور سحر کرکے غرق زمین ہو کر چلا اُس کے ساتھ اور چند سردار چلے کچھ اہل لشکر بھی اُسی طور سے چلے یہ حال جو منورہ نے دیکھا کیونکہ یہ تو لشکر مین کھڑی ہوئی لڑ رہی تھی فوراً اُس نے سحر کیا کہ زمین پتھر کی ہو گئی اور شعلہ آگ کے نکلنے لگے یہ راہ بھی کافرون کے نکلنے کی بند ہوئی جو بدمست کی صداے ساتھ نکل گیا وہ تو نکل گیا باقی اُسی آفت مین مبتلا رہے اور راہی سقر ہوا کیے جس نے اسباب سحر سنبھالا کہ سحر کرے اوپر سے برق گری کہ دو ٹکڑے ہوے لاشین جلنے لگی تاریکی مقام مزبلا کشش کرتے تھے مگر نہ ملتا تھا سیدھے سفر کو چلے جاتے ملک الموت روحین قبض کر رہے تھے اور حوالہ مالک دوزخ کے کر رہے تھے کشتی حیات کافران دریاے آتش مین غرق ہو رہی تھی آب موت کی طغیانی تھی بحر فنا مین طوفانی تھی نہنگ قضا کا لقمہ ہو رہے تھے ماہی موت ہر ایک کو نگل رہی تھی مواج موت کے ہر ایک طپانچے کھا رہا تھا دریاے موت کے کنارے پر ہر ایک اُتر رہا تھا کسی کو بدون دریاے فنا مین غرق ہوے چارا نہ تھا ایسا بازار مرگ گرم تھا کہ سواے کوچۂ فنا کے دوسرا کوچہ ناریون کو نظر نہ آتا تھا نہایت بدحواس تھے مثل طائران وحشی کے ہوش گئے تھے ہاتھ پاؤن کے طوطے اُڑ گئے تھے ایسے بدحواس تھے سحر نہ کر سکتے تھے اسباب سحر اُٹھاتے تھے مگر زبان ۱۰

نہ ہلا سکے تھے شہباز اجل پر کھولے ہوئے سر پر قائم تھا ہر ایک ماریکا شکار کر رہا تھا مرغ روح قفس
جسم سے نکل کر بدحواس پھر رہے تھے قصاب اجل تیغ تیز لیے ہوئے ہر ایک کو ذبح کر رہا تھا
مثل گوسفندوں کے کفار قتل کیے ہوئے پڑے تھے اگر کسی نے سحر کیا بھی تو وہی سحر اس کے
جان کا خواہاں ہوا اپنے سحر سے آپ قتل ہوا الٹا سحر کیا بھلا اس ہنگامہ میں کسی کے حواس
کیونکر درست ہوں جو کوئی سحر بھی کرتا ہے وہ اسی کی قضا کا بہانہ ہوتا ہے تھوڑے عرصہ میں تین
حصہ لشکر غارت ہو گیا یہاں تو لشکر فنا ہو رہا ہے اور کوئی صورت مفر کی نظر نہ آتی تھی یہ لوگ
تو ورطۂ ہلاکت میں مبتلا ہیں کسی صورت سے نجات نہیں پاتے ہیں ادھر بدمست جادو
جو مع چند ساحروں کے غرق زمین ہوا تھا اور چند اہل لشکر اس کے ہمراہ تھے وہ روبرو بازار نکلا آکر
نکلنا تھا کہ وہ بھی لوگ نکلے اس نے جو دیکھا کہ یہاں پر لشکر ہے وہاں سے شعلہ آگ کے نکل رہے
ہیں آگ آسمان پر سے برس رہی ہے ساحروں کے مرنے سے تاریکی ہو رہی ہے اس مقام پر تلاطم
برپا ہے یہ دیکھ کر اس نے ان ساحروں سے کہا کہ جو اس کے ہمراہ زمین سے نکلے تھے کہ یہ امر میری
سمجھ میں نہ آیا کہ کون ایسا آگرا کہ جس نے تمام لشکر کا ستھراؤ کر دیا اگر میں زمین میں غرق ہو کر نہ نکل
آتا تو میں بھی قتل ہوتا اب یہاں آیا ہوں دریافت کرتا ہوں کہ یہ کیا واقعہ ہے انھوں نے عرض کیا
کہ اے خداوند دریافت فرمائیے دیر نہ لگائیے تاکہ اس کا تدارک کیا جائے لشکر اس بلا سے نجات
پائے بدمست جادو نے کہا کہ دریافت کرتا ہوں میرے حواس تو درست ہو لیں یہ کہہ کر اس نے
جھولی سے کاغذ نکالا اور قلم اور دوات لے کر اس کاغذ پر اس نے کچھ لکھا اور سحر کیا کہ حرف پیدا
ہوئے پہلے اس نے لکیریں بنائی تھیں جب سحر کیا تو وہ حرف بن گئیں بدمست جادو نے یہ
اس کاغذ پر یہ تحریر پایا کہ اے بدمست آگاہ ہو کہ آفاق شاہ اور چند ساحران لشکر اسلام
ادھر سے جاتے تھے انھوں نے جو لشکر کو تیرے یہاں اترے دیکھا اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کس کا ہے
انکو معلوم ہوا کہ تم آفاقیہ برائے غارت شہر جاتے ہو تو وہ لوگ تم کو غافل پا کر لشکر پر آن گرے
لشکر کو تہ و بالا کر دیا تلاطم ڈال دیا چاروں طرف سے لشکر کو گھیر لیا ہے منورہ جادو لشکر میں گھڑی
ہوئی لڑ رہی ہے آفاق شاہ بالائے لشکر سے سحر کر رہا ہے اور باقی سردار چاروں طرف پھیلے ہوئے
ہیں یہ لوگ قریب بیس سرداروں کے ہیں جلد اس کا تدارک کر سب لشکر قتل ہو چکا ہے صرف
تھوڑا سا لشکر باقی ہے وہ بھی قتل ہوا جاتا ہے اے بدمست جلد تدبیر کر یہ جو اس نے کاغذ پر تحریر پایا
فوراً سرداروں سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا آفاق شاہ میرے ادھر آنے سے آگاہ ہوا تھوڑے سے
سردار لے کر آیا تم سب کو غافل پا کر قیامت برپا کر دی میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائے گا میں اس کے
مقابلہ کو جاتا ہوں تم لوگ لشکر کی طرف جاؤ اس کے ہمراہی گرد لشکر کھڑے ہوئے سحر کر رہے ہیں انھیں
مقابلہ کرو چند سردار ہیں انکو سب مل کر قتل کر لو جانے نہ پائیں یہ جو بدمست نے کہا سب نے اپنے
کو اسباب سحر سے آراستہ کیا اور طرف لشکر کے چلے بدمست اپنے کو اسباب سحر سے آراستہ
کر کے ایک اژدر سحر سے پیدا کر کے اس پر سوار ہو کر اور سحر کر کے طرف آسمان کے چلا اس نے سحر سے
دریافت کر لیا تھا کہ آفاق کس مقام پر ہے پس یہ اسی طرف چلا جب بالائے لشکر پہونچا دیکھا کہ
لشکر میں تلاطم برپا ہے اس نے بڑا افسوس کیا دیکھا کہ جوئے خون جاری ہے ہزاروں لاشیں زمین
پر پڑی ہوئی تڑپ رہی ہیں اسکو اپنے لشکر کے حال پر بہت تاسف ہوا اور صدمہ ہوا اب جو

اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ آفاق شاہ مع اپنی زوجہ کے تخت سحر پر سوار اور لشکر پر
سحر کر رہا ہے یہ نظر آتا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ اس کے کاخ دماغ کو توڑ کر پار کر گیا اور وہ غیض
سے کانپنے لگا قریب تھا کہ صدمہ غیض و غضب سے اژدر سے گر پڑے اس نے اپنے کو سنبھالا
اور آواز دی کہ او آفاق شاہ خبردار ہو جا مین تیرا حریف آپہونچا یہ کیا نامردون کی طرح
پوشیدہ سحر کر رہا ہے مردان عالم سے آنکھ چار کر اور سر مکہ ہو کر مقابلہ کر یہ کون حرکت تھی اور یہ کس
استاد نے تجھکو تعلیم کیا ہے کہ حریف کو غافل پا کر اسپر حملہ کرنا کبھی سر مکہ مقابلہ نہ کرنا تیری تو بڑی
تعریف سنی تھی اس کے خلاف پایا خیر جو تو نے کیا خوب کیا مگر بالکل جوانمردی کے خلاف کیا
یہ بھی کوئی شجاعت تھی کہ مجھکو اور میرے لشکر کو غافل پا کر مقابلہ کیا اگر مقابلہ کی ہوس تھی تو سر مکہ
ہو کر مقابلہ کیا ہوتا کہ تجھے تیرا کمال ظاہر ہوتا گروہ دونون طرف کے لوگ دیکھتے اور تعریف کرتے جسکو
خداوند تصور ظفر دیتے وہ لیتا اب خبردار ہو جا مین آپہونچا ہون تیری جان کا ملک الموت ہون
تیری قضا یہان سے کر مجھکو لائی ہے آج میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہے گو تو نے چالاکی کی تھی اور چاہتا تھا
کہ سب کو قتل کرکے اور اپنی جان بچا کر نکل جاؤن مگر چالاکی کام نہ آئی نامردی تھی کی اور منفعت نہین ملی
بھی گئی یہ جو صدا کان مین آفاق شاہ کے پہونچی آفاق شاہ نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کون
لاف زنی کر رہا ہے اور بیہودہ بکتا ہے مین نے تو بدمست جادو کی بارگاہ جلادی کیا یہ بارگاہ سے
نکل آیا تھا جو یہ زندہ بچا یہ اپنے دل مین خیال کرکے دیکھا تو بدمست جادو کو دیکھا کہ اژدر پر سوار
لاف زنی کرتا ہوا چلا آتا ہے پس آفاق نے ڈانٹ کر آواز دی کہ او بدمست اسی مقام پر ٹھہر جا
کیا تو بیہودہ تقریر کرتا ہے تو نامردی کہ مین او نامرد اپنی ہانکی میرے آگے گویا کہ تو بھی نامرد ہے اور
تیرا بادشاہ بھی کہ جب تو نے اور تیرے بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ آج کل آفاق اپنے شہر مین
نہین ہے پس یہ موقع بہت اچھا ہے شہر کے غارت کرنے کا اگر آفاق ہوگا تو پھر پر قبضہ نہ ہوگا
پس مجھکو روانہ کیا میرے خدا نے مجھکو یہان پہونچا دیا تیری سرکوبی کے لیے او نامرد مین تھوڑے
سے سردارون سے یہان تھا اور تیرے ہمراہ لشکر کثیر تھا اس سبب سے مین نے تیرے لشکر کو تباہ
کیا کوئی مین نے تیرے خوف سے پوشیدہ ہو کر نہین مقابلہ کیا بلکہ اپنے کم ہونے سے پس مین
تجھ سے ساحرون کے قتل کرنے کو کافی ہون اسی مقام پر ٹھہر رہ مین آتا ہون اور ساری تیری
چرب زبانی نکالے دیتا ہون یہ کہکر آفاق شاہ نے دستک دی کہ ایک ابر پیدا ہوا اس
ابر سے شعلے نکلے وہ اژدر خلق ہوا اس ابر سے ایک اژدر پیدا کہ اسپر چارجامہ کسا ہوا تھا پس
آفاق شاہ نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اے جان من و راحت قلب و مونس تنہائی تم تو اسی مقام
پر رہو مین اس حرامزادے کے مقابلہ کو جاتا ہون اور اسکو قتل کرکے ابھی آتا ہون اس نے بہت
سر اٹھایا ہے نہ معلوم یہ اپنے کو کیا خیال کرتا ہے اگر تم بھی میرے ساتھ زمین پر چلوگی تو یہ ساحر نکل
جانے کی کفار راہ پا کر نکل جائینگے تم یہان سے بیٹھے جاؤ اور برق گراتے جاؤ ان ناریون کو چین نہ
لینے دو آفاق شاہ کی زوجہ نے کہا کہ جو تمہاری مرضی وہی مجھکو منظور ہے تم کو سپرد خداوند
کریم کیا پس آفاق شاہ اپنی زوجہ سے یہ کلام کرکے اور تخت پر سے جست کرکے اژدر پر سوار
ہوا سحر جو کیا اژدر نے قلابہ آتشین منہ سے چھوڑا دھوان اس کے دہن سے نکلا کہ تمام زمانہ تاریک
ہو گیا بل کرتا ہوا چلا ادھر سے بدمست اژدر پر سوار چلا آتا تھا اس نے جو دیکھا کہ آفاق شاہ

میری آواز سُنینگے اور میری تقریر کا جواب دے کر اژدر رہوار ہو کر میرے مقابلہ کو آتا ہی اُسی نے اپنا اژدر اُسی مقام پر روکا کہ آفاق شاہ پہونچ گیا بدمست نے کہا کہ اے آفاق تم نے بڑی نامردی کی کہ بدون آگاہ کیے میرے لشکر پر آگرے اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاؤ گے یہ دوسری نادانی کی کہ میرے مقابلہ کو آئے کیا تم نہین جانتے ہو کہ میرا نام بدمست خون ریز جابر ہی خون کا بہانا میرا کام ہی پس اسی مین خیریت ہی کہ اپنے ہاتھ رومال سے باندھ کر میری خدمت مین آؤ اور میرے قدم پر سر رکھو تو مین تمہاری خطا کو معاف کر دونگا اور بادشاہ سے بھی سفارش کر کے معاف کرا دونگا اور جو منصب اور مرتبہ تمہارا تھا وہی برقرار رہے گا اور اُسی طور سے تمہاری عزت و توقیر کی جائے گی اپنا مذہب اختیار کرو دوسرا مذہب چھوڑو تمہاری اطاعت کرنے سے اہل شہر بھی امان پائینگے اور تمہارے عزیز بھی نہ قتل ہونگے نہ تمہارا مال و اسباب برباد ہوگا نہ شہر و دیار غارت ہوگا اگر اس کے خلاف کروگے تو میرے ہاتھ سے مارے جاؤ گے تم جدا قتل ہو گے شہر جدا تاراج ہوگا عزیز جدا قتل کیے جائینگے سوائے افسوس کے کچھ نہ ہاتھ آئیگا آفاق شاہ نے جواب دیا کہ او مردک میری کیا خطا معاف کرے گا تیری بھی یہ لیاقت ہی جو تو میری خطا معاف کرے تو کیا ہی اور تیرا بادشاہ کیا گیدی ہی جو وہ میری خطا معاف کرے گا پہلے اپنی تو خیر لے مین نے اُسکا بہت پاس کیا ورنہ سر دربار اگر بگڑ جاتا تو سب اہل دربار کو معلوم ہو جاتا وہ جو بڑے پہلو نشین سامری ہین اور اپنے کو اُستاد مشہور کیا ہی انکو تو [illegible] مین نے اُس وقت نمک کا پاس کیا اب مین بالکل پاس و لحاظ نہ کرونگا جب تعلق نہ رہا تو کیا ضرور ہی کہ پاس و لحاظ کرون اور او نامعقول تیرا بادشاہ تو میری پشم کندہ کر نہین سکتا ہی تو کیا مجھکو قتل کرے گا اپنے دل کو سمجھالے اور او احمق وہ خود تو میرے خوف سے آیا نہین تجھکو قتل ہونے کو ادھر روانہ کیا ارے نادان سامری و جمشید آئین تو مین اُن سے مقابلہ کرون اور انکو قتل کرون جو کہ اس وقت اپنے کو خداوند کہتے ہین میان ایوان تاجداری تو مین اصل جانتا نہین ہون ارے گدھے جو کہ موجد سحر و ساحری ہین وہ تو مجھ سے مقابلہ کر نہین سکتے ہین تو تو کیا ہی کل کا چھوکرا ہی مین نے تجھ ایسے بیسون لونڈے تیار کرکے اور انکو سحر تعلیم کر کے چھوڑ دیے ہین ارے او بدمست مین ساری تیری بدمستی نکالے دیتا ہون سچ ہی کہ تو خون ریز ہی دیکھ تیرا ہی خون اس وقت زمین پر بہتا ہی ارے نادان سامری و جمشید تو میرے ملک پر قبضہ کر نہین سکتے میرے خیر خواہ ایسے نہین ہین کہ تجھ ایسے چھوکرون سے خوف کھا کر بھاگ جاتے اگر تو وہان جاتا تو جوتیان مار کر تیرا مغز ہلکا کر راہ نکال دیتے تجھکو بھاگنے کا رستہ نہ ملتا کتے کی موت مارا جاتا خیر وہان جا کر اپنے جانے کا مزہ پاتا مگر مجبوری اس امر کی ہی کہ تیری موت تو اس مقام پر میرے ہاتھ سے مقرر تھی وہان کیونکر جاتا اے بدمست مین کسی غرور کی راہ سے نہین کہتا ہون نہ تکبر کرتا ہون بلکہ کلمات عاجزی کرتا ہون کیونکہ غرور و تکبر خداوند کریم کو پسند نہین ہی یہ امر اُسی کو زیبا ہی کیونکہ اُسکی ذات وحدہ لاشریک لہ ہی اے بدمست یہ مرتبہ اور یہ عزت جو اہل اسلام کو ملی اُسی فروتنی کا سبب ہی جو عجز کرتا ہی وہ ہمیشہ سربلند رہتا ہی اور جو سر اُٹھا کر چلتا ہی ہمیشہ پست ہوتا ہی تو دیکھ لینا کہ سمندر اس غرور کرنے کے عوض مین ایسا ذلیل ہوگا کہ باید و شاید کہ اب زمانہ انقلاب سلطنت سمندر شاہ آگیا ہی اور اسکا اقبال مبدل با دبار ہو گیا ہی کیونکہ

اُس نے ظلم پر کمر کسی ہی خیرخواہون اور دوستون کو اُس نے اپنا دشمن کہا ہی خیرخواہون کو بدخواہ تصور کرتا ہی اور بدخواہون کو خیرخواہ یہ سبب اُسکو ذلیل کرائین گے اور قتل کرائینگے اور جو اُسکا ساتھ دیگا وہ بھی ذلیل ہوگا اُس نے میرے ساتھ وہ حرکت کی جو ادنی کے ساتھ بھی کوئی نہین کرتا ہی اسمیر التفات نہ کی اب میرے عزیزون اور شہر پر ظلم کرنے کا قصد کیا ظالم بہت جلد دنیا سے جاتا ہی اور اُسکا مقام قعر دوزخ ہوتا ہی غریب آزاری بُری چیز ہی کیا خوب کسی نے کہا ہی ؎ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن + اجابت از در حق بہر استقبال می آید + ای بدمست تو ہی انصاف سے بتا کہ اگر سمندر شاہ کے زعم ناقص مین خطاوار تھا تو مین تھا یا میری زوجہ ان بیچارون اہل شہر اور میرے عزیزون کا کیا قصور اُس نے تجویز کیا جو تجھ ایسے نامرد کو میری شہر کے برباد کرنے کو روانہ کیا اس قدر اُس نے ظلم پر کمر کسی کہ بے گناہ ہزارون بندگان خدا کے خون کا قصد کیا ای بدمست اسی مین خیریت ہی کہ تو مذہب اسلام قبول کر اور راہ کفر و ضلالت چھوڑ کر میری اطاعت اختیار کر اور رفاقت سمندر شاہ و دین تصویر پرستی ترک کر ورنہ میرے ہاتھ سے ضرور مارا جائے گا کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی آیندہ تجھکو اختیار ہی بدمست نے برہم ہو کر جواب دیا کہ مین بھی مثل تیرے اپنے کو بدنام کرون یہ فریب تو کسی احمق کو دینا مجھ ایسا دانا تیرے اس فریب مین نہ آئے گا آفاق نے کہا کہ افسوس تیری قضا ہی آگئی ہی مین کیا کرون بدمست نے جواب دیا کہ جس طور سے تو افسوس کرتا ہی اسی طور سے مین افسوس تیرے لیے کرتا ہون آفاق شاہ نے کہا کہ پھر دیر کس امر کی ہی جو حربہ تجھکو کرنا ہو کر مین تو موجود ہون بدمست نے کہا کہ کیا اسی مقام پر مقابلہ کروگے میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ زمین پر چل کر ہم اور تم مقابلہ کرین آفاق شاہ نے جواب دیا کہ مین نہ یہان مقابلہ کرنے سے باہر ہون نہ زمین پر جہان تیرا جی چاہے مقابلہ کر بس جب یہ جواب آفاق شاہ نے دیا بدمست نے اپنے اژدر کو اشارہ کیا کہ وہ طرف زمین کے چلا آفاق شاہ نے بھی اپنے اژدر کو اشارہ کیا وہ بھی زمین کی طرف چلا یہانتک کہ دونون زمین پر آکر پہونچے اور باہم مقابل ہوے بدمست نے کہا کہ ای آفاق حملہ کر ضرب لگا آفاق نے جواب دیا کہ تو پہلے اپنا حربہ کر پیش قدمی ہمارے طریقہ مین حریف پر جائز نہین ہی یہ جو آفاق نے کہا بدمست نے جواب دیا کہ تیری قضا ہی آگئی ہی مین کیا کرون لے خبردار ہو جا مین حربہ کرتا ہون اس میرے حربے سے بچنا یہ کہکر اُس نے اپنے جوڑے سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی ناظرین کو معلوم رہے کہ آفاق کے گلے مین ایک سفید رومال بندھا ہوا ہی بس بدمست نے وہ ڈبیا نکال کر کہا کہ ای آفاق اس وقت مین تیرا کمال دیکھتا ہون تم کیونکر میرے اس حربے سے بچتے ہو یہ کہکر بدمست نے اپنے اژدر کو پیچھے ہٹایا اور چند قدم کے فاصلہ پر جاکر اور اُس ڈبیا کو آفاق شاہ کی طرف کر کے کھولا اور اشارہ کیا ڈبیا کا وا ہونا تھا کہ ایک برق چمکی جب چمک ہو چکی تو آفاق نے دیکھا کہ اس ڈبیا سے بالشت بھر کی ناگن سیاہ رنگ کی نکل کر میری طرف آتی ہے آفاق شاہ نے جیسے اُس ناگن کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا فوراً آواز دی کہ او بدمست دیکھ میرے کمال کو یہ کہکر وہ جو رومال گلے مین بندھا ہوا تھا اُسکو فوراً جھٹ پٹ گلے سے کھولا اور اُس کے دونون سرے پکڑ کر بیچ سے جھٹکا دے کر

کہا

چاک کیا ادھر تو رومال چاک ہوا اُدھر وہ ناگن دو ہو کر زمین پر گری اور ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ناگن
جل گئی ادھر آفاق شاہ نے دونوں ٹکڑے رومال کے زمین پر پھینکے وہ شعلہ بن کر طرف بدمست
کے چلے بدمست نے جو دیکھا کہ آفاق شاہ نے میرا سحر جو کہ میرے کمال کا تھا ایک آن میں
رد کر دیا اور اپنا سحر میرے اوپر کیا اس نے فوراً اپنی زبان میں سوزن دی اور خون زبان سے
لے کر اُس شعلہ پر مارا کہ وہ شعلہ برطرف ہوا اور آواز دی کہ اے آفاق تم نے میرا سحر رد کیا میں
نے تمہارا اب میں پھر حربہ کرتا ہوں جب جانوں کہ تم اس حربہ سے بچو آفاق نے کہا کہ حربہ کرو اگر
میرا خدا بچائے گا تو ضرور بچوں گا ورنہ کیا چارہ ہے جو اسکی مرضی بس آفاق تو یہ کہہ رہا تھا کہ اُدھر
بدمست نے جھولی سے ایک بیضہ فولادی نکالا اور اُس پر کچھ اسم سحر پڑھ کر اور سپندور کے شعلے
دیکر طرف آفاق کے پھینکا جب وہ بیضہ قریب آفاق پہونچا آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ
اُس کے دو ٹکڑے ہوئے اُس سے ایک برق پیدا ہوئی وہ برق تڑپ کر آسمان پر گئی اور وہاں سے
چمک کر طرف آفاق کے چلی آفاق نے جو خیال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ برق نہ مڑے گی اس نے اپنی
کائنات کا سحر کیا ہے یہ ضرور قتل کرے گی اسکا رد کرنا محال ہے بس یہ جو آفاق کو معلوم ہوا اس نے
سحر کیا کہ یہ تو غائب ہو گیا اور اسکی صورت کا ایک پتلا اسی مقام پر پیدا ہو کر قائم ہوا وہ برق اتنے
عرصہ میں کڑک کر سر پر آفاق کے گری اور ٹانگوں سے نکل گئی تاریکی ہو گئی برف باری ہونے لگی
شعلہ زمین سے نکلنے لگے آواز آئی کہ نام من آفاق شاہ بود افسوس مردیم و جہان را دیم
بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا جو چلی اور کان میں جو زوجہ آفاق شاہ و مریخ وغیرہ کے پہونچی
سب گھبرا گئے زوجہ آفاق نے اپنے غصہ میں وہ سحر کیے تھے اور سب لشکر کا خاتمہ کر دیا تھا اس
خیال سے کہ میں اپنے شوہر مہربان کے پاس خداوند کریم کے فضل و کرم سے بہت جلد
صحیح و سلامت پہونچ جاؤں کوئی سو دو سو آدمی اُس لشکر کے باقی تھے باقی پچاس ہزار کو
ان سب نے حالت غفلت میں مار لیا تھا وہ ساحر باقی تھے جو کہ بدمست کے ساتھ غرق زمین
ہو کر نکل آئے تھے یہ جو صدا کان میں زوجہ آفاق کے پہونچی اُس نے صدائے ہائے ہائے بلند کی
اور اپنا گریبان چاک کیا اور قصد کیا کہ چوڑیاں توڑ ڈالوں مگر پھر خیال آیا کہ پہلے چل کر دیکھ تو لوں کہ یہ
کیا واقعہ ہے بس اُسی حالت غصہ میں آکر ایک مرتبہ جھولی سے ایک نارنج سحر نکال کر اس پر اسم
سحر دم کر کے جو لشکر کفار پر مارا چاروں طرف سے آگ نکلنے لگی آسمان پر سے آگ برسنے لگی زمین
سے آگ اُبلنے لگی باوجودیکہ مشورہ نے اپنی حفاظت کر لی تھی مگر وہ تاب نہ لا سکی فوراً وہاں سے
غرق زمین ہو کر بھاگی گو زمین کو آفاق شاہ نے سخت کر دیا تھا مگر اُس کے مرنے سے اسکی
وہ حالت برطرف ہو گئی تھی یہ تو غرق زمین ہو کر بھاگی ادھر اُس آگ نے اُن باقی ماندہ کفار کو
جلا دیا فرار ہونے کی راہ نہ ملی سب جلنے لگے اسکا حال تو پھر تحریر ہوگا مگر راوی بیان کرتا ہے کہ یہ
صدا جس سردار نے سنی پریشان ہو کر اپنے مقام پر سے چلا مگر غصہ میں آکر ایک سحر نادر لشکر
پر کرتا ہوا کہ جس کے سبب سے کفار کو نکلنے کی مہلت نہ ملے اس خیال سے چلا کہ چل کر دیکھو تو کہ
یہ کیا واقعہ ہوا کیونکر آفاق شاہ قتل ہوا کس نے قتل کیا ادھر تو سب سردار چلے اور ادھر
آفاق شاہ کی زوجہ چلی یہ صدا جو بدمست نے سنی اور علامت آفاق شاہ کے
مرنے کی بلند ہوئی بدمست نے جھوم کر کہا کہ وہ مارا بہت شہرہ آفاق شاہ کے سحر کا

سُنتے تھے مگر میرے سحر سے نہ بچ سکا جو کامل ہوتے ہین وہ یون اپنے حریف کو قتل کرتے ہین یہ یہ تقریر
کر رہا تھا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی اب اس نے دیکھا کہ لاشہ **آفاق شاہ** کا دو ٹکڑے زمین پر
پڑا ہے اور اژدر کے بھی دو ٹکڑے ہین اس نے خیال کیا اپنے دل مین کہ بہت بڑے ساحر کو مین نے قتل کیا تو
میرا بہت بڑا سحر اس وقت مٹا جو کہ مین نے ایک عمر اپنی صرف کر کے تیار کیا تھا خیر مٹا تو مٹا مگر حریف
کو تو قتل کیا مگر افسوس اس امر کا ہے کہ میرا لشکر تمام قتل ہو گیا اب مجکو پھر سمندریہ جانا پڑا اور وہان
سے اور لشکر لانا پڑا جب بادشاہ یہ خبر سُنے گا تو مجکو بہت انعام دے گا کہ مین مالامال ہو جاؤن گا
یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اور لاش **آفاق شاہ** کی زمین پر پڑی تھی یہ حالت وجد مین بار بار جھوم رہا تھا
اور اپنی بروت کس کر جو کہ مثل برزغ کے اِس کے منھ مین تھین تاؤ دے رہا تھا اور ہر مرتبہ تن تن کر
اپنے سینہ اور بازو کو دیکھتا تھا اور کہتا تھا اپنے دل مین کہ اس وقت اگر **سامری و جمشید** بھی
ہوتے تو میری اس ضرب سے نہ بچتے اگر مین لشکرون کے سامنے یہ سحر کرتا اور اتنے بڑے ساحر کو قتل
کرتا تو سب میری تعریف کرتے افسوس اسوقت کوئی میری تعریف کرنے والا نہین ہے یہ تو یہ خیال
کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر برق چمکی اس نے سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی اب جو اسنے
دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ زوجہ **آفاق شاہ** بحال تباہ آتی ہے اُدھر زوجہ **آفاق شاہ** نے جو اُس
مقام پر آ کر زمین کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ **بدمست** تو اژدر پر بیٹھا ہوا خوشی مین جھوم رہا ہے اور
میرے وارث کی لاش خاک پر دو ٹکڑے ہوئی پڑی ہوئی ہے بس اسکی آنکھون مین دنیا تاریک
ہو گئی اندھیرا آگیا ہائے وارث کہکر اس نے اپنے کو تخت سے گرا دیا اتفاق سے **منورہ جادو** جو غرق
زمین ہوا چلی تھی اس نے اسی مقام پر طبقہ زمین پر توڑا اور نکلی بدمست تو آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا
اور افسوس کر رہا تھا کہ مفت اس عورت نے اپنی جان دی اس نے قصد کیا تھا کہ جب یہ قریب
زمین پہونچے گی مین تو اسکو سنبھال لونگا کیونکہ یہ عورت بہت خوب صورت اور جوان ہے اگر مجکو
قبول کرے گی تو اس کے ہمراہ عقد کر لون گا عیش کرونگا یہ تو اس خیال سے طرف آسمان کے دیکھ
رہا تھا اسکو زمین کی کیا خبر اب یہ اور سب خیال بھول گیا دوسری طرف متوجہ ہے کہ زمین سے **منورہ**
نکلی اس نے دیکھا کہ ایک ساحر اژدر پر سوار طرف آسمان کے دیکھ رہا ہے اسنے جو اُٹھا کر دیکھا تو کیا
دیکھا کہ میری خالہ غلطان اور پیچان آسمان پر سے طرف زمین کے آتی ہے اسکو یہ دیکھ کر تاب نہ رہی
بس اس نے فوراً سحر کیا کہ دو پنجہ پیدا ہوئے اُن پنجون نے **آئینہ اندام** کو درمیان مین روک
لیا یہ جو **بدمست** نے دیکھا کہ خود بخود پنجہ پیدا ہوئے اور اُنھون نے زوجہ **آفاق** کو درمیان
مین روک لیا مجھ تک نہ آنے دیا یہ کیا واقعہ ہے میری حسرت دل نہ برآئی قصد کیا تھا کہ اسکو روک کر
سینہ سے لگاؤنگا لب و عارض کے چند بوسہ لون گا اظہار عشق اس کے سامنے کرون گا بیتابی
دل بیان کرون گا گو اسکا شوہر میرے ہاتھ سے قتل ہوا ہے اسکو صدمہ ہو گا مگر عورت کی ذات بے وفا
ہوتی ہے اور اسی امر کی بھوکی ہوتی ہے کہ کوئی پیار کرے اور گلے لگائے فوراً اُس کے دام محبت مین پھنس
جانے کی عجب مین یہ حرکت کرون گا اسکا بھی دل خوش ہو جائے گا اور اپنے شوہر کا غم دل سے
فراموش کرے گی میری طرف متوجہ ہو جائے گی چونکہ اس حرام زادے نابکار کا قصد فاسد تھا اور
قصد خراب رکھتا تھا خدا نے **آفاق** کی آبرو بچانے کا یہ وسیلہ پیدا کیا کہ اُسکی بھانجی کو عین وقت
پر پہونچا دیا کہ جس کے سبب سے اُس حرام زادے ملعون کی حسرت دل کی دل ہی مین رہ گئی پوری نہ ہوئی

کیونکر خدا اپنے بندے کی یون ایک کافر کے ہاتھ سے آبروریزی کراتا وہ تو ہر وقت آبرو و جان کا حافظ و نگہبان ہی جب اس نے دیکھا کہ بیجون نے بالائے ہوا یون روکا اور مجھ تک نہ آنے دیا تو اس نے خیال کیا کہ یہ سحر کسکا ہی اس نے جو اُدھر سے نظر پھیری اور طرف زمین کے اس خیال سے دیکھا کہ کیا کوئی اسکا مددگار آگیا کہ جس نے اسکو روک لیا پس کیا دیکھتا ہی کہ ایک لڑکی کم سن کوئی بارہ گیارہ برس کی چہرہ مثل آفتاب کے روشن دونون عارض مثل ماہتاب کے تابان پیشانی نورانی زلفین دو رخس پر بکھری ہوئی ہین اُن زلفون کا یہ حال ہی کہ گویا بدر کامل ابر سیاہ مین نمایان ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ روز و شب گلے مل رہے ہین یا ظلمت و نور ایک مقام پر جمع ہوئے ہین آنکھین چشم آہو کو شرمندہ کرین بینی نور کے سانچہ مین ڈھلی ہوئی دانت ہیرے کی کنیان لب نازک برگ گل کو خجل کرنے والی اُس پر مسی جمی ہوئی اُس پر پان کی لالی یہ معلوم ہوتا تھا کہ شفق پھولی ہوئی ہی بموجب مصرعہ شفق پھولی ہوئی ہی شام کو شہر بدخشان مین ٭ لب لعلین پہ مسی مل کے اُس نے پان کھایا ہی ٭ پیشانی پر صندل کا ٹیکا دیا ہوا درمیان محراب ابرو کے بموجب شعرہ نہین صندل کا ٹیکا عیان محراب ابرو مین ٭ چراغ اُس شمع رو نے عین کعبہ مین جلایا ہی ٭ وہ ابرو برائے عاشقان خنجر تیز یا شمشیر آبدار تھی جو اُسکا وار کیا ہوا جگر پانی نہ مانگے مژگان کے تیر برائے دلدوزی عشاق لیس تھے ناک مین ایک سونے کی نتھ کو اپنے کی نشانی غنچہ سا دہن کانون مین یاقوت کے بُندے کہ وہ حرکت سے جو ہلتے تھے تو اُنکا عکس جو عارض پر پڑتا تھا تو عجب لطف دکھاتا تھا عاشقون کے دل پامال ہوئے جاتے تھے صراحی دار گردن سینہ پر کچھ کچھ جوبن کا اُبھار کمر پتلی سراپا نور کے سانچے مین وہ ڈھلی ہوئی دھانی پوشاک پہنے کھڑی ہوئی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دھانون کے کھیت سے آفتاب تابان نے طلوع کیا ہی زنگینی کرتی زیب بدن تھی اور اشتینون پر یہ شعر آبدار منہرے لکھے تھے

وہ باریک کرتی مثال ہوا ٭ عیان ہو بہو جس سے تن کی صفا
مغرق زری کا وہ شلوار بند ٭ ثریا سے تابندگی مین دوچند
لگا پائے وہ نازنین تا بفرق ٭ سراپا جواہر کے دریا مین غرق
بھری مانک موتی سے جلوہ کنان ٭ نمایان شب تیرہ مین کہکشان
وہ ہیرے کا نگرا بصد آب و تاب ٭ وہ صبح گلو مطلع آفتاب
وہ بالون کی بو رشک بوئے ختن ٭ وہ ڈوبا ہوا عطر مین سب بدن
زمین سے معطر ہوا تا فلک ٭ زمانہ گیا اُسکی بو سے مہک
وہ پہونچی زمرد کی اور دستبند ٭ نزاکت مین بھی شاخ گل سے دوچند
دمکتے پہ جنیا کلی کی پھبین ٭ کہ سورج کے آگے ہو جیسے کرن
فلک تک تھی حسن کی اُسکے دھوم ٭ لیا ہاتھ مشاطہ نے اپنا چوم

یہ جو عالم اُس فتان جہان کا بدمست نے دیکھا اُف کہکر سینہ پر ہاتھ رکھدیا اور دل سے کہا کہ یہ تو بڑے غضب کا سامنا ہوا اُسکی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور بیقرار ہوگیا وہ جو اسکا خیال قاصد طرف زوجہ آفاق کے تھا برطرف ہوگیا اور اسکی الفت نے اُس کے دل پہ اثر کیا اور خیال کیا کہ اگر یہ مل جائے تو کیا لطف حاصل ہو اسکو اپنی آغوش تمنا مین لے کر لب و عارض کے اس قدر بوسہ لون کہ یہ عارض جو گل سے ہین کثرت بوسہ بازی سے نیل گون ہو جائین اور یہ جو دم الفت اس کے

قدرِ عنا مین لگے ہین ابھی پورے ابھرے نہین ہین حرفِ شگوفہ ہوئے ہین اگر ہاتھ آجائین تو کیا قلب تسکین پائے جان مین جان آئے اگر اسکا سیب ذقن بے آسیب مجھکو مل جائے تو مین خوب فربے اُڑاؤن یہ تو اُس کے سراپا کو دیکھ دیکھ کر اور اپنے دل سے وصل کی باتین اور الفت کی گھاتین کر رہا تھا وہ اسکی طرف متوجہ ہی نہ تھی کہ کون گدھا ہے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی مگر اسکا دل یہی تقاضا کرتا تھا کہ دوڑ کر لپٹ جا اپنی حسرت دل کی پوری کر لے یہ تو منورہ جادو کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر اور اُسکی بھولی بھولی صورت پر عاشق ہو کر رہ گیا ادھر اُن دونون بچون نے آئینہ اندام کو لا کر سامنے منورہ کے رکھ دیا یہ بیتاب ہو کر برابر اپنی خالہ کے بیٹھ گئی آئینہ اندام کو غش آگیا تھا بسبب زیادتی ہوا کے اور اپنے رنج و غم کے اس نے پہلو مین بیٹھ کر اور شانہ پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ اے خالہ اماں ہوشیار ہو یہ آپ کی بھانجی منورہ آپ پر سے نثار ہو ذرا آنکھ تو کھولیے کچھ منہ سے تو بولیے کچھ حال دل تو بیان کیجیے کہ آپ پر کیا آفت آئی اب بدمست کو معلوم ہوا کہ یہ منورہ جادو ہے آئینہ اندام کی بہن کی بیٹی ہے یہ تو اسکی طرف دیکھ رہا ہے وہ اپنی خالہ کو شانہ ہلا ہلا کر ہوشیار کر رہی ہے اور نرگسی چشم سے دُرِ اشک جاری ہین جب چند قطرے اشک کے آئینہ اندام کے رخسار پر پڑے اسکو ہوش آیا اُس نے آنکھ کھول کر دیکھا کہ مین زمین پر پڑی ہون میری بھانجی میرے برابر بیٹھی ہوئی ہے مجھکو ہوشیار کر رہی ہے پس جیسے اس نے آنکھ کھولی ہائے وارث کہکر رونے لگی اور اُٹھ بیٹھی اور سر پیٹنے لگی اُس وقت منورہ نے اپنے دوپٹہ کے دامن سے آنسو پونچھ کر کہا کہ اے خالہ اماں اپنی اس کنیز منورہ کو تو آگاہ فرمایئے کہ آپ پر کیا صدمہ گذرا جو آپ نے اپنا حال کیا ہے اگر مین نہ آجاتی تو آپ زمین پر تین استخوان چورا چورا ہو جاتے کیا ایسی مصیبت ہوئی اے آپ نے اپنے بال بھی پریشان کیے گریبان بھی چاک کیا دوپٹہ کی خبر نہین ہے نامحرم سامنے موجود ہے یہ سُن منورہ نے کہا ایک مرتبہ آئینہ اندام نے اپنا سر پیٹ کر کہا کہ اے منورہ میرا راج و سہاگ لٹ گیا مین اپنے وارث سے چھوٹ گئی میرا سرتاج قتل ہو گیا مین کسی طرف کی نہ رہی ہائے ایسا چاہنے والا کہاں سے لاؤنگی اپنی جوانی کیونکر بسر کرونگی اے بیٹی مین رانڈ ہو گئی میری مانگ اُجڑ گئی منورہ سے یہ کہکر اُدھر کو منھ کر کے کہا کہ اے صاحب تم مجھے جوانی مین رانڈ کر گئے تم نے اپنے ساتھ اس کنیز کو بھی اوا سے خدمت کے لیے لے لیا ہوتا وہان کون خدمت کرے گا صاحب نے تو جان دے کر کشاکش دنیا سے نجات پائی اس لونڈی کو واسطے مصیبت کے چھوڑ گئے یہ جوانی کا زندہ رہنا کیونکر کٹے گا صاحب نے تو جام شہادت نوش فرما کر سیر گلشن جنان کا قصد کیا اس کنیز کو دنیا پر چھوڑ دیا تاکہ آلام دنیا مین مبتلا رہے یہ تو فرماتے گئے ہوتے کہ مین کس مقام پر بیٹھ کر یہ مصیبت زندہ رہ کر بسر کرونگی مین اب یہ جوانی کیونکر کاٹونگی تم مجھے تباہ کر گئے ہائے میرے صاحب کدھر گئے مین کس دیس مین جا کر تلاش کرون کہاں ڈھونڈون کوئی مجھکو کالی کفنی رنگا دے مین اُسکو پہن کر اپنے وارث کی تلاش مین نکلون کوئی جا کر صاحبقران کو خبر کرے کہ میرا وارث مر گیا مین رانڈ ہو گئی وہ آکر اسکو دفن کرین قبر بنائین مین اب یہان سے نہ جاؤنگی اُنکی قبر پر جوگن بن کر بیٹھونگی اپنے صاحب کی قبر کو اکیلا نہ چھوڑونگی یہ بین کر کے جو زوجہ آفاق روئی منورہ نے جو یہ بین سُنے اور اُس طرف دیکھا جدھر اُس نے رخ کر کے بین کیے تھے یہ نظر آیا کہ میرے خالو آفاق شاہ کی لاش دوپارہ زمین پر پڑی ہے بس یہ جو دیکھا

ہائے خالو جان کہکر زمین پر گری اور پچھاڑین کھانے لگی تڑپنے لگی صدف چشم سے دُرِ اشک نکلنے لگے اُس عالم اضطراب مین سر و پا کا ہوش نہ رہا بال کھل گئے دوپٹہ سینہ پر کے ہٹ گیا یہ جو عالم بدمست نے دیکھا ایک برق تھی کہ دل پر گری دل کا اور عالم ہوا بیقراری زیادہ ہو گئی تیر عشق کلیجے کے پار ہو گیا سوچا کہ عشق بُری بلا ہی اسکا مارا پانی نہین مانگتا ہی سچ ہی ؎

عشق کی راہ مین اللہ نہ لائے دلکو
عشق کی شکل الٰہی نہ دکھائے دلکو
عشق کے دام مین ایزد نہ پھنسائے دلکو
عشق کے تیغ سے معبود بچائے دلکو

عشق وہ آگ ہی دوزخ ہی شرار اسکا
عشق وہ سم ہی کہ جیتا نہین مار اسکا

قیس کو اسنے کیا ملک جنون کا سلطان
اسی کے ہاتھ سے آخر گئی فرہاد کی جان
گل ہی کیا بلبل بیدل ہی اسی سے نالان
اسی بدکیش نے مجکو بھی کیا ہی حیران

عشق بیباک خدا سے بھی نہین ڈرتا ہی
گھر فرشتون کے دلون مین بھی ہی کرتا ہی

کبھی معشوق کی صورت یہ نظر آتا ہی
کبھی عاشق کے لبون سے یہ فغان لاتا ہی
کبھی آنکھون سے لہو اشک کا برساتا ہی
کبھی آنکھون مین یہ بجلی سا چمک جاتا ہی

درد دل کر کبھی یہ دل کو دکھا دیتا ہی
نیکلے نشتر کبھی خون جگر پیتا ہی

الہی اک جان کے دشمن سے ہوئی ہی صحبت
کرملے ہی نہیں کبھی خواب مین الکم رحمت
جانتا مین تھا کہ لائے گی محبت آفت
اپنی تقدیر سے مجبور ہین اہل فطنت

ما چہ باشیم و چہ باشد دل غم پرور ما
کہ بمیریم و کسے نالہ کند بر سر ما

پیشتر عشق کے آزار سے آگاہ نہ تھا
ایسا مشتاق کسی چہرے کا مین آہ نہ تھا
مائل کاکل پیچان کبھی واللہ نہ تھا
بت پرستی نہ کیا کرتا تھا گمراہ نہ تھا

دین و ایمان کو مرے غمزے نے برباد کیا
خانۂ دل کو مرے درد سے آباد کیا

بدمست لاکھ دل کو سمجھاتا ہی مگر دل کی لگی بُری ہوتی ہی نہی دل نے قصد کیا کہ اس بحر حسن خوبی کو گلے سے لگا لون لب و عارض کے خوب بوسے لون اور یہ شعر زبان پر لایا سہ آفاق را گردیدہ ام بسیار خوبان دیدہ ام ❊ مہر بتان ورزیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ❊ یہ شعر پڑھتا ہوا اُس طرف کو چلا ادھر منورہ نے اپنی گریہ و زاری کو ضبط کرکے ملکہ آئینہ اندام سے پوچھا کہ اے خالہ امان خالو جان کو کس مرتد نے قتل کیا خالو جان تو ایسے نہ تھے کہ کسی کے ہاتھ سے قتل ہوتے اُنکا مثل اسوقت نہ کوئی ساحر ہی نہ کوئی پہلوان اور سحر و ساحری مین شہرۂ آفاق تھے کون ایسا ساحر تھا جس نے اُنہین شکست دیکر ایسے ساحر کو قتل کیا کیونکہ اگر سامری و جمشید زندہ ہوتے تو وہ خالو جان سے مقابلہ نہ کر سکتے اور ساحرون کی کیا اصل ہی میرے خیال مین تو یہ آتا ہی کہ اُنکو کسی نے دھوکے سے قتل کیا اے خالہ امان وہ ایسے جوان مرد تھے کہ اُنکا کوئی مقابلہ فن سپہ گری مین بھی نہین کر سکتا ہی

نہ معلوم کیا ہوا جو وہ قتل ہوئے مجکو اُن کے قاتل کا نام بتائیے نشان دیجیے ذرا مین بھی تو پہچانون
کہ وہ کون جوان مرد ہی جو مجھ سے مقابلہ کرے اگر مین اُسکو پاجاؤن تو ابھی اُسکی بوٹیان کاٹون
اس طور سے قتل کرون کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اُس کے حال پر رحم کھائین اور مجکو
ترس نہ آئے مین اُس حرامزادے کو تہ تیغ کرون جس نے میری خالہ کو رانڈ کیا اور اُنکو رولایا
اور مجکو اس صدمہ مین مبتلا کیا مین بھی دیکھون کہ وہ کون ایسا زبردست ہی ایک جنبش لب
مین تو مین اُسکا کام تمام کرونگی یہ جو منورہ نے کہا ایک مرتبہ آئینہ اندام نے ضبط گریہ کرکے
آنچل سے آنسو پونچھ کر منورہ کی حالت پر نگاہ کی دیکھا کہ وہ تڑپ رہی ہی اور اپنی جان کھو
رہی ہی سر دیا کا ہوش نہین ہی دوپٹہ کہین ہی ہاتھ کہین ہین زلفین پریشان ہین لب پر آہ
و نالہ ہی ہچکی بندھی ہوئی ہی زبان پر وہی تقریر ہی حواس باختہ ہین یہ جو حال ملکہ نے اپنی بھانجی
کا دیکھا خیال کیا کہ یہ کم سن ہی اس نے یہ کبھی واقعہ دیکھا نہین ہی نیا واقعہ پیش آیا ہی ایسا
نہ ہو کہ ہلاک ہو جائے چونکہ اس نے کم سنی سے اُسکو پرورش کیا ہی جب یہ کوئی چھ یا سات ماہ
کی تھی جب اسکی مان نے انتقال کیا تھا اُس دن سے اُسی نے اُسکو اس محبت کے ساتھ مثل اولاد
کے پرورش کیا دوسرے یہ امر تھا کہ اس کے اولاد بھی نہ تھی یہ زیادہ الفت کرنے کا سبب
ہی یہ حال دیکھکر اُسکو تاب نہ رہی شوہر کا غم بھول گئی اور خیال کیا کہ ایک صدمہ تو تھا اُس سے
ابھی نجات نہ ہوئی تھی کہ دوسری آفت مین اور مبتلا ہوتی ہون یہ خیال کرکے اپنے کو
سنبھال کر زمین سے اُٹھی اور منورہ کو گودی مین اُٹھایا آنچل سے آنسو پاک کیے دلاسا
دیا پیار کیا اور کہا کہ اے بیٹی صبر کر جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب کیا رونے اور پیٹنے سے تیرے
خالو واپس نہ آئین گے وہ تو مر گئے اب وہ فکر کرنا لازم ہی کہ اُن کے قاتل کو ہم اور تم مل کر قتل
کرین اے منورہ اب ہم اور تم تمام عمر روئین گے یہ غم کیا جاتا رہے گا ہان اُس وقت کے
رونے سے اگر وہ زندہ ہو جائین تو رو لو تو نے عرفی کا شعر نہین سُنا کہ اُس نے کیا کہا ہی وہ بھی
مضمون کو کہتا ہی کہ رونے سے کچھ حاصل نہین ہوتا ہی رونا اُس وقت مین لازم ہی کہ اگر رونے
سے وہ شخص مل جائے کہ جس کے لیے روتے ہین تو اس تمنا مین ہزار برس رویا کرو وہ
عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال ٭ صد سال مے توان بہ تمنا گریستن ٭ پس کیا فائدہ اپنا حال
خراب نہ کرو میرے حال پر نظر کرو اے فرزند وہ تیرے تو خالو تھے اُسپر تجکو اس قدر صدمہ ہوا
میرے دل کا کیا حال ہوگا کہ میری راحت برباد ہوئی راج لٹ گیا سہاگ برباد ہوا مانگ
اُجڑ گئی دنیا کی راحتون سے چھوٹ گئی جوانی مین رانڈ ہو گئی مگر سوائے صبر اور شکر کے کیا
چارہ ہی ہم اب جب تک زندہ رہین گے رویا کرینگے وہ بھانجی کو سمجھا تو رہی تھی مگر دل بھرا آتا تھا
اور یہی دل چاہتا تھا کہ خوب لاش سے لپٹ کر روؤن اگر بس چلے تو اپنے کو بھی ہلاک کرون مگر اس
خیال سے کہ اگر مین اپنی حالت تباہ کرونگی تو منورہ مر جائے گی بس اس خیال سے ضبط کیے
ہوئے تھی دل ہی دل مین صدمہ اُٹھا رہی تھی کلیجہ منہ کو آتا تھا آنسو نکل آتے تھے
مگر اُنکو پی جاتی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اس طور سے آئینہ اندام نے اپنی بھانجی سے
کہا اُس وقت اُس نے کہا کہ یہ تو سب آپ سچ فرماتی ہین مگر مین خالو جان کے قاتل کو تلاش
کہان کرون جو قتل کرون ملکہ نے جواب دیا کہ ابھی ٹھہرو تلاش کرنا گو ملکہ کو بخوبی معلوم تھا

کہ بدمست اسی مقام پر موجود ہی مگر اس خیال سے کہ جب اُس نے میرے شوہر کو کہ جو بہت بڑا ساحر زبردست تھا قتل کیا اسکی کیا اصل ہی کہ یہ اسکو قتل کرے گی اسی ظاہر کرنا کہ یہ تیرے خالو کا قاتل ہی محض نادانی اور حماقت ہی جس وقت یہ امر اسی ظاہر ہوگا یہ فوراً مقابلہ کرے گی اگر خدانخواستہ یہ بھی قتل ہوگی تو میرے اوپر دوسرا صدمہ پڑے گا گو مین اور منورہ دو ہین مگر یہ ساحر زبردست ہی دوسرے میرے حواس بھی اس الم سے درست نہین ہین جو مین مقابلہ کرون یہ دل مین خیال کرکے کہا کہ تلاش کرنا جب مل جائے گا اُس وقت مقابلہ کرکے قتل کرنا یہ کہکر اُسکو پیار کرنے لگی ادھر منورہ کی نگاہ بدمست خونریز پر پڑی دیکھا کہ وہی ساحر ادھر کو چلا آتا ہی جسکو مین نے جب مین زمین سے نکلی ہون دیکھا تھا کہ یہ کھڑا ہوا طرف آسمان کے دیکھ رہا ہی جسکے سبب سے مین نے دیکھا تھا اور اپنے خالو کو طرف زمین کے آتے ہوئے دیکھا تھا یہ خیال کرکے اُسکو ادھر آتے ہوئے دیکھ کر ملکہ آئینہ اندام سے کہا کہ اے خالہ امان یہ کون بدسرشت سیاہ رو ہی جو ادھر کو چلا آتا ہی میری یہ حالت ہی جب سے اسکو مین نے دیکھا ہی دل کانپ رہا ہی مارے خوف کے مری جاتی ہون ایسی صورت ہیبت ناک اسکی ہی کہ ڈری جاتی ہون روح قالب مین بے چین ہی یہ جو منورہ نے کہا ملکہ نے کہا کہ کدھر اُس نے اشارے سے بتایا کہ وہ چلا آتا ہی کیا عجیب شکل ہی یہ جو کہکر اشارہ کیا ملکہ نے دیکھا فوراً پہچان لیا کہ بدمست جادو ہی میرے شوہر کا قاتل ہی پکار کر کہا کہ اے بدمست تو ادھر کہان آتا ہی جا اپنی راہ لے ہم نہ معلوم کس آلام مین مبتلا ہین کیون ہماری طرف آتا ہی یہ کہکر ملکہ خاموش ہوئی خیال کیا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہم دونون کے قتل کے قصد سے آتا ہی بڑی خرابی ہوئی کہ اگر اس چھوکری کو معلوم ہوگیا کہ یہی میرے خالو یعنی آفاق شاہ کا قاتل ہی پھر اگر مین لاکھ منع بھی کرونگی یہ نہ مانیگی ضرور مقابلہ کرے گی کیا تدبیر کرون اور یہ مرتد چلا آتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہم سب کی قضا یہان ہم کو کھینچ لائی ہی نہ معلوم اور سردارون پر کیا گذری کہ اب تک کسی نے خبر نہ لی کیونکہ اُنکے مرنے کی صدا نہ آئی اگر یہ خیال کرون کہ وہ بھی قتل ہوئے تو کوئی علامت اُن سب کے مرنے کی بلند ہوتی یہ کیا امر ہی کہ میرے شوہر کے مرنے کی علامت بلند ہوئی بیرون نے غل مچایا اُن مین سے کسی کو خبر نہ ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ وہ سب کے سب چلے گئے اگر اُن مین سے کوئی آجاتا اور اس مرتد سے مقابلہ کرتا تو اس چھوکری کی جان بچ جاتی کیونکہ یہ موئی منی کی نشانی ہی مجکو اپنے مرنے کا خوف نہین ہی بلکہ میری عین خوشی ہی کہ مین کسی تدبیر سے ہلاک ہو جاؤن تاکہ اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن بلکہ اس مرتد کے ہاتھ سے قتل ہون تو بہتر ہی کہ مرتبہ شہادت پاؤن ملکہ نے یہ خیال کرکے دل سے کہا کہ اری کم بخت ایسے وقت مین کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی نہ کوئی دوست ہوتا ہی نہ اپنا جب اُن سب نے سنا ہوگا کہ کسی نے آفاق شاہ کو قتل کیا اُس کے مرنے کی علامت بلند ہوئی بس وہ لوگ یہ خیال کرگئے کہ ہم جسکے سبب سے اور مروت سے ڈر رہے تھے جب وہ قتل ہوگیا تو ہم کو کیا ضرورت ہی کہ ہم یہان قیام کرین چلو لشکر کو چلو بس اس سبب سے سب کے سب چلے گئے بس تجکو اس کے بچانے کی اب فکر کرنا لازم ہی جہان تک ممکن ہو پہلے بنت ذوشامد اپنی اور اسکی جان بچا اگر یہ مان نے تو خیر ورنہ بدرجہ لاچاری مقابلہ کر پہلے اپنے تو قتل کرا اُس کے بعد جو کچھ ہو خواہ یہ چھوکری زندہ رہے خواہ یہ بھی قتل ہو مگر تو اپنے دل پر اسکے قتل ہونے کا داغ نہ اٹھا یہ خیال کرکے بدمست کی طرف دیکھا دیکھا کہ وہ اسی طرح سے جھومتا ہوا چلا آتا ہی اس نے پھر پکار کر کہا کہ اے شخص تو ادھر

کیون آتا ہی ادھر ہم آفت زدہ بیٹھے ہوے اپنے وارث کو رو رہے ہین اگر تجکو کچھ مال و زیور کی خواہش ہی تو ہمارے پاس نہین ہی ادھر جو کچھ ہی بیکا تو تو کہدے ہم اسکو خود اُٹھا کر تیرے حوالہ کر دین تو اسی مقام پر کھڑا رہ ہم آفت زدون کو نہ ستا اب ہم آفت مین مبتلا ہین کیون بےکسون کو پریشان کرنے آتا ہی راوی کہتا ہی کہ یہ امر تو ضرور ملکہ کو معلوم تھا کہ زیور وغیرہ کی خواہش سے نہین آتا ہی بلکہ مقابلہ کی خواہش سے آتا ہی مگر یہ بات منورہ کے سُنانے کے لیے کہی تھی تا کہ یہ خوف نہ کرے نہ اسپر یہ امر ظاہر ہو کہ یہ ہم سے مقابلہ کو آتا ہی اور یہی خالو کا قاتل ہی جب یہ ملکہ نے کہا مگر بدمست نے سُنا بھی نہین کہ کیا کہا کیا نہین کہا وہ تو اور ہی خیال مین غرق تھا پہلے تو اس خیال سے چلا تھا کہ یہ زمین پر پڑی ہوئی تڑپ رہی ہی اور ابھی آپ مین نہین ہی اسکو اُٹھا کر خوب بوسہ لون شجر قد جانان سے ثمر آرزو حاصل کرون گلے سے لگاؤن دست تمنا کو طرف ثمر مراد کے دراز کرون اگر مل جائین تو کیا اچھی بات ہی خوب مزے کرون حظ دنیاوی اٹھاؤن کیونکہ اسوقت یہ گل رعنا اپنے ہوش مین نہین ہی اور کوئی ایسی چیز بھی اُنکے پاس نہین ہی ایک ململ کا دوپٹہ ہی وہ بھی پھٹ گیا ہی یہ تو اس خیال سے شعر عاشقانہ پڑھتا ہوا چلا تھا کہ جاتے ہی آغوش مین اُٹھا لونگا اُدھر وہ واقعہ ہوا کہ ملکہ نے اپنی بھانجی کو گود مین اُٹھا لیا اور پیار کیا اسکو بہت ناگوار ہوا اب یہ اس خیال سے چلا ہی کہ پہلے باآشتی طلب کرونگا اگر اُس نے بخوشی مجکو اس بت رعنا کو دے دیا تو خیر ورنہ مثل تمام آفاق کے اسکو بھی قتل کر کے اسکو حاصل کرونگا اور اس گوہر ناسفتہ کو سفتہ کرونگا اسی مقام پر بزم خوشی برپا کرونگا اور اپنی مراد دلی حاصل کرونگا یہ اب اس خیال سے چلا ہی اور اپنے حال مین محو ہو کر یہ اشعار عاشقانہ ورد زبان ہین

غزل

ہاے اس سودے سے پہلے درد سر کوئی نہ تھا — داغ دل خندہ زن زخم جگر کوئی نہ تھا
غیر یار آنکھون مین اپنے جلوہ گر کوئی نہ تھا — مردمان چشم سا اہل نظر کوئی نہ تھا
خوبصورت یون تو بہتیرے تھے لیکن یار سا — نازنین نازک بدن نازک کمر کوئی نہ تھا
میرے نالون سے جو شب کی تھی قیامت آشکار — جاگتا تھا فتنہ جو تھا بے خبر کوئی نہ تھا
دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز — عیب الفت کے سوا ہم مین ہنر کوئی نہ تھا
معرکے مین عشق کے سر ہاتھ پر رکھے ہوے — واپسین دم تک تو مجھ سے پیشتر کوئی نہ تھا
جانشنی دونون کی لکھی ہی جو حق حق پوچھیے — ان لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی نہ تھا
یار آنکلا تو تھا صورت دکھاتا مین گئے — جھٹپٹے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی نہ تھا
دیدہ و دل تھے منور تیرے نور حسن سے — جلوہ فرما ہو نہ تو جسمین وہ گھر کوئی نہ تھا
عہد پیری مین جوانی تھی نہ آسکے ولولے — محفل شب مین سے ہنگام سحر کوئی نہ تھا
بلبل تصویر تھا باغ جہان مین تیری طرح — باوجود بال و پر بے بال و پر کوئی نہ تھا
رکھتی تھی زلف رسا ے یار ہر اک مو دراز — کون سے قصہ کو کہتا مختصر کوئی نہ تھا
تیغ کے جوہر دکھاتی تھی وہ ابرو جن دنون — آشنا گردن سے اپنی اپنا سر کوئی نہ تھا
کونسے حلقے مین اُن زلفون کے تھے اک دو دل — خانۂ زنجیر سا آباد گھر کوئی نہ تھا
کھینچ لاتا تھا ہمارا جذبۂ دل یار کو — نالہ و افغان سے جو تھا بے اثر کوئی نہ تھا
عشق کسکو حسن دلکش سے نہ تھا اے جان طلعن — ذکر سے غافل ترے جن و بشر کوئی نہ تھا

عالم محویت مین اس نے ملکہ کا کہنا بالکل نہین سُنا ہی نہ کچھ جواب دیا برابر چلا آتا ہی جب ملکہ نے دیکھا کہ
مین نے دو مرتبہ اس سے پکار کر کہا اس نے کچھ جواب نہ دیا اور اُسیطرح یہ کہ چلا آتا ہی ایک مرتبہ برہم
ہو کر کہا کہ او شخص تو کیا بہرہ ہی کہ ہمنے دو مرتبہ تجھکو منع کیا اور کہا کہ ادھر نہ آ مگر تو نے ہمارے کہنے پر عمل
نہ کیا اور نہ کچھ خیال کیا بس اُسی مقام پر ٹھہر جا جو تیری خواہش ہو ہم سے بیان کر تاکہ ہم بھی تو کچھ سُنین
کہ تو اس طرف کس غرض سے آتا ہی اگر خواہش زر و زیور ہی تو ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ اُسی مقام پر ٹھہرا
رہ ہم دیے دیتے ہین یا اور کچھ کہنا ہو وہ بھی کہہ ہم تیری طرح بہرے نہین ہین کہ نہ سُنین یہ جو ملکہ نے
ڈانٹ کر کہا اور اب بدمست بھی قریب آچکا تھا ملکہ کی تقریر سُنی ایک مرتبہ تھم کر کہا کہ مین کوئی محتاج
نہین ہون جو زر و زیور کی خواہش مین تمھاری طرف آتا ہون تمھارا زر و زیور تم کو مبارک رہے خداوند تصویر
کی عنایت سے میرے پاس سب کچھ موجود ہی تم لوگ میرے دشمن ہو اور مین تمھارا دشمن ہون مگر اب
مین یہ چاہتا ہون کہ میرے تمھارے سلسلہ محبت و اتحاد جاری ہو جائے درمیان سے یہ فتنہ و فساد
برطرف ہو جائے رشتہ دوستی قائم ہو جائے بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اب کوئی باہم فساد کرنے
سے فائدہ نہین جو لوگ کہ قتل ہوے ہین وہ فساد کرنے سے زندہ نہ ہو جائینگے اگر تم کہو تو مین وہ
طریقہ بیان کرون مگر پہلے یہ خیال کر لو کہ جو مین تم سے کہونگا اُسکو قبول کرنا پڑے گا بدون اُسکو قبول
کیے ہوے یہان سے تمھارا جانا محال ہی اب مین تم کو جانے نہ دونگا ہان اگر میری خواہش کے موافق
کروگی تو مین تم سے مزاحم نہ ہونگا یہ جو بدمست نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ بیان کرو کہ وہ کیا طریقہ
ہی کہ جس کے سبب سے ہمارے اور تیرے سلسلہ دوستی اور محبت قائم ہو جائے گا اور رشتہ دشمنی
قطع ہو جائے گا اور وہ کیا امر ہی کہ جسکے بدون قبول کیے ہوے تو مجکو یہان سے نہ جانے دے گا یہ امر
خیال کرنے کہ اگر وہ امر جو کہ تو بیان کرے گا اگر لائق قبول کرنے کے ہوگا تو قبول کیا جائے گا ورنہ جواب
دیا جائے گا اور ہم سے مذہب کے بارے مین گفتگو نہ کرنا ورنہ ہم کبھی قبول نہ کرینگے یہ جو ملکہ نے کہا
بدمست نے جواب دیا کہ مجکو تم سے دو امر کہنا ہین اُنکے قبول کرنے پر تیری جان بخشی ہی ورنہ تو بھی
مثل آفاق شاہ کے میرے ہاتھ سے قتل ہوگی یہ جو بدمست نے کہا منورہ نے جو سُنا ایک
مرتبہ اپنے کان کھڑے کیے اور اپنی خالہ سے کہا کہ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی بموجب اس شعر کے ؎ یار
در خانہ و من گرد جہان مے گردم ❊ آب در کوزہ و من تشنہ لبان مے گردم ❊ یعنی میرے خالو کا قاتل اسی
مقام پر موجود ہی اور آپ فرماتی ہین کہ تلاش کرنا جب وہ مل جائے گا اُسکو قتل کرنا مین خود اُس وقت
سے اسی فکر مین مبتلا تھی کہ کہان تلاش کرنے جاؤن کس سے دریافت کرون کیونکر پتہ پاؤن یہ نہ جانتی
تھی کہ یہی ذات بابرکات ہین مین حیران تھی کہ یہ کون ہی اسکو تو مین نے کسی مقام پر دیکھا ہی اب یہ
میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی خوب اس وقت اس نے اپنے کو ظاہر کیا اسکی قضا نے اس کی
زبان سے یہ کلمہ نکلوا دیا یہ جو منورہ نے کہا ملکہ نے چپکے سے کہا کہ اے بیٹی خاموش رہو سنو تو یہ
ملعون کیا کہتا ہی پہلے اسکی تقریر سُن لو تو پھر مقابلہ کرنا یہ اب جائے گا کہان مین خود اسکی فکر مین تھی
یا تو یہ مجکو قتل کرے گا یا مین اسکو قتل کرونگی مگر پہلے اسکی بات سُن لینا ضرور ہی منورہ نے جواب
دیا کہ وہ کچھ بیہودہ تقریر کرے گا بیکار کو دماغ خراب کرے گا ملکہ نے جواب دیا کہ پھر تو بچنے کی باتین
کرنے لگی یہ کہکر بدمست سے کہا کہ پہلے تم اپنا نام ظاہر کر دو پھر یہ بتاؤ کہ تم نے آفاق شاہ کو
کیون قتل کیا پھر یہ بیان کرو کہ وہ کیا دو طریقہ ہین بس یہ تقریر جو ملکہ آئینہ اندام نے کی تو

بدمست نے کہا کہ میرا نام بدمست خونریز جادو ہی اور مین نے اس جرم پر آفاق شاہ کو
قتل کیا کہ وہ سمندر شاہ سے منحرف ہو گیا اور اس نے اہل اسلام کی شرکت کی بس بادشاہ کو
غصہ آیا اس نے مجکو برای بربادی ملک آفاق شاہ روانہ کیا یہ خبر آفاق شاہ کو معلوم ہوئی
وہ مجکو غافل پاکر میرے لشکر پر آ پڑا اور تمام سپاہ کو برباد کیا ایک کو زندہ نہ رکھا خیمون مین آگ
لگا دی جب مجکو معلوم ہوا مین اپنی جان بچا کر لشکر سے نکل آیا اور آفاق شاہ سے مقابلہ کیا بات
کچھ پہلے نصیحت کی جب اس نے نہ مانا مین نے اسے قتل کیا یون اے زوجہ آفاق تو اس حال سے
بخوبی واقف ہی اور مجکو دھوکا دیتی ہی کہ کیا ہوا تو میرے نام سے بھی آگاہ ہی اور میرا نام دریافت
کرتی ہی مین نے صرف اس غرض سے یہ تقریر تیرے روبرو بیان کی کہ مجکو تجھسے رشتہ محبت و قرابت
جاری کرنا ہی ورنہ کبھی نہ بیان کرتا راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ آئینہ اندام اس کے نام سے
اور سب واقعات سے آگاہ تھی مگر صرف اس خیال سے کہ جو سردار اور طرف مقابلہ کو گئے تھے مضمون
نے یہ صدا سنی ہو کہ آفاق شاہ قتل ہوا وہ اس کے قاتل کی تلاش مین آتے ہون راہ مین
ہون ایسی تدبیر کر کہ عرصہ لگے گو یہ امید نہین ہی کہ وہ لوگ آئین مگر شاید کوئی مروت کرے ورنہ
زوجہ آفاق شاہ یہ مہمل سوال نہ کرتی جسکی آگاہی سے وقفیت تھی پھر وہی سوال کرتی صرف
دفع الوقتی مد نظر تھی جب یہ بدمست نے کہا تو زوجہ آفاق شاہ نے جواب دیا کہ وہ طریقہ بیان
کر اور یہ بیان کر وہ کیا تدبیر ہی کہ میرے اور تیرے رشتہ قرابت جاری ہو اسوقت بدمست نے
کہا کہ پہلا سوال تو میرا یہ ہی کہ یہ جو گل رعنا اور بلبل باغ حسن و خوبی و ثمر گلزار محبوبی و نونہال گلشن
مطلوبی و درصدف محبت تیری گود مین ہی اسکو مجکو دیدے تاکہ مین اس کے ساتھ اپنا عقد کرون
اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اس کے دُرِ ناسفتہ کو سفتہ کرون تاکہ اس کے نخل مراد سے میرا دل
ثمر پائے میری آرزو دلی پوری ہو جب سے مین نے اس بت زیبا اور گل رعنا کو دیکھا ہی اور اسکے
سراپا کو خیال کیا ہی اس وقت سے مین اسکے چاہ ذقن مین مثل یوسف کے غرق ہو گیا ہون اور اسکے
دام زلف مین اسیر ہوا ہون اس کے مژگان تیز نے میرے قلب و جگر کو گھائل کیا ہی اسکی محبت
نے میرے دل پر اثر کیا ہی مین اسیر و فریفتہ ہو گیا ہون مین اسکی الفت کے دام مین اسیر ہوا ہون
دل پر میرا کچھ قابو نہین ہی میرا دل مثل مرغ بسمل کے قفس جسم مین بیقرار ہی یہ چاہتا ہون کہ کسی صورت
سے اس گل رعنا کو مثل بلبل کے آغوش مین لون اور اس قدر بوسہ لون کہ دل بیتاب قرار پائے اور
میری مراد دلی بر آئے بیقراری دل کو تسکین ہو بدون اس کے وصل کے میرے دل کو قرار نہ ہوگا پس
تجکو لازم ہی کہ اسکو میرے حوالہ کر تاکہ رشتہ قربت جاری ہو تیری جان میرے ہاتھ سے بچے دوسرا سوال
یہ ہی کہ تو مذہب اسلام ترک کر اور میرے ہمراہ سمندر شاہ کی خدمت مین چل مین اس سے تیرا قصور
معاف کرا دونگا بلکہ بادشاہ تیری محبت مین مبتلا ہی اس نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ تیرے شوہر کو قتل کر کے
جب تو رانڈ ہو جائے تو تجھسے اپنی خواہش ظاہر کرے خواہ بخوشی خواہ بزبردستی جس طرح ممکن ہو
تجھسے وصل حاصل کرے مگر اسکی آرزو پوری نہ ہوئی گو اسکو اختیار تھا کہ جب وہ چاہتا زبردستی
تیرے شوہر کے حیات مین تجھسے اپنا مطلب حاصل کرتا مگر وہ خلاف انصاف سمجھا کہ موجودگی شوہر
مین زبردستی خلاف ہی پس اب جب وہ یہ سُنے گا کہ آفاق شاہ قتل ہوا اسکی زوجہ خود میرے پاس
اپنا قصور معاف کرانے آئی ہی بہت خوش ہوگا اسی وقت تیرا قصور معاف کرے گا بلکہ کئی ملک

تجکو دے گا اور محل مین داخل کرے گا اگر تو راضی ہوگی تو تجہسے وصل کا خواستگار ہوگا اور کام دل حاصل کرے گا بڑی راحت سے بسر ہوگی سب محلات سے تیری عزت ہوگی آفاق کیا محبت و عزت و راحت دیتا تھا جو سمندر شاہ دے گا تو ادہر بادشاہ کے ساتہ مزے اڑا اور آفاق کا غم بہی نہ کر مرگیا مرجانے دے اپنی راحت کی فکر کر ایسا مرد نہ ملے گا جیسا سمندر شاہ ہے دیکہو کسقدر محل ہین اور کسیپر محل کرنے کی خواہش ہے دوسری صفت یہ ہے کہ جو عورت اوس کے پاس آئے پہر اسکو دوسرے مرد کی طرف رغبت نہ ہووے ایسا تو مرد ہم نے دیکہا ہی نہین کہ صورت تو ہو سیاہ اور بدزر دیگر زنان شکیلہ و جمیلہ محبت کرین یہ صرف اصلی مردی کا سبب ہے یہ صفت تو تیرے خوہر یعنے آفاق مین نہ ہوگی اصلی مردی ظاہر ہے کہ اوس نے سوائے تیرے کوئی محل تک نہ کیا جب وہ ایسا تہا تو تیری خواہش کیا پوری کرتا ہوگا بس معلوم ہوا ہان جب تو سمندر شاہ سے ہم بستر ہوگی تو تجکو لطف ملے گا اور معلوم ہوگا کہ مرد ایسے ہوتے ہین اور دنیا مین یہ مزے ہین اوس وقت تجکو بادشاہ کی قدر ہوگی تو ادہر بادشاہ کے ساتہ مزے اڑا اور اسکو مجکو دے مین اسکو اپنے گہر لے جاکر ساتہ عیاشی کے مزے اڑاؤن ادہر تجکو دن عید رات شب برات ہوا دہر مجکو بس یہی دو سبب تیرے کہنے کے ہین اگر اس کے خلاف کرے گی تو میرے ہاتہ سے اپنی جان سلامت نہ لے جاسکے گی مین تجکو قتل کرکے اس گل زیبا کو ضرور اپنے تصرف مین لاؤنگا کیونکہ مین اس کے لیے بہت بیقرار ہون یہ کہکر اشعار عاشقانہ پڑہنے لگا یہ چند اشعار منورہ جادو کی طرف اشارہ کرکے پڑہنے لگا

غزل

لائق دید ہے بلبل یہ بہار عارض
دل و جان سے نہ ہون کیونکہ مین نثار عارض

گل سے بہتر ہین ترے یار یہ دونون رخسار
کیون ہزارون کی نہ ہو جان نثار عارض

پردۂ زلف سے دکہلاکے وہ خال و ابرو
دل ہزارون کے کیے اوسنے شکار عارض

واسطے اس مہ کامل کے کتان کی صورت
دل کو مجروح بناتا ہے شعار عارض

گل کی جانب مین اگر دیکہون تو ہتی ہے چمن
دیکہکر کہتی ہے بلبل یہ بہار عارض

اسکا یہ ہے صفت چہرۂ روشن چمکا
کس نے دامن سے کیا پاک غبار عارض

شعر

مرتا ہون ترے ہجر مین ای یار خبر لے
اب جان سے جاتا ہے یہ بیمار خبر لے

یہ شعر پڑہنے لگا جب یہ تقریر ملکہ آئینہ اندام نے سنی ایک دود غلیظ تہا کہ کاخ دماغ کو توڑکر بار نکل گیا فرط غیظ سے کانپنے لگی تمام عالم آنکہون مین تاریک ہوگیا ایک اندہیرا سا آگیا بند بند تہرانے لگا چہرہ فرط غصہ سے مثل آفتاب کے سرخ ہوگیا یہ معلوم ہوتا تہا کہ آنکہون سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین بس نہ تہا کہ جو بدمست کو پکڑکر چبا جاتی مگر بسبب عورت ہونے کی ڈری اور کانپ کر غصہ کو ضبط کرکے نگاہ قہر بدمست کی طرف دیکہا افراط غیظ سے یہ حال تہا کہ کلام نہ کیا جاتا تہا منہ مین کف تہا مگر اوسپر بہی بدمست سے کہا کہ او مردود ولد الزنا کیا بیہودہ تقریر کرتا ہے اگر کوئی تیری بیٹی یا بہن ہو اوس سے اپنا کام نکال اور ہم بستر ہو اور سمندر نطفہ حرام کی کسیپر ذکر تا لہ وہ تیرے روبرو ہم بستر ہو اوس وقت اصلی مردی و نامردی کا تجکو امتحان ہوجائے یا اپنی جورو کو بہیجدے کہ اسکو مرد کی بہت خواہش ہے تجہسے اسکا دل سیر نہین ہوتا ہے او نالائق کیا ہم عورتون کے روبرو بیہودہ

تقریر کرتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ایسی تقریر کرنے لگا دیکھو کہین آنکھین نہ کور ہو جائین تیری
تو کیا اصل ہی بڑے بڑے تو میری زندگی مین اُس لڑکی کی طرف بنگاہ بد دیکھو نہین سکتے ہین بس اپنی
زبان بند کر ورنہ بہت پچھتائے گا اس خیال کو اپنے دل سے دور کر ورنہ اسمین خراب ہو گا آئندہ تجھکو
اختیار ہی چہ خوش گفت کجا تو بچۂ بوم کجا وہ ہمائے سعادت سہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ جب انسان
کی شامت آتی ہی تو وہ ایسے ایسے خیالات پیدا کرتا ہی اور یہ جو تو نے کہا کہ ترک مذہب کر و اور بادشاہ
کی خدمت مین چلو وہ خطا معاف کرے گا اپنے محل مین داخل کرے گا سمندر کی بھی یہ لیاقت
ہوئی کہ میری خطا معاف کرے اور مجکو داخل محل کرے داخل محل ہونے کی تیری ماں بہنیں جو رو بہو ہر
وہ میری طرف بنگاہ بد دیکھ نہین سکتا ہی اگر دیکھے تو آنکھین نکال لون افسوس اس امر کا ہی تو
مجکو بے وارث خیال کرکے ایسی تقریر کرتا ہی اور جانتا ہی کہ اسکا کوئی وارث نہین ہی یہ نہ خیال کرنا میرے
بہت سے وارث ہین خداوند کریم لشکر اسلام کو اور بادشاہ لشکر اسلام و صاحبقران کو سلامت
با کرامت رکھے وہ میرے وارث ہین اگر وہ اسوقت یہان موجود ہوتے اور تو اس طور کی تقریر کرتا
تو دیکھتا کہ کیسی سزا ملتی تیری زبان گدی کی طرف سے کھینچ لی جاتی اور ایک ہاتھ پڑتا کہ سر تن سے گر جاتا
اُس وقت قدر اُس تقریر بیجا کا پاتا کیا کرون مین خود تیرے لینے کا فی تھی مگر شوہر کے حکم نے مجکو مجبور
کر دیا بس جا تیری اسی مین خیریت ہی کہ مین مجکو سزا نہین دیتی ہون اور چھوڑے دیتی ہون اب کی
جو کچھ کہا تو یاد رکھنا کہ سر تن پر نہ ہو گا اگر اس لڑکی کی طرف بنگاہ بد دیکھا تو یہ خیال رکھنا کہ دونون آنکھون مین
تیرے میری دو انگلیان نہ ہونگی تو مجکو اس امر سے خوف دلاتا ہی کہ اگر یہ امر قبول نہ کرو گی تو مین تجھکو
قتل کر ونگا مین مرنے سے نہین ڈرتی ہون آبرو کا صدقہ جان ہی بس اگر آبرو جانے والی ہو تو مر جانا
بہتر ہی یہ جو ملکہ نے کہا اسکو یہ تقریر بہت ناگوار ہوئی اور برہم ہو کر کہنے لگا کہ کیون اپنی قضا بلاتی ہی دیکھ
اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر ورنہ پچھتائے گی مثل اپنے شوہر کے میرے ہاتھ سے ماری
جائے گی سارا کبر و غرور نکل جائے گا مین تو ضرور اس پارہ ماہ سے اپنا کام دل حاصل کرونگا کیونکہ مین
اسپر مرتا ہون دل میرا میرے قابو مین نہین ہی جب سے اسکو دیکھا ہی اسکی مفارقت نے مجکو بیقرار
کر رکھا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اسکو میرے حوالے کر اور میرے ساتھ چل تو کیا مجکو سزا دے گی
میان آفاق شاہ تو سزا دے نہ سکے میرے ہاتھ سے قتل ہوئے لشکر اسلام کی بھی یہ لیاقت ہی
کہ مجکو سزا دے یہ جو بد مست نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ پھر تو نے وہی تقریر کی بس اسی مین خیریت ہی کہ
تو اپنی جان سلامت لے کر چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہو گا اور قتل ہو گا اور اگر میری قضا تیرے
ہاتھ سے ہی تو کوئی چارہ نہین ہی مگر یہ خیال کرے کہ تو اس مہ پارہ پر میرے بعد خواہ میرے سامنے
قابض ہو یا اپنے تصرف مین لا سکے یہ امر بالکل محال ہی سراسر تیرا خام خیال ہی بس اپنے دل سے
اس خیال کو دور کر اپنی جان نہ دے یہ جو ملکہ نے کہا بد مست نے جواب دیا کہ کیون اپنی قضا بلاتی ہی
مین تجھکو قتل کرکے اس مہ پارۂ زہرہ جبین پر ضرور قبضہ کرونگا دیکھو اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے
پر عمل کر اچھا اگر تجکو یہ امر منظور نہین ہی کہ تو ترک مذہب اسلام کرے اور میرے ساتھ بادشاہ کے پاس
جائے تو اس امر کو جانے دے تجکو اپنے فعل کا اختیار ہی مین تجھ پر اس امر کا جبر نہین کرتا ہون مگر یہ امر
تجکو ضرور کرنا ہو گا کہ میری معشوقہ کو میرے حوالے کر ورنہ مین زبردستی تجھ سے لونگا اور پھر تاسف نہ کیجیو گا
دیکھ مین صرف اس امر کے لحاظ سے تیرے اوپر زبردستی اُس امر کی نہین کرتا ہون کہ تو دین اسلام اختیار کر

اور خدمت مین بادشاہ کے چل کہ مجکو تجھ سے قرابت کرنا ہی اگر تو اس امر کو بھی قبول نہ کرے گی تو مین پھر کسی صورت سے نہ مانونگا تجھ سے بزبردستی اس گل رعنا کو بھی لونگا اور ترک دین اسلام بھی کراؤنگا اور تجکو باندھکر خدمت بادشاہ مین لے جاؤنگا اگر تو اس وقت یہ کہے گی کہ مین اسکو تیرے خواہش کرتی ہون جب تیرے اوپر دباؤ پڑے گا تو مجکو چھوڑ دے تو مین ہرگز نہ قبول کرونگا یہ صرف اس وقت قبول کرتا ہون اور جب کہ میرے تیرے مقابلہ ہوا اور مین تجھپر غالب آیا اسوقت یہ امر محال ہی ہان صورت صلح مین ہو سکتا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی جو مجکو کہنا تھا وہ مین نے کہا اور حجت تمام کی تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ عورت جانکر دباؤ ڈالا یہ جو اس نے تقریر کی ملکہ نے جواب دیا کہ دور ہو میرے سامنے سے تو کیا مجکو گرفتار کرے گا دیکھ کیون اپنی شامت بلاتا ہی بس اپنی زبان بند کر بیہودہ نہ بک راوی کہتا ہی کہ منورہ اپنی خالہ اور بدمست کی تقریر خاموش بیٹھی سناکی ابھی تک یہ دونون خاک پر بیٹھے ہین جب منورہ نے دیکھا کہ اب تقریر کو طول ہوا اور یہ حرام زادہ بار بار میرا نام لیے جاتا ہی اور میری طرف اشارہ کرتا ہی ایک مرتبہ جھک کر خاک سے اٹھی اور اپنے دوپٹہ کو سنبھال کر اور اپنے کو ہر طرف سے پوشیدہ کرکے کہا کہ او نامعقول سنجیہ شیطان کیا مہمل تقریر خالہ اماں سے کرتا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ یہان سے چلا جا تیرا ابھی یہ سمجھکہ تو میری خواہش کرے ابھی تک تو مین خاموش سناکی کہ اب چلا جائے اب چلا جائے تو ہم کو کیا سمجھا ہی یہ خیال کرتا ہی کہ ہم جو حجر کرتے ہین تو دب گئے ہین ہم تیرے باپ سے بھی نہین دبتی ہین بس اگر اب کچھ کہا تو برا ہوگا تیرے حق مین بھلا نہ ہوگا یہ جو منورہ نے کہا اس نے جواب دیا کہ ای جان جہان تم نے خوب ہو میرے تمھارے مقابلہ رات کو پلنگ پر خوب ہوگا مین اس مقابلہ کے لیے تم کو طلب کرتا ہون اسوقت دیکھون گا کہ کون زبردست ہی اور کون زیردست ہی اور مین تو تمھارے رنج و درد کا زخمی ہو چکا ہون تم بیکار کو برہم ہوتی ہو تم ٹھہر جاؤ مین تمھاری خالہ کو قتل کرکے تم کو ابھی لے چلتا ہون یہ سننا تھا کہ منورہ کو غصہ آگیا اور غصے مین اکڑ جھولی پر ہاتھ ڈالا نارنج سحر نکال کر کہا کہ دیکھو اب بھی میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ قتل ہوگا اسنے کہا کہ مین تو تمھارے ناز و ادا کا بسمل ہو چکا ہون جان و دل سے

فدا ہو چکا ہون دل قابو مین نہین ہی تیری ادا ے جان ستان نے برا حال کیا ہی

ان سے ہی عیان خواہش دیدار کسی کی — بیشک مری آنکھین ہین گنہگار کسی کی
اس چال کے قربان کہ کہتا ہی زمانہ — دل چھینے لیے جاتی ہی رفتار کسی کی
نرگس ہی جو آنکھین ہین تو ہی پھول سی رنگت — صورت وہ ہی کیا خوب طرحدار کسی کی
بتلاؤن مین کیا قہر تھی آفت تھی کہ جادو — دل چھد گیا ہوتے ہی نگہ چار کسی کی
ہر لحظہ مرے سامنے برپا ہی قیامت — پھرتی ہی مری آنکھ مین رفتار کسی کی
اللہ ری نزاکت جو ترے زلف کا سایہ — کھا جائے کمر بل دم رفتار کسی کی
ای کبک دری سیکھے تری چال یہ کبھی — بے شبہہ اڑا لی ہی یہ رفتار کسی کی
یوسف کو زلیخا کی کبھی چاہ نہ ہوتی — صورت نظر آتی جو طرحدار کسی کی
سینے پہ وہین لوٹ گیا سانپ ہمارے — آئی جو نظر کاکل خمدار کسی کی
بدمست وہین ہو گئے سنبھلا دل مضطر — جو آنکھ نظر آگئی سرشار کسی کی
دل پیچ مین آجائے نہ کیون کالی بلا سے — دکھلائی ہین زلفین صفت مار کسی کی
ابرو کے اشارے سے کوئی دم مین ... — ہوتی ہی کہین تیغ وفادار کسی کی

یہ کہکر منورہ نے رُخ انور کی جانب دیکھکر کہا کہ اے پیاری معشوقون کا یہی کام ہے کہ عاشقون پر ستم کریں تین
تمہارے کسی حربہ کا جواب نہ دونگا وہ ہاتھ ٹوٹ جائیں جو تم پر کسی اور قصد سے اُٹھیں تم حربہ
کرو میں اُسکو برضا و چشم قبول کرونگا یہ جو اُس نے کہا منورہ نے وہ نارنج اسم سحر پڑھکر اُسکی طرف پھینکا
اُس نے جو دیکھا کہ یہ نارنج اُس نے غصہ میں پھینکا ہے ساحرہ زبردست ہے اگر پڑ گیا تو کوئی نہ کوئی عضو
بیکار ہو جائے گا اس سے اپنے کو بچانا ضرور ہے یہ خیال کرکے اس نے اپنی جھولی سے ایک کارد نکالا
اُسپر اسم سحر پڑھکر ہاتھوں سے کرکھڑا ہوا جب وہ نارنج قریب آیا اس نے اُسکو اُس کارد سے قلم کیا اور
منھ سے اُف جو کی شعلہ نکلا اُسنے اس نارنج کو جلا دیا اسنے جب اُس حربہ کو دفع کیا تو منورہ کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا
تم نے جان من تمہاری محبت کی کس قدر آگ میرے سینہ میں ہے کہ جس نے نارنج کو جلا دیا ہاں کوئی اور
حربہ کرو یہ حال جو منورہ نے اور ملکہ نے دیکھا خیال کیا کہ بڑا ساحر زبردست ہے مگر اُسکی تقریر سُنکے منورہ
کو غصہ آیا اور پھر جھولی پر ہاتھ ڈالا کہ اور کوئی حربہ نکالے کہ آئینہ اندام نے کہا کہ اے فرزند تو ٹھہر جا یہ تیرے
ہاتھ سے نہ قتل ہوگا میں ابھی اسکو قتل کرتی ہوں اور اسکو اسکی اس چرب زبانی اور بیہودہ تقریر کی سزا
دیتی ہوں منورہ نے جواب دیا کہ آپ ٹھہر جائیں میں قتل کیے دیتی ہوں یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہاں ہے
اسکی کیا اصل و حقیقت ہے آئینہ اندام نے اُسکو اُس کے ماں کی روح کی قسم دی اور اپنے سر کی کہ
تو حربہ نہ کر منورہ ناچار ہوگئی پس ملکہ نے اپنی جھولی سنبھال کر روبرو بدمست کے آئی اور کہا کہ او
بدمعاش تو نہ مانے گا بغیر سزا پائے لا کیا حربہ رکھتا ہے یہ سُننا تھا کہ اُس نے سحر کیا ملکہ نے رد کیا اب
ملکہ نے سحر کیا اُس نے رد کیا اب ان کے اُن کے سحر چلنے لگے اور دونوں طرف سے رد ہونے لگے کوئی
دس دس پندرہ پندرہ سحر کی نوبت آئی تھی اور باہم دونوں طرف سے رد ہوئے تھے ملکہ جان لڑا کے
ہوئے مقابلہ کر رہی تھی کیونکہ آبرو کا مقدمہ تھا جب بدمست نے دیکھا کہ یہ بڑی ساحرہ اور جرأت سے
مقابلہ کر رہی ہے اسپر غالب آنا ذرا مشکل ہے اس نے دل میں خیال کیا کہ یہ دھوکے سے چوٹ کھائے گی
بس یہ وقت کا منتظر رہا اب جو ملکہ نے پھر کر سحر کیا اس نے اُسکو رد کیا اور کارد سحر نکال کر اُسپر اسم سحر دم
کرکے اور اپنی زبان کے خون کا ٹیکا دے کر ملکہ سے کہا کہ دیکھیے وہ میری کمک آگئی اب تم میرے ہاتھ
سے کہاں جاتی ہو ملکہ آئینہ اندام اپنے سادہ پنے سے اُس ملعون دغا باز کے کہنے سے
دھوکے میں آگئی گو ساحرہ زبردست تھی مگر پھر عورت تھی جیسے ملکہ نے اُدھر دیکھا جدھر کا اُس نے
اشارہ کیا تھا بس ذرا اس نے وہ کارد کھینچ کر ماری کہ منورہ نے اسکے ہاتھ کی جھپک دیکھی پکاری کہ
خالہ امان بچیے اس حرامزادے نے دھوکا آپ کو دے کر ادھر متوجہ کیا جب آپ اُدھر مخاطب ہوئیں اسنے
اپنا حربہ کیا بس جیسے یہ منورہ نے کہا ملکہ نے اپنے کو بچایا تو مگر پلٹ کر اُس خیال سے اسکی طرف دیکھا کہ دیکھوں
اس نے کیا حربہ کیا ہے [illegible] اُسکا توڑ کروں چونکہ وہ کارد اسکے ہاتھ سے رہا ہو چکی تھی اور قریب
پہونچ چلی تھی [illegible] ملکہ [illegible] تقدیر میں زحمت لکھی تھی اور اسکی قضا ملکہ کے ہاتھ سے نہ تھی بلکہ ملکہ کو اسکے
ہاتھ سے زخمی ہونا [illegible] تقدیر میں تھا جیسے پلٹی وہ کارد آکر پیشانی پر پڑی کوئی دو انگل پیشانی میں در آئی
تھی کہ ملکہ نے سحر کیا کہ وہ اُسی مقام پر ٹھہری آگے نہ بڑھ سکی اگر ملکہ سحر نہ کرتی تو اُس پار سر کو توڑ کر باہر
نکل جاتی یا سینہ یا شکم پر پڑتی تو قلب و جگر کو کاٹ دیتی چونکہ ملکہ کی اجل اسکے ہاتھ سے نہ تھی
صرف زخمی ہونا تھا اس سبب سے پیشانی پر پڑی تو ملکہ نے سحر کرکے اُس کارد کو پیشانی سے نکالا ایک فوارہ
خون کا پیشانی سے جاری ہوا خون میں نہا گئی معلوم ہوتا تھا کہ شفق میں آفتاب آگیا ملکہ نے کچھ خیال نہ کیا خونکو اُسی طور سے

پہنچنے دیا اور وہ کارد لے کر اُسکی طرف چلی یہ کہتی ہوئی کہ او دغا باز و مکار جب تو نے دیکھا کہ مین کسی طور سے غالب نہین اسکتا ہون تو تو نے مجکو دھوکا دیا اور اپنا حربہ کیا خیر اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی خبردار ہو جا یہ کہکر ملکہ چلی چونکہ خون سر سے بہت نکلا تھا ملکہ کو غش آگیا کوئی دو قدم چلی تھی کہ غش کھا کر زمین پر گری ملکہ کو غش آنے کا یہ بھی سبب تھا کہ اُسکے قلب پر مرگ شوہر کا بڑا صدمہ تھا روپیٹ چلی بھی اُس کے سبب سے قلب وجگر ناتوان ہو رہا تھا اُسپر اسقدر خون نکلا بس غش کھا کر زمین پر گری یہ جو حال منورہ نے دیکھا جھپٹ کر خالہ کے قریب آئی بدمست اُس طرف اس خیال سے چلا کہ اسے گرفتار کر لون یا سر تن سے کاٹ لون اور خاتمہ کرون مگر منورہ بہت جلد قریب آگئی اور بدمست کو اس طرف آتے ہوے دیکھکر اپنے منھ کو بند کیے اور آئینہ اندام کو پشت پر لے کر کھڑی ہوئی کہ بدمست پہونچا اور کہا کہ ای جان من تم ہٹ جاؤ تاکہ مین اسکا سر کاٹ لون یہ میری اور تمھاری مفارقت چاہتی ہی جب مین اسکو قتل کر ڈالون گا تو کوئی قصہ باقی نہ رہیگا ہم تم خوب عیش سے بسر کرینگے یک جان دو قالب ہو جاوینگے دن عید ہوگی رات شب برات خداوند تصویر نے یہ دن دکھایا کہ ہمکو تمکو ملایا یہ اشعار بے ساختہ زبان پر لایا

آغاز جوانی ہی ادا اور ہی کچھ ہی
اب تو وہ صنم نام خدا اور ہی کچھ ہی

کہتے ہین ارادے مرے مجھ سے کہ بڑھا ہاتھ
سمجھاتی انھین شرط حیا اور ہی کچھ ہی

مین کیا کہون کیون کوستے ہین ناز سے مجکو
جسکی یہ سزا ہی وہ خطا اور ہی کچھ ہی

ہر ایک سمجھتا ہی مظاہر کو ہمہ اوست
کس کس سے کہون مین کہ خدا اور ہی کچھ ہی

اک آہ جو لیتے ہین سبب عشق کی ہی داد
ہر حوصلہ اہل وفا اور ہی کچھ ہے

بیجا نہین ہنسنا دہن زخم جگر کا
تلوار کے کھانے کا مزہ اور ہی کچھ ہی

ان شوخیون سے کرتی ہی بے چین کسی کو
ان نیچی نگاہون کی ادا اور ہی کچھ ہی

حور اوج بہشتی کی مین کیون انکھون کو دیکھون
ان انکھون مین تو شیخ بسا اور ہی کچھ ہی

ای دل نہ الجھنا کبھی اس زلف دوتا مین
اندھیر نہ کرنا یہ بلا اور ہی کچھ ہے

گو حضرت یوسف ہین بہت حسن مین مشہور
پر حسن ترا نام خدا اور ہی کچھ ہی

پہلے تو قیامت تھے ان انکھون کے اشارے
سرمہ جو لگایا تو ادا اور ہی کچھ ہی

بیکلے بھی جو آئین تو مداوا نہین ممکن
بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہی

کچھ لطف نہین کوثر و تسنیم کا واعظ
نادان مے الفت کا مزا اور ہی کچھ ہی

وہ ابر وحمد اور وہ ابھرا ہوا جوبن
وہ چشم وہ گیسوے دوتا اور ہی کچھ ہی

مین نشے مین اختر جو گر غیر سے بولے
سمجھے سبب لغزش پا اور ہی کچھ ہی

زاہد نہین خالق سے جو مانگون مین خلد
عاشق ہون مرے دل کی دعا اور ہی کچھ ہی

ہر جرم کے انکار پہ اُس بت کا یہ کہنا
باتین نہ بنا تیری خطا اور ہی کچھ ہی

یہ سُنکر منورہ نے جواب دیا کہ بس اُسی مقام پر ٹھہر ورنہ بڑی خرابی ہوگی تیری کیا یہ لیاقت ہی کہ تو میرے روبرو میری خالہ امان کا سر کاٹنے گا تو نے دھوکا دے کر تو انکو زخمی کیا ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے کبھی زخمی نہ ہوتین بس خیریت اسی مین ہی کہ تو میرے روبرو سے چلا جا خبردار اب ایسی تقریر زبان پر نہ لانا یہ جو ملکہ یعنے منورہ نے کہا بدمست نے جواب دیا کہ ای جانی تم ہٹ جاؤ

مین تمھارے سبب سے قتل نہین کرسکتا ہون نہ تم سے مقابلہ کرسکتا ہون کیونکہ تم میری معشوقہ ہو جان
جگر ہو کسی نے آج تک اپنی معشوقہ پر ہاتھ اُٹھایا ہو تو مین بھی ہاتھ اُٹھاؤن ملکہ منورہ نے کہا کہ تو نہین
مانے گا اپنی جی بکے جائے گا دیکھو مین کہتی ہون کہ تیری موت آئی ہی تیرے سر پر قضا کھیل رہی ہی
بدمست نے جواب دیا معلوم ہوا کہ تم بہت سرکش ہو یون تم بھی نہ مانوگی اگر اس وقت طرح
دون گا تو تم رات کو سرکشی کروگی مشکل سے قبضہ مین آؤ گی اب مین کہان تک تمھارا پاس و
لحاظ کرون نے خبردار ہوجاؤ اب مین تم سے اس اپنے زخمی کو لیے لیتا ہون اس کے بعد تم پر قبضہ
کرتا ہون منورہ نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال جو میری زندگی مین میری خالہ کا سر کاٹ سکے یا
میرے اوپر قبضہ پاسکے تجکو قسم ہی اپنے خداوندگی کہ جو تدبیر سے بازرہ جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ
کہکر منورہ نے جھولی پر ہاتھ ڈالا یہ ادھر سے چلا ناظرین کو یاد ہوگا کہ راوی بیان کرچکا ہی کہ سب
سردار یہ صدا سنکے چلے ہین کشتی کہ نام من آفاق شاہ بود اس خیال سے کہ چلکر خبر لین کہ
آفاق شاہ کو کس نے قتل کیا اور ایک ایک سحر زبردست لشکر پر کردیا تھا یہ تو ادھر آتے ہین ایک
جملہ اور ملاحظہ فرمائیے کہ جب بدمست لشکر سے نکلا تھا تو اس کے ہمراہ چند لشکری اور چند سردار
نکلے تھے یہ تو طرف آفاق شاہ کے چلا تھا اور ان سب کو اور سردارون کی پرائے ملاش روانہ کیا تھا ابھی
وہ سردارون کو تلاش کررہے تھے کہ ان کے کان مین آفاق شاہ کے مرنے کی صدا آئی بس وہ
سب کے سب خوش ہوگئے اور خیال کیا کہ چلکر دیکھو کہ ہمارے آقا نے آفاق شاہ کو قتل کیا ہی
بس جو باقی کار تھا وہ تو قتل ہوا جو سردار آفاق شاہ کے ہمراہ ہون گے وہ سب یہ خبر سنکے
اُسی مقام پر ضرور آئین گے وہان ہمارے آقا تنہا ہون گے آقا کے پاس چلین بس وہ سب کے سب
واپس ہوئے راہ طے کرکے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان پر بدمست کھڑا ہوا مقابلہ کررہا تھا اور منورہ
سے تقریر مذکورہ بالا مین مصروف تھا کہ یہ لوگ پہونچے انھون نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی ہی
اُس سے تھوڑے فاصلہ پر ایک عورت زخمی پڑی ہوئی ہی نہ معلوم زندہ ہی یا مرگئی ہی اور آقا ایک
لڑکی سے جو کم سن ہی ابھی کوئی بارہ تیرہ برس کی ہوگی مگر خوبصورت بہت ہی یہ برس پندرہ یا کہ
سولہ کا سن جوانی کی راتین ہرا دن کے دن تقریر کررہے ہین اور قصد اُسپر حملہ کرنے کا کرتے ہین
پھر کچھ خیال کرکے رُک جاتے ہین وہ لڑکی اُس عورت کو اپنی پشت پر لیے ہوئے سینہ سپر کیے ہوئے
کھڑی ہی وہ بھی قصد کرتی ہی کہ اگر یہ حملہ کرے تو مین رد کرون کہ ان لوگون نے آکر اور ایک صف
باندھکر کھڑے ہوے اور بدمست سے کہا کہ حضور آپ ہٹ جائین ہم سب ملکر اسکو گرفتار
کرلین یہ جو صدا کان مین بدمست کے آئی اس نے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ میرے سردار ہین
جو کہ میرے ساتھ اُس آفت سے نکلے تھے اور مین نے اور سردارون کی تلاش مین روانہ کیا تھا جو کہ
آفاق شاہ کے ساتھ آئے ہین بس یہ دیکھکر اُس نے کہا کہ تم ٹھہرے رہو مین خود اسکو اسیر کرونگا یہ
اُہوے وعدہ ہوا ہے میرے اور بھی کے ہاتھ نہ آئے گا سب کو زخمی کرے گا یہ کہکر بدمست پھر اُسی طرف
متوجہ ہوا وہ سردار خاموش ہوکر کھڑے ہوگئے تماشہ دیکھنے لگے اُدھر منورہ نے خود دیکھا کہ چند سردار
بدمست کے اُسکی مدد کو آگئے اب اسکے حواس جاتے رہے اس نے خیال کیا کہ دوئی دوا ایک
اب مین انکو کہان تک جواب دونگی جب یہ چار افراد دیکھے گا کہ مین نہین اسیر ہوتی ہون اور میرا
بس نہین چلتا ہی تو عاجز ہوکر ان سب کو حکم دے گا کہ گرفتار کرو میری خرابی ہوگی عجب آفت

مین مبتلا ہوئی یہ خیال کرکے دعا کرنے لگی ای میرے کریم ای میرے معبود تو میرے اوپر رحم کر کہ مین نے دین
اسلام اختیار کیا ہی میری آبرو اس حرامزادے کے ہاتھ سے بچا لے سوا تیرے اب کوئی بچانے والا
نہین ہی کسکو برائے کمک بلاؤن یہ جو منورہ نے بلک کر تہ دل سے دعا کی تیر اجابت دعا نشانہ مراد پر
پہونچا وہ جو سردار خبر قتل آفاق شاہ سُنکے چلے تھے اپنے مقام پر سے اُن مین غزالان آہو چشم
ایک قریبہ ظاہر ہوئی اُس نے دور سے دیکھا کہ ایک طرف چند ساحر کھڑے ہین صف باندھے ہوئے
اسباب سحر سے آراستہ اور ایک سب سے آگے کھڑا ہی کبھی بڑھتا ہی کبھی رُک جاتا ہی اُس کے مقابلہ مین
ایک ساحرہ کمسن کھڑی ہی اور اُسکی پشت پر ایک ساحرہ زمین پر پڑی ہی اور کچھ فاصلہ پر ایک لاش
پڑی ہی بس غزالان آہو چشم یہ دیکھکر بسرعت تیز آئی اب جو قریب پہونچی تو دیکھا کہ وہ لاش تو
آفاق کی ہی اور زوجہ آفاق کی زخمی زمین پر پڑی ہی اور اُسکی بھانجی آ سپر اپنا سینہ سپر کیے ہوے
آمادہ مقابلہ ہی اور بدمست اُس سے مقابلہ پر آمادہ ہی چونکہ یہ بدمست کو پہچانتی تھی بدین سبب
کہ دربار سمندر شاہ مین جاتی تھی بس پہچان لیا یہ حال دیکھکر منورہ کے پاس تو گئی نہین جست
کرکے درمیان مین منورہ اور بدمست کے آگئی اور کہا کہ او بدمست خبردار ہو جا کیا ایک نو دس
برس کی لڑکی سے مقابلہ کرتا ہی دیکھو اُس کے دل دجگر کو کہ اُس نے مجکو اپنی خالہ مجروح کے پاس
نہ آنے دیا ادھر بدمست نے دیکھا تھا کہ ایک برق کوندگئی اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو لڑکی
ہی آفتاب جادو کی کہا کہ او غزالان تو اس وقت میرے روبرو سے ہٹ جا ورنہ پچھتائے گی
کیونکہ مین اس وقت اِس لڑکی کو گرفتار کرکے ضرور آئینہ اندام کا سر کاٹونگا اور اُس سے وصل
حاصل کرونگا میرے اور تیرے باپ سے بڑی ملاقات تھی اُسکا پاس کرتا ہون غزالان نے جواب
دیا کہ او بدمست تو خود اس وقت میرے روبرو سے ہٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا مین تجکو
اُس کے پاس تک نہ جانے دونگی بدمست نے جواب دیا کہ ای غزالان میرے تیرے مقابلہ کا اس
وقت مزہ نہین ہی بلکہ شب کو پلنگ پر جو مقابلہ ہوگا تو بڑے لطف سے ہوگا مگر ایک امر کا خیال رہے
جب کہ مین اپنی معشوقہ جو کہ میرے روبرو کھڑی ہی اس کے وصل سے کامیاب ہو لونگا تو تیری بھی حسرت
نکالدونگا پہلے اُس کے قفل بستہ کو اپنی کلید سے کھولونگا اور اُس کے طلسم نہانی کو جو کہ مدت سے
بند ہی اور کسی نے فتح نہین کیا ہی فتح کرلونگا تو تیری خواہش کو پورا کرونگا اور تیرے بھی طلسم کو فتح
کرونگا یہ جو بدمست نے کہا غزالان کو نہایت غصہ آیا ایک مرتبہ برہم ہوکر جواب دیا کہ کیا بیہودہ
بکتا ہی تو اُس کے پردہ عصمت تک کیا میرے صدق عصمت تک بھی ہاتھ نہین لے جاسکتا ہی یہ تیرا خیال
خام ہی تو اسی امید مین رہیگا یہ تیری آرزو پوری نہ ہوگی بلکہ یہی آرزو تو اپنے دل مین لے کر دنیا سے
جائےگا اور میرے ہاتھ سے قتل ہوگا بس ابکی جو تو نے کچھ کہا تو یاد رکھ کہ تن پر سر نہ ہوگا یہ جو غزالان نے
کہا تو اُسکو بہت ناگوار ہوا اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ ادھر تو غزالان سے اور بدمست سے یہ تقریر ہو رہی تھی
اُدھر وہ سردار جو چلے تھے یکے بعد دیگرے آنے لگے غزالان کے بعد سہراب جادو گر نے اُنھون نے
بھی دور سے یہ معرکہ دیکھا جب قریب آئے تو پہچانا کہ لاش آفاق شاہ کی پڑی ہی اُسکی زوجہ بھی
زمین پر زخمی پڑی ہوئی ہی منورہ اُسکے پاس کھڑی ہی غزالان سے اور بدمست سے تقریر ہو رہی ہی یہ
بھی قریب منورہ کے آکر کھڑے ہوے ابھی کچھ دریافت نہ کیا تھا کہ مرخ آفتاب علم بھی آکر پہونچے اُنھون نے
بھی یہ معرکہ دیکھا وہ قریب سہراب کھڑے ہوے اور دیکھنے لگے کہ کوکبہ روشن تن بھی آئین وہ یہ معرکہ

دیکھکر کھڑی ہوگئین اور جو سردار تھے سب آگئے مگر سب یہ معرکہ دیکھکر اور آکر خاموش ایک طرف کھڑے
ہوگئے کسی نے کچھ حال دریافت نہ کیا اب منورہ کے دل مین قوت آئی اس نے بیٹھکر ملکہ آئینہ اندام
کے سر کا خون صاف کیا ایک مرہم جھولی سے نکالا اور بار چیکا پھایا بناکر فوراً سر پر چڑھا دیا کہ جس کے سبب
سے خون کا نکلنا بند ہوگیا اسی کے شیشہ گلاب و کیوڑا نکلا اُسکا چھینٹا مُنھ پر ملکہ کے دیا کہ اُس سے
اُسکو ہوش آیا آنکھ کھولی منورہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون کیا ہی اُس نے جواب دیا کہ اُٹھیے دیکھیے کہ کیا
ہوا کون کون آیا ہی آپ تو غش کھاکر گر پڑین اُس نے قصد کیا کہ مین سر کاٹ لون مین نے بڑھکر اُس سے
مقابلہ کیا کہ اُسکے سردار آگئے مین پریشان ہوئی مین نے دعا کی قدرت خدا سے ملکہ غزالان عین وقت
پر پہونچین وہ مقابلہ کر رہی ہین کہ او سب سردار آگئے مین نے جو مہلت پائی آپ کو ہوشیار کیا یہ جو
آئینہ اندام نے سُنا پاکرم کمر اُٹھو بیٹھی اپنے درد زخم وغیرہ کو درست کیا اب جو دیکھا کہ ایک طرف تو
بدمست سے اور غزالان سے مقابلہ ہونے کو ہی ایک طرف اُس کے سردار کھڑے ہین ایک سمت
سرداران لشکر اسلام کھڑے ہین جو کہ میرے شوہر کے ساتھ تھے یہ دیکھکر یہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی اور برابر
کوکبہ کے آکر کھڑی ہوئی مگر شکست اور زخم زدہ کوکبہ نے کہا کہ ای بہن کچھ واقعہ تو بیان کرو کہ کیا گذرا
آئینہ اندام نے جواب دیا کہ بہن جو مقدر مین لکھا تھا وہ گذرا شکر ہی اُسکا سوائے صبر کے کیا چارہ ہی
خلاصہ یہ ہی کہ مین رانڈ ہوگئی اب سب حال جب اطمینان سے بیٹھوگی تو بیان کرونگی ابھی بیان کرنے کا
کوئی موقع ہی مقابلہ تو ہو رہا ہی کوکبہ سُنکے خاموش ہو رہی منورہ بھی اپنی خالہ کے برابر آکر کھڑی ہوئی
اُسکا بازو پکڑکے ادھر بدمست نے جو دیکھا کہ اب تو بہت سے سردار آگئے یہ حیران ہوا جسکو دیکھا اُسنے
اُسکو زبردست پایا خیال کیا کہ اب بڑی دقت ہوئی خیر ان سب کو قتل نہ کیا تو اپنا نام بدمست نہ
پایا کیا خوف ہی میرے تو سردار میری کمک کو موجود ہین اُدھر سرداران بدمست نے جو ان سردارون
کو دیکھا باہم کہا کہ بھائیو ہوشیار رہنا اگر ہمارے آقا اسکو قتل کرلین تو خیر ورنہ خواہ اس ساحرہ کے ہاتھ سے
زخمی ہون خواہ قتل ایک مرتبہ ان سب پر حملہ کردینا زندہ نہ جانے دینا اُن سب نے باہم یہ صلاح کرلی
ادھر بدمست نے غزالان پر حملہ کیا بعد تقریر بسیار کے اُٹھاکر تیغ مارا غزالان نے اُسکو رد کیا اب
سحر چلنے لگے جب دونون سحر سے عاجز ہوے اُس وقت باہم تیغہ سحر کھنچ گئے سپرین بلند ہوگئین تیغہ
چلنے لگے وار سپر و تیر رد ہونے لگے کئی ضرب کی رد و بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر بدمست نے جھپٹ کر
آواز دی کہ ای غزالان خبردار ہو جا میری اس ضرب کو رد کر یہ کہکر تیغہ کا وار کیا غزالان سپر کو اُٹھاکر
وار کے روکنے کو بڑھی کہ وہان پر ایک موش خانہ تھا اسکا پانون اُسمین جا تا رہا بس جھکولا جو کھایا سپر
پرے ہٹی اُدھر بدمست نے موقع پایا تیغہ کو اُٹھاکر سر پر مارا کہ تا دوار در آیا ایسا تیغہ سبک تیز تھا اور
ہاتھ بھی بھرپور پڑا تھا کہ غزالان نے جلدی سے اپنے کو گرادیا تیغہ تو سر سے نکل گیا ہلکا جو پڑا زخم اور زیادہ
کھل گیا خون بہنے لگا کہ تمام خون مین شرابور ہوگئی بدمست نے پہلے تو قصد کیا کہ سر کاٹ لون پھر
خیال کیا کہ مین سر کاٹنے کو بڑھا کوئی نہ کوئی برائے مقابلہ آئیگا ادھر خون جو زیادہ نکلا غزالان کو غش
آگیا بدمست نے پکارکر کہا کہ جسکو حوصلہ ہو میرے مقابلہ کو آئے اور اس زخمی کو اُٹھالے جائے
یہ جو بدمست نے کہا سہراب نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو جاؤن مریخ نے اپنے سر کی قسم دی بس
سہراب تھم گیا جس سردار نے قصد کیا مریخ نے اُسکو قسم دے کر منع کیا اور خود نکلنے کا قصد کیا
سوکرنے دستک دی کہ ایک طاؤس پیدا ہوا اُس کے سر پر ایک تاج رکھا ہوا تھا مریخ نے وہ

تاج اُس کے سر پر سے لے کر اپنے سر پر رکھا وہ تاج مثل خود کے تھا پشت پر اُس طاؤس کے زرہ وغیرہ
تھی بس مریخ نے اپنے کو سب آلات حرب وضرب سے آراستہ کیا اس خیال سے کہ یہ پہلوان بھی معلوم
ہوتا ہے تلوار کی بھی لڑائی لڑتا ہے پس جب آلات حرب وضرب سے درست ہو چکا اُس وقت دکھلائی
دی کہ صحرا کی طرف سے غبار پیدا ہوا سب اُس غبار کی طرف دیکھنے لگے جب وہ غبار برطرف ہوا اُس
غبار سے ایک اسپ سبک عنان خوشرو زین ولجام سے آراستہ پیدا ہوا وہ قریب مریخ آفتاب علم
آیا مریخ نے اُسکی پشت پر ہاتھ چمکاری دے کر پھیرا بس ہاتھ پھیر کر مریخ نے رکاب میں پاؤں رکھکر
پشت مرکب پر سوار ہوا عنان ہاتھ میں لی اور مرکب کا رخ طرف میدان کے کیا اور قصد کیا کہ گرم
عنان کروں کہ کچھ فاصلہ پر درمیان مریخ اور بدمست کے روبرو یکایک زمین شگافتہ ہوئی ایک
برق چمکی کہ دونوں طرف کے لوگوں کی آنکھیں جھپک گئیں اور صداے رعد آئی کہ تمام صحرا ہل گیا دونوں
طرف کے لوگ بھی ڈر گئے کفار زیادہ خوف زدہ ہوئے اہل اسلام صرف کانپ کر رہ گئے کفار تو
مارے خوف کے گر پڑے کہ یہ کیا آفت آئی دفعتہً کون سی بلا نازل ہوئی اُس صدا کے آنے کے بعد
ایک بہت تند شور ہوا کا جھونکا آیا ہر ایک حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہے کچھ تاریکی بھی ہو گئی
جب تاریکی برطرف ہوئی دونوں طرف کے لوگوں نے دیکھا کہ زمین میں بڑا سا غار پڑا ہے یہ حال دیکھکر
مریخ آفتاب علم نے مرکب کو روک لیا اس خیال سے کہ یہ واقعہ دیکھوں کیا ہے ابھی مریخ دل میں
خیال کر رہا تھا اور غزالان میدان میں بے ہوش پڑی تھی سہراب وغیرہ اُس کے لینے کو چلے تھے
کہ یہ معرکہ پیش آیا سب تھم گئے ہیں اور حیران ہیں اُدھر خود بدمست پریشان ہے ساری بدمستی
فراموش ہے حیرت کا ایک جوش ہے کہ یکایک اُس غار سے آگ کے شعلے نکلنے لگے اور آسمان پر جا کر
غائب ہونے لگے جب شعلے نکلنا موقوف ہوئے بس ایک مرتبہ پھر برق چمکی اور اُس غار سے
بہت سا دھواں نکلا وہ آسمان پر جا کر قائم ہوا اُس ابر دخانی میں ایک مرتبہ چمک ہوئی اور چند
ستارے ٹوٹ کر اُس ابر سے اُس غار میں گرے پھر ایک شعلہ نکلا کہ اُس نے اُس ابر دخانی
کو بھی برطرف کیا اور خود بھی غائب ہو گیا اب جو سب نے دیکھا کہ اُس غار میں روشنی ہوئی اس طور
سے کہ جیسے آفتاب طلوع ہوتا ہے سب اُس غار کی طرف دیکھنے لگے یہاں تک کہ وہ غار تاب
آئی اور غار سے نکل کر پھیلی اب سب نے دیکھا کہ اُس غار سے ایک گنبد طلائی پیدا ہو کہ جسکے چاروں
طرف دروازے تھے اور ہر دروازے پر ایک آفتاب بنا ہوا تھا اور کلس گنبد پر ایک بہت بڑا آفتاب
تھا کہ وہ روشنی اُس آفتاب کی تھی اور ان آفتابوں کی بھی تھی اور ہر در گنبد پر ایک تخت بچھا ہوا تھا
اُس پر ایک جوان بیٹھا ہوا تھا اُس کے روبرو سپر و تلوار رکھی تھی اور ایک شیر بزین و لجام سے
آراستہ کھڑا تھا اُن جوانوں کی صورت سے رعب وداب پیدا تھا کوئی اُن سے آنکھ نہ ملا سکتا تھا ایسا
رعب تھا کہ وہ گنبد آکر زمین پر قائم ہوا کہ ایک مرتبہ اور پر جو در تھے اُس گنبد کے تھے وہ خود بخود کھلے
اُن میں چند پری زادیں پیدا ہوئیں کسی کے ہاتھ میں طبل تھا کسی کے ہاتھ میں نفیری تھی کسی کے
ہاتھ میں جھانجھ تھی کہ انھوں نے سر باہر نکال کر نفیر بجانا شروع کیا ایک نے جھانجھ ایک نے طبل
بجایا یہ جو صدا اُن جوانوں نے سُنی بس ہر ایک جست کر کے شیر پر سوار ہوئے اور وہ چاروں جوان
صف بستہ کھڑے ہوئے اور مریخ وغیرہ حیران تھے کہ یہ کیا امر ہے کسکی آمد ہے کون ساحر آتا ہے کسی
ساحر بزرگ کی آمد کا بندوبست ہے نہ معلوم بدمست کی کمک کو کوئی آتا ہے یہ لوگ تو یہ خیال کر رہے تھے

اُدھر بدمست وغیرہ بھی حیران تھے کہ نیا واقعہ پیش آیا تھا اُن سب کا یہ خیال تھا کہ کوئی ساحر اسے کمک ان لوگون کے آتا ہی انھین مین سے ہی جو کہ متفرق ہو گئے تھے یہ لوگ یہ خیال کر رہے تھے مگر دیکھو اُسی طرف رہتے تھے کہ یکایک وہ آفتاب جو کلس پر گنبد کے لگا تھا وہ جدا ہوا اور آسمان پر جا کر شق ہوا برق چمکی اُس سے ابر پیدا ہوا اُس ابر سے موتی برسنے لگے ایکمرتبہ گنبد کو گردش ہوئی تڑاقہ کی صدا آئی برق چمکی ایک دروازہ گنبد کا کھلا جدھر وہ جوان کھڑے تھے اُدھر کا اُس دروازے سے سب نے دیکھا کہ ایک گنبد نور پیدا ہوا وہ زمین پر قائم ہوا اُس گنبد نور مین ایک بار شگاف ہوا وہ نور سب ایکمرتبہ جمع ہو کر اُڑ گیا اب سب نے دیکھا کہ آفاق شاہ تاج سر پر رکھے ہوے لباس سُرخ پہنے ہوے تیغہ برق تاب بصد قہر و عتاب برہنہ ہاتھ مین غصہ چہرہ سے ہویدا خشم و غضب رخ سے پیدا ظاہر ہوا یہ حال دیکھا دونون طرف کے لوگ حیران ہوے کہ یہ کیا امر ہی آفاق شاہ تو قتل ہوا لاشہ اسکا ابھی تک زمین پر پڑا ہی یہ دوسرا آفاق شاہ کہان سے پیدا ہوا خصوصا بدمست اور اُس کے سردار بہت حیران ہوے بدمست کے تو حواس جاتے رہے کہ مین نے تو آفاق شاہ کو قتل کیا تھا یہ کیونکر آیا بڑے غضب کی بات ہی کہ لاش اسکی پڑی ہی تمام علامت بھی برپا ہوئی مرنے کی صدا آئی ہر دون نے غل مچایا یہ طرفہ ماجرا پیش آیا ہی یہ حیران تھا کہ میری سمجھ مین نہین آتا ہی اسکے حواس خمسہ مثل طائران وحشت زدہ کے اُڑ گئے ہاتھ پاؤن سے طوطے اُڑ گئے زاغ عقل بھی پرواز میدا کر کے طرف میدان حیرانی کے راہی ہوا شہباز فکر نے آ گھیر لیا شاہین فکر و تردد نے مرغ عقل کا شکار کیا ایک عالم حیرت مین اگر سکتہ کی صورت سے سم ہو کر رہ گیا اسکے سرداروں کا بھی یہی حال ہوا اُنکو بھی یہی خیال پیدا ہوا کہ ہم یہ خبر سُنکے اور اپنے کانون سے یہ صدا سماعت کر کے کہ گشتی مرا نام من آفاق شاہ بود اور علامت آفاق شاہ کے مرنے کی دیکھکر خوشی اپنے مالک کے پاس آتے تھے یہان آکر اپنی آنکھون سے بھی دیکھا کہ لاش پڑی ہی یہ آفاق شاہ کہان سے ظاہر ہوا ہر ایک حیران کھڑا تھا اور ایک دوسرے کا منھ دیکھ رہا تھا مگر بسبب حیرت کے کلام نہ کر سکتا تھا بدمست و سرداران بدمست کی یہ کیفیت تھی اُدھر مریخ وغیرہ نے جو آفاق شاہ کو دیکھا اُنکو بھی حیرت ہوئی منورہ نے کہا کہ ای خالہ اماں آپ تو فرماتی تھین کہ حد جنبش مین راہ گم ہو گئی تیر سے خالو مارے گئے یہ کہان سے تشریف لائے ملکہ نے جواب دیا کہ ای فرزند میری عقل مین نہین آتا ہی کہ یہ کیا امر ہی میرے اور کیا منحصر ہی ان سرداروں سے دریافت کرلے کہ یہ سب بھی یہ حال سُنکے آئے ہین ورنہ مین اور یہ لشکر سے مقابلہ کر رہی تھی ای بیٹی مین بالاے آسمان اپنے تخت پر سوار لشکر پر سحر کر رہی تھی کہ ایکمرتبہ تاریکی ہو گئی مین یہ سمجھی کہ آفاق شاہ نے بدمست کو قتل کیا ایک میرے کان مین صدا آئی کہ گشتی مرا نام من آفاق شاہ بود یہ سُنا تھا کہ میرے حواس جاتے رہے فوراً سحر کر کے اس طرف کو آئی بس یہان آکر دیکھا کہ لاش زمین پر پڑی ہی یہ جو حال دیکھا مین نے اپنے کو گرا دیا تخت پر سے تو پہونچ گئی کہ تو نے روک لیا ورنہ میرا خاتمہ ہو جاتا لاش تو تو نے بھی دیکھی ہی بلکہ ابھی تک پڑی ہی منورہ نے جواب دیا کہ مین یہ نہین عرض کرتی ہون کہ آپ دروغ فرماتی ہین یا فرمایا تھا بلکہ میرا یہ مطلب ہی کہ یہ معاملہ کیا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ معاملہ خود میری عقل مین نہین آتا ہی کہ کیا ہی تھوڑے عرصہ مین معلوم ہو جائے گا خاموش رہو ادھر ہر ایک سردار مثل مریخ وغیرہ کے حیران تھے کہ یہ کیا بات ہی یہ لوگ بھی حیران ہین مگر حواس باختہ نہین ہین بلکہ خوش ہین سب سے زیادہ خوش و خرم منورہ اور ملکہ آئینہ اندام زوجہ آفاق شاہ ہی ادھر تو یہ قصہ ہی اُدھر آفاق شاہ جو اُس بقعۂ نور ۸

سے نکلا بس اُن شمشیر سواروں نے آفاق شاہ کو سلام کیا آفاق شاہ نے اُنکا سلام لے کر اشارہ کیا کہ وہ ہر ایک جوان شمشیر پرسے کود کر اُسی طور سے اپنے مقام پر بیٹھ گیا شمشیر اُسی مقام پر جاکر کھڑا ہوگیا آفاق شاہ نے پھر اشارہ کیا کہ وہ ابر جو محیط ہوا تھا ایک مرتبہ سمٹ کر پھر آفتاب بن گیا بارش ہوا پر برطرف ہوگئی برق کوندی سب نے دیکھا کہ وہ آفتاب پھر اُسی طور سے کلس گنبد پر آکر قایم ہوا آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ وہ گنبد طلائی اُسی غار میں چلا گیا برق کی چمک پیدا ہوئی زمین برابر ہوگئی یہ نیرنگ دیکھکر بدمست کے تو حواس جاتے رہے جب آفاق شاہ اُس گنبد کو روانہ کرچکا اور زمین برابر ہوچکی اب آفاق شاہ نے تن کر ادھر اُدھر نگاہ کی دیکھا کہ ایک طرف میری زوجہ اور سب سردار جو کہ میرے ساتھ تھے کھڑے ہیں اور مریخ آفتاب علم مرکب پر سوار آلات حرب و ضرب سے آراستہ و اسباب سحر سے پیراستہ ادھر کو چلا آتا تھا مگر کچھ اب تھم گیا ہے حیران ادھر کو دیکھ رہا ہے اور ایک طرف چند ساحر کھڑے ہیں لشکر سمندر شاہ کے اُنکے آگے بہت فاصلہ پر بدمست اژدر پر سوار شمشیر ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا ہے غزالان زمین پر پڑی ہے مگر مجروح ہے یہ جو دیکھا آفاق مریخ کے قصد کو سمجھ گیا تھا بدمست کی طرف سے پھر کر مریخ کو صلا دی کہ اے مریخ تم اُسی مقام پر قیام کرو تکلیف نہ فرماؤ میں اسکا ہم نبرد آگیا یہ بہت خوش تھا کہ میں نے آفاق شاہ کو قتل کیا اور اس نے میرے بعد میری زوجہ اور بھانجی کو بہت کلمات سخت کہے ہیں میں سب سن رہا تھا سب حال سے آگاہ ہوں اسکی سزا اسکو دیتا ہوں یہ میرا شکار ہے نہ معلوم آپنے دل میں سمجھا کیا ہے اب یہ مجکو قتل کرے اس نے اپنے خیال ناقص میں مجکو قتل کیا تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ اسکی جان کا میں ملک الموت ہوں اب یہ میرے قبضہ سے نکل کر کہاں جاتا ہے اب یہ مجکو قتل کرے اُسوقت میں جانوں کہ بڑا ساحر ہے جب سے میں نے غزالان کو مجروح دیکھا ہے میرے آنکھوں میں خون اُتر آیا ہے مجکو اسکا دم بھر کا زندہ رہنا ناگوار اور شاق ہے یہ جو آفاق نے کہا مریخ نے قصد کیا جواب دوں کہ آفاق یہ کہکر مقابل بدمست ہوا چونکہ یہ قریب تھا یہ حال جو مریخ نے ملاحظہ کیا خاموش ہو رہے اور اپنے مقام پر چلے آئے ادھر آفاق شاہ نے سحر کیا کہ دو پنجے پیدا ہوئے بالین پر غزالان کے اور دو پائین وہ چاروں پنجے غزالان کو اُٹھا کر اُس مقام پر لائے جہاں سب سردار کھڑے تھے یہاں مریخ نے سحر سے تخت تیار کیا تھا وہ پنجے اُس تخت پر لٹاکر غائب ہوگئے جب غزالان اُس مقام پر سے جاچکی اُس وقت آفاق نے بدمست کی طرف نگاہ قہر دیکھکر اور برہم ہوکر ڈپٹ کر کہا کہ کیا مدہوش حواس باختہ حیرت زدہ کھڑا ہوا مثل تصویر کے دیکھ رہا ہے مردان عالم سے آنکھ چار کرتے ہمارا کمال دیکھا اب بھی کچھ جرأت ہے کوئی سحر مثل میرے سحر کے یاد ہے یا نہیں بس وہی ایک سحر تھا تیری تمام عمر کی محنت کا وہ ہی ایک ثمر تھا کہ اُس سے تجکو کچھ بھی نہ ہاتھ آیا او نادان جو کہ عقل مند اور کامل ہوتے ہیں وہ اسی طور سے اپنے حریف کی ضرب سے بچتے ہیں اور حریف کو ذلیل کرتے ہیں تو تو بہت خوش تھا کہ میں نے آفاق شاہ کو اپنے سحر سے قتل کیا اتنے بڑے ساحر کو مارا اسپر بھی اکتفا نہ کی اسی عالم خوشی میں ظلم پر کمر کسی پہلے تو میری زوجہ کی طرف خیال بد کیا تھا خدا نے اسکی آبرو بچائی لڑکی کو جو دیکھا تو اسکی طرف خیال فاسد کیا اُسپر نگاہ بد ڈالی اور بیہودہ تقریر کی عشق ظاہر کیا دیکھ میں تیرا عشق سب نکالے دیتا ہوں اُنھوں نے جو عجز کیا تو نے نہ سنا میری زوجہ کو زخمی کیا اور قصد ہلاک کرنے کا کیا اگر یہ لڑکی نہ ہوتی تو تو ضرور قتل کرتا خیر خدا کو آبرو و جان دونوں تیرے

ہاتھ سے بچا نا تھی کہ یہ لوگ بھی بچ گئے اُن میں سے بھی ایک کو تو نے مجروح کیا اور قصد اُسکے بھی قتل کا ہوگا کہ میں آگیا یہ سب خبریں مجکو میرے ہیر دے رہے تھے میں اپنا بندوبست کر رہا تھا کیونکہ تیرے سحر کے مٹانے کے لیے میں نے اپنے ہم شبیہ کو تیرے ہاتھ سے قتل کرایا اپنے کو تیری ضرب سے بچایا کیونکہ تو نے سحر بہت زبردست کیا تھا یہ بھی تیرے کمال کا سحر تھا اب تیری نصف قوت رہ گئی ہے دیکھ یوں حریف کی ضرب سے بچتے ہیں اسکو کمال کہتے ہیں تیری سمجھ میں بھی نہ آیا ہوگا کہ کیا ہوا کون قتل ہوا تو یہی خیال کرتا ہوگا کہ میں نے آفاق کو قتل کیا اپنے دل میں بہت خوش ہوگا اب مجکو دیکھکر تیرے حواس جاتے رہے ہوں گے کہ یہ کیا ہو گیا ہو جب شعر ۔ من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال ✣ کارے کہ فلک کند بشر را چہ مجال ✣ میں کچھ خیال کر رہا تھا کہ یہاں دوسرا امر ہوا یہ امر کیے میں نے تیرے دل کو خوش کر دیا بس اب خبردار ہو جا تیری قضا آگئی ہے میں تجکو ان کلمات کی سزا دونگا جو تو نے بعد میرے میرے ناموس سے کیے ہیں اسی تیغ سے تجکو قتل کرونگا یہ جو ڈانٹ کر آفاق شاہ نے کہا ایک تو بدمست کے حواس باختہ تھے ہی اس تقریر سے اُس کے حواس اور جاتے رہے کلیجہ سینہ میں ہاتھوں اچھلنے لگا دل سے کہنے لگا کہ بڑی خرابی ہوئی یہاں تو دوسرا واقعہ ہو گیا میں کچھ سمجھا تھا اور ہو کچھ گیا اب اس کے ہاتھ سے بچنا دشوار ہے اسنے بڑی چالاکی کی میرے حواس اسکی اُس چالاکی سے جاتے رہے بڑا فریب کیا میرے سحر کو مٹا دیا اپنی شبیہ قتل کرا کے افسوس میں نے بڑا دھوکا کھایا یہ دل سے باتیں کر کے آفاق شاہ سے کہا کہ او آفاق تو بڑا مکار نکلا تو نے مجکو دھوکا دیا اگر میں یہ جانتا کہ تو دھوکا دیگا تو اسکا بندوبست کر لیتا خیر اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائے گا ابکی مرتبہ فریب کر کے اپنی شبیہ کو قتل کرا کے بچ گیا اب کیا کرے گا میں اُسکا بھی بندوبست کرونگا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہے ایک مرتبہ اس تدبیر سے تو بچ گیا ابکی بچنا دشوار ہے معلوم ہوا تو بڑا مکار ہے تو کیا مجکو قتل کر سکتا ہے میں خود تجکو قتل کر کے تیرے تمام ہمراہیوں کو قتل کرونگا اور اپنی معشوقہ کو اپنے قبضہ میں کر دونگا اور اپنا اسیر تصرف کرونگا یہ جو بدمست نے کہا آفاق کو اسکی تقریر پر نہایت غصہ آیا جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند کر ورنہ گدی سے کھینچ لونگا تو بہت چرب زبان ہوا ہے عورتوں سے تقریر کر کے تیری زبان کھل گئی ہے مجکو بھی غزالان اور آئینہ اندام تصور کیا ہے اب جو تو نے کچھ کہا میں تجکو زبان تیغ سے جواب دونگا یہ مقام بزم نہیں ہے مقام رزم ہے ؎ بیلا آنچہ داری ز مردی نشان ✣ کمان کیانی و گرز گران ✣ بدمست نے جواب دیا کہ اچھا اب تم اپنا وار کرو آفاق نے جواب دیا کہ میں پہلے حربہ نہ کرونگا گو میں تجھ سے مقابلہ کر چکا ہوں اور کئی حربہ تیرے سر ہو کر چکا ہوں مگر ابھی بھی تو ہی پہلے حربہ کر بدمست نے یہ سُنکے ایک مرتبہ اپنے اژدر پر ایک کوڑا مارا اژدر سے صدا آئی جیسے کوڑا پڑا ایک شعلہ اژدر سے نکلا اور طرف آفاق کے چلا آفاق نے اُسکو بھی وہ اُسی مقام پر ٹھنڈا ہو کر گرا یہ دیکھکر وہ ناری جل گیا فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی اُس سے شیر پیدا ہوا اسنے اس شیر کو اشارہ کیا کہ آفاق کو کھا لے بس وہ غرا کے طرف آفاق کے چلا جب آفاق نے دیکھا کہ شیر میری طرف آتا ہے اس نے فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی وہی جوان شیر سوار جو کہ اُس گنبد طلائی کے دروازہ پر بیٹھے تھے انہیں سے ایک ظاہر ہوا اور سامنے آفاق کے آیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہے آفاق نے کہا کہ اس شیر کو کھا لے جو میری طرف آتا ہے بس یہ کہنا تھا کہ وہ جوان اپنے شیر کو بڑھا کر اُس شیر کی

طرف چلا اتنے عرصہ مین وہ شیر بھی قریب آگیا تھا جیسے اسکا اور اُس شیر کا سامنا ہوا اُس جوان نے ڈپٹ
کر کہا کہ او نالایق کدھر جاتا ہی آ میری طرف مین تیرا بہت مشتاق تھا یہ جو جوان نے کہا وہ شیر اسکی
طرف چلا ادھر بدمست نے اپنے سحر کو قوت دی اور پکار کر شیر سے کہا کہ پہلے اس جوان کا کام تمام
کر پھر آفاق شاہ کو قتل کرنا بس وہ شیر غرا کر اُس جوان پر آیا اور قریب پہونچ کر ایک پنجہ اُٹھا کر
قصد کیا کہ طمانچہ مارون کہ منھ پھر جانے جیسے اُس شیر نے یہ قصد کیا اور پنجہ اُٹھایا ویسے ہی وہ جوان
شیر پر سے کود پڑا اور اُسکے قریب سے بچ کر اُسکے شکم کے نیچے ہو گیا اُسکا پنجہ خالی گیا اسنے کیا کیا
کہ اُسکے دونون ہاتھ ایک ہاتھ سے پکڑ کر اور دونون پاؤن ایک ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھا لیا اور زمین پر دے
مارا اس طور سے کہ جیسے کوئی پھول کو پھینک دیتا ہی جیسے وہ شیر گرا یہ دوڑ کر اُسکے سینہ پر سوار ہوا اور
کمر سے نیمچہ نکال کر اُس کے سینہ کو چاک کیا اور کلیجہ نکال کر کھانے لگا اُس شیر کا سینہ چاک ہوتا تھا کہ ایک
صدائے مہیب آئی کہ اُس صدا کے آنے سے صحرا ہل گیا یہ جو حال بدمست نے دیکھا اس نے فوراً دستک
دی کہ زمین شق ہوئی ایک خرس پیدا ہوا اُس خرس بادیہ ضلالت نے اُس خرس کو اشارہ کیا
کہ اس جوان کو کھالے وہ خرس اُس مقام پر سے پنجہ اُٹھا کر چلا ادھر آفاق نے دستک دی کہ دوسرا
جوان شیر سوار پیدا ہوا آفاق شاہ نے کہا کہ لینا اس خرس کو میرے غلام تک نہ آنے دینا یہ سنتا تھا
کہ وہ جوان اپنے شیر کو بڑھا کر خرس کے قریب آیا کہا کہ او صحرا کے جانور کدھر جاتا ہی میری طرف آ
اس نے اسکی طرف رخ کیا کہ بدمست نے سحر کو زور دیا اس جوان نے اپنے شیر پر سے کود کر اس
خرس کے قریب آ کر ایک طمانچہ جو مارا خرس کا سر تن پر سے اُڑ گیا اُسنے بڑھکر ہاتھ اُسکی کمر مین دے کر
زمین سے اُٹھا لیا اور قریب اپنے شیر کے لاکر اُسکا شکم چاک کیا یہ بھی کلیجہ نکال کر کھانے لگا اسکا شیر
خون پینے لگا اُسی طور سے پھر صدا آئی اُدھر اُس جوان اول کا بھی شیر شیر کا خون پی رہا ہی یہ سانحہ
بدمست نے دیکھکر پھر دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا بدمست نے کہا کہ ان دونون جوانون
کو مع شیر کے اور آفاق شاہ کو نگل جا یہ سنتا تھا کہ وہ اژدر شعلہ آتشین چھوڑ کر اپنے دم کشی
چلا کہ آفاق شاہ نے اشارہ کر کے دستک دی تیسرا جوان پیدا ہوا آفاق شاہ نے اُس سے
کہا کہ اس اژدر کو چیر کر پھینک دے پس وہ جوان شیر سوار اُسکی طرف چلا اس نے دم کشی کی
یہ اُسی طور سے اُسکے منھ کے قریب پہونچ گیا قریب دہن پہونچا تھا کہ اس نے کلہ دونون طرف پکڑ کر
ایک چیخ ماری اور مثل کرباس کے پھاڑ ڈالا ویسی صدا آئی جیسی دو مرتبہ آئی تھی اُسکا دل نکال کر
اپنے شیر کو کھلانے لگا اب کی مرتبہ پھر بدمست نے دستک دی کہ صحرا سے ایک سوار پیدا ہوا وہ
شیر پر سوار تھا اُس سے بدمست نے کہا کہ ان تینون جوانون کو قتل کر اور آفاق شاہ کو وہ
تلوار لے کر چلا آفاق شاہ نے دستک دی کہ چوتھا جوان پیدا ہوا اُس سے آفاق شاہ نے
اشارہ کیا کہ اس شیر سوار کو مارے پس وہ جوان اپنے شیر کو بڑھا کر اُسکی طرف چلا وہ ادھر کو آتا تھا
باہم ہمدگر ہوئے اُس نے تلوار ماری سوار آفاق شاہ نے خالی دی اور جھک کر اپنے شیر پر سے
اُسکی کمر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو شیر پر سے اُٹھا لیا دوسرا ہاتھ ایک مرتبہ جھٹکا دیا کہ ایک برق چمک کر
گری کہ اُس جسد کے دو ٹکڑے ہو گئے ادھر اُس جوان نے جسکو اُٹھایا تھا زمین پر دے مارا اور کود کر
ایک پیر پکڑ کر ایک دبا کر مثل کرباس کمر سے چیر ڈالا دل و جگر نکال کر شیر کو کھلانے لگا اُسکے مرنے
سے ایک سیاہ آندھی اُٹھی اور تاریک پیدا ہوا بہت غل و شور کی صدا آئی جب اس طور سے

چار دن حربہ بدمست کے برباد ہوے اسکو بہت غصہ آیا ایک مرتبہ اس نے برہم ہوکر دستک دی اور
کہا کہ او فیلان مردم در جلد حاضر ہو اسکا صدا دینا تھا کہ صحرا کی طرف سے صدا ے زنجیر آنے لگی سب نے
دیکھا کہ صحرا کی جانب سے ایک نہایت بدمست اور قوی ہیکل فیل پیدا ہوا کہ دو دانت اُس کے
مثل نیزہ باہر نکلے ہوے بلندی مین مثل کوہ سیاہ ایسا کہ تاریکی ظلمات اُسکے روبرو کچھ اصل
نہین رکھتی تھی ویسا ہی شب دیجور کی کوئی اصل تھی زیادہ تر دل کھارے سیاہ خرطوم اُٹھائے
ہوے چلا آتا ہی پانون مین زنجیر آہنی سو من کی پڑی ہوئی جیسے بدمست نے دیکھا کہ بموجب
میری طلب کے فیلان پیدا ہو اُسکا کہ ان سب کو اپنی خرطوم مین لپیٹ کر ہلاک کر دہ یہ اشارہ
پاتے ہی ایک چیخ زور سے مارکر اپنی خرطوم اُٹھا کر چلا آفاق شاہ نے دستک دی کہ وہی گنبد
طلائی پیدا ہوا اُسی طور سے آفتاب طلوع تھا جیسے گنبد ظاہر ہوا آفاق شاہ نے اشارہ
کیا اُس گنبد کی طرف اُس گنبد مین ایک چمک پیدا ہوئی اُس سے ایک برق کوند کر آسمان پر گئی
اور وہان سے جوش کر گری تو پشت فیل پر گری فیل دو پارہ ہوکر زمین پر گرا تاریکی ہوگئی جب
تاریکی برطرف ہوئی صداے ہولناک آئی بعد صدا آنے کے سب نے دیکھا کہ وہ گنبد اور وہ جوان اُسی
طور سے ہین مگر فیل کے دو ٹکڑے پڑے ہوے ہین بس یہ حال دیکھکر بدمست کو بہت ہی غصہ آیا
اپنے ہونٹ مارے غصہ کے کاٹنے لگا اپنی کف دست کو کئی مرتبہ کاٹا پس برہم ہوکر آفاق شاہ
سے کہا کہ تو نے پانچ حربے میرے رد کیے اگر ابکی تو میرے حربے سے بچ جائے تو جانون یہ کہکر اپنی جوڑے
پر ہاتھ ڈالا ادھر آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ برق کوندی اب جو سب نے دیکھا نہ وہ جوان
تھے نہ تشبیرنہ گنبد تھا صاف میدان تھا وہ پانچون لاشین جانورون کی پڑی ہوئی تھین اُدھر
بدمست نے جوڑے سے ایک بیضۂ فولادی نکالا اور اُسکو ہاتھ مین لے کر آفاق سے کہا کہ خبردار
ہو جاؤ اب مین پھر اپنا حربہ کرتا ہون آفاق نے کہا کہ مین خبردار ہون ابھی تک مین نے کوئی حربہ
نہین کیا ہی مین تیرے حربہ رد کر رہا ہون یہ کہکر ٹھہرے ہوے نگاہ اُسطرف لگی ہوئی کہ اب یہ کیا زہر اُگلتا ہی کہ
اُدھر بدمست نے اُس بیضہ کے منھ پر سے ڈاٹ لی ڈاٹ کا لینا تھا کہ اُس سے ایک دھوان
نکلا بعد اُس دھوئین نکلنے کے سب نے دیکھا کہ ایک ناگن نہایت سیاہ اور پرانی کہ جسکی پھنکار
سے تمام صحرا کی گھانس جل گئی وہ اُس بیضۂ فولادی سے نکلی بدمست نے اشارہ کر آفاق
شاہ کی طرف کیا وہ چلی ایسی وہ ناگن تھی کہ اگر اُسکی ہوا لگ جاتی تو آدمی زندہ نہ رہتا کاٹنا
تو شی دیگر ہی اور مختصر ایسی تھی کہ کوئی ایک وجب یعنی ایک بالشت پس وہ جس سے وہان سے چلی
اور ایک چشم زدن مین آفاق شاہ کے قریب آگئی یہ تو خبردار تھے انھون نے اسم سحر پڑھ کر
اور اپنے کو سمیٹ لیا جیسے وہ قریب آئی اور اُس نے قصد کیا کہ ڈنک مارون آفاق شاہ نے
یہ کہکر کہ او ناگن کوڑا ہو جا اور بعد چالاکی اُسکی دم پر ہاتھ ڈالا بس ایسی چالاکی سے ہاتھ ڈالا تھا
کہ اُسکی دم ہاتھ مین آگئی اب جو جھٹکا دیتے ہین سب نے دیکھا کہ وہ ناگن نہ تھی آفاق شاہ کے
ہاتھ مین کوڑا تھا وہ ناگن کوڑا ہوکر رہ گئی آفاق شاہ نے بدمست کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو نے
اسی حربہ کے لیے کہا تھا کہ خبردار ہو جانا اور اپنے کو بچانا واہ کیا خوب حربہ کیا تھا بس تیرا کمال
دیکھ لیا اُدھر وہ موذی یہ رنگ دیکھکر پیچ و تاب کھانے لگا تمام بدن سیاہ ہو گیا اس قدر خون
نے جوش کیا یون زہر اُگلنے لگا کہ اے آفاق معلوم ہوا کہ تو سا حر زبردست ہی تو سحر سے نہ

نہ قتل ہوگا اب مین تجھکو نیمچہ یا تلوار سے قتل کرونگا یہ کہکر اپنے اژدر کو بڑھایا وہ بل کھاکر چلا یہ دل مین
پیچ و تاب کھاتا ہوا آتا ہے اُسکی تقریر کا **آفاق شاہ** نے جواب دیا کہ او موذی آ تو سہی دیکھو مین کیسا
تیرا بل نکالتا ہون جب تک تیرا سر کچلا نہ جائیگا اُس وقت تک یہ تیرا زہر اُگلنا نہ جائیگا تیری
سرکوبی کو مین موجود ہون اپنے نیمچہ سے خواہ تلوار سے مقابلہ کر وہ موذی اس تقریر کو سنکے مثل مار سرو
دم بریدہ کے بل کھاکر قریب پہونچ ہی تو گیا تلوار راہ مین نیام سے نکال لی تھی آتے ہی سر **آفاق**
شاہ پر وار کیا **آفاق شاہ** نے سپر پر روکا تلوار چلنے لگی اور **آفاق شاہ** خالی دیتے رہے
جب کئی وار در چلے تو کہا کہ اب تو لو اپنا حوصلہ نکال چکا اب مجھکو وار کرنے دے سہ تو ضربے
زدی ضرب من نوش کن ÷ ہمہ شادی از دل فراموش کن ÷ **بدمست** نے جواب دیا کہ مین خود
کہنے والا تھا کہ اب تم وار کرو میری تو عین خوشی ہے یہ کہکر اس نے ہاتھ روک لیا کہ **آفاق شاہ**
نے وہی تلوار جو کہ اُسکے ہاتھ مین برہنہ تھی بلند کی اور کہا کہ خبردار ہو مین وار کرتا ہون **بدمست**
نے جو دیکھا کہ **آفاق شاہ** نے تلوار علم کی اس نے سمجھ لیا کہ کئی سپرین سجے بن کر اس کے سر پر
قائم ہوئین اُسپر اس نے اکتفا نہ کی ایک سپر اژدر قائم کی اُس کے نیچے اپنی تلوار رکھی بس اُدھر
آفاق شاہ نے نعرہ کرکے اپنا وار کیا سب نے دیکھا کہ یا تو تلوار بالائے سپر چمکی تھی یا زیر شکم
اژدر نمایان ہوئی زمین کو بوسہ دیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس تلوار نے اژدر سپر کو مثل قرص پنیر کے
کاٹا تمام سپرون کو قلم کرکے تلوار پر آئی تلوار کو قلم کرکے سر پر آئی سر کو دوپارہ کرکے مراحی گردن مین
اُتری وہان سے صندوق سینہ کے قفل کو کھولتی ہوئی شکم مین آئی شکم کی خبر لیتی ہوئی رکیب کو
دو کرکے پشت اژدر پہنچی وہان سے جو گذری تو زمین کی خبر لی بس **بدمست** مع اژدر کے چار ٹکڑے
ہوا اُسکا مرنا تھا کہ صدائے گیر و دار بلند ہوئی تاریکی ہو گئی برق چمکنے لگی آندھی سیاہ اُٹھی برف باری
ہوئی شعلہ نکلے آگ برسی جب یہ سب علامتین برطرف ہو گئین صدا آئی کہ کشتی مرا نام من **بدمست**
خون ریز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نہ رسیدیم یہ صدا آکر وہ سب آثار شر و
شر برطرف ہوئے تو سب نے دیکھا کہ **بدمست** کے دو ٹکڑے پڑے ہین یکایک اُن دونون ٹکڑون
سے ایک شعلہ پیدا ہوا وہ جاکر اُن جانورون کے پرون پر پڑا وہ جلنے لگے اِدھر اُس لاش **بدمست**
مین بھی آگ لگ گئی سب جل کر خاک ہو گئے ہوا چلی اُس ہوا نے سب راکھ کو ایک مقام پر جمع کیا یعنے
اُن جانورون کی راکھ اور **بدمست** کی راکھ مل گئی اُس سے ایک طائر پیدا ہوا وہ اُڑکر بالائے آسمان
گیا اُس نے تین مرتبہ صدائے ہیہات ہیہات دی اور کہا کہ افسوس **بدمست خونریز** ہاتھ سے
آفاق شاہ کے قتل ہوے موت نے اس قدر مہلت بھی نہ دی کہ اپنے کو بچاتے اپنی شبیہ مثل
آفاق شاہ کے قتل کراتے یہ کہکر اور صدا دے کر وہ جانور سیاہ رنگ طرف سمندریہ کے چلا گیا کہ
اسکا حال بعد تحریر ہوگا ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ پہلے تو سرداران **بدمست** یہ سمجھے تھے کہ قتل **آفاق**
شاہ کے ہمارے آقا نے بھی اپنی شبیہ کو قتل کرایا اس خیال سے حملہ ور نہ ہوے تھے جب اُس
طائر نے خاک سے پیدا ہوکر وہ صدا دی اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا آقا قتل ہوا اصل مین شبیہ
نہین قتل ہوئی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ **بدمست** نے جو قصد کیا تھا جب **آفاق شاہ** نے
تلوار لگائی تھی مگر اسکی قضا آچکی تھی کیونکر اُسکا قصد پورا ہوتا کہ وہ خود تو بچ جاتا اور اپنی شبیہ قتل
کرادیتا جیسا کہ **آفاق شاہ** نے کیا تھا گو اسنے بھی یہی قصد کیا تھا کہ اب تو مین سپر ہون وغیرہ

قائم کر چکا ہون خود نکل جاؤن شبیہ کو قتل کراؤن یہ بھی خیال کرتا رہا وہان ملک الموت نے اپنا کام کر لیا
تھا عمر قضا کا پر گیا صرصر قضا نے بدمست کے چراغ ہستی کو گل کر دیا بدمست یہ حسرت لے کر اپنے دل مین
چلا گیا ایک امر یہان پر اور لائق تحریر ہی وہ یہ ہی کہ ان ساحرین بسبب سحر کے یہ قدرت ہوتی ہی کہ وہ اپنے کو
پوشیدہ کر لے اور اپنی شبیہ کو قتل کرائے مگر جس قدر سحر مین کمال زیادہ رکھتا ہوگا اسی قدر جلد اپنے
کو پوشیدہ کر سکتا ہی اور اپنی شبیہ کو قتل کرا سکتا ہی اور جس قدر سحر مین کم مہارت ہوگی اسی قدر دیر مین
ایسا ہوگا چونکہ آفاق شاہ ساحران زبردست و کاملین سے تھا ایک چشم زدن مین خود پنہان ہو گیا
اور اپنی شبیہ کو قتل کرا دیا تھا بدمست ساحر زبردست نہ تھا نہ ایسا کامل تھا اسکو عرصہ ہوا مارا گیا
اس امر کا لحاظ رہے ناظرین کو کہ یہ امر یعنی شبیہ کا قتل کرانا کوئی میرا ایجاد نہین ہی بلکہ اسکو طلسم ہوش ربا
مین سابقین نے تحریر کیا ہی جیسے کہ افراسیاب نے طلسم نور افشان مین جب کہ خورشید
روشن ضمیر کو طلسم سیاہ سے رہا کرنے گیا تھا جسکو کوکب نے قید کیا تھا اور افراسیاب سے
و کوکب سے مقابلہ ہوا تھا اس مقام پر افراسیاب نے اپنی شبیہ قتل کرائی تھی پس کوکب
کو تو معلوم ہوا تھا کہ افراسیاب قتل ہو گیا اس نے اسی پردے مین طلسم کو فتح کر لیا تھا پس
اسی طریقے کو حقیر نے بھی بیان کیا ہی دوسرے یہ امر ناظرین پر ظاہر ہو کہ ساحر جو دھوکا کھاتے ہین
اور یہ نہین خیال کرتے ہین کہ شبیہ قتل ہوئی یا اصل مین وہ خود قتل ہوا اسکا سبب یہ ہی کہ جیسے اصل
ساحر کے مرنے مین علامتین سحر کی برپا ہوتی ہین بیر عمل مچاتے ہین ویسے ہی شبیہ کے بھی قتل ہونے
مین ہوتا ہی گویا خود وہ ساحر قتل ہوا پس یہی امر دھوکا دیتا ہی یہ تو مین بیان کر چکا ہون کہ ساحرین
اس امر کی بسبب سحر کے قدرت ہی کہ وہ اپنی شبیہ کو قتل کرائے مگر اس عمل مین محنت زیادہ
کرنی ہوتی ہی بدین سبب ساحر اس عمل پر محنت نہین کرتے ہین جو کاملین سے ہین وہ محنت کرتے ہین
اس عمل کو بھی ساحر کرتے ہین گو سحر جب بتایا جاتا ہی تو یہ بھی تعلیم کیا جاتا ہی اگر محنت کی تو وہ قبضہ
مین ہو جاتا ہی اگر محنت نہین کی تو ساتھ مشکل کے دو ایک دن مین اس سحر پر قبضہ ہوتا ہی پس اس
سبب سے چھوٹے ساحر اسکو عمل مین نہین لاتے ہین اور بڑے ساحر جو عمل مین نہین لاتے
ہین اسکا سبب یہ ہی کہ ہم شبیہ کے قتل کرانے سے قوت کم ہو جاتی ہی بدین سبب کاملین مین سے بھی
کوئی اس کام کو نہین کرتا ہی ہان جہان ایسی ہی ضرورت ہوتی ہی وہان ایسی حرکت کی جاتی ہی پس یہ
سبب ہی جو ہر ایک ساحر اسکو نہین کرتا ہی اور اس سحر پر نہین عمل کرتا ہی یہ کوئی نہ کہے کہ جانتے نہین
ہین یا جب ایسی قدرت رکھتے ہین تو پھر کیون اپنے کو قتل کراتے ہین عیارون کے ہاتھ سے یا مقابلہ
مین جا کر اپنی شبیہ کو کیون نہین قتل کراتے نہ آنے کا تو وہی جواب ہی کہ آتا سب کو ہی کوئی محنت
کر کے حاصل کر لیتا ہی کوئی نہین اگر محنت کرلے وہ بھی عمل مین لانے لگے اور اس امر کا یہ جواب ہی
کہ وہ شبیہ کو کیون نہین مقابلہ مین قتل کراتا یا عیارون سے تو یہ سبب ہی کہ مین ابھی لکھ چکا ہون کہ
قوت کم ہو جاتی ہی اور بڑی مشکل پڑتی ہی پس ایسے امر کو ہر ایک بات پر عمل مین لانا مشکل ہی ہان
جب کوئی ایسی ہی مہم ہو تو ایسا کیا جاتا ہی دوسرے یہ امر ہی کہ جب اس عمل پر محنت کی جاتی ہی
اسکے جو پیر ہین وہ صاحب عمل سے یہ اقرار کر لیتے ہین کہ ہم کو ہر مقام پر نہ طلب کرنا ہمہ وقت
ہم سے کام نہ لینا جب ایسی ہی اشد ضرورت ہو اس وقت ہم سے کام لینا بدین سبب اور بھی
ساحر اس عمل کو کام مین نہین لاتے ہین بلکہ اسکو برا جانتے ہین غیر اس سے تو کچھ غرض نہین ہی ۱۰

اپنے مطلب سے مطلب ہی پس جب سرداروں نے دیکھا کہ ہمارا آقا دراصل قتل ہوا ہی وہ جس قدر تھے سب
حربۂ سحر لیکر آفاق شاہ پر چلے آفاق شاہ نے سحر کرنا شروع کیا یہ حال جو زوجہ نے
آفاق شاہ کی اور منورہ نے اور مریخ وغیرہ نے دیکھا سب کے سب ادھر سے چلے ایک
ہی حملہ میں اُن سرداروں کے پانوں اُٹھ گئے ان ساحروں کے سحر کی تاب نہ لاسکے باقی ماندہ کوئی
دس بیس فرار کر گئے سب سرداروں نے قصد کیا کہ تعاقب کریں آفاق شاہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہی
چلو کفار کے لشکر کا تو حال دیکھیں کہ اُسکا کیا حال ہی کیونکہ آپ لوگ تو میرے مرنے کی خبر سُنکے ادھر چلے
آئے ہوں گے اُنکو اُسی حالت پر چھوڑ دیا ہوگا اُنھوں نے جو مہلت پائی ہوگی اپنا بند و بست
کیا ہوگا سرداروں نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر ہم یہ تدبیر کر آئے تھے کہ ایک سحر ایسا ہر ایک پر
کر آئے تھے کہ اُس سے بچنا اُنکا محال تھا آفاق شاہ نے کہا کہ اچھا تشریف تو لے چلیے پس سب
سردار اپنے اپنے سحر کو درست کرکے ہمراہ آفاق شاہ کے لشکر کفار پر ملے یہاں تک کہ قریب
لشکر کفار کے پہونچے صدائیں ساحروں کے مرنے کی آرہی تھیں پس آفاق شاہ وغیرہ نے یہ
صدائیں سُنکے خیال کیا کہ ابھی کفار زندہ ہیں لشکر میں پس ہر ایک نے پھر ایک ایک سحر کیا کہ جس سے
پھر بازار مرگ گرم ہوا کفار مرے اور واصل جہنم ہونے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے عرصہ میں
اِن لوگوں نے کل لشکر کا خاتمہ کر دیا خاتمہ پہلے ہی ہو چکا تھا مگر جو کچھ باقی تھا وہ اب تمام ہو گیا جو اُس
معرکہ سے بچ کر نکل گیا جو کہ بیرون لشکر ہو گیا وہ بچا اور جو لشکر میں رہا اُسکا تو خاتمہ ہوا جب سب لشکر
تباہ ہو چکا اور ایک زندہ نہ رہا تو ان لوگوں نے سحر سے دریافت کیا کہ اس لشکر میں کوئی زندہ تو نہیں رہا
معلوم ہوا کہ کوئی نہیں رہا سب جل کر خاک ہو گئے اُس وقت سب نے مل کر سجدۂ شکر بدرگاہ بے نیاز
کیا دعا مانگی دعا مانگ کر سحر کیا کہ ایک ہوا ایسی چلی کہ جس نے ہر ایک کے قلب کو تازہ کر دیا پس سب
سرداروں نے سحر کیا کہ وہ جو آگ لگی ہوئی تھی اُسکو سحر سے برطرف کیا میدان صاف ہوا دیکھا کہ
ہزاروں مقام پر خاک کے انبار ہیں بہت سے مقام پر کفار پڑے ہوئے سسک رہے ہیں مگر سر سے
پانوں تک آبلہ میں یہ حال دیکھکر آفاق شاہ نے سحر کیا کہ چند جانور پیدا ہوئے وہ جو پڑے
ہوئے تھے اُنکو اُٹھا اُٹھا کر لے گئے اب وہاں سوائے راکھ کے یا زر و زیور کے کوئی چیز اُس قسم کی
مثل پارچہ یا انسان سے نہ تھی خیمہ جل گئے تھے کپڑے سب سوختہ ہو گئے تھے جب انسان جل گئے تو
ان اشیا کی کیا ہستی ہی بس آفاق شاہ نے وہ سب مال و زر دیکھکر سرداروں سے کہا کہ بسم اللہ
اس سب کو آپ لوگ اپنے تصرف میں لائیں اُنھوں نے کہا کہ ہم کو ضرورت نہیں آپ کی مہربانی ہے
اور خدا کی قدرت سے بہت کچھ ہمارے پاس ہی ہمکو کسی شی کی ضرورت نہیں ہی یہ جو سب سنے
کہا آفاق شاہ نے سحر کیا کہ بہت سے تیلے پیدا ہوئے اُن سے کہا کہ تم یہ سب مال و زر اُٹھا
لے جاؤ اور اسکو امانت رکھنا جب ہم تم سے طلب کریں ہمارے پاس لے آنا وہ تیلے سب
مال و زر اُٹھا کر لے گئے اُس کے بعد آفاق شاہ نے سحر کیا کہ ہوا چلی وہ ہوا سب خاک جلی
ہوئی جو کہ پڑی تھی اُڑا لے گئی میدان صاف ہو گیا آفاق شاہ نے مریخ سے کہا کہ اے
مریخ اب تمھاری کیا مرضی ہی کہ اب یہاں سے لشکر کو لے چلیں یا یہ شب اسی مقام پر بسر
کریں کیونکہ اس معرکہ میں سب دن تو تمام ہو گیا اگر تخت سحر پر بھی سوار ہوکر چلیں گے تو تھوڑی ہی
دور جائیں گے کہ رات ہو جائے گی کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر راہ فراموش کر جائیں تو بڑی خرابی ہو مریخ

نے کہا کہ اے آفاق شاہ میری تو یہ رائے ہے کہ یہاں سے چلو بس جس مقام پر شام ہو جائے اُسی مقام پر ٹھہر جاؤ بس جس قدر راہ اس وقت طے ہو جائے وہی بہتر ہے کل صبح کو اُسی قدر مسافت طے ہوگی آفاق نے کہا کہ یہ رائے تمہاری بہت درست ہے بس اُس وقت سب نے اس رائے کو پسند کیا ہر ایک نے تخت سحر تیار کیا راوی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سب نے مل کر غزالان کو ہوشیار کیا تھا اُس کے بھی مرہم کا پھاہا لگایا تھا سر کو باندھ دیا تھا وہ بھی ہمراہ ہی تخت سحر پر سب سوار ہو کر چلے آفاق شاہ مع اپنی زوجہ کے تخت پر سوار تھا کہ اُسکی زوجہ نے پوچھا کہ تم نے تو آج مجکو بہت پریشان کیا میں نے تو اپنی جان دی ہوتی اگر یہ لڑکی نہ آ جاتی میں نے جب تمہاری لاش دیکھی اپنے کو تخت پر سے گرا دیا چونکہ تخت بہت بلند تھا اگر زمین پر گرتی تو استخوان چورہ ہو جاتے مجھ سے بیان تو کرو کہ کیا واقعہ گذرا تھا آفاق شاہ نے کہا کہ اب جب ایک مقام پر اطمینان سے بیٹھوں گا تو بیان کرونگا زوجہ اُسکی خاموش ہو رہی راوی نے بیان کیا کہ آفاق شاہ نے اپنی ہم شبیہ کی لاش کو دفن کر دیا تھا اُسی مقام پر اب راوی کہتا ہے کہ یہ لوگ چلے آتے ہیں یہاں تک کہ کوئی چار کوس آئے تھے کہ ایک سبزہ زار ملا اور ایک بہت عمدہ پُر صفا پہاڑ نظر آیا اُس سبزہ زار میں ایک چشمہ بھی آب مصفا کا تھا عمارات بھی ہو گئی تھی آفاق شاہ نے مریخ سے کہا کہ اب اسی مقام پر شب بسر کرو مریخ نے کہا کہ اچھا غرض کہ تخت ہوا سے زمین پر لائے بلندی پہاڑ پر آکر پہلے خوب سیر کی اُس کے بعد سحر سے ایک خیمہ تیار کیا اُس میں سب جا کر بیٹھے وہ فرش وغیرہ سے خوب آراستہ تھا ہر ایک اپنے قرینہ سے بیٹھا اب باتیں ہونے لگیں مریخ نے آفاق شاہ سے دریافت کیا آفاق شاہ نے کل حال جو کہ مقابلہ کا تحریر ہو چکا ہے اول سے آخر تک بیان کیا اپنی شبیہ کا قتل کرانا اور اپنے مقام پر جا کر کہ جہاں سحر اسنے تعلیم پایا ہے اور اسکا چوکا بھی اپنے کو درست کرنا اور پیرون کا سب حال کہنے آگاہ کرنا اسکا بصورت مذکورہ بالا آنا بیان کیا اب سب کو پوری کیفیت معلوم ہوئی زوجہ آفاق نے اپنا حال بیان کیا پھر تو ہر سردار نے اپنی اپنی کیفیت بیان کی سب خوش ہوئے شکر خدا کا بجا لائے چونکہ تھکے ہوئے تھے بعد تھوڑی دیر کے ہر ایک نے کھانا کھایا کیونکہ جب اُس مقام سے چلنے لگے تھے تو کچھ بند وبست کر لیا تھا طعام وغیرہ سے فراغت کر کے ہر ایک آرام پذیر ہوا یہاں تک کہ صبح ہوئی سب بیدار ہوئے حوائج ضروری سے فراغت کر کے اور تخت سحر تیار کر کے اُس پر سوار ہو کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے اُنکا حال اب آئندہ تحریر ہوگا
اور ہر ایک اپنی حالت روبرو صاحبقران کے بیان کریگا

اب تتمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہے

راوی کہتا ہے کہ جب عیار وغیرہ لشکر میں آ چلے اور صاحبقران ہر ایک کے آنے سے خوش ہوئے حال عیاری کا دریافت کیا انہوں نے عرض کیا تھا کہ ہماری عیاری کا حال جب سردار آ جاینگے پس اُسوقت ہم حال عرض بھی کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اور کہا کہ اُسوقت ہم ہر ایک کو انعام وخلعت بھی دینگے سب نے عرض کیا جو آپکی مرضی پس صاحبقران نے جو سردار کہ نہیں آئے تھے اُنکا انتظار دوپہر رات تک کیا کہ جس طور سے عیار آئے ہیں شاید وہ بھی آ جائیں جب زلف لیلائے شب تا کمر پہونچی تو صاحبقران نے فرمایا کہ وہ سردار اسوقت تک تو نہیں آئے آخر نہ معلوم راہ میں کیا گذری جو وہ نہیں آئے

خیر صبح کو دیکھا جائے گا اگر صبح کو بھی نہ آئے تو کوئی تدارک کیا جائے گا یہ فرما کر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور اب تشریف محل میں لے جائیں بادشاہ یہ سنتے اُٹھے صاحبقران بھی اُٹھے دونوں صاحب ناموس میں تشریف لے گئے سب سردار بھی اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے خیمہ میں آئے لشکر میں ہر طرف خوشی مچی ہوئی ہے جاگ ہو رہی ہے نوبتیں خوشی کی بج رہی ہیں وہ رات نہ معلوم ہوتی تھی بلکہ شب قدر معلوم ہوتی تھی کسی خیمہ سے نماز کی صدا آ رہی تھی کوئی دعا کر رہا تھا کوئی شکر اپنے خالق کا ادا کر رہا تھا کہیں گانا ہو رہا تھا غرض سب اپنے اپنے مقام پر خوش تھے یہاں جو بادشاہ و صاحبقران محل میں تشریف لائے سب خواتین محل میں تھیں ہر ادنا و اعلےٰ انتظار میں صاحبقران و بادشاہ کے سویا نہ تھا صدقہ وغیرہ تیار رکھے تھے صحنک ہو چلی تھی کونڈے بھی ہو چکے تھے چند چیزیں باقی تھیں کہ جن پر خود صاحبقران و بادشاہ نذر دیتے تھے جیسے خادمان محل نے صدائے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند کی سب خوش ہو گئے کہ بادشاہ و صاحبقران تشریف لائے سب برائے تعظیم تا در آئے استقبال کر کے لے گئے پہلے اس مقام پر لائے کہ جہاں منت و مراد کے کونڈے وغیرہ رکھے ہوئے تھے صاحبقران و بادشاہ سے نذر دلائی صاحبقران و بادشاہ بہت جلسے پہلے انکار کیا مگر مستورات کب مانتی ہیں آخر کو نذر دینا پڑی وہاں سے ایوان میں تشریف لائے اہل محل آکر مبارکباد دینے لگے اُنکو انعام ملنے لگا یہاں تک کہ اسی کاروبار میں صبح ہو گئی بادشاہ باہر تشریف لائے صاحبقران بھی تشریف لا کر اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ سے قبل سب سردار آ چکے تھے سب عیار حاضر تھے صرف اُنھیں چند سرداروں کی کمی تھی باقی دربار سرداروں سے آراستہ تھا جب سب سردار آ چکے اور دربار آراستہ ہو چکا صاحبقران نے اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ہم کو یقین تھا کہ شب کو وہ لوگ آ جائیں گے مگر معلوم ہوتا ہے کہ شب کو بھی نہیں آئے اگر آتے تو ضرور دربار میں آتے سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد فرمایا خداوندا وہ لوگ تو ایسے نہ تھے کہ کسی مقام پر ٹھہر جاتے کوئی نہ کوئی بلا میں مبتلا ہو گئے اُنکی خبر کے دریافت کرنے کے لیے عیار روانہ فرمائے جائیں یہ جو اہل دربار نے عرض کیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ سرداروں کی خبر کے لیے ہرکارے روانہ کر دو تاکہ اُنکی خبر معلوم ہو اگر کسی بلا میں مبتلا ہو گئے ہوں تو اُنکی رہائی کی فکر کی جائے خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب میں ہرکارے روانہ کر کے اُنکی خبر منگاتا ہوں آپ کو اُن کے حال سے آگاہ کرتا ہوں یہ کہکر خواجہ نے ہرکاروں کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم لوگ بہت جلد لشکر سے نکل کر دس دس پندرہ پندرہ کوس کی خبر لاؤ کہ اس حوالی میں کوئی قصبہ یا گاؤں تو نہیں ہے اور وہاں تو یہ سردار نہیں ہیں اگر معلوم ہو جائے کہ ہیں تو پھر یہ دریافت کرنا کہ کس مقام ہیں اور کس کام میں ہیں آیا کسی بلا میں تو نہیں مبتلا ہیں یہ جو حکم خواجہ نے ہرکاروں کو دیا وہ اُسی وقت مجرا کر کے بارگاہ سے باہر آئے اور سب سامان سے درست ہو کر برائے خبر روانہ ہوئے ابھی ہرکاروں نے نصف لشکر نہ طے کیا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر میں غل ہوا کہ وہ سردار بھی آ گئے جو کہ غائب تھے جنکی فکر صاحبقران کو بہت تھی یہ جو غل ہرکاروں نے سنا کہ کچھ غل لشکر میں ہو رہا ہے کہ آگئے آگئے انھوں نے خیال کیا کہ چل کر دیکھنا چاہیے کہ یہ غل کیسا ہے کیا کسی طرف سے کفار نے روز خون لشکر پر مارا بس یہ ہرکارے اپنے دل میں خیال کر کے واپس آئے قریب بارگاہ جو پہونچے تو زیادہ غل پایا اور ایک مقام پر بہت سے لوگوں کا مجمع دیکھا یہ جو اُس مقام پر آئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سردار کھڑے ہوئے ہیں کہ جنکی تلاش کے لیے ہم روانہ کیے گئے تھے ہرکارے بہت خوش ہوئے راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ تو بہت تڑکے تخت ہائے سحر پر سوار ہو کر چل چکے تھے ایک پہر دن آیا ہو گا کہ یہ لوگ لشکر میں آکر پہونچے چونکہ واقف تھے کہ یہ وقت دربار کا ہے سب قریب

دربار آکر اُترے اہل لشکر نے جو دیکھا تو خوش ہوکر غل مچایا اُن کے ملازم وغیرہ یہ خبر سُنکے دوڑ آئے اب
اُنکو وہ نہین ملتی ہی کہ بارگاہ مین جائین وہ سب سے کہتے ہین کہ راہ دو بارگاہ مین جائین اہل لشکر و
ملازم وغیرہ کہتے ہین یہ تو فرمائیے کہ آپ لوگ کہان تشریف فرما تھے ہم سب تو بہت پریشان تھے وہ جواب
دیتے ہین کہ صاحبقران سے مل آئین اُنکی خدمت مین ہو آئین تو بیان کرین سردار تو یہ تقریر کر رہے ہین
وہ لوگ جانے نہین دیتے ہین یہ تو یہان رُکے ہوئے ہین ہرکارون نے جو انکو دیکھا بس فوراً وہان
سے بارگاہ مین آئے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کرنے لگے کہ آپ کی عمر دراز ہو ترقی
ستارۂ اوج و اقبال ہو ہم خبر خوش لے کر حاضر ہوئے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو کیا خبر لائے ہو ہم
نے تم کو بہر خبر سرداران روانہ کیا تھا تم اُنکی بھی کچھ خبر لائے یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بیان
کرتے ہین یہ کہکر عرض کیا کہ مبارک ہو سب سردار آگئے حاضر خدمت ہوتے ہین بیرون بارگاہ ہین سب
اہل لشکر نے روک لیا ہی راہ نہین ملتی ہی کہ حاضر خدمت ہون یہ کہکر سب اپنی کیفیت بیان کی صاحبقران
نے حکم دیا کہ اُنکو انعام دیا جائے یہ جو حکم صاحبقران نے دیا ہرکارے مجرا کر کے مجراگاہ پر سے بیٹھے اور
چوبدارون نے خزانہ سے لاکر روپیہ اُنکو دیا اُدھر سردارون نے اہل لشکر سے عقب گذاری کی اور داخل
بارگاہ ہوئے سب اہل دربار دیکھکر خوش ہوگئے ان سب نے مجراگاہ پر سے بادشاہ و صاحبقران
کو مجرا کیا اُسکے بعد قدم بوسی حاصل کی اور سب اہل دربار سے ملے بعدہ اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے سب
اہل دربار نے دیکھا کہ ملکہ آئینہ اندام دغزالان کے سر پر پٹی بندھی ہوئی ہی جب سب سردار
جو کہ ابھی حاضر ہوئے تھے بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران نے اُنکی طرف دیکھکر فرمایا کہ آپ لوگون کو
عرصہ کہان ہوا جو جو کہ اسیر ہوئے تھے یا لشکر سے کسی سبب سے چلے گئے تھے سب آگئے باوجود سے کہ
یہ لوگ آپ سے بعد رہا ہوئے اُسپر آگئے اور آپ پرسون رہا ہوئے اور آج اسوقت آئے اسکا کیا سبب
ہی کچھ تو بیان فرمائیے اور ملکہ آئینہ اندام دغزالان یہ تو بیان کرو کہ یہ تمہارے سر مین کیا کوئی زخم لگا
جو سر مین پٹی بندھی ہوئی ہی کیا کسی مقام پر مقابلہ ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان زخم لگے اور
مقابلہ ہوا مگر فضل خدا و حضور کے اقبال سے آپ کے غلام ظفریاب ہوئے کفار مارے گئے یہ سُنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ بہت جلد بیان کرو کہ کس مقام پر مقابلہ ہوا اور کس سے ہوا اُنھون نے عرض
کیا کہ ہم عرض کرتے ہین پس آفاق نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اگر غلام کو اجازت ہو تو غلام عرض کرے
جہان تک غلام کو معلوم ہی پھر اُسکے بعد جو جسپر گذری ہی وہ عرض کرے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو پس
آفاق نے ابتدا سے حال شروع کیا عیاری برق ثانی کی سب کا رہا کرنا اور لشکر کو تباہ کر کے نکل جانا راہ
بھول کر دشمن ملک کے قریب پہونچنا صبح کو سب سے صلاح کر کے شہر مین جاکر سب اہل لشکر کو مسلمان کرنا
بعد سب اہل شہر کے مسلمان کرنے کے اپنا سب سردارون کو لے کر وہان سے روانہ ہونا راہ مین لشکر
بدمست سے ملنا کہ جو شہر کی تباہی کو جاتا تھا پس سب سے صلاح کر کے لشکر بدمست پر گرنا لشکر کو
تباہ کرنا ہر ایک سردار کا ایک طرف جاکر سحر کرنا لشکر کا غارت ہونا اُسی حالت مین بدمست کا لشکر سے
نکل کر پیرو سے مقابلہ طلب کرنا اپنا اپنی زوجہ کو اُسی مقام پر چھوڑ کر جانا اور اُس سے مقابلہ کرنا اُسکے سحر کو
رد کر کے اپنا سحر کرنا رد و بدل ہونا بدمست کا سحر کرنا اپنا اپنی خیمہ کو قتل کرانا اور خود نکل جانا اپنا اپنے چوکی
پر جاکر جہان یہ سحر کو جگاتا تھا سحر کو درست کرنا بیرون کا خبر دینا کیونکہ یہ چند پیر مقرر کر گیا تھا کہ جو حال یہان
گذرے اُس حال سے ہم کو آگاہ کرنا وہ دم بدم کی خبر دیتے تھے پس اُس نے سب حال سُنکے اور اسباب

سے درست ہو کر اُس مقام سے روانہ ہوا اے خداوند یہاں جو میرے جانے کی صدا بلند ہوئی ان سب صاحبوں
نے اور آپ کی کنیز نے سُنی بیقرار ہو کر اپنے مقام سے چلا آپ کی کنیز کا بیان ہے کہ مین نے وہان پر آکر دیکھا کہ
تمہارا لاشہ پڑا ہوا ہے اور بدمست کھڑا جھوم رہا ہے مجکو تاب نہ رہی مین نے اپنے کو تخت سحر پر سے
گرا دیا کہ آپ کی دوسری لونڈی منورہ بھی چل چلی تھی وہ اُس وقت اُس مقام پر طبقہ زمین کا توڑ کر نکلی
کہ جب یہ غلطان و پیچان چلی آتی تھی اُس نے روکا یہ کہکر آفاق نے کل تقریر جو بدمست سے اور
آئینہ اندام سے ہوئی تھی بیان کی اور کہا کہ مقابلہ ہوا اور آپ کی کنیز زخمی ہوئی اُس نے قصد ہلاک
کرنے کا کیا کہ منورہ حائل ہوئی اُس نے اس سے بھی قصد مقابلہ کیا کہ بدمست کے سردار آکر پہونچے
یہ پریشان ہوئی دعا کی ملکہ غزالان پہونچین انھون نے مقابلہ کیا وہ بھی اُس مرتد کے ہاتھ سے زخمی
ہوئین بس یہ غلام آکر پہونچا بھائی مریخ آفتاب علم نے اُس سے مقابلہ کا قصد کیا تھا کہ مین نے
آکر مقابلہ کیا آپ کے اقبال سے اُسکو قتل کیا اُسکے لشکر کو تباہ کیا چونکہ اس معرکہ مین رات ہو گئی تھی
ایک صحرا مین شب بسر کی جب صبح ہوئی ادھر کو روانہ ہوئے حاضر خدمت ہو کر شرف ملازمت حاصل کی
حضور اپنی کیفیت مزاج سے آگاہ فرمائین اور یہ ارشاد کرین کہ ایوان نے طبل جنگ تو نہین بجوایا
صاحبقران نے فرمایا کہ تم نے یہ نہ بیان کیا کہ یہ سوار کیونکر اُس مقام پر پہونچے کیونکہ یہ متفرق
ہو گئے تھے آفاق نے عرض کیا کہ یہ امر مجکو نہین معلوم مین نے آپ کی لونڈی سے اسی قدر سُنا تھا
اور مجکو میرے سحر نے بھی اسی قدر خبر دی ان سب صاحبوں سے دریافت فرمائیے صاحبقران نے
اُنکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ بیان کرو کہ تم کیونکر اُس مقام پر آئے ہر ایک نے بیان کیا
کہ جب ہم لشکر پر گرے اور لشکر کو تباہ کرنے لگے تمام لشکر غارت ہونے لگا ہم سحر کر رہے تھے کہ ہمارے
کان مین صدا آئی کہ کشتی ہوا مامن آفاق شاہ بود بس ہم یہ سُنکر گھبرائے اور ایک ایک سحر لشکر پر کرکے ادھر کو چلے
اُس وقت ہر ایک آکر پہونچا کہ جب غزالان سے اور بدمست سے تقریر ہو رہی تھی اور آفاق شاہ کی لاش
پڑی تھی ہم کو لاش دیکھکر بہت صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتے تھے ہم سب گئے سامنے غزالان زخمی ہوئی تھی ہم سب
نے قصد کیا تھا کہ ہر ایک دفعہ دفعہ کرکے مقابلہ کرے مگر مریخ نے منع کیا خود برائے مقابلہ نکلنے کا قصد کیا تھا
کہ آفاق شاہ آ پہونچے ہمارا یہ حال ہے جو عرض کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُن سب سرداروں سے
صاحبقران نے اپنی کیفیت بیان فرمائی کہ یہ واقعہ یہاں گذرا خواجہ نے عیاری کرکے ہم سب کی جان
بچائی یہ فرماکر خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ تم اپنی عیاری بیان کرو کہ تم نے کیا عیاری
ایوان پر کی اور اُسکو کیا کیا خواجہ نے کہا کہ پہلے سب عیار اپنی اپنی حالت بیان کرین اُسکے بعد مین بیان
کرونگا یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے عیارون سے دریافت کیا برق نے اپنی عیاری ابتدا سے
بیان کی اور اپنا اُس تلاطم سے نکل کر بھاگنا اور ایک پہاڑ پر سے اُٹھ جانا اور اپنے کو خواجہ کے پاس پانا اور
وہان سے لشکر کی طرف چلنا عرض کیا قران ثالث نے اپنی عیاری اور سب کیفیت بیان کی سب اہل دربار نے
دونوں کی عیاریان سُنکے برق و قران کی بہت تعریف کی ہر ایک نے انعام دیا بادشاہ و صاحبقران نے
دونوں کو خلعت مرحمت فرمائے اُسکے بعد ہر ایک عیار نے اپنی اپنی حالت عرض کی یہ لوگ تو صرف
اُدھر اُدھر گئے تھے کوئی لشکر سے کوئی صحرا سے کوئی پہاڑ پر سے انہون نے کوئی عیاری نہین کی تھی جیسا کہ
جلد دوم مین تحریر ہو چکا ہے مگر سب کو انعام ملا بعد ان سب کے خواجہ نے اپنی کل کیفیت عیاری کی
ابتدا سے بیان کی ہر ایک مقام پر سب اہل دربار مع بادشاہ و صاحبقران تعریف فرماتے تھے یہاں تک

خواجہ نے ایوان کا اسیر کرنا اور اپنا بارگاہ سے مع منڈھی کے جانا راہ مین دشت وحشت افزا مین پہونچنا اُس ساحر سے مقابلہ ہونا جو کہ اُس دشت کا محافظ تھا اُسپر عیاری کرنا اور اُسکو قتل کرنا سب عیارون کو زنبیل سے نکال کر اُنکو ہوشیار کرکے کہنا کہ تم لوگ جاؤ اُنکے جانے کے بعد ایوان کو زنبیل سے نکال لینا اور ہوشیار کرکے اُسکو مسلمان کرنا اُسکا خود دریائے سحر مٹانا سب کو رہا کرنا اور اُنکا قول و قرار باہم قسم ہونا اُنکا ان سب کو رہا کرکے طرف اپنے مکان کے جانا ادھر کو مع سردارون کے آنا ابتدا سے کل حال جو کہ جلد دوم مین اور اس جلد کے اول مین تحریر ہوا ہے سب بیان کیا بہت تعریف ہوئی ہر ایک نے حالت وجد مین آکر اور خوش ہوکر اپنی لیاقت کے موافق خواجہ کو زر و جواہر دیا خواجہ بہت خوش ہوے صاحبقران و بادشاہ نے بھی خواجہ کو بہت زر و جواہر دیا اور خلعت گران قیمت اور جو کچھ خواجہ نے بیان کیا کہ میرا صرف ہوا ہے اور یہ کر گیا ہے سب دیا اُس دن خواجہ نے کئی کرور روپیہ لیکر اور زنبیل مین رکھکر بہت خوش ہوے خواتین محل نے بھی خواجہ کے واسطے اور سب عیارون کے لیے انعام بھیجا ہر ایک عیار مالدار ہو گیا جب سب کو انعام وغیرہ مرحمت ہو چکا اُس وقت بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ مین ایک جشن شاہانہ اس خوشی کا آراستہ کرونگا اور سب اہل لشکر و سردارون کی دعوت کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کو اختیار ہے بس اُسی وقت بادشاہ نے سامان جشن کا حکم فرمایا سامان ہونے لگا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب رہنے اپنے مقام پر آئے سب اہل لشکر کو آگاہ کیا گیا کہ سب کی سات روز تک بادشاہ نے دعوت کی ہے بارگاہین آراستہ ہونے لگین بازارین بھی جانے لگین طائفہ اطراف و جوانب سے طلب کیے گئے جشن کا سامان ہونے لگا جہان جہان اس جشن خوشی کی خبر پہونچی اُس اُس مقام سے لوگ برائے تماشہ چلے طائفے بھی چلے دس کوسی پانچ کوسی لوگ اُس لشکر مین آکر جمع ہوے آتشبازی کی تیاری ہونے لگی پس وہ سامان کیا گیا کہ شاید کبھی کسی بادشاہ نے کیا ہوگا بارگاہ شاہی وغیرہ ایسی آراستہ کی گئین کہ جنکی تعریف نہین ہو سکتی ہے سب اہل لشکر کو نئی نئی وردیان دی گئین ملازمین کو جوڑے مرحمت ہوے در خزانہ وا کیا گیا غربا و مساکین کو روپیہ تقسیم ہونے لگا ہر ایک سردار و اہل لشکر و اشراف کو حکم شاہی ہوا کہ سب اپنے اپنے خیمون مین بزم عشرت آراستہ کرین جس چیز کی ضرورت ہو سرکار سے لین جس قدر روپیہ کی حاجت ہو خزانہ شاہی سے لین ہر طرف اہل لشکر مین چہل پہل ہو گئی نوبت خانہ آراستہ کیے گئے بازارین در و دیوار آراستہ ہوئین آئینہ بندی کی گئی بارگاہ شاہی سے لشکر تا حد لشکر دونون جانب ٹٹیان روشنی کی لگائی گئین انیر گیلاس چڑھائے گئے ہر سردار کے خیمہ کی طرف راستہ بنایا گیا بارگاہ سے لیکر ہر افسر و سردار کے خیمہ تک روشنی ہونے کا سامان کیا گیا اہل لشکر نئی نئی وردیان پہنے ہوے پھر رہے ہین ایک ایسا سمان ہو گیا ہے کہ پیر فلک نے بھی بایں پیرانہ سالی نہ دیکھا ہوگا جشن جمشیدی کی کوئی اصل اُس بزم عشرت کے روبرو نہ ہو گی یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا تمام لشکر مین روشنی کی گئی روز روشن سے زیادہ اس شب کو لشکر مین روشنی تھی جو کوئی دور سے دیکھتا تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ آگ لگی ہوئی ہے شاہ انجم نے بارگاہ نیلی مین بزم عشرت آراستہ کی شاہ خاور طرف اپنے عشرت کدے کے روانہ ہوا یعنی شام ہو گئی ماہتاب بصد آب و تاب فلک زمردین پر جلوہ فرما ہوا مطربہ فلک نے اپنا سامان درست کیا کہ ترانہ شب شروع کرون جب شام ہو گئی تمام لشکر مین روشنی ہوئی بارگاہون مین بھی خوب روشنی ہوئی ہر ایک لشکری کے بستر پر باورچی خانہ شاہی سے طعام لذیذ روانہ کیا گیا

سرداروں کے خیموں میں بھی طعام لذیذ کے خوان کشتوں سے کسے ہوئے چوبدار ہمراہ گو سماپگڑیاں باندھے خوان
فرودوں کے سر پر اس ترک سے داروغہ باورچی خانہ نے روانہ کیے جس مرتبہ کا جو سردار تھا اُس سامان سے جب
سب لشکر کو طعام پہونچ چکا اور سب فراغت کر چکے بس سب کے سب لباس نفیس پہن پہن کر طرف بارگاہ کے روانہ
ہوئے ادھر ہر گلی کوچہ میں گانا ہونے لگا کسی مقام پر پیٹرا ہو رہا تھا کہیں حافظ کی سبھا تھی کہیں پر بھانڈ گا رہے تھے
کہیں کوئی رنڈی ناچ رہی تھی کہیں خیال ہو رہا تھا کسی مقام پر جھونک بج رہی تھی کوئی شوخ ادا ٹھمری گا رہی تھی
کوئی غزل عاشقانہ غرض کہ ایک عجب طرح کا سماں تھا کہیں نقال نقلیں کر رہے تھے لشکر میں تو یہ رنگ تھا ادھر
داروغہ بارگاہ نے بادشاہ و صاحبقران سے عرض کیا کہ بزم عشرت آراستہ ہے حضور تشریف لے چلیں بس بادشاہ
و صاحبقران تشریف لائے ظل اللہ تخت پر جلوہ فرما ہوئے صاحبقران فلک بارگاہ اپنے دنگل شوکت پر
رونق افروز ہوئے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ ساقیان سیمین ساق حاضر ہو کر بزم میں اہل بزم کو بادہ ناب سے مسرور
کریں راوی نے بیان کیا ہے کہ سب سردار اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوئے ہیں حاضر دربار ہیں یہ حکم جو فرمایا داروغہ
مے خانہ فوراً کشتیاں طیار کر کے اور ساقیان حور لقا کو ہمراہ لیکر حاضر ہوا بحکم بادشاہ ساغر لبریز کر کے پلانا شروع کیا
صاحبقران و بادشاہ و دیگر ہمراہیان صاحبقران نے ماء اللحم نوش فرمایا سب اہل محفل کو ساقی سیراب کر چکے اسوقت حکم شاہی
صادر ہوا کہ داروغہ ارباب نشاط سے کہا جائے کہ وہ طائفے روانہ کرے چوبداروں نے یہ حکم قضا شیم داروغہ ارباب
نشاط کو پہونچایا وہ فوراً ایک مطربہ حور لقا نازک ادا کو لیکر حاضر بزم عشرت ہوا مجرا گاہ پر کسے مجرا ادا کیا اُس حور
لقا نے بادشاہ کو سلام کیا اُسکی پیاری پیاری صورت دیکھ کر ہر ایک کا دل مائل ہوا اُسنے سامنے آکر عجب
ناز و ادا سے سب اہل محفل کو دیکھا کہ سب کے دل پائمال ہو گئے اُدھر سازندوں نے ساز ملایا طبلہ پر تھاپ
پڑی سارنگی کی صدا بلند ہوئی مجیرا بجنے لگا اُس پری پیکر نے گت شروع کی اس طریقہ سے ناچی کہ اہل محفل کو
بے گت کر دیا جب توڑا لیتی تھی ہر ایک کا دل پائمال ہو جاتا تھا عجب عجب ناز و ادا سے ناچی کہ جس کی
اوس مطربہ فلک کو بھی رشک ہوا مشتری فلک ہمہ تن اُسکے ناچنے کے اوپر فریفتہ ہو گئی گت ناچ چکی اُسنے یہ غزل شروع کی غزل

اُسکے ہاتھوں میں بہت رسوا رہا
قیس ساں میرا بھی اک چرچا رہا
دیکھیے کب سر قلم کرتا ہے یار
پاٹ دامن کا مرے دریا رہا
شمع رو کو بزم میں دیکھ کر
جب نہ قابو میں دل شیدا رہا
مثل گردوں جستجوئے یار میں
زیست بھر عالم میں میں رسوا رہا

دل جو تیری زلف پر شیدا رہا
ہجر میں جب تک کہ میں روتا رہا
روز جانبازوں میں یہ چرچا رہا
چاک کیجیے دامن صبر و شکیب
گرد پھرتا شمع پر پروانہ رہا
دل مرا اک شمع رو کے ہجر میں
دربدر میں رات دن پھرتا رہا

مثل لیلی جو ترا شیدا رہا
ابر باراں منفعل ہوتا رہا
ہجر میں رونے سے اے دریائے حسن
ایک مدت دل میں یہ سودا رہا
غیرت مجنوں ملا ہم کو خطاب
رات دن پروانہ ساں جلتا رہا
اس دل وحشی کے باعث اے ہدف

یہ غزل جو سنے تھا بتلا کر گائی تمام اہل محفل ساکت ہو کر رہ گئے سماں
بندھ گیا ہر ایک عالم سکوت میں بیٹھا تھا یہ عالم تھا کسی کے لب پر آہ تھی کسی کے آنکھ سے آنسو رواں
تھے کوئی اُف کر رہا تھا اُسکو انعام دیا گیا وہ مجرا بجا لا کر گئی دوسرا طائفہ حاضر ہوا سازندوں نے ساز
ملایا اُسنے گت شروع کی بعد اُسکے غزل شروع کی جب یہ مطربہ بھی اہل محفل کے دل پائمال کر چکی انعام
کثیر پا کر رخصت ہوئی بکاول نے عرض کیا کہ دسترخوان طیار ہے بادشاہ و صاحبقران مع چند سرداران
عزیز کے و کل عزیزوں کے تشریف لائے نعمت خانہ میں خاصہ نوش فرمایا بعد تناول طعام باہر تشریف
لاکر آتشبازی کی سیر کی بعد اُسکے پھر بزم عشرت میں تشریف لے گئے ناچ و گانا شروع ہوا اب راوی

صاحبقران و بادشاہ و کل لشکر اسلام کو مصروف بزم عشرت رکھتا ہے اور کچھ حال لشکر کفار و سمندر شاہ و ایوان کا تحریر کرتا ہے بعدہ پھر صاحبقران کا حال تحریر ہوگا

اب سمندر شاہ وغیرہ کے حال میں قلم فرسائی ہوتی ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سمندر شاہ بارگاہ گرداب سے چلا گیا گرداب نے بعد جانے سمندر شاہ کے چند ہرکارے طرف لشکر اسلام کے روانہ کیے تھے اور حکم دیا تھا کہ جو واقعہ وہاں گذرے ہم سے آکر بیان کرنا خود دربار برخاست کر کے داخل محل ہوا تھا وہ ہرکارے جو وہاں سے روانہ ہوئے تھے انھوں نے بہت کوشش کی مگر بسبب دریاے سحر کے اس پار جا سکتے تھے اُسی صحرا میں ٹھہرے رہے تھے جب ایوان نے دریا شق پایا تو یہ ہرکارے سب سے پہلے روانہ ہوئے اور انکو یہ یقین ہوا کہ خواجہ نے ایوان کو قتل کیا یہ اپنے خیال کرتے ہوئے داخل لشکر اسلام ہوئے تھے لشکر میں تلاطم دیکھا تھا یہ بھی بارگاہ میں تھے صاحبقران نے جو صحت پائی اور جو کچھ تدارک کیے گئے سب انکے روبرو ہوئے یہ صورت تبدیل کیے ہوئے ایک طرف کھڑے تھے سب واقعہ دیکھ رہے تھے جب صاحبقران بخوبی اچھے ہو گئے اور مسند پر متمکن ہوئے تھے بادشاہ نے فیر ہونے کا توپون کے حکم فرمایا تھا نوبتیں بجنے لگیں تھیں وہاں گرداب شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے دربار آراستہ تھا سہ پہر کا وقت تھا دربار خاص تھا کہ انکے بھی کان میں نوبتوں کی صدا آئی انھوں نے گھبرا کے اہل دربار سے کہا کہ یہ نوبتوں کی صدا کہاں سے آرہی ہے کیا واقعہ ہے کہ نوبت کی بھی صدا آئی اہل دربار نے عرض کیا کہ یہ صدا تو لشکر اسلام کی طرف سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے گرداب شاہ نے فوراً حکم دیا کہ ہرکارے جائیں اور خبر لائیں اہل دربار نے عرض کیا تھا کہ حضور ہرکارے روانہ فرما چکے ہیں وہ خبر لیکر حاضر ہونگے یہ سنکے گرداب شاہ خاموش ہو رہا تھا راوی نے بیان کیا ہے جب ان ہرکاروں نے یہ واقعہ دیکھا تھا باہم صلاح کی تھی کہ ہم کئی آدمی ہیں اور سب تو یہاں ٹھہریں اور خبر دریافت کریں اور جو کچھ گذرے اُسکو اپنی آنکھ سے دیکھیں اور دو آدمی جاکر بادشاہ سے سب حال بیان کریں یہ جو باہم صلاح ہوئی تھی تو دو ہرکارے وہاں سے چلے گئے تھے اور باقی اُسی مقام پر ٹھہرے رہے تھے پس یہ داخل دربار ہوئے تھے گرداب شاہ سے مجرا کر کے انھوں نے عرض کیا تھا کہ حضور صاحبقران نے سحر سے نجات پائی دریاے سحر سب مٹ گیا جو کچھ واقعہ دیکھا تھا سب بیان کیا اور عرض کیا کہ اب ہم پھر لشکر اسلام میں جاتے ہیں گرداب نے کہا کہ جاؤ وہ تو سلام کر کے چلے گئے تھے اور داخل بارگاہ ہوئے تھے یہاں گرداب شاہ نے اہل دربار و دیگر شاہوں سے کہا کہ غضب ہوا خواجہ نے بلکہ ایوان کو قتل کیا جب ہی تو صاحبقران نے نجات پائی دریاے سحر مٹ گیا اہل اسلام میں خوشی ہے یہ اسکی نوبتیں بج رہی ہیں توپیں فیر ہو رہی ہیں دیکھیے اب کیا ہوتا ہے سب نے کہا کہ جو ہونے والا ہے وہ ہوگا بادشاہ فرما گئے ہیں کہ تم طبل جنگ نہ بجوانا جب تک ہم کوئی حکم نہ دیں بس اس امر سے تو ہم بخوف ہیں کہ مقابلہ ہوگا کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ وہ طبل جنگ بجوائیں یا مقابلہ کریں جب تک کہ ہمارے لشکر میں طبل جنگ نہ بجے گا اُسوقت تک وہ نہ بجوائیں گے بس مقابلہ سے تو ہم بخوف ہاں جب کوئی حکم بادشاہ کا ہمارے نام آئے گا اُسوقت دیکھا جائیگا اگر حکم مقابلہ آیا تو ہم مقابلہ کرینگے ہم کو کوئی تخوف نہیں ہے ہم کوئی پایہ کمی کا نہیں رکھتے ہیں اگر کوئی حکم اور طرح کا آیا تو اُس پر عمل کیا جائیگا ہم تو بادشاہ کے حکم کے پابند ہیں گرداب شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہے

لشکر اسلام کا تو کوئی خوف نہین ہے اگر وہ طبل جنگ بجوا کر مقابلہ بھی کرینگے تو ہم مقابلہ کرینگے ہان خوف ہے تو عیارون کا کہ وہ اگر عیاری نہ کرین اُن لوگون نے جواب دیا کہ عیار ہم پر عیاری نہ کرینگے اُنکو ہم سے کوئی خصومت نہین ہے اگر عیاری کرتے تو کتنا عرصہ ہوا ہے کہ ہم سب کا لشکر یہان آیا ہے اب تک کئی مرتبہ کر چکے ہوتے بس اس امر سے بھی بے خوف رہیے اور اگر وہ عیاری کرین بھی تو ہم کیا کر سکتے ہین گرداب شاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا اسکا انتظار کرنا لازم ہے کہ اب ہرکارے کیا خبر لاتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ وہان ہرکارے اُسوقت تک رہے کہ جب بادشاہ و صاحبقران دربار برخاست کرکے محل مین تشریف نہ لے گئے اتنے عرصہ مین جو کچھ واقعہ گذرا تھا وہ سب اُنھون نے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا جب بادشاہ داخل محل ہوئے تھے اور سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے تھے ہرکارے بھی طرف اپنے لشکر کے چلے تھے یہان گرداب شاہ وغیرہ انکے منتظر تھے بس اُنھون نے داخل بارگاہ ہوکر اور مجرا کرکے کل واقعہ عرض کیا کہ اس طور سے صاحبقران نے صحت پائی یون سب سردار ہمراہ خواجہ کے اور عیار آئے مگر ابھی تک چند سردار نہین آئے ہین اُن کے انتظار مین صاحبقران اسوقت تک بارگاہ مین تشریف فرما رہے جب وہ نہ آئے کو داخل محل ہوئے مجھے اُن سردارون کی بہت فکر تھی اے حضور اتو سب سردار بھی آگئے اور سب عیار بھی یہ واقعہ گذرا یہ کہکر سب حال جوکہ مین قبل کے خبرون مین تحریر کر چکا ہون بیان کیا گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ یہ بھی معلوم ہوا کہ خواجہ نے الوان کو کیا کیا اُنھون نے عرض کیا کہ صاحبقران نے پوچھا تھا خواجہ سے خواجہ نے جواب دیا تھا کہ سب سردار آلین گے تو مین بیان کرونگا یہ خبر تھی جو ہم نے عرض کی اب یہ غلام جاتے ہین کل پھر جائین گے جو کچھ حال ہوگا سب آکر عرض کرینگے گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ اچھا وہ سلام کرکے اپنے مقام پر آئے گرداب شاہ وغیرہ نے دربار برخاست کیا تھا جا کر سو رہے تھے صبح کو پھر دربار کیا تھا وہ ہرکارے لشکر اسلام کو گئے تھے داخل دربار ہوئے تھے یہان تک کہ سب واقعہ اُنکے سامنے گذرا تھا جب دربار برخاست ہوا تھا وہان سے پھر یہ طرف اپنے لشکر کے چلے تھے یہان گرداب شاہ وغیرہ نے دربار کیا سب حاضر دربار تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ نہ معلوم خواجہ نے الوان کو کیا کیا قتل تو ضرور کیا اگر قتل نہ کرتے تو یہ سب لوگ رہائی نہ پاتے سب نے جواب دیا کہ ضرور یہی باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارے حاضر ہوئے آداب شاہی بجا لائے اور یہ عرض کرنے لگے کہ غلام لشکر اسلام سے خبر لیکر حاضر ہوئے ہین گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے دربار کا آراستہ ہونا صاحبقران کا برآمد خبر سرداران خواجہ سے کہنا کہ ہرکارے روانہ کرو خواجہ کا روانہ کرنا ہرکارون کا آکر خبر دینا سب سردارون کا آنا اور اپنی اپنی حالت بیان کرنا جو کچھ اُنکی زبانی سنا تھا اور ہر ایک عیار کا اپنی اپنی عیاری و حالت بیان کرنا اور خواجہ کا اپنی عیاری بیان کرنا اور خواجہ کا حال الوان بیان کرنا ہرکارون نے جو خواجہ سے سُنا تھا اور بعد اس سب کے سب کو انعام و خلعت ملنا بادشاہ کا حکم جشن دینا ہرکارون نے روبرو گرداب شاہ وغیرہ کے بیان کیا یہ واقعات سُنکے سب کے حواس جاتے رہے اور متحیر ہوئے ہر ایک کو ایک عالم سکوت ہوگیا تھا بڑے عرصے تک سب خاموش بیٹھے رہے بعد تھوڑے عرصہ کے گرداب نے ہرکارون سے کہا کہ اب سب اہل اسلام کس فکر مین ہین اُنھون نے عرض کیا کہ اب تو سامان جشن ہو رہا ہے بادشاہ نے جشن ہفت روزہ قرار دیا ہے صاحبقران کے صحت پانے کا اور اس بلا سے نجات پانے کی خوشی کا اُسکے بعد جو کچھ اُنکو کرنا ہوگا وہ کرینگے بس اُنکو انعام دیکر رخصت کیا جب وہ چلے گئے گرداب شاہ نے حباب شاہ وغیرہ سے کہا کہ بڑا غضب ہوگیا کہ الوان

نے خواجہ کی شرکت کی اور سمندر کی شرکت سے انکار کیا اور ایسی خواجہ کی دوست ہوگئی کہ سب کو رہا کر دیا بہت بڑی ساحرہ شریک ہوئی ہے گرداب کی اس تقریر کا جواب شاہ وغیرہ نے یہ جواب دیا کہ یہی تو ہرکارون نے کہا ہے کہ ایوان نے خواجہ سے کہا ہے کہ نہ مین تمھاری شرکت کرونگی نہ سمندر کی ہان اگر کوئی بلا نازل ہوگی اُسوقت اگر تمھاری شریک ہونگی مگر سمندر کے مقابلہ مین نہ شریک ہونگی بس اس امر سے خوف کرنا بیکار ہے اور نہ معلوم اُسنے اسوقت مکر کیا ہو اور اپنے مقام پر جا کر منحرف ہو جائے کیونکہ اُسنے خیال کیا ہو کہ اسوقت جان بچا کر یہان سے نکل چلو پھر دیکھا جائیگا اور جو کچھ خواجہ نے کہا اُسنے قبول کر لیا سب کو رہا بھی کر دیا اور اپنی دیانت اور اعتبار زیادہ کیا تاکہ خواجہ اُسکی طرف سے غافل ہون مین تو اس امر کو یقین کرکے کہتا ہون کہ ضرور اُسنے مکاری کی اب جب وہ خواجہ کو غافل پائیگی ضرور خواجہ سے اپنے ذلیل ہونے کا اور خواجہ کی سختی کا عوض لیگی بس یہ تدبیر اُسنے خوب کی ہم تو بہت خوش ہوئے بڑی عقلمندی کی خوب اپنی جان بچائی اُسکے نزدیک ان سب کا اسیر کر لینا کوئی بات مشکل نہین ہے اگر وہ قتل ہو جاتی اور یہ لوگ چھوٹ جاتے تو خرابی تھی اب جب وہ خواجہ کی پورے طور سے تدبیر کریگی یکدم پہلوانان سبکو اسیر کرلیگی گرداب نے کہا کہ یہ تقریر تو تم نے خوب بیان کی اور تمھاری راے اور تمھارا خیال قرین قیاس ہے مگر اس حال سے بادشاہ کو خبردار کرنا بہر ضرور ہے ان سب نے جواب دیا کہ یہ امر سب کو بھی منظور ہے بس یہ جب قرار پا گیا اُسوقت ایک عرضی مشتمل کل حال کے جو کچھ ہرکارون سے سنا تھا تحریر کی اور اپنی طرف سے یہ امر تحریر کیا کہ جو حکم ہم کو ہو ہم اس پر عمل کرین طیار کرکے اور طائر سحر بنا کر اُسکے ذریعہ سے سمندر شاہ کی خدمت مین روانہ کی وہ طائر سحر وہ عرضی لے کر طرف سمندریہ کے پرواز پیدا کرکے چلا اسکو راہ مین رکھا جاتا ہے

اب حال سمندر کا لکھا جاتا ہے کہ جب سمندر بعد جانے خواجہ کے اپنے سب سردارونکو لے کر اور زحل کو اپنے ہمراہ لیکر اور گرداب وغیرہ کو سب امر سمجھا کر روانہ ہوا تھا راہ طی کرکے داخل سمندریہ ہوا دربار مین آیا تخت پر بیٹھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے زحل ستارہ حشم بھی برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا اُسوقت سمندر کو خیال آیا کہ چند طائران سحر روانہ کرنا چاہیے کہ وہ ایوان کی خبر لائین کہ خواجہ اُسکے ساتھ کس طور سے پیش آئے اُسکو قتل کیا یا رہا کر دیا یہ اپنے دل مین خیال کرکے اور کاغذ اُٹھا کر چند طائر برابر کبوتر کے مقراض سے تراشے ان پر سحر کیا کہ وہ جاندار ہو گئے اور اڑنے لگے سمندر نے اُنکی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تم سب جاؤ اور جہان تم کو خواجہ مل جائین اُنکے ہمراہ رہنا اور وہ جس طور سے ایوان سے پیش آئین وہ سب حال دریافت کرکے ہم کو آکر خبر دینا یہ سنتا تھا کہ وہ طائر اُڑ کر روانہ ہوئے تھے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا یہان سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور ذکر خواجہ کی عیاری کا ہو رہا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ طائر خواجہ کو تلاش کرکے خواجہ کے ہمراہ تھے اُنھون نے سب واقعہ دیکھا تھا اور سب حالت ایوان کی اور جو تقریر خواجہ سے ہوئی تھی سب سُنی تھی اور جس طور سے ایوان خواجہ کے ساتھ پیش آئی تھی بس جب ایوان سب کو رہا کرکے اور دریا کو مٹا کرکے اپنے مکان کو روانہ ہوئی تھی اور خواجہ طرف لشکر کے تو وہ طائر بھی طرف سمندریہ کے چلے تھے بادشاہ کو خبر دینے کو اب یہ تو اُدھر کو جاتے ہین یہان سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہے اور سب حاضر دربار ہین خواجہ کی عیاری کا ذکر ہو رہا ہے ہر ایک تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ کیا چالاکی کی ہے اور کس طور سے اپنا کام کیا ہے ایسا عیار تو ہم نے آج تک دیکھا نہ سنا ہان اکثر کتابون مین ہم دیکھا کرتے تھے اور واقعات

خواجہ اول پڑھا کرتے تھے اور سنا کرتے تھے خیال اپنے دل مین کرتے تھے کہ یہ جو کچھ ان کتابون مین تحریر ہے
سب غلط ہے ایسا بھی کہین ہو سکتا ہے انسان نہوا جنات ہوگیا ہم لوگ ساحر ہین مگر ایسی قدرت نہین
رکھتے ہین وہ بجز ساحر ہو کر ایسے ایسے کام کرتا ہے یہ سب غلط ہے صرف اسی طور سے بطور مضحکہ تحریر کیا ہے
تاکہ لوگ خواہش سے کتابین خرید کرین ہم کو نفع ہو مگر اب یقین ہوگیا کہ وہ واقعات اصلی ہین ان
عیارون کے حالات دیکھ دیکھ کر سمندر شاہ جو نے کہا کہ تم کو نہین معلوم ہے ان لوگون کی تعریف خداوند
سامری و جمشید اپنی کتابون مین لکھ گئے ہین انکی وصیت ہے کہ جہان تک ممکن ہو انکو قتل کرو کہ یہ لوگ
بنیاد سحر و ساحری کے مٹانے والے ہین بس جیسا انھون نے تحریر کیا تھا ویسا ہی پایا یہ سنکے زحل
نے کہا کہ یہ لوگ اس طرف کیونکر آئے کیونکہ یہ مقامات تو کسی پر ظاہر نہ تھے سمندر نے جواب دیا کہ
بھائی کیا بیان کرون خداوند تصویر اس آئینہ اندام حاکم طلسم آئینہ کا برا کرے کہ وہ یہ آفت لے کر
یہان آیا باوجودیکہ اپنے طلسم مین خدائی کرتا تھا خداوند تھا مگر جب خداپرست اُسکے طلسم پر آئے اور
مقابلہ ہونے لگا انجام یہ ہوا کہ خداپرستون نے طلسم کو فتح کیا اور یہ کچھ نہ کرسکا انجام کار اپنے طلسم سے
بخوف اہل اسلام بھاگا یہان آکر خداوند سے عرض کر آئی کہ مین اہل اسلام کے ہاتھون تباہ ہو کر
آپ کے پاس پناہ لایا ہون چونکہ خداوند رحم دل ہین انکو اسکے حال پر ترس آگیا اُسکو دامن پناہ
دیا اپنے طلسم مین طلب کیا جب وہ داخل طاق ہوا تو خداوند نے حکم فرمایا کہ اسکا امتحان لیا
جائے تاکہ اگر یہ کامل ہو تو کسی مرحلہ کا اسکو حاکم کیا جائے امتحان جو لیا گیا تو وہ امتحان مین پورا نہ اترا
بالکل سحر فراموش تھا خداوند کو اس امر سے اطلاع کی گئی چونکہ وہ پناہ دے چکے تھے انھون نے
اپنی مروت و رحم دلی سے یہ امر گوارا نہ کیا کہ وہ اپنے طلسم سے نکال دیتے بس اُنھون نے حکم
دیا کہ صحرا سے ہولناک مین اسکو ساحر لے جائین اور تعلیم سحر کرین ایک سال تک چنانچہ اُسوقت بموجب
حکم خداوند شبرنگ جادو وغیرہ وہان جادو طلب کیے گئے اور انکے سپرد آئینہ اندام کیا گیا چنانچہ
وہ اسکو لے کر طرف دشت ہولناک کے گئے ہین بھائی یہ خداپرست اُسی کے عقب مین اُسکے قتل یا
اسیر کرنے کو آئے ہین لگے آنے کا یہ سبب ہوا یہان آکر جو پہونچے چند لوگ اس اطراف کے بھی مل
گئے مثل صنوبر شاہ و دیوانہ بھوت و مبہوت کے اور جب تا ہمیان طوفان کش و سحران
سیمین پوش سے مقابلہ ہونے لگا اُسی زمانہ مین سہراب میرا سپہ سالار بھی اُنکا شریک ہوگیا اُسنے
بہت کمک کی راہ بتائی وہ لیکر آیا محل آفتاب جادو کی تدبیر اُسی نے بتائی سحران کے مکان
تک وہی لیکر گیا عیار اُسی کے سبب سے دریائے سبز رنگ کے پار آئے تھے کہ دوسرا غضب
یہ ہوا کہ ملکہ غزالان دختر آفتاب جادو شریک ہو گئی ان لوگون کو اور کمک پہونچی اُسکے بعد جو ملک
کہ دریائے سبز رنگ کے بعد راہ مین ملے اُن سب ملکون کے بادشاہ شریک ہوئے ان سبھون نے
دین اسلام قبول کیا مین نے سب کو تحریر کیا تھا کہ خداپرست ادھر آتے پائین طرف
دو بادشاہون سے مقابلہ ہوا ایک یقین خودپرست دوسرے محراب شاہ نسے جب
دونون مسلمان ہوگئے پھر کسی کو جرات نہ ہوئی کہ مقابلہ کرے علاوہ اسکے دوسرا غضب یہ ہوا کہ جب
خداپرست یہان آکر مقیم ہوئے اور مین نے سب اپنے خراج گذارون کو نامے لکھ کر طلب کیا
چنانچہ اُن مین سے جو آیا انھون نے برے مقابلہ ہوا نہ کیا خواہ پہلوان ہوا خواہ غیر پہلوان یعنے ساحر
وہ ہاتھ سے اُن لوگون کے قتل ہوا اگر زندہ بچا تو اُنکا شریک ہوگیا جیسے کہ کوکب روشن تن

یا آفاق شاہ تجکو آفاق شاہ سے ایسی امید نہ تھی یہ واقعات گذرے ہین سمندر نے کل واقعات جو کہ اُس دن تک گذرے تھے سب بیان کیے زحل نے یہ حال سُنکے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ بلا میان تو آئینہ انداز کی لگائی ہوئی ہے پہلے آپ ہی پر خدا پرستون نے ہاتھ صاف کیا آپ ہی کے ملک کو غارت کیا تم کو کیا ضرورت تھی کہ تم نے مقابلہ کیا اگر وہ ادھر آئے تھے اور تم سے اُنھون نے راہ ادھر سے جانے کو طلب کی تھی تو تم نے دیدی ہوتی کیا ضرورت تھی کہ بیکار یہ درد سر مول لیا سمندر نے جواب دیا کہ آپ بڑے عقلمند ہین یہ اول تو مین نے خداوند کا نمک کھایا ہے دوسرے خداوند نے مجکو اسی لیے ادھر کو حکومت دیکر مقرر کیا ہے تیسرے جب کہ وہ خداوند سے مقابلہ کرتے تو کیا ہم بیٹھے رہتے کیونکہ یہ لوگ تو ور سب مذہبون کے دشمن ہین کہتے ہین کہ اور سب خدا باطل تھے خدا سے نادیدہ سچا خدا ہے بس پھر کیونکر مین مقابلہ نہ کرتا جب کہ وہ ہمارے خدا کے دشمن ہین تو ہم کیون نہ انکے دشمن ہون جہان تک ممکن ہوگا ہم اُن سے مقابلہ کرینگے چاہے اس مین ہم فتح یاب ہون چاہے وہ لوگ ہم کو کوئی پروا نہین ہے زحل نے جواب دیا کہ جب یہ امر ہے تو ضرور مقابلہ لازم تھا اور لازم ہے یہی تقریر ہو رہی تھی کوئی دو پہر دن آیا تھا کہ ایک طائر ایوان کی دیوار پر آکر بیٹھا اور طرف سمندر کے دیکھ کر اڑا اور ذفیر دی سمندر نے کہا کہ دیکھو یہ طائر کون ہے اور کیا کہتا ہے سب اہل دربار اُسکی طرف متوجہ ہوئے وہ طایر ذفیر دیکر بزبان انسانی یون گویا ہوا کہ اے سمندر آگاہ ہو اور خبردار ہو کہ تیری بربادی حکومت کا زمانہ آگیا یہان سے لیکر تمام اطراف وجوانب مین نہ طاق کے مذہب اسلام جاری ہوگا خداوند نہ طاق بھی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہونگے اور نہ طاق بھی برباد ہوگا بس اے سمندر خبردار ہوجا اور مین تجکو خبر دیتا ہون کہ دلکش جادو کو جو کہ تیری طرف سے نگہبان دشت فرحت افزا کا تھا اُسکو خواجہ نے قتل کیا وہ بھی مارا گیا مین اُسکا پیر ہون اُسکے مرنے کی خبر دینے آیا ہون یہ کہکر اُس جانور نے ایک آہ کی اُس کے منہ سے شعلہ نکلا وہ اُسکے اوپر گرا کہ اُس نے اُسکو جلا دیا وہ طائر جل کر خاک سیاہ ہوگیا یہ واقعہ سمندر نے جو طائر سے سُنا اہل دربار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ سُنا آپ نے اس طائر نے کیا خبر دی لو دوسرا واقعہ سنو کہ دلکش جادو کو بھی خواجہ نے قتل کیا جلتے جاتے ایک ساحر کی اور جان لی مین کس بلا مین مبتلا ہوگیا ہون کیا تدبیر کرون دیکھا بھائی زحل تم نے کہ یہ کیا خبر آئی زحل نے کہا کہ مین تو یہان کے حالات سُن سُن کے بہت حیران ہون کہ جدھر سے خبر آتی ہے ایک نئی خبر آتی ہے مین تو اتنے عرصے مین پریشان ہوگیا ایک آگ لگی ہوئی ہے سمندر نے کہا کہ یہی حال ہے کیا بیان کیا جائے یہ کہکر سمندر نے کتاب سامری اٹھائی اُسمین دیکھا کہ دلکش جادو کو کیونکر خواجہ نے قتل کیا اُسمین وہی عیاری نکلی کہ یہ عیاری کرکے قتل کیا سمندر نے قصد کیا تھا کہ مین کچھ اور حال دیکھون کہ وہ طائر آکر پہونچے جو کہ براے خبر خواجہ گئے تھے اُنکو جو سمندر نے دیکھا کتاب بند کردی اور اہل دربار کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ خواجہ نے نئی عیاری کی کیا بیان کرون کہ کیا عیاری کی یہ کہکے جو عیاری کہ خواجہ نے کرکے دلکش جادو کو قتل کیا تھا وہ عیاری بیان کی سب اہل دربار سُنکے متحیر ہوئے اور کہا کہ کیا غضب کا عیار ہے ادھر سمندر اُن طائرون کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو وہ طائر بزبان انسانی گویا ہوئے کہ ہم یہ خبر لائے ہین کہ ہم جو بموجب آپکے حکم کے خواجہ کی تلاش مین نکلے تو خواجہ کو ہم نے جاکر دشت فرحت افزا مین پایا اسوقت جب کہ وہ ساحر دلکش کو قتل کرچکے تھے اور اُسکے مرنے

علامت بلند تھی جب علامت برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی ہم نے خواجہ کو پہچانا ہم ایک طرف کو اُس بارہ دری
کے اندر پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے ہم نے دیکھا کہ پہلے خواجہ نے سب مال و اسباب اُٹھا اُٹھا کر نذر زنبیل کیا
اُسکے بعد اور کپڑے وغیرہ کھوٹے اُن کمرون کے بھی مال پر قبضہ کیا بعد اسکے خواجہ نے زنبیل سے عیارون کو
نکالا اُنکو ہوشیار کرکے اُن سے کہا کہ تم جاؤ مین بھی آتا ہون جب وہ سب عیار چلے گئے اُسوقت خواجہ
نے مالکہ کو زنبیل سے نکالا اور ستون سے باندھ دیا اور کوڑا لیکر اُنکو ہوشیار کیا جب وہ ہوشیار ہوئین تو اُنسے
گفتگو ہونے لگی بڑے عرصہ تک خواجہ نے کچھ کلمہ ایسے بیان کیے کہ اگر ہم تم انکا نام اپنی زبان پر لائین تو ابھی
جل جائین ملکہ نے وہ کلمہ سنکے اُسکا جواب دیا خواجہ نے پھر بیان کرنا شروع کیا نوبت باینجا رسید کہ
خواجہ سے اور ملکہ سے یہ امر قرار پایا کہ تم ہم کو رہا کردو مین تم سے اقرار کرتی ہون کہ مین تمھاری اطاعت
و شراکت کرونگی مگر ساتھ دو شرطون کے اول تو یہ کہ مین نہ تمھاری شریک ہونگی سمندر رشاہ کے مقابلہ
مین نہ مین سمندر رشاہ کی شریک ہوکر آپ لوگون سے مقابلہ کرونگی اور اگر کسی سے آپ سے مقابلہ
ہوگا اُسوقت مین آپ کی شریک ہونگی آپ کے طرف سے اُس سے مقابلہ کرونگی اپنی جان فدا کرونگی
اب سمندر رشاہ کی کسی حالت مین شریک نہ ہونگی دوسری شرط یہ ہے کہ آپ مجھ سے کسی وقت
اس امر کی خواہش نہ کرین کہ مین سمندر رشاہ سے مقابلہ کرون راوی نے بیان کیا ہے کہ طائرون نے
وہ سب تقریر جو کہ خواجہ سے اور ایوان سے ہوئی تھی سب بیان کی اور کہا کہ خواجہ نے سب منظور
کیا اور کہا کہ اب تم جل کر دریائے سحر کو مٹاؤ میرے سردارون کو رہا کرو صاحبقران پر سے سحر اتارو ایوان
نے اقرار کیا خواجہ نے اُسکو رہا کردیا جب وہ رہا ہوئی خواجہ سے پھر گئی اور کلام سخت کرنے لگی خواجہ
نے پھر حباب مار کر اسکو بے ہوش کیا اور پھر ستون سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا پھر وہی تقریر ہوئی
انجام کار ایوان نے پھر وہی اقرار کیا اور خواجہ کو لیکر دریا پر آئی سب سردارون کو رہا کیا دریا کو
مٹا دیا صاحبقران پر سے سحر اتار لیا اور خواجہ سے رخصت ہوکر اپنے مقام کی طرف روانہ ہوئی
اور خواجہ سردارون کو لے کر طرف اپنے لشکر کے راہی ہوئے ہم یہ حال دیکھکر ادھر کو آئے اور حاضر ہوکر
آپ کی خدمت مین آپ کو کل حال سے آگاہ کیا سمندر رنے جو زبانی طائرون کے یہ حال سُنا
بہت بڑا صدمہ ہوا مگر یہ امر سن کے کہ ایوان نے اس طور کا اقرار کیا ہے اور وہ شریک اہل اسلام
ہوئی ہے بہت غصہ آیا اسی حالت غیظ مین طائرون کی طرف جو دیکھا ایک برق گری کہ وہ
سب طائر جل کر خاک ہوگئے جب اُنکو جلا چکا اہل دربار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ آپنے ایوان
کا حال سماعت کیا کہ کیا اس قحبہ نے حرکت کی ہے میرے ذہن مین آتا ہے کہ کسی ساحر کو روانہ کرون
کہ وہ اُسکو اسیر کرکے میرے پاس لائے اگر نہ آئے تو اُسکا سر کاٹ لائے زندہ نہ رکھے اہل دربار
نے عرض کیا کہ خداوندا اس امر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے خواجہ کے ساتھ فریب کیا جیسے پہلے مرتبہ
کیا تھا اور پھر خواجہ نے اسیر کرلیا اب کی مرتبہ اُسنے یہ سب امر اس خیال سے کیے کہ مین یہان
سے نکل جاؤن تو پھر کوئی تدبیر اپنے مقام پر جاکر کرونگی ایوان کے نزدیک اہل اسلام کا اسیر کرلینا
کوئی امر مشکل نہین ہے اسوقت چھوڑ دیا ہے اور رہا کردیا ہے اور صاحبقران پر سے بھی سحر کو اتار لیا
ہے بس اب جب وہ خواجہ کو اسیر کریگی اور خواجہ کو قتل کرکے اپنا اطمینان کرلینگی اُسوقت
خدا پرستون کا خاتمہ کریگی ہمارے نزدیک تو یہ انکا ایک ادنی ساحر و فریب تھا اور دھوکا
تھا جو خواجہ کو ایوان نے دیا اور خواجہ فریب مین آگئے ہمارے نزدیک تو مناسب یہ ہوگا

کہ آپ پہلے اُسکو یہان طلب کرین اور وہ آنے سے انکار کرے تو جانیے کہ وہ منحرف ہوگئی ہے اگر انکار نہ کرے اور چلی آئے تو اُس سے یہ امر دریافت فرمائیے کہ اب تمھارا کیا قصد ہے اور کیا ارادہ ہے جو کچھ اُسکا قصد ہوگا وہ ظاہر کر دیگی اور بدون دریافت ایک امر شنیدہ پر اعتبار کرنا اور غصہ کرنا کام عقل مند کا نہین ہے اور دوست کو دشمن بنانا یہ مقام خیال کرنے کا ہے کہ اگر اُسکا قصد بھی نہ ہوگا اور اُسنے فریب دیا ہوگا آپکے اس غصہ فرمانے سے اور مقابلہ کرنے سے وہ منحرف ہوجائیگی اور شریک اہل اسلام ہوگی جیسے کہ آفاق شاہ نے کیا کہ وہ اپنی جان بچاکر چلا آیا تھا اور آپ سے اس امر کا خواستگار تھا کہ مجھکو اجازت دیجیے تاکہ مین اپنے ملک مین جاکر اپنی زندگی بسر کرون آپ نے جلدی فرمائی اُس پر دباؤ ڈالا مگر وہ مرد عاقل تھا اُسنے تحمل کیا اور دوسری تدبیر سے یہان سے اپنی جان بچاکر نکل گیا کوئی فساد نہ کیا اور یہ عورت ہے عورت ناقص العقل ہوتی ہے اور جو اسکے ذہن مین آجاتا ہے وہ کر گذرتی ہے بس کیا حاصل کہ ایسی ساحرہ زبردست کو بیکار کا دشمن بنانا پہلے اُس سے خود مقابلہ مین تقریر لڑانا زیبا ہے پھر دیکھا جائیگا اگر دراصل اُسنے انحراف کیا ہے اور وہ نہ راضی ہوگی اور انکار کریگی اُسوقت پہلے ہم اُسکو خوب نشیب و فراز دکھائینگے اُسکے بعد اگر وہ انکار کیے جائیگی ہم سب ملکر اُسکو اسیر کرلینگے آپکو اپنا کمال دکھادینگے یہ جو اہل دربار نے عرض کیا سمندر نے جواب دیا کہ جو تم سب نے کہا ہے مین نے سُنا اور تمھاری رائے بہت درست ہے مگر یہ خیال کرلو اگر اُسنے اقرار کرلیا ہے تو وہ پھر اپنے اقرار سے نہ پھریگی اُسی پر قائم رہے گی بلکہ اپنی جان جانے کو غنیمت جانیگی عہد شکنی کو گوارا نہ کریگی جیسے آفاق شاہ نے کیا اگر اُسنے یہان آکر کوئی فساد کیا اور ہم لوگ اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوئے اور یہ خبر اہل اسلام کو پہونچی اور عیار وغیرہ وہان سے آگئے تو بڑی خرابی ہوئی یا مثل آفاق کے خواجہ اسکو بھی رہا کرین گے تو کیا ہوگا اس سے بہتر تو یہ ہے کہ جو کچھ ہونا ہو اُسی مقام پر ہوجائے یہان تک نہ آسکے عشاق و گلاب و زحل وغیرہ اور کل اہل دربار نے کہا کہ ہم اسکا اقرار کرتے ہین کہ وہ دربار مین فساد کریگی تو کوئی معرکہ نہ ہوگا اگر وہ برخلاف ہوگی تو ہم ایسی تدبیر کرکے اسکو اسیر کرلینگے کہ کسی کی نکسیر بھی نہ پھوٹیگی آپ اس امر سے خاطر جمع رکھیے دوسرا امر یہ ہے کہ چار سو بازار مین سولی دیجیے گا اگر آپ کے حکم کے خلاف کرے بلکہ خواجہ و دیگر اہل اسلام کو اس امر سے آگاہ کرکے کہ ہم تمھارے نئے دوست کو قتل کرتے ہین مثل آفاق کے اسکو بھی بچالے جاؤ تو جانین اُسوقت ہم لوگون کی جان فشانی ملاحظہ فرمائیگا کہ ہم دیکھین گے کہ خواجہ کیونکر لے گئے اور کیونکر ایوان بچ گئین اُس دن منادی ندا کردے سب اہل شہر جمع ہون ہم لوگ اُسوقت اپنا کمال دکھائین گے آفاق شاہ ایک دھوکے مین نکل گیا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ آفاق شاہ بچ جاتا اور خواجہ لے جاتے غیر ممکن تھا اب تو ہم لوگ سب حالات سے آگاہ ہوگئے غرض یہ جو تقریر اہل دربار نے کی عشاق وغیرہ نے تائید کی سمندر نے کہا کہ اچھا کل مین کسی کو ایوان کے پاس روانہ کرونگا اور اسکو طلب کرونگا سب نے کہا کہ یہ جو ہم نے عرض کیا بسبب خیر خواہی کے نہ کسی اور سبب سے سمندر نے کہا کہ یہ امر مجھکو معلوم ہے کہ آپ لوگ میرے خیر خواہ ہین بس یہ کہکر سمندر نے دربار برخاست کیا زحل نے کہا کہ بھائی مین رخصت ہوتا ہون سمندر نے جواب دیا کہ مدت کے بعد تو آئے ہو دو ایک دن رہو اور اس واقعہ کا انجام دیکھو کیا ہوتا ہے مین تو ابھی نہ جانے دونگا یہ جو سمندر نے کہا وہ ناچار ہوگیا ایک محل اُسکے قیام کرنے کے لیے

درست کیا گیا تھا وہ اُس محل مین آیا وہ محل سب اسباب ضروری سے آراستہ تھا وہان اُسنے قیام کیا یہان تک کہ شام ہوگئی سمندر نے مارے صدمہ کے پھر اُسدن دربار نہ کیا بلکہ محل سے باہر نہ آیا جب رات گذری صبح ہوئی سمندر نے دربار کیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے زحل بھی آکر اپنے مقام پر بیٹھا سب مجرا کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ابھی سمندر نے کوئی حکم نہ دیا تھا کہ ایک طائر سیاہ رنگ دیوار پر آکر بیٹھا کہ سمندر نے اُسکو دیکھکر اہل دربار سے کہا کہ یہ جو طائر سیاہ آیا ہی یہ بھی کوئی خبر لایا ہی بلکہ خبر وحشت ہی یہ کہکر سمندر اُس طائر کی طرف دیکھنے لگا جیسے اُس طائر نے دیکھا کہ سمندر میری طرف متوجہ ہی ایک مرتبہ اُس مقام پر سے اُڑا اور بالاے آسمان گیا اور صداے ہیہات ہیہات تین مرتبہ دے کر پھر اسی دیوار پر آکر بیٹھا اور سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ اے سمندر شاہ آگاہ ہو کہ مین بیر ہون بدقسمت خونخوار جادو کا اُسکو آفاق شاہ نے راہ مین قتل کیا اور لشکر کو غارت کیا طائر یہ کہہ رہا تھا کہ ایک برق گری کہ وہ جل کر خاک ہوگیا یہ جو اُس طائر سے سنا کہ مین بیر ہون بدمست جادو کا تو سمندر کو بڑا صدمہ ہوا سر پکڑ لیا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوئے مگر بہت جلد اُنکو دامن سے پونچھ ڈالا اس خیال سے کہ زحل کہے گا کہ مثل عورتون کے روتے ہین اور اپنے دل مین خیال کیا کہ اس طائر نے پورا حال نہ بیان کیا کہ کیونکر بدمست قتل ہوا ذرا کتاب سامری مین تو دیکھون یہ خیال کرکے اور کتاب اُٹھا کر دیکھا اُس مین پوری کیفیت معرکہ جو آفاق شاہ اور بدمست سے ہوا تھا اور جس طور سے آفاق نے بدمست و لشکر بدمست کو تباہ و قتل کیا تھا سب تحریر پایا آفاق شاہ نے دانائی کی اپنے دل مین بہت تعریف کی اور کتاب کو بند کیا اور خاموش ہوکر فکر کرنے لگا کہ اب کیا تدبیر کرون اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور نے کتاب مین کیا حال ملاحظہ فرمایا کہ خاموش ہوکر بیٹھ رہے ہم غلامون کو بھی آگاہ فرمایئے بادشاہ نے یہ سُنکے کل حال اہل دربار کے روبرو بیان کیا اور کہا کہ اس اس طرح سے بدمست آفاق کے ہاتھ سے مارا گیا اور لشکر تباہ ہوا ایک آدمی باقی نہ رہا صرف دو چار سردار بھاگ نکلے تھے وہ تو بچ گئے ورنہ سب مارے گئے یہ ماجرا سُنکے اہل دربار بہت متحیر ہوئے سمندر شاہ نے زحل سے کہا کہ بھائی تم نے دیکھا کہ کیسی کیسی نئی نئی آفت نازل ہوتی ہی کہ جس کی خبر بھی نہ تھی خیال کرنے کا مقام ہی کہ آفاق کہان لشکر اسلام مین تھا کہان اپنے شہر مین پہونچا سب اہل شہر کو مسلمان کیا واپس چلا تھا کہ راہ مین بدمست کا لشکر ملا اُسنے ان سب کو غافل پاکر وہ تدبیر کی کہ سب کے سب تمام ہوگئے تھے بدمست نے نکل کر مقابلہ کیا انجام اُس مقابلہ کا یہ ہوا کہ آفاق نے اپنی شبیہ قتل کرائی اور پیچھے آکر بدمست کو قتل کیا لشکر یون تباہ ہوا جو کام مین کرتا ہون بہتری کے لیے اُسکا انجام بد ہوتا ہی اور کام بگڑ جاتا ہی کیسی آج کل تقدیر خراب ہوگئی ہی خداوند بھی خبر نہین لیتے ہین میرے ذہن مین آتا ہی کہ ایک عرضی خدمت خداوند مین روانہ کرون اُسمین تحریر کرون کہ میری تقدیر خراب ہوگئی ہی اُسکو بدل دیجیے اور کوئی عمدہ تقدیر مجکو دیجیے مین اس تقدیر سے بہت پریشان ہوگیا ہون زحل نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت عمدہ ہی مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ آج کل کچھ نظر عنایت خداوند کی تمھاری طرف سے پھری ہوئی ہی اگر تم نے عرضی روانہ کی اور کچھ سماعت نہ ہوئی تو کیا کروگے سمندر نے کہا کہ جو کچھ ہواب تو مین روانہ کرونگا زحل نے کہا کہ کوئی عرضی روانہ کرنے کی ضرورت نہین ہی بلکہ تم خود چلے جاؤ سمندر نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت مناسب ہی خیر مین الوان سے تخفیہ ملکے فراغ حاصل کرلون تو پھر جانے کی تدبیر کرون یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم مین

کوئی ایسا ہے کہ جو ایوان کے پاس جائے اور میرا پیام دے آئے اُس سے یہ کہے کہ تم کو بادشاہ نے طلب کیا ہے
ایک اشد ضرورت ہے اگر وہ آئے تو خیر ورنہ مجکو آکر خبر کرے جو کچھ کہ وہ جواب دے اُس سے آگاہ کرے اُس کے
بعد پھر مین تدبیر کرون اور اُسکو کسی نہ کسی طور سے طلب کرون یہ جو سمندر نے کہا ایک ساحر کہ نام اُس کا
جرار جادو تھا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ اس کام کو حضور کے یہ غلام سرانجام دیگا اور بجا لائیگا
سمندر نے کہا کہ تم اپنے مقام پر بیٹھ جاؤ مین ایک حکم نامہ ابھی تم کو لکھے دیتا ہون یہ کہکر میر منشی سے کہا کہ
ایک حکم نامہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہم نے خبر پائی ہے کہ تم نے خواجہ کی قید سے رہائی پائی بہت خوشی ہوئی
ہم کو تمھاری ملاقات کا بہت اشتیاق ہے لہذا تم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ تم بفور دیکھنے اس رقعہ کے حاضر خدمت
ہو تم سے ایک اشد ضرورت ہے بدون تمھارے آئے وہ ضرورت اجرا نہو گی بس اسقدر تھوڑی تحریر کو
بہت خیال کرو زیادہ کیا لکھا جائے منشی اُسطرف حکم نامہ لکھنے لگا ادھر سمندر شاہ تخت بیٹھا ہوا ہے کہ
راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جو معرکہ جنگ سے آفاق شاہ وغیرہ کے ہاتھ سے بچکر بھاگے تھے
راہ طے کرکے قریب نصف شب کے سمندریہ مین پہونچے چونکہ دربار کا وقت نہ تھا اس سبب سے اُسوقت دربار
مین نہ آئے ایک مقام پر قیام پذیر ہوئے اسیے اپنے مکان پر بھی نہ گئے جب صبح ہوئی وہان سے طرف
دربار کے چلے در دولت پر آئے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ وہ لوگ آئے ہین جو کہ بدمست
کے ہمراہ آفاقیہ کو گئے تھے درگہ سالار نے کہا کہ بدمست کہان ہین انھون نے جواب دیا کہ وہ مارے
گئے لشکر تباہ ہوا ہم چند آدمی بچے تھے سو بھاگ کر آئے ہین یہ سنکے درگہ سالار دربار مین آیا مجرا
کیا اور عرض کیا کہ وہ لوگ حاضر در دولت ہوئے ہین جو کہ بدمست کے ہمراہ گئے تھے اُنکی نسبت
کیا حکم ہوتا ہے سمندر نے جواب دیا کہ اُنکو اندر لے آؤ بس درگہ سالار باہر آیا اُنکو ہمراہ لیکر اندر گیا
انھون نے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور مؤدب مقام عرض پر کھڑے ہوئے سمندر شاہ نے کہا کہ بیان
کرو کیا خبر لائے ہو تمھارا افسر کہان ہے وہ تو خیریت سے ہے تب تو انھون نے رو رو کر کل حال بیان
کیا اور کہا کہ ہم اس طور سے بھاگ کر آئے افسر ہمارے تو حضور پر سے تصدق ہو گئے سمندر نے کہا کہ ہم کو
پہلے ہی خبر ہو چکی تھی جو ایسی غفلت کریگا اُسکا یہی انجام ہو گا یہ کہکر سمندر نے کہا کہ اچھا جاؤ اپنا
علاج کرو جب اچھے ہونا تو پھر حاضر ہونا یہ سنکے وہ لوگ مجرا کرکے باہر آئے اور اپنے مکان پر
آکر علاج مین مصروف ہوئے چونکہ زخمی تھے اس سبب سے سمندر نے اُنکو اُنکے مکان جانیکی اجازت
دی جب وہ لوگ عرض کرکے چلے گئے اُسوقت سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ بدمست مفت
قتل ہوا یہ کوئی نہین جان سکتا ہے کہ ہم اسوقت قتل ہونگے یا ہم پر یہ آفت آنے والی ہے ہم ہوشیار
ہو جائین ہمین اسوقت بیٹھے ہوئے ہین اور کوئی بلا آجائے تو ہم کو کیا خبر ہو بدمست کی کوئی
خطا ہے نہ اہل لشکر کی خراب کیا گیا جلائے اتنے عرصہ مین منشی نے حکم نامہ طیار کیا ابھی لفافہ مین
بند نہ کیا تھا کہ ایک طائر آکر سمندر کے زانو پر بیٹھا سب نے دیکھا کہ اسکے گلے مین ایک کاغذ بطور
تعویذ کے ہے بس سمندر نے اس کاغذ کو دیکھکر اسکے گلے سے اتار لیا اور منشی کو دیا کہ اسکو پڑھو
چونکہ لفافہ پر مہر اور دستخط گرداب شاہ وغیرہ کی ہوئی تھی بس منشی نے وہ لفافہ لے کر
چاک کیا اسمین سے عرضی نکلی باواز بلند پڑھا اسمین کل حال تحریر تھا سردارون کا رہا ہونا
دریا کا مٹنا صاحبقران کا صحت پانا ایوان کا خواجہ سے افرار اور آفاق شاہ و بدمست
کا مقابلہ کوئی حال باقی نہ تھا جو نہ تحریر ہو جو اُن سب نے ہر کارون سے سنا تھا سب

تحریر کر دیا تھا اور اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ اب ہم کو کیا حکم ہوتا ہے جو حکم ہو ہم اُس پر عمل کرین اب تو یہان
لشکر اسلام مین آج کل بہت بڑا جشن خوشی ہو رہا ہے سب عیش و عشرت مین مصروف ہین جب
سمندر عرضی کے مضمون سے آگاہ ہوا منشی سے کہا کہ پہلے اسکا جواب تحریر کر دو کہ تم لوگ اُسی مقام پر
قیام پذیر رہو جب تک کہ ہم کوئی دوسرا حکم تم کو نہ تحریر کرین جو امر ہم کو منظور ہوگا ہم تم کو اطلاع
دینگے تم اُس پر کاربند ہونا اور اُسی پر عمل کرنا منشی نے جو کچھ سمندر شاہ نے کہا وہ تحریر کر دیا اور لفافہ
مین بند کر کے حاضر خدمت کیا سمندر شاہ نے وہ لفافہ لے کر اُس طائر کے گلے مین ڈال دیا وہ طائر
جواب عرضی پا کر اُڑ گیا بعد جانے اُس طائر کے سمندر شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ تم نے سُن لیا
کہ کیا عرضی مین تحریر تھا سب واقعات جو گذرے تھے خیر دیکھا جائیگا یہ مسلمان میرے ہاتھ سے جاتے
کہان ہین اسوقت خوشی کرین آخر کو روئینگے یہ سُنکے سب اہل دربار نے کہا حضور بجا ارشاد کرتے
ہین ادھر منشی نے وہ حکم نامہ جو کہ بنام ایوان کے سمندر نے تحریر کرایا تھا پیش کیا سمندر نے
لے کر اُس لفافہ کو جرار جادو کو دیا کہ لو اس حکم نامہ کو لے جاؤ وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور سامنے
آیا سلام کیا لفافہ ہاتھ مے لیا مجرا کر کے بارگاہ سے باہر آیا طاؤس سحر طیار کر کے اُس پر سوار ہو کر
طرف نہ طاق کی سرحد کے ایوانیہ کی سمت چلا یہ سب ساحر جو کہ زبردست ہین سرحد نہ طاق
مین رہتے ہین اور نہ طاقی کہلاتے ہین مثل اسکے کہ عشاق نہ طاقی الوان نہ طاقی اور اسی طور
سے اور عشاق تو کئی ہین ہوش ربا مین کئی عشاق تھے عشاق دو دستی عشاق سبز رنگ
ناظرین کو خیال رہے کہ نام کا مکرر ہونا کوئی امر نقصان نہین ہے اپنے ہی طرح مین اور خاندان مین خیال
کر لیا جائے کہ ایک نام کے کسقدر آدمی ہوتے ہین بس وہ عشاق دو دستی اور عشاق سبز رنگ
تھے اور یہ عشاق نہ طاقی تھا کہ جسکو خواجہ نے قتل کیا اور اب جو عشاق باقی ہے یہ حجرہ نشین
یا گنبد نشین کے نام سے ہے بس جرار جادو نامہ سمندر شاہ لے کر طرف ایوانیہ کے روانہ ہوا اسکا
حال پھر تحریر ہوگا اب حال دربار سمندر شاہ تحریر ہوتا ہے کہ جب جرار حکم نامہ لے کر چلا گیا اُسوقت
سمندر شاہ نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ مین بہت حیران ہون کہ مین نے بہت سے
نامے اپنے خراج گذارون کو تحریر کیے تھے اُنمین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی مگر اُنمین سے چند
آئے اور باقی نہ آئے اور بہت سے نامہ اُستاد نے تحریر کیے تھے اُنمین سے کوئی نہ آیا یہ کیا امر ہے
میری عقل اس امر مین حیران ہے عشاق وغیرہ نے جواب دیا کہ اگر یہ کہا جائے کہ انکو نامے پہونچے نہین
تو بالکل خلاف ہے کیونکہ ہر ایک نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہوتے ہین بس یہی امر ہے کہ وہ لوگ آئے
نہین اور ہمارا انکو آنا منظور ہے جو آنے والے تھے وہ آ گئے سمندر شاہ نے کہا کہ مین پھر انکو نامہ تحریر
کرتا ہون اب کی اُسمین سخت کلمات تحریر ہونگے یہ کہکر سمندر نے منشی سے کہا کہ چند نامے تحریر
کرو منشی بموجب حکم نامہ تحریر کرنے پر آمادہ ہوا ابھی سمندر نے مضمون نہ بتایا تھا کہ چند ہرکارے
پسینہ مین غرق خاک مین آلودہ حاضر دربار ہوئے اور مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے اور یون عرض
کرنے لگے کہ ہم غلام برائے بالا دوی شہر سے باہر جنوب کی طرف گئے تھے جب کوئی شہر سے پانچ کوس
پر پہونچے تو ہم نے ایک لشکر دیکھا کہ بہت بڑا فروکش ہے دور تک خیمہ و بارگاہ ہین برپا ہین لشکر کثیر
ہے مگر ساحرون کا ہے ہم لوگ اُس لشکر مین گئے اور اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ
لشکر چند شاہون کے ہین جو کہ ساحر ہین برائے کمک شہنشاہ سمندر شاہ جاتے ہین اب اسمقام

پر آکر پہونچے ہین اپنے آنے کی بادشاہ کو خبر کرینگے ہم نے دریافت کیا کہ اُنکے نام کیا ہین اُسنے کہا کہ نام اِن بادشاہون کے یہ ہین زورق جادو و مواج جادو و موج جادو و بھنور جادو و سیراب جادو و طوفان جادو و طغیان جادو و دریا پیار جادو و برقان برق پوش جادو و رعدان رعد آواز جادو و ملکہ غبار انگیز ملکہ طوفان خیز ملکہ آتش خوار ملکہ موج خیز جادو و ملکہ دریا بار جادو و ملکہ چنگ ساز جادو و ملکہ سطوہ بار ملکہ ستمگار جادو و ملکہ سحر شار جادو و ملکہ خونریز جادو و دُمست فیل سوار کرگدن سوار قہار جادو و پلنگ سوار جادو و غضنفر شیر سوار کا یہ لشکر ہے یہ سب اِس لشکر کے بادشاہ اور افسر ہین یہ جو خبر کارون نے سمندر سے کہا سمندر نے اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ مین ابھی یہی ذکر کر رہا تھا کہ مین نے ان سب کو طلب کیا تھا کوئی نہ آیا مین جو نامے روانہ کرنیوالا تھا مگر خیر وہ لوگ آئے مگر ابھی بہت سے پہلوان غیر ساحر بادشاہ و ساحر و ساحرہ باقی ہین کہ نہین آئے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ وہ بھی آتے ہونگے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب نامے ان بادشاہون و پہلوانون ساحر و غیر ساحر کو پہونچے تھے ہر ایک نے سامان سفر کیا تھا اپنے اپنے ملک اور شہر سے روانہ ہوئے تھے جن مین سے ساحر و بادشاہ مثل گرداب شاہ وغیرہ کے آگئے تھے جو کہ مقابلہ اہل اسلام مین مقیم ہین اور بہت سے نہ آئے تھے جب اُنھون نے آفاق شاہ کا واقعہ سُنا کہ اس بے مروتی اور بے عزتی سے سمندر شاہ آفاق شاہ کے ساتھ پیش آیا ہر ایک جو کہ صاحب عزت تھا اپنے لشکر کو لے کر پلٹ گیا اس خیال سے کہ ایسے ناقدر کے پاس جانا اور کمک کرنا خلاف عقل ہے جب اُسنے ایسے شخص کے ساتھ کہ جو بہت بڑا خیر خواہ تھا یہ سلوک کیا تو ہم کیا ہین اس امر سے تو یہ بہتر ہے کہ نہ جائین جو بادشاہ و ساحرہ واپس گئے اُنکے نام یہ ہین ایران جادو ملکہ لالہ رو ملکہ جمال زخشندہ ملکہ گلنار زعفران پوش ملکہ نیلان نیلم پوش ملکہ نیلوفر جادو ملکہ بنفشہ پوش جادو و ملکہ گل نافرمان جادو و ملکہ یاسمن ملکہ نسرین ملکہ نسترن قند جادو معظم جادو و بزم جادو و ملکہ محفل جادو و ملکہ عشاق لالہ رو ملکہ ماہرو فصیح سحر ساز و صبیح سحر ساز و ملکہ سنبل جادو و ملکہ نونہال جادو و ملکہ کاکل جادو و ملکہ گلعذار جادو یہ سب ساحر و ساحرہ اپنے اپنے ملک کو راہ سے واپس گئے تھے کہ انکا ذکر پھر کیا جائیگا یہ انجام کار ہین جب یہ سمندر پر فتح ہو جاتا ہے تو مسلمان ہوتے ہین باقی جو کہ اپنے مقام سے چلے تھے اُنمین سے اسقدر تو لشکر آئے ہین کہ جنکے نام تحریر ہوتے ہین اُنمین ہر ایک کے ہمراہ لاکھ دو تین ہزار سے کم کا لشکر نہین ہے یہ سنکے سب اپنے اپنے مقام سے چلے تھے جب قریب سمندر کے پہونچے اور ہر ایک نے لشکر کی آمد دیکھی ہر کارے روانہ کرکے دریافت کیا کہ یہ لشکر کس کا ہے جب ہر ایک کو یہ امر ثابت ہوا کہ یہ لشکر طلب کیا ہوا سمندر کا ہے اور یہ لوگ بھی برائے کمک سمندر جاتے ہین تو باہم شریک ہو گئے بدین سبب یہ سب بادشاہ ایک مقام پر اُترے ہوئے بیٹھے تھے ابھی اور لشکر برائے کمک سمندر شاہ اُنکا ذکر آیندہ تحریر ہوگا راوی کہتا ہے کہ یہان تو یہ لشکر اُترا ہوا تھا اور سب بادشاہ و ملکہ ایک بارگاہ مین جمع تھے اور عرضی سمندر شاہ کی خدمت مین تحریر کی جا رہی تھی کہ وہ ہر کارے دریافت کرکے سمندر کے دربار مین گئے تھے اور سمندر کو خبر کی تھی جیسا کہ تحریر ہوا سمندر نے سُنکے ہرکارون کی زبانی ہر ایک ہر کارے کو انعام دیا اور رخصت کیا اب ان کی عرضی کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جب یہ سب بادشاہ و ملکہ قریب سمندر کے پہونچے اور انکے خیمہ کھڑے ہوگئے تھے ایک خیمہ مین جمع

ہوئے اور رائے ہوئی کہ اپنے آنے کی خبر بادشاہ کو کریں وہ جیسا حکم دیں ویسا کیا جائے بس عرضی تحریر کیجانے
لگی اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے شہنشاہ ہم سب کے سب بموجب طلب حضور مع لشکر حاضر ہوئے ہیں اور قریب شہر
فروکش ہیں جو حکم ہم سب کی بابت ہو اُس پر عمل کریں زیادہ حد ادب یہ عرضی طیار ہو چکی اُن سب نے
ایک ساحر کے ہاتھ اپنی اپنی مہر و دستخط کرکے روانہ کیا وہ ساحر وہ عرضی لیکر اِس صحرا سے شہر میں آیا اور در دولت
پر حاضر ہوا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ چند بادشاہ جو کہ لشکر لیکر حسب الطلب حضور کے آئے ہیں اُنکے
پاس سے عرضی آئی ہے درگہ سالار نے جاکر دربار میں بادشاہ سے عرض کیا کہ ایک ساحر در دولت پر حاضر
ہے اور عرض کرتا ہے کہ میں عرضی لے کر آیا ہوں اُن ساحروں کی جو کہ حضور کے حسب الطلب آئے ہیں
سمندر شاہ نے کہا کہ اُس ساحر کو بلا لو بس درگہ سالار آکر اُس ساحر کو لے گیا اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرضی پیش کی سمندر شاہ نے وہ عرضی منشی کو دی منشی نے عرضی پڑھی جب سمندر شاہ مضمون
عرضی سے آگاہ ہوا منشی سے کہا کہ اسکا جواب تحریر کردو کہ ہم چند سرداروں کو تمھارے پاس بھیجتے ہیں
تمھارے لشکر کو جائے معقول پر اُتروا کر اور تم کو ہمراہ لے کر ہمارے پاس لے آئیں گے بس تم انکے
ہمراہ چلے آؤ منشی نے یہی مضمون عرضی کی پشت پر تحریر کردیا اور سمندر نے نگال رب جادو
حیات جادو نبات جادو شیطور جادو وغیرہ سے کہا کہ تم اِس ساحر کے ساتھ جاؤ اُن بادشاہوں سے
ملو اُنکو ہمراہ لیکر ہمارے پاس آؤ اور اُنکے لشکر کو ایک مقام معقول دیکھ کر اُترنے کا حکم دو اگر جس مقام پر
اُنکا لشکر اُترا ہوا ہے وہی عمدہ ہو تو اُسی مقام پر فروکش رہنے دو مگر یہ خیال کر لینا کہ قریب شہر کے ہے یا دور
ہے اگر دور ہو تو اُن لوگوں کو یہاں سے جانے میں تکلیف ہوگی اسکا خیال رہے یہ تقریر سنکے وہ سردار
اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے اور ہمراہ ساحر کے دربار سے باہر آئے اپنی اپنی سواری پر سوار ہو کر طرف
اُس لشکر کے چلے یہاں سمندر نے آراستگی دربار کا حکم دیا اہلکاروں نے دربار آراستہ کیا بہت سے
دنگل اور کرسیاں علاوہ اُن کرسیوں کے اور بھی آراستہ کیں اِس خیال سے کہ جو بادشاہ آئینگے وہ اِن
کرسیوں پر و دنگلوں پر متمکن ہونگے یہاں تو دربار آراستہ کیا گیا اُدھر وہ سردار ہمراہ اُس ساحر کے
بیرون شہر آئے اور طرف لشکر کے چلے جب قریب لشکر پہونچے اُس ساحر نے سرداروں سے کہا
کہ آپ لوگ تشریف لائیں میں بادشاہوں کو خبر کروں سرداروں نے کہا کہ اچھا بس وہ ساحر اُنسے
رخصت ہو کر لشکر میں آیا اور بارگاہ میں پہونچا یہاں سب بادشاہ بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے
اپنے نامہ بر کا کہ وہ پہونچا اُسنے عرضی دی اور کہا کہ آپ کے لینے کو سردار بادشاہ نے روانہ کیے
ہیں انھوں نے جواب عرضی منشی سے پڑھوا کر سُنا اور جو نامہ بر نے کہا وہ بھی سُنا بس اُسوقت
اپنے سردار برائے استقبال روانہ کیے سردار سمندر شاہ لشکر میں پہونچ چلے تھے کہ یہ سردار راہ
میں ملے صاحب سلامت ہوئی اُنکو ہمراہ لیکر بارگاہ میں آئے سب بادشاہ تا لب فرش آکر
اور استقبال کرکے لے گئے دنگل بیٹھنے کو ملے سب سردار بیٹھے وہ سب کے سب بہت خاطر
سے پیش آئے سمندر کا پیغام دیا اُنھوں نے کہا کہ جو بادشاہ کی مرضی ہو جو اُنھوں نے آپ کو حکم
دیا ہے اُس پر عمل فرمائیے ہم موجود ہیں بس سرداروں نے کہا کہ لشکر کو طیار ہونے کا حکم دیجیے تاکہ
لشکر طیار ہو اور ہم لوگ آپ کے لشکر کو مقام عمدہ پر قریب شہر فروکش کریں بس سب نے
اُسیوقت حکم طیاری لشکر کا دیا پہلے تو کہا تھا کہ آج یہاں قیام فرمائیے کل تشریف لے چلیے گا
جب سرداروں نے کہا کہ بادشاہ آپ کے منتظر ہونگے اُس پر اُنھوں نے اُسیوقت کوچ

کا حکم دیا سب خیمہ وغیرہ بار ہوئے وہ لشکر قریب چھ سات لاکھ کے تھا اُسوقت روانہ ہوا جب بالکل قریب شہر پہونچا سرداران سمندر نے ایک مقام معقول دیکھ کر لشکر کے فروکش ہونے کا حکم دیا لشکر اُترنے لگا بارگاہین برپا ہونے لگین وہ سرداران سب شاہون کو لیکر چلے اُنمین ساحر بھی تھے اور ساحرہ بھی یعنی بادشاہ مرد بھی تھے اور عورتین بھی اور اُنکے سردار تھے یہانتک کہ وہ سب شہر کی سیر کرتے ہوئے در دولت پر پہونچے سمندر کو خبر ہوئی اُسنے اور سردار استقبال کے لیے روانہ کیے وہ ان سب کو لے کر دربار مین آئے سب نے سمندر شاہ کو مجرا کیا ساحرہ جو تھین وہ صف ساحرہ مین بیٹھین اور جو ساحر تھے وہ ساحرونکی صف مین علی اقدر مراتب بیٹھے یہ بادشاہ و سردار قریب پانچ سو کے تھے اب دربار سمندر کا خوب آراستہ ہوا سب نے سمندر کو نذر دی سمندر ان سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ساقی کو حکم دیا کہ ان سب کو شراب ناب سے سیراب کرو ساقی نے بموجب حکم سمندر سب کو جام بادہ گلنار کا دیا ہر ایک شراب پی کر مست ہوا سمندر نے دریافت کیا کہ تم سب کو عرصہ کیون ہوا انھون نے عرض کیا کہ جب حضور کا پہلا نامہ پہونچا ہم نے بندوبست سفر کا کرنا شروع کیا ہم اُسی بندوبست مین مصروف تھے کہ دوسرا نامہ پہونچا ہم نے جلدی کی تیسرا نامہ پہونچا ہم نے اُسکا جواب تحریر کیا اُسکے بعد سفر کیا راہ مین جو کچھ عرصہ ہوا وہ ہوا جب ہم قریب شہر پہونچے ہر ایک یہان آچکا تھا ملاقات ہوئی باہم رائے کر کے ایک لشکر کر لیا آپ کی خدمت مین عرضی لکھی جب آپ نے طلب کیا فوراً حاضر ہوئے سمندر نے کہا کہ اور بادشاہ و پہلوان کیون نہ آئے کچھ تم کو معلوم ہے اُن سب نے عرض کیا کہ ہم کو کیا خبر وہ اپنے ملکون سے چلے ہونگے ہم سب اپنے اپنے ملکون سے آئے ہین راہ مین ہم نے سُنا تھا کہ وہ لوگ بھی چل چکے ہین حاضر ہونگے راہ مین ہونگے سمندر نے کہا کہ اب تم لوگ سب یہین مقیم رہو ہم تم سب کو اپنے ہمراہ لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے وہ لوگ بھی آلین جو کہ باقی ہین اُن سب نے عرض کیا کہ حضور نے اُن کن کو یاد فرمایا ہے سمندر نے ان سب کے نام لیے جو کہ نہ آئے تھے اُن سب نے عرض کیا کہ وہ لوگ ضرور حاضر ہونگے ہم کو جو حکم ملے ہم اُسکو بجا لاوینگے سمندر نے کہا کہ ہر روز دربار مین حاضر ہوا کرو جب ہم لشکرکشی کرینگے تو تم سب کو ہمراہ لینگے اُنھون نے کہا کہ بہت خوب بس سمندر نے تھوڑے عرصہ تک دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وہ سب بادشاہ اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے سمندر نے حکم دیا تھا کہ آج ہم نے ان سب کی دعوت کی ہے ہمارے باورچی خانہ سے اُنکے لیے طعام لذیذ جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ہر ایک کے لیے طعام لذیذ روانہ کیا گیا بس یہ طریقہ جاری ہوا کہ سب بادشاہ صبح کو دربار مین آتے تھے اور جب دربار برخاست ہوتا تھا اپنے لشکر مین چلے آتے تھے اب سمندر کا حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال ایوان کا تحریر ہوتا ہے

اب حال ملکہ ایوان جادو بین قلم فرسائی کی جاتی ہے

راوی نے بیان کیا ذکر ملکہ ایوان سرطاقی جو خواجہ سے اقرار کر کے اور رخصت ہو کر اپنے شہر مین آئی اُسدن تو اُسنے دربار نہ کیا اُسکے دوسرے دن اُسنے دربار کیا اور رابعی بہن ماران تاجدار کو طلب کر کے کہا کہ اے بہن مین نے تو ترک سلطنت کیا اور گوشہ نشین ہوئی لہذا مین تم کو اپنی طرف سے بادشاہ کرتی ہون اور تم سے کہے دیتی ہون کہ اگر سمندر شاہ تم کو برائے کمک طلب کرے

تو ہرگز اسکی ملک کو نہ جانا صاف انکار کرنا اگر وہ لشکر کشی کریگا اُسوقت دیکھ لیا جائے گا ماران نے عرض کیا کہ
کیا امر ہے کہ آپ نے ترک دنیا کیا اور گوشہ نشین ہوئین ابھی تو آپ کی اتنی عمر بھی نہیں ہوئی اور کیون
سمندر شاہ کی ملک سے انکار ہے ایوان نے جواب دیا کہ اس امر مین ایک راز ہے وہ تم پر ظاہر ہو جائیگا
ابھی اُسکا موقع نہیں ہے کہ بیان کیا جائے بس جو مین کہتی ہون اُس پر عمل کرو تکرار نہ کرو اگر تم کو انکار
ہو تو مین تمہاری دختر سو ماقی برق مزاج کو بادشاہ کرون میری پہلے ہی یہ رائے تھی کہ مین اُسی کو
بادشاہ کرون مگر پھر یہ خیال ہوا کہ وہ ابھی بچہ ہے اُس سے امور حکومت ذرا مشکل سے سرانجام
پا سکین گے اس امر کے لیے سن دار کی ضرورت ہے یا اور کسی کو ماران تاجدار نے عرض کیا کہ مجکو
انکار نہیں ہے صرف یہ خیال ہے کہ لوگ کہین گے کہ کیا سبب ہے کہ ملکہ نے ترک سلطنت کیا اور ہمین
کو حاکم کیا ملکہ نے جواب دیا کہ کسی کا اجارہ نہیں ہے جو ہمارا جی چاہتا ہے وہ کرتے ہین کون ہم پر اعتراض
کر سکتا ہے ماران خاموش ہوئی ایوان نے ماران کو تخت پر بٹھایا پہلے خود نذر دی اُسکے بعد
کل اہل دربار سے نذر دلوائی اور حکم دیا کہ آج سے سکہ بنام ماران تاجدار جاری ہو یہ بندوبست
کرکے دیوان سے چلی آئی اور یہ حکم دے دیا کہ جو کوئی ماران کی نافرمانی کریگا اُسکو سزا دیجائیگی
سب اسکے مطیع رہین سب نے عرض کیا تھا کہ ہم انکو بھی بجائے آپ کے خیال کرینگے یہ بندوبست
کرکے ملکہ اپنے محل مین آئی جو اسباب ضروری اُسکو اپنے ہمراہ لینا تھا اُسکو لیا اور چند خادم
و خواصین برائے خدمت ہمراہ لیکر اُس باغ مین آئی جو کہ ایوان نے اپنے واسطے بنوایا تھا ہر ایک
کو ایک مقام رہنے کو دیا اور کہا کہ میرے کھانے و پانی کی فکر رکھنا صرف تمہارے ذمہ یہ کام ہے اور
میرے حال سے خبر نہ ہونا جو وقت میرے کھانے کا ہو اُسوقت میرے لیے کھانا لے آنا یا جب
مین پانی طلب کرون پانی حاضر کرنا ہان رات کو میری حفاظت کرنا باقی ہم کو اپنے فعل کا اختیار ہے
سب نے عرض کیا بہت خوب مگر سب حیران ہین کہ ملکہ کو کیا ہو گیا ہے سمندر یہ جو تشریف لے
گئین تھین تو لشکر ہمراہ تھا وہان جا کر اپنی وزیرزادی کو طلب کیا وہان سے جو تشریف لائین تو تنہا
اور ترک سلطنت کرکے گوشہ نشین ہوئین ہماری سمجھ مین نہین آتا ہے ایک نے دوسری سے اپنا
حال ظاہر کیا سب باہم فکر کرتی رہین جب کوئی بات خیال مین نہ آئی تو عاجز ہو کر یہ جواب دیا
سے امور مملکت خویش خسروان دانند * گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش * کوئی
امر ہوگا ہم کو کیا کام ہم کو اپنے کام سے کام ہے جو حکم ہمکو ملا ہے ہم اس پر عمل کرین یہ خیال کرکے
ہر ایک اپنے مقام پر جا کر بیٹھ رہی یہان ایوان ایک کمرہ مین آئی اور ایک تہمت باندھ کر ایک
گوشہ مین بیٹھ رہی اور عبادت الٰہی کرنے لگی اُس طریقہ سے جو کہ خواجہ نے تعلیم کیا تھا کہ نہ سحر
فراموش ہو نہ کفر رہے یہ تو یہان عبادت خدا مین مصروف ہے وہان دربار مین ماران سے اہل
دربار نے عرض کیا کہ خداوند یہ امر ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ ملکہ یہان سے تو بہت سا لشکر لیکر برائے
ملک سمندر شاہ و بخیال مقابلہ اہل اسلام و برائے لینے عوض خون عشناق برادر خود ملکہ
شعلہ جادو کے تشریف لے گئین تھین اور وہان جا کر اپنی وزیرزادی کو بھی طلب کر لیا اب
جو تشریف لائین نہ لشکر ہمراہ ہے نہ وزیرزادی ہین بلکہ ایسی بیزار تشریف لائین کہ ترک سلطنت
کی اور گوشہ نشین ہوئین یہ کیا امر ہے ملکہ ماران نے کہا کہ مین خود حیران ہون میری رائے مین تو
یہ آتا ہے کہ سمندر سے کچھ فساد ہو گیا کیونکہ انھون نے منع بھی تو کیا ہے کہ اگر سمندر طلب کرے

تو نہ جانا انکار کرنا بس اس امر سے صاف ثابت ہی کہ کچھ سمندر سے فساد ہوا ہی بس اس خیال سے ملکہ نے ترک
سلطنت کی ہی اور ملکہ کے ہمراہ جو لشکر نہ آیا معلوم ہوتا ہی کہ سمندر سے مقابلہ ہوا اسمین لشکر کام آیا یا ملکہ وزیرزادی
کے سپرد لشکر کو کر کے خود چلی آئین ہین عقب سے لشکر آئیگا تم لوگ پریشان نہ ہوئین دریافت کر کے تم لوگون
سے کہدونگی مین خود حیران ہون ابھی ملکہ بیان نہ کرینگی یہ امر تم پر ظاہر ہوگا جب کہ عطارد وزیرزادی آئیگی
اسکو سب حال معلوم ہوگا سب اہل دربار یہ سنکے خاموش ہو رہے ماران نے دربار برخاست کیا محل
مین آئی سب اہل دربار اپنے اپنے مکان کو گئے مگر حیران تھے ماران جو محل مین آئی ملکہ کو جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ وہ چند خواصون سے اور کچھ اسباب ضروری لے کر اپنے باغ مین تشریف لے گئین ہین
ماران خاموش ہو رہی یہ خبر تمام شہر مین منتشر ہوئی کہ ملکہ نے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئین
ہین اپنی بہن کو بادشاہ کیا ہی ہر طرف یہی چرچا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ماران کی ایک دختر ہی کہ اسکا
نام سوماق برق فراج ہی نہایت حسین اور خوبصورت ہی اسکا سن ابھی کوئی نو دس برس کا ہی وہ
اسم بامسمے ہی بلا کی ساحرہ ہی اس مین ایسے ہنر ہین کہ اسکے برابر کوئی نہین ہی مثل اپنی خالہ و مان کے ہی
ہر وقت برق بنی رہتی ہی اسنے سحر سے ایک موتی بنایا ہی وہ اسکے گلے مین پڑا رہتا ہی اس موتی کا یہ اثر
ہی اور یہ طریقہ ہی کہ مثل جام جم و آئینہ اسکندری کے ہی اس موتی سے تمام حال گذشتہ و آیندہ معلوم
ہو جاتا ہی وہ جس ملک کا حال چاہتی ہی دریافت کر لیتی ہی اس لیے اسنے یہ موتی طیار کیا ہی اسکا
نام اسنے گوہر جہان نما رکھا ہی چالیس ہزار لڑکیان اسکی ہم سن اسکے ساتھ رہتی ہین اسنے ان سب کو
برق بنا رکھا ہی وہ بھی بلا کی ہین اشارون پر کام کرتی ہین جب وہ حکم کرتی ہی چالیس ہزار ایک مرتبہ
برق بنکر گرتی ہین ستھراو کر دیتی ہین سوماق نے بیرون شہر ایک باغ اطیار کیا ہی دن رات مع اپنی ہم
سنون کے اسی باغ مین رہتی ہی ہر روز صبح کو مان کے و خالہ کے سلام کو آتی ہی سوماق کو ملکہ الیوان
نے پرورش کیا ہی مثل اپنی اولاد کے اُس سے محبت کرتی ہی دوسرا سبب یہ ہی کہ الیوان کے اولاد بھی
نہین ہی اسکا شوہر بھی مر گیا ہی اور اسکی بہن کا بھی شوہر مر گیا ہی اور نہ عشاق کے کوئی اولاد تھی ان
تین بھائی بہن مین یہ ایک لڑکی ہی ہر ایک اسکے اوپر جان دیتا ہی خصوصاً الیوان زیادہ تر سوماق بھی
الیوان سے بہت محبت کرتی ہی اپنی مان جانتی ہی وہ مان سے تو بالکل واقف نہین ہی کہ یہ میری
مان ہی گو یہ ضرور معلوم ہی کہ مین اسکی لڑکی ہون مگر الیوان کو مان جانتی ہی الیوان نے اسکو جس وقت
پیدا ہوئی اسی وقت سے لے لیا تھا اور پرورش کیا تھا بدین سبب الیوان اس سے وہ الیوان
سے محبت کرتی ہی سوماق کو شعلہ جادو نے جو کہ نانی تھی الیوان وغیرہ کی سحر تعلیم کیا ہی اور
عشاق نے شعلہ بڑی ساحرہ زبردست تھی ایسی ساحرہ تھی کہ جس کے تعلیم کیے ہوئے عشاق
و الیوان و ماران ہین کہ انکا مثل نہین ہی اور سوماق پر تو اسنے بہت محنت کی ہی اسکی تعلیم
کی ہوئی ہی اسکے بعد عشاق کی و الیوان کی و ماران کی جوان سب نے اور مقامات سے سحر
تعلیم پایا ہی وہ بھی اسکو تعلیم کیا ہی اس سبب سے سوماق بہت بڑی کاملہ اس سن مین
ہو گئی ہی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ سوماق اُسدن بھی باغ مین تھی اور مان کی سلام کو بھی
نہ آئی تھی جو اسکو معلوم ہوتا کہ خالہ تشریف لائین ہین دوسرا سبب یہ تھا کہ ابھی لڑکی تو ہی
کھیل کود مین مصروف رہی نہ آئی سوماق نہر پر بیٹھی ہوئی پانی سے کھیل رہی تھی کہ ایک
خواص دوڑی ہوئی ملکہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ ملکہ آپ کو مبارک ہو ملکہ الیوان آپ کی

خالہ صاحبہ تشریف لائین سفر سے ملکہ نے تیور پر بل ڈالکر کہا کہ خالہ کیسی وہ میری مان ہین اب ایسی بات زبان پر بھی نہ لانا ورنہ سزا دونگی ہان بیان کر کب تشریف لائین اُسنے کہا کہ کل تشریف لائین ملکہ نے کہا کہ تو نے کس سے سُنا اُسنے کہا کہ مین ابھی در باغ پر گئی تھی دربان باہم کہہ رہے تھے کہ ملکہ تشریف لائی ہین اور ایک خوشخبری اور سُنائی ہون وہ یہ ہے کہ ملکہ ماران تاجدار کو تخت سلطنت پر اپنے مقام پر بیٹھایا اور خود ترک سلطنت کیا یہ بھی دربان کہہ رہے تھے یہ جو سوماق نے سُنا متفکر ہوئی اُسیوقت نہر پر سے اُٹھی اور بارہ دری مین آئی لباس تبدیل کیا چند مصاحبون کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے چلی داخل شہر ہوئی محل مین آئی مان سے ملی مان نے کہا کہ ای بیٹی کیا تم کو خبر نہین ہوئی کہ تمھاری والدہ ماجدہ تشریف لائی ہین مگر ای سوماق ایک امر میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا امر تھا کہ اُنھون نے آکر ملکہ تخت حکومت پر بیٹھا دیا اور خود گوشہ نشین ہوئین مین نے انکار کیا تو برہم ہوئین دوسرا امر یہ ہے کہ لشکر ہمراہ لے کر گئین تھین تنہا تشریف لائین وزیرزادی بھی ہمراہ نہ تھی ای فرزند تم اس امر کو اُنسے دریافت کرو سوماق نے کہا کہ مین نے پرسون تک کا تو حال مرئی مین دیکھا تھا اُنسے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا تھا بہت سے اہل اسلام کو اُنھون نے دریاے سحر مین قید کیا تھا صاحبقران کو مبتلاے سحر کیا تھا لشکر مین ایک تلاطم تھا مین نے قصد کیا تھا مگر اُنکی قسم کا خیال آگیا اس سبب سے مین نہین گئی پھر اُسدن سے مین نے کچھ حال نہین دیکھا کوئی مقام فکر نہ تھا جو دیکھتی ماران نے کہا کہ یہ بھی تو اُنھون نے حکم فرمایا ہے کہ اگر سمندر براے کمک طلب کرے تو تم نہ جانا انکار کرنا یہ کیا امر ہے سوماق نے کہا کہ مین دریافت کرلونگی وہ مجھ سے پوشیدہ نہ کرینگی وہ تشریف کہان رکھتی ہین ماران نے کہا کہ اپنے باغ مین چند خواصون و خدمتگارون سے اور کچھ اسباب ضروری لے کر گئی ہین بس سوماق اُسیوقت وہانسے اُٹھکر ایوان کے باغ مین آئی یہان آکر دیکھا کہ سب خادم و خواصین الگ الگ بیٹھی ہوئی ہین جیسے اُنھون نے سوماق کو دیکھا سب براے تعظیم اُٹھ کھڑی ہوئین سلام کیا سوماق نے پوچھا کہ امان جان کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ اس کمرہ مین ہین سوماق اُس طرف چلی خواصون نے عرض کیا کہ ملکہ نے ہم سے فرمایا تھا کہ جو کوئی آئے اُسکو بدون ہماری اطلاع کے نہ آنے دینا تم مین سے کوئی بدون اطلاع آئے اگر اسکے خلاف کروگی تو مین تم کو سزا دونگی ملکہ ہم نے عرض کیا تھا کہ آپ کی ہمشیرہ یا صاحبزادی تشریف لائین تو وہ تو بدون اطلاع تشریف لائین جواب دیا کہ کوئی ہو بدون اطلاع نہ آئے تو ہم خبر کرلین سوماق نے کہا کہ اچھا خبر کرلو مین کھڑی ہون ایک خواص نے کمرے کے دروازے پر آکر کہا کہ حضور آپ کی صاحبزادی ملکہ سوماق تشریف لائین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا چاہتی ہین اُنکو کیا حکم ہوتا ہے ایوان نے یہ سُنکے جواب دیا کہ اُسکو بھیجدو بس خواصون نے کہا کہ تشریف لے جایئے اِدھر ایوان نے وہ سب سامان عبادت اُٹھا کر اور لپیٹ کر الگ رکھدیا کیونکہ ابھی اُسکو یہ امر کسی پر ظاہر نہ کرنا تھا کہ مین مسلمان ہوگئی ہون اتنے عرصہ مین سوماق پہونچی دیکھا کہ خالہ ایک تہمت باندھے ہوئے ایک چوکی پر سنگ مرمر کی بیٹھی ہوئی ہین سوماق نے سلام کیا ایوان نے جواب دیا کہ عمر دراز سلامت رہو بیاہ ہونا نصیب ہو تمھارا دولھا آئے دولھن بنو ہمارے ارمان پورے ہون چاند سے منھ پر سہرہ بندھے میرے قریب آؤ گلے سے لگا دن مین نے اپنی بچی کو بہت دن سے نہین دیکھا تھا دل لگا ہوا تھا مین ایسی بدحواس ہوئی کہ مین اپنی

بچی سے بھی نہ ملی سوماق سر جھکا کر قریب گئی ایوان نے گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا منہ چوما پیار کیا اپنے
برابر چوکی پر بٹھایا پوچھا کہ اچھی تو رہین مزاج کیسا ہے سوماق نے عرض کیا کہ دعا کرتی ہون آپ کا مزاج
مبارک کیسا ہے ایوان نے جواب دیا کہ اچھی ہون زندہ ہون سوماق نے کہا کہ امی جان یہ امر
میری سمجھ مین نہین آیا کہ کیا سبب ہے کہ آپ یہان سے لشکر لے کر گئین اور وہان جا کر عطارد کو طلب
کر لیا پرسون تک اہل اسلام سے خوب مقابلہ کیا اور بہت سے اہل اسلام کو اسیر کیا صاحبقران
کو مبتلاے سحر کیا آج آپ تنہا تشریف لائین یہان آ کر ترک سلطنت کیا باجی امان یعنی ملکہ باران
کو حاکم کیا اور یہ حکم فرمایا کہ اگر سمندر شاہ پھر ملک طلب کرے تو انکار کرنا اور نہ جانا خود گوشہ نشین
ہوئین ایوان نے جواب دیا کہ یہ جو تم نے کہا سب درست اور ٹھیک ہے مین نے ضرور اہل اسلام
کو اسیر کیا اور صاحبقران کو مبتلاے سحر کیا تھا مگر میرے تنہا آنے کا یہ سبب ہے کہ بی عطارد مجھ سے
برخلاف ہو گئین اور انھون نے تمام لشکر کو جو کہ میرے ہمراہ تھا اپنا شریک کر لیا اور خود سمندر سے
آشنائی کر لی مجھکو یہ امر ناگوار ہوا مین نے بہت کچھ سمجھایا مگر نہ مانا مین نے سمندر سے اس امر کی شکایت
کی اُسنے بھی کچھ خیال نہ کیا بلکہ یہ جواب دیا کہ تمھارا کیا نقصان ہے مین نے عطارد سے کہا کہ تم نے
بہت بیجا حرکت کی وہ مجھ سے فساد پر آمادہ ہوئی تب مجھکو غصہ آیا مین وہان سے چلی آئی لشکر کو مین نے
اپنے ہمراہ لانے کا قصد کیا انھون نے انکار کیا اور جواب دیا کہ ہم نے سمندر شاہ کی اطاعت و
ملازمت کی آپ کی نوکری ترک کی یہ امر اور زیادہ تر مجھکو ناگوار ہوا مین نے اُسی وقت عطارد سے
کہا کہ اب مین اہل اسلام کو رہا کیے دیتی ہون اور صاحبقران پر سے اپنا سحر اتارے لیتی ہون
اور دیکھتی ہون کہ تم اس معرکہ کو سر کر لوگی یہ جو مین نے کہا اُسکا جواب عطارد نے و سمندر نے
یہ دیا کہ ہم کوئی تمھارے بھروسہ پر مقابلہ نہین کرتے ہین ایک زمانہ ہوا ہم کو اہل اسلام سے مقابلہ
کرتے ہوئے کیا تمھاری مدد کے بھروسہ پر ہم نے مقابلہ کیا تھا یا کرتے ہین تم سحر اتار لو اور بلکہ اہل
اسلام کے شریک ہو جاؤ ہم اُنکے ہمراہ تم سے بھی مقابلہ کرینگے ہمارے نزدیک تمھاری کیا اصل
ہے یہ تقریر ان دونون کی از حد ناگوار ہوئی اور مین وہان سے برہم ہو کر اُٹھی مین نے اپنا دریاے
سحر مٹایا اہل اسلام کو رہا کیا صاحبقران پر سے سحر کو اتار لیا اور وہان سے اپنے شہر کو چلی آئی
اور قصد کر لیا کہ جب تک سمندر سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہے مین حکومت نہ کرونگی کیونکہ
اگر مین حاکم ہونگی اور سمندر طلب کریگا تو مجھکو انکار کرتے بن نہ پڑے گا اُسوقت جانا پڑیگا اگر مین
حاکم نہ ہونگی اور گوشہ نشین ہونگی اور سمندر طلب کریگا مین باران سے کہہ چکی ہون کہ تم انکار کرنا
جب وہ انکار کریگی سمندر شکایت مجھ سے کریگا مین جواب دونگی کہ مین نے تو ترک حکومت کیا
اور گوشہ نشین ہو گئی ہون میرا اُن لوگون پر کیا اختیار ہے وہ حاکم ہین اُنکو اپنے فعل کا اختیار ہے اُس
وقت سمندر کو پھر موقع شکایت کا نہ ہوگا اور نہ ہم کوئی اُسکے ماتحت ہین نہ خراج دیتے ہین جو وہ
ہم پر جبر کریگا اور میری موجودگی مین وہ بہت زور نہ ڈالیگا اور زمانہ سابق کے حالات اور ملاقات
یاد دلائیگا اُسوقت مجھکو مروت کرنا پڑیگی سوماق نے جواب دیا کہ اب میری سمجھ مین آیا کہ یہ
امر ہی خیر آپ نے جو کچھ کیا وہ بہت خوب کیا مگر عطارد سے یہ امید نہ تھی کہ وہ ایسی نمک حرامی
کریگی ایوان نے جواب دیا کہ خیر اگر مین زندہ ہون تو عطارد سے اس نمک حرامی کا عوض لون
گی اُسوقت موقع نہ تھا ورنہ مین اسی وقت عوض لیتی بموجب مصرع زندہ ہے اگر یار تو صحبت باقی

بی عطارد میرے ہاتھ سے بچ کر جاتی کہان ہین اسوقت تو وہ بھروسہ پر اپنے یار سمندر کے مجھ سے خلاف ہو گئی ہین خیر دیکھا جائے گا ای سوماق ابھی اس امر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا اگر باران بھی پوچھے کہ تم نے دریافت کیا اُنھون نے کچھ سبب بیان کیا تو کہنا کہ اُنھون نے کچھ نہین بیان کیا بلکہ یہ جواب دیا کہ چند روز مین یہ امر تم پر ظاہر ہو جائیگا اگر مین اور کسی کے مُنھ سے سنونگی تو یہ جان جاؤنگی کہ تو نے کہا سوماق نے جواب دیا کہ مین قسم کھاتی ہون خداوند کی کہ کسی سے نہ بیان کرونگی ایوان نے کہا کہ ہان بس بعد اس تقریر کے سوماق ایوان کے پاس سے اُٹھکر چلی آئی باہر جو آئی سب نے بیان کیا کہ ملکہ نے آپ سے کچھ سبب بیان کیا ترک حکومت کا سوماق نے جواب دیا کہ مین نے لاکھ لاکھ پوچھا قسمین دین ملکہ نے یہی فرمایا کہ تم کو چند روز مین معلوم ہو جائے گا اُسکے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مین ناچار ہو گئی زیادہ نہ کہہ سکی وہ لوگ یہ سُنکے خاموش ہو رہے سوماق وہان سے محل مین آئی باران سے بھی بلی باران نے پوچھا کہ ملکہ نے تم سے کچھ بیان کیا سوماق نے وہی تقریر باران سے بھی کہی باران بھی خاموش ہو رہی سوماق وہان سے اپنے باغ مین چلی آئی اور سیر و تماشہ مین مصروف ہوئی چونکہ ایوان سے سُن چکی تھی یہ سبب ہے اسوجہ سے اُسنے موتی کے ذریعہ سے نہ دریافت کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ ایوان نے ایک فقرہ جو کہ بالکل بے اصل تھا سوماق سے بیان کیا اور جھوٹ بولی اسکا سبب یہ تھا کہ اسکو ابھی یہ امر ظاہر نہ کرنا تھا کہ مین مسلمان ہو گئی ہون اہل اسلام کی شرکت کی ہے اور سمندر کی شراکت ترک کر دی ہے اگر ظاہر نہ کرتی تو اسکو خوف تھا اول تو اسکو خوف اپنی جان کا تھا دوسرے شہر مین غدر مچ جانے کا تھا اور اسکو یہ خوف تھا کہ مجکو سواے میرے عزیزون کے اور سب ملکر دھوکے سے اسیر کر لین گے بلکہ میرے ہمراہ میرے عزیز بھی اسیر ہونگے اور کیا عجب ہے کہ عزیز بھی میرے میری شراکت نہ کرین اور مجکو اسیر کرکے سمندر کے حوالہ کر دین اس خیال سے اسنے یہ فقرہ کیا بقول سعدی شیرازی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اس قول پر ایوان نے عمل کیا اور یون فقرہ کرکے اس امر کو ٹالا بلکہ اس پر بھی یہ تحفظ کیا کہ اسکو منع کر دیا کہ تو کسی سے کہنا نہین اور سوماق سے جو یہ فقرہ کیا اسکا سبب یہ تھا کہ وہ بخوبی جانتی تھی کہ اسکے پاس موتی ہے کہ جس سے اسکو کل حال گذشتہ و آئندہ جو یہ دریافت کرتی ہے معلوم ہو جاتا ہے ایسا نہ ہو کہ مین نہ بیان کرون اور یہ اُس موتی مین دیکھے تو کل حال اس پر ظاہر ہو جائیگا جو کہ میرے خرابی کا باعث ہوگا اگر مین فقرہ کر دونگی اور کچھ جھوٹ سچ بیان کر دونگی اسکو میرے قول کا یقین ہے اُس پر یہ اعتبار کرے گی پھر موتی مین نہ دیکھے گی جو ایوان کا خیال تھا وہی ہوا کہ اُسنے اس تقریر ایوان کو سچ جانکر پھر موتی سے کچھ نہ دریافت کیا ایوان نے اس طور سے یہ بلا اپنے سر سے ٹالی اب راوی کہتا ہے کہ اسکو چند روز گذرے تھے کہ ایوان گوشہ نشین ہو گئی تھی اور باران حکومت کرتی تھی مگر طریقہ یہ تھا کہ جب باران دربار کو جاتی تھی پہلے ایوان کے پاس آتی تھی خواصین اسکی خبر کرتی تھین وہ طلب کر لیتی تھی یہ سلام کرکے جو واقعات دن بھر مین گذرے تھے اور وہان سے آکر دربار کو جاتی تھی اسی طور سے سوماق ہر روز صبح کو سلام آکر کر جاتی تھی ایک دن کا ذکر ہے کہ باران دربار مین بیٹھی ہے سب اہل دربار حاضر ہین کچھ ملکی کاغذات دیکھ رہی ہے اُس پر مہر و دستخط کر رہی ہے یہان کا تو یہ رنگ ہے اب حال جرار جادو سماعت ہو کہ وہ جو سمندر شاہ سے رخصت ہو کر طرف شہر ایوانیہ کے چلا

شہر سمندریہ سے نکل کر کوہ و دشت طے کرکے قریب سرحد نہ طاق پہونچا وہان سے سیدھا طرف الوانیہ
کے چلا چونکہ یہ سب لوگ قرب و جوار مین نہ طاق کے مقیم ہین اس سبب سے نہ طاقی کہلاتے
ہین انکے ملک بھی نہ طاق سے متعلق ہین اور یہ سب لوگ سرکش ہین کسی کو خراج نہین دیتے
ہین نہ کسی سے دبتے ہین مگر اپنے قول کے بڑے پختہ ہین چاہے جان جاتے مگر اُس قول سے نہ
پھرین گے جب تک وہ شخص کہ جس سے اُنھون نے قول و اقرار کیا ہے کوئی برائی نہ کرے
اور جان و آبرو کا خواہان نہو بلکہ جان کے دینے پر آمادہ ہو جائین گے مگر اُس سے بُرائی نہ کرینگے
بلکہ یہ طریقہ ہے کہ اگر اپنا عزیز ہو اور یہ کہے کہ فلان کے ساتھ بُرائی کرو اور ہماری شرکت کرو کہ ہم
اُس سے مقابلہ کرین اور یہ لوگ اُس سے کسی قسم کا اقرار کر چکے ہون پھر اُس سے مقابلہ نہ کرینگے
نہ اپنے عزیز کے شریک ہونگے چاہے قرابت مین فرق آجائے جیسا کہ آفاق شاہ کے مقدمہ
مین گذرا کہ آفاق شاہ نے خواجہ سے اقرار کر لیا تھا کہ اب مین آپ لوگون سے مقابلہ نہ کرونگا
نہ اُنکا شریک ہو کر سمندر سے لڑونگا پھر لاکھ لاکھ سمندر نے کہا مگر آفاق شاہ نے قبول نہ کیا
یہ بھی دل مین قصد کر لیا تھا کہ چاہے سمندر قتل کرے مگر اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرونگا سمندر نے
ذلیل کیا سر دربار زد و جر آفاق شاہ کو غصہ آیا اور اہل دربار کو سب نے قصد کیا تھا کہ مقابلہ
کرکے آفاق شاہ کو رہا کرلین مگر آفاق شاہ نے منع کیا تھا اپنا مرنا گوارا کیا مگر اپنے قول سے
پھرنا یا سمندر سے مقابلہ کرنا نہ گوارا کیا تھا چنانچہ جب خواجہ عیاری کرکے لے گئے اور سب
نے یہ امر آفاق شاہ کو بتایا اور سمجھایا تھا کہ کوئی تم سمندر سے بگڑ کر نہین آئے نہ بھاگ کر آئے
ہو جو اب اہل اسلام کی شراکت نہ کرو خواجہ تم کو عیاری کرکے لائے ہین سمندر تو ہم کو قتل
کر چکا ہمارے خدا نے ہم کو اس بلا سے نجات دی اور ہماری آبرو بچائی تم نے ابھی سی
سمندر شاہ کے ساتھ کی وہ اپنے قول پر قائم نہ رہا اور پھر گیا اُسنے تمھاری قدر نہ کی اب
کیا ضرورت ہے کہ تم اپنے قول پر قائم رہو سمندر تمھارے ساتھ برائی بھی کر چکا بس اُسوقت
آفاق کو بھی خیال آیا تھا اُسنے اہل اسلام کی شرکت کی تھی اُسوقت سے اِسوقت تک
شریک ہے اور پھر مقابلہ مین میدان مین آیا ہے اور مقابلہ کرتا ہے بس یہی طریقہ ہے سب کا جو کہ
اعلیٰ خاندان ہین آیندہ اس ایوان کا بھی حال ظاہر ہوگا آمدم بر سر مطلب جرار جادو
بعد قطع منازل و طے مراحل کے داخل شہر الوانیہ ہوا شہر کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا بہت آباد
رعایا کو دل شاد ہر مقام پر کٹورہ بج رہا ہے خرید و فروخت ہو رہی ہے سب رعایا آباد و مرفہ حال ہے کوئی
غریب و مفلس نہین معلوم ہوتا ہے سب خوش پوشاک ہین ساحر زبردست ہین اہل شہر بہت
خوبصورت عورتون کا کیا ذکر ہے مرد بھی خوبصورت ہین عورتین تو نازک اندام پستہ قد گل رخسار
غنچہ دہن ہین حسن ملیح رکھتی ہین ناز و کرشمہ اُنکا ایک ادنیٰ غلام ہے بہت صاحب حسن و جمال
ہین چوک بہت آباد ہے کوئی مقام ایسا نہین ہے جو آباد نہ ہو ہر وقت ہر مقام پر مجمع رہتا ہے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ چوک ہے خصوصاً سہ پہر کو تو کوئی مقام ایسا نہین ہے کہ جہان کتنے آدمی ساتھ
فراغت کے گذر جائے شانہ سے شانہ چھلتا ہے یہ کثرت آبادی کی ہے کہ کوئی مقام ایسا
نہین ہے کہ جہان عمارت نہ ہو مگر عمارت پختہ ہے ہر گلی کوچہ صاف ہے ہر مقام پر نہر جاری ہے
اُسکے اِدھر اُدھر پھولون کے درخت لگے ہوئے ہین دو رستہ لالٹین لگی ہوئی ہین سڑکین پختہ

ہین ناب دان جابجا بنے ہوئے ہین تاکہ برساتی پانی بہ جائے رعایا کے خیال سے ہر چوڑی سڑک پر نہر ہی وہ آب صاف و شفاف سے لبریز ہی پل بنے ہوئے ہین نہر کے دونون طرف سڑکین ہین گاڑی وغیرہ چلنے کے لیے ہر مقام پر شب کو روشنی سرکار کی طرف سے ہوتی ہی ہر گلی کوچہ مین روشنی کا بندوبست ہی رعایا کو ضرورت روشنی لیکر نکلنے کی نہین ہوتی ہی سرائین پختہ بنی ہوئین ہین مسافرون کے رہنے کا بہت عمدہ بندوبست ہی اُنکے راحت کا کل سامان سرکار ایوان سے مقرر ہی بستر کھانا پینا وغیرہ سب سرکار سے آتا ہی جو دن مسافر رہے اُسکا سب بندوبست سرکار سے ہوتا ہی اُسکو کسی قسم کی زحمت نہین ہوتی ہی مگر سب رعایا ساحر ہی لشکر گاہ بہت عمدہ بنی ہوئی ہی اُس مین لشکر فروکش ہی چونکہ یہ اُسوقت پہونچا تھا کہ دربار برخاست ہو چکا تھا اُسدن اسنے جی بھر کر تمام شہر کی سیر کی ہر گلی و کوچہ دیکھا شہر کو دیکھ کر اپنے دل مین بہت حیران ہوا کہ کیا خوب بندوبست ہی یہ طریقہ تو سمندر مین بھی نہین ہی باوصفیکہ سمندر شاہ بہت بڑا بادشاہ ہی اُسنے بھی رعایا کی راحت کے لیے اور مسافرون کی راحت کے لیے یہ سامان نہین کیا ایوان بہت رعایا پرور ہی اسکو اپنی رعایا کا بہت خیال ہی یہ ایسے ایسے خیال دل مین کرتا ہوا ورچوک کو طی کرکے قریب عمارات شاہی کے پہونچا اُس مقام کو سب مقامات سے زیادہ تر آباد پایا دست راست کی طرف عمارت شاہی کے تمام عزیزون کے رہنے کے مقامات تھے عمدہ عمدہ عمارتین تھین ملازم و خدمتگار وغیرہ پھر رہے تھے دست چپ کی طرف عمارت کے اراکین سلطنت وزرا و امرا و افسران سپاہ کے مکانات تھے مگر سب بہت نفیس اور لائق بود و باش ہی یہ اُن سب عمارتون کو دیکھتا ہوا چلا گیا باغات کو دیکھا کہ کیسے کیسے پر بہار ہین اور کیا کیا عمدہ و نفیس عمارتین اُنمین ہین یہ سب سامان دیکھ کر دنگ ہو گیا تین پہر دن بھر اور ایک پہر رات تک مگر کل شہر کی سیر نہ کر سکا آخر عاجز ہو کر ایک سرا مین جو کہ قریب عمارت شہر کے تھی فروکش ہوا صفت اس شہر مین یہ تھی کہ جس طرف جا ہو چوک چلے آؤ یا قریب عمارت شاہی آؤ ہر مقام سے اس طرف کا راستہ تھا گویا وہ شہر اس طور سے بنایا گیا تھا جیسے بھول بھولیان ہوتی ہین ہر سڑک ہر کوچہ و ہر گلی مین آکر ملی تھی اور وہان سے عمارت شاہی کو گئی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ اس صفت کا کوئی شہر اُس زمانہ مین نہ تھا جیسا شہر ایوان نیر تھا پس جرار جادو سرا مین آیا جو لوگ مسافرون کی خدمت کے لیے مقرر تھے اُنھون نے جرار کو لا کر ایک کمرہ مین بٹھایا آب گرم لا کر پاؤن دُھلائے پلنگ بہت عمدہ اور نفیس لا کر بچھا دیا چراغ روشن کر دیا اور سب سامان مہیا کر دیا طعام گرم حاضر کیا اور آب سرد جرار نے پوچھا کہ اُس کمرہ کا اور سب سامان کا کرایہ کیا ہوا اور طعام کی کیا قیمت ہوئی اُن لوگون نے جواب دیا کہ کیا آپ یہان اب کی مرتبہ تشریف لائے ہین اور کبھی تشریف نہین لائے ہین جرار نے کہا کہ ہان اسی مرتبہ آنے کا اتفاق ہوا ہی تب اُنھون نے کہا کہ یہان کا یہ طریقہ ہی کہ جو مسافر آتا ہی اُسکے لیے یہ سب سامان سرکار شاہی سے آتا ہی ہم لوگ اسی خدمت پر مقرر ہین کہ مسافر کی خدمت کرین کسی قسم کی اُسکو زحمت نہ ہو جس دن تک اُسکا جی چاہے رہے جب تک وہ رہیگا اُسکے لیے سب راحت کا سامان کیا جائیگا ایک حبہ نہ لیا جائیگا اس شہر مین جس قدر سرائین ہین اُنمین سب مین یہی بندوبست ہی یہ تقریر سنکے جرار کے اور ہوش جاتے رہے اور دل مین کہا کہ ایوان بہت سخی ہی اور بڑی منتظم ہی عورت ہو کر ایسی منتظم کیا خوب حکومت کرتی ہی اس سے رعایا خوش نہ ہو تو کس سے خوش ہو یہ دل مین خیال کرکے اُٹھنے اُن لوگون سے

دریافت کیا کہ یہان کا حاکم کون ہی گو یہ واقف تھا کہ یہان کی بادشاہ ایوان نطاقی ہی مگر تجاہل عارفانہ کیا گو داخل
اس شہر مین یہ کبھی نہ آیا تھا مگر واقف تھا کہ فلان مقام پر اور فلان طرف شہر الوانیہ ہی دوسرے یہ سبب بھی
تھا کہ شہر پناہ پر بخط جلی تحریر تھا کہ ہین شہر الوانیہ تاکہ جو کوئی آئے اُسکو نشان مل جائے یہ اسی سبب سے
وراپنے خیال کے موافق آ پہونچا بس جب جرار نے ان لوگون سے یہ امر دریافت کیا کہ یہان کا حاکم کون ہی
اُنھون نے جواب دیا کہ یہان کا حاکم و بادشاہ تو ملکہ ایوان نطاقی تھین مگر جب سے ملکہ برائے کمک
سمندر شاہ تشریف لے گئین اور وہان سے کوئی آج تین یا چار دن ہوئے تشریف لائی ہین انھون نے
اپنی چھوٹی بہن ملکہ باران کو اپنی طرف سے حاکم کیا ہی اور خود گوشہ نشین ہوگئین ہین اب ملکہ باران
تاجدار حاکم ہین یہ بھی مثل ملکہ کے سخی و منصف و عادل و منتظم ہین جرار نے کہا یہ کچھ معلوم ہوا کہ ملکہ
کیون گوشہ نشین ہوئی ہین انھون نے جواب دیا کہ ہم کو کیا معلوم جب اُنکی ہمشیرہ کو اس امر کا علم
نہین ہی تو ہم تو ملازم ہین ہم کو کیونکر علم ہوگا بموجب شعر مشہور مملکت خویش خسروان دانند ✤ گداے
گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ✤ جرار نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ کہکر خوب سیر ہو کر کھانا کھایا آب
سرد پیا بستر نرم پر جا کر لیٹا دو آدمی آئے وہ پاؤن دبانے لگے چونکہ کئی دن کا تھکا ہوا تھا اور تکلیف
راہ سے کسل مند تھا اور آج دن بھر پھرا تھا راحت جو ملی سو گیا ایسا بے خبر سویا کہ کروٹ تک نہ لی
یہان تک کہ صبح ہوئی یہ اُٹھا خادم نے پانی لا کر موجود کیا اسنے منہ دھویا اور ضروریات سے فرصت
کی کھانا آیا اسنے کھانا اس خیال سے کھایا کہ نہ معلوم وہان سے کب فرصت ہو بس کھانا وغیرہ
کھا کر اور لباس پہنکر آپ طرف دربار کے چلا چونکہ کل دربار کو دیکھ چکا تھا سیدھا دربار کے قریب
آیا دیکھا کہ سردارون و امیرون و وزیرون و رئیسون کی سواریان کھڑی ہین کسی کی فنس ہی کسی کا
تام دان ہی کسی کا بوچا کسی کا تخت رواں کسی کا مرکب کسی کا فیل مست کسی کا طاؤس کسی کا اژدر
کسی کا شیر ببر ہر ایک سردار کی سواری اُسکے مرتبے کے موافق در دولت پر موجود ہی اُنکے ملازم
کھڑے ہوئے ہین کمرون مین قرابین لگی ہوئی ہین اُن پر اُن سردارون کے نام تحریر ہین اسقدر
کثرت سواریون کی ہی کہ راہ نہین ملتی ہی یہ سب کو طی کرتے در دولت پر آیا دیکھا کہ ایک کرسی طلائی
پر ایک ساحر زبردست بعہدۂ سپہ سالاری بیٹھا ہوا ہی اُسکی پشت پر اُسکے ملازم کھڑے ہوئے
ہین سامنے صندلی رکھی ہوئی ہی اُس پر سپر و تلوار و جھولی رکھے ہوئے ہی پیچوان لگا ہوا ہی
خاصدان پانون کا رکھا ہوا ہی وہ ساحر بڑے عزم و شان سے بیٹھا ہوا ہی جرار اُسکی صورت دیکھ
کر ڈر گیا اُسکے قریب آیا اور کھڑا ہوا کہ اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا جرار نے سلام کیا اسنے جواب سلام دیا
ورگہ سالار نے جواب دیکر پوچھا کہ تم کون ہو اور کس قصد سے یہان آئے ہو ورگہ سالار نے جو
یہ کہا جرار نے جواب دیا کہ مین فرستادہ ہون شہنشاہ سمندر شاہ کا اُنھون نے یہان کے
حاکم کے نام ایک نامہ تحریر کیا ہی اور میرے ہاتھ بھیجا ہی میرا نام جرار جادو ہی میرے آنے کی
خبر کر دو بس ورگہ سالار اپنی کرسی پر سے اُٹھا اور پردہ اُٹھا کر اندر گیا اور مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر ساحر سمندر کیطرف سے آیا ہی دربار مین حاضر ہونا چاہتا ہی اُسکی
بابت کیا حکم ہوتا ہی باران نے کہا کہ اُسکو دربار مین بھیجدو بس ورگہ سالار باہر آیا اور
جرار سے کہا کہ جاؤ تم کو طلب فرمایا ہی بس جرار پردہ اُٹھا کر اندر آیا ہر جلوخانہ کو فرش وغیرہ
سے آراستہ پایا غلامان زرین کمر کو اُنھین صف بستہ کھڑا دیکھا یہ جلوخانہ کو طی کرکے دربار مین آیا

دربار مین آیا دربار کو خوب آراستہ پایا ہر ایک سردار کو دیکھا کہ وہ ذی ڈگل پہ بیٹھا ہوا ہے خادم اُسکا اُسکے پشت
پر کھڑا ہوا ہے وزیر اپنے مرتبہ سے کھڑا ہے باران تاجدار تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اُسکے عقب مین غلامان زرین
کمر کئی سو تلوارین برہنہ لیے ہوئے اُسکا سایہ سر پر کیے ہوئے کھڑے ہین روبرو چوبدار دست بستہ
کھڑے ہین وہ رعب وداب ہے کہ ایسا رعب وداب سمندر کے دربار کا بھی نہین ہے باوجودیکہ وہ مرد ہے
اور بادشاہ جابر ہے اُس پر یہ شان و شوکت نہین ہے جرار یہ رنگ دیکھکر دنگ ہو گیا مجراگاہ پر آکر مجرا کیا
اور قواعد شاہی بجالایا ایک چوبی کرسی بیٹھنے کو ملی روبرو تخت شاہی کے یہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا
اب جو اُسنے غور سے دیکھا تو دربار کو ساحران نامی و سرداران ذی مرتبہ و امیران عالی مرتبت سے
مملو پایا ہر ایک کو دیکھا کہ اپنے وقت کا سامری و جمشید و اسفندیار ہے اُدھر ملکہ نے ساقی کو حکم دیا کہ نامہ
بر کو ساغر مے ناب کا دو ساقی نے ساغر شراب کا مملو کرکے جرار کو دیا جرار نے ملکہ کو سلام کرکے
لے لیا اور پی گیا بس ساقی نے تین جام اُسکو دیے جب اُسکا دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا تو
اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون سمندر شاہ کا ملکہ نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہے لاؤ مجکو دو اُسنے جواب دیا کہ وہ نامہ میرے
پاس ہے مگر مین آپکو نہ دونگا کیونکہ وہ آپ کے نام نہین ہے بلکہ ملکہ ایوان نہ طاقی کے نام ہے اور
بادشاہ کا حکم ہے کہ اُنکے ہاتھ مین دینا سوائے اُنکے اور کسی کو نہ دینا اور کچھ زبانی پیام بھی ہے وہ
جہان تشریف فرما ہون مجکو اُنکے پاس بھجوا دیجیے مین اُنکو نامہ بھی دون اور زبانی پیام بھی کہون
باران نے کہا کہ اُنھون نے ترک دنیا کیا ہے اور اب مین اُنکے مقام پر حاکم ہون جو کچھ سمندر
نے پیام دیا ہو مجھ سے بیان کرو اور نامہ بھی مجکو دو جرار نے کہا کہ مین اپنے بادشاہ کے حکم کے خلاف
نہین کر سکتا ہون اگر اُن سے ملاقات نہ ہوگی مین نامہ لیکر واپس جاؤنگا اور جاکر کہدونگا کہ اُنسے
ملاقات نہین ہوئی وہ گوشہ نشین ہوئین ہین اُنکے مقام پر جو اُنکی بہن حاکم تھین وہ مجھ سے نامہ طلب
کرتی تھین مین نے نہین دیا یہ نامہ حاضر ہے پھر جو بادشاہ حکم دینگے ویسا کیا جائیگا اگر وہ حکم
دینگے تو مین پھر نامہ لیکر آؤنگا اور آپ کو دونگا اگر ممکن ہو تو اُن تک مجکو پہونچا دیجیے کیون مجکو دوڑاتے
ہو جو تقریر اُسنے عجز کے ساتھ کی پہلے تو باران کو اُسکے نامہ نہ دینے اور انکار کرنے پر غصہ آیا تھا مگر جب
اُسنے انکسار کیا اور عرض کیا کہ اگر مین خلاف حکم بادشاہ کرون تو سب مجکو نمک حرام و نافرمان کہینگے
اس تقریر سے باران کو رحم آگیا اور کہا کہ ہم ملکہ سے عرض کرائے دیتی ہین اگر وہ طلب کرتی ہین
تو ہم تم کو اُنکی خدمت مین روانہ کردینگے اگر وہ نہ طلب کرینگی پھر ہم ناچار ہین تمکو اختیار ہے خواہ نامہ
ہم کو دینا خواہ واپس لے جانا اُس نے کہا کہ آپ خبر کرائین ملکہ مجکو ضرور طلب کرینگی پس باران
نے ایک چوبدار سے کہا کہ تو ملکہ کے باغ مین جا اور اُنکے ملازمون کے ذریعہ سے خبر کرا کہ ایک
نامہ بر سمندر شہ سے آیا ہے اور آپ کے نام نامہ لایا ہے اور کچھ زبانی پیام بھی کہتا ہے میرا نام لینا کہ مین
نے اُس سے لاکھ لاکھ طرح کہا کہ نامہ ہم کو دو اور زبانی پیام بھی بیان کرو اُسنے کہا کہ مجکو حکم بادشاہ
کا نہین ہے مین سوائے ملکہ کے اور کسی سے نہین بیان کرونگا بس اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے وہ
کہتا ہے اگر ملکہ نہ اپنی خدمت مین طلب کرینگی تو مین نامہ لیکر واپس جاؤنگا بس اگر حکم ہو
تو اُسکو آپ کی خدمت مین روانہ کیا جائے ورنہ اُسکو چلے جانے دیا جائے جو حکم ہو اُس پر عمل
کیا جائے بس وہ چوبدار فوراً حکم پاتے ہی دربار سے باہر آیا اور ملکہ ایوان کے باغ مین آیا
اور اپنی خبر اندر کرائی محلدار نے قریب دروازہ عرض کیا کہ حضور ایک چوبدار خاص آیا ہے

در باغ پر حاضر ہی اور کہتا ہی کہ مین ملکہ کے پاس ملکہ کی ہمشیرہ کا پیام لایا ہون ملکہ نے جواب دیا کہ اُس چوبدار کو لے آؤ تاکہ وہ خود جو پیام لایا ہی بیان کرے کیونکہ ملکہ کو خیال ہوا کہ کیا سبب ہی جو پیام ماران نے دربار سے بھیجا ہی کوئی نہ کوئی ضروری کام ہی میرے نزدیک کوئی نہ کوئی فتنہ پردازی سمندر نے کی ہی اُسکے پاس سے کوئی نہ کوئی پیام آیا ہی یہ سنکے مخلدار صدر باغ پر آئی اور اُس چوبدار کو لیکر اُس کمرہ کے پاس آئی یہان ملکہ پیول سے باتین کر رہی تھی کہ دیکھیے ماران نے کیا پیام بھیجا ہی کہ مخلدار نے عرض کیا کہ وہ چوبدار حاضر ہی آداب و تسلیمات عرض کرتا ہی ملکہ نے کہا کہ اُس سے کہو کہ وہ پیام بیان کرے مین سنتی ہون اُس چوبدار نے عرض کیا کہ ملکہ عالم ملکہ نے حضور سے عرض کیا ہی کہ ایک نامہ بر سمندر یہ سے آیا ہی سمندر کا نامہ بنام حضور لایا ہی اور کچھ زبانی پیام بھی ہی مین نے لاکھ لاکھ اُس سے کہا کہ مجھکو نامہ دے اور پیام بیان کر اُسنے کہا کہ مجھکو حکم بادشاہ کا ہی کہ ملکہ الوان کے ہاتھ مین نامہ دینا اور انھین سے پیام بیان کرنا مین آپ کو نامہ دونگا نہ پیام بیان کرونگا اگر ملکہ سے ملاقات نہ ہو گی مین مع نامہ کے واپس جاؤنگا بس ملکہ نے کہا ہی کہ جو حکم ہو اُس پر عمل کیا جائے آیا اُسکو آپکی خدمت مین حاضر کیا جائے یا اُسکو مع نامہ کے واپس جانے دیا جائے یہ جو چوبدار نے بیان کیا ملکہ نے تھوڑی دیر سکوت کیا اور خیال کیا کہ نہ معلوم سمندر نے کیا نامہ مین لکھا ہی اور کیا زبانی پیام دیا ہی اگر نہین طلب کرتی ہون تو وہ واپس جاتا ہی کچھ حال نہین کھلتا ہی طلب کرتی ہون اور اُس مین میری طلب لکھی ہی تو بڑی خرابی ہی اسی سکوت مین تھوڑے عرصہ تک رہی اُسکے بعد یہی رائے قرار پائی کہ طلب کر لون بس کہا کہ ملکہ سے کہنا اُسکو یہان مع نامہ کے بھیجدو بس چوبدار سلام کر کے باغ سے باہر آیا اور راہ طی کر کے دربار مین آیا یہان سب چوبدار کے منتظر تھے اور یہ خیال کر رہے تھے کہ دیکھیے کیا حکم آتا ہی خصوصاً ماران کو بہت فکر تھی کہ چوبدار نے آکر کہا کہ نامہ بر کو ملکہ نے طلب کیا ہی ماران نے نامہ بر سے کہا کہ اس چوبدار کے ساتھ جاؤ بس جرار اُس چوبدار کے ساتھ دربار سے باہر آیا یہان ماران نے اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم سمندر نے کیا لکھا ہی اور کیا پیام دیا ہی ہم کو یقین ہی کہ سمندر سے فساد ہوگا اُسنے ضرور براے کمک طلب کیا ہوگا یہ ملکہ اب نہ جائیگی وہ اس امر سے ناخوش ہوگا ادھر کو لشکر کشی کریگا یہان کوئی اُسکا باج گزار و باتحت نہین ہی جو خوف کرے صرف زمانہ سابق کی ملاقات کا خیال ہی اگر وہ لشکر کشی کریگا اُس سے مقابلہ کیا جائیگا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ سمندر کے سردار و اہل لشکر و خود سمندر ہم لوگون سے کیا مقابلہ کرینگے اُن سب کا حال خداپرستون کے مقابلہ مین کھل گیا جب کہ غیر ساحرون سے مقابلہ نہ کر سکے تو ساحرون سے کیا مقابلہ کرینگے ماران نے کہا دیکھا جائیگا ابھی تو کچھ معلوم نہین ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی وہان وہ چوبدار اُس نامہ بر کو لیکر در باغ پر پہونچا اور عرض کرا بھیجا کہ مین نامہ بر کو لیکر حاضر ہوا ہون مخلدار نے جا کر ملکہ سے عرض کیا ملکہ نے کہا کہ چوبدار کو اُسی مقام پر ٹھہراؤ اور اُس نامہ بر کو اپنے ہمراہ لے آؤ مخلدار جا کر جرار جادو کو لے آئی اور چوبدار سے کہا کہ تم ٹھہرے رہو چوبدار باہر سپاہیون کے پاس بیٹھ گیا ادھر مخلدار نے نامہ بر کو لا کر ملکہ کے قریب کھڑا کیا اور عرض کیا کہ نامہ بر حاضر ہی ملکہ نے کہا کہ کرسی بیٹھنے کو دو وہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گیا ملکہ نے پوچھا کہ سمندر شاہ کا مزاج اچھا ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان ملکہ نے کہا کہ اور کیا حالات ہین اہل اسلام سے کہا ٹھہری اُسنے عرض کیا کہ سب اہل اسلام حضور کے سحر ۸

سے رہا ہو گئے صاحبقران نے بھی صحت پائی آج کل اُنکے یہان جشن خوشی ہے دوسری خبر یہ ہے کہ بادشاہ نے بدمست خونریز کو براے غارت کرنے ملک آفاقیہ کے جو کہ آباد کیا ہوا آفاق شاہ کا تھا اور اسیر کرنے عزیزان آفاق شاہ کے پچاس ہزار لشکر سے روانہ کیا تھا کسی طور سے آفاق شاہ کو خبر ہو گئی وہ چند سردارون سے آئے اُنھون نے کل لشکر بدمست کو تباہ کیا اور بدمست کو بھی قتل کیا کوئی دس یا پندرہ سپاہی اور کوئی بیس سردار بچ کر آئے ہین باقی سب مارے گئے یہ حالات ہین پالوان نے کہا کہ تمھارا نام کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ اس خاکسار کو جرار جادو کہتے ہین ملکہ نے کہا کہ اے جرار جادو سمندر نے اب ظلم پر کمر کسی ہے دوست و خیر خواہ کو اپنا دشمن بنایا ہے اور جو کہ دشمن ہین وہ یہ چاہتے ہین کہ یہ حکومت اور شہر برباد ہو جائے اُنکو دوست و خیر خواہ جانتا ہے ضرور تباہ ہوگا کہو کیا ضرورت تھی شہر آفاقیہ کو غارت کرنے کی شہر آفاقیہ تو نہ غارت ہوا خود اُنکا لشکر غارت ہوا جب کہ ایسے دشمن سخت سے مقابلہ ہو رہا ہے ایسی حالت مین لشکر کے زیادہ کرنے کی فکر کرتا ہے نہ کہ اور کم کرنے کی نہ معلوم یہ راے کس نے دی کون ایسا دوست تھا جسنے ایسی خراب راے دی جرار نے عرض کیا کہ حضور آج کل بادشاہ کے زیادہ مُنھ چڑھے دو شخص ہین اور بادشاہ اُنھین کی راے پر کام کرتے ہین اُنھین نے آفاق شاہ سے فساد کرایا اور دوست کو دشمن بنوایا اور جو دوست ہین اُنکی فکرین ہین کہ وہ بھی بادشاہ سے کنارہ کرلین تو ہماری پوری پوری حکومت ہو جائے ہم پورے طور سے بادشاہ پر قابض ہو جائین اب کیا ہے بادشاہ اور سب کا کہنا ٹال دیتے ہین اور ہزار ہزار اُس مین نقص نکالتے ہین مگر اُن دونون کا کہنا نہین ٹالتے ہین جو وہ راے دیتے ہین اُسکو بدل و جان قبول فرماتے ہین اُسی مین خرابی ہوتی ہے ہم نے تو نہین دیکھا کہ جو راے اُنھون نے دی ہو وہ موافق ہوتی ہو سواے خلاف کے یہ راے بھی اُنکی تھی بادشاہ نے اس مین بھی زک اُٹھائی اور لشکر تمام ہوا ایک سردار مارا گیا ملکہ نے کہا کہ وہ کون ہین کیا عشاق حجرہ نشین اُستاد سمندر شاہ جرار نے کہا کہ جی نہین وہ تو جو راے دیتے ہین بہت عمدہ اور اچھی ہوتی ہے مگر بادشاہ اُس پر عمل نہین کرتے ہین ملکہ نے کہا کہ پھر کون جرار نے کہا کہ شملاق و امراق وزیران دست چپ یہ دونون آج کل بادشاہ کے مزاج مین دخیل ہوئے ہین آجکل اُنکا دور دورا ہے بس اُنکے سوا کوئی نہین ہے بادشاہ کے نزدیک یہ بڑے دوست ہین مگر ہم سب کے نزدیک اُنسے بڑھکر کوئی دشمن نہین ہے اُنکے ذات سے یہ حکومت و سلطنت تباہ ہوگی پہلے یہ سب دوستون و خیر خواہون کو بادشاہ سے بُرا کرکے جدا کر دینگے پھر اُسکے بعد خود بھی اہل اسلام سے مل جائینگے اور بادشاہ کو اسیر کرکے اُنکے حوالہ کر دینگے یہ ہوتا ہے اے خداوند جس قدر کہ ذی عزت و صاحب آبرو تھے اُنھون نے دربار مین اُسدن سے آنا ترک کیا جس دن سے آفاق شاہ کا قصہ ہوا ملکہ وزیران دست راست تو اب آتے ہی نہین ایک تو براے دورہ چلے گئے ایک نے خانہ نشینی اختیار کی اپنے گھر مین بیٹھے ہوئے کاغذات دیکھا کرتے ہین یا تو اُنکا طریقہ تھا کہ آٹھوین دن آکر بادشاہ سے دستخط کرالے جاتے تھے اب اپنے ملازم کے ہاتھ دربار مین بھیجتے ہین اور ایک عرضی بھی اُسکے ہمراہ ہوتی ہے کوئی نہ کوئی عذر نہ حاضر ہونے کا تحریر ہوتا ہے بادشاہ یہ بھی نہین خیال کرتے کہ کیا سبب ہے کہ جو یہ نہین آتے ہین ایسے مدہوش ہین کہ اُس عرضی پر دستخط کر دیتے ہین یہ بھی نہین دریافت کرتے کہ نہ آنے کا کیا سبب ہے رہے دوسرے وزیر جو کہ ہمیشہ دورے پر رہتے ہین اُنکا یہ طریقہ تھا کہ وہ سال بھر کے بعد آتے تھے

ایک ماہ تک یہان رہتے تھے سب واقعات بیان کرتے تھے وہ اُسی زمانہ مین آئے ہوئے تھے جب
آفاق شاہ کا واقعہ ہوا تھا اُنھون نے جو یہ رنگ دیکھا وہ اپنی عزت کو ڈرے دوسرے دن کوچ
کر گئے لیکن بادشاہ نے یہ بھی خبر نہ لی کہ یہ کیون چلے گئے جب کہ بادشاہ ایسے بے خبر ہون تو ملک کیونکر
بچے گا اے خداوند جو کہ ذی عزت ہین وہ کیون آگر اپنے آبرو ریزی کرینگے یا کسی صاحب عزت کی آبرو
ریزی دیکھینگے اس سے اُن لوگون نے آنا ترک کیا اگر آبرو و جان ہے تو اور کہین نوکری مل جائیگی
ایسی بے عزتی کی نوکری سے تو بے نوکر رہنا اچھا ہے یہی ہر ایک نے خیال کر کے دربار کا آنا ترک کیا ورنہ پہلے
دربار مین جگہہ نہ ملتی تھی آگے پیچھے کرسیان بچھتی تھین یا اب سیکڑون کرسیان خالی ہین ایسی حالت مین
خداوند تصور یہی کچھ اپنا فضل کرین تو شاید یہ ملک اہل اسلام سے بچے ورنہ بچتے نہین معلوم ہوتا ہے
ملکہ نے جواب دیا کہ اے جرارہ ہان تو سچ کہتا ہے مین نے اب کی جا کر دربار کا عجب رنگ پایا سمندر کا
کچھ عجب طور دیکھا کہ یا تو جب مین کبھی ملاقات کو آیا کرتی تھی تو سمندر کو ہمہ تن امورات ملکی مین
مصروف پاتی تھی اور دن بدن دربار کی ترقی دیکھتی تھی ایک تو میرا جانا کہان ہوتا تھا کبھی چوتھے
برس پانچوین برس چلی گئی یا اب دربار بالکل سردارون سے خالی پایا یا تو دن بدن پرچہ اخبار سے
یہ ثابت ہوتا تھا کہ فلان ملک پر قبضہ ہوا فلان بادشاہ نے خراج دینا قبول کیا یا اب یہ ثابت ہوتا ہے
کہ فلان بادشاہ نے سرکشی پر کمر باندھی فلان بادشاہ اہل اسلام کا شریک ہو گیا اے جرارہ بہت سے
بادشاہ جو کہ صاحب لشکر تھے اور دریائے سبز رنگ سے شہر سمندریہ تک اُنکے ملک راہ مین
تھے اور سب سمندر شاہ کے مطیع تھے وہ بدون لڑے اور مقابلہ کے شریک اہل اسلام ہو گئے اب
سوائے حالت بربادی کے دوسری حالت مین اخبار مین نہین دیکھتی ہون یہی سب واقعات دیکھ
دیکھ کر مین لشکر لے کر گئی تھی مین نے وہان کا جا کر عجب رنگ پایا سمندر کو جو دیکھا وہ تو شراب خواری
اور رقص و سرود و ناچ و رنگ و تماشہ بینی مین مصروف ہین سمندر کو سوائے صحبت نازنینان مہ
جبین کے دوسری فکر نہین ہے یہ فکر ہے کہ کوئی باکرہ ملے اُس سے عیش کرون اہل شہر خوف سے
اپنی نا کتخدا لڑکیون کو شہر سے لے کر نکل گئے ہین اے جرارہ جادو باوجود پیرسن شریف سمندر کا کوئی کم نہین
ہے بال تک سفید ہو گئے ہین اُس پر یہ ہوس ہے مین نے سُنا ہے کہ ملکہ غزالان دختر آفتاب اسی خوف
سے سمندر سے منحرف ہو گئی کہ اُس کی طرف بھی خیال بد رکھتے تھے جرارہ نے کہا کہ آپ تو ملکہ غزالان
کو فرماتی ہین وہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ نسیم جادو کی طرف خیال فاسد رکھتے ہین اندھیر ہے کہ باپ
لڑکی سے ہم بستری کی تمنا رکھے اور اسکو بہ نگاہ بد دیکھے گو اس مذہب مین یہ امر جائز ہے مگر آجتک
کسی نے کیا نہین ایوان نے کہا کہ گو جائز ہو مگر بالکل خلاف ہے بس اے جرارہ مین یہ حال دیکھ کر
بہت پریشان ہوئی میرا دل نہ لگا وہان سے چلی آئی دوسرے مین نے اہل اسلام کے ساتھ
مقابلہ کیا بہت سے اہل اسلام کو مین نے اسیر کیا صاحبقران کو مبتلائے سحر کیا ایسا کام تو کسی
نے بھی نہ کیا تھا مگر سمندر کو میری کچھ قدر نہ ہوئی جرارہ نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا وہان تو مشہور ہے
کہ ملکہ اہل اسلام سے مل گئین سب اہل اسلام کو رہا کر دیا صاحبقران پر سے سحر اُتار لیا خواجہ سے
اقرار کر لیا ہے کہ مین تمھاری شریک ہون اور سمندر کے شریک نہین ہون مگر یہ امر ہے کہ نہ تمھاری طرف
ہو کر سمندر سے مقابلہ کرون گی اور نہ اُسکی شریک ہو کر تم سے مقابلہ کرونگی ایوان نے کہا کہ
میری شراکت سب پر ظاہر ہے کہ تمام میرا لشکر اہل اسلام نے تباہ کر دیا ایک نہ بچا میری وزیرزادی

کو قتل کیا قران ثالث نے عیاری کر کے مجھ پر خواجہ نے عیاری کی مجھکو اسیر کر لیا جو سردار میرے ساتھ تھے اُنکو پکڑ لیا میں نے جب دیکھا کہ میری جان جاتی ہی میں نے اُسکے سرداروں کو رہا کر دیا اور صاحبقران پر سے سحر اُتار لیا اور وہاں سے چلی آئی یہاں آکر ترک دنیا کی اِسی خیال سے کہ اب دنیا میں کچھ نہیں پڑا ہے امر دیگر ہی کہ جو جس کا جی چاہے کہے اور تہمت لگائے مجھکو اسکی پروا نہیں ہی خیر اس قصہ سے تو کچھ حاصل نہیں ہی تم یہ بیان کرو کہ کیا پیام لائے ہو اور وہ نامہ کہاں ہی جرار نے کہا کہ ملکہ ایک امر آپ یہ فرمائیے کہ کیا آپ کا لشکر کام آیا وزیرزادی ماری گئی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا تم اُس مقام پر نہ تھے جرار نے کہا کہ میں تو شہر میں تھا وہ لوگ بادشاہ کے ہمراہ تھے جو کہ اُنکے بزرگ ہیں شریک رہتے ہیں اور چند معزز سردار تھے مثل گلاب و عشاق وغیرہ کے مجھکو کیا معلوم کہ کیا واقعہ گذرا ملکہ نے جواب دیا کہ سنو جو واقعہ گذرا ہی یہ کہکر ملکہ نے کل واقعہ اپنا مقابلہ کرنا اہل اسلام سے اور اسیر کرنا عطارد کا سرداروں کو اور اپنا صاحبقران کو مبتلائے سحر کرنا اور سب کو دریائے سحر میں اسیر کرنا برق ثانی و قران ثالث کا عیاری کرنا عطارد و کل لشکر کا تباہ ہونا اور خواجہ کا عیاری کرنا اور اپنی چاروں پتلیوں کا خواجہ کے پاس جا کر اسیر ہونا اپنا اسیر ہونا سب بیان کیا جرار نے کہا کہ کیا خوب آپ نے تو یہ جانفشانی کی بدون کسی امر کے سوائے مروت کے اور دوستی کے کیونکہ آپ اُنکی ماتحت نہ تھیں نہ آپ کا ملک اُنکے ملک کے ماتحت ہی نہ آپ خراج دیتی ہیں نہ انھوں نے آپ کو برائے کمک طلب کیا تھا اُس پر تو آپ نے ایسی محنت کی اور اتنی بڑی زحمت اُٹھائی اگر اپنی جان بچانے کے لیے ایک کام کر گئے اور سب کو رہا کر کے چلیں آئیں تو کیا حرج ہوا اُس پر یہ تہمت لگائی گئی اور سب نے آپ کی طرف سے بادشاہ کو خوب بھرا اور آپکو بدنام کیا کیا زمانہ ہی بھلائی تو کوئی دیکھتا نہیں ہی برائی پر نظر ہی میرے نزدیک کوئی ایسی برائی کریگا تو کیا پائیگا اپنا سر کھائیگا ایوان نے کہا کہ مجھکو اسکا خوف نہیں ہی میں بالکل بے خوف ہوں اگر خراج دیتی ہوتی یا میرا ملک اُنکے ملک کے قریب ہوتا اُسوقت مجھکو خوف ہوتا غرض میں اپنے ملک کی مالک ہوں دوسروں کو اختیار ہی جو کچھ محبت و الفت تھی وہ میرے اُنکے تھی اگر میں حاکم ہوتی ضرور پھر اُنکی کمک کرتی اگر وہ لوگ کمک نہ کریں یا جواب صاف دیں جب کہ وہ طالب کمک ہوں اور اس پر سمندر کو غصہ آئے اور کسی کو برائے مقابلہ اِدھر روانہ کرے اور یہ لوگ مقابلہ کریں تو منع نہیں کر سکتی نہ روک سکتی ہوں نہ اُن پر کسی امر کا جبر کر سکتی ہوں کہ تم ضرور کمک کو جاؤ یا لشکر سے مقابلہ کرو میں اب صاحب اختیار نہیں ہوں بلکہ دوسرے ہیں میں خود الگی روی پڑی ہوں اگر سمندر نے برائے کمک مجھکو لکھا ہی تو میرا یہ جواب ہی یاران کو تحریر کریں جو وہ جواب دے اُسکو سماعت کریں اُس سے نامہ و پیام ہو میں تو گوشہ نشین ہو گئی ہوں مجھکو کیوں تکلیف دیتے ہیں جرار نے کہا کہ جی نہیں کمک کے لیے نہیں لکھا ہی بلکہ اور کچھ مضمون ہی ایوان نے کہا کہ پھر لاؤ راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس مقام پر سوائے ایوان کے اور جرار کے اور کوئی نہ تھا اسی سبب سے تو ایوان نے جرار سے اس قسم کی باتیں کیں اور اسی خیال سے ایوان نے سب کو ہٹا دیا تھا حالت یہ تھی کہ ایک چلمن پڑی ہوئی تھی چلمن کے اسطرف باہر کمرے کے جرار بیٹھا ہوا تھا کمرے کے اندر ملکہ ایوان تھی بس جرار نے نامہ نکال کر ہاتھ بڑھا کر ملکہ کو دیا ملکہ نے وہ نامہ لے کر پڑھا اُسکے مضمون سے آگاہ ہوئی اور جرار سے کہا کہ وہ پیام جو کہ زبانی

دیا ہے بیان کروجرار نے عرض کیا کہ بادشاہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے سُنا ہے کہ تم نے قید خواجہ سے رہائی پائی لہٰذا ہم کو
تمھاری ملاقات کا بہت اشتیاق ہے تم حاضر خدمت ہو اور ایک اشد ضرورت ہے بدون تمھارے آئے وہ جرا
نہ ہوگی بس یہ مجھ سے زبانی فرمایا تھا کہ کہدینا اور فرمایا تھا کہ کہدینا کہ جہان تک ممکن ہو بہت جلد آؤ
اگر کھانا کھاتی ہو تو ہاتھ یہان آکر دھونا ایوان نے جو یہ پیام زبانی سُنا اور یہی مضمون تحریر بھی پایا
مسکرائی اور کہا کہ سمندر نے تو اس طور سے تحریر کیا ہے کہ جیسے کوئی اپنے تابعدار کو تحریر کرتا ہے یا اپنے
خراج گذار کو جن الفاظون سے طلب کرتا ہے دراصل سمندر کا دماغ خراب ہو گیا ہے مین صرف اُسکی محبت
اور الفت کے سبب سے اُسکی کسی بات کا خیال نہین کرتی ہون ورنہ کوئی دوسرا ایسے الفاظ تحریر کرتا
یا زبانی پیام بھیجتا تو مین اُسکو وہ دندان شکن جواب دیتی کہ وہ بھی یاد کرتا خیر اس سے کوئی غرض نہین ہے
آج کل اُس پر آلام بہت ہین اور شراب بھی بہ کثرت پیتا ہے اور عورتین بھی بہت سی ہین جو اسکے ہر وقت
خدمت مین رہتی ہین تو دماغ اُسکا خراب ہو گیا ہے آج کل کی باتون پر اُسکے خیال کرنا بالکل عبث ہے ای
جرار تم ہماری طرف سے سمندر کو سلام کہنا اور کہنا کہ مین آتی ضرور بموجب آپ کی طلب کے مگر مجبور
اس امر سے ہون کہ مین نے ایک چلہ کھینچا ہے اور اُس مین شرط یہ ہے کہ جب تک وہ چلہ تمام نہ ہو اُس
مقام سے اُٹھکر کہین نہ جائے اُسی مقام پر بیٹھا رہے اگر اسکے خلاف کرے گا تو جان کا خطرہ ہے بس مین
معاف کی جاؤن جب چلہ تمام ہو جائیگا تو حاضر خدمت ہونگی اور میری طرف سے بہت عذر کر دینا
ای جرار تو نے خوب کیا جو ماران کو نامہ نہ دیا اور نہ پیام زبانی کہا ورنہ وہ سنتے ہی آگ ہو جاتی اور
اس تحریر کو دیکھکر ایسی برہم ہوتی اور ایسا جواب میان سمندر کو دیتی کہ انکو جواب دیتے بن نہ پڑتا
یا تو خاموش ہو رہتے یا پھر اور تحریر کرتے اسکا جواب پاتے اور اگر جراءت کرکے کسی کو ادھر برائے
مقابلہ روانہ کرتے تو پھر جان بچانی دشوار ہو جاتی یہ تو تم نے اسوقت دانائی کی اور نہ پھر کہنا اُسنے کہا
کہ مین اب دربار مین بھی نہ جاؤنگا ایوان نے کہا کہ یہ تم نے خوب بات کہی بس وہی مضمون جو
کہ ایوان نے زبانی جرار سے کہا تھا ایک پرچہ قرطاس پر تحریر کر دیا اور اُسکو بند کرکے جرار کو دیا اور ایک
خلعت مخملدار کو طلب کرکے کہا کہ خزانہ سے منگالو اُسنے اُسی وقت جاکر چوبدار سے کہا چوبدار نے آکر
ماران سے عرض کیا کہ ملکہ عالم نے ایک خلعت طلب فرمائی ہے ماران نے اُسیوقت خلعت روانہ
کر دیا ماران دربار مین اس انتظار مین بیٹھی ہوئی ہے کہ نامہ بر وہان سے آلے تو مین اُس سے دریافت
کرون کہ کیا جواب ملا اور کیا پیام لایا تھا یہان جب چوبدار خلعت لے کر آیا ملکہ نے جرار کو خلعت دیا
اُسنے خلعت لے کر ایوان کو سلام کیا اور جواب لے کر باغ سے باہر آیا اُس چوبدار سے کہا کہ اب
تم جاؤ مین اپنے ملک کو جاتا ہون اُسنے کہا کہ دربار مین نہ چلوگے جرار نے جواب دیا کہ جس سے
ضرورت تھی مین اُنکے پاس ہو لیا اب دربار مین جانے کی کیا ضرورت ہے چوبدار یہ سنکے طرف دربار
کے روانہ ہوا جرار وہان سے چلا اسکا حال پھر تحریر ہوگا جب چوبدار دربار مین آیا ملکہ ماران نے
پوچھا کہ کیا نامہ بر ابھی تک باغ مین ہے چوبدار نے عرض کیا کہ اُسکو جواب بھی ملا اور خلعت بھی
وہ اپنے ملک کو گیا بلکہ مین نے کہا کہ دربار مین چلو اُسنے جواب دیا کہ کوئی ضرورت نہین ہے
یہ جو ماران نے سُنا خاموش ہو رہی دربار برخاست کیا ہر ایک سردار اپنے اپنے مقام کو گیا
ملکہ کے تو دل کو لگی ہوئی تھی یہ دربار سے سیدھی باغ مین آگئی اور ایوان کو اپنے آنے کی خبر
کرائی ایوان نے بلالیا اور کہا کہ اسوقت بے وقت آنے کا کیا سبب ہے ایوان نے عرض کیا

کہ میری طبیعت بہت پریشان تھی کہ نہ معلوم نامہ میں کیا تحریر تھا اور آپ نے کیا جواب دیا میں اس خیال سے دربار میں بیٹھی رہی کہ جب نامہ بر آپ کے پاس سے آئے گا تو اُس سے دریافت کرونگی مگر وہ ایسا ہوشیار تھا کہ وہاں نہ گیا ای ملکہ تم کو سوباق کے سر کی قسم بیان فرماؤ کہ سمندر نے نامہ میں کیا ایسا امر تحریر کیا ہی کہ جس کا یہ حکم تھا کہ سوائے ملکہ کے کسی اور کو نہ دینا میں بھی تو آگاہ ہوں الیوان نے کہا کہ تم بیکار قسم دلاتی ہو میں کہے دیتی ہوں مجکو سمندر نے طلب کیا ہی کہ ایک اشد ضرورت ہی بہت جلد آؤ بدون تمھارے آئے وہ کام اجرا نہ ہوگا اور یہی زبانی پیام تھا ماران نے کہا کہ یہ تو ایسا پیام نہ تھا کہ سوائے آپ کے اور کوئی اُس سے واقف نہ ہو آپ پوشیدہ کرتی ہیں الیوان نے کہا کہ سوباق کے سر کی قسم میں نے پوشیدہ نہیں کیا جو انھیں تحریر تھا میں نے بیان کر دیا ماران نے کہا کہ پھر آپ نے کیا جواب دیا الیوان نے کہا کہ میں نے یہ جواب دیا کہ میں چلے میں بیٹھی ہوں نکل نہیں سکتی ہوں جب اُس سے فرصت ہوگی تو آؤنگی اور یہی تحریر کر دیا ماران نے جواب دیا کہ آپ نے صاف کہدیا ہوتا کہ میں ابھی نہیں آسکتی ہوں اس امر سے کیا فائدہ تھا ہم کوئی سمندر کی تابعدار نہیں ہیں نہ اُسکی ماتحت ہیں الیوان نے جواب دیا کہ ای ماران وہ کار کرنا چاہیے نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے بس جب کہ اس طور سے اپنا مطلب حاصل ہو تو پھر کیوں وہ کام کیا جائے جس سے کہ فساد کی بنا ہو بموجب مثل جو شخص شہد دینے سے مرے پھر اُسکو زہر کیوں دیا جائے بس میں نے جو امر مصلحت وقت دیکھا اُسکو کیا تم کو میرے امور میں کیا دخل ہی ماران نے کہا کہ جو آپ کی رائے میں جائی ہوں یہ کہکر وہاں سے اپنے محل میں چلی آئی اور خاموش ہو رہی وہ دن تمام ہوا شب آئی وہ شب بھی بسر ہوئی صبح کو ماران نے پھر آکر الیوان کو سلام کیا اور دربار میں آئی سب اہل دربار حاضر ہوئے جب دربار جمع ہو چکا اہل دربار نے ماران سے پوچھا کہ حضور نے ملکہ عالم سے دریافت فرمایا تھا کہ نامہ میں کیا تحریر تھا اور کس امر کی ایسی ضرورت تھی جو سمندر نے نامہ تحریر کیا تھا ماران نے جواب دیا کہ ہاں میں نے دریافت کیا تھا انھوں نے فرمایا کہ مجکو سمندر نے بلایا ہی کوئی اشد ضرورت ہی مگر ملکہ نے کہلا بھیجا کہ ابھی مجکو فرصت نہیں ہی جب فرصت ہوگی میں آؤنگی اہل دربار یہ سُنکے خاموش ہو رہے ماران اپنے ملکی کاغذات دیکھنے لگی اسکا حال پھر تحریر ہوگا اُدھر سوباق جو اپنے باغ سے برائے سلام الیوان آئی الیوان نے اُسکو گلے سے لگایا اور پیار کیا کہا کہ ای سوباق کل ہمارے پاس سمندر نے نامہ تحریر کیا تھا اور ہم کو بلایا ہی کوئی ضرورت شدید ہی اس نامہ میں تحریر تھا کہ بدون آپ کے وہ ضرورت حل نہ ہوگی میں نے جواب دیا کہ مجکو فرصت نہیں ہی کیونکہ مجکو جانا تو منظور نہ تھا جب فرصت ہوگی آؤنگی سوباق نے کہا اُسوقت سمندر کو خیال نہ آیا جب کہ وہ باتیں کہیں تھیں کہ ہم کو کچھ ضرورت ہوگی اُسوقت ہم یہ بے اعتنائی نہ کریں اب جو ضرورت ہوئی تو نامہ لکھا آپ کبھی نہ جائیے گا سمندر کو لکھنے دیجیے ہم لونڈی سمندر کے باپ کے نوکر نہیں ہیں کہ اُسکے بلانے سے چلے جائیں الیوان نے کہا کہ میں نے اسی سبب سے تو یہ نقرہ کر دیا سوباق نے عرض کیا کہ خوب کیا یہ تقریر کر کے اور سلام کر کے اپنی ماں کے پاس دربار میں آئی ماں کو سلام کیا برابر کرسی پر تخت کے بیٹھی ماران نے کہا کہ ای فرزند تم نے سُنا کہ کل نامہ ملکہ عالم کے پاس سمندر کا آیا تھا پہلے نامہ بر یہاں آیا میں نے بہت بہت اُس سے نامہ طلب کیا اُسنے نہ دیا اور یہی کہا کہ میں ملکہ کے ہاتھ میں دونگا میں نے

ملکہ سے کہلا بھیجا ملکہ نے اُسکو طلب کر کے نامہ پڑھا اور جواب نامہ دیا سوماق نے کہا کہ ہان مجھ سے ملکہ فرماتی تھین مگر وہ یہ فرماتی ہین کہ نامہ مین یہ امر تحریر تھا کہ مجکو طلب کیا تھا یہ تو کوئی راز نہ تھا کہ جو اُسنے نامہ آپ کو نہ دیا خیر معلوم ہو جائیگا یہ تقریر کر کے سوماق وہان سے اُٹھکر اپنے باغ مین چلی آئی کہ اب سب کا حال پھر تحریر ہوگا

اب تتمہ حال سمندر اور نامہ بر کا تحریر ہوتا ہے و دیگر حالات

بس راوی تحریر کرتا ہے کہ یہان سمندر ہر روز دربار کرتا ہے اور وہ بادشاہ جو کہ کمک کو آئے ہین ہر روز دربار مین حاضر ہوتے ہین حسب دستور آج بھی دربار آراستہ تھا کہ سمندر نے شملاق سے کہا کہ ابھی تک جرار جادو ایوان کے پاس سے جواب لیکر نہین آیا کئی دن کا عرصہ ہو گیا ہے شملاق نے جواب دیا کہ وہ آتا ہوگا یا اُسکو ایوان نے جواب نہ دیا ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ جرار شہر الوانیہ سے نکلکر اور طاؤس سحر پر سوار ہو کر چلا تھا بعد قطع راہ سمندر یہ مین پہونچا چونکہ وقت دربار کا تھا دربار مین آیا یہان اسکا ذکر ہو رہا تھا کہ اہل دربار نے جرار کو دیکھکر سمندر سے کہا کہ حضور ملاحظہ کرین جرار جادو آ گئے جرار نے مجراگاہ سے مجرا کیا سمندر نے پوچھا کہ ایوان کہان ہے کیا وہ بعد کو آئیگی کیا تمھارے ہمراہ نہین آئی جرار نے کہا کہ مین عرض کرتا ہون جو کچھ واقعہ گذرا ہے اور ایوان نے عرض کیا ہے سمندر نے کہا کہ جلد بیان کر جرار نے عرض کیا کہ غلام جو الوانیہ مین گیا تو معلوم ہوا کہ ایوان نے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئی ہے حضور مین نے ایسا شہر آباد اور یہ بندوبست کسی شہر مین نہین دیکھا جو الوانیہ مین دیکھا ہے کیفیت کل حالت شہر الوانیہ کی بیان کی سب نے ایوان کی بہت تعریف کی اُس نے عرض کیا کہ مین اُسوقت پہونچا تھا کہ دربار برخاست ہو چکا تھا دن بھر مین نے شہر کی سیر کی اُسکے بعد سرا مین آکر اترا وہان سب راحت کا سامان برائے مسافران سرکار ایوان سے تھا مین نے وہ رات راحت سے بسر کی سرا سے مین نے یہ سُنا تھا کہ ملکہ نے گوشہ نشینی اختیار کی اپنی بہن ملکہ ماران کو اپنی طرف سے حاکم کیا جب صبح ہوئی مین دربار مین گیا وہان جاکر معلوم ہوا ماران نے جو سُنا کہ مین نامہ لایا ہون مجھ سے نامہ طلب کیا مین نے نامہ نہ دیا جرار نے اپنی تقریر اور اپنا جانا ایوان کے پاس اور اُسکا نامہ پڑھنا اور زبانی پیام سننا سب بیان کیا اور کہا کہ ملکہ ایوان نے جواب دیا کہ مین نے چلہ کشی کی ہے اور اس چلہ مین شرط ہے کہ جب تک تمام نہ ہو مقام چلہ کشی سے باہر نکلنے مین مین مجبور ہون جب اس امر مرجوعہ سے فراغت ہو جائیگی مین حاضر ہونگی اور یہی جواب تحریر کیا ہے یہ کہکر وہ کاغذ جو کہ ایوان نے لکھا تھا پیش کیا سمندر نے وہ کاغذ لیکر منشی کو دیا منشی نے اُسے بہ صدائے بلند پڑھا جو کہ جرار نے بیان کیا تھا وہی تحریر تھا بس تحریر و پیام زبانی ایوان کا سُنکے سمندر خاموش ہو رہا مگر غصہ آیا شملاق کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُسنے تو عرض کیا اور جرار اپنی آنکھ سے دیکھ بھی آیا ہے بس ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے ضرور چلہ کھینچا ہے شملاق نے ابھی کوئی جواب نہ دیا تھا کہ افراق بول اُٹھا کہ خداوند یہ سب ایوان کا فقرہ ہے اُسنے ضرور خواجہ سے اقرار کیلیا ہے وہ شریک اہل اسلام ہوئی ہے اُسنے اسی سبب سے یہ فقرہ کیا اب وہ آپ کے پاس کبھی نہ آئیگی اُسنے سرکشی کی

مگر کسی ہے اگر آپ زیادہ اُس پر جبر فرمائیگا وہ آمادۂ فساد ہوگی اُسنے یہی تو تدبیر کی ہے کہ آپ کنارہ کش ہوئی اور
اپنی بہن کو بادشاہ کیا شملاق نے بھی امراق کے قول کی تصدیق کی اور کہا کہ اسکا سبب یہ ہے کہ الیوان
یہ خیال کرتی ہے کہ مین کوئی بادشاہ کی ماتحت نہین ہون میری حکومت خود سر ہے نہ مین باج گذار ہون جو
اطاعت کرون اُسکو اپنے سحر و ساحری پر ناز ہے وہ خیال کرتی ہوگی کہ مین کیون کسی کا دباؤ اُٹھاؤن کیا مین
کسی کی فرمانبردار ہون جو حسب الطلب جاؤن میرا سمندر کیا کریگا اگر مقابلہ کریگا تو مین بھی مقابلہ کرون گی
صرف میرے اُسکے سلسلہ محبت و اتحاد ہے وہ قطع ہو جائے گا خوف وہ کرے جو کہ ماتحت ہو جبکہ مین نے
خداوندی کی اطاعت نہ کی تو سمندر کیا چیز ہے یہ جو بھائی امراق نے کہا کہ اُسنے یہ تدبیر کی کہ اپنی بہن کو حاکم
کیا صرف اس خیال سے کہ مین الگ رہونگی اور یاران مقابلہ کرے گی اگر کوئی شکایت کریگا تو مین یہ جواب
دونگی کہ میرا اُن پر کیا زور ہے اُنکو اپنے فعل کا اختیار ہے مین تو ترک دنیا کر چکی یہ جو تقریر سمندر نے سُنی
کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو ضرور الیوان نے فقرہ کیا اور وہ خود سر ہو گئی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ شملاق
وغیرہ نے ایسی تقریر کی کہ جس کے سبب سے سمندر کو نہایت طیش آیا اور غصہ آیا اور کہا کہ مین الیوان
کا غرور سب نکالے دیتا ہون اب کی مرتبہ پھر طلب کرتا ہون اگر وہ آئی تو خیر ورنہ کسی سردار زبردست
کو روانہ کرکے اُس سے مقابلہ کرونگا اور اُسکو حکم دونگا کہ اُسکا سر کاٹ لاؤ یا اسیر کر لاؤ اس حالت سے
کہ ایسی حالت ہو کہ کبھی کسی بادشاہ نے کسی خونی مجرم کو بھی اس ذلت سے نہ اسیر کرایا ہو شملاق
نے جواب دیا کہ ہان جب تک ان لوگون پر اس قسم کی سختی نہ ہوگی اُسوقت تک یہ لوگ داب ریاست
کو خیال مین نہ لائینگے اس لئے بھی مثل آفاق شاہ کے حرکت کی ہے صرف اس خیال سے کہ مین اپنے
ملک مین ہون سمندر میرا کیا کر سکیگا آپ کو اب سب نے ایسا خیال کر لیا ہے کہ گویا آپ کوئی چیز
نہین ہین سب سرکشی پر آمادہ ہو گئے یہ سب آپ کا حلم ہے کہ جس کے سبب سے سب سرکش
ہو گئے ہین اگر آپ قبل سے سیاست کرتے تو یہ نوبت نہ ہوتی حضور ریاست بدون سیاست
کی نہین ہوتی آپ نے طرح دی اُن لوگون نے خیال کیا کہ بادشاہ ہم سے دب گیا اُنھون نے زور
باندھا اگر پہلے سے آپ ظلم پر کمر کستے اور ذرا ذرا سی خطا پر سزا دیتے تو کبھی یہ سرکشی نہ ہوتی جو کہ
باج گذار تھے وہ بھی اور جو کہ نہ تھے وہ بھی خوف کرتے آپ نے تو جو جس نے کہا کچھ خیال اُس پر نہ
کیا اب ان لوگون کا زیر ہونا محال ہے کیونکہ زور پکڑ چکے ہین ہم لوگون کی صلاح تو یہ ہے کہ اب وہ
تدبیر کیجیے اور ان سب کو اپنے قبضہ مین دبا ڈالیے جب دو چار پر آپ ایسے سختی فرمائیگا
پھر کسی کو جرأت نہ ہوگی دیکھیے جب سے آپ نے آفاق نمک حرام پر وہ سختی کی پھر کسی نے
بھی سر اٹھایا اہل دربار سے یا جو کہ بہ مقابلہ اہل اسلام فروکش ہین میرے نزدیک کسی کے دل
مین خیال بھی اس امر کا نہین آتا ہوگا یہ امر اتفاقی ہے کہ آفاق بچ گیا اب کوئی نہین بچ سکتا ہے
سمندر نے جواب دیا کہ تمھاری رائے بہت ٹھیک ہے مین ضرور اب سیاست پر کمر باندھونگا
یہ کہکر میر منشی سے کہا کہ ایک نامہ میری طرف سے اور بنام الیوان اس مضمون کا تحریر کرو
کہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تو نے خواجہ ثالث سے اقرار کیا ہے کہ مین سمندر کی شراکت نہ کرونگی
اور تو ہم سے منحرف ہو گئی ہے اہل اسلام کے شریک ہوئی ہے بس ابھی مین تیرے حق مین بہتری
ہے کہ تو بموجب ہمارے طلب کے ہماری خدمت مین حاضر ہو ورنہ یاد رکھ کہ مین خود وہان آونگا
اور تمام شہر کو تباہ و برباد کر دونگا اور تجکو اس حالت خراب سے قتل کرونگا کہ تیرے حال پہ

مرغان ہوا و ماہیان دریا ترس کھائینگے اور مجکو رحم نہ آئیگا آیندہ تجکو اختیار ہے بس اگر اپنی بہتری کی خواہش ہے تو فوراً چلی آ ورنہ مجکو اُسی مقام پر موجود جان یہ جو مضمون نامہ کا عشاق و گلاب نے سنا و دیگر اہل دربار نے جو کہ صاحب عزت تھے اور خیرخواہ تھے ہر ایک نے دل مین خیال کیا کہ مثل آفاق شاہ کے ایوان سے بھی فساد ہوتا ہے اور یہ وزیر ایوان کو بھی بادشاہ کا دشمن کرتے ہین یہی امر خرابی حکو کے ہونگے جب کہ دوست دشمن ہوجائینگے تو پھر کون کمک کریگا اس امر کا بھی بادشاہ کو خیال نہین آتا ہے کہ اسوقت ہمارے دربار مین بہت سے بادشاہ ایسے ہین کہ جو براے کمک آئے ہین اگر وہ یہ حال بیرے ظلم کا دیکھین گے تو کیا اپنے دل مین کہین گے کیونکہ جب کہ بادشاہ کا اُن لوگون سے یہ حال ہے جو کہ نہ باج گذار ہین نہ ماتحت ہین تو ہمارے ساتھ کیا حال ہوگا ایسے سے خداوند بچائین کسی تدبیر سے بادشاہ کو اس امر سے باز رکھنا چاہیے یہ سب نے خیال کرکے سمندر سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی کچھ عرض کرین جو ہمارے خیال ناقص مین آتا ہے گو ہم وہ عقل نہین رکھتے ہین جو کہ وزراے عالیمقدار رکھتے ہین مگر تم بھی جو کچھ عرض کرین وہ سماعت ہو یہ نظر خیرخواہی عرض کرینگے اُس پر عمل کرنا نہ کرنا حضور کو اختیار ہے سمندر نے کہا کہ آپ لوگ بیان کرین عشاق نے کہا یہ جو وزرا نے فرمایا بہت بجا ارشاد کیا کیونکہ اُن لوگون کی عقل مثل لقمان وارسطو کے ہے جو یہ راے دینگے بہت عمدہ ہوگی مگر ہمارے نزدیک اس امر مین کوشش کرنا بالکل بیجا ہے اگر اُس نے عذر کیا ہے چندے توقف لازم ہے شاید جیسا کہ اُسنے تحریر کیا ہے ویسا ہی ہو جب اُسکو فرصت ہوگی ضرور آئیگی ہان اُسوقت مین آئے تو پھر اختیار ہے ہمارے ایک دوست کو دشمن کرنا بالکل خلاف ہے آیندہ آپ کو اختیار ہے سمندر نے کہا کہ یہ جو آپ نے کہا بہت ٹھیک ہے مگر میرا خیال ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ وہ اس نقرہ مین محنت کرکے کوئی سحر تیار کرلے اور اُسکا دفع کرنا مشکل ہو اسی سبب سے اُسنے یہ نقرہ کیا اور یہ خیال آپ کا بالکل بیجا ہے کہ وہ دوست ہے اُس سے بڑھکر کوئی دشمن نہین ہے یا یہ کرے کہ وہ لشکر اسلام مین وہ سحر تیار کرکے چلی جائے تو بڑی خرابی ہو ہاتھ سے یہ شکار نکل جائے عشاق نے و دیگر اہل دربار نے دیکھا کہ بادشاہ اس امر سے باز نہ آئے گا شملاق و امراق کی تقریر نے بادشاہ کے دل پر اثر کرلیا ہے شملاق و امراق کے شریک وہ بادشاہ بھی ہوگئے تھے جو کہ تازہ وارد ہوئے ہین اُن دونون نے چند دن مین اُن لوگون سے ایسی ملاقات بڑھالی ہے اور یہ اُن سب پر ظاہر کردیا ہے کہ یہ لوگ جو کہ آج کل دربار مین ہین اُنمین چند ایسے مخرب ہین کہ جن کے سبب سے یہ خرابیان ہوئی ہین جو کہ سپہ سالار لشکر ہین اُنکی ہمشیرہ لشکر اسلام کے شریک ہین جو یہان واقعات گذرتے ہین اُنکی سب کی خبر بذریعہ اُسکے اہل اسلام کو ہوجاتی ہے یہ باتین ہمیشہ سے کہتی ہین وہ اہل اسلام سے بیان کرتین ہین اُنکو کب یہ گوارا ہوگا کہ اہل اسلام تباہ ہون وہ بادشاہ بھی اُن دونون کے شریک ہوئے ہین اُنکی راے کو پسند کرتے ہین جب یہ راے شملاق وغیرہ نے دی تھی تو اُن سب نے بھی تصدیق کی تھی اور بادشاہ سے کہا تھا کہ وزیر صاحب ٹھیک کہتے ہین جب عشاق و گلاب نے و دیگر اہل دربار نے یہ تقریر سمندر سے کی شملاق نے اُنکی طرف اشارہ کیا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ لوگ کیا راے بادشاہ کو دیتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ دونون وزیر بڑے مفسد ہین یہ چاہتے ہین کہ یہ جو چند خیرخواہ ہین یہ بھی دشمن ہوجائین اور بادشاہ ہماری راے پر کام کرین سواے ہمارے اور کوئی دربار مین

نہ ہے اور اسقدر بادشاہ کی رائے مین اپنے کو دخیل کیا ہے اور اسقدر سمندر کے مزاج مین پیٹھے ہین کہ سمندر
بھی سوائے ان دونون کے دوسرے کی بات پر مطلق خیال نہین کرتا ہے جب شملاق نے ان
سب کی طرف اشارہ کیا اُسوقت اُن بادشاہون نے سمندر سے کہا کہ جو وزیرون نے آپ کے
رائے دی ہے ہمارے نزدیک بہت ٹھیک ہے ابھی سے اسکا تدارک بہتر ہے اور یہ لوگ غلطی پر ہین
عشاق وغیرہ نے جو یہ دیکھا پھر جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہتے مگر گلاب نے جرأت کرکے عرض کیا کہ
میری ایک رائے ہے اگر پسند خاطر عالی ہو وہ یہ ہے کہ اس مضمون کا نامہ نہ روانہ کیا جائے بلکہ یہ مضمون
ہو کہ ہم کو ضرورت شدید ہے تم از راہ مہربانی اپنے چلہ کو ترک کرکے چلی آؤ جب یہان سے فرصت
کرکے جانا تو پھر چلہ کشی کرنا ہم کو تمھاری ذات سے یہ امید نہ تھی کہ ہم تم کو طلب کرین اور تم آنے
سے انکار کرو وہ محبت والفت سابق کی کیا ہو گئی کیا تم نے سب بُھلا دی یہ امر تو تمھاری ذات
سے بعید معلوم ہوتا ہے اور بالکل خلاف مروت و دوستی کے ہے ہم پر ایک وقت پڑا ہے اور بدون
تمھارے اُسکا حل ہونا دشوار ہے اور تم انکار کرتی ہو اس طور کے الفاظ نامہ مین ہون اس سے امید
ہوتی ہے کہ وہ ضرور چلی آئیگی اگر اس مضمون کا خط جائیگا جو کہ حضور نے تجویز کیا ہے اس مین یہ خیال
کریگی کہ بادشاہ کو میرے حال سے خبر ہو گئی انھون نے تب تو یہ نامہ لکھا ہے بس اب تو نہ جاؤ اگر
جائیگی تو خرابی ہوگی بلکہ وہ فوراً طرف لشکر اسلام کے چلی جائیگی اور اپنے ملک کا بندوبست کر جائیگی
پھر اُسکا ہاتھ آنا دشوار ہے اور اُسکے ملک پر قبضہ پانا بھی مشکل ہے یا لشکر اسلام مین نہ جائیگی اور اپنا
بندوبست کرلے اور مقابلہ کرے اُسوقت بھی خرابی ہوگی کیونکہ حضور دو طرف کیونکر مقابلہ کرینگے دونون
دشمن سخت ہین ایک اہل اسلام مین سے ایک زمانہ سے مقابلہ ہو رہا ہے دوسرے یہ بھی کوئی کم
نہین ہے کوئی یہ نہ خیال کرے کہ فوراً ایوان پر فتح حاصل ہوگی اسکے مقابلہ مین بھی زمانہ صرف ہوگا
جب آپ اُدھر لشکر روانہ کرینگے اِدھر فوج کم ہوگی اہل اسلام کا زغہ ہوگا اُدھر مقابلہ کے لیے لشکر روانہ
کرینگے اُدھر کمی ہوگی وہ زغہ کرینگے ایک آپ ہین کیونکر فکر فرمائیگا ایک نہ ایک کا قبضہ ملک پر
ہو جائیگا اگر آپ خود لشکر لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام تشریف لے گئے ایوان کو خبر ہوئی وہ اُس
لشکر کو شکست دیکر شہر پر آپڑی اور شہر پر قبضہ کرلیا اور عقب سے آکر آپ کے لشکر پر حملہ کیا اُدھر
سے اہل اسلام نے حربہ کیا اور حضور کے دشمن گرفتار ہو گئے تو خرابی ہوگی یا آپ ایوان کے مقابلہ
کو تشریف لے گئے اہل اسلام نے کسی تدبیر سے شہر پر قبضہ کرلیا اور لشکر پر آگرے اُدھر سے
ایوان نے مقابلہ کیا اسوقت مین بھی خرابی ہے بس جیسا کہ بمقابلہ اخضر آہی پوش آپکا خیال
تھا جب کہ وہ صندوقچہ لے کر چلی گئی تھی وہی امر تو ایوان کے بھی مقابلہ مین ہوگا اور جب کہ وہ
اس بہانہ سے آپ کے پاس چلی آئیگی اور آپ اُسکو سمجھائینگے اور ہم سب لوگ اگر اُس نے
اس فہمایش پر عمل کرلیا تو خیر ورنہ آپ کو اختیار ہے خواہ اُسکو قید فرمائیے خواہ قتل اور ایک سردار
زبردست کو مع لشکر روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر شہر پر قبضہ کرلے وہ لوگ تو غافل ہونگے باسانی
قبضہ ہو جائیگا میری رائے ناقص مین تو یہ آتا ہے یہ تقریر جو گلاب جادو نے کی سمندر نے
سب اہل دربار کی طرف دیکھا بس سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ یہ رائے سپہ سالار کی بہت
عمدہ ہے سمندر نے شملاق وامراق سے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اُنھون نے بھی کہا کہ یہ رائے بہت
ٹھیک ہے ان دونون نے اس سبب سے انحراف نہ کیا اس رائے سے کہ سب اہل دربار کی رائے

اُسکی راے کے موافق ہو اگر ہم اسکے خلاف کہین گے تو اسوقت پیش نہ جائیگی بس اس سے بہتر یہ ہو کہ اسی
راے کو رہنے دو اپنا مطلب حاصل ہو اور گلاب نے اس سبب سے یہ راے دی تھی کہ شاید اس
مضمون کا نامہ جائے اور ایوان اُس نامہ کو دیکھکر برہم ہو ابھی تو اُسکا خیال دشمنی کا نہ ہو مضمون نامہ
دیکھکر پیدا ہو تو خرابی ہو جب یہان آئیگی اگر وہ خصومت پر آمادہ بھی ہوگی تو ہم سب مل کر اُس کو
سمجھا دینگے وہ یقین ہو راضی ہو جائے اگر وہ بھی راضی ہوگی تو اکیلے ہی گرفتار کرلین گے کیونکہ یہ ممکن نہین
ہو کہ بادشاہ سے خلاف ہو اور بادشاہ طرح دے ہان اگر یہ دونون حرامزادے بادشاہ کو ورغلان
دیتے تو ایسا ہی بادشاہ کرے اول اُسکو طلب ہی نہ کرتے اگر طلب بھی کرتے اور اُسکو برخلاف
پاتے تو کوئی سروکار نہ رکھتے مگر یہ تو آگ لگا چکے ہین خواہ وہ یہان آئے خواہ نہ آئے اُسکا اسیر یا
قتل ہونا ضرور ہو اس سے یہ امر ہو کہ ایک وہی اسیر ہوگی طرفین کے لوگ نہ قتل ہونگے اُس
حالت مین ہزارون کے خون ہونگے اور یہ بھی خیال گلاب نے اپنا عشاق سے ظاہر کیا تھا
اور کہا تھا کہ اسوقت اس صورت سے یہ بلا دفع ہوتی ہو عشاق نے بھی کہا تھا کہ تمھاری راے
بہت ٹھیک ہو تب گلاب نے بادشاہ سے کہا تھا جب سمندر نے دیکھا کہ سب کی راے
ہو بس اُسوقت سمندر نے منشی سے کہا کہ اس مضمون کا نامہ نہ لکھو بلکہ جو مضمون سپہ سالار
بتایین وہ تحریر کرو گلاب نے پہلے تو القاب و آداب تحریر کرایا اُسکے بعد وہی مضمون جو کہ مذکور
ہو چکا ہو اُسکے بعد اور بہت سے کلمات عجز تحریر کرائے جو کہ خرد بزرگ کو تحریر کرتے ہین مضمون نامہ
سُن سُن کر یہ دونون بیٹھے ہوئے جلا کیے کیا کرتے کہ اُنھون نے دیکھا کہ سب نے اس راے کو پسند
کیا اگر ہم دونون انحراف کرینگے تو صریحاً مخالفت ظاہر ہوگی مگر اس پر بھی تاب نہ رہی بول اُٹھے اے
سپہ سالار ایسے کلمات تو نامہ مین نہ تحریر کرائیے جو کہ بادشاہ کی شان کے خلاف ہون جس سے
بالکل عجز ظاہر ہو گلاب نے جواب دیا کہ اور سب امور کا آپ کو بادشاہ نے اختیار دیا ہو مگر
اس تحریر نامہ مین میری راے ہو اور مجکو اختیار ہو جو مین چاہتا ہون تحریر کراتا ہون کوئی مین
غیر خواہی سے باہر نہین جو مین ذلت چاہونگا اگر سب خیر خواہ ہون تو مین بھی خیر خواہ ہون
سمندر نے کہا کہ اچھا اچھا تم لکھواؤ اور ان دونون کو منع کیا تم نہ بولو اس نامہ کے مضمون کا
ہمارے سپہ سالار کو اختیار ہو تلملاتے وغیرہ خاموش ہو رہے مگر باہم اشارہ کیا کہا کہ بالکل ذلیل
کرکے بادشاہ کو لکھا ہو اور ایوان کو بہت کچھ تحریر کیا ہو وہ اور زیادہ غرور کریگی اور خیال کریگی
کہ بادشاہ دب گیا اسکا یہ خیال ہو کہ وہ اس تحریر کے دیکھنے سے چلی آئیگی ہم یہ خیال کرتے ہین
کہ وہ اور زیادہ مغرور ہو جائے گی خیر دیکھو جو ہمارا خیال ہو وہی ہوگا بادشاہ کو افسوس ہوگا اور
کچھ ہاتھ نہ آئے گا باہم ایک دوسرے سے اشارہ مین یہ تقریر کیا کیا ادھر گلاب نے نامہ ختم
کیا منشی نے لفافہ مین بند کیا اُس پر مہر شاہی کی بادشاہ کے روبرو پیش کیا سمندر نے وہ نامہ
لے کر جرار سے کہا کہ تم ہی جاؤ کیونکہ تم ایک مرتبہ ہو آئے تم بخوبی واقف ہو جرار سے بس
پھر جرار اپنے مقام پر سے اٹھا گلاب نے زبانی بھی بہت کچھ سمجھا دیا اور کہا کہ جہان تک
ممکن ہو اپنے ہمراہ لے آنا جو تقریر بیان ہوئی ہو وہ نہ بیان کرنا جرار نے کہا کہ کیا آپ نے مجکو
نادان تصور کیا ہو یہ کہکر جرار دربار سے باہر آیا اور طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف ایوانیہ کے
چلا جب سمندر نامہ روانہ کرچکا اسوقت سمندر نے کہا کہ اگر ایوان آجائے اور میرے

کہنے پر عمل نہ کرے پس جسوقت مین اشارہ کرون فوراً تم سب اُسکو اسیر کرلینا بلکہ جب سے وہ آئے
اُس پر نہ ظاہر ہو مگر وہ حراست مین ہوجائے شملاق نے کہا بہت خوب یہ کہکر سمندر نے دربار
برخاست کیا داخل محل ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے جو کہ دشمن تھے الیوان کے وہ بہت خوش تھے
اور جو کہ دوست تھے وہ مغموم تھے اور جو کہ خیرخواہ سلطنت تھے وہ باہم یہ تقریر کرتے ہوئے جاتے
تھے کہ اب اس شہر کے تباہی کے دن آگئے بادشاہ اندھا ہوگیا ہے دوست دشمن کی تمیز نہین ہے
وزیران دست چپ کو اپنا بہت بڑا خیرخواہ جانتا ہے ان دونون سے زیادہ کوئی دشمن نہین ہے
آفاق سے انھون نے یون عداوت کرائی اب انھون نے الیوان سے بھی عداوت کا سلسلہ پیدا
کیا اور عداوت ڈلوادی گلاب نے کہا کہ مین نے ایک تدبیر کی ہے اگر وہ اس تدبیر سے چلی آئی اور
اُسنے ہم سب کے کہنے پر عمل کرلیا تو عداوت نہ ہوگی ورنہ وہ تو عداوت کرا چکے ہین یہ لوگ اسی
قسم کی باتین کرتے ہوئے اپنے مکان کو گئے اُدھر شملاق و امراق اپنے وزیرون اور دوستون سے
کہتے تھے کہ کیا خوب تدبیر ہم نے کی ہے کہ الیوان سے اور بادشاہ سے مخالفت ہوگئی یہ صرف اس غرض سے
کہ وہ جو اہل اسلام کی شریک ہوئی ہے اُسکو اہل اسلام کی شرکت نہ نصیب ہو اور بادشاہ
کے ہاتھ سے ماری جائے اگر وہ اہل اسلام کی شراکت کرلے گی تو اُنکو بہت بڑی قوت حاصل ہوگی
بس ضرور اس تدبیر سے یہ قتل ہوگی یہ جو رائے سپہ سالار نے پیش کی کہ وہ یہان آجائے تو ہم سمجھا لینگے
یہ امر محال ہے گو انھون نے اپنی رائے ظاہر نہین کی ہے مگر اُنکا منشا یہی ہے خیر دیکھو کیا ہوتا ہے
راوی نے کہا ہے کہ شملاق وغیرہ اُن بادشاہون سے جو کہ برائے کمک آئے ہین ایسی تقریر کرتے ہوئے
اُنکے لشکر مین آئے اور اُنکو اُنکے بارگاہ مین پہونچا کر تھوڑی دیر بیٹھ کر اور رخصت ہوکر اپنے
اپنے مکان پر آگئے یہان اسی طور سے پھر دربار ہونے لگا اب حال جرار کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ راہ
طے کرکے الیوانیہ مین پہونچا یہان مازان حکومت کرتی ہے اب ان لوگون کو کچھ بھی خیال نہین ہے
کہ کیا نامہ آیا تھا اور کیا ہوا سب عیش وعشرت سے بسر کر رہے ہین مگر الیوان کو خیال ہے
کہ ضرور کوئی نہ کوئی پھر نامہ وپیام سمندر کے پاس سے آئیگا یہ اس خیال مین تھی اُدھر جرار
جب داخل الیوانیہ ہوا سیدھا در باغ پر آیا دربار مین نہ گیا اس خیال سے کہ کیا ضرورت ہے کہ
دربار مین جاؤن مجھکو تو ملکہ الیوان سے کام ہے بس جب یہ در باغ پر پہونچا اسنے محلدار سے
کہا کہ ملکہ کو خبر کرو کہ نامہ بر سمندر شاہ کا جرار جادو نامہ لے کر حاضر ہوا ہے محلدار نے قریب
بڑھ کر جاکر عرض کیا ملکہ نے کہا کہ بلالو محلدار آکر لے گئی چلمن پڑ گئی یہ کرسی پر بیٹھا سلام کرکے
ملکہ نے کہا کہ کیا پیام لائے ہو اور کیا رنگ ہے جرار نے کہا کہ اب تو بادشاہ کی کمک کئی ملکون
سے آگئی ہے بہت بادشاہ ساحر آگئے ہین مگر ابھی ایک سبب سے لشکر اسلام پر بادشاہ نے
لشکرکشی نہین کی ہے اب اُنکا قصد ہے کہ مین خود لشکرکشی کرون صرف آپ کا انتظار ہے کہ ایک بہت
بڑی مشکل درپیش ہے وہ بدون آپ کے حل نہ ہوگی بادشاہ نے آپسے فرمایا ہے کہ جس طور
سے ہو آپ میرے پاس تشریف لائیے آپ کی بزرگی سے مجھکو بہت بڑی امید ہے کہ آپ
میرے کہنے کو نہ ٹالیے گا آپ کی ذات سے بڑی امید قوی ہے میرے اوپر ایسی بڑی بلا آئی
ہے جو بدون آپ کے آئے دفع نہ ہوگی اگر مجھکو ایسی اشد ضرورت نہ ہوتی تو مین کبھی آپکو
تکلیف نہ دیتا لہذا از راہ مہربانی آپ اپنے کام کو چھوڑ کر تشریف لائیے بعید از مہربانی نہ

ہوگا آپ میری بزرگ ہین اور بزرگون سے خردون کو بڑی بڑی امید ہوتی ہے یہ جو تقریر جرار نے کی اور نامہ
نکال کر دیا اُسکو جو پڑھا ایوان نے اس بیان سے زیادہ تر اُس مین عجز و انکسار پایا بس خیال کیا
کہ جب سمندر نے اس طور سے لکھا ہے تو چلکر اُسکی کمک کرنی ضرور ہے سواے مقابلہ اہل اسلام
کے اور جس طرح کی بلا مین وہ مبتلا ہوا اُسکو دفع کرون وہ کونسی ایسی ضرورت ہے کہ جس کے لیے بار
بار طلب کرتا ہے دراصل خلاف مروت ہے ایسے وقت مین اُسکے پاس نہ جانا وہ کوئی زبردستی مجھکو
براے مقابلہ اہل اسلام روانہ کردیگا نہ ایسا ہی کہ مجھ پر جبر کرے گا بس چلنا لازم ہے یہ خیال کرکے
ایوان نے جرار سے کہا کہ تم ٹھہرو مین ابھی چلتی ہون اپنی چلہ کشی کو موقوف کرتی ہون کو دس
پندرہ دن کی میری محنت برباد ہوگی ہو مگر مین سمندر اپنے شفیق کے کہنے کو نہ ٹالونگی یہ کہکر محلدار
کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ جاکر سپاہی سے کہہ کہ وہ ابھی جاکر ماران وسوماق کو بلا لائے
مجھکو ایک بہت بڑی ضرورت ہے محلدار نے جاکر دربان سے کہا چند سوار ہر وقت در باغ پر
مسلح حاضر رہتے ہین اُنمین سے ایک طرف ایوان شاہی کے چلا ایک طرف باغ سوماق برق
مزاج کے جو کہ طرف ایوان شاہی کے گیا تھا اُسنے جاکر در دولت پر بذریعہ محلدار کے کہلا بھیجا
کہ ملکہ ماران ناجدار سے عرض کردو کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے آپ کو طلب فرمایا ہے محلدار نے
جاکر ملکہ سے عرض کیا ملکہ اُسوقت دربار برخاست کرکے آئی تھی طعام نوش کر رہی تھی جیسے یہ پیام
سُنا فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی اور لباس دیگر پہن کر طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف باغ کے چلی محلدار
سے کہا کہ سوار سے کہدو کہ وہ جاکر خبر کرے مین آتی ہون بس وہ سوار طرف باغ کے چلا اور
جاکر محلدار سے کہا کہ عرض کردو ملکہ تشریف لاتی ہین اُدھر دوسرے سوار نے جاکر سوماق کے
باغ کے دروازے پر اپنے آنے کی خبر کرائی محلدار نے آکر دریافت کیا کہ کیون آنے ہوا اُسنے کہا کہ
ملکہ عالم نے ملکہ صاحبہ کو یاد فرمایا ہے فرمایا ہے کہ اسی وقت میرے پاس ہوجاؤ مجھکو تم سے کچھ
اشد ضرورت ہے یہ جو محلدار نے جاکر کہا سوماق تڑپ گئی اُسوقت یاتو بیٹھی ہوئی اپنی ہمجولیون
سے چوسر کھیل رہی تھی یا گھبرا کر اُٹھی اور فوراً طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف باغ ایوان کے چلی
سوار یہ کہکر اور اجازت لیکر چلا آیا یہان قبل آنے سوماق کے ماران آکر پہونچی طاؤس
اپنا صحن باغ مین اُتارا جو ملازم اُس باغ کے تھے سب نے سلام کیا یہ سب کا سلام لیتی ہوئی
بارہ دری مین آئی جب قریب اُس کمرے کے پہونچی کہ جہان ایوان قیام پذیر تھی دیکھا کہ وہی
نامہ بر بیٹھا ہوا ہے جو کہ اُس دن نامہ لیکر دربار مین آیا تھا اور مجھکو نامہ نہ دیا تھا اُتین کو
فوراً خیال گذرا کہ پھر سمندر نے طلب کیا ہے اُسیکے لینے کو ملکہ نے مجھکو یاد کیا ہے یہ قریب
آئی اُسنے سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا اور کہا کہ اندر چلی آؤ ماران چلمن اُٹھا کر اندر کمرے
کے گئی ابھی یہ پوری نہ بیٹھی تھی کہ سوماق بھی آکر پہونچی اُس نے بھی اپنا طاؤس صحن باغ
مین اُتارا اور سب ملازمون کا سلام لیکر یہ بھی بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ ایک
ساحر کرسی پر بیٹھا ہے جیسے جرار نے سوماق کو دیکھا کرسی پر سے اُٹھکر سلام کیا سوماق نے
اُسکا سلام لے کر چلمن اُٹھا کر بدون اجازت اندر چلی گئی وہان جاکر دیکھا کہ ماران بیٹھی ہین
یہ دونون کو سلام کرکے کھڑی ہوئی کہ ایوان نے مسکرا کر کہا کہ بیٹھ جاؤ کھڑی کیون ہو یہ
سلام کرکے بیٹھ گئی جرار نے سوماق کو ایک بری جندہ پایا اپنے دل مین کہا کہ اس سن وسال مین

تو اسکا یہ حال ہی ابھی کیا سن ہی جب جوان ہوگی تو آفت کی پرکالہ ہوگی اور حسین بھی خوب پایا ہی ایسی
حسین عورت مین نے آج تک نہین دیکھی غرض یہ تو اپنے دل مین سوماق کی شوخی چالاکی و حسن کی تعریف
کر رہا ہی وہان سوماق نے بیٹھتے ہی عرض کیا کہ یہ ساحر کون ہی اور آپ نے مجکو اسوقت خلاف
وقت کیون یاد فرمایا ایوان نے جواب دیا کہ آپ تو بڑی تیز آئین کیا آپ کو اسوقت کا میرا طلب
کرنا ناگوار ہوا کیا کچھ اسوقت کے آنے مین نقصان ہوا اگر کچھ نقصان ہوا ہو تو معاف فرمایئے
مین بیان کرتی ہون مین یہ نہ جانتی تھی کہ آپ کا نقصان ہوگا ورنہ مین نہ طلب کرتی مجھ سے خطا
ہوئی سوماق نے سر جھکا کر کہا کہ جی نہین میرا کیا نقصان ہوگا صرف بے وقت یاد فرمانے سے
طبیعت پریشان ہوگئی تھی ایوان نے گلے سے لگایا پیار کیا اور کہا کہ پریشان نہ ہو کوئی پریشانی
کا امر نہین ہی یہ جو باہر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سمندر شاہ کا نامہ لیکر آیا ہی اور سمندر شاہ نے مجکو
طلب کیا ہی بہت عجز کیا ہی یہ نامہ موجود ہی بس ایوان نے سوماق کو نامہ دیا سوماق نے
نامہ پڑھا اور نامہ پڑھکر ماران کو دیا ماران نے بھی پڑھا جب ماران پڑھ چکی سوماق نے
ایوان سے پوچھا کہ آپ نے کیا جواب دیا ایوان نے کہا جواب اسکا کیا ہی مین جاتی ہون میرے
اور سمندر سے ایک مدت کی ملاقات ہی اور دوستی ہی بس مجکو اُس ملاقات کا خیال ہی دوسرے
اگر ملاقات بھی نہ ہوتی اور وہ مجکو اس طور سے طلب کرتا تو مین ضرور جاتی میرے جانے
مین کوئی نقصان نہین ہی تم لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین جاتی ہون تم ملو چاہے نہ ملو سمندر
سے اگر وہ تم کو طلب کرتا تم کو اختیار تھا مین نے اسی سبب سے تخت حکومت کو ترک کیا گوشہ
نشین ہوئی اور سب امور کا تم کو اختیار ہی مین تم پر جبر نہین کرتی ہون مگر مین جاؤنگی مین نے
تم کو اس لیے طلب کیا ہی تاکہ تم کو آگاہ کردون اس لیے کہ تم لوگ پریشان نہو ماران نے کہا کہ
یہ ہم کب عرض کرتے ہین کہ آپ تشریف نہ لے جایئن مگر اسکا کیا ہوگا کہ یہ جو آپ نے چلہ کھینچا
ہی ایوان نے کہا کہ وہان سے آکر پھر چلہ کشی کرونگی تم لوگ پریشان نہ ہونا مین بہت جلد
آؤنگی سوماق و ماران خاموش ہو رہین خیال کیا کہ اب ملکہ ضرور تشریف لے جایئن گی اتنا
تو سوماق نے کہا کہ بہت جلد تشریف لایئے گا اگر عرصہ ہوگا تو مین خود آپ کے پاس
حاضر ہونگی ایوان نے کہا کہ ہان اگر بیس دن سے زیادہ عرصہ ہو تو تم خود چلی آنا سوماق نے کہا بہت
خوب ماران نے ایوان سے کہا کہ ایک میری بھی عرض ہی وہ یہ ہی کہ اگر سمندر شاہ مجکو براے
کمک طلب کرے اور آپ سے راے لے کہ مین اُنکو طلب کرون تو آپ راے نہ دیجیے گا بلکہ
منع کر دیجیے گا کہ وہ مجکو نہ طلب کرے مین ہرگز اسکی کمک کو نہ جاؤنگی مجکو اپنے امورات ملکی سے
فرصت کب ہی جو مین کسی کی کمک کے لیے جاؤن دوسرے میرے اور سمندر سے کوئی ملاقات وغیرہ
نہین ہی نہ دوستی ہی وہ اپنے ملک کے بادشاہ ہین مین اپنے ملک کی بادشاہ ہون اُنکو اور
بہت سے بادشاہ باج دیتے ہین مجکو بھی دو ایک خراج دیتے ہین اُنسے کوئی پایہ کمی کا
نہین رکھتی ہون ہان انھون نے کبھی میری کمک کی ہوتی تو مین بھی انکی کمک کرتی اگر آپ راے دینگی
اور وہ طلب کرینگے تو اُنکا بھی قول اور آپکا بھی قول رایگان ہوگا مین اس امر مین آپ کی مروت
نہ کرونگی ایوان نے کہا کہ اے ماران مین کیون راے دینے لگی اگر وہ صلاح لینگے تو مین
منع کر دونگی مین پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ تقریر ماران کی خرار کو بہت

ناگوار گذری اپنے دل مین خیال کیا کہ اسکو بڑا غرور ہی اس سبب سے ضرور مقابلہ ہوگا جسوقت اسکو خبر ہوئی کہ میری
بہن کو سمندر نے اسیر یا قتل کیا یہ فوراً لشکر لے کر پہونچے گی یہ ابھی سے زوروں پر ہی سمندر کو خیال مین
بھی نہین لاتی ہی دیکھو تو کیسی تقریر کر رہی ہی ادھر ایوان نے کہا کہ تم برہم نہ ہو مین سمندر کو منع کر دونگی
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ تقریر ماران نے موافق منع کرنے ایوان کے کہ اگر سمندر برائے کمک
طلب کرے تو انکار کرنا کمک کو نہ جانا صرف جرار کے سنانے کو کی تھی ورنہ اسکا موقع نہ تھا بس
ایوان نے سوماق و ماران سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اب مین بھی جاتی ہون جو چاہا خداوند نے تو بہت
جلد آتی ہون بس ایوان نے پہلے سوماق کو گلے سے لگایا اور پیار کیا گو سوماق کا دل نہ چاہتا
تھا کہ مین ملکہ کو تنہا جانے دون مگر ناچار تھی نہ ماران کا دل گوارا کرتا تھا وہ بھی ملکہ سے مجبور تھی
جب ایوان سوماق کو گلے سے لگا چکی اور پیار کر چکی اُسکے بعد ماران کو گلے سے لگایا اسکے
بعد وہ تہمت باندھے ہوئے کمرے سے باہر آئی دوسرا لباس بھی نہ پہنا طاؤس سحر طیار کیا اُس پر
سوار ہوئی جرار سے کہا کہ آؤ چلین بس جرار نے بھی طاؤس سحر بنایا یہ بھی اُس پر سوار ہوا جب یہ
سوار ہو چکا ملکہ اپنا طاؤس اُڑا کر چلی اُسکے عقب مین جرار چلا ملکہ سب ملازمین سے کہہ گئی
کوئی اس باغ سے نہ جائے مین بہت جلد واپس آتی ہون چلتے وقت ملکہ نے سوماق سے
کہا کہ ای فرزند تم اپنا موتی ذرا ہم کو دے دو اس لیے کہ جس وقت ہمارا تم کو دیکھنے کو جی چاہیگا
اُس موتی مین دیکھ لونگی سب حال تمہارا معلوم ہو جائے گا سوماق نے عرض کیا کہ مین لیکر کیا کرونگی
جسوقت میرا جی چاہے گا تو مین کیونکر آپ کے حال سے واقف ہونگی ملکہ نے کہا کہ جو کچھ ہو
موتی مجکو دے دو سوماق نے ناچار ہو کر موتی ملکہ کو دیا ملکہ نے موتی لیکر اپنے گلے مین
ڈال لیا جب ملکہ چلی گئی سوماق اپنے طاؤس پر سوار ہو کر اپنے باغ کو گئی اور ماران اپنے
طاؤس پر سوار ہو کر اپنے محل کو گئی سوماق سے تو سوماق کی مصاحبون نے پوچھا کہ ملکہ نے
آپ کو کیون طلب کیا تھا سوماق نے سب حال بیان کیا سب سنکے خاموش ہو رہین اسی
طور سے ماران سے اسکی مصاحبون نے دریافت کیا اُسنے بھی وہی حال سب بیان کیا سب
خاموش ہو رہین صبح کو ماران نے دربار کیا تب اہل دربار جب آچکے اُسنے ایوان کا جانا
سمندر پر بموجب الطلب سمندر کے بیان کیا وہ لوگ بھی خاموش ہو رہے اب یہان
سوماق و ماران کو ملکہ کے انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ سمندر کے پاس سے ہو کر تشریف
لائی مین سوماق کے پاس موتی بھی نہین ہی کہ جو وہ حال دریافت کر لیگی اسکا حال آیندہ
تحریر ہوگا اول حال ملکہ ایوان نہ طاقی تحریر ہوتا ہی کہ یہ طاؤس سحر اُڑائے ہوئے چلی جاتی
تھی اسکے عقب مین جرار اپنے طاؤس کو اُڑائے ہوئے آتا تھا تھوڑی دور یہ اپنے شہر
سے آئی تھی کہ اسکو ایک کوہ پر بہار ملا یہ اُس کوہ پر اُتری پہاڑ کی سیر کرنے لگی اسکے خیال
مین آیا کہ ای ایوان تو ذرا اس موتی مین تو دیکھ کہ سمندر نے مجکو کس لیے طلب کیا ہی اسکو کیا
ضرورت ہی بس یہ خیال کر کے موتی مین جو دیکھا اُس سے ظاہر ہوا کہ ای ملکہ تمہارا سمندر
کے پاس جانا اچھا نہین ہی سمندر شاہ تمہارے ساتھ بہ بدی پیش آئے گا وہ مروت و
دوستی کا کچھ خیال نہ کریگا مگر انجام بخیر ہی تم اُسکے شر سے محفوظ رہو گی اگر نہ جاؤ گی تو اچھا
ہی گو سمندر تمہارے نہ جانے سے ادھر کو لشکر کشی کریگا مگر اسکا بھی انجام اچھا ہی یہ جو حال

ملکہ نے دیکھا خیال کیا کہ گو موتی سے ظاہر ہوا ہی کہ میرے ساتھ سمندر بدی کریگا مین بچاؤن مگر نہ جانے مین یہ امر ہی کہ وہ یہان لشکر کشی کرکے آئے گا اُسکے لشکر کشی کرکے آتے ہین یہان خرابی ہی ہزارون کی جان جائے گی اور میرے جانے مین ایک میری جان جاتی ہی پھر یہ بھی ظاہر ہوا ہی کہ انجام اچھا ہی جانا بھی اچھا ہی دوسرے یہ سب کہین گے کہ ملکہ کیا سمجھ کر گئین تھین اور پھر راہ سے کیا سمجھ کر واپس آئین جانا ہی بہتر ہی یہ خیال کرکے ایوان نے گو موتی پہلے اسی خیال سے لیا تھا کہ مین سوماق کا حال دریافت کرتی رہونگی مگر جب یہ معلوم ہوا تو اُسنے خیال کیا کہ اس موتی کا اُس مقام پر لے جانا اچھا نہین ہی نہ معلوم کیا ہو کیا نہ ہو اسکو کسی مقام پر بحفاظت رکھنا چاہیے جب وہان سے واپس آونگی تو لے لونگی خوب ہوا جو مین موتی لیتی آئی اگر سوماق کے پاس ہوتا اور وہ کسی وقت میرا حال دریافت کرتی اور اُس پر ظاہر ہوتا کہ سمندر ساتھ بدی سے پیش آئے گا تو وہ فوراً دربار سمندر مین جاتی اور آفت برپا کرتی اُس وقت خوب دل نے ایک بات بتائی یہ دل مین خیال کرکے ایوان ایک درخت کے پاس آئی اس درخت پر سحر کیا کہ اُسکا تنہ پھٹ گیا اُسنے وہ موتی ایک ڈبیہ مین کرکے اُس شگاف درخت مین رکھدیا اور سحر کیا کہ وہ برابر ہوگیا بس یہ وہان سے اُس مقام پر آئی کہ جہان اسکا طاؤس کھڑا تھا اُدھر جرار ایک طرف سیر کو چلا گیا تھا اس امر سے کہ خوف تھا کہ ملکہ بھاگ نہ جائین کی کوئی مین یہ خبر نہین لیے چلتا ہون وہ اپنی خوشی سے چلتی ہین اس سبب سے یہ دوسری طرف سیر کو چلا گیا اسکو ملکہ کے موتی پوشیدہ کرنے کی خبر نہ تھی ملکہ نے طاؤس کے پاس آکر آواز دی کہ آؤ جرار چلین اُدھر سے جرار بھی واپس چلا تھا کہ بہت عرصہ ہوا سیر کرتے ہوئے اب ملکہ کو بُلاکر چلین کہ ملکہ کی آواز آئی یہ دوڑ کر آیا دونون سوار ہوکر طرف سمندر ریہ کے چلے قطع راہ کرکے داخل شہر ہوئے اتفاق سے اُس وقت پہونچے کہ وقت دربار کا تھا دربار آراستہ تھا سب اہل دربار حاضر دربار تھے سمندر شاہ جرار ہی کا ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک جواب نامہ لے کر نہین آیا آج کئی دن ہوئے ہین یہ تو یقین ہی کہ ایوان آئے گی نہین اُس سے فساد ضرور ہوگا گلاب نے عرض کیا کہ حضور ایوان ضرور آئیگی آپ کے غلام نے ایسا نامہ نہین تحریر کرایا ہی کہ جس کے پڑھنے سے وہ نہ آئے بلکہ نہ آنے والی ہوگی تو ضرور اس نامہ کو پڑھکر آئے گی سمندر نے کہا کہ معلوم ہو جائے گا یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر ایوان و جرار آکر قریب دربار اُترے ایوان نے جرار سے کہا کہ ای جرار مین تجھسے کہے دیتی ہون کہ سمندر ریہ ساتھ بدی سے پیش آئے گا مجھکو سب حال معلوم ہی مگر مین صرف سمندر کی دوستی کے امتحان کے لیے آئی ہون اور اپنی دوستی کا حق ادا کرنے ورنہ جب کہ مجھکو معلوم ہی کہ سمندر میرے ساتھ بدی کریگا پھر مین کاہکو آتی مگر اپنا یہ طریقہ نہین ہی کہ جب تک کوئی امر ظاہر نہ ہو اُس پر عمل کرین جب اُسکی بدی ظاہر ہوگی اُس وقت دیکھا جائے گا سب یہ کہین گے کہ ایوان نے حق ملاقات ادا کیا یہ کہکر جرار سے داخل دربار ہوئی اُدھر عرض بیگی نے بڑھکر سمندر شاہ سے عرض کیا کہ حضور ملکہ ایوان نہ طاق ہمراہ جرار جادو کے تشریف لاتی ہین گلاب جادو طرف شملاق کے دیکھکر مسکرایا شملاق

کو یہ امر بہت ناگوار ہوا مگر کیا کرتا عشاق سے گلاب جادو نے کہا کہ اُستاد بادشاہ فرمانے بھیجے کیا ایوان
نہ آئیگی کہنا آپ نے کیا ایوان آئی ہے ادھر سمندر نے شملاق کو اشارہ کیا کہا کہ جو مین نے اُسدن
کہا تھا اُسکا خیال ہے شملاق نے عرض کیا کہ غلام کو خیال ہے غلام بندوبست کرنے لگا آنے دیجیے
یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے ادھر ایوان جلوخانہ طی کرکے صحن دربار مین آئی ادھر سمندر نے کہا کہ
ایک کرسی چوبی لاکر روبرو تخت کے بچھا دیجائے تاکہ ایوان اُس پر بیٹھے گلاب نے عرض کیا
کہ خداوند آپ ابھی سے یہ ذلت کے سامان اُسکے لیے نہ فرمایئے پہلے اُس سے دریافت تو کیجیے
سمندر نے کہا کہ ای سپہ سالار تم کو اس امر مین کیا دخل ہے بس گلاب جادو خاموش ہو رہا اُدھر
چوبدار نے لاکر کرسی چوبی بچھا دی کہ ایوان آکر پہونچی جرار نے تو جاکر مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور
اپنے مقام پر آکر بیٹھ گیا ایوان نے قریب تخت پہونچکر سمندر سے صاحب سلامت کی سمندر
نے اسکی طرف سے مُنھ پھیر لیا سمندر نے اس امر پر خیال کرکے کہ ایوان نے مجھکو مجراگاہ پر سے
کیون نہ مجرا کیا میرے تخت کے برابر آکر کیون صاحب سلامت کی اصل وجہ تو یہ تھی کہ اسکے
دل مین ایوان کی طرف سے عداوت تھی اُسکی ذراسی بھی بات بری معلوم ہوتی ہے اور ایوان
نے موافق طریقہ سابق کے برتاؤ کیا کہ جب وہ قریب تخت آتی تھی اور سمندر سے آنکھ چار ہوتی
تھی جب سلام وغیرہ کی نوبت آتی تھی بلکہ سمندر براے تعظیم نیم قد تخت پر سے اُٹھتا بھی تھا
بعض وقت تالب فرش استقبال کرتا تھا آج سب امر اُسنے ترک کیے وجہ یہ تھی اسکو تو
دوسرا خیال تھا ایوان یہ حالت دیکھکر سمجھ گئی کہ جیسی خبر موتی نے دی ہے وہی امر ہے خیر میرا
نقصان کیا ہے اُدھر سمندر نے خیال کیا کہ اسقدر بادشاہ جو کہ تازہ وارد دربار مین ہین وہ سب
یہ خیال کرتے ہونگے کہ سمندر کی ایوان نے کچھ اصل نہ خیال کی برابر سے صاحب سلامت
کی کتنی بڑی سبکی کی بات ہے ایسے ایسے خیالات سمندر کے دل مین آئے بس اور زیادہ ایوان
کی طرف سے سمندر کے دل مین عداوت ہو گئی اِدھر ایوان نے تمام دربار کو دیکھا دیکھا کہ کوئی
کرسی خالی نہین ہے نہ کوئی دنگل نہ کوئی مقام میرے لیے مقرر ہوا ہے ہمیشہ اسکے لیے مقام
برابر تخت کے مقرر ہوتا تھا آج نہ تھا اِسکو یہ امر بھی ناگوار ہوا اور اسنے اپنے دل مین
خیال کیا کہ سمندر نے مجکو دھوکے سے بلا کر ذلیل کیا اتنے بڑے دربار مین جہان کہ اسوقت
ہزارون سردار اور بہت سے بادشاہ جلیل القدر بیٹھے ہوئے ہین باوجودیکہ بادشاہ ہین اور
صاحب ملک ومال ہین مگر تیری برابری نہین کر سکتے ہین اُنکے روبرو مجکو ذلیل کیا اول تو
تعظیم نہ کی دوسرے سلام نہ کیا منھ پھیر لیا تیسرے کتنی دیر سے تو کھڑی ہے کوئی مقام تیرے
لیے نہ مقرر کیا بڑی ذلت دی خیر تو اپنی نیکی سے باز نہ آ الا کوئی میرے ساتھ برائی کرے
تو نیکی کیے جا یہ قول کسی بزرگ کا ہے یہ خیال کرکے جو چوبی کرسی روبرو تخت کے بچھی ہوئی
تھی اُسکو کھینچکر بیٹھ گئی مگر چین بجبین اسنے خیال کیا کہ اہل دربار نے بھی تیری تعظیم نہ کی نہ کوئی
براے استقبال گیا آج یہ رنگ کیا ہے وہان سمندر نے منع کر دیا تھا کہ کوئی ایوان کی
تعظیم نہ کرے نہ اُسکو سلام کرے پھر اسنے خیال کیا کہ کسی نے آج مجکو سلام بھی نہ کیا خیر
ان لوگون کے سلام نہ کرنے اور تعظیم نہ کرنے سے تیری عزت نہ جاتی رہیگی ایسے لوگ بد
تمیز اور نالایق کہلائینگے میرا کیا جائیگا میری جو عزت ہے وہی رہیگی ای ایوان تو

اتنے عرصہ تک کھڑی رہی کسی نے یہ بھی نہ کہا کہ بیٹھیے میں خود یہ کرسی کھینچکر بیٹھ گئی آج یہاں آکر بہت ذلیل ہوئی ایسی کبھی نہ ذلیل ہوئی تھی اتنی عمر بھر میں جیسی اسوقت ہوئی ہوں ایوان تو یہ خیال کر رہی تھی ادھر عشاق و گلاب اپنے اپنے دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ سمندر نے بڑی حرکت کی ابھی ایوان کے ساتھ ایسی باتیں نہ کرنا تھیں شملاق وغیرہ خوش تھے کہ بادشاہ نے خوب کیا جو ایوان کو ذلیل کیا اور جو بادشاہ تازہ وارد تھے اور سردار وہ بھی افسوس کر رہے تھے کہ اتنی بڑی ساحرہ کو سمندر نے اپنے گھر پر طلب کر کے یوں ذلیل کیا یہ وہ ہے کہ اسکی ہم سب عزت کرتے ہیں یا یہ آج یوں ذلیل ہوئی سمندر بہت خراب آدمی ہے اگر ہم ایسا جانتے تو کبھی نہ آتے اہل دربار میں تو یہ ہر ایک خیال کر رہا ہے ایوان خاموش سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہے کہ ایکمرتبہ ایوان کی طرف سمندر متوجہ ہوا اور اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم لوگ کس قدر بدتمیز اور نالائق ہو گئے ہو کہ ملکہ ایوان آکر روبرو میرے تخت کے چوبی کرسی پر بیٹھ گئیں تم لوگوں نے کچھ خیال نہ کیا میں تو آج کل بہ سبب افکارات کے ایسا بدحواس ہو رہا ہوں کہ مجھکو کسی امر کی خبر نہیں ہے یہ تقریر جو سمندر نے کی صرف اہل دربار کے آگاہ کرنے کو کہ جو ناواقف ہوں وہ آگاہ ہو جائیں یہ کہکر سمندر نے کہا کہ لاؤ کرسی ملکہ کے لیے ایوان نے خیال کیا کہ اب دوسری کرسی پر بیٹھنا بالکل خلاف ہے سمندر کو جو کچھ ذلیل کرنا تھا کر لیا اب کوئی ضرورت نہیں ہے یہ خیال کر کے کہا کہ اے بادشاہ اب کوئی ضرورت نہیں ہے میں خوب بیٹھی ہوں کیا نقصان ہوا جو میں روبرو تخت کے بیٹھ گئی کوئی میری عزت نہیں کم ہو گئی سمندر نے کہا کہ یہ امر بالکل خلاف ہے آپ اگر میرے برابر تخت پر بیٹھیے ایوان نے کہا کہ میری یہ لیاقت نہیں ہے کہ میں تخت پر بیٹھوں اب کو میں جہاں بیٹھ گئی بیٹھ گئی اب یہاں سے نہ اٹھونگی اے بادشاہ چاند پر خاک ڈالنے سے خاک اسپر نہیں پڑتی ہے بلکہ اپنے منہ پر الٹی آتی ہے وجہ یہ ہے کہ جو کوئی دوسرے کو ذلیل کرتا ہے وہ پہلے ذلیل ہوتا ہے اور صاحبان عزت کی نگاہ میں حقیر ہوتا ہے میں ایک زمانہ دیکھے ہوئے ہوں گرم و سرد عالم چشیدہ ہوں میرے ساتھ کوئی کیا مکر و فریب کی تقریر کریگا میں نے ہر رنگ کے انسان فریبی اور مکار وغیرہ فریبی سب دیکھے ہیں بڑے بڑے لوگوں کی میں نے صحبت پائی ہے میں ان ان مقامات اور ان ان بادشاہوں کے دربار میں شریک ہوئی ہوں کہ جہاں پر ہر ایک ہوا نہ پڑتا اور ہر طور کا میں نے زمانہ دیکھا ہے اور سب طرح کے لوگ میری آنکھوں سے گذرے ہیں چشم و ابرو سے آدمی کے دل کا حال پہچان لیتی ہوں میرا سن اسی حالت میں گذرا ہے میں نے دھوپ میں بال نہیں سفید کیے ہیں بس خیر اس امر کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو ہونا تھا وہ ہوا اب اصل مطلب اپنی زبان سے بیان فرمایئے کہ وہ کیا ضرورت ہے کہ جس کے لیے مجھکو آپ نے طلب کیا ہے وہ کیا ایسی ضرورت ہے کہ میں چلہ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ متواتر نامے پہونچے مجھکو کچھ بن نہ پڑا زمانہ سابق کی محبت و ملاقات پر خیال کر کے آئی اگر مجھکو ایسی حالت میں خدا بھی طلب فرماتے تو میں آجاتی مگر مجھکو تمھاری ملاقات کا ایسا خیال تھا دوسرے اپنے اقرار کا کہ میں چلی آئی جیسے آئی ذلیل بھی ہوئی مجھکو اس کا کچھ غم نہیں ہے انسان کے ساتھ زمانہ یکساں نہیں رہتا ہے گاہے چنیں ہے گاہے چناں ہے جو کہ قدرداں اور خود صاحب عزت ہیں اور لائق ہیں انکی نگاہ میں میری قدر و منزلت اب بھی وہی ہے جو کہ تھی ناقدرداں اور نالائقوں کی

کچھ ذکر نہین ہی خداوند اگر قبر بھی دین تو قدردان کی قبر کے برابر دین ناقدر کی قبر کے برابر نہ دین اور مجکو تو اس حال کی خبر بھی نہ تھی کہ میرے ساتھ یہ برتاؤ کیا جائیگا مین صرف دو خیالون سے چلی آئی اول تو یہ خیال کیا کہ زمانہ گیا ہے گا کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ وہ راہ و رسم اور اب جو وقت پڑا تو شراکت کی بلکہ طلب بھی کیا تو انکار کیا سچ ہی کوئی کسی کا برے وقت مین نہین ہوتا ہی کسی پر انسان بھروسہ نہ کرے نہ کوئی دوست ہی نہ ملاقاتی بس یہ خیال کرے کہ تو زمانہ مین انگشت نما ہوگی دوسرے یہ خیال ہوا کہ مین نے تم سے عہد و پیمان کیا تھا کہ جب تم پر کوئی مصیبت سخت پڑیگی اور تم مجکو طلب کروگے مین ضرور آؤنگی تمھارے ساتھ کبھی برائی نہ کرونگی خیال کرو کہ اے سمندر شاہ تم نے مجکو طلب بھی نہ کیا تھا نہ اس حال کی خبر دی تھی مگر مین یہ واقعات سنتے خود مع لشکر آئی اور تمھاری شریک ہوکر اہل اسلام سے لڑی بس جب کہ میری یہ حالت ہی تو تم طلب کرو اور مین نہ آؤن اب بہت جلد اپنی ضرورت کو بیان کرو یہ تقریر جو ایوان نے کی سب اہل دربار نے کان کھڑے کیے اور باہم اشارون مین کہا کہ سنا تم لوگون نے کہ ایوان باتون باتون مین کیا کہ گئی خیال کرو کہ جو کہ صاحبان لیاقت ہین وہ ایسی ہی تقریر کرتے ہین کہ دوسرے کو ناگوار بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی ظاہر ہو جائے اور جو برا و بھلا کہنا ہو وہ بھی کہ لیا جائے اہل دربار مین تو یہ تقریر ہو رہی ہی اشارون مین ادھر شملاق و امراق نے یہ تجویز قبل سے کر لی ہی کہ کئی سو ساحر پوشیدہ مقرر کیے ہین کہ وہ کمندہاے سحر لیے ہوئے کھڑے ہین کہ ادھر بادشاہ خواہ وزرا کا اشارہ ہوا ادھر تم ایوان کو اسیر کر لین گویا ایوان حراست مین ہی بس اسکی تقریر کا سمندر شاہ نے یہ جواب دیا کہ اے ایوان مین نے تو تم کو طلب بیشک کیا ہی اور تم نے جو تقریر اسوقت کی اسکا جواب مین تم کو دونگا مگر ابھی نہین کیونکہ ابھی موقع نہین ہی ہان مین وہ ضرورت تم سے بیان کرتا ہون کہ جس لیے تم کو طلب کیا ہی اور تمھاری محبت اور دوستی کا امتحان کرتا ہون اسی وقت ظاہر ہوئی جاتی ہی اگر تم نے زمانہ دیکھا ہی اور ہر رنگ کی صحبت اٹھائی ہی اور ہر ایک کے حالات سے واقف ہو اور چشم و ابرو سے حال دل شناخت کر لیتی ہو اسی طور سے مین نے بھی زمانہ دیکھا ہی اور ہر طور کی صحبت پائی ہی ہر ایک کے حال سے مین بھی واقف ہون اور جو کسی کے دل مین ہوتا ہی اس سے مین آگاہ ہو جاتا ہون جو امر کہ انسان کے قلب مین ہوتا ہی وہ میرے ناخونون مین ہوتا ہی کوئی مجھ سے کیا مکر و فریب کریگا مین خداوند کی صحبت اٹھائے ہوئے ہون اگر تم سامری و جمشید کی صحبت اٹھائے ہو تو مین خداوند لقا کی صحبت مین پلا ہون اور پرورش پایا ہون تم صرف شریک صحبت ہوئین تھین مین نے تمک سے پرورش پائی ہی تم پھر عورت ہو اور مین مرد ہون جو عقل و فطرت مرد مین ہوتی ہی وہ عورت مین نہین ہوتی ہی عورت ناقص العقل ہوتی ہی خیر اس تقریر سے تو کوئی مطلب نہین ہی اصل ضرورت تم سے یہ ہی کہ تم کو مین نے اس غرض سے یاد کیا ہی کہ یہ سب بادشاہ اپنا اپنا لشکر لے کر میری ملک کو آئے ہین اور اب لشکر کثیر بھی ہو گیا ہی بس میری تو یہ لیاقت نہین ہی کہ مین غیر ساحرون کے مقابلہ کو جاؤن گو ان مین ساحر بھی ہین مگر وہ کون ہین انھین بہت سے ایسے ہین کہ میرے ملازم تھے اب مجھ سے منحرف ہو گئے ہین بہت سے اور اقالیم کے ہین تاہم مجکو انکے مقابلہ مین جاتے ہوئے عار ہی اور میری شان کے خلاف ہی بس تم ان سب کو لے کر اور لشکر کثیر اپنے ہمراہ

لے کرجاؤ اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو میں اپنے اُستاد کو بھی تمہارے ہمراہ کر دونگا اور اپنے سپہ سالار گلاب جادو کو بھی اور ایک خزانہ تمہارے ہمراہ ہوگا تم کو کسی امر کی تکلیف نہ ہوگی یہ سب بادشاہ اور میرے ملازم مثل میرے تمہاری اطاعت کرینگے اور تمہارے باتحت ہونگے تمہارے حکم سے سرتابی نہ کرینگے تمہارے کہنے کو اور حکم کو مثل میرے حکم کے خیال کرینگے گو میں یہ خیال کرتا ہون کہ تم یہ خیال کروگی کہ مجھکو ایسا کم عزت اور کم وقعت خیال کیا کہ غیر ساحرون کے مقابلہ کو اور اپنے ملازمون کے مقابلہ کو روانہ کیا کہ جس کے مقابلہ میں جانا خود عار خیال کیا یہ امر ضرور خیال کرنے کے قابل ہے مگر میں کیا کرون کہ میں کسی کو اس امر کے لائق نہیں پاتا ہون رہے اُستاد اُنھوں نے ان سب امرون سے انحراف اور ترک دنیا کی ہے پہلے میں نے اُنھیں سے کہا تھا اُنھوں نے انکار کیا اور فرمایا کہ میں تو گوشہ نشین ہوا تھا مگر صرف تمہاری محبت میں میں اپنے مقام کو ترک کرکے آیا ہون مگر یہ مجھ سے نہ ہوگا کہ میں افسری سپاہ کرون اور لشکر لے کر برائے مقابلہ جاؤن اس امر سے مجھکو معذور رکھو میں نے بھی خیال کیا کہ سچ فرماتے ہیں پھر فرمایا کہ ہان کسی کو لشکر لے کر روانہ کرو میں اُسکے ہمراہ چلا جاؤنگا بس میں نے خیال کیا کہ تم سے بڑھکر کوئی نہیں ہے گو جس طور سے میری کم عزتی اور ذلت ہوئی اسی طور سے تمہاری بھی ہے مگر مجھ میں اور تم میں کچھ فرق ہے وہ یہ ہے کہ تم اس شہر کی رہنے والے نہیں ہو نہ اس ملک کے بادشاہ ہو میں یہان کا بادشاہ ہون بس میری زیادہ ذلت ہے یہ نہ خیال کرنا کہ مجھکو اپنے سے اور اپنے عزیزون سے کم تصور کیا جو مجھکو غیر ساحرون کے اور اپنے ملازمون کے مقابلہ کو روانہ کیا میں تمہارا جانا ہمراہ لشکر کے مثل اپنے جانے کے خیال کرتا ہون اور یہ جانتا ہون کہ گویا میں ہی ہمراہ لشکر ہون یہ کہکر سمندر خاموش ہو رہا الوان نے اس تقریر کا سمندر کی کچھ جواب نہ دیا خاموش سنا کی جب کچھ جواب نہ ملا تو پھر سمندر نے اُس تقریر کو روبرو الوان کے بیان کیا اور کہا کہ تم نے کچھ جواب نہ دیا اس وقت الوان نے سر اٹھا کر سمندر سے کہا کہ یہ جو کچھ تم نے کہا میں نے سب سنا اور میں اسکا کیا جواب دون اصل امر یہ ہے کہ جس طور سے اُستاد عشاق حجرہ نشین نے ترک دنیا کی اور گوشہ نشینی اختیار کی اسی طور سے میں نے بھی کی مجھکو لشکر لے کر جانے میں کچھ عذر نہ تھا مگر میں جب کہ ترک دنیا کر چکی اور گوشہ نشین ہو چکی تو پھر مجھکو امور دنیا سے کیا غرض دوسرے اگر میں ترک دنیا نہ کرتی تو بھی میں لشکر لے کر بدون تمہارے ہمراہی کے برائے مقابلہ نہ جاتی کیونکہ یہ مقدمہ جنگ و پیکار کا تھا اسکو بن جاتے ہوئے کچھ عرصہ ہوتا ہے نہ بگڑ جاتے ہوئے ایک پل میں بگڑ جاتا ہے اور اسی طور سے بن جاتا ہے اگر بگڑ جاتا تو سب مجھکو الزام دیتے کہ جاکر الوان نے لشکر کو شکست دلوائی وہ کیا جانے لشکر سے مقابلہ کرنا عورت تھی نہ اور بن جاتا تو کوئی تعریف بھی نہ کرتا یہ کہتا کہ غیر ساحرون سے مقابلہ تھا اُن سے جنگ کا سر کرنا کتنی بڑی بات تھی ایک ادنیٰ ساحر جاکر فتح حاصل کر لیتا اور یہ جو تم نے کہا کہ کسی امر کا خیال نہ کرنا اُسکا جواب یہ ہے کہ اس امر میں کوئی ذلت نہیں ہے نہ مجھکو اس امر کا خیال جب ہوتا نہ اب ہے کہ بادشاہ نے بخیال ذلت کہ کون غیر ساحرون سے مقابلہ کرے مجھکو حقیر جان کر خود نہ گئے مجھکو روانہ کیا یہ امر کوئی بے عزتی اور ذلت کا نہیں ہے نہ مجھکو اسکا خیال ہے بس میں اس امر سے باز رکھی جاؤن میں ہمراہ لشکر کے خواہ افسر بنکر خواہ نہ افسر بنکر برائے مقابلہ نہیں جا سکتی ہون کسی اور کو تجویز فرمایئے سمندر نے اس تقریر کا

جواب یہ دیا کہ اے ایوان تم نے پھر وہی تقریر نامناسب کی کہ جس کا کوئی نہ سر ہی نہ پاؤن میرے
اُستاد کہ جنکو ایک مدت ہوئی تھی ترک دنیا کیے ہوئے اُنھون نے تو اس امر کو میری خوشی اور
الفت سے منظور کر لیا اور ہمراہی لشکر پر اقرار کر لیا صرف سرداری لشکر کی نہین قبول کی اور
تم کہ جس کو ابھی ترک دنیا کیے ہوئے کچھ عرصہ نہین ہوا ہے انکار کرتی ہو اور پھر محبت و دوستی کا
دم بھرتی ہو اسوقت کی تقریر تمھاری بالکل اُس تقریر کے خلاف ہے جو کہ ابھی تم نے قبل اسکے
کی ہے اپنے پہلے ہی قول پر قائم رہو اور جو مین کہتا ہون اُس پر عمل کرو لشکر کی سرداری قبول
کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام جاؤ یہ عذر تمھارا لائق قبول کرنے کے نہین ہے مین قبول کرونگا
تم کو جانا ہوگا ہمراہ لشکر کے ایوان نے جواب دیا کہ اے سمندر مین یہ تو سچ کہتی ہون کہ مین نے
صرف تمھاری الفت اور محبت و ملاقات سابق کے سبب سے یہ امر گوارا کیا ورنہ کبھی نہ
گوارا کرتی اب یہ امر تو غیر ممکن ہے کہ مین لشکر لے کر جاؤن کیون مجکو پریشان کرتے ہو مین نے
اسی سبب سے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئی تاکہ ان آلام سے محفوظ رہون اور
کسی قسم کی اب مجکو زحمت نہ ہو مین کیون اپنے سر پر بندگان خداوند کا خون لون جو چلہ
مین نے کھینچا ہے اُس مین اس امر کی ممانعت ہے کہ خون نہ دیکھے کسی کو اپنے روبرو قتل نہ کرائے کوئی
ظلم نہ کرے اول تو یہ ہے کہ مجھ سے خلاف طریقہ ہوا کہ ایام چلہ کشی مین اُس مقام سے چلی آئی
دوسرے اب یہ طریقہ کے خلاف ہوگا بس مجکو معاف کرو سمندر نے سب کا یہ جواب دیا
کہ مین کوئی عذر نہ سماعت کرونگا تم کو جانا ضرور ہوگا ایوان نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہے مین
کوئی تمھاری تابعدار نہین ہون نہ تمھاری ماتحت ہون جو تم مجھ پر زور ڈالتے ہو مین یہ
زور تمھارا نہ اُٹھاؤنگی یہ بھی کوئی زبردستی ہے کہ سمندر نے کہا کہ اپنے بھل نہ قبول کروگی تم کو
مین ہمراہ لشکر روانہ کرونگا اس خیال مین نہ رہنا نہ مین ماتحت ہون نہ باج گذار ہون میرے
اوپر کوئی زبردستی نہین کرسکتا ہے یہ خیال بھی نہ کرنا جسقدر ملک اور قصبہ زیر حد نطاق
ہین سب میرے ماتحت ہین اور مین سب کا حاکم ہون تو میری ماتحت ہو کر مجھ سے سرکشی
کرتی ہے یہ صرف میرے غفلت کا سبب ہے اور اس امر کا سبب ہے کہ مین نے خیال کیا کہ کیا
ان لوگون سے مزاحمت کی جائے اگر یہ اطاعت نہین کرتے ہین اور یہ خراج نہین دیتے
ہین تو خیر ان سے ملاقات دیرینہ ہے وقت ضرورت کام آئینگے اگر کوئی غنیم آئیگا اور اُس
سے مقابلہ ہوگا تو یہ سب شراکت کرینگے تم لوگون نے یہ خیال کیا کہ دب گیے ہم سے
دبا لیا واہ کیا خوب ہم کوئی غیر ہے ہی نہین بس مروت ہو چکی اب مین مروت نہ کرونگا زیادہ مروت
مین یہی خرابی ہوتی ہے مین تم کو زبردستی ہمراہ لشکر روانہ کرونگا نہ جاؤگی تو عدول حکمی کی سزا دونگا
ہم کوئی غیر ہے ایوان نے اس تقریر کا سمندر کو یہ جواب دیا کہ یہ سب تمھارا خیال خام
ہے ہم وہ لوگ ہین جو کہ آج تک کسی کے ماتحت نہین رہے نہ کسی کو خراج دیا ہمیشہ خود سر اور
سرکش رہے یہ صرف تمھاری ملاقات کا سبب ہے جو اسقدر بھی باتین مین نے اسوقت سنی
اور صرف اپنے عہد کا خیال ہے ورنہ دوسرا اگر ایسی تقریر کرتا تو اُسکو جواب سخت دیا جاتا اے سمندر
کیون مجکو تو پریشان کرتا ہے کیون مجھ تارک دنیا کو ستاتا ہے دیکھ پچھتائیگا سوائے افسوس
کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا مین یہ کہہ چکی ہون کہ مین نہ جاؤنگی اب اپنے قول سے نہ پھرونگی سمندر ۲۰

نے کہا کہ اگر تو یہ کہہ چکی ہے کہ مین نہ جاؤنگی اور اپنے کہے کی پابندی کریگی تو مین یہ سر دربار کہہ چکا ہون کہ تجکو
ہمراہ لشکر روانہ کرونگا جہان تک ممکن ہوگا روانہ کرونگا ورنہ اس تقریر کی سزا دونگا اور اس جرم کی علت
مین تجکو قتل کرونگا ای الیوان تو صاف صاف یہ کیون نہین کہتی ہے کہ مین خواجہ سے اقرار کر چکی ہون
کہ مین سمندر کی شریک ہوکر تم سے مقابلہ نہ کرونگی تو نے تو اہل اسلام کی شراکت اختیار کی ہے تو
نصف مسلمان ہو گئی ہے اب تو کیونکر اُنسے مقابلہ کریگی اور اُنکے مقابلہ مین لشکر لیکر جا سکیگی یہ بھی
تیری ایک فطرت ہے کہ تو نے سلطنت ترک کی مین کب تیرے اس فقرے مین آتا ہون مین تجکو
مطیع اسلام ہونے کی سزا دونگا اب تو یہان سے نہین جا سکتی ہے بدون اس امر کے یا تو ترک اسلام
کرکے میرے لشکر کے ہمراہ جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرنا ہوگا ورنہ مین تجکو قتل کرونگا الیوان نے کہا
کہ سمندر کیون بدعت کرتا ہے دیکھ مین تجھ سے کہتی ہون تجکو نہ ستا دوست کو دشمن نہ کر جو کہ خراب
کرنے والے ہین اُنکے کہنے پر عمل نہ کرو ورنہ خرابی ہوگی ای سمندر مین پہلے سمجھ گئی تھی جب تو نے کسی
طور سے آج میری عزت و آبرو نہ کی بلکہ ایسی حرکت کی کہ جس کے سبب سے مین ذلیل ہوئی ای سمندر
مین تجھ سے یہ کہے دیتی ہون کہ ان باتون سے تیری حکومت مین خرابی ہوگی صاحبان عزت تیرے
دربار مین آنے سے پرہیز کرینگے دیکھ سمندر ہوشیار ہو یہ جو خرابیان واقع ہوئی ہین تیری ان
حرکتون سے ہوئی ہین ای سمندر اپنے ہوش مین آ میرے اوپر ظلم و ستم نہ کر ورنہ پریشان ہوگا کیون
مجھ عورت بیوہ گوشہ نشین پر ستم کرتا ہے یہ جس قدر تیرے دربار مین ہین اُن مین سے کوئی ساتھ
نہ دیگا سب بوقت سختی نکل جائینگے جو کہ دوست ہین وہی رہجائینگے دشمن سب بھاگ جائینگے
آفاق شاہ اسی سبب سے نکل گیا تو نے معلوم ہوتا ہے اُسکے ساتھ بھی ایسی ہی حرکت کی ہوگی
لوگون نے مجھ سے بیان کیا تھا مگر مجھکو یقین نہین آیا تھا اب یقین ہو گیا مین جو کچھ کہہ چکی ہون
کہ اہل اسلام کے مقابلہ کو نہ جاؤنگی اب اُس سے نہ پھرونگی اور یہ بھی کہے دیتی ہون کہ تجھ سے
بھی مقابلہ نہ کرونگی جو تیرا جی چاہے میرے اوپر ظلم کر لے ان دونون امرون سے ایک بھی امر نہ
گوارا کرونگی نہ تجھ سے فساد کرونگی نہ اہل اسلام سے سمندر نے کہا کہ مین تجکو ابھی قتل کرونگا
ورنہ تو ترک شراکت اسلام کر مین تجھ سے صاف صاف کہتا ہون الیوان نے جواب دیا کہ
یہ تو کبھی نہ ہوگا بس سمندر نے برہم ہوکر کہا کہ کیون اپنی شامت بلاتی ہے چونکہ سمندر تو اس
امر پر آمادہ تھا اور اسکو تو اسکو قتل کرنا منظور تھا فوراً حکم دیا کہ پکڑ لو یہ حکم کا دینا تھا کہ سمندر
نے اشارہ کیا عقب سے چار سو کمندین الیوان پر پڑین اُسی طور سے اینٹھی ساحری سب
نے اسیر کر لیا اسنے حرکت تک نہ کی اپنے کو اسیر کرا دیا جب اسیر ہو گئی سب نے باندھ لیا
اُسوقت سمندر شاہ نے اشارہ کیا کہ آہن گر حاضر ہون فوراً آہن گر حاضر کیے گئے سمندر
نے حکم دیا کہ اسکو قید شدید مین گرفتار کرو آہن گر ہتکڑیان بیڑیان لائے الیوان نے خود اپنے
اختیار سے قید مین لی بحکم سمندر شاہ چار سو ساحران نامی تلوارین برہنہ کرکے سر الیوان پر
کھڑے ہوئے اور ایک ہزار ساحر اسباب سحر سے درست ہوکر بموجب حکم سمندر گرد
الیوان کھڑے ہوئے جب یہ بندوبست ہو چکا اُسوقت سمندر نے الیوان سے کہا
کہ اب تو اپنے کو کس حالت مین پاتی ہے اب بھی دیکھ میرے کہنے پر عمل کر ورنہ پچتائیگی
مفت جان جائیگی مرت محبت خواجہ مین اُسوقت الیوان نے اہل دربار کی طرف

دیکھو کہا تم سب لوگ گواہ رہنا کہ مین نے سمندر کی کوئی خطا نہین کی تھی نہ مین سمندر کی ماتحت تھی نہ ہون صرف اپنی زبان کی پابندی کے سبب سے مین اپنے کو قتل کراتی ہون ورنہ سمندر کی نہ سمندر کے اہل دربار کی یہ لیاقت تھی کہ میری طرف بہ نگاہ تند و تیز دیکھ سکتے ہین ان مین سے کسی کی اصل نہین جانتی ہون ایک جنبش لب مین یہ سب دیوانہ ہوجاتے ہین مگر مین کہہ چکی ہون اور عہد کر چکی ہون کہ تجھ سے کسی حال مین مقابلہ نہ کرونگی جب کہ میرے اسکے باہم دوستی اور سلسلہ اتحاد جاری ہوا تھا اُسی زمانہ مین میرے اور سمندر کے اقرار ہوا تھا کہ اسوقت تو باہم اسقدر ملاقات اور الفت ہوئی ہی مگر جب کوئی مقدمہ ملکی یا مالی ہوگا اُسوقت ہمارے تمہارے مقابلہ ہوگا تو مین نے اقرار کیا تھا کہ اگر تم میرے ملک و مال کو بھی ضبط کر لوگے اور مجھ پر ظلم کروگے تو مین کبھی اپنے عہد سے نہ پھرونگی تم سے مقابلہ نہ کرونگی اپنی جان کا جانا گوارا کر دونگی مگر مین مقابلہ نہ کرونگی بس مین تو اُسی قول پر ابھی تک قائم ہون اور مرتے دم تک قائم رہونگی کیونکہ زبان تن بھر مین ایک عضو ہی کہ جو کوئی اقرار کرتا ہی زبان سے کرتا ہی اسی سے ہر امر کا اقرار ہوتا ہی لوگ مال و دولت ہار جاتے ہین بیٹا بیٹی کو ہارتے ہین جسکی زبان ایک اُسکے ماں باپ ایک جسکی زبان دو اُسکے ماں باپ ہزارون بس میری تو زبان ایک ہی ہین کیونکہ اپنے قول سے پھرون یا اگر میرے ماں باپ ہزارون ہوتے تو میری زبان بھی دو ہوتین تم سب لوگ دیکھو سمندر اپنے قول سے پھر گیا مین نے اُسوقت کا اقرار اسوقت سمندر کو یاد دلایا اسکو اُسکی پابندی ضرور ہی جس طور سے مین پابند رہی ورنہ عہد شکن کہلائے گا اب مین صاف صاف کہتی ہون کہ مین نے جس طور سے سمندر سے اقرار کیا ہی اسی طور سے خواجہ سے بھی اس امر کا اقرار کیا ہی کہ مین مطیع اسلام ہوئی اب مین سمندر کی شریک ہوکر آپ سے مقابلہ نہ کرونگی نہ آپ کی شریک ہوکر سمندر سے مقابلہ کرونگی بس خواجہ نے مجکو میری زبان پر چھوڑ دیا اب یہ ممکن نہین ہی کہ مین اپنے قول سے پھر جاؤن اُنھون نے جو اقرار کیا تھا کہ تم یہ کلمہ میری زبان سے یا اہل اسلام کی زبان سے نہ سننا کہ تم ہمارے شریک ہوکر سمندر سے مقابلہ کرو بلکہ اُنھون نے مجکو اس امر سے منع بھی نہ کیا کہ تم اپنے مقام پر جاؤ بہ خوشی جانے دیا پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین خلاف اپنے عہد کے کرون جب کہ اُنھون نے اپنے عہد کے خلاف نہین کیا اب صاف صاف یہ امر ہی کہ چاہے جان جائے چاہے رہے مین ترک اسلام بھی نہ کرونگی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی اسی سبب سے تو مین نے ترک سلطنت کی ہی اور گوشہ نشین ہوئی اُس پر بھی مجکو چین نہ ملا کچھ پرواہ کی بات نہین ہی مین اپنی جان کو کوئی چیز نہین خیال کرتی ہون اپنے قول کو اور اپنی زبان کو ہان مقدم جانتی ہون میرا نام نیک دنیا مین رہجائے گا کہ ایک عورت تو اپنے قول پر قائم رہی اور اُسنے اپنی جان دیدی مگر سمندر اتنا بڑا بادشاہ اپنے قول سے پھر گیا سمندر عہد شکن و پیمان شکنی مشہور ہوگا اور مین نیکنام ہونگی اسوقت مین سمندر نے مقابلہ کرے یا اہل اسلام سے اتنی بڑی نیکی کو برباد کرون اور تمام عالم مین انگشت نما ہون تا قیام دنیا ساتھ بدی کے میرا ذکر ہر ایک کی زبان پر جاری رہیگا بس دنیا مین دو ہی امر ہین ایک نیکی دوسرے بدی انسان کو لازم ہی کہ جہان تک ممکن ہو نیکی کرے تاکہ نام ساتھ نیکی کے برقرار رہے بدی نہ کرے کہ ہر ایک نام اپنی زبان پر جاری کرنے سے پرہیز کرے اگر جاری بھی کرے تو ساتھ کراہیت کے خیال کرنے کا مقام ہی

کہ نام نوشیروان و فریدون کس خوشی سے لوگ زبان پر لاتے ہیں و نام ضحاک ماران کس بدی سے ساتھ ہر ایک اپنی زبان پر جاری کرتا ہے یہ دنیا چند روزہ ہے بس اس میں جہان تک ممکن ہو نیکی کرے اور اپنے ہر ایک قول پر قائم رہے ایک جان ہے جس کا جی چاہے لے لے مرنا ایک دن ضرور ہے میں مرنے سے نہیں ڈرتی ہوں میرا خدا مجھکو بچائے گا جس کا دین میں نے فی الحال اختیار کیا ہے وہ سب کا مالک و مختار ہے سوائے اُسکے اور کوئی خدا نہیں ہے یہ جو سب گذرے یا موجود ہیں سب شیطان اور بچہ شیطان تھے اور ہیں میں یہ مذہب باطل ترک کر چکی ہوں اب کبھی نہ پھرونگی نہ اپنے قول سابق سے پھرونگی سمندر کو اختیار ہے چاہے قتل کرے چاہے رہا کرے میں نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی نہ اُس سے نہ اسوقت کچھ بولونگی سر جھکا دونگی زیر خنجر جلاد مگر سمندر یہ خیال رکھے کہ میرا خون ناحق بالا بالا نہ جائے گا کیونکہ میں بے گناہ قتل ہوتی ہوں اور مجھ سا کوئی پابند عہد و اقرار نہ ہوگا کہ میں نہ سمندر کی ملازم ہوں نہ ماتحت نہ باج گزار صرف ملاقات تھی اور بھائی کیا تھا اُس پر میں اپنے قول کو پورا کرتی ہوں اور اپنی قتل کو گوارا کرتی ہوں صرف اس امر پر کہ میں مطیع اسلام ہوتی ہوں اور خواجہ سے قول کیا ہے کہ تم سے مقابلہ نہ کرونگی بس مجھکو وہی خدا کہ جسکا میں نے دامن پکڑا ہے اور جس پر میں نے تکیہ کیا ہے وہ اسکا عوض سمندر سے لے گا اور سمندر کی حکومت ضرور برباد ہوگی یہ دربدر تباہ پھرے گا اس کو جائے پناہ نہ ملے گی اس ظلم و ستم کا یہ انجام ہوگا جیسا یہ اسوقت مجھ بے گناہ و بیوہ گوشہ نشین کو ستاتا ہے میں اس سے کچھ نہ کہونگی جو کہنا تھا وہ کہدیا یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی ایوان کی اس تقریر سے تمام اہل دربار کانپ گئے اور خیال کرنے لگے کہ در اصل سمندر اسوقت اس پر بیکار ستم کرتا ہے ضرور اسکے ادبار کا زمانہ آگیا یہی حرکت اسنے آفاق شاہ کے ساتھ بھی کی تھی وہ بھی اسی طور سے عجز و انکسار کرتا تھا مگر اسنے نہ مانا اور اپنی کی اُسکی زندگی تھی وہ بچ گیا یہ بھی ضرور بچے گی اہل دربار یہ خیال کر رہے تھے کہ ایوان نے کہا کہ ایک امر میں بھول گئی ہوں اسکا ظاہر کرنا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جو قید میرے اوپر سمندر نے قائم کی ہے یہ پہرہ اور یہ قید کوئی چیز نہیں ہے میں ابھی چاہوں تو سب کو جلا دوں قید کو توڑ کر پھینکدوں مگر کیا ضرورت ہے میں کسی امر میں ناچار نہیں ہوں صرف میں اپنے قول کی پابندی کرتی ہوں یہ کہکر خاموش ہو رہی یہ کہا تھا کہ خداوند کریم اور اُس خدا کی جسکا میں نے دین قبول کیا ہے اسوقت شان و قدرت دیکھتی ہوں کہ اگر مر گئی تو داخل بہشت ہوئی اور یہ سب ظالم کہلائے ایوان کی اس تقریر سے سمندر کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ معلوم ہو گیا کہ تیری قضا آئی ہے تو بدون سزا پائے ہوئے نہ مانے گی میں دیکھتا ہوں کہ تو نے جس خدا کا دین اختیار کیا ہے وہ کیونکر تجھکو بچاتا ہے اگر اسوقت میں تجھکو چھوڑ دونگا تو سب اسی طور سے مجھکو دبالینگے ہر ایک سرکشی کریگا اب میں بھی تجھسے نہ کہونگا یہ کہکر حکم دیا کہ چار سو بازار میں سولی تیار ہو پھر خیال کیا مجمع بہت ہوگا کہا نہیں بیرون شہر اسی وقت سولی کھڑی کی جائے میدان خونی کی طیاری کی جائے ہم آج سہ پہر کو اسکو ضرور قتل کرینگے اور ایک منادی تمام شہر میں اور اطراف شہر میں ندا کرے کہ جسکو تماشہ دیکھنا ہو کہ آج ایک مجرم سرکاری سولی دیا جائے گا صرف اس جرم پر کہ اُس نے عدول حکمی کی ہے وہ اگر تماشہ دیکھے اور عبرت کرے کہ جو کوئی عدول حکمی کرے گا اسکا یہی حال ہوگا وہ اسی طور سے قتل کیا جائے گا منادی نے یہی ندا کرے جا کر تمام شہر و اطراف میں اور میرے لشکر میں جو کہ بمقابلہ اہل اسلام فروکش ہے اور لشکر اسلام میں اور

ایک رقعہ اس مضمون کا خواجہ کو تحریر کیا جائے کہ تمہاری بہت بڑی مشفقہ اور محبہ جس کو تم نے مطیع اسلام کیا تھا آج سہ پہر کو قتل ہوگی اسوقت جانین کہ تم اگر مثل آفاق کے اسکو بھی قتل ہونے سے بچا لو اور ایوان کو میرے قبضہ سے لے جاؤ یہ حکم دیکر کہا کہ ایوان کو میرے سامنے سے لے جا کر قیدخانہ مین قید کرو مین اس وقت تک دربار برخاست نکرونگا نہ کچھ کھاؤنگا جسوقت تک کہ ایوان کو قتل نہ کرلونگا اور اسکا سر میرے سامنے نہ آئے گا اُسوقت تک مجھ پر کھانا اور پینا اور سونا حرام ہی اور جو کوئی اسوقت ایوان کی سفارش کرے گا اُسمین چاہے میرا باپ ہو یا میری اولاد ہو مین اُسکو بھی ایوان کے ساتھ بعذاب شدید قتل کرونگا قسم ہی مجکو سر خداوندی کی کوئی مجھسے اس امر مین نہ کہے ورنہ وہ بھی قتل ہوگا اور مین ہر ایک کو قسم خداوند کی دیتا ہون کہ کوئی سفارش نہ کرے ورنہ وہ بھی میرے ہاتھ سے زحمت اُٹھائے گا آیندہ اُسکو اختیار ہی مین کسی کا اسوقت پاس نکرونگا راوی نے کہا ہی کہ جب سمندر سر خداوندی کی قسم کھالیتا ہی تو پھر کسی کی نہین سنتا ہی اُسوقت سمندر کی یہ حالت تھی کہ چہرہ فرط غیض سے لال تھا منھہ مین کف تھا تلوار برہنہ سامنے رکھی تھی ایک مرتبہ سمندر نے پھر اس کلمہ کو اپنی زبان پر جاری کیا کہ جو کوئی ایوان کی سفارش کرے گا وہ میرے ہاتھ سے مارا جائے گا جو لوگ قصد اس امر کا میرے اہل دربار سے رکھتے ہون وہ اپنے دل سے دور کرین اب کوئی میرے روبرو ایوان کا نام بھی نہ لے ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا یہ جو سمندر نے کہا جو جو قصد رکھتے تھے وہ وہ کانپ گئے پھر کسی کی جرات نہ ہوئی کہ کچھ کہے سب اپنے اپنے مقام پر خاموش بیٹھے رہے ادھر سمندر نے منشی سے کہا کہ تو نے رقعہ بنام خواجہ تحریر کیا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان سمندر نے کہا کہ پڑھ اُس مین کیا تو نے تحریر کیا ہی منشی نے رقعہ پڑھا اُس مین تحریر تھا کہ اے خواجہ نالست آگاہ ہو کہ ایوان جسکو تم نے مطیع اسلام کیا تھا اور وہ مجھ سے منحرف ہوگئی ہی مین نے اُسکو قید کیا ہی آج سہ پہر کو قتل کرونگا تم اگر بڑے بہادر اور کامل عیار ہو تو آکر رہا کر لے جاؤ مثل آفاق شاہ کے مین تمکو خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون ہوشیار آنا آفاق شاہ کو تم دھوکے سے لے گئے ہو اب مین جانون کہ جو تم ایوان کو لے جاؤ مین تم کو اس سبب سے آگاہ کیے دیتا ہون کہ بعد کو تم یا کوئی اور یہ نہ کہے کہ ہم کو خبر ہوتی تو ہم ضرور رہا کر لے جاتے سمندر نے ہمارے خوف سے پوشیدہ طور سے قتل کیا بس آیندہ تم کو اختیار ہی اطلاعاً قلمی کیا گیا سمندر نے کہا کہ یہ تو نے خوب لکھا ہی بس منشی نے لفافہ مین بند کرکے اُس پر سمندر کی مہر لگائی سمندر کے روبرو پیش کیا ایوان اُسوقت تک دربار مین موجود تھی یہ واقعہ دیکھ کر خیال کرنے لگی کہ بڑی خرابی ہوئی جب یہ رقعہ خواجہ کو پہونچے گا خواجہ ضرور میرے رہا کرنے کو تشریف لائینگے کہین ایسا نہ ہو کہ خواجہ اسیر ہو جائین مگر کیا کر سکتی تھی ناچار تھی کہ سمندر نے حکم دیا تھا کہ اسکی زبان مین سوزن دے دو ایوان نے کہا تھا کہ اے سمندر تو یہ خوف نہ کر کہ مین سحر کرکے نکل جاؤنگی مین وہ ساحرہ ہون کہ میرے رگ و پے مین سحر اثر کر چکا ہی جس کو مین اشارے سے دیکھون وہ گھل کر بالکل پانی ہو جائے جب یہ ایوان نے کہا تھا تو سمندر نے کہا کہ اچھا مگر اب پھر سمندر کو خیال آیا کہ سوزن دینا اسکی زبان مین بہ ضرور ہی اور ایک ساحر کو حکم دیا کہ سوزن دیدے بس اب وہ بموجب حکم سمندر اپنے مقام پر سے اٹھا اور قریب ایوان آیا اور کہا کہ زبان باہر کر تاکہ مین سوزن دون ایوان نے فوراً زبان باہر کی اُسکے سوزن

سوزن دیگر پھر اٹھا اُسوقت ایوان نے اُسکی طرف بہ نگاہ قہر دیکھا بہ نگاہ قہر دیکھنا تھا کہ وہ فوراً پانی ہوکر بہ گیا
یعنی اُسکا نام و نشان تک نہ باقی رہا یہ جو حال اہل دربار نے ایوان کے سحر کا دیکھا سب کے حواس جاتے
رہے اور سب نے کہا اپنے اپنے دل مین کہ بہت بڑی ساحرہ کو سمندر قتل کرتا ہی اُدھر ایوان نے اشارے سے
سمندر سے کہا کہ تو نے میرے سحر کا حال دیکھا سمندر نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اُن لوگون سے کہا کہ
اسکو جلد دربار سے لے جاؤ بس سب لوگ جو کہ ایوان کے اوپر مقرر تھے ایوان کو لے کر دربار سے باہر
آئے یہان تمام شہر مین یہ خبر پھیل گئی کہ ایوان کو سمندر شاہ نے گرفتار کر لیا ہی صرف عدول حکمی کے
جرم پر آج سہ پہر کو وہ قتل کی جائے گی بعض تو یہ کہہ رہے تھے باہم کہ یہ کوئی ایسی خطا نہین ہی کہ جس جرم
پر قتل کی جائے اور افسوس کرتے تھے اور خوف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ملک اب رہنے کے
قابل نہین رہا بادشاہ نے آفاق شاہ کے ساتھ وہ سلوک کیا سب اُسکی خیرخواہی و نمک حلالی کو
بالائے طاق رکھا اُسکو ذلیل کیا قتل پر آمادہ ہوئے خیر وہ ملازم تھا اور ماتحت ایوان کے ساتھ یہ
سلوک کیا جو کہ نہ ملازم ہی نہ ماتحت صرف ملاقات و دوستی ہی ایسے بادشاہ سے خداوند بچائین تو
آبرو بچے بعض خوش تھے اور کہتے تھے جو عدول حکمی کرے گا اُسکی یہی سزا ہی کہ یہان تو اہل شہر باہم
یہ تقریر کر رہے تھے کہ لوگ قید ایوان کی لے کر دربار سے باہر آئے سب اہل شہر نے ایوان کی
قید دیکھی اور افسوس کیا مگر ایوان کو دیکھا تو وہ بہت خوش تھی اُسکے چہرہ سے آثار خوشی ظاہر
تھے بلکہ وہ مسکراتی ہوئی چلی جاتی تھی اور رنجیدہ پیشانی ہر طرف دیکھتی تھی ذرا بھی حزن و ملال
چہرہ سے نہ ظاہر تھا یہان تک کہ سب لوگ لے کر قید خانہ مین آئے اور قید کیا اور خوب پہرہ
چوکی مقرر کیا یہان دربار مین سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ تم نے ایوان کے سحر کا حال دیکھا کہ
کیسی زبردست ساحرہ ہی ایسی ساحرہ کو مین کیونکر زندہ رہنے دیتا اس سے ہر وقت خوف تھا
سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا اُدھر بموجب حکم سمندر منادی نے باہر شہر کے و اندر شہر کے جاکر یہ ندا
کی کہ حکم ہی سمندر شاہ کا کہ جسکو تماشہ قتل ایوان کا دیکھنا ہو وہ سہ پہر کو بیرون شہر آئے اور
تماشہ دیکھے جو کوئی عدول حکمی کرے گا اسکو ایسی ہی سزا دیجائے گی ہر ایک خیال رکھے یا جو
کوئی سمندر کے کہنے کو نہ مانے گا وہ اسی طور سے قتل کیا جائیگا یا جو کوئی ایوان کے حال پر
افسوس کرے گا یا آج سے نام لیگا اُسکو بھی یہی سزا ملے گی اور بہ عذاب سخت قتل کیا جائیگا
منادی نے یہ ندا اندرون شہر و بیرون شہر بموجب حکم سمندر شاہ۔ بیرون شہر دس کوس پانچ کوس
قصبون و دیہات مین پہونچا دی اور یہان سے رخصت کر کے طرف لشکر کے چلا یہان دربار مین
سمندر نے وہ نامہ منشی سے لکھوا کر ایک طائر سحر تیار کر کے اُسکے گلے مین لٹکا دیا اور اُڑا دیا
اور اُس سے کہدیا کہ یہ رقعہ کو خضران بن عمر کو پہونچا دے وہ طائر اُڑ کر چلا اُدھر سے وہ منادی
چلا ان دونون کا حال پھر تحریر ہوگا یہان بیرون شہر اُسی وقت سے میدان خونی کی طیاری
ہونے لگی ایک میدان صاف کیا گیا وہان فرش کیا گیا اُس پر کرسیان و دو تخت بچھائے گئے
ایک تخت رکھا گیا ایک چبوترہ بنایا گیا ریگ کا بیرون شہر میدان خونی کی طیاری ہو رہی ہی
اُدھر ہر قصبہ و دیہات سے لوگ برائے تماشہ چلے دس کوس پانچ کوس اور شہر سے بھی لوگ
اس خیال سے چلے کہ اُس مقام پر بڑا مجمع ہوگا پہلے سے چل کر جاے معقول دیکھ کر قیام کرین
امیرون اور رئیسون نے اپنے ملازم روانہ کر دیئے انھون نے پہلے سے جا کر جگہون پر دریان

پچھا بچھا کر بیٹھ رہے اور بہت سے اہل شہر طوایفون نے بھی اپنے یارون اور آشناؤن سے کہا کہ ہم بھی چلینگے غرض کہ ہر پیشہ اور ہر قسم کے آدمی بیرون شہر براے تماشہ چلے سودے والے بھی خوانچے ٹوکرے درست کرکے چلے پان والے پان کی کشتیان لگا کر روانہ ہوئے ساقی قلیان لیکر ساقین اپنے اپنے تخت لیکر اُس میدان مین آکر بیٹھین کہان تک عرض کیا جاے غرض ایک میلہ جمع ہوگیا اور میلہ کا سمان ہوگیا یہان تو لوگ آ آ کر جمع ہو رہے ہین اور سودے والے سودا بیچ رہے ہین خرید و فروخت جاری ہی وہان دربار مین سمندر نے حکم دیا کہ ہمارا کل لشکر طیار ہو کر جائیگے وہ جو کہ انتخاب کیا ہوا ہی بس گلاب جادو یہ حکم سُنکے دربار سے چھاؤنی مین آیا اور لشکر کو انتخاب کرکے جو کہ قریب پچاس ہزار کے تھا مسلح و مکمل کراکے اپنے ہمراہ لے کر بیرون شہر آیا اور چارو نطرف پہرہ مقرر کیا اور باقی لشکر کو حکم صف بندی دیا اور ایک احاطہ سا کھینچا اور سب کو حکم دیا کہ اس احاطہ کے اندر کوئی نہ جانے پائے سب باہر سے تماشہ دیکھین یہ بندوبست کرکے پھر دربار مین آیا سمندر نے پوچھا کہ بندوبست کر آئے کہا جی ہان ایک نامہ سمندر نے بنام گرداب شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ہم نے ایوان کو اس جرم پر قید کیا ہی کہ اُسنے ہماری عدول حکمی کی ہی اور ترک اسلام پر راضی نہین ہوتی ہی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرنے پر پس ہم اُسکو آج سہ پہر کو قتل کرینگے لہذا تم اپنے لشکر کو حکم دو کہ ہر ایک اپنے اپنے بستہ پر مسلح و مکمل رہے کیونکہ ہمنے اس حال سے خواجہ و اہل اسلام کو اطلاع دی ہی شاید وہ لوگ یہ خبر پاکر ترغم کرین اس خیال سے کہ جاکر رہا کرلائین تو تم اُسوقت اُنسے مقابلہ کرنا اور ادھر نہ آنے دینا بہت کم تحریر کو زیادہ تصور کرنا اسکے خلاف عمل نکرنا یہ نامہ تحریر کراکے ایک طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا کہ اسکا بھی حال تحریر ہوگا اُسکے بعد سمندر نے حکم دیا کہ ہمارا بھی کل لشکر چھاؤنی مین طیار رہے جسوقت ہم طلب کرین اُسوقت فوراً حاضر ہو یہ حکم سردارون نے اہل لشکر کو پہونچا دیا اُسی وقت سے کمر بندی ہونے لگی وہ جو بادشاہ سمندر کی کمک کو آئے تھے سمندر نے انکو بھی حکم دیا کہ تم لوگ بھی اپنے لشکر مین حکم کردو کہ سب لشکر طیار رہین اور پانچ پانچ ہزار ساحر ہر ایک اپنے لشکر سے طلب کرلے کہ وہ میدان مین آکر صف آرا ہون پس ہر ایک بادشاہ نے یہ حکم سُنکے اپنے اپنے لشکر کے سردارون سے کہا کہ تم جاکر بموجب حکم بادشاہ بندوبست کرو پس ہر ایک بادشاہ کا سردار دربار سے اُٹھکر آیا اور بموجب حکم سمندر بندوبست کیا پانچ پانچ ہزار ساحر ہر ایک لے کر اُس میدان مین آیا صف آرا ہوا اُدھر لشکر مین کمر بندی ہونے لگی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر طرف سے جوق جوق گروہ گروہ غول غول اہل شہر و بیرون شہر کے لوگ و تماشبین چلے آتے ہین ان سب کو اس بندوبست مین اور ایوان کو قید چھوڑا جاتا ہی اب حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال لشکر اسلام و اُس منادی و دونون نامون کا تحریر کیا جاتا ہی و دیگر حالات قصۂ ہذا

راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان لشکر اسلام مین جشن خوشی تھا ہر طرف ایکسم چہل پہل مچی ہوئی تھی ناچ و رنگ ہو رہا تھا جیسا کہ سابق مین تحریر ہوا ہی بارگاہ صاحبقران مین و دیگر خیمون مین بزم عشرت برپا تھی ہر ایک ادنی و اعلی مصروف عشرت تھا خوشی کطور سے

آٹھ روز تک جشن عشرت برپا رہا طریقہ یہ تھا کہ جب نماز کا وقت آتا تھا ہر سردار اُٹھکر اپنے عبادت خانہ میں جاتا تھا نماز خالق ادا کرتا تھا اُتنی دیر تک رقص و سرود موقوف رہتا تھا جب آٹھو شبانہ روز گذرے آٹھوان دن تھا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ آج سہ پہر کو جلسہ عشرت برخاست کیا جائے کیونکہ سات روز ہوئے ہیں کہ برابر جشن برپا رہا ہی آج آٹھوان دن ہی یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ آج جلسہ برخاست ہو گا لہذا تم بھی اپنا گانا ہم کو سُنادو خواجہ نے کہا کہ بہت خوب بس خواجہ نے اپنی نَے ہفت پیوندی زنبیل سے نکالی اُسکی تفلیان درست کرکے بجانا شروع کی پہلے یہ شعر گایا فارسی کا شعر آقا تھا اگر دیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام + بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری + اسکو کئی مرتبہ بنا بنا کر گایا تمام اہل محفل دنگ ہوگئے ہر ایک کو محویت حاصل ہوئی اسکے بعد خواجہ نے یہ چند شعر رندے گائے

نظم

کھلی ہے کنج قفس میں میری زبان صیاد	میں ماجرائے چمن کیا کروں بیان صیاد	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سُنا گیا مری تا صبح داستان صیاد	دکھایا کنج قفس مجکو آب و دانہ نے	وگرنہ دام کہاں میں کہاں کہاں صیاد

یہ چند شعر جو خواجہ نے نَے میں گائے نوبت یہ ہوئی کہ تمام چرند و پرند گرد بارگاہ جمع ہوگئے اہل بزم کو محویت ہوگئی ہر ایک جھومنے لگا سب ساکت ہوگئے بڑے عرصہ تک محفل کا رنگ بدلا رہا اُسکے بعد جب کہ ہوش و حواس درست ہوئے تو خواجہ کو بہت کچھ انعام ہر ایک نے اپنی لیاقت کے موافق دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کوئی اور غزل گاؤ اب تو یہ جلسہ تمام ہوتا ہی خواجہ نے یہ غزل شروع کی

غزل

جلسے میں کوئی شخص ہنسا ہو گا	کہ ہنسنے میں رو دیا ہو گا	اسنے قصداً بھی میرے نالے کو
رو سُنا ہو گا گر سُنا ہو گا	جیسے غم سے اب کی جی میرا	نہ بچے گا بچے گا کیا ہو گا
دل زمانے کے ہاتھ سے سالم	کوئی ہو گا کہ رہ گیا ہو گا	حال مجھ غمزدہ کا جس تس نے
جب سُنا ہو گا رو دیا ہو گا	دل کے پھر زخم تازے ہوتے ہیں	کہیں غنچہ کوئی کھلا ہو گا
یک بیک نام لے اُٹھا میرا	جی میں کیا اُس کے آگیا ہو گا	مرے نالوں پہ کوئی دنیا میں
ہنس کے جیسے آہ کم رہا ہو گا	لیکن اُسکو اثر خدا جانے	بند ہوا ہو گا کیا ہوا ہو گا
قتل سے میرے وہ جو باز رہا	کسی بدخواہ نے کہا ہو گا	دل بھی اے درد قطرہ خون تھا
	آنسوؤں میں کہیں گرا ہو گا	

یہ غزل جو درد کی خواجہ نے بہ لحن داؤدی گائی تمام محفل محو ہوگئی ہر ایک پر عالم سکتہ طاری ہوا ہر ایک کی چشم سے دریائے اشک جاری ہوا بڑی دیر تک یہی رنگ محفل رہا جب سکوت ہوا خواجہ کو انعام ملا خواجہ نے سب زر و زیور و خلعت اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اور صاحبقران سے کہا کہ میرے سر میں اسوقت کچھ درد ہوتا ہی اگر اجازت ہو تو میں اپنے خیمہ میں جاؤں کیونکہ اب جلسہ بھی تھوڑے عرصہ میں برخاست ہو گا صاحبقران نے اجازت دی خواجہ بارگاہ سے نکل کر طرف اپنے خیمہ کے چلے جب خواجہ وسط لشکر میں پہونچے انکے کان میں نقارے کی صدا آئی انھون نے غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ جیسے کوئی نقارچی نقارے پر چوب لگاتا ہی انھون نے ادھر اُدھر دیکھا کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہی انکو وہ صدا زمین پر کی نہ معلوم ہوئی بلکہ آسمان پر کی معلوم ہوئی اب انھون نے سر اُٹھاکر جو دیکھا تو

کیا نظر پڑا انھون نے دیکھا کہ ایک ساحر ہی اسکے گلے مین ڈھول پڑا ہوا ہی وہ پہلے کچھ زبان سے کہتا ہی پھر چوب لگاتا ہی اور تمام لشکر مین بالاے ہوا خبر دیتا پھرتا ہی چونکہ لشکر مین ہر مقام پر ناچ وگانا ہو رہا تھا کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی خواجہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا مگر خواجہ کو فکر ہوئی کہ یہ کیا کہتا پھرتا ہی یا تو خواجہ اپنے خیمہ کو جاتے تھے یا اُس خبر کے دریافت کرنے کے لیے اُس ساحر کے سایہ کے ساتھ ہوے اور ہر مقام پر غور کرکے سنتے ہین کہ یہ کیا کہتا ہی مگر بسبب شور وغل کے سنائی نہین دیتا ہی خواجہ پر کیا منحصر تھا کسی نے نہ سنا مگر خواجہ اُسکے سایہ کے ساتھ ساتھ لشکر کے کنارے پر آئے وہ کنارے لشکر کے جب پہونچا اُسنے صدا دی یہان شور وغل بہت کم تھا خواجہ نے سنا کہ ایک منادی بالاے آسمان ندا کرتا ہی کہ اے اہل اسلام و فرقہ خداپرستان آگاہ ہو کہ سمندر شاہ نے ملکہ الوان بنت طاقی کو اس جرم مین اسیر کیا ہی کہ تو شریک اہل اسلام ہوئی پہلے اُس سے بہت کہا کہ تو میری شریک ہوجا اُسنے نہ مانا آخر کو بادشاہ نے اُسے گرفتار کر لیا آج سہ پہر کو بیرون شہر قتل کی جاے گی دار پر کھینچی جائے گی جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے یہ کہکر اُسنے چوب لگائی ہی جب صدا خواجہ نے سنی خواجہ کو تشویش ہوئی خیال کیا کہ یہ اسنے کیا کہا پھر سننا لازم ہی یہ خیال کرکے پھر چلے اوسنے لشکر سے نکل کر پھر صدا دی لگائی اب خواجہ نے بخوبی سنی بس خواجہ نے خیال کیا کہ الوان کی کمک کرنا ضرور ہی یہ خیال کر لشکر کیطرف چلے وہ ندا کرتا ہوا طرف لشکر کفار کے چلا خواجہ ابھی کنارے پر لشکر کے تھے کہ ایک فراٹا ہوا انھون نے سر اٹھا کر دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ طائر جسکو کہ سمندر نے نامہ دے کر روانہ کیا تھا وہ آکر پہونچا چونکہ طائر سحر تھا خواجہ کو پہچانتا تھا جیسے اُسنے خواجہ کو دیکھا دونون کوندے جوڑ کر خواجہ کے بازو پر آبیٹھا جیسے ہی وہ شانہ پر بیٹھا خواجہ نے گھبرا کر دیکھا کہ یہ طائر کیسا میرے شانہ پر آکر بیٹھا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو اُسکے گلے مین دیکھا کہ ایک لفافہ بندھا ہوا ہی خواجہ نے خیال کیا کہ کسی نے ہم کو نامہ بھیجا ہی بس خواجہ نے چمکار کر اُسکے پشت پر ہاتھ پھیرا وہ خاموش بیٹھا رہا خواجہ نے وہ لفافہ اُسکے گردن سے کھول لیا جیسے خواجہ نے لفافہ کھولا وہ فراٹا مار کر صاف اُڑا چلا گیا خواجہ نے خیال کیا کہ یہ نامہ دینے آیا تھا نامہ دے کر چلا گیا اب جو خواجہ نے لفافہ دیکھا اُس پر سمندر شاہ کی مہر تھی اب تو انھون نے اُس لفافہ کو چاک کیا نامہ نکال کر پڑھا اُسمین وہی مضمون تھا جو کہ مذکور ہو چکا ہی مکرر تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی خواجہ نے وہ مضمون پڑھ کر اپنے دل مین کہا کہ اے سمندر تو نے کیون آگاہ کیا مین اس منادی سے سنکے ضرور آتا اور کوشش کرتا رہا کرنے کی بس خواجہ نے اپنے دل سے یہ باتین کرکے اُس نامہ کو زنبیل مین رکھا اور وہان سے خیمہ مین آئے اس حال سے کسی کو آگاہ نہ کیا تمام بانہاے عیاری سے آراستہ ہو کر اور ایک گوشہ مین بیٹھ کر اپنے خیمہ مین نقیب لگائی اس خیال سے کہ اگر مین اس حال کو سب سے بیان کرونگا تو سب عیار براے تدبیر و عیاری روانہ ہونگے اور جا کر عیاری کرینگے اول تو سمندر خبردار ہی اور اُسنے اپنا بندوبست کر لیا ہی جب تو خبر کی ہی وہ غافل ہو گا نہین یہ جا کر عیاری کرینگے جب کہ وہ ہوشیار ہی تو عیاری کام نہ دیگی وہ گرفتار ہو جائینگے پھر سمندر اور زیادہ خبردار ہو جائے گا اور کام بگڑ جائے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ کسی کو خبر بھی نہ کرو اور چلے چلو نہ لشکر سے سب کے سامنے جاؤ جو کوئی دریافت کرے اپنے خیمہ مین نقیب لگاؤ اُسکی

راہ سے نکل چلو بس اس خیال سے خواجہ اپنے خیمہ مین نقب دے کر چلے یہان تک کہ دوسرا سرا نقب کا بیرون
لشکر آکر ایک صحرا مین نکالا نقب سے نکلکر اُسکے مُنھ کو بند کر دیا اور وہان سے پاے شاطری مارتے ہوے
طرف شہر سمندریہ کے چلے جب تھوڑی دور چلے خیال آیا کہ کوئی فکر تو کرلو بس ایک درخت کے
نیچے بیٹھ گئے پہلے کتاب مہتر توفیق کی جو کہ بوستان خیال مین صاحبقران اصغر کا عیار تھا نکالی اُسکو
دیکھا کوئی عیاری پسند نہ آئی اُسکو اُٹھا کر بند کرکے رکھدیا اور کہا بہت اسکی عیاریون کی تعریف تھی کوئی
بھی عیاری ایسی اسنے نہین کی جو لائق تعریف ہو پھر خواجہ عمرو بن امیہ ضمری اپنے دادا کی کتاب
نکالی اُسکو پڑھا ایک عیاری پسند آئی اُسکو بند کرکے نذر زنبیل کیا مہتر توفیق کی بھی کتاب اُٹھا کر رکھ
لی پھر خیال کیا اپنے دل مین کہ اے خضران اگر تم نے دادا جان کی عیاری کی ہوئی عیاری کی تو کیا کمال
کیا ہان اگر کوئی عیاری نئی کرو کہ تمھارا کمال بھی ظاہر ہو اور سمندر کو بھی معلوم ہو کہ یون عیاری کرتے
ہین بس یہ خیال دل مین کرکے ہاتھ دیکھا ہاتھ کی پشت دیکھی تین سو ساٹھ مکر پیش نگاہ آکر حاضر ہوئے
اُنھین سے ایک پسند کیا اور بنہاے عیاری درست کرکے پاے شاطری مارکر ایک طرف صحرا کے
روانہ ہوئے اُنکا حال پھر تحریر ہوگا یہ تو عیاری کی فکر مین جاتے ہین یہان لشکر مین صاحبقران
و بادشاہ نے جلسہ برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون کو راہی ہوئے بادشاہ و صاحبقران
محل مین تشریف لے گئے سب جا جا کر آرام پذیر ہوئے تمام لشکر کا جلسہ برخاست ہوا ہر ایک جاگتا
ہوا تھا خواب راحت مین مصروف ہوا یہان تو سب آرام پذیر ہین اُدھر وہ منادی پہلے لشکر اسلام
مین آیا تھا جسکی صدا خواجہ نے سُنی تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ شہر اور بیرون شہر و اطراف
و جوانب مین ندا کرچکا اُسکے بعد پھر لشکر اسلام مین آیا یہان آکر اُسنے ندا کی سوائے خواجہ کے
اور کسی نے بہ سبب شور و غل کے نہین سُنی وہان سے لشکر کفار مین آیا یہان گرداب شاہ
وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ پہلے اُسنے صدا کنارے پر لشکر کے لگائی تھی اُنکے اس عرضی
کا جواب آچکا تھا یہ لوگ اس امر کے منتظر تھے کہ جو کچھ حکم ہو اُس پر عمل کرین اہل اسلام کے
خوشی کرنے کی خبر سُن سُن کر دل مین جل رہے تھے کیا کر سکتے تھے مجبور تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب
اُس ساحر نے صدا لگا کر ڈھول پر چوب لگائی سب اہل لشکر کے کان کھڑے ہوئے اُس نے
دوسری صدا دی سب نے سُنی وہی صدا تھی جو کہ اُسنے شہر مین دی تھی سب حیران ہوئے
کہ یہ کیا واقعہ ہے تیسری صدا اُسنے پھر دی اب تو سب کو معلوم ہو گیا کہ ایوان قتل ہوگی باہم
چرچے ہونے لگے کہ بادشاہ سے پھر جانے مین یہ ہوتا ہے مفت جان گئی بعض افسوس کرنے
لگے بعض خوش ہوئے چوتھی صدا اُسنے بارگاہ کے قریب آکر دی جو کہ اہل بارگاہ نے سنی پھر
اُسنے صدا دی اب تو گرداب نے حباب سے کہا کہ بھائی تم نے سُنا بادشاہ نے منادی
کرائی ہے کہ ہم آج سہ پہر کو ایوان کو قتل کرینگے اُس جرم پر کہ وہ اہل اسلام سے مل گئی ہے
وہ جو خبر ہرکارون نے آکر دی تھی کہ ایوان خواجہ کے شریک ہو گئی ہم سب نے کہا کہ اسنے
خواجہ سے مکر کیا وہ مکر نہ کیا تھا دراصل شریک ہوئی تھی اس امر کی بادشاہ کو معلوم ہوتا
ہے کہ خبر ہو گئی اور خبر کیسی ہو شاہ ہم نے خود بذریعہ عرضی کے خبر دی ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یقین ہو گیا
پہلے اُسکو نصیحت کی ہوئی اسنے نہ مانا ہوگا آخر کو گرفتار کر لیا ہوگا بھلا کوئی شہنشاہ سے
مقابلہ کر سکتا ہے گو وہ بھی اپنے ملک کی بادشاہ ہے مگر کجا سمندر شاہ جو کہ اسوقت کوئی مد

ملکون کا بادشاہ ہی کجا الیوان جو کہ دس پانچ ملکون کی بادشاہ بھلا کوئی سمندر شاہ سے مقابلہ کرسکتا ہی کجا سمندر کجا ایک چھوٹا سا دریا بھلا پیل مست سے کہین بھی مور ضعیف مقابلہ کرسکتی ہی بس اس سرکشی کا یہ انجام ہوا کہ جان گئی اُسکی بادشاہ نے ہم لوگونکو بذریعہ منادی کے خبر دی ہے حباب شاہ وغیرہ نے کہا کہ ہم کو کیا بموجب مثل جو آگ کھائیگا وہ انگارے ہگے گا جو جیسا کریگا ویسی سزا پائیگا یہ تو بادشاہ نے خوب کیا جو اُسکو سزا دی اور ہمکو بھی اب کان ہوگئے اب کوئی ایسی خطا نہ کریگا اب چاہیئے کہ اسوقت جاکر میان خواجہ الیوان کو بچالین گرداب نے جواب دیا کہ اسوقت بھلا جاکر کیا بچائینگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی بہت سے اہل دربار افسوس کر رہے ہین بہت سے خوش ہین اُدھر وہ چارجی قریب بارگاہ پانچ مرتبہ کہکر اور اُسنے آگے پھرا اور تمام لشکر مین پھر کر تمام لشکر کو آگاہ کیا اور ڈھول بجاتا ہوا طرف سمندریہ کے روانہ ہوا اور یہ بھی اُسی مقام پر آکر ٹھہر گیا جہان میدان خونی تیار تھا لشکر کفار سے اہل لشکر نے قصد کیا تھا کہ جاکر ہم بھی تماشہ دیکھین ابھی کوئی گیا نہ تھا دربار آراستہ تھا یہی ذکر ہو رہا تھا سب الیوان کو نادان کہہ رہے تھے کہ وہ طائر آکر پہونچا جسکو سمندر نے نامہ دیکر روانہ کیا تھا داخل بارگاہ ہوکر گرداب کے زانو پر بیٹھا گرداب نے اُسکے گلے سے نامہ لیا سمندر شاہ کی مہر دیکھ کر پہلے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا پھر چاک کرکے پڑھا اُسکے مضمون سے آگاہ ہوا حباب شاہ کو دیا حباب شاہ نے پڑھا پھر اور بادشاہون نے پڑھا جب ہر ایک پڑھ چکا اُسوقت اپنے سردارون کو حکم دیا کہ لشکر کو حکم دو کہ کل اہل لشکر سامان جنگ سے مسلح و مکمل ہوکر اپنے اپنے بستر پر موجود رہین جسوقت ہم حکم دین ہمارے ہمراہ ہولین بس سردار یہ حکم سنکے بارگاہ سے باہر آئے سب لشکر کو حکم دیا اُسوقت سب طیار ہو ہوکر اپنے بستر پر بیٹھ رہے سب بندوبست کرکے اور سردار بھی مسلح و مکمل ہوکر بارگاہ مین آگئے یہان سب مسلح و مکمل ہو چلے تھے خود گرداب شاہ وغیرہ اب یہ لوگ تو اس انتظار مین ہین کہ اہل اسلام نرغہ کرکے طرف سمندریہ کے چلین تو ہم اُنسے مقابلہ کرین یہان اہل اسلام کو اس حال سے خبر نہین ہی یہ لوگ تو منتظر ہین اُنکو منتظر رکھا جاتا ہی اب حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وقت سہ پہر آیا بس سمندر شاہ نے حکم دیا کہ پچاس ہزار ساحر طلب کرو کہ وہ حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ پچاس ہزار ساحر در دولت پر حاضر ہوئے سمندر شاہ کو خبر ہوئی یہ ایک مرتبہ تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اسکا اُٹھنا تھا کہ سب اہل دربار و حاضرین دربار کھڑے ہوگئے یہ جلوخانہ طی کرکے باہر دربار کے آیا یہان تخت روان موجود تھا اُس پر سوار ہوا سب سردار و بادشاہ جو اسکے ہمراہ تھے وہ بھی سوار ہوئے شلاق و امراق پس پشت کھڑے ہوئے مگس رانی کرنے لگے ابر یاقوت رنگ سر پر آکر قائم ہوا اُس سے یاقوت برسنے لگے کبھی گوہر برسنے لگے گھنٹے و ناقوس بجنے لگے پتلیان سحر کی روبرو رقص کرنے لگین نقیب صدائے باادب باش لگانے لگے کہ سمندر نے حکم دیا کہ قیدی کو لاؤ ادھر اُن پچاس ہزار ساحرون سے کہا کہ تم اُسکے گرد رہنا یہ حکم دیکر تخت کے بڑھنے کا حکم دیا سواری بصد شان و شوکت چلی اتنے عرصہ مین داروغۂ زندان الیوان کو اراسبے پر سوار کیے ہوئے گرد اُسکے چار سوار تلوارین برہنہ کیے ہوئے اُنکے بعد ایک ہزار ساحران

زبردست نارنج و ترنج ہاتھون مین لیے ہوئے جھولیان شانون پڑی ہوئین اُنکے بعد یہ پچاس ہزار اس حفاظت سے لیکر قیدی کو عقب سواری سمندر شاہ چلے مگر الوان کا یہ حال ہے کہ بخندہ پیشانی ہر طرف دیکھ رہی ہے ذرا سا بھی میل پیشانی پر نہین ہے یہ بھی نہین ثابت ہوتا ہے کہ مجکو قتل کرنے لیے جاتے ہین ہر طرف مسکرا مسکرا کر دیکھتی ہے سب کہتے ہین کہ یہ وقت رنج و غم کرنے کا ہے یا خوش ہوتے کا ہم نے آج تک سوائے دو آدمیون کے وقت قتل ہنستے ہوئے نہین دیکھا ایک آفاق شاہ کو وہ بھی اسی طور سے خوش تھے یا ملکہ الوان کو ان سوارون اور ساحرون کے عقب مین ہزارون اہل شہر مرد و زن طفل و پیر چلے آتے ہین یہان تک کہ سواری سمندر شاہ کی شہر کو طے کرکے بیرون شہر آئی سمندر شاہ طرف میدان خونی کے چلا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سمندر شاہ قریب میدان خونی کے پہونچا ایک شور ہوا کہ بادشاہ تشریف لائے ہل چل پڑ گئی سب نے مع سمندر شاہ کے دیکھا کہ ایک طرف میدان خونی آراستہ ہے اُسکے چارون طرف لشکر کا پہرہ ہے ایک طرف لشکر سمندر شاہ کا صف بستہ ہے ایک طرف اُن بادشاہون کے پانچ پانچ سو سوار صف بستہ ہین جو کمک کو آئے ہین دو طرفہ اہل شہر و بیرونجات کے لوگون کا مجمع ہے ایک میلہ کا سمان ہے لوگ شطرنجیان و دریان و چاندنیان بچھائے ہوئے بیٹھے ہین کسی مقام پر افیون گھل رہی ہے کہ گنڈے چھل رہے ہین چاہ بن رہی ہے افیونی جمع ہین کسی مقام پر امیران شہر کا مجمع ہے کسی جگہ رئیسان شہر ہین کسی مقام پر طبلہ بج رہا ہے ستار چھڑ رہا ہے کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہے کوئی حقہ پی رہا ہے کسی مقام پر چوسر ہو رہی ہے کسی مقام پر بادشاہ چنگ ہو رہا ہے طوائفان شہر کا ایک طرف مجمع ہے اپنے اپنے یارون و آشناؤن کے ساتھ آئی ہین ہنس بول رہی ہین ساقیین تخت بچھائے بیٹھی ہوئی ہین نشہ بازون کا اُنکے قریب جمگھٹا ہے چرس پر دم پڑ رہے ہین کسی جگہ مدک پی جا رہی ہے کسی طرف کلوار کی دوکان ہے شرابخواری ہو رہی ہے نشہ نے مست ہو ہو کر جھوم رہے ہین شعر عاشقانہ پڑھ رہے ہین پان والے سفید پانون کی گلوریان لیے ہوئے پھر رہے ہین ساقی حقہ پلا رہے ہین ہار والون کی ایک طرف بہار ہے خوانچہ والے ہر رنگ کی مٹھائی لگائے جا بجا بیٹھے ہوئے ہین دال موٹ والے الگ ہین ایک طرف سے صدا آ رہی ہے کہ کیا گرما گرم کابلی و چنے بڑے ہین و آلو کے کچالو گرما گرم ایک طرف میوے والے اپنی صدا لگا رہے ہین ترکاری والے جدا صدا لگا رہے ہین سکرنین بھاری بھاری لہنگے پہنے ہوئے خوبصورت خوبصورت جوان جوان اُڑے آڑے دوپٹہ شانون پر ڈالے ہوئے جنکے نار پستان و سیب ذقن دل کو پامال کیے ڈالتی ہین کہہ رہی ہین فرا انگور کا ہے ولایتی نارنگیون مین کیا عمدہ سیب ہین کہ جنکے کھانے سے بالکل آسیب نہ ہو ایک طرف کھلونے والے ہین ایک طرف جھولے گڑے ہوئے ہین اہل شہر کے چھوٹے چھوٹے لڑکے جھول رہے ہین ہر ایک خوش تھا وہ میدان خونی نہ تھا گویا میلہ تھا رنگ دیکھتا ہوا اور سیر کرتا ہوا سمندر قریب میدان خونی کے آیا تخت پر سے اترا اور اس مقام پر آیا جو کہ اُسکے بیٹھنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا سمندر نے دیکھا کہ ایک جگہ سب اسباب سیاست جمع ہے سولی استادہ ہے کئی ہزار ناوک فگن کمانین کیس کیے ہوئے کھڑے ہین بہت سے ساحر جھولیون مین تیر لیے ہوئے ہین الوان کو سنگسار کرنے کو ایک طرف کئی ہزار سوار تلوارین برہنہ لیے ہوئے کھڑے ہین ایک طرف بہت سے جلاد خنجر چمکا رہے ہین ایک طرف تسمہ کش ایک طرف آرہ کش ایک طرف زبان کش ایک طرف چشم کن کھڑے ہین کل

اسباب سیاست موجود ہی یہ دیکھ کر سمندر شاہ تخت پر بیٹھا کل سردار اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے کہ سمندر نے حکم دیا کہ ایک ہزار ساحران زبردست بالاے ہوا جا کر بندوبست کرین اور اپنا پہرہ قائم کرین کہ کوئی طائر بھی ادھر سے اڑ کر نہ جانے پائے جب تک ایوان قتل نہ ہولے بس فوراً ایک ہزار ساحر بالاے ہوا گئے اور اُنھون نے خوب بندوبست بالاے ہوا کر لیا سمندر بیٹھا تھا کہ غل ہوا قیدی آگیا قیدی آگیا بس وہ پچاس ہزار کا لشکر تو ایک طرف صف باندھ کر کھڑا ہو گیا ارابہ قیدی کا مع ایک سو ساحرون اور چار سو سوارون کے اُس احاطہ مین آیا جو کہ گرد میدان خونی کے بنایا گیا تھا صرف مٹی کی ایک بالشت بھر یا اس سے کم مونڈیر کھینچ کر کہ اس حد کے اندر سواے بادشاہ اور سردارون اور ان لوگون کے جو کاربار کرنے والے ہین کوئی اہل شہر سے نہ آنے پائے بس جب ارابہ اُس احاطہ مین پہونچا داروغہ زندان خانہ ایوان کو اتار کر روبرو سمندر کے لایا سمندر نے ایوان کو دیکھ کر داروغہ سے کہا کہ ہم نے تم کو کب حکم دیا تھا کہ اسکو تم ہمارے روبرو لاؤ فوراً لے جاؤ داروغہ کانپ گیا فوراً ایوان کو لا کر ارابہ پر بٹھا دیا ادھر سمندر نے حکم دیا کہ جلاد حاضر ہو یہ حکم دینا تھا کہ فوراً جلاد حاضر حاضر کہتا ہوا سامنے آیا سلام کیا سمندر نے حکم دیا کہ وہ جو قیدی ارابہ پر بیٹھا ہوا ہے اسنے بہت بڑی میری خطا کی ہے اسکو سولی پر کھینچنا تیر باران کرنا سنگسار کرنا پہلے اسکی زبان کھینچ لینا ہر طرح کے عذاب سخت سے اسکو قتل کرو تم کو انعام دیا جائے گا جلاد نے عرض کیا کہ ذرا سمجھ بوجھ کر حکم فرمائیے قتل کرنا میرا کام ہے زندہ کرنا خداوند طاق کا کام ہے سمندر نے کہا کہ جو ہم تم کو حکم دیتے ہین تم اُس پر عمل کرو یہ سنکے جلاد شلنگین لگاتا ہوا طرف ارابہ کے چلا ایک رومال میلا اسکے دوش پر پڑا ہوا اُس مین ہزارون خون کے دھبے اُس بساہندی بو آتی ہوئی ایک کرتہ پہنے ہوئے وہ بھی خون سے بھرا ہوا ایک دھوتی باندھے ہوئے سیاہ رو تیرہ درون کان ناک کے گلے مین ہار پڑے ہوئے خنجر ہاتھ مین اس صورت سے قریب ارابہ کے آیا اور ایوان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ او مجرم چل جیو ترے پر بس ایوان کو ارابہ پر سے لے کر چلا اہل مجمع مین ایک غل ہوا کہ قیدی قتل ہونے جاتا ہے بعض افسوس کرنے لگے اور جو کہ ہنس رہے تھے اُنسے کہنے لگے کہ یہ مقام ہنسنے کا نہین ہے بلکہ مقام افسوس ہے کہ اتنی بڑی ساحرہ اس بے بسی سے قتل کی جاتی ہے کہ نہ کوئی اُسکا حامی ہے نہ مددگار نہ کوئی عزیز قریب ہے وہ یہ جواب دیتے ہین کہ جو ایسی سرکشی کریگا اُسکی یہی سزا ہے بلکہ مقام خوشی ہے کہ اسنے اپنا مذہب ترک کر کے دوسرا مذہب اختیار کیا اور بادشاہ سے سرکشی کی وہ خاموش ہو کر منھ پھرا لیتے ہین بعض رو رہے ہین حال پر ایوان کے جو کہ رقیق القلب ہین واقعی کیا مقام ہے کہ کوئی قتل ہوتا ہے اپنی جان سے جاتا ہے لوگ خوش ہو رہے ہین پوشاکین بدل بدل کر آئے ہین خوش خوش پھر رہے ہین کیا زمانہ کا رنگ ہے یہ چرخ نیرنگ ساز بھی کیا کیا رنگ دکھاتا ہے کوئی کسی کے ہنسنے پر یہ شعر پڑھتا ہے شعر مرا بمرگ عدو جاے شادمانی نیست + کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست + کوئی کھڑا ہوا فلک تفرقہ پرداز کی شکایت کر رہا ہے کہ تیرے بھی کیا رنگ ہین کبھی خاک مذلت پر بٹھاتا ہے کبھی تخت حکومت پر کبھی کسی کی روبرو دست بستہ کھڑے ہین کبھی اُسکے روبرو ہزارون خادم حاضر ہین مقام غور ہے یہی ایوان ابھی کل تک وہ مرتبہ رکھتی تھی کہ اسکے روبرو ہزارون

بلکہ لاکھون خادم حاضر ہونگے ابھی کل تک اسکے حکم سے گردن ماری جاتی تھی یا آج خود برائے گردن زدنی زیر دار جلاد لیے جاتا ہی اور کچھ بس نہین ہی اے فلک تیرا بھی کیا رنگ ہی تو ہر مرتبہ ایک نئی بازی کھیلتا ہی تو صاحبان عزت کی عزت کا و صاحبان دولت کی دولت کا دشمن ہی تو کسی کا جاہ و حشم اپنی نگاہ کور سے دیکھ نہین سکتا ہی تجھکو کسی کا تزک و حشم پسند نہین آتا ہی تو ہر ایک کی ثروت و عظمت کا جانی دشمن ہی جہان تو نے دیکھا کہ یہ خوش حال ہی اُسے برباد کر دیا او سفلہ مزاج یہ تیرا کیا حال ہی تجھکو ہر ایک نے پائمالی کا خیال ہی کوئی زمانہ ناہنجار کی شکایت کر رہا ہی کوئی بخت بد کردار کو برا بھلا کہ رہا ہی کسی مقام پر غم و الم کا چرچا ہی کوئی خوشی خوشی پھر رہا ہی اُدھر جلاد نے ہاتھ ایوان کا پکڑ کر کہا کہ چل تیرے قتل کا حکم ہی ایوان چل کھڑا ہوا یہ پرسے اُٹھی کہ خانہ زنجیر مین غل ہوا اور جلاد نے سر از زنجیر کا پکڑا وہ سوار تلوارین برہنہ لیے ہوئے ہمراہ ہوئے اور وہ ہزار ساحر آئے ایوان قریب چبوترہ نہین پہونچی ہی سمندر نے ابھی ایک حکم دیا ہی دو حکم کی کسر ہی یہان تو یہ حال ہی اُدھر بالا سے ہوا کا واقعہ بلاحظہ و سماعت فرمائیے کہ وہ ہزار ساحر جو بلائے ہوا بندوبست کیے کھڑے ہوئے تھے اُدھر سے طائر بھی نہ جا سکتا تھا اگر کوئی قضا رسیدہ دام اجل مین گرفتار ہو کر آ گیا انھون نے سحر کر دیا وہ جل کر خاک ہو گیا یہ تو حال تھا ہوا کا بھی گذرنا محال تھا کہ اُن ساحرون نے دیکھا کہ شمال کی طرف سے ایک تخت اُڑتا ہوا ادھر چلا آتا ہی اسی طرف کا رخ ہی انھون نے خیال کیا کہ کوئی ساحر آتا ہی اسکو بھی گر روکو انہین سے چند ساحر اُس تخت کی طرف چلے وہ تخت اسقدر تیز آ رہا تھا کہ یہ جاتے بھی نہ پائے تھے کہ وہ قریب آ گیا انھون نے دیکھا کہ اُس تخت پر ایک مرد بزرگ با چہرہ نورانی ایسا اُنکا رنگ سرخ و سفید ہی کہ جیسے مہندی اور شہاب کی امیزش سے پتلا بنایا جائے چہرہ سے رعب و داب ظاہر ہی چوگوشیا کلاہ سر پر چشمہ آنکھون پر لگا ہوا الماس نگار قبا و عبا پہنے ہوئے دو زانو تخت پر بیٹھے ہوئے ہین تخت خود بخود چلا آتا ہی چند کتابین تخت پر رکھی ہوئی ہین حکیمانہ وضع ہی ایک جریب ہاتھ مین ہی اُسکو ٹیکے ہوئے بیٹھے ہین سن شریف کوئی دو ڈھائی سو برس کا ہوگا بال و پلکین تک سفید ہو گئین ہین مگر چہرہ سے رعب و داب ظاہر ہی کوئی دفعتاً کلام نہین کر سکتا ہی چلے آتے ہین یہ جو واقعہ دیکھا ان ساحرون نے خیال کیا کہ یہ کوئی مرد متبرک اور خدا رسیدہ ہین ذرا انسے سمجھ بوجھ کر کلام کرنا چاہیے یہ امر اپنے دل مین خیال کرکے اور باہم صلاح کرکے قریب تخت آئے بہت ادب سے جھک کر سلام کیا اُن مرد بزرگ نے جو ان ساحرون کو دیکھا تخت روک لیا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو اور کیا ضرورت ہی جو سدراہ ہوئے ہو مین اپنی ضرورت سے جاتا ہون تمھارا کیا مطلب ہی بیان کرو انھون نے کانپ کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اگر مزاج مبارک کے خلاف نہ ہو تو ہم کچھ عرض کرین مرد بزرگ نے اس طور سے کلام کیا تھا کہ جو کچھ انمین حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے تھے جب انھون نے اس طور سے کہا تو انھون نے جواب دیا کہ بیان کرو ان ساحرون نے عرض کیا کہ اصل امر یہ ہی کہ ہم لوگ اس مقام پر برائے نگہبانی و پہرہ کے مقرر ہوئے ہین طرف سے سمندر شاہ کے سبب اسکا یہ ہی کہ بادشاہ نے اپنے ایک مجرم کے قتل ہونے کا حکم اس میدان مین دیا ہی اور وہ بہت بڑا مجرم ہی اُسکے قتل کرنے کے لیے بڑے بڑے انتظام کیے ہین خود بادشاہ تشریف لائے ہین خوف یہ ہی کہ کوئی مددگار نہ آ جائے

کیونکہ اُسکے مددگار بہت سے ہین اور بڑے بڑے زبردست ہین زمین پر بھی خوب بندوبست ہی اور ایک ہزار ساحر بالاے ہوا نگہبانی کر رہے ہین جو کوئی جانور ادھر سے پرند اُڑ کر جاتا ہی وہ جلا دیا جاتا ہی بس آپ اس طرف سے تشریف نہ لے جایئن دوسری طرف سے تشریف لے جایئن ورنہ آپ کو زحمت ہوگی یہ کلام سُنا تھا کہ اُن مرد بزرگ نے چین بر جبین ہو کر فرمایا کہ تمھارا بادشاہ کون ہی کہ جس نے بالاے ہوا و بالاے آسمان بھی اپنا بندوبست کیا ہی اور ہوا پر کے جانے والون کا راستہ روکا ہی وہ کون ایسا زبردست ہی جو ہوا پر بھی قرق بٹھاتا ہی اور بالاے ہوا بھی اپنی حکومت قائم کرتا ہی ذرا اُسکا نام تو مجکو بتاؤ مین بھی تو سنون ان ساحرون نے کہا کہ زمانہ اُسکے نام سے ماہر ہی اُسکی دریا دلی ہر ایک پر ظاہر ہی وہ ایسا ویسا بادشاہ نہین ہی جو کوئی اُس سے واقف نہ ہو اُسکو سب جانتے ہین اُن مرد پیر نے کہا کہ ایک ہمین نہین واقف ہین تب انھون نے کہا کہ سمندر شاہ حاکم شہر سمندریہ ہی تب تو اُن مرد پیر نے تیور بدل کر اور کچھ کراہیت سے کہا کہ وہ سمندر جو کہ ایوان تاجدار حاکم نہ طاق و خداوند نہ طاق کا غلام تھا اب اُسنے یہ مرتبہ بہم کیا کہ بادشاہ ہو گیا اور زمین پر حکومت کرتے کرتے آسمان پر بھی حکومت کرنے لگا ایسا اُسکو مرتبہ ملا اور وہ ایسا مغرور ہو گیا ہم تو اُسکی کچھ حقیقت نہین جانتے ہین ابھی کل کا ذکر ہی کہ وہ پس پشت خداوند نہ طاق کھڑا ہو کر مگس رانی کرتا تھا آج وہ بادشاہ ہو گیا تمھارے نزدیک اُسکا مرتبہ ہی اور بادشاہ ہی ہمارے نزدیک وہ کچھ مرتبہ نہین رکھتا ہی وہی غلام ہی تم اُسکا حکم مانو گے مین نہین مانونگا مین تو ادھر سے جاؤنگا ہم تو خاصان خداوند ہین ہم پر کوئی حکومت نہین کر سکتا ہی نہ ہم پر کسی کا حکم چل سکتا ہی ہمارے جو ذہن مین آتا ہی وہ ہم کرتے ہین ارے یہ تو بتاؤ وہ مجرم کون ایسا زبردست ہی کہ جس کے قتل کرنے کا یہ بندوبست ہی انھون نے کہا کہ ایک ملکہ ایوان نہ طاقی ساحرہ ہی اُسکے قتل کرنے کا یہ بندوبست ہی وہ بڑی زبردست ہی تب اُنھون نے کہا کہ تم مت جاؤ مین اسی طرف سے جاؤنگا ان ساحرون نے کہا کہ خطا معاف ہم نہ جانے دینگے اُن مرد بزرگ نے کہا کہ ہم کو کوئی روک نہین سکتا ہی تمھاری تو یہ لیاقت نہین ہی کہ تم ہم کو روک لو وہ جو تمھارا بادشاہ ہی ہم اُسکے بھی روکے سے نہین رک سکتے ہین ہم مقربان خداوند سے ہین اور خداوند کی صحبت کے رہنے والے ہین ہمارے بڑے مرتبہ ہین اُن ساحرون نے کہا کہ یہ امر ضرور ہی کہ ہم آپ کا مقابلہ نہین کر سکتے ہین مگر ہان جسقدر ساحر بالاے ہوا ہین سب آپکے ہاتھ سے قتل ہو جاوینگے اُسوقت حضور کو اختیار ہی یہ جو تقریر ہونے لگی وہ مرد بزرگ بہت برہم ہوئے کہا کہ تم لوگ بہت بدتمیز ہو میرے روبرو سے ہٹ جاؤ یہان جو ساحر آئے تھے اُنمین سے چند ساحر تو اُنسے کلام کرنے لگے اور چند نے خیال کیا کہ یہ مرد بزرگ خاصان خداوند سے معلوم ہوتے ہین یا کوئی فرشتہ ہون یا کوئی بندۂ مقرب بارگاہ ہون انکی خبر کرنا بادشاہ کو ضرور ہی یہ خیال کرکے وہان سے چند ساحر طرف زمین کے متوجہ ہوئے یہان سمندر تخت پر بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین کہ وہ ساحر آکر حاضر ہوئے با ادب سلام کیا اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوئے سمندر نے انکی طرف دیکھ کر کہا کہ کہو کیا خبر لائے ہو کہ کچھ عرض کرتا ہی انھون نے عرض کیا کہ جی ہان ایک امر ضروری عرض کرنا ہی سمندر نے کہا کہ بہت جلد بیان کرو تب انھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم بالاے ہوا گئے اور اپنا بندوبست کر دیا کہ اگر ہوا بھی ادھر سے گذرتی تو وہ بھی مجروح ہوتی اور ہمارے سحر مین اسیر ہو کر رہجاتی

اکثر طائر تو جلکر خاک سیاہ ہو گئے ہم بندوبست کیے ہوئے اپنے کام مین مصروف تھے کہ ہم سب نے
دیکھا کہ ایک تخت شمال کی طرف سے چلا آتا ہی ہماری طرف ہم نے پھر کر اُس تخت کو روکنا چاہا
جب قریب تخت پہونچے تو ہم نے یہ واقعہ دیکھا کہ اُس تخت پر ایک مرد بزرگ حلیمانہ وضع بیٹھے ہوئے
ہین پلکین تک سفید ہین عبا و قبا پہنے ہوئے ہین کلاہ چوگوشیا سر پر ہی چند کتابین تخت پر رکھی
ہوئی ہین ایک چشمہ نادر کار الماس نگار لگائے ہوئے ہین یہ حال دیکھکر اُنسے عرض کیا کہ
ادھر سے آپ نہ تشریف لے جائین ادھر سے راہ نہین ہی بموجب حکم بادشاہ یہان زمین پر
بموجب حکم ایک مجرم بادشاہ کا قتل ہوتا ہی اُسکے قتل کا بندوبست ہی چونکہ اُسکے مددگار بھی
بہت سے ہین بادشاہ کو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بالائے ہوا سے آکر لے جائے چنانچہ
اُنھون نے ہزار ساحر برائے بندوبست مقرر فرمائے ہین کوئی ادھر سے نہ جانے پائے پرند بھی آئے
تو اسیر ہو جائے بس آپ اور طرف سے تشریف لے جائین یہ جو ہم نے کہا اُنھون نے پہلے دریافت
فرمایا کہ بادشاہ کا نام کیا ہی اور اُس مجرم کا کیا نام ہی ہم نے نام آپکا بیان کیا اور ملکہ کا نام لیا
اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بندگان خاص سے ہین ہمارا جدھر سے جی چاہتا ہی اُدھر سے
جاتے ہین ہم پر کوئی حکومت نہین کر سکتا ہی اگر تیرے بادشاہ کی حکومت ہی تو زمین پر ہی آسمان
و ہوا پر نہین ہی ہم ادھر سے جائینگے یہ جو ہم نے سُنا ہم نے اپنے دل مین خیال کیا کہ حضور کو
بھی اس حال سے خبر دین اور جیسا حکم حضور فرمائین وہ ہم بجا لائین یہ جو تقریر سمندر نے سُنی خاموش
ہو رہا اور سر جھکا لیا خیال کرنے لگا کہ کیا حکم دون ایک مرتبہ اسکے دل مین خیال آیا کہ یا تو یہ
کوئی مرد بزرگ ہین اسطرف سے انکا گذر ہوا ہی یا کوئی فرشتہ مقرب ہی اے سمندر کہین ایسا
نہ ہو کہ خود خداوند کسی صورت مین برائے سیر تشریف لائے ہون اور ادھر آنکلے ہون کیونکہ انکو ہر طرح
کی قدرت ہی چلکر ملاقات کرنا لازم ہی اور اگر ممکن ہو تو اُنکو یہان لاؤن اپنی حالت اُنسے عرض کرون
اُنکی دعا اپنے حق مین لون یہ تصور کرکے سردارون سے کہا کہ تم یہان رہو مگر ہوشیار رہنا مین اُن
مرد بزرگ سے مل آؤن اور دیکھ آؤن کہ کون صاحب ہین ایسے بزرگون سے ملنا پر ضرور ہی بھی
آتا ہون ایسا نہ ہو کہ خداوند کسی صورت مین تشریف لائے ہون ایسا نہ ہو کہ میرے ملازمون کے
منع کرنے سے برہم ہون تو خرابی ہو یا کوئی عذاب نازل کرین اگر خداوند ہون کوئی خاصان
خداوند سے ہون اس امر سے میرے حق مین دعائے بد کرین تو بھی خرابی ہو بس مین جا کر اُنسے
ملون اور اُنکو یہان لاؤن ایسے لوگون سے ملنا پر ضرور ہی یہ جو سمندر نے کہا سردارون نے عرض
کیا کہ آپ تشریف رکھین ہم مین سے جسکے نام حکم عالی ہو وہ جائے اور اُنکو لے آئے سمندر نے
کہا کہ تم مین سے کوئی نہ جائے تم لوگ اسی مقام پر ٹھہرو مین خود جاؤنگا سردار خاموش ہو رہے
بس سمندر نے اسم سحر پڑھکر دستک دی وہ تخت بلند ہونے لگا وہ ساحر جو کہ آئے تھے وہ بھی
چلے اُنھون نے بادشاہ کو پتہ دیا کہ وہ فلان مقام پر ہین بس سمندر تخت کو لے کر اُسی طرف
چلا بہت جلد اپنے تخت کو اُس طرف لایا سمندر نے دور سے دیکھا کہ ایک تخت ہوا پر قائم ہی
اُس پر اُسی وضع کے مرد بزرگ تشریف فرما ہین جیسا کہ ساحرون نے بیان کیا تھا اور میرے
ساحر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے ہین اُدھر اُن بزرگ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تاج سر پر رکھے
ہوئے تخت پر سوار میری طرف آتا ہی اور چند ساحر اُسکے ہمراہ ہین یہان وہ مرد بزرگ اُن

ساحرون سے یہ کہہ رہے تھے کہ ہم ادھر سے ضرور جاینگے کیونکہ یہ ہماری راہ ہی ہم اکثر ادھر سے آتے جاتے ہین آج تک کبھی روک ٹوک نہین ہوئی ہم کیونکر اس امر کو گوارا کرین ہم اکثر ادھر سیر کو آیا کرتے ہین ہمارا تو یہ دستور ہی کہ ہم تمام عالم کی سیر کرتے ہین یہ وقت ہمارے تفریح کا ہی یہ کہہ رہے تھے کہ سمندر پہونچا گو مرد بزرگ حلیم وضع نے سمندر کو دیکھا تھا مگر جان کر اُسکی طرف سے منھ پھیر لیا تھا اور ساحرون سے مخاطب ہوگئے تھے سمندر نے پہونچکر اُنکے تخت کے قریب اپنے تخت کو روکا اور جھک کر سلام کیا اُنھون نے خیال بھی نہ کیا کہ کون سلام کرتا ہی اُن ساحرون کی طرف متوجہ رہے ایک مرتبہ اُن ساحرون نے جو کہ کلام کر رہے تھے سمندر کی طرف دیکھا پہچان لیا کہ بادشاہ خود تشریف لائے ہین اُنسے کہا کہ اب آپ بادشاہ سے اجازت طلب کرلین ہم پر نہ خفا ہون خود بادشاہ تشریف لائے ہین یہ کہکر وہ ساحر ہٹ گئے اب بالکل سمندر کا اور اُنکا سامنا ہوا سمندر اپنا تخت قریب لایا اب سمندر نے پھر سلام کیا اُنھون نے جواب سلام دیا سمندر نے پوچھا کہ مزاج مبارک کہا کہ اچھا ہون یہ جو اُنھون نے جواب دیا تو سمندر نے کہا کہ آپ کیا فرما رہے تھے میرے ملازمون سے یہ سب نالائق اور بے وقوف ہین مجھسے ارشاد فرمایئے انکو بات تک کرنے کی تمیز نہین ہی یہ پہچانتے بھی نہین ہین کہ کس سے کس قسم کی تقریر کرنا چاہیے یہ کہکر اُن ساحرون کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تم لوگ سخت نادان ہو اور بے عقل ہو کوئی ایسی بھی حرکت کرتا ہی کہ ایسے بزرگون سے ایسی تقریر کرتا ہی جو آپ ارشاد فرماتے تھے کیون نہ قبول کرلیا یا فوراً ہم کو کیون نہ خبر کی بیکار زحمت دی یہ کہکر اُن ساحرون سے اور اُن مرد بزرگ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی اِنکے ذات سے اور میرے سبب سے معاف فرمایئے اُنھون نے تیوری بدل کر جواب دیا کہ اِنکی ذات سے کیون تکلیف ہوئی جو کچھ تکلیف یا راحت ہوئی تمھارے ذات سے کہ تم نے انکو حکم دیا تھا کہ بالاے ہوا جاکر بندوبست کرو کوئی ادھر سے نہ جانے پائے وہ حکم بجا لائے اگر حکم نہ بجا لاتے تو اُسوقت بھی معتوب ہوتے عدول حکمی کی سزا پاتے یہ لوگ اپنے منصب کو بجا لائے اِنکی کوئی خطا نہین ہی ملازمین کو اسی طور سے اپنے حاکم کی اور آقا کی اطاعت لازم ہی مین انسے بہت خوش ہوا ہون ہان تم سے شکایت ہی جو تم نے یہ بیجا حکم دیا یہ بھی کوئی زمین اور ملک ہی کہ قبضہ مین ہی حکم دیدیا کہ کوئی جانے نہ پائے اول تو یہ خلاف ہی کہ زمین خداوند پر چلنے سے منع کرنا خیر وہ دوسرا امر ہی کہ ہم اُسکے مالک ہین منع کرتے ہین بالاے ہوا تو کوئی منع نہین کرسکتا ہی نہ کسی کا حکم جاری ہو سکتا ہی یہ تمھاری بالکل نادانی ہی اے سمندر تو نے سلطنت زمین کب اچھی طرح سے کی جو تو بالاے آسمان حکومت کرنا چاہتا ہی بموجب شعر تو کارے زمین را نکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی + تیری حکومت کا حال ہم پر ثابت ہوگیا کہ ایک مجرم کے قتل کرنے کے لیے اسقدر بندوبست جو کہ اپنا گنہگار ہی بھلا یہ کیسی حکومت اور ریاست ہی اُس پر یہ خیال ہی کہ ہم بادشاہ ہین بالاے ہوا حکومت کی جاتی ہی کوئی ادھر سے جانے نہ پائے جب کہ وہ اپنا مجرم ہی تو پھر اسکے قتل کے لیے اس قدر بندوبست کی کیا ضرورت تھی سمندر نے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا اُن مرد بزرگ نے کہا کہ اے سمندر تو میری تقریر سنکے خاموش کیون ہو رہا کچھ جواب نہ دیا سمندر نے سر اُٹھا کر کہا کہ مین آپ کی بات کا کیا جواب دون سواے اس امر کے کہ مین اپنی خطا پر نادم ہون

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے سمندر نے اُن مرد بزرگ کو دیکھا ہی ایسا رعب اُنکا اسکے دل پر چھا گیا ہی کہ یہ کلام نہین کر سکتا ہی اور اپنے دل مین یہی خیال کر رہا ہی کہ ضرور یہ خداوند ہین اس جامہ مین تشریف لائے ہین یا کوئی بہت بڑے مقرب بارگاہ ہین انسے ضرور اپنی حالت بیان کرنا چاہیے کیا ایسی تدبیر کرون کہ انکو زمین پر لے چلون یہ تو یہ خیال کر رہا ہی کہ اُن مرد بزرگ نے کہا کہ لے مین جاتا ہون مجکو عرصہ ہوتا ہی مجکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ مین بیکار کسی مقام پر قیام کرون میری اوقات مین فرق آتا ہی لوگ جو کہ میرے پاس آتے ہین میرے منتظر ہونگے مگر ای سمندر مین اتنا تم کو سمجھائے جاتا ہون کہ جو کام کیا کرو ذرا سمجھ بوجھ کر کیا کرو عقل سے کام کیا کرو بے عقلی اور نادانی سے نہ کیا کرو اپنے اراکین سلطنت سے مشورہ کر لیا کرو مین یہ خیال کرتا ہون کہ تمھارے اراکین سلطنت کیسے ہین کہ تم کو رائے مناسب نہین دیتے ہین کیسے وزیر ہین سمندر نے یہ تقریر سُنکے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کہ افسوس کیا عرض کرون ان مرد بزرگ نے کہا کہ ای سمندر میرے آہ کشی اور افسوس کرنے سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ تو کسی آلام مین اور مصیبت سخت مین مبتلا ہی بیان کر سمندر نے یہ سُنکے کہا کہ مین آپ سے کیا بیان کرون ایک قصہ طویل ہی اب یہ بیان فرمائیے کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان تشریف لیے جاتے ہین اسطرف کیونکر آنے کا اتفاق ہوا میری آنکھین آپ کے نور جمال سے روشن ہوگئین میرا دل گواہی دیتا ہی کہ آپسے میرے حاجت روا ہونگی اگر آپ مہربانی اور کرم فرمائیے از راہ مہربانی و عنایت میرے ہمراہ زمین پر تشریف لے چلیے اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے کلبہ تاریک کو منور فرمائیے مجکو سرفراز فرمائیے اپنے نام نامی و اسم گرامی سے مجکو آگاہ فرمائیے اگر آپ کو میرا حال دلی و مطلب قلبی سننا ہو تو مجکو یقین ہی کہ اگر میری کمک فرمائیے گا تو جو کچھ مصیبت میرے اوپر ہی سب دفع ہو جائے گی مین اس آلام سے فرصت پاؤنگا گو آپ کو زحمت تو ضرور ہوگی مگر میرا کام نکل جائے گا کیونکہ آپ مجکو بندۂ خاص خداوندی معلوم ہوتے ہین آپ کی پیشانی نورانی سے یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ مقرب بارگاہ خداوندی ہین بہت بڑے خدا رسیدہ ہین یہ تقریر سُنکے ان مرد بزرگ نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا بالکل خلاف ہی بھلا میرا یہ مرتبہ کہان کہ مین بندگان خاص سے ہون مین ایک سگ دنیا ہون وہ جو بندے خاص ہین اُنکی صورت یہ ہوتی ہی کہ وہ یون مارے مارے پھرتے ہین وہ گوشہ عاقبت سے باہر نہین آتے ہین سوائے اپنے مقام کے دوسرے مقام پر نہین جاتے ہین اہل دنیا سے اُنکو نفرت ہوتی ہی بھلا مجھ مین کب یہ قدرت ہی کہ میرے سبب سے کسی کا کام اجرا ہو یا مصیبت دفع ہو مین خود مارا مارا پھرتا ہون وہ جو مثل تم نے کہی ہو اگر ایسے رنگریز ہوتے تو پہلے اپنی ڈاڑھی رنگتے میری تو یہ مثل ہی پیر خود درماندہ ہین شفاعت کسکی کرینگے بس یہ خیال تمھارا بیکار ہی ادھر مین کیا تم کو اپنا نام بتاؤن ایک گمنام ہون خداوند کی درگاہ کا ایک کتا ہون یہ جو تم نے کہا کہ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے مین وہان جا کر کیا کرون اسوقت ایک ضرورت سے جاتا ہون ٹھہر نہین سکتا ہون میرا بہت بڑا ہرج ہوگا اگر ٹھہرونگا مجکو معاف کرو مین بیکار نہین فکر معاش مین جاتا ہون ای سمندر جو بندگان خاص ہین وہ کیا یون پھرتے ہین اُنکے بڑے مرتبہ ہین اُن مرد پیر نے اس طور سے تقریر کی کہ سمندر کو اور زیادہ اعتقاد ہوا اسنے اپنے دل مین کہا کہ جس طور سے ہو انکو لے چلو بہت خدا رسیدہ ہین انکی تقریر سے ثابت ہوتا ہی بس یہ دل مین خیال کر کے اُسنے کہا کہ جو کچھ ہو مین آپ کو جانے نہ دونگا ہر دون زمین پر لیجائے ہوئے بدون آپ سے اپنی حاجت کہے ہوئے میرا دل گواہی

دیتا ہی کہ آپ کے سبب سے سب میرے کام اجرا ہونگے مین اس مصیبت سے نجات پاؤنگا
آپ کو قسم ہی خداوندی کی کہ میری عرض کو مانیے میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اُنھون نے جواب دیا
کہ یہ صرف تیرا خیال خام ہی بھلا مین کیا تیری حاجت برلاؤنگا بیکار قسم نہ دے تو جا اپنا
کام دیکھ جس کام مین معروف تھا اُسکو انجام دے میرے جانے سے باز رہ میرے جانے مین
نقصان میرا ہوگا اور تیرا کچھ فائدہ نہ ہوگا کیون اپنا حرج کرتا ہی جا مجھکو عرصہ ہوتا ہی سمندر نے جواب دیا
کہ چاہے نقصان ہو آپ کا چاہے نفع ہو مین بدون آپ کو لیجائے ہوئے نہ مانونگا آپ کے جانے
سے ضرور میرا نفع ہوگا اب سمندر نے قسمین دینا شروع کین تب اُنھون نے کہا کہ اچھا تو کہتا ہی
کہ آپ میرے ہمراہ چلیے تو مین تجھسے اقرار کرتا ہون کہ اس وقت مجھکو جانے دو مین کل تمھارے پاس
ضرور آؤنگا اسوقت میرا نقصان ہوگا مجھکو ایک پل کی مہلت نہین ہی کل جو آؤنگا تو جتنے عرصہ تک
کہے گا تیرے پاس بیٹھا رہونگا جو تو کہے گا سنونگا اسوقت مہلت نہین ہی سمندر نے جواب دیا
کہ یہ تو ممکن نہین ہی کہ مین اسوقت آپ کو جانے دون جب اُن مرد بزرگ نے دیکھا کہ سمندر
کسی طور سے مانتا ہی نہین ہی کہا خیر جو تمھاری مرضی چلو یہ کہکر اپنے تخت کو اشارہ کیا تخت طرف
زمین کے مائل ہوا یہان سب سردار بیٹھے ہوئے سمندر کا انتظار کر رہے ہین کہ ابھی تک کیا
سبب ہی جو بادشاہ نہین تشریف لائے کیا اُنسے تکرار تو نہین ہونے لگی عشاق سے گلاب جادو
نے کہا کہ ای اُستاد بادشاہ کو بڑا عرصہ ہوا گئے ہوئے کیا سبب ہی جو ابھی تک نہین آئے
عشاق نے کہا کہ آتے ہونگے جو صاحب اُدھر سے جاتے ہونگے اُنسے باتین کر رہے ہونگے
یہی ذکر تھا اور سب طرف آسمان کے دیکھ رہے تھے کہ دیکھا سمندر شاہ چلا آتا ہی اور برابر اُسکے
ایک تخت اور ہی اُس پر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے ہین حلیمانہ وضع اُنکی ہی یہان تک کہ دونون
تخت زمین پر آئے سب سردار براے تعظیم اُٹھے سب نے جھک کر سلام کیا تخت سمندر
کا اپنے مقام پر آکر قائم ہوا سب اُن مرد بزرگ کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ کون ہین مگر سب
خاموش رہے جب سمندر شاہ بیٹھ چکا اسوقت سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُن مرد بزرگ
نے عشاق کی طرف دیکھ کر کہا کہ ای عشاق حجرہ نشین اچھے تو رہے تم سے تو بعد عرصہ ملاقات
ہوئی ہی عشاق نے جو یہ کلمہ سنا غور کرکے دیکھا اور اپنے دل مین کہا کہ اس مرد بزرگ نے
مجھکو کہان دیکھا ہی یہ میرے نام سے کیونکر واقف ہوئے یہ تو بڑے خدا رسیدہ معلوم ہوتے ہین کہ
مین اُنسے واقف نہین ہون یہ میرے نام سے واقف ہین انھون نے مجھکو کہان دیکھا عشاق تو یہ
خیال کر رہا تھا کہ سمندر نے کہا کہ ای اُستاد آپ اُنسے واقف ہین یہ بڑے مرد باخدا اور صاحبان
عرفان سے ہین اور بڑے ہوت مین اپنی ضرورت سے جاتے تھے مگر مین نے جو زیادہ اصرار
کیا میرے ہمراہ تشریف لائے میرے نزدیک جو مین آپ سے اپنی حالت بیان کرونگا
یقین ہی کہ جب یہ دعا کرینگے تو میری سب مرادین برلائینگے اور مین سب مصیبت سے
نجات پاؤنگا سب مشکلین حل ہو جائینگی عشاق نے جواب دیا کہ گو مین نے حضرت
کو کسی مقام پر نہین دیکھا مگر صورت سے جو جو امر آپ نے بیان کیے ہین ظاہر ہوتے ہین
ایسے لوگ مقدر سے ملتے ہین یہ لوگ تو کبھی کبھی باہر گوشہ تنہائی سے باہر آتے ہین جب
کوئی ایسی ضرورت ہوتی ہی ای سمندر شاہ اب تمھاری تقدیر اچھی ہو گئی ہی جو ایسے شخص

کسے تم سے ملاقات نصیب ہوئی ہی سمندر نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہ کہکر اُن بزرگ کیطرف سمندر متوجہ ہوا اور کہا کہ پہلے آپ اپنے اسم مبارک سے ہم سب کو آگاہ فرمایئے اُنھون نے جواب دیا کہ تم کو میرے نام سے کیا غرض ہی مین تمھارے کہنے سے چلا آیا ورنہ مین نے اہل دنیا سے ملنا ترک کیا ہی مین اُن لوگون سے ملتا ہون جو کہ مثل میرے ہین تم اپنی حالت بیان کرو کہ تم پر کیا مصیبت گذری ہی سمندر نے کہا کہ جب تک آپ اپنے اسم مبارک سے نہ آگاہ فرمایئے گا مین اپنا مطلب نہ بیان کرونگا اُنھون نے جواب دیا کہ ای سمندر تم نے ہم کو بہت پریشان کیا اگر مین جانتا کہ آج اس راہ مین یہ بلائین ہین تو مین کبھی ادھر نہ آتا دوسری طرف جاتا جیسے تمھارے ملازمون نے روکا تھا مین اُسی وقت واپس چلا جاتا کس بلا مین مبتلا ہوا ہون میرے کام کا بھی ہرج ہوا زحمت ہوئی جس کام کو نکلا تھا اگر اور زیادہ عرصہ ہوا تو پھر وہ کام نہ ہوگا سمندر نے کہا میرے مقدر ہین آپ سے نیاز حاصل ہونا تھا پھر کیونکر آپ ادھر تشریف لاتے یہ سنکے اُنھون نے کہا کہ یہ امر ضرور تھا مگر ادھر آکر بہت پریشان ہوا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب تم اپنے حال سے آگاہ کرو مگر مین حیران اس امر مین ہون کہ تمھارے پاس اسوقت اتنا بڑا شخص ہی کہ جس کا مثل و نظیر عالم مین نہین ہی جو کہ پہلو نشین سامری ہی جس کا اسوقت جواب نہین ہی اور پھر تم مصیبت مین مبتلا ہو جب ایسے شخص سے تمھاری مصیبت نہ برطرف ہو سکی تو مین کیا ہون مین انکی برابری بھی نہین کر سکتا ہون سمندر نے جواب دیا کہ بہت سے ایسے کام ہوتے ہین کہ ایک سے نہین درست ہوتے ہین وہ جسکے ہاتھ سے ہونے والے ہوتے ہین بدون اُسکے سرانجام نہین پاتے ہین عشاق نے کہا کہ یہ صرف آپ کی عزت افزائی ہی ورنہ مین کسی لائق نہین ہون بدنام کرنے والا ہون مجھ سے تو ادنی ادنی اچھے ہین سبب یہ ہی کہ جو خود اچھے ہوتے ہین وہ دوسرون کو اچھا کہتے ہین اور اپنے کو بُرا مگر جو اچھے ہوتے ہین وہ لاکھ اپنے کو پوشیدہ کرین مگر بسبب اپنے کمال کے ظاہر ہو جاتے ہین میرے نزدیک آج سمندر کے ہاتھ در بے بہا لگا ہی اب سمندر کے مقدر نے یاوری کی ہی جو آپ ایسے خاص بندے سے ملاقات ہوئی میری کیا اصل ہی مین آپ کے روبرو کیا کر سکتا ہون دوسرے یہ امر ضرور مقرر ہو چکا تھا کہ یہ کام آپ کی کمک سے سرانجام پانے والا تھا کیونکر مین اس کام کو سرانجام دیتا اُس مرد بزرگ نے کہا کہ وہ کام تو بیان کیجیے جو آپ سے نہ سرانجام پاتا سمندر نے کہا پہلے آپ اپنے اسم مبارک سے ہم سبکو آگاہ فرمایئے پھر مین تو عرض کرونگا جب سمندر نے زیادہ اصرار کیا تو اُن مرد بزرگ نے کہا کہ ای سمندر مجکو سب لقمان ثانی کہتے ہین میرا پیشہ حکمت ہی مین نے بڑے بڑے حکیمان حاذق سے یہ علم حاصل کیا ہی بلکہ مین نے اسقدر کوشش کی اس فن مین کہ لقمان ثانی کے نام سے مشہور ہوا اور یہ سب عنایت و مہربانی و فضل و کرم خداوندی کا ہی کہ مین نے انکی عبادت اور پرستش بہت کی اُسکے عیوض مین اُنھون نے یہ مرتبہ مجکو مرحمت فرمایا بلکہ اسقدر مجھ سے خوش ہوئے اور یہ ارشاد کیا کہ تم ہر روز ہمارے پاس بہشت مین آیا کرو مین نے اُنسے عرض کیا کہ مین ہر روز تو نہین حاضر ہو سکتا ہون ہان مہینہ مین ایک مرتبہ ضرور حاضر خدمت ہونگا فرمایا نہین مین نے عرض کیا کہ مجکو امور دنیوی سے مہلت نہین ہوتی ہی فرمایا دوسرے روز آیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین تو عرض کر چکا ہون ایک ماہ کے بعد حاضر ہوا کرونگا تب عاجز

ہو کر فرمایا کہ آٹھوین دن ضرور آیا کرو مین زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا مین نے منظور کر لیا اُسدن سے آٹھوین روز مین خدمت خداوند مین جاتا ہون اب تو تم خوش ہوگئے اب اپنا حال بیان کرو سمندر نے کہا کہ یہ تو آپ نے خوب خوش خبری سُنائی بقول شخصے کہ میرے مقدر نے دراصل یاوری کی جو آپ سے قدم بوسی حاصل ہوئی کیا اچھی وہ ساعت تھی کہ جسوقت مین یہان آکر بیٹھا تھا اب آپ پہلے اپنی کل کیفیت سے آگاہ فرمایئے کہ کیونکر خداوندون سے ملاقات ہوئی اور وہ کیونکر آپ کو اپنے ہمراہ لے گئے اور آپ سے کیونکر پیش آتے ہین کبھی کبھی میرا بھی ذکر ہوتا ہے یا نہین اور آپ سے اُنسے کیونکر صحبت ہوئی ہے لقمان ثانی نے کہا کہ تم کو اس حال کے دریافت کرنے سے کیا اپنا مطلب بیان کرو دیکھو شام ہوتی ہے سمندر نے جواب دیا کہ اب مین جب تک کل حال آپ کا نہ سُن لونگا اُس وقت تک نہ آپ کو جانے دونگا نہ اپنا مطلب بیان کرونگا اِدھر تو سمندر نے اصرار کیا اُدھر عشاق و دیگر حاضرین جلسہ نے تب لقمان ثانی نے بیان کیا کہ اصل امر یہ ہے کہ جب مین علم حکمت سے فراغ حاصل کر چکا اُسوقت مجکو خیال آیا کہ تو نے علم حکمت حاصل کیا اسمین اپنی عمر رایگان کی اس سے اگر تو اپنے خداوندون کی عبادت کرتا اور اُنکی پرستش کرتا تو کتنا بڑا مرتبہ تجکو ملتا صرف حکمت کے پڑھنے سے حکیم مشہور ہوا اور سوائے فوائد دنیوی کے کوئی دینی فائدہ تیرا نہ ہوا اب تو ان سب باتون کو ترک کر اور عبادت کر بس جب یہ ذہن مین آیا مین نے اُسوقت سے سب سے ملنا اور ملاقات کرنا یک قلم ترک کیا اور ایک حجرہ مین کچھ اسباب ضروری لے کر بیٹھ رہا ایک دوا مین نے طیار کی تھی کہ جس کے پاس رکھنے سے یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ نہ بھوک معلوم ہوتی ہے نہ پیاس نہ نیند آتی ہے بس وہ دوا مین نے اپنے پاس رکھ لی صفت یہ ہے کہ بول و براز کی بھی ضرورت نہین ہوتی ہے اور مین نے اندر سے زنجیر بند کر لی اور عبادت خداوندون کی کرنے لگا اسی حالت مین مجکو دس برس گذرے اب جو کوئی میرے پاس آیا مین اُس سے نہ ملا وہ چلا گیا جب زمانہ دس برس کا گذرا ایک روز مین اُسی حجرہ مین بیٹھا ہوا عبادت کر رہا تھا کہ یکایک سقف حجرہ خود بخود شگافتہ ہوئی اور اُس مین سے ایک نور پیدا ہوا مین حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہے مین حیران حیران دیکھ رہا تھا کہ یکایک مین نے دیکھا کہ اُس شگاف سے ایک تخت پیدا ہوا اُس تخت پر دو مرد مقدس تشریف فرما تھے اُنکے چہرون سے ایسا نور اور رعب ساطع و لامع تھا کہ تمام حجرہ روشن ہو گیا اور ایسی ایک خوشبو آئی کہ میرا دماغ جان معطر ہو گیا بلکہ مجکو محویت کی کئی سکنڈ تک نوبت رہی اور ایک عالم سکوت و حیرت میرے اوپر طاری رہا مگر رعب ایسا تھا کہ مین خود بخود بدون اپنے اختیار کے کھڑا ہو گیا برائے تعظیم اور اُسی حالت بے اختیاری مین مین نے اُن دونون صاحبون کو تسلیم کی کہ وہ تخت زمین پر آیا مین حیران دیکھ رہا تھا کہ اُنمین سے ایک صاحب نے فرمایا کہ تو نے ہم کو پہچانا کہ ہم کون ہے مین نے دست بستہ عرض کیا مین نے نہین پہچانا تب اُنھون نے فرمایا کہ تو جنکی عبادت اور پرستش کرتا ہے مین نے عرض کیا کہ مین اپنے خداوندون کی بندگی کرتا ہون فرمایا کہ تو ہماری ہی بندگی کرتا ہے ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے تو نے خوب ہماری عبادت کی ایسے خوش ہوئے کہ ہم خود تیری ملاقات کو بہشت سے دنیا پر آئے اب تو کچھ خوف نہ کر جا ہم نے تجھے اپنا نظر کردہ کیا تو ہمارے بندگان خاص سے ہے اور تیرا مرتبہ برابر فرشتگان مقرب کے ہم نے

مقرر کیا تیرے ہاتھ مین ہم نے شفا دی تجھ سے کل دوائیان کلام کرینگی اپنی خاصیت بیان کرینگی اور نقصان اور فائدہ تیرے برابر اب کوئی حکیم نہ ہوگا تو جسکا علاج کریگا وہ شفا پائیگا تجھکو تمام خزانے زمین کے دکھائی دینگے ہم تجھکو یہ تخت دیتے ہین کہ تو اس پر سوار ہوکر تمام عالم کی سیر کر تا جدھر تو اس تخت سے کہے گا تجھکو لے جائیگا مگر ایک مرتبہ ہمارے پاس ضرور آیا کرنا چنانچہ وہی گفتگو ہوئی جو کہ مین نے قبل مین بیان کی بس جب مین نے آٹھوین دن کا اقرار کیا تب اُن دونون صاحبون نے فرمایا اچھا تیرا ہی کہنا ہم نے قبول کیا تب مین نے عرض کیا کہ آپ کا اسم مبارک فرمایا کہ ہم سامری و جمشید ہین مین نے قدم چومے آنکھون سے لگائے اُن دونون صاحبون نے میری پشت پر ہاتھ رکھا کچھ میوے بہشت سے لائے تھے مجھکو کھلائے کہ جسکا یہ اثر ہوا کہ جو علم مجھکو معلوم نہ تھے نہ مین نے پڑھے تھے وہ بھی میرے لوح سینہ پر کندہ ہوگئے بس ایک مرتبہ وہ دونون صاحب نظر سے غائب ہوگئے ہان یہ بھی فرماگئے تھے کہ اب تو اس حجرہ سے نکل اور اپنے کو ظاہر کرتا کہ تیری ذات سے تمام عالم کو فائدہ ہو ہم نے تجھکو لقمان ثانی خطاب دیا گو تو لقمان اول سے زیادہ ہے مگر وہ اور مرتبہ کا شخص تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ تو خداوند لقا کی اطاعت اور بندگی کر کہ اب دنیا پر وہی خدا ہین کیونکہ مین اسوقت تک آپ کے خدائی کا قائل نہ تھا سوائے پونے دو سو خدائیون کے جو کہ گذر گئے تھے اُسدن سے مجھکو آپ کا مرتبہ معلوم ہوا اور مین نے جانا کہ یہی میرے خدا ہین بس جب خداوند تشریف لے گئے ہین بموجب حکم خداوند حجرہ کھولکر باہر آیا میرا باہر آنا تھا کہ ایک شہرت ہوگئی کہ حکیم صاحب حجرہ سے باہر تشریف لائے وہ تخت مرحمت کردہ خداوند میرے پاس تھا چونکہ وہ وقت سہ پہر تھا مین اُس پر سوار ہوکر صحرا کی طرف چلا گیا جاکر جو مین نے صحرا کی پتیون سے کلام کیا انھون نے اپنی خاصیت بیان کی در اصل مجھکو تمام خزانے زمین کے نظر آنے لگے بس مین نے اُسدن سے یہ طریقہ اختیار کیا کہ صبح کو مطب کرنا شروع کیا ہزارون مریض آنے لگے جسکو نسخہ لکھ دیا وہ پہلے ہی نسخہ مین اچھا ہوگیا دوپہر کو لوگ سبق لینے کو آنے لگے سہ پہر کو مین برائے سیر جانے لگا جب خداوند کی خدمت مین جانے کا دن آیا مین نے تخت سے کہا کہ مجھکو خداوند کی خدمت مین پہونچا دے وہ تخت مجھکو لے کر آسمان پر گیا سب آسمان طے کرکے مجھکو بہشت مین پہونچا دیا مین بہشت کی کیا حالت بیان کرون اور آسمانون کی انکی حالت بیان کرنے کے لیے ایک زمانہ طویل چاہیے اب پھر کبھی ملاقات ہوگی اور مہلت بھی ہوگی تو بیان کرونگا خلاصہ جسکا یہ ہے کہ وہ مقام خداوندون کے رہنے کا ہے اسکی کیا تعریف بیان کی جائے احاطہ بیان سے باہر ہے بس اُس تخت نے مجھکو ایک قصر یاقوت نگار مین پہونچایا مین نے جاکر دیکھا کہ بہت سے آدمی اُس قصر مین تشریف فرما ہین حوریان خدمت مین حاضر ہین غلمان موجود ہین اور مسند پر خداوند جمشید و سامری جلوہ فرما ہین اُنکے گرد و پیش اور خداوند ہین مین نے پہلے خداوند جمشید و سامری کو سلام کیا اور قصد کیا کہ پائین مسند بیٹھون کہ خود خداوند نے فرمایا کہ ان لوگون کو بھی سلام کرو یہ تمھارے خداوند ہین مین نے بموجب ارشاد خداوند اُن سب کو بھی سلام کیا تب خداوند نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ مین بیٹھ گیا خداوند نے فرمایا جو میرے داہنی طرف ہین یہ لقا زمرد شاہ باختری ہین اور فرعون شاہ ہین اور زبرجد شاہ ہین یہ سب خدا تھے اور میرے نائب تھے

اور جو بائین طرف ہین یہ نمرود شاہ و فرعون ثانی بقیاسے زرین تن بی بی قدم جیشہ وغیرہ ہین
سب مجھکو نام معلوم ہوگئے ہوتے دو سو خداوند حاضر خدمت خداوند تھے خداوند نے دنیا کی کیفیت
مجھسے دریافت کرائی مین نے سب حالت بیان کی خداوند نے مجھکو حکم دیا کہ تم آٹھوین دن ہم سے
تمام حالت دنیا کی بیان کیا کرو اور ہم چند فرشتہ مقرر کرتے ہین کہ وہ ہر وقت تمہارے پاس حاضر
رہا کرینگے جو کچھ تم کو عرض کرانا ہم سے منظور ہوا کرے اُسکو لکھکر ہاتھ اُنکے بھیجا کیا کرو وہ فرشتے تمہارا نوشتہ
ہم تک پہونچا دیا کرینگے ہم اُس کا جواب اُسی وقت تم کو بھیجدیا کرینگے اور تم ہم سے آٹھوین
دن آکر حال کہا کرو اُسکے بعد خداوند نے حکم دیا کہ اِنکو لاکر بہشت کے میوے دو غلمان نے
میوے لاکر دیے مین نے کھائے حورونکا رقص دیکھا بعد اسکے پھر دنیا کا ذکر ہونے لگا پھر خداوند
لقا کا ذکر ہوا اُنکی کرامت کا مذکور رہا مین بعد دو پہر کے خداوندون سے رخصت ہو کر چلا
آیا اُسدن سے مین نے اپنا طریقہ یہی مقرر کر لیا کہ آٹھوین دن جا کر سب حال جو کہ دنیا پر گذرتا
ہو عرض کرتا ہون جہان تک مجکو خبر ہوتی ہے اور جو مجکو نہین معلوم ہوتا ہے وہ خود خداوند مجھسے
ارشاد فرماتے ہین کہ فلان ملک مین یہ واقعہ گذرا فلان سرزمین پر یہ حادثہ ہوا سب خداوند
حاضر [illegible] ہوتے ہین اور جب مجکو اشد ضرورت ہوتی ہے اور میری سمجھ مین کوئی امر نہین آتا
ہے تو مین بذریعہ عرضی کے خداوند کی خدمت مین عرض کرا بھیجتا ہون وہ فرشتے لے جاتے ہین
خداوند اسکا جواب مرحمت فرماتے ہین یہ حالت ہے میری جو کہ مین نے بیان کی اب بہت دن
سے واقعات سمندر پر خداوند فرمایا کرتے ہین کہ یہ واقعہ گذرا یہ حادثہ پیش آیا مین سنا کرتا تھا مگر
چند دیون کی خداوند بہت تعریف کرتے ہین ایک تو عشاق دوسرے سمندر شاہ تیسرے
گلاب جادو چوتھے شملاق جادو و امراق جادو کوئی آفتاب جادو سمندر پر ہین سپہ
سالار تھے وہ خداوند کی خدمت مین موجود ہین اور کوئی ملکہ ماہیان طوفان کش و ملکہ سحران
سیہ پوش و عشاق لقا طاقی و ملکہ زعفران بنفشہ پوش یہ سب ساحر و ساحرہ تھوڑے عرصے
سے خدمت خداوندی مین ہین خداوند انکی بہت خاطر کرتے ہین مجھ سے خود فرماتے تھے
کہ یہ لوگ ہاتھ سے عیاران لشکر اسلام کے مارے گئے یہ مارے نہ جاتے مگر مجکو منظور ہوا
کہ یہ بہت دنیا پر رہ چکے ہین اب انکو بلا لو بس مین نے طلب کر لیا بدین سبب یہ میرے
پاس چلے آئے مگر خداوند کو تعریف سمندر شاہ وغیرہ کی کرتے ہین مگر یہ بھی فرماتے ہین کہ یہ
جو آلام ہین سمندر شاہ پر اس سبب سے ہین کہ اُسنے ہماری بندگی بالکل ترک کی اور جو کہ
ہمارا نائب تھا اسکو بخدائی مانا گو اسوقت اور اس زمانہ مین وہ خدا ہے اور ہم سب چولہ بدلکر
بالاے آسمان چلے آئے ہین مگر اُسکو لازم تھا کہ سمندر ہماری بندگی تو ترک کرتا اور بالکل
ہم کو نہ بھول جاتا بس جو کچھ ہے اُسکے نزدیک خداوند لقا ہے اسقدر اُسکو اُسکی عبادت اور
پرستش کا شوق ہے حالانکہ جو کوئی ہماری بندگی کرنیوالا بھی ہے اُسکو بھی سمندر یہی فہمائش کرتا
ہے کہ خداوند لقا کی بندگی کرو کیا خوب ہم کوئی نہ ہوئے جو کہ اول خدا ہین اور جس نے
تمام زمین و آسمان اور دنیا کو خلق کیا جو کہ موجد اس عالم ایجاد کے ہین انکی تو بندگی کوئی نہ
کرے اور جو کہ ہمارے بندے ہین اور ہم نے اپنا نائب اپنی طرف سے کر کے بھیجدیا ہے کہ
جا کر خدائی کرو وہ ایسے ہوئے کہ تمام عالم مین اُنکا دین رواج پا جاے کوئی ہمارا نام لیوے بس

یہ امر ہم کو ناگوار ہوا ہم نے اُسکو مصیبت مین مبتلا کیا ابھی کیا مبتلا کیا ہے ادہر اور مصائب اُس پر نازل کرینگے
تباہ و غارت کرینگے اے سمندر مین نے جو یہ تقریر زبانی خداوند کے سنی مین نے عرض کیا کہ یا خداوند مجکو
بھی اُس سمندر شاہ کی مع اُسکے ہمراہیون کے صورت دکھا دیجیے تاکہ مین اُسکو پہچان لون اور اُسکی
صحبت سے پرہیز کرون اگر کسی مقام پر مل جائے تو فہمایش کرون کہ تم یہ کیسا غضب کرتے ہو تم نے
خداوند اول کو ناراض کر دیا ہے اور اُنکے نائب کی بندگی کرتے ہو اور سب کو ترغیب دیتے ہو
بس یہ جو عرض کیا فوراً خداوند نے اشارہ کیا کہ ایک حجاب سا میری آنکھون کے سامنے سے برطرف
ہو گیا تمام دنیا کی حالت نظر آنے لگی تمام دنیا کو مین نے اسطور سے دیکھا کہ گویا میرے پیش نگاہ
تھی جو جو اقلیم خدا پرستون کے قبضہ مین تھے اور جو جو انھون نے جنگ و پیکار کرکے حاصل کیے تھے
سب خداوند نے مجکو دکھائے فرمایا کہ یہ سب اقلیم میرے بندون اور میرے نائبون کے قبضہ مین
تھی جنھون نے زیادہ غرور کیا مین نے اُن پر غضب نازل کرکے خدا پرستون کے ہاتھ سے تباہ کرایا
خداوند نے سب کے نام بتائے مدائن بالا باختر کوچک باختر ترکستان زیرجد زنگار رجال
الماس و کشمیر وغیرہ یہ چند نام مجکو یاد رہے پھر خداوند نے جو معبد خدا پرستون کا ہے مجکو دکھایا
اور فرمایا کہ یہی ایک مکان اہل اسلام کے قبضہ مین تھا اور اُنکا عبادت گاہ تھا اسی مقام پر
وہ میرا بندہ جو کہ خدا پرست ہی پیدا ہوا تھا اسی مقام سے اُسنے خروج کیا ہم نے اُس کی
نسل کو ایسی ترقی دی اور ایسا زور دیا کہ کوئی اُسکے ہم پلہ نہ ہوا چنانچہ خداوند نے صاحبقران
اول یعنی حمزہ اول کو اور خواجہ اول یعنی عمر اول کو دکھایا اور فرمایا کہ یہی عیار تھے جو کہ
یگانہ طرار تھے اور جس نے اپنا لقب زنبیل تراشندہ کافران و سر برندہ جادوگران مشہور
کیا تھا بھلا اسکی بھی یہ لیاقت تھی کہ یہ ایسے ایسے کام کرتا صرف ہماری قدرت تھی اور ہم کو
اُسکا نام کرنا تھا بہت کچھ تعریف فرمائی اسکے بعد حمزہ صاحبقران کی بہت تعریف کی
پھر فرمایا کہ جب یہ دونون خوب مقابلہ کر چکے اور اُنکے دل مین یہ امر پیدا ہوا کہ اب ہم سے
بڑھ کر کوئی نہین ہے اور غرور کرنے لگے بس مین نے یہ امر اُنکے دل مین پیدا کیا کہ اب یہ
مقابلہ نہ کرین بلکہ اپنے اصلی مقام جائے ولادت پر چلے جائین مین نے وہی امر اُنکے دل
مین پیدا کیا اور اُنکی اولاد سے ایک کو صاحبقران کیا جو کہ صاحبقران ثانی و امیر ثانی کے
لقب سے مشہور ہوا اور خواجہ عمر کی نسل سے ایک کو خواجہ ثانی یعنی عمر ثانی کیا خداوند
نے اُن دونون کو بھی دکھایا اور شناخت کرایا کہ یہ صاحبقران ثانی و عمر ثانی ہین اُنکی بھی
بہت تعریف فرمائی اور سب خدا پرستون کو دکھایا جو جو کہ مر گئے تھے اُنکو دکھایا کہ ان لوگون
نے دنیا پر راحت پائی میرے مغرور و غیر مغرور بندون کو پریشان کیا مین نے انکو دوزخ مین
ڈالدیا اب یہ ہمیشہ جلا کرینگے اے سمندر شاہ صدائے آہ آہ آ رہی تھی میرے تو رونگٹے
کھڑے ہو گئے تھے اور زمین کانپنے لگا تھا اور وہ جو نسل سے صاحبقران اول و ثانی کے
مر گئے تھے وہ بھی سب دوزخ مین تھے اور اسی طور سے خواجہ ثانی و اول کی نسل کے
عیار بھی خداوند نے فرمایا کہ جب انھون نے یعنی صاحبقران ثانی و عمر ثانی نے طلسم آئینہ پر پہونچکر
آئینہ اندام حاکم کو جو کہ خدائی کرنے سے مغرور ہو گیا تھا اور سوائے اپنے کسی کو
جانتا تھا تباہ کرکے اشراق جادو بادشاہ طلسم آئینہ کو قتل کیا اور تورج کو اور غضب

طلسم کو اپنے قبضہ مین کیا اور اُسکو خبر ہوئی کہ آئینہ اندام نہ طاق کو گیا ہی اُسکو بھی غرور ہوا بس مین کئے اُسکو بھی مثل صاحبقران اول کے اُسکے معبد کی طرف روانہ کیا یہی دل مین انکے بھی ڈالدیا کہ وہ بھی اپنے معبد کو چلے گئے صاحبقران اول تو اکیلے گئے تھے مگر یہ مع ایک سو چالیس عزیزون کے گئے تھے راہ مین انکے عزیزون نے بہت غرور کیا سو اُنکو مین نے اپنی قدرت سے جلا دیا کہ اُنکو میرے بندون نے ایک مقام پر پاکر تمام صحرا مین آگ لگا دی چونکہ ان مین بہت سے ایسے تھے کہ وہ جل گئے اور بہت وہان سے بھی زندہ نکلے یہ صرف میری قدرت نمائی تھی وہ خام کعبہ جو کہ معبد اُنھون نے اپنا قرار دیا ہی گئے چنانچہ سمندر شاہ وغیرہ اور دیگر ممالک کے بندون نے میری عبادت ترک کی تھی نہ طاق خدا کی بندگی کرنے لگے تھے اور یہ لوگ مغرور بھی ہوگئے تھے بس مین نے اپنی قدرت سے بدیع الملک کو صاحبقران کیے اور خضران بن عمر ثانی کو مثل عمر اول کے خواجہ بنا کر وہی قوت صاحبقران کی بدیع الملک کو عطا کی اور وہی مکاری خواجہ عمر کی خضران بن عمر کو مرحمت کی یہ لوگ بھی مثل اُن سب کے ہین اور اُسی خاندان سے ہین طرف نہ طاق کے روانہ کیا تاکہ اس اقلیم کو بھی غارت کرین اور بہت سے ملک مین اُنکو بھی کیونکہ یہ سب لوگ مجھ سے پھر گئے ہین یہ فرما کر وہ ملک دکھائے کہ جو خداوند کی بندگی کرتے ہین اور وہ ملک دکھائے جو کہ پھر گئے ہین انھین ملکون مین یہ ملک تھے جو کہ تمھارے قبضہ مین تھے اور نہ طاق بھی تھا مجھ سے فرمایا کہ تو نے سمندر کی اور اُسکے ہمراہیون کی خواہش کی تھی دیکھ لے بس یہ فرما کر جو اشارہ کیا میرے روبرو تمھارے دربار کی تصویر نظر آئی تم تخت پر بیٹھے ہوئے تھے سب اہل دربار حاضر تھے بہت سے لوگ تھے سب کو مین نے پہچان لیا خداوند نے نام بتائے کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہی یہ سمندر شاہ ہی اور یہ جو برابر تخت کے کرسی پر ہی یہ اسکا اُستاد ہی اور نام اسکا عشاق حجرہ نشین ہی یہ ہمارا پہلو نشین تھا جب ہم چولہ بدلکر بالاے آسمان آگئے تو اسنے دنیا کو ترک کیا اور گوشہ نشینی اختیار کی چنانچہ جب سے یہ حجرہ نشین ہوا اسنے سمندر کو و دیگر لوگون کو سحر تعلیم کیا اب یہ محبت مین سمندر کے حجرہ کو ترک کرکے آیا ہی باوجودیکہ میرا پہلو نشین ہی مگر پھر بھی میرے طریقہ اور قاعدہ سے واقف نہین ہی اور نہ سمندر کو نصیحت کرتا ہی کہ یہ کیا کرتے ہو خیر اسکے بعد اور اہل دربار کو دکھایا اور ہر ایک کے نام بتائے بہت سے اسوقت اس مقام پر موجود ہین اور بہت سے نہین ہین اُسدن سے مین نے تم سبکو پہچان لیا اسی سبب سے تو مین نے عشاق سے صاحب سلامت کی اور مزاج پرسی کی اے سمندر مین اُسدن سے اسی فکر مین تھا کہ کسی نہ کسی صورت سے تم سے ملاقات ہو مین تم کو اس حال سے آگاہ کرون مگر مہلت نہ ملتی تھی کہ مین تمھارے پاس آتا آج حسن اتفاق سے ملاقات ہو گئی پھر جب مین گیا خداوند نے تمھارا ذکر فرمایا اور بہت شکایت فرمائی اور جو واقعات گذرے سب بیان فرمائے کہ یہ گذرا اور یہ گذرا چنانچہ جو کچھ دریاے سبز رنگ سے لیکر اور یہان تک حال گذرا ہی سب مجھکو معلوم ہی کہو تو بیان کرون میرے نزدیک کیا ضرورت ہی کہ مین بیان کرون بیچ تمھاری زبان سے سننے کا مشتاق ہون ابھی کل کا واقعہ ہی کہ کل مین خدمت خداوند مین حاضر تھا خداوند نے تمھارا ذکر کیا پہلے تو بہت تعریف فرمائی

اُسکے بعد شکایت کی اور فرمایا کہ مین کبھی ناراض ہوتا مگر اُسکی اس حرکت سے کہ اُسنے مجکو بالکل فراموش کر دیا میری بندگی ترک کی خصوصاً استاد کی تمھارے بہت تعریف فرماتے ہین جب مین جاتا ہون یہی ذکر ہوتا ہے اب برس ڈیڑھ برس سے دوسرا ذکر نہین ہوتا ہے چنانچہ کل افسوس فرمارہے تھے کہ حیف ہے سمندر خواب غفلت سے نہ بیدار ہوا اور اُسنے اپنی حرکت نہ چھوڑی چنانچہ مین نے یہ تقدیر کر دی کہ وہ تباہ ہوا اور اُسکا ملک اہل اسلام کے قبضہ مین جائے اُس پر کیا منحصر ہے نہ طاق بھی تباہ ہوگا اور یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضہ مین جائینگے فرمایا کہ مین تجکو خبر دیتا ہون ان سب امرون کی اور اس امر سے بھی آگاہ کرتا ہون کہ کل تجھ سے اور سمندر شاہ سے ایک مقام پر ملاقات ہوگی تو اُسکو آگاہ کر دینا مین نے لاکھ لاکھ دریافت کیا کہ کس مقام پر اور کیونکر مین تو جانتا تھا کہ مجکو اپنے امورات دنیوی سے مہلت نہ ہوگی پھر سمندر شاہ کے آگے کیونکر ملاقات ہوگی مین ایک مدت سے قصد کر رہا ہون اتفاق نہین ہوتا مگر مین نے بسبب اس امر کے کہ حکم خداوندی ہے اور جو یہ فرماتے ہین وہ ہوتا ہے اس امر پر اصرار کرنا زیبا نہین ہے چنانچہ خاموش ہو رہا خداوند نے فرمایا کہ ایک بہت بڑا دوست ہمارا ہمارے پاس کل آئے گا ہم اُسکے بہت مشتاق ہین بہت عرصہ بھی ہوا کہ ہم نے اُسکو دیکھا نہین ہے ہم اُسکو بہت دوست رکھتے ہین اور وہ ہم کو ایسا تو کوئی نہین ہے جو اُسکے برابر ہو مین نے اور دیگر خداوندون نے عرض کیا کہ ہم کو بھی آگاہ فرمایئے کہ وہ کون ہے تاکہ ہم اُس سے آگاہ ہون فرمایا کہ اسقدر لوگ میرے یہان میرے پاس ہین اُنمین بھی کوئی اُسکے برابر نہین ہے ہم کو اُسکا اب دنیا پر رہنا نہایت شاق ہے ہم کل اُسکو طلب کرینگے بدون اُسکے ہماری صحبت بدرنگ و بدمزا ہے یہ فرماکر فرمایا کہ تم لوگ اُسکے نام کے مشتاق ہو سنو اُسکا نام ملکہ ایوان نطاقی ہے یہ فرماکر ایک تصویر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ دیکھ لو یہ اُسکی تصویر ہے ہم سب نے دیکھا اور عرض کیا کہ یہ خداوند کی بہت دوست ہے فرمایا کہ ہان بہت دوست ہے اُسنے میرے لیے ترک دنیا کی ہم بھی اُسکو دوست رکھتے ہین یہ فرماکر عشاق نطاقی و ملکہ شعلہ سے فرمایا کہ تم اے عشاق نہ پریشان ہو اپنی بہن کے لیے ہم کل اُسکو یہان طلب کیے لیتے ہین ہم خود اُسکے مشتاق ہین عشاق نے کہا کہ مین عرض کرنے والا تھا کہ حضور میری ہمشیرہ کو یا تو طلب کرین یا مجکو اُسی مقام پر پھر روانہ فرمایئے کیونکہ مجکو اب اُسکی جدائی بہت شاق ہے خداوند نے فرمایا کہ ہم طلب کیے لیتے ہین وہ دنیا پر بہت رہ چکی یہی کلمہ شعلہ سے فرمائے کہ مین تیری نواسی کو دنیا پر سے بُلائے لیتا ہون تیری کیا رائے ہے ملکہ شعلہ نے بھی کہا کہ مجکو اُسکی مفارقت نہایت شاق ہے یہ تو آپ نے خوب ارشاد کیا مین خوش ہو گئی یہ سُنکے مجھ سے خداوند نے ایوان کی بہت تعریف کی مین اُس ایوان کی ملاقات کا بہت مشتاق ہوا مین نے خداوند سے عرض کیا کہ اگر آپ ملکہ ایوان کے مکان کا نشان مجکو تعلیم فرمایئن تو مین ضرور اُنسے پردۂ دنیا پر ملون ارشاد کیا کہ اسی مرتبہ جو تم آؤگے تو تم سے اسی مقام پر ملاقات ہوگی تم بھی اُنکی صحبت سے بہت خوش ہوگے مین نے عرض کیا اگر مین پردۂ دنیا پر ملاقات کرون تو کیا نقصان ہے فرمایا کہ آج کل اُسکے مزاج مین کچھ فتور ہو گیا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے وہ بہت بیہودہ بکتی ہے مثل دیوانون کے اُسکی تقریر ہے کوئی اُسکی ملاقات کے قابل نہین ہے یہان جب وہ آئے گی تو پھر اُسکا دماغ اصلاح پر آجائے گا اُسوقت یہ اس کے لایق ہوگی کہ کوئی اس سے ملے ابھی وہ اس لایق نہین ہے

اسی سبب سے اور مین اُسکو بلائے لیتا ہون ای سمندر شاہ مین یہ تقریر سُنکے خاموش ہو رہا خداوند
بہت تعریف ایوان کی فرمایا کیے بعد تھوڑے عرصہ کے مین رخصت ہوکر چلا آیا مگر مجکو خیال تھا کہ
خداوند نے فرمایا ہی کہ کل تم سے اور سمندر شاہ سے ملاقات ہوگی دیکھیے کیا سبیل ملاقات
کی نکلتی ہی چنانچہ مین آج ایک ضرورت سے اِدھر کو روانہ ہوا راہ مین یہ واقعہ پیش آیا تم سے
ملاقات ہوئی چنانچہ خداوند کا فرمانا راست ہوا کیون نہ ہوتا خداوند ہین بھلا کیونکر دروغ ہوتا
میرا تو یہ واقعہ ہی مجکو خداوند بہت مانتے ہین مین نے اپنی کل حالت بیان کی اب تم اپنی حالت
بیان کرو اور جو تم کو کہنا ہو کہو اور یہ بیان کرو کہ تم اسوقت اس مقام پر کیون آئے ہو کیا شکار
کے لیے اور یہ مجمع کیسا ہی اور یہ فوجین کیسی صف بستہ کھڑی ہین اور یہ ہوا پر کیون فرق ہی کہ
کوئی ادھر سے نہ جانے پائے ساحر مقرر ہین وہ بالائے ہوا بندوبست کر رہے ہین اسقدر
جم غفیر کیون ہی یہ ہزارون آدمی تیر و کمان لیے ہوئے کیون مستعد ہین اسکا کیا سبب ہی سمندر
نے کہا کہ مین اسکا کیا حال بیان کرون آپ میرے حال سے بخوبی واقف ہین لقمان ثانی نے
ایسی کچھ تقریر کی کہ سب کو اعتقاد ہو گیا ہر ایک اپنے اپنے دل مین اپنے مقام پر کہنے لگا کہ یہ
بڑے مقرب ہین سب حال انھون نے بیان کر دیا عشاق اس امر سے حیران تھا کہ مین تو انکو
جانتا نہین ہون یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوئے اب اُسکو بھی معلوم ہوا کہ یہ سبب ہی
کہ میرے نام سے واقف ہوئے کہ خود خداوند نے اپنی زبان سے فرمایا اور میری تعریف کی انکے
ذریعہ سے کچھ باتین جو کہ میرے دل مین ہین مین خداوند کی خدمت مین عرض کرا بھیجونگا عذر و
معذرت کرونگا عشاق کو خوب اعتقاد ہو گیا ہی اور سمندر تو آنکھین بچھائے دیتا ہی کہ
لقمان ثانی نے کہا کہ ای سمندر جلدی بیان کرو مجکو عرصہ ہوتا ہی مجکو اپنی ضرورت سے جانا
ہی اور وہ ضرورت بہت شدید ہی دیکھیے جس چیز کی تلاش کو نکلا ہون کہان ملتی ہی صحرا صحرا
پھرونگا ہر شی سے کلام کرونگا اور شناخت کرونگا یہ جو لقمان ثانی نے کہا اور کہا کہ زیادہ
اصرار جو اس امر مین کرتا ہون اسکا سبب یہ ہی کہ خداوند سب حالات جو کہ میرے اوپر
گذرے ہین سب دریافت فرماتے ہین واقف ہوتے ہین مگر میری زبان سے سننے کے
مشتاق ہوتے ہین تو بیان کرونگا کہ اس مقام پر سمندر سے ملاقات ہوئی سمندر اس کام مین مصروف تھا
اس قدر مجمع تھا جب یہ سمندر نے سُنا تو سمندر نے کہا کہ آپ میری طرف سے بہت سے بہت
عذر کیجیے گا اور میری جانب سے عرض کیجیے گا کہ سمندر نے دست بستہ عرض کیا ہی کہ میری خطا
کو معاف فرمایئے اور میرے حال پر رحم فرمایئے اب مجھ سے ایسی خطا نہ ہوگی یہ امر مجھ سے
نادانستگی مین ہو گیا آپ کریم ہین رحیم ہین آپ پر ہر ایک کا حال روشن ہی ہر ایک کے
دل کا حال بخوبی آپ جانتے ہین ہر ایک کے حال سے بخوبی ماہر ہین بس میرے اوپر
رحم فرمایئے میرے قصور کو معاف و عفو فرمایئے مین اپنے گناہون سے بہت شرمندہ
ہون اب ایسے خیال بھی نہ کرونگا جو مجکو حکم ہو وہ مین کرون میرے اوپر سے اس بلا کو دفع
فرمایئے مجکو اسقدر قوت عنایت فرمایئے کہ مین اہل اسلام پر غالب آؤن اور ان سبکو
قتل کرون اور اپنے شہر سے نکالدون لقمان ثانی نے جواب دیا کہ ای سمندر تم نے تو
اسوقت وہ مثل کی کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان مین کہتا کچھ ہون جواب تم کچھ

دیتے ہو پہلے اپنی حالت تو بیان کرنا اور اس واقعہ کو بیان کرو پھر جو تم کہو گے مین خداوند سے عرض کرونگا اگر لائق عرض کرنے کے ہوگا اور تم کو تدبیر بھی بتاؤنگا اور طریقہ بھی کہ جو باعث تمھاری اچھائی بہتری کا ہوگا بس اُسوقت سمندر رنے ابتدا سے اور اس مقام تک سب حال مجملاً بیان کیا کہ ایوان کو خواجہ ثالیث نے اسیر کرلیا اور پھر اقرار لے کر اپنے اسیرون اور مبتلاے سحر کو رہا کر اُسکے چھوڑ دیا اور جو جو واقعے اور معرکے گذرے سب بیان کیے اور کہا کہ یہ یہ آفتین مجھ پر اُسدن سے نازل ہوئین ہین جس دن سے اہل اسلام اسطرف آئے ہین اور اُنکا قدم آیا ہے مین ان آلام مین مبتلا ہون لقمان ثانی نے فرمایا کہ یہی سب امر خداوند نے فرمائے تھے ہر ہفتہ کو یہی ذکر ہوا کرتا ہے کہ یہ جملہ حالت گذری ہین اُن سے سُن چکا ہون اور اب تم سے بھی سُن لیا مگر تم نے اس مقام پر آنا اور اس مجمع کا ہونا نہین بیان کیا اسکو بھی بیان کرو سمندر رنے جواب دیا کہ عرض کرتا ہون آپ سے کوئی امر پوشیدہ نہ کرونگا کیونکہ آپ سے پوشیدہ نہین رہے گا آپ پر ظاہر ہوگا اور آپ ایسا مقرب بارگاہ خداوندی کہان مجھکو ملیگا اور کون آپ سے بہتر ہوگا کہ جو مین اُس سے عرض کرونگا اُس پر ظاہر کرونگا آپ تو میرے مقدر سے مجھکو ملے اب میرے دن اچھے آگئے ہین نصیبے نے یاوری کی ہے لقمان نے جواب دیا کہ اس تقریر سے کچھ حصول نہین ہے تم اپنی تقریر کو بیکار طول دیتے ہو جلد بیان کرو مجھکو جانا ہے میرا ہرج ہو رہا ہے یہ جو لقمان نے کہا اُسوقت سمندر رنے کہا کہ جب مجھکو خبر ہوئی کہ ایوان سے اور خواجہ سے کچھ اقرار ہوا ہے مین نے جو اپنے مقام پر دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ ایوان نے خواجہ سے اقرار کیا ہے کہ مین مطیع اسلام ہوئی آپ کی شراکت کی مین نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا مگر ایک شرط کے ساتھ اگر آپ اُسکو قبول کرینگے ایوان نے خواجہ سے یہ شرط کی کہ مین آپ کی شریک تو ہوئی مگر شرط یہ ہے کہ آپ کی شریک ہوکر سمندر رسے مقابلہ نہ کرونگی اُسکے سوا تمام جہان سے مقابلہ کرونگی اور نہ اُسکی شریک ہوکر آپ سے مقابلہ کرونگی اول تو میرے اور اُسکے اب شراکت کیسی اور باہم ملاقات کیسی وہ کافر مین مطیع اسلام بس جب یہ اقرار مدار ہوگئے اُسوقت خواجہ نے ایوان کو رہا کیا ایوان نے جو دریاے سحر بنایا تھا مٹا دیا سب کو جو جو اُسمین قید تھے رہا کر دیا صاحبقران پر سے اپنا سحر اُتار لیا یہ سب بندوبست کرکے اپنے شہر مین گئی اس امر کا خیال ذہن اقدس مین رہے کہ نہ ایوان میری ماتحت ہے نہ باج گذار ہے بلکہ ایک خودسر بادشاہ تھی کبھی اسنے کسی کو خراج نہین دیا نہ اسکے بھائی نے ہمیشہ ساتھ خودسری اور سرکشی کے حکومت کی میرے اوپر کیا موقوف ہے خداوند کو خراج نہین دیتی تھی اُسنے ہمیشہ برسر فساد رہتی تھی مگر مجھ سے ازحد ملاقات تھی اور مجھ سے الفت کرتی تھی اس سبب سے میری آکر شریک ہوئی تھی دوسرے اپنے بھائی کے اور نانی کے خون کا عیوض اُنکے قاتلون سے لینے کو آئی تھی کہ یہان اُس پر یہ آفت گذری اور اُسنے جو یہ اقرار خواجہ سے کیا کہ مین سمندر رسے مقابلہ نہ کرونگی صرف میری محبت اور یہ سبب میرے خوف کے بس جب یہ اپنے مقام پر پہونچی اسنے اپنے شہر کا بادشاہ اپنی بہن کو کیا اور خود تارک دنیا ہوئی گوشۂ عافیت اختیار کیا جب مجھکو یہ سب حال معلوم ہوا مجھکو بڑا غصہ آیا مین نے اُسوقت بذریعہ رقعہ کے طلب کیا ایوان

نے عذر کیا کہ مین آ نہین سکتی ہون چلہ کشی کی ہے چونکہ مجھکو تو معلوم تھا کہ اسنے نقرہ کیا ہے مین نے دوسرا رقعہ تحریر کیا اُس مین بہت کچھ لجاجت کے کلمے تحریر کیے جس کے سبب سے وہ آج صبح کو میرے دربار مین آئی میلے مین نے بہت کچھ سمجھایا اور کہا کہ میری کمک کرو اور مطیع اسلام نہو اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو مگر ایوان نے انکار کیا ہرگز ہرگز نہ راضی ہوئی مین نے بہت دھمکایا خوف دلایا مگر راضی نہ ہوئی یہان تک مین نے کہا کہ مین تجھکو قتل کرونگا اُسنے کہا کہ مجھکو کچھ خوف نہین ہے مین کسی امر سے نہین ڈرتی ہون مجھکو اپنی جان کا خوف نہین ہے جو تیرا جی چاہے وہ کر مین اپنے قول سے نہ پھرونگی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی نہ یہ امر ترک کرونگی کہ مین مطیع اسلام نہون اور مذہب کفر مین مبتلا ہون مذہب اسلام مذہب حق اور دین برحق ہے اور بہت سی تعریف مذہب اسلام کی کی اور نہایت درجہ مذمت تمام مذہبون کی کی اُسکی اُسوقت کی تقریر سُنکے مجھکو بہت غصہ آیا مین نے حکم اسیر کرلینے کا دیا سب نے اسیر کرلیا مین نے اُسوقت تمام شہر و بیرون شہر منادی کرادی کہ ایک مجرم سرکاری گردن مارا جائیگا جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے چنانچہ یہ مجمع وہی ہے مین نے ایوان کو زندان خانہ مین قید کیا چونکہ سہ پہر کا وقت مقرر کیا تھا اور یہی مقام ہے بس مین بموجب حکم کے یہان آیا یہان آکر سب اہل شہر کو جمع پایا چونکہ ایوان کے مددگار بہت ہین اسکے عزیز بہت سے ہین اسکے پاس لشکر ہے دوسرے اب تو اسکی کمک اہل اسلام کرینگے انکا لشکر بہت ہے اس خوف سے کہ کوئی رہا کر نہ لے جائے مین نے بندوبست کیا اور یہ سب لشکر صف آرا کیے اور یہ سب تیر و کمان لیے ہوئے اُسکو تیرباران کرنیکو میرے حکم سے لیٹے ہین اور مین نے بالاے ہوا اس لیے یہ بندوبست کیا تھا کہ شاید کوئی ساحر یہان آکے یہ بندوبست دیکھکر کہ یہان سے لیکر نکلنا بہت دشوار ہے بس بالاے ہوا آئے اور ایک مرتبہ زمین پر آئے اور رہا کرے جائے تو خرابی ہو اس لیے بلندی کا بھی بندوبست اس طور سے کیا بس مین ایک حکم دیچکا تھا جلاد اُسکو لے کر چلا تھا مجھکو یہ انتظار تھا کہ یہ چبوترہ ریگ پر پہونچ جائے قریب دار تو دوسرا حکم دون کہ ساحرون نے آکر آپ کا حال بیان کیا مین اُسی طور سے چھوڑکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اب جب آپ تشریف لے جاوینگے تو مین اُسکا پورے طور سے بندوبست کرونگا یہ میرا واقعہ ہے جو مین نے عرض کیا جب لقمان ثانی نے سمندر کی تقریر سُنی اور حال سے واقف ہوئے جواب دیا کہ تمھاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ وہی ایوان ہے جس کا ذکر خداوند فرماتے تھے وہ تو فرماتے تھے کہ میری بڑی دوست ہے تمھارے بیان سے تو یہان دوسرا امر ثابت ہوتا ہے مگر یہ بھی تو فرمایا تھا کہ دیوانی ہوگئی ہے مجھکو اس امر سے شک گذرتا ہے کہ تم نے کہا کہ اپنے بھائی عشاق نہ طاقی و ثانی شعلہ جادو کے خون کا عیوض اہل اسلام سے لینے آئی تھی اور تم نے نام بھی پورا اُسی ایوان کا لیا جس طور سے خداوند نے فرمایا تھا کہ لیکن ایوان نہ طاقی بس مجھکو شک ہوتا ہے ذرا اسکو میرے روبرو بلوا لو کہ مین دیکھون کہ کون ہے کیونکہ مین تو خداوند کی خدمت مین تصویر دیکھ چکا ہون سمندر نے جواب دیا کہ ایک نام کے بہت سے انسان ہوتے ہین کوئی امر شک کا نہین ہے شاید اسکے بھائی کا نام بھی وہی ہو اور ثانی کا اور اسکا بھی جیسا کہ خداوند نے فرمایا کہ یہ وہ ایوان نہین ہے جس کی خداوند تعریف کرتے تھے بس کیا ضرورت ہے کہ مین ایسے مجرم کو آپ

کے رو برو طلب کرون جو کہ خداوندون کو برا بھلا کہتا ہو جو کہ اپنے قلب کو ناگوار گذرے اور کانون کو
برا معلوم ہو جو کہ اپنے خداوندون کی برائی کرتا ہو جو کہ برہمی کا سبب ہو اور آپ کو بھی ناگوار ہو
اور غصہ آئے وہ تو ایک بیباک ہی ضرور مذمت اور لعن کریگی کیا ضرورت ہی کہ بلا کر اور برا بھلا
کہلوائیں بس میرے نزدیک گویا اس امر کے موجد ہم ہونگے اور لوگ کہینگے کہ یہ لوگ جان کر اپنے
خداوندون کو برا بھلا کہلواتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کا اس تقریر سے منشا یہ تھا کہ یہ وہی
ایوان ہی جس کی خداوند لقمان ثانی سے تعریف فرماتے ہین بس اگر لقمان ثانی نے پہچان لیا اور
کہا کہ اسکو رہا کردو تو میرے حکم مین خلل ہوگا اور سیاست مین فرق ہوگا اگر مین نے ان کے کہنے پر
عمل نہ کیا تو یہ ناراض ہونگے انکو ناگوار ہوگا اور فی الحال انسے ایک ضرورت ہی تو اس مین کمی کرینگے
بلکہ خداوند سامری و جمشید سے شکایت کرینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ مین سامنے طلب ہی نہ کرون یہ امر اپنے
دل مین خیال کرکے یہ تقریر کی تھی اور کہا میرے نزدیک اسکا طلب کرنا آپ کے رو برو اچھا نہین ہی
ورنہ جیسی مرضی لقمان ثانی نے کہا کہ تم طلب تو کرو یہ خوف نہ کرو کہ کوئی رہا کرلے جائیگا دوسرے
وہ میرے رو برو برا بھلا نہ کہیگی مین اسکو نصیحت کرونگا کچھ عجب نہین کہ مان جائے سمندر نے
کہا کہ بہت خوب یہ کہکر حکم دیا کہ ایوان کو یہان اسی طور سے لے آؤ یہ حکم پاکر چوبدار چلا ادھر جلاد
اسکو چبوترے تک لے کر پہونچا تھا زیر دار بٹھایا تھا حکم ثانی کا منتظر تھا کہ پہونچے اور مین دار
پر کھینچون اور حکم ثالث آیا مین نے کام تمام کیا کہ اتنے عرصے مین چوبدار پہونچا اور اسنے کہا کہ مجرم کو بادشاہ
نے طلب فرمایا ہی جلاد نے کہا کہ کیون اس چوبدار نے کہا کہ تم کو اس سے کیا غرض لے چلو چوبدار
سے یہ سنکے سر زنجیر کا پکڑ کر داروغہ زندان ایوان کو لے کر چلا اسطرف جدھر سمندر مع اہل دربار
و لقمان ثانی کے بیٹھا ہوا تھا یہ تو قیدی کو لیکر آتا ہی ادھر سمندر نے کہا کہ اب مین آپ سے
عرض کرتا ہون کہ کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ خداوند مجھ سے خوش ہون اور میری خطا کو معاف کرین
اور بلا کو میرے سر سے دفع فرمائین مجھ سے قصور تو ضرور ہوا لقمان ثانی نے کہا کہ مین اب کی
مرتبہ جو ہفتہ کو خدمت خداوند مین جاؤنگا تمھاری سب حالت بیان کرونگا اور بہت کچھ کہونگا
سفارش بھی کرونگا جہان تک مجھ سے ممکن ہوگا مگر تم ایک کام کرو کہ اپنے کل حال کی ایک عرضی
تحریر کرو اس مین کل حال ہو اور بہت کچھ عذر و معذرت بھی کردو اور آج سے خداوند سامری و جمشید
کی بندگی پھر سے شروع کرو تا کہ خداوند تم سے راضی ہون اور خوش ہون انکا یہ غصہ برطرف ہو
اور مین بھی کہونگا بلکہ تم عرضی تحریر کے مجھکو دو مین خود پیش کرونگا سوائے اس تدبیر کے کوئی
دوسری تدبیر نہین ہی سمندر نے کہا کہ یہ رائے آپ کی بہت عمدہ ہی مگر یہ تو فرمائیے کہ
مجھکو کیونکر حال معلوم ہوگا کہ خداوند نے کیا فرمایا میری عرضی ملاحظہ فرماکر کیونکہ اب آپ سے
ملاقات ہونا غیر ممکن ہی لقمان ثانی نے جواب دیا کہ جو کچھ حال ہوگا مین تم کو بذریعہ تحریر کے
اطلاع دونگا مگر اس ہفتہ مین خداوندون کی بندگی بہت اچھی طرح سے کرنا جو کہ انکی خوشنودی
کا سبب ہو سمندر نے جواب دیا کہ جیسا آپ نے فرمایا ہی ویسا ہی کرونگا یہی کہہ رہا تھا کہ داروغہ
زندان ایوان کو لے کر حاضر ہوا ادھر اہل مجمع مین غل و شور ہوا کہ بادشاہ نے پھر قیدی کو
طلب کیا اور ایکمرتبہ سب اہل مجمع چلے کہ دیکھین کہ قیدی سے اور بادشاہ سے کیا
تقریر ہوتی ہی یہ جو حال سوارون نے دیکھا سب کو روکا وہ لوگ رک رہے مگر یہ حال ہوا

کہ بعض بعض کچل گئے کچھ گر پڑے اُس پر بھی دو ایک دب دبا کر پہونچ گئے اور آڑ پکڑ کر کھڑے ہوئے
ایسے مقام پر کہ جہاں سے تقریر سُنائی دے اور کوئی ہم کو بھی نہ دیکھے اُنھوں نے دیکھا کہ سب
اہلِ دربار موجود ہیں بادشاہ تخت پر متمکن ہے مگر ایک نیا شخص حکیم وضع برابر تخت بادشاہ کے بیٹھا ہوا
ہے تخت پر اور بادشاہ اُس سے ہم کلام ہے یہی دیکھ رہے تھے اور کلام سُن رہے تھے کہ قیدی
آگئی سو بجا سمندر نے لقمان ثانی سے کہا کہ ملاحظہ فرمایئے ایوان حاضر ہے اُدھر ایوان نے
دیکھا کہ سب وہی لوگ ہیں مگر ایک شخص حکیم وضع سمندر کے تخت کے برابر ایک تخت پر
بیٹھا ہوا ہے اور اُسکی سب عزت و آبرو کر رہے ہیں ایوان نے بغور دیکھا اور سر جھکا لیا مگر ایوان
کی یہ حالت ہے کہ بالکل ہراس نہیں ہے چہرہ پر آثار مسرت ہیں گویا اُسکو قتل ہونے کی خوشی
ہے ایوان تو یہ دیکھ رہی تھی جو لوگ اس مقام پر بیٹھے ہوئے تھے باہم اشارے کر رہے
تھے کہ تم لوگ دیکھتے ہو ایوان کو یاس اپنے مرنے کا ہراس نہیں ہے بلکہ خوش ہے ہم نے
آج تک ایسا کسی کو نہیں دیکھا حاضرین میں تو یہ تقریر اشاروں میں ہو رہی ہے اُدھر
جب سمندر نے لقمان سے کہا لقمان ثانی نے بغور ایوان کی طرف دیکھا اور کہا کہ
قیدی کو میرے قریب لاؤ داروغہ ایوان کو قریب لایا اب لقمان نے دیکھ کر کہا کہ ای سمندر
یہ تو وہی ایوان ہے کہ جسکی تعریف خداوند فرماتے تھے اور بہت اسکی ملاقات کے مشتاق ہیں
تم نے بڑا غضب کیا کہ خداوند کے دوست پر ایسا ظلم صریح کیا اسی سبب سے خداوند تم
سے ناخوش ہیں بڑی خرابی ہوئی تھی کہ اگر میں تمھارے کہنے پر عمل کرتا تو یہ قتل ہو جاتی
اور تم پر اس سے زیادہ عتاب خداوندی نازل ہوتا جب کہ تم یہ جانتے تھے کہ یہ آج کل
دیوانی ہو گئی ہے اس کے کسی فعل کا اعتبار نہیں ہے تو تم نے یہ ظلم اس پر کیوں کیا سمندر نے
عرض کیا کہ مجھکو کیا معلوم کہ یہ دیوانی ہو گئی ہے اگر یہ معلوم ہوتا تو میں کیوں ایسا کرتا اب آپکی زبانی
معلوم ہوا ہے اور یہ آپکے روبرو موجود ہے آپ ایوان سے کلام فرمایئے جس طور سے چاہیے سمجھایئے لقمان
نے یہ سنکے سمندر کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایوان کی طرف دیکھ کر کہا کہ ای ایوان سلام علیک
اچھی تو رہیں ایوان جب سے یہاں آئی ہے سر جھکائے کھڑی ہے نہ اسنے کسی کو سلام کیا نہ جب
پہلے تو اسنے ایک نظر سب کو دیکھ لیا تھا پھر جو سر جھکایا تو سر نہ اٹھایا یہی خیال اسنے
دل میں کر رہی تھی کہ یہ بھی کوئی کافر اور مرتد ہے جو برابر تخت سمندر کے تخت پر بیٹھا ہے اگر
اسنے کچھ کلام مجھ سے کیا تو میں بھی صاف صاف جواب دونگی یہ تو اس خیال میں غرق تھی
اُدھر لقمان نے سلام کیا اسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون سلام کرتا ہے جواب بھی نہ دیا سمندر نے
کہا کہ دیکھا آپ نے اسکی حرکت کو کہ آپ نے سلام کیا اسنے جواب بھی نہ دیا اسی طور سے
کھڑی رہی لقمان نے کہا کہ اُسکی حرکت پر خیال نہ کرو تم سے کیا غرض اب میرے اس کے
تقریر ہوگی میں جانوں اور ایوان سمندر خاموش ہو رہا کہ پھر لقمان نے کہا کہ ای ایوان
ہم نے تم کو سلام کیا اور تم نے کچھ جواب نہ دیا کس خیال میں غرق ہو سر اُٹھا کر ہم سے
دو دو باتیں کر لو ایوان نے پھر جواب نہ دیا خاموش کھڑی رہی تیسری مرتبہ جب لقمان
نے اسی تقریر کو اپنی پھر بیان کیا تو سر اٹھا کر دیکھا اور مسکرا کر کہا کیا بک بک کر دماغ
کھاتا ہے میں تمھیں پہچانتی ہوں کہ تم کون ہو اور کیوں سلام کرتے ہو میں تم لوگوں سے

سلام کے جواب دینے کے لائق نہین ہون کیونکہ تم کافر ہو اور مین مطیع اسلام بس مین دنیا کو ترک کر چکی ہون اہل دنیا سے کیا مجکو مطلب مین اپنے معبود کی طرف لو لگائے ہوئے ہون اُسکی طرف اپنے قلب کو رجوع کیے ہوئے ہون خداوند کریم خواجہ کی عمر مین ترقی عطا فرمائے کہ جنھون نے مجکو ضلالت سے نکال کر راہ ہدایت پر پہونچایا باغ بہشت کی سیر کا مشتاق کیا ایسی حالت مین مین تم ایسے سگان دنیا و کافران دنیا کی بات کا کیا جواب دون مجکو بیکار یہان طلب کیا ہی اگر یہ خیال ہو کہ مین تم لوگون کے سمجھانے اور نصیحت کرنے سے مان جاؤن اور سمندر کی شراکت کرون اور اپنے راہ نما اور محسن و دیگر اہل اسلام سے سمندر مرتد کے شریک ہو کر مقابلہ کرون یہ غیر ممکن ہی ایک جان ہی جبکا جی چاہے وہ لے لے خواہ سمندر خواہ کوئی اور مجکو اسکا خوف نہین ہی کیونکہ دنیا چند روزہ ہی یہان کسی کو قیام نہین ہی سب کو فنا ہی سوائے ذات باری تعالیٰ کے جب کہ یہ امر ثابت ہی تو پھر کیون ایسی غفلت کی جائے اور اپنی عمر عزیز بیکار حالت کفر مین رائیگان کی جائے جس کا انجام یہ ہو کہ سوائے نار سقر مین جلنے کی دوسری صورت نہ ہو یہ کون سی عقل کا مقتضا ہی کہ بندون کو خدا خیال کرین وہ بندے جو کہ بالکل اپنے حال سے ماہر نہ ہون اور مثل ہمارے اُنکے بھی افعال ہون یہ صفت خدائی نہین ہی یہ جو تقریر ایوان نے کی سب خاموش بیٹھے رہے مگر ہر ایک کو غصہ بہت آیا اور ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ کلمات اسوقت لقمان نے ایوان کو روبرو طلب کرکے ہم سب کو سنوائے سمندر بیٹھا ہوا تاؤ پیچ کھا رہا ہی مگر بسبب لقمان ثانی کے لحاظ کے کچھ جواب نہین دیتا ہی غصہ از حد ہی بار بار لقمان کی طرف دیکھتا ہی اور خاموش ہی صرف اتنا تو کہا کہ یہ کلام آپکے سبب سے سننے مین آئے اب جلد اس سے تقریر کیجیے جو کچھ آپ کو کرنا ہو کیونکہ ہم کو ان کلمات کے سننے کی تاب نہین ہی لقمان نے بہ نگاہ قہر سمندر کی طرف دیکھا اور کہا کہ مین تمھاری بہتری کا خواستگار ہون اور چاہتا ہون کہ تم اس امر سے بچو اور خون ناحق مین مبتلا ہو اور تم سے خداوند ناخوش نہ ہون تم کو یہ امر اگر ناگوار ہی تو جانے دو جو تمھارا جی چاہے وہ کرو مین جاتا ہون دراصل مجکو کیا غرض کہ مین پرایا قصہ اپنے سر مول لون اور جھگڑے مین پڑون مین کیون یہان بیکار اپنی اوقات برباد کرون سچ ہی کہ نیکی کا زمانہ نہین ہی جس کے لیے نیکی کرو وہ یہی جانتا ہی کہ ہمارے لیے بُرائی کرتا ہی مین جاتا تھا اور کہان بلا مین مبتلا ہو گیا وہان لوگ میرے منتظر ہونگے یہ جو لقمان نے کہا سمندر کا دم نکل گیا اور کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی معاف فرمایئے اب ایسی خطا نہ ہوگی جو امر میرے حق مین بہتر ہو وہ کیجیے لقمان نے کہا کہ نہین مجکو کیا ضرورت ہی کہ جو امر تم کو ناگوار ہو وہ مین کرون مین یہان تھوڑے عرصے کے لیے آیا ہون بلکہ اپنی خوشی سے نہین آیا ہون تمھارے جبر سے اپنا نقصان کرکے بس کیا ضرورت ہی کہ مین تم لوگون کو ناخوش کرون اور تمھاری طبع کے خلاف بات کرون سمندر نے کہا کہ کوئی آپ سے ناخوش نہ ہوگا آپ کا جو جی چاہے وہ فرمایئے لقمان نے کہا کہ جسکو ایوان کی تقریر ناگوار معلوم ہو وہ تھوڑے عرصے کے لیے اُٹھ کر چلا جائے اس مین کوئی جو اگر یہ نہین منظور ہی تو خاموش بیٹھا رہے کیا آپ لوگون نے سعدی کا قول نہین سُنا جیسا کہ سعدی نے فرمایا ہی کہ جب یہ امر معلوم ہو جاتا ہی کہ ہم قتل ہونگے تو جو اُسکی زبان مین آتا ہی وہ کہتا ہی جیسا کہ سعدی نے ایک حکایت ایک

بادشاہ اور ایک چور کی گلستان مین تحریر کی ہے کہ جب بادشاہ نے اُس چور کے قتل کا حکم دیا اُسنے بادشاہ کو دشنام دینا شروع کین بادشاہ نے وزیر سے دریافت کیا کہ اسنے کیا کہا وزیر نے کہا کہ یہ آپ کو دعا دیتا ہے بس بادشاہ نے اُسکو رہا کر دیا بس جب انسان پر آبنتی ہے اور کسی طور سے مفر کی صورت نظر نہین آتی ہے اور وہ مجبور بھی ہوتا ہے تو جو اُسکا جی چاہتا ہے وہ کرتا ہے اگر ہاتھ سے بس نہین چلتا ہے تو زبان تیز کرتا ہے یہ مثل تو ضرور سُنی ہوگی کہ دبے پر چیونٹی کاٹ کھاتی ہے بس اسوقت ایوان ناچار ہے جو اُسکے جی مین آتا ہے وہ کہتی ہے اسکا بُرا ماننا بیکار ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سمندر نے ایوان کے لانے کا حکم دیا تھا اُسوقت لقمان نے کہا تھا کہ آپ لوگون نے اُسکی زبان مین سوزن ضرور دیے ہونگے یہ حکم دیجیے کہ سوزن نکالکر لائین گو سمندر نے کہا تھا کہ وہ بہت بڑی ساحرہ ہے کہین ایسا نہ ہو کہ بگڑ جائے اور سحر کرکے رہا ہو جائے تو بڑی خرابی ہو ہزارون کی جان جائے لقمان ثانی نے کہا تھا کہ میرے روبرو اُسکا سحر کچھ کام نہ دیگا نہ وہ سحر کرسکے گی اس امر سے آپ اطمینان رکھین چنانچہ سوزن نکال لیے گئے تھے اس سبب سے ایوان نے بھی تقریر کی تھی ورنہ اُسکو بسبب سوزن کے طاقت گویائی کب تھی جب لقمان نے اس طور سے کہا سمندر خاموش ہو رہا اُس وقت لقمان ایوان کی طرف متوجہ ہوئے کہ اے ایوان جو تم نے تقریر کی اُسوقت اسکا مین تمکو کیا جواب دون کیونکہ یہ عقیدہ اہل اسلام کا ہے ہم لوگون کا نہین ہے خیر اس سے تو ہم کو کچھ مطلب نہین ہے جو مین تم سے کہتا ہون اُسکو سُنو اور اُسکا جواب دو اور اپنے مرتبے سے آگاہ ہو بس آگاہ ہو کہ میرا نام لقمان ثانی ہے مین ہر ماہ مین چار مرتبہ خداوند سامری و جمشید کی خدمت مین جاتا ہون بہشت مین وہ میری بڑی خاطر کرتے ہین اور جو مین اُنسے عرض کرتا ہون وہ قبول کرتے ہین مین نے اکثر اُنکی زبان سے تمھاری تعریف سُنی وہ بہت تعریف فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ ایک بہت بڑی میری دوست پروہ دنیا پر ہے کہ جس کو مین بہت دوست رکھتا ہون اور وہ مجکو ایسے دوست بہت کم ہوتے ہین وہ میری عبادت ہر وقت کیا کرتی ہے مین اُس سے بہت خوش ہون جب مین نے خداوند سے نام دریافت کیا تو اُنھون نے تمھارا نام لیا اور تمھاری تصویر مجکو دکھائی اے ایوان تمھاری تصویر خداوند کے پاس ہر وقت رہتی ہے تم سے اُنکو اسقدر محبت ہے کہ کسی وقت اُس تصویر کو اپنے سے جدا نہین کرتے ہین مین کہان تک اُنکی حالت الفت بیان کرون یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے کہ بات بات مین تمھارا نام لیتے ہین تمھارے لیے بہشت مین ایک قصر تعمیر کرایا ہے جو کہ لعل و یاقوت و زمرد کا ہے اُس پر تحریر ہے کہ این قصر ملکہ ایوان خطائی بس یہ تمھارا مرتبہ ہے مین اسوقت اتفاق سے یہان پر آگیا ہون مین نے جو سنا کہ کوئی ایوان ہے وہ قتل ہوتی ہے مجکو اشتیاق ہوا کہ مین بھی اُسکو چل کر دیکھ لون کہ کون ایوان ہے یہ وہی تو ایوان نہین ہے کہ جس کی خداوند تعریف فرماتے ہین یہان آکر سمندر سے کہکر تم کو طلب کیا اب جو تم کو دیکھا تو تم کو پہچانا میرا مطلب یہ ہے کہ جب کہ تم خداوند کی دوست ہو اور خداوند تم سے الفت رکھتے ہین اور تم خداوند سے ایسی حالت مین تم کیون خداوند کو بُرا کہتی ہو اور اُسکے خاص بندون سے ایسے کلام کرتی ہو سمندر کا بھی بڑا مرتبہ ہے خداوند کے نزدیک تم اُسکی شراکت سے

انکار کرتی ہو اور اُسکے دشمنون سے مقابلہ کرنے سے انکار کرتی ہو وہ کوئی سمندر کے دشمن نہین ہین بلکہ وہ اصل مین خداوند کے دشمن ہین وہ دین خداوندی کو مٹانے کی فکر کرتے ہین اور مٹا چلے ہین بس ایسی حالت مین تم کو لازم ہو کہ تم سمندر کی شراکت کرو اور اُسکی کمک کرو تاکہ تم سے خداوند خوش ہون اور تمھارے مرتبہ مین ترقی دین کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو کیون اس امر کو گوارا کرتی ہو کہ سمندر تم کو قتل کرے یہ کیا حماقت ہو جو کچھ تم سے خواجہ نے کہا وہ سب اُسکا فقرہ تھا اُسنے تم کو فقرہ دے کر اپنی جان کی حفاظت کی اور اپنے سردارون اور صاحبقران کو تمھارے پنجہ سے بچایا یہ مذہب اسلام کوئی چیز نہین ہو نہ کوئی خدائے نادیدہ ہو سب یہ اہل اسلام کی باتین اور فقرہ ہین تم ایسے کم عقلون کے بہکانے کے لیے تم ہی بتاؤ جو اوصاف وہ لوگ خدائے نادیدہ کے بیان کرتے ہین بھلا ان باتون کو کب عقل قبول کرتی ہو کہ جب کہ خدا ایک نقطہ نور ہے نہ وہ کسی سے بنا ہو نہ پیدا ہوا ہو بلکہ اُسی نے سبکو پیدا کیا ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہو تم صاحب عقل و فراست ہو کر اُسکے بہکانے مین آگئین تمھاری عقل سے یہ امر بعید ہو تم ایسے خداوند کے دوست ہو کر یون پلٹ گئین خداوند فرماتے تھے کہ ایوان بڑی اپنے دین کی پختہ ہو اُسکے برابر کوئی پردۂ دنیا پر صاحب ایمان نہین ہو یہ تم کو کیا ہو گیا کیون اپنی جان عزیز کو برباد کرتی ہو اے ایوان مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہو کہ جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے والے مرے ہین اور یہان سے گئے ہین اور جو ہمارے خداوندون کو برا کہتے تھے وہ قعر جہنم مین پڑے ہین اور جل رہے ہین کوئی اُنکی سماعت بھی نہین کرتا ہو وہ لاکھولاکھ فریاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم سے توبہ ہوئی ہم ایسا نہ جانتے تھے ہماری خطا خداوند معاف کرین ہم نے اپنے کیے کی سزا پائی یہ اُنکی حالت ہو کہ قابل بیان نہین ہو اور جو کہ اپنے مذہب اصلی پر مرے ہین اور ان خدا پرستون کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین وہ بڑی راحت سے ہین بہشت رہنے کو ملی ہے قصر اعلیٰ اعلیٰ ہین حورین و غلمان خدمت مین ہین اُنکے بڑے مرتبہ ہین چنانچہ مین نے تمھاری نانی شعلہ جادو و بھائی عشاق خطائی کو دیکھا کہ وہ خدمت خداوند مین حاضر رہتے ہین اُنکے رہنے کے بڑے عمدہ اور نایاب قصر ہین حوران بہشتی سے صحبت رہتی ہو خداوند بڑی عزت کرتے ہین برابر اپنے جگہ دیتے ہین اور بہت خاطر کرتے ہین اُنسے تمھارا ذکر کیا کرتے ہین وہ بھی تمھاری بہت تعریف کرتے ہین اے ایوان میرے کہنے کو مان لے اور اپنے دل سے اس خیال کو دور کر کیون اپنی جان کو مفت ضائع کرتی ہو کوئی فائدہ نہ ملے گا مفت مین نار دوزخ سے جلے گی ہم سب کو تیرے حال پر افسوس ہوگا جو سمندر شاہ کہتے ہین اُس پر عمل کر اُنکی شریک ہو دنیا کو مقام راحت و آرام خیال کر یہ بہت عمدہ مقام ہو جو یہان راحت سے بسر کرتا ہو اسکو وہان بھی راحت ملتی ہو اہل اسلام کے لیے وہان بڑی خرابی ہو آیندہ تجکو اپنے فعل کا اختیار ہو مین تیرا دوست ہون دشمن نہین ہون میرے کہنے پر عمل کر یہ جو تو نے خیال کیا ہو کہ اگر زندہ رہی تو ترک دنیا کرونگی وہ تم لوگون کے لیے نہین ہو وہ اور لوگ ہین خداوند نے جب کہ حکومت اور ثروت دی تو کیون ساتھ تکلیف کے بسر کرین حکومت کیون نہ کرین اگر تو اس امر کا اقرار کر لے کہ مین اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی اور سمندر کی شراکت سے باز نہ آؤنگی جہان تک ممکن ہوگا خداوند و سمندر کے دشمنون کو قتل کرونگی تو ابھی سمندر تجکو رہا کر دیگا

تیرے قتل سے دست بردار ہوگا خداوند بھی خوش ہونگے اور تیری محبت اُنکے دل مین پیدا ہوگی گو اُنکا
قصد ہی کہ وہ تجکو آج کل مین اپنے پاس طلب کرین تیرے بھائی اور نانی کی بھی یہی خواہش ہی مگر تیرے
اس امر سے کہ تو اُنکے دشمنون سے مقابلہ کریگی یقین ہی کہ نہ طلب کرین اور تجکو ثروت عنایت فرمائین
اگر ایسا نہ کریگی تو وہ ناخوش ہونگے اور جو کچھ الفت اُنکو ہی وہ بھی جاتی رہیگی بس مجکو جو کچھ کہنا
تھا مین نے کہا اب تو میری تقریر کا جواب دے یہ جو تقریر لقمان ثانی نے کی ایوان خاموش سُنا
کی کچھ جواب نہ دیا جب وہ خاموش ہوا اُسوقت کہا کہ اے لقمان بے ایمان تو اپنی تقریر ختم کرچکا
اب مین جواب دون ایوان کی اس بات پر لقمان بہت ہنسا کہ یہ جو ایوان نے کہا کہ بے ایمان
ہنسکر کہا کہ ہان جواب دو مین تمھاری کسی بات کا بُرا نہ مانونگا ایوان نے کہا کہ ایک شرط ہی کہ
جو مین جواب دونگی پھر جو تم چاہو کہ مین اُس سے پھرون یا تم اسکی تردید کرو مین اُسکا جواب دون
یہ غیر ممکن ہی بس تم بکا کروگے مین یہ خیال کرونگی کہ کتا بھوک رہا ہی ایک بات کا بھی جواب
نہ دونگی آخر تم خود عاجز ہوکر خاموش ہو رہوگے کیونکہ مین جو جواب دونگی وہ ایسا ہوگا کہ
اُسکا رد کرنا غیر ممکن ہی تم سے تم پر کیا منحصر ہی اگر وہ جنکو تم خداوند کہتے ہو اور جنکا تم مذہب
رکھتے ہو اور جنکی بندگی کرتے ہو وہ بھی آئینگے تو اُنسے بھی جواب اُسکا بن نہ پڑیگا تو تمھاری
کیا اصل ہی معلوم ہوا کہ تم بھی کوئی بچہ شیطان ہو یا از قسم شیاطین ہو کہ ہر ایک کو بہکاتے
ہو مین تمھارے بہکانے مین نہ آؤنگی مین نے دنیا دیکھی ہی ہر قسم کے آدمی میری نظر سے
گذرے ہین میرے اُستاد نے مجکو ایسا سبق تعلیم کیا ہی کہ تم ایسے طفل مکتب کے بہکانے
سے بہک جاؤن مین ایسی تقریر کرونگی کہ ساری حکمت آپ کی رہجائیگی نبض ساقط
ہوجائیگی حواس خمسہ مین اختلال ہوگا اندام پر رعشہ پڑجائیگا سکتہ کی نوبت ہوگی سب
نسخہ لکھنا قارورہ دیکھنا فراموش ہوجائیگا آپ خود مریض ہوجائینگے پھر مریضون کو کیا
ملاحظہ فرمائینگے آپ کی خود یہ حالت ہوگی کہ فرط وہم سے سر دست آنے لگینگے
اگر کوئی مریض آئیگا اُسکو گاؤزبان کے مقام پر بنفشہ تحریر کردیجیے گا میرے جواب
دینے سے یہ حالت آپکی ہوگی کہ زرد ہوجائیگا اختلاج ہونے لگیگا یرقان کی نوبت
پہونچیگی چارون خلط مستحیل بہ غصہ ہونگے خفقان زیادہ ہوگا تشنج ہونے لگیگا اضمحلال
کی حالت کے سبب سے نوبت بہ موت پہونچیگی مین یہ دیکھتی ہون کہ ابھی سے آپکا رنگ
بدلا ہوا ہی آپ کو خفقان بہت ہی پہلے اپنا علاج کیجیے پھر مجھسے تقریر فرمائیے گا ذرا آئینہ
لیکر اپنی صورت تو ملاحظہ فرمائیے کہ تمام جسم مین خون کا نام نہین ہی صفرے کا غلبہ ہی اسی
سبب سے اُسکی گرمی کی وجہ سے آپ حواس باختہ ہو رہے ہین مین کہتی ہون کہ آپ کو
کہین تپ نہ آجائے اُس سے نوبت سرسام کی پہونچے مادہ تپ محرقہ ہوجائے میری
تقریر سے آپ دق ہونگے نوبت دق کی پہونچیگی میرے نزدیک آپ کا قلب و جگر
خراب ہوگیا ہی کبد مین فساد ہی دماغی حالت آپ کی بہت خراب ہی آپ کیسے حکیم ہین
کہ اپنی حالت کو نہین سمجھتی ہین دوسرے کا مرض کیا تشخیص فرمائیے گا بھلا یہ تو بتائیے
کہ اسوقت میرے جسم مین کون سا خلط غالب ہی آیا خون زیادہ یا صفرا یا سودا یا بلغم
کس خلط کو غلبہ ہی اسی سے میری حالت اور آپ کی حکمت ظاہر ہوجائیگی یہ چند جملہ

جو ایوان نے کہے سب حاضرین ایوان کی صورت دیکھنے لگے اور لقمان ثانی کی تو یہ نوبت ہوئی کہ ساکت ہو کر رہگئے یہ تقریر ایوان کی سنکے کہا کہ ای ایوان معلوم ہوا کہ تم بہت چرب زبان ہو تمھارے جسم مین خون وصفرا ہے زیادہ خصوصاً اسوقت تمھارے خون مین جوش بہت ہے خیر میری ایک بات اور سن لو پھر جواب دینا ایوان نے کہا کہ وہ بھی بیان فرمائیے کوئی امر رہ نجائے لقمان نے کہا کہ وہ یہ امر ہے کہ تم پر اسوقت یہ مصیبت ہے اور تم اس بلا مین مبتلا ہو کوئی اہل اسلام سے تمھاری کمک کو نہ آیا وہ جو تمھارے بہت بڑے دوست تھے اور جنکے بہکانے سے تم اپنی جان کو برباد کرتی ہو وہ بھی نہ آئے یہ کیسے دوست ہین بس مین ختم کرتا ہون اب تم جواب دو ایوان نے کہا کہ ای لقمان تم تو حکیم ہو اور تمام جسم کی تشریح سے واقف ہو پہلے یہ بتاؤ کہ جسم مین کیا کیا اعضا ہین پھر مین جواب دون لقمان نے کہا کہ تم یہ بتاؤ کہ اندرونی اعضا کو پوچھتی ہو یا بیرونی ایوان نے کہا کہ تم سب اعضا کا نام لو مگر مجملاً لقمان نے کہا کہ اندرونی اعضا تو جسم انسان مین قلب وجگر ریہ امعا رحم کبد وغیرہ ہین اور بہت سی رگین ہین بہت سی اُنمین سے باریک ہین اور بہت دبیز ہین شرائین ہین دماغ سر انسان مین ہے ہڈیان ہین کریان ہین پسلیان ہین گوشت ہے چربی ہے ان سب سے انسان مرکب ہے بیرونی اعضا ہاتھ ہین پاؤن ہین صدر شکم رانین بازو انگلیان سر آنکھین کان ناک بال منھ پیشانی وغیرہ ایوان نے کہا کہ سر مین کیا کیا چیزین ہین لقمان نے کہا کہ بال گوشت عظم ناک کان آنکھین دانت زبان وغیرہ جب لقمان نے زبان کا نام لیا ایوان نے کہا کہ اب نہ بیان کرو میرا مطلب حاصل ہو گیا بس جسم انسان مین میرے نزدیک ایک زبان ہے کہ انسان جو اس سے کہتا ہے وہی کرتا ہے یا نہین لقمان نے کہا کہ یہ تو سچ ہے بلکہ میرا قول ہے کہ جس کے مان باپ مین فرق ہے اسکی زبان مین فرق ہے بس ہر ایک انسان کو لازم ہے کہ اپنی زبان کی پابندی کرے جو زبان سے کہے پھر وہی کرے چاہے جان جائے چاہے رہے ایوان قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا کہ جب یہ تمھارا قول ہے پھر کیون مجھ سے کہتے ہو کہ تم اپنے قول سے پھرو اور سمندر کی شراکت کرو مین نے جو زبان سے عہد کیا ہے کیونکر اُس سے پھرون کیونکہ میری زبان ایک ہے نہ میرے مان باپ مین فرق نہ میری زبان مین فرق ہو سکتا ہے کہ خود مین اُسکی پابندی کرونگی چاہے اس مین میری جان رہے چاہے جائے مین تو نہ پھری ہون نہ پھرونگی بس اس امر مین تمھارا کوشش کرنا اور کہنا بیکار ہے مین نے تمھارے ہی قول سے تم کو قائل کیا اور تمھارے ہی سوال سے تم کو جواب دیا ابھی تم کہہ چکے ہو کہ جس کے مان باپ ایک اُسکی زبان ایک یہ تمھارا ہی قول ہے اب اس سے نہ پھرنا پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اپنی زبان کے خلاف کرون پہلے زبان کو کاٹ ڈالون پھر اُسکے خلاف عمل کرون یا اتنی امر کی غیرت نہ کرون کہ لوگ یہ کہین کہ ایوان نے اپنے قول کے خلاف کیا ضرور اسکے مان باپ مین فرق تھا تو یہ ننگ مین گوارا نہ کرونگی کیونکہ یہ مثل مشہور ہے آبرو کا صدقہ جان اور جان کا صدقہ مال ہے بس جب آبرو جاتی ہو تو جان دیدے مگر آبرو بچائے یہ کتنی بڑی بدنامی کی بات ہے کہ مین اپنے مان باپ مین فرق لاؤن اور اپنے کو حرامی قرار دون یہ تو کبھی نہ ہوگا دوسرے میرے نزدیک تو جسم انسان مین سوائے زبان کے کوئی عضو نہین ہے اگر زبان نہ ہو تو یہ سب عضو بیکار ہین کچھ کام کے نہین بس یہ امر ثابت ہو گیا کہ مین اپنے عہد سے نہ پھرونگی لہذا اب

اس امر کو مجھ سے نہ کہنا کہ شراکت سمندر کی کرو اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو اب جو کہو گے تو مین خیال کرونگی کہ تمھاری زبان مین فرق ہی اور تم اپنے قول پر قائم نرہے ای میان لقمان یہ جو تم نے اعضا کے نام لیے بیکار رکھے پہلے کیون نہ کہا کہ جسم انسان مین زبان ہی خراب مین تم کو تمھاری تقریر کا بطور مختصر جواب دیتی ہون ذرا گوش ہوش سے سننا اگر عقل مند ہوگے تو ضرور قائل ہوگے مین اُس سے تقریر کرتی ہون جو کہ منصف مزاج ہو مین سمندر ایسے جاہلون سے تقریر نہین کرتی ہون کہ جن کو بالکل عقل نہین ہی اور طفل مکتب ہین ابھی مین انکو برسون پڑھاؤن اُس پر بھی یہ میرا مقابلہ نہین کر سکتے ہین ای لقمان مین پہلے ضرور سامری پرست و جمشید پرست و تصویر پرست تھی اور ضرور مین نے ایسی عبادت کی کہ جس کا بیان کرنا بیکار ہے اور مین اُس مذہب پر بہت اچھے طور سے قائم تھی مگر دراصل میری عمر رائیگان ہوئی مجکو کوئی فائدہ نہوا صرف اسقدر عمر میری کفر پرستی مین گذری بالکل ضلالت مین بسر ہوئی مجکو پہلے ہی سے اس امر مین فکر تھی کہ یہ مذہب کچھ ٹھیک نہین ہین کہ کوئی ان مین طریقہ ہی نہ قاعدہ ہی باپ بیٹی سے بھائی بہن سے مان بیٹے سے ہم بستر ہوتی ہی یہ کون طریقہ ہی مجکو فکر تھی کہ اگر کوئی دوسرے مذہب والا مجکو مل جائے اور کسی صورت سے ان مذہبون کی تردید کرے تو مین ضرور اس مذہب کو ترک کرون پس جب کہ مجکو خواجہ نے اسیر کیا اور میرے روبرو ان سب مذہبون کی مذمت بیان کی اور مجکو فرق دکھایا تو میرے ذہن مین بھی آیا کہ خواجہ کا قول بہت ٹھیک ہی طول ہوگا ورنہ مین اُس تقریر کو بیان کرون جو کہ خواجہ نے کی تھی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ انھون نے بیان کیا کہ خدا واحد ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی اُسکی وحدانیت کی دلیل یہ بیان کی کہ اگر دو خدا یا اس سے زیادہ ہوتے جیسا کہ بعض مذہبون مین ہی کہ پوتے دو سو خدا ہین تو بندوبست عالم مین فرق ہوتا اور کبھی ایک صورت پر انتظام عالم نہ ہوتا اور یہ ظاہر ہی کہ ضرور راے مین اختلاف ہوتا ایک خدا کچھ کہتا دوسرا کچھ باہم فساد ہوتا اگر یہ کہا جائے کہ ایک کے بعد دوسرا ہوا تو یہ جواب ہی کہ اُن امور کو منسوخ کرتا اپنی راے کے موافق کام کرتا اُسکو کیا ضرور تھا کہ وہ اُسی بندوبست کو جاری رکھتا اُسی طور سے بہت سی اور باتین ہین کہ جنکی وجہ سے خدا کا ایک ہونا ثابت ہی خداے نادیدہ کا برحق ہونا اس امر سے ثابت ہی کہ اُسکو ہر امر کی خبر ہی اور جو طریقہ اُسنے عالم کے ایجاد کا مقرر فرمایا وہی ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا جس طور سے اُسنے انسان پیدا کیے اُسی طور سے پیدا ہونگے جس طریقہ سے اُسنے شجر پیدا کیے اُسی طریقہ سے پیدا ہونگے غرض جو چیز اُسنے پیدا کی جس طریقہ سے پیدا ہوگی اُسکی رزاقی اور خلاقی اور وحدانیت و قدرت ثابت ہی کہ وہ اس مقام پر ہر ایک کی کمک اور مدد اور رزق ہر ایک کو پہونچاتا ہی کہ جہان عقل انسانی کام نہین کر سکتی ہی پتھر کے اندر جو کیڑا ہی اُسکو وہی رزق دیتا ہی اور وہ جو آگ مین کیڑا ہوتا ہی اسکو رزق دیتا ہی اس مقام پر اسنے لوگ جمع ہین بڑے بڑے عقل مند ہین بھلا اُس کیڑے کا نام تو بتائین اور تم تو کہتے ہو کہ مین ہر ہفتہ کو خداوندون کی خدمت مین جاتا ہون تم ہی بتاؤ اگر وہ خداوند ہین اور تمام عالم کو انھون نے پیدا کیا ہی تو سب حال سے واقف ہونگے ضرور تم سے نام بیان کیا ہوگا یہ جو ابوان نے کہا سب سر جھکا کر رہ گئے لقمان خاموش بیٹھا رہا کچھ جواب نہ دیا ابوان نے کہا کہ کسی نے نام نہ بتایا

اُسکو سمندر کہتے ہین اُسکو وہی خالق رزق دیتا ہی یہ سیامک و جمشید وغیرہ مر گئے کیا رزق دینگے اور اُنکو
کیا خبر وہ عجب معبود ہین ای لقمان انکو اپنے پس پشت کی خبر ہونی نہ تھی کہ کیا گذرتی ہی یہ کیا خدائی کرتے
بس خدا ایک ہی جو اوصاف خدا کے ہین وہ سب خدا سے نادیدہ مین ہین اور کسی مین نہین یہ سب بھی
اُسکے بندے تھے مثل ہمارے اور تمھارے یہ سبب سحر کے انھون نے نیرنجات پیدا کیے جو لوگ کم
عقیدہ تھے وہ اُنکو خدا کہنے لگے یہ خدا نہین ہین یہ کہین ہو سکتا ہی کہ خدا کے مثل ہماری اولاد ہو اور
مثل ہمارے ماں باپ ہون بھائی بہن ہون یا جو حرکات و سکنات ہمارے ہون وہی خدا کے
ہون جس طور سے ہم بول و براز کرتے ہین اور سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے اور خواہش نفسانی
رکھتے ہون خدا بھی رکھتا ہو بس ہم مین اور خدا مین کیا فرق باقی رہا بس یہ سب باتین بندون کے لیے
ہین نہ کہ خدا کے لیے پس ثابت ہو گیا کہ یہ سب جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے بالکل نادان اور
گمراہ کرنے والے تھے بلکہ شیطان تھے ہزار ہزار لعنت اُن پر اور پرستش کرنے والون پر
اہل اسلام کا خدا برحق ہی جیسا کہ وہ کہتے ہین بس وہی خالق زمین و آسمان و مالک ہر دو جہان ہی
اُسی نے ان سب اشیا کو اپنی قدرت کاملہ سے خلق کیا اُسنے یہ زمین و آسمان نار و جنان شجر و
حجر جن و بشر حور و غلمان کون و مکان تخت تاج وغیرہ ان سب کا پیدا کرنے والا وہی خدا ہی وہ
مثل بندون کے نہین ہی جو حرکات و سکنات ہم بندون مین ہین وہ اُن سب سے بری ہی اسکی
ذات مجمع الصفات ہی وہ خالق کل کائنات ہی اُسی کے سب بندے ہین یہ سب مرتد تھے
جو جو خدائی کا دعوے کرتے تھے یا کرتے ہین یہ سب کو گمراہ کرنے والے ہین ای لقمان تو بھی
مجکو کوئی شیطان معلوم ہوتا ہی مین تیرے کہنے کو کیونکر یقین کرون کہ جو تو نے کہا ہی کوئی بھی آجتک
بہشت مین جا کر واپس آیا ہی جو تو آیا ہی کیسے خداوند اور کیسی بہشت وہ خود تو دوزخ مین پڑے
ہونگے اور جل رہے ہونگے اپنے اعمالون کی سزا پا رہے ہونگے یہ جو تو نے کہا بالکل غلط اور
جھوٹ ہی اور بالکل خلاف ہی صرف گمراہ کرنے کی باتین ہین مین تیری ان باتون مین نہ آؤنگی اور
یہ جو تو نے کہا کہ اہل اسلام کو وہان بڑی تکلیف ہی اسکی یہ بات ہی کہ اسکے خلاف تصور کرنا
چاہیے کہ اہل اسلام بڑی راحت سے ہونگے بلکہ کفار کو تکلیف ہو گی وہ لوگ نار جہنم سے
جل رہے ہونگے اور اہل اسلام بہشت مین میوے کھا رہے ہونگے حورون سے ہم بغل
ہونگے کیونکہ وہ لوگ مذہب صادق رکھتے ہین اُنکا خدا برحق ہی بس مین تجھ سے کہتی ہون
کہ تو بیکار مجکو گمراہ کرتا ہی مین گمراہ ہونے والی نہین ہون کہ اب مین دین اسلام کو ترک کر دونگی
اس امر کا مجکو بالکل خوف نہین ہی کہ کوئی مجکو قتل کریگا مین مرنے سے ڈرتی نہین ہون اگر
مجکو مرنے سے خوف ہوتا تو مین پہلے ہی جو کچھ سمندر نے کہا تھا قبول کر لیتی اسقدر تکلیف کیون
گوارا کرتی ای لقمان ثانی یہ مقام فنا ہی یہ سرا ہی یہان کوئی نہین قیام پذیر ہو سکتا ہی یہ راستہ
چلا ہوا ہی آج مین کل دوسرا اس موت سے کسی کو پناہ نہین ہی ایک دن سب کے لیے
ہی کیا بادشاہ کیا گدا اس کا مزہ سب کو چکھنا ہو گا موت سب کے گلے کا ہار ہو گی موت سے
کسی کو مفر نہین ہی خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو بادشاہ ہفت کشور تھے اور جن کے پاس سب
سامان شاہی ہمہ وقت موجود رہتے تھے اُنکو اس موت سے مخلصی نہ ملی خالی ہاتھ چلے گیے
سوائے دو گز زمین اور کچھ پارچے کے مال دنیا سے ساتھ نہ گیا اور یہی گدا کو بھی ملتا ہی بس

زیر زمین سب کا مرتبہ یکسان ہی ہان یہ امر ضرور ہی کہ جسکے اعمال نیک ہین اُسکو مرتبہ اعلیٰ ملتا ہی اور جس کے بد ہین وہ اُسکی سزا پاتا ہی مقام افسوس ہی کہ یہان تو سب سامان اُنکی راحت کا تھا جب وہ مرگئے کوئی سامان اُنکے ہمراہ نہ گیا طرہ اُس پر یہ ہوا کہ اُنکی قبر زمین تک کا نشان نہ باقی رہا کہ کوئی اُس پر فاتحہ پڑھتا یا دو پھول چڑھا جاتا سوائے حسرت و یاس کے کوئی اُنکی قبر پر نظر نہین آتا ہی تنہا کنج مرقد مین پڑے ہین جو جو امر نیکی کے خواہ بدی کے اس عمر دو روزہ مین اُنسے ہوئے ہین وہ ہر ایک کی زبان پر جاری ہین جو نیکی کر گئے ہین وہ ساتھ نیکی کے مشہور ہین لوگ اُنکا نام ساتھ نیکی کے لیتے ہین اور جو بدی کر گئے ہین لوگ اُنکا نام ساتھ بدی کے زبان پر جاری کرتے ہین مثل ضحاک و فرعون و بخت نصر کہ یہ بادشاہان جابر سے تھے اور لوگ اُنسے خوف کرتے تھے یہ خلق آزار تھے اُنکے سبب سے سب کو تکلیف ہوتی تھی رعایا اُنکی بربادی کی بہ سبب اُن کے ظلم و ستم کی دعاے بد کرتی تھی اور جو نیکی کرتے تھے رعایا اُنسے خوش تھی اور اُنکی ترقی جاہ و منزلت کی دعا کرتی تھی وہ کون ہین مثل فریدون و منوچہر و نوشیروان وغیرہ کے بس اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مرنا ایک دن ضرور ہی بس وہ کام کیون نہ کرے کہ جس کے سبب سے لوگ خوش ہون اور ساتھ نیکی کے یاد کرین نہ ظلم و ستم کرنا اور اس امر پر آمادہ ہونا کہ جسکو چاہا قتل کیا کوئی خوف نہ کیا بالکل خلاف ہی جو لوگ ایسا کر گئے تھے یا کرتے ہین وہ بروز قیامت جب کہ میدان قیامت مین اُس خالق برحق سے سامنا ہوگا اور وہ سوال کریگا کہ تم نے کیون میرے بندون پر ناحق ظلم و ستم کیا اور اُنکو تکلیف دی ظالم لوگ اسکا کیا جواب دینگے سوائے سر جھکا لینے کے کچھ جواب نہین ہی بس مین نے آج کی حالت کو اور اس ظلم و ستم کے انتقام کو بروز عدالت باز پرس پر رکھا ہی کہ وہ خداے کریم اسکا انصاف کریگا جس کے اوپر مین ایمان لائی ہون اے نقمان جب کہ یہ امر مجھ پر ثابت ہوگیا کہ مرنا آج بھی ہی اور کل بھی تو پھر کیا ضرور ہی کہ مین گمراہ رہون اور اس خوف سے کہ مین قتل ہوتی ہون گمراہی اختیار کرون بس یہ امر ضرور ہی کہ یہ مقام فانی ہی جاودانی نہین ہی ہم سب کا یہ حال ہی کہ جیسے حباب پانی پر اُبھرتا ہی اور ذرا سی حرکت سے ہوا کی ٹوٹ جاتا ہی اسی طور سے ہم بھی ہین کہ جب جھونکا ہوائے موت کا لگا فنا ہوگئے اُسکو تو کچھ ٹھہرنے کا موقع بھی ملتا ہی ہم کو تو یہ بھی دیکھیگا جسقدر زندگی ازل نے تحریر کر دیا ہی ضرور ہوگا بس یہ مقام غور طلب ہی کہ مین ایسی حالت مین کیون موت سے خوف کرون جو میرے مقدر مین تحریر ہی ضرور پیش آئے گا وہ ہرگز ہرگز نہ مٹے گا تمھارا سمجھانا بالکل بیکار ہی مجکو تو تو بچہ شیطان معلوم ہوتا ہی یہان تیرے گمراہ کرنے سے یہ کافر جو کہ اس وقت یہان موجود ہین وہ گمراہ ہوگئے ہین تو بھی نہ گمراہ ہونگی یہ کہکر ہزارون کلمات لعن سب کو دیے اور سامری و جمشید کو بہت کچھ برا بھلا کہا اور ہزار ہزار لعنت کی اور کہا اب کوئی کلام مجھ سے نہ کرنا ورنہ اس سے زیادہ سخت جواب دونگی مین اب دین اسلام نہ ترک کرونگی مرنے سے نہین ڈرتی ہون موت سے کچھ خوف نہین ہی مین اپنی جان سے ہاتھ دھو چکی ہون اگر مرگئی اور قتل ہوئی تو مین بہت بڑا مرتبہ پاؤنگی شہدا مین گنی جاؤنگی باغ بہشت رہنے کو ملے گا اہل اسلام میری فاتحہ خوانی کرینگے سب جگہ ساتھ نیکی کے یاد کرینگے نام نیک میرا صفحہ دنیا پر باقی رہے گا سب یہی امر کہینگے کہ ایوان اپنے قول کی پوری تھی جو اُسنے کہا تھا وہی کیا اپنے قول سے نہ پھری جب کہ یہ امر ثابت ہی کہ بعد مرنے کے

کچھ جاہ وحشم کام نہین آتا ہی سوائے حسرت ویاس کے اور کچھ قبر پر نظر نہین آتا ہی یہی گدا کی قبر کا حال ہی اور یہی شاہ کی بقول شاعر شعر جنھین تاج زر سے اور تخت طاؤسی میسر تھا + اب اُنکی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہی + جیسے وہ سب کے سب کنج مرقد مین دامن کفن سے منھ پوشیدہ کیے ہوئے پڑے ہین اسی طور سے ایک دن ہم بھی پڑے ہونگے کوئی ہم کو بھی نہ یاد کریگا دنیا بے ثبات ہی کوئی اعتبار حیات نہین یہ امر اہل اسلام کے قول سے بخوبی ثابت ہی کہ وہ کہتے ہین سب کو فنا ہی بجز ذات پروردگار کے سب مرینگے اور سب کو ذائقہ موت کا چکھنا ہوگا ہان اُسکی ذات باقی رہے گی ہم لوگ یعنی اہل اسلام اس اپنے قول پر یہ دلیل لاتے ہین بزبان عربی اور یہ آیۃ پڑھتے ہین اور یہ قول ہم سب کا ٹھیک ہی اور مین عمل کرتی ہون آیہ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ سب کو فنا ہی سوائے ذات کبریا کے کہ وہ باقی رہے گا بس جب فنا سب کو ہی اور سب فانی ہین تو کیا ضرورت ہی کہ تھوڑی سی زندگی کے لیے مین نے جو دین قبول کیا ہی اُس سے اس خوف سے کہ قتل ہوتی ہون انحراف کرون اور دیدہ و دانستہ اپنے کو مبتلائے نار جہنم کرون یہ تو میری عقل قبول نہین کرتی ہی دوسرے یہ امر ہی کہ مین اس امر سے بھی بے خوف ہون کہ یہ بھی قول اہل اسلام کا ہی کہ جب تک قضا نہین آتی ہی کوئی مر نہین سکتا ہی لاکھ اُسکے مرنے کی تدبیر کی جائے کوئی اُسکا بال تک بھی کم نہین کر سکتا ہی ہان جب قضا آجاتی ہی تو لاکھ تدارک کیا جائے کہ یہ نہ مرے مگر وہ زندہ نہین رہ سکتا ہی جو وقت جس کے لیے خدا نے مقرر فرمایا ہی وہ ٹل نہین سکتا ہی اور جس طور سے موت مقرر کی ہی وہ اُسی طور سے مرے گا اور جس مقام پر اُسکے مقدر مین مرنا ہوگا وہ ضرور اُسی مقام پر مرے گا بدون قضا کوئی کسی کو قتل نہین کر سکتا ہی کیا مجال ہی بموجب این آیہ اذا جاء اجلہم لایستاخرون ساعۃ ولایستقدمون بس جب تک اُسکی طرف سے نہین آتی ہی اسوقت تک کچھ نہین ہو سکتا ہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے + نہ برد رگ تا نخواہد خداے + مین اس سے نہین خوف کرتی ہون جو جی چاہے وہ میرے ساتھ سلوک کرے میری نگاہ اُس خدائے کریم پر ہی کہ جس پر مین ایمان لائی ہون اور اُسکی ذات پر میرا بھروسہ ہی اگر اُسکی طرف سے میری آگئی ہی تو کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی نہ کوئی مجکو بچا سکتا ہی اگر میری قضا نہین ہی تو سمندر تو کیا ہی اگر تمام عالم ایک ہو جائے گا تو میرا ایک موے جسم کم نہ ہوگا مگر یہ دنیا عجب مقام بے ثبات ہی اسمین قیام کرنا بیکار ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان سواے مکر و فریب کے کوئی دوسری راہ نہین ہی اسکو ترک کرنا بہتر ہی اور مین اسی خیال سے گوشہ نشین ہوئی تھی اور ترک کیا تھا مگر ظالمون نے مجکو وہان بھی نہ قیام کرنے دیا میرے درپے آزار ہوئے اور مجکو یہان طلب کرکے میرے ساتھ سلوک کیا خیر کوئی پروا نہین ہی جو اُسکی مرضی مین تو اُسکی رضا پر ہون یہی میرے خدا کو منظور تھا دراصل اس دنیا مین کس کی راحت سے بسر ہوئی یہ فلک کج رفتار و زمانہ ناہنجار ہر ایک کے درپے آزار رہا کسی کو چین سے نہ رہنے دیا ہمیشہ بر سر فساد رہا کسی کو آوارہ کرکے مارا کسی کو دیوانہ کیا کسی کو بے خطا قتل کرایا کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ وہ عالم غربت و مسافرت مین ہی کہ اُسکے استخوان تک کا پتہ نہ ملا گوشت پوست کا

طعمہ زاغ و زغن ہوا سوائے حسرت و یاس کے کوئی تیر پرا اور جتا رہے پر رویا بھی نہیں بس جب یہ معلوم ہو گیا تو اس دنیا مین رہنا بیکار ہے اب مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا اور مین یہ کہتی ہون سمندر سے کہ وہ میرے قتل کا حکم دے کیونکہ عرصہ ہوتا ہے مین بہ خوشی اپنی قتل پر آمادہ ہون اب مجھ سے کسی قسم کی تقریر نہ کی جائے ورنہ مین جواب نہ دونگی آیندہ اختیار ہے اگر جواب دونگی بھی تو وہ سخت جواب دونگی جو کہ سب کو ناگوار ہوگا اور وہ سبب میرے قتل ہونے کا ہوگا یہی مجکو منظور بھی ہے یہ جو تقریر ایوان نے کی اور سامری وغیرہ کو برا بھلا کہا نہایت سب کو ناگوار ہوا بلکہ ایوان نے تو لاکھون دشنام مغلظ و نفرین و لعنت سب خداوندون پر سب کے روبرو باعلان کیے اور کہا کہ جب تک تو نہین مین نے اہل اسلام کی شرکت کی تھی مگر اب ضرور کرونگی اگر اس بلا سے نجات مل گئی دیکھون کوئی میرا کیا کرتا ہے مجکو بھی کوئی اور بنایا ہے مین ایسی ویسی نہین ہون مین اب صاف صاف کہتی ہون کہ جس قدر اسوقت یہان بیٹھے ہوئے ہین یا جو اور سمندر کے مددگار ہین اُنکی مین کوئی اصل نہین جانتی ہون سب میرے نزدیک طفل مکتب ہین بس مین کیا انسے خوف کرونگی نہ انھون نے مجکو سحر سے اسیر کیا نہ لڑ کر پکڑا مین نے خود اپنے کو اسیر کرا دیا اگر مین نہ چاہتی تو کیا کسی کی قدرت تھی کہ مجکو اسیر کرتا مین خوب اس امر سے واقف تھی میرا سحر مجکو خبر دے چکا تھا کہ تیرے اوپر دربار سمندر مین آفت آئے گی مین خود آپ سے چلی آئی تا کہ میری نیکی اور سمندر کا ظلم و ستم سب پر ظاہر ہو جائے اور جو جو کہ صاحب لیاقت و عزت ہون سمندر سے پرہیز کرین ورنہ کیا مجکو کسی نے دھوکا یا فقرہ دیکر یا بجبر یا لڑ کر اسیر کیا یہ کوئی امر نہ تھا اگر مین نہ آتی تو سمندر تمام عمر میرے لیے کوشش کرتا میرے گرد پاپوش کو بھی نہ پاتا اور مین بے خوف اسکے روبرو ہر روز آیا کرتی اور وہ میرا کچھ نہ کر سکتا جیسا کہ آفاق شاہ نے کیا کہ وہ بلا خوف سمندر سے مقابلہ کرتا ہے اور سمندر اسکو دیکھ کر جل جاتا ہے کچھ کر نہین سکتا ہے ضرور میرے نزدیک آفاق حق پر تھا سمندر نے اُس پر بھی ضرور ستم کیا اُسنے بہت اچھا کیا اور جو جو کہ سمندر سے کنارہ کر گئے مثل سہراب و عزالان و گوکیہ کے انھون نے بڑی عقلمندی کی اور خوب اپنی آبرو بچائی وہ تجربے دانا تھے ورنہ اُنکا بھی یہی حال ہوتا مین امید کرتی ہون اپنے خدا سے کہ اگر مین اس آفت سے بچ گئی تو ضرور اہل اسلام کی کمک کرونگی اور اُنکی شریک ہونگی گو مجکو امید اپنے بچنے کی نہین ہے مگر شاید اُسکی قدرت سے بچ جاؤن تو تعجب بھی نہین ہے مین نے اپنی یہ حالت یہ ظلم وجور گوارا کیا ہے صرف اپنی پابندی زبان کے سبب سے ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی کہ مین اتنی بڑی زحمت گوارا کرتی یہ میرے مقدر مین تھا جو کہ پیش آیا مین کہان تک اپنے دماغ کو خالی کرون اور بیکار کی تقریر کرون ایسے بد مغزون کے روبرو جو کہ کچھ سمجھ ہی نہین سکتے ہین یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی اہل جلسہ کو بہت غصہ آیا خصوصا سمندر کو تو اس قدر غصہ آیا کہ لرزنے اور کانپنے لگا اور مونچھون کو تاؤ دینے لگا مگر اُس حالت غیظ مین ایوان کی طرف دیکھکر کہا کہ جو کچھ تو نے کہا بالکل جھوٹ ہے تو خود سے نہین آئی بلکہ میرے جبر سے آئی نہ تجکو اس حال کی خبر تھی اگر خبر ہوتی تو تو کبھی نہ آتی مگر مین بھی تیرے لیے اسقدر کوشش کرتا کہ اگر تو زمین مین جا کر پوشیدہ ہوتی تو مین بھی مثل قطرہ آب کے غرق زمین ہو کر تیرے پاس

آتا اور تجکو اسیر کرکے لاتا اگر تو بالاے آسمان پنہان ہوتی تو مین بھی مثل آہ مظلومان کے آسمان پر جاتا
اور تجکو پکڑ لاتا تو میرے ہاتھ سے جاتی کہان اور میرے ملازمون نے تجکو لڑکر اسیر کیا ہی یہ ممکن ہی
کہ کوئی اپنے کو از خود اسیر کرادے تو محض اسوقت جھوٹ بول رہی ہی تو میرے ہاتھ سے
امان کب پائیگی جو اہل اسلام کی شریک ہوگی ابھی سب حال معلوم ہوا جاتا ہی تیرا سر تن
سے جدا کرا کے تیرے گوشت کے کباب تیار کراکے زاغ و زغن کو تقسیم کرتا ہون تو بھولی کس بات
پر ہی بس اپنی زبان روک ورنہ مین خود ابھی اپنے ہاتھ سے تجکو قتل کرونگا کیا کرون کہ حکیم صاحب
کا ادب مانع ہی ورنہ مین خود تجکو اس سخت کلامی کی ابھی سزا دیتا اگر تو یہ سخت کلامی میرے
دربار مین کرتی تو اب تک کب کی تو قتل ہو چکی ہوتی اب مین دیکھتا ہون کہ تو نے جس خدا کا
دین قبول کیا ہی وہ اگر تیری مدد کرتا ہی میرے خوف کے سبب سے کوئی تیری رہائی کی فکر مین نہین
آیا باوجودیکہ مین نے خبر بھی کردی تھی اگر آج خواجہ آتے اور عیاری کرکے لے جاتے تو ہم
جانتے اسدن حالت غفلت مین آفاق کو بھی لے گئے اور اُس دن دربار مین بھی عیاری
کر گئے آج نہ آئے اگر آج آتے تو ضرور اسیر ہو جاتے یہ جو سمندر نے کہا ایوان نے سر اٹھا کر
کہا کہ گو مین کہہ چکی تھی کہ اب جواب نہ دونگی مگر تو نے ایسی بات کہی کہ جواب دینا پڑا خیر سن
لے اُسوقت لقمان نے بھی یہی کہا تھا تیرے اور لقمان کی تقریر کا یہ جواب ہی کہ اُنکو کیا
غرض ہی کہ وہ ہر ایک کے لیے جان دیتے پھرین اور درد سر مول لین اُنھون نے راہ نیک
بتادی وہ کوئی اُسکے ذمہ دار نہین ہین کہ ہم قتل نہ ہونے دینگے ہان اگر اُنکے لشکر مین ہوتی
اور وہان سے کوئی مجکو پکڑ لاتا تو وہ ضرور کوشش کرتے اور تم سب کے چونا لگا کر لیجاتے
تم کو خبر بھی نہ ہوتی یہ اُنکی عقل کے خلاف تھا کہ وہ تیرے آگاہ کرنے سے آتے اگر تو دھوکا اُنکو دیتا
تو کیا کرلیتے اور یہی خواجہ نے خیال کیا ہوگا کہ دھوکا اور فریب ہی خوب ہوا جو نہ آئے مین بہت
خوش ہوئی اور یہ جو تو نے کہا کہ تو جھوٹی ہی مین تو نہین جھوٹی ہون تو جھوٹا ہی اور تیرا باپ جھوٹا ہی
ارے سمندر تو مجھ سے آنکھ چار کرکے بات کرتا ہی کیون زبان میری کھلواتا ہی اور کیون اپنی اہل دربار
مین ذلت اُٹھایا چاہتا ہی زیادہ جو پوچھے گا تو مین سب حالت تیری بیان کردونگی سب کے
روبرو بیکار کو ذلیل ہوگا جو تیری حالت سے واقف نہ ہوا ہین سے تو کہہ اور اُسکے روبرو دیکھی
کی ہے مین تیری پیدائش اور تیرے حال سے بخوبی واقف ہون بس خاموش ہو اور اپنے گریبان
مین منھ ڈال لے دعا دے ایوان تاجدار کو کہ جس کے سبب سے یہ مرتبہ تجکو ملا ورنہ تیری بھی یہ
لیاقت تھی کہ تو اس مرتبہ کو پہونچتا تو کس رانی کرنا جانے یا حکومت ارے سمندر تیرے نطفہ
کا بھی تو کوئی ٹھیک نہین ہی نہ معلوم تیری مان نے کس سے پیٹ رکھا لیا کہ تو پیدا ہوا نہ معلوم
کسی بد قومے سے تجکو تیری مان نے جنا ہی یا تو کسی شریف کا نطفہ نہین ہی میرے نزدیک تو ضرور
کسی بد قومے کا نطفہ ہی جب ہی تو شریف و اہل خاندان کی قدر نہین کرتا ہی سواے پاجیون کے
کہ جو تیرے ہم مرتبہ ہین تجھ مین شرافت کی بالکل بو نہین ہی تیری صحبت کے لائق یہی کافی
ہین جو کہ آج کل تیری صحبت مین ہین تو شریف کی کیا قدر جانے حاصل یہ ہی کہ جو جیسا
ہوتا ہی ویسے ہی لوگ اُسکو پسند آتے ہین اب مجھ سے زبان نہ ہلانا ورنہ اور تیری
حقیقت سب پر ظاہر کردونگی اور میان لقمان مجھ سے کیا تقریر کرینگے وہ قارورہ کا دیکھنا

اور نسخہ کا لکھنا اور نبض کا دیکھنا جانین یا صاحبان لیاقت سے تقریر کرنا جانین ہان اُنسے کوئی علم
حکمت مین بحث کرے وہ اُس سے تقریر کرین گے اور ان امرون کا کیا جواب دینگے اس طور
سے جو ایوان نے کہا سمندر نے شرما کر سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا مگر لقمان نے کہا کہ ای ایوان
تم کسی طور سے نہ مانوگی معلوم ہوا کہ تمھاری قضا آئی ہی خیر مین ناچار ہون مین نے چاہا تھا کہ تمھاری
جان بچ جائے مگر تم نہین مانتی ہو اور بیہودہ تقریر کرتی ہو تم کو اختیار ہی بموجب مصرعہ بر رسولان
بلاغ باشد و بس • مجکو جو کچھ کہنا تھا مین نے تم سے کہا آیندہ تم کو اختیار ہی ایوان نے کہا کہ مین نے
کوئی آپ سے سفارش نہین کی تھی کہ میری طرف سے آپ سمندر سے سفارش کر دیجیے جو
آپ مجھ سے کہتے ہین آپ اپنے مقام پر تشریف لے جائین مریضون کو دیکھیے نسخہ تحریر فرمایئے
کیون بیکار ان قصون مین پڑتے ہین یہ کوئی مرض نہین ہی کہ نسخہ تحریر کرکے اُسکو دفع فرمایئے
آپ ان باتون کو کیا جانیے بیکار اس قصون مین آپ کی حکمت وغیرہ سب تشریف لے
جائیگی کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی جب لقمان ثانی نے دیکھا کہ کسی صورت
سے یہ نہین مانتی ہی سمندر سے کہا کہ تم کو اختیار ہی بس سمندر نے لقمان سے کہا کہ اگر مین نہ
طلب کرتا تو آپ ناراض ہوتے مجکو تو معلوم تھا کہ یہ بڑی خراب عورت ہی کسی صورت سے
نہ مانے گی بڑے کامل اُستاد کی تعلیم دی ہوئی ہی پھر کب کسی کے کہنے کو سنتی ہی خیر اسقدر اسکی
زندگی اور تھی اور خداوندون کی مذمت ہم کو سنانے کو یہان یہ آئی اور ہمارے روبرو مذمت
بیان کی صرف آپکے سبب سے مین نے سزا نہ دی ورنہ مین خود اپنے ہاتھ سے اسکو اسی
مقام پر قتل کرتا اور اس کو اس بیہودہ گوئی کی سزا دیتا لقمان نے کہا کہ جو کچھ اسنے کہا اُس سے
تمھارے مرتبہ مین فرق ہوا نہ خداوندون کے بس میرے دل کا بھی ارمان نکل گیا مین نے اسکو
صرف اس خیال سے نصیحت کی اور طلب کیے دیکھا کہ شاید خداوند یہ فرمائین کہ تم بھی اُس
موقع پر اتفاق سے پہونچ گئے تھے تم نے نہ کوشش کی اُسوقت کیا جواب دیتا اب
جو خداوند فرمائین گے تو مین عرض کردونگا کہ مین نے بہت کوشش کی مگر اُسنے نہ مانا بس
یہ سبب تھا یہ جو لقمان نے کہا سمندر نے داروغہ کو حکم دیا کہ اس لکاعہ کو لے جاؤ میرے
روبرو سے اور جلاد سے کہو کہ فوراً قتل کرے یہ میرا حکم برابر تین حکمون کے ہی یہ جو سمندر نے
حکم دیا داروغہ لے کر چلا لقمان خاموش بیٹھے دیکھا کیے اور فکر کیا کیے ایک مرتبہ سمندر
کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تم ابھی اسے قتل نہ کرو مین ایک
رقعہ ابھی اپنے خداوند کی خدمت مین تحریر کرتا ہون اُس مین کل حال لکھتا ہون آپ سے
ایوان کے بارے مین راے لیتا ہون مین چاہتا ہون کہ تم اس کے قتل سے باز رہو
کیونکہ یہ خداوند کی پیاری ضرور ہی اور اسکا دماغ بھی دراصل خراب ہی اگر خراب نہ ہوتا
تو کبھی یہ ایسی تقریر نہ کرتی مجکو اس امر کا خیال آیا کہ اگر خداوند یہ فرمائین کہ جب کہ تم
وہان موجود تھے اور تم نے بھی نصیحت کی اُسنے نہ مانا تو تم نے ہم کو کیون نہ خبر دی ہم نے
تمھارے پاس فرشتہ کس لیے مقرر کیے ہین اسی امر کے لیے مقرر کیے ہین کہ جو کوئی امر
اہم درپیش ہو اور تم نہ آسکتے ہو تو ہم کو اُنکے ذریعہ سے خبر دو جو ہم تم سے کہین اُس
پر عمل کرو پس تم نے ایسا کیون نہ کیا ہم کو خبر دی ہوتی جو ہم کہتے تم وہ سمندر سے کہتے

وہ اُس پر عمل کرتا ای سمندر اگر یہ اعتراض خداوند نے کیا تو اسکا کوئی جواب نہین ہی خداوند تم سے
بھی اور مجھ سے ناخوش ہونگے اور پھر کسی صورت سے نہ مانین گے ایک تو تمھاری نافرمانی
سے ناخوش ہین اور ناخوش زیادہ ہونگے اور وہ جو مین نے راے دی ہی کہ خداوند کو اپنے حال
کی عرضی کرو مین سفارش کرونگا پھر کچھ اُسکا فائدہ نہ ہوگا بیکار ہوگی نہ میری سفارش اثر
کریگی یہ میری راے ہی اب جو تمھارے نزدیک بہتر ہو مین تمھارے فائدہ کا خواہان ہون
اور خیر خواہی چاہتا ہون کیونکہ تم مجھ سے بہت خلق سے پیش آتے ہو دوسرا سبب یہ ہی
کہ جب سے مین نے تمھاری تصویر اور تم کو دربار مین بیٹھے ہوئے دیکھا ہی اُسدن سے
تم سے مجکو محبت ہوگئی ہی ہر وقت یہی جی چاہتا ہی کہ تم سے ملاقات کرون خداوند سے
عرض کرکے تمھاری تصویر دیکھا کرتا تھا اور رخصت کرکے خداوند کی تمھاری دربار کی حالت
دیکھا کرتا تھا جب مین نے کہا خداوند نے پردے جو کہ زمین و آسمان کے حائل ہین اٹھا دیے
اور تمھارے دربار کا مرقع پیش نگاہ ہوگیا جس طور سے کہ روز اول مین آیا تھا اُسی طور
سے گو مین نے تم کو دنیا بہ نہ دیکھا تھا اسی طور سے دیکھا تھا مگر محبت پیدا ہوئی تھی اور
ملاقات کا اشتیاق تھا خداوند کی قدرت سے آج ملاقات بھی ہوگئی جیسے تم کو دیکھا اور زیادہ
انس ہوگیا اگر محبت نہ ہوتی تو مین کبھی نہ آتا یہ صرف محبت و الفت کا سبب ہی کہ مین
تمھارے ہمراہ اپنا کام ہرج کرکے چلا آیا بس اسی خیال سے کہ وہ بات نہ ہو کہ جس سے
خداوند تم سے ناخوش ہون اور تمھاری بربادی کرین اور تم پر اپنا عذاب نازل کرین
جو کہ میرے تکلیف اور رنج کا سبب ہو اور مجکو صدمہ ہو سمندر نے یہ تقریر سنکے عشاق
کی طرف دیکھا اور دیگر اہل دربار کی طرف سب نے جواب دیا کہ حکیم صاحب بجا ارشاد
کرتے ہین کوئی نقصان نہین ہی سب نے اس خیال سے کہا کہ دیکھین کہ کیونکر یہ جواب
سنکا لیتے ہین ان کا جھوٹ و سچ سب اسوقت ظاہر ہو جائیگا اگر دراصل یہ کاملین سے
ہین تو ضرور سمندر کا کام اجرا ہوگا اور اہل اسلام کو سمندر کے ہاتھ سے ذلت ہوگی
سمندر نے بھی خیال کیا کہ کیا نقصان ہی تھوڑی دیر مین انکا سب کا حال کھلا جاتا ہی کہ یہ
جھوٹے ہین یا سچے اگر سچے ہین تو خداوند کو جو الیوان سے بارے مین منظور ہوگا وہ تجویز کرینگے
مین اُس پر عمل کرونگا بس ضرور خداوند خوش ہونگے اور یہ بلا جو کہ میرے اوپر اسوقت
نازل ہی اور مین اس مصیبت مین مبتلا ہون میرے اوپر سے دفع کرلینگے اور حکیم صاحب
بھی خوش ہونگے میری سفارش کرینگے یہ جو سمندر نے خیال کیا اور سب نے یہی کہا کہ حکیم
صاحب کی راے بہت عمدہ ہی بس سمندر نے لقمان سے کہا کہ اچھا جو آپ کی راے
مین تو آپ کی خوشی کا خواستگار ہون مجکو بھی تو آپ سے محبت ہوگئی ہی اور یہ میری
خوش نصیبی ہی کہ آپ کو مجھ سے محبت ہوگئی اب ضرور میرے کل کام اجرا ہو جائینگے
مین آپ کو ناخوش کرنا نہین چاہتا ہون لقمان نے کہا کہ پھر داروغہ سے کہو کہ پھر لائے
ابھی الیوان کی قید کو نہ لے جائے سمندر نے ملاق سے کہا کہ داروغہ کو بلاؤ تو ملاق نے
چوبدار کو حکم دیا داروغہ ابھی الیوان کی قید کو لے کر کچھ دور نہ گیا تھا کہ چوبدار نے جا کر
سمندر شاہ کے حکم سے آگاہ کیا وہ قید الیوان کو لے کر واپس آیا الیوان نے خیال کیا

کہ پھر کوئی تقریر کرے گا ابھی اگر اسنے تقریر کی تو مین وہ سخت جواب دونگی کہ لقمان اور سمندر کو معلوم ہوگا اب تو جو زبان سے کہا وہ کہا جو کچھ ہو کوئی خوف نہین ہے جو ذلت ہونا تھی وہ ہو گئی اب وہ واپس نہ آئے گی ایوان تو یہ خیال کر رہی ہے ادھر جب لقمان نے دیکھا کہ سمندر نے یہ حکم دیا اور داروغہ لے کر ادھر کو چلا بس لقمان نے کتاب اُٹھائی اُس مین سے کاغذ نکالا قلمدان کھولا اُس کاغذ پر کچھ لکھا ایسے حرف لکھے کہ جو سمندر سے پڑھے نہ گئے کیونکہ لقمان برابر تخت سمندر کے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا سمندر کا سامنا تھا اُسکے روبرو لکھا مگر اُس سے پڑھا نہ گیا جب لکھ چکے ایک مرتبہ اُسکو بند کیا ایک لفافہ مین رکھا اُس لفافہ کو بند کرکے ہاتھ اونچا کیا سب دیکھ رہے ہین کہ جب تک حکیم صاحب نے ہاتھ اونچا کیا اُس وقت تک اُنکے ہاتھ مین وہ لفافہ تھا ادھر حکیم صاحب کی زبان سے یہ لفظ نکلی کہ ای فرشتہ قدرت یہ میری عرضی خداوند کی خدمت مین پہنچا دے اور اسکا جواب لا دے اس کلمہ کا نکلنا تھا کہ وہ لفافہ خود بخود ہاتھ سے غائب ہو گیا حکیم صاحب نے ہاتھ فوراً نیچا کر لیا اتنے عرصہ مین داروغہ ایوان کو لے کر پھر اُسی مقام پر آ گیا جہان پر ایوان نے کھڑے ہو کر لقمان ثانی سے تقریر کی تھی لقمان نے ہاتھ کو نیچا کر کے ایوان سے کہا کہ تو غم نہ کر بلکہ خوش ہو کہ مین نے تیرے بارے مین خداوند کی خدمت مین عرضی تحریر کی ہے اور تیری سب تقریر اور کل حالت لکھی ہے جیسا وہ حکم دینگے اُس پر عمل کیا جائے گا ایوان نے ہنس کر جواب دیا کہ تیرے اوپر ہزار ہزار لعنت اور تیرے خداوند پر بھی کرور کرور لعنت وہ کیا کیدی ہے جو میرے بارے مین حکم دیگا کہین قعر دوزخ مین پڑا ہوا جل رہا ہوگا اور تو کیا احمق ہے کہ جو تو اُس سے میرے بارے مین رائے لیگا ارے لقمان سامری و جمشید و دیگر کافران غدار جو کہ دعوے خدائی کرتے ہین یا کرتے تھے سب بچہ شیاطین و نطفہ حرام تھے اور ہین اُنکے نطفہ کا کچھ حال نہین معلوم کہ شیطان کا نطفہ ہے یا کسی بچہ شیطان کا کہ جنھون نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہے اور سب کو بہکا رکھا ہے ضرور یہ سب نطفہ خوک و سگ سمجھے مین ان سب کو اور تم سب کو خوک و سگ سے بدتر خیال کرتی ہون تمھاری صورت دیکھنا حرام جانتی ہون میری اب خدا سے یہ دعا ہے کہ کسی طور سے مین تم سب سے جدا ہون تا کہ تمھاری صورت نحس مجھکو نظر نہ آئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب خوک و سگ بیٹھے ہوئے ہین ایسا اشکال مہیب و ہیبتناک ہین مگر مجبور و ناچار ہون یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی سب اہل جلسہ ایوان کی اس تقریر سے مثل ہیزم خشک کے جلکر رہ گئے اور خون جگر پیکر خاموش بیٹھے رہے لقمان نے جواب دیا کہ اس تقریر کا مزہ معلوم ہوا جاتا ہے تھوڑی دیر اور باقی ہے ضرور تیرے قتل کا حکم آنے لگا یہ کہکر کہا کہ اچھا دیکھتا ہون جب لفافہ دیا تھا تو ہاتھ اپنا بلند کیا تھا اب کی مرتبہ بغل کیطرف لے گئے اور کہا کہ لا دے یہ کہکر فوراً ہاتھ اپنا باہر کھینچ لیا اب سب نے دیکھا کہ ایک لفافہ سر بمہر حکیم صاحب کے ہاتھ مین ہے لقمان نے پہلے اُس لفافہ کو سر پر رکھا آنکھون سے لگایا اُس پر بوسہ دیا اُسکے بعد سمندر کو دیا کہ تم بھی دیکھ لو کہ یہ مہر ہے خداوند کی اور پہچان لو اور آنکھون سے لگاؤ سمندر نے دونون ہاتھ بڑھا کر وہ لفافہ لیا اور اُسی طور سے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا

مہر پر بوسہ دیا اُدھر سب اہل دربار نے لقمان سے عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم سب بھی مہر خداوندی کو آنکھون سے لگائین اور مہر پر بوسہ دین لقمان ثانی نے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی بس سمندر سے کہا کہ جب آپ بوسہ وغیرہ دینے سے فراغت کر لیجیے گا تو اور لوگون کو دیدیجیے گا تاکہ وہ بھی مہر خداوندی کی زیارت کر لین بس اب تو بعد سمندر کے ہر ایک کے ہاتھ مین جانے لگا وہ اُسی طور سے چومنے لگا اور آنکھون سے لگانے لگا نوبت باینجا رسید کہ سب اہل جلسہ نے یکے بعد دیگرے اُس لفافہ کو چوما اور آنکھون سے لگایا یہان تک کہ پھر وہ سمندر کے ہاتھ مین آیا سمندر نے پھر اُسکی مہر کو بوسہ دے کر لقمان کو دیا لقمان نے لیکر اُس لفافہ کو چوما اور بہت احتیاط سے چاک کیا اُسکے اندر سے ایک کاغذ نکلا اُسکو لقمان نے کھولا بوسہ دیا کیونکہ اُسپر بھی مہر خداوندی موجود تھی بعد بوسہ دینے کے لقمان نے پہلے آہستہ آہستہ پڑھا جب سب پڑھ چکا تو کہا کہ سب حاضرین جلسہ میری طرف متوجہ ہون اور سماعت کرین کہ جو کچھ حکم خداوند نے بابت ایوان کے تحریر کیا ہی اور سمندر سے کہا کہ تم بھی سمندر نے کہا کہ مین تو مشتاق ہون ایوان سے کہا کہ ای ایوان تم بھی سنو جو تمھاری نسبت خداوند نے تحریر کیا ہی ایوان نے کہا کہ وہ کیدی ہی کیا تحریر کریگا وہ نار دوزخ سے جل رہا ہو گا ہاے ہاے کہہ رہا ہو گا یہ کہکر خاموش ہوئی اُدھر لقمان نے پڑھنا شروع کیا پہلے تو کچھ اُس مین تعریف سب خداوندون کی تحریر تھی اور اپنی شان و شوکت تحریر کی تھی اور لکھا تھا کہ ای میرے خاص بندے لقمان ثانی حکیم حاذق تجکو معلوم ہو کہ تیرا رقعہ بدست فرشتہ مقرب دیلانگ قدرت ہمارے پاس آیا ہم نے اُسکو پڑھا تجکو مبارک ہو کہ تجھ سے اور سمندر سے ملاقات ہوئی کیونکہ تجکو سمندر کی ملاقات کا بہت شوق تھا ہم یہان سے سب حال دیکھ رہے ہین سمندر نے تیری بہت خاطر کی اور بہت اچھی طرح پیش آیا گو اُسکی ذات سے یہ امید نہ تھی کیونکہ اُسنے ہماری بندگی ترک کی اور میرے ایک ادنی تابع کی پرستش اختیار کی اور بندگی اور ہماری طرف سے بالکل دل کو اٹھا لیا ہم نے اُسکی اُسکو یہ سزا دی کہ اُسکے اوپر اپنے بندگان معتوب کو کہ جو خدا ے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین اور ہم سے پھرے ہوئے ہین مقرر کیا کہ وہ اُسکو سزا دے مگر آج ہم اُس سے کسی قدر خوش ہوئے کہ وہ تمھارے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آیا گو آج اُس سے بہت بڑی حرکت سرزد ہوئی جو کہ بہت خراب ہی کہ اُسنے ہمارے اس دوست کو ولیل کیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہوا کہ جس کو ہم اپنی روح سے زیادہ تر عزیز رکھتے ہین ہم سب اُسکا ظلم و ستم دیکھ رہے تھے اور دیکھ رہے ہین مگر تمھارے رقعہ سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل بے خطا ہی اور تم نے اُسکی سفارش بھی تحریر کی اور ایوان کی حالت بھی ای لقمان مین ایوان کو بہت عزیز رکھتا ہون اگر وہ قتل ہو جاتی تو مین اُسنے طبقہ زمین کو الٹ دیتا تمام عالم آب ہو جاتا ایک کو زندہ نہ رکھتا اور یہ جو لوگ اسوقت اس مقام پر موجود تھے اُن سب کو داخل دوزخ کرتا اور تحت عذاب مین مبتلا کرتا کیونکہ ایوان تو اپنے ہوش مین نہین ہی اور اس پر یہ ظلم اُسکے ہوش مین نہ ہونے کا سبب یہ ہی کہ اُسکو خواجہ نے ایک ایسی چیز کھلا دی ہی کہ جب تک اُسکا اثر اُسکے جسم مین رہے گا

وہ ایسے ہی کلام کیے جائیگی اُسکو اس جرم پر سمندر نے اسیر کیا اپنے دربار میں ذلیل کیا اور قتل کرنیکو اس مقام
پر لایا اور اہل شہر کو جمع کیا اسنے تو اُس پر اس طور سے ظلم و ستم کرنا شروع کیا کہ جیسے کوئی خونی پر کرتا ہی لقمان خیال
کرو کہ اگر وہ اپنے ہوش میں ہوتی تو اس طور سے وہ اپنے کو گرفتار کرا دیتی یہ جو اُسنے کہا کہ سب یہ حال معلوم تھا کہ
سمندر میرے ساتھ اس طور سے پیش آئیگا اُس پر میں چلی آئی یہ اُسنے سچ کہا بس اسی امر سے اُسکا دیوانہ ہونا ثابت
ہی تم اسوقت ان سب کی تقدیروں سے بہو پہنچ گئے اور سمندر نے تمھارے کہنے پر عمل کیا اور تم نے عقلمندی کی کہ
تم نے مجھکو اس حال سے خبر دی اگر تم خبر نہ دیتے اور تم خاموش ہو رہتے تو میں تم سے بھی ناخوش ہوتا اور ان سب کے
ساتھ تمکو بھی مبتلاے عذاب شدید کرتا مگر تم نے دانائی کی اپنی جان بچائی اور ان سب کی کیونکہ میں فرشتگان عذاب کو
حکم دیچکا تھا کہ جب الیوان کو قاتل قتل کرے تم فوراً بار زمین پر طبقۂ زمین کو الٹ دینا وہ چل چکے تھے کہ تمھارا رقعہ
پہونچا بس میں نے اُنکو منع کیا اب تمکو لکھا جاتا ہی کہ تم یہ کام کرو کہ الیوان کو میرے پاس بھیجدو تاکہ میں اپنے دوست سے
ملوں اور اُسکو میوے بہشت و آب کوثر کھلا پلا کر اُسکے جسم سے اُس اثر کو دور کروں تاکہ وہ اپنے ہوش میں آئے
بس اگر اُسکی مرضی ہوگی تو پھر دنیا پر روانہ کر دونگا اور اگر یہ خواہش ہوگی کہ میں بہشت میں رہوں تو یہاں رہنے دونگا
اگر اسکے خلاف کروگے تو یہ یاد رکھو کہ اپنا عذاب نازل کرونگا تم یہ امر سمندر سے کہو اگر وہ قبول کرے تو خیر ورنہ تم اس
مقام پر سے چلے آؤ اور سمندر سے کہو کہ وہ قتل کرے اور ظلم و ستم کا مزا اٹھائے کہ دوستان خداوند پر ظلم و ستم کرنے کا
یہ مزا ہی یہ صرف تمھارا سبب ہی کہ میں نے اسقدر تحریر کیا بس اگر سمندر تمھارے کہنے پر عمل کریگا تو میں اُس سے
ضرور خوش ہونگا اور اُسکا قصور سابق معاف کر دونگا اور جو کچھ اُسکی خواہش ہوگی وہ پوری کر دونگا گو وہ مجھ سے
پھرا ہوا ہی مگر میرا بندہ ہی بس یہی امر اُسکے حق میں بہتر ہی آئندہ اُسکو اختیار ہی اے لقمان تم کو میری محبت اور
الفت کا حال معلوم ہی جو کہ مجھکو الیوان کے ساتھ ہی میرے ایسے دوست کو سمندر قتل کرے اور ذلیل اور میں
سمندر سے خوش ہوں یہ ممکن نہیں ہی اے لقمان یاد رکھنا کہ اگر الیوان قتل ہوگی پھر اس دنیا کا قائم رہنا محال
ہی یا اسی کے دم تک ہی زیادہ کیا لکھوں بس یہی کافی ہی ارے غضب کیا کہ وہ تو اپنے ہوش میں نہیں ہی اُس
پر یہ ستم کیا اُسنے یہ اختیار کیا تھا کہ ترک سلطنت کرکے گوشہ میں بیٹھے اُسکو زبردستی طلب کیا خیال کرو کہ کوئی
بھی ایسا کریگا کہ اپنی راحت کو ترک کرے اور دوسروں کو اپنے اوپر حاکم کرے یہ سوائے اُسکے جو کہ نادان ہوگا یا
کسی سبب سے دیوانہ ہو گیا ہوگا یہ اُسی چیز کا اثر ہی کہ جو خواجہ نے الیوان کو کھلائی ہی تم کو یاد ہوگا کہ میں نے
تم سے کہا تھا کہ آج کل الیوان دیوانی ہو گئی ہی خیال کرو کہ جو کچھ اُسنے کہا ہم سب کو کیا تمنے برا مانا سمندر
کون ہی جو برا مانتا ہی سزا دیں مر دیں ہم دیں سمندر کون سزا دینے والا ہی الیوان نے خطا کی ہی تو ہم سب
کی کی ہی سمندر کون ہی کیا ہم سزا نہ دے سکتے تھے جو وہ اس امر پر آمادہ ہوا وہ کون تھا اور کیا اُسکا
مطلب تھا کہ اُسنے یہ حرکت کی بس اسی میں خیریت ہی ہم اُس سے بہت خوش ہیں اُسنے خوب کیا جو ہم کو
برا بھلا کہا ہم کو اختیار ہی چاہے سزا دیں چاہے نہ دیں بس تم سمندر سے لیکر اُسکو ہمارے پاس اسی وقت
روانہ کر دو تھوڑی تحریر کو بہت جانو ہم اسکا علاج کرینگے ہم کو اُسکا اختیار ہی وہ ہماری ضرور دوستدار ہی
زیادہ والسلام یہ جو عبارت لقمان ثانی نے پڑھی اور سب نے سُنا کل اہل جلسہ لرز گئے اور کانپ گئے
خصوصاً سمندر کا تو یہ حال ہی کہ بسبب خوف کے کانپنے لگا اور لرزنے لگا یہ عالم تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ
اب لرزہ چڑھی ہوئی ہی یہ رقعہ پڑھکر لقمان نے سمندر سے کہا کہ تم نے یہ سُنا رقعہ خداوند نے بہت غصہ
میں تحریر کیا ہی انکو سب حال معلوم ہی وہ تمام دنیا کا حال جانتے ہیں بڑا غضب ہوا کہ خداوند کو غصہ آگیا میں
اُسکے غصہ سے بہت خوف کرتا ہوں بس تم سن چکے اب تو تم کو میرے قول کا باور ہوا ہوگا اور تم نے

یقین کیا ہوگا کہ مین سچ کہتا ہون مین نے اسوقت تمھارے ساتھ بہت بڑی دوستی کی ورنہ خرابی ہوتی بس
اگر تم خداوند کے تحریر پر عمل کروگے تو مجکو امید ہے کہ خداوند تم سے خوش ہونگے اور تمھارے اوپر سے اس بلا کو دفع
فرمائینگے اب بتاؤ تمھاری کیا راے ہے آیا مین ایوان کو پاس خداوند کے روانہ کرون یا نہ سمندر نے کانپ کر کہا
کہ آپ کو اختیار ہے مین آپ کو منع نہین کر سکتا ہون جب کہ خداوند نے طلب فرمایا ہے تو مین کیونکر آپ کو منع
کرکے اپنے اوپر آفت نازل کراؤن خداوند کو ناخوش کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا یہ ایوان موجود ہے مین اسوقت
کی تحریر سے خداوند کی ڈر گیا اب کل سے مین اُنکی ایسی عبادت کرونگا کہ کسی نے زمانہ سابق مین بھی نہ کی ہوگی
نہ اب کوئی کرتا ہوگا نہ زمانہ آئندہ مین کرے گا مین خداوند کو خوش کرونگا لقمان نے جواب دیا کہ تم پریشان مت ہو
مین خداوند سے تمھاری سفارش کر دونگا مگر تم اپنے کل حال کی عرضی اسوقت تحریر کراؤ دیر نہ لگاؤ سمندر
نے کہا کہ آپ ایوان کے قصہ سے فرصت کر لیجیے اُسکے بعد مین تم کو عرضی تحریر کرا دونگا بس لقمان نے کہا کہ
سمندر مین تم پر جبر نہین کرتا ہون کہ تم ایوان کو میرے سپرد کرو بلکہ اگر تمھاری خوشی ہو اور تم کو میرے
کہنے اور اس تحریر کا یقین ہو تو میرے حوالہ کرو ورنہ تم کو اختیار ہے کیونکہ تم لوگ اہل دنیا سے ہو اور
مین اہل دنیا سے بہت خوف کرتا ہون کہ وہ بڑے مکار ہوتے ہین ایک کام خود کرتے ہین اور پھر
کہتے ہین کہ ہم کو فلان شخص نے دھوکا دیا یہ امر تمھاری خوشی پر ہے اپنے نیک و بد کا خیال کرلو اور انجام سوچ
لو سمندر نے کہا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ جو کچھ امر فرماتے ہین میری اچھائی اور بہتری کے لیے نہ کچھ
میری برائی کے لیے بھلا آپ لوگ کیون مجکو دھوکا دینے لگے اب ایوان کا آپ کو اختیار ہے بھلا مین کیونکر
ایوان کو قتل کر سکتا ہون اول تو وہ خداوند کی بہت بڑی دوست ہے اور خداوند اُس سے محبت رکھتے
ہین دوسرے خداوند نے دوست کیا ہے اور تحریر کیا ہے اگر میرے کہنے کے خلاف ہوگا تو مین اپنا عذاب
نازل کرونگا ایسی حالت مین میری مجال ہے کہ مین کسی قسم کی سرتابی کر سکون ایک قدم بھی تو جادۂ اطاعت سے
باہر قدم رکھ نہین سکتا ہون غضب ہے کہ خداوند کی عدول حکمی کرون جس کا بندہ ہون اُسکے حکم کو نہ مانون تو
پھر ایسی عدول حکمی کرکے جا کر رہون کہان آپ ایوان کو بہت جلد خدمت خداوند مین روانہ فرمایئے
کہین ایسا نہ ہو کہ تاخیر ہو خداوند ناخوش ہون لقمان نے کہا کہ تم خوشی سے کہتے ہو سمندر نے جواب دیا
کہ جی ہان پھر لقمان نے کہا کہ تم خوشی سے کہتے ہو سمندر نے کہا کہ جی ہان اسی طور سے لقمان نے
سمندر سے تین مرتبہ کہلوایا اُسکے بعد کہا کہ آپ سب لوگ گواہ رہین کہ سمندر نے اپنی خوشی سے ایوان
کو میرے سپرد کیا اس شرط پر کہ مین حسب الطلب خداوند کے ایوان کو اُنکی خدمت مین روانہ کرون
سب نے کہا کہ ہم لوگ گواہ ہین کہ بادشاہ نے اپنی خوشی سے آپ کے سپرد کیا جب یہ سب کہہ چکے
اُسوقت لقمان نے ایوان کی طرف منہ کرکے کہا کہ اے ایوان تو نے مضمون رقعہ سُنا کہ جو خداوند کے
پاس سے آیا تھا تجکو خداوند نے طلب کیا ہے اب تجکو خدمت خداوند مین روانہ کرتا ہون جب جائین کہ
تو جاکر خداوند سامری سے بھی ایسی تقریر کرنا جیسے ہم سے کی ہے مگر کیا خوش قسمت ہے کہ خداوند نے
تجکو طلب کیا خوب قتل ہونے سے بچی اب کیون وہان سے دنیا پر آنے لگین باغ خلد مین رہوگی بہشت
کے میوے کھاؤگی آب کوثر پیوگی چین سے رہوگی خدمت خداوند مین پھر ہم سے تم سے آٹھوین دن
ملاقات ہوا کریگی خیر یہی ذریعہ ملاقات کا نکلا تمھارے سبب سے ہمارے بہت سے کام نکلا کرینگے
ہم تو بہت خوش ہوئے کیا اچھا وقت تھا کہ مین اسوقت ادھر آیا ایک دوست خداوند کی میرے
سبب سے جان بچی اور بہت سے بندگان خدا کی ورنہ اسقدر بندگان خداوند کی مفت جانین جاتین

اور سمندر مفت مین مبتلاے عذاب ہوتا مین بہت خوش ہوا کہ ایک کام میرے سبب سے ہوا کہ جس سے خداوند
خوش ہوئے ایوان ہم کو بھول نجانا ہماری ضرور سفارش خداوند کی خدمت مین کرتی رہنا یہ احسان ہمارا یاد
رکھنا لقمان تو یہ تقریر کر رہا تھا مگر ایوان یہ خیال کر رہی تھی اپنے دل مین کہ بڑا غضب ہوا کہ یہ بچہ شیطان مجھکو
لے جائیگا یہ کیا امر ہے ضرور یہ بھی کوئی شعبدہ سحر کا ہے افسوس جان بچی مگر خرابی ہوئی یہ سب سحر کی باتین ہین کوئی
نہ کوئی بچہ شیطان ہے جس طرح سامری و جمشید تھے اسی طور سے یہ بھی ہے دیکھیے خدا کیا کرتا ہے ایوان یہ خیال
کر رہی تھی کہ لقمان نے وہ تقریر کی اسنے اسکا یہ جواب دیا کہ او لقمان یہ تو کسی احمق کو دھوکا دے مین تیرے
اس دھوکے مین آنے والی نہین ضرور تو بچہ شیطان ہے وہ گیدی کیا مجکو طلب کریگا خود پہلے اپنی تو خبر لے
آگ مین جل رہا ہوگا وہ اپنے پاس سمندر وغیرہ کو طلب کرے جو اسکی بندگی کرتے ہین یہ سب کارخانہ سحر کا ہے
ایسے دھوکے مین نہ آؤنگی بس تمھارے بس مین ہون جو چاہو وہ میرے ساتھ کرو لقمان نے کہا کہ سچ خداوند
نے تحریر فرمایا ہے کہ ایوان دیوانی ہے بخوبی ثابت ہے یہ کہکر کہا کہ تیرا جو جی چاہے وہ کہو اور خیال کر ہمکو تیرے
قول و فعل سے کچھ مطلب نہین ہے ہم کو اپنے کام سے کام ہے یہ کہکر سمندر سے کہا کہ حکم فرمایئے کہ ایوان کے جسم
سے قید دور کی جائے اور جس ساحر کا سحر ہو وہ اپنا سحر بھی اُتار لے اگر اس حالت مین خدمت خداوندی مین
روانہ کرونگا تو خداوند ناخوش ہونگے کہ ہماری محبوب کو اس حالت سے ہمارے پاس روانہ کیا سمندر نے
کہا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جب قید سے رہا ہو جائے اور فساد کرے تو بڑی مشکل ہو لقمان ثانی نے جواب دیا
کہ تم خوف نہ کرو میری موجودگی مین فساد نہین کر سکتی ہے جب یہ لقمان نے کہا سمندر نے جواب دیا
کہ مین آپ کے فرمانے کے خلاف نہین کر سکتا ہون بس جو آپ کی مرضی یہ کہکر حکم دیا کہ جس جس ساحر
کا سحر ایوان پر ہو وہ اُتار لے اور جلاد کو بلاؤ کہ وہ آکر قید دور کرے راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ حکم دینا
تھا کہ جس جس ساحر کا سحر تھا اُسنے اُتار لیا فوراً جلاد آیا اُسنے جسم ایوان پر سے قید کو دور کیا بس ادھر
جسم ایوان پر سے قید دور ہوئی لقمان نے اشارہ کیا کہ اسکو میرے تخت کے قریب لاؤ چند ساحر
اسکو پکڑ کر قریب تخت لائے اُسنے کچھ نہ کہا خاموش چلی آئی صرف اس خیال سے کہ چل کر دیکھو تو لو کہ کیا
واقعہ ہے جب ایوان قریب تخت لقمان پہونچی لقمان نے کہا کہ اے فرشتگان مقرب بارگاہ داور
بالکل قدرت یہ ایوان موجود ہے اسکو لے جاؤ خدمت خداوندی مین یہ کلام لقمان نے بالاے آسمان
دیکھ کر کیا سب اُس طرف متوجہ ہوئے یہان یکایک سب نے دیکھا کہ ایک جال سا ایوان پر پڑا اور
ایوان غائب ہو گئی یہ واقعہ دیکھکر سب حیران ہوئے لقمان ثانی نے کہا کہ سب سجدہ کرو کہ یہ بہت
بڑی قدرت نمائی ہوئی اے تم سب اس بلا سے بچے ایک سجدہ شکر ادا کرو اور مین بھی سجدہ کرتا ہون یہ جو
لقمان نے کہا سب حاضرین جلسہ مع سمندر کے سجدے مین جھکے اس اثنا مین ایوان بالکل غائب
ہو گئی اب جو سب نے سجدہ سے سر اٹھایا ایوان کا نشان تک نہ پایا پہلے ہی ایوان غائب ہو
چکی تھی خدمت خداوند مین لقمان ثانی روانہ کر چکے تھے جب سب سجدہ کر چکے اُسوقت لقمان
نے سمندر سے کہا کہ خوش ہو کہ تم میرے سبب سے اس بے گناہ کے خون سے بچے اب تم اپنے
مقام پر جاؤ مین اپنے کام کو جاتا ہون اب کی ہفتہ کو جو خدمت خداوند مین جاؤنگا تمھاری سفارش
کرونگا اور جہان تک ممکن ہوگا عرض کرکے یہ بلا تم پر سے دفع کراؤنگا یقین ہے کہ خداوند بھی تم سے
خوش ہو گئے ہونگے کیونکہ آپ نے لکھتے اور انکی تحریر پر عمل کیا سمندر نے جواب دیا کہ اے حکمت مآب
یہ امر تو غیر ممکن ہے کہ مین آپ کو اس طور سے جانے دون جب تک دعوت نہ کر لون میری خوشی

بیجا

یہ ہے کہ جو مجھکو میسر ہے اُسکو نوش فرمایئے تاکہ برکت ہو اور میری ترقی کا سبب ہو آپ نے میرے ساتھ وہ سلوک
کیا کہ جو کوئی کسی کے ساتھ نہ کرے گا مجھکو بڑی آفت سے بچایا بہت بڑی بلا سے نجات دی مین آپ کا
شکریہ کہان تک ادا کرون بموجب شعر اگر ہر موے تن گردد زبانے ✢ نشاید شکر تو ہرگز بیانے ✢ پس کیونکر
ہو سکتا ہے کہ ایسے اپنے مہربان اور شفیق کو جو کہ زیادہ مادر و پدر سے ہے جانے دون اور اُسکی کچھ خدمت نہ
کرون آپ کی خدمت کرنا میرا فخر اور برکت کا سبب ہے لقمان نے جواب دیا کہ ای سمندر مین تمھارا
کہنا ضرور ضرور قبول کرتا اور بسر و چشم تمھارے ہمراہ شہر مین چلتا اور جو تم مجھکو کھلاتے اُسکو نعمت
عظمےٰ خیال کرتا مگر دو سبب سے مجبور ہون وہ یہ ہین کہ اول مین نے ترک دنیا کیا ہے کوئی چیز از قسم غلہ
و دیگر اشیا مثل میوہ وغیرہ کے نہین کھاتا ہون اسکا سبب یہ ہے کہ اگر تم پوچھو کہ زندہ کیونکر رہتے ہو تو
اُسکا جواب یہ ہے کہ جب مین پہلے دن خدمت خداوند مین گیا تھا انھون نے مجھکو میوہ بہشتی مرحمت
کیا تھا مین نے کھایا تھا اور آب کوثر پیا تھا اُس دن سے نہ مجھکو خواہش طعام ہے نہ آب ہمہ وقت
میرا شکم پُر رہتا ہے اور سیراب رہتا ہون بس ایسی حالت مین مین کیا کسی کی دعوت قبول کرون
جب کہ نہ مین کھاتا ہون نہ پیتا ہون بیکار زحمت دون اور دوسرے کا نقصان کرون دوسرے سبب
یہ ہے کہ مین اسوقت ایک ضرورت شدید سے نکلا تھا اور بہت پریشان تھا ایک چیز کی تلاش مین
کسی چیز کو تلاش کرتا ہوا ادھر بھی نکل آیا تھا میرے علم نے مجھکو خبر دی تھی کہ وہ چیز دشت فرحت افزا
مین ہے مین دشت فرحت افزا کو اُسکی تلاش مین جاتا تھا کہ تم سے ملاقات ہوئی تمھارے کہنے
اور سننے سے مین تمھارے ساتھ چلا آیا بڑا حرج ہوا اور نقصان کیونکہ بہت سے لوگ میرے
انتظار مین پریشان ہونگے کیونکہ مین اُنسے یہ کہکر چلا تھا کہ تم ٹھہرو مین ابھی وہ چیز تمھارے لیے لاتا
ہون جسکی تم کو خواہش ہے پتہ مل گیا ہے کیونکہ وہ لوگ ایک مدت سے مجھکو پریشان کر رہے ہین
اور کہتے ہین کہ سواے آپ کے کوئی اُسکو نہین لا سکتا ہے مین خداوند سے بھی اجازت لے چکا ہون
اُسکی بابت کہ مین جو چیز کہ فلان قوم طلب کرتی ہے اُسکو دون خداوند نے حکم فرمایا ہے کہ ضرور دو
بس مین اُنکو ٹھہرا کر ادھر آیا ہون بڑا عرصہ ہوا اگر اور عرصہ ہوگا اور مین تمھارے ساتھ دعوت مین
جاؤنگا بموجب تمھارے کہنے کے قیام کرونگا تو وہ لوگ پریشان ہونگے اور مجھکو کاذب و وعدہ خلاف
تصور کرینگے اور پھر میرے کہنے پر عمل نہ کرینگے آج تک مین نے کسی سے وعدہ خلافی نہین کی ہے کیونکر
یہ امر کرون بس اگر عرصہ ہوگا وہ پریشان ہوکر چلے جائینگے اور میری محنت و مشقت رائیگان ہوگی مین
اُنکے نزدیک لغو ٹھہرونگا پھر کوئی میرے قول کا اعتبار نہ کرے گا بلکہ میری اس حرکت سے خداوند
بھی ناراض ہونگے کہ تم نے صرف سمندر کے کہنے سے اسقدر آدمیون کو پریشان کیا ای سمندر اگر ایک
دو ہوتے تو کوئی قباحت نہ تھی وہ تو سیکڑون اور ہزارون ہین پھر سب کا جمع ہونا ایک امر دقت طلب
ہے دوسرا امر یہ ہے کہ جس چیز کی خواہش اُنھون نے کی ہے اور مدت سے خواہش کرتے چلے آتے ہین
اتفاق سے وہ ملی ہے اور خرابی یہ ہے کہ اُسکا اثر ابھی تک ہے پھر وہ اپنا اثر نہ کرے گی اگر آج کا دن گذر
گیا تو پھر برس دن تک ایسا موقع نہ ملے گا ہان اگر برس دن تک پھر سب زندہ رہین اور یہی تاریخ
اور ساعت آئے تو پھر یہی اثر پیدا ہو جو کہ آج اُس چیز مین اثر ہے بس جب کہ اُن بیچارون نے برس
دن تک اس امید مین بسر کی اور ہر روز میرے پاس براے یاد دہی آیا کیے زحمت اُٹھائی اُنکی
تقدیر سے یہ دن آیا اور مین زحمت کرکے چلا یہان تک پہونچا بس اگر مین نہ جاؤنگا تو بیا

جاؤنگا اور وہ لوگ پریشان ہوکر اپنے اپنے مکان کو چلے جائینگے تو کیا فائدہ ہوگا وہ محروم رہ جائینگے اور میری مشقت رائیگان ہوگی بس مین قیام نہین کرسکتا ہون آب مین ضرور اپنے کام کو جاؤنگا یہ جو لقمان ثانی نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ یہ امر جو آپ نے فرمایا کہ مین نے ترک لذات کیا ہی اور بسبب نوش فرمانے میوۂ بہشتی و آب کوثر کے مجکو کسی امر کی خواہش نہین ہی بجا ارشاد ہوا میری خواہش یہ ہی کہ آپ کی شراکت دعوت مین موجب برکت و سبب ثواب و باعث فخر ہی بس مین کسی طور سے نہ گوارا کرونگا کہ آپ تشریف لے جائین ہان ایک سبب سے اور اس شرط سے کہ آپ مجکو اس ضرورت سے آگاہ فرمایئے کہ جس ضرورت کے لیے آپ تشریف لیے جاتے ہین اور جس کی خواہش مین ہزارون آدمی آپ کے در دولت پر موجود ہین جنکے پریشانی کا آپ کو اسقدر خیال ہی اُسوقت جانے دونگا مین بھی تو سنون شاید مین بھی اُس سے کچھ فائدہ پاؤن لقمان ثانی نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم تو میرے اتالیق ہوگئے کہ مین تم کو اپنے ہر کام سے آگاہ کرون اے سمندر تم اس امر مین کوشش نہ کرو مجکو جانے دو بیکار اس زحمت مین نہ پڑو تم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا وہ چیز جس کی تلاش مین مین جاتا ہون وہ تمھارے کام کی نہین ہی انھین لوگون کے کام کی ہی کہ جنکے لیے مین لینے جاتا ہون تم سے بیان کرنا بیکار ہی لے اب زیادہ اصرار نہ کرو مین اب نہ مانونگا بیکار تم کو صدمہ ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ جب تک آپ بیان نہ کرینگے مین جانے نہ دونگا مین نے خیر اس امر سے ہاتھ اُٹھایا کہ آپ میری دعوت کو قبول کرین یا صرف مجکو اُس ضرورت سے آگاہ کردین پھر جب کبھی ملاقات ہوگی مین دعوت کرلونگا اگر آپ اس امر کو نہ قبول کرینگے اور تشریف لے جائینگے مین اپنی جان دیدونگا میرا خون آپ کی گردن پر ہوگا اول تو جہان تک ممکن ہوگا اسی امر کی کوشش نہ کرونگا جب بس نہ چلے گا تو جان دونگا لقمان نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب تم کو نقل مستورات کے نخرے بہت آتے ہین یہ امر اُس سے کرو جو کہ تمھارا عاشق ہو یا معشوق مین کیونکر اس امر کو قبول کرون سمندر نے جواب دیا کہ جو کچھ ہو اب تو مین آپ کو نہ جانے دونگا کیونکہ آپ کا دامن میرے ہاتھ مین ہی دوسرے یہ امر بھی تو ہی کہ ابھی مین نے عرضی بھی نہین تحریر کرائی ہی جب تک عرضی تحریر ہو اُسوقت تک آپ مجکو اس امر سے آگاہ فرمایئے سمندر نے اسقدر عجز و انکسار کیا کہ لقمان ناچار ہوگیا اور عاجز ہوکر کہنے لگا کہ اے سمندر اچھا تو عرضی لکھوا مین تجھ سے اُس امر کو بیان کرتا ہون مگر اُس کا اقرار کرلے کہ مین پھر آپ کو نہ روکونگا سمندر نے کہا کہ قسم ہی مجکو آپ کے سر کی و خداوندون کی کہ مین پھر آپ کو نہ روکونگا لقمان نے کہا کہ اچھا تم عرضی کے تحریر ہونے کا حکم دو بس سمندر نے میر منشی کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک عرضی ہماری طرف سے خداوند سامری و جمشید مین تحریر کرو ہماری کل حالت لکھنا اور تحریر کرنا کہ میری خطا کو معاف فرمایئے اور اس بلا کو میرے اوپر سے دفع فرمایئے مجکو اہل اسلام پر فتح مرحمت فرمایئے مین آپکی خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون اور بہت سے کلمات عجز و انکسار تحریر کرنا جہان تک ممکن ہون اُسنے عرض کیا بہت خوب اور مجرا کرکے اپنے مقام پر آیا عرضی تحریر کرنے لگا اودھر سمندر نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ سب لوگ اپنے اپنے گھرون کو جائین ایوان کو خداوند سامری و جمشید نے زندہ طلب کرلیا اب نہ قتل ہوگی اور سب اسباب سیاست واپس جائے اور کل لشکر اور جو ساحر بالاے ہوا بندوبست کیے ہوے ہین وہ بھی واپس جائین اب کوئی ضرورت نہین جلاد واپس جائین یہ جو حکم سمندر نے دیا اُسوقت منادی نے ندا کی مجمع متفرق ہونے لگا

ایک ہلڑ پڑ گیا کہ یہ کیا امر ہوا کہ یا تو قتل کا بندوبست تھا یا قتل موقوف ہوگیا اور حکم دیا گیا کہ ایلوان قتل نہ ہوگی ہم نے اُسکو خداوندگی خدمت مین روانہ کر دیا معلوم ہوتا ہی کہ ایلوان نے بادشاہ کی اطاعت کی خیر چلو معلوم ہوجائے گا یہ امر پوشیدہ نرہے گا ضرور تمام شہر مین مشہور ہوگا سب نے اپنے اپنے مکان کا راستہ لیا باہم کلام کرتے ہوئے چلے جو جو سپاہ آئی تھی سب طرف چھاونی کے واپس چلی جلاد اسباب سیاست لے کر طرف شہر کے واپس گئے وہ ساحر بھی جو کہ بالائے ہوا بندوبست لیے ہوئے تھے واپس آئے اور اپنے اپنے مقام کی طرف چلے یہان تو اب سب واپس جانے لگے کچھ لشکر جو کہ سواری کے ہمراہ آیا تھا وہ اُس مقام پر ٹھہرا رہا باقی سب واپس گیا ہر ایک بادشاہ کا بھی لشکر طرف اپنے فرودگاہ کے چلا یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر وہ لوگ جو کہ گھس پل کر اور پوشیدہ ہوکر قریب اُس مقام کے آگئے تھے کہ جہان سمندر و دیگر اہل دربار بیٹھے ہوئے تھے اُس واقعہ کے دریافت کرنے کو آکر پوشیدہ کھڑے ہوئے تھے اور سب حالت اور سب تقریر سُن رہے تھے وہ لوگ اُسی طور سے کھڑے رہے اس خیال سے کہ دیکھین اب کیا ہوتا ہی مگر اور سب اہل مجمع اپنے اپنے مقام کو راہی ہوئے تھوڑے عرصہ مین سب مجمع متفرق ہوگیا تھوڑے سے آدمی اُس مقام پر رہ گئے اہل شہر سے اور کچھ لشکر اور وہ جو کہ ملازم سمندر و دیگر سردار و بادشاہ تھے اُس پر بھی ہزارون آدمی تھے جب یہ حالت سمندر نے دیکھی اور یہ حکم دے چکا اُسوقت لقمان سے کہا کہ ہان بیان فرمایئے لقمان نے کہا کہ اے سمندر آگاہ ہو کہ ایک قصبہ ہی کہ اُسکا نام قصبہ مراد ہی وہان کے باشندے میرے پاس آئے سب جمع ہوکر اُنھون نے کہا کہ ہم نے آپ کی بہت تعریف سُنی ہی اور بہت کچھ آپ کے کمال کا چرچا ہی ہم آپ کی تعریف سُنکے آپ کی خدمت مین ایک عرض کرنے آئے ہین اور آپ سے التجا لائے ہین ہماری داد دیجیے اور ہمارے عرض کو قبول فرمایئے اُنھون نے پہلے بہت کچھ تعریف میری کی کہ جو باعث طول ہی اور اُس سے کچھ بھی نہین حصول ہی اصل مطلب اُنکا سُنو جب اُنھون نے اس طور سے کہا تو مین نے جواب دیا کہ اپنا مطلب بیان کرو اُنھون نے ایک زبان ہوکر کہا کہ آپ حکیم حاذق ہین کوئی دوا ہم کو ایسی بتایئے کہ ہم مرین نہین تا قیامت زندہ رہین مگر ایک شرط کے ساتھ کہ جو حالت ہماری اسوقت ہی جو جوان ہی وہ جوان رہے جو پیر ہی وہ پیر رہے جو بچہ ہی وہ جوان ہوکر اُسی حالت پر زندہ رہے یہ نہو کہ زندہ تو رہین مگر مثل مضغۂ گوشت کے کچھ زمانہ کے بعد ہوجائین کہ حس و حرکت جاتی رہے ہاتھ پاؤن بیکار ہوجائین سوائے پڑے رہنے کے دوسری حالت نہ ہو ہر ایک کا مُنھ تکا کرین دوسرے ہم کو کھلائین پلائین ایسی ہماری خواہش نہین ہی ہم ایسی ترقی عمر کے خواستگار نہین ہین بلکہ ایسی ترقی عمر کے خواستگار ہین کہ ہمیشہ اپنے پاؤن سے پھرین اور اپنے ہاتھون سے کام کرین نہ ہماری قوت کم ہو نہ کسی عضو مین فرق نہ کوئی قوت قوت خاصہ سے یا حواس خمسہ سے کم ہو سب اپنی اصلی حالت پر رہے اسی طور سے چلین پھرین اپنے کاروبار کرین اسی طور سے ہمارے یہان اولاد پیدا ہو اگر ایسا نہ ہو تو ہم کو خواہش ترقی عمر نہین ہی کہ جیسے آب حیات مین ہوتی ہی کہ بعد ایک مدت کے انسان بیکار ہوجاتا ہی سوائے پڑے رہنے کے کوئی حس و حرکت اُسمین باقی نہین رہتی ہی بس یہ خواہش ہماری نہین ہی بلکہ یہ خواہش ہی کہ ہم مثل اسی طور کے رہین اور اسی حالت پر جو کہ اسوقت موجود ہی ہم کو ترقی عمر و درازی حیات ایسی درکار ہے اور یہی ہماری خواہش ہی اور آپ کے امکان مین ہی اگر آپ

انکار فرماینگے ہم لوگ کبھی نہ قبول کرینگے یہ خواہش ہماری آپ کو پوری کرنا پڑیگی جب اُن سب نے اپنی یہ تقریر ختم کی مین نے جواب دیا کہ تم نے ایسی خواہش کی ہی کہ جو میرے امکان سے باہر ہی اور ممکن نہین ہی نہ مین خدا ہون نہ نائب خدا ہون نہ کوئی ایسا حکیم حاذق ہون نہ میرے خیال مین کوئی ایسی دوا ہی کہ جو مثل تمھاری خواہش کے اپنا اثر کرے اور تمھاری خواہش پوری ہو تم لوگ جاؤ یہ جو مین نے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہین کہ ہم جانتے ہین کہ آپ کے امکان مین ہی اور آپ ہماری اس خواہش کو ضرور پورا کر سکتے ہین ہم بدون لیے مراد پائے ہوئے یہان سے نہ جاینگے اگر آپ اقرار نہ فرمایئے گا تو سب ملکر اپنی جانین آپ کے در دولت پہ دینگے اور ہم سب کا خون آپ کی گردن پر ہوگا ہم سب اہل قصبہ قریب پانچ ہزار کے ہین سب اپنے کو ہلاک کرینگے یہ کہکر وہ لوگ عجز وانکسار کرنے لگے اور رونے لگے جب مین نے دیکھا کہ عجب آفت مین جان پڑی ہی صرف اُنکے ٹالنے کے لیے کہ یہ اسوقت تو ٹلین مین نے اُنسے کہا کہ اچھا تم لوگ آج تو جاؤ ایک ہفتہ کے بعد آنا مین کتابون مین دیکھون گا اگر کوئی نسخہ یا مفرد دوا نکل آئے گی تمھاری خواہش کے موافق تو مین تم کو بتا دونگا اور کوشش کرونگا اُنھون نے جواب دیا کہ قسم کھایئے کہ مین ضرور کتابین دیکھونگا اور تمھاری خواہش کے موافق کوشش کرونگا مین نے قسم کھائی اُنھون نے کہا کہ اگر آپ نے صرف اسوقت ہم سب کے ٹالنے کے لیے یہ امر کہا کہ یہ ٹل جائین تو یہ خیال فرما لیجیے کہ ہم اگلی مرتبہ جو آئین گے تو ضرور اپنی خواہش کے موافق پاینگے اگر نہ پائین گے تو سب اپنے کو ہلاک کرینگے اُسوقت پھر ہم کوئی امر نہ سنین گے نہ کسی بات کو آپ کی مانین گے مین نے جواب دیا کہ اس شرط سے کہ اگر کتاب مین کوئی مفرد یا مرکب نکلے گی اور میرے امکان مین اُسکی کوشش ہوگی تو مین کبھی نہ تم سے پوشیدہ کرونگا تم پر ظاہر کر دونگا اگر تمھارے کیے سے ہو سکے گی تم سب اُسکا بندوبست کرنا اگر تمھارے امکان سے باہر ہوگی مین اُسکے حاصل کرنے کی کوشش کرونگا اُنھون نے جواب دیا یہ امر ہم نے مانا بس وہ لوگ چلے آئے اے سمندر اُنکے جانے کے بعد مجھکو فکر ہوئی کہ تم نے اقرار تو کر لیا کون ایسی دوا ہی یا نسخہ جو اُنکی خواہش کے موافق ہو ضرور تم اُن سب سے جھوٹ بولنا پڑیگا اسی فکر مین تھا کہ خیال آیا کوئی نہ کوئی چیز خداوند نے ضرور ایسی پیدا کی ہوگی اور اُس مین ضرور یہ خاصیت دی ہوگی کتابین تو دیکھو بس کتب خانہ مین آیا کتابین دیکھنا شروع کین قدرت خداوندی سے ایک مقام پر یہ تحریر تھا کہ زمانہ بہار مین ایک درخت خود بخود پیدا ہوتا ہی جنگل مین اُسکے پھل اور برگ کی یہ خاصیت ہی کہ اگر انسان اُسکو کھالے تو وہ کبھی نہ مرے ہمیشہ زندہ رہے گویا آب حیات ہوا اگر جوان کھائے تو جوان رہے پیر کھائے تو پیر رہے بچہ کھائے تو جوان ہو کر رہ جائے پھر کبھی پیر نہ ہو اور سب قوتین باقی رہین اے سمندر جیسی اُنھون نے خواہش کی تھی کہ اس قسم کی دوا ہو وہی سب خواص اُسمین تحریر تھے اور اُسکا نام تحریر تھا مگر یہ بھی تحریر تھا کہ زمانہ بہار مین جب کہ نوروز کا دن ہوتا ہی اور آفتاب کو شرف ہوتا ہی اُسدن وہ درخت زمین سے نکلتا ہی اور ایک شب وہ سرسبز رہتا ہی اور شاداب بعد اُسکے خشک ہو جاتا ہی جب وہ خشک ہوگیا پھر یہ اثر اُسمین باقی نہین رہتا ہی وہ بیکار ہی بس لازم اُس شخص کو ہی جو اُسکے پھل یا برگ کھانے وہ سرسبز اور تر و تازہ ہو اُسی زمانہ مین کھائے جب آفتاب برج حمل مین ہو اُسکے خلاف نہ کھائے ایک درخت پیدا ہوتا ہی اور اُس مین ہزارون پھل ہوتے ہین اُسکے برگ و ثمر کی یہ خاصیت ہی کہ اگر ایک ثمر یا تھوڑی سے برگ سو من پانی مین جوش کر کے ہزارون آدمیون کو پلا دیے جائین وہی خاصیت پیدا ہوگی جو ثمر یا برگ کھانے سے ہوگی اور نیز اُس

کی اس کام کی ہی کہ اُسکو خشک کرکے اپنے پاس رکھ لے جسکی کوئی افعی زہر آلود یا کوئی چیز کاٹے یا سانپ ڈسے
یا کوئی زہر دے اور معلوم ہوجائے قدرے وہ بیخ خشک پانی مین گھس کر پلا دے بالکل زہر اثر نکریگا
اگر جان بلب بھی ہوگا زندہ ہوجائے گا زندہ رہے گا پھر اُس پر کوئی زہر اثر نہ کریگا یہ جو مین نے تحریر
دیکھا بہت خوش ہوا اور ایسا خوش ہوا کہ پھولون نہ سماتا تھا جامہ جسم مین تنگ ہوگیا دل سے کہا کہ
بڑی عمدہ چیز ہاتھ آئی ہی اُن سب سے سرخرو ہوا خداوند نے ابرو رکھ لی بات خوب تھی اب جو وہ بعد مدت
کے آئینگے اُنسے کہونگا کہ تم خیال رکھو زمانہ بہار کو آنے دو ہم تم کو ایک دوا دینگے جو کہ تمھاری خواہشون کو
پورا کریگی اور جیسی تم چاہتے ہو ایسی ہوگی مگر میرے پاس ایک دن بعد ہفتہ بھر کے سب ہوجایا کرنا مجکو
یاد دلاتے رہنا یہ خیال کرکے مین نے کتاب کو بند کیا نشان لگا دیا پھر خیال کیا کہ اسکا ذکر خداوند سے کرنا
بہ ضرور ہی بس اُسدن سے خوش رہنے لگا یہانتک کہ خداوند کی خدمت مین گیا اُنسے عرض کیا کہ ایک
امر کی اجازت کا خواستگار ہون مجکو اجازت مرحمت ہو انھون نے فرمایا کہ بیان کرو مین نے سب
حال بیان کیا اور اُس درخت کا بھی حال بیان کیا اُنھون نے جواب دیا کہ تم کو اجازت ہی کہ چاہے تم
تمام عالم کو کھلاؤ چاہے اُسی قصبہ کے لوگون کو تم کو اختیار دیا گیا ہی خداوند نے اُسکے بہت سے خواص
اپنی زبان سے فرمائے جب خداوند نے بھی اجازت دی مین اور بہت مسرور ہوا صرف مجکو اسی امر
کا خیال تھا کہ شاید خداوند اجازت ندین مگر وہ میرے حال پر بہت مہربان تھے اجازت دے دی
مین وہان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا یہانتک کہ وہ ہفتہ گذرا سب لوگ آکر جمع ہوئے
پہلے تو مین نے اُنکو بہت کچھ پند و نصیحت کی نشیب و فراز دکھایا مگر جب اُنکو آمادہ پایا مین نے اُن
سے کہا کہ تم لوگ بیٹھو اور پریشان نہ ہو زمانہ بہار کا آنے دو ہم تم کو تمھاری خواہش کے موافق
دوا طیار کر دینگے کیونکہ ہم نے جو کتابین دیکھین اُس مین ایک نسخہ نکلا مگر اُس مین بیخ ثمر ہین اور
چند برگ ہین جو کہ زمانہ بہار مین پیدا ہوتے ہین جب تک وہ نہ ہونگے اُسوقت تک تمھاری
خواہش پوری نہ ہوگی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو وہ مثل آپ نے فرمائی کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود
مارگزیدہ مردہ شود ہم لوگ تو اسی امید مین تمام ہوجائینگے نہ معلوم کب زمانہ بہار کا آئے اور وہ ثمر اور
برگ پیدا ہون ہم اس امید پر کب تک بیٹھے رہین نہ معلوم کون مرجائے اور کون زندہ رہے ہم آپکی
ان باتون کو نہ مانینگے آپ ہم کو بہلاتے ہین تب مین نے قسم کھا کر کہا کہ تم پریشان نہ ہو زمانہ بہار
کا قریب ہی چار مہینہ باقی ہین کچھ عرصہ نہین ہی مین تم سے نقرہ نہین کرتا ہون بھائیون بدون اُسکے
ایسی دوا طیار نہین ہوسکتی ہی جب مین نے قسم کھائی تب اُنکو یقین آیا اُنھون نے کہا کہ ہم کو کیونکر
معلوم ہوگا کہ زمانہ بہار کا آگیا مین نے کہا کہ تم لوگ آج کی تاریخ لکھ لو بس آج سے مہینہ بھر کے
بعد میرے پاس آیا کرو اور دریافت کر جایا کرو جب وہ زمانہ آئے گا مین تم سے کہدونگا اور تم کو طلب
کرلونگا جسطور سے کہون اُس طور سے استعمال کرنا اُن سب نے قبول کیا اور رخصت ہوکر چلے گئے
اُسدن سے اُنھون نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ مہینہ بھر کے بعد آتے تھے یہان خود اسکی خواہش تھی
رات دن شمار مین گذرتا تھا اسی امر کی فکر تھی کہ وہ زمانہ آئے اور وہ شجر پیدا ہو وہ لوگ بھی آ آکر بعد
مہینہ بھر کے یاد دلاتے تھے نوبت باین جا رسید کہ وہ چارون مہینہ گذرے زمانہ بہار کا آیا اب مین
نے حساب لگایا کہ حساب سے ثابت ہوا کہ فلان دن شرف آفتاب ہی جب یہ معلوم ہولیا تو مین
نے علم نجوم سے دریافت کیا کہ وہ درخت کس صحرا مین پیدا ہوگا چونکہ کتاب مین تحریر تھا کہ ہر صحرا

مین پیدا ہوتا ہی خصوصاً جہان ترائی بہت ہوتی ہی اور زمین جہان کی سرسبز ہوتی ہی اسی خیال سے کہ کسی صحرا کی خصوصیت نہین ہی ہر جگہہ ہوتا ہی مگر یہ تحریر تھا کہ جس زمین کی تعریف لکھی ہی اُسکا درخت بہت عمدہ ہوتا ہی اور بہت تاثیر ہوتا ہی بس مین نے اسی خیال سے علم نجوم سے دریافت کیا کہ ایسا صحرا کون ہی بس ثابت ہوا کہ اس قسم کا صحرا طرف شمال کے ہی شہر سمندریہ سے قریب ہی اُس صحرا کا نام دشت فرحت افزا ہی وہان یہ درخت پیدا ہوتا ہی بس جب یہ معلوم ہوا مین نے اُس دن سے چلنے کا بندوبست کیا اور دن شماری کرنے لگا یہانتک کہ وہ لوگ آئے مین نے اُنکو خبر دی کہ تم فلان دن آنا ہم تم کو دوا دینگے چنانچہ وہ دن آچکا تھا جب صبح ہوئی مجکو معلوم ہوا کہ آج شرف آفتاب ہی مین نے کتابین نکالین اور وہ تخت طیار کیا جو کہ خداوند نے دیا تھا سب اپنا بندوبست کر کے چلنے پر آمادہ ہوا کہ وہ سب لوگ آکر پہونچے مجھ سے عرض کیا کہ لائیے مین نے کہا کہ اب مین جاتا ہون اُن ثمر اور برگ کے لینے کو مین نے سب دوا تیار کر لی ہی صرف اُنکے لانے کی کسر ہی وہ ملا لون تو دون تم لوگ شام تک ٹھہرو مین ابھی لاتا ہون اور دیتا ہون اُن سب نے قبول کیا اور مین اُنکو بٹھا کر روانہ ہوا بہت سے صحرا و جنگل دیکھے کہین پتہ نہ چلا جو جو جنگل و صحرا راہ مین پڑے اُنکو تلاش کرتا ہوا ادھر کو آیا چونکہ معلوم تھا کہ اسی طرف دشت فرحت افزا ہی اور ایک مین نے طریقہ بھی ایجاد کیا ہی کہ جس سے سبب اطراف کا حال معلوم ہوتا ہی کہ فلان طرف فلان ملک ہی اور فلان طرف فلان صحرا ہی اسی سے دریافت کر کے ادھر کو چلا دوسرے تخت خداوندی مین یہ خاصیت ہی کہ جدھر کو اس سے کہو اُسی طرف لے جاتا ہی بس اُسی شجر کی تلاش مین جاتا ہون تا کہ اُسکو حاصل کرون اگر آج کا دن گذر گیا تو پھر سال بھر پر گیا اس سے مجکو جلدی ہی بس اب نہ روکو جانے دو کیونکہ زمانہ بہت قلیل رہا ہی اگر یہ وقت بھی گذر گیا تو وہ خشک ہو جائے گا میری محنت بیکار ہوگی اور اُن سب سے شرمندگی ہوگی اور یہ کتابین اسی لیے ہمراہ ہین کہ اس مین اُسکی شناخت کی حالت تحریر ہی اسی مین دیکھ کر اُسکی شناخت کرونگا سمندر نے جو یہ تقریر لقمان ثانی کی سُنی کہا کہ آپ نے اُس کا نام نہ بیان کیا تا کہ ہم بھی نام سے واقف ہوتے لقمان ثانی نے کہا کہ اُسکو ثمرۃ الحیات و شجرۃ الحیات کہتے ہین بس سمندر نے کہا کہ بھلا اب مین کب آپ کو چھوڑتا ہون مجکو ہمراہ لے چلیے اور اُس شجر کے برگ و ثمر کھلائیے تا کہ مجکو بھی حیات ابدی اور زندگی حاصل ہو یہ تو خوب چیز آپ نے بیان فرمائی میری خود ایسی خواہش تھی بلکہ مین عرضی مین لکھوانے والا تھا کہ خداوند سے اس امر کی خواہش کرون کہ میری عمر مین ترقی عطا کرین بلکہ سب اہل دربار کی عمر مین ترقی عطا فرمائین اور سب کو تا زمانہ قیام دنیا قائم رکھین بس خداوند سے عرض کرنے کی ضرورت نہ ہوئی یہ مطلب میرا حاصل ہو گیا کہ آپ ایسے مہربان اور شفیق کے ہاتھ ایسی چیز لگی جو کہ نایاب اور نادر زمانہ ہی بس مجکو بھی اُس سے سرفراز فرمائیے تا کہ میری بھی ترقی عمر ہو اور میرے اہل دربار کی بھی بس خلاصہ یہ کہ سمندر نے اس طور سے کہا کہ لقمان ثانی کو انکار کرتے بن نہ پڑا کہا کہ اچھا جو تمھاری مرضی مین تمھاری خوشی کا خواستگار ہون اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا بس تم ان لوگون کو ہمراہ لو جو کہ تمھارے بہت خیرخواہ ہین اور بہت بڑے نمک حلال ہین اور چلو طرف دشت فرحت افزا کے سمندر نے جواب دیا کہ حکیم صاحب وہ صحرا تو میرے قلمرو مین ہی بلکہ مین نے اسکا نام فرحت افزا رکھا ہی مین اُس مین سیر کو آیا کرتا تھا وہ تو یہان سے

قریب ہے کوئی ایک کوس کے فاصلہ پر ہوگا یہ کہکر کہا کہ اگر ایسا ہوا اور اُس ثمر اور برگ شجر نے یہ اثر کیا تو پھر
کیونکر اہل اسلام ہم سب کو قتل کر سکتے ہین ہم اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرینگے یہان تک کہ تمام عالم مین میری حکومت
ہو جائے گی سب سرکشان جہان مجھسے خوف کرینگے ہر ایک میری اطاعت کریگا جب یہ سب کو معلوم
ہوگا کہ یہ اب زندہ رہین گے انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہے سمندر نے جو یہ کہا لقمان ثانی نے جواب دیا
کہ اے سمندر جلدی کرو دیر نہ لگاؤ مگر یہ حکم دے دو کہ جن لوگون کو مین اپنے ہمراہ لے جاؤن اُنکے سوا کوئی
میرے ہمراہ نہ آئے اگر آئے گا تو سزا پائیگا بس سمندر نے اُسی وقت قریب ڈیڑھ سو سردارون کے
اور اُن بادشاہون کو جو برائے کمک آئے تھے حکم دیا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلین چنانچہ کوئی دو سو
آدمیون کے قریب ہو لئے تھے انتخاب کیا باقی کو حکم دیا کہ تم اسی مقام پر رہو مین آتا ہون تم سبکو
اپنے ہمراہ لے کر شہر کو چلونگا یہ حکم دیکر منادی سے کہا کہ ندا کردے کہ جو کوئی سوا اُن سردارون کے
جو کہ بادشاہ کے ہمراہ ہین اور بادشاہ اپنے ہمراہ لیے جاتا ہے بادشاہ کے عقب مین جائے گا وہ
سزائے سخت پائے گا یہ منادی ندا کر دیئے پہلے کل اہل جلسہ نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی جا کر بادشاہ
کے ہمراہ وہ ثمر کھائین گے جسکو ثمرۃ الحیات کہتے ہین مگر اس قصد سے سبکے عزم فسخ ہو گئے اور افسوس
کرنے لگے وہ جو چند آدمی اہل شہر سے اگر پوشیدہ ہوکر سب تقریر سُن رہے تھے اور یہ بھی حال
سُنا تھا اُنھون نے اور ایوان کی کیفیت دیکھی تھی اُنھون نے بھی قصد کیا تھا مگر جب یہ حکم سُنا
مایوس ہوکر رہ گئے سمندر نے ادھر لقمان ثانی سے کہا کہ تشریف لے چلیے وہان سے اگر میری
عرضی لے کر اپنے مقام پر تشریف لے جائے گا اس عرصہ مین عرضی طیار ہو جائے گی لقمان نے
کہا کہ اچھا یہ کہکر سمندر نے کہا کہ چلو بس مین جب اُس درخت کو پہچان لونگا تو پھر اُسکا ثمر توڑ لونگا
بس تم لوگ فوراً اُسکو توڑ توڑ کر کھانے لگنا جو جس کے ہاتھ آئے خواہ ثمر خواہ برگ سب نے کہا
کہ اچھا لقمان نے کہا کہ مجھ سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے نہ میرے کہنے کی نوبت آئے اسی
سبب سے مین تم کو اسی مقام سے سب طریقہ بتائے دیتا ہون بس یہ کہکر لقمان اپنے تخت پر
سے اُترے اور کہا کہ چلو سمندر نے کہا کہ کیا پیادہ پا چلیے گا لقمان ثانی نے جواب دیا کہ ہان اُسکو
تلاش کرنا ہے اگر تخت پر سوار ہو کر چلونگا تو کیونکر معلوم ہوگا تم لوگ بھی میرے ہمراہ پیدل چلو
سمندر نے منظور کیا لقمان ثانی نے ایک کتاب تخت پر سے اُٹھالی اُسکو کھول کر ہاتھ مین لیا
اور تخت سے کہا کہ میرے بالائے سر چل بس وہ تخت خود بخود بلند ہوکر بالائے سر لقمان ثانی آیا
آگے آگے لقمان ثانی کتاب کو ہاتھ مین لیے ہوئے چلے اُنکے عقب مین سمندر و عشاق
اُنکے عقب مین اور سب بادشاہ و سردار چلے جب سمندر کو لقمان ثانی اپنے ہمراہ لیکر چلے
اُسوقت لقمان نے تخت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ جب دشت فرحت افزا آجائے تو تو ٹھہر
جانا تاکہ معلوم ہو کہ یہان سے حد دشت بہار افزا ہے سمندر نے کہا کہ آپ اس امر سے اطمینان
رکھیے مجکو معلوم ہے کہ جہان سے سرحد شروع ہوئی ہے کیونکہ مین یہان اکثر برائے سیر آیا کرتا ہون
مین نے سرحد بندی کر دی ہے لقمان نے کہا کہ اچھا یہ لوگ تو ادھر چلے ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب
یہ سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع چند سردارون کے طرف دشت فرحت افزا کے تشریف
لے گئے جو لوگ اس حال سے واقف تھے کہ بادشاہ لقمان ثانی کے ہمراہ ثمرۃ الحیات
نوش فرمانے جاتے ہین وہ مایوس ہوکر رہ گئے یہ حال سوائے اُن لوگون کے کہ جو سردار تھے

اور اُس مقام پر موجود تھے ... ر کسی کو نہ معلوم تھا یا اُن چند شخصون کو معلوم تھا کہ جو پوشیدہ کھڑے ہوئے
سُن رہے تھے مگر کیا کرتے مجبور تھے حکم شاہی سے بس جب سمندر چلا گیا وہ لوگ بھی اُس مقام
پر سے اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے اور جو اہل شہر اُس مقام پر تھے وہ بھی یہ حال دیکھ کر چلے گئے
سب بازارین اُٹھ گئین اب سواے کچھ فوج کے اور سردارون کے جو کہ سمندر کے ہمراہ نہ گئے
تھے اور ملازمین کے کوئی اُس مقام پر اہل شہر سے نہ رہا یہان تو یہ حال ہے اُدھر سمندر جب سرحد
دشت فرحت افزا پر پہونچا سمندر نے لقمان سے کہا کہ یہان سے وہ صحرا شروع ہوا ہے بس یہ
سننا تھا کہ لقمان ثانی نے یہ ترکیب کی کہ ہر ایک شجر کو دیکھنا شروع کیا اور برگ و ثمر توڑ کر
سونگھنا شروع کیا نصف میدان طے کیا تھا کہ ایک مقام پر لقمان ثانی کھڑے ہو گئے اُس
مقام پر ایک حوض بنا ہوا تھا اُسکے کنارے کھڑے ہو کر ہر شجر کو دیکھنے لگے اور سونگھنے لگے
اور کتاب کو دیکھنے لگے بس ایک مرتبہ تخت کی طرف اشارہ کیا کہ وہ زمین پر آیا اُس پر سے اور
ایک کتاب اُٹھائی اُسکو کھولا اور چند قدم چلے کہ سب نے دیکھا کہ ایک درخت اُس مقام
پر کوئی گز بھر اونچا لگا ہوا تھا اور اُسکا چھتر بہت تھا اُس مین پھل مثل انگور کے لگے ہوئے
تھے اور کچھ پھول بھی کھلے تھے انگور چھوٹے ہوتے ہین وہ برابر لیمون کے تھے مگر خوشہ خوشہ اور
سُرخ تھے بس جیسے لقمان ثانی نے اُس درخت کو دیکھا اور کتاب کی طرف دیکھا اور پھر غور
سے اُس درخت کو دیکھا بس دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ قدم بڑھا کر چند خوشہ اُس درخت سے
توڑے اور اپنے تخت کی طرف چلے چونکہ تخت زمین پر بچھا ہوا تھا لقمان کا خوشہ توڑ کر
تخت کی طرف پلٹنا تھا کہ ایک مرتبہ سمندر نے بڑھ کر اُس درخت سے ایک خوشہ توڑا اور
بلا خوف کھا گیا اُسکا کھانا تھا کہ اب تو لوٹ پڑ گئی ایک کے اوپر ایک گرنے لگا اس خیال
سے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ سب لوگ برگ و ثمر کھا جائین اور ہم محروم رہجاؤن ثمرۃ الحیات
میرے کھانے مین نہ آئین یہ حالت تھی کہ کسی کو اُسوقت پاس و لحاظ نہ تھا ایک دوسرے سے
کشتی لڑنے پر آمادہ تھا اور ہٹائے دیتا تھا باہم مشت و مشت ہو رہی تھی مین تیرے اوپر وہ میرے
اوپر تھا یہ نقشہ تھا کہ جیسے شہد کے اوپر ریچھ گرتے ہین جب کہ تقسیم کیا جاتا ہے یا ٹدی سبزے
پر گرتی ہے لقمان ثانی وہ ثمر لے کر تخت پر آ کر بیٹھ رہے اور تماشہ دیکھ رہے ہین مسکراے جاتے
ہین ادھر عجب تماشہ ہے کہ کوئی کسی کی نہین سنتا ہے اپنی فکر مین ایک دوسرے کو کھینچے لیتا ہے
اور کہتا ہے کہ تم کھا چکے ہو ہٹ جاؤ مین کھا لون یہ حال جو سمندر نے دیکھا ایک مرتبہ غصہ کر کے
اُس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ لیا اور زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ لو سب کھا لو بس سب اُس پر گر پڑے
سمندر نے بھی مارے خوشی کے ایک خوشہ اور کھایا اور چند برگ بس سبکا اُسکے برگ و ثمر کھانا کیا تھا
گویا وہ آب حیات تھا کہ ایسی خوشی سے اُس گھاس کو سب نے کھایا کہ کوئی اس خواہش سے نعمت عظمیٰ کو
کو بھی نہ کھائیگا جانور بھی اس خواہش سے نہ کھاتے ہونگے گو انکی خوراک ہے جیسے ان خرسان بے دم نے کھایا ایک ثمر و
ایک برگ باقی نہ رہا سواے چند شاخون کے اور جڑ کے مگر وہ بھی ایسی تھی کہ اُسمین برگ کا نام بھی نہ تھا اُنکا یہ
عالم تھا کہ جیسے ٹدی سبزے کو کھا جاتی ہے بس جب سب کھا چکے ایک مرتبہ الگ ہو گئے جسکے
جسکے شکم مین اُسکا عرق گیا سفل اُسکو گرمی معلوم ہونے لگی سب سے پہلے سمندر نے کھایا تھا
اُسکا یہ حال ہوا کہ شدت گرمی سے عرق مین غرق ہو گیا اور یہ نوبت ہوئی کہ چکر آنے لگا اسلیے بڑھا کہ حکیم صاحب ۲۰

حکیم صاحب سے یہ حال بیان کرون کہ میری یہ حالت ہو پس چند قدم چلا تھا کہ ایسا چکر آیا کہ سنبھلا نہ گیا دھم سے منھ کے بھل زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا یہ جو اسکے وزیرون اور دیگر سردارون نے دیکھا سب اپنے اپنے مقام پر سے اسکے اُٹھانے کو چلے جو چلا وہ دھم سے گرا اب تو لگا لگ گیا کیونکہ سبکا یہی حال تھا کہ سر گردش کر رہے تھے قدم نہ تھمتے تھے لاکھ لاکھ ہر ایک نے اپنے کو سنبھالا مگر نہ سنبھل سکے گر پڑے کیونکہ وہ برگ ثمر اپنا اثر کر چکے تھے خوب کھائے تھے راوی نے بیان کیا ہو کہ جیسے ہی سب گر کر بیہوش ہوئے اور اقبال ثانی کو یقین ہو گیا کہ سب بیہوش ہو گئے ہین ایک مرتبہ نعرہ کیا کہ منم خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی اسوقت بابا جان و دادا جان ہوتے تو میری عیاری کی تعریف کرتے کیا کوئی میرے روبرو عیاری کر سکتا ہو عیاری اسکا نام ہو بھی ایسی عیاری کسی عیار نے خواب مین بھی نہ دیکھی ہوگی خواجہ اول و ثانی نے بھی ایسی عیاری نہ کی ہوگی مین اُنسے گوے سبقت لیگیا یہ کلمہ کہکر پھر نعرہ کیا منم شاہ عیاران عیار پیک طرار ریزندہ تراشندہ ساحران و سر برندہ کافران منم شاہزادہ ولات اول اب یہ سب نابکاران پر دغا میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین آج ہی تو سمندر میرے ہاتھ لگا ہو مین اسے کب زندہ چھوڑتا ہون اِسکا سر تن سے جدا کرتا ہون یہ کہکر اور یہ نعرہ کرکے کہ منم خواجہ ثالث اور خنجر میان سے نکالکر تخت پر سے اُترے اور طرف سمندر کے چلے ابھی قریب نہ پہونچے تھے قدم اُٹھائے چلے جاتے تھے نعرے نعرے کرتے تھے اور بہت خوش تھے کہ یکایک ایک کڑاکے کی صدا آئی بہت زور سے کہ خواجہ کانپ گئے اور سہم گئے یہ معلوم ہوا کہ ساتون آسمان پھٹ پڑے خواجہ کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیسی صدا آئی خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ کیا ابر آیا ہو جو یہ رعد کی گرج ہو ایسی گرج تو مین نے اپنی عمر مین کبھی نہ سنی تھی جیسی اسوقت صدا آئی یہ خیال کرکے دل مین خواجہ نے طرف آسمان کے دیکھا کہ نہ طاق کی طرف سے ایک لکۂ ابر نہایت تاریک چلا آتا ہو اُسی مین گرج بھی ہو رہی ہو اور چمک بھی ہو خواجہ نے خیال کیا کہ خیر کیا نقصان ہو تم اپنے کام مین مصروف ہو بہت ہوگا ابر برسنے لگے گا پانی سے بچنے کے لیے منڈھی دانبالی نکالی تو یہ خیال کرکے زنبیل سے منڈھی نکالی اور کہا کہ اے منڈھی مثل چھتری کے میرے سر پر قایم ہوجا وہ منڈھی برابر چھتری کے ہوگئی بس یہ تدبیر کرکے خواجہ طرف سمندر کے چلے جیسے ہی قصد چلنے کا کیا اور قدم اُٹھایا اُس مرتبہ سے زیادہ گرج ہوئی کہ تمام صحرا ہلگیا خواجہ کانپ گئے بسبب لرزہ کے خنجر ہاتھ سے چھوٹ گیا اب جو خواجہ نے اپنے کو سنبھالکر طرف آسمان کے اس خیال سے دیکھا کہ یہ کیا امر ہو کہ جب مین سمندر کی طرف بڑھنے کا قصد کرتا ہون اُسوقت صدا ایسے مہیب آتی ہو خواجہ کو یہ نظر پڑا کہ وہ جو ابر نہ طاق کی طرف سے اُٹھا تھا قریب آگیا ہو اور محیط ہو گیا ہو اُسی سے بار بار صدا آرہی تھی اور چمک بھی ہو رہی تھی یہ خیال کرکے دل سے کہا کہ کیسا تو آج بودا ہو گیا ہو کہ رعد کی صدا سے ڈرا جاتا ہو اپنا کام کر اے خواجہ تم کیسے مرد ہو یہ اپنی طرف خطاب کرکے کہا اور خنجر اُٹھا کر چلنے کا قصد کیا کہ پھر صدا آئی اگلی مرتبہ بہت زور سے اور بہت قریب سے برق چمکی خواجہ نے کچھ خیال نہ کیا اور قصد آگے بڑھنے کا کیا کہ ایک مرتبہ صدا آئی کہ اے ناشدنی ہم تجھکو منع کرتے ہین اور تو نہین مانتا ہو اپنے قصد کو فسخ کر دست خود در انگہدار ابکی مرتبہ اگر تونے قصد کیا تو ایسی ڈانٹ بتاؤنگا کہ تیرا جگر شق ہو جائیگا اگر اپنی خیریت چاہتا ہو تو پلٹ آور نہ پچھتائیگا دیکھ خبردار اب آگے قدم بڑھانے کا قصد نہ کر خواجہ نے جو یہ صدا سنی اپنے دل مین کہا کہ یہ کوئی سحر ہو سمندر کا تو خوف نکر اپنے کام مین مصروف ہو

یہ سوچکر خواجہ بڑھے کہ صدا آئی تو ادن نہ مانیگا ہم منع بھی کرتے ہین تو نہین سنتا ہے ارے ظالم کیا غضب کرتا ہے معلوم ہوا کہ تیری شامت آئی ہے بدون سزا پائے ہوے تو اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا یہ صدا خواجہ کے کان مین آئی خواجہ نے جواب دیا کہ تو بکا کر مین ایسے خوف دلانے سے نہین ڈرتا ہون اب سمندر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اسکو مین اسوقت ضرور قتل کرونگا یہ کہکر خواجہ نے قصد کیا کہ بڑھکر سمندر کا کام تمام کرون ایک مرتبہ ایسی چمک ہوئی کہ خواجہ کی آنکھین خیرگی ہونے لگی تھین اور چکا چوند ہوسی ہوگئی آنکھون کے نیچے تاریکی سی چھاگئی وہ برق چمک کر خواجہ پر گری بھی اگر مندھی نہ ہوتی تو خواجہ جلکر خاک ہوجاتے مگر برکت سے مندھی کی بچ گئے اور یہ برق چمک کر گری ادھر گرج ہوئی کہ تمام صحرا ہلگیا مردے قبرون مین دہل گئے یہ سمجھے کہ اسرافیل نے صور قیامت کو دم دیا درندے وچرندے صحرا سے بھاگنے لگے ایسا خوف طاری ہوا کہ خواجہ کے دست و پا کانپنے لگے حواس جاتے رہے اور گرج سے صدا آئی کہ تو نے غضب کیا تھا کہ سمندر کو قتل کر ڈالتا اگر مین نہ آجاتا تو کام تمام کرچکا تھا پس اگر اپنی خیریت درکار ہے تو یہانسے جا ورنہ ابھی جلاکر خاک کر دونگا آگاہ ہو کہ میرا نام رعد شور جادو ہی مین طرف سے خداوند کے سمندر کے بچانے کو آیا ہون تو نے بڑے غضب کی عیاری کی سمندر کو بہت بڑا دھوکا دیا پس اسی مین خیریت ہے کہ اب اپنے قصد سے باز رہ اب تو سمندر کو کسی طرح قتل نہین کرسکتا ہے مین آگیا ہون یہ جو خواجہ نے سنا اپنے دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا سمندر بچ گیا مفت ہاتھ سے شکار نکلا جاتا ہے یہ مردک تھوڑی دیر اور نہ آتا تو مین اپنا کام کرچکا تھا جو کچھ ہو مین تو اپنے قصد سے باز نہ آؤنگا چاہے جان جاتی رہے یہ دل مین خیال کرکے اور خواجہ خنجر علم کرکے چلنے تھے کہ ایسی صدا آئی کہ خواجہ گر پڑے اور وہ ابر کڑک کر گرا کہ اسنے جسقدر اس مقام پر ساحر بیہوش پڑے تھے سب کو پوشیدہ کرلیا اور تاریکی ہوگئی اور چمک ہونے لگی اور گرج اور صدا آنے لگی کہ تو نہین مانتا ہے کیون اپنی قضا سر پر بلاتا ہے یہ حالت جو خواجہ نے دیکھی اور اپنے دل مین قوت نہ پائی پس اسطرف اپنے تخت کے چلے اور دوڑکر تخت پر بیٹھ گئے اور وہان جاکر اپنے حواس درست کیے مندھی سے کہا کہ تمام تخت کو چھپالے مندھی مثل چھولداری کے ہوگئی اس ابر سے برقین چمک کر مندھی پر گرنے لگین صدائے رعد آنے لگی ہر مرتبہ پہلی مرتبہ سے زیادہ مہیب صدا آتی ہے تمام صحرا مین تاریکی ہوگئی ہے یہ جو حال خواجہ نے دیکھا اور دیکھا کہ اب سمندر پر قابو پانا غیر ممکن ہے خیال کیا کہ بیکار ہے یہان قیام کرنا بس چلو طرف لشکر کے یہ خیال دل مین کرکے تخت کی کل موڑی اور مندھی سے کہا کہ مجھکو لشکر مین پہونچادے بس وہ مندھی ایک مرتبہ اڑکر طرف لشکر کے چلی خواجہ تخت پر بیٹھے ہین مگر پھر پھر کر اسطرف دیکھتے جاتے ہین خواجہ نے دیکھا کہ جب میرا تخت وہان سے چلا تو وہ برق کا چمکنا اور رعد کا گرجنا موقوف ہوگیا وہ تاریکی بھی برطرف ہوئی خواجہ نے دیکھا کہ وہ ابر مثل غبار کے ہوگیا ایک مرتبہ زمین سے بلند ہوا خواجہ جاتو رہے ہین مگر اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ جب وہ ابر بلند ہوا زمین سے تو خواجہ نے دیکھا کہ وہ زمین سب صاف ہے جہان کہ سب ساحر بیہوش پڑے تھے کسیکا نام تک نہین ہے اور وہ ابر سناٹا مار کر طرف سمندر کے چلا گیا خواجہ بھی اپنے لشکر کی طرف تخت پر سوار چلے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہ تو لشکر کی طرف جاتے ہین مگر اب حال اس ابر کا اور سمندر کا تحریر ہوتا ہے کہ اس ابر مین کون تھا جو سمندر کو اس

آفت سے بچا لیگیا اور سمندر پر کیا گذری راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ ابر جو وہان سے چلا سیدھا شہر
سمندریہ مین آیا اور جس مقام پر سمندر دربار کرتا تھا اُس عمارت پر محیط ہوا وہان سناٹا تھا اور
کوئی نہ تھا کیونکہ جسقدر ملازم تھے وہ سب تو ہمراہ سمندر کے گئے تھے جو باقی رہے تھے وہ اپنے کاروبار
مین مصروف تھے غرض سب اور سناٹا تھا بس راوی بیان کرتا ہی کہ ناظرین پر واضح ہو کہ وہ ابر جو تھا
اور اُس ابر مین رعد شور خیز جادو تھا یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی نہ طاق سے آیا ہی سمندر کے
بچانے کو پہلے اُسنے خواجہ کو گرج سے ڈرایا تھا جب خواجہ نہ ڈرے تھے اور ہر مرتبہ قصد کرتے
تھے کہ مین سمندر کو قتل کرون تو وہ کلمات خلاف تہذیب کہتا تھا جب خواجہ اپنے قصد سے باز نہ آئے
تھے تو اُسنے ابر گرا کر سب کو پوشیدہ کر لیا تھا اور ایسی سحر سے گرج و چمک پیدا کی کہ خواجہ
تخت پر سوار ہو کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے جیسا کہ مذکور ہوا ہی اُسنے یہ تدبیر کی تھی کہ
کچھ بچے پیدا کیے تھے اُن بچون کے ذریعے سے مع سمندر سب کو اُسی تاریکی اور ابر کی حالت
مین اُٹھا کر اور اُنکو اُسی ابر پر ڈالکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا تھا یہانتک کہ سمندریہ مین ہو کر
اور خاص دربار سمندر شاہ کی عمارت پر جاکر ٹھہرا اُسکے آنے کا حال نہ طاق سے خود اُسکی زبانی
روبرو سمندر کے بیان ہو گا بس اُسنے یہ تدبیر کی کہ انھین بچون کے ذریعے سے اُن سب کو ایوان
دربار مین بھیجا جب سب کو بھیج چکا اُسوقت خود بھی ابر سے نکلا اور ایوان مین آیا دیکھا کہ سب
ابھی تک بیہوش پڑے ہوے ہین بس اُسنے سحر کیا کہ ایک ہوا سے سرد چلی وہ ہوا جسکے لگی اُسکو
ہوش آیا سب اثر بیہوشی کا دور ہوا ادھر اُس بیہوشی کا اثر بھی کم ہو چکا تھا اُسنے سحر دافع بیہوشی
کیا سب کو ہوش آیا سب سے پہلے سمندر کو ہوش آیا اب جو آنکھ کھولی اپنے کو ایوان مین فرش پر
پڑا ہوا دیکھا خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی مین تو دشت فرحت افزا مین ہمراہ لقمان ثانی کے واسطے
کھانے ثمرۃ الحیات کے گیا تھا اور ثمرۃ الحیات کھایا اُسکے کھانے سے گرمی معلوم ہوئی تھی مین
پاس لقمان کے گرمی کی شکایت کو چلا تھا کہ مجھکو چکر آیا مین اُنتک نہ جا سکا بیہوش ہو گیا یہان کیونکر آیا
معلوم ہوتا ہی کہ یہ خواب ہی اسی طور سے ہر ایک کو ہوش آیا اور ہر ایک نے یہی خیال کیا سب
اُسی طور سے فرش پر پڑے ہوے ہین اور یہی خیال کر رہے تھے کہ رعد شور خیز جادو نے
دیکھا کہ مین نے سحر بھی کیا اور کوئی ہوشیار نہ ہوا اسکا کیا سبب ہی کیا خواجہ نے اُس درخت کے
پھلون مین زہر ملایا تھا کہ وہ کھا کر سب مر گئے یہ خیال کر کے سمندر کے قریب آیا اور اُسکے سرہانے
بیٹھکر اُسکا شانہ ہلایا اور کہا کہ اے بھائی سمندر شاہ ذرا ہوشیار ہو اپنی حالت دیکھو کہ تم پر کیا گذری
دشمنون نے اپنا کام کر لیا تم سا بھی کوئی نادان نہ ہو گا مین تمھاری حالت کی خبر پا کر نہ طاق سے
آیا ہون اگر مین نہ آتا تو بڑا غضب ہوتا دشمن تمکو قتل کر ڈالتے خداوند نے اپنا فضل کیا کہ مین عین
وقت پر پہونچا مین تمکو اُس مقام پر سے اُٹھا لایا ہون یہ تمھارا ایوان ہی ذرا ہوشیار ہو کر دیکھو
اور اپنی سب حالت بیان کرو یہ جو اُس ساحر نے کہا سمندر نے سُنا اور سب نے بھی سُنا سمندر
نے آنکھ کھولکر دیکھا بغور تو اپنے ایوان کو پایا کہ جہان دربار کرتا تھا بس ایک مرتبہ گھبرا کر اُٹھ
بیٹھا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اور بادشاہ جو اُسکے ہمراہ بیہوش ہوے تھے اور وہ ساحران
سب کو اُٹھا لایا تھا ہوشیار تو ہو چکے تھے صرف اس خیال سے پڑے ہوے تھے کہ ہم خواب
دیکھ رہے ہین شاید اُس ثمر کا یہی اثر ہی کہ جو کھاتا ہی بیہوش ہو جاتا ہی اُسکو ایسے ایسے خواب نظر آتے ہین

اگر ہم اُٹھ بیٹھین اور کچھ اُسکے اثر مین کمی ہو جاے تو سب محنت برباد ہو جنباب لقمان ثانی نہ فرمائین گے ہم
نہ اُٹھین گے یہ سب خیال کر رہے تھے کہ اُسنے سمندر کا شانہ ہلا کر وہ تقریر کی سمندر اُسکی تقریر سن کے
اُٹھ کھڑا ہوا بس یہ سب بھی اُٹھ بیٹھے اور خیال کیا کہ یہ تو نیا اچنبھا سننے مین آیا جب سب اُٹھے سب نے دیکھا
کہ ایک ساحر تہمت باندھے ہوے کرتا پہنے ہوے قشقہ لگاے بھبھوت ملے ہوے کنور چندن
کے لگے ہوے جھولی شانے پر پڑی ہوئی بڑے بڑے بال سر پہ کالے کوڑیالے گلے اور ہاتھون سے
لپٹے ہوے عقرب اُسکی پیشانی پر بیٹھے ہوے آنکھ اور منھ سے اور کانون سے شعلے نکل رہے
ہین رنگ سیاہ ہی قد بہت دراز ہی ہاتھ پانون مثل شاخ چنار کے ہین دو دانت منھ سے باہر ہین
نیلے نیلے اور موٹے موٹے ہونٹ ہین اسقدر منھ پر چیچک کے داغ ہین کہ جیسے منھ کو بھڑون نے
نوچا ہی اگر کوئی دیکھے اُسکو دن کو تو ڈر جاے عجب شکل مہیب ہی بچہ بیہودہ بچہ شیطان معلوم ہوتا ہی وہ
از سر تا پا شعلۂ آگ بنا ہوا ہی ایسی صورت مہیب جو اُن سب نے دیکھی اور دیکھا کہ سمندر کے برابر
بیٹھا ہوا ہی سب خوف زدہ ہوے خیال کرنے لگے کہ شاید خداوند نے کسی فرشتۂ عذاب کو ہم سب کی
روح قبض کرنے کو روانہ کیا ہی یہ وہی فرشتہ ہی پہلے بادشاہ کی روح قبض کریگا پھر ہم سبکی یہ اسکا تقرر
ہی یہ خیال کر کے سمندر کی طرف دیکھا اور پھر آنکھین بند کر لین جو کہ بہت نردلے اور نہایت خوف زدہ
تھے وہ کانپنے لگے مگر اب یہ کیسی جرأت نہین ہوتی ہی کہ بات کرین یا پھر لیٹ جائین سب مثل تصویر
کے بے حس و حرکت بیٹھے ہوے ہین اور خیال کر رہے ہین کہ اس بیداری سے تو وہ بیہوشی
اچھی تھی کہ ایسی مہیب صورت تو نہ دکھائی دیتی تھی جو ہوشیار ہونے سے نظر آئی یہ کیا آفت پیش آئی
ترقی عمر کے لیے ثمرۃ الحیات کھایا تھا نہ کہ اس لیے کہ روح قبض ہو جاے ثمرۃ الحیات نے تو سبکو
ثمرۃ الممات کا اثر دکھایا کہ فرشتہ عتاب قبض روح کو آیا بڑی خرابی ہوئی لقمان ثانی نے مفت مین جان لی
اور فقرہ دیا معلوم ہوا کہ ثمرۃ الممات تھا ثمرۃ الحیات نہ تھا سب خاموش بیٹھے ہوے یہ خیال دل مین
کر رہے ہین سمندر بھی اُسکی صورت دیکھکر حیران ہوا سبب اسکا یہ تھا کہ ابھی تک کچھ اثر بیہوشی کا دماغ
مین باقی تھا بالکل زائل نہ ہوا تھا بس سمندر نے اُسکو دیکھکر کہا کہ اے بھائی تم کس لیے آئے ہو ہمنے کوئی
خطا نہین کی ہی خداوند کی کہ جو اُنھون نے تمکو ہم سبکی قبض روح کے لیے روانہ کیا ہی ہمارا ابھی جی یہان
سے جانے کو نہین چاہتا ہی تم بیکار ہماری قبض روح کرتے ہو ہمنے اسی خیال سے کہ دنیا مقام راحت
ہی اور رہ جاے فرحت ہی لقمان ثانی سے منت کر کے ثمرۃ الحیات کھایا تھا اس لیے نہین کھایا تھا کہ
مر جائین بلکہ زندگی کے لیے کھایا تھا یہان اُسکے خلاف ہوا کہ بہت جلد موت کا سامان ہو گیا بھائی
میرا ابھی جی دنیا سے جانے کو نہین چاہتا ہی نہ میرے ہمراہیون کا تم جا کر اہل اسلام کی روح قبض
کرو کیونکہ وہ لوگ بہت سرکش ہین بلکہ میرے خیال مین یہ آتا ہی کہ خداوند نے تمکو اُنھین لوگون کی
قبض روح کے لیے روانہ کیا ہوگا تمکو دھوکا ہوا کہ تم یہان چلے آئے وہ لوگ بیرون شہر فروکش
ہین جا کر اُنکی روح قبض کرو مگر اسکا خیال رہے کہ اُنکے مقابلے مین میرا لشکر بھی فروکش ہی اُن
لوگون کی روح نہ قبض کر لینا کیونکہ وہ سب میرے دوست اور میرے خیر خواہ ہین ہان اہل اسلام
کی روحین قبض کرو کہ وہ سب خداوندون کے دشمن ہین ہم سب نے تو ثمرۃ الحیات کھاے ہین کہ
جسکا اثر یہ ہی کہ کبھی انسان مرتا نہین ہی زندہ رہتا ہی تمکو ہم سبکی روحین قبض کرنے مین بڑی تکلیف
ہوگی ہم مرینگے نہین یہ جو سمندر نے کہا رعد شور خیز نے خیال کیا کہ ابھی اسکے دماغ مین اثر بیہوشی باقی ہی

سمندر سے کہا کہ اے سمندر اپنے حواس درست کرو کیا بیہودہ تقریر کر رہے ہو کیسا فرشتہ عذاب اور
کیسی قبض روح اور کیسا ثمرۃ الحیات کھانا ذرا ہوشیار رہو میری طرف دیکھو یہ کیا بکتے ہو کیا دیوانے
ہو گئے ہو مین ہون تمھارا دوست رعد شورخیز جادو اور تم دیکھو کہ تم کہان ہو کیا واہیات بک رہے ہو
جب یہ اُسنے کہا سمندر کے حواس بھی درست ہو چکے تھے سمندر نے پہچانا اور اثر اس بیہوشی کا بالکل
زائل ہو چکا تھا اب سمندر نے غور سے دیکھا اور شناخت کیا اپنے کو اپنے ایوان مین فرش پر بیٹھے
ہوے پایا اور سب سردارون کو جو جو ہمراہ تھے اور شورخیز کو اپنے برابر دیکھا کہ وہ بیٹھا ہے نہ لقمان ہے
نہ دشت فرحت افزا ہے اب تو سمندر کو خیال ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے ایک مرتبہ شورخیز سے کہا کہ بھائی رعد شورخیز
سلام علیک مزاج تو اچھا ہے تمھارا اسوقت کہان آنا ہوا کس غرض سے آئے تمنے آکر سارا کام میرا
برباد کیا مجھکو تم کیون پاس سے لقمان ثانی کے لے آئے کیا ایسی ضرورت تھی انھون نے تو میرے ساتھ
بڑی مہربانی کی مجھکو اور میرے ہمراہیون کو ثمرۃ الحیات کھلایا اُسکے کھانے سے ہم لوگ بیہوش ہو گئے
تھے کیونکہ اُسکا اثر یہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے وہ بیہوش ہو جاتا ہے وہ اُسکا تدارک کر لیتے اب وہ ضرور ناخوش
ہوے ہونگے تمنے بہت بڑے میرے دوست کو ناراض کر دیا وہ ضرور میری شکایت خداوند سے کرینگے
ایسے لوگ قسمت سے ملتے ہین اُنھون نے اقرار کیا تھا کہ مین خداوند سے کہکر تمھارے اوپر سے یہ بلا
دفع کرا دونگا اب وہ ناراض ہو گئے ہونگے اب وہ کیون میری سفارش خداوند سے کرنے لگے مین تو
ایسے لوگون کی تلاش مین تھا اتفاق سے ملگئے تھے اُن مین بڑی بڑی کرامتین تھین اُنسے خداوند سے
نامہ و پیام ہوتا ہے وہ آٹھوین دن خداوند کی خدمت مین جاتے ہین وہ بہت بڑے مقرب بارگاہ خداوندی ہین
انھون نے ایک پل مین ایوان کو بموجب طلب خداوند خداوند کی خدمت مین روانہ کر دیا ایسے بزرگ
اور بندے خاص کے پاس سے تم مجھکو یون لے آئے کیا ایسی ضرورت تھی ذرا ٹھہر گئے ہوتے
جب وہ جاتے تو مین خود یہان آتا اُسوقت مجھسے بیان کرتے بس اسی مین خیریت ہے کہ تم مجھکو پھر اُسی
مقام پر پہونچا دو مین منت و سماجت کر کے راضی کر لونگا تمنے بڑا غضب کیا واہ کیا خوب دوستی اور خیرخواہی
تمنے کی ہے ایسا بھی کوئی کرتا ہے سچ کہا ہے کسی نے کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہوتا ہے تمنے بہت
بڑی نادانی کی سب محنت میری برباد کی سمندر کی یہ تقریر سُنکے اُس ساحر نے جواب دیا کہ اے سمندر ابھی تک
تمھارے دماغ مین بیہوشی کا اثر باقی ہے مین تمسے کہتا ہون کہ اپنے حواس درست کرو ہوشیار ہو کر
بیٹھو تو مین تمسے سب حالت بیان کرون بیکار مجھکو الزام دیتے ہو مین نے ضرور خیرخواہی کی ہے بلکہ
تمھاری جان اور تمھارے ہمراہیون کی جان دست ظالم سے بچائی ورنہ وہ قتل کرتا اے سمندر کیسے
لقمان ثانی اور کیسا خداوند سے سفارش کرنا لو صاف صاف سنو وہ خواجہ خضران بن عمرو عیار لشکر
اسلام تھا وہ تمسے عیاری کر کے ایوان کو لیگیا اور اُسنے تمھارے قتل کی فکر کی تھی وہ تو مین وقت پر
مین پہونچ گیا وہی لقمان ثانی بنکر آیا تھا تمنے اُسکو پہچانا بھی نہین اگر تمکو اور عرصہ ہوتا وہ تمکو اور تمھارے
سب ہمراہیون کو قتل کرتا اب تمکو معلوم ہوا یا نہین اُس عیار نے وہ درخت اپنے ترکیب سے درست
کیا تھا اُسمین بیہوشی پلائی تھی اُسکے برگ و ثمر سب بیہوشی آلودہ تھے اسی سبب سے تم سب کے سب
اُسکو کھا کر بیہوش ہو گئے اور گر پڑے وہ قتل کرنے چلا تھا کہ مین آگیا پہلے مین نے اُسکو بہت خوف
دلایا جب اُسنے نہ سُنا تو مین ابر سحر مین تم سب کو پوشیدہ کر کے یہان لے آیا اور تم سب کو ہوشیار
کیا یہ واقعہ ہے جب یہ تقریر سمندر نے سُنی اور سب نے بھی سنی اب تو سب کے حواس درست ہوے

اور خیال کیا کہ یہ تو دوسرا واقعہ بیان کر رہے ہین ذرا سننا چاہیے کہ یہ کیا ماجرا تھا اگر ایسا ہوا تو بڑا دھوکا کھایا اور بہت بڑی عیاری ہوئی واہ کیا خوب عیاری کی اب سب نے پھر آنکھین کھولین تو در اصل اپنے کو ایوان دربار مین پایا اُٹھ اُٹھکر اُس ساحر کو سلام کیا اور سمندر بھی اُٹھکر اپنے تخت پر جا کر بیٹھا اور سب کو حکم دیا کہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھو ایک سردار سے کہا کہ تم پہرے پر جا کر خبر کرو کہ سب ملازم حاضر ہون جو کہ یہان موجود ہین یہ سُنکے وہ سردار باہر آیا پہرے کے سپاہی سے کہا کہ جا کر سب کو خبر کرو جو جو سردار یہان موجود ہین کہ بادشاہ دربار مین تشریف لائے ہین وہ سپاہی سُنکے حیران ہو گیا کہ بادشاہ تو بڑے جاہ وحشم سے تشریف لے گئے تھے یہ کیونکر چلے آئے کُچھ خبر بھی نہ ہوئی اُسنے اُس سردار سے یہی سوال کیا اُسنے جواب دیا کہ تجھکو امورات شاہی مین کیا دخل ہے جو تجھکو حکم دیا گیا ہے اُسپر عمل کر جسطور سے اُنکا جی چاہا چلے آئے چاہا چپکے سے آئے چاہا سب کو خبر کر کے آئے وہ خاموش ہو رہا اُسنے جو سوار کہ اُس مقام پر برائے پہرہ اور اس امر کے مقرر تھے کہ اگر کوئی جلدی کی خبر کرنا ہو تو جا کر خبر کرین اُن سوارون سے کہا کہ بادشاہ دربار مین بروے ہوا تشریف لائے ہین اُنھون نے سردارون کو طلب کیا ہے جا کر خبر کرو وہ سوار یہ سُنکے مرکب اُڑا کر فوراً ہر ایک کے مکان پر آئے اور سمندر کے آنے کی خبر کی ابھی دن باقی ہے بس یہ خبر سُنکے ہر ایک اپنے اپنے مقام سے چلا اور داخل دربار ہوا یہان آکر پہلے مجرا کیا اُسکے بعد اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے دیکھا کہ بادشاہ تھوڑے سے سردارون سے اور اُن بادشاہون سے جو کہ برائے کمک آئے تھے تشریف فرما ہین اور ایک نیا ساحر برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا ہوا ہے مگر سب حیران ہین یہ دیکھکر اُن لوگون کی جرأت نہ ہوئی کہ کچھ دریافت کرین اسکا سبب یہ تھا کہ دیکھا سمندر غصے مین ہے چونکہ جب یہ سمندر کو معلوم ہوا کہ خواجہ نے عیاری کی اور ایوان کو رہا کر کے لیگئے تو بہت غصہ آیا اسی حالت غیظ وغضب مین تخت پر بیٹھا تھا اور سردارون کو طلب کیا تھا اُسیوقت یہ خبر منتشر ہو گئی کہ بادشاہ بدون اطلاع اور سب سامان سواری اُسی صحرا مین چھوڑ کر دربار مین تشریف لائے ہین یہ خبر کا منتشر ہونا تھا کہ سب چوبدار و دیگر ملازم جو کہ اُس مقام پر تھے اور غلامان زرین کمر آکر حاضر ہوئے سمندر نے شملاق اپنے وزیر سے کہا کہ تم ایک حکم نامہ اُن سردارون اور ملازمون اور فوج کے نام لکھو کہ ہم یہان شہر مین چلے آئے ہین لہذا جو لشکر کہ ہماری ہمراہی کا ہے وہ تو اپنے مقام پر جائے اور لشکر کھولے اور تم سب یہان حاضر ہو ہم دربار کرینگے اور سب سامان وہان سے چلا آئے ہمارا اِسوقت یہی جی چاہا کہ ہم وہان سے اُدھر نہ آئے شہر کو چلے آئے یہ حکم نامہ بہت جلد تحریر کرو پس شملاق نے بموجب حکم سمندر حکم نامہ تحریر کیا اور ایک چوبدار کو دیا کہ یہ حکم نامہ لے جاؤ اُس سوار کو دیدو جو کہ پہرے پر ہو اور اُس سے کہنا کہ فلان صحرا مین سب جمع ہین اور بادشاہ کا انتظار کر رہے ہین اُنکو جا کر یہ حکمنامہ دے اور زبانی بھی یہ کہے کہ بادشاہ دشت فرحت افزا سے شہر مین تشریف لے گئے ہین تم سب کو طلب کیا ہے دربار آراستہ ہے پس وہ چوبدار وہ حکم نامہ لیکر باہر گیا اور سوار کو دیا اور جو کچھ شملاق نے کہا تھا وہ بھی کہدیا پس وہ سوار یہ حکم سمندر سُنکے اور حکم نامہ لیکر اُسطرف کو چلا شہر کو چھوڑ کر اُس صحرا مین آیا یہان سب بیٹھے ہوئے بادشاہ کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ سوار پہونچا جو سردار وہان تھے اُنکو حکمنامہ دیا اُنھون نے اُسپر بادشاہ کی مہر دیکھی حیران ہوئے کہ بادشاہ شہر مین کیونکر تشریف لے گئے پھر خیال کیا کہ اسمین راز ہوگا یہ خیال کر کے

اس لفافے کو چاک کیا سوار نے جو زبانی چوبدار کی سُنا تھا سب بیان کیا اُن سب نے حکم نامہ بھی پڑھا بس
اُسوقت سب کے سب وہان سے آئے اپنی سواری پر سوار ہو کر چلے اور پکار کر اُس سوار نے کہدیا
کہ جو لشکر اردلی کا ہو وہ تو دردولت پر حاضر ہو باقی چھاؤنی کو جائے اور سب جلوس سواری بھی واپس
جائے اور یہ سب سامان داخل توشک خانہ کیا جائے پس جو لشکر چھاؤنی کا تھا وہ طرف چھاؤنی کے
جو اردلی کا تھا وہ طرف دردولت کے چلا اور سب ملازم وغیرہ بھی چلے یہان سمندر دربار مین بیٹھا
ہو سب سردار حاضر ہین سوائے اُن سردارون کے کہ جو کہ اُس صحرا مین رہگئے تھے اور انکو طلب کیا ہے
اور سب مین اُسوقت رعد شور خیز نے سمندر سے کہا کہ یہ کیا واقعہ تھا ذرا بیان تو کرو سمندر نے
کل حال اول سے یون بیان کیا کہ جب مجھکو معلوم ہوا کہ ایوان شریک اہل اسلام ہوئی مین نے
اُسکو بلایا وہ آئی مین نے اُسکو بہت سمجھایا جب اُسنے نہ مانا مین نے اُسکو اسیر کیا اسی کے قتل کا حکم دیا
سب سامان سیاست اُس صحرا مین روانہ کیا سب اہل شہر کو اس حال سے خبر دی اور اپنے لشکر بھی
ایک لاکھ کے قریب اُس صحرا مین برائے بندوبست روانہ کیا اور اس حال کی اہل اسلام کو بذریعہ
منادی کے خبر کرائی خواجہ کو ایک رقعہ لکھا کہ اب آکر ایوان کو رہا کرلے جاؤ تو ہم جانین اُس لشکر کو
بھی اس حال سے آگاہ کیا کہ جو کہ مقابلہ اہل اسلام مین اُترا ہوا تھا اُسکو حکم دیا کہ تم تیار رہنا جسوقت
اہل اسلام یلغار کرکے چلین تم اُنکو روک لینا ادھر آنے نہ دینا ہزار ساحر برائے بندوبست بالائے
ہوا مقرر کیے یہ بندوبست کرکے مع سب سردارون کے اُس مقام پر گیا قیدی کو طلب کیا قیدی
حاضر ہوا اُس صحرا مین لاکھون اہل شہر کا مجمع تھا تل رکھنے کی جگہ نہ تھی ایک حکم مین نے دیا تھا جلاد
ایوان کو لیکر چلا تھا کہ اُن ساحرون نے جو کہ بروئے ہوا حفاظت کر رہے تھے آکر خبر دی کہ ایک
بزرگ تخت پر سوار حکیم وضع اُدھر سے جاتے تھے ہمنے اُنکو منع کیا اُنھون نے نہ مانا اور خیال کیا کہ
ہم آپ کو خبر کرین پس خبر کرنے آئے ہین مین نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ شاید خداوند ہون کیونکہ
اُنکو اختیار ہے جس صورت مین اور جس طریقے سے چاہین سیر کرین ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جائین
چلکر دیکھنا چاہیے پس مین خود گیا گو سردارون نے منع کیا مگر مین نے نہ سُنا جیسا اُن ساحرون نے
کہا تھا ویسا ہی پایا خلاصہ یہ کہ اُنسے ملاقات ہوئی بڑی دیر تک گفتگو رہی اُسکے بعد بہت کوشش کرکے
مین اُنکو لایا وہ زمین پر آئے اُنسے پہلے اُنکا حال دریافت کیا اُنھون نے بیان کرنے سے انکار کیا
جب ہم سب نے اقرار کیا تب اُنھون نے سب اپنا حال بیان کیا مین بہت خوش ہوا سمندر نے کل
حال جو کہ لقمان ثانی نقلی نے بیان کیا تھا اپنا خدمت خداوند مین جانے کا اور مقرب بارگاہ ہونے کا
سب رعد شور خیز سے بیان کیا اور کہا کہ مجھکو خیال ہوا کہ ایسے کی خدمت کرنا باعث افتخار ہے مین نے
اپنی حالت بیان کی اور کہا میری سفارش خداوند سے کرنا اُنھون نے اقرار کیا کہ ایک عرضی لکھوا دو
مین عرضی پیش کرکے تمھاری سفارش کرونگا مین نے منظور کیا پھر اُنھون نے ایوان کی حالت دریافت
کی اُنھون نے ایوان کو اپنے روبرو طلب کیا بہت کچھ نصیحت کی آخر کو اُنھون نے اُسکو خدمت
خداوندی مین روانہ کیا سمندر نے کل حال ایوان کی تقریر کرنے کا لقمان ثانی سے اور اُنکا
بذریعہ رقعہ خداوند سے دریافت کرنے کا اور جواب آنے کا اور ایوان کو روانہ کرنے کا اُسکے بعد
سب مجمع کو حکم اپنا دینا کہ متفرق ہو جائے لقمان کا جانے کا سوال کرنا اپنا اصرار کرنا اُنکا انکار کرنا دعوت
سے اور کہنا کہ مجھکو ضرورت ہے اپنا اُنسے ضرورت کا دریافت کرنا اُنکا بعد اصرار بسیار بیان کرنا

پس اپنا اُنکے ہمراہ مع سرداروں کے جانا دشت فرحت افزا مین اور ثمرۃ الحیات کھانا اور بیہوش ہونا
سب حال بیان کیا اور کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا تم بیان کرو کہ تمکو کیونکر خبر ہوئی اور تم کیونکر اُسوقت
پہونچے یہ تم کیا کہ رہے ہو کہ وہ لقمان ثانی نہ تھے خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام تھے عیاری کرنے آئے
تھے عیاری کر کے الوان کو رہا کر لے گئے اور تم سب کو بیہوش کیا اور قتل کرنے کا قصد کیا تھا کہ
مین آکر بچایا ورنہ وہ اپنا کام کر چکے تھے اُسنے جواب دیا کہ ای سمندر تجھسا نادان اور بیوقوف کوئی
نہوگا بقول اہل اسلام کہ وہ مثل کہتے ہین کہ گوز بر گوز وضو بر وضو ہر مرتبہ دھوکا کھاتا ہی پھر تجھکو خیال
نہین آتا ہی ارے نادان مین نے سچ کہا کہ وہ عیار لشکر اسلام تھا جب تو نے اُسکو رقعہ لکھا رقعہ اُسکو
پہونچا وہ اُسوقت روانہ ہوا صحرا مین آیا اُس درخت کو اپنی مرضی کے موافق بیہوشی سے درست
کیا کیونکہ عیاری تجویز کر چکا تھا اُسکے بعد لقمان ثانی کی صورت بنکر اسطرف آیا ارے کمبخت تجھکو یہ بھی
خیال نہ آیا کہ کیسے لقمان ثانی اور کیسے خداوند کیا لقمان ثانی زندہ ہین جو خدمت خداوند مین آتے
جاتے ہین سواے خداوند کے کوئی بھی بہشت مین جا کر پھر واپس آتا ہی پس اُسنے تمکو دھوکا دیا تم
دھوکے مین آگئے گو مجھکو پورا حال نہین معلوم ہی مگر یہ امر ضرور ہی کہ وہ خواجہ تھے اُنھون نے پہلے
تمکو فقرہ دیکر الوان کو رہا کیا اُسکے بعد تمکو لیجا کر درخت کے پھل اور برگ کھلاے کہ جسکو بیہوشی سے
درست کیا تھا یہ بھی خیال نہ آیا کہ کوئی بھی ایسا درخت ہوگا جیسا کہ یہ بیان کرتے ہین سمندر نے جواب دیا
کہ مین نے خیال کیا کہ شاید خداوند نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو کیونکہ بہت سی ایسی چیزین ہین کہ
ہمکو نہین معلوم ہین اور وہ دنیا مین ہین اُس ساحر نے کہا کہ خیر مگر تمھاری عقل کو کیا ہو گیا تھا کہ تمنے نہ
سحر سے دریافت کیا کہ یہ واقعہ اصلی کیا ہی اور یہ لقمان ثانی اصلی ہی بندوبست تو اسقدر کیا اور پھر ایسے
غافل ہو گئے یہ خیال تھا کہ وہ عیار عیاری اگر ضرور کریگا اور پھر نہ دریافت کیا نہ اوراق سامری مین
دیکھا گو کئی مرتبہ دھوکے کھا چکے تھے پہلے آفاق کے بارے مین دھوکا کھایا کہ وہ عیاری کر کے
آفاق کو رہا کر لیگیا پھر اُسنے عیاری کر کے عشاق نطاقی کا سحر مٹایا اُسکو قتل کیا پھر عیاری کر کے
الوان کو اسیر کر لے گیا ہر مرتبہ نئی عیاری کی اُس سے یہ امر کیا بعید تھا کہ وہ الوان کو نہ لیجاتا سمندر
نے جواب دیا کہ ضرور یہ دھوکا کھایا مگر اب کیا ہوتا ہی بیکار الزام دیتے ہو اس مقام پر بڑے بڑے ہوتے
وہ بھی دھوکا کھاتے کیونکہ جب وہ الوان کو اسیر کر لے گیا ہی اور میری بھی اُسنے فکر کی تھی تو بھائی رعد
نے آکر بچایا تھا اس مرتبہ اُنھون نے بھی دھوکا کھایا وہ موقع ہی دھوکا کھانے کا تھا اسقدر ضرور
نادانی ہوئی کہ نہ سحر سے دریافت کیا نہ اوراق سامری مین دیکھا ورنہ ضرور ظاہر ہوتا خیر اس تقریر کو
ختم کرو جو ہونا تھا وہ ہوا اب اس الزام دینے سے کیا حاصل یہ بیان کرو کہ تم کیونکر آئے خداوند تو
اچھی طرح ہین اُس ساحر نے کہا کہ ای سمندر مین اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ مجھکو خداوند کے بھائی الوان
نے طلب فرمایا یہ تو تمکو بخوبی معلوم ہی کہ کوئی نہ خداوند کے پاس جا سکتا ہی نہ اُنکے بھائی کے پاس جب
مین وہان حاضر ہوا اُنھون بذریعہ سفال کے اور سفال جادو نے بذریعہ اپنے نائب کے اور اُنکے
نائب نے بذریعہ اپنے نائب کے مجھسے کہا کہ ای رعد شور خیز جادو خداوند نے فرمایا کہ ابھی ابھی ہمنے
دیکھا ہی کہ سمندر پر خواجہ نے اس طریقے کی عیاری کی جا کر اُسکو بچاو ورنہ خواجہ سمندر کو قتل کر دیگے
سمندر بیتاب ہو جائیگا بس تم جا کر سمندر کو بچاو کیونکہ خداوند نے ابھی حکم اپنے بھائی کو دیا ہی اور
اُنھون نے اپنے وزیر سفال جادو کو طلب کر کے دیا اُنھون نے اپنے نائب کو اُنھون نے مجھکو طلب

کرکے یہ حکم دیا کہ کسی ساحر کو بہت جلد سمندر ریگ کو روانہ کرو کہ وہ جا کر سمندر کو بچائے میرے خیال مین کوئی
اس کام کے قابل نہ تھا پس مین نے تمکو طلب کیا اور خیال کیا کہ سوائے تمھارے یہ کام اور کسی سے
نہ ہوگا پس تم بہت جلد جاؤ مین نے عرض کی کہ بہت خوب وہ عیاری تو مجھکو معلوم ہو جائے انھون نے
صرف اسقدر مجھسے بیان کیا جو کہ مین نے تمھارے روبرو بیان کیا ہی یہ مجھکو نہین معلوم کہ خواجہ نے کیا
تدبیر کی اس حال سے خداوند واقف ہونگے پس بھائی مین وہان سے چلا یہان آکر اسوقت پہونچا کہ
جبکہ خواجہ تمکو قتل کرنے کو خنجر لیکر چلے مین نے آکر تمکو بچایا جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون ہان بھائی مین نے
یہ ضرور دریافت کیا تھا کہ خداوند کو کیونکر خبر ہوئی تو انھون نے جواب دیا تھا کہ اول تو خداوند عالم الغیب
ہین سب حال انپر ظاہر ہین دوسرے وہ ہر وقت سیر کیا کرتے ہین ہر ایک کا حال دیکھا کرتے ہین کہ
کون کون میری عبادت کرتا ہی اور کون کون مجھسے منحرف ہی پس انھون نے یہ واقعہ بھی دیکھا ہوگا
اپنے بھائی کو طلب کرکے فرمایا ہوگا کہ اسکا بندوبست کرو سمندر نے جواب دیا کہ یہ انھون نے سچ کہا
کہ یہی امر ہی وہ میرے حال سے ضرور آگاہ ہونگے خیر خوب تمنے آکر جان بچائی اس اثنا مین وہ عجب
ساحر بھی آگئے تھے اور سب سردار بھی سمندر نے جب یہ سب حال سُنا بہت غصہ آیا اسوقت دربار
برخاست کیا دوسرے شام بھی ہو گئی تھی سمندر نے جب دربار برخاست کیا تو اُس ساحر نے کہا کہ
اب مین جاتا ہون سمندر نے بہت روکا اسنے جواب دیا کہ مجھکو جا کر عرض کرنا ہی کہ مین بموجب حکم خداوندی
زمین پر گیا اور سمندر کو قبضہ خواجہ سے بچا کر اور اُسکو اس حال سے آگاہ کرکے اُسکو اُسکے دربار
مین پہونچا کر حاضر ہوا ہون مجھکو کیا حکم ہوتا ہی اگر نہ جاؤنگا تو عتاب خداوندی نازل ہوگا سمندر نے
کہا کہ خیر جاؤ پس رعد شور خیز جادو سمندر سے رخصت ہو کر طرف نطاق کے روانہ ہوا کہ اسکا حال
تحریر ہوگا یہان سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور کچھ زہر مار کرکے
خواب غفلت مین مبتلا ہوے کیونکہ دن بھر کے گرسنہ بھی تھے اور تھکے ہوے بھی تھے سمندر بھی محل
مین گیا مگر بہت مغموم تھا کچھ زہر مار کرکے یہ بھی سو رہا اسکا حال پھر تحریر ہوگا اس مقام پر ایک امر
اور ضرور لائق تحریر ہی وہ یہ ہی کہ کوئی یہ نہ اعتراض کرے کہ نطاق مین کیونکر اس حال کی خبر ہوئی کہ وہان سے
ساحر نے آکر سمندر کو بچایا اسکا واقعہ مجملاً یہ ہی کہ جلد دوم لعل نامہ مین تحریر ہو چکا ہی کہ نطاق معلق ہوا پر
قایم ہی وہان کا طریقہ یہ ہی کہ وہان کا حاکم الوان تاجدار جادو ہی اور وہی خدائی بھی کرتا ہی اُسکو آجتک
کسی نے نہین دیکھا ہی سوائے اُسکے بھائی اکوان تاجدار کے اور اکوان کو اُسکے نائب نے اور اُسکو
اُسکے نائب نے اور اُسکو اُسکے نائب نے پس یہ جو کہ آخری نائب ہی اسکو سب دیکھتے ہین اور یہ بھی
سب سے کام لیتا ہی جیسا کہ جلد دوم لعل نامہ مین آئینہ اندام جادو کے حال مین یہ سب واقعہ تحریر ہو چکا
بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ہان جب نطاق کی فتح کا زمانہ آئیگا تو سب حال مفصلاً تحریر ہوگا
اور یہ بھی تحریر ہو چکا ہی کہ یہ سمندر غلام ہی الوان تاجدار کا اسکو الوان نے خفا ہو کر نکالدیا تھا
اسنے سحر کی تعلیم پائی تھی چنانچہ اسنے اس مقام پر آکر سمندر ریگ آباد کیا اور کچھ سحر عشاق سے بھی تعلیم پایا
اسکے پاس چند تحفے تھے نطاق کے کہ جسکے سبب سے یہ اتنا بڑا بادشاہ ہو گیا اور ایسے ایسے ساحر اسکے
مطیع ہوے اور اسقدر ملک اسکے قبضے مین آئے اور سب ملازم و سردار خیر خواہ ملے بڑا خوش قسمت
تھا مگر اسکے غرور اور اسکے لہو و لعب نے اسکی یہ نوبت کی کہ یہ تباہ ہونے لگا اور جو جو نمک حلال
اور خیر خواہ تھے وہ اس سے کنارہ کشی کرنے لگے اسنے خود انکو اپنا دشمن کیا پس اس سے تو کوئی

مطلب نہین ہی جو مقدر مین ہوتا ہی وہ ضرور ہوتا ہی پس جب سے یہ یہان آیا تھا سال مین ایک مرتبہ ضرور نہ طاق کو جاتا تھا اور وہان سے سال بھر کی تصویرین لاتا تھا کہ جو ہر ماہ مین یہ تقسیم کرتا تھا سب کو بروز میلا جیسا کہ سابق مین تحریر ہوچکا ہی زبانی صنوبر شاہ کی جلد اول مین اسی سبب سے یہان کے لوگ تصویر پرست ہین اب یہ کئی سال سے نہین گیا ہی جب سے اہل اسلام یہان آئے ہین یہ انکی خبر گیری مین مصروف ہی اسکو جانے کی مہلت نہ ملی کہ یہ جاتا دوسرے وہ میلا بھی نہین ہوا دریاے سبز رنگ بھی برباد ہوا تباہی آگئی اسکو یہ فکر ہوئی کہ کسی صورت سے اہل اسلام کو دفع کرون جب یہ دفع ہو جائینگے پھر اسی طور سے بندوبست کر لونگا اور اپنے نہ جانے کا اور نہ حاضر ہونے کا خداوند سے عذر کر لونگا اسکو تو یہ خیال تھا ادھر الیوان کو یہ خیال ہوا کہ سمندر کو جو ثروت اور حکومت ملی تو وہ بہت بڑا بادشاہ ہوگیا اور سب طرح سے ہر ایک اسکی اطاعت کرنے لگا اور سب اسکے مطیع ہوے بہت سے ملک قبضے مین آئے تو اسکو غرور ہوگیا اس سبب سے اسنے ہمارا خیال ترک کیا خیر دیکھا جائیگا راوی نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ سمندر اسطور سے نہ طاق جاتا تھا کہ کسی کو خبر نہین ہوتی تھی اسی سبب سے بعض بعض مقام پر تحریر ہوا ہی کہ سمندر جب سے نہ طاق سے آیا ہی پھر نہین گیا پس الیوان تاجدار ایک تو ناخوش تھا ہی اور اسکو نہ طاق سے نکال چکا تھا مگر سمندر کے جانے اور نذر وغیرہ کرنے سے کچھ اصلاح پر آیا تھا اور یہ طریقہ جاری تھا کہ تصویرین دیتا تھا اور یہ کہدیا تھا کہ انکی پرستش تو اپنے ملکون مین جاری کر اب نہ جانے سے سمندر کے اور ناخوش ہوا بالکل اسکی طرف سے بے خبر ہوگیا اسکو ایک زمانہ گذرا آج کچھ بیٹھے بیٹھے جو سمندر کا خیال آیا اور خدمات سابقہ کو یاد کیا تو اپنے دل مین کہا کہ کیا سبب ہی جو سمندر ایک مدت سے نہین آیا نہ اسکی کچھ خبر آئی کیا مر گیا جو نہین آیا دریافت کرنا ضرور ہی کہ اگر مر گیا ہی تو اسکی جگہ پر کون بیٹھا اور اب کون سمندریہ کا بادشاہ ہی پس یہ خیال کرکے الیوان سحر سے سمندر کے حال کو دریافت کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ سمندر ابھی زندہ ہی مگر اس آفت مین مبتلا ہی کہ اسیر خواجہ نے اپنی عیاریان کین اہل اسلام نے اس ملک کو گھیر لیا ہی دریاے سبز رنگ وغیرہ مٹ گیا بہت ساحر زبردست مارے گئے اور بہت سے اہل اسلام کے شریک ہوگئے یہ سبب ہی کہ سمندر جو نہین آیا ہی اور اسیر وقت سخت پڑا ہی ابتدا سے سب حال سمندر کا اور اہل اسلام کا ظاہر ہوا اور سبب اہل اسلام کے اسطرف آنے کا بھی معلوم ہوا الیوان نے سحر سے دریافت کیا کہ اسوقت سمندر کہان ہی پس یہ ظاہر ہوا کہ یہ واقعہ سمندر پر گذرا ایسی عیاری ہوئی کہ اب قتل ہوا جاتا ہی پس یہ دیکھنا تھا کہ الیوان کو رحم آگیا تھا فوراً اپنے بھائی کو طلب کرکے اسکو اس حال سے آگاہ کیا تھا کہ بہت جلد سمندر کی خبر لو چنانچہ اسنے اپنے نائب سے کہا تھا اور اسنے اپنے نائب سے اور اسنے اپنے نائب سے چنانچہ اسنے رعد شور خیز جادو کو روانہ کیا تھا جیسا کہ مذکور ہوا ہی یہ واقعہ تھا جو رعد شور خیز نے آکر سمندر کو خواجہ کے ہاتھ سے بچایا ورنہ ضرور خواجہ سمندر کو قتل کرتے دوسرے ابھی اسکی زندگی بھی باقی تھی بس اب راوی بیان کرتا ہی کہ الیوان تاجدار کی حالت اور کیفیت نہ طاق آیندہ تحریر ہوگی مفصل طور سے یہان صرف اس خیال سے تحریر کیا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ الیوان کو کیونکر سمندر کے حال کی خبر ہوئی کہ اسنے رعد شور خیز کو روانہ کرکے سمندر کی جان بچائی بس اسطور سے خبر ہوتی تھی اسنے سحر سے دریافت کیا تھا اب راوی اس مقام پر دوسرا حال

تحریر کرتا ہو عنان قلم کو اصل مطلب کی طرف منعطف کرتا ہو اور میدان مدعا مین اشہب قلم کو جولان کرتا ہو کہ سمندر تو ورکہ بار برخاست کرکے داخل محل ہوا اور جاکر خواب غفلت مین مبتلا ہوا اب خواجہ کا حال تحریر کیا جاتا ہو کہ خواجہ جو اس مقام سے طرف اپنے لشکر کے چلے قریب لشکر پہونچے تخت کو زمین پر لاے اسکو نذر زنبیل کیا شذری کی بھی اپنی اصلی صورت بنائی وہان سے داخل لشکر ہوے دیکھا کہ وہ وقت ہو کہ بادشاہ نے دربار خاص فرمایا ہو تھوڑے سے سردار حاضر دربار ہین باقی سب عزیز ہین خواجہ نے خیال کیا کہ اسوقت چلکر سب حال بیان کرون خواجہ طرف دربار کے چلے راوی نے تحریر کیا ہو کہ صبح کو تو جلسہ برخاست ہوا تھا دن بھر سب آرام پذیر رہے کیونکہ کئی شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے جب وقت سہ پہر آیا بادشاہ نے بیدار ہوکر امور ضروری سے فراغت کرکے نماز ظہر مین ادا کی بیرون محل آکر دربار کیا چند مغرز سردار اور سب عزیز حاضر ہوے صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوے خواجہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ آج کیا خوب گاے ہین یہ صحبت تخلیہ تھی اسوقت کوئی اور ذکر واذکار نہ تھے صرف جلسے کا ذکر تھا اور یہ ذکر تھا کہ خوب خواجہ نے ہم سب کو الوان نطاقی کے قبضے سے بچایا اور اسکو مطیع اسلام کیا انکی بھی عیاریان مثل خواجہ اول خواجہ ثانی کے ہین کیون نہون یہ بھی تو اسی گلشن عیاری کے شجر ہین اور اسی نہال عیاری کے ثمر ہین ہر ایک خواجہ کی تعریف کررہا تھا کہ خواجہ آکر پہونچے سلام کرکے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمھارا ہی ذکر ہو رہا تھا سب تمھاری تعریف کررہے تھے خواجہ نے منھ بناکر کہا کہ کیا مین تعریف کو اوڑھون یا بچھاؤن خالی خولی تعریف سے میرا کیا ہوتا ہو مین کوئی خوش نہین ہوتا ہون ہان میری تعریف یہ ہو کہ مجھکو کچھ ملے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ ہان تمکو تو اسی سے مطلب ہو کہ ملے جاے خیر تمھیے جو کچھ ہوسکا ہمنے دیا اور جس سے ہوسکا اسنے دیا کوئی اپنا گھر نہ دیگا خواجہ نے کہا کہ ہان ہمارے لیے کوئی نہین ہو اور ہم ہر ایک کے لیے جان دیتے پھرتے ہین اپنا مال و زر صرف کرتے ہین اور ہمکو ہر وقت یہی خیال رہتا ہو کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ سمندر پر فتح حاصل ہو چنانچہ ہمنے الوان کو شریک کیا آپ لوگون کو اسکے پنجے سے بچایا بڑے بڑے عیار لشکر مین ہین کسی سے نہ ہوسکا علاوہ اس کے ہر ایک کی فکر کرنا اور اس خیال مین رہنا کہ کوئی گرفتار نہ ہوجاے کیونکہ لشکر کفار قریب تر فروکش ہو اسکا خیال رکھنا کہ اب کون لشکر کفار مین آیا ہو اور کفار کیا فکر کر رہے ہین ہمکو ہر وقت اسی فکر مین گذرتا ہو اور سب چین سے آرام کرتے ہین نہ کسی سردار کو فکر ہو نہ کسی عیار کو ابھی کا ذکر ہو کہ ہم جو یہان سے جب جلسہ برخاست ہوا اور اپنے خیمے کو اس خیال سے چلے کہ اب چلکر سو رہین کیونکہ سات شبانہ روز کے جاگے ہوے ہین وسط لشکر مین تھے کہ ایک ساحر آسمان پر ندا کرتا جاتا تھا کہ سمندر نے الوان نطاقی کو گرفتار کرلیا ہو آج سہ پہر کو قتل کریگا جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ آکر دیکھے اب لوگون کو خبر بھی نہوتی اور نہ معلوم ہوتا الوان قتل ہو جاتی ہمکو تو فکر تھی کہ نہ معلوم الوان پر کیا گذری ہمنے جو یہ خبر سنی فورًا لشکر کفار کی طرف چلا کہ چلکر دریافت کرون کہ کیا واقعہ ہو اپنی راحت کا بھی خیال نہ کیا اب لوگ جو یہان سے جلسہ برخاست کرکے گئے آرام پذیر ہوے پھر یہ بھی نہ خبر ہوئی ہوگی کہ دنیا مین کیا گذرتی ہو خیر مین چلا تھا کہ ایک طائر نے آکر نامہ دیا مجھکو مین نے جو اسکو پڑھا تو سمندر نے لکھا تھا کہ جب مین جانون کہ تم عیار ہو کہ اب آکر الوان کو رہا کر لیجاؤ بس مین نامہ پڑھکر اسطرف کو روانہ ہوا راہ مین عیاری سوجھی اب لوگون کو خبر بھی نہ تھی اس خیال سے کہ بیکار کو پریشان ہونگے

اور کچھ مطلب نہ نکلے گا جبتک مین یہان سب کو خبر کردون اور آگاہ کردون اور یہ لوگ لشکر لیکر جائین وہان اُسکا کام تمام ہو جائیگا جتنے عرصے مین تم خبر کروگے اُتنے عرصے مین کوئی تدبیر کرکے اُسکی جان بچانے کی ہمکو تو اسقدر آپ لوگون کا خیال ہوا اور آپ لوگ ہمارا بالکل خیال نہ رکھین ہمسے روپیہ عزیز کرین ای صاحبقران مین نے آج وہ کام کیا ہی کہ اگر دارا جان ہوتے اور میری عیاری دیکھتے تو ضرور تعریف کرتے کیونکہ سمندر نے کل اپنا بند و بست کر لیا تھا اور یہ خیال اُسکو ضرور تھا کہ خواجہ عیاری کرنے آئینگے ای صاحبقران اُسنے یہ بند و بست کیا تھا کہ چارون طرف ساحرون وغیرہ ساحرون کا پہرہ تھا اور آسمان پر بھی ایک ہزار ساحر بند و بست کیے ہوئے تھے اور ہوا کو گذرنے نہین دیتے تھے پرند تک نہین جا سکتا تھا ایسے بند و بست مین مین نے جا کر عیاری کی اور کسی کو خبر نہ ہوئی مین نے سمندر کو قتل کیا ہوتا مگر اُسکی زندگی تھی بچگیا مگر مین الوان کو رہا کر لایا کسی کی کیا مجال تھی جو ایسے مقام پر جا کر کوئی عیاری کرتا اور پھر سلامت چلا آتا جبکہ وہ آگاہ کر چکا ہو کہ آکر عیاری کرو کوئی تو اُسنے اپنا بند و بست کر لیا ہوگا میرا ہی کام تھا خیر مین یہان سے پہلے اُس مقام گیا جہان اُسنے الوان کے قتل کرنے کا بند و بست کیا تھا مین نے خوب بند و بست پایا وہان تک خیال کا بھی جانا محال تھا ہوا کا بھی گذر ناممکن تھا مین وہان سے واپس آیا خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری کرون کہ ایک عیاری خیال مین آئی وہی عیاری کی تیرہی بیٹھی اپنا کام کر لیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ وہ عیاری ہم بھی تو سُنین خواجہ نے کہا کہ آپ ایسے ناقدرون کے روبرو کیا بیان کرون اگر کوئی قدردان کے روبرو بیان کرون تو کچھ فائدہ ہو بس خلاصہ یہ ہی کہ مین الوان کو رہا کر لایا اس جانفشانی اور عیاری کا صلہ الوان سے ملیگا آپ کیا دیجیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ تم بیان کرو ہم تمکو دس ہزار روپے دینگے خواجہ نے کہا کہ پہلے منگا کر جمع کر دیجیے صاحبقران نے اُسیوقت منگا کر جمع کر دیے پھر بادشاہ نے بھی جمع کیے ہر ایک سردار و عزیز صاحبقران نے اپنے مرتبے کے موافق خواجہ کے لیے روپیہ طلب کیا اب اُس مقام پر قریب ایک لاکھ کے روپیہ جمع ہو گیا خواجہ نے کہا گو یہ روپیہ اُس عیاری کے مقابلے مین کوئی حقیقت نہین رکھتا ہی مگر خیر آپ لوگون کی خوشی مجھکو منظور ہی مین بیان کرتا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس مقام پر چند ہرکارے لشکر کفار کے بھی موجود تھے صورت بدلے ہوئے اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب سمندر کا حکم نامہ گرداب شاہ وغیرہ کے نام آیا تھا کہ تم اپنے لشکر کو تیار رکھو جب لشکر اسلام اسطرف کو یلغار کرکے آئے تو تم روکنا کیونکہ مین یہان الوان کو قتل کرتا ہون اُنکو بھی اِسکی خبر کی ہی وہ لوگ ضرور اُسکی کمک کو آئینگے پس ان لوگون نے اپنے لشکر مین حکم کمر بندی کا دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے اپنے بستر پر سب تیار رہین جبتک ہم حکم دین فوراً ہمارے ہمراہ ہون چنانچہ کل لشکر مسلح و مکمل اپنے اپنے بستر پر موجود تھا اور کل سردار مسلح و مکمل دربار مین تھے اور گرداب شاہ وغیرہ بھی مسلح و مکمل تھے اور اسی انتظار مین تھے کہ جب اہل اسلام یلغار کرکے طرف سمندریہ کے جائینگے ہم اُنسے مقابلہ کرینگے اور اُنکو روکین گے اسی خیال مین یہ سب بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے اور چند ہرکارے ہر اے خبر روانہ کیے تھے کہ تم لشکر اسلام مین جاؤ اور دیکھو کہ وہان کیا بند و بست ہو رہا ہی وہ لوگ کس فکر مین ہین جب لشکر اسلام تیار ہو کر چلنے پر آمادہ ہو تو ہمکو آکر فوراً خبر دینا یہ سبب تھا کہ ہرکارے لشکر اسلام مین موجود تھے جب یہ ہرکارے آئے تھے تو اُنھون نے یہان لشکر مین کسیکو مسلح و مکمل نہین پایا بلکہ جا بجا سوتے ہوئے لوگونکو پایا

لشکر مین سناٹا پایا مگر پہرہ چوکی کا خوب بند و بست تھا یہ لشکر مین پھر اگیے کہ شاید کچھ حال کھلے مگر نہ کھلا یہ لشکر ہی مین تھے کہ دربار خاص آراستہ ہوا یہ صورت بدلکر پہونچ گئے تھے بس یہ دربار مین تھے کہ خواجہ آئے اور خواجہ نے وہ تقریر کی آدم پر سر مطلب اور گرداب شاہ وغیرہ اپنے دربار مین اس انتظار مین بیٹھے ہوے ہین کہ ہرکارے آکر خبر دین تو ہم لشکر لیکر جا کے مقابلہ کرین اہل اسلام کو آگے قدم نہ بڑھانے دین بس انکا حال تحریر ہوگا خلاصہ یہ کہ جب خواجہ نے دیکھا کہ رو بیہ جمع ہے اسوقت کہا کہ سماعت فرمایئے کہ مین نے کیا کام کیا اے صاحبقران جب مین اسوقت بند و بست کو دیکھکر پلٹا اور خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری کرون پس میرے ذہن مین آیا کہ لقمان ثانی بنکر جاؤن مگر خیال کیا کہ یون جانا غیر ممکن ہے اگر اسی طور سے چلا جاؤن تو ضرور پہچان لیا جاؤنگا بالاے آسمان سے جاؤن تو ضرور سب دھوکا کھائینگے پہلے قصد ہوا تھا کہ چند تیلے اور شہدے زنبیل سے نکالون انکو اپنی راے کے موافق آراستہ کرکے اپنے ہمراہ لیکر بطور سیر اس مجمع مین جاؤن اور قریب سمندر پہونچکر اسپر اپنے کو ظاہر کرون کہ مین لقمان ثانی ہون مگر اس خیال سے کہ شاید پہچان لیا جاؤن یا جانا نہ ملے دوسرے یہ بھی سن چکا تھا کہ حکم ہے کوئی اب نہ آئے اور ایک احاطہ بنایا گیا تھا کہ اسکے اندر کوئی نہین جانے پاتا تھا پس جانا نہ ملتا مین نے دوسری تدبیر کی اور خیال کیا کہ بالاے ہوا سے جانا بہتر ہے پس اے صاحبقران پہلے مین نے دشت نزہت افزا مین جاکر ایک درخت کہ جو ابھی بو دیا تھا اسکے تمام برگ پر بیہوشی پی اور اسمین بیہوشی کے بناکر ثمر لگاے مثل خوشہ انگور وہ ثمر ایسے تھے کہ اصلی معلوم ہوتے تھے انکو اپنی راے کے موافق درست کرکے کیونکہ یہی عیاری خیال کرچکا تھا اور ذہن اسکو قبول کرچکا تھا کہ سمندر اسی مین دھوکا کھائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ درخت تمنے کیون درست کیا تھا خواجہ نے کہا کہ اسکا حال آپکو آیندہ معلوم ہوگا اگر بیان کرونگا تو پھر کوئی لطف نہ ہوگا بس مین اس درخت کو درست کرکے وہان سے چلا اور قریب اس مجمع کے آکر مین نے اپنی صورت حکیم وضع کی تبدیل کی ایک عینک لگائی مگر بہت عمدہ اور لباس نفیس حکیمانہ وضع کا پہنا اور تخت زبرجد شاہ کو نکالا اسپر قالین آراستہ کیے اور چند کتابین نکالکر اور قلمدان رکھا اور خود اسپر سوار ہوا اسکی کل موڑی وہ تخت بلند ہوا مین نے اسطرف کا رخ کیا یہانتک مین تخت اڑاکر اس مقام پر پہونچا کہ جہان پر ساحر اپنا بند و بست کیے ہوے کھڑے تھے انھون نے جو مجھکو اوپر آتے ہوے دیکھا آکر منع کیا میری انکی تکرار ہونے لگی خواجہ نے جو ان ساحرون سے تقریر ہوئی تھی بیان کی اس حقیر نے اس سبب سے اس تقریر کو یہان پر نہین لکھا کہ طول ہوگا طول سے کیا حاصل خواجہ نے کہا کہ میری انکی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ چند ساحر تیغ زن سمندر کے پاس گئے اور میرے حال سے اسکو آگاہ کیا وہ فوراً تخت پر سوار ہوکر آیا اسوقت پہونچا کہ مین ان ساحرون کو ڈانٹ رہا تھا کہ سمندر آکر پہونچا میرے اسکے سلام کی نوبت آئی مزاج پرسی ہوئی اسنے میرا حال دریافت کیا مین نے سب حال بیان کیا خواجہ نے سمندر سے گفتگو ہونا اور سمندر کا اصرار کرکے لے جانا زمین پر اور اپنا بعد اصرار بسیار ہمراہ سمندر کے آنا اور پھر جانے کا قصد کرنا سمندر کا روکنا سمندر کا متجذب ہوکر حال دریافت کرنا اور اپنا نام ظاہر کرنا کہ مین لقمان ثانی ہون اور وہ سب تقریر جو کہ مذکور ہوئی تھی بیان کرنا اور سب کا یقین کرنا سمندر کا بہت خوش ہونا اور یقین کرنا اپنا ہر ایک بات پر زور دینا اور کہنا کہ مین سفارش

کرونگا تمھاری خداوند سے سب تقریر صاحبقران کے روبرو بیان کی صاحبقران اور سب
اہل دربار ہنسے خواجہ کی تقریر پر آخر کو اپنا سمندر سے کہکر الوان کو طلب کرنا اسکا بولانے
مین الوان کے عذر کرنا اپنا زور دینا اسکا الوان کو طلب کرنا آخر کو اپنا ایوان کو نصیحت کرنا
اسکا انکار کرنا اپنا عاجز ہوکر سمندر سے کہنا کہ اسکو قتل کرڈالو اسکا داروغہ کو حکم دینا کہ اسے
لیجاکر جلاد کے سپرد کرو پھر اپنا کہنا کہ مین خداوند سے تو اجازت لے لون اسے طلب کرکو پھر اسکا
آنا اپنا جھوٹ موٹ ایک رقعہ لکھنا اور اسکو بلند کر کے روانہ کرنا راوی نے بیان کیا ہے کہ
جب خواجہ نے رقعہ لکھا اور ہاتھ اپنا بلند کیا اور کہا کہ ای فرشتۂ قدرت یہ رقعہ خدمت خداوند
مین پہونچا دے اس چالاکی سے اُس رقعہ کو آستین مین ڈال لیا کہ کسیکو بالکل ثبوت نہ ہو بعد
اسکے اُس رقعے کو اُسی مقام پر سے نذر زنبیل کرلیا اور بالکل کسی پر ظاہر نہ ہوا خواجہ نے کہا
کہ مین نے اسطور سے اُس رقعہ کو غائب کیا اسکے تھوڑی دیر کے بعد مین نے دوسرا رقعہ جو کہ
قبل سے لکھکر زنبیل مین رکھ لیا تھا اس چالاکی سے نکالا کہ کسی پر ظاہر نہ ہوا سبکو یہ یقین ہوا کہ
زیر بغل سے کسی فرشتے نے دیا پس راوی نے کہا ہے کہ جب خواجہ نے دوسرا رقعہ لیا تھا
جیسا کہ مین نے قبل مین تحریر کیا ہے وہ زنبیل سے نکالا تھا عیاری اسکا نام ہے کہ کسیکو ثابت نہوا
سبکو یہ یقین ہوا کہ فرشتہ دیگیا پس خواجہ نے اُس رقعہ کو پڑھنا اور سمندر وغیرہ کو اس امر پر
آمادہ کرنا کہ مین ایوان کو خدمت خداوند مین روانہ کردون ان سبکا قبول کرنا اپنا سمندر سے
تین مرتبہ اقرار لینا اُسکے بعد الوان پر سے ساحرون کا سحر اور قید دور کراکے اپنے تخت کے قریب
بولا کر اور جال کو چالاکی سے نکالکر مارنا اس جال سے اپنا یہ کہنا کہ ایسا باریک ہونا کہ کسیکو
نظر نہ آئے ایوان کو جال مارکر نذر زنبیل کرنا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ایوان قریب
تخت خواجہ آئی تھی خواجہ نے یہ کہکر جال نکالا تھا کہ ای جال ایسا باریک ہو تا کہ کسیکو نظر نہ آئے
مگر اس پھرتی اور چالاکی سے ہاتھ زیر بغل لے گئے تھے کہ کسیکو ثابت نہ ہوا نہ خواجہ کا جال
سے کہنا ثابت ہوا لیکن جب ایوان جال مین پھنس گئی تھی اُسوقت خواجہ نے سب سے
کہا تھا کہ سجدہ کرو سب سجدے مین خم ہوے تھے کہ خواجہ نے الوان کو نذر زنبیل کرلیا تھا
پس خواجہ نے کہا کہ یہ مین نے تدبیر کی تھی جب مین الوان کو نذر زنبیل کرچکا اور سب سجدے
سے اُٹھے مین نے سمندر سے سوال جانے کا کیا سمندر نے کہا کہ میری دعوت قبول فرمائیے
خواجہ کا انکار کرنا خواجہ نے خود بیان کیا کہ جب مین نے بہت کہا تو سمندر نے کہا کہ اپنی ضرورت
بیان فرمائیے تو مین جانے دونگا پس خواجہ نے وہ مصنوعی تقریر جو کہ سمندر سے کی تھی بیان
کی اور کہا کہ مین نے سمندر سے یہ کہکر سب مجمع کو برطرف کرایا پس خواجہ نے بیان کیا کہ سمندر نے اقرار
کیا کہ مجھکو بھی وہ پھل کھلائیے پس اپنا سمندر کو ہمراہ چند سرداروں کے لیکر جانا اور ان سب کا وہ
پھل اور برگ کھاکر بیہوش ہونا اور اپنا خنجر لیکر چلنا اور گرج و چمک کا ہونا اپنا خوف کرنا
اس ساحر کی صدا آنا اور اپنا ہر مرتبہ قصد کرنا گرج و چمک کا زیادہ ہونا ابر کا سب ساحرون
پر جو کہ بیہوش پڑے تھے گرنا اور اپنا تخت پر سوار ہوکر ادھر کو آنا سب بیان کیا کوئی امر
خصوصاً اشتین جو کچھ گذرا تھا وہ سب مع تفصیل کے صاحبقران کے روبرو اور بادشاہ اور اہل
دربار کے روبرو بیان کیا جو جو کہ اسوقت موجود تھے سب خواجہ کی اس عیاری اور اس

طراری پر بہت حیران ہوئے اور خواجہ کی تقریر اور فقرے سن سنکر بہت ہنسے اور خواجہ کی بہت
تعریف کی خواجہ نے سب کو سلام کیا اور کہا کہ یہ مین نے عیاری کی آپ لوگ فرمائین کہ کچھ اچھی
عیاری تھی اور مین نے کچھ کام کیا یا نہین سب نے جواب دیا کہ تمنے یہ وہ عیاری کی کہ بھلا کوئی
کیا کریگا اور کسی کے ذہن مین کب آئیگا کہ یہ عیاری تھی آج ہم سب پر ظاہر ہوا کہ تم خواجہ عمرو بن
امیہ ضمری کے پوتے ہو اکثر سنا گیا ہی کہ وہ بھی ایسی عیاری اور چالاکی کرتے تھے اور اپنے دل
سے پیدا کرتے تھے وہ ہی تمنے بھی کیا سب نے خواجہ کی اسقدر تعریف کی کہ خواجہ خوش ہوئے
اور کہا کہ یہ روپیہ مین لے لون صاحبقران و بادشاہ و سب سردارون نے کہا کہ بسم اللہ یہ سب
آپ ہی کا حق ہی خواجہ نے وہ سب روپیہ جانچ کر نذر زنبیل کیا اور خوش ہوئے صاحبقران
و بادشاہ نے خواجہ کو ایک خلعت بہت گران قیمت علاوہ اُس روپے کے مرحمت کیا خواجہ
اور زیادہ خوش ہوئے وہ خلعت لیکر صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے مقام پر
بیٹھ گئے ناظرین عالی فہم پر ظاہر ہو کہ خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ اُس درخت کو بیہوشی آلود کیا تھا
اور خود حکیمانہ وضع بنکر اور تخت زبرجد شاہ پر سوار ہو کر چلے تھے اُس تخت مین کل لگی ہوئی
تھی جہان اُس کل کو موڑ دیا وہ بلند ہو گیا اور جدھر کو اُسکا رُخ کر دیا وہ اسطرف کو چلا یہ وہی
تخت تھا جسپر خواجہ سوار ہو کر اسدن آئے تھے جسدن سمندر کی صورت بنکر عشاق پر عیاری کی تھی
بس وہی تخت تھا جسپر لقمان ثانی بیٹھکر اور بنکر آئے تھے خواجہ نے چالاکی سے وہ رقعہ بھی نذر زنبیل
کیا تھا اور اُسکا جواب بھی چالاکی سے زنبیل سے نکالا تھا جواب اُسکا پہلے ہی سے لکھکر رکھ لیا
تھا کیونکہ خیال کر چکے تھے کہ یہ ہی عیاری کرونگا جب خواجہ ہمراہ سمندر کے پیدل طرف دشت
فرحت افزا کے چلے تھے اور تخت بالائے سر چلا تھا اُسی وقت خواجہ نے اُسکی کل موڑ دی تھی
سب کی آنکھ بچا کر چالاکی سے یہ معنی ہین کہ ہزارون آدمی تھے ایک کو بھی شبہت نہ ہوا گویا سب اندھے
ہو گئے اصل امر یہ تھا کہ الوان کی قضا نہ تھی اُسکا بچانا خداوند کریم کو منظور تھا اس سبب سے
سب کو اندھا کر دیا اور سب کی عقل زائل کر دی ورنہ یہ کبھی ممکن تھا کہ خواجہ عیاری کر سکتے ایسے
بندوبست سے اور رہا کرے جاتے یہ سب اُسکا فضل و کرم تھا پس جب خواجہ سب عیاری بیان
کر چکے خلعت و انعام پا چکے اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ الوان کو زنبیل سے
نکالو کہ اُسکا حال معلوم ہو کہ اُسکا کیا قصد ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکا قصد کیا وہ اب انکی شریک
ہو اگر آپ لوگ اُسکی رونمائی دین تو مین اُسکو زنبیل سے نکالون بس اُسیوقت دس ہزار روپے
جمع ہو گئے سب نے اپنے مرتبے کے موافق دیا صاحبقران و بادشاہ نے پانچ ہزار روپیہ دیا
خواجہ نے وہ روپیہ بھی رکھکر داخل زنبیل کیا اور الوان کو زنبیل سے نکالا وہ قہر کارے لشکر
کفار کے سب کیفیت سنا کیے کھڑے ہوئے اب انھون نے دیکھا کہ خواجہ نے الوان کو زنبیل
سے نکالا خواجہ نے جیسے الوان کو زنبیل سے نکالا الوان جو باہر زنبیل کے آئی وہ حیران ہو
ہو کر اُدھر اُدھر دیکھنے لگی کہ مین کہان تھی اور کہان آگئی پہلے ایک تاریکی مین پہونچی پڑے ہوئے
تنگ وہان رہی اب جو باہر آئی تو نیا مقام ہی اب جو غور کرکے الوان نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ
دربار صاحبقران کا ہی الوان نے دیکھا کہ بادشاہ تخت پر تشریف فرما ہین اور صاحبقران
دنگل پر اور بہت سے سردار گرد بیٹھے ہوئے ہین مثل آفاق شاہ و کوکبۂ روشن تن و برج آفتاب علم

وسہراب جادو وغیرہ کے ایک طرف خواجہ کرسی پر بیٹھے ہوے ہین چونکہ یہ اِن سب کو میدان جنگ مین دیکھ چکی تھی اس سبب سے پہچانتی تھی ایلوان نے سب سے پہلے مودب ہوکے بادشاہ کو سلام کیا تو اعد شاہی بجالائی پھر صاحبقران کو سلام کیا پھر خواجہ کو سلام کیا اسکے بعد سب حاضرین دربار سے صاحب سلامت کی مگر حیران ہوکر مین کہان تھی اور کہان آگئی کچھ یہ ماجرا سمجھ مین نہین آتا ہی ادھر بادشاہ نے حکم فرمایا کہ ایلوان کے لیے کرسی لاؤ فوراً کرسی حاضر کی گئی ایلوان سلام کرکے کرسی پر بیٹھی مگر حیران ہوکر کیا واقعہ ہی کہ اتنے عرصے مین صاحبقران نے حیران ہوکر ایلوان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای ایلوان تم کیون اسقدر حیران ہو ہو کر دیکھ رہی ہو کچھ بیان تو کرو ایلوان نے جوابدیا کہ حضور مین یہ حیران ہو ہو کر دیکھ رہی ہون کہ مین تو سمندر کے پاس اسیر تھی اسنے میرے قتل کی فکر کی تھی اور بہت بڑا مجمع تھا سب اہل شہر و دیگر اطراف و جوانب کے لوگ جمع تھے اور سمندر نے بہت بند وبست کیا تھا کہ ہوا کا گذر نہ تھا سمندر میرے قتل کا ایک حکم دے چکا تھا کہ کوئی بچہ شیطان لقمان اسکے پاس آیا اُسنے مجھکو طلب کیا اور بہت کچھ نصیحت کی مین نے نہ مانا اُسنے غصہ کرکے مجھکو پھر سپرد سمندر کردیا پھر کچھ سوچکر کہا کہ مین خداوند سے اجازت لیلیون پھر نہ معلوم اُسنے کیا کیا کیونکہ مین تو سر جھکائے ہوئے تھی اُسنے اتنا مجھسے کہا کہ ای ایلوان تمکو خداوند نے طلب کیا ہی مین تمکو روانہ کرتا ہون یہ کہکر اُسنے سمندر سے کہا میرے جسم سے قید دور کرا اپنے ساحرون کا سحر دور کرا اپنے تخت کے قریب بلاکر کوئی چیز ایسی میرے جسم پر ماری کہ مین بے حس وحرکت ہوگئی اور پھر مجھکو خبر نہین کہ کیا گذری میری جب آنکھ کھلی اپنے تئین تاریکی مین پایا اسکے بعد پھر مجھکو ہوش آیا کیونکہ مین بسبب تاریکی کے بیہوش ہوگئی تھی ہوش جو آیا تو اپنے کو اس دربار مین پایا نہ معلوم کہ یہ کیا واقعہ ہی صاحبقران مسکرائے اور فرمایا کہ خواجہ نے تمھارے لیے اپنی جان دیکر عیاری کی اور تمکو رہا کرلائے ای خواجہ ذرا تم اپنی عیاری کی حالت بیان کرو بس خواجہ نے کہا کہ ای ایلوان سنو میری طرف متوجہ ہو بس خواجہ نے کل حالت اپنی عیاری کی ابتدا سے انتہا تک بیان کی اور سب حالت کہی اور کہا کہ اس طور سے مین تمکو رہا کر کے لایا ہون اب تم بیان کرو کہ تمپر کیا سمندر نے ظلم وستم کیا اور کیون قتل پر آمادہ ہوا تھا ایلوان نے سب اپنی حالت بیان کی سمندر کا طلب کرنا اپنا ترک دنیا کرنا بموجب طلب سمندر آنا سمندر سے بحث ہونا اُسکا سمجھانا اپنا انکار کرنا سمندر کا حکم گرفتاری دینا سبکا ملکر اسیر کرنا اور سمندر کا حکم قتل دینا اپنا خداوند کریم پر نظر رکھنا سب بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ تمپر سمندر نے بڑا ظلم وستم کیا ایلوان نے کہا کہ جی ہان مگر میری ابھی قضا نہ تھی جو بچ گئی ورنہ قتل ہو جاتی سمندر نے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تھا خداوند کریم خواجہ کی عمر مین برکت دے کہ انھون نے میری جان بچائی خداوند کریم انکی مرادوںی برلائے مین کہانتک انکا شکریہ ادا کرون میری زبان مین اسقدر طاقت نہین ہی کہ انکی تعریف کرون مین خواجہ کی ایک ادنا کنیز ہون خواجہ نے مجھکو بے دامون خرید کرلیا مین اپنی زندگی بھر خواجہ کے احسان سے سر نہ اٹھا سکونگی خواجہ نے میری جان بخشی فرمائی دوبارہ میری زندگی ہوئی یا خدا نے جان بچائی یا خواجہ نے ایلوان نے یہ تقریر کی خواجہ نے جوابدیا کہ ای ایلوان میری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین کسی کی جان بچاؤن یہ سوائے خداوند کریم کے دوسرے مین قدرت نہین ہی مین کوئی معاذ اللہ

خدا نہین ہون یہ بندے کی طاقت نہین کہ کسی کی جان بچاے یہ کلمہ کفر ہی اب کبھی ایسا کلمہ زبان پر نہ لانا
ای الوان یہ بیان کر کہ اب تیرا کیا قصد ہی جو تو نے پہلے شرط کی تھی یا اب دوسرا ارادہ ہی میرے نزدیک
تو بہتر یہ ہوگا کہ اب تم ہماری شراکت کرو اور سمندر سے مقابلہ کرو کیونکہ اُسنے تمسے خلاف عہد کیا
اور تمھارے ساتھ یہ بدی پیش آیا اب تمکو لازم ہی کہ تم بھی خلاف عہد کرو اور اُسکے ساتھ یہ بدی پیش
آؤ الوان نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اگر ایک اپنے قول کے خلاف کرے تو دوسرا
بھی مثل اسکے ہوجاے کیا تمنے نہین سُنا ہی اکثر بزرگون کا قول ہی کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بدی کیے جاے
تجھکو لازم ہی کہ تو اپنی نیکی سے نہ باز آ ساتھ اُسکے نیکی کیے جا تاکہ دیکھنے والے تیری تعریف کرین اور
اور اُسکی مذمت پس مین کیون وہ کام کرون کہ لوگ یہ کہین کہ الوان ذرا سی سختی مین نکل گئی اور
سمندر سے مقابلہ کیا خواجہ نے جواب دیا کہ ای الوان یہ تیرا خیال بہت ٹھیک ہی مگر اسکا سبب
یہی ہی کہ جو مین نے تمسے کہا وہ سبب یہ ہی کہ سمندر کو جو کچھ تمھارے ساتھ کرنا تھا وہ کر چکا اگر مین نہ جاتا
اور جا کر عیاری نکرتا تو وہ تمکو قتل کر چکا تھا پس اُسکے نزدیک تو تم اُسکے ہاتھ سے نکل گئین وہ اپنا
فعل جو اُسکو منظور تھا کر چکا اب اُسکا کوئی دعوی تمپر نہین ہی نہ کوئی اب تمکو الزام دے سکتا ہی کیونکہ تمنے
اپنے عہد کے خلاف نہین کیا اسی پر قایم رہین اور اُسکے ظلم وستم سے سرتابی نہ کی جو اُسنے ستم کیا وہ
تمنے گوارا کیا یہانتک اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئین اور یہ بدی یہ صرف ہم لوگون کی تقدیر تھی اور
ابھی تمھاری قضا نہین تھی کہ تم بچ گئین اور خداوند کریم نے تمکو بچا لیا اگر تمھاری قضا آگئی ہوتی تو
میری کیا اصل تھی کہ مین تمکو بچا سکتا پس خدا نے تمکو اسی واسطے زندہ رکھا ہی کہ تم اُسکی راہ مین
جہاد کرو اور اُسکی عبادت کرو تاکہ جو کچھ تمنے گناہ کیے ہین اور ایک مدت تک حالت کفر مین رہی ہو
وہ سب عفو ہو جائین اور دنیا سے پاک وصاف جاؤ تاکہ بہشت برین تمھارا مقام ہو اور تم بھی
عبادت گذارون مین شامل کیجاؤ اور جب تم اِس دنیا سے جاؤ تو مرتبۂ شہادت پاؤ پس اب
اُس خیال کو اپنے دل سے دفع کرو اور میرے کہنے پر عمل کرو اب کوئی تمکو الزام نہین دیگا بلکہ یہی
کہیگا کہ الوان نے اپنی سی کی کہانتک کوئی حد بھی ہی اُسنے بہت عجز و انکسار کیا جب سمندر نے نہ مانا اور
اُسکے عجز و انکسار کی جانب خیال نہ کیا اور قتل پر آمادہ ہوا قتل کرنے کو لیگیا اُسپر بھی اُسنے سرتابی
نہ کی اور قتل پر اپنے راضی رہی اُسکو اور لوگ بچا کر لیگئے اور اُسکی جان بچائی احسان کیا اُسپر وہ
محسن کش نہ تھی جو محسن کشی کرتی سمندر کا یہ رنگ دیکھا تب اُسنے دوسرے کی شراکت کی پہلے تو
وہ ترک دنیا کرکے بیٹھی تھی اسی وجہ سے کہ نہ مین سمندر کی شراکت کرون نہ اہل اسلام کی دنیا کو مین
ترک کرون تاکہ کوئی میرے اوپر زور نہ ڈالے مگر اُسپر بھی سمندر نے اُسکو چین نہ لینے دیا اُسکو بلاکر
ساتھ بدی کے پیش آیا آخر کو وہ خود کسی سبب سے بچی اُسنے شراکت ترک کی اور اہل اسلام کی شراکت
کی کوئی بری بات نہین کی بلکہ عقلمندی کی جو کہ عقلمند ہین وہ کبھی الزام نہ دینگے بلکہ تعریف کرینگے کیونکہ جو
اپنے سے بدی کرے اُسکے ساتھ بھی کرنا نہ بیاہی اہل لیاقت اور بزرگون کا قول ہی کہ جو اپنے سے
بدی نہ کرے اور اُسکے ساتھ بدی کرے اُسکے مان باپ مین فرق ہی اور جو اپنے ساتھ بدی کرے
اور خود اُسکے ساتھ بدی نہ کرے اُسکے بھی مان باپ مین فرق ہی پس اگر سمندر بدی تمھارے ساتھ
نہ کرتا اور تم بدی اُسکے ساتھ کرتین تو ضرور خلاف تھا اور دنیا مین بدنام ہوتین اور ہم بھی برا کہتے
جبکہ مین نے پہلے تمکو گرفتار کیا تھا اور تمسے شراکت کو کہا تھا اور تمنے وہ عذر کیا تھا ہان اگر تم اُسوقت

میری شراکت کرتین اور سمندر سے انحراف کرتین تو مین ضرور یہ خیال کرتا کہ تمنے جان کے خوف سے یہ امر کیا اور تمھاری شرافت وعالی خاندانی مین فرق ہو بلکہ ہر ایک یہی خیال کرتا لیکن جب تمنے ایسا نہین کیا بلکہ تارک دنیا ہوئین اور سمندر سے مقابلہ کرنے سے انکار کیا تو اب کوئی نہین کہہ سکتا ہو سب سمندر ہی کو الزام دینگے دوسرے تم نہ سمندر کی ملازم ہو نہ ماتحت ہو صرف ملاقات و دوستی و مذہبی کا پاس تھا تمنے دوستی و ملاقات کو اپنے امکان بھر خوب نباہا اسکو تم کیا کرو کہ سمندر نے حق دوستی کو نہ پہچانا اور تمھاری قدر نہ کی ہان اگر ملازم ہوتین تو شاید لوگون کو یہ گمان ہوتا کہ نمک حرامی کی بس اب کوئی اس امر کو کہہ نہین سکتا تیسرے یہ کہ تمھارے اسکے مذہبی فرق بہت بڑا ہو پس تمنے اپنی عقبیٰ درست کرنے کے لیے اُس مذہب باطل کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا پس ایسی حالت مین تمھارے اسکے ضرور دشمنی اور عداوت ہوگی اب وہ دوستی اور ملاقات کہان رہی کہ جسکا تم خیال کرو اور مین تمپر کوئی دباؤ ڈالکر نہین کہتا ہون شاید تم اس کا خیال کرو کہ مین تمکو جبر ہا کر لایا ہون اور تمکو پنجۂ قضا سے بچایا ہی مین اس سبب سے زور ڈالتا ہون یہ امر نہین ہو بلکہ تمھاری خوشی پر ہو تم ایسا خیال نہ کرنا اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگی تو جو تمھارے حق مین منظور خداوند کریم ہوگا وہ پیش آئیگا اور تمکو راحت ملیگی ورنہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہو ہم لوگون کا یہ طریقہ نہین ہو کہ کسی پر زور و ظلم کرکے اپنا مذہب قبول کرائین اسکی خوشی پر منحصر ہو جو اسکی مرضی ہو ویسا وہ کرے اگر اپنی بہتری اور اچھائی دیکھے تو اسکو منظور کرے ورنہ اسکو اختیار ہو کسی قسم کا تمپر ظلم و ستم نہین کیا جاتا ہو تمپر کیا منحصر ہو یہان کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہو خوشی پر اسکی موقوف ہو ہان اسکے سب طریقے اور قاعدے اور نیک و بد اور اچھائی اور برائی سب بتادی جاتی ہو بس وہ جانے اور اسکا کام کوئی وہ تمکو نہ بخشوائیگا اگر ہمارے کہنے پر عمل کریگا یہان بھی راحت پائیگا وہان بھی نہ عمل کریگا تو کیا معلوم کیا گذرے کوئی ہم اسکے اعمالون سے واقف نہین ہین ظاہر دیکھا جاتا ہو اسپر عمل کیا جاتا ہو ای الوان یہ تو تمنے سنا ہوگا کہ اپنی اپنی گور و اپنی اپنی منزل پس جیسے جسکے اعمال ہونگے ویسا اسکے ساتھ برتاؤ ہوگا تمکو کسی کے فعل اور افعال سے کیا غرض ہو جو ہمارا فرض تھا وہ ہمنے تمسے کہدیا اور تمکو آگاہ کردیا یہ کہکر خواجہ نے بہت سے کلمۂ تعریف خداوند کریم مین اور اچھائی مذہب اسلام مین اور بہت سے کلمہ مذمت دین سامری وغیرہ مین اور مذمت سامری و جمشید مین بیان کیا الوان خاموش سنا کی کچھ جواب نہ دیا جب خواجہ اپنی تقریر کر چکے اُسوقت الوان نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا مین نے سُنا اور بہت بجا ارشاد ہوا مین اس سے انحراف نہین کرتی ہون بلکہ مذہب اسلام تو مین نے اُسیدن قبول کر لیا تھا جسدن آپ نے مجھکو پہلے اسیر کیا تھا اسی سبب سے تو مین نے ترک دنیا کیا اور گوشہ نشینی اختیار کی اور جو کچھ آپ نے اُسدن فرمایا تھا وہ بھی میری اچھائی اور بہتری کے لیے تھا اور آپ کی تقریر دلپذیر نے میرے دل پر ایسا اثر کیا تھا کہ جسکا انجام یہ ہوا اور مین نے اُسپر بخوشی عمل کیا اور آج جو ارشاد ہوا یہ بھی میرے لیے ہو مین ایسی نادان نہین ہون کہ دوست و دشمن کو نہ پہچانون پس مین نے آپ کے کہنے پر عمل کیا مجھکو کوئی خوف نہین ہو مین نے آپ کی شراکت بدل قبول کی اور سمندر کو دیکھ لیا اور سمجھ گئی اب مین سمندر کے باپ سے مقابلہ کرونگی اسکی کیا اصل ہو نہ مجھکو اس امر کا خوف ہو کہ اہل دنیا مجھپر طعنہ زن ہونگے انکی طعنہ زنی سے مجھکو کیا بقول آپ کے کہ جو نادان ہونگے وہ ایسا کرینگے

کہ الزام دینگے عقلمند تو خیال بھی نہ کرینگے اور کس کے منھ مین دانت ہین جو مجھکو الزام دے سکے بقول آپ کے نہ مین اُسکی ماتحت تھی نہ ملازم پس ملاقات و دوستی تھی جبتک اُسنے دوستی اور ملاقات کا پاس کیا اُسوقت تک مین نے بھی کیا پس جب وہ اُس سے پھر گیا تو مجھکو کیا ضرورت تھی کہ مین اُسکا پاس کرون پس میرا تو یہ قول اول سے ہی کہ جو اپنے سے بدشمنی پیش آئے اُس حالت مین جبکہ مین اُسکے ہمراہ کوئی امر دشمنی کا نہ کرون تو پھر مجھکو بھی لازم ہی کہ مین بھی اُسکے ساتھ دشمنی کرون ہان جسکے ساتھ مین دشمنی کرون وہ میرے ساتھ دشمنی کرے تو کیا مضایقہ ہی جیسا کہ میرے آپ کے گذرا کہ مین آپ سے بدشمنی پیش آئی آپ نے اُسکا عوض کیا مجھکو کوئی گلہ نہین ہی ہان ضرور سمندر سے گلہ ہو اور اِس امر کا خیال ہی کہ مین نے اُسکے ساتھ کوئی بات ایسی نہین کی کہ جس سے بوے عداوت ظاہر ہو لیس اُسنے میرے ساتھ یہ حرکت کی پس تف ہی ایسی ملاقات اور دوستی پر کہ ایک تو سراسر دشمنی کرے دوسرا دوستی کا دم بھرے جاے پس مین نے ابھی جو وہ تقریر آپ سے کی صرف اس خیال سے کہ شاید آپ لوگون کو یہ شک ہو کہ یہ بڑی خراب عورت ہی اور بخوف جان اپنے یہ امر قبول کیا ہماری شراکت اختیار کی یا یہ کوئی کہے کہ اسکو سمندر سے مقابلہ منظور رہتا تو مین قسم کھا کر کہتی ہون کہ یہ امر نہ تھا بلکہ صرف اس امر کا ظاہر کرنا تھا کہ مین سمندر سے اسوقت تک خلاف نہین ہون مگر کیا کرون اُسکی حرکتون نے مجھکو مجبور کر دیا اگر مجھکو سمندر سے مقابلہ منظور ہوتا تو پہلے مین اُس سے وہ شرطانہ کرتی اور آپ کی شراکت قبول کر لیتی پس یہ امر مجھکو سب پر ظاہر کرنا تھا کہ مین نے سمندر کے ساتھ ایسی کی اور اُسنے اُس نیکی کا میرے ساتھ سلوک یہ کیا اس سبب سے مین نے انکار کیا کہ آپ مجھکو سمجھا ینگے انجمین یہ سب امر ظاہر ہو جا ئیگا اگر مین اپنی زبان سے بیان کرونگی تو لوگون کو یہ خیال ہوگا کہ اِسنے سمندر پر الزام رکھا ضرور اسکی یہ خواہش تھی کہ مین سمندر سے مقابلہ کرون پس ایسے ایسے الزام لگا کر اُسکی شراکت سے دست بردار ہوے اور مقابلے پر آمادہ ہوے اس سے یہ ہوا کہ ہر ایک پر اُسکا ظلم و ستم اور میری مجبوری ظاہر ہو گئی اور سب نے سن بھی لیا یہ جو الوان نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ کتنے بڑی عقلمندی اور دانائی کی در اصل اچھا کیا اب تم بے خوف ہو جاؤ تمکو کوئی کچھ نہ کہیگا اگر کہیگا تو ہم اُسکا جواب دندان شکن اُسکو دینگے ادھر خواجہ نے الوان سے ایسی تقریر کی ادھر کل اہل دربار نے جو اُسوقت وہان موجود تھے سب نے الوان کو سمجھایا اور صاحبقران نے بلکہ آفاق شاہ وغیرہ نے بہت سے پہلو اچھائی کے الوان کو دکھائے الوان نے بھی خیال کیا کہ یہ سب سچ کہتے ہین سمندر نے تیرے ساتھ بہت خراب حرکت کی اور کوئی دوستی اور یارانے کا خیال نہ کیا پہلے ذلیل کیا میرے مکان سے مجھکو طلب کر کے اُسکے بعد میری جان کا خواہان ہوا اگر خواجہ نہ بچاتے تو وہ ضرور قتل کرتا ایسے بد باطن اور ظالم کی شراکت یا اُسکے لیے ایسے لوگون سے بگاڑنا بالکل خلاف ہی پس یہ امر اپنے دل مین خیال کر کے کہا کہ مین نے آپ لوگون کی شراکت بدل قبول کی اب مین سمندر سے مقابلہ کرونگی اور مین مطیع اسلام ہوئی آپ کی ایک ادنی کنیز ہون یہ کلام صاحبقران و بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اور کہا کہ اب مین آپ کے حکم سے کبھی سرتابی نہ کرونگی چاہے آپ لوگ مجھکو بلا جرم و خطا قتل بھی کرین مین یہی خیال کرونگی کہ ضرور میری کوئی نہ کوئی خطا تھی جب تو یہ امر میرے ساتھ کیا گیا صاحبقران نے جواب دیا کہ ہم بھی تیرے ہر امر کا خیال رکھین گے کیونکہ تو ہماری ہم مذہب ہی اس امر کا کبھی خیال بھی نہ کرنا کہ ہم لوگ

کبھی بے جرم وخطا کسی پر ظلم وستم کریں ہمارا تو یہ طریقہ ہی کہ ہم اُسپر بھی ظلم وستم نہین کرتے ہین جو کہ خطا کرتا ہی بلکہ ہمارا یہ حکم ہی کہ کوئی کافر پر بھی ظلم وستم نہ کرے نہ کہ اپنے برادر دینی پر یہان ظلم وستم کا طریقہ ہی نہین آتا ہی نہ یہان کوئی ظلم وستم کرتا ہی بس ایل اوسے تو بے خوف رہ اب ہماری جان تیرے جان کے ساتھ ہی پہلے ہم قتل ہولینگے پھر تیری نوبت آئیگی ہر ایک ہمارے دوستون اور سردارون اور عزیزون مین سے تیری حفاظت کریگا اور تجھکو اپنے حد بھر عزیز خیال کریگا اور تیرے اوپر اپنی جان نثار کرنیکو موجود ہوگا اپنے امکان بھر الوان نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مین سبکی لونڈی ہون مین خود سب کے اوپر اپنی جان فدا کرنے کو موجود ہون ایک ادنی کنیز ہون یہ جو کچھ آپ نے فرمایا سب آپ کی قدردانی اور غریب پروری ہی میری اتنی عمر ہوئی مین نے آجتک ایسے صاحب لیاقت واہل قدر لوگ نہین دیکھے ایسے لوگ تقدیر سے میسر ہوتے ہین جو کہ شریف اور سپاہی کی قدر کرتے ہین یہ میرا مقدر تھا کہ مین انکی خدمت مین حاضر ہوئی بس طریقہ یہ ہی کہ قدردان سے بس چلتا ہی ناقدرے سے کچھ بس نہین چلتا ہی آپ کی اس قدردانی اور مرتبہ شناسی سے ہر ایک آپ کے اوپر فدا ہونے کو موجود ہی بس خداوند کریم آپ کو ہم سب کے سر پر سلامت رکھے مین نے تو ایسی مرتبہ شناسی اور کسی مین نہ پائی جیسی آپ لوگون مین پائی اور مجھکو آپ کے قدمون پر خدا موت نصیب کرے اور مین اب طریقہ اسلام مین مرون یہ کہکر اپنی کرسی پر سے اٹھی بادشاہ کی تعریف کرتی ہوئی قریب تخت پہونچی اور قصد کیا کہ اپنا سر قدم بادشاہ پر رکھون بادشاہ نے ہاتھ سے اسکا سر اٹھا لیا اور دست شفقت پشت پر رکھا اور فرمایا کہ یہ کیا کرتی ہی ایسی حرکت نہ کرنا اُسنے عرض کیا کہ میری خطا معاف فرمایئے کہ مین نے انکو بڑی زحمت دی تھی کہ آپ میرے سبب سے ایک شبانہ روز صدمہ و رنج مین مبتلا رہے سب سردارون کا غم میری ذات سے آپ نے اٹھایا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تیری خطا نہ تھی بلکہ ہمارے مقدر مین یہ تکلیف بدی تھی اور بہت کچھ اُسکو سمجھایا اور فرمایا کہ جا اپنے مقام پر بیٹھ مین تجھسے بہت خوش ہون پس الوان بادشاہ کی تعریف کرتی ہوئی اور دعائین دیتی ہوئی صاحبقران کے نزدیک آئی اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ میری خطا کو نہ بحل فرمایئے کہ مین نے آپ پر سحر کیا تھا اور مین نے یہ قصد کیا تھا کہ آپ کو قتل کرون آپ اُس سحر مین مبتلا رہے آپ کو بھی تکلیف ہوئی یہ کہکر قصد کیا کہ سر کو قدم صاحبقران پر رکھون صاحبقران نے اسکا سر اٹھا کر سینے سے لگایا اور بہت شفقت سے فرمایا کہ اے الوان یہ کوئی خطا نہ تھی ہمارے تیرے مقابلہ تھا بس جنگ وجدل مین یہی امر ہوتا ہی کہ باہم مقابلہ ہوتا ہی بس جسکا حربہ چلگیا وہ اپنا کام کر گیا اگر میرا حربہ چل جاتا اور تو مر جاتی تو کیا ہوتا یا مین مرجاتا تو کیا تھا لڑائی مین یہی ہوتا ہی جب باہم دشمنی ہوئی تو اسکا خیال نہین ہوتا یہ کوئی امر ایسا نہ تھا کہ مین کہون کہ تو نے میری خطا کی اور جبتک تو ہمارے اور تمھارے دشمنی تھی اُس حالت مین خطا کیسی اور قصور کیسا ہر ایک کو اپنی فتح وظفر کا خیال تھا جو تجھسے ہوسکا تو نے کیا اور جو ہمسے ہوسکا ہم نے کیا بس یہ کوئی امر نہین ہی مین تجھسے بہت خوش ہون اور تمھاری شراکت سے میرا دل بہت شاد ہوا یہ فرماکر اُسکو سینے سے لگایا اُسنے دست صاحبقران کو بوسہ دیا اُدھر بادشاہ نے فرمایا کہ الوان کے لیے خلعت حاضر کیا جائے پس فوراً خلعت فاخرہ حاضر کیا گیا اُدھر سے الوان جو پلٹی صاحبقران کی تعریف کرتی ہوئی تو خواجہ کے پاس آئی خواجہ نے بھی سینے سے لگایا بہت تعریف کی پھر تو ہر ایک سردار سے ملی

اور سب بہت خوش ہوئی صاحبقران نے بھی ایک خلعت براے ایوان اور ایک خلعت براے خواجہ اور دس ہزار روپیہ نقد براے خواجہ طلب فرمایا اسی طور سے بادشاہ نے بھی اور ہر ایک سردار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق براے خواجہ روپیہ طلب کیا اُس خوشی مین کہ خواجہ کے سبب سے ایوان نے تم سب کی شراکت کی اور خواجہ نے ایوان کی جان بچائی پس جب ایوان سب سے مل چکی اور پھر بادشاہ اور صاحبقران کو سلام کرکے کرسی پر بیٹھی اُسوقت بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ خلعت تم پہنو اور دوسرا ایوان کو پہناؤ غرض بادشاہ و صاحبقران نے ایوان کو خلع بخلعت فاخرہ کیا اُسنے سلام کرکے دونون خلعت پہن لیے اور بہت تعریف کی اُدھر بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ نقد روپیہ اور یہ خلعت تمھاری نذر ہی اس صلے مین کہ تمنے ایوان کو ہماری شراکت پر راضی کیا اور اُسکی جان بچائی خواجہ نے خوش ہوکر اور سلام کرکے وہ سب نذر زنبیل کیا یہ کلام سُنکے صاحبقران کے ہر ایک سردار نے بھی یہی برتاؤ خواجہ سے کیا خواجہ نے سب سے روپیہ لیکر نذر زنبیل کیا پس ایوان نے جو یہ طریقہ دیکھا اُسکے پاس ایک مالا تھا کہ وہ اُسکے زیر پیرہن تھا خواجہ کو نہ معلوم تھا ورنہ خواجہ ضرور اُتار لیتے اس مالے مین بہت عمدہ اور نادر موتی تھے وہ ہر وقت ایوان کے پاس رہتا تھا پس ایوان نے وہ مالا گلے سے اُتار کر اور خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اس لونڈی کی بھی نذر قبول ہو گو یہ کوئی حقیقت نہین رکھتا ہی پس اسوقت اسکو قبول فرمائیے آپ کی شرمندہ ہون جب اپنے ملک مین جاؤنگی جو میرے کیے ہو سکیگا آپ کو صرف اس صلے مین دونگی کہ آپ نے میری جان قبضۂ ظالم سے بچا دی ہی یہ تو صرف آپ کے پان کھانے کے لیے دیتی ہون بھلا مین کیا آپ کو دونگی مین خود آپ کی دست نگر ہون مگر ہان جو کچھ مجھکو میسر ہوگا بطور نذر پیش کرونگی بموجب مصرعہ گر قبول اُفتد زہے عز و شرف * خواجہ نے وہ مالا ہاتھ بڑھا کر لے لیا اور بہت ایوان کی تعریف کی جب خواجہ کو ایوان مالا دیچکی اُسوقت بادشاہ نے فرمایا کہ آج ایوان کی دعوت ہمنے کی ہی ایوان نے ہاتھ جوڑکر عرض کی کہ اس کنیز کی بھی یہ لیاقت ہی کہ حضور کے یہان دعوت کھاے یا حضور دعوت فرمائین ایک ادنی ملازم کو حکم فرمائیے کہ وہ میری دعوت کرے بصرف آپ کی کنیز پروری ہی ورنہ مین آپ کی کنیزون کی بھی ہمسری نہین کر سکتی ہون مین عذر تو نہین کر سکتی ہون مگر ایک امر ہے کہ اگر اجازت ہو تو یہ کنیز آج اپنے مکان پر جاے اور اپنی بہن ماران تاجدار و دیگر سردارون و اہل لشکر و اہل شہر کو مسلمان کرے اور وہان سے لشکر لیکر آئے حاضر خدمت ہو اُسوقت حضور دعوت فرمائین تو میرے ہمراہیون کو بھی معلوم ہو کہ ہمارے مالک کو ایسے قدردان آقا ملے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ ابتو ہم کہہ چکے ہین ابتو تمکو ضرور دعوت کھانا ہوگی ہان جب تم اپنا لشکر لیکر آؤگی پھر تمھاری دعوت مع تمھارے لشکر کے کیجائیگی ایوان نے سر جھکا لیا اور بہت تعریف اپنے دل مین کی پس صاحبقران نے حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی ایوان کی دعوت کل ہی اسی طور سے ہر ایک نے اعلی قدر مراتب ایوان سے دعوت کا وعدہ لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ پہلے ایوان نے بادشاہ کے یہان دعوت کھائی اُسکے بعد صاحبقران کے یہان پھر ہر ایک سردار نے دعوت کی اسی طور سے سب سردارون کے یہان دعوت کھائی جو جو کہ معزز تھے پس جب دعوت سے فراغت ہوئی طریقہ یہ تھا کہ شب کو ایوان سرکار کے

یہان دعوت کہاتی تھی صبح کو حاضر دربار ہوتی تھی دو سراسردار وعدہ لیتا تھا پہلے عزیزان صاحبقران نے ابد بادشاہ وصاحبقران کے دعوت کی پہر سردارون نے جب دعوت سے فراغت ہوئے اور سب دعوت کر چکے اب جرالیوان نہ طاقی دربار مین آئی اور اپنے مقام پہ بادشاہ وصاحبقران کو سلام کرکے بیٹھی اسکے لیے مقام صف ساحران مین برابر مریخ آفتاب علم کے مقرر ہوا اُسکی کرسی مریخ کے برابر بچھائی گئی ہر ایک کی خوشی سے اور یہ تو بارہا ذکر ہو چکا ہی کہ جب کوئی شریک اہل اسلام ہوتا ہی تو اُسکا مشاہرہ اور اُسکے لیے خدمتگار وخواص و دیگر اشیاے ضروریات وپیش خدمتین وخیمہ وغیرہ وچوبدار سرکار شاہی سے مقرر ہوتے ہین اسی طور سے ایوان کے لیے بھی سب سامان مقرر ہوا یہ حال دیکھکر ایوان اور خوش ہوئی ہر وقت بادشاہ وصاحبقران و دیگر اہل اسلام کی تعریف کرتی تھی اور سب اس سے بخوشی ملتے تھے اور اسکی بہت خاطر کرتے تھے اسدن جرالیوان حاضر دربار ہوئی اُسنے بادشاہ وصاحبقران سے عرض کی کہ کنیز اسوقت کچھ عرض کیا چاہتی ہی اگر اجازت ہو تو عرض کرے بادشاہ نے فرمایا کہ شوق سے عرض کرو ایوان نے ہاتھ جوڑکر عرض کی کہ لونڈی اس امر کی امیدوار ہی کہ لونڈی کو اجازت ملے کہ وہ اپنے ملک کو جاے اور وہان جاکر سب کو مسلمان کرے اور اپنا لشکر لیکر حاضر خدمت ہو کیونکہ اب سمندر سے بہت بڑا مقابلہ ہوگا لیس لونڈی بھی اپنے جوہر حضور کو دکھاے گو یہ امر ضرور ہی کہ حضور میری کمک کے خواستگار نہین ہین سمندر کو حضور ہی کا لشکر کافی ہی مگر لونڈی کے دل مین ہوس ہی کہ مین اپنا لشکر لاؤن اور سمندر کو اپنے سحر کا تماشا دکھاؤن جیسے اُسنے مجھکو ذلیل کیا ہی مین بھی اُس سے اس ذلت کا بدلہ لون اسی امر مین یہ بھی ہوگا کہ سب کو مسلمان بھی کرون دوسرے یہ بھی خیال ہی کہ مجھکو عرصہ ہوا ہی کہ مین وہان سے آئی ہون بیس روز کا وعدہ کر آئی تھی کہین ایسا نہ ہو کہ میری بھانجی گھبرا کر چلی آئے اُسکو تو یہ معلوم نہین ہی وہ سیدھی سمندر یہ کو جائیگی سمندر تو دشمن ہو رہا ہی اُسکے ساتھ نہ کوئی بدی کرے تو بڑی خرابی ہو گو وہ سمندر سے کم نہین ہی مگر خیال یہ ہی کہ سمندر کا طریقہ یہ ہی کہ جہان جسکو اپنے سے زبردست پایا اُسکے ساتھ فریب کرتا ہی بس اسکو دھوکا دے اور گرفتار کرلے تو میری بڑی بدنامی ہو اور مین کسی طرف کی نہ ہون اگر خدانخواستہ اُسپر کوئی آفت آئے تو پہر میرا زندہ رہنا دشوار ہی کیونکہ مین اُس سے بہت اُلفت رکھتی ہون غیر سے اس امر کا خیال ہی کہ شاید سمندر نے کسی کو میری طرف لشکر لیکر روانہ کیا ہو کہ جاکر شہر الیوانیہ کو تاراج کرو اور ایوان کے عزیزون کو قتل کرو وہ پہونچا ہو اور اس سے مقابلہ ہوتا ہو تو ایسی حالت مین میرا ہونا وہان پر ضرور ہی یا یہ امر سمندر نے کیا ہو کہ ایک نامہ میری شکایت کا اُس مین میری برائی اور اپنی اچھائی اور میرا دین اسلام اختیار کرنا اور آپ کی شراکت کرنا تحریر کی ہو صرف اس خیال سے کرتا کہ یہ لوگ اُس سے منحرف ہو جائین اور اس سے دشمنی کرین پس اس سے مین چاہتی ہون کہ اپنے ملک کو جاؤن اور اسکا بند وبست کرون تاکہ یہ فتنہ نہ اُٹھے مین خود سب کو پہلے سے سمندر کے حالات سے آگاہ کردون یہ جرالیوان نے کہا بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ بیشک تمھارا جانا مناسب ہی ہمنے اجازت دی کہ تم جاؤ مگر بہت جلد آنا اُسنے جوابدیا کہ یہ کنیز بہت جلد حاضر ہوگی میرا خود دل وہان نہ لگے گا آن سب کا مونس

فرصت کرکے بہت جلد حاضر خدمت ہوتی ہوں پس جب ایوان کو اجازت ملی تو ایوان اپنے مقام پر سے صاحبقران و بادشاہ سے رخصت ہوئی سلام رخصتی بجالائی اُسکے بعد سب اہل دربار سے ملے خواجہ سے رخصت ہوکر بیرون بارگاہ آئے تخت سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوئی اور تخت کو سحر سے اُڑاکر طرف اپنے شہر کے چلی پہلے اس مقام پر آئی کہ جہاں اُسنے سوماق اپنی بھانجی کا موتی رکھا تھا وہ موتی کہ جسکو اُسنے سحر سے تیار کیا تھا وہ کل حال بتا دیتا تھا یہ اُس سے اس خیال سے لائی تھی کہ میں اُسکے ذریعے سے حال دریافت کرتی رہونگی سوماق کا دوسرے اسکو یہ بھی خیال تھا کہ اگر موتی اسکے پاس رہیگا اور مجھکو آنے میں عرصہ ہوا تو یہ اُس سے میری حالت دریافت کرلیگی اور جب اسکو معلوم ہوگا کہ خالہ پر یہ گزری خواہ اچھی ہو خواہ بری یہ ضرور میرے پاس آجائیگی اور مجھکو یقین ہے کہ سمندر میرے ساتھ یہ بدی پیش آنے کے نہیں ہے اگر سمندر سے مقابلہ کریگی پس اپنی طرف سے پہل نہ ہو چاہیے جو کچھ سمندر سلوک کرے اُسکو اُٹھانا چاہیے اِن خیالات سے یہ موتی لے آئی تھی اور سمندر کے دربار میں اس سبب سے نہیں لے گئی تھی کہ شاید میں قتل ہو جاؤں تو ایسی نادر چیز سمندر کو ملجائے جو کہ ایک محنت سے تیار ہوئی ہے پس اسے اُس پہاڑ پر درخت کی تنہ میں رکھدیا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا ہے پس اسنے اُس پہاڑ پر آکر پہلے اُس موتی کو نکالا اور اپنے قبضے میں کیا پس پھر وہاں سے تخت پر سوار ہوکر طرف اپنے ملک کے چلی کہ اسکا حال اب آئیندہ تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالی جب اسکا حال تحریر ہوگا ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو بہت خوش ہونگے اب دیگر حالات تحریر ہوتے ہیں وہ ناظرین ملاحظہ فرمائیں راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ایوان رخصت ہوکر صاحبقران وغیرہ سے طرف اپنے شہر کے گئی بعد جانے ایوان کے بادشاہ نے و صاحبقران و دیگر سرداروں نے ایوان کی بہت تعریف کی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسوقت آکر ہر ایک سردار نے کہ جو جو صاحب ملک و مال تھے مثل آفاق شاہ و کوہ کعبہ وغیرہ کے ایک ایک نامہ اپنی طرف سے اپنے ملک کے نائب کو اسطور سے تحریر کیا کہ تم بفور پہونچنے اس نامہ کے اپنے مقام پر کسی شخص معتبر کو حاکم شہر کرکے اور لشکر لیکر ہمارے پاس بہت جلد پہونچو پس یہ نامے تحریر کرکے اور طائر سحر بناکر اُسکو نامہ دیکر آفاق شاہ نے طرف اپنے ملک کے اور کوہ کعبہ نے طرف اپنے ملک کے روانہ کیے کہ اسکا حال آئیندہ تحریر ہوگا اور اسی طور سے قیصر صاف باطن نے ایک نامہ اپنے نائب کو جو کہ حاکم طلسم مرآۃ العدم کا تھا اس مضمون کا لکھا کہ تم بہت جلد اپنے مقام پر کسیکو حاکم کرکے اور لشکر ساحران وغیر ساحران لیکر بہت جلد شہر سمندر پر آؤ کہ یہاں سمندر شاہ سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے قیصر نے بھی اس نامہ کو روانہ کیا کہ اسکا بھی حال تحریر ہوگا اُدھر مریخ آفتاب علم نے ایک نامہ اپنے نائب بہمتن جادو کو اور ایک نامہ اپنے بھائی مہتاب مشتری خصلت کو روانہ کیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ ای بہمتن جادو علم سحر و ساحری کے جاننے والے خداوند کے ماننے والے تم بہت جلد اپنے مقام پر کسی کو حاکم کرکے مع لشکر ساحران وغیر ساحران سمندر پر آؤ کہ یہاں اہل اسلام سے اور سمندر سے مقابلہ ہو رہا ہے دیر نہ کرنا اور جو نامہ اپنے بھائی کو تحریر کیا تھا اُسکا یہ مضمون تھا کہ ای برادر جان برابر تمکو معلوم ہو کہ صاحبقران سے اور سمندر شاہ سے

جو کہ حاکم سمندریہ ہی مقابلہ ہو رہا ہی پس تمکو اہل اسلام کی کمک لازم ہی لہذا بہت جلد مع لشکر کے آؤ کیونکہ یہ وقت کمک ہی یہ دونون نامہ لکھکر اور طائر سحر بناکر ایک طائر کو طرف طلسم فروریہ کے نامہ دیکر پاس اپنے نایب کے روانہ کیا دوسرے طائر کو نامہ دیکر طرف شہر مشتریہ کے کہ جہان کا حاکم مہتاب مشتری خصلت اسکا بھائی تھا روانہ کیا پس یہ سب نامے جاتے ہین یہان صاحبقران اس انتظار مین ہین کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاے صاحبقران کو ان نامون کی خبر نہین ہی بادشاہ ہر روز موافق دستور کے دربار فرماتے ہین اہل اسلام کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاے اور ان طائرون کو جو کہ نامہ لیکر ہر ایک کے گئے ہین راہ مین رکھا جاتا ہی اب یہ سب حالات آیندہ تحریر ہونگے اب کچھ حال سمندر و گرداب شاہ وغیرہ کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ لوگ کس فکر و تردد مین ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ایوان کو خواجہ نے زنبیل سے نکالا اور وہ شریک اہل اسلام ہوئی اور اسکو خلعت ملا اور بادشاہ نے اسکی دعوت کی دربار برخاست ہوا وہ ہرکارے جو کہ گرداب شاہ وغیرہ کے حکم سے یہان موجود تھے بعد دریافت کرنے کل حالات کے اور کسن نے عیاری کے اور تقریر ایوان کے بعد برخاست دربار اپنے لشکر مین آئے یہان گرداب شاہ وغیرہ انکے انتظار مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ہرکارے جو کچھ حال بیان کرین ہم اسپر عمل کرین پس یہ ہرکارے دربار مین آئے بعد بددعا دینے کے اور مجرا عرض کرنے لگے کہ ہم غلام بموجب حکم شاہی لشکر اسلام مین گئے تھے اور اسوقت سے وہان موجود تھے ہمنے تو وہان کوئی سامان جنگ نہین دیکھا بلکہ آج جلسہ برخاست ہوا تھا سب راحت و آرام مین مصروف تھے سہ پہر کو بادشاہ نے دربار خاص کیا سب معزز سردار حاضر ہوئے ہم بھی دربار مین گئے وہان موجود تھے کہ خواجہ آئے کہا اے خداوند بڑا غضب ہوا کہ خواجہ ایوان کو عیاری کرکے رہا کر لاے گرداب نے کہا کہ یہ کیا تمنے بیان کیا مفصل طور سے کہو تاکہ سمجھ مین آئے تب انھون نے ابتدا سے کل حال عیاری خواجہ کا اور ایوان کو زنبیل سے نکالنا اور اسکا مطیع اسلام ہونا سمندر سے مقابلہ کرنے کو کہنا اور اسکو خلعت کا ملنا اور سب کا اسکی دعوت کرنا بیان کیا جو جو واقعہ گذرا تھا کل کہا کچھ نہ چھوڑا یہ حال سنکے گرداب شاہ وغیرہ حیران ہوئے اور باہم کہا کہ خواجہ نے بڑی غضب کی عیاری کی اور خوب ایوان کو رہا کر لاے یہ عیاری تو اس عیاری سے زیادہ ہوئی جو کہ آفاق پر کی تھی اور بڑی جرأت کی بادشاہ کے آگاہ کرنے پر جا کر عیاری کی جب کہ وہان ایسا بندوبست تھا اور بادشاہ نے بہت بندوبست کیا تھا کہ یہانتک بندوبست کیا تھا کہ ہم سب کو بھی خبر دی تھی کہ تم لوگ بھی مستعد رہنا اگر خداپرست ہماری طرف یلغر کرکے آئین تو انکو نہ آنے دینا مگر کیا خوب عیاری کی کہ کچھ نہ ہو سکا نہ کچھ بندوبست کام مین آیا خواجہ اپنا کام کرکے چلے آئے پس معلوم ہوا کہ اپنے کوئی سرسبز نہ ہوگا اب بڑا غضب ہو گیا کہ ایوان شریک اہل اسلام ہوئی بادشاہ نے برا کیا کہ ایوان پر ایسا ظلم و ستم کیا جبکہ وہ گوشہ نشین ہوئی تھی اسکو ستانا کیا ضرور تھا پڑا رہنے دیا ہوتا کیونکہ وہ اپنے مقابلہ کرتی نہ بادشاہ سے ایک مقام پر پڑی رہتی یہان جب اہل اسلام سے فیصلہ ہو جاتا اسوقت اختیار تھا نہ معلوم یہ راے کسنے دی تھی جسنے دی بہت بری راے دی حباب شاہ نے جواب دیا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا ہمکو ایوان سے بھی کوئی خوف نہین ہی کوئی ایوان ہمسے زیادہ نہین ہی اگر شریک ہوئی ہی تو ہو ہم اس سے بھی

مقابلہ کرینگے یہ الزام بادشاہ کو دینا کہ اُنھون نے برا کیا یہ بات خلاف ہی وہ شہنشاہ ہین جو اُنکی
رائے مین آیا وہ اُنھون نے کیا ہماری رائے سے اُنکی رائے عمدہ ہی ہم تو ایک یا دو ملک کے
حاکم ہین اُنکے قبضے مین بہت سے ملک ہین جیسا اُنکا مرتبہ ہی ویسی اُنکی رائے ہی ہم کبھی اسکا الزام
اُنکو نہ دینگے یہ کلمہ نمک حرامی پر دلالت کرتے ہین کہ جسکی اطاعت کرین اُسکو برا کہین بالکل خلاف
ہی پس جو اُنھون نے کیا خوب کیا اُسکی تقدیر مین اسی طور سے رہا ہونا تھا اسکا کوئی گلہ نہین ہماری
رائے کیا اور ہم کیا جو ہم بادشاہ کو الزام دین اب ایسی بات زبان پر نہ لانا ہان ہم خواجہ کی ضرور
تعریف کرینگے کہ خواجہ نے ظفور معرکے کی عیاری کی اور بہت جرأت کی ہان اسکا عیاری نام ہی
یہ کہکر حکم دیا اپنے سردارون کو کہ فوج کو حکم دو کہ کمرین کھولین اور راحت سے بیٹھین پس سب نے
یہی حکم دیا سردارون نے لشکر کو اس حکم سے آگاہ کیا سب نے کمرین کھولین اور اپنے اپنے
بستر پر چین سے بیٹھے کچھ مصروف اپنے اپنے کام مین ہوے کوئی کھانا پکانے لگا کوئی پوچھ
کرنے لگا کوئی نہانے لگا کوئی کھانا کھانے لگا اہل لشکر تو اس کاروبار مین مصروف ہوے
ادھر گرداب نے اُن ہرکارون سے کہا کہ تم پھر لشکر اسلام مین جاؤ اور وہان کے حالات
دریافت کرکے ہمکو خبر دیتے رہو کیا فکر ہوتی ہی تاکہ ہم غافل نہ رہین اور ایوان کی حالت سے
ہمکو آگاہ کرتے رہو کہ وہ بادشاہ اور صاحبقران کو کیا رائے دیتی ہی کیونکہ اُسکو سمندر شاہ سے
بہت بڑی عداوت ہوگئی ہی پس اُنھون نے عرض کی کہ بہت خوب گرداب شاہ وغیرہ نے اُن
ہرکارون کو تو انعام دیکر رخصت کیا وہ پھر لشکر اسلام مین آئے یہان گرداب شاہ نے
منشی کو طلب کرکے اُسوقت ایک عرضی اس مضمون کی سمندر کی خدمت مین تحریر کی کہ ہم بموجب حکم
عالی مسلح و مکمل آئے مگر یہان لشکر اسلام سے کوئی بھی طرف سمندریہ کے لشکر لیکر نہ چلا کہ ہم اُن
مقابلہ کرتے وہ لوگ تو عیش مین مصروف تھے چنانچہ ابھی ہمکو ہرکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ
خواجہ عیاری کرکے ایوان کو رہا کرلائے اور وہ شریک اہل اسلام ہوئی پس اب جو حکم ہو وہ
ہم عمل کرین یہ لکھوا کر اور جو بوقت عیاری ہوئے اور جو تقریر کہ خواجہ سے اور ایوان سے ہوئی
تھی وہ اور ایوان کا شریک اہل اسلام ہونا اور سب کا اُسکی دعوت کرنا جو کچھ ہرکارون سے
سنا تھا اور قبل مین تحریر ہو چکا ہی سب عرضی مین تحریر کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ اب وہ دعوت مین
ہی ہر ایک اُسکی دعوت کر رہا ہی جب اُسکو فراغت ہوگی تو وہ اپنے لشکر کو جائیگی اور اپنے
شہر کو جاکر اسلام آباد کریگی اور وہان سے لشکر لیکر آئیگی اور آپ سے مقابلہ کریگی زیادہ کیا عرض
کیا جائے اطلاعاً تحریر کیا ہمکو جو حکم صادر ہو اُسپر عمل کرین جب عرضی تیار ہو چکی ہر ایک نے اپنی
اپنی مہر اُسپر کی اور لفافے مین بند کرکے ایک طائر سحر کے ذریعے سے خدمت سمندر شاہ مین
روانہ کی بعد روانہ کرنے عرضی کے دربار برخاست کیا سب نے جاکر اپنی اپنی پوشاک بدلی
راحت پذیر ہوے پہ سنگے سب خواب غفلت مین مبتلا ہوے کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اُنکی
عرضی کا کیا جواب آتا ہی اب راوی سمندر کا حال تحریر کرتا ہی کہ سمندر بعد جانے رعد شورخیز کے
دربار برخاست کرکے محل مین گیا تھا اور ہر ایک سمندر کی مذمت کرتا ہوا جو کہ صاحب لیاقت
اور عزت تھا اپنے مکان پر آیا تھا اور جو کہ ظلم پیشہ تھا وہ سمندر کی تعریف کرتا تھا اور کہتا تھا
کہ سمندر نے خوب بندوبست کیا تھا مگر کیا کرے وضو کا کھا گیا سب اپنے اپنے مکان پر آکر خوب

غفلت مین مصروف ہوے اُسوقت یہ خبر تمام شہر مین پھیل گئی کہ خواجہ عیاری کرکے ایوان کو رہا کر لیگئے اور یہ عیاری کی بادشاہ کو بھی قتل کیا تھا مگر اُنکو رعد شور خیز نے نہ طاق سے آکر بچا لیا ورنہ وہ بھی قتل ہو جاتے سب اہل شہر کو یہ حال سُنکے خوشی ہوئی کہ ایوان رہا ہو گئی مگر یہ حال سنکے صدمہ ہوا کہ بادشاہ کو خواجہ نے قتل کیا ہوتا جب یہ حال سُنا کہ اُنکو رعد شور خیز نے بچا لیا تو خوشی ہوئی اہل شہر مین تو ہر مقام پر یہی ذکر ہو کہ خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی بہت بڑا کمال ظاہر کیا چونکہ رات کا وقت تھا ہر ایک اپنے مکان مین بیٹھا ہوا یہی ذکر کر رہا تھا یہانتک صبح ہوئی سمندر خواب مرگ سے بیدار ہوا امور ضروری سے فراغت کرکے دربار مین آیا دربار کا دل لگا ہوا سب اہل دربار اور ارکین سلطنت و امیران ابہت حاضر دربار ہوے دربار بخوبی آراستہ ہوا جب سب حاضر دربار ہو چکے اُسوقت سمندر شاہ نے طرف اپنے اُستاد عشاق حجرہ نشین کے دیکھکر کہا کہ اُستاد خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی باوجودیکہ مین اس حال سے بخوبی آگاہ تھا اور جانتا تھا کہ خواجہ ضرور آئینگے کیونکہ مین نے خود اُنکو اس امر سے آگاہ کیا تھا کہ آکر عیاری کرو پھر نہ خیال رہا اور دھوکا کھایا افسوس اس امر کا ہو کہ نہ سحر سے دریافت کیا نہ اوراق جمشیدی نہ بیاض سامری مین اس حال کو دیکھا بالکل خواب غفلت مین پڑ گیا حجاب غفلت آنکھون پر پڑ گئے عقل بالکل زائل ہو گئی کچھ خیال نہ آیا عشاق نے کہا کہ وہ وقت ہی ایسا تھا کہ کبھی اس امر کا خیال بھی نہ ہوتا کیونکہ خواجہ نے دراصل وہ عیاری بڑی عمدہ اور نادر کی تھی وہ ایسا موقع نہ تھا کہ یہ خیال ہوتا کہ خواجہ نے عیاری کی ہو کیونکہ اس بات کا خیال کرنا ایسے وقت مین بالکل خلاف عقل تھا کہ جبکہ اس قسم کا بندوبست ہوا اور پہرہ چوکی ہو یہ خیال کیا جاے کہ کوئی عیاری تو کرنے نہین آیا میرے نزدیک بالکل خلاف تھا یہ گمان کیونکر ہو سکتا تھا کہ کوئی اپنی جان کا خیال نہ کریگا اور اگر عیاری کریگا اس امر سے بے خوف ہوگا کہ عیاری ظاہر نہ ہوگی جبکہ اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ ہمکو خود طلب کیا ہو کہ آکر عیاری کرو وہ ضرور خیال کریگا کہ کوئی تو ضرور ایسا بندوبست کیا ہو گر جب تو ہمکو آگاہ کیا ہو پس اگر مین نے جا کر عیاری کی اور ظاہر ہو گئی تو خرابی ہوگی نکلنا دشوار ہوگا جان پر نے کی جان بچنا دشوار ہوگی پس جب یہ خیال تھا کہ کوئی یہان آکر عیاری نہ کریگا یہ بندوبست دیکھکر چلا جائیگا ایسے ایسے خیالات کرکے پھر کیونکر گمان ہوتا کہ یہ کوئی عیار ہو ہان اگر ایسے خیالات نہ ہوتے اور ایسا بندوبست نہ ہوتا تو ضرور اس امر کا گمان ہوتا پس میرے نزدیک خواجہ نے بڑی جرأت کی اور ہم نے غفلت سے دھوکا نہین کھایا بلکہ اپنے نزدیک عقلمندی کی اور بہت بندوبست کیا مگر کیا ہوتا ہو اُسکے مقدر مین رہا ہونا تھا وہ رہا ہو گئی اُسکا شکریہ ادا کرو کہ اُس ظالم کے ہاتھ سے جان بچ گئی اگر رعد شور خیز نہ آجاتا نہ جان بچتی دوسرے یہ امر بھی ضرور تھا کہ ایوان بے قصور بھی تھی صرف تمنے اپنی سیاست بٹھانے کے لیے یہ ظلم و ستم کیا تھا اگر انصاف سے دریافت کرو اور دیکھو تو وہ بالکل بے قصور اور بے خطا تھی اُسکا کوئی قصور نہ تھا اول تو وہ نہ تمھاری ملازم تھی نہ ماتحت صرف اس سے ملاقات تھی اگر اُسنے ملاقات کا پاس کرکے تمھاری شراکت کی اور اہل اسلام کا مقابلہ کیا تو تمپر بڑا احسان کیا جب اُسکو خواجہ کے ہاتھ سے ذلت پہونچی اور اُسکی جان پر بنی تو اُسنے صرف ملاقات کے خیال سے اُسکی شراکت نہ کی اور اپنی جان بچانے کے خیال سے تمھاری شراکت سے انکار کیا اور گوشہ نشین ہوے اُسپر تمنے یہ ستم کیا پہلے اُسے ذلیل کیا

پھر اُسکے قتل کا قصد کیا وہ لاکھ لاکھ طرح سے عجز و انکسار کرتی رہی مگر تمنے اُسکا عجز و انکسار ایک نسنا یہ خداوند کو پسند آیا ہمکو عالم غفلت مین مبتلا کیا اور اُسکو رہا کرادیا تمھارے پنجے سے اور اُس ظلم و ستم کی تمکو سزا بھی دی کہ تمکو خواجہ کے ہاتھ سے ذلیل کرایا بس اب تمکو لازم ہو کہ تم اس امر کا خیال نہ کرو کہ ایوان میری شراکت کرے اب وہ ضرور اہل اسلام کی شراکت کریگی اور تمسے مقابلہ کریگی اور اُسکو کوئی الزام نہین دیسکتا ہو وہ حق دوستی و ملاقات ادا کر چکی اُسنے اتنا ہی کیا تو بہت کیا ورنہ کوئی ایسا نہین کرتا ہو اپنا عزیز تو کرتا نہین ہو نہ کہ دوست پس وہ بالکل بے قصور رہی اب میرے نزدیک اُس سے امید نیکی رکھنا محض حماقت ہو اُس سے خبردار رہنا وہ ضرور تمپر چوٹ کریگی اے سمندر تجھکو کیا ہو گیا ہو کہ تو ان سبکو اپنا دشمن بنائے لیتا ہو کہ جو جو کہ تیرے دوست ہین انھین کو تو اپنا دشمن خیال کرتا ہو اور جو خیر خواہ ہین اُنکی رائے پر عمل نہین کرتا ہو اور جو کہ دشمن اور بدخواہ ہین اُنکو دوست جانتا ہو اُنکی رائے پر عمل کرتا ہو یہ کیا امر ہو اے سمندر یاد رکھ یہ سب سامان تباہی اور بربادی حکومت کے ہین آیندہ تجھکو اختیار ہو پس مین تجھکو آگاہ کیے دیتا ہون کہ جو صاحب عزت اور غیرت ہین وہ جب یہ تیری حرکتین سنینگے فوراً تیری صحبت سے کنارہ کشی کرینگے اور تیرے دربار مین آنا قبول نہ کرینگے فاقے کرکے مرجانا گوارہ کرینگے مگر اس ذلت کو نہ گوارہ کرینگے مین تیری نیکی اور خیر خواہی اور اچھائی کے لیے کہتا ہون پس تجھکو لازم ہو کہ جو کام کرائین مین سب سے مشورہ کر اور اُس مشورے سے جو رائے قرار پائے اُسپر عمل کر آیندہ تجھکو اختیار ہو ہمارا اتنا ہی کام ہو کہ نیک و بد دکھا دینا یہ جو عشناق نے کہا سمندر نے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا مگر شملاق نے کہا کہ اُستاد آپ نے اسوقت بادشاہ کو بہت بڑا الزام دیا اور ایوان کیطرف سے ڈرا دیا اے اُستاد ایوان کی کیا اصل ہو جو وہ بادشاہ سے مقابلہ کریگی یہان اُسنے بادشاہ کا کیا بنا لیا جو وہان جا کر بنا لیگی جبکی کتری رہی ہم سب نے اسیر کر لیا اُسکی بھی یہ لیاقت ہوئی کہ ہم لوگون کے سامنے سحر کرے یا ہم سے ہمسری کا دعویٰ کرے اور وہ کون بادشاہ کے دشمن ہین کہ جنکی رائے پر بادشاہ عمل فرماتے ہین ہر امر مین آپ سبکی رائے لیتے ہین جب اُسپر عمل کرتے ہین کیا ایوان کے بارے مین آپ کی رائے نہ تھی کہ وہ طلب کیجائے یا اُسپر بدعت نہ کیجائے سب اہل دربار کی رائے تھی یہ آپکا اُسوقت کا کہنا بیکار رہی یہ جو شملاق نے کہا عشناق نے جواب دیا کہ اے شملاق مین تمھاری اس حل تقریر کا کیا جواب دون مگر اتنا تو ضرور کہونگا کہ اس دربار مین تو کوئی ایسا نہین ہو کہ جو ایوان سے مقابلہ کر سکے کل ہی کا ذکر ہو کہ جو ساحر بموجب حکم سمندر ایوان کی زبان مین سوزن دینے کو چلا تھا اُسکی طرف ایوان نے بقہر دیکھا تھا وہ پانی ہو کر بہ گیا تھا جبکہ اُسکا سحر اس قسم کا ہو تو پھر کون اُس سے مقابلہ کر سکتا ہو بس اگر وہ خود اپنے کو اسیر نہ کرا دیتی تو یہان کسی مین یہ طاقت نہ تھی کہ اُسکو گرفتار کرتا یا وہ اگر بگڑ جاتی تو صاف سب کو قتل کرکے نکل جاتی یہ کہنا تمھارا بیکار رہی کہ ایوان ہمسے کیا مقابلہ کریگی دوسرے یہ جو تمنے کہا کہ وہ کون دشمن ہین کہ جنکی رائے پر بادشاہ کام کرتے ہین مین اُنکا نام لیکر اپنے سے بھی سمندر کو خلاف کرون اور اپنا دشمن سمندر کو کرون کہ وہ اُنکے بہکانے سے میرے ساتھ بھی بدی پیش آئے کیا مجھکو ضرورت ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ کیا آپ کی رائے ایوان کے بارے مین نہ تھی ہرگز ہرگز میری رائے نہ تھی کہ یہان اُسکو بلایا نہ اسطور سے پیش آنے کی نہ مجھسے سمندر نے اس امر مین رائے لی جب سب کی رائے ہو چکی اور

ایک راے سب کی ہوئی تو سمندر نے ہم چند لوگون سے دریافت کیا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہے ہم سب نے دیکھا کہ اگر ہم اسکے خلاف راے دیتے ہین تو اتنے لوگون سے دشمنی ہوتی ہے ہمنے بھی کہا کہ یہ راے اچھی ہے اگر ہمسے راے لیجاتی تو ہم کبھی ایسی راے نہ دیتے جو کہ بالکل خلاف تھی اور جس سے فساد پیدا ہوتے ہین یہ جو عشاق نے کہا تو سمندر نے سر اُٹھا کر کہا کہ اُستاد مین آپکو جھوٹا تو نہین کہہ سکتا ہون مگر آپ کی بھی یہی راے تھی اُسکو طلب کیا جاے ہان شاید یہ راے نہ ہو کہ وہ قتل کیجاے کوئی مین نے اپنی اکیلی راے سے یہ کام نہین کیا جب سب کی راے ہوئی تو مین نے یہ کام کیا خیر وہ تو جو کچھ ہونے والا تھا ہو گیا اب اس تقریر سے اور باہم کی بحث سے اور میرے سر الزام رکھنے سے کیا حاصل خیر جو کچھ کیا مین نے خواہ نادانی خواہ عقلمندی سے کیا اب وہ واپس تو ہوگا نہین پس اسکی بحث سے کیا حاصل اب وہ کام بتائیے کہ جو کہ اسوقت کے موافق ہو اور کچھ بہتری اُسمین پائی جاے عشاق نے کہا کہ اُن لوگون سے راے لیجیے جو کہ آپکے مشیر کار ہین سمندر نے جواب دیا کہ اب مین کسی کی راے پر کام نہ کرونگا صرف آپکی راے پر عمل کرونگا پس جو میرے حق مین بہتر ہو وہ راے دیجیے عشاق نے کہا کہ اب مین اس کام مین راے نہ دونگا کیونکہ یہ کام بگڑ چکا ہے سب بھول پان میرے سر ہونگے لاکھ لاکھ سمندر نے کہا مگر عشاق نے قبول نہ کیا تب سمندر نے کہا کہ اُستاد اب آپ مجھکو الزام نہ دین جو میری راے مین آئیگا مین وہ کرونگا عشاق نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ تم میری راے پر عمل کرو سمندر نے جواب دیا کہ مینے تو پہلے ہی آپ سے عرض کیا کہ اب مین آپکی راے پر عمل کرونگا آپ قبول نہین فرماتے ہین اُسپر عشاق نے جواب دیا کہ ایک شرط سے مین قبول کرونگا کہ جو مین راے دون تم اسکے خلاف عمل نہ کرو اُس مین اپنی راے نہ دو جو مین کرون اُسکے خلاف نہ کرو سمندر نے کہا کہ مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ جو آپ راے دینگے مین اُسپر عمل کرونگا اُسکے خلاف نہ کرونگا یہی تقریر ہو رہی تھی کہ شملاق و امراق نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ کل کاروبار اپنے اُستاد کے سپرد کیے دیتا ہے اور یہ اُستاد اگر دیکھین گے کہ اہل اسلام چرب ہین اور ہم مقابلہ نہین کر سکتے تو ضرور مصالحت کرینگے ہمارا جو خیال ہے وہ نہ ہوگا یہ اپنے دل مین سوچکر باہم اشارہ کیا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکلی جاتی ہے بڑی خرابی ہوتی ہے بڑی مشکلون سے تو ہم بادشاہ کو اس طریقے پر لاے تھے اور وہ طریقے پر آے تھے ایک مدت کی محنت بیکار ہوتی ہے امراق نے کہا کہ پھر کیا کیا جاے جو راے ہو شملاق نے کہا کہ ٹھہر جاؤ آج تخلیے مین بادشاہ سے کہا جائیگا اور اس امر سے اُنکے دل کو پھیرا جائیگا اور اُنکو سب نشیب و فراز دکھاے جائینگے امراق نے کہا کہ اچھا یہ صلاح باہم اشارون مین ہوئی اُدھر سمندر کے اور عشاق کے اقرار ہوا عشاق نے سمندر سے کہا کہ اگر تم میری راے کے خلاف کروگے تو پھر مین کسی امر مین تمھارے کسی طرح کا دخل نہ دونگا سمندر نے جواب دیا کہ بہت اچھا راوی نے بیان کیا کہ سمندر یہی تقریر کر رہا تھا کہ ایک طائر آکر سمندر کے قریب تخت پر بیٹھا سمندر نے اور دیگر اہل دربار نے جو دیکھا اُسکے گلے مین ایک کاغذ ملفوف کیا ہوا پڑا ہے پس سمندر نے وہ کاغذ اُسکے گلے سے کھولا اُس لفافے کو جو چاک کیا تو اُس مین سے عرضی گرداب شاہ وغیرہ کی نکلی پس سمندر نے دبیر کو دی کہ عرضی کو پڑھو دبیر نے اُس عرضی کو بآواز بلند پڑھنا شروع کیا پہلے اُس مین القاب و آداب تحریر تھا اُسکے بعد وہی مضمون تھا

جو کہ تحریر ہو چکا ہی اور ساری کیفیت خواجہ کی عیاری کی تھی اور ایوان کی حالت تحریر تھی اور یہ تحریر تھا کہ ہمکو کیا حکم ہوتا ہی یہ عرضی پڑھکر سمندر کو بہت غصہ آیا مگر غصے کو ضبط کیا اور عشاق سے کہا کہ اس امر مین اب اٹکی کیا راے ہی ایوان کی حالت آپ نے سن لی کہ وہ شریک اہل اسلام ہوئی اور اب اپنے شہر کو اسلام آباد کرنے جاینگی اور لشکر لینے کو اب بابت ایوان کے آپ کی کیا راے ہی اور بابت اہل اسلام کے مقابلے کے کیا راے ہی عشاق نے جواب دیا کہ بابت ایوان کے تو میری یہ راے ہی کہ اسکو تو اسکی حالت پر چھوڑیے وہ اب آپ کی شریک نہ ہوگی اور نہ وہ آپ کی اطاعت کریگی اور اہل اسلام سے مقابلے کے لیے گرداب شاہ وغیرہ کو تحریر فرمایے کہ تم ابھی خاموش رہو یا تو ہم خود لشکر لیکر آتے ہین یا کسی سردار زبردست کو روانہ کرتے ہین کہ وہ آکر اہل اسلام سے مقابلہ کریگا پس میرے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ کسی کو افسر کر کے یہ جو لشکر آپ کی کمک کو آئین انکو براے مقابلہ اہل اسلام روانہ فرمایے کہ یہ لوگ جاکر مقابلہ کرین اور آپ یہان چین سے حکومت کیجیے سمندر نے یہ راے سنکے عشاق سے کہا کہ بہت خوب پس دبیر سے کہا کہ اسی عرضی کی پشت پر تحریر کردو کہ تمھاری عرضی ہمارے پاس پہونچی ہم سب حال سے بخوبی آگاہ ہوے تمکو قلمی کیا جاتا ہی کہ تم لوگ ابھی خاموش رہو ہم تمھاری کمک کے لیے کسی نہ کسی سردار کو مع لشکر روانہ کرتے ہین کہ وہ آکر اہل اسلام سے مقابلہ کریگا جب وہ سردار مع لشکر تمھارے پاس پہونچ جاے اسوقت تم اور وہ شریک ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرنا یا ہم خود لشکر لیکر آوینگے تاوقتیکہ کوئی دوسرا حکم تمھارے نام نہ پہونچے اسوقت تک تم طبل جنگ نہ بجوانا یا کوئی افسر مع لشکر نہ پہونچے پس تمکو لازم ہی کہ تم مقابل لشکر اسلام فروکش رہو دبیر نے یہی مضمون عرضی کی پشت پر تحریر کردیا سمندر نے وہ عرضی لیکر اُس طائر کے گلے مین باندھ دی وہ طائر جواب عرضی لیکر اُڑ گیا جب وہ طائر جاچکا اسوقت سمندر نے عشاق سے کہا کہ اب کسکو لشکر لیکر روانہ کرون اول تو یہ بتایے کہ یہ جو بادشاہ اور ملکہ میری کمک کو آئی ہین یہ کیون اس امر کو قبول کرنے لگے کہ میرے سردارون مین سے کوئی انپر افسر کیا جاے اور یہ اسکے ماتحت ہون دوسرے کون ایسا افسر ہی جو اہل اسلام کے مقابلے کو جاے سواے چند آدمیون کے عشاق نے کہا کہ جبکہ یہ لوگ جو کہ آپ کی کمک کو آئے ہین اور آپکے باجگزار ہین اور آپکے طابع حکم ہین پس جو حکم اب انکو دیجیے وہ قبول کرینگے اگر یہ لوگ اس امر کو قبول نہ کرین تو آپ یہ کیجیے کہ انھین مین سے کسی کو افسر سب لشکر کا کیجیے کہ وہ لشکر لیکر جاے یہ افسری نہ ہو کہ وہ سب پر حاکم ہو بدون اسکے کوئی کام نہ ہو صرف میدان جنگ مین اسکا تخت قلب مین قایم ہو امور جنگ وجدل مین اسکی راے مقدم ہو اور اسکی راے پر جنگ وپیکار ہو اور سب امورون کا ہر ایک کو اختیار ہو اور جنگ مین کوئی اسکی راے سے انحراف نہ کرے جو اسکی راے ہو اسپر سب عمل کرین سمندر نے جواب دیا کہ یہ امر ممکن نہین ہی کہ کوئی انھین سے حاکم کیا جاے کیونکہ انھین ہر ایک اپنے اپنے ملک کا بادشاہ ہی اور باہم برابری کا رکھتا ہی پس کیونکہ ایک کی سب اطاعت کرنے لگے یہ صورت فساد کی ہی باہم فساد ہوگا ایک دوسرے کی اطاعت نہ کریگا غدر مچ جائیگا وقت مقابلہ کے باہم تکرار ہوگی تو اہل اسلام کو فتح ہو جائیگا سبب اسکا یہ ہی کہ ایک افسر ہوگا اور سب ہم رتبہ ہین اگر اسکی راے خلاف ہوئی اور دوسرون کی راے موافق ہوئی جو کہ ہماری بہتری کی ہو یا اسکی راے ہمارے موافق ہوئی اور دوسرون کی راے خلاف ہوئی اور باہم یہ تکرار ہوئی کہ نہین

یہ کرنا چاہیے اُسنے کہا کہ یہ ہونا چاہیے تو باہم تکرار ہونے لگی مقدمۂ جنگ خراب ہوگیا پس یہ امر تو بالکل خلاف ہی کہ ان بادشاہون کو متفق کرکے اور اُنمین سے ایک کو سبکا افسر کرون پس خیال کر لیجیے کہ اسی مقام پر فساد ہوگا کہ ہر ایک یہ چاہیگا کہ ہم افسر ہون پس اگر یہ کیا جاے کہ اُنمین سب کو حکم دیا جاے کہ تم سب ملکر ایک شخص کو تجویز کرو کہ وہ تم سب پر امورِ جنگ مین بروز میدان داری اہل اسلام افسر ہو اُسکے حکم کے تم سب پابند ہو تو یہ مجھکو بخوبی معلوم ہی کہ اُنمین بہت سے ایسے ہین کہ باہم پرخاش رکھتے ہین پس جو جسکا دوست ہوگا اُسکی افسری کو قبول کریگا اُسیوقت دو فرقہ ہوجائینگے اور باہم تکرار ہونے لگی تو وہ کام کیون کیا جاے کہ جس سے صورت فساد پیدا ہو پس رہا یہ امر کہ اپنے سردارون مین سے کسیکو انکا افسر کرین پس پہلے آپ اُس شخص کو تجویز فرمائیے اُسکے بعد اُنسے کہا جاے اگر یہ لوگ اُسکی افسری کو قبول کرین تو خیر ورنہ کسی اور کو تجویز فرمائیے گا یا جو اُسوقت انکی راے ہو عشاق نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تمنے خود ہی میری راے مین اختلاف کیا اور جو امر نہ ہونے والا تھا اُسکو ظاہر کیا ہر ایک کو ایک نئے طریقے سے آگاہ کر دیا اب کیون کوئی کسی کی افسری قبول کرنے لگا چاہیے یہ امر ہوتے چاہیے نہ ہوتے مگر تمنے سب کو بتا دیے کہ یہ کرنا اور یہ کرنا خیر مین اس امر کو بھی سُنلیتے ان سب کو اس امر پر راضی کر دونگا کہ تم جسکو اپنے سردارون مین سے ان سب پر افسر کروگے یہ قبول کرینگے سمندر نے جواب دیا کہ مین کب منع کرتا ہون میری تو عین یہی خوشی ہی مگر ان چار شخصون کے سوا اب جسکو چاہیے ان سب کا افسر قرار دیجیے اور اُسکے زیر حکم تمام فوج کرکے براے مقابلۂ اہل اسلام روانہ فرمائیے عشاق نے کہا کہ وہ چار شخص کون ہین سمندر نے کہا کہ دونون میرے وزیر دست چپ یعنے شملاق و امراق کہ یہ جائینگے تو مین بہت پریشان ہونگا تیسرے برادر آفاق شاہ یعنے اشفاق جادو اول تو وہ یہان ہی نہین اگر ہوتا بھی تو اُسکا جانا مناسب نہ تھا کیونکہ اُسکا بڑا بھائی شریک اہل اسلام ہی وہ ضرور اعانت کرتا چوتھے گلاب جادو کہ یہ میرے تمام لشکر کا افسر ہی اِسکے جانے سے میرے لشکر مین ابتری پڑجائیگی اب آپکو اختیار ہی انکے علاوہ جسکو چاہیے افسر قرار دیجیے عشاق نے جواب دیا کہ مین خود ہی شملاق و امراق کو نہ روانہ کرتا ہان اِن تینون سے کسیکو یا تو مین گلاب کو افسر کرتا یا اشفاق کو تمنے اشفاق کی بابت راے خوب دی یہ میری عقل مین بھی آئی اب رہا گلاب اسکو بھی تمھارے کہنے سے نہ روانہ کرونگا اب جو مین خیال کرتا ہون تو سواے اپنے اور الطاف جادو وزیر چہارم کے کسی کو نہین پاتا ہون یا مین جاؤن یا اُسکو روانہ کرون سمندر نے کہا کہ مین آپ کو نہ جانے دونگا اگر آپ تشریف لے گئے تو پھر مین کیون نہ چلون کیونکہ اپکا جانا بمنزلہ میرے جانے کے ہی بلکہ میرے جانے مین کوئی نقصان نہین ہی جیسا کہ آپکے جانے مین میری حقارت اور آپکی ذلت ہی پس میرے نزدیک الطاف کو روانہ فرمائیے عشاق نے کہا کہ یہ میری راے ہی اُسکو طلب فرمائیے یہ سُنکے سمندر نے ایک چوبدار سے کہا کہ الطاف جادو کو بُلا لاؤ اُس سے جاکر کہو کہ بادشاہ نے تمکو اسوقت طلب کیا ہی بہت جلد حاضر خدمت ہو وہ چوبدار یہ حکم پاکر دربار سے باہر آیا اور طرف مکان الطاف جادو کے چلا یہان شملاق نے سمندر سے کہا کہ مین آپ کو ایک امر سے آگاہ کرتا ہون وہ امر یہ ہی کہ جسدن سے آپ نے آفاق پر وہ بدعت کی اور آفاق کے قتل کا حکم دیا تھا الطاف نے دربار مین آنا ترک کر دیا وہ جو آٹھوین دن آکر کاغذات دکھا کر دستخط کراتے تھے

نہ بھی اُنھون نے ترک کیا صرف کاغذات روانہ کردیتے ہین اور خود نہین آتے ہین ہمکو تو اُنکا بھی
رنگ اچھا نہین معلوم ہوتا ہے اور ہمارا اسوقت کا کہنا یاد رکھیے گا کہ وہ اس افسری سے انکار
کرینگے اول تو حاضر خدمت ہی نہ ہونگے اور اگر ہوے بھی تو انکار کرینگے کیونکہ چند آدمیون کو آپکی
مسند کی حرکت خلاف گذری تھی اُنکے نزدیک وہ بدعت تھی اسی سبب سے سب نے حاضری دربار
موقوف کی سمندر نے کہا کہ یہ امر تمنے بہت ٹھیک کہا مجھکو اس امر کا خیال نہ تھا ہان مسند سے میں نے
الطاف کو دربار مین نہین دیکھا جب کاغذ ملکی آئے اُسکے ساتھ ایک عرضی بھی تھی کہ مین علیل ہون
بسبب علالت کے حاضری سے مجبور ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جاے کاغذات حاضر خدمت
ہین یہ ملاحظہ ہون مین نے کچھ خیال نہ کیا اسوقت تمھارے کہنے سے یاد آیا ضرور وہ بھی منحرف ہوگیا ہے
اور اُسنے بھی اطاعت سے انحراف کیا ہے اور عدول حکمی پر کمر کسی ہے خیر دیکھا جائیگا اسوقت معلوم
ہو جائیگا اگر آیا تو خیر ورنہ اُسکی عدم حاضری سے ثابت ہو جائیگا کہ اُسنے اطاعت سے انحراف کیا
اور کوچۂ سرکشی مین قدم رکھا یہ تقریر جو عشاق نے سُنی عشاق نے جواب دیا کہ یہ صرف تمھارا خیال
خام ہے وہ ضرور علیل ہوگا اگر علیل نہ ہوتا تو ضرور آتا اور اگر علیل نہ ہوگا تو ضرور آئیگا سمندر نے
جواب دیا کہ اُستاد اب میرے ملازمون کے بارے مین کوئی دخل نہ دیجیے گا اگر وہ میرے حکم کے
خلاف کرینگے پس جو میرے نزدیک اُنکے حق مین مناسب ہوگا وہ مین کرونگا آپکو مین نے صرف
امور ملکی اور امور جنگ کی بابت حکم دیا ہے کہ مین آپکی راے پر عمل کرونگا امور خانہ داری مین
کوئی آپکو دخل نہین ہے عشاق نے کہا کہ مین امور خانہ داری مین کب دخل دیتا ہون اور امور
جنگ و ملکی مین میرا کیا اختیار رہا ہے جو راے مین نے دی تمنے اُسکو رد کیا مین باز آیا ایسی راے دینے
سے کہ تم خود اُسے رد کر دو چاہے وہ اس قابل ہو چاہے نہ ہو تم اُسمین ایک نہ ایک پخ نکال دیتے ہو
چاہے وہ مانی جاتی ہو چاہے نہ سمندر نے کہا اب نہ بولونگا جو آپکا جی چاہے وہ کیجیے جو امر میرے
خیال مین آیا مین نے آپ پر ظاہر کر دیا کہ شاید آپ نہ واقف ہون اگر آپ کے خلاف ہوا تو اب کچھ
نہ کہونگا یہ کہکر سمندر خاموش ہو رہا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے اُدھر وہ چوبدار مکان پر الطاف جادو
کے پہونچا پہرے پر جا کر خبر کی کہ وزیر اعظم سے اطلاع کرو کہ چوبدار سرکاری آیا ہے کچھ اُسکو کہنا ہے پہرے
کے سپاہی نے محلدار سے کہا کہ حضور سے جاکر خبر کرو کہ چوبدار شاہی در دولت پر موجود ہے کہتا ہے
کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہے جو کہ میرے ذریعے سے پیام بادشاہ نے دیا ہے محلدار نے جا کر الطاف سے
کہا الطاف نے محلدار سے کہا کہ جا کر اُس چوبدار سے کہو کہ مین تو بہت علیل ہون باہر آ نہین
سکتا ہون پس جو کچھ تمکو کہنا ہو کہلا بھیجو مین اُسکے اوپر عمل کرونگا ایسا علیل ہون کہ بدون اعانت
دوسرے کے بستر پر سے ہل نہین سکتا ہون عرصہ ہوا ہے کہ حاضر دربار بھی نہین ہوا ہون ہر مرتبہ
اپنی علالت کی اطلاع بذریعہ عرضی کیے دیتا ہون کبھی کسی نے خبر بھی نہ لی کہ تم کیسے ہو مگر مین آگاہ
کرتا گیا نہ معلوم کون ایسی ضرورت ہوئی جو بادشاہ نے تمکو بھیجا یہی تقریر محلدار نے آکر اُس سپاہی
سے کہی سپاہی نے چوبدار سے کہی چوبدار نے کہا کہ کہلا بھیجو کہ اِنکو بادشاہ نے طلب کیا ہے بہت
ضرورت ہے فرمایا ہے کہ جس حالت مین ہو چلے آؤ ہمکو تم سے ایک ضرورت شدید ہے اور ہمنے تمکو
بہت دنون سے دیکھا بھی نہین ہے اور تمھاری علالت کی بھی ہمکو خبر ہے یہ جملہ چوبدار نے اپنی
طرف سے محلدار کی زبانی الطاف سے کہا چونکہ الطاف جادو نہ کچھ علیل تھا نہ بیمار صرف اُسی خوف سے

اگر جب بادشاہ نے آفاق کے ساتھ ایسی حرکت کی اُسکو سرِ دربار ذلیل کیا اور قتل پر آمادہ ہوا جو کہ برسون کا ملازم تھا اور بہت خیر خواہ تھا تو میری کیا اصل ہو ذرا سی عزت ہو اگر وہ جاتی رہی اور ذلت ہوئی تو کیا فائدہ اِس سے دربار مین نہ جاؤن یہان سے کا عذر وانہ کر دیا کرو اور ایک عرضی کہ مین علیل ہون جبتک یہ بلا ٹلے ٹالو یہی الطاف نے کیا تھا کہ نو ماہ تک نہ آیا اِسی طور سے بذریعہ عرضی کے کام نکالا سمندر سنے بھی کچھ خیال نہ کیا کیونکہ وہ خود آفت مین مبتلا تھا اور مبتلا ہو اُسکو اپنے تن بدن کی تو خبر نہ تھی اور اُسکو کیا خبر ہوتی وہ اُدھر اس فکر مین تھا کہ کیا تدبیر کرون کہ اہل اسلام پر ظفر پاؤن وہ کیا جانے کہ کون بیمار ہو اور کون اچھا ہو یا کسنے فقرہ کیا یا در اصل بھی امر ہو آج جو عشاق نے یاد دلایا تو یاد آیا اُسنے طلب کیا وہ بھی اپنی ضرورت سے ورنہ نہ طلب کرتا مگر الطاف کو ہر وقت خوف تھا کہ جب بادشاہ سے کسی نے کہدیا کہ الطاف کو طلب کرو تو ضرور خیال آئیگا جو دن گذرتا ہی وہ گذر رہا ہی ایک نہ ایک دن ضرور طلبی ہوگی اسکو جو خوف تھا وہی ہوا کہ طلبی ہوئی کیون نہ ہوتی لازم تھا پس جب محلدار نے جاکر وہ پیام بیان کیا اُسکے حواس جاتے رہے اُسنے خیال کیا کہ کسی نہ کسی نے بادشاہ کو میرے حال سے آگاہ کر دیا کہ اُنھون نے طلب کیا اب کیا کرون مجھکو دربار مین جانا منظور نہین ہو چاہے ملازمت رہے چاہے نہ رہے مین باز آیا ایسی ملازمت سے پس یہ خیال کر کے اُسنے کاغذ اور قلم اُٹھا کر ایک عرضی اِس مضمون کی تحریر کی کہ اے حضور مین نے بارہا خدمت عالی مین بذریعہ عرضی کے تحریر کیا ہو کہ مین بہت علیل ہون چنانچہ اِسی سبب سے حاضر نہین ہو سکتا ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جائے وہ میری عرضیان دفتر سرکاری مین موجود ہونگی اُنکو نکلوا کر ملاحظہ فرمائیے مین عذر کرتا ہون کہ مجھ مین اسقدر طاقت نہین کہ مین اپنے پاؤن سے براے بول و براز جاؤن جہان بستر علالت پر پڑا ہون اُسی مقام پر بول و براز بھی کرتا ہون دو آدمی مجھکو اُٹھاتے اور بٹھاتے ہین پس مین حاضر نہین ہو سکتا ہون صاحب فراش ہون ایسی حالت مین کیونکر حاضر خدمت ہون مین کچھ دنکا مہمان ہون مجھکو اس علالت سے امید نہین ہو کہ جانبر ہون میرے جو قصور کہ ہون اُنکو معاف فرمائیے معافی کا خواستگار ہون مجھکو حضور سے یہ امید نہ تھی کہ مین ایسا علیل ہونگا اور حضور میری خبر نہ لینگے یہ میرا مقدر کہ حضور نے میری خبر نہ لی اسکا مجھکو کچھ گلا نہین ہو پس مین حاضر نہین ہو سکتا ہون اگر یقین نہ ہو تو کسی کو روانہ فرما کر دریافت فرمائیے یہ لکھکر اور اپنی مہر کر کے اُس محلدار کو دی اور کہا کہ چوبدار کو دے آؤ اُس محلدار نے وہ عرضی لا کر چوبدار کو دی اور کہا کہ یہ عرضی خدمت بادشاہ مین لیجا کر پیش کر دینا اس مین سب حالت تحریر ہو پس وہ چوبدار وہ عرضی لیکر اُدھر گیا ادھر الطاف جادو نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنا سامان کرین مین آج شب کو یہان سے نکلجاؤنگا کیونکہ بادشاہ ضرور اس امر کا دکھی ہوگا کہ مین اُسکے پاس حاضر ہون اور مین جاؤنگا نہین کیونکہ وہ قدردان نہین ہو وہ ہر ایک کی عزت کا خواہان ہو آفاق کی تو عزت لے چکا اُسکے بعد اُسنے ایوان کی عزت لی جو کہ نہ اُسکی ملازم تھی نہ ماتحت تھی صرف ملاقات تھی ایسے کم ظرف اور ناقدرے کی ملازمت کرنا اپنی آبرو دینا ہو پس کیا ضرورت ہو کہ مین جا کر اپنی آبرو دون مجھکو یقین ہو کہ اُسنے مجھکو جو طلب کیا ہو تو وہ مجھکو ضرور برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ کریگا اور مین اُنکے مقابلے کو جاؤنگا نہین کیونکہ وہان آفاق شاہ ہو اور میرے اُسکے بلا ذات ہو دوسرے وہ لوگ بڑے زبردست ہین اُنسے مقابلہ کر کے اپنی آبرو دینا ہو یا جان پس ایسے لوگون سے کون

مقابلہ کرے جو کہ بحر شجاعت کے نہنگ ہون ایسون سے کون مقابلے کو جاے کہ جو صحراے بہادری کے شیر ببر ہون اُن لوگون سے جہانتک ہو سکے عقب گذاری کیجاے وہ لوگ بہت بہادر ہین اور سپاہی کی بہت قدر کرتے ہین پس مین کیون ایسے بہادرون سے مقابلہ کرون کہ جنکی بہادری اور شجاعت کے جھنڈے گڑے ہون اور ہر ایک کے دلون پر سکے بیٹھے ہون میان سمندر نے کیا کیا کئی مقابلے ہوے جب مقابلے مین لشکر گیا شکست کھا کر بھاگا اسی سبب سے خود بادشاہ سمندر شاہ نہین جاتا ہر ایک کو روانہ کرتا ہی عشاق نہ طاقی گئے وہ بھی مارے گئے بی ایوان گئین وہ بھی ذلیل ہوکر آئین اُنھون نے بادشاہ کے لیے اپنی جان دی بادشاہ نے اُسکا صلہ اُسکو یہ دیا کہ اُسکو ذلیل کیا اور قتل پر آمادہ ہوے میرے پاؤن کے نیچے سے زمین نکلگئی مین اب کبھی نہ جاؤنگا جاہے کچھ ہو مین نے ملازمت ترک کی آج شب کو اپنا سب مال اور اسباب لیکر نکلجاؤنگا الطاف کے بھائی مہربان جادو اور دبیر خوش اندام جادو نے کہا کہ پھر کہان جائیگا اور کس اقلیم مین رہیگا الطاف نے کہا کہ مین صاف صاف کہدون مین یہان سے لشکر اسلام مین جاکر اُنکا شریک ہونگا میری بہت قدر ہوگی مین نے کتابون مین دیکھا تو مذہب اسلام مذہب حق ہی اور سب مذہب باطل ہین جو اُس مذہب مین مارا جائیگا وہ مرتبہ شہادت پائیگا اور بڑا مرتبہ ہوگا اور دیندار کہلائیگا اور جو اس مذہب کفر مین قتل ہوگا وہ کافر کہلائیگا اور داخل دوزخ کیا جائیگا یہ سب امر مجھکو کتابون سے ثابت ہوے ہین دوسرے یہ کہ گر مذہب اسلام حق نہ ہوتا تو کبھی وہ لوگ ایسے زبردست نہ ہوتے نہ آفاق اُنکی اطاعت کرتا نہ ایوان تمنے ایوان کا قصہ سُنا تو ہوگا کہ اُسکے ساتھ سمندر کیونکر پیش آیا اور وہ لوگ کیونکر پیش آے اور بہت قدر و منزلت کی وہ لوگ بہت شریف پرور اور صاحب لیاقت ہین پس ایسے لوگونکی اطاعت کرنا ہم لوگون کا فخر ہی اور ایسے لوگون کی اطاعت کرنا جو کہ نا قدرے اور کمظرف ہین بالکل خلاف عقل ہی پس مین تو ضرور جاؤنگا جسکو میری ہمراہی منظور ہو وہ میرا ساتھ دے ورنہ وہ اسی مقام پر رہے یہ جو الطاف نے کہا سب نے کہا کہ ہم اُنکی ہمراہ ہین کیا عزیز اور کیا ملازم سب الطاف کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوے اسوقت سے سب اپنا انتظام کرنے لگے مال و اسباب کے بار باندھے جانے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ ناظرین نکتہ سنج پر ظاہر ہو کہ الطاف کا دل سمندر کی طرف سے اُسی دن پھر گیا تھا کہ جب اُسنے آفاق کے ساتھ وہ حرکت کی تھی وہ اسی فکر مین تھا کہ کوئی پہلو ایسا ملے کہ مین یہان سے نکل جاؤن مگر نہ ملتا تھا جب سے اُسنے ایوان کی حالت سُنی اُسوقت سے تو اُسنے حتماً قصد نکلجانیکا کیا اسی سبب سے اُسنے یہ عرضی تحریر کی اُسکو یقین تھا کہ سمندر جادو اس عذر کو نہ قبول کریگا ضرور رد کریگا مین نہ جاؤنگا پس یہی بنا فساد کی ہوگی مین یہان سے شب کو نکلجاؤنگا وہ ہاتھ ملکر رہجائیگا یہان تو الطاف نے یہ خیال کرکے اور سب کو مستقل کرکے اپنے نکلجانیکا انتظام کیا ادھر چوبدار نے داخل دربار ہوکر الطاف جادو کی عرضی بادشاہ کے روبرو پیش کی بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کاغذ کیسا ہی اُسنے عرض کیا کہ الطاف نے عرضی بھیجی ہی ملاحظہ فرمائیے پس سمندر نے وہ عرضی لیکر دبیر کو دی دبیر نے پڑھی پس جب سمندر نے مضمون عرضی سُنا آگ ہوگیا اور کہنے لگا کہ یہ فقرہ ہی تو ماہ ہوئی کہ ابھی تک اچھا نہین ہوا اُسنے نمکحرامی پر کمر کسی ہی میری طرف سے اُسکو یہ لکھدو کہ جس حالت مین ہی

ضرور حاضر ہو ورنہ عتاب سلطانی تمپر نازل ہوگا ہم اس عذر کو تمھارے نہ سنینگے یہ عذر تمھارا بالکل مہمل ہے قابل قبول نہین ہے پس فوراً حاضر ہو آیندہ تمکو اختیار ہے مین کبھی نہ مانونگا پس یہ مضمون دبیر نے تحریر کر دیا عشاق نے کہا کہ اے سمندر مین پھر کہتا ہون کہ تم الطاف سے خبر نہ ہو وہ ضرور علیل ہے اگر علیل نہین بھی ہے اور اُسنے کسی سبب سے یہ عذر کیا ہے تو کیا نقصان ہے اسکو اسکی حالت پر چھوڑ دو وہ ضرور حاضر ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہے کیون دوست کو دشمن بناتے ہو اُسنے ملازمت کی ہے وہ کوئی تمھارا غلام نہین ہے کہ جس حالت مین ہو وہ فوراً حاضر ہو یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ دوست کو دشمن کرتے ہو اور یہ کونسا طریقہ ہے یہ جو عشاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ مین اس امر کو آپ کے کہنے پر عمل نہ کرونگا جو میرے راے مین آئیگا اُسپر عمل کرونگا یہ امور ملکی نہین ہین یہ امور خانگی ہین مین ملازمون کو کیونکر اُنکی حالت پر چھوڑ دون کہ وہ سرکشی کرین اور مین خاموش رہون نوکری نہ ہوئی خالہ جی کا گھر ہوا جب چاہا آئے جب چاہا نہ آئے مین نے گھر مین بیٹھکر بسر کرنے کے لیے نہین نوکر رکھا ہے اپنی ضرورت کے لیے نوکر رکھا ہے جب میری ضرورت کے وقت وہ کام نہ آئے تو پھر کس کام کی ایسی ملازمت خیال کرنے کی جگہ ہے کہ نو ماہ سے بالکل دربار مین بھی نہ آئے یہ بھی خبر نہ لی کہ کیا گذری اور کیا نہ گذری ہم کسی کے ملازم ہین جاکر اُسکو سلام تو کر آئین بالکل خیال نہین اگر مین اس امر مین طرح دیتا ہون تو اورون کو بھی جرأت ہوگی وہ اِسنے زیادہ سرکشی کرینگے اُسوقت مجھکو زحمت ہوگی عشاق نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہے جو امر میری راے مین آیا مین نے تمکو صلاح دی تم جانو اور تمھارا کام یہ کہکر عشاق خاموش ہو رہا سمندر نے وہ حکم نامہ چوبدار کو دیا اور کہا کہ اِسکا جواب الطاف سے لے آؤ وہ لیکر پھر الطاف کے مکان پر آیا یہان سمندر دربار مین اس انتظار مین بیٹھا ہے کہ میرے حکمنامہ کا جواب آلے تو مین دربار برخاست کرون اگر الطاف آجاے تو اُسکو بموجب راے عشاق کے افسر سپاہ کر کے طرف اہل اسلام کے روانہ کرون خواہ وہ علیل ہو خواہ اچھا ہو اب مین اُسکو روانہ کرونگا یہ کیا معنی کہ جب ہمکو ضرورت ہوئی تو ایک عذر بارد کر دیا بہ سونتے گھر مین بیٹھے ہوے تنخواہ کھا رہے ہین اب جو ہمپر وقت پڑا ہے تو نکلے جاتے ہین ایسے ملازم کس کام کے یہ تو یہ خیال کر رہا ہے اور ہمت نقشے بین ہے وہان چوبدار مکان پر الطاف جادو کے پہونچا اور بذریعہ محلدار کے وہ کاغذ اندر بھیجا الطاف نے وہ کاغذ سب کو جمع کر کے پڑھا اور کہا کہ تمنے سُنا جو سمندر نے لکھا ہے اُسکے حال سے تم لوگ آگاہ ہوے اگر دراصل مین علیل ہوتا تو وہ اِسکو بھی فقرہ خیال کرتا اور ضرور میرے اوپر شدت کرتا اور ستم کرتا کیونکہ اُسنے اب کمر ظلم وستم پر کسی ہے سب نے کہا کہ پھر ایسے شخص کی نوکری کو ترک فرمائیے اور جو آپکا قصد ہے وہ کیجیے اسوقت تو اس بلا کو کسی صورت سے ٹالیے اور شب کو نکل چلیے جب آپ یہان نہ ہونگے تو وہ پھر کس پر ظلم وستم کریگا الطاف نے جواب دیا کہ ہان یہی تدبیر کرتا ہون اگر چلنگی یہ کہکر اور کاغذ اُٹھاکر یہ تحریر کیا کہ آپ کا حکم نامہ پہونچا مین اُسکی عبارت سے آگاہ ہوا خیر آج تو نہین کل مین جس حالت مین ہونگا ضرور حاضر ہونگا جہان آپ نے میری اتنے دنون کی عدم حاضری معاف فرمائی وہان آج کی بھی معاف فرمائیے مین آج اسکا انتظام کر لونگا کل سے وہین آکر پڑا رہونگا آپ کی خدمت مین ہر وقت حاضر رہونگا تاکہ آپ کو

میرا فقرہ معلوم ہو جاے اور یہ ثابت ہو جاے کہ مین نے آپ سے فقرہ کیا اور آپ کی خدمت مین جھوٹ بولا پس امیدوار ہون کہ آج کی حاضری میری معاف فرمائیے اور عدم حاضری کا قصور عفو ہو یہ امر آپ کی غلام نوازی و ذرہ پروری و قدردانی سے بعید نہ ہوگا کہ جہان اسقدر مہربانی فرمائی ہے ایکدن کی مجھکو مہلت اور عنایت فرمائیے زیادہ حد ادب ۵ عرض قبول افتد زہے عز و شرف یہ رقعہ لکھکر مجلدار کو دیا کہ اس چوبدار کو لیجا کر دیدے مجلدار نے لاکر چوبدار کو دیا چوبدار وہ کاغذ لیکر طرف دربار کے چلا یہان الطاف جادو نے کہا کہ بھائیو جلدی کرو سب نے جواب دیا کہ ہم سب اپنا اپنا بند و بست کر چکے ہین صرف رات کا انتظار ہے بس الطاف تو رات کے انتظار مین اپنے مکان مین سب سامان سے درست بیٹھا ہے اس قصد سے کہ رات ہو تو مین یہان سے مع اپنے کل ہوا خواہون اور کل مال و اسباب کے نکلجاؤن یہ تو اس قصد مین ہے ادھر چوبدار نے جاکر جواب حکم نامہ کا سمندر کے حضور مین پیش کیا سمندر نے وزیر سے پڑھوایا وزیر نے پڑھا چونکہ سمندر کی طبیعت ظلم و ستم کی طرف مائل ہوئی ہے اور اسکی تباہی کا زمانہ قریب ہے بدین سبب اسنے برہم ہوکر کہا کہ کوئی حاضر ہے ابھی جاے اور جس حالت مین الطاف جادو ہو لے آئے اگر بخوشی نہ آئے تو مع اسکے عزیزون کے گرفتار کر لاے یہ جو حکم دیا سب اہل دربار کانپ گئے لیکن عشاق نے سمندر سے کہا کہ اے سمندر اسقدر غصہ کو کام مین نہ لاؤ ذرا انجام کا خیال کرو اگر تم ادنی ادنی سے امر پر اپنے ملازمون و ماتحتون کے ساتھ اس طور سے پیش آؤگے تو مجھکو یہ خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سب تمھاری رفاقت سے منھ پھیر لین اور ملازمت کو ترک کر کے چلے جائین تو پھر کیا ہو ایسے دشمن زبردست سے تو مقابلہ اور تم ملازمون کے اور خیر خواہون کے ساتھ ایسی بے رحمی اور بدعت کرتے ہو آجکل تمکو انکی دلجوئی کرنا لازم ہے نہ کہ ان پر بدعت اگر ساتھ دیتے بھی ہون تو نہ دین تمکو تو یہ امر لازم تھا کہ تم ایسی تدبیر کرتے کہ اگر وہ لوگ تمسے خلاف بھی ہوتے تو راضی ہو جاتے اگر الطاف نے یہ عذر تحریر کیا ہے کہ مین آج معاف کیا جاؤن کل جس حالت مین ہونگا حاضر خدمت ہونگا صرف اسقدر دن اور شب بھر کا واسطہ ہے دیکھو تو وہ بھاگ نہ جائیگا اگر کل نہ آئے تو ایسا حکم کل دینا سمندر نے تیوری بدلکر کہا کہ مین نے آپ کو کئی مرتبہ منع کیا کہ آپ میرے ملازمونکے بارے مین نہ بولیے مگر آپ نے سماعت نہ فرمایا ہر مرتبہ آپ فرماتے ہین مین یہ آپ سے کہتا ہون کہ بخیال آپ کے اگر وہ علیل ہے تو خیر اور اگر بخیال میرے اسنے فقرہ کیا ہو اور وہ فرار کر جاے تو کیا ہو اسوقت سواے افسوس کے اور کچھ نہ ہاتھ آئے عشاق نے کہا کہ یہ صرف تمھارا خیال ہے الطاف کبھی ایسا نہ کریگا اگر فرار بھی کر جائیگا تو تمھارا کیا نقصان ہے تم اسکے مظلمہ سے بچو گے اور سب اسے برا کہین گے تمکو یہ خیال نہین آتا ہے کہ ایک آفاق والون نے ایسا کہا کہ تمسے سرکش ہو کر تقریر نہ کی کیا ہر ایک ایسا کریگا اگر کسی نے سر دربار تمسے گفتگو سخت کی جو کہ تمھاری بے عزتی کا سبب ہوتی تو کیا رکھا ہے سواے اسکے کہ تم اسکو قتل کرو اور یا قید کرو مگر وہ عزت جو کہ اسکی تقریر اور بحث سے جائیگی وہ پھر واپس نہ آئیگی اگر تم اسکو قتل بھی کر ڈالوگے مگر ہر ایک کی زبان پر یہ پھر جاری ہوگا کہ فلان شخص نے بادشاہ سے سر دربار

ایسی تقریر سخت کی کہ جو کہ بادشاہ کے لیے بے عزتی کا سبب ہوئی اور کوئی حقیقت بادشاہ کی ز
خیال مین لایا سر دربار ذلیل کیا گو بادشاہ نے اُسکو قتل کیا مگر وہ اپنے سی کر گیا تو کیا ہوگا اور
ہر ایک یہی کہیگا کہ اتنک کوئی پاس و لحاظ کرے بادشاہ نے تو یہ امر خیال کر لیا کہ ہر ایک کو
دبا لیون ہاتھ بیچا ہی ذات نہین بیچی ہی ملازمت کی تھی کوئی غلامی کا خط نہین لکھا تھا کیون ایسی
بات کی جاتی کہ جو کہ ملازمون کو بھی جرأت ہوتی ایک تو بے عزتی ہوگی دوسرے اور لوگ
الزام دینگے ہر ایک کی زبان پر یہی کلام ہوگا پس وہ بات کیون کیجائے کہ اور لوگ بھی
کہین میرے نزدیک تو کیون وہ کام کیا جائے کہ جس مین اپنی بدنامی ہو اے سمندر وہ بات
ذکر و کہ سب برا کہین بموجب مثل نہ گومین ڈھیلا والو نہ چھینٹ پڑے پس کیا ضرور ہی کہ غصے مین آکر
ہر ایک پر بدعت کرو ذرا تو غصے کو کم کرو مین تمسے اس امر کو کہتا ہون کہ جہان تمنے اتنے دنون
اپنی طرف سے طرح دی آج میرے کہنے سے طرح دو اُسکا کل کا بھی وعدہ دیکھو سمندر نے
یہ تقریر عشاق کی سنکے کہا کہ اُستاد آپ تو پریشان کرتے ہین خیر مین آپ کے کہنے سے اسوقت
تو طرح دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ آج کوئی الطاف کے گھر پر نہ جائے ہان کل صبح کو جو وہ نہ آئے
تو فوج جا کر اُسکا گھر لوٹ لے اور اُسکو مع اُسکے ناموس و اقربا کے اسیر کر لائے اور حاضر
دربار کرے کوئی ضرورت حکم ثانی کی نہین ہی مین نے یہ حکم قطعی دیدیا ہی اگر اسکے خلاف
ہوگا تو سب کو سزا دیجائیگی یہ حکم دیکر سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مکان کی
طرف چلے راہ مین یہ کہتے ہوئے کہ اب بادشاہ نے بہت ظلم و ستم پیچ کر کسی ہی بڑی خرابی
ہوئی ہی خیر جو کچھ ہمپر گذریگی اُسکو برداشت کرینگے ہم وہ امر ہی نہ کرینگے کہ جس سے ہمپر کوئی
الزام آئے مگر جسدن بادشاہ نے ہمکو بیچا ہی کج اگر دیکھا تو ہم اسکا پاس نہ کرینگے کہ ہم ملازم
ہین ہمنے نمک کھایا ہی ضرور جواب سخت دینگے اور جو کچھ ہمارے ہاتھ یا تون سے ہوسکیگا
وہ کرینگے ایسی ایسی تقریر باہم کرتے ہوئے اپنے اپنے مکان پر گئے جو بادشاہ کے لشکر لیکر
آئے تھے پر اسے کمک وہ باہم یہ کہتے ہوئے گئے کہ دراصل سمندر نے بہت بدعت پر کمر کسی ہی
مگر ہمکو کیا ہم تو پرائے کمک آئے ہین جب مقابلے سے اہل اسلام کے فراغت ہوگی ہم اپنے
ملک کو چلے جاینگے کوئی ہمسے ہمیشہ کا تو سابقہ ہی نہین کہ ہم اس امر کا خوف کرین کہ کہین ایسا نہو
کہ سمندر ہمارے ساتھ بھی یہی برتاؤ کرے سمندر ہمسے ایسے برتاؤ نہین کر سکتا ہی ہان اگر ہم خراج
نہ دین تو ایسا کر سکتا ہی کہ ہمپر زیادتی کرے یہ تقریر کرتے ہوئے اپنے مقام پر پہونچے اور سب
ایک مقام پر جمع ہوئے باہم صلاح کی کہ ہم لوگ باہم یہ رائے قرار دے لین کہ اگر سمندر شاہ
ہمپر اپنے سرداروں مین سے کسیکو افسر کرکے روانہ کرے برائے مقابلہ اہل اسلام تو ہم
نہ جاوین یا تو خود چلے یا اپنے اُستاد کو روانہ کرے ہم اُسکے کسی سردار کی افسری کو نہ قبول
کرینگے نہ اس امر کو قبول کرینگے کہ ہم مین سے کسی کو افسر کرے سب نے کہا کہ اچھا جب یہ رائے
قرار ہولی تو سب اپنے خیمے مین جا کر آرام پذیر ہوئے ادھر سمندر محل مین گیا اور جا کر
آرام پذیر ہوا شملاق و امراق جو وزیر تھے مکان پر گئے ہر ایک نے امور ضروری سے فراغت
کی پس شملاق فراغت کرکے امراق کے مکان پر آیا امراق سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ
نے عشاق کو اختیار دیا اور کہا کہ جو آپکی رائے ہو اُسپر عمل کرو ن ہماری اور تمھاری

راے کوئی نہ بہتر ہی عشاق کے نزدیک ہم دشمن ہین پس مفت مین اہل اسلام یہان قبضہ کر لینگے یہ امر
ضرور ہوگا کہ جب مقابلہ ہوگا اور اتفاق سے لشکر نے بادشاہ کے شکست کھائی عشاق بادشاہ
کو صلاح دیکر باہم مصالحت کرالین گے اور اہل اسلام کا قبضہ کرادینگے کیونکہ اُنکے تیور سے ثابت
ہوتا ہی ہم تم یون ہی رہجائینگے پس کوئی تدبیر ایسی کرو کہ بادشاہ ہماری راے پر عمل کرے اور
اور جو ہم راے دین اُسپر کاربند ہو اور یہ بھی راے عشاق کی ہمارے نزدیک اچھی نہین
ہی کہ کسی سردار کو بادشاہ ان سب بادشاہون پر افسر کرکے روانہ کرے کیونکہ اول تو یہ
خلاف ہی دوسرے یہ امر ہی کہ جو کوئی جائیگا جہان ذرا سختی پڑی ضرور شریک اہل اسلام ہوجائیگا
اُنکو قوت ہوگی ہماری طرف ضعف ہوگا ہمارے نزدیک تو بہتر ہی کہ خود بادشاہ جاکر مقابلہ کرے
جسقدر وہ لوگ یہان قیام کرتے ہین اُسیقدر اُنکو قوت بہم ہوتی جاتی ہی اب اُنکا قیام کرنا یہان
اچھا نہین ہی امراق نے کہا کہ چلو پھر بادشاہ کو ایسے امر کی صلاح دین شملاق نے کہا کہ مین اسی
لئے تمھارے پاس آیا ہون کہ بس اور آپ ملکر چلین اور بادشاہ کو صلاح دین پس امراق و
شملاق دونون دیوان خانے سے باہر آئے اور سوار ہوکر طرف در دولت کے روانہ
ہوے جب در دولت پر پہونچے اپنے حاضر ہونے کی خبر کرائی کہ آپ کے وزیر آپ کے پاس
حاضر ہوتے ہین اور قدمبوسی کے خواستگار ہین کچھ ضروری عرض کرنا ہی محلدار نے جاکر سمندر
سے عرض کیا کہ آپ کے وزیر دست چپ حاضر ہوے ہین باریابی کے خواستگار ہین وہی سمندر
کھانا کھاکر آرام خلوت کدہ مین گیا تھا کہ یہ خبر محلدار نے جاکر بیان کی جیسے ہی سمندر نے
شملاق و امراق کا نام سنا فورًا باہر نکل آیا اور اُٹھ بیٹھا وہان سے اُس مقام خاص مین آیا
کہ جہان صحبت تخلیہ برپا ہوتی تھی وہان آکر محلدار سے کہا کہ پہرہ پر کہدو کہ اُنسے کہو کہ وہ صحبت
تخلیہ کے مکان مین آوین محلدار نے پہرے پر آکر کہدیا اُس سپاہی سے شملاق و امراق نے
جب یہ سنا تو دونون اُس مکان مین آئے دیکھا کہ سمندر مسند پر تنہا بیٹھا ہوا ہی دونون نے
سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیکر کہا کہ آؤ پس یہ دونون سامنے سمندر کے بیٹھے سمندر نے
کہا کہ اے شملاق و امراق کیون کیا ضرورت ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو کچھ ضروری باتین عرض
کرنا ہین جو ہم اسوقت حاضر خدمت فیضدرجت ہوے اور حضور کو تکلیف دی سمندر نے کہا
کہ بیان کرو امراق نے کہا کہ حضور نے یہ کیا غضب کیا کہ اپنے اُستاد عشاق کو تمام اختیار ملکی و
امر جنگ و جدل اُنکے قبضے مین دیے اور کہا کہ جو آپکی راے ہوگی اُسپر ہم عمل کرینگے اسوقت تو ہم
بول نہ سکے کیونکہ یون ہی بدخواہ اور دشمن سب کے نزدیک ہین اور زیادہ ہوتے ہم نے
خیال کرلیا کہ بعد کو حضور سے عرض کرلین گے اور جو جو خرابیان اُنکے صاحب اختیار ہونے مین
ہین وہ سب ظاہر کردینگے سمندر نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ہم آپکو اس امر سے آگاہ
کرتے ہین کہ اِنکی راے پر اگر آپ عمل کرینگے تو یہ خیال فرمائیے کہ ملک آپ کے قبضے سے نکلجائیگا
وہ یہ سبب ہی کہ وہ یہ امر جب دیکھین گے کہ اہل اسلام نے کئی معرکے سر کیے فورًا آپ کو راے
دینگے کہ صلح کرلیجیے اور اہل اسلام کو خراج دینا گوارہ کیجیے اسی مین آپکے لیے بہتری ہی چونکہ
آپ اُنکو اختیار دے چکے اور اُستاد اپنے کو سب سے موافق کر چکے اگر اب اُس سے آپ
انحراف کرینگے تو آپ کو بڑی مشکل ہوگی پھر اُسوقت کوئی آپ کا ساتھ نہ دیگا بڑی خرابی ہوگی

ایک تو یہ نقص ہے دوسرا یہ نقص ہے کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ اُنھون نے ابھی سے صورت فساد کی نکالی وہ یہ ہے کہ اُنھون نے یہ راے آپ کو دی کہ ان بادشاہون مین سے کسی کو افسر کر کے مع فوج روانہ فرمائیے کہ وہ جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرے پس جب آپ یہ سب باتین کرتے تو فوراً باہم فساد ہوتا اور کوئی اس امر کو قبول نہ کرتا کیونکہ سب ہم مرتبہ تھے اور اگر آپ یہ کرتے کہ کسی کو اپنے سردارون سے افسر کرتے اور ان سب کو اُسکی ماتحت کر کے روانہ فرمائیے گا یا فرماتے تو اُسوقت مین بھی فساد ہوتا کہ وہ اس امر کو قبول نہ کرتے اور نہ کرینگے اُسوقت آپ کو غصہ اُن سب پر آتا کہ اُنھون نے میری عدول حکمی کی پس یہ بھی بناے فساد تھی اور یہ آپ خیال فرمائیے کہ یہ سب امور ضرور ہونگے اگر اُنکی راے پر عمل فرمائیے گا اہل اسلام سے تو مقابلہ درکنار ہے باہم فساد ہونے لگے گا اُسوقت بڑی مشکل ہوگی سمندر نے کہا کہ یہ تمنے سچ کہا گو مین نے اُسوقت بھی یہ خیال کر کے اُستاد کو جواب نہ دیا تھا صرف یہی خیال کیا تھا کہ کوئی اس امر کو قبول نہ کریگا انھین مین سے کسی کی افسری کو قبول کریگا نہ میرے سردار کی افسری کو مگر اسوقت تمھارے کہنے سے میرے بھی خیال مین آیا کہ یہ ضرور صورت فساد کی ہے ضرور فساد ہوگا معلوم ہو گیا کہ اُستاد کی راے ضرور غلطی پر ہے مین اسکو کبھی نہ قبول کرونگا امراق نے کہا کہ اُنکی راے پر کام کیجیے گا ورنہ پچھتائیے گا کیونکہ یہ بھی خیال فرما لیجیے کہ اُنھون نے الطاف جادو کے مقدمے کو کیونکر ٹالدیا ہمارا اسوقت کا کہنا یاد رکھیے کہ اب الطاف جادو کو آپ نہ پائیے گا ہم دریافت کر چکے ہین کہ وہ اچھا ہے بیمار نہین ہے صرف فقرہ ہے اور ہمیشہ اُسنے فقرہ کیا اُسنے اُسیدن سے سرکشی پر کمر کسی جسدن سے آفاق پر آپ خفا ہوے چونکہ یہ لوگ آفاق کے بہت بڑے دوست تھے اُنکو یہ امر ناگوار گذرا مگر کوئی پہلو اُسوقت ان سب نے فساد کا نہ دیکھا اس سبب سے فساد نہ کیا اگر ذرا بھی آفاق آپ سے سخت کلامی کرتا اور فساد پر آمادہ ہوتا یہ سب کے سب آپ سے پھر جاتے اُسی کے شریک ہو کر آپ سے مقابلہ کرتے مین ان سب کا رنگ دیکھ رہا تھا کہ بل کھا رہے تھے مگر ناچار تھے بلکہ آفاق خود ہی اس امر کا قصد نہ کرتا تھا اُسنے آپ کے خوف سے اپنے کو اسیر کرادیا دوسرے یہ خیال کیا کہ مین اکیلا ہون یہان ہزارون آدمی ہین اگر اُسکو یہ معلوم ہوتا تو وہ ضرور فساد کرتا پس مجھکو اُسی دن سے یقین تھا کہ یہ سب آپ سے ضرور پرخاش کرینگے چنانچہ الطاف نے اُسدن سے آنا دربار مین موقوف کیا اور اشتغاق اُسی دن سے لشکر لیکر طرف اپنے ملک کے چلا گیا اور الطاف نے فقرہ کرنا شروع کیا چونکہ آپ کو اور فکرین تھین اس سبب سے آپ نے خیال نہ فرمایا کہ آپ الطاف کو طلب کرتے اب جو طلب کیا تو یہ امر اُسنے ظاہر کیا کہ مین قبل سے عرض کرتا آتا ہون حاضر نہین ہو سکتا ہون گو آپ نے ضرور یہ خیال فرمایا کہ یہ فقرہ ہے اور وہ حکم دیا مگر پھر عشاق نے جو اُنکو بیماری کی تقریر کر کے اور کچھ نشیب و فراز دکھایا جو کہ بالکل اصل نہین رکھتا تھا آپ راضی ہو گئے کہ اچھا کل اگر الطاف نہ آئے تو اُسکے ساتھ یہ سلوک کیا جاے پس عشاق نے اُسکو بچا دیا اُسکے دوست اُسکو خبر دینگے وہ فوراً آج شب کو چلا جائیگا مجھکو تعجب ہی معلوم ہو کہ وہ بیمار نہین ہے سمندر نے جواب دیا کہ مین نے ضرور دھوکا کھایا اب کیا ہوتا ہے خیر اگر نہ گیا اور رہ گیا اور نہ حاضر ہوا تو جو کچھ کل اُسکے لیے ہوگا دیکھ لینا مگر یہان مین نے

اُنکی راے پر عمل کرکے دھوکا کھایا ضرور اُنکی راے غلطی پر ہے دونون راے اُنکے خلاف نکلین
امراق نے کہا کہ تیسری راے بھی تو خلاف ہے سمندر نے کہا کہ وہ کیا امراق نے کہا کہ وہ یہ کہ انھون نے
ایوان کے بارے مین کہا کہ آپ خاموشی اختیار فرمائیے کچھ نکیجیے آپ نے قبول کرلیا اسمین یہ نقص ہے
کہ آپ اگر اُسکی طرف سے غافل ہوگئے وہ تو شریک اہل اسلام ہوچکی ہے اور اُسنے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ
مین اپنے ملک مین جاکر سب کو مسلمان کرونگی اور اپنا لشکر لیکر حاضر خدمت ہونگی پس اگر وہ اپنے
ملک کو گئی اور اُسنے سب کو مسلمان کرلیا اول تو یہ ہوا کہ زیر نہ طاق دین اسلام جاری ہوا اور ایک
ملک اور بھی اہل اسلام کے قبضے مین آگیا پس جو ملک اُسکے قرب وجوار مین ہونگے اور ایوان سے
تعلق رکھتے ہونگے سب دین اسلام قبول کرلین گے تو بڑی خرابی ہوگی پھر کوئی ایسا پہلو نہ ہوگا
کہ آپ اُسطرف سے کمک طلب کرین اگر آپ لشکر لیکر برائے مقابلۂ اہل اسلام بیرون شہر تشریف
لیگئے اور اُن بادشاہون کو جو کہ مسلمان نہو چکے ہین یعنی جسکو ایوان اب جاکر مسلمان کریگی خبر
ہوئی کہ اب شہر خالی ہے پس وہ دوسری طرف سے آکر شہر پر قبضہ کرلین گے اور آپکے لشکر پر چھاپا
مارینگے ادھر سے یہ لوگ اُدھر سے اہل اسلام پس اُنکو کوئی صورت سواے فرار کے دوسری
نظر نہ آئیگی اور ایوان جاکر ضرور اُن بادشاہون کو کہ جو کہ سرکش ہین مثل ایوان اور اُسکے
ملک کے قرب وجوار مین اور اُنکے ملک مین اور ایوان سے اتحاد ہے ضرور اسلام کی طرف
رغبت دلائیگی وہ لوگ ضرور اسکے کہنے پر عمل کرینگے اگر ایسا ہی ایوان نے کیا اور اپنے ملک کو
اسلام آباد کیا اور اُن ملکون کو جو کہ باج دیتے ہین مسلمان کیا تو یہ خرابی ہوئی کہ زیر نہ طاق دین اسلام جاری
اور کہانتک دین اسلام کا نشان گڑا اور لشکر جمع کرکے برائے کمک اہل اسلام آئی تو اُنکو اور زور
ہوا قوت بڑھی اِس خاموش بیٹھنے مین یہ نقصان ہین سمندر نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو آج جو راے
اُستاد نے دی وہ خلاف دی شملاق نے کہا کہ یہ جو اُستاد نے کہا کہ کسیکو افسر کرکے روانہ فرمائیے
وہ اہل اسلام سے جاکر مقابلہ کرے عرض کردم کہ یہ امر سبنے قبول کرلیا کہ ہم مین سے خواہ اپنے کسی سردار کو ہم مین سے افسر کرکے روانہ
فرمائیے ہم اُنکی راے پر عمل کرینگے اور اگر اہل اسلام سے جاکر مقابلہ کیا اور لشکر اسلام کی فتح ہوئی اور یہ بھی اُدھر ملگئے تو یہان ضعف ہوگا
ہمنے تو جب سے اہل اسلام یہان آئے ہین یہ نہین دیکھا کہ کوئی لشکر لیکر گیا ہو اور اُسنے مقابلہ
اُسنے کیا ہو اور ظفر حاصل کی ہو یا تو مارا گیا یا شریک ہوگیا پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہے کہ دفع دفع
لشکر روانہ کرکے اپنی لشکری قوت کو کم کیا جاے جو جائیگا یا تو جب کم زور پڑیگا شراکت کرلیگا یا بھاگ
آئیگا یا مارا جائیگا آفاق نے جاکر کیا کیا ایک مدت تک پڑے رہے ایک مقابلہ نہ کیا بالعد اُسکے
ایک فقرہ لیکر وہان سے اپنا لشکر لیکر واپس آئے کہ مین مقابلہ نہ کرونگا آخر کو اُنکے شریک
ہوکر گرداب شاہ وغیرہ گئے تو کیا بنا لیا ابھی تک پڑے ہوے ہین فرہک وارہک قسم قسم
گئے اُنھون نے مقابلہ کیا وہ مارے گئے ملکہ زعفران نے مقابلہ کیا وہ بھی ماری گئین کوتب اُنے
شراکت کی عشاق نے کیا بنا لیا شراکت نکی بہ سر فساد رہی ماری گئی اور ایوان اس سبب سے
بچین کہ شراکت کی پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہے کہ کسیکو روانہ کرکے اپنی قوت کم کیجاے
سمندر نے کہا کہ تمھین سچ کہتے ہو ضرور اُستاد کی راے خراب ہے اور سواے نقصان کے کوئی
صورت نفع نہین ہے اُن کی راے پر عمل کرنے مین پس تم بیان کرو کہ مین کیا کرون امراق نے
کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم کچھ عرض کرین سمندر نے کہا کہ ضرور تمکو اجازت دیگئی امراق نے کہا کہ

ہماری اور اُنکی راے مین بہت فرق ہے وہ پیر ہو گئے ہین اُنکی عقل ضعیف ہے حواس اُنکے درست نہین
ہین پس اُنکی راے ہمیشہ خراب ہوگی اور ہم لوگ ابھی جوان ہین ہماری عقل تیز ہے ہم مین ابھی رطوبت
باقی ہے پس ہم جو راے دینگے وہ کبھی خراب نہ ہوگی ہان اگر آپ اس امر کی قسم کھایئے کہ ہم تمہاری
راے پر عمل کرینگے تو ہم راے دین ورنہ بیکار ہے کیونکہ اسوقت آپ ہمسے راے لیجیے اور کل
جب سب دربار مین آئین اور استاد آپ سے فرمائین کہ میری یہ راے ہے آپ قبول کر لیجیے اور
ہماری راے بیکار ہو تو کیا فائدہ کیونکہ آپ اُنسے فرما چکے ہین کہ مین آپ کی راے پر عمل کرونگا
اُسکے خلاف کیونکر کیجیےگا وہ ناراض ہونگے شمندر نے کہا کہ بھائیون اب تو مین اُنکی راے پر کبھی
عمل نہ کرونگا سراسر اُنکی راے میرے حق مین بُری ہے اور بُری ہوگی پس تم اپنی راے ظاہر کرو
امراق نے کہا کہ آپ اس امر کی پہلے قسم کھایئے کہ مین جو تم راے دوگے اسپر عمل کرونگا یہ نہ ظاہر کرونگا کہ امراق
وشملاق کی راے ہے شمندر نے کہا کہ پھر کیا ظاہر کرون اس ظاہر کرنے مین کیا نقصان ہے امراق نے
کہا کہ یہ نقصان ہے کہ وہ لوگ ہم دونونکو بجاے خیرخواہ دشمن جانتے ہین پس اور زیادہ اُنکو خیال ہوگا اور ہماری
دشمنی پر آمادہ ہونگے پس یہ راے ہے کہ آپ یہ فرمایئے کہ مین اب کسی کی راے پر کام نہ کرونگا
اپنی راے پر عمل کرونگا جو میرے حق مین بہتر ہوگا اور مین اپنے مقام پر خیال کر لونگا اُسپر
عمل کرونگا اور جو اسوقت ہم راے دین اُسپر عمل فرمایئے اور ہم وقتاً فوقتاً راے دیتے
رہین گے ان دونون نے شمندر کو اسقدر بھرا اور ایسے ایسے نشیب و فراز و خرابیان
دکھائین کہ شمندر پھر گیا چونکہ یہ اُنسے محبت کرتا ہے اور اُنکو اپنا بہت بڑا دوست جانتا ہے پس انکے
کہنے مین آگیا اور یہ دونون بڑے مفسد اور فسادی ہین انکو یہی فکر ہے کہ کسی طور سے فساد ہو
جاے اور اہل اسلام سے ہمیشہ مقابلہ رہے کیونکہ انکے دلون مین اہل اسلام کی طرف سے بہت
کینہ ہے اور انکے قلب سیاہ ہین یہ کبھی مسلمان نہ ہونگے انکا خمیر کفر و نفاق سے کیا گیا ہے پس جب
شمندر نے یہ تقریر اُنکی سنی اسکو پسند آئی اور کہا کہ تمنے خوب بات بتائی پس اُسوقت شمندر
نے تقویر خداوندی اٹھا کر جو کہ اُسکے گلے مین تھی کہا کہ مین اسی تقویر کی قسم کھاتا ہون کہ کبھی
تمہاری راے کے خلاف نہ کرونگا اور کسی کی راے پر عمل نہ کرونگا جو تم راے دوگے اُسپر
عمل کرونگا اور نہ یہ ظاہر کرونگا کہ یہ میرے وزیرون کی راے ہے بلکہ یہ ظاہر کرونگا کہ میری راے ہے
نہ اسوقت کی تقریر کسی سے بیان کرونگا نہ یہ نقصانات جو تمنے بیان کیے ہین اُنسے کسی کو آگاہ کرونگا
پس اب تم اپنی راے ہر امر مین ظاہر کرو جب یہ امراق وشملاق کو یقین ہو گیا کہ اب ہماری تقریر نے
و گفتگو نے شمندر کے دلپر اثر کیا اور بادشاہ نے قسم کھائی انکو یقین ہو گیا کہ اب شمندر اس
قسم سے نہ پھریگا تب امراق نے کہا کہ ہماری دونونکی راے بابت مقابلے کے یہ ہے کہ اب سب کو
روانہ کرکے دیکھ چکے سواے ذلت اور خواری کے اور شکست کے کچھ حاصل نہ ہوا پس اب
آپ خود لشکر لیکر جسقدر آپ کے پاس لشکر ہے اور جو آپ کی کمک کو آئے ہین ان سب کو ہمراہ
لیکر اہل اسلام سے مقابلہ فرمایئے اور ایک ایسی جنگ فرمایئے کہ اہل اسلام کو بھی معلوم ہو جاے
ضرور آپکی فتح ہوگی اور آپ ظفریاب ہونگے اور اُس صورت مین جو کہ آپ کے استاد نے بتائی
ہے سواے کمی قوت اور بربادی سپاہ کے کوئی نفع نہ ہوگا اب یہی راے ہے شمندر نے کہا کہ یہ
راے بہت ٹھیک ہے مین اسی پر عمل کرونگا اور کبھی اس سے نہ پھرونگا شمندر نے اسپر بھی

قسم کھائی اسکے بعد امراق و شملاق نے کہا کہ بابت الیوان کے ہماری یہ راے ہی کہ ابھی وہ لشکر اسلام مین ہی پس ایسی حالت مین کسیکو تھوڑا سا لشکر لیکر طرف شہر الوانیہ کے روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر بیلبے الیوان کی بہو۔ سے یہ ظاہر کرے بذریعۂ نامہ و پیام کے کہ تمھاری بہن مسلمان ہو گئی اُسنے اپنا دین آبائی ترک کیا خدا پرستون کا دین اختیار کر لیا اُس جرم پر سمندر شاہ نے اُسکو طلب کرکے بہت نصیحت کی اور سمجھایا اُسنے نہ مانا آخر اُسکے قتل پر آمادہ ہوئے اُسکو اہل اسلام کا عیار عیاری کرکے لیگیا اب اُسنے جاکر اُنکی شراکت کی اور اُنکی شریک ہو گئی ہی اور اُسنے اقرار کیا ہی کہ مین اپنے ملک کو جاؤنگی اور اہل شہر کو مسلمان کرونگی اور اپنا لشکر لیکر آؤنگی آپکی کمک کرونگی اور سمندر سے مقابلہ کرونگی پس سمندر شاہ نے مجھکو بھیجا ہی کہ تمکو آگاہ کرون اُسکے مرتد ہو جانے سے پس جب وہ دوسرے مذہب مین گئی تو اب تم لوگ اُسکا پاس نہ کرنا اور اُس سے مقابلہ کرنا کیونکہ تمسے اور اُس سے مذہبی فرق ہو گیا ہو اب وہ تمھاری شریک نہ ہوگی جبتک تم اُسکے شریک نہ ہوگے مذہب اسلام نہ قبول کروگے پس تمکو لازم ہی کہ تم ہماری شراکت کرو کیونکہ ہم اور تم ایک ہی مذہب ہین اور باہمی ملت رکھتے ہین ہمارے تمھارے کوئی فرق نہین ہی اگر ایسا نہ کروگے تو ہمسے تمسے مقابلہ ہوگا پس وہ یہ پیام روانہ کرے اگر وہ اس امر پر راضی ہون اور آپکی شراکت کرین تو خیر ورنہ وہ سردار اُنسے مقابلہ کرے اور تمام شہر کو تاخت و تاراج کرے اہل شہر کو قتل کرے اور عمارت مال و اسباب سب لوٹ لے عزیز و اقارب الیوان کو بحالت خراب گرفتار کرکے بہت جلد حاضر کرے سوا اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہی اگر اُنھون نے آپ کی شراکت کر لی تو خیر اگر شراکت نہ کی اور ملک تاراج ہو گیا لشکر تباہ ہوا تو پھر الیوان کس کو اسلام آباد کریگی اور کہان سے لشکر لیکر اہل اسلام کی کمک کو جائیگی آپ کا مطلب ہر طور سے حاصل ہوگا سمندر نے کہا کہ ہان یہ راے خوب ہی ورنہ اصل اُستاد کی راے بالکل خلاف تھی اُنکی کوئی راے اچھی نہ تھی سمندر نے کہا کہ اب مین ایسا ہی کرونگا اب الطاف کے بارے مین کیا راے دیتے ہو امراق و شملاق نے کہا کہ اُسکے بارے مین کیا راے عرض کیجاے اُسکے بارے مین آپ حکم فرما چکے ہین اب اپنے حکم کو منسوخ کرنا بالکل خلاف ہی سب یہ خیال کرینگے کہ بادشاہ کو اپنی زبان کی پابندی کا بھی خیال نہین ہی کبھی کچھ حکم فرماتے ہین کبھی کچھ بس جو کچھ حکم فرما دیا فرما دیا اب اُسمین کوئی کوشش جدید نہ فرمایئے اگر وہ کل حاضر ہوا تو خیر ورنہ اُسکا گھر کل لوٹ لیا جاے اگر وہ شب کو فرار نہ کر گیا تو اُسکو جس حالت مین ہو اسیر کر لیا جاے یہ بھی حکم آپ کا بہت مناسب ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ان دونون نے اس سبب سے اسمین راے نہ دی کہ ایک امر تو خلاف ہو تا کہ بادشاہ کو ثابت ہو جاے کہ اُستاد کی ہر ایک راے غلط تھی کیونکہ یہ دریافت کر چکے تھے کہ الطاف بیمار نہین ہی صرف فقرہ کرتا ہی اور وہ سرکشی پر آمادہ ہی کبھی حاضر دربار نہ ہوگا عشاق نے سمندر سے کہا تھا کہ آج کوئی حکم اب ایسا نہ فرمایئے کہ جو خلاف ہو کل آپ کو اختیار ہی اگر وہ حاضر ہو کل ضرور حاضر ہوگا پس اُنھون نے اسی سبب سے راے نہ دی تا کہ عشاق جھوٹا ہو اور سمندر کی نگاہ مین لغو قرار پاے پھر سمندر کسی امر مین عشاق کی راے نہ لیگا اپنا کام نکالیگا اور خوب اپنی جڑ جمی بارگاہ ہوگی پھر ہم سبکی راے پر عمل کریگا یہ دونون یہ ظاہر کر چکے ہین کہ الطاف بھاگ جائیگا پس اگر ہمارے خیال کے موافق ہوا تو ہم سچے ہوے اور عشاق جھوٹا ہوا یہ وجہ تھی کہ اُنھون نے الطاف کے مقدمے مین کوئی راے نہ دی پس جب یہ تقریر تمام ہوئی سمندر نے کہا کہ کل سے اِسکا بندوبست کیا جائیگا جب اِن دونون کو یقین ہو گیا

کہ بادشاہ اسکے خلاف نہ کریگا اور خوب پٹی پڑھا چکے اور اس امر پہ آمادہ کر چکے کہ بادشاہ خود مقابلہ کو
اہل اسلام کے لشکر لیکر جاوے اور ایک سردار کو براے تاراجی شہر الیوانیہ مع لشکر روانہ کرے
اسوقت ان دونون نے کہا کہ ہم رخصت ہوتے ہین اب آپ جاکر آرام فرمائین کل جو کچھ ہمنے راے دی
اسکے موافق عمل فرمائیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ کسقدر مفید ہو سمندر نے کہا کہ نہین ابھی سے اسکے فائدے
میری پیش نگاہ ہین تم دونون بڑے عقلمند ہو میری سلطنت مین کوئی ایسا نہین ہو جیسے تم ہو اگر دو چار
اور ایسے عقلمند میرے پاس ہوتے تو مین تمام عالم پر اپنی حکومت قائم کرتا اور سب اقالیم میرے
قبضے مین آجائین مگر کیا کرون کہ کوئی تمسا نہین ملتا ہو مین نے تو تمہین سمجھکر تمکو اپنا وزیر قرار دیا اور اپنا ازو
مقرر کیا وہ خوشامد کرنے لگے اور بہت کچھ تعریف کرنے لگے سمندر جو خوش ہوا بازو پر دو اکڑے
زمرد کے جنکا مثل و نظیر نہ تھا دونون کو انعام مین دیدیے وہ بہت خوش ہوے اور سلام کرکے
لے لیے اور دوسرا سلام رخصت کرکے باہر آئے اور طرف اپنے مکان کے چلے اِدھر سمندر داخل
محل ہوا اور اپنے مقام پر جا کے خیال کیا کہ اُستادون کی راے ٹھیک نہین ہو ہان وزیرونکی چونکہ اسکا
اوپر آچکا تھا اِسکو عشاق کی راے خلاف معلوم ہوئی اور ان دونون کی راے ٹھیک معلوم
ہوئی کیونکہ یہ سبق ایسا پڑھا گئے تھے اور ایسے ایسے پہلو سمجھا گئے تھے کہ سمندر جس پہلو کو خیال
کرتا تھا انہین کی راے کا پہلو اُسکو اچھا معلوم ہوتا تھا اور عشاق کی راے کا خراب معلوم ہوتا
تھا یہ دونون بچے شیطان کے تھے بھلا اُنکے بہکانے سے سمندر کیونکر نہ بہکتا اور کیون نہ انکی راے پر
عمل کرتا اگر شیطان اِن کے روبرو آجاے تو یہ مکر و کید مین اُسکو اپنا شاگرد کرین اور باہم دونون
مین فساد ڈلوانے مین اور بہکانے مین اُسکو سبق پڑھائین اب سمندر کب پھرتا ہو اسکے دل پر
انکی راے مثل نقش کے ہو گئی ہو اور دل نے قبول کر لی ہو انکی راے کا سکہ مملکت دل پر بیٹھ گیا
ہو اب کیا وہ برطرف ہوگا بس جب سمندر نے اپنے مقام پر بھی انکی راے کو راے پر عشاق کی [illegible]
پایا بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ مجھکو بہت عمدہ وزیر یہ دونون ملے ہین انکی راے بہت
عمدہ اور نیک ہو اسی پر عمل کرونگا سمندر تو یہ خیال کر رہا ہو اُدھر شعلاق و امراق جو سمندر کو ورغلا
کے اور فساد پر آمادہ کرکے اپنے مکان کی طرف چلے راہ مین باہم صلاح کی کہ چلکر ذرا کچھ حال الطاف
کا دریافت کرین کہ دراصل وہ بیمار ہو اور اُسکا قصد کیا ہو اگر وہ بیمار ہوا اور حالت علالت مین
کل دربار مین آیا تو ہم جھوٹے ہوے بادشاہ خیال کریگا کہ یہ تو کہتے تھے کہ الطاف اچھا ہو اور یہ
شب کو بھاگ جائیگا اِن کے کہنے کے موافق ہوا الطاف حاضر بھی ہوا اور بیمار بھی ہو اگر دراصل
بیمار ہو تو اُسکو کچھ ایسا بادشاہ کی طرف سے بدگمان کرین کہ وہ کل دربار مین نہ جاے تاکہ عشاق
جھوٹا ہو جاے اور ہم سچے ہون یہ صلاح کرکے الطاف کے مکان کی طرف چلے اور اُسکے مکان
پر پہونچے سپاہیون اور ملازمون نے جو دیکھا کہ سمندر شاہ کے دست چپ کے وزیر ہمارے
مالک کے مکان پر آئے ہین سب کھڑے ہو گئے اور سلام کیا اور جھککر عرض کی کہ حضور اِدھر
کیون تشریف لاتے ہین ہمارے آقا تو از حد بیمار ہین صاحب فراش ہین اُٹھ نہین سکتے ہین اگر ارشاد
ہو تو خبر کر دین امراق نے کہا ہم یہی تو خبر سنکے اُنکی عیادت کو آئے ہین بہت دنون سے قصد
کر رہے تھے مگر کاروبار سرکاری سے مہلت نہ ملتی تھی کہ آکر اپنے دوست کی خبر لیتے آج ہمنے بخیال
کیا کہ کام تو یونہی رہینگے ہم جاکر اپنے دوست کو تو دیکھ آئین تاکہ وہ شکایت نہ کرین اِس دنیا

مین سوا اسکے اور کیا ہی کہ وقت مصیبت کسی کی خبر لینا یہی انجام دوستی اور ملاقات ہی اگر یہ نہو تو
سب بیکار ہی وہ دوست کس کام کا کہ دوست کی خبر نہ لے یہ جو کہا وہ سپاہی خاموش ہو رہے اور محلدار
کو بلا کر کہا کہ خبر کرو کہ آپ کی ملاقات کے لیے اور آپ کی عیادت کے لیے وزیران دست چپ
تشریف لائے ہین محلدار نے جا کر الطاف سے کہا کہ حضور وزیران دست چپ آپ کی عیادت کو یہان
تشریف لائے ہین الطاف اپنے عزیز و اقارب سے بیٹھا ہوا اہل اسلام کی تعریف کر رہا تھا اور یہ
کہہ رہا تھا کہ آج شب کو ضرور یہان سے نکل چلین گے ورنہ کل ضرور کوئی نہ کوئی آفت ہم سب پر
سمندر نازل کریگا اگرچہ مین دربار مین نہ جاؤنگا اور یہ ضرور ہی کہ مین اب تو دربار مین نہ جاؤنگا وہ تو
دربار جانے کے لایق نہین ہی گو فقرہ تھا مگر سمندر کو خیال نہ آیا کہ اسنے علالت کا عذر کیا ہی ہم اسکو
ایسا نہ تحریر کرین کہ تم ضرور آؤ ورنہ پچتاؤ گے مجھسے فقرہ کرتے ہو پس ایسے کی اطاعت کرنا عین حماقت ہی
اگر در اصل مین بیمار ہوتا تو اسوقت بھی یہی حکم دیتا ایسی ایسی باتین کر رہا تھا کہ محلدار نے یہ آکر عرض کی
الطاف نے انکی طرف دیکھکر کہا کہ تمنے بادشاہ کی فطرت دیکھی کہ وزیرون کو بھیجا کہ جا کر دیکھ آؤ اور
ان لوگون کو بھیجا جو کہ میرے دشمن ہین باطن مین اور ظاہر مین بڑے دوست ہین اب تم انکی تقریر سننا
یہ بڑے مفسد ہین یہان سے جا کر ایک کی دس لگائین گے خیر آئے ہین تو انسے دیدہ کیا کیا جاتے
مین انکو یہان بلائے لیتا ہون یہ کہکر کہا کہ ایک میز میرے پلنگ کے برابر لگا دو اسپر بوتلین اور
پیالے اور سامان دوائی رکھدو اور ایک چوکی برابر پلنگ کے لگا دو اسکے نیچے طشت وغیرہ
رکھدو اور تمام ملازم مجھکو گھیر کر بیٹھ جائین ایک گاؤ لگا دو میری پشت پر تاکہ مین اُس سے لگ کر
بیٹھ جاؤن اور دو آدمی میری مگس رانی کرین اور ایک لحاف لاکر مجھکو اڑھا دو مین اپنے کو بیمارونکی
صورت بناؤنگا پس جو کچھ الطاف نے کہا سب سامان کر دیا گیا دو ملازم پس پشت بیٹھکر مگس رانی
کرنے لگے چوکی لگا دی گئی میز پر سب سامان دوائی کا رکھدیا گیا عرق وغیرہ کی بوتلین اور لحاف
اڑھا دیا گیا گاؤ بھی لگا دیا الطاف سر مین پٹی باندھکر اور کچھ صندل وغیرہ سر مین لگا مثل بیمارونکے
اس گاؤ سے لگ کر بیٹھا اور آہ آہ کرنے لگا اتنے عرصے مین پردہ بھی ہو گیا الطاف نے حکم دیا کہ
انکو اندر لے آؤ پس محلدار نے پہرے والے سے آکر کہا کہ جو صاحب تشریف لائے ہین انکو
اندر بلا لو حضور نے طلب کیا ہی پس یہ دونون حرامزادے یہان کھڑے ہوئے تھے کہ سپاہی نے
آکر کہا کہ تشریف لے چلیے اندر بلایا ہی یہ سنکر شملاق و امراق ہمراہ اُس سپاہی کے اندر آئے وہ
انکو لیے ہوئے ایوان مین آیا انھون نے مکان کو باغ وغیرہ سے خوب آراستہ پایا اور جو سامان
لایق وزرا اور امرا کے ہین وہ سب موجود تھے ایک طرف شملاق و امراق نے دیکھا کہ بہت سے
لوگ بیٹھے ہوئے ہین بارہ دری مین وہ سپاہی انکو لیکر اسطرف چلا جب یہ قریب پہونچے تو دیکھا
کہ الطاف جادو ایک پلنگ پر لیٹا ہوا ہی گاؤ پیچھے لگا ہوا ہی سر مین پٹی بندھی ہوئی خادم پس پشت
کھڑے ہوئے مگس رانی کر رہے ہین چوکی برابر لگی ہوئی ہی میز پر سامان بیمار داری رکھا ہوا ہی
ان دونون نے بغور طرف ایوان کے دیکھا جب یہ سب سامان نظر پڑا تو باہم کہا کہ سچ الطاف
نے لکھا تھا کہ مین علیل ہون واقعی بہت علیل معلوم ہوتا ہی شملاق نے یہ کلمہ امراق سے کہا امراق
نے الطاف کی طرف دیکھکر کہا کہ ای بھائی دیکھو تو کسقدر اسکے چہرے پر رونق ہی حالت صحت کا چہرہ
معلوم ہوتا ہی میرے نزدیک یہ ہمارے آنیکی خبر سنکے بیمار بنا ہی مگر کہان بیمار اور کہان صاحب صحت

بھلا کہین بھی حالت بیمار کی پوشیدہ ہوسکتی ہو اگر بیمار یہ چاہے کہ مین اچھا بھی ہوجاؤن تو غیر ممکن ہو اگر
اگر یہ چاہے کہ مین بیمار بنون تو یہ بھی غیر ممکن ہو ضرور یہ بنتا ہو یہ جو **امراق** نے کہا **شملاق** نے غور کرکے
دیکھا کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہان چہرے پر نور و رونق ہو بالکل آثار علالت نہین پائے جاتے ہین فقرہ ہو ہمنے
تو دور سے دیکھکر خیال کیا تھا کہ غضب ہوا کہ یہ بیمار نکلا **عشاق** کا کہنا سچ ہوا مگر کیا ہوتا ہو تمنے جو خیال
کیا تھا وہی نکلا ہمارا خیال آجتک غلط نہین ہوا آج کیونکر غلط ہوتا یہ باہم اشارے کرتے ہوئے
بارہ دری مین آئے دو کرسیان برابر پلنگ کے بچھی ہوئین تھین انھی پر آکر **الطاف** سے صاحب سلامت
کرکے بیٹھے اور سب سے بھی صاحب سلامت ہوئی ایک پہلو مین **الطاف** کے اُسکا فرزند تھا اور
ایک پہلو مین بھائی باقی اور عزیز و اقارب بھی بیٹھے ہوئے تھے جب اُنھون نے **الطاف** کو سلام
کیا تھا **الطاف** نے بہت آہستہ سے جواب سلام دیا تھا ہر مرتبہ منھ سے آہ آہ کی صدا نکل رہی تھی
کہ اُنھون نے پوچھا کہ بھائی مزاج تو اچھا ہو یہ کیا حال ہوگیا کہ تم پہچانے نہین جاتے ہو اُنھون نے
تو طعن سے کہا **الطاف** نے آہستہ سے کہا کہ زندہ ہون تمھاری جان و مال کو دعا کرتا ہون آپ
لوگون کا تو مزاج اچھا ہو اور سب طرح سے خیریت ہو بادشاہ کا مزاج اچھا ہو اور سب سرداران سلطنت
ایران بہت اچھے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ سب اچھے ہین **الطاف** نے کہا کہ تمھارے گھر مین
سب خیریت سے ہین جواب دیا کہ ہان یہ کہکر کہا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کیسے ہو بالکل ضعیف
ہوگئے ہو چہرہ اُتر گیا ہو کیا علالت تھی اور اب کیسے ہو یہ سُنکر **الطاف** نے آہستہ سے کہا کہ اب بھی
خبر لی تو خوب کیا مجکو تو آپ لوگون سے یہ امید نہ تھی کہ آپ لوگ میرے ساتھ اس طور سے پیش
آئینگے جبکہ ایسی ملاقات ہو کہ عزیزداری سے بڑھکر ہو ایسی حالت مین آپ لوگ یون بے خبر
ہوجائین اور خبر نہ لین مرتے مرتے بچ گیا کیا امید زندگی تھی آپ لوگون نے تو بہت اچھا دیکھا
نو روز ہوئے ہین کہ مین نے قسم غلہ سے ایک دانہ نہین کھایا نہ پانی سیر ہو پیا ایسا شدید بخار آیا کہ اسنے
تمام اعضا توڑ دیے طاقت زائل ہوگئی نوبت یہ پہونچی کہ صاحب فراش ہوگیا چار آدمی اُٹھاتے
ہین اور چار بٹھاتے ہین بول و براز کو اپنے پانوٗن سے نہین جاسکتا ہون گو برابر چوکی لگی ہوئی
ہو یہی لوگ بٹھا دیتے ہین اور پھر پلنگ پر لٹا دیتے ہین بھائی ایسا بخار آیا کہ پندرہ پندرہ دنتک
ہوش نہین آیا بیہوش پڑا رہا صرف سانس کا شمار رہا اسی سبب سے سب کو امید تھی کہ زندہ ہون
آنکھ نہین کھولی ایسی تپ تھی کہ جو لوگ برابر آکر بیٹھتے تھے وہ گرمی سے پریشان ہوجاتے تھے میرا تو
یہ عالم ہوتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ تنور مین پڑا ہوا ہون ایک شمع ہو کہ جسم مین روشن ہو کہ وہ قلب و
جگر کو جلائے دیتی ہو یہ عالم تھا جو کہ مین نے بیان کیا مگر پرسون سے بخار تو برطرف ہوگیا کسی قدر
حرارت باقی ہو مگر اسیدن سے سر مین درد ایسا ہو کہ وہ ہلاک کیے دیتا ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ ایک
نشتر ہو کہ سر مین خلش کر رہا ہو کسی پہلو قرار نہین ہو مین اسوقت دلپر جبر کیے ہوئے آپ لوگونسے
کلام کر رہا ہون ورنہ میرا دل کلام کرنے کو نہین چاہتا ہو آپ لوگون نے تو بہت اچھا دیکھا گویا
مین اچھا ہون ورنہ یہ کب امید تھی کہ مین اچھا ہونگا یا میری یہ حالت ہوگی کہ کسی سے کلام کرونگا
پس جو جو حالت میرے اوپر گذر گئی وہ دل خوب جانتا ہو یا میرے تیماردار اس علالت مین سب کو
دیکھ لیا یہ چند عزیز اور میرے ملازم تو میرے کام آئے ورنہ کسی عزیز نے خبر لی نہ کسی دوست نے
سب کی عزیزداری اور ملاقات کا امتحان اس علالت مین مجکو ہوگیا کوئی کسیکا نہین ہو مجکو امید یہ نہ تھی

مین نے کیسی کیسی عرضی مین حالت اپنی تحریر کی بادشاہ نے خبر تک نہ لی کوئی چوبدار تک نہ روانہ فرمایا نہ آپ لوگون نے خبر لی اگر زندگی ہو تو اچھا ہو جاؤنگا مگر اب سب سے امید قطع ہو گئی اگر موت آئی ہو تو کیا خوف ہو یہ جو الطاف نے کہا امراق نے شملاق کی طرف دیکھا اور باہم اشارے سے کہا کہ ہمکو فقرہ دیتے ہین اور بناتے ہین کسی بچے کو بنائین ہم ایسے گرگ جہاندیدہ کب بلنے ہین آتے ہین جیسے ہم انکی حالت سے واقف نہین ہوے اور یہ نہین سمجھے کہ یہ فقرہ ہو بنکر لیتے ہین یہ باہم اشارے کر کے بطور دنیا سازی کے کہا کہ واقعی بہت بڑی ہم سب سے غفلت ہوئی کہ تمھاری خبر نہ لی مگر ہم سب بھی مجبور تھے بادشاہ کی تو یہ حالت تھی کہ انکو کسی وقت اہل اسلام کی طرف سے مہلت نہین ملتی تھی آج فلان سردار کو برائے مقابلہ روانہ کیا اُسکے مرنے یا شریک اسلام ہونے کی خبر آئی کل دوسرے کو روانہ کیا وہ تو اس فکر مین رہتے ہم لوگ ہمکو اس فکر سے مہلت نہین تھی دوسرے اور کاروبار سرکاری تم نو ماہ سے نہین تھے تمھارا کام کرنا پڑتا ہو میان اشفاق دورے پر ہین انکا کام دیکھنا اپنا کام کرنا شب کو بھی مہلت نہین ملتی ہو کھانا پینا حرام ہو اُسپر فکر کہ بادشاہ کو کیا راے دیجاے کہ وہ ہم لوگون کی راے پر کام کرتے ہین یہ فکر ہو کہ کوئی تدبیر ایسی کیجاے کہ اہل اسلام پر ظفر حاصل ہو بس اسی فکر مین رات و دن بسر ہوتی ہو اپنے تن بدن کا تو ہوش ہی نہین اور کسی کی کیا فکر ہو آج بہت سے کام ہرج کیے جو آپ کی عیادت کو آئے یہ خیال ہوا کہ یہ کاروبار تو اسی طور سے رہین گے مہلت ہوگی نہین چلکر دیکھ تو آؤ حالت مجبوری مین تھے ورنہ ہم اور یہ سُنتے کہ تم علیل ہوا ور ایسے علیل ہو کہ صاحب فراش ہو اور عیادت کو نہ آتے ہان تمھاری صحت کی ہر وقت خداوند سے دعا کرتے تھے اور رودتے تھے یہ جو اُنھون نے کہا الطاف نے کہا کہ کیا ابھی اہل اسلام سے فیصلہ نہین ہوا اُنھون نے جواب دیا کہ نہین میان آفاق تو اُسی زمانے مین شریک ہو گئے تھے اُسکے بعد کئی مقابلے ہوے عشاق نہ طاق مارے گئے اُنکے عشیر نے آکر مقابلے لیے وہ بھی ماری گئین نہ ظفریاب ہوئین اُنپر بھی بڑے بڑے الام گذرے کیا بیان کیا جاے ایک قصہ طولانی ہو کہانتک بیان ہو تمھارا ابھی دماغ بیکار خالی ہوگا خلاصہ یہ ہو کہ ابھی اُسی طور سے مقابلے ہو رہے ہین یہ قصہ ابھی نہ فیصل ہوگا کیونکہ اہل اسلام کو دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہو ابھی کل کا ذکر ہو کہ بی الیوان نے بادشاہ کی طرف سے مقابلہ کیا خواجہ عیاری سے اُنکو اسیر کر لیگئے وہ اُنکی شریک ہو گئین یہ کہکر کل واقعہ الیوان کا بیان کیا اور کہا کہ اور بہت سے بادشاہ برائے کمک آئے ہین اب یہ راے ہو رہی ہو کہ کیا کیا جاے کسطور سے مقابلہ کیا جاے عشاق حجرہ نشین اُستاد بادشاہ کی یہ راے ہو کہ ان سب پر کسی اپنے لشکر کے سردار کو افسر کر کے ان سب بادشاہون کو اُسکے ماتحت کر کے براے مقابلہ اہل اسلام روانہ کرو چنانچہ تجویز ہونے لگی عشاق نے تمھاری راے دی یہ راے بادشاہ نے پسند کی بلکہ مین نے کہا ہو کہ وہ علیل ہین نو ماہ سے تو عشاق نے کہا کہ بہت عرصہ ہوا اُنکی علالت کو اب وہ اچھے ہو گئے ہونگے چنانچہ ہمکو اُسکے کہنے سے بادشاہ نے طلب کیا جب یہان سے چوبدار نے جا کر تمھارا عذر بیان کیا بادشاہ کا دماغ تو آجکل خراب ہو اور اُنھون نے ظلم و ستم پر کمر کسی ہو مین نے الیوان کی حالت تمھارے روبرو بیان کی کہ جو سلوک بادشاہ نے اُسکے ساتھ کیا اور جس طور سے ذلیل کیا بس ایسی تو حالت ہو رہی ہو بس فوراً غصہ آگیا اور ایک نامہ بنام تمھارے لکھوا کر روانہ کیا کہ جسکا مضمون تمنے پڑھوا کر سنا ہوگا مین اور شملاق و عشاق نے منع بھی کیا ایک نہ سنی اُسکا جواب بھی دیا کہ ہمنے اس لیے ملازم نہین رکھا ہو کہ گھر بیٹھے ہوے تنخواہ کھائین اور

جب کام کا وقت آئے تو ایک فقرہ کرین تم تو علیل ہو بادشاہ کو یہ خیال ہو کہ فقرہ کیا اگر علیل بھی ہین تو ہون
لشکر کے ساتھ انکو جانا ہوگا اگر وہ انکار کریگا تو مین بری طرح پیش آؤنگا الطاف نے جواب دیا کہ
بجا ارشاد ہوا انکے حق بجانب ہو جو کچھ نہ فرمائین وہ بجا ہو وہ مالک ہین ہم اُنکے خادم ہین خیر اس سے
کچھ مطلب نہین ہو کل مین حاضر دربار ہونگا جو کچھ وہ حکم دینگے بجا لاؤنگا چاہے جیسی کیسی حالت ہو
مین سرتابی نہ کرونگا یہ جو الطاف نے کہا انکے ہوش اُڑ گئے اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو بڑا
غضب ہوا کہ یہ دربار مین جانے کو کہتا ہو اور کہتا ہو کہ جو کچھ وہ حکم دینگے وہ بجا لاؤنگا بڑی خرابی
ہوئی کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ کل حاضر دربار نہ ہوا سپر عتاب شاہی نازل ہو عشاق جھوٹا ہوا اور
ہم سچے ہون راوی نے کہا ہو کہ صرف الطاف نے اس خیال سے اسلئے یہ کہا کہ کل مین حاضر ہونگا
اور جو وہ حکم دینگے اُسکو بجا لاؤنگا کہ اگر مین یہ نہ کہتا ہون کہ مین دربار مین نہ حاضر ہونگا تو یہ اسیوقت
جاکر ایک کی ہزار بادشاہ سے جڑینگے اور اُسکو غصہ دلائینگے اور اس امر پہ آمادہ کرینگے کہ ابھی
اسیر کر لیا جاے ورنہ بھاگ جائیگا بادشاہ اِنکا کہنا بہت مانتا ہو ضرور اِنکے کہنے پر عمل کریگا جو
میرا قصد ہو وہ فسخ ہو جائیگا مفت مین بدنام ہونگا اور ذلت جو کچھ ہوگی وہ الگ ہوگی اس
سبب سے اِسنے یہ کہا تھا الیس جب انھون نے یہ سُنا اور خیال کیا کہ اس مین یہ خرابی ہو اور یہ جانیکو
آمادہ ہو تو یہ اپنے دل مین کچھ سوچکر کہنے لگے کہ تھوڑا واقعہ تو سن لو اور جو کچھ ہم کہین اُسکو
یہ سمجھو کہ ہم تمھارے دوستی اور محبت کے سبب سے کہتے ہین ورنہ ہم کبھی نہ کہتے الطاف نے
کہا کہ یہ تو مجھکو یقین ہو کہ آپ جو کچھ فرمائیے گا صرف محبت اور اُلفت کے سبب سے اور میری
خیر خواہی کے سبب سے بیان فرمائیے امراق نے کہا کہ جب اُس حکم نامہ کا جواب یہان سے گیا
اُسکے مضمون سے بادشاہ آگاہ ہوے تمنے یہ لکھا تھا کہ مین کل حاضر ہونگا الیس بہت غصہ آیا حکم
دیا کہ اسیوقت سپاہی جائین اور کوتوال بھی اگر الطاف جادو بخوشی آئے تو خیر ورنہ جس حالت
مین ہو اُسے اسیر کر لائین مع اُسکی ناموس کے اُسکا گھر لوٹ لین اُسکے عزیزون کو اسیر کرین اور
تمام شہر مین تشہیر کرکے داخل دربار کرین یہ کیا کہ اُسنے میری عدول حکمی کی یہ جو حکم دیا اُسوقت
ہم سب نے اور عشاق نے عرض کی کہ اگر انھون نے لکھا ہو کہ آج مین حاضر نہین ہوسکتا ہون
حاضری آج کی معاف کیجاے تو کیا نقصان ہو کل اگر نہ حاضر ہون تو یہ بھی حکم فرمائیے گا جب بہت
سمجھایا تو غصہ فرو ہوا حکم دیا کہ اگر کل نہ حاضر دربار ہو تو کوئی ضرورت دوسرے حکم کی نہین ہے یہی
جو ہمنے حکم دیا ہو اُسکی تعمیل کیجاے اے بھائی تمھاری بابت یہ حکم دیا گیا ہو ہم سب کے تو جو اس
جانے رہیگے واقعی وہ دربار اب لایق شرفا کے نہین رہا ہمارے نزدیک اگر تم کل گئے تو بھی
تمھارے لیے خرابی ہو وہ یہی حکم دینگے کہ لشکر کے ساتھ جاؤ اگر انکار کیا تو عدول حکمی کا جرم قایم
کرینگے جیسا کہ ایوان پر قایم کیا گو وہ نہ ملازم تھے نہ ماتحت صرف ملاقات تھی اُسپر اُسکو ذلیل کیا اور
قتل کرنے پر آمادہ ہوے اور ہم لوگ تو ملازم ہین ہمپر تو فوراً جرم قایم ہوگا اگر تم گئے تو بیمار ہو
اور تمنے اقرار بھی کیا ہمراہ لشکر کے جانیکا تو ایسی حالت مین کیا کروگے ہر طرح تمھارے لیے
خرابی ہو ہمنے تمکو وہان کے حالات سے آگاہ کر دیا کہ یہ واقعہ ہو اور بادشاہ کا تمھاری نسبت
یہ خیال ہو وہ اب ہر ایک کی درپے آزار ہین پہلو ڈھونڈھا کرتے ہین کہ کوئی پہلو ایسا ملجاے کہ مین
ظلم و ستم کرون پس تمھاری ذلت ہماری ذلت ہو اور ہماری ذلت تمھاری ذلت ہو کیونکہ برسون کی

ملاقات ہے ایک مقام پر برسون رہے ہین عزیزداری سے زیادہ ہمسے تمسے برتاو رہے ہین اسی خیال سے آکر تمکو خبر کی گئی تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ایک تو آپ کو سب حالت معلوم تھی ہمکو آگاہ بھی نہ کیا ہمارے نزدیک تمھارا دربار مین جانا اچھا نہین ہے اگر ہماری راے پر عمل کرو تو ہماری راے یہ ہے کہ تم کل ایک اِس مضمون کی عرضی کہو کہ مین فلان ملک کو جاتا ہون اپنا علاج کرنے کو مین نے سُنا ہے کہ وہان ایک بہت حکیم حاذق ہین اُنکے ہاتھ سے بہت سے مریض اچھے ہوے ہین یہ عرضی کرکے فوراً ابلا انتظار جواب کسی ملک کو دو ایک مہینے کے لیے چلے جاؤ جب خوب اچھی طرح اچھے ہو لینا تو آنا اُسوقت ہم بہت اچھی طرح سے سفارش کر دینگے اور بادشاہ کی بھی یہ حالت برطرف ہو جائیگی اہل اسلام سے بھی فیصلہ ہو جائیگا اُسوقت کوئی قصہ نہ ہوگا بھائی جان ہے تو جہان ہے اگر جان ہوئی تو جہان کو یا مال کو لیکر چلا جاؤگے یا آبرو نہ ہوئی تو کیا کروگے اپنے چار چشمون مین بے عزتی سے کیونکر بسر کروگے یہی سب کہین گے کہ سمندر نے انھین کو عدول حکمی کے جرم مین قید کیا یا سر دربار ذلیل کیا آفاق والیوان کی نسبت کہا جاتا ہے ہمنے دوستی کی راہ سے تمکو آگاہ بھی کر دیا اور اپنی راے بھی بتادی آیندہ تمکو اختیار ہے اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی ہم اِس امر سے اور اِس حکم سے نہ آگاہ کرتے نہ اپنی راے اُسپر ظاہر کرتے یہ تقریر سُنکے الطاف نے کہا کہ تمنے اپنی ملاقات اور محبت کا حق ادا کیا دوست کو دوست کے ساتھ ایسی ہی قدر و محبت اور دوستی کرنا فرض ہے تم اپنے حق دوستی سے سبکدوش ہوے تمسے کوئی شکایت نہین ہے تمنے خوب کیا جو آکر آگاہ کیا اور جو میرے حق مین بہتر تھی وہ راے بھی دی مگر میری راے سنو مین کل ضرور جاؤنگا اگر وہ ہمراہ لشکر جانے کو فرمائینگے مین کوئی عذر نہ کرونگا فوراً جس حالت مین ہونگا ہمراہ لشکر جاؤنگا کیونکہ مرنا بھی ضرور ہے ایک نہ ایک دن اگر یہان مرا تو کیا اور وہان مرا تو کیا مین اپنی جان سے عاجز ہون پس یہ تو چرچا رہیگا کہ الطاف نے بادشاہ کی عدول حکمی کی کس حالت مین اطاعت کی اچھا ہوگا کہ مین اہل اسلام کے ہاتھ سے مرون اور قتل ہون سب میرے گناہ عفو ہو جائینگے پس مین تو کبھی نہ اس امر کو قبول کرونگا جان کے خوف سے کہ الطاف نے بادشاہ کی عدول حکمی کی اور نکل گیا اس مین جو میرے حق مین ہو وہ بہت اچھا ہے کل تم دیکھ لینا کہ کیا ہوتا ہے امراق و شملاق نے کہا کہ بسبب بخار کے تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ راے تمھاری بالکل خلاف ہے دیکھو ایسا نہ کرنا ورنہ بہت پریشان ہوگے سواے ذلت اور خفت کے کچھ نہ حاصل ہوگا الطاف نے کہا کہ جو کچھ ہوا انھون نے جواب دیا کہ تم دیوانے ہو گئے ہو خیر اب تو ہم جانتے ہین کیونکہ تمکو ہمارے سبب سے تکلیف ہے اسی امر سے آگاہ کرنے کو آئے تھے تو تمکو خبردار کر چلے اب تمکو اختیار ہے ابھی تو بہت وقت ہے اپنے عزیزون سے اور اپنے فرزند سے راے لینا کیونکہ انکی راے سالم ہے تمھاری راے سے وہ لوگ صحیح ہین تم علیل ہو جو انکی راے ہو اُسپر عمل کرنا الطاف نے کہا کہ اچھا بس یہ دونون اُنسے صاحب سلامت کرکے چلے اشارے سے الطاف کے بھائی اور فرزند کو بلایا وہ خود پہونچانے کو اُٹھے تھے اُنکو ہمراہ لیکر باہر آئے اور انکو بہت کچھ سمجھایا اور کہا کہ نہ جانے دینا ورنہ بڑی خرابی ہوگی بلکہ انکو لیکر نکل جاؤ تو اچھا ہے اور بہت سے نشیب و فراز دکھاے انھون نے کہا کہ ہم اپنے امکان بھر تو انکو نصیحت کرینگے قبول کرنے نہ کرنے کا انکو اختیار ہے کیونکہ وہ ہمارے بزرگ ہین ہم زبردستی نہین کر سکتے ہین ان دونون نے کہا کہ خیر ہمنے تمکو بھی آگاہ کر دیا اور انکو بھی ہم اپنا حق ادا کر چلے انھون نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر وہ

دونون اندر آئے یہ اپنے مرکبون پر سوار ہوکر اپنے مکان کی طرف چلے راہ مین کہا کہ اب الطاف
نہ جائیگا وہ ماندہ تو ہو نہین صرف ہمارے دکھانے کو بنا تھا ضرور نکلجائیگا اگر جاتا بھی ہوگا تو یہ لوگ
منع کرینگے اور اُسکو دربار مین نہ جانے دینگے امراق نے کہا کہ ضرور ایسا ہوگا اگر ہم اسوقت نہ آتے
تو ضرور کل خفیف ہوتے بادشاہ کی نگاہ مین یہ دونون تو آپس مین تقریر کرتے ہوے اپنے اپنے
مقام پر آئے اور اپنی کارروائی پر بہت خوش ہوے اور اس انتظار مین رہے کہ کل یہ گل کھلیگا
ان کو تو اسی خوشی مین اور فکر مین رکھا جاتا ہے وہان جب یہ نامہ جا چکے اُسوقت الطاف نے
حکم دیا کہ یہ سب سامان لے جاؤ یہ بیکار ان حرامزادون نے آکر دماغ خراشی کی یہ ہمکو نصیحت
کرنے آئے تھے مین اِن ایسے سیکڑون کو چرا دیتا ہون میرے آگے یہ طفل مکتب ہین مین ایسا
نادان تھا کہ انکو اپنے دل کے حال سے آگاہ کرتا یہ ایسے راگ کسی لونڈے کو جاکر دین اپنی محبت
جتانے آئے تھے ہمارے دل کا حال دریافت کرنے آئے تھے اور دیکھنے آئے تھے کہ کیا حال
ہے اگر مین کچھ بھی کہتا تو یہ ابھی تو جاکر بادشاہ سے لگاتے اور اُسکو یہ راے دیتے کہ ایسا بندوبست
فرمایئے کہ یہ جانے نہ پائے پس میرے ارادے مین فرق آتا اور مین مفت ذلیل ہوتا اور یہ لوگ
سب ہنستے اور مین کب ایسا تھا کہ اِنکے کہنے پر عمل کرتا اور کہتا کہ ہان مین ایسا ہی کرونگا مین نے
بھی اسی مصلحت سے کہدیا کہ مین کل ضرور جاؤنگا دربار مین جو وہ حکم دینگے اُسکو بجا لاؤنگا تاکہ انکو
موقع نہ ملے کہ یہ کوئی فتور برپا کرین میرا جو قصد ہے وہ ہو یہ کہکر اُٹھ بیٹھا اتنے عرصے مین بھائی
اور فرزند آئے اُنسے پوچھا کہ یہ نطفۂ حرام کیا کہتے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ کہتے تھے کہ سمجھانا کہ دربار
مین نہ جائین ورنہ خرابی ہوگی ہمنے بھی جواب دیا کہ اپنے امکان بھر کوشش کرینگے آینده اُنکو اختیار
ہے الطاف نے جواب دیا کہ خوب جواب دیا ہمکو لونڈہ بنانے آئے تھے مین نے خود لونڈہ بنا دیا
ذراسی بھی چھاؤن نہ آیا کہ مین یہان سے چلا جاؤنگا یا دربار مین نہ حاضر ہونگا یہ کہکر وہ بھی شک
الطاف نے سنایا اور فرزند سے بیان کیا کہ یہ ابھی جاکر بادشاہ کو درغلا کر میری گرفتاری کی
فکر کرتے میرا قصد فسخ ہوجاتا اور مین اسیر ہوجاتا اگر ذرا مین کہتا کہ مین دربار مین نہ جاؤنگا یہ بڑے
مفسد ہین اور میرے بڑے دشمن ہین یہ صرف دنیا سازی اور اس امر کی باتین تحقیق کرنے تھے تاکہ مین اُنسے
اپنا حال دل کہون کیسے دوست بنے تھے کہ اُنسے بڑھکر کوئی نہ ہوگا بس مین نے خود اُنکو لونڈا
بنایا اور دُھوکا دیا یہ کہکر الطاف نے کہا کہ جو کچھ باقی ہے وہ بہت جلد سب باندھ لو کیونکہ اب زمانہ
بہت کم ہے سب بندوبست ہوگیا ایک تنکا بھی کسی نے نہ چھوڑا الطاف نے سب سے کہا کہ تمنے
سمندر کی حالت سُنی جو کچھ اُنھون نے سمندر کی بابت بیان کیا کہ یہ اسنے حکم دیا اور یہ سب درست
اور صحیح تھا دیکھو تھوڑے عرصے مین معلوم ہوجاتا ہے وہ لوگ آتے ہونگے جو کہ میری طرف سے دربار
مین رہتے ہین اور میرے دوست ہین اُنسے سب حال ظاہر ہوجائیگا راوی نے بیان کیا ہے کہ چند
اہل دربار مین سے الطاف کے بہت بڑے دوست ہین جو کچھ حال روز دربار مین گذرتا ہے وہ سب آکر
اس سے بیان کرتے ہین جب سمندر نے بابت الطاف کے حکم دیا تھا کہ کل یہ آئے اسکے ساتھ سلوک
کیا جائیگا اُنکو بہت غصہ آیا تھا مگر کیا کر سکتے تھے مجبور تھے جب دربار برخاست ہوا پہلے اپنے
مکان پر گئے سب امور سے فراغت کرکے جو وقت کہ الطاف کے پاس جانیکا تھا جب وہ آیا الطاف
کو اُنکے آنیکی خبر ہوئی وہ اُنکے انتظار مین بیٹھا ہوا تھا جیسے معلوم ہوا کہ وہ لوگ آتے ہین فوراً

اُس مقام پر آیا کہ جہان اُسنے بیٹھکر باتین کرتا تھا جب سامنا ہوا پہلے صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی پھر الطاف نے دربار کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے عرضی کا آنا اور عشاق کا اعتراض کرنا سمندر رہ کا اُس امر کا اقرار کرنا کہ جو آپ کی راے ہوگی اُسپر عمل کرونگا عشاق کا راے دینا سمندر رہ کا تقریر کرنا اور الطاف کا بعد طے ہونے ہر امر کے طلب ہونا اور یہان سے جواب کا جانا اور سمندر رہ کا برہم ہونا اور حکم نامہ لکھنا اُسکا جواب جانا اور حکم دینا سمندر رہ کا عشاق کا منع کرنا سمندر رہ کا بہت دیر کے بعد قبول کرنا اُنکی حکم کے ساتھ کہ اگر کل نہ آئے تو یہ اُسکے ساتھ برتاؤ کیا جاے جو کہ شملاق و امراق نے بیان کیا تھا سب بیان کیا اور جو حکم سمندر رہ نے دیا تھا کوئی امر اپنی طرف سے نہین بیان کیا بلکہ کہا کہ ہمکو بہت غصہ آیا مگر کیا کرتے الطاف نے جواب دیا کہ سچ ہو پس الطاف نے بھی شملاق و امراق کا آنا بیان کیا اور جو کہ اُنھون نے تقریر کی تھی سب بیان کی اُنھون نے کہا کہ کیا آے تھے الطاف نے کہا کہ ہان لیکن الطاف نے اُنکو بھی اپنے قصد سے نہین آگاہ کیا ہو کہ میرا یہ قصد ہو صرف یہ کہا ہو کہ مین دربار مین تو ہرگز نہ جاؤنگا چاہے جو کچھ میرے اوپر گذر جاے مجھکو گھر کا تاراج ہونا اپنا اور اپنے عزیزونکا اسیر قتل ہونا گوارہ ہو مگر اُسکے دربار مین جانا گوارہ نہین ہو یہ ذلت گوارہ ہو کہ مین شہر بھر مین تشہیر کیا جاؤن مگر وہ دربار کی ذلت نہ اُٹھاؤن وہ لوگ سنکے خاموش ہو رہے افسوس کیا گیے تھوڑی دیر سنکر اپنے اپنے مکان کو چلے گئے یہ سب واقعات دن بھر مین تمام ہوے جب وہ لوگ پھر کر گئے تو شام ہو گئی جب کسیقدر تاریکی ہوئی الطاف اُسوقت کا منتظر تھا اُسنے حکم دیا کہ اب سب اپنا اپنا اسباب اُٹھا کر میرے محل کی پشت کی طرف جو دروازہ چور ہو اُس سے نکلکر اور شہر پناہ کے چور دروازے طے کرکے فلان صحرا جو شمال کی طرف ہو وہان جا کر قیام کرین مین بھی آتا ہون جب یہان کوئی نہ رہیگا اُسوقت مین بھی آؤنگا ایک امر کا خیال رہے کہ جو کوئی راہ مین ملے خواہ اہل شہر سے ہو خواہ ملازم سمندر رہ بدون دریافت کیے ہوے اُسکو قتل کرنا اُسکو ایک لحظہ کی مہلت نہ دینا کہ وہ کچھ دریافت کر سکے سب نے کہا کہ بہت خوب پس اُسیوقت سے دس دس بیس بیس ملازم اپنا اور الطاف جادو کا اسباب بھی لیکر اُسی دروازے سے نکلکر جانے لگے شہر کو طے کرکے اور شہر پناہ کے چور دروازے سے نکلکر اُس مقام پر جا کر قیام پذیر ہوے کہ جسکا پتہ الطاف نے دیا تھا جو کوئی راہ مین ملا بلا خوف و خطر اُسکو قتل کیا راوی نے بیان کیا ہو کہ نوبت باینجا رسید کہ تا نصف شب کل نکل گئے اب کوئی سواے الطاف اور اُسکے عزیزون کے ملازمون مین سے باقی نہین رہا اور سب اسباب لے گئے جو جواہرات تھا وہ اُنکے پاس تھا الطاف نے اُس مکان مین ایک تنکا بھی نہین چھوڑا جب زلف لیلاے شب تا کمر آئی اور الطاف کو معلوم ہوا کہ ابھی چند لوگ رہگئے ہین پس اُسنے سب کو ایک مقام پر جمع کیا اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آگے آگے اُسکا بھائی بیچ مین الطاف اور سب عزیز و ناموس و جواہرات لیے ہوے عقب مین اُسکا فرزند اسی طور سے مکان سے نکلے الطاف نے جانور تک ہمراہ لے لیے تھے کچھ بھی نہ چھوڑا تھا بالکل مکان خالی کر دیا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ اُسکا مکان بالکل آخر شہر مین واقع ہوا تھا اور اُسکے مکان کی پشت پر بہت بڑا صحرا تھا اُدھر آبادی بالکل نہ تھی پس پشت مکان سے باہر آیا اور سب کو ہمراہ لیکر صحیح و سلامت نکلا ہوا صاف چلا گیا کسی کو کان و کان خبر بھی نہ ہوئی سبب یہ تھا کہ چور دروازہ اُسکے مکان سے قریب تھی اور اُسپر جو سپاہی پہرہ دے رہا تھا اُسکو پہلے ہی قتل کر ڈالا تھا کون خبر کرتا راوی کہتا ہو کہ یہ شہر سمندر رہ سے نکلکر اُس مقام پر آیا کہ جہان لوگ اُسکا انتظار کر رہے تھے اُنھون نے

جو قدم کی آہٹ سنی خیال کیا کہ معلوم نہین کہ کون آتا ہے سب ایک مرتبہ سنبھل کر بیٹھے اور آواز دی کہ کون الطاف کے بھائی نے انکی آواز پہچانکر جواب دیا کہ گھبراؤ نہین ہم ہین انھون نے بھی صدا کو پہچان لیا پس خاموش ہو رہے اور خوش ہوئے کہ آقا آگئے کہ اتنے عرصے مین الطاف جادو مع ناموس و عزیزون کے پہونچا تھوڑی دیر دم لیا جب دم لے چکا تو کہا کہ اب چلو سب تیار ہو اُسوقت الطاف نے کہا کہ کوئی چیز تو مکان مین رہ نہین گئی یا کوئی آدمی باقی تو نہین رہا سب نے عرض کی کہ جی نہین پس الطاف اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر اسی تاریکی شب مین طرف لشکر اسلام کے خوشی خوشی روانہ ہوا کہ اسکا حال انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ تحریر ہوگا جہان پر موقع ہوگا اب راوی کہتا ہے کہ یہ لوگ تو نکل گئے انکا حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال شہر سمندر یہ تحریر ہوتا ہے کہ انکے جانے کے بعد کیا گذری پس جب قریب صبح طلایہ گشت اُسطرف آیا چونکہ اسکے ہمراہ روشنی تھی اُسنے دیکھا کہ شہر پناہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور وہ سپاہی جو کہ پہرے پر تھا مرا ہوا پڑا ہے اُسنے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ چور شہر مین آئے اور چوری کر کے مال و اسباب لے گئے اور اُسکو قتل کر کے چلے گئے پس کوتوال نے اُسکی لاش اٹھوائی اسدن اتفاق سے دوسرا سپاہی پہرہ بدلوانے بھی نہ آیا طریقہ یہ تھا کہ جب اُسکے پہرہ کا زمانہ ختم ہوتا تھا تو یہ جاکر اُسکو جگا کر پہرہ بدلوا دیتا تھا آج یہ تو گیا نہین تھا اس سبب سے پہرہ بھی نہین بدلا گیا پس کوتوال نے اُسکی لاش اٹھوائی اور کوتوالی مین لایا ہے اثنا مین صبح ہو گئی سمندر دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر ہوئے شملاق و امراق جو بیدار ہوئے انھون نے اپنے عیار سے کہا کہ جاکر ذرا خبر تو لاؤ کہ الطاف جادو کس فکر مین ہے وہ عیار الطاف کے مکان پر بموجب حکم اپنے مالک کے آیا یہان آکر مکان کو خالی پایا ایک شخص بھی نہ تھا مکان مین سناٹا پڑا ہوا ہر طرف ہو کا مقام تھا کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ جو کچھ مالیت رکھتی ہو صرف ظروف گلی تھے وہ بھی ٹوٹے ہوئے یہ حال دیکھکر فوراً اپنے آقا کے پاس آیا سب حال اُسنے بیان کیا وہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ وہ مارا ہمارا حکم چلگیا ہم سچے ہوئے عشاق جھوٹا پڑا اب بادشاہ کو ہمارے قول کا بہت اعتبار ہوگا یہ کہکر خوشی خوشی سوار ہو کر طرف دربار کے چلے راہ مین سُنا کہ کوئی شہر پناہ کے پشت کے دروازے پر کے سپاہی کو قتل کر کے چلا گیا اُسکا پتہ نہین ہے شملاق نے امراق سے کہا کہ یہ کلام الطاف کا ہے وہ اسی طرف سے گیا ہے سب کو لیکر معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے روکا ہے یہ اکیلا تھا وہ بہت سے ہونگے سب نے ملکر اُسکو قتل کیا چلو دربار مین اسکا تدارک کیا جائیگا پس یہ راہ طے کر کے دربار مین آئے سمندر شاہ کو سلام مجرا کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ابھی کوئی ذکر نہ ہونے پایا تھا کہ کوتوال شہر حاضر ہوا اور اُسنے مجراگاہ پر سے مجرا کر کے کہا کہ مین ایک خبر تازہ لایا ہون مین جو روند پھرتا ہوا شہر پناہ کی پشت کے دروازے کی طرف گیا اُسکو کھلا ہوا پایا اور جو سپاہی اُس مقام پر پہرہ دے رہا تھا اُسکا لاشہ پڑا تھا نہ معلوم کون اُسکو قتل کر گیا شاید رات کو چور آئے وہ اُسکو قتل کر کے چلے گئے اُسکو موقع نہ ملا کہ چوری کرتا چلا گیا سمندر نے کہا کہ یہ تمھاری غفلت ہے کہ تمنے اچھے طور سے حفاظت نہ کی خیر ابکی خطا تمھاری معاف کیجاتی ہے اب ایسی غفلت نہ کرنا ورنہ عتاب سلطانی تمپر نازل ہوگا کوتوال نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ اب ایسی خطا نہ ہوگی اگر ہو تو سزا دیجائے پس سمندر نے حکم دیا کہ لاش کو اُسکی اُسکے ورثا کو دیدو تاکہ وہ اُسکا کریہ کرم کرین یہ کہکر سمندر طرف عشاق کے متوجہ ہوا اور کہا کہ اے اُستاد ابتک

الطاف جادو نہین آیا کہا جب دربار برخاست ہوجائیگا اُسوقت آئیگا عشاق نے جواب دیا کہ
آنا ہوگا یہ کہکر ایک چوبدار کی دیکھکر عشاق نے کہا کہ تم الطاف جادو کے مکان پر جاؤ اور کہو کہ تمنے
کل عذر کیا تھا کہ مین آج حاضر نہین ہو سکتا ہون کل ضرور حاضر ہونگا یہ کیا کہ اسقدر دن آگیا اور تم
نہین آئے اگر نہ آنا تھا تو کل تحریر کیون کیا اگر آنا ہو تو آؤ ورنہ عتاب شاہی تمپر نازل ہوگا وہ چوبدار
یہ تقریر عشاق کی سنکے دربار کے باہر آیا اور طرف مکان الطاف کے چلا یہان سمندر اور تقریر
کرنے لگا وہ چوبدار اُدھر مکان پر الطاف کے پہونچا دیکھا وہ مقام ہو کا رہا ہے سب دروازے
کھلے ہوے ہین ایک چڑیا تک نہین ہے سناٹا ہے یہ زبان سے بیحال دیکھکر بہت جلد واپس آیا
اور بمقام عرض پر کھڑے ہو کر دعا و ثنائے شاہی بجا لایا عشاق نے کہا کہ کیا خبر لائے کیا الطاف
آتا ہے اُس چوبدار نے کہا کہ کیسا الطاف اور کیسا آنا وہان ہے کون ایک متنفس تو ہے نہین سناٹا پڑا ہے
تمام مکان خالی ہے نہ الطاف ہے نہ اُسکے ملازم ہین ایک چیز تو چھوڑ نہین گیا ہے نہ معلوم کسوقت نیز
نکلگیا ہے کل تک تو سب سامان تھا یہ جو عشاق نے سُنا چہرے کا رنگ فق ہوگیا چونکہ الطاف کے
دوست تھے انکو بڑا صدمہ ہوا کہ نہ معلوم الطاف کدھر چلا گیا پس ایک مرتبہ شملاق وامراق نے کھڑے
ہو کر عشاق کو سلام کیا اور کہا کہ اُستاد سلام ہے اور پھر تسلیم ہے اگر ہم کل کوئی راے دیتے تو سب
ہمکو الزام دیتے کہ تم بادشاہ کے دشمن ہو دوست کو دشمن بناتے ہو یہ کیا ہوا کیا بے خوف وخطر
الطاف نکل گیا آپ فرماتے تھے کہ ضرور علیل ہے اجی حضرت یہ سب اُسکے فقرے تھے اب ہمسے صاف
صاف سنئے کہ جو اُسنے تقریر ہمسے کل کی ہے ہم اُسکی عیادت کو کل گئے تھے پہلے تو وہ ہمسے بہت اچھی
طرح ملا اور کہا کہ مجھکو معلوم ہے کہ بادشاہ نے تمکو صرف میرے دیکھنے کو روانہ کیا ہے مین تو اچھا ہون
صرف مین نے بادشاہ سے فقرہ کیا کیونکہ مجھکو اُنکی نوکری اب منظور نہین ہے اسی سبب سے مین نے
نو ماہ سے دربار مین قدم نہین رکھا پس اب مین کبھی اُس دربار مین نہ جاؤنگا وہ دربار پاجیونکا
ہے شرفا کے لایق نہین ہے بادشاہ میرا کیا کر سکتا ہے مین کوئی آفاق و ایوان تو ہون نہین کہ اپنے کو
ذلیل کراؤن میری گرد قدم کو تو بادشاہ پائیگا نہین مین نے بہت کچھ سمجھایا مگر اُسنے ایک نہ سُنی اور
اُسنے بہت سے کلمے ایسے بادشاہ کی شان مین کہے کہ جنکو مین اپنی زبان پر لانا غیر مناسب جانتا ہون
پس وہ شب کو سب کو لیکر نکلگیا اور یہ جو سپاہی مرا تھا شہر پناہ کے چوبدروازے پر کوتوال کو
پتا معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے قتل کیا اُستاد آپ نے بڑا دھوکا کھایا آپ کے سبب بادشاہ نے بھی بیوجہ
شملاق نے کہا عشاق نے سر جھکا لیا خاموش ہوگیا پس سمندر کو غصہ آگیا فوراً حکم دیا کوتوال کو
کہ تم مزدور لیکر جاؤ اور مکانات الطاف کو گرادو اور جو اُسکے عزیز اس شہر مین ہون انکو گرفتار
کرلاؤ جہان جہان ملین پس مین آج سے اپنی راے پر عمل کرونگا جو میری راے ہوگی اُسکے
موافق کام کرونگا کسی کی راے پر عمل نہ کرونگا اُستاد کی راے پر عمل کرکے مین نے اتنا بڑا دھوکا
کھایا کہ الطاف صاف بلا خوف وخطر ہم سب کو دھوکا دیکر چلا گیا ہم اُسکا کچھ نہ کر سکے اُستاد کوئی راے
آپ کی ٹھیک نہین ہے جو راے مین کل آپنے دی ہین سب خراب دی ہین مین کسی پر عمل نہ کرونگا نہ اب آپ
مجھکو کوئی راے کبھی کسی مقدمے مین دیجیے گا کیونکہ مین آسپر عمل نہ کرونگا بیکار آپ کو ناگوار ہوگا
عشاق نے برہم ہوکر جواب دیا کہ بہت بہتر آپ بھی مجھسے کسی امر مین نہ دریافت فرمائیے گا اور نہ مین
بھی راے دونگا اُسوقت آپکو بھی ناگوار ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ گفتگو جب

اُستاد و شاگرد مین ہو چکی سمندر نے اُسوقت حکم دیا کہ چند سوار تلاش مین الطاف کی جائین جہان پر
وہ ملجاوے دو سوار ہمکو آکر خبر دین اور باقی اُسی مقام پر ٹھہرے رہین اور اُسکو روکین اور ساحر بھی
جائین یہ سُنکے شملاق نے کہا کہ یہ راے آپ کی بہت عمدہ ہو میرے بھی پسند ہو بس اُسوقت پچاس سوار
اور دس ساحر براے تلاش الطاف جادو روانہ ہوئے کہ انکا ذکر کیا جائیگا اُودھر کوتوال نے جاکر
تمام مکان کو الطاف جادو کے گرا دیا نشان تک باقی نہ رکھا اُسکے عزیزون کو تلاش کیا تو معلوم ہوا
کہ اس شہر مین کوئی اُسکا عزیز نہین ہو سب اُسکے ہمراہ گئے پس کوتوال نے آکر عرض کی غلام نے جاکر
تمام مکانات الطاف و عزیزان الطاف کے گرا دیے نشان تک باقی نہ رکھا اور عزیزون کو جو
تلاش کیا الطاف کے تو معلوم ہوا کہ کوئی عزیز اُسکا اِس شہر مین نہین ہو سب اُسکے ہمراہ گئے
مین سمندر نے کہا کہ اب سے اور جبتک میری حکومت ہو اگر ہمکو کوئی عزیز الطاف کا ملجاوے یا دریافت
کرنے سے اُسکا پتہ لگے کہ اس شہر مین فلان عزیز ہو تو بلا تحقیقات بلا ہمارے دریافت کے اُسکو
قتل کرنا تمسے کوئی پرخاش نہ کیجائیگی اگر ذرا سا بھی سلسلہ قرابت کا پانا اس مین اگر میرا عزیز بھی ہو
تو تم رعایت نہ کرنا ورنہ تمکو سزا دیجائیگی آیندہ تمکو اختیار ہو کوتوال نے کہا کہ مین کبھی رعایت نکرونگا
چاہے میرا باپ بھی ہو یہ حکم دیکر سمندر نے اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ جو راے کل اُستادونے
دی تھی کہ آج الطاف کی حاضری معاف کردو کل وہ ضرور حاضر ہوگا وہ خلاف نکلے پس جو راے اُنھون نے
دی ہو وہ سب خلاف ہوگی اُسکا انجام اچھا نہ ہوگا اب مین کل حکم دونگا کہ جو مجھکو کرنا چاہیے اور جو
میری راے ہوگی یہ کہکر سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے سمندر محل مین
گیا مگر عشناق کو بہت شرمندگی تھی ہر ایک اہل دربار کہتا تھا کہ الطاف نے بہت چالاکی کی جو کہ الطاف
کے دوست تھے وہ سب خوش تھے کہ اچھا ہوا آبرو بھی بچی اور جان بھی جو کہ دشمن تھے اُنکو صدمہ تھا
کہ مفت الطاف نکلگیا راوی نے کہا کہ جب سمندر دربار برخاست کرکے محل مین گیا اور کھانے
وغیرہ سے فراغت کرچکا فورًا ایک چوبدار کو روانہ کرکے شملاق و امراق کو طلب کیا وہ فورًا حاضر
ہوئے مکان خلوت مین لے گیا اور کہا کہ جو راے تمنے کل دی ہو اُسی پر عمل کرون کوئی اُسمین نقص
تو نہین ہو اُنھون نے کہا کہ شوق سے وہ راے بہت عمدہ ہو یہ کہکر کہا کہ کیون ہمنے نہ حضور سے
عرض کیا تھا کہ الطاف شب کو فرار کرجائیگا وہی پیش آیا سمندر نے جواب دیا کہ تمنے سچ کہا تھا
تمھاری راے بہت ٹھیک اور عمدہ ہو پس مین تمسے کہتا ہون کہ میری ایک راے ہو کہ اُدھر تو مین
سامان لشکرکشی کرون اُدھر ایک نامہ بنام مالک طلسم گنجوری سلیمانی لکھون اور اُس سے کمک کا
خواستگار ہون اسمین تمھاری کیا راے ہو اُنھون نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت عمدہ ہو ہم اسکو پسند
کرتے ہین کیونکہ اسمین کوئی نقصان نہین ہو جب یہ وزرا نے کہا سمندر نے کہا کہ بس اسی لیے طلب
کیا تھا وہ رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان پر آئے سمندر محل مین گیا اب سمندر کو تو اس انتظار مین رکھا جاتا
ہو کہ کل صبح ہولے اور مین دربار کرون تو حکم و احکام موافق اپنے وزرا کے راے کے جاری کرون
اور کچھ حال گرداب شاہ وغیرہ کا تحریر ہوتا ہو کہ راوی نے بیان کیا ہو کہ جب یہ عرضی روانہ کرچکے تھے
اور اپنے اپنے خیمے مین جاکر آرام پذیر ہوئے تھے دوسرے دن دربار کیا سب آکر حاضر دربار
ہوئے کہ وہ طائر جواب عرضی لیکر آیا گرداب شاہ وغیرہ نے مضمون عرضی پڑھا جو کہ جواب سمندر کیطرف
سے آیا تھا اور کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہو کہ ہم بار بار تحریر کرین کہ ہم کیا کرین اب سوائے اس امر کے

کہ جو یہان واقعہ گذریگا وہ ہم تحریر کر دیا کرینگے جو سمندر کا جی چاہیے وہ کرین خواہ خود لشکر لیکر تشریف لائین خواہ کسی سردار کو روانہ کرین راوی نے بیان کیا ہے یہ کہکر خاموش ہو رہے اُن ہرکارون نے آکر خبر دی کہ آج ایوان کی فلان خداپرست نے دعوت کی اب ہرکارے آکر یہ بھی خبر دیتے ہین کہ آج فلان فلان خداپرست نے ایوان کی دعوت کی ہے کل فلان نے کی تھی گرداب وغیرہ ہر روز دربار مین آتے ہین دن قریب دوپہر کے دربار برخاست کرکے اپنے خیمون مین چلے جاتے ہین مختصر یہ کہ آج ہرکارون نے آکر خبر دی کہ آج دعوت سے فراغ ایوان کو ملا اور صاحبقران سے رخصت حاصل کرکے اور اجازت لیکر طرف شہر کے روانہ ہوئی اور یہ عرض کر گئی ہے کہ مین جاکر سب اہل شہر اور اپنے عزیزون و ملازمون کو مسلمان کرونگی اُسکے بعد لشکر لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہونگی یہ خبر ہے جو کچھ ہمکو حکم ہو وہ ہم بجا لائین جو فرمائیے تو لشکر اسلام مین رہین ورنہ اپنے لشکر مین گرداب شاہ و حباب شاہ وغیرہ نے کہا کہ اب لشکر اسلام مین جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ ہمکو صرف اِس سے وہان رہنے کا حکم دیا گیا تھا کہ تاکہ ایوان کی خبر دریافت ہوتی رہے کہ اُسنے اہل اسلام کو کیا صلاح دی چنانچہ یہ معلوم ہو گیا کہ وہ اب اپنے شہر کو چلی گئی اب کیا ضرورت ہے بس تم لشکر مین رہو اب جب ہم تمکو حکم دیجیے پھر جانا یہ کہکر اُنکو انعام دیا وہ رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئے یہان گرداب نے منشی کو طلب کرکے کہا کہ ایک عرضی ہم سب کی طرف سے بادشاہ کو تحریر کرو اُسمین یہ حال ہو کہ یہان سب طور سے خیریت ہے صرف عرضی اس غرض سے خدمت عالی مین تحریر کی ہے کہ ایوان آج اہل اسلام سے رخصت ہو کر اپنے شہر کو گئی ہے اس قصد سے کہ سب اہل شہر اور اپنے عزیزون کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر برائے کمک آؤن باقی خیریت ہے اطلاعاً عرض کیا منشی نے اِسی مضمون کی عرضی لکھکر پیش کی گرداب شاہ وغیرہ کی اُسپر مہر کی گئی پس لفافہ کرکے حاضر کی گرداب نے ایک طائر سحر کے ذریعہ سے خدمت سمندر مین روانہ کی اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اب انکا حال آیندہ تحریر ہوگا طائر عرضی لیکر اُدھر کو روانہ ہوا یہان سمندر نے دربار کیا ہے حسب معمول سب حاضر دربار کفر آثار مین اپنے اپنے عہدے اور اپنے اپنے قرینہ سے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین کہ سمندر نے ایک مرتبہ دبیر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ ایک نامہ ہماری طرف سے بنام حاکم طلسم گنجور کہ سلیمانی تحریر کرو اسکا یہ مضمون ہو کہ ای برادر صاحب آپ کو بعد تحفہ سلام کے معلوم ہو کہ مجھکو آپ سے یہ امید نہ تھی کہ میرے اوپر یہ مصائب گذرینگے اور آپ میری خبر نہ لین گے مین یہ خیال کرتا تھا کہ آپ میری ہر امر مین خبر لین گے آجکل میرے اوپر وہ مصائب ہین کہ خداوند کسی اپنے بندے پر نہ ڈالین آپ پر کیا منحصر ہے خداوند نے بھی خبر لینا ترک کر دیا پہلے تو خداوند کیسی کیسی خبر لیتے تھے اب تو انکھون نے ایک قلم میری طرف سے نگاہ پھیر لی اور میرا خیال بھلا دیا گو میرا ابھی یہ طریقہ تھا کہ سال بھر کے بعد خدمت مین جاتا تھا مگر بسبب آفت تازہ کے جس مین آجکل مبتلا ہون کوئی پانچ برس سے نہین گیا ہون معلوم ہوتا ہے کہ اِسی سبب سے خداوند ناخوش ہوچکے اور مجھ سے بالکل بے خبر ہو گئے ہین لہذا مین تمسے اس امر کا امیدوار ہون کہ میری اس مشکل مین آکر کمک کرو اور خبر لو اور خدمت خداوند مین بھی میری طرف سے عرض کرو کہ وہ میرے حال پر رحم فرمائین اور اِس آفت کو میرے سر پر سے دفع کرین گو بعد مدت کے کوئی وعدہ پندرہ دن کا ہوا ہے کہ ایک مقام پر خداوند نے میری کمک کی اور میری جان بچائی بعد شور خیز کو روانہ کرکے اسی کی زبانی معلوم ہوا کہ خداوند ناخوش ہین مین نے اُسکے ذریعے سے بھی عرض کرا بھیجا ہے تم بھی کچھ میری طرف سے

سفارش کرو تاکہ خداوند کا غصہ فرو ہو اے بھائی کنجور شاہ جادو تمہارے برابر ذی رتبہ و صاحب تجمل و جلیل القدر اس اقلیم میں کوئی نہیں ہے تم ایسے ہو کہ تمہارے پاس خداوند نے روح نطاق و جان نطاق رکھی ہے اور خداوند تمکو بہت مانتے ہیں اور عزت فرماتے ہیں تم ایسے صاحب دیانت و امانت ہو کہ خداوند نے ان اشیا پر تمکو حاکم کیا ہے کہ جو خداوند کے سبب بقائے حیات ہیں سوائے تمہارے انھون نے اور کسی کو وہ نادرات اشیا سپرد نہیں کیں تمکو اپنے عزیزون سے زیادہ تر خیال کیا کہ تحفہ جات نطاق تمہارے سپرد کیے تمہاری سب عزت و حرمت کرتے ہین پس میرے حال پر رحم کرو اور اسوقت میں میری کمک کرو زبانی بھی اور ہاتھ پاؤن سے بھی میری کمک کے لیے لشکر روانہ کرو اے بھائی یہ وقت غفلت کا نہین ہے تمکو خبر لینا میری پر ضرور ہے بلکہ تجھیر کیا منحصر ہے جسقدر یہان بادشاہ صاحب سپاہ و لشکر ہین سب پر میری کمک فرض ہے اور تجھیر تو بڑا ایک زور ہے اور یہ بھی امید ہے کہ تمہارے کمک کرنے سے میری بلا دفع ہو گی کیونکہ صاحب طلسم و مالک طلسم ہو تمہارا بڑا مرتبہ ہے تم مجھسے زیادہ عقیل ہو اے بھائی یہ میری کمک نہین ہے بلکہ گویا سب بندگان خداوند کی کمک کی اگر تمہاری کمک کرنے نے و دیگر بادشاہون کی کمک کرنے سے یہ بلائے تازہ دفع ہو گی تو خیال کرو کہ دین تصویر پرستی دنیا پر قایم رہا ورنہ اس غفلت اور بے خبری سے یہ ہوگا کہ پھر کسی مقام پر کوئی تصویر پرست نظر نہ آئیگا سوائے دین اسلام کے اور کوئی تم مین سے دکھائی نہ دیگا سوائے خدا پرستون کے اور کوئی بھی خداوند نطاق کا نام بھی نہ لیگا سوائے خدائے نادیدہ کے اور اہل اسلام کا مثل اور طلسمون اور شہرون کے یہان بھی قبضہ ہو جائیگا انھین کا سکہ جاری ہوگا جیسا کہ انھون نے ہزارہا ملک ساحرون و غیر ساحرون کے طلسم تباہ کیے اور اپنا طریقہ اس مقام پر جاری کیا اسی طور سے اسکو بھی وہ تباہ و برباد کرینگے اور اپنا طریقہ یہان بھی جاری کرینگے پس ہر بندۂ خداوند پر میری کمک فرض ہے مین کوئی ملک و مال کے لیے نہین کمک طلب کرتا ہون بلکہ مذہب کے بچانے کے لیے اور دین تصویر پرستی قایم رکھنے کے لیے اے بھائی یہ بلا تم سب پر میان آئینہ اندام جادو حاکم طلسم آئینہ کے سبب سے نازل ہوئی ہے نہ وہ ادھر آتے نہ یہ بلا نازل ہوتی نہ تم سب بندگان خداوند اس بلا مین مبتلا ہوتے تم لوگون نے یہ واقعہ سنا ہوگا مگر مین تمکو بطور اجمال کے تحریر کرتا ہون کہ یہ بلا کیونکر آئینہ اندام جادو کے سبب سے تم پر نازل ہوئی اسکا واقعہ یون ہے کہ جب خدا پرستون کے ہاتھ سے زمرد ثانی و تورج حرامی و سنگنگان بھاگ کر طلسم آئینہ مین آئے اشراق جادو و آئینہ اندام جادو نے انکو دامن پناہ دیا تم زمرد ثانی و تورج و سنگنگان کے حسب و نسب سے واقف ہو انکے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ زمرد کس خاندان سے اور تورج کس خاندان سے ہے اور سنگنگان پس زمرد تو فرزند تھا لقا کا جو کہ سبا ئل مین خدائی کرتا تھا اور ہاتھ سے صاحبقران اول کے مارا گیا اور تورج خاندان صاحبقران سے ہے مگر حالت کفر مین پیدا ہوا اسی حالت مین رہا اور سنگنگان اولاد شیطان درگاہ لقا سے ہے مین نے صرف تمکو یاد دلایا کہ شاید تم بھول گئے ہو پس جب آئینہ اندام نے انکو پناہ دی آئینہ اندام طلسم مین خدائی کرتا تھا ان سب سے کہا کہ مجھکو سجدہ کرو تو ہم کمک کرینگے اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے گو زمرد خود دعوی خدائی کرتا تھا اور خدا تھا بھی اور علاوہ کئی ایک مقامات کے سب اسکو خدا جانتے تھے مگر بسبب اسکے کہ اہل اسلام سے بہت پریشان تھا اور کہین دامن پناہ نہ ملتا تھا یہان ملا تھا انکار کرنا مناسب نہ جانا سب نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے دامن پناہ دیا تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ اہل اسلام بھی اس طلسم پر آئے پہلے آئینہ اندام اور اشراق زمرد و تورج وغیرہ کو طلب کیا اور کہا کہ اگر تم زندہ رہوگے تو ہم تمسے مقابلہ

کر نیگے اُنھون نے انکار کیا خلاصہ یہ کہ مقابلہ ہونے لگا نوبت بایں جا رسید کہ اہل اسلام غالب آئے اشراق وغیرہ نے شکست کھائی چونکہ طلسم بہت بڑا تھا بدین سبب اُن لوگون کو زمانہ جنگ وپیکار مین بہت گذرا اُسی زمانے مین آئینہ اندام نے ایک عرضی بنام خداوند تحریر کی تھی کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ میرے اوپر اہل اسلام نے نرغہ کیا ہے مین اُنکے ہاتھ سے بہت پریشان ہوا ہون لہذا میری کمک فرمائید ہو یہان سے جواب روانہ کیا گیا تھا کہ اچھا کمک کیجائیگی یہان اس انتظار مین کہ عرضی گئے اور اُسکا جواب بجاے اہل اسلام غالب آئے اور کوئی صورت مفر کی آئینہ اندام کو سوائے فرار کے نظر نہ آئی پس سب سامان کو چھوڑ کر مع چند ساحرون کے وہان سے بھاگا اشراق وغیرہ کو طلسم مین چھوڑا خود نہ طاق کو چلا گیا وہان طلسم مین غدر مچ گیا اشراق وغیرہ مع زمرد و تورج کے ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئے اہل طلسم نے امان طلب کی اہل اسلام نے اُنکو امان دی اس طلسم پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوا اور جو ملک اُس طلسم کے تعلق تھے وہ بھی قبضے مین آئے بعد اس واقعہ کے صاحبقران ثانی کہ جنھون نے طلسم کو فتح کیا تھا اور اہل اسلام کے افسر اعلی تھے مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف اپنے معبدگاہ کے ترک دنیا کر کے روانہ ہوئے اور بدیع الملک کو جو کہ اب صاحبقران ہین انکو لقب صاحبقران ثالث دیا اور تمام لشکر پر افسر کیا اور یہ وصیت کی کہ بدون قتل آئینہ اندام تم آرام نہ لینا اور جو جو ملک کہ ساحرون سے آباد ہون اُنپر قبضہ کرنا تمام عالم مین دین اسلام کو رواج دینا پس وہ تو یہ کہکر چلے گئے بدیع الملک نے پہلے خزانہ طلسمی نکلوایا اُسکے بعد مع لشکر کے طرف نہ طاق کے کوچ کیا کیونکہ انکو قبل سے معلوم تھا کہ آئینہ اندام طرف نہ طاق کے گریز کر گیا ہے چنانچہ وہ اکر دشت بہار افزا مین فروکش ہوئے مع لشکر کے آئینہ اندام جو وہان سے بھاگا تو قریب نہ طاق آیا اپنے آنیکی خداوند کو خبر کرائی خداوند نے اُسکو بدون دریافت حال اندر طلسم کے طلب کر لیا اُسکے بعد جو حال معلوم ہوا الغ پھر کیا ہو سکتا ہے یہ خیال فرمایا کہ اب تو دامن پناہ دے بیٹھے ہین اپنی عدالت کے خلاف ہے کہ جسکو پناہ دین پھر اُسکو نکال دین چنانچہ آئینہ اندام کا امتحان جو کیا گیا تو وہ سحر مین بالکل بیکار نکلا ایک حرف بھی نہ آتا تھا پس جب یہ حال خداوند کو معلوم ہوا حکم فرمایا کہ اسکو تعلیم سحر کی کیجائے اور جب یہ بالکل سحر مین کامل ہو جائے تو ایک پر مرحلہ بیرون نہ طاق بنا دیا جائے یہ وہان کی حکومت کرے وہ مرحلہ بھی متعلق نہ طاق ہو چنانچہ اُسکی تعلیم کے لیے بموجب حکم خداوند دو باقی جادو و شبرنگ جادو جو کہ مدت سے بلا خدمت مشاہرہ معقول پاتے تھے طلب کیے گئے آئے سپرد آئینہ اندام کو کیا اور ایک مکان صحرائے ہولناک مین تعمیر کیا گیا کہ جہان آئینہ اندام کو تعلیم سحر کیجائے پس ساحران مذکور آئینہ اندام کو لیکر اُس صحرا مین گئے اور تعلیم کرنے لگے ای بھائی یہ آفت جو ہمپر آئی ہے اسکا سبب یہ ہے جو کہ مین نے تحریر کیا نہ آئینہ اندام آتا نہ اہل اسلام اس طلسم مین آتے یہ اُسکے قدم کی برکت تھی کہ آپ بھی تباہ ہوا اپنے ہمراہ اورون کو بھی برباد کیا پس جب اہل اسلام دشت بہار افزا مین فروکش ہوئے اُنھون نے ایک جشن کیا اور اپنے لشکر مین ایک بادشاہ تھا اُسی زمانے مین صنوبر شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی اُنھون نے صنوبر شاہ کو مسلمان کیا یہ خبر جب دیوانہ بھوت و مبھوت کو ہوئی وہ برائے مقابلہ آئے اُن دونون کو بھی بدیع الملک نے زیر کیا وہ بھی اُنکے شریک ہوئے یہ خبر جب سحران سبز پوش کو پہونچی اُسنے حباب جادو و سہراب جادو کو برائے اسیری صنوبر شاہ و بدیع الملک روانہ کیا حباب جادو ہاتھ سے بدیع الملک کے مارا گیا سہراب

اسیر کر لیا وہ شریک اُنکا ہوگیا یہ ساری آفت اُسی کی ڈالی ہوئی ہو کیونکہ وہ یہان اکثر مقامات سے بخوبی واقف ہو پس جب وہ شریک ہوا اسکی خبر سحران کو ہوئی کہ حباب مارا گیا اور سہراب اسیر ہوگیا اِسکو بڑا صدمہ ہوا اُسنے سامان جنگ کیا اُسی زمانے مین سہراب سحران کے پاس آیا اور کہا کہ مین مکر سے اُنکا شریک ہوا تھا صرف اپنی جان بچانے کے لیے ورنہ مین بھی مثل حباب کے مارا جاتا مین تمھارا شریک ہون ملکہ سحران کو یقین آگیا وہ خوش ہوئی جب اُسکو یہ معلوم ہوا اُسنے مجھکو خبر کی جب مجھکو خبر ہوئی مین نے اُسوقت سحاب جادو و شجر جادو کو صنوبریہ مین بھیجا کہ تم جاکر صنوبر شاہ کو اسیر کر لاؤ مع اُسکے اہل و عیال کے چنانچہ وہ گئے اُسیدن صنوبر شاہ نے کل اہل شہر کو مسلمان کیا تھا انھون نے جاکر تمام اہل شہر کو درخت بنا دیا اور غارت کیا کیونکہ میرا حکم تھا اور صنوبر شاہ کو مع اہل و عیال و وزیرون کے اسیر کر لائے اور میری خدمت مین حاضر کیا پس مین نے اُن قیدیون کو آفتاب جادو کے ہمراہ پاس ملکہ سحران سیاہ پوش کے روانہ کیا اور اپنے سپہ سالار یعنی آفتاب سے کہا کہ تم جاکر سحران کی کمک کرنا مجھکو یہ حال نہین معلوم تھا کہ سہراب مکر سے شریک سحران ہو صرف یہان کی حالت دریافت کرنیکے لیے اس عرصے مین کہ جبتک آفتاب وہان پہونچے پہونچے ملکہ سحران نے کئی مقابلے کر کے بہت سے اہل اسلام اسیر کر لیے اور اُسکی بہن ماہیان طوفان کش نے اسم اعظم صاحبقرانی بھی فراموش کرا دیا کہ آفتاب پہونچا اُسنے سب اسیرون کو سپرد سحران کیا اور کہا کہ مین اپنا سحر تیار کرتا ہون ایک دم مین سبکو غارت کرونگا سحران نے کہا کہ مرحبا جب یہ حال سہراب کو معلوم ہوا چونکہ وہ تو اسی لیے یہان آیا تھا اُسنے یہ حال دریافت کر کے اسکی خبر اہل اسلام کو کی بھائی اہل اسلام تو کوئی چیز نہین ہین اُنکا قتل کرنا کوئی امر مشکل نہین ہو کیونکہ وہ ساحر نہین ہین بلکہ غیر ساحر ہین ہان چند ساحر اُنکے ہمراہ ہین وہ کوئی چیز نہین ہین وہ بھی یہ لیاقت رکھتے ہین کہ ہمسے مقابلہ کرین مگر ہان ایک پیادہ ہو کہ جو کہ ہزارون سے نہین بند ہو اُسکا مثل و نظیر نہین ہو بڑے غضب کا عیار ہو یون تو لشکر اسلام مین ہزارون عیار ہین ہر ایک اپنے اپنے فن مین کامل و اکمل ہو مگر وہ سب کا افسر ہو اُس سے کوئی سر بر نہین ہو سکتا ہو اُسنے بہت سے گھر برباد کر دیے جیسا کہ تمنے اکثر کتابون مین عمرو اول و ثانی کی عیاریان سُنی ہونگی کہ انھون نے لاکھون بلکہ کرورون کو قتل کیا ہزارون ملک پر قبضہ کر لیا اسی طور سے اُسنے بھی یہان آکر وہ کام کیا کہ بھلا وہ کیا کرتے یہ جو کچھ زور رہا اہل اسلام کو اُسی کے سبب سے ہو اُسکے سبب سے کسیکا بس نہین چلتا ہو جہان کوئی آفت اہل اسلام پر آئی اُسنے عیاری کر کے اُسکو قتل کیا وہ آفت ٹل گئی چنانچہ جب اُسکو معلوم ہوا کہ آفتاب جادو نے آکر سحر آفتاب تیار کیا ہو پس اُسوقت وہ چند عیارون کو لیکر چلا اُدھر گو اِسپار دریاے سبز رنگ کے آنا مشکل تھا کیونکہ راستہ اُسکا کسیکو نہ معلوم تھا مگر اُسنے تلاش کر کے نکال لیا اور اِسپار آیا آفتاب کو قتل کیا سحر اُسکا مٹا یا اُسکے سحر سے اہل اسلام کو بچایا اُسکے بعد سہراب سے ملکر ملکہ سحران کو قتل کیا اُسکے بعد ملکہ ماہیان طوفان کش کو مارا دریاے سبز رنگ کو مٹا دیا جبتک مین بند و بست کرون کرون اُسنے سب کا خاتمہ کر دیا راہ صاف کر لی اب تو اہل اسلام کو راستہ ملا وہ اُدھر کو چلے مین نے سب کو نامہ لکھکر طلب کیا اور جدھر سے اہل اسلام آتے تھے اُدھر کے شاہون کو لکھا کہ اِدھر اہل اسلام کو نہ آنے دینا چنانچہ پہلے اہل اسلام یقین خود پرست کے ملک پر پہونچے اُسنے مقابلہ کیا مین نے ساحر اُسکی کمک کو روانہ کیے ملکہ غزالان دختر آفتاب کو روانہ کیا یقین نے شکست کھائی وہ شریک اہل اسلام ہوا اور غزالان بھی بس اہل اسلام وہان سے محرابیہ پر آئے محراب شاہ نے روکا

بڑا معرکہ ترا آخر وہ بھی مغلوب ہو کر شریک ہوا کیونکہ اہل اسلام کی کمک غیب سے ہوتی ہو پس جب یہ حال اور بادشاہون نے سُنا اور یہ خیال کیا کہ جب ایسے ایسے بادشاہ مغلوب ہوے اور کچھ نہ کر سکے تب سبنے بدون مقابلہ انکی شراکت کی اہل اسلام کا دین قبول کر لیا چنانچہ امثال شاہ و اقبال شاہ و حیرت شاہ و مراد شاہ سب مسلمان ہوے جس ملک پر اہل اسلام پہونچے اُس ملک کے بادشاہ نے اُنکا دین قبول کیا میرے حکم پر عمل نہ کیا نہ میری تحریر کی پابندی کی جب یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضے مین آچکے اُنھون نے ادھر کا قصد کیا جب یہ خبر مجھکو ہوئی کہ یہ سب مسلمان ہو گئے اور اب یہ سب ملکر اپنا اپنا لشکر لیکر خدا پرستون کے ہمراہ ادھر آتے ہین پس مین نے چند ساحر زبردست روانہ کیے کہ جا کر راہ مین اُنکو روکین چنانچہ اُنھون نے جا کر راہ کا بندوبست کیا مگر کچھ نہ ہو سکا ایک ہاتھ سے سہراب کے اور ایک ہاتھ سے غزالان کے مارا گیا باقی بھاگ کر میرے پاس چلے آئے کہانتک تحریر کرون یہ قصہ بہت طولانی ہو نوبت بانیجا رسید کہ خدا پرست مع کل لشکر کے آکر قریب سمندریہ کے اُترے میرے مددگار بھی آگئے تھے مثل قسیم و جسیم وغیرہ کے مین نے اُنکو اُنکے مقابلے کے لیے روانہ کیا وہ بھی مارے گئے ہاتھ سے نقابدار کے پھر ارتیک و تریک روئین تن کو روانہ کیا وہ بھی مارے گئے کو کبہ روشن تن میری کمک کو آئی تھی وہ بھی کسی سبب سے اُنکے شریک ہو گئے زمرد جادو نے بہت سے خدا پرست اسیر کیے تھے اُس عیار یعنے خواجہ ثالث نے جا کر کوہ زمرد کو تباہ کیا زمرد کو قتل کیا سب کو رہا کر لایا آفاق شاہ اپنے وزیر کو روانہ کیا اُسپر بھی عیاری ہوئی وہ بھی مسلمان ہو کر اُنکا شریک ہوا اُسکے بعد گرداب شاہ وغیرہ آئے اُنکو روانہ کیا براے مقابلہ چنانچہ ملکہ زعفران بنفشہ پوش و ملکہ چندرین یہ بھی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئین عشاق نہ طاقی اپنی نانی کے لیے اپنے ملک سے سمندریہ مین آئے تھے اُنھون نے جریہ آفت میرے اوپر دیکھی میری کمک کی پہلے انیر عیاریان ہوئین خواجہ نے اُنکو بہت پریشان کیا آخر کو وہ پریشان ہو کر اپنے ملک کو روانہ ہوئین اور اپنا ابر سحر جو کہ اُنھون نے بارہ برس مین محنت کثیر سے تیار کیا تھا لائے کہ مین اہل اسلام کو جلا دون اُس عیار نے عیاری کی اُنکا ابر سحر مٹایا اور میرے تین کمرور ساحر جلائے اُنکو بھی قتل کیا چاہتا تھا کہ مین فوراً سمجھ گیا مین نے اُنکو بچایا اُنھون نے لامکان بنایا خواجہ نے وہان جا کر اُنکو اور اُنکے بھائی کو قتل کیا اُنکی بہن ملکہ ایوان نہ طاقی اُنکے خون کا عوض لینے کو آئین پہلے انیر عیاریان ہوئین مگر وہ بہت ہوشیار تھین بچگئین آخر کو یہ ہوا کہ اُنھون نے سب اہل اسلام کو دریاے سحر مین اسیر کیا امیر کو سحر مین مبتلا کیا اُنکی وزیرزادی نے بہت اہل اسلام پکڑے مگر کچھ نہوا اُنکی وزیرزادی کو قران ثالث نے اور چند سردارون کو برق ثانی نے قتل کیا اور جچے سردارون کو رہا کر لیگئے اور خواجہ ثالث نے ایوان پر عیاری کر کے اپنے سب اہل لشکر کو رہا کرا لیا اور صاحبقران کو سحر سے نجات دلوائی اور اُنکو اپنا شریک کیا اب ایوان بھی شریک اہل اسلام ہوئین ہین مختصر یہ واقعات ہین اب جب آپ سے اور مجھسے ملاقات ہوگی سب مفصل طور سے بیان کرونگا پس مین آجکل اس آفت مین مبتلا ہون یہ بلا مجھپر نازل ہو پس اس آفت مین میری کمک کرنا ضرور ہو کیونکہ مین براے دین و مذہب مقابلہ کر رہا ہون اگر سمندریہ برباد ہو گیا تو پھر تمھاری باری ہو اُسکے بعد نہ طاق ہو پس کل مقامات اُنکے قبضے مین ہین آیندہ تمکو اختیار ہو اے بھائی میرا اب یہ قصد ہو کہ میرے پاس اسوقت بہت سا لشکر جمع ہو گیا ہو اور بہت سے بادشاہ میری کمک کو آگئے ہین اور بھی آنے والے ہین پس اگر تم بھی کمک روانہ کرو تو مین اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر براے مقابلہ جاؤن اور ایک ایسی جنگ عظیم واقع ہو کہ اہل اسلام بھی خیال کرین کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا اور کوئی بادشاہ

زبردست تھا مجھکو اس امر کا یقین ہو کہ جب مین جا کر خود بہ نفس نفیس مقابلہ کرونگا ضرور فتح پاؤنگا آیندہ جو مرضی خداوند اسمین کوئی چارہ نہین ہو بس مین تمھارے جواب کا منتظر ہون مین نے جو کچھ حال تھا تمکو خلاصہ طور سے تحریر کر دیا اب تمکو اختیار ہو چاہے میری کمک کرو چاہے نکرو مگر اسکا خیال رہے کہ میری سفارش ضرور خداوند سے کسی تدبیر سے کرنا تاکہ مین اس بلا سے نجات پاؤن اور کیا تحریر کرون گو بہت ابھی حال باقی ہو مگر مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیا اس شعر پر اپنے نامہ کو ختم کیا شعر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی دگر بعد از این والسلام دیگر سپردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را ٭ پس جب یہ مضمون سمندر شاہ بتا چکا وزیر نے عرض کیا کہ بہت خوب مین ابھی تیار کیے لاتا ہون یہ عرض کرکے وزیر تو اپنے مقام پر آیا اور قلم و قرطاس اٹھا کر نامہ بنام گنجور شاہ حاکم طلسم گنجور سلیمانی تحریر کرنے لگا کہ سمندر نے دوسرے منشی کو طلب کیا اور اس سے کہا کہ تو ایک حکم نامہ بنام اشتفاق جادو تحریر کر اسکا خلاصہ مضمون یہ ہو کہ تمکو معلوم ہو کہ میرا اب قصد مصمم ہو گیا ہو کہ مین خود جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرون پس تمکو لازم ہو کہ جس کام مین مصروف ہو اسکو ملتوی کرکے مع لشکر میرے پاس آؤ اگر مین شہر مین ملون تو خیر ورنہ زمین مقابلے مین اہل اسلام کے ہونگا اور رسد کا بندوبست کرتے ہوئے آنا کیونکہ میرے ہمراہ لشکر بہت ہو تاکہ اسکو کسی قسم کی تکلیف نہو اگر کسی مہم پر ہو تو اسکو بھی ترک کرنا بعد کو دیکھا جائیگا بغور دیکھنے اس نامہ کے تم میرے پاس آؤ مگر مع لشکر کے آنا اسکا خیال رہے کہ رسد کا ضرور تدارک چاہیے تھوڑے لکھے کو بہت تصور کرو یہ جو اُسکے سمندر نے کہا اُسنے بہت خوب کہا اور اپنے مقام پر آکر وہ بھی تحریر کرنے لگا یہان تو دونون نامہ تحریر کیے جاتے ہین ابھی سمندر کوئی اور حکم دینے نہ پایا تھا کہ وہ طائر آکر پہونچا کہ جو عرضی گرداب شاہ وغیرہ کی لیکر لشکر سے چلا تھا روبرو سمندر کے آکر تخت پر بیٹھ گیا سمندر نے و نیز اہل دربار نے دیکھا کہ اسکے گلے مین ایک کاغذ ملفوف ہو پس سمندر نے وہ لفافہ جو کھولا اسکے گلے سے تو وہ عرضی بھی گرداب شاہ وغیرہ کی پس سمندر نے خود پڑھی اسمین کل حال لشکر اسلام کا تحریر تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ ایوان نطاقی اہل اسلام سے رخصت ہو کر اپنے ملک کو گئی ہو اور صاحبقران وغیرہ سے اقرار کر گئی ہو کہ مین اپنے ملک مین جا کر کل اہل شہر کو اور اپنے عزیزون کو مسلمان کرونگی اور جو ملک میرے قبضے مین ہین اور میرے قرب و جوار مین ہین سب کو دین اسلام کی ترغیب دونگی اسکے بعد اپنا کل لشکر لیکر حاضر ہونگی ہمکو یہ خبر ملی تھی ہمنے آپ کی خدمت مین اطلاع دی تاکہ آپ اسکا کچھ بندوبست فرمائین پس یہ جو سمندر نے تحریر پایا بہت غصہ آیا غضبناک ہو منھ مین کف بھر لایا اور کہا کہ اس ایوان کی قضا آگئی ہو یہ اپنے دل مین سمجھی کیا ہو مین نے درگذر جو کی تو یہ اترا گئی یہ کہکر دست چپ کی طرف دیکھا اور ایک ساحر کہ نام اسکا جیران بادلہ پوش تھا بہت بڑا ساحر زبردست تھا برابر کرسی شملاق کے دنگل پر بیٹھا ہوا تھا اسباب سحر سے آراستہ اسکے اوپر اسکی نظر پڑی اشارے سے اسکو اپنے قریب طلب کیا وہ اپنے دنگل پر سے اٹھکر ہاتھ باندھکر اسکے تخت کے قریب آیا سمندر نے اس سے کہا کہ اے جیران بادلہ پوش مین تمکو حکم دیتا ہون کہ جبتک گنجور شاہ کے پاس سے میرے نامے کا جواب آئے پس تم اسی ہزار ساحران زبردست کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر بخط مستقیم الوانیہ کو جاؤ راہ مین کسی مقام پر قیام نکرنا کہین منزل نکرنا سواے الوانیہ کے پہلے بذریعہ نامہ و پیام کے اہل شہر کو اور اسکو جو کہ ایوان کی طرف سے حاکم ہو اور ایوان کے عزیزون کو ایوان کے حال سے آگاہ کرنا اور سمجھانا اگر وہ تمھارے کہنے پر عمل کرین تو خیر ورنہ مقابلہ کرنا سب اہل شہر کو قتل کرنا اور عزیزان ایوان کو اسیر کرکے تسخیر کرنا اور قتل کرنا شہر کی بنیاد تک نہ باقی رکھنا اور جو کوئی بادشاہ اسکی کمک کو آئے اسکو

ساتھ بھی یہی سلوک کرنا پس جو عزیز و اقربا الیوان کے باقی رہین اُنکو اسیر کرکے میرے پاس لانا اس حکم مین میرے فرق نہ ہو بالکل رحم نہ کرنا ورنہ مین تیرے ساتھ بہت بُرے طور سے پیش آونگا تجھکو لازم ہو کہ تو الوان سے قبل وہان پہونچ جانا کہ وہ تمام شہر کو اگر غارت پاوے یا اپنے سے برخلاف اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ بہت خوب کیا مجال جو حکم عالی مین فرق ہو مین بعد برخاست ہونے دربار کے اُس طرف کو روانہ ہونگا سمندر نے یہ سُنکے حکم دیا کہ ایک خلعت حاضر کیا جاے پس فوراً خلعت حاضر کیا گیا سمندر نے وہ خلعت اُس ساحر کو دیا اور کہا کہ دیکھو میرے حکم مین فرق نہ ہو اُسنے عرض کی کہ کیا مجال جو فرق ہو پس سمندر نے کہا کہ بعد برخاست ہونے دربار کے تم آج ہی روانہ ہو جانا جاو اپنے مقام پر بیٹھو پس وہ ساحر تسلیم بجا لا کر اپنے مقام پر آکر بیٹھا اُسکے بعد سمندر نے گلاب جادو اپنے سپہ سالار و مرجان جادو اپنے دوسرے سپہ سالار سے کہا کہ جب دربار برخاست ہو جاے تو تمکو لازم ہو کہ اسی ہزار ساحران زبردست کا لشکر انتخاب کرکے ہمراہ حیران بادلہ پوش کے کر دینا اور ان سب کو آج ہی طرف الوانیہ کے روانہ کرنا اور سامان سفر درست کرو اور لشکر تیار کرو ملکہ بھرتی جاری کرو اب میرا قصد ہو کہ مین خدا پرستون سے خود مقابلہ کرون جہان جہان لشکر میرا ہو وہان وہان سے طلب کرلو اور نئے ساحر ملازم کرو لشکر کو ترقی دو اور تم بھی اپنا سامان کرو کہ مین صرف جواب نامہ کا انتظار کرونگا ادھر جواب نامہ آیا اُدھر اُسکے دوسرے دن مین نے یہان سے مع لشکر کوچ کیا ہر وقت لشکر تیار رہے کیا معلوم کسوقت جواب نامہ آجاے پس اُس وقت جب جواب آجاے مجھکو حکم دینے کی ضرورت نہ ہو نہ عرصہ ہو اگر میرے اس حکم کے خلاف ہوگا تو مین سزا دونگا اُنھون نے دست بستہ عرض کی کہ ہمکو جیسا حکم دیا گیا ہو اُسی کے موافق عمل کرینگے اسکے خلاف نہ ہوگا سمندر نے کہا کہ ہان یہ کہکر سمندر نے سب سردارون سے کہا کہ آپ لوگ بھی ہر وقت آمادہ سفر رہین اِدھر مین حکم دون اور آپ میرے ہمراہ ہولین سب نے جواب دیا کہ بہت بہتر پس سمندر نے اُن بادشاہون سے کہا کہ جو کہ کمک کو آئے تھے کہ آپ لوگ بھی اپنے لشکرون کو تیار رکھین کہ جب مین لشکر لیکر شہر سے باہر آؤن آپ ہمراہ ہولین اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارے لشکر ہر وقت آمادہ سفر رہتے ہین جب آپکا جی چاہے سفر فرمایئے یہ سُنکے سمندر نے اُن سپہ سالارون کی طرف دیکھا کہ جو کہ غیر ساحر کے لشکر کے سپہ سالار ہین اور اُنکے یہ نام ہین غواص نہنگ صورت و اشتر الاسوسن پیشانی پس اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کا بندوبست کرو اور لشکر کی نگہداشت کرو اور سب آلات حرب و ضرب درست کرو خیمہ و بارگاہین وغیرہ بار کراؤ تاکہ بروقت کسی امر کی ضرورت نہ ہو اور سب سامان درست ہو اُنھون نے عرض کی کہ بہت اچھا آپ کے حکم کی تعمیل کیجائیگی یہ حکم دیکر سمندر نے تیسرے منشی سے کہا کہ اس عرضی کی پشت پر تحریر کردو کہ ہم خود لشکر لیکر براے مقابلہ اہل اسلام آتے ہین ہمارے اُترنے کے لیے ایک میدان وسیع ہموار کرالو اور جو درخت وغیرہ ہون اُنکو قلم کرو پست و بلند زمین کو ہموار کرادو مگر اسکا خیال رہے کہ میرے فروکش ہونے کے لیے جو مقام ہو اور میرے لشکر کے پڑاو کے لیے دریا کے کنارے ہو تاکہ پانی کی تکلیف نہ ہو اور اسکا بھی خیال رکھنا کہ میدان بہت وسیع ہو اور پر از آب و گیاہ ہو کیونکہ میرے ہمراہ لشکر کثیر ہو کہ وہ سب اُس مقام مین آجائین اور زحمت نہو اور میدان وسیع براے مقابلہ رہے دبیر نے کہا کہ بہت اچھا یہ کہکر اور وہ عرضی سمندر کے ہاتھ سے لیلی اور اُسپر وہی مضمون تحریر کرنے لگا سمندر نے اجناس جادو سے حکم دیا کہ غلہ وغیرہ کی فکر کرو اور رسد کا بندوبست کرو تاکہ وقت پر دقت نہو اور لشکر کو تکلیف نہو اُسنے جواب دیا کہ بموجب حکم

حکم کے عمل کیا جائیگا پس اس عرصے مین اس دبیر نے کہ جسکو عرضی کی پشت پر جواب عرضی تحریر کرنے کو دیا تھا جواب تحریر کر کے حاضر کیا پس سمندر نے اُسکو دیکھکر حکم دیا کہ اسکو ملفوف کر کے حاضر کرو اُسنے ملفوف کر کے حاضر کیا سمندر نے اُس طائر کے گلے مین وہ لفافہ باندھ دیا اور اشارہ کیا وہ اڑکر طرف لشکر کے روانہ ہوا جب طائر جا چکا تو اُس منشی نے نامہ لا کر حاضر کیا کہ جسکو اشفاق کے نام تحریر کرنے کا حکم ملا تھا جو مضمون سمندر نے بتایا تھا سب تحریر کیا اور لا کر پیش کیا سمندر نے اُسکو دیکھا سب وہی مضمون پایا پس اُسکو دیکھکر حکم دیا کہ لفافے مین بند کرو پس منشی نے لفافہ مین بند کیا اور اُسپر مہر شاہی کر کے حاضر خدمت کیا پس سمندر نے ایک ساحر کیطرف دیکھا کہ نام اُسکا پیامبر جادو تھا روبرو اپنے طلب کیا پس پیامبر جادو روبرو حاضر ہوا سمندر نے وہ نام اُسکو دیا کہ یہ نامہ لیکر پہلے تو اشفاقیہ مین جانا اگر اشفاق جادو تمکو وہان ملجاے تو اُسکو یہ نامہ دینا اور زبانی پیام یہ کہنا کہ بادشاہ نے تجسے فرمایا ہے کہ تم جس کاروبار مین ہو اُسکو ملتوی کرو اور کل لشکر لیکر بہت جلد حاضر ہو اور رسد کا بندوبست کر لینا کیونکہ میرے ہمراہ لشکر بہت ہے مین اہل اسلام کے مقابلے کو جایا چاہتا ہون اور اُنسے مقابلہ کرونگا اگر وہ اپنے شہر مین نہ ہو تو جو اُسکی طرف سے حاکم ہو اُس سے ملنا اور یہی پیام میرا اُسکو دینا اور کہنا کہ تم لشکر لیکر سمندر شاہ کی کمک کو جاؤ اور اُس سے اُس مقام کو دریافت کر لینا کہ جہان اشفاق گیا ہو اُس مقام پر جانا اور میرے پیام سے اشفاق کو آگاہ کرنا اگر کسی مہم پر ہو یا دورے پر ہو پس سب کام سرکاری خواہ اُسکے ذاتی ہون ملتوی کرا کے اپنے ہمراہ لیکر مع لشکر اُسکو ادھر آنا پیامبر نے کہا کہ بہت خوب اور نامہ سمندر کے ہاتھ سے لیکر اور سلام کر کے دربار سے باہر آیا اور تخت سحر تیار کر کے طرف اشفاقیہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا ادھر اُس دبیر نے وہ نامہ بھی تیار کیا کہ جو بنام گنجور شاہ تھا سمندر کے روبرو پیش کیا پس سمندر نے اُسکو دیکھکر دبیر کو دیا دبیر نے اُسکو ملفوف کیا پھر حاضر کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ مین ناظرین کی خدمت مین عرض کر چکا ہون کہ سمندر کے روبرو ایک منبر آراستہ رہتی ہے اُسپر ایک آئنہ لگا ہے اُسپر غلاف پڑا رہتا ہے اور چارون گوشون پر اُسکے چار گلدستہ رکھے رہتے ہین اور ایک حوض سنگ مرمر کا اُسپر رکھا ہوا ہے اُسمین پانی ہے اور ہر رنگ کی مچھلیان اُسمین پڑی ہین اور سنگ مرمر کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے اور چار صندوقچے رکھے رہتے ہین پس جب اُس دبیر نے وہ نامہ حاضر کیا سمندر نے ایک صندوقچے کی طرف دیکھا ایک برق چمکی وہ صندوقچہ خود بخود کھلگیا اُسمین سے ایک پتلی زمرد کی پیدا ہوئی اور سامنے سمندر کے آئی اور ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی پس سمندر نے وہ نامہ اُس پتلی کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ پاس گنجور شاہ جادو حاکم طلسم گنجور سلیمانی کے پہونچا دے اور اسکا جواب جو کچھ وہ دے لے آنا پس یہ سمندر کا کہنا تھا کہ اُس پتلی نے ہاتھ بڑھا کر وہ نامہ سمندر کے ہاتھ سے لیا اور مثل شرارے کے سب کی نگاہون سے غائب ہوگئی اور نامہ لیکر طرف گنجور سلیمانی کے روانہ ہوے اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا بعد اس نامہ روانہ کرنے کے سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور اُسیوقت سے سامان سفر کرنے لگے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا جبکہ سمندر لشکر لیکر براے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہوگا ادھر اُن دونون سپہ سالارون غیر ساحر نے جا کر لشکر کا بندوبست کیا اور بھرتی شروع کر دی اور سب سامان جنگ درست کرنے کا حکم دیا اور تیاری لشکر مین مصروف ہوا اسکا بھی حال آیندہ تحریر ہوگا اُدھر مرجان جادو گلاب جادو حیران بادلپوش کو لیکر چھاؤنی مین آئے اور راستی ہزار

ساحران زبردست انتخاب کر کے اُسکے ہمراہ کر دیے وہ اُسیوقت سب کو لیکر اپنے ہمراہ طرف ایوانیہ کے روانہ ہوا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور یہ دونون بھی لشکر کا بندوبست کرنے لگے ساحر ملازم ہونے لگے اور حکم دیا کہ سب تیار رہین اور اپنے اپنے سحر کو تیار رکرین ساحرون مین بھی بندوبست سفر ہونے لگا اسکا حال آیندہ لکھا جائیگا اب راوی سمندر کو اس انتظار مین چھوڑتا ہی کہ جواب نامہ گنجور شاہ کے پاس سے آلے تو مین لشکر لیکر کوچ کرون اور اہل لشکر کو اور اُن بادشاہون کو سامان سفر مین مصروف رکھا جاتا ہی اور ایوان کو طرف شہر ایوانیہ کے رہبری مین چھوڑا جاتا ہی اور الطاف جادو کو مع مال واسباب واہل وعیال کے طرف لشکر اسلام کے اور سواران سمندر کو الطاف کی تلاش مین اور اہل اسلام کو اس انتظار مین کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاے گرداب شاہ وغیرہ کو انتظار جواب عرضی مین اور اُس طائر کو جو کہ عرضی لیکر گیا تھا اور سمندر نے اُسکے ہاتھ جواب روانہ کیا ہی راہ مین اور پیامبر جادو کو طرف شہر اشفاقیہ کے اور رتیلی زمرد کو طرف طلسم گنجور سلیمانی کے مع ناتجے اور حیران بادل پوش کو مع اسی ہزار ساحرون کے طرف ایوانیہ کے روان رکھا جاتا ہی اور اب یہانسے دوسرا حال تحریر ہوتا ہی یہ سب واقعات آیندہ تحریر ہونگے انشاء اللہ تعالی بشرط حیات مستعار شعر

ازین قصہ یکدم فراموش کن ✤ زجاے دگر داستان گوش کن ✤ اب راوی دوسرا حال تحریر کرتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ یہ حال جلد دوم کے آغاز مین تحریر ہوا تھا جب سے اُسکے تحریر کرنے کی نوبت نہین آئی اب مین عنان قلم کو اُس قصے کی طرف منعطف کرتا ہون اور اُن حالات کو تحریر کرتا ہون جو کہ جلد اول و دوم مین چھپے ہین اور ابھی تک تحریر نہین ہوے ہین ناظرین کو اُنکا اشتیاق ہوگا پس اگر عنایت پروردگار شامل ہوئی تو مین اُسکو بھی تحریر کرونگا اب

چند کلمہ داستان ارزنگ تن زمرد کے کہ وہ جو کوچ کر کے مع لشکر طرف شہر آفتاب نما کے اس قصد سے روانہ ہوا تھا کہ مین چلکر اپنی شادی ملکہ سیمتن سے کرون خواہ برجیس آفتاب پرست بخوشی کرے خواہ بجبر اگر مقابلہ کریگا تو مقابلہ کرونگا پس اُس سے راہ مین مقابلہ ہونا نیرہ طہماس سے اُسکا شریک ارزنگ ہوتا اور ارزنگ کا قریب شہر آفتاب نما پہونچنا اسکی خبر ہونا برجیس کو اور باہم نامہ وپیام ہونا اُسکے بعد جنگ وپیکار ہونا اسی حالت جنگ مین جترنگ بن زمرد کا مع لشکر پہونچنا اور ایکطرف فروکش ہونا اور ارزنگ سے مقابلہ ہونا بعد کئی جنگ کے باہم صلح ہونا اور دونونکا شریک ہو کر برجیس سے مقابلہ کرنا آخر بعد جنگ بسیار باہم صلح ہونا اور زمینون کا فرقہ کا ایک کرور اسّی لاکھ کا لشکر لیکر خروج کرنا اور ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرنا اور اُنکو کفر آباد کرنا اور اسی طور سے سب ملکون کو تباہ کرتے ہوے طرف نطاق کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان

بذا ساقی نامہ

ہو کدھر او ساقی نیرنگ ساز	آئی بدلی بجتا ہی ہر سمت ساز	جھومتا ابر بہاری آگیا	

بے خودی مین بھی خودی دکھلا گیا
ہر طرف گلشن کا سبزہ لہلہا
جو ہو صحن باغ مین خوش حال ہو
یاد ہی چشم خمار آلودہ کی +
لا صراحی صبر کیجیے تا بہ کی
میری خواہش ابتو ہی اس ڈھنگ کی
میکشی کرتا رہون جبتک جیون
عقل سے لون کام بیہوشی مین بھی
توڑ ڈالون خانۂ خمار کو
جو نہ کہنے کی ہون باتین وہ کہون
کبر و نخوت بھولے شیطان الرجیم
سحر سے نیرنگ سازی وہ کرون
سوے مطلب جل عنان کلک تھام
تمیر شار ہوکے نہ فرقت مین مرگیا
مقتل بنی ہوئی ہی زمین دیار دل
پامال کرکے پاؤن نہ دھو او ستم شعار
جو ایک پل مین لیگئی صبر و قرار دل
کس دلولے سے صدقہ ہوا نار دوست کے
شہرگ سے ہو وچیدہ کیونکر وقار دل
بیت نویسندۂ قصۂ داستان
جد ہین زمزمہ شد ترنم سرا

زمزمہ کرتے ہین طائر باغ کے
دے رہا ہی فرش مخمل کا مزا
کہ رہے ہین میکشان بے حجاب
چاہیے ہی کچھ نہ کچھ ہو دل لگی
دے مجھے بنت عنب سی نازنین
ہو صراحی لب مے گلرنگ کی
ساغر پر ہو رہے جنگ و جدل
لاؤ لاؤ ہو رہے مے نوشی مین بھی
شہد مین جو آئے مکون دیوانہ وار
جاے خود فرعون بے سامان ہون
نشے مین شیطان کو بہکاؤن مین
سامری کی روح ہو مجھسے زبون
غزل جینا مرا ہو تمکو اگر گوارا دل
تم حکم دو جہان یہ بنے وان مزار دل
راحت ہی زیر سنگ حوادث سے مرکے بھی
ہر ایک قطرہ خون کا ہی یادگار دل
کشتہ کیا ہی برق تجلاے یار نے
کیا بے کلیجہ دل تھا مرا مین نثار دل
محشر تباہ ہوکے یہ کہتے ہین حشر مین
چنین گرداین داستان رابیان

میکشون کے ہر طرف ہین جمگھٹے
شہر گلشن آئینہ تمثال ہے
ساقیا چوکھی سے چوکھی لا شراب
دختر رز سے مجھے اک عشق ہی
رند ہون ڈر مجھکو قاضی کا نہین
بے تکلف پھول گلشن مین ہیون
دختِ رز ہو اور ہو اپنی بغل
پست کر دون مین حریف زار کو
اور کرون دعوی کہ مین ہون ہوشیار
گوکہ حادث ہنوز ہون لیکن قدیم
کافرون کو راہ پر لے آؤن مین
اے حرف کر مختصر طول کلام
لے جاؤ برق حسن سے صبر و قرار دل
ارمان اپنے تیغ الم سے ہوے ہلاک
ٹکڑے ہی سو مقام سے لوح مزار دل
قربان لاکھ جان سے اس چشم ناز کے
روشن ہو شمع طور سے شمع مزار دل
وان قرب دوست اگر ہی تو یہ گھر ہو دوست کا
ہمکو نہ راس آئی زمین دیار دل
بزم سخن طوطی خوش نوا

رابیان خوش تقریر و کاتبان صداقت تحریر و حاکیان شیرین گفتار و غزل خوانان صدق آثار و لشکر کشان میدان معنی و صحرا نوردان صحراے فصاحت، عساکر کشان دشت بلاغت و قلعہ گیران حصار معنی و ساحران نیرنگ مضامین شاہ بلاغت و فصاحت کو اسطور سے میدان قرطاس مین صف آرا کرتے ہین و شاہ جہالت کو لشکر دانش سے یون شکست دیتے ہین اور اس قصے کو اس طور سے بیان کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم و دقیقہ سنج معنی شناس کو بخوبی یاد ہوگا کہ اس داستان کو جلد دوم دفتر آفتاب شجاعت مین اس مقام پر موقوف کیا تھا کہ ازرنگ بن زمرد یہ خبر پاکر کہ سلیم شیر صولت نے دین آفتاب پرستی اختیار کیا اور زرجبین آفتاب پرست نے میرے ساتھ شادی کرنے سے انکار کیا اور مضمون نامہ پڑھا بہت غصہ آیا اور بعد کئی دن کے لشکر کثیر قریب تیس چالیس لاکھ کے طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوا تھا گو حالات تمام جلد اول و دوم مین تحریر ہو چکی ہی مگر اس مقام پر بطور یاد دہی پھر تحریر ہوتی ہی، ناظرین کو معلوم ہو کہ جلد اول و دوم مین یہ حال تحریر ہوا تھا کہ ازرنگ نے شہر خورشید نگار سے بعد روانہ کرنے دو پہلوانون کے ایک طرف خانۂ کعبہ اور دوسری طرف ظلمات کے یہ خبر پاکر کہ بدیع الملک نے لشکر نیکو نہ طاق پر لشکر کشی کی ہی پس یہ بھی اسطرف روانہ ہوا تھا راہ طے کرکے خاور پر پہونچا تھا اسکا بھی واقعہ تحریر

ہو چکا ہو جب خاور پر ازرنگ نے فتح پائی اور کل اہل شہر سے عہد و پیمان ہوا تھا اُس زمانہ مین ازرنگ سیر کو نکلا تھا اتفاق سے مقبرہ ملک قاسم کی طرف چلا گیا تھا دریافت جو کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ مقبرہ ملک قاسم کا ہو پس سنگان نے ورغلا کر اس امر پر آمادہ کیا تھا کہ اِس مقبرہ کو منہدم کرے ازرنگ بھی آمادہ ہو گیا تھا اُسنے بیلدار طلب کیے تھے یہ خبر اہل شہر کو معلوم ہوئی تھی اور سب اس امر پر آمادہ ہوئے تھے کہ ہم جیتے جی زندہ ہین مقبرہ کو منہدم نہ ہونے دینگے اُسی حالت مین خواجہ بازرگان سے ازرنگ سے ملاقات ہوئی تھی اُسنے ایک تصویر دکھائی تھی جو کہ اُسنے دریا کے کنارے ملکہ ثریا سیتین کی کھینچی تھی پس ازرنگ اُسکو دیکھکر عاشق ہو گیا تھا یہ کہکے اُس مقام پر سے اُٹھا کہ اب تو مابدولت کو اپنی معشوقہ کی فکر ہوئی ہو جب مابدولت اپنی شادی کر لینگے اُسوقت اہل اسلام سے اپنے والد کے خون کا عوض لینگے اور اُن سب کو قتل کرینگے اور اپنی خدائی کو درست کرینگے چنانچہ اُسوقت اُسنے ایک نامہ بنام برجیس آفتاب پرست نسبت اپنی شادی کے تحریر کیا تھا اور سلیم شیر صولت کے ہاتھ مع دس ہزار سپاہ کے روانہ کیا تھا اور جب وہ پہونچا تھا اور نامہ پڑھا گیا تھا برجیس بہت برہم ہوا تھا اور حکم دیا تھا کہ ایلچی کے ناک و کان کاٹ کر شہر سے نکالدو یہ خبر اُسکو ہوئی تھی وہ تلوار لیکر چلا تھا کہ برجیس نے اپنے منھ پر سے نقاب اُٹھا کر اپنی صورت دکھائی تھی کہ وہ صورت دیکھکر بیہوش ہو گیا تھا جب ہوش آیا تھا تو برجیس کو سجدہ کیا تھا مع نو ہزار کے اور شریک برجیس ہو گیا تھا اور برجیس آفتاب پرست اِس فکر مین تھا کہ اب یہان سے خروج کرون اور خدا پرستون سے مقابلہ کرون اور اپنے دین کو رواج دون پس یہ داستان تو اُس مقام پر چھوٹی تھی اب آیندہ برجیس کا بھی حال تحریر ہوگا وہ جو ہزار سوار باقی رہے تھے وہ جواب نامہ لیکر وہان سے بھاگے تھے کیونکہ یہ اُس مقام پر نہ تھے ورنہ یہ بھی بیہوش ہو جاتے جو اُنکا حال ہوا تھا وہی اِنکا بھی حال ہوتا یہ لوگ یہ واقعہ دیکھکر وہان سے بھاگے تھے پس ازرنگ کے پاس آئے تھے ازرنگ کو اس حال سے آگاہ کیا تھا چنانچہ ازرنگ نے یہ سُنکے کوچ کیا تھا پس اب ازرنگ کا حال تحریر ہوگا راوی نے بیان کیا ہو کہ ازرنگ نے خاور سے جو کوچ کیا ایک پہلوان زبردست مع ایک لاکھ سپاہ کے اُسکا پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد دوسرے دن ازرنگ نے لشکر کو حکم سفر دیا لشکر مین نقارہ سفری بجا لشکر چلا قلب لشکر مین دس ہاتھیون پر تخت کسا ہوا اُسپر ازرنگ تاج الماس سر پر رکھے ہوئے قبائے قلمکار زیب تن کیے ہوئے ہتھیار مرصع کا لگائے چتر سر پر لگا ہوا اخواصی مین سنگان بیٹھا ہوا مرچھل بال ہما کی ہوتی ہوئی عقب مین تمام لشکر بسطح کوچ کیا ارابون بارگاہین و خیمے لدے ہوئے خزانہ بار تھا عقب مین لشکر بیشمار تھا آگے کوس سفری بجتا ہوا شتر بختی سقے چھڑکاو کرتے ہوئے اِس سامان سے چلا سب لشکر کو نئی نئی وردیان زربفتی تقسیم کی گئی ہین ایک لاکھ سپاہ کو جو کہ خاص اردلی کے تھے اُنکو اسلحہ مرصع کار عنایت کیے ہین بڑے تزک و حشم سے طرف شہر آفتاب نگار کے چلا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ ازرنگ اسقدر مشتاق تھا بلکہ ثریا سے سیتین کا اور اسدرجہ اُسکو عشق تھا کہ وہ راہ اُسکو راہ عدم سے زیادہ تھی دو منزلہ و سہ منزلہ کرتا ہوا چلا جاتا تھا جب لشکر تھک جاتا تھا تو قیام کرتا تھا ورنہ برابر راہ روی مین مصروف تھا ہر اول لشکر مقام پر آب گیاہ دیکھکر قیام کرتا تھا ازرنگ اُس مقام پر فروکش ہوتا تھا اسی طور سے کئی منزلین طے کین تھین کہ ازرنگ نے حکم دیا کہ لشکر روانہ ہو کیونکہ اسنے ایک مقام پر قیام کیا تھا وہان پر یہ حکم دیا تھا پس بوقت سحر وہان سے ہر اول لشکر بارگاہ لیکر روانہ ہوا دو پہر راہ طے کی تھی کہ ایک صحرائے لق و دق ملا کہ جہان آب و گیاہ کا نام تھا

اُس دن دھوپ بہت سخت تھی اِسی سبب سے ازرنگ نے اُس دن کوچ نہ کیا تھا صرف پیش خیمہ روانہ کیا تھا خود اُسی خیمے مین قیام پذیر رہا تھا اور حکم دیا تھا کہ کل صبح کو یہان سے کوچ ہوگا یہ تو اُسی صحرا مین ہو اور ارمان شیر صولت کہ یہ ہراول لشکر ہو اور دوسرا نام اِسکا جلد دوم مین تحریر ہوچکا ہو اِسکے دو نام ہین پیش خیمہ لیکر اُس صحرا سے بموجب حکم ازرنگ چلا تھا کہ اُس صحرا مین پہونچا کہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہو کہ جہان سواے ریگ کے پانی و گیاہ کا نام نہ تھا درخت کا تو نشان تک نہ تھا یہ بوقت دوپہر اُس صحرا مین پہونچا حرارت آفتاب و طپش دھوپ سے سبکی یہ حالت ہوئی کہ شدت سے راکب کو مرکب کی زبانین نکل آئین سب ہانپنے لگے ارمان شیر صولت سے آکر شکایت کی کہ شدت عطش سے سب ہلاک ہوے جاتے ہین اُسنے کہا کہ کیا کیا جاے جلد قدم اُٹھا کر چلو شاید کہین پانی دستیاب ہو پس یہ سنکے سب نے مرکب اُٹھاے اور چلے تھوڑی دور چلے تھے کہ دور سے دو پہاڑ نظر آئے اہل لشکر نے باہم کہا کہ اس پہاڑ مین سے ضرور پانی جاری ہوگا یہ خیال کرکے اور بہت جلد قدم اُٹھاے یہان تک کہ وہ صحرا اختتام ہوا اب صحراے سبزہ زار ملا بڑی بڑی دوب لگی ہوئی اشجار میوہ دار لگے ہوے بسبب کثرت اشجار کے شاخین زمین کے بوسے لے رہی تھین ایک نہر آب صاف و شفاف سے لبریز تھی پانی کو دیکھکر سب کی جان مین جان آئی اُس صحرا کی ہوا کھا کے غنچۂ دل شگفتہ ہوگئے ہواے صحرا نے وہ جو پژمردگی تھی اُسکو برطرف کیا پس سب نے خوشی خوشی پانی پیا مرکبون کو پلایا جب سب راکب و مرکب سیراب ہوچکے پس وہان سے آگے کو روانہ ہوے جب اُن پہاڑون کے قریب پہونچے تو دیکھا کہ سواے درمیان مین سے اُن پہاڑون کے اور کوئی راہ نہین ہو کیونکہ دونون طرف وہ پہاڑ ہین پس اُنکے بیچ مین ایک سڑک پچاس گز کی چوڑی بنی ہوئی ہو پس ارمان شیر صولت مع لشکر کے اُس سڑک پر روانہ ہوا دیکھا اُسنے کہ دونون طرف پہاڑ ہین اِسطور سے در بنے ہین اور ایسے خوشنما ہین کہ اُس مین صنعت صانع ظاہر ہوتی ہو یہ اُس پہاڑ کو دیکھتے ہوے برابر چلے گئے وہ پہاڑ کوئی قریب دو کوس کے احاطے مین تھے اور وہ سڑک درمیان مین تھی پس جب وہ پہاڑ طے ہوے اور اُنکے درمیان سے نکلے تو دیکھا کہ ایک صحرا پُر از آب و گیاہ اور اشجار میوہ دار سے مملو ہو اور کیسی دوب لگی ہوئی ہو طائران خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی کر رہے ہین پس یہ جو عالم دیکھا ارمان نے لشکر کو حکم دیا کہ اِسی مقام پر پڑاؤ کرو اور خیمہ برپا کرو کیونکہ دوپہر کے تھکے ہوے ہین دھوپ کی بہت تکلیف اُٹھائی ہو طبیعت بہت کسل مند ہو خداوند بھی اُسی صحرا سے آنکلے اُنکو بھی تکلیف ہوتی پس لازم ہو کہ وہ بھی یہان آکر راحت پائین یہ کہکر خود مرکب بڑھا کر سیر صحرا کرنے لگا اور سردار بھی پھرنے لگے خوب سیر کی ایکجانب جو سیر کرتا ہوا گیا دیکھا کہ ایک پہاڑ بہت بلند ہی نہ تھا کہ دامنکوہ مین گیاہ سبز لگی ہوئی ہر گلہاے رنگارنگ کے درخت لگے ہوے ہین گلہاے خودرو کھلے ہوے ہین آبشار پانی کی شکل چادر کے کر رہی ہو اُسکے قطرے جو گرتے ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوہر آبدار غلطان ہین اُس پہاڑ کا عجب رنگ تھا یہ سماجو دیکھا تو ارمان کو یہ حسرت ہوئی کہ پہاڑ پر جاکر اُسکی سیر کرون راہ تلاش کی مگر نہ ملی سر اُٹھا کر جو دیکھا تو اوس کوہ سربلند پر ایک قلعہ سنگ مرمر کا بنا ہوا نظر آیا اُسکو سب آلات حرب و ضرب سے آراستہ پایا یہ دیکھکر ارمان کو حیرت ہوئی کہ یہ قلعہ کیسا ہو اور اس قلعے کا کون حاکم ہو اور یہ قلعہ کسنے اِس پہاڑ پر بنایا ہو بڑے عرصے تک اُس قلعے کو دیکھا کیا چونکہ راہ اُس پہاڑ پر جانے کی نہ ملی تھی اس سبب سے ناچار ہو گیا پہاڑ پر نہ جا سکا مجبور ہو کر اُدھر سے واپس ہوا

مگر اس فکر مین تھا کہ اس پہاڑ پر یہ قلعہ کیسا ہو اور کدھر سے اس پہاڑ کی راہ ہو کیا خوب قلعہ بنایا ہو اور کیا عمدہ پہاڑ ہو نہ معلوم اس قلعے مین کوئی رہتا ہو یا خالی ہو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا دل مین اُس مقام پر آیا کہ جہان لشکر کے اُترنے کا حکم دیا تھا یہان سب سرکارون نے لشکر کو اُتارا خیمے وغیرہ برپا کیے اثاثہ بارگاہ ارزنگی کا ایک جانب رکھا مگر ارابون پر لدا ہوا تھا صرف بیل کھولے تھے ارمان نے خود آکر سب سامان درست پایا مرکب پر سے اُتر کر اپنے خیمے مین آیا پس ہر ایک سردار بھی سیر کر کے آیا ہر ایک نے اُس پہاڑ پر جانے کا قصد کیا مگر راہ نہ ملی سب واپس آئے چند سردارون نے ایک بیشہ کلک کا دیکھا کہ اُس مین نہر بنی ہوئی ہو کنارے اُسکے ایک چبوترہ ہو وہ مقام کسی پہلوان یا بادشاہ کے شکارگاہ کا ہو جب وہ سردار واپس آئے انھون نے سُنا کہ ہمارا سردار اپنے خیمے مین ہو سب اُس خیمے مین آئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ارمان نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کدھر کو گئے تھے انھون نے عرض کیا کہ اُسی صحرا مین ہوا کھاتے تھے اے خداوند کیا خوشنما پہاڑ ہو اور کیا عمدہ اُس پر قلعہ بنا ہوا ہو ہمنے بہت تلاش کی مگر پہاڑ پر جانے کی راہ نہ ملی آخر کو عاجز ہو کر واپس چلے آئے ارمان نے کہا کہ مین نے بہت تلاش کیا مگر مجھکو بھی راہ نہ ملی نہ معلوم اُس قلعے مین کوئی رہتا ہو یا نہین میرے نزدیک یہ قلعہ خالی ہو کسی زمانے مین کوئی اس مین رہتا ہوگا یہ قلعہ کسی بادشاہ جلیل کا تیار کرایا ہوا ہو مین یہ خیال کرتا ہون کہ کوئی شہر ضرور اس مقام پر آباد تھا اُس زمانے مین اُس قلعے کو تیار کیا ہو کہ جب یہان کا کوئی بادشاہ ہوگا جب وہ شہر برباد ہو گیا یہ قلعہ بھی ویران ہوا اُس زمانے مین اسکا راستہ ہوگا بسبب اسکے کہ کوئی خبر لینے والا نہ رہا راہ بند ہو گئی ایک سردار نے کہا کہ اس پہاڑ کے شمال کی طرف ایک صحرا ہو کہ اس مین کلک لگی ہو اور درمیان کلک کے ایک نہر بنی ہوئی ہو اور کنارے اُس نہر کے ایک چبوترہ ہو قاعدے سے ثابت ہوتا ہو کہ کسی بادشاہ کی شکارگاہ ہو اُس مقام پر وہ آکر شکار کھیلا کرتا تھا یہ شکارگاہ بھی اُسی زمانے کی ہو ایک سردار بولا کہ اے خداوند ایک امر قیاس مین نہین آتا ہو کہ قلعے کو جو دیکھا تو سب سامان حرب و ضرب سے آراستہ ہو کسی زمانے مین یہ قلعہ کسی کے قبضے مین ہوتا اور اب کوئی نہ رہتا ہوتا تو ضرور اس طور سے یہ قلعہ نہ آراستہ ہوتا میرے نزدیک کوئی ضرور اس قلعے مین رہتا ہو اور اسکا راستہ اور کسی طرف سے ہو ارمان نے کہا کہ تمھارا گمان غلط ہو یہ قلعہ اُسی زمانے کا آراستہ کیا ہوا ہو جو لوگ اس قلعے مین رہتے ہین کیا وہ پر رکھتے ہین کہ انکا پتہ نہین ہو کوئی راستہ ضرور بناتے کیا اُڑ کر جاتے ہین راستہ ضرور ہوتا اُسنے جواب دیا کہ کسی طرف ضرور راستہ ہوگا ارمان نے کہا کہ مین سب طرف تلاش کر چکا ہون کیا زمین کے اندر سے راستہ ہو یا آسمان پر سے یہ اسطور سے برہم ہو کر کہا کہ وہ خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے ارمان اپنے خیمے مین آرام کو چلا گیا اور سب سردار اپنی اپنی طرف اپنے اپنے مقام پر جا کر آرام پذیر ہوئے چونکہ تھکے ہوئے تھے شب راحت سے جا کر سو رہے یہ تو یہان بے خوف و خطر اُترے ہوئے ہین اُنکو کوئی خوف نہین ہو اُدھر کا حال سُنیے کہ راوی نے بیان کیا ہو کہ اُس قلعے مین ایک پہلوان رہتا تھا کہ نام اُسکا قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ بن طہماس بن عنقو ولی دیو پیر ور تھا یہ نسل سے طہماس کی تھا بیٹا ہو غرماسپ کا پوتا ہو طہماس مگر لقاپرست ہو صغر سنی مین اس صحرا مین آیا تھا جب سے یہان مقیم ہو اسکا واقعہ یہ ہو کہ جب غرماسپ مارا گیا ہو تو اسکی مان جو کہ ایک شہر کی وزیرزادی تھی اور غرماسپ کے لیے اُس سے آشنائی ہوئی تھی غرماسپ اُسکو نکال لایا تھا چونکہ غرماسپ لقاپرست تھا اور وہ بھی لقاپرست تھی پس اس طریقے کے موافق باہم عقد ہوا تھا

وہ غرماسپ سے حاملہ ہوئی تھی پس جب غرماسپ ہاتھ سے اسفندیار دلاور کے قتل ہوا اُسکی زوجہ کو خبر ہوئی چونکہ عزت دار تھی پھر اپنے شہر کو نگئی سیدھی صحرا کیطرف چلی گئی جب اُس صحرا مین پہونچی اور اُس پہاڑ پر آئی تو یہ قلعہ اُسکو نظر آیا پس یہ اُس قلعے مین آئی یہان ایک قزاق رہتا تھا اُسکا یہ طریقہ تھا کہ وہ قافلہ لوٹ لیتا تھا اور اپنی اوقات بسر کرتا تھا اُسکے ماتحت پچاس ہزار سوار تھے اُنمین ہر ایک اپنے وقت کا سام و رستم تھا وہ قزاق کہ جسکا نام شداد دزد تھا سبکا افسر تھا بڑا مال و اسباب اُسکے پاس تھا اس قلعے کو اُسنے تیار کیا تھا اُسکا راستہ اُسنے وسط قلعے سے رکھا تھا ایک نقب اُسنے قلعے سے کھودی تھی اُسکا دوسرا سرا لا کر اُس کلک کے جنگل مین نکالا تھا یہ اُس قلعے کا راستہ تھا ہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ آکر خبر دیتے تھے کہ فلان قافلہ اسطرف سے جاتا ہے پس اُسکا یہ طریقہ تھا کہ جب اُسنے خبر پائی فوراً اسپ سردارون کو لیکر اُس نقب کی راہ سے اُس صحرا مین آیا اور قافلے کو لوٹ لیگیا اسی طریقے سے اُسنے لاکھون روپیہ جمع کر لیا تھا شداد قلعے مین حکومت کرتا تھا ہزارون ملازم تھے مگر شداد نے اپنی شادی نکی تھی اُسکو عورت سے نفرت تھی سوائے ورزش کے دوسرا شغل نتھا خوب تھے حرام کے کھا کے موٹا ہوا تھا کوئی قافلہ ایسا نتھا کہ اُدھر سے جائے اور وہ اُسکو نہ لوٹ لے یا کسی بادشاہ کی رسد جائے وہ نہ غارت کرے یہ ممکن نتھا یہ طریقہ تھا ہر ایک اُسے دیتا تھا دوسرا سبب یہ تھا کہ کسیکو قلعے کی راہ نہ معلوم تھی کہ اُسپر لشکر کشی کی جائے اس سبب سے وہ بہت بے خوف تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ شداد اُس راحت و آرام سے بسر کرتا تھا ایک دن وہ قلعہ کوہ پر بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا اور سب سردار حاضر تھے سہ پہر کا وقت تھا کہ زوجہ غرماسپ یعنی ملکہ ماہ پارہ مع چند اپنی کنیزون کے آوارہ و سرگردان اُس صحرا مین پہونچی پیچھے ایک درخت کے بیٹھکر رونے لگی چند دن کی حاملہ تھی یہ رونے کی صدا جو اُسکے کان مین پہونچی تھی اُسنے جو سر اُٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آتا تھا کہ چند عورتین ایک درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی ہین اُنمین سے کوئی عورت رو رہی ہے پس اُسکو اُنکے حال پر ترس آیا اپنے ملازمون سے کہا کہ جا کر اِن عورتون کو میرے پاس لے آؤ نہ معلوم اُنپر کیا بلا نازل ہوئی ہے جو یہ یون تباہ و سرگردان بحال خراب اِس صحرا مین آئی ہین اگر اُنپر کسی نے ظلم و ستم کیا ہو تو مین اُسکو سزا دون میرا خود پیشہ ظلم و ستم کرنے کا ہے مگر مین عورتون پر ظلم و ستم کرنا جائز نہین رکھتا ہون کیونکہ وہ بے دست و پا ہوتی ہین یہ جو حکم اُسنے ملازمون کو دیا پس چند ملازم اُسی نقب کی راہ سے اُس صحرا مین آئے اور اُن عورتون کے پاس پہونچے کہا کہ تمکو ہمارے مالک نے طلب کیا ہے پس جسنے تمپر ستم کیا ہے ہمارا مالک اُسکو سزا دیگا اور تمھاری مراد بر لائیگا پس تم ہمارے ہمراہ چلو ماہ پارہ نے اپنی کنیزون کی طرف دیکھا اور اِشارے سے کہا کہ اِنسے کہدو کہ ہم تمھارے مالک کے پاس نجائینگے ہمین اُسنے کوئی غرض نہین ہے ہمپر کسی نے ظلم و ستم نہین کیا ہے ہم فلک کے ستائے ہوئے ہین ہمپر آسمان مصیبت و کوہ و بلا ٹوٹا ہے ہمکو فلک تفرقہ پرداز نے لوٹا ہے ہمپر آسمان نے ظلم و ستم کیا ہے پس ہم تمھارے ہمراہ جا کر کیا کرین ہم یون ہی آوارہ و سرگشتہ رہینگے یہ تقریر اُن کنیزون نے اُن ملازمون سے کی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم تمکو ضرور لے چلینگے ہم اپنے مالک کے حکم کو بجا لائینگے یہ جو اُنھون نے کہا ملکہ نے کنیزون کی طرف دیکھا تھا پس کنیزون نے ملکہ کو سمجھایا کہ چلیے چلیے دیکھیے کیا کہتا ہے ملکہ کنیزون کے سمجھانے سے چلنے پر راضی ہوئی تھی پس اُن ملازمون کے ہمراہ

نقب کی راہ سے اُس قلعے مین آئی اُن ملازمون نے اُن سب کو ایک قصر مین بٹھا کر اور شداد کو خبر
کی تھی کہ اُن سب کو لے آئے ہین پس شداد وہان سے چلا یہان ماہ پارہ منھ پر سے نقاب اٹھائے
ہوے اُس مکان کی سیر کر رہی تھی اور اُس مکان کی صنعت دیکھکر بنانے والون کی تعریف کر رہی تھی
کہ شداد آپہونچا اُسنے بخوبی ملکہ کو دیکھا اور تیر عشق ملکہ شداد کے دل پر پڑا کر گھائل ہو گیا پس
فریفتہ ہوا اُدھر ماہ پارہ بھی شداد کو دیکھکر عاشق ہو گئی تھی کیونکہ جوان تونمند تھا پس بسبب مرد
غیر ہونے کے اُس سے حجاب کیا کچھ شرم آئی منھ کو نقاب سے پوشیدہ کر لیا شداد آکر کرسی پر بیٹھا
اور اپنے برابر ملکہ کو کرسی پر جگہ دی اور بکمال اعزاز سے بٹھایا ملکہ بصد ناز و ادا کرسی پر بیٹھی مگر منھ کو
شرم سے چھپائے ہوے تھی کہ شداد نے ملکہ سے حال دریافت کیا کہ آپ کون ہین اور آپ پر کیسی
کیا آفت آئی جو آپ یون آوارہ اور سرگردان ہو کر نکلین ملکہ نے جواب نہ دیا مگر اُسکی ایک کنیز
نے جواب دیا کہ یہ وزیرزادی ہین شہر مہ نگار کے فرزند طرماسپ انپر عاشق ہوا تھا اور یہ اُسپر
پس یہ اُسکے ہمراہ نکل آئین تھین چندے دن تک اُسکے ہمراہ رہین وہ ایک مقابلے پر گیا تھا ہاتھ سے
خداپرستون کے مارا گیا یہ اُس سے حاملہ بھی ہین پس جب اُنکو معلوم ہوا کہ میرا شوہر مارا گیا پس
خیال سے اپنے ملک مین اپنے عزیزون کے پاس نہ گئین کہ مین بڑون کو اب کیا اپنا منھ دکھاؤن سب
بھی کہین گے کہ یہ وہی ہے جو کہ ایک پہلوان کے ہمراہ نکل گئی تھی سب مین انگشت نما ہونگی پس یہ
وہان سے بھاگین اِدھر آنکلین اُس درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی اپنے شوہر کو یاد کر کے رو رہی تھین
کہ تمھارے ملازم پہونچے تمھارا نام لیا کہ ہمارے مالک نے آپ کو طلب کیا ہے انھون نے انکار
کیا مگر ہم سب نے انکو سمجھایا اور سمجھا کر انکو یہان لائے انپر بڑی مصیبت پڑی انکا یہ واقعہ ہے جو
مین نے بیان کیا شداد نے جو یہ حکایت سُنی ملکہ سے کہا کہ اب آپ میرے کہنے پر عمل کرین میری
بات سماعت کرین مین نے اپنی شادی آجتک نہین کی ہے نہ میرا قصد تھا کہ مین شادی کرون مجھکو تو
عورت کے نام سے نفرت تھی مگر جب سے آپکو دیکھا ہے آپ کے دام اُلفت مین گرفتار ہو گیا ہون
پس نہ میری کوئی عورت ہے نہ کوئی آشنا ہے آپ میرے ہمراہ عقد کر لین کیونکہ آپ بھی جوان ہین اور
اور مین بھی جوان ہون مین آپ کی اطاعت کرونگا آپ مجھکو اپنا غلام تصور کرین مین آپ کی اطاعت
سے کبھی باہر نہ ہونگا اور آپ کا شوہر بھی مر چکا ہے اس تنہا رہنے سے کیا حاصل شداد نے اسطرح سے
تقریر کی تھی کہ ماہ پارا کو کچھ جواب دیتے بن نہ پڑا کہ کچھ کہتی دوسرا سبب یہ تھا کہ وہ بھی عاشق ہو چکی
تھی اس سے اور کبھی کچھ جواب نہ دیا صرف اسقدر کہا کہ مین اِسکا جواب آپ کو کل دونگی کیونکہ
آج تو مین تھکی ہوئی ہون میرے حواس درست نہین ہین شداد نے یہ سُنکے کہا کہ اچھا اور اپنے
ملازمون کو حکم دیا کہ اِن لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے اگر کسی قسم کی شکایت کرینگے
تو تمکو سزا دیجائیگی یہ کہکر وہان سے چلا اور جو کنیزین ملکہ کے ہمراہ آئین تھین اُنکو الگ طلب
کر کے کہا کہ تم ملکہ کو اس امر پر راضی کرو کہ وہ میرے ساتھ عقد کر لین مین اُنکو بہت راحت
دونگا اور تمھارا بڑا مرتبہ کرونگا بہت کچھ اُنکو سمجھا دیا تھا اور اُنکو سمجھا کے اپنے مکان پر آیا تھا
اور وہ دن اور وہ رات ترپ کر بسر کی اُدھر ملکہ نے جب شداد چلا گیا اور ملازمان شداد
نے سب سامان راحت کے لیے ملکہ کی مہیا کر دیا تھا ملکہ نے اپنی کنیزون کو جمع کر کے اُسنے کہا تھا
کہ تمھاری اس امر مین کیا رائے ہے جو کہ شداد کہتا ہے اول سب نے کہا کہ ہمارے نزدیک تو اچھا ہے

کیونکہ اب آپکا کون ہی کہ جسکے پاس جائیگا اس تباہ پھرنے سے کیا حاصل ہی یہ بہت آپ کی خاطر کریگا اور تمام مال و دولت کی آپ مالک ہونگی اسطور سے اُنھون نے کہا کہ ملکہ نے جواب دیا کہ اگر تمھاری یہی صلاح ہی تو خیر کل اُس سے کہدینا کہ جو تمنے ملکہ سے کہا تھا ملکہ نے قبول کرلیا یہ تو مین بیان کرچکا ہون کہ ملکہ خود بھی عاشق ہوچکی تھی اُسکو خود منظور تھا بدین سبب اُسنے اسطور سے قبول کرلیا اور یہ اپنے کنیزون سے کہا کہ تم اُسنے کہنا کہ ملکہ کو قبول ہی یہ جو ملکہ نے کنیزون سے کہا وہ خوش ہوگئین اور خیال کیا کہ اب پھر راحت سے بسر ہوگی خلاصہ یہ کہ وہ دن گذرا اتفاقاً دوسرے دن جو شداد آیا تھا اُسنے ملکہ کی کنیزون کو طلب کرکے دریافت کیا کہ ملکہ کی کیا مرضی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ملکہ کو قبول ہی پس وہان سے ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ نے میرے سوال کا جواب نہ دیا ملکہ نے اُس کنیز کی طرف اشارہ کیا کہ اُس سے دریافت کرلو اُس کنیز نے کہا کہ ملکہ کو آپ کے ہمراہ عقد کرنا قبول ہی پس شداد خوش ہوگیا اور کہا کہ مین سامان کرتا ہون اُسنے عقد کے سامان کا حکم دیا تھا چنانچہ ملکہ ماہ پارہ کا عقد ہمراہ شداد قزاق کے بطریق لقا پرستان ہوا تھا وہ چین سے وہان رہنے لگی تھی رات شب برات دن عید تھا غرماسپ اپنے شوہر کا غم بھی فراموش کرگئی تھی اور شداد نے اُسکی اطاعت بھی خوب کی بھی بعد انقضائے مدت حمل کے لڑکا پیدا ہوا اس امر کا خیال رہے کہ مذہب زمرد پرستی مین یہ طریقہ نہ تھا کہ اگر عورت حاملہ ہو اور اُسکا شوہر مرجائے یا اُسکو چھوڑدے اُسوقت تک وہ عورت پھر عقد نہین کرسکتی ہی کہ جبتک لڑکا پیدا نہولے جیسا کہ اہل اسلام مین جاری تھا اور اب بھی جاری ہی بلکہ یہ طریقہ تھا کہ عورت کو ہروقت اختیار ہو موجودگی شوہر مین اگر وہ کسی پر عاشق ہو تو اُس سے عقد کرسکتی ہی یا حاملہ ہو اُس حالت مین بھی عقد کرسکتی جبکہ یہ طریقہ تھا کہ باپ بیٹی کے ساتھ اور بیٹا مان کے ساتھ خواہ بہن کے ساتھ شادی کرسکتا ہو تو یہ امر کیا مشکل تھا کہ حالت حمل مین عقد ہوگیا یہ بھی رسم اُس زمانے کی تھی حاصل کلام کا یہ ہی کہ جب لڑکا پیدا ہوا تو اُسکا نام شداد نے اور اُسکی مان نے قرماسپ رکھا تھا اور قرماس بھی کہتے تھے بوزن طہماس کیونکہ یہ نبیرہ تھا طہماس کا شداد کو بہت خوشی ہوئی تھی بہت بڑا جشن کیا تھا دھوم سے چھٹی کی تھی سب کو جوڑے دیے تھے خلاصہ یہ کہ قرماسپ پسر غرماسپ کو پرورش کرنے لگا تھا نوبت بایجا رسید کہ جب اُسکا سن پانچ برس کا ہوا تھا اُسکو پڑھنے بٹھایا تھا ہر فن کے اُستاد اُسکے لیے بڑی بڑی دور سے تلاش کراکے بلائے اور نوکر رکھے گئے تھے پس اُسکو ہر فن کی تعلیم ہونے لگی تھی مگر شداد نے اپنا پیشہ ترک نہ کیا تھا اُسی طور سے قافلہ لوٹتا تھا روز کی ترقی ہوتی جاتی تھی کہ قرماسپ نے عرصہ چار سال مین ہر ایک فن کی خوب تعلیم پائی جب قرماسپ کو نو برس ہوا تو شداد علیل ہوا تھا کوئی چھ ماہ تک بیمار رہا تھا اُسکے بعد انتقال کیا عالم فنا سے طرف عالم بقا کے کوچ کیا فرشتگان عذاب نے اُسکو لیجاکر مالک کے سپرد کیا نار دوزخ جلانے لگی ملکہ ماہ پارہ اور قرماسپ نے بہت صدمہ کیا تھا چالیس دن تک سیاہ پوش رہے تھے بعد اُسکے اہل قلعہ نے ملکر اور سمجھا کر قرماسپ کو حاکم قلعہ کیا تھا قرماسپ حکومت کرنے لگا تھا مگر اُسنے اپنی تعلیم مین کمی نہ کی تھی بلکہ اور ترقی کی تھی چنانچہ تھوڑے عرصے مین اُسنے ہر فن مین کمال حاصل کرلیا تھا فنون سپہ گری مین خوب حاصل کیا دوسرے بڑا شہ زور صاحب طاقت تھا کہ اُسکے برابر کوئی صاحب قوت اُس قلعے مین نہ تھا وہ تیغ چار سو من کا باندھتا تھا شل اپنے پردادا کے تیرہ سو من کا ساطور باندھتا تھا

جب اُسکا پندرہ برس کا سن ہوا تھا تو اُسکی یہ حالت تھی کہ وہ پانچ ہزار سوارون کو ایک حملہ مین تھکا دیتا تھا
اور اُنپر غالب آتا تھا جب یہ قوت اور یہ طاقت اہل قلعہ نے اُسکی دیکھی تو بہت خوش ہوئے اور اُس سے
کہا تھا کہ آپ کے والد بزرگوار یہ پیشہ کرتے تھے کہ قافلے غارت کرتے تھے اور جو روپیہ و مال واسباب
لوٹ کر لاتے تھے اُسمین ہم سب کو بھی حصہ دیتے تھے اور خود بھی لیتے تھے اسی طور سے اُنھون نے یہ
سب روپیہ جمع کیا تھا اور اُس قلعے کے حاکم بنے تھے ہم اُنکی اطاعت کرتے تھے چنانچہ آپکو بھی یہ طریقہ
کرنا چاہیے قرماسب نے جواب دیا کہ اچھا مگر میری راے یہ ہو کہ مین ملک گیری پر کمر باندھون سب نے
راے دی تھی کہ ابھی یہ زمانہ نہین ہو کیونکہ آپ کے پاس اسقدر نہ لشکر ہو نہ اسقدر دولت ہو ہان جب
مال و دولت آپ کے پاس ہو جاے اور آپ لشکر بھی جمع کر لیجیے اُسوقت آپ کو اختیار ہو پس قرماسب
خاموش ہو رہا تھا جب دربار برخاست کر... اندر محل کے گیا تھا اپنی مان سے سب حال بیان کیا تھا
اُسکی مان نے اُسوقت اُسکو اپنے پاس بٹھا کر اُس سے کہا تھا کہ بگوش ہوش میری طرف متوجہ ہو اور میری
بات سن تیرا اصلی باپ یہ شداد نہین ہو بلکہ یہ تیرا دوسرا باپ تھا تیرا اصلی باپ غرماسپ پسر طرماسپ
تھا کہ جسکے ساتھ میری پہلی شادی ہوئی تھی یہ جو ملکہ نے کہا قرماسب کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ تو نے
ابتک مجھسے پوشیدہ کیا جلد بتا کہ میرا باپ کہان ہو اور تو نے اُسکی زندگی مین یار کیا ماہ پارہ نے کہا
کہ اتنا غصہ نہ کر پہلے مجھسے سب حال سن نے پھر غصہ کرنا قرماسب نے کہا تھا کہ سچ سچ بیان کرنا ورنہ مین
تجھکو ابھی قتل کر ڈالونگا ماہ پارا نے جواب دیا تھا کہ مین سچ سچ بیان کرونگی یہ کہکر کہنے لگی تھی کہ سن پیشتر کلنگستان
مین ایک پہلوان تھا کہ اُسکا نام تھا عنقویل اُسکو دیوتے پرورش کیا تھا وہ عنقویل دیو پرور کے
نام سے مشہور تھا اُسکا کوئی ہمسر نہ تھا اُس زمانہ مین بہت زبردست پہلوان تھا خداوند لقا کی بارگاہ
کا ستون قدرت کہلاتا تھا اُسکا ایک فرزند تھا اُسکا نام تھا طہماس بن عنقویل وہ اپنے باپ سے بھی
زیادہ تر قوی اور صاحب طاقت تھا سترہ سو من کا ستون باندھتا تھا اور اُس سے مثل تلوار کے
وقت جنگ کام لیتا تھا چنانچہ وہ بھی ستون قدرت کے لقب سے مشہور تھا اور خداوندان دونون کی
بڑی عزت کرتے تھے مین کہانتک بیان کرون قصہ طولانی ہو خلاصہ یہ کہ جب خداوند پر اہل اسلام نے
لشکرکشی کی اور خداوند پریشان ہوے تو طہماس کو طلب کیا تھا طہماس نے جا کر چند اہل اسلام کو زخمی
کیا تھا اہل اسلام کا جو افسر اعلی یعنی صاحبقران تھا اُس سے جو طہماس سے مقابلہ ہوا صاحبقران نے
طہماس کو زیر کر لیا ای فرزند طہماس تیرا پردادا تھا پس اسیر کر کے اپنے لشکر مین گیا دین اسلام کے
قبول کرنے کو کہا تیرے پردادا نے قبول نہین کیا مگر اسکا اقرار کیا تھا کہ اب مین آپ کی موجودگی مین
کبھی میدان مین براے مقابلہ نہ آؤنگا نہ اسلحہ باندھونگا آپ مجھکو رہا کر دین چنانچہ پہلوان زبردست
تھا اہل اسلام پہلوان دوست ہین صاحبقران نے قبول کر لیا اور تیرے پردادا کو رہا کر دیا جیسا کہ
تیرے پردادا نے اقرار کیا تھا ویسا ہی کیا کہ اُسدن سے سب ہتھیار کھول ڈالے اور فقیر بنکر اپنے
تکیے مین جا کر بیٹھ رہے اپنی زندگی بسر کرنے لگے اُنکے والد حکومت کرتے تھے ایک زمانہ یہ آیا کہ خداوند
ساحل سے بھاگے اور قریب آذر کوہ کے پہونچے کسی ساحر نے صاحبقران و کل اولاد صاحبقران
کو اپنے سحر مین مبتلا کیا صرف لشکر اسلام مین بادشاہ اور ایک فرزند صاحبقران شیرویہ باقی رہے یہ جو
حال خداوند کو معلوم ہوا اُنھون نے تیرے پردادا کو طلب کر کے کہا کہ تمنے صاحبقران سے اقرار کیا
تھا کہ جبتک آپ زندہ رہین گے آپ کے لشکر سے مقابلہ نہ کرونگا چنانچہ تمنے ایسا ہی کیا اب صاحبقران

لشکر مین نہین ہین اُنکا پتہ نہین ہو نہ اُنکی اولاد کا بس اب تم میری مدد کرو چونکہ یہ جبو لقا نے کہا ایک طریقے کی بات تھی اور تیرے دادا نے بھی خیال کیا کہ خداوند ہیچ فرماتے ہین دوسرے بادشاہ اسلام سے ایک قسم کا کینہ بھی تھا تیرے پردادا کو خداوند سے اقرار کر لیا اور لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلے کو گئے ادھر سے بادشاہ نے مقابلہ کیا دونون لشکر صف آرا ہوے لشکر اسلام سے فرزند صاحبقران جو کہ علیل تھے اور ہمراہ صاحبقران کے بسبب علالت کے نہ گئے تھے وہ یہ خبر سُنکے کہ طہماس نے سرکشی پر کمر کسی ہو اور لشکر لیکر مقابلے کو آیا ہو بادشاہ نے اُسکے مقابلے مین لشکر آراستہ کیا ہو اُسی حالت تب مین میدان مین آئے اور طہماس تیرے پردادا سے مقابلہ کیا بہت دیر کے بعد اُنکے ہاتھ سے پسر حمزہ مارا گیا اور سردارون نے مقابلہ کیا زخمی ہوے بعض مارے گئے تیرے دادا کا بھلا کون مقابلہ کر سکتا تھا لشکر اسلام بھاگا اور ایک پہاڑ پر جاکر قیام پذیر ہوا تیرے دادا نے سب مال و اسباب بارگاہ وغیرہ پر قبضہ کر لیا دوسرے دن پہاڑ پر نرغہ کیا حمزہ صاحبقران کا پوتا نور الدہر نقابدار بنکر آیا اُسنے تھوڑے عرصے مین تیرے دادا کو زیر کر لیا سبب اِسکا یہ تھا کہ وہ تازہ دم تھا اور یہ دو دن سے لڑ رہے تھے پس زیر ہو گئے اُسنے کچھ تیرے دادا پر ایسا افسون کیا کہ وہ مطیع ہو گئے اور اُسکی اطاعت کر لی دین اسلام قبول کر لیا اُنکو لوگ یہ مشہور کرتے ہین کہ وہ نور الدہر پر عاشق ہو گئے تھے بسبب اُسکے حسن و جمال کے خیر اُسکی رفاقت مین رہنے لگے قصہ مختصر اپنے باپ کو بھی مسلمان کیا خداوند غرض وہان سے بھی بھاگے اِسکے بڑے قصے ہین کہانتک بیان کرون اصل مطلب سے غرض ہو خداوند بھاگتے پھرے اہل اسلام اُنکے عقب مین چلے گئے اب سنو کہ کیا ہوا طہماس کے کئی فرزند تھے مگر اُن سب مین تیرے دادا جنکا نام طرماسپ تھا بہت زبردست تھے اُنکی شادی ایک ملکہ کے ساتھ ہوئی تھی اُسکے بطن سے تیرا باپ غرماسپ جو کہ میرا شوہر تھا پیدا ہوا تھا مگر بڑا زبردست تھا افسوس یہ ہو کہ جب وہ مارا گیا تھا اُسکا کچھ سن نہ تھا صرف پندرہ برس کا سن تھا وہ میرے اوپر عاشق ہوا تھا اور مجھکو میرے شہر سے نکال لایا تھا میرے ساتھ عقد کیا کہ تو میرے پیٹ مین آیا مین غرماسپ سے حاملہ ہوئی قرماسپ نے کہا کہ اے والدہ میرے پردادا کیا ہوے اور دادا اور والد کیونکر مارے گئے قرماسپ کی ان نے کہا کہ اسکا قصہ بہت طویل ہو مگر مختصر طور سے بیان کرتی ہون وہ یون ہو کہ حمزہ صاحبقران کا ایک پوتا تھا کہ اُسکا نام تھا ملک قاسم وہ خداوند کی دختر پر عاشق ہوا تھا نور چگیدہ خالص کو نکال لیگیا تھا اور اُسکے ساتھ شادی کی تھی وہ اُس سے حاملہ تھی چنانچہ کسی سبب سے لشکر اسلام تباہ ہوا ملکہ گیتی افروز دختر خداوند لشکر اسلام سے تباہ ہو کر مع اپنی وزیرزادی کے نکل گئین صحرا مین آوارہ پھرنے لگین چونکہ زمانہ وضع حمل قریب تھا ایک صحرا مین دونون کو دردزہ شروع ہوے کنارے ایک نہر کے دونون کے یہان لڑکے پیدا ہوے نہ وہان قابلہ تھی نہ خادمہ سب اپنے ہاتھ سے کام کیا ابھی فراغت نہ ہوئی تھی کہ ایک سوداگر اُسطرف پہونچا دونون عورتین لوگون کی آواز سنکر لڑکون کو چھوڑکر بھاگ گئین خود تو بعد مدت کے اپنے لشکر مین اپنے شوہر کے پاس چلی آئین اُن لڑکون کا یہ واقعہ ہوا کہ وہ سوداگر جو اُس مقام پر پہونچا اُسنے جو لڑکے دیکھے چونکہ وہ لاولد تھا دونون کو اُٹھا لیگیا اپنے مکان پر آیا دایہ نوکر رکھکر اُنکی پرورش کرنے لگا ایک کا نام شاپور رکھا جو کہ بہت دبلا پتلا تھا اور جو کہ بہت حسین اور خوبصورت تھا اور ملکہ کا لڑکا تھا اُسکا نام ایرج نوجوان رکھا یہانتک دونون جوان

ہوے ایرج نوجوان کو تو فن سپہ گری کی طرف رغبت تھی اور شاپور کو فن عیاری کی طرف ایک
زمانہ ایسا آیا کہ حمزہ صاحبقران سے اور خواجہ عمرو سے بگاڑ ہوا اور باہم فساد ہوا خواجہ نے بہت
بہت فکر کی کہ کسی طور سے حمزہ کو زک دون مگر کچھ نہ بن پڑی آخر کو یہ فکر کی کہ کسیکو صاحبقران بناکر
لاؤن اور اُس سے اور حمزہ سے مقابلہ کراؤن چنانچہ خواجہ شہر فرنگوشیہ مین آئے اور شہر کی سیر کرنے
لگے ایرج کو دیکھکر پسند کیا اور کسی نہ کسی تدبیر سے ایرج سے کہ ایرج آفتاب پرست اسکے قطب
کی صورت بنکر اُسکو اپنے سے راضی کیا اور اُسکو سب فنون سپہ گری تعلیم کیے اور شاپور کو فنون
عیاری یہ دونون ہر فن مین کامل ہوے ایرج بہت صاحب قوت تھا بس کئی لاکھ کا لشکر لیکے
فرنگوشیہ سے کوچ کیا تدبیر یہ کی تھی کہ وہان کے بادشاہ کو بھی بلا لیا تھا کہ جسکا نام مالک بن ملکوت
شاہ تھا اُسنے ایرج کو اپنا فرزند کیا تھا ایرج کو خواجہ نے صاحبقران آفتاب پرستان مشہور کیا تھا
پس اہل اسلام کے مقابلے مین آکر ایرج نوجوان ایکجانب آکے فروکش ہوا پس ایک طرف لشکر
اسلام فروکش تھا اور ایک طرف لشکر خداوند اور ایک طرف ایرج آکر اُترے پہلے خداوند کے
لشکر سے مقابلہ کیا پھر لشکر اسلام سے اُسی زمانے مین تیرا دادا طہماسپ یہ خبر سُنکے کہ میرا باپ مسلمان
ہوگیا ہے اور نبیرہ حمزہ کی اطاعت کرلی ہے اور اسکی غلامی کی ہے اس خیال سے لشکر لیکر آیا تھا کہ مین
اپنے باپ کو زیر کرکے کہون کہ وہ تدبیر ہو گئی مین چلا تھا کہ اُنکو کوئی امر کا خیال نہین ہے پھر مذہب
قدیم پر لاؤن لشکر اسلام کے مقابلے مین جاکر اُترے تھے اور اپنے لشکر کو اُتارا تھا چونکہ ایرج
اہل اسلام سے مقابلہ کررہا تھا اُسنے جو تیرے دادا کو دیکھا بہت پسند کیا جب یہ میدان مین آئے
اور اہل اسلام سے مبارز طلب کیا ایرج اپنے لشکر سے نکلکر میدان مین آیا اور تیرے دادا سے
مقابلہ کیا کئی دن تک مقابلہ رہا آخر کو ایرج نے تیرے دادا کو زیر کیا اور باندھکر اپنے لشکر مین لیگیا
اور اُسنے مذہب آفتاب پرستی قبول کرنے کو کہا اُنھون نے قبول کیا وہ مرد عاقل اور جری و چست
تھے اُنھون نے ایرج کی اطاعت اختیار کی ایرج نے اپنے لشکر کا سپہ سالار کیا اور بہت عزت سے پیش
آیا بہت دنون بلکہ برسون ایرج کے پاس رہے بڑے بڑے معرکے پڑے خوب باپ بیٹون سے
مقابلے ہوے یعنی طہماسپ سے اور طرماسپ سے اور ایرج سے اور اہل اسلام سے طرماسپ نے
اپنے دادا عنقویل کو پہاڑ پر جاکر اُس خطا پر قتل کیا کہ اُسنے کہا تھا کہ تم دین آفتاب پرستی قبول کرو
اُنھون نے انکار کیا پس طرماسپ نے اُنکو قتل کیا اور اُس مقام پر اپنا قبضہ کیا اور پھر ایرج کے
پاس چلے نوبت بایجا رسید کہ اُسی جنگ و پیکار مین طرماسپ تیرے دادا طہماسپ اپنے باپ کے
ہاتھ سے مارے گئے ادھر حمزہ نے اپنے پردستے کو زیر کرلیا وہ باہم ملگئے مگر ایرج نے اپنے دادا کا
بڑا صدمہ کیا تھا طہماسپ بھی مارے گئے اپنے باپ کے مارے جانے کی حالت سُنکر وہ غم کیونکر بارے
گئے تیرے دادا یعنی طرماسپ تو اپنے باپ کے ہاتھ سے مارے گئے اُنکے قتل ہونے کی تو تو نے
حالت سُنی اب اپنے باپ کی کیفیت سُنکہ ایک شہر مین پیدا ہوے تھے جب سن و تمیز کو پہونچے
اور میرے ساتھ عقد کرچکے تو اُنکو یہ خیال آیا کہ اپنے باپ کے پاس لشکر ایرج مین جاؤن اور باپ سے
ملون یہ لشکر لیے ہوے جاتے تھے کہ راہ مین نواسہ حمزہ کا اسد دلاور جو کہ ایرج سے اور تیرے
دادا سے پرخاش رکھتا تھا اپنا لشکر لیے ہوے جاتا تھا کہ تیرے باپ کے لشکر سے اور لشکر اسد
سے مقابلہ ہوا جب اسد کو یہ معلوم ہوا کہ یہ لشکر فرزند طرماسپ کا غرماسپ اپنے باپ کی ملاقات کو

مع لشکر کے جانا سد راہ ہوا نوبت مقابلے کی آئی اسد مرد جوان اور سن رسیدہ تھا تیرا باپ ابھی بچہ تھا پندرہ برس کا سن تھا وہ ابھی فنون جنگ سے ماہر نہ تھا اسد سے مقابلہ کر چکا تھا بڑے بڑے بہادرون کے معرکے دیکھ چکا تھا دوسرے مرد عیار بھی تھا لیس مقابلہ جو ہوا تو اُسنے تیرے باپ کو مکر سے قتل کیا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا لشکر بے سردار کو بھگا دیا تیرا باپ اسد تو اسد حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا جب مجھکو خبر ہوئی مین نے بہت صدمہ کیا تو میرے شکم مین تھا مین تیرے حمل سے تھی لبس وہان سے بھاگی اِس قلعے کے نواح مین پہونچی شداد میرے اوپر عاشق ہوا چونکہ مین بے وارث کی ہو چکی تھی مین نے اُسکی مرضی کو اپنے حق مین بہتر جانا اُسکے ساتھ عقد کر لیا پس تو اُسی زمانے مین پیدا ہوا اُسنے تجھکو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا تیری تعلیم و تربیت مین بہت کوشش کی کہ تو اس سن کو پہونچا اب جو واقعہ گزرا وہ تیرے روبرو گزرا ماہ پارہ نے اول سے آخر تک سب حال طہماس کا اور طہماسپ کا اور غرماسپ کا بیان کیا اور کہا کہ تو اُس خاندان سے ہو تیرے باپ و دادا ہمیشہ زبردست رہے اور آفتاب پرست بلکہ تیرا باپ و دادا تو بڑا زبردست بھی تھا اور آفتاب پرست اور ہمیشہ اولاد ایرج کی اُنھون نے اطاعت کی گو ایرج اپنے دادا سے ملگیا اور مسلمان ہو گیا تھا مگر اُسکا ایک فرزند تھا کہ جسکا نام تورج تھا وہ ہمیشہ آفتاب پرست رہا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرتا رہا اور اُنکا شریک نہ ہوا لیس تجھکو لازم ہو کہ تو اولاد ایرج سے کبھی مخالفت نہ کرنا جو کہ زمرد پرست ہو یا آفتاب پرست ہو اُس سے اور اہل اسلام سے جہانتک ممکن ہو مقابلہ کر کے اپنے باپ دادا کے خون کا عوض لینا اسی واسطے مین نے کل قصہ تیرے روبرو بیان کیا جب قرماسپ نے اپنی مان سے سب قصہ سُنا تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ مین خاندان عالی سے ہون اور میرے باپ و دادا پہلوان تھے اب مین بھی مثل اُنکے نام پیدا کرونگا خوب ہوا کہ تمنے مجھے سب قصہ بیان کر دیا یہ مقام میرے فخر کا ہو ای والدہ تم دیکھنا کہ مین کیونکر اپنے باپ و دادا کے خون کا عوض اہل اسلام سے لیتا ہون اب معلوم ہوا کہ میرے باپ و دادا اہل اسلام کے ہاتھ سے بیگناہ مارے گئے خیر دیکھا جائیگا مین لشکر تیار کر کے اُنپر لشکر کشی کرتا ہون اور مین نے آج سے مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا اور زمرد پرستی کو بھی رواج دونگا کہ دونون مذہب میرے خاندان مین تھے مین برسون تک لشکر لیکر اہل اسلام پر جاؤنگا مان نے جو یہ سُنا تو اُسکو یہ نصیحت کی اور قسم دی کہ ای فرزند تو لشکر جمع کر لے اور مال و دولت بہم کر لے اور خوب قوت و طاقت پیدا کر لے پھر اہل اسلام کے مقابلے کو جانا کیونکہ وہ لوگ بہت قوی ہین اور بڑے طاقت ور و صاحب زور ہین اُنھون نے بڑے بڑے پہلوان زبردست زیر کیے ہین جو کہ اپنے وقت کے رستم و سام ہین ابھی تجھمین اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہو جب تو جاہ و حشم اُنکے مثل پیدا کر لیگا تو مین اجازت دونگی کیونکہ جبکہ تیرے باپ و دادا لشکر کثیر لیکر گئے تھے وہ تو زیر ہو گئے اور مارے گئے ابھی تجھمین وہ طاقت اور قوت نہین ہو کہ اُنسے مقابلہ کرے تو ابھی اپنے باپ و دادا کے مقابل نہین ہو یہ جو مان نے کہا قرماسپ کو بہت بُرا معلوم ہوا تھا مگر کچھ جواب نہ دیا خاموش وہان سے اُٹھکر چلا آیا تھا اپنے خوابگاہ مین اُسدن سے اُسکو یہ فکر تھی کہ مین وہ طاقت پیدا کرون اور قوت کہ اہل اسلام سے مقابلہ کرون اُسدن سے اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ صحرا مین جاکر ورزش کیا کرتا تھا اور اسقدر قوت بہم پہونچائی تھی کہ فیل مست کو ایک ضرب مشت

ہلاک کرتا تھا اور شیر زیان کو بدون اسلحہ قتل کرتا تھا اور تیرہ سومن کا ساطور باندھتا تھا اُس سے متصل
تلوار کے کام لیتا تھا تمام قلعے مین آفتاب پرستی اور زمرد پرستی کو جاری کیا تھا گو مذہب زمرد پرستی تو
قدیم سے جاری تھا مگر آفتاب پرستی کو بھی بہت ترقی ہوئی تھی اُسنے چند ہرکارے مقرر کیے تھے اور اُنکو
حکم دیا تھا کہ جو کوئی قافلہ اِس صحرا مین آکر اُترے ہمکو آکر خبر دینا مگر یہ دریافت کر لینا کہ اُسکا دین و مذہب
کیا ہو اور جو لشکر کسی بادشاہ کا اِدھر آئے تو ہمکو خبر کرنا مگر یہ دریافت کر لینا کہ اُنکا دین کیا ہو اگر وہ لوگ
اہل قافلہ آفتاب پرست ہون تو ہمکو خبر نہ کرنا ہم آفتاب پرستون کو نہ لوٹین گے اور جس مذہب کے
ہونگے لوٹ لین گے یا جو بادشاہ آفتاب پرست ہوگا اُسکو ہم نہ پریشان کرینگے اور جو مذہب رکھتا ہوگا
اُسکو ضرور پریشان کرینگے پس یہی اُسکا طریقہ تھا کہ جو سوداگر آفتاب پرست ہوتا تھا وہ تو اُسکے ہاتھ
سے محفوظ رہتا تھا اور جو دیگر مذہب رکھتا تھا وہ لوٹ لیا جاتا تھا اسی طور سے جو بادشاہ آفتاب پرست
ہوتا تھا وہ تو مع لشکر سلامت نکل جاتا تھا باقی خواہ زمرد پرست ہو خواہ اور کوئی مذہب رکھتا ہو
وہ اُسکے ہاتھ سے مارا جاتا تھا یہی طریقہ قرماسیب نے جاری کیا تھا دوسرے صبح سے دوپہر تک
اُس ملک کے جنگل مین ورزش کرتا تھا اور شکار کھیلتا تھا دوپہر سے شام تک قلعے مین جا کے
حکومت کرتا تھا شام سے دوپہر رات تک پھر ورزش کرتا تھا اُسنے اپنے اوپر راحت و آرام کو حرام
کر لیا تھا سوائے ورزش اور زیادتی طاقت و قوت کے دوسرا کام نہ تھا بہت صاحب زور تھا
اُسکو یہ بھی خیال تھا کہ میرے پاس لشکر و مال و دولت ہو جائے تو مین اہل اسلام پر لشکر کشی کرون
اُسکو بھی ایک زمانہ گذر گیا یہ اُس عہد کا ذکر ہو کہ جب صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی تھی نوبت بایجا رسید
کہ زمانہ دگرگون ہوا صاحبقران اول بھی خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے اور ثانی بھی بدیع الملک صاحبقران
ثالث ہوے اور اُنسے اور سمندر شاہ سے مقابلے ہوے اُس عرصے مین قرماسیب نے بھی بہت سا
روپیہ جمع کر لیا اور ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر بھی جمع کر لیا اُسکی ماں بھی مر گئی اب یہ خود اختیار بھی ہو گیا
اُسکی طاقت و قوت کا شہرہ خوب اُس گرد و نواح مین ہوا مگر اُسکا وہی طریقہ تھا اور اُسنے وہی راستہ قلعے کا
جاری کیا تھا جو کہ شداد کے وقت مین تھا دوسرا راستہ نہ بنایا تھا اُسی طریقے سے یہ تاجرون کو لوٹا کرتا
تھا اب اُسنے قصد کیا تھا کہ مین لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلے کو جاؤن یہ اُسکا بند و بست کر رہا تھا
لشکر کی نگہداشت شروع کی تھی خیمے وغیرہ تیار ہو رہے تھے راوی نے بیان کیا ہو کہ اُسی زمانے مین ارمان
پیش خیمہ لیکر ازرنگ کا اُس صحرا مین پہونچا اور صحرا مین اُترا قرماسیب کے ہرکارے تو اُس صحرا مین
خبر کے لیے موجود تھے اُنھون نے جو لشکر کو فروکش دیکھا لشکر مین آئے علمہاے لشکر کے پھریرے
سیاہ پاے اُنپر تعریف لقا و زمرد شاہ ثانی و ازرنگ بن زمرد کی تحریر پائی اہل لشکر سے دریافت کیا کہ
یہ کسکا لشکر ہو اُنھون نے جواب دیا کہ یہ لشکر خداوند ازرنگ کا ہو اُنھون نے کہا کہ کون خداوند
ازرنگ ہیں اُنھون نے سب حال بیان کیا چنانچہ ہرکارے یہ حال دریافت کر کے لشکر مین اپنے قلعے
مین آئے رات ہو گئی تھی دربار کا وقت یہ تھا اپنے مقام پر آکر سو رہے یہان ارمان بلا خوف و
خطر اُترا ہوا ہو اُسنے رات براحت بسر کی جب صبح ہوئی اہل لشکر سے کہا کہ جب خداوند یہان آئین گے
اور قیام کرینگے تو ہم یہان سے آگے کو کوچ کرینگے پس اِسی سبب سے ارمان اُس صحرا مین مقیم رہا
صبح کو اُسنے کوچ نہ کیا یہ تو یہان فروکش ہو اُدھر قلعے مین جب قرماسیب اپنے امور ضروری سے اور غسل
وغیرہ سے فراغت کر کے دربار مین آیا اور سب سردار حاضر دربار ہوے تخت حکومت پر بیٹھا تو اُس وقت

اُن ہرکارون نے مجراگاہ پر سے آکر مجرا کیا دعا و ثنا بجا لاکر یون عرض کی کہ ہم بموجب حکم سرکار صحرا مین برائے دریافت حال موجود تھے اے پہلوان دوران و اے گرشاسپ جہان ہمنے دیکھا کہ ایک لشکر آکر اُس صحرا مین فرود ہوا جو کہ زیر کوہ ہو اور آپ کا ورزش گاہ اور شکارگاہ ہو ہمنے اُس لشکر کے جو علم دیکھے تو سیاہ پائے اُس پر خوک و سگ اور لقا و زمرد کی تصویرین بنی ہوئی تھین اور ایک تصویر علمون کے پھریرون پر بنی تھی جو کہ ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اُن علمون کی مگر تصویر خداوند آفتاب کی کسی پھریرے پر نتھی ہمنے غور کرکے جو دیکھا آنپر تعریف و ثنا خداوند لقا و فرزند خداوند لقا یعنی زمرد ثانی کی تحریر تھی خداوند آفتاب کی تعریف نتھی یہانتک غنیمت تھا اب جو خیال کرکے دیکھا تو ایک نئی خداوند کی تعریف اُن پھریرون پر تحریر تھی اب کوئی ازرنگ پیدا ہوے ہین اُنھون نے اپنے کو ظاہر کیا ہو کہ ہم خداوند ہین اور زمرد ثانی کے فرزند ہین یہ جو ہمنے دیکھا اور اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ پیش خیمہ خداوند ازرنگ بن زمرد ثانی کا لیکر طرف شہر آفتاب نما کے جاتے ہین خداوند ازرنگ نے برجیس آفتاب پرست پر لشکر کشی کی ہو اس خیال سے کہ اُنکو جاکر قتل کرین اگر وہ مذہب ازرنگی کو نہ قبول کرے دوسرا سبب یہ ہو کہ خداوند برجیس کی بہن ملکہ ثریا سے سیمتن پر عاشق ہوے ہین پہلے خداوند نے ملکہ کی طلب مین نامہ لکھا اُنھون نے انکار کیا پس خداوند کو غصہ آگیا فوراً لشکر لیکر اُس طرف کو کوچ کیا اپنے سپہ سالار ارمان کو پیش خیمہ دیکر روانہ کیا یہ وہی لشکر ہو اور یہ خداوند کا پیش خیمہ لیکر طرف آفتاب نما کے جاتا ہو یہ ماتحتی ارمان ہمنے دریافت کیا کہ ازرنگ نے کس شہر سے خروج کیا ہو انھون نے جواب دیا کہ ازرنگ خداوند نے شہر خورشید نگار سے کوچ کیا تھا پہلے ایک پہلوان کو طرف طلسمات کے روانہ کیا اور ایک طرف خانۂ کعبہ گے اور خود مع لشکر کے لشکر اسلام کی طرف کوچ کیا کیونکہ آجکل لشکر اسلام سمندر رپر ہو سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہو پس جب خداوند خاور پر پہونچے حاکم خاور سے مقابلہ ہوا لشکر خداوند ظفریاب ہوا خاور پر قبضہ کیا گیا پس اُسی زمانے مین خداوند ملکہ پر عاشق ہوے اور خداوند نے حکم دیا کہ ہم بعد معرکہ آفتاب پرستان کے اور بعد فراغ عقد ملکہ کے اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے اور اپنے مذہب کو رواج دینگے اور اپنی خدائی کو درست کرینگے خداوند نے یہ فرمایا تھا کہ ایک مذہب اسلام تو تھا اب یہ دوسرا مذہب کہانسے پیدا ہوا ہان ایک زمانے مین پیدا ہو تھا مگر وہ مٹ چکا اب پھر مذہب آفتاب پرستی ظاہر ہوا اُس مذہب کو مٹانا بھی ضرور ہو پس خداوند نے ان دونون قصدون سے اُس طرف کو کوچ کیا ہو اے خداوند ہمنے جو سُنا اُسوقت قلعے مین اُس لشکر کی خبر لیکر آئے یہان آپ محل مین تشریف لیجا چکے تھے ہم بھی اپنے مکان پر چلے گئے صبح ہوئی حاضر دربار ہوے یہ خبر تازہ ہو جو کہ ہمنے بیان کی خداوند اُس پہلوان کے ہمراہ لشکر کثیر ہو اور بہت نامی و گرامی زبردست پہلوان ہین اور بارگاہ ازرنگی بھی ہمراہ ہو پس یہ جو قہرماسپ نے ہرکارون کی زبانی سُنا پس آگ ہو گیا کیونکہ ہرکارون نے یہ کہا تھا کہ آفتاب پرستون پر ازرنگ نے لشکر کشی کی ہو اُسکا بھی مذہب آفتاب پرستی ہو پس یہ سُنا تھا کہ غصہ آگیا اور منھ لعل ہو گیا تمام بدن کے بال مثل بھالون کے کھڑے ہو گئے منھ سے کف جاری ہو گیا ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ سے توڑ کر نکلگیا غصے سے تھر تھر کانپنے لگا اور کہنے لگا کہ اس ازرنگ مردود کی شامت آئی ہو کہ آفتاب پرستون پر لشکر کشی کرکے جاتا ہو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین بارگاہ وغیرہ چھین لونگا اُسنے کیا آفتاب پرستون کو بھی مثل خداپرستون کے خیال کیا ہو گو وہ لوگ بھی اس سے دبنے والے نتھے اور نہین نہ معلوم کیا اُنپر آفت آئی جو اُسنے شہر خاور پر

قبضہ کر لیا اور وہ بھاگ گئے ورنہ وہ ایسے فراریون کی کب سنتے ہین اسکے باپ دادا ہمیشہ اہل اسلام سے پریشان رہے ہین اور بھاگتے پھرے ہین کہین جائے پناہ نہ ملی ہر ہان جب شریک ہوکر اہل اسلام سے لڑے وہ بھین آفتاب پرست تھے صدہا اسکی کمک کی اور اسکے باپ دادا کی باوجودیکہ خدا تھی اور دعوی خدائی کرتے تھے لاکھون بلکہ کرورون لوگ سجدہ کرتے تھے اسپر یہ حال تھا کہ گوشۂ امن تلاش کرتے تھے جسکے باپ دادا کا یہ حال ہوا اسکا پوتا آفتاب پرستون پر لشکر کشی کرکے جائے اور انکے مقابلے کا قصد رکھے یہ تو کبھی نہ ہوگا پس اگر میرے ہاتھ سے سلامت نکلگیا تو شاید انسے مقابلے کی نوبت آئے یہ غیر ممکن ہے کہ مین یہ سن لون کہ ازرنگ پرستون کا لشکر آفتاب پرستون کے مقابلے کو جاتا ہے اور مین خاموش بیٹھا رہون جانے دون خوب کیا جو برجیس نے اپنی ہمشیر کی شادی نہ کی اور انکار کیا ازرنگ کی بھی یہ لیاقت تھی کہ کوئی عالی خاندان اپنی لڑکی کی شادی اسکے ساتھ کرے ایک سردار نے کہا کہ وہ سنا جاتا ہے کہ اپنے کو خداوند زادہ کہتا ہے اور خود بھی دعوی خدائی کرتا ہے اور بہت سے لوگ اسکو بخدائی مانتے ہین پھر کیا ہوا جو اسکو کوئی بادشاہ اپنی لڑکی نہ دیگا ازرنگ کے عالی خاندان ہونے مین کیا شک ہے عالی خاندان کیسے خدائی اسکے گھر مین ہے لوگ اپنا فخر و افتخار جانکر اپنی لڑکی دینگے یہ خیال کرکے کہ ہمارا داماد خدا ہے ہماری لڑکی کا بڑا مرتبہ ہوگا قرماسیپ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ ایسے بہت سے خدا ہوتے ہین کیا امر خدائی ایسا آسان ہے کہ ہر ایک خدائی کرنے لگے پس خدائی خداوند آفتاب کے لیے تھی یا جو کہ خدائی کرگئے انکے لیے تھی اور کوئی نہین کرسکتا ہے پس اگر ازرنگ خدا ہے تو مین اسکا امتحان کیے لیتا ہون اگر وہ خدا ہوگا تو مجھکو زیر کرلیگا کیونکہ خدا کا تو یہ مرتبہ ہے کہ اسنے سب کو خلق کیا ہے ہر شی اسکے تابع ہے اس سے سب زیر ہونگے وہ کسی سے نہ زیر ہوگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم ابھی جاکر لشکر ازرنگ کو جو کہ پیش خیمہ ادھر لیکر آیا ہے قتل کرکے بارگاہ پر اپنا قبضہ کرینگے جب ازرنگ یہان آئیگا اسکے لشکر سے مقابلہ کرینگے اگر مجھکو شکست ہوئی تو مین اسکی اطاعت کرونگا اور اسکے ہمراہ جاکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرکے اور انکو شکست دیکر ازرنگ کی شادی ہمشیرہ برجیس کے ساتھ کرونگا اسکے بعد خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا اور ان سب کو غارت کرکے ازرنگ کی خدائی کو رواج دونگا اور اگر مین نے نہ شکست کھائی اور ازرنگ نے شکست کھائی پس اسکو قتل کرکے کل اسکے لشکر کو اپنے قبضے مین کرونگا اور اسکا کل مال و اسباب لوٹونگا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اسکو تباہ کرونگا اور مذہب آفتاب پرستی کو رواج دونگا پس کل لشکر میرا ابھی ابھی تیار ہو مین محل سے لباس رزم پہنکر آتا ہون اتنے عرصے مین لشکر تیار ہوجائے یہی وقت امتحان اور تقدیر آزمائی کا ہے یہ حکم دیکر فورًا اٹھکر کھڑا ہوا اور داخل محل ہوا اسکا حکم نادری ہے اگر اسکے خلاف ہوتا ہے جو یہ حکم دیتا ہے تو اسکو سزا دیتا ہے پس یہ حکم دیتا تھا اسیوقت سپہ سالار اور سردارون نے حکم شاہی سے اہل لشکر کو آگاہ کیا اور حکم کمر بندی کا دیکر خود بھی اسلحہ وغیرہ اپنے تن و بدن آراستہ کرنے لگے تھوڑے عرصے مین کل لشکر مین کمر بندی ہوگئی سینچے مرکبون پر زین کسنے کل ہتھیار لگائے خود سرون پر رکھے نیزے ہاتھون مین لیے تیار ہوگئے سردار بھی اپنے اپنے مکانون سے مسلح ہوکر آئے اور در دولت قرماسیپ پر برابر آکر کھڑے ہوے کہ اتنے عرصے مین قرماسیپ بھی اپنے تن پر ہتھیار لگائے محل سے برآمد ہوا دیکھا کہ سب سردار مسلح و مکمل موجود ہین اور میری سواری کا مرکب بھی موجود ہے سپہ سالار سے پوچھا کہ کل لشکر تیار ہے اسنے عرض کی کہ جی ہان

آپ تشریف لے چلیں یہ سنتا تھا کہ قرماسپ مرکب پر سوار ہوا عنان لی مرکب کو مہمیز کیا آگے آگے قرماسپ عقب میں سب سردار انکے عقب میں لشکر قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے قرماسپ نے پلٹ کر حکم دیا کہ خاموش اور آہستہ آہستہ مرکبون کو لاؤ شور نہ کرو تاکہ وہ لوگ آگاہ نہ ہوں ورنہ بارگاہ لیکر فرار کر جاتے یہ جو قرماسپ نے حکم دیا سب نے اپنے اپنے مرکب کو قدم قدم روانہ کیا قرماسپ اسی راہ سے جو کہ نقب کے ذریعے سے وسط قلعہ سے نکلے زیر پہاڑ بیرون قلعہ کلاک کے جنگل میں آمادہ ہوا راستہ اسقدر کشادہ تھا کہ پچاس سوار برابر چل سکتے تھے اور وہ جنگل کلاک کا اتنا بڑا جنگل تھا کہ تین لاکھ آدمی اس جنگل میں بخوبی پوشیدہ ہو سکتے تھے پس قرماسپ سب لشکر کو لیکر کلاک کے جنگل میں آیا بیرون قلعہ اور اپنے لشکر کو طریقے سے آراستہ کر کے کھڑا ہوا ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر دیکھو کہ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں آیا غافل ہیں یا ہوشیار صحرا میں انکا لشکر بھی ہی یا کوچ کر گیا ہی ہرکارے یہ حکم پاکے فوراً روانہ ہوئے صحرا میں آکر دیکھا کہ لشکر اسی طور سے اترا ہوا ہی اور سب بے خوف و خطر اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں ارمان شیر صورت اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہی پس یہ حال دیکھکر وہ ہرکارے خدمت قرماسپ میں حاضر ہوئے عرض کی کہ سب لشکر اسیطور سے فروکش ہی اور سب اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں اور بہت خوش ہیں پس یہ سنکے قرماسپ نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ سب ایک مرتبہ تلوارین کھینچکر اور مرکب اٹھا کر جا پڑیں اور قتل کرنا شروع کریں کچھ خیال نہ کریں یہ حکم دیا اور خود تلوار کو میان سے لیا اور ایک مرتبہ مرکب کو مہمیز کیا قرماسپ کا مرکب مہمیز کرتا تھا اور تلوار علم کرتا تھا فوراً ایک لاکھ پچاس ہزار تلوارین علم ہو گئیں اور سب نے مرکب اٹھائے پس قرماسپ اس کلاک کے جنگل سے مثل سیل کے نکلا اور ایک بارگی لینا لینا کہکر لشکر ارمان شیر صورت کے لشکر پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا یہ لوگ کمرین کھولے ہوئے اپنے اپنے مقام پر بے خوف و خطر بیٹھے ہوئے تھے کسی قسم کا انکو خوف نہ تھا پس یہ جو آفت دفعتاً آئی سبکے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا بلا نازل ہوئی ادھر بازار مرگ گرم ہو گیا لشکر قرماسپ لشکر ازرنگ کے سوارون اور پیدلون کو بیدریغ تہ تیغ کرنے لگے ایک تلاطم ڈالدیا تمام لشکر میں ہلڑ مچ گیا کہ قزاق کلاک کے جنگل سے نکلکر لشکر پر گرے ہیں تمام لشکر تباہ کیے دیتے ہیں یہ جو شور و غل مچا ارمان اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا ہمراہ سردارون کے شراب خواری کر رہا تھا ایک مطربہ گا رہی تھی کہ لشکر کے شور و غل کی صدا اسکے کان میں پہونچی اسنے چوبدار سے حکم کیا کہ خبر تو باہر جاکر لا کہ یہ لشکر میں شور و غل کیسا ہی کیا خداوند تشریف لائے ہیں کہ ہمکو خبر نہ ہوئی انکا لشکر آگیا پس چوبدار باہر آیا اسنے دور سے دیکھا کہ ہزارون سوار لشکر میں پھر رہے ہیں تلوارین برہنہ انکے ہاتھ میں ہیں تمام لشکر میں تہلکہ پڑا ہوا ہی ایک غدر مچا ہوا ہی ہر طرف سے صدائے بزن و بکش کی آرہی ہی لشکری قتل ہو رہے ہیں یہ حال دیکھکر وہ فوراً خیمے میں واپس آیا مگر یہ حال کہ حواس باختہ منھ پر ہوائیان اڑ رہی ہیں رنگ رخ فق آکر سامنے ارمان کے کھڑا ہوا ارمان نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون کیا خبر ہی کچھ بیان کر تو تو باہر سے بالکل بدحواس آیا یہ کیا تیرا حال ہی اسنے اپنے حواس درست کر کے کہا کہ میں بموجب حکم خیمے سے باہر گیا تو مین نے دیکھا کہ تمام لشکر میں غدر مچا ہوا ہی ہزارون سوار زرہ پوش تلوارین علم کیے ہوئے لشکر خداوند کو قتل کر رہے ہیں اور وہ بیچارے بسبب اپنی بے سروسامانی کے قتل ہو رہے ہیں کیونکہ یہ خبر تو تھی نہیں کہ کون آفت نازل ہوگی ورنہ اپنا بندوبست کر لیتے یہ جو اس چوبدار نے کہا ارمان نے

سرداروں سے کہا کہ غضب ہو گیا قزاق لشکر پر آ گرے مگر بڑے غضب کے قزاق ہیں کہ دن دہاڑے لوٹ مار کرنے کو آئے سب تیار ہو جاؤ یہ کہکر جام شراب ہاتھ سے رکھدیا اور اٹھکر دوسرے خیمے میں گیا ہتھیار تن پر لگانے لگا ادھر سردار بھی اُس خیمے سے نکل نکلکر اپنے اپنے مقام پر آئے مگر جب خیمے سے باہر نکلے تھے تو دیکھا تھا کہ لشکر میں تلاطم ہوا تھا یہ دیکھتے ہوئے اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے تھوڑے عرصے میں مسلح و مکمل ہو کر اپنے اپنے مقام سے باہر آئے کہ ارمان بھی اپنے خیمے سے باہر آیا یہ سب مرکب پر سوار ہو کر چلے اُسطرف کہ جدھر تلوار چل رہی تھی مگر یہ صدا خود دیتے ہوئے کہ اے اہل لشکر گھبرانا نہیں ہم مسلح و مکمل ہو کر آ گئے ہیں تم لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر مقابلہ کرو یہ قزاق ہیں ابھی انکو مار لو یہ صدا جو اہل لشکر ارمان نے اپنے سردار کی سنی کسیقدر حواس درست ہوئے جو جہاں پر تھا اُسی مقام سے تلوار لیکر لینا لینا کہکر چلا کہ قزاقوں کو جانے نہ دینا گھیر کر مار لینا ادھر ارمان مع سرداروں کے اُس مقام پر پہونچ گیا اور لڑنے لگا گھمسان کی تلوار چلنے لگی ارمان نے اور دیگر سرداروں نے لڑائی کو آکر روکا ادھر نقیبوں نے سب لشکر کو ہوشیار کیا چونکہ دن تھا سب جاگ تو رہے تھے پس سب مسلح و مکمل ہو ہو کے اور اپنے اپنے مقام پر سے چلے اب تو دونوں لشکروں میں تلوار چلنے لگی سر تن پر سے اترنے لگے مگر لشکر قرماسپ کا یہ حال ہے کہ جب حملہ کیا لشکر ارمان کے پاؤں اکھاڑ دیے طنابیں کاٹکر خیمے گرا دیے جو لوگ اپنے خیموں میں اسلحہ تن پر آراستہ کر رہے تھے وہ اُسی میں دب کر رہ گئے اُنکے ارمان دل کے دل ہی میں رہے حسرت جنگ پوری نہ ہوئی اصطبل سے مرکب شور و غل سنکے رسیاں توڑا کر بھاگے ارابوں کے بیل ہر طرف پھر رہے ہیں ایک غدر مچا ہوا ہے ایک طرف تلوار چل رہی ہے تلواروں کی جھنکار بلند ہے ہزاروں بجلیاں کوند رہی ہیں ایک سمت کو باہم نیزے چل رہے ہیں اُنکی سنانیں مثل شراروں کے دھوپ میں چمک رہی ہیں ایک طرف مرغ تیر پر کھولے ہوئے اڑ رہے ہیں ادھر شہباز اجل اپنی طرف طائران روح کا شکار کر رہا ہے ہزاروں مر کر گر رہے ہیں بازار مرگ گرم ہے ارمان کی عجب حالت ہے کبھی مرکب ڈپٹ کر اپنے لشکر کی خبر لیتا ہے کہ کیا حال ہے کبھی لشکر حریف سے لڑنے لگتا ہے برق شمشیر کوند رہی ہے خرمن ہستی پر گر رہی ہے عجب حال ہے لشکر کا باوجودیکہ سب لشکر تیار ہو گیا ہے برابر سے لڑ رہا ہے مگر پہلے جو حواس جاتے رہے ہیں تو اب حواس درست نہیں ہوتے ہیں اور بدحواسی سے لڑ رہے ہیں خود قتل ہو رہے ہیں لشکر قرماسپ باحواس عجب ساکھ سے لڑ رہا ہے لشکر ارمان کے پاؤں اکھڑے جاتے ہیں ایک قرماسپ ایک تیغ آبدار ہاتھ میں لیے ہوئے ہے اُس سے خون کی بوندیں ٹپکتی ہوئی حریف کو قتل کر رہا ہے اُسکے عقب میں اُسکے سب سردار زخمی شدہ برابر حملے کر رہے ہیں اُسکا لشکر ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہا ہے نقیب لشکر قرماسپ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جوانوں اسی طور سے لڑے جاؤ حریف کو مار لیا ہے اب تھوڑی دیر اور باقی ہے کہ حریف بھاگا جاتا ہے بدحواس ہو کر لڑ رہا ہے یہ معرکہ سر کر لیا ہے اسطور سے نقیب دل بڑھا رہے ہیں لشکر قرماسپ جم جمکر حملے کرتا ہے ہر حملے میں لشکر ارمان کے پیر اکھاڑ دیتا ہے اسی طور سے تھوڑے عرصے تک مقابلہ رہا لشکر ارمان تاب مقابلہ نہ لا سکا پیچھے ہٹنے لگا اور لشکر قرماسپ اُسکو دبانے لگا پس نوبت یہ ہوئی کہ اب سب جھرمٹ بھاگ کر فرار پر قرار ہیں یہ حال جو ارمان نے دیکھا ایک مرتبہ اپنے لشکر سے پکار کر کہا کہ کیسے بہادر ہو قزاقوں سے بھاگے جاتے ہو نام بہادری اور جوانمردی کا ڈبوئے دیتے ہو یہ جو ارمان نے کہا ادھر نقیبوں نے دل بڑھائے بس پھر سب جمکر لڑنے لگے ارمان حریف کو قتل کرتا ہوا بڑھا ادھر

قرماسپ لشکر ارمان کے سوارون کو قتل کرتا ہوا چلا آتا تھا کہ ارمان سے اور قرماسپ سے سامنا ہو گیا ارمان نے پکار کر کہا کہ او قزاق کہ مفت مین روپیہ کے پیادون پر ہاتھہ صاف کرتا ہوا جاتا ہی مردان عالم سے آنکھہ چار کرکے مقابلہ کرتا کہ کچھہ ہنر جنگ معلوم ہوتا جب ارمان نے کہا قرماسپ نے صدا سُنی پلٹ کر جواب دیا کہ او نامرد ازلی تو قزاق ہوگا اور تیرا باپ یہ کیا کلمہ مردان عالم کی شان مین کہا مین وہ بہادر ہون کہ میرے خوف سے رستم وسام نے قبر مین جا کر کفن سے منھہ اپنا پوشیدہ کر لیا ہی اور جب مین نعرہ کرتا ہون انکا بند بند میرے نعرے کی صدا سے گوشۂ قبر مین کانپ جاتا ہی مین تجھہ ایسے بھگوڑے سے مقابلہ کرون تو جسکا پیرو ہی اسکا ہمیشہ سے یہی طریقہ ہی اُسکے باپ دادا ہمیشہ بھاگ گئے ہین وہ بھی بھاگے گا تو کیا مقابلہ کریگا بھلا تو کیا تلوار کے روبرو ٹھہرے گا ادھر تلوار کا سامنا ہوا ادھر تو نے منھہ پھیر لیا یہ جو قرماسپ نے کہا ارمان نے جواب دیا کہ بس زبان بند کر اور مجھسے آکر مقابلہ کر یہ کہکر اور مرکب کو مہمیز کرکے برابر قرماسپ کے پہونچا اور کہا کہ کیا تیرا نام ہی تاکہ تو میرے ہاتھہ سے گمنام نہ مارا جاے یہ کیا تو نے طریقہ اختیار کیا ہی کہ جسکو غافل پایا قزاقون کی طرح سے لشکر لیکر آپڑا اور حریف کے لشکر کو تباہ کرنا شروع کیا یہ امر بالکل خلاف شجاعت کے ہی قرماسپ نے تیوری پر بل ڈالکر جواب دیا کہ او نامرد تو کیا بک رہا ہی کیا تجھکو یہ خبر نہ تھی کہ اس بیشے مین ایک شیر نر رہتا ہی مع اپنے ہمراہیون کے کہ تو اُنکی بدون اجازت یہان لشکر لیکر آیا ارے آگاہ ہو کہ میرا نام قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ بن طہماس ہی یہ تمام صحرا اور پہاڑ اور وہ جو قلعہ سامنے ہی میرے قبضے مین ہی کوئی لشکر ادھر سے نہین جاتا ہی بدون میری اجازت کے دوسرے مین آفتاب پرست ہون مین نے سُنا کہ ایک لشکر اس صحرا مین اُترا ہی اور وہ پیش خیمہ کوئی ازرنگ ہی کہ اُسنے دعوی خدائی کیا ہی اسکو لیکر آفتاب پرستون پر جاتا ہی اسکا ارمان نام ہی پس مجھکو غصہ آگیا کہ اول تو بدون میری اجازت کے وہ اس صحرا مین اُترا دوسرے اسکو آفتاب پرستون سے مقابلے کی حسرت ہی پس مین نے خیال کیا کہ یہ حسرت اُسکی مین نکالدون گو مین نے قصد کیا تھا کہ خدا پرستون سے جا کر مقابلہ کرون اُنکے مقابلے کے لیے لشکر جمع کیا تھا پس مین نے تیرے آنیکی خبر سُنکے یہ عہد کیا کہ اگر مین ان لوگون پر فتح پاؤنگا تو خدا پرستون پر بھی ظفریاب ہونگا اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو اپنے لشکر کو لیکر چلا جا اور بارگاہ وغیرہ مجھکو دیدے ورنہ میرے ہاتھہ سے تو سلامت نہ جائیگا یہ بارگاہ مجھے اس خطا پر لیے لیتا ہون کہ تو نے میرے بیشے مین اپنے لشکر کو بدون میری اجازت کے کیون اُتارا دوسرے میرے پاس کوئی بارگاہ بھی نہین ہی یہ جو قرماسپ نے کہا ارمان نے جواب دیا کہ ارے نادان یہ تو کیا کہتا ہی ازرنگ خداوند ہی اور خداوندزادہ ہی میرا اور تیرا اور تمام عالم کا وہی خدا ہی جو اُسنے سب کو پیدا کیا ہی وہی سبکا خالق ہی سواے اُسکے اور کوئی خدا نہین ہی خدائی اُسکے گھرانے مین ہوتی آئی ہی اُسیکا دادا یعنی لقا زمردشاہ باختری ہجدہ ہزار ملک کا خدا تھا سب اُسکو سجدہ کرتے تھے اُسنے عالم خواب مین کچھہ بندے خلق کیے تھے اُنکو قوت وطاقت بہت دی تھی اُنکی موت خلق کرنا بھول گیا تھا وہ خداوند لقا سے منحرف ہو گئے تھے اُنھون نے دوسرا خدا پیدا کر لیا تھا اور اپنا دین دوسرا کر لیا اور خداوند لقا سے برسر فساد ہوتے تھے اور ہزارون مقابلے ہوے چونکہ خداوند اُن بندون کو نہایت دوست اور مہربان جانتے تھے اور الفت اُنسے کرتے تھے کیونکہ وہ خوبصورت بہت تھے اور موت بھی خلق کرنا بھول گئے تھے پس اُنکے ہاتھہ سے پریشان ہوکر

اور اپنے فرزند زمرد ثانی کو امر خدائی کا مالک کر کے بالاے آسمان چلے گئے اُن بندگان خدا نے
اسقدر ترقی کی اور روز بروز ہزارون ملک اُنکے قبضے مین ہو گئے اور اُنھون نے اپنے دین و مذہب
کا نام دین اسلام رکھا اور کہدیا کہ کل دین باطل ہین ہمارا دین برحق ہو پس اسی پر زمرد ثانی سے بھی
مقابلے رہے آخر کو وہ بھی پریشان ہو کر اور بند و بست خدائی کو اپنے فرزند ازرنگ کو سپرد کر کے
اور رجولہ بدلکر بالاے آسمان چلے گئے ہین پس یہ ایسے خدا ہین کہ انکے زمانے مین سب بندگان خدا
کا خاتمہ ہو جائیگا اور آفتاب پرستی کوئی دین نہین زمانہ لقا مین حمزہ صاحبقران زمان کا پر دتا یہ
دین ایجاد کر کے براے مقابلۂ حمزۂ صاحبقران آیا تھا چونکہ وہ بہت زبردست تھا اور اُس سے
کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا اِس سبب سے اسکا دین سب نے قبول کیا تھا جب وہ صاحبقران سے زیر ہو کر
اُنکا شریک ہو گیا وہ دین مٹ گیا پھر اُسدن سے وہ دین نہ جاری ہوا اُنکو ایرج کا ایک لڑکا تھا نام
اُسکا نوح تھا یہ نہایت زبردست تھا پہلے اُسکا بھی دین آفتاب پرستی تھا مگر جب اُسکو ثابت ہوا کہ یہ
دین میرے باپ کا ایجاد کیا ہوا تھا تو اُسنے بھی زمرد پرستی اختیار کی اور ہمیشہ جبتک خداوند لقا و
خداوند فرعون رہے اور آسمان پر تشریف لے گئے اُنکے ہمراہ رہا جب وہ بالاے آسمان گئے
اور خداوند زمرد ثانی خدا ہوے اُنکو سجدہ کیا اُنکے ہمراہ پھر مقابلے مین رہا آخر کو اُنکے ہمراہ وہ بھی
بالاے آسمان گیا اب اُسکے دو فرزند ہین کہ وہ ہمراہ خداوند ازرنگ ہین وہ بھی مذہب ازرنگی
رکھتے ہین سواے مذہب ازرنگی کے کوئی دوسرا مذہب سچا اور برحق نہین ہو جب خداوند نے سُنا
کہ چند بدمعاشون نے بعد مدت پھر مذہب آفتاب پرستی کو رواج دیا ہو اور ایک جم غفیر بہم کیا ہو پس
خداوند نے خیال کیا کہ ابھی یہ لوگ کم ہین اگر انکی طرف سے پہلوتہی کیجائیگی تو اُنکو بھی مثل خدا پرستون
کے زور ہو جائیگا اور یہ بھی ترقی بہم کرینگے اُسوقت انکا استیصال بہت دقت کے ساتھ ہوگا
جیسی میرے دادا نے پہلوتہی اُسوقت مین کی جب کہ یہ مذہب اسلام جاری ہوا تھا اور خیال کیا کہ
یہ چند لوگ ہین جسوقت چاہونگا اِن کا خاتمہ کر دونگا اُسکا انجام یہ ہوا پس ایسی نادانی کرنا بالکل حماقت
ہو پہلے انکی فکر لازم ہو اہل اسلام کو ترک کر کے اُدھر کا قصد کیا اور مجھکو ہراول لشکر مقرر کر کے اور
اپنی بارگاہ دیکر اُدھر کو روانہ کیا چنانچہ مین نے کئی منزلین طے کر کے اِس مقام پر آیا چونکہ یہ صحرا بہت
پُر فضا تھا مجھکو اچھا معلوم ہوا مین نے یہان قیام کیا مجھکو یہان کا قاعدہ معلوم نہ تھا نہ اس صحرا کی حد پر کوئی
ایسا کتبہ آنا ہوا تھا کہ یہ صحرا فلان پہلوان یا بادشاہ یا ظالم کے قبضے مین ہو اور یہان کا یہ طریقہ ہو کہ جو کوئی
اس صحرا مین اُترتا ہو تو اُس سے اجازت لے لیتا ہو بغیر اُسکی اجازت کے نہین لشکر کو اُتارتا ہو
اگر ایسا ہوتا اور مین اُسکے موافق عمل نہ کرتا تو ضرور خطاوار تھا تجھکو لازم تھا کہ ایسی تحریر حد صحرا پر
لگا دی ہوتی یہ تو غیر ممکن ہو کہ مین خداوند کی بارگاہ تجھکو دیدون مین یہ خیال کرتا ہون کہ تو میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا اور یہ صحرا اور یہ قلعہ بھی خداوند کے قبضے مین آئیگا پس اسی مین خیریت ہو کہ تو
اپنے لشکر کو لیکر اپنے قلعے مین چلا جا اور اپنی زندگی کو غنیمت جان مین اِن گیدڑ بھبکیون مین نہین
آنے والا ہون یہ بھی کسی کی مجال ہو کہ بارگاہ ازرنگی کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے اگر اُدھر نگاہ
کج دیکھے تو مین آنکھ نکال لون یہ جواب ارمان نے کہا قرماسیب نے برہم ہو کر جواب دیا کہ تو یہ کیا
بیہودہ بک رہا ہو اس تقریر بیکار سے کیا حاصل ہو مین ضرور بارگاہ لونگا اور تجھکو اس خطا کی سزا
دونگا مجھکو کیا ضرورت تھی کہ مین کتبہ لگا دیتا پس یہ مقام جنگ ہو نہ جاے پند و نصیحت اور تیری بھی

یہ مجال ہو کہ تو کسی کی آنکھ نکال سکے لے دیکھ ہین بنگاہ کج طرف بارگاہ کے دیکھ رہے ہین اور بارگاہ پر اپنا قبضہ کر لیا ہو اور قبضہ کرتے جاتے ہین تو روک تو لے یہ جو قرماسپ نے کہا پس ارمان کو تاب نہ رہی فوراً نیزہ اُٹھاکر سینہ قرماسپ پر مارا قرماسپ نے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے پر روکا اور چند طعن مین نیزہ اُسکے ہاتھ سے ہوائی کر دیا اُسکو بہت غصہ آیا نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہو گیا قرماسپ نے للکار کر کہا کہ اِسی فنون پر تجھکو دعوی ہی کہ مین تجھکو سزا دونگا نیزہ تو تو روک نہ سکا یہ جو قرماسپ نے کہا ارمان نے برہم ہو کر قبضہ تلوار پر ہاتھ ڈالا اور تیغہ نیام سے کھینچکر خبردار خبردار کہکر قرماسپ کے سر پر مارا قرماسپ نے سپر پر تلوار کو روکا اور ایک مرتبہ اپنی تلوار کو نیام سے لیکر اور خبردار ہوشیار باش کہکر جو وار کیا ارمان نے سپر کو سپر کی پناہ کیا تلوار سپر کو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر سر پر آئی اور خود ابرو وانتر آئی ارمان نے گھبرا کر دستانہ مارا کہ تلوار تو جھنا کر سر سے نکل گئی چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اُسکو غش آنے لگا ارمان نے دونون ہاتھ گردن مرکب مین ڈالدیے اور قرماسپ نے قصد کیا کہ بڑھکر ارمان کا سر کاٹ لون لیس یہ قصد دیکھکر بہت سے سردار اور سوار درمیان مین آ گئے اپنے کو اپنے افسر پر تیل ماش کیا مگر اُسکو پنجہ ظالم اور قضا سے بچا لیا ابھی اُسکی قضا بھی نہ آئی تھی ورنہ اِنکی کیا قدرت تھی کہ بچا سکتے قرماسپ تلوار پکڑکر لشکر پر جا پڑا اور قتل کرنے لگا ہزارون کو قتل کیا نوبت یہ ہوئی کہ لشکر ارمان شکست کھاکر بھاگا ڈیرا تک چھوٹ گیا خیمے وغیرہ اسی مقام پر رہ گئے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ کسی طور سے بارگاہ کو لیجاوین مگر ممکن نہ ہوا بارگاہ چھوٹ گئی چونکہ ارمان زخمی ہو چکا تھا دوسرے پہلے ہی سے بہت لشکر حالت غفلت مین کام آ چکا تھا اور قدم اُٹھ چکے تھے جب سردار زخمی ہوا اور کوئی لشکر کا بندوبست کرنے والا اور پشت و پناہ اور روکنے والا نہ رہا تو لشکر بے سر کہان تک لڑے اتنے عرصے تک بھی لڑا اور مقابلے مین ٹھیرا رہا تو بہت بڑا کام کیا آخر کو اُس درہ کوہ کی طرف بھاگا جدھر سے آیا تھا تھوڑی دور تک لشکر قرماسپ نے تعاقب کیا بموجب حکم قرماسپ بعدہ جب قرماسپ نے یہ حکم دیا کہ جانے دو جس چیز سے مطلب تھا اُسپر تو قبضہ کر لیا اب کیا فائدہ بیکار قتل کرنے سے یہ جو قرماسپ نے کہا سب اُسکے تعاقب سے واپس آئے تمام مال واسباب لوٹ لیا بارگاہ پر قبضہ کیا قرماسپ نے حکم دیا کہ یہ بارگاہ ہمارے لیے برپا کی جاے ہم اِس مین بیٹھکر جشن خوشی برپا کرینگے اور ان خیمون مین میرے سب سردار رہین اور میر لشکر اور ہمارے لشکر کی سب لاشین اُٹھاکر ایک مقام پر جمع کر کے جلا دی جائین اور لشکر حریف کے لاشے اِس غار کوہ مین ڈالدیے جائین تاکہ میدان صاف ہو جاے اور بدبو نہ ہو اور جو لشکر ہمارا قلعے مین ہو اُسکو حکم دیا جاے کہ وہ بھی یہان چلا آئے کیونکہ جب یہ خبر اورنگ کو معلوم ہو گی کہ میری بارگاہ فلان مقام پر میرے ہراول لشکر کے ہاتھ سے میرے لشکر کو قتل کر کے فلان پہلوان نے چھین لیا تو ضرور وہ لشکر لیکر آئیگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا یہ جو حکم قرماسپ نے دیا اُسیوقت سب خیمے برپا کیے گئے اور بارگاہ ارابون پر سے اُتار کر برپا کی گئی جب کہ قرماسپ مرکب سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوے اور سب سردار خیمون مین اُترے لاشے اُٹھاے گئے شمار جو کیا تو ایک ہزار لاشے قرماسپ کے لشکر کے لوگون کے تھے اور بیس ہزار لاشین لشکر ارمان کی تھین اُن لاشون کو تو جہان قرماسپ نے حکم دیا تھا ڈالدیا اور اپنے لشکر کے کشتون کو جلا دیا اور بموجب حکم قرماسپ جو لشکر قلعہ مین تھا اُسکو بھی طلب کر لیا قرماسپ نے بزم عشرت

اور سب سرداروں کو جمع کیا ساقی کو طلب کیا وہ جام و صراحی لیکر حاضر ہوا سب کو شراب پلانے لگا ایک رقاصہ حاضر ہو کر یہ غزل گانے لگی غزل

کچھ ایسی بات کیجیے ای بادشاہ حسن
مارے ہوے ہم اک بت پیمان شکن کے ہین
جیسے ہین گلعذار حسینان لکھنؤ
مبہوت ایسے عشق مین اس گلبدن کے ہین
زخمو نکے مسکرانے سے ثابت ہوئی یہ بات
افسانہ وہ کچھ ایسے غریب الوطن کے ہین
مرنیکے بعد دولت و حشمت سے کام کیا
کس واسطے کہ ہم تو محب پنجتن کے ہین

ہر دم یہ شور قمری سرو چمن کے ہین
مشتاق اہل بزم نہایت سخن کے ہین
بلبل کی یہ دعا ہی کہ یارب تو خیر کر
معشوق ہین خطا کے نہ لغزش دہن کے ہین
فصل خزان کبھی ہے جہان مین کبھی بہار
کشتہ کیے ہوے کسی گلپیرہن کے ہین
صیاد ہمسے کہتے ہین اسیر و نکو چھوڑ دے
محتاج بادشاہ و گدا اک کفن کے ہین

جنگل مین آج پھول کسی بو وطن کے ہین
پوچھے اگر تو کہدین خدا کے بھی سامنے
بگڑے ہوے جو آج یہ نقشے چمن کے ہین
بلبل کیطرح ہوش مین آئی نہین بہار
نیرنگ سب یہ گردش چرخ کہن کے ہین
فرط قلق سے راتونکو اڑ جاے جس سے نیند
مشتاق اک زمانہ سے سبز چمن کے ہین
اصلا نہ ہوگا ہمکو تصدق فشار قبر

اُس مطربہ نے یہ غزل مصنف دفتر ہذا کی خوب بتا بتا کر گائی اور اہل بزم سب خوش ہوے یہان تو بزم عشرت برپا ہی اور قرماسب بیٹھا ہی مگر بہت خوش ہی انکو تو یہان مشغول عیش و عشرت رکھا جاتا ہی اور اب لشکر ارمان و ارمان کا و ازرنگ کا حال تحریر ہوتا ہی شمہ حال ازرنگ وغیرہ کا سماعت فرمائیے راوی نے بیان کیا ہی کہ ازرنگ تو ابھی اُس صحرا مین مع لشکر فروکش ہی کیونکہ اسکو اُس صحرا کی آب و ہوا بہت پسند آتی تھی جہان سے ارمان پیش خیمہ لیکر اُس مقام پر آیا تھا اور اسپر یہ واقعہ گذرا اس ارمان مین ارمان زخمی ہوا کہ مین پیش خیمہ آگے لیکر روانہ ہون یہ حسرت اُسکے دل مین رہی کہ اُسکے لشکر نے لشکر قرماسب سے شکست کھائی راوی نے بیان کیا ہی کہ لشکر ارمان شکست کھا کر اور ارمان کو زخمی لیکر طرف لشکر ازرنگ کے بھاگا تھا تھوڑی دور اہل لشکر قرماسب نے تعاقب کیا تھا یہ سب کے سب بحالت خراب بصورت زلف محبوبان پریشان مثل نرگس حیران بدحواس ہاتھ منھ کٹے ہوے اپنے زخمی شدہ سردارون کو دوش پر اٹھاتے ہوے اُنکے زخمون سے خون بہتا ہوا اُس درہ کوہ سے نکلے اور اُس صحرائے سبز و خرم کو طے کر کے صحرائے ہولناک مین پہونچے کہ جہان پانی نہ ممکن ہوا تھا اُس صحرا کو بھی بدقت طے کیا اور قریب لشکر کے پہونچے لشکر ازرنگ اُترا ہوا تھا سب خوش و خرم تھے اور ٹہل رہے تھے ازرنگ تخت خدائی پر بیٹھا ہوا تھا ایک طرف دیلم بن تورج دنگل سپہ سالاری پر اور ایکجانب اسلم بن تورج دنگل سپہ سالاری پر بصد کبر و نخوت بیٹھے ہوے اور سب سردار حاضر تھے سخنگان بعہدہ وزارت اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا جام شراب گردش مین تھا ثمر ماے سیمین کا ذکر ہو رہا تھا کہ وہ ایسی معشوقہ ہی کہ اُسکا ثانی اسوقت عالم مین نہین ہی سخنگان کہہ رہا تھا کہ خداوند جلدی فرمائیے اور وہان پہونچیے اور بر جیس ستے خواہ مقابلہ کرکے خواہ باآشتی ثمر ماے سیمین کو حاصل فرمائیے اُسکا طلسم بکارت اپنی کلید لوح مردمی سے فتح فرمائیے اُسکے در ناسفتہ کو سفتہ فرمائیے اُسکے وصل سے کامیاب ہوجیے ورنہ وہ گوہر بے بہا اختر برج حسن و جمال آفتاب آسمان عزت و کمال کسی نہ کسی خداپرست کے قبضے مین آجاے گا آپ ہاتھ ملکر رہجائیے گا کچھ نہ حاصل ہوگا وہ مزے کریگا خوب اُسکے ساتھ اور آپ اُسکے معدن بخت سے زر آرزو حاصل کریگا اور کچھ نہ ہوگا کیونکہ اکثر مین نے سُنا ہی کہ جو صاحب حسن و جمال ہوتا ہی وہ اُنکے قبضے مین آتا ہی ازرنگ برہم ہو کر جواب دیتا ہی کہ یہ تو کیا بک رہا ہی تو اپنی شرارت سے باز نہین آتا ہی سخنگان جواب دیتا ہی کہ مین جھوٹ نہین کہتا ہون سچ کہتا ہون دیکھ لیجیے گا

کہ جو مین کہتا ہون وہی ہوگا وہ کبھی آپ کے قبضے مین نہ آئیگی کوئی نہ کوئی بلبل باغ اسلام اُس گلشن
جمال کو لیجائیگا آپ کو اور اُسکے بھائی کو داغ جدائی دیجائیگا اور کچھ نہ حاصل ہوگا ہان اگر آپ بہت
جلد پہونچے اور بہرجبیس بھی راضی ہوگیا اور اُسکے ساتھ شادی آپ کی کردی اور وہ بھی راضی ہوئی
جبر ورنہ غیر ممکن ہی یا اس عرصے مین کسی خداپرست نے اُسکے حسن وجمال کی تعریف سُن لی ہیں وہ آکر
لے گیا ازرنگ نے جواب دیا کر تو بکا کر مین ضرور اُس سے اپنی آرزوے دل حاصل کرونگا اُسکے
نخل جوانی سے ثمر مراد توڑونگا اُسکے درِ ناشفتہ کو شفتہ کرونگا کیا مجال کسی خداپرست کی کہ اُسکی طرف
آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے دیکھنا تو ایک طرف اگر اُسکی طرف خیال فاسد بھی کرے تو اُسیوقت سنگ
سیاہ ہوجاے کیونکہ بابدولت کی وہ معشوقہ ہوچکی ہو بس نہین ہوسکتا ہو کہ کوئی اُسکو بخیال فاسد
دیکھ سکے سختگان نے کہا کہ تمنے ایسے بہت سے کرشمے سنے ہین نور چکیدہ قدرت کو اہل اسلام
نکال لے گئے خداوند لقا اُنکا کچھ نہ کر سکے جبریل قدرت یعنی یاقوت شاہ کی منگیتر کو لیگئے قدرت
کی کچھ نہ چلی اسی طور سے بہت سے واقعہ ہوے ہین کہانتک بیان کرون مین نے کتابون
مین دیکھے ہین جو کہ خداے اول تھے وہ تو سنگ سیاہ اُنکو کر نہ سکے اب سنگ سیاہ کر دینگے
جب کہ آپ پاس خدائی کمزور ہو کر آئی ہو ازرنگ نے یہ سُنکے کہا کہ بس خاموش رہ زیادہ
نہ بک بیکار دماغ کو خالی نہ کر تو بہت گستاخ ہوگیا ہو یہ جو ازرنگ نے کہا سختگان خاموش
ہوگیا اور کچھ باتین ہونے لگین کہ اُدھر وہ شکست خوردہ لشکر داخل لشکر ہوا لوگون نے جو
اُسکا حال پریشان دیکھا اور زخمی پایا اور تباہ حال دریافت کیا اُن لوگون نے کل حال
بیان کیا ایک شور وغل لشکر مین ہوا چند ہرکارے کہ جو اُسوقت لشکر مین موجود تھے یہ حال
دیکھکر فوراً بارگاہ مین آئے اور مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے اور بد دعا دیکر یون عرض کرنے لگے
کہ خداوند کو معلوم ہو کہ وہ جو لشکر ارمان کے ہمراہ پیش خیمہ شاہی وخداوندی لیکر آگے گیا تھا
وہ لشکر شکست کھاکر اور ارمان زخمی ہوکر سپاہ بحالت تباہ بارگاہ خداوندی کو قبضہ حریف
مین دیکر داخل لشکر خداوندی ہوئی ہے ارمان کی بہت حالت خراب تھی اُسکو دیکھکر ہم
غلامون کا دل بہت بیتاب ہو یہ خبر غم ہم سُنانے کو آئے یہ کہکر وہ ہرکارے خاموش ہو رہے
ازرنگ کچھ دریافت نہ کرنے پایا تھا کہ سختگان نے رقیدہ سر پر سے اُتار کر اور ایک بار گردش دیکر
کہا کہ مرگ تو مبارک باد یہ پہلے بدشگونی ہوئی کہ لشکر نے شکست کھائی اب خداوندی بہرجبیس آفتاب
پر ظفر ہونا غیر ممکن ہو ہم تو پہلے ہی سمجھے ہوے تھے کہ کوئی نہ کوئی آفتاد ضرور پڑیگی خداوند یہان
اِس جھگڑے مین مصروف ہونگے کہ جسنے بارگاہ چھین لی ہو اُس سے مقابلہ کرینگے بارگاہ لون وہان
اُتنے عرصے مین کوئی نہ کوئی معشوقہ خداوند کو لیجائیگا بہرجبیس کو معلوم بھی نہ ہوگا کیونکہ اُسنے
اپنی سیر کے لیے باغ کنارے دریا کے بنایا ہو ہر روز سیر کو آتی ہو سوداگر سے یہ معلوم ہوچکا
ہو اور کیا اُس سوداگر نے یہی ایک تصویر بنائی ہوگی اور بھی بہت سی تصویرین اُسنے بنائی ہونگی
اور بادشاہون کے ہاتھ فروخت کین ہونگی ایک نہ ایک تصویر بلکہ تریاے سیمتن کی اہل اسلام
کے ہاتھ ضرور فروخت کی ہوگی وہ ضرور اُس تصویر کو دیکھکر چلا ہوگا یہ تو مجھکو یقین ہو کہ حصہ
اہل اسلام کا ہو عجب نہین ہو کہ انہین اہل اسلام نے آکر بارگاہ چھین لی ہو اور ارمان کو
شکست دی ہو یہ کام اہل اسلام کا ہی یہ دل گردہ اور کسی کا نہین ہو جو لشکر خداوند سے مقابلہ ۱۲

کر سکے یہ جو بختگان نے کہا ازرنگ نے جواب دیا کہ پھر تو اپنی بکنے لگا ہرکارون سے یہ تو دریافت کرنے دیا کہ کسنے بارگاہ چھین لی اور کسنے شکست دی کسکے ہاتھ سے ارمان پر ارمان زخمی ہوا بختگان نے ہنسکر کہا کہ ہرکارے موجود ہین اُنسے دریافت کر لیجیے ابھی وہ نہین گئے ہین مین سمجھا کہ کوئی خداپرست تھا میرا کہنا کبھی غلط نہ ہوگا یہ کہکر خود بختگان نے ہرکارون سے کہا کہ بیان کرو کہ کسنے بارگاہ چھین لی اور کون ایسا زبردست تھا کہ جسنے لشکر کو شکست دی جلد بیان کرو خداوند کو اُسکے حال کے سننے کا بہت اشتیاق ہے انھون نے جواب دیا کہ ملک جی ہم لشکر مین تو تھے نہین اسی لشکر مین تھے اُسکے ہمراہ نہ تھے جب وہ لشکر تباہ ہوکر یہان آیا تو معلوم ہوا کہ یہان سے فرسخ بھر پر دو پہاڑ ہین اُنکے درمیان سے راہ ہے اُس پار پہاڑون کے ایک جنگل بہت پرفضا ہے کہ لایق سیر و تماشہ ہے اُس صحرا مین ایک کلک کا بہت بڑا جنگل ہے اور ایک بہت سربلند پہاڑ ہے اُسپر ایک قلعہ ہے مگر اُس پہاڑ کا کسی طرف سے راستہ نہین ہے اُسی قلعے مین ایک پہلوان رہتا ہے کہ نام اُسکا قرماسپ ہے وہ اولاد سے غرماسپ کی ہے اور خاندان سے طہماس کے مگر وہ آفتاب پرست ہے جب یہ لشکر جاکر اُس صحرا مین اُترا اور رات بسر ہوئی صبح ہوئی یہ لوگ تو بے خوف و خطر بیٹھے ہوے تھے اُسکو خبر ہوئی کہ ایک پہلوان پیش خیمہ ازرنگ کا لیکر طرف آفتاب نگار کے جاتا ہے ازرنگ نے دعوی خدائی کیا ہے اور آفتاب پرستون پر لشکرکشی کی ہے پس وہ بھی آفتاب پرست ہے اُسکو بہت غصہ آیا وہ اُسیوقت اپنا لشکر لیکر زیر پہاڑ آیا نہ معلوم کس راہ سے اور لشکر پر بیدرنگ خون گرا تمام لشکر تہ تیغ بیدریغ کیا ارمان سے اور قرماسپ سے مقابلہ ہوا وہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا لشکر نے شکست کھائی بارگاہ وغیرہ پر اُسکا قبضہ ہوگیا یہ سب ارمان کو لیکر وہان سے بھاگے اور اپنے لشکر مین چلے آئے یہ حال ہمنے انھین لوگون کی زبانی سنا تھا جو بیان کیا پس ہمکو نہین معلوم کہ یہ اصل واقعہ ہے یا دروغ ہے بختگان نے کہا کہ این گل دیگر شگفت ایک خداپرست تو حریف تھے اب آفتاب پرست بھی حریف ہوگئے ہان یہ اُسکا نتیجہ ملا کہ جیسے خداوند آفتاب پرستون پر لشکرکشی کرکے چلے تھے راہ ہی مین سامنا ہوگیا ملاحظہ فرمایئے کہ قرماسپ پسر غرماسپ نے آپ کے لشکر کو شکست دی گو قرماسپ بھی اسی خاندان سے ہے کہ جس خاندان سے طرماسپ تھا وہ بھی آفتاب پرست تھا مگر وہ زمردپرستون پر جان دیتا تھا یہ اُسکا پوتا ہمارا دشمن ہوگیا ہے یہ کہان سے پیدا ہوا اور بہت سے باتین بختگان نے ایسی کہین کہ ازرنگ کو غصہ آگیا اور برہم ہوکر اُسنے کہا کہ کوئی ایسا ہے کہ لشکر لیکر جائے اور قرماسپ سے میری بارگاہ لے آئے اور اُسکو گوشمالی سخت دے اور میری اطاعت پر راضی کرے اگر وہ نہ راضی ہو تو قتل کرے یہ جو ازرنگ نے کہا دیلم بن تورج حرامی اپنے دنگل پر سے اٹھا اور کہا کہ مین جاکر قرماسپ کو اس گستاخی کی سزا دونگا اور بارگاہ خداوندی کو لیکر اپنے قبضے مین کرونگا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ قتل کرونگا ازرنگ اُسکی یہ تقریر سُنکے بہت خوش ہوا اور کہا کہ جسقدر تمھارا جی چاہے اپنا لشکر لو اور میرے لشکر سے بھی جسقدر جی چاہے لشکر اپنے ہمراہ لو اور جاؤ تمکو سپرد دید قدرت کیا دیلم نے سلام کیا اور قصد جانے کا کیا کہ وہ لوگ جو کہ ہمراہ ارمان کے گئے تھے سب سردار جو قتل ہونے اور زخمی ہونے سے بچے تھے ارمان کو لیکر بارگاہ مین آئے اور روبرو ازرنگ کے اُسکو بٹھا کر قواعد شاہی بجا لائے اور مجرا کیا اور تمام حال جو کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا اور گذرا تھا سب بیان کیا ازرنگ نے حکم دیا کہ ارمان کا علاج کیا جائے اور جو لشکر شکست کھا کر آیا ہے وہ ہمراہ

دیلم کے جاے اور اُنکو وہ مقام بتائے وہ ناواقف ہین پس بموجب ازرنگ سب ارمان کو اُٹھا کر باہر لاے اور جرّاح کو طلب کرکے اُسکی زخم دوزی کی گئی اُسکا علاج ہونے لگا اُدھر دیلم بارگاہ سے باہر آیا اور حکم دیا کہ بیرا کل لشکر تیار رہو اور پچاس ہزار سوار لشکر خداوندی کے تیار رہون پس فورًا لشکر دیلم بھی تیار ہو گیا اور پچاس ہزار سوار لشکر ازرنگ کے تیار ہوے دیلم مرکب پر سوار ہوا تمام آلات حرب و ضرب سے آراستہ خود سر بہ مع لشکر کے جو کہ قریب دو لاکھ اسّی ہزار کے تعداد اُسی لشکر کو ہمراہ لیکر کہ جو شکست کھا کر آیا تھا طرف قرماسیپ کے روانہ ہوا بہت جلد راہ طی کر کے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان پر درمیان پہاڑون کے راہ ہے پس دیلم نے اُن لوگون سے دریافت کیا جو کہ ارمان کی ہمراہی تھے کہ جہان پر مقابلہ ہوا تھا وہ مقام یہان سے کتنی دور ہے بیان کرو اُنھون نے کہا کہ اِن پہاڑون سے نکلے اور وہ صحرا اطلار اوی نے بیان کیا ہے کہ ازرنگ نے دیلم سے کہا تھا کہ تم اپنے ہمراہ ہرکارے لیتے جاؤ جب تم قرماسیپ پر ظفر پانا تو مجھکو خبر کرنا مین مع لشکر وہان آجاؤنگا پھر مین اور تم دونون ملکر کوچ کرینگے یا دیکھنا کہ لشکر کو شکست ہوگی اور قرماسیپ غالب ہوگا تو خبر کرنا مین اگر تمھاری کمک کرونگا پس دونون ملکر اُس سے مقابلہ کرینگے اور یہی ہرکارون سے کہا تھا پس جب دیلم اُس مقام پر پہونچا اور اُسکو معلوم ہوا کہ اِن پہاڑون کے اُسپار مقابلہ ہوا تھا دیلم نے اِس خیال سے کہ شاید قرماسیپ درۂ کوہ پر اِس خیال سے لشکر لیے ہوے درۂ کوہ پر موجود ہوا گر ازرنگ مزورہ کسی نہ کسی کو برا سے مقابلہ روانہ کریگا پس جیسے وہ لشکر آئیگا مین اُسکو اِسی مقام پر گھیر کر شکست دون اور مین اس امر سے غافل ہون اور شکست کھاؤن تو میری کرکری ہو اور اُبرو جاے سب یہ طعنہ زن ہون کہ بہت بڑا دعوی کر کے گئے تھے یہ بھی شکست کھا کر آئے اِس سے ہوشیار چلنا چاہیے یہ خیال کر کے لشکر کو حکم دیا کہ سب خبردار ہو جائین تلوارین برہنہ کر لین نیزے سیدھے کر لین اور ہرکارون سے کہا کہ تم آگے جاؤ اور خبر لاؤ کہ حریف کیا کر رہا ہے آیا درۂ پہاڑ مین پوشیدہ تو نہین ہے اور بارگاہ لیکر کدھر کو گیا وہ ہرکارے یہ حکم پا کر فورًا داخل درہ ہوے اُنکے عقب مین دیلم با خداوند ازرنگ کہکر چلا اُسکے عقب مین تمام لشکر ہرکارے راہ طی کر کے اُس صحرا مین آئے دیکھا کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہے بڑی چہل پہل ہے ہر طرف خوشی ہو رہی ہے بارگاہ ازرنگی برپا ہے گرد اُسکے اور سردارون کے خیمے ہین اُس مین ناچ ہو رہا ہے یہ حال دیکھکر وہ ہرکارے اُلٹے واپس آئے ابھی دیلم نے نصف راہ نہ طی کی تھی کہ اُنھون نے آکر خبر دی کہ خداوند قرماسیپ مع اپنے لشکر کے اور بارگاہ کے صحرا مین اُترا ہوا ہے ابھی بارگاہ لیکر قلعہ مین نہین گیا ہے وہی بارگاہ برپا ہے اُسی مین ناچ ہو رہا ہے سب لوگ بہت خوش ہین یہ حال جو دیلم نے سنا لشکر کو حکم دیا کہ بہت جلد چلو ایسا نہ ہو کہ حریف کو خبر ہو جاے اور وہ آکر راہ روک لے تو بڑی خرابی ہو پس یہ جو حکم لشکر کو ملا سب نے ایک مرتبہ باگین اُٹھا دین اور بہت تیزی کے ساتھ لشکر کے مرکبون کو دوڑایا یہانتک وہ راہ طی کر کے اُس درے سے نکلے اب دیلم نے حکم دیا کہ نقارے پر چوب پڑی جیسے نقارے پر چوب پڑی اور صداے نقارہ صحرا مین گونجی اور کان مین لشکر قرماسیپ کے پہونچی ایک مرتبہ اہل لشکر نے جو صحرا کی طرف دیکھا تو یہ نظر آیا کہ جس درے مین وہ لشکر شکست کھا کر بھاگا تھا اُسی درے سے ایک لشکر کثیر نقارے بجاتا ہوا چلا آتا ہے اُسکے آگے آگے ایک پہلوان زبردست از سر تا پا آہن مین غرق مرکب دو رکابے پر سوار مسلح و مکمل اُسکے

عقب مین لشکر بیشمار یہ حال دیکھکر فوراً چند سوار داخل بارگاہ ہوے قرماسپ کو مجرا کرکے عرض کیا کہ
خداوند خبردار ہو جائیے لشکر حریف براے مقابلہ آیا ہی جس درے کی طرف وہ لشکر شکست کھاکر
بھاگا تھا اُسی درے سے لشکر مع ایک پہلوان قوی ہیکل کے آپ کے مقابلے کو آیا ہی قرماسپ
نے کہا کہ آنے دو اور فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور سب سردار بھی پس اسنے حکم دیا کہ سب مسلح و مکمل
ہو جائین اور لشکر مین کمربندی ہو شاید حریف اپنا عوض لے ہمکو غافل پاکر روز خون گراے یہ حکم
دیکر بہت جلد مسلح و مکمل ہوا اور بارگاہ سے باہر نکلا سب سردار بھی مسلح و مکمل ہوکر آئے پس قرماسپ
مع سردارون کے کنارے پر لشکر کے آکر کھڑا ہوا اور آمد لشکر حریف کا تماشہ دیکھنے لگا اِدھر لشکر
قرماسپ مین کمربندی ہونے لگی اُدھر دیلم بن تورج اپنا لشکر لیکر اُس درہ کوہ سے باہر نکلا اور
لشکر حریف کو دیکھکر اور سب کو مسلح و مکمل پاکر حکم دیا کہ مقابلہ لشکر حریف میدان جنگ کی وسعت چھوڑکر
خیمے وغیرہ برپا کیے جائین گو اسکا قصد تھا کہ جیسے قرماسپ ارمان کو غافل پاکر آگرا تھا اسیطرح سے
مین بھی لشکر پر اُسکے جا گرون کیونکہ یہ غافل ہی ضرور میری ظفر ہوگی مگر اُسنے درے سے باہر نکلکر
سب کو خبردار پایا اور دیکھا کہ لشکر مین کمربندی ہو رہی ہی پس اُسنے حکم لشکر کے اُترنے کا دیا اور
اُدھر قرماسپ نے دیکھا کہ ایک پہلوان مع ہزار بارہ سو سوارون کے اور مع لشکر کثیر کے
درہ کوہ سے نکلا اور اُسنے میرے لشکر کی طرف دیکھکر میرے مقابلے مین لشکر کو ٹھہرایا اور خیمے
برپا ہونے لگے قرماسپ دیکھ رہا ہی اور اپنے سردارون سے دیلم کی اور لشکر کی تعریف کر رہا ہی
اور کہتا ہی کہ یہ کوئی پہلوان زبردست ہی اور عالی خاندان ہی کیونکہ اسکے ہمراہ لشکر بھی معقول
ہی یہ مثل ارمان کے ایسا ویسا پہلوان نہین ہی دیکھو کس طریقے سے لشکر کو درہ کوہ سے نکالا
ہی اور کس قاعدے سے صف بستہ کیا ہی جو کہ لشکر کا طریقہ ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ معرکہ سرکر چکا
ہی فنون جنگ سے خوب واقف ہی اگر یہ میرا رفیق ہو جاے تو اپنے لشکر کی سپہ سالاری اُسکو
دون اور اپنا کل لشکر اُسکے سپرد کرون قرماسپ تو یہان اپنے سردارون سے یہ تقریر کر رہا ہی
اُدھر دیلم نے اپنے لشکر کو کمر کھولنے اور خیمے وغیرہ برپا کرنے کا حکم دیکر اور مع چند سردارون کے
مرکب کو مہمیز کرکے اُسطرف کا رُخ کیا کہ جدھر قرماسپ مع اپنے سردارون کے مسلح و مکمل کھڑا
تھا اور قرماسپ کو دیکھکر اپنے سردارون سے کہا کہ یہ جو پہلوان کنارے پر لشکر کے کھڑا ہی
مع چند سردارون کے معلوم ہوتا ہی کہ یہی لشکر کا افسر ہی اور یہ مالک سپاہ و لشکر ہی دیکھو اسکے
چہرے سے شان دلاوری و شوکت بہادری پیدا ہی اور کسقدر مشابہ ہی طرماسپ ابن طہماس
سے گو ہمنے طرماسپ کو دیکھا نہین مگر اُسکی تصویر دیکھی ہی اُسکی تصویر سے بہت مشابہ معلوم ہوتا ہی
مین خیال کرتا ہون کہ اُسی خاندان سے ہی سردارون نے جواب دیا کہ آپ نے شاید سُنا نہین
ہرکارون نے تو بیان کیا تھا کہ قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ نے بارگاہ ارمان شیر صورت
سے چھین لی پس ثابت ہوا کہ یہ پوتا ہی طرماسپ کا دیلم نے کہا کہ تمنے سچ کہا ہان ہان مین نے بھی سُنا تھا
مجھکو اسوقت خیال نہ رہا یہ تقریر کرتا ہوا آگے بڑھا اُدھر قرماسپ نے جو دیکھا کہ وہ پہلوان
جو کہ آگے آگے لشکر سے تنہا بعہدہ سرداری اپنے لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیکر مع چند سردارون
کے میری طرف آتا ہی یہ بھی مع اپنے سردارون کے لشکر سے چلا اور لشکر کے باہر آیا اُدھر سے
دیلم چلا اِدھر سے قرماسپ پس وسط راہ مین دونون سے باہم ملاقات ہوئی جب باہم نگاہین چار ہوئین

قرماسپ نے بطریق آفتاب پرستی اور دیلم نے بطریق از رنگ پرستی سلام کیا اور دونون مرکب
رنگ کر کھڑے ہوئے بعد صاحب سلامت کے دیلم نے کہا کہ آپکا نام قرماسپ ہی اور آپ کس خاندان
سے ہین قرماسپ نے کہا کہ جی ہان مین ہی قرماسپ ہون اور مین خاندان طہماس بن عنقویل دیو زاد
سے ہون طہماس میرے دادا ہین اور طرماسپ بن طہماس میرے دادا ہین اور غرماسپ بن
طرماسپ میرے باپ تھے مین فرزند ہون پہلوان دوران گرشاسپ جہان غرماس بن طرماس
کا میرا نام قرماس ہی اور مجھکو قرماسپ بھی کہتے ہین فرمایئے آپ کو کیا ارشاد کرنا ہی دیلم نے جواب دیا
کہ ای قرماسپ مین نے تو سنا تھا کہ تم بڑے بہادر ہو اور طریقہ بہادری سے خوب واقف ہو اور
خاندان دلاوران سے ہو مگر جو طریقہ تمنے اختیار کیا ہی وہ کبھی تمہارے باپ دادا نے نہین کیا وہ
ہمیشہ حریف سے سر گرم ہو کر لڑے یہ تمنے کیا طریقہ اختیار کیا کہ حریف کو تمنے غافل پا کر آسیر
روز خون گری اور اسکو زخمی کر کے بارگاہ وغیرہ پر قبضہ کر لیا اور لشکر کو شکست دی یہ کونسی
جوانمردی تھی اور تمکو یہ بھی نہ خیال آیا کہ ہم کس سے مقابلہ کرتے ہین یہ کون ہی یہ خداوند از رنگ
کا ہر اول لشکر ہی اور انکا پیش خیمہ لیکر جاتا ہی جو کہ ہمارا خداوند ہی کیا تمکو ارمان نے اس
واقعہ سے آگاہ کیا تھا ای قرماسپ تمکو ضرور اسکا خیال کرنا نہ رہا تھا کہ تمہارے بزرگ
ہمیشہ ایک مدت دراز تک لقا پرست رہے جو کہ خداوند از رنگ کے دادا تھے انکی بندگی
کی اور خدائی انکو مانا عنقویل دیو پرور لقا پرست تھا طہماس بن عنقویل بھی لقا پرست تھا
اور ستون قدرت کہلاتا تھا مگر ایک زمانہ ایسا آیا کہ وہ خداوند لقا سے منحرف ہو گیا اور
انکی اطاعت ترک کی اسکا سبب یہ تھا کہ وہ حمزہ اول کے پوتے نور الدہر پر عاشق ہو گیا
تھا اسکے عشق مین اسنے اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور دین اسلام قبول کر لیا اور اسی مذہب
مین مارا گیا اسکے سبب سے عنقویل نے بھی دین اسلام قبول کیا تھا مگر اسکا خیال رہے کہ
کوئی انھون نے نامردی سے اور عاجز ہو کر ایسا نہین کیا تھا بلکہ طہماس کو نور الدہر نے
زیر کیا اور اسکا یہ قول تھا کہ جو مجھکو زیر کرے مین اسکا دین قبول کرون اور اسی طور سے
عنقویل نے بھی نور الدہر سے زیر ہو کر دین اسلام قبول کیا پس اگر اسکے خلاف کرتے تو
نامرد کہلاتے کہ اپنے قول کے خلاف کیا وہ لوگ اپنے قول کے پابند تھے اور اسطور سے
کہ جسطور سے تمنے مقابلہ کیا حریف سے مقابلہ کرنے کو ننگ و عار خیال کرتے تھے ہمیشہ ساتھ
جوانمردی کے لڑے گو مسلمان ہو گئے تھے انکی شجاعت و بہادری مین فرق نہ آیا عنقویل کے
واقعہ کو خیال کرو تمنے سنا ہوگا کہ طرماسپ نے لاکھ چاہا کہ وہ دین اسلام ترک کرے
اور ایرج نوجوان کی اطاعت کرے مگر اسنے نہ قبول کیا اور یہی جواب دیا کہ مین نور الدہر
کی غلامی قبول کر چکا ہون اب ایرج کی اطاعت نہ کرونگا آخر طرماسپ نے پریشان ہو کر
اسکو قتل کیا اسنے جان دیدی مگر اطاعت نور الدہر سے منھ نہ پھیرا ای قرماسپ تیرے
بزرگ ایسے تھے مدت تک زمرد پرست رہے اپنے دادا کو خیال کر لیجئے طرماسپ کو
جب اسکو خبر ہوئی کہ میرے دادا اور باپ نے دین اسلام قبول کر لیا تو برہم ہو کر لشکر
لیکر اس قصد سے آیا کہ باپ کو زیر کر کے پھر مذہب قدیم پر لاؤن بہت بڑے معرکے ہوئے
ایرج نوجوان سے وہ آفتاب پرست تھے طرماسپ سے مقابلہ ہوا انھون نے تیرے دادا کو

تدبیر کر لیا اور اپنے مذہب مین لاے وہ ایسے صاحب وضع تھے کہ لاکھ لاکھ تدبیر طہماس نے کی
یہ رفاقت ایرج کی ترک کرے اور دین اسلام قبول کرے مگر اُنھون نے نہ قبول کیا آخر
رفاقت ایرج مین جان دی اُنکو اُنکے باپ طہماس نے قتل کیا اسی خطا پر کہ یہ آفتاب پرست
ہے اور میری اطاعت نہین کرتا ہے ایسے ساکھ کے لوگ تھے کہ اُنھون نے جان دینا گوارہ کی مگر
اطاعت کرنا قبول نہ کیا یہ نہ خیال کرنا کہ ایرج آفتاب پرست تھا مگر بباطن لقا پرست تھا اطاعت
ایرج مین اطاعت خداوند لقا ہے پس طرماسیب نبیرا اور اطاعت خداوند لقا مین مارا گیا اگر وہ
زندہ ہوتے ضرور زمرد ثانی و ازرنگ بن زمرد کی اطاعت کرتے اور اُنکی بندگی سے سرتابی
نہ کرتے گو ایرج آخر مین مسلمان ہو گیا اور شریک حمزہ ہوا کیونکہ وہ اُنکا پیرو تا تھا اسی طرح
تمھارے باپ نے اسد کی اطاعت نہ کی گو کمسنی مین مارے گئے اسد کے ہاتھ سے غرماسیب
بھی بڑا زبردست پہلوان ہوتا اگر زندہ رہتا وہ بھی ضرور اسی خاندان خدائی کی مدد و کمک کرتا
مگر افسوس ہے کہ اسکو قضا نے مہلت نہ دی وہ اپنے باپ سے ملنے کو چلا تھا اور لقا کو سجدہ کرنیکو
راہ مین اسد سے مقابلہ ہو گیا وہ کمسن بے جہاندیدہ زمین و آسمان کا فرق مارا گیا مگر اسد کی
اطاعت نہ کی اور اپنے مذہب کو ترک کرنا نہ قبول کیا ایسے بہادرون کے فرزند ہو کر تم ایسی
نامردی کرو اور اپنے خداوند سے مقابلہ کرو آفتاب و ماہتاب بھی تو خداوند لقا و زمرد ثانی و
ازرنگ کے پیدا کیے ہوے ہین پس تمکو لازم ہے کہ تم بھی مثل اپنے باپ و دادا کے اطاعت
پر کمر کسو اور اس سرکشی سے باز آؤ تمھارے بزرگ خداوند کے بزرگون کے طابع فرمان رہے
تم اُنکے تابع فرمان ہو یہ کونسی نادانی ہے کہ اپنے خداوند سے مقابلہ کرتے ہو کوئی بھی آجتک اپنے
خدا سے لڑا ہے جو تم لڑتے ہو پس میرے کہنے پر عمل کرو بارگاہ خداوندی میرے سپرد کرو اور
رومال سے ہاتھ باندھ کر میرے ہمراہ چلو مین تمھاری خطا خداوند سے معاف کرا دونگا اگر
اسکے خلاف کروگے تو یاد رہے مجبور ہو کر مین تم سے مقابلہ کرونگا اور تمکو زیر کر کے خواہ قتل کر کے
بارگاہ اپنی قبضے مین کر دونگا اگر تم اُس حالت مین اطاعت خداوندی پر راضی ہوگے تو تمکو
زندہ چھوڑ دونگا ورنہ قتل کر دونگا آیندہ تمکو اختیار ہے مین نے تمکو سمجھا دیا جو میرا حق تھا
مین نے ادا کر دیا مین اسی غرض سے تمکو خداوندی تمھارے مقابلے کو آیا ہون میرے کہنے پر
عمل کرو اپنی جوانی کو برباد نہ کرو اس زندگی کو غنیمت جانو یون برباد نہ کرو باہم مقابلہ کرنے
سے کیا حاصل بلکہ یہ فکر کرو کہ ہم اور تم ایک ہو کر اُس مرابون زبردست سے مقابلہ کرین کہ جسکے
ہاتھ سے ہمارے اور تمھارے بزرگ قتل ہوے ہین اور جنھون نے ہمارے اور تمھارے
خداوندون کو پریشان کیا ہے اور وہ اُنکے ہاتھ سے عاجز ہو کر بالاے آسمان چلے گئے
ہین وہ کون ہین یعنی اہل اسلام اپنو سب کو زیبا ہے کہ ایک دل ہو جائین اور اہل اسلام سے
مقابلہ کرین اور اُنکو شکست دین اور اُنکا استیصال کرین پس قرماسیب تم میرے قول پر
عمل کرو اور جو مین نے کہا ہے اُسکو مان لو تمھارے بشرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ضرور میرے
کہنے پر عمل کروگے اور اپنے بزرگون کے قدم بقدم چلوگے بوجہ دلیم نے کہا قرماسیب نے
جواب دیا کہ پہلے یہ تو آپ فرمایئے کہ آپ کس خاندان سے ہین اور آپکا نام مبارک کیا ہے پھر
مین آپکو آپ کی اس تقریر کا کافی جواب دونگا ہیثم نے کہا کہ اے قرماسیب آگاہ ہو کہ مین خاندان

حمزہ سے ہون میرا نام دیلم بن تورج ہے اور تورج فرزند رشید ایرج نوجوان کے تھے اور ایرج
فرزند رشید ملک قاسم کے تھے اور پروتے تھے حمزۂ صاحبقران کے اور نواسے تھے خداوند لقا کے
اور ملک قاسم فرزند تھے علمشاہ رومی کے علمشاہ رومی فرزند تھے حمزہ کے پس مین حمزہ کے
پڑپوتے کا پوتا ہون ہمارے والد بزرگوار کو خیال گذرا کہ خاندان اسلام سے تھے کہ جس خاندان مین کوئی
اُنکے قول کے موافق کافر نہین ہوا مگر چونکہ میرے والد کو یہ تصدیق ہو گیا تھا کہ دین اسلام کوئی
مذہب قدیم نہین ہے صرف حمزہ کے بزرگون نے لوگون کے گمراہ کرنے کے لیے یہ دین اختیار کیا ہے
اور حمزہ نے اسکو رواج دیا ہے اُنھون نے نہ قبول کیا اور شرا کت خداوند لقا سے منھ نہ پھیرا
اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کی کبھی سرکشی نہ کی لاکھ ایرج نوجوان اُنکے والد نے چاہا کہ مثل میرے
دین اسلام قبول کرے مگر اُنھون نے نہ قبول کیا اور ہمیشہ برسر فساد رہے اور مقابلہ کرتے رہے
کیسے کیسے مقابلے کیے اپنے پردادا علمشاہ کو دربار فرعون شاہ ثانی مین سر دربار قتل کیا اپنے
دادا قاسم کو لشکر زداخگر کے قتل کرایا پہلے آفتاب پرست تھے جب دیکھا کہ لقا خداوند برحق ہے
اُنھون نے لقا کی بندگی کی اور خدائی پایا دیکھو بہادر ایسے ہوتے ہین جو کہا زبان سے وہ
کیا اُسکے خلاف نہ کیا جبتک خداوند لقا زمین پر تشریف فرما رہے اُنکے ہمراہ رہے جب وہ اپنے
فرزند زمرد ثانی کو امور خدائی سپرد کر کے بالاے آسمان گئے تو میرے والد اُنکے ہمراہ ہر
معرکہ مین رہے نوبت باینجا رسید کہ خداوند زمرد ثانی بھی بعد مدت مدید بالاے آسمان تشریف
لے گئے اُنکے اور ہمارے والد سے ایسی اُلفت تھی کہ اُنکو بھی اپنے ہمراہ لیتے گئے پس بعد
زمرد ثانی کے امر خدائی اُنکے فرزند ازرنگ کو ملا ہم لوگون نے اپنے باپ کی پیروی کی اور
اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کی اسلم بھی خداوند کے مطیع ہوے اور مین بھی پس ہم لوگ ایسے
اپنے قول کے پابند تھے کہ اُس قول سے نہ پھرے سواے ہم تین شخصون کے اور کل خاندان
ہمارا خدا پرست تھا مگر ہمین تین شخصون نے دین اسلام نہ قبول کیا بلکہ اپنا مذہب قدیم
بھی ترک کیا یعنی آفتاب پرستی پس اے قرماسپ ہر ایک کو اپنے خاندان کے قدم بر قدم رکھنا
زیبا ہے پس یہ کیا کہ پہلے تو کسی کے شریک ہوے جب دباؤ پڑا تو اُسکے شریک ہو گئے کہ جسکا
دباؤ پڑا بس چاہے جان جاے چاہے رہے جسکے شریک ہوے اُسکے شریک ہوے چونکہ
ہمارے خاندان کا یہ طریقہ تھا اور رہا جو زبان سے کہا وہ کیا اِسی طور سے ہمارے والد نے
لقا سے اقرار کیا تھا کہ مین آپ کی اطاعت سے سرتابی نہ کرونگا اور نہ میری اولاد پس اُسی پر عمل
کیا اُنھون نے بھی اور ہمنے بھی اب تک اور جبتک زندہ ہین عمل کرینگے کبھی ہمسے کوئی فعل اُس
قول کے خلاف نہ سرزد ہوگا پس تم بھی مثل میرے خداوند کے اطاعت کرو اور مثل اپنے
باپ دادا کے کہ جسطور سے وہ میرے دادا کی محبت مین مارے گئے اور اُنھون نے
دین اسلام قبول نہ کیا پس تم بھی میری اطاعت کرو وہ لوگ جسطور سے اُنکی عزت کرتے تھے
اسی طور سے مین تمھاری عزت کرونگا قرماسپ نے جواب دیا کہ اب مجھکو ثابت ہوا کہ آپ
فرزند مین تورج مدرک حرامی کے کہ جو فرزند تھے ایرج نوجوان کے جو کہ حالت کفر مین
بقول اہل اسلام کے پیدا ہوے تھے نہ وجۂ برادر فرخ تاج سے یہ تو آپ نے بجا ارشاد کیا
میرے باپ دادا نے بھی اپنے باپ دادا کی اطاعت سے سرتابی نہ کی اور اُنکے دادا نے

انکی بڑی عزت کی یہ مرتبہ بہم کیا کہ انکو اپنا سپہ سالار کیا اور جب وہ قتل ہوے تو انکو ماتم مین چالیس دن تک سیاہ پوش رہے ویسی عزت کون کریگا جب وہ ایسی عزت کرتے ہین تو ان لوگون نے بھی اپنی جان نہ عزیز کی انپر نثار کی گو مجھکو بھی آپ کی اطاعت کرنا لازم بلکہ فرض ہو مگر اسوقت کی اور اسوقت کی حالت مین بہت فرق ہو آپ ایک گبر کی طرف سے مجھسے مقابلہ کرنے آئے ہین اور مین اسکو خدا اپنا نہین جانتا ہون پس مین کیونکر آپ کی اطاعت کرون ہان اگر آپ اپنی طرف سے خود مجھسے مقابلہ کرنے آتے تو مین ضرور آپ کی اطاعت کرتا یہ ممکن نہین ہو کہ مین بارگاہ آپ کو بدون مقابلہ کیے ہوے دیدون پر کسیکا اجارہ نہین ہو جسطرح جی چاہا حریف سے مقابلہ کیا اور مین نے کوئی پوشیدہ ہوکر مقابلہ نہین کیا لشکر طلبیدہ ارمان کو زخمی کیا اور لشکر کو شکست دی جب مین نے سنا کہ یہ لشکر براے مقابلہ آفتاب پرستان جاتا ہو چونکہ مین آفتاب پرست تھا مجھکو مذہبی پاس ہوا مین لشکر لیکر آیا لشکر سے مقابلہ کیا ہزارون کی جان لی تب بارگاہ قبضے مین آئی مین نے پہلے ہی ارمان سے کہا تھا کہ تم اپنا لشکر لیکر واپس جاؤ بارگاہ مجھکو دیدو اسنے نہ قبول کیا میرے اسکے مقابلہ ہوا مین اسکی ضرب سے بچا مین نے اسپر حربہ کیا وہ زخمی ہوا لشکر نے شکست کھائی مین نے بارگاہ پر قبضہ کیا مین نے ہزارون جانین گنوا کر اور اپنے لشکر کو برباد کرکے بارگاہ پر قبضہ کیا ہو پس مین کیونکر بارگاہ دیدون اور کیونکر ازرنگ کی اطاعت کرون پس اگر آپ براے مقابلہ آئے ہین تو مقابلہ کیجیے اگر مجھپر غالب آئیے تو بارگاہ لیجیے ورنہ میری تو ہو اور مین تو یون بارگاہ نہ دونگا بدون ہاتھ منھ کٹے ہوے اگر مین بارگاہ فریب سے یا دھوکے سے لیتا یا یہ مجھکو منظور ہوتا کہ مین بارگاہ لیکر چلا جاؤن یا مین بہادر نہ ہوتا تو بارگاہ لیے ہوے کوئی یہان قیام کیون کرتا اپنے مسکن کو چلا نہ جاتا میرا یہ بھی تو آپ کو نہ معلوم ہوتا پس مین خود اس امر کو خلاف بہادری سمجھا اس سبب سے مین نے یہان قیام کیا مین نے خیال کر لیا تھا کہ جب ازرنگ کو خبر ہوگی وہ کسی نہ کسی کو ضرور میرے مقابلے کو روانہ کریگا پس اسکے خوف سے کیون تم کسی طرف چلے جاؤ وہ کیا چیز ہو کہ جسکا مین خوف کرون جو کوئی آئیگا مین اسکو قتل کرونگا اور شکست دونگا پس مین کیون نہ مقابلہ کرون اور یہ آپ ہی کا قول ہو کہ میرے بزرگون نے جسکی اطاعت کی زیر ہوکر کی جب اپنے سے دوسرے کو زبردست پایا اور اپنے اوپر غالب دیکھا طہماس نے وعنقویل نے نور الدہر کی اطاعت کی تو جب انسے زیر ہوے تب انکا دین اختیار کیا اسی طور سے میرے دادا نے جبتک ایرج نوجوان نے زیر نہ کر لیا اسوقت تک انکی اطاعت نہ کی نہ انکا دین قبول کیا پس مین کیونکر آپ کی اور یا ازرنگ کی بدون زیر ہوے اور مغلوب ہوے اطاعت کرلون اپنے بزرگون کے قول کے خلاف کرون انکی پیروی کیونکر نہ کرون اگر مین نے انکے خلاف کیا تو پھر مین کب اس خاندان سے ہوا پس جو کوئی مجھکو زیر کرے وہ یہ بارگاہ بھی لے جاے اور مین اسکی اطاعت بھی کرونگا اگر مین زیر کرلون وہ میری اطاعت کرے دیلم نے کہا کہ تمنے یہ امر واجبی کہا پس میری بات سنو جب یہ خبر ازرنگ کو معلوم ہوئی کہ قرماسپ بن غرماسپ نے میری بارگاہ چھین لی اور مین نے تمھارا اور تمھارے باپ کا نام سنا تمھارے دیکھنے کی محبت میرے دل مین پیدا ہوئی پس خداوند نے کہا کہ کوئی جاکر اس سے مقابلہ کرکے میری بارگاہ لے آئے اور اسکو میری اطاعت پر راضی کرے اگر وہ میری اطاعت کرے تو خیر ورنہ اسکو قتل کرے مین اپنے دنگل پر سے اٹھا اور لشکر لیکر

اِدھر کو آیا اِس خیال سے کہ مین جا کر مقابلہ کرون اور زیر کر لون تو میرا رفیق زیادہ ہو جائے کیونکہ اُسکے بزرگ میرے بزرگون کی خدمت مین رہے ہین اور میرے بزرگون نے قرماسپ کے بزرگونکو ہمیشہ زیر کیا ہے پس مین بھی جا کر اُسکو زیر کرون اور اپنی اطاعت پر راضی کرون پس میرے کہنے عمل کرو جبکہ تمھارا یہ قول ہے کہ جو کوئی مجھکو زیر کرے خواہ فنون سپاہ گری مین خواہ کشتی مین وہ مجھے یہ بارگاہ بھی لے اور مین اُسکی اطاعت کرون اور اُسکا دین بھی قبول کرونگا پس کیون اہل لشکر طرفین کے باہم مقابلہ کرین اور خون ناحق ہو میرے تمھارے کل مقابلہ ہو جائے جو غالب ہو وہ اِس بارگاہ کا مالک ہو اگر تم مجھپر غالب آؤ مین تمھاری اطاعت کرون اور تمھارا دین اختیار کرون اور اگر مین تمپر غالب آؤن تو مین اِس بارگاہ کا مالک ہون اور تم میری اطاعت کرو قرماسپ نے کہا کہ مجھکو بدل قبول ہے اور مین آپ سے مقابلہ کرنے کو موجود ہون بہ شوق آپ طبل جنگ بجوائیے مین آپ سے مقابلہ کرونگا یہ جو قرماسپ نے کہا دیلم نے قبول کیا باہم قول قرار ہوا بعدہ وہ دونون اپنے اپنے لشکر مین واپس آئے قرماسپ بارگاہ ارزنگی مین آکر بیٹھا سب سردار آکر حاضر ہوئے اور اُسنے دیلم کی بہت تعریف کی اپنے سرداروں سے کہا کہ میرے دادا اِسکے دادا کے سپہ سالار تھے اور اِن کے دادا میرے دادا کی بڑی عزت کرتے تھے اُدھر دیلم اپنے لشکر مین آیا وہان خیمے وغیرہ برپا ہو چکے تھے دیلم اپنی بارگاہ مین آیا سب سردار حاضر ہوئے قرماسپ کی بہت تعریف کی اور حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہمارے نام پر ہم کل قرماسپ سے خود مقابلہ کرینگے پس بموجب حکم دیلم لشکر دیلم مین طبل جنگ پر چوب پڑی صدائے نقارہ صحرا مین گونجی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے جب صدائے طبل جنگ یکایک قرماسپ کے کان مین پہونچی اور ہرکارے کوس رزمی کے بجنے کی خبر لیکر خدمت قرماسپ مین حاضر ہوئے دعا و ثنائے شاہی بجا لا کر عرض کی کہ لشکر دیلم مین طبل جنگ بجا ہے دیلم نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے پس قرماسپ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بنام ہمارے طبل جنگ بجے ہرکارے حکم قرماسپ سنکر لشکر قرماسپ مین آئے اور بآواز بلند آکر کہا کہ قرماسپ نے حکم دیا ہے کہ ہمارے لشکر مین نقارۂ رزمی بجایا جائے کل ہم دیلم سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم قرماسپ کا پہونچا فوراً نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر قرماسپ کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا پس یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا دونون لشکرون مین رات بھر تیاری رہی جنگ کا سامان ہوا طلایہ پھرا کیا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند رہی جب صبح ہوئی ایکطرف سے دیلم اپنا کل لشکر لیکر میدان مین آیا صف آرا ہوا ایک طرف سے قرماسپ اپنا لشکر لیکر آیا اور صفوف لشکر آراستہ کین تبرداروں نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سقون نے نکلکر آب پاشی کی نقیبون نے نکلکر نقابت کی کرکٹ کرکا کہکے لشکر مین چلے آئے پس دیلم اپنے سب سردارون سے رخصت ہو کر اور مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا اُدھر سے قرماسپ نے اپنے لشکر سے نکلنے کا سامان کیا کہ دیلم نے مبارز طلب کیا پس قرماسپ سب سردارون سے مانگ اور مرکب کا تنگ اپنی اپنی مرضی کے موافق درست کرکے سوار ہو کر طرف میدان کے چلا اور میدان مین پہونچکر دیلم سے ہم تنگ و رہوا دونون کی سپرین اڑین شرارے سپرون سے نکلے دونونکے مرکب برابر رکھے

کسیکا مرکب نہ لپسپا ہوا پس دلیم نے کہا کہ اے قرماسپ تنگاور زین ہم اور تم برابر رہے پس اب مقابلہ کرو قرماسپ نے کہا کہ کس امر کا انتظار ہے جو آپ حربہ رکھتے ہوں وہ حربہ کیجیے نہیں یہ سنکے دلیم نے نیزہ اٹھایا اور سینۂ قرماسپ کو تاک کر وار کیا قرماسپ نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا باہم نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن چلنے لگی بموجب شعر دو نیزہ دو بازو دو مرد دلیر ۔ تو گوئی کہ بود تند دو نرہ شیر ۔ بڑے عرصے تک نیزہ بازی رہی ایک دوسرے پر غالب نہ آیا دونوں کے نیزے بیکار ہو گئے سنانیں ناکارہ ہوگئیں دندانے پڑنے لگے جب نیزہ بازی میں دونوں عاجز ہوئے نیزے اٹھا کر زمین پر پھینکدیے عمود اٹھائے ضربوں زمین سے اس سے لڑنے لگے کئی ضرب کی رد و بدل ہوئی عمود بھی بیکار ہو گئے انمین پہلی مڑ گئے اسکے بعد بڑے عرصے تک تیر و کمان لیکر مقابلہ کیا ترکش خالی ہو گئے کمانیں بھی رکھدیں تیر بازی ہوئی انمیں بھی برابر رہے پس تلواریں کھنچ گئیں رد و قدح ہونے لگی دو بجلیاں تھیں کہ برابر چمک رہی تھیں مرکب مثل مل کے پھر رہے تھے کبھی دلیم نے سر پر ضرب لگائی قرماسپ نے رد کر کے کمر کا ہاتھ لگایا دلیم نے رد کر کے پالٹ کا ہاتھ لگایا قرماسپ نے بھرے کا ہاتھ لگایا دلیم نے تمانچہ لگایا اسنے بھنڈارے کا ہاتھ دیا اسی طور سے بڑی دیر تک تلوار چلی سپریں مثل غربال کے ہوگئیں اور تلواروں میں دانت پڑ گئے پس دلیم نے کمر کا ہاتھ لگایا قرماسپ نے اسکو رد کر کے سر کا ہاتھ لگایا دلیم نے سپر کو سر کی پناہ کیا اور اپنی تلوار کو نیام میں کر کے دست چپ میں سپر کو خوب مضبوط تھا اس کے اپنے کو بچایا جیسے تلوار قریب سر آئی سپر کی اوجھر چھوڑ دی تلوار پٹ پڑی پس دست راست کو دراز کر کے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالدیا اور زور کرنا شروع کیا ادھر قرماسپ نے بھی زور کیا باہم زور ہونے لگے قرماسپ نے کہا کہ اے دلیم یہ ممکن نہیں ہے کہ اب میرے ہاتھ سے تلوار لے لو میں بھی کوئی ایسا کمزور نہیں ہوں ایک بچے کے ہاتھ سے تو کوئی زبردستی لے نہیں سکتا ہے نہ کہ مجھ پہلوان قوی کے ہاتھ سے دلیم نے کہا کہ اچھا تم زور کرو باہم زور ہونے لگے مرکب طاقت نہ لاسکیوں کی تاب نہ لا کر زمین پر پیٹ کے بل بیٹھ گئے زبانیں نکل آئیں یہ حال جو اہل لشکر نے مرکبوں کا دیکھا تو پکار کر دونوں سے کہا کہ اگر باہم زور آزمائی کرنا ہے تو پشت مرکبوں پر سے اتر کر زور آزمائی کر لو اور اپنی اپنی تقدیر کو آزما لو یہ بے زبان تمھارے لنگروں کی تاب نہیں لاسکتے ہیں ہاں گاو زمین تمھارے لنگر اٹھا سکتی ہے کیوں بیکار بے زبانوں کو ہلاک کرتے ہو پس یہ سنکے دونوں جدا ہو گئے اور اپنے اپنے مرکب پر سے کود پڑے دامن گردانگر اور اسلحہ تن سے اتار کر زور کرنے لگے اتنے عرصے میں بیلداروں نے اکھاڑا تیار کر دیا پس اکھاڑے میں اتر کر کشتی ہونے لگی جو پیچ دلیم باندھتا ہے قرماسپ اسکا توڑ کر کے مثل برق کے نکلجاتا ہے اور جو داؤں قرماسپ باندھتا ہے دلیم اسکا توڑ کر کے مثل شرارے کے نکلجاتا ہے دونوں برابر سے لڑ رہے ہیں اگر ٹکر دلیم نے کاری اور قرماسپ کے سر سے خون نکلا تو اسکے جواب میں قرماسپ نے بھی ایسی ٹکر ماری کہ اسکا بھی سر مجروح ہوا اگر اسنے لو انہ بند باندھا تو قرماسپ نے بھی اسکا جوڑ کیا اسنے اندری چڑھادی اگر دلیم نیچے پکڑ لایا تو پہروں گھستا چلا گیا مگر چت نہ کر سکا اسیطرح سے اگر قرماسپ پکڑ لایا تو بھی چت نہ کر سکا کسی نے دھوبی پاٹا کیا کسی نے گدھا لوٹن کیا اسطرح سے

باہم دونون پیچ ہو رہے ہین جوڑ بند بند ہو رہے ہین اگر قرماسپ نے پٹین اکھٹر بن تو دیلم نے
مانگ ایسی لگائی کہ دوسرا ہوتا تو ضرور گر پڑتا اسی طور سے بڑے عرصے تک لڑا کیے جب دونون کی
اہل لشکر نے دیکھا کہ کشتی جگر ہونے لگی اور کوئی زیر نہین ہوتا ہو کنارے اکھاڑے کے زمین پر
بچھا بچھا کر بیٹھ گئے کشتی کا تماشہ دیکھنے لگے کشتی جھگڑا کا بندھا ہوا ہو برابر سے لڑ رہے ہین مگر یہ
حال ہو کہ جہان پر جگر لڑنے لگتے ہین اسقدر پسینہ آتا ہو کہ وہ مقام تمام تر ہو جاتا ہو بلکہ کیچڑ ہو جاتی
ہو اسی طور سے تا شام باہم کشتی رہی جب شام ہو گئی قرماسپ نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ رات
برائے آرام ہو اور دن برائے جنگ و پیکار رہا اب ہم اور آپ کل پھر لڑینگے دیلم نے کہا کہ
اپنا یہ طریقہ نہین ہو بدون یکسو ہوئے مین میدان سے نہین جاتا ہون اگر اسی طور سے لڑینگے
تو تمام عمر فیصلہ نہ ہوگا ہر روز تازہ دم ہو کر مقابلہ کرینگے پس ایکسو ہو جائے جسکو خداوند ازل
غالب کرین قرماسپ نے کہا کہ تاریکی شب مین کوئی کیا دیکھے گا اور ہم تم کیا مقابلہ کرینگے دیلم
نے کہا کہ میرے اور تمھارے نزدیک رات کا دن کرنا کیا مشکل ہو ابھی حکم دو روشنی ہو جائے
سب دیکھین قرماسپ نے کہا کہ بہت خوب پس قرماسپ نے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ
روشنی کر دو اُدھر دیلم نے اپنے سردارون سے روشنی کرنے کا حکم دیا دونون طرف سے روشنی
ہو گئی ایسی روشنی ہوئی کہ روز روشن مین بھی ایسی روشنی نہ ہوگی دونون طرف دو شیر کے
کانسے آئے دونون نے پیے اور پھر لڑنے لگے راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ رات بھی اسطور
کشتی مین بسر ہوئی صبح ہو گئی اُسدن بھی دن بھر کشتی رہی پھر شام ہوئی اُسی طور سے روشنی
ہوئی اب دونون کا یہ عالم ہو کہ جو جسکو پکڑ لاتا ہو پہرون وہ پڑا ہوا ہانپا کرتا ہو اور بمشکل نکلتا
ہو وہ رات بھی بسر ہوئی اور وہ دن بھی تیسری شب ہوئی وہ شب بھی اسی کشتی مین بسر ہوئی
تین شبانہ روز سے اہل لشکر نے طرفین کے نہ کچھ کھایا ہو نہ سوے ہین صرف پانی پر قناعت کی ہو
کہ وہ رات گذری دوپہر دن تک اُسی طور سے لڑا کیے کہ جب دوپہر ہوئی تو قرماسپ نے کہا
کہ مین یہ آخری زور کرتا ہون یہ کہکر دونون مونڈھون پر دیلم کے پکڑ کر لے دوڑا دس قدم
پر لا کر پٹکہ مارا اُدھر اُسنے جھٹکا دیا ادھر دیلم نے اپنا لنگر قایم کیا کہ تا بسینہ غرق زمین ہو گیا
قرماسپ نے لاکھ لاکھ زور کیا مگر اُسکا لنگر نہ اکھڑ سکا آخر کو عاجز ہو کر ہاتھ اٹھا لیا اور کہا کہ
مین زور کر چکا اب آپ کی نوبت ہو یہ جو قرماسپ نے کہا دیلم نے اپنا لنگر توڑا اور نکلکر
اُسی طور سے دونون بازو قرماسپ کے پکڑ کر اوپر سینے مین اڑا کر لے چلا اُسی طور سے
قرماسپ نے بھی دس قدم پر آکر اپنا لنگر قایم کیا پٹکہ مار کر لنگر قایم ہوا وہان پر موش خانہ تھا
اُسمین پانون جا رہا اُدھر دیلم نے جھٹکا مارا الیس قرماسپ کا کولہ اتر گیا جوڑ پر سے اس زور سے
جھٹک ہوئی کہ قرماسپ کو چکر آگیا آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا مگر اُسنے منھ سے کچھ نہ کہا اس
خیال سے کہ اگر یہ ظاہر کرونگا کہ میرا کولہ اکھڑ گیا ہو تو حریف یہ خیال کریگا کہ اسنے فقرہ کیا ہو
یا یہ کہ اتنے سے درد کی تاب نہ لا سکا میری بہادری مین فرق آئیگا چاہے شدت درد سے
روح قالب سے نکلجائے مگر اُف نہ کرے نہ زبان سے اس امر کو ظاہر کرے یہ خیال اپنے دل مین
کر کے درد کو ضبط کیا مگر درد بہت شدت سے تھا ضبط نہ ہو سکا رنگ رو متغیر ہو گیا چہرہ
زرد ہو گیا منھ پر ہوائیان اڑنے لگین درد بہت شدت سے ہو رہا تھا یہ اُسکو ضبط کیے

ہوئے تھا کہ اتفاق سے دیلم کی نظر اُسکے منھ پر پڑی اور رنگ منتشر پایا اور چہرے کو اُسکے مضمحل دیکھا خیال کیا کہ اسکے ضرب شدید آئی ہو اُسکے سبب سے اُسکے قلب پر صدمہ ہو مگر اُسنے بسبب حجاب کے منھ سے کہا نہیں اور اُسکو ضبط کرتا ہو اسکی شدت سے درد ہو رہا ہو یہ خیال کرکے اور اُسکے چہرے کے تغیر کو دیکھکر اپنے ہاتھ اُسکے بازو پر سے اُٹھا لیے گو قصد کیا تھا کہ اسکی کمر زنجیر پکڑ کر زور کروں مگر جب یہ حال دیکھا تو اپنے قصد کو فسخ کیا اور الگ ہٹ کر کہا کہ کیوں قرماسپ تمھارا افراج کیسا ہو تمھارے چہرے پر یہ تغیر کیوں ہو کیا کہیں درد اُٹھا ہو یا کوئی اعضا ٹوٹ گیا ہو یا کسی عضو میں درد ہو قرماسپ نے جواب دیا کہ آپ علحدہ کیوں ہو گئے ہیں زور کیجیے میں موجود ہوں میری طبیعت اچھی ہو نہ درد ہو نہ کوئی عضو ٹوٹا ہو نہ بیکار ہوا ہو دیلم نے کہا کہ میں کبھی نہ مانونگا یہ دفعتہً تغیر کا ہونا دلیل ہو اسکی کوئی نہ کوئی ضرب شدید آئی ہو یہ اپنا طریقہ نہیں ہو کہ صید زبون پر ہاتھ ڈالیں یا جو کہ کسی درد میں مبتلا ہو اسکو زیر کریں جاؤ تم اپنا علاج کرو جب اچھے ہونا پھر مجھسے مقابلہ کرنا اُسوقت جو غالب ہو وہ بارگاہ لے اور جو مغلوب ہو وہ اطاعت کرے قرماسپ نے کہا کہ بسبب جاگنے کے یہ حالت میری ہوئی ہو دیلم نے کہا کہ مجھکو فقرہ نہ دو تمکو قسم ہو اپنے باپ کی سر کی سچ سچ بیان کرو اب میں تمسے اُسوقت تک مقابلہ نہ کرونگا جبتک تم بیان نہ کروگے اور اپنا علاج نہ کروگے اور اچھے نہ ہولوگے اُسوقت تک میں مقابلہ سے باز رہونگا جب یہ دیلم نے کہا تو قرماسپ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ بڑا بہادر ہو اگر کوئی اور اس مقام ہوتا ضرور زیر کر لیتا کیونکہ مجھ میں بسبب شدت درد کے طاقت نہیں ہو بہت آسانی سے زیر کر لیتا ایسے کی اطاعت کرنا اپنا فخر ہو اور تیرے باپ دادا ہمیشہ اسکے دادا کے مطیع رہے پس کیا نقصان ہو یہ خیال کرکے یہ اُسی حالت میں دیلم کے قدم پر گر پڑا اور کہا کہ میں نے آپ کی اطاعت قبول کی میں آپ سے زیر ہو گیا بارگاہ موجود ہو لیجائیے مجھے کوئی عذر نہیں ہو کیونکہ میں نے آپ ایسا بہادر آجتک کسیکو نہیں دیکھا اگر اور کوئی ہوتا اسوقت کو غنیمت جانتا اور مجھکو اسیر کر لیتا آپ نے خوب پہچانا کہ میرے درد ہو پس جب آپ مجھکو بلکہ اُس مقام پر لائے اور میں نے دیکھا کہ میں دس قدم تک آگیا ہوں میں نے لنگر مارا اُدھر میں نے لنگر مارا اُدھر آپ نے جھٹکا دیا اس مقام پر موش خانہ تھا پیر اپنا اُسمیں جا رہا زور جو پڑا کولا اتر گیا اور میں نے زور کرکے اُسکے نکالنے کا قصد کیا اور زیادہ ضرب آئی انھیں بہت شدت سے درد ہو رہا ہو کہ مجھسے ضبط نہیں ہو سکتا ہو میں ہی ایسا ہوں کہ ضبط کیے ہوئے ہوں اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ضرور چلانے لگتا دیلم نے جواب دیا کہ میں تمھارے منھ کو دیکھکر پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تمھارے ضرب شدید آئی ہو بس یہ خلاف بہادری ہو کہ جب حریف کسی آفت میں مبتلا ہو اسکو زیر کرے یا اسیر قرماسپ نے کہا کہ اب میں نے آپ کی اطاعت کی اور آپ کا مذہب اختیار کیا میرا فخر ہو آپ کی بندگی کرنا کیونکہ میرے بزرگ آپ کے بزرگوں کے تابع فرمان رہے ہیں اور انکی غلامی کو اپنا فخر خیال کیا ہو صرف مجھکو اپنی طاقت کا امتحان منظور تھا وہ ہو گیا اب آپ میرے لشکر میں تشریف لے چلیں دیلم نے انکار کیا مگر قرماسپ نے نہ مانا دیلم کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلا ملازموں نے تخت حاضر کیا اُسپر بیٹھکر قرماسپ طرف اپنے لشکر کے چلا دیلم نے اپنے لشکر سے کہا کہ تم لوگ پڑاؤ پر جاؤ میں بھی آتا ہوں اور ہرکاروں سے کہا کہ خداوند سے جا کر خبر کرو کہ وہ لشکر لیکر آئیں قرماسپ نے اطاعت قبول کی بارگاہ موجود ہو پس یہ سنکے لشکر پڑاؤ پر واپس گیا گھر میں کھولیں چار شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے اور جاگے ہوئے کچھ کھا پی کر اپنے اپنے مقام پر آرام پذیر ہوئے ہرکارے طرف لشکر از جگہ

کے خبر کو روانہ ہوئے ادھر قرماسب اپنی فرودگاہ پر آیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا آپ بارگاہ مین آیا
سب سردار حاضر ہوئے کمنگر کو طلب کیا اُسنے آکر کورنش بجا لایا بندش کی مالش کر کے چلا گیا پس قرماسب نے
سب سردارون کو جمع کر کے کہا کہ مین نے اپنے آقازادے کی اطاعت کی کیونکہ یہ میرے آقازادے
ہین میرے باپ دادا انکے بزرگون کے ہمیشہ مطیع رہے اور انکی غلامی سے سرتابی نہ کی اسی طور سے
مین نے ان کی اطاعت کی پس تم سب بھی مثل میرے انکو اپنا آقا و مالک تصور کرنا سب نے کہا کہ جو آپکا
حکم ہو اسکو بسر وچشم بجا لاوینگے کبھی آپ فرمانے کے خلاف نہ کرینگے جب یہ سب نے جواب دیا پس
قرماسب نے ان سب کی بہت تعریف کی اور حکم دیا کہ بزم عشرت برپا کرو پس اسیوقت سامان ہونے
لگا سب سامان ہو گیا تھوڑے عرصے مین بزم عشرت آراستہ ہوئی ساقیان نسیمین ساق جام وسبو لیکر
بزم مین آئے رقاصان شوخ وشنگ حاضر ہو کر گانے بجانے لگین یہان تو بزم عشرت آراستہ ہے راوی نے
بیان کیا ہے کہ یہ جو حرکت دیلم نے کی کہ جب اسکا چہرہ متغیر ہو گیا ہاتھ اٹھا لیا یہ اتنا بڑا اثر اسکا تھا کہ تورج
بیٹا تھا ایرج نوجوان کا یہ صرف خاندان صاحبقران کا اثر اسمین آ گیا تھا ورنہ یہ لوگ کب ایسی حرکت
کرتے ہین جسطور سے ہوتا ہے حریف کو زیر کرتے ہین پس یہان تو بزم عشرت آراستہ ہے دیلم خوشی خوشی
شراب پی رہا ہے خوش بیٹھا ہے وہان ارزنگ سختگان اور سردارون سے روز کہتا تھا کہ ابھی کچھ خبر
دیلم کی نہین آئی نہ معلوم مقابلہ ہوا یا نہین اگر مقابلہ ہوا تو کیا انجام ہوا کون غالب ہوا اور کون
مغلوب سختگان کہتا تھا کہ وہ ملا بھی نہ ہوگا جو مقابلہ ہو وہ بارگاہ لیکر کسی طرف چلا گیا ہوگا دیلم تلاش مین
پھر رہا ہوگا جب اس سے کسی مقام پر سامنا ہوگا تو مقابلہ ہوگا کیا اسکا ہاتھ آنا امر آسان ہے وہ جلد پا ہوگا
ارزنگ کہتا ہے کہ تیرے ایسے ہی خیال ہوتے ہین ارزنگ ہر روز اسی انتظار مین رہتا ہے کچھ خبر دیلم
کی آئے دیلم کو گئے ہوئے پانچ روز گذر رہے تھے کہ پھر ارزنگ نے کہا کہ ابھی تک کوئی دیلم کی خبر
نہ آئی اور ہرکارے جا کر اسکی خبر لاوین ابھی ہرکارے نہ روانہ ہوئے تھے کہ ہرکارے جو کہ دیلم کے
خبر کرنے کو اس مقام سے روانہ کیے تھے جبکہ خود ہمراہ قرماسب کے اسکے لشکر مین چلا تھا آکر لشکر مین پہونچے
اور سیدھے بارگاہ مین آئے مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے سختگان نے کہا کہ کیا خبر تازہ لائے ہو بیان
کرو انھون نے کہا کہ ہم یہ خبر لائے ہین کہ ہم بحکم خداوند دیلم بن تورج کے ہمراہ گئے تھے وہ جو لشکر لیکر
برائے مقابلہ قرماسب آگئے تھے ہم اسکے پاس سے آئے ہین خداوند کو خبر دینے یہ جو ان ہرکارون
نے کہا ارزنگ نے ایک مرتبہ خوش ہو کر کہا کہ جلد بیان کرو کہ دیلم کا مزاج تو اچھا ہے اور وہ خیریت
سے ہین انھون نے عرض کیا کہ وہ بھی خیریت سے ہین اور جملہ لشکر بھی آپ کو مبارک ہو اور اسلم کو یہ
دیکھکر کہا کہ آپ کو بھی مبارک ہو آپ کے بھائی نے قرماسب کو زیر کر لیا اُسنے اطاعت کی اور وہ
انکو اپنے ہمراہ اپنے لشکر مین لیگیا ہے یہ جو ہرکارون نے کہا ارزنگ تو فرط خوشی سے اچھل پڑا تخت
اور یہ عالم ہوا کہ پیراہن جسم مین تنگ ہو گیا اور اسلم کی بھی یہی نوبت ہوئی مارے خوشی کے
پھولون نہ سماتا تھا سختگان نے ہرکارون سے بیان کیا کہ کچھ یہ تو بیان کرو کہ کیونکر زیر کیا کیا واقعہ
ہوا ان ہرکارون نے عرض کیا کہ چار شبانہ روز کی کشتی مین زیر کیا مگر سبب یہ ہوا کہ اوسکا زور کرنے
سے کور اتر گیا انھون نے جو اسکی یہ حالت دیکھی ہاتھ اپنا کھینچ لیا اُسنے کہا کہ یہ کیا آپ نے ہاتھ کیون
کھینچ لیا انھون نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہے کہ جب حریف زبون ہو رہا اسکے ضرب شدید آئے
اور ہم اس سے مقابلہ کرین اور زیر کرین یہ جو اُسنے سنا پس اُسنے اطاعت کی اور کہا کہ مین نے

آپ کی اطاعت کی اپنے ہمراہ اپنے لشکر مین لے گیا ہی انھون نے مجھسے فرمایا کہ تم خدمت خداوند مین جاؤ اور میری طرف سے خداوند سے عرض کرو کہ آپ مع لشکر تشریف لائیے مین نے قرماسیب کو آپ کی اطاعت پر راضی کیا ہی پس انکو ہمراہ لیکر طرف آفتاب نما کے کوچ فرمایئے چنانچہ ہم خداوند کو خبر کرنے آئے ہین یہ اصل واقعہ ہی یہ جو ارزنگ نے سُنا اسیوقت خوش ہوکر حکم دیا کہ لشکر مین یہ اطلاع دیجائے کہ وہ سامان سفر کرین مین اسیوقت یہان سے طرف دیلم کے کوچ کرونگا یہ جو حکم دیا اور سب حاضرین دربار سے کہا کہ آپ لوگ بھی سامان کرین پس لشکر مین نقارہ سفری پر چوب پڑی صداے رحیل بلند ہوئی سب نے اپنا اسباب بار کیا تھوڑے عرصے مین کل لشکر تیار ہوگیا شاگرد پیشہ سامان سفر لیکر آگے کو روانہ ہوے تخت خداوندی ہاتھیون پر کسکر موجود کیا گیا ارزنگ اُسپر سوار ہوا اختگان خواصی مین بیٹھا اسلم اپنے مرکب پر سوار ہوا جلوس سواری آگے بڑھا سقے چھڑکاو کرتے ہوے سڑک آگے گئی تھی ہودلے باغ رواں ہمراہ بڑی شان و شوکت سے سواری ارزنگ کی چلی عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار مرکبان ترکی و عراقی کوتل ہمراہ شتر سواروں خاص بردار چوبدار لباس مرصع و دریان زرق و برق پہنے ہوے عصاے طلائی و نقرئی ہاتھون مین خاص گیون پر زربفتی غلاف چڑھے ہوے ماہی مراتب ہمراہ نقیب نقابت کرتے ہوے صداے باادب باش دیتے ہوے آگے آگے چلے پس یہانتک کہ ارزنگ مع لشکر کے اُس صحرا مین پہونچا کہ جہان آب و گیاہ کا نام نہ تھا وہان لشکر نے قیام نہ کیا پس اُسیوقت کوچ کیا یہانتک کہ لشکر اُس درہ کو پہونچا کہ جسکے اندر سے راستہ تھا پس ارزنگ نے لشکر کو اُسکے اندر سے چلنے کا حکم دیا وہ ہرکارے جو کہ براے خبر آے تھے آگے آگے تھے کوس سفری پر برابر چوب پڑ رہی تھی صداے نقارہ فضاے آسمان مین گونج رہی تھی نوبت باینجا رسید کہ لشکر اُن پہاڑون سے نکلا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر دیلم کو ہرکارون نے بڑھکر خبر دی کہ خداوند تشریف لاتے ہین مع لشکر کے اور سپہ سالار کہان تشریف رکھتے ہین انھون نے کہا کہ وہ تو کل سے لشکر مین آئے نہین ہین قرماسیب کے لشکر مین موجود ہین پس وہ ہرکارے دوڑے ہوے لشکر قرماسیب مین آئے یہان دیلم و قرماسیب دونون بارگاہ مین بیٹھے ہوے ناچ دیکھ رہے تھے اب قرماسیب بھی ایسا ہوگیا ہی کہ اُٹھ بیٹھ سکتا ہی اور راہ بھی چل سکتا ہی کہ ہرکارون نے مجراگاہ پر سے مجرا کرکے دیلم سے عرض کیا کہ خداوند مع لشکر تشریف لاتے ہین یہ سننا تھا کہ دیلم نے کہا مین تو جاتا ہون اپنے لشکر مین تاکہ لشکر کو ہمراہ لیکر خداوند کا استقبال کرون قرماسیب نے جواب دیا کہ مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر بزم عشرت کے برخاست ہونے کا حکم دیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ تمام لشکر کو تیار کرو اور تم لوگ بھی آراستہ ہو مین اپنے آقا کے ہمراہ جاکر خداوند کا استقبال کرونگا اپنی خطا خداوند سے معاف کراؤنگا پس سب سردار بارگاہ کے باہر آئے اور لشکر کو کمربندی کا حکم دیا فوراً لشکر تیار ہوا اُدھر دیلم نے اُن ہرکارون سے کہا کہ تم جاکر میرے سردارون سے کہدو کہ ہمارے افسر کا حکم ہی کہ سب لشکر تیار رہو ہم خداوند کے استقبال کو چلینگے ہرکارون نے یہ حکم دیلم کا سردارون کو آکر سُنا دیا سردارون نے اہل لشکر کو آگاہ کیا اُسیوقت یہان بھی کمربندی ہوئی اور لشکر تیار ہوگیا پس اُدھر جب سب لشکر قرماسیب کا تیار ہوگیا پس قرماسیب ہمراہ دیلم کے اپنا کل لشکر لیکر دیلم کے لشکر مین آیا یہان بھی لشکر تیار تھا پس دیلم نے اپنے لشکر کو صف بندی کا حکم دیا لشکر دیلم سے

صف باندھی اور ایک طرف لشکر قرماسپ صف بستہ ہوا یہ دونون برابر برابر مرکب پر سوار ہو کر مع
اپنے سردارون کے کھڑے تھے کہ نقارے کی صدا آئی ہمسنتے آبپاشی کرتے ہوئے آئے پھر اور جلوس
سواری آیا پھر مرکب کوتل آئے اسکے بعد سوارون کے پرے کے پرے غول کے غول غٹ کے غٹ
اسکے بعد تخت ارزنگ نمایان ہوا دیلم مرکب پر سے کود پڑا اسکے ہمراہ اسکے سردار قرماسپ بھی
مرکب پر سے اُترا اسکے بعد اسکے سردار بھی اور سب لشکر کے سوار بھی پیدل ہوئے علمہائے لشکر کو
جلوہ ملا سلامی کے باجے بجے دیلم نے جھک کر ارزنگ کو سلام کیا پھر سجدہ کیا اسی طور سے قرماسپ
نے بھی بعد اسکے دیلم اپنے بھائی سے ملا اور قرماسپ سے کہا کہ یہ میرے بھائی ہین قرماسپ نے
اسلم کو بھی سلام کیا اور کہا کہ آپ بھی آقا ہین پس ارزنگ دیلم وغیرہ کو ہمراہ لیکر آگے بڑھا قرماسپ نے
دیلم سے کہا کہ خداوند سے میری طرف سے عرض کیجیے کہ وہ میرے لشکر مین تشریف لے چلین انکی بارگاہ
برپا ہو اس مین تشریف فرما ہو دیلم نے ارزنگ سے عرض کیا ارزنگ نے قبول کیا پس ارزنگ
لشکر قرماسپ مین آیا اپنی بارگاہ مین اترا دونون لشکر ایک ہو گئے وہ تمام صحرا لشکر سے بھر گیا ہزارون
خیمے برپا ہو گئے ارزنگ بارگاہ مین آیا سب سردار حاضر ہوئے دیلم اور اسلم و دیگر سردار
اپنے اپنے مرتبے سے بیٹھے قرماسپ کو قریب دیلم جگہ ملی اور اسکے سردار اسی صف مین بیٹھے
قرماسپ نے بزم عشرت کے برپا ہونے کا حکم دیا بزم عشرت اسیوقت آراستہ ہوئی ارزنگ نے
دیلم سے حال دریافت کیا دیلم نے پہلے قرماسپ کی بہت تعریف کی اسکے بعد کل حال جنگ بیان
کیا اور کہا کہ قرماسپ نے آپکی اطاعت کو اختیار کیا قرماسپ نے مع کل اپنے سردارون کے
جھککر ارزنگ کو سجدہ کیا مذہب آفتاب پرستی ترک کیا دین ارزنگی اختیار کیا ارزنگ کو اور
خوشی ہوئی اسکو بھی اپنا سپہ سالار کیا خلعت سپہ سالاری اسکو دیا اسنے سلام کر کے لیلیا ارزنگ نے
قرماسپ کو اسیوقت خطاب پیر قدرت و ستون قدرت کا دیا قرماسپ نے بہت خوش ہو کر بارگاہ
نذر کی اور کہا کہ مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون اس عرصے مین سب سامان بزم موجود کیا گیا ساقی
نے آکر سب کو شراب پلائی جب سب بادۂ ناب سے مست ہوئے مطربان خوش گلو حاضر ہو کر ناچنے
لگین و گائین پس سات روز تک بزم عشرت قرماسپ نے برپا کی اور ارزنگ کی دعوت کی غرض
آٹھوین دن جلسہ برخاست ہوا سب نے آرام کیا نوین دن ارزنگ نے حکم دیا کہ اب یہان سے
کوچ کرو طرف آفتاب نما کے کیونکہ مجھکو تعجیل ہے فراق معشوقہ سے دل بہت بیقرار ہے اب ایک منٹ
برابر ایک برس کے اور ایک دن برابر ایک ہزار برس کے معلوم ہوتا ہے پس آج سامان کرو
کل یہان سے کوچ کرین سب نے عرض کیا بہت خوب قرماسپ نے عرض کیا کہ اگر مجھکو اجازت ہو
تو مین اپنے قلعے مین جاؤن اور کسی کو اپنی طرف سے قلعے کا حاکم کرون اور سب بندوبست کر کے
حاضر خدمت ہون اور ہمراہ رکاب سعادت انتساب چلون ارزنگ نے کہا کہ بہت جلد آنا مین
کل یہان سے ضرور کوچ کرونگا اسنے جواب دیا کہ یہ غلام ابھی حاضر ہوگا ارزنگ نے کہا کہ جاؤ
پس قرماسپ ارزنگ سے رخصت ہو کر باہر آیا اور اپنے سردارون کو اسی مقام پر چھوڑا
اور کل لشکر کو چند ملازم ہمراہ لیکر اسی نقب کی راہ سے قلعے مین آیا سب اہل قلعہ کو قرماسپ کے
آنے کی خبر ہوئی اسنے آتے ہی دربار کیا سب کو جمع کیا پہلے حکم مذہب آفتاب پرستی کے ترک کرنے کا
اور دین ارزنگی کے قبول کرنے کا دیا سب نے قبول کیا اسکے بعد اپنے بھائی بیخبر دلاور کو جو کہ

صاحب شداد اور بطن ملکہ ماہ پارہ سے پیدا ہوا تھا اور اپنے طرف سے قلعے کا حاکم کیا اور سب کو اسکی اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا اور اپنا سب واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مین تو مع لشکر ہمراہ ارزنگ کے طرف آفتاب نما کے جاتا ہون وہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو جاتے ہین سب نے کہا کہ ہم نیکے پر اور کو بھی مثل آپ کے خیال کرینگے اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کرینگے یہ کہکر سب نے بموجب حکم قرماسپ بنیجر کو تخت پر بٹھایا قرماسپ نے پہلے نذر دی پھر اور سب نے نذر دی جب قرماسپ ان سب امورن سے فراغت کر چکا تب سب سے رخصت ہو کر قلعے سے پھرا اسی راہ سے لشکر سے آیا ارزنگ سے ملا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہان لشکر مین سب سامان سفر درست ہو چکا تھا اور ارزنگ اسدن ارمان کو کہ وہ اچھا ہو چکا تھا برادل لشکر کے اور پیش خیمہ اسکے سپرد کر کے طرف آفتاب نما کے روانہ ہوا اُسدن وہ دو منزل چلا گیا تیسری منزل پر اُسنے قیام کیا وہ دن اور رات ارزنگ نے اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو مع لشکر کے کوچ کیا اُسنے تزک اور حشم سے جس تزک اور حشم سے خاور سے چلا تھا بلکہ یہان لشکر اور زیادہ ہو گیا تھا ارزنگ نے بھی اُسدن دو منزل تک قیام نہ کیا تیسری منزل پر جا کر ارزنگ نے قیام کیا ارمان جب لشکر ارزنگ اُس منزل پر پہونچا وہان سے اور آگے روانہ ہوا پھر اُسنے تیسری منزل پر جا کر قیام کیا یہ ایک منزل کو تین منزل کرتا ہوا جاتا ہے ہر مرتبہ تیسری منزل پہ قیام کرتا ہے اسی طور سے ارزنگ بھی کوچ کرتا منزل کرتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک کہ ارمان کو بعد پندرہ روز کے ایک دوراہا ملا اب جو مسافرون سے دریافت کیا کہ یہ دونون راہین کدھر کو گئی ہین انھون نے کہا کہ یہ دونون راہین اقلیم خورشید کو گئی ہین ارمان نے اُس سے پوچھا کہ شہر آفتاب نما کدھر کو ہے اُنھون نے جواب دیا کہ وہ شہر اُسی اقلیم مین ہے اور اب تو وہ بہت شہر ہو گیا ہے پہلے وہ کچھ بھی نہ تھا جبکہ خورشید شاہ بادشاہ تھا جبسے اُسکا نواسہ پیدا ہوا اور وہ یہان خداوند آفتاب ہوا اور خود خدائی کرنے لگا کیونکہ وہ خداوند آفتاب کا فرزند ہے اُسکا سبب یہ ہے کہ خداوند آفتاب دختر خورشید شاہ پر عاشق ہوے اُسکے باغ مین آکر اُسکے ساتھ عقد کیا اور ہمبستر ہوے ملکہ حاملہ ہوئی پہلے برجیس پیدا ہوے پس خداوند نے اپنی قدرت سے ایک قلعہ پیدا کیا اور ایک باغ اور گنبد اور ایک خانۂ رزاق کہ جہان سے سب کو رزق تقسیم ہوتا ہے اور ایک خانۂ عیش کہ جہان بروز جشن نوروزی جسدن خداوند برجیس کی ولادت کا جشن ہوتا ہے سبکی دعوت ہوتی ہے اور بہت سے سامان ہین ہم کہانتک بیان کرین اور فرزند خداوند کے پاس بڑا لشکر ہے برجیس کے چار پیر ہین اور بہت سے افسر ہین وہ ہمیشہ نقاب منھ پر ڈالے رہتے ہین قلعہ ایسا ہے کہ اُسکے اندر سے سب باہر کا حال معلوم ہوتا ہے ایک گنبد آفتاب نما ہے اُسمین خداوند تشریف رکھتے ہین یہ قدرت خداوند ہے کہ ہمیشہ ہر رنگ کے پھول قلعے مین کھلے رہتے ہین اور صداے راگ و رنگ آتی ہے گانے والا نظر نہین آتا ہے ایک آسمان قلعے پر قایم ہے اُس سے ہر وقت بارش گل ہوا کرتی ہے ایک آفتاب وسط قلعہ مین ہے اُسکی روشنی بارہ کوس تک رہتی ہے اور بہت سے آفتاب اُس قلعے پر ہین اُس قلعے کا نام قلعۂ آفتاب نگار و شہر آفتاب نما ہے بخط جلی زمرد و یاقوت کے حرفون سے تختۂ طلا پر لکھا ہوا ہے کہ این قلعۂ آفتاب نگار و آفتاب نما وہ تختہ در قلعہ پر لگا ہوا ہے اسی طور سے ہر گلی و کوچے پر پتھر کے لکھا ہوا ہے اندر باہر قلعے کے اُس گلی اور کوچہ کا نام اُس تختے پر تحریر ہے خداوند کی طرف سے جو مسافر اِس مین اُترتے ہین طعام لذیذ اُنکو دیا جاتا ہے لشکر کی چھاونی شہر مین ہے اور رجہ

بیرون شہر جو شہر بہت وسیع ہو اور بہت آباد ہو خصوصاً اب بہت کثرت سے آباد ہو گیا ہو نہین تل
رکھنے کی جگہ نہین ہو اسقدر عمارت اُس شہر مین تیار کی گئی ہین تب دریا تک عمارت بنگئی ہو اور بنتی
چلی جاتی ہین اُس شہر مین کوئی محتاج نہین ہو فقیر کا نام تک نہین ہو تمام اقلیم خورشید نگار مین دین آفتاب
پرستی جاری ہو ورنہ قبل ازین مختلف مذہب کے بادشاہ حکومت کرتے تھے جب سے برجیس نے خدائی
کی سب ایک مذہب ہوگئے اور اقلیمون سے لوگ آتے ہین دین آفتاب پرستی اختیار کرتے ہین
ارمان نے کہا کہ مین نے سوال کیا کیا تو نے تقریر طولانی بیان کی میرے سوال کا جواب دے یہ
مین نے سب سُن لیا اُسنے کہا کہ تجھے یہ دریافت کیا کہ یہ دونون راہین کہان گئی ہین اور پھر پوچھا
کہ شہر آفتاب نما کہان ہو بس مین نے کہا کہ یہ دونون راہین خورشید نگار یعنی اقلیم خورشیدیہ
کو گئی ہین اور اُسی اقلیم مین شہر آفتاب نما ہو اور اب وہ دار السلطنت ہو اقلیم خورشیدیہ کا ایک
راہ خشکی سے گئی ہو خشکی کی راہ سے دس روز مین پہونچ گئے اور ایک راہ تری سے ہو مگر تری کی راہ سے
پندرہ روز مین پہونچنا ہوگا کیونکہ یہ راہ پھیر کی ہو یہ کہکر وہ مسافر تو راہی ہوا یہ اُسنے نہ پوچھا کہ
تم لشکر لیکر کیون جاتے ہو کیا کام ہو کسکا لشکر ہو اُسنے اپنی راہ لی پس ارمان خشکی کی راہ سے چلا
اور ایک تختہ لکھکر اُس مقام پر لگا دیا کہ جو راہ شمال کو گئی ہو اُدھر سے نہ جانا مشرق کی راہ سے
آنا یہی راہ شہر آفتاب نما کو گئی ہو اِسکے جانے کے دوسرے روز ارزنگ مع لشکر اُس مقام پر
پہونچا پس اُس نوشتہ کو پڑھکر اُسطرف چلا تھا کیونکہ یہ بھی حیران ہوا تھا کہ کدھر جاؤن مگر تختے کے
سبب سے اُسی طرف چلا راوی نے بیان کیا ہو کہ بعد دس روز کے ارمان اقلیم خورشیدیہ مین
پہونچا ایک صحرا ملا اُس صحرا مین اُترا چند مسافر اُدھر سے جاتے تھے اُنکو اپنے قریب طلب کیا اُسنے
دریافت کیا کہ اقلیم خورشیدیہ یہان سے کتنی دور ہو اُنھون نے ہنسکر جواب دیا کہ آپ اقلیم خورشیدیہ
مین داخل ہو چکے ہین یہ صحرا اُسی اقلیم مین ہو ایسے ایسے ہزارہا صحرا مین اِسلئے زیادہ تر یہ ضرور تین
اِسکی کیا اصل ہو ارمان نے کہا کہ شہر آفتاب نما یہان سے کتنی دور ہو اور کونسی راہ ہو اُسنے کہا
کہ اُس شہر کی یہی راہ ہو اور یہان سے پانچ فرسخ پر ہو پہلے شہر خونخوار پھر شہر خونریز ملیگا داہنی طرف
شہر کے اور بائین طرف شہر افریقیہ وغیرہ ہو اُسکے بعد ایک بہت بڑا صحرا ملیگا پس اُسکے بعد سے سرحد ہو
شہر آفتاب نما کی راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ ہزار سوار اور اُنکے افسر جو بھاگ کر آئے تھے اُنمین
سے کچھ تو ہمراہ ارمان کے تھے کہ وہ راہ سے واقف تھے اور باقی ہمراہ ارزنگ کے تھے
مگر جب سلیم شیر صولت یہان آیا ہو تو اور طریقہ تھا اتنے عرصے مین اور طریقہ ہو گیا دوسرے
وہ تری کی راہ سے گیا تھا یہ خشکی کی راہ سے آئے مین اِس سبب سے وہ کچھ بتا نہ سکے خلاصہ کہ
وہ مسافر بھی بتا کے اپنی منزل کو چلے گئے اُسدن ارمان نے اُس مقام پر قیام کیا دوسرے دن
وہان سے کوچ کیا ایک نوشتہ لکھکر درخت مین آویزان کر دیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ اِسی طرف سیدھے
چلے آئیے پس راوی نے بیان کیا ہو کہ جب ارزنگ اُس مقام پر پہونچا بہت اُس مقام کو پسند
کیا تین روز تک وہان قیام کیا ایک سوار نے وہ نوشتہ جو کہ ارمان نے ویران کیا تھا لاکر
پیش کیا چونکہ ارزنگ حیران تھا تو اب کدھر کو جاؤن اور کس طرف کو لشکر لیکر روانہ ہون
کہ وہ نوشتہ جو دیکھا پس لشکر کو اُسی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا اور اُس مقام سے کوچ کیا راوی
ارمان کو وارزنگ کو مع لشکر طرف آفتاب نما کے روان رکھتا ہو اور کچھ حال شہر آفتاب نما کا

اور برجیس کا تحریر کرتا ہون اب

شمہ حال شہر آفتاب نما و برجیس آفتاب پرست یعنی خداوند برجیس کا ملاحظہ فرمائیے

راوی نازک خیال اِس قصے کو اِس طور سے عرض کرتا ہے کہ یہ واقعہ اِس مقام تک جلد دوم مین تحریر ہوا ہے کہ برجیس پیدا ہوا اور جوان ہوا اور اُسکی بہن ثریا سے بیتن پیدا ہوئی وہ بھی جوان ہوئی اِسنے ایک باغ بنوایا ہے اُسی مین ہر روز مع چار سو یا پانچ سو انیسون اور جلیسون کے سیر کو جاتی ہے اور رات کو قلعے مین چلی آتی ہے برجیس جبکہ جوان ہوا اور آفتاب جادو نے اپنے کو ظاہر کرکے اِسطور سے کہ مین خداوند ہون خورشید شاہ سے برجیس کو تاج و تخت دلوایا تھا اور قلعہ سحر تیار کیا تھا اُسکے کل واقعات جلد دوم مین تحریر ہو چکے ہین جو کچھ اُس قلعے کی صفت ہے اُسی مین خانۂ عیش و خانۂ رزق بنا تھا جسے ہزارون آدمی بوقت صبح رزق پاتے تھے اور آفتاب نے منھ پر برجیس کے غازۂ سحر ملا تھا کہ جسکی سبب سے جو اُسکی صورت دیکھتا تھا وہ سجدہ کرتا تھا برجیس کے منھ پر ہر وقت نقاب پڑی رہتی تھی چنانچہ اقلیم خورشید کے سب بادشاہ مثل خونخوار شاہ و افریق شاہ کے مطیع ہوے تھے اور بہت سے اطراف و جوانب کی بادشاہ آکر آفتاب پرست ہوے برجیس کا خدم و حشم دیکھکر اور جاہ و جلال سنکے اور یہ سنکے شمار شاہ منظور شاہ قیمور شاہ خصار شاہ اور تاتار شاہ معمار شاہ قلقار شاہ وغیرہ آفتاب پرست ہوے اور بہت سے مثل ثمود سحر پرست کنود کوہ پرست صمصام سنگ پیشانی شیران شیر صولت ببران ببر سوار ہیران فیل پیکر سیلان خار پشت وغیرہ اور پہلوانان پیشہ اژدر یہ مثل منصور دراز آواز قیصور آدم خوار و مریخ مار خوار تھے آفتاب پرست ہوے ہین اور خداوند برجیس کی ملازمت کی ہے تو اور بہت سے بادشاہ کہ جنکے نام یہ ہین مطیع ہوے تھے شہنشاہ حجرہ نشین کلاق شاہ اشتیاق شاہ یہ لوگ بھی کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ سے آکر شریک برجیس ہوے تھے یہ بیان ہو چکا ہے کہ سلیم شیر صولت جو نامہ لیکر آیا تھا اور جب نامہ برجیس کے پاس پہونچا تھا وہ پڑھکر بہت ناخوش ہوا تھا اور ایلچی کے ناک و کان کاٹنے کا حکم دیا تھا سلیم کو خبر ہوئی تھی یہ تلوار پکڑ کر چلا تھا کہ قلعے مین گھسکر برجیس کو عین دربار مین قتل کرونگا مع اُسکے اہل دربار کے اور اُسکے ہمراہ جو اُسکا لشکر دس ہزار کا تھا وہ بھی چلا تھا چنانچہ جب برجیس کو خبر ہوئی تھی اُسنے دریچۂ قدرت سے سر نکالکر اپنی صورت دکھائی تھی تو سلیم مع نو ہزار کے بیہوش ہو گیا تھا اور جب ہوش آیا تھا تو برجیس کو سجدہ کیا تھا اور آفتاب پرستی اختیار کی تھی چنانچہ اُسکو عہدۂ جمعداری لشکر ملا تھا اور بڑا مرتبہ اُسکا ہوا تھا ایک ہزار سوار جو کہ متعین تھے اُنھون نے جو یہ حال دیکھا تھا تو وہ اُلٹے واپس ہوے تھے اور وہ نامہ جو کہ چاک شدہ تھا بطور جواب لیکر خاور کی طرف گریزان ہوے تھے اور ارزنگ کو آکر خبر دی تھی ارزنگ اُسی پر غصہ کھا کر چلا تھا اُسکا حال تحریر ہوا کہ وہ اقلیم خورشید مین پہونچ گیا ہے اور برابر منزلین طے کرتا ہوا چلا آتا ہے پس راوی نکتہ سنج بیان کرتا ہے کہ جب سلیم شیر صولت شریک برجیس ہوا اور برجیس سے آفتاب جادو نے کہا کہ او فرزند من واہ ناسب من آگاہ ہو کہ ایک ہزار سوار ہمراہیان سلیم شیر صولت سے جو کہ نامہ لیکر آیا تھا جواب نامہ لیکر فرار ہو گئے ہین وہ ارزنگ کے پاس گئے ہین جب ارزنگ کو معلوم ہوگا وہ اُسیوقت لشکر لیکر آئیگا کہ وہ تمھارا کچھ بنا نہین سکتا ہے اُسکو آنے دو مگر یہ تدبیر کرو

کرچند نامے لکھکر اُن ملکون کی طرف روانہ کرو کہ جب فلک اُسکو راہ مین ملین کے کوئی اُسکو نہ روکے
اور اُس سے نہ مقابلہ کرے تاکہ وہ یہان پہونچ جاے یہان اُسکو اُسکی اس گستاخی کی سزا دیجائیگی
پس دوسرے دن برجیس نے جب دربار کیا اور تخت خدائی پر آکر اندرون پردۂ قدرت بیٹھا
اور خونخوار و افریق دونون پیغمبر نامرسل و کل اہل دربار اپنے اپنے مقام پر سب درجون مین اگر
بیٹھے اُسوقت برجیس نے اندر سے پردۂ قدرت کے آواز دی کہ ای خونخوار تم یہ کام کرو کہ مجھکو
بعلم قدرت ثابت ہوا ہی کہ ارزنگ نطفۂ حرام مع لشکر کوچ کرچکا ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی وہ
ابھی بخیال خام مین اپنے کو خدا جانتا ہی اور خدازادہ لبس لقا وغیرہ میرے فرستادہ تھے انھون نے
یہان آکر دعوی خدائی کیا تھا وہ خدا نہ تھے بالکل یہ خیال اُسکا غلط ہی کہ میرے باپ دادا خدا تھے
مین بھی خدا ہون پس وہ یہان آکر اپنی سزا کو پہونچیگا اور اس سرتابی کی سزا پائیگا لہذا جو بادشاہ
کہ اسوقت یہان موجود ہین اور انکی طرف سے اُنکے ملکون مین اُنکے نائب ہین اور جو کہ اپنے
ملکون مین ہین انکو یہ تحریر کردو کہ اگر کوئی لشکر تمھارے ملک کی طرف سے ادھر کو آئے تو اُسکو
آنے دینا ہرگز ہرگز نہ روکنا ہم اسکو یہان آئیگی سزا دینگے تم کوئی تعرض نہ کرنا اگرچہ وہ تمسے برسر فساد
بھی ہو تو تم مقابلہ نہ کرنا ورنہ اُس عدول حکمی کی ہم تمکو سزا دینگے اور غضب خداوندی تم پر نازل کرینگے
خونخوار نے عرض کیا بہت خوب پس اُسیوقت اُس درجے کی طرف خونخوار نے نگاہ کی کہ جس مین صاحبان
قلم بیٹھے تھے یہ مین عرض کرچکا ہون کہ درجۂ بالا والے پائین کا حال دیکھ سکتے ہین اور پائین
والے درجہ بالا کا پس خونخوار نے اُنکی طرف دیکھکر اشارہ کیا پس جو کہ سب دبیرون کا افسر تھا
وہ اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ باندھے ہوے سب درجے طے کرکے روبرو خونخوار کے حاضر ہوا
پہلے اُسنے اُس پردۂ قدرت یعنی حجاب قدرت کی تعریف کی اور سجدہ کیا پھر خونخوار سے عرض کیا
کہ کیا حکم ہوتا ہی خونخوار نے وہی مضمون اُس سے بیان کیا اور کہا کہ اس مضمون کے بہت جلد
نامے تحریر کرو وہ سلام کرکے گیا اور اُسی مضمون کے نامے ایک ساعت مین لکھ لایا اور حاضر کیے
خونخوار نے کرسی پر سے اُٹھکر اور قریب حجاب جاکر عرض کیا کہ یہ نامے حاضر ہین آواز آئی ہاتھ بڑھا
منبر پر رکھدو پس خونخوار نے نامے رکھدیے ایک ہوا ایسی چلی کہ وہ نامون کو اُڑا کر لیگئی اور جو
نامہ جسکے نام کا تھا اُسکو پہونچا دیا ہر ایک مضمون نامہ سے آگاہ ہوا ادھر برجیس جب نامہ روانہ
کرچکا یہ تو مین عرض کرچکا ہون کہ ہر وقت آفتاب جادو برجیس کے پاس پوشیدہ موجود رہتا ہی
اور برابر ہر ایک بات کی اُسکو خبر دیتا ہی اور جو وہ کہتا ہی اُسپر برجیس عمل کرتا ہی پس آفتاب نے
برجیس سے کہا کہ ای برجیس قہار دیو کش قیصور آدم خوار و سیستور نیزہ باز و شبرنگ خود پرست
و حسام شیر صولت کو مع طوما شاہ سرشار شاہ کے بیس لاکھ سپاہ سے روانہ کرو کہ وہ بیرون شہر
آفتاب نما جاکر مقیم ہون اور جب ارزنگ آئے تو اُسکو بیرون شہر روکے نہ آنے دے ورنہ بڑی خرابی
ہوگی حریف اندر شہر کے اگر آگیا تو اہل شہر پریشان ہونگے اور غدر مچ جائیگا کیونکہ اُسکا قصد یہ ہی کہ
لشکر لیے ہوے اندر شہر کے چلا آئے اُسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی اور بہت سے پہلوان ہین اور دوسرے
چترنگ بن زمرد جو کہ ایک ساحرہ ہے کہ نام اُسکا جمود تھا زمرد پہ عاشق ہوئی تھی اور زمرد سے اُسکو
حمل رہا تھا شدلو شاہ کے شہر مین اُسکے بطن سے یہ پیدا ہوا تھا نمود اُسکی خالہ نے اُسپر عاشق ہوکر
اور محروم جادو و ملکہ القرام جادو و جمرد جادو و ناشاد جادو کو ہمراہ کرکے اور اُسکی خدائی کو دوست

کرکے کوئی بیس اکیس لاکھ کا لشکر ہمراہ لیکر اور بہت سے بادشاہون کو اپنا شریک کرکے اور اپنا بانی خدائی درست کرکے یہ دعوی کیا کہ مین خدا ہون اور مجھکو میرے بزرگون نے خانہ خدائی سپرد کیا ہو اور ارزنگ میرے باپ کا غلام تھا وہ جھوٹا دعوی کرتا ہو کہ مین فرزند ہون زمرد کا نہ وہ فرزند زمرد ہی نہ خدا ہی لیکن اسنے اپنے ملک سے کوچ کیا ہو پہلے وہ خاور مین رہتا تھا چونکہ اسنے سنا تھا کہ ارزنگ خاور مین ہو جب اسکو معلوم ہوا کہ ارزنگ طرف شہر آفتاب شما کے کوچ کرکے گیا ہو تو اسنے ادھر کا قصد کیا ہو وہ بھی راہ مین ہو اسکا یہ قصد ہو کہ مین پہلے ارزنگ سے مقابلہ کرکے اسکو مٹالون کیونکہ یہ بھی خدا ہون بنا ہی پھر اسکے بعد اپنی خدائی کو درست کرون پھر تمسے وہ مقابلہ کریگا اسکے بعد خدا پرستون سے مین بھی خبر دیتا ہون کہ یہ دونون فرزند ہین زمرد کے مگر مختلف البطن اور دونون تمھارے شریک ہونگے اور تمھاری اطاعت کرینگے لہذا تمکو لازم ہو کہ تم لشکر کو روانہ کرو کہ وہ ان دونون کو روکے یہ بھی خبر دیتا ہون کہ پہلے ارزنگ آئیگا اور تمسے نامہ و پیام کریگا اُسی عرصے مین چتر نگ بھی آجائیگا اُسکے اور ارزنگ کے مقابلہ ہوگا اور پھر باہم شریک ہو کر تمسے مقابلہ کرینگے یہ جو آفتاب جادو نے برجیس سے کہا برجیس نے اسوقت افریق کا نام لیکر کہا کہ اے مرسل دست چپ تم آگاہ ہو کہ سرداران دست چپ سے قیصور آدمخوار و سنتور نیزہ باز قہار و دیوکش حسام شیر صولت کو مع طومار شاہ و سرشار شاہ کی تیس لاکھ سپاہ سے روانہ کرو کہ وہ بیرون شہر جاکر خیمہ زن ہون اور میدان جنگ کو آراستہ کرین اور جب ارزنگ آئے ہمکو خبر کرین کہ ہم اسکو روانہ کرین گے یا قدرت خود کوچ کرینگے اور یہ بھی معلوم ہو کہ علاوہ ارزنگ کے ایک اور ہو جسکا کہ نام اسکا چتر ناگ ہو اسکے ہمراہ بہت سے ساحر ہین اور لشکر کثیر ہی وہ بھی لڑکا ہو زمرد کا وہ بھی دعوی خدائی کرکے اپنے مقام سے چلا ہو اسکو یہ دعوی ہو کہ مین خدا ہون نہ ارزنگ خدا ہو نہ برجیس پس وہ بھی جھوٹا ہو اور ارزنگ بھی پس اسکو بھی روکین اور ہمکو خبر کرین افریق شاہ نے کہا کہ بہت خوب پس اسیوقت افریق شاہ نے پہلوانان نامبردگان کو طلب کرکے کہا کہ قدرت نے یہ حکم دیا ہو ان سب نے پہلے سجدہ کیا اسکے بعد وہان سے اجازت لیکر زیر گنبد آئے اور بیرون قلعہ آکر اپنے مرکبون پر سوار ہو کر اپنے مقام پر آئے ادھر ان سردارون نے چھاؤنی مین جاکر بیس لاکھ کا لشکر انتخاب کرکے اور خیمہ و بارگاہ نکلوا کر اسیوقت طومار شاہ و سرشار شاہ کو ہمراہ لیکر نامبردگان نے کوچ کیا راوی نے بیان کیا ہو کہ گو بیس لاکھ کا لشکر شہر سے نکلگیا مگر اسقدر آبادی تھی یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ اس شہر سے دس آدمی نکلگئے ہین پس انھون نے بیرون شہر جاکر مقام نفیس تجویز کرکے لشکر کے اترنے کا حکم دیا خیمے وغیرہ برپا ہوئے سب ان خیمون مین اترے بارگاہ جو برپا ہوئی اسمین طومار شاہ و سرشار شاہ اترے انکے برابر جو خیمے تھے انمین وہ سردار اترے لشکر کا پڑاؤ ہوا وہ مقام پر از آب و گیاہ تھا دریائے قہار جاری تھا اسکو پہلو پر لیکر لشکر فروکش ہوئے یہ کارخانہ تھا کہ جب سے لشکر آکر اترا برجیس نے یہ بھی کہدیا تھا کہ کل لشکر کو کھانا یہان سے پہونچا کریگا تم کوئی فکر نہ کرنا آب و طعام کا بند و بست نہ کرنا دونون وقت قدرت کے مطبخ سے کھانا لشکر کے لیے علی قدر مراتب آیا کریگا راوی نکتہ سنج بیان کرتا ہو کہ پس یہ طریقہ تھا کہ دونون وقت ہر ایک کے بستر پر کھانا علی قدر مراتب موجود ہو جاتا تھا اور پہلوانون اور سردارون کے اور بادشاہون کے لیے خوان آراستہ ہو کر آجاتے تھے کوئی پہونچانے والا نظر نہ آتا تھا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ کارخانہ سحر کا تھا آفتاب جادو سحر سے کل لشکر کو کھانا روانہ کر دیتا تھا پس برجیس نے یہ بند و بست کیا تھا جو کہ تحریر ہوا ہی برجیس تو قلعے مین بیٹھا ہوا خدائی کر رہا ہو بالکل بیخوف و خطر ہو کوئی اسکو فکر نہین ہو لوگ ہی کہ

اُسکو سجدہ کرتے ہین اُسکی خدائی کے مقر ہوتے ہین یہان تو یہ سامان ہی اُدھر ارمان شیر صولت براول لشکر ارزنگ مع پیش خیمہ کے چلا آتا ہی جب اُسنے چند صحرا طی کیے اب اُسکو شہر ملنے لگے ہر ایک بادشاہ نے ہرکارے اُن ناموں کے پہونچنے کے بعد مقرر کیے تھے کہ جب کوئی لشکر اودھر سے جائے اُس سے دریافت کر کے ہمکو خبر کرنا کہ اگر ارزنگ کا لشکر ہوگا تو ہم نہ مزاحم ہونگے اگر اور کوئی لشکر ہوگا اس سے ضرور مزاحم ہونگے چنانچہ ہرکارے مقرر تھے اُنھون نے جو لشکر آتے ہوئے دیکھا اہل لشکر سے جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ارزنگ کا ہی ارمان شیر صولت ارزنگ کا پیش خیمہ لیکر طرف آفتاب نما کے جاتا ہی اُسکے عقب مین ارزنگ مع لشکر کثیر چلا آتا ہی وہ ہرکارے یہ جاکر اس شہر کے بادشاہ کو خبر دیتے تھے وہ خاموش ہو جاتا تھا بس بعد جانے ارمان کے ارزنگ مع لشکر کے آنا تھا ہرکارے یہ دریافت کر کے فورًا بادشاہون کو خبر کرتے تھے نوبت باینجا رسید کہ ارمان قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا دور سے اسنے دیکھا کہ ایک قلعہ بہت بلند سر بفلک کشیدہ بنا ہوا ہی اُسکے وسط مین ایک گنبد ہی اُس گنبد کے برج پر ایک آفتاب لگا ہوا ہی کہ اُس سے شعاعین نکل رہی ہین اور گرد اُسکے بہت سے آفتاب ہین یہ قلعہ بہت دور سے دکھائی دیتا ہی یہ قلعہ جو ارمان نے دیکھا اہل سرداروں سے اور رسوا سرون سے دریافت کیا کہ تم تو اسطرف آئے ہو ہمراہ سلیم شیر صولت کے یہ کون قلعہ ہی اُنھون نے دیکھکر عرض کیا کہ ای پہلوان جہان آپ کو مبارک ہو کہ آپ شہر آفتاب نما کے قریب پہونچ گئے ہین یہ قلعہ وسط شہر مین ہی اسی مین برجیس خدائی کرتا ہی اسکے گرد تمام شہر آباد ہی اور اہل شہر و سرداران لشکر کی عمارت ہی اور سب اہل شہر اس قلعے کے گرد رہتے ہین اور یہ قلعہ بہت وسیع ہی اور یہ آفتاب اس قلعے کے وسط کے برج پر بنا ہوا ہی اُسکی روشنی بارہ کوس تک بیرون شہر پھیلی ہوئی ہی اور بہت سے آفتاب اس قلعے کے آفتاب کے گرد ہین جسکو آپ دیکھ رہے ہین سُنا ہی کہ اس قلعے پر ایک آسمان ہی ایسا صاف و شفاف ہی کہ اُس آسمان پر جو عمارت بنی ہوئی ہی وہ نیچے سے معلوم ہوتی ہی اُس آسمان پر سے پھول ہمیشہ برستے ہین اور یہ قلعے مین ہزاروں چمن کھلے ہوئے ہین اور صدائے راگ و رنگ آتی ہی مگر گانے والا نظر نہین آتا ہی یہ جو ارمان نے سُنا بہت خوش ہوا اور کہا کہ ہم منزل مقصود پر پہونچ گئے اب یہان سے شہر آفتاب نما کسقدر دور رہا ہی اُنھون نے کہا کہ ایک منزل ہی اب کچھ دور نہین ہی ارمان نے اُسدن اسی مقام پر قیام کیا دوسرے دن صبح کو وہان سے روانہ ہوا وہیں راہ طی کی تھی کہ دور سے نشان لشکر نظر آئے ایک سردار نے ارمان سے عرض کیا کہ ای پہلوان جہان دیکھیے وہ سامنے سے علمہائے لشکر نظر آتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی لشکر ادھر کو آتا ہی کوئی مقام معقول دیکھکر اور یہ تجویز کر کے لشکر کو فرود کش فرمایئے تاکہ اگر لشکر حریف ہو شاید آپ کے ادھر آنے کی خبر سنکر آپ کے روکنے کو اور مقابلہ کرنے کو آتا ہو تو بڑی خرابی ہو ہم تو غافل ہون اور وہ شل فرماسپ کے ہمپر آ پڑے اور قتل کرنا شروع کرے بارگاہ وغیرہ چھین لے یہ جو اُس سردار نے کہا ارمان کو بھی یقین ہو گیا اُسیوقت اُسنے ہرکاروں سے کہا کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کدھر کو جاتا ہی ہمسے مقابلہ تو نہین کرنے آتا ہی وہ ہرکارے یہ حکم پاکر فورًا روانہ ہوئے اور ارمان نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ اسی صحرا مین مقام پر آب و گیاہ دیکھکر قیام کرو ابھی مرکب نہ اُترو سب اسباب بار رہے اور جبتک ہرکارے خبر لیکر نہ آلین یہ جو حکم دیا کل اہل لشکر ایک صحرا پر آب و گیاہ دیکھکر اسمین صفین باندھکر کھڑے ہوئے لشکر کے آگے ارمان اپنے مرکب کو روککر اور کل سرداروں کو لیکر کھڑا ہوا اُدھر وہ ہرکارے جو کہ روانہ ہوئے تھے پیادے شاطری مانند تیر کے اور راہ طی کر کے قریب اُس لشکر

آفتاب پرستان کے پہونچے کہ جو کہ بسر کردگی طوماد شاہ و سرشار شاہ و قیصور راد و خوار و سنتور و بیزہ باز و حسام شمشیر صولت شبرنگ خودپرست کے برائے مدد گئے ارزنگ وغیرہ کے اکھڑا ہوا تھا اور شہر آفتاب نما کو پشت پر لیا تھا انھون نے دیکھا کہ کوسون تک خیمہ وغیرہ برپا ہین بازار ہین آراستہ ہین جھنڈے گنجیات کے ہوا سے لہرا رہے ہین باجے جنگی بج رہے ہین سوار و پیدل پھر رہے ہین سردارون کے خیمے برپا ہین آگے دربان چوبدار پہرہ دے رہے ہین سوار و دربان بیٹھے کھڑے ہین اُنکے سینون پر تصویر آفتاب لگی ہوئی گرد اُس تصویر کے بخط جلی لکھا ہوا ہی کہ این تصویر خداوند آفتاب است اُسکے برابر ایک اور تصویر بنی ہوئی ہی وہ انسان کی ہی اُسکے منھ پر نقاب پڑی ہوئی ہی صرف چہرہ ہی اُسکے برابر بخط جلی لکھا ہوا ہی کہ این تصویر نائب خداوند فرزند خداوند زبرجبیں است علمہاے لشکر کے پھریرون پر تعریف خداوند آفتاب و زبرجبیں تحریر ہی اور مذمت اور سب خداؤن کی خصوصاً لقاے بے لقا و زمرد ثانی و ارزنگ وغیرہ کی بہت شد و مد سے تحریر ہی وسط لشکر مین ایک بہت بڑا علم ہی کہ اُسپر آفتاب بنا ہوا ہی اُس سے [illegible] پیدا ہی اُسکے برابر چہرہ زبرجبیں کا ہی اُسکے اوپر بخط یاقوت رنگ بڑے بڑے حرفون سے تعریف آفتاب و زبرجبیں تحریر ہی اور سیاہ حرفون سے مذمت لقا اور زمرد شاہ باختری و زمرد ثانی و ارزنگ بلید تحریر ہی لشکر کے سوارون کی وردیاں بہت زرق و برق ہین سب طلائی ہین ہر چیز پر سونے کا کام بنا ہوا ہی خیمے پر اور بارگاہ پر آفتاب بنے ہوے ہین و ہر دوکاندار کی دوکان پر آفتاب کی تصویر ضرور ہی اور زبرجبیں کی ہر کارے یہ سیر کرتے ہوے اور لشکر کو دیکھتے ہوے ہر مقام پر پھرتے ہوے ایک مقام پر پہونچے وہان چند سوار بیٹھے ہوے فرش نفیس بچھا ہوا تھا حقہ برنجی آگے لگا ہوا تھا شطرنج کھیل رہے تھے یہ بھی کھڑے ہو کر دیکھنے لگے کہ ان مین سے ہر ایک نے اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ آئیے تشریف لائیے کیونکہ یہ بھی بوضع شرفا تھے اور اسباب سفر اُنکے دوش پر تھا یہ مسافر لشکر مین گئے تھے اُسنے انکو مسافر خیال کر کے کہا کہ آئیے تشریف لائیے اسکا تو یہ مطلب تھا یہ اسباب کو رکھ کے بیٹھ گئے اُسنے خاصدان سے نکالکر انکو پان دیا انھون نے پان لیکر کھایا اُسنے پوچھا کہ آپ کون لوگ ہین اور کدھر سے تشریف لاے ہین اور کہان تشریف لیجانے کا قصد ہی یہ جو بیٹھے تو اب سب انکی طرف متوجہ ہوے شطرنج کو رکھدیا کیونکہ انکی صورت کچھ عجیب طور کی تھی اس اقلیم کے یہ رہنے والے نہ تھے انکی وضع پر نہ تھے انکی اور وضع تھی سب متعجب ہو ہو کر دیکھ رہے تھے یہ جو اُسنے کہا انھون نے جواب دیا کہ ہم مسافر ہین ترکستان سے آتے ہین کیونکہ اس ملک مین مدت سے دین اسلام مروج ہی اسلام کا ڈنکا بجتا ہی اتبک ہم پوشیدہ رہے مگر اب ہمسے برداشت نہ ہوسکی کہ ہم اپنے خداؤن کی مذمت سنین لہذا ہم وہان سے چلے آئے تنہا اپنے مین ہمنے اسقدر قدرت پائی کہ ان لوگون سے مقابلہ کرین ہم پچاس آدمی تھے اور وہ لاکھون جدھر جسکا جی چاہا وہ چلا گیا ہمنے راہ مین سُنا کہ شہر آفتاب نما جو کہ اسوقت بہت بڑا شہر ہی اور خورشیدیہ کا دار السلطنت ہی وہان خداوند آفتاب نے نزول فرمایا ہی اُسکا ایک فرزند ہی کہ جسکو انھون نے اپنا نائب کیا ہی وہ بہت شد و مد سے خدائی کرتا ہی کہ مریدون نے انکا دین اختیار کیا ہی بڑا اختیار ہی چونکہ ہم بھی ایک مدت سے آفتاب پرست تھے ہمنے خیال کیا کہ ہماری بسر اُس ملک مین خوب ہوگی اُسی شہر مین چلکر رہو اور اپنی زندگی بہ راحت بسر کرو چنانچہ لوگون سے دریافت کرتے ہوے اور رستان پوچھتے ہوے اقلیم خورشیدیہ مین آئے اب شہر آفتاب نما کو دریافت کیا لوگون نے پتہ دیا اسی پتہ پر اس مقام پر پہونچے جب یہان پہونچے تو یہ لشکر فروکش پایا ہم لشکر مین آئے لشکر کو

ایسا آراستہ پایا کہ ہمنے ہزارون سفر کیے لاکھون لشکر دیکھے مگر اس شان و شوکت کا لشکر نہین دیکھا آجکل
جو شان و شوکت لشکر اسلام کی ہی وہ کسی لشکر کی نہین ہی یہ شوکت اُسنے کبھی نہین پائی ہی ایک زمانے
مین جب ایرج نوجوان آفتاب پرست تھے اُنکے بھی ہمراہ لشکر تھا مگر یہ شوکت نتھی جو اُس لشکر کی ہی
خداوند لقا جو کہ اٹھارہ ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور جسکے ستر لاکھ کا لشکر زیر قیطول خدائی ہر وقت
پڑا رہتا تھا اور لشکر کا کچھ شمار نہین باوجود اس مرتبے کے کہ خدائی کرتا تھا مگر اسکے لشکر کے بھی ایسے
نشان نتھے جو کہ ہمنے اس لشکر کے دیکھے ہمکو حیرت ہوئی کہ یہ کس بادشاہ کا لشکر ہی چلکر ذرا اس کی
سیر کرنا چاہیے بعد اسکے پھر طرف اپنی منزل مقصود کے روانہ ہونگے چنانچہ لشکر مین گئے تمام دن ہوا پھرتے
ہوے مگر لشکر کی حد و انتہا نہ معلوم ہوئی کہ کسقدر لشکر ہی اور اسکا کون افسر ہی ہمکو یہ حیرت ہی اور یہ بھی
حسرت ہی کہ ہم اس لشکر کے حال سے واقف ہون یہ تو ہمیں ثابت ہوگیا کہ یہ لشکر آفتاب پرستون کا ہی
مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ کدھر جاتا ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کس مہیم پر گیا تھا اور یہان کیون مقیم ہی غرض ان
سوارون نے جواب دیا کہ یہ کوئی مقام حیرت نہین ہی ایسے ایسے بہت سے لشکر ہین دراصل تمنے اس
شان و شوکت کے لشکر نہ دیکھے ہونگے اب دیکھو گے اسکی کیا اصل ہی یہ ایک ادنی لشکر ہی آگاہ ہو
کہ جس شہر کی تم تلاش مین منزلون سے یہان آئے ہو یہ اسی شہر سے لشکر نکلکر آیا ہی اور یہ لشکر خداوندی
ہی مگر ادنی لشکر ہی اسکے مثل ہزارون لشکر ہین اس لشکر کے افسر دو بادشاہ اور چار پہلوان ہین کہ جنکے
نام یہ ہین قیصور آدمخوار سنتور نیزہ باز حسام شیر صولت شبرنگ خود پرست طومار شاہ و سرشار شاہ
اور وہ جو تم قلعہ دیکھتے ہو جیسے آفتاب تابان درخشندہ اور تابندہ ہی وہ ہی شہر آفتاب نما ہی یہ قلعہ
اسی شہر مین ہی اسی قلعے مین خداوند تشریف فرما ہین اور یہ لشکر جسکو تم دیکھ رہے ہو کسی مقام پر
گیا تھا نہ کہین جاتا ہی صرف شہر سے اس غرض سے بحکم خداوندی آیا ہی کہ کوئی ارزنگ بن زمرد ہی اور
وہ یونانی ہی لقا یعنی زمرد شاہ کا اُسنے یہ دعوی کیا ہی کہ مین ہی خدا ہون اور کوئی خدا نہین ہی وہ ہر طرف
اپنی خدائی کی نوبت بجاتا پھرتا ہی اسکو خداوند آفتاب کے نزول کی خبر ہوئی پس اُسنے اِدھر کا قصد
کیا کہ خدا تو مین ہون یہ خداوند آفتاب کون ہی مین جاکر مقابلہ کرکے خداوند آفتاب کو مٹادونگا
پس وہ لشکر کثیر لیکر اِدھر کو آتا ہی یہ حال خداوند کو بعلم خدائی معلوم ہوگیا قدرت نے اِن چار سردارونکو
اور دو بادشاہون کو مع بیس لاکھ سپاہ کے روانہ فرمایا کہ تم بیرون شہر جاکر مقیم ہو اور جب ارزنگ
لشکر لیکر آئے اسکو روکنا اور مقابلہ کرنا اور ہمکو خبر دینا ہم کچھ تدبیر کرینگے گو ہمکو علم خدائی سے ثابت
ہو جائیگا مگر تم بھی ہمکو خبر کرنا اے بھائیو اس لشکر کی کیا حقیقت ہی جب تم شہر مین جاؤگے اور دیکھو گے تو
تمکو اور زیادہ حیرت ہوگی اور جب قدرت کی قدرت نمائیان اور شوکت نمائیان اور اپنے بندہ پر
مہربانیان اور نوازشین اور رحمدلی دیکھو گے تو دریاے حیرت مین ہمہ تن غرق ہو جاؤگے عجب نہین
کہ تمکو سکتہ کی نوبت پہونچے پس جو شان خدائی اور قدرت نمائی چاہیے وہ خداوند آفتاب اور اُنکے
نائب یعنی فرزند خداوند مین موجود ہی یہ قدرت نمائی ہی کہ جب سے لشکر یہان آکر مقیم ہوا ہی اُسدن سے
دونون وقت علی قدر مراتب کل لشکر کو خداوند کے مطبخ سے طعام لذیذ آتا ہی ہم اہل لشکر کو کوئی زحمت نہین کرنا پڑتی
ہی بلا محنت و مشقت کھانا کھاتے ہین اور چین سے بسر کرتے ہین یہ جوان ہرکارون نے سنا کہا کہ جو سچ ہے خداوند
آفتاب کی کیا قدرت ہی اور کیا شان ہی واقعی یہ قدرت اور یہ شان نہ ہمنے کسی خدا کی سنی نہ دیکھی ہی
انھون نے کہا ابھی کیا دیکھی ہی جب شہر مین جاؤگے تو دیکھ لینا کہ کیا قدرت ظاہر ہوتی ہی اُن ہرکارون نے

کہا کہ آپ یہ فرمائین کہ یہان سے شہر آفتاب تما کسقدر فاصلے پر ہے اور اُس ملک مین کوئی سرا بھی ہے یا نہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ کیا سامنے ہے کوئی ایک گھنٹہ کا راستہ ہوگا بہت زائد دو گھنٹہ کا اور سرا کو جو دریافت کیا تو سیکڑون سرائین ہین اور ہر سرا مین قدرت کی طرف سے لوگ مقرر ہین وہ جو مسافر آتا ہے اُسکا بند و بست کرتے ہین اُسکو راحت دیتے ہین آب و طعام کی فکر کرتے ہین طعام لذیذ اُسکو کھلاتے ہین جتنے دن اُسکا جی چاہے رہے اور جب وہ طرف اپنی منزل کے روانہ ہوتا ہے تو اُسکو وہ زاد راہ دیتے ہین اور طعام اُسکے ہمراہ کرتے ہین اسکے علاوہ اہل شہر کے لیے قدرت نے ایک خانہ رزق اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے بوقت صبح جو جو کہ مفلس اور کم مایہ ہین اُنکو اُنکے خرچ کے موافق رزق ملتا ہے وہ بلا محنت و مشقت اپنی اوقات بسر کرتے ہین لیکن تم سرا مین جاکر اُترو گے تم لوگون کو تکلیف نہ ہوگی خصوصاً آجکل تو اور بھی نہ ہوگی کیونکہ آجکل جشن عالم افروز ہو رہا ہے آئین کل اہل شہر غریب سے لیکر امیر تک اور شہر کی عورات تک علاوہ اسکے ہر پیشے کے آدمی کل رعایائے شہر اور مسافر سب قدرت کے مہمان ہین خانہ عیش مین سب کی دعوت ہوتی ہے اور ناچ و گانا بہشت کے لوگون کا سُننے مین آتا ہے عطریان دھول ملتے ہین صفت یہ ہے کہ سب سامان درست ہو جاتا ہے کھانا چن جاتا ہے گانا سننے مین آتا ہے مگر یہ قدرت کی قدرت ہے کہ ان سب کامون کا کرنے والا نظر نہین آتا ہے یہ جشن ایک ماہ تک برپا رہتا ہے جو جو مسافر جاتے ہین اور وارد شہر ہوتے ہین اُنکی بھی دعوت ہوتی ہے پس آجکل تمھاری بھی دعوت ہوگی برائے بود و باش مکان ملیگا آجکل قدرت کی سالگرہ ہے اسی زمانے مین خداوند جبیس زمین پر تشریف لائے ہین اور یہی زمانہ اُنکی ولادت کا ہے سال بھر کے بعد یہ بہت بڑا جشن ہوتا ہے اس جشن کی مین کیا تعریف کرون یہ جو ہرکارون نے سُنکر کہا کہ اچھا اب تو ہم لوگ جاتے ہین جب آپ لوگ اس مہم سے فرصت کر کے شہر مین تشریف لائین گے تو آپ سے ملین گے اُنھون نے کہا کہ آج نہ جاؤ کل صبح کو جانا اتنا دن اور یہ شب اسی مقام پر بسر کرو جواب دیا کہ ہم لوگون کا قاعدہ یہ ہے کہ جبتک منزل پوری یعنی جس مقام پر قیام کرنیکا قصد ہوتا ہے اُستک نہین پہونچ لیتے ہین راہ مین نہین قیام کرتے ہین چاہے رات ہو جائے برابر راہ چلے جائینگے جہان سے ہم چلے ہین اور جتنے قصد کر لیا ہے کہ ہم بیس کوس پر جاکر قیام کرینگے پس بیس ہی کوس پر قیام کرینگے پس اب بیرون شہر کے دوسرے مقام پر نہ قیام کرینگے دوسرے کوس دو کوس کے لیے کہ اب یہان سے تھوڑے فاصلے پر ہے یہان رہجائین اور صبح کو پھر اپنے کو پریشان کرین اور سفر کی زحمت گوارہ کرین پس اب ہم ضرور جائینگے اور شہر ہی مین تو قیام کرینگے وہان آپ سے ضرور ملینگے یہ جواب اُنھون نے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے یہ ہرکارے جو کہ مسافر بنے ہوئے تھے اُس مقام پر سے اُٹھے اور اُنکے سامنے تو طرف شہر کے چلے جدھر کا اُنھون نے پتہ دیا تھا جب سامنا جاتا رہا اپنے لشکر کی راہ لی مگر تمام لشکر کو دیکھ لیا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جس مقام کی اُنھون نے سیر نہ کی ہو پس لشکر سے نکلکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے یہان اُن ہرکارون اور لشکر کے انتظار مین سردار مع لشکر کے اُسی طور سے کھڑے ہوئے تھے اور لشکر کو اُترنیکا حکم نہ دیا تھا چونکہ ابھی منزل پوری نہ ہوئی تھی کہ ہرکارے آ پہونچے پہلے تو بہت تعریف لشکر کی اور پھر کہا کہ لشکر قریب شہر آفتاب تما اُترا ہوا ہے جبیس نے اس لشکر کی خبر پا کر کہ ارزنگ آتا ہے اُسے مقابلہ کا ارادہ کیا ہے کہ اگر ارزنگ آئے تو اُسکو بیرون شہر روکنا ہے اور کچھ تدبیر کرینگے پس یہ لشکر خداوند کی روکنے کے لیے یہان اور کچھ

قریب بیس لاکھ کے اور جو کچھ اُن لوگون سے سُنا تھا سب بیان کیا ارمان نے یہ جو ہرکارون کی زبانی
سُنا تب اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور لشکر کو حکم دیا کہ مرکب بڑھاؤ ہم اب مقابل لشکر برجیس جا کر خیمہ وغیرہ
برپا کرینگے یہ جو افسر کا حکم لشکر کو ملا سب نے مرکب اُٹھا دیے اور اپنے مال و اسباب بارگاہ وغیرہ
کے بھی روانہ ہوئے کوئی دو کوس چلے تھے کہ اب تمام لشکر حریف نظر آنے لگا خیال کرکے جو
دیکھا تو اُس لشکر سے اور اِس لشکر سے کوئی پانچ کوس کا فاصلہ تھا بس یہ فاصلہ دیکھکر ارمان نے ایک
یا دو کوس اور بڑھکر میدان جنگ وسیع درمیان مین دیکر اپنے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا اور خیمہ و
بارگاہین برپا ہونے کا حکم دیا وسط مین بارگاہ ارزنگی جسکے اوپر بخط جلی اور بڑے موتی موٹے
حرفون سے خط گلزار مین یہ لکھا ہوا تھا کہ این بارگاہ خداوند ارزنگ برپا ہوئی اُسکے گرد اور
خیمے سردارون کے امیرون کے وزیرون کے پہلوان معززہ کے برپا ہوئے ارمان کا خیمہ برپا
ہوا اور اُسکے سردارون کے خیمے برپا ہوئے ارمان اُسمین اُترا اور اُسکے سردار بھی اپنے
اپنے خیمون مین اُترے لشکر نے کمر کھولی اپنے اپنے بستر لگائے بازارین آراستہ ہوئین
جوہری بازار چوک و گنج وغیرہ برپا ہوئے جھنڈے کھڑے کیے گئے علم لشکر نصب کیے گئے اور
صف بندی کی گئی پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت بموقع لشکر مین آکر واقع ہوئے تھے
اور نقصان رسان تھے اُنکو قلم کیا اور کچھ واسطے سایہ کے رہنے دیے یہان تو یہ بندوبست
ہو رہا ہے ارمان اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہے کسل راہ کو دور کر رہا ہے اور
سب سردار حاضر ہین جب یہ لشکر آیا تھا اور لشکر برجیس کے لوگون نے علم لشکر دیکھے تھے تو باہم
یہ تقریر کرنے لگے تھے کہ لشکر ارزنگ آتا ہے یہ جو نشان نظر آتے ہین اُسکے لشکر کے ہین کہ اتنے
مین ارمان مرکب پر سوار عقب مین لشکر بیٹھا رہا اور اُترنا بارگاہ کا نظر آیا اور اُسنے اُترنیکا لشکر
کے حکم دیا تھا پس لشکر برجیس سے ہرکارے براے دریافت حال روانہ ہوئے اور لشکر
ارمان کین پہونچے اُنھون نے جو دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے تو اُنکو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ارمان
شیر صولت کا ہے یہ ہراول لشکر ہو کر آیا ہے خداوند ارزنگ نے اپنا پیش خیمہ لیکر روانہ کیا ہے اور
خداوند خود بھی تشریف لاتے ہین براے مقابلہ برجیس آفتاب پرست ہرکارے یہ دریافت کرکے
اپنے لشکر مین آئے اور اہل لشکر سے سب واقعہ بیان کیا سب نے کہا کہ تمنے پہلے ہی سچ کہا تھا کہ
یہ وہی لشکر ہے ہرکارون نے کہا کہ کل تک ارزنگ بھی آئیگا وہ ہرکارے لشکر سے یہ کہکر طرف
اُس بارگاہ کے چلے جسمین قیصور آدمخوار و سنقور نیزہ باز و حسام شیر صولت قہار دیوکش و
طومار شاہ و سرشار شاہ بیٹھے ہوئے تھے دربار آراستہ تھا ہرکارون نے آکر مجراگاہ پر سے
مجرا کیا اور عرض کیا کہ آپ سب صاحبون کو معلوم ہو کہ ارمان شیر صولت پیش خیمہ لیکر ارزنگ کا آگیا
کل تک اُسکا بھی داخلہ ہوگا آپ کے لشکر کے سامنے کوئی تین کوس کا فاصلہ دیکر فروکش ہوا ہے
یہ سنکے اُنھون نے ہرکارون سے کہا کہ تم اُسی لشکر مین جاؤ اور جب ارزنگ کے آنیکی خبر منتشر
ہو تو ہمکو آکر خبر کرنا ہم بھی اُسکی آمد کا تماشہ دیکھینگے ہرکارون نے کہا کہ بہت خوب پس مجرا کرکے
بارگاہ سے باہر آئے اور طرف لشکر ارمان کے روانہ ہوئے پس یہ لوگ بے خوف و خطر بیٹھے رہے
یہ بھی نہ خیال کیا کہ کسکا لشکر آیا ہے اُسی طور سے لشکر مین چہل پہل مچی رہی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب
یہان ارمان لشکر لیکر اُترا اُدھر آفتاب جادو نے برجیس کو خبر دی کہ ارمان پیش خیمہ لیکر ارزنگ کا

ہو گیا پس تم طومار شاہ وغیرہ کو یہ خبر دو کہ جسوقت ارزنگ آئے تو تم لوگ اُس سے مقابلہ کرنا مگر جبتک یہان سے کوئی حکم تمھارے نام نہ پہونچے اُسوقت تک مقابلہ نہ کرنا اور اس امر کا خیال رکھنا کہ جب ارزنگ آئیگا تو وہ نامہ لکھیگا تمھارے نام تم اُس نامے کا یہ جواب دینا کہ ہم اسکا جواب نہین دیسکتے ہین خداوند کو نامہ لکھو جیسا وہ جواب دین اُسپر عمل کرنا اور ہم تو اُنکے حکم کے منتظر ہین پس جب یہ جواب ارزنگ کو پہونچیگا وہ فوراً تمکو نامہ لکھیگا وہ نامہ بر لشکر مین آئیگا تم طومار شاہ وغیرہ کو لکھنا کہ وہ نامہ نامہ بر سے لیکر تمھارے پاس روانہ کردے پس تم اُس نامہ پر جواب جنگ لکھنا اور طومار شاہ وغیرہ کو الگ لکھنا کہ وہ ارزنگ سے مقابلہ کرین یہان سے اُنکی کمک ہوگی یہ آفتاب نے برجیس سے کہا برجیس نے حجاب قدرت کے اندر سے خونخوار کو آواز دی اور کہا کہ ما بدولت کو علم خدائی سے معلوم ہوا کہ آج ارمان ہراول لشکر ارزنگ ہمارے لشکر کے مقابلے مین آکر فروکش ہوا ہے اور کل تک ارزنگ بھی آجائیگا پس ہماری طرف سے طومار شاہ وغیرہ کو تحریر کرو کہ وہ جب ارزنگ آجاے اور اُنکو نامہ تحریر کرے تو وہ یہ جواب دین کہ ہم اِسکا جواب نہین دیسکتے ہین تم خداوند کو نامہ لکھو وہ جو کچھ جواب دین اُسپر عمل کرو اور جو نامہ خداوند کے نام تحریر کرنا اُسکو ہمارے پاس روانہ کرنا ہم اپنے ذریعے سے خدمت خداوندین روانہ کردینگے پس خونخوار نے اُسوقت اِسی مضمون کا نامہ لکھوا کر پیش کیا آواز آئی کہ کسی چوبدار کے ہاتھ روانہ کردو پس خونخوار نے اُسوقت ایک چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا وہ چوبدار نامہ لیکر بیرون شہر لشکر مین آیا اور داخل بارگاہ ہو کر طومار وغیرہ کو نامہ دیا پہلے طومار نے وہ نامہ لیکر سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا اِسی طور سے وسر شار شاہ وغیرہ نے چوما اور سر پر رکھا اُسکے بعد سب نے اُس نامے کو سامنے رکھکر سجدہ کیا کیونکہ اُسپر تصویر برجیس کی بنی ہوئی تھی اب نامے کو چاک کیا مضمون نامہ پڑھا پس اُسیوقت عرضی لکھی جسکا یہ مضمون تھا کہ حکمنامہ قدرت پہونچا حال مندرجہ سے بندگان درگاہ قدرت آگاہ ہوئے پس جیسا حکم عالی صادر ہوا ہی اُسپر غلامان قدرت کاربند ہونگے زیادہ حد ادب یہ لکھکر اور اس عرضی کو چوبدار کو دیا وہ چوبدار وہ عرضی لیکر قلعے مین آیا اور خونخوار کو دی خونخوار نے قریب حجاب قدرت جاکر پڑھی اور سنائی آواز داخل دفتر کی آئی پس یہان تو روز دربار حسب دستور ہوتا ہی وہان جب وہ دن گذرا اور شب آئی اور شب بھی بسر ہوئی یہ حقیر ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ ناظرین اِسکا خیال نہ فرمائین کہ اِسنے کسی مقام پر صبح کا حال نہین تحریر کیا اِسکا سبب یہ ہی کہ اس ناچیز کو اس امر کا خیال ہی کہ یہ دفتر طولانی نہ ہو جاے اور اصل مطلب رہجاے ابھی مجھکو بہت کچھ لکھنا ہی وہ مثل یہ کہ رات کم اور قصہ طولانی واقعات تو بہت ہین مگر اِسکا خیال ہی کہ طول نہ ہو اِسی سبب سے ہر مقام پر اختصار کرتا جاتا ہون گو میرا جی نہین چاہتا ہی مگر ناچار ہون خیر آمدم بر سر مطلب جب سحر ہوئی یہان دونون لشکر اُترے ہوے تھے اُدھر ارزنگ طے مراحل و قطع منازل کرکے اپنے لشکر کے قریب پہونچا ہرکارونکو پہلے سے روانہ کیا کہ خبر تو لاؤ کہ میر الشکر کہان پر ہی اور اب شہر آفتاب تھا کسقدر فاصلے پر ہی پس ہرکارے جو راہ طے کرکے آئے تو اپنے لشکر کے علم دیکھکر داخل لشکر ہوئے گرمتعال اپنے لشکر کے اور ایک لشکر کثیر فروکش دیکھا پس بارگاہ مین آئے ارمان سے ملے اور کہا کہ خداوند تشریف لاتے ہین قریب آگئے ہین ہمکو پرا ہے خبر روانہ کیا ہی اور یہ لشکر کسکا ہمارے لشکر کے روبرو فروکش ہی ارمان نے کہا کہ یہ لشکر آفتاب پرستون کا ہی خداوند کے روکنے کے لیے شہر سے آیا ہی قریب تیس لاکھ

کے ہین پس ہرکارون نے کہا کہ ہم جاتے ہین تم خداوند کے آنیکا بندوبست کرو یہ کہکر ہرکارے چلے گئے یہان ارمان نے لشکر کو حکم دیا کہ سب کمرین باندھین اور آراستہ ہوکر صف بندی کرین خداوند تشریف لاتے ہین یہ حکم دینا تھا اسوقت لشکر مین کمربندی ہوئی سب لشکر تیار ہوگیا ارمان بھی مسلح و مکمل ہوکر مع سردارون کے اپنی بارگاہ سے برآمد ہوا لشکر کی صفین آراستہ کین آپ روبرو لشکر کے مع سردارون برائے استقبال ارزنگ کھڑا ہوا اُدھر لشکر برجبیس کے ہرکارون نے طومارشاہ وغیرہ کو جاکر خبر دی کہ لشکر ارمان مین خبر منتشر ہی کہ ارزنگ آتا ہی بلکہ تمام لشکر مسلح و مکمل ہوکر اور صفین باندھکر برائے استقبال کھڑا ہوا ہی ہم آپ کو خبر دینے آئے ہین طومارشاہ وغیرہ نے بھی سردارونکو حکم دیا کہ آپ لوگ مسلح و مکمل ہوکر تشریف لائین اور کنارے پر لشکر کے چلکر آمد لشکر کا تماشہ ملاحظہ کرین سب نے جواب دیا کہ جو آپکی مرضی پس طومارشاہ و سرشارشاہ نے حکم دیا کہ ایک تمگیرہ بہت بڑا حد لشکر پر آراستہ کیا جاوے اور اسکے نیچے فرش کیا جاوے تخت وغیرہ آراستہ کیے جائین ہم آمد لشکر حریف کا تماشہ دیکھین گے یہ حکم دینا تھا اسوقت سب بندوبست ہوگیا پس طومارشاہ و سرشارشاہ وغیرہ سب آکر مع سردارون کے دنگلون پر اور کرسیون پر اور طومارشاہ و سرشارشاہ تخت پر بیٹھے بڑے تزک و حشم سے ایسا تزک و حشم تو بادشاہ ہفت اقلیم کو بھی نہ میسر تھا کہ اِن چھوٹے چھوٹے بادشاہون کو دیا تھا برجبیس نے یہان تو یہ بندوبست ہی ارمان مع اپنے لشکر کے اور طومارشاہ وغیرہ مع سردارون کے کنارے پر لشکر کے بیٹھے ہوئے آمد لشکر ارزنگ کا انتظار کر رہے ہین اُدھر ارزنگ جب قریب لشکر و شہر کے پہونچا تو پہلے اسکو قلعہ نظر آیا اور اُس پر آفتاب درخشان نظر آیا اُسنے جو کہ سردار اسکے قریب تھے اُن سے دریافت کیا ارکان نے بیان کیا ہی جب سے یہ سرحد اقلیم خورشیدیہ مین پہونچا ہی تو اُسنے اُن مین سے ایک سردار کو اپنے قریب بٹھا لیا ہی جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے اور وہان سے بھاگ کر آئے تھے جنکے خبر دینے سے یہ لشکر لیکر چلا ہی پس ہر مقام کو اُس سے دریافت کرتا جاتا ہی جو اُسکو معلوم ہی وہ بتا دیتا ہی اور جو نہین معلوم ہی اُس سے انکار کرتا ہی نوبت باینجا رسید جب اُسنے قلعہ اور آفتاب دیکھا تو کہا یہ کیا مقام ہی اُسنے عرض کیا کہ خداوند منزل مقصود پر پہونچ گئے یہ قلعہ آفتاب نگار ہی اور یہ وسط شہر آفتاب نگار ہی اور اِسی آفتاب کی روشنی بارہ کوس تک جاتی ہی اب شہر آفتاب نما بہت قریب ہی یہ سُنکے ارزنگ بہت خوش ہوا اور سختگان سے کہا کہ دیکھا تو نے قدرت ما بدولت کو کسقدر جلد اپنی منزل مقصود پر پہونچے لشکر کو حکم دے کہ بہت جلد چلے اب کچھ عرصہ نہین ہی منزل مقصود بہت قریب ہی پس سختگان نے لشکر کو حکم ارزنگ سے آگاہ کیا سبنے اپنے مرکبونکو تیز کر دیا تھوڑی دور چلے تھے کہ ارزنگ کو علم لشکر نظر آئے اب جو غور کر کے دیکھا تو ارزنگ نے اپنے لشکر کے علم پہچانے مگر اور علم جو کہ لشکر برجبیس کے تھے نہ پہچانے سختگان سے کہا کہ یہ جو اسطرف علم ہین اور تھوڑے سے ہین یہ تو لشکر ارمان کے ہین مگر وہ جو بہت سے علم ہین اور دور ہین یہ نہ معلوم کس لشکر کے ہین سختگان نے کہا کہ کوئی اور لشکر برائے مقابلہ آفتاب پرستان آیا ہوگا یہ علم اُس لشکر کے ہونگے یہ کہکر اور غور کر کے سختگان نے دیکھا اور کہا کہ پہلے مجھکو گمان ہوا تھا کہ اہل اسلام شاید آئے ہون مگر اب جو مین نے دیکھا تو یہ نشان لشکر اسلام کے نہین ہین بلکہ اور لشکر کے ہین جو کہ مثل ہمارے ہی یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر اور قریب تخت پہونچکر ارزنگ کو دعا دی اور عرض کیا کہ ہم غلام بموجب حکم خداوند برائے خبر گئے شہر آفتاب نما بہت قریب ہی بلکہ خداوند اُسکی سرحد مین پہونچ گئے ہین تمنے خداوند کی تشریف آوری کی

خبر ارمان کو دی وہ لشکر لیے ہوئے مقام پر نضا مین آیا قریب شہر آفتاب نما کے بارگاہ خداوندی بر پا کیے
ہوے انتظار خداوند مین فروکش تھا ارخداوند سنکے اُسنے لشکر کو تیار کیا اور برائے استقبال قمیف
باندھکر استادہ ہوا ہی اور سب خیریت ہی بختگان نے ہرکارو سے کہا کہ تم لشکر مین گئے تھے کیا کوئی اور لشکر
بھی تمنے دیکھا تھا کہ اُس صحرا مین فروکش ہی اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان ہمنے ایک لشکر کثیر کو اپنے لشکر کے
مقابل فروکش دیکھا ہمکو حیرت ہوئی ارمان سے جو دریافت کیا اُنھون نے فرمایا کہ میرے آنے سے قبل یہ
لشکر یہان فروکش تھا مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ارزنگ کے آنے کی خبر جو برجبیس کو معلوم
ہوئی تو اُسنے قبل سے لشکر برائے مقابلہ روانہ کیا تا کہ خداوند کو روکے اور اندر شہر کے نہ جانے دے یہ
لشکر آفتاب پرستون کا ہی یہ جو ہمسے ارمان نے بیان کیا ہمنے اُسوقت جانا کہ یہ لشکر حریف ہی بس ہم یہی
عرض کرتے وہ لوگ بھی خداوند کی آمد کا تماشہ دیکھنے کو اپنی سرحد مین آکر بیٹھے ہین ہم خداوند سے عرض
کرنے والے تھے یہ جو ہرکارون نے کہا اُسوقت ارزنگ نے حکم دیا کہ لشکر طریقے سے روانہ ہو بس یہ جو
حکم دیا لشکر مین بندوبست ہو گیا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے پانون مین گلبدن کے پاجامے
باناتی کی کرتیان سرخ پگڑیان مشکون کے دہانون کے اوپر ہزارے لگے ہوئے کئی ہزار سقے چھڑکاؤ
کرتے ہوئے اُنکے عقب مین اور سب سامان بس اس طریقے سے لشکر چلا ڈنکے پر چوب پڑتی ہوئی یہانتک
کہ لشکر کے علم ارمان و طومار شاہ وغیرہ کو نمایان ہوئے سب اُسیطرف دیکھنے لگے طومار شاہ وغیرہ نے
دیکھا کہ سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے گذرے اُنکے عقب مین کئی ہزار فیلان مست اُنپر علم اور ماہی مراتب
اُنکے پھریرون پر تعریف لقا و زمرد شاہی و ارزنگ تحریر ہی اور ان تینون سکان مرتد کی صورتین بنی
ہوئی ہین ہاتھیون کی پیشانیون حلبی آئینے لگے ہوئے جھولین کارچوبی پڑی ہوئی بس وہ تھے اور فیلبان
سب ہاتھیون کو لیکر لشکر ارمان مین آئے اور ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے اُنکے عقب مین برابر
سانڈنی سوار اُنکے بعد چوبدار غول کے غول خاص بردار غٹ کے غٹ اُنکے بعد مرکبان ترکی و عراقی دو
دو سائیس جو ریان ہاتھون مین لیے ہوئے اُنکے بعد گرد و گرد و دستہ کے دستہ سواران چلتے پوش آہن بند
کے گذرے اُنکے بعد سرداران ذی مرتبہ مرکبان بادرفتار پر سوار گذرے بس کوئی دس لاکھ کے قریب
لشکر گذر گیا تو سب نے دیکھا کہ ہاتھیون پر تخت کسا ہوا اُسپر ایک بچہ دیو مہیب صورت تاج سر پر رکھے
ہوے اور اسکی خواصی مین ایک خرس باو پر ضلالت عجب شکل کا بیٹھا ہوا مگس رانی کرتا ہوا اور بہت
سے سردار گرد اُسکے ہاتھیون پر سوار اور نقیب جز خداوند ارزنگ کی پکارتے ہوئے ڈنکا ہوتا ہوا
ایک طرف اُن ہاتھیون کے دو پہلوان بہت قوی ہیکل اور ایک طرف ایک ساحر بہت زبردست اور
بہت سے ساحر اُن سب کے عقب مین لشکر بیشمار اور خزانہ اور خیمے اراہون پر بار طومار شاہ و سرخ شاہ
وغیرہ نے جو دریافت کیا تو ہرکارون نے کہا کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہوا ہی یہ ارزنگ ہی اور اسکی خواصی مین
اسکا وزیر بختگان ہی اور داہنی طرف جو دو پہلوان ہین اُنمین ایک فرزند لورج تھا اُسکا نام دیلم ہی
اور دوسرا سپہ سالار ارزنگ کا ہی اُسکا نام قرماسپ ہی اسیکو دیلم نے زیر کیا ہی اور سب سردار اور
پہلوان لشکر بائین طرف دیلم کا بھائی اسلم ہی یہ بہت زبردست ساحر ہی اور لشکر ساحران کا افسر و سپہ سالار ہی اُسکے
ہمراہ سب ساحر سردار ہین اور لشکر قریب تیس لاکھ کے ہی اور بہت سے شاہان طراف اور نما لک ہمراہ ہین
یہ سُنکے طومار شاہ نے کہا کہ ان سب کی قضا یہان اِن سب کو لائی ہی اس لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملہ مین فرار
کر جائیگا بڑے بڑے لشکر دنکو دیکھ ڈالا ہی نامی گرامی پہلوانون کو مار ڈالا ہی آخر کو بھاگے یا مارے گئے یہی لشکر اگر

کر جائیگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہو اُدھر ارزنگ نے بھی لشکر آفتاب پرستان کو دیکھا اور دیکھا کوسون
تک لشکر اُترا ہوا ہو ارزنگ نے طومار شاہ وغیرہ کو دیکھا کہ زیر گنبرہ کار چوبی تخت پر اور دنگلون پر
و کرسیون پر بہت سے لوگ بیٹھے ہوے ہین اور وہ شان و شوکت ہو کہ جو مجھکو بھی نہین نصیب ہو باوجودیکہ
مین خداوند ہون اور خداوند زادہ ہون اور نہ کسی میرے بزرگون کو نصیب تھی ہرکارون سے پوچھا کہ کیا
یہی برجیس ہو جو کہ تخت پر بیٹھا ہو اور یہ دوسرا کون ہو جو اُسکے برابر ہو اور یہ سب سردار ہین ہرکارون نے
کہا کہ یہ برجیس نہین ہو بلکہ ادنی اُسکے ملازم ہین یہی آپ سے مقابلہ کرنے کو بحکم برجیس آئے ہین انہین
ایک طومار شاہ ہو اور دوسرا سرشار شاہ اور پہلوانون مین ایک قیصور آدمخوار دوسرا سنتور
نیزہ باز تیسرا قہار دیو کش چوتھا شمر زنگ خونریز پانچوان حسام شیر صولت ہو باقی اور سب سردار ہین
مگر یہ سب ادنی مرتبہ کے لوگ ہین جو کہ اعلی مرتبہ کے سردار ہین اور بادشاہ ہین کہ جنکو پیغمبری کا خطاب
علاوہ یہان نہین آئے ہین یہ سنکے ارزنگ کے حواس جاتے رہے سخنگان سے کہا کہ برجیس نے تو
بڑا مرتبہ پیدا کیا کہ جسکے ادنی ملازم یہ شان و شوکت رکھتے ہین جو کہ میری بھی نہین ہو یہ کہکر ارزنگ
اپنے لشکر کی طرف متوجہ ہوا پس ارمان مع کل لشکر کے ایک مرتبہ سجدے کو جھک گیا اور سجدہ کیا جب
سجدے سے سر اُٹھایا سلام کیا گو کہ ارزنگ نے منع کیا تھا کہ کوئی ابھی مجھکو سجدہ نہ کرے اُسوقت تک
کہ جبتک قبطول خدائی درست نہ ہو جاوے اور سامان خدائی درست ہو جاے اور خداپرستون کا
خاتمہ ہو جاے مگر اُسپر بھی یہ لوگ ایسے سیاہ قلب ہین کہ نہین مانتے ہین سجدہ کرتے ہین پس جب
سجدے سے اُٹھے اور سلام سے فراغت کر چکے تمام لشکر کے علمون کو جلوہ دیا اور باجے خوشی کے
بجاے پس ارزنگ اُتر کر داخل لشکر ہوا اپنی بارگاہ مین آیا سب لشکر اُترا اُسکو کھولنے کا حکم ملا سب
سردار بھی اپنے خیمون مین گئے کوسون تک لشکر کا پڑاؤ ہوا اُس صحرا مین سواے خیمون اور بارگاہون
کے کوئی دوسری چیز نظر نہین آتی تھی دونون لشکر اُترے ہوے تھے اُسدن تو ارزنگ نے دربار
نہ کیا اُدھر طومار شاہ وغیرہ کنارے سے لشکر کے چلے گئے جب لشکر ارزنگ آچکا ارزنگ
کی صورت دیکھکر طومار شاہ وغیرہ اور کل لشکر برجیس بہت ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ کیا شکل مبارک
ہو بالکل لنگور کی صورت ہو صرف اک دُم کی کسر ہو یہی تقریر ہر ایک کی زبان پر تھی اور یہی تقریر
دربار مین بھی ہو رہی تھی اسی تقریر مین اور ہر ایک کو خوش ہونے مین وہ دن تمام ہوا شب آئی
اُس شب کو بھی سب نے بخوشی بسر کیا طومار شاہ وغیرہ نے اپنے لشکر مین دربار کیا اُدھر اپنے لشکر
مین ارزنگ نے دربار کیا سب حاضر ہوے ارزنگ نے سخنگان سے کہا کہ اب کیا کیا جاے کیونکہ
برجیس تک خبر ہو کیونکہ وہ تو شہر مین ہو اور بیرون شہر اُسنے میرے مقابلے کے لیے لشکر فروکش کیا
ہو مین چاہتا ہون کہ پہلے مین ایک نامہ لکھون کہ جسمین کلمات نصیحت و پند ہون اگر وہ اُسپر عمل کرکے
میری اطاعت کرے اور اپنی ہمشیر کی شادی میرے ساتھ کر دے تو خیر ورنہ بزور شمشیر اپنی معشوقہ کو
اُس سے حاصل کرون مگر میرا نامہ اُس تک کیونکر جاے کہ راہ مین تو لشکر اُترا ہوا ہو یہ لوگ ضرور
روکین گے سخنگان نے کہا کہ میری راے یہ ہو کہ اب پہلے ایک نامہ ان سب کے نام تحریر فرمایئے
اُسکا مضمون یہ ہو کہ ہم براے جنگ نہین آئے ہین بلکہ ایک ضرورت سے آئے ہین ہمکو معلوم ہوا ہو کہ تمکو
تمھارے بادشاہ نے ہمسے مقابلہ کرنے کے لیے روانہ کیا ہو پس اگر یہ امر ہو تو ہم اِس سے بھی باہر
نہین ہین طبل جنگ بجواؤ اور ہمسے مقابلہ کرو بلکہ بہتر یہ ہو کہ ہمارے آنیکی خبر اپنے بادشاہ کو کر دو وہ

جیسا تمکو حکم دے اُسپر عمل کرو باہم اپنے ایلچی کو مع نامہ کے روانہ کرتے ہین اُسکو اپنے بادشاہ تک پہونچا دو پس اتنی باتون مین جو تمکو منظور ہو اُسپر عمل کرو ہم کسی امر سے باہر نہین ہین جو تم قبول کروگے ہم اُسپر عمل کرینگے اگر مقابلہ تمکو مدنظر ہو تو ویسا تحریر کرو اگر ہمارے آنے کی خبر کرنا منظور ہو تو ویسا کرو اگر ہمارے ایلچی کو راہ دینا ہو کہ وہ شہر مین جاے تو ویسا تحریر کرو علاوہ اُسکے تمکو یہ بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ کیون گمراہی مین پڑے ہو اپنے خدا کو پہچانو تو مجھکو آکر سجدہ کرو میری اطاعت پر کمر باندھو مین تمھارا خدا ہون برجیس نے جسکا اپنے کو فرزند کیا ہے کہ مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون اور مین خدا ہون یہ بالکل غلط ہے اور گمراہ کرنے کی باتین ہین تم سب کو گمراہ کر رکھا ہے آفتاب و ماہتاب سب میرے بندے ہین اور میرے پیدا کیے ہوے ہین اور یہ برجیس بھی میرا بندہ ہے اُسنے سرکشی کر کے گمرہی کی ہے جیسا کہ خدا پرستون نے گمرہی کی ہے پس میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس گمراہی سے باز آؤ اور میری اطاعت کرو ورنہ تمکو اختیار ہے جو حق میرا تھا مین نے تمکو سمجھا دیا اور تمکو آگاہ کر دیا اگر اسکے خلاف کروگے تو یہ یاد رکھنا کہ صرصر باد بیابان سے تمام لشکر کو پائمال کر دونگا اُسکے بعد شہر کو غارت کرونگا اور برجیس کو قتل کر کے تمام شہر پر اپنا قبضہ کر لونگا پس کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو میری اطاعت کرو مین جانون اور برجیس تم کیون اُسکے کارن اپنی جان دو اُسنے تو یہ امر کیا کہ آپ تو شہر مین میرے خوف سے بیٹھا رہا اور تمکو تیل ماش ہونے کو روانہ کیا ایسا میرا خوف اُسپر غالب ہوا کہ میرے مقابلے کو نہ آیا تم ایسے لوگون کو روانہ کیا کہ جو کہ میری نہیب شمشیر سے فرار کر جائین جنگ و پیکار کی بھی نوبت نہ آئے پس تم میری شراکت کر لو مین برجیس سے سمجھ لونگا تم بیکار سد راہ ہوتے ہو کیون اپنی قضا بلاتے ہو اگر میری تحریر کے خلاف کروگے اور میری اطاعت نکروگے تو مین تمسے سمجھ لونگا آیندہ تمکو اختیار ہے والسلام خیر ختام دیکھیے اسکا جواب کیا آتا ہے مجھکو یقین ہے کہ جواب جنگ آئیگا پس طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کیجیے انکو شکست دیکر بھگائیے جب یہ بھاگ جائین تو اسی مقام پر فروکش ہو جیے اور برجیس کو نامہ تحریر فرمائیے اپنے مطلب کے بارے مین پس جیسا وہ جواب دے اُسپر عمل فرمائیے اگر وہ باآشتی آپ کے مطلب کو قبول کر لے تو خیر ورنہ اُس سے بھی مقابلہ فرمائیے اور شکست دیجیے اور اپنی معشوقہ کو حاصل فرمائیے اُس سے آرزوے وصل پوری فرمائیے ارزنگ نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہے پس اُسوقت ارزنگ نے دبیر کو طلب کر کے جو مضمون سنجگان نے بتایا تھا تحریر کرنے کا حکم دیا اُسنے فوراً تحریر کیا پہلے تعریف لقا و زمرد ثانی و ارزنگ تحریر کی اُسکے بعد مذمت اُس سب مذہبون کی اُسکے بعد مطلب نگاری شروع کی جب نامہ تیار ہو چکا خدمت ارزنگ مین پیش کیا ارزنگ نے دیکھکر حکم دیا کہ اسکو ملفوف کر کے حاضر کرو پس دبیر نے حاضر کیا مہر ارزنگی اُسپر کی پس ارزنگ نے ایک پہلوان کہ نام اُسکا قیطار آئنہ بند تھا اُسکو اپنے روبرو طلب کیا اور کہا کہ یہ نامہ لیکر تو لشکر برجیس مین جا جو کہ میرے لشکر کے مقابلے مین فروکش ہے اور نامہ طومار شاہ وغیرہ کو دیکر اسکا جواب لے آ پس قیطار آئنہ بند نے سلام کر کے نامہ لیا اور خود مین رکھکر بارگاہ سے باہر آیا اپنے مرکب پر سوار ہو کر اپنے لشکر سے نکلکر داخل لشکر برجیس ہوا تمام لشکر کو طے کر کے قریب بارگاہ پہونچا اہل لشکر نے جو غیر شخص کو دیکھا اپنے لشکر کے خلاف پایا پوچھا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ مین خداوند ارزنگ کا نامہ لیکر تمھارے افسر طومار شاہ وغیرہ کے پاس آیا ہون جب یہ اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ یہ نامہ بر ہے پس سب خاموش ہو رہے یہ دربارگاہ پر پہونچا قصد اندر جانیکا کیا دربان سالار نے کہا کہ

سوار بے ادب تو کہان بدون اجازت کے اندر جاتا ہی پہلے ہمکو بتا کہ تو کس غرض سے آیا ہی تاکہ ہم تیری
خبر کرین اگر اجازت ہو تو اندر جانا ورنہ جدھر سے آیا ہی اُدھر کو واپس جانا قیبطار نے کہا کہ تم جاکر خبر کرو کہ ایک
پہلوان خداوند ارزنگ کا نامہ لیکر آیا ہی وہ دربارگاہ پر موجود ہی اُسکے بارے مین کیا اجازت ہوتی ہی جب
درگہ سالار نے سُنا اپنے ونگل پر سے اُٹھا اُسکو اُسی مقام پر ٹھہرایا اب اندر بارگاہ کے آیا مجراگاہ پر سے مجرا کیا
اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر ارزنگ کا نامہ لیکر آیا ہی اجازت اندر آنیکی چاہتا ہی اُسکے بارے مین کیا حکم
ہوتا ہی طومارشاہ وغیرہ نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجدو اور حکم دیا کہ ایک کرسی چوبی روبرو تخت کے لاکے
بچھادو پس فوراً کرسی حاضر کی گئی اُدھر درگہ سالار نے کہا کہ تم اندر جاؤ تمھاری طلب ہی پس قیبطار
مرکب پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا اور مجراگاہ پر سے مجرا کیا روبرو تخت کے آیا طومارشاہ نے اشارہ کیا
طرف چوبی کرسی کے یہ سلام کرکے بیٹھ گیا مگر اُس بارگاہ کو ایسا آراستہ پایا کہ اُسکے حواس جاتے رہے
ایسی بارگاہ نہ ایسا دربار کبھی اُسنے دیکھا تھا نہ یہ زیب و آرایش دربار ارزنگی کی تھی بڑی دیر تک دیکھا
کیا کہ طومار نے کہا کہ اے نامہ بر تو کس کام کے لیے آیا ہی کیا حیرت زدہ ہوکر دیکھ رہا ہی پس جس کام کو
آیا ہی وہ اپنا کام کر اور جا یہ سُنکے قیبطار نے خود سے نامہ نکالکر طومار کے ہاتھ مین دیا پس طومار نے نامہ
لیکر دبیر کو دیا اور کہا کہ پڑھو دبیر نے نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ دبیر پڑھ چکا اُسوقت
طومارشاہ و سرشارشاہ وغیرہ نے مضمون نامہ سُنکر برہم ہوکر جواب دیا دبیر سے کہ ہماری طرف سے لکھدو
کہ ہمکو حکم خداوند نہین ہی ورنہ ہم تمکو اس تحریر سخت کا جواب دیتے مگر ناچار ہین خیر اُسپر بھی ہم تمکو یہ جواب
دیتے ہین کہ یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ مین خدا ہون اور برجیس تم سب کو گمراہ کرتا ہی میری آکر اطاعت کرو
اور برجیس بھی میرا بندہ ہی اور آفتاب و ماہتاب بھی میرے خلق کیے ہوے ہین یہ سب تمھاری تحریر
اور تمھارا خیال سراسر غلط ہی بلکہ تو خداوند آفتاب کا خلق کیا ہوا ہی اور اُنکا بندہ ہی اور تونے گمراہی پر
کمر کسی ہی اور تیرے بزرگون نے سب کو گمراہ کیا تھا اب تو گمراہ کرتا ہی تجھکو لازم ہی کہ تو میرے پاس آ
رومال سے باندھکر ہین تجھکو خداوند کی خدمت مین لیجا کر تیرا قصور معاف کراوونگا اور تو میرے لشکر کو کیا
سم باد پایان پامال کریگا تو اپنی خیر منا مین تیرے لشکر کو سم بادپایان سے ایسا تباہ کرونگا کہ سواے
ملک عدم کے اور کسی جا پر جاے پناہ نہ ملیگی اور خداوند کیا تیرے خوف سے پوشیدہ ہونگے جب
اُنکے غلام سرکوبی نہ کرسکین تو وہ تیرے مقابلے کو اُٹھین ہمین کافی ہین بلکہ تو اپنی زندگی کی خیر منا ہمکو
کیا تحریر کرتا ہی کہ ہم خیر منائین پس اب کبھی ایسے کلمات ہمکو نہ تحریر کرنا ورنہ بہت سخت جواب دینگے اور
یہ جو تونے تحریر کیا ہی کہ ہمسے مقابلہ کرو یا میری شراکت کرو تاکہ مین برجیس سے مقابلہ کرون اسکا جواب
یہ ہی کہ ہم تیرے کیا شراکت کرینگے کمین غلامان خداوند بھی ایسے مرتدون کی شراکت کرتے ہین مقابلے
کے بارے مین یہ ہی کہ ہم بدون اجازت خداوند کے مقابلہ نہین کرسکتے دوسرے یہ جو تمنے تحریر کیا
ہی کہ ہماری خبر کردو خداوند کو اسکا جواب یہ ہی کہ ہم تمھارے ملازم نہین ہین یا یہ جو تمنے تحریر کیا ہی
کہ ہم نامہ روانہ کرتے ہین ہمارے نامہ بر کو خدمت خداوند مین روانہ کردو پس اسکا جواب یہ ہی
کہ تمھارا ایلچی تو نہ جانے پائیگا ہان تم نامہ بنام خداوند تحریر فرماؤ اپنے ایلچی کے ہاتھ ہمارے پاس روانہ کرو
ہم اُس سے لیکر خدمت خداوند مین روانہ کردینگے اور اسکا جواب حاصل کرکے تمھارے ایلچی کو
دیدینگے پس اسطور سے تو تمھارا نامہ خدمت خداوند تک جاسکتا ہی ورنہ غیر ممکن ہی آیندہ تمکو اختیار ہی
ہم بدون اجازت خداوند کے تمسے مقابلہ نہین کرسکتے ہین اگر تم اس امر کو قبول کرو کہ ہم اپنے ذریعے

تمھارا نامہ خدمت خداوند مین بھیجدین تو خیر ورنہ تمکو اختیار ہی یہ لکھوا کر طومار شاہ نے اُس نامہ بر کو دیا اور بہت کچھ زبانی بھی کہا اور کہا کہ کہدینا کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو پس وہ نامہ بر یہ جواب نامہ پاکے اور زبانی پیام سُنکے وہان سے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا اپنے مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر کی راہ لی راہ طی کرکے اپنے لشکر مین پہونچا داخل بارگاہ ہوا ارزنگ کو جواب نامہ دیا ارزنگ نے وزیر سے پڑھوا کر سُنا اور وہ جو پیام زبانی لایا تھا وہ بھی سُنا اُسنے دربار کی بہت تعریف کی جب ارزنگ مضمون جواب سے آگاہ ہوا آختگان سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی اُسنے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی نامہ لکھوا او اور اُنھین کے ذریعے سے بھجوا یہ نزدیک بھی ممکن نہین ہی کہ تمھارا نامہ بر جاے اول تو یہ لوگ سد راہ ہین اگر گیا بھی تو برجیس تک اُسکا پہونچنا غیر ممکن ہی کسی کے ذریعے سے نامہ جائیگا جیسے کہ قبل مین ہوا کہ سلیم شیر صولت کو ایک مقام معقول پر ٹھہرا کر مریخ مارخوار نامہ لیگیا تھا یہ جو آختگان نے کہا ارزنگ نے دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ہماری طرف سے برجیس کو تحریر کرو کہ قبل اسکے مین نے تمکو ایک نامہ تحریر کیا تھا طلب مین ملکہ ثریا سیمتن کے اور تحریر کیا تھا کہ کیا نقصان ہی کہ تم بھی خدائی کا دعوی کرتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ یہ لڑکی خداوند کی ہی پس مین بھی خدازادہ ہون میرے ساتھ عقد کردو اسکے جواب مین تمنے بہت سخت الفاظ تحریر کیے اور میرے ایلچی کی ذلت چاہی چونکہ وہ مرد جری تھا اُسکو اپنی ذلت گوارا نہ ہوئی وہ قلعے پر چلا تمنے اُسکو اپنی صورت دکھائی اُسنے تمھاری صورت دیکھکر تمھاری اطاعت کی اور تمکو سجدہ کیا مع نو ہزار اپنے ہمراہیون کے تمھارا شریک ہوگیا جو باقی رہے اُنھون نے آکر مجھکو خبر دی چنانچہ مین وہان سے مع لشکر اس قصد سے چلا کہ خواہ باشتی خواہ بجنگ وپیکار اپنی معشوقہ کو تجھسے حاصل کرون جسکی جدائی مین بیقرار ہون پس مین یہان آکر پہونچا یہان تمنے قبل سے لشکر میرے مقابلے کے لیے روانہ کیا تھا اُسکو فرد کش پایا پہلے اُس سے جنگ کی خواہش کی اُنکو نامہ لکھا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اس امر مین کچھ نہین کہ سکتے ہین اب خداوند سے نامہ و پیام ہمارے ذریعے سے کیجیے جیسا وہ جواب دین اُسپر عمل کیجیے پس تمکو قلق ہوتا ہی اور مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ بخوشی خاطر اپنی ہمشیرہ کا عقد میرے ہمراہ کردو کوئی امر نقصان کا نہین ہی کیونکہ مین اُس خاندان سے ہون کہ جسمین ہمیشہ خدائی رہی میرے دادا کی خدائی کا حال سب پر بخوبی روشن ہی کہ جیسے وہ خدا تھے یہ تمام دنیا اُنھین کی خلق کی ہوئی ہی اور سب بندے آفتاب و ماہتاب وغیرہ سب اُنکے عہد مین وہ ان سب کے معبود ہین گو وہ خدا پرستون کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بالاے آسمان چلے گئے اس امر مین بھی ایک مصلحت تھی وہ یہ تھی کہ اگر وہ بالاے آسمان نہ جاتے تو میرے باپ کیونکر خدا ہوتے پس وہ اپنے مقام پر اپنے فرزند زمرد ثانی کو خدا کرکے چلے گئے میرے باپ زمرد ثانی نے بھی بڑے شد و مد سے خدائی کی جب اُنکو یہ منظور ہوا کہ مین بھی اپنے باپ کے پاس جاؤن اور اُنکو بھی خدا پرستون نے پریشان کیا وہ امر خدائی میرے سپرد کرگئے اگر یہ اعتراض کرو کہ خدا ہوکر بندون سے پریشان ہوے اسکا جواب یہ ہی کہ ان دونون صاحبون کو اہل اسلام سے بہت الفت تھی وہ اہل اسلام کو اپنے ہاتھ سے غارت کرنا اور بغیر اپنا عذاب نازل کرنا نہ چاہتے تھے اس سبب جو اُنھون نے کہا اُنھون نے گوارا کیا اور بالاے آسمان چلے گئے عاجز ہوکر نہین گئے بلکہ اُنکو اب یہ منظور ہوا کہ اہل اسلام کو غارت کرون پس خود چلے گئے مجھکو تخت خدائی سپرد کیا اور کہا کہ تم اہل اسلام کو غارت کرنا اور رعایت نہ کرنا پس تم دیکھ لینا کہ مین کیونکر اہل اسلام کو غارت کرتا ہون لیکن اصل امر یہ ہی کہ مین خاندانی خدا ہون میری تین پشتین گذری ہین کہ جو خدائی چلی آتی ہی پس مین خاندانی

ہون تمھاری صرف ایک پشت ہی گو یہ امر قرین قیاس نہین ہی کہ بھلا آفتاب جو کہ ذی روح نہین ہی اور بیرا بندہ ہی وہ کیا خدائی کریگا اور کیا اُسکے یہان اولاد ہوگی خیر مین اسکو بھی مانے لیتا ہون پس اس سلسلے سے یہ ہوگا کہ دو خدا ایک ہو جائینگے نصف دنیا مین تم خدائی کرنا اور نصف مین مین کرونگا میرے سبب سے تمھاری بھی خدائی کو ترقی ہوگی اور یہ امر تمھاری عزت کا سبب ہوگا گو مین بخوبی جانتا ہون کہ کوئی ساحر تمھارا مربی ہی اُسنے یہ سب سامان تمھارے لیے مہیا کر دیا ہی اور کوئی ایسی شی تمکو دی ہی اور وہ تمھارے پاس ہی خواہ تمھارے تاج مین ہو خواہ تمھارے پاس ہو جسکے سبب سے یہ امر ہوتا ہی کہ جہان تم نے نقاب منھ پر سے ہٹائی اور لوگون نے تمھاری صورت دیکھی تمکو سجدہ کیا خیر اِس سے ہمکو کوئی مطلب نہین ہی ہمکو اپنے کام سے کام ہی ہم اس حیلے سے کہ تم ہمارے ہمراہ اپنی ہمشیر کی شادی کر دو نصف دنیا کی حکومت دیتے ہین کہ تم اُسمین خدائی کرو پس جب امور شادی سے فراغت ہو جائے مین اور تم دونون ملکر اہل اسلام پر لشکرکشی کرین اور انکو غارت کر کے اپنی اپنی خدائی کو ترقی دین اور جیسے یہ امر باعث تمھارے افتخار کا ہی کہ مجھ ایسا خدا تمھاری ہمشیر کی خواہش کرتا ہی اور جیسے سلسلہ قرابت جاری کرنا چاہتا ہی گو ثریائے ہفت تن کو بھی مین ہی نے پیدا کیا ہی اور اپنے ید قدرت سے اسکی صورت بنائی ہی مجھکو علم خدائی سے یہ امر ثابت ہو چکا تھا کہ خورشید شاہ کی دختر کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ اپنے کو ظاہر کریگا کہ مین فرزند خداوند آفتاب ہون اور دین آفتاب پرستی کو رواج دیگا پس مین نے خیال کیا کہ کوئی امر ایسا ہو کہ میرے اسکے سلسلہ قرابت ہو اور اسکی خدائی کو ترقی ہو گو ثریا کو مین نے اسی لیے بنایا تھا کہ مین اسکے ساتھ عقد کرون مگر اسی حالت مین اسپیر مین عاشق ہوا تھا اس فکر مین تھا کہ اسکو کہان پیدا کرون جو میرے تصرف مین آئے پس جب مجھکو یہ امر اپنے علم قدرت سے ظاہر ہوا اور مجھکو قرابت کا خیال ہوا مین نے تیری مان کے یہان اسکو پیدا کیا اور جب وہ جوان ہوئی اسکی تصویر میرے پاس پہونچی مین عاشق ہوا اور مین نے تمسے طلب کیا تمنے وہ جواب دیا مجھکو غصہ آیا مین لشکر لیکر یہان آیا پس اب تمکو لازم ہی کہ اس امر کو بخواہش دلی وتمنائے قلبی قبول کرو ورنہ آمادۂ جنگ وپیکار ہو کر شہر سے باہر آؤ مجھسے مقابلہ کر دیو یاد رکھو کہ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو مین شہر آفتاب نما کو ٹاپون سے اپنے لشکر کی مرکبون کی خاک تک اڑا دونگا اور ہر ایک کو اہل شہر سے زندہ نہ رکھونگا کیون ہزارون کا خون اپنی گردن پر لیتے ہو یہ صرف ثریائے ہفت تن اپنی معشوقہ کا پاس ہی جو یون تمکو تحریر کرتا ہون ورنہ میری عادت یہ ہی کہ جسنے ذرا سرتابی کی مین نے اسپر فوراً اپنا عذاب نازل کیا اور اسکو غارت کر دیا جیسا کہ ابھی خاور مین واقعہ گذرا کہ اسکو مین نے غارت کر دیا تھا اگر اہل شہر عجز و انکسار نہ کرتے تو مین تمام شہر کو سنگ سیاہ کر دیتا میرے ہمراہ وہ لشکر جرار ہی و سرداران پیلتن و پہلوانان قوی تن ہین کہ جو لاکھون کی اصل نہین جانتے ہین اپنے کو اور اہل شہر کو اُنکی آب شمشیر سے بچاؤ اور میرے کہنے پر عمل کرو ورنہ خرابی ہی آیندہ تمکو اختیار ہی یہ نہ کہنا کہ ہمکو آگاہ نہ کیا تھا مین نے اپنا حق ادا کر دیا اب تم جانو اور تمھارا کام مین صرف اس نامے کے جواب کا منتظر ہون اگر میرے حسب دلخواہ جواب آیا تو خیر ورنہ اگر خلاف آیا تو فوراً طبل جنگ بجوا کر اس لشکر کو تمھارے تباہ و غارت کرتا ہوا داخل شہر ہونگا اور سب کو قتل کرونگا اور اپنی معشوقہ پر قبضہ کرونگا اسکے وصل سے اپنے دل کو شاد کرونگا اسی مین خیر ہی کہ میرے ساتھ عقد کر دے اپنی جان کے پیچھے نہ پڑو آیندہ اختیار ہی بموجب شعر سنت آنچہ حق بود گفتم تمام ۔ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ۔ ارزنگ نے تھا دیو سے لیں

نامہ ختم کر اور ایک نامہ میری طرف سے طومار شاہ وغیرہ کو اس مضمون کا لکھدو کہ یہ نامہ سربستہ تمھارے پاس آتا ہی اسکو اسی طور سے ہمارے ایلچی سے لیکر برجیس کے پاس روانہ کردو اور جو جواب وہان سے آئے اسکو اسی طور سے ہمارے پاس بھیجدو بموجب تمھاری تحریر کے یہ ہمنے کہا ورنہ تمھاری یہ مجال نہ تھی کہ تم ہمارے نامہ بر کو شہر مین نہ جانے دیتے اسی امر پر برگشت وخون ہوتا چونکہ ہمکو خود فساد کرنا منظور نہین پس تمنے جسطور سے کہا ہمنے قبول کر لیا اب اسکے خلاف نہ ہو پس دبیر نے وہ نامہ بھی تیار کیا اور یہی بس جب دونون نامہ تیار ہو چکے ارژنگ کی مہر دونون پر کی گئی ارژنگ نے دونون نامے قنطار آتش پوش کو دیے کہ طومار کے پاس لے جاؤ وہ نامہ لیکر بارگاہ سے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہوا لشکر طومار شاہ مین آیا یہان ابھی دربار آراستہ تھا درگہ سالار سے آکر کہا کہ پھر میری خبر کردو کہ پھر نامہ بر ارژنگ کے پاس سے آیا ہی یہان سب یہی تقریر کر رہے تھے کہ دیکھیے نامہ کا کیا جواب آتا ہی یقین ہی کہ اس نامہ کے جواب کو دیکھکر اسکو مقابلے کی جرأت نہو واپس چلا جاے کہ درگہ سالار نے عرض کیا پھر نامہ بر ارژنگ کے پاس سے نامہ لیکر آیا ہی کیا حکم ہوتا ہی سرشار شاہ نے کہا کہ اسکو اندر بھیجدو درگہ سالار نے آکر قنطار سے کہا کہ جاؤ طلب فرمایا ہی پس قنطار مرکب پر سے اُتر کر اندر گیا اُسی چوبی کرسی پر بیٹھکر وہ دونون نامہ دیے اور کہا کہ یہ جو نامہ سبز لفافہ مین ہی یہ اُنکے نام ہی اور جو سرخ لفافہ مین ہی یہ آپ کے خداوند برجیس کے نام ہی پس ہمارے خداوند نے کہا کہ اس نامہ کو اپنے خداوند کی خدمت مین روانہ کرکے اسکا جواب منگا دو تاکہ مین جواب لیکر یہان سے جاؤن جبتک جواب نہ آئیگا مین یہان موجود رہونگا پس طومار نے دونون نامہ لیکر جو اُنکے نام تھا اُسکو دبیر سے کہا پڑھو وہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی جب مضمون نامہ ختم ہوا اُسوقت طومار شاہ نے کہا کہ ایک عرضی ہماری طرف سے خداوند کی خدمت مین اس مضمون کی تحریر کرو کہ ہم بموجب حکم قدرت یہان آکر فروکش ہوے اُسکے دو دن ہمارے آنے کے ہراول لشکر ارژنگ آیا اُسکے بعد خود ارژنگ آیا اُسنے ہمکو ایک نامہ لکھا جسکا مضمون یہ تھا پس وہی مضمون جو پہلے ارژنگ نے لکھا تھا لکھوایا ہمنے اُسکا جواب اُسکو دیا کہ ہم بدون اجازت خداوند تجھسے مقابلہ نہین کر سکتے ہین پس اُسکے جواب مین یہ نامہ آیا جو کہ حاضر خدمت ہی اور یہ نامہ ہمارے نام آیا جو کہ شامل عرضی ہی چونکہ مضمون نامہ کا جو کہ ہم غلامون کے نام آیا یہ تھا کہ اسکو اپنے خداوند کی خدمت مین روانہ کرکے جواب منگا دو ہمنے بجنسہ اُس نامہ کو اُنکی خدمت مین روانہ کیا جو اسکا جواب قدرت کو منظور ہو تحریر فرمائین اور ہمارے پاس روانہ کر دین تاکہ ہم اُس نامہ بر کو دیدین وہ لیکر ارژنگ کے پاس جاے اور جو ہمکو حکم ہو ہم اُسپر عمل کرین نامہ بر جواب کا منتظر یہان ہی زیادہ حد ادب اب جب یہ عرضی تحریر ہو چکی اُسپر سبکے دستخط کیے وہ عرضی اور وہ نامہ جو کہ ارژنگ کا بنام برجیس تھا ایک چوبدار کو دیا کہ یہ خدمت پیغمبر خداوند مین پہونچا دو اور کہنا کہ اسکو آج ہی پیش کرکے اسکا جواب حاصل کرکے ہمکو آگاہ فرمایئے کیونکہ نامہ بر یہان موجود ہی منتظر جواب ہی پس وہ چوبدار بارگاہ سے نکلکر فوراً طرف شہر کے روانہ ہوا وہان برجیس سے آفتاب جادو نے کہا کہ یہ واقعہ گزرا یون پہلے نامہ آیا اُسکا جواب طومار شاہ نے دیا اُسکے جواب مین اُسنے نامہ تمھارے نام لکھا اور اُسمین لکھا کہ اُسکو خدمت مین برجیس کی بھیجدو پس طومار شاہ وغیرہ نے وہ نامہ اور ایک عرضی اپنی طرف سے لکھکر اپنے چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا ہی تمھارے پاس بس تم سب کو حکم دو کہ چوبدار طومار شاہ کے پاس آتا ہی اسکو کوئی نہ روکے یہانتک یعنی قریب حجاب قدرت آنے کرین اُسکے آنیکی اسوقت اجازت

پس جب وہ نامے دعے اُسکو پڑھوا کر سُننا اور اُسکا جواب سخت تحریر کرنا پس جب جواب تحریر ہوگا جو تمکو
تعلیم کرونگا وہی تحریر کرانا برجیس نے یہ سُنکے افریق کو آواز دی کہ ای میرے پیغمبر نامرسل تم آگاہ ہو
کہ یہ امر مجھکو ابھی ابھی ظاہر ہوا ہی خدائی کے زور سے بس یہ کہکر جو کہ آفتاب جادو نے کہا تھا اُس سے
سب کو آگاہ کیا اور کہا کہ چوبدار کو نہ روکنا آنے دینا افریق نے اُسیوقت حکم برجیس سے آگاہ کیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ بند وبست ہوا اُدھر وہ چوبدار راہ طی کرکے داخل شہر ہوا اور
قلعے مین آیا در گنبد پر پہونچا درگہ سالار سے کہا کہ میری خبر کرو پیغمبر خداوند کو کہ ایک چوبدار
طومار شاہ کے پاس سے عرضی لیکر آیا ہی درگہ سالار نے کہا کہ تمہارے آنیکی یہان خبر ہو چکی ہی تم
جاؤ برابر چلے جاؤ کوئی نہ روکیگا کوئی خبر کرنے کی ضرورت نہین ہی حکم ہو چکا ہی کہ چوبدار جو آئے
تو آنے دینا وہ ہمارا بندۂ خاص ہی اور خاص بندون کے پاس سے آیا ہی پس وہ چوبدار سب رہ
طی کرکے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان حجاب قدرت حائل ہی اور سواے خونخوار و افریق و دیگر شاہزادون
کے جو کہ معزز ہین کوئی نہین ہی اُسنے جاکر پہلے حجاب قدرت کی طرف جھُک کر سجدہ کیا اُسکے بعد سب کو
سلام کیا بعد سلام کرنے کے وہ عرضی اور نامہ نکالکر خونخوار کے روبرو پیش کیا طومار وغیرہ کا پیام بیان
کیا پس خونخوار شاہ نے اُٹھکر قریب حجاب جاکر عرض کیا کہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم ہوگا مگر یہ
حقیر عرض کرتا ہی کہ ایک عرضی طومار شاہ کی مع نامہ ارزنگ آئی ہی اُسکے بابت قدرت کا کیا حکم ہوتا ہی
آواز آئی پہلے عرضی تم خود پڑھو اُسکے بعد افریق نامہ ارزنگ کا پڑھے اور دبیر کو طلب کرلو کہ ہم
اُسیوقت جواب عرضی و نامہ دونون تحریر کرادین کہ ارزنگ کا نامہ بر وہان موجود ہی پس وہ نامہ
کا جواب لیکر ارزنگ کے پاس جائے کیونکہ وہ بھی جواب کا منتظر ہی پس خونخوار شاہ نے نامہ
افریق شاہ کو دیا خود عرضی کو کھولکر پڑھا جب عرضی خونخوار شاہ پڑھ چکا برجیس نے سُنی افریق
سے کہا کہ تم نامہ پڑھو افریق نے نامہ پڑھا جب سب نامہ پڑھ چکا برجیس مضمون نامہ سُن چکا یہان دبیر
حاضر تھا آواز آئی کہ او دبیر جواب نامہ لکھو دبیر نے فوراً قلم و قرطاس اُٹھاکر پہلے تعریف خداوند آفتاب
کی اُسکے بعد تعریف برجیس کی پھر سب پیغمبرون کی اور شان و شوکت لشکر کی اور سردارون کی تحریر
کی کیونکہ برجیس نے یہی حکم دیا تھا جب دبیر لکھ چکا اُسوقت صدا آئی کہ یہ لکھو مصرعہ جواب جاہلان
باشد خموشی ہی اُسکے بعد یہ تحریر کرنا کہ بھلا تو کیا خدائی کریگا اور تیری اصل کیا ہی اور تیرے بزرگ
کیا تھے اور وہ کیا خدائی کرتے تھے وہ سب میرے پدر بزرگوار خداوند آفتاب کے بندے تھے
اور تو بھی بندہ ہی مین اُنکا نائب ہون اُن لوگون کو بھی اور تجھکو بھی خداوند نے خلق کیا اور تمام
زمین و آسمان وغیرہ کو اُنھون نے دنیا پر آکر سرتابی اور سرکشی کی اور خدائی کا دعوی کیا پس
میرے پدر نے ایک فرقہ ایسا خلق کیا کہ جو خداے نادیدہ کو مانتا ہی اُسنے لقا تیرے دادا اور زمرد
تیرے باپ کو پریشان کیا وہ اُنکے ہاتھ سے پریشان ہوکر بھاگے اور مقام امن تلاش کرتے
تھے مگر کہین پناہ نہ ملی آخر کو یکے بعد دیگرے اُنکے ہاتھ سے قتل ہوے تیری بھی یہی حالت ہوگی
تو اُنکو کیا غارت کریگا سواے میرے اور یہ سگ خارشتی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو میرے
سلسلہ قرابت جاری کرنا چاہتا ہی اور میرے خالق کی ہمشیرہ کا خیال دل مین لاتا ہی اب اگر ایسا کلمہ
زبان پر لائیگا تو تیری زبان جلادی جائیگی بس اب کبھی ایسا خیال خام دل مین نہ لانا ورنہ پچھتائیگا
آیندہ تجھکو اختیار ہی یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ کوئی ساحر تیرا معین ہی یہ بالکل تیرا خیال خام ہی ہان یہ تم

کہ جیسا جو کوئی ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے کو بھی جانتا ہے جیسا کہ تیرے دادا اکا دیو مرند مین تھا اُسکے سبب سے اُسکی خدائی کی رونق تھی جب اُسکو خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نے قتل کیا سب زینت و رونق مٹگئی اسیطرح سے زبرجد شاہ ثانی مین دمامہ جادو تھی جو کہ تیرے دادا لقا کا بھائی تھا اُسکے سبب سے اُسکی خدائی تھی دمامہ نے لعل بنادیا تھا کہ جو تاج مین زبرجد شاہ کے لگا ہوا تھا کہ جسکی یہ تاثیر تھی کہ جو کوئی دیکھتا تھا وہ اُسکو سجدہ کرتا تھا تو وہ بھی جانتا ہے کہ میرے پاس بھی کوئی چیز اسی قسم سے ہوگی ارے احمق وہ خداے باطل تھے کہ اُنھون نے یہ سامان درست کیے تھے مین خداے برحق ہون مجھکو ان امور کی ضرورت نہین ہے کہ کوئی ساحر میرا معین ہو یا کوئی چیز ایسی ہو کہ جسکے سبب سے سب سجدہ کرین یہان بھی قدرت ہے کہ سب صورت دیکھکر سجدہ کرتے ہین اور یہی نشان خدائی ہے مین مثل تیرے باپ کے خدا نہین ہون اور اُسکی معین جمود جادو تھی جو کہ اُسپر عاشق ہوئی تھی اُس محبت کے سبب سے اُسنے خدائی کو تیرے باپ کی درست کیا تھا مگر وہ بھی اہل اسلام کا کچھ نہ کرسکی تجھکو یہ خبر بھی ہے تو کیسا خدا ہے کہ کسی حال سے نہین واقف ہے گو تیرا بھی ایک ساحر معین ہے یعنی السلم بن لنورج اور اُسکا استاد اُنھین کے سبب سے تو نے دعوی خدائی کا کیا ہے مگر کیسے غافل ہین کہ کچھ خبر نہین یہ نشان خدائی ہے کہ دنیا کے حال سے آگاہ نہو بلکہ یہ نشان خدائی ہے کہ جو دنیا پر گذرے اُس حال سے خدا واقف ہو جیسا کہ مین ہون کہ تو نے خاور سے ادھر کا قصد کیا مین خبردار ہوگیا مین نے بندوبست کر لیا تیرے آنے سے قبل مین نے لشکر تیرے مقابلے کے لیے بیرون شہر روانہ کردیا تو نے نامہ طومار شاہ کو لکھا مجھکو خبر ہوگئی طومار شاہ نے تیرا نامہ اور اپنی عرضی میری خدمت مین روانہ کی چوبدار کے ہاتھ مجھکو خبر ہوگئی تجھکو کسی امر کی خبر نہین ہے کہ دنیا پر کیا گذرا اور کیا گذرتا ہے اور کیا گذریگا اگر تو خدا ہے تو بھلا جو حال ماضی ہوا اور جو زمانہ موجودہ مین گذرتا ہوا اور جو آیندہ گذریگا بیان تو کردے جب تجھکو اپنے خاندان کی حالت نہین معلوم ہے یہ نہین معلوم ہے کہ میری پشت کے پیچھے کیا گذرتا ہے تو تو کیا بیان کریگا یہ قدرت ہمین مین ہے اور سب حال گذشتہ و موجودہ اور آیندہ سے ہمین واقف ہین ارے نادان تو کس خواب غفلت مین ہے اور کسنے تجھکو یہ صلاح دی ہے کہ تو دعوی خدائی کر اور ایسے امر اہم مین اپنا سر دے خیر یہ تو تو نے نادانی کی تو کی کہ خدائی کا دعوی کیا مگر یہ کونسی نادانی ہے کہ اتنے بڑے امر کی خواہش کی جو کہ تیری لیاقت کے موافق نہین ہے اور نہ تو اُس مرتبے کے موافق ہے کہ تیرے ساتھ برتاؤ کیا جاے ارے نادان تو بڑا بیوقوف ہے کہ مجھ ایسے خدا سے لڑنے آیا ہے اور نور خاص کی خواہش کرتا ہے کہا تجھ ایسا زاغ سیاہ اور کجا وہ بلبل گلشن خدائی اگر تو نے ابھی اِس امر کی خواہش کی اور مجھکو اس امر کے بارے مین تحریر کیا یاد رکھنا کہ وہ سزا سخت دونگا کہ تمام عمر نہ بھولیگا ارے نادان پہلے اپنے اس امر کو تو ثابت کرلے کہ مین خدا ہون اور اپنے خاندان کی خدائی کو ثابت کرلے اور یہ ثابت کر کہ مین زمرد ثانی کا فرزند ہون اور لقا کا نبیرہ ہون کیونکہ چترنگ بن زمرد جو کہ بطن سے جمود جادو کے پیدا ہوا ہے بعد مرجانے زمرد ثانی کے شداد شاہ کے ساتھ جب جمود نے عقد کیا ہے اُسوقت مین حاملہ تھی پس بعد زمانہ حمل کے لڑکا پیدا ہوا کہ جسکا نام چترنگ رکھا گیا شداد نے اپنا لڑکا مشہور کیا تھا عالم جوانی مین اُسکو بسبب طعنہ زنی لوگون کے خیال ہوا کہ میرا باپ شداد تھا یا کوئی اور اُسنے اپنی مان سے پوچھا تب اُسنے سب حال بیان کیا جب اُسکو معلوم ہوا اپنی مانسے کہ زمرد ثانی جو کہ خدا تھا مین اُسکا فرزند ہون میرے باپ اور دادا خدا تھے پس جب سے چترنگ کو فکر ہوئی کہ مین دعوی خدائی کرون رات و دن اسی فکر مین غرق

رہتا تھا پس برجیس نے کل حال چتر رنگ کے پیدا ہونیکا اور جوان ہونے کا اور ماں سے حال
زمرد ثانی کی خدائی پھیلنے کا اور لقائی خدائی کا جب یہ ظاہر ہوا تھا کہ مین خدا زادہ ہون اس فکر مین
مصروف ہونا کہ مین بھی دعوی خدائی کرون اُسی فکر مین شکار پر جانے کا ثمود اسکی خالہ ہمشیر جمود جادو
کے عاشق ہونے کا ثمود جادو کا ہرن بنکر چتر رنگ کو لگا کر باغ مین لیجانے کا اور اُس سے ہمبستر
ہونے کا چتر رنگ سے اپنی کیفیت بیان کرنے کا اُسکا اقرار کرنا کہ مین تیری خدائی کو درست کر دونگی
رات بھر دونون کا باہم چین کرنے کا صبح کو چتر رنگ کا لشکر مین آنے کا دوسرے دن اپنے شہر
کی طرف روانہ ہونا اور مرکب پر ثمود کا اُٹھا لیجانا اور وہ صدا دینا جو کہ جلد دوم مین تحریر ہو چکی ہے
پس سب لشکر کا شداد کے پاس جانیکا اُسکو اس حال سے آگاہ کرنیکا شداد کا جمود سے جاکر
کہنا جمود کا شب کو تلاش فرزند مین جانا اور اپنی بہن کے باغ مین پہونچنا اور اُسپر ظاہر ہونا کہ ثمود
اُسکو اُٹھا لائی ہے پس باہم صلاح ہونا کہ ہم اور تم دونون ملکر خدائی کو اُنکی درست کرین پس ثمود کا
بموجب یاد دلانے جمود کے اپنے استاد کی کتابون کا نکال لانا اُس سے ظاہر ہونا کہ جبتک
محروم جادو نہ آئیگا چتر رنگ کی خدائی نہ درست ہوگی ثمود کا بموجب نشان دہی برائے تلاش
محروم روانہ ہونا اور وہان جاکر محروم کو لانا مع کل سامان کے اور ملکہ انصرام دختر محروم کا اور
ناشناد کجا دو و جمروت جادو کو لانیکا اور سب سامان خدائی کا محروم کا آکر درست کرنیکا اور
جب سارا سامان درست ہو گیا چتر رنگ کو مع سامان خدائی کے ملک شداد مین پہونچانے کا
اور چتر رنگ کی خدائی کی شہرت ہونے کا اور بادشاہان اطراف کا آکر چتر رنگ کی خدائی کے مقر
ہونے کا اور لشکر کے چتر رنگ کے پاس جمع ہونیکا بعد مستقل ہونے اِس امر کے کہ مین خدا
ہون اور اِس حال کے سننے کی کہ ارزنگ کوئی ہے کہ اُسنے دعوی خدائی کیا ہے یہ حال سنکے اُسکا
برہم ہوکر یہ امر ظاہر کرنا کہ ارزنگ میرے باپ کا غلام تھا جب میرے باپ یعنی زمرد ثانی چولا
بدلکر بالائے آسمان چلے گئے چونکہ یہ بہت منھ چڑھا تھا اور وہ اِس سے اُلفت کرتے تھے اور
چھوٹا سا پالا تھا پس ارزنگ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مین فرزند ہون اور خدا ہون پس مین جاکر
اُسکو سزا دونگا کہ تو خدا نہین ہے بلکہ میرے باپ کا غلام ہے مین خدا ہون اور اُنکا فرزند ہون پس
اِس قصد سے چتر رنگ کا اپنے ملک سے مع کئی لاکھ کے کوچ کرنا طرف خاور کے راہ مین یہ حال
سنکے کہ ارزنگ طرف شہر آفتاب نما کے گیا ہے اِدھر کا اُسکے قصد کرنے کا اور روانہ ہونیکا جس
طور سے جلد دوم مین تحریر ہوا ہے سب اُس نامے مین تحریر کیا اور یہ لکھا کہ پہلے اُس سے تو فیصلہ کرلے
کہ جو کہ تجھکو غلام اپنے باپ کا کہتا ہے کہ مین خدا ہون پھر اِس امر کو ظاہر کرنا کہ مین خدا ہون ابھی یہ امر
بھی نہین قرار پایا ہے کہ تو خدا ہے ایک تو تیرا حریف بنا ہے اور وہ دراصل زمرد کا فرزند ہے وہ کہتا ہے
کہ تو غلام ہے تیرا کہنا مانا جاوے یا اُسکا پہلے اُس سے فیصلہ کرلے پھر مجھسے مقابلہ کرنا اور اِس امر کو
ظاہر کرنا اور میرے اوپر عذاب نازل کرنا اُسوقت یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ مین خدا ہون یا تو وہ
آج کے دسوین دن یہان مع لشکر کے پہونچیگا جب تیرے اُسکے فیصلہ ہو جائیگا تو پھر دیکھا جائیگا
اگر تو اِسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ میرے ہمراہ وہ لشکر جرار ہے کہ جو ایک حملہ مین تیرے لشکر کو غارت
کر دیگا اور مین وہ عذاب نازل کرونگا کہ تو مع کل لشکر کے جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا پس تجھکو مین نصیحت
کرتا ہون کہ اب کبھی میرے منھ نہ لگنا اور نہ ہرگز ایسے کمینون کی خواہش کرنا اور نہ یاد رکھ کہ مفت مین [illegible]

بجان مع کل لشکر کے برباد ہوگی پس یہی جواب نامہ ہی اگر تو میرے کہنے پر عمل کریگا تو اچھا رہیگا یہ خیال اپنے دل سے دور کر کہ مین تیرے ساتھ ملکہ قمر پارے تمکین کی شادی کرون اتجھا و نجدانی مانون جبکہ مین خدا ہون یہ دونون امر غیر ممکن ہین اگر تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو خراب ہوگا پس اگر تو یہ میرے کہنے کو یقین کر لیگا اور مجھسے نہ مقابلہ کریگا اور خاموش واپس جائیگا تو مین بھی تجھسے کوئی غرض نہ رکھونگا تو جانے اور تیرِ زنگ اپنے باہم سمجھ لینا مجھکو تمھارے باہم کے فساد سے کوئی مطلب نہین ہی تم جانو اور وہ جانے مجھکو کوئی سروکار نہین ہی اگر اسکے خلاف کروگے تو مین ایک حملے مین تمکو غارت کردونگا اور یہ جو تمنے تحریر کیا کہ میرے خوف سے تم خود برائے مقابلہ نہین آتے مین ایسا ویسا خدا نہین ہون مثل تمھارے باپ دادا کے ہون کہ ادنیٰ و اعلیٰ کے مقابلے کو آؤن جبکہ میرے بندے موجود ہین جو کہ مجھسے مرتبے مین زیادہ ہین وہ موجود ہین تجھ ایسے لوگون کے مقابلے کو تو پھر مین کیون مقابلے کو آؤن شان ہی میری کہ مین تیرے خوف سے کہ جو کہ کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی قلعے سے باہر نہ آؤن جبکہ میرے بندے تیرے لیے کافی ہین تو پھر کیا ضرورت ہی بلکہ مین نے اپنے اُن بندون کو بھی نہین روانہ کیا ہی کہ جو کہ صاحب مرتبہ ہین یہ لوگ جو کہ تیرے مقابلے کو آئے ہین یہ بھی کوئی حقیقت نہین رکھتے ہین مین نے تجھکو ایسا خیال کیا کہ جیسے کوئی مرتبہ مثل ادنیٰ غلامون کے ہوتا ہی پس اپنی لیاقت کی طرف خیال کرکے واپس جا اگر کچھ ہوس ہی اور دل مین حوصلہ ہی تو طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کر دیکھ کہ کیا ہوتا ہی مین نے بہت لکھا ہی کہانتک لکھون اب تجھکو اپنے فعل اختیار ہی گو مین یہ جانتا ہون کہ تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تجھکو نصیحت کرنا گویا اپنی بات کو رائیگان کرنا ہی خیر مین خدا تھا مجھکو زیبا تھا کہ مین بندونکو نصیحت کرون پس مین بھی تیرے اُسی شعر پر اپنے نامے کو تمام کرتا ہون جو کہ تو نے اپنے نامہ کے آخر مین لکھا ہی شعر منت آخر حق بود گفتم تمام ✤ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ✤ جب یہ نامہ ختم ہوا دبیر نے بموجب حکم اُسکو ملفوف کیا راوی کہانتک لکھے برجیس نے بہت کچھ کلمات سخت و سست تحریر کرائے تھے اُسی مین نامہ طولانی ہوگیا یہان اختصار کا خیال ہی پس جب نامہ ملفوف ہوچکا افریق نے عرض کیا کہ نامہ تیار ہوگیا حکم ہوا کہ ہماری طرف سے ایک حکمنامہ بنام طومار شاہ وغیرہ تحریر کرو اُسکا یہ مضمون ہو کہ اگر ارزنگ طبل جنگ بجوائے تو تم بھی طبل جنگ بجوانا اور یہ سمجھ کر ضرور صف آرا ہونا یہان سے تمھاری کمک کیجائیگی تم کوئی خوف نہ کرنا پس یہ حکمنامہ بھی دبیر نے تیار کیا جب دونون کاغذ تیار ہوچکے برجیس نے حکم دیا کہ اُسی چوبدار کو دو کہ وہ لیجائے اور طومار شاہ کو دیدینا کہ وہ ارزنگ کے پاس بھیجدین پس خونخوار شاہ نے جو برجیس نے حکم دیا اُسکے موافق عمل کیا اُس چوبدار کو دیا وہ چوبدار سجدہ کرکے اور سب کو سلام دونون کاغذ لیکر زیر گنبد آیا اور قلعے سے باہر نکلکر شہر مین آیا اور شہر کو طے کر کے لشکر مین پہونچا اور داخل بارگاہ ہوا یہان قمطار ہمتن ہوش بیٹھا ہوا تھا انتظار جواب مین طومار شاہ وغیرہ کا دربار آراستہ تھا کہ اُس چوبدار نے دونون لفافے طومار شاہ کو دیے طومار شاہ وغیرہ نے آنکھون سے لگائے اُسپر بوسے دیے اُسکے بعد اپنا نام جس لفافہ پر لکھا تھا اُسکو چاک کیا اور پڑھا اُسمین یہی تحریر تھا کہ یہ دوسرا لفافہ قمطار کو دینا جو کہ اسکے جواب کا منتظر ہی تمھاری بارگاہ مین بیٹھا ہی اور ارزنگ کا نامہ لایا ہی اُسکا نامہ ہی پس طومار نے وہ لفافہ قمطار کو دیا اور کہا کہ لیجا یہ جواب ہی ارزنگ کے نامہ کا پس قمطار اُس لفافہ کو لیکر کرسی پر سے اُٹھا اور سب کو سلام کرکے باہر بارگاہ سے آیا اپنے مرکب پر سوار ہوکر

اس لشکر سے نکلکر داخل لشکر ہوا اور اپنے لشکر مین پہونچکر بارگاہ مین آیا یہان ارژنگ جواب نامہ کا منتظر دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ قنطارہ آکر پہونچا اور روبرو تخت کے بختگان نے کہا کہ واقعہ بیان کر قنطار نے اپنا جانا دربار مین اور طومار کو نامہ دینا اور اسکا عرضی لکھکر اس نامے کے ہمراہ روانہ کرنا اور وہان سے جواب کا آنا سب پہ چر قنطار نے بیان کیا ارژنگ نے کہا کہ لاؤ وہ لفافہ کہان ہو پس قنطار نے لفافہ دیا اور خود سلام کر کے اپنے مقام پر آکر بیٹھا ارژنگ نے دبیر سے کہا کہ اس لفافہ کو چاک کر کے پڑھو پس دبیر نے لفافہ کو چاک کیا نامہ پڑھنا شروع کیا اول تو تعریف برجیس اور خداوند آفتاب کی تحریر تھی اور مذمت تھی لقا و زمرد ثانی و ارژنگ کی یہ تحریر پڑھکر اور سنکر ارژنگ بہت برہم ہوا چہرہ اسکا لعل ہوگیا ارژنگ نے دبیر سے کہا کہ اس مہمل تحریر کو چھوڑ اصل مطلب کو پڑھو پس دبیر نے عرض کیا کہ یہ سب تحریر تمام ہوگئی ہو یہان سے مطلب شروع ہو پس اسنے مطلب پڑھنا شروع کیا تمام نامہ پڑھا ارژنگ کا یہ حال تھا کہ مثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھا رہا تھا اور بار بار موچھون کو تاؤ دیتا تھا منھ سے کف جاری تھا غیظ و غضب طاری تھا مثل بید مجنون کے کانپ رہا تھا مثل ساہی کے تن پر بال کھڑے ہوگئے تھے ہر موے بدن ارژنگ کا فرط غیظ سے استادہ تھا کہ دشمن بدلا کیا جبتک نامہ پڑھا گیا جب نامہ ختم ہوچکا اسوقت ارژنگ نے کہا کہ ای بختگان اسنے بہت سخت کلمے تحریر کیے ہین اور کیا واہیات کلمات تحریر کیے ہین کہ کوئی ادنی کو بھی نہ تحریر کریگا اور یہ جو اسنے لکھا ہو کہ چترنگ کوئی زمرد ثانی کا فرزند ہو بالکل غلط ہو کوئی میرے باپ کی زوجہ جمود جادو نہ تھی کہ جسکے بطن سے چترنگ پیدا ہوا ہو وہ بالکل جھوٹا ہو اور محض اسکا دعوی غلط ہو جب وہ یہان آئیگا تو اسکو جواب دیا جائیگا اور وہ اپنے کیے کی سزا پائیگا وہ نہ معلوم اپنے دل مین سمجھا کیا ہو اول تو یہ امر بالکل غلط ہو گویا اسنے اپنی شان دکھائی ہو کہ ہم ایسے خدا ہین کہ حالات گذشتہ و آیندہ و موجودہ سے واقف ہین پس اسکے اس نامہ کا یہ جواب ہو کہ طبل جنگ بجواؤ برجیس بدون اسکے نہ مانیگا اسکی شامت ہی آئی ہو خیر دیکھا جائیگا مجھکو بھی دیکھنا ہو کہ برجیس کیونکر ہمسے مقابلہ کرتا ہو اور ہمکو شکست دیتا ہو یقین کرلو کہ میرا لشکر اسکے لشکر کو بھگا دیگا بختگان نے کہا کہ آپ کا بہت درست خیال ہو پس ارژنگ نے کہا کہ ابھی طبل جنگ بجے دیر نہ ہو یہ جو حکم ارژنگ نے دیا اسیوقت بموجب حکم ارژنگ کوس حربی پر چوب پڑی صداے نقارہ گونجی تمام لشکر مین اہل صحرا ہلگیا زمین کانپ گئی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل صبح کو لشکر حریف سے مقابلہ ہوگا حکم نواخت طبل جنگ دیکر ارژنگ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر دربار سے اٹھکر آئے سامان جنگ کرنے لگے لشکر مین درستی آلات حرب و ضرب ہونے لگی سب اہل لشکر یہان سامان جنگ کرنے لگے ادھر لشکر برجیس مین طومار شاہ وغیرہ کا دربار آراستہ ہو ابھی تک طومار شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہو کہ اسکے کان مین صداے طبل آئی طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ بھائی ارژنگ نے طبل جنگ بجوایا ہو معلوم ہوتا ہو خداوند نے بہت سخت جواب دیا ہو پس اسنے برہم ہوکر طبل جنگ بجوا دیا کوئی جاکر خبر تو لاے پس ہرکارے یہ حکم پاکر چلے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر ارژنگ مین موجود تھے صداے طبل جنگ سنکے اور خبر نواخت طبل لیکر اپنے لشکر مین آئے اور داخل بارگاہ ہوکر مجراگاہ سے مجرا کرکے یون دعا دی کہ درگاہ خداوندی مین آپ کا بڑا مرتبہ ہو ہمیشہ خداوند آفتاب و نائب خداوند دلپسر خداوند یعنی برجیس کا آپ کے سرون پر ہمیشہ سایہ رہے اور آپ کے اوپر نظر عنایت رہے

آپ کی ترقی عمر ہو یہ دعا دیکر عرض کیا کہ بعد پڑھنے جواب نامہ کے ارژنگ نے طبل جنگ کا حکم دیا ہے اور دربار
برخاست کر کے چلا گیا بموجب حکم ارژنگ اُسکے لشکر مین نقارہ رزمی بجا ہے سامان جنگ ہو رہا ہے اُسکا یہ
قصد ہے کہ کل غلامان خداوند سے نکلکر اور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہو کر مقابلہ کرے باقی خیریت ہے یہ جو
ہرکارون نے کہا طوطمار شاہ نے سرشار شاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون میرا خیال کیسا درست نکلا کہ
ارژنگ نے طبل جنگ بجوایا ہے دیکھو وہی ہرکارون نے آکر خبر دی پس یہ کہکر طوطمار شاہ نے حکم دیا کہ
ہمارے لشکر مین بھی بفضل و بتائید خداوند آفتاب مہر جبین کے طبل جنگ بجے اور ہمارے لشکر مین بھی
سامان جنگ ہو ہم کل نکلکر میدان جنگ مین ارژنگ سے مقابلہ کرینگے اور اُسکو اُسکی سزا دینگے یہ
جو اُسنے خداوند کی عدول حکمی کی اس سبب سے طبل جنگ بجوایا ہے یہ جو حکم طوطمار شاہ نے دیا اُسیوقت لشکر
طوطمار مین بھی طبل جنگ پر چوب پڑی صداے نقارہ حربی و کوس رزمی فضاے صحرا مین گونجی اہل لشکر کو معلوم
ہوا کہ صبح کو لشکر ارژنگ سے مقابلہ ہوگا اُسیوقت سے لشکر مین سامان جنگ و تیاری رزم ہونے لگی طوطمار
وغیرہ بھی دربار برخاست کر کے اپنے اپنے خیمے مین گئے پس دونون لشکرون مین سامان جنگ ہو رہا تھا
کسی مقام پر دونون طرف ہزارون بلکہ لاکھون سوار و پیدل بیٹھے ہوے تلوارون کو صیقل کر رہے تھے
چرخ پر چڑھا رہے تھے کہ جسکے سبب سے عقل چرخ پیر کی چرخ مین آرہی تھی کسی مقام پر لاکھون سوار و پیدل
اپنے اپنے خنجر انکو درست کر رہے تھے زرہون کو دھو رہے تھے خود و موزے و دستانین صاف کر رہے
تھے سپرین درست کر رہے تھے کمانین جو خانہ خورہ گئین تھین اُنکو سینگ سانک کر درست کیا ترکش سے
تیر نکالے جو کہ عمدہ عمدہ تھے اُنکو ترکش مین رکھا اور برے برے پھینکدیے اسی طور سے دونون لشکر مین
سردار اور پہلوان و افسر اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو اپنے اپنے خیمے مین بیٹھے ہوے درست کر رہے تھے
باجے جنگی بج رہے تھے چاوش پکارتے پھرتے تھے کہ اے جوانون کل روز جنگ ہے جو کہ بہادر ہین اُنکے
لیے عید ہے جو کہ بزدل ہین اُنکے لیے بڑی خرابی ہے اے جوانون خوش ہو کہ کل عروس مرگ سے وصل حاصل ہوگا
معشوق اجل آکر گلے سے ملیگا یہ چاوش پکار رہے تھے جوانون کے دل بڑھا رہے تھے پس راوی نے
کہا کہ وہ دن اسی سامان مین تمام ہوا شاہ خاور نے سلطان مغرب سے شکست کھائی سپاہ ظلمت نے لشکر
نور پر ظفر پائی یعنی شب آئی شاہ انجم نے تخت نیلی پر مع اپنے مصاحبان انجم و وزیران سلطنت جلوس کیا اور
شاہ خاور روز کو قید خانہ مشرق شب مین قید کیا وہ آفتاب کا زرد رو ہو کر طرف مغرب کے روانہ ہونا
وہ جا بجا دھوپ کی شعاع وہ شفق کا آسمان پر پھولنا وہ مشرق کی طرف سے سیاہی شب کا پھیلنا غنچون کا
مسکرا مسکرا کر نسیم کے جھونکون سے باغون مین کھلنا طائرون کا ہنگام شام و غروب آفتاب طرف اپنے
آشیانون کے پرواز کر کے واسطے بسیرے کے جانا چرندون کا طرف اپنے آشیانون کے دوڑ دوڑ کر
طرف اپنے آشیانون کے ایسی فکر تھی بسبب رات ہو جانے کے کہ ہرن شیر کے برابر سے نکلا جاتا تھا وہ کچھ
تعرض نہ کرتا تھا باز کے پہلو سے کبوتر نوبت بانجا رسید کہ آفتاب غروب ہو گیا شام ہو گئی تاریکی شب پھیلگئی
ظلمت شب نے اپنا عمل کیا ہر طرف چراغ روشن ہوے دونون طرف لشکرون مین گھنٹے و ناقوس بجنے
لگے دونون لشکرون مین صداے جے جے پکاری جانے لگی لشکر طوطمار شاہ مین یا آفتاب یا مہر جبین کی جے
تھی اور لشکر ارژنگ مین یا لقا یا زمرد ثانی یا ارژنگ کی جے تھی ہر ایک پوجا پاٹ کر رہا تھا پس جب
پہر رات آئی تو دونون لشکرون مین لوگون نے پوجا پاٹ سے فراغت پائی طلایہ پھرنے لگا اہل طلایہ نے
مشعلین روشن کین اور طلایہ کے لوگ صداے حاضر باش و ناظر باش و صداے ہوشیار باش بلند کرنے لگے

سرداران ہر دو لشکر و اہل لشکر سامان جنگ مین مصروف تھے کوئی مارے خوشی کے نہ سویا تمنائے عروس مرگ
مین وہ شب بسر کی ہر ایک کو خوشی تھی کہ کل صبح کو عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے معشوقہ اجل ہمارے گلے کا ہار
ہوگی کسیکو یہ تصور رہا کہ دیکھیے کل کون گھٹ رہتا ہے اور کسکے قدم ہٹ جاتے ہین کون ثابت قدم رہتا ہے بہت
بڑے لوگون سے مقابلہ ہے وہ بھی کم نہین ہے کوئی کہتا ہے کہ دیکھیے کل کون آب شمشیر کے گھاٹ اترتا ہے کسکی
کشتی عمر دریاے اجل کے پار ہوتی ہے کون کون غرق بحر فنا ہوتا ہے اور کون کون ساحل فنا کے کنارے
اترتا ہے کون گلہاے زخم اپنے تن نازک پر کھاتا ہے کسکے بدن پر بدھیان گل زخم کی کھلتی ہین کوئی گرز گران
سر کو تولکر کہتا تھا کہ کل ایک ضرب گرز مین اپنے حریف کو سوختہ زمین کرونگا کوئی سیف کو ہلا کر کہتا تھا کہ یون دو ا
کرونگا کہ ایک ہاتھ مین سر حریف کا خاک پر غلطان نظر آئیگا کوئی نیزے کو تکان دیکر اپنے خیال کے موافق
کہتا تھا کہ یون حریف کو پشت مرکب پر سے اٹھا کر زمین پر دے مارونگا کہ اسکے استخوان سرمہ سا ہو جائینگے
سپر کو ہلاتے ہوے خیال کر رہا تھا کہ یون حریف کی ضرب کو روکونگا بعض کے روبرو تصویر جنگ
پھر رہی تھی کشتون کے انبار نظر آتے تھے بسمل لوٹ رہے تھے خاک پر زخمی کراہ رہے تھے بعض باہم
بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے کہ صبح کو میدان جنگ مین حریف سے مقابلہ ہے آؤ بھائی ہم تم گلے ملین نہ معلوم
پھر یہ دن نصیب ہون یا نہ ہون کون زندہ رہے اور کون نہ رہے باہم ملکر بیٹھ لین باتین کر لین کیون
بھائی دیکھیے کل کون ثابت قدم رہتا ہے اور کون حریف کی ضرب کو بڑھکر روکتا ہے کل بہت بڑا معرکہ پڑے گا
ہزارون کا کمیت ہوگا خداوند آفتاب آبرو رکھو لین لشکر ابر زنگ کے پہلوان کہتے تھے خداوند ابر زنگ
آبرو رکھو لین ہر ایک لشکر کے لوگ اپنے خدا سے دعا کر رہے تھے بہادرون مین یہ تقریر تھی اور سامان
جنگ کی فکر تھی اور بہادری کا ذکر تھا بار بار خیمون سے اور بسترون پر سے اٹھ اٹھکر میدان مین آ آ کر
کھڑے ہوتے تھے اور آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ آثار سحر نمایان ہوے دامنون کو تھام کر کے
دیکھتے تھے کہ نسیم سحری چلنے لگی جب کچھ آثار نہ پاتے تھے پھر خیمون مین جا کر اپنے مقام پر بیٹھکر باتین کرنے
لگتے تھے جو کہ بزدل تھے انکا یہ حال تھا کہ جب سے انھون نے صداے طبل سنی تھی کسیکو تو دست پر
دست آنے لگے تھے کسیکو تپ لرزہ آگئی تھی لحاف پر لحاف اوڑھکر پڑا ہوا تھا اگر کسی بہادر نے آکر کہا
کہ بھائی کل میدان جنگ مین مقابلہ ہے کہو کیا کہتے ہو جواب دیا کہ بھائی ہم کیا بتائین ہمسے تو سیاہ لرزہ تپ
سے مقابلہ ہو رہا ہے اسنے آکر ہمکو گھیر لیا ہے اسکے مقابلے سے فرصت ہوئی تو ضرور میدان مین جاکے
مقابلہ کرینگے ورنہ مجبور ہین دیکھو کس شدت سے تپ آئی ہے کہ تمام بدن جلا جاتا ہے انھون نے جواب دیا
کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ تم اچھے تھے طبل جنگ کا بجنا تھا کہ تمکو تپ آگئی معلوم ہوا کہ بڑے بزدل ہو اس
خوف سے تپ آئی کہ کل دیکھیے کیا ہوتا ہے یا تمنے فقرہ کیا اسنے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا بس بہادر ایک
آپ ہین اور سب بودے ہین فقرہ کرنے سے کیا حاصل مرض کو آتے کچھ دیر لگتی ہے یہ بہادر کہتے چلا آیا
کسی نے دستون کی شکایت کی کوئی دراصل بنکر پڑا تھا جو کوئی مزاج پرسی کو آیا کہدیا کہ درد سر ہو گیا تپ
آگئی ہے یا اسہال سے اس حال کو پہونچے ہین کہ پلنگ پر سے اٹھنا دشوار ہے کسی نے اپنے خادم سے کہا
کہ ہمارا مرکب بعد نصف شب کو کسکر حاضر کرنا ہم اپنے مکان کو جائینگے اسنے کہا کہ آقا صبح کو مقابلہ ہے برسون نمک
کھایا ہے اور آپ مکان تشریف لیے جاتے ہین لوگ آپکی نسبت طعن کرینگے یہ کون حرکت ہے اسکو برہم ہوکر
جواب دیا کہ کچھ پروا نہین ہے ہمکو کوئی جان دینے کے لیے ملازمت نہین کی تھی صرف بسر اوقات کے لیے
اور اپنی اولاد کی پرورش کرین بھائی ابھی تو شادی ہوئی ہے اگر ہم کل حریف کے ہاتھ سے مارے گئے

تو وہ رانڈ ہو جائیگی کیونکر اُسکا رنڈاپا کٹے گا کیونکہ نہ اُسکے ماں ہی نہ باپ صرف ہمارا اسہارا ہی دوسرے جوان ہی لوگ بہ نگاہ بد دیکھین گے ہم ایسی نوکری سے باز آئے کہ اپنی جان جائے ناموس تباہ ہو اگر ہم زندہ ہین تو اور کسی مقام پہ نوکری کر لین گے میان آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم اسوقت کے طعنہ اُٹھانا اچھا اُس سے کہ سب تباہ ہون اُسنے کہا کہ یہ کیونکر آپ کو یقین ہوا کہ مارے ہی جائیے گا جو اید یا کہ میدان جنگ مین سوائے نیزہ و تلوار و گرز کے اور موت کے کیا ہی کوئی لڈو پیڑے تقسیم ہوتے ہین اگر تمکو اِس امر کا یقین ہی تو یہ وردی اور ہتھیار موجود ہین تم ہین لو اور میرے مرکب پہ سوار ہو کے میدان مین جانا مین تمھارے مقام پہ تمھارا لباس پہنکر کام کرونگا مگر میدان جنگ مین نہ جاؤن گا اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب واہ رے تو آپ پائین مزے آپ کرین نام آپکا اور اگر مارے جائین تو ہم ہماری اولاد تباہ ہو ہمکو کیا حاصل بعد میرے پھر یہ تو نہ ہوگا کہ اپنی تنخواہ مین سے کوئی دو روپیہ مہینہ میری زوجہ کا یا اولاد کا مقرر کر دیجیے ایک مرتبہ یہ سنکر جواب دیا کہ یہی خیال تو ہمکو بھی ہی کہ کوئی ایسا نہین ہی کہ اگر مر جائین تو نصف تنخواہ جو کہ ہم اسوقت پاتے ہین اُنھین سے ہمارے ورثا پر کرکے پس ایسے مین کیا ضرور ہی کہ خواہ مخواہ اپنی جان دین بادشاہ ہون کے تو یہ جھگڑے ہین کہ ذرا سی زمین پر لڑ مرتے ہین آپ تو بیٹھے ہوے ہین کسی پر عاشق ہوے اُس سے طلب کیا اُسنے انکار کیا اُسپر لشکر کشی کر کے چلے یہ بھی کوئی بات ہی اُسکو اپنی اولاد اپنی بہن کا اختیار ہی نہین آپ کے ساتھ شادی کرنا اگر آپ عرش پر سے اُتر کر آئے ہین تو وہ بیچارے ساتھ شادی کرتا ہی آپ کے ساتھ نہین کرتا ہی کوئی زبردستی ہی اُسنے کہا کہ یہ تو نمک حرامی آپ کی ہی کہ ایسے وقت مین یون نکلے جاتے ہین جبتک مفت کا ملا کھایا اب جو اُسکے ادا کرنے کا وقت آیا تو بھاگ نکلے اُنھون نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تو بڑا چرب زبان ہی اب جو کچھ منھ سے کہا ایک ہاتھ تلوار کا مارونگا کہ سر تن سے اُتر جائیگا اُسنے ہنسکر جواب دیا کہ صرف منھ سے اور اِسی کے خوف سے تو آپ بھاگے جاتے ہین اور پھر اُسیکا نام لیتے ہین دیکھیے ایسا نہ ہو کہ کوئی سن لے تو بڑی خرابی ہو اگر آپ ایسے بہادر ہوتے تو حریف پر تلوار کھینچتے تا کہ کچھ حال معلوم تو ہوتا دو دو ہاتھ چلتے اور اگر ایسے شمشیر زن ہوتے تو کیون یون آدھی رات کو بھاگنے کا قصد کرتے ہین نے جو نصیحت کی مجھکو بے دست و پا کر یہ فرماتے ہو کہ ایک ہاتھ مین سر تن سے اُتر جائیگا کیا خوب سچ کسی نے کہا ہی کہ گانڈو ہاتھی اپنی فوج کو مارتا ہی یہ جو چار کرنے کہا اُنکو بہت غصہ آیا اور یہ کہا کہ چلا جا ورنہ تیری قضا آئی ہی وہ ہنستا ہوا چلا گیا اور مرکب تیار کر کے لایا اور گھانس لادنے کا خچر بھی لیس اُنھون نے خچر پر اسباب بار کیا اور مرکب پر خود سوار ہوے اسی تاریکی شب مین نکل گئے اِسی طور سے سیکڑون سوار و پیدل دونون لشکر کے جو کہ بزدل بہت تھے نکل گئے اور جو کہ کچھ دل رکھتے تھے کوئی بخار کا اور کوئی دستون کا بہانہ کر کے پڑ رہا اور اپنے کو میدان جنگ کے جانے سے بچا لیا دونون لشکرون کے بزدلون کا یہ حال اور بہادرون کا وہ حال ہی کہ جو کہ تحریر ہو چکا ہی کہ خوش ہین اور رات کو کس خوبی سے بسر کر رہے ہین تا سحر سیکڑون بزدل لشکر ازرنگ سے اور طوطار شاہ سے نکلے مگر لشکر ازرنگ سے بہت نکلے نوبت باینجا رسید کہ شہنشاہ انجم نے شاہ خاور سے شکست کھائی شاہ [illegible] مع اپنی سپاہ انجم کے میدان فلکی پر سے گریزان ہوا اور عمل خسرو خاور کا ہوا سپاہ ظلمت نے پہلوان [illegible] سے شکست کھا کر گریز کیا طرف مغرب کے یعنی سیاہ نور کا عمل دنیا مین ہوا آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے [illegible] فلکی نے صدائے آواز بلند کی صحبت انجم درہم برہم ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے [illegible] جو گرمی

یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے فوارے چھوٹ رہے ہین پس دونون لشکرون مین گھنٹ و ناقوس بجنے لگے یا خداوند آفتاب و برجیس و ارزنگ کی صدا آنے لگی وردی صبح کی بجی سب اپنے اپنے بستر پرسے اُٹھے پوجا پاٹ مین معروف ہوے ادھر نور سحر جب پھیلا اور گلہاے خودرو جو صحرا مین کھلے اُنکی خوشبو جو پھیلی تمام صحرا مہک گیا وہ صبح کے وقت طائران خوش الحان کا درختون پر بیٹھکر زمزمہ سنجی کرنا اور آشیانونسے اُڑ اُڑکے براے فکر قوت لایموت جانا باد صبا کا اشجار گلہاے رنگا رنگ سے ملکر چلنا درختون کا بسبب ہوا کے متحرک ہونا آفتاب کا نکلنا اُسکی شعاع کا صحرا مین پھیلنا برگ ہاے شجر پر پڑنا اُنکا مثل زمرد کے چمکنا باغ عالم کا عجب سما تھا وہ صحرا عجب ہرا بھرا تھا سبزہ کوسون تک ہرا بھرا لہلہا رہا تھا اُسپر جو اوس کے قطرے پڑے ہوے تھے وہ درغلطان معلوم ہوتے تھے بلبلین خوش پھر رہی تھین کبک دری قہقہہ کر رہی تھین طاؤس رقص کر رہے تھے اور خوش ہوکر پکار اُٹھتے تھے بموجب اشعار شعر

بوے گیسوے گلعذار آئی
سبز پتون مین گل جھلکتے ہین
فرش مخمل ہر دوب ہر جو ہری
چل رہی ہر نسیم فرحت خیز
شاہد گل کا دیکھکر جوبن
ہر طرف کو سمان بہار کا ہر

نخل گل جھومتے ہین مستانہ
جیسے جگنون کہین چمکتے ہین
ابر چھایا ہر مینھ برستا ہر
آ رہی ہر ہواے عنبر بیز
چشم نرگس ہر محو نظارہ
ابر ہر ذکر وصل یار کا ہر

باغ عالم مین ہر بہار آئی
ایک جا ہر مین شمع و پروانہ
قہقہے مارتے ہین کبک دری
ہر طرف اک خوشی کا چرچا ہر
چہچہے کرتے ہین طیور چمن
ہر طرب زا فزاے ارض وسما
یہ عالم تھا کہ نمونہ بہشت برین

تھا وقت صبح جو تھا تو ہر چیز پر جوبن تھا ہوا چل رہی تھی چرندے پرندے درندے جھاڑیون سے اور آشیانون سے نکل نکلکر صحرا کی ہوا کھا رہے تھے گل آفتاب چمن آسمان پر کھل رہا تھا اُسکا عکس جو آب دریا پر پڑتا تھا تو ہر موج معلوم ہوتی تھی کہ طلائی ہر اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہزارون آفتاب پانی سے طلوع ہو رہے ہین جا بجا دھوپ نکل آئی تھی صحرا کا یہ حال تھا ادھر جب لشکر نے پوجا پاٹ سے فراغت پائی ہر ایک کمر کسی مسلح و مکمل ہوکر مرکبون پر سوار ہوے پرے کے پرے غول کے غول طرف بارگاہ کے چلے ادھر سردار بھی اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور لشکر کو مسلح و مکمل دیکھکر حکم دیا کہ طرف میدان جنگ کے جاؤ پس سوار و پیدل غٹ کے غٹ رسالے کے رسالے باجے جنگی بجاتے ہوے علمون کے پھریرے لہراتے ہوے طرف صحرا کے چلے اُسطرف سے آفتاب پرست بھی بڑے جاہ وحشم سے دوسری طرف آئے کہ اتنے عرصے مین ارزنگ اپنی بارگاہ سے نکلا تخت لاکر حاضر کیا سب کا مجرا ہوا ارزنگ تخت پر سوار ہوا خواصی مین سنگان بٹھا داہنی طرف مرکب پر دیلم بن تورج اُسکے برابر قرماسپ اور سرداران زبردست بائین طرف اسلم بن تورج وساحران زبردست کے پرے کے پرے ہنس و باز و طاؤس و اژدر پر سوار اور ترسول ہاتھون مین پیشانیون پر قشقے لگے ہوے گلون مین مار و عقرب پڑے ہوے شانون پر بادلے کی جھولیان پڑی ہوئی آگے آگے نقیب بولتے ہوے طرف صحرا کے ارزنگ کا تخت چلا ہوا کے جو جھونکے آئے سب کے دماغ معطر ہوگئے خنکی معلوم ہونے لگی باجے بجنے لگے اُس راہ کو طے کرکے ارزنگ میدان جنگ مین پہونچا ایک مرتبہ سلامی کے باجے بجے علمونکو جلوہ دیا گیا تخت ارزنگ قلب سپاہ مین آکر قایم ہوا صف بندی ہونے لگی صف آرا نکلے اُنھون نے صفین درست کین سم سے سم زم سے زم کنوتی سے کنوتی طلائی رکاب سے رکاب ملی دوش بدوش چار آئنہ بند جلتہ پوش کی پرے جمے ابھی صف بندی نہ ہونے پائی تھی کہ ادھر سے آمد لشکر طہماسپ شاہ کی شروع ہوئی علم طلائی رنگ کے

لہراتے ہوئے عکس آفتاب سے چمکتے ہوئے آکر علمدار کھڑے ہوئے اب لشکر آنے لگا غول کے غول اور غٹ کے غٹ جوق کے جوق دستہ کے دستہ آکر ہونچے کہ اتنے مین طلو مار شاہ و سرشار شاہ مع سرداران کے نمایان ہوئے دونون تخت پر سوار آگے برابر مرکبون پر قیصور رآد مخوار سنتور نیزہ باز حسام تیر سوت شبرنگ خود پرست قہار دیوکش اور سرداران زبردست مرکبون پر سوار تھے آکر ہونچے قلب لشکر مین دونون بادشاہون کا تخت قایم ہوا باجے جنگی بجے علم سلامی ہوئے اُدھر بھی صف آرا نکلے صفین درست ہونے لگین صف آرا نے میمنہ و میسرہ و ساقہ و کمینگاہ درست کیا قلب مین تخت قایم ہوا قرماسپ برتبہ سپہ سالاری اُدھر کھڑا تھا اِدھر اسکے جواب مین قیصور رآد مخوار کھڑا ہوا جب صفین درست ہو چکین اسوقت تبردار دونون طرف سے نکلے انھون نے جھاڑی جھنڈی پست و بلند زمین کو ہموار کیا اور جو درخت کہ حائل نگاہ تھے انکو کاٹ گرا دیا سقون نے آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا کہ یکایک دونون طرف سے نقیب و کڑکیت نکلے نقیبون نے نقابت شروع کی یون جوانون کے دل بڑھانے لگے اور صدائین لگانے لگے اے جوانون بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید اے جوانون آج دن نام کا ہی وہ تلوار چلے کہ افسانہ رستم و اسفندیار صفحہ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹجاے دیکھین آج کون کون ثابت قدمی دکھاتا ہی جو بڑھکر حریف کو وار کرتا ہی تم اُن نام آورون کے یادگار ہو کہ جنکے افسانہ بہادری کے ابتک ہر ایک کی زبان پر جاری ہین آج اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو کیونکہ یہی ذکر بہادری دنیا مین باقی رہتا ہو اور جو بزدلی کرتا ہی اسکا کوئی نام بھی نہین لیتا ہی خیال کرو کہ اب نہ رستم باقی ہو نہ سام مگر اسکا نام ہر ایک کی زبان پر ہو آج دن نام آوری کا ہی بس وہ کام کرنا کہ جو کہ رستم و سام نے نہ کیا ہو آگے قدم بڑھکر پیچھے نہ ہٹین تن پر یون زخم لگین کہ جیسے گلہاے خوشبو کے ہار گلون مین پڑے ہوتے ہین دولہا بنکر عروس مرگ سے ہمکنار ہو آجکام ناگو بلکہ نام کا پیدا کرنا ہی یہ دنیا مقام بے ثبات ہی اِس مین کسی کو ثبات نہین پس لازم ہی کہ نام پیدا کرو کہ تا کہ اسکے سبب سے سب یاد کرین خیال کرو بڑے بڑے بادشاہان اولوالعزم ہو گئے انکی قبر تک کے نشان مٹ گئے کوئی فاتحہ تک بھی نہین پڑھتا ہی وہ پھول بھی نہین چڑھاتا ہی ہان جو کہ نیکی و نام آوری پیدا کر گئے ہین انکو سب یاد کرتے ہین یہ دنیا وہ مقام ہی کہ کہین شادی ہی اور کہین غم غرض کہ یہان جو نام پیدا کریگا گویا اُسنے لطف زندگی پایا اور وہ دنیا پر آیا ایسی ایسی باتین جو نقیبون نے کہین صفون پر سناٹا سا ہو گیا سب ساکت ہو کر رہ گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب تصویر کھڑے ہین صفون پر صف فرگان سے اُداسی چھاگئی اُدھر کڑکیتون نے کڑکا کہا اور یہ شعر پڑھا شعر جوانون خبردار و ہشیار ہو سلاحون سے اپنے خبردار ہو ❊ دیگر بیاہ لاؤ بس عروس موت کو ❊ دو طلاق اِس زندگی کی سوت کو ❊ دیگر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ❊ مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا ❊ نقیبون نے جو نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا دونون لشکرون کے بہادرون اور دلاورون کا یہ حال ہوا کہ فرط شجاعت سے ہر ایک کے چہرے لعل ہو گئے جوش شجاعت مین آکر جھومے قبضے شمشیر کے چومے ہر ایک نے قصد کیا کہ مرکبونکو بڑھا کر لشکر حریف سے غٹ پٹ ہو جائین اور جنگ مغلوبہ ہو جاے کوئی نیزہ ہلانے لگا کوئی تلوار چمکانے لگا کوئی کمان مین تیر جوڑنے لگا بعضون نے صفون سے مرکب بڑھا دیے یہ عالم تھا دونون لشکرونکا نقیب و کڑکیت کڑکا کہکر لشکر مین آئے ارزنگ کے لشکر مین تمام علم جلوہ گری پر آئے ابھی دونون لشکرون سے کوئی نہ نکلا تھا کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے حجاب پیدا ہوئی دونون لشکر اسی طرف دیکھنے لگے سب نے دیکھا کہ ایک ابر سفید رنگ بہت باریک ظاہر ہوا اور اسقدر تیز پایہ

پلک جھپکانے کی مہلت نہ ہوئی کہ وہ ابر لشکر طومار شاہ پر محیط ہو گیا اُس ابر سے بادل کی گرج اور برق کی چمک پیدا تھی جب وہ ابر محیط ہو چکا اور گرج و چمک موقوف ہوئی اُس ابر سے صدا آئی کہ اے طومار شاہ و سرشار شاہ خبردار ہو جاؤ اور ہوشیار رہو کوئی خوف نہ کرنا خداوند نے تمھاری کمک کے لیے ابر غضب کو روانہ کیا ہے لشکر حریف پر عذاب نازل ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب جواب نامہ لشکر بہ جیبیں روانہ کر چکا تھا اُٹھنے دربار برخاست کیا تھا سب اپنے اپنے مقام پر آئے دوسرے دن جب دربار آراستہ ہوا اور بہ جبیں تخت جواہر نگار پر قدرت آکر بیٹھا اُدھر آفتاب جادو نے بہ جبیں سے کہا آج صبح سے میدان جنگ میں دونوں لشکر صف آرا ہیں بس تم یہاں دربار کرو میں طومار شاہ کی کمک کو جاتا ہوں سب اہل دربار سے کہو کہ طرف مشرق کے دیکھیں اور اُنکو خبر دو کہ وہاں بیرون شہر لشکر ارزنگ سے اور ہمارے لشکر سے مقابلہ ہوگا سبکو وہاں کی حالت نظر آئیگی گویا اُنکے روبرو مقابلہ ہو رہا ہے یہ کہکر آفتاب تو اُسی وقت وہاں سے سب سے پوشیدہ ابر سفید تیار کرکے چلا گیا تھا سحر کر گیا تھا کہ سب کو اسی مقام پر سے حالت جنگ معلوم ہو یہ ابر سفید جو کہ لشکر طومار پر آکر قائم ہوا تھا وہی ابر ہے جسمیں آفتاب جادو بھی نہاں تھا بہ جبیں نے اہل دربار سے کہا کہ اے خونخوار سب کو آگاہ کردو کہ سب طرف مشرق کے دیکھیں مجھکو علم خدائی سے معلوم ہوا ہے کہ بیرون شہر دونوں لشکروں میں مقابلہ ہونے والا ہے دونوں لشکر میدان جنگ میں صف آرا ہیں اُن سب کو وہاں کی حالت اسی مقام پر سے نظر آئیگی کیونکہ میں نے وہ حجاب جو کہ حائل نگاہ ہے سب کی نگاہوں پر سے اُٹھا دیے ہیں خونخوار نے یہ حکم سب کو سُنا دیا ہر ایک درجے کے لوگوں نے طرف مشرق کے دیکھا یہ نظر آیا کہ ایک طرف طومار شاہ و سرشار شاہ لشکر جمائے ہوئے کھڑے ہیں اُنکے مقابل ارزنگ کا لشکر صف آرا ہے سب ارزنگ کی صورت دیکھکر بہت ہنسے اب سب اُسی طرف دیکھ رہے ہیں یہاں کا تو یہ حال ہے اُدھر جب وہ ابر محیط ہو چکا اور صدائے مذکور آچکی اُسی وقت لشکر ارزنگ سے قنطار آئینہ پوش ارزنگ سے اجازت لیکر نکلا اور اپنے مرکب کے تنگ کو درست کیا میدان میں آیا پہلے سلحشوری کی جب خود بھی غرق عرق ہو گیا اور مرکب بھی بس بہ چکے کو زمین پر گاڑ کر اور اپنا دم براست کرنے کو کھڑا ہوا جب دم براست ہو گیا اور پسینہ بھی خشک ہو گیا مبارز طلب کیا طرف لشکر حریف کے منہ کرکے اور کہا کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے کو آئے باسطور سے جو مبارز طلب کیا لشکر طومار شاہ وغیرہ سے زنجیل مرد آزخوار طومار شاہ سے اجازت لیکر نکلا اور میدان میں آکر بہ نگاہ رہو دونوں مرکب برابر سے ہٹے تب مرکبوں کو روانوں نے سنگر پھر مقابل ہوئے نیزہ بازی ہونے لگی دونوں نیزے بیکار ہوئے عمود بازی ہونے لگی عمود بھی شل بیکار ہو گئے پس تلوار چلنے لگی خوب ردو بدل ہوئی ایک مقام پر جو وار زنجیل نے کیا قنطار نے خالی دیا اپنا وار کیا زنجیل نے سپر کی پناہ کیا وہ تلوار سپر کو کاٹ کر سر پر آئی تا د و ابرو اتر آئی اُسنے قصد کیا تلوار کو کھینچ لوں تاکہ حریف کا کام تمام ہو جائے زنجیل نے دستانہ مارا کہ دستانہ قلم ہوئے کلائیاں مجروح تلوار تو سر سے نکل گئی مگر چادر خون سر سے جاری ہوئی اور غش آگیا اُسنے ہرنے پہ مرکب کے سر رکھدیا قنطار نے قصد کیا کہ بڑھکر سر کاٹ لوں کہ جیل بھائی زنجیل کا یہ حال دیکھکر اور طومار شاہ سے اجازت لیکر فوراً میدان میں پہونچا اور بھائی کو پھیر دیا اور خود قنطار سے مقابلہ کیا اُسنے اُسی طور سے جیل کو بھی زخمی کیا جب بہ جیل بھی زخمی ہوا خرجیل مانند خوار نے آکر مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا بلاح گرز زن آیا اُسنے مقابلہ کیا یہ بھی مجروح ہوا اسی جنگ میں نصف دن گزرا تھا کہ پانچ پہلوان زخمی ہوئے یہ حال جو طومار شاہ نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف سر اُٹھا کر کہا کہ اے خداوند یہ کیا کہ حریف نے کئی میرے لشکر کے پہلوانوں کو

زخمی کیا ہو اور پھر مبارز طلب کر رہا ہی یہ کہتا تھا کہ صدا آئی کیون پریشان ہوتا ہی ہم تمکو موجود ہین کسیکو
برائے مقابلہ روانہ کریہ جو صدا آئی پس اُسوقت لشکر طومار شاہ سے میلاح گرز زن مقابلے مین قنطار کے
آیا اور پکارا کہ لاجو حربہ بہادری کا رکھتا ہو کرنے وہی قنطار جس سے سب کو زخمی کیا ہو اور آفتاب پرستون کا خون
چاٹ چکی ہی یہ کہکر وار کیا اُسنے بھی وار کیا اُدھر اُس ابر مین حرکت ہوئی وہ ابر شق ہوا اُس ابر سے ایک آفتاب نمایان ہوا
کہ اُسکی روشنی پھیلی جیسے ہی لشکر طومار نے آفتاب کو دیکھا فوراً سجدے کو جھک گئے اور سجدہ کیا سر سجدے سے
اُٹھایا مگر لشکر ارزنگ کے لوگ اُس آفتاب کو دیکھکر حیران ہوے اُس آفتاب سے ایسی جوت پیدا ہوئی کہ لشکر
ارزنگ کے سب سوار و پیدل مارے گرمی کے پریشان ہوگئے تھوڑی سی دیر مین از سرتا پا غرق عرق
ہوگئے شدت عطش سے زبان تالو مین چپٹنے لگی منھ مین کانٹے پڑ گئے ارزنگ کا تو یہ حال تھا کہ دم بدم گلاس
پر گلاس آب سرد کے پی رہا تھا مگر پیاس نہ کم ہوتی تھی انسان کو گیا ذکر ہو مرکب تک زبانین نکالے ہوے ہانپ
رہے تھے جو کہ مغز سردار تھے وہ دم بدم پانی پی رہے تھے سینے چھلنی ہونے لگا لین تھین ہتھیار جو بدن پر آراستہ
تھے وہ جلاے دیتے تھے ہواے گرم جو چلتی تھی اُس سے جو ریگ کے ذرے اُڑکر جسم پر پڑتے تھے آبلے
ڈالدیتے تھے یہ حدت تھی اُس آفتاب کی دھوپ کی صفت یہ تھی کہ وہ حدت سواے لشکر ارزنگ کے اور کسیکو
نہ معلوم ہوتی تھی لشکر طومار شاہ اُسی طور سے کھڑا ہوا تھا بالکل گرمی نہ معلوم ہوتی تھی نہ اُس صحرا کے جانورونکو
معلوم ہوتی تھی یہ تو حالت گرمی کی تھی براے لشکر ارزنگ اُدھر میلاح سے اور قنطار سے مقابلہ ہو رہا تھا
گو گرمی کے سبب سے اُسکی عجیب حالت تھی مگر کیا کرتا وہ لڑ رہا تھا کہ آفتاب کی کرنین اور عکس اور شعاع قنطار
پر پڑنے لگا اُسنے یہ اثر پیدا کیا کہ سر سے قنطار کے دھوان نکلنا شروع ہوا جیسے شمع کو روشن کرو اور اُس سے
دھوان نکلتا ہی گو گرمی کے سبب سے سب کی حالت غیر تھی مگر مقابلے کی طرف سبکی نگاہ لڑی ہوئی تھی لشکر ارزنگ
کے لوگون نے اور لشکر طومار کے اہل لشکر نے اُس دُخان کو دیکھا مگر کچھ اُن لوگونکی سمجھ مین نہ آیا یہان باہم
نیزہ بازی ہو رہی تھی کہ یکایک ایک شعلہ سر سے قنطار کے پیدا ہوا اور وہ اُسکے تمام جسم مین لگ گیا اور قنطار
مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا تمام ہتھیار بھی جلنے لگے ایک منٹ مین جلکر خاک ہوگیا نام و نشان تک باقی نہ رہا
اِدھر وہ جلکر گرا اِدھر وہ آفتاب نہان ہوگیا اُس ابر مین اور صدا آئی کہ کیون طومار شاہ تمنے خداوند کی قدرت
دیکھی کیونکر حریف کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا کہ نام تک باقی نہ رہا سواے خاک اور کچھ نہین ہی جو خداوند سے
مقابلہ کریگا اُسکا یہی حال ہوگا لشکر ارزنگ نے جو دیکھا جہان پر قنطار تھا اُس مقام پر خاک کا انبار تھا نہ
راکب کا پتہ تھا نہ مرکب کا یہ حال دیکھکر سب کو حیرت ہوئی اب وہ گرمی اور شدت عطش بالکل جاتی رہی کہین
گرمی کا نام بھی نہ تھا پھر سب کو راحت ہوئی گرمی کے سبب سے جو سب بدحواس تھے سبکے حواس درست ہوے
ہتھیارون کا جلنا برطرف ہوا مرکب بھی اپنے حواس مین آئے اِدھر میلاح نے آواز دی کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو
وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دیتا تھا کہ سنتار قوی بازو بھائی قنطار کا اپنا مرکب صف سے نکالکر ارزنگ سے
اجازت لیکر میلاح کے مقابلے مین آیا آتے ہی نیزے کا وار کیا میلاح نے اُسکے نیزے کے وار کو رد کرکے
اپنا جو وار کیا اُسکو پشت مرکب پر سے نیزے پر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا کہ اُسکے اُستخوان ریزہ ریزہ
ہوگئے اُسکے بعد اور ایک پہلوان لشکر ارزنگ سے نکلا اُسکو بھی میلاح نے نیزے سے ہلاک کیا تا شام
دس پہلوان میلاح نے ہلاک کیے اور ایک آفتاب کی حدت سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا دوپہر تک تو ارزنگ
کی فتح رہی بعد دوپہر کے آفتاب پرستون کی ظفر ہوئی جب شام قریب ہوئی سختکان نے ارزنگ سے کہا کہ
طبل باز بجوائیے ورنہ یہ پہلوان سب کو آج ہی قتل کریگا کیونکہ بڑا زبردست ہی بس ارزنگ نے طبل باز بجوادیا

جیسے ہی طبل باز چوب پڑی ادہر طومار شاہ نے بھی اپنے لشکر مین بھی طبل باز بجوایا پس میلاح میدان سے اپنے لشکر مین آیا ادھر ارژنگ مغموم و محزون طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گیا طومار شاہ وغیرہ بھی مع اپنے لشکر کے فرودگاہ پر واپس آئے وہ ابر سفید بھی طرف شہر آفتاب نما کے واپس چلا گیا اسی طور سے گرجتا ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ آج دن بھر برجیس قلعے مین گنبد آفتاب نما مین رہا اور تمام سامان جنگ دیکھا کیا اور کل اہل دربار بھی جب لشکر واپس گئے فرودگاہ پر برجیس نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے دن بھر کے تھکے ہوئے تھے آرام پذیر ہوئے وہ ابر قریب قلعہ آکر غائب ہو گیا یعنی آفتاب جادو اپنے مقام پر اُس آسمان مین آیا جو کہ بالائے قلعہ سحر سے بنا ہوا ہے جسکا ذکر جلد دوم مین ہو چکا ہے یہان تو یہ راحت پذیر ہوئے وہان ارژنگ نے جا کر دربار کیا لشکر نے کمر کھولی اُدھر طومار وغیرہ نے دربار کیا ارژنگ نے بصلاح سخنگان پھر طبل جنگ بجوایا صدائے کوس حربی لشکر مین پھیلی سب سامان جنگ کرنے لگے ارژنگ طبل جنگ بجوا کر خیمۂ خاص مین گیا دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے مقام پر آئے اُدھر طومار شاہ وغیرہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر حریف مین پھر طبل جنگ بجا ہے صبح کو میدان مین آکر مقابلہ کریگا طومار شاہ نے بھی اپنے لشکر مین طبل جنگ بجوانے کا حکم دیا یہان بھی طبل جنگ بجا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہے انکے دل قوی ہین کہ ہماری کمک پر خود خداوند ہین طومار نے بھی دربار برخاست کیا یہان بھی سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب موافق دستور کے درست کرنے لگے طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا چاؤش پکارنے لگے سردار باہم ذکر جنگ کرنے لگے وہ رات اسی طور سے بسر ہوئی صبح کو جب حسب قاعدہ دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے وہان شہر مین برجیس نے دربار کیا اسی طور سے آفتاب جادو برجیس سے کہکر کہ مین تو جاتا ہون تم سب کو حکم دو کہ مشرق کی طرف دیکھین آفتاب یہ کہکر ابر سفید بنا کر اور لشکر طومار پر آکر محیط ہوا یہان برجیس نے سب اہل دربار سے کہا کہ آج پھر طرف مشرق کے دیکھو سب واقعات جنگ نظر آئینگے کل کے واقعات تو دیکھے اور میری قدرت کو جانا یون اپنے بندون کی کمک کرتا ہون سب نے کہا کہ سوائے آپ کے کون خدا ہے پس سب اُسی طرف متوجہ ہوئے یہان یہ سب بند و بست ہوا اُدھر جب ابر محیط ہو چکا لشکر طومار سے میلاح گرز زن میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر ارژنگ سے میلاد خرس صورت نکلا ہم نگا در ہوا بعدہ نیزہ بازی ہونے لگی میلاد ہاتھ سے میلاح کے زخمی ہوا پس اُسنے پھر مبارز طلب کیا فولاد نکلا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی اسکے ہاتھ سے مارا گیا بعدہ پھر ایک پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا اور ایک قوی تن نکلا وہ میلاح کے ہاتھ سے زخمی ہوا تا دو پہر میلاح نے دو سردارون کو جان سے مارا اور تین کو زخمی کیا اب جو اسنے مبارز طلب کیا تو لشکر ارژنگ سے حداد سخت پنجہ نکلا اُسنے آکر میلاح کو زخمی کیا جب میلاح مجروح ہوا پس لشکر طومار سے ایک سوار میدان مین آیا اُسنے میلاح کو پھیر دیا خود مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک سوار آیا وہ بھی حداد کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور ایک سوار میدان مین آیا بعد مقابلۂ بسیار وہ ہاتھ سے حداد کے مارا گیا یہ جور رنگ طومار نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے خداوند آپ کے بندے قتل ہوتے ہین کمک فرمایئے صدا آئی کہ کسیکو برائے مقابلہ روانہ کر پس طومار نے قرطاس سخت جان کو اجازت دی وہ میدان مین آیا حداد سے ہم نبرد ہوا یہ اگر ہم نبرد ہوا ہے کہ اُس ابر سے ایک برق چمک کر گری کہ اُسکے سر پر آئی اسکے اہل لشکر نے پکار کر کہا کہ اے پہلوان بچ تیرے سر پر برق آتی ہے جبتک خبردار ہو

کہ وہ برق گری تا نگون سے نکلگئی وہ مرکر گرا آگ پیدا ہوئی لاش جلنے لگی کہ قرطاس نے مبارز طلب کیا اُدھر
لشکر طومار شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ یا خداوند آفتاب کہکر سجدے مین جھکے لشکر ارزنگ کو حیرت ہوئی مگر بوجہ حکم
ارزنگ ایک پہلوان نکلا میدان مین آیا ہم نبرد ہوا ہاتھ سے قرطاس کے زخمی ہوا تا شام چار پہلوانون کو
قرطاس نے زخمی کیا اور تین کو جان سے مارا کہ شام ہوگئی ارزنگ طبل باز بجوا کر طرف فرودگاہ کے
گیا طومار اپنی فرودگاہ پر آیا ابر سفید اُسی طور سے طرف شہر کے چلا گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ ارزنگ
نے پھر طبل جنگ بجوایا طومار شاہ کو خبر ہوئی اُسنے بھی طبل جنگ بجوایا دونون لشکرون مین رات بھر تیاری
جنگ رہی موافق کل کے آج بھی برجیس دربار برخاست کر کے چلا گیا تھا رات بھر آرام پذیر رہا صبح کو
پھر دربار مین آ کے موجود ہوا سب اہل دربار حاضر ہوئے حسب قاعدہ جو کہ دورون سے مقرر ہے
آفتاب برجیس کو خبردار کر کے چلا گیا ابر سحر مین پوشیدہ ہو کر یہان برجیس نے سب کو حکم مشرق کی طرف
دیکھنے کا دیا یہ لوگ اُسطرف متوجہ ہوئے یہان دونون لشکر میدان مین صبح کو آکر صف آرا ہوئے ابر آکر
محیط ہوا کہ لشکر طومار سے قرطاس سخت کمان نے نکلکر لشکر ارزنگ سے مبارز طلب کیا یہ سنکر بہرام سنگ صورت
آیا اور ہم تگاور ہوا بعد ہم تگاور ہونے کے نیزہ بازی ہونے لگی قرطاس نے بہرام کو نیزے سے مجروح
کیا اور صدا دی کہ کسی اور کو میرے مقابلے کو روانہ کرو ایک گمنام سردار نکلا وہ جان سے ہلاک ہوا
اسی طور سے قرطاس نے سات پہلوان زخمی کیے اور تین جان سے مارے دو پہر تک یہ رنگ
دیکھکر ارزنگ کے لشکر سے اوصاف تبرزن نکلا ارزنگ سے اجازت لیکر اور آتے ہی تبر کا وار کیا
کہ قرطاس مجروح ہوا ایک سوار نے آکر اوصاف کا مقابلہ کیا قرطاس کو لشکر مین بھیجدیا وہ بھی اوصاف
کے ہاتھ سے مجروح ہوا اور ایک سردار نکلا وہ بھی مجروح ہوا اور ایک سردار آیا وہ مارا گیا کہ یہ جو
طومار نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف منھ کر کے کہا کہ ای خداوند آپ کے بندے قتل ہوئے انکی کمک پر
آنا ضرور ہے تو بس یہ کہنا تھا کہ صدا آئی تو پریشان نہ ہو ہم کمک کے لیے موجود ہین تعجیل نہ کر مقابلے کو
کوئی جائے پس مرتاض قوی بازو بموجب اجازت و اشارۂ سرشار شاہ میدان مین بمقابلہ اوصاف
آیا اور ہم تگاور ہوا کہ اوصاف نے تبر کا وار کیا اُسنے خالی دیا اپنا وار کیا کہ اُسنے بھی خالی دیا اور قصد کیا
کہ وار کرے ون کہ صدا آئی اوصاف سنبھل جا تیرے اوپر عذاب خداوندی نازل ہونے کو ہے یہ جو اُسنے
سُنا پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی کہ برابر سے زمین شق ہوئی اور اوصاف مع مرکب کے اُس مین
غرق ہو گیا پھر پتہ نہ ملا کہ کیا ہوا بعد تھوڑے عرصے کے لاش اوصاف کی اور مرکب کی زمین سے خود
بخود نکلی اور اُس ابر سے صدا آئی کہ دیکھی قدرت خداوند آفتاب کی کہ کیونکر اُسکو ہلاک کیا اور
آفتاب پرستون نے تو سجدہ کیا مگر ارزنگ پرست حیران ہوئے کہ مرتاض نے مبارز طلب کیا لشکر
ارزنگ سے ایک سردار نے نکلکر مقابلہ کیا بڑی دیر تک رد و بدل رہی ایک مقام پر وہ سردار
مرتاض پر غالب آیا اور قریب تھا کہ مرتاض کو زخمی کرے یا قتل کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے
ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین ایک تلوار تھی کہ اُسنے اُس تلوار کو طرف آسمان کے اوچھالدیا وہ
تلوار بالائے آسمان گئی اور وہان سے سر پر اُس سردار کے گری کہ اُسکے دو پر کالے ہوگئے زمین
سے صدا آئی کہ منم ملک الموت قدرت یون روح قبض کرتے ہین کوئی بھی خداوند برجیس نائب خداوند
آفتاب سے مقابلہ کر سکتا ہے یہ صدا آکر وہ ہاتھ غائب ہو گیا مرتاض نے سنبھلکر پھر مبارز طلب کیا اور
ایک سردار نکلا اُسکو مرتاض نے مجروح کیا اور ایک پہلوان نکلا اُسکو جان سے مارا اور ایک سردار

نکلا وہ بھی مجروح ہوا قریب شام ایک پہلوان نکلا کہ اُس سے اور مرتاض سے تلوار چلنے لگی بڑے عرصے تک تلوار چلی قریب دوسو کے سردار و سوار لشکر ارزنگ کے اپنے لشکر کی صف سے نکلکر حرب و ضرب کا تماشہ دیکھنے کو کچھ آگے بڑھ آئے تھے یہان تو ردوبدل ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ آفتاب اُس ابر سے طلوع ہوا اُسکا عکس جو زمین پر پڑا زمین سے شعلے نکلنے لگے اسقدر گرمی ہوئی کہ سب از سرتا پا تھوڑے عرصے مین غرق عرق ہو گئے مرکبون کی دم اکبون کی دونون کی زبانین نکل آئین گو وقت شام کا قریب تھا آفتاب غروب ہو چکا تھا پر ایک شدت گرمی سے پریشان ہونے لگا مگر یہ حال لشکر ارزنگ کا تھا آفتاب پرستون کا یہ حال نہ تھا وہ اپنے جیسے تھے ویسے رہے کہ ایک مرتبہ عکس جو اُس آفتاب کا اُس سردار پر پڑا وہ مثل چنار خشک جلنے لگا اور تھوڑے عرصے مین جلکر خاک ہو گیا یہ تو جل ہی رہا تھا کہ وہ جو کچھ آگے آ گئے تھے اُنپر عکس پڑا اور صدا آئی کہ اے ارزنگ اگر تو خدا ہے تو ان سب کو بچالے جنپر اپنا عذاب نازل کیا کہ یہ سب ابھی جلکر خاک ہوے جاتے ہین ارزنگ نے و کل اہل لشکر ارزنگ نے یہ صدا سنی ارزنگ تو بغلین جھانکنے لگا اور متفکر ہوا کہ کیونکر بچاؤن اُدھر عکس جو اُن سب پر پڑا اُنکے سرون سے دھوان نکلنے لگا کہ دفعتاً اُنکے جسمون مین آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگے یہ تو جلتے لگے پھر ابر ارزنگ کے برابر سے صدا آئی کہ اب مین خدا ہون یا تو نہ بچا سکا مین نے اپنا عذاب نازل کیا یہ ادنی نمونہ میرے غضب کا ہے اسی طور سے کل لشکر کو تیرے جلادونگا بھلا تو بندہ ہوکر خدا سے مقابلہ کرنے آیا ہے یہ جو صدا آئی ارزنگ منھ دیکھکر رہ گیا کچھ جواب دیتے نہ بن پڑا اُدھر وہ آفتاب ابھی ابر مین پوشیدہ ہو گیا اور وہ سب جلکر خاک ہو گئے ارزنگ دیکھا کیا کچھ نہ ہو سکا چونکہ شام ہو گئی تھی اور اسدن بہت سے سردار لشکر ارزنگ کے کام آ چکے تھے پس ارزنگ نے پریشان ہوکر طبل بازگشت بجوا دیا ابر اپنی طرف چلا گیا دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس آئے برجیس گنبد سے اُٹھکر محل مین گیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے یہان ارزنگ نے دربار کیا طوفان شاہ نے اپنے لشکر مین دربار کیا اس خیال سے کہ شاید پھر ارزنگ طبل جنگ بجوائے تو مین بھی اپنے لشکر مین طبل جنگ کا حکم دون وہان ارزنگ نے جب دربار کیا اور سب سردار کمرین کھولکر اور لباس درباری پہنکر حاضر دربار ہوے اُسوقت ارزنگ نے سخنگان سے کہا کہ میری سمجھ مین نہین آتا ہے کہ یہ کیا امر ہے جو مقابلے ہوے میری شکست ہوئی لڑائی بنکر بگڑ گئی جہان دو ایک پہلوان لشکر حریف کے زخمی ہوے اور حریف نے ابر کی طرف دیکھکر فریاد کی پس اُس ابر سے اُسکی کمک ہوئی اور میرا سردار مارا گیا اور آج تو غضب ہو گیا قریب دوسو یا تین سو کے سواران لشکر جلکر خاک ہو گئے اس آفتاب مین جو کہ ابر سے ظاہر ہوتا ہے اُسمین کیا اثر ہے کہ گرمی ایسی ہوتی ہے کہ حال تباہ ہو جاتا ہے اور جسپر عکس پڑتا ہے وہ جلجاتا ہے تمنے دیکھا کہ وہ لوگ آگے بڑھ گئے تھے کیونکر جلے سخنگان نے کہا کہ اے خداوند میرے نزدیک تو یہ کارخانہ سحر کا ہے اور یہ ابر سحر ہے اور یہ آفتاب سحر ہے کسی ساحر زبردست کا بنایا ہوا ہے جبتک ابر سحر نہ مٹے گا اُسوقت تک یہ حالت نہ برطرف ہوگی نہ آپکی ظفر ہوگی پس آپکے ہمراہ اسلم ایسے ساحر زبردست ہین اور ساحرون کا لشکر بھی ہے حکم دیجیے کہ کل سے غیر ساحر نہ مقابلہ کرین بلکہ ساحر مقابلہ کرین اور اس ابر سحر کو مٹا دین جو کہ لشکر حریف پر آکر محیط ہوتا ہے جو میری راے مین آیا مین نے عرض کیا اسلم سے حکم فرمایے اور سردارون سے بھی راے لیجیے دیکھیے وہ کیا کہتے ہین اگر غیر ساحر عمر بھر مقابلہ کرینگے قیامت آجاے گی کچھ بھی نہ ہوگا دوسرے آپ علم خدائی سے دریافت فرمایے ارزنگ نے ایک مرتبہ مسکرا کر جواب دیا

کہ جو فعل خدائی کے تعلق ہین انمین علم خدائی کا کام ہوتا ہی اور جو کچھ دنیا کے متعلق ہین انمین کوئی علم خدائی کی ضرورت نہین ہی وہ صرف مشورہ پر کام ہوتا ہی اور مین نے تجھکو بھی یہ عقل دی ہی اور اپنا مشیر مقرر کیا ہی سب امور دنیا کے لیے اور بعض اوقات تجھسے امر خدائی مین بھی مشورہ کرونگا مین نے ستر ہزار برس پیشتر ہی قدرت سے تقدیر کی تھی کہ تو ایسی رائے دے اور تیری رائے بہت ٹھیک ہی یہ کہکر ازرنگ نے دیلم و اسلم و دیگر سردارون کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم سب کی کیا رائے ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے دیلم و اسلم یہان آئے ہین اور یہ مقابلے ہوے ہین انکے بھی دل ازرنگ کی طرف سے پھر گئے ہین اور یہ خیالات ہین کہ پورے طور سے ثابت ہو جائے کہ یہ دراصل خداوند آفتاب ہین اور بدرجبیس انکا فرزند و نائب ہی تو ہم ازرنگ کی بندگی ترک کرین اور اپنے مذہب قدیم پر آئین جو کہ باپ دادا کا مذہب تھا کچھ کچھ انکو ان واقعات سے یقین ہوتا جاتا ہی مگر ابھی یقین کلی نہین ہوا ہی اس سبب سے اپنے خیالات کو ظاہر نہین کیا ہی لشکر کے لوگ بھی ازرنگ کی طرف سے کچھ کچھ شک کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ کوئی سردار ازرنگ سے پھرے تو ہم بھی اپنے خیالات ظاہر کرین یہ رنگ اہل لشکر کا ہی پس جب ازرنگ نے اسلم و دیلم سے رائے لی انھون نے یہی جواب دیا کہ وزیر ٹھیک کہتے ہین اور یہی ہم سب بھی خیال کرتے ہین کہ ضرور یہ کارخانہ سحر کا ہی پس سب سردارون نے نخنگان کی رائے کی تائید کی ازرنگ نے کہا کہ مین نو ہزار برس پیشتر تقدیر کر چکا تھا بھلا ممکن تھا کہ اسکے خلاف ہوتا اسی سبب سے تو مین نے نخنگان کو اپنا مشیر قرار دیا ہی کہ اسکی رائے ایسی ہوتی ہی کہ جو کہ موافق علم خدائی کے ہوتی ہی اب مین اسکو اپنے امور خدائی مین بھی شریک کر لیا کرونگا نخنگان نے اپنے دل مین کہا کہ تم تو ایسی ہی ہو کہ خدائی کرو گے مین تمکو مثل تمھارے باپ دادا کے تباہ کرونگا جیسے میرے باپ دادا نے لقا و زمرد کو تباہ کیا اور در بدر پھرایا اور نوبت یہ ہوئی کہ خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے میرا کام سب کو گمراہ کرنے کا ہی چونکہ مجھکو اہل اسلام سے عداوت ہی مین سبب مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی ایسا ہو کہ جو اہل اسلام کو پریشان کرے اسی سبب سے مین نے تجھکو خدا بنایا تھا مگر تم ایسے عشق مین مبتلا ہوے کہ ادھر چلے آئے لیکن اب یہ مجھکو مد نظر ہی کہ تم تباہ ہو اور مین بدرجبیس کے پاس جاؤن اسکو ورغلا کر خدا پرستون سے مقابلہ کراؤن ازرنگ سے خدا پرستون کے لیے کچھ نہ ہو سکیگا جب بدرجبیس کا کچھ نہ کر سکا تو بھلا انکا کیا مقابلہ کریگا اور ثریا سے یقین تو حق ہی اہل اسلام کا وہی اسکے وصل سے شاد کام ہونگے اسکے گوہر ناسفتہ کو سفتہ کرینگے یہی خیال کر کے اور قوت کم کرنے کی غرض سے اسنے ازرنگ کو یہ رائے دی کہ ساحرون سے مقابلہ کراؤ دوسرے اسکو بھی یہی دیکھنا تھا کہ جو کہ ساحر بدرجبیس کا معین و مددگار ہی ساحران زبردست ہی یا کوئی ایسا ویسا ساحر ہی پس ساحرون کے مقابلے سے یہ حال ظاہر ہو جائیگا یہ خیال اپنے دل مین پہلے سے قبل ہی اور جب ازرنگ نے وہ کلمے کہے اسنے پھر وہی خیال کیا اور ازرنگ کو برا بھلا دل مین کہا مگر ظاہر مین تعریف کی اور کہا کہ آپ میری بڑی تعریف کرتے ہین ورنہ مین کس قابل ہون ایک ادنی آپکا خادم ہون ہان یہ مرتبہ میرے باپ دادا کا تھا کہ وہ آپکی خدائی کے کامون مین رائے دیتے مگر انکو خداوند لقا و زمرد ثانی اپنے ہمراہ لے گئے ہین مین ایک کندۂ ناتراش ہون جو بات ذہن مین آئی بیان کر دی اسپر عمل کرنا نہ کرنا آپ کا فعل ہی ازرنگ نے جواب دیا کہ نہین ہم ضرور عمل کرینگے یہ کہکر اسلم سے کہا کہ کل تم مقابلہ کرنا اپنے لشکر کے ساحرون کو مقابلے کے لیے روانہ کرنا اسلم نے کہا کہ آپ میرے نام پر طبل جنگ بجوائیے پس ازرنگ نے خوش ہو کر حکم دیا کہ طبل جنگ ساحرون کے لشکر مین بھی بجے اور غیر ساحر جو تھے بھی لشکر مین اور یہ ظاہر کر دیا جائے کہ کل ساحر مقابلہ کرینگے لشکر حریف سے کوئی غیر ساحر میدان مین نہ جائے

پس بموجب حکم ارزنگ لشکر مین طبل جنگ بجا تیاری ہونے لگی اپنا اپنا سحر جگانے لگے ہوم خانے روشن ہوے رائی سرسون کالے دانے گوگل کے جلنے کی بو آنے لگی بچۂ خوک ذبح ہونے لگے کالی کلکتہ والی کے پکارنے کی صدا آنے لگی کوئی لونا چاری کو پکارنے لگا ساحرون کے خیمے سے دھوآن بلند ہونے لگا گو یہ امر دیلم کو بہت ناگوار ہوا کہ اسلم نے کیون اِس امر کا اقرار کیا مگر خاموش ہو رہا لشکر مین تو تیاری جنگ ہونے لگی ارزنگ نے حکم طبل جنگ دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے غیر ساحر تو اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوے کیونکہ یہ اُنکو معلوم تھا کہ کل مقابلہ ساحر کا ہے بلکہ ساحرون نے اپنا سامان درست کرنا شروع کیا دیلم پہلے اپنے خیمے مین آیا کچھ زہر مار کرکے اسلم کے پاس آیا وہ سامان سحر مین مصروف تھا کہ خادم نے اُس سے کہا کہ آپ کے بھائی صاحب تشریف لاے ہین وہ ہوم خانے سے نکل آیا اور کہا کہ کیون بھائی صاحب اسوقت کیون سرفراز کیا دیلم نے کہا کہ ارے اسلم تو نے بڑا غضب کیا کہ ارزنگ سے اقرار کر لیا کہ مین مقابلہ کرونگا میرے نزدیک اُنسے مقابلہ کرنا گویا خداوند آفتاب سے لڑنا ہے ضرور یہ خداوند آفتاب ہین میرا تو خیال بدل گیا ہے یہ کہکر جو کہ اُسنے اپنے دل مین خیال کیا تھا وہ اسلم پر ظاہر کیا اسلم نے کہا کہ او بھائی یہی میرا بھی خیال ہے صرف مین نے اپنا اطمینان کرنے کے لیے اِس مقابلے کو قبول کر لیا ہے گو یہ طریقہ ساحرونکا نہین ہے نہ یہ کارخانہ سحر کا ہے سخنگان کی راے غلط ہے پس اگر یہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ خداوند آفتاب ہین تو ہم ضرور ارزنگ کی اطاعت ترک کرینگے اور پرستش خداوند آفتاب پر کمر بستہ ہونگے بھائی میرا یہ قصد ہے کہ اگر کل مقابلے مین غالب آیا تو خیر ورنہ اپنے اُستاد کو بلا کر مقابلہ کراؤنگا سب طور سے اپنا اطمینان کر لونگا تاکہ بعد کو کوئی ارمان رہ جاے اور پھر پشیمانی ہو ارزنگ سے بھی بگڑے اور کوئی امر نہ ہوا ابھی درجۂ یقین کو یہ امر نہین پہونچا ہے کہ ضرور خداوند آفتاب مین شک ہے پس اس طرح یہ شک رفع ہو جائیگا اور یقین کلی ہو جائیگا دیلم نے کہا کہ ہان یہ راے تمنے خوب نکالی ہے پس اگر خداوند ہین تو تمپر کیا منحصر اور تمہارے اُستاد پر کیا منحصر تمام عالم کے ساحر ایکطرف ہونگے اور مقابلہ کرینگے تو بھی اُنکا کچھ نہین کر سکتے ہین اسلم نے جواب دیا کہ ضرور پس جب ہمپر یہ امر ظاہر ہو جائیگا اُسوقت ارزنگ پر زور ڈالین گے اور کہین گے کہ تم بھی خداوند کی اطاعت کرو اگر اُسنے قبول کر لیا تو خیر ورنہ اسیر کرکے اُسکو خدمت خداوند مین لیجائین گے اور یہ تحفہ نذر کرینگے اِس طور سے اِس قصے کو پاک کرینگے دیلم اسلم کی راے سُنکے خوش ہو گیا اور یہ کہا کہ تم اپنا کام کرو مین جاتا ہون یہ کہکر اپنے خیمے مین آیا اور بلا خوف وخطر سو رہا کیونکہ آج اُسکو تو کچھ سامان کرنا نہ تھا یہان سامان جنگ ساحرون مین ہو رہا ہے اُدھر ہرکارون نے طومار شاہ وغیرہ کو خبر دی کہ آج لشکر ارزنگ مین یہ راے پیش ہوئی وہ سارے بیان کی جو کہ سخنگان سے وارزنگ سے تقریر ہوئی تھی اور بیان کیا جب سب کی راے ہو چکی اُسوقت ارزنگ نے ساحرون کے نام طبل جنگ بجوایا کہ میدان مین آکر ساحر مقابلہ کرینگے باقی خیریت ہے طومار شاہ و سرشار شاہ نے کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہمکو کوئی خوف نہین ہے ہم جنکے ہین خداوند برجیس و آفتاب کے وہ ہماری کمک کرینگے یہ حکم جو دیا یہان بھی کوس رزمی بجا دونون لشکرونمین سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا لشکر آفتاب پرستان کو بالکل اس امر سے ہراس نہ تھا کہ ساحرون سے مقابلہ ہے دل قوی تھے کہ خداوند کمک پر موجود ہین رات بھر تیاری جنگ ہوا کی کہ اتنے عرصے مین ساحر روز نے ساحر شب کو شکست دی اور سامری وقت فلکی بتخانۂ مشرق سے جھولی شعاع کی دوش پر ڈالے ہوے بھبوت نور ملے ہوے میدان فلکی پر جلوہ گر ہوا اور ساحر نجم

اُس سے شکست کھا کر مع اپنے ہمراہیون کے طرف ہو محانہ مغرب کے کوچ کیا یعنی ماہتاب مع ستارون کے روانہ ہو گیا آفتاب عالمتاب نے اپنا جلوہ کیا پردۂ شب سے صبح برآمد ہوئی سب بیدار ہوئے ارزنگ سب کامون سے فراغت کرکے برآمد ہوا اور تمام لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ مین آیا صف آرائی ہوئی ادھر سے طومار شاہ وغیرہ بھی لشکر لیکر آئے آج لشکر ارزنگ مین یہ نیا سامان تھا ہر طرف مجمرون پر بخورات جلرہا تھا ساحر اپنے اپنے حربہاے سحر سے آراستہ تھے اور ترسول پنسول بلند تھے ہر ایک ساحر سامری اپنے وقت کا بنا ہوا تھا یہان لشکر صف آرا ہو رہے تھے وہان قلعے مین برجیس برآمد ہوا سب نے حاضر ہوکر جناب قدرت کی طرف سجدہ کیا آفتاب نے برجیس سے کہا کہ مین جاتا ہون تمھارے بندون کی کمک کو کیونکر رات کو وہان یہ صلاح ہوئی ہی کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی پس غیر ساحر نہ مقابلہ کرین بلکہ ساحر مقابلہ کرین چنانچہ اس امر کے لیے ساحر مقابلہ کرین رات طبل جنگ بھی ساحرونکے نام پر بجا ہی پس آج اسلم بن تورج جو کہ ساحر ہی اسکے ہمراہ ساحرون کا لشکر ہی وہ مقابلہ کریگا قدرت کو کوئی خوف نہین ہی اگر تمام عالم کے ساحر جمع ہوکر مقابلہ کرین تو بھی مابدولت کا کچھ نہین کرسکتے ہین پس آفتاب ابر سفید مین پنہان ہوکر روانہ ہوا یہان برجیس نے خوبخوار سے کہا کہ سب مثل ہر روز کے طرف مشرق کے متوجہ ہون آج قدرت کو معلوم ہوا ہی کہ ساحر مقابلہ کرینگے میرے بندے سحر کا بھی تماشہ کرین اور میری قدرت نمائی کو دیکھین کہ کیونکر اُنپر میرا عذاب نازل ہوتا ہی خوبخوار نے سب کو آگاہ کیا سب اُسی طور سے اُسطرف متوجہ ہوے خوبخوار نے عرض کیا کہ بھلا کوئی بھی قدرت سے مقابلہ کرسکتا ہی ساحر کیا حقیقت رکھتے ہین اُنکی بہت بڑی قدرت ہی پس یہان تو سب متوجہ ہین ادھر وہ ابر جاکر لشکر پر محیط ہوا جب نقیب نقابت کرچکے اُسوقت لشکر ارزنگ سے ایک ساحر جسکا نام جزیر جادو تھا اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر اسلم وارزنگ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور پکارا کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو میرا مقابلہ کرے پس مرتاض اپنے مرکب کو بڑھا کر اور صف سے نکلکر طومار سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور کہا کہ کل مین نے ہی تیرے لشکر کے کئی سردارون کو زخمی کیا تھا اور ہلاک کیا آج ارزنگ نے عاجز ہوکر غیر ساحرون کو منع کردیا اور ساحرون کو براے مقابلہ روانہ کیا یہ کیسا خدا ہی کہ بندون سے عاجز ہی یہ ہمارا خدا ہی اور اُس خدا کے ہم بندے ہین جو ہر امر پر حاوی ہی ہمکو دیکھو کہ ہم بلا خوف ساحر سے مقابلہ کرنے آتے ہین گو ساحر نہین ہین یہ جو مرتاض نے کہا اُسنے جوابدیا کہ بس زبان اپنی بند کر اور حربہ کر پس مرتاض نے نیزہ اُٹھاکر اُسکے سینے پر مارا اُسنے اسم سحر پڑھا کہ اُسکی قوت سلب ہونے لگی اور بیحس وحرکت ہوکر مرکب پر سے گرا کہ جزیر جادو نے آواز دی اور کسی کو روانہ کرو اور ایک سردار اجازت لیکر آیا وہ بھی مثل مرتاض کے بیحس ہوکر گرا اور ایک پہلوان آیا وہ بھی گرا تب سرشار شاہ نے سر اُٹھاکر کہا کہ ای خداوند یہ وقت مدد ہی روانہ فرمایئے کسی فرشتہ قدرت کو وہ آکر اُسکا کام تمام کرے یا اسپر اپنا عذاب نازل فرمایئے یہ سرشار شاہ کا کہنا تھا کہ آواز آئی قدرت نے فرشتہ عذاب سے اُسکے لیے حکم کردیا ہی وہ اُسکی روح قبض کیے لیتا ہی یہان یہ صدا آرہی تھی ادھر جزیر نے مبارز طلب کیا ادھر سے ایک سوار مقابلہ کو چلا کہ سب نے دیکھا اُس ابر سے یکایک صورت مہیب پیدا ہوئی کہ جسکے دیکھنے سے دیو کا بھی زہرہ آب ہو جاے اہل لشکر ارزنگ دیکھکر خوف زدہ ہوے یہان لوگ خوف کرتے تھے ادھر آواز آئی کہ اے جزیر میری طرف دیکھ اپنے سر پر پس جزیر نے سر اُٹھاکر دیکھا جیسے ہی نگاہ اُسکی اُس چہرہ ہولناک پر پڑی ایک نعرہ زور سے چیخ ماری اور اپنے طاؤس پر سے گرا دونون لشکر کے لوگ یہ سمجھے کہ خوف کھا کر گرا ہی کچھ لوگ ساحر اُسکے اُٹھانے کو چلے جبتک اُسکے قریب آئین آئین کہ وہ پانی ہوکر بہگیا اُسکا نام تک نہ باقی رہا یہ لوگ اور حیران ہوے اُسی مقام پر ٹھہرکر گھوڑے جنبے

اور چند ساحروں نے نارنج و ترنج جھولیوں سے نکالکر اُس صورت مہیب پر مارے قہقہہ کی صدا آئی اور کسی نے کہا کہ کیا شان ہے خداوند آفتاب کی بندے خداوند سے اپنے مقابلہ کرتے ہیں ابر قدرت پر اور ملک الموت قدرت پر سحر کرتے ہیں ہاں اپنے دل کے ارمان نکال لو یہ بھی حسرت باقی نہ رہے خوب اپنا اطمینان کر لو میں کوئی ایسا ویسا نہیں ہوں کہ دب جاؤں میں اصلی خدا ہوں میری قدرت تم پر بخوبی ظاہر ہو چکی ہے یہ تم لوگوں نے نارنج سحر ابر پر مارے ہیں یا گلہائے صد برگ پھینکے ہیں یہ مذاق کسی معشوقہ سے کرو یہاں کوئی تمھارا معشوق نہیں ہے نہ فرشتگان قدرت کو اسقدر مہلت ہے کہ وہ تمھارے ساتھ گیند بازی کریں یہ لڑکیوں کا کھیل ہے سب نے دیکھا کہ وہ ترنج و نارنج نہیں ہیں بلکہ گل صد برگ ہیں جو کہ ان ساحروں نے اُس چہرہ ہولناک پر مارے تھے یہ سب حیران ہوئے خصوصاً وہ ساحر تو بہت پریشان ہوئے کہ ترنج و نارنج گل صد برگ بنگئے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیے اور قصد کیا کہ اپنے مقام پر پلٹ جائیں آواز آئی کہ اب جا بھی سکتے ہو تمنے بہت گستاخی کی سپاہ قدرت کے فرشتے کے تم پر عذاب نازل ہوتا ہے کیا گھر بنایا ہے کہ ایک حرکت کی پھر واپس چلے یہ بھی افرازنگ نے تصور کیا ہے کہ جو چاہے بے ادبی کے اور عذر کر لیا وہ خاموش ہو رہا انھیں کچھ مادہ ہی نہیں نہ وہ خدا ہے صرف اُسنے گمراہ کرنے کو اپنے کو خدا مقرر کیا ہے سب کو بہکا رکھا ہے یہ لوگ اور حیران ہوئے کہ اب کیا کریں پاؤں جو اٹھاتے ہیں تو زمین سے نہیں اُٹھتے ہیں بالکل بےحس و حرکت ہو گئے ہیں یہ تو حیران تھے کہ یہ کیا ہوا اُدھر اُس چہرہ سے صدا آئی کہ میری طرف دیکھو تاکہ میں تم سب کی صورت کو پہچان لوں کیونکہ تمنے مجھ پر حربہ کیا تھا کہ اُن سب نے اُسطرف کو دیکھا وہی حال ہوا جو کہ جزیرہ جادو کا ہوا تھا کہ گر پڑا تھا یہ بھی سب گر پڑے اور پانی ہو کر بہ گئے یہ حال دیکھکر اسلم کو بہت غصہ آیا اور ساحر سے کہا کہ تو جا کر اس ابر سحر کو مٹا دے وہ ساحر بموجب حکم اسلم فوراً اژدرِ سحر کو بڑھا کر چلا جیسے سامنے اُس صورت کے پہونچا اور نگاہ اُس صورت پر پڑی اژدر پر سے گرا اُدھر اژدر پانی ہو کر بہگیا اُدھر پھر اسلم نے اور ایک ساحر کو روانہ کیا وہ بھی اسی طور سے کام آیا سہ پہر تک پچیس ساحر مارے گئے اُسوقت زہرہ جادو سپہ سالار اسلم کو تاب نہ رہی اپنا تخت سحر صف سے نکالکر اور اسلم سے اجازت لیکر اور یہ کہکر کہ میں اُس صورت کو مٹائے دیتا ہوں اور ابر سفید کو بس اسی مقام سے تخت سحر کو اڑا کر طرف اُس ابر کے چلا اور فوراً تخت کو قریب اُس صورت کے لایا اور روک کر تخت کو کھڑا ہوا بالائے ہوا مگر اُدھر سے منھ پھیرے ہوئے ہے جھولی سے بیضۂ فولادی نکالا مگر ابھی تک منھ پھیرے ہوئے ہے اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اپنی زبان میں سوزن دیکر اور خون لیکر اُسپر چھینٹے دیے یہ تو یہ کام کر رہا ہے اُدھر اُس ابر سے آواز آئی کہ کیا خوب مقابلہ تو کرنے آیا ہے مگر اِدھر سے منھ پھیرے ہے کوئی بھی ملک الموت سے منھ پھیر سکتا ہے کہ تو ہی منھ پھیرے ہے اِدھر دیکھکر مقابلہ کر وہ اِس عرصے میں اپنے حربہ کو تیار کر چکا تھا بس پلٹکر اُسنے فوراً وہ بیضۂ فولادی اُس ابر اور صورت پر مارا اور پھر منھ پھیرنے کا قصد کیا مگر اُس حرکت میں اُسکی نگاہ اُس چہرے پر پڑ گئی بس نگاہ کا پڑنا تھا کہ زہرہ نے آہ کی اور تخت پر سے گرا اور طرف زمین کے چلا صدا آئی کہ بہت ملک الموت سے منھ چھپاتا تھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ملک الموت کا سامنا نہ ہو کیا دل لگی ہے بس زمین پر آتے آتے پانی ہو کر بہ گیا اور وہ جو بیضۂ فولادی مارا تھا اُدھر وہ بیضہ قریب اُس ابر کے جا کر شق ہو گیا آگ شعلہ نکلکر چلا مگر بھی ابر پر گر کر پانی پانی ہوا اُسکا سحر بھی مٹا وہ شعلہ گل ہو کر رہگیا وہ تخت جسپر یہ سوار تھا اسکے صف سے مٹ گیا آواز آئی کہ خداوند سے تخت پر سوار ہو کر لڑنے آیا تھا آخر کو خداوند نے غارت کر دیا پس یہ رنگ جو افرازنگ نے دیکھا کہ آج بہت سے ساحر مارے گئے اور سپہ سالار اسلم بھی کام آیا اور شام بھی قریب آ گئی تھی مغموم ہو کر سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ کی طرف واپس چلا طوطار شاہ بھی طبل باز بجوا کر فرودگاہ پر آیا

وہ چہرہ بھی اُسی ابر میں پوشیدہ ہوگیا اور وہ ابر طرف شہر کے چلا یہ سب حالت اہل دربار کی برجیس نے گنبد پر سے دیکھی
اور برجیس کی خدائی کی بہت تعریف کی جب دونوں لشکر واپس گئے برجیس بھی دربار برخاست کر کے محل میں چلا
گیا سب اپنے مقام پر آئے اور آرام پذیر ہوئے یہاں دونوں لشکروں نے فرودگاہ پر پہونچکر کمر کھولی یہاں بارگاہ میں
اپنی ارزنگ لباس بدلکر آیا اپنی بارگاہ میں طومار شاہ وغیرہ نے بھی دربار کیا اُدھر ارزنگ کے سردار آئے
یہاں آکے ارزنگ نے اسلم سے کہا کہ آج تمھارے ساحر بہت سے کام آئے نہ معلوم یہ کون ساحر ہے مگر
بہت زبردست ہے سخنگان نے کہا کہ وہ اپنا بندوبست کرچکا ہے زیرا مشکل سے اسیر ظفر جامعل ہوگی اور اسکا
سحر مٹے گا اور یہ سحر اسلم کے مٹائے تو نہیں مٹتا ہے پس ارزنگ نے کہا کہ اے سخنگان جو تم کہتے ہو بہت ٹھیک
ہے یہ کلمہ سخنگان کا اسلم کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ کل میں جاکر مقابلہ خود کرونگا اور ایک تاریخ میں مٹادونگا
سخنگان نے واسطے گرمانیکے کہا کہ اے اسلم اسقدر برہم نہ ہو یہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ آپ بہت زبردست ساحر ہیں اور
اپنے وقت کے سامری ہیں مگر اس مقام پر آپکا سحر کارگر نہ ہوگا سبب اسکا یہ ہے کہ وہ بخوبی احمدیان کے ساتھ
اپنا بندوبست کرچکا ہے جبتک کوئی ویسی محنت نہ کرے اسکا رونہ حاصل کرے اُسوقت تک ممکن نہیں یہ ایسے
ویسے سحر سے نہ برباد ہوگا یہ آپ کا کہنا کہ میں ایک تاریخ میں مٹادونگا بالکل خلاف عقل ہے اسلم نے کہا کہ بلکہ بھی
تم کیا کہتے ہو میں نے کوئی ایسے ویسے ساحر سے تعلیم سحر نہیں پائی ہے بلکہ اُس ساحر سے تعلیم سحر پائی ہے جو کہ
پہلو نشین سامری وجمشید ہے جسنے بڑے بڑے ساحر دنگی آنکھیں دیکھیں اور اپنے ہمسروں کو ایک جنبش لب
میں تمام کیا ہے جسنے چاہ اثرور پہ ایسے مقام پر قبضہ کیا ہے کہ جہاں لاکھوں بلکہ کروڑوں ساحر اپنے وقت کے
سامری وجمشید رہتے تھے اُن سب کو اپنا مطیع کیا ہے میں اثرور جادو کا شاگرد ہوں سخنگان نے کہا کہ جو کچھ ہو
تم کچھ نہیں کرسکتے ہو بدون محنت کیے ہوئے کچھ کیا منصور ہے تمھارے اُستاد بدون مشقت کیے ہوئے اس
ابر کو مٹا نہیں سکتے ہیں اسلم نے موچھوں پر تاؤ دیکر کہا کہ تو میرا نام اسلم ہے کہ کل اس ابر کو جو کہ آفتاب تمھاری
طرف سے آتا ہے نہ مٹادوں محنت کرنا اور مشقت کرنا ادنی ساحروں کا کام ہے اور جو کہ ساحران زبردست ہیں
اُنکو کوئی محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے سخنگان نے کہا کہ تم اپنے اُستاد کو پہلے طلب کرلو پھر مقابلہ کرنا اُنسے
میری رائے بیان کرنا دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہیں اسلم نے کہا کہ کوئی اُنکے طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے
میں ہی کافی ہوں وہ ایسے مقام پر آکر کیا کرینگے ہاں اگر کوئی مقام سخت ہوتا تو وہ آتے یہ کہکر اسلم نے
ارزنگ سے کہا کہ میرے نام پر طبل جنگ بجوائیے میں کل نکلکر مقابلہ کرونگا سخنگان نے اسلم کو ایسا گرمایا
کہ اسکو غصہ آگیا چونکہ سخنگان کا منشا یہ تھا کہ اسلم مارا جائے کیونکہ یہ خاور میں بھی دیکھ چکا تھا کہ جب ارزنگ
قاسم کے مقبرہ کھدوانے پر آمادہ ہوا تھا تو یہ دونوں بھائی نکل گئے تھے اور کسی پر تو ظاہر نہ ہوا تھا سخنگان
نے تیور سے پہچان لیا تھا اُسوقت یہ مصلحت ٹال گیا تھا اور جب سے یہاں لشکر آیا ہے اور مقابلے ہوچکے ہیں
یہ پہچان گیا ہے کہ اُنکے تیور برے ہیں بس اسی منشے سے اسنے اسلم کو گرما دیا کہ جب اسلم مارا جائیگا تو دلیم کا بھی
زور کم ہوگا اول تو بھائی کا دشمن خیال کریگا اس سبب سے نہ میل کریگا دوسرے یہ بات بھی جاتی رہیگی اسکو
اسلم پر بہت بھروسا ہے اگر یہ دونوں نکل گئے تو لشکر میں اور قلت ہوجائیگی انکے سبب سے لشکر بہت ہے
اگر یہ نکلکر برجیس کے شریک ہوگئے تو اسکو قوت ہوگی اور سب حال معلوم ہوگا کیونکہ یہ بالکل حال سے
ارزنگ کے واقف ہیں انکا نکلجانا کوئی امر مشکل نہیں ہے کیونکہ انکا میلان بھی طرف آفتاب پرستی کے ہے کیونکہ
اُن کے باپ دادا ہمیشہ آفتاب پرست رہے ہیں گر وہ لوگ بہ مصلحت زردپرست ہوتے تھے اور یہ بھی
کسی نہ کسی مصلحت سے اسوقت تک شریک ہیں پس یہی تدبیر اچھی ہے کہ انکو قتل کراؤ اسلم کے قتل ہونے

ویلیم کا زور کم ہو جائیگا پھر یہ نہ جائیگا چنانچہ یہ اپنے دل مین تجویز کرکے اپنے اسلم کو گرایا تھا وہ آمادہ ہو گیا پس
ارزنگ کو سحنگان نے اشارہ دیا کہ طبل جنگ بجوا دیجیے پس ارزنگ نے طبل جنگ بجوا دیا لشکر مین سامان
جنگ ہونے لگا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل اسلم میدان مین جاکر اس ابر سحر کو مٹائینگے اور آفتاب پرستون سے
مقابلہ کرینگے جو کہ ساحر تھے وہ اپنا سحر جگانے لگے غیر ساحر اپنے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے اس خیال سے
کہ کل جنگ مغلوبہ ضرور ہوگی اور بہت بڑا معرکہ پڑیگا ارزنگ نے دربار برخاست کیا خیمۂ خاص مین گیا اسلم
اپنے خیمے مین آیا اور سب اپنے اپنے مقام پر گئے ویلیم اپنے خیمے مین اسلم نے اپنے خیمے مین آکر ایک نامہ بنام
اپنے اُستاد کے تحریر کیا اور لکھا کہ بہت جلد تشریف لائیے اور کل حالات یہان کے تحریر کیے اور ایک طائر
سحر بنا کر اُسکے ہاتھ نامہ طرف چاہ اژدریہ کے روانہ کیا وہ طائر نامہ لیکر اُڑ گیا پس اسلم نامہ روانہ کرکے
ہوم خانے مین آیا سحر جگانے لگا گوگل وغیرہ جلایا بچۂ خوک کو جھٹکا کیا اور غسل کیا اُسکے خون سے یہ اپنا سحر تیار
کرنے لگا اودھر ہر خیمے مین ساحر سحر جگانے لگے اُدھر طومار شاہ وغیرہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر حریف
مین طبل جنگ بجا ہے نام پر اسلم جی تورج کے اُسنے اس اقرار پر اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے کہ مین اس
ابر سفید کو مٹا دونگا اور کل آفتاب پرستون کو غارت کر دونگا باقی خیریت ہے پس طومار شاہ وغیرہ نے اُسکے
حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہمکو کچھ خوف نہین ہے خداوند اُسکو بھی غارت کر دینگے یہ کہکر دربار
برخاست کیا یہان بھی طبل جنگ پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہوا کی کیا کہ
ساحر شب نے شکست کھائی مع اپنے ہمراہیون کے بخوف ساحر روز کے طرف ہوم خانۂ مغرب کے راہی ہوا
اور ساحر روز یعنی آفتاب جھولی شعاع دوش پر ڈالے ہوئے ہوم خانۂ مشرق سے میدان مین آیا اور تمام
عالم کو اپنے نور جمال سے روشن کیا یعنی سحر ہو گئی پس ارزنگ مع کل لشکر کے واسلم کے میدان جنگ مین
آکر صف آرا ہوا اُدھر سے طومار شاہ وغیرہ بھی کل لشکر لیکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے وہان قلعے مین برجیس
نے دربار کیا اور سب کو اس حال سے آگاہ کیا کہ آج اسلم نے قصد کیا ہے کہ مین مقابلہ کرون پس تم لوگ اسلم
کا بھی مقابلہ دیکھو اور خیال کرو کہ یہ کس سے سرکش ہوتے ہین کہ خداوند سے مقابلہ کرتے ہین باوجود اس
امر کے کہ کئی مرتبہ ذلیل ہو چکے ہین اور شکست کھا چکے ہین پس سب اہل دربار طرف مشرق کے متوجہ ہوے
تمام معرکہ جنگ اُنکے سامنے نظر آنے لگا وہ ابر سفید لشکر طومار شاہ پر محیط ہوا نقیب نکلے نقابت کرکے
لشکر مین اُسکے اسلم نے قصد کیا تھا کہ مین میدان مین جاؤن کہ ایک پہلوان ہو کہ نام اُسکا احرام خنجر خوار
ہو صف غیر ساحران کے نکلا اور ویلیم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھکو اجازت ملے تا کہ مین جاکر آفتاب پرستون سے
فوراً مقابلہ کرون اپنے جوہر شمشیر دکھاؤن ویلیم نے جواب دیا کہ آج جنگ سحر ہے بھائی اسلم کے نام طبل جنگ
بجا ہے تو دیکھ ہی چکا ہے کہ جو جاتا ہے یا مارا جاتا ہے یا زخمی ہوتا ہے اسلم یہ ابر سحر مٹالے پھر جاکر مقابلہ کرنا اُسنے کہا
کہ نہین میرا جی چاہتا ہے کہ اسی حالت مین جاکر مقابلہ کرون ویلیم نے کہا کہ اسلم سے اجازت حاصل کر اگر وہ
اجازت دے تو میدان مین جا پس احرام اسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے ساحر ایک وقت ایک امر کی مجھکو اجازت
مرحمت فرمائیے اسلم نے کہا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ مجھکو یہ اجازت ملے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اسلم نے کہا کہ میرے
نام پر طبل جنگ بج چکا ہے مین کیونکر تجھکو اجازت دون دوسرے وہان سحر و ساحری کا معاملہ ہے تو کسی ساحر سے
مقابلہ کرونگا تو بیکار مارا جائیگا وہ عجز کرنے لگا آخر اسلم نے پریشان ہوکر اجازت دی وہ ارزنگ کے
پاس آیا ارزنگ سے اجازت لیکر مرکب کا تنگ درست کرکے میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا ابھی
کوئی لشکر طومار سے نہ نکلا تھا یہ مبارز طلب کر رہا تھا کہ صحرا کی طرف سے ایسا گرد و غبار بلند ہوکر جیسے

سبب سے روے آفتاب پنہان ہوگیا زیر آسمان ایک آسمان خاکی تیار ہوگیا صحرا مین تاریکی ہوگئی درندے و پرندے و چرندے یہ خیال کرکے کہ شام ہوگئی اپنے مسکن کی طرف گریزان ہوے انسان یہ خیال کرنے لگے کہ آندھی سیاہ و بہت شدت سے اٹھی ہی اور ابر سیاہ اٹھا ہی سب نے برساتیان طلب کین کہ اُسے اوڑھ لین تاکہ بارش جو ہو تو پانی سے محفوظ رہین پس دونون لشکر کے اہل لشکر اُس غبار کی طرف دیکھنے لگے وہ گرد و غبار اسقدر تیز آیا کہ ایک چشم زدن مین اُس صحرا کے قریب آگیا اب سب نے سُنا کہ اس گرد و غبار سے آواز گھنٹ و ناقوس و ڈنکا و دیگر باجون کی آرہی ہی یہ صداے گھنٹ و ناقوس سُنکے سب اہل لشکر ہر دو لشکر نے غور کرکے دیکھا تو نشان ہاے لشکر نمایان ہوے اُس لشکر مین بس ارزنگ نے اپنے لشکر کے ہرکارون کو طلب کرکے اُنسے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی جو ادھر کو آتا ہی کوئی میری کمک کو آتا ہی یا آفتاب پرستون کی ادھر طومار شاہ نے بھی اپنے لشکر کے ہرکارون کو براے خبر روانہ کیا اُدھر وہ جو لشکر آرہا تھا اُسکے بادشاہ و سردار نے جو دو رہے دو لشکر میدان جنگ مین صف آرا دیکھے اپنے لشکر کے ہرکارون کو طلب کرکے اُنکو حکم دیا کہ جا کر خبر لاؤ کہ یہ دونون لشکر کون ہین جو کہ صف آرا ہین پس ہرکارے ادھر سے بھی چلے کچھ لشکر ارزنگ مین آئے اور کچھ لشکر طومار شاہ وغیرہ مین آئے انکا حال تحریر ہوگا یہان اُس ابر سے صدا آئی کان مین کل لشکر آفتاب پرستان کے کہ تم لوگ پریشان ہو کہ یہ گرد و غبار جو بلند ہوا ہی آمد لشکر کا ہی چترنگ بن زمرد بھائی ارزنگ کا جو کہ جمجو جادو کے بطن سے پیدا ہوا ہی اور یہ سنگی خدائی کو مخدوم جمجو و ہمشو و دو ناشاد چبروت وغیرہ نے درست کیا ہی اور وہ یہ دعوی کرکے اپنے مقام سے چلا تھا کہ مین خدا ہون اور فرزند ہون زمرد ثانی کا اور ارزنگ میرے باپ کا غلام ہی فرزند نہین ہی خدائی کا اُسنے بیکار دعوی کیا ہی سب کو گمراہ کرتا ہی مین اُسکو جا کر سزا دونگا اور اپنی خدائی کو درست کردونگا اُسکے بعد خدا پرستون و آفتاب پرستون کو سمجھ لونگا پس وہ خاور کی طرف چلا تھا کہ راہ مین اُسنے سُنا کہ ارزنگ شہر آفتاب نما کی طرف گیا ہی وہ اُدھر کو مع بائیس لاکھ لشکر کے راہی ہوا اور اُسطرف سے آیا کہ جدھر آبادی بھی نتھی ورنہ نہ آنے پاتا کیونکہ میرے فرزند کا حکم ہی کہ کوئی لشکر بدون اجازت میری غیر بادشاہ کا اقلیم خورشیدیہ مین نہ داخل ہو مگر یہ اُسطرف سے آیا کہ جدھر آبادی نہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اقلیم خورشیدیہ مین تین طرف ملک ہین اور ایک طرف صحرا ہی اس خیال سے کہ اگر لشکر حریف آئے تو اسی صحرا مین اُس سے مقابلہ کرین دوسرے اُسطرف پہاڑ بھی ہین اور کل اقلیم کے بادشاہون کی شکارگاہین بنی ہوئی ہین سب بادشاہ اُسی صحرا مین جا کر شکار کھیلتے ہین جب سے برجیس نے خدائی کی ہی تب سے اِس سبب سے کوئی آدمی اُسطرف نہ تھا اور اب برجیس نے اُسطرف بھی ملکون کے آباد کرنے کا حکم دیا ہی چنانچہ بندوبست ہو رہا ہی پس یہ لشکر اُسطرف سے آیا جب یہ صدا اہل لشکر نے سنی سب کو معلوم ہوا کہ چترنگ بن زمرد ثانی لشکر لیکر آتا ہی اُن سب کو تو معلوم ہوگیا کہ چترنگ کا لشکر ہی مگر ارزنگ کو نہین معلوم ہوا اُدھر ہرکارے ارزنگ کے و طومار شاہ کے اُس لشکر کے قریب پہونچے لشکر کو بہت آباد پایا اور بہ لطف تمام لشکر دیکھا لشکر کی تیاری جب لشکر یہان پہونچیگا تو تحریر ہوگی دو دو مرتبہ تحریر کرنے سے طول ہوگا پس دونون لشکر کے ہرکارے دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر مین فورًا آئے جو ہرکارے کہ طومار شاہ نے روانہ کیے تھے انھون نے وہی خبر آکر طومار شاہ کو دی جو کہ اُس ابر کی صدا آئی تھی طومار شاہ وغیرہ کو تو قبل ہی سے معلوم ہو چکا تھا ہرکارون سے سُنکے کہا کہ اپنے مقام پر جاؤ ہمکو خداوند تمھارے آنے کے قبل اس لشکر کے حال سے خبر دے چکے ہین وہ ہرکارے اپنے

مقام پر آکر لشکر مین کھڑے ہوے ادھر ہرکاران ارزنگ جو اپنے لشکر مین خبر دریافت کرکے آئے
ارزنگ سے کہا کہ یہ لشکر آپکے لشکر کی تلاش مین آیا ہو چترتنگ شاہ کا ہو اُسنے اپنے کو فرزند زمرد ثانی
مشہور کیا ہو اور کہتا ہو کہ مین خدا ہون ارزنگ زمرد کا غلام تھا اُسنے بیکار دعوی خدائی کیا ہو پس یہ
سُنکے کہ اُسنے خدائی کا دعوی کیا ہو لشکر کثیر لیکر خاور کی طرف کوچ کیا تھا جب سُنا کہ آپ اسطرف تشریف لاتے
ہین تو ادھر کو روانہ کیا اسکا قصد ہو کہ آپکے دشمنون کو قتل کرکے پھر خدا پرستون و آفتاب پرستونکو غارت
کرے اسکے بعد اپنی خدائی کو ترقی دے بہت لشکر ہمراہ ہو اور بہت سے بادشاہ اور ایک بہت بڑا گنبد ہو کہ
اُسمین چترتنگ سوار ہو اُسپر ایک ابر سنہری رنگ محیط ہو پس ارزنگ نے کہا کہ اگر آتا ہو تو آنے دو اپنی سزا
اپنے کئے کی زمین دیکھیگا مابدولت کو کوئی خوف نہین ہو مین نوے ہزار برس پیشتر یہ تقدیر کرچکا ہون کہ چترتنگ
میرے ہاتھ سے مارا جاے اور مین اسکے کل لشکر اور مال و اسباب پر قبضہ کرون ارزنگ تو یہان یہ تقریر
کر رہا ہو ادھر چترتنگ کے ہرکارے دونون لشکرون کا حال دریافت کرکے خدمت چترتنگ مین پہونچے
اور عرض کرنے لگے کہ خداوند ایک لشکر کہ جسکے علم طلائی ہین اور پھریرے زرنگار ہین اور اُنپر تصویر
آفتاب بنی ہوئی ہو آفتاب پرستون کا ہو اور دوسرا لشکر جسکے علم کے پھریرے سیاہ ہین ارزنگ بد پرستونکا
یہ وہ ارزنگ ہو کہ جسنے خدائی کا دعوی کیا ہو اور اپنے کو خداوند زمرد ثانی کا فرزند مشہور کیا ہو پس اُسی سے
اور آفتاب پرستون سے کئی دن سے مقابلہ ہوچکا ہو اور آفتاب پرست ہر مرتبہ غالب آئے ہین آج پھر
مقابلہ اسی سبب سے ہو دونون لشکر میدان مین صف آرا ہین پس یہ سُنکے چترتنگ نے حکم دیا کہ مابدولت
کا حکم ہو کہ بہت جلد اپنے کو میدان جنگ مین پہونچاؤ تاکہ مین جاکر ارزنگ سے مقابلہ کرون اُسکو اس گستاخی
کی سزا دون یہ حکم دینا تھا کہ کل لشکر نے ایک مرتبہ مرکب اُٹھا دیے پیدل بھی یکسر دوڑے راوی نے بیان
کیا ہو کہ اسقدر گرد و غبار بلند ہوا کہ تاریکی ہوگئی شعر ز گرد و غبارے کہ شد بر سپہر + رہ رفتنی خویش گم کرد مہر
اُس گرد و غبار سے تلوارونکی جھنکار مرکبون کی ٹاپون کی بولنے کی آواز پیدلون کی دوڑنے کی آہٹ کی
آواز آتی تھی اور سنانون کی مثل ستارون کے چمک علم کے پھریرے اڑتے ہوے نظر آتے تھے پس وہ غبار
جب قریب اُس صحرا کے پہونچا دونون لشکرون کے اہل لشکر اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ ہوا کو ہوا نے مارا
گرد کو گرد نے مارا دامن گرد شگافتہ ہوا اُس غبار سے بائیس علم بائیس لاکھ لشکر کی علامت کے نمودار ہوے
سب نے دیکھا کہ آگے آگے کئی دستے وردیان پہنے ہوے اُنکے دوش پر مشکین چھڑکاؤ کرتے ہوے
نمودار ہوے وہ لشکر صف آرا دیکھکر ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوے اُنکے ہاتھیونکے غول کے
غول اُنپر فیلبان وردیان پہنے ہوے علمدار علم لیے ہوے بیٹھے ہین کشتیون پر ہاتھیونکی زربفتی جھولین
پڑی ہین پیشانیونپر آئینے ہین خرطوم مین طلائی زنجیرین لپٹی ہوئی آکر ایکطرف کھڑے ہوے اُنکے بعد ماہی مراتب
ڈنکے کے ہاتھی اور شتر اُنکے بعد شترنیان غول کے غول وہ ایکجانب کھڑے ہوے اب غٹ کے
غٹ غول کے غول چوبدارون کے خاص بردارون کے یساولان کے آکر پہونچے وہ بھی ایکطرف
کھڑے ہوے اُنکے عقب مین کئی ہزار مرکب ترکی و عراقی زین و لجام سے آراستہ دو دو سائیس ہمراہ کھڑے
ہوے اب لشکر آنے لگا جوق جوق سوار و پیدل آئے اور صف بستہ ہوے اب ڈنکے کی صدا آنے لگی
اور نقیبون کی آواز سب نے دیکھا کہ ایک تخت نقرئی ہو وہ ہاتھیون پر کسا ہوا ہو اُسکے سات درجے ہین
اُسپر ابر سونے رنگ کا محیط ہو بیچ کے درجے مین ایک تخت پر ایک جوان سیاہ تاج شاہی سر پر رکھے ہوے
بڑی کبر و نخوت سے بیٹھا ہو سامنے اُسکے گلدستے رکھے ہین ایک آئنہ لگا ہوا ہو وہ بادشاہ جلیل القدر

پس پشت کھڑے ہین اور برابر تخت کے چار بادشاہ اسطرح کرسیون پر بیٹھے ہین داہنی طرف کے جو درجے ہین اُنمین کسی مین شراب خانہ ہو کسی مین دفتر ہو کسی مین اور پیشے کے لوگ ہین بائین طرف کے جو درجہ ہین اُنمین کسی مین نوبت خانہ ہو کسی مین ارباب نشاط ہین کسی مین اور شاگرد پیشہ ہین گرد اُن ہاتھیون کے بہت سے بادشاہ مرکب نیر سوار اور سرداران قوی ہیکل مرکبون پر سوار صدا اے جے خداوند چترنگ کی بلند ہو نقیب صدائے ادب باش دیتے ہوے اور ہزارون سوار شمشیرہاے برہنہ لیے ہوے عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار ارابون پر خزانہ بارود درمیان لشکر مین سیکڑون محافے ناموس کے اور میانے عقب مین لشکر کے اماری بارگاہ وغیرہ کا اور بہت سے خیمے پس وہ لشکر آکر ایکطرف اُس میدان مین کھڑا ہوا یہ لوگ دونون لشکرونکے اُس لشکر کو دیکھکر خاموش کھڑے رہے طومار شاہ وغیرہ کی تو نگاہ مین وہ لشکر کچھ نہ سمایا نہ وہ سامان مگر ارزنگ دیکھکر حیران ہوا اور سختگان سے کہنے لگا کہ اِس چترنگ نے خوب سامان مہیا کیا ہو اور خوب شوکت بہم پہونچائی ہو اور بہت سے بادشاہون کو گمراہ کیا ہو خیر یہ جاتا کہان ہو میرے ہاتھ سے مین برجیس کے مقابلے سے فراغت کرلون تو پھر اِس سے سمجھون یہ سب شان وشوکت جو کہ اِسنے محنت کرکے بہم پہونچائی ہو وہ مابدولت کے لیے بہم پہونچائی ہو نہ معلوم اِن محافون مین کون ہو ہرکارون نے اُن محافون کا حال نہین بیان کیا سختگان نے کہا کہ ہرکارون نے عرض کیا تھا کہ محافہ ہمراہ ہین اُسمین چترنگ کی معشوقہ ہو اور بہت سی خواصین وپیش خدمتین ہین ارزنگ نے کہا کہ یہ سب میرے حق کی ہین یہان تو یہ تقریر ہورہی ہو وہان جب لشکر اُس مقام پر پہونچا چترنگ نے ایک مرتبہ نگاہ اٹھاکر دیکھا اُدھر ملکہ انصرام نے محروم کے پاس سے آکر چترنگ سے کہا کہ محروم نے کہا ہو کہ تم لشکر کو حکم دو کہ صف آرا ہو اور خیمے وغیرہ برپا کیے جائین آج ہی سے مقابلہ شروع کرو ارزنگ سے اُسکے لشکر کا سردار میدان مین کھڑا ہوا لشکر برجیس سے مبارز طلب ہو تم اپنے لشکر کی صف بندی کرکے اپنے لشکر کے پہلوان کو حکم دو کہ وہ نکلکر مقابلہ کرے کیونکہ ساعت بہت اچھی ہو تمھاری ظفر ہوگی پہلے ارزنگ کو غارت کرلو پھر آفتاب پرستون سے سمجھ لینا یہ بھی تمھارا شکار ہو اُنکے بعد خداپرستون کی باری ہو پس یہ کلمے جو ملکہ انصرام نے چپکے سے چترنگ شاہ سے کہے کسی نے نہ سُنے نہ انصرام کو دیکھا کیونکہ وہ تو سحر سے پوشیدہ اُسکے پاس موجود رہتی ہو اور برابر سحر مین آیا جایا کرتی ہو پس چترنگ نے ایک مرتبہ سر اٹھاکر چارون طرف دیکھا چونکہ اِسکو ہرکارون سے معلوم ہوچکا تھا کہ جس لشکر کے علم طلائی ہین وہ لشکر آفتاب پرستون کا ہو طومار شاہ وغیرہ طرف سے برجیس شاہ کے یہ لشکر لیکر براے مقابلہ ارزنگ آئے ہین اور جسکے علم سیاہ ہین یہ لشکر ارزنگ کا ہو خود ارزنگ لشکر لیے ہوے میدان مین موجود ہو اور یہ پہلوان جو میدان مین کھڑا ہو ارزنگ کی طرف سے مقابلے کو نکلا ہو پس چترنگ نے یہ دیکھکر اپنے لشکر کے سردارونکو حکم دیا کہ بہت جلد صف بندی ہو اور خیمے وغیرہ برپا ہون ناموس وخزانہ اُتارا جاے ہم ارزنگ سے اِسیوقت سے مقابلہ کرینگے کیونکہ ہمارا علم خدائی ہمنے یہ کہتا ہو کہ آج ہی سے مقابلہ شروع کیا جاے یہ حکم دینا تھا کہ بارگاہین اور خیمے وغیرہ برپا ہوئے جب برپا ہوگئے ناموس وغیرہ اُترے ارابون سے خزانہ اُتارا گیا بازار بن آراستہ ہوئین جھنڈے کھڑے کیے گئے اور صف آرا نے نکلکر سب لشکر کی صفین آراستہ کین قلب لشکر مین چترنگ کا تخت قایم ہوا ڈنکے پر چوب پڑی جنگی باجے بجے علم لشکر جلوہ گری پر آئے جب صف بندی ہوچکی اُسوقت چترنگ نے اِشارہ کیا بائین جانب سے فوراً ایک پہلوان کہ نام اُسکا صرصر قوی تن تھا اپنے مرکب کو مہمیز کرکے روبرو تخت چترنگ کے آیا اور اجازت چاہی چترنگ نے کہا کہ جاؤ اور اُس پہلوان کو جو کہ میدان مین کھڑا ہو قتل کرو

یہ سنکے اُسنے سلام کیا اور مرکب کو جولان کیکے طرف میدان کے چلا اُدھر اُس پہلوان نے مبارز طلب کیا کیونکہ اب اطمینان ہو چکا ہی جب اُسنے مبارز طلب کیا سریر نے صدا دی کہ ٹھہر جا مین تیرا حریف آتا ہون میرے تیرے مقابلہ ہوگا مین تیری بہادری کا امتحان کرونگا یہ کہکر اور مرکب کو ڈپٹ کر اُسکے قریب پہونچا اور کہا کہ کیون اسقدر جلدی کرتا ہی مین آتا تھا جب سریر قوی تن اُسکے قریب پہونچا اُسنے اُسکی یہ تقریر سنکے جوابدیا کہ میرے تیرے مقابلہ نہین ہی بلکہ مین تو آفتاب پرستون سے مقابلہ کر رہا ہون تمسے کیا غرض جو تم مقابلے کو آئے ہو میرے حریف تو آفتاب پرست ہین سریر نے جوابدیا پہلے ہم لوگون سے مقابلہ کر لو اگر ہمپر ظفریاب ہوے تو خیر ورنہ ہم تمہارے مقابلے کے لیے آئے ہین یہ سنکے وہ خاموش ہو رہا کہا معلوم ہوا کہ تیری قضا ہی آئی ہی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر ارزنگ نے جو دیکھا کہ جب چترتنگ میدان مین آکر پہونچا اپنے لشکر کو صف آرا کیا اور ایک پہلوان کو میرے پہلوان سے مقابلہ کرنے کو روانہ کیا سختگان سے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی مین ایک ہون دو لشکرون سے کیونکر مقابلہ کرونگا اے وزیر مین کیا تدبیر کرون سختگان نے کہا کہ اب ایک سردار کو پاس چترتنگ کے روانہ کرین وہ جاکر چترتنگ سے کہے کہ ہمسے اور آفتاب پرستون سے مقابلہ ہو رہا ہی جب ہم اُنکے مقابلے سے فراغت کرلین اُسوقت دیکھا جائیگا ہمارے آپکے کوئی ایسی دشمنی بھی نہین ہی اُنکے مقابلے کے بعد باہم فیصلہ ہو جائیگا بلکہ یہ امر زیبا ہی کہ ہم اور آپ شریک ہوکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرین یا اگر آپکی یہ مرضی ہی کہ ہمارا پہلوان میدان لین مقابلہ کرے مین اپنے پہلوان کو بلائے لیتا ہون تاکہ آپہی کا پہلوان آفتاب پرستون سے مقابلہ کرے اگر دراصل مجھسے مقابلہ کرنا ہی تو خیر امر ناچاری ہی ارزنگ نے سختگان کی یہ تقریر سنکے فوراً اُسوقت ایک سردار کو وہی پیام دیکر روانہ کیا وہ راہ طی کر کے پاس چترتنگ کے پہونچا اور ارزنگ کا پیام دیا چترتنگ نے پیام سنکے جوابدیا کہ اُس ارزنگ سے کہدینا کہ مین یہ خبر پاکر اپنے ملک سے چلا ہون کہ تو نے دعوئی خدائی کیا ہی تو میرے باپ کا غلام ہی پس غلام ہوکر میری ہمسری کرے مین نے خیال کیا کہ تجھکو چلکر اس گستاخی کی سزا دون تیری تلاش مین پہلے خاور گیا وہان سنا کہ تو شہر آفتاب نما کو گیا ہی ادھر کو کوچ کیا تجھکو سزا دینے آیا ہون یہان اگر تیرے لشکر کو صف آرا پایا مین بہت خوش ہوا مین نے اپنے لشکر کے پہلوان کو تیرے پہلوان کے مقابلے کو روانہ کیا یہ ممکن نہین ہی کہ مین مقابلہ نکرون ہان جب میرے اوپر ظفر پالیگا اُسوقت آفتاب پرستونسے مقابلہ کرنا مین تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا اور نہ مین تیرا کیا شریک ہونگا کوئی پایہ کمی کا رکھتا ہون تو تیرا شریک ہون مین تجھکو بھی کافی ہون اور آفتاب پرستون کو بھی اور اب کوئی پیام مجھکو نہ دینا بس مقابلہ کر یہ کہکر اُس سردار کو واپس کیا اُس سردار نے ارزنگ کو پیام چترتنگ کا دیا ارزنگ جواب پیام سنکے خاموش ہو رہا اُدھر اُس ابر سے جو کہ لشکر طومار شاہ وغیرہ پر محیط تھا صدا آئی کہ اے بندگان من آگاہ ہو کہ ہمنے ارزنگ کو مہلت دی کہ وہ چترتنگ سے مقابلہ کرے اور باہم سمجھ لے جب ارزنگ کو اس مقابلے سے فرصت ہو جائیگی اُسوقت ہم اُسپر اپنا عذاب نازل کرینگے خواہ یہ ظفریاب ہو خواہ چترتنگ یہ دونون سنگ باہم لڑلین اِنکے حوصلے نکلجائین اُسوقت تک کہ جبتک یہ باہم نہ لڑلین اور باہم نہ فیصلہ کرلین کوئی ہمارے بندون سے مقابلے کو نہ جائے یہ جو صدا آئی کل اہل لشکر طومار نے سجدہ کیا اور صف بستہ کھڑے رہے اُدھر سریر سے اور اُس پہلوان سے مقابلہ ہونے لگا پہلے تگاور جیلی سنہ ہر کام کر گوئی ۔ وقدم اور اُسکا مرکب گوئی چار قدم پسپا ہوا آخر کو دونون مرکبونکو رانون مین مسکر

مقابل ہوے نیزہ بازی ہوئی سریر نے اُسکا نیزہ ہوئی گیا تلوار کی نوبت آئی وہ پہلوان ارزنگ کا ہاتھ سے سریر کے مارا گیا پس ایکمرتبہ تمام لشکر چترنگ کے علم جلوہ گری مین آئے اور سب اہل لشکر نے تلوار بلند کرکے کہا خداوند چترنگ کی بلندی یہ امر ارزنگ کو بہت ناگوار ہوا پس ادھر سریر نے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے لشکر ارزنگ سے یہ صدا دیتا تھا کہ ایک پہلوان اور برائے مقابلہ ارزنگ سے اجازت لیکر آیا اور سریر سے لڑنے لگا خلاصہ یہ کہ وہ بھی مارا گیا پس تا شام سریر نے لشکر ارزنگ کے سات پہلوان جان سے مارے اور چار زخمی کیے چونکہ رات ہوگئی اور دن تمام ہوا ارزنگ نے بصدائے تحتگان طبل باز بجوایا انہین لشکرون مین کوس بازگشت بجا اپنے اپنے مقام پر وہ لشکر واپس گئے وہ ابر جو کہ لشکر طومار شاہ پر محیط تھا طرف شہر آفتاب نما کے موافق قاعدے کے واپس گیا وہان شہر مین برجیس نے دربار آراستہ کیا اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند آج آپ کے لشکر سے مقابلہ نہین ہوا بلکہ وہ جو لشکر تازہ آیا تھا اُس سے اور ارزنگ سے مقابلہ ہوا اندرون بارگاہ سے صدا آئی کر سات دن تک اس لشکر سے اور ارزنگ سے مقابلہ ہوگا کیونکہ یہ جو لشکر آیا ہے یہ چترنگ کا ہے جو کہ اپنے کو خدا کہتا ہے اور کہتا ہے کہ مین فرزند ہون زمرد کا اور یہ ارزنگ غلام ہے میرے باپ کا یعنی زمرد ثانی کا جسنے بیکار دعویٰ خدائی کا کیا ہے مین اسکو سزا دونگا پس اسی کی تلاش مین لشکر لیکر یہان آیا ہے پس اب باہم مقابلہ ہوگا یہ دونون سچے ہین یہ بھی زمرد ثانی کا لڑکا ہے اور وہ بھی انجام اس مقابلے کا یہ ہے کہ باہم دونون لڑجائینگے اور ہمارے لشکر سے مقابلہ کرینگے ہمنے بھی مہلت دی ہے کہ باہم سمجھ لین پھر تو ہم اپنا عذاب نازل کرینگے یہ دونون لڑکر اپنے اپنے دل کے حوصلے نکال لین یہ جو صدا آئی سب نے کہا کہ در اصل تو سچا خدا ہے کوئی تیرے برابر خدا نہین ہے اور یہ سب باطل خدا ہین برجیس یہ کہکر داخل محل ہوا اور دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مکان پر آئے وہان سب لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر اُترے کمرین کھولین ارزنگ نے اپنی بارگاہ مین دربار کیا چترنگ نے اپنی بارگاہ مین طومار شاہ نے اپنی بارگاہ مین جب دربار آراستہ ہو چکے چترنگ نے شداد شاہ وغیرہ سے کہا کہ آج تو ہمارا لشکر آیا ہوا تھا اور ہر ایک کسل مند تھا اُسپر بھی ہمین غالب آئے اور کئی پہلوان نامی ارزنگ کے لشکر کے مارے گئے پس معلوم ہوا کہ میری ظفر ہوگی یہ سی تقریر ہو رہی تھی کہ اُس ابر سوسنی رنگ سے جو کہ ہمراہ لشکر تخت چترنگ پر محیط رہتا تھا اُس ابر مین مخدوم جادو و ناشاد جادو وغیرہ کاروبار خدائی کے منتظم تھے اور انصرام دختر مخدوم آکر سب باتین چترنگ کو تعلیم کرتی تھی جیسا کہ جلد دوم مین ذکر ہوا ہے پس جب یہان دربار ہوا اور یہ تقریر چترنگ نے اہل دربار سے کی ملکہ انصرام پوشیدہ طور سے چترنگ کے پاس آئی اور کہا کہ طبل جنگ بجنے کا حکم دو تاکہ بہت جلد فیصلہ ہو جائے اور تمھاری فتح ہوگی پس چترنگ نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہم کل ارزنگ سے پھر مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر چترنگ مین طبل جنگ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا تیاری جنگ ہونے لگی جوہر کار نے بامر جاسوسی لشکر طومار شاہ و ارزنگ کے یہان موجود تھے خبر نواختن طبل جنگ لیکر اپنے اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے طومار شاہ نے حکم دیا ہے کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے گو ہمسے مقابلہ نہین ہے مگر ہمکو لازم ہے کہ ہم بھی لشکر لیکر میدان مین جائین یہ حکم جو دیا لشکر آفتاب پرستان مین بھی کوس رزمی پر چوب پڑی یہان بھی نقارہ بجا طومار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ لشکر چترنگ کے پہلوان قوی ہین دیکھا تمنے کہ سفر کے تھکے ہوے راہ کے ماندے تھے مگر آج ہی کی میدان داری مین کئی پہلوان لشکر

ارزنگ کے قتل کیے اہل دربار نے جواب دیا کہ ہمکو یہ خیال ہوتا ہی کہ چترنگ کی ظفر ہوگی وہ غالب آئیگا
ارزنگ مغلوب ہوگا طومار شاہ وغیرہ نے جو ابدیا کہ طریقے سے تو یہی معلوم ہوتا ہی یہان یہ تقریر ہو رہی
تھی بعد تھوڑے عرصے کے طومار شاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین آکر آرام پذیر
ہوے ادھر چترنگ بھی طبل جنگ بجواکر خوشی خوشی دربار برخاست کر گئے اپنے خیمۂ خاص ناموس مین آیا
ثمود جادو نے سب حال بیان کیا وہ بھی خوش ہوئی اور کہا کہ تمھاری خدائی کو ترقی ہوگی چترنگ خوش ہی
ادھر ارزنگ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی سب حاضر دربار مین ارزنگ نے سخنگان سے کہا کہ او مشور
من تو نے دیکھا کہ یہ نیا قصہ دوسرا اور پیدا ہوا جسقدر بار بدولت کو جلدی تھی کہ کسی طور سے آفتاب
پرستون سے مقابلہ ہو جاے میری معشوقہ میرے قبضے مین آئے اسیقدر عرصہ ہوتا ہی یہ چترنگ دیوانہ
بین آکر کود پڑا اور میرے ہی لشکر سے مقابلہ کرنے لگا آج اسکے لشکر کے پہلوان غالب آگئے دیکھیے
انجام اسکا کیا ہوتا ہی سخنگان نے جو ابدیا کہ میری تو راے یہ ہی کہ اگر چترنگ صلح کرے تو اچھا ہی آپ اور وہ
ملکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرین اور اہل دربار نے یہ تقریر سنکے شل ویلم و اسلم وغیرہ نے کہا کہ یہ غیر ممکن
ہی کہ وہ صلح کرے کیونکہ اسکا لشکر غالب آیا ہی ہان اگر مغلوب ہوتا تو صورت باہم صلح کی تھی ارزنگ نے کہا
کہ تمھارا قول درست ہی خیر دیکھا جائیگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا آجکی لڑائی قابل اعتبار نہین ہی
اس سے یہ نہین پایا جاتا ہی کہ اسی کی ظفر ہوگی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہرکارون نے حاضر ہو کر بد دعا دی
اور عرض کیا کہ لشکر چترنگ مین طبل جنگ بجا ہی چترنگ نے اس قصد سے طبل بجوایا ہی کہ کل صبح کو پھر میدان
مین آکر بندگان خداوند سے مقابلہ کرے اور آتش بغض و نفاق کو دوبالا کرے ارزنگ نے حکم دیا
کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بجایا جاے ہم کل میدان مین جاکر اسکے لشکر سے مقابلہ کرین گے پس یہ
حکم دینا تھا کہ لشکر ارزنگ مین بھی کوس حربی پہ چوب پڑی راوی نے بیان کیا ہی کہ تینون لشکرون مین
نقارۂ رزمی بجا تیاری جنگ ہونے لگی طومار شاہ و چترنگ دربار برخاست کر کے اپنے خیمۂ خاص کو گئے
ہین مگر ارزنگ نے اپنا دربار نہین برخاست کیا ہی یہان باہم مشورے ہو رہے ہین انکو تو یہان باہم
مصروف مشورہ رکھا جاتا ہی اور سب حاضر دربار ہین چترنگ و طومار شاہ اپنے اپنے خیمے مین مصروف عیش
مین اب حال اس نامہ کا تحریر ہوتا ہی جو کہ اسلم نے اپنے آشنا اژدر جادو کو لکھا تھا اور اسکو طلب کیا تھا
وہ چاہ اژدریہ مین رہتا ہی پس طائر سحر کے ذریعے سے نامہ روانہ کیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان
چاہ اژدریہ مین اژدر جادو بیٹھا ہوا ہی اسکے مصاحب و شاگرد حاضر ہین سحر و ساحری کا ذکر ہو رہا ہی اژدر
کہہ رہا ہی کہ آجکل پردۂ دنیا پر بڑا غدر مچا ہوا ہی آفتاب جادو نے برجیس کی کمک کی ہی اسکو خدا بنایا ہی
اور بہت اسکی خدائی کو ترقی دی ہی ہزارون ملک برجیس کے قبضے مین آئے ہین لاکھون آدمیون و
بادشاہون نے دین آفتاب پرستی اختیار کیا ہی ارزنگ برجیس پر لشکر کشی کر کے گیا ہی مین ارزنگ
کی بسبب اسلم کے ضرور کمک کرتا مگر وہ بہت مغرور ہی اسنے مجھکو اس امر سے آگاہ نہین کیا مین بھی نہین گیا
ادھر ثمود نے اپنے معشوق و آشنا چترنگ کی خدائی کو درست کیا ہی مخروم جادو کو جسنے بعد مرگ جمشید کے
ترک دنیا کیا تھا تلاش کر کے لائی ہی اسنے سب بند و بست کیا ہی چترنگ کے شریک بڑے بڑے ساحر
زبردست ہین مثل مخروم و ناشاد و انتقام و ثمود کے پس چترنگ یہ دعوی کر کے اور لشکر لیکر چلا ہی کہ مین
خداوند زمرد ثانی کا فرزند ہون ارزنگ غلام ہی مین خدا ہون میری خدائی سچی ہی اسکے ہمراہ بھی بہت
بڑا لشکر ہی اور وہ بھی شہر آفتاب نما کے قریب پہونچ چکا ہی بہت بڑے معرکے ہونگے آخر انجام یہ ہوگا کہ

سب برجبیس کے شریک ہونگے اور خداپرستون سے مقابلہ ہوگا اُسکے مصاحب دریافت کر رہے ہین کہ آخر اِن سب مین غالب کون آئیگا اژدر کہ رہا ہی کہ برجبیس انھون نے کہا کہ خداپرستون سے کیا ہوگا کون غالب ہوگا اژدر نے جواب دیا کہ اِسکا حال ابھی مین نہین کہ سکتا ہون پورے طور سے معلوم نہین ہوا ہی یہ ہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ طائر جو کہ اسلم بن تورج کا نامہ لیکر اژدر کو چلا تھا آکر پہونچا نامہ اژدر جادو کی گود مین ڈالدیا اور خود سامنے بیٹھ گیا اژدر جادو نے نامہ اٹھا کر پہلے کاتب کا نام دیکھا اسمین اسلم کا نام پایا اہل دربار سے کہا کہ بہت دنون کے بعد اسلم نے نامہ لکھا ہی اب میری یاد آئی کوئی نہ کوئی سخت مصیبت پڑی ہی جو نامہ مجھکو لکھا ہی مجھکو اسلم سے بہت الفت ہی مین ضرور اُسکی کمک کرونگا یہ کہکر نامہ کو چاک کیا بہت کچھ عذر ومعذرت تحریر تھی خلاصہ یہ تھا کہ بہت جلد تشریف لائیے ورنہ ہمکو زندہ نہ پائیے گا یہ مضمون دیکھکر اژدر کے ہوش جاتے رہے کیونکہ اسلم سے بہت الفت ہی پس اپنے شاگردون اور مصاحبون سے کہا کہ مجھکو اسلم نے طلب کیا ہی اور بہت تاکید لکھی ہی لہذا مین تو جاتا ہون جسکو میرے ساتھ چلنا ہو وہ بہت جلد سامان سفر کرکے اسیوقت آئے مین ابھی روانہ ہونگا یہ کہکر ملازمونکو طلب کرکے حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو سب نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ چلینگے اژدر نے کہا کہ بہت جلد سامان کرکے آؤ پس سب رخصت ہو ہو کر اپنے مقام پر گئے اور اپنا اپنا سامان کرکے اژدر جادو کے پاس آئے یہان ملازمان اژدر نے سب سامان درست کر لیا تھا پس جب آچکے اُسوقت اژدر اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر ارزنگ کے روانہ ہوا چنانچہ قطع راہ کرکے اُسدن آکر پہونچا کہ جسدن لشکر حمزہ تنگ آیا تھا اور مقابلہ ہوا تھا لشکر ارزنگ کے چند پہلوان گئے تھے اور یہان مشورہ ہو رہا تھا یہ بھی اُسی شب کو آکر لشکر مین پہونچا اُسنے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سب بارگاہ مین بیٹھے ہوے مشورہ کر رہے ہین پس یہ بارگاہ مین آیا صحن بارگاہ مین اُسنے اپنا تخت اُتارا ارزنگ وغیرہ باتین کر رہے تھے کہ ایک برق چمکی کہ جسکے سبب سے سب کی آنکھون مین ایک چکاچوندھ سی ہوئی سختگان نے آنکھین ملکر کہا کہ کوئی ساحر آیا ہی یہ اُسکی آمد کی برق ہی اُدھر سب حیران تھے کہ یہ کیسی برق چمکی کہ وہ طائر جو کہ نامہ لیکر گیا تھا روبرو اسلم کے آیا اور بزبان انسانی اسلم سے گویا ہوا کہ آپ کے اُستاد اژدر جادو تشریف لائے ہین اُنکا تخت صحن بارگاہ مین اُترا ہی یہ کہکر وہ طائر تو غائب ہو گیا اسلم مع کل ساحرون کے اپنے مقام پر سے اُٹھا ارزنگ نے اسلم سے کہا کہ کہان جاتے ہو اُسنے عرض کیا کہ اُستاد تشریف لاتے ہین ابھی مجھکو طائر سحر نے خبر دی ہی یہ برق اُنکی آمد کی ہی مین اُنکے استقبال کو جاتا ہون پس ارزنگ نے اور سردارون کو حکم دیا کہ تم بھی برائے استقبال جاؤ پس دیلم وغیرہ بموجب حکم ارزنگ ہمراہ اسلم کے چلے جیسے اسلم صحن بارگاہ مین پہونچا دیکھا کہ اژدر جادو مع اپنے شاگردون ومصاحبون کے طرف ایوان کے چلا آتا ہی پس اسلم یا اُستاد کہکر اور دوڑ کر اژدر سے لپٹ گیا سلام کیا اژدر نے اسلم کو گلے سے لگایا اور حال مزاج دریافت کیا اسلم نے کہا زندہ ہون پس اسلم اور سب سے ملا اژدر نے دیلم وغیرہ کو گلے سے لگایا اور باتین کرتا ہوا دربار مین آیا سب نے دیکھا کہ ایک بدشکل بدہیئت ساحر ہی اگر اُسکو شیطان بھی دیکھ لے تو ڈر جائے گلے مین سانپ وعقرب چمٹے ہوے منہ سے شعلے نکلتے ہوے آنکھین مثل تنور کے روشن قد بہت طویل ہاتھ پاؤن مثل شاخ چنار کے سیاہ رنگ شب تاریک مین جو کوئی دیکھے دیو سیاہ کا گمان ہو ہمراہ اسلم کے چلا آتا ہی سب بسبب خوف کے اُسکی صورت دیکھکر اور کانپ کر رہ گئے اُسنے آکر ارزنگ کو سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ چومنے

ارزنگ نے بہ برابر تخت کے کرسی مرحمت کی کرسی پر بیٹھا اور سب اسکے ہمراہی بھی تھے اور سب اہل دربار بھی تھے جب سب بیٹھ چکے اسوقت اژدر نے اسلم سے کہا کہ کیون تمنے کیون مجھکو طلب کیا ہو اسلم نے جواب دیا کہ استاد کیا عرض کرون کہ جو آجکل بلا ہمپر نازل ہوئی ہو یہ وقت کمک ہو خداوند کی کمک فرمائیے اژدر نے کہا کہ بیان تو کرو کہ کیا وقت سخت پڑا ہو پس اسلم نے ارزنگ کا خروج کرنا اور خاور پر جانا اسکو فتح کرنا ملک قاسم کے مقبرے کے کھدنے کا حکم دینا اہل شہر سے عہد و پیمان ہونا اسی حالت مین خواجہ حسین کا ملکہ ثریا سے سیمتن کی تصویر ارزنگ کو دینا ارزنگ کا اسپر عاشق ہونا اور اپنے قصد کو فسخ کرنا اور کتنا کر بعد کتخدائی کے خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا نامہ برکو پاس برجیس کے طلب مین ملکہ کے روانہ کرنا اور برجیس کا جواب سخت تحریر کرنا نامہ بر کا شریک برجیس ہونا پس ارزنگ کا یہ خبر پاکر لشکر لیکر طرف آفتاب نما کے کوچ کرنا راہ مین قرماسپ کا شریک ہونا ارزنگ کا شہر آفتاب نما پہ پہونچنا اور طوبار شاہ کا برجیس کی طرف سے لشکر لیکر آنا باہم نامہ و پیام ہونا آخر کو جنگ ہونا کوئی مقابلے ہونا لشکر برجیس کا غالب آنا اپنا یہ خیال کرنا کہ یہ کارخانہ سحر ہو پس نامہ لکھنا اور چترنگ کا لشکر لیکر آنا اس سے مقابلہ ہونا سب بیان کیا اور کہا کہ بدون آپکی کمک کے یہ بلا دفع نہ ہوگی اسواسطے آپ کو طلب کیا ہو کہ اس بلا کو دفع فرمایئے کیونکہ یہ کارخانہ سحر کا ہو وہ برجیس تو تھا ہی اس چترنگ نے بہت پریشان کیا ہو بیکار کی خصومت پر کمر کسی ہو یہ سنکے اژدر نے جواب دیا کہ جب وقت سخت پڑا تو مجھکو طلب کیا پہلے خبر نہ لی اگر کوئی اور اس مقام پر ہوتا تو کبھی اسکی کمک نہ کرتا مگر کیا کرون کہ تیرا پاس ہو تیرے سبب سے ناچار ہون جہانتک مجھسے ممکن ہوگا کوشش کرونگا ضرور یہ سب کارخانہ سحر کا ہو مگر اسکا برباد ہونا غیر ممکن ہو کیونکہ آفتاب جادو کہ مربی اور سرپرست اور باپ ہو برجیس کا وہ ساحر زبردست ہو اور اپنا پورے طور سے بندوبست کر چکا ہو ہان جو کوئی اسقدر مشقت کرے اور سب سامان درست کرے وہ اس کارخانہ کو برباد کر سکتا ہو مگر مین کوشش کرونگا اور چترنگ کو تو ایک دن مین مٹا دونگا وہ کوئی چیز نہین مگر میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ ارزنگ اور چترنگ باہم ایک ہو جائین تو بہتر ہو کیونکہ وہ بھائی ہو ارزنگ کا اور زرمرد ثانی کا فرزند ہو یہ کہکر کل حال چترنگ کی پیدایش کا اور اسکی خدائی کے درست ہونے کا جو کہ جلد دوم مین تحریر کر چکا ہون ناظرین ملاحظ فرما چکے ہین سب کے روبرو بیان کیا مین نے بسبب اس امر کے طول ہوگا اور زیادہ تحریر کرنے کی اجازت نہین ہو بابو صاحب کا حکم ہو کہ اسی جلد مین تمام ہو سب قصہ پس لطور پتہ سب حال تحریر کرتا ہون مجبور رہون ورنہ اگر یہ حکم نہوتا تو ناظرین ملاحظ فرماتے کہ ہان یہ دفتر بھی کوئی چیز ہو افسوس حوصلہ دلکا دل ہی مین رہگیا اور جو عرق ریزی مین نے کی تھی اور میرا خیال تھا وہ پورا نہوا ہان اگر یہ حکم نہوتا تو ناظرین ملاحظ فرماتے کہ کیا عجائبات اور نیرنجات و معرکہ مین تحریر کرتا جو کہ آجتک کسی دفتر مین نہین تحریر ہوئے ہین اور وہ جو کہ ہوش ربا ہی امین بھی نہین لکھے گئے ہین مین اس دفتر کو اسم با مسمی کر دیتا مگر حکم بابو صاحب دام اقبالہ سے ناچار ہو گیا اور ہر مقام پہ اختصار کیا اگر زندگی باقی ہو اور عمر نے وفا کی اسکے بعد جو دفتر ہو اور وہ میرے پاس موجود ہو جسکا پتہ آخر جلد مین دیا جائیگا اگر اسکے ترجمہ کی بابو صاحب نے اجازت دی تو مین اپنی جودت طبع اور رنگینی عبارت اسمین ظاہر کرکے دکھاؤنگا وہ دفتر کارنامہ ہو سب دفاتر کی جان ہو جب ناظرین اسکو ملاحظ فرمائینگے تو میری یاوہ گوئی کا لطف پائینگے اسکے روبرو یہ سب دفتر ایک ادنی دفتر ہین بوستان خیال کی اسکے روبرو کوئی اصلیت نہین ہو مگر بشرط زندگی و اجازت

بابو صاحب ابھی مین اپنے مین اسقدر قوت نہین رکھتا ہون کہ اُسکو کہکر طبع کراؤن اسقدر زر کثیر کہان سے لاؤن
جو اُس گوہر بیبہا کو صدف طبع سے باہر نکالون اور نذر ناظرین کرون اگر خداوند کریم کو منظور ہوگا تو وہ
اُسکا اسباب اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کریگا اور آپ لوگ اُسکو ملاحظہ کرینگے ورنہ مینبھی اپنے صدف دل مین
اُس گوہر نایاب کو لیکر کنج لحد مین چلا جاؤنگا اور نہ ظاہر کرونگا افسوس اس امر کا ہی کہ مین نے تو قصد کیا تھا کہ اسکو
اِسی دفتر کے ہمراہ بیان کرون مگر حکم سے بابو صاحب کے ناچار ہو گیا آمدم برسر مطلب کہ سب حال اثردر نے
چتر رنگ کا بیان کیا اُسکے بعد کل حال برجیس کا ابتدا سے انتہا تک بیان کیا اور کہا کہ ایسی تدبیر کرو کہ تم اور
چتر رنگ باہم شریک ہوکر برجیس سے مقابلہ کرو شاید کوئی دوسرا انجام ہو یہ تقریر اثردر کی سُنکے سخنگان نے
جواب دیا کہ اُستاد ہم تو پہلے ہی سمجھے ہوے تھے کہ برجیس کی بربادی غیر ممکن ہی کیونکہ اُسکا مربی بہت زبردست
ہی اور یہ امر بھی غیر ممکن ہی کہ چتر رنگ ہمارا شریک ہو کیونکہ اُسکو غلبہ حاصل ہو چکا ہی جبتک اُسپر کوئی دباؤ نہ پڑیگا
وہ کبھی نہ شریک ہوگا اور نجومی بھی کہے دیتے ہین کہ برجیس ہم مین سے کسی سے پریشان نہ ہوگا سوا
اہل اسلام کے وہی اُسکی سرکوبی کرینگے اور نہ ثریا ہم مین سے کسی کو ملیگی سواے اہل اسلام کے اُن مین
سے کوئی شاہزادہ اُسکو اپنے تصرف مین لائیگا ہم ہاتھ ملکر رہجاینگے کیونکہ یہ امر زمانہ سابق سے چلا آتا
ہی کہ جو کوئی خوبصورت اور حسین عورت ہم لوگون مین پیدا ہوتی ہی جبتک جوان نہین ہوتی ہمارے
قبضے مین رہتی ہی جہان اور قابل ہوئی وہ اُسنے اپنے تصرف مین لاے اُسکے گوہر ناسفتہ کو سفتہ کیا وہ اہل
اسلام کا حصہ ہو گئی جیسے کہ دختران خداوند لقا ملکہ گیتی افروز و جہان افروز و مہر افروز جب جوان ہوئین
اور اُنکی شادیان قرار پائین اہل اسلام زبردستی نکال لے گئے گھر مین گھسکر اور خداوند کچھ نہ کرسکے گو کہ
اٹھارہ ہزار ملک کے خداوند تھے لاکھون آدمی سجدہ کرتے تھے چونسٹھ لاکھ کا لشکر ہر وقت زیر قبیطول پڑا
رہتا تھا مگر اُن لوگون کا کچھ نہ کرسکے اُنھون نے لیجا کر مزے لیے پھوپھی خداوند ملکہ گوہر ملک کو کس شد و
مد سے لے گئے اور کچھ نہ ہوسکا اسی طور سے بہت سے واقعے ہوے ہین کہانتک بیان کرون یہ قصہ
گذشتہ مین بیان بھی ہی یہی واقعہ ہوگا کوئی نہ کوئی زبردستی ملکہ ثریا سے سمتن کو لیجائیگا اور وہ بھی اسکے ہمراہ
بخوشی چلی جائیگی کیونکہ اُن لوگون مین جرأت و مردی بہت ہی اور آلہ مردمی بہت سخت رکھتے ہین کہ جسکو عورت دیکھکر
فریفتہ ہوجاتی ہی اور اُسکے ساتھ نکلجاتی ہی مزے کرتے ہین کچھ خاندان و ناموس کا پاس نہین رہتا ہی میرے
اسوقت کے کہنے کو لکھ لیجیے کہ ثریا سے سمتن خود کسی نہ کسی خدا پرست پر فریفتہ ہوگی ابھی کوئی اُدھر
آیا نہین ہی ورنہ ابتک خاتمہ ہوگیا ہوتا کسی کے قبضے مین آچکی ہوتی کوئی نہ کوئی اولاد بھی پیدا ہو چکی
ہوتی مگر برجیس خوش تقدیر ہی جو ابھی تک ملکہ ثریا سے سمتن کا پردۂ ناموس رخنہ اندازی اہل اسلام سے
بچا ہوا ہی مگر یہ حصہ بھی اہل اسلام کا ہی خداوند پر کیا منحصر ہی برجیس خود ہاتھ ملکر رہجائیگا اور وہان دوسرونکا قبضہ
ہوجائیگا وہ اِسی خیال مین رہیگا کہ نور خالص کو کسی اور نور خالص کے ہمراہ منعقد کرون وہان نور قدرت
اُسپر قبضہ کرینگے اہل اسلام بڑے تقدیر کے اچھے اور بہت خوش قسمت ہین یہ میری تقریر گو اسوقت
سب کو ناگوار ہوتی ہوگی مگر مین جو ہونے والا ہوتا ہی اسکو ظاہر کردیتا ہون یہ اثر مجھ مین صرف خداوند کی
خدمت مین رہنے سے آیا ہی کہ حال آیندہ کو بیان کرتا ہون سخنگان ہنس ہنس کر یہ باتین کرتا تھا اور کہتا
تھا کہ یہ سب تدبیرین بیکار ہین ملکہ ثریا سے سمتن اہل اسلام کا حصہ ہی سب ہاتھ ملکر رہجائینگے جب ایسی
باتین سخنگان نے کہین اثر رنگ کو نہایت غصہ آیا برہم ہو کر کہا کہ تو بہت گستاخ ہو گیا ہی خداوند کی شان
مین اور معشوقۂ خداوند کی شان مین بیجا کلمے کہتا ہی اگر کوئی اور اس مقام پر ہوتا اُسپر ضرور رنج ہوتا

عذاب نازل کرنا بس اپنی زبان کو بند کر سخنگان نے جواب دیا کہ گستاخی معاف ہو صاف کہنے والا نو بُرا ہوتا ہی
اپنا عذاب اہل اسلام پر نازل فرمایئے آفتاب پرستون پر چتر تنگ پر یا یہ وہ مثل ہی کہ کون ہاتھی اپنی
فوج کو مارے یا یہ کہ دھوبی سے تو بس نہ چلا گدھے کے کان مروڑے اُن لوگون سے تو بس نہ چلا ہم
اوپر عذاب نازل کرنے لگے میان ایسے ہوتے تو اپنی دھاڑی رنگتے نقصان کے بڑے ہو بھی ہی نہین سکتا
وہ مثل ہی کہ گاؤ بجاؤ میان کے کچھ بھی نہین صرف ہم لوگون کے لیے عذاب وغیرہ ہی حریف سے دبتے ہو
یہ جو تقریر سخنگان نے کی سخنگان کی اس تقریر پر کہ گاؤ بجاؤ میان کے کچھ بھی نہین سب اہل دربار ہنس پڑے
بلکہ ارزنگ بھی ہنسنے لگا اژدر نے مسکرا کر جواب دیا کہ ملک جی گستاخی معاف کیا آپ نے خداوند کا
امتحان کیا ہی جو آپ ایسا کہتے ہین سخنگان نے جواب دیا کہ اور کیا کہون اگر یہ لوگ اس قابل ہوتے
تو انکے یہان کی اور لڑکیان کیون اہل اسلام کے ساتھ نکل جاتین اسی امر سے ثابت ہی ارزنگ
نے کہا کہ بس بیہودہ تقریر ہو چکی اب اصل مین رائے کرو اژدر نے کہا کہ میرے نزدیک یہی امر بہتر
ہی کہ کسی تدبیر سے چتر تنگ سے باہم صلح ہو جاتی یہ جو ملک جی نے کہا کہ جبتک چتر تنگ پر دباؤ نہ پڑیگا
اسوقت تک وہ صلح نہ کریگا اسکا ذمہ مین کرتا ہون کہ کل کے مقابلے مین خداوند کی فتح ہوگی سخنگان
نے جواب دیا کہ اگر یہ امر ہی تو باہم صلح ہم کرا دینگے بس یہ رائے قرار پائی کہ وہ تدبیر کیجائے جو ارزنگ
و چتر تنگ مین صلح ہو جائے سخنگان نے کہا کہ ایک رائے میری ہی اگر صلح باہم چتر تنگ اور خداوند کے
ہو جائے تو یہ امر باہم قرار پائے کہ ایک دن لشکر ارزنگ آفتاب پرستون سے مقابلہ کرے اور
ایک دن لشکر چتر تنگ بس اس سے یہ غرض ہی کہ ان لوگون سے لڑوا کر چتر تنگ کا زور کم کیا جائے
بس اگر ہم آفتاب پرستون پر غالب آئے چتر تنگ کا تو زور کم ہوگا اس وقت مقابلہ کر کے انکو بھی
مٹا دینگے ہم تنہا رہ جائین گے خدا پرستون سے لڑ کر فتح حاصل کرینگے بلکہ یہ امر باہم قرار پائے کہ جبتک
ہم طبل بازگشت نہ بجوائین اسوقت تک لشکر واپس نہ آئے بس جسدن لشکر چتر تنگ سے اور آفتاب پرستون سے
مقابلہ ہو اگر آفتاب پرست زیادہ قتل ہوئے ہون اور چتر تنگ کے سردار کم آئے اسدن خداوند جانب
سے طبل باز نہ بجوا دین اگر لشکر چتر تنگ کے لوگ مغلوب ہون آفتاب پرست غالب ہون تو شام کو طبل
بازگشت بجے تا کہ چتر تنگ کی قوت کم ہو اگر لشکر خداوند آفتاب پرستون پر غالب آئے تو شام کو موافق
طریقہ طبل باز نہ بجے اگر مغلوب ہو اور آفتاب پرستون کا غلبہ ظاہر ہو فوراً خداوند طبل باز بجوا کر واپس
بلا لے جائین اپنی قوت کو کم نہ ہونے دین طبل باز کا بجنا خداوند اپنے اختیار مین رکھین اسطور سے برتاؤ
کرین یہ طریقہ لشکر چتر تنگ کے کم کرنے اور قوت کے توڑنے کا ہی یہ رائے جو سخنگان نے بیان کی سبنے
پسند کی اور بہت تعریف کی بس اسی تقریر اور مشورے مین تین پہر رات آگئی تھی طبل جنگ بج چکا تھا
تیاری جنگ تینون لشکرون مین ہو رہی تھی غلغلہ پھیر رہا تھا کہ ارزنگ نے بھی دربار برخاست کیا اور
سب کو رخصت کیا آپ جا کر اپنے خیمہ خاص مین آرام پذیر ہوا سخنگان وغیرہ اپنے اپنے مقام پر آئے
اژدر جادو اسلم کے خیمے مین آکر مقیم ہوا اپنا سحر تیار کرنے لگا کہ اسکا قصد تھا کہ کل مین لشکر چتر تنگ سے
مقابلہ کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ ان سب کو وہ رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی یہان لشکر نور نے
اپنا علم بلند کیا اور سیاہ ظلمت نے شکست کھائی یعنی روز روشن پردہ شب سے ظاہر ہوا آفتاب نکلا
تینون لشکر جب دستور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے یہان اندرون شہر بہ جبیں دربار مین آکر
بیٹھا سب حاضرین دربار حاضر ہوئے موافق ہر روز کے بموجب حکم بہ جبیں سب مشرق کی طرف دیکھنے لگے

سب نے دیکھا کہ تینون لشکر صف آرا ہین ابر سفید رنگ لشکر طومار شاہ پر آکر محیط ہوا اُدھر ابر سوسنی رنگ تخت چترنگ پر محیط ہو لشکر چترنگ و ارژنگ سے نقیب نکلی انھون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا کہ لشکرون کی صفون پر سناٹا تھا بعد تھوڑے عرصے کے لشکر چترنگ سے سحر پرور قوی تن اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا یہان سے قرماسپ اپنے گینڈے کو جولان کرکے اجازت لیکر میدان مین آیا باہم نگاورزن ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدرجادو بھی تخت سحر پر سوار صف ساحران مین کھڑا ہی ابھی اُسنے کوئی تدبیر نہین کی ہی پس جب قرماسپ سے وہ نگاورزن ہوا سحر پرور کا مرکب پسپا ہوا پھر مسلکر باہم نبرد ہوئے قرماسپ نے سحر پرور کو ساطور سے قتل کیا اور مبارز طلب کیا حریف سخت بازو نے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی [illegible] کے ہاتھ سے مارا گیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا پس شام تک [illegible] پہلوان تو زخمی ہوئے اور چھ ہاتھ سے قرماسپ کے مارے گئے شام کو چترنگ نے طبل بازگشت بجوا دیا تینون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پھر واپس گئے گھوڑون کھولین سرداران لشکر نے دربار کیا اُسدن ارژنگ بہت خوش تھا قرماسپ پر سے بہت زر و جواہر نثار کیا چترنگ رنجیدہ واپس گیا اور طومار شاہ نہ خوش تھا نہ رنجیدہ برجبیس بھی محل نشین دربار برخاست کرکے چلا گیا یہان پھر ارژنگ نے آج بصلاح اژدرجادو طبل جنگ بجوایا گو چترنگ کا قصد نہ تھا مگر جب ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر ارژنگ مین طبل جنگ بجا ہو اُسنے بھی طبل جنگ بجوایا اور طومار شاہ نے بھی ملکہ الفرام نے چترنگ سے کہا کہ رنجیدہ نہو یہ لڑائی کا مقدمہ ہو کبھی تم غالب آئے کبھی حریف سے جی چھوڑنا کل پھر مقابلہ کرنا پس طبل جنگ بجوا دو اسی سبب سے چترنگ نے بھی طبل جنگ بجوایا اور دربار برخاست کرکے محل مین گیا اُدھر ارژنگ بھی اپنے خیمۂ خاص مین گیا طومار شاہ اپنے خیمۂ خاص مین جو گیا اُسنے سب حال ثمود سے کہا اور راجی مان جمود سے اُن دونون نے کہا کہ کیا نقصان ہو کل تمھاری ظفر ہوگی تیسرے دن تمھاری ظفر ہوئی تھی آج کوئی ایسا سبب ہوا ہوگا کہ حریف غالب آیا تم کچھ خیال نہ کرو رنج نہ کرو خوش رہو تمھاری ظفر ہوگی اِن دونون کے کہنے سے کسیقدر چترنگ کو اطمینان ہوا پس وہ رات تینون لشکر کو سامان جنگ مین بسر ہوئی صبح کو میدان مین صف آرا ہوئے حسب دستور سب کام موافق ہر روز کے ہوئے نقیب نکلے نقابت کی ابر سفید لشکر طومار شاہ پر محیط ہوا برجبیس دربار مین آکر بیٹھا ہر روز کہانتک بیان کیا جائے یہی طریقہ تھا جو کہ ذکر ہو چکا ہی پس لشکر ارژنگ سے قرماسپ نے نکلکر لشکر چترنگ سے مبارز طلب کیا لشکر چترنگ سے ایک پہلوان نکلا وہ زخمی ہوا الغرض یہانتک نوبت پہنچی کہ اُسدن بھی ارژنگ غالب رہا چترنگ منکوب ہوا شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے ارژنگ نے خوش ہوکر طبل جنگ بجوایا چترنگ و طومار شاہ نے بھی بجوایا رات بھر تیاری [illegible] آج بہت شکایت چترنگ سے ملکہ الفرام نے کی اور کہا کہ استاد سے کہنا کہ اب کہانتک مین شکست کھایا کرون اور حریف غالب آگئے آپ تماشا دیکھتے ہین حال سے غافل ہین الفرام نے جاکر مجرم سے کہا مجرم نے کہا کہ [illegible] مین [illegible] ہون کہ اگر مین کچھ تدارک کرتا ہون تو اُسطرف بھی اژدرجادو [illegible] ہو جو کہ پہلونشین سامری و جمشید [illegible] رو کریگا میرے اُسکے مقابلہ ہوگا پس انجام یہ ہوگا کہ سب حال ظاہر ہو جائیگا ساری محنت بیکار ہوگی [illegible] وقعت نہ رہیگی پس کیا حاصل ہوگا مین اس فکر مین ہون کہ وہ چلا جائے تو مین کچھ تدارک کرون یہ جواب [illegible] نے چترنگ سے کہا چترنگ نے جواب دیا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ آپ اس فکر مین رہینگے یہان لشکر [illegible] ہو جائیگا کچھ تو تدبیر کیجیے الفرام نے چترنگ کا پیام [illegible] کہدو کہ مین آج سے کل پرسون تک اُسکا تدارک [illegible] میرے نزدیک مناسب [illegible]

صلح کرلو اور باہم شریک ہوکر برجیس سے مقابلہ کرو امین پردہ فاش نہ ہوگا پس اس عرصے مین مین اپنا بندوبست
کرلونگا اگر ارزنگ برجیس پر غالب آیا اسوقت ہم بھی اپنا بندوبست کرچکے ہونگے اس سے پھر مقابلہ
کرینگے اور ارزنگ کو شکست دینگے کیونکہ تمنے جلدی کی مین اپنے سحر کو پورے طور سے قبضے مین نلاسکا
کیونکہ ایک مدت کا ترک کیا ہوا تھا اسوقت مین یہی امر بہتر ہی کہ جس طور سے ہو ارزنگ سے صلح کرلیجائے
اور سب اپنا بندوبست کیا جاے آیندہ دیکھا جائیگا مین بھی اپنا سحر کامل طور سے درست کرلونگا اسوقت
اژدر سے لڑکر اژدر جادو کو قتل کرونگا ابھی مین اژدر جادو سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون یہ جو الفرام
نے چترنگ سے کہا چترنگ نے کہا کہ آپکو اختیار ہی اگر آپکی مرضی ہی کہ صلح ہوجاے تو وہ بھی کوئی تدبیر کرین
مین تو آپکے حکم کا پابند ہون الفرام نے مخدوم کو چترنگ کا پیام دیا مخدوم نے کہا کہ ہم اسکا بندوبست
کرینگے وہ اطمینان کی رکھے میدان مین جاکر مقابلہ کرنے یہی الفرام نے چترنگ سے کہا چترنگ خاموش ہوکر
دربار برخاست کرکے گیا ثمود اپنی آشنا جمود اپنی مان سے سب حال کہا اور کہا کہ یہ پیام و سلام میرے
اور مخدوم کے ہوے ہیں اسوقت یہ دونون پاس مخدوم کے آئین اور کہا کہ تمنے کیا چترنگ سے کہا
انھون نے جواب دیا کہ یہ مین نے کہلا بھیجا تھا اور یہی صلاح ٹھہری ان دونون نے بہت تقریر کی آخر کو
وہی امر قرار پایا کہ جو کہ پہلے تجویز تھا یہی راے ہوئی کہ کسی صورت سے صلح ہوجاے پس یہ دونون
چترنگ کے پاس آئین اور کہا کہ ہمنے بہت کچھ تقریر کی مگر مخدوم جادو نے نہین قبول کیا اور کہا کہ
صلح ہونا بہتر ہی مین اژدر جادو سے مقابلہ نہین کرونگا کیونکہ مین اور وہ ایک ہی مقام کے بیٹھنے
والے ہین میرے اسکے بہت ملاقات ہی مین اس سے نہ مقابلہ کرونگا اگر تم مین سے کسی مین قوت ہو
تو مقابلہ کر دیں جب مخدوم انکار کرتے ہین تو ہم کیا ہین ہم بھی نہین مقابلہ کرسکتے ہین انھین کی راے پر
رہنے دو اگر اپنی اچھائی چاہتے ہو اگر وہ خفا ہوکر چلے گئے تو سب کارخانہ مٹ جائیگا چترنگ نے
کہا کہ مین کب انکی راے کے خلاف کرتا ہون انکو اختیار ہی یہ تقریر کرکے باہم عیش کرنے لگے صبح ہوئی
دونون لشکر حسب دستور میدان مین آئے لشکر ارزنگ سے قرماسپ نے میدان مین آکر مبارز
طلب کیا لشکر چترنگ سے اسکے مقابلے کو کئی پہلوان گئے زخمی ہوے اور جان سے مارے گئے
دوپہر تک یہی معرکہ رہا بوقت دوپہر قرماسپ مبارز طلب کر رہا تھا کہ ایک رقعہ خودبخود پاس اژدر
کے آیا اسکا مضمون یہ تھا کہ او بھائی مجھکو یہ نہ معلوم تھا کہ تم ارزنگ کے سرپرست اور مربی ہو اگر مجھکو
معلوم ہوتا تو کبھی یہ صلاح چترنگ کو نہ دیتا کہ ارزنگ سے مقابلہ کرے پس میرے تمھارے تو ایک
مدت سے ملاقات ہی اور ہم اور تم ایک مقام کے بیٹھنے والے ہین ملاقات کا پاس کرو کوئی تدبیر ایسی
کرو کہ باہم صلح ہوجاے اور ہم اور تم دونون ملکر برجیس سے مقابلہ کرین اسکو شکست دین اس سے
کیا حاصل کہ باہم لڑکر اپنی قوت کو کم کرین لحاظ تو کرو کہ ہم غیر ہین نہ تم اور ہم و تم جنکے سرپرست اور مربی
ہین وہ بھی کوئی غیر نہین ہین ایک صدف خداوندی کے دو گوہر آبدار ہین ایک درج خدائی کے جواہر
بیش قیمت ہین ایک شجر کے دونون ثمر ہین سیب کے دو ٹکڑے ہین یعنی ارزنگ بھی خداوند زمردثانی
کے فرزند ہین اور چترنگ بھی پس اسیقدر اختلاف ہی کہ وہ دوسری زوجہ سے ہین یہ دوسری زوجہ
سے صرف شکم کا فرق ہی ورنہ نطفہ تو ایک ہی ہی جس قطرے سے وہ پیدا ہوے ہین اسی سے یہ پس کیا
ضرور ہی کہ باہم نفاق ہو یہ نہ معلوم تھا اگر بخوبی معلوم ہوتا تو کبھی ایسی نوبت نہ آتی باہم صلح ہوجاتی
اور آفتاب پرستون سے سمجھ لیا جاتا جب دو لشکر ایک ہوکر انسے مقابلہ کرینگے تو ضرور انکو شکست ہوگی

فرض کرو کہ تم ہمپر غالب آئے اور ہم مغلوب ہوے یہ تو ضرور ہوا کہ تمھاری بھی قوت کم ہوئی پھر حریف سے جو کہ ہمارا اور تمھارا دونون کا حریف ہے کیونکر مقابلہ کروگے پس ضرور شکست کھاؤگے اس سے کوئی فائدہ نہین ہے کہ باہم فساد رہے ایسی تدبیر کرنا لازم ہے کیونکہ تم مرد بزرگ ہو کہ باہم بیجو دشمنی ہے نکلجاے اور ہم اور تم ایک ہوجائین والسلام یہ جو رقعہ پاس اژدر کے آیا اور اُسنے مضمون رقعہ پڑھا بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ جو مجھکو خیال تھا کہ باہم صلح ہوجاے آخر کو اُسی طرف سے پیام صلح آیا ہمکو اس پیام کے روانہ کرنے کی نوبت نہ آئی پس اُسوقت میدان جنگ مین اژدر نے دوات وقلم طلب کرکے اُسکا یہ جواب تحریر کیا کہ اس امر سے تم بخوبی واقف تھے بلکہ مین نہین واقف ہون کیونکہ یہان مین دیکھتا کہ تمھاری طرف سے مقابلے کا سوال ہوا بلکہ ہمکو منظور نہ تھا جو کہ تمھارا بادشاہ ہے آنے آتے ہی اُسیدن مقابلہ شروع کردیا گو ہم لشکر برجیس سے لڑ رہے تھے جبنے اُسپر کہلا بھی بھیجا کہ ہمسے کیسے مقابلہ نہین ہے کیون ہ مقابلہ کرتے ہو جواب ملا کہ ہم تمسے مقابلہ کرنے کو آئے ہین ضرور مقابلہ کرینگے آخر مجبور ہوکر مقابلہ کیا اُسکے دوسرے دن بھی مقابلہ ہوا اب جو ہم غالب آئے اور تم مغلوب ہوے تو تمنے صلح کا پیام دیا خیر گو یہ وقت صلح کرنے کا نہین ہے مگر ہم تمھارے سبب سے اور تمھاری ملاقات کے سبب سے اور تمھارے لحاظ سے اس امر کو قبول کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اچھا ہے باہم جو فساد ہے یہ برطرف ہوجاے گو بڑی مشکل سے ارژنگ منظور کریگا کیونکہ وہ بہت زبردست اور مغرور ہے اور نہایت درجہ بدمزاج ہے اور کسی کا کہنا سماعت نہین کرتا ہے مگر ہم کسی نہ کسی طور سے اُسکو سمجھا دینگے تم چترنگ کو اس امر پر راضی کرو گو یہ ہم خیال کرتے ہین کہ یہ امر ضرور تھا کہ اگر تمھارا لشکر مغلوب ہوتا اور تم لوگ غالب آتے اور ہم صلح کا پیام دیتے تو تم کبھی نہ قبول کرتے خیر یہ صرف اُس ملاقات کا پاس ہے جو کہ ہمارے اور تمھارے زمانہ کمسنی سے ہے اور ہم اور تم ایک جا خدمت خداوند جمشید مین رہے ہین اُسی زمانے کی ملاقات کا خیال ہے جو یہ امر مین نے منظور کیا ہے آیندہ تمکو اختیار ہے یہ لکھکر اژدر نے وہ پرچہ اڑا دیا وہ پرچہ ہوا پر جاکر بالاے آسمان غائب ہوگیا بعد تھوڑے عرصے کے محروم کے پاس پہونچا محروم نے اُسے پڑھا اور اُسکا یہ جواب تحریر کیا کہ آپنے بڑی مہربانی فرمائی اور بہت عنایت کی تو آپ لشکر لیکر واپس جائیے اور آپ براہ مہربانی ارژنگ کو راضی فرمائیے مین چترنگ کو راضی کرتا ہون یہ لکھکر اُسی طریقے سے روانہ کیا جس طور سے پہلے روانہ کیا تھا یعنی عرے کے ذریعے سے روانہ کیا تھا اُسی طور سے پھر روانہ کیا اژدر کے پاس وہ نامہ آیا اژدر نے پڑھا جواب لکھا کہ تم چترنگ سے کہو کہ وہ طبل بازگشت بجواکر واپس جائے ہم بھی واپس جاینگے جب یہ جواب محروم کے پاس پہونچا محروم نے بذریعہ ملکہ انصرام کے چترنگ سے کہلا بھیجا کہ طبل بازگشت بجواکر فرودگاہ پر واپس چلو اب مقابلہ نکرو یہ جو حکم چترنگ کو پہونچا پس چترنگ نے فوراً طبل بازگشت بجوادیا اُدھر اژدر نے ارژنگ سے کہا کہ آپ بھی طبل بازگشت بجوائیے لشکر ارژنگ مین بھی نقارے پر چوب پڑی لشکر طومارشاہ مین بھی کوس بازگشت بجایا گیا تینون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے کمرین کھولین بسترون پر آرام سے بیٹھے یہان چترنگ نے اپنی بارگاہ مین دربار کیا ارژنگ نے اپنی بارگاہ مین طومارشاہ نے اپنی بارگاہ مین جب دربار ارژنگ آراستہ ہوچکا اُسوقت اژدر جادو نے اُس رقعہ کا آنا اور اپنا جواب تحریر کرنا بیان کیا اور کہا کہ آپکو لازم ہے کہ صلح کر لیجیے کیونکہ یہ بہت اچھا موقع ہے آپ کی بات بالا رہتی ہے آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آتے ہی آپ کو صلاح دی تھی کہ اگر چترنگ سے صلح ہوجاے تو بہتر ہے آپ نے فرمایا تھا کہ

وہ کیون صلح کرنے لگا اب اُسکی طرف سے خود صلح کا پیام ہوا ہو پس لازم ہو کہ صلح فرمائیے ارژنگ نے
جواب دیا کہ اُستاد مین تو نہ صلح کرونگا کیونکہ میرا لشکر غالب آیا ہو اور چتر تنگ نے مجھکو بہت کلمہ سخت کہے
ہین جب لشکر لیکر آیا تھا تو مین نے صلح کرنی چاہی تھی اُسنے قبول نہین کیا بلکہ انکار کیا اور مقابلہ کیا پس
اگر اُسکا لشکر غالب آتا اور مین صلح کا پیام دیتا وہ کبھی نہ قبول کرتا پس مجھکو کیا ضرورت ہو کہ مین صلح کرون
یہ تقریر اژدر نے جو ارژنگ کی سُنی کہا ای ارژنگ تم بالکل نادانی کرتے ہو میرے کہنے پر عمل کرو اس
امر مین بڑی خرابیان ہین اور یہ اپنی اسوقت بات رہتی ہو فرض کرلو کہ تم غالب آئے اور چتر تنگ نے
شکست کھائی اور فرار کر گیا مگر یہ امر ضرور رہا کہ تمھاری قوت بھی کم ہوئی لشکر بھی کم ہوا اور جو سحر
مین نے اسوقت برائے مقابلہ برجیس درست کیے ہین وہ چتر تنگ کے مقابلے مین مین نے صرف کیے
ہین پس پھر جب محنت کرون اور سحر تیار کرون تو لشکر برجیس کے ساحرون سے مقابلہ کرون کیونکہ
جو کہ چتر تنگ کے معاون اور مددگار ہین وہ بھی ایسے ویسے ساحر نہین ہین بہت زبردست ساحر ہین
اُنکے مقابلے مین بھی بہت مشقت کرنا ہوگی پس یہ خیال کرلو کہ جب تم چتر تنگ پر دباؤ ڈالوگے اُسوقت
وہ اُسکی کمک کرینگے جب تمپر دباؤ پڑیگا مین تمھاری کمک کرونگا پس اُن ساحرون مین مقابلے ہونے لگے
جو سامان کہ مین نے ساحران برجیس کے مقابلے کے لیے درست کیا ہو وہ سب بہ مقابلہ محروم جادو
کام آئیگا پھر برجیس سے مقابلہ کرنا مشکل ہوگا اور اگر چتر تنگ کی فتح ہوئی اُسکو کیا ضرورت ہو کہ وہ
برجیس سے مقابلہ کرے اور ظفر حاصل کرے پس وہ تمپر فتح حاصل کرکے اپنے ملک کی راہ لیگا تمھارا
مطلب رہجائیگا تم اپنی معشوقہ نہ پاسکوگے پس مناسب یہی ہو کہ تم صلح کرلو راوی نے بیان کیا ہو کہ اژدر
کو بھی یہی خوف تھا کہ مین محروم سے نہین لڑسکتا ہون جیسا کہ محروم کو اژدر سے خوف تھا اور اُسنے مقابلہ
نہین کیا پس یہی ڈر اژدر کو تھا اسی سبب سے وہ ارژنگ کو صلح پر راضی کررہا تھا پس جب اسطورپر
اژدر نے کہا ارژنگ نے سب اہل دربار کی طرف دیکھا پس سب نے اژدر کے کلام کی تائید کی
جب ارژنگ نے دیکھا کہ سب اژدر کے کلام کی تائید کررہے ہین کہا کہ مین نے نوے ہزار برس
قبل یہی تقدیر کی تھی کہ اژدر جادو کے ذریعے سے چتر تنگ سے صلح ہوا ای اژدر جادو تمکو اختیار ہو مین نے
تمکو اختیار دیا ہو کہ جس طور سے چاہو صلح کرلو راوی نے بیان کیا ہو کہ یہان ارژنگ کو اژدر نے
صلح پر راضی کیا ہو اُدھر محروم نے نقش الفرام کے ذریعے سے چتر تنگ کو راضی کیا چتر تنگ تو پہلے ہی راضی
تھا یہی تقریر کرکے محروم نے چتر تنگ کو بھی رضامند کیا پس اُسوقت ایک رقعہ بنام اژدر تحریر کیا کہ
مین نے چتر تنگ کو راضی کیا ہو پس اگر ارژنگ راضی ہوا ہو تو باہم ملاقات ہوجائے اور دونون
لشکر ایک ہوجائین اور برجیس کے لشکر سے مقابلہ کیا جائے یہ لکھکر اُڑا سحر کیا کہ وہ رقعہ اژدر کے پاس
اژدر کے آیا یہان اژدر اسی فکر مین تھا کہ کیونکر اس حال کی محروم کو اطلاع دون کہ وہ کاغذ اُسکے
پاس آیا اُسنے اُسکو پڑھا اور ارژنگ کو سنایا اور کہا کہ مین لکھے دیتا ہون کہ کل فلان صحرا مین تم چتر تنگ
کو لیکر آؤ مین خبر دیتا ہون کہ مین ارژنگ کو لیکر آؤنگا باہم ملاپ ہوجائیگا جو نفاق کہ پڑا ہوا ہو وہ
مٹ جائیگا سخنگان نے کہا کہ شوق سے تحریر فرمائیے خداوند آپ کے کہنے سے باہر نہ ہونگے مگر یہ
تحریر کردیجیے گا کہ چند شرائط ہین جو کہ بوقت ملاقات بیان ہونگے اگر آپ لوگ اُنکو منظور کرینگے
تو باہم فیصلہ ہوجائیگا گو ارژنگ راضی نہین ہوتے تھے مگر مین نے اُنکو مجبور کیا اژدر نے کہا کہ
اچھا یہ کہکر خود اپنے ہاتھ سے جواب لکھا کہ ہم فلان صحرا مین کل ارژنگ کو لیکر آئینگے تم بھی چتر تنگ کو

لیکر آتا مگر ایک امر یہ ہی کہ ارزنگ کو ہمنے مجبور کرکے راضی کیا ہی وہ راضی نہ ہوتے تھے چند شرائط ہین اگر تم قبول کروگے تو باہم میل ہوجائیگا ورنہ مشکل ہی اور وہ بوقت ملاقات بیان ہونگے یہ لکھکر اسی طور سے اُس نامے کو اُڑا دیا وہ پاس مجروم کے پہونچا مجروم نے اُسکو پڑھا اور چترنگ سے کہا کہ کل صبح کو تمکو فلان صحرا مین چلنا ہوگا وہان تمھارے اور ارزنگ کے ملاقات ہوگی ایک خیمہ روانہ کرو کہ وہ وہان برپا کیا جائے بس یہ کلام انصرام نے چترنگ سے کیا چترنگ نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی اور حکم دیا کہ ایک خیمہ فلان صحرا مین برپا کیا جائے کل ہم وہان جائینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا مجروم کے پاس آیا سب حال بیان کیا اُسنے کہا کہ جو آپکی مرضی ہم آپکے خلاف نہین کرسکتے ہین یہان تو یہ امر طے ہوگیا وہان ارزنگ نے بھی بموجب کہنے اژدرجادو کے دو خیمے اُس صحرا مین روانہ کیے بس اُدھر سے ملازمان چترنگ خیمہ لیکر آئے اور برپا کیا سب سامان شہ آراستہ کیا اُدھر سے ملازمان ارزنگ خیمہ لیکر گئے برابر خیمہ چترنگ کے برپا کیے ایک خیمے مین کل سامان مہیا کیا اور ایک خیمہ درمیان خیمہ چترنگ و ارزنگ کے برپا کیا اور بموجب اژدرجادو کے تعلیم کی دو کرسیان برابر آراستہ کین اور کئی ایک دنگل گرد و اطراف مین اور خوب اُسکو آراستہ کیا سب سامان اُسیدن درست ہوگیا کہ وہ باقی دن اور رات تمام ہوئی سحر ہوئی اُدھر سے اژدرجادو ارزنگ کو تخت پر سوار کرکے اور سامان سواری ہمراہ لیکر طرف اُس صحرا کے چلا یہ خبر طومارشاہ وغیرہ کو ہوئی کہ آج چترنگ و ارزنگ مین باہم صلح ہوئی ہی ارزنگ برائے صلح جاتا ہی یہ لوگ بھی اپنے لشکر کے کنارے پہ آئے برائے تماشہ کہ دیکھین کس شان و شوکت سے ارزنگ جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ سواری ارزنگ کی اس شان سے روان تھی کہ آگے آگے جلوس سواری تھا اُسکے بعد ایک تخت پر ارزنگ سوار تھا تاج سر پر تھا چتر طلائی لگا ہوا تھا خواصی مین تخنگان مگس رانی کررہا تھا برابر تخت ارزنگ کے اژدرجادو تخت سحر پر سوار تھا اُسکے برابر ہلم کب سحر پر سوار اور ساحران نامدار کوئی ہنس پر سوار کوئی اژدر پر دوسری طرف دیلم و قرماسپ ہمکیبون پر سوار و دیگر سرداران نامدار بس ارزنگ اِس شان و شوکت سے طرف اُس صحرا کے روانہ ہوا کہ جہان ملاقات چترنگ سے بدی گئی تھی اور راہ طے کرکے اُس خیمے مین داخل ہوا کہ جو کہ اسکے قیام کے لیے مقرر ہوا تھا اور ملازم قبل سے وہان موجود تھے ارزنگ اپنے خیمے مین اُترا تھا اُدھر سے چترنگ بھی اِس شان و شوکت سے آیا کہ تخت پر سوار ابر سوسنی سر پہ سایہ فگن برابر تخت کے داہنی طرف شداد شاہ و گلریز شاہ بائین طرف گلاب شاہ و غفار شاہ و دیگر سرداران آزمودہ کار وزیر سلطنت پس پشت مگس رانی کرتا ہوا بس چترنگ بھی اُس خیمے مین آکر اُترا جو کہ اسکے قیام کے لیے مقرر تھا جب چترنگ آچکا اُسوقت ایک رقعہ اژدر کے پاس آیا کہ ارزنگ کو خیمۂ وسط مین لائیے مین چترنگ کو لاتا ہون باہم ملاپ ہوجائے پس اژدرجادو نے ارزنگ سے کہا کہ آپ تشریف لے چلیے ارزنگ تخت پر سے اُٹھا ہمراہ اژدر کے چلا اُسوقت ارزنگ کے ہمراہ ہلم و دیلم و قرماسپ و تخنگان تھا اور اژدرجادو تھا اور باقی سب اُسی خیمے مین رہے بس ارزنگ اُس خیمے مین گیا اژدر نے ارزنگ کو ایک کرسی پہ بٹھایا اور داہنی طرف دنگلون پر اپنی طرف کے سردارون کو کہ یہ بیٹھ چکے تھے کہ ایک مرتبہ مجروم جادو اُس ابر سوسنی سے باہر آیا مع تاشاد جادو کے اور ملک انصرام سے کہا کہ تم چترنگ کو لیکر آؤ مین اژدرجادو سے ملاقات کرتا ہون یہ کہکر اُس

خیمے مین آیا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر زبردست نہایت بدشکل منہ اور کانون سے شعلے نکلتے ہوئے قشقہ پیشانی پر دیا ہوا جوگی وضع اُسکے ہمراہ اور چند ساحر سامنے سے نمودار ہوئے جیسے اژدر نے اُسکو دیکھا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور تا صحن خیمہ اُسکا استقبال کیا اور سلام کیا گلے ملے مزاج پرسی ہوئی اژدر نے کہا کہ بڑے عرصے کے بعد میری آپ کے ملاقات ہوئی جب سے خداوند جمشید و سامری آسمان پر تشریف لے گئے ہین تب سے میرے آپکے ملاقات نہین ہوئی تھی اب ہوئی خوب ذریعہ ملاقات کا نکلا یہ باتین کرتے ہوئے ایوان مین آئے اژدر نے بائین طرف کے دنگلون پر اُن سب کو بٹھایا اور کہا خوب کیا آپنے کہ باہم صلح کرائی ورنہ میرے آپ کے مقابلہ ہوتا ملاقات سابق مین فرق آتا محروم نے کہا کہ مین کب ایسا ہونے دیتا کیونکہ آپ تو بڑے عرصے کے میرے دوست تھے گو مین نے بعد تشریف لیجانے خداوندون کے ترک دنیا کیا تھا اور گوشہ نشین ہوا تھا اور ایسا پوشیدہ ہوا تھا کہ کوئی نہ پا سکتا تھا مگر ثمود کے کہنے سے اور اُسکی کوشش سے ملا اور مجبور ہوگیا کہ چترنگ کی شراکت کی اور یہ سب بجا لیقان حسب کی خوشی کی کیونکہ وہ وصیت کر گئے تھے اُنکے فرمانے کے بموجب پھر مین دنیا پر آیا ورنہ ممکن نہ تھا دوسرے آپ سے ملاقات بدی تھی جو امر خداوند مقرر کر گئے تھے وہ ضرور ہونگے واقع بڑے عرصے کے بعد آپکی زیارت نصیب ہوئی آپ نے تو خوب خوب سحر کیے ہین ہزارون شاگرد ہین اژدر نے جواب دیا کہ یہ صرف آپ کا حسن ظن ہے مین کیا سحر تیار کرتا کیونکہ آلام دنیوی مین مبتلا تھا ہان آپ نے سحر تیار کیے ہونگے کہ کسی کام سے کچھ غرض نہین ایسی باتین باہم ہو رہی تھین اور سب خاموش بیٹھے ہوئے سُن رہے تھے کہ خبر آئی کہ چترنگ آئے ہین پس محروم جادو مع اپنے ہمراہیون کے تا در خیمہ برائے استقبال آیا پس چترنگ داخل خیمہ ہوا اُسکے ہمراہ ملکہ انفرام تھی اور رشد اور شلدر و کلریز شاہ و گلاب شاہ و غفار شاہ تھے پس محروم چترنگ کا استقبال کرکے اُس مقام پر لایا کہ جہان ارزنگ تھا چترنگ چونکہ چھوٹا تھا ارزنگ کو سلام کیا ارزنگ نے جواب سلام دیا اور سب سردارون نے بھی ارزنگ کے سردارون نے چترنگ کو سلام کیا محروم نے لاکر چترنگ کو برابر کرسی ارزنگ کے کرسی پر بٹھایا اور اپنی طرف کے سردارون کو اپنی طرف بیٹھنے کا حکم دیا سب بیٹھے پس اژدر نے حکم دیا کہ ساقی حاضر ہون ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوئے پہلے ایک ایک جام چترنگ و ارزنگ کو دیا اُسکے بعد کل اہل محفل کو دیا جب سب کے دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوئے اُسوقت محروم نے اژدر سے کہا کہ وہ کیا شرطین ہین کہ آپنے تحریر کیا تھا کہ بروقت ملاقات تحریر ہونگی بیان فرمائیے اژدر نے سختگان کی طرف دیکھکر کہا کہ وہ شرطین ہمارے وزیر اعظم بیان کرینگے اُنسے دریافت فرمائیے محروم نے سختگان سے کہا کہ آپ بیان کرین سختگان نے کہا کہ وہ شرطین یہ ہین کہ ہم اسطور یہ صلح کو قبول کرتے ہین کہ جب دونون لشکر ایک ہو جائین اور لشکر برجیس سے مقابلہ ہو تو ایک دن ہمارے لشکر کے سردار لشکر برجیس سے مقابلہ کرین ایک دن اُنکے لشکر کے سردار دوسرے یہ کہ طبل بجوانیکا ہمکو اختیار رہے جب ہمکو منظور ہو طبل بجوا دین چترنگ امور جنگ مین دخل نہ دین جسدن اُنکے سردار مقابلہ کرین اسدن بھی طبل بجانا ہمارے خداوند کو اختیار رہے سبب اسکا یہ ہے کہ چترنگ شاہ ابھی بچے ہین نا آزمودہ ہین طریقہ جنگ سے واقف نہین ہین کیونکہ ہمنے دیکھ لیا ان معرکون مین خداوند ہمارے معرکے جھیلے ہوئے ہین طریقہ جنگ سے آگاہ ہین لشکر کا حال بخوبی جانتے ہین کہ یہ فرار کر جائیگا اور یہ میدان جنگ مین قایم رہیگا پس ایسی حالت مین اسی شخص کو سردار کا اختیار رہنا زیبا ہے پس اگر یہ دونون شرطین منظور ہون تو باہم صلح ہو جائے

ورنہ ہمکو صلح کسی صورت سے منظور نہین ہے یہ تقریر جو سخنگان نے کی تو اسکا جواب محروم نے دیا کہ یہ جو کچھ آپ نے کیا سب ہمارے حق مین بہتر کیا ہمکو یہ شرطین بھی قبول ہین اور جو کچھ آپ کو کہنا ہو وہ فرمایئے سخنگان نے جواب دیا کہ بس اگر آپ کو منظور ہے تو ایک عہد نامہ تحریر فرمایئے تاکہ کسی وقت اگر آپ انکار کرین تو ہم آپکے پیش کرین محروم نے کہا کہ اچھا بس اُسوقت عہد نامہ تحریر کیا گیا اُسپر چترنگ اور جو جو اُسکے ہمراہ تھے اُنکی مہرین کی گئین اور ارزنگ کی اور ہمراہیان ارزنگ کی بھی مہرین کی گئین اُسکی دو نقلین ہوئین ایک ارزنگ کے دفتر مین داخل کی گئی دوسری چترنگ کے پاس رہی جب عہد نامہ مکمل طور سے تیار ہو گیا اُسوقت اژدر اپنے مقام سحر سے اُٹھا اور ارزنگ کا ہاتھ پکڑکر اُدھر محروم نے چترنگ کو اور دونو کو گلے ملایا باہم تاج بدلے وہ بڑے خدا کے نام سے اور یہ چھوٹے خدا کے نام سے مشہور ہوے اُسوقت حکم دیا کہ توپین سلامی کی فیر ہون لشکرون مین حکم پہونچا کہ باجے بجاے جائین خوشی کی نوبتین بجین اور یہان سبنے ارزنگ و چترنگ کو نذرین خوشی کی دین ارباب نشاط طلب ہوے انھون نے مبارکباد گائی تھوڑے عرصے تک یہان جلسہ رہا اسکے بعد یہ امر قرار پایا کہ چترنگ اپنے لشکر مین جائین اور کل لشکر کو شامل لشکر ارزنگ کرین اور کل سے لشکر برجیس سے مقابلہ کیا جاے یہ جو اژدر نے سُنا اور محروم نے پس اُسیوقت اژدر ارزنگ کو لیکر اُس خیمے مین آیا اور اُسی شان وشوکت سے سوار کرا کے لشکر مین لایا یہان توپین فیر ہو رہی تھین باجے بج رہے تھے نوبتین بج رہی تھین پس ارزنگ جب لشکر مین پہونچا اور یہ طومار شاہ وغیرہ کو معلوم ہوا کہ ارزنگ سے اور چترنگ سے میل ہو گیا یہ اُسکی خوشی کی نوبتین بج رہی ہین یہ لوگ بھی تماشا دیکھنے کو کنارے پر اپنے لشکر کے آئے تھے جب ارزنگ اپنے لشکر مین آگیا اور داخل بارگاہ ہوا یہ لوگ بھی اپنی بارگاہ مین چلے پردے بارگاہ کے بلند کرا دیے اُدھر چترنگ بھی اپنے لشکر مین گیا محروم جادو اپنی ابرسوسنی مین گیا پس چترنگ نے جاتے ہی حکم دیا کہ سب خیمہ اور بارگاہین اس مقام پر سے اُکھاڑ لیجاوین اور برابر خیمہ بارگاہ ارزنگ کے برپا ہون اور کل لشکر میرا شامل لشکر ارزنگ ہو ہماری اُنکی صلح ہو گئی یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب کاربردازون نے بندوبست کیا خیمے وغیرہ اُکھیڑ کر روانہ کیے اور داخل لشکر ارزنگ ہوے ارزنگ کے حکم سے کیونکہ اُسکو ہرکارون نے خبر دی تھی کہ چترنگ کا لشکر آپ کے لشکر مین آتا ہے خیمے وغیرہ روانہ ہو چکے ہین پس ارزنگ نے سخنگان سے کہا تھا کہ مقام مناسب پر لشکر اُترواوا اور خیمہ وغیرہ برپا کراو پس سخنگان نے بیرون بارگاہ آکر سب بندوبست کیا بارگاہ چترنگ برابر بارگاہ ارزنگ کے برپا ہوئی اور خیمہ سردارون کے مقام مناسب پر برپا کیے گئے خیمہ ناموس بھی برپا ہوا لشکر اُنکے لگا ایک طرف لشکر چترنگ کے چھاونی ہوئی یہ خبر طومار شاہ کو ہوئی وہ کنارے پر آئے آمد لشکر کا تماشا دیکھا گو پردے اُٹھے نہو سے تھے مگر اپنے لشکر کی حد پر سے آکر تماشہ دیکھا راوی نے بیان کیا کہ تھوڑے عرصے مین وہ میدان جہان چترنگ اُترا ہوا تھا خالی ہو گیا کل لشکر شامل لشکر ارزنگ ہوا اور ابرسوسنی بارگاہ چترنگ پر آکر قائم ہوا اُسی طور سے چترنگ آکر اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اب اور کہا تھی لشکر ارزنگ مین ہوگئی کو سو تنگ لشکر اُترا ہوا ہے نشانون کے پھریرے اُڑ رہے ہین باجے بج رہے ہین دوسرا ارزنگ ہو گیا ہے یہ حال طومار شاہ وغیرہ دیکھکر اپنی بارگاہ مین آئے یہان بارگاہ ارزنگ مین دو تخت برابر بچھاے گئے تھے پس چترنگ اپنی بارگاہ مین تھوڑی دیر ٹھہر کر مع اپنے سردارون کے بارگاہ ارزنگ مین آیا اور جو تخت برابر تخت ارزنگ کے آراستہ تھا اُسپر بیٹھا اپنا تخت جسپر بیٹھکر خدائی کرتا تھا

اُسکو اپنی بارگاہ مین چھوڑ آیا بائین طرف سردار چترنگ بیٹھے اور داہنی طرف سردار ارزنگ اب دربار
کا اور رنگ ہو گیا ارزنگ نے حکم دیا کہ ہمنے آج اپنے بھائی کی دعوت کی ہو سامان دعوت کیا جاے
اُسیوقت سے سامان ہونے لگا یہان دونون بادشاہ یعنی خداوند ارزنگ و چترنگ بارگاہ مین بیٹھے
ہین دربار آراستہ ہو سردار دونون کے حاضر ہین کہ سخنگان نے ارزنگ سے کہا کہ یا خداوند طبل جنگ
بجوائیے لشکر برجیس سے مقابلہ فرمائیے ارزنگ نے سخنگان کے کہنے سے چترنگ کی طرف دیکھا اور
کہا کہ تمھاری کیا راے ہی چترنگ نے جواب دیا کہ بھائی صاحب آپ کو اختیار ہی مین نے آپ کو اختیار
دیا ہی جو آپ کی مرضی وہ میری رائے ہے مین آپ کی مرضی کے خلاف کوئی امر نکرونگا یہ جو چترنگ نے کہا
ارزنگ بہت خوش ہوا اور کہا کہ ای بھائی صاحب مین برجیس پر غالب آؤنگا اور اُسکے ملک پر
قبضہ کرلونگا تو یہان کا تمکو بادشاہ کرونگا تم یہان خدائی کرنا اور مین لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلہ
کو جاؤنگا اور اُنپر بھی ظفر حاصل کرکے بس بابل مین جاکر قیطول کو درست کرونگا جہان دادا جان
خدائی کرتے تھے اور تمام دنیا کے دو حصے کرونگا جو کہ بڑا حصہ ہوگا اُسمین مین خدائی اور حکومت
کرونگا اور جو چھوٹا حصہ ہوگا اُسمین تم خدائی اور حکومت کرنا چترنگ نے جواب دیا کہ مین عرض کر چکا
ہون کہ آپ کو اختیار ہی بس جو آپ میرے حق مین مناسب جانئینگے وہ کرینگے مین اُسکو بسر و چشم
قبول کرونگا کیونکہ آپ میرے بزرگ ہین اور مین خورد ہون یہ تقریر جو چترنگ نے کی ارزنگ
اور بھی خوش ہوا اور کہا کہ اب مین حکم دیتا ہون کہ طبل جنگ بجے اور کل آفتاب پرستون سے مقابلہ ہو
یہ چترنگ سے کہکر ارزنگ نے ولیم و اسلم و قرماسیب و اژدر جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم بھی
کیا راے ہو اُن سب نے جواب دیا کہ جو مرضی خداوند ہو پس ارزنگ نے ایک مرتبہ مونچھون پر تاؤ
دیکر اور داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ مین نوے ہزار برس قبل یہی تقریر کر چکا ہون کہ طبل جنگ بجے اور
کل لشکر برجیس سے مقابلہ کیا جاے ایہا الناس آگاہ ہو کہ اب دنیا مین خدا دو ہین ایک مین اور
ایک بھائی میرا چترنگ جو کہ خاص میرے باپ کا نطفہ ہی اور ملکہ جمود کے بطن سے پیدا ہوا ہی اور
اسوقت میرا شریک ہی تم سب انکو بھی اپنا خدا جانو اور انکی بھی اطاعت کرو مثل میرے جب مین لشکر
مین نہ ہون تو سب انکی اطاعت کرین اور انکے کہنے پر عمل کرین ارزنگ نے یہ کہکر حکم دیا کہ لشکر
مین ہمارے طبل جنگ بجے ہم کل آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ حکم ارزنگ کا دینا تھا کہ نقارے
پر چوب پڑی دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا یعنی لشکر ارزنگ و چترنگ مین یہان تو طبل جنگ پر
چوب پڑی جوہر کارے لشکر طوطمار شاہ وغیرہ کے یہان بامر جاسوسی موجود تھے فورًا خبر نواخت
طبل لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے یہان لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنا سحر جگانے
لگے پہلوان اسلحہ صاف کرنے لگے سردار درستی آلات حرب و ضرب مین مصروف ہوے وہان بارگاہ
مین ارزنگ نے حکم دیا کہ ساقیان سیمین ساق حاضر ہوکر بادۂ گلگون پلائین و مطربان خوش گلو
و شوخ و شنگ حاضر ہوکے اہل دربار کے روبرو گائین آج شب بھر ہم جلسہ دیکھینگے صبح کو
میدان مین جاکر لشکر برجیس سے مقابلہ کرینگے کیونکہ ہمکو چترنگ سے ملنے کی بہت بڑی خوشی ہوئی
اُسکا جلسہ کرنا ہمکو ضرور رہی مگر اس امر سے ناچار رہین کہ لشکر حریف مقابلے مین آگیا ہی اور ہمکو
بھی تعجیل ہی کہ کسی طور سے فیصلہ ہو جاے گو مین نے حکم دعوت کا دیا ہو کہ سامان دعوت کیا جاے
یہ کوئی دعوت نہین ہی پس جب مین برجیس پر ظفر پاؤنگا اور رہبری فتح ہوگی پس بعد فتح اس خوشی کا

جلسہ دربر جبیں پر ظفر پانے کا جلسہ اور اپنی کتخدائی کا جلسہ یہ تینون جلسے اسی زمانے مین برپا کرونگا اور ایسے جلسے کرونگا کہ آجتک کسی نے نہ کیے ہونگے تمام عالم کی دعوت کرونگا کئی کرور روپیہ صرف کرونگا تمام دنیا کے طائفے طلب ہونگے جو کوئی اُس جلسے مین شریک ہوگا اُسکو لطف حاصل ہوگا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ خدا ہین جو چاہے وہ کیجیے کوئی آپ کا مقابلہ نہین کرسکتا ہی یہی تقریر ہو رہی تھی کہ اہل کارون نے آکر عرض کیا سب سامان دعوت مہیا ہی جیسا کہ آپ نے حکم فرمایا تھا ارژنگ نے کہا کہ حاضر کرو لیس اسیوقت سب سامان حاضر کیا گیا ساقی حاضر ہوے انھون نے پہلے ارژنگ وچترنگ کو شراب پلائی پھر سب اہل دربار کو اُسکے بعد مطربان خوش گلو مع سازندون کے حاضر ہوے ہین ساز درست کرکے پہلے گت ناچی پھر غزل گانا شروع کی یہان تو جلسہ آراستہ ہی وہان طومار شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوے تھے کہ نقارے کی صدا کان مین آئی کہ طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ یہ نقارے کی کیسی صدا بلند ہوئی سرشار شاہ نے کہا کہ لشکر ارژنگ سے صدا آئی ہی کوئی جاکر دریافت کرے کہ کیسا نقارہ بجا ہی پس طومار شاہ نے ہرکارون کو جو کہ حاضر دربار تھے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ ابھی وہ ہرکارے نہ گئے تھے کہ جوڑی ہرکارون کی پسینے مین غرق گردین آئی وہ حاضر دربار ہوے اور مجرا گاہ سے مجرا بجا لاے لب عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر پہلے صفت دنیا خداوند بر جبیں و آفتاب کی بجا لاے اور بعد ان بادشاہون کے تعریف کرکے دعا دیکر یون عرض کیا کہ یہ غلامان باوفا لشکر ارژنگ مین برائے خبر موجود تھے کہ کیا واقعہ گذرتا ہی ہمنے دیکھا کہ لشکر چترنگ شریک لشکر ارژنگ ہوا خیمہ وغیرہ برپا ہوے چترنگ اپنی بارگاہ سے بارگاہ ارژنگ مین آیا برابر تخت کے بیٹھا بڑی خاطر ہوئی ارژنگ نے درستی سامان دعوت کا حکم دیا چنانچہ سامان دعوت ہونے لگا اُسی اثنا مین سختگان وزیر ارژنگ نے ارژنگ سے کہا کہ طبل جنگ کا حکم فرمائیے تاکہ کل مقابلہ لشکر طومار وغیرہ سے کیا جاے ارژنگ نے چترنگ سے راے لی اُسنے کہا کہ آپ کو اختیار ہی پس ارژنگ نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد [illegible] لشکر غلامان خداوند بر جبیں سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہی یہ خبر سنکے طومار شاہ وغیرہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل خداے آفتاب تابان طبل جنگ بجے ہمکو ارژنگ سے نہ کچھ خوف ہی نہ چترنگ سے ہماری کمک خداوند کرینگے اور ہرکارونکو انعام دیکر رخصت کیا چوبدارون نے جاکر نقارچیون کو حکم سے بادشاہون کے آگاہ کیا کوس حربی نوازش مین آیا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا میدان مین جانا ہوگا سب اپنے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے نوبت با پنجاہ رسید کہ وہ دن تمام ہوا رات کی آمد شروع ہوئی طومار شاہ وغیرہ دربار برخاست کرکے جاکر آرام پذیر ہوے لشکر مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرنے لگا اُدھر لشکر ارژنگ مین بھی طبل جنگ بج رہا ہی سب سامان جنگ کر رہے ہین طلایہ پھر رہا ہی صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہی ارژنگ وچترنگ بارگاہ مین بیٹھے ہین ناچ ہو رہا ہی جلسہ آراستہ ہی جام گردش مین ہی دور ابند جاری ہوا ہی مطرب خوش گلو نہایت حسین ماہ رخسار نمک رفتار شیرین گفتار خجستہ خصال پری تمثال گا رہی ہی اہل محفل کو لبھا رہی ہی زہرہ فلک کو اُسکی صدا پر [illegible] آرہے ہین سب بیٹھے ہوے نشۂ شراب سے مست جھوم رہے ہین آنکھون مین لال لال ڈورے پڑے ہوے ہین برابر انعام مل رہا ہی عجب خوشی کا ہنگام ہی کسیکو خبر دنیا کی نہین ہی کہ صبح کو کیا ہوگا

راوی نے بیان کیا ہے کہ ارزنگ وچترتنگ نے وہ رات بعیش وعشرت بسر کی کہ صحبت انجم برخاست ہونے لگی مطرب فلک مع اپنے سازندون کے طرف عشرتکدہ مغرب کے راہی ہوئی آمد آمد طلیعہ ان فلکی پر سلطان خاور کی شروع ہوئی علم شعاع بلند ہوا لشکر نور نے سپاہ ظلمت پر ظفر پائی سلطان روز کا غلبہ ہوا شاہ شب نے شکست کھائی یعنی چاند مع ستارون کے غروب ہوا آفتاب نکلا شب کافور ہوگئی جھونکے نسیم کے چلنے لگے پھول باغون مین کھلنے لگے قطرے شبنم کے در غلطان کا کام دکھانے لگے طائران خوش گلو چہچہانے لگے سبزۂ صحرا جو آنکھون مین کھپا جاتا تھا ایسی خنکی تھی کہ بدن کے بال کھڑے ہوئے جاتے تھے جب نسیم کا جھونکا آتا تھا ایک دل کو فرحت ہوتی تھی جب خوب روشنی ہوئی لشکرون مین صبح کی دردی بجی پوجا پاٹ ہونے لگا گھنٹے و ناقوس بجنے لگے ایک طرف جے خداوند ارزنگ و چترتنگ ولقا و زمرد ثانی کی پکاری جانے لگی ساحر خداوند جمشید و سامری کی جے پکارنے لگے ایک طرف خداوند آفتاب و برجیس کی جے کی صدا بلند تھی کوئی لوٹا لیے ہوئے آفتاب کو پانی دے رہا تھا اور کوئی پھول چڑھا رہا تھا کوئی اشنان کر رہا تھا کوئی پوجا پاٹ کرکے آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کر رہا تھا کوئی مسلح و مکمل مرکب پر سوار ٹہل رہا تھا دونون لشکرون مین یہ حال تھا وہان ارزنگ نے جلسہ برخاست کیا اور حکم دیا کہ سب مسلح و مکمل ہوکر دردولت پر حاضر ہون ہم برآمد ہوتے ہین پس سب سرداران اپنے اپنے مقام پر آئے اور مسلح و مکمل ہوکر دردولت ارزنگ پر حاضر ہوئے رات بھر کے جاگے ہوئے آنکھون مین ایک تو نیند کا خمار تھا دوسرے بسبب شراب خواری کی بدمست ہو رہے تھے آنکھین بند ہوئی جاتی تھین اسپر مزا یہ تھا کہ صبح کا وقت تھا جب صبا کا جھونکا آتا آتا تھا سب کو غنودگی سی ہو جاتی تھی انگڑائیان لیتے تھے مگر مجبور تھے کیا کرتے ادھر چترتنگ بھی اس جلسے سے اٹھکر اپنے خیمے مین گیا اور اسنے بھی اپنے سردارون کو مسلح و مکمل ہوکر حاضر ہونیکا حکم دیا اور خود آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہونے لگا کہ اس عرصے مین سب سردار چترتنگ کے بھی حاضر دردولت ہوئے کہ ارزنگ اپنے خیمے سے اور چترتنگ اپنے خیمے سے برآمد ہوئے کل لشکر دونون کا تیار تھا سلامی کے باجے بجے سب نے سلام کیا یہ سب کا سلام و مجرا لیکر ایک تخت پر پہلو بہ پہلو سوار ہوئے ابر سوسنی آکر سر پر چترتنگ و ارزنگ کے سایہ فگن ہوا اتخنگان خواصی مین بیٹھا لشکر چترتنگ بائین طرف کو اور لشکر ارزنگ داہنی طرف کو قایم ہوا سب بادشاہون نے آکے تخت کے گرد حلقہ کیا ساحرون نے اپنی اپنی سواری کو طلب کیا اور سوار ہوئے کل ساحرون اسلحہ و آثار جادو لیکر ایک طرف کو قایم ہوئے ڈنکے پر چوب پڑی دیلم و قرماسیب بمرتبہ سپہ سالاری اس شان و شوکت سے ارزنگ وچترتنگ کل لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلے علمون کے پھریرے ہوا سے لہرا رہے تھے باجے جنگی بج رہے تھے ادھر سے یہ طرف میدان کے چلے ادھر طوبار شاہ بیدار ہوئے سب امور ضروری سے فراغت کرکے اور مسلح و مکمل ہوکر برآمد ہوئے لشکر قبل سے تیار تھا سب سردار حاضر تھے کہ سب کا مجرا ہوا طوبار شاہ وغیرہ سب کا مجرا لیکر تخت پر سوار ہوئے تخت طرف میدان کے چلا عقب مین کل لشکر روانہ ہوا نشان طلائی کے پھریرے جلوہ دکھا رہے تھے کہ ادھر طوبار شاہ وغیرہ مع کل لشکر کے میدان جنگ مین پہونچے ادھر سے ارزنگ وچترتنگ مع لشکر سپاہ ضلالت اثر کے آکر پہونچا صفین آراستہ ہونے لگین دونون طرف

راوی نے اسطور سے بیان کیا ہے کہ بائین طرف لشکر چترتنگ کے صفین آراستہ ہوئین اور داہنی طرف

سیاہ ارژنگ کی؛ اور ایکطرف کل ساحرون کی پس ساحرون کے لشکر مین اسلم و اثہ در مرتبۂ سپہ سالاری قایم ہوے اور غیر ساحرون کے لشکر مین دیلم و قرماسپ بمرتبہ سپہ سالاری قایم ہوے اُدھر لشکر طومار شاہ وغیرہ کی بھی صفین آراستہ ہوئین جب صف بندی ہو چکی تبر دارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سقون نے دونون طرف سے نکلکر چھڑکاؤ کیا گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبون نے نکلکر نقابت آغاز کی یہان تو نقیب نقابت کر رہے ہین اب شہر آفتاب نما کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب صبح ہوئی کل حاضرین دربار رب جلیس اپنے اپنے مقام سے روانہ ہوے اور داخل قلعۂ آفتاب نما اور گنبد آفتاب تابان ہوے اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے سب درجے حاضرین دربار سے مملو ہو گئے خونخوار شاہ و افریقی شاہ اپنی اپنی کرسی پیمبری پر بیٹھے کہ حجاب قدرت کو حرکت ہوئی سب حاضرین یا خداوند یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوے سجدے سے سر اٹھایا صدا آئی کہ اے بندگان من دیکھو میرے قدرت کو اور آگاہ ہو اور جانو کہ سواے میرے کوئی دوسرا خدا تم سب کا نہین ہے سب نے کہا کہ امنا وصدقنا ہمنے خوب خوب تیری قدرت دیکھی اور تیری شان کو دیکھا تیری وہ شان جبروتی ہے کہ ہر ایک کو تیرے حضور مین کلام کرنے کی قدرت نہین ہے تو ہم سب کا معبود حقیقی ہے ہمنے وہ قدرت دیکھی کہ زبان نہین جو تیری قدرت کی تعریف کر سکین یا خداوند ہم سب تیرے بندے گنہگار ہین تو بڑا غفار ہے تیرا رحم و کرم ہم سب پر ہر وقت نازل رہتا ہے ہم سب بندگی و اطاعت سے باہر نہین ہین جو تیرا حکم ہو اُسکو ہم سب بسر و چشم بجا لائین جب سب اہل دربار یہ کہ چکے پھر صدا آئی کہ ایہا الناس آگاہ ہو کہ حیرتنگ کسقدر دعویٰ کر کے آیا تھا کہ مین خدا ہون گو وہ میرا بندہ ہے مگر مغرور ہو گیا تھا اور یہی اُسکا انجام تم سبنے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ وہ کیسا ارژنگ کے ہاتھ سے ذلیل ہوا آخر کو صلح کر لی ارژنگ سے اور اُسکا شریک ہوا بس اب دونون نے پھر قصد کیا ہے کہ میرے بندگان خاص سے مقابلہ کرین چنانچہ آج میدان مین لشکر لیکر آئے ہین اور صف آرا ہوے ہین تم سب میدان جنگ کی طرف دیکھو اور جنگ کا تماشا کرو کہ کیونکر میرے بندگان خاص اُن گمراہ بندون کو قتل کرتے ہین اور اُن سب پر میرا عذاب نازل ہوتا ہے یہ جو صدا آئی سب طرف مشرق کے متوجہ ہوے دیکھا کہ دونون لشکر میدان جنگ مین صف آرا ہین اور نقیب نقابت کر رہے ہین پس سب اُسطرف متوجہ ہوے حاضرین دربار اُنکو تو متوجہ رکھا جاتا ہے کہ سب تماشاے جنگ مین مصروف ہین وہان نقیب نقابت کر رہے ہین اپنے لشکر مین واپس نہین آئے ہین کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے ایک نور ظاہر ہوا کہ چلا آتا ہے وہ نور ایک مرتبہ آکر تمام لشکر آفتاب پرستان پر قائم ہوا اب جو لشکر ارژنگ و حیرتنگ کے لوگون نے دیکھا کہ اُس نور سے ایک آسمان نیلگون پیدا ہوا اور تمام لشکر پر طومار شاہ کے محیط ہو گیا اُس آسمان سے نور پیدا تھا اُسکا عکس جو پڑتا تھا زمین پر تو زمین سے خود بخود غبار طلائی رنگ کا مگر نہایت باریک بلند ہو کر طرف آسمان کے جاتا تھا اور وہ غبار ابر طلائی بنکر زیر آسمان نیلگون قایم ہوتا تھا اُس سے بارش گلہاے خوشبو کی ہوتی تھی ایسی خوشبو اُس صحرا مین اُن پھولون کی ہوئی کہ جس سے صاف ثابت تھا کہ ہزارون نافۂ مشک کھول دیے ہین اور جب ہوا کا جھونکا آتا تھا دماغ جان کو معطر کر دیتا تھا تمام صحرا مہکا ہوا تھا اور اُس نور سے منور تھا ایسا نور پھیلا تھا کہ معلوم ہوتا تھا ہزارون آفتاب نکلے ہوے ہین یہ حال لشکر ارژنگ و حیرتنگ نے جو دیکھا سب کو جرأت ہوئی مگر لشکر طومار شاہ وغیرہ حال دیکھکر ایسے محو ہوے کہ سجدے کو خم ہو گئے اور پکار اُٹھے کہ کیا خداوند آفتاب تابان کی قدرت

اور کیا شان ہی نائب خداوند و فرزند خداوند برجیس کی یہ کہکر سب نے سجدے سے سر اٹھایا کہ ایک مرتبہ اُس آسمان پر سے صدا آئی کہ ای بندگان من و ای ایہا الناس آگاہ ہو اور دیکھو میری قدرت کو اور قائل ہو میری خدائی کے کہ آج عالم مین کوئی خدا سوائے میرے ہی کہ جسکی یہ شان و شوکت ہو اور ایسی قدرت ہو پس تم سب میرے بندے ہو اور یہ جو تمھارے مقابلے مین کھڑے ہوے ہین یہ سب میرے بندے ہین انکے باپ دادا کو مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا تھا انھون نے دنیا پر آکر مجھسے انحراف کیا اور خود دعوی خدائی کیا تم سب نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ کس ذلت سے مین نے انکو غارت کیا اور کیسا عذاب مین نے انپر نازل کیا یہ بھی مثل انکے مجھسے منحرف ہین انکو بھی ذلیل کرونگا اور اپنا عذاب نازل کرونگا یہ میرے عذاب سے بچکر کہان جاتے ہین جہانتک انکا جی چاہے غرور کرلین انکی کل ہی کا ذکر ہی کہ چترنگ کس شور و شر سے آیا تھا اور کہتا تھا کہ مین خدا ہون ارزنگ میرے باپ کا غلام ہی اور کس شور و شر سے ارزنگ سے مقابلہ کیا آخر انجام کیا ہوا کہ ارزنگ کے ہاتھ سے ذلیل ہوا اور پھر دشمن کا شریک ہوا سوائے صلح کرنے کے کوئی تدبیر نبن پڑی آخر کو صلح کرلی اور اُسکا شریک ہوا جو مجھسے مقابلہ کرتا ہی ان سب پر اپنا عذاب نازل کرونگا ہان مقابلہ کرو کوئی خوف اپنے دل مین نہ لاؤ یہ جو صدا آئی طومار شاہ وغیرہ نے سر بلند کرکے طرف آسمان کے کہا کہ یا خداوند ہم آپ کے بندے ہین ایسے نامردون سے کہین ڈرتے ہین اگر تمام عالم ایکطرف ہو جائے اور ہمسے مقابلہ کرے تو بھی ہم قدم میدان سے نہ ہٹائین اور سب کو قتل کرکے اپنا نام کر جائین پھر صدا آئی ہان تم ایسے ہی لوگ ہو میری قدرت کو دیکھو اِس لیے کہ تمھارے دماغ معطر ہون اور روح کو تازگی ہو اور جسمون مین قوت ہو اس واسطے ابر طلائی سے پھول برسائے اور ہوائے سرد کے جھونکے پیدا کیے اور تم سب کو اپنے نور مین رکھا کہ ہمارا تمھارے اوپر نور پڑ رہا ہی یہ میری رحمت تم سب پر ہی یہ سُننا تھا کہ پھر سب نے سجدہ کیا اب جو سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ نقیب نقابت کرکے واپس لشکر مین آگئے ہین صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا ہی ہر ایک جری جھوم رہا ہی قبضۂ شمشیر چوم رہا ہی مرکبون کو صفون سے بڑھائے دیتے ہین صف آرا صفین درست کر رہے ہین اُدھر چترنگ نے ارزنگ سے کہا کہ فرمائیے بھائی صاحب اگر آپکی خوشی ہو اور آپکی مرضی ہو اور ناگوار طبع اقدس نہ ہو تو آج میرے سردار لشکر برجیس سے مقابلہ کرین آپ کے لشکر کے سردار تو اکثر مقابلہ کرچکے ہین اب آج میرے لشکر کے سردارون کی جنگ کا تماشا ملاحظہ فرمائیے ارزنگ نے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو خیر میرے لشکر کے پہلوان کل مقابلہ کرینگے جبکہ ہم اور تم ایک ہوے تو اس سے کیا کہ ہم یہ کہین کہ نہین آج میرے سردار مقابلہ کرینگے کوئی غیریت نہین ہی تمکو اختیار ہی پس جو یہ جواب ارزنگ نے دیا پس چترنگ نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا بغور نگاہ اُٹھا کر پس بائین طرف کی صف سے لشکر گلریز شاہ سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا سہیل گلریزی تھا اپنے گینڈے کو بڑھا کر روبرو ارزنگ و چترنگ کے آیا اور اجازت خواہ ہوا بہت زبردست پہلوان ہی ان دونون خدائے باطل و گمراہ کنندہ نے اپنی آستین رحمت اسکی پشت پر جھاڑی اور کہا کہ جا تجھکو ہمنے اپنی ید قدرت کے سپرد کیا حریف کے لشکر کے سردارون کا کام تمام کر پس اُسنے سلام کیا اور گینڈے پر سوار ہوکر میدان مین آیا پہلے سراپا میدان کا دکھایا اسکے بعد اپنا دم راست کیا جب حواس بجا ہوے تو لشکر آفتاب پرستون کی طرف منھ کرکے کہا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کے لیے آئے اور

میرے ہاتھ سے مارا جائے اسطور سے جو مبارز طلب کیا پس لشکر برجیس سے شبرنگ خود بدست
نے اپنے مرکب کو بڑھایا اور طومار شاہ وغیرہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا جیسے ہی اُسنے شبرنگ
کو آتے ہوئے دیکھا اپنے گینڈے کو بہ عزم تگاورزنی پیچھے ہٹایا اور بہم تگاور رہوار دونون کے مرکب
برابر رہے پس رانون مین مسلکر ہم مقابل ہوئے نیزہ بازی ہونے لگی دونون نیزہ بازی مین بھی
برابر رہے عمود چلے اسمین بھی برابر رہے نوبت تلوار کی آئی رد و بدل ہوئی آخرکار شبرنگ کو اسنے
خبردار کرکے تلوار کا وار کیا شبرنگ نے سپر کو سر کی پناہ کیا تیغہ سپر کو کاٹ کے چار اُنگل سر مین در آیا
شبرنگ نے دانستانہ مارا تیغہ تو سر سے نکلگیا مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی شبرنگ کو غشی طاری
ہوئی سہیل نے آواز دی کہ لیجاؤ اِس پہلوان کو اور کسی کو میرے مقابلے کے لیے روانہ کرو پیر جو
سہیل نے کہا پس بھائی شبرنگ کا جلترنگ کشتی گیر صف لشکر پر کھڑا تھا اسنے جو اپنے بھائی کا یہ حال دیکھا
تاب نہ رہی غصہ آگیا یہ بھی پہلوان زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست مرکب کو بڑھا کر میدان رزم
مین آکر جھومنے لگا سہیل نے دیکھا کہ یہ پہلوان سیاہ فام بدانجام ہاتھ پانون گول لانبا قد چوڑا سینہ
مرکب پر سوار میدان مین جھوم رہا ہے اسنے دیکھکر آواز دی کہ اے پہلوان دوران کس فراق مین ہو
جلترنگ نے جواب دیا کہ میرا بھائی تیرے ہاتھ سے زخمی ہوا اب مین تیرے مقابلے کو آیا ہون مجھپر بھی
اپنا وار کر سہیل نے کہا کہ تم بہت بڑے نامی گرامی پہلوان ہو مین تمھاری سی قوت کہان سے لاؤن
البتہ اگر خداوند ارزنگ کی کمک ہوئی تو تجھکو مچھر کی طرح سے مل ڈالونگا تیرا غرور مٹاؤنگا یہ سُنکے
جلترنگ کو غصہ زیادہ ہوا بڑھکر نیزے کا وار کیا سہیل نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا اتنے
نیزہ بازی ہونے لگی چند تانین رد و بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر سہیل نے نیزے کو گانسکر تھکی کا
ہاتھ مارکر نیزہ جلترنگ کا ہوائی کیا جلترنگ نے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالا نیام سے نکالا سہیل نے بھی
تلوار کو کھینچا گھمسام کی تلوار چلنے لگی جھنکار کی آوازین بلند ہوئین تھوڑے عرصے تک تلوار چلی تھی
کہ جلترنگ نے قریب سہیل آکر تلوار کا وار کیا سہیل نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور گینڈے کو پھیر کر
دانستانہ مار کر جلترنگ کی تلوار کو چھینکر اپنے قبضے مین کیا اور آواز دی کہ اب خالی ہاتھ کیا کریگا دیکھ
اسوقت تک مین تجھسے بیش ہون جلترنگ نے جوابدیا اب تجھسے کشتی مین مقابلہ کرتا ہون یہ کہکر مرکب
کو دیڑا سہیل اپنے گینڈے سے کودا دونون نے رخت جنگ اتار کر لنگوٹ باندھے اُسی میدان کی
بھوبھل مین خم مار کر دونون سامنے آئے ہاتھ ملا کر لپٹ پڑے کشتی ہونے لگی جلترنگ نے سامنے
کے زور کرتے کرتے گھسوٹا دیا سہیل فوراً بغلی میں مار کر پکڑ لایا جلترنگ نے قیچی کا دھوکا دیکر دم توڑ کر
نکل بھاگا سامنے آکر خم مارا سہیل ایک گھنٹہ ٹیک کر کھڑا ہوا اور یل پیچ زور کرنے لگے دانون پر دانون
پیچ پر پیچ ہونے لگے اب وہ وقت آیا کہ پہلوان دوران وگرشاسپ جہان آفتاب تابان شکست خوردہ
مع لنگوٹ بازے ضباع وشعاع الکھاڑہ مغرب مین جاکر ڈنڈ پیلنے لگا دن غائب ہوا سیاہی شب کی صورت
نظر آئی جلترنگ نے کہا اب میرے تمھارے کل فیصلہ ہوگا اب رات ہوگئی ہے یا روشنی کا سامان کیا جائے
سہیل نے جواب دیا تم اپنے دانون پیچ سے غافل مت ہو ہوشیاری سے لڑے جاؤ وہ روشنی ہوگی
کہ جس سے تمام عالم روشن و منور ہوگا تھوڑے عرصے کے بعد پہلوان ماہ تابان اکھاڑہ مشرق
مع شاگردان سیارگان میدان زبرجدی مین آکر دونون پہلوانون کی کشتی دیکھنے لگا سیاہی شب نے
مارے خوف کے منھ چھپایا تمام عالم مین روشنی ہوگئی سہیل نے کہا میرے دشمن تمھارے اسی چاندنی مین

آج فیصلہ ہوگا جلتر نگ بھی پہلوان قوی ہیکل ہے کل فنون سپاہ گری مین تاق شہرۂ آفاق ہے برابر لڑے جاتا ہے ہر داؤن کا جواب دیتا ہوا ہر پیچ کا توڑ کرتا ہوا لڑ رہا ہے جہان پہ پکڑ لاتا ہے گردن پہ گھٹنہ رکھکر گھستہ دیدیتا ہے لنگر ڈالدیتا ہے کہ سہیل کو اٹھنا دشوار ہوتا ہے مگر اپنی زیادتی قوت سے نکلتا ہے اہل لشکر جا بجا دیکھ رہے ہین اور آپس کہ رہے ہین کہ آج تمام رات ہم لوگونکو بھی یون ہی گذریگی دونون پہلوان زبردست ہین دیکھیے خداوند کسکو فتحیاب کرتے ہین غرض تمام رات کشتی رہی آخر کار جلتر نگ کا دم بھر آیا ہانپنے لگا سہیل نے ایک جھٹکا دیا کہ جلتر نگ منہ کے بھل زمین پر آیا سہیل نے سواری کا داؤن ڈالکر اس زور سے کسا کہ جلتر نگ کی ایک پسلی دوسری پسلی سے ملگئی آنتین منہ کے راستے باہر نکل آئین تمام اہل لشکر دیکھ رہے ہین سہیل نے دیکھا کہ جلتر نگ دم توڑنے لگا ہٹکر علیحدہ کھڑا ہوا ادھر لیلی شب مجنون روز کے غم مین دم توڑنے لگی پہلوان ماہ تابان مع شاگردان انجم ہٹ کر اپنے قلعۂ مغرب مین گیا ستارۂ سحری آسمان پر چمکا نسیم سحری چلنے لگی صبح کی وردی کا ڈنکا ہوا روح لیلی شب نکلگئی ادھر جلتر نگ کا دم نکلگیا اب وہ وقت آیا کہ آفتاب عالمتاب نے ظہور کیا تمام دن روشن منور ہوا سہیل نے رخت جنگ جسم پر آراستہ کیا گینڈے پر سوار ہو کر پھر میدان مین آکر للکارنے لگا اور آوازہ دی کہ اے شبرنگ تیرا بھائی بڑا زبردست نامی گرامی پہلوان تھا دیکھا تونے کہ ایک پشہ کی طرح سے مین نے مل ڈالا اب اگر تجھکو دعوی پہلوانی ہو تو تو پھر میرے مقابلے مین آ گو دو روز لڑتے ہوے مگر ابھی تیرے مقابلے کو بہت ہون شبرنگ نے چاہا کہ اسی حالت زخم کاری مین مین بھی جا کر اپنے بھائی پر جان فدا کرون پس اور ایک پہلوان لشکر طلو مارشاہ سے مقابلے کو آیا شبرنگ ہٹا کر خود مقابلہ کیا سہیل نے اسکو بھی زخمی کیا پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا اسکو سہیل نے جان سے مارا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی زخمی ہوا دوپہر تک چار پہلوانون کو زخمی کیا اور دو کو جان سے مارا پس جب دوسرا پہلوان جو کہ قریب بد پیرون اور چار پہر رات مین اسکے ہاتھ سے مارا گیا طلو مارشاہ کو ہراس ہوا اور خیال کیا کہ یہ کیا ہوا کہ آج جو میدان مین گیا وہ زخمی ہوا یا جان سے مارا گیا کیا خداوند مجھ خفا ہو گئے یہ خیال دل مین کرکے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا جو آسمان کہ اسکے سر پر محیط تھا اور کہا کہ یا خداوند فرمایئے کونسی ایسی خطا ہوئی ہے کہ آپکے بندے ذلیل ہوے اگر کوئی گناہ ہوا ہو تو معاف فرمایئے ملاحظہ فرمائیے کہ کئی سردار زخمی ہوے اور دو جان سے مارے گئے حریف ہمپر تمسخر کرتے ہین جلتر نگ کتنا بڑا پہلوان مارا گیا اے خداوند تیری ذات عالم الغیب ہے تو ہر ایک کے دل کے حال سے واقف ہے یہ جو طلو مارشاہ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا کچھ صدا تو نہ آئی مگر ایک حرکت اس آسمان کو ہوئی اور ایک مرتبہ وہ آسمان شق ہوا ایک آفتاب اس سے پیدا ہوا اور اس پہلوان کے مقابلے مین اسکا عکس ہوا ایسی گرمی پیدا ہوئی کہ زمین سے شعلے نکلنے لگے حیوان و انسان لشکر ارزنگ کے اور چترنگ کے بیقرار ہو گئے بشدت پیاس لگی زبانین نکل آئین منہ مین کانٹے پڑگئے ادھر عکس جو آفتاب کا سہیل پر پڑا اسکے سر سے دھوان نکلنے لگا ایک مرتبہ ایک شعلہ پیدا ہوا کہ اسکے جسم سے کہ وہ جلنے لگا اس آفتاب سے صدا آئی کہ تمنے دیکھا بڑا غضب کیونکر مین نے اسکو جلا دیا یہ صدا آکر اور ایک مرتبہ وہ آفتاب طرف زمین کے آیا چند سردار و سوار لشکر ارزنگ کے شدت پیاس سے بیقرار ہو کر بڑھ آئے تھے آنیز گرا کہ وہ جلنے لگے اور غرق زمین ہو گیا لشکر طلو مار کے لوگ تو سجدے مین گرے اہل لشکر ارزنگ و چترنگ نے دیکھا کہ یا تو وہ آفتاب غرق

زمین ہوا اٹھا یا یکایک اُس آسمان پر جاکر چمکا اور اُسی آسمان مین پنہان ہوگیا اور پھر اُسی طور سے پہلوؤن کی بارش ہونے لگی اہل لشکر طومار شاہ نے یا نیر تابان و مہر درخشان کہکر سجدے سے سر اٹھائے وہ شدت عطش و گرمی بھی برطرف ہوئی لشکر ارژنگ و چترنگ کے تو اس خمسہ جو شش جہت مین منتشر ہوگئے تھے جمع ہوے سب کے ہوش درست ہوے صفون مین جو درہمی واقع ہوئی تھی صف آرانے اُنکو درست کیا جب پھر صف بندی ہوچکی ابھی کوئی دو پہر دن آیا تھا کہ یہ معرکہ پیش ہوا تھا پس چترنگ نے پھر اپنے لشکر کی طرف دیکھا ایک پہلوان اور برائے مقابلہ میدان مین چترنگ سے اجازت لیکر آیا مبارز طلب کیا لشکر آفتاب پرستان سے قیصور آدمخوار نے اپنا مرکب نکالا اور طومار شاہ وغیرہ سے اجازت لیکر میدان کا قصد کیا نبردگاہ مین پہونچکر اُس پہلوان سے مقابلہ کیا ایک ضرب تیغ مین اُسکو دو پارا کیا پس رسد لگ گئی چترنگ کے لشکر سے سوار نکلنے لگے جو مقابلے مین قیصور کے آیا یا تو مارا گیا یا مجروح ہوا تا شام قیصور نے دس پہلوان لشکر چترنگ کے زخمی کیے اور پانچ کو جان سے مارا کہ آفتاب عالمتاب بصد اضطراب طرف میدان کے راہی تھا غروب ہوگیا تاریکی شب نے اپنا عمل شروع کیا پس ارژنگ نے حکم دیا کہ کوس بازگشت بجے فوراً طبل بازیر چوب پڑی دونون لشکر طرف فرودگاہ کے چلے لشکر طومار شاہ مین کوس بازگشت بجایا گیا طومار شاہ قیصور پر سے زر و جواہر نثار کرتا ہوا اپنے قیام گاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے کمر کھولی سب تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین آئے وہ آسمان نیلگون تو اُسی طور سے محیط رہا مگر وہ نور جاتا رہا یعنی وہ نور طرف شہر آفتاب نما کے چلا گیا راوی نے بیان کیا ہو کہ وہان برجیس نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مکان کو گئے راوی اس مقام پر خدمت ناظرین مین التماس کیے دیتا ہو کہ جبتک لشکر ارژنگ و چترنگ سے مقابلہ رہیگا اسی طور سے ہر روز برجیس سب کو قلعہ آفتاب نما و گنبد آفتاب تابان سے تماشائے جنگ دکھایا کریگا اور شام کو دربار برخاست کرکے محل مین جایا کریگا اب ہر روز کی حالت برجیس لکھنے کی ضرورت نہین ہو کیونکہ طول ہوتا ہو اور طول آپ لوگون کو پسند نہین ہو دوسرے مین خود بھی طول سے پرہیز کرتا ہون یہی طریقہ تا اختتام جنگ برجیس کا رہیگا اور اسی طور سے نور جو کہ آسمان نیلگون مین سے پیدا ہوتا ہو اور وقت شام طرف شہر کے چلا جاتا ہو صرف آسمان قایم رہتا ہو تا اختتام مقابلہ اسکا بھی یہی طریقہ رہیگا ہر مرتبہ بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہو بس آمدم برسر مطلب طومار شاہ نے تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین آکر دربار کیا سب حاضر دربار ہوے حکم ساقی کو دیا کہ سب کو جام مے دے شراب خواری ہونے لگی طائفے حاضر ہوے ناچ شروع ہوگیا یہان طومار شاہ وغیرہ مع حاضرین دربار کے شرابخواری مین و ناچ و رنگ مین مصروف تھے وہان چترنگ و ارژنگ جو میدان جنگ سے طبل باز بجوا کر فرودگاہ پر واپس گئے اِن دونون نے بھی دربار کیا اُنکے بھی لشکر نے کمر کھولی سردار لباس بدلکر حاضر دربار ہوے بڑے بڑے عہدے تک پر دونون کافر خاسر ارژنگ و چترنگ سر جھکائے عالم سکوت مین بیٹھے رہے اور سوچا کیے کہ بڑا غضب ہو کہ اگر دو ایک سردار لشکر طومار شاہ کا زخمی ہوے خواہ مارے گئے اور ہمارا سردار جگر لڑا تو آسمان سے آفتاب پیدا ہوا اُسنے اُسکو بھی جلا دیا اور ہمارے ساتھ سو دو سو کی جان لی اسکی تدبیر کیا کیجائے یہی سوچا کیے جب کچھ خیال مین نہ آیا تو چترنگ نے سر اٹھا کر کہا کہ بھائی صاحب آپ نے مقابلے کا حال ملاحظہ فرمایا کیا خرابی کی بات ہو کہ جب ہمارا سردار جاکر مقابلہ کرتا ہو اور دو ایک کو قتل کرتا ہو یا زخمی اُس آسمان پر سے آفتاب نکلکر جلا دیتا ہو اِسکا کیا

علاج کیا جاے ارزنگ نے جواب دیا کہ مین خود اسی فکر مین مبتلا ہون تمنے تو آج یہ رنگ دیکھا مین جبسے آیا ہون اور مقابلہ شروع ہوا ہو اُسدن سے یہی رنگ دیکھ رہا ہون اسی کے تدارک کے لیے مین نے اژدرجادو کو طلب کیا ہو کیونکہ یہ امر بخوبی ثابت ہوچکا ہو کہ یہ کارخانہ سحر کا ہو بس کچھ خیال نہ کرو اژدرجادو اور تمھاری معین و مددگار محرم جادو وغیرہ اسکا بندوبست کرلینگے چترنگ نے کہا جو آپکی راے ہو یہ کہکر خاموش ہو رہا ارزنگ بھی ساکت ہو رہا کچھ عرصہ گذرا تھا کہ سختگان نے کہا کہ یا خداوند کل مقابلہ کرنے کا قصد نہین ہو جو طبل جنگ کا حکم نہین فرمایا ارزنگ نے جواب دیا کہ نہین ضرور مقابلہ ہوگا اب مقابلہ ہونا نہ رکیگا یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہم کل میدان مین جاکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگے اُنپر اپنا غضب نازل کرینگے سختگان یہ کلمہ سنکر مسکرایا اور کہا کہ گستاخی معاف آپ تو غضب نازل کرتے رہجا ینگے آپ پر اُنکا غضب نازل ہوگا جب سے آپ یہان تشریف لاے ہین اُسوقت سے غضب نازل کرتے ہین مگر کچھ نہ ہوسکا ہمیشہ آپ کے والد بزرگوار دعید نامدار خدا یہ ستون پر اپنا غضب نازل فرماتے تھے کبھی سنگ سیاہ کرتے مگر ایک دن کبھی نہ نازل فرمایا نہ ایک انکا موے جسم کم کرسکے اُسیطرح سے آپ بھی فرماتے ہین مگر کچھ بھی جو ہوسکے وہی زبردست رہینگے یہ جو سختگان نے کہا ارزنگ بہت برہم ہوا اور کہا او سختگان تو بہت گستاخ ہوگیا ہو بد ولت کی شان مین ایسے کلمے کہتا ہو دیکھ تیرے اوپر نہ میرا غضب نازل ہو مین تیرا پاس کرتا ہون اس خیال سے کہ تیرا دادا خداوند لقا کا بہت بڑا دوست تھا اور انکی درگاہ کا شیطان تھا وہ اسکی کسی بات کا برا نہ مانتے تھے وہی اُنکے ساتھ ایسی باتین کرتا تھا اور تیرا باپ بختگان اور تیر میرے والد خداوند زمرد ثانی کے بہت بڑے مقرب تھے اُنسے تقریر کرتے تھے زمرد ثانی بھی اُنکا پاس کرتے تھے پس مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ اسکے بزرگ میرے بزرگون کے دوست تھے اور ساتھ اُنکے ہمیشہ رہتے اور آسمان پر اُنکے ہمراہ گئے پس مین بھی اسکی کسی بات کا برا نہ مانون کیونکہ اسکا طریقہ یہی ہو یہ اپنے بزرگون کے قدم بقدم چلتا ہو مگر وہ لوگ اسقدر بد تہذیب نہ تھے نہ ایسے کلمے کہتے تھے جیسے تو کہتا ہو مین اسوقت تیری خطا کو معاف کرتا ہون اب کبھی ایسی گستاخی نہ کرنا ورنہ تجھکو بہت بڑی سزا دونگا سختگان نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ میری خطا معاف کی ورنہ بڑی خرابی ہوتی اب مجھے کسی وقت مین ایسی خطا نہ ہوگی اب مجھپر ثابت ہوگیا کہ آپ ضرور خدا ہین کیونکہ خدا کا یہی طریقہ ہوتا ہو کہ جو کوئی اُسکی خطا کرے اسکو معاف کردے اُسکا مومن نہ لے وہ رحیم ہوتا ہو پس اب مین کبھی کوئی کلمہ سخن نہ کہونگا یہ کہکے سختگان خاموش ہو رہا ارزنگ بھی اور طرف متوجہ ہوا پس ارزنگ نے جب حکم طبل جنگ بجنے کا دیا تھا تو ہرکارے لشکر طومار شاہ کے یہان موجود تھے وہ یہ خبر لیکر طرف اپنے لشکر کے راہی ہوے تھے اور بموجب حکم ارزنگ طبل جنگ بجایا گیا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان درست کرنے لگے اپنے آلات حرب و ضرب کی تیاری مین مصروف ہوے وہان بارگاہ مین بعد اس گفتگو کے ارزنگ نے یہ کہکر چترنگ سے دربار برخاست کیا کہ کل میرے لشکر کے سردار مقابلہ کرینگے اُسنے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی پس دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آے چترنگ اپنے خیمے مین آیا اور بعد تناول طعام ہمراہ محمود کے عیش مین مصروف ہوا یہان لشکر مین طلایہ پھرنے لگا ارزنگ بھی جاکر اپنے خیمے مین خواب مرگ مین مبتلا ہوا ادھر ہرکارون نے جاکر طومار شاہ کو خبر دی کہ لشکر ارزنگ مین کوس حربی بجا ہو اور وہ کل پھر میدان مین آکر بندگان خداوند آفتاب

مقابلہ کریگا باقی خیریت ہے طوطمارشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم بھی کل میدان مین جاکر اُسکے لشکر کو مثل آج کے شکست دینگے ہمکو کوئی خوف نہ اُس سے ہے نہ اُسکے لشکر سے کیونکہ ہم لوگ بندے ہین خداوند آفتاب و برجیس کے اور ہم لوگ شیر ہین میدان جنگ کے ہم ایسے روباہ خصالون و شغال منشون سے نہین ڈرتے ہین یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا یہان بھی نقارہ نوازش مین آیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب درستی آلات حرب وضرب مین مصروف ہوے طلایہ پھرنے لگا وہ رات دونون لشکرون کو سامان جنگ مین بسر ہوئی جب سحر ہوئی طوطمارشاہ اپنا لشکر لیکر میدان مین آیا اور ارزنگ وچترنگ اپنا لشکر لیکر میدان مین آئے صفین درست ہوئین نقیبون نے نقابت کی اسطور سے برجیس آکر قلغے مین بیٹھا سب حاضر دربار ہوے موافق کل کے متوجہ ہوے تماشاے جنگ مین اُسی طور سے نور اُس آسمان مین پیدا ہوا بارش گل ہونے لگی جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے اُسوقت تمام علم خوک پیکر وسگ پیکر جلوہ گری پر آئے ناظرین کو خیال رہے کہ لشکر ارزنگ کے علم خوک پیکر ہین گو ارزنگ ولقاد زمرد ثانی کی بھی تصویرین اُنپر بنی ہین اور لشکر چترنگ کے علم سگ پیکر اُنپر بھی چترنگ ولقاد وغیرہ کی تصویرین ہین پس جب سب علم جلوہ گری مین آئے تھم گئے بعد لشکر ارزنگ سے مسمار تیغزن نے مرکب بڑھایا اور ارزنگ سے اجازت لیکر میدان مین آیا پہلے سراپا میدان کا دیکھا جب خود غرق عرق ہوگیا اور مرکب بھی پسینہ کرلایا تو باگ روک کر اپنا دم راست کیا لشکر طوطمارشاہ کی طرف رُخ کیا کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کو نکلے یہ صدا دیتا تھا کہ قیصور آدمخوار طوطمارشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہم تکاور رہوا قیصور نے اُسکو گردبرد کردیا بعد تکاور رانی کے نیزہ بازی ہوئی قیصور نیزہ بازی مین غالب آیا گرز بازی مین بھی غالب آیا تلوار کی نوبت آئی کوئی دس پندرہ ضرب کی ردوبدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر موقع پاکر جو قیصور نے تلوار لگائی تادوابرو آتی آئی مسمار نے دانستہ مارا تلوار تو سر سے نکل گئی جا بجا خون سر سے جاری ہوا قیصور نے آواز دی کہ اسکو لے جاؤ اور کوئی میرے مقابلے کو آئے مسمار کا بھائی معمار گرزمار ارزنگ سے اجازت لیکر آیا وہ بھی ہاتھ سے قیصور کے زخمی ہوا اب تو پہلوان نکلنے لگے اور زخمی ہونے لگے دو ایک کو قیصور آدمخوار نے جان سے مارا تین پہر دن اسی طور سے گذرا کہ قیصور نے اس عرصے مین پندرہ پہلوان تو مجروح کیے اور تین جان سے مارے ارزنگ نے قصد کیا تھا کہ طبل باز بجوادے کہ نیرنگ تیر انداز داہنی طرف کی صف سے اپنے مرکب کو جولان کرکے روبروے ارزنگ کے آیا اور اجازت لیکر میدان مین پہونچا اور قیصور سے مقابلہ کیا گرز چلا نیزہ بازی مین دونون برابر رہے تلوار کی نوبت آئی پچاس ضرب کی ردوبدل ہوئی ایک مقام پر قیصور کے مرکب نے سکندری کھائی یہ اُس جھونک مین چلا اور مرکب کو سنبھالنے لگا کہ خود سر پر سے گر گیا نیرنگ نے اُسوقت کو غنیمت خیال کرکے ضرب لگائی کہ تادوابرو قیصور کے تلوار سر مین در آئی اُسنے برہم ہوکر دستانہ مارا تلوار تو چھناکر سر سے نکل گئی اُسنے قصد کیا کہ مین بھی حریف پر وار کرون مگر جا بجا خون جو سر سے جاری ہوئی اُسکو بسبب خون کے جاری ہونے کے ضعف طاری ہوا اور غش آگیا پس نیرنگ نے قصد کیا کہ سر کاٹ لون کہ ایک سردار نے جو یہ حال دیکھا فوراً اپنا مرکب دوڑا کر بدون اجازت طوطمارشاہ نیرنگ سے آکر مقابلہ کیا اور یہ کہا کہ او نامرد کوئی مجروح پر ہاتھ ڈالتا ہے نیرنگ نے کہا تو مقابلہ کر جواب دیا کہ مین موجود ہون یہ کہکر قیصور آدمخوار کو واپس کیا اور آپ اُسکا مقابلہ کیا

اُسنے کہا کہ تلوار برسون کی قصہ ایک دم مین پاک کرتی ہو نیزہ بازی وغیرہ فضول ہو اور ایک کو مین تلوار سے مجروح بھی کر چکا ہون یہ تم لوگونکا خون کبھی چاٹ چکی ہو بس تلوار ہی سے مقابلہ بہتر ہو اُسنے جواب دیا کہ اِس تقریر فضول سے کیا حاصل ہو حربہ کرو یہ مقام جنگ ہو نہ جاے گفتگو یہ سُننا تھا کہ نیرنگ نے تلوار کا وار کیا اُس سردار نے اُسکو رد کیا وار باہم چلنے لگے جبکہ قیصور ایسا پہلوان اسکے ہاتھ سے مجروح ہوا تو اُسکی کیا اصل ہو جو اُسکے تھوڑی ہی دیر مین یہ بھی مجروح ہوا زخم کاری لگے اِسنے پھر قصد کیا تھا کہ اسکا سر کاٹ لون کہ ایک اور پہلوان طومارشاہ سے اجازت میدان لیکر آیا اُسکو واپس کیا اُسنے نیرنگ سے مقابلہ کیا یہ بھی زخمی ہوا اور ایک پہلوان آیا وہ نیرنگ کے ہاتھ سے مارا گیا راوی نے بیان کیا ہو کہ چند سرداران لشکر ارزنگ کے نیرنگ کی جنگ کا تماشہ دیکھنے لگے اور صف سے بڑھ آئے تھے اُسکا دل بڑھا رہے تھے جب نیرنگ نے ایک پہلوان کو جان سے مارا اور قیچار گرزباز طومارشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو چلا اب کوئی تھوڑا سا دن باقی ہو آفتاب غروب ہونے کو ہو جابجا دھوپ ہو رنگت دھوپ کی زرد ہو چلی ہو ارزنگ نے ابھی طبل نہین بجوایا ہو گو اُسکا قصد پہلے بھی ہوا تھا جب کئی سردار مارے گئے تھے مگر نیرنگ نے نکلکر اُسکے قصد کو فسخ کر دیا تھا اب اِسنے پھر قصد کیا تھا کہ مین طبل بازگشت بجوا دون کیونکہ میری فتح ہو اور میرا پہلوان غالب آیا ہو مگر قیچار کے نکلنے سے کہ وہ لشکر طومارشاہ سے نیرنگ کے مقابلے کو نکلا اِسنے طبل نہین بجوایا کہ نیرنگ اِسکو بھی زخمی یا قتل کر لے تو پھر بجواؤن یہ تو یہ خیال اپنے دل مین کر رہا ہو اُدھر قیچار چلا آتا ہو کہ طومارشاہ نے طرف آسمان کے سر اُٹھا کر کہا کہ یا خداوند جلد کمک فرمائیے اور قیچار کو اِس کافر پر غالب فرمائیے اِسنے بہت بدعت کی ہو یہ طومارشاہ کا کہنا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان کو حرکت ہوئی اور شق ہو گیا آفتاب نکل آیا جیسے اُسکا عکس نیرنگ پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ کسی نے آگ مین ڈالدیا اور دھوآن سر سے نکلنے لگا تھوڑے عرصے کے بعد شعلہ خودبخود جسم سے پیدا ہوا کہ مثل ہیزم خشک کے نیرنگ جلنے لگا اُدھر وہ آفتاب اُس آسمان سے جدا ہوا اور سرک کر اُن سرداران پر گرا کہ وہ بھی مثل اُسکے جلنے لگے وہ آفتاب اُن سب کو جلا کر بلند ہو گیا اور آسمان پر جا کر غروب ہو گیا یہ حال جو قیچار نے دیکھا یا تو طرف میدان کے جاتا تھا یا اُسی مقام پر تھم گیا اُدھر ارزنگ وغیرہ کو حیرت ہوئی اور بہت افسوس کیا نیرنگ اور اُن سردارون کا چونکہ شام ہو گئی تھی دوسرے ارزنگ کئی مرتبہ طبل بازگشت بجوانے کا قصد بھی کر چکا تھا پس اُسنے حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے نقارے پر چوب پڑی صداے طبل بازگشت نکلے طومارشاہ نے بھی طبل بازگشت بجوایا پس دونون لشکر طرف قیام گاہ کے واپس ہوے طومارشاہ قیچار کو لیکر اپنے مقام کے اوپر واپس آیا اُدھر حیرتنگ و ارزنگ مغموم و محزون واپس گئے دونون لشکرون کے سوارون و پیدلون نے کمر کھولی بادشاہون نے دربار کیا سردار لباس تبدیل کر کے حاضر دربار ہوے یہان بارگاہ طومارشاہ مین ناچ و رنگ و شراب خواری ہونے لگی اُدھر ارزنگ نے بعد آراستہ ہونے دربار کے بصلاح حیرتنگ و سرہنگان حکم دیا کہ بجے طبل جنگ حیرتنگ نے کہا کہ بھائی صاحب کل میرے لشکر کے سردارون کے مقابلہ کرنے کی باری ہو ارزنگ نے کہا کہ جو تمھاری راے ہو خیر تمھارے ہی لشکر کے سردار مقابلہ کرین کیا نقصان ہو یہ کہکر دربار برخاست ہونے کا حکم دیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے جب حیرتنگ اپنی بارگاہ مین آیا ثمود نے پوچھا کہ آج کسکے لشکر نے مقابلہ کیا حیرتنگ نے کہا کہ ارزنگ کے لشکر نے ثمود نے

کہا کہ کیا ہوا چترنگ نے جواب دیا کہ آفتاب پرست غالب آئے اور کیا ہوا اُسی طور سے آفتاب نے نکلکر جلا دیا ثمود نے کہا کہ آفتاب جادو بہت بڑا ساحر زبردست ہے خیر دیکھا جائیگا چترنگ نے کہا کہ کل میرے لشکر کی باری ہے ثمود یہ سنکے خاموش ہو رہی اور لب چترنگ کے بوسے لینے لگی چترنگ کو بھی بیخودی طاری ہوئی باہم عیش ہونے لگے ارژنگ اپنے خیمے مین گیا اور خواب مرگ مین مبتلا ہوا اُدھر طومار شاہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے طومار شاہ نے بھی کوس حربی کے بجنے کا حکم دیا یہان بھی نقارہ رزمی گرم گرجا یا رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا صبح کو ارژنگ و چترنگ دونون اپنے اپنے مقام پر خواب مرگ سے بیدار ہوے خیمون سے نکلے لشکر لیکر میدان مین آگئے اُدھر سے طومار شاہ لشکر لیکر پہونچا صف آرائی ہوئی حسب دستور نقیبون نے نکلکر نقابت کی آج لشکر چترنگ سے مرید تیغزن نکلا میدان مین آیا حسب اجازت ارژنگ و چترنگ مبارز طلب کیا قیمار گرزباز طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا باہم تکاورجلی نیزے کی نوبت آئی نیزے بیکار ہوے گرز چلنے لگا قیمار نے جو دودستی گرز مارا مرید پیوند خاک ہوگیا استخوان کا نشان بھی نہ باقی رہا کہ کیا ہوے قیمار نے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا اُسکو بھی اُسنے گرز سے ہلاک کیا پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی ہلاک ہوا پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان آیا اُسپر جو گرز کا وار کیا اُسکا شانہ اُتر گیا اُسکو اُسنے یہ کہکر واپس کیا کہ کسی اور کو میرے مقابلے کے لیے بھیجدے مین تجھسے مقابلہ نہ کرونگا کیونکہ تو مجروح ہوگیا ہے پس وہ واپس گیا اور پہلوان آیا وہ بھی اسکی ضرب گرز سے مجروح ہوا تا دو پہر اسنے سات پہلوان گرز سے زخمی کیے اور تین جان سے مارے یہ حال دیکھکر شدید تبرزن چترنگ و ارژنگ سے اجازت لیکر اور مرکب کو جولان کرکے قیمار کے مقابلے کو آیا آتے ہی بدون کچھ کہے سنے تبر کا وار کیا قیمار کا شانہ زخمی ہوا مگر قیمار نے جرأت کرکے گرز کا وار کیا اسنے خالی دیا اور پھر تبر کا وار کیا کہ سر قیمار کا مجروح ہوا یہ حال دیکھکر اور ایک سردار نے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی اُسکے تبر سے مجروح ہوا اور ایک سردار نے مقابلہ کیا وہ جان سے مارا گیا پس طومار شاہ نے آسمان کی طرف دیکھکر کہا کہ یا خداوند آپ کے بندے مجروح ہوتے ہین انکی خبر لیجیے بس یہ کہنا تھا کہ آسمان شق ہوا دوسرا آفتاب نکلا ایک آفتاب تو نکلا ہوا تھا یعنی آفتاب اصلی اسکا ظاہر ہونا تھا اور عکس شدید پر پڑتا تھا کہ اُسکے سر سے شعلے نکلے اور وہ جلنے لگا آفتاب گرگرما کر زمین پر آیا اور اُسپر گرا کہ وہ خاک سیاہ ہوگیا چلکر صدا آئی کہ ہم اسی طور سے سب کو جلا دینگے پس پھر بلند ہوگیا اور آسمان مین جاکر پنہان ہوگیا ارژنگ و چترنگ وغیرہ کے ہوش جاتے رہے مگر ایسے کمبخت سخت ہین کہ ہوش جاتے رہے لیکن لشکر لیکر واپس نہ گئے چترنگ نے اشارہ کیا کہ ایک سردار اور برا سے مقابلہ باجازت چترنگ میدان مین آیا مبارز طلب کیا اُدھر سے سردار نکلے مقابلہ ہونے لگا سردار چترنگ نے اُس پہلوان کو زخمی کیا اُدھر سے اور ایک پہلوان گیا وہ بھی زخمی ہوا اسکا زخمی ہونا تھا کہ پھر سر اُٹھاکر طومار نے فریاد کی پس آسمان شق ہوا آفتاب ظاہر ہوا کڑک کر اُس سردار پر گرا اُسکو جلا کر خاک کر دیا اُسی طور سے بلند ہو کر آسمان مین گیا اور پنہان ہوگیا یہ دیکھکر ارژنگ و چترنگ کے حواس جاتے رہے ارژنگ نے اژدر جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ اُستاد اسکی کوئی تدبیر فرمائیے اژدر نے جواب دیا کہ آج آپکے لشکر کے مقابلے کا دن نہین ہے جو مین تدبیر کرون ہان اگر آپکے لشکر کے سردار مقابلے کو جاتے تو مین ضرور تدبیر کرتا چترنگ سے فرمائیے کہ وہ اسکا تدارک بذریعہ اپنے مددگارون کے کرین کیا

خاموش ہین یہ جواژدر نے کہا ارزنگ نے چترنگ کی طرف دیکھا اور کہا کہ سُنا تمنے اُستاد نے کیا جواب دیا اسکا بندوبست جلدی کرنا ضرور ہے کہانتک اپنی لشکر کو قتل کرایا جاے چترنگ نے یہ سُنکے طرف اُس ابر کے دیکھا اور کہا کہ سُنا آپ نے کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین اے میرے فرشتگان عذاب اُس ابر سونی رنگ سے صدا آئی کہ اے خداوند چترنگ اب یہ جواب دیجیے کہ اسوقت تو تدارک ہو نہین سکتا ہے ہان اگر کل کی بھی میدان داری ہمین قبول کرین تو اسکا بندوبست ہو پس یہی امر چترنگ نے ارزنگ سے کہا ارزنگ نے سختگان واسلم و دیلم و قرماسپ واژدر کی طرف دیکھا سب نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے گو خلاف عہد ہے مگر جبکہ وہ اور ہم ایک ہین تو کوئی نقصان نہین ہے کل کی بھی میدانداری سرداران چترنگ کرین ارزنگ نے چترنگ سے کہا کہ کیا نقصان ہے اگر یہی مرضی ہے تو شوق سے کل کی بھی میدانداری کو تمھارے لشکر کے سردار کرین ہان اپنے مطلب سے کام ہے اُن لوگون کو شکست دینے سے غرض ہے یہ کہکر ارزنگ خاموش ہو رہا ونیز چترنگ بھی راوی نے بیان کیا ہے کہ ابھی کوئی دوپہر دن باقی تھا کہ یہ سردار آفتاب سے جلکر خاک ہوا تھا اور طبل باز بھی لشکرون مین نہین بجا تھا کہ لشکر واپس جاتے اسی طور سے لشکر دونون طرف کے میدان مین صف آرا ہین نہ ادھر سے کوئی نکلتا ہے نہ اُدھر سے طبل باز بجتا ہے سختگان نے جو یہ رنگ دیکھا تو چترنگ سے کہا کہ کیا کوئی اب آپ کے لشکر سے برائے مقابلہ نہ جائیگا ایک ہی سردار کے مارے جانے سے آپ کے لشکر کا دل ٹوٹ گیا آپ کس برتے پر آئے یہ کیسے آپ کے لشکر کے بودے سردار ہین حیف کی بات ہے کہ آپ ایسا بودا لشکر لیکر برائے مقابلہ تشریف لاتے تھے یا تو صاحب کسی کو برائے مقابلہ روانہ فرمائیے یا خداوند سے کہیے کہ وہ طبل باز بجوادین گو موقع تو نہین ہے یہ کہانتک ہوگا کہ لشکر بیکار صف آرا میدان مین رہین پس معلوم ہوا کہ آپ کے لشکر مین کسیکا دل نہین ہے نہ کوئی بہادر ہے سب بزدل ہین جسکے آپ شریک ہون اگر لشکر بھی آپ کے لشکر کا طریقہ دیکھکر بزدل ہو جاے اسکی بھی آبرو جاے بے عزتی ہو سر میدان وہ ذلت پاے یہ جو تقریر سختگان نے چترنگ سے کی اور غیرت دلائی کسیقدر تانالیس چترنگ کو حمیت آگئی اور اپنے لشکر کی صف کی طرف دیکھا ایک سردار رشک رستم و اسفندیار اپنے رہوار کو صف سے نکالکر روبرو چترنگ کے آیا اور اجازت لیکر قصد میدان مین جانے کا کیا کہ سختگان نے کہا کہ بھائی اپنا نام بتادو تاکہ ہم تمھارے نام سے آگاہ ہون کیونکہ ہمکو یہ امر معلوم ہے کہ تم اب میدان مین جاکے زندہ نہ واپس آؤگے یا کسی سردار کے ہاتھ سے مارے جاؤگے اور اگر ایسا نہوا اور تم غالب آئے تو وہ آفتاب تمکو جلا دیگا بس نام مجھکو معلوم ہو جاے تو مین وہی نام لیکر تمھاری ماتمداری کرون اُسنے تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ کیا کلام بدشگونی زبان سے نکالتے ہو اور برہم ہوکر کہا کہ میرا نام منصور تیغ باز ہے مجھکو کیا کوئی قتل کریگا ہان اِس امر سے ناچار ہون کہ سحر سے بس نہین چلیگا شاید آفتاب سے جل جاؤن سختگان نے کہا کہ بھائی منصور آفتاب سے بچنے کی ہم تمکو تدبیر بتاتے ہین اگر تم اُسپر عمل کرو اُس تدبیر کو سُنکے تم یہ ضرور کہوگے کہ یہ میری مردی و بہادری و دلاوری کے بالکل خلاف ہے کیونکہ تمھارے رُخ سے جرأت آشکارا ہے مجھکو تمھارے حال پر بڑا افسوس ہے کہ تم ایسا پہلوان زبردست یون ضایع ہو کہ جسکا کچھ سر و پانون نہین بے بس ہوکر مرو مقام افسوس ہے بھائی بس انسان کو لازم ہے کہ اپنی جان کی حفاظت کرے اور اسکو جہانتک ممکن ہو بچاے کسی کے ہاتھ سے مرنا خواہ تلوار سے قتل ہونا اِس مین نام ہے مگر اسطور سے جلکر مرنے مین کوئی نام نہین ہے

بس جو مین تدبیر بتاتا ہون اگر تمنے اُسپر عمل کیا تو اسقدر لوگ ہمکو کہین گے کہ جان کے خوف سے بھاگ گیا
تم کسی بہادر کے روبرو سے نہین بھاگوگے بلکہ ایک بلاے ناگہانی سے کہ جسکا تم دفعیہ نہین کرسکتے
ہو اُسکے دفع کرنے مین ناچار و مجبور ہو منصور نے جو یہ تقریر سنی جواب دیا کہ جلد بیان کرو کہ وہ کیا تدبیر ہی
اس تقریر بیجا سے کیا حصول ہی بیکار وقت ضایع کرتے ہو سختگان نے جواب دیا کہ میرا منشا یہ ہی
کہ جو گھڑی تم یہان ہو وہ ہو اور مین تمکو دیکھتا ہون کہ خوب جی بھر کر دیکھ لون پھر تم کہان اور مین کہان
تم مردون مین شامل ہوگے اور مین زندون مین ہونگا بھلا زندون مین مردون کا کیا کام اور مردون مین
زندون کا کیا کام اُسنے کہا کہ تو تو یونہی بیہودہ تقریر کیا کریگا مین جاتا ہون سختگان نے کہا کہ بھائی
مجھکو تمسے از حد محبت ہی برہم نہ ہو لیو مین تمسے وہ تدبیر بیان کرتا ہون وہ تدبیر یہ ہی کہ اگر تم کسی پہلوان کے
ہاتھ سے زخمی ہوے تو واپس آؤگے اگر مارے گئے تو برا نام ہوا اور شاید تمنے دو ایک پہلوان
اُس لشکر کے مجروح کیے یا قتل کیے اور تمھاری ظفر ہوئی تو تم یہ خیال رکھنا کہ جب طومار شاہ آسمان
کی طرف سر اُٹھا کر فریاد کرے اور آسمان کو حرکت ہو اور شق ہو اور آفتاب نکلے تو فوراً مرکب کی
باگ پھیر کر اپنے لشکر کی طرف چلے آنا یون اپنی جان بچانا کوئی پس و پیش نہ کرنا اسمین تمھارے لیے
کوئی قباحت نہین ہی کیونکہ تم اپنی جان کی حفاظت کروگے بلاے اور کوئی تمکو بدنام نہ کریگا اگر کوئی اور
اعتراض کرے تو یہ جواب دینا کہ مین نے جان کی حفاظت کی اور سپاہی کے چھتیس[۳۶] فن مین جس فن سے
چاہا اپنی جان بچائی اور مین کسی سردار یا پہلوان کے روبرو سے نہین فرار ہوا بلکہ ایک بلاے
کہ جس سے کچھ بس نہین چلتا ہی بھاگ کر اپنی جان بچائی بروقت یہ جواب دوگے تو پھر کوئی اعتراض
نہ کریگا اگر تمنے میری اس تدبیر پر عمل کیا تو جان بچی ورنہ مردہ تو ہو ہمکو تو تمھاری طرف سے نا امیدی ہی
چترنگ شاہ تو تمکو اپنے ہاتھ سے کھو چکے ہین یہ تدبیر ہی جو کہ مین نے بیان کی منصور نے جواب دیا
کہ یہ تو مجھسے نہ ہوگا چاہے جان جاے چاہے رہے مین تو میدان سے نہ بھاگونگا سختگان نے کہا
کہ مین پہلے ہی جانتا تھا کہ میرا کہنا بیکار ہی یہ نہ مانین گے مگر پھر مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ تم
اپنی نیکی سے نہ باز آؤ اور اپنا حق ملاقات ادا کرو وہ انکو اختیار ہی خیر جاؤ تمکو سپرد خداوند لقاو
زمرد ثانی کیا یہ کہکر اور سر پر سے رنیدہ اُتار کر یون دعا مانگنے لگا کہ او خداوند لقاو زمرد ثانی آپ
منصور کو اپنے پاس نہ طلب فرمایئے گا مجھکو اس سے بہت محبت دلی ہی مین آپ کا بندۂ خاص ہون
آپ سے بمنت التماس کرتا ہون میری اسوقت کی دعا کو سماعت فرما کر قبول فرمایئے کیونکہ آپ بڑے
رحیم ہین میرے حال پر رحم فرمایئے یہ آپ کا ایک ادنی سا رحم تھا کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری سے
جب کہ آپ سیاسل مین قیطقول پر خدائی کرتے تھے عالم خواب مین مبتلا تھے آپ کی ریش مبارک
پر پیشاب کرکے موتیون کے لالچ مین آپ کی ریش کو مونڈ لیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی جب صبح کو
آپ کو معلوم ہوا تو کوئی آپ نے اُس بندۂ گستاخ سے اس خطا کا عوض نہ لیا بلکہ وہ موتی مع ریش
اُسکو معاف کر دیے گو وہ بندۂ مغضوب تھا اُسپر آپ نے رحم کیا اور مین بندۂ خاص ہون مین نے
کبھی کوئی خطا نہین کی ہی بیگناہ ہون مجھکو یقین ہی کہ آپ ضرور میری خطا کو معاف کرینگے اور میری
دعا قبول کرینگے اور اسی طرح سے بہت سے رحم آپ نے فرمائے ہین کہ جنکا ذکر بیکار ہی سب پر
ظاہر ہی کہ آپ کی بیٹیان اور بہوین ہمراہ خدا پرستون کے نکل گئین اور اُنکے ساتھ مزے کرنے لگین
مگر آپ نے کچھ خیال نہ کیا اُنکی خطائین بخشدین نہ اُنپر اپنا غضب نازل کیا نہ خداپرستون پر آپکی ذات

الیسی رحیم ہی یہ دعا کرکے رقیدہ سر پر رکھا اور اپنے مقام پر بیٹھ گیا سختگان کے اِن کلمات سے گو چترنگ دارزنگ کو بہت غصہ آیا مگر یہ خیال کرکے کہ یہ مسخرہ ہی کچھ نہ کہا مگر جو جو سردار و افسر و پہلوان قریب تھے وہ منھ پر رومال رکھکر ہنسنے اور باہم اشارون مین کہا کہ کیا حرامزادہ اور چرب زبان ہی کیسے کیسے کلمے کہ گیا مگر اسکا کوئی کچھ نہ کرسکا دو بہت بڑے عزیز لقا کے موجود تھے کچھ نہ بنا سکے سواے خاموشی کے یہ لوگ تو باہم اشارون مین یہ تقریر کر رہے ہین ادھر منصور سختگان کی تقریر سنتا ہوا ہنستا ہوا مرکب کو اُٹھاے ہوے طرف میدان کے چلا جاتا تھا دل مین خیال کرتا جاتا تھا کہ سختگان نے تدبیر تو اچھی بتائی ہی اِس بلا سے جان بچانیکی در اصل کوئی اعتراض نہین کرسکتا ہی اگر کرے بھی تو بہت سے جواب ہین یہ باتین دل مین کرتا ہوا اور خیال کرتا ہوا کہ جب وہ موقع آئیگا دیکھا جاے گا میدان مین پہونچا پہلے خوب سراپا میدان کا دیکھا یا جب خود بھی از سرتا پا دریاے عرق مین غرق ہوگیا اور مرکب بھی بس نیزے کو زمین مین گاڑ کر اور مرکب کی باگ روک کر دم راست کیا پس جسوقت پسینہ خشک ہوگیا لشکر آفتاب پرستون کی جانب دیکھکر صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے وہ لوگ تو اِس انتظار مین تھے کہ کوئی نکلکر میدان مین آکر مقابلہ کرے یہ صدا سنتے ہی بائین طرف سے ایک پہلوان نے مرکب نکالا طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہم نکاورد ہوا منصور کا مرکب کوئی دو قدم اسکا مرکب پانچ قدم پسپا ہوا دونون مرکبونکو مسلکر ہم مقابل ہوے نیزہ بازی ہونے لگی منصور نے نیزے کو اسکی کمر مین بند کرکے قاش زین سے اُٹھا لیا اور زمین پر مار اکہ اُسکے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے تتق گرد کا اُٹھا کہ جسنے اسکو پوشیدہ کرلیا اُس تاریکی مین اُسکی روح ناپاک خاک کے پردے مین طرف دوزخ کے راہی ہوے یہ جرأت دیکھکر لشکر چترنگ دارزنگ مین ایک شور تحسین و آفرین بلند ہوا سب لشکر کے علم جلوہ گری مین آئے سختگان نے رقیدہ اپنا طرف آسمان کے اچھالا اور بہت خوش ہوا کہا کہ واہ کیا جرأت کی ہو مگر اسکی خبر نہین ہی اسکو آفتاب ضرور جلا دیگا یہان سختگان تو یہ تقریر کر رہا ہی ادھر منصور نے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا طومار شاہ سے اجازت لیکر اور مقابلہ کیا اُسکو بھی منصور نے مثل اُسکے پیوند زمین کیا ابکی مرتبہ اُس مرتبہ سے زیادہ شور و غل ہوا اور سب نے تعریف کی پھر اُسنے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا با اجازت طومار شاہ اِس لئے اور اُس سے نیزہ بازی ہوئی کوئی کاربرآری نہ ہوئی تلوار کی نوبت آئی وہ منصور کے ہاتھ سے مجروح ہو اور ایک پہلوان نکلا اُسکے مبارز طلب کرنے پر طومار سے اجازت لیکر آیا تھا وہ بھی مجروح ہوا اور ایک پہلوان نکلا وہ جان سے مارا گیا ابتو منصور تلوار لیے ہوے مثل شیر غضبناک کے جھوم رہا ہی اور مبارز طلب کر رہا ہی حالت یہ ہی کہ جو کوئی مقابلے کو آیا تو مجروح ہوا یا مارا گیا تیغ تلوار سے خون ٹپک رہا ہی ارزنگ و چترنگ خوش ہو رہے ہین چہرون پر آثار سرور ظاہر ہین مگر سختگان کہتا ہی کہ یہ مقام ابھی خوشی کا نہین ہی مین تو اُسوقت خوش ہونگا کہ جب یہ زندہ واپس آئیگا آفتاب نہ جلائیگا مجھکو تو مایوسی ہی اسکی جان کی خداوند خیر کرین کیونکہ اُسنے کئی سردار مارے اور بہت سے مجروح کیے ہین اب کچھ ہی عرصہ ہی کہ طومار شاہ فریاد کرے مین نے جو تدبیر بتائی اگر وہ تدبیر کریگا تو ضرور جان بچیگی ورنہ مشکل ہی یہان یہ تقریر ہو رہی ہی ارزنگ و چترنگ یہ جواب دے رہے ہین کہ تو ہمیشہ سے ہماری راے جانتا ہی ہمارے روبرو ایسے کلمے زبان پر نہ لایا کر

وہان منصور مقابلہ کر رہا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب کوئی ایک گھنٹہ دن باقی رہا اور منصور نے دیکھا کہ اسوقت تک دس پہلوان مجروح کیے اور چار جان سے مارے نوبت یہ ہے کہ جو گیا مجروح ہو کر آیا اب طومار شاہ کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ تاج اُتار کر اور ہاتھون پر رکھکر سر کو بلند کر کے ہاتھ طرف آسمان کے اونچے کر کے یون فریاد کرنے لگا کہ یا خداوند درخشان مہر تابان و آفتاب دوران داور نائب خداوند یعنی فرزند خداوند برجیس ان بندون سے کونسا ایسا قصور ہوا ہے کہ آپ دونون صاحب خفا ہوگئے ہین اور یہ عتاب ہے یون اپنے بندگان خاص کو حریف کے ہاتھ سے ذلیل کراتے ہین آج جو میدان مین گیا یا مجروح ہوا یا مارا گیا اگر یہی عتاب ہے تو آپ خود اپنا عذاب نازل فرمایئے آپ کے ہاتھ سے ذلت گوارا ہے لیکن یون نہ ذلیل کرایئے بہتر ہوگا کہ ایک مرتبہ ہم سب کو اپنے عذاب سے قتل فرمایئے کیونکہ ہمسے دشمنون کی خوشی نہین دیکھی جاتی ہے وہ ہمکو دیکھ دیکھکر ہنستے ہین آپ کے بندے ہم ہو کر یون لوگ ہمپر ہنسین اور طعنہ زنی کرین جلد تک فرمایئے اس مرتد کے زور کو ڈھایئے یون جو طومار نے فریاد کی ایک مرتبہ آسمان کو بہت شدت سے حرکت ہوئی زمین کو زلزلہ ہوا صدا مہیب آئی کہ کیون گھبراتا ہے ہم اسپر اپنا عذاب نازل کرتے ہین ہمکو سب امر کی خبر ہے ہم اپنے بندون سے غافل نہین ہین صرف ارزنگ و چترنگ کی خدائی کا تماشہ دیکھتے ہین اور انکے خوش کرنے کو اپنے بندون کو انکے سردارون کے ہاتھ سے قتل کراتے ہین ورنہ ہمارے بندون کو کوئی بنگاہ کج بھی دیکھ سکتا ہے تم لوگ اطمینان رکھو کہ جسقدر بندے اس مقابلے مین ان لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین بلکہ اسکے زیادہ وہ بروز جشن ولادت اپنے فرزند کے جسدن انکی ولادت کا جشن ہوتا ہے اور سب بندگان ہماری دعوت کھانے آتے ہین پیدا کرینگے ہمنے یہان انکے بڑے مرتبے کیے ہین یہ لوگ یہ لوگ یہان بہت خوش ہین تو تاج کو سر پر رکھ مین اپنا عذاب نازل کرتا ہون بلکہ انکے ہمراہ اور دونو بھی یہ جو صدا آئی سب اہل لشکر مع طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ کے کانپ کر رہ گئے اور با خداوند کہکر سجدے کو خم ہوگئے یہ صدا ارزنگ و چترنگ و سختگان وکل لشکر نے سُنی سختگان نے تو اُسوقت پکار کر منصور سے کہا تھا کہ جب طومار شاہ نے تاج اُتار کر فریاد کرنا شروع کی تھی کہ اے پہلوان جہان دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو اور اپنی جان بچاؤ اب بلا نازل ہوتی ہے طومار شاہ نے فریاد کرنا شروع کی ہے کوئی دم مین آسمان شق ہوتا ہے اور آفتاب ظاہر ہوتا ہے اور تم جلتے ہو مگر منصور نے کچھ خیال نکیا کہ یہ کیا بکتا ہے گو اُسنے اپنے دل مین مصمم قصد کر لیا تھا کہ اُدھر آسمان شق ہوا اور آفتاب ظاہر ہوا اِدھر مین نے مرکب کو بھگایا اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے خوب سختگان نے جان بچانے کی تدبیر بتائی ہے ضرور مین اسکی تدبیر پر عمل کرونگا یہ اس انتظار مین کھڑا ہوا تھا کہ آفتاب ظاہر ہو کہ مین بھاگون کہ وہ صدا آئی اُسنے بھی سُنی اُدھر سختگان اپنا منھ پیٹ رہا تھا کہ افسوس میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین نہ معلوم انکو کیا خیال ہے اپنی جان بچائین ارزنگ و چترنگ سے کہ رہا تھا کہ یہ میرے سخن ناشنو ہین مین نے پکار کر بھی کہا مگر نہ سُنا اپنی جان شاید انکو دو بھر ہے تھوڑا ہی عرصہ ہے بلا کے نازل ہونے مین کہ وہ صدا اٹھی ایک مرتبہ بیتاب ہو کر پکارا کہ بھائی منصور جلد بھاگو جان بچاؤ دیکھیے نادان ہو مین تمسے کتنی دیر سے کہ رہا ہون ارے تمنے کچھ سُنا ہے کہ کیا صدا آئی ارے حریف اپنا کام کر چکا ہے اب پھر دیر نہین جو دم کی ہوا کھاتے ہو کھاتے ہو مفر اسی مین ہے کہ بھاگ کر لشکر مین چلے آؤ کیون مُفت اپنی جان تلف کرتے ہو اپنی جوانی پر رحم کھاؤ تمکو قسم ہے خداوند لقا و زمرد ثانی دارزنگ و اسکے

خداوند چترنگ کے سر پر کہ یہ میرے کہنے پر عمل کرو عاقل کو زیبا ہی کہ جو دو مرتبہ اسیر عمل کرے یہ خیال کرکے
کچھ تو بہتری ہی جو یہ ہمکو سمجھاتا ہی سخنگان نے جو یہ پکار کر کہا چترنگ و ارزنگ نے برہم ہوکر کہا کہ بیکارہ نہ
گلے کو جیلا جلا کر پکار رہے ڈالتا ہی ہمارے کان کے پردے کھائے جاتا ہی تیری بلا سے وہ جل جائیگا تیرا
کیا ہوگا اگر اسکو اپنی جان بچانی ہوگی بچا لیگا تو کیون بیتاب ہوا جاتا ہی تو نے سمجھا دیا قبول کرنے
نہ کرنے کا اسکو اختیار ہی کیا اسکو اپنی جان عزیز نہیں ہی کہ وہ فکر کرے کوئی تو بات اُسنے سوچ لی ہوگی
جو تیرے کہنے پر عمل نہیں کرتا ہر شخص کو اُسکی لیاقت کے موافق ہمنے عقل دی ہی وہ اپنے نیک و بد کو
خیال کرسکتا ہی سخنگان نے کہا کہ کچھ بھی نہیں سوجھا ہی مفت جان جاتی ہی خداوند مجھسے صبر نہیں ہوسکتا ہی
مین کیا کرون ارزنگ نے کہا کہ پھر ہمارے پاس سے علیحدہ ہوجا اور جہانتک تجھسے ہوسکے تو چلا
تیرا ہی گلا پڑیگا ہمارا کیا جائیگا تو بڑا احمق ہی جو تجھسے صبر نہیں ہوسکتا ہی ارے احمق ہمنے جو اسکی اسی طور
سے لکھی ہو تو وہ جلکر مرے اب کوئی ہم تبدیل تو کر نہیں سکتے ہین کہ بدل دین تو ہمارے قدرت کے
کارخانون مین دخل دیتا ہی جو لکھدیا لکھدیا کوئی مہاجنی کھاتا تو ہی نہین کہ ہر روز بدلا جاتا ہی یہ خدائی دفتر
ہی جو ہمین جسکے حق مین لکھدیا گیا یہ جو ارزنگ و چترنگ نے برہم ہوکر کہا اسنے یہ بھی کہا کہ تو کیون
مرا جاتا ہی ہم اپنی قدرت سے اس سے اچھے بندے پیدا کرسکتے ہین اسکی کیا اصل ہی سخنگان یہ
کہکر خاموش ہو رہا کہ میری بلا سے اسکی جان جائیگی آپ بیکار خفا ہوتے ہین مین اسکے اچھے کے لیے
کہتا تھا کوئی میرا نفع نہیں ہی ابھی جل جائے اسکے ساتھ اور دس پانچ جل جائین میری بلا سے مجھکو کیا ہی
اگر یہ لشکر برباد ہوگا مین نوکری پیشہ ہون اور کسی مقام پر ملازمت کرلونگا اگر وزارت نہ ملیگی تو
خدمتگاری تو ملیگی تین روپے کی یہ بھی نہیں تو مزدوری کرونگا دن بھر مین تین آنے پیدا کرلونگا یہ بھی اگر
نہ ہوسکیگی تو بھیک تو کہین نہیں گئی ہی مین بہر صورت اپنی زندگی بسر کرلونگا اپنے بچے بالے وہ بھی
کچھ نہ کچھ کرکے پیدا کرینگے جو لڑکے ہین وہ بھیک مانگین گے لڑکیان کسب کمائینگی جورو کمر سے
انکی نانگ بنکر بیٹھے گی میری عمر بھر طور بسر ہوجائیگی آپ لوگ مارے مارے پھرینگے کوئی دمڑی کو
بھی نہ پوچھے گا جہان جائیے گا یہی زبان سے نکلے گا من چہ تقدیر کردم میرے قدرت مآب دولت جسکے
سامنے یہ کلمہ نکلا اُسنے گردن مین ہاتھ دیکر نکالدیا کہ یہ دیوانے ہوگئے ہین انکا یہان کام نہیں ہی آپ
لوگون سے یہ کوئی پیشہ نہ ہوگا آپ ہی لوگون کی خرابی ہی مین جو کچھ کہتا ہون آپ کی بہتری کے لیے
کہتا ہون ارزنگ نے کہا کہ سخنگان اسوقت میرا دل قابو مین نہیں ہی مجھکو خفقان ہوگیا ہی تیرے
حواس پراگندہ ہین کہ تو مثل دیوانون کے کلام کررہا ہی تیری بلا سے کچھ ہو سخنگان نے کہا کہ مین سچ کہتا
ہون دیوانہ نہیں ہون بلکہ اورون کو دیوانہ بناتا ہون بڑا سیانا ہون ارزنگ نے کہا کہ بس خاموش
بک بک کرکے دماغ پریشان کردیا اور بہت برہم ہوکر کہا سخنگان تو یہان ارزنگ سے برہم ہونے سے
خاموش ہوا ادھر منصور کے بھی کان مین وہ صدا آئی اور جو کچھ سخنگان نے پہلے پکار کر کہا تھا وہ بھی
سنا تھا اور اب جو پکار کر کہا وہ بھی سنا اور وہ صداے معیب بھی سنی اور خیال کرکے جو دیکھا تو آسمان
کو متحرک پایا خیال کیا کہ سخنگان درست کہتا ہی اسکے کہنے پر عمل کر کیون اتنی سی بدنامی کے لیے اپنی لعل
سی جان برباد کر ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہی جورو بھی جوان ہی اُسپر رحم کھا یہی بدنامی ہوگی کہ میدان
سے بھاگا جان تو بچیگی بس بھاگ یہ خیال کرکے تلوار کو میان مین کیا اور مرکب پر سنبھلکر بیٹھا اٹھا کر
کوڑا مرکب کے مارا جس مرکب نے کبھی تازیانہ نہ کھایا ہو اُسپر جو کوڑا پڑا وہ بلبلا کر اور کنوتی بدل کر

چلا اُسنے اُسکا رُخ لشکر کی طرف کیا اور پیہم کوڑے مارنے لگا اور اُسکو اپنے لشکر کی طرف لیکر چلا مرکب
اسقدر تیزی سے جاتا تھا کہ ہوا سے سر دانسکی گرد قدم کو نہ پہونچتی تھی یک خیال و بیک نگاہ ٹھوکر کرتے
جاتے تھے سرپٹ زمین سے ملا ہوا چلا جاتا تھا یہ اپنی جان پر کھیلے ہوئے تیری جا سے بیٹھا ہوا تھا یہ خیال
تھا کہ قبل اسکے کہ آسمان شفق ہو اور آفتاب نکلے کہ مین لشکر مین پہونچ جاؤن تاکہ جان بچ جائے یہ تو
اُدھر بخوف جان مرکب کو بھگائے ہوئے چلا جاتا ہے اسکی یہ حالت دیکھکر ایک مرتبہ کل لشکر طومار بادشاہ
وغیرہ نے غل کیا کہ وہ بھاگا وہ بھاگا کیا نامرد ہے کہ میدان سے بھاگا ہم شیران بیشۂ نبرد کا مقابلہ کر
اُسنے یہ بھی خیال نہ کیا کہ یہ لوگ کسکی نسبت کہ رہے ہین جلد جاتا ہے سخت کمان نے جو اُسکو بھاگتے ہوئے
دیکھا ایک مرتبہ کھڑا ہو گیا ایک ہاتھ کمر پر رکھکر دوسرا ہاتھ بلند کرکے انگلیان مٹکا کر تا تھیا تھیا کہکر ناچنے
لگا اور سنبرین یہ کہنے لگا کہ دور تیزی سے اور تیزی سے جہانتک تیرے ہاتھ مین قوت ہو تازیانہ
لگائے جا بہت قریب آگیا ہے کچھ خوف نہ کر اب کچھ فاصلہ نہین ہے جو یہ صدا منصور کے کان مین
آتی ہے وہ وہ مرکب کو مارتا ہے اور مرکب تلملا کر بھاگتا ہے تمام اُسکے پٹھون اور چوتڑون سے
خون جاری ہے تازیانہ کے نشان پڑ گئے ہین زخمی ہو گیا ہے موزون کے کانٹون نے تمام شکم کو
مجروح کر دیا ہے اسکے دونون ہاتھ دونون پاؤن برابر چلے جاتے ہین پاؤن سے ایڑ دے رہا ہے
ہاتھون سے تازیانے لگا رہا ہے ابھی یہ لشکر مین پہونچا نہین تھا کہ یکایک صدا آئی کہ کہان تو
بھاگا جاتا ہے کیا بھاگ کر بچ جائیگا یہ تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہے مین مثل چترنگ و ارزنگ
کے خدا نہین ہون کہ جو اُسکے روبرو سے بھاگ جائے پھر وہ اُسکا کچھ نہ کر سکین مین خداے
برحق ہون اگر تو تحت الثریٰ مین جا کر پوشیدہ ہو گا مین وہان تجھپر اپنا عذاب نازل کرونگا اگر
بالاے آسمان جائے گا وہان بھی تو اب بچ نہین سکتا ہے یہ لشکر کیا ہے کوئی خدا کے عذاب سے محفوظ
رہ سکتا ہے جسپر خدا کا عذاب نازل ہو اُسکو کون پناہ دے سکتا ہے کس مین یہ قدرت ہے خیر ہمکو بھی دیکھنا
ہے کہ چترنگ و ارزنگ کیونکر بچاتے ہین تو انکی پناہ مین چلا ہے وہ بھی تو اپنے کو خدا کہلاتے ہین
ذرا ہم بھی تو انکی خدائی کی قدرت دیکھین اُنکے تو خاندان مین خدائی ہوتی ہے اُنکا دادا خدا تھا
باپ خدا تھا وہ خود بھی خدا ہین اور دو خدا ایک مقام پر ہین اور مین اکیلا ہون اگر وہ آئین تو مجھسے
زیادہ زور ہوگا تو لشکر کو جائے اس خیال کرتا ہے خیر جا کیون اپنے ساتھ اور دس بیس کی جان
لیگا اب تو زندہ بچے گا جہان جائیگا مارا جائیگا اب یہ کب ایسی سُنتا ہے یہ اُسی طور سے چلا جاتا ہے
سخت کمان نے جو یہ صدا اُسنی منصور سے پکار کر کہا کچھ خوف نہ کر برابر چلا جا یہ صرف دھمکانے کی بات
ہے تیرے ڈرانے کے لیے کہتا ہے ادھر تو لشکر مین پہونچا اور پھر تیرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہے یہان
دو خدا موجود ہین تجھکو بچا لینگے جو بلا تجھپر آئیگی دونون ملکر اپنی قدرت سے اُسکو دفع کرینگے
کسکی مجال ہے جو یہان کوئی تجھکو جلا سکے تیری حفاظت ہو جائیگی یہ سب تیرے ڈرانے کے
لیے باتین ہین جس مین تو یہان نہ آئے اور حریف اپنا کام کر لے یہ کسی مین قدرت نہین ہے کہ
یہان آکر تجھکو اذیت دے خداوند ارزنگ موجود ہین یہ صرف اُسی میدان تک ہے اور جہانتک
وہ آسمان ہے تو نے خوب کیا جو وہان سے فرار کیا اب تھوڑا راستہ طے کیا ہے اور تھوڑا اور باقی ہے
ابھی تو نے مرکب کو تیز کیا اور تو پناہ مین خداوند ارزنگ و چترنگ کی پہونچا تو نے خوب میرے
کہنے پر عمل کیا مین تجھسے بہت خوش ہوا سخت کمان یہ پکار کر کہ رہا ہے اور منصور سخت کمان کے کہنے کو سُنتا ہے

گو اُس صداے کسیقدر تھما تھا یہ اپنے دل مین خیال کرکے کہ بس لشکر مین بھی پہونچکر جا لگیا تو پھر کیا حاصل
مگر سخنگان کے جرأت دلانے سے اور مرکب کو تیز کیا یہ جب قریب لشکر پہونچا اُدھر ایک مرتبہ آسمان کو
حرکت خوب ہوئی اور آسمان مین جیسی حرکت ہوئی اور وہ آسمان ایک مرتبہ حرکت کرکے وہانسے
چلا اس تیزی سے آیا کہ یہ لشکر مین نہ پہونچا تھا کہ اسکے سر پہ آکر قایم ہوگیا سخنگان نے پکار کر کہا
کہ بھاگ ارے جلدی بھاگ بہت جلد داخل لشکر ہو کیونکہ آسمان سحر جو کہ لشکر طومارشاہ پر محیط
تھا تیرے قریب آگیا ہے یہ سُنتا تھا کہ اِسنے مرکب کو اور تیز کیا بس یہ جیسے اپنے لشکر مین پہونچا اور
مرکب کو اُٹھاے ہوے صف اول مین پہونچا اور قریب آیا اب مرکب کو روکا کیونکہ اسکو اطمینان
ہوا کہ مین اپنے لشکر مین آگیا ہون سخنگان سچ کہتا ہے کہ یہان کوئی میرا کیا کریگا دو خدا ہین یہ دونو
ملکر مجھکو بچا لینگے جو کچھ بلا مجھپر آئیگی اُس بلا کو دفع کردینگے ایسا کوئی اندھیر تو ہے نہین کہ انکی موجودگی
مین جل جاونگا انکے قریب پہونچکر اور وہ کچھ اُسکا تدارک نہ کرینگے یہ نہ جانتا تھا کہ یہ گیدی کیا ہین
انکے بزرگون نے بھی کبھی کسی کو بچایا ہے جو یہ بچا لینگے سوا ذلت اُٹھانے کے اِسکو تو یہ اطمینان
ہوا تھا یہ مرکب کو روک کر صف اول مین آکر کھڑا ہوا مگر لیشتن پر اس خیال سے کہ مین بھی تمام پسینے
مین غرق ہون اور مرکب بھی میرے حواس بھی درست نہین ہین ٹھہر کر اپنے ہوش و حواس بھی درست
کرلون پھر خدمت مین خداوندونکی جاؤن دیکھون اب یہ آفتاب میرا کیا کرتا ہے یہ تو کھڑا ہوا اپنا
دم راست کر رہا ہے مرکب کو چمکار رہا ہے سب نے دیکھا کہ وہ جو آسمان روانہ ہوکر آیا تھا جب اس
صف کے مقابل پہونچا اور یہ اُس صف مین پہونچکر تھا ایک مرتبہ وہ آسمان شق ہوا اُس سے وہ
ہی آفتاب پیدا ہوا اور چمکا آفتاب کا ظاہر ہونا تھا کہ گرمی کی شدت ہوگئی باوجودیکہ موسم سرما تھا
سب کو دھوپ اچھی معلوم ہوتی تھی چونکہ دن جو تمام ہوگیا تھا سب کو خنکی معلوم رہی تھی اِس آفتاب
کی دھوپ نکلنے سے سب کے دم مین دم آتے تھے غنیمت ہوگیا تھا مگر یہ نہ جانتے تھے کہ یہ دھوپ
نہین ہے بلکہ شعلہاے دوزخ ہین ایک ہی منٹ مین ایسی حدت ہوئی کہ سب کے ہتھیار جلنے لگے
از سرتا پا دریاے عرق مین غرق ہوگئے مرکبونکی زبانین نکل آئین بارے پیاس کے اور گرمی
کے مارے حال یہ انکیون کا ہوا کہ سایہ تلاش کرنے لگے سپرونکو چہرے کی پناہ کیا اِس سے کیا ہوتا ہے
گرمی نہین کم ہوتی بلکہ اور گرمی بڑھتی جاتی ہے تمازت گرمی سے چہرے مثل تانبے کے ہوے جاتے
ہین منصور کی تو یہ نوبت ہوئی کہ شتر رسا ہوکر رہگیا گو لیشتن صف اول پر تھا مگر اسکی حالت سب سے
زیادہ تباہ تھی زبان منھ سے نکل آئی تھی تالو مین کانٹے پڑگئے تھے زبان لپٹی جاتی تھی یہ نوبت تھی
اُدھر وہ آفتاب بلند ہوا جو جو آفتاب بلند ہوتا تھا وہ گرمی زیادہ ہوتی تھی اب جو اسکا عکس
اُس صف کے لوگون پر پڑا سب کے سرون سے دُھوان نکلنے لگا دھوآن نکلکر ایسا بلند ہوا
کہ منصور لیشتن پر صف کی تھا اُسپر بھی عکس پڑا اُسکے بھی سر سے دھوان مثل بخارات کے نکلا بطور جیسے کہ
کسی ظرف مین پانی لو اور اُسکو بند کردو اور سرپوش مین سوراخ کردو اور اُس ظرف کو آگ پر
رکھکر آنچ کرو جب وہ پانی جوش کھاتا ہے اور بخار اُس سوراخ سے نکلتا ہے یا جسطور سے انجن کے
بمبے سے دھوآن نکلتا ہے اسطور سے اُس صف کے لوگون کے سرون سے دھوان نکل رہا ہے
اور منصور کے سر سے بھی دھوان اِسی طور سے نکل رہا تھا اب یہ کسی مین طاقت نہ تھی کہ اپنے مقام
سے حرکت کرسکے کیونکہ یہ طریقہ تھا کہ جہان آفتاب کا عکس پڑا قوت حس و حرکت فوراً زائل ہوگئی اسکا

سبب یہ تھا کہ شاید کوئی بھاگ کر عکس کے سامنے سے نکل جائے تو قوت پہلے زائل ہو جائے ان سب کی تو یہ حالت تھی اور باقی گرمی کے سبب سے پریشان تھے اور ادھر اس آفتاب سے صدا آئی کہ دیکھا تمنے میری قدرت کو میرے غضب کو کہ وہ میرے غضب کے خوف سے بھاگ کر لشکر میں آیا یہاں بھی نہ بچا اور اپنے ساتھ اوروں کی بھی جان دی گو لشکر تھا وہ صرف اسی پر غضب نازل ہوتا مگر منظور یہ ہوا کہ ان سب پر بھی اپنا غضب نازل کروں تاکہ اوروں کو عبرت ہو پھر کوئی ہمارے بندے سے مغضوب کو اپنے پاس نہ آنے دے جیسے انھوں نے اپنی صف میں جگہ دی ایسی سزا پایا ہے یہ ممکن ہے کہ ہم جسپر اپنا غضب نازل کریں وہ بچ جائے اور لوگ اسکو پوشیدہ کر لیں اور اسکی رعایت کریں اے دختر تگ و ارزنگ تم کو بڑے بڑے دعوے ہیں تم دونوں خود بھی خدا ہوا اپنے خیال میں اور ان سب کو بھی تمنے گمراہ کر رکھا ہے کہ وہ اپنے خدا کو نہیں پہچانتے ہیں اور تم کہتے تھے کہ میرے باپ دادا بھی خدا ہیں یہ سب میرے بندے ہیں اور انکے زمین و آسمان کو میں نے پیدا کیا ہے اور میرے باپ دادا نے اسوقت کچھ قدرت خدائی نہیں دکھاتے ہو منصور اور ان سب کو نہیں بچاتے ہو اگر تم میں یہ قدرت نہیں ہے تو پھر کیوں تمنے ایسا دعوی کیا پس انکو پکارو جو کہ بڑے خدا تھے اور تمہارے خیال میں وہ آسمان پر موجود ہیں وہ بھی تمہاری کمک کریں اور ان سب کو بچا لیں کچھ تو قدرت دکھاؤ جو زبان سے کہا ہے اسکو ظاہر کرو ارے نادانو وہ بھی میرے بندے تھے اور تم بھی میرے بندے ہو انھوں نے بھی گمراہی اختیار کی تھی اور اپنے ہمراہ لاکھوں کو گمراہ کیا تھا تمنے بھی گمراہی اختیار کی ہے اور لاکھوں کو گمراہ کر رکھا ہے دیکھو خدائی کے یہ معنی ہیں کہ ایک وہ آسمان بنایا جسپر اپنا ظہور دیکھا اور ایک آسمان یہ بنایا اس میں فرشتگان عذاب کو پوشیدہ کیا کہ جو سرتابی کرے اسکو سزا دے تم بھی کوئی چیز بنا کر دکھاؤ کیوں اپنی شامت بلاتے ہو پس خیر اسی میں ہے کہ اس گمراہی سے باز آؤ اور میرے فرزند برجیس کی اطاعت کرو اور اسکو اور مجھکو سجدہ کرو اے ارزنگ تو یہ خیال خام اپنے دل سے دور کر کہ نور چکیدہ قدرت سے تیرا وصل ہو بھلا تو کہاں اور وہ گوہر آبدار و لولوئے شاہوار کہاں یہ سررشتہ کبھی نہ ہوگا تو اسی امید میں مر جائیگا ہم اپنی قدرت سے اسکے ساتھ ہم بستر ہونے کے لیے اور ایک مرد ذی مرتبہ خلق کرینگے جو کہ نور قدرت سے بنا ہوگا کسی حسین و خوبصورت کے شکم میں اپنا نور اتارینگے اس نور سے لڑکا پیدا کرینگے وہ ثریا کے ساتھ منعقد ہوگا وہ اسکے وصل سے کامیاب ہوگا نور قدرت کے لیے نور قدرت ہونا چاہیے ہم تیرے دادا لقا کی طرح نہیں ہیں کہ اسنے دعوی خدائی کیا اور اپنی لڑکیوں کو نور قدرت کے خطاب سے مشہور کیا کہ یہ نور چکیدہ قدرت ہیں مثل گیتی افروز و جہان افروز کے اور انکو خداپرست لے گئے اور لقا کچھ نہ کر سکا یہ ویسے نور قدرت سے نہیں ہیں کہ جسکو ایسے ویسے لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھیں اگر اسکی طرف خیال بد کریں تو جل جائیں پس اس امر سے دست بردار رہو اور اپنی زندگی کو غنیمت جان ورنہ اب جو ایسے خیال کریگا تو پچھتائیگا ہمنے سمجھا دیا اور لے اب ان سب کو تم دونوں ملکر بچا لو میں جلاتا ہوں یہ جو صدا آئی وہاں کس کے حواس درست تھے بسبب گرمی کے سب پریشان تھے جو اسکو سنتا اور جواب دیتا مگر جب بختیارگان نے سنا تو ارزنگ و دختر تگ سے کہا کہ کیا آپ لوگ خاموش ہیں کچھ آپ نے سنا ہے کہ کیا آپ کی شان میں اور آپ کے بزرگوں کی شان میں اس آسمان پر سے صدا آئی کچھ اسکا جواب زبان سے ارشاد فرمائیے گا یا خاموش ہی رہ جائیے گا ہاں ایک خاموشی ہزار بلا کو رد کرتی ہے اگر اسوقت آپ لوگ کچھ بھی کہیے وہ غصے میں سب کو جلا دے

ایک بھی زندہ نہ رہے مجھکو یقین ہو کہ یہان بھی کچھ نہ حاصل ہوگا سوائے ذلت کے اگر زیادہ کد و کوشش
کیجائیگی تو جانین جائینگی ورنہ ذلت ضرور حاصل ہوگی لقا و زمرد ثانی نے تو خدا پرستون کے ہاتھ سے
ہمیشہ ذلت اُٹھائی اور اُنکا کچھ نہ کر سکے آپ لوگ آفتاب پرستون کے ہاتھ سے ذلیل ہو جیے گا اگر اس
امر کو غنیمت جانکر کہ جان بچے اور رخصت اُٹھاکر یہان سے واپس چلیے تو خیر ورنہ جان تو ضرور جائیگی یا
خداوند اپنے بندون کی کمک فرمایئے دیکھیے سب کو وہ آفتاب جلائے دیتا ہے یہ کہکے چترتنگ کی طرف
مخاطب ہو کر کہا کہ آپ تو بہت بڑا دعویٰ کر کے آئے تھے کہ مین خدا ہون ارژنگ میرے باپ کا
غلام ہے اسوقت کچھ خدائی کام نہین کرتی نہ انکی نہ انکی وہ قدرت کدھر گئی وہ خدائی کدھر گم ہوگئی آپ کے
خاص بندے ہلاک ہوتے ہین اور آپ خاموش دیکھ رہے ہین یہ جو سختگان نے کہا ارژنگ و چترتنگ
نے برہم ہو کر کہا کہ تیرا نداق اسوقت بھی نہین جاتا یہان تو جان پر بنی ہے بسبب گرمی کے تو نداق کر رہا ہے
ہم تیرا بہت پاس کرتے ہین سختگان نے جواب دیا کہ مین تو سچا امر کہتا ہون اگر وہ بندے نہین بچائے
جاتے تو اسقدر قوت دکھائیے کہ یہ گرمی کم ہو جائے یہ جو کہا ارژنگ و چترتنگ نے تیوری چڑھا کر
سختگان کی طرف سے رُخ پھیر لیا اور کہا کہ بکتا ہے یہان تو یہ کرشمہ تھا کہ سختگان انکو خفیف کر رہا تھا اس
خیال سے کہ شاید ارژنگ اژدر جادو کو حکم دے کہ مقابلہ کرے یا محروم کو چترتنگ اس آفتاب کے
روکنے کے لیے روانہ کرے یہ اس غرض سے تان رہا تھا مگر وہ ایسے نٹھتے کہ اسکے تان نے سے
کوئی حرکت کرتے اور اُسکا کہنا ناگوار ہوتا اُسنے اسکی طرف سے منھ پھیر لیا یہ بکتا رہگیا اُدھر وہ آفتاب
یہ صدا دیکر ایک بار چمکا اور جو بلند ہو رہا تھا یا ٹوٹ کر اُس آسمان سے طرف زمین کے چلا اور
صف کے وسط مین آیا اور چمک کر اُس صف پر گرا اُسکا گرنا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ ایک آدمی
پر گرا تھا کہ اُسکے جسم سے شعلہ نکلا وہ آفتاب اسکو جلا کر غرق زمین ہوگیا اُسکا غرق ہونا تھا کہ ایک
ایسا شعلہ زمین سے نکلا اُس صف کی صف مین سب کے جسمون سے شعلے نکلے اور جلنے لگے اور منصور
کی توبہ نوبت ہوئی کہ مثل درخت چنار کے درخت بھی ایسا کہ جو کہ بالکل خشک ہوگیا ہو اور اسطرح سے
جلنے لگا واقعہ یہ ہوا کہ یا تو وہ خاموش کھڑا تھا اور اُسکے سر سے دھوآن نکل رہا تھا کہ ایک مرتبہ
سر سے شعلہ نکلا جلنے لگا تماشہ یہ تھا کہ اُس صف مین ایک ہزار آدمی تھے وہ سب جلتے رہے مگر کچھ
انمین ایسے تھے کہ نہین جلتے تھے مگر اُنکے سر سے دھوآن نکل رہا تھا اُنکے جسم سے شعلے نہین نکلے
وہ اسی طور سے کھڑے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون شعلے بلند ہین یا برابر انار چھوٹ رہے
ہین یا برابر ہزارے روشن ہین اسطور سے وہ لوگ جل رہے تھے یہ حالت دیکھکر کل اہل لشکر ارژنگ
و چترتنگ توبہ توبہ کرنے لگے حواس جاتے رہے سب بدحواس ہوگئے وہ گرمی کی تکلیف بھی بھول گئے
اب سب کو اپنی اپنی جانون کی فکر ہوئی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ آتش غضب ہم تک آجائے تو بڑا غضب ہو
ہم لوگ جلکر خاک ہو جاوینگے یہ خیال کر کے ہر ایک اپنی اپنی جان بچانے کی فکر کرنے لگا اُدھر وہ جو
غرق زمین ہوا تھا بس تھوڑے عرصے کے بعد قریب تخت ارژنگ و چترتنگ زمین خود بخود شق ہوئی
اور وہ آفتاب نکلا اور زمین سے بلند ہوگیا اور آسمان مین جاکر پنہان ہوگیا مگر یہ صدا اُس سے
بلند ہوتی کہ دیکھا تمنے میرے غضب کو اور میری خدائی کو اب مین خدا ہون یا تم اسی طور سے تم سب کا
خاتمہ ہوگا تم تو روتے ایک بے بس اپنے بندون کو نہ بچا لیا میرے غضب کو نہ برطرف کیا دیکھو
یون جلا دیتے ہین یہ صدا ارژنگ و چترتنگ نے سنی مگر مارے خوف کے دم نہ مارا ایس جیسے ہی

آفتاب پنہان ہوا وہ گرمی وغیرہ سب دفعتًا جاتی رہی وہی خنکی ہوگئی ہر ایک کے حواس درست ہوے
اُدھر وہ صف کی صف جلکر خاک ہوئی مع قیصور کے مگر چند سوار اُسی طور سے کھڑے رہے اب جو سب کے
حواس درست ہوے اور خوف برطرف ہوا تو اُس صف کے مقام پر راکھ کا انبار دیکھا کہ جابجا اخبار
لگے ہوے ہین صفت یہ ہی کہ مع راکب و مرکب جلجاتے ہین حیوان بھی نہین بچتا ہی ہتھیار جو کہ آہنی چیز ہی وہ بھی
جل جاتے ہین سختنگان اُس صف کی طرف دیکھکر چترنگ و ارزنگ سے کہتا ہی کہ افسوس اِن سب کی جان
مفت برباد ہوئی یہ سُنکے سب منصور کے سبب سے جلے نہ وہ انہین بھاگ کر آتا نہ یہ جلتے یہ کیسا بری حرکت
کی ہی منصور نے کہا کہ ای خداوند ملاحظہ فرمایئے کہ ابھی چند کس باقی ہین دیکھیے اُسی طور سے کھڑے ہین
کیا سبب ہوا کہ یہ نہین جلے یہ بھی تو انھین مین شامل ہین جبکہ ہزار آدمی جلے یہ کیونکر بچے ارزنگ اور
چترنگ نے کہا کہ مجھکو خود اس امر کی حیرت ہی کہ یہ کیا امر ہی کوئی جاکر انکو بلا لاے کہ مین انسے دریافت
کرون راوی نے بیان کیا ہی کہ کل لشکر کو اس امر کی حیرت تھی کہ یہ کیا امر ہی جب ارزنگ نے سختنگان
سے یہ کہا سختنگان نے ایک چوبدار سے جو کہ برابر تخت کے کھڑا ہوا تھا کہا کہ تو اُس صف مین چلا جا اور
وہ جو لوگ جلنے سے بچے ہین اور خاموش کھڑے ہین اُنکو بلا لا وہ چوبدار چلا یہان ارزنگ
نے کہا کہ نہ معلوم بیچارے منصور پر کیا گذری آیا وہ بچا یا نہین چترنگ نے جواب دیا کہ وہ کیا بچا
ہوگا سختنگان نے کہا کہ بھلا وہ بچ سکتا تھا اُسنے تو یہ آفت برپا کی اپنے ساتھ اتنون کی جان لی کہو
تمکو بھاگ کر آنا کیا ضرور تھا اگر بھاگے بھی تھے تو صحرا کی طرف بھاگے ہوتے کہ یہ لوگ تو نہ ہلاک
ہوتے ارزنگ نے سختنگان کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بڑا پاجی ہی اور بڑا مرشد ہی پہلے خود اُسکو یہ
تدبیر بتائی کہ بھاگ آ وہ نہ بھاگتا تھا تو اُسکو یہان سے پکار پکار کر اور یہ کہکے کہ آ جا وہ کہ جب
وہ بھاگا اُدھر کو آیا تو اُسکو لشکر مین بلایا اب جو وہ بیچارہ جلگیا اور اسقدر لوگ اُسکے ہمراہ جلے
تو سارا الزام اُسکے سر پر رکھدیا کہ یہ اُسنے کیا یہ سب تیری بدذاتی اور حرمزدگی ہی مین تجھکو خوب جانتا
ہون پہلے یون کہا پھر یہ کہتا ہی تو ایسا اُسکو تعلیم کرتا نہ وہ اس امر کا مرتکب ہوتا معلوم ہوا کہ یہ
امر تجھکو منظور تھا کہ اُسکے ہمراہ اورون کی بھی جان جاے یہ امر تیری ذات سے ہوا تو اُسکو
بھی اور اِن سب کو بھی جلوا دیا تو بڑا مفسد ہی تیری وہ مثل ہی کہ چور سے کہ کہ چوری کر اور شاہ
سے کہ کہ تیرا گھر لُٹتا ہی منصور کو وہ تدبیر بتائی اُسنے جو اُسپر عمل کیا اُسکے سبب سے یہ امر ہوا تو
تو نے سارا الزام اُسکے سر پر دیا مین خوب تیری باتون کو سمجھا خیر دیکھا جائیگا سختنگان نے کہا کہ خداوند
میرے اوپر بیکار خفا ہوتے ہین میری کیا خطا ہی مین نے اُسکو تدبیر بتائی تھی یہ نہین کہا تھا کہ تو لشکر مین
بھاگ کر آنا اپنے ساتھ اورون کی بھی جان لینا اگر مین یہ کہتا تو گنہگار تھا جو کچھ مین نے کہا آپ
لوگون کے روبرو کہا ہان جب مین نے دیکھا کہ وہ اِدھر بھاگ کر آتا ہی اُسوقت مین نے خیال کیا
کہ اگر اب یہ اور طرف بھاگ کر جائیگا تو ہلاک ہوگا مین نے پکار لیا تو میرا کیا قصور ہی یہان تو یہ تقریر
ہو رہی ہی اُدھر وہ چوبدار اُس صف مین گیا اور وہ جو سوار مرکب پر کھڑے تھے اُنسے پکار کر کہا
کہ چلو تمکو خداوند چترنگ و ارزنگ طلب فرماتے ہین کچھ صدا اُنسے نہ آئی کسی نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا
اُسی طور سے کھڑے رہے اُسنے پھر پکار کر کہا مگر وہی کلمہ کہا پھر صدا نہ آئی ایک مرتبہ پھر اُسنے وہی
کلمہ کہا اور کہا کہ کیا تمھارے کان بہرے ہوگئے ہین کہ مین پکارتا ہون تم جواب نہین دیتے ہو
پھر صدا نہ آئی اب تو اُسکو غصہ آیا اُسنے بڑھکر ایک سوار کا پانون پکڑکر ہلانے کا قصد کیا جیسے پانون

ہاتھ ڈالا وہ اسطور سے اسکے ہاتھ مین آگیا کہ جیسے کوئی چیز کہ آگ مین جلائی اور وہ جگہ اسی صورت قایم رہے بسبب اسکے کہ اسکو حرکت نہین دی ہو اپنے اصلی حیثیت پر جہان اسکو ذرا سی حرکت دی جیسا وہ مِٹ گئے اسطور سے واقعہ گذرا جیسے اسنے پانون پر ہاتھ رکھا وہ راکھ ہوکر رہگیا ابتو اسکو حیرت ہوئی اسنے مرکب کی گردن پر ہاتھ رکھا وہ بھی راکھ ہو گیا خلاصہ یہ کہ اسنے جس مقام پر ہاتھ رکھا وہ راکھ ہو گیا پس اسنے اسکے پاس سے ہٹ کر دوسرے کو دیکھا اسکی بھی یہی حالت ہوئی کہ وہ راکھ ہوکر رہگیا اسی طور سے راکھ کا ڈھیر تھا جیسے اور سب تھے بس اب اسنے جسقدر اس صورت سے کھڑے تھے سب کو جا جا کر دیکھا دیکھا تو اسی طور سے پایا سب اسکے ہاتھ لگانے سے راکھ ہوگئے اسکا سبب یہ تھا کہ کل گوشت و پوست و استخوان جلکر راکھ ہوگئے راکب و مرکب دونون کے وہ جو دھوان نکلتا تھا وہ ان سب چیزون کے جلنے کا تھا چونکہ سو سے جلے تھے اور یہ بھی منظور تھا کہ کچھ مذاق بھی ہو اس سبب سے اسی طور سے قایم رہے جو مذاق منظور تھا وہ پورا ہوا وہ چوبدار وہان سے حیرت زدہ ہوکر واپس چلا طومار شاہ وغیرہ نے جو یہ حالت دیکھی ایک قہقہہ لگایا اور پکار کر کہا کہ کیسے یہ خدا ہین کہ جنکو یہ نہین معلوم کہ یہ سب راکھ ہین چوبدار کو اُنکے لینے کے لیے روانہ کیا ذرا آنکھ کھولکر دیکھو کہ وہ کیا ہوے چوبدار خالی واپس آیا ہی جو طومار شاہ وغیرہ نے کہا ارزنگ وغیرہ کو اور خفت ہوئی کہ وہ چوبدار آکر پہونچا اُسنے سب حال بیان کیا اب جو سر اٹھا کر دیکھا تو وہ سب کے سب راکھ ہوگئے تھے انھین کی راکھ کے انبار تھے بہت خفیف ہوے اُسی حالت خفت مین حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے چونکہ شام ہوگئی تھی طبل باز پر چوب پڑی لشکر طومار شاہ مین بھی چوب پڑی دونون لشکر واپس ہوے طرف فرودگاہ کے اور فرودگاہ پر پہونچکر کمر بن کھولین آسودہ ہوے بادشاہ لباس تبدیل کرکے بارگاہ مین آئے دربار آراستہ ہوا طومار شاہ وغیرہ خوش گئے تھے وہان ناچ و رنگ ہونے لگا ارزنگ و چترنگ نے بھی دربار آراستہ کیا یہ لوگ مغموم تھے ناچ وغیرہ کا حکم نہین دیا سب متفکر و متردد سر جھکاے ہوے بیٹھے تھے یہان اپنی بارگاہ مین طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ یہ کچھ نہ کھلا کہ یہ لوگ کیونکر جلے کیونکہ جب خداوند زمین پر تشریف لاے ہین اور کل لشکر یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہو گیا اب جو سر اٹھا کر دیکھا تو سب کو جلتا پایا سرشار شاہ نے جواب دیا کہ آج خداوند کو بڑا غصہ تھا تمنے فریاد بھی تو خوب بلک کر کی تھی پس اگر اُس صف مین لاکھ آدمی بھی ہوتے تو سب جل جاتے اور ان سب کی جانین منصور نے لین نہ وہ بھاگتا نہ یہ سب جلتے طومار شاہ نے کہا خوب ہوا یہ کہکر ناچ دیکھنے لگا یہ تو یہان ناچ و رنگ مین مصروف ہین وہان چترنگ و ارزنگ مغموم بیٹھے ہین کہ سخنگان نے کہا کہ اب اسکی تدبیر کوئی کیجاے کہانتک لشکر کو تباہ کرایا جائیگا آج اُسنے ایک صف جلا دی کل وہ دو صفین جلا دیگا پرسون سب کو جلا کر خاک کر دیگا یہان تدبیر ہوا کرےگی ایسے ایسے ساحر ہین کہ جنھون نے خدائی کا بندوبست کیا اپنے کو پہلو نشین سامری و جمشید کہتے ہین اور پھر کوئی تدبیر نہین کرتے ہین ارزنگ نے جواب دیا کہ مین نے تمھارے سامنے اُستاد سے کہا تھا انھون نے جواب دیا تھا کہ آج ہمارا دن نہین ہے چترنگ اسکا بندوبست کرین مین نے چترنگ سے کہا انھون نے اُسوقت میدان مین مجھکو جواب دیا کہ کل کی بھی میدانداری میرے ذمے ہے مین اسکا بندوبست کرونگا پس کل بندوبست ہو جائیگا خوف و تردد و انتشار کس

امر کا ہو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ وہ ہر مقام پر اپنا کام کر سکتا ہو یہ کہکر چتر ننگ سے کہا کہ کیون کل بھی تمھارے
سردار مقابلہ کرینگے چتر ننگ نے کہا کہ مین اسکا جواب کل صبح کو بوقت میدان مین جانے کے دونگا یقین
ہو کہ کل میرے ہی سردار مقابلہ کرین اور اس آفتاب کا خاتمہ ہو جاے سنگان نے کہا کہ یہ کیسی
بات ہو اسمین تو خرابی ہو کہ ہم تو اس بھروسے پر رہین کہ کل آپ کے سردار مقابلہ کرینگے ہم کوئی
بند و بست نہ کرین اور آپ صبح کو یہ جواب دین کہ آج آپ کے سردار مقابلہ کرین کل میرا
دن ہو میرے سردار مقابلہ کرینگے یہ تو کچھ نہ ہوا ایک بات پختہ ہو کر فرمایئے چتر ننگ نے کہا کہ
ضرور میرے سردار مقابلہ کرینگے آپ لوگ کچھ بند و بست نہ کرین پس یہ کلام سنکے ارزنگ نے
حکم دیا کہ بجے طبل جنگ فوراً کوس حربی بجایا گیا لشکر ارزنگ و چتر ننگ مین طبل جنگ بیدرنگ
بجنے لگا سب سردار اپنا اپنا بند و بست کرنے لگے آلات حرب و ضرب درست ہونے لگے ادھر ہرکارہ
خبر نواخت طبل جنگ لیکر خدمت طومار شاہ مین حاضر ہوے مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لاے عرض کیا کہ
لشکر چتر ننگ سے سردار مقابلہ کرینگے طومار شاہ نے بھی حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے فوراً
یہان بھی طبل جنگ بیدرنگ بجا صداے نقارہ فضاے ارض و سما مین گونجی شعر ز نقارہ آواز
آمد برون * کہ دیو شت و دلشت گردون دون * یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا پس طومار شاہ
نے دربار برخاست کیا اس خیال سے کہ دن بھر کے لوگ تھکے ہوے ہین اور کل پھر میدان داری
ہو لہذا تھوڑی دیر تو راحت پالین ادھر چتر ننگ و ارزنگ نے بھی دربار برخاست کیا سویرے سے
اسی خیال سے ارزنگ اپنے خیمۂ خاص مین جا کر خیال معشوقہ مین مبتلا ہوا اور اشعار عاشقانہ
پڑھ رہا ہو تصویر خیالی ثریاے سیمتن کی پیش نگاہ ہو دل سے باتین کر رہا ہو اسکی تو یہ حالت ہو چتر ننگ
جو اپنے خیمے مین گیا تو ہمشود جادو اپنی معشوقہ و جمود جادو اپنی مان سے سب حال بیان کیا اور
کہا کہ آج یہ واقعہ گذرا مین نے تم لوگون اور مخروم جادو وغیرہ کے بھروسے پر اقرار کر لیا ہو کہ کل یہ
بلا دفع ہو جائیگی آپ لوگ اطمینان رکھین پس کوئی تدبیر تو کرو ہمشود نے جواب دیا کہ مین مخروم کے
پاس جاتی ہون اس سے کہتی ہون دیکھون وہ کیا جواب دیتا ہو یہ کہکر جمود سے کہا کہ آؤ بہن چلو پس
دونون اسی وقت سحر کر کے اس ابر سوسنی کی طرف روانہ ہوئین قریب اسکے پہونچکر دستک دی فوراً
ایک آواز آئی کہ کون ہو انھون نے کہا کہ ہم ہین ہمشود و جمود بس یہ سنتا تھا کہ ابر شق ہوا اور دروازہ
پیدا ہوا یہ دونون اس دروازے سے داخل ابر ہوئین دیکھا کہ مخروم جادو و جمرود جادو اور
تاشا د جادو بیٹھے ہوے سحر کر رہے ہین ہمشود و جمود نے مخروم کو سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر
اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ یہ دونون بیٹھ گئین کہ ملکہ الفرام بھی اپنے مقام پر سے آئی وہ بھی آکر بیٹھی مگر
مخروم نے اسم سحر کو تمام کیا ان دونون کی مزاج پرسی کی اور کہا کہ اسوقت آنے کا کیا سبب
ہو ہمشود نے کہا کہ آپ کو دیکھانہ تھا دوسرے ابتہ آفتاب پرستون نے بڑا اندھیر کر رکھا ہو آجکا
واقعہ آپ نے دیکھا سب حال آپ پر ظاہر ہو اب کہانتک انتظار کیا جاے چتر ننگ ان کے
بھروسے پر وعدہ کر آیا ہو کہ کل مین پھر مقابلہ کرونگا اور اس بلا کو دفع کرونگا آپ نے کوئی تدبیر
کی ہو مخروم نے کہا کہ جب ارزنگ نے زور سے کہا کہ آ سنا کوئی تدبیر کیجیے اور اژدر نے
جواب دیا کہ مین آج تدارک نہین کر سکتا ہون کل کرونگا آج چتر ننگ اپنے مددگار سے اسکا
بند و بست کرائین چتر ننگ سے ارزنگ نے کہا وہ حیران ہوا کہ مین ہی نے تو خبر دی کہ تو اقرار

کرلے کہ کل پھر میرے سردار مقابلہ کرینگے اور اسکا بندوبست ہوجائیگا پس اُسنے میرے کہنے سے اقرار کیا مین اُسوقت سے اسی فکر مین مصروف ہون اور کام کرچکا ہون بس اب تم جاؤ اور چترنگ کو مطمئن کرو کہ وہ پریشان نہ ہو کل سب بندوبست ہوجائیگا یا ہمین نہین یا آفتاب جادو نہین دراصل اُسنے بہت سر اُٹھایا ہو میری راے یہ ہو کہ کل پہلے تم مین سے ایک جاکے مقابلہ کرے شاید تمھارے ہی ہاتھ سے یہ فتح حاصل ہو جمود نے کہا کہ آپ کے فرمانے کی کوئی ضرورت نہین میرا خود قصد یہی ہو کہ مین مقابلہ کرون میرے بعد شمود مقابلہ کریگی اس عرصے مین آپ کل بندوبست کرلیجیے گا محروم نے کہا میرا ابھی یہی مطلب ہو یہ کہکر اُن دونون کو محروم نے رخصت کیا اور خود سحر تیار کرنے لگا اسکا حال پھر ظاہر ہوگا بوقت مقابلہ یہ دونون اُس ابر سوسنی رنگ سے نکلکر خوشی خوشی اپنے خیمہ مین آئین یہان چترنگ منتظر بیٹھا تھا کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہو کہ شمود نے جمود نے آکر سب حال چترنگ سے بیان کیا جو تقریر باہم ہوئی تھی اور کہا کہ تم اطمینان رکھو اسکا بندوبست ہوجائیگا کل پہلے تمھاری والدہ مقابلہ کرینگی اگر وہ غالب آئین تو خیر ورنہ مین مقابلہ کرونگی اگر مین بھی غالب نہ آئی تو پھر محروم جادو مع اپنے شاگردون اور ملکہ انقرام جادو کے مقابلہ کرینگے کوئی مقام فکر و تردد نہین ہو انھون نے سب بندوبست کرلیا ہو اور ہم بھی اپنی فکر کرچکے ہین یہ کہکر جمود اپنے خیمے مین آئی اور شداد شاہ کو اس خیال سے طلب کیا کہ کل بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہو جو کہ اپنا کامل طور سے بندوبست کرچکا ہو جسکے مقابلے سے اژدر جادو و محروم جادو پہلوتہی کرتے ہین ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈھتا ہو پس کیا معلوم کہ انجام کیا ہو جنگ سادو سردار و شاید مین قتل ہوجاؤن تو حسرت رہجاے بہتر ہو کہ اپنے معشوق کو بلاکر اُس سے آخری وصل تو حاصل کرلون اُس سے مین نے بڑی راحت پائی خوب میری آتش بیقراری کو شداد نے اپنی آب مردمی سے فرو کیا ایسا تو کوئی مجھکو نہین ملا مین نے ہزارون مرد دیکھے مگر جیسا یہ شداد ہو کسی کو بھی نہین پایا کوئی شداد کی برابری کرسکتا ہو یہ دل کو چین دیتا ہو قلب کو قوت دیتا ہو آنکھون کو بصارت دیتا ہو دل کو راحت دیتا ہو پس یہ خیال اپنے دل مین کرکے شداد کو طلب کیا اور خود مقام خلوت مین جاکر بیٹھی شداد بموجب طلب جمود کے اُسکے خیمے مین آیا خواصون سے پوچھا ملکہ عالم کہان ہین مجھکو کیون طلب کیا ہو مین موجود ہون یہ سُنکر خواصون نے کہا کہ ملکہ خلوت خانے مین ہین اُنسے کہو یہ سُنکر اُسکو خوشی ہوئی چہرہ فرط خوشی سے لعل ہوگیا کیونکہ مدت سے اُسکو قربت نہین ہوئی تھی ترس رہا تھا پس سمجھ گیا کہ ملکہ کو خواہش ہوئی ہو ہمبستری کو طلب کیا ہو یہ کہتا ہوا چلا کہ اس فراموش شدہ کو کیون طلب کیا ہو اسوقت کس واسطے یاد فرمایا ہو یہ کہتا ہوا پردہ اُٹھاکر خلوت خانے مین داخل ہوا اور جیسے ہی جمود نے شداد کو دیکھا دوڑکر لپٹ گئی عالم بیخودی مین خود بوسے لینے لگی اب تو شداد بھی با آپے سے باہر ہوگیا بیقراری وصل سے آنکھون مین ڈورے پڑگئے شداد نے بھی اپنے دست گستاخ کو دراز کیا سینے پہ ہاتھ رکھکر آہین سرد بھرنے لگا اور یہ مصرع پڑھنے لگا ~

دکھلاکے فانسون کو شریفون کا جی جلاے۔

دونون نے اپنی حسرت دل کو پورا کیا جمود نے کہا کہ اے آرام دل عاشقان تم تو ہمکو بھول گئے ہم بستر پر تنہا پڑے ہوئے تڑپا کرتے تھے اور تمکو کچھ خیال نہ تھا لو آج آخری حسرت نکال لو نہ معلوم کل کیا ہو کیونکہ کل آفتاب جادو سے مقابلہ ہو

مین نے خیال کیا کہ کل تو مقابلہ ہوگا لہذا انکو اسوقت بولا کر دیکھ لون تاکہ حسرت دید باقی نہ رہے اور ارمان دلی دونون کے نکل جائین گو مین نے تمھارے ساتھ اور تمنے میرے ساتھ خوب چین کیا خوب میرے باغ جوانی سے ثمر مراد حاصل کیے اور مین نے تمھارے مگر اسپر بھی ابھی تک دل مین حسرت باقی ہو تو آج جہانتک تمھارا جی چاہے مجھکو ستا لو مین انکار نہ کرونگی شداد نے جواب دیا کہ ملکہ یہ کیا کہتی ہو خداوند وہ نہ کرین کہ مین دنیا پر ہون اور تم نہ ہو کل تم ضرور آفتاب پر غالب آؤگی کوئی مقام خوف نہین ہو کل ہم تمھارے ساتھ تمکنت رہونگے جمود نے جواب دیا کہ یا ہم تمھارے ساتھ ہمکنار ہونگے اور بوسہ بازی کا مزہ حاصل کرتے ہونگے یا صیاد اجل کے حوالے ہونگے یہ کہکر اور ہاتھ پکڑ کر شداد کا پلنگ پر آئی اور کہنے لگی کہ اب اپنا دل خوش کرو تم کیون رنج کرو رات بہت کم ہو پس ادھر شداد شاہ اپنی روسیاہی مین مصروف ہوا اور خوب خوب مزے حاصل کیے ادھر مخمود نے چترنگ کا ہاتھ پکڑ کر خلوت خانے مین جا کر خوب پیار کیا اور کہا کہ لو آج خوب سا ستا لو حسرت دل جہانتک ہو نکال لو نہ معلوم کل کیا ہو یہ سنکے اُسنے بھی جواب تسکین دیا اور کہا کہ تم ضرور غالب آؤگی پریشان نہ ہو یہ کہکر روسیاہی مین یہ بھی مصروف ہوا پہلے تو ہر روز اپنا منھ کالا کیا کرتا تھا اسکو کیا تھا رات بھر دونون نے یعنی چترنگ و شداد نے جمود و مخمود کو پریشان کیا اور نہ خود سوئے نہ سونے دیا روسیاہی مین مصروف رہے وہ رات اسی فعل مین بسر کی ادھر رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بیدرنگ بجا کیا سپاہی درستی آلات حرب و ضرب مین مصروف رہے طلایہ پھرا کیا صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہو کر وہ وقت آیا کہ زنگی شب کو شاہ ذیشان آفتاب تابان نے اپنے نیزہ ہاے شعاعی و تیرہاے نورانی سے زخمی کرکے شکست دی اور ظلمت شب برطرف ہوئی روشنی روز روشن کا عالم ایجاد پر عمل ہوا یعنی صبح ہوئی شداد و چترنگ نے وہ شب تمام روسیاہی مین بسر کی جب صبح کو دونون اپنے اپنے خیمون سے اپنی اپنی معشوقونکو گلے لگا کر نکلے ادھر ارزنگ اپنے خیمے سے نکلا رات بھر نیند نہ آئی یاد معشوق مین تڑپا کیا بموجب شعر کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہے + کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہے + الٰہی یہ شب کیسی شب ہے ہماری + نہ سوتے کٹے ہے نہ روتے کٹے ہے + کہ لشکر آراستہ ہو کر حاضر ہوا پس ارزنگ و چترنگ تخت پر سوار ہوے رات کی روسیاہی کا اثر ابھی تک چہرۂ چترنگ پر تھا مخمود نے تخت سحر تیار کیا تھا اُسپر خود بھی سوار ہوئی اور جمود کو بھی سوار کیا رات کی کل حالت اپنی بیان کی جمود نے بھی اپنی کیفیت کہی اور کہا کہ مینے بھی خوب راحت سے تمام شب بسر کی ابر سوسنی نے اپنا سایہ سر پر چترنگ و ارزنگ کے کیا شداد کو گو پہلے یہ امر نہ معلوم تھا کہ جمود ساحرہ ہو جب زن سے اور جمود سے آشنائی ہوئی تھی مگر جب سے مخمود ادہر محروم آئے اور خدائی کا بندوبست کیا ماہر ہو گیا مگر اُسنے کسی پر ظاہر نہ کیا تھا آج صبح کو جب لشکر طرف میدان کے چلا ایک طرف سرداران چترنگ مع شداد شاہ اور گلاب شاہ و گلریز شاہ وغیرہ کے تھے ایک طرف سرداران ارزنگ مع منقل و دیلم بن تورج و اسلم بن تورج و قرماسب بن غرماسب اور لشکر ارزنگ تھا اژدر جادو و اژدر تحریر سوار تھا اور کبر پہلوے چترنگ زین تخت پر مخمود و جمود بیٹھین اس شان و شوکت سے لشکر میدان مین پہونچا ادھر سے طومار شاہ بھی بیدار ہو کر اور اپنا کل لشکر لیکر میدان مین آیا دونون لشکر صف آرا ہوے نقیب نکلے نقابت کرکے لشکر مین آئے صفون پر سناٹا سا ہو گیا ابھی کوئی

مقابلے کو نہین نکلا تھا کہ سختگان نے چترنگ سے کہا کہ فرمایئے آپ کے سردار مقابلہ کرینگے یا کہ خداوند کے چترنگ نے جواب دیا کہ نہین میرے لشکر کے سردار مقابلہ کرینگے سختگان نے کہا کہ تم کسی کو میدان مین روانہ فرمایئے پس یہ جو سختگان نے کہا چترنگ نے اپنے عیار سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ کوئی پہلوان و افسر میدان مین مقابلے کو نہ جائے آج حوران جنت جو میرے ہمراہ ہین وہ ہی آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگی اسکے بعد مین اپنا غضب ان سب پر نازل کرونگا کہ اس امر سے فرشتگان عذاب ظاہر ہونگے وہ مقابلہ کرینگے اور سب کو قتل کرینگے آج مجھکو غیظ آگیا ہی پس اُس عیار نے بموجب حکم چترنگ سب اہل لشکر کو آگاہ کر دیا جب یہ امر ہو چکا اُسوقت چترنگ نے جمود کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ ہان لینا اِن سب کو یہ سنتا تھا کہ اُسنے دستک دی جیسے دستک دی ویسے فرشتے کی صدا آئی سب نے دیکھا کہ ایک طاؤس اسیر زرین کسا ہوا اُترکر برابر تخت کے آیا پس جیسے ہی طاؤس برابر تخت کے آیا فوراً جمود جست کرکے اُس طاؤس پر سوار ہوئی اور روبرو ارزنگ وچترنگ کے آئی چترنگ نے کہا کہ او حور جنت جا تجھکو مین نے اپنے بھائی صاحب کے ید قدرت کے سپرد کیا اِس آسمان اور آفتاب کو جو کہ اِس آسمان سے ظاہر ہوتا ہی مٹا دے پس یہ سنتا تھا کہ جمود نے سلام کیا اور طاؤس کو اُڑا کر چلی اور پکار کر کہا کہ او آفتاب پرستون تم ٹھہرے رہو مین اِس آسمان کو مٹا لون تو پھر تم سبکو قتل کرونگی اُسکی اس تقریر پر سب آفتاب پرستون مین ایک قہقہہ بلند ہوا اُن سب نے پکار کر کہا کہ ضرور ایسا کرنا لازم ہی تو بڑی بہادرہ ہی یہ سنتے ہی طاؤس کو اُڑاتے ہوئے چلی جاتی تھی یہانتک کہ قریب اُس آسمان کے پہونچی اِسنے طاؤس کو روکا دونون لشکرون کی نگاہ لڑی ہوئی ہی کہ دیکھیے یہ کیا کرتی ہی سب اُسی طرف متوجہ ہین جیسے اسنے طاؤس کو روکا اُس آسمان سے ایک قہقہہ کی صدا آئی کہ سب نے قہقہہ مارا اور یہ آواز آئی کہ او جمود جادو کیون قضا آئی ہی کیا تو کوئی کارخانہ سحر کا بھی ہی کہ جو سامان سحر لیکر میرے پیدا کیے ہوے آسمان کو مٹانے آئی ہی بڑی نادان ہی بہت بلند پروازیان کرنے لگی ہی مین بھی کوئی مثل محروم کے ساحر ہون کہ مین نے اپنے سحر کے زور سے برجیس کو ساحر بنایا ہی وہ فرزند خداوند آفتاب ہی اور مین برحق خدا ہون مین نے مثل محروم کے سحر سے کوئی کام نہین لیا ہی یہان سحر کا بالکل دخل نہین ہی جیسے کہ محروم سحر سے چترنگ کو خدا بناکر لایا یہان ارزنگ کا جو دباؤ پڑا اُسکا شریک ہو گیا یہان وہ کارخانہ نہیں ہی بقول کسے مصرعہ دیکھے ہین ایسے خواب پریشان ہزارہا ** تو جو طاؤس سحر پر سوار ہو کر میرے مقابلے کو آئی ہی تو نے زمین پر کیا کام کیا جو یہان آئی جا اپنے عاشق کے ساتھ روسیاہ کر جیسے شب بھر کیا تجھکو اِن کامون سے کیا غرض تجھکو روسیاہی سے مطلب یا مقابلے سے اور تیرا مقابلہ تو تیرا عاشق شداد کریگا ارے کمبخت تو کیون اپنے کو خراب کرتی ہی اگر مر گئی تو پھر کون شداد کے ہمراہ روسیاہی کریگا اور کون اُسکو راحت دیگا وہ بہت پریشان ہوگا عبث کیون اپنی جوانی برباد کرتی ہی تجھسے جب زمین پر کچھ نہ ہو سکا تو تو یہان کیا کریگی بقول شاعر شعر

تو کار زمین را نکو ساختی ** کہ بر آسمان نیز پرداختی **

دیکھ تیری راحت مین فرق آجائیگا وہان کوئی ایسا مرد نہ ملے گا جو رات بھر روسیاہی مین مصروف رہے وہ مقام اِن باتون سے پاک ہی وہان کون تیری آگ کو فرو کریگا وہ مقام اِس لایق نہین ہی کیون اپنی لذت مین فرق لاتی ہی آیندہ تجھکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا یہ جو صدا آئی اول تو سب نے سستی لشکر طومارے

لوگ تو ہنسنے لگے شداد شاہ کو بڑی خفت ہوئی کہ میری معشوقہ کی شان مین ایسے کلمے کہے گئے لیکن جمود کو بہت غصہ آیا اور برہم ہو کر کہا کہ کیا پوشیدہ بیٹھا ہی اور بیہودہ تقریر کر رہا ہی سامنے آکے مقابلہ کر جب مین جانون ایسے کارخانے بہت سے مین نے بنائے ہین یہ دھمکیان اور کسی کو تو دینا مین ایسی دھمکیون مین نہین آنے والی ہون بڑی پکی ہون جو خام ہون اُنکو ایسی باتین پڑھا مین خوب واقف ہون کہ تو آفتاب جادو ہی تو نہین اپنی معشوقہ سے ساتھ رو سیاہ کرتا ہی جو مجھکو طعنہ دیتا ہی اس فعل سے کون خالی ہی جب مین جانون کہ تو بڑا مرد ہی کہ سامنے آکر مقابلہ کرے یہ کیا کہ پردے مین بیٹھے ہوے ہین اور مقابلہ کر رہے ہین یہ مردون کا کام نہین ہی سامنے آکر مقابلہ کر تو حال اس سحر کا اور ساحری کا معلوم ہو تو نے شاید یہ مثل نہین سنی میری زبانی سن لے کسیکا قول ہی کہ جبتک اونٹ پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہی بہت بلبلایا کرتا ہی کہ مجھسے بڑا کوئی نہین ہی جہان آیا تب اسکو حال معلوم ہوتا ہی وہی نقشہ تیرا ہی کہ یہان کوئی ساحر نہ تھا سب غیر ساحر تھے اُنکو تو نے سحر سے چند عجائبات دکھائے وہ سمجھے کہ ضرور یہ خداوند ہین وہ سب تیرے اوپر ایمان لائے تو نے اپنا بند و بست کر لیا ہم اُسوقت جانتے کہ جب ساحر ہوتا اور تو یہ بند و بست کر لیتا بیشک تو سچا تھا نہیں اسی مین خیر ہی کہ روبرو آکر مقابلہ کر ورنہ مین آج اس سب کارخانہ سحر کو مٹادونگی بیکار کی تجھکو خفت ہوگی یہ جو جمود نے کہا پھر قہقہہ کی آواز آئی اور صدا آئی کہ تو میرے جمال کی تاب نہ لاسکے گی جو مجھکو روبرو بلاتی ہی مثل ان سب کے جلکر خاک ہو جائیگی وہ جو بہت بڑے ساحر زبردست ہین میان محروم وہ تو میرا اُنچہ کر نہین سکتے ہین تو کیا ہی تو جا اور اُنکو بھیجدے کہ وہ آکر اس آسمان کو مٹادین جمود نے کہا کہ جب اُنکی لونڈیان اس کام کے کرنے کو موجود ہین تو اُنکو کیا ضرورت ہی جو وہ ایسے ویسے سے مقابلہ کرین مین ہی کافی ہون آواز آئی کہ تو مٹادیگی اسنے کہا کہ ہان آواز آئی کہ تو میرا جلوہ دیکھے گی اسنے کہا کہ ہان تیرا رو سیاہ دیکھونگی آواز آئی کہ جلجائیگی جو ابد یا کہ دیکھا نہین ہی آواز آئی کہ ہم تو ابھی نہ نکلین گے اس سبب سے کہ تو ہمارے نور جمال کی گرمی سے جلجائیگی تیرے دل کی حسرت دل ہی مین رہجائیگی پہلے تو اپنی حسرت نکال لے اس آسمان کو مٹالے پھر تو ہم خود ہی ظاہر ہونگے کوئی از خود نکلنے کی ضرورت نہ ہوگی لو اور سنو کہ کارخانہ خدائی کو سحر سے مٹانے آئی ہی اپنا حربہ کر یہ جو اُسنے سُنا کہا کہ تو یون کیون باہر آنے لگا جبتک ذلت نہ اُٹھائیگا سچ کہا ہی کسی نے کہ جب چونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین اور جب انسان کی قضا آتی ہی تو وہ خیال کرتا ہی کہ مجھسے بڑھکر کوئی نہین ہی لے اب اس آسمان کو بہچان لے یہ کہکر اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج چھوٹا سا اپنے جوڑے سے نکالا اُسپر کچھ قلم سے خط بنائے زبان مین نشتر دیا خون لیکر اُسپر ٹپکے دیے پس کچھ پڑھکر اُس نارنج کو طرف آسمان کے پھینکا وہ قہقہہ کرتا ہوا چلا اُسکا عالم یہ تھا کہ اُس سے شعلے نکلتے رہتے تھے اور سب ایک مقام پہ جمع ہوتے تھے بالائے ہوا اُدھر نارنج چلا اُدھر اُسنے جلدی سے اپنی ران مین کارد سے زخم ڈالا اور خون لیکر اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُس نارنج کی طرف پھینکا جیسے ہی وہ نارنج قریب آسمان پہونچا پھر قہقہہ کی صدا آئی اور آواز آئی کہ تو اپنا حربہ کر چکی خدا سے لڑ چکی دیکھ ہمارے قدرت کو کہ کیسے بڑی قدرت اور شان ہی تو تو اپنا حربہ کر چکی اور اپنی حسرت نکال چکی واقعی تو نے بہت بڑا کمال کیا کہ خدا پر حربہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ تو نمرود کی قوم سے ہی اُسنے بھی تو خدا سے مقابلہ کرنے کا دعوی کیا تھا اور تیر مارا تھا وہ تیرا کوئی بزرگ ہوگا تو نے بھی

اسکی پیروی کی اور جو تیرا کمال کا سحر تھا وہ کیا واقعی مین اصلی خدا نہ ہوتا اور مین خداے برحق نہ ہوتا مثل تیرے خیال کے سحر سے یہ سب کارخانہ درست کیا ہوتا تو ضرور تو نے مٹا دیا تھا کیون نہ ہو ساحرہ زبردست ہو مگر ساغ کو آغ کیا ہو خیال تو کر کہ تو نے نارنج پھینکا تھا یا گل صد برگ اب جو جمہود نے دیکھا تو در اصل وہ نارنج نہیں ہو بلکہ گل صد برگ ہو اسنے اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ گل اسکے پاس آیا اسنے ہاتھ مین لے لیا جمہود پر کیا منحصر سب نے دیکھا کہ پہلے نارنج تھا اب گیندے کا پھول ہو گیا پہلے سخنگان نے بہت تعریف کی تھی مگر یہ حال دیکھکر منھ بنا لیا اور کہا کہ آپ کی بھی خبر نہیں ہو مجھکو انجام برا معلوم ہوتا ہو چتر تنگ نے گھور کر دیکھا سخنگان نے سر جھکا لیا اس واقعہ سے جمہود کو خفت بہت ہوئی کہ میرا سحر سامنے دو دریاے لشکر کے رد ہو گیا اُس آسمان سے صدا آئی کہ خفیف نہ ہو اور کوئی حربہ کر یہ کوئی خفت کی بات نہیں ہو اسنے جھلا کر اور خون پیشانی مین نشتر مار کر چلو مین لیکر کچھ پڑھکر دم کیا اور ان شعلون پر مارا جو کہ بالاے ہوا اُس نارنج سے نکلکر قایم ہوے تھے جیسے خون اُنپر پڑا وہ ایک مرتبہ بھڑک کر چلے اسنے کہا کہ ہان جلا دو اس آسمان کو بڑی تیزی سے چلے جیسے قریب پہونچے گل یاسمن ہو کر رہ گئے اور زمین پر گر پڑے صدا آئی کہ کیا پھول بار بار ادھر پھینکتی ہو یہان کوئی فرشتہ ایسا نہیں ہو جو تیرے ان اشارون سے تیرے اوپر عاشق ہو کوئی حربہ عمدہ کر کہ سب لوگ جانین کہ تو بہت بڑی ساحرہ ہو اسکو اور خفت ہوئی ابکی مرتبہ اسنے اُس گل صد برگ کو جو کہ نارنج کا بنا ہوا تھا اپنی پیشانی کے خون سے رنگین کر کے اور اسم سحر دم کر کے بہت تیزی سے اُچھالا اور کہا کہ تو ہی جا کر جلا دے اور اپنے طاؤس کو کوڑا کیا کہ وہ بھی بلند ہو کر چلا اسنے سحر کرنا شروع کیا اور زور زیادہ دیا آواز آئی کیون زیادہ زحمت کرتی ہو اور بڑبڑاتی ہو سب نے دیکھا کہ اُس آسمان سے ایک انگشت ظاہر ہوئی جیسے ہی وہ پھول قریب پہونچا اُس انگشت نے اشارہ کیا کہ اُسکی پتی پتی جدا ہو گئی اور ستارہ بنکر طرف زمین کے چلی یہ معلوم ہوتا تھا کہ چنگاری آگ کی ہو کہ جلتی ہوئی چلی آتی ہو آتے ہی لشکر چتر تنگ کی ایک صف پر گری جسکے سر پر وہ چنگاری پڑی اُسکو جلا دیا قریب دو سو آدمی کے جلکر خاک ہوے آواز آئی کہ دیکھی تو نے ہماری قدرت تیرے ہی حربے سے تیرے لشکر کو تباہ کیا ادھر لشکر مین غل ہوا کہ ملکہ ایسا سحر نہ کرو کہ جو ہمکو ہلاک کرے واہ کیا خوب مقابلہ کیا اپنے ہی لشکر کے لوگون کو ہلاک کیا اسکو اور خفت ہوئی ابکی برہم ہو کر اسنے کہا کہ یہ کیا نامردی ہو کہ سامنے آکر مقابلہ نہیں کرتا ہو اگر بڑا مرد ہو تو سامنے آکر مقابلہ کر مجھسے تو مین عورت ہی جوانمرد ہون یہ جو اسنے کہا جواب ملا کہ تو کئی مرتبہ بلا چکی ہو ابھی مین آتا ہون اور دیکھتا ہون کیونکر میرے جمال کی تاب لاتی ہو معلوم ہوا کہ تجھکو جلنا منظور ہو ہوشیار ہو جا اور تو اپنے ارمان بھی نکال چکی ہو اب کوئی حسرت بھی نہیں باقی رہی جمہود نے جب یہ سنا اور سب حاضرین میدان نے بھی بس جمہود نے جھولی مین ہاتھ ڈالکر ایک کارد نکالی اُسکو اپنے خون سے رنگین کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ جیسے یہ آسمان سے نکلی ویسے کارد کو لیکر مارون بس کارد کو لیکر اور طاؤس پر پیڑی جما کے کھڑی ہوئی ادھر آسمان کو حرکت ہوئی کہ جیسے یہ واقعہ سخنگان نے دیکھا اپنا منھ پیٹ لیا ادھر ارژنگ و چتر تنگ سے کہا کہ فاتحہ خیر پڑھیے ساحرہ اب اسکا بچنا محال ہو کوئی دم مین یہ جلکر خاک ہوتی ہو سنت ہین اسکی جان گئی بشدآو

کی راحت مین خلل آیا ای شداد ہاے معشوقہ کہکر روؤ اور اب کسکے ہمراہ اور روسیاہ کیا کروگے کون تمکو اپنے وصل سے کامیاب کریگا کس سے مزے دنیا کے اُٹھاؤگے وہ جاتی ہین ادھر آفتاب ظاہر ہوا اور اُسکا عکس پڑا وہ جلنے لگی ارژنگ وچترنگ نے کہا کہ کیون بیکار کو فال بد مُنھ سے نکالتا ہی وہ سن لیگی تو بُرا مانیگی سخنگان نے کہا کہ فال بد کیسی دیکھ لینا جو مین کہتا ہون وہ ہوگا تین حربے کیے ایک بھی تو کارگر نہ ہوا قریب تک تو پہونچا نہین چترنگ نے کہا کہ تیری بلا سے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر آسمان شق ہوا اور ایک مرتبہ آفتاب ظاہر ہوا ناظرین کو خیال رہے جب یہ آفتاب آسمان سے نکلتا ہی تو آفتاب اصلی غائب ہوجاتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ آفتاب جادو اپنے سحر کا لکہ اثیر قایم کردیتا ہی اس خیال سے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ کیسے خداوند ہین کہ ایک تو نکلے ہوے ہین دوسرے اور نکلے لوگون کو شک نہ ہو اور جہان پوشیدہ ہوا وہ آفتاب نکل آتا ہی پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہی ہر ایک پر کہ خداوند پہلے اُس آسمان پر سے اس آسمان پر آتے ہین یہان سے ظاہر ہوتے ہین اس سے کسی کو کچھ شک بھی نہین ہوتا سب اسی آفتاب کو جانتے ہین پس جیسے آفتاب ظاہر ہوا اُس آسمان سے جمود نے وہ کارد اُس آفتاب پر ماری جیسے کارد قریب پہونچی ایک شعلہ نکلا کہ وہ کارد مثل ہیزم کے جل گئی آواز آئی کہ دیکھا تونے جسنے کارد آہنی کو جلا دیا نکے خبردار ہو جا میری طرف رُخ کر میرا جمال دیکھ بہت کہتی تھی کہ سامنے آؤ سامنے آؤ پس جیسے یہ صدا آئی جمود نے اپنا منھ اُس آفتاب کی طرف کیا کیونکہ اسنے کارد مار کر منھ پھیر لیا تھا جیسے منھ پھیرا اور عکس آفتاب کا اُسپر پڑا اُسنے اپنے اوپر سحر دم کرکے منھ پھیرا تھا مگر جیسے عکس پڑا اسکی قوت بالکل زائل ہوگئی حس و حرکت جاتی رہی بت ہو کر رہگئی اب اسقدر بھی طاقت نہ رہی کہ حرکت کرسکے ادھر سخنگان نے کہا کہ انا للہ و انا الیہ راجعون لو ملکہ جمود تو ہاتھ سے گئین ادھر عکس جو پڑا جمود کو بالکل سحر فراموش تھا اور اُسی طور سے دھوان نکلنا شروع ہوا ایک چند ساعت دھوان نکلا تھا کہ ایک شعلہ اُسکے اُس مقام سے نکلا کہ جو کہ شداد کے تصرف مین تمام رات رہا تھا اور رہ ہمیشہ رہتا تھا اُسنے اُس طاؤس کو بھی جلایا اور اُسکو بھی جیسے وہ جلنے لگی ویسے آفتاب ایک بار کڑک کر زمین پر گرا اور غرق زمین ہوکر دوسرے مقام پر ظاہر ہوا اور بلند ہوکر اُس آسمان مین پنہان ہوگیا اُسکا پنہان ہونا تھا کہ آسمان اصلی پر آفتاب اصلی نکل آیا اور اُس آفتاب کی چمک کی کرن سے ایک چکا چوندھ سی دونون لشکرون کے لوگون کی نگاہون مین ہوگئی تھی اور طوطی مار شاہ وغیرہ تو سجدے کو خم ہوگئے طوطی مار شاہ وغیرہ نے سر اُٹھا کر اور اہل لشکر چترنگ و ارژنگ نے آنکھین ملکر جو دیکھا تو اُس آفتاب کو پوشیدہ پایا اور آفتاب جو کہ بالاے آسمان نکلا ہوا تھا اُسکو ظاہر پایا اور جمود کو دیکھا کہ جلتی ہوئی طرف زمین کے آتی ہی زمین تک آتے آتے جلکر خاک ہوگئی زمین پر جو گری تو رعد کی سی آواز آئی افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم مارا جوان مجھکو کہ نام میرا جمود جادو تھا یہ سنتے ہی شداد نے تو اپنا سر پیٹ لیا اور چترنگ کے لشکر پر ہوائیان اُڑنے لگین منھ سے نکلا کہ ہاے والدہ ماجدہ سخنگان نے کہا کہ ہمکو تو پہلے سے یقین ہو گیا تھا مگر کمشوٹ نے جو یہ حالت دیکھی اور جمود کے مرنے کی صدا سنی تاب نہ رہی خون عزیزی نے جوش مارا ہاے بہن کہکر اپنا گریبان چاک کیا اور اُسی حالت بیقراری مین دستک دی کہ ایک ہنس پیدا ہوا یہ اُسپر تخت پر سے جست کرکے سوار ہوئی اور پلٹ کر جو سحر کیا تو تخت چلنے لگا

اور حالت غیظ مین بیقرار ہوکر چلی ارزنگ و خیزرنگ سے اجازت بھی نہ لی بلکہ اپنے معشوق سے
بھی نہ ملی سختنگان نے جو اُسکو اسطور سے دیکھا جاتے ہوے پکار کر کہا کہ آپ بھی ہمسے جدا ہوتی ہین
اور کہان جاتی ہین ابھی تو جمہود کے غم سے فراغت نہین ہوئی ہو کہ آپ تشریف لے چلین اپنے غم سے
بچائیے گا اپنے ماتم مین نہ رولائیے گا ورنہ بڑا غضب ہوگا ایسی جلدی نہ فرمائیے ہم سب سے مل تو جایئے
کیونکہ یہ امید کرنا کہ وہان جاکر کوئی واپس آئے بالکل بیکار ہو جو جائیگا وہ مارا جائیگا بی جمہود نے
کونسا دقیقہ اُٹھا رکھا مگر کچھ نہ ہوا آپ بھی جاکر خفیف ہونگی انجام یہ ہوگا کہ مفت مین جان برباد ہوگی
کیون اپنی جوانی کو تلف کرتی ہو ابھی کیا ثمر باغ جوانی سے پایا ہوگا مین جانتا ہون کہ کوئی دس
برس کا سن ہوگا گو دنیا کے کل مزون سے واقف ہو چکی ہوگی مجھکو خوب معلوم ہو کہ تم معشوقہ ہو
ہمارے خداوند کے بھائی کی خداوند خیزرنگ کی تمنے خوب خوب انگوٹھے دکھائے ہین وہ تمکو پیار
کرتے ہین ہر روز نور خداوند تمھارے شکم مین اپنے آلے سے اُتارتے ہین اسی سبب سے تو تمھارا
حسن چمکتا جاتا ہو کیون خداوند کو اپنا داغ دیتی ہو اب کون نور شکم مین اُتروائے گا ارے بچا ؤ
جو ہونا تھا وہ ہوگیا سوائے ذلت اور خواری کے کچھ نہ حاصل ہوگا ثمود نے اسکی کچھ بھی نہ سُنی
خاموش جوش الم مین ہوش اُڑاے ہوے چلی گئی سختنگان کی اس تقریر سے سب ہنس پڑے گو
خیزرنگ کو رنج تھا مگر اُسکے بھی دانت نکل آئے سختنگان سے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہو وہ بات کر جو
سب کو اچھی معلوم ہو ابھی وہ پہونچی نہین تو نے بدشگونی کی تقریر کی یہ ثمود ہو جمہود سے بہت
زبردست ہو جمہود اسکے روبرو چھوکری تھی یہ جاکر اپنا کام کریگی آسمان کو برباد کریگی سختنگان
نے جواب دیا کہ کیا ہوگا یہ دو چار منٹ اُس سے زیادہ لڑیگی مگر میرے نزدیک وہان جاکے
اسکی بھی عقل چکر مین آئیگی اس سے بھی کچھ نہ ہوسکیگا ایک تو جمہود کا غم دوسرے جوان تیز مزاج
لیکن کچھ نہ ہوگا تمکو رونا پڑیگا خیزرنگ نے گھور کر دیکھا سختنگان نے مسکرا کر منھ پھیر لیا اور کہا
کہ جو کچھ ہوگا تھوڑی دیر مین ظاہر ہو جائیگا ادھر ثمود حالت غیظ مین ہوش کو اُڑاے ہوے قریب
آسمان پہونچی جیسے ہی پہونچی قہقہہ کی صدا بلند ہوئی آواز آئی کہ لو یہ آئے ہین لڑنے کو وہ تو دیکھین
اور اپنی جان برباد کر چکین اب انکو حوصلہ ہوا ہو کیون تم بھی میرا جمال دیکھوگی ہان تم کیون میرا جمال
دیکھنے لگین تم اپنے خداوند خیزرنگ کا جمال ظاہری و باطنی دیکھوگی اُسکے ہمراہ منھ سیاہ کروگی خیر آ ؤ
جو تم کو بھی حوصلہ ہو نکال لو تمھاری بھی حسرت باقی نہ رہے پھر جو ہونا ہو وہ ہوگا کیون اسقدر بہن
کے غم مین بدحواس ہو ہمنے اُسکو بُلا لیا ہو یہان اُسکے لیے ہمنے ایک مرد خلق کیا ہو اُسکو اُسکے سپرد
کیا ہو تمکو بھی بلائے لیتے ہین تیری بہن کے پاس پہونچائے دیتے ہین تو کیون پریشان ہوتی ہو
کچھ دیر کی دیر ہو بہت عرصہ نہین ہو ثمود نے جواب دیا کہ وہ ایسی تھی کہ جمال دیکھکر جل گئی مین ایسی نہین
ہون بلکہ اپنے جمال سے دوسرون کو جلا دیتی ہون بس ہوشیار ہو جا ؤ مین حربہ کرتی ہون مین
گفتگو کرنے نہین آئی ہون بلکہ مقابلہ کرنے آئی ہون آ ؤ اور آ ؤ حربہ کرو ہمکو کوئی خوف نہین ہو
ہم ایسے خدا نہین ہین کہ بندون سے خوف کرین یہ سننا تھا کہ ثمود نے ایک مرتبہ دستک دی کہ
سب نے دیکھا کہ دو عقاب پیدا ہوے اُنکے پرون پر ایک صندوق بہت بڑا رکھا ہوا ہو وہ
بہت جلد قریب ثمود کے آئے ثمود نے چوٹی سے کنجی نکالی اُس صندوق کو وا کیا جیسے اُسکا
پٹ اُٹھایا فوراً ایک ناگن کیسی سیاہ اُسکے اندر سے نکلی کہ جسکے کاٹے کا منتر نہ تھا اگر پھونکتا

تو جہانتک اُس پھونک کا اثر جائے خواہ انسان ہو خواہ حیوان خواہ نباتات ہو خواہ جمادات سب
جلکر خاک ہو جائے جیسے ہی وہ ناگن نکلی ثمود نے فوراً اپنی ران چیر کر اور خون لیکر اُسکو پلایا کہ اُسکی
وہ تیزی کم ہوئی اُسنے اُسکو اُٹھاکر اپنے شانے سے لپیٹ لیا اب صندوق سے ایک صندوقچہ نکالا
اور ایک فولادی ڈبیہ اور ایک گلدستہ اور ایک آئینہ کہ اُسپر غلاف مخمل سیاہ کا چڑھا ہوا تھا ان
اشیا کو نکالکر اُس صندوق کو بند کر دیا ایک نارنج و کاردبھی نکالی جب صندوق بند کر چکی قفل دیا
کنجی جوڑے مین رکھی کچھ پڑھکر دستک دی کہ وہ عقاب جسطرف سے وہ صندوق لیکر آئے تھے
اُسی طرف پرواز کر گئے یہان چترنگ نے سخنگان سے کہا کہ تمنے دیکھا کیسے زبردست یہ حور ہو
اُسنے کیسا کیسا سامان اپنی ظفر کا مہیا کیا ہو اب یہ آسمان نہ بچیگا سخنگان نے کہا کہ جو کچھ ہو مین یہ ہی
کہونگا کہ اسکا بھی انجام مثل جمود کے ہوگا چترنگ منھ پھیر کر خاموش ہو رہا اُدھر ثمود نے آواز دی
کہ ہوشیار ہو جاؤ مین حربہ کرتی ہون آوازہ آئی کہ تو بھی حسرت نکال لے یہان کچھ بھی نہ ہوگا یہ سُنتا تھا
کہ ثمود نے اُس ناگن کو بازو سے کھولا اور اُسکی دم پکڑ کر اور کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ اُس مین اُس سے
زیادہ تیزی و تڑپ پیدا ہوئی جبکہ وہ صندوق سے نکلی تھی اُسنے فوراً اُسکو اپنی زبان مین نشتر
دیکر زبان کا خون اُسکو دیا اور زیادہ تر وہ تیزی ہوئی بس اسنے دستک دی کہ ایک پتلی اسکی
پشت پر سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک طبق حلوے کا تھا دوسرے ہاتھ مین ایک کاسۂ شیر کا
اور اُس حلوے پر ایک دل رکھا ہوا تھا بس ثمود نے وہ طبق اُس پتلی کے ہاتھ سے لیکر اُس
ناگن کے آگے رکھا اور کہا کہ لے یہ تیری خوراک ہو مین نے تجھکو دی ہو یہ حلوا اور دل موجود ہو اور
یہ کاسۂ شیر اسکو کھا کر اور شیر کا کاسہ پی کر میرا کام کر بس یہ کام ہو کہ جاکر اِس آسمان کو پھونک دے
اور جو کوئی اِس آسمان مین ہو اُسکو بھی مین مدت سے تیری پرورش اسی دن کے لیے کر رہی تھی
یہ جو ثمود نے کہا اُس ناگن نے سُنا فوراً اپنا منھ اُس طبق مین ڈالدیا پہلے اُس دل کو کھا لیا پھر تمام
حلوا کھا گئی اور بعد اُسکے اُس کاسۂ شیر کو پی لیا گو چھوٹی سی ناگن تھی مگر بلانوش تھی سب حلوا کھا لیا
اور سب دودھ پی لیا اور سر اُٹھا لیا ثمود کی طرف دیکھا اشارہ یہ تھا کہ کیا حکم ہوتا ہو ثمود نے کہا
کہ جا اور اپنا کام کر اگر کام میرے حسب دلخواہ کر کے آئیگی تو مین اور تجھکو حلوا و شیر دونگی یہ سُنتا تھا
کہ وہ منھ پھیر کر مثل باد صرصر کے اُڑ کر طرف آسمان کے جو کہ لشکر طوبار شاہ پر محیط تھا چلی ایسی تیزی
سے جاتی تھی کہ نظر نہ آتی تھی اور ایسی حدت تھی اُسکی کہ جو پرند اُسکے قریب آجاتا تھا جل جاتا تھا یہانتک کہ وہ قریب آسمان پہونچی
اور ہوا پر قایم ہوئی اُسنے دم چھوڑا منھ سے شعلہ نکلا جیسے ہی آسمان پر پڑا خاموش ہو گیا بمصداق اِس شعر کے ع کشتگی
تیرگی یہ برق خاطر مانوس ہو جو شرر لیے اُٹھا اک شعلۂ فانوس ہو اب اُسنے دم کشی شروع کی جو شعلہ منھ سے نکلتا
تھا بالکل آسمان پر اثر نہ کرتا تھا یہان ثمود اسم سحر کو پڑھکے دستک دیکر اُسکو زور دے رہی تھی
جو جو زور دیتی تھی وہ وہ دم کشی کرتی تھی مگر بالکل کچھ اثر نہ ہوتا تھا بڑے عرصے تک وہ اُسی طرح
سے منھ سے شعلے نکالا کی یہ تو اس شغل مین مصروف ہو اور ثمود زور دے رہی ہو کہ ایک مرتبہ
اُس آسمان سے قہقہہ کی صدا آئی اور کسی نے کہا کہ خوب سانپ کا تماشہ کیا اب اپنی ناگن کو بچالے
یہ صدا آئی اور ایک ہاتھ اُس آسمان سے پیدا ہوا اُسمین ریسمان تھی جیسے اُس ناگن نے دم
چھوڑا وہ ہاتھ بلند ہوا اور ایک حلقہ اُس ریسمان کا اُسکے اوپر پڑا کہ سر اُسکا اُس حلقے مین پھنسا
بس جھٹکا پڑا اور وہ ہاتھ مع اُس ریسمان و ناگن کے غائب ہو گیا لشکر طوبار شاہ نے یا حفیظ

آفتاب تابان کہکر شور وغل کیا لشکر ارزنگ وغیرہ کو حیرت ہوئی ثمود ہاتھ ملکر رہگئی پس اُسنے وہ
ڈبیہ اُٹھاکر اور کچھ پڑھکر اُسکو کھولا اُسمین سے بھی ایک ناگ بہت زہردار برنگ سبز نکلا دونون
آنکھین اُسکی دو انگارے تھے اُسنے نکلتے ہی آنکھ ثمود سے ملائی اور دم چھوڑا ثمود نے کہاکہ
تو مجھکو کیا دیکھتا ہے تیری ناگن اُس آسمان کے قریب جاکر غائب ہوگئی تو جاکر آسمان کو جلاکر اپنی
ناگن کو لے آ یہ سُننا تھاکہ وہ جھپٹ کر چلا جیسے قریب آسمان پہونچا کہ آواز آئی کیا رسّی کے سانپ
بنا بنا کر بھیجتی ہو دیکھو یہ سانپ ہے یا رسی اور وہ ناگن تھی کہ رسّی اسکو قدرت کہتے ہین کہ ہم نے
دونون کو رسّی بنا دیا دونون لشکرون نے دیکھا کہ وہ جو ناگ چلا تھا بڑی تیزی سے وہ ریسمان
کا ٹکڑا تھا اور ایک ریسمان کا ٹکڑا اُس آسمان سے نکلا دونون طرف زمین کے چلے جیسے قریب
زمین پہونچے کہ ایک شعلہ زمین سے نکلا وہ دونون ٹکڑے جلکر خاک ہوگئے ثمود کو بہت غصہ
آیا پس اُسنے نارنج کو اُٹھاکر اُس کارد سے کاٹا اور دونون ٹکڑے نارنج کے ایک داہنی
طرف اور دوسرا بائین جانب پھینکا اور اُس کارد کو درمیان مین اُنکے کچھ عرصہ نگذرا تھاکہ
گڑگڑاہٹ کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ رنگ ثمود کی داہنی طرف سے اور
سرخ رنگ بائین طرف سے اور درمیان مین اُن ابر کے برق چمک رہی تھی جیسے وہ ابر قریب
ثمود پہونچا ثمود نے اِشارہ کیا زبان سے صرف اسقدر کہا کہ لینا اِس آسمان کو پس وہ دونون
ابر ایک مرتبہ گڑگڑا کر اُس آسمان پر چلے جیسے قریب آسمان وہ ابر و برق پہونچے آسمان کو حرکت
ہوئی اور آفتاب نکل آیا آفتاب کا نکلنا تھا جیسے عکس اُن ابرون و برق پر آفتاب کا پڑا ایک
شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ابر و برق مثل روئی کے گالے کے جلگئے آفتاب پنہان ہوگیا ثمود کو اور
غصہ آیا اُسنے صندوقچہ اُٹھاکر کھولا جیسے صندوقچہ کھولا ایک برق چمک کر چلی اِسنے اِشارہ کیا
کہ وہ برق یا تو آسمان کی طرف بلند ہوتی تھی یا پلٹ کر اُس آسمان کی طرف جو کہ محیط لشکر تھا چلی
اِسنے پڑھنا کچھ شروع کیا ثمود نے اُس صندوقچے سے ایک شیشہ نکالا اُسمین پانی برنگ سبز تھا
اُس شیشے کو کھولا اور پانی لیکر چلو مین اُس برق پر چھینٹا دیا اُس برق مین اور تیزی ہوئی اُسنے
دوسرا چھینٹا دیا جیسے تیسرا چھینٹا دیا کہ وہ برق کڑک کر چلی یہ شیشہ ہاتھ مین لیے ہوے تھی اور
قصد تھاکہ چوتھا چھینٹا دون کہ اُس آسمان سے ایک ماہی پیدا ہوئی اور مقابل اُس برق کے
آئی جیسے برق چلی اُسنے دہن اپنا کھولکر اوپر کو سانس لی وہ برق مثل تیر کے اسکے دہن مین چلی گئی
اُسنے دہن بند کرلیا اور اپنی دم کو بلند کرکے حرکت دی اُس سے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ہاتھ پر
ثمود کے گرا اگر ثمود نے اُف کیا وہ شعلہ گو خاموش ہوگیا مگر اُسکی حدت جو ہاتھ کو محسوس ہوئی
وہ شیشہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اور زمین پر گرا اور گر کر ٹوٹ گیا ثمود کو بڑا صدمہ ہوا صندوقچہ
اُٹھاکر زمین پر دے مارا کہ چکنا چور ہوگیا اور جلاکر گلدستے کو اُٹھاکر طرف آسمان کے پھینکا
وہ گلدستہ قریب آسمان پر پہونچکر ہوا پر قایم ہوا اور ہر ایک پھول اُس گلدستے سے جدا ہوا
اور شرارہ بنکر طرف آسمان کے چلے جیسے ہی قریب آسمان پہونچے سب گل ہو کر زمین پر گرپڑے
پس ثمود نے اشارہ کیا کہ وہ گلدستہ پھر اُسکے پاس آیا اُسنے سحر کیا کہ وہ گلدستہ بیضہ فولادی ہوگیا
اُسنے اُس بیضہ کو اسم سحر پڑھکر اُس آسمان پر مارا وہ بیضہ آسمان پر پڑا ٹوٹنے کی صدا آئی اور ریزہ ریزہ
ہو کر زمین پر گرا اب تو اسکو نہایت غصہ آیا اِسنے وہ آئینہ ہاتھ مین لیا اور اسم سحر پڑھکر اسکا غلاف

برطرف کیا اور فوراً اُسکا رُخ طرف اُس آسمان کے کیا یہ سحر اُسکا ایسا تھا کہ جیسے عکس اُس آئینہ کا اُس
آسمان پر پڑا وہ آسمان حرکت مین آیا اُسنے زور دیا یہ تو اِس سحر مین معروف تھے ادھر جیسے آسمان
حرکت مین آیا اور ایک پایہ شق ہوا اُس سے ایک چہرہ ہیبت ناک پیدا ہوا جیسے اُس چہرہ کا
عکس آئینہ مین نمایان ہوا وہ آئینہ بالکل بے نور ہوگیا اور تڑاق سے آواز آئی ٹوٹ گیا زمین
پر گر پڑا یہ حیران ہوئی کہ یہ کیا ہوا اب یہ اور کچھ تدبیر کیا چاہتی تھی کہ آواز آئی او ثمود میری طرف
دیکھ مین تیرا بہت مشتاق تھا مجھکو فراق تیرا بہت شاق تھا یہ جو ثمود نے سُنا اُسکی طرف دیکھا
ثمود کو یہ نظر پڑا کہ ایک صورت خوف ناک میرے روبرو ہے جیسے آنکھ ثمود کی اُس صورت
پر پڑی ایک چیخ ماری چیخ کا مارنا تھا کہ ایک شعلہ اُس صورت کے منھ سے نکلا کہ وہ آکر ثمود کے
لپٹ گیا وہ صورت تو فوراً اُس آسمان مین پوشیدہ ہوگئی آواز آئی کہ تمنے ہمارے فرشتہ عذاب
کی صورت دیکھی اور کیونکر جیتے ہو ثمود کو غارت کیا اُدھر ثمود مثل درخت چنار کے جلنے لگی پس جلتی
ہوئی طرف زمین کے چلی لشکر چتر نگ دار زنگ مین شور گریہ و زاری بلند ہوا اسکے حواس جاتے
رہے چتر نگ کا تو یہ حال ہوا کہ اُسنے اپنا گریبان چاک کر ڈالا ہاے ہاے کہکر رونے لگا بس
بختگان نے کہا کہ بیکار ہے مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بھی ہاتھ سے گئین آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایسی
ویسی نہین ہین کہ ہاتھ سے جائین ملاحظہ فرمایئے کہ کون کون سی تدبیر نہین کی مگر کچھ بھی ہوا آخرکار
اپنی جان انھون نے آپ کے اوپر سے نثار کی اس رونے اور حالت تباہ کرنے سے کیا ہوویگا
اُدھر ثمود جلتی ہوئی زمین پر آئی اور بالکل خاک ہوکر رہگئی آندھی سیاہ بہت شدت سے اُٹھی
سنگ باری ہوئی برف باری ہوئی بجلیان چمک چمک کر زمین پر گرین زمین کو زلزلہ سا ہوا غبار
اُٹھا اسیرون نے غل مچایا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ثمود جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم
بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی روشنی ہوئی سب نے راکھ کا
انبار پایا راوی نے بیان کیا ہو کہ جو اشیا چتر نگ کے پاس ساختہ ثمود جادو و حمود جادو تھین اُن
دونون کے مرتے ہی وہ بھی جلکر خاک ہوگئین چتر نگ کف افسوس ملکر رہگیا خیال کرنے لگا
کہ تیری خدائی کا یہان خاتمہ ہوا نہ ثمود ایسی شفیق ملیگی نہ خدائی کا بندوبست ہوگا اور نہ مجھکو عروج
ہوگا افسوس بڑی مشفقہ نے تیرا ساتھ چھوڑا ارے جو روز کا مزہ اِس سے تھا ماں کا لطف اس سے
تھا کبھی کسی امر مین انکار نہ کیا اُدھر بختگان کو مزاق کی سوجھی پکار کر کہا کہ او میان شدہ اب
آپ و چتر نگ برابر ہوگئے آپ کی بھی زوجہ نے انتقال کیا اور انکی بھی زوجہ نے مگر وہ بری
حالت سے مرین کہ اُنکے دوسرے مقام سے آگ لگی انکے سر سے خیر دونون ملکر تمام ہوئین کیا
آگ اِن دونون کے بھری تھی کہ اپنی آگ سے آپ جلین بختگان نے جو یہ کہا سب منھ پر رومال
رکھکے ہنسنے لگے چتر نگ کے بھی دانت نکل آئے مگر راوی نے بیان کیا ہو کہ جیسے ثمود کے
مرنے کی صدا بلند ہوئی اور تاریکی برطرف ہوئی ایک مرتبہ اُس ابر سوسنی رنگ کو حرکت ہوئی
جو کہ چتر نگ کے سر پر محیط تھا اور اُسمین برقین چمکنے لگین گرج ہونے لگی اور وہ ابر حرکت
کرکے اُس مقام سے چلا بختگان نے چمک دیکھی اور گرج سنی سر اُٹھاکر دیکھا تو نظر آیا کہ ابر
سوسنی کو حرکت ہے اسی مین یہ سب آفت ہے اور وہ آہستہ آہستہ اُس سمت کو جاتا ہے جدھر وہ آسمان
محیط ہے پس اسنے سر پیٹ لیا اور رقیدہ سر پر سے پھینکدیا اور چتر نگ سے کہا کہ خبر لیجیے سب کارخانہ

آپ کا بربا د ہوتا ہے وہ ابر بھی برا سے مقابلہ جاتا ہے جو کوئی اس ابر مین ہو اسکو منع فرمایئے
ورنہ جمود وشمود کی سی حالت ہوگی اور سوا ے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا یہ سب تدارک بیکار
ہین اِن آفتاب پرستون پر ظفر پانا امر دشوار ہے کوئی بہت زبردست ساحر ہے اور وہ اپنا کامل
طور سے بندوبست کر چکا ہے چترنگ نے اِس ابر کی طرف دیکھا سخنگان سے کہا یہ ایسے ویسے لوگ
نہین ہین جو ابر مین ہین کر مثل جمود وشمود کے مارے جائین اب یہ آسمان نہ بچیگا سخنگان نے
کہا کہ آپ نے شمود کی بھی نسبت ایسے ہی کلمے فرمائے تھے انجام کیا ہوا چترنگ نے کہا کہ وہ
میرے منع کرنے سے نہ مانین گے کیونکہ غصہ آگیا ہے سخنگان نے کہا کہ مین عرض کرون چترنگ نے کہا کہ
ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی سخنگان یہ کہکر خاموش ہورہا کہ افسوس یہ بھی ہاتھ سے گئے اور
ناظرین کو خیال رہے کہ شمود وجمود کے مقابلے مین دو پہر دن ختم ہوا ہے دو پہر دن باقی ہے جو یہ
ابر سوسنی رنگ چلا ہے اور یہ بھی خیال رہے کہ جو تخت اور گلدستہ محرم وغیرہ نے تیار کرکے
تخت نقرہ پر نصب کیے ہین جسپر چترنگ بیٹھکر خدائی کرتا تھا وہ سب محرم وغیرہ کے سحر کا تھا جو کہ
اُسنے بنایا تھا اِس قابل نہ تھا کہ میدان مین آئے وہ بارگاہ مین تھا یہان چترنگ ہمراہ ازرنگ
کے تخت پر سوار ہوکر آتا تھا ہان جب اپنی بارگاہ مین جاتا تھا تو اسی تخت پر بیٹھکر دربار کرتا تھا
بس ؛ ہدم بر سر مطلب کہ وہ بہت بڑی تیزی سے ایک آن مین مقابل آسمان نیلگون ہے جب یہ قریب
پہونچا سب نے سُنا کہ اِس آسمان سے آواز آئی کہ چترخوش یہ بڑی شان وشوکت سے مقابلے
کو آتے مین بیٹے کیون نہ آئے جب دو کو اپنے اوپر سے صدقہ کر لیا ارے کیون دیوانہ ہوا ہے
مین خوب پہچانتا ہون کہ تو محرم جادو ہے اور تیری دختر انصرام جادو تیرے پاس ہے اور دونون
تیرے شاگرد ہین یہ سب میرے پیدا کیے ہوے ہین اسلیے واقف ہون کیون قضا آئی ہے فرشتہ
قدرت کو حکم دونگا کہ وہ سب کی روح قبض کریگا ارے کوئی بھی خدا سے لڑتا ہے جو تو لڑنے
آیا ہے جمود کو آئی تھی تو کیا انجام ہوا اُسکا اور شمود نے کیا کر لیا سب کی روحین فرشتہ قدرت
نے قبض کرین اور نہین جلا دین وہی انجام تیرا بھی ہوگا چترخوش خدا سے مقابلہ کرتے ہو تم
سب بندے میرے سرکش ہو جبتک سزا نہ پاؤگے نہ مانوگے اُس ابر سے صدا آئی کہ تو بہت
مغرور ہو گیا ہے جمود وشمود کو قتل کرکے دیکھ مین سارا غرور نکالے دیتا ہون تو میرے
حال سے واقف نہین ہے مین پہلو نشین سامری ہون بس ہوشیار ہو جا اب بہت بڑے شخص
سے مقابلہ ہے مین مثل جمود وشمود کے سحر نہ کرونگا میرے تیرے دو ایک سحر کا امتحان ہوگا جو
غالب آئے تو وہان سے جیتا ہوا سحر کرین یہان سے وہ ابھی جھوکریان تھین کہ انھون نے
ایسے سحر کیے اور نادانی کرکے اپنی جان دی خیر اب کوئی مقام تقریر نہین ہے مین حربہ کرتا ہون جو
روکر آواز آئی کہ حربہ کہ ہم خدا ہین اور خبردار ہین خدا کسی وقت اپنے بندون سے اور اپنے
کاروبار سے غافل نہین ہوتا ہے اگر غافل ہو تو سب کارخانہ مٹ جائے بس یہ صدا آکر موقوف
ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ وہ ابر سوسنی رنگ شق ہوا اور اُس سے چار ہاتھ پیدا ہوے اُن
چارون ہاتھون مین چار ترنج تھے ایک مرتبہ اُن ہاتھون نے وہ ترنج اُس آسمان پر مارے
وہ ترنج بہ ابر آسمان کے جا کر شق ہوے اور چار پریان اُنسے پیدا ہوئین وہ چلین یا تو
آسمان کی طرف چلی تھین جیسے قریب آسمان پہونچین اُس آسمان سے یہ صدا آئی کہ برق ہی

اپنے خدا کو پہچانو اور میرے حکم کو مانو جاؤ سو جوانان چترنگ کو جلا دو پس وہ برقیین چمک کے پلٹ پڑین اور کڑک کر لشکر چترنگ پر چلین یہان لشکر مین تہلکہ پڑگیا ہر ایک کو اپنی جان کی فکر ہوئی سب کے حواس جاتے رہے کہ دیکھئے کون کون جلتا ہی ادہر مخروم نے جو یہ صدا اندر ابر کے سنی ایسا سحر کیا کہ ایک سقف آہنی فورًا لشکر چترنگ پر محیط ہو گئی سب لشکر اُسکے سایہ مین آگیا تو لشکر کے لوگون نے قصد کیا تھا کہ میدان سے فرار کر جائین اپنے سرون پر سایہ جو دیکھا تو ٹھہرے لیکن وہ برقیین جو کڑک کر گرین اُس سقف آہنی کو شق کر کے لشکر چترنگ کی صفون پر گرین اور چار سو جوان جلنے لگے اور پھر بلند ہوئین کہ آسمان سے صدا آئی کہ اس ابر کو جلا دو وہ جلین یہ جو مخروم نے دیکھا کہ میرے ہی سحر کو اُسنے اپنے قبضے مین کر کے پہلے لشکر کو تباہ کیا اور میری طرف اُسکو حکم دیا ہی اگر برقیین ابر پر گرین تو ابر کو بھی جلا دینگی اُسنے یہ بندوبست کیا کہ ایک مرتبہ اُس ابر سے سر نکالا اور اُن برقون کی طرف دیکھکر کہا کہ لوہا نہین ہو جاتی ہو یہ کہنا تھا کہ وہ چارون کارد آہنی تھین اور زمین پر گر پڑین ادہر لشکر بھاگ رہے تھے اِس خیال سے کہ پھر کہین وہ برقیین چمک کر نہ گرین کہ ہم بھی ہلاک ہون غل مچ گیا ہی سوار الگ بھاگے جاتے ہین پیدل الگ چترنگ نے بصلاح سنجیدگان نقیبون کو حکم دیا کہ پکار کر کہو کہ پریشان نہ ہو وہ برقیین برطرف ہو گئین ہمنے اپنی قدرت سے انکو مٹا دیا اب تم سب اطمینان سے کھڑے رہو نقیبون نے پکار کر کہا سب کے حواس درست ہوے مگر خوف زدہ ہین صف آرانے پھر صفین درست کین اُدہر مخروم نے دیکھا کہ اِسنے بڑا غضب کیا خوب میرے حربے کو رد کیا پس بیٹھے بیٹھے اِسنے سحر کیا کہ وہ ابر ایک مرتبہ حرکت مین آیا اور اس زور سے چلا کہ شعلے نکلنے لگے اور جاتے ہی قریب آسمان کے اِس زور سے اُس سے لڑا کہ ایک تڑاقے کی صدا آئی کہ گوش گردون دون کر ہو گئے زمین کو زلزلہ سا ہوا دونون لشکرون کے سپاہیون اور افسرون کے دماغ پریشان ہو گئے کلیجے ہلنے لگے مرکب بگڈیان کرنے لگے اُس ابر سے شعلے نکلے سب کو یقین ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس آسمان کو حرکت نہوئی ہان یہ ابر پھٹ گیا پھر مخروم نے سحر کر کے ابر کو آسمان سے لڑا دیا ابکی اُس سے زیادہ آواز ہوئی اور شعلے نکلے اب برابر ضرب چل رہی ہی کہ ابر سونی جا کر آسمان سے لڑتا ہی اور صداے مہیب آتی ہی شعلے نکلتے ہین نوبت باینجا رسید کہ اس ابر کے دو ٹکڑے ہو ہو کر زمین پر گرنے لگے مگر آسمان اسطور سے قایم ہی جب مخروم نے دیکھا کہ اس سے بھی کچھ نہ ہوا بلکہ میرا ہی سحر رد ہونے لگا سحر کیا کہ وہ ابر پھر اُسی مقام پر آکر قایم ہوا اُس آسمان سے آواز آئی کہ یہ بھی حسرت نکال لے بھلا جو کہ ہمارا بنایا ہوا ہو وہ تیرے مٹانے سے مٹ نہین سکتا ہم مین اور تجھ مین کچھ فرق بھی ہو تا مزہ یہ ہی ہم خدا اور تو بندہ جو چیز کہ خدا کی بنائی ہوئی ہو اُسکو بندہ کیونکر مٹا سکے بندے کی چیز کو خدا مٹا سکتا ہی پس خدا مین اور بندے مین یہی فرق ہی مخروم نے جواب دیا کہ سب حال معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون بندہ ہی اور کون خدا یہ کہکر مخروم نے سحر کیا کہ ایک ابر خود بخود اٹھا وہ آکر اُس آسمان پر برسنے لگا اُس سے پتھر کی بڑی بڑی سلین گرین تھین اور آسمان پر گر کے ریزہ ریزہ ہو جاتی تھین مگر آسمان کو کچھ ضرر بھی نکرتی تھین جب مخروم عاجز ہوا سحر کیا کہ ابر برطرف ہو گیا آسمان سے آواز آئی کہ یہ بھی حسرت نکال لے اور جو کوئی حسرت باقی ہو وہ بھی نکال لے پھر تو تیرا خاتمہ ہی مین فرشتۂ عذاب کو حکم دے چکا ہون کہ اِن سب کی روحین قبض کر لو وہ اپنے مقام سے چل چکا ہی یہان مخروم نے انہرالکم وناشاد سے کہا

کہ یہ بڑا زبردست ساحر ہے مین نے اپنے کمال کے سحر کیے تم لوگون نے بھی کمک کی مگر بالکل بیکار ہوئی
خیر اب مین یہ سحر آخری کرتا ہون تم لوگ بھی کمک کرو یعنی مین ایک بیضۂ فولادی اُس آسمان پر مارتا
ہون اگر پڑ گیا تو اُسنے آسمان کو توڑ دیا اور گرا دیا تم لوگ بھی اُسپر سحر کرنا اور جب آسمان منہدم
ہوکر گرنے لگے اور کوئی شخص اُس آسمان سے ظاہر ہو فوراً تلوارین لیکر ابر سے نکلکر اُسپر راہ
مین وار کرنا زمین پر نہ گرنے دینا اگر زمین پر گرا تو پھر اوسکا روکنا محال ہوگا ایک جنبش لب مین
سب کا خاتمہ کریگا یہ سحر مین نے یعنی بیضہ سامنے جمشید و سامری کے تیار کیا تھا اُنھون نے اُسکی بہت
تعریف کی تھی مین نے اُسکو آجتک نہین نکالا اسکا رد ممکن نہین ہے مجھسے خود ہی نہ تیار ہو سکا کہ اسکا
رد تیار کرون اُن سب نے کہا کہ بہت خوب پس مخروم نے اپنی چوڑے سے ایک بیضہ جو کہ برابر
بیضۂ بط کے تھا مگر فولادی تھا نکالا اُن سب نے دیکھا کہ اُسپر ہزارون ٹیکے دیے ہوے ہین
ہر رنگ کے اور کچھ لکیرین بنی ہوئی ہین پس مخروم نے اپنے بازو مین نشتر دیکر خون لیا اور ایک
بچۂ خوک کو جو کہ دس دن کا تھا پہلے ہی سے منگا رکھا تھوڑا سا خون لیکر پانی مین ملا کر پہلے خود
غسل کیا اور اُن سب سے کہا کہ تم بھی غسل کرو اُنھون نے بھی غسل کیا پس اور خون اُس خوک کا
اور اپنے بازو کا خون دونون شامل کرکے اُس بیضۂ فولادی کو اُس سے رنگا اور اسم پڑھکر دم
کیا پس اُس بیضہ کو ہاتھ مین لیا اور اُس ابر سے ہاتھ نکالا سب نے دیکھا کہ پھر ابر سے ایک ہاتھ نکلا یہ
سب دیکھ رہے تھے کہ مخروم نے یا سامری و جمشید کہکر اُس بیضہ کو آسمان پر مارا اس خیال کر شاید کہ یہین بیضہ پار کر پر دبا دم
اُن سب نے سحر کیا وہ بیضہ مثل گولے کے کہ جیسے توپ سے گولہ نکلکر جاتا ہے چلا اور جاتے ہی آسمان پر
تڑاد ناما ہوا اور وہ آسمان حرکت مین آیا اور جا بجا سے شق ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گرنے لگا
اور زمین تک آتے آتے وہ ٹکڑے ہوکر اُڑ گئے لشکر خیر تنگ و ارزنگ مین ایک شور ہوا کہ
وہ مار اسپ خدائی رنگی کیا کام کیا ہے کیون نہ ہو پہلو نشین سامری تھے بھلا انسے کون مقابلہ کرتا یہ
شور و غل کر کے سب نے پھر اُدھر دیکھا کہ کیا اب ہوتا ہے یہ واقعہ نظر پڑا کہ وہ آسمان اُسی طور سے
قائم ہے اُن سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ کیا ہے کہ ہم سب نے ابھی ابھی دیکھا تھا کہ وہ آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر زمین پر گر آیا اب جو دیکھا تو اُسکو اُسی طور سے محیط پایا یہ امر ہماری سمجھ مین نہین آیا
یہان زمین پر تو یہ لوگ یہ حیرت کر رہے ہین واقعہ اسکا یہ ہے کہ جب آفتاب جادو کو معلوم ہوا کہ
مخروم نے اپنا سحر کمال کا جو کہ روبرو سامری و جمشید کے تیار کیا تھا اُسکا قصد کیا ہے کہ وہ نکال کر حربہ
کرونگا پس اُسنے سحر سے ایک آسمان اُسی رنگ کا فوراً آسمان پر قایم کیا کہ وہ بیضۂ فولادی اگر
اُس آسمان پر پڑے گا تو ضرور آسمان ٹوٹ جائیگا پس بہتر یہ ہے کہ یہ تدبیر کرو کہ اسکا سحر بھی رد ہو اور
آسمان بھی سلامت رہے پس یہ تدبیر کی اُس بیضہ نے اُس آسمان کو توڑا جو کہ اُسوقت سحر سے بنا تھا اُس آسمان
آنچ بھی نہ آئی مخروم وغیرہ کو یقین ہوا کہ میرے سحر نے اپنا کام کیا آفتاب نے بہ عیاری مخروم کے
سحر کو رد کیا تھا اور آفتاب اُسی طور سے اپنے مقام پر اندر آسمان کے بیٹھا ہوا تھا بہت بڑا دھوکا
مخروم کو اُسنے دیا یہ نادان تھا کہ دھوکے مین آگیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جیسے وہ آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہو کر چلا مخروم نے خوش ہوکر اپنے شاگردون سے کہا کہ بہت جلد جاؤ اور آفتاب کو پکڑ
لاؤ خواہ قتل کرو مین بھی آتا ہون وہ سب کے سب اس قصد سے اُٹھکر چلے تھے چاہتا تھا کہ ابر کو
شق کرکے نکلین سر باہر نکالکر جو دیکھا تو آسمان کو قایم پایا پلٹ کر مخروم سے کہا کہ اُستاد آسمان تو

اُسی طور سے محیط ہی کہان منہدم ہوا یہ کیا آپ فرماتے ہین مخروم نے حیرت زدہ ہوکر کہا کہ کیا تم لوگ
نادان ہو گئے ہو میرے تو نے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور میرے سامنے گرنے لگا تھا کہ مین ادھر
چلا آیا کہ اور تدبیر کرون اُنھون نے کہا کہ آپ خود ملاحظہ کرین کہ مخروم نے یہ سنگے سر باہر نکالا
دیکھا کہ واقعی آسمان موجود ہی یہ حیران ہوا اور اپنے اندر جا کے کتاب اُٹھا کر دیکھا اُس سے
ظاہر ہوا کہ اُسنے فوراً ابر سے دوسرا آسمان اُس آسمان پر قایم کیا تھا اُسکو تیرے تونے برطرف
کیا اُسنے تیرے سحر کے زور کو کم کر دیا اور تیرا ابر مٹا دیا تو نے بڑا دعوی کا کھایا یہ جو مخروم نے تحریر
پایا اپنا منھ پیٹ لیا اور یہ اپنی دختر اور شاگردون سے سب واقعہ بیان کیا اُنکو بھی حیرت ہوئی
ہر ایک سکتے کے عالم مین جاتے رہے مخروم نے انگوٹھیان دی اور کہا کہ پریشان نہ ہو مین دوسری
تدبیر کرتا ہون یہ لوگ یہان حیرت مین تھے اور لشکری زمین پر اُدھر آسمان سے آواز آئی کہ ہمنے
تیرا دل رکھ لیا اور اپنی قدرت سے دوسرا آسمان تیرا ابر کے مٹا دیا تا کہ تیرا دل خوش ہو جا
ے اور جو کچھ تیرے دل مین حسرت ہو اُسکو بھی نکال لے کیونکہ فرشتۂ قدرت یعنی قابض ارواح
تیرے پاس آ پہنچا ہی صرف میرے حکم کی دیر ہی ادھر حکم دیا اُدھر اُسنے روح قبض کر لی مخروم نے غضبناک
ہوکر اُس ابر سے جواب دیا کہ کیون گھبراتا ہی حکم دیجئے یا حال معلوم ہوا جاتا ہی تو میرے ہاتھ سے اب
کہان جاتا ہی بڑا دعوی کا دیا خیر سنے آخری حربہ ہی یہ کہکر ایک گولہ فولادی لیکر ہاتھ اپنا ابر سے باہر
نکال کر اُس آسمان پر مارا گولہ جلنے لگا قریب تر پہونچا تھا کہ ایک ہاتھ خود بخود پیدا ہوا اُسنے اُس
گولے کو درمیان مین روک لیا اور چرخ دیگر اُس ابر پر مارا اور صدا آئی کہ لے اب خاتمہ
کر دیا بہت مغرور ہو گیا تھا جب سے بلبلا رہا تھا اب اگر کچھ قدرت رکھتا ہی تو اپنے کو بچا مخروم
نے جو یہ صدا سنی سر اُٹھا کر جو دیکھا تو دیکھا کہ یہ گولہ میرے ابر پہ آتا ہی چونکہ ابر سحر کا ہی اُسکے اندر
سے سب باہر کا حال معلوم ہوتا ہی باہر والون کو اندر کا حال نہین معلوم ہوتا ہی پس مخروم نے
اُسی مقام پر سے بیٹھے ہی انگشت کا اشارہ کیا کہ وہ گولہ بیچ سے شق ہو گیا اُس سے ایک برق چمک کر چلی
دو بارہ اشارہ کیا کہ وہ پلٹ کر ایک مرتبہ کڑ کڑا کر جو ابر پر گرتی ہی اُسکو مثل روئی کے گالے کے لختہ
لختہ کر دیا اور آگ لگا دی کہ وہ ٹکڑے جلنے لگے لشکر طومارشاہ مین یا خداوند کا شور ہوا اور
لشکر ارژنگ و چترنگ مین ہائے مخروم جادو کا غل ہوا کیونکہ اب تو سب کو معلوم ہو گیا ہی کہ اس
ابر مین مخروم جادو مع اپنی دختر کے اور شاگردون کے سب غل مچانے لگے کہ ہائے مخروم جادو
آپ بھی ہمسے جدا ہو گئے لشکر طومارشاہ مین خوشی ہوئی کہ اس ابر پر بھی خداوند نے اپنا غضب
خداوندی نازل کر کے جلا دیا یہان سب کو لشکر چترنگ وغیرہ مین یقین ہوا کہ مخروم جادو جل گئے
سب رونے لگے اُدھر وہ ہاتھ یہ اشارہ کر کے غائب ہو گیا مخروم نے دیکھا کہ میرا ابر سحر جلنے لگا
اور لختہ لختہ ہو گیا اور یہ اپنی دختر الضرام و ناشاد وغیرہ کو پکار کر آواز دی کہ ہوشیار ہو جاؤ کسنے
میرے ابر کو مٹا دیا اگر تم مین سے کوئی زمین پر گرا تو اُستخوان ریزہ ریزہ ہو گئے یہ سُنتا تھا کہ
ہر ایک نے سحر کرکے اپنے کو ہوا پر قایم کیا اور مخروم نے بھی جب اپنے کو ہوا پر قایم کر چکا تو سب سے
کہا کہ چلو زمین پر اب وہان سے کوئی تدبیر کرینگے یہ چارون ساحر اُسی آگ مین اپنے کو سحر سے
بچاتے ہوئے کہ آگ جلا نہ سکے زمین پر آگئے یہان شور مچا ہوا تھا ہائے مخروم جادو واے
مخروم جادو یہ حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ کیون میرا نام لیکر رو رہے ہین اُسنے زمین پر

اُکر اپنے لباس کو درست کیا اُن سب نے اپنے حواس درست کیے اتنے عرصے مین وہ ابر جلکر خاک ہوگیا اُس سحر کے مٹنے سے جو تاریکی وغیرہ ہوئی تھی وہ سب برطرف ہوئی اب جو جیپر تنگ نے میدان کی طرف دیکھا تو اُسکو نظر آیا کہ محروم مع اپنے شاگردون کے میدان مین کھڑا ہوا ہے اُسکے حواس درست ہوے اپنے خود پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ خاموش ہوجاؤ غل نہ کرو محروم جادو زندہ ہین وہ سامنے میدان مین کھڑے ہین اب سب نے دیکھا سب کو اطمینان ہوا وہ شور و غل موقوف ہوا یہان محروم جادو نے سحر کیا کہ ایک نہر بہت بڑی اُس میدان مین جاری ہوگئی کیسا اُسکا پانی صاف و شفاف تھا کہ تہ تک کا حال صاف معلوم ہوتا تھا محروم نے انقرام اور اپنے شاگردون سے کہا کہ مین سحر کرتا ہون شاید میرا سحر رد ہوا اور آسمان شق ہوا اور آفتاب ظاہر ہو تو فوراً تم سب اپنے کو اس نہر مین گرا دینا تمھارے لیے کوئی باعث ضرر نہ ہوگا اور آفتاب کا عکس تمھارے لیے باعث خرابی ہوگا پس اُسکا عکس اپنے اوپر نہ پڑنے دینا ورنہ طاقت زائل ہوجائیگی اور مثل تمود و جمود و دیگر لوگون کے جل جاؤگے کچھ خوف نہ کرنا اور مین تو فوراً اُسکو دیکھ لونگا کیونکہ مجھکو اپنی جان بہت عزیز ہے مین اپنے کو بہت بچائے رہتا ہون سبنے عرض کیا کہ بہت خوب اُدھر آسمان پر سے آواز آئی کہ تو نے میرا غضب دیکھا کیون تو نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ آسمان کو مٹا دون مگر تیرے کیے کچھ بھی نہ ہوسکا پشیمان تو بجا بہت ہوے ہوگے کیونکہ مین خدا تھا اور مین نے ذرا سے اشارے مین تیرا ابر جلا کر خاک کر دیا اب بھی ایمان لایا یا نہین یا ابھی کچھ حوصلہ باقی ہے اگر باقی ہو تو نکال لے کیون گمراہی پر کمر باندھے ہے محروم جادو نے جواب دیا کہ کیا بکتا ہے مین کیا تجھسے کم ہون ابھی سب مٹائے دیتا ہون یہ کہکر اور جھولی پر ہاتھ ڈالکر ایک ترنج نکالا کہ جسپر بڑے بڑے بال تھے اُس ترنج کو بائین ہاتھ مین لیا اور پھر ہاتھ ڈالکر جھولی مین ایک ناریل نکالا اُسکو بھی سب نے دیکھا کہ رنگا ہوا ہے بس ایک مرتبہ وہ ترنج اُس آسمان پر یہان سے مارا اور وہ قہقہہ کرتا ہوا طرف آسمان کے چلا بعد اُسکے اُس ناریل کو پھینکنے کا قصد کیا تھا اور اُسی طرف دیکھ رہا تھا یعنی آسمان کی طرف اور انقرام وغیرہ بھی دیکھ رہی تھی جیسے ہی اُسنے قصد ناریل کے مارنے کا کیا ویسے آسمان کو حرکت ہوئی اور آسمان شگافتہ ہوا اور آفتاب نکل آیا یہ آفتاب جو کہ اصلی تھا اُسکے ظاہر ہونے سے فوراً پوشیدہ ہوگیا اُسکی روشنی پھیل گئی تمام عالم منور ہوگیا چونکہ یہ سب دیکھ رہے تھے محروم نے فوراً ناریل تو آفتاب پر مارا اور خود اُس نہر مین پھاند پڑا اُسکا کودنا تھا کہ انقرام و ناشاد وغیرہ بھی کود پڑے اور غرق ہوگئے اُدھر عکس جو اُس آفتاب کا اُس ترنج و ناریل پر پڑا دونون جلکر خاک ہوگئے وہ آفتاب بلند ہوا اور گرمی شروع ہوگئی ہر ایک کی حالت تباہ ہونے لگی شدت گرمی سے بدحواس ہونے لگے خون جسم مین مثل آب گرم کے کھولنے لگا ہر ایک سایے کو تلاش کرنے لگا زمین تپ رہی تھی ہوائے گرم کے جھونکے اسطرح کے آنے لگے کہ ہر ایک کے دلونکو جلانے لگے ہر ایک کی زبان سے یہی نکلتا تھا کہ ہم جلے جاتے ہین کہان جائین کدھر سایہ ڈھونڈھین کہین پناہ کی جگہ نہین ہے زمین بھی مثل آگ کے جل رہی ہے عجب اسوقت حالت تھی جو ذرے اُڑ اُڑ کر جسمون پر پڑتے تھے آبلے ڈالے دیتے تھے عجب عالم تھا اُدھر وہ آفتاب بلند ہوکر نہر پر قایم ہوا اور اُسکا عکس جو نہر پر پڑا تو تمام پانی نہر کا کھولنے لگا اور جوش مارنے لگا عجب عالم تھا جانوران آبی بیتاب و بیقرار ہوکر

اُبھر آئی تھی تھوڑے عرصے مین نہر کے پانی کا یہ حال ہوا تھا کہ جوش کھانے لگا تھا اور نیزون بلند ہو ہو کر اُس نہر مین گرنے لگا یہ عالم تھا کہ جسکے اوپر چھینٹ پڑ جاتی تھی آبلہ پڑ جاتا تھا اندر پانی کے محروم و ناشاد وغیرہ کا یہ حال تھا کہ اُنکو تیرنا دشوار تھا گو سحر سے اپنی حفاظت بخوبی کر لی تھی اور محروم وہان کھڑا ہوا سوچ رہا تھا کہ کیا تدبیر کرون کیونکہ اسپر غالب آؤن یہ تو کسی طور سے مغلوب نہین ہوتا میرے بڑے حربے کو اسنے رد کیا اب کیا تدارک کرنا چاہیے جو یہ مغلوب ہو یہ تو یہان یہ سوچ رہا ہو اور انصرام و ناشاد وغیرہ کا یہ حال ہو کہ کانپ رہے ہین رنگ رخ زرد ہو ہوائیان اُڑ رہی ہین محروم نے جو یہ دیکھا تو اُن سب سے کہا کہ تم لوگ اپنے کو کوئی ماہی کوئی نہنگ کوئی مگر بنالے سحر سے کیونکہ آفتاب ضرور یہان آئیگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا جب تمکو وہ نہ پائے گا تو اپنے دل مین یہ خیال کریگا کہ صرف مین ہی تھا اِس طور سے تم سب بچ جاؤگے اگر وہ میرے اوپر غالب آگیا اور اگر مین غالب آیا تو پھر کیا ہو بس یہ سنکے انصرام نے سحر کیا کہ مچھلی کی صورت پر ہو گئی ناشاد نے اپنے کو مگر بنایا جمروت نے اپنے کو نہنگ کی صورت بنایا مگر یہ سب گرد محروم کے کھڑے ہین اُسکے پاس سے الگ نہین ہوتے ہین یہان تو یہ تدبیرین ہو رہی ہین محروم نے ایک گولہ فولادی ہاتھ مین لیا ہو اُسکو سحر سے درست کیا ہو اور اِس قصد سے کھڑا ہو کہ اِدھر آفتاب یہان آیا اور مین نے گولہ مارا راوی نے بیان کیا ہو کہ بیرون نہر وہ آفتاب تھوڑے عرصے تک بالاے ہوا قائم رہا اور عکس اُسکا نہر پر پڑا کیا مگر گرمی کی وہی حالت تھی کہ سب بیقرار تھے اور شدت عطش سے بیتاب تھے کہ راکب و مرکب دونون دریاے عرق مین از سر تا پا غرق تھے اُدھر وہ آفتاب اُسی طور سے قائم ہو جب چمکتا ہو اور گرمی زیادہ ہو جاتی ہو اور آنکھون مین چکاچوندسی ہو جاتی ہو سب حیران ہین لشکر ارژنگ و چترنگ کے لوگ کہ رہے ہین کہ دیکھیے کیا ہوتا ہو آج یہ ثابت ہوتا ہو کہ اسی طور سے سب کے سب تمام ہو جائینگے لشکر آفتاب پرستون کا یہ حال ہو کہ صداے یا خداوند کے نعرے بلند کر رہے ہین اور بہت خوش ہین کہ یکایک وہ آفتاب یا تو قائم تھا یا متحرک ہوا اور جھک کر اُسنے زمین کا رخ کیا اور دفعتہً کوک کر اُسی نہر مین گرا سب نے دیکھا کہ تمام نہر کا پانی طلائی رنگ کا ہو گیا اور جو جانوران آبی بالاے پانی بیقراری کے سبب اُبھر آئے تھے سب جلکر خاک ہو گئے اُنکے جسمون سے خود بخود آگ نکلی اُسنے جلا دیا پانی کی یہ نوبت ہوئی کہ جوش کھا کر اُبلنے لگا اور خشک ہونے لگا اب پانی کے اندر کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جیسے وہ آفتاب پانی مین گر کے غرق ہوا محروم تو اِس انتظار مین کھڑا تھا کہ آفتاب آئے تو گولہ مارون بس جیسے ہی آفتاب پانی مین گرا اور غرق ہوا محروم نے دیکھا کہ وہ ظالم آیا فوراً گولہ مارا اور کہا کہ بچ او آفتاب میرے حربے سے کہ یہ جو محروم نے کہا آفتاب سے صدا پیدا ہوئی کہ ابھی تک تیرا غرور نہین گیا تو اپنے خدا سے ایسی تقریر کرتا ہو دیکھ جل جائیگا اور یہ گولہ تیرے سحر کا ہو یا موم خام کا ہو دیکھ تو بھلا یہ گولہ میرا کیا کریگا اب جو غور کرکے محروم نے دیکھا تو واقع مین وہ گولہ موم خام کا تھا اتنو اِسکے حواس باختہ ہوئے مگر اسنے جرات کرکے اپنی جھولی سے ایک نارنج نکال کر مارا وہ قریب آفتاب ہو نچکر جل گیا اُدھر سایہ جو آفتاب کا مچھلی اور نہنگ وگر پر پڑا اُنکی صورتین بدل گئین ہر ایک اپنی اصلی صورت پر آگیا آفتاب سے صداے قہقہہ بلند ہوئی آواز آئی کہ کیا خوب آدمی سے جانور بنے تھے اور یہ نہین جانتے تھے کہ خدا سے بھی کوئی پوشیدہ ہو سکتا ہو مجکو پہلے ہی بزور علم اپنی خدائی و قدرت سے معلوم ہو گیا تھا کہ تم جانور آبی بنے ہوئے گرد محروم کے کھڑے ہو دیکھو میرے سامنے ہی اپنی اصلی صورت پر آگئے کیون اپنے کو محروم کے ساتھ ہلاک کرتے ہو دیکھو مجھ خدا کو اب بھی پہچانو میری قدرت کے قائل ہو یہ تو گمراہ ہوا اور تم سب کو بھی گمراہ کر رہا ہو اب اِس پر تو

عذاب نازل ہوتا ہو اور ہر ایک حیران تھا کہ یہ کیا ہوا یہ تدبیر بھی نہ پوری ہوئی مگر کسی نے جواب نہ دیا جب کہ محروم نے دیکھا کہ یہ دونون حربے بھی میرے خالی گئے یہ سوچ کر پھر اسنے سحر کیا کہ بصورت گرہ ہو گیا اور مُنھ کھولکر اِس قصد سے چلا کہ اسکو دم کشی کر کے نگل جاؤن یہ تو اُدھر سے چلا اُدھر انصرام و ناشاد نے ترنج و نارنج و ناریل جھولیون سے نکال کر اور اسم سحر اُنپر دم کر کے آفتاب پر مارے سب اُسکے قریب آکر جلکر خاک ہو گئے یہ دونون نیچہ سحر پکڑ کر دوڑے کہ مارے نیچون کے اسکے پرزے پرزے کرینگے اس آفتاب کو توڑ ڈالین گے اُدھر سے یہ چلے اور اُدھر سے محروم دہن باز کر کے اسکے قریب پہونچا جیسے ہی عکس آفتاب کا محروم پر پڑا فوراً اپنی اصلی صورت پر آگیا دم کشی نہ کرنے پایا یہ تینون بھی قریب پہونچ گئے تھے بس ایک صدائے مہیب اُس آفتاب سے آئی وہ سب کے سب مع محروم کے بیہوش ہو گئے اور گرے کسی کو اپنے حال کی خبر نہ رہی یہان بیرون آب لشکر ارژنگ و چترنگ کے لوگ یہ خیال کر رہے تھے کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہو کہ آفتاب نہر مین غرق تھا مگر گرمی اُسی طور سے تھی سنگان نے چترنگ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہو بہت بڑا معرکہ پڑا کہ نہ تو ابھی تک محروم نکلے نہ آفتاب بلند ہوا چترنگ نے جواب دیا کہ میرے اُستاد ایسے ویسے نہین ہین کہ وہ مغلوب ہو جائین ضرور اسکو قتل کرینگے سنگان نے جواب دیا کہ جو کچھ ہو گا وہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہو مگر مجھکو انجام اچھا نہین نظر آتا ہو میرے نزدیک محروم بھی مغلوب ہونگے وہ غالب آئیگا اِسکا سبب یہ ہو کہ اگر ذرا بھی محروم کو غلبہ ہوتا تو یہ حدت اور گرمی کم ہوتی کسقدر عرصہ ہوا ہو آفتاب کو غرق نہر ہوئے کم ہونا کیسا اور گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ دیکھا سب نے کہ پھر نہر کو طلاطم ہوا پہلے سے زیادہ اور پانی جوش مارنے لگا اور بالکل کم ہو گیا مگر رنگ پانی کا طلائی تھا اور یہ معلوم ہوتا ہو کہ کندن چمک رہا ہو اور ایک نور اُس پانی سے پیدا ہو بس جب نہر مین پانی نے جوش مارا اور نہر مین تلاطم ہوا سب نے دیکھا کہ سناٹا ہوا ایک برق سی کوند گئی اب سب نے دیکھا کہ وہ آفتاب نہر سے نکلنے لگا نوبت بانیجا رسید کہ پانی سے باہر نکلا اور بلند ہونے لگا مگر لرزان اور سرخ اسقدر کہ یہ معلوم ہوتا ہو کہ تابہ آہنی کو آتش مین ڈال کر خوب گرم کیا ہو اور وہ سرخ ہو گیا ہو طومار شاہ نے نوسر شار شاہ سے کہا کہ غضب ہو گیا خداوند کو جلال آگیا دیکھو کہ کیا اسوقت حالت ہو بس یہ لوگ تو توبہ کرنے لگے اُدھر وہ آفتاب جب کچھ بلند ہوا دیکھا کہ اُس نے چار ہاتھ پیدا ہین کہ بسبب ضو کے اُنپر نگاہ نہین ٹھہر سکتی تھی کہ یہ ثابت ہو کہ یہ کیسے ہین ہان اسقدر ثابت ہوتا تھا کہ اُن ہاتھون مین زنجیر طلائی ہین کہ جو پانی مین غرق ہین یہ لوگ اور حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہو یہ ہاتھ کیسے ہین اور یہ زنجیرین کیسی ہین یہ بھید کچھ نہین کھلتا کہ یہ زنجیرین کیون پانی مین غرق ہین سب دیکھ رہے ہین کہ جو جو آفتاب بلند ہوتا ہو وہ زنجیرین باہر نکلتی آتی ہین یہانتک کہ وہ زنجیرین تمام ہوئین سب نے دیکھا کہ ہر ایک زنجیر کے سرے مین ایک آدمی بندھا ہوا ہو اب جو غور کر کے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ محروم و ملکہ انصرام و ناشاد وغیرہ ہین اور بالکل بیہوش ہین اور بیحس و حرکت ہین ہاتھ پاؤن سب بندھے ہوئے ہین یہ دیکھنا تھا کہ لشکر چترنگ مین طلاطم مچ گیا چترنگ نے تو اپنا گریبان تا بہ دامن چاک کیا ارژنگ حیران ہو کر رہ گیا اژدر جادو متحیر ہو کہ یہ کیا واقعہ گذرا اتنا بڑا ساحر یون اسیر ہو گیا اور کچھ بس نہ چلا اسلم بن تورج نے اژدر سے کہا کہ اُستاد یہ کیا امر ہو کوئی اسیر غالب نہین آتا کیا تدبیرین محروم نے اپنے بچانے کی کین اور اُسکے برباد کرنے کی مگر ایک پیش نہ گئی سب بیکار ہوئین ایسی تدبیرون سے ہوتا کیا ہو اژدر نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون اے اسلم یہ میرے ہی ہاتھ سے مغلوب ہوگا اور کوئی اسیر غالب نہ آئیگا اسلم نے کہا کہ دیکھیے سنگان نے چترنگ سے اُدھر کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیا ہوا جو مجھکو گمان تھا وہی ہوا اسیر تو غالب

آنا محال ہی کیسکی کیا مجال ہی بس معلوم ہوا کہ سب کا خیال خام ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی مگر چترنگ نے
کسی بات کا تشنگان کی جواب نہین دیا ہاے استاد ہاے استاد زبان پر ہی اور اشکون کا تار بندھا ہوا ہی
ادھر وہ آفتاب بلند ہو کر قریب آسمان پہونچ گیا یہ چارون اُسی طور سے لٹکے ہوئے ہین مزا یہ ہی کہ اب سبکو
اپنی فکر نہین ہی نہ گرمی کا خیال ہے نہ پیاس کی فکر ہی ابھی تک گرمی اُسی طور سے ہی جب آفتاب قریب
آسمان پہونچا تو اوس آسمان سے صدا آئی کہ اے بندگان مین دیکھا تم سب نے قدرت میری کہ کیونکر مین نے
انکو گرفتار کر لیا ہی بھلا کوئی بھی خدا سے لڑ سکتا ہی جو لڑتے آخر کو اپنی سزا کو پہونچے اب انکی روح ملک الموت
قدرت قبض کریگا جو اپنے خدا سے سرکشی کرتا ہی اور انحراف اُسکو یہی سزا دی جاتی ہی بس تم سب کو معلوم ہو
کہ اگر میرے لکھے پر عمل نہ کروگے اور دین آفتاب پرستی نہ قبول کروگے اور اس گمراہی سے باز نہ آؤگے
تو مثل انکے اور جمود کے اور ثمود کے اور دیگر لوگون کے جو کہ میرے عذاب مین مبتلا ہوئے ہین تم سب پہ
بھی عذاب نازل کرونگا اور سب کو غارت کرونگا یہ صدا آئی اور آفتاب اُس آسمان مین غروب ہو گیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ شام بھی قریب تھی آفتاب اصلی غروب ہو چکا تھا اب وہ گرمی بھی کم ہو گئی بالکل
جاتی رہی اب سب کے حواس درست ہوئے اب جو خیال کر کے دیکھا کہ آفتاب تو پنہان ہی مگر وہ چارون
زنجیرین باہر ہین اور یہ لوگ اُسمین لٹک رہے ہین لشکر چترنگ و ارژنگ مین تہلکہ پڑا ہوا ہی ہر ایک
رو رہا ہی چترنگ اپنی جان دے رہا ہی ادھر یکایک آسمان شق ہوا اور ایک شکل مہیب ظاہر ہوئی کہ
جسکے چار سر تھے سولہ آنکھین سر پر بال بڑے بڑے سولہ ہاتھ ہر ہاتھ مین تلوار شعلے منھ سے نکلتے ہوئے
آنکھین مثل انگارے کے چمکتی ہوئین آسمان سے باہر آیا اور قریب اُن چارون کے آیا اور پکارا کہ دیکھو
میری صورت مین ہون ملک الموت قدرت قابض ارواح مجکو پہچان لو مین بحکم خداوند ان چارون کی
روح قبض کرنے آیا ہون اور اسی طور سے تم سب کی روح بھی قبض کرونگا تم سب جاتے کہان ہو صرف
خداوند کے حکم کا منتظر ہون یہ کہکر پہلے اُسنے انضرام کو اُس زنجیر سے کھولا اور گردن ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے
ہاتھ سے تلوار ماری کہ سر تو ہاتھ مین رہگیا اور تن طرف زمین کے چلا اُسنے جلدی سے سر کو بھی ہاتھ سے چھوڑ
اور فوراً ناشاد کو زنجیر سے کھولا اور اُسی طور سے اُسکا بھی سر پکڑ کر تلوار ماری کہ سر تن سے جدا ہو کر ہاتھ
مین رہگیا تن طرف زمین کے چلا اسنے سر کو بھی چھوڑ دیا اور جبروت کو اُسی طور سے قتل کیا لیکن ان تینون
ساحرون کے مرنے کی جو علامت بلند ہوئی لشکر مین ایک تلاطم مچگیا ہر ایک چیخین مار کر رونے لگا اُدھر اُس
صورت مہیب نے محروم کو زنجیر سے کھولا اور اُسی طور سے اسکا بھی سر قلم کیا اور تن طرف زمین کے چلا اسنے
سر کو بھی ہاتھ سے چھوڑ دیا اور اف جو کی تو منھ سے شعلہ نکلا اور وہ شعلہ آکر تن محروم سے لپٹ گیا اور ہے
ابھی وہ تینون تن اور سر بھی زمین پر نہ پہونچے تھے اُس شعلہ نے اُنکو بھی لیا چارون تن جلنے لگے پھر وہ شکل
مہیب اُسی آسمان مین غائب ہو گئی ایک تلاطم عظیم اُس عالم مین محروم کے مرنے سے برپا ہوا آگ برسنے
لگی سیاہ آندھیان پے درپے بلند ہوئین کہ جسکے سبب سے تمام صحرا تاریک ہو گیا بڑی بڑی سلین سنگ کی
اور برف کی گرین بیر تدبیر بھول کر غل مچانے لگے اُس تاریکی سے پیہم یہ صدا آرہی تھی ہاے ملکہ انضرام
و ناشاد جادو و جبروت جادو و ہاے محروم جادو ابھی تمھارا کیا سن تھا تمتو پہلو نشین سامری
و جمشید تھین ہاے ظالم نے تمکو کس بیدردی سے قتل کیا رحم بھی نہ آیا پھر یہ کہتی تھی اور چلی جاتی تھی تھوڑے
عرصہ تک یہ تلاطم رہا اب تاریکی دفع ہوئی آوازین برابر آتی ہین کہ افسوس عمر دادیم و جان دادیم و بمطلب خود
نرسیدیم مارا ہم سب کو کہ نام ہمارے انضرام و ناشاد و جبروت و محروم جادو تھے جب صدا آچکی

اور وہ تاریکی برطرف ہو گئی سب صاف ہو گیا کوئی علامت سحر کی باقی نہ رہی بس راوی نے یہ بیان کیا ہے کہ جو جو چیزین چترنگ کی پاس انضرام و ناشاد و جبروت و محروم کے سحر کی تھین سب جل گئین وہان بارگاہ مین تخت مین ایک مرتبہ آگ لگ گئی خود بخود وہ جلنے لگا ایسے شعلے بلند ہوئے کہ بارگاہ بھی جلنے لگی اور وہ گلدستہ بھی اور جو جو اشیا اُس بارگاہ مین تھین سب مین آگ لگ گئی جو وہان کے منتظم و محافظ تھے وہ یہ حال دیکھکر بھاگے جو رہگئے تھے وہ جلنے لگے جو بھاگے تھے وہ طرف میدان کے چلے کہ چترنگ کو جاکر خبر کرین وہان میدان مین تلاطم مچا ہوا ہی ہر ایک نے اپنا گریبان چاک کیا ہی چترنگ نے قصد کیا تھا کہ اپنے کو ہلاک کرین کہ ارژنگ و سنجگان نے منع کیا اور سمجھایا شداد شاہ نے اپنی بری حالت کی ہی جب اہل لشکر نے دیکھا کہ محروم کے مرنے کی علامت بلند ہوئی اور محروم کا تن جلکر خاک ہو گیا اور تاریکی دفع ہوئی بس سب نے قصد کیا کہ تلوارین پکڑکر لشکر طومار شاہ پر جا پڑین مرکبون کی باگین اُٹھانے کا قصد کیا تھا سنجگان کو پہلے سے اس امر کا خیال تھا اور وہ بار بار دیکھتا تھا وہ لشکر چترنگ کے قصد کو سمجھ گیا اُسنے ارژنگ سے کہا کہ اب اور غضب ہوتا ہی کہ لشکر چترنگ نے جنگ مغلوبہ کا قصد کیا ہی اگر اسوقت جنگ مغلوبہ ہوئی تو قیامت ہوجائیگی اول تو یہ امر ہی کہ شام ہو گئی ہی دوسرے آفتاب جادو کو بہت غصہ ہی اسوقت سب کا خاتمہ ہی چترنگ سے کیسے کہ وہ منع کرین کہ یہ کیا غضب کرتے ہو یہ جو سنجگان نے کہا ارژنگ نے چترنگ سے کہا کہ ذرا اگر یہ موقوف کرو اور اپنے لشکر کو منع کرو کہ یہ کیا غضب کرتے ہو ایسا کہین غضب بھی نہ کرنا ورنہ اسوقت سب کا خاتمہ ہو جائیگا چترنگ نے کہا کہ وہ لوگ کیا کرتے ہین ارژنگ نے کہا کہ اُنھون نے جنگ مغلوبہ کا قصد کیا ہی اگر اسوقت مغلوبہ ہوئی تو سب لشکر کا خاتمہ ہی یہ جو ارژنگ نے چترنگ سے کہا چترنگ نے اُسیوقت نقیبون کو حکم دیا کہ پکار کر کہدو کہ خداوند منع کرتے ہین کہ اسوقت جنگ مغلوبہ نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی نقیبون نے بموجب حکم چترنگ سب لشکر مین پکار کر کہدیا اُنھون نے اپنا قصد منسخ کیا اپنے اپنے مقام پر کھڑے رہے سنجگان نے ارژنگ سے کہا کہ اب کس امر کا انتظار ہی طبل باز بجوا دیجیے بس فوراً ارژنگ نے حکم دیا کہ طبل باز بجے فوراً نقارے پر چوب پڑی اور ارژنگ نے فیلبان کو حکم دیا کہ ہاتھی کو طرف فرودگاہ کے پھیر دے اُسنے ہاتھی کا رخ پھیر دیا بس لشکر نے بھی اپنا رخ بدلا ارژنگ و چترنگ گریان و نالان اور لشکر چترنگ کو بھی گریان اپنے ہمراہ لیکر واپس چلا اُدھر لشکر طومار شاہ مین بھی طبل بازگشت نوازش مین آیا طومار شاہ کل لشکر کو لیکر خوشی خوشی اپنی فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمرین کھولین سب آسودہ ہوئے طومار شاہ لباس بدل کر بارگاہ مین آیا اور سب سردار بھی اپنے اپنے تبدیل لباس کرکے حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا طومار شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ سب کو شراب پلاؤ اُسنے فوراً جام لبریز کرکے ہر ایک کو دینا شروع کیا طومار شاہ نے حکم دیا کہ مطربان خوش گلو حاضر ہو کر مبارکباد گائین بس اُسی وقت طائفہ حاضر ہوئے مبارک باد گانے لگے صحبت ناچ و رنگ برپا ہوئی یہان تو خوشی ہو رہی ہی وہان لشکر چترنگ و ارژنگ جو فرودگاہ پہ پہونچا کمر کھولی اور ہر ایک نعرۂ محروم کا نام لیکر اور چیخین مار کر رونے لگا اسقدر کثرت گریہ تھی کہ آواز نہ سُنائی دیتی تھی کوئی ایسا نہ تھا کہ جو نہ روتا ہو چترنگ و شداد و گلریز شاہ و غفار شاہ و گلاب شاہ و زنار شاہ وغیرہ کی تو حالت تباہ تھی لوگون نے ان سب کو پکڑ کر مرکبون پر سے اور چترنگ کو تخت پر سے اُتارا ابھی بارگاہ مین نہ پہونچے تھے کہ محافظان بارگاہ چترنگ چاک گریبان بحال پریشان روتے ہوئے پہونچے اُنھون نے یہان کی حالت بہت خراب پائی ہر طرف ہائے محروم و انضرام و ثمود و جمود کی صدا بلند ہی یہ اور حیران ہوئے کہ یہ کیا

واقعہ ہو دو ایک سے دریافت جو کیا تو اُسنے کہا کیا تم سو رہے تھے دونون لشکر ایک مقام پر ہین اور اتنا بڑا معرکہ
گذرا تمکو خبر نہوئی اُنھون نے کہا کہ ہم بارگاہ مین تھے اور یہ معرکہ جو کچھ ہوا ہی میدان مین ہوا ہی ہم خود خبر کرنے آئے
تھے کہ تخت خداوندی و بارگاہ اور کل اشیا جل گئین بلا اُسکے ساتھ کے محافظ بھی جلے ہم یہ خبر کرنے میدان کو جاتے
تھے کہ خداوند کو اس حال سے آگاہ کرین یہانسے ابھی چلے تھے کہ لشکر آیا اُسکی ہمنے یہ حالت دیکھی سنا کہ خداوند
بارگاہ ارژنگ مین ہین ہمنے کہا کہ جاکر اُسے خبر کرین تم بیان کرو کہ یہ کیا معرکہ گذرا اُسنے یہ سنکے کل حال بیان کیا
ابتو یہ بھی رونے لگے اور اُسی حالت سے قریب چترنگ آئے ابھی چترنگ و ارژنگ بارگاہ مین نہ گئے تھے کہ
انھون نے قریب چترنگ ہو نجکر اور رو کر سب حال بیان کیا کہ خداوند اُنکے تخت مین خود بخود آگ لگ گئی تمام
بارگاہ جل گئی یہ سنتا تھا کہ چترنگ نے کہا کہ کیون نہ جل جاتی کہ جبکہ اُسکا بنانے والا ہی نہ رہا وہ مارا گیا خیر مین تو
تباہ ہو گیا اُسنے کہا کہ جاؤ مین کیا کرون وہ یہ خبر کرکے چلے گئے بس چترنگ و ارژنگ اور کل سردار بارگاہ ارژنگی
مین آئے یہان بھی دربار آراستہ ہوا سرداران چترنگ اور خود چترنگ اور وہ بادشاہ جو ہمراہ چترنگ ہین سب گریبان
چاک ہین ارژنگ اور اُسکے سردار خاموش بیٹھے ہوئے رو رہے ہین جب دیکھا کہ کسی سوارسے گریہ کم نہین ہوتا
ارژنگ نے چترنگ کو خوب سمجھایا اور خاموش کیا چترنگ کے خاموش ہونے سے اور سب نے بھی ضبط گریہ کیا
اب سب خاموش بیٹھے ہین کہ سخنگان نے ارژنگ سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی آیا کل مقابلہ ہوگا یا نہین ارژنگ
نے کہا کہ مین کیا بتاؤن میری تو عقل کو حیرانی ہی کہ کیا کرون اگر مقابلہ کرتا ہون تو سوائے شکست کے کچھ نہین
نظر آتا ہی اگر مقابلہ نہین کرتا ہون تو کیا کرون یہ گوارا نہین ہوتا ہی کہ سپاہ سے بدون حصول مقصد اور اس
خوف سے کہ لشکر تباہ ہوتا ہی چلا جاؤن سب یہ کہین گے کہ کیا سمجھکر لشکر لیکر گئے تھے جب دباؤ پڑا تو بھاگے ہین
تو عجب مخمصے مین مبتلا ہون سخنگان نے کہا کہ میری صلاح یہ ہی کہ صلح کر لیجیے اور اُنکے شریک ہو کر خدا پرستون
پر چترجیس کو ورغلا کر لے چلیے مجکو یقین ہوتا ہی کہ ضرور یہ خدا پرستون پر غالب آئیگا اور وہ اُسکے ہاتھ سے ضرور
مغلوب ہونگے اب اُنکی بربادی کا زمانہ آگیا ہی یہ خوب شخص ہاتھ لگا ہی اور اگر یہ خدا پرستون کے ہاتھ سے مارا
گیا تو بھی اپنا مطلب حاصل ہی اور اگر وہ مارے گئے تو بھی اپنا مطلب حاصل ہوا دونون طرح سے اپنا ہی مطلب
ہی ارژنگ نے کہا کہ ابھی تو مین اسکا جواب نہین دیتا ہون اور نہ یہ کہتا ہون کہ کل مقابلہ کیا جائے کیونکہ اب
چترنگ کی بھی یہی صورت ہے کہ اُسکے ابھی حواس درست نہین ہین وہ اپنے استاد و اپنی والدہ اور زوجہ
کے غم مین مبتلا ہی اسکو فراغت ہو لے تو اس سے بھی رائے لی جائے سخنگان نے کہا کہ مین نے مانا ارژنگ
نے کہا کہ جب اُسوقت جیسی صلاح ہوگی خواہ مقابلہ کی خواہ صلح کی وہ کیا جائیگا ہان بالفعل تو کل مقابلہ موقوف
ہی یہ جو اژدر نے سُنا کہ کل مقابلہ نہوگا فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میری ایک بات سُن لیجیے
ارژنگ نے کہا کہ فرمائیے اژدر نے کہا کہ کل ضرور مقابلہ فرمائیے یہ نہین ہو سکتا ہی کہ کل مقابلہ نہو مجکو بھائی
مرحوم کے مرنے کا بڑا صدمہ ہی کیا کرون مین اس سبب سے ناچار ہو گیا کہ شام ہو گئی تھی اگر کچھ بھی دن ہوتا
تو ضرور جاکر مقابلہ کرتا مجکو بدون آفتاب جادو کو مارے ہوئے چین نہ آئیگا خواہ اسمین مین ہی قتل ہون خواہ
حریف کو قتل کرون سخنگان نے جواب دیا کہ استاد تعجیل نہ فرمائیے ذرا سمجھ بوجھکر کام کیجیے اس جلدی مین
خرابی ہوگی دوسرے خداوند فرماچکے ہین کہ کل مقابلہ نہوگا اُنکی رائے پر عمل فرمائیے عجلت مین کام خراب
ہوتا ہی اژدر جادو نے کہا کہ جو کچھ ہو جاہے خراب ہو جاہے درست مین ہرگز نہ مانونگا کل ضرور جاکر مقابلہ کرونگا
اگر لشکر نہ جائیگا نہ جاسکے بلکہ ارژنگ اور آپ اسی مقام پر رہین کوئی میرے ہمراہ نہ جائے مین تنہا جاکر مقابلہ
کرونگا مین کسی کے بھروسے پر مقابلہ کرنے نہین جاتا ہون تم لوگ غیر ساحر ہو مین ساحر ہون تم میری کیا کمک

کروگے صرف تماشائی ہو اگر نہ جاؤ گے تو کیا ہوگا کل کا مقابلہ نہ موقوف ہوگا یہ جو اژدر نے کہا سختگان نے یہ کہکر اژدر کی طرف سے منھ پھیر لیا کہ مین کیا کرون تمھاری بھی قضا آئی ہے ارژنگ نے کہا کہ استاد کو منع فرمایئے کہ وہ بدلے مقابلہ کوشش نہ کرین ذرا تو صبر کرین دو ایک دن تو ٹھہرین پھر دیکھا جائیگا ارژنگ نے بہت سمجھایا مگر اژدر نے نہ مانا تب تو ارژنگ نے ناچار ہوکر حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اور چوبدار حکم لیکر نقارخانہ کو جاچکا اسوقت اژدر جادو اپنے دنگل پر آکر بیٹھا ادھر چوبدار نے حکم ارژنگ سے نقارچیون کو آگاہ کیا اُنھون نے کوس حربی پر چوب لگائی صدائے نقارہ بلند ہوئی سب کو اہل لشکر سے معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا شب بھر سامان جنگ مین مصروف ہوئے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے ہرکارے لشکر آفتاب پرستون کے خبر نواخت طبل جنگ لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے بارگاہ مین آکر کافرنے کافر کو ہاتھ اُٹھاکر بددعا دی اُسکے بعد عرض کیا کہ لشکر ارژنگ مین بھی طبل جنگ بجا ہے کل پھر وہ میدان مین آکر مقابلہ کریگا طومار شاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی کوس حربی بجے فوراً یہان نقارۂ حربی بجایا گیا اہل لشکر طومار شاہ کو بھی معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا دو پہر رات تک طومار شاہ نے دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے آلات حرب وضرب کو درست کرکے سو رہے طلایہ پھرنے لگا ہوشیار باش بیدار باش کی صدا بلند ہوئی وہان بارگاہ ارژنگ مین جب حکم طبل جنگ بجنے کا ہوچکا اور طبل جنگ بج چکا اژدر اپنے مقام پر آکر بیٹھا اُسوقت اسلم بن تورج نے کہا کہ استاد پہلے مین جاکر مقابلہ کرونگا اُسکے بعد آپ مقابلہ فرمایئے گا اژدر نے کہا کہ اے اسلم تم یہ بیکار کہتے ہو جبکہ جمود ایسی ساحرہ وشمود ایسی ومحروم ایسا ساحر نہ غالب آیا تو تم کیا ہو بس بہتر یہ ہے کہ مین ہی جاکر مقابلہ کرون اسلم نے بہت کہا مگر اژدر نے نہ مانا اسلم ناچار ہوگیا یہان بھی ارژنگ نے دربار برخاست کیا چترنگ اپنی بارگاہ مین سویا شمود سے بارگاہ کو خالی پاکر بہت رویا شداد بھی گریہ وزاری مین مصروف ہوا جو کہ خواصین وغیرہ شمود کی ملازم تھین وہ بھی بہت روئین یہان لشکر مین رات بھر گریہ وزاری کی صدا بلند رہی لشکر چترنگ وارژنگ کے لوگ مصروف سامان جنگ تھے اور محروم کو بھی روتے جاتے تھے اور سامان جنگ بھی کرتے جاتے تھے طلایہ پھر رہا ہے ادھر اژدر نے جاکر اپنے خیمے مین اپنے سحر کو جگایا سختگان اپنے خیمے مین بہت متفکر ہوکر دیکھیے کیا ہوتا ہے میرے نزدیک تو اژدر کی بھی قضا آئی ہے کیونکہ اسنے بہت جلدی مقابلے مین کی ہے آجکل آفتاب پرستون کا ستارہ اقبال ترقی پر ہے انپر کوئی غالب نہوگا اگر عالم عالم ایک ہو جائے ارژنگ نے برا کیا کہ اژدر کے کہنے پر عمل کیا طبل جنگ بجوا دیا بڑی خرابی ہے انجام اسکا اچھا نہین ہے سوائے شکست کے یہ اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا اپنے دل سے باتین کر رہا ہے ارژنگ اپنے خیمۂ خاص مین پلنگ پر لیٹا ہوا ہے یاد معشوق مین مبتلا ہے اشعار عاشقانہ زبان پر ہین تصویر جو کہ خواجہ حسین سوداگر سے مول لی تھی وہ ہاتھ مین تھی اُسکو مخاطب کرکے باتین کر رہا ہے کبھی روتا ہے کبھی منت کرتا ہے کسی شعر پر ہنستا ہے یہ رنگ ہے یہان دونون لشکرون کے بہادرون نے وہ رات جاگ کر بسر کی طبل جنگ برابر رات بھر بجا کیا کہ یکایک آثار سحر فلک زبرجدی پر نمایان ہوئے نور سحر نے افق مشرق سے ظہور کیا ظلمت شب کافور ہوئی نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے بلبلین آمد سحر دیکھکر اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہائے درخت پر بیٹھین گلون کو شگفتہ دیکھکر چہچہے کرنے لگین طائران خوش الحان بعد خوشی حمد الٰہی مین مصروف ہوئے سبزہ برابر کو سون روئیدہ تھا اُسپر قطرہ ہائے شبنم جو پڑے تھے تو درغلطان معلوم ہوتے تھے صبا جو باغون سے ہوکر آئی تھی تو اُسکے دوش پر خوشبوے گل سوار تھی دماغون کو معطر کرتی تھی ادھر شہنشاہ انور نے اپنے رخ نورانی پر سے نقاب

شب کو دور کیا عالم مین ظہور کیا اپنے نور جمال سے تمام دنیا کو معمور کیا یعنے صبح ہو گئی آفتاب عالم تاب بصد آب و تاب دریچہ مشرق سے برآمد ہوا ہر ایک بستر سے اٹھا لشکرون مین وردی سحر بجی پوجا ہونے لگا گھنٹ و ناقوس بجنے لگے لوگ اشنان کرنے لگے ہار پھول موافق اپنے اپنے مذہب کے چڑھانے لگے جو کی صدا بلند ہوئی بعد فراغت امور دینی و ضروری کے کمرین کسین اور مسلح و مکمل ہو کر چلے سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلے حاصل کلام طومار شاہ برآمد ہوا لشکر کو آراستہ پایا تخت پر ہر ایک بادشاہ سوار ہوا لشکر کو حکم طرف میدان کے روانہ ہونے کا دیا تخت شاہی بھی روانہ ہوا طومار شاہ وغیرہ لشکر کو لے کر میدان جنگ مین پہونچے صف بندی کا حکم دیا اُدھر ارژنگ بھی بیدار ہوا اور خیمے سے برآمد ہوا لشکر بھی تیار تھا تخت پر سوار ہوا چترنگ بھی اپنے خیمے مین بیدار تھا گو اسکا قصد یہ تھا کہ میدان جنگ مین نہ جاونگا اُسنے دل سے کہا کہ ای چترنگ میدان مین آج ضرور چل اور مقابلے کا تماشا دیکھ کیونکہ اژدر جادو نے بہت ہماہمی سے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے اژدر کے مقابلے کا تماشا ضرور دیکھنا چاہیے بس یہ خیال کر کے اور لباس تبدیل کر کے برآمد ہوا یہان ارژنگ اُسی وقت اپنے خیمے سے نکلا تھا کہ چترنگ نے ارژنگ کو سلام کیا ارژنگ نے کہا کہ کیون بھائی میدان کو چلو گے چترنگ نے جواب دیا کہ جی ہان بس ارژنگ نے چترنگ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا کل لشکر کا مجرا ہوا لشکر چترنگ بھی تیار تھا بس ارژنگ لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلا علم خوک پیکر و سگ پیکر جلوہ گری پر آئے ارژنگ لشکر لیے ہوئے میدان مین پہونچا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسدن اژدر بھی بہت سامان سے ہمراہ لشکر تھا ایک تخت پر سوار تھا جھولی بادلہ کی شانے پر پڑی ہوئی کالے کوڑیالے گلے مین اور بازوون پر لپٹے ہوئے قشقہ سیندور کا ماتھے پر کھنور چندن کے لگے ہوئے بھبھوت منھ پر ملا ہوا ایک گیروا کرتا پہنے ہوئے تہمت بندھی ہوئی ایک ادول آہنی اُسکے ہاتھ مین تھا اسمین کڑا پڑا ہوا تھا اور اُسکے ہاتھ مین بھی ایک آہنی کڑا پڑا ہوا تھا سامنے تخت پر ایک کاسہ رکھا ہوا تھا اُسمین پانی بھرا ہوا تھا اور ایک مچھلی سرخ رنگ اُسمین پڑی ہوئی تھی اور کچھ بخورات تخت پر رکھا ہوا اس سامان سے اژدر ہمراہ ارژنگ کے میدان مین آیا طومار شاہ تو آچکا تھا دونون طرف صف بندی ہونے لگی اور جب صف بندی ہو چکی سقون نے نکل کر آبپاشی کی تبردارون نے جو درخت کہ حائل نظر تھے انکو قلم کیا بیلدارون نے پست و بلند زمین کو ہموار کیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی بے ثباتی دنیا مین چند شعر پڑھے مذمت دنیا بیان کی لشکر کی صفون پر سناٹا ہو گیا جب نقیب نقابت کر کے لشکر مین گئے اب لشکر طومار شاہ کے لوگ اس انتظار مین ہین کہ دیکھیے کون میدان مین برائے مقابلہ آتا ہو کہ یکایک اژدر جادو نے اپنا تخت بڑھایا اور روبروے ارژنگ کے آیا اور کہا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر مقابلہ کرون یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ ای اژدر جادو مین تمکو اپنے یدقدرت کے سپرد کیا ان سب آفتاب پرستون کی موت تیرے ہاتھ سے ہو مین یہ تقویم کر چکا ہون اسی ہزار برس پیشتر شمکان نے یہ سنکے ہنسکر کہا کہ جی ہان آپ نے یہ تقدیر کی ہو کہ اژدر جادو بھی مثل محروم وغیرہ کے قتل ہون مین تو یہ جانتا ہون اور ای اژدر ہمکو تیرے بھی پاس بڑا افسوس تجھے بہت جلدی کی اور ہمسے فراق کی سامان کی فکر کی سوائے افسوس کے کیا کیا جائے اژدر نے کہا کہ تمکو ایسی ہی باتین آتی ہین تم اپنی زبان کو بند کرو اور کچھ نہ کہو یہ کہکر ارژنگ و چترنگ کو سلام کیا اور تخت کو اڑا کر چلا تمام علم جلوہ گری پر آئے اژدر اپنا تخت اڑا کر میدان مین آیا اور مقابل لشکر طومار شاہ کے ہو کھڑا اپنے تخت کو روکا اور چند شعبدے دکھائے سحر کیا کہ ایک ابر آکر برسا اُس سے موتی گرے اُسکے بعد سحر کیا کہ ہر قین چمکنے لگین جابجا غار ہو گئے وہ جب اپنے سحر کی نیرنگیان دکھا چکا آواز دی کہ ای آفتاب پرستون تم مین سے جسکو آرزوے مرگ

ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دیتا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر طومار شاہ کے علم جلوہ گری پر آئے اور طرطوس
نیزہ باز نے قصد کیا طومار شاہ سے اجازت لیکر برائے مقابلہ جاؤن کہ آسمان پر سے صدا آئی کیا غضب کرتا
ہو ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو نکلتا ہو ٹھہر جا ہم اس پر اپنا عتاب نازل کرتے ہین یہ اپنے دل کی حسرت
نکال لے یہ آواز جو آئی طرطوس ٹھہر گیا سب آفتاب پرست بہت خوش ہوئے یہ صدا اپنے لشکر کو دے کر
اژدر کو آواز دی کہ او اژدر جادو اب تو مقابلے کو آیا ہو محروم کل مع اپنے شاگردون کے آیا تھا تو اُسنے
کیا کیا جو تو آیا کیون اسقدر گمراہ ہوا ہو اپنے خدا کو پہچان سجدہ کر کیون اپنی جان برباد کرتا ہو جس طور سے مین نے
اپنا عذاب اُن سب پر نازل کیا ہو اُسی طور سے تیرے اوپر بھی نازل کرونگا اور تو دیکھ لینا کہ یہ سب میرے
عذاب مین مبتلا ہونگے اپنی گمراہی سے باز آئین یہ ممکن نہین ہو تو کیون اپنے کو اُنکی ہمراہی مین برباد کرتا ہو اپنی
جان کو غنیمت جان دنیا مین زندگی مقدم ہو کیا ضرور ہو جو بیکار کو ضائع کی جائے ہان کچھ ایسی ہی ضرورت ہو
تو کیا مضائقہ ہو دوسرے یہ امر ہو کہ بندے سے بندہ اگر مقابلہ کرے تو یہ امید ہو کہ ہم بھی غالب آئین گے
اور جبکہ خدا سے مقابلہ ہو اور جسکے قبضے مین تمام عالم کی جان ہو اُس سے کون لڑ سکتا ہو بس ٹھہر جا اپنی جان
کو بچا ورنہ میرے عذاب مین گرفتار ہوگا ملک الموت روح قبض کریگا تو محروم وغیرہ کا انجام دیکھ چکا ہو
اژدر جادو نے صدا دی کہ او نامرد و نامعقول تو کیا یہ بک رہا ہو سامنے آ کر مردان عالم سے مقابلہ کر یہ کیا کہ پردے
مین بیٹھا ہوا ہو اور بک رہا ہو آواز آئی کہ تجھکو بھی تو جمال خداوندی کی دیکھنے کی خواہش ہو خیر معلوم ہوگا تو بھی
وتاب لاسکے گا شعلہ جلوہ کے جلکر خاک ہو جائیگا تو اپنا حوصلہ نکال لے پھر مین اپنا جمال دکھاؤنگا زیادہ بک بک
نکر یہ سنتا تھا کہ اژدر جادو کو غصہ آگیا فوراً جھولی پر ہاتھ ڈال کر چند دانہ ماش کے نکالے اُنپر اسم سحر پڑھکر
اپنے چارون طرف پھینکا بعدہ اُس جھولی سے ایک گولہ فولادی نکالا اُسپر اسم پڑھکر وہ گولا اُس آسمان پر مارا
وہ گولہ قریب آسمان جا کر شق ہوا اُسی سے ایک غبار بلند ہوا وہ غبار بصورت ابر ہو گیا اُسنے اشارہ کیا کہ وہ
ابر ایک مرتبہ جا کر آسمان پر اس زور سے پڑا اور آسمان سے لڑا کہ سب کے دل ہل گئے صدائے ہولناک و مہیب
پیدا ہوئی کہ گردون دوار کو بھی زلزلہ سا ہو گیا زمین کانپنے لگی پرند بھاگے چرند پریشان ہوئے اُدھر وہ ابر
ٹکر لگا کر ہٹا اُسنے پھر اشارہ کیا پھر وہ ابر جھک کر اُس آسمان سے لڑا اُس سے بھی صدا پیدا ہوئی راوی نازک
خیال نے بیان کیا ہو کہ اسی طور سے دس مرتبہ وہ ابر آسمان سے جا کر لڑا مگر آسمان کو حرکت تک نہوئی ابر بھی
اُسی طور سے قائم رہا یکایک ایک برق چمک کر اُس ابر پر گری کہ جسکے سبب سے وہ ابر لخت لخت ہو گیا اور مثل
روئی کے گالون کے ہوا مین اُڑنے لگا آواز آئی تو نے ہماری قدرت دیکھی کہ کیونکر تیرے ابر کو مٹا دیا اژدر نے
کچھ جواب نہ دیا برہم ہو کر اور ایک گلدستہ تخت پر رکھتا تھا اُسکو اُٹھا کر اور اسم سحر دم کر کے مارا وہ گلدستہ تھا گویا ہزارون
توپین اُسمین بھری ہوئین تھین قریب آسمان جا کر اُس سے صدائین پیدا ہوئین کہ جسکے سبب سے تمام عالم مین
تزلزل پڑ گیا یہانتک کہ وہ صدائین موقوف ہوئین اب سب نے دیکھا کہ ایک عقاب تیز پرواز منقار اُسکی
فولادی پنجہ اُسکا بمثل فیل کے قریب آسمان ہوا پر قائم ہو جیسے ہی وہ عقاب ظاہر ہوا اژدر نے حکم دیا کہ اے عقاب
اِس آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جو اسکے اندر ہو اُسکو تو کھالے یہ کہنا تھا کہ وہ عقاب جھپٹ کر قریب آسمان
گیا اور منقار و پنجہ اُسپر مارے مگر کچھ نہوا شرارے نکلے پھر اُسنے جھنجھلا کر پنجے مارے پھر شرارے نکلے اب عقاب
پیہم حملہ کرتا ہو مگر کچھ اثر نہین ہوتا ہو تھوڑے عرصہ تک یہ معرکہ رہا بعد اسکے وہی عقاب اپنے حملے کر رہا تھا
کہ برق کوند کر گری عقاب کو جلا دیا عقاب کا جلنا تھا کہ ایک فیل مست ہوا پر خود بخود ظاہر ہوا کہ جسکا قد بہت
دراز تھا خرطوم فولادی تھی بڑے بڑے دو دانت باہر تھے بس اژدر نے کہا کہ اے فیل تو ہی اِس آسمان

سحر کو برباد کرے کے جو کوئی ہو اُسکو ہلاک کر یہ کہنا تھا اژدر کا کہ وہ فیل بڑی تیزی سے چلا اور جاتے ہی اُسنے ایک ٹکر ایسی لگائی کہ اگر پہاڑ پر لگاتا تو یقین ہے اُس پہاڑ کو دو ٹکڑے کر کے زمین پر گرا دیتا مگر اُس آسمان کو خبر بھی نہوئی اُس فیل نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ مین اِس آسمان کو برباد کر دون مگر ممکن نہوا یکایک اُس آسمان سے ایک ہاتھ پیدا ہوا جیسے ہی اُس فیل نے جا کر ٹکر ماری اُس ہاتھ نے اُسکی خرطوم پکڑ لی اور جھٹکا دیا کہ مُنھ کے پاس سے اُکھڑ گئی خرطوم کا اُکھڑنا تھا کہ ایک شعلہ اُسکے مُنھ سے نکلا وہ ہاتھی شکل فیل آتشبازی کے جلنے لگا کچھ تاریکی ہوئی اب جو تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک گینڈا بہت بڑا ہوا پر قائم ہے اُسکو بھی اژدر نے اشارہ کیا اُسنے بھی کئی حربے کیے مگر کچھ نہوا یکایک پھر ہاتھ آسمان سے ظاہر ہوا اُسمین ایک تلوار تھی جیسے ہی گینڈے نے ٹکر لگائی وہ تلوار کمر پر پڑی کہ صاف اُسکو دو کر دیا پھر تاریکی ہوئی اب جو تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ ایک شیر زبان ہوا پر اُڑتا ہوا چلا آتا ہے آتے ہی اُسنے رخ طرف اژدر کے کیا اژدر نے اشارہ کیا وہ آسمان کی طرف پلٹ پڑا جاتے ہی طپانچہ مارا اور مُنھ اسی طور سے کئی مرتبہ نوبت آئی کہ یکایک دو پنجے پیدا ہوئے ابکی مرتبہ جیسے ہی اُسنے حملہ کیا اور مُنھ مارا دونون پنجے اُسکے دہن مین در آئے اور شل کر پاس کنے سے اُسکو چیر کر پھینکدیا ایک شور قیامت افزا بلند ہوا تاریکی ہوئی جب وہ تاریکی دفع ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ایک دیو قوی ہیکل بدشکل مہیب صورت ایک پارچہ کوہ دوش پر رکھے ہوئے ہوا پر قائم ہے اُسنے پلٹ کر طرف اژدر کے دیکھا اژدر نے اشارہ کیا کہ اِس آسمان سحر کو گرا دے یہ اشارہ کرنا تھا کہ اُسنے پیچھے ہٹ کر اور اُس پارچہ کوہ کو اُٹھا کر اُس آسمان پر مارا کہ ایک صدائے تڑاقہ پیدا ہوئی گوش گردون کر ہو گئے شعلے نکلے اسنے پھر اُسی پر اُسکو روکا اور پھر ابکی اُس سے زیادہ طاقت سے مارا پھر ویسی ہی نوبت ہوئی اسنے پھر روکا پھر مارا نوبت بانجا رسید کہ اُس دیو نے ہر مرتبہ اپنی قوت اُس پر ختم کی مگر کچھ نہوا ابکی مرتبہ جو اسنے مارا اور شعلے نکلے ایک شعلہ اُنھین شعلون مین سے اُسپر آ کر گرا اُسنے اُسکو جلا دیا یہ بھی شکل دیو آتشبازی کے جلنے لگا ابکی مرتبہ بہت شور قیامت افزا و تلاطم عظیم ہوا جب تاریکی دفع ہوئی سب نے دیکھا کہ وہ آسمان اُسیطور سے قائم ہے اور اب کوئی نہین اُسکے مقابلے مین ہے سوائے اژدر جادو کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس گلدستے مین پانچ رنگ کے پھول تھے وہی پانچ طرح کے حملے ہوئے جب اژدر نے دیکھا کہ یہ بھی میرا سحر رد ہوا اور کوئی کام نہ نکلا اسکو بہت غصہ آیا اور اُٹھا کر اُس جام آب کو زمین پر مارا کہ وہ پانی شرارہ ہو کر اُڑ گیا اور وہ ماہی ایک مرتبہ تڑپ کر چلی طرف لشکر طومار شاہ کے مُنھ سے شعلے نکالتی ہوئی جہان پر لشکر طومار شاہ تھا وہان کی زمین جا بجا سے شق ہونے لگی اور پانی نکلنے لگا طرفۃ العین مین ایک بحر ذخار موجزن ہو گیا اور لشکری غرق ہونے لگے لشکر مین تلاطم مچ گیا یہ جو عالم طومار شاہ وغیرہ نے دیکھا ایک مرتبہ تاج سرون سے اُتار کر محتاج ہوئے اور یون فریاد کرنے لگے کہ اے خداوند آفتاب ہمسے کونسا ایسا گناہ سرزد ہوا کہ ہمپر یہ عذاب نازل ہوا ہے آواز آئی کہ پریشان نہو تم مین سے کوئی غرق نہوگا یہ صرف اژدر جادو کا شعبدہ ہے اُسکو اپنے دل کی ہوس نکال لینے دو یہ لوگ تو مصروف دعا تھے اُدھر وہ ماہی بھی پہونچی یا تو اُسکے مُنھ سے شعلے نکل رہے تھے یا اب حباب نکلنے لگے اور اگر اُس دریا مین وہ شناوری کرنے لگی جسپر اُسنے حباب مارا وہ جلنے لگا یا غرق ہو گیا اُدھر ماہی جلا رہی ہے اور غرق کر رہی ہے اُدھر پانی سب کو ڈبو رہا ہے ایک تلاطم ہے کہ مچا ہوا ہے کوئی نصف لشکر تہ و بالا ہوا تھا کہ آسمان پر سے آواز آئی کہ اے پانی و اے ماہی تم دونون میرے بندے ہو اور میرے بندون کو ہلاک کر رہے ہو جاؤ لشکر ارزنگ و چترنگ کو اسی طور سے غرق کر دو یا تو دریا اس مقام پر جوش مار رہا تھا اور دمبدم ٹھہر جاتا تھا یا یک مرتبہ بالکل خشک ہو گیا وہ ماہی بھی اُسی پانی کے ہمراہ غائب ہو گئی پھر ذرا

ذرا تری کا نام بھی نہ رہا سب نے دیکھا کہ جو لوگ غرق ہوئے تھے وہ سب کے سب زمین پر کھڑے ہین ایک بھی ضائع نہین ہوا سب بہت خوش ہوئے اور یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوئے اب جو سجدے سے سر اُٹھایا تو کیا دیکھا کہ لشکر ارژنگ و چترنگ مین تلاطم مچا ہوا ہو دریاے ناپیدا کنار موجزن ہو وہ ماہی اُسی طور سے غرق کر رہی ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ وہی حالت ہوئی کہ یکایک یہان لشکر بادشاہ ارژنگ و چترنگ تھا وہان کی زمین شق ہونے لگی اور پانی اُبلنے لگا لشکری غرق ہونے لگے لشکر مین تہلکہ مچگیا کہ ہم غرق ہوئے جاتے ہین یہ تو اُلٹی تدبیر ہو گئی اے اژدر جادو تُنے کیا قصور کیا جو ہمکو غرق کرتے ہو یہ جو شور وغل اژدر نے مُنا پلٹ کر جو دیکھا تو لشکر مین تلاطم پایا سخنگان نے پکار کر کہا کہ اجی تو کسی ہاتھی کی سی مثل ہو گئی بقول کسے کہ گانڈو ہاتھی اپنی فوج کو مارے وہی حرکت آپ نے کی یہ جو سخنگان نے کہا اژدر کو خفت ہوئی بس برہم ہو کر اُسنے چند دانے ماش کے اُٹھا کر اسم سحر پڑھکر اُس پانی پہ اُسی مقام سے ماری اُس ماہی پر اور کہا کہ جل جا اور خشک ہو جا جیسے ہی دانے ماش کے مارے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے پانی کو بھی خشک کر دیا اور ماہی کو بھی جلا دیا لشکر مین امن ہوا تلاطم موقوف ہوا جو لوگ غرق ہوئے تھے بعض اُنمین ہلاک ہوگئے تھے اور باقی زندہ تھے پھر لشکر کی صفین درست ہوئین آواز آئی کہ دیکھا تُونے جسنے تیرے ہی ہاتھ سے تیرے سحر کو مٹوا دیا یہ قدرت ہو خدائی کی بس اب اژدر کو غصہ آگیا ایک مرتبہ جوڑے پہ ہاتھ ڈالکر ایک کارد نکالا اور ڈبیہ بس اُس کارد سے اُس بچہ خوک کو ذبح کیا اور اُسکا خون لیکر ایک پیالے مین رکھا اور ماش کا آٹا جھولی سے نکالا اُسکو اُس خون سے گوندھا اور ایک پتلہ بنایا اُسکے منھ مین ایک گولہ فولادی رکھا اور ہاتھ مین ایک چھوٹی سی کارد جھولی سے نکال کر دی اب اُسپر سحر کرنا شروع کیا اور اُسپر خون کے چھینٹے دینا شروع کیے نوبت باینجا رسید کہ وہ پتلہ بصورت انسانی ہو گیا جب صورت انسان پہ ہوا تو پکارا کہ میری خوراک لا اژدر نے فوراً اپنی ران کو خنجر سے چاک کیا اور اُسکا خون اُسکو دیا اُسنے اُس مقام پر منھ لگا دیا جسقدر اُس سے خون پیا گیا پی لیا پھر منھ اُس مقام پہ سے اُٹھایا یہان اژدر نے یہ تدبیر کی تھی کہ بچہ خوک کا دل و جگر نکال رکھا تھا جیسے ہی اُسنے منھ اُٹھایا ویسے ہی اُسنے وہ دل و جگر اُسکے آگے رکھدیا اُسنے وہ بھی کھا لیا اب گویا ہوا کہ کیا حکم ہوتا ہو اژدر نے وہ ڈبیہ جو جوڑے سے نکالی تھی اُسکو کھولا اور ایک چھوٹا سا بیضۂ فولادی نکالا اُسپر خون و سیندور کے ٹیکے دیے اور رائی سرسون گوگل لونگ گوگرد کو آگ پر ڈالا اُس سے دھوان بلند ہوا وہ بھی اُس بیضہ پر لیا جھولی سے ایک شیشہ نکالا اُس شیشہ مین وہ دھوان بند کیا اور خوب مضبوط ڈاٹ دی اور ایک شیشہ نکالا اُسمین وہ خون خوک لیا اور کچھ اسم سحر اُسپر پڑھا کہ وہ خون جوش مارنے لگا فوراً اُسنے اُسکا منھ بند کر دیا جب یہ سب تدارک کر چکا اژدر نے وہ شیشے اور وہ بیضہ اُس پتلے کو دیا اور کہا کہ اے بھائی یہ سب چیزین لیجا اور اُس آسمان پر مار جب یہ آسمان ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاے تو جو کوئی اُسمین ہو اُسکو اس کارد سے ذبح کرنا کیونکہ وہ میرا دشمن قوی ہو جب تو اُس آسمان کو مٹا کر اور اُس میرے دشمن کو قتل کرکے آئیگا تو مین تجکو وہ چیز دونگا کہ تو بھی بہت خوش ہوگا یہ سُنکے وہ پتلہ مثل تیر کے اژدر جادو کو سلام کرکے چلا جاتے ہی اُسنے آسمان کے قریب وہ شیشہ جسمین غبار تھا آسمان پر مارا وہ آسمان پر پڑتے ہی ٹوٹ گیا اُس سے وہ دھوان نکلا تمام عالم پہ غبار ہو گیا جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سواے دھوئین کے کچھ نظر نہ آتا تھا وہ دھوان لشکر طومار شاہ کے لوگون مین گیا اور جسکی آنکھ مین لگا وہ نابینا ہو گیا ایک تلاطم مچگیا یا خداوند اس بلا سے بچائیے اُدھر اُس پتلے نے دوسرا شیشہ اُٹھا کر آسمان ساختۂ سحر آفتاب پر مارا وہ بھی پڑکر ٹوٹ گیا اور خون جو اُسمین تھا وہ جوش کھا کر بالاے آسمان گیا اور ابر خونی رنگ بنکر تیار

ہوا اور اُس ابر سے خون لشکر طومار شاہ پر برسنے لگا جسپر قطرہ خون کا پڑا وہ پتھر کا ہو گیا دو بلاؤن مین لشکر
مبتلا ہوا یہ واقعہ دیکھکے سب نے آنکھین بند کر لی تھین کہ دھوان نکلے اب خون برسنے لگا اور لوگ پتھر کے
ہونے لگے اور زیادہ پریشان ہوئے کہ کیا کرین اگر آنکھین کھولتے ہین تو نابینا ہوتے ہین اور اگر نہین
کھولتے ہین اور کوئی تدبیر نہین کرتے ہین تو پتھر کے ہوئے جاتے ہین لشکر طومار شاہ ایک آفت مین
مبتلا ہو تہلکہ تمام لشکر مین پڑا ہوا ہی ہزارون مع راکب و مرکب سنگ سیاہ ہو کر رہگئے ہین طومار شاہ وغیرہ
سپرین سرون پر روکے ہوئے ہین بہت سے لشکری زیر سایہ درخت کھڑے ہین صفین درہم وبرہم ہو گئی
ہین یہان تو یہ حال ہو طومار شاہ دعا مانگ رہا ہو اُدھر اُس پتلے نے یا سامری کہکر اور چیخ مارکر وہ بیضہ
فولادی جو کہ اژدر نے اُسکو دیا تھا آسمان پر مارا وہ بیضہ آسمان پر پڑا ایک تڑاقہ ہوا کہ تمام صحرا گونج گیا
یہ ثابت ہوا کہ ہفت طبق آسمان زمین پر گرے زمین جا بجا سے شق ہو گئی پانی نکل آیا مردے زیر زمین دہل
گئے کنج مرقد مین گوشہ امن تلاش کرنے لگے خفتگان زمین نے یہ خیال کیا کہ قیامت آگئی اسرافیل نے
صور قیامت پھونکا رستم ایسا بہادر زیر زمین کفن مین کانپ کر رہگیا گوشہ کفن سے منھ چھپا لیا یہ حالت
اُس صدا سے ہوئی بہت لوگ ہلاک ہو گئے حاملہ عورتون کے جو کہ شہر آفتاب نما و دیگر اطراف مین تھین
اُنکے حمل ساقط ہو گئے بہت سی عمارتین ہل کر رہگئین قلعہ آفتاب نما کو بھی حرکت ہوئی برجیس یہان
بیٹھا ہوا ہو تماشہ جنگ مین مع اہل دربار کے مصروف ہو قلعہ کو جو حرکت ہوئی سب اہل دربار پکارے
کہ یا خداوند بچایئے قلعہ کو جنبش ہوئی برجیس نے پردہ قدرت کے اندر سے کہا کہ پریشان نہو مین موجود ہون کچھ
نہوگا سب خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہو کہ جیسے ہی وہ بیضہ پڑا اور یہ صدا بلند ہوئی بس اُس بیضہ
کا پڑنا تھا کہ آسمان شق ہو گیا اور وہ پتلہ فوراً کارد لیکر اندر اُس آسمان کے مثل تیر کے داخل ہوا اور تلاطم
مچ گیا اژدر نے سحر کرنا شروع کیا راوی نے بیان کیا ہو کہ جیسے وہ پتلہ داخل آسمان ہوا وہ شگاف فوراً
بند ہو گیا وہ پتلہ مثل تیر کے چلا جاتا ہو کہ ایک مقام پہ رُکا کیونکہ اندر اُس آسمان کے بہت بڑی وسعت تھی
جیسے ہی رکا ایک ہاتھ پیدا ہوا اور اُسکی گردن پکڑلی وہ چلانے لگا کہ اژدر جادو مجکو بچایئے میری جان نکلی
کیونکہ حریف زبردست نے پکڑ لیا ہو اب کون سنے کیونکہ اژدر تک آواز بھی نہین آتی تھی اُس ہاتھ نے
اُسکو پکڑکر رسی سے باندھا اور اُسکے ہاتھ سے کارد چھین لی اور لٹکائے ہوئے صرف ہاتھ معلوم ہوتا ہو اور کچھ
نظر نہین آتا ہو چند قدم چلا کہ پھر آسمان شق ہوا اور اُس ہاتھ نے اُس پتلے کو باہر نکالا اور کہا کہ اے اژدر دیکھ
تیرا سحر پکڑ گیا گو تو نے بہت بڑا سحر کیا تھا اگر کوئی ساحر ہوتا تو ضرور تو نے اُسکا سحر بھی دفع کیا تھا اور اُسکو قتل بھی
کیا تھا مگر خدا سے کیا زور بندے کا چلتا ہو آخر منھ کی کھائی اب اپنے سحر کو بچالے یہ کہکر اُسی کارد سے اُس
پتلہ کو ذبح کیا وہ بہت چلایا اور پھڑکا مگر کچھ نہوا فوراً ذبح کر کے اُسکو پھینکدیا وہ وہی ماش کا آٹا تھا مگر ابھی تک
اُسی طور سے دھوان لشکر پر محیط ہو اور ابر خونی برس رہا ہو لشکر مین تلاطم ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ اژدر
نے بہت زبردست سحر کیا تھا یہ سحر وہ تھا کہ جو بشرکت سامری و جمشید تیار ہوا تھا ورنہ اُسکا رد نہ تیار ہو سکتا تھا
اگر آفتاب جادو اپنا بندوبست نہ کر چکا ہوتا تو ضرور یہ سب کارخانہ اُسکا مٹ جاتا چونکہ اُسکو سحر سے
سب حال معلوم ہو چکا تھا اُسنے سب بندوبست کر لیا تھا اور ساحر زبردست بھی تھا اِس سبب سے ہر
مرتبہ غالب آیا ہر حربہ سحر اژدر کا اُسنے رد تیار کر لیا تھا رات بھر مین بس جب وہ پتلہ بھی اُسکے سحر سے دفع
ہوا دوسرا سبب یہ ہو کہ سومنات جادو جو کہ اُستاد آفتاب ہو وہ بھی تو شریک آفتاب ہو اور ایسا زبردست
ساحر ہو کہ اژدر وغیرہ اُسکے آگے طفل مکتب ہین یہ بھی پہلو نشین سامری و جمشید ہو بہت سے سحر اُسکے

پاس ایسے ہین کہ جنکا رد سامری و جمشید نہین کرسکے اُنکی صلاح سے اسنے تیار کیے ہین ایسا ساحر ہو کہ غازۂ سحر تیار کیا ہو کہ جو کہ بر جیس کے منھ پر ملا ہو کہ جسکے سبب سے سب اُسکو سجدہ کرتے ہین اُسکو کوئی رد نہین کرسکتا ہو اور نہ اُسکے اثر کو مٹا سکتا ہو یہ زور اور آفتاب جادو کو ہو اُسی نے یہ سب چیزین تیار رکی ہین اور اُسی نے آفتاب کو اسقدر زور دیا ہو یہ اُسی کا سحر ہو وہ بھی کمک کر رہا ہو اور آفتاب بھی ان سب سے زبردست ہو بس دو ساحر زبردست جب ایسی تدبیرین کرین تو پھر کون مقابلہ کرسکتا ہو اور وہ اس طور سے شریک آفتاب ہو کہ کوئی ساحر اُسکے حال سے آگاہ نہین ہو سوائے آفتاب کے یا اسکی دختر کے کہ دختر سومنات تو جانتی ہو ان دو کے سوا کوئی واقف نہین ہو بس آمدم بر سر مطلب بس جب اژدر جادو کا یہ بھی سحر رد ہوا اژدر نے قصد کیا کہ اور کوئی سحر کرے کہ آواز آئی او اژدر بس ہو چکا اب ہوشیار ہو جا کہ مین اپنا عذاب تیرے اوپر نازل کرتا ہون کیونکہ میرے بندے تیرے سبب سے بلا مین مبتلا ہین اور تو اُنکو بیکار کو پریشان کرتا ہو ہان اگر تو تنہا میرے اوپر حربہ کیے جاتا تو مین ابھی تجکو اپنے عذاب مین نہ مبتلا کرتا مگر تو تو اُنکو عاجز کرتا ہو اب خبردار ہو جا مین اپنا جلوہ تجکو دکھاتا ہون بس یہ صدا آئی اور آسمان کو حرکت ہوئی اژدر سمجھ گیا کہ اب آسمان شق ہوگا اور آفتاب نکلے گا اور میرے اوپر عکس پڑیگا اور جب مین جلنے لگونگا تو زمین پر گریگا بس یہ امر اپنے دل مین خیال کرکے اسنے فوراً کچھ جھولی سے نکال کر اپنے جسم پر ملا اور تخت پر سے زمین پر آیا اور اسم سحر پڑھکر ایک قلابک لگائی اور اب سب نے دیکھا کہ ایک اژدر طویل القامت میدان مین کھڑا ہو سر اُسکا مثل گنبد فلک کے ہے اور دونون آنکھین دو تنور روشن ہین دم کا اُسکے نشان تک نہین ہو سیاہ اسقدر ہو کہ ظلمت ظلمات اُسکے آگے کوئی حقیقت نہین رکھتی ہے بال بڑے بڑے ہین جب دم کشی کرتا ہو جسقدر سبزہ ہرا بھرا صحرا مین اُگا ہو منھ سے شعلے نکلتے ہین تو وہ سبزہ جل جاتا ہو اور بڑے بڑے سنگریزے و درخت جڑ سے اُکھڑ کر اُسکے منھ مین چلے جاتے ہین پشت و شکم پر سفید داغ ہین ہر بن مو سے شعلے نکل رہے ہین سر پر ایک چوٹی ہو اُسکے گرد و اطراف کا سب سبزہ خاک ہو گیا ہو جل کر جب زمین پر منھ مارتا ہو غار ہو جاتا ہو یہ تو اُسکی صورت ہو لشکریون کے اُس اژدر کو دیکھکر ہوش جاتے رہے مرکب بگڈریان کرنے لگے راکب پچھڑی جانے لگے مگر مرکب روکتے نہین ہین اُس اژدر نے ایک مرتبہ بل کھاکر آسمان کی طرف سر بلند کیا معلوم ہوا کہ گویا پہاڑ ظلمت حائل ہو گیا اُس اژدر نے منھ کھولدیا اور اُس آسمان ساختہ آفتاب کی طرف بلند کیا منھ سے شعلے نکلنے لگے اژدر جادو نے تو یہ تدبیر اس خیال سے کی کہ اس امر سے تو مین نے اپنا اطمینان کرلیا ہو کہ اُسکا عکس میرے اوپر نہ اثر کریگا بس اگر مین اسی صورت پر رہونگا تو وہ میرے اوپر گریگا اور مقابلہ ہوگا اس سے اژدر بنکر اور منھ کھول کر زیر آسمان کھڑا ہون جب اسکا عکس میرے اوپر اثر نہ کریگا تو یہ برہم ہوکر میرے اوپر گریگا مین دم کشی کرکے اُسکو نگل لونگا وہ آفتاب بنا ہوا ہو میرا کچھ نہ کرسکے گا شکم مین جاتے جاتے شعلہاے سحر سے جل کر خاک ہو جائیگا بس اس سبب سے صورت اژدر پہ تیار ہوا تھا یہ تو اُس انتظار مین منھ کھولے ہوئے کھڑا ہو اُدھر آسمان کو حرکت ہوئی آسمان شق ہوا اصل آفتاب تو ابر سحر مین آفتاب کے پنہان ہوا اور آفتاب جادو آفتاب بنا ہوا اُس آسمان سے ظاہر ہوا بس گرمی اُسی طور سے ہوئی اور لشکر اورنگ و چترنگ کے لوگون کی وہی حالت ہوئی اُدھر آفتاب نے اپنا عکس اُس اژدر پر ڈالا چونکہ وہ اپنی حفاظت کرچکا تھا کیونکہ یہ بھی تو ساحر زبردست ہو اس سبب سے اُس عکس نے اپنا پورا اثر نہین کیا اسقدر تو ضرور ہوا کہ گرمی معلوم ہونے لگی اور دل و جگر مین آگ لگ گئی بیقرار ہونے لگا مگر یہ حال نہین ہوا کہ دھوان نکلے ہان گرمی بہت معلوم ہونے لگی اُدھر آفتاب چند دقیقہ

قائم رہا جب وقت اُسکا گذرا کہ جس عرصہ مین کہ اُسکے عکس کے پڑنے سے انسان جلکر خاک ہوجاتا ہی اور یہ نہ جلا تو ایک
مرتبہ آفتاب چمک کر اور کڑک کر آسمان سے جدا ہو کر طرف اژدر کے بہت تیزی سے چلا مثل تیر شہاب یا شرارہ
سنگ کے جیسے ہی اُسکے دہن کے قریب پہونچا اُسنے شعلہ چھوڑا اُسنے مُنھ باز کر دیا مُنھ تو کھولے ہوئے کھڑا تھا
دم کشی کی کہ آفتاب مثل گولے کے اُسکے دہن مین داخل ہو گیا اُسنے فوراً مُنھ بند کر لیا اُدھر وہ آفتاب اُسکے
دل و جگر کو جلاتا ہوا اور شکم کی آنتون کو بھی پشت کو توڑ کر ایک مرتبہ کڑک کر نکلا میان اژدر کچھ سوچے تھے
ہو کچھ گیا بموجب شعر اُلٹی ہو گئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا ✤ آخر اِس بیماری عشق نے کام اپنا
تمام کیا ✤ سوچا کچھ تھا ہو کچھ گیا اُدھر تو آفتاب نکلا سب نے دیکھا کہ آفتاب اُسی طور سے چمک رہا ہی اور
فوراً اُس سے بلند ہو کر آسمان مین پوشیدہ ہو گیا اُدھر جسم اژدر سے شعلہ نکلا کہ اُسنے اُسکو جلانا شروع کیا وہ
یکایک جل گیا بس اُسکا جلنا تھا کہ ایک تلاطم مچگیا تاریکی ہوگئی صدائین ہولناک آنے لگین برقین چمک چمک کر
گرنے لگین آندھی سیاہ اُٹھی برفباری و سنگباری ہونے لگی خون برسنے لگا بیر تدبیر بھول کہ ہائے اژدر
جادو وائے اژدر جادو کا شور کرنے لگے تھوڑے عرصہ تک یہ تلاطم رہا زلزلہ سا زمین کو ہوا تاریکی ایسی
ہوئی کہ دن کی رات ہوگئی یہانتک کہ وہ علامت سحر جو کہ ساحر کے مرنے سے بلند ہوتی ہی برطرف ہونے لگی اب
اُس تاریکی سے یہ صدا آئی کہ کشتی مرا نام من اژدر جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسید جب
یہ صدا آچکی وہ سب علامتین برطرف ہوئین روشنی ہوئی تاریکی جاتی رہی مطلع صاف ہو گیا لشکر ارژنگ و چترنگ
و خود ارژنگ و سنخگان و چترنگ و اسلم بن تورج نے دیکھا کہ نہ وہ اژدر ہی نہ کچھ ہی لاش اژدر جادو
کے شکم چاک جلے ہوئی خاک معرکہ پر پڑی ہی تخت بھی جل گیا یہ دیکھنا تھا کہ ارژنگ نے ہائے اُستاد
ہائے اُستاد کہکر اپنا گریبان تا بدامن چاک کیا سنخگان نے کہا کہ ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ انکی بھی قضا ہو
جو یہ اسقدر جلدی کرتے ہین مگر ہمنے منع بھی کیا کسی بنے نہ سُنا آخر اسکا نتیجہ دیکھا یہ کہکر سنخگان نے گریبان
چاک کیا چترنگ بھی شریک حال ہوا کیونکہ وہ خود ہی تو اپنے غمون مین مبتلا تھا کل ہی اُسکی زوجہ وہان
داستا دقتل ہوئے تھے یہ جو تھا اور غم ہوا دونون لشکرون کے سوارون نے جو دیکھا کہ ہمارے افسرون
نے اپنے گریبان چاک کیے اِن سب نے بھی ہائے اژدر جادو کہکر گریبان چاک کیے اور رونے لگے
اُدھر ارژنگ نے اپنے حواس درست کر کے لشکر کو اپنے حکم دیا کہ دونون لشکر ملکر ان آفتاب پرستون
کو قتل کرو میدان سے زندہ نہ جانے دو ایک آفتاب پرست زندہ نہ بچے اِنسے عوض خون اژدر جادو
و تحرّم جادو و ثمود جادو و جمود جادو و افصرام جادو لو یہ حکم دینا تھا کہ لشکر ارژنگ و لشکر چترنگ
تلوارین علم کرکے سپرین اُٹھا کر نیزے بلند کر کے گرزگران تول کر مرکبون کی باگین اُٹھا کر ایک مرتبہ یلغر
کر کے اور بزن بزن کہتے ہوئے لشکر طومار شاہ وغیرہ پر بقصد مغلوب چلے ارژنگ نے فیلبان کو
حکم دیا کہ ہاتھیون کو بڑھا طرف میدان جنگ کے اُسنے ہاتھی بھی بڑھا دئے بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر مین جوش آیا ہی
یہ اسقدر لشکر تھا کہ جسکی حد نہین ہی جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سوائے تلوارون اور نیزون کے کچھ نہ نظر آتا تھا اور
مرکبون کے ٹاپون کی صدا سے صحرا ہل رہا تھا یہ لوگ تو مثل مور و ملخ کے نرغہ کر کے چلے اُدھر کا حال
ملاحظہ ہو کہ جب آفتاب نے اژدر جادو کو گر کر جلادیا اور وہ قتل ہوا اُسکے مرنے کی صدا بلند ہوئی وہ جو اُسکے
سحر کا دھواں تھا اور ابر خونی کہ جو برس رہا تھا سب دفع ہو گیا اور جو لوگ نابینا اور سنگ سیاہ کے ہو گئے
تھے سب حالت اصلی پر آگئے تھے کہ اتنے عرصے مین تاریکی برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی صفین درست ہوئین کہ
طومار شاہ وغیرہ نے جو لشکر ارژنگ وغیرہ کو بقصد فاسد اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اپنے لشکر کو بھی حکم دیا کہ ارژنگ

پرست بقصد فاسد تمھاری طرف آتے ہین لینا انکو یہانتک نہ آنے دینا یہ حکم جو ملا تو کل آفتاب پرست تلوارین میان سے نکال اور مرکب اُٹھا کر ایک مرتبہ ادھر سے چلے انکے بھی مرکبون کے ٹاپون سے زمین معرکہ ہل گئی تخت طومار شاہ وغیرہ کا برحا باجے جنگی بجنے لگے قرنا کو دم ملا نفیر مہیجی کوس کرگرائے تاشون کی صدا بلند ہوئی جوانون کے دل بھر آئے علمون کے پھریرے لہرائے وہ لوگ بڑھے جو وسط میدان مین تھے کہ جہان لاش اژدر جادو کی پڑی ہوئی تھی کہ یہ لشکر بھی پہونچ گیا دونون لشکر غٹ پٹ ہو گئے تلوار چلنے لگی سنانین چمکنے لگین کھٹا کھٹ کی بلند ہوگئی خنجر بازی ہونے لگی گرزگران کی صدائین بلند ہوئین جھنکار تلوارونکی تا بہ فلک جانے لگی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی قیامت کی تلوار چل رہی تھی سرون کے ڈھیر لاشون کے انبار ہوگئے سوار و پیدل مجروح ہو ہو کر دونون لشکرون کے گرنے لگے اور مثل مرغ نیم جان کے تڑپنے لگے بازار مرگ گرم ہوا ملک الموت روحین قبض کر کرکے دونون جانب کے اہل لشکر کی مالک جہنم کے حوالے کرنے لگے ہر طرف لاشون کے انبار ہوگئے مرکب سواران کشتہ و مجروح کی لاشون کو روندتے پھرتے تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی تمام لاشین پامال ہوئی جاتی تھین مرکبون کی ٹاپون سے جو غبار اُڑ اُڑ کر بالاے آسمان جاتا تھا تو ایک آسمان خاکی بنکر تیار ہوگیا جیساکہ شاعر نے کہا ہے شعر ز سم ستوران دران پہن دشت * زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * بڑے غضب کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تھی نقیبون کی یہ حالت تھی کہ پکارتے پھرتے تھے کہ جوانون یہ وقت جان لڑا دینے کا ہے جان لڑا دو نام پیدا کرو اُس مقام پر قیامت کی لڑائی اور ایسی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ دریاے خون صحرا مین جاری تھا لاشین جو سوار و پیدل کی اُس دریاے خون مین گرین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ مگر شناوری کر رہے ہین ہاتھ پیرون کی مچھلیان معلوم ہوتی تھین تلوارین ناگنین نیزے اژدر دراز سپرین سنگ پشت کا عالم دکھاتی تھین سر حباب معلوم ہوتے تھے تلوارین چمک چمک کر جو لشکر پر گرتی تھین تو ابر سپر کو پارہ پارہ کر دیتی تھین نیزے جو خون مین ڈوب کر بلند ہوتے تھے اور اُنکی سنانین بسبب عکس آفتاب کے چمکتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت رمانی کے ٹکڑے آسمان پر چمک رہے ہین سواران باہسلم غٹ پٹ تھے خنجر چل رہے تھے اُنکی چقا چاق الگ بلند تھی وہان پر دریاے خون جاری تھا اور بہ ہر ایک جانب کو روان تھا جیساکہ شاعر نے کہا ہے شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید * زمین خون شد و خون بجیحون رسید * عجب عالم تھا ترک فلک بھی اُس جنگ مغلوبہ کو بھی دیکھکر کانپ رہا تھا پیر فلک لرزان تھا صداے دلیران سے صحرا گونج رہا تھا جوانون کے نعرون کی صدا گوش گردون کے پار ہوئی جاتی تھی ایسی جنگ مغلوبہ تھی کہ گاؤ زمین کے پاؤن تھرائے جاتے تھے وہ یہ کہتی تھی کہ آج زمین پر کیا معرکہ ہے جو اسقدر زمین کو زلزلہ ہے سبب اسکا یہ تھا کہ قریب اسی نوے لاکھ کے تینون لشکر تھے اور باہم ملے ہوئے لڑ رہے تھے دلیرون نے جو نقیبون کی صدا سُنی اور امنگ جنگ زیادہ ہوئی دل توڑ توڑ کر لڑنے لگے ارژنگ پرستون و چترنگ پرستون کا یہ قصد ہے کہ ہم غالب آئین آفتاب پرست اپنی فتح چاہتے ہین ایک طرف ساحران لشکر ارژنگ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اسلم بن تورج سحر کر رہا ہے اُنکے نارنج و ترنج چل رہے ہین ایک طرف ترماسپ لڑ رہا ہے ایک جانب دیلم مقابلہ کر رہا ہے دونون لشکرون کے سوار و پیدل مر مر کر گر رہے ہین بسمل کراہ رہے ہین صداے اہو بلند ہے کسی جانب سے بزن و بکش کی صدا آتی ہے ادھر تو یہ جنگ ہو رہی ہے ادھر بسبب اسلم کے و دیگر ساحرون کے سحر کے آفتاب پرست زیادہ کام آرہے ہین کہ یکایک آسمان شق ہوا اور آفتاب نمایان ہوا اُسکا عکس جو لشکر ارژنگ و چترنگ پر پڑنے لگا اور صدا آئی کہ مین اپنا عذاب سب پر نازل کرتا ہون اور اپنے آتش نور جمال سے

سب کو جلائے دیتا ہون بس عکس جو پڑنے لگا ارژنگ و چتر تنگ پرست جلنے لگے اب آفتاب پرستون کی بن آئی یہ قتل کرنے لگے قریب تھا کہ علم لشکر کو آفتاب پرست گرا دین اور شکست دین یہ رنگ جو سختگان نے دیکھا اور خیال کیا کہ آفتاب پرست غالب آئے اور قریب ہی کہ لشکر جھرسٹ کھا کر میدان جنگ سے فرار کرے اور کسی قدر لشکر نے گھونگھٹ بھی کھایا تھا کچھ بیدلون نے رخ بھی پھیرا تھا اسنے خیال کیا کہ اگر ایسا ہوا تو غضب ہو گیا یہ لوگ پڑاو پر بھی دم نہین لینے دینگے دوسرے آفتاب سحر بھی نکل آیا کہ جسکے سبب سے یہ لشکر کا حال ہوا ہی ہزارون اتنے ہی عرصے مین جلکر خاک ہو گئے ہین آج ہی تو خاتمہ ہو جائیگا ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہ اپنے دل مین خیال کرکے ارژنگ سے کہا کہ کیا تماشہ دیکھ رہے ہو کیا لشکر کا آج ہی خاتمہ کرا دوگے ایک تو یہ نادانی کی کہ جنگ مغلوبہ کا حکم دیا دوسرے یہ حماقت ہی کہ طبل باز نہین بجواتے ہو ارے غضب ہوا جاتا ہی آفتاب پرست غالب آئے ہین تمھارے لشکر کا رنگ بے ڈھنگ ہی کوئی دم مین فرار کرتے ہین یہ لوگ پڑاو تک پیچھا نہ چھوڑینگے اور یہ آفتاب اسوقت سب کو جلا دیگا کوئی نہ بچیگا ارژنگ نے گھبرا کر سختگان سے کہا کہ پھر مین کیا کرون جو تقدیر کرتا ہون بگڑ جاتی ہی اب جو بتاؤ وہ تقدیر کرون سختگان نے مسکرا کر کہا کہ دعوی خدائی تو آپ کرتے ہین اور تقدیر کرنا مجھ سے دریافت کرتے ہین کس برتے پر خدائی کا دعوی کیا اگر قدرت نہ تھی تو کیا میری کمک پر کیا تھا مین کیا جانون جو جی چاہے وہ تقدیر کرو ارژنگ نے کہا کہ ای سختگان میرے دادا اکثر تیرے دادا سے دریافت کرکے تقدیر کرتے تھے اکثر امور خدائی انھون نے انکے سپرد کیے تھے اسی طور سے زمرد ثانی پدر میرے تمھارے باپ سے صلاح کرکے تقدیر کرتے تھے بس مین بھی انھین کی پیروی کرتا ہون مین نے بھی اکثر امور خدائی تیرے سپرد کیے ہین بس جو تو بتا وہ مین کرون یہ مقام مذاق کا نہین ہی میرے حواس درست نہین ہین ایک تو غم اژدر جادو کا دوسرے لشکر کے شکست کھانے کا الم تیسرے تیری باتون نے الگ جگر کو خون کر دیا ہی جو تجھے خیال معشوقہ و تصور یار جانی نے قلب و جگر کو کباب کیا ہی مین یہان آکر تباہ ہو گیا مین تو کس ولولہ اور کس خیال مین تھا مگر یہان آکر دوسرا حساب ہوا سختگان نے جواب دیا کہ جی ہان اور ثریا پر فریفتہ ہو جیسے اور عشق مین مبتلا کر خدا پرستون کے مقابلے کو چھوڑ کر ادھر آئے ہین پہلے مین عرض کر چکا ہون کہ ثریا کا ملنا امر محال ہی یہ خیال بالکل بیکار ہی اس امر مین کوشش کرنا نہایت درجہ ذلیل اور سوائے جگر خون کرنے کے کچھ بھی حصول نہین سراسر فضول ہی یہ کسی نہ کسی خدا پرست کا حصہ ہی ارژنگ نے کہا کہ پھر تو وہی باتین کرنے لگا کیا منشا یہ ہی کہ لشکر شکست کھا کر بھاگے جلد بتا سختگان نے کہا کہ کیا تدبیر بتاؤن تم ایسے نادان ہو اور کم عقل ہو تو خدائی بیکار کرتے ہو بیکار بندگان زمرد ثانی ولقا کا خون اپنی گردن پر لیتے ہو میان سہل تدبیر تو یہ ہی کہ طبل باز گشت بجوا دو سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہی ارژنگ نے ایک بلند قہقہہ مارا اور کہا کہ اسی ہزار برس بیشتر مین یہ تقدیر کر چکا تھا کہ اپنے وزیر کی رائے پر اس مقابلہ مین کام کر دنگا یہ کہکر حکم دیا کہ پھر نقارچی کو حکم دو کہ وہ طبل باز پر چوب لگائے یہ حکم سنکے سختگان نے کھڑے ہو کر رومال ہلایا اور نقارچی کو اشارہ کیا کہ بیٹھا ہوا کیا دیکھ رہا ہی طبل باز بجا دے یہ جو اشارہ اسنے پایا چوب اٹھا کر دھا دھم نقارے کو پیٹنا شروع کیا ادھر آفتاب پرست اسقدر غالب آئے تھے کہ ہاتھ مارتے اور قتل کرتے ہوئے ایک فرسخ تک پیچھے ہٹا لائے تھے گو یہ بہت تھے مگر سبب یہ تھا کہ ایک تو آفتاب کی گرمی ہلاک کیے دیتی تھی دوسرے آفتاب جلا رہا تھا تیسرے بسبب شدت پیاس کے حواس درست نہ تھے کیا مقابلہ کرتے جو تھے یہ لوگ قتل کر رہے تھے اگر تھوڑی دیر اور طبل باز نہ بجتا تو لشکر کے قدم بالکل اٹھ

جاتے اور اُٹھ چلے تھے اگر ایک حملہ اور آفتاب برست کرتے تو یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوتے جیسے ہی صدائے طبل بلند ہوئی برابر سے طومار شاہ کے صدا آئی کہ اُن لوگون نے عاجز ہو کر طبل باز بجوا دیا اور امان چاہی اب نہ قتل کرو تم بھی طبل باز بجوا کر واپس جاؤ ہم اُنپر اپنا عذاب نازل کرینگے یہ جانتے کہان ہین یہ سننا تھا کہ طومار شاہ نے طبل باز کے بجنے کا حکم دیا یہان نقارے پر چوب پڑی سرداران لشکر طومار شاہ اپنے پشت دست کو کاٹ کر رہگئے کہ یہ کیا بادشاہ نے کیا کہ طبل باز بجوا دیا ہمنو لڑائی کو فتح کر چکے تھے اب باقی کیا تھا ایک حملہ مین لشکر فرار کر جاتا دانت پیس پیس کر رہگئے ہاتھون کو روک لیا اُدھر لشکر ارزنگ وچترنگ کے لوگون نے جو صدا طبل کی سُنی جان مین جان آئی ہاتھ روک لیے وہ شور وغل موقوف ہوا آفتاب بھی آسمان مین پنہان ہو گیا دن بھی تمام ہو چکا تھا اب ارزنگ نے حکم دیا کہ لشکر فرودگاہ پر واپس چلے اور محاسب شمار کرکے عرض کرے کہ کسقدر لوگ ہماری طرف کے اس جنگ مین کام آئے اور کسقدر لشکر طومار شاہ کے ابھی لشکر ارزنگ ولشکر طومار شاہ میدان سے فرودگاہ پر واپس نہین گیا تھا سب اُسی مقام پر موجود تھے ارزنگ وچترنگ بھی تھے کہ اُس آسمان سے صدا آئی کہ اے بندگان مرتدین نے تمکو آج اس سبب سے امان دی اور مہلت دی کہ تم باہم صلاح کر لو اور اس گمراہی سے باز آؤ خیال کرو کہ اژدر محروم کہ جس پر تمکو بڑا بھروسہ تھا وہ کیونکہ میرے عذاب مین مبتلا ہوئے اور بیکار اپنی جان برباد کی بس بہتر یہ ہوگا کہ صلاح کر کے برجلیس کی آکر اطاعت کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو ایک دم مین سب کو پھونک دونگا تمکو دو دن کی مہلت دی جاتی ہے کہ اس زمانے مین جو کچھ تمکو کرنا ہو کر لو ورنہ بعد گذرنے زمانہ مہلت کے پھر کسی کی نہ سنونگا سب کو جلا کر خاک کر دونگا مجکو اختیار تھا کہ آج ہی خاتمہ کر دیتا مگر اس سبب سے کہ شاید تم راہ راست پر آجاؤ اور گمراہی سے باز آؤ ہم آیندہ تمکو اختیار ہو اگر اپنی جانین عزیز ہین تو اطاعت کرنا ورنہ انجام اچھا نہین ہے یہ کہکر کہا کہ اے طومار شاہ لشکر لیکر واپس جا اور دو دن تک راحت سے بسر کر اگر یہ لوگ تیرے پاس التجا لائین کہ ہم اطاعت کرتے ہین تو انکو برجلیس کی اطاعت پر راضی کرکے اور عہد وپیمان لیکر چند معزز لوگون کو خدمت خداوند برجلیس مین روانہ کرنا کیونکہ چند شرائط ہین اگر وہ یہ لوگ قبول کرینگے تو امان انکو ملیگی ورنہ انپر اپنا عذاب نازل کرونگا یہ آواز آکر پھر کچھ صدا نہ آئی طومار شاہ وغیرہ نے محاسب کو طلب کرکے حکم دیا کہ شمار کرکے عرض کرنا کہ کسقدر بندگان خداوند کام آئے اور کسقدر بندگان مرتد مارے گئے پس یہ حکم دے کر طومار شاہ لشکر لیکر فرودگاہ کی طرف واپس چلا اور پڑاؤ پر پہونچکر لشکر کو حکم دیا کہ کمرین کھولو اور حکم دیا کہ جو مجروح ہون اُنکا علاج کیا جائے کہ اسی اثنا مین محاسب نے آکر عرض کیا کہ بندگان خداوند اس جنگ مغلوبہ مین بیس ہزار کام آئے اور بندگان مرتد ساٹھ ہزار اور دس ہزار بندگان خداوند مجروح ہوئے یہ سنکے طومار شاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو دفن کرو اہلکارون نے جا کر سب کو دفن کر دیا یہ حکم دے کر طومار شاہ خیمے مین گیا اور اُسدن کسی نے دربار نہ کیا اُسدن کا دربار موقوف رہا چونکہ رات تو میدان جنگ مین ہو گئی تھی یہان تو یہ بند وبست ہوا اُدھر ارزنگ وچترنگ جو لشکر کو ہمراہ لے کر واپس گئے ابھی اپنے فرودگاہ پر نہ پہونچے تھے کہ محاسب نے آکر عرض کیا کہ ساٹھ ہزار آپ کے لشکر سوار پیدل کام آئے اور بیس ہزار مجروح ہوئے ارزنگ نے حکم دیا کہ مُردون کو دفن کرو اور مجروحون کا علاج کرو یہ حکم دے کر فرودگاہ پر پہونچا خیمون کا اُسی وقت سے علاج ہونے لگا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا چترنگ سے کہا کہ بھائی آج تو تھکے بہت ہین دربار نہ کرینگے تم بھی جا کر آرام کرو اور مین بھی اپنے خیمۂ خلوت

مین جاتا ہون چترنگ کو رخصت کرکے اپنے خیمۂ خلوت مین آیا یاد معشوق و یاد اژدر مین اور اپنی حالت زبونی پر بڑے عرصے تک رویا کیا ادھر چترنگ بھی اپنے خیمے مین جاکر یاد ثمود و محروم مین رویا کیا لشکر مین ہر طرف صدائے گریہ وزاری بلند ہے کوئی ہائے فرزند کہکے رو رہا ہے کوئی ہائے بھائی کہکر گریہ کر رہا ہے کوئی اپنے شوہر کو رو رہا ہے کوئی بھانجے کو کوئی بھتیجے کو کوئی داماد کو اسلم اپنے استاد کے غم مین مبتلا ہے یہان رات بھر تمام لشکر مین صدائے نالہ و افغان بلند رہی یہانتک کہ سحر ہوئی سب لباس سیاہ پہن پہن کر لشکر ارژنگ کے سردار اپنے عزیزون و اژدر کے غم مین سیاہ پوش و لشکر چترنگ کے بھی سردار و خود چترنگ غم ثمود و جمود و محروم مین سیاہ پوش ہوا ارژنگ بھی الم اژدر مین سیاہ پوش تو نہین ہوا مگر سیاہ پٹا بازو یا سر مین باندھ لیا ارژنگ نے صبح کو دربار کیا سب آکر حاضر ہوئے جب سب دونون طرف کے سردار آچکے دربار کفر آثار ضلالت شعارون سے معمور ہو گیا اسوقت ارژنگ نے چترنگ سے کہا کہ بھائی تمنے کل کی تقریر سُنی کہ کیا صدا آئی تھی بھائی بڑا غضب تو یہ ہے کہ بھاگ بھی نہین سکتے ہین بسبب اہل عالم کی طعنہ زنی کے دوسرے یہ دل گوارا نہین کرتا ہے کہ بدون حصول معشوقہ یہانسے جاؤن بس جاہے جان جائے چاہے رہے مین تو نہ جاؤنگا اور نہ ان مقتولون کا ماتم کر سکتے ہین کیونکہ آج و کل کی مہلت ہے اسمین کیا ماتم کرین تمھاری کیا صلاح ہے جو رائے ہو وہ بیان کرو چترنگ نے کہا مین کیا عرض کرون میرے حواس خود باختہ ہین مین تو بالکل بے دست و پا ہو گیا ہون میری رائے کیا اور مین کیا بس جو آپکی رائے مین آئے وہ کیجیے مجکو جنکا بھروسہ تھا وہ سب قتل ہوئے انمین سے ایک نہ رہا مگر ہان مین اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ آفتاب پرستون پر غالب آنا یہ امر بہت دشوار ہے کیونکہ جب اژدر جادو و محروم جادو غالب نہ آئے تو اور کون ایسا ہے ایک تو اُس لشکر کے سوار و پیدل افسر و سردار بہادر ہین دوسرے یہ آفتاب اور قیامت کرتا ہے اِس سے کون سر بر ہوگا ابتو کوئی مد آپ کا ایسا مددگار ساحر ہے کہ جو مقابلہ کرکے اسکو ہٹا دے اور آفتاب جادو کو قتل کرے اور نہ میرے خیال مین کوئی ساحر ایسا زبردست دنیا مین ہے جو کہ ہمسر ہو آفتاب جادو کا بس اِس سے مقابلہ کرنا بیکار ہے سوائے ذلت اُٹھانے اور شکست کھانے کے دوسرا امر نہوگا آیندہ جو آپکی مرضی بندہ ہر امر مین آپ کا شریک ہے سوائے آپ کے اور کسکا شریک ہون اور کسکے پاس جاؤن میرا تو سب ترک و حشم خاک مین ملگیا مین کسی طرف کا نہ رہا یہ جو تقریر چترنگ نے کی ارژنگ کے بھی آنسو نکل آئے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہی میرا بھی حال ہے مین کس سے رائے لون اور کیا کرون چترنگ نے کہا کہ آپ مثل میرے ناچار و مجبور نہین ہین جیسا کہ مین ہون آپ کے ہمراہ اسوقت ایسے ایسے لوگ ہین کہ جو کہ اپنے وقت کے لقمان و فلاطون ہین اُنسے مشورہ فرمایئے ارژنگ نے کہا کہ وہ کون لوگ ہین چترنگ نے کہا کہ دیلم بن توسج و اسلم بن تورج موجود ہین ترماسپ الیاس عقیل و بہادر آپ کے پاس ہے ان سب سے رائے لیجیے ارژنگ نے کہا کہ یہ لوگ بہادر ہین انکو کیا مطلب اور کیا دخل امور خدائی مین یہ لڑنا اور مرنا جانین تمسے اِس سبب سے رائے لیجاتی ہے کہ تم میرے برادر ہو اور میری طرح تم بھی خدائی کرتے ہو اور ہم اور تم ایک ہی شخص کی اولاد ہین گو جدا ہین شکم کا فرق ہے مگر میرا اور تمھارا خون تو ایک ہی ہے کیونکہ جس نطفے سے تم پیدا ہوئے اُسی سے مین بھی پیدا ہوا ہون جو امر خدائی کے تمکو یا مجکو معلوم ہونگے وہ اِن لوگون کو نہ معلوم ہونگے انسے جو رائے لونگا تو یہ رائے دینگے کہ ہمارے نزدیک تو مناسب یہ ہے کہ مقابلہ فرمایئے ہم مقابلہ کرینگے چترنگ نے کہا کہ اچھا انسے نہ رائے لیجیے اسوقت آپ کے ہمراہ وہ شخص ہے کہ جسکے باپ دادا ہمیشہ ہمارے باپ دادا کے پاس رہے بلکہ شریک رہے ہر امر مین ہمارے باپ

اور دادا نے اُنکے بزرگون کو اکثر ایسے امر اہم خدائی کے سپرد کیے اور اُنکی رائے پر کام کرتے تھے وہ ہی مشیر امور خدائی تھے ویسا ہی یہ عقل و فہم مین اپنے وقت کا لقمان اِس زمانہ کا ارسطو عقل مین جالینوس وقت مین ارسطاطالس ہو اُس سے رائے لیجیے ارزنگ نے کہا کہ تمنے جسکی اسقدر تعریف کی وہ کون ہو چترنگ نے کہا کہ آپ کا وزیر اعظم دستور معظم یعنے فلاطون جہان بختگان بن بختگان کہ جسکی عقل کے اسوقت جھنڈے گڑے ہوئے ہین ملاحظہ تو فرمائیے کہ کل کیا کام کیا ہو اور کیا عقلمندی کی ہو اور کسقدر جلد لشکر کی حالت سے واقف ہو گئے اور آپ سے عرض کرکے اور رائے دے کر طبل باز بجوادیا ورنہ کل ہی خاتمہ ہو گیا تھا یہ جو چترنگ نے کہا بختگان نے مسکرا کر جواب دیا کہ یہ سب آپکی غلام نوازی و بندہ پروری ہو ورنہ مین کس قابل ہون ایک محض نالائق و بے عقل کندۂ ناتراش سراسر بد معاش یہ آپ عزت افزائی فرماتے ہین جو کہ عالی مرتبہ لوگ ہین وہ اپنے ملازمون و نمک خوارون کی اسی طور سے قدر کرتے ہین جن لوگون کا آپ نے ذکر فرمایا وہ دراصل اس قابل تھے کہ جو کچھ انکی تعریف کی جائے وہ سب اُنکی شان مین کم ہو اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ کل بڑی عقلمندی کی اُسوقت عقل لڑ گئی ورنہ یہان ہمہ وقت تو اس امر کی فکر رہتی ہو کہ دیکھیے کل کیا ہوتا ہو حضور آمدنی کم مصارف زیادہ اُسپر غضب یہ کہ اولاد کی کثرت ہمہ وقت اسی فکر مین رہتا ہون مین کیا رائے دونگا اور میری کیا رائے چترنگ نے کہا کہ یہ سب تمہاری لیاقت پر دلیل ہو کہ جو تم اسقدر انکسار کرتے ہو بس جو تم رائے دوگے وہ بہت عمدہ اور صائب و نایاب ہوگی یہ کہکر ارزنگ سے کہا کہ انسے رائے لیجیے ارزنگ نے کہا کہ مین نوے ہزار برس بیشتر یہی تقدیر کر چکا ہون کہ اپنے وزیر سے رائے لونگا یہ کہکر بختگان کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ ہان بیان کر کہ تمھاری رائے کیا ہو اس مقدمہ مین کہ آیا یہان سے فرار کیا جائے یا مقابلہ یا اطاعت مقابلہ مین جو خرابی ہو وہ بھی تم پر ظاہر ہو اور یہان سے فرار کرنے مین جو خرابی ہو وہ بھی ظاہر ہو اور اطاعت کرنے مین جو نقصان ہین اور فائدے ہین وہ سب تم پر ہویدا ہین بختگان نے پہلے تو بہت انکار کیا جب ارزنگ نے کسی طور سے نہ مانا تو کہا کہ اچھا مین ایک شرط سے رائے دیتا ہون پہلے اسکو آپ سماعت فرمالین اور قبول کرلین تو پھر مین اپنی رائے بیان کرون اسکا خیال رہے کہ مین جو رائے دونگا وہ آپ کے مفید ہوگی اور آپکی خیر خواہی کی صورت سے دونگا اور یہ چاہونگا کہ کسی طور سے آپکو ذلت نہو اور ترقی کی صورت پیدا ہو ارزنگ نے کہا کہ وہ شرط بیان کر بختگان نے کہا کہ وہ شرط یہ ہو کہ جو مین کہون اُسپر عمل فرمائیے اُسکے خلاف عمل مین نہ لائیے دوسرے اگر مین کوئی امر خلاف عرض کرون اسکی تردید دوسرے کرین اور امر معقول ہو تو کوئی نہ بولے بلکہ سب قبول کرین ارزنگ نے کہا کہ ہمنے قبول کیا مین نے یہان کے معاملات تیری رائے پر چھوڑے جو تو کہیگا مین اُسپر ضرور عمل کرونگا چاہے میرے لیے خرابی ہو اور چاہے اچھائی ہو یہ سنکر بختگان نے کہا کہ خرابی کبھی نہوگی آپ اِس امر سے اطمینان رکھین یہ سنکے ارزنگ نے پکار کر کہا کہ سب اہل دربار آگاہ ہون کہ ہمنے آج سے بختگان کو اپنی خدائی کے کامون مین شریک کیا اکثر ہم اسکی رائے پر ہی کام کیا کرینگے اور ہمنے آج سے اسکو مشیر قدرت کا خطاب دیا یہ سنکے بختگان اپنے مقام پر سے اٹھا اور بہت مؤدب ہو کر ارزنگ و چترنگ کو سلام کیا اور کہا کہ اب مین اپنی رائے بیان کرتا ہون خداوند کو یاد ہوگا کہ پرسون جب بعد مقابلہ جنگ کے بعد قتل ہونے ہرمز جادو کے لشکر فرودگاہ پر واپس آیا ہو اور آپنے دربار فرمایا ہو اور رائے لی ہو آپ نے مجھ سے تو مین نے اُسدن بھی عرض کیا تھا کہ اب مقابلہ کرنا مناسب نہین ہو اور اُسکے پہلو بتا دیے تھے مگر ہمارے اتر رجاد کو یہ امر ناگوار ہوا تھا اور انھون نے

زبردستی آپکو عاجز کر کے طبل جنگ بجوایا جو انجام مین سوچا تھا وہی ہوا گو مین نے منع بھی کیا مگر اُنھون نے
نہ سنا خیر اسکی شکایت کرنا بیجا ہی ہان اگر وہ ہوتے تو مین سلام کرتا وہ تو خدمت سامری و جمشید و
لقا و زمرد شاہ مین ہین بس اصل امر یہ ہی کہ مقابلے مین جو نقصان ہین اور جو خرابیان ہین وہ سب
آپ پر ظاہر ہین آپ پر کیا موقوف ہی کل اہل دربار بلکہ کل اہل لشکر پر سوا نقصان مال اور بربادی
جان کے دوسرا نفع نہین ظفر پانا امر دشوار ہی اور یہا نسے فرار کرنے مین سوائے ذلت کے کوئی نفع نہین
ہر ایک کی نگاہ مین ذلیل ہونا پڑیگا بس اب رہا امر اطاعت اسمین بہت سے فائدے ہین اُنکو مین بیان
کرتا ہون ذرا سب صاحب سماعت فرمائین اور جو امر بیجا مین عرض کرون آپ اُسکی تردید فرمائین
اول تو یہ خیال کر لیا جائے کہ اطاعت مین کوئی نقصان نہین ہی سوائے نفع کے وہ نفع تو مین پھر عرض
کرونگا پہلے مین اس امر کو آپ لوگون پر ثابت کیے دیتا ہون کہ خداوند ہو کر بندون کی اطاعت کرین
اور وہ بندے جو کہ مرتد ہون اور دشمن جان اگر اس امر کا کوئی اعتراض کرے تو یہ جواب ہی کہ جبکہ خداوند
لقا جو کہ سبائل مین قیطول خدائی پر بیٹھکر خدائی کرتے تھے اور اٹھارہ ہزار ملک باختر کے لوگ اُنکو خدائی
مانتے تھے اور سجدہ کرتے تھے جنکے چار پیغمبر تھے مثل گنجاب و گاولنگی کے جو کہ ہر ایک بادشاہ بزرگ
تھا اور لشکر کثیر رکھتا تھا اور بڑے بڑے پہلوانان نامی و دلاوران گرامی کہ جو وقت مقابلہ دیو کو پشہ
ضعیف جانتا تھا خداوند کی اطاعت کرتے تھے خداوند لقا کے پاس بھی لشکر کثیر تھا ادنی سی بات
ہی کہ چونسٹھ لاکھ لشکر کی چھاؤنی ہمہ وقت زیر قیطول رہتی تھی اسکے علاوہ اور لشکر تھا آپ نے سُنا
ہوگا کہ خداوند لقا برس دن کے بعد یوم جشن نوروزی اپنے جمال باکمال سے سب کو مشرف فرماتے تھے
اُسدن اٹھارہ ہزار ملکون کی خلقت خداوند کے جمال سے مشرف ہوتی تھی طریقہ یہ تھا کہ جب سب جمع ہو جاتے
تھے تو حضرت خداوند دریچۂ قدرت سے اپنا مُنھ نکال کر سب کو اپنے جمال سے مشرف کرتے تھے اُسدن خداوند کا
دیدار نصیب ہوتا تھا جو کہ ایسی شان و شوکت رکھتا ہو اُسکو کیا ضرورت ہی کہ کسی کی اطاعت کرے مگر
اُنھون نے بھی اطاعت کی اسکا قصہ یون ہی کہ جب ملک قاسم و بدیع الزمان یہ دونون خداپرست
خداوند کے نور خالص یعنے ملکہ گیتی افروز ملکہ جہان افروز دا سد دلاور اور ملکہ مہر افروز دختر یاقوت
شاہ کو باغ سے نکال لے گئے اور خداپرستون کا سبائل مین قدم آیا اور اُن دونون خداپرستون نے
لشکر خداوند پر شبخون و روز خون مار کر لشکر کو تباہ کیا اسمین اسیر بھی ہوئے چونکہ خداوند لقا نے اُنکو عالم
خواب مین خلق کیا تھا اُنکی موت خلق کرنا بھول گئے تھے اس سبب سے اُنکو مرنے کی عادت نہ تھی
دوسرے وہ بندے حسین و خوبصورت بہت تھے اور اب بھی ہین اور ہمارے خداوند رحم دل تھے اس
سبب سے اُنپر رحم بھی آجاتا تھا اور رحم نازل کر کے پھر اُنکو بچا لیتے تھے چنانچہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ عذاب
نازل کیا اور اپنے بندگان خاص کو اُسی عذاب مین مبتلا کیا اور اُنکو بچا لیا اگر اُن واقعات کو بیان کرون
تو طول ہوگا ادنی سی یہ بات تھی کہ جب ملک قاسم نور چکیدۂ قدرت کو نکال لے گئے اور گرفتار ہو کر خدمت
خداوند مین حاضر ہوئے اور حکم ملا کہ دوزخ مین ڈالدو چنانچہ بموجب حکم خداوند دوزخ مین ڈالے گئے
مگر پھر خداوند کو رحم آگیا فرشتۂ قدرت کو بھیجکر نکلوا لیا خیر اسکا سبب یہی تھا کہ وہ جوش خداوندی تھا
یہ خیال ہوا خداوند کو کہ اگر یہ مر گیا تو بیٹی رانڈ ہو جائیگی جوان ہی کیونکر جوانی بسر ہوگی بدیع الزمان پر
بھی اسی سبب سے رحم کیا اور واقعات مین کہانتک بیان کرون کتابین چھپ گئین ہین آپ لوگون کی
نظرون سے گذری ہونگی کہان تک خداوند لقا نے رحم فرمایا خلاصہ یہ دختران تاجدار اُنکو نکال لیگئے اور

عذاب نازل کرنے دیا ایسے بھی خداوند کم ہوتے ہین بس جب خداپرست یعنی بندگان منحرف نے آکر سائل
مین مقابلہ کیا تو نوبت یہ پہونچی کہ بسبب رحم خداوند لقا کے وہ ہر مرتبہ ظفریاب ہوئے خداوند کو
شکست ہوئی بڑے دادا بھی شاہزادگان ایران کے ہمراہ خدمت مین خداوند کی آئے خداوند کو اُنکی
تقریر پسند آئی اُنکو اپنا مشیر قرار دیا امور خدائی مین اکثر مشورہ لیا کرتے تھے دوسرا لقب اُنکو شیطان
درگاہ ملا اِس سے کچھ غرض نہین جسکو یہ واقعات دیکھنا ہون کوچک باختر و بالا باختر و ایرج نامہ
وغیرہ جو کہ بالکل واقعات خداوند لقا و حمزہ سے مملو ہین دیکھ لے میرے جھوٹھ سچ کا حال معلوم ہو جائیگا
اُسمین خداوند کی اطاعت کا کرنا بھی تحریر ہے یہ حال بھی ہر ایک پر منکشف ہو گا کوئی عیب نہین ہے جب
ایسے خداوند نے اطاعت کی اور ایک مقام پر نہین کئی مقام پر بس خلاصہ یہ کہ خداوند سائل سے
خداپرستون کے ہاتھ سے عاجز ہو کر بھاگے گو بسبب اپنے رحم کے یہ حالت ہوئی مگر بھاگے اب شہر بشہر
دیار بدیار پھرتے ہین ہر ایک کے دامن مین پوشیدہ ہوتے ہین خداپرست عقب مین جاتے ہین یا وہ
بادشاہ جو کہ خداوند لقا کو پناہ دیتا ہے جبکہ خداپرستون سے مقابلہ ہوتا ہے اُنکے ہاتھ سے مارا جاتا ہے خداوند
وہانسے فرار کرتے ہین یا شریک خداپرستان ہوتا ہے اُسوقت خداوند فرار کرتے ہین ہزارون ملک
اِسی طور سے خداپرستون کے قبضہ مین آئے لاکھون ساحر مارے گئے چنانچہ عنطلی آباد وغیرہ یہ ملک ساحرون
کے تھے یہان بھی خداوند آئے والی ملک نے دامن پناہ دیا خداپرست پہونچے اِس ملک کو فتح کیا یہان سے
خداوند بھاگ کر اور ملک مین تشریف لیگئے مگر کہین پناہ نہ ملی خلاصہ یہ کہ مجھکو تو یہ بیان کرنا ہے کہ خداوند
لقا نے اطاعت کی اور کئی مقام پر اتفاق سے شہر اختم پر جمشید شاہ اختمی نے دامن پناہ دیا بڑی
عزت کی اُسی زمانہ مین ایک پہلوان کوہ الوند سے خدمت خداوند مین آیا اُسنے خداپرستون سے مقابلہ
کیا خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہ عیاران عیار پیک طرار کا ایک فرزند تھا سکندر عیار انگیز اُسکو
خواجہ صاحب بہت عزیز رکھتے تھے وہ اُسکے ہاتھ سے مارا گیا اُسکے غم مین خواجہ نے اُسکی ناک سوتے
مین کاٹ لی میرے دادا کی فطرت سے یہ ہوا کہ حمزہ کو خفیف کیا حمزہ نے اُس خفت مین عمرو کو گرفتار
کرکے خداوند کے حوالہ کیا خداوند نے قتل کرنا چاہا وہ رہا ہو گیا پھر حمزہ نے گرفتار کرکے حوالہ کیا پھر بھی
ہوا کہ رہا ہو گیا اب حمزہ سے اور اُس سے بگاڑ ہو گیا پہلے اُسنے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ حمزہ سے میل
ہو جائے مگر میل نہوا تب اُسنے بڑے بڑے فساد برپا کیے نوبت بانیجا رسید کہ وہ شہر فرنگوشیہ مین گیا وہان
ایک تاجر بچہ ایرج نامے تھا بڑا زبردست تھا اُسکا دین و مذہب آفتاب پرستی تھا بس خواجہ نے اُسکو
فنون سپہ گری تعلیم فرمائے اور اُسکو صاحبقران بنایا وہان ایک پیر تھا کہ نام اُسکا پیر قطب دوران
نائب آفتاب تابان تھا خواجہ نے اُسکو قتل کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر لشکر کثیر لیکر اور ایرج کو
صاحبقران بناکر اختم پر آئے حمزہ سے بڑے بڑے مقابلہ ہوئے خداوند سے بھی مقابلے کی نوبت
آئی کئی مقابلہ ہوئے آخر کو خداوند اُس سے عاجز ہوئے کیونکہ وہ بھی بہت خوبصورت تھا دوسرے
اور بھی ایک سبب تھا اِس سبب سے خداوند نے اُسپر رحم کیا اور میرے دادا کی رای سے اُسکی اطاعت و
شراکت کی اِس شرط پر کہ تو ان خداپرستون کو قتل کرکے مجھکو قیلول پر پہونچا دے اُسوقت مین تیرا دین قبول
کرونگا ایرج نے منظور کر لیا اُسوقت ایرج و خداوند ایک ہو گئے جب ایرج کو ایک ساحرہ نے
ہفت منظر سلیمانی کو قتل کیا اسمین یہ بھید تھا کہ اُسکو تو اُٹھا لیگئی اور اُسکی صورت بناکر اور کسی کو
بستر پر ڈالدیا تب خداوند بھاگ کر زبرجد نگار کو گئے تھے کہ زبرجد شاہ کی اطاعت کسی شرط پر منظور کی کہ اگر خداپرستون

پر تم غالب آؤ گے تو مین تمھارے دین کو قبول کرونگا خلاصہ یہ کہ خداپرست وہان پہونچے اُس ملک کو بھی تباہ کیا دمامہ کو مارا خداوندوالنے بھی بھاگے اس عرصہ مین ایرج نے اُس ساحر کو مارکر پھر خروج کیا تھا اُسکے شریک ہوئے اور پھر بہت عرصہ تک ایرج خداپرستون سے لڑتا رہا آخر کو زیر ہوا حمزہ سے تب معلوم ہوا کہ یہ حمزہ کا پوتا اور خداوند کا نواسہ ملکہ گیتی افروز کا فرزند ملک قاسم کا جگر بند ہے اس سبب سے خداوند نے اُسپر اپنا عذاب نہ نازل کیا تھا کیونکہ اُنکو علم خدائی سے ثابت ہوگیا تھا کہ یہ میرا نواسہ ہے بس اپنے اہل دربار سے اسی طور سے خداوند لقا نے بہت مقام پر اطاعت کی کہانتک بیان کرون آفتاب پرستون کی اطاعت کرنا کوئی عیب نہین ہے ہمارے خداوند بزرگون نے اطاعت کی ہے یہ تو آپ کے خاندان مین ہوتا آیا ہے زمرد شاہ ثانی نے بھی توسج بن ایرج کی کئی مقام پر شراکت کی اور اطاعت کی جیسکے فرزند اسلم و دیلم ہین وہ بھی تو آفتاب پرست تھا یہ تو سلسلہ پہلے سے جاری ہے اگر آپ لوگون کو یقین نہو تو ایرج نامہ و کوچک باختر و بالا باختر و صندلی نامہ و تورج نامہ و ہوشربا وغیرہ مین ان واقعات کو دیکھ لیجیے کہ خداوند نے کہان کہان اور کس کس شخص کی اطاعت کی سب میرا جھوٹ سچ ظاہر ہو جائیگا اہل دربار نے کہا کہ تمنے جو کہا وہ ہم سب کو یقین ہے کہ ایسا ہی ہوا ہوگا دوسرے کتابون کا حوالہ دیا بس اب راے ظاہر کرو سختگان نے جواب دیا کہ بس میرے نزدیک اطاعت کرنا کوئی عیب نہین ہے خداوند کو لازم ہے کہ آفتاب پرستون کی اطاعت کرلین بر جیس کی اطاعت اس شرط پر کرین کہ اگر تم خداپرستون سے مقابلہ کروگے اور اُنکو غارت کروگے اور میرے باپ دادا کی ملک مجھکو دلادوگے اور سبا ئل مین پہونچا دوگے تو مین تمھارا دین قبول کرونگا ابھی اطاعت کرتا ہون اور تمھارا شریک ہون اسوقت جو تم کہوگے وہ مین قبول کرونگا یقین ہے کہ وہ لوگ بھی قبول کرلین اطاعت کرنے مین بہت سے نفع ہین اور نقصان کوئی نہین ہے اول تو یہ کہ ہمیشہ خداوند اُنکے ہمراہ رہین گے خداوند کو اُنکی معشوقہ کی حالت معلوم ہوتی رہیگی دوسرے یہ کہ اگر اتفاق سے ملکہ ثریا سے سیمتن سے ملاقات بھی ہوگئی تو کیا عمدہ بات ہے یہان سے جاتے ہین یہ نقصان ہے کہ یہ امر کسی وقت مین نہ نصیب ہوگا کہ معشوقہ کی شکل دیکھنے مین آئے اطاعت کرنے مین یہ امر ضرور ہے کہ شاید کبھی صورت دیکھنا نصیب ہو جائے اور مقابلہ کرنے مین سواے شکست کے دوسرا نفع نہین ہے اطاعت ہی مین نفع ہے کیونکہ یہ لوگ مجکو زبردست معلوم ہوتے ہین اور آفتاب جادو زبردست ساحر ہے یہ اُن لوگون کو جلاکر خاک کردیگا اب کوئی ایسا شخص کہ بالاے آسمان جاکر آفتاب جادو کو قتل کرے لشکر اسلام مین نہین ہے بس ضرور خداپرست اُنکے ہاتھ سے غارت ہونگے یہ غالب آئین گے کیسے دشمنان قوی کا اُنکے سبب خاتمہ ہوگا بس شراکت واطاعت اسی شرط پر کی جائے اور کہا جائے کہ لشکر کو براے مقابلۂ خداپرستان روانہ کرو اگر یہ اُنکے ہاتھ سے مغلوب ہوئے اور خداپرست غالب آئے تو بھی اپنا مطلب ہے کہ یہ دشمن قوی تھا خوب اِسکے مقابلہ سے فراغت ہوئی ہمکو تو انہین سے ایک کا برباد کرنا مدنظر ہے کیونکہ ہم ایسے نہین ہین کہ دونون سے مقابلہ کرین اور دونون پر غالب آئین جبکہ ہم ایک سے مقابلہ کرینگے تو یہ امر ضرور ہے کہ ہمارے لشکر کی قوت نہ کم ہوگی بس جب لشکر کی قوت کم ہوگئی تو پھر ہم دوسرے سے مقابلہ کرنے کے قابل نہ رہینگے خواہ اُنکے مقابلہ مین کم ہو تو خداپرستون سے مقابلہ کرسکین گے تو اُنکو اور زیادہ زور ہو جائیگا ایک تو وہ لوگ بکثرت ہین دوسرے قوی ہین تیسرے یہ امر ہوگا ہم کم ہونگے ضرور شکست کھائین گے اور کچھ نہوگا سواے بھاگنے بھاگے پھرنے کے اگر آپ کو چھوڑکر اُنسے مقابلہ کرتے ہین تو اُنکے مقابلہ مین اِسکے

مقابلہ سے زیادہ دقت ہی اور لشکر کام آئیگا ایک خاوری کے مقابلہ مین ایک لاکھ لشکر مارا گیا کوئی ملک برباد نہ تھا نہ وہان کوئی حاکم زبردست تھا صرف معمولی لشکر تھا اُسنے ایسی جوانمردی کی کہ ہوش پراگندہ ہو گئے بس جب سرداران قوی اور لشکر کثیر سے مقابلہ ہوگا تو ضرور لشکر زیادہ کام آئیگا تو پھر آفتاب پرستون کے مقابلہ کے قابل نہ رہین گے کیونکہ یہی لوگ قوی ہین انکا زور رہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ برجلیس کی اطاعت کرکے ان شرطون پر جو کہ مین نے بیان کین ہین برجلیس کو خداپرستون سے لڑوا دو اور انکو قتل کراؤ اور خود تماشہ دیکھو انجام یہ ہوگا کہ اگر یہ غالب آئے تو خیر اسنے سمجھ لیا جائیگا کیونکہ اُنکا لشکر کم ہو جانے کا فوجی قوت اُنکی کم ہو گی رہی آفتاب جادو کی تدبیر اس زمانہ مین کوئی ساحر زبردست تلاش کیا جائیگا اُسکو اپنا شریک کیا جائے گا کہ وہ آفتاب سے مقابلہ کرکے اُسکو قتل کرے اور یہ بھی ہوگا کہ آفتاب نے جو جو سحر قوی اور زبردست تیار کیے ہین وہ اہل اسلام کے مقابلہ مین صرف ہو جاینگے اور کام آئینگے کیونکہ اب تو خداپرست بھی اپنے ہمراہ لشکر ساحران رکھتے ہین گو وہ لوگ مقابلہ نہین کرتے مین مگر ہان جبکہ ساحرون سے مقابلہ ہوتا ہی اُسوقت مین کمک کرتے ہین اور ساحر اہل اسلام کے ہمراہ زبردست زبردست ہین مثل مہیج آفتاب علم وغیرہ کے تو ضرور ہی کہ آفتاب کے کمال کے سحر کام مین آئین اور یہ سب سحر اُسکے برباد ہون بس قوت سحر بھی کم ہو جائیگی ادنیٰ ساحر اگر خداپرستون پر غالب آئے تو آفتاب کو مار لیگا پھر سوا آپکے کوئی نہوگا تمام عالم مین آپ کا دورا ہوگا اور اگر آفتاب کو اہل اسلام نے قتل کر ڈالا تو بھی برجلیس کا زور کم ہوگا اُسوقت شراکت اور اطاعت سے انحراف فرمایئے گا بس ایک طرف سے آپ اور دوسری طرف سے خداپرست اسکو گھیر کر مار لین پھر خداپرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو غارت فرمایئے اور مسائل مین چلکر کیطول خدائی کو درست فرمایئے اُسپر خدائی کا سامان ہوا اور اپنی معشوقہ ثریا سے سیمتن کے وصل سے مزے اڑایئے اُس گوہر ناسفتہ کو اپنے شیشہ سے سفتہ فرمایئے کیونکہ نتیجہ یہ ہوگا کہ جب برجلیس مارا جائیگا تو پھر کون انکار زبردستی اُسپر قبضہ فرمایئے گا دوسرے یہ کہ اگر آفتاب جادو اہل اسلام کے ہاتھ سے مارا گیا اور برجلیس کی قوت کم ہوئی اور آپنے انحراف پر کمر کسی وہ ضرور مانع آئیگا اُسوقت آپ یہ بیان کرین کہ اگر اپنی ہمشیر کا عقد میرے ہمراہ کر دو تو مین راضی ہوتا ہون تمھاری شراکت پر وہ اُسوقت ضرور اس امر کو قبول کر لیگا کیونکہ وہ وقت مشکل کا ہوگا جان پر بنی ہو گی ایسی صورت مین معشوقہ کے وصل سے بھی کامیاب ہو جایئے گا مراد دلی بر آئے گی رہا یہ امر کہ اطاعت پر برجلیس کو راضی کون کرے اسکا ذمہ مین کرتا ہون کہ ان سب باتون پر راضی مین کراونگا اُدھر وہ راضی ہوا بس اُسکے دوسرے دن یہان کوچ کریگا مع لشکر اور جو ملک راہ مین خداپرستون کے ملین گے مین اُسکے ہاتھ سے غارت کراتا ہوا اُسپر اُسکا قبضہ کراتا ہوا دل اُسکا بڑھاتا ہوا برائے مقابلہ اہل اسلام کے مقابلہ مین پہونچاونگا اور لڑوا بھی دونگا اسمین ضرور یہ ہوگا کہ ایک حریف آپکا کم ہو جائیگا خواہ خداپرست خواہ برجلیس دونون طرح سے اپنا مطلب ہوگا جو باقی رہیگا اُس سے آپ مقابلہ کرکے غارت فرمایئے گا اور دو حریفون سے تو کسی طور سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین بس میری رائے یہ ہی کہ اطاعت مین ہر طرح کا نفع ہی کوئی پہلو نقصان کا نہین ہی بلکہ یہ امر ہو کہ جو دشمن قوی ہی یعنے خداپرست اُنکے مقابلے سے فراغت ہوتی ہے اور وہ لوگ ضرور اسکے ہاتھ سے مارے جائین گے پھر اسکا مار لینا کوئی امر مشکل نہین ہی کیونکہ لشکر بھی کم ہوگا سحر جو کہ قوی ہین وہ سب کام آچکے ہونگے آفتاب پر بھی ہو جائگا بس اپنا مطلب ہو جائیگا اور یہ امر بدون اس تدبیر کے بن نہ پڑیگا معشوقہ کی بھی کیفیت معلوم جانئے گی اور اگر بن پڑا تو کسی کے ذریعہ سے پیام وسلام بھی کیا جائے گا اگر وہ رضامند ہو گئی تو اسکو اپنے قبضہ

کر لیا جائیگا جبتک کہ فیصلہ ہو اُس سے پوشیدہ طور سے اور آپ سے ملاقات کرا دی جائیگی آپ عیش فرمائیے گا
جب بعد کو ظاہر ہو گا تو پھر دیکھا جائیگا اور مقابلہ کرنے مین یہ نفع نہین ہین آئندہ آپ کو اختیار ہو خواہ ہماری
راے پر عمل فرمائیے خواہ نہ فرمائیے جو میری راے ناقص مین آیا مین نے عرض کر دیا یہ کہکر سخنگان نے
اپنی تقریر ختم کی بس سب اہل دربار نے مع چترنگ کے کہا کہ بہت معقول تدبیر ہو اور بہت مناسب راے
ہو دراصل سراسر اِس اطاعت کرنے مین نفع ہو اور امروز مین سراسر نقصان ہو بس یہی امر بہتر ہو جو کہ وزیر اعظم
نے بیان کیا ارزنگ نے جب سُنا اور دیکھا کہ سب نے سخنگان کی راے سے اتفاق کیا خصوصاً اسلم
و دیلم و قرماسپ نے زیادہ تر پسند کیا کیونکہ اِسکا مذہب قدیم ہو اِس خیال سے کہ بعد مدت پھر مذہب
قدیم پر آئے ہین جب یہ امر ارزنگ پر ظاہر ہوا کہ سب کی راے یہ ہو تو بہت خوش ہوئے اور چہرہ فرط خوشی
سے لال ہو گیا مثل گُھمسے کے پھول گیا آپکو بھول گیا ایسی خوشی ہوئی کہ سب غم جاتے رہے اسنے خیال کیا کہ
خوب تدبیر میرے وزیر نے نکالی کہ شراکت لشکر آفتاب پرستان رہتی ہو اور معشوقہ کی بھی حالت معلوم
ہوتی رہیگی اگر موقع بن پڑا تو کسی کو درمیان مین ڈال کر اور پیام وسلام کر کے اُسکو راضی کر لین گے یہ خوف
جاتا رہیگا کہ نہ معلوم معشوقہ پر کون قابض ہو دوسرے جو کہ دشمن زبردست اور قوی خداپرست ہین اُنسے
یہ خوف ہو کہ کہین ایسا نہو کہ وہ ملکہ پر عاشق ہو کر ملکہ کو لیجائین اُنکے بھی تباہی کی صورت پیدا ہوتی ہو وہ
لوگ ضرور انھین لوگون کے ہاتھ سے غارت ہونگے کیونکہ یہ اُنسے قوی ہین بس سخنگان کا قول درست
ہو جب اِنکی قوت کم ہو گی اُسوقت مقابلہ کر کے ہم اِنکو غارت کرینگے آفتاب کا سحر بھی کم ہو جائیگا اِس
عرصہ مین اسلم بھی اپنے سحر کو قوی کر لیگا اور کوئی ساحر زبردست مین اپنی قدرت سے خلق کر کے آفتاب
کو قتل کراؤنگا اُسوقت تو مقابلون سے مہلت نہین ملتی ہو امر خدائی کو کیونکر دیکھون اور کیا فکر کرون کیونکر
ساحر زبردست خلق کرون اُسوقت یہ ہو گا کہ خداپرست و آفتاب پرست مقابلہ کرینگے مجکو مہلت ہو گی
مین اپنے سب کام درست کر لونگا کیا خوب راے دی ہو یہ باتین اپنے دل سے کر کے ایک مرتبہ
بہت بلند قہقہہ لگایا اور پکارا کہ اے بندگان مادولت بہ بنید قدرت مرا کہ مین نے کیسی عقل و فطرت اپنی
سے اپنے وزیر کو دی ہو کہ جسنے ایسی راے دی جو کہ سراسر عمدہ اور مناسب وقت ہو اِسی سبب سے تو مین نے
اسے وزیر کیا اور مشیر قدرت کا خطاب مرحمت کیا کوئی میری قدرت کو سمجھ سکتا ہو سواے میرے مین نے
نوے ہزار برس پیشتر تقدیر کی تھی کہ مین آفتاب پرستون کے ہاتھ سے خداپرستون کو غارت کرا دون اور
اُسکے بعد اِن سب کو مین اپنے عذاب مین مبتلا کر کے غارت کرون اور اپنا مذہب تمام عالم مین رواج
دون سب مجکو سجدہ کرین ایک دین ہو اس تدبیر سے یہ سب مذہب جو کہ باطل ہین غارت ہون اور اپنی
معشوقہ کو اپنے قبضے مین لاؤن بھلا کون میری قدرت کو جان سکتا ہو سواے میری ذات کے مین اُسوقت
اپنے دادا خداوند لقا اور اپنے باپ زمرد شاہ سے کم نہین ہون بلکہ وہ تقدیر کرتے تھے اُنکی تقدیر کی
ہوئی بگڑ جاتی تھی بسبب اُنکے رحم کے مین جو تقدیر کرتا ہون اُسکو پلٹتا نہین ہون کیونکہ رحم میرے دل
مین نہین ہو مین ظلم کو پسند کرتا ہون دیکھنا کہ اِن خداپرستون پر آفتاب پرستون کے ذریعہ سے کیسا کیسا
عذاب نازل کرتا ہون کہ یہ بھی یاد کرینگے اور بالکل مجبور رحم نہ آئیگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُنکے حال
زار پر رحم کھائین گے اور مین رحم نہ کھاؤنگا کیونکہ وہ بندے مغرور بہت ہین اور مین نے اِن آفتاب
پرستون پر تو سبب سے اپنا عذاب نہین نازل کیا کیونکہ یہ منظور تھا کہ اُنکے ہاتھ سے خداپرستون کو غارت
کراؤن کیونکہ تقدیر کر چکا تھا دوسرے یہ کہ میری معشوقہ کے عزیز ہین اگر مین اُنپر عذاب نازل کرون اور

اور جب معشوقہ پر قبضہ پاؤن وہ وقت موقع کے انکار کرے اور یہ سوال کرے کہ تو کیسا میرا عاشق ہے کہ تو نے میرے بھائی اور دیگر عزیزون کو غارت کیا اور اب مجھ سے وصل کا خواستگار ہے مین کبھی نہ منظور کرونگی کیونکہ تو میرا بھی دشمن ہے جبکہ تو میرے عزیزون اور بھائی کا دشمن ہے ضرور میرا بھی دشمن ہے بس مین اسوقت کیا جواب دونگا اور یہ امر ضرور معشوقہ کو ناگوار ہوگا کہ میرے عاشق نے میرے عزیزون پر ظلم کیا ایسی بات کرنا معشوق کو ناراض کرنا ہے بس یہ خیال کر کے مین نے اپنا عذاب ان لوگون پر نہین نازل کیا بلکہ مین خود ہر مرتبہ اُنسے مغلوب ہوگیا اپنے بندون کو اُسکے عزیزون کے ہاتھ سے قتل کرایا کہ وقت موقع کے اُسکو انکار کا اور شکایت کا موقع نہ ملے جو کہ میرے اضطراب کا سبب ہو اور بے قراری کا انپر عذاب نازل نہ کرنے کا یہ سبب ہے اور انکے ہاتھ سے مغلوب ہونے کی یہی وجہ ہے ورنہ ایک پل مین مین انکو غارت کردیتا یہ تھے کیا اور یہ بھی انکی قدرت تھی کہ مین انسے مغلوب ہوتا یہ جو ارژنگ نے کہا سب احمق اور گیدی پکار اُٹھے کہ آمنا وصدقنا تو ایسا ہی خدا ہے تیری قدرت کو اور علم خدائی کو کون جان سکتا ہے جو تقدیر کرتا ہے خوب سمجھ بوجھکر کرتا ہے تیرے برابر اب کوئی خدا نہین ہے تو خدائے برحق ہے ہم سب تیرے بندے ہین ہم سبکی روح تیرے قبضے مین ہے تو سب کا مالک و مختار ہے ہم سب تابعدار ہین یہ کہکر سب خاموش ہوئے کہ ایک مرتبہ سخنگان نے کہا کہ بس تقدیرین بگھارنے لگے اور اپنی قدرت جتانے لگے ابھی کچھ ہوا نہین ہے ایسے تو یہ ہین کہ انھون نے یہ تقدیر کی تھی سب کام وقت پر منحصر ہوتے ہین پہلے اسکی تدبیر تو کیجیے کیونکہ اُن لوگون کے پاس جاتا ہے اور انکو راضی کرتا ہے یہ کوئی کام مجھ کا ذرا ہے کہ فوراً ہو جائیگا ارژنگ نے کہا پھر جو تو بتا وہ کرون کیونکہ یہ سب امر تو مین نے تیرے اوپر منحصر کیے ہین جو تو کہے گا اُسپر عمل کرونگا یہ سنکر سخنگان نے کہا کہ ایک نامہ بنام طومار شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کیا جائے کہ ہمکو اطاعت کرنے مین خداوند کے کوئی عذر و انکار نہین ہے ہم موجود ہین بس اگر آپکو منظور ہو تو ہم اپنے وزیر کو روانہ کرتے ہین اُسکو خدمت خداوند مین روانہ فرمایئے جو عذر ہمکو پیش کرنا ہین ہم انکو خداوند برجیس سے عرض کرین بذریعہ اپنے وزیر کے کہ جسکا نام سخنگان ہے اگر وہ قبول کرلین اور جو امر وہ فرمائین اُسکا جواب وہ دے بس دونون طرف سے تقریر ہوکر طے ہو جائے کہ ہم اطاعت کرلین یہ جو سخنگان نے کہا ارژنگ نے کہا کہ پھر نامہ تحریر کراؤ اُسوقت دبیر کو طلب کر کے نامہ تحریر کیا گیا بہت کچھ آفتاب تابان کی اور برجیس کی تعریف لکھی گئی اُسکے بعد اُسکے ناموں کی اور پیغمبرون کی تعریف تحریر کی گئی پھر اپنا مطلب تحریر کیا لفافہ بند کر کے دبیر نے پیش کیا وہی مضمون تھا جو کہ بالا مذکور ہو چکا ہے سخنگان نے دبیر سے کہدیا تھا جب دبیر نے نامہ تیار کر کے پیش کیا بس سخنگان نے قرماسیب سے کہا کہ تم یہ نامہ لیکر لشکر طومار شاہ مین جاؤ اور اُسکا جواب لاؤ یہ نامہ خداوندی ہے اسکے لیجانے کے قابل تم ہی ہو وہ اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور اُس نامہ کو سخنگان کے ہاتھ سے لیا اور بوسہ دیا اور سر سے باندھکر بارگاہ سے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف لشکر طومار شاہ کے روانہ ہوا جو ہرکارے لشکر مین بامر جاسوسی لشکر طومار شاہ کے موجود تھے یہ خیال رہے کہ جب یہ رائے ہوئی ہے تو جو خدمتگار و ملازم بارگاہ مین تھے وہ سب باہر کردیے گئے تھے صرف سردار تھے تو ہرکارے گو صورت بدلے ہوئے تھے مگر بارگاہ مین نہ تھے انکو اندر کی حالت معلوم تھی ہان جب قرماسیب باہر آیا اور طرف لشکر کے چلا تو دریافت کرنے سے انکو ظاہر ہوا کہ یہ ارژنگ کا نامہ لے کر طومار شاہ کے پاس جاتا ہے بس یہ خبر لے کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان سخنگان نے ارژنگ سے کہا کہ جواب نامہ آلے تو اور تدبیر کرون بس اگر یہ جواب آیا کہ اپنے

وزیر کو روانہ کرو کہ وہ آکر ہمسے تقریر کرے اور تمہارے عذرات بیان کرے تو مین کل حضور جاؤنگا اور
جو شرطین مین نے یہان بیان کین وہی مین وہان بھی بیان کرونگا اور اپنی طاقت لسانی سے برجیس کو
راضی کرا دونگا پھر آپ کو لیجا کر ملاقات کرا دونگا اُسکے بعد اِس امر پر آمادہ کرونگا کہ لشکر لیکر کوچ فرمایے
دیکھیے تو مین کیونکر آفتاب پرستون کو خداپرستون سے لڑوائے دیتا ہون دو مین سے ایک کا خاتمہ کراتا ہون بلکہ
یہ کرونگا کہ باہم جو جو امر طے ہونگے اُسکی تحریر باہم درمیان مین ہوگی مناسب طور سے بذریعہ اقرار نامہ وعہد نامہ
کے تاکہ ہم اور وہ دونون اپنے اپنے اقرار وعہد پر قائم رہین اور کوئی عہد شکنی نہ کرسکے ارزنگ نے کہا کہ
تمکو اختیار ہے جو تم طے کرا دوگے اور جس طور سے تم کہوگے مین قبول کرلونگا بس جب یہ تقریر ہوچکی سخنگان
اپنے مقام پر بیٹھ گیا اور یہ انتظار کرنے لگا کہ دیکھیے کیا جواب نامہ آتا ہے یہان تو ارزنگ وچترنگ
وغیرہ انتظار نامہ کر رہے ہین اُدھر طومار شاہ وغیرہ دربار مین بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ ہے سب
سردار حاضر ہین کہ ہرکارون نے بدعا دی ہاتھ اُٹھا کر اور مجرا کیا اور عرض کیا کہ ارزنگ نے ایک
نامہ آپکے نام تحریر کیا ہے ایلچی نامہ لیکر آتا ہے طومار شاہ نے کہا کہ آنے دو بلکہ درگہ سالار کو حکم دیا کہ اگر ایلچی
نامہ ارزنگ کا لیکر آئے دینا کوئی خبر کرنے کی ضرورت نہین ہے کہدینا کہ جانے کی آپکی خبر ہوگئی ہے یہان یہ
بندوبست ہے اُدھر قرماسپ اپنے لشکر کو طے کرکے اور جو میدان درمیان مین دونون لشکرون کے برائے
مقابلہ چھوڑ دیا گیا تھا اُسکو طے کرکے داخل لشکر طومار شاہ ہوا سب لشکر کی سیر کرتا ہوا بارگاہ پہ آیا کسی قسم کا ظلم وستم
ایلچی نے نہین کیا در بارگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ ارزنگ کا نامہ بر نامہ لیکر آیا ہے اُسنے
عرض کیا کہ تشریف لیجائیے آپکی خبر ہوچکی ہے ہمکو حکم ہے کہ اگر نامہ بر آئے تو آنے دینا روکنا نہین بس قرماسپ
مرکب پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا صحن بارگاہ کو طے کرکے ایوان مین پہونچا بطریقہ ارزنگ پرستان
سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا طومار شاہ نے اشارہ کیا چوبدار نے ونکلہ زیر تخت کے بچھا دیا
اُسپر بیٹھ گیا طومار شاہ وسرشار شاہ وغیرہ جو بادشاہ اور سردار بحکم برجیس لشکر لیکر آئے تھے وہ سب
موجود تھے بلکہ سب بادشاہ ایک ہی تختہ پر پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے تھے دربار خوب آراستہ تھا سرداران قوی
ہیکل کرسیون و دنگلون پر متمکن تھے سب قوی تن وقوی من تھے دربار نہ تھا بیشہ شیران تھا قرماسپ
اُس دربار کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ ایسے سردار نہ ارزنگ کو نصیب ہین نہ چترنگ کو جیسے
جیسے کہ اس دربار مین ہین بھلا ارزنگ کیا مقابلہ کرسکتا تھا ضرور شکست کھاتا یہ تو اپنے دل سے
یہ باتین کر رہا تھا کہ طومار شاہ نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے جام لبریز کرکے نامہ بر کو دیا قرماسپ نے
جام جھکر لے لیا طومار شاہ نے پوچھا کہ آپ کا نام مبارک کیا ہے اور آپ کہان کے رہنے والے ہین
اور ارزنگ کے کیونکر شریک ہوئے اور یہان کس غرض سے تشریف لائے ہین قرماسپ نے جواب دیا
کہ نام میرا قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ بن طہماس بن عنقویل یا دیو پرور ہے میرے دادا لقا پرست تھے
حمزہ کے پوتے نے اُنکو زیر کیا جبکہ خداوند لقا خدائی کرتے تھے چونکہ وہ خوبصورت بہت تھا یہ اُس پر
عاشق ہو گئے اُنھون نے اُسکا دین قبول کرلیا اور عنقویل نے بھی اپنے باپ کو اسی امر پر راضی
کیا وہ بھی زیر ہوکر خداپرست ہوگئے میرے دادا طرماسپ یہ خبر سنکے برائے مقابلہ طہماس اس خیال
سے آئے کہ اُنکو زیر کرکے پھر اصلی دین پر لاؤن مقابلے ہوئے چونکہ اُس زمانے مین ایرج نوجوان
صاحبقران آفتاب پرستان بھی وہان موجود تھے مع لشکر خداپرستون سے لڑ رہے تھے اُنسے اور
میرے دادا طرماسپ سے مقابلہ ہوا وہ ایرج نوجوان سے زیر ہوگئے اُنھون نے آفتاب پرستی

اختیار کی چنانچہ وہ اُنکے ہمراہ رہے بڑے بڑے معرکے پڑے آخر کو اپنے باپ طہماس کے ہاتھ سے عالم زخمداری مین قتل ہوئے اُنکے فرزند غرماسب اپنے باپ سے ملنے کو جاتے تھے ابھی سن کچھ نہ تھا کہ اسد سے مقابلہ ہوا بسبب کمسنی اور ناواقفی کے اسد کے ہاتھ سے مارے گئے یہ سب واقعات آپنے ملاحظہ فرمائے ہونگے تفصیل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی جب سے میرے دادا نے آفتاب پرستی اختیار کی تھی اُسدن سے ہم سب آفتاب کو خدا جانتے تھے بخدائی مانتے تھے جو کہ دین آجکل آپ لوگون کا ہی میرے دادا بھی اسی مذہب مین قتل ہوئے اور باپ بھی گو ایرج حمزہ کے ہاتھ سے زیر ہوکر خدا پرست ہوئے کیونکہ اُنکے پوتے تھے مگر ہم سب اُسی مذہب پر رہے جب یہ واقعہ ہوا ہی تو مین پیٹ مین تھا میری والدہ حاملہ تھین جب میرے باپ مارے گئے اور لشکر فرار ہوا تو وہ بھی بھاگین اور ایک صحرا مین پہونچین وہان قلعہ تھا بہت بڑا اُسمین ایک حاکم بہت زبردست قوی ہیکل رہتا تھا وہ حاکم قلعہ تھا وہ اُنپر عاشق ہوا اور اُنکو لیگیا وہ لقا پرست تھا اُسنے اُنکے ہمراہ عقد کیا جب مین پیدا اُسنے میری پرورش خوب اچھی طور سے کی میری تعلیم مین بہت کوشش کی جب مین نو برس کا ہوا خوب پڑھگیا مین حاکم قلعہ ہوا مین نے اپنی مان سے سب حال سُنا دین آفتاب پرستی کو رواج دیا سب اہل قلعہ آفتاب پرست ہوئے مین حکومت کرنے لگا سب فنون سپہ گری سے جب ماہر ہوچکا تو قصد کیا کہ خدا پرستون سے باپ دادا کے خون کا عوض مقابلہ کرکے لون مین نے جو یہ قصد اپنا اپنی مان سے ظاہر کیا اُسنے کہا کہ نہ ابھی تیرے پاس لشکر ہی نہ سپاہ جو تو اُنسے مقابلہ کرے گا وہ لوگ بہت قوی ہین لشکر جمع کرلے تو پھر مقابلے کو جانا مین نے خیال کیا سچ کہتی ہین بس اُسی دن سے لشکر جمع کرنے کی فکر شروع کی اور یہ تدبیر سوچی کہ جو کوئی قافلہ خواہ لشکر آفتاب پرستون کا میرے قلعے کی طرف سے جاتا تھا اُسکو مین نہین غارت کرتا تھا ہان اگر کوئی دوسرے مذہب کا لشکر جاتا تھا تو ضرور غارت کرتا تھا اُسی زمانہ مین ارزنگ مع لشکر کے پہونچے معلوم ہوا کہ ارزنگ پرستون کا لشکر آیا ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو شہر آفتاب نما کو جاتا ہی بس مجکو غصہ آیا کہ یہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو جائے اور مین آفتاب پرست ہوکر جانے دون قلعے سے نکلکر لشکر پر گرا اور ہراول لشکر سے بارگاہ چھین لی سب بھاگ گئے ارزنگ کو خبر ہوئی اُسنے دیلم اپنے سپہ سالار دست راست کو مع لشکر روانہ کیا اُسنے آکر مجھسے مقابلہ کیا مین کشتی لڑنے لگا کہ میرا کولا اُتر گیا دیلم نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ جاکر علاج کر جب اچھے ہونا تو آکر مقابلہ کرنا مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تورج کے فرزند ہین اور تورج فرزند تھے ایرج کے بس مین نے اس سبب سے انکی اطاعت کی یہ میرے بزرگ ہین اور اُس خاندان سے ہین کہ جنھون نے مجکو راہ راست دکھائی اور ہمارے بزرگ اطاعت کرتے رہے اُنکے بزرگون کی اُنھون نے ارزنگ سے ملاقات کرائی ارزنگ نے اپنا سپہ سالار مقرر کیا بہت نوازش کی اُسدن سے مین اُنکے ہمراہ ہون آج آپکے پاس اُنکا نامہ لے کر آیا ہون یہ نامہ موجود ہی اسکا جواب تحریر فرمایئے طومار شاہ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا جب مضمون نامہ ختم ہوا اور طومار شاہ مضمون سے واقف ہوا تو قرماسپ سے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین یہ نامہ مع اپنی عرضی کے خدمت خداوند مین روانہ کرتا ہون جو جواب وہانسے آئیگا مین اُسپر کاربند ہونگا یہ کہکر دبیر سے کہا کہ ایک عرضی ہم سب کی طرف سے خدمت خداوند مین اس مضمون کی تحریر کرو کہ پہلے ذکل حالات جنگ تحریر ہون بعد القاب و آداب کے پھر یہ تحریر ہو کہ ہم بموجب حکم خداوند یہان فروکش تھے کہ قرماسپ سپہ سالار ارزنگ نامہ لیکر آئے ہینے وہ نامہ اُسی طور سے بذریعہ اپنی عرضی کے حاضر خدمت کیا اور جو

جواب مناسب ہو وہ تحریر فرمایا جائے تاکہ ہم اُنکو دیدین بدون اطلاع سرکار ہم جواب نہ دے سکے کہ نہ معلوم کیا جواب دیا جائے گا بس جو حکم ہوگا وہ ہم بجا لائین کیونکہ سپہ سالار یہان موجود ہی زیادہ حد ادب بس دبیر نے جس طور سے کہ طومار شاہ نے کہا عرضی تحریر کی اُسپر دستخط و مہر کرکے طومار شاہ کو دی طومار شاہ نے وہ عرضی اور نامہ دونون کو ایک چوبدار کو جو کہ پس پشت طومار شاہ کھڑا تھا اُسکی پیشانی پر لکھا تھا بخط جلی امین خاص چوبدار خداوند برجیس وہ دونون کاغذ دیے اور کہا اسکا جواب بہت جلد لیکر آؤ وہ سلام کرکے باہر بارگاہ کے آیا اور طرف شہر کے روانہ ہوا یہان قرماسپ سے کہا کہ آپ اپنے واقعات مفصل طور سے بیان فرمائیے جبتک کہ جواب نامہ آئے پس قرماسپ نے بیان کرنا شروع کیا جو جو امر بیان کرنے سے رہگئے تھے یہان قرماسپ اپنے حالات بیان کر رہا ہو ادھر چوبدار عرضی و نامہ لیے ہوئے جاتا ہو یہان شہر آفتاب نما مین اندرون قلعہ آفتاب نگار و گنبد خورشید آثار مین برجیس عقب حجاب قدرت تخت خدائی پر بیٹھا ہوا ہو اکیسون درجے حاضرین دربار سے معمور ہین ہر پیشہ کے لوگ موجود ہین جو جسکا مرتبہ ہو وہ اُس مرتبہ سے بیٹھا ہوا ہو یہ بارہا عرض ہوا ہو کہ درجے زیر و بالا واقع ہوئے ہین بالا والے نیچے والون کو بخوبی دیکھتے ہین یہ گنبد و قلعہ ساختہ سحر ہو اس سبب سے یہ بات ہو ورنہ ممکن نہین ہو جبکہ یہ خاصیت ہو کہ اندر سے بیرون کا حال معلوم ہوتا ہو تو یہ کیا بات ہو بس اس طور سے دربار آراستہ ہو افریق شاہ و خونخوار شاہ برتبہ پیمبری قریب حجاب قدرت کرسیون پہ بیٹھے ہوئے ہین آج کوئی مقابلہ تو لشکر سے ہو نہین کہ تماشاے جنگ کا حکم ہو سب اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہین حکم و احکام جاری ہو رہے ہین آفتاب جادو بھی میدان جنگ سے اُس آسمان پر سے چلا آیا ہو جو کہ محیط لشکر طومار شاہ ہو مگر آسمان اُسی طور سے قائم ہوا اپنے اصلی مقام پہ ہو یعنے اس آسمان پہ جو کہ قلعے پر قائم ہو جس سے ہمہ وقت بارش گل ہوا کرتی ہو اور صداے راگ و رنگ آتی ہو اور خوشبو بس مثل اپنے قاعدے کے آفتاب نے کہا کہ برجیس آگاہ ہو کہ آج ارژنگ پرستون نے دربار کیا اور باہم یہ تقریر ہوئی یہ کہکر وہ سب تقریر جو کہ سختگان نے بیان کی اور کہا کہ جو صلاح اُنھون نے کی ہو سب بیکار رہیگی اسکے خلاف ہوگا ارژنگ وغیرہ کی تو کیا قدرت ہو کہ وہ ثریا کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکین پس جب یہ راے ہوچکی تو اُنھون نے ایک نامہ طومار شاہ کے نام لکھا اُسکا مضمون وہی تھا جو کہ سختگان نے نامہ مین تحریر کیا تھا وہ نامہ قرماسپ لیکر لشکر مین آیا پس طومار شاہ نے اُس نامہ کو پڑھا اور ایک عرضی لکھکر تیرے پاس روانہ کیا ہو تو جب نامہ آئے اور عرضی نامہ کی پشت پر تحریر کرا دینا کہ تم اپنے وزیر کو روانہ کرو جو وہ شرائط بیان کریگا اگر لائق قبول ہونگے تو ہم قبول کرینگے ورنہ اور تمنے ہماری اطاعت قبول کی جو جو راے بیان ہوئی ہو سب بعلم خدائی ظاہر ہوا ای برجیس ارژنگ و چترنگ کے شریک ہونے سے یہ امر ہوگا کہ تجکو خداپرستون کے مقابلے مین تکلیف زیادہ نہوگی سختگان اُنکا بہت بڑا دشمن ہو پس تمکو اُن ملکون پر لیجلیگا کہ جو اسلام آباد ہین تو اُنکو غارت کرتا ہوا سرحد ایرستان پہونچ جائیگا تو خداپرستون پر بھی ظفر پائیگا مثل ارژنگ کے اس سے بڑی کمک ملیگی بہت سے ملک ہاتھ آئینگے ضرور ارژنگ کی اطاعت کو قبول کر لینا اب تو یہ امر قبل آنے چوبدار کے ان سب پر ظاہر کردیے اور کہدیے کہ مجکو بعلم خدائی معلوم ہوا ہو اور طومار شاہ کی عرضی کی پشت پہ یہ تحریر کرنا کہ اس نامہ کو اُسی طور سے سپہ سالار ارژنگ کو دیدو تم نہ دیکھنا جبتک کہ اُنکا وزیر نہ آئے تو اُسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل شہر و قلعہ ہونا تمام عجائبات جو کہ مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیے ہین وہ سب دکھانا اُسکے بعد ہماری خدمت مین لانا برجیس نے کہا

کہ اچھا آفتاب یہ تعلیم کرکے اپنے مقام پر چلا گیا یہ سب امر سوائے برجلیس کے اور کسی نے نہین سنے
برجلیس نے حجاب قدرت کے اندر سے آواز دی کہ آگاہ ہو کہ آج یہ واقعہ لشکر ارزنگ مین گذرا
بس جو کہ آفتاب نے بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ چوبدار نامہ لیکر آتا ہی نامے کا یہ
مضمون ہی مضمون نامہ بھی سب بیان کر دیا اور جو صلاح سنخگان نے ارزنگ کو دی تھی وہ بھی بیان
کی اور کہا کہ یہ سب مجھکو اپنی قدرت سے ظاہر ہوا کیونکہ مین تو روشن ضمیر ہون اور کیون نہون کہ خدا ہون
اور فرزند خدا ہون سب کافرون نے کہا کہ بجا اور درست اور آمین کیا کلام ہی بس یہان تو یہ تقریر ہو رہی
تھی اُدھر وہ چوبدار داخل شہر ہوا شہر کو طی کرکے قلعہ مین آیا قلعہ کو طی کرکے گنبد مین آیا اسکو کون روکتا
کیونکہ یہ خاص چوبدار ہی بس اکیسون درجہ طی کرکے درجۂ خاص مین پہونچا پہلے حجاب قدرت کو
سلام کیا اور سجدہ پھر اُسکے بعد خونخوار شاہ و افریق شاہ کو اور عرض کیا کہ ایک عرضی طومار شاہ
کی اور ایک نامہ جو کہ ارزنگ کے پاس سے آیا تھا مین لیکر آیا ہون خداوند سے عرض فرمائیے یہان
افریق شاہ نے اُٹھکر اور دست ادب جوڑکر قریب حجاب جاکر عرض کیا آواز آئی کہ عرضی و نامہ
لے کر پڑھو بس افریق شاہ نے لیکر پڑھنا شروع کیا کیونکہ آج اُسکا دن تھا کہ وہ کلام کرے ایک
دن خونخوار شاہ کلام خداوند سے کرتا ہی اور ایک دن افریق شاہ بس جب نامہ و عرضی پڑھ چکا
افریق شاہ سب حاضرین نے سُنا اکیسون درجہ کے لوگون نے حجاب قدرت سے صدا آئی کہ یہ نامے
کی پشت پر لکھدے اور چوبدار کو دیدے بس وہی مضمون جو کہ آفتاب نے بتایا تھا نامے پر لکھوا دیا اور جو
عرضی کی پشت کا تھا وہ عرضی پر لکھوا دیا اور افریق شاہ نے لکھدیا اور عرضی تو اسی طور سے اور نامہ
ملفوف کرکے اور مہر لگا کر چوبدار کو دیدیا اور کہا کہ لیجا طومار شاہ کو دینا کہ نامہ اسی طور سے قرماسپ
کو دیدے جواب تحریر ہو گیا اور جو عرضی پر حکم ہو اُسپر عمل کرے اور وہ چوبدار سلام و سجدہ کرکے روانہ
ہوا برجلیس نے حکم دیا کہ کل تمام شہر آئینہ بند ہو اور سب اہل شہر پوشاک نفیس سے آراستہ ہون اور بیس
لاکھ کا لشکر زیر گنبد آکر صف بستہ ہو اور کل اہل دربار نفیس پوشاک پہنکر آئین دربار خوب آراستہ
کیا جائے کیونکہ وزیر ارزنگ کا آئے گا قدرت اُسکو اپنی شان و شوکت دکھائینگے یہ سب
سامان ہم ہر ایک مکان پر اپنی قدرت سے پہونچا دینگے کوئی تردد نہ کرے بس برجلیس نے جب یہ
حکم دیا اُسیوقت سے سب سامان ہونے لگا تمام شہر مین منادی ہو گئی کہ کل کوئی سوائے پوشاک نفیس
کے معمولی کپڑے پہنکر نہ نکلے چھاؤنی مین اُسی وقت حکم پہونچا دیا گیا کہ کل صبح کو بیس لاکھ سپاہ زیر
قلعہ آکر صف بستہ ہووے اُن بیس لاکھ کو نئی وردیان مرحمت ہوئین بس یہان کا سامان جب سنخگان
آئیگا اُسوقت بیان کیا جائیگا ابھی کوئی ضرورت نہین ہی کہ کیسی آرائش ہوئی ہی یہان بند و بست ہو رہا
ہی انکو اسی مین [illegible] رکھا جاتا ہی اُدھر چوبدار نے جاکر عرضی و نامہ سر بمہر دیا طومار شاہ وغیرہ
نے مہر خداوندی دیکھکر پہلے سجدہ کیا پھر سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا پھر عرضی کو پڑھا جو کچھ چوبدار
سے افریق شاہ نے کہا تھا اُسے لکھدیا بس طومار شاہ نے وہی مضمون پشت عرضی پر بھی پایا نامہ
قرماسپ کو دیا کہ دیکھئے اسکی پشت پر جواب تحریر ہی ہم اُس جواب سے واقف نہین ہین ورنہ بیان
کر دیتے دوسرے یہ تمکو ہمارے [illegible] کرنے کا نہین ہو تمکو جو حکم ملا ہی ہم اُسپر کاربند ہونگے اور جو آیندہ
کے واسطے ملا ہی اُسپر عمل کرینگے بس قرماسپ وہ نامہ لیکر اور سب کو سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا
اِن طومار شاہ وغیرہ نے یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا کہ کل لشکر مین خوب آراستگی ہو اور سب نیا سامان

کیا جائے کیونکہ کل ارژنگ کا وزیر ضرور آئیگا خداوند کی تحریر سے معلوم ہوتا ہی اور ایک لاکھ سپاہ تیار رہے کہ اُسکو ہم سب کے ہمراہ چلنا ہوگا اردل مین وزیر ارژنگ کے سب سردارون سے کہا کہ آپ لوگ بھی کل دیرے سے دربار مین تشریف لائین سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس طومار شاہ و مہر شار شاد وغیرہ دربار برخاست کرکے اور ہرکارون کو یہ حکم دے کر کہ تم لشکر ارژنگ مین جاؤ جو کچھ واقعہ گذرے ہمکو خبر دو اور جب ارژنگ کا وزیر ادھر کو آئے تو اُسکے آنے کی خبر دو ہرکارے روانہ ہوئے طومار شاہ وغیرہ اپنے خیمون مین گئے یہان تو بندوبست ہونے لگا کہ اِسکا بھی ذکر پھر ہوگا اِدھر قرماسپ اپنے لشکر مین آیا اور قریب بارگاہ آکر مرکب پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا اور قریب تخت آکر وہ نامہ پیش کیا ارژنگ نے کہا کہ کیا جواب لائے قرماسپ نے کہا کہ نامہ بر کی تحریر سے مجکو بھی معلوم ہوا یہ کہکر جو واقعہ گذرا تھا سب بیان کیا ارژنگ نے وہ نامہ دبیر کو دیا اُسنے پڑھا بہت کچھ تحریر تھا مگر القاب و آداب ندارد نہ کسی کی تعریف نہ توصیف سوائے آفتاب کے وہی مضمون تھا جو کہ آفتاب نے برجلیس سے کہا تھا یہی تحریر تھا کہ ہمنے تمہاری اطاعت قبول کی اور جو تمہارے وزیر نے تمکو رائے دی ہی جسپر تم اطاعت کرنے پر راضی ہوئے وہ سب ہمکو بعلم خدائی معلوم ہی جب تمہارا وزیر آئیگا ہم قبل اُسکے بیان کرنے کے بیان کر دینگے اگر تم نہ اطاعت پر راضی ہوتے تو پرسون مین ضرور تم سب پر اپنا عذاب نازل کرتا اور جلاکر خاک کرتا یہ طبقہ پاک کرتا مگر تم اطاعت پر راضی ہوئے خیر اب کیا برائی کرون مگر ہمارے خیال مین یہ ہی کہ تم برائی پر ہو مگر ہمارا کیا کر سکوگے اپنے مُنھ کی کھاؤگے لہذا تمکو خبر دی جاتی ہی کہ کل تم اپنے وزیر سخنگان یعنے مشیر قدرت کو روانہ کرو میرے لشکر مین جو کہ تمہارے مقابلے مین ہی انکو میرا حکم پہونچ چکا میرے پیغمبرون کے پاس طومار شاہ وغیرہ اُسکے اپنے ہمراہ لیکر تمام عجائبات دکھاتے ہوئے میری خدمت مین حاضر کر دینگے مابدولت اُس سے خود تقریر کرینگے جو وہ شرطین کریگا قبول کی جائینگی جو لائق قبول ہونگی اور باہم عہدنامہ و اقرارنامہ تحریر ہو جائیگا تاکہ تم اِس اپنے قول سے انحراف نہ کرو اور کوئی نئی بات نہ پیدا کرو کیونکہ تمہاری طبیعت مین ابھی سے فساد ہی زیادہ کیا تحریر کیا جائے یہ جو مضمون ارژنگ و چترنگ نے سُنا سخنگان سے کہا کہ سن لیا وہ سب حال سے آگاہ ہین سخنگان نے جواب دیا کہ آگاہ ہونے کو کیا ہوا ساحر زبردست ہو دریافت کر لیا ہوگا جب تقریر ہوگی دیکھا جائیگا ارژنگ نے کہا کہ آپ کل تشریف لیجائیے سخنگان نے جواب دیا کہ بہت خوب مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر کہا کہ میرے ہمراہ کون کون چلیگا جو جو چلے وہ کھڑا ہو جائے بس اسلم و دیلم و قرماسپ وغیرہ کھڑے ہوئے سخنگان نے کہا کہ ایک شرط سے مین چلتا ہون میرے کسی امر مین دخل نہ دیجیے گا جو مین حرکت کرون اُسکو خاموش دیکھے جائیے گا کچھ اعتراض نہ کیجیے گا اور جو کسی مقام پر کوئی امر میرے یا آپ کے خلاف ہو اُسپر برہم نہ ہوجیے گا چاہے ذلت گوارا فرمائیے گا ورنہ کام خراب ہوگا اِن سب نے کہا کہ بہت خوب جو تمنے کہا ہی ہم اُسپر عمل کرینگے سخنگان نے کہا کہ کل بہت تڑکے لباس نفیس بدل کر اپنے خادمون وغیرہ کو درست کرکے ہمراہ لیکر آئیے سو سوار اپنے اپنے لشکر سے آزمودہ اور قوی کہ جنگی وردیان عمدہ ہون اپنے ہمراہ لائیے اور ارژنگ سے کہا کہ بیس ہزار سوار اور دس ہزار پیدل کو حکم فرمائیے کہ نئی وردیان زیب تن کرکے بوقت سحر در دولت پر حاضر ہون اور آپ بھی سویرے سے دربار مین تشریف لائین میری سواری کا سامان ملاحظہ فرمائین وہ بیس ہزار اور دس ہزار پیدل میری سواری کے ہمراہ چلین کچھ شان و شوکت سے تو مین جاؤن تاکہ معلوم ہو کہ وزیر خداوند کہ جسکو مشیر قدرت لقب ملا ہی

یہ اُسکی سواری ہو ارژنگ نے اُسیوقت جو کچھ سختگان نے کہا وہ حکم دیدیا اُسیوقت سے سامان ہونے لگا یہان بھی ارژنگ
نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہو ہو کر اپنے اپنے خیمون مین ائے دیلم و اسلم و قرماسپ سامان کرنے لگے
اپنے اپنے لشکر مین حکم دیا کہ سو سو سوار نئی وردیان پہن کر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر کے خیمون پر سویرے
جلد حاضر ہون یہ حکم دے کر او رسامان کرنے لگے اُدھر سختگان نے اپنے خیمے مین جا کر اپنا بندوبست کرنا
شروع کیا راوی کہنے بیان کیا ہو کہ وہ اُسقدر دن تمام ہوا شب آئی وہ شب بھی سختگان و اسلم وغیرہ
نے اختر شماری مین بسر کی کہ فلک پر آثار سحر نمایان ہوئے سختگان نے جامہ ایک سوکلی کا پہنا رفیدہ
سر پر رکھا ہتھیار لگائے سب الماس نگار بیرون خیمہ خادم و خدمتگار نئی وردیان زیب تن کیے
ہوئے مؤدب کھڑے ہین سائیس خچری کو ساز و یراق سے آراستہ کیے ہوئے کھڑا ہو ایک مرتبہ خیمے
کا پردہ اُٹھا اور سختگان خیمے سے برآمد ہوا سب نے سلام کیا سختگان نے سب کا سلام لیا اور اپنی
خچری پر سوار ہو کر طرف بارگاہ کے چلا اُدھر سے اسلم پوشاک نفیس پہن کر یاقوت کی پچکاری کی طلائی
کشتون کی زرہ پہن کر ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے خیمے سے برآمد ہوا اُسکے سوار بھی نئی وردیان
کارچوبی پہنے ہوئے خادم و خدمتگار بھی در خیمہ پر موجود تھے مرکب با ساز و یراق مرصع حاضر تھا یہ اُسپر سوار ہو کر
سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا طرف بارگاہ کے چلا دیلم اپنے خیمہ سے نکلا اُسکی زرہ پر زمرد کا کام کیا ہوا تھا
اُسکے بھی خادم و خدمتگار و سوار نئی وردیان پہنے ہوئے تھے قرماسپ کی زرہ پر فیروزے کا کام تھا
یہ بھی اسی سامان سے خیمے سے اور سب کو ہمراہ لے کر طرف بارگاہ کے چلا یہان بیس ہزار کا لشکر نئی نئی
وردیان پہنے ہوئے یراق زرق برق تن پر لگائے ہوئے صف بستہ کھڑے تھے ارژنگ و چترنگ
بارگاہ مین آچکے تھے اور سب سردار بھی دربار آراستہ تھا کہ سختگان پہونچا ارژنگ و چترنگ کو سلام
کیا اور اپنے مقام پر آ کر بیٹھا کہ اسلم آ کر پہونچا اپنے سوارون کو باہر ٹھہرا کر سلام کر کے وہ دنگل پر بیٹھ گیا
دیلم آیا وہ بھی بیٹھ گیا قرماسپ آگیا وہ سلام کر کے بیٹھ گیا جب سب آچکے اُسوقت سختگان نے کہا کہ
یہ خادم اب رخصت ہوتا ہو ارژنگ نے کہا جاؤ تمکو سپرد اپنے ید قدرت کے کیا بس ارژنگ نے
بارگاہ کے پردے اٹھوا دیے سختگان اپنی کرسی پر سے اُٹھکر چلا اسلم و دیلم و قرماسپ بھی دنگلون پر
سے اُٹھے ارژنگ وغیرہ کو سلام کر کے ہمراہ سختگان کے باہر بارگاہ کے آئے بس سختگان خچری پر
سوار ہوا اسلم و دیلم و قرماسپ اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے بیس ہزار لشکر کے علم کھل گئے پھریرے
تنے نئے ماہی مراتب جو کہ سواری وزیر کے ہمراہ ہوتا ہو سب تھا ڈنکا بجتا ہوا باجے بجتے ہوئے دہنی
طرف سختگان کے قرماسپ و دیلم بائین طرف اسلم جلوس سواری آگے آگے چلا نقیب نقابت
کرتے صدائین باادب بانش کی لگاتے نے اُم آگے روانہ ہوئے سقے گلاب کیوڑہ کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے
آگے آگے تھے اور جلوس سواری تھا جب ہرکارون نے دیکھا کہ سختگان سوار ہو کر طرف ہمارے لشکر
کے چلا بس ہرکارے لشکر طومار شاہ کے یہ خبر لے کر اپنے لشکر کی طرف راہی ہوئے یہان ارژنگ
بارگاہ مین بیٹھا ہوا سواری کا تماشہ دیکھا کیا جب سواری سختگان کی روبرو سے نکل گئی تو ارژنگ
نے ہرکارون سے کہا کہ لشکر طومار شاہ مین جا کر خبر لاؤ کہ کیا گذری اور اگر موقع ملجائے تو شہر مین جانا
ہرکارے روانہ ہوئے یہان ارژنگ بارگاہ مین بیٹھا ہوا یہ انتظار کر رہا ہو کہ سختگان واپس آئے تو
دربار برخاست کرون اُدھر بوقت سحر طومار شاہ نے برآمد ہو کر دربار کیا بارگاہ خوب آراستہ تھی تمام
کرسیان مرصع کار تھین اور دنگل طلائی مرصع کار صف بصف آراستہ تھے دو سردار لباس مرصع کار پہنے

ہوئے اور ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے بیٹھا ہی بارگاہ مخمل کاشانی کی کارچوبی بہ پاتھی ایسی آراستہ و پیراستہ تھی کہ طلا و یاقوت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آگ لگی ہوئی ہی خادم و خدمتگار وچوبدار سب وردیان نئی نئی پہنے ہوئے تھے اور جام و صراحی کی کشتیان قرینے سے آراستہ تھین اُنپر کارچوبی تورے پوش پڑے تھے دربارگاہ پر درگہ سالار لباس زرین پہنے ہوئے دنگل طلائی پر ہتھیار لگائے ہوئے بیٹھا تھا پردہ زنبوری کارچوبی پڑا ہوا تھا اُسکے خادم مؤدب کھڑے ہوئے تھے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ سواری وزیر ارزنگ کی آتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک لاکھ سوار وردیان کارچوبی پہنے ہوئے طلائی کلاہ سرون پر ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے قریب بارگاہ کھڑے تھے جب ہرکارون نے یہ خبر آکر طومار شاہ سے بیان کی طومار شاہ نے انعام دے کر اُنکو رخصت کیا اور پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے تاکہ سواری کا سامان دیکھون اُدھر سواری سختگان کی داخل لشکر طومار شاہ ہوئی سختگان اور اُسکے کل ہمراہیون نے دیکھا کہ جب حد لشکر پر پہونچے کہ جابجا سوار وردیان نئی نئی پہنے ہوئے کھڑے ہین طومار شاہ نے دیکھا کہ آگے آگے سقّے چھڑکاو کرتے ہوئے عقب مین ماہی مراتب ڈنکا ہوتا ہوا اور جلوس سواری لشکر قریب تیس ہزار کے ہمراہ ایک شخص عجیب الخلقت جامہ پہنے ہوئے رفیدہ سر پر رکھے ہوئے خچر ہی پر سوار دہنی طرف اُسکے ایک جوان بہت قوی اور اُسی کے برابر قرماسپ جو کہ نامہ لیکر آیا تھا وہ جوان زمرد کے کام کی زرہ پہنے ہوئے اور جو کہ نامہ لے کر آیا تھا وہ فیروزے کے کام کی زرہ پہنے ہوئے اور بائین پر دو جوان وہ بھی بہت زبردست یاقوت کے کام کی زرہ پہنے ہوئے بڑے شان و شوکت سے سواری وزیر ارزنگ کی آتی ہی اُسکی نگاہ مین یہ شان و شوکت کچھ نہ معلوم ہوئی خاموش بیٹھا ہوا دیکھا کیا اپنے عیار سے کہا کہ تو جا کر سختگان سے میری طرف سے پیام دے کہ طومار شاہ نے کہا ہی کہ اب آپ کو لازم ہی کہ ڈنکے کو موقوف کرائیے اور ماہی مراتب کو سلامی کرائیے کیونکہ اب آپ ہمارے لشکر مین تشریف لائے ہین یہان کا یہ طریقہ نہین ہی کہ ہر ایک کے آگے ڈنکا بجے اور ماہی مراتب سواری کے ہمراہ رہے جبتک آپ اپنے لشکر مین تھے تو ہمارا کوئی ہرج نہ تھا ہم خلاف دستور نہین کر سکتے یہان یہ سب سامان تو خداوند کی سواری کے ہمراہ ہوتا ہی یا پیغمبران خداوند کی سواری کے ہمراہ یا جس لشکر مین خداوند کی تصویر ہوتی ہی جیسے میرے لشکر مین ہی اگر ایسا نہ فرمائیے گا تو ہم نہ آنے دینگے بس عیار پاے شاطری مار کر قریب سختگان آیا سواری حد لشکر پر تھی اور سب کو بٹھا کر سختگان کے پاس پہونچا اور سلام کر کے طومار شاہ کا پیام سختگان کو دیا سختگان نے یہ مناسب نہ جانا کہ مین اُسکے خلاف کرون کیونکہ مین تو عرضی لیکر آیا ہون ایسا نہو کہ مین اُنکے کہنے کے خلاف کرون تو کوئی خرابی ہو یہ خیال کر کے اپنے دل مین کہا کہ سب علم و ماہی مراتب سلامی ہو جائین ڈنکا نہ بجے اب کوئی ضرورت نہین ہی بس یہ جو حکم دیا ڈنکا موقوف ہو گیا نشان سلامی کر دیے گئے نقیب وغیرہ صدائین لگاتے ہوئے چلے آتے تھے یہان طومار شاہ بیٹھا ہوا سواری کا تماشہ دیکھ رہا ہی اُدھر سختگان نے دیکھا جبکہ لشکر مین پہونچا کہ بازارین آراستہ ہین خرید و فروخت ہو رہی ہی آئینہ بندی کی ہوئی ہی سوار و پیدل پھر رہے ہین لشکر آراستہ ہوا ہی جھنڈے بازارون کی لہرین لے رہے ہین یہ سیر لشکر کی کرتا ہوا چلا آتا ہی کہ جب وسط لشکر مین پہونچا اور زیادہ تر سامان پایا سردارون کے خیمے لگے ہوئے دیکھا ایسا دل چوبدار پھر رہے ہین خیمون پر سوارون کے پہرے ہین ہٹون مین باجے جنگی بج رہے ہین لشکر کی شان و شوکت کو اور آراستگی کو دیکھکر حیران ہو گیا اور خیال کیا کہ ایسا لشکر کسی کا نہین ہی جیسا کہ آفتاب پرستون کا ہی کلس بارگاہ کا نمودار ہوا طلائی تھا اُسپر آفتاب بیٹھا ہوا تھا اول تو یہ تھا کہ ہر مقام پر آفتاب کی تصویر

تھی ہر ایک کی وردی مین کارچوبی تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی بس اُسیطور سے مع اپنے لشکر کے قریب
بارگاہ پہونچا دیکھا ایک لاکھ کا لشکر ایک طرف بارگاہ کے صف بستہ ہو مگر سب کارچوبی لباس پہنے ہوئے
ہین اور سب کے ہتھیار مرصع کار ہین اور سب کے سینون پر آفتاب کی صورت بنی ہوئی ہے بس جب یہ
قریب بارگاہ پہونچا طومار شاہ نے چند سردارون کو حکم دیا کہ جا کر وزیر ارزنگ کو استقبال کر کے لاؤ
وہ سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلے اُسوقت آکر پہونچے کہ جب سختگان قریب بارگاہ آچکا اہالیان
طومار شاہ نے چار کرسیان طلائی مرصع کار روبرو تخت کے آراستہ کرائین ان چارون کے لیے کہ یہ سردار
جا کر سختگان سے ملے صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی کی اُسکے بعد سختگان وغیرہ کو مرکبون پر سے اُتارا
درگہ سالار کھڑا ہو گیا سلام کیا ایک خادم نے بڑھکر پردہ اُٹھایا سرداران طومار شاہ سختگان وغیرہ کو
ہمراہ لے کر داخل بارگاہ ہوئے سات جلوخانہ تھے ہر ایک جلوخانہ آراستہ تھا غلامان زرین کمر صف بصف
استادہ تھے یہانتک کہ سختگان وغیرہ جلوخانہ طے کر کے صحن بارگاہ مین آئے سختگان نے بارگاہ مخمل سیم
کاشانی کی کارچوبی پائی حواس جاتے رہے بس وہ سردار سختگان کو لیکر ایوان مین آئے جہان کہ طومار
شاہ و سرشار شاہ وغیرہ تخت طلائی پر بیٹھے ہوئے تھے اور سب سردار معزز کرسیون پر متمکن تھے
اُنکے عقب مین خادم وغیرہ دست بستہ کھڑے تھے بہت قرینہ سے بارگاہ آراستہ تھی وہ بارگاہ نہ تھی
بلکہ بشیشہ نہ بران تھا ہر ایک سردار اسلحہ جواہر نگار لگائے ہوئے تھا بس وہ سردار سختگان وغیرہ کو
اُسی مقام پر لائے کہ جہان سے مجرا سلام ہوتا ہے بس سختگان نے بطریق آفتاب پرستان سلام کیا
طومار شاہ وغیرہ و کل اہل دربار حیران ہوئے کہ یہ تو ارزنگ پرست ہو اسنے کیون سلام ہمارے
طریقہ کا کیا سب نے جواب سلام دیا مگر یہ امر اسلم و دیلم و قرماسپ کو ناگوار ہوا اسکا اسطور سے سلام
کرنا چونکہ اِس اقرار سے اپنے ہمراہ لایا تھا کہ تم میرے کسی امر مین دخل نہ دینا اس سبب سے خاموش
رہے بس اِن سب نے بھی بطریق ارژنگ پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا راوی نے
بیان کیا ہو کہ سختگان وغیرہ سلام کر کے آگے بڑھے کہ طومار شاہ نے چوبدار کو اشارہ کیا کہ اُسنے اُنسے
کہا کہ یہ جو کرسیان روبرو تخت کے آراستہ ہین آپ لوگون کے لیے ہین بس سختگان وغیرہ سلام کر کے
اُسی طریقے سے بیٹھے کہ دہنی طرف دیلم و قرماسپ دبائین طرف اسلم بیٹھے جب سختگان وغیرہ بیٹھ چکے
اُسوقت وہ سردار جو کہ اِنکے استقبال کو گئے تھے وہ بھی اپنے اپنے مقام پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا
طومار شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ اِن لوگونکو جام شراب دو بس ساقی نے سب کو جام شراب دیے
اِن سب نے سلام کر کے لے لیے اور ایجرعہ پی گئے جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوئے اُسوقت طومار
شاہ نے سختگان سے کہا کہ آپ اپنے نام سے آگاہ فرمایئے گو واقف تھا اور اس امر سے کہ آپتو ارژنگ
و لقا پرست ہین پھر آپ نے بطریق قوم آفتاب پرستان کیون سلام کیا سختگان نے کہا کہ میرا نام سختگان
بن بختیارک بن بختک بن القش بن سنگ سفید ہے مرد ایرانی ہون میرے پردادا یعنے القش
بادشاہ قباد حاکم مدائن کے وزیر اعظم تھے اُنکے بعد میرے دادا بختک وزیر ہوئے اُسی زمانہ
مین بزرجمہر بھی وزیر تھے جبکہ نوشیروان مالک عادل کسریٰ تخت پر متمکن ہوئے اُنھون نے بختک کو
وزیر کیا چنانچہ وزارت ہمیشہ سے میرے خاندان مین چلی آتی ہو قصہ طویل ہو نوشیروان نامہ وغیرہ مین
سب حال تحریر ہو جبکہ نوشیروان نے ترک سلطنت حمزہ کے ہاتھ سے عاجز ہو کر کیا اور مدائن کو
واسطے اپنی بسر کرنے کے حمزہ سے طلب کر لیا خیال فرمایئے کہ جو بادشاہ ہفت کشور ہو اُسے کسی مقام

پر پناہ نہ ملے خداپرستون کے ہاتھ سے یہ خداپرست ایسے زبردست ہین سخنگان نے ابھی سے اہل اسلام کی انفسے برائی اور قوت کا ذکر شروع کر دیا بس ای بادشاہ آخر کو مدائن مانگ لیا سر کرنے لگا اسی کی آمدنی مین اور تمام ملکون پر اہل اسلام قابض ہوئے طومار شاہ نے کہا کہ آپ کا قطع کلام ہوتا ہو کہ حمزہ تھا کون اور نوشیروان سے وجہ عداوت کیا تھی جواب دیا کہ اسکا کل حال نوشیروان نامہ مین عداوت حمزہ کا حال سب تحریر ہو اسکو ملاحظہ فرما لیجیے چونکہ یہ قصہ طویل ہو اور مجکو جلدی ہو کہ کسی طور سے خدمت خداوند آفتاب مین پہونچون انکی ملازمت کا بہت اشتیاق ہو حضوری حاصل کر کے سعادت کونین حاصل کرون شکر ہو کہ آپ کے نور قدم سے میری آنکھین روشن ہوئین مجکو آپکی بھی ملازمت کا نہایت اشتیاق تھا ایک مراد تو حاصل ہوئی ایسی لسانی سخنگان نے کی کہ کل اہل دربار مع طومار شاہ اسکی تقریر کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے اور دل مین خیال کرنے لگے کہ بہت مرد معقول ہو یہ لائق شاہون کی صحبت کے ہو جب یہ خداوند کی خدمت مین جائیگا خداوند اسکو بہت پسند کرینگے اور اسکی تقریر سُنکے بہت خوش ہونگے طومار شاہ نے کہا کہ ای سخنگان تم اس قصہ کو مختصر طور سے بیان کرو پھر ہم کتاب مین تو دیکھ لین گے تمھاری زبانی مجکو سننے کا اب اشتیاق ہو سخنگان نے جواب دیا کہ آپکی صرف غلام نوازی ہو خیر سماعت فرمائیے اسکا خلاصہ یہ ہو کہ سرزمین عرب مین ایک مقام ہو کہ اسکا نام مکہ ہو اور یہ حمزہ عرب ہو اور یہ خیال رہے کہ عرب جوانمرد اور بے مروت ہوتے ہین کہ ان خداپرستون کا معبد ہو کہ جسکا نام خانہ کعبہ ہو بس حمزہ خواجہ عبدالمطلب کا فرزند ہو اور عبدالمطلب مجاور خانہ کعبہ تھے بس حمزہ مجاورزادہ ہو نہ کوئی ملک تھا نہ ایسی دولت وہ جو کعبہ مین لوگ آکر چڑھایا کرتے تھے اسی پر بسر ہوتی تھی مگر عالی خاندان سمجھے لوگ عزت کرتے تھے جب حمزہ پیدا ہوا ہو تو نوشیروان نے اپنا پسر خواندہ کیا تھا اس خیال سے کہ نوشیروان نے خواب دیکھا تھا بہت ہولناک اسکی تعبیر اہل تنجیم نے یہ بیان کی تھی کہ خیبر مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ نام اُسکا ہشام ہوگا وہ تیرا تاج و تخت لے لیگا بس نوشیروان نے سوال کیا تھا کہ اُسکا قاتل کون ہو اُنھون نے بیان کیا تھا کہ اُسکا قاتل حمزہ ہو جو کہ سرزمین عرب مین مکہ مین خواجہ عبدالمطلب کے یہان پیدا ہوگا بس بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ بزرجمہر کو روانہ کیا تھا کہ تم جاکر اُس طفل کو پرورش کرو اور میرا فرزند کرو چنانچہ خواجہ بزرجمہر گئے یہ بھی مسلمان تھے اُنھون نے خوب اچھی طور سے اُسکی پرورش کی وہ لڑکا یعنے حمزہ جوان ہوا اور بہت زبردست پہلوان ہوا اُسنے کئی پہلوانون کو بادشاہ کے قتل کیا اب اُسنے ملک گیری پر کمر کسی جو ملک عرب مین تھے سب پر قبضہ کر لیا بادشاہ کو خبر ہوئی میرے پر دادا کے سمجھانے سے اُنھون نے یہ بادشاہ سے کہا کہ یہ تو آپ کا پسر خواندہ ہو اسپہ یہ کیا حرکت ہو کہ آپ ہی کے ملکون کو غارت کرتا ہو اور اپنا دینی رواج دیتا ہو اسکا قتل کرنا بہتر ہو کئی سردار روانہ کیے وہ حمزہ سے زیر ہو کر اسکے شریک ہو گئے اُسی زمانہ مین نوشیروان کا تاج و تخت ہشام نے شکارگاہ مین نوشیروان کو تنہا پا کر چھین لیا اور قید بھی کر لیا یہ خبر بادشاہ کو ہوئی تو کسی فطرت سے رہا ہو کر چلے آئے تھے مگر ہشام تاج و تخت لیکر حمزہ سے لڑنے کو گیا تھا بس جب حمزہ سے مقابلہ ہوا حمزہ نے قتل کیا بعد اسکے تاج و تخت لیکر حمزہ مدائن مین آیا بادشاہ کو تاج و تخت دیا نوشیروان بہت خوش ہوا بڑا اعزاز کیا اب نمک حرامی کو حمزہ کی خیال فرمائیے کہ نوشیروان کی ایک دختر اور دو فرزند تھے دختر جو تھی وہ بہت حسین اور خوبصورت تھی کہ جسکا مثل نہ تھا اسکا نام ملکہ مہر نگار تھا ایک فرزند کا نام ہرمز دوسرے کا نام فرامرز تھا حمزہ دختر نوشیروان مہر نگار پر فریفتہ

ہوا اور ملکہ حمزہ پر کیونکہ حمزہ بھی بہت حسین تھا بس پوشیدہ طور سے شب کو ملکہ کے پاس جانے لگا اُمین
بڑے بڑے معرکے پڑے ہندوستان کو بادشاہ نے روانہ کیا بڑے بڑے قصہ ہوئے نوبت باینجا رسید کہ بادشاہ
نے حمزہ کے قتل کی بہت سی تدبیرین کین اور کئی مرتبہ اسکی غیبت مین جبکہ وہ کسی مہم پر گیا ہوا تھا قصد کیا کہ
دختر کا عقد کردون جب سامان عقد کیا وہ آگیا درہم و برہم ہو گیا اُسی عرصے مین ملکہ کو حمزہ نکال لے گیا
اب حمزہ سے اور بادشاہ سے بگڑ گئی مقابلے ہونے لگے اُسی زمانے مین حمزہ زخمی ہوکر پردہ قاف کو
گیا وہان جاکر دیوون سے لڑا تمام سرکشان قاف کو زیر کیا بادشاہ قاف نے اپنی دختر کے ساتھ عقد کیا
اٹھارہ برس پردۂ قاف مین رہا یہان اُسکا عیار ملکہ مہر نگار کو لیے لیے ملک بملک پھرا کیا نوشیروان اسی فکر
مین رہا کہ کسی تدبیر سے ملکہ ہاتھ آجائے ممکن نہوا حمزہ کا عیار خواجہ عمرو بن امیہ ضمری بلا کا عیار تھا ویسا
نہوا ہی نہوگا چند واقعات سخنگان نے خواجہ عمرو کے بیان کیے اور پھر حمزہ کا قاف سے آنا اور ملکہ
سے عقد کرنا بیان کیا اور نوشیروان کا ملک بملک تباہ پھرنا اور حمزہ کا عقب مین جانا آخر عاجز ہوکر
ملک مدائن مین طلب کرکے بسر کرنا ہرمز و فرامرز کا خروج کرنا اور مقابلہ ہونا اور ہرمز وغیرہ کا فرار
کرنا اور سبائل مین جانا بیان کیا اور کہا کہ میرے دادا خداوند لقا کی درگاہ کے شیطان تھے اور اُنکو
خداوند نے مشیر قدرت لقب عطا فرمایا تھا جیسے مجکو خداوند ارزنگ نے مگر مجکو ابھی عہدۂ شیطانی نہین عطا
ہوا ہی بس اس سبب سے مین ایراتی ہون یہ واقعہ ہو سخنگان نے کل حالات صاحبقران اول اور
ثانی کے اور یہ بھی حال جو کہ میرے دہنی طرف بیٹھے ہوئے ہین جنکی زرہ مین زمرد جڑا ہوا ہی اور جو بائین طرف ہین
جنکی یاقوت کی جڑاؤ زرہ ہی یہ تورج بن ایرج کے فرزند ہین جو کہ زمرد ثانی کے شریک رہے
راوی نے بیان کیا ہی کہ سخنگان نے جو حالات نوشیروان نامہ و ہرمز نامہ و بالا باختر ولو کہ
باختر و صندلی نامہ و ہوشربا و تورج نامہ و لعل نامہ مین تحریر ہین سب مختصر طور سے بیان کیے اور
کہا کہ یہ سب کتابین ملاحظہ فرمالیجیے اب طومار شاہ وغیرہ کو سب حالات معلوم ہوئے اور کہا کہ ہمارا پست
بہت سرکش اور مغرور ہین خیر دیکھا جائیگا اِن سب کو ہمارے خداوند ایک پل مین غارت کرینگے سخنگان
نے کہا کہ یہ جو آپ نے دریافت کیا کہ تمنے بطور آفتاب پرستان کیون سلام کیا اسکا سبب یہ ہی کہ مین نے
جو دیکھا اور خیال کیا تو خداوند آفتاب کی بہت بڑی قدرت دیکھی بس ثابت ہو گیا کہ یہ خدا برحق ہین
اور سب باطل تھے کیونکہ مین عرض کر چکا ہون کہ زمانہ خداوند لقا مین بھی ایرج نے آفتاب پرستی
کو رواج دیا بہت بہت کرامتین ظاہر ہوئین تھین لقا نے بھی ایرج کی اطاعت کی تھی بس یہ مذہب
قدیم ہی کسی مصلحت سے خداوند نے اپنے کو پوشیدہ کیا ہوگا اب پھر ظہور کیا اپنے نور سے عالم کو معمور کیا گو ہر روز
اپنا جمال سب کو صبح سے شام تک دکھاتے تھے مگر یہ نہین ظاہر فرماتے تھے کہ ہماری پرستش کرو نہ ابھی
یہ امر ظاہر کیا بس جب یہ امر ہی تو مین نے خیال کیا کہ کیون گمراہی مین رہون بس اُسی طریقہ سے سلام کیا
طومار شاہ وغیرہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اِن لوگون مین تم بہت عقلمند ہو خداوند تمسے بہت خوش
ہونگے اگر تم ایسی باتین خداوند کے روبرو کروگے سخنگان نے کہا کہ اے بادشاہ آپ مجکو خداوند کی خدمت
مین لیچلیے کیونکہ اب مجکو خداوند کی دوری ناگوار ہی اُنکی خدمت مین حاضر ہونے کا بہت اشتیاق ہی یہان
ٹھہرنا بہت شاق ہی طومار شاہ نے یہ سنکے حکم دیا کہ ہماری سواری طیار ہو ہم سخنگان وزیر ارزنگ کو لیکر
خدمت خداوند مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ سب سامان سواری در دولت پر حاضر کیا گیا بس طومار
شاہ و سرشار شاہ مع قیصور و حسام و شبرنگ و دیگر سرداران نامی کے چلنے پر آمادہ ہوئے کہ اکر

چوبدار نے عرض کیا کہ سواری در دولت پر موجود ہے بموجب حکم حضور یہ سنتا تھا کہ طومار شاہ و سرشار شاہ مع اپنے سرداروں و سختگان کے تخت پر سے اُٹھے بیرون بارگاہ آئے دونوں بادشاہ تخت پر سوار ہوئے سختگان اپنے نخچری پر اور سب سردار مرکبوں پر سختگان نے اپنا چہرہ برابر تخت کے لگا لیا وہ جو لاکھ سوار مسلح و مکمل در بارگاہ پر حاضر تھے وہ بھی ہمراہ ہوئے اور تیس ہزار جو سختگان کے ہمراہ آئے تھے بس طومار شاہ یہاں سے روانہ ہوا جلوس سواری آگے آگے تھا ماہی مراتب نہ تھا اور سب جلوس تھا یہ تو یہاں سے چلا وہاں برجیس نے نکلکر دربار کیا سب اہل دربار لباسہائے نفیس سے آراستہ بیس لاکھ سپاہ زیر قلعہ صف بستہ طلائی خود سروں پر بازار ین شہر کی و قلعہ کی پیراستہ اہل شہر پوشاک عمدہ سے مزین دوکانیں آراستہ جب دربار آراستہ ہوچکا اُسوقت حجاب قدرت کے اندر سے صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو کہ وزیر ارزنگ یہاں آتا ہے بس سب اپنے قرینہ سے ہو جاؤ طومار شاہ اُسے لے کر چل چکا ہے چند سردار جائیں اور برج قلعہ پر کھڑے ہوں اُسکے ہمراہ تیس ہزار کا لشکر ہے اُسکو بیرون شہر روکیں اندر نہ آنے دیں صرف سختگان و اسلم و دیلم و قرماسپ کو لائیں مع چند ملازموں کے اور ہمارے بندگان خاص طومار شاہ و سرشار شاہ اور سرداروں کو اور ہمارے لشکر کو بھی بیرون قلعہ صف بندی کا حکم دیں جہاں یہ بیس لاکھ صف باندھے ہوئے کھڑے ہوں اور لشکر ارزنگ ایک طرف کھڑا ہو اور جب سختگان قلعہ میں آئے اور قلعہ کی سیر کرکے دربار میں آئے تو صرف سختگان کو حجاب قدرت کے قریب طلب کیا جائے اور اُسکے سردار ہمارے سرداروں کے صف میں بٹھائے جائیں ملازم ملازموں کے درجہ میں ڈنکی کوئی ضرورت یہاں آنے کی نہیں ہے جو کچھ گفتگو ہوگی سب سماعت کرلیں گے اور یہ مکان ایسا ہے کہ بالا سے نیچے کا حال ظاہر ہوتا ہے اور پائیں سے بالا کا حال بس کیا ضرورت ہے اور کوئی سردار معزز نہ جائے کیونکہ وہ کوئی نامی آدمی نہیں ہے گو کہ یہ ارزنگ کا وزیر ہے مگر لقا کے شیطان کا پوتا ہے اور یہ ارزنگ کوئی بادشاہ جلیل سے نہیں ہے بدو اُسکے وزیر کے استقبال کے لیے سردار جائیں یہ صرف لشکر کے بندوبست کے لیے کہ میں نے طومار شاہ کو اس امر سے آگاہ نہ کیا تھا کیا ضرورت ہے کہ لشکر غیر قلعہ میں آئے بس جب یہ حکم اندر سے حجاب کے جاری ہوا خونخوار شاہ نے سرداروں کو دیا راوی نے بیان کیا ہے کہ چند سردار کم مرتبہ کے یہ حکم پاکر اپنے مقام سے اُٹھکر بیرون گنبد آئے مگر وہ بھی سرداران ارزنگ سے معزز تھے اور اعلے درجہ کے لباس سے آراستہ تھے اور درِ قلعہ پر آکر کرسیوں پر بیٹھ گئے کرسیاں مرصع کار تھیں یہاں تو یہ بندوبست ہوا اُدھر برجیس نے حکم دیا کہ ایک چوکی چوبی برائے سختگان روبرو حجاب قدرت کے بچھائی جائے اُسیوقت چوکی بچھا دی گئی یہاں تو یہ سب سامان ہو رہا ہے اُدھر طومار شاہ اُسی جاہ و حشم سے سختگان کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے داخل شہر ہوا تمام شہر میں ایک شور و غل ہے کہ ارزنگ کا وزیر آتا ہے اہل شہر برائے تماشہ جنکے مکان سر راہ ہیں اپنے دروازوں پر کرسیاں بچھائے ہوئے اپنے دوستوں سمیت بیٹھے ہیں بعض اپنے مکان کے کمروں پر طوائفان شہر بناؤ کیے ہوئے کمروں پر بیٹھی ہیں اُنکے بھی بالا دوں پر اہل شہر کا مجمع ہے کچھ لوگ دوکانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں لاکھوں آدمی ٹہل رہے ہیں یہ غلغلہ جو ملکہ ثریا بے سیمتن نے سُنا تو اپنی خواصوں سے دریافت کیا کہ آج شہر میں غل کیسا ہے اُسدن وہ باغ کی سیر کو نہیں گئی تھی اُنھوں نے عرض کیا کہ کیا عرض کریں کہ مہمل بات ہے اُسنے کہا کہ بیان تو کرو انھوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ کوئی شخص ارزنگ موا موذی کا ہے وہ آپکی تصویر کو دیکھکر آپ پر عاشق ہوا اور اُس نے نا سخداوند کو تحریر کیا ہے

کہ ملکہ کا عقد میرے ہمراہ کر دیجیے کیونکہ مین بھی خدازادہ ہون ملکہ نے کہا کہ وہ کیونکر خدازادہ ہو انھون نے
عرض کیا کہ کوئی خداوند لقا تھا گو اُسکو خداوند نے اپنا نائب کہا تھا اُسنے دنیا پر آکر دعوی کیا کہ مین
خدا ہون جب وہ مرگیا تو اُسکا فرزند زمرد ثانی تھا اُسنے دعوی کیا جب وہ مرگیا تو اُسکے فرزند ارژنگ
نے دعوی کیا اِس طور سے خدازادہ ہو مگر یہ سب مرتد اور باطل خدا تھے بس جب یہانسے جواب صاف
گیا تو وہ لشکر لے کر مقابلہ کو آیا بہت سے مقابلہ ہوئے آخر کو وہ عاجز ہوا ہر مرتبہ لشکر خداوند نے شکست
کھائی اب اُسنے عاجز ہو کر درخواست صلح کی کی بس اُسکا وزیر واسطے گفتگو کے آتا ہو یہ سننا تھا کہ ملکہ
آگ ہوگئی اور کہنے لگی کہ وہ کون حرامزادہ ہو جو مجھپر عاشق ہوا اگر مجکو پہلے سے معلوم ہوتا تو مین خود جاکر اُسکو
قتل کرتی تمنے مجکو خبر بھی نہ کی خیر اب ذرا چل کر اُس نطفۂ حرام وزیر کی صورت تو دیکھون کہ کیا صورت
ہو اور مین ایسی خوبصورت ہون کہ میرے اوپر لوگ عاشق ہونے لگے مجھسے تو بدصورت زیادہ کوئی
عورت نہو گی بس راوی نے بیان کیا ہو کہ ملکہ بھی مع اپنی خواصون کے اپنے محل کے بالاخانے پر آکر
متمکن ہوئین موتیون کی چلمنین پڑ گئین اور اہل شہر کی بھی عورتین اپنے اپنے مکان پر چلمنین ڈالے ہوئے
کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھین یہان تو یہ حال ہو اُدھر جب طومار شاہ لشکر کوطے کر کے حد لشکر سے باہر ہوا
سختگان و دیلم و اسلم و قرماسپ و اہل لشکر ارژنگ نے دیکھا کہ ایک پختہ سڑک بنی ہوئی ہو اور دونون
طرف سڑک کے نہر جاری ہو اور سبزہ لگا ہوا ہو اور باغ آراستہ ہین مقام بہت پر فضا ہو یہ دیکھتے ہوئے
چلے آتے ہین کہ دور سے شہر پناہ کی دیوار اور پھاٹک نظر آیا ان سب نے دیکھا کہ وہ دیوار مثل آئینہ کے
چمک رہی ہو اور پھاٹک بھی اُدھر پھاٹک کے ایک آفتاب بہت بڑا لگا ہوا ہو کہ وہ ضو دے رہا ہو جب
یہ سب قریب دیوار پہونچے تو دیکھا کہ دیوار رنگا رنگی ہو اور ایسی صیقل کی گئی ہو کہ مثل آئینہ کے معلوم ہوتی ہو
اور پھاٹک کے پٹ طلائی ہین اور دونون طرف دو دو سہ درہ ہین اُنمین لوگ بیٹھے ہین سوارون کا
پہرہ ہو نئی وردیان کارچوبی تنون مین خود نقرئی سرون پر ہین مرکبان ترکی ساز و یراق سے درست کھڑے
ہوئے ہین قریب کوئی پانسو کے اُنکا پہرہ ہو پھاٹک پر جب اُنھون نے سواری طومار شاہ کی
آتے ہوئے دیکھی سب صف باندھکر کھڑے ہوئے اور سلام کیا جیسے سختگان وغیرہ نے اندر پھاٹک
کے قدم رکھا ایک مرتبہ خود بخود صدا آئی کہ جو خداوند پر جبیں کی بس سواری مع لشکر کے داخل شہر
ہوئی سختگان نے شہر کو آباد و رعایہ دلشاد ہر ایک گلی و کوچہ کو صاف و شفاف اور آئینہ بند پایا
ہر مقام پر چوپڑ کی بازار دیکھی شہر کو کسی مقام پر ویران نہ پایا عمارت عمدہ و نفیس نہایت بلند ہر مقام
پر کٹورہ کھنک رہا ہو گرم بازاری ہو رہی ہو اہل شہر کا ہر مقام پر مجمع ہو تاجر و جوہری اپنی اپنی دوکانون
پر بیٹھے ہوئے ہین غل ہوا کہ وزیر ارژنگ کی سواری آئی سختگان نے دیکھا کہ ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع ہو
اور اگر جوہری بازار ہو تو دونون طرف جوہری بیٹھے ہوئے ہین اِسی طور سے ہر بازار کو خیال فرمائیے بازارون
کے نشان لوٹ رہے ہین اُنپر تصویر آفتاب کی بنی ہوئی ہو دلال بولی بول رہے ہین خرید و فروخت جاری
ہو طوائفان شہر کمرون پر بیٹھی ہوئی ہین ہر مقام پر چمن لگے ہوئے ہین نہرین جاری ہین سوار و پیدل پھر
رہے ہین مگر سب نفیس لباس سے آراستہ ہین یہ معلوم ہوتا ہو کہ گویا یوم عید ہو آپس مین ہنس بول
رہے ہین سختگان کی جو صورت دیکھی اور خبر ہی یہ سوار تو باہم اشارے ہونے لگے اور کہنے لگے کہ واہ
کیا صورت ہو کوئی بن مانس یا جانور ہو ہمنے تو آجتک اِس شکل کا انسان نہین دیکھا سختگان نے جو دیکھا
تو اُس شہر کے زن و مرد کو خوبصورت اور حسین پایا گویا حسن اُن سب کے حصہ مین تھا وہ شہر غیرت دہ

لندن و چین تھا ہر زن و مرد سختگان کو دیکھکر ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ خداوند ایسی صورت تو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی یہانتک کہ طومار شاہ سختگان کو لے کر قریب قلعہ پہونچا سختگان نے قلعہ کو جو دیکھا تو بہت بلند تھا سر بفلک کشیدہ اُسکی ہر دیوار پر الماس کاری کی ہوئی روزن بنے ہوئے در قلعہ نہایت بلند اور وسیع تھا اُسپر آفتاب جو بنا تھا وہ ضو دے رہا تھا اسی آفتاب کی روشنی بارہ کوس تک جاتی تھی پھاٹک زمرد سبز کا تھا اُسمین یاقوت کی کیلین جڑی تھین سختگان وغیرہ نے اور لشکر ارزنگ نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر زیر قلعہ صف بستہ ہی مگر سب کے سرون پر خود طلائی ہین وردیان نفیس ہین بس یہ دیکھتے ہوئے آگے بڑھے کہ جیسے ہی قریب در قلعہ پہونچے کہ وہ سردار اپنے مرکبون پر سوار ہو کر طومار شاہ کے پاس آئے سلام کیا اور کہا کہ حکم خداوندی ہی کہ تم اپنے لشکر کو بھی اور لشکر ارزنگ کو بھی بیرون قلعہ رہنے دو قلعے مین لانے کی کوئی ضرورت نہین ہی صرف تم اور تمھارے سردار اور سختگان اور اُسکے سردار اور چند ملازم بس یہ جو اُنھون نے کہا اور حکم سے خداوند کے آگاہ کیا طومار شاہ نے حکم دیا اپنے لشکر کو کہ تم اس لشکر مین چلے جاؤ جو کہ صف آرا ہی بس وہ لشکر الگ ہو گیا اور اُس لشکر مین صف باندھکر شامل ہو گیا طومار شاہ نے سختگان سے کہا کہ آپ بھی اپنے لشکر کو حکم دین کہ وہ بھی صف بستہ ہو کیونکہ اندر قلعہ کے جانیکا حکم نہین ہی سختگان نے ناچار ہو کر حکم دیا لشکر ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہو گیا بس سختگان و اسلم و دیلم و قرماسپ و چند خدمتگار رہ گئے اسی طور سے طومار شاہ و سرشار شاہ و حشام و شبرنگ و تیمور و دیگر سرداران نامی اور چند ملازم رہے سختگان نے دیکھا کہ در قلعہ پر ایک تختہ طلائی لگا ہوا ہی اُسپر بخط جلی زمرد سے لکھا ہی کہ این قلعۂ آفتاب نما مسکن خداوند بر جبیں اور لقا و زمرد ثانی و ارزنگ کی مذمت تحریر ہی بہت بڑا علم در قلعہ پر نصب ہی ایک ہزار سوارون کا پہرہ ہی اسی طور سے ہر مقام پر تھا اور ہر مقام پر آفتاب کی تصویر بنی ہوئی تھی جب سے شہر مین آئے ہین کوئی مقام اُس سے خالی نہ تھا اور ہر مقام پر مذمت لقا وغیرہ کی تحریر تھی اور صفت یہ تھی کہ خواہ لشکری ہو خواہ رعایا خواہ دوسرے شہر کا باشندہ خواہ مسافر سب کے سینون پر تصویر آفتاب کی لگی ہوئی تھی گرد اُسکے تعریف تحریر تھی بس سختگان مع اپنے ہمراہیون کے ہمراہ طومار شاہ کے داخل قلعہ ہوا سختگان وغیرہ نے قلعہ کو شہر سے زیادہ تر آباد پایا یہان کے باشندون کو شہر کے باشندون سے زیادہ خوبصورت دیکھا اور یہان کی کل عمارت طلائی پائی اور ہر مقام پر چمن دیکھے کہ طلائی ہین نقرئی زمردی یاقوتی اور ایک آسمان دیکھا کہ وہ بالائے قلعہ محیط ہی اور ایسا صاف و شفاف ہی کہ اُسپر جو عمارت بنی ہوئی ہی سب نظر آتی ہی اور سب باشندے اُس آسمان کے معلوم ہوتے ہین مگر بہت خوبصورت ہین کہ اُنکے رخون پر نگاہ نہین ٹھہر سکتی ہی اُس آسمان کی بھی چمن بندی کی ہوئی ہی اور ہر وقت بارش گل ہو رہی ہی صدائے رقص و نغمہ آ رہی ہی مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی طومار شاہ سختگان کو سیر کراتا ہوا اور ہر مقام کو بتاتا ہوا کہ یہ خانۂ عیش ہی اور سب اُنکے حال سے آگاہ کرتا ہوا اور یہ بتاتا ہوا کہ یہ خانۂ رزق ہی چلا آتا ہی اسی طور سے شہر کے بھی کل حالات سے آگاہ کرتا تھا کہ یہ فلان کی عمارت ہی اور یہ فلان کی عمارت ہی ہر مقام پر پہرہ چوکی بیٹھا ہی بس اسی طور سے طومار شاہ سب حالات سے آگاہ کرتا ہوا در گنبد پر آیا کہ جہان خداوند بر جبیں خدائی کرتا تھا سختگان نے یہان سب سے زیادہ سامان پایا حاجب و دربان یسادل و چوبدار پیدل و سوار لاکھون تھے سب نفیس پوش تھے قلعہ مین ہر مقام پر آفتاب بنا ہوا تھا در گنبد پر بھی آفتاب بہت بڑا لگا ہوا تھا اور نشان اُسکے بھی روشن ہو رہے تھے اور اُسی طور سے یہان بھی تختہ لگا ہوا تھا اور وہی الفاظ تحریر تھے اور وہ گنبد ایک ٹکڑا ل یشب سبز کا

تھا بس طومار شاہ تخت پر سے اُتر کر قریب در آیا اور سب نے سجدہ کیا علاوہ سخنگان و اسلم و
دیلم و قرماسپ کے جب سجدہ کر چکے آستان کو بوسہ دیا سر اُٹھایا اور سخنگان سے کہا کہ آئیے یا خداوند
بر جلیں کہکر اندر داخل ہوئے کسی نے نہ روکا کیونکہ طومار شاہ ہمراہ تھا اب سخنگان نے دیکھا کہ ایک
بہت بڑا جلوخانہ ہے سب سامان سے آراستہ ہے اور دونوں طرف غلامان زرین کر کھڑے ہوئے ہین اور
فرش مخمل سبز کا کیا ہوا ہے کہ جسپر طلائی کام ہے جب وہ جلوخانہ تمام ہوا دوسرے جلوخانہ مین آئے اُسکو اُس سے
زیادہ آراستہ پایا یہان زیادہ غلام تھے یہان بھی کارچوبی فرش تھا اسی طور سے پانچ جلوخانہ تمام ہوئے
چھٹے جلوخانہ مین آئے یہان کی زمین نقرئی تھی اور اُسپر یاقوت و زمرد کی پچیکاری کی ہوئی تھی ساتوین
جلوخانہ مین طلائی زمین تھی زمرد و الماس کی پچیکاری تھی آٹھوین جلوخانہ کی زمین یاقوت کی تھی اُسپر بھی
زمرد و الماس کی پچیکاری تھی نوین جلوخانہ کی زمین زمرد کی تھی اُسپر یاقوت و الماس کی پچیکاری تھی جب
سب جلوخانہ تمام ہوئے یہ خیال رہے کہ ایک جلوخانہ سے دوسرے جلوخانہ مین زیادہ تر سامان تھا
سخنگان وغیرہ کو حیرت تھی یہ حیرت ہوتی جاتی ہے جب سے داخل شہر ہوا ہے بہت حیران ہے کہ یہ نئے مقام مین
یہان سب عجائبات ہین بھلا کون ایسے لوگون سے مقابلہ کر سکتا ہے کہ جہان یہ سامان ہو دراصل یہی خدائی
کے معنے ہین اور یہ سامان ہو تو خدائی کیجاتی ہے سب کو زیر کر کے لشکر جمع کر لیا خدائی کرنے لگے خدائی کے
لیے یہ سامان درکار ہین یہ سامان دیکھکر ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ یہ خدا ہے ایسی خدائی تو لقا نے بھی نہین کی
گو اٹھارہ ہزار ملک زیرنگین تھے کرورون روپیہ تھا جو چاہتا سو کرتا مگر کیا کر سکتا تھا ایسے ایسے خیال
کرتا ہوا سیر کرتا ہوا حیرت سے دیکھتا ہوا چلا آتا تھا بس جب جلوخانہ ختم ہوئے اُس مقام پر سب سے
زیادہ بندوبست پایا ایک پردہ پڑا تھا طومار شاہ نے قریب پردہ پہونچکر کہا کہ اجازت ہے مین آؤن
مع سخنگان کے یہ کہنا تھا کہ پردہ خود بخود بلند ہو گیا کوئی بلند کرنے والا نظر نہ آیا اِن سب کو سوائے طومار
شاہ وغیرہ کے حیرت ہوئی اب جو پردہ اٹھا دیکھا کہ ایک زینہ بھی زمرد کا ہے اور گرد اُسکے طلائی کام کیا ہوا
ہے بس طومار شاہ آگے آگے چلا عقب مین اُسکے سب کوئی پندرہ زینہ طے کیے ہونگے کہ ایک دروازہ
زمردی نظر آیا اُسپر پردہ پڑا ہوا تھا اور وہان بھی پہرہ تھا مگر وہ سب جو کہ پہرے پر تھے خاموش کھڑے تھے
اور ایک طلائی زنجیر لٹک رہی تھی اُسمین ایک گھنٹہ آویزان تھا طومار شاہ نے آگے بڑھکر وہ گھنٹہ ہلایا
آواز آئی کہ برابر چلے آؤ تمھارے آنیکی اجازت ہے اِس صدا کا آنا تھا کہ خود بخود پردہ چرخی پر کھنچ گیا اب طومار
شاہ اندر چلا جب جلوخانہ تمام ہوا اُسکے عقب مین یہ سب تھے سخنگان نے دیکھا وہ ایک بہت وسیع
درجہ ہے یشب سبز کا اُسمین فرش مخمل کا کیا ہوا ہے بس وہ درجہ لوگون سے مملو ہے مگر سب کی وضع خدمتگارون
کی سی ہے سب دست بستہ صف بصف کھڑے ہین طومار شاہ کو سب نے سلام کیا طومار شاہ سلام
لیتا ہوا برابر چلا گیا اُسکے جو ملازم تھے وہ طریقہ سے واقف تھے اُس درجہ مین ایک طرف صف باندھکر
کھڑے ہو گئے سخنگان کے ملازمون نے قصد جانے کا کیا جو کہ وہان پہرے پر تھا اُسنے کہا کہ تم لوگ
اِسی مقام پر ٹھہرو اپنے مالک کو جانے دو تمھارے جانے کا حکم نہین ہے یہان کا یہی طریقہ ہے کہ ملازم اِسی
مقام پر رہتے ہین وہ ناچار ہو کر ٹھہر گئے طومار شاہ وغیرہ اُس درجہ کو تمام کر کے ایک دروازے پر
پہونچا وہان بھی پہرہ تھا اور پردہ پڑا ہوا تھا یہ جا کر کھڑا ہوا اور کہا کہ مین حاضر ہون پردہ خود بخود بلند
ہو گیا سخنگان وغیرہ نے دیکھا کہ زینہ ہے یہ اُسپر روانہ ہوئے اُسی طور سے بعد زینے کے پھر دروازہ ملا
اور پھر زینہ تھا اور پردہ پڑا تھا اور گھنٹہ لٹکتا تھا زنجیر کو حرکت دی پردہ اٹھ گیا طومار شاہ اندر آیا اُس جلوخانہ

کے بعد درجہ ملا لیشب انگوری کا وہان سخنگان نے دیکھا کہ ہزارون چوبدار ہین مگر سب مودب استادہ ہین سب نے سلام کیا طومار شاہ کے چوبدار اُس درجہ مین حسب قاعدہ کھڑے ہو گئے اور ایک نے سخنگان کے ہمراہ جو چوبدار تھے اُنسے کہا کہ تم بھی اِسی مقام پر رہو تمکو جانے کا آگے حکم نہین ہے وہ بھی ٹھہر گئے اِسی طور سے تیسرا زینہ ملا اور اُسی طریقہ سے جو کہ پہلے اور دوسرے گذرا تھا گذرا تیسرے درجہ مین پہونچے یہ درنقرئی تھا یہان یساول کھڑے تھے اِنکے ہمراہ کے بھی یساول وہین ٹھہر گئے یہ لوگ چوتھا زینہ تمام کرکے اُسی طریقہ سے چوتھے درجہ مین پہونچے یہان سب مصاحب سردارون کے تھے طومار شاہ وغیرہ کے مصاحب اُسی مقام پر رہے سخنگان وغیرہ کے ہمراہ جو مصاحب تھے وہ پانچوین زینہ کو طے کرکے پانچوین درجہ مین پہونچے یہان سامان میکشی تھا یہان کی زمین طلائی تھی بس اِس درجہ کو تمام کرکے اور چھ زینون کو طے کرکے چھٹے درجہ مین پہونچے یہان سامان عشرت ہر قسم کا موجود تھا سازندے موجود تھے ہر قسم کا ساز لیے ہوئے یہ سب ساتوین درجہ مین اُسی طریقہ سے یہ خیال رہے کہ اُسی طور سے ہر دروازے پر پہرہ تھا اور پردہ تھا اِس درجے کی زمین سنگ مرمر کی تھی مگر بہت نفیس یہان مطربان خوش گلو و خوش آواز و حسین و صاحب جمال اُنمین ہر ایک زہرہ خصال مشتری تمثال تھی مگر سر جھکائے ہوئے خاموش ادب سے بیٹھی ہوئی تھین ہر ایک دریائے جواہر مین از سر تا پا غرق تھی اور یہ بھی خیال رہے کہ سخنگان نے ہر درجہ مین آفتاب دیکھا کہ لگا ہوا ہے اُسکی روشنی پھیلی ہوئی ہے بس اُسی طریقہ سے یہ آٹھوین درجہ مین پہونچے یہان آکر دیکھا کہ ہزارون منشی و دبیر و صاحبان دفتر بیٹھے ہوئے ہین قلمدان آگے رکھے ہوئے ہین طلائی میزون پر یہ درجہ پکھراج زرد کا تھا اِس درجہ کو طے کرکے نوین درجہ مین پہونچے یہان دیکھا کہ افسران سپاہ بکر کم مرتبہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین سر جھکائے ہوئے سپر بن تلوارین سامنے رکھی ہین یہان سخنگان نے طومار شاہ سے پوچھا کہ یہ لوگ فوج کے افسر ہین طومار شاہ نے جواب دیا کہ نہین بلکہ یہ لوگ کوتوالی کے ملازم ہین جو پیادے کوتوالی مین نوکر ہین اور جو سپاہی اور سوار پہرے والے ہین اُنکے افسر ہین یہان سے آگے چلے دسوین درجہ مین پہونچے وہان بھی صاحبان سپر و شمشیر کو سخنگان نے کرسیون پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور یہ درجہ عقیق سرخ کا تھا طومار شاہ سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسمین پیادون و سوارون کے جمعدارون کی نشست ہے یہ اُنکا درجہ ہے ہزارون آدمی تھے اُسی درجہ کو اور زینہ کو طے کرکے گیارھوین درجہ مین پہونچے وہ درجہ عقیق زرد کا تھا دریافت کرنے سے ثابت ہوا کہ یہان تو مندار سوارون و پیدلون کے ہین وہ بھی ہزارون تھے یہان سر اُٹھا کر جو سخنگان نے دیکھا تو جسقدر درجے باقی تھے سب کا حال معلوم ہوا کہ ہزارون آدمی ہر درجہ مین ہین اور سب کے اُدھر جو درجہ ہے وہان ایک پردہ پڑا ہے اُسکے برابر کرسیون پر دو بادشاہ سرنگے بیٹھے ہوئے ہین اور کوئی نہین اب زمین کیطرف جو دیکھا تو فرش مخمل گسترده تھا مگر جو درجے اُنھون نے ختم کیے تھے سب نظر آتے تھے دیلم وغیرہ دیکھکر حیران ہوئے طومار شاہ سے دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ یہ قدرت خداوندی ہے کہ بالا والے پائین والون کو دیکھ سکتے ہین و پائین والے بالا والون کو اور اسی طور سے ہر درجہ والے ہر درجہ والون کو سخنگان وغیرہ کو حیرت ہوئی گیارھوین درجہ کو طے کرکے بارھوین درجہ مین پہونچے وہان دیکھا کہ وہ درجہ عقیق سبز کا ہے وہان بھی صاحبان لشکر موجود ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ دار ہین کل لشکر کے جو کہ اسی لاکھ سے کم نہین ہے تیرھوین درجہ مین پہونچے یہ درجہ عقیق سفید کا تھا یہان بھی لوگ تھے صاحبان سپاہ سے سخنگان نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ جو خاص سپاہ ہے خداوندے ردہی کی یہ اُسکے جمعدار ہین

چودھوین درجہ مین پہونچے یہ درجہ گجراج سفید کا تھا یہان بھی لوگ بہت عمدہ پوشاک سے آراستہ
وپیراستہ تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ تومندارہین لشکر خاص خداوند کے پندرھوین
درجہ مین جب پہونچے اُسکو زبرجد کا دیکھا اور وہان بھی اُسی طریقے کے لوگ تھے معلوم ہوا کہ یہ اُسی لشکر
خاص کے رسالہ دار ہین سولھوین درجہ مین جب گئے اُسکو مرجان سرخ کا پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا
کہ یہان دونون لشکر دن کے کم مرتبہ کے سردار ہین سترھوین درجہ مین جب گئے وہ درجہ نیلم کا تھا اُسمین
بھی ہزارون آدمی تھے دریافت سے معلوم ہوا کہ اِس درجہ مین سرداران ہر دو لشکر خاص وعام کے
اعلے درجہ کے سردار ہین راوی نے بیان کیا ہو کہ بس اِن لوگون کے ہمراہ جس مرتبہ کا آدمی تھا اُسی مرتبہ
کے درجہ مین رہگیا اٹھارھوین درجہ مین جب پہونچے تو سخنگان نے دیکھا کہ میرے ہمراہ تو دیلم واسلم
وقرماسپ ہین اور طومار شاہ کے ہمراہ سرشار شاہ وقیصور وحسام وشبرنگ اور جو اُس مرتبہ کا
سردار تھا وہی باقی سب اسے اپنے درجہ مین رہگئے سخنگان نے نیچے کی طرف جو دیکھا تو ہر درجہ مین اپنے سردارون
وطومار شاہ کے سردارون کو پایا اور سب کے نیچے کے درجہ مین دفتری ملازمان ہین اپنے ملازمون کو
دیکھا کہ وہ لوگ پائین سے یہان کی سیر کر رہے ہین اُسکو بڑی حیرت ہوئی بس یہ درجہ فیروزے کا تھا یہان سب
فیروزہ پوش تھے اور اسی طور سے جس درجہ کا جو رنگ تھا اُسی رنگ کا لباس وہان کے پہنے والون کا تھا
اگر کوئی اور رنگ کا لباس پہن کر آیا اُسکا بھی لباس جب اُس درجہ مین پہونچا ویسا ہی ہوگیا یہ مقام زیادہ تر
حیرت کا تھا کہ لباس کا رنگ کیونکر تبدیل ہو جاتا تھا بس اب جو سخنگان نے اُن سب کو دیکھا پوچھا کہ
یہان کون لوگ ہین طومار شاہ نے جواب دیا کہ یہان وزیران مملکت وسپہ سالاران لشکر ومصاحبان
خداوند وشیدا ان سلطنت ہین سخنگان نے کہا کہ اسقدر وزیر جواب دیا کہ خداوند کے وزیر ہین اور
جو بادشاہ دیگر ملکون کے خداوند پر ایمان لائے ہین اُنکے وزیر ہین اور اُنکے سپہ سالار وسفیر دیگر اقالیم ہین اور
سوداگر ہین بس اِس مقام پر قیصور وحسام وشبرنگ رہگئے اِنکے دنگل آراستہ تھے اُنھون نے
دیلم وقرماسپ وغیرہ سے کہا کہ اب آگے آپکے بھی جانے کی اجازت نہین ہو آپ بھی یہان تشریف
رکھیے یہ لوگ ٹھہر گئے خود بخود تین کرسیان آکر آراستہ کی گئین یہ خیال رہے کہ سب درجون مین جہان سے
کرسیان ودنگل شروع ہوئے ہین سب مرصع ہین اور طلائی ہین بس اُنیسوین درجہ مین سخنگان اور
طومار شاہ وسرشار شاہ یہ تین آدمی پہونچے یہ درجہ یاقوت کا تھا یہان سب یاقوت پوش تھے بس
یہ دیکھکر سخنگان نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین جواب دیا کہ یہ سب عزیزان خداوند ہین بس وہان سے
بیسوین درجہ مین آئے یہ درجہ پھر زمرد کا تھا جیسے درجۂ اول تھا یہان سب سبز پوش تھے سرون پر تاج
تھے بیم تختون پر بیٹھے ہوئے تھے اُنکے طریقہ سے سخنگان کو معلوم ہوا کہ یہ سب بادشاہ ہین مگر دریافت کرنے سے
ثابت ہوا کہ یہ اور ملکون کے بادشاہ ہین بس طومار شاہ وسرشار شاہ اُسی درجہ مین رہگئے اور کہا کہ
آپ آگے تشریف لیجائین ایک دروازہ ملیگا اُسپر پہرہ ہوگا اُسپر جاکر یہ کہیے گا کہ مین وزیر ارژنگ
حاضر ہون وہان پہرہ ستون قدرت کا ہی پردہ خود بخود اُٹھ جائیگا آپ اور کسی سے کلام نہ کیجیے گا جب پردہ اُٹھ
جائے خاموش زینہ پر چلے جائیے گا جب زینہ تمام ہوگا پھر دروازہ وپردہ ملیگا وہان بھی پہرہ ستون قدرت
وید قدرت کا ہوگا اور گھنٹہ لٹکا ہوگا آپ اُسکو حرکت دیجیے گا پردہ اُٹھ جائیگا آپ جلوخانہ کو طے کرکے تیسرے
دروازے پر پہونچے گا وہان پہرہ ستون قدرت اول کا ہوگا وہ آپ سے دریافت کرینگے کہ تم کون ہو
جو اِن سب درجون کو طے کرکے آئے ہو آپ کہیے گا کہ مین وزیر ارژنگ ہون بموجب طلب خداوند آیا

اطلاع فرمائیے بس زیادہ اور کچھ نہ کہیے گا وہ یہ سنکے خاموش ہو جائیگا اور ایک مرتبہ گھنٹہ ہلائیگا بس جب وہ
کہے کہ جائیے اور پردہ اُٹھے اُسوقت آپ مؤدب اور خوب طریقۂ ادب سے جائیے گا کہ وہ مقام متبرک
ہو سواے پیغمبرون کے اور کوئی نہین جاسکتا ہو آپ کا بہت پاس کیا گیا ہو جو آپکو اُس مقام پہ جانیکی
اجازت ہوئی ورنہ کیا قدرت تھی سختگان نے کہا بہت خوب مین اُسی طریقہ سے دینہ کو طے کر کے
جس طور سے طومار شاہ نے کہا تھا اور جلو خانہ کو طے کر کے آخر کے دروازے پر پہونچا ان تینون دروازون
پر بڑے بڑے قوی ہیکل اور بڑے بڑے طویل القامت پہلوان نظر آئے اول جہان سے افسران لشکر کے
درجہ شروع ہوئے تھے اور پہلوانون کے وہ سب زبردست تھے ایک درجہ مین دوسرے درجہ سے
زیادہ قوی و طویل القامت تھے مگر یہ لوگ اُنسے بدرجہا اولی قوی تھے راوی نے بیان کیا ہو کہ جس
درجہ مین افسران کوتوالی تھے اُسی درجہ مین سب اسباب سیاست بھی تھا مثل جلادان مریخ صولت
وچشم کتان بہرام خصلت ودیگر قسم کا اسباب سیاست صدہا ہزارون ہتھکڑیان بیڑیان لیے ہوئے موجود
تھے و فرشتگان عذاب بھی تھے یہ سب طومار شاہ نے سختگان کو بتا دیا تھا یہ حقیر خدمت مین ناظرین
مین عرض کرتا ہو کہ مین اِس مقام کو بہت عمدگی اور ربط کے ساتھہ تحریر کرتا مگر بسبب طول کے
اختصار پر ختم کیا گو اگر تحریر کرتا تو بہت ہی عمدہ طریقہ ہوتا کیا کرون کہ ایک تو بابو صاحب کا حکم نہین ہو
کہ طول ہو بلکہ یہ حکم ہو کہ اِسی جلد مین سب حالات ہون کہ جس سبب سے میرا ولولہ کم ہو گیا اور دوسرے
آپ لوگون کا خیال کہ آپ لوگ طول کو پسند نہین فرماتے ہین بس اگر اِس مقام پر کسی قدر طول ہوا ہو
تو اسکو معاف فرمایئے گا کہ بدون اِسکے چارہ نہ تھا اگر مین درجون کا حال نہ تحریر کرتا اور کسی مقام پر ذکر
کرتا کہ فلان درجے کے لوگ مقابلے کو نکلے اُنکے نام حکم ہوا یا سختگان کی ہمراہی ہر مقام ٹھہرنے گئے تو
یہ اعتراض ہوتا کہ یہ بیان نہین کیا دوسرے مین عرض کر چکا تھا کہ گنبد کے اکیس درجہ ہین بس ضرور
ہوا کہ ہر درجہ کا حال تحریر ہو پس بطور مختصر تحریر کر دیا اِس طول کو معاف فرمایئے گا آپکی عنایت سے
بعید نہو گا بس جب سختگان اُس مقام پر پہونچا اور اُس پہلوان سے تقریر مذکورۂ بالا ہوئی بس اُسنے
وہ تقریر سُنکے گھنٹہ ہلایا اور گھنٹہ ہلا کر پردے کے پاس کھڑا رہا کہ خود بخود پردہ اُٹھا اُسنے اشارہ کیا سختگان
کو کہ جاؤ بس سختگان مع پاپوش کے چلا اُسنے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ کیا بے ادبی ہو ایسے مقام متبرک
پر تو جاتا ہو اور پاپوش پہنے ہوئے اسکو اُتارتا جا سختگان نے پاپوش اُتاری اُسنے ہاتھ چھوڑ دیا یہ اندر
آیا وہان جو پہونچا دماغ اِسکا مشک و عنبر کی خوشبو سے معطر ہو گیا دیکھا کہ چارون طرف چمن جواہر کے
لگے ہوئے ہین اُنمین پھول کھلے ہوئے ہین اُس سے خوشبو چلی آتی ہو لوٹے لخلخون کے رکھے ہوئے اُنمین
عود و عنبر و مشک سلگ رہا ہو وہ عجب مقام فرحت افزا و راحت دہ ہو روح کو طاقت و قلب کو قوت
دل کو فرحت حاصل ہوتی ہو وہ درجہ ایک ڈال الماس کا ہو ہر در و دیوار سے صداے نغمہ و سرود آرہی ہو
طائران خوش رنگ جو دیوارون پہ بیٹھے ہوئے ہین وہ چہچہہ زنی کر رہے ہین سب تعریف برجلیس مین
مصروف ہین اسنے یہ سمان دیکھکر طرف بالا کے دیکھا اُسی آسمان کو جو کہ قلعہ پر محیط تھا محیط پایا طرف زمین
کے دیکھا سب حال درجۂ آخر تک کا معلوم ہو گیا قلعہ کی طرف خیال کر کے دیکھا تمام عمارت قلعہ اندر سے
دیوارون کے اور سب سامان نظر سے شہر کی سمت کو خیال کر کے دیکھا تو جو دیکھ آیا تھا سب نظر آیا اب تو
اسکو ایسی حیرت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران و ششدر رہ کر رہگیا سکتہ کی نوبت پہونچی خاموش کھڑا ہوا اور دل مین
کہ رہا ہو کہ بیشک یہ کارخانہ خدائی کا ہو ضرور یہ خدا ہی یہ قدرت کسی ساحر مین نہین ہو کہ ایسے کام سحر سے لے

سواے خدا کے یہ تو یہان یہ خیال کر رہا ہی اور ایک امر مین نے نہین بیان کیا پہلے اُسکو عرض کر چکا تھا کہ ملکہ ثریا سے سیمتن بھی اِسکے دیکھنے کو اپنے بالا خانہ پر تشریف لائی تھی اُسکا حال نہین تحریر کیا بس اب عرض کرتا ہون کہ جب اِسکی سواری یعنے سخنگان کی زیر قصر ملکہ پہونچی ملکہ نے جو سخنگان کی صورت دیکھی اور دیلم و اسلم و قرماسپ کی اپنی خواصون سے کہا کہ اِن مونڈی کاٹون کی کیسی صورت خراب ہی اور کیسے بدشکل ہین یہ معلوم ہوتا ہی کسی کے غلام ہین یہ انسان ہین یا حیوان خداوند کبھی خواب مین بھی ایسی صورت نہ دکھائین یہ کہتی ہوئی اور ارزنگ کو برا بھلا کہتی ہوئی اپنی خواصون سے یہ تقریر کرتی ہوئی کہ جیسے یہ بدشکل لوگ ہین ویسے ہی اِنکے بادشاہ بھی ہونگے بالا خانہ سے ایوان مین آئی خواصون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ملکہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیا شکل تھی ایک ہمارے خداوند کے بندے ہین کہ اُنمین جو ہو وہ حور و پری سے حسین زیادہ ہو ملکہ نے جواب دیا کہ کیون نہون بندۂ خاص ہین یہ تو مرتد بندے ہین خداوند انکو غارت کرین کہین ایسا ہو کہ اِنپر خداوند اپنا عذاب نازل کرین ملکہ تو اسمقام پر تقریر کر رہی تھی اور گنبد مین سخنگان حیران و ششدر کھڑا ہی کہ یکایک ایک آواز مہیب آئی کہ او سخنگان کہان آیا ہی اور کیا حیران کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی یہ مقام ایسا نہین ہی کہ تو یون بے ادب کھڑا رہے مؤدب ہو جا اور جس کام کو آیا ہی اُسکو بیان کر اور اپنے مقام کو جا یہان زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہین ہی یہ جو سخنگان نے سنا کانپ گیا جو کچھ حیرانی تھی سب نکل گئی اپنے حواس مین آیا ایک مرتبہ بہت جھک کر اور ہاتھ باندھکر طرف اُس پردہ کے جو کہ حائل تھا چلا وہان خونخوار شاہ و افریق شاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اُسنے پہونچکر اور بہت جھک کر سلام کیا پہلے پردے کی طرف پھر چارون گوشون کی طرف مگر اس طور سے کہ گویا گت ناچا سلام کرکے اُسنے ایوان کی چوکھٹ یعنے آستان کو بوسہ دیا اور پیشانی اُسپر ملی مگر یہ سلام جو کیا تو بطریق آفتاب پرستان کیا اور کھڑا ہو گیا سر جھکا کر اسنے دیکھا کہ اُس مقام پر ہزار دن آفتاب ہین اور وہ پردہ جو ہی وہ گھڑی گھڑی رنگ بدل رہا ہی اور تمام ایوان مین مخمل کاشانی سفید کا فرش کیا ہوا ہی اُسپر کام زردوزی بنا ہوا ہی اُسمین جواہرات لگا ہی موتی برابر بیضۂ مرغ کے ہین وہ موتی خود بخود ٹوٹ جاتے ہین اُنسے خوشبو پیدا ہوتی ہی اور صدا آتی ہی کہ یا خداوند آفتاب دنائب خداوند بجلیس اور پھر برابر ہو جاتے ہین ہر دیوار و در سے یہی صدا آتی ہی یہ کھڑا ہوا سب کرشمہ اور تماشہ دیکھ رہا تھا کہ اندر سے حجاب کے صدا آئی کہ ای خونخوار شاہ بیغیر من سخنگان سے کہو کہ وہ یہان آئے اور اِس چوکی پر جو کہ بچھی ہوئی ہی بیٹھ جائے ہم اُس سے سوال کرینگے اور جو وہ کہے گا اُسکا جواب دینگے بس یہ سنتے خونخوار شاہ نے سخنگان کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ حاضر ہو طلب کیا ہی بس خونخوار شاہ کے اشارہ کرنے سے سخنگان آستان ایوان کو چوم کر اور بہت جھککر تسلیمین کرتا ہوا ایوان مین آیا آتے ہی اُسنے پھر اُسی طور سے چارون طرف سلام کیا اور اپنے گرد کولے کو مٹکا کر اور قصد کیا کہ حجاب کو بوسہ دے کہ خونخوار شاہ نے بنظر تیز دیکھا تھم گیا اندر سے حجاب کے قہقہہ کی صدا آئی اُسکی اِس حرکت پر اور بہت سی حرکتین مسخرے پن کی کین کہ جو کہ باعث خوشی کا ہو مین ادھر یہ قریب چوکی آکر کھڑا ہوا ہاتھ باندھے ہوے مگر ادھر اُدھر برابر دیکھ رہا تھا اور سر ہلاتا تھا اور گرد کولے کو پھر صدا آئی کہ ای خونخوار شاہ اِس سے کہو کہ یہ چوکی پر بیٹھ جائے ہمنے اجازت دی کھڑا کما تک رہیگا خونخوار نے سخنگان سے کہا سخنگان نے پھر سب طرف سلام کیا اُسی طور سے اور چوکی کو بوسہ دیا یہ کہکر چوکی پر قدم رکھا کہ یا خداوند آپکی حفاظت مین مین نے اپنی جان دی یہ کہکر چوکی پر دو زانو مؤدب سر جھکا کر بیٹھا مگر حرکتین مسخرے پن کی کیے جاتا ہی

جب یہ بیٹھ چکا تو اندر سے صدا آئی کہ اس سے پہلے دریافت کرو کہ تو تو مرد ایرانی تھا تیرا باپ ایرانی تھا پھر یہ کیا ہوا کہ تیرا باپ شیطان درگاہ لقا ہوا اور تو ابھی ارژنگ کی درگاہ کا شیطان نہین ہوا گو تیرے نام سے اور تیرے بزرگون کے نام سے ہم خوب واقف ہین مگر تو اپنی زبان سے بیان کر مع ولدیت اور اپنے اپنی حالت ایران سے بیان کر سخنگان نے باشارہ خونخوار شاہ ہاتھ جوڑ کر اپنا حال بیان کرنا شروع کیا اور کہا کہ ای خداوند نہ میرا نطفہ ایران مین رحم مادر مین قرار پایا نہ میرے باپ کا نہ معلوم کس مقام پر قرار پایا ہان میرا دادا ایرانی تھا اُسکا بھی نطفہ ایران مین قرار پایا تھا اور وہ پیدا بھی ہوا تھا میرا باپ اور مین تو نہ معلوم کہان پیدا ہوا میرا دادا خداوند لقا کا شیطان تھا میرا باپ زمرد شانی کا شیطان تھا جسکی مذمت خداوند کے یہان ہر مقام پر تحریر ہی یہ دونون اسی قابل تھے کبھی کچھ نہ کر سکے خداوند پر تو ظاہر ہی کہ لقا کی لڑکیان جو کہ نور خالص سے پیدا ہوئین تھین خداپرستون کے ہمراہ نکل گئین مگر کچھ نہ کر سکا بوین قبل اسکے کہ شادی ہو راہ سے خداپرست لیگئے جبکہ وہ لوگ اُنکو لیکر یہان شادی کرنے کو آتے تھے تو کیا کر لیا اُسکے علاوہ یہ بہت بڑی ذلت ہوئی کہ اُنکی ریش جسمین موتی تھے ایک عیار نے اُسپر پیشاب کرکے مونڈ لی اُنکو خبر نہوئی نہین معلوم یہ کیسے خدا تھے کہ اُنکو خبر نہوتی تھی اگر کوئی فعل بد بھی کرتا تو خبر نہوتی اُنھون نے کیا کر لیا سوا اسکے کہ مجکو رحم آتا ہی مین اِن لوگون کی قضا خلق کرنا بھول گیا ہون یہ بندے خرابی ہین اور کیا کیا سواے ذلت و خواری اُٹھانے کے باوجودیکہ اٹھارہ ہزار ملک پر قبضہ تھا اور سب سجدہ کرتے تھے مگر ایک خداپرست کا بھی تو کچھ نہ بنا سکا جو اُنکا جی چاہا اُنھون نے لقا کی گت کی ویسے ہی زمرد شانی تھے اور ویسا ہی ارژنگ ہی جیسے کسی نے مثل کہی ہو اور بہت ٹھیک کہی ہی سگ زرد برادر شغال دیگر کیا ترقی کیا کہ ولعنت ہر دو بس اس ارژنگ کے ہاتھ سے ناک مین دم ہی اُس امر کی خواہش کرتا ہی کہ جو کہ اُسکے لائق نہین ہی بھلا خداوند خیال کرین کہ کجا نور خالص اور کجا یہ ظلمت کہان یہ پیدا نہ ہو سکتا تھا مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا نہ سُنا ایک ملک خداپرستون کا اُنسے مقابلہ کرکے لے لیا تو خود ہو گیا اور دل مین یہ خیال کر لیا کہ مین خدا ہون اور خدازادہ ہون اسکا سبب یہ تھا کہ کوئی زبردست سردار اُس ملک مین نہ تھا اور اِسقدر لشکر تھا کہ مقابلہ ہوتا اِسکے ہمراہ لشکر سولہ لاکھ کا تھا وہ لوگ دو لاکھ تھے مگر اُسپر بھی اُنھون نے ناک مین دم کر دیا تھا اگر لشکر اُنکے پاس کثیر ہوتا یا کوئی سردار زبردست ہوتا یا اور ملکون مین اِسکی خبر ہو جاتی تو میان کو بھاگتے راستہ نہ ملتا لقا و زمرد تو کچھ دلون مقابلہ مین بھی ٹھہرے تھے یہ تو ایسے بھاگتے کہ پھر اُس طرف کا رخ بھی نہ کرتے ایسی جوتیان کھاتے کہ صورت پہچانی بھی نہ جاتی مگر وہ لوگ کیا کرتے ہر طرح سے مجبور تھے دوسرا سامان ہو گیا تھا وہ تو میرے سبب سے اور عشق کے سبب سے بچ گئے اِس عشق نے بچا لیا گو اُسکا انجام اچھا نہوا اُس سے زیادہ ذلیل ہوتے مگر ان لوگون کے ہاتھ سے آبرو بچ گئی اُسکا قصہ بھی کہا اور یہ کہکر تمام حال خاور پر قبضہ کرنے کا اور عہدنامہ لکھنے کا اور ملک قاسم کے مقبرے کے منہدم ہونیکا اور اہل شہر کے بگڑنے کا بیان کیا اور کہا کہ اگر مقبرہ ذرا سا بھی منہدم کیا جاتا پھر تو قیامت آ جاتی ارژنگ کا پتہ نہ ملتا خواجہ حسین کے آنے کا اور تصویر فروخت کرنے اور عاشق ہونے کا بھی حال کہا اور کہا کہ یہ کہکر اُس مقام سے اِس طرف کو راہی ہوئے کہ بعد عقد خداپرستون سے سمجھ لونگا بس یہ غرور ہوا کہ مین اب سب پر غالب آؤنگا یہان آکر وہ ذلت ملی کہ اب کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ساری تقدیر کرنا بھول گئے یہ حال اِسکا ہی بس یہ سب کے سبب لائق لعنت اور مذمت ہین آواز آئی کہ تو نے نہ اپنا نام بیان کیا اور نہ اپنے بزرگون

کا دُم اس عیار کا پہلے ان سب ناموں سے آگاہ کر پھر تمام حال خداپرستون کا کیونکر تو نے اُنکی بہت تعریف
کی تھی اور بہت اُنکی قوت وطاقت کی حالت بیان کرتا ہو بس سب حال اُنکا ابتدا سے بیان کر کچھ رہ
نہ جائے گو ہمپر ظاہر ہی مگر ہمارے اہل دربار اور بندے بھی سن لین جو حال تو فراموش کریگا ہمپر ظاہر ہو یا
تو پوشیدہ کریگا ہم تجھکو سزا دینگے سختگان نے جواب دیا کہ جہانتک مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہی اور
مین نے کتابون مین دیکھا ہی اور جب سے مین نے ہوش سنبھالا ہی اور جو امر میرے سامنے گذرے
ہین اور مجھکو شنیدہ ہین اور دیدہ ہین مین سب بیان کر دونگا کبھی پوشیدہ نہ کرونگا اگر ایسی حرکت کرون
تو ضرور سزا ملے یہ کہکر اُسنے پہلے اپنا نام بیان کیا کہ میرا نام سختگان ابن بختگان ابن بختیارک ابن
بختک ابن القش ابن سگ سفید پھر اندر سے پردے کے قہقہہ کی صدا آئی اور کل درجون کے لوگ
مسکرائے کیونکہ یہ امر ہر مرتبہ عرض کر چکا ہون کہ یہ صفت ہی جو یہان تقریر ہوتی تھی سب درجون کے لوگ
سنتے تھے آمدم بر سر مطلب پھر صدا آئی کہ اسکی وجہ بیان کر کہ سگ سفید تیرا کون تھا کہا کہ میرا دادا
اور سکڑدادا تھا یہ خیال نہ کوئی کرے کہ وہ اصلی سگ تھا اصل امر یہ تھا کہ القش کے دادا کے یہان
کوئی لڑکا زندہ نہ رہتا تھا اُنھون نے اِس خیال سے سگ سفید نام رکھا وہ انسان تھا اُس عیار
کا نام جو آپ نے دریافت فرمایا مین نام لیتے ہوئے خوف کرتا ہون گو اُنھون نے عیاری کو ترک کیا
ہی اور خانہ کعبہ مین جا کر بسے ہین مگر اُنہین اب بھی یہ قدرت ہی کہ وہ جہان چاہین چلے جائین میرے
بزرگ اُس عیار کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے میرے دادا اور پردادا کو اسقدر جوتیان ماری
کہ گنج ہو گیا وہ اثر ابتک نہ گیا اُنکی اولاد کے سر مین گنج ہوتا ہی خداوند ملاحظہ فرمالین میرے بھی سر مین
موجود ہی یہ کہکر اور رفیدہ سر پر سے اُتار کر دکھایا کہ دیکھیے سب نے ملاحظہ کیا کہ کیسا اُسکا سر صاف صاف
ہی ایک بال کا بھی نشان نہین ہی سختگان نے پھر سر پر رفیدہ رکھ لیا اور کہا کہ یہ نشانی موجود ہی کیونکر اُنکا
نام لون دوسرے گستاخی ہو کہ اُنکا نام بہت ادب سے لیا جاتا ہی اگر مین نام لون اُسی طریقہ سے تو خداوند
کو ناگوار ہوگا اور میرے اوپر عتاب ہوگا کہ میرے روبرو ایک بندے کا ادب کیا تو مین کیا کرون آواز
آئی کہ تو شوق سے نام اُسی طریقہ سے لے ہمکو ناگوار نہوگا بس یہ سُنکے سختگان اُٹھا اور رفیدہ سر پر سے
اُتارا چارون کونون کو سلام کیا بہت ادب سے پھر اور سات سلام کیے اُسکے بعد شک کر اور سر پر
ہاتھ پھیر کر اور یہ کہکر کہ مین آپ کا نام لیتا ہون ناچار ہون اور مین آپکی عادت سے واقف ہون کہ
جب چار مرتبہ کوئی آپ کا نام لے اُس مقام پر آپ تشریف لاتے ہین مگر جب سے آپ نے
عیاری ترک کی یہ عادت بھی چھوڑ دی خیر مین نام لیتا ہون یہ کہکر اور کہا کہ میرے سر پر آپکی مہربانی
کی نشانی بھی موجود ہی جو کہ آپ نے میرے بزرگون پر عنایت فرمائی ہی بس یہ کہکر پہلے بہت بڑا القاب
پڑھا اُسکے بعد بہت تعریف کی اُسکے بعد کہا کہ شاہزادہ ولایت اول شاہ عیاران دوندہ بیدرنگ قلعہ
گیر بے جنگ شاہ عیاران عیار یک طرار ریش تراشندہ کافران سر برندہ ساحران یعنے خواجہ عمرو بن
امیہ ضمری نامدار یہ کہکر اور رفیدہ سر پر رکھکر بیٹھ گیا اور کہا کہ اُنھون نے عیاری کر کے ریش لقا کو
پیشاب سے مونڈا تھا سختگان کی اِن حرکتون پر سب لوگ بہت ہنسے اندر حجاب کے برجیس بھی
بہت ہنسا اُدھر سختگان نے ابتدا سے نوشیروان نامہ سے لے کر اور آخر لعل نامہ تک کل حالات
بیان کیے کوئی مقام نہ چھوڑا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیے اُسمین لقا کی دخترون کا بھی بھاگنا
اور جو جو گتین لقا کی خواجہ عمرو کے ہاتھ سے بنین اور دیگر عیارون کے ہاتھ سے اور عمرو ثانی کے

ہاتھ سے سب بیان کین اور کہا کہ ارژنگ کو ملک قاسم سے بہت دشمنی تھی کہ ملک قاسم ملکہ گیتی افروز کو جبکہ وہ باکرہ تھی نکال لیگیا تھا بدیع الزمان دوسری دختر کو اسد نواسہ حمزہ پوتی کو لقا کی لیگیا اور لقا کچھ نہ کرسکا سواے خاموشی کے اُنھون نے مزے کیے لڑکے جنین اصل امر یہ ہو کہ جو کوئی عورت حسین وجمیل اور خوبصورت لڑکی باکرہ ہمارے مذہب اور ہماری قوم مین یا دوسرے مذہب یا دوسری قوم مین جو کہ اہل اسلام کے نزدیک کافر مین ہوتی ہو وہ حصہ ہو اہل اسلام کا ضرور وہ لیجاتے ہین اور اپنا قبضہ کرتے ہین مین نے بہت سے واقعات سنے اور دیکھے حقیقت یہ ہو کہ اگر کوئی لڑکی حسین وخوبصورت اور قومون اور مذہبون مین پیدا ہوئی جبتک وہ مجبور رہی اور قابل شادی نہوئی اور اس قابل نہوئی کہ مرد کے کام مین آئے اُسوقت ایک تو اُسنے اُسی مذہب اور ملت مین پرورش پائی اپنے ماں باپ کے گھر مین جب ان سب باتون کے قابل ہوئی بس اہل اسلام لیگئے اور وہ بھی بخوشی چلی گئی دراصل وہ لوگ بہادر بھی بہت ہین اور حسین بھی ہین کہ اُنکا بہادری اور خوبصورتی مین مثل ونظیر نہین ہو بس وہ اُنپر خود ہی عاشق ہوجاتی ہو اور پھر اپنے ماں باپ کی دشمن ہوجاتی ہو اور مذہب اُنکا اختیار کرلیتی ہو بہت سے ایسے واقعہ ہوئے کہ مین کہانتک بیان کرون وہ لوگ مرد بھی ایسے ہین کہ جاتے ہی حمل رہتا ہو اور لڑکا پیدا ہوتا ہو تو وہ لڑکا اپنے ماں باپ سے زیادہ بہادر ہوتا ہو مجکو ایک امر کا بہت بڑا خوف ہی جب سے مین یہان آیا ہون برجیس سمجھ گیا آواز آئی بس زیادہ بیہودہ نہ بک ورنہ زبان جل جائیگی اور عذاب نازل ہوگا سختگان نے کانپ کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مینے تو کوئی کلمہ خلاف نہین عرض کیا اب مین اسکا ذکر بھی نہ کرونگا اور من نور خالص ملکہ ثریا کی نسبت کوئی امر بدگمانی کا اگر دل مین لایا ہون یا لاؤن تو خداوند میرے اوپر ضرور اپنا عذاب نازل کرین وہ ایسی نیک اور پارسا اُنکی صورت کوئی دیکھ نہین سکتا ہو جبتک کوئی مثل اُنکے نور خالص سے نہ پیدا ہو اُسوقت تک ورنہ وہ اسی طور سے رہینگی اُنکی طرف کون دیکھ سکتا ہو جو دیکھے وہ جلکر خاک سیاہ ہوجائے آواز آئی بس اب زیادہ لسانی نہ کر اب یہ بیان کر کہ تو تو ارژنگ پرست ہو تو نے کیون آفتاب پرستون کے طریقہ پر سلام کیا یہ سوال جب ہوا ہو کہ جب سختگان نے کل حال حمزہ کا ابتدا سے آخر تک اور اُنکی اولاد کے حال بیان کرنے سے فراغت پائی اور یہ کہا کہ حمزہ کا حال ختم ہوگیا جب یہ سوال ہوا تو اُسنے جواب دیا کہ مین ضرور ارژنگ پرست تھا اور ہون مگر مین نے خداوند کی ایسی قدرت دیکھی کہ میرے ہوش جاتے رہے درجہ گمان سے درجہ یقین کا مرتبہ حاصل ہوا کہ ضرور آپ خدا ہین اور یہ سب باطل اور کافر تھے بس مین نے اُسی طریقہ پر سلام کیا اور چارون طرف اس سبب سے سلام کیا کہ خدا ایک مقام پر نہین ہو مجکو کیا معلوم کہ کدھر ہو پردے کے اندر کا حال کیونکر معلوم ہوتا بس مین نے چارون طرف سلام کیا کہ تاکہ میرا سلام قبول ہو برجیس ہنسا اور آواز آئی کہ تو بڑا عقلمند ہو خیر اب اپنے مطلب اصلی کو بیان کر کہ تو کس ضرورت سے آیا ہو سختگان نے کہا کہ خداوند پر سب حال ظاہر ہو میرے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہو آواز آئی کہ سن تو اسلیے آیا ہو کہ ہمسے اور ارژنگ سے صلح ہوجائے اور ارژنگ ہماری اطاعت کرے یہ کہکر کل تقریر جو کہ ارژنگ سے سختگان نے کی تھی بیان کی اور کہا کہ تو نے ارژنگ کو صلح پر راضی کیا ان پہلوؤن پر خیر اب تو بیان کر کہ کیا امر ارژنگ کو منظور ہو کیا کیا شرطین کرتا ہین سختگان نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہون تو مین بیان کرون آواز آئی کہ تو شوق سے بیان کر تو تو پیامبر ہو تو ہمیشہ بیقصور ہی ہمکو جو کچھ عوض لینا ہوگا ارژنگ سے لین گے یہ سُنکر

سخنگان نے عرض کیا کہ پہلی خواہش ارزنگ کی یہ ہو کہ میرا عقد ملکہ کے ہمراہ ہو جائے جس لیے مین
اسقدر زحمت اٹھا کر یہان آیا ہون اور اتنی بڑی ذلت بھی پائی لشکر بھی تباہ ہوا مال بھی برباد
ہوا پھر مطلب نہ حاصل ہوا بس خداوند میرے حال پر رحم فرما کر میری خواہش کو بر لائین اُنکے رحم وکرم
سے بعید نہوگا مین اپنی مراد دلی کو پہونچون اور میری آرزو قلبی بر لائیے کیونکہ مین اس صدمہ سے مرا جاتا ہون
گو مین اُنکے برابر نہین ہون اور نہ برابری کا دعوی کرتا ہون مگر ہون خاندان بزرگ سے میرے بزرگ
خدائی کرتے آئے ہین اور مین دعوی کرتا ہون مگر خداوند کی موجودگی مین نہین اور ملکون مین جو کہ آبائی
ہین بس کیا نقصان ہوگا آئندہ خداوند کو اختیار ہو اب میری آبرو وزندگی خداوند کے قبضہ مین ہو چاہے
زندہ رکھین چاہے قتل کرین چاہے ذلیل وخوار کرین چاہے سرفراز یہ کہکر سخنگان خاموش ہوا اسی خیال
سے کہ جب اسکا جواب ملے تو پھر اور عرض کرون اندر سے آواز آئی کہ تو سب بیان کرلے پھر
ہم سب کا ایک مرتبہ جواب دینگے مگر اُس آواز سے غصہ ظاہر تھا سخنگان نے کہا کہ دوسری
خواہش اور شرط یہ ہو ارزنگ نے کہا ہو کہ مین اُسوقت خداوند کو سجدہ کرونگا کہ جب خداوند سب
خداپرستون پر اپنا عذاب نازل کرکے غارت کردینگے اُسوقت مین ضرور سجدہ کرلونگا اور جانونگا کہ ضرور
آپ خدا ہین گو اب بھی یقین ہو گیا مگر اُسوقت حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوگا اور کوئی عذر کا موقع نہوگا
تیسری خواہش وہ شرط یہ ہو کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرلین اور سب ملک جو جو کہ اُنکے قبضے
مین ہین اُنپر آپ قابض ہو جائین اور تمام عالم مین آپ کا دین جاری ہو اُسوقت جو ملک میرے آبائی
ہین مجکو مرحمت ہون اور مین اُنمین جاکر خدائی کرون قبطول خدائی درست کرون بس جب مین خدا
ہونگا اور آپ بھی جو تقدیر کرونگا آپ سے رائے لیکر کرونگا کیونکہ آپ بڑے خدا ہونگے وہ ایسی ہوگی کہ پھر
کبھی خلاف نہوگی اور یہ بھی میری خواہش ہو کہ کسی طور سے مین اپنے آبائی ملکون پر قبضہ پاؤن اور اپنا
آبائی طریقہ اختیار کرون اور رہا یہ امر کہ اگر آپ یہ گمان فرمائین کہ خود کیون نہین خداپرستون سے مقابلہ
کرکے اپنے آبائی ملکون پر قبضہ نہین کرتا ہو تو اسکا یہ جواب ہو کہ ابھی میری خدائی نے اچھی طرح شہرت
نہین پائی ہو نہ میرے پاس اُنکے مقابلہ کے قابل لشکر ہو بس مین اسی فکر مین تھا کہ کوئی تو معین ومددگار
ایسا زبردست ہو کہ جو اُنکو غارت کرے بس جب مین نے خواجہ حسین سے یہان کی حالت سُنی بہت
خوشی ہوئی اُسوقت خیال کیا کہ آپ سے کمک طلب کرون جب اُسنے تصویر دکھائی تو مین ملکہ پر بہت
فریفتہ ہوا اور اس امر سے اور خوش ہوا کہ اب سلسلہ قرابت بھی ہو جائیگا ضرور پاس ہوگا بس اسی خیال
سے نامہ تحریر کیا جواب نامہ یہانسے سخت گیا اُسوقت کچھ جمعیت آگئی لشکر لیکر اُتر آیا گو یہ بہت بڑی خطا
ہوئی اُسکی سزا پائی بس اب میرا قصور معاف کیا جائے اور میری اطاعت ساتھ ان سب شرطون کے
قبول فرمائی جاوے اور لشکر میرے ہمراہ کیا جائے کہ مین اُسکو لے کر خداپرستون پر روانہ ہون اور جو ملک
اُنکے قبضہ مین ہین اُنکو غارت کرتا ہوا اُنکے سر پر پہونچون اور مقابلہ کرون آپ عذاب نازل کرکے
اُنکو غارت فرمائین بہتر یہ ہوگا کہ خود خداوند بھی تشریف لیچلین فرشتہ قدرت کے بکنے سے کہ یا تو کل
آکر اطاعت کرو تمکو مہلت دی جاتی ہو ورنہ بعد گذرنے میعاد مقررہ کے تمپر عذاب نازل ہوگا کہ تم
سب غارت ہو جاؤگے خوف پیدا ہوا کہ اسقدر مقابلہ کیے تو کیا ہوا سوائے شکست کے ضرور ہم سب
غارت ہونگے اپنے مشیرون سے جو صلاح کی اُنکی بھی رائے ہوئی کہ ان شرطون پر صلح کرلو آپ کے کرم و
رحم سے اور بندہ پروری سے بعید نہین ہو کہ آپ میری خواہشون کے موافق منظور نہ کرین میری اطاعت

ان شرائط سے منظور فرماکر مجکو اپنے بندون مین سرفراز فرمایئے مین ادنا آپ کا بندہ ہون بس میری یہ خواہش ہی جو کہ مین نے اپنے وزیر کے ذریعہ سے آپکی خدمت مین عرض کی آیندہ آپ کو اختیار ہی سختگان نے اپنی تقریر کو ختم کیا اس طور سے اور اس چرب زبانی اور لسانی سے کی کہ برجلیس بہت خوش ہوا گو بعض بعض مقام پر غصہ آیا مگر وہ ایسا چالاک تھا کہ ایک امر اپنے مطلب کا کہتا تھا اور پھر ایسی تعریف کرتا تھا کہ غصہ فرو ہو جاتا تھا اور یہ بھی کہا کہ ارزنگ نے قبول کیا کہ بعد قبول کرنے میری اطاعت کے مجکو طلب فرماکر اپنی ملازمت سے سرفراز فرمایئے کیونکہ مین آپ کا خورد ہون اور آپ بزرگ ہین ہر طرح سے اور یہ بھی عرض کیا کہ یہ جو مین نے تقریر و شرائط اپنے وزیر کی زبانی عرض کرائے ہین اگر کوئی لفظ خلاف شان و شوکت و مزاج کے ہو اور کوئی گستاخی ہوئی ہو اُسکو از راہ بزرگی معاف فرمایئے گا کیونکہ از خوردان خطا و از بزرگان عطا کا مصداق ہو جائے مین نے تو اپنے نزدیک کوئی ایسی لفظ نہین استعمال کی ہی کہ جو کہ خلاف ہو اور یہ بھی عرض کیا ہی کہ جب سب امر طی ہو جائین تو ایک اقرارنامہ و عہدنامہ باہم تحریر ہو جائے تاکہ مین اپنے قول و اقرار سے نہ منحرف ہون آپکی نسبت تو ایسا گمان کرنا بالکل خلاف ہی اور بہت بڑی گستاخی ہی صرف اپنے قول کی پابندی کے لیے کہ شاید بھول جاؤن تو اپنی تحریر دیکھکر نادم ہون اور عذر کر لون بس اور زیادہ کیا عرض کرون آپ خود میرے دل کے حال سے واقف ہین آپ کے روبرو عرض کرنا بالکل حماقت ہی یہ کہکر سختگان خاموش ہوا اور اس شعر پر اپنی تقریر ختم کی شعر سنت انچہ حق بود گفتم تمام ❊ تو دانی دیگر بعد ازاین والسلام ❊ دیگر اگر بخشے دہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ❊ سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے جب سختگان خاموش ہوا اور کچھ کلام نہ کیا تو آواز آئی کہ تو اپنی تقریر کو ختم کر چکا اب جواب دیا جائے یا کچھ اور کہنا ہی اُسنے عرض کیا کہ مین نے ارزنگ کی پیامبری کو تمام کیا اب کچھ نہین عرض کرنا ہی جواب کا امیدوار ہون جو جواب مرحمت ہوگا وہ جاکر اُنسے کہدونگا مین تو پیامبر ہون مین یہ عرض کرتا ہون کہ اُسنے اول جو خواہش کی ہی وہ تو نہایت درجہ بیجا ہی اُسکا قبول ہونا تو محال ہی یہ اُسکا خام خیال ہی باقی اور شرائط تو قبول ہونگے ضرور ارزنگ ذلت اُٹھائیگا یہ سودا نہ اُسکے سر سے نکلے گا نہ وہ اپنی اچھائی کا اور آرزو اپنی کنار مین دیکھے گا یہ سودا اُسکو تباہ کرے گا اسقدر تو برباد کیا اور زیادہ تباہ ہوگا جبتک اِس امر سے باز نہ آئیگا اُسوقت تک اُسکا دامن امید گل آرزو سے نہ بھریگا اُسوقت تک جبتک نہ یہ خیال کریگا کہ اِس امر کو ترک کرو ملکہ کے وصل سے دست بردار ہو اور یہ آرزو نہ کرو اُسوقت اپنی کنار مین شاہد امید کو نہ پائیگا اور محال ہے اُس سے بس اور سب امر بھی محال ہین اپنی رائے حضور مین ظاہر کرتا ہون اگر حضور اس امر کو اس امر کو اِس طور سے قبول کرین کہ اپنے تئین جب ہم خدا پرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو غارت کر دینگے اور اُنکے ہم سے فراغت پائین گے اُسوقت ہم اِس امر کو قبول کرینگے بعد تمہارے ساتھ عقد کر دینگے تو کوئی نقصان حضور کا نہو گا آیندہ حضور کو اختیار ہی یہ جو سختگان نے کہا آواز آئی کہ تو پیام لے کر آیا ہی یا ہمکو رائے دینے بس تو اپنا منصب جو تھا ادا کر چکا اب جو تو نے کوئی کلام کیا تو سزا ملیگی ہمسے جواب سن ہم کوئی تیرے تابعدار ہین یا تو ہمارا مشیر ہی جو ہم تجھ سے رائے لین تو بھی احمق ہی اور تیرا بادشاہ بھی ہو تو مصرعہ وزیرے چنین شہریارے چنان ❊ اب خاموش رہ ہم جواب دیتے ہین اگر اس امر کی اُسکو صلح منظور ہوگی تو صلح ہو گی ورنہ کل اُسپر اور اُسکے لشکر پر اُسکے عذاب نازل ہوگا ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ اُسنے تمکو یہ

اجازت دی ہی کہ جو تیرا جی چاہے وہ کرنا اور جسطور سے تیری راے ہو عہد و اقرار کرنا ای سختگان
جواب سُن یہ جو اُسنے خواہش کی ہی کہ عقد ہو جائے یہ خواہش اُسکی بالکل بیکار ہی یہ امر تو نہایت ذشوار
ہی تو نے اُسکو سمجھایا بھی نہین کہ یہ کیا امر کہتے ہو اُسکے دماغ سے ابھی تک یہ بات نہین نکلی ابھی اُسکے
سر پر ولولۂ عشق سوار ہی خیر ہمکو کیا باوجودیکہ اتنی بڑی ذلت اُٹھائی اسقدر زحمت گوارا کی اُسپر بھی اُسکو
ہوش نہ آیا ہم اُسکا انتظام کیے دیتے ہین اُسکے سر پر سے جن عشق کو اُتارتے ہین وہ بغیر سزا پائے
ہوئے اپنی اِس حرکت سے باز نہ آئیگا جو امر ہماری مرضی کے خلاف ہی وہ ہر مرتبہ اُسی کی خواہش کرتا ہی
ہم جواب سخت دے چکے ہین بڑا بے غیرت ہی جو پھر اِس امر کو زبان پر لایا تو بتا کیا سمجھکر اُسنے یہ خواہش
ظاہر کی اُسکو ہمسے کیا برابری کا دعوی ہی اُسکا دادا مرتد تھا ہمنے اُسکو خلق کیا اُسنے ہمسے انحراف کیا اُسکا
انجام کیا ہوا کہ دوسری قوم کے لوگون سے ذلیل کرایا آخر کو مارا گیا جو کہ ایسا ہو اور کوئی اُسکی وقعت نہو
پھر بھلا کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُس سے سلسلۂ رشتہ داری کیا جائے بس اُس سے کہنا کہ اِس امر کو اپنے دل
سے بھلا دے اور اسکا خیال بھی نہ لائے ورنہ بہت خراب ہوگا اگر نہ دست بردار ہوگا تو مفت جان
برباد ہوگی آیندہ اُسے اختیار ہی یہ کہکر بہت کچھ سخت و سست لقا و زمرد و ارزنگ کو کہا اور کہا
اِسی مین خیر ہی اُس سے کہدینا کہ اب کبھی ملکہ کا نام بھی زبان پر نہ لائے ورنہ غضب خداوندی مین مبتلا
ہوگا اور بہت ذلیل ہوگا ابھی کچھ نہین ہوا ہی اور دوسری شرط جو اُسنے کہی ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ ہمکو کیا
ضرورت ہی کہ بیکار کو لشکرکشی کرکے خداپرستون پر جائین اور اُن سے مقابلہ کرین جبکہ وہ ہمارے دشمن
نہین ہین اپنا دشمن بنائین اگر یہ امر ہمکو مدنظر ہوتا تو ابتک ہم نہین رہتے اُنکو غارت ہی کر چکے ہے
بس جب وہ دھیان مین آیگی یا آج اُس سے سمجھ لیا جاتا تو وہ خداپرستی ترک کرتے یا ہم اُنکو غارت
کرنے کو قصد نہ تھا مگر خیر جبکہ ارزنگ نے ہمارے دامن مین آکر پناہ لے اور ہمکو اپنا معین مقرر کیا
ایسی حالت مین ہمکو بھی لازم ہوا کہ اُسکی کمک کرین اور خداپرستون سے مقابلہ کرین اور اُنکو غارت کرین
کیونکہ اب اُنکو زمانہ بہت ہوا ہی اور بہت سر اُٹھایا ہی تمھارے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنھون نے بہت
سرکشی پر کمر کسی ہی اور بہت سے ملک اُنکے قبضہ مین ہین سختگان نے عرض کیا کہ ملک کیسے نصف دنیا
پر اُنکا قبضہ ہی گو وہ بھی بندے ہین مگر ابتک تیرا پاس بہت ہی کیونکہ تو نے یہان آکر پناہ لی ہی اور یہ ایک
حجت پیش کی ہی کہ مین اُسوقت سجدہ کرونگا کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرینگے تب ہمپر فرض ہوا
کہ یا تو اُنسے مقابلہ کرکے اُنکو بھی آفتاب پرست کرین یا غارت کرین ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم اپنا لشکر
تیرے ہمراہ کرین کہ تو جاکر مقابلہ کرے جبکہ تیرے بزرگ اُنسے ہمیشہ شکست کھا کھا کے اور مغلوب
رہے تو کیونکر اُنپر غالب آئیگا تو بھی مغلوب ہوگا میر الشکر بھی بدنام ہوگا بس مین خود اُنکے مقابلے کو
لشکر لےکر چلونگا مگر شرط یہ ہی کہ ارزنگ یہ خیال کرلے کہ اب کبھی ملکہ کا نام بھولے سے بھی زبان
پر نہ لائے تو اِس صورت مین یہ شرط اُسکی قبول ہی اور اطاعت بھی صرف اُسکے یہان آنے کے سبب
سے یہ امر گوارا کیا جاتا ہی اور اُسکے عجز و انکسار کرنے سے ورنہ ہمکو کوئی ضرورت نہ تھی سبب اِسکا یہ ہی
کہ ہم رحمدل ہین اُسکے عجز و انکسار پر ہمکو رحم آگیا ہمنے قبول کر لیا سختگان نے عرض کیا بہت آپکی
بندہ پروری ہوئی خداکو یہی امر زیبا ہی کہ جو جو کچھ عرض کرے اُسکو قبول کرے آواز آئی کہ بہت
لسانی نہ کر سن یہ جو اُسنے شرط کی ہی کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرلین اور تمام عالم پر آپکا
قبضہ ہوجائے اُسوقت میرے ملک آبائی مجکو حوالہ فرمایے تاکہ مین اُنپر قبضہ کرکے فیقول خدائی درست

کرون اور خدائی کرون بس مجکو کیا ضرورت ہی کہ جبکہ مین ارژنگ کی خاطر سے مرتد اس امر سے
کروہ میرے پاس عاجز ہوکر پناہ لایا اور یہ شرط کی اپنے اُن بندون کو کہ جنکو مین نے ہر ایک پر غالب
رکھا ہو اور یا انکو اپنے ید قدرت سے بنایا ہو اور تمام زور و طاقت اُنکو دیا ہو غارت کرون ایک دین جاری
کرون پھر یہ امر کرون کہ کچھ ملکون پر ارژنگ کا قبضہ کرا کے اُسکو اجازت دون کہ وہ خدائی کرے
پھر وہ مذہب ہون جب ارژنگ کے پاس کچھ لوگ جمع ہون اور لشکر ہو جائے وہ دعوی کرے
کہ مین خدائے برحق ہون اور برجیس و آفتاب باطل کیا خوب مین خود اپنے ہاتھ سے قصہ مول
لون اور درد سر خرید کرون یہ کون عقلمندی اور دانائی ہی بالکل یہ امر خدائی کے خلاف ہو کہ اپنا برابر والا
پیدا کرون اُسوقت تم سب لوگ اعتراض کرو کہ اگر ارژنگ خدا نہ تھا اور خدا زادہ نہ تھا تو کیون
خداوند نے قبول کیا اور حکم دیا کہ ان ملکون پر تم اپنا قبضہ کرو اور خدائی کرو ہان یہ خیر اس طور سے قبول
کی جاتی ہو کہ جب سب ملکون پر اور تمام دنیا پر میرا قبضہ ہو اور خدا پرست میرے عذاب مین مبتلا ہوکر
غارت ہون اُسوقت ارژنگ اپنے آبائی ملک لے لے اور وہین حکومت کرے اور وہان کے
لوگ اور خود ارژنگ میری خدائی کے قائل ہون تو کیا نقصان ہو ورنہ اُسکی خواہش کے موافق
ہمکو قبول نہین ہی جو اُسکا جی چاہے وہ کرے یہ جو سخنگان نے مشتا دل مین خیال کیا کہ یہان اسوقت تو
اس بلا کو دفع کرنا ہی جو یہ شرط کہ مین قبول کرلو کہا کہ یہ بھی ارژنگ کو قبول ہو اسی طور سے کہ جسطور سے
آپ نے بیان فرمایا آواز آئی کہ وہ جو اُسکی خواہش تھی اور ہو کہ مین اپنے آبائی ملکون پر قابض ہون بس
وہ مطلب اُسکا حاصل ہو مگر اسی شرط سے کہ جب مین خدا پرستون کو غارت کرلون اور ارژنگ میرا دین
قبول کرے اور اپنے آبائی طریقہ کو ترک کرے اور اُسکے جاری کرنے کا نہ قصد کرے اور نہ ملک کا خیال
دل مین رکھے تو اُسکی اطاعت قبول ہو ورنہ قبول نہین ہو اُسکی خاطر سے ہم خود اپنے مقام سے حرکت
کرینگے گو ہمارا قصد نہ تھا مگر اُسکی خاطر ہمکو از حد منظور ہی یہ جو مینے اُس پر اور اُسکے لشکر پر عذاب نازل
کیا یہ صرف چشم نمائی تھی اور اُسنے جو خطا کی تھی کہ اس غرور مین لشکر لیکر آیا اور مقابلہ پر آمادہ ہوا
اور مقابلہ کیے یہ نہ خیال کیا کہ مین بندہ ہوکر خدا سے مقابلہ کرتا ہون اُسکو یہ خیال تھا کہ مین ہی خدا
ہون میرا باپ خدا تھا اور دادا اور یہ نہ جانتا تھا کہ خدا سے باطل ہین اور مجھے اصلی خدا خداوند آفتاب سے
مین اگر پہلے ہی یہ درخواست کرتا کہ میری کمک فرمائیے مین خدا پرستون کے ہاتھ سے بہت عاجز ہون
یہ امر نہ کرتا کہ نور خالص کی نسبت خیال فاسد کرتا تو یہ نوبت کیون آتی بس جیسی حرکت کی اور جو
کیا ویسی سزا پائی جب غرور دماغ سے برطرف ہوا اور سب بل نکل گیا اب سارا ہی شیخی اور وہ غرور
کہ مین خدا ہون اور خدا کا بیٹا ہون اور پوتا ہون سب معلوم ہوتا ہو کہ جاتا رہا فوراً ایسی شکست کھانے
سے یہ خوف غالب ہوا کہ ایسا نہو کہ عذاب نازل ہو جان ایسی عمدہ شی بجرمت جان اطاعت
کرنے پر راضی ہوئے مگر ابھی کچھ غرور اور یہ خیال باقی ہو کہ مین خدا ہون اور میرے باپ دادا خدا
تھے جو یہ خواہش ظاہر کی کہ مین بعد فراغت ہم اہل اسلام اسکو سائل وغیرہ دون اور وہ خدائی
کرے ابھی اسقدر اثر ہو دوسرے یہ خیال ہو کہ مین عالی خاندان ہون میرے ساتھ عقد ملکہ کا کردیجیے
کہنا کہ کیون اسقدر مغرور رہو ابھی گیا ابھی اچھی طور سے یہ نشہ غرور سر سے نہین گیا ہو بس اگر تجکو قبول ہون جو
شرطین کہ مین نے ابھی بیان کی ہین تو میری خدمت مین آ ورنہ تو جان اور تیرا کام اور یہ بھی کہدو
کہ اگر تو خیال کرے کہ جب مین خدمت مین جاؤنگا تو مجکو خاص مقام پر طلب فرمائینگے یہ کبھی نہوگا

تیرا ابھی یہان آنا دشوار تھا چونکہ پیام لیکر آیا تھا اس سبب سے یہان طلب ہوا ورنہ جہان سب ملکون کے وزیر تھے اسی مقام پر تو بھی رہنا ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے تو اگر منظور کرے تو ہم تجکو اپنی درگاہ کا شیطان مقرر کرین اس سے یہ امر ہوگا کہ جب ہم دربار کیا کرینگے تو تجکو یہان طلب کر لیا کرینگے اور قصہ خدا پرستون کا سنا کرینگے تو خوب بیان کرتا ہی اگر یہ امر نہ قبول کریگا تو یہ ہوگا کہ جہان اور سب وزیر ہین اس مقام پر تو بھی بیٹھا کریگا اور ارژنگ تو اسی درجہ تک آئیگا کہ جہان اور ملکون کے بادشاہ ہین انھین کے درجون مین اسکو بھی جگہ ملیگی یہان آنا محال ہی یہ بھی کہدینا اگر ان سب امرون پر منظور رہو تو خیر عہد نامہ تحریر کیا جائے وہ اسپر اپنے دستخط مع اپنے سردارون اور اپنے بھائی کے کردے اور ایک نقل اپنے پاس رکھے اور اصل بادولت کے دفتر مین داخل کرے یہ سنکے سخنگان نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ یہ آپکی عزت افزائی اور غلام نوازی ہی ورنہ مین کس قابل ہون میرے زہے نصیب اور خوشی قسمت کہ آپ مجکو اپنی درگاہ کا شیطان مقرر فرمائین اور اس مقام تک آنے کی اجازت ملے یہ میرا مقدر کب تھا آپکی مہربانی اور بندہ پروری سے کیا بعید ہی کہ جو کچھ نہو وہ کم ہی مین کیون نہ قبول کرونگا مجکو بدل قبول ہی یہ کہکر اور کھڑے ہوکر بہت ادب سے چارون طرف جھک کر سلام کیا اور بہت تعریف بر جلیس کی کی اور عرض کیا کہ حکم فرمائیے عہد نامہ تحریر ہو سب شرطین قبول ہین اگر ارژنگ نہ قبول کریگا تو مین زبردستی قبول کراونگا ورنہ مین اسکے پاس سے آپکی خدمت مین چلا آونگا یہان مجکو بہت آرام ملیگا اور راحت آواز آئی کہ تجکو اختیار ہی سخنگان نے عرض کیا کہ وہ حضور در عہد نامہ پر دستخط سب کے کراکے اور اپنی مہر کرکے کل لیکر حاضر ہوگا آواز آئی کہ جو سردار اور پہلوان وافسر جس مرتبہ کا ہوگا اسکو اسی درجہ مین جگہ ملیگی سخنگان نے عرض کیا کہ بہت خوب آواز آئی کہ ای خونخوار شاہ دبیر کو حکم دو کہ جو شرائط تمنے بیان کیے ہین یہ ایک پرچۂ قرطاس پر تحریر کرکے حاضر کرے اور جب وہ لائے تو اسکو دیکھکر سخنگان کو دینا وہ پھر ارژنگ کے اور اسکے بھائی کے اور دستخط سردارون کے وافسران کے وپہلوانون کے کراکے حاضر کرے بس اسوقت خونخوار شاہ نے دبیر کو حکم سے خداوند کے آگاہ کیا طریقہ یہ ہی کہ ایک پرچہ پر لکھدیا میز وقلمدان دونون کے روبرو رکھا ہوا ہی بس ادھر کوئی حکم صادر ہوا انھون نے قرطاس پر تحریر کیا بس وہ حکم جسکے نام ہوا وہ کاغذ خود بخود اڑکر اسکے پاس پہونچگیا وہ اسکے انتظام مین مصروف ہوا بس جب خونخوار شاہ نے قرطاس پر تحریر کیا وہ کاغذ اس دفتر کے پاس گیا اسنے اسوقت دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ عہد نامہ تحریر کرو یہ عرض کر چکا ہون کہ جو یہان تقریر ہوتی ہی سب سنتے ہین اور سب کو یاد رہتی ہی ہر درجہ والے سنتے ہین بس دبیر شرائط سن چکا تھا اسنے وہ شرائط تحریر کیے یہ تو تحریر کر رہا ہی وہان آواز آئی کہ ای سخنگان یہ بیان کر کہ آجکل خدا پرست کہان ہین اسنے عرض کیا کہ جب سے امیر ثانی یعنے صاحبقران ثانی تورج وزمرد شاہ ثانی کو قتل کرکے مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانۂ کعبہ کے گئے اور اپنے مقام پر شہزادہ بدیع الملک کو صاحبقران کر گئے اور لقب صاحبقران ثالث کا دے گئے پس شاہزادہ بدیع الملک نے بعد حاصل کرنے خزانۂ طلسمی کے مع کل لشکر کے طرف نہ طاق کے کوچ کیا کیونکہ آئینہ اندام جادو حاکم طلسم اشراقیہ یعنے طلسم آئینہ بھاگ کر نہ طاق کو گیا ہی اور صاحبقران ثانی بدیع الملک کو تاکید کر گئے ہین کہ بدون قتل آئینہ اندام جادو کے تم آرام نہ کرنا اور جن جن ملکون مین کافر مقیم ہون سب کو قتل کرکے قبضہ کر لینا بس بدیع الملک عقب مین آئینہ اندام کے گئے ہین

جب ارزنگ نے خروج کیا تھا اور قصد لشکر کشی کیا تھا تو نامہ ایوان تاجدار خداوند نہ طاق کا آیا تھا کہ تم یہان آؤ اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو کیونکہ وہ لشکر کثیر لے کر میری طرف آئے ہین اور دیکھو کہ کیونکہ یہان غارت ہوتے ہین تمہارا ہی نفع ہو بس ارزنگ نے طرف نہ طاق کے کوچ کیا تھا اُس زمانہ مین خداپرست دشت فرحت افزا مین مقیم تھے اور بندوبست مقابلہ کر رہے تھے اور بلکہ یہ بھی سُنا تھا جبکہ ہم ملک خورشید نگار مین تھے جو کہ جاے ولادت ارزنگ ہی کہ جو ملک قرب وجوار دشت بہار افزا مین تھے اُن سب پر خداپرستون نے قبضہ کر لیا ہی مگر نہ طاق پر اِس سبب سے نہین گئے ہین کہ ایک دریاے سبز رنگ حائل ہی اُسکی بربادی کی فکر مین خضران بن عمرو ثانی جو کہ عیار ہی شاہزادہ بدیع الملک کا اور مثل خواجہ اول یعنے عمرو اول و خواجہ ثانی یعنے عمرو ثانی کی بھی فکر مین گیا ہی بس ارزنگ لشکر لیکر طرف نہ طاق کے چلا راہ مین خاور ملا خیال ہوا کہ جو ملک اہل اسلام لے گئے ہین اُنکو غارت کرتے ہوئے برسر اہل اسلام نہ طاق مین پہونچو چنانچہ ویسا ہی کیا خاور کو غارت کیا اور اُسپر قبضہ کیا کوچ کرنے کا قصد تھا کہ مقبرے کا قصہ روبکار ہوا اُس سے فرصت نہ ملی تھی کہ اِدھر کو آنا ہوا مگر راہ مین سُنا تھا کہ خضران نے عیاری کر کے آفتاب جادو وسحران جادو و ماہیان طوفان کش جادو کو مار دریا برباد ہوا لشکر کوچ کر کے ملک یقینیہ پر پہونچا یقین سے مقابلہ ہوا آخر کو یقین بھی مسلمان ہوا محرابیہ پر لشکر اسلام گیا وہان بھی بہت بڑا مقابلہ ہوا محراب شاہ بھی شریک ہوا اور مسلمان ہو گیا چونکہ ایک ساحر اور ایک ساحرہ سُنا گیا ہی کہ اہل اسلام کی شریک ہو گئی ہی وہ رواروی کر کے لیے جاتی ہی بس اور جو ملک راہ مین سلے وہ سب بادشاہ بدون مقابلہ شریک ہوئے اب سُنا ہی کہ لشکر سمندریہ پر فروکش ہوا اور سمندر شاہ سے جو کہ حاکم سمندریہ ہی برابر مقابلے ہو رہے ہین اِسکے بعد نہ طاق ہی بس آجکل اہل اسلام سمندریہ پر ہین ابھی کسی کو نہ شکست ہوئی ہی نہ ظفر بلکہ کئی مرتبہ سمندر جادو نے شکست کھائی ہی مگر مقابلہ کر رہا ہی بس اہل اسلام سمندریہ پر ہین یا خداوند اگر حکم ہو تو مین کچھ عرض کرون آوازآئی کہ بیان کر سحنگان نے عرض کیا کہ خداوند کو اس معرکہ سے تو فرصت ہو گئی اب خداوند یہ تدبیر کرین کہ لشکر کو حکم فرمائین کہ وہ آمادہ ہو سفر کے لیے بس خداوند لشکر کثیر ہمراہ لیکر اور ارزنگ کو لیکر براے غارتگری اہل اسلام کوچ فرمائین تاخیر نہ فرمائین اگر اہل اسلام نے نہ طاق فتح کر لیا تو اُنکو اور زیادہ قوت ہو جائیگی کہ وہان خزانہ کثیر اور مال کثیر ہی ایک تو وہ لشکر کثیر رکھتے ہین دوسرے اور لشکری قوت بھی ہو جائیگی تیسرے یہ ہوگا کہ جو عزیز و اقارب اہل اسلام کے ہین سب ایک مقام پر جمع ہو جائینگے اُسوقت بڑی دقت ہوگی اِسی سے جو خداوند نہ طاق پر پہونچ جائینگے تو بہت اچھا ہوگا مین ہمراہ ہونگا جو جو ملک اُنکے زیر نگین اور سپاہ کثیر رکھتے ہین اُنکو خداوند کے ہاتھ سے غارت کرا دونگا اور اُنپر خداوند کا قبضہ ہو جائیگا بس خداوند اُن ملکون پر جو کہ اہل اسلام کے قبضہ مین ہین اپنا قبضہ کرتے ہوئے اور اہل اسلام کو غارت کرتے ہوئے بدیع الملک کے سر پر پہونچ جائین اِس سے یہ نفع ہوگا کہ جب یہ آفت اہل اسلام پر آئیگی تو ایک دوسرے کی کمک نہ کر سکیگا یہ خیال ہوگا کہ اگر ہم اُسکی کمک کو گئے اور یہان کوئی بلا نازل ہوئی تو بڑی خرابی ہوگی اور اہل اسلام کی قوت کم ہوگی بدیع الملک کے پاس جو لشکر ہی سوا اُسکے اور کوئی نہوگا کیونکہ یہ لوگ تو یہان غارت ہو چکے ہونگے بس اِس سے بہتر کوئی تدبیر اُنکے غارت کرنے کی نہین ہی اور اگر یہ سب ایک مقام پر جمع ہو گئے تو پھر خداوند کو اُنکے غارت کرنے

مین بڑی مشکل ہوگی آیندہ مرضی مولا از بسکہ ادنی میری عقل مین جو آیا عرض کر دیا آواز آئی کہ تیری راے
بہت ٹھیک ہی ہم خود اِسی تدبیر مین تھے جب سے ہمنے اپنے علم خدائی سے معلوم کیا تھا کہ تو براے صلح
آتا ہی اِس سبب سے کہ تو عقلمند ہی ہمنے اپنی درگاہ کا شیطان کرنا تجکو چاہا ہی ایسا ہی ہوگا مین پرسون تک
یہانسے کوچ کرونگا اگر ارژنگ نے عہدنامہ پر مہر کردی پس تو اہل اسلام کے ملکون کو میرے لشکر سے
غارت کرانا مین اپنا عذاب نازل کردیا کرونگا اُن لوگون پر جو نافرمانی کریگا اور جو اطاعت پر راضی ہوگا
اُسپر نہین سخنگان نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا اگر خداوند اِس طور سے تشریف لیجائینگے اول تو یہ
ہوگا کہ دین آفتاب پرستی کو رواج ہوتا جائیگا ملکون پر قبضہ ہوتا جائیگا دوبارا زحمت نکرنا پڑے گی
دوسرے اہل اسلام بہت جلد غارت ہونگے آواز آئی کہ اِسی طور سے کیا جائیگا یہ تقریر ختم ہوئی تھی کہ
ایک چوبدار خود بخود ظاہر ہوا اُسنے ایک کاغذ خونخوار شاہ کو دیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب دبیر عہدنامہ
لکھ چکا اُسنے اپنے افسر کو دیا افسر نے اُسکو دیکھکر اور ہاتھ بلند کرکے کہا کہ یہ عہدنامہ حاضر ہی پس یہ چوبدار
اِسی غرض سے مقرر ہی کہ جو نامے اور کاغذ تحریر ہو آئین تو ہم تک پہونچا دینا یہ کسی کو معلوم نہین ہوتا ہے
سواے اِس درجہ کے لوگون کو کہ جہان پر جلیس ہی جہان یہ کہا کہ یہ کاغذ حاضر ہی اور ہاتھ بلند کیا اُسنے
لے لیا اور یہان پہونچا دیا پس جب خونخوار کو وہ عہدنامہ لاکر دیا خونخوار نے دیکھا اور پڑھکر اور
کھڑے ہوکر عرض کیا کہ عہدنامہ طیار ہوکر آگیا حاضر ہی آواز آئی کہ تم دیکھکر سخنگان کو دیدو اور کہدو کہ
اُسپر مہر و دستخط کراکے اور نقل کراکے روانہ کردے نقل وہان رہنے دے خونخوار نے وہ عہدنامہ لاکر
سخنگان کو دیا اور جو حکم تھا اُس سے آگاہ کیا سخنگان نے عرض کیا کہ کل خود ارژنگ لیکر حاضر ہونگا
اور اب مین رخصت ہوتا ہون تاکہ جاکر اُسکا بند و بست کرون آواز آئی کہ جاؤ خونخوار شاہ کو حکم
ہوا کہ طومار شاہ وغیرہ سے کہو کہ لشکر کو جائین جب کل ارژنگ آئے تو اُسکے ہمراہ کل لشکر لیکر
آئین لشکر کو چھاؤنی مین اُترنے کا حکم دین اور خود مع کل سردارون کے دربار مین مع ارژنگ کے
حاضر ہون اور لشکر ارژنگ کو بیرون شہر قیام کرنے کا حکم دین اور ایک خلعت گران قیمت سخنگان
کو اور ایک ایک خلعت علے قدر مراتب اِسکے ہمراہیون کو علاوہ اہل لشکر کے مرحمت ہو اور ایک ایک سو
روپیہ کل اِسکے ہمراہ کے لشکر کے آدمیون کو سرکار بادولت سے دیا جاے پس یہ دونون حکم لکھکر
خونخوار شاہ نے روانہ کیے طومار شاہ وغیرہ تو آمادہ ہوئے ایک حکم خزانچی کو گیا وہ فوراً توڑے
روپیہ کے لیکر بیرون قلعہ آیا اور کل لشکر ارژنگ کو جو کہ ہمراہ سخنگان کے آیا تھا سو سو روپیہ دیا اور
ملازمون و چوبدارون تک کو اُدھر داروغہ توشک خانہ خلعت کی کشتیان لے کر در گنبد پر حاضر ہوا
یہ یہان انتظار کر رہا ہی کہ خزانچی نے روپیہ تقسیم کرکے یہ کاغذ پر تحریر کیا کہ تعمیل حکم سرکار کی گئی وہ
کاغذ دفتر مین آیا اور وہ اُسی چوبدار کے ذریعہ سے خونخوار شاہ کے پاس پہونچا اُسنے دیکھکر مہر کردی
اِسی طور سے توشک خانہ کے داروغہ کا بھی کاغذ آئیگا اُسپر بھی مہر کردی جائیگی پس سخنگان چوکی پر سے
اُٹھا اور بہت جھک کر چارون کو سلام کیا اور خونخوار شاہ و افرلق شاہ کو سلام کیا اور ایوان سے
آکر ایوان کے آستان کو بوسہ دیا پیشانی ملی اُسکے بعد پچھلے قدم اُس دروازے تک آیا اور پھر سلام کرکے
اندر دروازے کے داخل ہوا پس زینہ طے کرکے اُس درجہ مین آیا جہان طومار شاہ وغیرہ تھے وہ
اُسکے ہمراہ ہوئے حاصل کلام یہ کہ جو جو لوگ سخنگان کے اور طومار شاہ وغیرہ کے جن جن درجون
مین تھے سب ہمراہ ہوتے گئے یہانتک کہ بیرون گنبد آئے داروغہ نے ہمراہیان سخنگان کو حسب

لیاقت مع سخنگان کے خلعت دیے یہ سب خلعت پاکر بہت خوش ہوئے کوئی خلعت اُنمین ایسا نہ تھا کہ جو گران قیمت نہو بس قلعے سے باہر آئے اور سوار ہوکر اُسی طور سے شہر کی سیر کرتے ہوئے بیرون شہر آئے طومار شاہ اُسی طور سے اپنے لشکر مین آیا سخنگان سے کہا کہ بارگاہ مین تشریف لیچلو سخنگان نے کہا کہ اب جاؤنگا بس سخنگان وہانسے بھی رخصت ہوکر اور اپنا لشکر ہمراہ لے کر روانہ ہوا اور لشکر آفتاب پرستون سے نکل کے اُسنے حکم دیا کہ ڈنکا بجے اور علم بلند ہون بس بموجب حکم کے سب سامان درست ہوا ارزنگ کی طرف سخنگان چلا یہان ارزنگ انتظار کر رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ وزیر اعظم آتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ طومار شاہ نے بھی لشکر مین آکر دربار کیا اور ہرکارے روانہ کیے کہ خبر لاؤ کہ ارزنگ کیا کرتا ہے آیا وہ عہد نامہ کرتا ہے یا نہین ہرکارے اُسی وقت روانہ ہوئے یہان طومار شاہ انتظار مین ہرکارون کے بیٹھا ہوا ہے اُدھر جب ہرکارون نے ارزنگ کو خبر دی اُسنے چند سردار برائے استقبال روانہ کیے یہ اُدھر سے چلے سخنگان مع جاہ و حشم کے داخل لشکر ہوا اُسی طور سے لشکر کو طی کر کے قریب بارگاہ پہونچا وہ سردار آکر ملے اُسنے دربار گاہ پر پہونچکر سب سامان کو رخصت کیا لشکر اپنے مقام پر جاکر فروکش ہوا بس سخنگان مع کل سردارون کے جو کہ برائے استقبال آئے تھے اور جو کہ ہمراہ تھے داخل بارگاہ ہوا سب مقام مجراگاہ پر سے مجرا بجالائے اور اپنے اپنے مقام پر پہونچے سخنگان بیٹھا جب سب بیٹھ چکے اُسوقت سخنگان نے کل حالات بیان کیے ابتدا سے طومار شاہ کے پاس جانا اور جو حالت لشکر کی دیکھی اور اُسکا لے کر شہر مین جانا اور شہر کی کیفیت اور وہان کے باشندون کا حال اور جو جو واقعات دیکھے تھے وہ سب بیان کیے اور قلعے کے دروازے پر جو تحریر تھا وہ سب بھی بیان کیا داخل قلعہ ہونا قلعے کی کیفیت وہان کے سب مقامات کی حالت بیان کر رہا ہے اور بہت تعریف کرتا جاتا ہے گنبد مین سب درجون کا حال برجیس کے قریب پہونچنا حجاب سے آواز آنا باہم تقریر ہونا اور عہد نامہ تحریر ہونا کل حال ابتدا سے انتہا تک اپنے لشکر مین آنے تک کا اور خلعت پہننے تک کا بیان کیا ذرا سا نہ چھوڑا اور عہد نامہ پیش کیا اور کہا کہ اِن سردارون کی اور چترنگ کی اور چترنگ کے سردارون کی مہر و دستخط اور اپنی فرمائیے اور نقل کر اسکے اپنے پاس رکھیے اور اصل لے کر کل چلیے اور ملاقات فرمائیے یہ طریقہ ملاقات کا ہے کہ جس درجہ مین سب بادشاہ ہونگے اُسی مین آپ کو جگہ ملیگی اور مجکو تو شیطان درگاہ کا خطاب ملگیا آئندہ آپکو اختیار ہے اگر اِسکے خلاف عمل مین لائیے گا تو عذاب نازل ہوگا اور مین تو آپ کے پاس سے چلا جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہوا ارزنگ نے جو عہد نامہ پڑھا بالکل اُس تقریر کے خلاف پایا سخنگان سے کہا کہ یہ تو اِن شرائط کے خلاف ہے سخنگان نے کہا کہ آپ کیسے نادان ہین بھلا کیونکر وہ شرائط جو کہ بیان کیے تھے قبول کرتے ہین وہ ہی سب شرطین سوائے عقد ملکہ کے ہین وہ اُنھون نے نہین قبول کین ہین باقی کوئی ایسی شرط نہین ہے کہ نہ قبول کی ہو اور وہ کیونکر اِس امر کو قبول کرتے کہ مین خدائی کرون اور ارزنگ بھی اُسمین یہ شرط ہے کہ بادشاہت کرین اپنے آبائی ملکون مین پھر سخنگان نے اپنا شرطون کو بیان کرنا اُسکا جواب جو کہ بالا گذرا ہے اور مذکور ہوا ہے بیان کیا اور کہا کہ مین نے اِس سبب سے منظور کیا کہ خدا پرستون کا تو قصہ پاک ہو پھر اِنسے سمجھ لیا جائے گا کوئی نقصان نہین ہے اِس عہد نامہ پر دستخط کرنے سے اِنکا قصہ پاک ہوگا اہل اِسلام سے سمجھ لیا جائیگا ہم مین دو دو چار لعینون سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہین ہے اُسمین سے ایک لڑیگا ایک مارا جائیگا

اپنا مطلب ہر طرح سے حاصل ہو یون جو ارزنگ کو سمجھایا سختگان نے اُسنے قبول کرلیا اپنے سر اور چترنگ کی مہر کرادی اور کل اہل دربار کی سختگان کی بھی مہر ہوئی دبیر نے اُسکی نقل کرلی بس سختگان نے ارزنگ سے کہا کہ لشکر کو حکم دیجیے کہ کل وہ طیار رہے بس صبح کو ملاقات کو تشریف لیچلیے ارزنگ و چترنگ نے سب سرداروں کو حکم دیا اور کل لشکر کی طیاری کا حکم دیا اور ایک نامہ بنام طومار شاہ لکھا کہ آپ بھی کل تیار رہیے گا صبح کو ہم خداوند کی ملاقات کی اور قدمبوسی کو آپ کے ہمراہ چلینگے ہم ادھر سے لشکر لیکر آئینگے آپ وہان ہمارے منتظر رہیے گا بس دونون ملکر چلینگے ایک عیار کے ہاتھ روانہ کیا وہ ہرکارے جو کہ خبر لے کے آئے تھے یہ خبر لے کر بارگاہ مین آئے طومار شاہ سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ نامہ آتا ہی وہ عیار نامہ لے کر آیا طومار شاہ کو دیا طومار شاہ نے منشی کو دیا اُسنے پڑھا طومار شاہ نے جواب تحریر کر دیا کہ بہت بہتر وہ جواب لے کر اپنی بارگاہ مین آیا طومار شاہ کا جواب ارزنگ کو دیا ارزنگ نے جواب معقول پاکر دربار برخاست کیا اور خود بھی اور چترنگ بھی دونون کے سردار اور جو بادشاہ کہ مطیع تھے سب سامان چلنے کا کرنے لگے لشکر مین بھی بندوبست ہونے لگا یہان تو یہ سب سامان مین مصروف ہین وہان طومار شاہ نے سب سردارون و لشکر کو حکم دیا کہ کل صبح کو کل تیار رہو کہ ہم بموجب حکم خداوند شہر مین جاکر اپنے مقام پر مقیم ہونگے ارزنگ نے اطاعت کرلی اب مقابلہ نہوگا یہ حکم دے کر اُسنے بھی دربار برخاست کیا سب لشکر مین سامان ہونے لگا سب اپنا اپنا اسباب باندھنے لگے یہان تو یہ بندوبست ہورہا ہی اور وہان شہر آفتاب نما مین برجیس نے بموجب فرمائش آفتاب حکم صادر کیا کہ شہر مین اور قلعہ و گنبد مین آج کے سامان سے زیادہ سامان کیا جائے اور منادی نے ندا کردی کہ کل اہل شہر تماشہ کرین کہ ارزنگ جو کہ خدائی کا دعوی کرکے آیا تھا اُسنے اطاعت کی اور وہ شہر مین آئیگا اُسکی آمد کا تماشہ بیرون شہر جاکر دیکھین کیونکہ اُسکا لشکر شہر مین نہین آئیگا ہان وہ صرف اپنے کل سردارون اور بادشاہون سے مع اپنے بھائی کے آئیگا اور اُسکی خانہ عیش مین دعوت ہوگی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ آج سے زیادہ سامان سب جگہ کیا گیا یہ خبر ملکہ کو بھی ہوئی اُسنے بھی اپنے بالاخانہ پر سامان نشست کا حکم دیا یہان بھی بندوبست ہونے لگا اب کوئی ضرورت بیان کرنے کی نہین ہی صرف اسقدر کافی ہی کہ آج سے زیادہ مجمع ہوگا اور سامان ہوگا ایک مرتبہ سختگان کی آمد مین تو بیان ہوچکا ہے دوبارا کی کوئی ضرورت نہین ہی اب راوی بیان کرتا ہی کہ برجیس نے کیون ارزنگ کی اطاعت کو قبول کیا آفتاب جادو نے برجیس سے کہا کہ کل وزیر ارزنگ آئیگا اور اطاعت کا پیام لائیگا تم قبول کرلینا کیونکہ اسمین بڑے نفع ہین اول تو یہ کہ تم خداپرستون کے حال سے واقف نہین ہو کہ وہ کیسے ہین اور نہ اُنکے جنگ کے طریقہ سے دوسرے یہ کہ وہ جو شریک ہوگا اور ہمراہ ہوگا تو اُس سے بڑی کمک ملیگی اُسکا وزیر تمکو اُن ملکون پر لے چلیگا جو کہ خداپرستون کے قبضہ مین ہین بس اُنپر قبضہ کرنا اور غارت کرنا جب تم اِس طور سے ملک غارت کرتے ہوئے بدیع الملک کے مقابلہ مین پہونچوگے اور تمھاری خدائی کی شہرت ہوگی تو بدیع الملک کو بھی خیال ہوگا کیا عجب ہی جو اطاعت کرلے ورنہ قتل تو ضرور ہوگا اُسکے قتل کرنے سے کوئی نفع نہین ہی ہان جب خداپرست غارت ہونگے تو پھر اِسکو بھی خیال ہوگا کہ انھون نے ایسے لوگون کو غارت کیا تو میری کیا اصل ہی اسوقت اطاعت کرتا ہی اُسوقت یہ خدائی مانیگا کچھ ملک دیدینا اُسمین حکومت کریگا یہ بھی نفع ہی کہ اُسوقت اِس لالچ مین کہ خداپرست اُنکے ہاتھ سے

غارت ہونگے تمام عالم پر قبضہ کرا دیگا جہان خدا پرست ہونگے اسکے سبب سے تمام عالم مین خدائی کو تمھاری
رواج ہو جائیگا مگر ان شرطون کے ساتھ جو کہ بالا مذکور ہو چکی ہین آفتاب نے برجیس کو سمجھایا تھا اسی
سبب سے برجیس راضی ہو گیا ورنہ مشکل تھا یہ بھی کہا تھا کہ ارژنگ کے قتل کرنے سے اور شکست کھانے
سے کوئی تمھارا نام نہین ہی کیونکہ یہ بھی تو مثل اُن بادشاہون کے ہی جو کہ تمھارے شریک ہوئے ہین ہان
اگر اسکی کمک سے اور مدد سے خدا پرستون پر غلبہ ہو تو البتہ اس کمک و مدد سے یہ خیال کرنا کہ تم کمزور ہو اہل اسلام سے
مقابلہ نہین کر سکتے ہو بلکہ اس کمک و مدد کے یہ معنے ہین کہ اسکے وزیر کی رائے سے و فطرت سے جو امر ہوگا وہ اچھا ہوگا
بس اگر خدا پرستون پر غالب آئے تو نام بھی ہوگا اور شہرت بھی زیادہ ہوگی کیونکہ وہ بہت بڑے دشمن
اور عدوے قوی ہین اُنکا غارت کرنا واجب ہی بس جب وہ مغلوب ہوئے تو پھر تمسے کوئی مقابلہ نہ کریگا
بلکہ تمھارے مُنھ بھی نہ چڑھے گا جو دن مقابلہ سب عالم پر قبضہ ہو جائیگا اسکی اطاعت سے یہ نفع ہین اسکا
قتل کرنا کوئی بات نہ تھی نہ ہی مگر کیا ضرور ہی جبکہ وہ عجز و انکسار کرتا ہی برجیس نے جواب دیا تھا کہ جو آپکی
مرضی اگر یہی رائے ہے تو مین قبول کرلونگا ویسا ہی کیا جو کہ کہا تھا آفتاب نے کہا کہ اب تم لشکر کشی
کا سامان کرو اور اہل اسلام کی طرف تم خود لشکر کے ہمراہ رہنا مین بھی رہونگا کیونکہ مین تو خدا ہون اور تم میرے
فرزند ہو اور ملکہ ثریا سے سیمتن کو بھی ہمراہ لے لینا یہان کسی کو سرداران زبردست سے اپنی جانب سے
نائب کرنا یہ قلعہ و گنبد وغیرہ اسی طور سے قائم رہیگا برجیس نے قبول کرلیا تھا یہی کہا تھا کہ ہان ایک
آسمان ہر وقت تمھارے لشکر پر تیار رہیگا جب کوئی وقت سخت تم پر پڑے تو اس آسمان کی طرف دیکھکر
ایک دو ہتھڑ مارنا اور کہنا کہ اے بابا جان و خداوند اس بلا کو دفع فرمائیے مین اپنا عذاب نازل کرونگا
اور بہت سے کلمے تعلیم کیے تھے کہ جو وقت پر تحریر ہونگے برجیس نے یہ خیال کیا تھا اور وہ مسخرہ یہ سمجھا تھا
کہ میرا باپ یعنے خداوند مجکو علم خدائی سے آگاہ کرتا ہی اور میری اچھائی اور شہرت کا خواستگار ہی وہ نہ جانتا
تھا کہ کاتب تقدیر نے خط پیشانی لیکن جو قلم قدرت سے تحریر کیا ہی وہ پیش آئیگا اس حال سے غافل تھا
اور اس امر کا غرور تھا کہ مین خود خدا ہون اور میرا باپ بھی خدا ہی جب وہ ضعیف ہو جائینگے مین
بالکل مختار ہونگا تمام عالم کا جو چاہونگا کرونگا ابھی نائب ہون مگر اسوقت بھی مجبور نہین ہون جو چاہتا
ہون کرتا ہون وہ مسخرہ یہ نہ جانتا تھا کہ یہ کفر ہی اور خدا وہی ہی جسنے تمام عالم کو ایک لفظ کن سے خلق
کیا جو سب کو رزق دیتا ہی جسنے سب کو خلق کیا وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی ہمسر نہین ہی اور ہم سب
اُسی کے بندے ہین وہ تو عجب رحیم ہی جو جو کرتا ہی اُسکی سزا وہ اُسوقت نہین دیتا ہی رفتہ رفتہ اس
خیال سے کہ شاید اب بھی یہ اپنی حرکت سے باز آئے وہ تو بڑا حکیم اور عادل ہی اس سبب سے اُسنے
عذاب و ثواب و سزا و جزا قیامت پر موقوف رکھی ہی دو راستہ بتا دیے ہین ایک نیکی دوسرا بدی جو نیک راہ
چلے گا اُسکا مرتبہ بڑا ہوگا بہشت مقام ہوگا جو راہ بد کو اختیار کریگا اُسکی سزا پائیگا نار دوزخ سے جلایا
جائیگا نبی و امام خلق فرمائے تاکہ جو جو بندے گمراہ ہین اُنکو راہ نیک پر لائین اُسکی پرورش اور عنایت
کا کہانتک ذکر کیا جائے افسوس یہ کیسے لوگ تھے جو دعوی خدائی کرتے تھے اور اپنے خدا کو بھول گئے
تھے بس جیسا اُنھون نے کیا ویسی سزا ملی اور ملیگی آمدم بر سر مطلب برجیس کو یہ خیال تھا اور یہ سب امر
آفتاب نے برجیس کو قبل آنے سیمتنگان کے سمجھا دیے تھے برجیس نے اُسپر عمل کیا برجیس نے
بعد جانے سیمتنگان کے اور اس حکم دینے کے دربار برخاست کیا محل مین آیا سب سردار اپنے اپنے مقام
پر آئے سامان کرنے لگے اہل شہر بھی سامان مین مصروف ہوئے یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی

لیلائے شب نے اپنی زلفین کھولین شاہ انجم نے تخت زبرجدی پر جلوس فرمایا بزم عشرت جمع ہوئی
شہنشاہ انجم نے وہ شب بصد خوشی بسر کی اپنے نور جمال سے عالم کو منور کیا یہان سرداران ارزنگ
وچترنگ واہل لشکر ارزنگ وچترنگ نے وہ شب اس خوشی مین بسر کی کہ کل شہر آفتاب نما
کی سیر ہوگی سرداران برجیس نے اس مسرت سے بسر کی کہ صبح کو ارزنگ کی سواری کا تماشہ کرینگے
اہل شہر بھی بہت خوش تھے ارزنگ کے دیکھنے کے بہت مشتاق تھے یکایک آسمان پر آثار سحر
نمایان ہوئے صحبت انجم درہم وبرہم ہوئی شاہ انجم نے گریز کی آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع
ہوئی شہنشاہ نیر اعظم سر پر تاج شعاعی رکھے ہوئے بعد آب وتاب تخت نیلوفری پر جلوہ گر ہوا اور اپنے
نور جمال سے تمام دنیا کو منور ومعمور کیا صبح ہوگئی ادھر لشکر طومار شاہ تیار تھا طومار شاہ برآمد ہوا کل
لشکر کو لے کر صف آرا ہوا انتظار ارزنگ کا کرنے لگا خیمے وبارگاہین سب بار ہوگئین اور وہ جو
آسمان محیط تھا ایک مرتبہ خود بخود غائب ہوگیا یہان ارزنگ خواب سے بیدار ہوا سب سردار اور
لشکر چترنگ کا اور ارزنگ کا تیار تھا صرف ان دونون کے برآمد ہونے کی دیر تھی کہ ارزنگ
اپنے خیمے سے نکلا سب لشکر اور سردارون کا مجرا ہوا سب کا مجرا لے کر دونون بھائی ایک تخت پر بیٹھے
سختگان خواصی مین بیٹھا اور سب بادشاہ جو کہ مطیع تھے گرد تخت کے ہوئے دیلم واسلم وقرماسپ
وغیرہ سرداران چترنگ نامی وگرامی سب اپنے اپنے طریقہ سے ہمراہ رکاب نحوست آثار ہوئے
جلوس سواری کے بڑھنے کا حکم دیا ڈنکا ہوا کچھ لشکر یہان برائے حفاظت بارگاہ وغیرہ چھوڑ دیا ہوا اور شاگرد
پیشہ ہین اس جاہ وحشم سے ارزنگ طرف لشکر طومار شاہ وغیرہ کے چلا یہ اپنے نزدیک بڑے تزک وحشم
سے جاتا ہو وہان اس تزک وحشم سے ادنا ادنا عہدہ دار جب کہین جاتے ہین تو زیادہ انکے ہمراہ تزک
ہوتا ہو یہ کیا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ سولہ لاکھ کا لشکر اسکے ہمراہ خاور سے آیا تھا اور کچھ لشکر لاکھ سوا
لاکھ کا قرماسپ کا راہ سے شامل ہوا تھا اور چترنگ کے ہمراہ بھی بیس بائیس لاکھ کا لشکر تھا بس
یہ سب قریب چالیس لاکھ کے دونون لشکر تھے یہ سواری کے ہمراہ تھے اور جلوس سواری علاوہ سختگان نے
ارزنگ سے کہا کہ جب قریب لشکر طومار شاہ پہونچیے گا ڈنکے کی موقوفی کا حکم دیجیے گا اور علم لشکر کو
سلامی ہونے کا کیونکہ یہ وہان کا طریقہ ہو اور مجھے گذر چکا ہو ارزنگ نے کہا کہ اچھا وہان شہر آفتاب نما
مین برجیس نے دربار کیا آج کل سے زیادہ آرائش دربار ہو کل کی آرائش کی کوئی حقیقت نہین ہو
اور سردار بھی کل سے زیادہ ہین اور لباس فاخرہ سے مزین ہین اسی طور سے قلعہ وشہر کی آرائش ہو اور
اہل شہر بکثرت ہین اور برائے تماشہ بیرون شہر بھی مجمع ہو چونکہ کل حکم ہوا تھا کہ ہم دعوت کرینگے خانہ عیش
مین اسکا بھی بندوبست ہو در خانہ عیش وا ہو وہان بھی بڑا سامان ہو برجیس نے اہل دربار کو حکم دیا کہ تم سب
اس طرف دیکھو جدھر ہمنے حکم دیا تھا جبکہ جنگ وپیکار رہتی تمکو سواری ارزنگ کی نظر آئیگی ارزنگ اس
تزک وحشم کو بہت کچھ خیال کرتا ہو ہمارے ادنا بندے اس سے زیادہ جاہ وحشم اپنے ہمراہ رکھتے ہین یہ حکم سنکے
سب اسی طرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ ایک طرف لشکر طومار شاہ صف بستہ کھڑا ہو بارگاہین وغیرہ لدچکی
ہین اور جہان پر لشکر ارزنگ فروکش تھا وہان سناٹا ہو کچھ لشکر اور شاگرد پیشہ لوگ ہین خیمے وغیرہ خالی
ہین ارزنگ کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے خواصی مین سختگان پہلو مین چترنگ گرد وپیش شاہان
جلیل جو کہ اسکے مطیع ہین اور آگے اسکے بعد سپہ سالار لشکر آگے آگے جلوس سواری سقے آبپاشی کرتے ہوئے
نقیب بولتے ہوئے عقب مین لشکر بیشمار چلے آتے ہین طرف لشکر طومار شاہ کے جب قریب لشکر

طومار شاہ کے سواری ارژنگ کی پہونچی ڈنکا موقوف ہوگیا علی سلامی ہوئے کیونکہ ارژنگ
بموجب کہنے سختگان کے حکم دے چکا تھا یہ سب دیکھ رہے ہین یکسان جب بالکل سواری قریب
آئی طومار شاہ وغیرہ بڑھکر چلے صاحب سلامت کی ارژنگ و چترنگ سے مزاج پرسی
ہوئی بس طومار شاہ وغیرہ کا بھی تخت برابر تخت ارژنگ کے آیا طومار شاہ نے لشکر
کو روانہ ہونے کا حکم دیا لشکر طرف شہر کے روانہ ہوا چنانچہ جب قریب شہر پہونچا تو طومار شاہ نے کہا
کہ اے ارژنگ شاہ حکم ہی خداوند کا کہ لشکر ارژنگ بیرون شہر ٹھہرے ارژنگ مع اپنے کل سرداروں
کے شہر مین آئے اور داخل قلعہ ہو دسے قلعے کی سیر کرے اسکے بعد میری خدمت مین آئے بس لشکر اسی مقام
پر ٹھہرے اسکو حکم فرمائیے ارژنگ و چترنگ نے اپنے لشکر کو حکم ٹھہرنے کا بیرون شہر دیا اور خود مع
جملہ سرداروں کے کیا ادنا اور کیا اعلے کے سب کو ہمراہ لیکر داخل شہر ہوا آج اُس سے زیادہ مجمع تھا
اور آراستگی بھی جو اہل شہر بیرون شہر آئے تھے وہ سیر سواری کرکے اندر شہر کے گئے اور باہم تقریر کرنے
لگے کہ ارژنگ شاہ تو ایک عجیب شکل کا آدمی ہی بن مانس یا حیوان معلوم ہوتا ہی اُسکا بھائی اُس سے
زیادہ بدشکل ہی سواری آپنے دیکھی بڑے جاہ وحشم سے اپنے نزدیک آیا ہی ہماری نظر مین تو کچھ بھی وہ جاہ وحشم
نہین معلوم ہوتا ہی ہمارے شہر کے کوتوال صاحب جو دربار کو جاتے ہین تو اس سے زیادہ سامان
ہوتا ہی بس یہان یہ تقریر ہو رہی ہی اور اہل شہر اُسکی صورت کو سُنکے انکی زبانی ہنس رہے تھے جو کہ دیکھ آئے
ہین وہان بیرون شہر لشکر ارژنگ و چترنگ صف بستہ ہوا طریقے سے چونکہ سختگان کی آمد مین بیان
ہو چکا ہی کہ جہان سے لشکر طومار شاہ کی حد ہی اور وہ لشکر اُترا ہوا تھا اُس مقام پر سے تا شہر پناہ ایک سڑک
وسیع ہی اور گرد اسکے بھی دونون طرف نہر بنی ہوئی ہی اور چمن بندی ہی بس اُسی سڑک پر لشکر کھڑا ہوا تھا
ارژنگ شہر مین آیا شہر کو خوب آباد اور رعایا شاد ہر ایک کو خوش حال پایا شور و غل ہوا اہل شہر مین
کہ وہ سواری آئی وہ سواری بڑھی سب تماشائی اُس طرف متوجہ ہوئے ہر ایک دیکھکر ہنسنے لگا اور
تمسخر باہم کرنے لگے مگر ارژنگ و چترنگ اُسی طور سے شہر کی سیر کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے
چلے جاتے ہین سختگان سب مقامات کے نشان دیتا ہی کیونکہ یہ کل آچکا ہی اور طومار شاہ اِسکو نشان
دے چکا ہی یہانتک کہ سواری ارژنگ کی زیر قصر ملکہ پہونچی ملکہ بھی دیکھ رہی تھی وہ ارژنگ کی صورت
دیکھکر اور ہوے کہکر ہٹ گئی اور پکاری کہ سیوتی و شبو ذرا دیکھنا کہ کیا بدشکل انسان ہین یہی ارژنگ
ہی خداوند ایسی صورت نہ دکھائیں مین تو ڈر گئی یہ خیال کیا کہ کوئی کالی بلائین ہین ایسے کالے ہین کہ ظلمت
شب بھی انکے آگے گرد ہی اگر کوئی رات کو دیکھ لے تو ڈر جائے اُسپر یہ تاج مرصع اور یہ لباس نفیس کیا
اچھا معلوم ہوتا ہی اسکی بھی مٹی خراب ہوئی ذرا غور کرکے دیکھ پیشانی پر کسقدر برص کے داغ ہین وہ
اِس ظلمت کے چراغ ہین کیا صورت خداوند نے دی ہی بس اِس صورت وشکل پر کیا یہ سر مین سودا
سمایا ہی اگر خوف خداوند نہوتا تو ضرور تعریف کرتی یہ سیوتی وغیرہ سے کہکر پھر اُسی طرف متوجہ ہوئی سواری
جا چکی تھی اپنے قصر سے اُتری اور ایوان مین آکر مذمت کرنے لگی یہان ارژنگ کو لیکر طومار شاہ
داخل قلعہ ہوا تمام قلعہ کی سیر کرائی سختگان نے دیکھکر کہا کہ یہ قلعہ بھی کل سے زیادہ آج آراستہ ہی سب
مقامات بتائے پھاٹک سے در گنبد پر پہونچے اندر گنبد کے اُسی طور سے داخل ہوئے جو کہ سختگان کے قصہ
مین بیان ہوا ہی بس سرداران ارژنگ و چترنگ و طومار شاہ ہر ایک درجہ مین علے قدر مرتبہ ٹھہرنے
لگے نوبت بانجا رسید کہ ارژنگ وغیرہ و طومار شاہ وغیرہ و سختگان تو اُس درجہ مین رہ گیا کہ جہان

وزیر و سپہ سالار مقیم تھے اور انکی جگہ تھی یہ سب اُس درجہ مین آئے کہ جہان بادشاہون کا مقام تھا بس یہ سب نیم تختون پر بیٹھے ارژنگ وغیرہ بھی ناچار بیٹھے کیا کرتے ارژنگ و چترنگ نے جو دیکھا تو اُس مقام پر سے اوپر کے بھی درجہ کا حال معلوم ہوتا تھا اور نیچے کے بھی درجون کا اور بیرون شہر کا بھی اور شہر و قلعہ کا بھی اسکو حیرت پر حیرت ہوتی جاتی ہو جب سب دربار جمع ہو چکا اُسوقت پردۂ قدرت کے اندر سے آواز آئی کہ سختگان کو یہان طلب کرو اور کہو کہ وہ عہدنامہ لیتا آئے یہ صدا سب نے سُنی کوئی ایسا اُس گنبد مین نہ تھا کہ جسنے یہ آواز نہ سنی ہو سختگان نے جو سُنی تو بہت خوش ہوا کہ میری طلبی ہوئی بس یہ اس انتظار مین تھا کہ حکم ہو تو مین جاؤن جب یہ حکم حجاب قدرت کے اندر سے صادر ہوا افریق شاہ نے پلٹ کر دیکھا کہ یکایک چوبدار پیدا ہوا اُس سے افریق شاہ نے اشارہ کیا سختگان کو پکڑ اور کہا کہ اسے خداوند نے طلب کیا ہو یہ سب درجے والون نے دیکھا جو واقعہ وہان گذرتا ہو وہ سب کو نظر آتا ہو بس وہ چوبدار غائب ہو گیا اور وہ قریب سختگان ظاہر ہوا اور کہا کہ چلو خداوند نے طلب کیا ہو بس سختگان اپنے جامہ اور رخیدہ کو سنبھال کر اُٹھا عہدنامہ اُسکے پاس کل سے تھا اُسکو بھی لیا اور اُسی طریقہ سے پہونچا جس طور سے کل گیا تھا اور وہی حرکتین کین آج جو کرسی سیمین مرحمت ہوئی کھڑے ہو کانے کا حکم ملا یہ کھڑا رہا اور عہدنامہ ہاتھون پر رکھکر روبرو افریق شاہ دخو نخوار شاہ کے پیش کیا کہ یہ عہدنامہ موجود ہو بس وہ نامہ افریق شاہ نے لیکر اور قریب حجاب جاکر عرض کیا کہ یہ عہدنامہ مکمل طور سے موجود ہو حکم ہوا کہ اسکو پڑھو اور اسی مقام پر سے ارژنگ سے دریافت کرو کہ یہ سب شرائط تمکو قبول ہین تمنے اپنی مہر کی ہے اور اپنے بھائی کی اور کل سردارون کے دستخط کیے ہین جب وہ کہے کہ ہان تو اسوقت اس عہدنامہ کو دفتر سرکار مین داخل کرو اور احتیاط سے رکھا جائے کہ جب ضرورت ہو تو نکل آئے افریق شاہ نے بموجب حکم اُسکو پڑھا اور سب کو سنایا ارژنگ سے دریافت کیا اُسنے اقرار کیا بس اُسپر کچھ لکھکر میز پر رکھدیا کہ وہ خود بخود اُڑ کر افسر دفتر کے پاس گیا اُسنے اُسکو احتیاط سے رکھا جب یہ سب ہو چکا آواز آئی کہ ہمنے سختگان کو اپنی درگاہ کا شیطان مقرر کیا اور شیطان کا خطاب دیا ایک طوق طلائی اُسکی گردن مین ڈالا جائے جو کہ مرصع ہو اُسپر تحریر ہو کہ امین شیطان درگاہ خداوند آفتاب تابان و نائب خداوند آفتاب تابان یہ جو حکم دیا اُسی وقت طوق خود بخود پاس افریق شاہ کے آگیا افریق شاہ نے وہ طوق سختگان کو پہنا دیا سختگان بہت خوش ہوا خلعت مرحمت ہوا اُسکو پہنکر خوب ناچا اور بہت تعریف کی اور ہزارون سلام کیے آواز آئی کہ ہان کچھ حال خدا پرستون کا بیان کرو سختگان نے واقعات حمزہ کے بیان کیے اور زور و قوت کی تعریف کرنے لگا اور حسن و جمال کی توصیف اور ہر مرتبہ یہ کہتا تھا کہ خداوند کو لازم ہو کہ کوچ فرمائین اور انکو غارت کرین وہ بندے بہت مغرور ہین یہان سختگان یہ حرکتین کر رہا ہو وہان ارژنگ بیٹھا ہوا آہ سرد دل پر درد سے بھر رہا ہو اول تو معشوق کے نہ ملنے کا غم و الم دوسرے اپنی شکست کھانے کا اور اطاعت اس مجبوری سے کرنے کا ہر مرتبہ یہ خیال کرتا تھا کہ کل کا ذکر ہو کہ ہم صاحب اختیار تھے ہمارے دربار مین لوگ متمکن تھے یا آج ہم ایک ادنا کے دربار مین مجبور بیٹھے ہوئے ہین جو کہ ہمارے بزرگون کا بندہ ہو اُسکو کسی سبب سے یہ عظمت و شان بہم ہوئی اور ہم ایسے ناچار ہوئے کہ اطاعت کی کیا گردش فلکی ہو کوئی اعتبار اس چرخ ناہنجار کا نہین یہ جسکو چاہے ذلیل کرے اور جسکو چاہے سرفراز کرے اس سے کسی کو چارہ نہین ہو بموجب شعر یک گردش چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند نے نادری + دیگر بیک گردش چرخ پیدا دگر + نہ تو ذر بجا ماند نہ کرو فر + کل کیا تھا اور آج کیا ہو گیا اپنے

حال پر بہت افسوس کرتا ہی سچ ہی کہ کوئی صاحب اختیار رہکر یون ناچار نہو گو ابھی تک وہی اختیار ہی لشکر موجود ہی مگر ایسی مشکل ہی کہ کچھ کام نہین آتا ہی سوائے اطاعت کرنے کے کبھی انسان غرور و تکبر نہ کرے اسکا ثمرہ بُرا ہوتا ہی اور یہ تو اس چرخ سفلہ پرور کا طریقہ ہی کہ پہلے خوب عروج دیتا ہی اور پھر ایسا گراتا ہی کہ سب کی نگاہ مین ذلیل و خوار ہوتا ہی ارزنگ اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہی اور فلک کی مذمت کرتا ہی اور آہ سرد بھرتا ہی یہ تو اسکی حرکت تھی آہون کی صدا برابر اُس مقام پر بھی آ رہی تھی کہ جہان حجاب قدرت کے قریب افریق شاہ و خونخوار شاہ بیٹھے تھے اور سخنگان بہت خوش کھڑا تھا کہ یکایک اندر سے پردہ کے صدا آئی کہ جس سے غیظ ظاہر ہوتا تھا افریق شاہ وغیرہ کانپ کر رہگئے آواز آئی کہ ای شیطان درگاہ من ارزنگ کو منع کر کہ یہ کیا حرکت ہی ادب سے بیٹھے یہ کیون دم بدم آہ سرد بھرتا ہی کیا اسکو داب دربار سے بہرہ نہین ہی اگر اب ایسی حرکت کریگا تو عذاب نازل ہوگا سخنگان نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مین اسوقت بھی منع کیے دیتا ہون اور پھر بھی سمجھا دونگا آپ اُسکے حال پر میری خاطر سے رحم فرمایئے آواز آئی یہ جو کچھ ہوا تیری خاطر سے ہوا ورنہ کبھی اطاعت نہ قبول کیجاتی سخنگان نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر اور ارزنگ سے اشارہ کرکے منع کیا کہ یہ کیا حرکت ہی ارزنگ نے خود سُنا تھا ناچار ہو گیا بعد تھوڑے عرصے کے حکم ہوا کہ ای افریق شاہ ہمکو سخنگان و ارزنگ کی بہت خاطر عزیز ہی کیونکہ یہ ہمارے پاس پناہ لائے ہین اور ہنسے ان سے اقرار کیا ہی کہ ہم خداپرستون کو غارت کرینگے لہذا تمکو حکم دیا جاتا ہی کہ تم آج ہی کل لشکر کو آگاہ کرو کہ پرسون ہم یہانسے کوچ کرینگے سب لشکر تیار رہے سفر کے لیے ہم کوچ کرینگے اور توشک خانہ سے اسی ہزار لباس اور سلح خانہ سے اسلحہ نادر کار اور بارگاہ برجیس و بارگاہ آفتاب نگار و دیگر بارگاہ زربفتی وغیرہ و خیمہاے نادر کار نکلواؤ اور کل ان سب لوگون کو یعنے قیصور آدم خوار و مہار دیوکش و شبرنگ خودپرست و حسام نبرد آزما اور طومار شاہ و سرشار شاہ کو مع دو لاکھ اسی ہزار سواران جرار کے پیش خیمہ لیکر روانہ کرو کہ وہ بیرون شہر جاکر مقیم ہون اور جب ہماری آمد کی خبر سنین تو آگے کو روانہ ہون یہ کہکر سخنگان سے کہا کہ ای شیطان درگاہ بس بیان کر کہ کس طرف کو پیش خیمہ روانہ کیا جائے کیونکہ یہ دنیوی کام ہین اسمین تیری راے پر ضرور ہی تو ہم بھی واقف ہین مگر تیری راے پر ہم لشکر کشی کرینگے سخنگان نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ میرے نزدیک تو پیش خیمہ طرف شہر فرنگوشیہ کے روانہ کیا جائے کیونکہ یہان کے باشندے قبل مین بھی آفتاب پرست تھے اِس نوجوان نے یہانسے خروج کیا تھا پہلے اِسی ملک پر قبضہ فرمایا اور یہ ملک بھی بہت خونریز ہی اسکے بعد اور ملکون پر نزول اجلال ورود اقبال فرمایئے گا راوی نے بیان کیا ہی کہ سخنگان کو سب اہل اسلام سے عداوت تھی مگر ایرج و ملک قاسم وغیرہ سے زیادہ خصومت تھی پہلے خاور مین ارزنگ کو اسی نے ملک قاسم کے مقبرہ کو منہدم کرنے پر راضی کیا تھا اب یہ برجیس کو اُس ملک کی طرف لیے کر چلا ہی جو کہ ملک ایرج کے متعلق ہی اور ملک ایرج کیطرف سے یہان حاکم ہی بس جب یہ سخنگان نے عرض کیا حکم ہوا پرسون یہ لوگ پیش خیمہ لے کر طرف ملک فرنگوشیہ کے راہی ہون اور جو چھوٹے چھوٹے ملک راہ مین ملین انکو ابھی نہ غارت کرین چھوڑ دین بلکہ آبادی کی طرف سے نہ جائین صحراؤن و بیابانون کی طرف سے جائین مقام پر آب و گیاہ مین قیام کرین تاکہ لشکر کو تکلیف نہو اور ہم بھی عقب سے لشکر لیکر آتے ہین رسد کا بندوبست ہر مقام پر کرلین اور جب فرنگوشیہ پر پہونچے تو مقام نفیس و سرسبز دیکھکر قیام کرین تاکہ کسی قسم کی تکلیف نہو اِس حکم مین فرق نہو

دوسرا حکم یہ ہے کہ اسی ہزار جوانان آزمودہ کار لشکر خاص سے منتخب کر کے اُنکو وہ لباس و اسلحہ دیے جائیں کہ وہ زیب تن کریں اور گرد ہماری سواری کے رہیں اور ایک خیمہ و بارگاہ ایسی ہمراہ ہو کہ جسمیں ناموس کا قیام ہو کیونکہ ناموس بھی ہمارے ہمراہ ہوگا اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ قلعہ کے فلان درجہ میں ہمارا تخت رکھا ہوا ہے کہ جسکا نام تخت قدرت ہے وہ نکالا جائے ہم اُسپر سوار ہو کہ ہمراہ لشکر کے چلینگے اور دوسرا تخت بھی نکال لیا جائے جو کہ بارگاہ میں آراستہ ہوگا اور جو تخت اُس درجہ میں ہیں وہ سب نکال لیے جائیں کہ انپر یہ سب بادشاہ جو کہ دربار میں ہیں بیٹھینگے اور ہماری سواری کے ہمراہ چلینگے اور یہان ہم اپنی طرف سے مرتاض شاہ حاکم مرتاضیہ کو کہ وہ کبیر السن ہے لائق ہمراہی کے نہیں ہے اور دوسرے مرد عاقل اور جہاندیدہ ہے حاکم کر جینگے تاکہ وہ یہان کا بندوبست کرے اور اسیطور سے سب سامان حسب معمول کیا کرے کوئی فرق نہو اور قریب تین لاکھ کے لشکر یہان رہیگا برائے حفاظت شہر و قلعہ اُسکو حکم دیا جائیگا کہ وہ یہان ہمارے نیابتہً حکومت کرے اور جب کوئی مہم اُسپر آئے اور بلا نازل ہو یا کوئی لشکرکشی کر کے آئے تو وہ ہمکو خبر دے اگر نامہ برروانہ کریگا تو عرصہ میں پہونچیگا خبر دینے کا یہ طریقہ ہمنے ایجاد کیا ہے کہ وہان جو واقعہ ہو تحریر کر کے حجاب قدرت کے اندر رکھے گا ہم تک پہونچ جائیگا جو حکم دینا ہوگا ہم اُسکو اُس سے آگاہ کر دیا کرینگے اور ارزنگ سے کہا جائے کہ وہ اپنا لشکر لیکر اُسی مقام پر فروکش ہو اور پرسون آمادہ رہے کہ جب ہم شہر سے برآمد ہون تو وہ اُسکے لشکر کے قریب پہونچیں وہ بھی ہمراہ ہو لے اور اسوقت ارزنگ کی مع اُسکے کل سردارون کے خانۂ عیش میں دعوت ہے اور مرتاض شاہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اسی طور سے سب طریقہ جاری رکھے اور مسافرون کی خبر لیتا رہے اور جشن وغیرہ کرتا رہے کسی طریقہ میں فرق نہو جو طریقے اور قاعدے ہماری موجودگی میں ہیں ہی سب رہیں جب ہم آئیں تو کوئی شکایت وشنیں ورنہ عذاب نازل کرینگے اور شہر میں منادی کرائی جائے کہ پرسون خداوند کوچ فرمائینگے برائے غارتگری اہل اسلام کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہے کسی طور سے راہ پر نہیں آتے ہیں اُنکو سزا دینا لازم ہوئی پس کل اہل شہر و کل باشندگان اقلیم خورشید یہ معلوم ہو کہ خداوند نے اپنی طرف سے مرتاض شاہ کو اپنا نائب کیا ہے اُسکی سب اطاعت کریں اگر کوئی اُسکی اطاعت سے سرتابی کریگا اور وہ ہمسے فریاد کریگا ہم اُسپر اپنا عذاب نازل کرینگے ہمکو دور نہ خیال کریں اور سب یہی طریقہ جاری رہینگے جو ہماری موجودگی میں ہیں اسی طور سے دربار ہوا کریگا صرف ہم نہ ہونگے جو جسکو عرض معروض کرنا ہو وہ مرتاض شاہ سے کرے ہم اُسکو حکم دیے جاتے ہیں وہ ہمکو خبر کیا کریگا جو ہم اُسکو حکم دینگے وہ اُسپر عمل کریگا اب دربار برخاست ہو یہ حکم دے کر برجیس نے دربار برخاست کیا افریق شاہ نے جو جو حکم برجیس نے دیے تھے سب کی تعمیل کرنا شروع کی اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور سامان سفر کرنے لگے پہلے بحکم برجیس افریق شاہ اور خونخوار شاہ نے شہر میں منادی کرائی صفت یہ تھی کہ منادی یہان ہوئی مگر جسقدر ملک اُس اقلیم خورشید یہ میں تھے سب اِس حکم سے آگاہ ہوئے وہان کے بادشاہ اور نائب و باشندے اُسکے بعد افریق شاہ وغیرہ نے طومار شاہ و سرشار شاہ و حصام و قیصور و قباد و شبرنگ کو آگاہ کیا اور کہا کہ تم لوگ سامان سفر کرو اُسکے بعد مرد شیرافگن جو کہ سپہ سالار لشکر خاص قدرت ہے اُسکو ہمراہ لیجا کر اسی ہزار لباس اور اسلحہ نکلوا دیے اور کہا کہ لشکر پرسون تیار رہے مرد شیرافگن نے کہا کہ میں حکم خداوند سُن چکا ہون بعدہ ارزنگ کو لیجا کر خانۂ عیش میں پہونچایا برائے دعوت مع کل سردارون کے بادشاہ

ارزنگ نے دیکھا کہ مکان بہت نفیس بنا ہوا ہی یاقوت سرخ کا اور ستون بھی سرخ ہین فرش نفیس سے آراستہ و پیراستہ شیشہ آلات بکثرت لگا ہوا ہی چمن بندی بھی ہی جانوران خوش رنگ چہچہ زنی کر رہے ہین آواز نغمہ و سرود آرہی ہی مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی خوشبو سے دماغ معطر ہوا جاتا ہی بس افریق شاہ نے لا کر ان سب کو کرسیون پر بٹھایا جب اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ چکے ہر ایک کے روبرو خود بخود پان الائچی ہار وغیرہ موجود ہو گئے جسم مین کسی نے عطر مل دیا اُسکے بعد افریق شاہ اُس مقام پر ارزنگ وغیرہ کو لیگیا جہان انتظام طعام تھا سب نے دیکھا کہ جب سب بیٹھ چکے افریق شاہ نے قصد کیا تھا کہ جو جس مرتبہ کا ہی اُسکو اُس مرتبہ سے بٹھائے آواز آئی کہ ہمارے نزدیک گدا و شاہ سب برابر ہین یہان مرتبہ اور غیر مرتبہ کی کوئی ضرورت نہین سب ایک دسترخوان پر کھانا کھائین بس سب ایک مقام پر بیٹھے کہ خود بخود کھانا دسترخوان پر چن دیا گیا کوئی چننے والا نظر نہ آیا ہر قسم کا کھانا تھا کوئی ضرورت بیان کرنے کی نہین ہی آواز آئی کہ ہاتھ دھو بس ہزارون آفتابے اور تسلے خود بخود پیدا ہو گئے سب نے ہاتھ دھوئے کوئی دھلانے والا نظر نہ آیا اب یہان افریق شاہ بھی نہین ہی سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا ہاتھ دھو کر باہر آئے کرسیون پر بیٹھے یہان افریق شاہ تھا ناچ رنگ کی صدا آنے لگی پھر اُسی طور سے عطر و پان کی ہر ایک کو کشتی خود بخود ملی بس افریق شاہ کو حکم ہوا کہ اب اُنسے کہو کہ اپنے لشکر کو جائین اور جو جیتے کہا ہی اُسپر عمل کرین افریق شاہ ارزنگ وغیرہ کو لیکر باہر آیا خانۂ عیش سے سختگان بھی ہمراہ تھا ان سب کو ان کامون کی خبر خود بخود ہو جانے سے حیرت ہوئی ہر ایک حیران ہوا بس جب خانۂ عیش سے باہر آئے ارزنگ افریق شاہ سے رخصت ہو کر بیرون قلعہ آیا شہر کی سیر کرتا ہوا بیرون شہر آیا اور اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر اپنی فرودگاہ پر آیا سختگان سے راہ مین شکایت کی کہ میری وقعت برجبیس نے کچھ نہ کی مجکو مثل سب بادشاہون کے خیال کیا مین تو اپنے غم مین مبتلا تھا آہ سرد بھی بھرنے کو منع کیا سختگان نے کہا کہ تم بڑے نادان ہو ارے خداوند اپنا وقت ٹالنا اور کام نکالنا ہی جو کچھ گذرے اُسکو برداشت کرو کوئی ہرج نہین ہی جب وقت پڑتا ہی تو ادنا کی خوشامد کرتے ہین یہ تو بڑا آدمی ہی وقت پر ایک چمار کی خوشامد کی جاتی ہی یہ تو بہت بڑے مرتبہ کا شخص ہی اور کیا اُسنے تمھاری کم عزتی کی جو اُسکے دربار کا طریقہ ہی وہ اُسنے برتا اس طور سے سختگان نے سمجھا دیا کہ ارزنگ خاموش ہو رہا جب قریب بارگاہ پہونچا حکم دیا کہ پرسون کل لشکر طیار رہے بوقت صبح اور ارمان شیر صولت میر پیش خیمہ لیکر ایک لاکھ بیس ہزار سے ہمراہ ہراول لشکر خداوند برجبیس جائے اور جہان وہ اپنا لشکر فروکش کرے اُسی کے ساتھ یہ بھی مقام معقول دیکھکر میری بارگاہ برپا کیا کرین کیونکہ مین نے حکم بموجب حکم برجبیس و بارہا اُسنے مجھ سے فرمایا ہی یہ حکم دے کر اپنے خیمۂ خاص مین داخل ہوا دربار نہ کیا کیونکہ وقت دربار کا گذر گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ ارزنگ تو یہان یہ حکم دے کر خیمے مین گیا تھا لشکر اُترا وہان شہر آفتاب نما مین افریق شاہ نے طومار شاہ کو ہمراہ لیجا کر بارگاہین و خیمہ وغیرہ نکلوا دیئے اور ایک بارگاہ اور چند خیمے معقول برائے ناموس نکلوائے اور ایک سو ایک محافہ زرنگار و نادرکار نکلوا کر درست کروائے بس سپہ سالار لشکر کو یہ حکم دیا کہ دو لاکھ اسی ہزار کا لشکر کل تیار رہے کہ وہ ہمراہ پیش خیمہ جائیگا خزانہ کھلوا کر کرورون روپیہ ارابون پر بار کرایا اور سپرد طومار شاہ وغیرہ کیا سب خیمے و بارگاہین ارابون پر بار ہوئین برجبیس کے لشکر کے چار سپہ سالار ہین اور دو لشکر ہین ایک خاص اور ایک عام جو لشکر خاص ہی اُسکے چار سپہ سالار ہین اول سپہ سالار مرد شیر افگن اور دوسرا سپہ سالار

مسمار قوی تن تیسرا سپہ سالار قیصار تیغ زن چوتھا سپہ سالار تمشاد گرز باز اُس لشکر مین تیس لاکھ
جوان ہین کہ جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اسکی چھاؤنی زیر قلعہ ہو اور اس لشکر مین پانسو پہلوان ہین
کہ جنکا لقب ستون قدرت ہو ان سب کے افسر و سردار وہ تین بھائی ہین جو کہ بیرون شہر رہتے
ہین صحرا مین اور لشکر کشی کر کے آئے تھے اور ایمان لائے تھے بعد مقابلہ جنکا ذکر جلد دوم مین ہو چکا ہو اور
دوسرا لشکر جو ہو جسکی چھاؤنی اندرون شہر و بیرون شہر ہو اُسکے بھی چار سپہ سالار ہین اُنکے نام بھی یہ ہین کہ
فولاد پنجہ کش حداد خیزہ باز قنطور تبر زن سنتو یہ سنگ پیشانی انمین سب سے اول قنطور ہو اس لشکر
مین اسی لاکھ جوان ہین اور بیس ہزار پہلوان ہین جو کہ مثل نہین رکھتے ہین تو سب لشکر برجلیس کا ایک کرور
دس لاکھ کا ہو اس لشکر کی حد و انتہا کچھ نہین ہو افریق شاہ نے قنطور سے کہا کہ دو لاکھ اسی ہزار جوان
ہمراہ طومار شاہ وغیرہ کے کر دو اور اُنکے افسر اور تین لاکھ سپاہ کو منتخب کر لو کہ وہ شہر مین مع افسرون کے مقیم
رہے اور یہ خیال رہے کہ کوئی افسر زبردست باقی نہ رہے کہ جو ہمراہ نہو یہان کسی زبردست کی ضرورت
نہین ہو مرتاض شاہ بہت مرد عاقل ہو اور جری بھی ہو یہ حکم دے کر افریق شاہ اپنے مکان پر آیا
یہان سب بند و بست ہونے لگا اور افریق شاہ نے اسی دن اُس درجہ کو کھلوا کر وہ تخت اور دوسرے
تخت اور سب تخت نکلوائے جو تخت کہ ہمراہ لشکر رہیگا وہ تو رہنے دیا اور سب جو تخت بارگاہ مین آراستہ
ہوگا اُسکو اور تختون کو طومار شاہ کے سپرد کیا کہ تم اِنکو اپنے ہمراہ لیجاؤ غرض جب یہ سب بند و بست ہو چکا
وہ دن تمام ہوا رات آئی رات بھی بسر ہوئی برجلیس نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے سوا
طومار شاہ وغیرہ سب سامان سفر سے درست ہو کر اپنے مقام سے چلے لشکر تو دو لاکھ اسی ہزار کا تیار
تھا کیونکہ قنطور بند و بست کر چکا تھا اُسکو طومار شاہ نے ہمراہ لیا بارگاہون اور خیمون اور خزانے کے
ارابے بیچ مین لیے اور خود مرکب پر سوار ہوا اور سب بھی پرے جما کر زیر قلعہ آیا اور گنبد آفتاب نما
کو سلام کرنے کے کھڑا ہوا سب حاضرین دربار دیکھ رہے ہین جب یہ صف بستہ کھڑا ہو چکا اپنے طریقہ سے لشکر
کو درست کر کے اجازت کے لیے افریق شاہ کو حکم ہوا کہ طومار شاہ سے کہو کہ پیش خیمہ لیکر جائے
اجازت ہو اور راہ سے ارژنگ کا بھی پیش خیمہ لے لے اُسکا لشکر ہمراہ ہوگا مگر بہت ہوشیاری اور
خبرداری سے یہ جو حکم ہوا افریق شاہ نے تحریر کر کے میز پر رکھا فوراً کاغذ اُڑ کر پاس طومار شاہ کے
آیا اُسمین اجازت تھی لکھی سلام آخری کر کے مرکب کی باگ اُٹھا کر اور پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا بڑے
جاہ و حشم سے چلا اسکا جاہ و حشم تحریر کرنا بیکار ہو طول ہوگا لہذا سب اہل شہر برائے تماشہ کھڑے ہوئے
تھے کہ پیش خیمہ خداوندی کے جانے کی سیر کرین کہ سامنے سے نشان لشکر نمودار ہوئے سب اُسطرف
متوجہ ہوئے حاصل کلام سقے آبپاشی کرتے ہوئے نکل گئے اور جلوس سواری آیا وہ گذر گیا اب آمد
لشکر ہوئی وسط لشکر مین ارابون پہ بارگاہین اور خیمے اور خزانہ تھا اُسکے طومار شاہ و سرشار شاہ
کی مرکب تھے بعد ازان قیصور و حشام و شبرنگ وغیرہ مرکبون پر سوار تھے اِنکے عقب مین لشکر تھا بڑے سامان
سے پیش خیمہ برجلیس نے روانہ کیا تھا طومار شاہ جبتک اندرون شہر رہا تو آہستہ آہستہ لشکر کو چلنے کا
حکم دیا جب بیرون شہر آیا تو باگین اُٹھا دین پانسو ارابون پہ خزانہ تھا اور آٹھ سو ارابون پہ بارگاہین
وغیرہ تھین طومار شاہ شہر سے نکلکر قریب لشکر ارژنگ پہونچا وہان قیام کیا جب رات بسر ہوئی
صبح ہوئی لشکر کو کوچ کا حکم دیا اور ارژنگ سے کہا کہ تم بھی اپنا پیش خیمہ میرے ہمراہ کر دو کیونکہ مجھکو حکم
خداوندی ہو کہ ارژنگ کا بھی پیش خیمہ اپنے ہمراہ لیے جانا یہان ارژنگ و چترنگ تیار رہے

اور کل لشکر اُنکا قریب چالیس لاکھ کے تھا یہان ارمان شیر صولت پیش خیمہ لیے ہوئے کھڑا تھا ایک لاکھ بیس ہزار سے جب یہ پیام آیا تو ارژنگ نے ارمان شیر صولت کو حکم دیا کہ طومار شاہ کے ہمراہ جاؤ بس ارمان شیر صولت اُسیوقت لشکر لیکر روانہ ہوا مع بارگاہ ارژنگی و چتر ژنگی کے طومار شاہ اُسکو ہمراہ لیکر چلا گیا راہ کو صاف کرتا ہوا یہ تو جاتا ہے یہان ارژنگ انتظار مین کھڑا ہے کہ خداوند لشکر لیکر آئین تو مین اُنکے ہمراہ ہون راوی نے اُسدن سے دربار نہین کیا جب سے یہ برجیس کے پاس سے آیا ہے راوی کہتا ہے کہ جب طومار شاہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہوچکا تھا برجیس نے یہ حکم دے کر اُسدن دربار برخاست کیا تھا کہ ہم کوچ کرینگے اور مرتاض شاہ کو اُس درجہ مین طلب کرکے قریب حجاب قدرت یہ سب امر تاوے کیے تھے اور طریقہ خبر کرنے کا جو کہ تحریر ہوچکا ہے اور کہدیا تھا کہ اگر کوئی سرکشی کرے یا سرتابی فوراً مجھکو خبر دینا مین اُسکا بند و بست اُسی مقام سے کر دونگا یہ جو کچھ حکم و احکام برجیس جاری کر رہا ہے سب آفتاب جادو کی تعلیم سے ہے غرضکہ جملہ امور مرتاض شاہ کو تعلیم کرکے دربار برخاست کیا شہر مین خبر پھیل گئی کہ کل خداوند کوچ کرینگے اُسی دن سے اہل شہر انتظام کرنے لگے اِس خیال سے کہ خداوندی سواری کا بھی تماشہ دیکھین یہان قنطور نے آکر تین لاکھ لشکر کو حکم دیا کہ تم یہان رہو برائے حفاظت شہر اور چوہتر لاکھ بیس ہزار کو حکم دیا کہ صبح کو مسلح و مکمل اور سب سامان سفر سے درست ہوکر زیر قلعہ آکر صف آرا ہونا اور اِن تین لاکھ کے افسرون کو حکم دیا کہ تم بہت ہوشیاری اور خبرداری سے کام کرنا یہ حکم دے کر اپنے مکان پر آیا خود بھی سامان سفر کرنے لگا اُدھر مرد شیر افگن نے بیس لاکھ سے اسی ہزار جوان انتخاب کرکے وہ لباس جو کہ زمرد رنگ کے تھے اور وہ اسلحہ جو کہ مرصع تھے اُنکو دیے اور کل لشکر کو حکم دیا کہ کل صبح کو سامان سفر سے آراستہ ہوکر زیر قصر خداوندی صف آرا ہونا اور وہ تخت ایک سو اکیس ہاتھیون پہ افرتق شاہ نے زنجیرہاے طلائی سے کسوا دیا اور حکم دیا کہ زیر قصر کل صبح کو لیکر آنا اور خود بھی جاکر سامان سفر کرنے لگا یہان محل مین آکر برجیس نے اپنی ہمشیر ثریا کو طلب کرکے حکم دیا کہ کل ہم کوچ کرینگے برائے مقابلۂ خدا پرستان اور اُنکو غارت کرینگے کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہے وہ راہ پر نہین آتے ہین لہذا تم بھی سامان سفر کر دو اور اپنی مان ملکہ بدر سیم تن کو بھی یہی حکم دیا ان دونون نے قبول کیا اور اپنے ملازمون کو طلب کرکے برجیس کے روبرو سامان سفر کی تیاری کا حکم دیا راوی کہتا ہے کہ اُسیوقت سے سامان سفر ہونے لگا وہ دن اِسی سامان مین تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی مسافر شب نے اپنا اسباب باندھا اور مع اپنے ہمراہیون کے منزل مغرب مین چلا گیا اور مسافر روز نے اپنا جلوہ دکھاکر مسافت فلکی کو طے کرنے لگا یہان زیر قلعہ دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے ایک طرف لشکر خاص اور ایک طرف لشکر عام اور ہاتھی زیر قصر لگا دیے گئے اور محافہ در قصر ناموس پر اور سب سردار سامان سفر سے درست ہو ہوکر اپنے اپنے مرتبہ سے آکر کھڑے ہوئے کوتوال شہر بھی آیا اور مرتاض شاہ اپنے سردارون کو لے کر مع کوتوال شہر کے ایک طرف اور وزیر روشن دل بھی ایک طرف کھڑا ہوا ہے کیونکہ یہ بھی ہمراہ جائیگا سپہ سالار ہر دو لشکر بندوبست کرتے پھرتے ہین وہان محل مین برجیس بیدار ہوا لباس شاہی سے آراستہ ہوا اِدھر آفتاب جادو نے ایک ہزار ساحر پوشیدہ طور سے مقرر کیے اور کہا کہ جب کوئی یہان آفت آئے ہمکو فوراً خبر کرنا ہم جہان ہون اُنکو اُسی آسمان مین جگہ دی جو کہ محیط قلعہ تھا اور اُنکے افسر کو حکم دیا کہ تم ہر وقت اُس پردے کے اندر رہنا جو کہ مرتاض شاہ کہکر یہان رکھے اُسکو ہمارے پاس کسی ساحر کے ذریعہ سے

پہونچا دینا اور جو ہم حکم دین اُسکو بیان کر دینا اِس طور سے کہ مین فرشتۂ قدرت ہون مجھکو خداوند نے بھیجا ہے
یہ حکم دیا ہے اُسپر عمل کرو آفتاب نے اِن کامون سے برجیس کو آگاہ نکیا تھا صرف یہ کہدیا تھا کہ جو خبر کرنا
ہو وہ مرتاض شاہ لکھکر یہان رکھدے تم تک پہونچ جائیگی یہ سب بند و بست آفتاب نے کیا تھا
یہانتک کہ جب برجیس آراستہ ہو چکا حکم دیا کہ ناموس سوار ہون بس سوار ہونے لگے سب عورات
محل مین گئین مگر اُسپر بھی تین ہزار عورت ہمراہ تھین برجیس کے محافہ الماس نگار مین ثریا سیمتن
سوار ہوئی اور دوسرے محافہ زمرد نگار مین ملکہ بدر سیمتن مان برجیس کی اور محافون مین
وزیرزادیان شاہزادیان سوار ہوئین جب سب ناموس سوار ہو چلے یہانتک کہ صاحبان خدمت بھی رخصت
برجیس بالاے گنبد آیا یہان سب سردار حاضر تھے افریق شاہ وغیرہ نے سلام کیا اِسکا طریقہ یہ ہے
کہ کیونکر معلوم ہو کہ خداوند آگئے جب برجیس ہوتا ہے تو خودبخود ہر در و دیوار سے یا خداوند کی صدا پیدا
ہوتی ہے اور ایک خوشبو ایسی آتی ہے کہ سب کے دماغ معطر ہو جاتے ہین بس جب برجیس آیا اور سب کو
معلوم ہوا سب کھڑے ہو گئے سجدہ کیا سلام و مجرا ہوا برجیس نے کہا کہ سب سامان درست ہے افریق شاہ
نے کہا کہ خداوند سوار ہون سب سامان درست ہے آواز دی کہ سب سردار بیرون گنبد جاکر اپنے اپنے مقام
پہ کھڑے ہون اور فیلبان ہاتھیون کو برابر دریچۂ قدرت کے لگا دین تاکہ ہم سوار ہون بس یہ حکم سنکے سب
حاضرین گنبد باہر گئے اور بیرون قلعہ آکر اپنی اپنی سواری کے پاس کھڑے ہوئے فیلبانون نے ہاتھیون
کو برابر دریچۂ قدرت کے لگا دیا تو وہ دریچہ بلند تھا یا اُسکے برابر آ گیا برجیس نے جو سر نکال کر دیکھا تو
تمام لشکر سے شہر کو مملو پایا اور دہل شہر کو دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہوئے ہین ایک طرف مرتاض شاہ کھڑا ہوا ہے
مع سب سردارون کے جو کہ یہان رہنے والے ہین کوتوال شہر بھی اپنے پیادون کو لیے ہوئے کھڑا ہے
ایک طرف وزیر کی سواری بھی کھڑی ہوئی ہے یہ سب سامان دیکھکر برجیس کا دماغ بالاے آسمان گیا
اور بہت خوش ہوا کہ مجھکو یہ مرتبہ ملا میرے والد بزرگوار خداوند نے یہ مرتبہ عطا کیا ہے کہ جو اِسوقت
کسی کو نہین ملا ہے نہ کوئی میرے برابر ہوگا یہ اپنی کلاہ کو کج کر کے اُس دریچہ سے نکلکر تخت پر آکر بیٹھا کہ
کسی نے اِسکو دیکھا بھی نہین راوی نے تخت کا حال یون بیان کیا ہے کہ تخت کس قسم کا تھا اُسکی صورت
یہ تھی کہ اُس تخت مین سات در رکھے درمیان کا در بہت بڑا تھا اُسپر موتیون کا پردہ پڑا ہوا اور اُس در سے
ایسی شعاعین اور نور پیدا ہوتا تھا کہ نگاہ نہ کام کر سکتی تھی کہ کوئی دیکھ سکے اور یہ سحر تھا آفتاب جادو
کا تاکہ برجیس کسی کو نہ نظر آئے اور اُس در کی پیشانی پہ ایک آفتاب لگا ہوا تھا کہ جس سے نور پیدا
تھا اُسکے سبب سے اور نگاہ نہ کام کرتی تھی اور اُس تخت پہ ایک گنبد بنا ہوا تھا اُسکا کلس طلائی تھا
اُسپر بھی ایک آفتاب تھا کہ اُسکا نور کوسون جاتا تھا اور اُس در پہ ایک تختہ لگا ہوا تھا طلائی اُسپر خط
جلی تحریر تھا کہ این مقام نائب خداوند یعنی برجیس فرزند اور اُسکی پشت پر دروازہ لگا تھا کہ
جسکو کھول کر برجیس دریچۂ قدرت سے اندر گیا جب برجیس تخت پہ آکر بیٹھا وہ دروازہ خودبخود
بند ہو گیا اور غائب ہو گیا اور درمیان کے در کے دہنی طرف لکھا تھا کہ این مقام پیغمبر خداوند ست یعنی
خونخوار شاہ اور بائین طرف لکھا تھا کہ این مقام افریق شاہ اور اُنمین کرسیان آراستہ تھین
رہے چار در اُنمین بھی کرسیان تھین ایک کی پیشانی پہ تحریر تھا کہ این مقام وزیر روشن دل اور ایک
طرف لکھا تھا کہ این مقام سپہ سالار قدرت لشکر خاص قدرت یعنی مرد شیر افگن دہنی طرف کے آخر
در پہ اور بائین طرف کے آخر در پر تحریر تھا کہ این ہر دو مقام عشرت ایک پر لکھا تھا کہ این میخانۂ خداوندی

اور ایک پر لکھا تھا کہ این مقام آبدار خانہ خداوندی اور وہ تخت طلائی تھا بس جب برجلیس تخت پر سوار ہوا ایک صدا پیدا ہوئی کہ یا خداوند آفتاب تابان اور خوشبو آئی کل لشکر نے سجدہ کیا بس برجلیس نے سوار ہوتے ہی آواز دی کہ اے افریق شاہ تم اپنے مقام پر آؤ جہان تمھارا نام لکھا ہو اور خونخوار شاہ سے کہو کہ وہ اپنے نام کو دیکھکر اپنے مقام پر آئے اور وزیر روشن دل اپنے مقام پر اور سپہ سالار قدرت شیر افگن کا جو مقام ہو وہ وہان ٹھہرے اس صدا کا آنا تھا کہ افریق شاہ اس درجہ مین آیا بذریعہ نردبان کے اور خونخوار شاہ بھی اپنے درجہ مین وزیر اپنے درجہ مین اور شیر افگن اپنے درجہ مین جو بیخانہ تھا وہ سامان میکشی سے آراستہ تھا مگر اسمین کوئی نہ تھا اور جو آبدار خانہ تھا وہ بھی اپنے سامان سے درست تھا مگر اسمین بھی کوئی نہ تھا آفتاب نے برجلیس سے کہا تھا کہ تجکو جس چیز کی ضرورت ہو یا جو کوئی تجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو تو یہ کرنا کہ جو آسمان تیرے تخت پر قائم ہوگا اُسکی طرف اشارہ کر کے کہنا کہ یا والد بزرگوار فلان شخص فلان چیز کی خواہش رکھتا ہو تیرے پاس آجائیگی یا جس بارگاہ مین تو بیٹھا ہو اور طلب کرے تو اُسوقت بھی بارگاہ کے سقف کی طرف دیکھکر وہی کلمہ کہنا اور جب تجکو ضرورت ہو اُسوقت یہ کارروائی کرنا مگر آہستہ سے تاکہ کوئی نہ واقف ہو یہ تعلیم کر دیا تھا بس جب خونخوار شاہ وغیرہ بھی سوار ہوچکے اُسوقت برجلیس نے آواز دی کہ اے خونخوار شاہ اب سب کو حکم دو کہ سوار ہون اور مرتاض شاہ سے کہو کہ وہ قلعہ مین جائے اور کوتوال کو حکم دو کہ وہ اپنا کام دیکھے ہم لوگون کے ساتھ بیرون شہر تک جانے کی ان لوگون کی کوئی ضرورت نہین ہو بس ہمکو پہونچا چلے اور سب بادشا ہون کو حکم دو کہ وہ گرد تخت کے ہاتھیون سے اُتر کر مرکبون پر سوار ہو کر چلین اور جو لشکر خاص ہمارا ہو اُسکو حکم دو کہ وہ ہماری سواری کے ہمراہ با شمشیرہائے برہنہ ہون اور صدائے خداوند آفتاب بلند کرین اور وہ جو اسی ہزار سوار ہین جنکو لباس نفیس سرکار دولت سے ملے ہین وہ روبرو تخت کے رہین اور محافہائے ناموس درمیان لشکر مین بڑی نگہبانی کے ساتھ سواران لشکر گرد اُسکے بھی ہون یہ جو کہا خونخوار شاہ اور افریق شاہ نے سپہ سالارون کو طلب کر کے حکم سے آگاہ کیا مرتاض شاہ یہ حکم پاکر قلعہ مین مع سب سردارون کے گیا اور گنبد مین پہونچا ایک درجہ کو کھلا ہوا پایا باقی بیس درجہ بند تھے اسنے دربار اپنا آراستہ کیا برجلیس نے مرتاض شاہ سے کہدیا تھا کہ ایک درجہ تیرے بارگاہ کے لیے کھولا ہوگا باقی سب بند ہونگے ہان جب تجکو کسی امر کے خبر کرنے کی ضرورت ہو تو اُس درجہ سے اُٹھکر ہر درجہ کے دروازے پر جانا اور کہنا کہ مین حجاب قدرت کے قریب جاؤنگا فوراً دروازے کل جایا کرینگے بس جب تو وہان جانا اور جو کچھ خبر کرنا ہو یا عرض اُسکو لکھکر اندر حجاب قدرت کے گذار رہنا تاوقتیکہ جواب نہ آئے وہانسے نہ آنا جب جواب خواہ زبانی خواہ تحریری ملجائے چلا آنا پھر اسی طور سے سب درجے بند ہوجائین گے یہی طریقہ ہمیشہ جاری رکھنا بس مرتاض شاہ نے آکر سب درجون کو بند پایا جو درجہ کھلا تھا اسمین دربار کیا اُدھر کوتوال شہر اپنے پیادون کو اپنے ہمراہ لے جاکر اور سلام کر کے بندوبست کرنے لگا جو لوگ اہل شہر سے سڑک وغیرہ پر تھے اُنکو منع کیا اور کہا کہ سامنے سے ہٹ جاؤ کیونکہ سواری خداوند کی آتی ہو کوئی دب کر پامال نہو جائے اور در دولت سے لیکر تا در شہر پناہ و بیرون شہر جہانتک سڑک بنی تھی اور اہل شہر کا مجمع تھا پہرہ پیادون کا مقرر کیا بس جب یہان برجلیس یہ حکم دے چکا اور اسی طور سے بندوبست ہوگیا تب برجلیس نے حکم دیا کہ جلوس سواری روانہ ہو نقیب صدائے باادب باش دین بس یہ حکم دینا تھا کہ ڈنکا ہوا علم

لشکر کے پھریرے کھل گئے ایک کروڑ چار لاکھ بیس ہزار لشکر کے نشان بلند ہوئے اسی ہزار سوار تلوارین برہنہ کرکے روبروئے تخت برجلیس کے صف بستہ ہوئے اُنیس بیس ہزار گرد تخت باشمشیر برہنہ چلے سب شاہان دیگر اقالیم مرکبون پر سوار ہوکر ہمراہ ہوئے سپہ سالار لشکر اپنے اپنے مرتبون سے چلے محافہاے ناموس کو قلب لشکر مین لیا اِس تزک و حشم سے سواری برجلیس کی شہر سے روانہ ہوئی عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار باجے بجتے ہوئے نقیب صدا دیتے ہوئے ڈنکے پر چوب پڑتی ہوئی خداوند آفتاب کے جے کی صدا بلند تھی راوی بیان کرتا ہو کہ ایک آسمان نیلگون بالاے لشکر محیط تھا اور سر پر برجلیس کے اُس آسمان مین ایک آفتاب پیدا تھا کہ اُسکی روشنی سب لشکر پر پڑ رہی تھی تمام لشکر کے علم طلائی تھے اور لشکر خاص کے علم بھی طلائی تھے مگر مرصع کار اور خود و زرہ لشکر خاص کے طلائی تھے اور دیگر لشکر کے خود فولادی مگر ایسی صیقل کی ہوئی تھی کہ مثل آئینہ کے ضو دیتی تھی نیزے بلند تھے تلوارین علم تھین ڈھالون کی گھٹا اُٹھی ہوئی تھی گرز دوش پر تھے پہلوانون کے نیس مرکبون کی باگین اُٹھائے ہوئے ہمراہ تھے وردیان زرق برق تھین نشانون کے پھریرے کارچوبی تھے اُس آسمان سے صداے راگ و رنگ و یا خداوند کی آرہی تھی پھول برس رہے تھے خوشبو سے دماغ معطر ہوئے جاتے تھے ہواے سرد کے جھونکے آرہے تھے دلون کو بشاش کر رہے تھے اور دوسری صفت یہ تھی کہ آگے آگے لشکر کے سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے یہ طریقہ تھا کہ خود بخود سڑک بنتی جاتی تھی اور اِدھر اُدھر سڑک کے نہر آب خوشگوار روان ہوتی جاتی تھی اور گرد نہر کے چمن بندی ہوتی جاتی تھی یہ نیا طریقہ تھا کوس بیہ بھرتا جاتا تھا سڑک سرخی کی تیار ہوتی جاتی تھی اُسپر سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے نوبت بانجار سید کہ سواری مثل باد بہاری کے شہر سے باہر آئی اور طرف صحرا کے روانہ ہوئی یہ تو اُدھر سے بصد جاہ و حشم و شان و شوکت چلے آتے ہین یہ علم ہو کہ جب لشکر ارزنگ آجائے تو ٹھہر جانا کیونکہ اُسکو بھی ہمراہ لیچلنا ہو بس یہ تو جاتے ہین اُدھر ارزنگ کل لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے مع چترنگ اپنے بھائی کے اِنس انتظار مین لشکر کی صفین آراستہ کیے ہوئے کھڑا ہو کہ لشکر برجلیس و سواری برجلیس آجائے تو اُسکے ہمراہ چلون کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے ایک نور پیدا ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ ہزارون برقین چمک رہی ہین اور یہ معلوم ہوتا ہو کہ ہزارون شرارے ہوا پر اُڑ رہے ہین ڈنکے کی صدا آرہی ہو سختگان نے کہا کہ خبردار ہو جائیے برجلیس کی سواری آتی ہو اور نقیبون کو حکم فرمائیے کہ وہ لشکر مین پکار دین کہ سب آمادہ کوچ ہو جائین تاکہ عرصہ نہو ارزنگ نے جب کہنے سختگان کے نقیبون کو حکم دیا بس نقیبون نے پکار دیا کہ سب خبردار ہو جائین اور آمادہ سفر ہون برجلیس مع لشکر کے آتا ہو اب عرصہ نہین ہو یہ جو لشکر مین خبر ہوئی بس سب اہل لشکر اُسی طرف متوجہ ہوئے ارزنگ و چترنگ و سختگان مع سردارون کے متوجہ ہوا اب سب نے دیکھا کہ سامنے سے نشانہاے طلائی نمایان ہوئے جب قریب پہونچے تو یہ نظر آیا کہ کوس بیہ آگے آگے بجتا ہوا سڑک بنتی ہوئی دونون طرف سڑک کے نہر روان آب شفاف کی نہر کے برابر چمن گلہاے خوشبو کے کھلے ہوئے خود بخود اُنپر طائران خوش الحان بیٹھے ہوئے چہچہے زنی کرتے ہوئے گذرے یہ سامان دیکھکر ارزنگ و چترنگ و سختگان و کل سرداران و افسران سپاہ و کل اہل لشکر کے ہوش جاتے رہے اور حیرت ہوئی سب چشم براہ ہوگئے نیا تماشہ نظر آیا کہ جو کبھی نہ دیکھا تھا کہ چمن خود بخود تیار ہوتے جاتے ہین روبرو سے گذر گئے اب دیکھا کہ سقے ہزارون گلبدن کے پائجامے پہنے ہوئے سرخ بانات کے

اُسپر کارچوبی کام بنا ہوا پائجامہ گھٹنون تک پیٹے ہوئے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے مشکین دوش پر اُنکے دہانون پر فوارے چڑھے ہوئے مشکون مین بجائے پانی کے گلاب کیوڑہ بھرا ہوا کئی ہزار سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے آتے ہین گرد و غبار کو بٹھاتے جاتے ہین جب زمین پر گلاب کیوڑہ گرتا ہو اُسکے سبب سے خاک بیٹھتی ہی اور کچھ غبار بلند ہوتا ہو اُس سے ایسی خوشبو پیدا ہوتی ہو کہ تمام راہ مہک جاتی بس چھڑکاؤ کرتے ہوئے گذر گئے اُنکے عقب مین دس ہزار کئی سو ہاتھی قطار در قطار خرطوم مین زنجیرہائے طلائی لپٹی ہوئین مستکون پر آئینے طلائی چوکھٹون کے لگے ہوئے پیشانی رنگی ہوئی اُنپر لکھا ہوا کہ این نشان لشکر خداوند آفتاب جھولین کارچوبی مخمل سرخ کی پڑی ہوئین فیلبان وردیان نئی نئی پہنے ہوئے وہ بھی سب کارچوبی سینون پر تصویر آفتاب و برجلیس بنی ہوئی پگڑیان سرون پر کلگ طلائی ہاتھون مین لیے ہوئے بیٹھے ہین اُنکے عقب مین علمدار اُسی طور کی وردیان پہنے ہوئے چھڑ بغل مین دبائے ہوئے پھریرے کھولے ہوئے ہین پھریرے سب سرخ ہین اُنپر زردوزی بنی ہوئی ہو تصویر آفتاب و برجلیس بنی ہوئی تعریف ان دونون کی تحریر ہو نشان طلائی ہین اور کچھ نشان اُنکے عقب مین مرصع ہین اُسپر یہ تحریر ہو کہ این نشان لشکر خاص خداوند برابر چلے جاتے ہین اُنکے بعد ماہی مراتب کے ہاتھی اُسی طور سے آراستہ تھے اور یہ بھی قریب چار پانچ ہزار کے تھے اُنکے بعد سانڈنیان باسامان مرصع و سانڈنی سوار نادر کار وردیان زیب تن کیے ہوئے اُسپر بیٹھے تھے اب بعد اسکے ہاتھیون پر اور اشترون پر ڈنکے رکھے ہوئے اُنپر چوب پڑتی ہوئی کہ اُنکی صدا سے صحرا گونجا جاتا تھا یہ بھی گذر گئے پھر اُنکے بعد کئی لاکھ مرکبان ترکی و عراقی و عجمی باساز و یراق مرصع سائیس چوریان طلائی ہاتھون مین لیے ہوئے مگس رانی کرتے ہوئے صف بصف چلے آتے ہین جب وہ بھی گذر گئے اُنکے عقب مین غول کے غول غٹ کے غٹ خاص بردارون کے خاصگیان دوش پر رکھے غلاف زردوزی اُنپر چڑھے ہوئے اور وردیان کارچوبی پہنے ہوئے اُنکے بعد چوبدار عصاہائے طلائی لیے ہوئے وردیان پہنے ہوئے غٹ کے غٹ گذر گئے اُنکے بعد یساول اُنکے ہاتھون مین عصاہائے مرصع کاردہ بھی کئی ہزار تھے سامنے سے گذرے اب جو نظر کی تو دیکھا کہ نقری دگڑدی و کاوُدمی و شتری دماموں کی صدا بلند تھی کہ جسکے سبب سے گوش گردون کر ہوئے جاتے تھے صحرا گونج رہا تھا زمین ہل رہی تھی طائران صحرا صدائے نقارے سے پریشان ہو ہو کر آشیانون کی طرف جاتے تھے چرندے جھاڑیون اور جھنڈیون مین پوشیدہ ہو گئے تھے درندے بھاگے جاتے تھے کھائیون مین پہاڑون پناہ گزین ہو گئے تھے جب یہ سب گذر چکے سامنے سے پلٹنین و رسالہ نمودار ہوئے تلوارین حمایل نیزے بلند سپرین و تلوارین دوش پر گروہ گروہ فوج کے غٹ مرکبون کے سم سے کنوتی ملی ہوئی دوش بدوش چار آئینہ چلتے بدن پوش مرکبون کی ٹاپون سے زمین ہل رہی تھی غبار بلند تھا جھنکار سے تلوارون کی کان پڑی صدا نہین سنائی دیتی تھی سب کے سرون پر خود فولادی تھے غبار جو بلند ہوتا تھا اُسمین جو سنانین بلند تھین اور چمکتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ برج خاکی کے اندر ستارے چمک رہے ہین دھوپ کی شعاع سے نشان اور خود ایسے چمکتے تھے کہ جیسے آئینے نشانون کا یہ حال ہو کہ طلائی جو ہین اور عکس آفتاب جو پڑتا ہو تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ بالائے ہوا آگ لگی ہو اُسکے شعلے بلند ہین بس لاکھون سوار و پیدل رسالہ کے رسالہ سامنے سے گذر گئے اُنمین باجے جنگی بجتے ہوئے ارژنگ وغیرہ نے دیکھا تھا کہ جب سے آمد لشکر کی شروع ہوئی ہو اُس لشکر پر ایک نیلگون آسمان سا محیط ہو اُس سے برابر بارش گل ہوتی جاتی ہو یہ لوگ جو جو یہ

یہ سامان دیکھتے تھے حیرت بالائے حیرت ہوتی تھی جب قریب بیس یا بائیس لاکھ کے لشکر گذر گیا سب نے دیکھا کہ تمام صحرا زمردی ہوگیا اور طلائی اب جو غور کرکے دیکھا تو آگے آگے اسی ہزار سوار دوش بدوش چار آئینہ بند جلتہ پوش رکاب بر کاب سم سے سم مرکب کا ملا ہوا دم سے دم چلے آتے ہین اُنکے لباس زمردی تھے خود طلائی ہین اسلحہ مرصع ہین ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ کل لشکر کے سینون پر تصویر آفتاب و برجلیس بنی ہوئی ہو اور گرد اسکے تعریف اُسکی تحریر ہو اور نشان بھی آفتابی ہین لشکر کے بس اُنکے بعد دیکھا کہ قریب تیس لاکھ کے لشکر خود اُنکے طلائی تلوارین علم کیے ہوئے برہنہ اور ہزارون بادشاہ اور سرداران سپاہ اور سرداران بادشاہ و پہلوانان لشکر و سپہ سالار و کل افسران فوج موج بموج نقیبان خوش گلو صدائے ادب باش لگاتے ہوئے اور بہت سے ہاتھی اُس تخت کے روبرو زنجیر ہائے طلائی سے کسے ہوئے فیلبان دردیان پہنے ہوئے اور اُس تخت پر ایک گنبد ایسا ضودار بنا ہو کہ وسط کے درجہ پر نگاہ نہین کام کرتی ہو اُسپر موتیون کی جلمین پڑی ہو اُس سے نور ساطع ولامع ہو چتر اُس گنبد پر لگا ہوا ہو آفتاب کلس پر بنا ہوا ہو کہ اُس سے نور پیدا ہو صرف اسقدر محسوس ہوتا ہو کہ پیشانی پر اُس در کی تحریر ہو کہ این مقام خداوند برجلیس ایک پہلو کے درمین افریق شاہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہو طرۂ پیغمبری کلاہ مین لگا ہوا ہے اور ایک طرف خونخوار شاہ ہو جس طرف افریق شاہ ہو اُسکے برابر کے درجہ مین مرد شیر افگن سپہ سالار لشکر خاص کرسی پر بیٹھا ہو طرۂ سپہ سالاری خود پر لگا ہو اور اُسکے برابر کے درجہ مین میخانہ ہو اُسکی پیشانی پر تحریر ہو این میخانہ خاص اور جدھر خونخوار شاہ ہو اُسکے برابر کے درمین وزیر اعظم روشن دل سندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے ہو اور برابر اُسکے جو در ہو اُسمین آبدار خانہ ہو یہ کلمہ تحریر ہو کہ این آبدار خانہ خداوند انھین ہاتھیون کے گرد سب سوار ہین اور افسران سپاہ و پہلوانان لشکر و سپہ سالار فوج و شاہان ذیجاہ ہین اُنکے بعد تیس لاکھ سپاہ شمشیر برہنہ لیے کہ جنکے خود طلائی ہین اوپر ذکر ہوچکا ہو اور سر پر برجلیس کے یعنے کلس گنبد پر اُس آسمان نیلگون سے ایک آفتاب ظاہر ہو کہ اُسکا عکس جو گنبد پر پڑتا ہو وہ گنبد چمکتا ہو اور وہ گنبد ایک ڈال الماسی ہو اور ستون اُسکے زمردی ہین وہ جو آفتاب آسمان سے ظاہر ہو اُس سے اسقدر نور پیدا ہو کہ تمام لشکر پر اُسکا عکس پڑتا ہو اور سب مقام پر روشنی ہو یہ جو سامان دیکھا ارژنگ وغیرہ کو اسقدر حیرت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران ہو کر رہگئے کل لشکر ارژنگ کو یہ بھی حیرت ہوئی اور خیال گیا کہ بڑا سامان ہو یہ جو کچھ دعوے کرے سب بجا ہو ہمنے ایسا سامان کسی کے ہمراہ نہین دیکھا جو کہ برجلیس کے ہمراہ ہو بس جب سواری برجلیس کی سامنے سے گذری ارژنگ وغیرہ نے دیکھا کہ ہزارون تلوارین برہنہ علم ہین اب جو دیکھا تو بہت سے محافہ طلائی ہین اور دو محافہ الماس نگار ہین اُن سب محافون کے گرد لشکر تلوارین برہنہ لیے ہوئے ہمراہ ہو کارچوبی پردے پڑے ہوئے ہین الماسی محافون پر موتیون کی جھالر لگی ہوئی منقش ڈوریان ہین کہار وردیان پہنے ہوئے ہین محافون کو دوش پر اُٹھائے ہوئے بڑے ساز و سامان سے اُن دونون محافون کے عقب مین ہزارون محافہ ہین ارژنگ نے پلٹ کر سختگان سے کہا کہ ناموس بھی ہمراہ ہو ملکہ بھی ضرور ہوگی یقین ہو کہین نہ کہین سامنا ہو جائے مین اُسپر عاشق ہون وہ بھی مجکو دیکھکر ضرور فریفتہ ہوگی سختگان نے جواب دیا کہ جی ہان آپ ایسے ہی تو خوبصورت ہین وہ چوکی پر لوٹا بھی نہ رکھائیگی عاشق ہونا کیسا اُسکی لونڈی بھی تو ادھر نہ رخ کریگی اُسکی خواصین کنیزین شاہزادیون پر فوق لیجاتی ہونگی اُنکے نزدیک کسی شاہزادے

کی اصل نہو گی راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ ایسی حسین تھی اور وہ نور حق تعالی نے ملکہ ثریاے سیتن کو
عطا فرمایا تھا کہ محافہ کے اندر سے منور ہو رہا تھا اور گرد محافہ کے ہالہ بندھا ہوا تھا جیسے ماہ کے گرد
ہالہ ہوتا ہی بلکہ تمام شہر آفتاب نما مین ماہ آفتاب نما مشہور تھی اپنے زمانے کی زلیخا تھی سختگان نے
کہا کہ اے ارژنگ دیکھ کر اس محافہ مین ملکہ ہی اور دوسرے محافہ مین جو کہ اسکے برابر ہی ملکہ کی مان
ہی یہ کہکر سختگان نے اشارہ کیا ارژنگ نے کہا کس محافہ مین سختگان نے جواب دیا کہ جسکے گرد نور
کا ہالہ ہی بس یہ سننا تھا کہ ارژنگ نے دیکھا ادھر کو اور ہاے کر کے کلیجہ پکڑ لیا اور کہا کہ تو نے مار
ڈالا سختگان نے جواب دیا کہ اے ارژنگ بس ان باتون سے درگذرو ورنہ خراب ہو گے جو ایسی باتین
کروگے دل پر سل صبر کی رکھو اور جبر کرو ورنہ ذلت کا سامنا ہو گا اور پھر کچھ بنانے سے تدبیر نہ بن پڑیگی
مین نے سمجھا دیا وہ محافہ بھی گذر گئے اب دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہی یہ تو کھڑے ہوئے تھے کہ ادھر برجیس نے
جو تخت پر سے دیکھا کہ ارژنگ مع کل لشکر کے میرے انتظار مین کھڑا ہی خونخوار شاہ سے کہا کہ ایک
چوبدار کے ذریعہ سے ارژنگ کے پاس پیام روانہ کرو کہ تخت پر سے اترکر اور مرکب پر سوار ہو کر
مع اپنے سردارون کے میرے لشکر مین آؤ اور جہان اور بادشاہ ہین انھین شامل ہوا اپنے سردارون
کو میرے سردارون مین اور اپنے پہلوانون کو میرے پہلوانون مین اپنے سپہ سالار کو میرے سپہ سالارون
مین اور اپنے وزیر سختگان کو اپنے ہمراہ رکھو اور لشکر میرے لشکر مین شامل کرو بس خونخوار شاہ نے
ایک چوبدار کو یہ حکم دے کر بموجب حکم برجیس روانہ کیا یہان ارژنگ کھڑا ہوا تماشہ سواری کا
دیکھ رہا تھا کہ چوبدار خاص برجیس پہونچا اسکے سر پر آفتاب بنا ہوا تھا تحریر تھا کہ این چوبدار خاص سنے
ارژنگ کو پیام خداوند کا دیا اور کہا خداوند نے یہ حکم فرمایا ہی بس ارژنگ و چترنگ نے تخت کو
ترک کیا مرکبون پر سوار ہوے سختگان و دیلم و اسلم و قرماسپ کو ہمراہ لیکر اور سب اپنے لشکر
کے سردارون و افسرون و پہلوانون کو اور لشکر کو یہ حکم دے کر کہ جو لشکر عقب مین چلا آتا ہی اسی مین
تم بھی شامل ہو جاؤ بس کل لشکر جو کہ قریب چالیس لاکھ کے تھا ایک مرتبہ باگین اٹھا کر مرکب
دوڑا کر شامل لشکر برجیس ہو گیا نشان لشکر جنکے پھریرے سیاہ تھے اور خوک پیکر و سگ پیکر تھے
وہ ایک طرف نشانون مین مل گئے اور جلوس سواری جلوس سواری مین سردار و افسر سپاہ
سردار و افسران سپاہ مین ارژنگ و چترنگ مع سختگان و دیلم و اسلم و قرماسپ بادشاہون مین شامل
ہوئے مگر لشکر کے علمون اور پھریرون اور وردیون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ لشکر اور ہی اور یہ اور ہی
برجیس کے لشکر کے نشان آفتاب نما تھے اور سرخ پھریرے تھے اور وردیان بھی اور اس لشکر
کے علم خوک پیکر و سگ پیکر اور پھریرے سیاہ وردیان بھی سیاہ تھین کیونکر نہ ثابت ہوتا بس جب
لشکر ارژنگ و چترنگ شامل لشکر ہو چکا اب اس لشکر کی حد و انتہا نہ رہی اور شمار کرنے سے
معلوم ہوا کہ یہ لشکر ایک کرور چالیس لاکھ کا ہی بس اب برجیس ارژنگ وغیرہ کو ہمراہ لے کر
چلا طریقہ یہ ہوا کہ دہنی طرف برجیس کے جو بادشاہ تھے انکے ہمراہ ارژنگ تھا مع سختگان و دیلم
کے اور بائین طرف کے بادشاہون مین چترنگ تھا مع اسلم و قرماسپ کے اور جو بادشاہ مطیع
تھے ارژنگ کے اور جو چترنگ کے مطیع تھے وہ چترنگ کے ہمراہ تھے بس برجیس اب
یہان سے طرف فرنگوشیہ کے مع کل لشکر کے روانہ ہوا مقام قیام پہ آب رکنیاہ دیکھکر قیام کرتا ہی اور
یہان شہر مین مرتاض شاہ حکومت کرتا ہی جب بوقت سحر دربار مین جاتا ہی پہلے تصویر آفتاب کو

سجدہ کرتا ہے پھر تخت پر قدم رکھتا ہے اسی طور سے جو آتا ہے وہ سجدہ کرتا ہے یہ تو یہان حکومت کر رہا ہے سب
اسلئے بموجب حکم برجلیس مطیع و فرمانبردار ہین اُدھر برجلیس لشکرکشی کیے ہوئے اس شان و شوکت
سے بر سر اہل اسلام چلا جاتا ہے یہ راہ مین ہے اور طریقہ یہ ہے کہ جہان قیام کرتا ہے وہ تخت ہاتھیون پر سے
کھول لیا جاتا ہے جو بارگاہ وغیرہ ہمراہ ہین وہ برپا ہوتی ہین اُنھین رکھدیا جاتا ہے پھر جب کوچ ہوتا ہے
کسدیا جاتا ہے مگر برجلیس اسکے اندر سے باہر نہین آتا ہے جس بارگاہ مین تخت رکھا جاتا ہے اسکی پشت پر
ایک خیمہ برپا ہوتا ہے اسکے اندر کسی کے جانے کا حکم نہین ہوتا ہے وہ خالی رہتا ہے اسپر پہرہ مقرر رہتا
ہے بس شب کو برجلیس اس خیمے مین جاتا ہے اور حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرتا ہے پشت گنبد
سے جب یہ گنبد مین آجاتا ہے پھر وہ دروازہ غائب ہو جاتا ہے اسی طور سے کوچ و مقام کرتا ہوا چلا جاتا
ہے یہ تو راہ مین ہے اسکا حال پھر تحریر ہوگا لیکن اب طومار شاہ کا حال سماعت فرمایئے کہ یہ جو پیش خیمہ
لیکر روانہ ہوا تھا اور اسکے ہمراہ ارمان بھی تھا اور اُسکے ہمراہ پیش خیمہ ارژنگ و چترنگ کا تھا
یہ سب کے سب برابر دو منزلہ کا ایک منزل کرتے ہوئے راہ کو بالکل صاف و شفاف کرتے ہوئے
جابجا سے رسد جمع کرتے ہوئے چلے جاتے ہین خلاصہ یہ کہ بعد ایک ماہ اور پندرہ یوم کے بعد قطع منازل
وطے مراحل سرحد فرنگوشیہ مین پہونچے گو کہ فرنگوشیہ وہانسے یعنے شہر آفتاب نما و اقلیم خورشیدیہ
سے پانچ ماہ کا راستہ رکھتا تھا مگر یہ ایسے جلد آئے کہ ڈیڑھ ماہ مین پہونچے جب سرحد فرنگوشیہ مین پہونچے
دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہان سے دس کوس پر شہر فرنگوشیہ ہے اب جو کوچ کیا جائیگا تو اندرون
شہر منزل ہوگی بس طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ منزل مقصود پر آگئے اب ایسا مقام مناسب
دیکھکر قیام کیا جائے کہ لشکر خداوندی ایک کرور سے زیادہ ہے پھر اُنکے ہمراہ ارژنگ بھی ہے اور
چترنگ بھی اُنکا بھی لشکر تیس چالیس لاکھ کا ہے بس قریب ڈیڑھ کرور کے لشکر ہو گیا بس ایسا مقام ہو
کہ یہ سب لشکر فروکش ہون اور خیمے و بارگاہین وغیرہ برپا ہون ایک میدان دس بارہ کوس کا
خیمون سے مملو ہو جائیگا اور مقام پر از آب و گیاہ ہو اور یہ بھی ہو کہ اگر مقابلے کی ٹھہرے اور لشکر حریف بھی کر
مقابلے مین فروکش ہو تو میدان سے برائے مقابلہ رہے سرشار شاہ نے کہا کہ بس یہی مقام مناسب
ہے جیسا کہ تم چاہتے ہو اس سے بہتر کوئی مقام نہو گا شہر سے دس کوس کا فاصلہ ہے اور لشکر حریف اُسطرف
اگر فروکش ہوگا یہی مقام برائے مقابلہ قرار پائیگا اول تو مقابلہ کی نوبت نہ آئیگی جب وہ اسقدر لشکر دیکھینگے
تو اطاعت کر لینگے طومار شاہ نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہے سُنا گیا ہے کہ وہ لوگ بہت خودسر ہین بس
اطاعت کرنا امر دشوار ہے ضرور مقابلہ ہوگا سرشار شاہ نے کہا کہ پھر اسی مقام پر قیام کرو ارمان
کھڑا ہوا تھا برابر طومار شاہ کے کہنے لگا کہ میری تو یہ رائے ہے کہ اسی طور سے یلغز کیے ہوئے شہر مین چلو
وہ لوگ غافل ہونگے اُنکو قتل کرکے شہر پر قبضہ کر لو جب خداوند تشریف لائین تو شہر کو مسخر پائین اور حضرت
کو کوچ فرمائین طومار شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر بالکل نامردی پر محمول ہے دوسرے یہ حکم ہمکو خداوند
کا بھی نہین ہے اگر ہم خلاف حکم کرینگے تو عذاب مین مبتلا ہونگے بس خلاف نہین کر سکتے ہین یہ کہکر کہا
کہ تم بھی اپنے خیمے وغیرہ برپا کرو اور اپنے لشکر کو اُتارو اس سے بہتر کوئی دوسرا مقام نہ ممکن ہوگا
ارمان شیر صولت نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر اُسنے مقام مناسب دیکھکر خیمہ وغیرہ برپا کرنے کا حکم
دیا بارگاہین برپا ہونے لگین ایک طرف برجلیس کی بارگاہین برپا ہوئین ایک جانب ارژنگ
کی بازارین آراستہ کی گئین کوسون تک خیمے و بارگاہین برپا ہوئین جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سوائے

خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہ آتا تھا وسط مین بارگاہ برجیسی برپا ہوئی تھی کہ جسکے اندر ایک لاکھ کرسی و دنگل تھے مرصع کار و ستون سب الماس نگار تھے بارگاہ مخمل سبز کی تھی زردوزی بنی ہوئی تھی کلس طلائی تھا ہر دروازے اور ہر ستون پر آفتاب بنا ہوا تھا کلس جو تھا وہ طلائی بھی تھا گو سب بارگاہون اور خیمون کا یہی حال تھا سب کے کلس طلائی تھے مگر اس بارگاہ کا بھی کلس طلائی تھا اُسپر آفتاب بنا تھا اور اُس سے ضو پیدا تھی کہ اُسکی روشنی دور تک جاتی تھی بس جب بارگاہین برپا ہو چکین اور خیمے و علم برپا ہوئے نشان کھولے گئے ایک طرف ارزنگ کے لشکر کے نشان برپا تھے اور ایک جانب لشکر برجیس کے بس یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ لشکر آفتاب پرستان ہی اور یہ لشکر لقا پرستان ہی مگر طریقہ یہ تھا کہ ایک لشکر سے دوسرے لشکر تک بازارین تھین دونون لشکر جدا نہ تھے ایک مقام پر خزانے کا خیمہ تھا اُس مقام پر پہرہ چوکی بہت مقرر کیا لشکر اُترا چھاونی لشکر کی ہوئی اُدھر لشکر ارزنگ نے بھی چھاونی کی بس لشکر جب اُتر چکا طومار شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے ارمان اپنی بارگاہ مین یہ تو یہان خیمے وغیرہ برپا کر کے فروکش ہوئے ہین برجیس چلا آتا ہی یہ انتظار ہی کہ خداوند آلین تو کچھ سامان مقابلہ وغیرہ ہو یا پیام صلح یہ تو اس انتظار مین ہین کہ خداوند آلین تو کچھ سامان مقابلہ وغیرہ ہو یا پیام صلح یہ تو اِس انتظار مین ہین بس اِنکو تو اسی انتظار مین یہان مقیم رکھا جاتا ہی اور برجیس کو راہ روی مین اور اب کچھ حال شہر فرنگوشیہ کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال شہر فرنگوشیہ کا سماعت فرمایئے

راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان محکوم شاہ طرف سے ایرج نوجوان کے حاکم ہی خاندان سے مالک بن ملکوت شاہ کے ہی بہت مرد جری اور بہادر ہی اور بڑا دیندار ہی یہان اُسکے پاس چار لاکھ کا لشکر ہی اُسکے افسر و سردار اور پہلوان دربار مین بیٹھے ہین جو کچھ اس ملک سے اور دیگر ملک سے حاصل ہوتا ہی جو کہ اِسکے متعلق ہین وہ سب آمدنی جمع کر کے پاس ایرج نوجوان کے روانہ کرتا ہی جب سے ایرج نوجوان ہمراہ صاحبقران تشریف لیگئے ہین اور اِسکو معلوم ہوا کہ یہ رستم ثانی ہین یہ شہریار عالیوقار ہین تو یہ خزانہ مین جمع کرنے لگا اِس خیال سے کہ یہ جب میرے آقا و مالک تشریف لائینگے اُسوقت پیش کرونگا بڑے عدل و انصاف سے حکمرانی کرتا ہی کوئی ناخوش نہین ہی سب اہل شہر و اہل لشکر دلشاد ہین محکوم شاہ کی سلامتی کی دعا درگاہ خدا سے ہمیشہ نماز پنجگانہ مین کرتے ہین محکوم شاہ بھی بہت خوش اعتقادی کے ساتھ بسر کرتا ہی دونون وقت دربار کرتا ہی افسران سپاہ و سردار دونون وقت حاضر دربار رہوتے ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ پرچۂ اخبار دیکھ رہا تھا پرچہ نویس نے لکھا تھا کہ ایک لشکر کثیر آفتاب پرستون کا اِس طرف آتا ہی اور طومار شاہ پیش خیمہ لیکر قریب شہر پہونچ چکا ہی اُنکے ہمراہ ارزنگ پرست بھی ہین طریقہ سے ثابت ہوتا ہی کہ برائے مقابلہ آئے ہین یہ جو پرچہ اخبار مین محکوم شاہ نے دیکھا اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگون نے اور کچھ سُنا کہ کیا واقعہ آجکل عالم مین گذرا ہی ابھی پرچہ نویس نے لکھا ہی کہ سمت مشرق کے ایک اقلیم ہی کہ نام اُسکا خورشیدیہ ہی وہان بہت سے ملک تھے اور اُن ملکون مین قبل اِسکے مختلف مذہبون کے آدمی مقیم تھے سوائے مذہب اسلام کے منجملہ اُن ملکون کے ایک

ہو کہ اُسکا نام شہر آفتاب نما ہو وہان کا بادشاہ خورشید شاہ تھا وہ لکھتا ہو کہ اُسکی ایک دختر تھی اور خورشید شاہ کا مذہب آفتاب پرستی تھا وہ جو اُسکی دختر تھی اور اب بھی ہو بہت حسین اور خوبصورت تھی اُسکو شادی سے ہمیشہ انکار تھا اور اصل امر یہ تھا کہ اُسکو اپنے حسن و جمال پر غرور تھا کہ مین بہت خوبصورت ہون یہ بھی تحریر کرتا ہو جب اُس سے کوئی سوال کرتا تھا کہ تم شادی کیون نہین کرتی ہو تو کہتی تھی کہ مین خداوند آفتاب پر عاشق ہون خداوند میرے اوپر فریفتہ ہین مین زوجۂ خداوند ہوکر بندون کے ساتھ شادی کرون حسن اتفاق سے وہ حاملہ ہوئی اُسپر تہمت زنا کی لگائی گئی اُسنے انکار کیا اور کہا کہ مین خداوند سے حاملہ ہون سب نے کہا کہ جھوٹ بولتی ہو پس اُسنے ثابت کر دیا اُسدن سے اُسکا بڑا اعزاز کیا گیا نوبت باینجا رسید کہ لڑکا پیدا ہوا بڑا قصہ ہو وہ جوان ہوا اُسدن سے وہان دین آفتاب پرستی کو زیادہ ترقی ہوئی قلعہ بنایا گیا تمام اقلیم کے لوگ سب آفتاب پرست ہوئے محکوم شاہ نے سب واقعہ ابتدا سے جو کہ جلد دوم و اول مین اور اس جلد مین تحریر ہوا ہو بیان کیا کہ پرچہ نویس تحریر کرتا ہو کہ ارزنگ لشکر کشی کر کے اُسکی بیٹی پر عاشق ہو کر گیا تھا بڑے بڑے مقابلے ہوئے آخر کو ارزنگ نے شکست کھائی سبب یہ ہو کہ آفتاب جلا دیتا ہو آخر کو عاجز ہو کر اطاعت کی اس شرط پر کہ تم خدا پرستون سے مقابلہ کرو اُنکو غارت کرو تو مین تمھارا دین قبول کرون اُسنے قبول کیا چنانچہ وہ ارزنگ کو اپنے ہمراہ لیکر برائے غارتگری اہل اسلام اپنے ملک سے لشکر کثیر لیکر روانہ ہوا اُسکا ہراول پیش خیمہ لیکر آتا ہو ادھر کے ہراول لشکر کا نام طومار شاہ و مہر شمار شاہ ہو اُسکے ہمراہ دو لاکھ اسی ہزار سپاہ ہو اور اسی لشکر کے ہمراہ ارزنگ کا بھی پیش خیمہ ہو اُسکا ہراول ارمان شیر صولت ہو ارزنگ کو لکھتا ہو کہ یہ لڑکا ہو زمرد شاہ کا جو کہ صاحبقران ثانی کے ہاتھ سے مارا گیا اسنے خورشید نگار سے خروج کیا تھا بلکہ خاور پر قبضہ بھی کر لیا تھا بہرام شاہ خاوری شکست کھا کر فرار کر گیا جب یہ شہر آفتاب نما کو گیا تو رستم خان بن گنجاب نے پھر جا کر خاور پر قبضہ کیا اور وہان کسی کو بادشاہ کیا پس اُسنے لکھا ہو کہ اپنا بند و بست فرمایئے آفتاب پرست اس سے مقابلہ کرنے آئے ہین اس خیال سے کہ قبل مین یہان کے لوگ آفتاب پرست تھے پہلے اسی ملک پر قبضہ کرو افسران سپاہ نے سنکے جواب دیا کہ اگر آتا ہو تو آنے دیجیے کیا کر لیگا ہم نہ اطاعت کرینگے اور نہ اُسکا دین قبول کرینگے بلکہ مقابلہ کر لین گے اگر مارے گئے تو مرتبۂ شہادت پایا اور جو غالب آئے تو بھی اپنے آقاؤن اور مالکون کے روبرو اور اہل خلق کے نزدیک سرخرو ہوئے ہم یون تو دبنے والے نہین ہین محکوم شاہ نے کہا کہ خیال اس امر کا ہو کہ آجکل ہمارے آقا رستم ثانی زینت شہریار عالیوقار نہ ایرج نامدار ان لوگون کا کچھ پتہ و نشان نہین معلوم کہ اُنکو آگاہ کرتے نہین کہان تشریف فرما ہین خیر جو مرضی مالک ہم راضی برضا ہین اگر وہ مرتد ادھر آتے ہین تو کیا غم ہم بھی وہ جنگ مردانہ کرینگے کہ اُنکو بھی معلوم ہوگا کہ کسی سے مقابلہ ہوا تھا سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ چند ہرکارے دربار مین حاضر ہوئے مجرا گاہ سے مجرا بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنائے شاہی بجا لائے اور یہ شعر پڑھا

شعر

الٰہی بخت تو بیدار باد اختر دولت ہمیشہ یار بادا ۔ بادشاہ عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو دوست شاد دشمن رو بروسیاہ و پائمال ہو محکوم شاہ نے فرمایا کہ کیا خبر لائے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلامان حضور و جان نثار سرکار برائے ہالا دوئی بیرون شہر گئے تھے چنانچہ

جب شہر سے کوئی دس کوس پرے گئے تو ہمکو نشان لشکر نظر آئے کہ کوئی لشکر اترا ہوا ہے غلام پاسے شاطری لگا کر گئے تو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اترا ہوا ہے مگر اسکے دو حصہ ہین ایک سمت کے تو نشان طلائی ہین پھریرے گلنار ہین ایک سمت کے نشان سیاہ و زنگاری پھریرون کے ہین اُن نشانون پر جو کہ طلائی ہین آفتاب بنے ہوئے ہین اور جو سیاہ پھریرون کے ہین انپر تصویر لقا و زمرد شاہ کی ہے اور کسی پر تصویر ارزنگ بن زمرد کی بنی ہوئی ہے اور اُنکی تعریف تحریر ہے اور اُنپر آفتاب اور برجیس کوئی ہے اُسکی تعریف ہے اور لاکھون خیمے کوسون تک برپا ہین اور ہزارون بارگاہین مگر دو بارگاہین جو وسط لشکر مین ہین ایک پر تحریر ہے کہ این بارگاہ خداوند برجیس و این بارگاہ ناموس اس بارگاہ سے اُس بارگاہ تک کوئی ایک میل کا فاصلہ ہے مگر ایک راستہ بنایا ہے کہ اُس بارگاہ سے اُس بارگاہ مین جا سکتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب طومار شاہ پیش خیمہ لیکر چلا تھا تو ایک کاغذ لفافہ مین بند حجاب کے اندر سے افریق شاہ کو ملا تھا کہ یہ طومار کو دیدینا اور کہدینا کہ اسکو اسوقت کھولے کہ جب خیمہ وغیرہ برپا کرنے لگے اُسوقت اس تحریر کو دیکھنا چنانچہ جب یہان آکر خیمے وغیرہ طومار شاہ نے برپا کرائے تھے تو اُس تحریر کو دیکھا تھا یہ تحریر تھا کہ وسط لشکر مین میری بارگاہ برپا کرنا اُس سے ایک میل کے فاصلہ پر خیمۂ ناموس ہون اور پشت بارگاہ پر جہان پر اندر بارگاہ کے تخت آراستہ کیا جائے اُس مقام پر ایک خیمہ برپا کیا جائے اُس خیمہ سے تا خیمۂ ناموس ایک کوچہ سلامت بنایا جائے اور اس خیمہ پر پہرہ وغیرہ مقرر کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا تھا اندر بارگاہ کے طومار نے تخت آراستہ کیا تھا اُس تخت کی یہ حالت تھی کہ تین در کا تخت تھا اور سات زینے لگے تھے وہ تخت طلائی تھا اُس بارگاہ مین تین درجہ تھے پہلے درجہ کے اوپر لکھا تھا این مقام خداوندی پس وہ تخت اُس درجہ مین برپا کیا گیا اور وہ تخت مثل گنبد کے تھا اور اُس تخت کے درون پر نہایت عمدہ زربفتی حجاب پڑے تھے مگر اُن حجاب کے برابر دو کرسیان جواہر نگار زر آراستہ تھین ایک کرسی پر لکھا تھا کہ این مقام خونخوار شاہ و این مقام افریق شاہ پس دوسرے درجہ مین جو کہ اُس بارگاہ کا بیت وسیع تھا یہ لکھا تھا کہ این مقام شاہان مطیع خداوند اسمین وہ نیم تخت طومار شاہ نے آراستہ کیے ہم تخت پر ہر ہر بادشاہ کا نام تحریر تھا تیسرے درجہ کی پیشانی پر یہ تحریر تھا کہ این مقام کل افسران سپاہ اور پہلوانان لشکر و سرداران فوج اسمین ہزارون دنگل و کرسیان طومار شاہ نے آراستہ کی تھین اور ہر ایک کرسی و دنگل پر نام افسرون کے و سردارون کے و پہلوانون کے مع لشکر ارزنگ و چترنگ کے تحریر تھے اُس درجہ کے بعد صحن تھا اُسکے بعد جلو خانے تھے یہ طریقہ تھا یہان کی نشست کا بس طومار شاہ نے پشت بارگاہ پر خیمہ برپا کیا اور کوچہ سلامت بارگاہ سے لیکر تا بارگاہ ناموس تیار کیا اور پہرے چوکی ہر مقام پر بطور مناسب مقرر کیا تھا یہ تو جملۂ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب اُن ہرکارون نے عرض کیا کہ دوسری سمت بھی بارگاہین برپا تھین ایک بارگاہ پر لکھا تھا کہ این بارگاہ ارزنگی اور دوسرے پر لکھا تھا کہ این بارگاہ چترنگی اور ہزارون خیمے برپا تھے اور لشکر کثیر بھی سوائے خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہین آتا ہے بڑی شان و شوکت ہے ہم غلامون نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر خداوند آفتاب کا ہے اور وہ ارزنگ و چترنگ بن زمرد ثانی کا خداوند آفتاب نے طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ کو اپنا پیش خیمہ لیکر روانہ کیا ہے اور اُنکا قصد ہے کہ بذات خود خداوند اپنے دشمنون سے مقابلہ کرین اور اُنکو اپنے مذہب مین لائین اگر وہ آفتاب پرستی اختیار کرین تو خیر ورنہ اپنا عذاب

اُنپر نازل کرکے اُنکو غارت کرین کیونکہ یہ لوگ بہت مغرور ہوگئے ہین گو پہلے قصد خداوند کا اپنے مقام سے کوچ فرمانے کا نہ تھا یہ قصد تھا کہ جب خداپرست یہان آئین گے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا اور اگر وہ راہ پر آئین گے تو خیر ورنہ اُنپر عذاب نازل کیا جائیگا اور غارت کیے جائین گے چنانچہ خداوند اِس قصد سے اپنے مقام پر مقیم تھے اتفاق سے خداوند کی ہمشیر پر ارزنگ بن زمرد ثانی جو کہ اپنے کو خدا کہتا تھا اُسنے خورشید نگار سے براے مقابلۂ اہل اسلام خروج کیا تھا اور خاور پر قبضہ کرلیا تھا اُسی زمانہ مین وہ عاشق ہوا اور ولولۂ عشق مین ارزنگ نے نامہ تحریر کیا اسکا جواب سخت خداوند نے دیا وہ اِس غرور مین خداوند پر لشکرکشی کرکے آیا کہ مین خود خدا ہون اِن سب کو غارت کرکے اپنی معشوقہ پر قبضہ کرلونگا چنانچہ آکر مقابلہ کیا انجام یہ ہوا کہ شکست کھائی آخر عاجز ہوکر خداوند کی اطاعت پر اِس شرط سے راضی ہوا کہ آپ لشکرکشی کرکے خداپرستون کو غارت فرمائیے وہ جبیں نے قبول کیا اور اُسکے کہنے سے لشکرکشی کی چنانچہ طومار شاہ وغیرہ کو پیش خیمہ لیکر اِدھر کو روانہ کیا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اُسکا قصد مصمم یہ ہے کہ اسی طور سے جو جو ملک ہم لوگون کے قبضہ مین ہین یعنے اہل اسلام کے اُنکو غارت وتباہ کرتا ہوا بر سر لشکر اسلام پہونچے جہان صاحبقران تشریف فرما ہون اُنسے مقابلہ کرے چنانچہ پہلا ملک حضور کا اُسکو ملا ہے اُسکے ہراول نے یہان خیمے وغیرہ برپا کیے ہین اور اُنکا قصد ہے کہ خداوند آلین تو مقابلہ کیا جاے اُسکی بھی آمدگی ہوئی ہے یہ خبر تازہ تھی جو غلامون سے دریافت کی تھی آکر عرض کی اب حضور کو اختیار ہے محکوم شاہ نے فرمایا کہ آیا ہے تو آنے دو ہمارا بھی خدا مالک ہے جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا یہ ہونے سے رہا کہ ہم بخوف جان اُسکی اطاعت کرین یا ترک اسلام کرین جبتک ہمارے دم مین دم ہے ہم مقابلے سے باز نہ آئین گے یہ کہکر اُنکو خلعت دیکر رخصت کیا وہ سلام کرکے دربار سے باہر آئے محکوم شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ تمنے سُنا جو کچھ ہرکارون نے خبر بیان کی کسقدر یہ لوگ کم عقل ہین کہ جہان کچھ تزک وحشم دیکھ لیا اُنسے کہدیا کہ مین خدا ہون بس قبول کرلیا کسقدر کم اعتقاد ہین بھلا یہ کہان ممکن ہے کہ خدا کی بہن ہو اور مان اور باپ یہ کوئی ساحر ہے لو اور غضب سنو کہ خدا کی بہن پر ارزنگ بن زمرد ثانی فریفتہ ہوا اِس ارزنگ نے اپنے باپ کی طرح دعوی کیا اسکو کیا ہوا ہے دادا اِسکا حالت کفر مین ہاتھ سے صاحبقران کے واصل جہنم ہوا باپ اِسکا کافر تھا وہ بھی ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے مارا گیا یہ بھی قتل ہوگا اِس خاندان مین جو پیدا ہوتا ہے بالکل بیوقوف پیدا ہوتا ہے ذرا بھی عقل نہین رکھتا ہے خیر جب آئیگا تو دیکھا جائیگا مگر یہ نہ ثابت ہوا کہ اولاد بختیارک سے بھی کوئی ہے یا نہین جو کہ ارزنگ کی درگاہ کا شیطان ہو اور مین نے سُنا تھا کہ تورج بدرگ حرامی کے دو فرزند تھے جو کہ فرعون ثانی کی دختر سے پیدا ہوئے تھے نہین معلوم وہ کہان ہین اور کیون نہ اِسکے شریک ہوئے ایک اہل دربار نے عرض کیا کہ بہت عرصہ ہوا مین نے ایک اخبار مین دیکھا تھا وہ تحریر کرتا تھا کہ ارزنگ نے خروج کیا ہے شہر خورشید نگار سے اور سختگان بن بختگان کو اپنا وزیر کیا اور دیلم بن تورج واسلم بن تورج کو اپنا سپہ سالار لشکر مقرر کیا اور بڑی شان وشوکت پیدا کی ہے اسکا قصد ہے کہ ممالک اہل اسلام کو غارت کرے میرا قصد ہوا تھا کہ مین حضور سے عرض کرون پھر خیال کیا کہ اور کچھ اخبار والے لکھین تو مین عرض کرون مگر اُسدن سے پھر کچھ اُسنے نہ لکھا نہ مین نے عرض کیا کہ محکوم شاہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا یہ سب فسادات اُسی سختگان کے ہین اُسنے پہلے ارزنگ کو ورغلاکر خروج کرایا ہوگا پھر آفتاب پرستون سے

مقابلہ کرایا جب دیکھا کہ وہ غالب آئے تو یہ حال کیا کہ انکو خداپرستوں پر لشکرکشی کرنے پر آمادہ کیا یہ ساری اُسی کی کارروائی ہے وہ بڑا مفسد شخص ہے مثل اپنے باپ و دادے کے اُسکو ضرور خداپرستوں سے تقیض ہوگی خیر دیکھا جائیگا خداے ما بزرگ است یہ کہکر کہا کہ ہمکو کیا ایسی ضرورت ہے کہ ابھی سے فکر کریں جب کوئی نامہ وغیرہ روانہ کریگا اُسکا جواب جو مناسب ہوگا دینگے ابھی سے کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنے کو تشویش میں ڈالیں اُسکا فرزند ہے کہ نام اُسکا حاکم بن محکوم ہے وہ ہی ولیعہد اور سپہ سالار لشکر ہے بہت بہادر اور قوی ہے مرد جری ہے ابھی اُسکا سن بھی کچھ نہیں ہے مگر بڑے بڑے پہلوان اُسنے زیر کیے ہیں اپنے زمانہ کا رستم ہے سب اُسکو رستم فرنگوشیہ کہتے ہیں وہ بھی دربار میں تھا جب باپ سے یہ سُنا کہ جو مناسب ہوگا وہ جواب دیا جائیگا کہنے لگا کہ سواے جواب جنگ کے دوسرا کیا جواب ہے بس یہی جواب ہے کہ مقابلہ کو لشکر لیکر روانہ ہو جیے گا مقابلہ فرمائیے گا اور ملاحظہ فرمائیے گا کہ وہ تلواریں ماروںگا کہ وہ لوگ بھی یاد کرینگے اس طرف آنے کی سزا پائیں گے یہ ممکن نہیں کہ اُنکا دین اختیار کیا جائے یا اُنکی اطاعت کریں محکوم شاہ نے کہا کہ ضرور مقابلہ کیا جائیگا تم اطمینان رکھو بس یہ کہکر دربار برخاست کیا سب رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئے محکوم شاہ محل میں آیا اور فکر کرنے لگا کہ کیا کیا جائے یہاں تو یہ اس فکر میں ہے اُسکو فکر میں مبتلا رکھا جاتا ہے اور یہ فکر ہے کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے لیکن اب پھر حال برجیس کی آمد کا اور نامہ تحریر کرنے کا اور اُنسے مقابلہ ہونے کا بیان کیا جاتا ہے

اب شمہ حال آمد برجیس و نامہ و پیام درمیان برجیس و محکوم شاہ و حالات مقابلہ و دیگر واقعات متعلق داستان ہذا

راوی بیان کرتا ہے کہ طومار شاہ وغیرہ کو آئے ہوئے قریب فرنگوشیہ تین دن کا زمانہ ہوا تھا کہ ایک دن بوقت سحر یہ بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا کہ سمت مشرق سے غبار بلند ہوا اور ایسا غبار بلند ہوا کہ فلک دوار تیرہ و تار ہو گیا طومار شاہ نے ہرکاروں کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ آندھی ہے یا کوئی لشکر آتا ہے یا خداوند تشریف لاتے ہیں یہ حکم پاکر ہرکارے اُس غبار کی طرف روانہ ہوئے اور قریب گرد جب پہونچے تو دیکھا کہ لشکر کثیر کی آمد کی علامت ہے آگے جو بڑھا تو پہچان لیا کہ یہ لشکر خداوندی کی آمد ہے بس اُسوقت واپس آئے اور عرض کیا کہ مبارک ہو خداوند تشریف لاتے ہیں یہ اُنکی سواری کی گرد ہے یہ سُننا تھا کہ طومار شاہ نے حکم دیا کہ کل لشکر طیار ہو کر صف بستہ ہو اور ارمان سے کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کو حکم دو کہ صف آرا ہو براے استقبال خداوند بس ارمان بھی اپنے لشکر میں آیا اور تیاری کا حکم دیا فوراً لشکر تیار ہو گیا اُدھر لشکر طومار شاہ بھی آراستہ ہوا دونوں لشکر صف بستہ ہو کر کھڑے ہوئے کہ وہ گرد شق ہوئی اُس سے پہلے تو وہی سامان یعنے سڑک بنتی ہوئی اور چمن تیار ہوتے ہوئے ظاہر ہوئے بعد اُسکے سقے چھڑکاو کرتے ہوئے اُنکے عقب علمہاے سیاہ و ماہی مراتب وغیرہ نمودار ہوئے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ سڑک جب تیار ہوتی ہوئی قریب فرودگاہ لشکر پہونچی اُس مقام تک آئی کہ جہاں بارگاہ برپا تھی بس اب بالکل اُسکا اثر جاتا رہا ہے جب یہ سب سامان داخل لشکر ہوا جو نشان اور سقے وغیرہ لشکر ارزنگ کے تھے اور چتر زرنگ کے وہ ارمان کی طرف آئے اور جو مقام اُنکے اُترنے کا تھا اُترے اور جو لشکر برجیس کے تھے اپنی طرف مقام مناسب پر فروکش ہوئے

آج کا دن آمد جلوس سواری مین تمام ہوا شام ہو گئی دوسرے دن پھر صبح سے آمد شروع ہوئی دوپہر تک
اور سب جلوس آیا بعد دوپہر کے آمد لشکر کی شروع ہوئی اُسی طور سے جو سامان اور جو سپاہ لشکر ارزنگ
کی تھی وہ اُس طرف فروکش ہوئی جدھر ارمان نے خیمے وغیرہ برپا کیے تھے اور جو برجلیس کے لشکر
کے تھے وہ اپنے لشکر مین رہے وہ دن تمام ہوا شام ہو گئی تیسرے دن پھر صبح سے آمد لشکر شروع ہوئی
دوپہر تک کل لشکر آیا بعد دوپہر کے ڈنکا ہوتا ہوا لشکر خاص ہمراہ کل شاہان اقلیم و دیگر ممالک مرکبون
پر سوار رہا یہانتک کہ لشکر برجلیس کا آکر پہونچا قریب شام طومار شاہ وغیرہ نے تخت شاہی و خداوندی
کو سلام کیا اور سجدہ لبس سب بادشاہ و سردار و پہلوان اپنے اپنے نام کے خیمون مین اُترے اور افسر
سرداران ارزنگ و چترنگ اپنے لشکر مین آئے لبس حکم ہوا افرلق شاہ کو کہ ہمارا تخت
پشت بارگاہ پر لگا دیا جائے تاکہ ہم بارگاہ مین جاکر فروکش ہون اور ایک ہزار سواران خاص سے
گرد بارگاہ کے ہمہ وقت پہرے پر رہین اور ایک ہزار گرد خیمۂ ناموس کے اور کل سہ پہر کو ہم دربار کرینگے
یہ حکم جو دیا افرلق شاہ نے اسیوقت تعمیل کیا لبس تخت ہاتھیون پر سے اُتارا گیا پشت پر لگا دیا گیا اب
برجلیس اُترکر داخل بارگاہ ہوا اور وہانسے اُس سلامت کوئچہ کے ذریعہ سے خیمۂ ناموس مین آیا
اُدھر ناموس بھی اپنے خیمون مین اُترے ارزنگ و چترنگ اپنی اپنی بارگاہ مین گئے افرلق شاہ
اپنے خیمے مین خونخوار اپنے خیمے مین وزیر اپنے خیمے مین لبس اسی طور سے اور سب سردارون کو خیال
کرنا چاہیے جسکا نام جس خیمے پر تحریر تھا وہ اُس خیمے مین گیا ہزار ہزار سوارون کا پہرہ دونون مقام
پر مقرر کر دیا گیا جو لشکر عقب مین تھا وہ بھی کل آگیا لشکر ارزنگ ایک طرف اُترا اور لشکر برجلیس
ایک سمت کو وہ آسمان نیلگون کل لشکر پر محیط ہو گیا آسمان پر جو آفتاب تھا وہ سقف بارگاہ پر قائم
ہوا اُسی طور سے اُس آسمان پر سے پھول برس رہے ہین خوشبو آرہی ہے بازارین آراستہ ہو گئین
جھنڈی سی گنجیات کی نصب کر دی گئی لشکر نہ تھا سمندر موج زن تھا بیس یا بائیس کوس کے گرد سے
مین کل لشکر اُترا جو درخت وغیرہ تھے سب قلم کر دیے گئے لشکر کی انتہا نہ تھی وہ رات تو بسر ہوئی
صبح ہوئی جو لشکر باقی رہگیا تھا وہ بھی آگیا تخت جسپر برجلیس سوار ہو کر آیا تھا وہ ایک خیمے مین الگ
رکھدیا گیا لبس چونکہ برجلیس حکم دے چکا تھا کہ کل سہ پہر کو دربار ہوگا لبس سب سردار بوقت سہ پہر
لباس تبدیل کر کے داخل بارگاہ ہونے درجہ اول مین اول اپنے اپنے نام کے ذنگل و کرسی پر
بیٹھ گئے سب بادشاہ اور وزیر درجۂ دوم مین اپنے اپنے نام کے نیم تخت پر آکر مقیم ہوئے ملازم و
چوبدار وغیرہ صحن بارگاہ مین کھڑے ہوئے ایک طرف دفتر تھا وہان منشی وغیرہ متمکن تھے ایک سمت
اسباب سیاست کا سامان تھا جب سب سردار آچکے اور پہلوان و افسران ہر دو لشکر یعنے خاص
و عام اُسکے بعد ارزنگ و چترنگ بھی مع اپنے کل سردارون و بادشاہون کے یہ لوگ بھی اپنے
اپنے نام کی کرسی و ذنگل و نیم تختون پر بیٹھے کہ ایک مرتبہ اُس درجہ سے کہ جہان تخت خداوندی تھا
اور افرلق شاہ و خونخوار شاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے صدائے یا خداوند کی بلند ہوئی اور
اُسی طور سے خوشبو آئی جیسے گنبد مین آتی تھی جب برجلیس محل سے برآمد ہوتا تھا لبس راوی نے
کہا ہے کہ برجلیس خیمۂ ناموس سے اُسی سلامت کوئچہ کے ذریعہ سے اُسی خیمے مین آیا جو پشت پر
بارگاہ کی برپا تھا ایک دروازہ بارگاہ اُس خیمہ مین تھا اُسکے ذریعہ سے تخت پر آکر بیٹھا ایک نور اُس
حجاب سے پیدا ہوا افرلق شاہ وغیرہ و کل حاضرین دربار مع ارزنگ برائے استقبال کھڑے ہو گئے

سوائے ارژنگ وچترنگ اور اُنکے سرداروں کے اور جو بادشاہ اُنکے ہمراہ تھے اور سب نے سجدہ کیا اور پھر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے اِن یہ نوبت ظفر... رہے جب یہ سب بیٹھے تو یہ بھی بیٹھے جب یہ سب سردار بیٹھ چکے اُسوقت حجاب سے اندر سے صدا آئی کہ بلاؤ ہماری درگاہ کے شیطان کو یہ حکم ہوتا تھا کہ افریق شاہ نے سخنگان کو اشارہ کیا تو سخنگان مٹکتا ہوا اتھرکتا ہوا اُس درجہ مین آیا کہ جہان خداوند جلوہ فرما تھے سامنے حجاب کے آکر کھڑا ہوا اور تسلیم بجالایا آواز آئی کہ ای شیطان میں اب یہ تدبیر کرتا ہون کہ ایک نامہ بنام حاکم فرنگوشیہ اِس مضمون کا تحریر کرتا ہون کہ اب وہ زمانہ گذر گیا کہ تمنے اور دیگر خداپرستون نے خوب حکومت کی اور خوب بندگان مابدولت کو قتل کیا لہذا اب تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ مذہب اِسلام کو ترک کرو اور غاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت ہو ناکہ میرے غضب سے پناہ پاؤ اور اگر اسکے خلاف کروگے تو خیال کرلو کہ تمپر غضب مابدولت کا نازل ہوگا تمکو گمکو حمزہ نے گمراہ کر رکھا تھا اور اُسکے بعد اُسکی اولاد نے اور جان لو کہ سوائے میرے کوئی خدا نہین ہے گو مین نے زمانۂ حمزہ مین خروج کیا تھا اور ایرج کے ذریعہ سے قصد کیا تھا کہ رواج دین لبس جب ایرج نے کبر و غرور پر کمر کسی تب مابدولت نے اپنے کو پوشیدہ کر لیا اور ایرج کو حمزہ کے ہاتھ سے زیر کرایا اور مابدولت نے یہ بھی خیال کر لیا تھا کہ جب تعدد ادیان باطلہ ہین سب کو یہ بندے مغرور میرے یعنے حمزہ وغیرہ برباد کرلین صرف خداپرستی رہ جائے تو مین ظہور کرون چنانچہ جب مین نے دیکھا کہ اب سوائے دو ایک دین کے اور کوئی دین نہین ہی تو مین نے اقلیم خورشید ہ مین ظہور کیا اور برجیس کو جو کہ میرا فرزند اور مابدولت کا نائب ہی اپنی طرف سے خدا کیا اُسکے سجدے کا حکم دیا اور اب تم لوگون کی تنبیہ کو مابدولت خود مع برجیس کے لشکرکشی کرکے آئے ہین بس اب تم لوگون کی حکومت کا زمانہ ختم ہو گیا اگر اطاعت کروگے اور سجدہ تو امان ملیگی ورنہ تم سب کو غارت کردونگا آئندہ اختیار ہی اِس بھروسے پر نہ رہنا کہ صاحبقران اِس مذہب کو بھی برباد کر دینگے گو وہ یہان نہین ہین مگر بدیع الملک اُنکے مقام پر صاحبقران ہی اور وہ آجکل نہ طاق پر ہی بس اِسی طور سے سب ملک غارت کرتا ہوا بدیع الملک کے مقابلے کو جاؤنگا پہلے اُسکو بھی نصیحت کرونگا بعد اُسکے اگر اُسنے عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکو بھی غارت کرونگا اور کل لشکر کو اُسکے بعد ازان خانۂ کعبہ پر جاؤنگا وہان صاحبقران اول وثانی سے مقابلہ کرونگا اور اُنکو بھی غارت کرونگا بس اب مجکو غصہ آگیا ہی تم سب نے بہت سرکشی کی کمر کسی ہی کہانتک تمہارا خیال کیا جائے بس ہو چکا لاکھون بندون کو مابدولت کے تمنے بیکار جان سے مارا اِس کم تحریر کو بہت جانو اور مابدولت کے اطاعت کرو ترک مذہب کرو بس حمزہ کے بہکانے پر نہ آؤ وہ بھی کوئی دم مین غارت ہوگا اب تو مابدولت کو خیال آیا ہی اُسکا کوئی بھروسہ نہ کرو وہ بھی چراغ سحری ہو رہا ہی صرف میرے اُس طرف جانے کی دیر ہی گیا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ غارت کیا ہر ایک کو لازم ہی کہ اپنی جان کی حفاظت کرے سوائے مابدولت کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی مین تو خدا ہون اور تم سب میرے بندے ہو مین ہی نے زمین وآسمان نار وجنان پیدا کیے ہین بس اب گمراہی سے باز آؤ میرے پاس چلے آؤ تو خیر ورنہ اپنے مرگ کو اپنے کنار مین پاؤگے اور ہمیشہ دوزخ مین جلوگے مجکو جو فرض تھا کہ مین نصیحت کرون وہ مین نے کہا تمکو راہ نیک وبد دونون دکھا دین اب تمکو اختیار ہی جو چاہو قبول کرو یہ نامہ میری طرف سے بھی ہوگا اور خداوند کی طرف سے بھی ہوگا سخنگان نے عرض کیا کہ یہ تدبیر بہت خوب ہی مگر مین عرض کیے دیتا ہون کہ نہ وہ لوگ اطاعت

کرینگے نہ ترک اسلام بلکہ مقابلہ کرینگے آواز آئی کہ ہم انکو غارت کرینگے اگر وہ مقابلہ کرینگے اُنپر کیا منحصر ہو کل شہر کو سختگان نے عرض کیا کہ جبتک خداوند ایسی سختی نہ فرمائینگے یہ لوگ راہ پر نہ آئینگے آواز آئی کہ تو اب دیکھ لینا کہ ہم کیونکر اب انکو غارت کرینگے واقعی اب ان لوگون کے ادبار کا زمانہ آگیا ہو یہ کہکر حکم دیا کہ اسیوقت نامہ تیار ہو اور ہمارا چوبدار نامہ لیکر جائے سختگان نے عرض کیا کہ یا خداوند کوئی سردار جائے آواز آئی کہ وہ لوگ ایسے معزز نہین ہین کہ سردار جائے ہان جب حمزہ یا اولاد حمزہ سے نامہ و پیام ہوگا تو دیکھا جائیگا یہ لوگ اولاد حمزہ اور حمزہ کے ملازم ہین بس کیا ضرورت ہو کہ سردار نامہ لیکر جائے سختگان خاموش ہو رہا افریق شاہ نے فوراً وہی مضمون دبیر سے تحریر کراکے اُسپہ مہر کرکے قریب پردہ کھڑے ہوکر عرض کیا کہ نامہ تیار ہو حکم ہوا کہ ایک چوبدار خاص کے ہاتھ روانہ کرو اور اسکا جواب منگالو بس افریق شاہ نے فوراً ایک چوبدار خاص کو نامہ دیا جو کہ سب چوبدارون کا افسر تھا اور کہا کہ اسکو شہر فرنگوشیہ کے حاکم کے پاس لیجا اور اُسکا جواب اُس سے لے آ وہ نامہ لیکر اور آداب بجالا کر فوراً بارگاہ سے باہر آیا اور راستہ شہر فرنگوشیہ کا لیا اپنے لشکر کو طے کرکے اُس صحرا کو بھی طے کیا جو کہ درمیان مین لشکر اور شہر کے واقع تھا بس بعد راہ طے کرنے کے داخل شہر ہوا شہر کو بہت آباد پایا دلشاد باشندون کو مرفہ حال ہر مقام پر کٹورہ کھنک رہا تھا دکانین آراستہ تھین خرید و فروخت ہو رہی تھی سب باشندے شہر کے خوبصورت تھے کیا زن و کیا مرد یہ شہر کی سیر کرتا ہوا دولت شاہی پر پہونچا اندر جانے کا قصد کیا درگہ سالار نے منع کیا اور کہا کہ تو کہان سے آیا ہو گو پہچان لیا تھا کہ یہ حضرت لشکر آفتاب پرستان سے آیا ہو کیونکہ اسکے سینے پر آفتاب بنا ہوا تھا اُسنے کہا کہ مین چوبدار خاص ہون خداوند برجلیس کا نامہ خداوندی لیکر آیا ہون پاس محکوم شاہ کے اُسنے کہا کہ مین خبر کرلون پھر جانا کیونکہ یہان کا یہ طریقہ ہو چوبدار نے کہا کہ خبر کردو گو مین یہ قدرت رکھتا ہون کہ بدون اطلاع چلا جاؤن مگر خلاف طریقہ نکرنا چاہیے یہ سنکے درگہ سالار اپنے مقام سے اُٹھا اور اندر ایوان کے چلا یہان دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر دربار تھے گو چھوٹا سا دربار تھا مگر ایسا رعب وداب تھا کہ ہر کس و ناکس یہان نہ آسکتا تھا بڑے بڑے بہادرون کے جگر آب ہوتے تھے ایسا یہ دربار تھا یہ سب رعب وداب بسبب خداپرستی کے تھا ورنہ کوئی ایسا دربار نہ تھا بس سب حاضر دربار تھے ہرکارے عرض کر رہے تھے کہ ہم بیرون شہر موجود تھے تین دن مین لشکر آفتاب پرستان آیا اور اُن سبکا خدا بڑی شان و شوکت سے آیا وہی سب حال اور کیفیت بیان کی جو کہ راوی مذکور کرچکا ہو جب برجلیس شہر سے نکلا تھا اور سامان عرض ہوا تھا ہرکارون نے عرض کیا کہ بڑا لشکر ہو دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ایک کروڑ چھ لاکھ کے قریب لشکر ارزنگ و چترنگ کا ہو یہ کلام سنکر محکوم شاہ نے اُن سب لوگون سے کہا کہ تم لوگون نے برجلیس کی صورت دیکھی ہو کہا کہ خداوند اُسکی صورت نظر نہین آتی ہو وہ اندر حجاب کے رہتا ہو مگر ہان ارزنگ و چترنگ کو دیکھا اور اُنکے سردارون کو سب عجیب الخلقت ہین اور بہت سے بادشاہ ارزنگ و چترنگ کے ہمراہ ہین اور ہزارون سردار و افسر و بادشاہ برجلیس کے ہمراہ دو بادشاہ خطاب پیغمبری سے مشہور ہین افریق شاہ و خونخوار شاہ و سختگان کو دیکھا کہ بالکل بختیارک اپنے دادا کی صورت ہے سلم و دیلم و تورج کی صورت ہین سختگان کو بھی خطاب شیطانی ملا ہو اور شیطان ہی درگاہ بادشاہ برجلیس کا ہرکارے یہ عرض کر رہے تھے کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک چوبدار آفتاب پرستونکا

برجلیس کا نامہ لیکر آیا ہو اجازت خواہ ہو کیا حکم ہوتا ہو حکم ہوا کہ اسکو آنے دو درگہ سالار سلام کر کے
باہر آیا یہان ہرکارون نے کل حال بیان کیا کہ ایک آفتاب کلس خیمہ پر ہو اور ایک آسمان محیط ہو
اُسمین سے آفتاب پیدا ہوا ہو کل کیفیت بیان کی اُنکو محکوم نے انعام دے کر رخصت کیا اور اہل
دربار سے کہا کہ ضرور کوئی ساحر خورشید شاہ کی لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسنے یہ سب سامان کیا ہو
اور یہ سب سامان سحر ہو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ درگہ سالار باہر آیا اُس چوبدار سے کہا کہ جاؤ وہ پردہ
اُٹھا کر اندر آیا جلوخانہ طے کر کے ایوان مین آیا محکوم شاہ کو مجرا کیا اور نامہ دیا محکوم شاہ نے بھی
کوئی عزت نہ کی نہ کرسی دی نہ چوکی روبرو کھڑا رہنے دیا اُسکے ہاتھ سے نامہ لے کر دبیر کو دیا خیال کرنیکا
مقام ہو کیا عزت کرتا چوبدار کی اگر کوئی سردار نامہ لیکر آتا تو ضرور عزت کیجاتی یہ کھڑا رہا دبیر نے
لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھنا شروع کیا اور پہلے بہت کچھ تعریف آفتاب و برجلیس کی تحریر تھی بعد
اُسکے وہی عبارت تھی جو کہ مذکور ہو چکی ہو جب نامہ دبیر نے تمام کیا اور سب نے مضمون نامہ سُنا اور
محکوم شاہ نے بھی سُنا اسکا مضمون کا سننا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر پار گذر گیا
محکوم شاہ کا چہرہ فرط غیظ سے لال ہو گیا از راہ غصہ سے تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے ابرو پر
شکن پڑ گئی مثل بید کانپنے لگا اور دبیر سے کہا کہ یہ چند فقرے میری طرف سے اسکی پشت پہ تحریر کر دے
کہ او مرتد او نابکار اپنی خبر لے کہ تو کون ہو اور کیا تیری اصل ہو بندہ ہو کر اپنے کو خدا کہتا ہو وہ جو
تیری مان ہو جسنے یہ ظاہر کیا ہو کہ مجھپر خداوند عاشق تھے اُسنے کسی ساحر سے اپنا عقد کر لیا جب حاملہ
ہوئی یہ ظاہر کیا کہ میرے اوپر خداوند عاشق تھے وہ آسمان پر سے تشریف لائے اُنھون نے میرے
ساتھ عقد کیا مین اُنسے حاملہ ہوئی ہون وہ ساحر مکار تھا اُسنے یہ مکر کر کے اپنے کو خداوند ظاہر کیا
بس تو اُس ساحر کا نطفہ ہو اور تیری بہن بھی اُسنے یہ سب سامان کیا ہو تو ہمکو کیا غارت کریگا اور
صاحبقران کو یاد رکھ کہ تو بھی مثل لقا و زمرد ثانی و فرعون ثانی کے تباہ ہو گا او احمق یہ کیا نادانی
ہو کہ خدا اپنے کو کہلاتا ہو سب کو گمراہ کر رکھا ہو اور ہمکو بھی گمراہ کرنے آیا ہو ہم تو کبھی نہ تیری اطاعت کرینگے
جو تجھ سے ہو سکے وہ کر شعر سر نپیچم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + ہم اُس خدا کی بندگی
کرتے ہین جو سب کا مالک و مختار ہو جسنے آفتاب و ماہتاب و ستارے و شجر و حجر پیدا کیے جو ہر
فعل سے بری ہو بھلا یہ بالکل خلاف عقل ہو کہ جو افعال ہمارے ہون وہ خدا کے بھی ہون جو شخص ہمارا
ہو وہ خدا کا ہو وہ اِن سب امرون سے مبرا ہو نہ اُسکی مان ہو نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ جورو نہ بیٹا اور
نہ بیٹی نہ ہاتھ نہ پاؤن نہ صدر نہ کمر نہ پشت و شکم جسمین سب امر ہین وہ خدا نہین ہین وہ بندے ہین اور
تو آفتاب جادو کا فرزند ہو کیون گمراہی پہ کمر کسی ہو کیون اور سب کو گمراہ کرتا ہو تو جس آفتاب کو
خداوند سب سے کہلواتا ہو وہ بھی میرے خدا کا پیدا کیا ہوا ہو وہ بھی خداوند کریم کا بندہ ہو بس اس مرتدی
سے باز آ اور تو خود غاشیۂ اطاعت دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور دین اسلام کو اختیار
کر ورنہ یاد رکھ کہ بہت ذلیل و خوار ہو گا اور ہم لوگون کے ہاتھ سے مارا جائیگا مثل لقا و زمرد کے
ذلیل و خوار ہو گا اور واصل جہنم ہو گا اور وہ جو ارژنگ و چترنگ تیرے ہمراہ آئے ہین وہ تجھکو
ورغلا کر یہان لائے ہین صرف تجکو تباہ کرنے کو اور غارت کرنے کو بس اسی مین خیریت ہو کہ تو
بدیع الملک کی اطاعت کر اور صاحبقران اول و ثانی کی اور ہماری اور اسلام قبول کر ورنہ ہم
کیا کہین اِس تحریر کو بہت جان دبیر نے اُسی وقت نامہ کا جواب پشت پہ تحریر کر دیا اور یہ بھی لکھوا

دیا کہ ہمکو اطاعت کسی صورت سے منظور نہین ہو بلکہ وہ ہان اگر تجکو اِس طور سے اطاعت منظور ہو کہ ترک آفتاب پرستی کر اور اپنے کو خداؤ کہلا تو خیر ورنہ ہم آج ہی بیرون شہر آتے ہین ہمسے مقابلہ کر جو ہمارا خدا چاہیگا وہ ہوگا ہم تیرے اِس لشکر سے نہین ڈرتے ہین جو کہ تو مثل مور و ملخ کے اپنے ہمراہ لایا ہی جب بہادرون کی تلوار میان سے نکلے گی سب مثل سگ بزدل کے فرار کرینگے اگر تجکو اپنی فوج اور اپنے پدر نابہنجار آفتاب جادو پر بھروسہ ہی تو ہمکو اپنے خدا پر بھروسہ ہی کہ وہ سب کا مالک و مختار ہی بس خداے ما بزرگ است اور بہت کچھ کلمے سخت و سست تحریر کرائے تھے جب دبیر لکھ چکا نامہ تیار ہوا محکوم شاہ نے چوبدار کو دیا اور کہا کہ لیجاؤ جواب نامہ جنگ ہی اور یہ زبانی کہدینا کہ وہ مقابلہ کو آتے ہین چوبدار سلام کرکے دربار سے باہر آیا محکوم شاہ نے اسیوقت حکم دیا کہ لشکر تیار رہو اسیوقت مین بیرون شہر جاکر مقیم ہونگا اور کل مقابلہ کرونگا اگر لشکر حریف مین طبل جنگ بجائین محل مین جاتا ہون محل سے جو برآمد ہون تو لشکر تیار رہو یہ حکم دے کر داخل محل خاص ہوا یہان سردار دربار سے باہر آئے اور لشکر مین جاکر حکم دیا کہ لشکر تیار رہو بادشاہ براے مقابلہ بیرون شہر تشریف لیجائینگے چونکہ ایسی اسنے عدالت کی ہی کہ سب محکوم ہین محکوم کے یہان اُسوقت سامان سفر ہونے لگا اور سب مسلح و مکمل ہو گئے تھوڑے عرصے مین تین لاکھ سپاہ تیار ہو گئی اُدھر سب سردار اپنے اپنے تمام سے مسلح و مکمل ہو کر برآمد ہوئے اور لشکر کو ہمراہ لے کر در دولت پر حاضر ہوئے وہان محکوم شاہ بھی سب سے رخصت ہو کر اور اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر محل سے برآمد ہوا سب لشکر کو تیار پایا تخت پر سوار ہوا وزیر کو اپنی طرف سے حاکم شہر کیا اور خود مع کل لشکر کے روانہ ہوا فرزند اسکا بمرتبہ سپہ سالاری آگے آگے لشکر کے تھا اور قلب لشکر مین محکوم شاہ تخت پر سوار تھا تمام جلوس سواری ہمراہ تھا ڈنکا ہوتا ہوا شہر سے باہر آیا پیش خیمہ پہلے سے روانہ کر دیا تھا ہراول لشکر نے آکر شہر سے تین کوس ہٹ کر خیمے وغیرہ برپا کیے ہرکارون نے یہ خبر بارگاہ برجلیس مین پہونچائی ہرکارون کے بیان کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ خود برجلیس نے کہدیا تھا کہ جواب جنگ کھا ہی اور پیش خیمہ بیرون شہر آگیا ہی پردے بارگاہ کے اُٹھا دو اور شہر کیطرف دیکھو سب حال معلوم ہوگا پردے اسی وقت اُٹھا دیے گئے دیکھا کہ خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین چونکہ دن ابھی بہت باقی تھا دیکھا کہ شہر کی طرف سے گرد اڑی اور نشان لشکر نمودار ہوئے یہان جو خیمہ لیکر آیا تھا وہ خیمہ وغیرہ برپا کر چکا تھا کہ محکوم شاہ مع لشکر کے آکر پہونچا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے تین نشان تین لاکھ سپاہ کے بلند تھے اور سب سامان سواری تھا کیا ضرورت ہی کہ محکوم شاہ کی بھی سواری کا حال تحریر کیا جائے یہ خیال ہو کہ طول ہوگا اِس سبب سے زیادہ تر خیال ہی کہ حکم ہی صاحب مطبع کا کہ اسی جلد مین یہ قصہ تمام کر دیا جائے بدین سبب ہر مقام پر اختصار کیا جاتا ہی اگر یہ حکم نہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ یہ دفتر اسم با مسمیٰ ہوتا اِس سبب سے میرا دل شکستہ ہو گیا وہ ولولہ جاتا رہا بس لشکر محکوم شاہ تخت پر سے اُترکر بارگاہ مین داخل ہوا سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا لشکر فرودگاہ پر اُترا بازارین آراستہ ہو گئین اتنے مین شام ہو گئی محکوم شاہ دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اُدھر جو آمد لشکر آفتاب پرستون اور ارزنگ پرستون نے دیکھی باہم کہنے لگے کہ کسقدر جلد لشکر آیا ہی یہان اہل دربار باہم اشارے بازی کرنے لگے کہ کیا جلد محکوم شاہ لشکر لیکر آیا ہی یہ اشارے برجلیس نے حجاب کے اندر سے دیکھے ارزنگ وغیرہ دنگ ہو گئے سخن گاں نے عرض کیا کہ خداوند نے ملاحظہ فرمایا کہ کسقدر جلد براے مقابلہ آیا ہی محکوم شاہ یہ لوگ

بہت اپنے کو زبردست خیال کرتے ہین اور کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین خیال تو فرمایئے کہ جواب نامہ یہان نہ آیا اور وہ لشکر لے کر آ گیا آواز آئی کہ اے سختگان یہ جو تو نے کہا یہی سب اہل دربار باہم اشارہ کرکے کہ رہے ہین سن لے جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو پر نکلتے ہین بس اب ان سب کی قضا آئی ہو اور وہی قضا انکو گھیر کر لائی ہو جاتے کہان ہین دیکھنا کس عذاب سخت سے ان سب کو غارت کرتا ہون کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا انکے حال پر رحم کھائین گے اور بادولت کو رحم نہ آئیگا سختگان نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا سختگان یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ چوبدار جواب نامہ لے کر حاضر ہوا چونکہ چوبدار خاص تھا برابر چلا گیا اور افریق شاہ کے ہاتھ مین نامہ دیا اور زبانی کہا کہ ان سب لوگون نے بہت سخت و سست خداوند کی شان مین کہا ہو اگر مین کہون تو شاید زبان جل جائے اور کہا کہ جواب نامہ جنگ ہو بس نامہ لیکر افریق شاہ برابر حجاب قدرت کے آیا اور عرض کیا کہ یہ جواب نامہ آیا ہو کیا حکم ہوتا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ اس پردے پر بھی یہ تحریر تھا کہ این حجاب قدرت اس سبب سے ہر مقام پر یہ حقیر حجاب قدرت تحریر کرتا ہو جب یہ افریق شاہ نے کہا تو آواز آئی کہ نامہ تم خود بصدائے بلند پڑھو اور دیکھو کہ کیا جواب تحریر کیا ہو افریق شاہ نے نامہ پڑھنا شروع کیا وہی سب مضمون تھا بلکہ اور زیادہ تر سخت تھا جیسے ہی نامہ تمام ہوا اور برجیس نے مضمون سنا اور کل اہل دربار نے بھی سب مارے خوف کے کانپنے لگے کہ بڑا غضب ہوا کہ ایسے سخت کلمے خداوند کی شان مین اس خدا پرست نے تحریر کیے ہین سچ کہتا ہو سختگان کہ یہ لوگ بہت مغرور ہین اتنہو سختگان کی بن آئی خوب خوب رنگا اور کہا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ وہ لوگ بہت مغرور اور سخت زبان ہین انکو اپنی قوت و طاقت پر بڑا ناز ہو وہ کسی کی سوائے اپنے خدائے نادیدہ کی اصل نہین جانتے ہین اپنے مذہب کو سچا اور سب مذہبون کو باطل خیال کرتے ہین یہ لوگ بہت ظالم ہین ملاحظہ فرمائیے کہ کیا سخت تحریر جواب مین روانہ کی ہو اتنہو سختگان کی خوب بن آئی بہت کچھ کہا ایک تو برجیس کو جواب نامہ کے مضمون پر غصہ آیا تھا کانپنے لگا منھ لال ہو گیا اُسی حالت مین ایک مرتبہ پکارا کہ او افریق شاہ بہت جلد حکم دے کہ طبل جنگ بجے مین صبح کو انکو غارت کرونگا یہ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین اور کس بات پر بھولے ہین کیا انھون نے مجکو بھی لقا اور زمرد ثانی خیال کیا ہو مین ویسا نہین ہون کل انکو اس سخت کلامی کا حال معلوم ہو جائیگا کہ پناہ پانی دشوار ہو گی یہ جو حکم برجیس نے دیا سب اہل دربار کانپ گئے باہم کہنے لگے کہ غضب ہو گیا خداوند کو غصہ آ گیا کل ان سب کا خاتمہ ہو ادھر افریق شاہ نے حکم محکم برجیس کو بذریعہ چوبدار کے نقارخانہ مین پہونچایا یہ حکم پہونچنا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارہ میدان مین پھیلی اور لشکر مین کل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا خدا پرستون سے لشکر ارزنگ وچترنگ مین بھی کوس حربی بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لے کر لشکر حریف سے اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہو کر محکوم شاہ سے عرض کیا کہ خداوند لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہو کل وہ کافر خاسر میدان جنگ مین آکر مقابلہ کرینگے جواب نامہ سنتے ہی اُنہے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور باقی خیریت ہو محکوم شاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بتائید ایزدی بجے خدائے بزرگ است مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است حکم دینا تھا کہ یہان بھی کوس حربی بجا اُدھر برجیس نے دربار برخاست کیا اُدھر محکوم شاہ نے رات بھر طرفین

ساماں جنگ رہا طلایہ پھرنے لگا کہ صبح ہوئی اُدھر سے محکوم شاہ اپنا لشکر لیکر بعد فراغ نماز صبح اور اپنی فتح یابی کی دعا کر کے میدان جنگ مین آیا اُدھر سے ارزنگ وچترنگ وطومار شاہ وسرشار شاہ وسع دس لاکھ کے بحکم برجیس میدان جنگ مین آئے خود برجیس نہ آیا نصف لشکر ارزنگ وچترنگ اپنا لیکر گیا تھا اور نصف لشکر آفتاب پرستون کا تھا دس لاکھ مین باقی لشکر پڑاؤ پر تھا اور برجیس یہان دربار آراستہ کیے ہوئے سویرے سے بیٹھا تھا پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے اور تماشائے جنگ مین مصروف تھا اُدھر سے ارزنگ وچترنگ وغیرہ میدان مین پہونچے مقابل لشکر محکوم شاہ کے صف آرا ہوئے دونون لشکرون کی صفین آراستہ ہوئین سقون نے آبپاشی کی تبرداروں نے نکلکر پست وبلند زمین کو ہموار کیا نقیبون نے نقابت کی طریقہ صفوف جنگ کا یہ تھا کہ اُدھر سے طومار شاہ وسرشار شاہ وارزنگ بیٹھے ہوئے تھے تخت قلب سپاہ مین تھا اور قرماسپ ودیلم واسلم برتبۂ سپہ سالاری کھڑے ہوئے تھے قلب لشکر مین محکوم شاہ کا تخت تھا اُسکا فرزند حاکم برتبۂ سپہ سالاری کھڑا تھا اِدھر ایک تخت پر طومار شاہ کے قیصور وحشام وشبرنگ وقہار تھے جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے اُسوقت لشکر کفار سے قیصور اپنے مرکب کو صف سے نکال کر اور طرف بارگاہ برجیس کے سلام کر کے طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا مبارز طلب کیا اُدھر سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا حارث شبستانی تھا محکوم شاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے مین آیا ہمرنگا وری ہوا حارث کا مرکب تین قدم پسپا ہوا اور اُسکا چار قدم بس دونون رانون مین مرکب کو مسل کر ہم مقابل ہوئے نیزہ بازی ہونے لگی حارث نے نیزہ بھی اُسکا ہوائی کیا سختگان ارزنگ کے ہمراہ آیا تھا ارزنگ وطومار شاہ سے کہا کہ قیصور کی خیر نہین ہے یہ ضرور مارا جائیگا یا زخمی ہوگا جب حارث نے نیزہ ہوائی کیا اُسکی نگاہ مین تمام جہان تیرہ وتار ہوگیا اُسنے تلوار کا وار کیا اسکے وار کو بھی حارث نے خالی دیا اپنا وار کیا بس اسی طور سے چند مرتبہ ردوبدل ہوئی ابکی جو حارث نے وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا مگر تلوار نہ رکی سپر کو کاٹ کر خود وطبلغہ کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سر مین در آئی چار اُنگل کا زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مارا تلوار تو سر سے نکل گئی مگر چادر خون کی جاری ہوئی اور قیصور کو غشی طاری ہوئی حارث نے صدا دی کہ اِسکو لیجاؤ اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ کرو یہ مجروح ہوگیا ہے بس ایک اور سردار گمنام لشکر طومار شاہ سے برائے مقابلۂ حارث آیا قیصور کو لوگ واپس لیگئے وہان بارگاہ مین بیٹھا ہوا برجیس تماشہ دیکھ رہا ہو اور سب اہل دربار ہین یہ جو سردار پہونچا اُسنے حارث پر تلوار لگائی حارث نے اُسکی تلوار چھین کر اور زین مرکب پر سے اُٹھا کر بالائے آسمان پھینکا جب وہ طرف زمین کے آنے لگا چورنگ کیا یہ قوت اور یہ طاقت حارث کی دیکھکر اہل دربار برجیس نے باہم چشمک زنی کی اور کہا اشارہ سے کہ بہت زبردست ہو اُدھر حارث نے پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا اُسکو بھی حارث نے جان سے مارا تا دوپہر لشکر طومار شاہ کے یعنے لشکر برجیس کے دس پہلوان مقابلے کو آئے پانچ زخمی ہوئے پانچ مارے گئے اب جو مبارز طلب کیا حارث نے تو لشکر ارزنگ سے باجازت طومار شاہ وارزنگ ارمان شیر صولت نکلا حارث سے مقابلہ کیا حارث نے اُسکو بھی مجروح کیا نہنگان فیل پیشانی نے آکر مقابلہ کیا حارث نے اُسکو بھی مجروح کیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا اُسدن کی میدان داری ہین بہرام مردار خوار حشام دیوکش وغیرہ لشکر ارزنگ کے پہلوان دوپہر سے شام تک مجروح ہوئے اور آٹھ سردار جان سے مارے گئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر

پھر لشکر کفار مین بحکم برجلیس طبل جنگ بجا برجلیس نے اہل دربار سے کہا کہ مین نے صرف دل بڑھانے کے لیے آج اُنکو غالب کیا کہ شاید وہ راہ پر آجائین چونکہ میدان سے سخنگان بھی آچکا تھا یہان موجود تھا عرض کیا کہ یہ لوگ راہ پر نہ آئین گے اور شیر ہونگے آواز آئی تو پریشان نہو ہم غارت کیے دیتے ہین جب یہان طبل جنگ بجا تو لشکر اسلام مین بھی ہرکارون نے خبر کی وہان بھی طبل جنگ بجا دونون طرف کے دربار برخاست ہوئے رات بھر تیاری جنگ ہوی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے طومار شاہ وغیرہ اُسوقت آئے کہ جب برجلیس دربار مین آچکا تھا جب صفین آراستہ ہوچکین نقیب نقابت کر چکے آج لشکر کفار سے شبرنگ خود پرست اجازت لیکر اور بارگاہ برجلیس کو سلام کرکے میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بہزاد طوسی نے نکلکر مقابلہ کیا شبرنگ کو زخمی کیا اور دوپہر تک مین دس پہلوان لشکر آفتاب پرست کے قتل اور مجروح کیے آج پھر دوپہر سے لشکر چترنگ کے پہلوان میدان مین آنے لگے بہزاد کے ہاتھ سے مجروح اور قتل ہونے لگے شام تک پندرہ پہلوان لشکر چترنگ کے بھی مجروح اور مقتول ہوئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر لشکر کفار مین اور لشکر برجلیس مین طبل جنگ بجا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی بجا آج پھر اہل دربار سے برجلیس نے وہی کلمہ کہا اندر سے حجاب قدرت کے دربار برخاست کیا محکوم شاہ نے بھی دربار برخاست کیا رات بھر تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے برجلیس بارگاہ مین آکر بیٹھا یہان بعد صف آرائی اور نقابت نقیبا لشکر کفار سے حشام میدان مین آیا باجازت طومار شاہ اُسی طور سے سلام کرکے مبارز طلب کیا آج لشکر اسلام سے حاکم پسر محکوم نے نکلکر مقابلہ کیا چونکہ حشام زبردست تھا اِس سے حاکم پسر محکوم شاہ نے مقابلہ کیا اور اہل اسلام کا ستارہ بھی اَوج ترقی پر تھا حاکم نے حشام کو مجروح کیا پھر قہار دیوکش نکلا باجازت طومار شاہ وہ بھی مجروح ہوا تا دوپہر پندرہ سردار مجروح اور دس جان سے مارے گئے دوپہر سے لشکر ارژنگ وچترنگ مین لگا لگا شام تک تیس سردارون کی نوبت آئی جسمین بیس تو مجروح ہوئے اور دس جان سے مارے گئے شام ہوگئی دونون بادشاہ طبل باز بجواکر فرودگاہ پر واپس آئے محکوم شاہ نے دربار کیا برجلیس تو دربار مین موجود تھا طومار شاہ وغیرہ میدان سے دربار مین آئے طومار شاہ وغیرہ نے آکر سارا حال جنگ کا بیان کیا اور کہا کہ خداوند کہا تک اپنے بندون کو قتل کرائیے گا خداپرست کسی طور سے راہ راست پر نہ آئین گے آواز آئی کہ پرسون ہم ضرور اُنپر اپنا عذاب نازل کرینگے سخنگان نے عرض کیا کہ یہ لوگ بہت مغرور ہین اِنکو امان دینا یا یہ خیال کرنا کہ کسی طور سے مان جائین بالکل عبث ہے اِنکا قتل ہی لازم ہے آواز آئی کہ پرسون دیکھ لینا یہ حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بموجب حکم نقارۂ رزمی بجایا گیا لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا لشکر اسلام مین بھی ہرکارون نے خبر پہونچائی وہان بھی نقارہ بجا رات بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے برجلیس بارگاہ مین آیا اور سب حاضر دربار ہوئے جب وہان نقیب نقابت کر چکے تو لشکر ارژنگ سے قرماسپ اپنے مرکب کو جولان کرکے اور ارژنگ وطومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار مقابلے کو نکلا نیزہ بازی ہوئی جب تلوار کی نوبت آئی تو سردار اسلام مجروح ہوا اُسنے پھر مبارز طلب کیا اور ایک بہادر نکلا وہ بھی مجروح ہوا پھر مبارز طلب کیا اور دیندار میدان مین آیا وہ بھی مجروح

ہوا پھر مبارز طلب کیا اور ایک جری میدان مین مقابلے کو گیا اُسنے بھی جام شہادت نوش کیا بس
حاکم بن محکوم کو تاب نرہی اپنا مرکب بڑھا کر اور اپنے باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور قرماسپ
سے مقابلہ کیا ہمتنگا ور ہوا دونون مرکب برابر رہے صرف بسبب مسلمان ہونے کے اِستقدر ہوا کہ
قرماسپ کا مرکب نیم قدم ہٹ گیا قرماسپ نے نیزہ مارا حاکم نے نیزے کو نیزے پر روکا تا دیر
نیزہ بازی ہوا کی حاکم نے سنان نیزہ قرماسپ کو نکالدیا اُسکو غصہ آیا چھر پر چھر پڑنے لگی پرنیے
پرنیے اُڑ گئے باہم گرز بازی ہونے لگی نیزے زمین پر پھینک دیے خوب گرز بازی ہوئی جب اُنمین
بھی کار براری نہوئی تو گرز بھی پھینکدیے اور تلوارین نیام سے لین ضرب شمشیر چلنے لگی رد و بدل ہونے
لگی خوب تلوار چلنے لگی نوبت یہ ہوئی کہ سپرین غربال ہوگئین مگر کوئی نہ مغلوب ہوتا ہو نہ غالب راوی
نے بیان کیا ہو کہ دو پہر تک تلوار چلی قریب دو پہر قرماسپ نے برہم ہو کر وار کیا اُسکو حاکم نے اپنی
سپر پر روکا اور خود وار کیا قرماسپ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار حاکم کی ابر سپر کو کاٹ کر
خود و طلبہ کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سر مین در آئی زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مارا تلوار تو جھٹکا کر نکل گئی
مگر چادر خون کی جاری ہوئی غشی طاری ہوئی حاکم نے آواز دی کہ اِسکو لیجاؤ یہ مجروح ہوگیا ہو لوگ
آکر لے گئے حاکم نے مبارز طلب کیا لشکر کفار سے ایک سردار نے نکلکر مقابلہ کیا حاکم نے اسکو بھی
قتل کیا بس تا شام حاکم نے پچیس سردار لشکر کفار کے مجروح کیے اور پندرہ جان سے مارے
جب یہ رنگ طومار شاہ دارزنگ نے دیکھا ایک مرتبہ بارگاہ کیطرف منھ کرکے پکارے
کہ فریاد ہو خداوند آفتاب کی ہم خدا پرستون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین ای خداوند
رحم فرمائیے یہ صدا جب برجیس نے سنی ایک مرتبہ تخت پر بیٹھے بیٹھے دونون ہاتھ تخت پر مارے
اور باواز بلند کہا کہ ای پدر بزرگوار مین آپ سے کہتا ہون یا خداوند آفتاب اب اِن خدا پرستون نے
بہت سر اُٹھایا ہو انپر اپنا اور میرا عذاب نازل فرمائیے ہیچ اِس سبب سے آپسے انکی سفارش کی تھی
کہ یہ بندے بہت ہی پر قوت ہین دوسرے حسین بھی ہین ابھی اِنکو نہ غارت فرمائیے آپ تو
پہلے ہی دن غارت فرماتے تھے یہ خیال تھا کہ شاید راہ راست پر آجائین مگر معلوم ہوا کہ مغرور و سرکش
ہین اب مین اِنکی فریاد آپ سے کرتا ہون گو مین بھی آپکا نائب و فرزند ہون مگر جبکہ آپ موجود ہین
تو مین کیون پیشقدمی کرون یہ جو برجیس نے کہا ایک مرتبہ صدا آئی کہ ای فرزند من و ای نائب من
تو پریشان نہو اور اطمینان رکھ مین نے تو صرف تیری سفارش کے سبب سے نہین غارت کیا ورنہ
ابتک تو غارت کر چکا ہوتا تیرا قبضہ بھی ہوجاتا اب تو نے شکایت کی آج رات بھر انکو مہلت دی جاتی
ہو کل عذاب نازل کیا جائیگا یہ لوگ بہت خود سر ہین کبھی راہ پر نہ آئینگے یہ جو صدا آئی سب اہل
دربار کانپ کر رہگئے باہم اشارے کرنے لگے کہ اب ضرور غضب نازل ہوگا افسوس یہ لوگ مفت
مین برباد ہونے کیسے خودسر ہین کہ کسی طور سے راہ راست پر نہین آتے ہین یہان تو یہ تقریر ہو رہی
ہو اور یہ فریاد برجیس نے کی ہو وہان میدان مین شام قریب ہو اور حاکم اسقدر سردار قتل کر چکا ہو
اور مجروح کہ جنکی کچھ حد نہین اور طومار شاہ نے فریاد کی کہ جسکے سبب سے برجیس نے فریاد کی اور وہ صدا
مذکور برجیس کو آئی کہ برجیس اُس صدا کو سنکے خاموش ہو رہا بس یکایک اُس آسمان سے جو
کہ لشکر اور بارگاہ پر محیط تھا اُسکو حرکت ہوئی اور وہ آسمان دراز ہو کر لشکر طومار پر جو کہ میدان مین صف آرا
تھا محیط ہوا اور ایک مورت مہیب اُس آسمان سے ظاہر ہوئی اور اُسنے رخ لشکر اسلام کی طرف کیا اور پکارا

کر او محکوم شاہ پر ثابت ہو گیا کہ تم لوگ بہت خود سر ہو اور کسی طرح راہ پر نہین آتے ہو اور بہت سے
میرے بندون کو تمنے قتل کیا ہے لہذا تمکو خبر کیجاتی ہے اور اس شب کی مہلت دیجاتی ہے کہ تم لوگ باہم صلاح
کرکے آؤ اور اطاعت کرو اور ترک دین اسلام کرو ورنہ کل صبح کو تم سب پر عذاب نازل ہوگا تم سب
غارت کیے جاؤگے اگر اس میرے کہنے پر عمل نہ کروگے منم فرشتہ قدرت و ملک الموت قدرت محکوم
شاہ وغیرہ نے جواب دیا کہ او مرتد تو کوئی ساحر ہے جا جو تیرے بنائے سے بن سکے بنالے ہم لوگ
کبھی اطاعت نہ کرینگے جادور ہو ہمارے سامنے سے ایسی بدشکلون سے کسی بزدل اور نامرد کو خوف دلا
ہم جان کو جان نہین جانتے ہین سر کو ہتھیلی پر ہمیشہ رکھے رہتے ہین اور تو کیا ہے ہم لوگ وہ نہین ہین
کہ راہ نیک کو ترک کرکے راہ بد اختیار کرین یہ کہکر محکوم شاہ نے ہزارون گالیان دین اور سخت وسست
برجبیس کو کہا یہ جو حرکت محکوم شاہ نے کی بس شکل مہیب تو آسمان مین یہ کہکر پنہان ہوگئی کہ کل تمکو
اس سخت کلامی کی سزا ملیگی اُدھر حاکم نے قصد کیا کہ مبارز طلب کرے مگر اُدھر طومار شاہ نے بصلاح
سپہ نگاران طبل بازگشت بجوادیا شام ہو چکی تھی آج یہ سب خداپرست قصد کیے ہوئے کھڑے تھے کہ اگر
کوئی سردار اسوقت مقابلے کو آیا خواہ وہ مجروح ہو خواہ قتل ہم سب تلوارین پکڑکر لشکر کفار پر جا
پڑینگے اور اُس لشکر کو مار کر بھگا دینگے گو ہم کم ہین اور وہ بہت ہین اور اسی طور سے بھگاتے ہوئے اُس
لشکر پر جا پڑینگے اُسکو بھی قتل کرنا شروع کرینگے یا شکست دینگے یا خود مرجائین گے جو کچھ ہو جب طومار
شاہ نے طبل باز بجوادیا ان لوگون کے دل کی حسرت دل مین رہگئی محکوم شاہ بھی اپنے فرزند کو
اپنے ہمراہ لے کر اور طبل بازگشت بجواکر واپس آیا فرودگاہ پر لشکر نے کمر کھولی محکوم شاہ نے دربار کیا
سب حاضر دربار ہوئے محکوم شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ کل ہم سب پر ضرور سحر ہوگا خبردار رہنا میرے نزدیک
تو بہتر یہ ہے کہ کل تلوارین پکڑکر لشکر کفار پر جا پڑو گو ہماری کیا اصل ہے اُس لشکر کے نزدیک وہ لشکر بہت ہے مگر نام ہو جائیگا
سب نے عرض کیا کہ ہمنے آج ہی قصد کیا تھا گو ہماری ظفر ہو رہی ہے ہم مغلوب نہین ہوئے ہین مگر یہ خیال کیا
کہ انکے ہاتھ سے کسی صورت سے مفر نہین ہے بس وہ کام کرو کہ تا عمر دنیا و قیامت ہم سب کے نام صفحۂ ہستی پر
باقی رہین مگر کیا کرین کہ شام ہوگئی اور طبل باز بجگیا محکوم شاہ نے کہا کہ دیکھا جائیگا کل سہی یہان تو یہ
گفتگو ہو رہی ہے وہان طومار شاہ وغیرہ لشکر لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود دربار
مین آئے برجبیس نے اندر سے حجاب کے کہا کہ کیا گذرا طومار شاہ نے سب حال مقابلے کا اور شکل
کے ظاہر ہونے کا بیان کیا اور محکوم کی سخت کلامی بس برجبیس نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے کل ان
سب کو مین ضرور غارت کرونگا اُسوقت طبل جنگ بجا برجبیس نے دربار برخاست کیا سب سردار
باہم یہ تقریر کرتے ہوئے بارگاہ سے باہر آئے کہ غضب ہو گیا کہ خداوند زادے و خود خداوند کو غصہ آگیا
اب کوئی اہل اسلام سے نہ بچے گا یہ لوگ تو اپنے مقام پر آئے اُدھر محکوم شاہ کو ہرکارون نے جاکر
خبر دی کہ برجبیس نے طبل جنگ بجوایا ہے یہ کہکر کہ کل سب خداپرستون کو غارت کرونگا میرے ہاتھ
سے جاتے کہان ہین محکوم شاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے بقوت یزدانی ہم سب کو قتل
کرینگے اگر ہمارے خدا نے ہماری کمک کی یہان بحکم محکوم شاہ طبل جنگ بجا دربار برخاست کیا
سب سردار اپنے اپنے خیمون مین آئے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے دونون لشکرون مین
طلایہ پھرنے لگا محکوم شاہ و سرداران لشکر نے وہ رات عبادت خدا مین بسر کی اور اپنی ظفر کی
درگاہ خدا سے دعا کی چونکہ آجکل ستارۂ اہل اسلام کا اوبار مین تھا اور کفار کا ستارہ ترقی پر تھا دعا

ان سب کی درجۂ اجابت تک نہ پہونچی نوبت باینجا رسید کہ عابد شب زندہ دار ماہ طرف عبادت خانہ
مغرب کے مع اپنے ہمراہیون کے راہی ہوا یعنے چاند غروب ہو گیا اور آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق
سے شروع ہوئی سب اہل اسلام سجادون پر سے دعا مانگ کر اُٹھے کفن زیب تن کے غسل کیا اُسپر
سے لباس پہنا ہتھیار لگائے در دولت محکوم شاہ پر آکر کھڑے ہوئے اُنکو یقین ہو گیا تھا کہ آج ضرور
یوم شہادت ہم سب کا ہی کیونکہ ہمنے کل بہت سخت کلامی کی ہی اس سبب سے یہ بندوبست کیا یہان
محکوم شاہ بھی اسی طور سے آراستہ ہوکر اپنے خیمے سے برآمد ہوا لشکر آراستہ پایا سب کو ہمراہ لیکر
طرف میدان جنگ کے چلا اور حکم دیدیا کہ کل خیمہ وغیرہ شہر مین لیجاؤ اور وزیر سے کہا کہ شہر کا بندوبست
کرے قلعے کو آلات حرب وضرب سے آراستہ کرے آج رنگ مقابلے کا اچھا نہوگا شاید ہمارے شکست
ہو تو ہم آکر قلعہ بند ہون محکوم شاہ بہت عقلمند اور دانا تھا انجام کا بہت خیال رکھتا تھا اسی سبب سے
یہ حکم دیا اسیوقت کارندے سب خیمے وبارگاہین وغیرہ اُکھڑوا کے اندر شہر کے لیگئے اہل شہر نے جو دریافت
کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ظفر ہو گئی بادشاہ بھی شام تک تشریف لائینگے یہان بہت خوشی سب
اہل شہر کو ہوئی مگر ان لوگون نے جاکر وزیر کو حکم شاہی سے خبردار کیا اور جو اہل شہر سے کہا تھا وہی
وزیر سے کہا کہ ہمنے اہل شہر سے یہ کہا ہو وزیر نے کہا کہ تمنے بڑی دانائی کی اور خود وہان دربار مین آیا
اور سب کو جمع کر کے حکم دیا کہ قلعہ آراستہ کرو لوگون نے دریافت کیا کہ کیا ہوا کہا کہ اپنا بندوبست
پیشتر سے کرنا پر ضرور ہی جنگ ہو سردار و خدانخواستہ بادشاہ کو شکست ہو اور قلعہ بند ہون تو یہ سب
سامان درست ہونا لازم ہی تاکہ وقت پر دقت نہو اُنھون نے کہا کہ ہمنے تو شہر مین یہ چرچا سنا ہی
کہ ظفر ہو گئی اور بادشاہ شام تک مع خدم وحشم تشریف لاتے ہین ہم مبارکباد دینے والے تھے
آپ یہ فرماتے ہین وزیر نے کہا کہ اسمین یہ مصلحت ہی کہ اگر مین ایسا ظاہر کر دیتا تو شہر مین غدر مچ جاتا
اور لوگ پریشان ہوتے شاید ظفر ہو جاتی تو یہ پریشانی اہل شہر کو بیکار کی ہوتی سب نے جواب
دیا کہ بجا ارشاد ہوا بس سب سردار یہان تو اسیوقت سے جو کہ باقی تھے قلعے کا بندوبست کرنے لگے یہان
تو بندوبست قلعہ ہو رہا ہی وہان محکوم شاہ میدان مین پہونچا صف آرا ہوا اُدھر لشکر کفار مین
جب بہر جبیس بارگاہ مین حجرۂ ناموس سے آچکا تو اُسوقت طومار شاہ وغیرہ مع ازنگ د
چترنگ کے دس لاکھ کا لشکر لیکر میدان مین آکر ہم مقابل لشکر اسلام صف آرا ہوئے جب
صف بندی ہو چکی اُسوقت نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی اور بعد نقابت کے داخل
لشکر ہوئے دونون لشکرون پر سناٹا سا چھا گیا بعد تھوڑے عرصے کے لشکر کفار سے ایک پہلوان
صمصام جنگ خیز باجازت طومار شاہ میدان مین آیا مبارز طلب کیا اُدھر سے ایک دلاور
نے محکوم شاہ سے اجازت لیکر پودا باگ کا لیا ابھی وہ بہادر مقابل صمصام نہ پہونچا تھا کہ وہ
آسمان جو کہ محیط تھا میدان پر اُسمین برق چمکی اور صدا آئی کہ ای خداپرست کہان جاتا ہی ادھر دیکھ
یہ جو صدا آئی تو اُس بہادر نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ جو آسمان محیط لشکر کفار
ہی اُس سے ایک شکل مہیب ظاہر ہی جیسے ہی اس دلاور نے دیکھا اُس شکل سے صدا آئی
کہ کیون اپنی جان تلف کرتا ہی اپنے خدا کو پہچان اور اپنی زندگی کو غنیمت جان بہر جبیس کو سجدہ کر
اُس بہادر نے اُس شکل کو دیکھکر اور وہ صدا سنکے لاحول زبان پر جاری کی اور فوراً دوش پر سے
کمان لی اور یہ اپنے دل مین خیال کر کے کہ اس شکل نجس کو نشانۂ خدنگ بنائیے یہ سوچکر اور ترکش ۱۰

سے تیر نکالا کمان مین پیوستہ کر کے اُس شکل کو تاک کر قصد کیا کہ خدنگ کو رہا کرون کہ صدا آئی او خطا کار کیا کرتا ہی اپنے خدا کو نشانۂ خدنگ بناتا ہی ارے کیون اپنی جان کو برباد کرتا ہی یہ مرغ تیر میرا کچھ نہ کر سکیگا یہ کھولکر بیجا ئیگا و زاغ کمان چلا کر اگر مجھکو جلال آگیا تو پھر تجھکو گوشۂ پناہ نہ ملیگا سواے جان دینے کے کچھ نہ حاصل ہوگا یہ کب سنتے ہین تیر کو رہا کیا اُدھر سے تیر چلا اُدھر وہ شکل اُس آسمان پر پنہان ہوئی یہ کہکر کہ تم سب کی قضا ہی آگئی ہی شکل کا پوشیدہ ہونا تھا کہ اُسی مقام پر سے ایک آفتاب پیدا ہوا خورشید اصلی پنہان ہوگیا گرمی کی شدت اُسی طور سے ہوئی جیسا کہ مقابلہ ارژنگ پرستون کے جب آفتاب نکلتا تھا اور گرمی کی شدت ہوتی تھی سب خدا پرست گرمی سے پناہ مانگنے لگے اُس گرمی سے پناہ پانی دشوار ہوئی یہان یہ بہادر تیر لگا کر کھڑا ہوا اور قصد کیا کہ میدان مین جاؤن کہ وہ آفتاب نکلا جیسے ہی اُس تیر پر آفتاب کا عکس پڑا تیر جل کر خاک ہوگیا انھون نے دوسرا تیر اور نکالا اور پیوستہ کرکے قصد کیا کہ رہا کرون آفتاب کو نشانۂ خدنگ بناؤن کہ آفتاب کا عکس اِس بہادر پر پڑا بس ساکت ہوکر رہگیا جسطور سے کمان کو کھینچا تھا اُسی طور سے رہگیا بس جیسے ہی عکس پڑا سر سے دھوان نکلا عرصہ نہ گذرا تھا کہ گوشۂ کمان سے شعلہ پیدا ہوا اُسنے اُس بہادر کو مثل چنار خشک کے جلا دیا ایکبارگی شدت گرمی سے اہل اسلام بیقرار تھے مگر ضبط کیے ہوئے تھے دوسرے یہ جو واقعہ درپیش ہوا اور حیران ہوئے مگر استقلال کو کام مین لائے قضا کو مقدم خیال کیا عنان صبر کو ہاتھ سے نہ دیا بڑے دیندار تھے اس واقعہ کو بھی سحر کا کارخانہ خیال کرکے خاموش رہے اُسی طور سے صف بستہ کھڑے رہے وہ آفتاب اِس بہادر کو جلا کر پنہان ہوگیا خورشید عالم تاب نکل آیا گرمی جاتی رہی کہ پھر اُس صمصام نمک حرام نے مبارز طلب کیا اُدھر سے پھر ایک بہادر نکلا اور مقابلے کو چلا پھر وہی واقعہ درپیش ہوا کہ اُس شکل نے پہلے نکلکر نصیحت کی جب نہ مانا تو آفتاب نے ظاہر ہوکر جلا دیا اور پوشیدہ ہوگیا صمصام نے مبارز طلب کیا اِن لوگون کو کب یہ تاب تھی کہ مقابلے کو نہ جاتے پھر مقابلے کو ایک جری نکلا وہ بھی اُسی طور سے جل کر خاک ہوگیا اب اِنکو تاب نہ رہی محکوم شاہ نے خیال کیا دل مین کہ اگر ایک ایک اِسی طور سے جائیگا تو یہ آفتاب سحر جلا دے گا بہتر یہ ہی کہ ایک مرتبہ حملہ کردو جو کچھ ہو یا تو مرجاؤ یا قتل کرکے بھگا دو گو یہ امید نہین ہی کہ بھگا دین کیونکہ وہ لوگ بہت ہین اور ہم کم یہ مثال ہی جیسے آٹے مین نمک اِس جلنے سے تو یہ مرنا بہتر ہی کہ تلوار سے مرین اپنی حسرت دل کو نکالے بس یہ تصور کرکے لشکر کو حکم دیا کہ اِن کفار کو مارلو گو آج خلاف طریقۂ صاحبقران یہ حقیر جنگ مغلوبہ کا حکم دیتا ہی گو ہمارے مذہب کے بالکل خلاف ہی مگر کیا کیا جائے اِس بے بسی کے مرنے سے تو بہتر ہوگا یہ حکم دینا تھا کہ کل اہل اسلام تلوارین پکڑ پکڑ کر اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر بگلین اُٹھا کر ایک مرتبہ حملہ کرکے چلے محکوم شاہ نے بھی تخت کو ترک کیا مرکب پر سوار ہوا اور خود بھی تلوار پکڑ کر چلا اِدھر اہل اسلام نرغہ کرکے چلے اب اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ یہ جو حال کفار نے دیکھا طوما شاہ نے حکم دیا کہ خدا پرست بقصد جنگ مغلوبہ آتے ہین تم لوگ بھی اُنپر حملہ کرو یہ حکم دینا تھا کہ کفار بھی ایک مرتبہ اپنے مقام سے تلوارین اُٹھا کر چلے یہ جبیس بارگاہ مین بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اہل دربار سے بار بار حجاب قدرت کے اندر سے کہتا ہی کہ تم سب نے میری قدرت اور میرے غضب کو دیکھا کہ کیونکر مین نے خدا پرستون کو جلایا اور کیونکر اُنکو غارت کیا وہ لوگ ایسے نادان ہین کہ خود تو کم ہین اور اِس لشکر سے جنگ مغلوبہ پر آمادہ ہوئے ہین اِس نادانی کی کوئی حد ہی سب اہل دربار

کہہ رہے ہین کہ آپکی بڑی قدرت ہی اور بہت بڑی شان آپکے غیظ و غضب سے کسی کو پناہ نہین ملسکتی ہی اِن سب نے اپنی مفت مین جانین تلف کین یہان تو یہ گفتگو ہورہی ہی اُدھر دونون لشکر ملگئے باہم تلوار چلنے لگی بازار مرگ گرم ہوگیا سوار و پیدل مرمرکر گرنے لگے بسمل مثل مرغ سربریدہ کے خاک پر لوٹنے لگے اہل اِسلام نے اُسدن ایسی جراُت کی کہ پہلے حملہ مین کئی ہزار کفار قتل کیے مگر چار دن طرف سے گھر گئے اپنی شمشیر زنی سے باز نہین آتے ہین اہل اِسلام کی شمشیر کا یہ حال ہی کہ بموجب شعر بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ✤ یکے را دو کرد و دو را چار کرد ✤ نعرہ بہادران سے زمین معرکہ ہل رہی تھی جوے خون روان تھی سر مثل حبابون کے تیر رہے ہین تن مثل مگر کے ہاتھ مثل ماہیون کے نیزے مثل افعی دراز کے سپر ین مثل سنگ پشت کے بازار مرگ ہی کہ گرم ہی زمانہ رستخیز برپا ہی نقیب بہادرون کے دل بڑھا رہے ہین اہل اِسلام قدم جمائے ہوئے لڑ رہے ہین کھیت سے باہر نہین ہوتے ہین اتنے بڑے لشکر سے ثابت قدمی سے لڑ رہے ہین ملک الموت ہر طرف روحین قبض کرتے پھرتے ہین ایک کی روح قبض کی ہزار مرکر گرے آب تیغ کی طغیانی ہی سپرون کی کالی گھٹا بلند ہی درمیان برق شمشیر چمک رہی ہی سنانین مثل شرارون کے چمک رہی ہین صدائے سم اسپان سے زمین معرکہ کو زلزلہ ہی تابرون کی صدا سے کچھ سنائی نہین دیتا ہی جنگی باجے بج رہے ہین ایک طرف حاکم بن محکوم شاہ وہ شمشیر زنی کر رہا ہی کہ کفار کو پناہ نہین ملتی ہی شعر یکے زخم زد بر تن پہلوان ✤ کزان زخم لرزید پیر و جوان ✤ کسی مقام پہ چقا چاق خنجر بلند ہی باہم کفار و مومن خنجرون سے لڑ رہے ہین جوے خون جاری ہی اس مقام پہ یہ شعر ہی شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید ✤ زمین خون شد و خون بجیحون رسید ✤ ایک سمت گرز زنی ہورہی ہی صدائے تڑاق تڑاق بلند ہی کفار پیوند خاک ہورہے ہین باجے جنگی بج رہے ہین صورت یہ ہی کہ ابھی تک اہل اِسلام کا غلبہ ہی کفار کو گوشہ پناہ نہین ملتا ہی سوائے کہ زخم کے زخمی ہو ہو کر گر رہے ہین اہل اِسلام بڑھتے ہوئے چلے آتے ہین گو اہل اِسلام تین لاکھ ہین اور کفار دس لاکھ مگر جی چھوڑ دیے ہین کیون نہو کس کے زیر کیے ہوئے ہین اور کس بہادر کی آنکھین دیکھے ہوئے ہین جو کہ ہزار کو برابر ایک کے جانتے ہین ایسی جنگ رستم نہ اہل اِسلام نے کی اور ایسی کفار کشی کی کہ لاشون کے ڈھیر سرون کے انبار لگ گئے مرکب کوتل پھر رہے ہین لاشون کو پامال کرتے ہوئے غبار اِسقدر میدان جنگ مین بلند ہی کہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی بنگیا ہی جیسا کہ شاعر نے شعر کہا ہی شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ✤ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ✤ صدائے بندوق سے گوش کر ہون گر ہوئے جاتے ہین یہ رنگ جو برجیس نے بارگاہ سے بیٹھے بیٹھے دیکھا اور خیال کیا کہ خدا پرست بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہے ہین گو میر لشکر بکثرت ہی مگر بھاگتا پھرتا ہی اور ہزارون میرے لشکر کے سوار مارے گئے ہین اہل اِسلام جان دے دے کر لڑ رہے ہین ایک مرتبہ خونخوار شاہ سے کہا کہ مسمار شاہ کو مع دس لاکھ لشکر کے برائے کمک طومار شاہ روانہ کرو خونخوار نے مسمار کو روانہ کیا اُسیوقت لشکر مین کرنہدی ہوئی لشکر تیار ہوکر مسمار شاہ کے ہمراہ روانہ ہوا یہان برجیس نے ایک مرتبہ قبہ بارگاہ کی طرف سر اُٹھا کر کہا کہ ای والد بزرگوار یہ کیا کہ اہل اِسلام کم ہین اور غالب آتے ہین یہ وقت کمک ہی اپنے بندون کی کمک فرمائیے آواز آئی کہ پریشان نہو ہم غافل نہین ہین کوئی فعل ہمارا خالی از مصلحت نہین ہوتا ہی تو نے مسمار شاہ کو روانہ کیا خوب کیا اب مین اپنا عذاب نازل کرتا ہون

دیکھ لے یہ جو صدا آئی سب اہل دربار کانپ کر رہگئے برجیس خاموش ہو رہا اُدھر جنگ مغلوبہ
ہو رہی تھی طومار شاہ لڑ رہا تھا مگر لشکر بہت کام آیا تھا اہل اسلام نے جی چھوڑا دیے تھے ہزارون
لاشین خاک معرکہ پر پڑی ہوئی تھین سر مانند اولون کے پڑے ہوئے تھے کہ مسمار شاہ لشکر لیکر
پہونچا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا بدین سبب فتح کی شکست ہوگئی فوج تازہ جو پہونچی
اُسنے چارون طرف سے گھیر لیا اور لڑنے لگے اہل اسلام بھی لڑنے لگے دونون طرف کے سوار و
پیدل قتل ہو ہو کر گرنے لگے پھر رستخیز بپا ہوا پھر مینھ سرون کا برسنے لگا پھر برق شمشیر چمک
چمک کر گرنے لگی پھر دریاے خون کی طغیانی ہوئی پھر کشتی حیات مرگ طوفان مین
مبتلا ہوئے بازار مرگ پھر گرم ہو گیا یہ لشکر تازہ جو آیا اِسنے لڑائی کو ردکا دن بھر
ہوا ہے کہ اہل اسلام لڑ رہے ہین ایک تو یہ لوگ کم ہین دوسرے بہت سے مجروح
ہو گئے ہین مگر اُسی طور سے لڑ رہے ہین کسی مقام پر کمی نہین کرتے ہین عجب طرح کی جنگ واقع
ہوئی ہو نشان لشکر بلند ہین ادھر تو لشکر تازہ نے دباؤ ڈالا اُدھر برجیس نے جو فریاد کی ایک مرتبہ
آسمان شق ہوا اور آفتاب ظاہر ہوا اُسکی گرمی نے اہل اسلام کو پریشان کیا ایک جنگ مغلوبہ کی گرمی
دوسرے آفتاب کی تیسرے یہ غضب ہوا کہ اُس آفتاب نے جلانا شروع کیا اب اہل اسلام کا
عجب عالم ہوا ٹھہرنا مشکل دم لینا دشوار ہوا اسی اثنا مین جو کہ لشکر کو لڑوا رہا تھا یعنے حاکم بن محکوم
شاہ وہ ہاتھ سے دیلم کے مجروح ہوا اُدھر محکوم شاہ سے اور مسمار شاہ سے مقابلہ ہو گیا محکوم
شاہ نہایت پریشان تھا اور یہ سبب تھا ایک تو گرمی کے باعث سے اور اپنے لشکر کے لوگون کے
جلنے کے سبب سے دوسرے اپنے فرزند کے مجروح ہونے کے سبب سے بس یہ بھی مجروح ہوا
ورنہ مسمار کی یہ لیاقت نہ تھی کہ محکوم شاہ کو مجروح کرتا محکوم شاہ کا زخمی ہونا تھا کہ ایک مرتبہ
لشکر اسلام کے قدم اُٹھ گئے کچھ لوگ حاکم بن محکوم شاہ کو تخت پر ڈال کر میدان جنگ سے لے
نکلے اور کچھ لوگون نے محکوم شاہ کی فوج مین سے جو اپنے افسرون کو مجروح دیکھا کمر ٹوٹ گئی گھونٹ
کھایا اور جھرمٹ کھا کر جنگ سے گریز کرنے لگے اور سب ایک سمت کو جمع ہوئے اِس قصد سے کہ گو سردار
ہمارے مجروح ہوئے ہین مگر ہم ایسے حملہ کرین کہ کفار بھی یاد کرین مگر کفار نے جمع نہونے دیا
پراگندہ کر دیا اُدھر اسلم بن تورج نے نشان لشکر اسلام کو قلم کر کے گرا دیا نشان کا گرنا تھا کہ اب
بالکل فوج اسلام کا دل ٹوٹ گیا یہ نشان کا قلم ہونا ادبار کا آنا ہو بس لشکر ایک مرتبہ فرار پر آمادہ
ہوا اور چل نکلا کفار نے قصد کیا کہ گھیر کر ان سب کو قتل کر لین کہ آواز آئی ای بندگان من ان سب کو
نکل جانے دو کیا حاصل یہ جو صدا آئی کفار نے ایک طرف راہ خالی کر دی اہل اسلام نے جو راہ
پائی اُسی طرف سے بھاگے آگے آگے تو لوگ محکوم شاہ کو اور حاکم بن محکوم شاہ کو لیے ہوئے
بھاگے جاتے تھے عقب مین اُنکے کل لشکر جو کہ قتل ہونے سے بچا ہو وہ تھا اُنکے عقب مین
کفار قتل کرتے ہوئے آتے تھے یہان در شہر کھلا ہوا تھا کہ یہ لوگ ایک مرتبہ داخل شہر ہوئے
اور کل لشکر بھی جب کفار اُنکے عقب مین قریب شہر پہونچے قصد کیا کہ اسیوقت شہر مین جائین اور قتل
کر کے شہر پر قبضہ کر لین پھر صدا آئی کہ انکو شہر مین جانے دو تعاقب چھوڑ دو کوئی ضرورت تعاقب کی
نہین ہے یہ جو صدا آئی کل لشکر ٹھہر گیا اہل اسلام بہت جلد داخل شہر ہوئے در شہر بند کر لیا پل تختہ
اُٹھوا دیا باندھ کھول دیا خندق مین پانی بھر دیا جب یہ سب بندوبست ہو گیا اہل اسلام تو داخل شہر

ہوئے اُدھر کفار کو صدا آئی کہ اب لشکر کو واپس آؤ کوئی ضرورت نہین ہی اگر یہ لوگ قلعہ بند ہوئے ہین تو جا کہان سکتے ہین سب کو ایک مرتبہ قتل کرونگا اور غارت مین اپنا اب انپر ضرور عذاب نازل کرونگا مگر ہان یہ تدبیر ضرور لازم ہی کہ کچھ لشکر گرد قلعہ بطور محاصرہ مقیم ہو تاکہ اہل اسلام یہ نہ کرین کہ قلعہ سے نکل کر لشکر پر شبخون مارین یہ جو حکم ملا بس اُسیوقت طومار شاہ نے قیصور آدم خوار کو مع ایک لاکھ سپاہ کے گرد قلعہ فروکش ہونے کا حکم دیا اور خود کل لشکر کو لیکر قرودگاہ پر واپس آیا شمار جو کیا تو اپنے لشکر کے سوارون کو قریب ایک لاکھ کے مجروح پایا اور قریب پچاس ہزار کے کشتہ پائے اور اہل اسلام اُس جنگ مین قریب بیس ہزار کے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ کفار نے اپنے لشکر کی لاشون کو تو جلا دیا اور زخمیون کو برائے علاج شفا خانہ مین روانہ کیا اہل اسلام کی لاشون کو میدان جنگ سے اُٹھوا کر ایک غار کھدوا کر اُسمین ڈالدیا اُوپر سے خاک ڈالدی یہ سب بندوبست کر کے طومار شاہ لشکر لیکر قیامگاہ پر آیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود دربار مین آیا جب بیٹھ چکا آواز آئی کہ اے بندۂ من کیا ہوا سب حال طومار شاہ نے بیان کیا حکم ہوا کہ کل قلعہ پر نرغہ کرنا اور قلعے کو لیلینا ہمنے مہلت اِس سبب سے اُنکو دی ہی کہ اُنکو قلعے پر بھروسہ بڑا ہی وہ یہ بھی حسرت اپنے دل کی نکال لین کوئی حسرت باقی نہ رہجائے طومار شاہ نے کہا کہ بہت خوب بس برجیس نے یہ حکم دے کر طبل بجوایا کہ کل قلعہ پر یورش ہوگا اور دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُدھر زیر قلعہ قیصور مع ایک لاکھ سپاہ کے محاصرہ کے لیے اُترا ہی قلعے کو بالکل گھیر لیا ہی بیرون قلعہ و شہر تو یہ بندوبست ہوا اندرون قلعہ جو سب لشکر داخل ہوا اور جو مجروح تھے وہ تو شفا خانہ کو روانہ ہوئے اُنکا علاج ہونے لگا وزیر محکوم شاہ اور محکوم شاہ کو اُسی حالت سے ایوان مین لایا ٹانکے لگوائے بادشاہ کے اور فرزند بادشاہ کے بھی اور کل سردارون کے بادشاہ کو ہوش آیا اپنے کو قلعے مین پایا حال دریافت کیا وزیر نے جو حال سُنا تھا سب بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ تم جا کر قلعے کا بندوبست کرو جو لشکر قتل ہونے سے بچکر آیا ہی اور داخل قلعہ ہی اُسکو مقام مناسب پر فروکش کرو اور خوب قلعے کا بندوبست کرلو نرغہ ضرور ہوگا وزیر بادشاہ کے پاس آیا اور خوب بندوبست کرلیا دو لاکھ اسی ہزار سپاہ بچی گو تین لاکھ تھے جسمین بیس ہزار تو کام آئے اسقدر باقی تھے اُنمین دس ہزار مجروح تھے بس دو لاکھ ستر ہزار سپاہ کو فصیل اور برج قلعے پر مقرر کیا توپین کئی ہزار قلعے پر چڑھوادین اور ہر مقام پر پہرہ چوکی مقرر کر کے خدمت بادشاہ مین آیا یہان سب حاضر تھے حاکم بن محکوم بھی پٹی باندھے بیٹھا تھا کہ چوبدر دروازے سے ہرکارے آئے اُنھون نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ کفار نے طبل یورش بجوایا ہی اُنکا قصد ہی کہ کل قلعے پر یورش کرین باقی خیریت ہی اور قیصور ایک لاکھ سے گرد قلعہ محاصرہ کیے ہوئے پڑا ہی محکوم نے وزیر کی طرف دیکھا اُسنے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون قلعہ خوب آراستہ ہی کیا طاقت حریف کی کہ قلعہ لے سکے بس محکوم نے ایک آہ سرد دل سے کھینچی اور کہا کہ افسوس مین بھی مجروح ہون اور میرا فرزند بھی اور کل سردار کیا ہوگا سب نے کہا کہ ہم سب اپنی جانین لڑا دینگے حریف کو اندر شہر کے نہ آنے دینگے اُسوقت سب ایک قسم ہوئی بس محکوم نے ناموس کو اپنے عیار کے ہمراہ کیے کہ نام اُسکا تیز رفتار تھا مع دس ہزار سوارون کے اور خزانے کی طرف عرگوشیہ کے اپنے بھائی احکام شاہ کے پاس روانہ کیا اور سب حال تحریر کردیا وہ ناموس کو چوبدر دروازے سے لے کر

طرف زنگوشیہ کے چلا گیا یہان یہ خبر تو آچکی تھی کہ طبل یورش بجا ہی بس سب نے سجادے بچھائے
اور عبادت خدا مین مصروف ہوئے اُدھر لشکر کفار مین شب بھر تیاری یورش ہوا کی محکوم شاہ
نے کل اہل شہر کو طلب کر کے کہا کہ تم لوگ کیون میرے ساتھ اپنی جان دو اُسکی اطاعت کر لو اور
تقیہ کر لو جب صاحبقران اُسکو قتل کرینگے خواہ یہ اطاعت کرین اُسوقت پھر تم اپنے دین کو اختیار
کر لینا مین تو ایسا نہ کرونگا اہل شہر نے جواب دیا کہ ہمسے تو یہ نہو گا کہ ہم تقیہ کرین اور آفتاب کو
خدا جانین جو آپ کا حال ہوگا وہ ہم سب کا ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین اگر مر گئے تو مرتبۂ شہادت
پایا ایسا مرنا تو بہتر ہی یہ جو اہل اسلام نے کہا محکوم کو اُنپر بہت بھروسہ ہوا اور اُنسے بہت خوش ہوا
اور کہا کہ خدا تمھارا مرتبہ بلند کرے بس سب اہل شہر اپنے اپنے مکان پر آئے رخصت ہو کر اور سب
مسلح و مکمل ہوئے اور کفن پہن لیے اپنی اپنی عورتون کو ہمراہ ناموس شاہی کے روانہ کر دیا یہانتک
کہ وہ رات تمام ہوئی محکوم شاہ فصیل قلعے پر آکر بیٹھا اور سب سردار گرد گولندازون کو طلب کر کے
انعام کا امیدوار کیا اُنھون نے آکر توپون کو درست کیا مستعد حکم قضا تصمیم کھڑے ہوئے اُدھر صبح
کو برجیس آکر دربار مین بیٹھا طومار شاہ کو حکم دیا کہ قلعے پر یورش کرو اور ہرکارون کو روانہ کیا
کہ جو لشکر زیر قلعہ اُترا ہوا ہی وہ بھی آراستہ ہو ہرکارون نے آکر قیصور کو حکم برجیس سے آگاہ
کیا یہان لشکر آراستہ ہوا اُدھر سے طومار شاہ وغیرہ مع ارژنگ و چترنگ کے پندرہ لاکھ سپاہ
لیکر برائے یورش روانہ ہوئے سب سامان جنگ و قلعہ گیری ہمراہ تھا یہان در قلعہ پر دیدبان
بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے اُنھون نے دیکھا کہ لشکر کفار مثل مور و ملخ کے برائے یورش چلا آتا ہی
بادشاہ سے عرض کیا کہ کفار بقصد یورش آئے ہین کیا حکم صادر ہوتا ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ آنے
دو چونکہ اِن سب کا ستارہ گردش مین ہی کوئی تدبیر و تدارک بن نہین پڑتا ہی اُدھر طومار شاہ
مرکب اُٹھائے ہوئے سامان قلعہ گیری لیے ہوئے آپہونچا قیصور بھی ہمراہ ہوا طرف قلعہ کے چلے
ہلہ کر کے اور یہ کہتے ہوئے کہ قلعے کو لیلو آگ لگا دو اہل شہر کو قتل کرو اُدھر دیدبان نے عرض کیا کہ نصف
میدان جنگ طے کر کے آگئے ہین اب خوب زد پر ہین یہ سننا تھا کہ محکوم شاہ نے ہوائی اُٹھا کر
فیر کی یہ علامت تھی شر کی ہوائی کا فیر ہونا تھا کہ گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر مہتاب دکھائی
بس مہتاب کا دکھانا تھا کہ ایک مرتبہ پانچ ہزار توپ کی صدا بلند ہوئی زمین معرکہ ہل گئی تمام عالم
دھوان دھار ہو گیا سوائے دھوئین کے کچھ نہ نظر آتا تھا جو صف لشکر کفار کی آگے بڑھ آئی تھی
وہ مسمار ہو گئی گولہ مثل اولے کے برسنے لگا ہزارون کے سر اُڑ گئے ہزارون کے مرکب اور ہزارون
کے ہاتھ اُڑ گئے کوسون تک لاشین نظر آنے لگین اِسطور سے سر و صدر مقتولون کے ہوا پر اُڑ
رہے تھے جیسے چیلین منڈلاتی ہین ایک ہی فیر مین پندرہ ہزار سپاہ کام آئی لشکر کفار کے قدم اُکھڑ گئے
اور زد پر سے ہٹ کر کھڑے ہوئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ہاتھ روک لو گولندازون نے ہاتھ روک
لیا اب جو دیکھا سب اہل قلعہ نے تو دور تک لاشون کے سوا کچھ نہ نظر آتا تھا اور کفار دور کھڑے
ہوئے تھے یہان سب خوش ہوئے مگر ستارہ گردش مین تھا پھر طومار شاہ نے لشکر کو آمادہ
کر کے یورش کا حکم دیا اور خود مرکب اُٹھا کر چلا اُدھر دیدبان نے پھر عرض کیا کہ لشکر آتا ہی یہان
گولنداز توپین درست کر چکے تھے کہ جب کفار زد پر آگئے دیدبان نے عرض کیا کہ زد پر آگئے پھر
بادشاہ نے ہوائی داغی ہوائی کا داغنا تھا کہ گولندازون نے توپون کو سیدھا کر کے جو آگ بتائی

پھر اُسی مرتبہ کی طرح سے پھر صدا بلند ہوئی کفار پر آگ برسنے لگی سر اُڑ گئے اگلی مرتبہ بیس ہزار کفار کام آگئے اِسی طور سے تین حملہ کیے ان تین حملون مین ایک لاکھ کفار مارے گئے اور زخمی ہوئے اُسوقت طومار شاہ نے بارگاہ کی طرف مُنھ کرکے فریاد کی کہ اے خداوند ابتو ہم لوگ بہت پریشان ہوئے ہین ہر مرتبہ کے حملہ مین ہزارون آپکے بندے کام آگئے ہین یہ جو فریاد کی بس برجلیس کے کان مین صدا فریاد طومار شاہ کی پہونچی یہی سبب تھا کہ یہی دور لشکر ہو جب یہ فریاد کی مین برجلیس سن لے اِسنے بھی قبہ بارگاہ کی طرف سر اُٹھا کر فریاد کی یا خداوند وا اے پدر بزرگوار کمک فرمایئے طومار شاہ کی بس یہ جو فریاد کی آواز آئی کہ اب تیری خوشی ہو کہ غارت کردون خیر لے غارت ہوئے جاتے ہین راوی نے بیان کیا ہو کہ جب یہ صدا آئی اِدھر صدا آئی اُدھر آسمان مین درازی شروع ہوئی کہ دفعۃً وہ آسمان نیلگون قریب قلعہ پہونچگیا یہان گو لند از ہاتھ روکے ہوئے کھڑے تھے میدان مین ہزارون لاشین پڑی ہوئی تھین طومار شاہ قلعے سے دور کھڑا ہوا تھا کہ وہ آسمان محیط ہو گیا اور برق چمکنے لگی اور مقابل قلعہ ہو کر محیط ہوا محکوم شاہ وغیرہ نے جو اُس آسمان کو دیکھا باہم کہنے لگے کہ اب غضب ہو گیا کہ برجلیس نے ساحرون کو روانہ کیا اب قلعہ فتح ہو جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ کیا فائدہ جان دینے سے تم سب بلکہ اِس شہر سے نکلکر زرنگو شیہ کو چلے جاؤ کیون اپنی جانین برباد کرو جبتک مقابلہ لشکر سے تھا فتح کی امید تھی اب سحر سے مقابلہ ہی ہم کیا کر سکتے ہین سوائے مرجانے کے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپ کا حال ہوگا وہ ہمارا ہوگا ہم آپکو کیونکر چھوڑکر جائین یہ سنکے محکوم شاہ چپ ہو رہا اُدھر اُس آسمان سے ایک شکل مہیب پیدا ہوئی اور سامنے محکوم شاہ واہل قلعہ واہل شہر کے قائم ہوئی اور پکار کر کہا کہ سب نے سنا اے اہل قلعہ واے اہل شہر ومحکوم شاہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو بس خیر اِسی مین ہو کہ تم اگر برجلیس کی اطاعت کرو دین خدا پرستی ترک کرو اور آفتاب پرستی قبول کرو اگر اِسوقت اِس پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ سب کو خداوند جلا کر ابھی ابھی خاک کر دینگے ایک بھی نہ بچے گا یہ سُنکے اہل شہر ومحکوم شاہ نے ہزار ہزار لعنت برجلیس اور آفتاب پرستون پر کی اور کہا کہ وہ کیا غارت کریگا ہمارا خدا ہمکو تمھارے شر سے بچائیگا اور بہت سخت وسُست کہا پھر صدا آئی کہ تم سب کی قضا آئی ہو خیر تمکو اختیار ہو دیکھو عذاب نازل ہوتا ہو یہ کہکر وہ شکل اُسی آسمان مین پنہان ہو گئی اب پھر حرکت ہوئی آفتاب عالم تاب پوشیدہ ہو گیا سب کو یقین ہو گیا کہ شام ہو گئی یکایک دوسرا آفتاب اُس آسمان سے پیدا ہوا جو کہ محیط تھا اُسکا ظاہر ہونا تھا کہ قلعے مین اِسقدر گرمی پیدا ہوئی کہ زمین و دیوار و در جلنے لگے کہ ہتھیار تک جلنے لگے پیاس کی شدت ہو گئی ہر ایک بسبب پیاس اور گرمی کے بیقرار ہو گیا ابتو اہل قلعہ کی عجب حالت ہوئی کہ جو ماہی بے آب کی حالت ہوتی ہو مگر کیا بہادر تھے اُسی طور سے بیٹھے رہے جو جس مقام پر جس کام مین مصروف تھا اُسی کام کو کیے گیا اُدھر وہ آفتاب آسمان سے جدا ہو کر وسط قلعہ پر آکر چمکا اُسکا چمکنا تھا کہ ہر در و دیوار سے اور زمین سے قلعے کے شعلے نکلنے لگے یہ جو عالم اہل شہر نے دیکھا ابتو حواس جاتے رہے جمع ہو کر بادشاہ کے پاس آئے اور شکایت کی کہ اب کیا کرین زمین الگ آگ اُگل رہی ہو آسمان پر سے الگ آگ برس رہی ہو اس آگ سے تو ہم جلے جاتے ہین بلکہ ہزارون آدمی جل گئے مکان مثل ہیزم کے جل رہے ہین یہ جو محکوم شاہ نے سُنا فرمایا کہ کیا کیا جائے جو مرضی خدا آپ لوگ پشت قلعہ پر جو پھاٹک ہو اُس سے فرار کر جایئے

مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو نہوگا آپ بھی اگر تشریف لیچلین تو کیا مضائقہ ہو ملاحظہ فرمائیے کہ کوئی لشکر نہین ہو جو مقابلہ فرمائیے گا سحر سے کیونکہ مقابلہ فرمائیے گا یہ تو جان بوجھکر جان دینا ہو یہ جو اہل شہر نے کہا تو سب سردارون نے عرض کیا کہ اہل شہر درست کہتے ہین آپ بھی قلعے کو ترک کر کے یہان سے روانہ ہو جیے کیونکہ حکم شرع ہو کہ جہان بلا نازل ہو وہان سے نکل جاؤ تو بس جبکہ یہ بلا نازل ہوئی ہو تو کیا ضرور ہو کہ یہان قیام کیا جائے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو تمنے سچ کہا مگر غیرت گوارا نہین کرتی ہو کہ مین قلعے کو چھوڑکر بھاگون اُنھون نے عرض کیا کہ کیا لشکر کے روبرو سے فرار فرماتے ہین اکثر آپکے بزرگون نے ایسا ہی کیا ہو کہ جب بلا نازل ہوئی اُس مقام کو ترک کیا بس حفظ جان مقدم ہو اور اس مرنے سے کیا حاصل کہ جل کر مرون بادشاہ نے کہا کہ اچھا یہ تدبیر کرو کہ در قلعہ کھولکر مع لشکر کفار پر جا پڑو اور قتل کرو اور خود بھی قتل ہو کر مر جاؤ سب نے عرض کیا کہ یہ تو ضرور تھا مگر یہ آفتاب لشکر تک کسی کو نہ جانے دیگا راہ مین جلا دیگا پھر کیا حاصل ہوگا اس سے تو بہتر یہ ہو کہ یہین جلکر مرین یہ جو سردارون نے کہا محکوم شاہ کو بھی خیال آگیا اُٹھ کھڑا ہوا اور مرکب پر سوار ہو کر اور کل لشکر کو لے کر مع سردارون و اہل شہر کے در شہر سے جو کہ پشت پر واقع ہوا تھا طرف زرنگو شیشہ کے روانہ ہوا ناموس وغیرہ اور خزانہ مال و اسباب تو پہلے روانہ کر چکا تھا اب خود روانہ ہوا اُسکا جانا تھا اب سب اہل شہر راہی ہوئے اُدھر جو جو آفتاب نیچے اُترتا آتا ہو وہ وہ آگ زیادہ شعلہ ور ہوتی جاتی ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ تھوڑے عرصے مین کل شہر خالی ہو گیا جسکی قضا تھی وہ اُس آتش سحر سے جل کے خاک ہو گئے اِدھر یہ لوگ تو نکل گئے اُدھر وہ آفتاب کڑک کر عمارت شہر پر گرا تمام شہر کی عمارتون مین آگ لگ گئی اور گرنے لگین قلعہ بھی گرنے لگا خندق کا پانی خشک ہو گیا طومار شاہ کھڑا ہوا دیکھ رہا ہو کہ قلعے سے شعلے نکل رہے ہین اہل اسلام کے حال پر افسوس کر رہا ہو اور دیکھتا ہو کہ آفتاب جو جو نیچا ہوتا ہو اُسیقدر شعلے بلند ہوتے ہین طومار شاہ نے دیکھا کہ جو لوگ فصیل قلعہ پر اور برجہاے قلعے پر تھے مع محکوم شاہ کے غائب ہو گئے اور آفتاب کڑک کر گرا یہ دیکھکر یہ تو کانپ کر مع لشکر کے رہگیا اور توبہ توبہ کرنے لگا غبار بلند ہوا اِسنے دیکھا کہ اُسی غبار مین پھر چمک ہوئی اور وہ آفتاب غضب خداوندی بلند ہو کر آسمان مین پنہان ہو گیا تھوڑے عرصے کے بعد جو غبار برطرف ہوا طومار شاہ و کل لشکر نے دیکھا نہ قلعہ ہو نہ شہر نہ عمارت شہر میدان صاف خیمہاے سوختہ و ہیزم سوختہ و راکھ کا انبار جا بجا ہو نہ کسی انسان کا نشان ہو نہ حیوان کا ہان کچھ لاشین اہل قلعہ کی جلی ہوئی پڑی ہین اور کچھ مرکبون کی یہ دیکھکر طومار شاہ نے بہت افسوس کیا سختگان و ارزنگ و چترنگ وغیرہ تو بہت ہی افسوس کرنے لگے مگر سختگان ناچنے لگا طومار شاہ نے سختگان سے کہا تو نے غضب خداوندی کا حال دیکھا کہ کیونکر اہل شہر و قلعہ کو ایک چشم زدن مین غارت کیا تو کہتا تھا کہ یہ لوگ بہت زبردست ہین اب وہ زبردستی کہان گئی سختگان نے کہا کہ خداوند اسی طور سے سب خدا پرستون کو غارت کرین طومار شاہ نے جواب دیا کہ جو نہ اطاعت کریگا وہ اسی طور سے غارت ہوگا یہ تقریر ہو رہی تھی کہ آواز آئی کہ تم سب نے میری قدرت دیکھی اور میرا غضب کیونکر غارت کیا ان سب خدا پرستون کو اب لشکر کو واپس جاؤ وہ آسمان جو پھٹا تھا سمٹ کر اپنے مقام پر چلا آیا طومار شاہ بھی لشکر لیکر فرودگاہ پر واپس آیا بس ارزنگ پرست و چترنگ پرست و سختگان و ارزنگ و چترنگ وغیرہ تو بہت خوش ہین مگر

طومار شاہ افسوس کنان لشکر لیکر فرودگاہ پر آیا لشکر کو گھر لٹنے کا حکم دیا اور خود مع سب سردارون کے اور سختگان کے ادر ارزنگ وغیرہ گئے دربار مین آیا دربار آراستہ تھا بلکہ سب اہل دربار نے یہ واقعہ دیکھا تھا اور برجبیس نے اہل دربار سے کہا تھا کہ تمنے میرے غضب کو دیکھا کہ کیونکر غارت کیا ایک نہ بچا سب نے کہا کہ تیری ذات بہت بڑی ہی اور تیرا غضب غضب خداوندی ہی جو تجھ سے منحرف ہوا وہ نہین بچ سکتا ہی جب طومار شاہ آکر پہونچا آواز آئی سب حال بیان کیا سختگان سے کہا کہ او شیطان من تو نے دیکھا کہ مین نے کیونکر ان سب کو غارت کیا اب تو قائل ہوا اُسنے کہا کہ مین کب نہ قائل تھا بس اب سب کو اسی طور سے غارت فرمائیے آواز آئی ضرور یہ کہکر حکم دیا کہ آج ہی طومار شاہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہو طرف زرنگوشیہ کے اور ہم کل یہان سے کوچ کرینگے کیونکہ ہمکو جلدی ہی کہ اب ہم سب خداپرستون کا خاتمہ کرین کل لشکر تیار رہو راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ حکم دے کر برجبیس نے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے اُسیوقت بند و بست ہوا سب بارگاہین وغیرہ ارابون پر بار کی گئین اُسی طور سے ارمان نے بھی سب خیمے وغیرہ بار کیے بس طومار شاہ تین لاکھ اسی ہزار سے پیش خیمہ لیکر طرف زرنگوشیہ کے روانہ ہوا مع ارمان کے یہ تو اُدھر کو روانہ ہوا اُسکے دوسرے دن برجبیس نے اُسی حشم و خدم سے یہانسے کوچ کیا اب یہان کیا کرتا کیونکہ شہر کو تو غارت کر چکا تھا اگر شہر ہوتا تو کچھ دن رہتا اُسکا بند و بست کرتا دوسرے اسکو جلدی بھی تھی کہ مین خداپرستون کا خاتمہ کر کے اپنے ملک کو اور سختگان الگ اسکو ورغلان ورغلان کر جلدی کر رہا تھا یہ خیال تھا برجبیس کا کہ اسیطور سے سب ملک غارت کرتا ہوا بر سر بدیع الملک نہ طاق مین پہونچون اور وہان جاکر بدیع الملک کے لشکر کو اور بدیع الملک کو غارت کرون اور جس ملک کے باشندے اطاعت کرین اُسکو نہ غارت کرون یہ تو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا طرف زرنگوشیہ کے جاتا ہی اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اور طومار شاہ کو بھی اسکا حال پھر تحریر ہوگا

اب شمہ حال شہر زرنگوشیہ اور محکوم شاہ وغیرہ کا سماعت فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر زرنگوشیہ کا حاکم احکام شاہ برادر محکوم شاہ ہی اور یہ بہت بڑا ملک ہی یہان پانچ لاکھ کا لشکر ہی یہ ملک بھی ایرج نامدار کا ہی بس احکام شاہ یہان حکومت کرتا ہے یہ بڑا بھائی ہی محکوم شاہ کا بہت عادل اور منصف ہی اس سے بھی رعایا بہت خوش ہی پانچ لاکھ سپاہ کے افسر و سردار و پہلوان اسکے دربار مین حاضر رہتے ہین کرسیون پر اور دنگلون پر متمکن رہتے ہین اسکا وزیر اور یہ خود بھی بہت عقلمند ہی چنانچہ دربار آراستہ تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ آپ کے بھائی صاحب کا عیار مع ہزار سپاہ کے اور ناموس شاہی کے آتا ہی ہمنے اُسے بیرون شہر دیکھا تھا احکام شاہ حیران ہوا کہ یہ کیا آفت آئی جو بھائی نے اپنے ناموس کو یہان روانہ کیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ عیار محکوم شاہ بعد طے مراحل و قطع منازل داخل ہوا اور قریب عمارت شاہی کے آکر ناموس کو تو محل خاص بادشاہی مین بحفاظت اُتروایا سب گریان و نالان تھے اور خود لشکر کو ایک مقام پر مقیم کر کے دربار مین آیا احکام شاہ کو مجرا کیا اور سامنے کھڑا ہو گیا بادشاہ نے حال دریافت کیا اُسنے کل حال بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ سبب ہوا ناموس کے آنے کا اور اہل شہر کے بھی ناموس ہین میرے ہمراہ لشکر ہی اور خزانہ ہی ناموس کو تو مین نے محل خاص سرکار مین اُتار دیا ہی اب

لشکر اور خزانے کے بابت کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تم یہ بندوبست کرو کہ خزانہ سپرد خزانچی سرکار کرو اور سب اسباب داخل محل سرکار کرو اور لشکر چھاؤنی مین اُتار دو یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اور محل مین آیا بھاوج سے ملا سب حال دریافت کیا اُسنے رو رو کر سب حال بیان کیا اُسنے بہت کچھ اطمینان اُسکا کیا اور ایک محل بہت عمدہ رہنے کو دیا سب سامان درست کر دیا خود اُنکے ہمراہ تھا یہان وزیر نے جو کچھ حکم ملا تھا اُسکا بندوبست کیا اب اختصار پر نظر ہے کیونکہ بابو صاحب کا حکم ہے کہ اسی جلد مین تمام ہو جائے باقی نہ رہے اس حکم سے ناچار ہو گیا ورنہ ہر مقام کو مین اپنی طبیعت کے موافق تحریر کرتا گو اختصار سے کوئی لطف ناظرین کو نہ حاصل ہوگا مگر کیا کرون ناچار ہون آمدم بر سر مطلب جب سب بندوبست ہو چکا وہ اپنے مکان پر آیا دوسرے دن پھر دربار کیا احکام شاہ نے کہ پرچہ نویس نے کل حالات شہر فرنگوشیہ تحریر کیے اور یہ تحریر کیا کہ تمام شہر غارت ہو گیا آپکے بھائی بھاگ کر ادھر کو آتے ہین سوائے میدان کے کچھ نشان تک نہین باقی ہے یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہے کہ یہان کبھی کوئی شہر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ برجیس نے یہ تدبیر کی تھی کہ ایک میل بنا کر اُسپر ایک تختہ لگا دیا تھا کہ این مقام شہر فرنگوشیہ ان لوگون نے ہماری اطاعت نہ کی ہمنے اُنکو غارت کر دیا اور شہر کو بھی جلا دیا اور باشندگان شہر کو بھی بس یہ جو احکام شاہ نے اخبار مین دیکھا بہت افسوس کیا اور سب اہل دربار سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ فرنگوشیہ برباد ہو گیا برجیس نے برباد کیا بھائی صاحب آتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ برجیس کے ساتھ کوئی ساحر ہے اُسنے یہ سب سحر سے سامان برجیس بنا دیا ہے اور وہ بھی کمک کرتا ہے اُسی نے شہر کو ایسا غارت کیا کہ نشان تک نہ رہا خیر محکوم آئین تو معلوم ہو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے دوڑتے ہوئے آئے اور مجرا بجا لائے عرض کرنے لگے کہ آپ کے بھائی صاحب محکوم شاہ مع کل لشکر اور اہل شہر کے تشریف لاتے ہین دون شہر تک پہونچ چکے ہین یہ سننا تھا کہ احکام نے چند سردار برائے استقبال روانہ کیے اور حکم دیا کہ کل لشکر کو اُنکے چھاؤنی مین حکم دو اور اہل شہر کی بہت خاطر کرنا اور شہر مین جو مکان سرکاری خالی ہون یا رعایا کے ہون اُنکو رہنے کو دینا دیکھو کسی قسم کی تکلیف نہو وہ سردار یہ حکم پا کر بیرون دربار آئے اور سوار ہو کر بیرون شہر آئے دیکھا کہ محکوم شاہ بحال خراب ہزارون سوار و پیدل مجروح اسی حالت سے چلا آتا ہے ان سردارون نے سلام کیا اُسنے پوچھا کہ بھائی کے سردار ہین بس اُنکے ہمراہ شہر مین آیا چند سردار تو محکوم شاہ کے ہمراہ دربار مین آئے اور احکام نے بھائی کو دیکھا بہت افسوس کیا وہان سردارون نے لشکر کو چھاؤنی مین اُتارا اہل شہر کو شہر مین جگہ دی سب باطمینان بیٹھے اور رہنے لگے یہان دربار مین احکام نے محکوم شاہ سے سب حال دریافت کیا اُسنے کل حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے راہ مین سُنا تھا کہ وہ اب لشکر لیکر آتا ہے اپنا بندوبست فرمایئے اُسکے ساتھ ساحر زبردست ہے کہ جسکے سبب سے مین نے شکست کھائی میرا شہر غارت ہو گیا احکام نے کہا کہ جو مرضی خدا کیا چارہ ہے اب باہم مشورہ کرکے اسمین کام کیا جائے اگر مقابلے کی صلاح ہو تو بہت بہتر اور اگر صلح کی صلاح ہو تو صلح یہ کہکر دربار برخاست کیا بھائی کو لیکر محل مین آیا وہ رات بسر ہوئی صبح کو دربار کیا انجمن مشاورت گرم ہوئی شمع رائے کو روشن کیا صلاح ہونے لگی بس یہ صلاح قرار پائی کہ مقابلہ نہ کیا جائے کیونکہ مقابلے مین سراسر نقصان جان اور مال ہے صلح اس طور پر کر لی جائے کہ اب ہم آپکی اطاعت اس شرط پر کرتے ہین کہ جب آپ

صاحبقران سے مقابلہ فرماکر خواہ اُنکو زیر فرمائیے خواہ قتل اگر وہ خدانخواستہ قتل ہوگئے تو اُسوقت مین بھی ہم آپکی اطاعت کرینگے اور اِس حالت مین بھی ہم آپکی اطاعت کرتے ہین مگر جبتک صاحبقران سے آپ سے فیصلہ نہوگا اُسوقت تک ہم سجدہ نہ کرینگے سب نے کہا کہ یہ راے خوب ہی احکام نے کہا کہ بس حالت تقیہ تو جائز ہی تقیہ کر لیا جائے سب نے منظور کیا اُسی دن احکام نے اہل شہر کو طلب کرکے سب حال اُنسے بیان کیا اور اپنی راے بھی بیان کی سب نے منظور کی اور کہا کہ جو آپکی راے وہ ہماری راے ہم آپ کے حکم سے باہر نہین ہین جب اہل شہر کیطرف سے بھی اطمینان ہوگیا تو احکام نے کہا میری راے یہ ہی کہ بیرون شہر نکل کر مقیم ہو جب لشکر برجلیس آئے تو خود جاکر اُس سے تقریر کرکے طے کرلو اور عہدنامہ باہم ہو جائے اُسمین کہ جانین بھی بچتی ہین اور ایمان بھی رہتا ہو سب نے قبول کیا بس اُسی دن احکام نے لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ ہم جاکر کل بیرون شہر مقیم ہونگے اور برجلیس سے صلح اگر وہ اِس شرط پر کریگا تو کرلین گے ورنہ مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ امر کیون احکام نے کیا اِسکا سبب یہ تھا کہ اُسنے خیال کیا کہ جو محکوم شاہ کا حال ہوا وہی حال میرا بھی ہوگا ہزارون بندگان خدا کی جانین ضائع ہونگی شہر تباہ ہوگا اور پھر کچھ حاصل نہوگا جیسے فرنگوشیہ برباد ہوا اور صلح کرنے مین کچھ نقصان نہین ہی سب کی جانین بھی بچتی ہین اور ایمان بھی اگر صاحبقران دریافت کرینگے تو جواب دیدیا جائیگا کہ ہمنے حفاظت جان بھی کی اور آبرو بھی اور ایمان بھی کیونکہ اُسکے ہمراہ ساحر تھے اور وہ بھی پوشیدہ ہم لڑ نہین سکتے تھے اِس سبب سے تقیہ کرکے اطاعت کرلی راوی نے بیان کیا کہ یہ راے بھی احکام نے خوب کی بس حکم دے چکا تھا اُسدن تو داخل محل ہوا یہان لشکر تیار ہوا دوسرے دن مع لشکر آکر بیرون شہر مقیم ہوا اِسکے ہمراہ اب سات لاکھ کا لشکر ہی پانچ لاکھ کا اِسکا لشکر ہی اور دو لاکھ کا لشکر محکوم کا ہی اور باقی مجروح ہین اور کچھ شہر مین ملگیا ہی یہان یہ اُترا ہوا تھا کوئی تین دن گذرے تھے کہ طومار شاہ پیش خیمہ لیکر پہونچا گردآوری ہرکارون کو روانہ کیا وہ دریافت کرکے آئے کہ طومار شاہ پیش خیمہ لیکر آیا ہی اُدھر طومار شاہ کو معلوم ہوا کہ حاکم زرنگوشیہ یعنے احکام شاہ خداوند کے آنے کی خبر سنکے مع لشکر بیرون شہر مقیم ہوا ہی اور قصد ہی اُسکا کہ اطاعت خداوندی کرون اگر خداوند میری شرط قبول کرین بس یہ آکر مقابلہ مین اُترا خیمے وغیرہ برپا کیے اِسکے آنے کے تیسرے دن برجلیس آکر پہونچا اُسی شان وشوکت سے دس دن مین لشکر آیا اور مقیم ہوا چوتھے دن برجلیس نے دربار کیا اُسی شان وشوکت سے یہان جب احکام کو معلوم ہوا کہ آج دربار کیا ہی یہ منتظر رہا کہ نامہ آئے وہان برجلیس نے صرف اِسقدر نامہ مین تحریر کرایا کہ تجھے حال فرنگوشیہ وحاکم فرنگوشیہ کا سنا ہوگا بس تمکو لازم ہی کہ میری اطاعت کرو اور دین اِسلام ترک کرو آیندہ تمکو اختیار ہی اُس سے زیادہ تمھارا حال خراب ہوگا زیادہ کیا تحریر کیا جائے اور اِسکو جبکہ یہ آیا تھا تو معلوم ہو چکا تھا کہ یہ لشکر احکام شاہ کا ہی میرے آنے کی خبر سنکے پہلے سے بیرون شہر آکر مقیم ہوا ہی اور اُسنے دریافت بھی کیا تھا اور آفتاب نے بھی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ یہ اطاعت کریگا اِس شرط پر کہ اب ہم آپکی اطاعت کرتے ہین اُسوقت تک کہ جبتک آپ سے اور بدیع الملک جو کہ اِسوقت صاحبقران ہین فیصلہ نہو جائے اگر وہ اطاعت کرینگے اور سجدہ تو ہم بھی اطاعت اور سجدہ کرینگے اگر وہ نہ کرینگے اور اب اُنپر غالب آئینگے تو اُس حالت مین بھی ہم آپکو سجدہ کرینگے اگر وہ شرط بیان کرین تو قبول کر لینا کیا

حاصل کہ بندگان مابدولت کی جانین برباد ہون یہی تقریر برجلیس نے سب اہل دربار کے روبرو بیان کی تھی جب آفتاب سے سن چکا تھا سختگان نے کہا کہ وہ اطاعت تو ضرور کرینگے مگر مکر کے ساتھ کیونکہ اُنکے مذہب مین تقیہ جائز ہو بس وہ تقیہ کرلین گے آواز آئی ہمارا کیا نقصان ہو جب بدیع الملک قتل وغارت کرچکین گے اُسوقت سب تمکو سجدہ کرینگے یا بدیع الملک ہماری اطاعت کریگا جبکہ جواب کا اثر لے علے ہو اُسنے اطاعت اور سجدہ کیا تو انکو کب انکار رہوگا سختگان خاموش ہو رہا خونخوار شاہ نے بموجب حکم برجلیس چوبدار خاص کے ہاتھ نامہ روانہ کیا چوبدار نامہ لیکر بارگاہ احکام شاہ مین آیا اُس چوبدار کی عزت کی چوبی کرسی مرحمت کی وہ سلام کرکے اُسپر بیٹھ گیا تا دبیر نامہ پڑھا گیا سب اہل دربار مع احکام شاہ کے مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے احکام شاہ نے دبیر سے کہا کہ اسکا جواب میری طرف سے لکھدو کہ نامہ آپ کا آیا حال معلوم ہوا کہ ہمکو آپکی اطاعت کرنا منظور ہو اگر اجازت ہو تو ہم آکر عرض کرین جس شرط کے ساتھ اگر قبول ہووے زہے عز و شرف ورنہ جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا زیادہ کیا تحریر کیا جائے یہ جواب لکھوا کر چوبدار کو دیا وہ جواب لے کر بارگاہ برجلیس مین آیا بہت تعریف کی احکام شاہ نے نامہ خونخوار شاہ کو دیا اُسنے نامہ پڑھا مضمون مرقومۂ بالا جو برجلیس نے سُنا حکم دیا کہ لکھدو کہ تم شوق سے آؤ اور جو تم کہوگے ہم قبول کرینگے یہ لکھوا کر خونخوار نے پھر اُس چوبدار کو دیا وہ پھر بارگاہ احکام شاہ مین آیا اور نامہ دیا اُسی طور سے کرسی ملی بادشاہ نے دبیر سے نامہ پڑھوایا جب معلوم ہوا کہ طلب کیا ہو کہا کہ لکھدو کہ کل حاضر ہونگا دبیر نے لکھدیا چوبدار لیکر اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوکر خونخوار کو دیا خونخوار نے پڑھا لکھا تھا کہ کل حاضر ہونگا برجلیس نے حکم دیا کہ ہمارا دربار خوب آراستہ ہو سامان ہونے لگا دربار برخاست کیا وہ شب گذرنی دوسرے دن احکام شاہ و محکوم شاہ مع سرداران معزز کے سوار ہوکر طرف لشکر برجلیس کے چلے یہان بھی دربار خوب آراستہ ہو سب حاضر دربار ہین کہ برجلیس نے حکم دیا کہ احکام شاہ آتا ہو چند سردار جاکر استقبال کرکے لائین اور اُسکو جاے مناسب پر جگہ دی جائے کیونکہ اُسکی عزت کرنا مناسب ہو کہ اُسنے بدون مقابلہ صلح کی ہو بس چند سردار بارگاہ سے باہر آئے اور احکام شاہ کو استقبال کرکے بارگاہ مین لیگئے بڑی عزت سے بٹھایا احکام شاہ وغیرہ نے سلام بطریق اہل اسلام کیا برجلیس نے برہم ہوکر کہا کہ یہ کیا حرکت تھی اے خونخوار پوچھ تو اُنسے خونخوار نے جو دریافت کیا تو احکام شاہ نے جواب دیا کہ ابھی تو ہم خداپرست ہین جب صلح ہو جائیگی اُسوقت ہم سلام نہ کرینگے اِس طریقہ سے آواز آئی ہیچ گفتے ہو جاؤ معقول بیٹھنے کو ملی یہ بیٹھے افریق شاہ کو حکم ہوا کہ دریافت کرو کیا شرط ہو اور کس طور سے تمکو صلح منظور ہو احکام شاہ نے وہی شرط بیان کی جوکہ باہم راے ہوکر قرار پائی تھی اور آفتاب نے برجلیس سے قبل آنے احکام شاہ کے بیان کی تھی بیان کی آواز آئی کہ اُسنے کہو کہ ہمکو قبول ہو صرف اِس سبب سے کہ تمنے ہمسے مقابلہ نہ کیا اور ہماری اطاعت پر راضی ہوئے تمنے شرط معقول کی اگر حاکم فرنگوشیر بھی یہ شرط کرتا تو کیون اُسکا ملک غارت ہوتا احکام شاہ نے جواب دیا کہ جو اُسکے مقدر مین تھا وہ پیش آیا آواز آئی کہ ایک امر ہو کہ اسی مضمون کا ایک عہدنامہ درمیان ہمارے اور تمہارے تحریر ہو جائے احکام شاہ نے کہا کہ

کیا نقصان ہی بس اُسیوقت عہد نامہ تحریر ہوا اُسپر احکام شاہ و کل سرداران احکام شاہ کی و محکوم شاہ اور کل سرداران محکوم شاہ اور پھر برجیس اور کل اہل دربار کی مہرین کی گئین ایک نقل احکام شاہ کو ملی جب یہ سب امر طے ہو گئے احکام شاہ نے کہا کہ مذہب آفتاب پرستی کے طریقے بتائے جائین تاکہ مین اہل شہر کو تعلیم کرون حکم ہوا کہ جو ہمارے مذہب کی کتابین دفتر مابدولت مین موجود ہین اُنمین سے ایک کتاب دی جائے اور کہدیا جاتے کہ اسکو طبع کراکے تقسیم کردو بس اُسیوقت کتاب لاکر دفتری نے احکام شاہ کو دی اور حکم سے برجیس کے خونخوار شاہ نے آگاہ کیا احکام شاہ نے کہا کہ میری طرف سے خدمت خداوند مین عرض فرمائیے کہ جو نان و نمک حقیر کو میسر ہو کل تشریف لاکر نوش فرمائین مع سب اہل دربار کے خونخوار شاہ نے قریب پردہ جاکر احکام شاہ کی خواہش بیان کی آواز آئی کہ اس شخص سے کہدو کہ ابھی نہین جب تم پورے طور سے ایمان لاؤ گے اُسوقت دعوت تمہاری منظور کیجائیگی خونخوار شاہ نے احکام شاہ سے کہا احکام شاہ نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون خونخوار نے عرض کیا حکم ہوا کہ اچھا سختگان نے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین بھی کچھ عرض کرون آواز آئی عرض کر اُسنے کہا کہ میری یہ عرض ہو کہ احکام شاہ کو حکم دیا جائے کہ وہ اُن مساجد کو منہدم کرائے جو شہر مین ہین جبکہ اُسنے اطاعت کی اور اس مقام پر مکان بنواکر تصویر خداوند نصب کرے اور در شہر پر بھی کچھ اندر سے جواب نہ ملا تھا کہ احکام شاہ نے خونخوار شاہ سے کہا کہ اسکا جواب یہ ہو کہ یہ امر اُسوقت تک نہوگا جبتک صاحبقران ثالث یعنے بدیع الملک سے اور خداوند سے فیصلہ نہولیگا خواہ وہ اطاعت کرین خواہ مغلوب ہوجائین بس جب خداوند اگر اُنپر غالب آئے جو فرمائین گے ہم قبول کرینگے اگر اُنھون نے اطاعت کر لی تو دیکھا جائیگا یہ جو احکام شاہ نے کہا آواز آئی کہ او شیطان تو نے جواب پایا احکام شاہ سچ کہتا ہی تو بڑا مفسد ہی چاہتا ہی کہ کسی طور سے صلح نہو ہم تیرے مطلب کو سمجھ گئے اے احکام شاہ ہمکو تیری خوشی ہر طرح سے منظور رہی بس یہ سب کام اُسیوقت پر منحصر رکھے گئے ہمنے تمکو رخصت کیا یہ سنکے احکام شاہ و محکوم شاہ مع اپنے کل سردارون کے رخصت ہو کر بیرون بارگاہ آئے اور مرکبون پر سوار ہو کر اپنے لشکر مین آئے راہ مین باہم تقریر کرتے ہوئے کہ خوب یہ بلا دفع ہوئی یہ بدیع الملک کے مقابلے مین مارا جائیگا اور ہم کیا کچھ نیا طریقہ یہان ایجاد کرینگے اِدھر یہ یہانسے گیا اُدھر ہمنے تقیہ ترک کیا بس جب لشکر مین پہونچے اُسوقت لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر داخل شہر ہوئے اور خوشی خوشی رہنے لگے یہان بعد جانے احکام شاہ کے برجیس نے حکم دیا کہ ہمارا پیش خیمہ طرف اختم کے روانہ ہو کل ہم یہانسے کوچ کرینگے یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسی دن طومار شاہ پیش خیمہ لیکر طرف اختم کے روانہ ہوا اُسی کے دوسرے دن برجیس اُسی خدم و حشم سے مع کل لشکر کے روانہ ہوا بس یہ اسی طور سے اہل اسلام کے ملکون پر قبضہ کرتا ہوا چلا جاتا ہے جن بادشاہون نے اہل اسلام مین سے اِسکی اطاعت اس شرط پر کی جو کہ احکام شاہ نے کی تھی اُسکا ملک تو اُسنے برقرار رکھا اور اُسکو اس ملک کا حاکم اور جسنے نہ کی اُسکو اُسنے مثل ملک زرنگوشیہ کے تباہ و برباد کیا اور جلاکر خاک سیاہ کر دیا یہ تو یہ ظلم و ستم کرتا ہوا اور اہل اسلام کو غارت و تباہ کرتا ہوا برسر بدیع الملک طرف نہ طاق کے جاتا ہی اِسکو تو اِس غارتگری اہل اِسلام مین رکھا جاتا ہی اِسکی داستان اِسپر موقوف کی جاتی ہی اور یہ سارا فساد ارژنگ و چترنگ و سختگان کا ہی انھون نے اپنی عداوت دیرینہ کو اپنا ظاہر کیا ہی بس برجیس تو یہ حرکتین کرتا ہوا جاتا ہو اب آئندہ اِسکا قصہ بیان ہوگا اِسی جلد مین کہ یہ کہان پہونچا اور

کون کون ملک اِسنے غارت و تباہ کیے اور کن کن بادشاہون نے اِسکی اطاعت تقیہ کر کے منظور کی
بس اب مین اِس قصہ کو موقوف کرتا ہون اور عنان قلم کو دوسری طرف منعطف کرتا ہون
شعر ازین قصہ یک دم فراموش کن + ز جائے دیگر داستان گوش کن + اب مین سہراب ثانی
فرزند رستم ثانی کا حال تحریر کرتا ہون کہ عرصہ ہوا ہو کہ اُنکا حال نہین تحریر ہوا جلد اول کے آخر
مین اور جلد دوم مین اُسکے تحریر کرنے کی نوبت نہین آئی یہ حقیر مجبور رہا اور آپ لوگون سے بہت
شرمندہ ہو کہ سہراب ثانی کا حال نہین تحریر کیا سبب اِسکا یہ تھا کہ قصد اِس حقیر کا تھا کہ اِس
قصہ کو ساتھ تفصیل کے تحریر کرے اور کوئی مقام باقی نہ رہے مگر کیا کرون ناچار رہون کہ اہل مطبع
کی طرف سے حکم صادر رہوا کہ اِسی جلد مین ختم کرو زیادہ طول نہ دو گو قصد تھا کہ اپنی جودت طبع آپ
لوگون پر ظاہر کرون کیونکہ داستان تو لعل نامہ تک تمام ہو گئی تھی مگر یہ دفتر جو کہ آجتک کسی داستان گو
نے نہ بیان کیا تھا اِس حقیر کو خوبی تقدیر سے ملگیا تھا اُسکا ترجمہ شروع کیا دو جلدون تک ساتھ
تفصیل کے بیان بھی کیا مگر اب آپ لوگون سے معافی کا خواستگار رہون کہ معاف فرمائیے اب بطور
پتہ ہر مقام کو تحریر کرونگا کیونکہ حکم بابو صاحب سے مجبور رہون ہان اگر حکم نہوتا تو شائقین دفتر ہذا بلا حظہ فرماتے
کہ بعد اُن فاترکے مین نے کس عرق ریزی اور جانفشانی سے اِس دفتر کو تحریر کیا اگر فضل
خدا ہوتا تو اسم بامسمے اکر کے دکھا دیتا اور آپ لوگون سے اپنی جانکاہی و عرقریزی کا وجودت کا
صلہ پاتا خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز ہوتا مگر یہ میری بدنصیبی تھی کہ اپنی حسرت دلی کو پورا نہ
کر سکا خیر جو جو حسرتین و ولولہ دل مین تھے وہ دل ہی مین رہگئے اور آپ لوگون سے شرمندگی حاصل
ہوئی بموجب اِین مصرعہ ارمان و حسرتین دل نالان مین رہگئین کوئی مقام شکایت نہین جو کہ
مقدر مین ہوتا ہو وہ پیش ضرور آتا ہو میرا خیال کچھ تھا فلک نے کچھ تفرقہ ڈالا بموجب شعر من درچہ
خیالیم فلک درچہ خیال + کارے کہ خدا کند فیشر راچہ مجال + اِسکا کوئی گلہ نہین ہو اہل مطبع سے صرف
اپنے مقدر سے گلہ ہو بموجب مصرعہ تقدیر سے گلہ ہو بتون سے گلہ نہین + اب مین معافی کا امیدوار
ہون آپ لوگ معاف فرمائین اور اِس امر کا خیال رکھین کہ اب ہر مقام پر اور ہر داستان بطور
اختصار بیان ہوگی کیونکہ بیان بہت کچھ کرنا ہو اور سوائے اِس جلد کے اور جلد کا حکم بھی نہین ہو
اور یہ حکم ہو کہ جو جو داستانین جلد اول و دوم مین بیان ہوئی ہین اور اختتام کو نہین پہونچی ہین
سب اِسکی جلد مین ختم ہو جائین لہذا اختصار کر کے تحریر کرتا ہون ناظرین والا تمکین ملاحظہ فرمائین
اور مجھکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین اگر لائق اِسکے ہون ورنہ اختیار ہو مین تو اپنا
حق ادا کرتا ہون اگر پسند خاطر ہو تو خیر ورنہ میرا مقدر بموجب مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف +
آمدم بر سر مطلب ناظرین کو خیال رہے کہ داستان برجیس آفتاب پرست اِس مقام پر ترک کی
گئی ہو کہ برجیس نے شہر آفتاب نما سے بصلاح سختگان دار زنگ برائے مقابلہ اہل اسلام
خروج کیا تھا اور بعد قطع راہ شہر فرنگوشیہ پر پہونچا تھا محکوم شاہ حاکم فرنگوشیہ سے مقابلہ ہوا اُسنے
برجیس کی اطاعت نہ کی چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا محکوم نے شکست کھائی ہزارون
لشکری و اہل شہر قتل ہوئے شہر فرنگوشیہ غارت و تباہ ہوا بعد اِسکے برجیس زرنگوشیہ پر گیا احکام
شاہ حاکم زرنگوشیہ نے بمصلحت وقت تقیہ کیا اور اطاعت برجیس کی اب برجیس وہان سے
بھی روانہ ہوا ہو اور اِسی طور سے جس ملک کے حاکم نے اُسکی اطاعت کی تو اُسکا ملک اُسنے نہ

غارت کیا اور جسنے اطاعت نہ کی اور مقابلہ کیا اُس ملک کو مثل فرنگوشیہ کے غارت و تاراج کیا بس اب یہ صلح و غارت کرتا ہوا طرف نہ طاق کے جاتا ہو برائے مقابلہ صاحبقران ثالث اِسکو تو اُس طرف روان رکھا جاتا ہو کہ اِسکا حال پھر تحریر کیا جائیگا اور اب سہراب ثانی کی کی داستان بطور اختصار تحریر ہوتی ہے ملاحظہ فرمائیے

اب شمہ داستان سہراب ثانی پسر رستم ثانی کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو اپنے باپ یعنے رستم ثانی کو خواب مین دیکھکر اور بوقت شب اس خیال و قصد سے تن تنہا بدون اطلاع اپنی مان و نانا کے نکلکر برائے فتح طلسم چہل چراغ سلیمانی روانہ ہوئے تھے جہان کہ رستم ثانی و شہریار عالیوقار کو دیو ہامان مخفی نے دھوکے سے پھنسا دیا تھا اور رہائی اُنکی سہراب کے ہاتھ سے تھی اور فاتح طلسم بھی سہراب ثانی تھے اور حالات طلسم اور کیفیت مضراب پری و اخضر پریزاد اور جو کہ اُنکی مفارقت مین گذری و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

غزل بجاے ساقی نامہ بیت

عنان قلم کو مین پھیرون یہان
اشک آنکھون مین جگر مین غم رہا
مرگئے عادت نہ رونے کی گئی
اُسکے آنے تک جو اپنا دم رہا
راستی پر بال بھر آیا نہ حسن
صبر میرے زخم کا مرہم رہا
اُسکے چتون کا وہ عالم یاد ہے
عمر بھر یہ گنجفہ برہم رہا
قطعہ خواب غفلت سے جواب چونکے تو کیا
ڈھل گیا سورج بہت دن کم رہا

✤ لکھون آگے سہراب کی داستان
ضبط گریہ پر یہ آنکھین ہین گواہ
تر رہین آنکھین کفن بھی نم رہا
فاتحہ تھا کس شہید عشق کا
کج رہی زلف اور ابرو خم رہا
شعلہ تھا عہد جوانی اُڑ گیا
ایک عالم کا عجب عالم رہا
جس سے رونق تھی حریم قلب کی
وقت کوئی لمحہ کوئی دم رہا
بیت بزم سخن طوطی خوش نو +

غزل دم رہا جبتک تعلق ہمدم رہا
جوش مین آکے دریا تھم رہا
دیکھ لین گے وقت آخر بھی اُسکے
رات بھر درگاہ مین ماتم رہا
ضبط نے رکھے لب فریاد بند
برف تھا ہنگام پیری جسم رہا
ہو سکا ہے نہ اجماع حواس
اُسکی صورت سے مین نامحرم رہا
بحر گھٹنون پر جھکا پیر ادھر
+ پہ این زمزمہ شد ترنم سرا + دیگر

بیا بشنو اے ہمدم راستان + کہ باز آمدم بر سر داستان + نویسندہ معنی خوش زبان + چنین کرد این داستان راعیان + راویان خوش تقریر و حاکیان نازک تحریر اس داستان دلپذیر کو قرطاس صداقت اساس پر اشہب کلک تیز سے یون تحریر کرتے ہین اور گلشن مضامین مین بلبل شاخسار معنی یون زمزمہ سنج ہوتے ہین و فاتحان طلسم معنی طلسمات مضامین کو یون فتح کرتے ہین و یکہ تازان عرصہ مطالب و مضامین شمشیر طبع سے لشکر معانی کو یون شکست دیتے ہین کہ یہ داستان نازک جلد اول مین یہانتک تحریر ہوئی تھی کہ بعد اسیر ہونے شہریار عالیوقار کے دیو ہامان نے اخضر پریزاد پر پھر خروج کیا تھا اور مقابلہ کی نوبت آئی تھی چونکہ شاہزادہ سہراب ثانی صاحب شعور تھا گو سن اُنکی

شہر بغیر صاحبقرانی و نہنگ دریاے رستم ثانی کا کوئی سات برس کا تھا مگر شغل اپنے جد امجد ملک
قاسم و حمزۂ صاحبقران و ایرج نوجوان و علمشاہ عالی شان کے نہایت جری و بہادر تھا
اپنا شغل نہ رکھتا تھا اُسی سن مین اُسنے دیو ہامان ایسے زبردست کو قتل کیا تھا بعد فتح جنگ کے
ایک جشن شاہانہ ترتیب کیا تھا جو کہ پندرہ روز تک برپا رہا اور تمام پردۂ قاف کی پریان اُس
جشن عالی مین ناچین جبکہ وہ جشن تمام ہوا تھا اور اُس گوہر بحر شجاعت نے بستر راحت پر آرام فرمایا تھا
اُسی حالت خواب مین اپنے پدر بزرگوار کو دیکھا تھا کہ اُنھون نے اُسی عالم خواب مین شکایت
کی تھی کہ اے فرزند خون دنیا کا سفید ہوگیا ہی کوئی مقام شکایت نہین ہی زندہ و سلامت و خوش رہو ہمکو
اسکی غرض ہے چاہے ہماری خبر لو چاہے نہ لو ہمکو تمھاری خوشنودی سے سروکار ہی ہمپر جو گذرتی ہی
وہ گذر جائیگی جو زندگی باقی ہی اسی قید طلسم مین بسر ہو جائیگی کیونکہ یہ بھی ہماری قسمت مین تھا کہ ہم
تمھارے باغ جوانی کی سیر نہ کرین اور تڑپ تڑپ کر مرین اے فرزند ہمکو خیال تھا کہ تم ہماری
فکر کروگے اور ہماری خبر لوگے ہمکو اور اپنے عم بزرگوار کو جو کہ تمھارے اُستاد ہین اس مصیبت و بلا سے
نجات دوگے طلسم کو فتح کرکے ہمکو رہا کروگے مگر اب امید قطع ہوگئی تم عیش و عشرت مین مصروف
ہوگئے ہمکو دل سے فراموش کیا تم کیا کرو یہ ہمارے مقدر کی خوبی ہی اور اب رہائی اس طلسم سے
ہماری ممکن نہین ہی بس جو مشیت ایزدی ہی اُس سے کیا چارہ ہی کوئی اُسکے حکم مین اجارہ ہے
تم وہان عیش سے راتین بسر کرو اور آب سرد و نان گرم سے سیر و سیراب ہو ہم اور تمھارے عم
بزرگوار یہان تڑپ تڑپ کر راتین کاٹین اور آب گرم و نان جو چن کھائین جو کہ حلق سے نہ
اُتر سکے اور ایذاے طوق و سلاسل اُٹھائین اور تکلیف قید کو گوارا کرین تم ہمراہ پریزادون کے
سیر باغ کرو ہم یہان زندان تاریک مین سر ٹکرائین نہ کوئی ہمدم و مونس کہ جس سے اپنا حال
بیان کرین اور وہ سنے اے فرزند مقام تعجب ہی کہ جسکا باپ و چچا اس بلا مین مبتلا ہو اور وہ اُنکی خبر نہ
لے خود عیش کرے اب دنیا مین کوئی کسی کا نہین ہی بس معلوم ہوا کہ دنیا ہیچ ہی اور کار دنیا ہمہ ہیچ
جبکہ اپنے ہاتھ پانون اپنی خبر نہ لین تو اورون سے کیا امید ہمکو اب امید قطع ہوگئی خیر باشاد رہو
تمھاری صحت اور تندرستی سے غرض ہی ہمین اپنی کوئی فکر نہین ہی یہ جو کہا یہ سب بشریت کا تقاضا تھا
بیکار رہی یہ کہکر رستم ثانی غائب ہوگئے تھے ایسے کلمات حسرت و یاس کہتے تھے کہ سہراب ثانی
رونے لگے تھے اُسی حالت مین آنکھ کھل گئی تھی وہ وقت صبح تھا روشنی بھی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے
مان کے پاس گئے تھے شب کے خواب کا حال بیان کیا تھا مان نے جواب دیا تھا کہ اے فرزند
خواب و خیال پر عمل کرنا نہایت نادانی ہی تم فکر و تشویش نہ کرو راحت سے بسر کرو کوئی مقام تشویش
نہین ہی یہ سنکے سہراب ثانی خاموش ہو رہے اور مان کے پاس سے اُٹھکر بابا کے دربار مین آئے
تھے جبتک دربار آراستہ رہا اپنے دنگل پر بیٹھے رہے بعد برخاستگی دربار اپنے مصاحبون اور بہنون
پریزادون کے ہمراہ صید و شکار مین مصروف ہوئے وہ دن لہو و لعب مین بسر کیا تھا چونکہ کم سن تھے
کچھ خواب کا خیال بھی نہ رہا تھا دوسرے مان نے سمجھا دیا تھا کہ خواب و خیال پر عمل کرنا عقلمندون
کی راے کے خلاف ہی انھون نے بھی خیال کیا کہ والدہ ماجدہ سچ فرماتی ہین یہ خیال کرکے
مصروف صید و شکار ہوئے تھے چنانچہ دن بھر تو مصروف رہے بوقت شب خاصہ تناول کرکے
بستر آرام پر راحت پذیر ہوئے سو گئے کہ پھر رستم ثانی نے خواب مین آکر کہا کہ اے فرزند مین نے

تمکو کل بھی نصیحت کی اور اپنے حال زار سے اور تمھارے عم بزرگوار کے حال سے آگاہ کیا تمکو
اُسپر بھی نہ خیال ہوا تجنے ماں کے کہنے سے ہماری طرف سے دل کو بالکل پھیر لیا اور کوئی فکر ہماری
رہائی کی نہ کی ہان کیون نہو جو کہ تمھارے بزرگ ہین اُنکی تمنے خبر لی دیو ہامان کو جو کہ تمھارے نانا
پر لشکر کشی کرکے آیا تھا کس بہادری سے قتل کیا اُنکو مصیبت سے بچایا ہم تمھارے کون ہین جو تم خبر لو
ای فرزند تمھارے دادا ایرج نوجوان بھی اِس طلسم مین قید ہین اُنپر بھی بہت سختی ہو تم ہم لوگون کی
کیون خبر لینے لگے یہ کہکر وہی کلمہ حسرت و یاس کے تھے جو کہ شب گذشتہ کے تھے بس اُسکا سہراب
ثانی پر یہ اثر ہوا تھا کر رونے لگے تھے اور اسی حالت خواب مین یہ کہکر طرف رستم ثانی کے چلے تھے
کہ مین آپ کا خانہ زاد ہون ضرور آپکی رہائی کی فکر کرونگا آپ ناراض نہون بس اُنکی حالت خواب
مین نہو کر کھائی تھی کہ اُسکے سبب سے آنکھ کھل گئی تھی اب جو آنکھ کھلی تھی تو اپنے کو بستر خواب پر پایا تھا
آنکھون سے آنسو روان تھے رستم ثانی نظرون سے پنہان تھے بس تصور باپ کا بندھ گیا تھا اور اُن
کلمات حسرت و یاس نے اسقدر دلپر اثر کیا کہ بیقرار ہو گئے تھے اُٹھ بیٹھے تھے مسہری پر پانون لٹکا کر
بیٹھے تھے دیکھا تھا کہ سب اہل محل بیخبر سو رہے ہین کوئی ایسا نہین ہو کہ جو خواب مین مبتلا نہو جو کہ
پہرہ چوکی اور سیپی پر لوگ تھے سب بیخبر تھے عالم ہو کا اور سنسانی کا تھا اہل شہر کے بولنے کی بھی
صدا نہ تھی یہ جو عالم دیکھا خیال کیا تھا کہ ای سہراب ثانی کل بھی خواب مین والد بزرگوار نے آکر
اپنے حال سے آگاہ کیا تھا تو نے والدہ سے بیان کیا اُنھون نے یہ کہکر ٹال دیا کہ خواب و خیال ہی
آج پھر تشریف لائے اور اپنے حال سے آگاہ فرمایا تو کیسا فرزند ہی کہ باپ و چچا و دادا تو مصیبت
مین مبتلا ہون اور تو راحت و آرام سے بسر کرے اور اُنکی خبر نہ لے اور نہ اُنکی رہائی کی فکر کرے بس تجکو لازم
ہی کو اپنے اوپر خواب و خور حرام کر اور اُنکی خبر لے وہ جو کچھ فرما گئے ہین سب سچ اور بجا ہی مین نے
بہت نادانی کی کہ آجتک بیہوش رہا کل جو ماں نے کہا اُسپر عمل کیا تو کیسا اُنکا فرزند ہی کہ باپ تو
اِس بلا مین مبتلا ہی اور بیٹا عیش کرتا ہی خبر نہین لیتا ہی سچ ہی کہ کیا دنیا کا لہو سفید ہو گیا ہی اولاد ہوتی
اسلیے ہی کہ باپ ماں کی وقت مشکل مین کمک کرے نہ یہ کہ اُنکی خبر نہ لے بس اب اُنکی رہائی کی
فکر کر خدا مالک ہی اگر تیرے مقدر مین ہو تو ضرور طلسم کو فتح کرکے اُنکو رہا کریگا اور اگر نہین ہی تو اُنکو
یہ تو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا فرزند ہماری رہائی کی فکر مین آیا تھا اور وہ مبتلا سے بلا ہوا بس صبر ہوگا یہ
خیال اپنے دل مین کرکے فکر کرنے لگے تھے کہ کیا تدبیر کرون اگر ماں و نانا سے کہکر جاتا ہون تو
کوئی بسبب محبت اور الفت کے گوارا نہ کریگا کہ مین جاؤن اُنکو مفارقت ناگوار ہوگی اور ایسے
مقام پر جاؤن کہ جہان امید و بیم ہو اگر شکار کے بہانے سے جاتا ہون تو بھی خرابی ہوگی اول تو
ہم سن ساتھ نہ چھوڑینگے اگر کسی سبب سے ساتھ چھوٹ بھی گیا اور جب وہ واپس آئے اور مین نہ آیا
اُنھون نے نانا سے آکر بیان کیا تو اُنپر عتاب ہوگا وہ مورد بلا ہونگے میرے سبب سے کیا کیا جائے
فکر کرتے کرتے یہ تدبیر خیال مین آئی تھی کہ یہ وقت شب ہی اور تاریکی ہی اور کوئی نصف شب کا زمانہ
ہی اور سب سو بھی رہے ہین حتی کہ اہل شہر بھی بس اِسوقت سے بہتر کوئی وقت نہ ملیگا نکل چلنا چاہیے
اطلاع ماں و نانا کے جب صبح کو معلوم ہوگا تو پھر دیکھا جائیگا رنج و غم کرلین گے دیو و پریزاد براے
تلاش روانہ کرینگے بس اگر خدا کو منظور ہوگا تو ہم آن سے آملین گے ورنہ جو مرضی خدا بھیجے تو والد
بزرگوار کے کلمات حسرت جو کہ وہ خواب مین آکر فرماتے ہین نہین سنے جاتے ہین اُنکی فکر لازم

ہے یہ لوگ کوئی بلا مین نہین مبتلا ہین جو مین نہ جاؤن صرف مفارقت کا صدمہ ہوگا دو ایک دن مین صبر آجائیگا یہ خیال کرکے پلنگ پر سے اُٹھے تھے میز پر ہتھیار رکھے ہوئے تھے پہلے پوشاک پہنی پھر ہتھیار لگائے دیکھا کہ سب بیخبر سوتے ہین کمند پھینک کر بالاے قصر سے پشت قصر پر اُترے تھے کیونکہ زمانہ گرما کا تھا بالاے قصر سوتے تھے جب پشت قصر پر آئے تھے تو دیکھا کہ ایک دیو مرکب چوکی کا لیے ہوئے بیٹھا ہو مگر اونگھ رہا ہو اُنھون نے بڑھکر اُسکو قتل کیا اور اُس مرکب پر سوار ہوکر اُسی تاریکی شب مین چلے سب شہر کے گلی کوچے طے کرکے قلعے کے چور دروازے پر آئے تھے یہان جو دیو پہرے پر بیٹھا ہوا تھا وہ بھی سو رہا تھا سبب یہ تھا کہ سب اہل شہر و اہل محل و اہل قلعہ چندرہ روز کے جاگے ہوئے تھے بسبب جشن کے سو رہے تھے اُنھون نے اُس دیو کو بھی قتل کیا تھا اور در قلعہ کھولکر بیرون قلعہ ہوتے ہوتے صحرا کا راستہ لیا تھا اس مقام پر یہ داستان جلد اول مین چھوڑی تھی کہ یہ شب کو نکل کر براے رہائی رستم ثانی جاتے ہین بس مین نے براے یاد دہی ناظرین کل حال بیان کیا اور داستان کا پتہ دیا کہ یہان پر ترک ہوئی تھی کیونکہ جلد اول مین وہین تک بیان ہوئی تھی خیال تھا کہ شاید ذہن سے ناظرین کے اُتر گئی ہو بس اب مین اصل داستان کو آغاز کرتا ہون اور پہلے حال اخضر پریزاد و مضراب پری و اہل محل و شہر کا تحریر ہوگا اُسکے بعد حال سہراب ثانی تحریر کیا جائیگا مگر دو امر خدمت ناظرین مین لائق گذارش ہین وہ یہ ہین کہ یہ جو راوی نے بیان کیا کہ رستم ثانی نے سہراب ثانی سے خواب مین کہا کہ تمھارے دادا یعنے ایرج نوجوان بھی اس طلسم مین قید ہین گو اُنکا حال مین نے نہ جلد اول مین تحریر کیا اور نہ جلد ثانی مین کہ وہ کیونکر قید ہوے تھے بس اب مین یہ عرض کرتا ہون کہ وہ اپنے قید ہونے کی کیفیت خود اپنی زبان سے جبکہ وہ رہا ہونگے اور سہراب ثانی طلسم فتح کرینگے بیان کرینگے اُسوقت ناظرین کو اُنکے قید ہونے کی حالت بخوبی ظاہر ہوگی دوسرا امر یہ ہو کہ سہراب ثانی نے جو دو دیو قتل کیے ایک وہ جو کہ مرکب لیے بیٹھا تھا دوسرا وہ جو کہ پہرے پر تھا بس اُنکو بیگناہ قتل کیا اسکا سبب یہ ہو کہ یہ خیال کیا کہ اگر مین اسکے ہاتھ سے باگ لیتا ہون تو ہوشیار ہوجائیگا غل مچائیگا سب خبردار ہوجائینگے میرا راز افشا ہوگا میرے قصد مین خلل آئیگا بس قتل کیا اور پہرہ والے کو جو قتل کیا اس خیال سے کہ شاید یہ صداے سم مرکب سے ہوشیار ہوجاے اور غل و شور کرے اُس حالت مین بھی میرے قصد مین خلل ہوگا بس اُسکو بھی قتل کیا تیسرے یہ کہ ایسا اپنے باپ و چچا و دادا کے غم مین مبتلا تھا کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا دنیا اندھیر تھی ذراسی تاخیر ناگوار تھی کچھ خیال نہ تھا کہ یہ بیگناہ ہین یا پر گناہ قتل کیا بس یہ قتل کرکے مرکب دابے ہوئے چلے جاتے ہین صحرا نوردی مین اسقدر مرکب کو تیز لیے جاتے ہین کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہو بس اُنکو تو اسی حال مین روان رکھا جاتا ہو اور پہلے حال اُن غمزدون کا تحریر ہوتا ہے جو کہ سہراب کے جانے کی خبر سنکے مبتلاے رنج و غم ہوے ہین

اب شمہ حال قلعۂ یاقوت نگار و اخضر پریزاد و مضراب پری کا سماعت فرمائیے کہ اُنھون نے مفارقت سہراب ثانی مین کیا اپنا حال کیا

راوی نے بیان کیا ہو کہ جب وہ نصف شب جو کہ باقی تھی گذری اور سحر غم نے اپنا چہرہ دکھایا ہواے سرد جو چلی اور اُن پریزادون اور پریون کی جو کہ پہرہ اور چپی پر مقرر تھے آنکھ کھل گئی

گھبرا گھبرا کر اُٹھ بیٹھیں آنکھیں مل کر جو دیکھا تو نورِ سحری کو آسمان پر جلوہ گر پایا آفتابِ تابان کو طلوع دیکھا ایک مرتبہ پریشان ہو کر اور یہ خیال کرکے کہ دن بہت آگیا اور ہم ایسے سوئے کہ ہمنے شاہزادے کو برائے نماز بھی بیدار نہ کیا آج ضرور عتاب نازل ہوگا اب جو مسہری پر نگاہ پڑی تو اُسکو خالی پایا اُس آفتابِ حسن کو نہ پایا ایک نے دوسری کی طرف پریشان ہو کر دیکھا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ شاہزادہ پلنگ پر نہیں ہے کدھر تشریف لیگیا کیونکہ جبتک ہم نہیں بیدار کرتے تھے اُسوقت تک وہ نہیں بیدار ہوتے تھے نماز کا وقت گذر جاتا تھا اِسی سبب سے ہمکو حکم تھا کہ بیدار کر دیا کرو آج کیا سبب ہے کہ خود بیدار ہوئے اور کہاں تشریف لیگئے ملکہ کو اگر معلوم ہوگا کہ شاہزادہ خود بیدار ہوا نماز کا وقت گذر گیا تھا اور یہ سب سویا کیں تو ہمپر آفت آئیگی دوسری نے کہا کہ کوئی مقام فکر و تشویش نہیں ہے ہم جو سو گئے معلوم ہوتا ہے کہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی نماز کا وقت قریب ہوگا یہ خیال کرکے ہمکو اُنھوں نے نہ جگایا کہ صبح کا وقت ہے یہ لوگ کئی روز کے جاگے ہوئے ہیں سونے دو خود زیرِ قصر تشریف لیگئے ہیں نماز مین مصروف ہونگے چلو چلکر عذر و معذرت کرلیں بس یہ صلاح کرکے سب کی سب زیرِ قصر آئیں جہاں شاہزادہ نماز پڑھتا تھا اور وظیفہ اُس مقام پر یہ بھی خیال نہ کیا کہ لباس و اسلحہ کیا ہوئے کیونکہ طریقہ یہ تھا کہ انھوں نے شاہزادے کو بیدار کیا وہ اُٹھکر زیرِ قصر تشریف لایا یہاں جو لوگ برائے خدمت مقرر ہیں وہ مصروف ہوئے بس یہ لوگ لباس و اسلحہ لیکر زیرِ قصر آئے اور کشتی مین لگا کر عبادتخانہ مین لے کر حاضر ہوئے شاہزادے نے وظیفہ وغیرہ سے فراغت کرکے پوشاک پہن لی بس ایسے یہ سب پریشان ہوئے کہ لباس وغیرہ کا بھی خیال نہ آیا اُسی حالت مین زیرِ قصر آئے یہاں جو آکر پہونچے تو دیکھا کہ سب سو رہے ہین اور حیران ہوئے کہ یہ آج سبب کیا ہے کہ ابھی تک سب سو رہے ہین یہ لوگ بھی نہ بیدار ہوئے جو کہ برائے وضو پانی دیتے تھے کیا سبب ہے شاہزادے نے اِنکو بھی نہ بیدار کیا یہ خیال کرکے اُن سب کو جگایا اور کہا کہ کیا سو رہے ہو ذرا اُٹھو تو آج ہم سب پر ملکہ کا عتاب ہوگا ہم بھی سو گئے اور تم بھی نہ ہمکو خبر ہوئی کہ کب شاہزادہ بیدار ہو کر زیرِ قصر آیا نہ تمکو خبر ہوئی کہ شاہزادہ یہان آیا اور کہان تشریف فرما ہے یہ جو اُنھون نے کہا وہ بھی پریشان ہوئین اور ایک مرتبہ سب کے سب طرف عبادتخانہ کے چلین یہان آکر عبادتخانہ کو اُسی طور سے بند پایا کہ جس طور سے بند کیا تھا اب اور حیرت ہوئی اور باہم کہا کہ یہ کیا سبب ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے کہ آج کیا واقعہ گذرا ایک نے اُنمین سے کہا کہ کوئی پریشان ہونے کی بات نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیدار ہو کر زیرِ قصر تشریف لائے یہان اِن سب کو بھی سوتا ہوا دیکھا چونکہ ابھی بچہ ہین اور رحم دل ہین خیال کیا کہ یہ لوگ ہمارے ملازم ہین تھکے ہوئے ہین اگر ہم اُنپر زیادہ شدت کرینگے تو یہ عذر تو نہ کرینگے مگر ایسا نہو کہ بیمار ہو جائین تو ہمکو تکلیف ہوگی بس نہ جگاؤ اپنے ہاتھ سے سب کام کرلو تو کیا نقصان ہے بس سب کام کرلیا ہوگا چلو دیکھ آئین اور عذر کرلین ملکہ کی خدمت مین ہونگے اُنکے سلام کو گئے ہونگے کہ ایک پری بول اُٹھی تو سب کی سب بدحواس ہو یہ تو چلکر قصر پہ دیکھ تو لو کہ پوشاک وغیرہ بھی ہے یا خود پہن لی یہ کہکر وہ جھپٹ کر بالائے قصر گئی دیکھا کہ پوشاک وغیرہ بھی نہین ہے اب تو سب کو یقین ہوا کہ ضرور سلام کو مان و نانا کے گئے ہونگے بس وہانسے یہ سب ملکہ پریشان اور بدحواس ملکہ کے خوف سے کانپتی ہوئین اور یہ کہتی ہوئین کہ چلکر ملکہ سے عذر کرلین قدمون پہ گرین اور عرض کرین کہ ہمسے خطا ہوئی اب ایسی خطا نہو گی صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو لگی تو آنکھ لگ گئی ہمسے یہ خطا ضرور ہوئی ہم خطاوار ہین چاہے سزا دیجیے چاہے بخش دیجیے یہ باہم

صلاح کرتی ہوئین ملکہ کی خوابگاہ مین آئین دیکھا کہ ملکہ کے ملازمین اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اُنھون نے جو اُنکو بدحواس دیکھا تو دریافت کیا کہ خیر تو ہی تم پریشان کیون ہو نصیب دشمنان شاہزادے کا تو مزاج اچھا ہی تم تو اسوقت ایسی بدحواس ہو کہ تمکو دیکھکر ہمارے حواس جاتے رہے چہرون پر ہوائیان اُڑ رہی ہین انھون نے جو یہ سُنا کہ یہ کہتی ہین کہ شاہزادے کا مزاج تو اچھا ہی یہ کیون انھون نے دریافت کیا شاہزادہ تو خود یہان تشریف لایا ہی بس اور زیادہ بدحواس ہوگئین مگر اُسنے کہا کہ یہ تمنے کیا دریافت کیا کہ شاہزادے کا مزاج اچھا ہی وہ تو یہین تشریف لائے ہین ملکہ کی خدمت مین برائے تسلیم ہم خود ملکہ کے پاس عذر کرنے آئے ہین کیا کہین کہ سو گئے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تم سب کے سب ابھی سوتی سوتی اُٹھی ہو حواس درست نہین ہین کیسے شاہزادے اور کیسا تشریف لانا ہمتو یہان بہت سویرے سے ہین کوئی بھی نہین آیا اتنا اور یہ سب سُنکے سب بدحواس ہوگئین اور کہا کہ ملکہ عالم کیا کرتی ہین اُنھون نے کہا کہ عبادت خدا سے فراغت پائی ہی اب اپنے والد بزرگوار کے تسلیم کو جانے والی ہین یہ سنتے ہی وہ سب کی سب ایوان مین آئین جہان ملکہ تھین دیکھا کہ ملکہ کرسی پر بیٹھی ہوئین ہین گرد انیسین و مصاحبین ہین آئینہ سامنے لگا ہوا ہی ملکہ سنگار کر رہی ہین کہ یہ جاکر پہونچین اور دوڑ کر ملکہ کے قدمون پر گر پڑین اور رونے لگین اور کہنے لگین کہ اے ملکہ عالم ہمسے آج بہت بڑا قصور ہوا معاف فرمائیے اب کبھی ایسی خطا نہوگی ملکہ نے حیران ہوکر اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ بیان کرو کہ کیا خطا ہوئی کیون اسقدر بیقرار ہو ملکہ نے پہلے ہی پہچان لیا تھا کہ یہ سب کی سب شاہزادے کی ملازمہ ہین ملکہ نے خود پریشان ہوکر دریافت کیا اور فرمایا کہ کیا کوئی تمنے ایسی خطا شاہزادے کی کی ہی کہ مجھ سے معافی کی خواستگار ہو بیان کرو جب وہ میرے سلام کو آئے گا مین اُس سے معاف کرا دونگی ہین ہین ان تو سہی کیون اسقدر بے قرار ہوتی ہو اپنے حواس درست کرو گریہ کو ضبط کرو ملکہ نے جو یہ کہا اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے ملکۂ عالم صبح کا وقت تھا ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی جو چلی آنکھ لگ گئی وقت نماز کا گذر گیا ہر روز ہم شاہزادے کو خواب سے بیدار کرتے تھے آج بسبب سو جانے کے نہ بیدار کر سکے اب جو اُٹھے تو شاہزادے کو پلنگ پر نہ پایا خیال کیا کہ زیر قصر تشریف لیگئے ہونگے حواس جاتے رہے کہ آج عتاب حضور مین مبتلا ہونگے زیر قصر آئے یہان بھی اِن سب کو سوتا ہوا پایا عبادت خانہ مین شاہزادے کو دیکھا نہ پایا خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکی تسلیم کو گئے ہین اور یہ بھی خیال ہوا کہ چونکہ شاہزادہ رحم دل بہت ہی اُنھون نے ہمپر اِس خیال سے رحم فرمایا کہ یہ سب بھی کئی شبون کی جاگی ہوئین ہین سونے دو نہ جگاؤ اپنے دست مبارک سے سب کام کیا ہوگا یہان جو آئے تو آپ کے ملازمون سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ یہان بھی نہین تشریف لایا اب ہم بہت پریشان ہین اور خطا ہوئی ہی ملکہ نے جو یہ سُنا قلب پر ایک کھٹکا سا لگا دل بیقرار ہوگیا مگر ضبط کیا اور اُنسے کہا کہ پریشان نہو خیر اگر آج ایسا ہوا تو کیا نقصان ہی اب ایسی خطا نہ کرنا اور کوئی مقام تشویش نہین ہی اُنکا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ پوشاک پہن کر اپنے مقام سے چلتے ہین تو پہلے اپنے نانا کی تسلیم کو جاتے ہین وہان سے میرے پاس آتے ہین بعد اسکے نانا کے ہمراہ تنہا دربار مین جاتے ہین نانا کے پاس ہونگے جلو مین بادشاہ کے سامنے اِسکا ذکر کرکے اُنسے تمھاری خطا معاف کرا دون یہ کہا تو مگر دل کا مالک خدا ہی ہزارون طرح کے خیال دل مین آ رہے ہین مگر اُنکو ٹالتی تھی اور یہ دل سے کہتی ہو کہ یہ کیا واہیات خیال ہین وہ اپنے نانا کے پاس ہوگا اُنسے باتین

کر رہا ہوگا اس سبب سے عرصہ ہوگیا جو میرے سلام کو نہین آیا مگر دل کو لاکھ سمجھاتی ہون وہ نہین مانتا ہے آخر کو تاب نہ رہی کرسی پر سے اٹھی اُن سب کو ہمراہ لیکر اپنے قصر سے طرف قصر بادشاہی کے چلی یہان اخضر پریزاد لباس شاہی پہن چکا ہے تاج شاہی سر پر رکھ چکا ہے پریان تخت لیے ہوئے موجود ہین دربار جانے کا قصد ہے کیونکہ وقت آگیا ہے مگر اس خیال سے تھما ہوا ہے کہ سہراب آئے تو اسکو ہمراہ لے کر جاؤن خیال کر رہا ہے کہ کیا سبب ہے جو اب تک نہین آیا ہر روز تو سویرے آجاتا تھا کہ مین نماز پڑھتا ہوتا تھا پھر یہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ بچہ تو ہے سو گیا ہوگا آتا ہوگا بادشاہ تو یہ خیال دل مین کر رہا ہے کہ سامنے سے مضراب پری نظر آئی بادشاہ نے دیکھا کہ میری دختر نیک اختر ہمراہ پریون کے میری طرف آتی ہے مگر کچھ پریشان ہے بالون کہین ڈالتی ہے پڑتا کہین ہے اور جو خواصین وغیرہ ہمراہ ہین وہ بھی سب حیران و پریشان ہین اُن سب مین سہراب ثانی کی بھی خواصین وغیرہ ہمراہ ہین وہ بھی نہایت پریشان وحیران ہین اب یہ حال جو اخضر نے دیکھا اور ملکہ کو پریشان پایا خیال کیا دل مین کہ یہ آج کیا سبب ہے جو مضراب اِس حال پریشان سے آتی ہے خدا خیر کرے کوئی نہ کوئی نئی بات ہے سہراب ثانی کی خیر ہو یہ بادشاہ خیال کر رہا تھا مگر مضراب پری اپنی دختر کی پریشانی دیکھکر خود بھی پریشان ہو گیا تھا کہ ادھر مضراب نے جو طرف ایوان کے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ بادشاہ تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے دربار مین تشریف لیجانے کے قصد سے بیٹھے ہین تخت حاضر ہے سہراب ثانی کا پتہ یہان بھی نہین ہے اب تو دل کو قرار نہوا جھپٹ کر ایوان مین آئی اِدھر اُدھر گھبرا کر دیکھا مگر اپنے آرام جان کو کسی طرف نہ پایا کہ اتنے مین بادشاہ نے فرمایا کہ اے مضراب خیر تو ہے تم اسوقت اسقدر پریشان کیون ہو اور بیوقت کیون آئی ہو مضراب اسقدر پریشان تھی کہ تسلیم کرنا بھی بادشاہ کو بھول گئی تھی جب بادشاہ نے پوچھا پہلے اسنے تسلیم کی اور کہا کہ کیا عرض کرون بابا جان مین لٹ گئی اپنی راحت جان وآرام قلب سے چھوٹ گئی اب مجکو کچھ نہین دکھائی دیتا ہے یہ تو فرمایئے کہ سہراب کہان ہے آپکی خدمت مین برائے تسلیم آج حاضر ہوا تھا یا نہین یہ جو بادشاہ نے سُنا دل پر ایک چوٹ لگی گھبرا کر کہا کہ کیسا سہراب کچھ صاف طور سے بیان کرو وہ تو ابھی تک میرے پاس نہین آیا بلکہ مین اسکا خود انتظار کر رہا ہون یہ خیال کیا تھا کہ ابھی بچہ ہے سو گیا ہوگا اس سبب سے عرصہ ہوا تمنے تو وہ واقعہ بیان کیا کہ میرے حواس جاتے رہے کچھ بیان تو کرو کہ مین بھی سنون تب ملکہ آہ کرکے روبرو بادشاہ کے بیٹھ گئی اور جو خواصان سہراب سے سُنا تھا سب حال بیان کیا اور عرض کیا کہ مین نے خیال کیا تھا کہ وہ آپکی خدمت مین ہوگا یہان آکر بھی نہین پایا اب مین کیا کرون سہراب مجکو دغا دے گئے نہ معلوم کدھر چلے گئے یہ کہکر چیخین مار کر رونے لگی اب تو اخضر پریزاد بھی پریشان ہوا دربار کا جانا بھول گیا ملکہ سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین خواصون سے دریافت تو کر لون کہ کیا واقعہ گذرا اور تمسے کبھی اسنے کسی امر کو کہین جانے آنے کو تو نہین کہا تھا ملکہ نے جواب دیا کہ جی ہان کل مجھ سے اسقدر کہا تھا کہ مین نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا ہے وہ یہ فرماتے ہین یہ کہکر ملکہ نے خواب کا حال بیان کیا اور کہا کہ اسکا قصد تھا کہ مین جاکر طلسم کو فتح کرون اور انکو رہا کرون مین نے یہ کہکر ٹالدیا تھا کہ خواب وخیال پر عمل کرنا کام عقلمندون کا نہین ہے وہ سنکے خاموش ہو رہا نہ معلوم اب اُسپر کیا گذری جو بدون اطلاع دے چلا گیا بادشاہ نے جواب دیا کہ معلوم ہو گیا کہ یہ اولاد صاحبقران ہین بس جو امر کہ اُنکے ذہن مین آتا ہے اسکو یہ لوگ ضرور کرتے ہین چاہے جہان جائے چاہے رہے

بس صبر کرو وہ چلے گئے تمنے ہمسے بھی اس حال کو نہ کہا اور نہ اُنکا قصد ظاہر کیا ورنہ مین کوئی تدبیر کرتا اُنکے
ہمراہ جاتا یہ تمھاری غفلت نے کیا تم یہ سمجھین کہ یہ بچہ ہی سمجھا دیا مان گیا وہان وہ وقت کا منتظر تھا
موقع ملا چلا گیا ضرور وہ شب کو کسی طرف نکل گیا افسوس اب مین کیا کرون یہ کہکر اخضر پریزاد
بھی رونے لگا محل مین کہرام مچ گیا ایک تلاطم برپا ہو گیا اخضر نے خواصان سہراب کو روبرو طلب
کرکے سب حال دریافت کیا اُنھون نے کل حال بیان کیا جو کہ ملکہ سے کہا تھا اور بالا مذکور ہو چکا ہی
جب اخضر سُن چکا اُسوقت اخضر نے اُنسے پوچھا کہ تمنے اُنکی اسلحہ و پوشاک بھی دیکھی کہ ہی یا کہ وہ
بھی نہین ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے نہین ہی اخضر نے کہا کہ ضرور کسی طرف چلے
گئے اب خدا لائیگا تو ملاقات ہوگی افسوس اب مین کیا کرون ابھی اُسکا سن کیا ہی دوسرے وہ
اکام سفر سے واقف نہین ہی کبھی گھر سے تنہا نہین نکلا کیا کیا جائے مین تو ضعیفی مین تباہ ہو گیا اور
وہ یون ضائع ہوا کہ جسکے ملنے کی امید نہین ہی سہراب کا بھروسہ تھا وہ یون تنہا چھوڑ کر چلے گئے
اخضر پریزاد یہ کہتا ہی اور روتا ہی مضراب کا تو یہ حال ہی کہ زمین پر پڑی تڑپ رہی ہی اور ر
سہراب کہکر پکارتی ہی اور کہتی ہی کہ اے فرزند آکر اپنی دائی کو صورت دکھا جاؤ مین نہ روکو نگی صورت
دکھا کر چلے جانا بیٹا ہمکو معلوم تو ہوگا کہ تم فلان مقام پر گئے ہو خبر خیریت تو معلوم ہوتی رہیگی یہ تو امید
ہوگی کہ پھر آکر ملوگے اے فرزند مین مرجاؤنگی اگر تمکو نہ دیکھونگی یہ کہتے ہی اور خاک پر پچھاڑین کھاتی ہے
اور کہتی ہی کہ مین اپنے ماہ تابان و مہر درخشان کو کہان تلاش کرون اور اپنے باپ کی طرف خطاب
کرکے کہتی ہی کہ مین اپنے بچہ کو آپسے لونگی میرا کلیجہ منھ کو آتا ہی مین نے صبح سے اُسکو نہین دیکھا ہی اے والد
مین کدھر تلاش کرنے جاؤن وہ تو راہ سے بھی نہین واقف ہی نہ معلوم کدھر شب تاریک مین نکل گیا
ہوگا کہان شب بسر ہوئی ہوگی اُسکو تو بدون میرے قرار نہ آتا تھا یہ کیسا دل پر صبر اور جبر کیا یہ نہ خیال
کیا کہ مان تڑپتے تڑپتے مرجائیگی ہائے وہ چاند سی صورت میری آنکھون سے پوشیدہ ہو گئی ملکہ کی
ان باتون پر سبکے کلیجہ منھ کو آتا تھا سب رو رہے تھے بادشاہ کا یہ حال تھا کہ رومال پر رومال تر
ہو رہا ہی خاموش بیٹھا ہوا رو رہا ہی قلب پر بڑا صدمہ ہی دل سے کہتا ہی کہ کیا کہہ مضراب کو سمجھاؤن
جو اپنا حال نہ کرے بجا ہی کیونکہ اُسکا فرزند تھا فرزند بھی وہ فرزند جو کہ تمام گھر بھر کا اُجالا تھا لائق و سعادتمند
یون یکایک جسکا ایسا فرزند بدون کہے سُنے غائب ہو جائے جو اُسکا حال ہو وہ بجا ہی یہ شور و غل جو
برپا ہوا ملکہ سحاب پری مادر مضراب پری اپنے قصر مین بیٹھی ہوئی اپنے مصاحبون سے باتین
کر رہی تھی کہ اُسکے کان مین جو رونے کی صدا گئی گھبرا کر خواصون سے کہنے لگی کہ یہ رونے کی صدا
کہان سے آتی ہی ذرا سُنا تو اُنھون نے جو کان لگا کر سُنا عرض کیا کہ قصر شاہی سے آتے ہی یہ گھبرا
کر اُٹھی اُس قصر مین آئی کہ جہان بادشاہ تشریف فرما تھے دیکھا کہ بادشاہ بھی رو رہے ہین اور
مضراب زمین پر پڑی ہوئی لوٹ رہی ہی اور رو رہی ہی اور جسقدر پریان وہان ہین وہ سب
رو رہی ہین یہ حال دیکھکر اور گھبرا کر ایوان مین آئی حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سہراب ثانی
شب سے بدون اطلاع مان و نانا کے کسی طرف چلے گئے ہین یہ سب اُنکے الم مین گریان ہین
یہ سنتا تھا کہ ایک چوٹ قلب پر لگی یہ بھی بہت نواسے سے الفت رکھتی تھی ہائے سہراب کہکر
بیٹھ گئی اور رونے لگی اب تو تمام محل شاہی مین کہرام مچ گیا اور سب رونے اور پیٹنے لگے کوئی اپنے
منھ پر طپانچے مارتی ہی کوئی بال نوچے ڈالتی ہی مضراب نے تو گریبان چاک کر ڈالا ہی منھ پر

خاک ملی ہی اور کہتی ہی کہ مین جوگن بنکر اپنے یوسف گم گشتہ کی تلاش مین نکلونگی فقیری اختیار کرونگی
خواصین وغیرہ جو سمجھاتی ہین کہتی ہین کہ ملکہ اپنے حواس درست کرو کوئی مسافر کے پیچھے اسطرح نہین
روتا ہی خدا سے دعا کرو کہ وہ صحیح وسلامت آپکے فرزند کو آپ سے ملائے اُسکی ذات پر بھروسہ کرو
وہ جامع المتفرقین آپ سے ملا دیگا وہ خدا نے چاہا تو ضرور طلسم کو فتح کرکے اور اپنے باپ و چچا کو
رہا کرکے اپنے ہمراہ لیکر آئینگے اور آپ سے ملینگے یہ اولاد صاحبقران ہین انپر ایسے ایسے
واقعات بہت گذرتے ہین اپنے شوہر کی زبانی اُنکے واقعات اور اُنکے والد کے واقعات و شاہزادہ
ملک قاسم کے واقعات جو کہ آپ کے فرزند کے جد امجد تھے کہ سات برس کے سن مین اُنھون نے
طلسم افراسیابی کو فتح کیا اور اپنے والد علمشاہ کو رہا کیا اٹھارہ دن تعاقب کرکے بارگاہ کیخسروی
مین ترک توسن یلطاقی کو قتل کیا و حمزہ صاحبقران ثانی دیگر اولاد صاحبقران کے حالات سنے ہین
کہ کیسے کیسے کام کیے اور کیسے کیسے آلام مین مبتلا ہوئے مگر خدا نے اُنکی ہر مقام پر حفاظت کی اور
بچایا اسی طور سے خداوند کریم اُنکا بھی محافظ ہی اور بچائیگا آپکے رونے اور بلکنے سے واپس نہ
آئینگے اُنکو آپکے حال کی خبر بھی نہوگی اس بیقراری اور آہ و زاری سے کیا فائدہ ہوگا بلکہ یہ
ہوگا کہ جو تدابیر کہ کرنا ہین وہ بھی بھول جائیگا کیونکہ حواس تو درست نہونگے ای ملکہ اپنے حواس
درست فرمائیے آپکے رونے سے بادشاہ بھی بدحواس ہوئے جاتے ہین ظل اللہ دربار مین
تشریف لیے جاتے ہین وہ جاکر پریزادون و دیوزادون کو برائے تلاش روانہ کرینگے وہ تلاش
کرکے لے آئینگے ابھی کہین دور نہ گئے ہونگے کیونکہ راہ سے واقف نہین ہین ضرور مل جائینگے
وہ آتے جاتے ہین دوسرے جہان پناہ سرور رمل کو طلب فرماکر اُنسے فرمائینگے کہ تم رمل
سے دریافت کرو کہ شاہزادہ کب تک آئیگا وہ منجم بے بدل ہین جو حکم لگاتے ہین اُسمین فرق
نہین ہوتا ہی اکثر امتحان کرلیا گیا ہی اسقدر نہ بیقرار ہو جیسے اُنکے ملاقات کی تدبیر کرنے دیجیے
جب دیو و پریزاد خبر لیکر آئینگے تو آپ بھی اُنکے پاس تشریف لیجائیگا جہان وہ ہونگے اُنکو سپرد
خدا فرمایے دل پر ذرا جبر فرمایے صبر کیجیے اپنے ہمراہ اورون کے حواس نہ پراگندہ فرمایے
یہ جو پریون نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ سچ ہی جسکے دل پر جو گذرتی ہی اُسی کا دل جانتا ہی تمکو کیا
میرے دل کا حال معلوم کہ کیا گذر رہی ہی مین تو لاکھ چاہتی ہون کہ صبر کرون مگر کیا کرون کہ دل ہی
قابو مین نہین ہی کیا مین کسی کو منع کرتی ہون کہ کوئی تدبیر نہ کرے میرا کوئی اختیار نہین ہی نہ میرے حواس
ہین مجکو اپنی آنکھون پر اختیار ہی مین رو روکر اپنی زندگی بسر کرونگی لاکھ تدبیر کیجائیگی مگر اب وہ گوہر نایاب
دستیاب ہوگا سہراب کا ملنا دشوار ہی سب تدارک بیکار ہی جو کچھ کیا جائیگا مین نے تو ہاتھ دیا ہون
یہ کہکر رونے لگی ادھر بادشاہ نے خیال کیا کہ تو بیٹھا ہوا کیا کر رہا ہی دربار مین چل دیوزاد و پریزاد
برائے تلاش روانہ کر سرور رمل کو طلب کرکے زائچہ کراؤن یہ دل مین خیال کرکے اپنی زوجہ
سحاب پری سے فرمایا کہ تم مضطراب کو سنبھالو سمجھاؤ مین دربار مین جاتا ہون تاکہ کوئی تدبیر کرون
سحاب نے کہا کہ آپ تشریف لیجائین جہانتک ممکن ہوگا مین سمجھاؤنگی یہ سنکے بادشاہ تخت پر سوار ہوکر
نگر پریشان دربار مین تشریف لائے یہان سب حاضر دربار تھے چونکہ عرصہ ہوگیا تھا سب اہل دربار
پریشان تھے کہ کیا سبب ہی کہ بادشاہ ابھی تک نہین تشریف لائے ہین اور یہ کیسا آج محل مین شور و
غل ہی یہ لوگ پریشان بیٹھے ہوئے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوا سب برائے تعظیم اُٹھے مجرا کیا بادشاہ ۱۰

نے سب کا مجرا لیا مگر اب جو سب نے دیکھا تو بادشاہ کو پریشان پایا مگر رعب شاہی سے کوئی دریافت نہ کر سکا بادشاہ نے تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ پریزادان تیز پرو دیوزادان چابک دست حاضر ہون یہ جو حکم دیا فوراً دیو اور پریزاد حاضر ہوئے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی اخضر پریزاد نے اُنسے فرمایا کہ تم لوگ اسیوقت فوراً تمام پردۂ قاف کے ملکون اور صحراؤن مین جاکر تلاش کرو شاہزادۂ سہراب کو اور کچھ دیو اور پریزاد تمام شہر مین تلاش کرین اور جو دیو کہ طلسم چہل چراغ سلیمانی سے آگاہ ہون وہ اسطرف کو جائین اور تلاش کرین کیونکہ شاہزادہ شب سے بدون اطلاع کے غائب ہوگیا ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا سب اہل دربار کو سناٹا سا ہو گیا جو ملازم شاہزادے کے تھے وہ گھبراکر رونے لگے بادشاہ نے دیو اور پریزاد کو یہ بھی حکم دیا کہ جبتک شاہزادہ نہ ملے اُسوقت تک نہ آنا یہ حکم سُنکے وہ پریزاد و دیوزاد مجرا کرکے روانہ ہوئے اور تمام پردۂ قاف مین منتشر ہوگئے اور صحراؤن مین اور بعض دیو طرف طلسم کے روانہ ہوئے کہ اُنکا حال آئندہ تحریر ہوگا یہان جب وہ دیو روانہ ہوچکے جو افسران سپاہ زیادہ بادشاہ کے مقرب تھے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ کیا واقعہ درپیش ہوا ہم غلامون کو آگاہ فرمایئے سُنکے بڑا صدمہ ہوا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا بیان کرون یہ کہکر بادشاہ نے کل حال سب اہل دربار سے بیان کیا کہ یہ واقعہ گذرا کہ شاہزادہ شب کو کہین چلا گیا ہی خواصون نے جو بیان کیا تھا سب حال کہا اور کہا کہ کل اپنی والدہ سے ذکر کیا تھا کہ شاید کل اُنھون نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا تھا اُنھون نے بہت شکایت کی تھی اُنھون نے مان سے کہا تھا کہ ہم طلسم کو فتح کرنے جائینگے مان نے سمجھایا اُسوقت تو وہ خاموش ہو رہے مگر شب کو بدون اطلاع چلے گئے مان نے تو اپنی حالت تباہ کر رکھی ہی اُسکے رونے اور پیٹنے سے سب کے آئے ہوئے حواس جاتے ہین اُسکا حال نہین دیکھا جاتا ہی یہ سُنکے اہل دربار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا جو کچھ حال ہو وہ درست ہی مان کا کلیجہ ہی بادشاہ نے فرمایا کہ میرے بھی جو قلب کا حال ہی وہ بیان نہین کرسکتا ہون اگرچہ مین مرد ذات ہون دل پر صبر کی سل رکھ لی ہی مگر سہراب کی تصویر سامنے پھر رہی ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا ہم لوگون کے جو قلب کا حال ہی وہ کیا عرض کرین بہت بیقرار ہین یہی جی چاہتا ہی کہ ڈھونڈین بادشاہ نے فرمایا کہ تم لوگ نمک حلال ہو ہمارے غم سے تمکو غم ہوتا ہی ہماری خوشی سے تمکو خوشی ہی تو پھر کوہ مصیبت اور آسمان بلا ٹوٹا ہی کہ داماد سے یون جدائی ہوئی کہ برسون ہوگئے کہ صورت دیکھنا نہ نصیب ہوئی کہ کمسن بیٹی جوان گھر مین بیٹھی ہوئی ہی ایک نواسہ تھا وہ یون چھوٹ گیا ہمتو تباہ و برباد ہوگئے کیا چارہ ہی مشیت خدا مین جو کاتب ازل نے خط پیشانی مین بروز الست تحریر کیا ہی وہ پیش آئیگا ہم اس پیرانہ سالی مین سب کے صدمہ اُٹھانے کو رہگئے ہین کیا تقدیر سے زور ہی جو پھر گذریگی برداشت کرینگے یہ کہکر بادشاہ آنسو بھر لائے سب اہل دربار رونے لگے اور یون بادشاہ کو سمجھانے لگے کہ آپ صبر فرمایئے یہ تو اولاد صاحبقران ہین انپر ایسے ایسے مصائب بہت گذرتے ہین رستم ثانی کو ملاحظہ فرمایئے کہ جب قبکار پر گئے تھے اور غائب ہوگئے تھے بہت دنون تک نشان نہ ملا پھر عین وقت پر کیونکر تشریف لائے مع سپاہ و لشکر کے اسی طور سے یہ شاہزادہ بھی بامرادی مع اپنے والد و عم کے باجاہ و حشم تشریف لائیگا اپنے نور جمال سے آپ لوگون کے چشمہاے مبارک کو روشن کریگا سپرد خدا فرمایئے دیو وغیرہ جو آپ نے براے تلاش روانہ فرمائے ہین وہ ضرور خبر خوش لیکر

حاضر ہونگے آپ یہ تدبیر فرما چکے ہین ہم لوگ بھی کوشش کرینگے اب آپ ملکہ کی دلجوئی فرمایئے اور تسکین قلب بادشاہ نے فرمایا کہ سوائے اِسکے اور کیا چارہ راوی نے بیان کیا ہو کہ انحضر پریزادونے جو دیو وغیرہ روانہ فرمائے تھے اُنکو انعام کثیر کا امیدوار کیا تھا اُنسے کہا تھا کہ تم شاہزادے کی خبر خیریت لاؤگے تو تمہارا دامن جواہر سے بھر دونگا اگر شاہزادے کو تلاش کرکے اپنے ہمراہ لاؤگے تو اُسکے برابر زر و جواہر تول دونگا تم سب کو انعام کثیر سے مالا مال کر دونگا راوی نازک خیال عرض کرتا ہو کہ جب بادشاہ سے اہل دربار نے وہ تقریر مذکورہ کی اور بادشاہ نے یہ جواب دیا کہ سوائے صبر کے کیا چارہ ہو اُسکے بعد یہ شعر پڑھا شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + یہ فرما کر فرمایا کہ مجکو مضراب کی جان کا خوف ہو وہ اِس الم و رنج مین ضرور اپنے کو ہلاک کریگی خیر جو تقدیرات الٰہی یہ فرما کر سرورجنی کی طرف رخ کیا اور کہا کہ اے واقف رموز الٰہی و اے دانائے دہر آپ نے کچھ دریافت کرکے نہ فرمایا کہ آیا شاہزادہ کس طرف کو گیا ہو آیا یہ فاتح طلسم ہو یا نہین یا صرف اُسکی قسمت مین سرگردانی اور ہم سب سے مفارقت مقدر مین ہو اور ہم سب کو اُسکی جدائی کا صدمہ اُٹھانا ہو آیا ہم سب اُس سے ملین گے اور ہمارے مقدر مین اُسکی ملاقات ہوتی ہو یا نہین ہم اسی طور سے تڑپ تڑپ کر مر جائین گے اُسکے دیدار سے محروم رہین گے مجکو آپکے قول کا بہت اعتبار ہو جو حکم آپ نے لگائے وہ سب پورے ہوئے سر مو فرق نہوا بس اِس امر مین بھی حکم لگایئے زائچہ کھینچیے سرور جنی نے دست بستہ عرض کیا کہ مجکو کیا عذر ہو مین صرف آپ کے حکم کا منتظر تھا بخدا جو صدمہ کہ مجکو یہ خبر وحشت اثر سنکے ہوا اُسکو عرض نہین کر سکتا ہون ابھی تعمیل حکم حضور کرتا ہون جو میرے حساب سے ظاہر ہوگا خدمت والا مین عرض کر دونگا حال غیب سے نہین واقف ہون کہ اُسکی مشیت مین کیا ہو بموجب مصرعہ حال غیب کس نمی داند بجز پروردگار + بادشاہ نے فرمایا کہ یہ سب درست ہو اور قسم کی کیا ضرورت ہو مجکو یقین ہو کہ آپکو ہم لوگون سے زیادہ صدمہ ہوا ہوگا کیونکہ آپ نے تو اُسکو گودیون مین کھلایا اور آپ ہی تو اُسکے فروغ کے باعث ہوئے اور آپ ہی نے ہمکو اِس قابل کیا کہ ہمکو خداوند کریم نے ایسا سرفراز کیا کہ ہمارا ایسا دیا نواسہ ایسا آپ کو کیون نہ صدمہ ہوا ہوگا نہونا عجب ہو سرور جنی نے عرض کیا کہ مین کس قابل ہون یہ خداوند کریم کی مہربانی ہو کہ اُسنے یہ سب سامان بہم کر دیے اُسکا شکر کہانتک ادا کیا جائے اور آپ کی بندہ پروری ہو کہ آپ یون مجھ ایسے ناچیز کی نسبت فرماتے ہین ورنہ مین کس لائق ہون جو مجکو معلوم ہوتا ہو عرض کرتا ہون ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین عرض کر چکا ہون جلد اول مین کہ سرورجنی تو خاندان عبدالرحمٰن جنی سے ہین اور ہر علم و ہر فن مین مثل اُنکے ہین بس سرورجنی نے قرعہ نکال کر پھینکا ساتون ستارے سولہ خانے بارہ برجون کو خیال کرکے زائچہ کرنا شروع کیا اور جو جو سوال بادشاہ نے کیے تھے سب کے جواب اِستخراج کرکے سر اُٹھایا اور ہاتھ باندھکر یون عرض کیا کہ میرے حساب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہو کہ شاہزادہ اِس طلسم کو فتح کریگا اور آپ لوگون سے مع اپنے بزرگون کے ملیگا بلکہ ایک بزرگ اور اُسکو اُس طلسم سے دستیاب ہوگا جو کہ ایک مدت سے اُس طلسم مین قید ہے مشیت ایزدی اِسی طور سے جاری ہوئی تھی کہ شاہزادہ اِسی طور سے یہان کسے جائے اور طلسم کو فتح کرے اور اپنے بزرگ کو رہا کرے کہ

جو کہ مدت سے قید ہو اور شاہزادہ بصحت وخیریت ہو اور چھ ماہ کے بعد آپ لوگون سے بصد
جاہ وحشم ملیگا آپ اُسکو دیکھکر خوش ہونگے آپکے قلب رنجور مسرور ہونگے کوئی مقام خوف نہین
ہو خانۂ حیات درست ہو جان کا بالکل خوف نہین مشیت ایزدی مین یہ تھا کہ جو کفار نابکار
پردۂ قاف مین ہین وہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہون اور اِسکا بھی نام مثل حمزہ کے پردۂ قاف
مین بلند ہو بس یہ صورت پیدا ہوئی آپ لوگ اطمینان رکھین اگر ان احکامون مین میرے
فرق ہو تو خداوند مجکو مع میری آل واولاد کے توپ دم کرین مجکو کچھ عذر نہوگا یہ سب امر ہو مگر
حال غیب سے نہین واقف ہون اپنے امکان بھر مین نے خوب جانچ کر حکم لگایا ہو اگرچہ خدا
کو منظور ہوگا تو کبھی نہ فرق ہوگا اسی سبب سے مین نے اِس امر کا بھی اقرار کر لیا کہ اگر فرق ہو تو
توپ دم فرمائیے اُسکی ذات سے بہت بڑا بھروسہ ہو یہ کہکر وہی احکام ایک پرچۂ قرطاس پر
لکھکر بادشاہ کے روبرو پیش کیے اور عرض کیا کہ اِس کاغذ کو حضور اپنے پاس رکھین تاکہ جو مین نے
احکام لگائے ہین وہ بروقت تشریف لانے شاہزادے کے دیکھ لین حضور کہ کچھ فرق تو
نہین ہوا مین نے دروغ تو نہین عرض کیا بادشاہ نے وہ کاغذ سرور رجنی سے لیلیا اور فرمایا
کہ آپکے احکام مین کبھی فرق نہین ہوا نہ اُنہین ہوگا نہ آپ نے کبھی دروغ کہا جو مین خیال کرون یہ
فرماکر بادشاہ نے سرور رجنی کو خلعت سے سرفراز فرمایا سبب اِسکا یہ تھا کہ بادشاہ کو سرور رجنی
کے احکام لگانے سے اطمینان ہو گیا اور دل نے بھی قبول کر لیا کیونکہ جسقدر سرور رجنی نے جو امر
مین کہا اُسی قدر ہوا کیونکہ نجومی بے بدل ہین اِنکے احکام مین کبھی فرق نہین ہوتا ہو سرور رجنی نے
سلام کرکے خلعت لے لیا بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کر دی جائے کہ تا آنے شاہزادے
یا اُسکی خبر خیریت کے کوئی اپنے گھر مین اہل شہر سے شادی نہ کرے نہ بزم عشرت آراستہ کرے
اور اگر کریگا تو معتوب سرکار ہوگا اور ہمارے نوبت خانون مین نوبت نہ بجے بلکہ سب شاہزادے
کے ملنے کی دعا کرین یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسدن کوئی دوسرا کام نہ کیا جب بادشاہ
دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے راہ مین
یہ ذکر کرتے جاتے تھے کہ بڑا غضب ہو گیا کہ شاہزادہ یون غائب ہو گیا جو دیو اور پریزاد شاہزادے
کے ملازم تھے وہ بعد برخاست ہونے دربار کے اپنے مقام پر بھی نہ آئے اُسی مقام سے برائے
تلاش روانہ ہوئے اِنکا حال آئندہ تحریر ہوگا بس سب اہل دربار یہ باتین کرتے ہوئے اپنے
اپنے مکان پر آئے اور آتے ہی یہ تدبیر کی کہ ہر ایک نے دو دو چار چار دیو و پریزاد اپنے ملازمون
مین سے برائے تلاش روانہ کیے اول برائے خوشنودی بادشاہ و بسبب نمک حلالی اور خیرخواہی
کے اور دوسرے بطمع انعام کثیر اِدھر منادی نے ندا کر دی کہ حکم ہو بادشاہ کا کہ شب سے شاہزادہ
غائب ہو گیا ہو تا آنے شاہزادے یا خبر خیریت اُسکی کے جو کوئی بزم عشرت یا بزم شادی برپا
کریگا وہ سزا پائیگا بلکہ شاہزادے کی سلامتی کی دعا کرے جب یہ خبر تمام شہر کے گلی کوچہ مین منتشر
ہوئی سب اہل دربار و شہر کو معلوم ہوئی بس اُسوقت سے سب نے بندوبست کیا اپنے اوپر
بزم عشرت و شادی وغیرہ کو حرام کر لیا بلکہ جہان جہان شادی یا بزم عشرت برپا تھی اُسوقت
سے اُسکو موقوف کر دیا اور سلامتی شاہزادے کی دعا کرنے لگے نوبت خانۂ شاہی مین نوبت
بجنا موقوف ہو گئی ہر ایک اہل شہر کو شاہزادے کا صدمہ ہوا اہل شہر تو اب بموجب حکم بادشاہ

دعا مین مصروف ہین یہان بادشاہ داخل محل ہوا دیکھا کہ سحاب پری میری زوجہ و دیگر پریزاد مضراب کو سمجھا رہی ہین مگر اُسکی عجب حالت ہی کسی طور گریہ کم نہین ہوتا ہی زمین پر تڑپ رہی ہی بہت بیقرار ہی کسی طرح اُسکو صبر نہین ہوتا ہو انحضر پریزاد نے جو بیٹی کا یہ حال دیکھا دل کو تاب نہ رہی رومال مُنھ پر رکھکر رونے لگے ایوان مین آئے سب برائے تعظیم کھڑے ہو گئے بادشاہ تخت پر سے اُترے کرسی پر جلوہ گر ہوئے اپنی زوجہ سے پوچھا کہ جب سے مین گیا ہون مضراب کی یہی حالت ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ سُنکے خود اُٹھکر بیٹی کے پاس آئے اور اُسکو اُٹھا کر گلے سے لگایا اور کہا کہ بیٹا صبر کرو دل پر جبر کرو مقدرات الٰہی مین کیا زور ہی اے مضراب تیرے سر کی قسم جو میرے دل کا حال ہی وہ خدا پر خوب روشن ہی مگر مین مرد ہون جبر کو کام مین لاتا ہون کیا ہمکو سہراب کی مفارقت کا رنج و الم نہین ہی مگر یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہمارے حالت تباہ کرنے سے وہ ہمسے آملے تو ہم ایسا ہی کرین وہ اُسی وقت آئیگا کہ جو وقت خدا نے مقرر کیا ہی اور اُسی وقت تمسے ملیگا کہ جب تمھارے مقدر مین اُس سے ملنا ہوگا چاہے جو کچھ ہم اور تم اپنی حالت تباہ کرین بیٹا تقدیرات الٰہی سے کسی کا زور نہین چلا ہی انبیا و اوصیا ایسی حالت مین مجبور ہو گئے ہین ای بیٹا صبر کرو کیونکہ خداوند کریم صابرون سے بہت خوش ہوتا ہی کہین اُسکو تمھارا یہ جزع و فزع کرنا ناگوار نہو اور معتوب درگاہ خدا نہو اُسکی مشیت پر شاکر رہو اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی ای فرزند صبر کا بڑا صلہ ہی اور صابرون کا پیش خدا بڑا مرتبہ ہی اس گریہ و زاری سے نہ کچھ حاصل ہوا ہی نہوگا تیرا حق بجانب ہی کیونکہ تو مان ہی مگر کیا چارہ ہی جو اُسکو منظور تھا وہ ہوا اور جو منظور ہوگا وہ ہوگا خیال کرو کہ شوہر کے غم مین کسقدر تمنے اپنی حالت تباہ کی کیا ہوا وہ ملگیا جب خدا کو منظور ہوگا ملیگا اسیطور سے اس بات کو بھی خیال کر لو کہ صبح سے تم بیقرار ہو رہی ہو کیا فائدہ ہوا سوا ہلکان ہونے کے کیا ملا اگر روتے روتے اپنے کو ہلاک بھی کرو گی تو کچھ نہوگا جس طور سے تم سہراب کے لیے بیقرار ہو اور تم مان ہو اُسی طور سے ہم بھی تمھارے باپ ہین جو محبت و الفت تمکو سہراب سے ہی وہی ہمکو اُنسے ہی جو اپنا یہ حال کرتی ہو بس جو ہمارے قلب کی حالت ہی وہ کس سے بیان کرین اگر خدانخواستہ تمھاری کوئی حالت خراب ہو گئی یا جان پر بنگئی تو ہم کیا کرینگے کسکے سہارے زندگی بسر کرینگے تمام عمر گنوا کر تو تم ہاتھ لگین ضعیفی کا سہارا ہو ہمتو بالکل مر جائینگے ایک تو یہی صدمہ مارے ڈالتا ہی دوسرے تمھاری فکر نے اور ہلاک کر رکھا ہی تمکو بھی اور ہمکو بھی سہراب سے ملنے کی امید ہی اُسپر تو تم اسقدر اپنے کو ہلاک کرتی ہو اگر خدانخواستہ تمھارے لیے کوئی نوع دگر ہوگی تو ہم کیا کرینگے سہراب تو انشاء اللہ تعالے تمسے بعد چھ ماہ کے بعد جاہ و حشم ملیگا اور اپنے باپ و چچا کو رہا کر کے طلسم فتح کر کے آئیگا مگر ہم تمکو کہان پائینگے جو تم نے اپنے کو اُسکی مفارقت مین گنوا دیا تو کیا ہوگا بیٹا ہمارا بھی مان باپ کا قلب ہی ہماری ضعیفی پر رحم کرو اور صبر کرو دیکھو تو یہ احکام سرور رحبنی نے لگائے ہین اُسمین فرق نہین ہوتا ہی اور اُنھون نے بقسم یہ احکام لگائے ہین اور کہا ہی کہ اگر اسکے خلاف ہو تو آپ مجکو مع اولاد کے توپ دم فرمائیے ای بیٹا جب ایسی ہی قوت اُنھون نے پائی تب یہ شرط کی ہی یہ جو بادشاہ نے کہا اور اس طور سے سمجھایا تو یہ سُنکے ملکہ کے قلب کو کچھ تسکین ہوئی گریہ کو ضبط کیا اور کہا کہ یہ جو کچھ آپ نے فرمایا بہت درست اور بجا ارشاد کیا واقعی جو آپکے قلب کا حال نہو وہ عجب ہی

مگر مین کیا کرون کہ قلب نہین مانتا ہی خیر آپ کو میرے سر کی قسم کیا یہ احکام سرور جنی نے لگائے
ہین جو آپ نے فرمائے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ مین کہ جھوٹھ نہین کہا لو دیکھ لو یہ کاغذ پر
لکھکر دیدیے ہین یہ کہکر وہ کاغذ مضراب کو دیا مضراب نے کاغذ کو لیکر پڑھا اور کہا کہ میرا یہ
منشا نہ تھا کہ خدانخواستہ آپ جھوٹ فرماتے ہین بلکہ یہ منشا تھا کہ شاید آپ میرے تسکین قلب
کے لیے فرماتے ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ ابتو تمکو یقین ہوگیا مضراب نے کہا کہ بہت
بجا ہی اُس کاغذ کے دیکھنے سے کچھ اضطراب ملکہ کا کم ہوا کیونکہ اُسنے اکثر سرور جنی کے احکام کا
امتحان کیا تھا سب پورے ہوئے تھے سر مو فرق نہوا تھا جو احکام اُنھون نے لگائے تھے اس سے
اطمینان ہوا گریہ کی حالت کم ہوئی بادشاہ نے فرمایا کہ او مضراب مین نے بہت سے دیو اور
پریزاد برائے تلاش سہراب روانہ کیے ہین کہ تلاش کرکے لاؤ یقین ہی کہ وہ خبر لیکر آئین اور
چند دیو طرف طلسم کے بھی روانہ کیے ہین کہ تم شاہزادے کی خبر لاؤ جہان تمکو شاہزادہ ملے تم اُسکو
اپنے ہمراہ لے آنا اگر وہ نہ آئے تو تم مین سے ایک ہماری طرف برائے خبر آئے اور باقی اُسکے
ہمراہ رہین اُنکو انعام کثیر کا امیدوار کیا ہی مین غافل نہین ہون جہانتک ممکن ہوگا مین تلاش مین بہت
کوشش کرونگا بلکہ مین نے یہ بھی حکم دیا ہی کہ آج سے نوبت خانہ مین نوبت نہ بجے جبتک شاہزادہ
نہ آلے اور شہر مین بھی منادی کرادی ہی کہ کوئی اہل شہر سے بزم عشرت و شادی وغیرہ نہ کرے
جبتک خبر شاہزادہ یا خود شاہزادہ نہ آلے بیٹا مجکو بہت بڑا صدمہ ہی یہ جو بادشاہ نے کہا تو
مضراب نے کہا کہ سوائے آپ کے اب کون ہی میرا آپ نہ یہ سب تدبیرین کرین گے تو کون
کریگا شوہر سے جدا ہوئی ایک زمانہ ہوا آپ کا سہارا تھا یہ یون تباہ کر گئے خیر جو مرضی خدا آپ نے
اِسوقت یہ خبر سُناکر خوش کردیا یقین ہی کہ کچھ نہ کچھ خبر ضرور آئے بادشاہ نے جواب دیا کہ ضرور آئیگی
تم اپنے دل کو قابو مین کرو اور اپنی حالت کی طرف دیکھو خدا پر نظر رکھو کہ وہ کیا اپنی قدرت سے ظاہر کرتا ہی
شاہزادے سے تو ضرور ملاقات ہوگی اطمینان رکھو اور بامراد ملو گی اِس طور سے جو بادشاہ نے کہا
ملکہ کو اطمینان ہوا اول سرور جنی کی تحریر سے دوسرے بادشاہ کے سمجھانے سے بادشاہ نے بیٹی
کو سمجھا بجھا کر کھانا کھلایا اور کہا کہ مین ہر روز برائے تلاش دیو و پریزاد کو روانہ کرونگا تم صدمہ نہ کرو
ملکہ باپ سے رخصت ہوکر اپنے قصر مین آگئی اپنے فرزند کو یاد کرکے رونے لگی اب راوی اِن سب کو
تو اِس رنج والم مین مبتلا رکھتا ہی اور دیو و پریزاد کو جو بحکم اخضر پریزاد تلاش کو گئے ہین تلاش مین
مصروف رکھتا ہی اور اب حال سہراب ثانی کا تحریر کرتا ہی حال اِن سب کا آئندہ تحریر ہوگا وقت
اور موقع پر یہان قلعۂ یاقوت نگار مین تو سب رنج و غم مین مبتلا ہین اخضر پریزاد دیو و پری کو برائے
تلاش روانہ کرتا ہی اور اِس انتظار مین ہی کہ خبر شاہزادہ کوئی دیو لیکر آئے اور سرور جنی سے
ہر روز یہ سوال ہی کہ اب اِکی مدت کا زمانہ تمام ہوتا جاتا ہی وہ عرض کرتا ہی کہ انشاء اللہ تعالےٰ
بعد چھ ماہ کے شاہزادے سے ملاقات ہوگی بادشاہ دربار سے آکر بیٹھتا ہی بیٹی کو تسکین دیتا ہی اور اُسکی
دلجوئی کرتا ہی مضراب سہراب کے لیے رویا کرتی ہی مین اِس داستان کو اِسی مقام پر موقوف
رکھتا ہون آئندہ اِسکا حال تحریر کرونگا

اب شمہ حال سہراب ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی کہ اُنپر کیا گذری اور کیونکر

طلسم فتح کیا و دیگر حالات

راوی نازک خیال نے اس طور سے اس داستان کو بیان کیا ہی کہ جب سہراب ثانی قصر پر سے اتر کر اور دیو کو قتل کر کے مرکب پر سوار ہوکر در قلعہ کھول کر طرف صحرا کے راہی ہوئے تھے یہ خیال کیا تھا کہ اگر تم تیز نہین چلتے ہو تو صبح ہو جائیگی جب سب کو معلوم ہوگا تو عزو ر براے تلاش دیو و پریزاد روانہ کیے جائین گے ایسا نہو کہ تمکو گھیرائین اور کسی نہ کسی طور سے لیجائین تو بڑی خرابی ہوگی یہ دل مین خیال کر کے مرکب کو گرم عنان کر دیا تھا وہ مرکب بھی خانہ دیو کا تھا ایسا تیز گام تھا کہ ہوا بھی اُسکا تعاقب نہ کرسکتی تھی بس یہ مرکب کو اُڑاتے ہوئے چلے جاتے ہین وہ صحرا کا سناٹا ہوا فزا تاریکی شب درندون کا جھاڑیون مین بولنا زہرہ آب کیے دیتا تھا مگر اس شیر بیشۂ رستم ثانی کو کچھ خوف نہ تھا اُسی طور سے مرکب اُڑاتے ہوئے چلا جاتا تھا کسی مقام پر دم نہ لیتا تھا یہانتک کہ وہ نصف شب اُسی رہروی مین تمام ہوئی مسافر شب اپنی منزل مغرب مین اپنے ہمراہیون کے پہونچا اور آرام پذیر ہوا اور مسافر روز نے اپنا اسباب سفر درست کیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا یعنے آفتاب نکلا وہ صبح کا سہانا وقت وہ نور سحری کا پھیلنا نسیم صبح دم کا چلنا گلون کا کھلنا طائرون کا اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہاے شجر پر بیٹھکر حمد الٰہی مین زمزمہ سنجی کرنا وہ آفتاب کی شعاعون کا برگہاے اشجار پر پڑنا اور اُسکے سبب سے اُنکا چمکنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زمردی چمک رہی ہو وہ کوسون تک سبزے کا لہلہانا اُسپر وہ اوس کے قطرون کا مثل گوہر آبدار کے غلطان نظر آنا عجب سما دکھاتا تھا وہ ہر طرف گلہاے خودرو کا کھل کر مہک دینا کہین پر لالہ کا کھیت کہین کوڑیالہ کھلا ہوا کہین نسرین و نسترن کہین سیمین و یاسمن کہین گلاب کا تختہ کہین بیلا و موگرا کہین موتیا کہین کیوڑا کھلا ہوا کسی مقام پر شبو کا تختہ یہ سما دکھاتا تھا کہ گویا چاندنی کا کھیت ہی کسی سمت بلبلین زمزمے کر رہی تھین پہلوے گل مین کسی طرف فاختہ سرو پر بیٹھی ہوئی صداے کوکو کر رہی تھی کسی طرف قمریان شمشاد پہ یاہو کا دم بھر رہی تھین طاؤسان صحرا ایک طرف رقص مین مصروف تھے کسی سمت ہمہ روان کوہسار کی چہچہہ زنی صبح کا جو ہنگام تھا ہر ایک اپنے اپنے عالم مین سرشار تھا وہ آفتاب کا چرخ اخضری پر نکلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گل سرخ چمن مین کھلا ہوا ہی جب کوئی چشمہ یا چقر ملتا تھا اُسمین جو آفتاب نظر آتا تھا اور عکس پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام پانی طلائی ہی شاہزادے سے کے جو جسم مین ہوا لگی بند قبا کھول دیے بس وہ آفتاب آسمان صاحبقرانی و گل گلشن رستم ثانی اُسی صورت سے مرکب اُڑاتے ہوئے تماشاے گل و صحرا کرتا ہوا چلا جاتا ہی نہ مان کا خیال ہی نہ نانا کا کہ میری مفارقت مین اُنکا کیا حال ہوا ہوگا ہان خیال ہی تو فتاحی طلسم کا یا رہائی جد و عم کا اسی خیال مین غرق چلا جاتا ہی اتفاق سے ایک چشمہ پر گذر ہوا خیال آیا کہ دوگانہ خالق تو ادا کر لو بس مرکب کو روک لیا اُسکو صحرا مین چھوڑ دیا چشمے پر بیٹھکر وضو کیا نماز خالق ادا کی اپنی فتاحی طلسم کی اپنے خالق سے دعا کی کچھ میوہ وغیرہ تناول کیا چشمے سے پانی پیا اُدھر مرکب بھی سیر و سیراب ہوا بس پھر سوار ہوکر ایک طرف روانہ ہوئے اب دن بخوبی نکل آیا ہی اور اسقدر تیز آئے ہین کہ شہر یاقوت نگار سے سو دو کوس دور ہو گئے ہین مگر مرکب اُڑائے چلے جاتے ہین اب دھوپ کی شدت ہوتی جاتی ہی تمازت آفتاب بڑھتی جاتی ہی مگر کچھ پروا انہین نہین سرگرم رہروی مین مصروف

مین نوبت باینجا رسید کہ آفتاب نے نصف منزل طے کی اور دائرہ نصف النہار پر آیا خوب دھوپ کی شدت ہو گئی ہر بن مو سے پسینہ جاری ہوا بسبب شدت دھوپ کے اور تمازت آفتاب کے ہتھیار جلنے لگے خود بھی اور مرکب بھی از سرتا پا غرق عرق ہو گیا پیاس کے سبب سے زبان مین کانٹے پڑ گئے مرکب ہانپنے لگا ہوائے گرم کے جھونکے چلنے لگے زمین تپنے لگی جب جھونکا ہوا کا جسم کو لگا اُسنے جلا دیا زمانہ گرمی کا تھا اور وہ زمانہ کہ جس زمانہ مین چلہ کی گرمی پڑتی ہے اور ایسے صحرا مین پہونچے تھے کہ جہان کوسون نہ کوئی چشمہ تھا نہ چاہ بلکہ پانی گوہر نایاب تھا نہ کہین سایہ تھا درخت کا کہ کاش کے کچھ دیر اُسکے سایہ مین دم لیتے وہ زمانہ تھا کہ امرا در مجلس خس خانون مین رہتے تھے یہان انپر دھوپ پڑ رہی تھی سوائے سنسان میدان کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی وہ وقت تھا کہ چرند و پرند و درند سب اپنے اپنے آشیانون مین بسبب شدت دھوپ کے جا کر پوشیدہ ہوئے مگر یہ پروردۂ ناز و نعم اُس صحرائے لق و دق مین تنہا گرم سفر تھا یا آپ تھا یا مرکب تھا ان ہمراہ سفر کون تھا اُس صحرا مین آفتاب عالمتاب تھا پیاس کی اگر شدت گرمی کی الگ زیادتی سوائے یاس و حسرت کے کوئی رکاب مین نہ تھا نہ کوئی خادم نہ خدمتگار ہان ایک اقبال اُس گوہر بحر صاحبقرانی کا ہمسفر تھا یا آفتاب تمازت آفتاب و شدت دھوپ سے گل رخسار اُس نونہال رستم ثانی کے کمہلا گئے تھے بسبب حدت دھوپ کے چہرہ کا یہ عالم تھا کہ کمہلا گیا تھا وہ پروردۂ ناز و نعم کہ جسکے ہمراہ ہزارون پری زاد ہر وقت رہتے تھے اور ہر مقام پر اپنی آنکھین بچھاتے تھے وہ یون آوارۂ دشت غربت تھا کل ہی کا ذکر تھا کہ خس خانہ آراستہ تھا ہر طرح کا سامان راحت موجود تھا طعام لذیذ تناول کرنے کو آب سرد و خنک نوش کرنے کو خادم لے کر حاضر ہوتا تھا یا وہی شاہزادہ ہے کہ صحرائے ہولناک ہے اور آپ ہے اور مرکب کوسون بوے عمرانات کا نشان نہین ہے کوئی ہمصورت نظر نہین آتا ہے انسان و حیوان کا کیا ذکر ہے سبزہ و شجر تک نہین ہین اسقدر زمین تپ رہی تھی کہ اگر دانا زمین پر گرے تو بریان ہو جائے شدت عطش جدا گرسنگی علحدہ اُس صحرا مین سوائے ذرۂ ریگ و قرص آفتاب و لخت جگر کے کوئی دوسری شئ کھانے کی نہین و سوائے خون دل و اشک چشم کے پانی کا نام تک نہین ہے مگر یہ جری و بہادر اُس سنسان صحرا مین چلا جاتا تھا مرکب کا عجب عالم تھا کہ ہانپ رہا تھا خود بھی عرق عرق تھا کہ یکایک دور سے کچھ جانور اُڑتے ہوئے نظر کئے شاہزادے نے خیال کیا کہ جہان یہ جانور اُڑ رہے ہین یہان آبادی ضرور ہے اگر آبادی نہین ہے تو چشمہ وغیرہ ضرور ہے جانورون کا اُڑنا اسکی دلیل ہے کہ یا تو آبادی ہے یا چشمہ ہے بس شاہزادے نے یہ دل مین خیال کر کے مرکب کو اُس سمت کو مہمیز کیا جب کسی قدر قریب پہونچا تو کچھ شجر صحرائی نظر آئے اب شاہزادے نے خیال کیا اپنے دل مین کہ یہ وقت آ گیا رہزدی مین اور وقت بھی بہت گرم ہے دھوپ کی گرمی ہے لو بھی چل رہی ہے تمازت آفتاب بھی بشدت ہے لہذا اچھا کہ ان درختون کے سایہ مین دم لو جب حدت دھوپ و تمازت آفتاب اور لون کم ہو گی اُس وقت منزل مقصد کو روانہ ہونگے گو واقف نہین ہین مگر دریافت کرنے سے منزل مقصود کا پتہ لجائیگا بس اس خیال مین غرق اُس طرف کو چلا اور جب قریب اُس مقام کے پہونچا تو دیکھا کہ صحرا نہایت پر فضا ہے ہزارون درخت لگے ہوئے ہین ہوا سرد چل رہی ہے

گو وہ ہوا ابھی سرد نہ تھی مگر سبب یہ تھا کہ یہ خود عرق عرق تھے اُسمین جو ہوا لگی تو سرد معلوم ہوئی بس شاہزادے
کی جان مین جان آگئی مرکب کے بھی حواس کسی قدر درست ہوئے اب یہ اُسکو خرامان خرامان
لیچلے آگے جو بڑھے تو اُنھون نے دیکھا کہ ایک چشمۂ آب صاف و شفاف سے بھرا ہوا ہے پانی کو
دیکھتے ہی تاب نہ رہی اُس چشمہ کے کنارے کچھ گنجان درخت لگے ہوئے ہین اُنکا سایہ اُس
پانی پر ہے اور ایک چھوٹا سا خشتی چبوترہ بھی بنا ہوا ہے یہ سامان دیکھکر انھون نے دل مین خیال کیا
کہ یہان تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ سایہ بھی ہے پانی بھی ہے اور سبزہ بھی دوسرے پانی کو دیکھکر بیتاب بھی
ہوگئے تھے اور مرکب بھی بس یہ خیال کرکے مرکب سے اُترے پہلے اُسکو چند قدم ٹہلایا کہ اُسکا
بھی پسینہ خشک ہوا اور اپنا بھی بس اُسپر سے زین پوش اُتار کر سایہ مین چبوترے پر بچھایا مرکب
کو چھوڑ دیا کہ اُسنے جا کر چشمہ سے پانی پیا اور چرا مین مصروف ہوا انھون نے پہلے پانی سے مُنھ
دھویا اُسکے بعد پانی پیا اور شکر خالق ارض و سما بجا لائے اور آکر اُس چبوترے پر زین پوش بچھا کر
ایک درخت کے تنہ کو تکیہ بنا کر بیٹھے ذرا راحت جو ملی اور ہوا جو جسم کو لگی اور پانی کی تری محسوس
ہوئی آنکھ لگ گئی اول تو دو پہر رات کے جاگے ہوئے تھے دوسرے دوپہر دن رہبری مین
کٹا تیسرے اُس صحرائے ہولناک کی صعوبت اٹھائی تھی سو گئے راحت کیا چیز ہے گو وہ راحت نہ
تھی جو کہ مکان پر تھی مگر اُس صعوبت کے بعد جو ملی اُسکو غنیمت خیال کیا راوی نے بیان کیا ہے
کہ یہ تو سو رہے ہین اور مرکب خوشی خوشی چرا مین مصروف ہے اُس چشمہ اور درختون کے قریب
ایک شیر بہت خونخوار رہتا تھا اُسی کے سبب سے یہ مقام ویران تھا جو کوئی آیا اُسنے اُسکو
ہلاک کیا راستہ بند ہوگیا تھا مسافر پہونچ نہین سکتا تھا جو اجل رسیدہ پہونچا اُسکا لقمہ ہوا گویا وہان
اجل مین پہونچا اُس صحرا مین کیا پہونچا ایسا زبردست شیر تھا کہ دیو وغیرہ اُس سے عاجز تھے وہ
جو شخص نہ کھاتا تھا وہ اُسوقت کچھار مین بیٹھا ہوا تھا اور کئی دن سے اُسکو شکار بھی نہ ملا تھا گرسنہ
بھی تھا کہ اُسکے دماغ مین جو بوے حیوان و انسان پہونچی ایک مرتبہ تڑپ کر اُس کچھار سے نکلا اور
بو پر چلا اور بڑی خوشی خوشی اُس طرف کو آیا جب اُسکو مرکب نظر آیا ایک مرتبہ ڈکارا مرکب
نے جو شیر کی صدا سُنی سر اُٹھا کر دیکھا اُسکی بھی نگاہ شیر پر پڑی شیر اُدھر سے اُسکی طرف چلا یہ
مرکب اصیل تھا شیر کو دیکھکر سبزہ سے مُنھ اُٹھا کر شاہزادے کے قریب آیا اور ہنہنایا کہ اے راکب
میرا خبردار ہوجائے شاہزادہ سو رہا تھا وہ کیا خبردار ہوتا شیر چلا آتا ہے جب مرکب نے دیکھا
کہ میرا راکب نہین ہوشیار ہوا اور شیر چلا آتا ہے بس اپنا مُنھ شاہزادے کے قدمون پر ملنے لگا
مُنھ جو ملا ایک مرتبہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی سر اُٹھا کر دیکھا کہ کون ہے کہ اُسنے مجکو جگا دیا دیکھا کہ
مرکب پائنتی کھڑا ہوا ہے اُسنے جگایا ہے اُسکی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ تو بہت بد تمیز ہو گیا ہے اگر
اب ایسی حرکت کریگا تو سزا پائیگا چونکہ مرکب اصیل تھا اپنے مالک کا خیر خواہ اُسنے سر اُٹھا کر
شاہزادے کی طرف دیکھا اور پھر مُنھ کو طرف صحرا کے پھیرا کہ جدھر سے شیر آتا تھا گویا اشارہ
کیا شاہزادہ نیند مین تھا کچھ خیال نہ کیا پھر آنکھین بند کرلین اُدھر وہ شیر بہت قریب آگیا ایسا
کہ اگر دو جستین کرے تو مار لے جب مرکب نے دیکھا کہ شاہزادے نے میری طرف دیکھکر اور
میرے اشارے کو نہ سمجھکر آنکھین بند کرلین اور قضا سر پر آگئی ٹاپین زمین پر مارنے لگا اور
ہنہنانے لگا شاہزادے کو بہت غصہ آیا کہ جانور کی بھی ذات کیا بد ذات ہوتی ہے سونا دشوار

کیا ہی جھلا کر آنکھ کھولدی دیکھا کہ مرکب زمین پر ٹاپین مار رہا ہی اور کبھی میری طرف دیکھتا ہی اور
کبھی صحرائے ہولناک کی طرف دیکھتا ہی انتو انکو خیال ہوا کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور ہی جو مرکب اسقدر
بیقرار ہی اور نہایت بیقرار ہو کر ٹاپین مار رہا ہی اُٹھ بیٹھے اور طرف صحرا کے دیکھا کیا نظر پڑا کہ
ایک شیر زیان اِس طرف کو چلا آتا ہی اب اُنکو ثابت ہوا کہ اسی شیر کو دیکھکر مرکب نے یہ حرکت
کی بھی حیوان ہی اور بے زبان کچھ کہہ نہ سکا اِس طور سے ہوشیار کیا خدا نے ہر ایک کو اُسکی قدر و
منزلت کے موافق عقل دی ہی حیوان کو حیوان کے موافق انسان کو انسان کے موافق خوب
بچایا ورنہ یہ شیر مجکو بھی ہلاک کرتا اور اِسکو بھی بس یہ سوچکر مرکب کی یال پکڑ کر اپنے پشت کی طرف
کیا کیونکہ وہی زد پر تھا اُدھر شیر نے دیکھا کہ اب جو جست کرونگا تو شکار پر قابض ہونگا بس
جست کی اور قریب شاہزادہ اُترا وہ شیر بیشۂ شجاعت اُسی طور سے بیٹھا رہا زمین پر قائم ہوتے کے
ساتھی شیر نے شاہزادے پر طمانچہ مارا جیسے ہی اُسکا پنجہ قریب آیا اِس شیر افگن نے اپنا ہاتھ
بڑھا کر اُسکی کلائی پکڑ لی شیر نے غصہ مین آکر جھٹکا دیا کلائی نہ چھوٹی اِسکو اور غصہ آیا دوسرا پنجہ
اُٹھا کر پھر شاہزادے پر مارا شاہزادے نے بائین ہاتھ سے دوسری کلائی بھی اُسکی پکڑ لی اور ایک
مرتبہ دونون کلائیان اُسکی بائین ہاتھ سے مضبوط پکڑ کر ایک طمانچہ جو مارا سر شیر کا چنبر گردن سے
اُڑ گیا خون بہنے لگا شاہزادے نے ہاتھ سے کلائیان چھوڑ دین وہ شیر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا تھوڑی
دیر مین تڑپ کر مر گیا اور سرد ہو گیا انھون نے شکر خدا کیا مرکب کی پشت و پیشانی پر ہاتھ پھیرا اب
جو خیال کیا تو دیکھا کہ دوپہر ڈھل گئی ہی وہ تیزی اور حدت دھوپ کی بھی کم ہی اور ہوا کی بھی آفتاب
نصف النہار سے تجاوز کر گیا ہی وقت نماز ظہر کا ہی تمازت آفتاب مین بھی فرق ہی بس اسکے
چشمے سے وضو کیا نماز ظہر ادا کی اور دو رکعت نماز شکر یہ پڑھی اُسکے بعد چشمے سے پانی پیا
مرکب پر زین پوش اپنے ہاتھ سے کسا سوار ہو کر ایک طرف کو چلے کوئی کوس دو کوس آئے
ہونگے کہ ایک درۂ پہاڑ نظر آیا اِنھون نے دیکھا کہ سوائے اُس درۂ کوہ کے راستہ نہین ہی بس
یہ اُسی طرف کو چلے جب قریب اُسکے پہونچے تو انھون نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل دیو درۂ
کوہ کے قریب ایک چٹان پر پتھر کی بیٹھا ہوا ہی اور سامنے اُسکے آگ سلگ رہی ہی شراب و
کباب رکھے ہوئے ہین اور سیخین و کارد بھی ہی اور سامنے اُسکے ایک پریزاد طوق و سلاسل
مین گرفتار بیٹھا ہوا رو رہا ہے وہ دیو اُس پریزاد کو ان سیخون سے تکلیف دے رہا ہی پہلو مین اُسکے
زانو پر ایک پری گلنار جوڑا پہنے ہوئے بیٹھی ہی ایسی خوبصورت ہی کہ اُسکے نور جمال سے وہ
درہ منور ہے ابھی اُسکا سن کوئی تیرہ چودہ برس کا ہی نخل جوانی مین ابھی اچھی طرح ثمر بھی نہین
لائے ہین وہ دیو اس سے بوس و کنار مین مصروف ہی جب یہ قصد کرتا ہی وہ ڈر کر اپنا مُنھ پھیر لیتی
ہی بوسہ نہین دیتی ہی یہ دست گستاخ کو جب اِس قصد سے اُسکے سینہ کی طرف بڑھاتا ہے
کہ اسکے باغ جوانی سے گل چنون اور نخل قد سے ثمر مراد حاصل کرون وہ برہم ہو کر اُسکا ہاتھ
جھٹک دیتی ہی یہ قہقہہ مار کر ہنستا ہی اور پھر بوتل اُٹھا کر شراب ساغر مین اُنڈیل کر اُس پری کے
مُنھ کے پاس لیجاتا ہی اور کہتا ہی کہ ای جان جہان وای سرور قلب ناتوان یہ جام پی جا وہ مُنھ
پھیر لیتی ہی اور ہاتھ سے ہٹا دیتی ہی دیو بدبخت خود اُس ساغر کو پی جاتا ہی اور اُس پریزاد کی
طرف منھ کر کے کہتا ہی کہ شراب پی لون تو تیرے کباب لگاؤن اور اُسکی گزک بناؤن جب

تیرے کباب بنا کر تجکو کھا لونگا اور تو مر جائیگا تو یہ مجھ سے راضی ہو گی اُس وقت اِسکے ساتھ ہمبستر ہونگا اور اِسکے وصل سے دل شاد کرونگا جبتک تو زندہ ہی ہرگز ہرگز نہ قبول کریگی یہ کہتا ہی اور درد اُسپر پھینکتا ہی وہ بیچارہ کچھ کہہ نہین سکتا ہی کیونکہ ناچار ہی فلک کی طرف دیکھکر رہجاتا ہی اور ظلم و ستم دیکھے سہتا ہی جب نشہ دیو کو ہوتا ہی تو پھر بقصد بوسہ اُس پری کو گلے سے لگاتا ہی اور کہتا ہی کہ ای جانی اب انکار نہ کرو اپنے وصل سے شاد کرو ایک مدت سے مین تمپر مرتا تھا قابو نہ چلتا تھا آج تم خداوند ابلیس کی عنایت سے مل گئین مین تمہارے شوہر کو بھی پکڑ لایا ہون اب تم یہ امید نہ رکھو کہ مین اِسکو زندہ رکھونگا ضرور قتل کرونگا اور تمسے مراد دلی حاصل کرونگا خواہ بخوشی خواہ بجبر وہ یہ جواب دیتی ہی کہ او کمبخت خیال تو کر کہان مین پری اور کہان تو دیو مین کیونکر تیرے ساتھ ہمبستر ہون تڑپ کر مر جاؤنگی دوسرے مین مسلمان اور تو کافر اور مین صاحب شوہر کیون اِسقدر میرے اوپر ظلم و ستم کرتا ہی قہر خدا سے نہین ڈرتا ہی بیکار تو میرے شیشۂ عصمت توڑنیکی فکر کرتا ہی اِس سے بہتر تو یہ ہی کہ تو مجکو بھی میرے شوہر کے ساتھ قتل کر تو جس امر کی خواہش رکھتا ہی اور جو تیری مراد ہی وہ کبھی نہ پوری ہوگی مین اپنی جان دونگی جان دینا گوارا ہی مگر تیرا وصل نہین منظور ہی وہ جواب دیتا ہی کہ تو بڑی اپنی بات کی پکی ہی مین تو بدون اپنی مراد حاصل کیے ہوئے تجکو آج نہ چھوڑونگا مدت سے تیری جدائی مین تڑپ رہا ہون اور کسی عاشق نے اپنے معشوق کو قتل کیا ہی جو مین تجکو قتل کرون اگر تجکو قتل کرون تو پھر مراد دلی کس سے حاصل کرون یہ کہتا ہی اور بوسہ کا قصد کرتا ہی وہ پری منھ پھیر کر اور طرف آسمان کے دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لاکر کہتی ہی کہ ای میرے خدا تو نے مجکو کس آفت مین مبتلا کیا ہی جلد بھیج ملک الموت کو کہ میری روح قبض کر لے تا کہ مین اِس کشاکش سے نجات پاؤن یا اپنے کسی بندۂ خاص کو حکم فرما کہ وہ آکر اِس موے موذی کا کاٹے دیو کو اِسکے اِس حرکت کی سزا دے اب اِسکے ہاتھ سے میرا پردۂ عصمت سلامت رہتے ہوئے نہین معلوم ہوتا ہی ضرور یہ رخنہ اندازی کریگا مین کہانتک اپنے کو بچاؤنگی یہ دیو مین پری یہ مرد مین عورت مین نے کونسی ایسی خطا کی ہی کہ جسکی مجکو یہ سزا ملی وہ دیو یہ کلمہ اُس نازنین کے سُنکر ہنستا ہی بس ایک مرتبہ نشہ مین آکر اُسنے قصد کیا کہ اب مین اِس سے اپنا کام دل حاصل کرون اور خوب زور سے بغل مین دبایا اور بوسہ لینا چاہا کہ اُس پری نے غصہ مین آکر ایک طمانچہ مارا کہ تڑاق کی صدا آئی منھ پر دیو کے نشان بنگیا وہ پری تڑپ کر بغل سے نکل گئی یہ جو واقعہ ہوا اُس دیو کو غصہ آگیا یہ کہکر کہ معلوم ہوا کہ تو بڑی سرکش ہی خیر پہلے تیرے شوہر کو قتل کرلون اور اُسکے کباب کھا لون پھر دیکھونگا کہ تو کیونکر نہین راضی ہوتی ہی اور سرکشی کرتی ہی یہ جبتک زندہ ہی تو اسی طور سے سرکشی کریگی بس یہ کہکر اور سرا زنجیر کا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اِس قصد سے کہ اُس پریزاد کو ذبح کرے وہ بیچارہ زمین سے رگڑتا ہوا چلا گیا کیا کر سکتا تھا وہ پری یہ حال دیکھکر اسکی منت کرنے لگی کہ پہلے مجکو قتل کر ابھی میرے سامنے میرے شوہر کو نہ قتل کر ارے میرا سب زیور لے لے اور مجکو بھی قتل کر لیکن اسکو چھوڑ دے یہ بیچارہ بیقصور ہی اِسکی کوئی خطا نہین ہی اُسنے جواب دیا کہ تو جس طرح مجکو جلاتی ہی اور اپنے وصل سے شاد نہین کرتی ہی اور اِسکے ساتھ راضی ہی مین بھی اُسی طور سے تجکو جلاؤنگا اور اِسکو ضرور ذبح کرونگا تا کہ تو مجبور ہو کر میرے وصل پر راضی ہو وہ پری یہ سنکے کوسنے دینے لگی اُدھر وہ بیچارہ بنظر حسرت و یاس اپنی زوجہ کی طرف دیکھتا ہی اور کبھی فلک کی طرف اور گھسیٹتا ہوا چلا جاتا ہی راوی نے

بیان کیا ہو کہ جب شاہزادے نے دور سے یہ سامان دیکھا تھا تو دل مین خیال کیا کہ اِس واقعہ کو کسی مقام پر پوشیدہ کھڑے ہو کر دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا واقعہ ہو بس آہستہ آہستہ آئے تھے اور ایک درخت بہت قریب اُس درے کے روبرو دیو کے بڑا تنا ور تھا اُسکی آڑ مین کھڑے ہو گئے تھے مرکب کو اُسی مقام پر چھوڑ دیا تھا سب واقعہ دیکھا یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ پری مع شوہر کے اس نازنین کو دیو جبر اُٹھا لایا ہو اور ہمبستر ہونا چاہتا ہو وہ راضی نہین ہوتی ہو اور اُسکے شوہر کو بھی پکڑ لایا ہو اُسکے قتل کا قصد رکھتا ہو یہ دیو ابلیس پرست ہو اور یہ دونون خدا پرست بس جب اُسنے اُس پریزاد کو کھینچا اور وہ ناچار و مجبور اپنے بخت سیاہ کے ہاتھون سے دل رنجور کھینچتا ہوا چلا وہ پری تڑپنے لگی شاہزادے کو اِن دونون کے حال پر رحم آگیا اور دیو پر بہت غصہ آیا اور ایک مرتبہ درخت کی آڑ سے نکل کر نعرہ کیا کہ او کمبخت نامرد یہ کیا حرکت کرتا ہو دست خود را لگھدام مین تیرا ملک الموت آپہونچا یہ کیا حرکت نا زیبا ہو تو دیو جو ہو تو اِس بیچارے پر اور اِس بیچاری پر ظلم کرتا ہو یہ بھی کوئی طریقہ ہو کہ وہ صاحب شوہر ہو کیونکر راضی ہو جائے اُسپر یہ ستم کہ اُسکے شوہر کو اُسکے روبرو قتل کر کے اُسکے ساتھ ہمبستر ہونے کا قصد رکھتا ہو چھوڑ دے ورنہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا منم سہراب ثانی پسر رستم ثانی او کافر خاسر بس خیر اِسی مین ہو کہ اِن دونون کو چھوڑ دے اور میرے روبرو ہاتھ باندھکر حاضر ہو شیطان پر لعنت کر خداوند کریم کو سجدہ کر منم کشندۂ دیو ہامان سیاہ بخت یہ جو صدا دیو کے کان مین آئی اور اُس پریزاد و پری نے بھی سنی تو دیو نے گھبرا کر دیکھا کہ یہ کون ہو جو اِن کلمات سے مجکو خوف دلاتا ہو اُس پریزاد و پری نے بھی دیکھا اِن سب کو کیا نظر آیا کہ پشت درخت سے ایک آفتاب طالع ہوا کہ تمام صحرا روشن و منور ہو گیا دیکھا کہ ایک آدم زاد کم سن تاج شہریاری سر پر رکھے ہوئے زرہ یاقوت کی کڑیون کی پہنے ہوئے تیغ حمائل کیے ہوئے گھونسے پاؤن مین زلفین دوش پر پڑی ہوئین یہ نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہو چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہو وہ پری اور پریزاد تو دیکھکر مثل آئینہ حیران ہو کر رہگئے کہ یا الٰہی یہ کوئی فرشتہ ہو یا بشر رخ پر ایسا نور ہو کہ نگاہ نہین کام کرتی ہو عقل سے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی شاہزادہ ہو اِس طرف شکار کھیلتا ہوا آیا ہو پھر جو یہ ظلم و ستم دیکھا تاب نہ رہی کمک کرنے کو موجود ہو بھلا یہ کیا اِس دیو سے مقابلہ کریگا افسوس یہ جوان مفت ہمارے سبب سے ضائع ہوگا جب اِسکے ماں باپ کو اِسکے مرنے کی خبر ہوگی وہ تو جیتے جی مر جائینگے ایسے بشر کہین پیدا ہوتے ہین اُس پری نے اپنے دل مین یہ خیال کر کے کہ اِنکو منع کرون کہ کیون یہ ہمارے لیے اپنی جوانی برباد کرے پکار کر کہا کہ اے شہریار آپ کیون یہان تشریف لائے چلے جائیے یہ بڑا ظالم ہو جب ہم دو اِس سے سر بر نہو سکے تو آپ تو ابھی کم سن ہین اِس ظالم سے عہدہ برا نہو سکیے گا مفت جوانی برباد ہوگی شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا اُسی طرح برہم تیوری پر بل چڑھے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حمزۂ صاحبقران کو غیظ آگیا ہو سراپا غصہ کی تصویر بنے ہوئے اُس دیو کی طرف چلے آتے تھے اور بار بار وہی نعرہ تھا کہ مین آپہونچا ہون خبردار اب اِس پریزاد پر ظلم نہ کرنا تو بڑا ظالم ہو اُس دیو نے جو شاہزادے کو دیکھا تو حسن و جمال دیکھکر ہوش جاتے رہے رعب شاہی سے ہاتھ کانپ گیا بس زنجیر کا سرا چھٹ گیا وہ پریزاد و پری تو افسوس کرنے لگے جوانی پر شاہزادے کی اور اُس دیو نے شاہزادے کو دیکھکر کہا کہ بعد مدت کے آج خداوند

ابلیس نے ایک لقمۂ چرب عنایت فرمایا مدت سے آدم زاد کا گوشت نہین کھایا تھا بہت تمکین ہوتا ہی اب خوب مزا ملیگا کہ مین اِس گوشت کے کباب لگا کر کھاؤنگا اور شرابخواری کرونگا اُسی نشے مین اپنی معشوقہ سے وصل حاصل کرونگا کیا شکر یہ خداوند ابلیس کا ادا کرون ای آدم زاد میرے پاس جلد آ دیر نہ کر اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو میری ساقی گری کر تو شراب پلا اور یہ پری میرے ساتھ ہمبستر ہو تو کیا مزا ملے شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی بس خیر اِسی مین ہی کہ ان دونون کو چھوڑ دے اور میری غلامی کر خدا کو سجدہ کر شیطان پر لعنت کر اُسنے جواب دیا کہ چہ خوش آپ تو خوب آئے کہ مین بڑی محنت سے تو اِس پری کو لایا ہون تیرے کہنے سے بدون وصل حاصل کیے ہوئے چھوڑ دین آپ کیا اچھے آئے اب تو تیرا قتل مجھپر لازم ہوا کہ ایک تو تو خداوند کو برا کہتا ہی دوسرے خدا کی ہی تیسرے میرے حریف کا طرفدار ہی بس تیرے گوشت کے کباب ضرور لگا کر کھاؤنگا بلکہ اگر تو اسقدر مہربانی کرے کہ مین منھ کھولتا ہون تو میرے منھ مین کود پڑے تو کیا تیرا احسان ہو یہ تو تجھکو معلوم ہوگیا کہ تیری قضا تجھکو یہان لائی ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ بس زیادہ نہ بک جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل کر دیو نے جواب دیا کہ تو یون نہ مانے گا اپنے کو بہت زبردست خیال کرتا ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ ضرور میرے روبرو شیری کیا اصل ہی جبکہ مین نے دیو ہامان ایسے زبردست دیو کو جو کہ عفریت ثانی مشہور تھا اُسکو تو مین نے چورنگ کیا تو تو اُسکے روبرو ایک لشہ ہی میرے ہاتھ سے اب بچکر جاتا کہان ہے اُسنے کہا کہ کیا تو ہی قاتل ہی دیو ہامان کا جواب دیا کہ ہان وہ بولا کہ تو تمذاق کرتا ہی بھلا تو نے ان ہاتھ پانؤن پر کیا اسکو قتل کیا ہوگا وہ تو شاہ دیوان قاف تھا کسی اور نے قتل کیا ہوگا تو میرے ڈرانے کے لیے کہتا ہے مین ڈرنے والا نہین ہون یہ کہکر اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ تو کیون زیادہ تکلیف کرے مین خود تجھکو اُٹھا کر کھائے لیتا ہون وہ کیا اُٹھا کہ گویا قیامت اُٹھی یہ معلوم ہوا کہ ایک سیاہ پہاڑ ہی کہ سامنے حائل ہو گیا شاہزادہ بھی قریب آگیا تھا بس اُسنے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ مین شاہزادے کی کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا کر کھا جاؤن جیسے ہی اُسکا دست ناپاک قریب شاہزادے کے آیا اِس بہادر نے اپنا دست و پنجۂ دیوکش دراز کرکے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اِس قوت سے کہ پانچون اُنگلیان اپنے گوشت مین در آئین خون اُسکی کلائی سے جاری ہوا اُسکو تکلیف جو ہوئی اُسنے تڑپ کر آنکھ کھولدی کیونکہ آنکھین بند کیے ہوئے تھا اور کہا کہ او آدم زاد تو بڑا صاحب طاقت ہی اچھا میری کلائی چھوڑ دے تیری مرضی مین سمجھ گیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مین تجھکو اِس طور سے نہ کھاؤن بلکہ تیرے کباب لگا کر کھاؤن خیر اِسی طور سے کھاؤنگا تو خفا نہو شاہزادے نے کہا کہ اگر تجھ مین طاقت ہو تو اپنی کلائی میرے ہاتھ سے چھوڑا لے یہ جو اُسنے سنا زور کرنے لگا اب جو جو زور کرتا ہی وہ وہ کلائی زخمی ہوتی جاتی ہی ایک مرتبہ اُسنے خوب زور سے جھٹکا دیا اُسپر بھی کلائی نہ چھوٹی بس شاہزادے نے جو جھٹکا دیا منھ کے بل آ رہا شاہزادے نے کلائی چھوڑ کر شاخ سر پکڑ لی اور قصد کیا کہ اسکو اُٹھا کر زمین پر مارون کہ نقش زمین ہو جائے کلائی جو چھوٹی ذرا دیو مین دم آیا اب زور کرتا ہی کہ شاخ بھی چھوٹ جائے اُدھر شاہزادے نے زور کیا شاخ سر ٹوٹ گئی خون بہنے لگا دیو یہ کہکر چلانے لگا کہ یہ آدم زاد بہت بہ قوت ہی مین اِس سے زور نہ کرونگا یہ کہتا ہی اور خون چلو مین لیکر پی جاتا ہی بس اِسنے قصد کیا کہ بھاگ جاوے مگر شاہزادے نے جو اُسکے تیور بدپائے اور دل مین خیال کیا کہ شکار ہاتھ سے جاتا ہی بس

یہ جھپٹ کر اُسکی کمر سے لپٹ گئے اب اُس دیو نے دیکھا کہ رہائی غیر ممکن ہو وہ بھی کشتی لڑنے
لگا اُدھر وہ پری اور پریزاد حیران ہین کہ کیا قوت خداداد ہو کہ اِس شاہزادے نے اتنے
بڑے دیو کو یون عاجز کیا شاخ توڑ ڈالی اب کشتی لڑ رہا ہو خداوند کریم نے ہماری کمک کی
اور اِس بہادر کو اپنی قدرت سے یہان پہونچا دیا کہ مرنے سے جان بچی اور میری زوجہ کا شیشہ
عصمت اِسکے سنگ ظلم سے محفوظ رہا اور اُسکی بھی جان بچی اُدھر وہ پری یہ اپنے دل مین کہہ
رہی ہو کہ کیا قدرت خدا کی ہو کہ کیا اُسنے عین وقت پر اِس بہادر کو بھیجا کہ میرے شوہر کی بھی
جان بچی اور میری بھی جان اُسکے ہاتھ سے چھوٹی اور پردہ عصمت و عفت مین رخنہ نہوا یہ دونو
تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر شاہزادے نے اُس دیو کو تھوڑی ہی دیر مین کشتی مین زیر کیا
کولہ پر لاد کر زمین پر پچھاڑ دیا کہ وہ چارون شانے چت گرا یہ معلوم ہوا کہ آسمان زمین پر پھٹ پڑا
یا پہاڑ گرا دھماکا ہوا کہ تمام صحرا ہل گیا یہ فوراً جست کر کے اُسکی چھاتی پر سوار ہوئے اُسنے قصد
اُٹھنے کا کیا اِنھون نے زانون مین مضبوط دبا لیا تھا اور کہا کہ کیا کہتا ہو شناخت مین پروردگار
عالم کی اُسنے کہا کہ ہزار ہزار جانین میری خداوند ابلیس کے اوپر نثار ہین اور کلمہ سخت شان
مین شہزادہ کے کہے بس یہ سنتے ہی سہراب ثانی کو غصہ آگیا ایک طمانچہ اِس زور سے مارا کہ منھ اُسکا پھر گیا
دانت ٹوٹ گئے خون منھ سے جاری ہوا بس ایک ہاتھ زیر ذقن رکھا اور دوسرا
ہاتھ پس سر رکھکر جو جھٹکا دیا اُسکا سر دھڑ پر سے کھینچکر زمین پر پھینکدیا بس سینے پر سے اسی حالت
غیظ مین اُٹھے ابھی وہ تڑپ رہا تھا کہ ایک پاؤن تو اپنے پاؤن سے دبایا اور دوسرے کو
دونون ہاتھون سے پکڑ کر جو زور کیا پہلے زور مین تا بہ ناف دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے
مین مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ہر در و دیوار شجر و حجر زمین و آسمان سے صدائے تحسین
و آفرین بلند ہوئی شاہزادے نے اُسکو قتل کر کے اور جوش شجاعت مین جھوم کر جگر سے طنطنہ
اللہ اکبر کھینچا کہ تمام صحرا گونج گیا یہ قوت و طاقت دیکھکر وہ پری تو دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اور
اپنی آنکھین قدم شاہزادے سے ملنے لگی اور عرض کرنے لگی کہ آپ نے میری آبرو و جان اور
میرے شوہر کی جان بچائی خدا آپکی مراد دلی بر لائے اور آپ کو نظر بد سے بچائے یہ تو فرمائیے
کہ آپ کون ہین جو ہم غریبون کی آپ نے کمک فرمائی اور ہماری جان بچائی ورنہ یہ کمبخت
ضرور میرے شوہر کو قتل کرتا اور میری آبرو لیتا شاہزادے نے اُسکا سر قدم سے اُٹھا کر کہا
کہ کیا تو دیوانی ہو گئی ہو کہ میرے قدمون پر گری پڑتی ہو ارے ٹھہر جا مین تیرے شوہر کو قید بلا
سے رہا کر دون وہ بیچارہ گرانی طوق و زنجیر سے ہلاک ہوا جاتا ہو اُسکی خبر تو لینے دے یہ کہکر
اُس پریزاد کے قریب آئے اپنے ہاتھ سے اُسکے گلے کا طوق ہاتھون کی ہتھکڑیان پیرون
کی بیڑیان توڑ کر مثل تار عنکبوت کے اُسکے جسم سے جدا کیا اور اُسکو قید سے رہا کیا وہ پہلے سے
دعائین دے رہا تھا اور تعریف کر رہا تھا بس جیسے ہی یہ رہا ہوا دوڑ کر قدم پر گر پڑا اور آنکھین
ملنے لگا اور کہنے لگا کہ آپ کے سبب سے دوبارہ زندگی پائی پھر حیات تازہ ملی ورنہ یہ حرام زادہ
مجھکو قتل کرتا اور میری زوجہ کی آبرو لیتا شاہزادے نے اُسکے سر کو اُٹھا کر سینے سے لگایا اور فرمایا
کہ ای بھائی یہ تم کیا کہتے ہو اُس خداوند کریم کا شکریہ ادا کرو کہ جسنے تمھاری جان بچائی اور مجھکو اِس
مقام پر عین وقت پہ پہونچا دیا تمھاری قضا نہ تھی کہ وہ حرام زادہ میرے ہاتھ سے مارا گیا مین

کس قابل ہون کہ کسی کو زندہ کرونگا یہ کلمہ کفر ہی اب کبھی زبان پر نہ لانا مین اُسکا ایک بندۂ ذلیل ہون یہ سب اُسکی عنایت ہو اب تم اپنے حال اور اپنے نام سے مجکو آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ یہ کیا امر تھا اُسنے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ آپ میرے ہمراہ میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے اپنے قدم مبارک کے نور سے میرے کلبہ تاریک کو روشن فرمائیے اور جو نان و نمک مجھ غریب سے ہو نوش فرمائیے اور میرے حال کو سماعت فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ ہر امر وقت پر موقوف ہوتا ہی ابھی اِس امر کا وقت نہین آیا ہی مین ایک اشد ضرورت سے جاتا تھا تمہارا یہ حال دیکھا ترس تمہارے حال پر آیا دوسرے خدا نے اُسکی قضا میرے ہاتھ سے مقدر کی تھی کیون نہ ادھر آتا بس مین تمہاری دعوت کو رد نہین کرتا ہون جب اپنے کام سے فراغت کرکے واپس آؤنگا تو ضرور تمہارا مہمان ہونگا اگر ابھی مہمان ہون تو عرصہ ہوگا میرے کام مین زیادہ عرصہ ہونا باعث میری ہلاکت کا ہی کیونکہ مین یہ قسم کھا چکا ہون کہ جبتک اِس کام کو نہ کرونگا مجھپر دونے ہاتھ کا کھانا حرام ہی بس مین کیونکر تمہارے ہمراہ چل سکتا ہون دوسرے یہ امر اور بہت برا ہو کہ اگر مین عرصہ کرونگا تو میرے عرصہ کرنے سے چند بندگان خدا کی ہلاکت کا خون مجھپر ہوگا بس مین اُنکی ہلاکت کا سبب ہونگا ہان تم اپنے نام و نشان سے آگاہ کرو مین ضرور آؤنگا اُس پریزاد نے کہا کہ اچھا آپ اپنے اسم گرامی نام نامی سے اور اپنے دولت خانہ کے پتہ سے اِس خاکسار کو آگاہ فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ امر بھی ناممکن ہے اور نہ مین اپنے نام سے اُسوقت تک کسی کو آگاہ کرونگا کہ جبتک مین اپنے مقصد سے کامیاب نہ ہولونگا اور مراد دلی سے فیضیاب نہونگا نہ نشان سے آگاہ کرونگا اسمین ایک مصلحت ہو تم زیادہ مصر نہو اور دیر نہ کرو اپنے نام و نشان سے آگاہ کرو اور اپنے مقام کی راہ لو میری منزل کھوٹی ہوتی ہی لاکھ لاکھ اُس پریزاد نے کہا مگر شاہزادے نے جانے کا اقرار نہ کیا اور نہ نام سے آگاہ کیا اور یہی جواب دیا کہ جب واپس آؤنگا تو تمہارا مہمان بھی ہونگا اور اپنے نام سے بھی آگاہ کرونگا آخر وہ مجبور ہوگیا اور کہا کہ یہ میرا مقدر شاہزادے نے کہا کہ تم آزردہ نہو مین اُسکے اقرار کرتا ہون اور قسم کھاتا ہون کہ ضرور آؤنگا لے تم جلد بیان کرو عرصہ ہوتا ہی تب اُسنے کہا کہ اِس غلام کو صدف پریزاد کہتے ہین اور یہ جو آپکی کنیز ہو اسکا نام گلشن پری ہو اِس درہ کو دسے پانچ فرسخ ایک جزیرہ ہو کہ اُسکا جزیرۂ ارغوان نام ہو مین وہان کا حاکم ہون اور ناظم ہون میرا جزیرہ کوسون تک مشہور ہی جہان سے حضور دریافت فرمائینگے پتہ چل جائیگا اور یہ جو واقعہ حضور نے ملاحظہ فرمایا یہ اِس طور سے ہی کہ جبکہ میری زوجہ کی میرے ساتھ شادی نہوئی تھی یہ ناکتخدا تھی اُسی زمانہ مین یہ دیو جسکو حضور نے قتل کیا ہو اور اسکا نام دیو دراز قد ہو یہ دیو میری زوجہ پر عاشق ہوگیا تھا اور چاہتا تھا کہ مین لیجاؤن چونکہ ہم اور یہ چچا زاد بہن بھائی بھی تھے اور میرا باپ صاحب لشکر تھا میرے چچا ہمیشہ میرے باپ کے ہمراہ رہتے تھے اِس سبب سے موقع نہ ملتا تھا ناچار تھا خون جگر پیکر رہجاتا تھا شاہزادے نے فرمایا کہ تمہارے باپ اور چچا کا کیا نام تھا اور کیا تمہارے باپ بادشاہ تھے اور صاحب لشکر صدف پریزاد نے عرض کیا کہ جی ہان جزیرہ مذکور کے حاکم تھے دو لاکھ دیو و پری اُنکے لشکر مین تھے اور ہر ایک زبردست تھا اور خود بھی والد بزرگوار نجا عان روزگار سے تھے بڑے بڑے شاہان قاف نے اُس

جزیرے پر لشکر کشی کی مگر آپ کے اقبال سے سوائے شکست کے کبھی فتح نہ پائی اِس کمبخت دیو دراز قد نے کیا کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا ہو مگر فضل خدا ہمیشہ شامل حال رہا کہ یہ ہمیشہ شکست کھا کر بھاگا حضور میرے والد بزرگوار کا نام شمشتا د پریزاد تھا اور عم بزرگوار کو میرے عنقائے پریزاد کہتے تھے سب ہمیشہ سے خدا پرست رہے ابھی تک ہمارے خاندان مین کوئی کافر نہین ہوا حضور اِس دیو دراز قد کا باپ بہت مرد پرہیزگار اور دیندار تھا اور بہت بہادر تھا میرے باپ کے لشکر کا سپہ سالار تھا یہ اُسکا فرزند کافر ہوا اِسکا قصہ یون ہو کہ جب یہ پیدا ہوا تو اسکے باپ نے اُسی دن انتقال کیا اول تو یہ نحوست ظاہر ہوئی مگر اِسکی پرورش سرکار شاہی سے کی گئی جب یہ کوئی چار برس کا ہوا ماں اِسکی مرگئی وہ بھی بہت مومنہ تھی بس اب یہ اکیلا رہگیا اِسکا ایک چچا تھا کہ وہ اُسکو لیگیا اپنے مکان پر بس اِسکا کوئی سرپرست تو تھا نہین جو یہ آوارہ نہوتا آوارہ ہوگیا اور اِسکو ابلیس پرستون سے صحبت رہی ابلیس پرست ہوگیا اِسکا چچا بھی ابلیس پرست تھا وہ یہان کا باشندہ نہ تھا اور نہ ہمکو اُسکے کافر ہونے کی خبر تھی نہ اِسکی بس کبھی کبھی ہمارے جزیرے مین آیا کرتا تھا ایک دن یہ جو آیا تو میری زوجہ یعنی گلشن پری کو کہ یہ اسوقت کم سن تھی اور شادی بھی نہین ہوئی تھی برائے سیر باغ گئین تھین دیکھکر عاشق ہوگیا پہلے تو اِس دیو نے انتظار کیا کہ جوان ہولے تو پھر درخواست کرون جب یہ سن تمیز کو پہونچی اُسکو معلوم ہوا اُسنے بڑے چچا سے درخواست کی اول تو یہ ملازم کا لڑکا تھا دوسرے اطوار بھی درست نہ تھے تیسرے یہ قوم دیو سے ہم قوم پریزاد سے زمین و آسمان کا فرق چوتھے ہمارے خاندان کا یہ طریقہ تھا کہ آپس مین شادی کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہین کسی طور سے منظور نہ کیا گیا اِسکو جواب دیا گیا اِسکو بہت ناگوار ہوا اب یہ اِس فکر مین رہا کہ کسی صورت سے نکال لیجاؤن مگر بسبب والد بزرگوار کے قابو نہ چلا بس وہ کئی مرتبہ لشکر آیا مقابلہ ہوا شکست کھائی اب ظاہر ہوا کہ یہ ابلیس پرست بھی ہو اِتنو اور زیادہ کراہیت ہوئی یہ تو اُسدن سے وقت و موقع کا منتظر تھا کہ اُسی زمانہ مین عم بزرگوار علیل ہوئے اور جب وقت انتقال قریب ہوا تو میرے والد سے وصیت فرمائی کہ اے برادر تم صاحب حکومت ہو اور مین ہمیشہ تمھارے ساتھ رہا یہ جو لڑکی میری ہو تمھاری خوردہ ہو اِسکا بہت خیال رکھنا اور سوائے اِسکے کوئی میرے اولاد بھی نہین ہو اور اِس امر کا خیال رہے کہ اِسکی شادی ایسے مقام پر کرنا کہ جہان اُس حرام زادے دیو دراز قد کا دسترس نہو ورنہ خرابی ہوگی بلکہ میری یہ مرضی ہو کہ تم میرے شاہزادے اور خداوندزادے یعنی صدف پریزاد کی کنیزی مین دیدیا تو بہتر ہوگا اور اُسکا قابو نہوگا والد نے کہا کہ جو تمنے کہا ہو مجکو بسرو چشم قبول ہو یہ میرے سر کا تاج ہو آنکھون کا نور ہو بس اُنھون نے انتقال کیا اُنکا صدمہ والد کو بہت ہوا بعد فراغت امور تعزیت سال بھر کے بعد میرا عقد کردیا بس ہم اور یہ دونون بعیش عشرت بسر کرنے لگے جب اِس حرام زادے کو خبر ہوئی لشکر لیکر پھر آیا اور مقابلہ ہوا شکست کھا کر بھاگا مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہو بعد چند سال کے والد نے بھی انتقال کیا اب مین حاکم ہوا اِسکو جو معلوم ہوا یہ پھر لشکر لیکر آیا مگر بفضل خدا سے شکست کھائی اب جو شکست کھائی تو اِسنے لشکر کشی موقوف کی اور وقت کا منتظر رہا کہ غافل پاؤن تو لیجاؤن ہم بہت فکر رکھتے تھے تھوڑے عرصے سے پھر اِسکی خبر

نہ معلوم ہوئی کہ کہان ہی جب یہ مجکو معلوم ہوا کہ مفقود الخبر ہو گیا ہی مجکو بھی اطمینان ہو گیا مین نے بھی فکر کرنا چھوڑ دی اب اتفاق سے آج شب کو ہم زن و شوہر بالاے قصر تنہا سو رہے تھے کوئی سواے ہم دونون کے نہ تھا چونکہ شب ماہ بھی دو پہر رات بیدار رہے اب جو سوئے تو غافل ہو گئے کسی امر کا تو خوف تھا ہی نہین یہ حرام زادہ وقت کا منتظر تھا اس موقع کو غنیمت جان کر مجکو اور میری زوجہ کو غافل پا کر اُٹھا لایا اس درۂ کوہ مین جب صبح کو میری آنکھ کھلی اپنے کو طوق و زنجیر مین گرفتار پایا مین نے خیال کیا کہ خواب دیکھ رہا ہون پھر خیال کیا کہ یہ خواب کیسا اب جو آنکھ کھول کر دیکھا تو اس حرام زادے کو روبرو پایا اور زوجہ کو اپنی اُسکے پہلو مین پہلے تو خیال ہوا کہ یہ حرکت میری زوجہ کی ہی پھر جب مین نے طریقہ دیکھا تو وہ خیال برطرف ہو گیا اُسوقت سے اُسکا یہ قصد تھا کہ مجکو قتل کرے اور میری زوجہ سے وصل حاصل کرے مگر اس عفیفہ نے تا بعض نہونے دیا اُسنے جو جو دعت اور تکلیف مجکو دی کیا عرض کرون خلاصہ یہ کہ آپ تشریف لائے اور آپ سے اُسکا ظلم نہ دیکھا گیا آپ نے اُسکو قتل کیا یہ میرا واقعہ تھا جو کہ مین نے عرض کیا شاہزادے نے فرمایا خیر شکر خدا کہ مصرعہ رسیدہ بود بلاے ولے بخیر گذشت + اب تم اپنے مقام کو جاؤ اور مین طرف اپنے منزل مقصود کے جاتا ہون یہ فرما کر قریب مرکب کے تشریف لائے اور سوار ہو کر اس درۂ کوہ کی طرف روانہ ہوئے داخل درہ ہوئے اُس درے کو طے کر کے صحرا کا راستہ لیا شاہزادہ تو اُدھر کو روانہ ہوا اُدھر صدف پریزاد مع اپنی زوجہ کے شاہزادے کی تعریف و توصیف کرتا ہوا اپنے جزیرے مین آیا یہان سب ملازم پریشان تھے اُنھون نے جو دریافت کیا کہ ہم دونون براے شکار صبح کو چلے گئے تھے کوئی مقام فکر نہ تھا وہ واقعہ نہ بیان کیا بعزتی خیال کی بس صدف پریزاد تو اپنے جزیرے مین انتظار شاہزادے کا کر رہا تھا راوی کہتا ہی کہ شاہزادے نے جو اپنا نام نہ بتایا اور نہ نشان اس خیال سے کہ شاید یہ خبر کر دے اور روک لے بس شاہزادہ درۂ کوہ سے نکلکر مرکب کو مہمیز کر کے ایک طرف کو روانہ ہوا کوئی پانچ چھہ کوس راہ طے کی ہوگی کہ آفتاب غروب ہو گیا شام ہو گئی قریب ایک چشمے کے پہونچے دل مین خیال کیا کہ رات ہو گئی ہو اب یہ شب اسی مقام پر بسر کرو گو شب ماہ ہی مگر کیا حاصل کہ کسی اور طرف نکل جائین صبح کو پھر روانہ ہونگے بس یہ تصور کر کے مرکب پر سے اُترے نماز مغرب پڑھی مرکب کو درخت سے باندھ دیا خود زین پوش بچھا کر اُسپر بیٹھے سپر تلوار روبرو رکھ لی جو جو رات بڑھتی جاتی ہی وہ وہ سناٹا ہوتا جاتا ہی ہر طرف ایک ہو کا عالم اُس ویران صحرا مین سواے درندون کی صدا کے دوسری صدا نہ تھی غول بیابانی الگ ڈرا رہے تھے سائین سائین کی صدا آ رہی تھی کبھی اس حالت سے شب نہ گذری تھی کہ کوئی پاس نہوا ہو اس صحرا مین وہ پروردۂ آغوش مادر تنہا تھا سواے حسرت و یاس کوئی پاس نہ تھا نہ کوئی ہمدم تھا نہ غمگسار نہ مونس نہ یار کہ اس سے کلام کرین کبھی اُٹھکر ٹہلنے لگتے تھے کبھی بیٹھ جاتے تھے اسی صورت سے وہ شب تمام ہوئی آثار سحر نمایان ہوئے نماز سحر ادا کر کے مرکب پر زین پوش کس کر سوار ہوئے اور طرف صحرا کے چلے اسی صورت سے تین شبانہ روز برابر رہروی مین گذرے شب کو کسی درخت کے سایہ مین بسر کر لی دن بھر رہروی کی اس رہروی مین ایک مقام پر مرکب مر گیا پیادہ پا ہو گئے مگر اپنے ارادے سے

پیدل

بازنہ آئے مرکب جب مرگیا تو بہت افسوس کیا اور زلک کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مجکو یہ بھی
ناگوار ہوا کہ مین سوار ہو کر راہ دور و دراز طے کرون خیر جو میرے مقدر مین ہو گا وہ پیش آئیگا
مین پیادہ پا اپنے کام کے پورا کرنے کی کوشش کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ مرکب
ایک صحرائے بے آب وگیاہ مین بسبب دن بھر کی رہروی کی اور شدت کے مرگیا قریب
شام ایک صحرا مین پہونچے وہان پانی وغیرہ ملا بہت افسوس کیا وہ شب اسی صحرا مین بسر کی
صبح کو پاپیادہ روانہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ تھوڑی دور تک تو کچھ نہ معلوم ہوا مگر کبھی پیادہ پانہ
چلے تھے اب گران گذرنے لگا کیا کرتے مجبوری و ناچاری تھی جو مقدر مین لکھا تھا وہ ضرور پیش
آتا تھا ناچار قدم اُٹھائے چلے جاتے ہین جب بہت تھک جاتے ہین کسی شجر کے نیچے بیٹھکر دم
راست کر لیتے ہین پھر راہی ہوتے ہین اسی طور سے وہ صحرائے سبزہ زار تمام ہوا اب ایسے صحرا
مین پہونچے کہ جہان سوائے ریگ روان کے کوئی شئے نہ تھی کوسون کہین درخت کا نشان تک
نہ تھا چشمہ و چاہ کیسا نایاب تھا اب تو یہ بہت پریشان ہوئے کبھی اس طور سے بدون سواری کے
راہ نہ چلے تھے تمام تلوؤن مین آبلہ پڑگئے وہ پائے نازک کہ جسکو پریان آنکھون سے ملتی تھین
اور چومتی تھین آماس کر آئے تھے تمام آبلہ پھوٹ پھوٹ کر اس گوہر صدف شہریاری کے
حال پر گریان ہوتے تھے مگر یہ دلیر جبر اختیار کیے ہوئے برابر چلے جاتے تھے تمام لباس پر گرد
کدورت اور چہرے پر گرد ملال تھی پانؤن افراط ورم اور کثرت آبلون سے اُٹھائے نہ جاتے
تھے مگر اُس شیر بیشۂ شجاعت کو کسی امر کا خیال نہ تھا سوائے اس امر کے کہ کوئی مقام آباد ملے تو
اُن لوگون سے جو کہ وہان کے باشندے ہون تحفۂ طلسم جبیل چراغ سلیمانی کا نشان دریافت کرون
اپنے پدر و عم کی رہائی کی فکر کرون اپنے اس بلا مین مبتلا ہو جانے کی کچھ تشویش نہین نوبت باینجا رسید
کہ دن خوب چڑھ گیا آفتاب بلند ہوا وہ ریگ و ذرہ ہائے ریگ حدت دھوپ سے مثل اخگر
کے جلنے لگے ہر ذرہ بصورت چنگاری تھا زمین مثل تابۂ آہنی کے تپ رہی تھی گرمی کا یہ حال تھا
کہ پسینے آ رہے تھے ایسی حدت دھوپ کی تھی کہ ہتھیار جلے جاتے تھے پانؤن زمین پر نہین رکھا جاتا
تھا مگر کیا کرتے جس طور سے ممکن ہوتا تھا رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جب ہوا کا
جھونکا آیا یہ معلوم ہوا کہ آتش نے جلا دیا تمام جسم کو پھونک دیا اگر کوئی ذرہ اُڑکر جسم پر پڑ گیا
یہ معلوم ہوا کہ اخگر ہے کہ اُسنے جلا دیا آبلہ پڑ گیا کوسون سایہ کا نام نہ تھا چٹیل میدان تھا پرند وغیرہ
اُسی صحرا مین آتے ہوئے ڈرتے تھے بوٹے اور نباتات و حیوانات کا نشان تک نہ تھا اگر
کوئی چشمہ یا چھپر ملا امید ہوئی کہ پانی پیکر تشنگی فرو کرون قریب جو پہونچے دیکھا کہ اُسمین افعی و اژدر
پڑے ہوئے ہین بسبب گرمی کے اور حدت دھوپ کے لوٹ رہے ہین زہر اُگل رہے
ہین کف اپنا ڈال رہے ہین یہ جو حال دیکھا امید قطع ہو گئی اور آگے بڑھے اگر کوئی درخت سایہ
دار دور سے نظر آیا خیال کیا کہ اسکے سایہ مین کچھ دیر دم لین گے جب اسکے قریب پہونچے تو دیکھا
کہ تمام برگ و ثمر اُسکے خشک ہین ٹنڈ کھڑا ہے بلکہ شاخین تک خشک ہین اگر اُسپر کوئی زاغ یا زغن
کہین سے مرتا ہوا بسبب تمازت آفتاب کے آکر اُس ٹنڈ پر بیٹھتا وہ ایسا جاتا تھا اور ایسی گرم
ہوا تھی کہ اُسکے پر و بال جلنے لگتے تھے اور زمین پر گر پڑتا تھا انکا بھی یہی حال ہے کہ تمازت آفتاب سے چہرہ
کمھلا گیا ہے از سر تا پا غرق عرق ہین آبلہ پڑے ہوئے ہین شدت عطش سے تالو چٹخا جاتا ہے زبان

مین کانٹے پڑے ہوئے ہین گرسنگی کا الگ غلبہ ہی وہ گل گلزار صاحبقرانی خار ہاے بلا و مصیبت مین گھرا ہوا ہی اپنی زندگی سے عاجز ہو موتکا خواستگار ہی اپنے خالق سے اِس طور سے دعا کرتا ہی کہ ای خالق لم یزل و رزاق بے بدل و قاضی الحاجات دافع البلیات و ای حلال مشکلات میرے حال پر رحم فرما اور بلا سے نجات دے یا قابض ارواح کو بھیجدے کہ وہ آکر میری روح قبض کر لے اب مجھ سے یہ مصیبت سفر و تکلیف راہ نہین اُٹھ سکتی ہی اِس طور سے دعائین کرتا ہوا روانہ ہوا بعض بعض مقام پہ اِسقدر ریگ ملتی ہی کہ تا کمر دھنس جاتا ہی بہزار دقت و خرابی اپنے کو نکالتا ہی ہتھیار جلنے لگے اور ناگوار گذرنے لگا اُنکو جسم پر سے دور کیا اُسی صحرا مین پھینکدیا صرف ایک کمان و تلوار اپنے پاس رہنے دی اِس خیال سے کہ شاید کوئی درندہ ملے اور وہ تکلیف پہونچائے تو اِس سے اُسکو ہلاک کر کے اپنی جان تو بچا لونگا تقدیر نے ایک ایسے صحرا مین پہونچایا کہ جہان مغیلان کے درخت لگے تھے مگر خشک تھے تقدیر نے وہ بھی سبز دکھائے کہ کاش اُنھین کے سایہ مین دم لیتے بلکہ یہ تکلیف پہونچی کہ اُنکے خارون نے تمام جسم کو فگار کر دیا آبلہ سب نوک خار سے پھوٹ گئے خون بہنے لگا تمام لباس تار تار ہو گیا عجب بلا مین سہراب ثانی مبتلا ہین اپنی زندگی سے بیزار موت کے خواستگار چلے جاتے ہین تلوار سے اُن کانٹون کو کاٹتے ہوئے تلوؤن سے خون بہ رہا ہی لباس کی دھجیان ہین خاک مین اَٹے ہوئے ہین جہان جہان زخم پڑ گئے تھے اُسپر ریگ پڑ کر جم گئی ہی وہ جدا تکلیف دے رہی ہی اگر کسی مقام پر تھک کر خاک پر بیٹھ گئے تو برداشت نہو سکی پھر کھڑے ہو گئے زمین مثل تابہ آہنی کے تپ رہی ہی ہر طرف سے شعلے نکل رہے ہین یہ عالم ہی کہ اگر دانہ گرے تو بریان ہو جائے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن اِسی حالت مین بسر ہوا ایک مرتبہ اب عاجز ہو کر اور تڑپ کر جو سہراب نے دعا کی چونکہ زمانہ تکلیف کا برطرف ہو چکا تھا ستارۂ اقبال نے رخ کیا تھا ساعت نحس جو تھی وہ برطرف ہو چکی تھی گردش مقدر بھاگ چکی تھی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا خدا نے رحم کیا کہ سامنے سے ایک صحراے سبزہ زار وادی پر بہار نظر آیا گو عجب حال تھا راہ چلنا محال تھا مگر اُس صحرا کو دیکھکر جسم مجروح مین پھر روح نے عود کیا قدم اُٹھا کر جلد جلد اُس طرف کو چلے گو قدم نہ اُٹھ سکتے ہین مگر اِس خوشی مین کہ یہان تو کچھ راحت ملیگی ضرور چشمہ و چاہ ہوگا سایہ بھی ہی خداوند کریم نے تیرے حال پر رحم کھایا کہ اُس بیابان بلا سے نجات دی خضر راہ نے صحراے پر بہار تک پہونچا دیا اب جون تون اپنے کو اُس بیابان مصیبت و بلا سے نکالا اور اُس صحراے بہشت فضا مین اپنے کو پہونچایا دن بھی تمام ہو چکا اب وہ حدت اور گرمی بھی نہ تھی ہوا مین بھی برودت اثر کر چکی تھی اُس صحرا کی سرد ہوا جو لگی غنچۂ دل کو شگفتگی حاصل ہوئی روح نے راحت پائی پسینہ خشک ہوا قلب کو سرور ہوا دل مسرور ہوا ہوا کے جھونکون نے دل پژمردہ کو تازہ کیا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو زخمون مین لگی تو راحت ملی اور جسم کو آرام ملا اُس صحرا مین پہونچکر سب تکلیف راہ فراموش ہو گئی ایسی راحت ملی تلاش آب مین چلے ایک چشمۂ آب خوشگوار و شفاف کا نظر آیا اُسکے قریب آئے پہلے مُنھ ہاتھ دھویا جو آبلون پر خاک جم گئی تھی اُسکو پانی سے برطرف کیا اُسکے بعد جو صحرائی ثمر تھے اُنکو توڑ کر کھایا کیونکہ شدت بھوک سے عجب عالم تھا پانی پیکر شکر خدا کیا قصد کیا کہ اب آگے چلون مگر ہمت نہ پڑی طاقت پاؤن مین نہ پائی اُسی چشمہ کے قریب سبزہ پر سایۂ درخت مین

بیٹھ گئے دل سے باتین کرنے لگے کچھ شکایت فلکی کرنے لگے جب اُس صحرا کی تکلیف کا خیال دل مین آجاتا تھا تو تمام بدن کے بال کھڑے ہو جاتے تھے کبھی دل مین کہتے تھے کہ مین وہی ہون کہ جسکی خدمت مین ہر وقت ہزارون پریان اور پریزاد موجود رہتے تھے جہان ایک قطرہ پسینے کا گرتا وہ اپنی جان نثار کرتے ماں و نانا کا میرے ساتھ وہ عالم تھا کہ ہر وقت مُنھ دیکھے جاتا تھا دھوپ مین نکلنا اُنکو ناگوار ہوتا تھا ہر وقت سامان عیش مہیا رہتا تھا تا کہ کسی امر کی تکلیف نہو کوئی وقت ایسا نہوتا تھا کہ مین اکیلا ہون یہ خیال تھا ماں و نانا کو کہ ڈر نہ جائے یا آج وہی ہم ہین کہ آج یون اکیلے ہین نہ کوئی ہمدم ہے نہ مونس نہ غمگسار کہ جس سے اپنا حال زار بیان کرین اسوقت وہ لوگ کہان ہین کہ جو اِس امر کے اوپر مستعد رہتے تھے کہ اگر ہمارے مالک و آقا کا پسینہ گرے تو ہم اپنا خون اُس مقام پر گرادین وہ آکر دیکھین کہ پسینہ تو ایک طرف خون جسم سے بہ رہا ہے کہان ہین اسوقت ماں و نانا کہ جنکو میرا دھوپ مین نکلنا ناگوار ہوتا تھا یا آج کئی دن سے مین دن بھر دھوپ مین سرگردان و آوارہ پھر رہا ہون ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہین پھر یہ کہتے ہین کہ جو کچھ مصیبت و بلا گذرے سب راحت و آرام ہے مقام طلسم کا پتہ ملجائے پدر بزرگوار جد عالی مقدار عم نامدار کی رہائی ہو جائے چاہے میری جان جائے کچا ہے رہے مین تو اب اِس امر سے باز نہ آؤنگا جو قصد کر لیا وہ کر لیا جو مرد ہین وہ زبان کے دھنی ہوتے ہین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین میرا تو عمل اِس شعر پر ہے شعر یا تن رسد بہ جانان یا جان زتن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + دیگر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من با نصیب + کوئی امر مشکل نہین ہے اگر خدا کو منظور ہوگا تو کوئی بات نہین ہے وہ ایک پل مین سب آسان کرنیوالا ہے انسان کو لازم ہے کہ اُسکی ذات پر بھروسہ رکھے اور تکیہ کرے وہی آسان کرنے والا مشکلات کا ہے مرد کو لازم ہے کہ ہر مشکل مین اپنے حواس بجا رکھے بد حواس نہوا ہے سہراب یہ کیا ہے اس کی باتین کرتے ہو کیا تم وہ شعر بھول گئے جو شاعر نے کہا ہے شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + تم مرد ہو تمکو اسقدر تکلیف سے پریشان ہونا زیبا نہین ہے بس شاہزادہ ایسے ایسے خیال دل مین کر رہا ہے اور کنارے چشمہ کے زیر سایۂ درخت بیٹھا ہے چونکہ دن تمام ہو چکا ہے ہنگام شام قریب ہے طائران صحرائی اُڑ اُڑ کر آتے ہین اور آشیانون مین مقیم ہوتے ہین اور کچھ درختون پر بسیرا لے رہے ہین چرندے بھاگے چلے جاتے ہین شاہزادہ اُسیطور سے بیٹھا ہوا تماشہ دیکھا کیا بالکل خوف و خطر نہ کیا یہانتک کہ رات ہوگئی سناٹا صحرا کا فراٹا ہوا کا درندون کا بولنا غول صحرائی کا ڈراتا دل کو بیقرار کیے دیتا تھا مگر وہ قوی دل اُسیطور سے دو زانو بیٹھا ہوا تھا گو وہ صحرا ابھی سبزہ زار تھا مگر صحرائے قیامت سے زیادہ تھا اگر رستم سا بہادر اس صحرا مین شب کو قیام کرتا تو اکیلا نہ رہا جاتا مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت و نہنگ دریائے جرات شب بھر اُس صحرائے پر خوف و خطر مین بیٹھا رہا کبھی آنکھ لگ گئی جب کوئی درندہ بولا آنکھ کھل گئی پھر دل سے باتین کرنے لگا اسی عالم سے وہ شب بسر ہوئی سحر ہوئی کہانتک عرض کیا جائے کہ کیا سمان تھا جو ہنگام سحر صحرا مین سمان قدرت خدا کا ہوتا ہے وہ شاہزادے کو نظر آیا بس جب وقت نماز سحر قریب آیا چشمے سے وضو کیا دوگانۂ خالق ادا کیا اُس لباس تار تار کو بطریق لباس قلندرانہ اُٹھایا اور ایک طرف کو فقیرانہ وضع سے چلے گو ہمت تھی نہ

کرتا مگر فقیرانہ وضع کر لی تھی اُس صحرا کی سیر کرتے ہوئے پانون سوجے ہوئے آبلے پڑے
ہوئے بعض پھوٹے ہوئے بعض مین پانی کسی سے خون جاری کسی پر خون جما ہوا اُنکی تکلیف
کے سبب سے راستہ چلا نہین جاتا مگر بہزار دقت و خرابی چل رہے ہین ہر قدم پر بیٹھ جاتے
ہین پھر اُٹھکر راہی ہوتے ہین اِسی حالت سے کوئی پانچ چھ کوس چلے تھے تین پہر دن مین یا
ایک ایک دن مین پندرہ پندرہ کوس کا صحرا طے کیا تھا جب اُس صحرا سے نکلے اور ایک سبزہ
زار ملا اُسمین قدم رکھا چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے کچھ لوگون کے بولنے کی صدا آئی اور
خیام برپا نظر آئے اب سہراب ثانی اُس آواز پر اور اُن خیمون کی طرف روانہ ہوئے کہ
شاید اِن لوگون سے کچھ نشان و پتہ طلسم جبل چراغ سلیمانی کا ملے یہ اُس طرف کو چلے اور قریب
پہونچے تو دیکھا کہ چھ سات خیمے برپا ہین مگر سب سیاہ ہین اور جو لوگ اور شاگرد پیشہ و خادم و
خدمتگار ہین سب سیاہ پوش ہین کچھ سوار بھی ہین اور پیدل بھی چوبدار و یساول مگر سب سیاہ پوش
قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ ہی اور کسی مصیبت مین مبتلا ہی وہ یہان آکر مقیم ہوا ہی یہ سب
اُسکے ملازم ہین شاہزادے نے دور سے دیکھا تو یہی ثابت ہوا کہ یہ سب پریزاد ہین اور دیوزاد
ہین اور ایک جانب خیمۂ ناموس بھی برپا معلوم ہوتا ہی بس شاہزادے نے خیال کیا کہ لوگون
سے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کس بلا مین مبتلا ہین گو قرینہ سے اور سیاہ پوشی کی حالت سے معلوم
ہوتا ہی کہ کسی کے غم و الم مین مبتلا ہین سیاہ پوشی کا کیا سبب ہی کون مرگیا ہی یہ خیال اپنے دل مین
کرکے بس قریب اُن لوگون کے پہنچے پریزادون کے آگے آئے اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک آفتاب
تھا کہ یکایک طالع ہو گیا حالت جو دیکھی تو فقیرانہ وضع ہی مگر چہرے سے شان و شوکت عیان
ہی گو فقیر ہین مگر امیری رخ سے ظاہر ہی یہ جو دیکھا اور خیال کیا تو سن بھی کم پایا دیکھا کہ کوئی سات
آٹھ برس کا سن ہوگا مگر چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی زلفین دوش پر پڑی ہین ہاتھ
مین تلوار ہی کمان دوش پر ہی یہ جو حالت سب نے دیکھی وہ پریزاد جو کہ اُس مقام پر موجود تھے
وہ سب شاہزادے کے گرد جمع ہو گئے اور دریافت کرنے لگے کہ اے شاہ صاحب آپ کدھر
سے تشریف لائے ہین اِدھر کیونکر قدم رنجہ فرمایا یہ تو فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ
بابا فقیر کا حال کیا پوچھتے ہو جدھر منھ اُٹھ گیا اُدھر جا نکلے جدھر کا پھیرا ہو گیا تم بیان کرو کہ یہ کیا سبب
ہی کہ جسکو دیکھتا ہون وہ سیاہ پوش ہی بلکہ خیمے تک سیاہ ہین اُنھون نے کہا کہ اے شاہ صاحب
ہم کیا سیاہ پوشی کا سبب بیان کرین ہمکو حکم نہین ہی کہ ہم کسی سے بیان کرین مگر ہم یہ عرض کیے
دیتے ہین کہ ایک جوان کا ماتم ہی جو کہ ہمارا شاہزادہ تھا سہراب ثانی نے کہا کہ اچھا یہ تو بتاؤ
کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اِسکا افسر کون ہی اور تمھارا مالک کہان ہی ہمکو اُسکے پاس لے چلو ہم اُس سے
دریافت کرلین گے اے پریزادو تمکو کچھ طلسم جبل چراغ سلیمانی کی حالت بھی معلوم ہی اور اُسکا پتہ
اگر معلوم ہو تو مجھسے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو تو نہین معلوم ہی ہان ہمارے بادشاہ
بخوبی واقف ہین اگر آپ اُنسے دریافت فرمائیے گا تو وہ ضرور نشان دینگے کیون آپکو طلسم کے
دریافت سے کیا غرض ہی کہا کہ ایک میرا پیر بھائی اُس طلسم کی سرحد پر رہتا ہی مین اُس کے
ملاقات کے لیے جاتا ہون شاہزادے نے یہ نہین ظاہر کیا کہ مین فتح کرنے کو جاتا ہون مصلحت
اُنھون نے یہ کہا جب یہ سُنا تو کہا کہ ہم اُس طلسم سے واقف نہین ہین ہان ہمنے بھی نام سُنا ہی مگر ہمارے

بادشاہ واقف ہی شاہ صاحب نے کہا کہ تمھارے بادشاہ کا کیا نام ہی اور وہ کہان ہی یہ سنکر اُنھون نے جواب دیا کہ یہ لشکر اور خیمے وغیرہ اُنھین کے ہین اور وہ سامنے کے خیمہ مین تشریف فرما ہین اُنکا اسم مبارک سلیمان پریزاد ہی تب سہراب نے کہا کہ ہمکو اُنکے پاس لیچلو اور یا اجازت دو کہ ہم جائین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپکی اطلاع کرتے ہین اگر وہ طلب فرمائینگے تو ہم آپکو پہونچا دینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ سلیمان پریزاد ایک زمانہ سے اُس صحرا مین فروکش ہی اور اُسکا حکم ہی کہ جو کوئی کسی طرف سے وارد ہو خواہ گدا خواہ بادشاہ اُسکو روکنا اور اُس سے حال دریافت کرنا کہ تم کدھر سے آتے ہو اور کدھر جاؤگے اور ہمسے اطلاع کرنا بدون ہماری اطلاع کے اُسکو جانے نہ دینا اور دوسرا یہ حکم تھا کہ کوئی دریافت کرے تم لوگ اس سیاہ پوشی کا سبب نہ بیان کرنا نہ کسی کو طلسم جبل چراغ سلیمانی کا نشان دینا بلکہ کہنا کہ ہم نہین واقف ہین ہمارا بادشاہ واقف ہی بلکہ جو کہ طلسم کا پتہ یا نشان دریافت کرے اُسکی خبر ہمکو ضرور کرنا جب سے سلیمان یہان آکر فروکش ہوا ہی یون تو بہت سے مسافر آئے مگر سوائے سہراب ثانی کے کسی نے طلسم کا نام بھی نہ لیا بس اسی سبب سے اُن لوگون نے گرد شاہزادے کے مجمع کیا تھا شاہزادے کو خود اُنسے ملنا منظور تھا بغرض دریافت طلسم وہ خود آیا تھا اور وہ تقریر ہوئی تھی جب اُنھون نے یہ جواب دیا تھا کہ ہمارا بادشاہ واقف ہی تو شاہزادے کو فرض ہوا کہ اُنسے بھی ملاقات کرے تاکہ کچھ پتہ یا نشان ملے دوسرے اُسکو سبب سیاہ پوشی بھی دریافت کرنا تھا اس خیال سے کہ شاید یہ کسی بلا مین مبتلا ہون اور میری سعی و کوشش سے یہ بلا ان لوگون پر سے دفع ہو تو کیا میرا حرج ہی خداوند کریم نے ہمارے بزرگون کو حلال مشکلات بنایا ہی اور اکثر مقام پر اُنھون نے لوگون کی کمک کی خدا نے وہ بلا دفع کی بس مجکو بھی بزرگون کے قدم بقدم چلنا چاہیے اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم سمجھنا چاہیے اگر یہ لوگ کسی تازہ بلا مین مبتلا ہین تو پہلے اُنکی بلا کو اپنے امکان بھر دفع کرونگا تاکہ خداوند کریم مجھ سے خوش ہو اور میری مہم کو سر کرے اور مشکل کو حل اس خیال سے یہی کہا تھا کہ مجکو اپنے مالک کے پاس لیچلو بس جب اُن پریزادون نے یہ سُنا کہ اُنکی بھی خواہش ہی کہ بادشاہ کے پاس جائین تو کہا کہ آپ یہان قیام کرین ہم ابھی آتے ہین شاہزادے کو ٹھہرایا پھر وہ ایک پریزاد اُس خیمے مین آئے کہ جس خیمے مین سلیمان پریزاد اپنے فرزند کے غم مین مبتلا سیاہ پوش بیٹھا تھا اور روبرو آکر ادب سے کھڑے ہوکر مجرا کیا اور عرض کیا حضور ہم لوگ اُسوقت اپنے کام مین مصروف تھے کہ صحرا کی طرف سے ایک شاہ صاحب تشریف لائے گو اُنکا سن اس قابل نہ تھا کہ وہ فقیری اختیار کرتے مگر کچھ حال نہین کھلتا کہ کیون فقیری اختیار کی چہرے سے اُنکے آثار بہادری عیان ہین اور وہ شان و شوکت اس فقیری مین رخ سے پیدا ہی کہ شاہان جلیل بھی نہونگے اور وہ رعب و داب ہی اس سن مین اور اس حالت مین کہ ہر ایک کلام نہین کر سکتا چہرے سے یہ عیان ہی کہ کسی ملک اور شہر کا شاہزادہ ہی کسی نہ کسی سبب سے لباس فقیری اختیار کیا ہی خواہ کسی کے عشق مین خواہ کسی اور سبب سے وہ حسن و جمال ہی کہ اس پردۂ قاف مین سب حسین پریزاد و پریان ہین مگر سب اُنکے حسن کے روبرو ہیچ ہین آفتاب اُنکے روے زیبا کے مقابل ایک ذرہ ہی بس ہمنے جو یہ حسن و جمال اور یہ رعب و داب دیکھا حواس جاتے رہے مگر جرأت کرکے دریافت کیا

کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کا قصد ہی جواب دیا کہ بابا فقیرون کا کیا حال دریافت کرتے ہو جدھر کا پھیرا ہو گیا ہم آزاد بندے ہین تارک دنیا ہین تم یہ بیان کرو کہ تم لوگ سیاہ پوش کیون ہو اور یہ بیان کرو کہ تمکو طلسم چہل چراغ سلیمانی کا پتہ معلوم ہی اور تمھارا افسر کون ہی ہمنے کہا کہ ہم یہ حال نہین بیان کر سکتے ہین کہ سیاہ پوش کیون ہین اور نہ ہمکو طلسم کا پتہ معلوم ہی لیکن ہان ہمارے بادشاہ سلامت واقف ہین اُنھون نے کہا کہ ہمکو اُنکے پاس لیکے چلو ہمنے عرض کیا کہ طلسم کا حال کیون دریافت فرماتے ہو کہا کہ میرا بھائی سرحد طلسم پر رہتا ہی اُسکی ملاقات منظور ہی آپکا اسم مبارک دریافت کیا ہمنے عرض کر دیا لہذا وہ آپکی خدمت مین آنے کا قصد رکھتے ہین کیا ارشاد ہوتا ہی یہ جو سلیمان نے سُنا کہ طلسم کو فقیر دریافت کرتا ہو خیال کیا کہ مین جس شخص کا منتظر ہون یہ وہی تو نہین ہی کیونکہ اہل تنجیم نے مجکو خبر دی تھی کہ ایک شاہزادہ آکر اس طلسم کو فتح کریگا مجکو اس غم سے رہا کریگا یہ وہی شاہزادہ تو نہین ہی پھر خیال کیا کہ وہ اس حالت فقیری سے کیون آنے لگا جاہ و حشم سے تشریف لائیگا خیر جو کوئی ہو اپنے پاس بلاکر دریافت حال کرنا ضرور ہی شاید کچھ مطلب تیرا نکلے یہ خیال اپنے دل مین کرکے اُن پریزادون سے کہا کہ اُن شاہصاحب کو میرے پاس لے آؤ مین بھی تو دیکھون کہ وہ کون صاحب ہین وہ پریزاد یہ سُنکے خیمے کے باہر آئے اور شاہزادے سے کہا کہ تشریف لیچلیے بادشاہ نے طلب فرمایا ہی شاہزادہ خوشی خوشی ہمراہ اُن پریزادون کے اُس خیمے مین آیا کہ جہان سلیمان پریزاد تھا اندر خیمے کے جو قدم رکھا تو خیمے کو سیاہ اندر سے بھی پایا شاہزادے کی نظر جو سلیمان پریزاد پر پڑی دیکھا کہ ایک پریزاد مسند سیاہ مخمل پر باریش سفید بیٹھا ہی اور چند خادم و خدمتگار سیاہ پوش پس پشت کھڑے ہین وہ مرد بزرگ یعنی سلیمان پریزاد بھی سیاہ پوش ہی تاج سر پر ہی سطوت شاہی چہرے سے ظاہر ہی ادھر سے شاہزادے نے سلیمان کو دیکھا اُدھر سلیمان کی نظر جو شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک طفل کم سن برس سات آٹھ کا سن چہرہ مثل آفتاب کے روشن زلفین دوش پر چہرے سے رعب شاہی و سطوت جہان پناہی آشکارا ایسا رعب و داب اور حسن و جمال ہی کہ کوئی آنکھ چار نہین کر سکتا ہی اور آثار جوانمردی و بہادری اس سن مین چہرے سے پیدا ہین خیال کیا کہ مقام عجب ہی کہ اس سن مین یہ رعب و داب ضرور یہ کسی ملک کا شاہزادہ ہی یہ حالت فقیری کسی نہ کسی سبب سے ضرور ہی اسمین کوئی نہ کوئی بھید ہی یہ صورت فقیرون کی نہین ہوتی ہے یا کسی کے عشق مین یہ حال کیا ہی یا اور کسی امر سے جب یہان آئیگا تو معلوم ہو جائیگا سلیمان پریزاد اپنے دل مین کہہ رہا تھا اور اُسی طرف دیکھے جاتا تھا جب یہ قریب پہونچے گو کہ فقیرانہ وضع تھی مگر ایسا رعب و داب و شان و شوکت تھی کہ بے اختیار سلیمان برائے تعظیم اُٹھ کھڑا ہوا اور تا لب فرش آکر لیگیا اِنھون نے بھی بسبب اُسکی بزرگی کے اُسکو سلام کیا اُسنے لیجا کر اُسی مسند پر برابر اپنے بٹھا لیا بلکہ خود کچھ فاصلہ سے بیٹھا یہ تلوار روبرو رکھکر بیٹھ گئے جب یہ بیٹھ چکے اُسوقت سلیمان نے مزاج پرسی کی گو یہ کلام فقیرانہ سے واقف نہ تھے مگر یون جواب دیا کہ بابا یہ بندۂ رب جلیل اچھا ہی تو اپنے مزاج کا حال بیان کر سلیمان نے جواب دیا کہ ابھی تک آپکی دعا سے زندہ ہون مگر حیران ہو ہو کر دیکھ رہا ہی کہ یہ تو فقیرون کی وضع نہین ہی ضرور

شاہزادہ ہی کلام سے بھی ثابت ہوتا ہی جو تقریر اور گفتگو فقیرون کی ہوتی ہی وہ انکی نہین ہی بس اس سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ یہ فقیر نہین ہین یہ اپنے دلمین خیال کرکے کہا کہ ای شاہصاحب یہ تو فرمائیے کہ آپکا تشریف لانا کدھر سے ہوا اور ارادہ کس سمت کا ہی اور کس مرشد کا پیالہ پیاہی اور کیون اس سن مین یہ وضع اختیار کی ہی ابھی تو آپکا یہ سن نہ تھا کہ آپ فقیری اختیار کرتے یہ کیا سبب ہوا کسکے عشق مین یہ حالت بنائی روے مبارک کی شان سے تو ثابت ہوتا ہی کہ آپ کسی ملک کے شاہزادے یا شہریار زادے ہین کسی سبب سے یہ وضع اختیار کی ہی اپنے حال سے آگاہ فرمائیے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے شاہزادے کو سلیمان پریزاد نے دیکھا ہی ایک الفت دلی اور انس طلبی پیدا ہوگیا ہی بس جب یہ سوال اسنے شاہزادے سے کیے تو شاہزادے نے جواب دیا کہ بابا یہ تیرا گمان اور خیال بالکل بیکار ہی کہ مین شاہزادہ ہون مجکو اہل دنیا سے کیا غرض ہم لوگ تارک دنیا ہین اور شاہ لوگ اہل دنیا ہین انہین اور ہم مین زمین و آسمان کا فرق ہی اگر تو اس سبب سے کہتا ہی کہ حسن و جمال میرے چہرے پر ہی تو یہ خدا کی دین ہی اسنے جیسا چاہا پیدا کیا یہ فرض نہین ہی کہ ایسی صورت و شکل شاہزادون کی ہوتی ہی گدا بھی بہت بہت خوبصورت ہوتے ہین اور یہ جو تمنے کہا کہ کدھر سے آنا ہوا ہے فقیرون کا کوئی مقام ہی جہان سے سب آئے ہین وہان سے مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائینگے وہان مین بھی جاؤنگا یہ سوال کرنا بیکار ہی رہا یہ امر کہ اسوقت کہان جاؤنگا تو مین صحرا سے آتا ہون اور قصد ہی کہ طلسم چہل چراغ سلیمانی کو جاؤنگا کیونکہ میرا پیر بھائی اس طلسم کی سرحد پر آکر مقیم ہوا ہی بہت دنون سے اس سے ملاقات نہین ہوئی ہی اسکی ملاقات کے اشتیاق مین چلا ہون تمہارے ملازمون سے ملاقات ہوئی انسے دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ ہمکو طلسم کا حال نہین معلوم مگر ہمارے مالک کو معلوم ہی بس تمسے ملاقات کا کرنا ضرور ہوا دوسرے یہ سبب تھا کہ مین نے جو یہان آکر دیکھا سب کو سیاہ پوش پایا بلکہ خیمے تک سیاہ پائے اسکا بھی سبب دریافت کرنا تھا کہ کیا سبب ہی کہ سیاہ پوشی کیون ہی اگر کوئی بلا مین مبتلا ہو تو مین خدا سے دعا کرون تاکہ یہ بلا تمپر سے دفع ہو کیونکہ ہم لوگ خدا رسیدہ ہین بس تم اپنے حال سے آگاہ کرو سلیمان نے جو یہ کیفیت سنی اور نام طلسم کا سنا آنکھون مین آنسو بھر لایا اور کہا کہ مین کیا اپنا حال بیان کرون مجھپر اس سن و سال مین کوہ الم ڈوٹا ہی فلک بلا پیچھے پڑا ہی فلک نا ہنجار نے لوٹ لیا ہی اس حال کو کیا بیان کرون مین اپنا حال بیان کرکے آپکو بھی صدمہ دون میرا وہ حال ہی جو سنیگا رودیگا خدا کسی کو اس بلا مین نہ مبتلا کرے آپ میرے حال کی سماعت فرمانے کی نہ کوشش فرمائیے بلکہ مجکو اپنے اصلی حال سے آگاہ فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ جو کیفیت تھی وہ مین نے بیان کی اب مین بدون تمہاری حالت سنے ہوے اپنی حالت جو کچھ کہ ہی نہ بیان کرونگا تمکو لازم ہی کہ اپنا حال بیان کرو سلیمان پریزاد نے اشک آنکھون مین بھر کر یہ شعر پڑھا شعر حال زار بلاکشان نہ سنو + نہ سنو میری داستان نہ سنو + لاکھ لاکھ انکار کیا مگر شاہزادے نے نہ مانا تب ناچار ہو کر سلیمان پریزاد نے بیان کیا کہ یہان سے تھوڑے فاصلے پر ایک ملک ہی کہ نام اس کا سلیمانیہ ہی وہ آباد کیا ہوا حضرت سلیمان کا ہی مین وہان کا حاکم ہون میرے آباو اجداد

حکومت اس ملک کی کرتے آئے یکے بعد دیگرے ملک پر قابض رہے مین نے بعد اپنے پدر بزرگوار کے انتقال کی حکومت کی اس ملک کی رعایا مجھسے بہت خوش ہی لشکر بھی قرینہ کا ہی سپاہ بھی کم نہین ہی تین لاکھ پری دیو ہر وقت حاضر خدمت رہتے ہین خداوند کو بھنے سب سامان عیش مہیا کردیا ہی اُسکی عنایت سے کسی چیز کی ضرورت کسی وقت مین نہ تھی اور نہ ہی بس مین اپنی زندگی بخوشی وخوبی وبعیش وعشرت بسر کرتا تھا کسی بات کا غم نہ تھا ہان ایک غم ضرور تھا اور اس امر کا ضرور خیال تھا کہ میرے خانۂ تاریک کا چراغ نہ تھا نہ بعد میرے کوئی وارث تاج وتخت تھا اسی غم مین مین اور میری زوجہ بھی مبتلا تھی اور ہر وقت یہی خالق سے دعا تھی چونکہ وہ کریم کارساز ہر وقت اپنے بندون پر مہربان ہی ہم دونون کی دعا ہم شبی کو قبول فرمایا اور اِس سن مین ایک فرزند ارجمند عنایت فرمایا جو کہ دراصل خانۂ تاریک کا چراغ ہوا اور ہمارے باغ مراد کا ثمر تازہ اور گلشن آرزو کا گل رعنا تھا گویا آفتاب اوج واقبال نے برج حمل سے طلوع کیا وہ لڑکا بہت حسین پیدا ہوا مجکو خبر ہوئی مین بہت خوش ہوا جیسی خوشی ہوئی تھی اُسوقت کیا گذارش کرون علی قدر مراتب ہر ایک کو خلعت وجاگیر وانعام دیا صحبت عیش برپا کی پندرہ دن تک صحبت عیش برپا رہی چھٹی خوب دھوم سے کی کہانتک عرض کرون کہ کل کام اُسکے خوب اچھی طرح سے کیے نوبت باینجا رسید کہ وہ سن تمیز کو پہونچا ہم دونون زن وشوہر کی جان وروح ہی اُسکے دیکھنے سے زندگی ہی ہمپر کیا منحصر ہی کل اہل شہر کا اور اپنے اور بیگانے کا یہی حال ہی کہ ہر ایک اُس شمع انجمن شہریاری پر پروانہ وار نثار رہتا ہی خداوند کریم کے فضل وکرم سے ہر فن مین طاق شہرۂ آفاق ہوا زور وطاقت مین اپنا مثل نہ رکھتا تھا بڑے بڑے سرکشان پردۂ قاف کو زیر کیا تھا بڑا نام کیا تھا ہم سب اُسکو دیکھکر خوش ہوتے تھے اسی حالت مین براحت وعیش بسر کرتے تھے اب کوئی رنج والم نہ تھا اتفاق قضا وقدر دیکھیے اور ملاحظہ فرمایے کہ کیا تفرقہ پڑتا ہی اور اس پیرانہ سالی مین کیا صدمہ ہوتا ہی گردش زمانۂ غدار وتفرقہ اندازی فلک ناہنجار سے یہ اتفاق ہوا کہ ایک دن کا ذکر ہی میرا فرزند مجھ سے کہنے لگا کہ مین شکار کو جاتا ہون مجکو اجازت مرحمت فرمایئے گو میرا دل نہ چاہتا تھا مگر اس خیال سے اجازت دی کہ اسکا دل نہ دکھے وہ سامان شکار ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اس صحرا مین آکر مشغول صید وشکار ہوا میرے مقدر کی سختی اور تقدیر کی ناسازی کو دیکھیے کہ اس صحرا سے قریب ایک صحرا ہی اور وہ حد ہی طلسم چہل چراغ سلیمانی کی جس صحرا مین ایک درۂ کوہ ہی اُس صحرا مین ایک بط رہتی ہی اور یہ مرحلۂ اول طلسم ہی ایک عبارت اُس درۂ کوہ پر بخط جلی تحریر ہی وہ یہ ہی کہ جو کوئی اِس مقام پر پہونچے اور اُسکو شوق فتاحی طلسم ہو اور اسکا خواستگار ہو کہ جو مال واسباب اِس طلسم مین زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے واسطے فاتح طلسم کے رکھا ہی حاصل کرے تو اِس طلسم کے فتح کرنے کی کوشش کرے اگر فاتح طلسم ہی تو ضرور طلسم کو فتح کریگا اُسکا طریقہ یہ ہی کہ اُس درۂ کوہ کے سامنے آئے جب وہ یہان پہونچیگا تو اِس درے سے ایک بط پیدا ہوگی بس وہ بلند ہو کر صدائے ہیہات ہیہات بلند کریگی اُس شخص کو لازم یہ ہی کہ تیر اسقدر اندازے سے لگائے کہ جب وہ دہن کھولے وہ تیر اُسکے منھ مین چلا جائے یہ مرحلہ فتح ہوجائیگا اگر تیر نے خطا کی اور اُس نے صدا بلند کی بس وہ تیر لگانیوالا تا کمر پتھر کا ہوجائیگا بس اسیطور سے وہ بط تین مرتبہ صدا دیوے گی بس وہ شخص تا بہ گلو پتھر کا ہوکر رہجائیگا اور تا قیامت رہا نہوگا یہ عبارت لکھی ہی بہت سے شاہزادے وزیرزادے تاجر بچے آئے اپنی تقدیر آزمائی کی پتھر کے ہوکر رہگئے آجتک تو نہ رہا ہوئے روبرو اُس درۂ کوہ کے تا بہ گلو پتھر کے بنے ہوئے کھڑے ہین مثل مردے کے بلکہ اُس سے بدتر

مین کیا عرض کرون وہ ناشدنی ہمین شکار کو آیا تھا اُدھر جو جا نکلا اُس عبارت کو دیکھکر اُسکے بھی دل مین ہواے فتح طلسم نے اپنا اثر کیا اور یہ خبط پیدا ہوا کہ مین بھی اپنی تقدیر کو آزماؤن شائد مین ہی فاتح طلسم ہون میرے ہی مقدر مین یہ سب مال و اسباب ہو بس یہ خیال دل مین کرکے میرے اوپر رحم نکرکے لاکھ لاکھ ہمراہیون نے منع کیا ایک کی نہ سُنی اُس میدان کو طی کرکے قریب در کے پہونچا اُن سنگین تصویرون نے بھی منع کیا کہ اے شخص پلٹ جا نہین تو مثل ہم سب کے تو بھی پتھر کا ہو جائیگا مگر اُسنے نہ سُنا وہ کیا سنتا ہمارے مقدر مین تو اس سن مین یہ داغ مقدر تھا اور کاتب تقدیر قلم قدرت سے لکھ چکا تھا بس جیسے ہی یہ پہونچا وہ بط ظاہر ہوئی اِسنے تیر لگایا تیر نے خطا کی کہ اُسنے صدا دی یہ تا بہ کمر سنگ ہو کر رہگیا اُسنے دوسری صدا دینے کا قصد کیا اِسنے دوسرا تیر لگایا اُسنے بھی خطا کی اُسنے صدا دی یہ تا بہ سینہ پتھر کا ہو گیا پھر اُسنے وہین صدا دینے کو وا کیا اِسنے تیسرا تیر لگایا وہ بھی خطا کر گیا ابکی جو صدا دی یہ تا بہ گلو پتھر کا ہو گیا اے شاہ صاحب طریقہ یہ ہی کہ تمام جسم تو پتھر کا ہو جاتا ہی مگر زبان مین گویائی رہتی ہی کہ جو کوئی اُدھر جاتا ہی وہ لوگ منع کرتے ہین باقی اور حس و حرکت کے قابل نہین رہتے ہین بس جب یہ واقعہ گذرا ہمراہی کے لوگ یہ حالت دیکھکر بحال پریشان میرے پاس آئے مین دربار مین تھا دربار آراستہ تھا کہ اُنھون نے جو حال تھا وہ سب آکر بیان کیا یہ سُننا تھا کہ میرے ہوش جاتے رہے آنکھون مین اندھیرا ہو گیا تمام عالم سیاہ ہو گیا اور یہ معلوم ہوا کہ کسی نے تمام جسم کی طاقت کھینچ لی تاج سر پر سے پھینکدیا غش کھا کر گرنے لگا قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون لوگون نے ہتھیار چھین لیے مجکو سنبھالا دربار مین ایک کہرام مچگیا ایسی حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا کہ نہ گریان ہو یہ خبر محل مین پہونچی وہان اُسکی مان نے برا حال کیا اپنے کو ہلاک کرنیکا ارادہ کیا مگر خواصون وغیرہ نے روک لیا مین نے اُسیوقت حکم دیا کہ سب سیاہ پوش ہون نشان و نوبت سب مین نے اُکھڑوا ڈالے کیونکہ اب کوئی وارث تاج و تخت نہ رہا تھا اُسیوقت سے قصد کر لیا تھا کہ لباس فقیری پہنکر زوجہ کو ہمراہ لیکر کسی طرف کو نکل جاؤن دربار برخاست کرکے محل مین گیا وہان کا عجب رنگ دیکھا مین کہانتک بیان کرون جو حال تھا رنج و غم مین اس نامراد کے زوجہ کو طلب کرکے اُس سے اپنا ارادہ بیان کیا اُسنے منظور کیا مگر یہ کہا کہ اتنے دن ٹھہر جاؤ کہ مین اُسکا کچھ فاتحہ وغیرہ کرلون مین نے منظور کیا مگر اسقدر صدمہ تھا کہ کھانا پینا سب ترک کیا سواے رونے اور تڑپنے کے کوئی کام نہ تھا چنانچہ بسبب ترک آب و طعام کے غش آنے لگے مین بیہوش ہو گیا کہ اُسی عالم غفلت مین ایک بزرگ میرے قریب تشریف لائے بیٹھے تو بہت کچھ خفا ہوئے اور فرمایا کہ تو بڑا نامرد ہی کہ ایک فرزند کے مبتلاے طلسم ہونے سے تو نے خلق کی خبرگیری موقوف کی آب و طعام ترک کیا بس اسی مین خیر ہی کہ اپنے حواس درست کر مرد ہو کر ایسا ہراساں ہو اور اپنی زوجہ کو سمجھا اور حکومت پر کمر باندھ بروز قیامت خدا کو کیا جواب دیگا جب سوال ہو گا کہ تجھنے تجکو اسقدر لوگون پر حاکم کیا تھا وہ تیرے زیر حکم تھے تو نے ایک فرزند کے مبتلاے طلسم ہونے سے اُنکی طرف سے آنکھ پھیر لی تھی بتا کیا سزا دیجائے تو کیا جواب دیگا بہتر یہ ہی کہ آب و طعام سے سیر و سیراب ہو زوجہ کو سمجھا تیرا فرزند ابھی تک زندہ ہی اور وہ تجھسے ضرور آکر ملیگا تو اسوقت کی میری بات یاد رکھ اے سلیمان تو غم نکھا تیرا فرزند رہا ہو گا فاتح اس طلسم کا پیدا ہو چکا ہی وہ آکر اس طلسم کو فتح کریگا اور تیرے فرزند کو رہا کریگا بلکہ وہ اور لوگون کو بھی رہا کریگا یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہو گئے مین اُنسے یہ نہ دریافت کر سکا کہ کبتک اور کس زمانہ مین نہ اسم مبارک

اُس فاتح طلسم کا دریافت کرسکا نہ اُن بزرگ کا اب جو آنکھ کھلی تو اپنے جسم کو معطر پایا بس مین نے اُسیوقت طعام طلب کیا کچھ ایسا خوف اُنھون نے دلایا تھا کہ میرا بند بند کانپ رہا تھا اور اپنی زوجہ کو طلب کیا وہ بھی کانپتی ہوئی باعانت اور پریون کے میرے پاس آئی مین نے اُس سے سب حال بیان کیا اُسنے کہا کہ مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہی جب سے بند بند میرا کانپ رہا ہی بس ہم دونون نے کھانا کھایا حواس درست ہوئے اُسدن سے رونا کم کیا اور امیدوار پردۂ غیب سے حصول مقصد کے ہوئے دوسرے دن دربار کیا مگر یہ امر ضرور کیا کہ سیاہ پوشی نہ ترک کی جب دربار آراستہ ہوا اہل نجیم کو طلب کرکے زائچہ کرایا اُنھون نے حکم لگایا کہ پردۂ نجم قاف مین ایک بادشاہ ہی کہ نام اُسکا اخضر پریزاد ہی اُسکی دختر ہی کہ نام اُسکا مضراب پری ہی اُسکی شادی زلزلۂ قاف سے یعنے رستم ثانی پسر ایرج نوجوان کے ہمراہ ہوئی تھی ایک فرزند پیدا ہوا ہی کہ نام اُسکا سہراب ثانی ہی وہ فاتح ہی اِس طلسم کا وہ شہریار ضرور اِس طلسم کو فتح کرنے آئیگا کیونکہ اُسکے بزرگ بھی اِس طلسم مین قید ہین عنقریب آنیوالا ہی بس آپکو لازم ہی کہ اُسکی تشریف آوری کی دعا فرمائیے وہ بڑا صاحب نصیب و بلند اقبال ہی اُسکے قدمون کی برکت سے آپ کے فرزند ارجمند بھی رہائی پائینگے یہ جو اہل نجیم نے حکم لگایا کیونکہ اُن بزرگ سے بھی سن چکا تھا مجکو یقین ہوگیا مین نے اُسی دن اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کیا اور چند خیمے لیکر اِس مقام پر آیا اور یہان مقیم ہوا اپنی زوجہ کو بھی لیتا آیا وہ مصیبت زدہ بھی یہان ہی اُسدن سے یہان مقیم ہون اور اِس شہریار کی آمد کا انتظار کر رہا ہون اِسی خیال سے مین نے اپنے ملازمون کو منع کردیا تھا کہ اگر کوئی میرے حال کو دریافت کرے تو نہ بتانا نہ طلسم کا پتہ دینا میرے پاس لے آنا ابھی تک تو وہ شہریار نہین تشریف لایا خداوند کریم جلد اُسکو یہان بصحت و سلامتی پہونچائے تاکہ ہم اُسکے زیر قدم سے اپنی چشم بے بصیرت کو روشن کرین اُسکی خاک قدم کا سرمہ بنائین یہ میرا حال ہی جو مین نے عرض کیا اِس بلا مین مبتلا ہون اُس شہریار کا انتظار کر رہا ہون وہ میری امید کا برلانیوالا ہے اور آرزو کا پورا کرنیوالا ہی یہ جو سلیمان پریزاد نے بیان کیا شاہزادے نے دریافت کیا کہ تیرے فرزند کا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ اُسکو ہمایون پریزاد کہتے ہین اور دوسرا نام فیروز پریزاد ہی جب یہ سب واقعہ شاہزادے نے سُنا تو خیال کیا کہ یہ تیرا منتظر تھا خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے منزل مقصود تک پہونچا دیا خوب سلسلہ ہاتھ لگا خیر اسیر اب اپنے کو ظاہر کرو یہ سوچکر سلیمان پریزاد سے کہا کہ تم کیونکر اُس شہریار کو پہچانوگے کہ یہ وہی فاتح طلسم ہی اگر وہ آئیگا کیا تم اُسکو دیکھ چکے ہو اُسنے عرض کی کہ مین نے گو آج تک اُسکو دیکھا نہین ہی مگر سبب شناخت کا یہ ہی کہ وہ بادشاہ جلیل کا نواسہ ہی دوسرے برائے فتح طلسم تشریف لائیگا تو بصد جاہ و حشم تشریف لائیگا اس سبب سے شناخت ہوگی تیسرے اہل رمل نے ایک تصویر خیالی اُس شہریار کی بناکر میرے پاس رکھدی ہی اور کہدیا ہی کہ اِس تصویر کے موافق وہ شہریار ہوگا سر مو فرق نہوگا وہ تصویر بھی ہی اُس سے شناخت ہوگی یہ جو شاہزادے نے سُنا کہا کہ خوب مین سوال کرتا ہون کہ اگر وہ جاہ و حشم سے نہ آئے اکیلا ہو تو کیونکر شناخت ہوگی کہا کہ تصویر سے کہ جس کا حال مین نے عرض کیا ای شاہ صاحب اب آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے جوابدیا کہ مین تو کچھ بھیکا فقیر ہون سلیمان نے کہا کہ مین نہ مانونگا اور کبھی مجکو نہ یقین آئیگا کہ آپ فقیر ہین آپ ضرور کسی ملک کے شاہزادے ہین از برائے خدا مجکو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے جب سلیمان نے واسطہ خدا کا دیا اُسوقت شاہزادے نے خیال کیا کہ اب بیکار ہی اِس سے پوشیدہ ہونا بہتر ہی کہ اپنے کو

ظاہر کرو تاکہ طلسم کا پتہ چلے تم اسی غرض سے آئے ہو خداوند کریم نے تمکو خوب منزل مقصود پر پہونچا دیا اسکے
فرزند کو بھی طلسم فتح کرکے رہا کرو اور اپنے پدر وعم کو بھی یہ جو خیال دلمین آیا کہا کہ ای سلیمان پریزاد تمسے بسا
تعجب ہی کہ تم جسکے منتظر تھے وہ تمھارے پاس آیا اور تمنے نہ پہچانا ای سلیمان پریزاد وہ نامراد و ناشاد
مین ہی ہون مین اپنے والد بزرگوار کے رہا کرنیکو بدون اطلاع اپنے مان و نانا کے برائے فتح طلسم نکلا
ہون بس اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ضرور اس طلسم کو فتح کرونگا ورنہ مانند اُن سب کے مین بھی گرفتار
طلسم ہونگا یہ فرماکر تمام واقعہ ابتدا سے بیان فرمایا اور یہ شعر پڑھا شعر کیا بیان ہووے حال زار اپنا +
کوئی ہمدم نہ غمگسار اپنا + ای سلیمان پریزاد درحقیقت کیونکر اس حال مین کوئی ہمکو پہچان سکے اس
فلک کے ہاتھون سے تباہ ہوئے اس نوبت کو پہونچے خیر کیا زور ہی مگر مقدر نے منزل مقصود تک
تو پہونچا دیا ہی یقین ہی کہ خوبی قسمت سے طلسم بھی فتح ہوجائے یہ جو سلیمان نے سُنا خادم کو اشارہ
کیا کہ وہ صندوقچہ اُٹھا لاؤ جسمین تصویر شاہزادہ ہی جو کہ اہل نجیم نے بناکر مجکو دی ہی بس وہ خادم دوڑ کر
گیا اور صندوقچہ لایا سلیمان نے صندوقچہ کھولکر اور تصویر نکالکر جو چہرے سے مقابل کی تو
سر مو فرق نہ پایا تصویر کا مقابل ہونا تھا کہ سلیمان کو یقین ہوگیا اُٹھکر قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا
کہ مجکو پہلے ہی یقین ہوگیا تھا کہ آپ فقیر نہین ہین بلکہ کسی ملک کے شاہزادے ہین گو آپ انکار
فرماتے تھے میری خوبی تقدیر نے آپکو یہانتک پہونچایا شاہزادے نے اُسکا سر قدم پر سے اُٹھاکر
گلے سے لگایا اور فرمایا کہ اب تم اطمینان رکھو پہلے مین تمھارے فرزند کو رہا کرونگا اُسکے بعد اپنے
بزرگون کی رہائی کی فکر کرونگا اور اُنکو رہا کرونگا اب مجھپر فرض ہوا کہ پہلے تمھاری مشکل کو حل کرون
خداوند کریم نے ہم لوگون کو اسی لیے خلق فرمایا ہی کہ بیکسون اور مظلومون کی داد کو پہونچین اور اپنے
کام پر اُنکے کام کو مقدم جانین یہ جو فرمایا تو سلیمان نے عرض کیا کہ ای شہریار اگر اجازت ہو تو
ایک امر مین عرض کرون فرمایا کہ بیان کرو اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اس خیال کو اپنے دل سے
دور فرمایئے آپ برائے فتح طلسم تشریف نہ لیجایئے یہ مین کیونکر گوارا کرون کہ آپ ایسا مرد حسین صاحب
جمال و شجاع میرے لیے اس بلا مین مبتلا ہو کہ جو کہ مقام پر آفت و بلا ہو ہمایون ایسے سو فرزند ہون تو
آپکے نقش قدم پر سے نثار کرون اب مجکو جب سے مین نے آپکو دیکھا ہی ہمایون کی بالکل محبت نہین ہی
آپکی خدمت مین حاضر رہا کرونگا آپکے نور جمال سے اپنے چشم کور کو روشن کیا کرونگا آپکی خدمت مین
اپنی بقیہ عمر بسر کرونگا آپ طلسم مین نہ تشریف لیجایئے سراسر وہ مقام خوف و خطر ہی شاہزادے
نے جواب دیا کہ ای سلیمان تم اس امر مین کد نہ کرو ہم اولاد صاحبقران سے ہین جس امر کا قصد کرتے
ہین بدون اُسکو پورا کیے ہوئے نہین باز آتے ہین چاہے اُسمین جان پر بنے چاہے ہمارے لیے
خرابی ہو کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم اپنے گھر سے اس طلسم کو فتح کرنیکو نکلے ہین کیونکر بدون فتح واپس جائین
کوئی مین تمھارے فرزند کی رہائی کے لیے یہ امر نہین گوارا کرتا ہون بلکہ اپنے پدر و عم کی رہائی کے لیے یہ امر گوارا کرتا
کرتا ہون اور اسی فکر مین سبکو چھوڑکر گھر سے نکلا ہون یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ لوگ تو مبتلائے رنج و بلا رہین اور مین
ساتھ عیش و عشرت کے بسر کرون اگر ایسا ہوتا تو مین اپنی راحت و آرام کو کیون ترک کرکے نکلتا اور اپنے نانا
و مان کو اپنی مفارقت مین مبتلا کرتا بس اس امر مین تمھارا کہنا مجھسے نہایت درجہ بیکار ہی اور یہ امر
نہایت دشوار ہی کہ مین اس امر سے باز آؤن بلکہ تمکو یہ لازم ہی کہ کسیکو میرے ہمراہ کرو تاکہ وہ مجکو
اُس سرحد کا نشان دے اور مین اپنے کام مین مصروف ہون یہ جو شاہزادہ نے کہا سلیمان

کہ یقین ہوا کہ یہ شہریار نہ رُکیگا دراصل اسکو منع کرنا بیکار ہی ناچار ہو کر کہا کہ اختیار ہی آپ کو بندہ مجبور و ناچار ہی جو حق غلامی تھا وہ مین نے ادا کیا اچھا ایک امر کا اور امیدوار ہون کہ آج آپ میری دعوت قبول فرمائیے اور حمام فرمائیے کل صبح کو مین آپ کے ہمراہ چلونگا اور آپکو سرحد طلسم تک پہونچا دونگا شاہزادے نے جواب دیا کہ اس امر کا کوئی مضائقہ نہین ہی آج نہین کل سہی یہ فرماکر خاموش ہو رہے یہ بات اس خیال سے منظور کر لی کہ اب اسکے بھی دل کو نہ رنجیدہ کرو کیا نقصان ہی ایک رات مین دوسرے تمکو یہ لازم ہی کہ اس امر کی کوشش اسطور سے کرو کہ آج شب کو عبادت خدا کرو اور اپنے حل مطلب کی دعا کرو دیکھو تو تمھارے مقدر مین اس طلسم کی فتح ہی یا کوئی اور فاتح ہی جو پردۂ غیب سے ظاہر ہو اُسپر عمل کرو کیونکہ نہ تمھارے پاس لوح طلسم ہی نہ تم مالک اسم اعظم ہو کہ جو تمپر سحر و جادو نہ اثر کریگا طلسم مین سواے سحر و جادو کے کوئی چیز نہین شائد کوئی ذریعہ پردۂ غیب سے ایسا ظاہر ہو کہ جسکے سبب سے کوئی صورت فتحیابی کی ظاہر ہو تمھارے بزرگون نے اکثر ایسا کیا ہی جب اُنپر کوئی وقت سخت پڑا ہی تو اُنھون نے خدا سے کمک طلب کی ہی اور پردۂ غیب سے کشود مطلب کی صورت نکلی ہی دل مین یہ تصور کر کے سلیمان سے کہا کہ ای سلیمان ایک شرط سے مین تمھاری دعوت قبول کرتا ہون کہ ایک خیمہ الگ صحرا مین برپا کر دو مین شب کو اُسمین عبادت خدا کرونگا اور اپنے حل مشکل کی دعا کرونگا دیکھون پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی وہ حلال مشکلات ہی کوئی نہ کوئی صورت حل مشکل کی ضرور پیدا ہوگی سلیمان نے عرض کیا کہ بہت خوب بس شاہزادے کو اُسیوقت حمام کرایا لباس تبدیل کرایا شاہزادے کی دعوت کے سامان کرنے کا حکم دیا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ بادشاہ جس شہریار کا منتظر تھا وہ تشریف لایا وہ فقیر نہ تھا بلکہ وہی شہریار تھا ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ خوش ہوا کہ اب ہمارا شاہزادہ رہا ہوگا یہ خبر خیمۂ ناموس مین جو پہونچی تو مان ہمایون کی بہت خوش ہوئی اُسیوقت سجدۂ شکر بجا لائی اور دعائین دینے لگی اور یون درگاہ باری مین عرض کرنے لگی کہ مین تیرے کریمی رحیمی کے صدقہ ہون کہ تو نے آئینۂ آرزو مین شکل امید دکھائی میرے نخل مراد کو پھر بارور کیا ای کریم تو اس شہریار کو تا صد و سی سال سلامت رکھ جو ہم غریبون کی کمک کرنیکو موجود ہی اور اُسکو کامیاب کر اپنے فضل و کرم سے یہ دعا مانگ کر سجدے سے سر اُٹھایا اور محلدار سے کہا کہ بادشاہ کو کسی کے ذریعہ سے خبر کر دے کہ ذرا اندر تشریف لائین مجھے کچھ عرض کرنا ہی محلدار نے پہرے پر حکم ملکہ کو بیان کیا چوبدار نے جا کر خیمہ شاہی مین مجرا کیا بادشاہ کو دیکھا کہ ایک طرف بادشاہ مؤدب بیٹھا ہی اور ایک شاہزادہ مسند پر جلوہ فرما ہی کہ تمام خیمہ اُسکے نور جمال سے روشن ہی اس چوبدار نے پہلے شاہزادے کو مجرا کیا پھر اُسکے بعد اپنے بادشاہ کو اور ملکہ کا پیام بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا بس وہ چوبدار تو مجرا کر کے رخصت ہو کر چلا گیا سلیمان نے شاہزادے سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اندر چند منٹ کے لیے یہ غلام جائے اور اُس سوختہ جگر کو بھی آپکی تشریف آوری سے آگاہ کرے اور آپکے قصد سے شاہزادے نے فرمایا کہ بسم اللہ تاخیر نہ کرو بلکہ ہماری طرف سے کہنا کہ تم اب رنج و صدمہ نہ کرو مین پہلے تمھارے فرزند کی رہائی کی فکر کرونگا اگر خدا نے چاہا جب یہ اجازت ملی تو سلیمان خیمۂ ناموس مین آیا دیکھا کہ زوجہ صحن خیمے مین کھڑی ہی بادشاہ کو دیکھتے ہی خوش ہو گئی تعظیم کرکے ایوان مین لائی مسند پر بٹھایا سب حال دریافت کیا بادشاہ نے سب حال بیان کیا اور

کہ بیان کرون کہ جو حسن و جمال یہ شہریار رکھتا ہی ہمایون تر اُسکے کف پا کا بھی مقابلہ نہین کرسکتا ہی اور
ہمایون تو ادنا غلام معلوم ہوگا اس شہریار کا کیا خداوند کریم نے بنی آدم کو حسن عطا فرمایا ہی ہم جانتے
تھے کہ سواے بنی جان کے پسر حسین نہین ہوتے ہین مین نے لاکھ لاکھ روکا کہ آپ براے فتح طلسم نہ
تشریف لیجائین مگر اُنھون نے نہ مانا بلکہ ناراض ہوئے اُنکے بھی تو پدر و عم اس طلسم مین قید ہین اُنکی رہائی
کی فکر مین تشریف لائے ہین ملکہ نے عرض کیا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو ایک نگاہ اُس شہریار کو مین بھی
دیکھ لون اور بلائین لیلون کہ اُسکے سبب سے میری مراد دلی برآئیگی بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا یہ کہکر باہر آیا
اور خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا یہان شاہزادہ بیٹھا ہوا اور پریزادون سے ہمکلام تھا کہ سلیمان
آکر پہونچا شاہزادے نے بسبب بزرگی کے تعظیم فرمائی اپنے برابر ہاتھ پکڑکر بٹھا لیا جب سلیمان بیٹھ چکا
تو ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اندر خیمۂ ناموس کے تشریف لیچلیے تاکہ وہ سوختہ جگر بھی آپکے دیدار فرحت آثار
سے مسرور ہو اور شرف ملازمت حاصل کرے آپکی کنیز کو بھی آپکی قدمبوسی کا اشتیاق ہی جواب دیا کہ ابھی
مین اُسکے پاس نہ جاؤنگا جبتک اُسکے فرزند کو رہا نہ کرلونگا مجھ سے اُسکا حال دیکھا نہ جائیگا لاکھ لاکھ
سلیمان نے کہا مگر شاہزادے نے نہ قبول کیا ملکہ یہان اس انتظار مین تھی کہ میرا شوہر اُس شہریار
کو لیکر آتا ہوگا طبق زر و جواہر براے نثار مہیا کر رکھے تھے یہان بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار
ہو بس سلیمان شاہزادے کو لیکر دسترخوان پر آیا شاہزادے نے خاصہ نوش فرمایا بعد فراغت طعام
پھر اُس خیمہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے کہ شام ہوگئی اُدھر کارپردازون نے ایک مختصر خیمہ براے عبادت
شاہزادہ بحکم سلیمان پریزاد برپا کردیا تھا جب نماز مغرب کا وقت آیا شاہزادے نے فرمایا کہ اے
سلیمان تم محل مین جاؤ اور ہماری طرف سے اپنی زوجہ سے کہنا کہ سہراب نے کہا ہی کہ مین تجھسے
جب تیرے فرزند کو رہا کرلونگا اُسوقت ملونگا ابھی مجکو شرم آتی ہی اب مین خیمۂ عبادت مین جاتا ہون
یہ فرماکر اُٹھے اور ایک پریزادے کے ہمراہ اُس خیمہ مین آئے جو کہ براے عبادت برپا کیا گیا تھا اُدھر
سلیمان پہرہ چوکی مقرر کرکے اور حکم تاکید دیکر کہ کسی امر کی تکلیف شاہزادے کو نہو داخل محل ہوا
زوجہ نے پوچھا کہ وہ شہریار تشریف نہ لایا جو کچھ شاہزادے نے کہا تھا وہ بیان کردیا اور کہا کہ مین
کس کس امر کی تعریف کرون ہمہ تن خلق ہین ایسے لوگ تو مین نے آجتک نہین دیکھے نہ پریزاد
نہ آدم زاد جیسے یہ ہین خدا انکو نظر بد سے بچائے اور انکی مراد دلی برلائے صدقے اُسکو اپنی عزت و
جلال کا سمجھے ایسے لوگ دیکھے نہ سُنے کہ جانتے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم خیال کرین سواے
اس خاندان کے زوجہ اُسکی بھی دعائین دینے لگی اور شاہزادے کی فتح و ظفر کی دعا مانگنے لگی راوی
نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ زن و شوہر خوش بیٹھے ہین مگر صدمہ ہی جوانی شاہزادے کا ادھر شاہزادے
نے داخل خیمہ ہوکر وضو کیا اور سجادہ بچھاکر نماز مغرب بہزار رجوع قلب ادا فرمائی اُسکے بعد وظیفہ
شروع کیا بعد ختم وظیفہ اسطور سے اپنے خدا سے بعد التجا دعا کرنے لگے اپنی فتح و ظفر کی کہ اے کریم تو
بڑا رحیم ہی تو نے تمام انبیا کی اکثر مقام پر بوقت مصیبت کمک فرمائی حضرت یوسف کو چاہ سے نجات
دی یونس کو شکم ماہی سے ابراہیم کو آتش نمرودی سے خضر کو جامۂ حیات عطا فرمایا اکثر تیرے
بزرگون کی وقت مشکل مین جبکہ اُنھون نے تیری طرف رجوع کی مدد فرمائی اُنکی مشکل حل فرمائی اے میرے
خالق اسوقت بہ مین میری بھی کمک فرما اور اگر میرے مقدر مین فتاحی اس طلسم کی مقرر ہی
تو مجکو ہدایت فرما کہ مین اُسپر عمل کرون اور تیری کمک کے سبب سے اپنی مراد کو پہونچون اپنے

اپنے لیے مصیبت نہین گوارا کرتا ہون بلکہ تیرے بندون کے لیے جو کہ اس طلسم مین مدت سے قید ہین اور بلا مین مبتلا ہین واسطے تجکو اپنی عزت و جلال کا تمام شب شاہزادہ اسیطور سے دعا مین مصروف رہا یہانتک کہ قریب صبح آنکھ لگ گئی غنودگی طاری ہوئی دیدۂ ظاہری بند ہوگئے باطنی وا ہے کہ یکایک ایک مرتبہ آسمان کیطرف سے ایک نور پیدا ہوا اور وہ نور اس خیمہ مین تھا اب جو شاہزادے نے دیکھا تو ایک مرد بزرگ کو دیکھا کہ وہ تخت پر سوار ہین جامہ سفید زیب جسم انور ہی عمامہ سر پر ہی تسبیح صد دانہ دست مبارک مین چہرۂ انور سے ایسا رعب وداب و نور پیدا ہی کہ نگاہ نہین کام کرتی ہی پیشانی پر نشان سجدہ ہی گرد تخت کے ہزارون ملائکہ ہین اور سبوحًا و قدوسًا کی صدا بلند ہی وہ تخت آکر زمین پر قائم ہوا بس شاہزادہ اُس عالم خواب مین براے تعظیم اُٹھا تمام خیمہ معطر ہوگیا جھک کر تسلیم بجالایا اُن مرد بزرگ نے بشفقت پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ ای سہراب ثانی تو رنجیدہ نہو تو ہی فاتح ہی اس طلسم کا لے یہ کاغذ جو کہ مین تجکو دیتا ہون اسمین جسطور سے تحریر ہی اُسی پر عمل کرنا بوقت صبح تن تنہا طرف مشرق کے جانا مرکب تک نہو صرف ایک کمان اور دو تیر اور ایک شمشیر ہو اور جسطور سے اس کاغذ مین لکھا ہی اُسیطور سے سب کام کرنا ای سہراب ثانی اب زمانہ تیری تکلیف کا برطرف ہوگیا خداوند کریم نے تیرے حال پر رحم فرمایا تو ہی فاتح ہی اس طلسم کا اب ایام فتح طلسم آگیا مدت اُسکی پوری ہوئی عمر طلسم تمام ہوگئی مجکو درگاہ خداوند کریم سے حکم ہوا کہ ای سلیمان بن داؤد تم اسوقت یہ پرچہ کاغذ لیکر سہراب ثانی کے خیمے مین جاؤ وہ تمسے فتح طلسم کی دعا کر رہا ہی یہ طلسم اُسی کے ہاتھ سے فتح ہوگا یہ کاغذ اُسکو دینا اور کہنا کہ جو اس کاغذ مین تحریر ہی اسپر وہ عمل کرے اُسکے ہاتھ سے طلسم فتح ہو جائیگا لوح طلسم دستیاب ہو جائیگی یہ جو حکم جناب باری سے ہوا مین فورًا کاغذ لیکر تمھارے پاس آیا خوش ہو اور رنج و غم کو دور کرو کہ تمپر رحم باریتعالی ہوا اب کوئی مشکل ایسی نہوگی کہ جو حل نہو آگاہ ہو کہ میرا نام سلیمان بن داؤد ہی میرے ہی زیر حکم جن و انس دیو پری وحش و طیر زمین و آسمان ابر و ہوا بحکم خالق کون و مکان تھے مین ہی ان سب پر حاکم تھا اُسی زمانۂ حکومت مین میرے وزیر آصف بن برخیا نے بہت طلسم بنائے کہ جو تیرے اکثر بزرگون نے بمدد خداوند کریم فتح کیے اور ابھی باقی ہین اُنھین طلسمون سے یہ بھی ایک طلسم ہی جسکا فاتح تو ہے اسمین بہت مال و اسباب میرے وزیر نے میری اجازت سے واسطے فاتح طلسم کے رکھا ہی اس طلسم کو تمام خدا پرست دیو و پریزادے سے آباد کیا تھا مگر تھوڑے زمانہ سے حاکم اس طلسم کا کافر ہوگیا ایک ساحر کے بہکانے سے بس یہی طریقہ میرے وزیر نے مقرر کیا تھا کہ جب یہان کفر کو رواج ہوگا اُسی زمانہ مین یہ طلسم فتح ہوگا وہ زمانہ آگیا تو شوق سے جا اگر بادشاہ طلسم مسلمان ہو جائے تیری اطاعت کرے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرنا یہ فرماکر اور اپنا نظر کردہ کرکے حضرت سلیمان علیہ السلام نظر سے غائب ہوگئے اِدھر وہ حضرت پوشیدہ ہوئے اُدھر سہراب ثانی کی آنکھ کھل گئی اپنے کو سجادے پر پایا اور تمام خیمے اور اپنے لباس کو خوشبو سے معطر پایا سجدۂ شکر کیا اور اپنے خواب کی صداقت کا یقین ہوا دیکھا تو سجادے پر ایک لفافہ بھی موجود ہی اُسکو اُٹھاکر جو دیکھا تو وہی لفافہ تھا جو کہ حضرت نے خواب مین دیا تھا اب تو یہ حال ہوا کہ جامہ جسم مین تنگ ہوگیا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا نماز صبح کا وقت قریب تھا وضو کرکے نماز خالق ادا کی اور دعا مانگ کر سجادے کو لپیٹا کمر فتح طلسم پر کسی لفافہ کو چاک کیا اُسمین سے جو پرچہ نکلا اُسکو پڑھا اور اُسکو پڑھکر باہر تشریف لائے اُسمین کی تحریر یہ تھا

کر تو اسیوقت بدون اطلاع سلیمان پریزاد کے طرف مشرق کے روانہ ہو خود بخود سرحد طلسم
تک پہونچ جائیگا جب تو اُس مقام پر پہونچے کہ جہان درۂ کوہ ہو اور تصویرین پتھر کی ہین تو پھر
کاغذ کو دیکھنا جیسا تحریر ہو اُسپر عمل کرنا جب تجکو وہ صورتین دیکھین گی تو منع کرینگی کہ ادھر نہ آنا
تو کچھ نہ سننا اور نہ کچھ جواب دینا پھر برابر آگے پہونچکر اس کاغذ کو دیکھنا یہ جو تحریر پایا ہین اسیوقت
ایک پرچہ لکھکر اُس خیمے مین رکھدیا کہ اے سلیمان تم پریشان نہونا اور نہ میری تلاش کو کسی کو
روانہ کرنا مین بموجب حکم حضرت سلیمان برائے فتح طلسم جاتا ہون کوئی مقام تشویش نہین ہے
نظر خدا پر رکھو وہ حلال مشکلات میری سب مشکلین حل فرمائیگا یہ پرچہ رکھکر بموجب تحریر طرف
مشرق کے روانہ ہوئے اب راوی پہلے شاہزادے کا حال تحریر کرتا ہے پھر یہان کا حال تحریر
ہوگا شاہزادہ پیادہ پا طرف مشرق کے سیر صحرائی کرتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا
وہ صبح کا وقت وہ جانورون کا زمزمہ سنجی کرنا وہ سبزے کا لہلہانا عجب سمان دکھاتا تھا یہ تعریف صنعت
پروردگار کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہانتک کہ سرحد طلسم پر پہونچے کہ سامنے سے وہ پہاڑ نظر آیا اور
وہ تصویرین سنگین انھون نے شکر خدا کیا اور آگے قدم رکھا اپنے دل مین کہا کہ منزل مقصود پر تو آگئے
اگر خداوند کریگا تو طلسم فتح ہو جائیگا یہ دل سے باتین کرتے ہوئے طرف ان تصویرون اور درۂ کوہ
کے چلے جاتے تھے جب اُن تصویرون نے شاہزادے کو دیکھا تو گویا ہوئین کہ اے شخص پلٹ جا اپنے کو
اس بلا مین نہ مبتلا کر ورنہ تو بھی مثل ہمارے پتھر کا ہو جائیگا شاہزادے نے کسی کا کہنا نہ سنا اور نہ
کچھ جواب دیا وہ چیخا کیے اور کہا کہ شائد تو بہرہ ہے جو ہمارے کہنے کو نہین سنتا ہے ارے پلٹ جا کیون اپنی
جوانی کو برباد کرتا ہے یہ طلسم چہل چراغ سلیمانی ہے ہم نے بھی نہ کہنے پر عمل کر کے اپنی زندگی سے
ہاتھ دھویا اور پتھر کے ہو کے رہ گئے افسوس کہ تو نہین مانتا ہے ہمارے کہنے پر عمل کر اور واپس جا جب
شاہزادے نے نہ سنا تو یہ کہکر وہ سب کے سب خاموش ہو رہے کہ ہم مجبور ہین ہمارا جو حق تھا ہمنے
ادا کیا کرین کہ تیری قضا ہے اور تو بھی ناچار ہے مشیت خدا سے وہ تو خاموش ہوئے ادھر شاہزادہ
قریب آگے پہونچا سامنے درے کے کھڑا ہوا کاغذ جیب سے نکالا اُسکو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے
فاتح طلسم جب تو سامنے درے کے پہونچے اور برابر اُن پتھر کی تصویرون کے تو تجکو لازم ہے کہ جو اسم
حاشیہ کاغذ پر لکھا ہے اُسکو یاد کرلے بس جب تو اُس درے کے سامنے پہونچیگا تو ایک بط درے سے
باہر آنکلیگی جو کہ برابر سیمرغ کے ہوگی وہ تیرے سر پر تین مرتبہ گردش کر کے صدائے مہیب دینے کے
قصد سے منھ اپنا یعنے منقار کھولیگی بس تجکو لازم ہے کہ جو تو نے اسم حاشیہ پر سے یاد کیا ہے اُسکو پیکان تیر
پر دم کر کے اس قادر اندازی سے نشانہ لگا کہ ادھر وہ قاز منھ کھولنے اور صدا دینے نہ پائے کہ تیرا تیر رہا ہو کر حلق
ان سے اُسکے دہن مین پہونچے اگر تیر نے خطا کی اور اُسنے صدا دیدی تو پہلی مرتبہ تا بہ کمر پتھر کا ہو جائیگا
بس اگر اسیطور سے تیرے تیرون نے تینون مرتبہ خطا کی اور وہ صدا تین مرتبہ دیچکی تو تو بھی مثل انکے
پتھر کا ہو جائیگا اور پھر قیامت تک رہا ہونا غیر ممکن ہے بس اپنی تقدیر کو آزمالے آئندہ تیری تقدیر
دیکھو تیر خطا کرے یا نشانہ پہ پڑے اگر تیر ہدف مراد پر پڑا بس تو نے ایک مرحلہ طلسم کا فتح کیا یہ مرحلہ
قازان ہے جب تاریکی وغیرہ برطرف ہو جائے اُسوقت پھر کاغذ دیکھنا جیسا تحریر ہو اُسپر عمل کرنا
یہ مضمون دیکھکر شاہزادے نے کاغذ کو لپیٹ کر جیب مین رکھا اسم یاد کرلیا شاہزادے نے وہ اسم یاد کر لیا ادھر
وہ قاز جو کہ برابر سیمرغ کے تھی تڑپ کر درے سے نکلی کہ جسکا رنگ سبز تھا منقار سرخ تھی

زرو بچے نکل کر بلند ہوئی اور گرد شاہزادہ گردش کرنے لگی جیسے ہی قاز نکلی شاہزادے نے دوش سے کمان
لی ترکش سے تیر بیکان تیر پر اسم حاشیہ پڑھ دم کرکے چلہ کمان مین پیوستہ کیا اور لیس ہوکر اس قصد سے کھڑا
ہوا کہ جب قاز منقار باز کرے مین نشانہ لگاؤن یہ ٹھہرے ہوئے تھے اُدھر اُس قاز نے گردش کرکے اور
سامنے ہوا پر قایم ہوکر اس قصد سے منقار باز کی کہ صدا دون اُسکا منقار باز کرنا تھا کہ شاہزادے نے
یاعلی مدد کہکر تیر کو جلدی سے نشانہ تاک کر رہا کیا چونکہ وقت فتح طلسم کا آگیا تھا وہ صدا نہ دینے پائی تھی کہ تیر
نشانہ پر بیٹھا اُسکی منقار مین در آیا اور برماتا ہوا صاف پشت سے نکل گیا تیر کا پڑنا تھا اور نشانہ ہونا تھا
اُس قاز کا کہ ایک شور قیامت خیز برپا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی تمام عالم تاریک ہو گیا برفباری ہوئی سنگباری
غبار اڑا آواز آئی اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا اور اُسنے مرحلۂ قازان کو فتح کرلیا افسوس
صد ہزار افسوس کہ حریف نے اپنا کام کرلیا قاز جادو مارا گیا اب طلسم نہ بچیگا یہ صدا آکر پھر صدا آئی کہ کشتی
مرا کہ نام من قاز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی غیر
برطرف ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ ہزارون قازین اُس درہ کوہ سے غول کے غول نکلین اور گرد شاہزاد
جمع ہوئین اور یہ قصد کیا کہ منقار و پنجہ سے شاہزادے کا جسم پارہ پارہ کرین جب شاہزادے نے دیکھا
کہ انسے جان بچانا دشوار ہے فوراً کاغذ کو دیکھا تحریر تھا کہ اے طلسم کشا مبارک ہو کہ تو نے مرحلۂ قازان بمدد
خداوند یزدان فتح کیا اب تجھکو لازم ہے کہ جو قاز کہ تیرے روبرو مرادہ پڑی ہے جسکو تو نے خدنگ کا نشانہ کیا تھا
اُسکو فوراً اُٹھا کر ذبح کر اور اُسکا خون تھوڑا سا اِن سب قازون پر مار قدرت خدا کا تماشہ دیکھ کہ کیا ظاہر ہوتا
ہے اور تھوڑا سا خون لیکر اور اُس چشمہ سے پانی تھوڑا سا لے جو کہ سامنے ہے یہ خون اُس پانی مین ملاکر ان
سب پر جو کہ پتھر کے بنے ہوئے ہین مار تاکہ یہ اصلی صورت پر آئین آگاہ ہو کہ یہ قاز اصلی ہے اور اِسکے جسم مین
ایک ساحر تھا کہ جو کہ سحر کرتا تھا اور وہ صداے ہیہات بلند کرتا تھا تو نے اُسکو قتل کیا وہی اِس مرحلے
کا حاکم تھا اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی ہے اور اِن سب کا حالت اصلی پر آنا اِسطور سے مقرر ہوا
ہے بانیان طلسم نے اسی طریقہ سے مقرر کیا ہے بعد اِن سب کے حالت اصلی پر آنے کے اِن سب کو رخصت
کرکے بلا خوف و خطر داخل درہ ہونا پھر جو امر واقع ہو اور عقل نہ کام کرے کاغذ سے مشورہ کرنا یا جو تحریر
ہو اُسپر عمل کرنا یہ جو شاہزادے نے تحریر پایا کاغذ جیب مین رکھا فوراً قاز کو اُٹھا کر کہ وہ ابھی تڑپ رہی
تھی ذبح کیا اُسکا خون اُن سب قازون پر مارا کہ وہ سب مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین اُنکے جسمون
سے شعلہ پیدا ہوئے وہ سب جلکر خاک ہوگئین بعد اِسکے شاہزادے نے خون اور پانی ملاکر اُن سب
پتھر کی تصویرون پر چھڑکا کہ تڑاقہ کی صدا آئی وہ سب حالت اصلی پر آگئے ہر ایک دوڑکر شاہزادے
کے قدم پر گرا ہاتھ چومے اور کہا کہ آپکے سبب سے ہمنے حیات پائی قید طلسم سے نجات پائی آپنے
ہم سب پر بڑا احسان کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین کیا ہون جب خدا کو منظور ہوا اُسنے تمکو
نجات دی بس تم لوگ اپنے اپنے مقام کو جاؤ اُنھون نے عرض کیا کہ اب ہم اپنی حیات بھر آپکے
قدمون سے نہ جدا ہونگے ہمکو ایسا آقا ولی نعمت کہان ملیگا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ دو سو آدمی تھے
اُنمین بہت سے آدم زاد تھے بہت سے دیوزاد و بہت سے پریزاد کوئی تاجر تھا کوئی شاہزادہ کوئی وزیرزادہ
کوئی امیرزادہ جب یہ سب نے کہا تو شاہزادے نے جواب دیا کہ ابھی تو مین براے فتح طلسم جاتا ہون
تم سب اپنے اپنے مقام پر جاؤ جب واپس آؤنگا تو پھر آنا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم ہمراہ چلین گے
شاہزادے نے جواب دیا کہ کسی کے لیے جانیکا حکم نہین ہے تنہا جانیکا حکم ہے اور تم مین ہمایون بن سلیمان

کون ہو وہ میرے روبرو آئے یہ سنتا تھا کہ ایک پریزاد کمسن ہاتھ جوڑکر روبرو آیا قدمون کو بوسہ دیا اور عرض
کیا کہ غلام حاضر ہو میرا ہی نام ہمایون ہو شاہزادے نے فرمایا کہ تو اپنے باپ پاس جا کہ وہ اور تیری مان تیرے
غم مین بہت بیقرار ہین اور قریب مرگ ہین اُنسے مل تاکہ اُنکو تسکین ہو اور ہماری طرف سے کہنا کہ تمکو تمھارا
فرزند مبارک ہو خدا نے تمپر رحم کیا کہ اُسکو نجات دی اور کہا کہ جب ہم طلسم فتح کرلینگے اور اپنے بزرگون
کو رہا کرلینگے تو تمسے ملینگے تم اطمینان رکھو اُسنے عرض کیا کہ آپ سے اور میرے والد سے کہان ملاقات
ہوئی تب شاہزادے نے کل حال بیان فرمایا کہ جو تحریر ہو چکا ہو اُسنے سنکے عرض کیا کہ اب غلام تو نہ
جائیگا ہمراہ رہیگا شاہزادے نے فرمایا کہ مین کہہ چکا ہون کہ کوئی میرے ہمراہ نہین چل سکتا ہو تم بیکار بار
بار کہتے ہو مین اکیلا جاؤنگا یہ معاملہ طلسم کا ہو جو کہ حکم ہوتا ہو اُسی پر عمل کیا جاتا ہو تب اُسنے عرض کیا کہ میرے
ہمراہ میرے باپ کے پاس چلیے تاکہ مین اور وہ آپکی دعوت کرین فرمایا کہ تمسے کہہ چلے کہ تم جاؤ ہم بعد فتح
طلسم حضور ضرور آئینگے اُسوقت دعوت کرلینا ہمارے کام مین ہرج ہوتا ہو اور اُن سب سے کہا کہ تم بھی
ہمایون کے ہمراہ جاؤ اور جہان جی چاہے رہو اگر مکان دور ہو تو ہمایون کے ملک مین رہو اُن
سب نے عرض کیا کہ ہم مکان جاکر کیا کرینگے آپکی تشریف آوری تک ہمایون کے پاس رہینگے بعد
اُسکے آپکی خدمت مین تا عمر رہینگے شاہزادے نے یہ فرمایا اور طرف درہ کوہ کے چلے وہ سب کے سب
ناچار ہوئے اور سلام و مجرا کرکے ہمراہ ہمایون کے چلے شاہزادہ داخل درہ ہوا اور غائب ہوگیا یہ لوگ
سب ناچار ہوکر چلے ہمایون اُن سبکو ہمراہ لیکر اُسطرف کو چلا کہ جدھر اور جس صحرا مین اُسکا باپ مقیم
تھا اور شاہزادے سے ملا تھا یہ تو اُدھر کو جاتا ہو وہان کا حال سماعت فرمائیے کہ جب صبح ہوئی اور
سلیمان بیدار ہوکر باہر آیا پہلے خیمہ شاہزادے مین کہ جہان وہ عبادت کرنے کے لیے تشریف لیگئے
تھے گیا داخل خیمہ جو ہوا تو شاہزادے کو نہ پایا خیمہ خالی تھا حواس جاتے رہے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو کہ
شاہزادہ کچھ خفا ہوگیا کہ بدون اطلاع کہین تشریف لیگیا یہ حیران کھڑا تھا کہ ایک کاغذ دیکھا کہ فرش
پر پڑا ہو اُسکو اُٹھاکر جو پڑھا تو وہی مضمون تحریر تھا جو کہ شاہزادے نے لکھکر خیمہ مین رکھدیا تھا اور
خود تشریف لیگئے تھے جب سلیمان نے وہ پرچہ پڑھا تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ تنہا بحکم حضرت سلیمان برائے
فتح طلسم تشریف لیگیا بس یہ مجبور خیمہ سے باہر آیا لوگون نے پوچھا کہ شاہزادہ کہان ہو کہا کہ وہ تشریف
لیگئے برائے فتح طلسم اُنکو درگاہ خدا سے حکم ہوگیا حضرت سلیمان نے آکر اُنکی کمک فرمائی سب بہت خوش
ہوئے سلیمان اپنے خیمہ مین آیا اور برائے فتح دعا کرنے لگا پردے خیمہ کے اُٹھوا دیے یہ بیٹھا ہوا
طرف صحرا کے دیکھ رہا ہو کہ قریب دوپہر اُسنے دیکھا کہ کچھ آدمی صحرائے طلسم کیطرف سے چلے آتے ہین
اُسنے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کون لوگ ہین ہرکارے گئے اور فوراً واپس آئے اور عرض
کیا کہ مبارک ہو اے بادشاہ ہمارا شاہزادہ ہمایون مع چند پریزادون کے اور اسیران طلسم کے
جو کہ پتھر کے بنے ہوئے تھے تشریف لاتا ہو یہ سنتا تھا کہ سلیمان کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ شادی
مرگ کی نوبت آئی چہرہ سرخ ہوگیا پیرہن جسم مین تنگ ہوگیا فوراً اُٹھکر اور پریزادون کو ہمراہ لیکر
اُس طرف چلا جب قریب پہونچا تو دیکھا آگے آگے ہمایون اور عقب مین اُسکے اور سب چلے
آتے ہین یہ بیتاب ہوکر دوڑا ہمایون نے جو باپکو آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ دوڑکر اپنے باپ کے
قدم پر گرا سلیمان نے اُسکو سینہ سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور اُن سب سے ملا اپنے ہمراہ لیکر خیمہ
مین آیا اُسوقت لباس سیاہ تبدیل کیا اور سبکو حکم دیا کہ تم سب بھی تبدیل لباس کرو فرزند سے رہائی

کی کیفیت دریافت کی اُسنے سب حال بیان کیا یہ سنکر سلیمان نے ہاتھ اُٹھا کر درگاہ خدا مین دعا کی کہ اے خداوند کریم تو اُس شہریار کی مراد دلی برلا اور طلسم کو فتح فرما یہ دعا مانگ کر اُن سب سے حال دریافت کیا ہر ایک نے اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ تا تشریف آوری شہریار ہم آپکے پاس رہینگے سلیمان نے کہا کہ بسم اللہ یہ آپ کا کفش خانہ ہی تشریف رکھیے اُنکی دعوت کی یہ خبر مصر مین پہونچی کہ اُس شہریار نے جاکر طلسم کو فتح کیا اور ہمایون کو رہا کرکے اِدھر روانہ کیا اور خود بقیہ طلسم کے فتح کے لیے تشریف لیگئے ہین ہمایون یہان تشریف لائے اپنے باپ سے ملے ہین بادشاہ بہت خوش ہے یہ سنتا تھا کہ ہمایون کی مان بہت خوش ہوئی سجدۂ شکر کیا اور شاہزادے کے لیے دعا کی اور محلدار سے کہا کہ بادشاہ سے جاکر کہدو کہ شاہزادے کو لیکر اندر تشریف لائین میرا قلب بہت بیقرار ہے محلدار نے آکر چوبدار سے کہا چوبدار نے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ اُسیوقت شاہزادے کو لیکر اور اُن سب کو خیمہ مین ٹھہرا کر اور اپنے ملازمون کو یہ حکم دیکر کہ انکو کسی امر کی تکلیف نہو مین آتا ہون بس مع فرزند کے داخل خیمہ ہوا یہان مان ہمایون کی صحن خیمہ مین ٹہل رہی تھی جیسے ہی ہمایون کی نظر مان پر پڑی جھک کر سلام کیا اور دوڑ کر قدمون پر گرا مان نے سر اُسکا اُٹھا کر سینہ سے لگا یا پیار کیا اور بہت سا روپیہ ہمایون پر سے نثار کیا خواصون نے آکر مبارکباد دی اُن سبکو انعام دیا رات جلسے اور جشن وغیرہ کی فکر ہونے لگی بعد تھوڑی دیر کے بادشاہ فرزند کو لیکر پھر خیمہ مین آیا یہان سب کے ساتھ شاہزادہ عیش و عشرت مین مصروف ہوا اور اُسیدن اپنے خیمہ وغیرہ لیکر اُس صحرا مین آکر مقیم ہوا اور انتظار شاہزادے مین مصروف ہوا اُسکو تو عیش و عشرت و انتظار شاہزادے مین مصروف رکھا جاتا ہے اور مان کو ہمایون کی سامان جشن وغیرہ مین اور حال سہراب ثانی تحریر کیا جاتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ سہراب ثانی جو اُن سبکو رخصت کرکے بحکم پرچۂ کاغذ داخل درۂ کوہ ہوئے تھے رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے وہ درۂ کوہ پرفضا تھا بہت وسیع تھا صناعان چابکدست نے اُس درۂ کوہ مین دو طرفہ دریان بنائی تھین اور اُنپر نقش و نگار نادر کار بنائے تھے شاہزادہ سیر کرتا ہوا چلا جاتا تھا گو اُس درے مین تاریکی تھی مگر صناعان چابکدست نے ایسے روزن اور جالیان جا بجا رکھکر بنائی تھین کہ روشنی ظاہر ہوتی تھی اور وہ تاریکی برطرف ہوگئی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ شاہزادہ بلا خوف و خطر چلا جاتا تھا ایک امر اور ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ جب شاہزادے نے اُس قاز کو ذبح کرکے اور خون لیکر زمین پر پھینکدیا تو ایک غبار زمین سے بلند ہوا تھا اور وہ غبار لاش اُس قاز کی لیکر بلند ہوگیا تھا شاہزادہ تو اِدھر روانہ ہوا اُدھر وہ غبار لاش اُس قاز کی لیکر قلعہ طلسم مین گیا وہان بادشاہ طلسم اژدر پریزاد جو کہ حاکم طلسم تھا اور اُسکے بزرگ ہمیشہ سے حاکم طلسم ہوتے آئے اور خداپرست رہے مگر یہ اپنے وزیر یعنے مکار جادو کے بہکانے سے کافر ہوگیا اور چند مرحلہ کے حاکمون کو بھی کفر کیطرف رغبت دلائی اُنھون نے بھی اُسکی پیروی کی یہ مکار جادو بھی قوم پریزاد سے ہے اژدر پریزاد نے اِسکو اپنا وزیر کیا بس اب اِس طلسم کے باشندے تھوڑے سے تو خداپرست ہین باقی سب ابلیس پرست ہین اور سامری پرست آمدم برسر مطلب کہ بادشاہ طلسم قلعہ طلسم مین تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہے اور سب حاضر دربار ہین یہ بھی امر ملحوظ خاطر رہے کہ کسی مقام پر نہین تحریر ہوا کہ جب رستم ثانی قید ہوکر گئے تو اُنپر کیا گذری اور جب شہریار گئے تو اُنپر کیا گذری اِس امر کا بھی ظاہر کرنا ضرور ہے کہ جب ہامان دیو نے دھوکے سے رستم ثانی کو مبتلاے طلسم کیا اور اُنھون نے ہرن کی سیری کے خیال سے مرکب کو اُسکے تعاقب مین روانہ کیا تھا اور وہ ہرن حد طلسم پر پہونچکر تھما تھا اُنھون نے کمند ماری تھی بس غبار بلند ہوا تھا اور

وہ اُسی غبار مین غائب ہو گئے تھے لوگ واپس آئے تھے اور صدا آئی تھی کہ مامری ماندی تا دور قیامت این جا ماندی بس وہ غبار نہ تھا بلکہ یہ سحر تھا غزال جادو جو کہ لوگون کو لگا کر بیجاتا تھا اور اُنکو سحر کر کے اسیر کر لیتا تھا وہ غزال اصلی نہ تھا بلکہ غزال جادو تھا کہ ہرن بنکر دھوکھا دیتا تھا اور اسیر طلسم کرتا تھا بس رستم ثانی کو اسیر کر کے سامنے بادشاہ طلسم کے لیگیا تھا اور سب حال بیان کیا تھا بادشاہ نے پوچھا تھا کہ یہ خدا پرست ہو یا سامری پرست تو اُسنے کہا تھا کہ سامری پرست نہین ہو بلکہ خدا پرست ہو حکم دیا تھا کہ اسکو لیجا کر قید کرو بعد دس برس کے قتل کرینگے اِس طلسم کا طریقہ یہ ہو کہ قیدی طلسم دس برس کے بعد قتل کیا جاتا ہو بس رستم ثانی قید کیے گئے ایک آبخورہ پانی کا اور ایک نان جو دونون وقت مین ملتی تھی قید خانہ طلسمی مین قید تھے اپنی زندگی بسر کرنے لگے بعد اُنکے کئی برس کے شہریار کو بھی دیو ہامان نے جا کر مبتلائے طلسم کیا تھا یہ بھی اُسیطور سے پہلے بادشاہ طلسم کے پاس قید ہو کر گئے تھے اور اُسکے حکم سے زندان طلسمی مین جہان رستم ثانی قید تھے قید کیے گئے بھائی سے بھائی ملے ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی تھی رستم ثانی نے اپنے آنیکی کیفیت پردۂ قاف مین اور ہامان سے مقابلہ کرنیکی حالت اور سب واقعات بیان کیے شہریار نے بھی اپنی حالت بیان کی تھی یہ دونون بھائی مدت سے قید تھے کہ جو اُنپر آلام گذرے ہین وہ کیا تحریر ہون خلاصہ یہ کہ یہ تو قید ہین اور سہراب ثانی برائے فتح طلسم چلے ہین اور ایک مرحلہ فتح کر چکے ہین یہان قلعہ مین بادشاہ بیٹھا ہو سب حاضر دربار ہین مکار جادو بھی موجود ہو سب دیو و پری ساحر و غیر ساحر موجود ہین کہ تڑاقہ ہوا اور صدا آئی کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا اور اُسنے مرحلۂ قازان فتح بھی کر لیا قازہ جادو کو بھی قتل کیا یہ جو صدا آئی تو اب اژدر پریزاد و کل اہل دربار حیران ہوئے یہ سب عالم حیرت مین تھے کہ یکایک روبرو تخت کے لاش قازہ جادو کی اور قلعہ قازان اصلی کی گری یہ واقعہ دیکھکر تو سب کے حواس جاتے رہے اژدر تو دنگ ہو کر رہگیا اور مکار سے کہنے لگا کہ تمنے سُنا اور دیکھا اب کیا تدبیر کیجائے مکار نے کہا کہ آپ پریشان نہون اِس امر سے تو اطمینان ہو کہ طلسم کشا کے پاس لوح نہین ہو اور لوح کا ملنا بہت دشوار ہو اگر مرحلۂ قازان اُسنے فتح کر لیا تو کیا غم ہو آپ اطمینان سے بیٹھے رہیے کسی نہ کسی مرحلہ پر وہ اسیر ہو جائیگا بدون لوح کے فتح طلسم مشکل ہو اژدر نے کہا کہ تمنے یہ جو کہا سب سچ ہو مگر جب وہ یہانتک آگیا تو کسی نہ کسی صورت سے لوح بھی حاصل کر لیگا مکار نے کہا کہ یہ امر بہت مشکل ہو جبکہ ہم اہل طلسم ہین اور آپ بادشاہ ہین آپکو تو لوح کے حال سے آگاہی بھی نہین تو وہ کیونکر پائیگا بتائیے تو کہ لوح کہان ہے اژدر نے کہا کہ یہ تو تمنے سچ کہا بالکل مین لوح کے حال سے واقف نہین ہون مکار نے کہا کہ خیال فرمائیے جبکہ آپ بادشاہ طلسم ہو کر واقف نہین ہین تو پھر اور کون واقف ہو گا بس کوئی مقام خوف نہین ہو بدون لوح فتح طلسم مشکل ہو رہا یہ امر کہ مرحلۂ قازان شکست ہو گیا تو ہو جانے دیجیے طلسم کشا اسیطور سے سرگردان پھریگا نوبت یہ پہونچیگی کہ کسی نہ کسی مرحلہ پر ملازم حضور کے ہاتھ سے یا تو قتل ہو گا یا اسیر صرف اسقدر بند و بست فرمائیے کہ کل مرحلہ جات پر نامے تحریر فرمائیے کہ طلسم کشا نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا ہو اور وہ داخل طلسم ہوا ہو بس جسکی طرف آئے وہ اُسکو خواہ قتل کرے یا زندہ اسیر کر کے ہمارے پاس بھیجدے اژدر مکار کے کہنے پر عمل کرتا ہو مکار اُسکا نفس ناطقہ ہو بس اُسیوقت چند نامہ تحریر کر کے مرحلون کیطرف روانہ کیے اور خود عیش و عشرت مین مصروف ہوا وہ نامے ہر حاکم مرحلے کے پاس پہونچے اور وہ آگاہ ہوئے اور بہت سے حاکم مرحلہ ایسے تھے کہ وہ ناراض تھے اژدر سے وہ تو خوش ہوئے اور بہت سے فکر کرنے لگے

طلسم کشا کی ان لوگونکو تو فکر مین گھلا جاتا ہو اور اُدھر عیش و عشرت مین مشغول رکھا جاتا ہو اس خیال سے کہ لوح کا ملنا دشوار ہی جبتک لوح نہ ملیگی طلسم فتح نہوگا مکار کے قول نے دل پر اثر کر لیا اور خواب غفلت نے اپنا عمل کیا بس یہ لوگ تو اس فکر سے غافل ہین اُدھر شاہزادہ اُس درہ کوہ کو طے کر کے جو کہ پانچ فرسخ کا تھا بیرون درہ آیا دیکھا کہ ایک صحراے مینا حصار ہی کہ جہانتک نگاہ کام کرتی ہو سواے مینائی رنگ کے کچھ نظر نہین آتا ہو خاک بھی مینا رنگ کی ہو شجر بھی یہ اُس صحرا کو دیکھکر بہت حیران ہوے سیر کرتے ہوے قدم اُٹھائے چلے جاتے ہین لطف یہ ہو کہ طائر بھی مینا رنگ کے ہین یہ چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ او اجل رسیدہ تو یہان کیونکر آیا تو نے اپنی جان کا خوف نہ کیا بس اسی مین خیریت ہو کہ پلٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہو یہ طلسم چہل چراغ سلیمانی ہو کوئی اور مقام نہین ہو یہان کا ہر مقام پُر آفت و بلا ہو کیون اپنے کو بیکار بلا مین مبتلا کرتا ہو کیا قاز جادو مارا گیا جو تو یہان آیا شاہزادے کے کان مین جو یہ صدا آئی سر اُٹھا کر اُس صدا کیطرف دیکھا جدھر سے وہ صدا آئی تھی دیکھا نظر آیا ایک دیو قوی ہیکل دراز قد دار شمشاد دوش پر رکھے ہوے میری طرف چلا آتا ہو اور یہ صدا اُسی کی ہو سر اُسکا مثل گنبد ضحاک کے ہو اور ہاتھ پانون مثل شاخ چنار کے آنکھین مثل تنور گرم کے دہن مثل غار اژدر کے یہ صورت و شکل جو اُس دیو کی دیکھی شاہزادے نے اپنے دل مین کہا کہ خدا اسکے ہاتھ سے جان بچائے ورنہ جان بچتی معلوم نہین ہوتی مگر کچھ خوف نہ کیا اپنا راستہ لیا اُسنے کہا کہ تو بڑا سخن ناشنو ہی مین منع کرتا ہون تو نہین سنتا ہو تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہو تیری اجل تجکو یہان لائی ہے یہ کہکر جھپٹ کر قریب آیا اور بدون آگاہ کیے دار شمشاد کا وار کیا شاہزادہ تو خبردار تھا اُسکے وار کو خالی دیا اور پہلو پر آکر اُسکی کمر مین لپٹ گیا وہ وار دیکے یہ سمجھا تھا کہ مین نے اسکا خاتمہ کیا پکارا کہ زدم و بست کردم غبار بلند ہوا دیو جھوما تھا کہ شاہزادہ لپٹ گیا اب تو یہ پریشان ہوا کہ یہ کون ہو اب جو دیکھا تو اُس آدم زاد کو پایا بس برہم ہو کر کشتی لڑنے لگا دوپہر تک کشتی ہوئی وہ دیو زیر نہوا ایک مرتبہ وہ دیو جدا ہوا اور کہا کہ یہ وقت میرے کھانا کھانیکا ہو میرا مارے بھوک کے عجب حال ہو اور مجکو معلوم ہوا کہ تو بہت زبردست ہو بس اتنی دیر ٹھہر جا کہ مین جا کر کھانا کھا آؤن دیکھ ہرگز ہرگز یہانسے نہ جانا ورنہ خرابی ہوگی شاہزادے نے جواب دیا کہ تو شوق سے جا مین بدون تجکو زیر کیے ہوے یہان سے نہ جاونگا بس وہ دیو ایک طرف شاہزادے کو اُسی مقام پر ٹھہرا کر چلا گیا جب وہ دیو چلا گیا تو شاہزادے کو خیال آیا کہ کاغذ کو تو دیکھو اُسمین کیا تحریر ہو بس فوراً کاغذ جیب سے نکالا اور بسم اللہ کہکے اُسکو کھولا لکھا پایا کہ ای طلسم کشا آگاہ ہو کہ جب تو درہ کوہ سے باہر نکلے گا تو تجکو صحراے مینا حصار ملیگا تجکو لازم ہو کہ پھر کاغذ کو دیکھ اور جو اُسمین تحریر ہو اُسپر عمل کر آگاہ ہو کہ جو اسم اس کاغذ پر تحریر ہو اُسکو یاد کر لے اور آگے کو روانہ ہو ناگاہ ایک مقام پر تجھسے اور دیو مینا رنگ سے ملاقات ہوگی وہ تیرے اوپر بہت خفا ہوگا تو نہ سننا وہ دار شمشاد کا وار کریگا تو اس اسم کو جو کہ یاد کیا ہو اپنے اوپر دم کر کے اُس سے مقابلہ کرنا اس اسم کی برکت سے تو اُسکو زیر کریگا تو اُس سے کہنا کہ ای دیو مینا رنگ تو میرے حال سے واقف نہ تھا مین طلسم کشا ہون مین نے مرحلہ قازان فتح کیا اور طلسم کو بھی فتح کرونگا بس جو میری اطاعت کریگا وہ میرے ہاتھ سے امان پائیگا اور جو اطاعت نہ کریگا وہ ذلیل و خوار ہو کر مارا جائیگا جب تم یہ کہو گے وہ جواب دیگا کہ مین امان کا خواستگار ہون تم کہنا کہ مین اس شرط سے امان دیتا ہون کہ تو مجکو اُس مقام پر پہونچا دے کہ جہان نعمان پریزاد وزیر حاکم مرحلہ مینا حصار چھپا ہوا شکار کھیل رہا ہو تو مجکو وہان پہونچا کر چلا جا جب وہ

طلسم فتح ہوجائیگا اُسوقت آنا جب تم یہ کہوگے وہ قبول کریگا تم اُسکے سینہ پر سے اُٹھ بیٹھنا وہ تمکو اپنے دوش پر سوار کرکے لیجائیگا اور قریب اُس مقام کے پہونچا تمسے کہیگا کہ وہ مقام آگیا تم اُسکے دوش پر سے اُتر پڑنا اور وعدہ لیکر اُسکو رخصت کرنا کہ جب قلعہ طلسم پر بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہو تو لشکر دیوان لیکر آنا وہ تمسے وعدہ کرکے چلا جائیگا جب وہ چلا جائے تو تم سمت مغرب راہی ہونا جب کوئی ایک میل بھر راہ طے کروگے تو تمکو لقمان پریزاد وزیر حاکم مرحلۂ مینا حصار ملیگا وہ تمکو دیکھکر بہت خوش ہوگا وہ لاولد ہے تمکو اپنا فرزند کریگا تم بیخوف اُسکے پاس چلے جانا وہ مرد مسلمان اور باخدا ہے اُسکے پاس بعیش و عشرت بسر کرنا جب وہ بہت تمسے تمھارا حال دریافت کرے تو پھر اپنے کو ظاہر کرنا اور کہنا کہ مین فاتح طلسم ہون مین نے مرحلۂ قازان فتح کیا دیو مینا رنگ کو کشتی لڑکے زیر کیا ہے اگر تمکو یقین نہو تو مجکو مزار شاہ صفاکیش پر لیچلو انکے بیان سے تمکو معلوم ہوجائیگا اے طلسم کشا مرحلۂ مینا حصار مین ایک مقام ہے کہ وہان آٹھوین دن میلا ہوتا ہے اِس طلسم مین ایک درویش تھا کہ اُسکا نام شاہ صفاکیش تھا جب اُسنے انتقال کیا تو اُسدن سے یہ طریقہ جاری ہوا کہ آٹھوین دن میلا اُنکی مرقد پر ہوتا ہے اور وہ آٹھ دن کی خبر جو کہ طلسم مین گذرنیوالی ہوتی ہے مرقد کے اندر سے بیان کردیتے ہین اور جو احکام اُنکو بابت طلسم کے کرنا ہوتے ہین بیان کرتے ہین بس ساکنان طلسم علاوہ اُن لوگون کے جو کہ کافر ہین اُسپہ عمل کرتے ہین بس جب تم یہ کہوگے لقمان تمھاری عزت کریگا اور جسدن میلا ہوگا اُسدن وہ تمکو مزار پر لیجائیگا مزار سے آواز آئیگی بادشاہ مرحلہ لو کہ جسکا نام حسان پریزاد ہے وہ بھی مرد مومن اور دیندار ہے کہ آگاہ ہو اب عمر طلسم تمام ہوئی اور طلسم کشا آگیا یہ جو جوان پہلو سے لقمان مین کھڑا ہے یہی طلسم کشا ہے اسی نے مرحلۂ قازان فتح کیا اور دیو مینا رنگ کو زیر کیا اُسنے اُسکی اطاعت کی بس تمکو لازم ہے کہ تو اُسکو اپنے ہمراہ لیکر پاس طوفان پریزاد کے جا اور بہت سے الفاظ اُس قبر سے صاحب قبر بیان کریگا جو کہ وقت پر ظاہر ہونگے سو جب تمکو لقمان و حسان دونون لیکر مرحلۂ بادگرد پر جائین اور طوفان کے پاس پہونچین حسان پریزاد تمھارا حال طوفان سے بیان کریگا وہ جواب دیگا کہ تمکو تمھارے کہنے کا بھی یقین ہے اور مرشد کامل کے بھی کہنے کا مگر بدون امتحان کے یقین نہ آئیگا وہ لقمان اور حسان سے کہیگا کہ مین امتحان کرون تو یقین آئے جو وہ تمسے کہے اُسکو قبول کرنا اور کوئی خوف نکرنا باقی حال پھر کاغذ سے دریافت کرنا اور اگر شائد تم کاغذ دیکھنا فراموش کرجاؤ اور دیو سے مقابلہ ہو اور تم اُس سے لڑوگے جبتک کہ اسم اپنے اوپر نہ دم کروگے اُسوقت تک غالب نہ آؤگے بس جب وہ تمسے اجازت لیکر کھانا کھانے جائے اور پھر آئے تم اُس سے اُسی تدبیر سے مقابلہ کرنا جو کہ تمکو تعلیم کی گئی ہے یہ جو شاہزادے نے تحریر پایا بہت خوش ہوا اور اپنے دل سے کہا کہ خوب کاغذ یاد آیا ورنہ مین اُسپر غالب نہ آتا اُس کاغذ سے یہ بھی حال ظاہر ہوا تھا کہ یہ دیو طلسمی ہے اُسپر سوائے طلسم کشا کے کوئی غالب نہین آسکتا ہے سو یہ کاغذ دیکھکر اُس دیو کے منتظر رہے وہ اسم یاد کرلیا اور دیو کی آمد کے منتظر رہے یہ کھڑے ہوئے تھے کہ وہ دیو آکر پہونچا اور پکارا کہ او آدم زاد تو اپنے قول کا بڑا سچا ہے موافق وعدہ کے کھڑا رہا آ مجھ سے مقابلہ کر یہ سنتا تھا کہ شاہزادہ دوڑ کر لپٹ گیا اسم تو اپنے اوپر دم کرچکے تھے تھوڑی دیر مین اُسکو زیر کرلیا اُسکو اُٹھاکر زمین پر دے مارا اور جست کرکے سینہ پر سوار ہوئے جبتک اسم اپنے اوپر دم کرکے مقابلہ نکیا تھا دو پہر تک وہ دیو لڑا تھا یا ایک گھنٹہ مین زیر ہوگیا شاہزادہ جب سینہ پر سوار ہوا اور زانون سے اُسکو دباکر بیٹھا اور کہا کہ اے دیو مینا رنگ آگاہ ہو کہ مین طلسم کشا ہون مین نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا اور جو کلمہ کاغذ سے تعلیم ہوئے تھے کہے دیو نے امان طلب کی شاہزادے نے کہا کہ اس شرط سے امان دیتا ہون کہ تو مجکو اُس مقام پر پہونچادے کہ جہان لقمان پریزاد وزیر حسان پریزاد شکار کھیل رہا ہے اور چلا جا اُسنے قبول کیا شاہزادہ سینہ پر سے اُترا اُسنے قدم شاہزادے کے

چومے اور اپنی پشت پر سوار کرکے بلند ہوا اور تھوڑے عرصہ مین زمین پر آیا تموج ہوا سے بیہوش ہو گیا تھا جب یہ زمین پر اترا شاہزادے کو ہوش آیا دیو نے کہا کہ اب مجکو اجازت ملے اسی صحرا مین لقمان پریزادہ ہو شاہزادے نے کہا کہ ایک طور سے اجازت ہو کہ جب قلعۂ طلسمی سے مقابلہ ہو تو اپنا لشکر لیکر ضرور آنا اُسنے عرض کیا ضرور حاضر ہونگا شہزادے نے کہا کہ جاؤ پس وہ سلام کرکے راہی ہوا کہ اسکا ذکر پھر ہوگا شاہزادہ وہانسے روانہ ہوا ایک میل راہ طے کی تھی کہ چند پریزاد نظر آئے راوی نے بیان کیا ہو کہ اُس صحرا مین لقمان زرحسان شکار کو آیا تھا ہر روز آتا تھا حسب معمول آج بھی آیا ہو شکار بیٹھا ہوا اہی کا کھیل رہا ہو یہ پریزاد شاہزادے کو جو نظر آئے ہین اُسکے ملازم ہین شاہزادہ بلا خوف و خطر اسطرف کو چلا گیا کیونکہ کاغذ سے حکم ہو چکا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پریزاد مسن بارلیش سفید ایک مدور چبوترہ سنگ مرمر کا ہو کنارے چشمہ کے اُسپر فرش نفیس کیا ہو مسند آراستہ ہو بیٹھا ہو اور بہت سے پریزاد اپنے اپنے مرتبہ سے کھڑے ہوئے ہین وہ مرد بزرگ شکار رہا ہی کھیل رہا ہو شاہزادے نے اُسکو دیکھا اُدھر لقمان کی نگاہ جو شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان لباس نفیس پہنے ہوئے گرد مین آلودہ بوضع مسافر صحرا سے اِدھر کو چلا آتا ہو لقمان نے شاہزادے کو دیکھکر خیال کیا کہ یہ کیا سبب ہو کہ آجتک کبھی اس صحرا سے کوئی نہین آیا یہ صحرائے طلسمی ہو اول تو مرحلہ قازان ہو دوسرے دیو مینا رنگ اِن مرحلون سے جو بچے وہ آئے یہ جوان کیونکر آیا پھر اسکو خیال آیا کہ شب کو مین نے اپنی لاولدی پر بہت افسوس کیا تھا اور خدا سے دعا کی تھی کہ اگر میرے مقدر مین میری زوجہ سے فرزند نہین ہو تو کوئی ایسا جوان پردۂ غیب سے پیدا کر کہ جو میری فرزندی کو قبول کرے اور مین اُسکو اپنا فرزند بناؤن اور اسکو دیکھکر مین اپنے دل رنجور کو خوش کرون معلوم ہوتا ہو کہ خداوند کریم نے میری دعا قبول کی اور اس جوان کو میرے لیے روانہ فرمایا کہ یہ اُسطرفسے آیا ہو کہ جدھر سے کوئی نہین آسکتا ہو پس اگر یہ قبول کرے تو اسکو مین اپنا پسر خواندہ کرون لقمان نے یہ خیال کرکے ایک پریزاد سے کہا کہ اِس جوان کو میرے پاس لے آؤ پس وہ پریزاد گیا اور کہا کہ ای مسافر تمکو ہمارا آقا لقمان طلب فرماتا ہو چونکہ شاہزادے کو کاغذ سے حکم ہو چکا تھا بلا خوف اُس پریزاد کے ہمراہ لقمان کے پاس آئے لقمان نے چہرے کو دیکھکر اور شان و شوکت کو خیال کرکے دلمین خیال کیا کہ یہ کوئی عالی خاندان سے ہی شاہزادہ ہو پس برائے تعظیم اُٹھا یہ قدرت خدا ہو کہ جو شاہزادے کو دیکھتا ہو برائے تعظیم ضرور اُٹھ کھڑا ہوتا ہو اُدھر لقمان برائے تعظیم اُٹھا اِدھر اُنھون نے اسکو بزرگ دیکھکر سلام کیا لقمان نے ہاتھ پکڑکر برابر بٹھا لیا یہ قدرت خالق ہو کہ جب سے لقمان نے شاہزادے کو دیکھا ہو ایک ایسی الفت قلب مین پیدا ہوتی ہو جو کہ اولاد سے باپ مان اور بزرگ کو ہوتی ہو پس لقمان نے پوچھا کہ آپ کا کدھر سے آنا ہوا اور کہانکا قصد ہو شاہزادے نے جواب دیا کہ مین مسافر ہون راہ فراموش کی اِدھر چلا آیا اب جو واپس چلا کہ پھر جاؤن وہ راہ نہ ملی تین دن سے پریشان پھر رہا ہون ہان یہ صدا آئی تھی کہ تو طلسم مین اسیر ہو گیا اب اِس امر سے قطع امید کر کہ پھر دنیا پر جائے یا رہا ہووے پس مایوس ہو گیا اور خیال کیا کہ جو مقدر مین لکھا تھا وہ پیش آیا لقمان نے کہا کہ خداوند کریم نے میری دعا قبول کی اور آپکو میرے پاس بھیجا اگر آپکو ناگوار نہو تو مین ایک امر عرض کرون شاہزادے نے فرمایا کہ بیان کرو لقمان نے کہا کہ در اصل یہ طلسم ہو اب یہانسے جانا بہت مشکل ہو پس اگر آپ یہ امر قبول فرمائین کہ مین آپکو اپنا فرزند بناؤن اور آپکو دیکھکر اپنا دل خوش کرون کیونکہ لاولد ہون اور یہ میرا سن آیا کہ میرے یہان کوئی اولاد نہوئی مین نے کئی محل بھی کیے مگر نہوئی اب کیا ہوگی رات کو مین نے پریشان ہو کر خدا سے دعا کی تھی کہ کسی ایسے شخص کو روانہ فرما کہ جسکو مین اپنا فرزند کرون اُسنے آپکو میرے مقدر کی خوبی سے یہانتک پہونچا دیا شاہزادے نے جواب دیا کہ خیر جو آپکی مرضی جبکہ یہ امید

قطع ہو کر یہانسے رہا ہو کر جاؤن تو پھر کیا کرونگا سرگردان پھرنے سے بہتر ہوگا کہ اب ایسا شفیق سرپرستی کریگا
چونکہ شاہزادے کو حکم تھا کہ جو وہ دے اُسکو قبول کرتا جبتک وہ کئی مرتبہ حال نہ دریافت کرے اپنا حال نہ
بیان کرنا بلکہ جو تمھاری رائے مین آئے وہ فقرہ کردینا بس اُسی تعلیم کے بموجب شاہزادے نے یہ فقرہ کیا اور اُسکے
کہنے کو قبول کیا بس اُسوقت لقمان شاہزادے کو لیکر اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آیا اپنی زوجہ سے
سب حال کہا وہ مومنہ بھی بہت خوش ہوئی اور مثل مادر مہربان کے شفقت سے پیش آئی شوہر سے کہا کہ خیر خدا نے
وارث مال و دولت تو پیدا کردیا اُسکے شوہر نے اپنے دعا مانگنے و عجز و انکسار درگاہ باری مین کرنیکا سب حال بیان
کیا وہ بہت خوش ہوئی شوہر سے کہا کہ خدا نے دعا قبول کی بعد اسکے لقمان نے شاہزادے کو حمام کرا کر
لباس نفیس سے آراستہ کیا پریان و پریزاد برائے خدمت مقرر کیے نام شاہزادے کا فرخ فال رکھا شہزادے
نے اپنا نام خلیل تاجر بتایا تھا نام بدلدیا اب طریقہ یہ ہے کہ لقمان شاہزادے کو اپنے سے کسی وقت جدا نہین
کرتا ہے سوائے اُسوقت کے کہ جب دربار کو جاتا ہے باقی ہر وقت ہمراہ رکھتا ہے مگر اس امر مین ضرور حیران
ہے کہ یہ جو جوان آیا ہے اُسطرف سے آیا ہے کہ جدھر سے کوئی آجتک نہین آیا مرحلہ قازان پر پتھر کا بجا تا ہے اور
شائد بچکر نکل آیا تو دیو مینا رنگ قتل کرتا ہے یا اسیر ہو کر قیدخانہ طلسمی مین قید ہوتا ہے یہ کیونکر ان سب بلاؤن
سے بچا اور یہ کوئی ایسا ویسا شخص بھی نہین ہے ضرور شاہزادہ ہے یہ اکثر اوقات شاہزادے کو تنہا پاکر دریافت
کرتا ہے کہ ای فرزند تم اپنے حال سے مجھکو آگاہ کرو کہ کون ہو اور کیونکر اِدھر سے آئے کیونکہ اِدھر سے تو کوئی آ نہین
سکتا ہے شہزادہ جواب دیتا ہے کہ خدا نے پہونچایا اور مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ تاجر بچہ ہون یہ کلام سنکے
لقمان خاموش ہو جاتا ہے جب اسکو ایک زمانہ گذرا اور کچھ حال نہ ظاہر ہوا یہ بہت پریشان تھا ایکدن اپنے
شاہزادے کو تنہا پاکر پھر اُسیطور سے دریافت کیا شاہزادے نے وہی جواب دیا تب لقمان نے کہا کہ ای
فرزند تمکو قسم ہے خداوند کریم کی کہ تم اپنے اصلی حال سے آگاہ کرو مین تمھارے واقعہ مین بہت پریشان ہون جب
لقمان نے قسم دلائی شہزادے کو حکم تھا کہ جب لقمان قسم دلائے تب اپنا حال بیان کرنا اُسوقت شہزادے
نے کہا کہ ای لقمان آگاہ ہو کہ میرا نام سہراب ثانی ہے اور مین فاتح طلسم ہون مین نے بمدد خداوند کریم بموجب ارشاد
فیض بنیاد حضرت سلیمان مرحلہ قازان کو فتح کیا اور قازجادو کو قتل کیا اسکے بعد دیو مینا رنگ کو زیر کیا اُسکے
ذریعہ سے یہان آیا تمسے ملاقات ہوئی اُسنے کہا کہ پہلے آپ نے اپنے تئین کیون نہ ظاہر کیا کہا کہ مجھکو حکم اسیطور سے تھا
اگر اب بھی تمکو یقین نہو تو مجھکو مرقد شاہ صفا کیش پر لیجلو تمکو بالکل ظاہر ہو جائیگا ای لقمان اب وہ فکر کرو کہ لوح طلسم ہاتھ
لگے لقمان نے جب یہ سُنا بہت خوش ہوا اور اُٹھکر قدم چومے ہاتھونکو بوسہ دیا اور کہا کہ مجھکو یقین ہے مین خود ہی حیران
تھا کہ سوائے طلسم کشا کے کوئی اُدھر سے نہین آسکتا ہے ہو نہو یہ طلسم کشا ہین کسی مصلحت سے اپنے کو پوشیدہ کرتے
ہین اسی سبب سے بار بار دریافت کرتا تھا جو مجھکو خیال تھا وہی ٹھیک ہوا خیر ابھی اس امر کو نہ ظاہر فرمایئے مین کل
آپکو مرقد پر لیچلونگا میلا بھی ہے حسان جو کہ میرا بادشاہ ہے وہ اس مرحلہ کا مالک ہے وہ مرد مسلمان ہے جب اُسکو
معلوم ہوگا تو وہ اور مین دونون ملکر فکر لوح کے دستیاب ہونے کی کرینگے اگر خدا کو منظور ہوگا تو لوح ملجائیگی اب
شاہزادہ خاموش ہو رہا وہ شب شاہزادے نے بعیش و عشرت بسر کی جب صبح ہوئی لقمان شاہزادے کو
اپنے ہمراہ لیکر دربار مین آیا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پریزاد تخت پر بیٹھا ہے اور بہت سے پریزاد کرسیون
اور دنگلون پر بیٹھے ہین مگر سب مینائی لباس پہنے ہوئے ہین بادشاہ کا سن بہت ہے بال داڑھی کے سفید
ہین لقمان نے سلام کیا اُدھر حسان نے جو شاہزادے کو دیکھا کہ لقمان آج ایک جوان نوعمر کو
اپنے ہمراہ لایا ہے اور وہ جوان بہت خوبصورت ہے لقمان سے پوچھا کہ یہ جوان تمھارا کون ہے اُسنے کہا کہ

آپکا خادم میرا فرزند ہی حسان نے کہا کہ ہمنے جب تمسے دریافت کیا تمنے یہی ہمسے کہا کہ کوئی فرزند نہین ہی اور ہمنے اکثر اور لوگون کی زبانی بھی تمھاری لاولدی کی شکایت سُنی لقمان نے کہا کہ ایک زمانہ ہوا کہ میری زوجہ اصلی مجھسے خفا ہو کر اِس امر پر کہ مین نے جو متواتر عقد کیے اپنے میکے چلی گئی تھی اور بہت خفا تھی یہ نوبت پہونچی تھی کہ بالکل آمد و رفت میری و دیگر لوگون کی قطع ہو گئی تھی مجکو یہ امر نہ معلوم تھا کہ حاملہ ہی وہ حاملہ بھی تھی پس میکے مین یہ لڑکا پیدا ہوا مجکو خبر بھی نہ کی بعد کئی برس کے معلوم ہوا جب مجکو معلوم ہوا مینے بمصلحت کسی پر نہین ظاہر کیا اِس خیال سے کہ جب وہ جوان ہو کر میرے پاس آئیگا اُسوقت ظاہر ہو جائیگا چنانچہ یہ جوان ہوئے اپنی مان سے اجازت لیکر میرے پاس پرسون آئے پس مین آج لیکر حاضر ہوا اِس خیال سے کہ آپکی قدمبوسی حاصل کراؤن اور آج میلا بھی ہی مرقد مرشد پر بھی لیجاؤن اور اُس مرقد کی زیارت سے مشرف کراؤن پس لیکر حاضر ہوا حسان یہ تقریر سُنکر خاموش ہو رہا مگر اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ لقمان کا فرزند نہین ہی ضرور اِس امر مین بھید ہی اِسنے کسی وجہ سے یہ امر ظاہر کیا ہی اِسطور سے خیر مرقد مرشد سے یہ راز بھی ظاہر ہو جائیگا یہ دل مین خیال کر کے حکم دیا کہ فرزند لقمان کے لیے کرسی لاؤ کرسی آئی شاہزادہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گیا لقمان اپنے مقام پر آیا بادشاہ نے لقمان سے کہا کہ کل میرے پاس نامہ بادشاہ طلسم کا آیا ہی کہ مرحلہ قادان فتح ہو گیا قارزجادو مارا گیا طلسم کشا داخل طلسم ہوا ہی پس اگر تمھارے مرحلہ کیطرف آئے خواہ گرفتار یا قتل کرنا مین نے کچھ جواب نہین لکھا خاموش ہو رہا مجکو کیا چاہیے طلسم کشا آئے چاہیے کوئی مین کیون اِس امر مین کوشش کرون یہ تو نہو گا کہ ایک کافر کے حکم سے مین مرد مسلمان کو قتل کرون یا اسیر لقمان نے جوابدیا کہ میری بھی یہی رائے ہی بلکہ اگر وہ مدد کا خواستگار ہو تو طلسم کشا کی کمک فرمایئے یہ سُنکر حسان نے جوابدیا کہ جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا مگر اے لقمان طلسم کشا کا آنا طلسم مین بیکار ہی بدون لوح اور لوح طلسم کا پتہ نہین ہی کہ کس مقام پر ہی لقمان نے جوابدیا کہ وہ تو حاصل کر لیگا کسی بھروسے پر تو اِس امر کا قصد کیا ہوگا حسان نے جوابدیا کہ یہ ضرور ہی کہ وہ کسی نہ کسی بزرگ کی کمک سے یہانتک آیا ہو گا اور اُسی کی مدد سے ایک مرحلہ بھی فتح کیا خداوند کریم اُسکو دیو مینارنگ کے ہاتھ سے بچائے اور اُسکو اُسکے مقصد دلی پر کامیاب کرے کیونکہ اب اِس طلسم مین فسق و فجور بہت پھیل گیا میرے نزدیک بربادی طلسم کا زمانہ نزدیک ہی لقمان نے جوابدیا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی شاہزادہ خاموش بیٹھا ہوا وزیر و بادشاہ کی تقریر سُنا کیا لقمان نے کہا کہ اب تشریف لیچلیے میلا جمع ہو گیا ہو گا اور در مرقد کے کھلنے کا بھی وقت آگیا پس حسان یہ کلام وزیر سے سُنکے تخت پر سے اُٹھا اور اپنے اہل دربار کو ہمراہ لیکر مع لقمان و شاہزادے کے تخت پر سوار ہو کر اُس مقام پر آیا کہ جہان مرقد شاہ صفا کیش روشن ضمیر کا تھا یہان میلا جمع تھا ہر قسم کے سودے والے موجود تھے در گنبد پر مراد مندون کا مجمع تھا مجاور بیٹھے ہوئے تھے پھول والے الائچی دانہ ہار شمعین لیے ہوئے موجود تھے پس جب بادشاہ پہونچا سب اہل میلہ نے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ تخت پر سے اُتر کر سیدھا طرف مرقد کے چلا مجاورون نے دروازہ مرقد کا کھولا بادشاہ مع وزیر و شاہزادہ و دیگر اہل دربار کے داخل مرقد شاہ صاحب ہوا اور سب مراد مند بھی اندر آئے پہلے بادشاہ نے قبر پر فاتحہ پڑھی بعدہ وزیر و شاہزادے و دیگر ہمراہیان بادشاہ نے یہان ہر طرف گلدستے رکھے ہوئے تھے آئینہ لگے ہوئے تھے فرش نفیس آراستہ تھا شیشہ آلات لگا ہوا تھا کنول روشن تھے عود و عنبر مجمرون مین جل رہا تھا تمام گنبد مہکا ہوا تھا ایک چادر کمخواب کی کارچوبی اور ایک موتیون کی قبر پر پڑی ہوئی تھی کٹہرا قبر کا طلائی تھا اُسپر جڑاؤ کام کیا ہوا تھا پس جو مراد مند تھے اُنھون نے شمعین روشن کین اپنی مراد طلب کی چراغ چڑھائے جب یہ سب

کام ہو چلے اُسوقت قبر سے صدا آئی کہ ای حاضرین گنبد و ای حسان پریزاد آگاہ ہوا اور ہوشیار ہو تو کیا غافل و
مدہوش ہی کہ تیرے شہر مین وہ شخص آیا کہ فاتح طلسم ہی اور تو نے اُسکی کچھ قدر و منزلت نہ کی بلکہ وہ اِسوقت یہان
بھی موجود ہی اُس با اقبال نے مرحلۂ قازان اپنی قوت بازو و مدد بزرگان سے فتح کیا اور دیو مینا رنگ
کو کشتی مین زیر کیا اُسنے اطاعت کی وہ فکر لوح مین یہانتک آیا اور تیتنے کچھ مدد نہ کی آگاہ ہو کہ عمر طلسم تمام
ہو گئی وہ صاحب اقبال اِس ہفتہ مین لوح حاصل کر کے طلسم کو فتح کریگا جو کفر و کافری آجکل یہان
ہی وہ سب اپنی آب شمشیر سے دھو کر اس طلسم کو ضلالت کفر سے پاک کریگا اُسکے نور قدم سے ظلمت
کفر بر طرف اور اِسی ہفتہ کے اندر یہ طلسم فتح ہو جائیگا ای حسان تجکو لازم ہی کہ اِس شہریار کی خدمت
کر اور اِس شہریار کو اپنے ہمراہ لیکر طوغان پریزاد مرحلہ گرد باد کے پاس جا اور اُسکو میرے حکم سے
آگاہ کر کہ مرشد کامل نے حکم فرمایا ہی کہ تیرے مرحلہ مین لوح ہی اور تجکو لوح کا پتہ معلوم ہی تو اِس با اقبال
کو آگاہ کر یہ با اقبال اپنے قوت بازو و مدد بزرگان دین سے لوح حاصل کریگا اور طلسم کو فتح کریگا بس
اُس سے کہنا اور تو بھی سن کہ جو اِس شہریار کی اطاعت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور جو اطاعت نہ کریگا
وہ اُسکے ہاتھ سے مارا جائیگا بس سب ساکنان طلسم پر اِسکی اطاعت فرض ہی اور اب میلا نہوا کرے اور نہ
اب میرے مرقد سے آواز آئیگی صرف اِسی زمانہ کے لیے آئین یہان مرنے کے بعد مقرر کیا گیا تھا اب مین اپنے
مقام اصلی پر جاتا ہون طلسم فتح ہو جائیگا سبب یہ تھا کہ کفر و کافری زیادہ ہو گئی تھی کوئی ایسا نہ تھا کہ تم لوگون کو
اِس امر سے باز رکھتا بس مجکو حکم ملا تھا کہ تا تشریف آوری طلسم کشا تم بعد ہر ہفتہ کے اپنی قبر مین جا کے ہفتہ بھر کے
واقعات و احکامات سے طلسم کے آگاہ کر دیا کرو جب طلسم کشا آجائیگا اور طلسم فتح ہو جائیگا پھر تمھارا کوئی کام
نہین ہی بس مین نے آگاہ کر دیا یہ جو صدا قبر سے آئی سب حاضرین گنبد پریشان ہو کر دیکھنے لگے وہ کون شخص
ہی کہ جو کہ فاتح طلسم ہی سوا اُن لوگون کے جو کہ داخل حجرہ ہوئے تھے کسی غیر کو نہ پایا حسان خود حیر
حیران ہو کر دیکھ رہا تھا کہ پھر صدا آئی کہ ای حسان تو بڑا نادان ہی ارے تیرے وزیر کے پہلو مین جو جوان
کھڑا ہی جسکو تیرے وزیر نے اپنا فرزند بنایا ہی اور تجپر ظاہر کیا ہی کہ یہ میرا فرزند ہی ارے یہی طلسم کشا ہی
لقمان کا فرزند نہین ہی اِسکے قدم چوم ہاتھون پر بوسہ دے آنکھون سے لگا اِس امر مین مصلحت تھی کہ جو اِس
امر کو لقمان نے پوشیدہ کیا اور خود نہ ظاہر کیا اگر وہ ظاہر کرتا تجکو یقین نہ آتا بس اسیطور کے ظاہر ہونے سے
سب کو یقین آگیا ہوگا یہ جو صدا آئی اُسکو یہ حال ہوا کہ سب نے دوڑ کر شاہزادے کے قدم چومے حسان نے
سر قدمون پر رکھ دیا اور کہا کہ میری خطا کو معاف فرمائیے مین آپکے حال سے آگاہ نہ تھا شاہزادے نے یہ سنکر
حسان کو گلے سے لگایا اور کہا کہ کوئی تمھاری خطا نہین ہی یہی مصلحت تھی بس پھر صدا آئی کہ اب ہم جاتے
مین تم بھی جاؤ اور اِس شہریار کو طرف مرحلۂ گرد باد کے لیکر جاؤ تا کہ شہریار لوح حاصل کر کے طلسم فتح کرے
یہ صدا آکر پھر صدا نہ آئی بس حسان نے فاتحہ پڑھی اور سب حاضرین گنبد نے اُسکے بعد باہر آئے حسان
بڑے اعزاز و اکرام سے شاہزادے کو شہر مین لایا اور داخل محل ہوا اور اپنے وزیر لقمان کو طلب کر کے
کہا کہ سامان سفر کرو تا کہ مین اِسیوقت طلسم کشا کو لیکر طوغان کے پاس جاؤن اور حکم مرشد بجا لاؤن لقمان
نے کہا بہت خوب اور باہر آیا اور تھوڑے عرصہ مین سب سامان سفر تیار کر لیا بادشاہ سے کہا یہان بادشاہ
نے بڑی تواضع و تکریم سے شاہزادے کی دعوت کی خود مثل غلامون کے خدمتگذاری مین مصروف رہا
دربار پر تکلف سے آراستہ کیا کہ لقمان نے آکر کہا کہ سامان سفر سب تیار ہی بس حسان نے اپنے فرزند
ضربان کو اپنی طرف سے حاکم شہر کیا اور خود مع لقمان پریزاد و شاہزادے کے دو دیگر چند پریزادون کو ہمراہ لیکر

روانہ ہوا بعد قطع راہ کے قریب مرحلۂ گرد باد پہونچا راہ مین شاہزادے کی خود خدمت کرتا تھا اور اپنا فخر خیال
کرتا تھا جب قریب مرحلہ پہونچے شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا کہ اسقدر ہوا کا زور ہے کہ اُس مقام پر قیام کرنا
دشوار ہے اور خاک اُڑ رہی ہے کچھ نظر نہین آتا ہے حسان اُس مقام کے قریب پہونچکر کھڑا ہوا یہ کھڑا ہوا تھا
کہ ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی ایک شعلہ اُس ہوا مین نظر آیا اور وہ آکر سامنے حسان کے قائم ہوا حسان
نے کہا کہ جاکر خبر کردے کہ حسان پریزاد حاکم مرحلۂ مینا حصار آپکی ملاقات کو آیا ہے کوئی امر ضروری عرض کرنا ہے
اُسکا وزیر ہے اور چند آدمی ہین یہ جو حسان نے کہا وہ شعلہ ایک مرتبہ غائب ہو گیا راوی نے بیان کیا ہے
کہ اس مرحلہ کا راستہ بند ہے بدون اطلاع حاکم مرحلہ کے کوئی جا نہین سکتا ہے نہ راستہ کھولتا ہے اور اطلاع کی یہ صورت
ہے کہ شعلہ پیدا ہوتا ہے اور وہی شعلہ جاکر خبر دیتا ہے اگر حاکم مرحلہ کو اُس شخص کو طلب کرتا ہوتا ہے تو وہ راستہ کھولدیتا
ہے ورنہ اُسیطور سے راستہ بند رہتا ہے آنیوالا عاجز ہوکر چلا جاتا ہے حسان کئی مرتبہ آچکا تھا اسکو طریقہ معلوم تھا
اور راہ بھی معلوم تھی پس اسی سبب سے اُسنے شعلے سے یہ کہا جب وہ شعلہ چلا گیا حسان اُسی مقام پر کھڑا رہا
کہ اُس شعلہ نے جاکر روبرو طوغان کے اپنی اصلی صورت پیدا کی اصل مین وہ شعلہ نہین ہے بلکہ ایک ساحر ہے
اور وہ ساحر سلیمان تہ بانیان طلسم نے یہی طریقہ مقرر کیا ہے جو کہ عرض کیا گیا کہ اسیطور سے خبر ہوتی ہے پس
یہان طوغان دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ شعلہ پہونچا اور اپنی صورت اصلی پیدا کی اور
کہا کہ آپکو معلوم ہو کہ حسان پریزاد مع اپنے وزیر اور چند پریزادون کے تشریف لائے ہین اور کہتے ہین کہ ایک
امر مین رائے لینا ہے اور وہ امر ضروری ہے پس اُسکے بابت کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہ برق باد نگہبان مرحلہ
سے کہدے کہ راستہ کھولدے تاکہ حسان پریزاد یہان چلا آئے پس یہ حکم دینا تھا کہ وہ اُسیطور سے شعلہ بنکر
پاس دیو برق باد کے آیا اور بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا اُسنے راستہ کھولدیا کہ یہان حسان کھڑا تھا اُسنے
دیکھا کہ اُس ہوا مین راہ پیدا ہوئی پس حسان شاہزادے اور لقمان و اُن پریزادون کو ہمراہ لیکر اس راہ
سے داخل مرحلہ ہوا اُس مقام پر بالکل اثر ہوا کا نہ تھا یہان طوغان اپنے وزیر و دیگر اہل دربار سے کہ رہا تھا
کہ نہ معلوم حسان کو کیا ضرورت ہے جو اسوقت آیا خوب ہوا کہ وہ آگیا مین خود اُنکو بلانے والا تھا کیونکہ
مشورہ کرنا تھا میرے پاس بادشاہ طلسم کا نامہ آیا ہے کہ طلسم کشا نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا دیو مینا رنگ
کو زیر کیا داخل طلسم ہوا ہے لہذا اُسکی فکر کرو کہ وہ اور کوئی مرحلہ فتح نہ کرنے پائے تو اس امر مین صلاح کرنی تھی
کہ آیا بادشاہ سے مخالفت کیجائے اور طلسم کشا کی شراکت کیجائے کیونکہ وہ مالک طلسم ہے اور طلسم کشا اگر
آیا ہے تو بیکار ہے کیونکہ لوح اُسکے پاس نہین ہے طوغان نے جواب دیا کہ بادشاہ کی شراکت مین نقصان ہے پس اس
امر سے اطمینان رکھو کہ یہ طلسم نہ فتح ہوگا یہ امر غیر ممکن ہے کیونکہ جسطور سے طلسم کشا یہانتک پہونچا ہے اُسیطور سے
لوح بھی حاصل کر لیگا اور جتنے اپنے بزرگون سے اکثر سنا ہے کہ جو طلسم کشا کی اطاعت کریگا اسکا بڑا مرتبہ ہوگا ایک
نہ ایکدن یہ طلسم فتح ضرور ہوگا اور جو اطاعت نہ کریگا ذلیل ہوگا پس بادشاہ کی شراکت مین ذلت ہے دوسرے
بادشاہ نے کفر اختیار کیا ہے ہمارے اُسکے زمین و آسمان کا فرق ہے اگر وہ کافر نہو جاتا تو ضرور اُسکی شراکت کیجاتی
وزیر نے جو یہ سنا تو کہا کہ اچھا حسان کو آنے دیجیے دیکھیے کہ وہ کیا صلاح دیتے ہین یہان یہ تقریر ہو رہی تھی
کہ حسان مع سب ہمراہیون کے آکر پہونچا طوغان و کل اہل دربار نے حسان اور اُسکے ہمراہیونکو جو پریزادے
مع لقمان وزیر کے پہچانا مگر دیکھا کہ ایک جوان کہ جسکے چہرے سے آثار شجاعت و دلاوری و شوکت شاہی
آشکار ہین چہرہ مثل آفتاب تابان کے روشن ہے کہ نگاہ نہین کام کرتی ہے اور ایسا رعب و داب ہے کہ جسم کے
بال کھڑے ہوے جاتے ہین بسبب خوف کے حسان پریزادے اور طوغان پریزاد سے صاحب سلامت

اور سب اہل دربار نے تعظیم کی حسان مع شاہزادے کے برابر طوغان کے آکر بیٹھا سب ہمراہی اپنے اپنے مرتبے سے بیٹھے بعد مزاج پرسی کے طوغان نے حسان سے کہا کہ مین اس ضرورت سے آیا ہون کہ میرے پاس کل بادشاہ طلسم کا نامہ آیا ہی اُسکا مضمون یہ ہی کہ مرحلۂ قازان کو طلسم کشا نے فتح کر لیا اور دیو مینارنگ نے طلسم کشا کی اطاعت کی بس وہ داخل طلسم ہو چکا ہی اُسکو یا تو اسیر کر کے میرے پاس روانہ کرو اگر ملجائے یا اُسکا سر روانہ کرو تو مین اس غرض سے آیا ہون کہ اسمین تمھاری کیا رائے ہی اول تو وہ خود ہی پریشان ہو کر چلا جائیگا کیونکہ بدون لوح فتح طلسم غیر ممکن ہی اور لوح کا نشان آجتک کسیکو نہین معلوم ہی یا طلسم کشا کی اطاعت کیجائے اگر وہ ہمارے پاس آگئے طوغان نے کہا کہ مین خود تمکو بلانیوالا تھا اسی مضمون کا نامہ میرے پاس بھی آیا ہی اور تمسے رائے لینے والا تھا خوب ہوا کہ تم خود آگئے ہان یہ جو تمنے کہا کہ کیا کیا جائے پہلے تم یہ بیان کرو کہ جس شخص نے بدون لوح کے ایک مرحلہ فتح کر لیا اور دیو کو زیر کر لیا اُسکے نزدیک لوح کا نشان اور پتہ دریافت کر لینا کیا مشکل ہی اور یہ بھی ثابت ہی کہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہی کیونکہ یہ کتاب طلسم اور طریقۂ طلسم سے ثابت ہوتا ہی کہ جب بادشاہ طلسم کفر اختیار کریگا اُسی زمانہ مین طلسم کشا آکر طلسم کو فتح کریگا وہ یہی زمانہ ہی اسی کی خبر بانیان طلسم دے گئے تھے اور یہ بھی لکھ گئے ہین کہ جو اطاعت طلسم کشا کریگا وہ مرتبۂ اعلے پائیگا اور جو مخالفت کریگا ذلیل ہوگا اور یہ بھی تحریر ہی کہ جس زمانہ مین طلسم کشا آئیگا اُس زمانہ مین مخالفت باہم ہوگی کچھ لوگ مسلمان ہونگے کچھ کافر بس یہ وہی زمانہ ہی بس اب طلسم کا باقی رہنا تو دشوار ہی اور ایک مرحلہ بھی فتح ہو چکا ہی ایسی حالت مین ان امرون پر خیال کر کے کیا کیا جائے دوسرے ہم خدا پرست اور بادشاہ کافر اُسکی کیونکر اطاعت کرین جو میرے نزدیک مناسب تھا وہ مین نے بیان کر دیا اب جو تم رائے دو وہ کیا جائے حسان نے کہا کہ جبکہ یہ سب امر ثابت ہین تو پھر کیا ضرور ہی کہ طلسم کشا سے مخالفت کیجائے ضرور اُسکی اطاعت کیجائے طوغان نے کہا کہ میرے نزدیک تو اطاعت ہی بہتر ہی بس میری رائے یہ ہی کہ بادشاہ کو کسی بات کا جواب نہ دیا جائے اور طلسم کشا کی تلاش کیجائے حسان پریزاد نے کہا کہ بہتر ہی سب اہل دربار و ہمراہیان حسان مع شاہزادے کے حسان و طوغان کی تقریر شنا کیے جب باہم یہ تقریر ہو چکی اُسوقت طوغان نے شاہزادے کیطرف دیکھکر حسان سے کہا کہ یہ کون بزرگوار آپکے ہمراہ ہین انکی کچھ حقیقت بیان فرمائیے یہ جو طوغان نے کہا حسان نے ہنسکر جواب دیا کہ مجھکو آپسے بسا تعجب ہی کہ آپ نے اس شہریار کو نہ پہچانا اجی حضرت یہ وہی بزرگوار ہین کہ جنکا ابھی ذکر ہو رہا تھا اے طوغان پریزاد یہ شہریار طلسم کشا ہی مین انکو تمھارے پاس اسلیے لایا ہون کہ مجھکو حکم مرشد کامل شاہ صفا کیش کا ہوا ہی کہ تم طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لیجاؤ پاس طوغان پریزاد کے اور اُس سے کہنا کہ انکی اطاعت کرے اور اُسکے مرحلہ مین لوح ہی اُسکا نشان دیدے تاکہ یہ لوح حاصل کر کے طلسم کو فتح کرین یہ کہکر کل تقریر جو کہ مرقد سے شاہ صفا کیش نے کی تھی بیان کی اور کہا کہ اسی شہریار نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا اور دیو مینارنگ کو زیر کیا ہی اور حسان نے لقمان کے پاس آنا شاہزادے کا اور اپنے کو پوشیدہ کرنا اور بہت قسمین دیکر لقمان کا حال دریافت کرنا شاہزادے کا اپنے کو ظاہر کرنا لقمان کا دربار مین لیکر آنا اور اپنا دریافت کرنا لقمان کا بیان کرنا کہ میرا فرزند ہوا اپنا برائے زیارت بروز میلا مرقد شاہ صفا کیش پر جانا اور وہان اس امر کا ظاہر ہونا اور اُس تقریر کا ہونا اور مرقد سے صدا آنا بعد اس امر کے اپنا ادھر کو آنا سب حال بیان کیا جب یہ سب تقریر طوغان نے سُنی شاہزادے کیطرف بغور دیکھا اور حسان سے کہا کہ شاہ صفا کیش نے جو کچھ خبر دی سب درست اور بجا ہی اور جو تمنے بیان کیا وہ بھی سب درست ہی

حسان پریزاد نے کہا کہ شاہ صفا کیش نے بہت تعریف کی ہو اُنکے فرمانے سے مجکو بھی یقین آگیا ہو اُنکا فرمانا بھی غلط نہین ہوتا ہی جو حکم اور جو چیز اُنکی قبر سے ظاہر ہوتی ہو اور جس امر کے بابت صدا آتی ہو وہ بہت درست ہوتی ہو ہم اُنکے حکم سے سرتابی نہین کر سکتے ہین ہمپر کیا منحصر ہو کل اہل طلسم اُنکو مانتے ہین پس ہم کیونکر اس امر کو غلط خیال کرین اُنکے حکم کے بموجب ہم یہان طلسم کشا کو لیکر آئے ہین پس تمکو بھی لازم ہو کہ اس شہریار کی اطاعت کرو اور حکم شاہصاحب پر عمل کرو نشان لوح دو طوغان نے جواب دیا کہ مجکو کب حکم شاہصاحب سے انحراف ہو جو کچھ اُنھون نے فرمایا ہو سب درست ہو پس مین بھی جبتک امتحان نکر لونگا مجکو بالکل یقین نہوگا حسان نے کہا کہ کس طریقہ سے امتحان کروگے طوغان نے کہا کہ جب سے یہ طلسم بنا ہو اور ہمارے بزرگ اس مرحلہ کے حاکم مقرر کیے گئے ہین تو ایک کتاب امانت رکھی گئی ہو اور وہ کتاب جب سے ہمارے خاندان مین چلی آتی ہو جو بادشاہ ہوتا ہو وہ کتاب اُسکے پاس ہوتی ہو جب وہ مرنے لگتا ہو تو اپنے قائم مقام اور جانشین کے وہ کتاب سپرد کرتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ جب طلسم کشا آئیگا تو اس کتاب پر تحریر ظاہر ہوگی ورنہ یہ کتاب سادی رہیگی اور اس کتاب کے اول ورق پر تصویر طلسم کشا بنی ہو پس جو شخص تمھارے زمانہ حکومت مین اس امر کا دعوی کرے کہ مین طلسم کشا ہون تو اس تصویر سے اُسکے چہرے کو مطابق کرنا اگر سر مو فرق نہو تو یقین کرنا کہ یہ شخص طلسم کشا ہو ورنہ کاذب جاننا چنانچہ میرے پردادا کو اُنکے والد نے یہی وصیت کی اور کتاب دی وہ اُنکے پاس آئی جب میرے پردادا انتقال کرنے لگے تو میرے دادا کو بھی وصیت کر کے کتاب سپرد کر گئے وہ جب انتقال کرنے لگے تو میرے والد کو وصیت کر کے کتاب دے گئے جب والد نے انتقال کیا تو وہ مجکو کتاب دے گئے اور یہی وصیت کی پس میری سات پشت سے وہ کتاب چلی آتی ہو مین نے اکثر اُسکو دیکھا سب ورق سادے پائے صرف ایک ورق پر تصویر تھی نہ اُس زمانہ سے آجتک کسی نے دعوی اس امر کا کیا اب یہ شہریار دعوی کرتے ہین اور شاہصاحب کی مرقد سے بھی صدا آتی ہو پس مین اُس کتاب کو طلب کر کے تصویر سے ملاتا ہون اگر فرق نہوگا تو مجکو بھی یقین ہو جائیگا اور ضرور کچھ نہ کچھ تحریر ظاہر ہوگی اور اگر فرق ہوا تو مین اطاعت کرونگا نہ مخالفت جسطور سے انکا جی چاہے لوح حاصل کرین اور بخدا مجکو لوح کا نشان معلوم ہو یہ مین نے اکثر اپنے بزرگون سے سنا ہو کہ اُسی کتاب سے لوح کا نشان ملیگا پس اگر یہ طلسم کشا ہین تو عبارت کتاب ظاہر ہوگی لوح کا بھی پتہ ملیگا اور نہ مین شاہ صفا کیش کی مرقد کی صدا کو غلط کہ سکتا ہون مگر مجکو اسوقت تک یقین نہوگا کہ جبتک کتاب سے نہ ظاہر ہوگا اگر تمھاری مرضی ہو تو مین کتاب طلب کرون حسان نے کہا کہ شوق سے تم اپنا جسطور سے ہو اطمینان کر لو مجکو تو یقین ہو گیا یہ کہکر شاہزادے سے کہا کہ آپکی مرضی ہو شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا نقصان ہو پس میرے طلسم کشا ہونیکا امتحان بھی ہو جائیگا اور طوغان کا شک بھی رفع ہوگا بفضل خدا ضرور میری صورت سے وہ تصویر مشابہ ہوگی اور عبارت کتاب ظاہر ہوگی لوح کا پتہ ملیگا کیونکہ مین فرستادہ ہون حضرت سلیمان علیہ السلام کا اُنھون نے مجکو خواب مین بشارت دی ہو اور فرمایا ہو کہ تو ہی فاتح طلسم ہو پس کبھی فرق نہوگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا فوراً طوغان نے کتاب طلب کی چوبدار خزانہ سے وہ کتاب لیکر حاضر ہوا راوی نے بیان کیا ہو کہ یہ طریقہ ہمیشہ سے جاری چلا آتا ہو اور اُسی زمانہ سے جاری ہو کہ جب سے طلسم بنا ہو پس جو کہ حاکم ہوتا ہو اور اُسکے انتقال کا زمانہ آتا ہو تو وہ خزانہ سے کتاب طلب کر کے اپنی مہر اُسپر سے برطرف کرتا ہو اور جو کہ اُسکے بعد بادشاہ ہونیوالا ہوتا ہو اُسپر اُسکی مہر کر دیتا ہو پھر اُس بادشاہ کو اختیار ہو کہ جب چاہے اُسکو منگا کر اور اپنی مہر توڑکر اُسکو دیکھے اور پھر اپنی مہر کر کے اُسیطور سے خزانہ مین رکھدے خزانچی کو حکم ہو کہ جب ہم بصندوقچہ

طلب کرین فوراً بھیجدینا چنانچہ وہ کتاب ایک صندوقچہ مین بند رہتی ہی اُسکی کلید بادشاہ کے پاس رہتی ہی اور صندوقچہ پر بادشاہ کی مہر ہوتی ہی بس جب طوغان نے حکم دیا کہ خزانچی سے وہ صندوقچہ لے آؤ جو کہ امانت رکھا ہی چوبدار نے جاکر خزانچی سے کہا اُسنے فوراً نکالکر دیدیا یہ لیکر حاضر ہوا سب نے دیکھا کہ ایک صندوقچہ فولادی ہی بس طوغان نے وہ صندوقچہ لیکر اور کلید اپنے جوڑے سے نکالکر پہلے اپنی مہر توڑی اُسکے بعد اُس کلید سے قفل کھولا اور پھر اُسمین سے کتاب نکالی سب نے دیکھا کہ ایک مخمل سبز کے جزدان مین کتاب ہی بس طوغان نے اُس جزدان کو اُسپر سے دور کیا اور کتاب کو نکالا اُسکو کھولا پہلے ہی صفحہ پر تصویر طلسم کشا کی بانیان طلسم نے بنائی تھی اب جو چہرے سے شاہزادے کے ملایا سر مو فرق نہ پایا اُسپر لکھا تھا کہ این تصویر طلسم کشاست سہراب ثانی پسر رستم ثانی نبیرۂ ایرج نوجوان و حمزہ صاحبقران زلزلۂ قاف ثانی سلیمان طوغان کو جب سر فرق نہ پایا کہا کیا صنعت کی تھی بانیان طلسم نے کہ کئی ہزار برس قبل یہ تصویر بنائی تھی اور سر مو فرق نہ تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی نے کھینچی ہی ایک مو کا فرق نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سامنے بٹھا کر کھینچی ہی یہ حال دیکھکر طوغان کو یقین ہو گیا کہ یہ جوان بیشک طلسم کشا ہی سب اہل دربار کو دکھایا سب نے تعریف کی حسان نے بھی دیکھا شاہزادے نے خود اپنی تصویر دیکھی اور بانیان طلسم کی تعریف کی اب حسان نے طوغان سے کہا کہ تمکو یقین ہوا یا ابھی کچھ شک ہی اگر شک ہو تو وہ بھی دفع کر لو اُسنے کہا کہ ابھی ایک امر باقی ہی وہ بھی ظاہر ہو جائے تو پھر بالکل یقین ہو جائے حسان نے کہا کہ وہ کیا طوغان نے کہا کہ عبارت کتاب کا ظاہر ہونا حسان نے کہا کہ کتاب کھولو اور دیکھو یقین ہی کہ وہ بھی ظاہر ہو بس طوغان نے پھر کتاب کو کھولا اور ورق اُلٹا تو سر بسر صفحے کے بخط جلی بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر تھا اُسکے بعد نعت سرور کائنات ما سبق و تعریف اوصیا و ہر نبی تحریر تھی اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ جبکہ طلسم کا بادشاہ اژدر پریزاد ہوگا اور اُسکا وزیر مکار پریزاد جو کہ سامری پرست ہوگا اُسکے بہکانے سے اژدر پریزاد کافر ہو جائیگا اور بہت سے اہل طلسم کفر اختیار کرینگے اُس زمانہ مین ایک جوان کہ جسکا نام سہراب ثانی ہوگا وہ اولاد سے صاحبقران یعنے حمزۂ عرب کے ہوگا جو کہ زلزلۂ قاف بھی مشہور ہوگا برائے فتح طلسم تشریف لائیگا اور مرحلۂ قازان کو فتح کرکے دیو مینا رنگ کو زیر کریگا اور اُسکے ذریعہ سے لقمان جو کہ اُس زمانہ مین وزیر بادشاہ مرحلۂ مینا حصار کا ہوگا تشریف لائیگا وہ اپنا فرزند کریگا بعد کئی دن کے اُسپر حال ظاہر ہوگا وہ اپنے بادشاہ پاس لیجائیگا بادشاہ کے ہمراہ وہ شہریار مرقد شاہ صفاکیش پر جائیگا مرقد شاہ صفاکیش سے اُسکا حال بادشاہ پر ظاہر ہوگا اور اُسکے حکم سے وہ اُس بادشاہ پاس اُس شہریار کو لائیگا جو کہ مرحلۂ گرداب کا حاکم ہوگا بس اُس بادشاہ کو لازم ہی کہ اُس شہریار کی اطاعت کرے اور جو تصویر صفحۂ اول پر بنی ہی یہی تصویر طلسم کشا کی ہی سر مو فرق نہوگا بس جب تصویر سے بھی مطابق پائے اور وہ شہریار لوح کا نشان دریافت کرین تو بادشاہ اُس سے عرض کرے کہ جو میل آہنی میرے دربار کے صحن مین نصب ہی اُسکو بزور صاحبقرانی اور طلسم کشائی نکالیے تاکہ ہم سب پر آپکے طلسم کشا ہونیکا یقین کامل ہو وہ شہریار بلا خوف و خطر اُس میل کو نکالیگا بس ایک غار ظاہر ہوگا بس بادشاہ کو لازم ہی کہ اُس شہریار سے عرض کرے کہ اِس غار مین تشریف لیجائیے اندر اُس غار کے ایک دروازہ ہوگا اُسکو کھولکر دروازے کے اندر جائیگا ایک باغ ملیگا اُس باغ مین ایک بارہ دری ہی بس اُس بارہ دری مین تشریف لیجائیے گا وسط بارہ دری مین ایک دیو سے ملاقات ہوگی اُسکا نام دیو دربان ہی وہ مقابلہ کریگا اُسکے تئین زیر کرکے اور اُسکے سینہ کو خنجر سے چاک کرکے دل اُسکا نکال لیجئے گا اور آگے کو روانہ ہوجیئے گا دوسرے درجہ مین اور ایک دیو ملیگا کہ اُسکا نام دیو دراز شاخ ہی وہ بھی مقابلہ کریگا اُسکو بھی زیر کرکے اُسکا بھی سینہ چاک کرکے جگر نکال لیجئے گا بس آگے تشریف لیجائیے گا تیسرے درجہ مین وسط درجہ مین ایک زمین پر ایک تختہ لگا ہی اُسکو اُٹھا کر اندر جائیے گا بعد کئی زینہ کے ایک حجرہ ملیگا اُس حجرے مین ایک منبر رکھی ہو اُسمین ایک صندوقچہ

رکھا ہوگا اُسی صندوقچہ مین لوح طلسم ہو اور اُسکی کلید بھی اُسی زمین پر ہو مگر ایک افعی سیاہ رنگ گرد اُس صندوقچہ کے حلقہ کیے ہوئے بیٹھا ہوگا وہ اُس شہریار کو دیکھکر اپنا سر اونچا کرکے براے ایذا رسانی اپنے مقام سے چلیگا اے طوغان پریزاد اُس شہریار سے یہ کہدے کہ جب وہ افعی سیاہ رنگ قریب آئے تو وہ شہریار یہ اُس سے فرمائے کہ اے ابرارجنی مین طلسم کشا ہون اور جو جو واقعات گذرے ہون سب بیان کرے اور کہے کہ مین لوح لینے آیا ہون اگر طلسم کشا نہوتا تو یہ بھی ممکن تھا کہ مین یہانتک آتا بس اسی امر سے ثابت ہو کہ تجکو بھنے رہا کیا تو اپنے مقام کو چلا اب نگہبانی کر چکا ہماری امانت یعنے لوح طلسمی ہمکو دے اور لے یہ دل دیو دربان کا اور جگر دیو دراز شاخ کا ہو یہ کہکر وہ دونون چیزین یعنے دل وجگر اُسکے روبرو رکھدے وہ سانپ یعنے ابرارجنی اُسکو کھا کر ایک طرف چلا جائیگا یہ بسم اللہ کہکر کلید سے صندوقچہ کو کھولین اور لوح نکالین اُسی حجرے مین ایک مقام پر ایک سنگ گران رکھا ہو اُسکو بقوت طلسم کشائی اُٹھا کر الگ رکھدین جب وہ سنگ زمین سے جدا ہوگا تو ایک چشمہ ظاہر ہوگا پہلے اُس چشمہ کے پانی سے غسل کرین بعد اُسکے وضو کرکے لوح کو اُس چشمہ مین غوطہ دین تاکہ اُسکی تحریر ظاہر ہو بس جو اُس لوح مین تحریر ہو اُسپر عمل کرین اور وہ جو کاغذ اُنکے پاس ہو وہ اُسی دیو مینا رنگ کے مقابلہ تک بکار تھا اب بیکار ہو والسلام یہ جو عبارت طوغان نے تحریر پائی بہت خوش ہوا اور اُسنے اکثر اِس کتاب کو دیکھا تھا تو بالکل سادہ پایا تھا اب جو ورق اُلٹ کر دیکھتا ہو یہی عبارت تحریر ہو بس کتاب بند کرکے شاہزادے سے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ آپکو فتاحی طلسم مبارک ہو ہم غلامون کا ضرور خیال رکھیے گا مبارک ہو کہ نشان لوح بھی ملگیا یہ کہکر طوغان نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ایک دختر رکھتا ہون اُسکو کنیزی مین قبول فرمایے یہ طوغان نے کس سبب سے کہا کہ یہ امر بھی اُس کتاب سے ظاہر ہوا اور تحریر تھا کہ اُس زمانہ مین بادشاہ مرحلۂ گرد باد کے یہان ایک لڑکی ہوگی اُسکو لازم ہو کہ وہ اُس شہریار کی کنیزی مین دے تاکہ اُسکا مرتبہ سب پر اعلے ہو اور یہ بھی لازم ہو کہ جب وہ نشان لوح بیان کرے اُسکے پہلے یہ درخواست کرے یہ امر اُسکے حق مین بہت بہتر ہوگا راوی نے بیان کیا ہو کہ طوغان پریزاد کی ایک دختر ہو گو اُسکا سن بہت کم ہو مگر ایسی حسین وجمیل ہو کہ کوئی پری اُس طلسم مین ایسی حسین نہین ہو اُسکا نام ملکہ سیماب پری ہو بس اُسی کو کنیزی مین دینے کو طوغان پریزاد نے کہا سواے اُس دختر کے کوئی دوسری اولاد نہین ہو جب یہ طوغان پریزاد نے کہا تو شاہزادے نے جواب دیا کہ مین اِس امر کا ابھی اقرار نہین کرسکتا ہون بدون اپنے بزرگون کی صلاح کے ہان اِس سے تم اطمینان رکھو کہ بعد فتح طلسم مین ضرور اسکا بند وبست کرونگا طوغان پریزاد نے کہا کہ بہت خوب اِسکا خیال رہے کہ ہم سب آپکے غلام ہین اور ہماری قوم کی پریان سب آپکی کنیزین اور لونڈیان ہین شاہزادے نے ہنسکر فرمایا کہ یہ تم کیا کہتے ہو تم سب ہمارے بزرگ ہو یہ فرماکر فرمایا کہ لے اب جلدی نشان لوح بتاؤ بس طوغان نے جو عبارت کتاب مین دیکھی تھی وہ سب عرض کی اور کتاب دکھادی شاہزادے سے عرض کیا کہ مین ہمیشہ سے یہ میل آہنی دیکھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ کسی ضرورت سے زمین مین نصب ہو مگر آج ظاہر ہوا کہ یہ نشان لوح کے لیے نصب کیا گیا تھا یہی امر اہل دربار نے بھی عرض کیا کہ ہم لوگ بھی یہی خیال کرتے تھے مگر بسبب خوف بادشاہ کے اِسکے دریافت کرنے کی جرأت نہوئی حسان نے کہا کہ جب مین آیا تو مین نے بھی یہ میل پایا شاہزادے نے فرمایا کہ مین جب تمہارے ہمراہ آیا ہون مین نے پہلے ہی میل کو دیکھا تھا مگر خیال کیا کہ کسی ضرورت سے نصب کیا گیا ہوگا راوی نے بیان کیا ہو کہ ایک میل صحن دربار مین زمین پر نصب تھا سوا گز بلند اور اُسمین آہنی کڑے پڑے ہوئے تھے بس جب یہ امر شاہزادے پر ظاہر ہوا کہ اِس میل کے اُکھڑنے سے لوح دستیاب ہوگی بس اپنے مقام پر سے خوشی خوشی اُٹھے اور قریب میل تشریف لائے طوغان وحسان

و دیگر پریزاد بھی ہمراہ تھے پس شاہزادے نے دونون دست مبارک اپنے اُن کرڑون مین ڈالے اور طنطنۂ اللہ اکبر
جگر سے کھینچکر جو زور کیا پہلے ہی زور مین وہ میل زمین سے نکالکر پھینکدیا راوی کہتا ہے کہ وہ میل دس گز زمین کے
اندر دفن تھا بہت سے دیو زادون و پریزادون نے اُسپر زور کیا مگر ہلا تک نہین شاہزادے نے پہلے زور مین
زمین سے نکال لیا اور پھینکدیا یہ زور صاحبقرانی و طلسم کشائی تھا بدون امداد خدا یہ امر ممکن نہین ہوسکتا ہے جب
شاہزادے نے وہ میل نکالا اور پھینکدیا اُسوقت ایک شور اہل دربار مین تعریف کا بلند ہوا یہ دیکھکر طوغان و
لقمان وغیرہ دوڑکر قدمون پر گرے ہاتھونکو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا شاہزادے نے سب کو گلے سے لگایا
اور کہا تم لوگ یہان ٹھہرو مین لوح لینے جاتا ہون سب نے کہا بسم اللہ تشریف لیجائیے پس جسطور سے کتاب
مین لکھا تھا اُسیطور سے شاہزادہ غار مین گیا اور دروازہ کھول کر باغ مین داخل ہوا باغ کو خوب پر بہار پایا
ہر قسم کے درخت لگے ہوئے تھے سیر باغ کرتا ہوا طائران خوش الحان کے زمزمہ سنتا ہوا بارہ دری مین آیا دیو
دربان کو کشتی مین زیر کرکے اُسکا سینہ چاک کرکے دل نکال لیا دوسرے درجہ مین جاکر دیو دراز شاخ کو
قتل کیا اُسکا جگر لیکر اور سنگ اُٹھاکر زینہ کی راہ سے حجرے مین آیا اور ابرار جنی سے وہ تقریبہ کرکے دل و جگر
اُسکو دیا دیو دربان و دیو دراز شاخ کا وہ اُسکو کھاکر اور رقعہ پر شاہزادے کی سنکے ایک طرف کو چلا گیا اب
شاہزادے نے صندوقچہ میز پر سے اُٹھاکر اور کلید سے کھول کر لوح نکالی اور اُس سنگ کو اُٹھاکر الگ رکھا
چشمہ ظاہر ہوا پہلے غسل کیا پھر وضو کرکے لوح کو غوطہ دیا دیکھا کہ لوح زمرد سبز کی ہے اور گرد اُسکے سونیکا چوکھٹا ہے
اور اُس لوح پر یاقوت کے حرفون سے لکھا ہے اور اُسمین مقیش کی ڈوری پڑی ہے پس شاہزادے نے لوح کو
گلے مین ڈالا اب جو عبارت پر نظر کی یہ تحریر پایا کہ تجکو فتح طلسم مبارک ہو اے فاتح طلسم اگر قدرت خدا سے
لوح ملجائے پس تجکو لازم ہے کہ جس حجرے مین لوح رکھی ہے اور چشمہ ہے پس اُس حجرے مین کھڑے ہوکر یہ اسم
جو حاشیۂ لوح پر تحریر ہے اکیس مرتبہ پڑھکر اُس چشمہ پر دم کر کہ جسمین غسل کیا ہے اور قدرت خدا کا تماشا دیکھ لے
کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے یہ بارہ دری اور یہ باغ سب طلسمی ہے برباد ہو جائیگا اور تو دربار مین طوغان
پریزاد کے بآسانی پہونچ جائیگا آیا تو بڑی مشکل سے ہے اور یہ تحریر تھا کہ جب طوغان کے پاس پہونچنا پھر لوح
کو دیکھنا اُسکے بعد اور کچھ نہ تحریر تھا شاہزادے نے موافق تحریر لوح کے اکیس مرتبہ اسم حاشیۂ لوح پانی چشمہ
پر پڑھکر دم کیا جب اسم تمام ہوا اُس چشمہ سے ایک شعلہ پیدا ہوا اور پانی دھوان بنکر اُڑ گیا اُس شعلہ نے
تمام باغ و عمارات کو ایک دم مین پھونکدیا اور ایک تڑاقہ ہوا شاہزادہ اُسیطور سے کھڑا رہا کوئی آسیب نہ پہونچا تھا
یہان دربار مین سب نے دیکھا کہ ایک مرتبہ صحن بارگاہ مین غبار بلند ہوا ہوا چلی ایک چمک سی ہوئی کہ سب کی آنکھین
جھپک گئین اب جو آنکھین ملکر دیکھا نہ وہ غار ہے نہ وہ میل شاہزادہ صحن مین کھڑا ہوا ہے اور لوح گلے مین ہے شاہزادے
نے اپنے کو صحن مین پایا نہ اُس باغ کا نشان رہا نہ عمارت کا نہ چشمہ کا پس طوغان و حسان وغیرہ نے دوڑکر
قدم چومے اور لاکر چاہا کہ تخت پر بٹھائین شاہزادے نے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم لوگ تاج بخش ہین تخت گیر نہین ہین
تمہارا تخت تمکو مبارک رہے یہ فرماکر سب حال بیان کیا وہ سب پریزاد کل حال سنکر حیران ہوئے حسان
نے کہا کہ لوح کو ملاحظہ فرمائیے کہ اب کیا حکم ہوتا ہے پس شاہزادے نے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے فاتح طلسم
جب تو دربار طوغان مین پہونچے تو حسان کو اُسکے مرحلہ کیطرف رخصت کرنا اور یہ اقرار لینا کہ جب سب مرحلے فتح
ہو جائین اور بادشاہ طلسم سے قلعہ طلسمی پر مقابلہ ہو تو اپنا لشکر لیکر اور جب کہ حسان جا چکے تو یہی اقرار طوغان
سے لیکر اور اُسکے دربار سے نکلکر مشرق کیطرف روانہ ہونا بعد شہر طوغانیہ کے ایک صحرا ملیگا تم اُس صحرا مین
چلے جانا جب تم وسط صحرا مین پہونچوگے تو ایک گنبد نظر آئیگا اُسپر ایک زاغ سیاہ بیٹھا ہوگا وہ تمکو دیکھکر

صداے افسوس بلند کریگا بس تمکو لازم ہو کہ اُسکے شکم پر ایک سفید داغ ہو جیسے وہ صداے افسوس بلند کرکے
بلند ہو فوراً تیر کمان سے رہا کرنا کہ اُس خال سفید پر پڑے جب وہ زاغ تیر کھا کر گرے فوراً اُسکو اُٹھا کر ذبح کرنا
اور اُسکا خون لیکر اُس گنبد پر مارنا جب تم خون گنبد پر مار وگے اُس گنبد سے ایک دیو پیدا ہوگا اور تمسے
لڑنیکو آمادہ ہوگا تم وہ مردہ زاغ اُسپر کھینچ مارنا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنا کہ کیا ظاہر ہوتا ہو بہت تاریکی
ہوگی اور صداے مہیب آئیگی جب وہ تاریکی برطرف ہو جاے اُسوقت آگے روانہ ہونا اور پھر لوح کو دیکھنا
یہ عبارت دیکھکر شاہزادے نے حسان سے اقرار لیکر رخصت کیا اور طوغان سے بھی اقرار لیا اور خود اُس سے
رخصت ہوکر شہر کی سیر کرتے ہوے بیرون شہر آے اُسی تدبیر سے زاغ کو مارا اور دیو کو قتل کیا اُس دیو
کا مرنا تھا کہ وہ گنبد خود بخود گر پڑا تاریکی ہوئی برف برسی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زاغ جادو حاکم مرحلۂ
زاغان بود جب یہ صدا آچکی اور روشنی ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ گنبد ہو نہ وہ زاغ لاش ایک
دیو کی پڑی ہو کہ یکایک ایک بگولا اُٹھا اور اُس لاش کو ایک طرف لیکر روانہ ہوا ابھی شاہزادے نے لوح کو نہ
دیکھا تھا کہ صحرا کیطرف سے ہزاروں زاغ نمودار ہوے اور قریب شاہزادہ جمع ہوگئے بس شاہزادے نے لوح کو دیکھا
تحریر تھا کہ زمین کی خاک اُٹھا کر اور یہ اسم اُسپر دم کرکے اُنپر مارو تاکہ یہ سب جل جائیں شاہزادے نے ایسا ہی کیا
بس جیسے ہی خاک ماری وہ سب زاغ جل گئے اب شاہزادے کو ایک دیوار نظر آئی جدھر جاتا ہو وہ دیوا لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ لوح کو اس دیوار پر رکھو جب یہ دیوار گر جائیگی تو وزیر زاغ جادو زاغ جادو کے فرزند کو لیکر حاضر
ہوگا اور امان مانگے گا اُسکو امان دینا اور زاغ جادو کے فرزند کو بادشاہ شہر کرنا اُسکا نام بوتیمار پریزاد ہو اور
وزیر کا نام عقاب پریزاد اُسکو بادشاہ کرکے اور پھر لوح کو دیکھنا جیسا حکم ہوا اُسپر عمل کرنا تمنے مرحلۂ زاغان
فتح کیا اب چار مرحلہ اور باقی ہیں ایک مرحلۂ مینا حصار جسکا حاکم حسان ہو دوسرا مرحلہ گرد باد جسکا حاکم
طوغان پریزاد ہو بس تمکو یہ معلوم ہو کہ یہ دونوں مسلمان ہیں اور تمھاری اطاعت بھی کرچکے ہیں یہاں کوئی مشکل
نہیں ہو باقی رہے تین مرحلہ اُنمیں ایک تو فتح کرچکا ہو صرف دیوار باقی ہو وہ بھی فتح ہوئی جاتی ہو ان تینوں
مرحلوں کے حاکم کافر ہیں جنمیں ایک تو مارا گیا یعنے دیو زاغ جادو اور اُسکی فوج ہو اب رہا مرحلۂ خوکان اُسکا
حاکم دیو خوک پیشانی ہو وہ بھی کافر ہو اور اطاعت نہیں کریگا وہ بھی مارا جائیگا اُسکے بعد مرحلۂ خرسان ہو
اُسکا حاکم دیو خرس صورت ہو وہ بھی اطاعت نہیں کریگا بس اسکے بعد قلعۂ طلسمی ہو اور بادشاہ طلسم سے
مقابلہ ہو بس طلسم تمام ہوگیا شاہزادے نے بموجب تحریر لوح لوح کو دیوار پر رکھا ایک تڑاقا ہوا اور دیوار مثل
غبار کے اُڑ گئی نشان تک نہ رہا بس شاہزادے نے آگے قدم رکھا تھوڑی دور چلا تھا کہ سامنے ہزاروں
پریزاد نظر آئے دیکھا کہ ایک پریزاد مندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے ایک طفل دو سالہ اُسکی گود میں ہے
چلا آتا ہو جیسے ہی اُس پریزاد نے شاہزادے کو دیکھا دوڑکر اُس طفل کو شاہزادے کے قدموں پر ڈالدیا
اور کہا کہ ہم سب کو امان عطا فرمائیے شاہزادے نے کہا کہ امان بشرط ایمان اُسنے عرض کیا کہ ہم سب مسلمان
ہیں بسبب خوف بادشاہ یعنے دیو زاغ کے اپنے کو نہیں ظاہر کرتے تھے بس یہ سنکے شاہزادے نے اُس
طفل کو گود میں لیا اور منھ چوما اور اُس سے یعنے وزیر سے کہا کہ ہمنے تمکو امان دی تم شہر میں جاؤ اور اس طفل
کو ہمنے اس ملک کا بادشاہ کیا تم اسکی طرف سے کام کرو جب یہ سن تمیز کو پہونچیگا اُسوقت اسکو حاکم کرنا اور
تم اپنے عہدے پر قائم ہونا عقاب پریزاد نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر میری خوشی یہ ہو کہ آپ شہر میں
تشریف لیچلیے اور خود اس کام کو سرانجام فرمائیے میرے کہنے پر کوئی عمل نہ کریگا بس یہ سنکے شاہزادہ ہمراہ
وزیر کے شہر میں آیا اور اُسیدن سب بند و بست کیا یعنے بوتیمار پریزاد کو حاکم شہر بوتیمار یہ کیا وہ ابھی

اس قابل نہ تھا اُسکی طرف سے وزیر کو برائے کاروبار مقرر کیا اور سب اہل شہر اور سپاہ کو طلب کرکے بوتیمار اور عقاب کی اطاعت کا حکم دیا سب نے منظور کیا میکدے منہدم کرائے مساجد کی بنا ڈلوائی عقاب پریزاد نے بڑی دھوم سے دعوت کی یہ بندوبست کرکے دوسرے دن وہانسے بحکم لوح روانہ ہوئے طرف مشرق کے شہر سے نکلکر لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ جہان پر تو کھڑا ہی یہانسے چالیس قدم راہ گن کر چلکر جب چالیسوان قدم ہو اُس مقام کی زمین کو کھدوا اسے کھودنا ایک تختہ ظاہر ہوگا اُسکو اُٹھانا زینہ ملیگا اُسپر بلا خوف و خطر یہ اسم پڑھکر روانہ ہونا ایک دروازہ ملیگا اُس دروازے کو کھول کر باہر جانا ایک صحرا ملیگا اُسمین ایک گنبد ہی اُس گنبد کے اندر سے غبار نکل رہا ہی بس یہ اسم جو لوح کے حاشیہ پر تحریر ہی اُسکو پڑھکر گنبد پر دم کرنا وہ غبار نکلنا برطرف ہو جائیگا اور ایک دیو نکلیگا کہ جسکا نام دیو گرد باد ہی بس وہ تجھ سے مقابلہ کریگا تو اُسکو کشتی مین زیر کرنا اور سینہ پر سوار ہوکر اُسکو ذبح کرنا اور اُسکا خون اپنے چلو مین لینا اِدھر وہ دیو ذبح ہوگا اُدھر وہ گنبد برطرف ہوگا ایک غبار ظاہر ہوگا اُس سے ہوا بہت شدت سے نکل رہی ہوگی اسقدر زور ہوا کا ہوگا کہ تجکو قدم زمین پر قائم کرنا دشوار ہوگا بس وہ خون اُس غبار پر مارنا جب خون غبار پر پڑیگا تاریکی ہوگی صدائین بہت آئینگی جب تاریکی برطرف ہوگی تو دیو برق باد حاضر ہوگا وہ مسلمان ہی اُسکو تم یہ کہکر رخصت کرنا کہ طوغان پریزاد کے پاس جاؤ اور اُسکے ہمراہ قلعہ طلسم پر آنا پھر لوح کو دیکھنا جو حکم ہو اُسپر عمل کرنا یہی طریقہ فتح مرحلۂ گرد باد کا ہی جو کہ تعلیم کیا گیا لوح کی بہت حفاظت کرنا ہر مقام پر لوح کو دیکھ لینا دھوکھا نہ کھانا شاہزادے نے جو یہ نوشتہ پایا چالیس قدم جاکر زمین کھودی تختہ ظاہر ہوا اُسکو اُٹھایا زینہ ظاہر ہوا اُسکے ذریعہ سے دروازے تک پہونچے دروازہ کھول کر صحرا مین گئے اسقدر زور سے ہوا چل رہی تھی کہ قدم زمین پر نہ جمتے تھے اور غبار اُڑ رہا تھا جیسا کہ جب ہمراہ حسان کے طرف مرحلۂ گرد باد کے آئے تھے جہان کہ شعلہ کے ذریعہ سے خبر ہوئی تھی اُسیطرح سے یہان بھی ہوا ہی اور غبار مگر شاہزادہ قدم جماتا ہوا قریب گنبد پہونچا اگر لوح نہوتی تو شاہزادہ ہلاک ہو جاتا بس دیکھا کہ ایک گنبد سنگ مرمر کا ہی اُس سے غبار نکل رہا ہی اور ہوا بھی ہی اور غبار تمام صحرا مین پھیلا ہوا ہی بس بموجب نوشتہ لوح اسم اُس گنبد پر دم کیا وہ گنبد شق ہوا اور دیو پیدا ہوا اور آتے ہی شاہزادے سے لپٹ گیا شاہزادے نے اُسکو زیر کیا اور خنجر سے ذبح کیا اُسکا ذبح ہونا تھا کہ وہ گنبد غائب ہوگیا غار نمایان ہوا ہوا بہت شدت سے اُس غار سے نکل رہی تھی بس شاہزادے نے وہ خون جو چلو مین تھا اسم حاشیہ لوح پڑھکر اُس غار پر مارا شور قیامت افزا بلند ہوا تاریکی ہوگئی صدائین مہیب آنے لگین بعد تھوڑی دیر کے صدا آئی کہ کشتی مرا کہ نام من دیو گرد باد جادو بود جب یہ صدا آچکی دیکھا کہ نہ تاریکی ہو نہ غبار ہی ہو مطلع صاف ہی شاہزادہ کھڑا تھا کہ دیو برق باد ہاتھ جوڑے ہوئے حاضر ہوا قدم چومے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی فرمایا کہ طوغان کے پاس جا اُسکو مرحلہ کے فتح ہونے کی خبر دے اُسکے ہمراہ قلعہ طلسمی پر آنا وہ رخصت ہوکر چلا شاہزادے نے دیکھا کہ سامنے شہر طوغانیہ ہی نہ وہ ہوا ہی نہ غبار ہی شاہزادے نے لوح کو دیکھا نوشتہ تھا کہ تو یہانسے طرف شمال کے جا اور اسی قدم پر جاکر تجکو ایک گنبد ملیگا اُسکا در بند ہوگا قفل پڑا ہوگا اُس قفل کو توڑکر اندر گنبد کے جانا ایک زینہ ملیگا اُس راہ سے تو اُس صحرا مین پہونچیگا کہ جہان تو نے دیو مینار رنگ کو زیر کیا تھا بس وہانسے تو جنوب کیطرف جانا جب تو قریب ایک میل کے راہ طے کریگا تو ایک باغ ملیگا در باغ کشادہ ہوگا بلا خوف اندر باغ کے چلا جانا جب تو باغ مین پہونچیگا تو بہت سی پریان تیرے گرد جمع ہونگی اُنمین ایک پری تاج سر پر رکھے ہوگی وہ تجھسے بہت اچھی طرح پیش آئیگی اپنے ساتھ بارہ دری مین لیجائیگی تیری دعوت کا سامان کریگی تو بھی اُس سے خوب خوش ہوکر باتین کرنا بس جب وہ شراب دے

جام شراب لیکر اُسپر مارنا اِدھر تو جام شراب ماریگا وہ ہاتھ جوڑ کر کہیگی میری کیا خطا ہو تو ایک نہ سننا اُسکی التجا اور زاری کو جام مار دینا گو تجکو رحم آئیگا مگر وہ رحم کا موقع نہین ہو وہ بڑی مکارہ ہو بس تو جام مارنا وہ جام کو خالی دیکھ تیرے لپٹ جائیگی تو تم اسکو اُٹھا کر دے مارنا اور چھاتی پر چڑھکر اُسکا سر تن سے جدا کرنا جب تو اُسکو ذبح کریگا وہ سب پریان تیرے اوپر دوڑینگی اُسکا خون لیکر اُن سب پر مارنا اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھنا کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہو یہ طریقہ ہو مرحلۂ مینار رنگ کے فتح کرنیکا اور بھی چند امر لوح نے تعلیم کیے کہ جو کہ وقت پر بیان ہونگے شاہزادہ لوح کو دیکھ رہا تھا کہ ایک مرتبہ آندھی چلی اور لاش اُس دیو کی جو کہ سامنے پڑی ہوئی تھی خودبخود بلند ہوئی اور ایک طرف کو چلی گئی بس شاہزادہ بموجب نوشتہ لوح طرف شمال کے گیا گنبد ملا اُسکے قفل کو توڑ کر اُسکے اندر گیا اور زینہ کے ذریعہ سے صحرائے مینار رنگ و مینا حصار مین پہونچا وہی صحرا تھا کہ جہان دیو مینار رنگ کو درہ کوہ سے نکلکر زیر کیا تھا وہانسے طرف جنوب کے گیا باغ ملا بلا خوف و خطر اندر باغ کے گیا سیر باغ کرنے لگا وہ باغ بہت پر بہار تھا نہرین جاری تھین طائر زمزمے کر رہے تھے شاہزادہ سیر باغ کر رہا تھا کہ پریون نے آکر شاہزادے کو گھیر لیا اُنمین ایک پری بہت خوبصورت و حسین تھی تاج سر پر رکھے ہوئے تھی شاہزادے کو پسند آئی مگر خیال کیا کہ اسی کے قتل کرنیکا لوح سے حکم ہو ایسی حسین پر کیونکر ہاتھ اُٹھیگا یہ تو بڑا ظلم ہو شاہزادہ تو یہ دل سے باتین کر رہا تھا کہ وہ شاہزادے کی قریب آئی سلام کیا اور کہا کہ مین تو آپکی بڑی دیر سے منتظر تھی آئیے تشریف لائیے بہت خلق سے پیش آئی شاہزادے کو اُس پر رحم آیا مگر حکم لوح سے مجبور تھا اور یہی خوف تھا کہ کسی بلا مین مبتلا ہون بالکل اُسکی طرف سے دل کو ہٹا لیا وہ بہت اچھی طرح سے ملی چونکہ حکم لوح تھا شاہزادے نے اُس سے باتین کین مگر ساتھ برخاستگی کے ایسا نہو کہ میرا دل اسیر آجائے اور مین قتل نہ کر سکون تو خرابی ہو ساری محنت بیکار ہو جائے بس اُسکے ہمراہ باتین کرتا ہوا بارہ دری مین آیا وہ بہت خوش تھی اُسنے ایسی باتین کین کہ شاہزادے کو بدون اُسکے ہمراہ آئے بن نہ پڑا کیا اُسکا عالم بیان کیا جائے عارض اُسکے مثل برگ گلاب کے تھے نور کے بنے ہوئے آنکھین مثل گل نرگس کے پیشانی مثل ماہتاب کے زلفین دوش پر پڑی ہوئین چہرہ اُن زلفون مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب پر لکۂ ابر ہو گلا صراحی دار ابرو مثل تلوار مژگان خدنگ دل دوز بازو بھرے بھرے سینہ تختۂ نور اُسپر جوبن کا اُبھار اُسکے کس کس عضو کی تعریف کیجائے از سرتاپا جواہر مین غرق جوڑہ مینائی رنگ جسم مین ایسا حسن تھا کہ اگر زاہد بھی دیکھے تو فریفتہ ہو جائے وہ شاہزادے کو یہ کہکر ہمراہ لائی کہ آج شب کو اسی مقام پر بسر فرمائیے براحت مین آپکی کنیز ہون مجکو سرفراز فرمائیے مین آپکی آمد کی بہت عرصہ سے منتظر تھی بس شاہزادہ ہمراہ اُسکے بارہ دری مین آیا مسند پر بیٹھا اُسنے اسیوقت سامان عیش مہیا کیا کشتی شراب کی اُسنے کھینچی اور جام لبریز کرکے شاہزادے کو دیا شاہزادے نے وہ جام اُسکے ہاتھ سے لیکر یہ قصد کیا کہ پی جاؤن آواز آئی کہ کیا کرتا ہو دیکھ دھوکھا کھاتا لوح کا نوشتہ فراموش کر دیا ایسا اُسکے حسن کا شیدا ہوا یہ جو آواز آئی شاہزادے نے اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا اُسنے کہا کہ ای شہریار یہانسے بہت سی آوازین آیا کرتی ہین کوئی آپکا دشمن ہو جو آپکو منع کرتا ہو پھر شاہزادے نے قصد پینے کا کیا کہ پھر وہی صدا آئی پھر دیکھا پھر اُسنے یہی کلمہ کہا ابھی پھر شاہزادے نے قصد کیا کہ پھر صدا آئی اور ابکی بہت قریب سے آئی جب تین مرتبہ یہ صدا آئی شاہزادے کو خیال آیا کہ کوئی دوست ہو بس اُس جام کو گردش دینے کا قصد کیا یہ قصد جو اُسنے دیکھا ایک مرتبہ ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگی کہ تم کیسے ظالم ہو کہ مجھ ایسی معشوقہ کو یون قتل کرنیکا قصد کرتے ہو یہ میرا دشمن ہو جو تمکو بہکاتا ہو دیکھو مجکو قتل کرکے پچھتاؤگے

شاہزادے نے ہاتھ روک لیا اور دلمین کہا کہ سچ کہتی ہی کہ پھر صدا آئی اسکے مکر کی باتون پر نہ جا اپنا کام کر کیون حرص کرتا ہی یہ جو صدا آئی شاہزادے نے جام اسپر مارا ناچار و مجبور ہو کر گو دل نہین چاہتا تھا مگر کیا کرتا جیسے ہی جام مارا وہ جام کو خالی دیکر شاہزادے سے لپٹ گئی اور منتین کرنے لگی پھر شاہزادے کو اسکے حال پر رحم آیا اور وہ جو اسکا نرم نرم جسم اور بھرا بھرا جوبن شاہزادے کے جسم سے مس ہوا اور کسی امر کو جی چاہا کچھ طبیعت مین خلش سی ہوئی مگر صدا آئی کہ کیون دیر کرتا ہی اگر دیر کریگا اور اسکا تمام جسم تیرے جسم سے مس ہوگا اور پسینہ اسکا تیرے لگے گا تو پانی ہو کر بہ جائیگا جلد اپنا کام کر بس شاہزادے نے ناچار ہو کر اور اسکی منت کو نہ خیال کر کے اسکو دبایا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا وہ پھر منتین کرنے لگی اور رونے لگی اور کہنے لگی کہ افسوس ہی مین نے باغ جوانی سے کوئی گل مراد نہ پایا نامراد و پر حسرت دنیا سے چلی تو بڑا ظالم ہی کہ میرے حال پر رحم نہین آتا ہی پھر شاہزادے کا قصد ہوا تھا کہ چھوڑ دے کہ پھر صدا آئی کہا تک تمکو سمجھائین تو ہر مرتبہ اپنے قصد کو فسخ کرتا ہی ارے اسکے مکر مین نہ آ یہ بڑی مکارہ ہی یہ سنکر وہ منتین کرتی رہی شاہزادے نے اسکی طرف سے منھ پھیر کر خنجر اسکے گلوے نازک پر رکھا ادھر شاہزادے نے خنجر رکھا ادھر سے وہ سب پریان شاہزادے پر حربہ لیکر کوئی تلوار کوئی خنجر لیکر دوڑین یہ کہتی ہوئی کہ ہماری ملکہ کو چھوڑ دے نہین تو ہم تجکو قتل کرینگے جب وہ قریب آئین اور شاہزادے نے دیکھا کہ سب مجکو ہلاک کرنے کے قصد سے آئی ہین بس خنجر کو حرکت دی ادھر خنجر کو حرکت دی اور اسکا گلا کٹا خون کی دھار گلے سے نکلی بس وہ خون چلو مین لیکر ان سب پر مارا جیسے ہی خون انپر پڑا ایک شعلہ انکے جسمون سے نکلا کہ وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین ادھر شاہزادے نے اسکو ذبح کیا اور اسکا کلیجہ سینہ چاک کر کے نکال لیا مگر افسوس بہت ہوا اسکی جوانی اور حسن پر اور بانیان طلسم کی بہت مذمت کی کہ ایسی معشوقہ کو یون میرے ہاتھ سے قتل کرایا اسکا ذبح ہونا تھا کہ تاریکی ہو گئی برفباری ہوئی آگ برسی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من میناے پری بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب وہ تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ نہ وہ باغ ہی نہ بارہ دری صرف ایک خام چار دیواری ہی اسمین کھڑا ہون اور سامنے ایک دیونی کی لاش پڑی ہی کہ جسکا سن ہزار برس سے کم نہوگا اس لاش کو دیکھکر لاحول پڑھی اور ایک طرف اس احاطہ کے روانہ ہوئے بموجب ہدایت لوح ایک مقام پر پہونچے کہ دیکھا ایک چشمہ ہی کہ اسمین آب مینا رنگ بھرا ہوا ہی اور اس چشمہ سے وہ پانی خود بخود مثل غبار کے بلند ہوتا ہی اور آسمان پر جا کر غائب ہو جاتا ہی بس اس پری کے کلیجہ کو بموجب ہدایت لوح اسی چشمہ مین ڈالدیا اسکا چشمہ مین پڑنا تھا کہ ایک تلاطم برپا ہوا اس تلاطم سے زیادہ وہ چشمہ خود بخود غائب ہو گیا اب جو دیکھا نہ وہ چار دیواری ہی نہ چشمہ ہی مطلع صاف ہی نہ وہ مینائی رنگ ہی نہ وہ صحرا ہی بس وہ درہ کوہ ہی اور سامنے شہر مینا حصار ہی شاہزادہ حیران کھڑا تھا کہ دیکھا سامنے سے دیو مینا رنگ چلا آتا ہی آتے ہی اسنے سلام کیا قدم چومے اور عرض کیا کہ اگر غلام نہ منع کرتا تو حضور نے دھوکھا کھایا تھا اسکی باتون نے اثر کر لیا تھا خیر غلام عین وقت پر پہونچگیا کہ خداوند کریم نے بچا لیا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بیان کرون واقعی میرا تو دل اسکے قتل کرنیکو نہین چاہتا تھا مگر حکم لوح سے اور تمھارے دھمکانے سے مین نے یہ کام کیا خیر خدا نے خوب بچایا ای دیو مینا رنگ اسکی لاش کیا ہوئی دیو نے جواب دیا کہ یہ جو لاش سامنے پڑی ہی اسی کی ہی شاہزادے نے کہا کہ وہ حسن و جمال کیا ہوا جواب دیا کہ سحر کا تھا آپکے دھوکھا دینے کے لیے اور آپ اسکے مکر مین مبتلا ہو گئے تھے اگر مین پوشیدہ طور سے نہ منع کرتا ظاہر ہو کر منع کرتا تو وہ تجکو قتل کرتی اور آخر تم بھی خدا نے خوب کمک کی شاہزادے نے فرمایا کہ رسیدہ بود بلاے ولے بخیر گذشت تم خوب وقت پر پہونچے اور مین نے بھی تمھارے کہنے پر عمل کر لیا خیر اب

تم جاؤ اپنے مقام پر اور لشکر لیکر قلعہ طلسمی پر آنا جب مقابلہ ہو ہاں یہ تو بیان کرو کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہان
یہ معاملہ ہو دیو نے عرض کیا کہ جب آپ مرحلۂ گرد باد فتح کرکے ادھر کو تشریف لائے تو مجکو خبر ہوئی میں نے
خیال کیا کہ یہ بڑی مکارہ ہو کہین ایسا تو نہو کہ شاہزادہ اسکے مکر مین آکر مبتلاے بلا ہو چلکر خبر تو لون بس مین
جو یہان آیا تو مجکو خیال تھا وہی ماجرا دیکھا خدا نے اپنا فضل کیا یہ کہکر دیو مینارنگ تو طرف اپنے مقام
کے روانہ ہوا شاہزادہ اُسی مقام پر کھڑا رہا کہ ایک بگولہ پیدا ہوا کہ وہ اُس دیونی کی بھی لاش لیکر روانہ ہوا
بعد لاش جانے کے شاہزادے نے لوح دیکھی حکم ہوا کہ ای طلسم کشا مبارک ہو کہ مرحلۂ مینارنگ بھی
فتح ہو گیا مگر تو نے دھوکھا کھایا تھا باوجودیکہ میں نے منع بھی کر دیا تھا مگر پھر بھی خیال نہ آیا اگر دیو مینارنگ
نہ پہونچکر منع کرتا تو بڑی خرابی ہوئی تھی ہر مقام پر تجکو خیال رکھنا پر ضرور ہو اگر ایسے ہی ہر ایک کے مکرو
فریب مین آیا کریگا تو پھر طلسم کیونکر فتح ہوگا تجکو لازم ہو جسقدر تو لوح مین تحریر پائے اُسپر عمل کر اُسکے خلاف
نہ عمل کر اگر خلاف عمل کریگا تو مبتلاے بلا ہوگا پھر تا بہ قیامت نذر رہا ہوگا خیر انچہ گذشت آئندہ
سے خیال رکھنا بس اب تجکو لازم ہو کہ تو طرف مرحلۂ خوکان کے روانہ ہو اور اُسکو جا کر فتح کر اُسکا طریقہ
یہ ہو یہاں سے تو طرف مغرب کے روانہ ہو بعد چند میل راہ طی کرنے کے ایک سبزہ زار ملیگا اُس سبزہ زار
مین ایک درخت صندل بہت بڑا ہوگا بس تو اُسکو بقوت صاحبقرانی و طلسم کشائی جڑ سے اُکھیڑ کر
پھینکدینا ایک دیو اُسکے بیچ سے پیدا ہوگا اُسکو کشتی لڑکر زیر کرنا اور اُسکو قتل کرنا اُسکا خون لیکر زمین
پر مارنا بس زمین شق ہو گی اور ایک چشمہ ظاہر ہوگا تو اُس چشمہ مین آنکھین بند کرکے کود پڑنا جب پاؤن
زمین پر لگین آنکھین کھولنا ایک صحرا مین پہونچیگا کہ جہان سواے ریگ کے کوئی دوسری شئی نظر نہ آئیگی
والسلام اُس صحرا مین پہونچکر پھر لوح کو دیکھنا اور جو حکم ہو اُسپر عمل کرنا بس شاہزادہ بموجب نوشتۂ لوح
سبزہ زار مین پہونچا درخت صندل کو اُکھاڑ کر دیو صندلی کو قتل کیا اور اُسکا خون زمین پر مار کر چشمہ کو
ظاہر کیا اور اُسمین کود کر صحراے ریگستان مین پہونچے آنکھ جو کھولی دیکھا کہ ایک صحرا نہایت وسیع ہو
اور سواے ریگ کے کوئی دوسری چیز نظر نہین آتی تھی شجر تک کا نشان نہ تھا شاہزادہ تو اُس صحرا کو دیکھکر
حیران ہوا اور ایک طرف کو روانہ ہوا چند قدم چلا تھا کہ چارطرف سے ہزاروں خوک جنکے بڑے بڑے
دانت منھ سے باہر اور وہ خوک برابر شیر کلان کے ہین چلے آتے ہین اور آکر شاہزادے کو چارطرف سے
گھیر لیا اور قصد کیا کہ اپنے دانتون سے ہلاک کرین شاہزادے نے اُنکو قتل کرنا شروع کیا جو قتل کرتے
ہین وہ دو وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین بس شاہزادے نے عاجز ہوکر خوکون کو اُٹھا اُٹھا کر زمین پر مارنا
شروع کیا مگر وہ کم نہین ہوتے ہین اور ترقی ہوتی جاتی ہو کہ شاہزادے کو خیال آیا کہ تو نے لوح کو نہین
دیکھا دیکھو تو کیا حکم ہوتا ہو بس یہ خیال کرکے لوح جو گلے مین پڑی ہوئی تھی اُسکو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ای
طلسم کشا آگاہ ہو کہ جب تو صحراے ریگستان مین پہونچے جو کہ مقام و مسکن دیو خوک پیشانی حاکم مرحلۂ
خوکان کا ہو تو تجکو لازم ہو کہ لوح کو دیکھے اگر شائد تو لوح کو دیکھنا فراموش کر جائے بس خوک تجکو آکر چارطرف
سے گھیر لین تو تو اُنکو قتل نہ کرنا اگر ایک کو قتل کریگا تو دس پیدا ہونگے تیری عمر اُنکی قتل مین بسر ہو جائیگی
بس لوح کو اُنکے درمیان مین ڈالدینا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنا وہ خوک خود باہم مقابلہ کرکے
ہلاک ہونگے ایک خوک جو کہ سب سے بڑا ہو وہ باقی رہیگا وہ لوح کو اُٹھا کر اور منھ مین دبا کر بھاگے گا تم جست
کرکے بیخوف اُسکی پشت پر سوار ہونا وہ تمکو اپنی پشت پر پاکر اور زیادہ گریز کریگا اور تھوڑی دور پر جا کر ایک [illegible] مین کود
جائیگا تم بھی اُسپر خوب جمے بیٹھے رہنا تاکہ اُسکی پشت سے جدا نہو وہ تمکو لیکر ایک باغ مین پہونچیگا پھر ہرگز

اُس باغ کا نہ میوہ کھانا نہ پانی پینا اور اُسکی پشت پر سے اُتر کر اُسکو تلوار سے قتل کرنا تلوار پر اسم حاشیہ لوح دم کرنا جبکہ قتل ہوئے قبل اِسکے کہ وہ زمین پر گرے اور اُسکے جسم مین آگ لگے لوح اُسکے مُنھ سے لے لینا اُسکو دیکھنا والسلام یہ جو شاہزادے نے نوشتہ پایا لوح گلے سے اُتار کر زمین پر ڈالدی وہ خوک باہم لڑنے لگے اور ایک تھوڑے عرصہ مین تمام ہلاک ہوئے ایک خوک جو کہ برابر فیل کے تھا لوح مُنھ مین دبا کر بھاگا شاہزادہ جست کرکے اُسکی پشت پر سوار ہوا اُسنے جو بار پشت پر پایا اور زیادہ بھاگا یہانتک کہ قریب غار پہونچکر اُس غار مین کود پڑا مع شاہزادے کے شاہزادے نے آنکھین بند کرلین تھین اب جو آنکھ کھولی تو اپنے کو ایک باغ مین پایا مگر پشت خوک پر سوار تھا فوراً تلوار نیام سے لی اور اسم حاشیہ لوح تلوار پر دم کرکے اور اُسکی پشت پر سے کود کر ایک ہاتھ کمر پر مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے جیسے ہی وہ قتل ہوا شاہزادے نے جھپٹ کر لوح اُسکے مُنھ سے لی اور لوح کا عکس اُسکے اوپر ڈالا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ جلنے لگا وہ تو جلنے لگا اُنھون نے لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو اس باغ مین ایک بارہ دری ہے اُسمین دیو خوک پیشانی حاکم مرحلہ بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہے جب اُسکو اژدر جادو کا نامہ پہونچا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا ہے اُسکی فکر ضرور لازم ہے بس یہ اپنے ملک حشامیہ مین جو کہ اس مرحلہ سے متعلق ہے اپنے فرزند دیو اسد کو حاکم کرکے تمھاری فکر مین آیا اِس صحرا مین یہ باغ سحر سے بنا کر بیٹھا اِس امر کا خیال رہے اِدھر اُسکو تمنے قتل کیا مرحلہ خوکان فتح ہوا اُسکا فرزند مسلمان ہو وہ تمسے آکر ملیگا اُسکو حکم دینا کہ تم لشکر لیکر قلعہ طلسمی پر آؤ اور اُسکو رخصت کرنا اور اُسکے قتل کی تدبیر یہ ہے کہ تم سامنے بارہ دری کے جاؤ وہ سامنے بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہے اُسکو للکارو کہ او نابکار مین تیری جان کا ملک الموت آ پہونچا خبردار ہوجا وہ تمھاری صدا سنکے دار شمشاد لیکر فوراً باہر آئیگا بارہ دری کے پس باہر آکر او وار شمشاد پھینک کر یہ کہکر پر پرواز پیدا کرکے بھاگے گا کہ مین تیرے قتل کرنے کے لیے لشکر لے آؤن تو مقابلہ کرون پس جیسے ہی وہ بلند ہو اُسپر لوح کا عکس ڈالنا کہ اُسکی قوت پرواز کم ہوگی عکس لوح پڑنے سے پس یہ تدبیر کرنا کہ پیکان تیر پر اسم حاشیہ لوح دم کرکے اُسکی پیشانی پر اپنی نادر اندازی سے مارنا کہ وہ زرہ داغ جو ہے اُسپر تیر پڑے پس قدرت خدا کا تماشہ دیکھنا جب وہ دیو مر کر گریگا اور اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوگی تجکو لازم ہے کہ لوح کو اپنے سر پر لینا تاکہ ہر آفت سے بچے جب وہ علامت برطرف ہوجائے گی تو ایک چار دیواری تجکو نظر آئیگی اُسکا دروازہ نہوگا اور اُسکو گردش ہوگی پس جب مشرق کا رخ تیری طرف گردش کرکے آئے لوح کا عکس اُسپر ڈالنا وہ گردش اُسکی برطرف ہوگی دروازہ ظاہر ہوگا پس جست کرکے اُسکے اندر جانا ایک دیونی کو دیکھے گا کہ وہ بیٹھی ہوئی چرخے کو گردش دے رہی ہے اُسکو للکارنا کہ خبردار ہوجا مین آپہونچا وہ تجکو دیکھکر لیکر اُٹھنے کا قصد کریگی کہ افسوس طلسم کشا یہانتک آگیا وہ اُٹھنے نہ پائے کہ تو اُسکے قریب پہونچ جانا اور وہی چرخہ اُٹھا کر اُسپر مارنا جب تو چرخہ ماریگا اُسکے جسم سے شعلے نکلکر تجکو چارون طرف سے گھیر لین گے پس تو لوح کو سر پر رکھنا تاریکی ہوگی بعد دفع تاریکی سامنے شہر حشامیہ نظر آئیگا دیو اسد آکر قدمبوس ہوگا اُسکو بھی وہی تقریر کرکے رخصت کرنا اور پھر آگے کو روانہ ہونا جہان جو واقعہ گذرے لوح دیکھ لینا والسلام پس شاہزادے نے اُسی تدبیر سے دیو خوک پیشانی کو قتل کیا تاریکی ہوئی صداے گیر ودار بلند ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دیو خوک پیشانی بود شہزادے نے لوح سر پر رکھ لی تھی ہر آفت سے بچا جب تاریکی برطرف ہوئی نہ وہ باغ تھا نہ وہ عمارت سامنے ایک مکان خام گردش کر رہا تھا اور وہی صحرا ہر رنگ تھا اُسی تدبیر سے جو کہ لوح سے تعلیم ہوئے تھے مکان

کے دروازے کو ظاہر کیا اور اُس دیونی کو قتل کیا آگ برسی برف باری ہوئی تاریکی ہوئی شاہزادہ بسبب برکت
لوح ہر آفت سے محفوظ رہا جب سب تاریکی برطرف ہو چکی آواز آئی کشتی مرا نام من چرخ زن جادو دو جب
تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی سامنے سے شہر حشامیہ نظر آیا اور اُس دیو کی لاش سامنے پڑی تھی نہ وہ صحراے
ریگ تھا نہ وہ مکان تھا بس ایک بگولہ پیدا ہوا دونوں کی لاشیں ایک سمت وہ بگولہ لیکر راہی ہوا ابھی شہزادہ
اُسی مقام پر تھا کہ در قلعہ کھلا اور سامان سواری باہر نکلا اُسکے بعد ہزارون دیو دار شمشاد ہاتھون مین لیے ہوئے
اور ایک دیو تخت پر سوار نظر آیا وہ سب سامان سواری اور لشکر دیو ایک طرف آکر قائم ہوا اور جو دیو تخت پر
سوار تھا وہ تخت پر سے اُترکر شاہزادے کے قریب آیا مجرا بجا لایا شاہزادے کے قدم چومے اور عرض کیا
غلام لڑکا ہے دیو خوک پیشانی کا وہ تو حضور کے ہاتھ سے مارا گیا یہ خاکسار حاضر خدمت ہے وہ تھوڑے
زمانہ سے بسبب بہکانے اژدر پریزاد بادشاہ طلسم کے ابلیس پرست ہو گیا تھا اُسنے اپنے کردار کی سزا
پائی مگر غلام نے اپنا مذہب قدیم یعنے اسلام نہین ترک کیا تھا گو اُسپر یہ امر ظاہر تھا وہ اپنے مثل جانتا
تھا اسی سبب سے مجکو حاکم شہر کرکے آپکے مقابلہ کی فکر مین گیا تھا یہان اس عرصہ مین پھر غلام نے سبکو
مسلمان کیا اور اپنا سکہ وغیرہ جاری کیا اب آپ شہر مین تشریف لیچلیے غلام کو سرفراز فرمایئے شاہزادے
نے فرمایا کہ ابھی ہم نہین جا سکتے ہین تیرے ہمراہ تو اپنے شہر مین جا اور جب ہمسے اور بادشاہ طلسم سے
مقابلہ ہو تو لشکر لیکر آنا بعد فتح طلسم ہم ضرور تیرے ہمراہ تیرے شہر مین آئینگے اور سیر کرینگے وہ زیادہ
نہ بول سکا ناچار سلام کرکے مع لشکر کے واپس گیا شاہزادہ ایک طرف کو روانہ ہوا چند قدم چلا تھا کہ
سامنے سے ایک باغ نظر آیا یہ اُس باغ مین تشریف لیگئے در باغ کشادہ تھا یہ باغ کی سیر کرتے ہوئے
میوہ وغیرہ کھاتے ہوئے قریب شہر پہونچے دیکھا کہ ایک بارہ دری اُس باغ مین سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے
اور پردے تاباپی کے پڑے ہوئے ہین اور سامنے بارہ دری کے ایک چبوترہ بھی ہے کہ اُسپر زربفت
کا نگیرہ طلائی چوبون سے استادہ موتیون کی جھالر لگی ہوئی ہے انھون نے خیال کیا کہ یہ باغ کسی بادشاہ
کا ہے وہ بادشاہ جب باغ کی سیر کو آتا ہے تو اس بارہ دری مین اُترتا ہے چلکر ذرا اندر سے بارہ دری کی
سیر کرنا چاہیے یہ خیال کرکے پردہ اُٹھا کر اندر بارہ دری کے آئے اُسکو شیشہ آلات و فرش نفیس سے
آراستہ پایا ہر قسم کا سامان عیش مہیا تھا یہ دیکھکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یہ کسی شوقین کا باغ ہے اور
وہ ہر در بچہ کو بارہ دری کے دیکھنے لگے اور سیر کرنے لگے کہ ایک طرف جو یہ گئے تو انکے کان
مین کراہنے کی صدا آئی کہ جیسے کوئی بیمار یا وہ شخص کہ جو کہ بار گران کے نیچے پڑا ہوتا ہے اور ہل نہین سکتا ہے
یہ حیران ہوئے کہ یہ صدا کہا سے آئی کان لگا کر سُنا اور کہا کہ یہ کون غریب ہے جو اس درد سے کراہ رہا
ہے اسکی خبر لینا ضرور ہے اور اسکو بلا سے نجات دینا لازم ہے یہ خیال کرکے کان لگا کر سننے لگے معلوم ہوا
کہ اس بارہ دری کے اُس کمرے سے صدا آتی ہے جو کہ مشرق کیطرف ہے بس یہ اُس طرف کو چلے جو جو
قریب پہونچتے ہین وہ صدا قریب ہوتی جاتی ہے جب اکل قریب پہونچے تو یہ سُنا کہ کوئی مظلوم و بیکس
یہ آہستہ آہستہ دعا کر رہا ہے کہ اے کریم کارساز و اے رحیم بے نیاز واسطہ تجکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ تجکو
اپنے مرسلین کا جلد مجکو اس بلا سے نجات دے ایک زمانہ ہوا ہے اس بلا مین مبتلا ہوئے کہ یا تو کسی
اپنے بندے کو بھیج کہ وہ آکر اس ظالم کو قتل کرے اور مجکو رہا کرے یا ملک الموت کو روانہ فرما کہ وہ
میری روح قبض کرے مجھ سے یہ کشاکش نہین اُٹھ سکتی ہے اب بہت عاجز ہون تابہ کے صبر کرون
یہ صدا سنتے ہی شاہزادے کو اُسکے حال پر رحم آیا اور دلمین خیال کیا کہ نہ معلوم کون مصیبت زدہ ہے

جو اس طرح سے دعا کر رہا ہے اور کس بلا میں مبتلا ہے بس قریب کمرہ تو پہونچ چکے تھے کمرے کے دروازے پر ہاتھ رکھا تو اسکو اندر سے بند پایا پانچ دروازے تھے چار اندر سے بند تھے پانچویں میں باہر سے قفل لگا تھا اسکو انھوں نے توڑا اور پٹ کھول کر اندر جانیکا قصد کیا کہ صدا آئی پھر وہ ظالمہ آگئی اور فریادی کی صورت ہوئی یا ملک الموت نے آکر روح قبض کی میں کس بلا میں مبتلا ہوا ہوں نہ معلوم کون ایسی خطا کی تھی کہ جسکی یہ سزا مل رہی ہے شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا اندر قدم رکھا دیکھا کہ ایک جوان لباس سرخ پہنے ہوئے چو بخاکیا ہوا زمین پر پڑا ہے اور اسکے سینہ پر ایک سنگ گران رکھا ہے اور ہاتھ پاؤں اور گلے میں طوق و زنجیر و بیڑیاں پڑی ہیں اس سنگ گران کے سبب سے وہ ہل نہیں سکتا ہے ناچار و مجبور ہے بس یہ اس خیال سے اسکے حال پر رحم کھا کر چلے کہ اسکو اس بلا سے نجات دوں نہ معلوم کس ظالم اظلم نے اسکو اس بیرحمی سے قید کیا اسکو اسکے حال پر ترس بھی نہ آیا یہ قریب جب پہونچے تو دیکھا کہ چہرہ اس جوان کا بہت خوبصورت اور روشن ہے مثل آفتاب کے اور بالکل ہم شکل رستم ثانی یعنے اپنے پدر کے پایا اور بالکل مشابہ اپنے عم نامدار شہریار عالیوقار کے دیکھا پہلے تو گمان ہوا کہ یہ میرے عم نامدار یا پدر عالیمقدار ہیں مگر جب غور سے دیکھا تو ان دونوں صاحبوں کو نہ پایا کیونکہ وہ ابھی نجل جوان ہیں اور کم سن ہیں یہ جوان تو ہے مگر انسے زیادہ سن ہے حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کون صاحب ہیں یہ تو یقین ہے کہ اسی خاندان سے ہے جس خاندان سے میں ہوں کیونکہ جو جو علامتیں میرے باپ اور چچا میں ہیں وہ سب اس جوان میں ہیں یہ جوان ضرور خاندان صاحبقران سے ہے اور میرے والد بزرگوار کا عزیز ہے شاہزادہ تو یہ اپنے دل سے باتیں کر رہا تھا ادھر جب دروازہ کھولا تھا تو اس جوان نے یہ کہا تھا کہ وہ ظالمہ آگئی جب ادھر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ ایک جوان کم سن نو عمر کوئی آٹھ سات برس کا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان گلے میں ایک لوح زمردی پڑی ہوئی بر میں لباس شاہی سر پر خود طلائی اسلحہ کمر سے لگے ہوئے میری طرف چلا آتا ہے مگر چہرے سے آثار بہادری و شجاعت و جوانمردی نمودار ہیں جب قریب آیا تو دیکھا کہ خال سبز رگ ہاشمی پیشانی پر عیاں ہے اور زلفین خلیلی دوش پر ہیں علامت اولاد صاحبقرانی کی پائی جاتی ہے اور چہرے سے آشکار ہے کہ خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہے اور بہت مشابہ ہے حمزۂ صاحبقران و رستم ثانی و شہریار عالیوقار و ملک قاسم و علمشاہ عالیشان سے یہ دیکھکر وہ جوان مجبور بلا حیران ہوا کہ یہ کون جوان ہے کہ جسمیں کل علامتیں خاندان صاحبقرانی کی موجود ہیں اور یہ یہاں کیونکر آیا خیال کیا دل میں کہ ضرور یہ کوئی پوتا یا پروتا حمزۂ صاحبقران کا ہے یہ خیال کرکے باواز نحیف کہا کہ ای جوان رعنا یہاں سے بھاگ جا اپنی جان بچا اگر وہ ظالمہ آجائیگی تو بڑا غضب ہوگا جان بچنا دشوار ہوگا اپنی جوانی اور حسن و جمال پر رحم کر یہ وقت اسکے آنیکا ہے وہ آتی ہوگی شاہزادے نے آواز بھی مشابہ آواز رستم ثانی سے پائی حیران ہو کر جواب دیا کہ یہ کیا آپ نے فرمایا کہ بھاگ جا وہ آتی ہوگی تو بھی بڑی خرابی ہوگی مرد جو ہوتے ہیں اور جس کام کا قصد کرتے ہیں پھر اسکو بدون سرانجام دیے ہوئے باز نہیں رہتے ہیں کیوں بھاگوں اگر وہ آئیگی تو اپنی سزا اپنے کنارے میں پائیگی اب تو میں تجکو بدون اس بلا سے نجات دیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا یہ جو شاہزادے سے کہا اس جوان نے آواز بھی مثل اولاد صاحبقران کی پائی اور زیادہ حیران ہوا اور کہا کہ ای نادان میرا رہا ہونا بہت دشوار ہے ارے اپنی زندگی کو غنیمت جان اور اس بلا سے بچنے کی تدبیر کر کیوں میرے لیے اپنے کو آفت میں مبتلا کرتا ہے وہ بہت ستمکیش اور زبردست ہے اگر میری تقدیر میں رہا ہونا ہوتا اور اپنے عزیزوں کے ہمراہ رہنا ہوتا تو آجتک رہا ہو چکا ہوتا ایسی قید شدید اور ایسے ظالم کے قبضہ میں کیوں مبتلا ہوتا جاؤ اپنی راہ لے اور جدھر سے آیا ہے اسی طرف

چلا جا کیونکر تیرا آنا ادھر ہوا رے تیرے مان باپ نے کیونکر تیری مفارقت کو گوارا کیا کسی نے تجکو منع بھی نہ کیا اِدھر نہ جاؤ یہان ایک ظالمہ ستم کیش رہتی ہی ای جوان یہ طلسم چہل چراغ سلیمانی ہو یہان کیونکر تیرا آنا ہوا کس ظالم نے تجکو یہان بھیجا اُسکو تیری جوانی اور صورت پر رحم نہ آیا مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی کیون مفت اپنی جان کو برباد کرتا ہی بس معلوم ہوا کہ تو بڑا جوانمرد ہی تو ضرور تجکو رہا کریگا ای جوان تو ایس جا جب میرے مقدر مین رہائی نصیب ہوگی مین رہا ہو جاؤنگا مین کیون اپنے لیے تیری جان لون یہ تو مجکو یقین ہو چکا ہی کہ اب میری رہائی غیر ممکن ہی اسی قید مین تڑپ تڑپکر مرونگا کیونکہ جن لوگون سے یہ امید قوی تھی کہ اگر انکو خبر ہوگی تو میری رہائی کی فکر کرینگے اول تو انکو خبر کیونکر ہوتی وہ کہان اور ہم کہان دوسرے وہ خود مبتلاے بلا ہین مثل ہمارے اور جو عزیز ہین انکو خبر بھی نہین ہی کہ وہ اگر خبر لین بس اب کونسی صورت رہائی کی ہو شاہزادے نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے مین آپکو رہا کرونگا اور اُس ظالمہ کو قتل کرونگا اُس جوان نے جوابدیا کہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے تو بلا مین مبتلا ہو شاہزادے نے کہا کہ مین بلا مین نہین مبتلا ہون بفضل ایزدی مین نے تمام طلسم کو درہم وبرہم کر دیا ہی صرف ایک مرحلہ باقی ہی وہ بھی فتح ہوا جاتا ہی اور ہمارے تو خاندان اور بزرگون کا یہی طریقہ ہی کہ ہر مظلوم وبیکس کی دادرسی کرتے ہین ظالم کو سزا دیتے ہین ہمارے بزرگون نے اکثر طلسم فتح کیے ہین مین اُس خاندان سے ہون کہ جس خاندان کے لوگ کسی بلا کو بلا اور کسی مصیبت کو مصیبت نہین خیال کرتے ہین اور اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم جانتے ہین جبتک اُسکو سرانجام نہین دے لیتے ہین اُسوقت تک اپنے کام کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین بس مین جبتک آپکو رہا نہ کرلونگا اور آپکو آپکے مسکن تک نہ پہونچا لونگا اُسوقت تک براے فتح طلسم نہ جاؤنگا گو میرے عزیز قریب اس طلسم مین قید ہین اور انکی رہائی کے لیے مین نے اِس طلسم کو فتح کیا مگر اب مجھپر فرض ہوا کہ پہلے آپکو رہا کرون اور اُس ظالم کو قتل کرون کہ جسنے آپکو اِس بلا مین مبتلا کیا ہی پھر اُسکے بعد اپنے کام کو جاؤن یہ جو شاہزادے نے کہا تو اُس جوان نے کہا کہ تم کس خاندان سے ہو اور تمھارے کون بزرگ اِس طلسم مین قید ہین انکے حال سے اور نام سے اور اپنے نام سے آگاہ کرو شاہزادے نے جوابدیا کہ پہلے مین آپکو رہا کرلون تاکہ آپکے حواس درست ہون اور آپ اِس بلا سے نجات پائین پھر مین اپنا حال عرض کرونگا اور آپکی کیفیت سنونگا یہ کہکر اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر وہ سنگ گران وزن سینہ پر سے اُس جوان کے اُٹھایا اور الگ پھینکدیا اور قصد کیا کہ طوق وزنجیر توڑ ڈالون کہ اُس جوان نے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا خیر اب تم طوق وزنجیر نہ توڑو بلکہ میرے ہاتھ پانؤن میخون سے کھولدو یہ طوق وزنجیر کوئی چیز نہین ہین مین خود انکو اپنے جسم پر سے دور کرلونگا شاہزادے نے کہا کہ بہت خوب اُس جوان نے کہا کہ مین اِس سنگ گران اور اِن میخون سے ناچار تھا اور ہون ورنہ اِس قید کو توڑ ڈالتا شاہزادے نے اُن میخون سے ہاتھ پانؤن اُس جوان کے کھولدیے وہ جوان اللہ اکبر کہکر اُٹھ بیٹھا اور زور کیا پہلے طوق اور زنجیر پر مگر نہ ٹوٹا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ قید سحر تھی دوسرے وہ ساحرہ اِنکا زور کم کر گئی تھی بالکل طاقت نہ تھی کیونکر ٹوٹتی بہت زور کیا کچھ نہوا آخر ناچار ہو کر رہگئے بس شاہزادے نے اُس طوق وزنجیر وہتھکڑی وبیڑی کو بھی اُس جوان کے جسم سے دور کیا کیونکہ شاہزادے کے پاس لوح تھی جو کہ دافع سحر ہو اور دوسرے اُسکی طاقت پوری تھی کوئی کم نہ تھی بس جب قید کو جسم سے دور کر چکا کہا کہ بسم اللہ بارہ دری مین تشریف لیچلیے اور اپنے حال سے آگاہ فرمایے اور میری حالت سماعت فرمایے وہ جوان یہ طاقت وقوت دیکھکر بہت شرمندہ ہوا اور حیرت سے اپنے دل مین کہا کہ ہم ایسے کم قوت ہوگئے ہو کہ ہمسے یہ طوق وزنجیر نہ ٹوٹ سکے اِس طفل نے توڑ ڈالے

ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہے تو رہا ہونیکی بہت خوشی ہوئی مگر اس امر کا بڑا صدمہ ہوا کہ جسقدر چہرہ فرط خوشی سے
گلنار ہوا تھا اس سے زیادہ زرد ہو گیا یہ حال جو شاہزادے نے دیکھا ارشاد کیا کہ ای جوان پہلے تو بہت خوش ہوئے
اب کیا صدمہ پہونچا کہ چہرہ زرد ہو گیا ہے پہلے چہرہ سرخ ہو گیا تھا کیا کوئی مجھ سے خطا ہوئی جوابدیا کہ مجکو اپنے
حال پر بہت صدمہ ہوا اور افسوس کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہم ایسی ویسی قید کو تو خیال مین بھی نہ لاتے تھے ہان
جو نہ قید گران وزن ہوتی تھی اسکو بھی مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالتے تھے مگر اسوقت یہ قید جو کہ تم ایسے طفل
نے توڑ ڈالی ہو مجسے نہ ٹوٹ سکی شاہزادے نے جوابدیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا ایسا ہو گا مگر اسوقت وہ ٹوٹنے
نہ کا یہ سبب تھا کہ آپ ایک مدت سے قید مین ایک قید کی مصیبت دوسرے فاقہ کشی تیسرے عزیزون سے
جدائی کا صدمہ یہی سبب ہے قوت مین کمی ہو گئی نہ ٹوٹ سکی یہ کوئی مقام رنج و غم نہین ہے آپ کچھ خیال نہ
فرمائیے شاہزادہ اس جوان سے یہ باتین کر رہا تھا کہ وہ ساحرہ جو کہ اسی باغ مین رہتی تھی اور اس جوان
کو قید اسطور سے کیا تھا باہر سیر کو گئی تھی سیر کر کے اپنے باغ مین واپس آئی بارہ دری مین آئی خیال نہین
کیا کہ چلکر اپنے معشوق کو یہان لے آؤن اور اسکی منت و سماجت کرون شاید وہ ہمکنار ہونے پر راضی ہو جائے
ایک مدت سے اسکی مفارقت مین تڑپ رہی ہے بڑا سخت ہے کیسی کیسی حسین و جمیل بنکر اسکے روبرو گئی اور اس سے
درخواست کی مگر اسنے انکار کیا اور راضی نہوا یہ قید گوارا کی مگر میری ہمبستری نہ گوارا کی شاید اسوقت راضی
ہوا گر نہ بھی راضی ہو گا تو باتین کر کے اپنے دلکو تسکین دے لونگی بس یہ تصور کر کے مسند پر سے اٹھی اور اس
کمرے کیطرف آئی کہ جہان وہ جوان قید تھا آکر یہ واقعہ نظر پڑا کہ کمرے کا دروازہ پاٹو پاٹ کھلا ہے اور قفل ٹوٹا ہوا
زمین پر پڑا ہے یہ دیکھتے ہی اسکے حواس جاتے رہے خیال کیا کہ کوئی آکر رہا کر کے لیگیا مگر بڑا زبردست تھا کہ
کہ قفل سحر کو توڑ کے قید سحر اسیر سے رہا کی اور اتنے عرصہ مین لیگیا کہ مین ابھی تو باغ سے سیر کو گئی تھی یہ کون ہو
جو لیگیا اور میرے دل پر داغ جدائی دے گیا گو مین اس سے ناراض تھی کہ وہ میرے کام کا نہ تھا دن و
رات مجکو جلاتا تھا میرے ساتھ ہمبستر نہین ہوتا تھا مین دن رات اسی فکر مین رہتی تھی کہ کیونکہ اسکو اپنے
ہمبستر کرون اور اس آگ کو جو کہ شہوت کی بھڑکی ہوئی ہو اسکو آب وصل سے بے طرف کرون کوئی تدبیر سمجھ مین
پڑتی تھی مگر یہ امر تو تھا کہ جب اسکو دیکھ لیتی تھی تو دو ایک منٹ کو وہ آگ کم ہو جاتی تھی گو بعد پھر زیادہ افروختہ
ہوتی ہو مگر صورت دیکھ کے کچھ دیر تو تسکین ہوتی تھی گو عاجز تھی مگر یہ امر گوارا نہ تھا کہ قتل کرون یا چھوڑ دون ابھی
اسی سبب سے قید کر رکھا تھا مگر یہان بھی اسکا کوئی مرشد آکر لیگیا اپنا کام کر گیا مین اسی سبب سے اسکو لیکر
پردہ دنیا سے پردہ قاف مین آئی وہان بھی نہ رہی اس طلسم مین آکر مقیم ہوئی ایسے مقام پر کہ جہان
کوئی نہین آ سکتا تھا درمیان دو مرحلون کے مکان سحر سے بنایا اور سکونت اختیار کی کیونکہ اس خیال سے
کہ اگر پردہ دنیا پر رہتی ہوں تو اسکے عزیز جسقدر ہین وہ ساحر کش ہین اور یہ خود بھی اگر انکو خبر ہو گئی تو کسی
نہ کسی تدبیر سے رہا کر کے جائینگے لہذا یہان رہنا مناسب نہین ہر پردہ قاف مین گئی معلوم ہوا کہ یہان
بھی رہنا مناسب نہین ہے اس طلسم مین آئی بادشاہ طلسم سے ملی اسکی خوشامد کی تب اسنے اجازت دی
اس یہان قیام کیا مگر اسپر بھی نہ بچ سکا حریف اپنا کام کر گیا ایک مدت سے تو ملتفت تھی دسترس نہ تو تھا
جسکے سے ملا تو اسنے جلایا اسکو غنیمت جانا وہ آج یون ہاتھ سے گیا یہ دل سے باتین کرتی ہوئی اس
خیال سے کہ اندر چلکر تو دیکھو تاکہ معلوم ہو کون لیگیا ہے شاید کچھ پتہ چلے یہ تصور کر کے اندر کمرے کے قدم رکھا
تو اس جوان کی نگاہ پڑ گئی کہا کہ دیکھا جو مین کہتا تھا وہی ہوا کہ وہ لعین آگئی اب کیا ہو گا تیری جان گئی اور
میری بھی تیری جوانی بھی مفت برباد ہو گی ادھر اس ساحرہ نے جو دیکھا کہ ایک جوان میرے معشوق کے پاس

بیٹھا ہوا ہی اور میرا معشوق قید سے رہا ہو یہ دیکھکر اُسکو نہایت غصہ آیا اور خیال کیا کہ اسی نے فیروز آیا ہو بچالا تکار کی
کہ او فیروز سر تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی خوب عین وقت پر پہونچی تو تو اپنا کام کر چکا تھا سامری
نے خوب وقت پر پہونچایا ورنہ تو ضرور اسکو لیجاتا ابتو زندہ بھی بچتا ہی پہلے تجکو قتل کرونگی اسکے بعد اس سے
درخواست ہمبستری کرونگی کیونکہ آج مین بہت بیقرار ہون اب صبر نہین ہو سکتا ہی اگر اسنے آج بھی انکار کیا
تو اسکو بھی قتل کرونگی کیا ضرور ہی ایسے کو زندہ رکھنا جو کہ اپنے کام کا نہو اور ہر وقت جلاتا ہو اور جسکے سبب سے
ہر وقت خوف ہلاکت ہو اُسکو زندہ رکھنا کیا ہی اسکو قتل کر کے اور کسیکو لاؤنگی کہ جو میری آتش شہوت کو بجھا دے اور
ہر وقت میرے ساتھ ہمبستر رہے کسی دیو کو یا قوی جوان کو لاؤنگی یہ جو کہا اور طرف شاہزادے کے چلی اُدھر اُس
جوان نے شاہزادے سے وہ کلام کیے اور کہا کہ وہ تمھاری طرف آتی ہی شاہزادے نے بھی اُسکی صدا سُنی ایک مرتبہ
پلٹ کر دیکھا کیونکہ وہ منھ اُس جوان کیطرف کیے ہوئے بیٹھا تھا اُدھر پشت تھی جیسے ہی رخ پھیرا ایک برق تیغ
شاہزادے نے دیکھا کہ ایک عورت سیاہ فام موٹے موٹے ہونٹھ بڑے بڑے دانت دہانہ بڑا سا قد طویل بال
چھوٹے پستان بڑے بڑے جیسے کدو دراز لنگا پہنے ہوئے نیلی چادر سر پر میری طرف چلی آتی ہی گو وہ اپنی دانست
مین خوبصورت بنی ہوئی تھی مگر شاہزادے کو بسبب لوح کے بدصورت دکھائی دیتی تھی اُسکے سحر کو کہ جسکے سبب
سے وہ خوبصورت بنی تھی برطرف کر دیا تھا شاہزادے نے اُسکو دیکھکر لاحول پڑھی یہ بھی دیکھا کہ وہ کوئی ہزار برس
کی تھی بال سر کے سفید تھے اُدھر اُسنے جو شاہزادے کو دیکھا اور رخ پر نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک جوان قوی ہی
گو ابھی سن کم ہی مگر ہاتھ پاؤن خوبصورت ہین چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی بس دیکھنا تھا کہ فریفتہ ہو گئی
دلمین کہنے لگی کہ اگر یہ راضی ہو جائے تو اس سے خوب مزا ملیگا اور خوب شہوت کو یہ کم کر دیگا کیا خوبصورت
جوان ہی اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہی اور کم سن بھی ہی اس سے خوب مطلب نکلیگا بار بار اسے قتل چاہتی
تھی یا ایک مرتبہ پکاری کہ او جانی تم میرے پاس کو آؤ تاکہ مین تمکو گلے سے لگاؤن خوب پیار کرون اپنے دل
کی حسرت نکالون تیری صورت دیکھکر میرے دل سے اس جوان کی الفت جاتی رہی دوسرے میرے کام کا
بھی نہین ہی تو جو میرے ساتھ ہمبستر ہوگا تو خوب مزا ملیگا مین تجکو اپنے سے کسی وقت نہ جدا کرونگی ہر وقت
ساتھ رکھونگی اگر تو میری ہمبستری قبول کریگا مین تجکو بادشاہ ہفت اقلیم کر دونگی اے جوان تجکو دیکھکر میری آتش
شہوت مے اور ترقی کی میرا جی چاہتا ہی کہ تو مجھ سے اسی مقام پر ہمبستر ہو اور اس جوان کو جلا اور میرے
لب و رخسار کے بوسے لے تیرے اوپر اپنے کو وقف کرتی ہون تیرا جسوقت جی چاہے میرے ساتھ ہمبستر ہونا
مین کبھی انکار نہ کرونگی یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ او لکاتہ خیر اسی مین ہی کہ میرے سامنے سے دور ہو
کیا بیہودہ بکتی ہی تو تو ایسی ہی جیسے سیاہ آندھی ہی اگر زیادہ کچھ بکے گی تو میرے ہاتھ سے ماری جائیگی اپنی جان
کو غنیمت جان اور یہان سے چلی جا تو نے مجکو بھی کوئی اور تصور کیا ہی بڑی تو فاحشہ ہی کہ لوگون کو سحر سے اُٹھا لاتی ہی
اور اُنسے فعل ناجائز کی درخواست کرتی ہی اگر وہ انکار کرتے ہین تو اُنپر ظلم و ستم کرتی ہی جیسے اس جوان کو رکھا کیا ہی
جو تیرے پھندے بن سکے وہ کر مجکو فریب دیتی ہی اگر ایک بھی تو نے قدم آگے رکھا تو یاد رکھنا کہ وہ تلوار مارونگا کہ مثل خیار تر کے
دو ہو کر گر پڑیگی اُسنے کہا کہ اے جان جہان تو کیا کہتا ہی دیکھ مثل اس جوان کے پچھتائیگا مجھ ایسی حسینہ و جمیلہ عورت
اور محبت کرنیوالی نہ پائیگا جو تیرا جی چاہے کہہ لے ابتو مین تجکو دل دیچکی ہون اگر گالیان دیگا تو برا نہ مانونگی مگر ہان
اپنے وصل سے شاد کر میری آتش شہوت کو اپنے آب وصل سے بجھا دے میرے گلے سے لگ جا میرے لب و
عارض کے بوسے لے شاہزادے نے پھر وہی کلمہ کہا اور غرا رون گالیان دین تلوار لیکر اُٹھا کہ تو نہین سنتی
بیہودہ بکے جاتی ہی اُسنے کہا اے یہ سر کاٹ لے دیکھ مین اف بھی کرتی ہون مین تو تیرے اوپر مرتی ہون جو تیرا

جی چاہے وہ ظلم کر مگر اپنے وصل سے دل شاد کر سچ ہے کہ معشوق ہمیشہ عاشق پر ستم کرتے ہین شاہزادے نے کہا کہ دیکھو مین ایسا اپنے وصل سے تیرے دل کو شاد کرتا ہون اور تیری آتش شہوت کو بجھاتا ہون کہ تو بھی کیا یاد کریگی جاتی کہان ہے ایسا تجھکو خوش کرونگا کہ پھر کبھی تجھکو مرد کی خواہش نہوگی یہ کہتے ہوئے اُسکی طرف چلے اُس جوان نے کہا کہ اے شاہزادے یہ کیا کرتا ہے ارے وہ ساحرہ ہے اسکے پاس نہ جا وہ سحر کردیگی تو بیکار ہو جائیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ اسکا جو میرا کیا کرتی ہین اسکو ہمبستری کا مزا چکھادون یہ جو بار بار کہہ رہی ہے کہ میرا دل شاد کر تیز تو تلوار علم کرکے چلے اُدھر اُسنے خیال کیا کہ یہ بچہ ہے اسکو وار کرنے دے جب یہ وار کرے تو سحر کرنا اسکا ہاتھ خشک ہو جائیگا قوت کم ہو جائیگی بس اسکو قید کرنا جب قید کی ایذا ہوگی خود راضی ہوگا یہ دلمین خیال کرکے کہا کہ لے یہ سر حاضر ہے کاٹ دے اچھا ہے کہ اس عذاب سے نجات پالون کہ مین تو تیرے اوپر مرون اور تو مجھ خیال نہ کرے اس جلنے سے اسوقت کا مرنا بہتر ہے یہ کہکر سر جھکالیا اور کھڑی ہوگئی چپکے چپکے کچھ بڑبڑانے لگی اُدھر شاہزادہ تلوار تول کر اُسکے برابر پہونچا اُسنے سحر کیا کہ ہاتھ اسکا خشک اور قوت اسکی کم ہو جائے مگر اُسکے سحر نے بالکل شاہزادے پر بسبب لوح طلسم کے اثر نہ کیا اسنے جو دیکھا کہ میرے سحر نے اسپر اثر نہ کیا اور وہ قریب آگیا ایک مرتبہ سر اٹھا کر کہا کہ تو بڑا بیرحم ہے تیری اس حالت پر بھی تجھکو رحم نہ آیا بدون سزا پائے ہوئے یہ تیری سرکشی نہ جائیگی لے خبردار ہو جا مین حربہ کرتی ہون یہ کہکر چند دانے ماش کے اُس گوہر دریاے شجاعت پر مارے وہ سب بخار ہوگئے بالکل انھون نے اثر نہ کیا اب تو یہ اور پریشان ہوئی مگر اپنے حواس درست کرکے ایک گولہ جوڑے سے نکالا شاہزادے پر مارا وہ پاس شاہزادے کے آکر سرد ہوکر رہ گیا بس اسنے یہ جو ماجرا دیکھا اپنے ہاتھ کو دیکھا اور سحر کرکے کہا کہ کیا سبب ہے جو اس جوان پر سحر نہین اثر کرتا ہو کف دست پر تحریر پایا کہ آگاہ ہو کہ یہ فاتح طلسم ہے اسکے پاس لوح طلسمی ہے اسپر تیرا سحر نہ اثر کریگا تو بیکار کوشش کرتی ہے اپنی جان لیکر بھاگ ورنہ قتل ہوگی یہ جو تحریر پایا کف دست پر بہت گھبرائی قصد بھاگنے کا کیا کہ بھاگ جاؤن شاہزادہ قریب آچکا تھا فرار ہو بیکار رستہ نہ ملا مجبور ہوکر زمین پر لوٹ گئی اور شیر ببر کی صورت بنکر شاہزادے پر حملہ آور ہوئی شاہزادے نے جھپٹ کر جو تلوار کا وار کیا عکس لوح جو اسپر پڑا اسکی صورت بدل گئی دیکھا کہ ہاتھ پاؤن زمین پر ٹیکے ہوئے مثل کتے کے یہ کتیا چلی آتی ہے یہ تو اپنے خیال مین شیر بنی ہوئی ہے وہان شکل تبدیل ہو چکی تھی اور شاہزادے کی تلوار بھی چل چکی تھی جیسے ہی اُسنے قصد کیا بچہ ہارون اُدھر تلوار کر گیا وہ بچہ پڑی تلوار کا پڑنا تھا کہ دو پرکالہ ہوئے تلوار اُسکی کمر کو کاٹ کر زمین پر آئی وہ دو ہوکر گری شور و غل اور گیر و دار پیدا ہوا تاریکی ہوگئی اور یہ مرکر گرتی اُدھر وہ باغ و عمارت گرنے لگی کل باغ و بارہ دری دھوان ہوکر اڑ گئی تاریکی چھاگئی بعد تھوڑے عرصہ کے صدا آئی کہ کشتی مرا کہ نام من حریر جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی برطرف ہوئی شاہزادے اور اُس جوان نے دیکھا کہ نہ وہ باغ ہے نہ وہ بارہ دری نہ وہ کرہ ہم دونون آدمی صحرا مین ایک ریگ کے چبوترے پر کھڑے ہوئے ہین اور لاش اُس ساحرہ کی پڑی ہوئی ہے بس اُس جوان نے دوڑ کر شاہزادے کو گلے سے لگایا چشم و ابرو پر بوسہ دیا اور کہا کہ اے گل گلشن شجاعت واے گوہر صدف جرأت وہمت جلد بیان کر کہ تو کون ہے اور تیرا کیا نام ہے تجھ سے تو خون عزیزی اور بو قرابت کی آتی ہے راوی نے بیان کیا کہ جب سے اُس جوان نے شاہزادے کو دیکھا ہے ایسی محبت پیدا ہوئی ہے کہ جیسے باپ کو پسر سے ہوتی ہے یہ جی چاہتا ہے کہ اسکو کلیجہ مین جگہ دون گرد پھرون آخر کو نہ تاب رہی گلے سے لگا لیا اور پیار کیا اور حال دریافت کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین تو اپنا حال عرض کرونگا پہلے

آپ اپنے نام نامی اور اسم گرامی سے اور اس حال سے کہ کس خاندان سے ہین اور یہ واقعہ کیا ہے اور کب سے آپ اس لکاعہ کی قید مین ہین اور کیونکر اسکے ہاتھ لگے کیونکہ مجھکو بھی آپ سے بوے محبت کے آتے ہوئے معلوم ہوتی ہے اور رابطہ الفت ہو گئی ہے اسطور کی کہ جیسے خورد کو بزرگ سے ہوتی ہے اور آپکی صورت اور روے مبارک میرے چند بزرگون سے بہت مشابہ ہے مین خود اسوقت سے حیران ہون کہ آپ کون بزرگوار ہین اس جوان سے نے جواب دیا کہ اے راحت و آرام قلب ناشاد ان تو بھی میرے خاندان کے لوگون سے بہت مشابہ ہے اور جنکے مشابہ مین ہون ان تمھارے بزرگون کے کیا نام ہین مجھکو آگاہ کر و شاہزادے نے کہا کہ اگر گستاخی نہ ہو تو مین عرض کرون اس جوان نے کہا کہ شوق سے جو کچھ کہنا ہو کہو مجھکو کسی بات مین عذر نہین ہے اگر جان کے خواستگار ہو گے تو جان تک حاضر ہے تمنے میرے اوپر بڑا احسان کیا ہے شاہزادے نے جواب دیا کہ بس یہ عرض ہے کہ پہلے آپ اپنے حال سے آگاہ فرمایئے پھر مین اپنا حال عرض کرونگا اسوقت اس جوان نے کہا کہ بیان کرون تو مجھکو بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم غریبون کی کمک کرتے تھے اور اب وہ زمانہ ہے کہ ہماری دوسرے کمک کرتے ہین ہم ناچار و مجبور ہین اب اپنا حال ظاہر کرکے اور بزرگون کا انکو بھی بدنام کرنا ہے شاہزادے نے فرمایا ہے کہ تمکو بڑا آپکو خداوند کریم کی اپنے حال سے آگاہ فرمایئے اس جوان نے کہا کہ تمنے جو سنا ہو کہ حمزہ صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان جو کہ زوج آسمان پری تھے وہ میرے پردادا تھے مین خاندان صاحبقران سے ہون میرے جد بزرگوار کا نام علمشاہ عالی شان تھا جو کہ قاتل کپتان فرنگی تھے اور فرزند رشید صاحبقران تھے اور میرے پدر بزرگوار کا نام ملک قاسم تھا جو کہ فاتح طلسم افراسیابی تھے مین ملک قاسم کا فرزند رشید ہون میرا نام ملک ایرج نوجوان ہے مین بدنام کرنیوالا نام بزرگون کا ہون آجتک میرے بزرگون کی اور نہ میری کسی دوسرے نے کمک کی سوائے آج کے اے جوان آگاہ ہو کہ بعد قتل ہونے لقاے بے بقا کے صاحبقران اول خانہ کعبہ تشریف لیگئے انکے فرزند امیر ثانی صاحبقران ہوئے ہم سب لوگ انکے ہمراہ رہے بس ایرج نوجوان نے ابتدا سے حال صاحبقران اول و ثانی سب بیان کیا اور کہا کہ میرے کئی فرزند ہین جنمین دو بہت زبردست ہین ایک نامدار رستم ثانی اشجع جنھون نے طلسم فتح کئے ہین دوسرے کا نام شہریار ہے عالیوقار ہے اور تم میرے اسی فرزند رستم ثانی سے مشابہ ہو اور شہریار سے ایرج نوجوان نے کل حال اپنے خاندان کا اور کل واقعات بیان کیے اور کہا کہ اے جوان میرا واقعہ یہ ہے کہ جب صاحبقران ثانی بعد قتل زمرد ثانی و توسج حرامی کے مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجانے لگے انمین مین بھی تھا سبب اسکا یہ تھا کہ صاحبقران ثانی نے خلاف قاعدہ بدیع الملک نوجوان کو جو کہ نورالدہر پسر بدیع الزمان کا فرزند ہے اپنا جانشین کیا اور صاحبقران ثالث کا خطاب دیا بس یہ امر ہم سب دستنپیون سے ناگوار ہوا مگر حکم صاحبقران سے مجبور تھے مین تو ہمراہ صاحبقران کے کعبہ کو روانہ ہوا میرا فرزند رستم ثانی بھیلہ تسکار رہا گیا شہریار میرا دوسرا فرزند فرنگستان مین تھا اسکو اس حال کی خبر تھی ایرج نوجوان نے اپنی اور علمشاہ ولی اور ملک قاسم و رستم ثانی و شہریار کی بڑی بڑی بہادری بیان کی سوا اسکے اور سب کی بھی تعریف کی جبکہ صاحبقران ثانی صحراے کاج باج مین پہونچے وہان خیمہ وغیرہ برپا ہوئے سب اترے رات کو ساحرون نے جو کہ بہت بڑے دشمن تھے ان خیمون اور صحرا مین آگ لگا دی جب ہم سبکو معلوم ہوا تو ہم سب منتشر ہوئے نورالدہر بھی ہمراہ صاحبقران تھے مین اور نورالدہر ایک طرف اس آگ سے نکل چلے اب ہمکو حال صاحبقران نہین معلوم کہ انپر کیا گذری ہم دونون

آدمی عالم بدحواسی مین اُس عالم شب مین آگ سے نکلکر راہی ہوے اور اپنے ساتھ والونکو تلاش کرنے لگے اور فتراک گل کرنیکی کرنے لگے چنانچہ جدھر جاتے تھے سوائے صدا کے کچھ سنائی نہین دیتا تھا اور چارون طرف آگ لگی ہوئی تھی پریشان پھر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی اور چشم مین بڑی خیرگی ہوئی مین سنبھلنے نہ پایا تھا کہ ایک پنجہ میرے کمر مین پڑا اور مجکو لیکر ہوائے آسمان ہوا بسبب کثرت ہوا اور بلندی کے مین بیہوش ہوگیا اب مجکو خبر نہین کہ میرے بعد صاحبقران پر کیا گذری اور نورالدہر پر اور کون اُس آگ سے بچا اور کون ہلاک ہوا واللہ اعلم اب جو مجکو ہوش آیا تو مین نے اپنے کو اس باغ مین پایا کہ جہان سے تمنے مجکو رہا کیا مین نے خیال کیا کہ مین آگ مین جل گیا اور میری روح کو ملک الموت لاکر بہشت مین چھوڑ گئے مین سیر باغ کرنے لگا کہ ایک طرف سے چند عورتون کے بولنے کی آواز آئی مین ادھر کو چلا جب سب نے مجکو دیکھا نامحرم نامحرم کہکے میرے پیچھے دوڑین چنانچہ اُنمین ایک نازنین نظر آئی میرا دل اُسپر آگیا وہ میرے اوپر فریفتہ ہوئی بعد گفتگوے بسیار مین اُسکے ہمراہ بارہ دری مین آیا اُسنے صحبت عیش آراستہ کی مجکو شراب پلائی مین نے سوال اسلام کیا اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہون بس جب مین شراب پیکر خوش ہوا اُسوقت تخلیہ ہوگیا مین اُس سے ہمکنار ہونے کے قصد سے اور بوسہ لینے کے ارادے سے اُسکے قریب آیا اور منھ اُسکے قریب لیگیا ایسی بو بدآئی کہ میرا دماغ متعفن ہوگیا غشیان کی نوبت پہونچی مین الگ ہٹ بیٹھا اُسنے سبب پوچھا مین نے بیان کردیا کہ تیرے منھ سے بو بدآتی ہے تو ساحرہ ہے مین تجھ سے ہمکنار نہین ہوسکتا ہون ہمارے مذہب اور ہمارے خاندان مین ساحرہ سے ہمبستر ہونا ناجائز ہے اُسنے بہت منت سے کہا کہ میرا نام حریر جادو ہے اور مین خاندان دمامہ جادو سے ہون دمامہ میری نانی تھی مین دختر ہون سرمایہ جادو کی مین ایک مدت سے تیرے اوپر عاشق تھی مگر موقع نہ پاتی تھی چنانچہ صحرائے کاج باج مین جب آگ لگی اور تو پریشان ہوکر نکلا تو مجکو موقع ملا مین پنجہ بنکر لے آئی یہان پردہ قاف مین اور تو طلسم جبل چراغ سلیمانی مین ہے اور اگر مجکو ناراض کرکے نکل جائیگا تو بھی تیری رہائی غیر ممکن ہے بس اپنے وصل سے میرے دلکو شگفتہ کر مین نے کہا کہ یہ تو ہرگز نہوگا اُسنے کہا کہ مین اِس خوف سے یہان آکر مقیم ہوئی کہ تیرے بزرگ ساحرہ و ساحر کش ہین کہین ایسا نہو کہ وہ خبر پاکر آئین اور مجکو قتل کرکے تجکو رہا کرلیجائین بس یہان تو نہین سکتے ہین نہ میرے حال سے خبردار ہوسکتے ہین یہ جو اُسنے کہا مجکو زندگی اور رہائی سے ناامیدی ہوگئی خاموش ہو رہا وہ دوسری طرف سے اِس قصد سے چھری کہ گلے سے لگائے مین نے اُلٹا ہاتھ مارا کہ اُسکے منھ سے خون نکلا تلوار لیکر اُسپر چلا اُسنے سحر کیا کہ میری طاقت بالکل زائل ہوگئی اور ہاتھ میرا خشک ہوکر رہگیا اُسنے پھر مجھ سے سوال وصل کیا اُسنے مجھ سے عاجز ہوکر اِس کمرے مین قید کیا اُسدن سے یہ اُسکا دستور تھا کہ دن بھر مین دو ایک مرتبہ مجکو اپنے روبرو بلاتی تھی اور سوال وصل کرتی تھی جب مین انکار کرتا تھا ہر قسم کی اذیت دیتی تھی مین بلا مین مبتلا تھا ایکدن اُس لکاتہ نے کہا کہ آج طلسم مین تمہارا فرزند رستم ثانی قید ہوکر آیا ہے اور بادشاہ طلسم نے قیدخانہ طلسمی مین قید کیا ہے مجکو بڑا صدمہ ہوا اور مین نے کہا کہ یہ جھوٹ کہتی ہے وہ کہان اور یہ طلسم کہان وہ پردہ دنیا پر ہے یہ پردہ قاف ہے پھر خیال آیا کہ شاید یہان کسی ضرورت سے کسی دیو کے مقابلہ کیلیے آیا اور اسیر ہوگیا ہو اُسکے چند سال کے بعد اُس لکاتہ نے کہا کہ تمہارا دوسرا فرزند شہریار عالیوقار قید ہوکر آیا ہے مجکو اور زیادہ صدمہ ہوا مین نے اُس سے کہا کہ مجکو اُسوقت یقین تیرے کہنے کا آئیگا کہ جب تو مجکو دکھلا لائیگی اُسنے کہا کہ اچھا بس اُسنے کیا تدبیر کی کہ دربانان قیدخانہ سے ملاقات پیدا کی مین جب سامنے آتا تھا یہ سوال کرتا تھا کہ تو دکھا نہ لائی وہ کہتی تھی تدبیر کرتی ہون بس جب خوب راہ و رسم باہم ہوگئی ایکدن مجھ سے کہا کہ آج تم

جلو مین تمکو ان دونون قیدیان طلسم کو دکھلاؤن مین نے دربانان زندان کو راضی کر لیا ہی مگر ایک شرط ہی اگر تم قبول کرو مین نے کہا کہ وہ کیا شرط ہی اُسنے کہا کہ مین تمھاری آرزو برلاتی ہون تم میری آرزو برلانا اپنے وصل سے شاد کرنا مین نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتے ہو تو پھر یہ نہ لیجائیگی مصلحت یہ ہی کہ اِسوقت اقرار کر لو مین نے اقرار کیا وہ مجکو تخت سحر پر سوار کر کے زندان طلسمی مین لائی مین نے دیکھا کہ ہزارون آدمی قید ہین انہین میرے دونون فرزند رستم ثانی و شہریار بھی طوق و زنجیر پہنے گرفتار بیٹھے ہوئے ہین مین اُنکو دیکھکر حیران ہوا اور وہ مجکو اُنھون نے سلام کیا مین نے دعا دی اور اشارے سے پوچھا کہ تم یہان کیونکر اسیر ہو کر آئے اُنھون نے اشارے سے جواب دیا کہ کیا عرض کرین یہی سوال اُنھون نے مجھسے کیا مین نے یہی جواب دیا وہ یہ حیران ہو ہوکر دیکھ رہے تھے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران طرف خانۂ کعبہ کے گئے تھے یہان کیونکر پہونچے مین یہ حیران ہو ہوکر دیکھ رہا تھا کہ یہ تو پردۂ دنیا پر اپنے لشکرون مین تھے یہان کیونکر آئے الغرض وہ لکاتہ مجکو لیکر وہانسے اپنے باغ مین چلی آئی مجھ سے کہا کہ اب تم وعدہ وفا کرو مین نے انکار کیا وہ بہت برہم ہوئی اور پھر مجکو قید کیا مین نے کہا کہ تو مجکو بھی اُسی قیدخانہ مین قید کر جواب دیا کہ ہان تم سب ملکر میرے قتل کی فکر کرو اور مجکو ہلاک کرو بس تم یہان تڑپو اُنکے لیے وہ تمھارے لیے وہان تڑپین دوسرے تم میرے قیدی ہو کوئی بادشاہ طلسم کے قیدی نہین ہو جو قیدخانۂ طلسمی مین قید کیے جاؤ وہ تو قیدی طلسم ہین بس مین خاموش ہو رہا اور اُسدن سے قید مین بسر کرنے لگا وہی طریقہ تھا کہ ہر روز بلا کر مجھسے سوال وصل کرتی تھی جب مین انکار کرتا تھا تو اذیت دیکر قید کرتی تھی اِسی طریقہ سے کہ جسطور سے تمنے دیکھا خدا سے ہر روز اپنی رہائی کی دعا کرتا تھا اور یہی دعا تھی کہ اگر رہائی مقدر مین نہین ہی تو ملک الموت کو حکم ہو کہ وہ روح قبض کر لے کہ خداوند کریم نے میرے حال پر رحم فرمایا کہ تمنے آکر اِس بلا سے نجات دی اور اُس ساحرہ کو قتل کیا یہ میرا واقعہ تھا جو کہ مین نے بیان کیا اب تم اپنے حال سے آگاہ کرو راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو رستم ثانی نے دوسرے دن خواب مین اپنے پدر سہراب ثانی سے کہا تھا کہ تمھارے جد نامدار بھی اِس طلسم مین قید ہین اور وہ بھی مبتلاے بلا ہین یہ کوئی اعتراض نہ کرے کہ رستم ثانی کے پاس یعنے قیدخانۂ طلسمی مین تو وہ قید نہ تھے بلکہ دوسرے مقام پر تھے پھر کیونکر رستم ثانی کو معلوم ہوا اور اُنھون نے سہراب ثانی کو خبر دی اِسطور سے معلوم ہوا تھا کہ جو کہ مین نے تحریر کیا اور یون باہم ملاقات ہوئی اور ایرج نوجوان نے اشارے سے کہا تھا کہ مین اِس ساحرہ کی قید مین ہون وہ بھی رستم ثانی نے سہراب ثانی سے کہا تھا ایرج نوجوان آٹھ برس قید حریر جادو مین مبتلا رہے بعد آٹھ برس کے سہراب ثانی نے حریر جادو کو قتل کر کے رہا کیا یہ جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب جب یہ سوال ایرج نوجوان نے سہراب ثانی سے کیا کہ تم اپنا حال بیان کرو اور سہراب ثانی کو یہ امر بخوبی بیان ایرج نوجوان سے ثابت ہو گیا کہ یہ میرے جد بزرگوار ہین میرے والد رستم ثانی کے پدر عالیمقدار ہین ملک قاسم کے فرزند ارجمند ہین حمزۂ صاحبقران کے جگر بند ہین اکثر اپنی مان کی زبانی سُنا بھی کرتا تھا کہ ایرج نوجوان تمھارے دادا ہین وہ یہ کہا کرتی تھین شہریار عالیوقار سے بھی سُن چکا تھا اور صورت سے بھی مشابہ پایا اور کل حال بھی سُنا بس دوڑکر قدمون پر گر پڑا اور قدم چومے اور یون عرض کرنے لگا کہ مجکو نہ معلوم تھا کہ آپ میرے جد بزرگوار ہین ورنہ مین کبھی اسقدر دیر آپکے رہا کرنے مین نہ کرتا گو مجکو حیرت تھی کہ یہ تو بالکل میرے باپ اور عم کے مشابہ ہین ضرور اُنکے خاندان سے ہین کوئی میرے بزرگ ہین یہ نہ معلوم تھا کہ میرے جد نامدار ہین میری خطا کو معاف فرمائیے ای جد نامدار مین آپکے نور نظر سرور قلب و جگر فرزند ارجمند شہرۂ آفاق رستم ثانی کا فرزند ہون اور آپکا ادنا غلام ہون میرا نام سہراب ثانی ہی

مین پردۂ قاف مین ملکہ مضراب پری دختر اخضر پریزاد حاکم پردۂ نجم قاف کے بطن سے پیدا
ہوا ہون یہ جو سہراب ثانی نے کہا ایرج نوجوان پہلے ہی سے حیران تھے کہ یا کون جوان ہی جو کہ بالکل
مشابہ ہی رستم ثانی و شہریار سے بس یہ جو سہراب ثانی نے عرض کیا ایرج نوجوان نے اپنے خاندان
کی علامتین بھی سب سہراب ثانی مین پائین خوش ہو کر گلے سے لگایا مبارکباد دی اور فرمایا کہ تم میرے
نور نظر ہو مین نے جب سے تمکو دیکھا تھا حیران تھا کہ یہ میرے فرزند رستم ثانی کے ہم شکل ہین اور میرے
خاندان کی نشانیان بھی موجود ہین اور یہ قدرت و جرأت و ہمت سواے خاندان صاحبقران کے کسی مین
نہین ہی ضرور یہ میرے خاندان سے ہی اسی سبب سے مین زیادہ تر استفسار حال کی کوشش کرتا تھا
اور تمھاری محبت بھی میرے دلمین پیدا ہو گئی تھی خون عزیزی بھی رگون مین جوش مار رہا تھا یہی جی چاہتا
تھا کہ تمکو گلے سے لگاؤن اپنی جان نثار کرون شکر ہی اس خداے کریم کا کہ تم میرے پوتے نکلے اور کسی غیر کا
میرے اوپر احسان نہوا کہ یہ جوان دست راستون مین سے ہی اور انکا احسان میرے اوپر ہو مگر خدا نے اس
امر سے بچایا کہ تم میرے لخت جگر کے پارۂ دل ہو یہ کہکر خوب سر و چشم پر بوسے دیے اور فرمایا کہ تم اس حال سے
آگاہ کرو کہ میرا فرزند رستم ثانی پردۂ قاف مین کیونکر آیا اور اس طلسم مین کیونکر اسیر ہوا سہراب ثانی
نے عرض کیا کہ واقعہ یہ ہی اور یون مین نے سنا ہی اور جو کچھ میرے روبرو گذرا ہی کہ جب صاحبقران ثانی
بدیع الملک کو صاحبقران فرما کر خانۂ کعبہ تشریف لیگئے اور یہ خبر میرے والد کو ہوئی انکو بڑا صدمہ ہوا
بس انھون نے یہ خیال فرما کر کہ بدیع الملک میرے ہم چشم تھے اور میرا دنگل اور انکا مقابل مین بارگاہ
مین بچھا تھا یا اب مین انکی اطاعت کرون لبس فقیر ہو کر اپنے لشکر سے نکل گئے راوی نے بیان کیا ہی کہ
سہراب ثانی نے رستم ثانی کا فقیر ہو کر نکلنا شہر زرین حصار مین پہونچنا اور صیقل کشتی گیر کو قتل کرنا
تقبل دیو پر در کو زیر کرنا اور بادشاہ کا خوش ہو کر اور فقیر جان کر عزت کرنا انکا بیرون شہر تکیہ بنوا کر
قیام کرنا بعد مدت کے سب اہل شہر کو مسلمان کرنا بیان کیا اور کہا اسی زمانہ مین پردۂ قاف مین اخضر
پریزاد کی دختر مضراب پری پر دیو ہامان عاشق ہوا اور بادشاہ سے پھر گیا بس سہراب نے دیو
ہامان کا مقابلہ کرنا اخضر کا شکست کھا کر قلعہ بند ہونا سرورجنی کا زائچہ کر کے بیان کرنا کہ پردۂ دنیا پر
ایک فقیر ہین اگر وہ آئین تو اسکو زیر کرین اور تعریف کرنا اخضر کا دیو روانہ کر کے بموجب نشان دینے
سرورجنی رستم ثانی کو اٹھوا منگوانا انکا آنا اور کل حالات دربارہ دیو ہامان کے نامہ بر کو ہلاک کرنا رستم
کا اور مقابلہ کر کے اسکو مجروح کرنا اسکا بھاگنا رستم کا چشمۂ تشنگان پر براے سیر ہمراہ مضراب پری جانا
دیو مشتعال مون دیو ہامان کا جا کر مقابلہ کرنا رستم ثانی کے ہاتھ سے ہلاک ہونا شہر مین آنا بصلاح سرورجنی
مضراب پری کے ساتھ رستم ثانی کا عقد ہونا پھر ہامان کا آکر مقابلہ کرنا اور زیر ہونا اور مکر سے اطاعت
کرنا اپنا پیدا ہونا رستم ثانی کا شکار پر جانا دیو ہامان کا دھوکا دیکر اسیر طلسم کرانا عرض کیا کہ اسطور سے
میرے والد اسیر طلسم ہوئے وہ اس زمانہ مین میرا سن چار برس یا پانچ برس کا تھا سب کا یہ حال سنکے رنج و غم کرنا
ہامان کا پھر منحرف ہو کر لشکر کشی کرنا پھر سرورجنی کا زائچہ کرنا اور بیان کرنا کہ اس لڑکے پر اور ایک فقیر اسی خاندان
کا ہی اسکو اگر طلب فرمائیگا وہ آکر دیو ہامان کو زیر کریگا اور اس جنگ کو سر کریگا اخضر کا پھر دیو کو روانہ کرنا اسکا شہریار
کو لیکر آنا دیو ہامان کا قلعہ پر یورش کرنا اخضر پریزاد کا سہراب ثانی کو بہانہ سے براے شکار روانہ کرنا بیان
کیا اور عرض کیا کہ مجکو نانا جان نے فریب دیکر شکار کو روانہ کر دیا اپنا شکار مین مصروف ہونا صدا توپ کی
کان مین کرنا ایک دیو سے حال دریافت کرنا شکار رمنا اپنا اسیر خفا ہونا اسکا سب حال بیان کرنا سن اپنا

اُسی دیو کی یا دوسرے کی پشت پر سوار ہو کر معرکۂ جنگ مین اُسوقت پہونچنا کہ جب ہامان لب خندق پہونچ چکا تھا اہل قلعہ کا دعا مین مصروف ہونا اُس سے اپنا مقابلہ کرنا اُسکے ہاتھ سے زخمی ہونا اور حالت زخمداری مین اُسپر تلوار لیکر حملہ کرنا اُسکا بھی حملہ آور ہونا کہ شہریار کا آکر پہونچنا مع سیارۂ ثانی کے اور اُس دیو سے مقابلہ کرکے زیر کرنا اُسکا کہ جس سے مسلمان ہونا اور سب پر یہ حال ظاہر ہونا کہ یہ برادر ہین رستم ثانی کے اخضر پریزاد کا خوش کرنا لشکر ہامان کا شکست کھاکر فرار کرنا اخضر کا شہر مین داخل ہونا جشن خوشی کرنا شہریار عالیوقار کا اپنی بھاوج سے ملنا حال اپنے برادر رستم ثانی کا دریافت کرنا اور سنکے بہت افسوس کرنا اپنا اُنسے حال دریافت کرنا اُنکا بیان کرنا کہ مین قلعۂ قمربخش پر لڑ رہا تھا کہ تمھارے باپ کا لشکر پہونچا مین نے خود اُنکے سپہ سالار سے اُنکا حال دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ وہ فقیر ہو کے لشکر سے نکل گئے اس سبب سے کہ شہزادہ بدیع الملک لشکر کے صاحبقران ہوئے ہین بس مین تلاش برادر مین فقیر ہو کر نکلا اُنکے لشکر کو قلعۂ قمربخش پر مقیم کرا کے اُس جنگ کو فتح کرکے بس جو شہریار سے سُنا تھا کہ شہریار کا بھی شہر زرین حصار زرین وقت پہ پہونچا جبکہ زرنگار شاہ و خورشید تاج بخش نے زردہ مان تاجدار پہ نرغہ کیا تھا اُنکا ان لشکر حریف کو شکست دیکر مسلمان کرنا اور داخل قلعہ ہونا اسد ثانی کو قید زرنگار شاہ سے رہا کرنا اسد ثانی کا اپنا لشکر لیکر چلا جانا اُنکا یعنے شہریار کا اُسی جگہ پہ آکر مقیم ہونا بیان کیا اور کہا کہ عم نامدار اسطور سے یہان تشریف لائے اور سیارۂ ثانی کے آنیکی حالت اور اپنا شہریار سے فنون سپہ گری تعلیم پانا دیو ہامان کا شہریار کو بھی لیجا کر دھوکھا دیکر اسیر طلسم کرانا اور لشکرکشی کرکے آنا اپنا نکلکر اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو قتل کرنا لشکر کو شکست دینا بعد فتح جشن کرنا بعد انفراغ جشن آرام کرنا رستم ثانی کا خواب مین آکر بشارت کرنا اور یہ بھی کہنا کہ تمھارے جد نامدار بھی قید ہین اس طلسم مین بس اپنا رات کو بدون آگاہی مان اور نانا کے برائے فتح طلسم روانہ ہونا راہ مین شیر کو مارنا دیو دراز قد کو قتل کرنا سلیمان سے ملاقات ہونا صعوبات راہ اُسکے فرزند و دیگر پریزادون کو قید طلسم سے رہا کرنا مرحلۂ قادان و مرحلۂ مینار رنگ و مرحلۂ گرد باد و مرحلۂ داغان و خوکان کے فتح کرنیکا حال و لوح کے دستیاب ہونیکا حال اور اسطرف کو بر آ فتح مرحلۂ خراسان روانہ ہونیکا سب بتفصیل اور کل واقعات جو کہ جلد اول مین بابت رستم ثانی و شہریار و پردۂ قاف کے گذرے تھے سب بیان کیے ایرج نوجوان سنکے بہت خوش ہوئے سہراب ثانی نے عرض کیا کہ اسطور سے والد بزرگوار پردۂ قاف مین تشریف لائے اور اسطور سے اسیر طلسم ہوگئے اور یہ سبب ہوا عم نامدار کے رہنیکا اور اسیر طلسم ہونیکا شکر ہے خداوند کریم کا کہ مین نے آپکو تو رہا کر لیا اب وہی دو بزرگوار باقی ہین انشاء اللہ تعالیٰ اُنکو بھی طلسم اُکو فتح کرکے رہا کرتا ہون ایک فرض کو تو مین نے ادا کیا جب یہ سب حال ایرج نوجوان سن چکے سہراب ثانی سے کہا کہ ای فرزند اب چلو برائے فتح طلسم عرصہ نہ کرو مجھکو اشتیاق ہوا اپنے فرزندون سے ملنے کا سہراب نے جواب دیا بہت خوب یہ کہکر اپنے ہمراہ ایرج نوجوان کو لیکر روانہ ہوئے مگر لوح کو اس خوشی مین کہ جد عالیوقار سے ملاقات ہو گئی ادھر ایرج نامدار نے بھی نہ یاد دلایا اُنکو بھی بسبب خوشی کے کچھ خیال نہ رہا اُنکو یہ خوشی تھی کہ قید سے رہائی پائی پوتے سے ملے فرزندون سے اب ملاقات ہوگی دوسرے یہ جو صدمہ تھا کہ مجھکو شیر نے رہا کیا احسان غیر کا میرے اوپر ہوا یہ بھی جاتا رہا کہ تو نے رہا کیا بہت خوش تھے نہ خیال رہا ہمراہ سہراب ثانی چلے چند قدم چلے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ آنکھون مین چکاچوندسی ہو گئی اُسی حالت مین ایک پنجہ کمر مین ایرج نامدار کے پڑا اور وہ لیکر ایرج نامدار کو بلند ہوا ایرج نے پکار کر کہا کہ ای فرزند سہراب ثانی خدا حافظ ہم جاتے ہین اب جب خدا

ملا یگا تو ملین گے ورنہ مجبور رہین رستم ثانی و شہریار سے ملنے کی حسرت رہگئی خیر تمکو دیکھ لیا ای فرزند لوح سے خبردار ہو
اور لوح کو دیکھو کہین ایسا نہو کہ کوئی حریف تیر بھی دست اندازی کرے یہ جو صدا سہراب نے سنی اور گھبرا کر دیکھا اور
خیال کیا کہ یہ کیا جد نامدار فرماتے ہین پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھا یکایک نگاہ جو بلند ہوئی دیکھا کہ جد نامدار کو ایک
پنجہ اٹھائے لیئے جاتا ہی سوائے پنجہ کے کچھ نظر نہین آتا ہی انھون نے قصد کیا تھا کہ تیر لگاؤن جب کسیکو سوائے
پنجہ اور ایرج نامدار کے نہ پایا ناچار ہوئے اور پکار کر کہا کہ ای جد نامدار مین نے آپکو سپرد خدا کیا یہ کہتے رہے کہ کیا یک
وہ پنجہ غائب ہو گیا انکو بہت صدمہ ہوا مگر کیا کرتے ناچار تھے مجبور رہکر رہگئے اب لوح کا خیال آیا ایرج نامدار کے
کہنے سے دلمین کہا کہ بڑی غلطی کی کہ لوح کو نہ دیکھا ورنہ یہ واقعہ درپیش آتا ضرور کوئی نکوئی حکم لوح سے ہوتا مگر خیر جو
مشیت باری یہ دل سے باتین کرکے لوح کو دیکھا اسمین تحریر تھا کہ جب تو مرحلہ خوکان فتح کرکے مرحلۂ خراسان
کیطرف روانہ ہوگا تو راہ مین باغ حریر جادو کا ملیگا چونکہ تو اسی ہو دامہ جادو کی اور پردۂ دنیا سے بھاگ کر نبیرۂ
حمزۂ صاحبقران یعنے ایرج نوجوان تیرے دادا کو لیکر یہان آئی ہو اور مقیم ہو اور وہ تیرے دادا پر عاشق ہو
اور انکو قید کر رکھا ہی اس سبب سے کہ انھون نے وصل سے انکار کیا ہو بس اسکو قتل کرکے اور انکو رہا کرکے
طرف شہر حشامیہ کے روانہ کرنا اور خود طرف مرحلہ کے روانہ ہونا اگر انکو ہمراہ رکھے گا تو خرابی ہوگی وہ پھر گرفتار
ہوجائینگے کیونکہ فاتح طلسم کو تنہا برائے فتح طلسم جانا چاہیے اگر شاید تو لوح نہ دیکھے اور انکو رہا کرنے کیونکہ تیرے
اوپر سحر کسی کا اثر نہ کریگا اور وہ تیرے ساتھ برائے فتح کرجاتے چلین اور راہ سے کوئی پنجہ لیجائے تو کوئی مقام خوف و
اندیشہ نہین ہی وہ بعد فتح مرحلۂ خراسان تجھے اسی مرحلہ مین ملین گے تو اندیشہ نہ کرنا اور اپنے کام مین مصروف ہو یہ
جو تحریر پایا پہلے تو اپنی نادانی پر بہت نفرین کی اسکے بعد اطمینان بھی ہوا کہ اسی مرحلہ پر ملین گے بس پھر لوح کو دیکھا
اسمین تحریر تھا کہ جب تو اپنے جد بزرگوار ایرج نامدار کو رہا کرکے چلے خواہ انکو حشامیہ کو روانہ کرے خواہ انکو پنجہ لیجائے
بس بعد اس واقعہ کے تو طرف مغرب کے روانہ ہونا جب تو تھوڑی راہ طے کریگا تجکو ایک دریا ملیگا اسکے کنارے
کھڑے ہو کر یہ اسم پڑھنا ایک کشتی پیدا ہوگی اسپر جست کرکے سوار ہونا ایسی جست کرنا کہ تو کشتی مین پہونچے دریا
مین نہ گرے ورنہ پھر تمام عمر تو اسیر طلسم رہیگا بس جب تو کشتی مین پہونچ جائیگا وہ کشتی غرق ہوجائے اور تھم جائے
اسوقت آنکھین کھولنا تو اپنے کو زمین پر ایک صحرا پر کھڑا پائیگا بس پھر لوح کو دیکھنا والسلام یہ دیکھکر اور نوشتہ
پاکر بموجب تحریر لوح کنارے دریا کے پہونچے دریا کو دیکھا کہ وہ بحر ذخار ہی کہ جسکا کنارہ دوسرا عدم سے ملا ہے
آسمان اس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی حباب آنکھین نکال نکالکر ڈرا رہے ہین موجین مثل تلوار
کے نظر آتی ہین ہزارون مقام پر گرداب پڑ رہے ہین دریا مین تلاطم ہی بڑے بڑے سوس و مگر گھڑیال پانی سے
ابھرتے ہین اور پھر غرق ہوجاتے ہین انھون نے اس دریا کو دیکھکر اور کنارے پر کھڑے ہو کر نام خدا لیکر وہ اسم
پڑھا کشتی ظاہر ہوئی اسمین بموجب تحریر لوح نظر بذات خدا کرکے جست کرکے سوار ہوا وہ کشتی چرخ کھاکر غرق ہوگئی
انھون نے آنکھین بند کرلین تھین جب کشتی تھم گئی آنکھ کھولی تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا وہان نہ وہ دریا تھا
نہ وہ صحرا اس صحرا کو اس صحرا سے ہول خیز و آفت انگیز پایا وسعت مین وہ صحرا صحرائے قیامت سے کم نہ تھا سہراب
ثانی نے اس صحرا کو دیکھکر اپنے دلمین کہا کہ اس طلسم مین جو مقام ہی وہ پر از آفت و بلا ہی یہ دل سے کہکر لوح کو دیکھا
اسمین تحریر پایا کہ ای طلسم کشا اس صحرا کا نام صحرائے خراسان ہی بس آگاہ ہو کہ دیو خرس صورت اسی
صحرا مین رہتا ہی اور وہی حاکم اس مرحلہ کا ہی اور اس مرحلہ کے بھی متعلق ایک ملک ہی کہ اسکا نام شہر برطانیہ
ہی وہان اسکی طرف سے اسکا فرزند دیو خردوس نامے حاکم ہی مگر وہ بھی مسلمان ہی اور تمام اہل شہر گو یہ ظالم یعنے
دیو خرس صورت ابلیس پرست ہی پہلے یہ خداپرست تھا مگر بہکانے سے بادشاہ طلسم اخدر پریزاد کے

کافر ہو گیا ہے یہی حاکم تھا شہر کا اور سب اہل شہر اور اسکے فرزند نے اسکے خوف سے یہ ظاہر کیا تھا کہ ہم بھی المبیس پرست ہین اور پوشیدہ طور سے خدا پرست تھے پس جب اسکے پاس اژدر پریزاد جو کہ اب بادشاہ طلسم ہے اسکا نامہ پہونچا اور اُسکو معلوم ہوا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا اپنے فرزند کو اپنے مقام پر حاکم کر کے اصلی مرحلہ پر براے بند وبست مرحلہ گیا ہے اور تمہاری فکر مین ہے آگاہ ہو کہ جبکہ اسکو یہان پہونچکر یہ معلوم ہوا کہ طلسم کشا نے مرحلۂ مینا حصار و مرحلۂ گرد باد و مرحلۂ زاغان و مرحلۂ خوکان کو فتح کر لیا اور طلسم کشا کی خبر اک حسان پریزاد وطوغان پریزاد نے کی اور لوح کا نشان دیا طلسم کشا نے لوح حاصل کر کے یہ سب با مرحلے فتح کیے اور اپنے جد بزرگوار کو قید حزیر جادو سے رہا کر کے میرے مرحلہ کا قصد کیا بہت پریشان ہوا اُسکا وزیر قریب پریزاد اُسکے ہمراہ تھا اُس سے اُسنے حال بیان کیا اور کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کر کہ طلسم کشا یہ مرحلہ فتح کر سکے پس اُسنے کہا کہ مین جاتا ہون اگر میری تدبیر بن پڑی تو طلسم کشا کو لاتا ہون یا لوح طلسم جب لوح اُسکے پاس نہو گی تو وہ مرحلہ کیونکر فتح کریگا کسی نہ کسی طور سے اسیر ہی ہو جایگا یہ کہکر وہ چلا تمہارے قریب آیا تھا پر تو اُسکا دسترس نہ چلا بسبب لوح کے اور نہ لوح ہاتھ لگی وہ تمہارے جد بزرگوار کو اسیر کر کے لیگیا اُسنے جا کر سب حال کہا دیو خرس صورت سے اور کہا کہ مین طلسم کشا کے دادا کو اسیر کر لایا ہون اُسپر تو میرا قابو نہوا نہ لوح پر اے طلسم کشا اُسنے آپکے دادا کو اپنے پاس قید کیا ہے اور خود بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہے پس اس مرحلہ کے فتح کرنیکی یہ تدبیر ہے پس جو کچھ لوح سے تعلیم ہوا اُس نوشتہ کے بموجب سہراب ثانی نے کام کیا پس سہراب ثانی تحریر لوح سے آگاہ ہو کر اسی صحرا مین ایک طرف کو روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا کہ ایک خرس ایک غار مین بیٹھا ہوا ہے جیسے ہی اُسنے شاہزادے کو دیکھا غار سے نکلا اور اس زور سے چلایا کہ تمام صحرا ہل گیا اُسکا چلانا تھا کہ چہار طرف سے جوق جوق خرس آنے لگے شاہزادے کے گرد جمع ہونے لگے پس شاہزادہ بموجب تحریر لوح خاموش کھڑا رہا جب تمام صحرا خرسون سے بھر گیا اور وہ خرس شاہزادے پر حملہ آور ہوئے اُسوقت شاہزادے نے لوح گلے سے اُتار کر اپنے ہاتھ پر رکھی اور کہا کہ یہ لوح موجود ہے جسکا حق ہو وہ لیجائے کیون بیکار لوح کے لیے میرے اوپر حملہ آور ہوتے ہو یہ جو شاہزادے نے کہا وہ خرس باہم لڑنے لگے ایک پر ایک سبقت کرتا تھا کہ مین لوح کو شاہزادے کے ہاتھ سے لیلون اسی سبب سے باہم جنگ وپیکار ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین وہ سب خرس باہم لڑ کر ہلاک ہو گئے صرف ایک خرس بہت بڑا باقی رہا اُسنے قصد کیا کہ مین لوح لیلون جیسے ہی اُسنے پنجہ بڑھایا کہ لوح لون جب شاہزادے نے دیکھا کہ ایک خرس رہگیا ہے وہ لوح لیے جاتا ہے پس جیسے ہی اُسکا پنجہ قریب آیا شاہزادے نے اُسکا پنجہ اپنے دست زبردست مین خوب مضبوط پکڑ لیا اُسنے زور کیا شاہزادے نے لوح کو گلے مین جھٹ پٹ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اُسکا دوسرا پنجہ پکڑا اور زور کر کے اُسکو اُٹھا کر زمین پر مارا اور چھاتی پر چڑھکر اُسکا سر کھینچ لیا اور اُسکا دل وجگر نکال لیا اُسکا مرنا تھا آندھی سیاہ چلی برف باری ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نامم یو خرس صورت بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم جب تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ لاش ایک دیو کی پڑی ہے اور ایک گنبد سامنے ہے پس شاہزادے نے بڑھکر اُس قفل کو جو کہ گنبد مین دیا ہوا تھا توڑا در گنبد کھولکر اندر تشریف لائے دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا کچھ سحر کر رہا ہے آواز دی کہ او نابکار خبردار ہو جا مین تیرا قاتل ہون یہ سُنکے اُس ساحر نے بھی سر اُٹھایا اور کہا کہ افسوس تو یہانتک آگیا اور میری ہمشیرہ کو قتل کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے یہ کہکر ایک گولہ شاہزادے پر مارا شاہزادے نے اُس گولہ پر عکس لوح ڈالا وہ گولہ سرد ہو کر رہگیا پس وہ ایک مرتبہ اُٹھکر چلا طرف شاہزادے کے شاہزادے نے جیسے ہی اُسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا فوراً تلوار میان سے لی اور اُسپر اسم لوح دم کر کے ہاتھ لگایا پس

سپر سحر پر قائم کی یا تو تلوار سپر پر چمکی تھی یا زیر زمین اُسنے بوسہ دیا وہ ساحر مر کر گرا تمام عالم تاریک ہو گیا آواز پھر آئی کہ کشتی نام من دیو خرس صورت بود اسکا مرنا تھا کہ وہ گنبد وغیرہ غائب ہو گیا جب تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ دیو کی لاش پڑی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ جو خرس مارا تھا شاہزادے نے وہ اسکی ہمشبیہ تھی اب اصلی دیو مارا گیا مرحلہ فتح ہو گیا شاہزادہ کھڑا تھا کہ گرد صحرا سے پیدا ہوا اور اُسکی لاش کو لے کر روانہ ہوا طرف صحرا کے شاہزادے نے قصد کیا تھا آگے روانہ ہون کہ دیکھا ایک اژدر آتش فشان ایک طرف سے نمایان ہوا اُسنے آتے ہی شاہزادے پر شعلہ چھوڑا شاہزادے نے عکس لوح اُس شعلہ پر ڈالا وہ شعلہ گل ہو کر رہگیا اِس عرصہ مین وہ اژدر قریب آ گیا تھا کہ شاہزادے نے عکس لوح اُسپر ڈالا وہ اپنی صورت اصلی پر آیا بس شاہزادے نے خبردار کہکر جو تلوار لگائی کمرگاہ پر سے اُسکے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من فریب جادو بود اسکا مرنا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ ملک ایرج نامدار ایک طرف سے ہنستے ہوئے چلے آتے ہین شاہزادہ دوڑ کر اُنکے قدم پر گر پڑا اُنھون نے گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مبارک ہو کہ طلسم کا مرحلۂ خرسان فتح ہو گیا بس شاہزادے نے جواب دیا کہ آپکے اقبال سے ملک ایرج نے بیان کیا کہ مجکو فریب جادو وزیر دیو خرس صورت پکڑ لیگیا تھا اور لیجا کر بحکم دیو خرس صورت ایک چاہ مین قید کیا تھا جب وہ دونون مارے گئے مرحلہ فتح ہوا مین رہا ہو گیا اب چلو طرف قلعۂ طلسمی کے اُسکو بھی فتح کرین بس یہ سنکے شہزادہ خوشی خوشی ایرج نامدار کو ہمراہ لیکر چلا یہ سب جو کچھ کہا شاہزادے نے ہو جب تحریر لوح کے کیا اور لوح سے یہی حکم ہوا تھا کہ اب اپنے جد نامدار کو ہمراہ رکھنا کوئی اب خوف نہین ہی بس شاہزادہ آگے چلا تھا کہ سامنے سے شہر برطانیہ نمودار ہوا یہ اُدھر کو چلے تھے کہ شہر کے اندر سے جلوس سواری و آمد لشکر شروع ہوئی ایک لاکھ نرہ دیو کا لشکر لیکر پسر دیو خرس صورت شہر سے باہر آیا اور لشکر کو ایک طرف ٹھہرا کر خدمت شاہزادے مین آیا شاہزادے کے قدم چومے ایرج نامدار سے ملا شاہزادے نے فرمایا کہ اے دیو خروس تو لشکر کو حکم دے کہ طرف قلعۂ طلسمی کے روانہ ہو اب قلعہ پر بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہوگا اور دو مرکب طلب کر ہمارے لیے بس اُسیوقت دیو خروس نے دو مرکب طلب کیے بہت خوبصورت اور تیز گام ساز و یراق سے آراستہ بس ایک پر تو شاہزادہ سوار ہوا اور ایک پر ایرج نامدار اور دیو خروس نے لشکر طرف قلعۂ طلسمی کے روانہ ہونیکا حکم دیا بس شاہزادہ دیو خروس کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا شاہزادے کو تو اِدھر کو روان رکھا جاتا ہی اور اب حال بادشاہ طلسم کا بیان ہوتا ہی کہ اُسنے اِن سب مرحلون کے فتح ہونیکی خبر پا کر کیا تدبیر کی

اب شمہ حال بادشاہ طلسم و قلعۂ طلسم کا ملاحظہ فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ طلسم نامہ روانہ کر کے عیش و عشرت مین مصروف ہوا ایکدن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ اژدر پریزاد نے اپنے وزیر سے کہا کہ کچھ حال طلسم کشا کا نہ معلوم ہوا کہ اُسنے کیا کیا آیا وہ اپنے طلسم مین ہی یا چلا گیا یا کسی مرحلہ پر اسیر ہوا وزیر یعنے مکار جادو نے کہا کہ جو کچھ حالت ہوگی معلوم ہو جائیگی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک ایک لاش آکر گری سامنے تخت کے اور آواز آئی کہ آگاہ ہو طلسم کشا نے مرحلۂ زاغان کو فتح کر دیا اور دیو زاغ جادو مارا گیا یہ لاش اُسکی ہی اور حسان پریزاد و طوغان پریزاد بحکم شاہ صفا کیش اُسکے شریک ہوئے طوغان نے وہ کتاب نکالکر جو کہ اُسکے مرحلہ مین امانت رکھی تھی اور یہ شرط تھی کہ جب طلسم کشا آئیگا اُسکی عبارت ظاہر ہوگی طلسم کشا کو نشان لوح دیا اُسکی عبارت ظاہر ہوئی اُسی سے لوح کا پتہ ملا تو طلسم کشا نے لوح حاصل کر لی اور جس طریقہ سے لوح حاصل ہوئی تھی وہ سب

طریقہ اُس صدانے سنادیا جب یہ صدا آچکی ایک شعلہ لاش سے زاغ کے پیدا ہوا اُسنے صدا دی کہ اب عمر طلسم تمام ہوئی اب طلسم نہ بچیگا یہ حال سنکے اور لاش دیکھکر اژدر پریزاد حیران ہوا اور وزیر سے کہا کہ ہم غافل رہے حریفون نے کام کر لیا لوح بھی ملگئی ہمکو یقین تھا کہ لوح نہ ملیگی کیونکہ جب ہمکو لوح کا حال نہ معلوم تھا تو اور کسیکو کیا معلوم ہوگا مگر طوغان نے ملکر یہ سب کام کیا اور شاہ صفا کیش کے مرقد سے نشان لوح ظاہر ہوا اب کیا تدبیر کیجائے اُسنے کہا کہ آپ پریشان نہون اگر لوح ملگئی ہو تو کیا پرواہ ضرور کسی نہ کسی مرحلہ پر لوح چھین جائیگی اور وہ اسیر ہو کر آپ کے پاس آئیگا یہان یہی تقریر ہو رہی تھی کہ دوسری لاش آکر گری آواز آئی کہ آگاہ ہو کہ یہ لاش دیو گرد باد کی ہے گرد باد بھی فتح ہوا اور وہی سب صدا آئی یعنے سب حال لوح وغیرہ کا بیان کیا اُس لاش سے بھی شعلہ پیدا ہوا اُسنے بھی بربادی طلسم کی خبر دی اب تو اژدر پریزاد اور پریشان ہوا مکار جادو سے کہا کہ جلد کوئی تدبیر کر اُسنے کہا کہ بہت خوب ابھی وہ تدبیر نہ کرنے پایا تھا فکر کر رہا تھا کہ تیسری لاش آکر گری اُس سے شعلہ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ یہ لاش دیونی مینا رنگ کی ہے جو کہ بانی مرحلہ مینا رنگ تھی جسکے مرنے سے وہ مرحلہ فتح ہوگیا اور سب واقعہ جو کہ گذرا تھا اُس شعلہ نے بیان کیا اور غائب ہوگیا اب تو اژدر پریزاد اور پریشان ہوا اور کہا کہ غضب ہوگیا سب مرحلے فتح ہوگئے ایک مرحلہ خوکان و مرحلہ خرسان باقی ہے اُسکے بعد وہ طلسم ہے جو گرد قلعہ ہے طلسم کشا ان مرحلون کو فتح کرکے اُس طلسم کو بھی شکست کریگا اور قلعہ پر آجائیگا اور سب اُسکے مددگار بھی آجائینگے کیا کیا جائے مکار نے کہا کہ آپ فکر نہ کریئے اور پریشان نہو جیئے مین تدبیر کرتا ہون اژدر نے یہ سنکے کتاب سامری نامے کی اُٹھائی کہ اسمین حال دیکھون کہ کیا گذرا بس جو کچھ حال گذرا تھا سب تحریر تھا اُسنے دیکھا کہ مرحلہ خوکان و خرسان بھی فتح ہوگیا اب طلسم کشا مع اپنے جد بزرگوار کے اور لشکر دیوان لیے ہوئے ادھر آتا ہے اُسکے ہمراہ دیو خروس پسر دیو خرس صورت بھی ہے بس یہ دیکھنا تھا اژدر جادو نے زانو پر ہاتھ مارا اور تاج سر پر سے اُتار کر پھینکدیا مکار نے پوچھا کہ کچھ بیان فرمایئے کیا ہوا جو آپ نے یہ حالت کی اژدر پریزاد کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ دو لاشین اور آکر گرین ایک دیو کی اور ایک دیونی کی دونون لاشون سے شعلہ پیدا ہوئے اُن شعلون سے صدا آئی کہ ہم ہیں دیو جوک پیشانی اور دیونی چرخزن کے مرحلہ خوکان بھی فتح ہوا اور یہ دونون مارے گئے اور کل حال اُن شعلون نے بیان کیا ابتدا سے آخر تک فتح طلسم کا اور غائب ہوگئے اژدر پریزاد نے مکار جادو سے کہا کہ اب کیا کرون کسقدر جلد طلسم کشا نے طلسم فتح کیا ہے تمکو خبر بھی نہوئی تم غافل رہے اب تو کوئی تدبیر کرو اب کیا باقی ہے طلسم کشا سر پر پہونچگیا آگے یہی حال مین نے کتاب مین بھی دیکھا تھا جو مین نے سر پیٹ لیا اور تاج پھینکدیا ابھی کچھ جواب مکار نے نہ دیا تھا کہ دو لاشین اور آکر گرین اُنسے شعلہ پیدا ہوئے ایک سے آواز آئی کہ ہم پسر ہیں فریب جادو وزیر دیو خرس صورت کے دوسرے سے صدا آئی کہ ہم ہیں دیو خرس صورت کے وہ مارا گیا طلسم کشا نے مرحلہ خرسان فتح کیا اور اب لشکر لیکر اِدھر آتا ہے فرزند دیو خرس صورت نے طلسم کشا کی اطاعت کی اور کل حال سب فتح مرحلہ جات کا شعلون نے بیان کیا اور غائب ہوگئے اب اژدر نے کہا کہ کیا تدبیر کیجائے مکار نے کہا کہ ایک نامہ بنام دربان جادو جو کہ طلسم سرحد قلعہ کا مالک ہے تحریر فرمایئے کہ وہ بند و بست اُسکا کرے تا کہ طلسم کشا اُسکو فتح نہ کرسکے کیونکہ جبتک وہ مرحلہ نہ فتح ہوگا قلعہ نہ ظاہر ہوگا اور نہ کل مرحلون کی راہ کھلے گی جو طلسم کشا کے دوست لشکر لیکر طلسم کشا کی کمک کو آسکین اور آپ لشکر لیکر بیرون قلعہ تشریف فرما ہون اگر وہ اس مرحلہ کو بھی فتح کرکے آجائے اور اُسکا لشکر نمودار ہو فوراً مع لشکر اُسکے لشکر پر جا پڑیئے اور جنگ مغلوبہ کر دیجیے اور اُسکو مہلت قیام کرنے کی نہ دیجیے اسقدر جلد لڑائی آغاز

کیجیے کہ اُسکے دوست لشکر لیکر نہ آنے پائین لشکر اُسکے ہمراہ کم ہی فوراً شکست کھائیگا اور مارا جائیگا اژدر نے کہا یہ تدبیر خوب ہی مکار نے کہا کہ اگر اُسکے مددگار آ گئے تو پھر مشکل ہی فتح پانا بس اُسوقت اژدر نے ایک نامہ دیو دربان کو اُسی مضمون کا تحریر کیا اور لشکر کی تیاری کا حکم دیا فوراً مکار نے لشکر کا بندوبست کیا شام تک سب لشکر تیار ہو گیا وہ رات تو اژدر نے قلعہ مین بسر کی دوسرے دن صبح کو دس لاکھ دیو اور پریزاد کا لشکر لیکر بیرون قلعہ میدان وسیع دیکھکر مقیم ہوا اور لشکر کو حکم دیا کہ ہر وقت لشکر تیار رہے جب ہم حکم دین فوراً ہمارے ہمراہ ہو لے پس بموجب حکم اژدر پریزاد لشکر ہر وقت تیار رہتا ہی اژدر پریزاد یہان اِس انتظار مین ہی کہ طلسم کشا لشکر لیکر آئے تو اُسپر حملہ کرون اُدھر نامہ دیو دربان کے پاس پہونچا وہ سب حال نامہ مین تحریر دیکھکر بہت متفکر ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ غضب ہو گیا طلسم فتح ہو گیا اب یہی مرحلہ باقی ہی جب اُسنے سب مرحلہ فتح کر لیے تو یہ کیا ہی بس بیکار ہی کہ مین کسی امر مین کوشش کرون مین تو طلسم کشا کی اطاعت کرتا ہون اُسکی اطاعت مین عزت ہی اور مخالفت مین ذلت ہی سب نے کہا کہ ہماری بھی یہی رائے ہی بس اُسیوقت دیو دربان اپنے مرحلہ سے اُسطرف کو روانہ ہوا کہ جہان طلسم کشا لشکر لیے ہوئے مقیم تھا وہان آکر پہونچا چونکہ جب کئی منزل تک برابر شہزادے نے کوچ کیا تھا جب لشکر تھک گیا تو ایک صحرا مین خیمے وغیرہ برپا کر کے قیام کیا تھا اور قصد تھا کہ روانہ ہون کہ دیو دربان مع اپنے ہمراہیون کے پہونچا خبر کرائی شہزادے نے کہا کہ بلا لو اور بموجب اشارہ ایرج لوح دیکھی ایرج نے اشارہ کیا تھا کہ لوح دیکھ لو شاید اسمین کوئی فریب نہو شاہزادے نے لوح کو دیکھا لوح سے ظاہر ہوا کہ ای طلسم کشا فتح طلسم مبارک ہو دیو دربان تمھاری اطاعت کرنے آیا ہی اسکو بڑی عزت سے جگہ دینا اور بہت خاطر سے پیش آنا اور اُس سے کہنا کہ مجکو اُس مقام پر لیچلو کہ جہان پر حد طلسم بنی ہوئی ہی تا کہ مین اُسکو بھی فتح کرون اور قلعہ طلسم کو فتح کرون جبتک وہ حد نہ فتح ہو گی نہ راہ سب مرحلون کی کھلے گی نہ قلعہ ظاہر ہوگا بس وہ اقرار کریگا اور تمکو اپنی پشت پر سوار کر کے ایک صحرا مین لیجائیگا جب تم اُس صحرا مین پہونچنا پھر لوح کو دیکھنا دیو دربان صدق دل سے مسلمان ہی اور تمھاری اطاعت پر خود اپنی طبیعت سے راضی ہو کر آیا ہی اسمین کوئی مکر و فریب نہین ہی چونکہ مرد عاقل ہی تمھاری شراکت مین اُسنے اپنی بہتری دیکھی بس اطاعت پر بخوشی دل راضی ہوا اور خود حاضر ہوا اب وہ تمکو اُس صحرا مین پہونچا دے بس تم اُسکو طرف لشکر کے رخصت کر دینا اور خود لوح کو دیکھکر برائے فتاحی جانا والسلام جب شاہزادہ یہ عبارت دیکھکر اپنا اطمینان کر چکا اپنے جد بزرگوار یعنے ایرج نامدار سے سب حال بیان کیا وہ خوش ہوئے اِدھر شاہزادے نے چند سردار برائے استقبال روانہ کیے دیو دربان دربارگاہ پر مع اپنے ہمراہیون کے کھڑا ہوا تھا کہ سردار آئے صاحب سلامت کی بعد مزاج پرسی کے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے آئے دیو دربان اور اُسکے ہمراہیون نے بارگاہ کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا دیکھا کہ تخت پر خاشیہ پڑا ہی برابر تخت کے ایک دنگل پر ایک جوان آفتاب تمثال بصد جاہ و جلال متمکن ہی کہ ابھی سبزہ آغاز ہی اُسکے برابر اور ایک جوان کہ سن اُسکا بھی کم ہی مگر بزرگ ہی وہ جلوہ فرما ہی اُسنے دریافت کیا تو ظاہر ہوا کہ یہ جوان جو کہ نو عمر ہی یہی طلسم کشا ہی اور وہ دوسرا جوان طلسم کشا کا جد نامدار ہی طلسم کشا کا نام سہراب ثانی اور اُس جوان کا نام ایرج عالیجاہ ہی دربان نے بہت سے دیو بارگاہ مین دیکھے ایک طرف دیکھا کہ خروس پسر دیو خرس صورت بیٹھا ہوا ہی اُسنے دوڑ کر شاہزادے کے قدم چومے شاہزادے نے بہت مہربانی فرمائی اُسنے ایرج نامدار کے قدمون کو بوسہ دیا وہ بہت عزت سے پیش آئے شاہزادے نے روبرو اپنے اُسکو دنگل مرحمت فرمایا اور اُسیوقت کل لشکر کا سپہ سالار فرمایا اور سب اُسکے ہمراہی آداب مجرا بجا لائے علی قدر مراتب جگہ ملی

سب مجرا کر کے بیٹھے شاہزادے نے جو حال لوح سے ظاہر ہوا تھا دیو دربان سے فرمایا اُسنے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لیچلیے شاہزادے نے فرمایا کہ کل صبح کو چلینگے شب کو اُسکی دعوت ہوئی جب سحر ہوئی شاہزادے نے آپنے لشکر کو سپرد ایرج نامدار کرکے لشکر کو طرف قلعہ کے کوچ کرنیکا حکم دیا اور خود سب سے رخصت ہوکر پشت دیو پر سوار ہوکر روانہ ہوئے لشکر اُسطرف کو کوچ بکوچ چلا جاتا ہی لشکر ایک صحرائے سبزہ زار مین پہونچا کہ وہ سبزہ زار پر از آب وگیاہ تھا مگر اہل لشکر نے اُس صحرا مین پہونچکر دیکھا کہ سامنے کی طرف ایک دیوار آہنی حائل ہی کہ راستہ نہین ہی اور ایک طرف ایک قلعہ ہی کہ اُسمین چالیس دریچے ہین ہر دریچہ کے اوپر ایک چراغ روشن ہی اُسکی روشنی دور تک جاتی ہی دریچون کے اندر کرسیون پر پریزادان ماہ طلعت وردر گوش مرصع پوش بیٹھی ہوئی ہین سامنے کسی کے سامان میکشی رکھا ہوا ہی کسی کے روبرو سامان رقص وسرود ہی کوئی بیٹھی ہوئی بناؤ کر رہی ہی کوئی گا رہی ہی صدائے ساز آرہی ہی کوئی اپنی آرائش مین مصروف ہی کوئی میکشی مین مشغول ہی کوئی گلدستہ بنا رہی ہی ہر ایک اپنے اپنے کام مین مصروف ہی بالائے قلعہ ایک دیو ایک پانون سے کھڑا ہی اُسکے ہاتھ مین ایک بوق آہنی ہی وہ اُسکو دم دے رہا ہی جب وہ بوق کو دم دیتا ہی قلعہ کو گردش ہوتی ہی ایرج نامدار نے اہل لشکر اور دیو خروس سے کہا کہ یہ کیا سامان ہی اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند یہی اصلی طلسم ہی اور یہی قلعہ طلسمی ہی اور یہ جو آپ دیوار ملاحظہ فرماتے ہین اُسکے اُسطرف وہ قلعہ ہی کہ جہان بادشاہ طلسم حکومت کرتا ہی تیسری طرف دیکھا کہ ایک غبار بلند ہی سوائے غبار کے کچھ نظر نہین آتا ہی بس اُسطرف بھی راہ نہین ہی یہ ماجرا دیکھکر ایرج نامدار نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا امر ہی کہ ایک سمت دیوار آہنی حائل ہی ایک سمت قلعہ ایک سمت غبار راستہ نہین ہی پس کیا کیا جائے اور یہ غبار کیسا ہی دیو خروس نے عرض کیا کہ خداوند یہ غبار طلسمی ہی اسکے سبب سے ہر مرحلہ کی راہ بند ہی سوائے میرے مرحلے کے جب یہ غبار برطرف ہوگا راستہ ہر مرحلہ کا کھل جائیگا پس اگر کوئی اِس غبار کیطرف جائیگا وہ ہلاک ہوگا یا دیوار آہنی کیطرف جائیگا تو بھی اگر اِس قلعہ کیطرف اِس روشنی کے قریب جائیگا تو بھی پس یہ سنکے ایرج نامدار نے حکم دیا کہ اِسی صحرا مین قیام کیا جائے اور کوئی دیو یا پریزاد اُسطرف نہ جائے یہ صحرا بہت معقول ہی لشکر کے نزول وفروکش ہونے کے لیے یہان کسی شے کی تکلیف نہوگی میرا فرزند برائے فتح گیا ہی انشاء اللہ تعالی یہ بھی فتح ہوا جاتا ہی یہ جو حکم دیا سب لشکر اُسی مقام پہ فروکش ہوا خیمے وغیرہ برپا ہوئے بارگاہ برپا کی گئی ایرج نامدار مرکب پہ سے اُترکر داخل بارگاہ ہوئے لشکر کا پڑاؤ ہوا وہ دن اِسی سامان مین تمام ہوا شب جو ہوئی تو سب نے دیکھا کہ اُس قلعہ پر ہزارون چراغ خود بخود روشن ہوگئے دیاب بادشاہ بالائے قلعہ آکر بیٹھا اُسکے روبرو ناچ ہونے لگا وہ دیو بوق بجانے لگا وہ پریزادین جو دریچون مین بیٹھی ہوئی تھین کرسیون پہ وہ بھی رقص وسرود مین مصروف ہوئین شب بھر یہی سامان رہا صبح کو سب خود بخود برطرف ہوگیا پھر وہی قلعہ اُسیطور سے تھا یہان تو لشکر فروکش ہوا ہی اور سب انتظار رہین ہین کہ شاہزادہ طلسم فتح کرکے تشریف لائے اور قلعہ ظاہر ہو تو مقابلہ ہو ایرج نامدار تو یہان اِس انتظار مین ہین اُدھر شاہزادہ پشت دیو پہ سوار چلا جاتا ہی فراٹے سے ہوا کے شاہزادہ بیہوش ہوگیا تھا کہ دیو دربان شاہزادے کو لیکر ایک صحرا مین پہونچا زمین پر اُترا شاہزادے کو ہوش آیا اپنے کو ایک صحرائے لق ودق مین پایا دیو کو دست بستہ استادہ دیکھا پس شاہزادے نے دیو سے کہا کہ اب تم جاؤ مین برائے فتح طلسم بقیہ جاتا ہون پس دیو دربان سلام کرکے روانہ ہوا جب دیو چلا گیا اُسوقت شاہزادے نے لوح کو دیکھا اور اُسکی عبارت سے آگاہ ہوکر ایک طرف کو روانہ ہوئے

قریب ایک درخت کے پہونچے جیسا کہ لوح سے حکم ہوا تھا بس اُس درخت پر بموجب حکم لوح اسم حاشیہ
لوح پڑھکر دم کیا وہ درخت خود بخود زمین سے اُکھڑکر ایک طرف کو چلا یہ جست کرکے اُسکی ایک شاخ پر
بیٹھ گئے وہ درخت جاکر ایک صحرا مین قائم ہوا انھون نے دیکھا کہ ایک صحرا مین ایک غار ہے اُس غار سے
ایک غبار نکل رہا ہے بس یہ اُس درخت پر سے اُترے اُس صحرا کو گو سرسبز و شاداب پایا مگر غبار اسقدر تھا کہ وہ
تاریک ہو رہا تھا اور وہ غبار ایک طرف کو بلند ہو ہو کر جا رہا تھا وہ جا ایرج نامدار اور کل اہل لشکر نے ایک
سمت غبار دیکھا تھا وہ غبار اسی صحرا اور غار سے جاکر محیط ہوتا تھا یہ بانیان طلسم نے بنائے طلسم بنایا تھا اور
بڑی صفت رکھی تھی جب شاہزادے نے اُس غبار کو دیکھا فوراً قریب غار بموجب تحریر لوح آگئے کیونکہ لوح سے سب
مدارج طے ہو چکے تھے اور سب تدبیرین تعلیم ہو چکی تھین آتے ہی اُس غبار غار پر لوح کا عکس ڈالا جیسے ہی لوح کا
عکس اُس غبار و غار پر پڑا اندر سے غار کے ایک دیو غش کنان نکلا اور آتے ہی اُسنے یہ کہکر شاہزادے پر
وار کیا کہ افسوس ایسی غفلت کی گئی کہ طلسم کشا نے سب مرحلے فتح کر لیے اور یہان آپہونچا خیر میرے ہاتھ سے
بچکر کہان جائیگا وار شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے بموجب تعلیم لوح اُسکے وار کو خالی دیا اور یہ فرمایا کہ خبردار
ہو جا مین اب وار کرتا ہون اُس دیو نے کہا کہ وار کر بس شاہزادے نے تیغ پر اسم حاشیہ لوح دم کرکے جو
اُسکی کمر پر وار کیا تیغ مثل خیار تر کے اُسکو دو کرکے اُسکی کمر سے گذر گیا وہ دیو مرکر زمین پر گرا تاریکی ہو گئی آواز
آئی کہ کشتی نام من دیو غبار انگیز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم بعد تھوڑی
دیر کے جو تاریکی ہر طرف ہوئی اور روشنی ہوئی شاہزادے نے نہ اُس غبار کو پایا نہ غار کو بالکل صحرا صاف تھا
غبار کا نام نہ تھا لاش دیو کی پڑی ہوئی تھی یہان تو دیو غبار انگیز کو شاہزادے نے قتل کیا اور اُس طلسم
غبار کو فتح کیا وہان جہان لشکر فروکش تھا سب نے دیکھا کہ یکایک ایک برق چمکی اور وہ غبار جو محیط صحرا
تھا ایک مرتبہ غائب ہو گیا اہل لشکر نے ایرج نامدار سے آکر عرض کیا کہ جس سمت غبار محیط تھا وہ غبار
خود بخود برطرف ہو گیا صحرا بالکل صاف و شفاف ہو گیا بالکل غبار کا نام تک نہین ہے ملک ایرج نے
فرمایا کہ خوش ہو اور شاد ہو کہ تمھارے آقا نے طلسم غبار بفضل یزدان پاک فتح کیا سب خوش ہوئے دیو
خروس نے عرض کیا کہ راہ ہر مرحلہ کی کھل گئی اب کوئی دم مین ہر مرحلہ کا حاکم مع لشکر کے حاضر ہوگا یہی
گفتگو ہو رہی تھی کہ دیو دربان آکر حاضر ہوا قدمبوسی ایرج نامدار کی حاصل کی اور عرض کیا کہ مین شاہزادے
کو پہونچا آیا مبارک ہو کہ آقاے نامدار نے مرحلہ غبار کو بھی اور دیو غبار انگیز کو قتل فرماکر فتح کیا اب کوئی
ساعت مین قلعہ طلسم کو فتح فرماکر مرحلہ آہن تاب کو فتح فرمائینگے اور قلعہ طلسم جسمین بادشاہ اژدر پیزاد
حکومت کرتا ہے ظاہر ہوگا ایک میری رائے ہے اگر آپ بھی قبول فرمائیے اگر اجازت ہو تو عرض کرون ایرج
نے کہا بیان کرو دیو دربان نے عرض کیا کہ میرے نزدیک یہ امر مناسب ہے کہ لشکر کو کمر بندی کا حکم فرمائیے کیونکہ ان سب
واقعات کی خبر بادشاہ کو ضرور ہوئی ہوگی وہ لشکر لیکر بیرون قلعہ آیا ہوگا اور اُسکا لشکر مسلح و مکمل ہوگا ادھر
یہ دیوار آہنی فتح ہوئی اور قلعہ نمایان ہوا اور اژدر نے لشکر کو دیکھا فوراً حملہ کریگا یہان جبتک لشکر تیار ہوگا
اُسوقت تک حریف اپنا کام کر جائیگا بس یہ بھی لشکر تیار رہے آئندہ جو آپکی مرضی ایرج نے فرمایا کہ یہ
رائے تمھاری بہت مناسب ہے بس اُسیوقت لشکر کو کمر بندی کا حکم دیا ہر ایک سلاح و سنجوگ سے آراستہ ہونے
لگا یہان تو کمر بندی ہو رہی ہے اور ایک حال سماعت فرمائیے کہ حسان پریزاد و طوغان پریزاد و دیو لوتہا
و دیو اسد نے اپنے اپنے لشکر کو ہر وقت مسلح و مکمل رہنے کا حکم دیا تھا اس قصد سے کہ ادھر غبار جو کہ مانع
راہ قلعہ طلسمی ہے برطرف ہو ہم لشکر لیکر برائے کمک طلسم کشا روانہ ہون اور خود بھی مستعد تھے اور چند

ہر ایک نے سرحد مرحلہ پر مقرر کیے تھے اُنکو حکم دیا تھا کہ جب یہ غبار برطرف ہوجائے اور میدان صاف ہو ہمکو
ذرا آکر خبر کرنا بس وہ ہرکارے ہر ایک مرحلہ کے جدھر موجود تھے جب شاہزادے نے دیو غبار انگیز کو قتل
کیا اور وہ غبار برطرف ہوا وہ ہرکارے فوراً اپنے اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ غبار
برطرف ہوگیا میدان صاف ہوگیا بس ہر ایک حاکم مرحلہ اپنا اپنا لشکر لیکر کوئی دو لاکھ سے کوئی ایک لاکھ سے
کوئی تین لاکھ سے براے کمک طلسم کشا طرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہوا کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا وہان جب شاہزادہ
دیو غبار کو قتل کر چکا اور غبار برطرف ہوگیا لاش دیو کی خودبخود جلکر خاک ہوگئی شاہزادے نے پھر لوح کو دیکھا اور
عبارت لوح سے آگاہ ہوا حکم ہوا تھا کہ اب براے فتح قلعہ طلسمی روانہ ہو اُسکی تدبیر تعلیم ہوچکی تھی بس شاہزادے نے
دیکھا کہ جس درخت پر مین سوار ہوکر آیا تھا وہ ایک مقام پر قائم ہے بس بموجب تحریر لوح اُسکو آکر تلوار سے قلم کیا
اُسکا قلم ہونا تھا کہ اُسکے تنہ سے پانی جاری ہوا مثل سیلاب کے شاہزادے نے لوح کو اُس پانی مین ڈالدیا وہ
بصورت کشتی بنگئی شاہزادہ اُسپر سوار ہولیا وہ صحرا پانی سے مملو ہوگیا جہانتک نگاہ کام کرتی تھی پانی ہی پانی
تھا زمین کا نام نہ تھا بس وہ کشتی یعنے لوح ایک طرف کو روانہ ہوئی اور ایک مقام پر گردش کر کے مع شاہزادے
کے غرق ہوگئی اب جو شاہزادے نے دیکھا اپنے کو ایک صحرا مین پایا نہ پانی ہے نہ وہ صحرا لوح زمین پر پڑی ہوئی
تھی شاہزادے نے لوح کو اُٹھا کے گلے مین ڈالا اور بموجب تحریر لوح ایک طرف کو روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے
کہ قلعہ سامنے سے نظر آیا اور وہی سب سامان تھا جو کہ اہل لشکر نے اُس صحرا مین دیکھا تھا جیسے ہی اُن پریزادون
نے اور اُس دیو نے شاہزادے کو دیکھا ایک مرتبہ سب پکار اُٹھے کہ بڑا غضب ہوگیا طلسم کشا یہانتک آگیا
طلسم فتح ہوگیا اب طلسم کا بچنا دشوار ہے وہ دیو جلد جلد بوق بجانے لگا قلعہ گردش کرنے لگا پریزادین
اُٹھ اُٹھکر رقص کرنے لگین شاہزادہ یہ تماشہ دیکھنے لگا تھوڑا عرصہ گذرا تھا ایسا تماشہ تھا کہ محو ہوگیا جو کچھ لوح
سے تعلیم ہوا تھا سب اُس تماشہ کو دیکھکر فراموش تھا حیرت کا ایک جوش تھا اسی حالت مین کھڑا ہوا تھا
کہ بالاے قلعہ سے اُس دیو نے شاہزادے پر ایک گل صدبرگ اُٹھا کر مارا جب اُسنے گل صدبرگ مارا اور
وہ قریب شاہزادہ آیا شاہزادے نے خیال کیا کہ تم کس خواب غفلت مین مبتلا ہو اپنے کام مین مصروف
ہو اگر ابھی دیو نے گل صدبرگ مارا تو سنگ سیاہ ہوکر رہجاوگے پھر تم تمام عمر رہا نہوگے لوح سے یہ سب امر
تیر ظاہر ہوچکے ہین اُسپر تم ایسے غافل ہوئے کہ اپنے کام کو فراموش کیا بس یہ جو دلمین خیال آیا لاحول
پڑھی اور ایک مرتبہ لوح کو اُٹھا کر اُس دیو کے روبرو کیا اُسنے دوسرا گنبد اُٹھایا تھا مارنے کو کہ شاہزادے
نے لوح کو اُسکے سامنے کر کے چمکایا اُسنے گیند سے کو توڑ کر پھینکدیا اور بوق کو بجانیکا قصد کیا اُدھر عکس لوح اُسپر پڑا
ایک شعلہ پیدا ہوا کہ اُسکے جسم سے لپٹ گیا وہ دیو جلنے لگا اور دوڑنے لگا بوق بجانا سب بھول گیا جدھر
دیو جاتا ہے اُسطرف آگ لگ جاتی ہے اور قلعہ مثل چاک کمہار کے گردش کر رہا ہے پریزادین جلدی جلدی رقص
کر رہی ہین اُدھر بالاے قلعہ جسقدر چراغ تھے اور سامان تھا سب جلکر خاک ہوگیا تاریکی ہوئی آواز
آئی کہ شتی نام من دیو بوق نواز بود افسوس طلسم فتح ہوگیا کل اہل طلسم طلسم کشا سے مل گئے حریف
نے اپنا کام کرلیا تاریکی دفع ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ قلعہ کو اُسیطور سے گردش ہے اور ابھی تک وہی کل
سامان موجود ہے سواے اُس سامان کے کہ جو دیو کے پاس سب سے اوپر کے درجہ پر موجود تھا وہ تو نہین ہے
اور سب سامان اُسیطور سے ہے چراغ دن کو روشن ہین بس شاہزادے نے چند قدم ہٹ کر ایک مرتبہ زمین
پر لوح کو رکھدیا لوح کا زمین پر رکھنا تھا کہ ایک غبار زمین سے بلند ہوا اور طبقہ زمین کا اُڑ گیا شاہزادے نے
دیکھا کہ ایک سہ دری ہے اُسمین بیچ کے در مین ایک پریزاد بیٹھا ہوا کچھ کاغذ کا نقشہ بنا رہا ہے اور اُسپر سحر کرتا ہے

اور ایک در مین ایک دیو مقراض سے کاغذ کی پتلیان بنا بنا کر انپر سحر کرتا ہی کہ وہ بصورت انسان ہو ہو کر اُسکے روبرو کھڑی ہوئی ہین اور ایک در مین ایک اور دیو ہی کہ اُسکے روبرو ہزارون چراغ رکھے ہوئے ہین اور روشن ہین اور ایک میل آہنی سامنے اُسکے زمین مین نصب ہی اُس میل پر ایک چرخہ لگا ہوا ہی وہ گردش کر رہا ہی اور ایک دیو بالاے سہ دری بیٹھا ہوا کچھ پڑھ پڑھکر دم کر رہا ہی بس جیسے ہی اُن سب نے شہزادے کو دیکھا وہ پریزاد اور دونون دیو یہ کہکر شاہزادے پر چلے کہ اے ظالم تو یہان بھی آن پہونچا خیر آ ہم سب تیرے خون کے پیاسے ہین جیسے وہ سب کے سب چلے شاہزادے نے بموجب نوشتہ لوح دوڑکر اُس میل کو بغل مین دباکر اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا وہ میل زمین سے نکل آیا جیسے ہی وہ میل نکلا ایک شعلہ اُس غار سے نکلا جو کہ میل کے نکلنے سے ظاہر ہوا تھا اور طرف شاہزادے کے چلا شاہزادے نے عکس لوح اُس شعلہ پر ڈالا وہ فرو ہوا اُسکا فرو ہونا تھا کہ ایک دیو پیدا ہوا اور آتے ہی اُسنے شاہزادے پر وار کیا شاہزادے نے اُسکا وار خالی دیکر اور میل کو گرد سر گردش دیکر اِس زور سے دیو پر مارا کہ اُسکے سر پر پڑا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے اُسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوئی آواز آئی کُشتی مرا کہ نام من زبو قلعہ دار طلسمی بود افسوس مارا جکو بھی پھر کیا طلسم مین رہگیا جب یہ صدا آچکی اور تاریکی دفع ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ سہ دری ہی نہ وہ میل ہی صرف مین کھڑا ہون اور وہ پریزاد اور تینون دیو ہین جب تاریکی دفع ہوئی وہ دیو اور پریزاد پھر شاہزادے پر حملہ آور ہوئے لوح سے حکم تھا کہ اسطور سے انکو قتل کرنا کہ ایک ہی وار مین چارون تمام ہون بس شاہزادے نے اسم حاشیۂ لوح تلوار پر دم کر کے اور پیترا بدل کر جیسے انھون نے حملہ کیا اب جو تلوار کو گردش دیکر وار کرتے ہین برابر سے چارون کے سر تن سے جدا ہو گئے انکا مرنا تھا کہ پھر تاریکی ہوئی آوازین مہیب آئین صدا آئی کُشتی کہ نام من ملازمان زبو قلعہ دار بود بس انکا مرنا تھا کہ اب جو شاہزادے نے دیکھا تو اپنے کو اُس صحرا مین پایا کہ جہان وہ قلعہ بنا ہوا تھا اُس قلعہ کا تو نام بھی نہ تھا مگر اُس مقام پر ایک عمارت بہت وسیع اور عظیم الشان نقرئی بنی ہوئی تھی اُسپر پچیکاری جواہرات کی کی ہوئی تھی اور پھاٹک اُس قلعہ کا یعنے عمارت نقرئی کا طلائی ہی اُسپر ہزارون گوہر شب چراغ نصب ہین اور وہ ضو دے رہے ہین شاہزادہ کھڑا ہوا اُس عمارت کو دیکھ رہا تھا کہ یکایک صحرا کیطرف سے ایک دیو پیدا ہوا شاہزادے کو پہلے سے لوح کے نوشتہ سے معلوم ہو چکا تھا کہ جب تم قلعہ طلسمی کو فتح کر لوگے تو دیو غزال جو کہ اُس صحرا کا مالک ہی کہ جسنے تمھارے والد اور چچا ہرن کے تعاقب مین آکر اسیر ہوئے تھے اور دیو غزال اُنکو پکڑ لایا تھا بس جب یہ قلعہ فتح ہوگا اُس صحرا کا بھی طلسم شکست ہو جائیگا وہ آکر اطاعت کریگا اُسکی عمارت نقرئی سے بہت سے پریزاد باہر آئین گے اُنکے ہمراہ خزانہ دار طلسمی ہوگا بس وہ تمکو اندر اپنی عمارت کے لیجائیگا اُسکا نام کندن جنی ہی بس وہ سب مال و اسباب طلسمی پیش کریگا مرکب و اسلحہ و بارگاہ و اسی ہزار لباس سیاہ و اسلحہ تم اپنا لباس و اسلحہ و مرکب اُس سے لے لینا اور باقی اُسکے سپرد کرنا اور کہنا کہ جب مین بادشاہ طلسم کو زیر کر لونگا اُسوقت یہ سب لیکر حاضر ہونا وہ قبول کریگا بس تم سب اسلحہ سے آراستہ ہو کر اور مرکب خوشخرام سلیمانی پر سوار ہو کر آگے روانہ ہونا اور لوح کو دیکھنا جو ظاہر ہو اُسی پر عمل کرنا یہ عبارت اور مضمون قبل سے شاہزادے پر ظاہر تھا اسی سبب سے بخوف کھڑے رہے وہ دیو غزال آکر خدمت مین حاضر ہوا سب حال بیان کیا شاہزادے نے شفقت فرمائی وہ دست بستہ حاضر تھا کہ پھاٹک اُس عمارت کا کھلا اور ہزارون پریزاد و دیوزاد اُس عمارت باہر آئے سب نے شاہزادے کو مجرا کیا اور شرف قدمبوسی حاصل کیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے صف باندھکر کہ یکایک کندن جنی تاج سر پر رکھے مع اپنے ہمراہیون کے حاضر ہوا مجرا بجا لایا قدمون کو بوسہ دیا عرض کیا کہ تشریف لیچلیے شاہزادہ اُسکے ہمراہ اندر گیا اُسنے سب مقامات کی سیر کرائی شاہزادے نے عمارت

کو خوب آباد و وسیع پایا ہر مقام اسکا خوب آراستہ تھا بس کندن جنی نے لاکر شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور عرض کیا
کہ مین خزانہ دار طلسمی ہون سب مال و اسباب میرے سپرد ہے چلیے ملاحظہ فرما لیجیے بس شاہزادہ اُسکے ہمراہ گیا
اُسنے لاکر پہلے خزانہ دکھایا کہ کروڑون روپیہ تھا اور جواہرات کا کچھ حساب نہ تھا اُسنے فرد پیش کی شاہزادے نے دیکھی
اپنے دستخط فرمائے اسکے بعد وہ اُس مقام پر لایا کہ جہان بارگاہ تھی شاہزادے نے بارگاہ کو دیکھا بہت خوش ہوئے
عرض کیا کندن جنی نے کہ اسکا نام بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہے وہان سے اسلحہ خانہ مین لایا تمام اسلحے ملاحظہ سے
گذرانے ہزارون صندوق تھے ہر صندوق پر لکھا تھا کہ این برائے رفیق طلسم کشا است اُن سب کے بعد ایک بہت بڑا
صندوق تھا اُسپر لکھا تھا کہ این برائے طلسم کشا بس وہ صندوق شاہزادے نے باہر نکلوایا وہ توشک خانہ
مین لایا یہان بھی ہزارون صندوق تھے ہر صندوق پر یہ تحریر تھا کہ این برائے طلسم کشا وہ صندوق بھی بحکم
شاہزادہ باہر لائے باقی اُس مقام پر رہے قفل لگا دیا گیا کندن شاہزادے کو لیکر اصطبل مین آیا شاہزادے
نے ہزارون مرکب دیکھے ہر ایک مرکب عمدہ تھا بس وہ شاہزادے کو ایک مقام پر لایا کہ وہان ایک مرکب تھا
عرض کیا کہ یہ مرکب حضور کا ہے اسکا نام خوش خرام سلیمانی ہے یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خاص سواری کا
مرکب ہے بس شاہزادے نے اُس مرکب کو بہت پسند کیا ایسا مرکب تھا کہ اسکی تعریف مین زبان ثناخوان
قاصر ہے کندن جنی نے اور ایک کوٹھا کھولا اور اُسمین سے ایک صندوق نکالا وہ سائیس کو طلب کر کے دیا
اور کہا کہ اس مرکب کو ساز و یراق سے آراستہ کر کے جلد حاضر کر وہ کوٹھا بند کر دیا اور شاہزادے کو ہمراہ
لیکر ایوان مین آیا یہان آکر شاہزادے نے صندوق پوشاک کو کھول کر لباس طلسمی زیب تن فرمایا اسکے بعد
صندوق اسلحہ کھول کر زرہ و چار آئینہ طلسمی وغیرہ سے اپنے کو آراستہ و پیراستہ کیا موزے زیر پا کیے خود طلسمی
سر پر رکھا اسلحہ و سنجوگ طلسمی سے مزین ہوئے نیزہ طلسمی ہاتھ مین لیا سپر پشت پر کمان دوش پر بکتر چار آئینہ وغیرہ سب
آلات حرب و ضرب سے مزین و آراستہ ہوئے تیغہ چہل چراغ سلیمانی کو زیب کمر فرمایا اُس تلوار کی تعریف و
ثنا ہو ایسی وہ خوش اسلوب اور قطعدار تھی کہ خود دشمن اُس سے آکر گلے ملتے تھے بس جب سب سامان سے
آراستہ ہو چکے اُسوقت کندن جنی سے فرمایا کہ تم یہ سب سامان و مال و اسباب لیکر جب مین بادشاہ طلسم کو
خواہ قتل کرون خواہ وہ زیر ہو جائے حاضر ہونا اُسنے عرض کیا بہت خوب اور ایک فرد اُسکی دستخطی لے لی اُس سے کہا
کہ اب جاتا ہون یہ کہکر اُدھر وہ سائیس مرکب لیکر حاضر ہوا تھا سب ساز و یراق مرصع سے وہ مرکب آراستہ تھا
بس یہ اُسکے قریب آئے اُسکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اُسنے قدم چومے یہ اُسپر جست کر کے سوار ہوئے باگ لینا تھا
کہ وہ مثل پری کے ہنہنا کر زمین پر قدم رکھنے لگا غرض یہ اُسکو خرامان لیچلے سب مال و اسباب کندن جنی
کے سپرد کیا خود بیرون قلعہ یعنے عمارت نقرئی کے تشریف لائے وہ سب بجا کر کے اندر عمارت کے واپس گئے
جب وہ جا چکے شاہزادے نے لوح کو دیکھا اور پھر لوح کو گلے مین ڈالا اور بموجب حکم لوح ایک طرف روانہ ہوئے
وہان یعنی جس مقام پر لشکر فرو کش تھا اور قلعہ طلسمی ظاہر تھا جب یہان شاہزادے نے آکر سب دیو اور پریزاد کو قتل
کیا اور قلعہ درہم و برہم ہوا وہ بھی قلعہ درہم و برہم ہو گیا ایرج نامدار بارگاہ مین بیٹھے ہوئے قلعہ کی طرف
دیکھ رہے تھے کہ دیکھا ایک برق چمکی اور ایک تڑاقہ ہوا وہ تمام قلعہ دھوان ہو کر اڑ گیا تاریکی ہوئی اب جو روشنی
ہوئی تو قلعہ کا نام و نشان نہ تھا معلوم ہوا کہ قلعہ طلسمی کو بھی فتح کیا لشکر سب آمادہ جنگ تھا بس یہ واقعہ دیکھکر
سب سردارون نے مبارکباد دی ایرج نامدار نے سجدہ شکر کیا اور لشکر کو بموجب صلاح دیو دربان
صف بندی کا حکم فرمایا سب لشکر اُس صحرا مین صف آرا ہوا اب دو طرف کا راستہ بالکل کشادہ ہے صرف روبرو
دیوار آہنی باقی ہے یہان تو لشکر صف آرا ہے اُدھر اژدر پریزاد کل لشکر لیے ہوئے بیرون قلعہ فرو کش تھا خیمے

خیمہ

وغیرہ ہر پا تھے خود بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ مکار نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اوراق سامری
مین ملاحظہ فرمایئے کہ طلسم کشا کس کام مین مصروف ہی بس اژدر پر نژاد نے جو دیکھا ظاہر ہوا کہ طلسم کشا نے معار
غبار کو فتح کرکے راہ ہر مرحلہ کی کھول دی اور اسکے مدد گار لشکر لیکر ملک کو آتے ہین اسکے بعد اسنے قلعہ طلسمی کو فتح کرکے
کل مال و اسباب پر قبضہ کیا کندن جنی نے اطاعت کی اب وہ آلات حرب و ضرب طلسمی سے مسلح و مکمل ہو کر براے
فتح مرحلہ آہن تاب کے گیا ہی یہ دیکھنا تھا کہ اژدر نے منھ پیٹ لیا یہ بھی ظاہر ہوا تھا کہ دیو درمان نے پہلے ہی
اطاعت کر لی ہی اور اسنے اس حد پر پہونچا یا غرضکہ وہ بہت پریشان ہی اژدر سے مکار نے دریافت کیا کہ کیا امر ظاہر ہوا
بس سب حال اژدر نے بیان کیا اور کہا کہ کیا تدبیر کرون مکار نے کہا کہ لشکر کو صف آرائی کا حکم فرمایئے بس جب
وہ طلسم جو کہ درمیان ہمارے لشکر کے اور لشکر طلسم کشا کے حائل ہی شکست ہو اور لشکر طلسم کشا ظاہر ہو فوراً حکم فرمایئے کہ
لشکر طلسم کشا پر سب دیو و پریزاد تلوارین تول کر جا پڑین اور قتل کرنا شروع کرین کیونکہ وہ لوگ غافل ہونگے بس اسطور سے
اُنپر فتح ہو جائیگی اگر یہ خیال فرمایئے گا کہ فرداً فرداً مقابلہ ہو تو پھر سر ہونا محال ہی یہ انکا بیجا خیال ہی یا یہ کہ جنگل
بجا کر مقابلہ کیا جائے تو اسطور سے سر ہونا دشوار ہی یہ جو مکار نے کہا اژدر کو راے مکار کی پسند آئی بس
اُسیوقت لشکر کو صف آرا کیا اور خود قلب لشکر مین آکر مقیم ہوا یہ تو یہان اس انتظار مین لشکر لیے ہوے کھڑا
ہی کہ اِدھر لشکر طلسم کشا ظاہر ہو مین جا پڑون اُدھر ایمرج نامدار کل لشکر کو لیے ہوئے اور صف بستہ کیے ہوے
کھڑے ہین کہ جب یہ دیوار آہنی برطرف ہو اور لشکر کفار ظاہر ہو اگر وہ بقصد فاسد ہمارے لشکر پر حملہ کرے
تو ہم بھی اُس سے مقابلہ کرین بس یہ دونون لشکر تو اس انتظار مین کھڑے ہین خیال رہے کہ وہ دیوار آہنی
درمیان مین دونون لشکرون کے حائل ہی ایک کا حال دوسرے کو نہین ظاہر ہی دونون طرف انتظار ہی طلسم
کے شکست ہونیکا اُدھر شاہزادہ مرکب طلسمی پر سوار اسلحہ طلسمی سے آراستہ و پیراستہ بموجب تحریر لوح صحرا مین چلا
جاتا ہی مرکب اسقدر تیز جارہا ہی کہ پیک خیال بھی اسکے قدم کی گرد نہین پاتا ہی بس شاہزادے نے جا کر ایک
مقام پر مرکب کو روک لیا اور مرکب پر سے اُتر پڑا مرکب کو اُسی صحرا مین چھوڑ دیا اور خود پیادہ پا ایک طرف کو
روانہ ہوا مرکب چرا مین مصروف ہوا وہ صحرا پر بہار تھا ہر طرف گلہاے رنگا رنگ کھلے ہوئے تھے شاہزادہ
اُن گلون کی سیر کرتا ہوا ایک لالہ کے درخت کے قریب آیا اُسمین ہزارون پھول لالہ کے لگے ہوئے ہین مگر
ایک پھول سب سے بڑا تھا اور سب سے اوپر لگا ہوا تھا شاہزادے نے بموجب حکم لوح اُس پھول کو توڑ
لیا آواز آئی او ظالم تو یہان بھی آگیا تو نے میرے حال پر رحم نہ کیا افسوس کیسا بیرحم ہی شاہزادے نے
کچھ بھی خیال نہ کیا اُس گل لالہ کو مل ڈالا آواز آئی کہ میری قضا اسیطور سے تھی اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ تو آپہونچا
ہی اور ایسا ظالم ہی تو اور کچھ بندوبست کرتا خیر دھوکھا کھایا کیا چارہ ہی یہ صدا آکے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ
اُسکا پیدا ہونا تھا کہ اُس صحرا مین آگ لگ گئی اور وہ صحرا مثل کرۂ نار کے ہو گیا اور سب درخت مثل
ہیزم خشک کے جو کہ سرسبز تھے جلنے لگے تھوڑے عرصہ مین وہ صحرا کے درخت جلکر خاک ہو گئے وہ بہار
و سرسبزی سب صحرا کی جاتی رہی ایک مقام ہولناک نظر آنے لگا تاریکی ہو گئی آواز آئی کہ کشتی ہی اسکا نام من و لعلان
جادو پاسبان راہ مرحلہ آہن تاب بود جب تاریکی برطرف ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ تمام صحرا جلا ہوا ہی
اور لاش دیو کی سوختہ پڑی ہوئی ہی جب وہ سب سامان برطرف ہو گیا صحرا ویران ہو گیا شاہزادے نے لوح
کو دیکھا اور نوشتہ لوح سے آگاہ ہو کر ایک طرف کو اُس صحرا مین چلے ہوئے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا ایک غار بہت
بڑا ہی بس بموجب تحریر لوح و حکم لوح شاہزادہ دونون پاؤن جما کر اُس غار مین کود پڑا جب پاؤن زمین پر لگے
اپنے کو ایک صحرا مین پایا یہ صحرا بھی نہایت ہولناک تھا شاہزادہ بلا خوف و خطر چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک حجرہ

خشتی اُس صحرا مین بنا ہوا ہی جیسے بستی کا مٹ ہوتا ہی اُسکا دروازہ بند ہی قفل پڑا ہوا ہی بس جاتے ہی قفل سے
لوح کو مس کیا لوح کا مس ہونا تھا کہ وہ قفل کھل گیا بس شاہزادہ دروازہ کھول کر اندر اُس مٹ کے آیا دیکھا کہ
اُس مٹ کے اندر ایک دیو بیٹھا ہوا ہی آگ اُسکے روبرو روشن ہی دھونکنی رکھی ہوئی ہی ایک بڑا سا کڑھاو اُس
آگ پر رکھا ہوا ہی وہ دیو اُس کڑھاو مین کچھ چیزین اسم سحر پڑھ پڑھکر ڈال رہا ہی اور وہ کڑھاو گرم ہی اور وہ
چیزین پانی ہوکر اُس کڑھاو سے خود بخود جوش کھا کر باہر نکلتی ہین اور ایک نالی بنی ہوئی ہی اُس سے بیٹھکر بیرون
مٹ جاتی ہین اور جو بخار اُس کڑھاو سے اُٹھتا ہی وہ ابر بنتا ہی اور سقف مٹ کو توڑ کر باہر نکل جاتا ہی راوی نے
بیان کیا ہی کہ یہی پانی اور یہی ابر اُس مقام پر جا کے قائم ہوتا ہی کہ جہان وہ دیوار آہنی ہی اور اُسی سے وہ دیوار بنی ہی
یہ سحر اِس دیو کا ہی بانیان طلسم نے اِس دیو کو اِسی کام پر مقرر کیا تھا اور یہ مقام اِسکے رہنے کے لیے بنایا تھا بس
جب شاہزادہ اُس مقام پر پہونچا دروازہ وا کرکے اُسنے دروازے کے کھلنے کی صدا سُنی یا تو وہ بیٹھا ہوا اپنا کام
کر رہا تھا اُسنے سر اُٹھا کر دروازے کیطرف دیکھا جیسے ہی شاہزادے پر نگاہ پڑی پکار اُٹھا کہ افسوس تو او ظالم
سب کو قتل کرکے یہان آگیا معلوم ہوتا ہی کہ دیو لعلان کو تونے قتل کیا افسوس عمر طلسم تو تمام ہوچکی تھی بس
یہ کہکر اور وہی دھونکنی لیکر شاہزادے پر دوڑا شاہزادے نے جو اُسے اِس حالت سے آتے ہوئے دیکھا ایک
مرتبہ پینترا بدل کر ایک مقام پر قائم ہوکر کھڑا ہوگیا بس اُسنے آتے ہی شاہزادے پر دھونکنی کا وار کیا شاہزادے
نے خالی دیکر اور پنجہ علی در ادا کرکے اور اُسکا بند دست پکڑکر جو جھٹکا دیا وہ دیو منھ کے بھل زمین پر آرہا اور کمر زنجیر
پکڑ کر جو زور کیا اور جھٹکا دیکر سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر اور پینترے پر آکر اُس دیو کو کڑھاو مین
ڈالدیا اُسکا کڑھاو مین گرنا تھا کہ تڑاق تڑاق کی صدا بلند ہوئی تاریکی ہوگئی پھر ساری تدبیر بھول کر غل مچانے
لگے صدائین مہیب آنے لگین بعد تھوڑے عرصے کے صدا آئی کہ کشتی مرا نام من دیو آہن تاب جادو بانی دیوار
آہنی بود افسوس دریم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم اے ساکنان قلعہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے سب طلسم کو فتح کر لیا
اب کچھ نہین باقی رہا حریف اپنا پورا کام کرگیا تم لوگ خواب غفلت مین مبتلا رہے یہ سب اُسی غفلت کا نتیجہ ہی
جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی بھی برطرف ہوگئی اب جو شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ مٹ ہی نہ وہ صحرا مین ایک
صحرائے سبزہ زار مین کھڑا ہون اور وہ مرکب طلسمی بھی سر جھکائے ہوئے برابر کھڑا ہی بس شاہزادے نے
لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر مین جا وہان تیرے لشکر سے اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ
ہورہا ہی جو تحریر پایا فوراً مرکب پر سوار ہوکر جدھر کو لوح نے نشان دیا تھا اُسطرف کو روانہ ہوگئے یہ تو لشکر
کیطرف مرکب اُڑاتے ہوئے چلے آتے ہین اب اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ جب اُنھون نے یہان دیو
آہن تاب کو قتل کیا اُسکے مرنے سے وہ دیوار آہنی جو کہ طلسمی تھی منہدم ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ دونون لشکر
کھڑے تھے مسلح و مکمل کہ یکایک تراقے کی صدا پیدا ہوئی اور وہ دیوار دھوان ہوکر بہ گئی اور اُڑ گئی اُسکا منہدم ہونا
تھا کہ لشکر طلسم کشا و ایرج نامدار نے دیکھا کہ سامنے ایک لشکر کثیر صف بستہ کھڑا ہی اور اُسکے عقب مین ایک قلعہ
بہت بڑا ہی در قلعہ کشادہ ہی اُدھر اژدر پریزاد و لشکر نے دیکھا کہ ایک لشکر قلیل ہمارے روبرو صف بستہ کھڑا ہی
بس مکار نے اژدر سے کہا کہ آپ کیا تماشہ دیکھ رہے ہین طلسم کشا نے دیو آہن تاب کو قتل کیا دیوار آہنی
منہدم ہوئی دیکھیے سامنے لشکر طلسم کشا صف بستہ کھڑا ہی لشکر کو حکم فرمائیے کہ اِن سب کو قتل کرین تا آنے
طلسم کشا کے اگر طلسم کشا آگیا تو بڑا غضب ہوگیا بس یہ سننا تھا کہ اژدر نے کل لشکر کو حکم دیا کہ اِن سبکو
مار لو ایک مرتبہ دس لاکھ دیو و پریزاد نے اپنے اپنے سنبھال کر اور ساحر یہ شور و غل کرتے ہوئے دوڑے
کر لینا اِن سب کو یہ تو ادھر سے چلے اُدھر جو ایرج نامدار نے اِن سبکو بارادۂ فاسد آتے ہوئے دیکھا ۱۰

لشکر کو حکم دیا کہ لینا ان کافران پر دغا و ساحران نابکار و دیوان نابہنجار کو ایرج نامدار نے جو یہ حکم دیا بس اس لشکر کے بھی دیو و پریزاد و ساحر اپنے حربے سنبھالکر چلے اور باہم مل گئے خٹ پٹ ہو گئے یہ ساحر اپنے حربہائے سحر سے لڑنے لگے ابر سحر اٹھنے لگے صدائے ہاہوے دیوان سے صحرا کانپنے لگا دریائے خون رواں ہوا ملک الموت حیران و پریشان ہو کر روحین کافر و مسلمان کی قبض کرنے لگے بازار مرگ گرم ہوا ایرج کا یہ حال تھا کہ جسطرف زیادہ ہجوم کفار ملاحظہ فرمایا اور دیکھا کہ میرے لشکر کے لوگ گھرے ہوئے ہین مرکب ڈپٹ کر اُس غول پر گئے اور کفار کو قتل کر کے اپنے لشکر کو رہا کیا جس سردار کو دیکھا کہ وہ گھرا ہوا ہو اُسکی جا کر کمک کی اگر کسی ساحر کا سحر چل گیا مجبور ہو گئے انکے لشکر کے ساحر نے اُسکو قتل کیا یہ رہا ہوئے پھر حملہ کیا راوی نے یون بیان کیا ہو کہ ایرج نے لشکر کفار مین تہلکہ ڈالدیا تھا اسقدر دیو و پریزاد قتل کیے تھے یہ تو ہمیشہ کے دیوکش ہین انکا کیا کہنا جسطرف کو حملہ کرتے تھے کفار منتشر ہو جاتے تھے مگر یہ اکیلے ہین کہانتک مقابلہ کرین اور کہانتک اُنکے حملون کو روکین کفار بہت اور انکا لشکر کم وہ اہل طلسم سے ہین ہر کوئی طلسم کشا نہین جو انکے پاس تبرکات طلسمی ہون کہ جسکے سبب سے انپر سحر نہ اثر کرے وہ ساحر یہ غیر ساحر کفار کو بھی قتل کرتے ہین اور اپنے لشکر کا جو کوئی گھر جاتا ہو بچاتے ہین دیو و پریزادون سے مقابلہ ہو عجب مخمسہ مین گرفتار ہین مگر باحواس ہین برابر شمشیر زنی کر رہے ہین لاش پر لاش گرا رہے ہین کفار زغہ کرتے چلے آتے ہین یہ اُنکے حملون کو رد کر رہے ہین بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑ رہے ہین آب تیغ کی طغیانی ہو دریائے خون طوفاں ہو کشتی حیات دریائے تیغ و نہر مین کفار کے غرق ہو رہی ہے لاشین دیو و پریزاد کی زمین پر تڑپ رہی ہین ڈھالون کی گھنگھور گھٹا چھائی ہو مینہ سرون کا و آب شمشیر کا برس رہا ہو برق اجل کوند کوند کر گر رہی ہو کشتہا حیات کو جلا رہی ہو خرمن عمر کو برق قضا پھونک رہی ہو مگر یہ اس جوانمردی و بہادری سے لڑ رہے ہین کہ کوئی بہادر آجتک ایسا نہین لڑا اگر اُسی حالت مین اثر در پریزاد کی نگاہ اُنپر پڑی اُسنے دیکھا کہ ایک آدم زاد نے میرے لشکر کو تباہ کر دیا اور جب حملہ کرتا ہو سیکڑون پریزاد و دیوزاد اُسکے ہاتھ سے مارے جاتے ہین ایک دیو سے کہا کہ اس آدم زاد کو تو ڈھونڈ لے وہ چلا ایک ساحر سے کہا کہ تو سحر کر کے اسکو بیکار کر دے اُسنے سحر کیا انپر انکے ہاتھ پاؤن کی قوت کم ہوئی اُس دیو نے آکر ڈنکا یہ اُسی حالت مین اُسپر جا پڑے اُسنے وار شمشاد کا وار کیا ابھی قضا نہ تھی وار اُسکا خالی گیا کہ اُسنے پھر وار کیا ابکی مرتبہ یہ زخمی ہوئے زخم کھا کر جھومے اور اُسنے قصد کیا کہ سر کاٹ لون دیو دربان لڑ رہا تھا کہ اُسکی نگاہ پڑی بیتاب ہو گیا جھپٹ کر قریب آیا اور بیچ مین آکر انکو پشت پر لیا اور اُس دیو سے مقابلہ کر کے قتل کیا اور اُنکے گرد کھڑا ہو کر لڑنے لگا اب جو ایرج نامدار زخمی ہوئے یہ بھی تو فوج کے حملون کو رد کر رہے تھے کفار کو قتل کر رہے تھے اب کفار کی بن آئی انھون نے جو حملے کیے بس لشکر کفار نے جو جم کر کئی حملے کیے اہل اسلام کے پاؤن اُٹھ گئے قریب تھا کہ شکست کھا کر بھاگ گئے ایرج نامدار کو ہوش آیا چونکہ زخم کاری لگا تھا خون بہت نکلا تھا غشی سی آگئی تھی اب جو ہوش آیا لشکر کا جو یہ حال دیکھا اور اپنے کو مجبور پایا بلک کر دعا کی چونکہ وقت اجابت دعا کا تھا فوراً قبول ہوئی کہ پردہ بیابان سے گرد بلند ہوئی اور دامن گرد کا شگاف ہوا بس اُس گرد سے تین سو نشان تین لاکھ سپاہ کے پیدا ہوئے دونون ہاتھون مین نشان لیے ہوئے آگے آگے چلے آتے تھے اُنکے عقب مین تین لاکھ دیو و پریزاد کا لشکر تھا اور ایک پریزاد تخت پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے جب وہ قریب صحرا کے پہونچا اور اُسنے جنگ مغلوبہ دیکھی ہرکارون کو روانہ کر کے دریافت کرایا کہ یہ کس سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہو ادھر سے بھی دونون لشکرون کے ہرکارے بہرے دریافت کرنے

اُس پریزاد کے ہرکارے دریافت کرکے اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ لشکر طلسم کشا اور لشکر کفار
یعنی اژدر پریزاد بادشاہ طلسم کے لشکر سے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی قریب ہی کہ لشکر طلسم کشا شکست کھائے
طلسم کشا لشکر مین نہین ہی یہ سنتا تھا کہ اُدھر پریزاد مع اپنے لشکر کے لشکر کفار پر جا پڑا اور کفار کو قتل کرنے لگا
اُدھر ہرکارون نے اژدر پریزاد کو آکر خبر دی کہ یہ لشکر حسان پریزاد کا ہی حاکم مرحلہ مینا حصار برائے کمک
طلسم کشا آیا ہی اُدھر ایرج و دیو دربان و دیو خروس کو ہرکارون نے خبر دی کہ یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہی
حسان گی پریزاد لیکر راوی نے بیان کیا ہی کہ سوائے ایرج کے سب حسان کو پہچانتے تھے مگر اُسوقت
کفار و اہل اسلام ایسے بدحواس تھے کہ نہ پہچانا ہرکارون نے جب آکر کہا تو معلوم ہوا اُدھر حسان نے آکر
لڑائی کو روکا پھر اُسیطور سے مقابلہ ہونے لگا لشکر تازہ دم آیا تھا بہتسے مار کر تھراؤ کر دیا پھر اُسیطور سے بازار تیغ
گرم ہوگیا دیو و پریزاد دھڑا دھڑ مرکے گرنے لگے پھر بازار مرگ گرم ہوگیا حسان کے آنے سے لشکر اسلام کے
پھر دل قوی ہوگئے پھر اُسیطور سے لڑنے لگے مہلت جو ملی دم استوار کی یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ پھر صحرا
سے گرد اُڑی اور طوغان پریزاد مع دو لاکھ دیو اور پریزاد کے آکر پہونچا لشکر کفار کو پہچان کر لڑنے لگا یہان بھی
لشکر کفار و لشکر اسلام نے سوائے ایرج نامدار کے اُسکو پہچان لیا ایرج کو ہرکارون نے آگاہ کیا یہ بھی
لڑنے لگا کفار قتل ہونے لگے مینہ سرون کا برسنے لگا ہر طرف کفار تڑپنے لگے یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی
دونون لشکر ڈٹے ہوئے لڑ رہے تھے صدائے ہاہو سے صحرا لرز رہا تھا صدائے بزن و بکش بلند تھی کہ پھر لشکر کفار
نے دباؤ ڈالا اور اہل اسلام دبنے لگے سبب یہ ہی کہ ابھی تک ایرج نامدار اُس ساحر کے سحر مین مبتلا ہین
وہ مارا نہین گیا ہی کہ پھر ایرج نامدار نے دعا کی دعا اُنکی قبول ہوئی کہ صحرا کیطرف سے بونڈلا گرد کا پیدا ہوا
وہ بونڈلا قریب لشکر آکر شق ہوا اُس گرد سے ایک آفتاب نمایان ہوا کہ تمام صحرا روشن ہوگیا اُدھر لشکر کفار
نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب خوش رفتار پر سوار سلاح سنجوگ سے آراستہ مرکب جولان کیے ہوئے چلا آتا ہی
مرکب ایسا ہی کہ زمین پر پاؤن نہین رکھتا ہی وہ راکب ایسا ہی کہ جسکے چہرے سے رعب و داب پیدا ہی آثار
بہادری عیان ہین اژدر پریزاد نے جو اُسکو دیکھا پہچان لیا کیونکہ طلسم کشا کی تصویر دیکھ چکا تھا بانیان
طلسم بنا گئے تھے دیکھکر مکار اپنے وزیر سے کہا کہ بڑا غضب ہوگیا طلسم کشا اسلحہ طلسمی وغیرہ سے آراستہ
ہوکر مرکب طلسمی پر سوار ہوکر آپہونچا مکار نے کہا کہ کہان اُسنے اشارے سے بتایا مکار نے بھی دیکھا اور پہچان لیا اور
سب اہل لشکر نے یہان لشکر اسلام نے جو طلسم کشا کو آتے ہوئے دیکھا غل مچگیا کہ طلسم کشا آگیا حسان و طوغان و دیو
دربان و خروس نے دیکھا بہت خوش ہوگئے ایرج نامدار نے جو یہ خبر پائی مرکب کو جولان کرکے چلے
مگر قوت نہ پائی مجبور ہوکر رہ گئے صحرا کیطرف دیکھنے لگے دیکھا کہ میرا فرزند یعنی سہراب ثانی رستم ثانی کا بیٹا
مرکب پر سوار چلا آتا ہی سہراب ثانی کو دیکھکر ایسے خوش ہوئے گو بہت مجبور تھے سحر سے مگر چہرہ گلنار ہوگیا اُدھر
شاہزادے نے جو دیکھا کہ میرا لشکر اور لشکر کفار باہم مقابلہ کر رہا ہی اور قریب ہی کہ میرا لشکر شکست کھائے تو
حسان و طوغان و دربان وغیرہ لڑ رہے ہین بس اُسی مقام سے نعرہ کیا اور تیغ برق تاب سلیمانی جسکو
چہل چراغ سلیمانی بھی کہتے ہین میان سے لیکر اور نعرہ اللہ اکبر کرکے کفار پر جا پڑے نعرہ کیا کہ ای کافران بیحیا
وای مشت کافران پر دغا مین تمہاری جانون کا ملک الموت آپہونچا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر بردی [illegible]
طلسم کشا نے تیغ طلسم چہل چراغ سلیمانی لیکر جو حملہ کیا ایک ہی حملہ مین بہت سے کفار فی النار کیے دیو و
پریزاد مارے گئے مگر حالت یہ ہی کہ لڑتے جاتے ہین اور حملہ کرتے جاتے ہین اور پھر ڈٹے بھی نہ کھٹتے جاتے مین
ہر حملے مین کفار کا ستھراؤ کر دیتے ہین جب تیغ چمک کر گرتی ہی صف کی صف کے سر اُڑ جاتے ہین [illegible]

شاہزادے کی برش تیغ دیکھکر تعریف کرتا ہوا قریب آیا اب لشکر کا یہ حال ہو کہ خوب جم کر لڑ رہا ہو کفار کا ناطقہ بند کر دیا ہو پھر اسیطور سے بازار مرگ گرم ہو گیا ہو صحرا مین ایک رستخیز برپا ہو دریاے خون روان ہو سر مثل ژالہ کے برس رہے ہین بسمل تڑپ رہے ہین نیم جان سسک رہے ہین کہ شیر خروس نے قریب آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور بار بار کیا پلٹ کر ملاحظہ فرماتے ہین فرمایا کہ جب سے مین یہان آیا ہون اور مقابلہ کر رہا ہون نہین سنے دادا جان کو دیکھا اور نہ اُنکے نعرے کی صدا سُنی مین یہ خیال کرتا ہون اور دیکھتا ہون کہ وہ کس صف مین لڑ رہے ہین اور اُنکی موجودگی مین یہ لشکر کا حال کیونکر ہوا کہ قریب فرار تھا خروس نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون اصل واقعہ یہ ہو کہ واقعی لشکر کا یہ حال نہوتا اُنھون نے تو وہ معرکہ روکا تھا اور وہ مقابلہ کیا تھا کہ اِس لشکر قلیل سے اتنے بڑے لشکر کو شکست دی تھی قریب تھا کہ لشکر کفار فرار کر جائے اے آقاے نامدار اُنکی آب تیغ سے کفار کو پناہ پانا دشوار تھا ہر حملہ مین ہزارون دیو و پریزاد مر کر گرتے تھے ہم لوگ اُنکے بھروسہ پر لڑ رہے تھے مگر کیا کرین کہ ایک دیو سے اُنسے مقابلہ ہوا وہ اُنکے ہاتھ سے مجروح ہوے قریب تھا کہ وہ قتل کرے کہ دیو دربان نے جا کر اُسکو قتل کیا وہ ملاحظہ فرمائیے اُس صف مین مرکب پر سوار حالت زخمداری مین جھوم رہے ہین دیو دربان اُنکے قریب لڑ رہا ہو اور حفاظت بھی کرتا جاتا ہو اِس حالت مین بھی یہ رعب وداب ہو کہ کوئی اُنکے قریب نہین جا سکتا ہو حضور اُنکے زخمی ہونے سے لشکر کی یہ نوبت ہوئی تھی کہ قریب فرار تھا کہ حسان پریزاد و طوغان پریزاد مع لشکر کے آکر پہونچے اُنھون نے لڑائی کو روکا ورنہ خرابی ہوئی تھی ابھی پھر وہی حالت ہوئی تھی کہ آپ تشریف لائے یہ سُننا تھا کہ سہراب کو بہت بڑا صدمہ ہوا اور خروس سے کہا کہ میرے نہونے سے تم نے کچھ خیال نہ کیا میرے جد نامدار کو زخمی کرایا خیر یہ کہکر اور ایک حملۂ شیرانہ ایسا کیا کہ کفار منتشر ہو گئے بس مرکب کو ڈپٹ کر اُس صف پر آئے کہ جہان ایرج نامدار مجروح کھڑے تھے اور کفار اُنکے گرد تھے دیو دربان اُن سب سے لڑ رہا تھا بس جب یہ اُس صف پر پہونچے اور حملہ کیا کفار کو مار کر ہٹا دیا اُس صف مین آئے دیکھا کہ دیو دربان مثل پروانہ کے گرد اُس شمع شبستان سے یعنے صاحبقران کے پھر رہا ہو اور کفار کُشی مین مصروف ہو اور جد نامدار مرکب پر سوار ہین مگر جھوم رہے ہین زخم کاری سر پر لگا ہو بس یہ دیکھنا تھا کہ نعرہ کیا اور کافران بھیا مین آ پہونچا اور مرکب جھکا کر قریب ایرج نامدار آئے دیو دربان نے سلام کیا ایرج نے پلٹ کر دیکھا اپنے جگر گوشہ و راحت قلب ناداں کو اپنے قریب پایا مگر عجب شان و شوکت سے چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہو گیا سہراب نے قریب پہونچکر سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ اے جد نامدار کیا حالت ہو مزاج کیسا ہو فرمایا کہ اے فرزند کیا بیان کرون جو اِسوقت حالت میرے دست و پا کی ہو کہ بالکل بےحس و بےحرکت ہین کچھ ایسا خون بھی نہین نکلا ہو کہ کہا جائے اُسکے سبب سے یہ حالت ہوئی ہو نہ ایسا زخمی ہوا ہون اِس سے زیادہ زیادہ مجروح ہوا ہون مگر یہ حالت کبھی نہین ہوئی نہ معلوم کیا سبب ہو یہ سُننا تھا کہ سہراب نے اِس خیال سے کہ شاید اِنپر کسی نے سحر نہ کیا ہو اِس سے یہ حالت ہوئی ہو لوح کو ایرج نامدار کے جسم سے مس کیا لوح کا مس ہونا تھا کہ وہ سب حالت برطرف ہو گئی طاقت اسیطور سے عود کر آئی ہاتھ پاؤن مین حرکت پیدا ہوئی ایرج نے فرمایا کہ اے فرزند مین اچھا ہو گیا اب کوئی شکایت نہین ہو یہ فرما کر زخم سر کو خوب مضبوط باندھکر کہا کہ اب تم بھی حملہ کرو اور مین بھی مگر کچھ سبب نہ معلوم ہوا کہ کیا سبب تھا سہراب نے عرض کیا کہ حضور کسی ساحر نے سحر کیا تھا یہ اُسی سبب سے حالت تھی فرمایا کہ ہان جب وہ دیو مقابلہ کرنے آیا تھا اُسکے آنے سے قبل یہ میری حالت ہو گئی تھی یہ تم نے سچ کہا یہ فرما کر ایرج نے نعرہ کیا نعرہ منم ایرج آفتاب منیر ٭ کہ صاحبقران اعظم و آفاق گیر ٭ یہ نعرہ کرکے اور تلوار کو علم کرکے ایسا جو حملہ کیا

اب جو یہ دونون شیر بیشۂ صاحبقرانی حملہ آور ہوئے بھلا اب کیا کسی کی مجال تھی جو اونکے برابر ہو سکے یہ حالت تھی
کہ جیسے گلۂ گوسفندان مین شیر ببر آتا ہی ہر طرف کفار منتشر ہو جاتے تھے یہ دونون صاحب ایک دوسرے کی
آوازے کے خواستگار تھے جب ایرج نعرہ کرتے تھے تو سہراب ثانی صدا اسکی سنکے خوش ہو جاتے تھے اور
حملہ کرتے تھے اور جب سہراب ثانی نعرہ کرکے حملہ کرتے تھے اور ایرج نامدار صدا اسکی سنکے خوش ہوتے
تھے اور حملہ کرتے تھے یہ لوگ کفار کشی مین مصروف تھے کہ صحرا سے گرد اوڑی اور دیو مینا رنگ ایک لاکھ
دیو سے پیدا ہوا دونون لشکر کو ہم نبرد دیکھکر اور دریافت کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا کہ دونون لشکرون
کے اہل لشکر و بادشاہون نے پہچان لیا تھا کہ یہ دیو مینا رنگ ہی مگر اژدر جادو نے اور دیو خروس
نے ہرکارے روانہ کیے تھے کہ خبر تو لاؤ کہ کسکی کمک کو آیا ہی بس دونون طرف کے ہرکارے خبر لیکر حاضر
ہوئے دیو خروس کے ہرکارون نے عرض کیا کہ دیو مینا رنگ طلسم کشا کی کمک لشکر لیکر آیا ہی
اور اژدر پریزاد سے اسکے بھی ہرکارون نے یہی بیان کیا کہ طلسم کشا کی کمک کو دیو مینا رنگ
آیا ہی ابھی یہ اچھی طور سے نہ پہونچنے پایا تھا کہ پھر گرد اوڑی اور دیو بوتیمار مع اپنے وزیر عقاب پریزاد
ایک لاکھ پریزاد اور دیو سے آکر پہونچا اور حال دریافت کرکے کفار سے لڑنے لگا ہرکارون نے دونون
طرف کا حال دریافت کرکے خبر دی اور اژدر سے کہا کہ دیو بوتیمار پسر دیو زاغ برائے کمک طلسم کشا
آیا ہی ان دونون کے آنے سے اسقدر لشکر طلسم کشا کو مہلت ملی کہ اونھون نے اپنا دم راست کیا حواس
بجا کیے ان دونون نے آتے ہی لشکر کفار کا ستھراو کر دیا کیونکہ یہ لشکر تازہ دم تھا یہ لڑ رہے تھے کہ پھر
گرد اوڑی دیو اسد پسر دیو خوک پیشانی مع ایک لاکھ اسی ہزار کے آکر پہونچا اور خبر دریافت
کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا اسیطور سے ہرکارون نے حال دریافت کرکے اژدر و خروس
سے بیان کیا کہ طلسم کشا کی کمک دیو اسد پسر دیو خوک پیشانی آیا ہی اتو اژدر پریزاد کے ہوش
پران ہوئے سارا دہرا اُگلنا پیچ و تاو کھانا بھول گیا کہ اسقدر لشکر کثیر طلسم کشا کی کمک کو آگیا اُس
لشکر قلیل نے تو حواس پریشان کر دیے تھے اور مار کر لشکر کا ستھراو کر دیا تھا نہ اب کہ جب لشکر تازہ دم
آگیا اور بہت اب فتح ہونا دشوار ہی مگر یہ بھی اپنے لشکر کو جان دیے کر لڑا رہا ہی لشکر کفار برابر حملے
پر حملے کر رہا ہی اہل اسلام اُسکے حملون کو رد کرتے ہین اور کفار کشی مین مصروف ہین لشکر تازہ دم کے
آنے سے اسقدر قوت حاصل ہوئی ہی کہ لشکر کفار کا ستھراو کر دیا ہی اسیطور سے سات شبانہ روز تک برابر
جنگ مغلوبہ رہی نہ کوئی سویا نہ کسی نے کچھ کھایا نہ پیا برابر شمشیر زنی کرتے رہے سہراب ثانی اور
ایرج نامدار و دیو دربان و دیو خروس و حسان پریزاد و طوغان پریزاد و دیو مینا رنگ
و دیو اسد و عقاب پریزاد و دیگر سرداران نامدار کا یہ حال ہی کہ گھٹنون سے خون بہ رہا ہی قبضہ ہاتھون
مین گھر بیٹھا ہی نتھنے خون کے زرہون پر جم گئے ہین آنکھون مین لال لال ڈورے شجاعت کے پڑے
ہوئے ہین خون کی چھینٹین تمام جسم پر پڑی ہوئی ہین ہر مرتبہ جوش شجاعت مین جھوم کر حملہ کرتے ہین کفار کے پیر اُٹھ
جاتے ہین کوسون تک صحرا لاشون سے پٹا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بجائے غلہ کے لاشین زمین سے پیدا ہوئی
ہین سرون کے جا بجا انبار ہین کسی جا دار قمشاد و آرہ پشت نہنگ پڑے ہوئے اسقدر کثرت سے لاشین زمین
پر پڑی ہین اور بسمل تڑپ رہے ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ خون بکثرت جو جاری ہوا ہی زمین اُسکے سبب سے
پھٹ گئی ہی مردے نکل آئے ہین باشتیاق جنگ مین مردون نے اپنے کو زمین سے نکال کر خاک پر ڈالدیا
ہی اُن سب کے تن بسمل اور گھائل جو خون مین غلطان ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ لالہ کا کھیت ہی ایسی جنگ مغلوبہ

ہوتی تھی کہ لاکھون کفار خاک پر غلطان خاک وخون مین پڑے تھے بسمل تڑپ رہے تھے بازار رستخیز گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے شکم جسم کفار سے بھر گیا تھا مالک دوزخ لاؤ لاؤ کر رہا تھا پیر فلک بھی چشمہ آفتاب کو لگائے ہوئے تماشائے جنگ مین مصروف تھا ہر ایک بہادر کفار کشی مین ہمہ تن مصروف تھا دریائے خون صحرا مین روان تھا سر مثل حبابون کے نظر آتے تھے کشتی حیات کفار طوفانی تھی جہاز زندگی کفار طوفان موت مین آگیا تھا اُسی روز زمین سے خون نکلتا تھا اور آسمان سے برستا تھا تلوارین جو خون مین آلودہ تھین اور بہادر جو ہاتھ بلند کرکے وار کرتے تھے اُنسے جو قطرے گرتے تھے اور اُنپر عکس آفتاب پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ذرہ ہائے یاقوت ہوا پر سے زمین پر گر رہے ہین راوی نے بیان کیا ہو کہ اسقدر کفار اہین مقابلہ مین کام آئے کہ لاشون کے انبار ہوگئے اب یہ نوبت ہو کہ قدم اُنکے نہین ٹھہر سکتے ہین راہ فرار اپنی جو تلاش کرتے ہین تو سوائے گوشہ کمان یا کوچہ زخم کے دوسری راہ نہین ملتی تھی بس یہ نوبت ہو اُس میدان مین کہ جو مرغ تیر تشنہ کمان سے اُڑکر چلا فوراً اُسکے پر قینچ ہوگئے لیے پر جانا بھی نہ نصیب ہوا زاغ کمان چلاکر رہگیا راوی کہتا ہو کہ بہادرون کے جسم پر گلہائے زخم کی بدھیان پڑی ہوئین تھین عروس برگ کے اشتیاق مین نوشاہ بنے ہوئے تھے بجائے عطر سہاگ کے خون لباس مین ملا ہوا تھا زرہون کے حلقون مین جو خون کے قطرے تھے وہ حلقے یہ معلوم ہوتے تھے کہ گویا چشمہائے معشوق میگون ہین کہ بسبب نشہ شراب کے لال ہو رہی ہین کہانتک حال جنگ عرض کیا جائے اسیطور سے سات شبانہ روز تلوار چلی کشتون کے پشتے لاشون کے انبار ہوگئے اب لشکر کفار کا یہ حال ہو کہ رک رک کر مقابلہ کرتا ہو جی چھوٹ گئے ہین اب اہل اسلام نے چارون طرف سے کفار کو گھیر لیا اور زیر تیغ بیدریغ رکھ لیا قتل کرنا شروع کیا اُسی عالم مین ایرج نامدار کفار کو قتل ہوئے علمدار لشکر کے قریب پہونچے اُسنے ارد لیشت نہنگ کا وار کیا انھون نے خالی دیکر جو اپنا وار کیا تو تلوار سپر پر چلی تھی یا خود و بُرج مین دو طلبہ کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی جھٹکا دیا کہ سر مین درآئی صراحی گردن سے گذر کر صندوق سینہ مین درآئی صدر و شکم و کمر کی خبر لیتی ہوئی صاف مثل قطرہ کے باہر جسم سے نکلی اور زمین کو بوسہ دیا علمدار لشکر مرکر گرا ایرج نے علم لشکر پر ہاتھ لگایا وہ بھی قلم ہوا اُس مقام پر تلوار چلی کفار شمع تیغ پر مثل پروانہ کے گر کر جلنے لگے اُدھر دیو مینا رنگ نے جاتے ہی کوس رزمی کو قلم کیا نقارچی کو قتل کیا دیو دربان نے شہنواز کو شاہزادہ سہراب شمشیر زنی کرتا ہوا مرکب کو دبائے ہوئے طرف تخت اژدر پریزاد کے چلا جاتا ہو جہان پر جگر شمشیر زنی کی لاشون سے انبار لگا دیے چونکہ یہان پر پیل تنون کا اور پہلوانان قوی دل و سرداران پر جگر کا مجمع تھا اور تخت شاہی بھی تھا سب گرد تخت کھڑے ہوئے تھے یہ خیال تھا کہ طلسم کشا یہان آجائے بہت کفار کام آئے مگر یہ شیر بیشہ شجاعت اُن سبکو قتل کرکے قریب تخت پہونچا جیسے ہی اژدر پریزاد کی نگاہ طلسم کشا پر پڑی مکار جادو اپنے وزیر سے کہا کہ حریف آگیا لینا جانے نہ پائے بقصد فاسد آتا ہو یہ کہنا تھا کہ مکار اژدر سحر پر سوار ہوکر شاہزادے سے مقابل ہوا شاہزادے نے فرمایا کہ جادو رہ میرے روبرو سے ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اُسنے جواب دیا کہ اب مین کب زندہ تمکو رکھتا ہون یہ کہکر اپنا وار کیا نارنج سحر مارا شاہزادے پر اُس نارنج نے کچھ اثر نہ کیا شہزادے نے برہم ہوکر اُسکو رد کیا اور اُسکے قریب پہونچے جب اُسنے دیکھا کہ حریف قریب آگیا تلوار کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر اُسکا بند دست پکڑ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اژدر سحر سے اُٹھا لیا اور مثل پھول کے گرد سر گردش دیکر فرمایا کہ شناخت مین پروردگار عالم کی کیا کہتا ہو جواب دیا کہ میری ہزار جانین ہر موے تن پر سامری وجمشید کے نثار ہون یہ سننا تھا کہ شاہزادے کو غصہ آگیا اُسکو اس زور سے اُسکے اژدر سحر پر مارا کہ وہ مع اژدر کے نقش زمین ہوگیا ساری مکاری و فنون سازی بھول گیا نشان بھی باقی نہ رہا کہ جیسے یہ کبھی دنیا پر پیدا بھی نہوا تھا

یا نہین شاہزادے نے اُسکو اس آسانی سے اُٹھا لیا تھا کہ جیسے کوئی طفل صغیر کو اُٹھا لیتا ہی اور اسطور سے زمین پر مارا تھا
کہ جیسے کوئی ادنا شخص کو پھینک دیتا ہی کچھ معلوم بھی نہوا دیو خروس و دیو اسد عقب مین شاہزادے کے شمشیر زنی کرتے
تھے اور حفاظت بھی کرتے جاتے تھے یہ حالت دیکھکر تعریف کرنے لگے شاہزادہ مکار کو قتل کرکے طرف اژدر پریزاد
کے متوجہ ہوا اور جو سردار قریب تخت تھے اُنکو قتل کرکے قریب پہونچا اژدر نے دیکھا کہ طلسم کشا آگیا اور میرے
اُسکے مقابلہ ہی بس تلوار سامنے رکھی ہوئی تھی جلدی اُٹھا کر وار کیا شاہزادے نے خالی دی تلوار چٹ پڑی بند دست
پر ہاتھ ڈال دیا اور مروڑ کر کلائی تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر تخت پر سے اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیا کہ
تاج کہین موزے کہین اسلحہ سب کمر سے کھل کر گر پڑے کفار یہ حال دیکھکر کہ بادشاہ ہمارا گرفتار ہو گیا سب کفار
سمٹ کر اُس مقام پر آکر لڑنے لگے یہان تلوار چلنے لگی شاہزادے نے اژدر پریزاد کو بائین ہاتھ پر بجائے
سپر کے لیا اور دست راست سے شمشیر زنی کرنے لگے اُس مقام پر اسقدر کشت و خون ہوا کہ کثرت خون سے
زمین پر کیچڑ ہو گئی اور خون بہہ کر ایکطرف کو روان ہوا بس اب جو کفار نے دیکھا کہ سوائے فرار کے قرار کا موقع
نہین ہی اور یہی ہوا کہ ہزارون کے قدم اُٹھ گئے سپاہ گھونگھٹ کھا کر چلی جدھر جاتی ہی راہ فرار کی نہین پاتی ہی بس
سب نے جھرمٹ کھا کر اور ایک مقام پر جم کر تلوار کی اور راہ پیدا کرکے شہر کیطرف کا رخ کیا اور فرار پر قرار لیا سچ
کسی نے کہا ہی کہ تین چیزین ہین بدون تین چیزون کے بیکار ہین ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر لشکر بے میر بہت سچ کہا ہی
کہان تک لشکر بے سردار مقابلہ کرے پہلے تو شکست ہوئی کہ علم لشکر قلم ہوا علمدار لشکر مارا گیا نقارہ فوج بھی قلم
ہوا ادھر بادشاہ اسیر ہو گیا اب کیونکر میدان مین قیام کرین اور ثابت قدمی دکھائین بس فرار پر قرار لیا اہل
اسلام اُنکے عقب مین اُنکو قتل کرتے ہوئے چلے پڑاؤ پر جا کر اُنھون نے قدرے دم لیا کہ وہان بھی یہ لوگ پہونچے
اور قتل کرنا شروع کیا ایک آن واحد مین وہانسے بھی کفار بھاگے پڑاؤ اہل اسلام نے لوٹ لیا اور اُسکا تعاقب
کیا شاہزادہ اسیطور سے اژدر کو ہاتھ پر لیے ہوئے برابر شمشیر زنی کرتا چلا جاتا ہی ایک پہلو مین ایرج ہین دیو
مینا رنگ عقب مین دیو دربان و دیو اسد و دیو خروس و عقاب پریزاد و حسان پریزاد و طوفان
پریزاد و دیو غزال لڑتے چلے آتے ہین بس کفار جب در شہر پر پہونچے اُس مقام پر بھی کچھ دیر زد و کش رہے
اور تلوار کی مگر کیا ہوتا ہی مجبورانہ لڑتے ہوئے چلے جاتے ہین بس کفار داخل شہر ہوئے اُنکے عقب مین اہل اسلام
ہین اب شہر و قلعہ مین ہر گلی و کوچہ مین تلوار چلنے لگی در و دیوار خون کے چھینٹون سے رنگین ہو گئے اہل شہر بھی قتل
ہونے لگے غدر مچگیا بھاگڑ پڑ گئی غل مچگیا کہ طلسم کشا شہر مین داخل ہو گیا قتل عام کا حکم دیدیا ہی اہل شہر قتل
ہو رہے ہین جو کہ بزدل تھے اُنھون نے دروازے بند کر لیے جو کہ ذرا بہادر تھے تلوارین لے لیکر مکانون
سے باہر آئے لڑنے لگے نالیون سے شہر کی اسطور سے خون روان تھا کہ جیسے کثرت بارش مین پانی روان ہوتا
ہی نہین پھر یہان بھی تلوار چلی ہزارون اہل شہر قتل ہوئے آخر کو اہل شہر نے عاجز ہو کر دوہائی دی کہ طلسم کشا
کی دوہائی ہی اب ہمکو امان ملے ہم اہل شہر ہین ہمنے اپنے کردار کی سزا پائی فرمایا کہ امان بشرط ایمان سب نے جواب دیا
کہ ہمنے آپکا دین قبول کیا باطل پرستی ترک کی یہ جو سب نے کہا اور امان طلب کی بس شاہزادے و ملک ایرج
نے ہاتھ روک لیا اُنکا ہاتھ کا روکنا تھا کہ سب نے ہاتھ روک لیا قتل و غارت سے اہل شہر و کفار نے نجات
پائی بس اُسوقت کل سردار لشکر کفار حاضر خدمت ہوئے رکاب سعادت کو بوسہ دیا امیران شہر نے حاضر
ہو کر شرف ملازمت حاصل کیا شاہزادہ دار العمارہ شاہی مین تشریف لایا اُسوقت اژدر پریزاد کو دیو
دربان کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ اسکو اپنی قید مین رکھو کل اسکا دربار کیا جائیگا اور دیو مینا رنگ کو حکم دیا کہ
تم تمام شہر کا بند و بست کرو تمام بتکدہ وغیرہ منہدم کرا دو ہر امیر شہر و رئیس شہر کے مکان پر پہرہ چوکی

کرو اور محلات شاہی پر اور شہر سے لاشین اہل اسلام کی اُٹھوا کر دفن کراؤ اور کفار کی لاشون کو صحرا مین ڈلوادو اور شہر کو خون وغیرہ کے آلایش سے صاف و پاک کرو اور منادی کرادو کہ تم سب کو اس شرط سے امان ملی ہو کہ دین اسلام قبول کرنا ہوگا کوئی آج سے ابلیس پرستی یا سامری پرستی نہ کرے ورنہ عتاب شاہی مین گرفتار ہوگا اور کل لشکر کفار کو جو کہ مجروح ہین اور جو کہ غیر مجروح ہین سب کو اُنکے افسرون کی سپردگی مین دو اور اُنپر پہرہ چوکی اپنے لشکر کا مقرر کرو اور خوب شہر کا بند وبست کرنا تاکہ غدر ہونے نہ پائے ورنہ تمکو عدم تعمیل حکم کی سزا دیجائیگی یہ حکم دے کر شاہزادہ مع ایرج نامدار و دیگر سردارون کے بیرون شہر آیا یہان دربان نے اژدر پریزاد کو غل و زنجیر مین اسیر کیا اور پہرہ وغیرہ مقرر کیا دیو مینا رنگ نے ہر مکان اور ہر محل شاہی و اہل شہر پر پہرہ چوکی مقرر کیا کل لشکر کفار کو ایک مقام پر جمع کر کے اپنے لشکر کی حراست مین کیا شہر کو لاشون اور خون سے صاف و پاک کیا کل کام بموجب حکم کے بجا لایا منادی سے شہر مین ندا کرادی بتکدے منہدم کرائے سب طرح کا بند وبست کر لیا یہان بیرون شہر سرداران لشکر نے یہ بند وبست کر لیا تھا کہ اُس مقام پر کہ جہان لشکر اُترا ہوا تھا سب خیمے و بارگاہین اُکھڑوا کر اُس مقام پر برپا کی تھین کہ جہان اژدر پریزاد کا لشکر فروکش تھا اور اُس مقام پر لشکر کا پڑاؤ بھی تھا اور کفار و اہل اسلام نے کشتون کا شمار بھی کر لیا تھا اور کفار کو ایک صحرا مین دور ڈلوا دیا اور اہل اسلام کو دفن کروا دیا اور مجروحان لشکر کو شفاخانہ مین روانہ کر دیا اُنکے ٹانکے وغیرہ لگائے گئے علاج ہونے لگا یہ سب بند وبست تو کر چکے تھے کہ شاہزادہ سہراب ثانی تشریف لائے داخل بارگاہ ہوے سب سردار حاضر ہوے شاہزادہ عالی شان نے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا سب نے اپنے اپنے بستر پر آکر کمر کھولی سات شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے اور تھکے ہوے تھے بھوکے اور پیاسے تھے کہ سات دن تک نہ کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا سب نے کھانے کھائے اور بستروں پر آرام کیا یہان بارگاہ مین شاہزادے نے سردارون سے دریافت کیا کہ کچھ ثابت ہوا کہ کسقدر کفار واصل جہنم ہوے اور کس قدر اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوے اُنھون نے عرض کیا کہ شمار جو کیا گیا تو اسی ہزار اہل اسلام شہید ہوئے ہمنے اُن سب مقتولون کو دفن کرادیا اور بیس ہزار مجروح ہوے۔ تھے اُنکو شفاخانہ مین روانہ کر دیا ہے اور لشکر کفار کے آدمی دو لاکھ بیس ہزار قتل ہوے اور زخمیون کا حساب نہین ہو کہ نہ معلوم کسقدر مجروح ہوے اور بموجب حکم آپ کے کفار کی لاشین صحرا مین پھکوا دی ہین یہ سنکے شاہزادے نے اُن سب کی کار پردازی کی بہت تعریف کی اور بارگاہ سے اُٹھکر خیمہ خاص مین آئے خاصہ نوش فرما کر آرام کیا پوشاک وغیرہ بھی بدل چکے تھے وہ شب بسر ہوئی صبح کو سب خواب راحت سے بیدار ہوے اور پوشاک درباری پہن کر حاضر ہوے شاہزادہ و ایرج نامدار بعد الفراغ نماز سحر لباس سے آراستہ و پیراستہ ہو کر برآمد ہوے سب کا مجرا و سلام ہوا بس سوار ہو کر اور سب سردارون کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوے داخل شہر ہوے دیکھا کہ تمام شہر آلایش خون وغیرہ سے پاک و صاف ہو بتکدے منہدم پڑے ہین ہر مقام پر پہرہ چوکی ہو شاہزادہ شہر کی سیر کرتا ہوا دربار مین آیا و تکیہ شوکت پر متمکن ہوا یہان دیو مینا رنگ نے دربار بھی آراستہ کر رکھا تھا بس شاہزادے نے دربار کو طریقے سے آراستہ پایا سب سردار علے قدر مراتب اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوے تخت بر غاشیہ پڑا ہوا ایک سمت کو حسان پریزاد

وطوغان پریزاد وعقاب پریزاد اور دیگر پریزاد ایک طرف دیو اسد و دیو خروس و دیو غزال و دیو کلکال و دیو ہلاک و دیگر دیو و سردار بیٹھے ایک دنگل شوکت پر ایرج نامدار جلوہ فرما ہوے ایک شہزادہ سہراب ثانی دیو مینار رنگ نے آکر مجرا کیا شاہزادے نے بہت تعریف فرمائی اور دنگل مرحمت کیا کہ دیو دربان حاضر ہوا مجرا بجالایا شاہزادے نے فرمایا کہ اژدر پریزاد و دیگر اسیرون کو بہت جلد حاضر کرو اور کل سرداران کفار کو بس اسیوقت دیو دربان کل سردارون و اسیرون و اژدر پریزاد کو لیکر حاضر ہوا شاہزادے نے علے قدر مراتب ہر ایک کی عزت کی اور روبرو بٹھایا اژدر کو کرسی مرحمت کی اژدر نے کل دربار کو آراستہ پایا ایسا دربار تو اسکے زمانہ مین کبھی نہ تھا جو اسوقت شان و شوکت ہے بس اژدر نے اور دیگر اسیرون و سردارون نے حالت دربار دیکھکر بہت حیرت کی اور شاہزادے کی خلق و مروت کی اپنے دلمین بہت تعریف کی بس شاہزادے نے اژدر پریزاد سے فرمایا کہ اے اژدر پریزاد اب تم دین اسلام کے قبول کرنے اور میری اطاعت کرنے کے باب مین کیا کہتے ہو بہت جلد بیان کرو اگر دین اسلام نہ قبول کروگے میرے ہاتھ سے مارے جاؤگے بس جان لو کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اسکا کوئی شریک نہین ہے وہ سب کا خالق ہے اُسنے سبکو پیدا کیا ہے کیا شیطان کیا سامری کیا جمشید یہ سب اسکے بندے ہین انھون نے بیکار دعوی خدائی کیا اور ہزارون بندون کو گمراہ کیا اسکا حال انکو روز قیامت معلوم ہوگا اور اب بھی انکے جسم آتش دوزخ مین جلتے ہونگے اور شیطان جسکو تم اپنا خدا کہتے ہو یہ قوم اجنہ سے تھا جبکہ اجنہ دنیا پر حاکم تھے اور انھون نے کفر و عناد پر کمر کسی تو خداوند کریم نے ملائکہ آسمان کو زمین پر نازل فرمایا انھون نے اجنہ کو آکر قتل و غارت کیا اور کچھ کو جو کہ باقی رہے اسیر کرکے لیگئے انمین یہ شیطان بھی تھا بس اسنے بالاے آسمان پرورش پائی اور اسقدر اسنے اطاعت و زہد پرہیزگاری کی کہ یہ بھی ملائکان مقرب سے ہوگیا عزازیل اسکو درگاہ باری سے خطاب ملا بس خداوند کریم نے حضرت آدم کو خلق فرمایا سب فرشتون کو انکی اطاعت اور سجدہ کرنیکا حکم فرمایا سب حکم باری بجالاے مگر اس شیطان نے سجدہ نہ کیا اور عذر کیا کہ مین آتشی اور یہ خاکی مین کیونکر سجدہ کرون بس اسپر عتاب آلہی نازل ہوا اور معتوب درگاہ ہوا بس جب سے یہ معتوب بارگاہ احدی ہے اسنے بعض بندون کو خدا سے گمراہ کرکے بت پرستی کرائی بعض کو آتش پرستی کیطرف راغب کیا اسکا بہت بڑا قصہ ہے بعض سے اپنی پرستش کرائی کہانتک بیان کیا جاے خلاصہ یہ کہ یہ سب دین باطل ہین سواے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہے بس یہ فرماکر چند کلمے وحدانیت خدا مین اور چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ مین زبان سے فرماے کہ سب کفار و اسیران کفار و اژدر پریزاد نے یہ کلمہ سنکے سر جھکا لیے اور کچھ رد نہ کرسکے اور اژدر پریزاد فکر کرنے لگا کہ کیا جواب دون اور کیونکر اپنے دین کو ثابت کرون طلسم کشا نے تو ایسی تقریر کی کہ جسکا رد ہونا غیر ممکن ہے سواے اطاعت و ترک مذہب کے راوی نے کہا ہے کہ یہ اژدر پریزاد کل سردار و کل لشکر و اہل شہر سب خدا پرست ہین کیونکہ اژدر کے بزرگ ہمیشہ سے اس ملک اژدریہ کے اور قلعہ طلسم و کل طلسم کے حاکم رہے اور خدا پرست رہے اژدر پریزاد اپنی ذات سے کافر ہوگیا تھا اور یہی امر بانیان طلسم نے بربادی طلسم کے بارے مین بیان کیا تھا بلکہ تحریر کر دیا تھا کہ جس زمانہ مین بادشاہ طلسم کفر اختیار کریگا اور اہل طلسم کے دو فرقہ ہونگے ایک کافر اور ایک مسلمان اُسی زمانہ مین عمر طلسم تمام ہوئی اور طلسم کشا آکر طلسم کو فتح کریگا بس یہ وہی زمانہ تھا کہ اژدر بہکانے سے اپنے وزیر کے کافر ہوگیا اور اسنے چاہا کہ کل اہل طلسم میرا دین اختیار کرین بعضون نے اسکی پیروی کی اور بعض نے انحراف کیا بس اہل طلسم کے دو فرقے تھے کچھ مرتدون کے حامی خدا پرست اور کچھ کافر جو کافر تھے وہ طلسم کشا و اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے جو کہ کبھی مسلمان نہوئے تھے اور جو مسلمان تھے انھون نے اطاعت

بی اور جو کہ کافر تھے مگر پند و نصیحت سے ایمان لانے والے تھے وہ زندہ بچے پس جب شاہزادے
نے اس طور سے تقریر کی اور کسی کو کچھ جواب نہ بن پڑا سوائے خاموشی کے ہر ایک نے اپنے دل میں
خیال کیا کہ طلسم کشا بہت درست فرماتے ہیں کہ سب دین باطل ہیں دین اسلام حق ہے پس دین اسلام
اختیار کرنا زیبا ہے اور ہم پہلے ہی سے مسلمان تھے اور ہمارے بزرگ سب مسلمان تھے اس مکار جادو
کے بہکانے سے ہم سب نے گمراہی اختیار کی وہ اپنی سزا کو پہونچا جس کسی کی موت ہاتھ سے طلسم کشا
کے تھی وہ قتل ہوا ہر ایک نے طریقہ دل سے زنگ کفر سہراب ثانی کی آتش قہر نے دھو دیا ہر ایک نے تصمیم کیا کہ خواہ
بادشاہ مسلمان ہو خواہ نہ ہو ہم ضرور دین اسلام قبول کر کے اپنے آبائی طریقہ کو اختیار کرینگے مگر اس
خیال سے ہر ایک خاموش رہا کہ دیکھیں بادشاہ کیا جواب دیتا ہے ادھر اژدر پیرزادہ نے بھی غور و فکر
کی اور خیال کیا تو سوائے دین اسلام کے اور سب ادیان کو باطل و مصنوع پایا اور خیال جو کیا تو بہت
پشیمان ہوا کہ تو نے بہت بری حرکت کی کہ اپنے آبائی دین کو جو ہزاروں برس سے چلا آتا تھا اور
کوئی بزرگ تیرا کافر نہ تھا تو نے کافر ہو کر برباد کیا اور مکار کے کہنے پر عمل کر کے اپنے میں سے اس شرافت
کو دور کیا کہ ایسے بزرگ سب خدا پرست رہے اور ہر ایک انکی تعریف کرتا ہے اور تیری مذمت مکار
کے کہنے پر ننگ کر اپنے کو قابل عار کیا بڑا دھوکا کھایا خیر ابھی کچھ نہیں گیا ہے توبہ کر لینا جو طلسم کشا کہتا ہے
وہ بہت درست اور بجا ہے پس اے دل تو کس گمراہی میں ہے اسوقت بدین ابلیس نے تیری کمک نہ کی
اگر خدا تھا نہ سامری و جمشید نے مکار کی مدد کی وہ کس خرابی سے طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا
اور تو گرفتار ہوا یہ کیسے خدا تھے پس اسی بات سے ثابت ہے کہ دین اسلام برحق ہے اور سب باطل
ہیں پس یہ جو دل میں سمایا اور کچھ روز قیامت کا خیال آیا ایسا خوف طاری ہوا کہ بند بند کانپنے لگا
آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ایسی شرم و حیا طاری ہوئی کہ سر کا اٹھانا اور سب سے آنکھیں چار
کرنا گوارا ہوا یہ خیال کیا کہ بہت سے سردار اور حاکم جلہ جات ایسے اس دربار میں ہیں کہ جو کہ میرے بزرگوں
کے حال سے واقف ہیں اور بہت سے ایسے ہیں کہ جو کہ مسلمان رہے ہیں اور میں ان سب پر حاکم تھا
اسوقت اس حالت سے بیٹھا ہوں اور وہ عزت سے ہیں پس یہ میری گمراہی کی سزا ہے وہ مجکو دیکھ جھک جھک
عزت کرتے ہونگے کیا ایک زمانہ میں اسکے مخدوم تھے اور یہ ہم پر حاکم تھا اسوقت اسکی کیا حالت
ہے اسکے سب بزرگ خدا پرست رہے یہ کیا ہوا کہ یہ کافر ہو گیا میں کیونکر ان سے آنکھیں چار کروں یہ
خیال کر رہا ہے اور خاموش ہے کہ شاہزادے نے بعد کچھ دیر کے فرمایا کہ اے اژدر پیرزادہ تم نے کچھ
میری تقریر کا جواب نہ دیا آخر تمکو کیا منظور ہے جو منظور ہو بلا خوف و خطر بیان کرو یہ جو شاہزادے
نے فرمایا تو اژدر نے ناچار ہو کر سر اٹھایا اور فلک کیطرف دیکھا اور سب حاضرین دربار کی طرف اور
آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپک پڑے شاہزادے نے جو یہ کیفیت دیکھی فرمایا کہ اے اژدر پیرزادہ
یہ تمہاری کیا حالت ہے کچھ بیان کرو اور شاہزادے کو اسکے حال پر رحم آگیا دیو دربان سے فرمایا کہ اژدر
کے جسم پر سے قید کو دور کرو اور سب اسیروں کو بھی رہا کرو یہ حکم فرمایا تھا کہ دیو دربان نے اژدر
پیرزادہ اور کل اسیروں کو رہا کر دیا یہ جو خلق و مروت اژدر نے دیکھی دوڑ کر قدموں کو بوسہ دیا اور
رونے لگا ادھر اور جو سب رہا ہوئے تھے اپنے اپنے مقام پر سے اٹھ اٹھ کر دوڑے اور شاہزادے
کے قدم چومے اور دست بستہ کھڑے ہوئے شاہزادے نے اژدر پیرزادے سے فرمایا کہ کچھ بیان تو
کرو کہ سبب گریہ کیا ہے تب اژدر نے بیان کیا کہ آپنے جو وحدانیت خدا کو بیان فرمایا اور رد ز

قیامت کو یاد دلایا اور سب مذہبون کی مذمت فرمائی مین نے جو خیال کیا تو آپ کا قول صادق پایا پس اپنی حالت پر روتا ہون کہ یہ تو نے کیا کیا تیرے خاندان مین کوئی کافر نہ ہوا تو کیون کافر ہوا تو بڑا بدنصیب ہی اور یہ خیال ہوا کہ سب حاضرین دربار جو کہ میرے خاندان کے حال سے واقف ہین اور یہ سب کسی زمانہ مین ملازم اور میرے ماتحت تھے اور میرے حکم کو مانتے تھے یا آج مین اُنکے روبرو اس حالت سے ہون یہ سب میری گمراہی اور سرکشی کا انجام ہی یہ لوگ کیا اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ ایسے عالی خاندان نے یہ کیا طریقہ ایک مکار کے بہکانے سے اختیار کیا کہ جسکے سبب سے یہ ذلت ہوئی پس اس سبب سے میری یہ حالت ہوئی یا اس لائق نہین ہون کہ کسیکو منہ دکھا سکون پس مین نے لعنت کی ابلیس پرستی اور سامری پرستی پر اور اپنا آبائی طریقہ اختیار کیا مگر مجکو یہ اجازت مرحمت ہو کہ مین کسی طرف فقیر ہوکر نکل جاؤن اور یہ اپنا کالا منھ کسی کو نہ دکھاؤن جو کہ کسی قابل نہین ہو اور یہ شعر میرے اوپر صادق ہی واقعی صحبت بد کا ضرور اثر ہوتا ہی اور صحبت نیک کا بھی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر

پسر نوح با بدان بنشست ۔ خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزی چند ۔ پے نیکان گرفت مردم شد

پس وہ جو فخر و افتخار کا مقام تھا کہ زمانہ حضرت سلیمان سے آج تک میرے بزرگ خدا پرست رہے کوئی کافر نہ ہوا وہ میری اس گمراہی سے میرے خاندان سے جاتا رہا افسوس اب لوگ کیونکر کہینگے پس یہی بہتر ہی کہ مین اپنا کالا منھ کرکے کسی طرف نکل جاؤن تاکہ مثل ہلال عید کے انگشت نما نہون شاہزادے وایرج نامدار نے یہ سماعت فرماکر فرمایا کہ ای اژدر پریزاد ہم تم سے بہت خوش ہوئے اور ہم تمکو ایسا نہین جانتے تھے کہ تم ایسے غیرت مند ہو پس یہ تقدیری امر ہی کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہی تمہارا خود ہی قول ہی کہ صحبت بد کا یہ اثر تھا پس اب تمنے پھر اصلی دین کی طرف رجعت کی اور اپنے آبائی طریقہ کو اختیار کر لیا کوئی تمکو انگشت نما نہ کریگا بلکہ یہی کہیگا کہ ایک شیطان کے بہکانے سے اژدر پریزاد نے ایسی گمراہی اختیار کی تھی آخر کو اپنے طریقے پر آگئے پس اے اژدر پریزاد یہ کہنا سنا ایسا امر ہی کہ اسمین انبیا نے دھوکا کھایا ہی خیال تو کرو کہ حضرت آدم نے کیسا دھوکا کھایا اور ترک اولے ہوا کہ جسکے سبب سے وہ بہشت سے نکالے گئے پس ہماری تمہاری کیا اصل ہی کوئی رنج و الم نہین ہی پس اس خیال کو دل سے دور کرو کہ فقیری کرون یہ خیال تمہارا بالکل بیکار ہی اپنے ملک مین حکومت کرو یہ تاج و تخت تمکو مبارک ہو اور یہ سب تمہاری اُسی طور سے فرمانبرداری اور اطاعت کرینگے کہ جس طور سے کرتے تھے کوئی تم سے سرکشی نہ کریگا تم اطمینان رکھو یہ جو شاہزادے نے اژدر سے فرمایا اژدر نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بہت درست و بجا ہی مگر میری ہمت گوارا نہین کرتی ہی کہ مجھسے ایسی خطا سرزد ہو اور پھر مین حکومت کرون ایسی ذلت اٹھا کر شاہزادے نے فرمایا کہ اگر اژدر پریزاد بس جو ہم کہتے ہین اسپر عمل کرو یہ جو شاہزادے نے فرمایا اژدر پریزاد نے سر جھکا کر عرض کیا کہ مرضی ہمین از ہمہ اولے مجکو حکم سرکار سے کوئی عذر و انکار نہین ہی پس شاہزادے نے فرمایا کہ جاؤ تخت پر بیٹھو اژدر نے عرض کیا کہ یہ تاج اور تخت آپکو زیبندہ ہے فرمایا کہ ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمہارا تخت و تاج تمکو مبارک رہے یہ فرماکر اور ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا تاج سر پر رکھا اور سب سے کہا کہ نذرین دو سب نے اُٹھ اُٹھکر نذرین پیش کین پس سب سرداروں کو اژدر پریزاد نے علے قدر مراتب خلعت مرحمت فرمائی اور حکم دیا کہ منادی ندا کر دے شہر مین کہ اہل شہر آگاہ ہون کہ تمہارے بادشاہ نے پھر اپنا دین آبائی اختیار کیا پس سب اپنا دین قدیم اختیار کرین ورنہ مغضوب سرکار

ہوئے اور کل لشکر سے پس منادی نے ندا کی اُسی دن کل اہل شہر نے اور کل اہل لشکر نے باطل
پرستی ترک کی اور دین اسلام قبول کیا مسجدین تعمیر ہونے لگین اذان کی صدا بلند ہوئی نقارخانون
مین سلامی کی نوبتین بجنے لگین توپین فیر ہونے لگین راوی نے بیان کیا ہے کہ اژدر پریزاد
کل سردار و کل اہل لشکر از سر صدق مسلمان ہوئے اُس طلسم مین کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ وہان
کافر ہو ایسا سہراب ثانی نے ضلالت کفر کو اب تیغ اسلام سے پاک و صاف کیا جب سب اپنے
اپنے مقام پر بیٹھ گئے اور دربار آراستہ ہو چکا شاہزادے نے سب اہل دربار سے کہا کہ تم لوگ بھی
آگاہ و خبردار ہو کہ جس طور سے تم لوگ ماتحت اژدر پریزاد کے مثل زمانۂ سابق کے ہو دیکھو کسی
قسم کی سرکشی نہ کرنا نہ اطاعت مین سرتابی کرنا یہ تمہارا اُسی طور سے حاکم و مالک ہے ورنہ مین اگر سنونگا
تو صدمہ مجکو ہوگا اور مین ضرور اُس شخص کو سزا دونگا یہ خیال رہے کہ جسنے اژدر کے ساتھ سرکشی کی سمجھے
ساتھ کی یہ جو شاہزادے نے کہا پس سب مرحلون کے حاکمون اور سب اہل دربار نے عرض کیا کہ
ہماری کیا مجال ہے جو ہم حکم سرکار کے خلاف عمل کرین پس جس طور سے ہم بادشاہ کے ماتحت تھے اُسی
طور سے اب بھی ہین اور رہینگے شاہزادے نے فرمایا کہ شاباش مرحبا یہ فرما کر شاہزادے نے اژدر پریزاد
سے کہا کہ اے اژدر پریزاد جلد قیدیان طلسم کو طلب کرو کہ وہ بیچارے ایک زمانے سے قید ہین معلوم
اُنکی کیا حالت ہے تا کہ مین اُنکو رہا کرون یہ حکم دیا تھا کہ اژدر نے اُسیوقت حکم دیا ایک پریزاد کو کہ
تو اسیوقت داروغہ زندان بلقیس پریزاد کے پاس جا اور کہنا کہ طلسم کشا اور بادشاہ کا حکم ہے کہ بہت
جلد قیدیان طلسم کو لیکر حاضر ہو کوئی قیدی باقی نہ رہے پس وہ پریزاد فوراً روانہ ہوا ایمان بلقیس پریزاد
اپنے مقام پر بیٹھا ہوا اپنے یارون سے کہہ رہا تھا اُسکو سب حال کی خبر تھی کہ جو کچھ بیان واقعہ گذرا
تھا ابتدا سے آخر تک پس وہ کہہ رہا تھا کہ کیا سبب ہے کہ ابھی تک میری طلبی نہین ہوئی کیا وجہ ہے
طلسم کشا ضرور قیدیان طلسم کو طلب فرمائینگے بلقیس پریزاد قبل سے مسلمان تھا مگر کیا کرے طرف طلسم کے
طلسم کے سے ناچار تھا اور اپنے کو اُسنے پوشیدہ کیا تھا کہ مین مسلمان ہون بلکہ یہ ظاہر کیا تھا کہ یہ بھی کافر
ہے اسلئے دوست کہہ رہے تھے کہ کیا جب تک کوئی تمہارے طلب کرنے کو نہ آئیگا تم اُسوقت تک
نہ جاؤ گے اُسنے جواب دیا کہ نہین مین اب سامان جانے کا کرتا ہون یہ کہہ رہا تھا کہ وہ پریزاد آکر
پہونچا حکم سے بادشاہ طلسم کشا کے آگاہ کیا پس اُسوقت بلقیس پریزاد اُٹھکر طرف زندانخانے کے
مع اپنے ملازمون کے روانہ ہوا ایمان زندان خانہ مین سب مایوس اپنی رہائی سے بیٹھے ہوئے تھے
ان لوگون کو خبر بھی نہ تھی کہ وہان شہر و طلسم مین کیا گذر رہی ہے اب ان سب کو یقین تھا کہ اب بعمر
رہائی غیر ممکن ہے اور ہر ایک رستم ثانی و شہریار عالی وقار بیٹھے ہوئے تھے شہریار اپنی حالت بیان کر رہے
تھے کہ بھائی صاحب مین نے جب شکار سے خبر پائی کہ مخمور فیل پیکر قلعہ قمر بخش پر لشکر کشی کر کے
آیا ہے مین فوراً وہان سے قلعہ پر آیا اور مخمور کو قتل کرکے سب کو بچایا پس شہریار نے اپنا آزاد
مقابلہ کرنا تو سہراب بن لندھور کا لشکر لیکر آنا اور حال ظاہر ہونا کہ آپ غضب ہو کر اُس غصہ مین نکلے
ہین اپنا سب کو اُس مقام پر مقیم کرکے اور خود فقیر ہو کر نکلنا اپنے بعد سیارۂ ثانی کا فقیر ہو کر نکلنا الوزرین حصار
پہونچنا زرنگار شاہ خورشید تاج گہر کو زیر کرکے اسد ثانی کو رہا کرنا اور اسد سے سب حال
صاحبقران ثانی کا معلوم ہونا اور اہل شہر زرین حصار و برزداملک تاجدار کی خاطر و مدارت
کرنا اپنا اُس تکیہ پر آکر بیٹھنا اور دیو کا اٹھا کر بالائی ہوا روانہ ہونا اور اپنا اور دیو کا قید ساحرہ مین مبتلا

ہونا سیارہ ثانی کا عیاری کرکے بردہ قاف مین آنا اور دیو کو قتل کرکے ادہر کو آنا اور عیاری
کرکے اُس ساحرہ کو قتل کرنا اپنا رہا ہونا اپنا اور سیارہ ثانی کا طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہونا
وہان دیو ہامان کا قلعہ پر یورش کرنا سہراب ثانی کا اُسکو ٹوکنا اُسکے ہاتھ سے مجروح ہونا
اپنا عین وقت پر پہونچنا دیو ہامان سے مقابلہ کرنا اُسکو زیر کرنا اُسکا کرسے مسلمان ہونا اپنا ہمراہ
اخضر بن برزاد کے داخل شہر ہونا اور اخضر کا بنجا طرفیش انا اپنا سہراب کو فنون سپہ گری تعلیم کرنا اور
بنہ صاحبقرانی بھی بتانا دیو ہامان کا رشکار کے بہانے سے سرحد طلسم پر لانا اور دہوکے سے اسیر
طلسم کرانا اور اپنا اسیر ہوکر بادشاہ طلسم کے پاس جانا اُسکا حکم قید دینا سب بیان کیا رستم ثانی نے اپنی
کل حالت ابتدا سے انتہا تک بیان کی شہریار اخضر بن برزاد سے سُن چکے تھے بیان بھی سنی پس
رستم ثانی نے اپنی حالت بیان کرکے کہا کہ ای برادر اب رہائی کی امید نہین ہی کیونکہ کون ایسا ہی جو
اس طلسم کو فتح کریگا اور ہمکو رہا کریگا سہراب سے یہ امید تھی وہ ابھی بچہ ہی ہان جب جوان ہوگا
اُسوقت شاید اُسکو خیال آئے اور وہ طلسم اگر فتح کرے ای برادر مین نے تو اُسکو اچھی طور سے دیکھا
نہین اُسوقت دیکھا کہ جب اسیر طلسم ہوچکا ہون وہ اُس زمانے مین بہت کم سن تھا ماشاء اللہ اب تو جوان
ہوگا شہریار نے جواب دیا کہ جب مین آیا تھا تو وہ ماشاء اللہ ایسا تھا کہ مین نے اُسکو فنون سپہ گری
تعلیم کیے رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین نے اسی خیال سے کہا کہ ای برادر اگر وہ آیا بھی کچھ زمانے کے
بعد اور اُسنے طلسم فتح بھی کیا تو ہمکو کیا ہم اس عرصہ مین یہ قید کی مصیبت اُٹھاتے اُٹھاتے مرجائینگے
کہانتک تکلیف کی برداشت کرینگے شہریار نے جوابدیا کہ یہ جو کچھ اپنے ارشاد کیا بہت درست ہی مگر
خداوند کریم کی ذات سے امید نیکی کی رکھنا ضرور ہی شاید وہ کوئی صورت غیب سے پیدا کردے رستم
ثانی نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہی یہ دونون صاحب باہم باتین کر رہے تھے کہ یکایک در زندان
کشادہ ہوا اور داروغہ زندان اندر آیا رستم ثانی نے اُسکو دیکھکر شہریار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ
کوئی حکم تازہ ہم محبوسان بلا کی نسبت بادشاہ کا صادر ہوا ہی جو داروغہ زندان اندر آیا ہی ہر ایک قیدی
داروغہ زندان کو دیکھکر حیران ہوا اثر کیا منحصر ہی اُدہر داروغہ زندان نے پکار کر کہا کہ ای اسیران طلسم
خوش ہو کہ تمہارے نصیب جاگ گئے اس قید بلا سے رہا ہونے کی صورت خداوند کریم نے نکالی
چلو تم سب کو طلسم کشا نے اور بادشاہ طلسم نے کیا طلب کیا ہی ضرور رہا ہوگے طلسم کشا طلسم مین
تشریف لایا تمام طلسم کو درہم برہم کیا بادشاہ طلسم کو اسیر کرلیا شہر پر قبضہ کرلیا جب بادشاہ نے
اُسکا دین قبول کیا تب اُسکو حکومت و تخت و تاج دیا اب تم سب کی طلبی ہوئی ہی یہ سننا تھا کہ سب قیدی خوش ہوگئے
مگر شہریار و رستم ثانی کو گو نہ خوشی ہوئی مگر صدمہ بھی ہوا اور کہا نہ معلوم طلسم کس نے فتح کیا معلوم
تو فتح کیا شاید اُس ساحرہ کو قتل کرکے یہ کام کیا ہو جسکے ہمراہ اُس دن زندان خانہ مین آئے
تھے شہریار نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہی یہ کسی دوسرے نے فتح کیا ہی ایسا نہو کہ کسی دوسرے
نے فتح کیا ہو کہ اُسکا احسان ہم پر ہوا اور ہم اُسکے رہا کیے ہوئے مشہور ہون رستم ثانی نے
کہا جو کچھ ہوگا ظاہر ہو جائیگا یہان تو یہ باتین باہم ہو رہی تہین اُدہر داروغہ زندان نے سب
قیدیون کی زنجیرون کے سرے پکڑے اور اُنکے بھی زنجیرون کے سرے ہاتھ مین لیکر زندان خانہ سے
باہر آیا یہ سب لوگ طوق و سلاسل مین گرفتار تھے ایک مدت کے بعد روشنی دیکھنا نصیب ہوئی ورنہ
سوائے تاریکی کے اور کیا تھا داروغہ زندان ان سب کو اراہون پر ڈال کر در دولت پر حاضر ہوا

اور پہلے خود دربار مین گیا طلسم کشا اور ایرج نامدار اور شہزادہ پریزاد کو جھککر مجرا کیا اور دست طلسم کشا پر
بوسہ دیا کہ بادشاہ نے فرمایا لاکے قیدیان طلسم کو اُسنے عرض کیا کہ سب بیرون دربار حاضر ہین آپ وہ
نے کہا کہ جلد اندر لائو پس وہ باہر گیا اور سب کو لیکر حاضر ہوا جیسے ہی رستم ثانی اور شہریار اور دیگر قیدی
صحن ایوان مین پہونچے اور دربار کی طرف دیکھا ایک دربار آراستہ پایا کہ کبھی کسی وقت مین اپنا
دربار ہوتا تھا اس دربار کو دیکھکر اپنا دربار یاد آیا دیکھا کہ ہزارون سردار و نامدار و سپہ سالار بیٹھے ہوئے ہین اور وہ بادشاہ
ہین کہ جنکے سامنے اسیر ہوکر آئے تھے کہ اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک سمت کو تخت کے دیکھا
کہ ایک دنگل پر ایک جوان کم سن نوعمر جسکے سبزہ بھی ابھی تک آغاز نہین ہوا ہے بڑی شان وشوکت سے دنگل پر
بیٹھا ہی اور اُسکے برابر اور ایک جوان ہی مگر اُسکی عمر زیادہ ہی چونکہ ابھی دور بہت تھے اس سبب
سے نہ پہچان سکے اور یہی سب قیدیون سے جب بالکل صاحب قریب آگئے تو رستم ثانی وشہریار عالی نژاد
نے پہچانا کہ وہ جو جوان نوعمر ہی وہ تو سہراب ثانی میرا فرزند ہی اور وہ جو جوان زیادہ عمر کا ہی وہ
بدر عالیمقدار ایرج نامدار ہین رستم ثانی نے شہریار سے کہا کہ تمنے پہچانا انھون نے کہا کہ جی ہان
ایک سہراب ثانی آپکا فرزند میرا جگر پیوند ہی ایک بدر عالی وقار ہین تبھی کہا کہ معلوم ہوا کہ انھین
دونون صاحبون مین سے کسی نے طلسم کو فتح کیا ہی خوب خداوند کریم نے احسان سے دست
راستون کے بچایا یہ باتین کرتے ہوئے ایوان مین آئے اُدھر سہراب ثانی و ایرج نامدار باہم
ہم کلام تھے اس طرف متوجہ نہ تھے جو قبل سے پہچانتے جیسے ہی کانون مین نقیبون کی صدا پہونچی اور
یہ سب کے سب ایوان مین آہی چکے ہین کہ ان دونون صاحبون نے سر اُٹھاکر دیکھا پس دونون
صاحبون نے بنگاہ اول ہی پہچان لیا کہ ان مین ایک رستم ثانی دوسرے شہریار ہین باقی ادھا اسیران
طلسم مین پہچانتا تھا کہ سہراب ثانی نے فوراً حکم دیا کہ جلادون کو طلب کرو اور کرسیان لاؤ کہ ان
سب قیدیون کی قید دور کیجائے کیا غضب ہی کہ مین تو اس شان و شوکت سے بیٹھا ہون اور میرے
روبرو میرے پدر وعم اسیر کھڑے ہون جلد جلاد حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ چند پریزاد دوڑ کر کرسیان
لائے اور برابر تخت کے بچھا دین اور چند پریزاد جلاد کو بلانے کے لیے دوڑے مگر رستم ثانی و
شہریار نے سہراب ثانی و ایرج نامدار کی طرف دیکھکر کہا کہ کوئی ضرورت جلاد کی نہین ہم قید کو
توڑ ڈالین گے کیونکہ اب ہماری رہائی کا وقت گیا یہ بھی کہا [illegible] دونون صاحبون نے
زور لگایا اس قید آہنی کو مثل تار عنکبوت یا کچے دھاگے کے توڑ کر الگ پھینکدیا اور دوڑ کر
رستم ثانی نے اپنے فرزند کو لپٹ کے گلے سے لگایا اور شہریار ایرج نامدار کے قدمون سے
لپٹ گئے پس تلک ایرج نے شہریار کو گلے سے لگایا سر پر دست شفقت پھیرا اور کہا کہ بعد مدت کے تمسے
آپ سے ملاقات ہوئی گو ہم بھی اسی طلسم مین قید تھے اور تم بھی مگر یہ خوبی تقدیر تھی کہ جدا جدا تھے
اُدھر رستم ثانی نے خوب اپنے فرزند سہراب ثانی کو گلے لگالیا اور فتح طلسم کی مبارکباد دی پیشانی
وابرو پر بوسہ دیا سہراب ثانی نے باپ کے قدم چومے اور عرض کیا کہ آپ کے اقبال اور فضل
خداوند کارساز سے مین نے اس طلسم کو فتح کیا اور آپ لوگون کی زیارت سے مشرف ہوا
ورنہ میری بھی لیاقت تھی کہ مین طلسم فتح کرتا پس رستم ثانی فرزند سے ملکر طرف باپ کے متوجہ ہوئے
جھک کر سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا اُسکی سعادتمندی پر خیال کیا ایرج نامدار نے گلے سے لگایا اور
وہ ہی گلے اسکے بھی سے اُدھر شہریار نے دوڑ کر بھتیجے کو گلے سے لگایا پیار کیا سہراب ثانی

نے سلام کیا قدم بوسی حاصل کی شہریار نے فتح طلسم کی مبارکباد دی وہی کلمہ اسنے بھی کہے
سہراب ثانی نے عرض کیا بعد اسکے اسیوقت حمام کرنے کو روانہ کیا انھون نے جاکر حمام
کیا پوشاک بدل کر آئے سوائے ایرج کے سب اہل دربار نے تعظیم کی کیونکہ سب کو معلوم ہوا کہ انکے
ایک والد بزرگوار طلسم کشا ہین اور ایک عم بزرگوار ہین پس وہ آکر اسیطرح بیٹھے یہان سہراب نے
سب قیدیون کو رہا کردیا حدادون نے قید کاٹ دی اسنے جو دریافت کیا تو کسی نے کہا کہ ہم تاجر تھے تجارت
کو نکلے تھے اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچے اسکی آب و ہوا اچھی معلوم ہوئی وہان قیام کیا دوسرے دن
سیر کو چلے سرحد طلسم مین داخل ہوئے یکایک اسیر ہوگئے نہ معلوم ہمارا مال و اسباب کیا ہوا اور کون
عزیزون مین زندہ ہے اور کون مرگیا بعض نے کہا کہ ہم وزیرزادے تھے شکار کو آئے تھے ہرن کے
تعاقب مین مرکب ڈالا جب سرحد طلسم مین پہونچے بعض نے کہا کہ ہم شاہزادے ہین بعض نے کہا کہ ہم
خود بادشاہ تھے کسی نے اپنا اسیر ہونا بسبب شکار کے بیان کیا کسی نے سبب بیان کیا وہ
سب تین چار سو سے زیادہ تھے انمین پریزاد اور دیوزاد بھی تھے جب سبکا حال شاہزادہ سن چکا فرمایا
کہ ہمنے تمکو رہا کیا تمھارا جہان جی چاہے جاؤ کوئی مانع نہ ہوگا انھون نے عرض کیا کہ اب ہم
کہان جائینگے ہمکو قید ہوئے مدت ہوئی نہ معلوم ہمارے عزیز زندہ ہین یا مرگئے مکانات وغیرہ
ہین یا گرگئے ہمارے ملکون پر کس کس نے قبضہ کرلیا اور کون قابض ہوا بس اب ہم آپکے قدم
نہ چھوڑینگے شاہزادے نے فرمایا تمکو اختیار ہے کوئی تم پر جبر نہین کیا جاتا ہے یہ فرما کر ان سبکو حمام
کرایا خلعت مرحمت فرمائے علے قدر مراتب دربار مین جگہ مرحمت کی جب سب بیٹھ گئے اور اس امر
سے فراغت ہوئی کہ ایک مرتبہ اژدر پریزاد اس مقام پر سے اٹھا اور روبرو سہراب ثانی
اور ایرج نامدار کے آیا اور عرض کیا کہ حضور نے میرے حال پر بڑی عنایت فرمائی یعنی مجکو بادشاہ
کیا گو مین اس لائق نہ تھا مگر آپ کی عنایت سے ناچار ہوا بس میری تین باتین اور حضور قبول
فرمائے اور اُسکا بندوبست فرمائین بعید از غلام نوازی نہ ہوگا گو اسوقت بھی مین غلام ہون پر بعد اسکے مین غلام
بے دام ہونگا فرمایا کہ بیان کرو اسنے عرض کیا کہ پہلی شرط اور بات یہ ہے کہ میری زوجہ آپکی لونڈی
ناگن پری ہے وہ ایک مدت سے بالکل کور ہوگئی ہے کچھ دکھائی نہین دیتا ہے مین نے تمام زمانے کے
علاج کیے اور جہان تک ممکن ہوا کوشش کی مگر روشنی نہ ہوئی خیال فرمایئے کہ مجکو تمام طلسم کا اختیار
تھا دوسری یہ بھی قدرت تھی کہ جہان سے چاہون دوا ممکن کرون خواہ طلسم سے خواہ بیرون طلسم سے
خواہ پردۂ دنیا سے پس جو جسنے کہا وہ علاج کیا گیا حتی کہ پردۂ دنیا کے طبیبان حاذق طلب
کیے بقدر مقدور دیو اور پریزاد کے انکا بھی علاج کیا مگر شفا نہ ہوئی کوئی درجہ مین نے فروگذاشت نہ کیا
مگر صورت امید کسیطرح سے نہ نظر آئی اسوقت تک وہ اسی صورت سے ہے مین رات دن اسی غم
الم مین مبتلا رہتا ہون کہ آپکے مجبور ہونے سے تمام راحتون مین میرے خلل ہے مگر تقدیر سے کوئی چارہ
نہین ہے تھوڑے زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک حکیم صاحب تشریف لائے تھے انھون نے سب کچھ کوشش کی مگر کچھ
نہ ہوا تب انھون نے فرمایا کہ اے بادشاہ جب تک گل بصیرت نہ آئیگا ملکہ شفا نہ پائیگی اسکا ملنا دشوار
ہے مین نے کہا کہ آپ اسکی شناخت اور نشان بتایئے مین منگا دونگا اگر وہ دنیا پر پیدا ہوا ہے تو ضرور
ممکن ہوسکتا ہے خواہ یہان سے خواہ پردۂ قاف مین خواہ پردۂ دنیا پر سب جگہ سے آسکتا ہے تب انھون
نے فرمایا کہ اگر وہ آجائے اور اسکی خوشبو ملکہ کے دماغ مین جائے پس یہ عارضہ دفع ہوجائے اور

کیا اچھی بات ہو کہ اگر اُسکا ثمر اور برگ بھی آجائے تو بالکل زوال مرض ہو جائے ثمر ملکہ نوش کرین اور برگ کا
عرق آنکھون مین ڈالا جائے اور خوشبوئے گل سے دماغ کو معطر فرمائین تو بینائی عود کر آئے نور آنکھون مین
پیدا ہو مین نے کہا کہ کچھ اُسکا نشان و پتہ بھی ہو کہ وہ گل و ثمر کہان پیدا ہوتا ہو کہا کہ وہ پردۂ قاف مین
پیدا ہوتا ہو مین نے کتاب مین دیکھا ہو کہ سال بھر کے بعد ایک مرتبہ زمانۂ بہار مین وہ ثمر و گل
ایک آدھ دن درخت مین لگا رہتا ہو بعد اُسکے خود بخود غائب ہو جاتا ہو اُس ثمر و گل کا درخت چشمہ یا دریا
کے وسط مین ہوتا ہو نادرات زمانہ سے ہو حضرت سلیمان کے وقت مین ایک درخت یہ پیدا ہوا تھا
چونکہ اُنھون نے اُسکی بہت حفاظت کی اور پردۂ قاف مین کسی مقام پر کسی چشمہ مین اُسکو نصب کیا مگر
اُسکا حال آج تک نہین معلوم ہو کہ کہان ہو پس اُسکا ملنا دشوار ہو تب مین نے کہا کہ اُسکی تلاش ہوگی
ہو حکیم صاحب نے کہا کہ جی ہان مین نے کہا کہ حکیم صاحب اُسکے استعمال کا کیا طریقہ ہو جواب دیا کہ کیا
طریقہ غرض کرو ان برگ کا عرق آنکھ مین ڈالا جاتا ہو اور ثمر کھلایا جاتا ہو پھول سونگھایا جاتا ہو مین نے کہا اور کچھ چیز
بھی اُسکے ہمراہ ہوتی ہو جواب دیا کہ کوئی چیز نہین ہوتی ہو تب مین نے اُسکی صورت دریافت کی اُنھون نے
جواب دیا کہ ایک درخت چھوٹا سا ہوتا ہو کہ پانی پر قائم ہوتا ہو اُسکو شجرۃ البصارت کہتے ہین اور اُسکے برگ
بالکل مشابہ آنکھ کے ہوتے ہین اور اُسکا ثمر برابر بادام کے ہوتا ہو بعینہٖ بادام معلوم ہوتا ہو رنگ اُسکا
سفید ہوتا ہو ثمر کو ثمرۃ الابصار کہتے ہین اور پھول بالکل مشابہ گل نرگس کے ہوتا ہو مگر رنگ اُسکا
دھانی ہوتا ہو وہ پھول اُس درخت مین سال بھر کے بعد پیدا ہوتے ہین ایک ثمر ہو جاتا ہو اور ایک گل
رہتا ہو پس یہ شناخت اور پہچان ہو اور یہ تدبیر ہو اُسکے استعمال کی آپ اہل قاف کو اور اہل طلسم کو
جو کہ بزرگ اور سیاح ہون طلب فرمائیے اور اُنسے دریافت فرمائیے شاید کچھ نشان ملے ایسے دیو اور
پریزاد ہون جو کہ زمانہ حضرت سلیمان مین تھے اور اُنکو خدمت حضرت سلیمان مین بار تھا اُنسے یہ پتہ
چلیگا ورنہ غیر ممکن ہو مین یہ امر سُنکے مایوس ہو رہا دو چار دن کے بعد حکیم صاحب تشریف لیگئے مگر مجکو
اُسدن سے فکر تھی اور تلاش تھی جو دیو یا پریزاد یا جن تاجر یا غیر تاجر میرے دربار مین آتا تھا مین اُس
سے اِس امر کو دریافت کرتا تھا وہ حیران ہو کر جواب دیتا تھا کہ ہم اس نام سے بھی نہین واقف ہین
مین نے نجومیون کو ایک دن طلب کیا کچھ خیال آگیا کہ عمل نجوم کے ذریعہ سے شاید کچھ پتا چلے اور نشان
ملے گو قسمت نے راہ نیک بتائی اور میرے ذہن ناقص مین ایک تدبیر آئی مگر مقدر نے کمی کی وہ ہاتھ نہ آیا
ہان نشان تو ملگیا حضور اُن نجومیون مین ایک جن تھا کہ اُسکا بہت سن تھا اُسنے میری صورت
دیکھی اور قیافہ سے کچھ شناخت کیا اور بعد ازان میرے سوال کے قرعہ پھینکا اور کچھ حساب کرکے
میری طرف دیکھکر کہا اگر فرمائیے تو مین آپ کے سوال کا جواب دون گو آپنے مجھسے سوال
نہین فرمایا مین نے اُنھون نے کہا کہ جواب دو اُسنے کہا کہ آپکو کسی درخت کی تلاش ہو گو آپکو پتہ و نشان
ملجائے مگر وہ آپکے ہاتھ نہ آئیگا آپکا اُس تک ہرگز دسترس نہ ہوگا گو آپ بادشاہ طلسم ہین ہر طرح کا
اختیار رکھتے ہین مگر اُس چیز کے حاصل کرنے مین مجبور ہین اور رہینگے اُسکا لانے والا اور ہی شخص ہے
ابھی ایک زمانہ باقی ہو اور آپکو اِس غم و الم مین مبتلا رہنا ہو کہ میری زوجہ کی آنکھین روشن ہون
حضور وہ نجومی گو طلسم کا نہ تھا مین نے بذریعہ پریزادون کے زیر کشی صرف کرکے اُسکو بلایا تھا
جب اُسنے یہ کہا میرے دل کو یقین ہو گیا اور خیال کیا کہ ضرور یہ کامل ہو اُسکے کمال مین کوئی شبہ
نہین ہو مین نے اُس سے کہا کہ اچھا مجکو نشان اُس چیز کا دو مین صرف اس بات پر کہ تم نشان بتاؤ

اپنے علم کے ذریعہ سے تمکو مالامال کردونگا ہاتھ آیا تو آیا اُسکے ملنے کی کوشش کرنا میرا کام ہی مجکو اب تک
اُسکا پتا بھی نہ ملا ورنہ مین اب تک حاصل کرچکا ہوتا نشان ملجائے اگر بالاے آسمان ہوگا تو
مین اُسکے حاصل کرنے کی کوشش کرونگا اور اگر زیر زمین ہوگا تو بھی اب میرا مقدر اور تقدیر
میری زوجہ کی کرشمے تب اُسنے کہا کہ نہ بالاے آسمان ہو نہ زیر زمین ہو اسی طلسم مین ہو مگر ملنا اُسکا
دشوار ہی خیر مین عرض کرتا ہون آپ ہم لوگون سے ایک درخت کا پتا دریافت کرنا چاہتے ہین کہ جسکا
نام شجر البصارت ہی اور اُسکے ثمر کا نام ثمر الابصار ہی اور گل کا نام گل بصیرت ہی پس اُسکی یہ خاصیت
ہی کہ جس نابینا کو اُسکا ثمر کھلایا جائے اور پھول سونگھایا جائے اور عرق اُسکے برگ کا آنکھ مین ڈالا
جائے پس نور اُسکا عود کر آئے آنکھیں مثل ستارے کے روشن ہوجائین آپکو یہ ایک حکیم نے بتایا ہی
اور یہ بھی کہا ہو کہ وہ درخت چشمہ مین پیدا ہوتا ہی اور بعد سال بھر کے زمانہ بہار مین ایک ثمر اور ایک
گل درخت مین پیدا ہوتا ہی اُسکا یہ نام ہی اگر وہ گل و ثمر ہاتھ آئے تو ملکہ صحت پائے واقعی اُسنے سچ کہا ہی
گو کتاب سے اُسنے یہ سب حال دریافت کرکے بتائے تھے اور یہ بھی کہدیا تھا کہ ملنا بہت دشوار ہی اور
کہا تھا قاف مین ہوتا ہی پس آگاہ ہوجیے مین آپکو اپنے علم کے ذریعہ سے بتلائے دیتا ہون اب
اُس دن سے اُسکی تلاش مین بہت سرگردان رہے اور آج تک پتا نہین چلا گو وہ درخت اسی طلسم
مین ہی مگر آپکو نہین معلوم ہی آگاہ ہوجیے کہ اس طلسم مین ایک صحرا ہی اُسکا نام صحراے بے خزان
ہی وہان ہمیشہ بہار رہتی ہی زمانہ خزان مین بھی وہ صحرا پر بہار رہتا ہی اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہی بہت بلند
اُس پہاڑ کے دامن مین ایک چشمہ ہی کہ اُسکا نام چشمہ شجاعت ہی اُس چشمہ کے پانی کی یہ خاصیت ہی کہ جو
کوئی پانی پی لے اگر کیسا ہی کمزور ہو اُس سے قوی اور پرقوت ہوجائیگا کہ پھر اُسکو کوئی زیر نہ کرسکیگا
اُس چشمے کے وسط مین وہ درخت لگا ہی کہ جسکا نام شجرۃ البصارت ہی اُسی مین یہ گل و ثمر زمانہ بہار
مین پیدا ہوتے ہین یہ چشمہ اور شجر جناب حضرت سلیمان کے زمانہ مین ظاہر ہوا تھا اور حضرت نے اس
شجر کو اُس مقام پر وسط چشمہ مین اپنے ہاتھ سے بویا تھا چونکہ وہ بھی باخدا تھے وہ سب حال غیب سے
آگاہ تھے ہر شے کے اثر و خاصیت سے واقف تھے انکو یہ بھی خیال ہوا کہ جو اس چشمہ کا پانی پی لیگا وہ صاحب
طاقت و قوت ہوگا پس ہر ایک خواہش کریگا اور پانی پی لیگا انھون نے ایک دیو کو اُس مقام پر مقرر کیا
کہ جو کوئی ادھر آئے تو اُسکو قتل کرنا اور اس چشمہ تک نہ آنے دینا اور ایک طلسم اُس چشمہ پر اپنے وزیر
آصف بن برخیا سے بنا دیا اُس طلسم کا سب بند و بست اُس دیو کی حیات پر رکھا یہ طلسم ان حضرت نے بنایا
تاکہ یہ دیو اس چشمہ کا پانی نہ پی سکے تو پھر یہ ایسا قوی ہوجاے کہ تمام پردۂ قاف کو اپنی قوت سے
مسخر کرے اور کوئی اُسپر ظفر نہ پائے ہو پس طلسم باندھ دیا اور اُس دیو کے ہلاک ہونے پر اس طلسم
کی شکست مقرر کی اور ایک طلسم ایسا باندھ دیا کہ وہ دیو ہمیشہ زندہ رہے اپنی قضا سے نہ مرے جب تک
کہ کوئی اُسکو قتل نہ کرے اور ایک طلسم ایسا باندھا ہی کہ ہر ایک اُس صحرا مین جاکر ایسا کم قوت ہوجاتا
ہی کہ وہ دیو اُسکو ہلاک کرتا ہی وہ دیو بھی قوی ہی پس جسکے ہاتھ سے اُس دیو کی قضا ہوگی وہ اس
دیو کو قتل کریگا گو اُس دیو کی عمر بہت تھی اور ہی لہذا جو کوئی اُدھر جاتا ہی اُس دیو کے ہاتھ سے ہلاک
ہوتا ہی ہان ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ چند آدم زاد اس طلسم مین آکر قید ہوجائینگے اور اُنکا ایک عزیز طلسم
جبل [illegible] سلیمانی کو فتح کریگا اُسی زمانہ مین وہ دیو ایک آدم زاد کے ہاتھ سے مارا جائیگا اور طلسم
چشمہ شکست ہوگا اُسی زمانہ مین اُس درخت مین ثمر و گل دونون ہوجائینگے پس وہ ہی حاصل

دوسرا حاصل نہین کر سکتا ہی اور پھر وہ چشمہ معدوم ہو جائیگا اور خشک ہو جائیگا لہذا سوائے اُس شخص
کے اِن اشیا کا ہاتھ آنا دشوار ہی تب مین نے اُس مرد کامل سے کہا کہ نہ معلوم وہ زمانہ کب آئے
اور کون یہان کا بادشاہ ہو اُسنے جواب دیا کہ آپ کے عہد حکومت مین یہ طلسم فتح ہوگا اور چشمہ
بھی ظاہر ہوگا اور آپ کی زوجہ بھی زندہ ہونگی یقین ہی کہ اُن آدم زاد و جنّی کوشش سے آپ اپنی مراد
پر کامیاب ہون مین نے کہا کہ تم اُس زمانہ کی قید کرو کہ کتنے عرصہ مین مین اپنی مراد پر کامیاب
ہونگا اُسنے جواب دیا کہ مین اُسکی قید نہین کر سکتا ہون بس جو مجکو علم کی رو سے معلوم ہوا مین نے
عرض کر دیا شاید ایسا نہ ہو اُسوقت میرے دربار مین بہت سے پریزاد تھے اور دیوزاد حاضر تھے
اُنھین ایک پریزاد مُسن تھا وہ اپنے مقام پر سے اُٹھکر میرے سامنے آیا اور عرض کیا کہ یہ جوان
رمال صاحب نے بیان کیا ہی بہت درست ہی مین نے اِس واقعہ کو اپنے والد سے اسی طور سے
سنا تھا اُنھون نے اپنے والد سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے اسی طور سے ایک دوسرے
سے سنتا آیا ہی یہان تک کہ میری سات پشت سے اسی طور سے سلسلہ جاری ہی اور میرے جد اعلیٰ
اُس زمانہ مین خدمت حضرت مین موجود تھے جب یہ سب واقعہ گذرا اُن حضرت نے کسی سے یہ باتین
ظاہر نہ کین تھین صرف یہ بندوبست کیا تھا وہ لوگ یہ خیال کر کے خاموش ہو رہے کہ جہان اور سب
طلسم ہین یہ بھی ایک طلسم ہی بس آج ظاہر ہوا کہ یہ سبب تھا اور چشمہ ایسا ہی اور وہ شجر یہ خاصیت
رکھتا ہی سر ہو اسمین فرق نہین ہی کہ چشمہ نہ ظاہر ہو اور شجر بھی نہ معلوم ہوا اور دیو پہرہ دیتا ہو اور
صحرائے بے خزان شہ ہو اب خاصیت چشمہ و شجر سے مین آگاہ نہین ہون جبکہ یہ سب امر درست ہین تو
جو یہ کہتے ہین سب درست ہی جب مین نے یہ سنا اور آپکے کلام سے نجومی کے کلام کی تصدیق ہوئی
گو پہلے ہی مجکو اُسکے قول کا یقین ہو گیا تھا کہ بدون میرے سوال کیے ہوئے اُسنے سب بیان کر دیا
اب اور یقین ہوا اُسکو تو مین نے زر کثیر دیکر رخصت کیا اُس دن سے اُس پھول کے حاصل کرنے
کی کوشش کی بڑے بڑے قوی دیو و پریزاد وہان گئے اور اُس دیو کے ہاتھ سے کہ جسکا نام دیوار جنگ
دیو خوار تھا ہلاک ہوئے مین خود لشکر لیکر گیا بے نیل مرام اپنی جان بچا کر بھاگا بہت لشکر کام آیا اگر
مین فرار کر کے نہ آتا تو ہلاک ہو جاتا جب فصل بہار آئی تو مین نے ہزارون ساحر روانہ کیے وہ بھی
مارے گئے سال بھر کا عرصہ ہوا ہی کہ یہ مکار جادو میرے پاس آیا اور اُسنے اقرار کیا کہ مین وہ
ثمر و گل لا دونگا مگر ایک شرط ہے کہ آپ دین اسلام ترک کرین اور مجکو اپنا وزیر کرین بس ابکی جو موسم
بہار آئیگا مین وہ اشیا آپکے ضرور اس دیو کو قتل کر کے لا دونگا خداوند مین تو رات دن اسی فکر مین
مبتلا رہتا تھا اور سال بھر تک اس امر کی تلاش کرتا تھا کہ کوئی ایسا شخص ملے کہ جو اُس دیو کو مار کر
مجکو گل و ثمر لا دے کیونکہ مجکو اپنی زوجہ سے الفت بہت تھی مین جان و روح اُسکو جانتا تھا مجھے یہ
حال اُسکا دیکھا نہین جاتا تھا اور نہ اب دیکھا جاتا ہی بس جو کوئی اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ مین اُس دیو
کو قتل کر کے وہ اشیا ضرور لا دونگا مین سال بھر تک خوب اُسکی خاطر و مدارات کرتا تھا اور جب
وہ زمانہ آتا تھا اُسکو روانہ کرتا تھا بس اُسکے ہلاکت کی خرابی تھی مین اُسدن سے دوسرے کی فکر کرتا
تھا اسی فکر مین میری اوقات بسر ہوتی تھی مین نے سب کاروبار سلطنت ترک دیدیے تھے کوئی غرض
نہ تھی بس اسی حالت مین یہ مکار جادو آیا اور اُسنے یہ بیان کیا چونکہ میرے تو دل مین محبت زوجہ
تھی اُسکے سبب سے مین اپنے ہوش و حواس مین نہ تھا اور یہی فکر تھی کہ کسی طور سے اُسکو صحت

ہو جائے اگرچہ میری جان بھی کام آئے پس مین نے یہ بھی نہ خیال کیا اُس لگی مین کہ ایمان جاتا ہی اسکے
کہنے پر عمل کیا پہلے اُسکو اپنا وزیر کیا اُسکے بعد اُسکا دین و مذہب اختیار کیا ابلیس پرست ہو گیا
اُسنے حکم کیا کہ سب اہل طلسم کو بھی اُسی مذہب مین لائیے مین نے سب اہل طلسم کو جمع کیا اور بہت کچھ توصیف ابلیس پرستی
اور ساحری پرستی کی پس نصف طلسم نے زیادہ تر میرے کہنے پر عمل کیا اور نصف اہل طلسم اپنے مذہب
پر ہے مگر کچھ ظاہر کیا کہ ہمنے ابلیس پرستی اختیار کر لی مگر وہ مسلمان تھے اے خداوند جب سے جین کا قصہ
ہو گیا تھا اُلفت زن مین وہ ہر روز مجکو امید دلایا کرتا تھا کہ وہ زمانہ آ جائے تو مین جا کر آپکے حسب ا
کام کرونگا اور گل و ثمر حاصل کر کے حاضر ہونگا خداوند پس اُسدن سے مین فصل بہار کا بھی
منتظر تھا چنانچہ جب سے مکار آیا تھا پہلا زمانہ اُسکے آئے ہوئے پر یہ آیا ہی جو کہ آج ہی اسی کا وہ اقرار
کرتا تھا حضور مکار جادو قوم آدم زاد سے تھا بسبب ساحر ہونے کے پردہ دنیا سے واقف مین آیا
اور یہان کے اہل طلسم سے رسم و راہ پیدا کر کے طلسم مین آیا اور میرے پاس آ کر اُسنے یہ مکر کیا
ساحر کو بسبب سحر کے طلسم کے مین آنے کی ممانعت نہین ہی اور نہ طلسم اُسکو مانع ہوتا ہی اے خداوند مین
مکار نے یہ مکر کیا مجکو اُسکے قول پر اعتبار تھا بسبب آدم زاد ہونے کے مگر اب یقین ہو گیا کہ وہ مکار تھا
صرف گمراہ کرنے کے لیے اُسنے یہ جال پھیلایا تھا اور مجکو اپنے دام مکر مین لا کر مع اہل طلسم کے گمراہ
کیا اُس سے بھی کچھ نہ ہوا خیر الحمد گذشت آنچہ گذشت جب آپ نے مجکو زیر کیا اور آج مہربانی فرما کر
رہا کیا چونکہ جب مین دیو دربان کی قید مین تھا مین نے خیال کیا تھا کہ اگر طلسم کشا مجھے ایمان لانے کا
سوال کریگا تو مین یہ شرط پیش کرونگا کہ اگر اُس دیو کو آپ قتل کریے اور وہ ثمر و گل لا دین اور میری
زوجہ کی آنکھین روشن ہو جائین تو مین ایمان لاؤن جب یہان آیا اور آپ خلق سے پیش آئے اور
آپنے وہ تقریر فرمائی اور مین جو آپنے کو خیال کیا تو سراسر مجبور و ناچار پایا اپنی حالت پر رو دیا پس آپکو
رحم آگیا اور مجکو رہا کر دیا پس مین یہ امر مناسب عرض کرنا نہ سمجھا اور اطاعت قبول کر لی چونکہ آپنے
ایسی مروت فرمائی پس میری عرض ہی کہ وہ پھول اور ثمر کسی تدبیر سے مجکو منگا دیجیے اور مجکو قول
بھی اُس منجم کا یاد آیا اور جسقدر اُسنے کہا تھا اُسکے بیان مین سر مو فرق نہ ہوا پس میری آرزو
پوری فرمائیے امید میری مراد بر لائیے مین سہ تہ جان نثار ہون یہ جواہر در بیزاد نے بیان کیا
ایرج نامدار و شہریار و سہراب ثانی و رستم ثانی نے سنا ابھی ابتک کسی نے
جواب نہ دیا تھا اور سب اہل دربار نے بھی سنا سہراب ثانی نے قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دین
کہ رستم ثانی اپنے دنگل پر سے اُٹھے اور فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین آج ہی جا کر اُس دیو کو
قتل کر کے گل و ثمر مع برگ کے تمکو لا دونگا اُسنے عرض کیا کہ مین اس امر کا خواستگار نہین ہون
حضور یا طلسم کشا یا اور کوئی عزیز طلسم کشا جائے اور اُس حرامزادے کے ہاتھ سے ہلاک ہو
خدا نخواستہ تا کہ سب مجکو الزام دین کہ دوستی کے پیرایہ مین دشمنی کی میرا یہ منشا ہی کہ کوئی تدبیر
ایسی فرمائی جائے کہ مین اپنی مراد پر کامیاب ہون سو حضور اس قصد سے باز رہین اور کوئی
تدبیر طلسم کشا فرمائین رستم ثانی نے جواب دیا کہ پس ہمنے قصد کر لیا تو بیکار نصیحت کرتا ہی تجھے
اور پر کیا منحصر ہی اگر تمام زمانہ ایک ہو گا اور منع کریگا تو اب ہم نہ مانینگے ہم لوگونکا یہ طریقہ ہی کہ جس امر کو
دل سے خیال کرتے اُسکے پورا کرنے پر کمر باندھ لی پس اُسکو بے دن پورا کیے ہوئے باز نہین
رہتے ہین چاہے اُسمین جان رہے چاہے جان جاتی رہے کچھ پروا نہین ہی ہم لوگونکا عمل اُس

شعر بر ہی شعر سر نو سے بہ تیغ زشمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من بانصیب + دیگر باتن رسد بجانان
یا جان زتن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + ہم لوگ ہمیشہ سر کو ہتھیلی پر لیے رہتے
ہین اور دوسرے کے مطلب کے بر لانے کی کوشش کرتے ہین ہمارے بزرگونکا بھی یہی طریقہ
تھا اور یہ قول تھا کہ ہمیشہ دوسرے دن کی حاجت روائی مین کوشش کرنا تاکہ خداوند کریم تم سے خوش
رہے بس یہ کام کیا ہے دیو کو قتل کر کے پھول کا حاصل کرنا اگر دریاے آتش ہوتا اور ہم قصد کرتے
تو ضرور طے کرتے دیو کشی تو ایک ہلو گونکا کھیل ہے ہمارے خاندان کے بچے اور طفل مکتب دیو کو
مثل پشہ کے خیال کرتے ہین تمھین خیال کرو کہ طلسم کشا جو کہ اسوقت تمھارے سامنے موجود ہے
اسکا کیا سن ہے جس قدر دیو قتل کیے اور تنہا جا کر طلسم کو فتح کر لیا یا نہین بس ہم لوگون نے جان کسی
امر کا قصد کیا خداوند کریم کی طرف سے کمک ہوئی اور وہ کام ہو گیا تم بس طلب کرو دیو اور پریزاد کو
کہ وہ مجکو اُس مقام پر پہونچا دین کیونکہ تمنے بیان کیا ہے کہ اُس پھول اور ثمر کے پیدا ہونے کا یہی
کا دن ہے اور زمانہ بہار بھی ہے کہین ایسا نہو کہ یہان عرصہ ہو اور یہ زمانہ گذر جائے اژدر پریزاد
خاموش ہو رہا اور طے دینے مین تامل کیا اور طرف سہراب ثانی و شہریار و ایرج نامدار کے دیکھا
اُن صاحبون نے فرمایا کہ جلد دیو طلب کرو کوئی تم خوف نہ کرو فضل خدا سے یہ سب کام پورا کر دینگے
جو اُنھون نے کہا ہے ہمارے خاندان کا اور ہم لوگون کا یہی طریقہ ہے ہم منع نہین کر سکتے ہین ہم
ہمارا کہنا نہ مانینگے اگر ہم مین سے اُنکے قبل کوئی قصد کرتا پھر اُسی طور سے خاموش رہتے اور منع کرتے
جب یہ اسنے سنا بس نہ تو اژدر کو جرأت ہوئی کہ کچھ کہتے نہ دیگر اہل دربار کو بس اژدر نے حکم
دیا کہ جلد چند دیو و پریزاد تخت لیکر حاضر ہوں یہ حکم دیکر خاموش ہو رہا اور رستم ثانی یہ کہکر دنگل پر
بیٹھ گئے کہ اور جو تمکو کہنا ہو وہ بیان کرو تمھاری اُس شرط کو پورا کیے دیتا ہون اژدر پریزاد
اپنی حرکت پر کہ یہ تو نے کیا کیا بیکار اس جوان کی جان لی تو کاش نہ بیان کرتا تو نے تو اُس
خیال سے بیان کیا کہ شاید طلسم کشا کوئی تدبیر کرے تو اس امر سے ناواقف تھا کہ یہ ہوگا
افسوس تیرے سر پر رستم ثانی پدر طلسم کشا کا خون ہوا تو اس خون مین عمر بھر مبتلا رہیگا اور اہل
دربار بھی الگ طعنہ زن ہونگے کہ اژدر پریزاد نے دوستی کی پردے مین دشمنی ادا کی اور
طلسم کشا کے والد کو قتل کرا دیا سب حال سے واقف تھا اور پھر بیان کیا اور مفت مین جان
لی اژدر تو یہ خیال کر کے اپنے دل مین نادم ہو رہا ہے اور اپنے اوپر ہزاروں نفرین کر رہا ہے سر جھکائے
کھڑا ہے ادھر اہل دربار کا یہ رنگ ہے کہ سب نے باہم اشارون مین کہا کہ خیال تو کرو کہ کیا ہمت و
جرأت ہے کیون نہو جس خاندان کے کمسن لڑکے اکیلے آکر طلسم کو فتح کرین اُس خاندان کے
بزرگ کیون نہ ایسے بہادر ہون سب حال سن چکے ہین مگر اُسپر قصد مصمم کر دیا اژدر پریزاد
نے درپردہ عداوت ادا کی کیون ان لوگون کے روبرو یہ حال بیان کیا کیا ضرورت تھی یہ نہ
جانتے اور کوئی انہین سے جاتا یا طلسم کشا خود تشریف لیجاتے خیر جو ہوا سو ہوا اب خداوند کریم
اس شہریار کو اُس دیو کے ہاتھ سے بچائے اہل دربار تو باہم اشارے کر رہے ہین کہ سہراب
ثانی نے اژدر پریزاد سے کہا کہ تم خاموش کس سکوت مین کھڑے ہو کچھ رنج و غم نہ کرو سبب
وہ خدا آسان کرنے والا ہے کوئی مقام فکر و تردد نہین ہے تمنے اپنا حق دوستی اور ملاقات کا ادا
کر دیا ہمکو کچھ خوف نہین ہے ہان اور جو کچھ تمکے دل مین ہو اُسکو بیان کرو اور جا کر تخت پر بیٹھو

ہمکو تمھارا یون کھڑا ہونا ناگوار ہی اژدر نے سر اٹھا کر کہا کہ کیا عرض کرون خیر جو امر میرے مقدر مین تھا وہ
ہوا دوسری عرض یہ ہی کہ میری عزت قبول فرمایئے سہراب ثانی نے جواب دیا کہ بسر و چشم مگر حبیب اللہ
اس کام سے فراغت کرکے تشریف لائینگے جب اُسنے کہا کہ بہت خوب اور تیسری عرض یہ ہی کہ ایک
دختر رکھتا ہون اُسکو کنیزی مین قبول فرمایئے یہ سنکے سہراب ثانی نے سر جھکا لیا اس سبب سے
کہ باب دادا چچا بیٹھے ہوئے ہین مین کیا جواب دون ایرج نامدار نے کہا کہ یہ عرض بھی تمھاری قبول
ہوئی بس اژدر پریزاد سلام کرکے پھر تخت پر آکر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سب دیو پری اُسی
طور سے اژدر پریزاد کے محکوم ہین تھوڑی دیر مین پھر شہر مین اُسی طور سے چہل پہل ہوگئی اژدر امان
کا چارچی نے جابجا دیا اُسوقت سب شہر آباد ہوگیا لوگ اپنے اپنے گھرون سے نکلے بازارین کھل
گئین چوک آراستہ ہوگیا دین اسلام سب نے قبول کرلیا تھا ہر طرف گہما گہمی تھی یہ تو شہر کا حال
تھا اب محلات کا حال سماعت فرمایئے کہ جب سے اژدر جادو نے سب اہل محلہ سے مع اپنی زوجہ
اور دختر کے یہ کہا تھا کہ طلسم کشا نے طلسم کے ایک مرحلہ کو فتح کرکے طلسم کے اندر قدم رکھا ہی اب یہ طلسم
تمام ہوگا اور بربادی طلسم کا زمانہ آگیا ہی عمر طلسم تمام ہوگئی ہی تو اُسکی زوجہ و دختر نے پوچھا تھا کہ اب
کیا ہوگا اژدر پریزاد نے کہا تھا کہ جو طلسم کشا کی اطاعت کریگا وہ زندہ رہیگا اور جو نہ اطاعت
کریگا مارا جائیگا تب اُنھون نے کہا تھا کہ آپ کا کیا قصد ہی جواب دیا تھا کہ مین تو یون اطاعت نہ
کرونگا خواہ زندہ رہون خواہ قتل ہون مقابلہ کرونگا جب سے ایک محل مین تلاطم مچا ہوا تھا ہر ایک کو
اپنی جان کی فکر تھی ہر روز اژدر پریزاد کی زوجہ و دختر حال دریافت کیا کرتی تھی وہ بیان کرتا تھا
کہ ابھی کچھ حال نہین معلوم ہوا جب سب مرحلون کے فتح ہونے کی خبر ہوئی تھی اور لشکر بیرون طلسم
آیا تھا تو سب حال بیان کردیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا اب مین مقابلہ کرنے جاتا ہون یہ تلاطم مچا ہوا تھا
ہر ایک ابلیس پرست سامری پرست دعا بادشاہ کی فتح کی مانگتا تھا کہ وہان مقابلہ ہوا اور بادشاہ اسیر ہوگیا سہراب
ثانی مع لشکر کے داخل شہر ہوئے شہر مین تلوار چلی اس سب حال کی خبر محل مین پہونچی اور زیادہ
تلاطم ہوا جب امان کی خبر پہونچی تو کچھ حواس اہل محل کے درست ہوئے ورنہ سب کو یہ
خیال تھا کہ قتل ہوئے نوبت یہ پہونچی تھی کہ بہت سی بانان اس خوف سے کہ قتل کیے جائینگے طلسم کشا
زندہ نہ رکھیگا وہان سے فرار ہوگئین تھین جب پہرہ چوکی کے مقرر ہونے کی خبر پہونچی وہ
واپس آگئین تھین اسی شہر مین مگر ادھر اُدھر منتشر ہوگئی تھین اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ طلسم کشا
ہمکو بھی قتل کرے جب وہ ادھر کا قصد کریگا ہم یہان سے بھی فرار کر جائینگے جب امان کی خبر معلوم
ہوئی تو محل مین سب آئین دوسرے دن بادشاہ کی اطاعت کرنے کی خبر پہونچی محل مین اور ایمان لانے
کی اُنکو سب کو بہت خوشی ہوئی کل اہل محل یہون آئے بادشاہ کے مسلمان ہوگئے جو پریان
اُنمین بخوف جان کافر بھی ہوگئی تھین اُنھون نے اُسوقت اپنے کو ظاہر کیا کہ ہم خوف سے ابلیس
پرست ہوگئے تھے ورنہ ہمنے اپنا دین ترک نہین کیا تھا اُنھون نے سب کو مسلمان کیا زوجہ
اژدر پریزاد اور دختر اژدر پریزاد بھی مسلمان ہوئین وہ حالت اضطراب انتشار کی برطرف ہوئی
شہر مین اُسی طور سے سب بند و بست ہوگیا کوئی خوف نہ رہا راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر
پریزاد کے سوائے ایک دختر کے کوئی اولاد نہین ہی نہ کوئی اور لڑکا ہی نہ لڑکی یہی ایک لڑکی ہی
جسکو اُسنے کہا ہی کہ آپ کنیزی مین قبول فرمایئے اُنھی حسینہ اور جمیلہ ہی کہ اُسکا مثل و نظیر اس طلسم مین

کوئی نہین ہی سب بربان اُسکے حسن کے روبرو اور اُسکے سامنے اسکی کنزین معلوم ہوتی ہین ہین اُسکا بہت
کم ہی عارض اُسکے مثل آفتاب کے ہین بہت خوبصورت ہی کہانتک تعریف کیجاے ادنی تعریف یہ ہی
کہ وہ ماہ طلسم مثل چراغ سلیمانی و زلیخاے طلسم مشہور ہی زبان قلم اُسکی تعریف مین قاصر ہی اس بادشاہ
حسن و خوبی کا نام نایاب پری ہی پس اُسکے عقد کے لیے اژدر نے عرض کیا ہی اژدر اُسکو بہت عزیز
رکھتا ہی بس آمدم برسر مطلب جب اژدر پریزاد یہ سب عرض کرچکے تخت پر جاکر بیٹھا اور دیو اژدر
پریزاد بموجب حکم اژدر پریزاد تخت لیکر حاضر ہوے پس اژدر نے عرض کیا کہ یہ تخت حاضر ہی پس یہ جو رستم
ثانی نے سنا اپنے دنگل پر سے اٹھے اور سلاح و سنجوک سے آراستہ ہوے کمر ہمت باندھکر روبرو
ایرج نامدار کے آے اور عرض کیا اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر دیو کو قتل کرکے اشیاے
مطلوبہ بادشاہ طلسم حاصل کرون اور حاضر خدمت ہون ایرج نامدار نے گلے سے لگایا اور
فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا پس رستم ثانی نے سلام کیا اور یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ جاتا ہون مین سفر کو ہمارا
سلام ہی + اُسکے بعد خود سہراب ثانی کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ تم پریشان نہونا
اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین آتا ہون بامراد اُسنے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجاین پھر شہریار
سے ملنے کے لیے اپنے تخت کیطرف چلے شہریار و سہراب نے سلام لیا اژدر پریزاد وغیرہ بہ تخت
پہونچانے آے جب یہ تخت پر بیٹھ چکے اور دیو تخت لیکر طرف آسمان کے روانہ ہوے سب نے
مجرا کیا یہ سب کا مجرا لیتے ہوے روانہ ہوگئے اژدر نے دیو و پریزاد سے بہت تاکید سے کہدیا تھا
کہ رستم ثانی کو کسی قسم کی تکلیف نہو اور انکو اُس صحراے بیجزان مین پہونچا دو کہ جہان چشمہ شجاعت ہی
پس دیو تخت لیکر روانہ ہوے پھر سب آکر ایوان مین بیٹھے راوی نے کہا ہی کہ جب اژدر پریزاد
نے سب واقعہ بیان کیا تھا اور ان شاہزادون نے سنا تھا ہر ایک نے اپنی طرف قصد کیا تھا کہ ہم
جائین مگر کسی نے ظاہر نہ کیا تھا بلکہ شہریار عالیوقار و ایرج نامدار کا قصد ہوا تھا کہ کھڑے ہوکر اپنے
قصد کو ظاہر کرین اُدھر سہراب نے بھی یہی قصد کیا تھا کہ رستم ثانی نے سبقت کی پھر کیونکر ہوتا کہ دوسرا
اپنے قصد کو ظاہر کرتا کیونکہ یہ طریقہ بھی خاندان صاحبقران کا ہی کہ جس کام کے پورا کرنے کو اولاد یا غیر سے
سب سے پہلے کوئی کھڑا ہوگیا پھر دوسرا اُسپر سبقت نہین کرتا ہی وہ حصہ اُسی کا ہی اس سبب سے پھر
اُنمین سے کسی نے اپنا قصد نہ ظاہر کیا ورنہ خلاف قانون صاحبقرانی ہوتا اور رنج کا پہلو نکلتا راوی
کہتا ہی کہ جب رستم ثانی اُس طرف کو روانہ ہوچکے اژدر پریزاد نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین
محل مین جاؤن کہ جب سے مین جنگ کے قصد سے شہر سے نکلا ہون مجکو کچھ حال محل کا نہین معلوم
نہ مین نے اپنی دختر کو دیکھا ہی سہراب ثانی نے فرمایا کہ بسم اللہ جاؤ پس اژدر پریزاد نے بحکم دیگر دربار
برخاست کیا کہ چند ایوان براے طلسم کشا و سرداران طلسم کشا آراستہ کیے جاین اور دربار برخاست
کیا داخل محل ہوا سرداران اژدر پریزاد دربار سے رخصت ہوہوکر اپنے اپنے مقام پر آے اپنے
عزیزون سے ملے سب انکو دیکھکر خوش ہوے ادھر سہراب ثانی وغیرہ اپنے سردارون کو لیکر
بیرون شہر آے اور اپنی بارگاہ مین بیٹھے کچھ دیر دربار کیا رستم ثانی کا ذکر رہا کہ خداوند کریم انکو
اس مہم پر فتح نصیب کرے اُسکے بعد دربار برخاست کیا خیمہ خاص مین جاکر آرام پذیر ہوے شہریار
کے واسطے خیمہ الگ برپا کیا گیا وہ اُس خیمے مین گئے اور جو باقی اسیران طلسم تھے اور انکو شاہزادون
نے رہا کیا تھا اور وہ ہمراہ تھے اُنکے واسطے بھی خیمہ وغیرہ برپا ہوے وہ ان خیمون مین فروکش ہوے

اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر طلسم کشا مین خبر ہوئی کہ طلسم کشا نے اپنے والد اور
چچا کو قید طلسم سے رہا کیا جنکی رہائی کے لیے آئے تھے اور طلسم کو فتح کیا مگر والد طلسم کشا چشمۂ شجاعت
پر گل بصیرت لینے کو گئے ہین بموجب خواہش اژدر پریزاد اہل لشکر نے بہت افسوس کیا اور دعا
کی کہ خداوند کریم انکو زندہ و سلامت باکرامت لائے یہان تو یہ ذکر ہو رہے ہین سب تہ دل سے
دعا مین معروف ہین وہان شہر مین بھی یہ خبر عام ہوئی کہ اسیران طلسم مین طلسم کشا کے والد اور چچا بھی قید
تھے انکی رہائی کے لیے یہ طلسم فتح کیا تھا چنانچہ انکو رہا کیا اب طلسم کشا کے والد بموجب خواہش
اژدر گل بصیرت لینے چشمۂ شجاعت پر گئے ہین ہر ایک اہل شہر کو بڑا صدمہ ہوا اور باہم کہا کہ
بادشاہ نے دغا کی جو یہ حال ان لوگون سے کہا اور اس امر کی خواہش کی بڑے بڑے دیو
ہلاک ہوئے ہین ساحر بھی گئے وہ بھی ہلاک ہوئے خود بادشاہ لشکر لیکر گیا لشکر تباہ ہوا گو
یہ لوگ بہادر ہین مگر اُس دیو سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین ضرور ہلاک ہونگے اور تباہ ہونگے خداوند
کریم انکو زندہ پھیر کر لائے بعض نے کہا کہ دیو کشی انکا دستور ہے یہ دیو کیا ہے سنتے ہین کہ انکے
جد اعلے امیر حمزہ نے دیو عفریت ایسے دیو کو اور دیو سمندون ہزار دست کو قتل کیا ز لزلہ
قاف لقب ہو گیا تمام کتابین اس حال سے مملو ہین یہ لوگ بھی تو اُسی خاندان سے ہین دیو کشی
انکا کام ہے دیکھو تو کہ طلسم کشا جسنے طلسم کو درہم برہم کیا ہے کیا سن رکھتا ہے ابھی بچہ ہے مگر کس طور سے تنہا
آکر طلسم فتح کیا اور کسقدر دیو جان سے مارے بس یہ لوگ بہت با اقبال ہین ضرور اس دیو کو قتل
کرینگے اہل شہر باہم یہ تقریر کر رہے ہین بعض افسوس کرتے ہین بعض یہ باتین کرتے ہین جب یہ
خبر محل اژدر پریزاد مین پہونچی کہ طلسم کشا نے یہان آکر سب قیدیان طلسم کو قید سے رہا کیا
انمین طلسم کشا کے باپ و چچا بھی قید تھے کسی سبب سے اسیر طلسم ہو گئے تھے انکو بھی رہا کیا انکی
رہائی کے لیے آکر طلسم کو فتح کیا اب والد طلسم کشا واسطے لینے گل بصیرت کے گئے ہین جب بادشاہ
نے سب حال بیان کیا اور یہ خواہش کی کہ مین اُس پھول کا خواستگار ہون اگر وہ پھول ملجائے
تو مین آپکا بندہ بیدام ہو جاؤن پس والد طلسم کشا نے قبول کیا اور دیو پریزاد کو ہمراہ لیکر
گئے ہین یہ لوگ یعنے طلسم کشا و دیگر عزیز طلسم کشا جو یہان موجود ہین ایسے حسین اور خلیق ہین
کہ اس طلسم مین نہ کوئی پری ہے نہ پریزاد نہ دیو زاد انکے برابر خوبصورت ہے نہ ہوگا جب یہ خبر زوجہ
اژدر و دختر اژدر نے سنی بہت پریشان ہوئی اور افسوس کیا اور باہم کہا کہ ایک آفت
سے تو جان بچی تھی طلسم کشا نے رحم کیا یا تھا سب کو قتل سلیمان دی بادشاہ کو رہا کیا اور پھر بادشاہ
ڈیہ کہا کیا اگر انحضرت نے اطاعت کی تھی تو اب کیا ضرور تھا اُس پھول کا حال کہنا مین نابینا ہی رہتی انحضرت نے
یہ کہ غضب کیا کہ حال بیان کیا کہ جو والد طلسم کشا لینے کو گئے کہین ایسا نہو کہ وہ ہاتھ سے اُس دیو
کے قتل ہو جائین تو بڑا غضب ہو کہ پھر طلسم کشا کو یہ خیال ہوگا کہ اژدر نے جان کر یہ حال بیان کیا اور
اپنی خواہش بھی ظاہر کی یہ دشمن ہے ضرور قتل کریگا یہ کیا اُن کے دل مین آئی یہ تو بخوبی واقف تھے
کہ اُس پھول کا ہاتھ آنا بہت دشوار ہے پھر کیون بیان کیا نہ معلوم بادشاہ کی عقل کو کیا ہو گیا تھا کہ ایسے
دشمن قوی سے تو یون صفائی ہوئی اور پھر اُسکو دشمن بنانے کی تدبیر کی نایاب پری نے ترد کر لیا کہ
امان جان وہ آپ کے سبب سے دیوانے ہو رہے ہین آپنے ملاحظہ کیا ہے کہ جب سے آپ کور ہوئی ہین کوئی
کوئی کوشش اُٹھا نہ رکھی تھی کہ جو نہین کی لاکھون روپیہ صرف کیا مگر کیا کرین مین یہ خیال کرتی ہون کہ شاید انکو

یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ تو جبکہ ایسے قوی ہیں ایک لڑکے نے اگر طلسم تنہا فتح کر لیا تو کیا عجب ہے کہ اُس دیو کو قتل کر کے پھول بھی لے آئیں بس یہ خیال کر کے اپنی خواہش ظاہر کی ہوگی وہ لوگ کیوں ایسے نادان ہوں کہ بیکار کو اپنی جان پر بنا لیں انکار کر دیا ہوتا زوجہ اژدر نے کہا کہ ای بیٹی یہ لوگ بڑے بہادر ہیں کبھی نہ انکار کرینگے خیر اب تو جو ہوا سو ہوا خداوند کریم ہم سب کی آبرو و جان رکھے وہ زندہ واپس آئیں چاہے پھول لائیں چاہے نہ لائیں میری زندگی بسر ہو جائیگی میرے شوہر کی جان ان لوگوں کے ہاتھ سے بچے اور یہ لوگ یہاں سے جائیں بادشاہ کو لازم تھا کہ جب انھوں نے قصد کیا تھا تو منع کرتے شاید وہ نہ جاتے ایک پری نے کہا کہ بادشاہ نے بہت منع کیا مگر انھوں نے ایک نہ سنی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ پریوں میں غل ہوا جہان پناہ تشریف لاتے ہیں جہان پناہ تشریف لائے تمام اہل محل خوش ہو کر دوڑے بادشاہ کو مجرا کیا مبارکباد دی سلامتی جان کی بادشاہ سیدھے ایوان میں تشریف لائے جہاں زوجہ بیٹھی ہوئی تھی دختر نے اٹھکر تعظیم کی اور مجرا کیا اژدر پریزاد نے دعا دیکر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ بیٹا خداوند کریم نے تمہیں زندہ ملایا ورنہ امید نہ تھی نہ ہم دین اسلام پھر قبول کرتے اور نہ اطاعت طلسم کشا کرتے نہ تم سے ملاقات ہوتی ہم وہاں قتل ہوتے تم لوگ یہاں اپنی جان دیتے مگر اصل امر یہ ہے کہ ہم پہلے سے مسلمان تھے اُس مکار کے بہکانے سے گمراہ ہو گئے تھے خدا کو بھول گئے تھے خداوند کریم نے فضل کیا کہ ہم کو راہ ضلالت سے نکالا ایک بندہ کو ہماری ہدایت کے لیے بھیجا کہ جس نے آکر ہم کو جہنم سے بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہ کہکر اژدر پریزاد بیٹھ گیا اور تمام واقعہ جنگ و پیکار و فتح طلسم کا اور اپنا اسیر ہونا اور طلسم کشا کا مہربانی فرمانا اور ترک رہا کرنا اپنا دین اسلام قبول کرنا اور پھر شاہزادہ کا بادشاہ کرنا اور اپنا حال گل بصیرت بیان کرنا سب بیان کیا دختر و زوجہ نے سنا اور جب حال گل بصیرت سنا اور یہ سنا گو سن چکی تھی کہ والد طلسم کشا لینے کو گئے ہیں مگر جب شوہر کی زبانی سنا کہا کہ اور جو کچھ تمنے کیا خوب کیا مگر یہ نہایت ہی برا کیا اور کہا کہ پھول کا حال بیان کیا گو واقف تھے کہ جو وہاں جاتا ہے واپس نہیں آتا ہے پھر کہنا کیا ضرور تھا اگر خدا نخواستہ یہ طلسم کشا ہلاک ہوا تو بڑی خرابی ہوگی طلسم کشا خیال کریگا کہ اژدر پریزاد نے عمداً دغا کی اور دشمن ہو جائیگا ابھی تو اتنے بڑے مخمصے سے جان بچی ہے یہ دوسری آفت ہوگی کون طلسم کشا سے مقابلہ کریگا ضرور تم سب قتل کیے جاؤگے طلسم کشا ایک کو زندہ نہ چھوڑیگا جو زوجہ نے کہا کہ یہ تمہارا خیال خام ہے یہ لوگ ایسے نہیں ہیں بس جس سے صفائی ہوئی ہوئی پھر اُس سے دشمنی نہیں ہوتی ہے خصوصاً خدا پرست کہ اس امر سے اطمینان رکھو کہ اب کوئی فساد نہ ہوگا اور نہ یہ امر ہوگا کہ پیر طلسم کشا اُس دیو کے ہاتھ سے ہلاک ہو یہ لوگ دیوکش ہیں ضرور اُسکو قتل کرینگے اور مع گل بصیرت کے واپس آئینگے کوئی مقام خوف و خطر نہیں ہے زوجہ نے کہا کہ خیر خدا ایسا ہی کرے یہ کہکر اُسنے کہا کہ کیا کہوں اگر میرا بس ہوتا گو نابینا ہوں مگر ضرور طلسم کشا کو بلا کر دعوت کرتی اور اصل صورت دیکھتی اگر کوئی دیکھتی اور بلا گردان ہوتی مگر مجبور ہوں بادشاہ نے جواب دیا کہ اسکا غم نہ کرو انشاءاللہ تمہاری آنکھیں بھی روشن ہو جاتی ہیں اور طلسم کشا کو بھی اچھی طرح دیکھ لینا یہ کہکر آہستہ سے کہا کہ میں نے نایاب پری اپنی دختر کو اُسکی کنیزی میں دیا ہے اُسکے بزرگوں نے قبول کیا ہے میں نے خیال کیا کہ ایسا عالی خاندان والا دودمان جری بہادر دلیر شجاع خلیق رحیم کریم بامروت باحمیت خوش خلق حسین و جمیل لڑکا نہ ملیگا جیسا طلسم کشا ہے بس یہ سنکر یہ امر کیا زوجہ نے ہنس کر جواب دیا کہ تمنے یہ امر بہت

بہتر کیا بخدا مین تم سے خود کہنے والی تھی اُنکے بزرگون نے قبول کر لیا بادشاہ نے کہا کہ ہان پہلے زوجہ اتر در پیر زاد بہت خوش ہوئی یہان بادشاہ بیٹھا ہوا ہی سب خواصین مبارکباد دیتی ہین بادشاہ خوش ہو ہو کر اُنکو انعام کثیر مرحمت کر رہا ہی یہان تو یہ سامان ہی اب راوی شیرین زبان حال رستم ثانی تحریر کرتا ہی کہ اُنکا تخت جو دیو لیکر وہان سے چلے تو ایسے تیز آئے کہ دو گھنٹہ مین قریب صحرائے ہیجران کے پہونچ گئے بالائے ہوا سے زمین کیطرف اُتر لاکر تخت ایک مقام پر ایک سبزہ زار مین رکھا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہی صحرائے ہیجران کی ہی حضور تشریف لیجائین غلام یہان تخت لیے حاضر ہین کیونکہ اگر غلام جائینگے تو وہ دیو ہم سبکو ہلاک کریگا حضور تو دیو کش ہین ہمنے کبھی پشہ بھی نہین مارا ہی اگر یہ امر حضور کو منظور ہو کہ ہم اُس نابکار کے ہاتھ سے ہلاک ہون تو ہم جاتے ہین رستم ثانی نے فرمایا کہ اچھا تم اسی مقام پر ٹھہرے رہو کہین اور نہ جانا مین ابھی آتا ہون یہ فرما کر تخت پر سے اُترے اور طرف اُس صحرا کے بموجب نشان دیے ہوئے اُن پریزادون کے روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وہ صحرا نہین ہی نمونہ باغ شداد ہی سبزہ مثل مخمل سبز کے کوسون زمین پر روئیدہ ہی جدھر نگاہ اُٹھ جاتی ہے سوائے سبزے کے کوئی چیز نظر نہین آتی ہے چارون طرف اشجار گلہائے رنگارنگ کے لگے ہوئے ہین لیکن تختہ بیلے کا کھلا ہی کہین نسرین و نسترن ہی کسی سمت سمن و یاسمین ہی کسی جانب نرگس و لالہ پھولا ہوا ہی کوڑیالہ و موتیا و موگرا ایک طرف ہی کیوڑے و گلاب کی ایک سمت بہار ہی شبو و سنبل ایک طرف ہے سرو و شمشاد ایک سمت اکڑ رہے ہین طاؤس سان خوش انداز ایک طرف رقص مین مصروف ہین فاختہ و قمریان سرو و شمشاد پر بیٹھی ہوئی بول رہی ہین اور یاد الٰہی مین مصروف ہین طائران خوش الحان زمزمہ سنجی کر رہے ہین بلبلین پہلوئے گل سے جدا نہین ہوتی ہین تدروان کوہسار قہقہہ زنی مین مصروف ہین ابر تنک صحرا پر محیط ہی ہوا سے عیسیٰ دم مسیح نفس کے جھونکے آرہے ہین یہ جو بہار رستم ثانی نے دیکھی آپنے دل مین کہا کہ واقعی جسنے اس صحرا کا نام صحرائے ہیجران رکھا ہی خوب سمجھکر رکھا ہی یہ صحرا در اصل ہیجران ہی بس سیر کرتے ہوئے ایک طرف کو روانہ ہوئے بند قبا کھولدیئے تھے نیرنگ تماشائے گل و بلبل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ دیکھا سامنے ایک کوہ سربلند فلک وقار نظر آتا ہی کہ جسکی چوٹی آسمان سے ملی ہی اور وہ کوہ مثل آئینہ کے درخشان ہی از قلہ کوہ تا پایان کوہ سبزہ و گلہائے بوقلمون لگے ہوئے ہین آبشارین کوہ سے جاری ہین اس طور سے پانی گر رہا ہی کہ گویا بارش مروارید ناسفتہ ہو رہی ہی عجب مقام پربہار و پرفضا ہی شاہزادہ اُس صحرا اور اُس بہار کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور خیال کیا کہ اسی کوہ کے دامنہ مین وہ چشمہ ہو گا بس اُس کوہ کی طرف متوجہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ سامنے سے درہ کوہ نظر آیا اُسکو بھی اس صفت سے صناعان چابکدست نے درست کیا تھا کہ محراب اسکی مثل محراب ابروے معشوق کی تھی اُس پر بھی سبزہ لگا ہوا تھا اُس طرف روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ سامنے درہ کوہ کے ایک سنگ کی چٹان پر ایک دیو قوی تن قوی بازو بیٹھا ہوا ہی کہ سر اُسکا مثل گنبد مرقد ضحاک کے ہی ہاتھ مثل شاخ چنار کے پانون مثل ڈاڑ برگد کے سینہ تختہ کوہ معلوم ہوتا ہی لنگ زرد باندھے ہوئے کمر مین زنجیر آہنی لپیٹے ہوئے شکم اُسکا غار بلا ہی بڑے بڑے بال ہین دانت نہایت دراز ہین شاخہائے سر مثل شاخ کرگدن کے بہت دراز سر پر ہین آنکھین مثل تنور سوزان کے ہین

اور مثل انگارے کے مشتعل ہین پس وہ دو زانو بیٹھا ہوا ہی ایک طرف چند خم شراب مثل خم گردون
کے رکھے ہوئے ہین ایک جام مثل جام دنیا کے اُسکے ہاتھ مین ہی اور چند مردہ بھینسین اور نیل گائین
ایک طرف پڑی ہین اُنسے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہی بوے بد چلی آتی ہی آگ سامنے روشن ہی اُسمین سے ان
نیل گاے کی مع پوست کے رکھی ہوئی ہی دار شمشاد سامنے زمین مین گڑی ہوئی ہی پس وہ
شراب اُن خمون سے اُنڈیل کر پی رہا ہی اور وہ گوشت مردار کھا رہا ہی اور نشہ شراب مین بدمست
ہو کر ہی جھوم رہا ہی یہ اُسکو دیکھکر پناہ طرف اپنے خدا کے لیگئے اور لاحول پڑھکر آگے بڑھے اُسکے کان
مین جو صدا پہونچی اُسنے ایک مرتبہ سر اُٹھا کر دیکھا چارون طرف یکایک اُسکی نگاہ اُنپر پڑی دیکھا
کہ ایک آدم زاد قصیر القامت مگر کسی قدر فربہ سرخ لباس پہنے ہوئے ہتھیار تن پر آراستہ کیے ہوئے
چہرہ مثل آفتاب کے روشن میری طرف چلا آتا ہی یہ جو نظر آیا تو ایک قہقہہ بلند اسنے لگایا کہ تمام صحرا صداے
خندہ سے ہل گیا قہقہہ لگا کر کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد شاباش تیری قضا تجکو ادھر کھینچکر لائی ہی جو تو
ادھر کو آیا ہی اور اپنے دل مین کہا کہ خداوند ابلیس نے میری بڑی خاطر کی کہ ایک آدم زاد کئی
سو برس کے بعد ادھر کو بھیجا گو میرا ابھی دل آدم زاد کے گوشت کو ایک مدت سے چاہتا تھا مین کیو
کن عنایتون کا خداوند کے شکریہ ادا کرون آج خیال آگیا کہ میرا بندہ آدمی کے گوشت کا بہت مشتاق ہی جب
بدون سعی و کوشش کے آدم زاد کو بھیجدیا کہ جسکا گوشت بہت پر ذائقہ ہوگا یہ دل سے باتین کرکے کہا کہ
بعد مدت بسیار کے تو نظر آیا یہ سبب مہربانی خداوند ابلیس کی ہی کہ مین اسوقت شراب پی رہا تھا منھ کا ذائقہ
بدلنے کے لیے تجھ ایسا آدم زاد روانہ کیا کہ مین تجکو کھا کر اپنے منھ کا ذائقہ بدلون آدم زاد کا گوشت نہایت
بامزا اور نمکین ہوتا ہی پس او آدم زاد تو خود میرے منھ مین آکر کود پڑ مین تجکو نہ دانت لگاؤنگا نہ داڑھ یون
ہی نگلا کر نگل لونگا مین بہت روز سے آدم زاد کے گوشت کا مشتاق تھا دیکھ منھ کھولتا ہون شراب
پیکر یہ کہکر شراب پینے لگا رستم ثانی نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ او نابکار و ناہنجار دیو ارجنگ دیو خوار
کیا بیہودہ بکتا ہے خداوند ابلیس کون بھیجا ہی آگاہ ہو کہ مین تیری سرکوبی کو آیا ہون پس خیریت اسی مین
ہی تو ہاتھ باندھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور ابلیس پرستی ترک کر ورنہ میرے ہاتھ سے ہلاک
ہوگا مین تیری جان کا ملک الموت ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ رستم ثانی یہ اژدر پریزاد سے
سنکے چلے تھے کہ جو کوئی اُس صحرا مین جاتا ہی اُسکی قوت اصلی کم ہو جاتی ہی پس رستم ثانی نے صحرا مین
قدم رکھا تھا تو اُسوقت اپنی قوت کا امتحان کر لیا تھا اپنی طاقت اور قوت کو اصلی حالت پر پایا تھا
پس خیال کر لیا کہ مین اس دیو کو ضرور قتل کرونگا پس جب قریب دیو پہونچے تو یہ تقریر اُسکی سنکے
اُس سے یہ بیان کیا کہ مین تیری جان کا ملک الموت ہون کیون اپنی قضا بلاتا ہی بہت جلد غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر ہو اُس دیو نے کہا کہ او آدم زاد مین ایسے کلمے بہت سن چکا ہون
اب معلوم ہوا کہ تو مجھے قتل کرنے آیا ہی یہ بھی شان ابلیس کی ہی کہ آدم زاد دیوزاد کو قتل
کرسکے جب سے دنیا خلق ہوئی ہی یہ امر تو کبھی نہین ہوا ہی تو مجھے قتل کریگا اب تو میرا لقمہ
ہوگا سواے لقمہ ہونے کے دوسرا امر غیر ممکن ہی بڑے بڑے دیو میرے مقابلے کو آئے وہ
تو میرے ہاتھ سے مارے گئے تیری کیا اصل ہی یہ باتین کہتا جاتا ہی اور شراب خم کے خم پی پی کر
خالی کرتا جاتا ہی اور بہت خوش ہو ہوکر کہتا ہی کہ تیرے گوشت سے اپنے مونھہ کا ذائقہ تبدیل کرونگا
او آدم زاد تو مجکو بڑا سخت زبان معلوم ہوتا ہی پس تھوڑی ہی دیر مین اس سخت زبانی کا حال معلوم

ہو جائیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ او دیو تو کیا گوگھاتا ہی اور جھک مارتا ہی تو میرے حال سے
بالکل نہین واقف ہی کیا تو نے پردہ قاف کا قصہ نہین سُنا ہی کہ آدم زاد نے اکثر دیوان قاف کو
ایسا قتل کیا ہی کہ لقب زلزلہ قاف ہو گیا آگاہ ہو کہ مین امیر حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان کا
پوتا ہون جنھون نے دیو عفریت و دیو سمندون ہزار دست کو اُس سن طفلی مین قتل کیا اور
مین نے بھی اکثر دیو قتل کیے ہین میرے فرزند سہراب ثانی نے ابھی ابھی طلسم کو فتح کیا اور
تن تنہا ہزارون دیو قتل کیے اور مین نے بھی پردہ پنجم قاف مین بہت سے دیو قتل کیے ہین تیری
کیا اصل ہی بس خیریت اسیمین ہی کہ میری اطاعت کر اور ترک ابلیس پرستی پر کمر باندھ یہ جو رستم ثانی
نے کہا دیو نے باواز بلند قہقہہ لگایا اور کہا کہ یہ قصہ کسی طفل نادان سے بیان کر مین نہین سُنتا ہون
خداوند ابلیس نے میرے موہنہ کے ذائقہ تبدیل کرنے کو تجھکو بھیجا ہی لے اب مین موہنہ کھولتا
ہون تو کود پڑ یہ کہکر موہنہ کھولا اور آنکھین بند کرلین شاہزادہ قریب تو آ چکا تھا ایک سنگ گران
اُٹھا کر اُسکے موہنہ مین ڈالدیا اُسنے دانت مارا کڑ سے آواز آئی اور دانت ٹوٹ گیا دیو نے
گھبرا کر آنکھ کھولدی اور کہا کہ او آدم زاد تو بہت سخت ہی کہ میرا دانت ٹوٹ گیا یہ کہکر اُسکو اُگلدیا
تو پتھر پایا شاہزادے نے آواز دیکر کہا کہ او دیو تو نے مزا اس سخت زبانی کا پایا اب جو دیو نے
یہ صدا سُنی اور دیکھا تو شاہزادے کو کھڑا پایا دیو نے کہا کہ تو بڑا دلگی باز ہی خیر میرے پاس آ اب مین
تجھکو ذبح کرکے کھاؤن تیرے گوشت کے کباب بناکر شاہزادے نے کہا کہ تو بڑا احمق ہی اور معلوم
ہوا کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی بس اپنی زبان بند کر ورنہ گدی سے کھینچ لونگا دیو نے کہا کہ او
آدم زاد تو مجکو بڑا سخت زبان اور درشت کلام معلوم ہوتا ہی مین تو یہ جانتا تھا کہ تیرا گوشت
کرکرا مزیدار ہوتا ہے امین تجکو کھاؤن مگر تو نہین مانتا ہی خیر مین پھر سمجھاتا ہون اگر ابکی تو نے
سخت کلامی کی تو ضرور تجکو قتل کرونگا یہ کہکر کہا کہ بس اسیمین خیریت ہی کہ تو میرے پاس چلا آ اور
مین تجکو کھاؤن شاہزادے نے جواب سخت دیا بس دیو کو غصہ آگیا اور اپنے مقام سے حرکت کی
اور اُٹھا وہ کیا اُٹھا گویا قیامت اُٹھی یا پہاڑ نے حرکت کی دار شمشاد جو سامنے گری پڑی تھی اسکو اُٹھالیا
اور سنبھالکر طرف شاہزادے کے یہ کہتا ہوا چلا کہ خداوند نے تو بھیجا تھا مگر کیا کرون کہ وہ مانتا ہی نہین
اب چاہے گوشت مٹی مین ملے چاہے صاف رہے اب تو وار کرتا ہون اور آتے ہی دار کا وار کیا
شاہزادے نے خالی دیا دار شمشاد زمین پر پڑی کہ غرق زمین ہو گئی ایک غار ہو گیا پانی نکل آیا
تیغ گرد بلند ہوا دیو نے وار کرکے کہا کہ ز دم و بست گردم افسوس تمام گوشت مٹی مین ملگیا
یہ کہکر قصد کیا اُس گرد کے اندر جاکر تلاش کرون کہ آواز اُس گرد سے آئی کہ از دمی دکر البتہ
گردی مین تیری جان کا ملک الموت موجود ہون دیو حیران ہوا کہ یہ صدا کہان سے آئی ایک
دیکھتا ہی کہ اُس گرد سے یکایک ایک آفتاب طالع ہوا شاہزادہ رومال سے چہرہ کی گرد پاک کرتا
ہوا برآمد ہوا دیو رستم ثانی کو دیکھکر حیران ہوا اور کہا کہ تو بڑا سخت جان ہی کہ میرے دار شمشاد کی بھی
ضرب سے بچ گیا مین اب دوسرا وار کرتا ہون یہ کہکر پھر وار کیا پھر رستم ثانی نے وار کو خالی دیا
اور جلد دست دیو کو جھٹکا دیا کہ دیو موہنہ کے بھل طرف زمین کے چلا اُنھون نے پینترہ بدل کر اُسکی کمر
زنجیر خوب استوار پکڑ کر نعرہ اللہ اکبر کرکے جو زور کیا اور اڑانگ لگائی وہ دیو مثل پہاڑ کے زمین
گرا یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ بیخ سے اُکھڑ کر گرا بس دیو نے گر کر قصد کیا کہ سنبھلون اُنھون نے ٹھوکر

کہ وہ گرد برد ہو گیا اور جست کرکے چھاتی پر سوار ہوئے کندھے زانو سے دبا کر کہا کہ حالا در شناختن
پروردگار عالم چہ میگوئی اُسنے کچھ کلام سخت کیے اور کہا کہ میری ہزار جانین پر ایک خاک پاے
ابلیس پر نثار ہون پس شاہزادے کو غصہ آگیا ایک مرتبہ غضبناک ہوکر ایک گھونسا ایسا مارا کہ
رستم ثانی کا کنوتی تک ہاتھ سر مین درآیا سر دیو کا شق ہوگیا بھیجا نکل پڑا وہ تڑپنے لگا یہ تو کہ سکے سینہ
پر سے اُتر آئے وہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوگیا اُسکا ہلاک ہونا تھا کہ ایک غبار بلند ہوا برق کی
سی چمک ہوئی جب وہ غبار برطرف ہوا شاہزادہ نے ملاحظہ فرمایا کہ زیر کوہ اُسی مقام پر جہان
دیو بیٹھا تھا ایک چشمہ آب شفاف کا موجزن ہے پانی اُسکا مثل گوہر کے چمکتا ہے طول
اُس چشمہ کا بہت ہے مگر عرض اُسکا کوئی میل بھر کا ہے اور وسط چشمہ مین ایک درخت پانی پر لگا
ہوا ہے برگ اُسکے مثل چشم مردم کے ہین اور مانند زمرد کے چمک رہے ہین اور ایک گل بنفشی
لگا ہے اُسکے برابر ایک ثمر بھی ہے مگر گل کا رنگ دھانی ہے اور ثمر کا رنگ سفید ہے اور برابر بادام کے
ہے یہ دیکھکر شاہزادے نے شکر خدا کیا اور کنارے پر چشمہ کے آئے اسقدر پانی صاف پایا کہ
زمین کا حال معلوم ہوتا تھا مردمان آبی نظر آتے تھے پس شاہزادہ نے لباس اُتار لنگ باندھکر یہ
خیال کیا کہ اے رستم ثانی نہ تم اس پانی سے مونھہ ہاتھ دھو نہ کلی کرو گو پیاسے بہت ہو مگر نہ پیو
کیونکہ اسکی خاصیت زبانی اژدر پریزادے کے سُن چکے تھے کہ اس پانی کا یہ اثر ہے کہ طاقت و
قوت دونی کر دیتا ہے اور اس چشمہ کا نام چشمہ شجاعت ہے تمکو ذاتی قوت اسقدر خداوند کریم نے
مرحمت فرمائی ہے کہ جسکا حساب نہین ہے پھر کیا ضرورت ہے اگر کوئی سُن لیگا کہ رستم ثانی نے چشمہ
شجاعت کا پانی پی لیا اس سبب سے قوت زیادہ ہوگئی تو لوگ طعنہ زن ہونگے کہ کم قوت تھے
اسی سبب سے یہ پانی پی لیا اور سب لوگ خندہ زن ہونگے پس تم انگشت نما ہو جاؤ گے پس
لازم یہ ہے کہ اس چشمہ کے پانی سے لب تک آشنا نہ کرو مونھہ بند کرکے چشمہ مین اُترو اور برگ و
ثمر و گل حاصل کرکے اسی طور سے مونہہ بند کیے ہوئے واپس آؤ وہ کام کیون کرو کہ جو بدنامی کا باعث
ہو اے رستم ثانی مجبوری اس امر کی ہے کہ وہ گل و ثمر وسط چشمہ مین ہے ورنہ مین قسم کھانے کو
بھی پانی ہاتھ سے نہ چھوتا اُترنا کیسا یہ دل مین باتین کرکے اور بسم اللہ کہکر مونہہ کو بند کرکے اُترتے
کنارے پر پانی تا بہ گلو پایا اب خیال ہوا کہ آگے اور زیادہ ہوگا اندازہ چوکیا تو اسقدر تھا پس
یہ آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے چلے جب کچھ دور چلے دریا پانی اُسیقدر تا بہ گلو پایا نہ کسی مقام پر زیادہ
نہ کم انکو خیال ہوا کہ یہ چشمہ ہموار ہے اسمین پانی ہر مقام پر برابر ہے پس یہ بلا خوف اب پانی کو کاٹتے ہوئے
چلے کوئی آدہ میل راہ طے کی تھی کہ اب جو قدم رکھتے ہین وہان پر گہرا زیادہ تھا اور یہ اس خیال مین
تھے کہ برابر ہے پس اُس گہرائی مین جاتے رہے اور غوطہ کھا گئے غوطہ کا کھانا تھا کہ حواس جاتے رہے
اُس بدحواسی مین مونہہ کھل گیا اور ایسا کھلا کہ بہت سا پانی مونہہ مین چلا گیا اور شکم مین اور بیچ
کھانے لگے ہر غوطہ مین پانی مونہہ مین جاتا تھا اور حلق سے اُتر جاتا تھا انھون نے چند غوطے کھائے
ہاتھ اپنے اُنکے قابو مین نہ تھے بدحواس ہو رہے تھے اُسی غوطہ کھانے مین خیال آیا کہ اے
رستم ثانی اپنے حواس درست کرو اور ہاتھ پانون اور جسم کو ہلکا کرو تاکہ اُبھرو ورنہ اسی
غوطے کھاتے کھاتے ہلاک ہو جاؤ گے پس یہ خیال کرکے ہاتھ پانون ڈھیلے کیے اور تمام بدن
ہلکا کیا اب جو غوطہ کھا کے اُبھرے اپنے کو پانی پر قائم کیا اور جلدی سے مونہہ بند کرلیا اور

دل مین کہا کہ اے رستم ثانی تمنے بڑا دھوکا کھایا اگر یہ خیال نہ کرتے کہ چشمہ ہموار ہے تو یہ نوبت غوطہ خوری کی کیون ہوتی افسوس کہ جس امر سے تمکو خوف تھا اور تمنے پیاسے رہنا گوارا کیا تھا اور پانی نہ پیا تھا وہی ہوا کہ حالت غوطہ خوری مین مونہہ کھل گیا اور پانی حلق مین پہونچ گیا ایک مرتبہ نہین کئی مرتبہ تم اسوقت کیسے بدحواس ہوئے کہ تمکو خیال نہ رہا جو کوئی سُنے گا کیا کہیگا کیسی لعنت اور ملامت کریگا خیر شکر اس امر کا ہے کہ سوائے تمہارے اور ذات خداوند کریم کے اور اس صحرا اور چشمہ کے کوئی دوسرا نہین تھا ورنہ بڑی خفت ہوتی خیر اور کسی نے نہ دیکھا بس جب تم کسی سے یہ حال کہوگے تو اسکو معلوم ہوگا ورنہ اور کون کہنے والا ہے دوسرے یہ امر ہے کہ تمنے عمداً پانی نہین پیا ہے بلکہ ایک افتاد سے یہ امر واقع ہوگیا خیر کیا کیا جاوے یہ باتین دل سے کرتے جاتے ہین اور شناوری کرتے جاتے ہین کیونکہ جیسے ہی تیسرا غوطہ کھا کر اُبھرے بس ویسے ہی ہاتھ لگانے لگے تھے اس سبب سے قائم ہوگئے تھے کیونکہ برسون اس فن مین بھی ریاض کیا تھا اسوجہ سے مشاق تھے ورنہ پھر غوطہ کھاتے اب شناوری کرتے ہوئے اور مونہہ بند کیے ہوئے طرف درخت کے چلے جاتے ہین اب ایسے ہوشیار ہوئے ہین اگر کم تک پانی ہوتا تو یون نہ جاتے بدرجن شناوری کیے ہوئے بس کہان تک عرض کیا جاوے شناوری کرکے قریب درخت پہونچے اپنے کو پانی پر پھُرتی لگا کر قائم کیا اور ایک ہاتھ سے تو ہاتھ لگا رہے ہین دوسرے ہاتھ سے جلدی جلدی برگ اُس شجر کے توڑے اور پھر کیا کیا کہ اپنے کو اُس درخت کے تنہ کی آڑ پکڑ کر قائم کیا ایک ہاتھ سے اُس شاخ کو جھکایا کہ جسمین وہ گل و ثمر لگا تھا اور دوسرے ہاتھ کو بڑھا کر ایک ہی مرتبہ دونون کو توڑ لیا یعنے گل و ثمر کا توڑنا تھا کہ ایک شور پیدا ہوا کہ او ظالم تونے بڑا غضب کیا کہ گل بصیرت ثمرة الابصار کو حاصل کر لیا شجرة البصارت سے آج تک زمانۂ حضرت سلیمان سے تا ایندم کوئی ایسا نہوا کہ جو کوئی آتا اور چشمۂ شجاعت مین اتر کر ان اشیا کو حاصل کرتا تو بڑا جوانمرد ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ نگہبان چشمۂ دلاور جنگ و خونخوار کو بھی ہلاک کیا جو چشمہ ظاہر ہوا خیر لیجا یہ گل و ثمر تیری قسمت کا تھا تونے اپنی محنت اور مشقت کا ثمرہ پایا یہ جو صدا سنی رستم ثانی نے ادھر اودھر دیکھا صدا دینے والے کا نشان تک نہ پایا دل سے کہا کہ کوئی ہوگا بس ثمر اور گل اور برگ کو خوب حفاظت سے اپنے پاس رکھا اور اب وہان سے شناوری کرتے ہوئے کنارے کی طرف چلے جب اُس مقام پر پہونچے کہ جہان غوطہ کھائے تھے وہان بہت ہوشیاری سے شناوری کی یہان تک کہ صحیح و سلامت مع اُن اشیا کے چشمہ سے نکلے باہر آتے ہی پہلے سجدہ شکر کیا اب جو سر اُٹھایا اُس چشمہ کو نہ پایا وہ چشمہ خودبخود غائب ہوگیا یہ اور حیران ہوئے اور خیال کیا کوئی مصلحت خداوند کریم ہوگی بس انھون نے لباس پہنا آلات ضرب تن پر لگائے اب جو خیال کرتے ہین تو اپنے جسم مین پہلے سے قوت دہ چند اور بیش گونہ پائی اور دل بھی قوی تھا کہا کہ دراصل اس چشمہ کا پانی کا اثر بھی ظاہر ہوا جسنے اسکا نام چشمۂ شجاعت رکھا ہے بہت درست اور بجا رکھا ہے کیا اُسکی قدرت ہے کہ پانی مین یہ اثر ہے مگر غضب ہوا کہ ہمنے مجبوری سے پی لیا نہ غوطے کھاتے نہ یہ امر ہوتا خیر شکر اس امر کا ہے کہ اور کوئی نہ تھا بس اس طور کی باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین یہان تک کہ اُس صحرا کو تمام کیا وہ گل و ثمر و برگ پاس ہین وہ دیو جو کہ تخت لیکر آئے تھے باہم کہہ رہے تھے کہ معلوم ہوتا ہے آقائے نامدار کو اُس دیو نے ہلاک کیا جو ابھی تک نہین تشریف لائے ہین بھلا اُس دیو سے کون

اڑ سکتا ہی اور تھوڑی دیر انتظار کرتے ہین اگر تشریف لائے تو خیر ورنہ ضرور جاکر بیان کر دینگے کہ اُس
دیو نے ہلاک کیا یہی باتین باہم کر رہے تھے کہ دیکھا سامنے سے رستم ثانی چلے آتے ہین جیسے
ان سبکی نگاہ پڑی پکار سے کہ ای آقاے نامدار مبارک ہو واہ کیا آپکا قدم مبارک ہی معلوم ہوتا ہی
کہ آپنے اُس دیو کو ہلاک کیا آج تک تو سواے آپ کے کوئی وہان سے واپس نہین آیا فرمائیے
جس کام کو وہان تشریف لائے تھے وہ بھی ہوا یا نہین رستم ثانی نے فرمایا کہ جاکر دیکھو تو وہ دیو مرا
پڑا ہی لو دیکھو یہ برگ ہین اور یہ ثمر اور یہ گل یہ فرماکر اُن سب کو وہ چیزین دکھائین وہ دیکھ کر بہت
خوش ہوگئے اور دوڑکر قدمون پر گر پڑے اور بوسہ دیا اور اجازت لیکر اُس صحرا کی سیر کرنے لگے
اور اُس مقام پر آئے کہ جہان دیوار جنگ دیو خوار مرا پڑا ہوا تھا اُسکو دیکھکر سب کے حواس
جاتے رہے کہ اُنھون نے باوجود دیو ہونے کے اتنا بڑا دیو نہ دیکھا تھا اُس صحرا کی خوب سیر کی خدمت
مین شاہزادے کے آئے اور کہا کہ آپ کی بدولت ہمنے آج صحرا کی سیر کی ورنہ کبھی نہ نصیب ہوتی
ہم پر کیا منحصر ہی بادشاہ کو نہ نصیب ہوتی کئی مرتبہ لشکر کشی کرکے آئے سوا اس مقام کے آگے نہ جاسکے
شاہزادے نے فرمایا کہ سب قدرت خدا ہے اور اُسکا فضل و کرم ہی ورنہ مین کس لائق ہون
اب چلو وہان سب کو انتظار ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ بسم اللہ تخت پر تشریف رکھیے ہم سب خادم
حاضر ہین پس شاہزادہ تخت پر بیٹھا دیو تخت کو اُٹھا کر لے چلے چونکہ دن بہت قلیل تھا تھوڑی راہ
طے کی تھی کہ رات ہوگئی دیوؤن نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو کسی صحرا مین شب بھر قیام کرین
کہین ایسا نہ ہو کہ شب تاریک مین راہ فراموش کر جائین تو دقت ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ ٹھہر جائین
صبح کو پھر یہان سے روانہ ہونگے فرمایا کہ اچھا پس ایک صحرا مین تخت اُتارا شاہزادہ اُسپر آرام پذیر ہوا
اور دیو پہرہ دینے لگے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی پردۂ شب سے صبح برآمد ہوئی پس شاہزادہ
نے نماز وغیرہ سے فراغت کی اور تخت پر سوار ہوئے دیو لیکر روانہ ہوئے یہان جب اژدر پریزاد اپنی
زوجہ سے سب حال کہہ چکا تھا تو اُسنے بھی آرام کیا تھا اور سہراب ثانی وغیرہ نے بیرون شہر اپنے لشکر مین
اِدھر کاربردازان سلطنت نے بموجب حکم بادشاہ کے محل شاہی براے شاہزادہ سب سامان
سے درست کیے تھے پس جب صبح ہوئی بادشاہ محل سے برآمد ہوا سب سردار حاضر ہوئے جنکو
حکم ملا تھا کہ براے شاہزادہ محل آراستہ کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے بموجب حکم سرکار سب
بند و بست کر دیا فلان فلان محل آراستہ کر دیے بادشاہ نے کہا اچھا وہان شاہزادہ سہراب
ثانی اپنے لشکر مین بیدار ہوئے پس بعد الفراغ نماز و وظائف لباس وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ
ہوکر مع ایرج نامدار و شہریار عالیوقار و دیگر شاہون اور سردارون کی طرف دربار افروز دربار
کے روانہ ہوئے راہ مین شہریار نے سہراب ثانی سے دریافت کیا کہ ای فرزند ہمارے بند
دیو ہامان نے کیا فساد برپا کیا سہراب ثانی نے اُسکا لشکر کشی کرنا اور اپنا مقابلہ کرنا اور اُسکو قتل کرنا اور اپنا
جشن کرنا رستم ثانی کو خواب مین دیکھنا اور اپنا سب سے پوشیدہ ہوکر براے فتح طلسم روانہ ہونا راہ
کے واقعات طلسم کے فتح کرنے کی حالت بیان کی شہریار سب سنکے بہت خوش ہوئے شہریار نے اپنے
قید ہونے کی کیفیت بیان کی اور ایرج نامدار نے اپنے فقیر ہوتے اور زرین حصار پر پہنچنے اور کوہ
قاف مین آنے اور ہامان سے مقابلہ کرنے کی کل حالت بیان کی راہ مین ایرج نامدار نے کہا کہ تمہید
گذرنے میری سرگذشت سنو یہ کہکر جو حال سہراب ثانی سے جدا ہونے کے بیان کیا تھا وہی شب

بیان کیا اور کہا کہ پرسون میرا یہان آنا ہوا اور یہ وجہ صاحبقران ثانی کے ساتھ سے جدا ہونے کی ہوئی انھین باتون مین وہ راہ تمام ہوئی دربار مین آکر پہونچے کل اہل دربار نے مع اژدر پریزاد کے سلام ومجرا کیا اور تعظیم کی پس شاہزادے اپنے اپنے دنگل پر متمکن ہوئے اور سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کہ اژدر پریزاد نے کہا کہ ای خداوند ابھی تک آقائے نامدار نہین تشریف لائے ہین بہت پریشان ہون ایرج نامدار نے فرمایا کہ کوئی امر پریشانی کا نہین ہے نہ فرصت ہوئی ہوگی جو کل آتے آج ضرور آئینگے یہی ذکر تھا کہ دیوون نے تخت لاکر صحن دربار مین اتارا سب نے دیکھا کہ اُس پر رستم ثانی تشریف فرما ہین سب دیکھکر حیران ہوئے اژدر پریزاد نے خوش ہوکر کہا کہ آقائے نامدار تشریف لائے پس رستم ثانی تخت سے اتر کر ایوان شاہی مین آئے سوائے ایرج نامدار کے سب نے تعظیم کی اور سلام ومجرا کیا رستم ثانی نے جھککر ایرج کو مجرا کیا اور قدمون کو بوسہ دیا انھون نے گلے سے لگایا اُسکے بعد رستم ثانی نے سہراب کو گلے سے لگایا اور اپنے دنگل پر بٹھایا جب بیٹھ چکے تب ایرج نے فرمایا کہ کہو کہ گل وثمر لائے رستم ثانی نے وہ گل وثمر مع برگ کے جیب سے نکال کر پیش کیے اور کہا کہ یہ حاضر ہین پس اُسکو جیسے اہل دربار نے دیکھا بہت متحیر ہوئے اژدر پریزاد کی یہ نوبت ہوئی کہ شاہزادے کے قدمون پر گر پڑا قریب تھا کہ شادی مرگ ہوجائے تب شاہزادے نے وہ سب اشیا یعنے گل وثمر وبرگ اژدر پریزاد کو دیئے اور گلے سے لگایا وہ دعائین دیتا ہوا اور تعریفین کرتا ہوا تخت پر آکر بیٹھا تب ایرج نے فرمایا کہ کیونکر حاصل ہوئے پس سب واقعہ رستم ثانی نے ابتدا سے آخر تک بیان کیا یہ جو واقعہ اہل دربار وغیرہ نے سنا بہت تعریف کی اور حیرت سی ہوئی ایرج نامدار وشہریار عالیوقار سہراب ثانی نے بھی تعریف کی تمام شہر مین مشہور ہوگیا کہ پدر طلسم کشا دیوار جنگ دیوخوار کو قتل کرکے گل وثمر لائے مگر رستم ثانی نے سب حال بیان کیا سوائے اپنے غوطے کھانے کے غوطہ کھانے کا حال نہین بیان کیا ہان اپنا مونہہ بند کرکے چشمہ مین اُترنا بجہال اِس امر کے کہ پانی نہ پی لون بیان کیا اس امر پر اور سب نے تعریف کی جب یہ سب امر اہل شہر کو معلوم ہوئے ہر ایک نے ازحد تعریف کی اور کہا کہ یہ لوگ بہت بااقبال ہین راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر اندرون محل پہونچی زوجہ اژدر پریزاد سکے نہایت خوش ہوئی اُسیوقت نذر و نیاز کا سامان کیا اب یہان اژدر نے عرض کیا کہ اب تیری دوسری غرض قبول ہو سہراب وغیرہ نے عرض کیا کہ ہان ہمنے تمھاری دعوت قبول کی اُسنے جو عمارت ان لوگون کے لیے آراستہ کرائی تھی وہ سب آراستہ تھی عرض کیا کہ اب آپ بیرون شہر نہ تشریف لیجائین بلکہ جو مین نے جھو پڑے وغیرہ حضور کے قیام کے لیے درست کرائے ہین اسمین حضور تشریف فرما ہون سہراب ثانی نے کہا کہ اچھا بس یہ فرماکر دنگل پر سے اُٹھے اژدر نے سردارون سے کہا کہ انکو لیجاکر اُن مکانات مین فرش کرو اور سامان مہیا کردو کسی امر کی تکلیف نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی وہ سب شاہزادون اور اُنکے سردارون کو لیکر اُس عمارت مین پہونچا سب نے دیکھا کہ وہ عمارت ہر ایک سامان سے خوب آراستہ و پیراستہ ہے تشریف فرما ہوتے سہراب ثانی نے اپنے سردارون سے کہا کہ آپ لوگ تشریف لیجائین اور اُن لوگون سے کہا کہ جنکو قید طلسم سے رہا کیا تھا کہ آپ لوگ بھی تشریف لیجائین اور وہان قیام کرین اہل لشکر سے کہدین کہ تملوگ اطمینان رکھو شاہزادے وہان شہر مین اژدر پریزاد کے مہمان ہوئے ہین حسان پریزاد وطوغان پریزاد و دیو بہار رنگ و دیو اسد و دیو خروش و دیو دربان لیوغزال نے عرض کیا کہ ہم قدموتسے نہ جدا ہونگے

فرمایا تمھاری مرضی پس اور باقی سردار لشکر میں گئے اور اہل لشکر کو کل حال سے آگاہ کیا اور رستم ثانی کا پھول
وغیرہ لیکر تشریف لانے کا حال بیان کیا سب اہل لشکر خوش ہوئے یہاں ایرج نامدار نے رستم ثانی
سے حال بردہ قاف میں آنے کا دریافت کیا رستم ثانی نے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا
اُسکے بعد ایرج نامدار نے اپنی کل حالت جو کہ سہراب و شہریار سے بیان کی تھی بیان کی پس ہر ایک دوسرے
کے حال سے بخوبی آگاہ ہوا یہاں سب راحت و آرام سے بیٹھے ہیں سب سامان راحت مہیا ہے وہاں اژدر
دربار برخاست کر کر داخل محل ہوا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام پر آئے باہم طلسم کشا اور ایرج نامدار و شہریار
و رستم ثانی کی تعریف کرتے ہوئے آئے اودھر جب اژدر داخل محل ہوا خوشی خوشی اپنی زوجہ کے پاس آیا اُنکو
اس امر پر مبارکباد دی کہ مبارک ہو تمھاری آنکھیں روشن ہو جائنگی پدر طلسم کشا پھول وغیرہ لیکر تشریف لائے
خدا نے تمھاری سن لی پس یہ کہکر عرق برگ آنکھوں میں ڈالا ثمر کھلادیا پھول کی خوشبو سونگھائی پس زوجہ اژدر
پریزاد یعنی ناگن پری کی آنکھیں مثل ستارے کے روشن ہو گئیں بلکہ سابق سے زیادہ نور پیدا ہوا جب سب
اہل محل کو معلوم ہوا سب نے آکر مبارکباد دی نذریں پیش کیں ہر ایک کو انعام ملا صحنک و رتجگے کا سامان و دسنے
بیبیان جو آئی تھیں انکی نذر ہوئی یہان بیرون محل سب نے سامان دعوت کیا جب سامان جمع ہوگیا اژدر
غرض کر بھیجا جب اُسکو معلوم ہوا کہ سب سامان ہو گیا ہے وہ خدمت سہراب وغیرہ میں آیا اور سبکو لیکے ہمراہ
اس مقام پر لایا کہ جہاں سامان دعوت تیار ہوا تھا راوی نے بیان کیا ہے کل طلسم کی پریاں اور بیرون طلسم کی آکر حاضر جلسہ ہوئیں
محفل عیش و عشرت برپا ہوئی دور شراب گردش میں آیا رقص و غنا شروع ہوا خوب جلسہ آراستہ ہوا اہتمام بردہ
قاف کے تحفہ جات موجود تھے خوب آتشبازی وغیرہ بردہ قاف کی تیار کی گئی تھی اُسکا تماشا دکھایا سات شبانہ
روز جشن برپا رہا آٹھویں دن صحبت برخاست ہوئی سبکو انعام وغیرہ دیکر رخصت کیا شاہزادے اپنے مقام پر آئے
نویں دن دربار ہوا اُسدن کندن جنی سب مال و اسباب و بارگاہ و دیگر سامان سپاہ و اسی ہزار خفتان
شب چراغی وغیرہ تبرکات طلسمی و دیگر سامان اعرابوں پر بار کراکے مع اپنے ہمراہیوں کے حاضر ہوا داخل
دربار ہو کر طلسم کشا وغیرہ کو مجرا کیا فرد اسباب پیش کی سہراب ثانی نے سب اشیا ملاحظہ فرمائیں اور جو جس لائق
تھا اُسکو وہ عدد مرحمت کیا کندن کو خزانہ مرحمت فرمایا دربان وغیرہ کو اور عہدے مرحمت کیے کسی کو داروغہ
بارگاہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی برپا کیجائے وہ اُسیوقت بیرون شہر برپا ہوئی اور جو اُسکے متعلق
بارگاہیں اور خیمہ تھے سب برپا ہوئے اسی ہزار دیو و پریزاد لشکر سے انتخاب کرکے اُنکو اسلحہ طلسمی مرکب
طلسمی مرحمت فرمائے اور وہ اسی ہزار خفتان شب چراغی مرحمت کیں یہ لشکر خاص کے نام سے مشہور ہوا
عجب جوبن اور روپ تھا اس لشکر پر سبکے اسلحہ مرصع کار تھے مرکب کے ساز و یراق سب مرصع تھے جب
یہ لشکر دھوپ میں رواں ہوتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزاروں شب چراغ درخشاں ہیں بارگاہ چہل چراغ
سلیمانی جو برپا ہوئی اُسکی کیا تعریف بیان ہو وہ بارگاہ مثل بارگاہ سلیمانی کے تھی کئی بازاریں آگے
ہمراہ تھیں اور کیسی کیسی جواہرات تھے وہ بارگاہ مخمل سرخ کا شامیانہ تھی اسپر سب کام زرچوبی کا بنا تھا کلس اُسکا
طلائی تھا اُسپر طاؤس شب چراغ کے بنے ہوئے تھے پانچسو ستون الماس نگار تھے سب بارگاہ میں نو بر
شب چراغ نصب تھے تین ہزار کرسیاں و دو تکل و صندلیاں الماس نگار اُس بارگاہ میں آراستہ تھیں
اور جلوخانہ تھے تمام بارگاہ میں فرش مخملی تھا چاروں طرف اُسکے حاشیہ زردوزی تھا قنات و شامیانے جا بجا
دستے چاروں طرف شکارگاہ میں معرکہ میدان کی تصویریں بادشاہان قاف کے دربار بہت خوبی
سے بنائے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اصلی معرکہ ہے ایسی بارگاہ تھی کہ کبھی چشم فلک نے نہ دیکھی تھی بارگاہ

سلیمانی کی تیاری تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بموجب حکم سہراب ثانی بارگاہ وغیرہ برپا ہوگئی
سب شاہزادہ داخل بارگاہ ہوئے اور بہت تعریف کی اُسی دن سے اُسی بارگاہ میں دربار
ہونے لگا سب اہل طلسم دور دور سے برائے تماشائے بارگاہ و بازار و لشکر کہ جسکو طلسم کشا نے
سامان طلسمی سے آراستہ کیا تھا آتے تھے اور دیکھکر بہت خوش ہوتے تھے لاکھوں صندوق زرو
جواہر سے مملو طلسم سے ملے پس راوی نے بیان کیا ہے کہ اژدر پریزاد نے بذریعہ اپنے وزیر احمر
پریزاد کی خدمت میں ملک ایرج نوجوان کے عرض کرایا کہ میں نے تین عرضیں خدمت عالی میں کیتیں
تھیں سو دو قبول ہوئیں اور تیسری عرض آپنے ابھی تک قبول نہیں فرمائی اُسکے بارے میں کیا
مرضی مبارک ہے ایرج نامدار نے جواب دیا کہ بادشاہ سے کہا ہے کہ وہ سامان کرے ہم اُس سے فراغ
حاصل کریں اور اب ہمارا قصد ہے کہ ہم اپنے ملک کی طرف جائیں کیونکہ سہراب ثانی کے نانا وغیرہ
کا اُنکی مفارقت میں بہت حال ابتر ہوگا جو کچھ کرنا ہو بہت جلد کرے وزیر نے بادشاہ سے عرض
کیا کہ یہ جواب ملا اُسنے حکم دیا کہ سامان کتخدائی مہیا کیا جائے اور گل خوشبو عین دربار میں بایمائے بادشاہ
وزیر نے سینہ شاہزادہ سہراب ثانی پر مارا اور مبارکباد کی دھوم ہوئی علی العموم سبکو معلوم
ہوگیا کہ بادشاہ نے طلسم کشا کو اپنی دختر کے ساتھ منسوب کیا اگلے زمانہ کا طریقہ تھا کہ جب
کسی کو منظور ہوتا تھا کہ ہمارے اور اسکے سلسلۂ قرابت ہو اور جب نسبت طے ہوجاتا تھا تو وہ سب پر ظاہر
کرنے کو عین کسی بہت بڑے جلسہ میں اُس شخص کے سینے پر کہ جسکے ساتھ اپنی دختر کی شادی قرار
دیتا تھا گل خوشبو جو کہ زرد ہوتا تھا مارتا تھا کہ جسکے سبب سے یہ امر سب پر ظاہر ہوتا کہ فلان شخص نے
فلان کے ساتھ اپنی دختر کو منسوب کیا پس وہی طریقہ یہان بھی ہوا اب سبکو معلوم ہوگیا اُسیدن
سے سامان شادی طرفین میں ہونے لگا تاریخ مانجھا و ساچق و برات وغیرہ اہل تنجیم کی راے سے
ساعت نیک دیکھکر مقرر کی گئی یہان سے تخت اژدر پریزاد کی طرف سے بڑی دھوم سے مانجھا
گیا تمام لشکر ہمراہ تھا ہر رنگ کے باجے بجتے ہوئے مانجھے کے ہمراہ تھے مانجھا دولہا نے پہنا ناچ و
رنگ شروع ہوا مانجھے کے دن سے تا چوتھی جلسۂ عیش و عشرت برپا رہا یہان سے ساچق بڑی دھوم
سے گئی وہان سے مہندی آئی یہان سے برات گئی سب رسوم جو کہ اُس زمانہ میں جاری تھے ادا
ہوئے بہت کچھ جہیز وغیرہ اژدر پریزاد نے دیا جہیز ملکہ میں سب طلسم نمود تھا برات مکان نوشاہ پر آئی
یہان بھی سب رسمیں ادا ہوئیں دولہن اور دولہا محل عشرت میں تشریف لائے پس دولہا نے کام
دل حاصل کیا اُس گوہر ناسفتہ کو اپنے تیشہ سے سفتہ کیا مراد دلی حاصل کی لولوے شاہوار
نے صدف میں قرار پایا صبح ہوئی ایک اُس حجرہ سے سرخرو دوسرا زرد رو نکلا حمام کیا دولہن کا بھائی
رشتہ کا آیا دولہن کو لیگیا شام کو چوتھی یہان سے گئی چوتھی سے بھی فراغت ہوئی راوی نے
بیان کیا ہے کہ ملکہ نایاب پری اُسیدن سہراب ثانی سے حاملہ ہوئی تھی کہ اُسکے بطن سے لڑکا
پیدا ہوتا ہے کہ جسکا ذکر دفتر نیرنگ قاف میں ہے جو کہ اس دفتر کے بعد ہے بہت بہادر اور شجاع ہوتا ہے
بڑے بڑے معرکہ سر کرتا ہے اگر اُس دفتر کے ترجمہ کرنیکی نوبت آئی تو اُسکے کارنامہ کا حال تحریر
ہوگا جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف اُٹھائینگے پس جب چوتھی چالے سے فراغت ہوئی
شاہزادے نے اژدر پریزاد سے کہا کہ اب ہم تمسے رخصت ہوتے ہیں اُسنے بہت روکا
مگر شاہزادوں نے نہ مانا آخرالامر ایکدن قرار پایا شاہزادے نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار ہو

پس سب سامان ہونے لگا دیو خروس سے کہا کہ ہم تمھارے ملک کو چلینگے اُسنے عرض کیا کہ مین رخصت ہوتا ہون تاکہ سامان کرون شاہزادے نے رخصت کیا وہ اپنے ملک مین راہ طے کرکے آیا اور سامان دعوت کیا شاہزادہ اُسدن یہان سے جوکہ مقرر ہوا تھا اژدر پریزاد سے رخصت ہوکر روانہ ہوا یہان کہرام مچ گیا تمام اہل شہر تا بہ حد شہر پہونچانے آئے اور اژدر پریزاد بھی سواری ناموس کی شاہزادے کے ہمراہ تھی دو لاکھ پری و دیو و پریزاد اپنے لشکر سے اژدر پریزاد نے شاہزادہ کے ہمراہ کردئے تھے پس شاہزادہ نے اژدر پریزاد کو رخصت کیا خود مرحلہ خرسان کی طرف روانہ ہوئے جہان تک گرد لشکر نظر آئی اژدر پریزاد مع لشکر کے کھڑا دیکھا کیا کی جب نشان گرد بھی مٹ گیا اُسوقت شہر مین واپس آیا اور اب باطمینان حکومت مثل سابق کرنے لگا یہان شاہزادہ بعد قطع راہ کی جب قریب مرحلہ خرسان کے پہونچا دیو خروس نے سامان دعوت کرکے چند دیو مقرر کیے تھے کہ جب لشکر طلسم کشا میرے ملک کے قریب آئے مجکو خبر کرنا مین استقبال کرکے شہر مین لاؤنگا دعوت کرونگا اُن دیوون نے خروس کو خبر کی کہ طلسم کشا تشریف لایا پس خروس مع لشکر اور سردارون کے باہر شہر کے آیا اُدھر لشکر طلسم کشا آیا شاہزادہ سے ملا اور قدمبوسی حاصل کی لشکر کو بیرون شہر مقیم کیا اور سب بارگاہین برپا ہوئین بارگاہ چہل چراغ سلیمانی اور اونپر بار رہی لشکر یہان اُترا شاہزادہ مع سردارون کے ہمراہ خروس کے شہر مین تشریف لیگیا شہر کو بہت آباد رعایا کو دلشاد پایا شاہزادے شہر کی سیر کرتے ہوئے ایوان مین تشریف لائے اہل شہر نے بھی قدمبوسی حاصل کی اور بہت تعریف کی یہان دیو خروس نے یہ انتظام کیا تھا کہ جسقدر بتکدے تھے منہدم کرائے تھے مسجدین بنائی تھین پس شاہزادے ایوان مین تشریف لاکے دنگلون پر متمکن ہوئے اور سردار کرسیون پر قیام پذیر ہوئے صحبت شراب کباب برپا ہوئی ناچ رنگ شروع ہوا تین دن تک صحبت عیش و عشرت برپا رہی بڑی دھوم دھام سے دیو خروس نے دعوت کی بعد انفراغ دعوت شاہزادے نے وہان سے کوچ کیا دیو خروس نے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم کیا اور خود ایک لاکھ پری و دیو و پریزاد سے لشکر کے ہمراہ رکاب ہوا نسبے شاہزادہ دیو اسد کے ملک مین آیا اُسنے بھی قبل سے آکر سامان دعوت کیا تھا اُسی طور سے استقبال کرکے لیگیا اُس شہر کو بھی خوب آباد پایا تین دن تک یہان بھی مہمان رہے چوتھے روز یہان سے طرف شہر تیمار کے کوچ کیا دیو اسد بھی اپنی طرف سے وزیر کو حاکم کرکے مع ایک لاکھ پچاس ہزار دیو و پریزاد سے ہمراہ رکاب ہوا دیو پریزاد و عقاب پریزاد قبل سے شہر مین آئے سامان دعوت کیا جب شاہزادے پہونچے استقبال کرکے لیگئے شاہزادون نے اُس شہر کو بھی خوب آباد پایا یہان بھی تین دن مہمان رہے چوتھے روز یہان سے طرف شہر طوغان پریزاد کے کوچ کیا چونکہ دیو تیمار ابھی کمسن تھا اس سبب سے ہمراہ نہین ہوا صرف پچاس ہزار دیو و پریزاد اپنے لشکر سے ہمراہ کردیے طوغان پریزاد نے قبل سے یہان آکر سامان دعوت کیا استقبال کرکے لیگیا یہ شہر بھی بہت آباد تھا یہان بھی تین دن تک مہمان رہے اُس زمانہ مین طوغان نے بذریعہ پیامبر کے عرض کیا کہ جب شاہزادہ قبل مین تشریف لایا تھا اور فتح حاصل کی تھی مین نے عرض کیا تھا کہ ایک دختر رکھتا ہون اُسکو براے خدمت قبول فرمایے فرمایا تھا کہ بعد فتح طلسم دیکھا جائیگا لہذا امیدوار ہون کہ میرا تحفہ قبول ہو رستم ثانی نے اور شہریار و ایرج نامدار نے فرمایا کہ تمہاری طرف سے کہا کہ بسم اللہ ہمکو منظور ہے پس

گل خوشبو عین جلسہ مین سہراب ثانی کے سینہ پر مارا گیا سکو یقین ہوا کہ دختر طوغان پریزاد
طلسم کشا کے ساتھ منسوب ہوئی سامان شادی ہونے لگا تاریخ وغیرہ مقرر ہوئی بڑی دھوم
سے انجام ہوا ساچق مہندی ہوئی اُسکے بعد برات ہوئی بہت کچھ جہیز مین ملا برات نوشاہ کے
گھر آئی نوشاہ نے عروس سے کام دل حاصل کیا اُسی شب گوہر مراد صدف آرزو مین قرار پایا
راوی نے بیان کیا ہے کہ بطن سے سحاب پری دختر طوغان پریزاد کے تھی ایک لڑکا نہایت
حسین وجمیل وبہادر وشجاع پیدا ہوتا ہے کہ اُسکا بھی ذکر دفتر نیرنگ قاف مین ہے چونکہ اس دفتر کے بعد
ہے اس دفتر مین نہایت عجیب وغریب واقعات ہین اور صاحبقرانی بدیع الملک کی ہے بعد
انفراغ شادی شاہزادون نے وہان سے بھی کوچ کیا طرف شہر مینا حصار کے طوغان پریزاد
اپنے وزیر کو یہان کا حاکم کرکے مع دو لاکھ دیو وپریزاد کے ہمراہ ہوا حسان پریزاد نے پہلے سے جا کر
سامان دعوت کیا اور سب شاہزادو کو مع خدم وحشم کے پہونچے استقبال کرکے لیگیا بڑی دھوم سے
دعوت کی یہ بھی شہر بہت آباد تھا یہان شاہزادہ پانچ روز مہمان رہا مرقد شاہ صفاکیش وشمشیرزن کی
زیارت کی بہت کچھ زر وجواہر چڑھایا اور سب نے فاتحہ پڑھا اب وہان سے کوچ کیا طرف مکان
دیو مینا رنگ کے حسان پریزاد بھی مع ایک لاکھ پچاس ہزار دیو وپریزاد کے ہمراہ ہوا اپنے
فرزند کو بادشاہ کیا دیو مینا رنگ نے بھی قبل سے آکر سامان دعوت کیا اور استقبال کرکے
لیگیا اُسکا بھی شہر خوب آباد تھا بڑے تزک وحشم سے دعوت کی یہان بھی شاہزادو تین دن
مہمان رہے وہان سے کوچ کیا اب شاہزادو کے ہمراہ آٹھ نو لاکھ دیو وپریزاد ہین ایک لشکر کثیر
ہے دیو مینا رنگ بھی بیس ہزار پری ودیو سے ہمراہ رکاب ہوا بس شاہزادون نے صحرائے
میناحصار مین آکر قیام فرمایا اب یہان لشکر کو شاہزادے نے بموجب ارشاد ایرج نامدار وشہریار
عالیمقدار رستم ثانی اپنے پدر بزرگوار کے آراستہ کیا اور حکم دیا کہ لشکر کوچ کرے اس درہ کوہ
سے نکلکر بیرون طلسم روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ درہ اصلی تھا طلسمی نہ تھا کہ بعد فتح طلسم
برباد ہوجاتا بیرون درہ سلیمان پریزاد مع اپنے لشکر اور فرزند اور پریزادون کے مقیم تھا کہ جسکو
شاہزادے نے رہا کیا تھا اور انتظار شاہزادہ کر رہا تھا اور ہر روز کہتا تھا کہ ابھی تک وہ شہریار
طلسم فتح کرکے تشریف نہین لایا نہ معلوم کیا سبب ہے ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا
ہے صحرا کی سیر کر رہا ہے اور وہان بموجب حکم شاہزادہ لشکر مرتب ہوکر روانہ ہو چکا ہے صبح کے وقت
سلیمان بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہے پہلو مین اُسکا فرزند دلبند ہے اور کرسیون پر سردار ہین کیونکہ اسنے
شہر کل شہر کو طلب کرلیا ہے اور سب سردار بھی حاضر دربار ہین کہ دفعۃً کوہ سے گرد عظیم بلند
ہوئی کہ جسنے شہر ودیار کو تیرہ وتار کردیا یہ گرد وغبار جو سلیمان نے دیکھا ان پریزادون کو حکم دیا کہ
جو ہرکارون مین ملازم تھے کہ خبر تو لاؤ کہ یہ گرد وغبار کیسا بلند ہے گو آمد لشکر کی تو ضرور ہے مگر معلوم تو
ہو کہ یہ کسکا لشکر ہے وہ پریزاد فوراً روانہ ہوئے اور قریب گرد وغبار پہونچے جب دامن گرد کا
شق ہوا تو دیکھا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے عقب مین نو سو علم نشان نو لاکھ سیاہ
دیو نشان اٹھائین لیے ہوئے اُنکے عقب مین اور سب سامان سواری بعد اُسکے اونٹ زر وجواہر
کے صندوق بار ہین محافہ ناموس کے ہمراہ ہین اور ہزارون ارابون بر اٹھائے بارگاہ اُسکے عقب مین اور
بہت سے دیو ہین اُسکے بعد دیکھا کہ پھر جلوس سواری نمودار ہوا بعد اُسکے لشکر کثیر کی آمد شروع ہوئی سوا

دیوزاد و پریزاد کے اور کوئی اُس لشکر میں نہ تھا دیکھا کہ وسط لشکر میں چار مرکب پر چار جوان ماہ طلعت
مہر پیکر سوار ہیں انمیں وہ جوان بھی ہے جو کہ برائے فتح طلسم گیا تھا بڑے جاہ و حشم سے چلا آتا ہے عقب
میں لشکر بیشمار ہے بس وہ پریزاد شاہزادے کو دیکھکر اور دریافت کرکے سر پر پانون رکھکر بھاگے اور خدمت
سلیمان پریزاد میں آئے اور آداب شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ مبارک ہو کہ یہ جو گرد و غبار بلند
ہوا یہ آمد لشکر طلسم کشا ہے وہ شہریار طلسم کو فتح کرکے مع لشکر کے بیرون طلسم تشریف لایا ہے
یہ سننا تھا کہ سلیمان کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے انکو انعام دیکر رخصت کیا اور
خود مع کل سرداروں و فرزند و کل لشکر کے سوار ہوکر برائے استقبال چلا جب قریب لشکر ہو پہنچا
ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوا اتنے میں آمد لشکر شروع ہوئی لشکر کو خوب آراستہ پایا شاہزادہ
کو دیکھا اور تین آدم زاد نظر آئے شاہزادے نے سلیمان اور اُسکے فرزند کو پہچانا پس لشکر کو
قیام کرنے کا حکم دیا لشکر اُس صحرا میں ایک طرف فروکش ہوا ناموس خیمے میں اُترے شاہزادہ
بارگاہ میں فروکش ہوا سلیمان اور اُسکے فرزند اور سب سرداروں نے قدمبوسی حاصل کی مرحبا کیا
اشارہ بیٹھنے کا ملا سب مجرا و سلام کرکے بیٹھے سلیمان نے عرض کیا کہ میری دو غرضیں ہیں انکو
قبول فرمائیے فرمایا بیان کرو اُسنے عرض کیا ایک عرض یہ ہے کہ حالت طلسم سے اور ان بزرگواروں سے آگاہ فرمائیے جو کہ
مثل آپ کے ہیں اور انمیں اور آپ میں سر مو فرق نہیں ہے دوسرے میرے شہر میں تشریف
لیچلیے اور میری دعوت قبول فرمائیے شاہزادہ نے کہا کہ اچھا پہلے شاہزادے نے ملک ایرج
کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرے جد نامدار ہیں میں انکا ادنے غلام ہوں انکا اسم مبارک
ملک ایرج نوجوان ہے اور یہ دوسرے جو انکے برابر دنگل پر تشریف فرما ہیں میرے پدر
بزرگوار ہیں انکا نام رستم ثانی ہے اور یہ جو برابر میرے والد کے دنگل پر متمکن ہیں انکا نام شہریار
عالیوقار ہے اور میرے عم عالیمقدار ہیں یہ فرماکر سب واقعات طلسم بیان کیے اور فرمایا کہ انھیں
صاحبوں کی رہائی کے واسطے میں نے اتنی بڑی کوشش کی اور طلسم فتح کیا خداوند کریم نے
مجکو میرے مطلب پر کامیاب کیا یہ فرماکر سب سرداروں اور بادشاہوں کے نام بتائے جو
طلسم سے ہمراہ آئے تھے اور ان لوگوں کے نام سے آگاہ کیا کہ جنکو قید طلسم سے رہا کیا تھا اور
فرمایا کہ تم اپنے ملک کو جاؤ میں آتا ہوں میں نے تمہاری دعوت قبول کی بس سلیمان پریزاد اپنے
فرزند کو خدمت میں چھوڑکر اور چند سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر شہر میں آیا سامان ضیافت میں مصروف ہوا
شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی و کوچہ کو صاف کرایا بڑے تزک و احتشام سے دعوت کا سامان کیا پریان
تمام قاف سے طلب کیں یہاں تک کہ شاہزادہ نے وہاں سے کوچ کیا قریب شہر آکر فروکش ہوئے
سلیمان کو خبر ہوئی وہ آکر بڑی تعظیم و تکریم اور تواضع سے شہر میں لایا پھر شہر کی سیر کرائی شہر کو خوب
آباد پایا ہر گلی کوچہ اہل شہر سے مملو تھا اسکے بعد دار العمارۂ شاہی میں آئے ایوان میں پہنچے سلیمان
نے قصد کیا کہ تخت پر بٹھاؤں انکار کیا اور کہا کہ ہم لوگ تاج بخش ہیں تاج گیر نہیں ہیں تمہارا تخت و تاج
تمکو مبارک رہے ہاتھ پکڑکر سلیمان کو تخت پر بٹھایا اُسنے صحبت عیش و عشرت کی آراستہ ہونے کا حکم دیا
ساقیان سیمین ساق نے آکر سبکو بادۂ گلگون سے سیراب کیا اُسکے بعد ناچ رنگ ہونے لگا سلیمان پریزاد
نے بڑی دھوم سے دعوت کی پندرہ دن تک بزم عشرت برپا رہی سولھویں دن برخاست ہوئی شاہزادہ
لشکر میں آیا بعد دو دن کے جب آرام پایا تو وہاں سے کوچ کا حکم دیا سلیمان نے اصرار کیا شاہزادے

نے فرمایا کہ اب مین نہین ٹھہر سکتا ہون اُسنے قصد ہمراہ چلنے کا کیا اُسکو منع کیا پس ہمایون اسکا فرزند
ہمراہ رکاب فلک انتساب ہوا پچاس ہزار دیو و پریزاد کے لشکر سے اور وہ بھی دیو و پریزاد ہمراہ ہوئے کہ جنکو
ہمراہ فرزند ہمایون کے رہا کیا تھا پس وہان سے شاہزادے نے بصد جاہ و حشم کوچ فرمایا طرف جزیرہ
ارغنون کے کیونکہ صدف پریزاد سے اقرار کر چکے تھے کہ جب مین اپنے کام سے فراغت حاصل کرونگا تو
وہان سے واپس آونگا ضرور تمھارے جزیرے مین آؤنگا اور مہمان تمھارا ہونگا اور تمکو اپنے حال سے
آگاہ کرونگا پس اسی سبب سے اودھر کو روانہ ہوئے طے مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین
یہ تو راہ مین ہین اب ادہر کا حال صدف پریزاد کا بیان کرتا ہے کہ اُسنے ایک مدت تک انتظار کیا کہ اب
وہ شہریار آتا ہے اور اب آئیگا جب زمانہ زیادہ گذر گیا تو خیال کیا کہ شاید فراموش کیا ایکدن کا ذکر ہے کہ مع
سرداروں کے برائے شکار صحرا مین آیا شکار مین مصروف تھا کہ ایک طرف سے غبار بلند ہوا اُسنے
ہرکارے برائے دریافت خبر روانہ کیے وہ ہرکارے جلد دریافت کرکے واپس آئے اور عرض کیا کہ ایک
لشکر کثیر آتا ہے ہمنے جو دریافت کیا تو اہل لشکر سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر طلسم کشا کا ہے طلسم
فتح کرکے سب مال و اسباب طلسمی لیے ہوئے اپنے ملک کو جاتا ہے حضور ہم کیا عرض کرین جو شان و شوکت
ہے لشکر کی اور طلسم کشا کی خداوند خود کسی مقام پر کھڑے ہوکر ملاحظہ فرمالین پس صدف پریزاد ایک
طرف اپنے سرداروں کو لیکر کھڑا ہوا چونکہ وہ صحرا بہت پر فضا تھا شاہزادوں نے لشکر کو اُسی صحرا مین اُترنے
کا حکم دیا تھا پس دامن گرد کا شگاف ہوا صدف پریزاد نے دیکھا کہ اُس گرد سے نشان پیدا ہوئے وہ
ایک طرف قائم ہوئے اُنکے بعد ارابے خیمے بارگاہ کے آئے خیمہ وغیرہ برپا ہوئے آمد لشکر شروع
ہوئی اور جلوس سواری آیا اُسکے بعد دیکھا کہ محافہ ناموس کا ہے اور خزانہ اُسکے بعد دیکھا کہ چار آدم زاد
چار مرکبان پری نژاد پر سوار ہیں اب جو غور کرکے دیکھا تو اُس جوان کو پایا کہ جسنے دیو دراز قد کو قتل
کرکے اُسکے ہاتھ سے اُسے نجات دی تھی پس دیکھکر اپنے سرداروں سے کہا کہ اسی جوان نے میری
جان بچائی تھی کیا صاحب اقبال ہے یا تو اکیلا گیا تھا یا اسقدر لشکر لیکر آیا بڑا صاحب اقبال ہے مین اسی
جوان کا ذکر کرتا تھا انھون نے عرض کیا کہ یہ تین جوان جو کہ ہم شکل اُسکے اور ہین یہ کون ہین صدف پریزاد
نے دیکھا کہ برابر اُس جوان کے اور تین جوان ہین جو کہ بالکل اُس سے مشابہ ہین سر مو فرق
نہین ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ یہ ابھی کم سن ہے وہ سن دار ہین یہ دیکھکر اپنے سرداروں سے کہا کہ مین اُنسے
واقف نہین ہون مین اسی شہریار کے انتظار مین بیقرار رہتا تھا صدف پریزاد یہ باتین کر رہا ہے
وہان لشکر فرو کش ہوا خیمون مین ناموس اُترے بازارین آراستہ ہوئین راوی نے کہا ہے کہ جہان پانچ چار روز
قیام کرنے کا قصد ہوتا تھا وہان بارگاہ طلسمی برپا کی جاتی تھی پس یہان بارگاہ برپا ہوئی شاہزادہ اپنی
بارگاہ مین مع سرداروں اور بادشاہان طلسم کے داخل ہوا جب لشکر اُتر چکا صدف پریزاد اپنے
سرداروں کو ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلا اُسنے کہا کہ چلو ملازمت حاصل کرین مین یہ خیال کرتا ہون کہ مجھسے جو اقرار کیا تھا
اُسی اقرار کے بموجب تشریف لائے ہین مین تو خیال کرتا تھا کہ فراموش کیا ہوگا مگر معلوم ہوا کہ قول کے صادق ہین پس لشکر
مین داخل ہوا تمام لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا دیو کلکال دربار گاہ پر بمرتبۂ سپہ سالاری تھا جب یہ در
بارگاہ پر پہونچا اُسنے کہا کہ تم کون ہو جو اندر بارگاہ کے جانے کا قصد رکھتے یہ بارگاہ اُس شخص کی ہے کہ جسکا
نام سہراب ثانی فاتح طلسم چہل چراغ سلیمانی ہے بدون اجازت کوئی نہین جا سکتا ہے اپنے نام سے آگاہ کرو
ہم جا کر عرض کرین اگر اجازت ملیگی تو جانا ملیگا ورنہ واپس جانا اُسنے کہا بہت خوب تم جا کر عرض کرو کہ ایکا غلام

دیرینہ صدف پریزاد در دولت پر حاضر ہی شرف ملازمت کا خواستگار ہی اُسکے بارہ مین کیا حکم ہوتا ہے
دیو کلکال یہ سنکے اندر بارگاہ کے آیا مجرا کرکے جو صدف نے عرض کیا تھا عرض کیا شاہزادے نے فرمایا کہ
اُسکو بھیجدو بس دیو کلکال نے کہا کہ جاو تمکو طلب کیا ہی بس صدف پریزاد مع سردارون کے بارگاہ مین
آیا عجب شان و شوکت کی بارگاہ پائی اور تمام بارگاہ کو سب سردارون سے مملو پایا دیکھا کہ دو جوان ایک تخت پر
متمکن ہین اُسکے برابر اور تین جوان جلوہ فرما ہین ہزارون دیو و پریزاد کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین ملازم و
خدمتگار دست بستہ حاضر ہین یساول و چوبدار مودب کھڑے ہین کسیکو یہ یارا نہین ہی کہ سر اٹھا کر دیکھ سکے
سب سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین کہ صدف پریزاد نے مع سردارون کے مجرا گاہ پر پہونچکر نہایت ادب سے
مجرا کیا شاہزادون نے جواب سلام دیا اور فرمایا کہ کرسیان لاؤ انکے واسطے صدف پریزاد نے دوڑکر
قدم سہراب ثانی کے چومے اور اُسکے بعد اور سب سردارون نے قدم چومے شاہزادے نے انکو حکم دیا
کہ بیٹھو صدف پریزاد مع سردارون کے علے قدر مراتب کرسیون پر بیٹھ گیا جب سب بیٹھ چکے اُسوقت صدف
پریزاد نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اب حضور حسب وعدہ میرے کفش خانہ مین تشریف لے چلین اور مین آپ کی
خدمت کرون اور اسم نامی سے اور اپنے حال سے آگاہ فرمائیے اور واقعات طلسم سے بس شاہزادے نے
اپنے خاندان سے اور اپنے نام سے اور اپنے والد و جد و عم کے نام سے اور کل واقعات طلسم سے اور
دیو اور پریزاد اور سردارون کے حالات سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ مین ان بزرگوارون کی رہائی کے لیے جاتا تھا
اُسوقت بمصلحت اپنے حال سے آگاہ نہین کیا لو اب تو آگاہ کر دیا بس صدف پریزاد بھی کرسی پر سے اٹھا
ملک ایرج و شہریار و رستم ثانی کے بھی قدم چومے انھون نے شفقت فرمائی وہ پھر آکر کرسی پر بیٹھا بس
عرض کیا کہ میرے نان و نمک کو بھی قبول فرمائیے جواب دیا کہ ہمنے قبول کیا بس وہ رخصت ہوکر اپنے جزیرے
مین مع اپنے سردارون کے باتین کرتا ہوا آیا راہ مین کہا کہ تمنے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے خلیق ہین انکی کس زبان
سے تعریف کیجائے بس اپنے جزیرے مین آیا سامان دعوت کرکے پھر خدمت شاہزادہ مین عرض کیا کہ
تشریف لیچلے بس شاہزادہ مع سردارون اور پدر و عم و جد کے ہمراہ صدف پریزاد کے جزیرے مین آیا جزیرے کو
خوب آباد پایا ہر مقام پر خوب خوب گل و صنوبر لگے ہوئے تھے سب اہل جزیرہ نے شاہزادہ کے قدم بوسی
حاصل کی شاہزادہ عمارت شاہی مین تشریف لایا صحبت عیش و عشرت برپا کی جام شراب گردش مین
آیا جلسہ ناچ رنگ برپا ہوا چار دن تک محفل عیش برپا رہی پانچوین دن شاہزادہ جزیرہ سے لشکر مین
آیا اور دو روز کے بعد صدف پریزاد سے فرمایا کہ اب ہم اپنے ملک کی طرف جاتے ہین تم اپنے جزیرے کو
جاو اُسنے عرض کیا کہ مین رکاب سعادت سے اب ایک پل جدا نہونگا شاہزادے نے فرمایا کہ تمہارا جزیرہ
ہی اگر تم چلے جاوگے تو کیونکر بند و بست ہوگا عرض کیا کہ مین کسیکو یہان اپنی طرف سے حاکم کردونگا اور آپ کے
جلو نگا فرمایا کہ جاو بند و بست کر آو وہ رخصت ہوکر گیا اور اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم جزیرہ کرکے اور پچاس
ہزار دیو و پریزاد ہمراہ لیکر حاضر خدمت ہوا بس یہان سامان سفر ہو چکا تھا خیمہ وغیرہ بار تھے بس کوس رحیل پر چوٹ
پڑی اب شاہزادہ بصد جاہ و حشم طرف قلعہ یاقوت نگار کے بخدم و حشم روانہ ہوا قطع منازل و طے کرتا ہوا چلا
اسکو راہ مین رہنے دیجیے اب کچھ حال قلعہ یاقوت نگار کا سماعت فرمائیے

اب شمہ داستان قلعہ یاقوت نگار و حالات اخضر پریزاد کہ خبر پانا طلسم کے فتح ہونے کی اور شاہزادے کی مع خدم و حشم ادھر کو آنے کی اخضر پریزاد کا یہ خبر سنکے خوش ہو

ہونا اور براے استقبال پریزادون کو روانہ کرنا شاہزادے کا مع رستم ثانی و شہریار عالیوقار و ایرج نامدار و کل لشکر کے داخل قلعہ ہونا اپنے نانا اور مان سے ملنا سبکا خوشی کرنا اور محفل عیش کا برپا ہونا بعد اختتام جشن بصلاح ایرج نامدار و شہریار عالیوقار سفر کرنا براے روانگی پردہ قاف و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بیت

سخن سازے کہ معنی ساز کردہ | سخن را این چنین آغاز کردہ
چنین سے نگارندای داستان | نوا بندہ دفتر داستان

راویان دردوغم و حاکیان مسرت شمیم اس اشتیان گلستان گو یون تحریر کرتے ہین کہ بموجب سرورجنی کے زائچہ کرنے کے اور خبر دینے کہ شاہزادہ سلامت ہی اور بعد چھ ماہ کے بخدم و حشم تشریف لائیگا اسمین فرق نہوگا اخضر پریزاد کو اطمینان ہوا تھا مگر چند دیو و پریزاد براے تلاش روانہ کیے اور چند دیو طرف طلسم جہل چراغ سلیمانی کے روانہ کیے تھے چنانچہ وہ دیو و پریزاد براے خبر گئے ہوے ہین یہان اخضر پریزاد انکا انتظار کرتا تھا کہ دیکھیے وہ دیو و پریزاد کیا خبر لیکر آتے ہین اور ہر روز اہل دربار سے کہتا تھا کہ وہ دیو و پریزاد ابھی تک کچھ خبر لیکر نہین آئے سرورجنی سے کہتا تھا کہ آپ کی مدت کا زمانہ کم ہوتا جاتا ہی اور وعدہ کا دن قریب آتا جاتا ہی وہ عرض کرتا تھا کہ کبھی فرق نہوگا اگر فرق ہو تو مین اپنا خون مع اپنی اولاد کے آپ کو بحل کردونگا فوراً حکم قتل فرمائیگا یہی حال ہر روز اخضر پریزاد مضراب پری اپنی دختر سے آکر بیان کردیتا تھا کہ یہ سرورجنی کہتے ہین مگر وہ مان تھی اُسکی بیقرار اور اضطراب نہ جاتا تھا رات دن رویا کرتی تھی سوکھ کر کانٹا ہوگئی تھی چہرہ ارغوانی ہوگیا تھا یا وہ حالت تھی کہ آفتاب شرمندہ ہوتا تھا اخضر پریزاد اُسکی حالت دیکھ دیکھکر بہت پریشان ہوتا تھا مضراب پری ہر روز بادشاہ سے کہتی تھی کہ سرورجنی سے دریافت فرمائیے کہ اب کسقدر زمانہ باقی ہی بادشاہ اُسکے کہنے سے دریافت کرتا تھا سرورجنی وہی جواب دیتا تھا شہر مین کسی مقام پر بزم عشرت نہ برپا ہوتی تھی سب نے شادیان موقوف کردی تھین شاہزادے کے غم و الم مین مبتلا تھے اس امر کو عرصہ گذرا یعنے پانچ ماہ پندرہ یوم گذرے کہ اخضر پریزاد نے سرورجنی سے کہا کہ اے سرورجنی واقف اسرار الٰہی جو تمنے حکم لگایا تھا اُسکو ایک مدت ہوئی یعنے تمہارے حکم لگانے پر پانچ ماہ پندرہ یوم گذر گئے اب آپکی رت مین پندرہ یوم باقی ہین اور کوئی خبر ہست و نیست کی نہین آئی اسوقت تو زائچہ ملاحظہ فرمائیے سرورجنی نے عرض کیا بہت خوب بس اُسوقت سوا ہاتھ زمین لیبی اور اصطرلاب کو آفتاب سے مقابل کیا تختہ تعقل پر قرعہ تفکر کو پھینکا اور احکام استخراج کرکے سر اٹھایا مگر چہرہ سے آثار مسرت ہویدا تھے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو آج کچھ خبر خوش سمع اقدس سے گذرے گی کہ جو باعث دفع پریشانی ہوگی اور اضطراب قلب کو رفع کریگی اور انھین پندرہ یوم مین شاہزادے سے ملاقات ہوگی انشا اللہ تعالے وہ حسب المراد واپس آئینگے اُنکے ہمراہ اُنکے پدر و عم بھی ہونگے میرے زائچہ مین تو نکلتا ہی اور یہ میرا علم خبر دیتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یہ امر ہی تو مین آج آپکو زر کثیر دونگا کہ آپ نے اٹھا نہ سکیگا یہ فرماکر کہا کہ خدا ایسا کرے تاکہ مضراب کے تو دل کو کل آئے یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک وہ دیو جو کہ طرف طلسم سلیمانی کے روانہ ہوئے تھے براے دریافت حال اور براے

تلاش سہراب ثانی حاضر خدمت ہوئے اُنکی یہ حالت تھی کہ چہرہ پر آثار مسرت ہویدا تھے سانس پھولی ہوئی تھی حواس بجا نہ تھے فرط خوشی سے اُنکی عجیب حالت تھی آتے ہی قریب تخت گر پڑے اور قصد کرتے تھے کہ کچھ کلام کریں مگر بسبب خوشی کے کلام نہین کیا جاتا ہی مجرا و سلام تک نہین کیا احضر نے کہا کہ انکو اُٹھاؤ اور انسے کہو کہ کیا ایسی خبر لائے ہین کہ جو یہ انکا حال ہی میرے دل کو تشویش ہوتی ہی یہ تو وہی لو ہین جو کہ برائے خبر شاہزادہ طرف طلسم چہل چراغ سلیمانی کے گئے تھے ایسے بدحواس ہو کر آئے ہین کہ کچھ خیال تک نہین ہی چند دیو اُٹھے اور انکو اُٹھایا اور کہا کہ حواس درست کرو دیکھو سامنے بادشاہ تشریف فرما ہین ایسے بے ادب ہوگئے ہو کہ کچھ خیال نہ رہا یہ جو اُنھون نے کہا اور انکو اُٹھایا اُنھون نے اپنے حواس درست کیے جب حواس بجا ہوئے پہلے مجرا کیا پھر دعا و ثنائے شاہی بجا لائے اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم وہ خبر لائے ہین کہ حضور ہمکو زر و جواہر سے مالا مال کر دینگے بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ غلام بموجب احکام سرکار برائے تلاش شاہزادہ بلند اقبال طرف طلسم کے گئے تھے جب ہم راہ طے کر کے سرحد طلسم پر پہونچے تو ہمنے کوئی وہان آثار طلسم نہین پایا مگر حد تو ہمکو معلوم تھی ہم آگے نہ بڑھے اُسی سرحد پر کھڑے رہے مگر کوئی علامت طلسم نہ تھی طلسم صاف تھا حیران ہوئے کہ یہ کیا سبب ہی وہان قیام پذیر ہوئے کہ شاید کچھ خبر ملے شب جب گذری صبح کو ہم صحرا مین پھرنے لگے کہ کچھ شکار وغیرہ ملجائے تو اپنی گرسنگی کو شکار کرنے سے بجھائین ہم تلاش شکار کر رہے تھے کہ ہمنے دیکھا طلسم کی طرف سے چند دیوزاد و پریزاد چلے آتے ہین ہم اور حیران ہوئے کہ نہ ادھر سے کوئی آتا ہی نہ جاتا ہی پھر خیال کیا دل مین کہ یہ ساکنان طلسم سے ہین انکو اختیار ہوگا جب وہ حد طلسم سے باہر آئے ہم اُنکے قریب پہونچے اور ہمنے اُنسے پوچھا کہ آپ لوگ کہانسے تشریف لاتے ہین اس مقام پر تو طلسم تھا اور یہ سرحد طلسم کی ہی اُدھر جو جاتا ہی اسیر ہو جاتا ہی اور ہمنے آج تک اُدھر سے کسی کو آتے نہین دیکھا آپ کیونکر آئے تب اُنھون نے ہنسکر جواب دیا کہ اے بھائی آگاہ ہو کہ ہم رہنے والے طلسم کے ہین اور یہ تمنے سچ کہا کہ یہ سرحد طلسم ہی بیشک یہ امر ضروری ہی کہ اُدھر سے بدون اجازت بادشاہ کے نہین آسکتا تھا اور جو اس مقام پر آتا تھا اور جو طلسم پر پہونچا اسیر ہوگیا یہ ضرور تھا مگر اب وہ بات جاتی رہی جسکا جی چاہے طلسم سے آئے جسکا جی چاہی طلسم کو جائے اب کوئی روک ٹوک نہین ہی ہمنے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ روک ٹوک جاتی رہی اُنھون نے کہا کہ چند دن کا عرصہ ہوا ہی کہ طلسم کشا نے داخل طلسم ہو کر طلسم کو درہم و برہم کر دیا تمام طلسم جات فتح کیے بادشاہ طلسم کو زیر کر کے اپنا مطیع کیا بلکہ اُسنے اپنی دختر کی شادی طلسم کشا کے ہمراہ کر دی ہی تب ہمنے دریافت کیا کہ طلسم کشا نے یہ طلسم کیون درہم و برہم کیا اُنھون نے جواب دیا کہ طلسم کشا کے جد و پدر و عم اس طلسم مین کسی سبب سے اسیر ہو گئے تھے اُنکی رہائی کے لیے طلسم فتح کیا بڑا مال و اسباب مع بارگاہ و خزانہ کے ہاتھ آیا تب ہمنے کہا کہ طلسم کشا کا اُنکے بزرگونکا کیا نام ہی اور طلسم کشا کا سن کیا ہوگا اور اب طلسم کشا کہان ہی اور کہانکا رہنے والا ہی تب اُنھون نے جواب دیا کہ طلسم کشا کے جد کا نام ملک ایرج نوجوان پدر کا اسم مبارک رستم ثانی عالیشان و عم کا نام شہریار عالیوقار اور خود طلسم کشا کا اسم نامی سہراب ثانی نبیرہ حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان ہی اور لقب طلسم کشا ہی اور سن کوئی نو دس برس کا ہوگا ابھی جوان رعنا ہی طلسم کشا کا مسکن قلعہ زر یاقوت نگار ہی طلسم کشا نواسہ ہی اخضر پریزاد

بادشاہ پردہ نجم قاف کا اب طلسم کشا نے شہر اژدریہ و قلعہ طلسمی کا بندوبست کرکے مع خدم و حشم کی طرف مرحلہ جات کے کوچ فرمایا ہے کہ سب مرحلوں کی سیر کرتے ہوئے اپنے ملک کو جاوینگا جب پہنچے یہ سنا فوراً وہان سے ادھر کو روانہ ہوئے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہمکو یہ حال معلوم ہوا ہے حاضر ہو کر عرض کیا ہے جو اخضر پریزاد نے سنا چہرہ فرط خوشی سے سرخ ہو گیا اور جسم فرط مسرت سے ایسا تازہ ہو گیا کہ پیرہن تنگ ہو گیا اہل دربار کا یہ حال ہوا خوشی سے ہر ایک کا دل مثل گل شگفتہ ہو گیا سرور جنی تو نہال ہو گیا کہ میرا حکم سچا نکلا بس اخضر پریزاد نے اسیوقت ہر ایک دیو و پریزاد کو جو کہ خبر لیکر آئے تھے خلعت گران اور زر کثیر مرحمت کرکے رخصت کیا وہ خوشی خوشی سلام و مجرا کرکے اپنے مقام پر آئے سرور جنی کو اسقدر زر و جواہر مرحمت کیا کہ وہ مالا مال ہو گیا حکم دیا کہ خوشی کی نوبتین بجین توپین فیر ہون یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت نوبتخانے مین خبر پہونچی نوبتین بجنے لگین توپین فیر ہونے لگین اہل شہر کو بھی معلوم ہوا کہ شاہزادے نے طلسم فتح کیا اب ادھر کو تشریف لاتا ہے ابھی یہ خبر آئی تھی کہ اسکی خوشی بادشاہ نے فرمائی ہے سب خوش ہوئے غم و رنج دلوں سے دور ہوئے جب یہ خبر محل مین پہونچی پریوں نے جو سنی از حد خوش ہوئین چہل پہل مچ گئی مضراب پری مادر سہراب شاقی اپنے قصر مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اسکے کان مین نوبت بجنے کی صدا آئی سر اٹھا کر اپنی خواصوں سے کہا کہ باوجودیکہ بادشاہ نے حکم دیدیا تھا کہ کوئی بزم عشرت برپا نہ کرے اہل شہر نے شادی برپا کی ہے کسکے گھر مین شادی کی نوبت بج رہی ہے کوئی حکم شاہی کا خیال نہ کیا انھون نے عرض کیا کہ سزا پائیگا یہ باتین کر رہی تھی کہ اک پری دوڑی ہوئی آئی اور ملکہ سے عرض کیا کہ مبارک ہو کچھ خبر خوش آئی ہے جو بادشاہ نے نوبت کے بجنے کا حکم دیا توپین فیر ہو رہی ہین شہر بھر سب خوش ہین آپ کی خادمہ کی خواصین خوش خوش پھر رہی ہین اور مبارکباد دے رہی ہین یہ جو سنتے عرض کیا ملکہ اپنے مقام سے اٹھی اس نے کہا کہ کیا بادشاہ تشریف لاتے ہین اس نے عرض کی کہ ابھی تو نہین مگر محلدار نے کسی پہرہ والے سے سنا اسنے آکر محل مین سب سے کہا بس ملکہ اپنی خواصوں کو لیکر طرف قصر شاہی کے چلی ادھر سب خواصین مضراب پری کی گھیر رہی ہین اور مبارکباد دے رہی ہین کہ ابھی ابھی خبر آئی ہے کہ شاہزادے نے طلسم فتح کیا اور سبکدوش ہو گیا اور ادھر کو تشریف لاتے ہین اسی سبب سے بادشاہ نے خوشی کا حکم فرمایا ہے سب خوش ہو رہے ہین کہ مضراب پہونچی مع اپنے خواصوں کے ان خواصوں نے ملکہ کو بھی یہی کہکر مبارکباد دی ملکہ نے کہا کہ کیا معلوم کیا خبر آئی ہے جو بادشاہ تشریف لائین تو معلوم ہو تمھارے موہنہ مین گھی شکر یہی خبر آئی ہو یہ کہکر ان کے پاس بیٹھ گئی اسنے بلا بھیجا لیکن وہان بادشاہ نے دربار برخاست کیا خوشی خوشی ہر سردار طرف اپنے مکان کے روانہ ہوا باہم یہ تقریر کرتے جاتے تھے کہ یہ لوگ کیا صاحب اقبال ہین دیکھو تو یکہ و تنہا جا طلسم فتح کیا اور سبکدوش ہو گیا کیونکہ جو کس خاندان حشمت مین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین اہل دربار تو باہم یہ باتین کرتے ہوئے اپنے اپنے مکان پر آئے سرور جنی خوش خوش زر کثیر لیکر اپنے مکان پر آیا یہان بادشاہ شاد و شادمند رنج و غم سے آزاد داخل محل ہوا جیسے ہی بادشاہ کو آتے دیکھا مجرا بجا لائین با ادب کھڑے ہو گئیں بادشاہ اپنے قصر مین آئے تو زرجہ و دختر نے تعظیم کی مضراب نے مجرا کیا بادشاہ نے دعا دی اور مسند پر بیٹھ گئے مضراب نے خود پوچھا کہ کیا

کچھ میرے لاڈلے کی خبر خوش آئی بادشاہ نے فرمایا کہ مبارک ہو کہ تمھارے فرزند نے طلسم فتح کر لیا ہی
اپنے باپ و چچا کو رہا کیا اب مع خدم و حشم کے آتا ہی جسقدر سرور حسن نے کہا تھا سر مو فرق نہوا یہ کہکر
جو خبر دیو و پریزاد لشکر آئے تھے اور اُنھون نے جو بیان کیا تھا سب دختر سے بیان کیا مضراب خوش تو
ہوئی اور کہا کہ ای والد بزرگوار یہ جو کچھ آپنے فرمایا سب درست ہی مگر اندھا جب پتیاے جب دو آنکھین
پاوے تا وقتیکہ وہ یہان نہین آلیتا ہی مجھکو نہین یقین آتا ہی نہ میرے دلکو قرار آتا ہی خیر یہ خبر معلوم ہوئی کہ زندہ ہی
بادشاہ نے فرمایا کہ ای بیٹا خوش ہونے کا مقام ہی کہ یہ خبر آئی خدا وہ دن بھی لائیگا کہ وہ ہمسے آکر ملیگا اس دن
کی کب امید تھی مضراب نے کہا کہ یہ امر ضرور ہی پس بادشاہ سے یہ کہکر سیاہ پوشاک بدلوائی دلکو تسکین دی اور
اہل محل نے مبارکباد دی انکو انعام دیا گیا اب یہان سب خوش ہین دوسرے دن پھر دربار کیا گیا اسی
طور سے آٹھ روز گذرے تھے مضراب جب بادشاہ محل مین دربار سے آتا تھا تو دریافت کرتی تھی
کہ کچھ خبر آئی بادشاہ فرماتا تھا کہ ابھی نہین آئی وہ خاموش ہو رہتی تھی گو خوش تو ہوتی تھی مگر مغموم بھی تھی
امر کو آٹھ روز گذرے اور کوئی خبر نہ آئی بادشاہ دربار مین جلوہ فرما تھا مگر اُسدن کچھ مغموم تھا کسی سے کلام نہ
کیا تھا کہ چند دیو اور پریزاد آکر اُسی حالت سے جیسے کہ وہ دیو و پریزاد آئے تھے حاضر دربار ہوئے سینے
دیکھا کہ یہ وہ دیو و پریزاد ہین جو اطراف و جوانب مین برائے تلاش شاہزادہ بحکم بادشاہ گئے تھے جب آنکے
بھی حواس درست ہوئے اُنھون نے مجرا و سلام کیا دعا و ثنا بجا لائے عرض کیا کہ وہ خبر لائے ہین کہ
ہمارے دہن جواہر سے بھر دیجیے بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار
برائے تلاش شاہزادہ روانہ ہوئے اسقدر زمانہ تک کوہ و صحرا گلشن و دریا مین اُس گوہر نایاب شہریاری
و گل شاداب بختیاری کو تلاش کیا کہین پتا نہ ملا آخر کو پریشان ہو کر واپس سے چلے آتے تھے جب
قریب اپنے ملک کے پہونچے دیکھا کہ کوسون تک خیمے و بارگاہین برپا ہین اور ایک لشکر کثیر فروکش ہی
بازارین آراستہ ہین کٹورا کھنک رہا ہی نشان لشکر کھلے ہوئے ہین ایک بارگاہ وسط لشکر مین برپا
ہی کہ جسکا کلس طلائی ہی وہ تمام بارگاہ کارچوبی ہی بلندی اُسکی بلندی فلک سے کم نہین ہی وہ
بارگاہ فلک بارگاہ ایسی ہی کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھی ہوگی اُسکے روبرو یہ ہیچ ہی بُرج فلک
وقار مین کم ہی اُس بارگاہ پر تمام گوہر شب چراغ نصب ہین اور ایک طرف ایک لشکر ایسا فروکش
ہی کہ جسکے اسلحہ و لباس سب نئی وضع کے ہین اور سب پر جڑاؤ شب چراغ کا کیا ہوا ہی ہم یہ لشکر
اور بارگاہ دیکھکر حیران ہوئے کہ کس بادشاہ جلیل کی بارگاہ اور لشکر ہی کیا کسینے ہمارے
بادشاہ پر لشکر کشی کی ہی صورت بدل کر داخل لشکر ہوئے اُس لشکر مین سوائے دیوزاد و
پریزاد کے اور کسیکو نہ پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر طلسم کشا کا ہی طلسم کو فتح کیے
ہوئے اپنے بزرگون کو رہا کیے ہوئے اپنے ملک کو جاتا ہی یہ بارگاہ اور خیمہ و خزانہ و اسلحہ
و لشکر سب طلسمی ہی ہمنے نام دریافت کیا تو کہا کہ سہراب ثانی نبیرہ رستم ثانی نبیرہ حمزہ صاحبقران
زلزلہ قاف ثانی سلیمان ملقب بہ طلسم کشا طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتے ہین چونکہ قلعہ
یہانسے بہت قریب ہی اور چندے یہان قیام فرمانا مع لشکر کے منظور ہی کسی کے ذریعے سے
خبر کرا بھی نہین بس یہ سنکر کہ لشکر طلسم کشا ہی یہ جو ہمنے سنا اور معلوم ہوا کہ اسوقت طلسم کشا
اپنی بارگاہ مین تشریف فرما ہین دربار آراستہ ہی گو اُنکے بیان سے یقین ہو گیا تھا کہ یہ ہمارے
شاہزادے کا لشکر ہی اور وہی فاتح طلسم ہی مگر خیال کیا کہ چلکر اپنی آنکھ سے دیکھ لین پس بغرض تحقیقات

تبدیل کرکے داخل دربار ہوئے وہ بارگاہ دیکھی کہ کبھی خواب مین نہ دیکھی تھی حضور بموجب شعر
عجب بارگاہ عجب گیر و دار ٭ تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار ٭ وہ بارگاہ دیکھی کہ ہوش جاتے
رہتے ہین تمام ستون الماس نگار و شب چراغی ہین فرش مخمل کا بچھا ہی گلدستے لگے ہوئے
ہین فرش پر کارچوبی کام ہی اندر بارگاہ کے سب زر و جواہر نصب ہی گلدستہ جواہرات کے طلائی
گملون مین ہین جس پھول کا درخت ہی اُسیکا عطر اسمین بھرا ہوا ہی منقلین روشن ہین عود و
عنبر سلگ رہا ہی خوشبو سے دماغ معطر ہوئے جاتے ہین ایوان بارگاہ مین ہزارون دنگل و
کرسیان جواہر نگار آراستہ ہین وسط مین تخت آراستہ ہی اُسپر غاشیہ پڑا ہوا ہی دیکھا کہ ہزارون
دیو و پریزاد کرسیون اور دنگلونپر بیٹھے ہوئے ہین کہ جنکو ہمنے آج تک نہین دیکھا اُنمین ہر ایک رستم
وقت و اسفندیار زمانہ معلوم ہوتا ہی سب کرسیان و دنگل سردارون سے مملو ہین ہم تختونپر چند بادشاہ
پریزاد و دیوزاد بیٹھے ہوئے ہین اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک دنگل پر ہمارا شاہزادہ بصد شان و
شوکت جلوہ فرما ہی لباس زرنگار زیب تن ہی جسمین تمام گوہر شب چراغ نصب ہین خود طلائی
سر پر ہی زرہ شب چراغی جسم اقدس پر ہی اسلحہ جواہر نگار زیب کمر صندلی شوکت پر متمکن ہی اُنکے
برابر اور ایک جوان جنکو ہمنے انہین دیکھا مگر بالکل ہمشکل جلوہ فرما ہین وہ بھی لباس پر تکلف
سے آراستہ ہین اسلحہ لگائے ہوئے ہین اُنکے برابر ہمارے آقا و پیر مرشد والد بزرگوار
شاہزادہ سہراب ثانی آپ کے خویش رستم ثانی دنگل شوکت پر لباس پر تکلف
سے آراستہ جلوہ فرما ہین اُنکے برابر ایک دنگل پر عم نامدار کے شاہزادہ عالیوقار شہریار ذیجاہ لباس
نفیس و اسلحہ سے آراستہ جلوہ فرما ہین باقی اور بہت سے سردار ہین یہ جو ہمنے دیکھا حواس جاتے
رہے شاہزادہ اپنے اہل دربار سے فرما رہا ہی کہ اب تو قلعہ یاقوت نگار بالکل قریب ہی کل کسیکو
اپنے نانا کی خدمت مین روانہ کرینگے اور اُنکو اپنے آنے سے آگاہ کرینگے سب کہ رہے ہین بہت
خوب بس ہم یہ حال دیکھکر بارگاہ سے باہر آگئے اور فوراً ادھر کو راہی ہوئے اب حاضر
خدمت ہوکر سب حال عرض کیا اب ہم لوگ امیدوار انعام ہین اور حضور پر نور کو مبارک
ہو یہ جو اُن سب نے حال کہا اُنتو ہر ایک اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ دل ہر ایک کا مثل گل
شگفتہ ہو گیا اور اُٹھ اُٹھکر بادشاہ کو مبارکباد دی اور گستاخانہ اور بے ادبانہ کہا کہ انعام
ملے احضر کا تو یہ حال ہی کہ پھولون نہین سماتا ہی آنکھین تا بناگوش پہونچ گئی ہین ہر مرتبہ
سرور جنی کی طرف دیکھتا ہی اور فرماتا ہی کہ واقعی مثل آپکے کوئی اب احکام لگانے والا نہین
ہی سرور جنی عرض کرتا تھا کہ آپکی قدردانی اور غلام نوازی ہی بس احضر پریزاد نے اُن دیو و پریزاد
کو انعام کثیر دیکر رخصت کیا اور اہل دربار کو بھی انعام علے قدر مراتب مرحمت کیا سرور جنی کو تو نہال
کردیا نوبت خانون کے آراستہ ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ نقارہ خوشی پر چوب پڑے توپین
فیر ہون اہل شہر خوشی کرین یہ حکم دیکر سرور جنی سے فرمایا کہ اے وزیر اعظم و اے دستور مکرم تم کل لشکر
اور سردارون کو لیکر برائے استقبال جاؤ سرور جنی نے عرض کیا بہت خوب بس دیو ہومان اپنے
سپہ سالار سے کہا کہ تم بھی سرور جنی کے ہمراہ جاؤ اور چند سردارون کو حکم دیا کہ تم یہین رہو بس
بعد ان احکام کے دربار برخاست کیا ہر ایک سردار سرور اپنے مکان پر آیا اور سامان کرکے
مستعد ہوا اُدھر سرور جنی بھی لباس وغیرہ سے آراستہ ہوئے دیو ہومان نے لشکر کو آراستہ کیا

بس بڑے خدم وحشم سے براے استقبال طرف لشکر سہراب ثانی کے روانہ ہوئے وہ
پریزاد بھی ہمراہ تھے جو کہ لشکر دیکھ آئے تھے یہان تمام شہر مین غل مچا ہوا تھا کہ شاہزادہ تشریف
لایا بیرون شہر فروکش ہی مع اپنے والد و چچا کے ہمراہ آگئے ہین لشکر اور خزانہ کثیر طلسمی ہمراہ ہی ہر ایک
اہل شہر خوش ہو رہا ہی ادھر یہان نوبت خانے آراستہ کیے گئے نوبتین بجنے لگین توپین فیر
ہونے لگین شہر کی آرایش کا حکم دیا تھا تمام شہر خوب صاف کیا گیا آئینہ بندی ہوئی بازار آراستہ
کیے گئے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی وہان محل مین ملکہ مضراب پری اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی
ہی اور خیال کر رہی تھی کہ آج جو بادشاہ دربار سے تشریف لائینگے تو مین اُنسے کہونگی کہ شہزادے کی خبر جلدی
سے فرمائین کہ پھر وہ کوئی احکام لگائین اُس خبر کو بھی آئے ہوئے آٹھ روز ہو گئے یہ باتین
اپنے دل سے کر رہی تھی کہ یکایک چند پریزادین دوڑی ہوئین آئین اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا
کہ خدا حضور کو مبارک کرے حضور کے صاحبزادہ بلند اقبال تشریف لائے اور حضور کے اُنکے ہمراہ
آپ کے شوہر بھی تشریف لائے ہین اور دیور بھی اور خسر بھی مع مراد کے آئے ہین ملکہ
از حد خوش ہوئی جو محلدار خوش خوش یہ کہتی ہوئی آئی اُسمین محلدارون نے صلاح کی کہ ملکہ سے
انعام لو کہ اُنکے داماد اور نواسہ دونون مع الخیر آگئے ہین ابھی مین ڈیوڑھی پر گئی تھی تو ایک غل و
شور خوشی کا سُنا اور یہ سُنا کہ توپین فیر ہو رہی ہین نوبتین بج رہی ہین مین نے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ ان پریزادون نے آکر بادشاہ کو دربار مین خبر دی ہی کہ شاہزادہ مع لشکر
کے بیرون شہر قیام پذیر ہی پس بادشاہ نے آراستگی شہر کا حکم دیا توپین فیر ہونے کا حکم فرمایا
اور نوبتین خوشی کی بجنے کا اور سب سردارون اور اپنے وزیر کو مع لشکر کے براے استقبال
روانہ کیا ہی وہ سب گئے ہین بس آؤ ہم تم ملکہ کو مبارکباد دین اے ملکہ وہ سب کے سب ملکہ عالم کی خدمت
مین گئین ہین مبارکباد دینے کو جو یہ سُنا تو ہم ادھر آئے یہ سُنا تھا کہ مضراب پری
ایسی خوش ہوئی کہ باچھین تا بہ بناگوش پہونچ گئین چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا نور رخ پر عود
کر آیا پیرہن تنگ ہو گیا سب نے مبارکباد دی فرمایا کہ بی بیو تمکو بھی مبارک ہو بادشاہ
سے دریافت کرلون پھر انعام دونگی اور تم سب کو خوش کرونگی سب نے عرض کیا
بہت خوب ملکہ کو دو خوشی ہوئین ایک تو فرزند جگر پیوند کے آنے کی دوسرے اپنے عاشق
وشیدا رستم ثانی یعنی اپنے شوہر کے آنے کی کہ ایک مدت کے بعد پھر ملاقات نصیب
ہوئی ملکہ سب خواصون کو ہمراہ لیکر فوراً اپنے ماں کے قصر مین آئی یہان بھی مجمع خواصون کا
پایا اور دیکھا کہ ہر ایک خواص مبارکباد دے رہی ہی اور ملکہ عالم اُن سبکو انعام دے رہی
ہین اُن خواصون نے جو مضراب پری کو آتے ہوئے دیکھا پہلے مجرا کیا اور سب نے
مبارکباد دی ملکہ اپنی والدہ بزرگوار کے پاس پہونچی تسلیم کو سر جھکایا اُن نے دست شفقت
پشت پر پھیرا اور اپنی گود مین بٹھایا اور فرمایا کہ تو بھی شوہر کا آنا تمکو مبارک ہو اور فرزند کا بھی پس
جو محلدار سے سُنا تھا وہ سب بیان کیا جہان تک ملکہ نے سہراب ثانی کا ذکر کیا مضراب
پری سُنا کی جب رستم ثانی کا نام لیا اُسوقت سر جھکا لیا مگر خوش بہت ہوئی یہان تو انعام
وغیرہ تقسیم ہو رہا تھا کہ بادشاہ محل مین تشریف لائے ایک دھوم مبارک اور سلامت کی مچانے
لگی خواصون وغیرہ نے بادشاہ کو گھیر لیا کہ حضور کو مبارک ہو انعام مرحمت فرمائیے فرزند

کا بھی آنا اور خویش کا بھی آنا خوشی کا باعث ہی بادشاہ نے سبکو انعام دیا اور اپنی زوجہ کے پاس آئے بسبب
تعظیم کی مضراب پری نے مواجہ ہوکر سلام کیا بادشاہ نے دعا دی اور مسند پر بیٹھے
بیٹھتے ہی زبان مبارک سے فرمایا کہ ای مضراب مبارک ہو تمہارا فرزند بھی آگیا تمنے اتنے
عرصہ مین کیا اپنا حال کر لیا تھا خیر خدا نے تم سب پر رحم کیا ہمکو تو تمہارے فرزند کی امید
نہ تھی یہ فرماکر جو پریزادون نے آکر کہا تھا سب بیان فرمایا اور جو بند و بست کیا تھا وہ
بیان کیا بس یہ سننا تھا کہ مضراب بہت خوش ہوئی اُسیوقت صحنک و رت جگے کا سامان
ہونے لگا دو تین پریان آنے لگین حاضری کا بند و بست ہوا سب اہل محل نے تبدیل لباس
کیا بلکہ نے پوشاک کو بدلا اور سب نے اپنا اپنا بناو کیا ملکہ نے بھی غسل کیا اور پوشاک
بدلی یہان تو یہ سب بند و بست ہی وہان سرور جنی سب سردارون کو لیکر بیرون
شہر آئے اور لشکر کو آراستہ کرکے طرف قلعہ کے روانہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب شاہزادے نے جزیرۂ ارغوان سے کوچ کیا تو بعد قطع منازل و طے مراحل جب
قریب شہر یاقوت نگار و قلعہ کے پہونچے تو لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا کہ اسی مقام پر
لشکر فروکش ہو یہ مقام بہت عمدہ ہی ہم یہان سے کسی پریزاد کو روانہ کرینگے کہ وہ جاکر
ہمارے آنے کی خبر کرے بس اس سبب سے وہ لشکر وہان فروکش ہوا تھا اور اُن
پریزادون نے دیکھا تھا اب ملاحظہ فرمائیے کہ لشکر تو یہان فروکش ہی سرور جنی
مع لشکر کے آکر پہونچا ایک لشکر کثیر اُترا ہوا دیکھا ان لوگون نے جو لشکر آتے ہوئے دیکھا
تو یہ خیال کیا کہ نہ معلوم یہ لشکر کسکا ہی کوئی مقابلہ کرنے تو نہین آتا ہی پریزاد روانہ کیے
ادھر پریزادون نے جو خبر لیکر گئے تھے اور براے نشان وہی ہمراہ تھے سرور جنی و سردارون
سے عرض کیا کہ یہی لشکر ہی کہ جو سامنے فروکش ہی بس سرور جنی نے اپنے لشکر کو اُسی مقام ٹھہرایا
اور خیمہ وغیرہ برپا کراے اور خود بھی اُترے چونکہ رات ہوگئی تھی اُسوقت جانا مناسب نہ سمجھا
رات اُسی مقام پر اپنے لشکر مین بسر کی ادھر پریزاد جو لشکر مین گئے تھے وہ دریافت کرکے اپنے
لشکر مین آئے اور سردارون سے کہا کہ یہ لشکر قلعۂ یاقوت نگار آیا ہی سرور جنی اسکا سردار
ہی اخضر پریزاد براے استقبال طلسم کشا روانہ کیا ہی وہ لوگ خاموش ہو رہے چونکہ دربار
برخاست تھا شاہزادے تک خبر نہوئی ایک لشکر کی کیونکہ شاہزادہ اپنے ناموس مین تھا بس
وہ رات اُسی خوشی مین سرور جنی نے بسر کی بوقت صبح لباس سے خود بھی آراستہ ہوا اور
سردارون کو بھی آراستہ کیا اور مرکبون پر سوار ہوکر طرف لشکر کے روانہ ہوئے اپنے لشکر کو
اُسی مقام پر رہنے دیا جب داخل لشکر ہوئے اہل لشکر سہراب ثانی نے روکا اُنھون نے کہا
کہ تم ہمکو منع نہ کرو ہم شاہزادے کے نانا کے ملازم ہین کوئی ہم ادنی مرتبے کے ملازم نہین ہین
ہم لوگ کوئی وزیر ہین کوئی سپہ سالار ہین ہم شاہزادے کے استقبال کو لشکر لیکر آئے ہین اب
اُنکی قدمبوسی کو جاتے ہین یہ جو کہا اور اُن سب نے معزز ہی پایا خاموش ہو رہے بس
سرور جنی مع کل سردارون کے لشکر کی سیر کرتے ہوئے طرف بارگاہ کے چلے جاتے تھے
جتنا اُن پریزادون نے بیان کیا تھا اُس سے زیادہ پایا ایک طرف دیکھا کہ ایک خیمہ ناموس کا
برپا ہی اُسکے قریب پہرہ چوکی خوب ہی جہان شاہزادے کی بارگاہ تھی تشریف لاکے اور

اور سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا کہ اُن سرداروں نے جنھوں نے خبر منگائی تھی کل قریب شام کے ایک لشکر آپ کے لشکر کے قریب آکر فروکش ہوا ہے جو خبر منگائی تو معلوم ہوا کہ سرور جنی لشکر لیکر آپ کے استقبال کو آئے ہین ہم اسوقت خبر نہ کر سکے کیونکہ حضور محل مین تھے یہ جو شاہزادہ نے سنا فرمایا کہ میرے نانا کو کیونکر خبر ہو گئی جو انھون نے سرور جنی اپنے وزیر کو مع لشکر کے روانہ کیا ہے مین خود اس فکر مین تھا کہ کسیکو روانہ کرون کہ انکو خبر ہو گئی خیر کوئی جاکر درگہ سالار کو منع کرے کہ اگر سرور جنی خواہ اور کوئی سردار اندر آنے کا قصد کرین تو اُسکو روکنا نہین سب کے نام حکم دیدئے ابھی کوئی جانے نہ پایا تھا ادھر سے سرور جنی مع سردارون کے لشکر کی سیر کرتے ہوئے قریب بارگاہ آئے بارگاہ کو بھی اس سے زیادہ مزین پایا دربارگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ جاکر ہماری خبر کرو کہ آپ کے نانا اخضر پریزاد کا غلام دیرینہ مع چند غلامون کے حاضر در دولت ہے سرور جنی اسکا نام ہے اور ایک غلام تھا دیو ہومان نام ہے باریابی کا خواستگار ہے پس دیو کالکال یہان سے اُٹھکر چلا وہان شاہزادہ حکم دے رہا تھا کہ کوئی اُنکو نہ روکے پس کالکال نے جاکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ سرور جنی و دیو ہومان اور چند پریزادہ و دیوزاد فرستادہ اخضر پریزاد بادشاہ نیجم قاف حاضر دربارگاہ ہین باریابی کے خواستگار ہین یہ سنا تھا فرمایا کہ تمنے آنے کیون نہ دیا وہ لوگ اس لائق نہ تھے کہ اُنکے آنے کی خبر کیجاتی جب اجازت ہی جب وہ اندر آتے بلکہ اُنکے لیے ہر وقت اجازت ہے اُسنے عرض کیا کہ مین حال سے آگاہ نہ تھا فرمایا کہ بہت جلد اُنکو اندر روانہ کرو بلکہ چند سردارون سے کہا کہ تم استقبال کرکے لاؤ یہان سے سردار چلے وہان درگہ سالار نے کہا کہ آپ سب لوگ تشریف لیجائین پس سرور جنی ادھر سے چلا اُن سردارون سے تیسرے جلوخانہ مین ملاقات ہوئی سرور جنی نے ہر جلوخانہ کو ایک جلوخانے سے زیادہ تر آراستہ پایا ابھی چند جلوخانے طے نہ کرچکے تھے کہ سامنے سے سردار نظر آئے دیکھا کہ چند دیو و پریزاد قوی ہیکل و قوی بازو لباس نفیس و اسلحہ سے آراستہ ہماری طرف اندر سے بارگاہ کے چلے آتے ہین اُن سردارون نے دیکھا کہ ایک مرد پیر باریش سفید پوشاک پرتکلف پہنے ہوئے مندیل وزارت سر پر رکھے اور اُسکے برابر ایک دیو قوی ہیکل قوی بازو کہ جسکے لباس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سپہ سالار مین تھا اور بہت سے سردار بھی چلے آتے ہین وہ لوگ یعنے سرور جنی وغیرہ یہ سمجھے کہ یہ سردار شاہزادے نے استقبال کے لیے بھیجے ہین اور یہ بھی سمجھ گئے کہ یہی سرور جنی اور سب سردار ہین برابر سے ہاتھ صاحب سلامت کے اٹھ گئے جب دونون طرف کے سردار قریب پہونچے سرداران شاہزادے نے مزاج پرسی مین سبقت کی جب مزاج پرسی ہو چکی اور سب حال باتون مین دریافت ہو گیا تب اُنکو لیکر داخل ہوئے سب جلوخانے طے کرکے جب صحن بارگاہ مین پہونچے سرور جنی نے عجب بارگاہ پائی کہ کسی نے نہ دیکھی تھی بارگاہ کو سب سردارون سے بھرا ہوا پایا رستم ثانی و شہریار و سہراب ثانی کو اور بانی اہل بارگاہ کو نہ پہچانا دیکھا کہ برابر سہراب ثانی کے اور ایک بزرگوار تشریف فرما ہین جو کہ بالکل مشابہ ہین رستم ثانی و سہراب ثانی سے ادھر سے رستم ثانی

وشہریار نے سرور جنی اور کل سردارون کو پہچانا مگر ایرج نامدار و کل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگوار ریش سفید مندیل وزارت سر پر اور بہت سے دیو زاد و پریزاد ہمراہ ہین مگر سب سردار معزز معلوم ہوتے ہین ہمارے لشکر کے سردارون کے ہمراہ ادھر کو چلے آتے ہین جب وہ قریب ایوان پہونچے رستم ثانی وشہریار نے سب اہل دربار سے کہدیا کہ برائے تعظیم اٹھو اور خود بھی اٹھ کھڑے ہوئے کہا کہ وہ مرد بزرگ ہین کہ اسکا مرتبہ کیا بیان کیا جائے عبدالرحمن جنی سے کم نہین ہین سب اہل دربار کھڑے ہوگئے سہراب ثانی نے چند قدم بڑھکر سرور جنی کو سلام کیا اور دیو ہوبان کو کیونکہ شاہزادہ تو ان سبکی گودیون کا کھلایا ہوا ہے سرور جنی نے دعائے ترقی عمر و اقبال کی دی بس شاہزادہ ہاتھ پکڑ کے ایوان مین لایا سرور جنی نے شہزادے کے ہاتھ چومے گلے سے لگایا باقی اور سب سردارون نے شاہزادہ و رستم ثانی وشہریار کو مجرا کیا سرور جنی بھی رستم ثانی وشہریار سے ملے اور ایرج نامدار نے رستم ثانی کیطرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ کون بزرگوار ہین رستم ثانی نے فرمایا یہ بزرگوار ملک ایرج نامدار فرزند ہین ملک قاسم نبیرہ حمزہ صاحبقران کے مین انکے غلام ہون یہ سنا تھا کہ سرور جنی نے ایرج نامدار کو بھی سلام کیا اور ہاتھون کو چوما اور سب سردارون نے بھی بس تخت آیا اس پر سرور جنی بیٹھے اور سب سردار اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے جب سب بیٹھ چکے سرور جنی نے شاہزادہ سے کیفیت طلسم دریافت کی شاہزادے نے سب ابتدا سے آخر تک بیان کی رستم ثانی سے اسیری کا حال دریافت کیا اور شہریار سے انھون نے بیان کیا پھر ایرج نامدار سے دریافت کیا انپر جو گذرا تھا انھون نے بیان کیا شاہزادے نے سب سردارون کے نام بتائے اور کہا کہ ان لوگون کو مین سرحد طلسم سے رہا کر کے لایا ہون اور ان لوگون کو قید خانہ طلسم سے جب یہ سب باتین ہو چکین شاہزادے نے اخضر پریزاد اور اپنی والدہ کا حال دریافت کیا تب سرور جنی نے کل حال جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ اب بہت جلد تشریف لیچلیے وہ لوگ بہت بیقرار ہین شاہزادہ نے جو حال سنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ بہت خوب مین آج ہی کوچ کرتا ہون تب یہ کہکر حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور جو جو سامان سفر ہو وہ سب بار ہو بس یہ حکم دیا تھا کہ سب سامان [illegible] بار ہو گیا ناموس سوار ہوئے شاہزادہ بھی سوار ہوا مرکب طلسمی پر بس اسکے بعد اور سب سوار ہوئے سرور جنی ہمراہ رکاب چلا لشکر نے کوچ کیا ادھر وہ لشکر بھی یہ خبر سنکے کہ شاہزادے نے کوچ کیا سب اپنا اسباب بار کرنے کے آمادہ کھڑا تھا جو کہ ہمراہ سرور جنی کے آیا تھا بس وہ بھی لشکر شامل ہو گیا شاہزادے نے یہان سے مع خدم و حشم کوچ کیا ڈنکے پر چوب پڑتی جاتی تھی باجے بجتے جاتے تھے وہان اخضر نے اور مضراب پری نے کل اہل شہر اور اہل محل نے وہ رات خوشی مین بسر کی صبح کو سب اہل شہر تو گلی کوچون مین آکے جمع ہوئے کثرت اہل شہر سے راہ نہ ملتی تھی کھوے سے کھوا چھل رہا تھا دوکانون اور گھرون پر اسقدر کثرت سے اہل شہر تھے کہ برآمدے سے بچھے پڑتے تھے رئیسان شہر اپنے اپنے مکانون پر سر براہ کرسیان ڈالے ہوئے بیٹھے تھے ہر ایک طرف خوشی تھی کہ شاہزادہ تشریف لاتا ہے نوبتین بج رہی تھین سب برائے تماشا جمع ہوئے تھے کہ سواری شاہزادے کا تماشا دیکھینگے

اندرون محل شاہی سپنے بناؤ کیا تھا ملکہ مضراب کو آراستہ کیا تھا سحاب پری الگ خوش خوش
تھی تمام اہل محل خوش تھے بلکہ مضراب پری سحاب پری مع اپنی خواصون کے طبق جواہر و زر سرخ لیے
ہوئے شہزادہ پر نثار کرنے کو کھڑی ہوئین مختصر بیان تو یہ بندوبست تھا ادھر اخضر برزاد
بعد الفراغ امور ضروری کے محل سے برآمد ہوا چند ہرکارے روانہ فرمائے انسے کہا کہ جب سواری
شاہزادے کی قریب عمارت شاہی کے آجائے مجکو خبر کرنا مین برائے استقبال بیرون دربار
جاؤنگا گو وہ میرے فرزند کا فرزند ہے مگر اُسنے وہ کام کیا ہے کہ جو بزرگ کرتے ہین بس اسکی تعظیم کرنا خود
لازم ہے بس یہ جو حکم دیا ہرکارے روانہ ہوئے یہان بادشاہ جو سردار نامی آئے تھے اُنکی جمعیت
سے دربار مین تخت پر بیٹھا ہے دربار آراستہ ہے سیارہ ثانی نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ جب سو شاہزادہ
غائب ہوگیا تھا کہ سب لباس ترک تھا فقیری اختیار کی تھی شہر مین ایک مکان مختصر لیا تھا اُسمین
رہتا تھا جب اُسکو یہ معلوم ہوا کہ شاہزادہ تشریف لایا ہے اور نیز آقا رستم ثانی طلسم سے رہا ہوا ہے اور
شہریار اور ایرج نامدار بھی یہ سب ہمراہ ہین بس سیارہ ثانی لباس فقیری تبدیل کر کے لشکر مین آیا
شاہزادے کے سب لوگ نیز ملا رستم ثانی وغیرہ کے قدم چومے شاہزادہ نے اسکو خلعت وغیرہ سے
سرفراز کیا اُسنے اپنی سرگذشت سب بیان کی جو کہ جلد اول مین بیان ہوئی تھی ناظرین کو یاد ہوگی رستم
ثانی نے سب اپنی حالت بیان کی ایرج نامدار و نیز شہریار و نیز سہراب ثانی نے بھی اپنی کیفیت سب
بیان کی یہ سب واقعات کہ اسد نے گذرے تھے کہ جبدن یہانسے سرور جنی پہونچے تھے اور اُسی دن شاہزادہ
وہان سے روانہ ہوا تھا خلاصہ یہ کہ شاہزادہ مع خدم و حشم داخل شہر ہوا شہر کو سابق سے زیادہ آباد پایا
اور آراستہ شاہزادہ سیر کرتا ہوا قریب ایوان پہونچا یہان چند سردارون نے لشکر شاہزادے کو مقام معقول
مین فرودکش کرایا اور خزانہ داخل خزانہ کیا بارگاہین و خیمہ وغیرہ باحتیاط تمام رکھے گئے زنانی ہوادار و محمل اندر لیکر
گئین بس جب شاہزادہ قریب پہونچا ہرکارون نے بادشاہ کو خبر دی بس اخضر برزاد مع سردارون کے
بیرون ایوان آیا جیسے شاہزادہ کی نگاہ نانا پر پڑی مرکب سے اُتر کر سلام کیا اخضر برزاد نے گلے
سے لگایا پیار کیا اور خدم و حشم دیکھکر بہت خوش ہوا کہا کہ تمنے تو کسی جا ٹھکانہ رکھا تھا جیتے جی مار ڈالا تھا اُسکے
بعد رستم ثانی نے سلام کیا اُنھون بھی سلام کیا اُنکو بھی گلے سے لگایا اُسکے بعد شہریار سے سرور جنی نے ایرج نامدار
کی طرف اشارہ کر کے بادشاہ سے کہا کہ آپ سے بھی ملیے یہ آپکے سمدھی ہین ملک ایرج پدر رستم ثانی
و شہریار عالیشان نبیرہ حمزہ صاحبقران ہین یہ سنتا تھا کہ بادشاہ بہت جھک کے
ملا اُنھون نے بھی صاحب سلامت کی بعد سب کو لیکر بادشاہ دربار مین آیا اپنے برابر
دست چپ کی طرف جگہ دی شاہزادے کے ہمراہ جو سردار اور بادشاہ تھے
اُنکو دست راست کی طرف بٹھایا بس ایرج نامدار و شہریار کو دربار مین بٹھایا اور اسکو
اُنکی خاطرداری و تواضع کا حکم دیکر رستم ثانی و سہراب ثانی کو ہمراہ لیکر داخل محل ہوئے
محلدار نے بڑھکر خبر دی کہ بادشاہ مع داماد اور نواسہ کے تشریف لاتے ہین سب بیان
تو منتظر تھے سب کی نگاہ در محل کی طرف لگی ہوئی تھی کہ سب نے دیکھا کہ بادشاہ بیچ مین
ایک طرف شاہزادہ رستم ثانی دوسری طرف سہراب ثانی خوشی خوشی تشریف لاتے
ہین جیسے نگاہ مضراب پری کی اپنے فرزند پر پڑی دوڑ کر گلے سے لپٹ گئی خوب پیار کیا بہت شکایت کی کہ تمتو
ہمکو زندہ درگور کر گئے تھے کوئی ایسی حرکت کرتا ہے سہراب ثانی فرمان کو سلام کیا قدم چومے ادھر رستم ثانی

نے خوشدامن کو سلام کیا سحاب پری نے سر سینہ سے لگایا اور بہت خوش ہوئی
جب سہراب ثانی ان سے مل چکا ماں کے پاس آیا سلام کیا سحاب پری نے گلے سے لگایا
بہت شکایت کی سہراب خاموش سر جھکائے سنا کیا کہ ابھی لوگ ایوان میں نہ گئے تھے
کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ چند محافہ طلائی در محل پر موجود ہیں کیا حکم ہوتا ہے سحاب پری
نے کہا کون آیا ہے رستم ثانی خضر پیزاد نے فرمایا کہ آپکی بہوین ہیں سہراب ثانی کی
بیبیاں ہیں جنکے ہمراہ طلسم میں عقد کیا ہے یہ سنا تھا کہ مضراب پری و سحاب پری بہت خوش
ہوئیں اور خود پردہ کرا کے ان سبکو اتارا بہوؤں کو دیکھکر بہت خوش ہوئی انھوں نے
سلام کیا اسنے پیار کیا اور گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا بس زر و جواہر نثار کرتی ہوئی
قصر میں مع بیٹے اور بہوؤں کے آئی اپنے شوہر کو دیکھکر بہت خوش ہوئی کہ مدت کے
بعد ملاقات نصیب ہوئی بدولت فرزند کے رستم ثانی بھی مضراب پری کو دیکھکر بہت
شاد ہوئے جب ایوان میں لاکر سبکو مسند پر بٹھایا اب خواصین وغیرہ انعام مانگنے لگین
نذرین نثار کیا دی دینے لگین اسوقت اخضر پیزاد نے اپنی زوجہ سے کہا کہ صاحب
تم ہوشیار ہو جاؤ کہ آقائے نامدار ملک ایرج تمہارے سمدھی و شہریار عالیوقار یہان تشریف لائین
وہ بھی ہوئے ہیں اور وہ بھاوج ہے بس اسیوقت پردہ ہو گیا اخضر پیزاد خود محل سے
دربار میں آیا اور شاہزادہ ایرج و شہریار کو ہمراہ لیکر داخل محل ہوا مضراب پری رستم
ثانی و سہراب ثانی نے ایرج نامدار کا استقبال کیا اور بہت سا زر نثار کیا شہریار نے
بھاوج کو سلام کیا مضراب پری نے سر جھکا کر اور شرما کر ملک ایرج کو تسلیم کی ملک
ایرج نے مالا مروارید کا بہو کو موتھ دکھائی میں دیا کہ جس کی قیمت ایک سال کا خراج
فرنگستان کا یہ مالا ہر وقت اسکے گلے میں رہتا تھا نکالکر مسند پر بٹھایا بس یہان سامان نذر و
نیاز ہونے لگا مضراب پری نے کونڈوں کا بندوبست کیا صحنک کا انتظام ہونے لگا
بعد تھوڑی دیر کے ایرج نامدار و شہریار ثانی و سہراب ثانی محل سے باہر تشریف لائے
دربار میں اخضر پیزاد تخت پر آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اخضر پیزاد نے ایرج نامدار
سے اور رستم ثانی و شہریار و سہراب ثانی سے حال دریافت کیا تب ہر ایک نے
اپنے اپنے حالات بیان کیے جو کہ گذرے تھے سب نے سجدہ اہل دربار نے نذرین
گذرانین خوشی کی سب کو انعام دیا گیا اخضر پیزاد نے بزم عشرت اور جشن خوشی کی
برپا ہونے کا حکم فرمایا بس اسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے فرمایا
کہ اہل شہر کو بھی حکم دیا جاوے کہ وہ بھی محفل عیش برپا کرین صرف کے لیے خزانہ شاہی
سے جسقدر چاہین لین پر خزانہ وا کیا گیا سب اہل شہر کو زر و جواہر سرکار سے مصارف بزم عشرت سرکار
سے ملنے لگا ہر ایک نے اپنے اپنے مکان پر بزم عشرت برپا کی ہر گلی کوچہ میں ناچ ہونے
لگا یہان برائے ایرج نامدار و شہریار محل خالی کیے گئے اور آراستہ کیے گئے سب سردارون
و بادشاہون کو بھی حسب قدر مراتب مکان رہنے کو ملے بس دربار برخاست کر کے بادشاہ
محل میں آیا اور رستم ثانی اپنے قصر میں اور سہراب اپنے قصر میں ایرج نامدار و شہریار جس قصر میں
آئے جو انکے قیام کے لیے مقرر کیے گئے تھے اور سب سردار بھی کہ جب رستم ثانی بقصر میں آئی زوجہ سے شکایت مفارقت کی

وشکایت رہی ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی بعد اُس کے ہر ایک خوش ہوا پس وہ دن وہ رات
خوشی خوشی سب نے بسر کی دوسرے دن سے جشن عشرت شروع ہوا باج ورنگ ہونے لگا یہان محل
مین نذر ونیاز سے فراغت ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ دو ماہ تک کل اہل شہر اور اہل محل کو عیش وعشرت
مین بسر ہوئی دن عید تھا رات شب برات تھی تمام پردہ قاف کی پریان آکر ناچین انعام پاکر بہت
خوش ہو ہو کر گئین پس بعد دو ماہ کے بزم عشرت برخاست ہوئی بموافق دستور کے دربار ہونے لگا
ہر روز سب سردار سہراب ثانی کے اور رستم ثانی وایرج نامدار وشہریار عالی وقار کے دربار
مین آتے تھے اسکو بھی ایک ماہ کا زمانہ گذرا کہ آج جو رستم ثانی وشہریار وایرج نامدار دربار
سے جو اپنے مقام پر آئے جب رستم ثانی محل سے اپنے بھائی اور والد ماجد کے پاس آکر باہم
بیٹھے تب ایرج نامدار نے کہا کہ افسوس مجھے حال پردہ دنیا کا نہین معلوم ہی کہ وہان کیا گذری
بدیع الملک نے کیا کیا اور صاحبقران ثانی اُس آگ سے بچ کر خانہ کعبہ پہونچے اور کون کون
زندہ بچا میرے سردارون اور ملازمون کے ساتھ بدیع الملک کیونکر پیش آئے اور جو ملک میرے
فتح کیے ہوے تھے اُن بادشاہون کے ساتھ کس طور کا برتاو کیا اب میرا جی چاہتا ہی کہ مین پردہ
دنیا پر جاؤن کل اخضر پری زاد سے کہونگا شہریار نے عرض کیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا مین
بھی عرض کرنے والا تھا واقعی نہ معلوم بدیع الملک میرے سردارون اور اہل لشکر کے ساتھ
کیونکر پیش آئے اور میرے اہل لشکر نے اور میرے ناموس نے اور صیصائے فرنگی نے میری مفارقت
مین کیا اپنا حال کیا اب وہان کی خبر لینا بہت ضرور ہی بس یہ سنکے رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ
دونون صاحب تشریف لے جانے کا قصد رکھتے ہین تو مین بھی ہمراہ ہون نہ معلوم میرے اہل لشکر کا
کیا حال ہوا گو یہان تک کی تو خبر پہونچی تھی کہ سہراب بن لیند ہود میرے لشکر کو لیکر طرف زنگستان
کے چلا تھا کہ راہ مین برادر عزیز شہریار سے ملا یہ اُنکو قلعہ قمر بخش پر مقیم کرکے خود مقید ہو کر نکلے تھے
پس بہر حال نہ معلوم ہوا کہ کیا اُنپر گذری اور بدیع الملک اُن کے ہمراہ کس طور سے پیش آئے
پس کل ضرور ضرور اخضر پری زاد سے کہا جائے گا مین یہ خیال کرتا ہون کہ مین نے اور آپ نے
جو جہاد سے روگردانی کی پس یہ امر خداوند کریم کو ناگوار ہوا اُس نے اس امر کی ہم کو سزا دی کہ یہان
پہونچایا اور اُس کے بعد قید کرا دیا اسی امر کی سزا تھی کہ اتنی مدت تک قید رہے ایرج اور
شہریار نے کہا کہ آپ کا خیال بہت درست ہی پس یہ رائے اُس دن قرار پائی پس جب دن تمام ہوا
ہر ایک بستر راحت پر آرام پذیر ہوا پس اخضر پری زاد ومضراب پری وسہراب ثانی و
رستم ثانی وشہریار وایرج نامدار نے خواب مین اُس شب کو دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف
لائے ہین انھون نے رستم ثانی وشہریار وایرج نامدار سے فرمایا کہ بس اب پردہ قاف مین
رہ چلے اخضر پری زاد سے ملکر پردہ دنیا پر جاؤ کہ وہان کفار نے بہت خرابی پیدا کی ہی اولاد زمرد
ثانی نے خروج کیا ہی اور ایک آفتاب پرست نے اُس نے تمام ممالک اہل اسلام کو جو کہ
حمزہ صاحبقران اور انکی اولاد کے اور تم لوگون کے فتح کیے ہوے تھے بہت سے خراب کیے
اور بہت سے ملکون مین کفر پرستی کو رواج دیا ہی بدیع الملک نہ طاق پر ہین وہان پڑے ہین
انکو اس حال کی خبر نہین ہی جو وہ بند وبست کرین پس تم کو یہ امر لازم ہی کہ اُن سب ملکون کو پھر
اسلام آباد کرو اور بدیع الملک کی کمک کرو کہ وہ صاحبقران ثالث ہی تم سب پر اُنکی اطاعت

و کمک لازم ہی اب یہان نہ قیام کرنا بہت جلد پردۂ دنیا پر جاؤ اُدھر سہراب ثانی کو بھی یہی خواب ہوا کہ تم اپنے باپ و چچا و دادا کے ہمراہ پردۂ دنیا پر لشکر دیو و پری زاد لے کر جاؤ مگر یہ اُنکو حکم دینا کہ وہ بصورت انسان متشکل ہون اور اُسی صورت سے مقابلہ کرین تاکہ یہ امر نہ ہو کہ کوئی اعتراض کرے کہ یہ کیسے بہادر ہین کہ دیو سے اور انسان سے مقابلہ کرتے ہین بہت جلد جاؤ پردۂ دنیا پر کہ وہان بہت کفر کو رواج ہو گیا ہی اخضر اور مضراب کو یہ خواب مین دکھائی دیا کہ جب تم سے سہراب ثانی و رستم ثانی وغیرہ پردۂ دنیا پر جانے کی درخواست فرمائین تو اُنکو روکنا نہین جانے دینا کیونکہ یہ لوگ بہادر ہین اور اولاد صاحبقران سے ہین آج یہان ہین کل اور کہین پس اگر روکو گی تو خرابی ہوگی وہ چلے تو ضرور جائینگے پھر مدت العمر تم سے ملاقات نہ ہوگی اگر خوشی خوشی اجازت دوگی تو پھر وقتاً فوقتاً ملاقات ہوتی رہے گی پس خلاف اسکے عمل نہ کرنا ورنہ پچھتاؤ گی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر ایک نے خواب دیکھا اب جو آنکھ ہر ایک کی کھلی تو اپنے جسم کو معطر پایا اور وقت نماز تھا اپنے خواب کو سچا خیال کیا ہر ایک اُٹھا اور وضو کر کے نماز صبح سے فراغت کی اُدھر اخضر پری زاد نے مضراب پری کو طلب کر کے کہا کہ اے مضراب مین نے رات کو یہ خواب مین دیکھا ہی اور یہ حکم مرد بزرگ نے فرمایا ہی پس سب خواب بیان کیا اور کہا کہ اب تم صبر کرو اور دل پر جبر کرو تب مضراب نے کہا کہ مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہی پس مجبور ہون ضرور صبر کرونگی کیا اختیار ہی پس بادشاہ دربار مین تشریف لائے شہریار نے ایرج نامدار سے عرض کیا کہ آج ضرور اخضر سے پردۂ دنیا پر جانے کے لیے ارشاد فرمائیے گا مین نے رات کو یہ خواب دیکھا ہی اور مجکو حکم ہوا ہی ایرج نامدار نے فرمایا مین نے بھی رات کو یہی خواب دیکھا میرے اور تمہارے خواب مین سر مو فرق نہین ہی یہ خواب بہت سچے ہین اب ایک دم قیام کرنا نازیبا ہی پس شہریار و ایرج نامدار دربار مین آئے اخضر پری زاد وغیرہ نے تعظیم کی کہ بعد انکے آنے کے رستم ثانی و سہراب ثانی بھی آئے پس سب اہل دربار نے تعظیم کی مجرا ہوا انھون نے بھی یعنی سہراب نے تو ایرج نامدار و شہریار کو مجرا کیا اور رستم ثانی نے ایرج نامدار کو مجرا کیے اور اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کہ جب دربار آراستہ ہو چکا اُس وقت ایرج نامدار نے اخضر پری زاد کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے بادشاہ پردۂ قاف مین مجکو آئے ہوئے ایک زمانہ ہوا کہ اپنے لشکر کا حال نہین معلوم ہوا کہ اُن لوگون کا ہماری جدائی مین کیا حال ہوا ہی نہ کچھ حال پردۂ دنیا کا معلوم ہی پس اب ہم کو پردۂ دنیا پر پہونچوا دیجیے اب آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اب ہم کو بدون اُن لوگون کے قرار نہین ہی یہی امر رستم ثانی نے اور شہریار نے بھی کہا تب اخضر پری زاد نے جواب دیا کہ اگر یہ امر ہی تو آپ جن جن لوگون کو کہیے مین دیوون کے ذریعہ یہان طلب کر لون اور آپ کو پردۂ دنیا کی خبر منگا دون فرمایا نہین بلکہ مجکو روانہ کر دو تو بہتر ہی یہ جو سہراب ثانی نے سُنا کہا کہ مین بھی آپ لوگون کے ہمراہ چلونگا ان سب نے فرمایا کہ تم یہان رہو تمہاری مفارقت مین تمہارے نانا اور مان کا بُرا حال ہوگا کہا کہ پھر مین کیا کرون مرد ہون کیا مجکو خداوند کریم نے اس لیے خلق فرمایا ہی کہ عورات مین رہون نہین بلکہ اس لیے خلق فرمایا ہی کہ جہاد کرون اور ملک گیری کر کے اپنی شان و شوکت مثل اپنے بزرگون کے بڑھاؤن پس اب مین یہان کسی صورت سے نہین ٹھہر سکتا ہون جب بہت ان سب نے اصرار کیا اُس وقت سہراب ثانی نے خواب کا حال بیان کیا کہ یہ مجکو خواب مین حکم ہوا ہی مین اُس کے بموجب ضرور کاربند ہونگا اور اب مجکو آپ کے ہمراہ چلنا پڑ ضرور ہی جب یہ سہراب نے کہا اُس وقت ایرج نامدار اور شہریار عالی وقار و

رستم ثانی نے بھی اپنے اپنے خواب کو بیان کیا اور کہا کہ اب ہم کسی صورت سے نہیں ٹھہر سکتے ہیں یہ جو
اخضر پری زاد نے سُنا اور خیال کیا کہ اب یہ لوگ نہیں قیام کر سکتے کہا کہ آپ لوگ شوق سے تشریف
لے جائین مجھکو کچھ عذر نہین ہی یہ کہکر ایرج و شہریار و رستم و سہراب نے کہا کہ آپ لوگ اپنی کنیز
مضراب سے بھی تو مل آئیے اور اُس سے اپنے جانے کا حال بیان فرمائیے دیکھیے وہ کیا کہتی ہی اور
مین نے تو آپ سے عرض کیا کہ شوق سے تشریف لے جائیے مین نہ روکونگا جب کہ آپ کو مرد بزرگ کا حکم
ہوا ہی پس اخضر کو بھی تو خواب ہو چکا تھا اُس نے اُسی سبب سے زیادہ اصرار نہ کیا بلکہ یہ کہا اگر
مین جبر سے روکونگا تو یہ ہوگا کہ آپ لوگون کے بھی بہت سے دیو و پری زاد مطیع ہین آپ اُن کے ذریعہ
سے تشریف لے جائیے گا اور یہ ہوگا کہ آپ لوگ ناخوش ہون گے تو مین آپ لوگون کو ناخوش نہین
کرنا چاہتا ہون یہ کہکر اخضر پری زاد نے سر جھکا لیا گو بہت صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتا ہی اسی طور
سے سب اہل دربار کو صدمہ ہوا مگر ناچار رہین ان شاہزادون نے فرمایا کہ اے اخضر پری زاد ہم کو
تمھاری مفارقت کا بہت صدمہ ہی مگر ناچار ہین کیا کرین خلاف حکم خواب کے نہین کر سکتے ہین دوسرے
وہ لوگ جو کہ ہمارے متعلق ہین سب ہمارے لیے پریشان ہین جیسے تم ہم سے محبت و الفت کرتے ہو اسی
طور سے وہ لوگ بھی الفت رکھتے ہین پس ہم اُنکا کیونکر نہ خیال کرین اخضر پری زاد نے عرض کیا کہ
بہت بجا ارشاد ہوا مگر ہان ایک امر کا خیال رہے کہ مجکو کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے آگاہ فرماتے
رہیے گا کہا کہ اچھا سرداران سہراب ثانی نے مثل حسان پری زاد و طوغان پری زاد و دیو دربان
و دیو غزالان و دیو منیار زنگ و دیو جرجیس نے عرض کیا کہ ہم لوگ آپ کے ہمراہ ضرور چلین گے اور
اُن پری زادون اور دیوون نے کہ جن کو قید طلسم سے رہا کیا تھا اور صدف پری زاد و ہمایون
پری زاد نے بھی یہی عرض کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ ہم تم سب کو لے چلین گے مگر ایک شرط سے
کہ تم لوگ پردۂ دنیا پر پہونچ کر متشکل بشکل انسان ہونا تاکہ وہ یہ نہ کہین کہ ہم آدمزاد ہین اور یہ پری زاد
ہین اور دیو ہین ہم اُن سے کیونکر مقابلہ کرین ہمارے حربہ اُنپر کارگر نہ ہون گے اُن کے حربہ ہم پر کارگر
ہون گے پس جب تم بصورت انسان ہوگے تو اُن کے حربہ تم پر کارگر نہ ہون گے اور تمھارے اُنپر کارگر
ہون گے بس جو میرے اس حکم سے سرتابی کرے گا وہ سزا پائے گا پس اگر یہ منظور ہو تو چلو ورنہ کوئی
ضرورت نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم عالی بصورت انسان ہون گے اور کبھی اس حکم
سے سرتابی نہ کرین گے شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا بہت سے سردارون نے اخضر پری زاد کے
بھی ہمراہ چلنا اسی شرط سے منظور کیا شاہزادے نے اُن سے بھی اقرار کر لیا کہ تم بھی چلنا بس راوی
نے بیان کیا ہی کہ اخضر پری زاد نے دربار برخاست کیا اور سب شاہزادون کو ہمراہ لیے کر محل
مین آیا اور مضراب پری کو طلب کر کے شاہزادون کی تقریر اور خواب کا حال بیان کیا جب
مضراب نے یہ سُنا کہ میرا شوہر اور فرزند بھی پردۂ دنیا پر جاتا ہی پس تاب نہ رہی رونے لگی اور
کہا کہ مجکو بھی ہمراہ لے چلو فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا ہی آسمان پری کا دفعۃً خیال کرو اور دیگر پریزادون
کا حال کہ جب صاحبقران اول یہان آئے تھے بہت سی پریان حبالۂ عقد مین لائے تھے جب
یہان سے تشریف لے گئے سب کو یہان چھوڑ گئے کسی کو ہمراہ نہین لے گئے بس تمھارا یہان رہنا
اچھا ہی اپنے ماں باپ کے پاس رہو ہم وقتاً فوقتاً آئین گے اور سہراب کو بھی لائین گے لاکھ
لاکھ مضراب پری نے اصرار کیا مگر کچھ پیش نہ گیا آخر مجبور ہو کر سر جھکا کر رہ گئی سہراب سے

کہا کہ اچھا تم اپنا داغ ہم کو دکھاؤ مشیت خدا مین کیا اختیار ہے اسوقت تمام محل مین غل و شور مچ گیا کہ شاہزادے پردۂ دنیا پر جاتے ہین پس سب کو بہت صدمہ ہوا ہر ایک دل بیقرار ہو گیا یہ خبر اہل شہر کو بھی معلوم ہوئی انکو بھی بہت صدمہ ہوا پس جب مضراب خاموش ہو رہی یہ سب وہان سے اپنے اپنے مقام پر آئے پس دوسرے دن سہراب ثانی وغیرہ نے سردارون کو طلب کر کے حکم دیا کہ سب اثاثہ طلسم اور بارگاہ وغیرہ اور خزانہ نکلوایا جاے ہم سب لیکر پردۂ دنیا پر جاینگے اور کل اپنے لشکر کو جمع کر کے حکم دیا کہ تم سب پردۂ دنیا پر پہونچ کر بصورت انسان ہو جانا اور جس قدر اخضر پری زاد نے کہا تھا کہ مین بھی اپنا لشکر تمھارے ہمراہ کر دونگا اُسکو بھی طلب کر کے یہ حکم سُنایا اور سامان سفر کا حکم دیا پس سامان سفر مہیا ہونے لگا اُدھر شاہزادہ محل مین تشریف لایا اور نایاب پری اور سحاب پری اپنی بیبیون کو طلب کر کے کہا کہ ہم تو پردۂ دنیا پر جاتے ہین تم یہان ہماری والدہ کے پاس رہو جب تمھارا جی چاہے اپنے ماں باپ کو دیکھنے کو تب تم نے عرض کرنا یہ تم کو دو ایک ماہ کے لیے بھیج دیا کرینگی پھر چلی آنا ان کی اطاعت سے سرتابی نہ کرنا انھون نے جواب دیا کہ کیا مجال پس یہ کہکر وہ خاموش ہو رہین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب دوسرے دن دربار آراستہ ہوا پس سرور جنی سے زایچہ کرایا اور کہا کہ اب تاریخ طرف پردۂ دنیا کے جانے کی نیک مقرر فرمایئے پس سرور جنی نے حساب کر کے عرض کیا کہ آج کے پندرھوین روز جمعہ کے دن یہان سے کوچ فرمایئے وہ تاریخ اور دن دونون نیک ہین اور درمیان مین اس کے نہ کوئی دن اچھا ہے نہ تاریخ گو جمعہ کا دن اچھا تھا مگر تاریخ سفر کی خراب ہے شاہزادون نے کہا کہ اچھا اُسی وقت سب سردارون اور بادشاہون اور اہل لشکر کو اطلاع دے دی گئی کہ آج کے پندرھوین دن یہان سے شاہزادے طرف پردۂ دنیا کے مع خدم و حشم کوچ فرماینگے سب اپنا سامان درست کرین راوی بیان کرتا ہے کہ یہان سامان سفر درست ہونے لگا ہر ایک معروف سامان سفر کے درست کرنے مین ہوا شاہزادے انتظار مین اُس دن کے معروف ہین پس راوی ان سب کو اس انتظار مین رکھتا ہے کہ وہ دن آئے تو سفر کرین اور یہ سب خوش ہین پس اہل شہر اور اہل لشکر اخضر پری زاد اور سرداران اخضر پری زاد کو اور خود اخضر پری زاد و اہل محل و مضراب پری و سیماب پری و نایاب پری سحابی کو اس صدمے مین کہ شاہزادون سے جدائی ہوتی ہے معروف رکھتا ہے اب آیندہ یہ حال بیان کرے گا اگر حیات نے وفا کی اب ان سب کو تو رنج و غم مین اور ان سب کو سامان سفر اور جانے کی خوشی مین معروف رکھا جاتا ہے اور اب دوسرا قصہ بیان ہوتا ہے پس اب

راوی عنان قلم کو دوسری داستان کی طرف منعطف کرتا ہے

	ازین قصہ یک دم فراموش کن		زجائے دیگر داستان گوش کن

اب راوی ان نامون کا حال تحریر کرتا ہے جو کہ رستم خان بن گنجاب نے تمام ممالک اہل اسلام کو اس خبر کے لیے لکھے تھے کہ صاحبقران ثالث نہ طاق پر تشریف فرما ہین پس انکی کمک کے لیے روانہ ہوا اور اُسکے بعد خود خاور سے وہان کا بندوبست کر کے باختر مین آئے تھے اور اپنے بندوبست سفر مین معروف ہوے تھے پس اب یہ حال تحریر ہوتا ہے اور کچھ حال پھر امیر خاوری و ترکستان کا تحریر ہوگا

اُس کے بعد پھر اور حال تحریر کیا جائے گا انشاء اللہ تعالی

اب دو کلمہ داستان نامون کا رستم خان بن گنجاب کے ہر ایک ملک کے بادشاہ

کے پاس پہونچنا اور اُسکا اپنے ملک کا بند و بست کر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہونا اور خود رستم خان کا لشکر لیے کر روانہ ہونا اور بہرام خاوری کا اور شہزادہ تومان خاوری کا مع ناموس کے ترکستان مین پہونچنا اور سب حال بیان کرنا اور وہان سے پھر خاور مین آنا اور اپنا بند و بست کر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بیان کیے جاتے ہین

مخمس بجاے ساقی نامہ

جسے کہ یاد نہ ہو اپنا آشیان صیاد
بھلا وہ خاک کہے حال بوستان صیاد
عبث عبث نہ ہو تو مجھ سے بدگمان صیاد
کھلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد
بیان ماجراے چمن کیا کرون بیان صیاد

ابھی نہین ہی ستمگار میری قدر تجھے
کرے گا یاد مرے زمزمون کو بعد مرے
وہ ہون مین رونق گلزار ہی مرے دم سے
اُڑا نے نغمہ سرائی مین ہوش بلبل کے
ہون چند روز ترے گھر مین میہمان صیاد

عزیز رکھتے ہین مےخوار ساغر مُل کو
بغیر گل نہین آرام و چین بلبل کو
صد آفرین ہی مرے صبر اور تحمل کو
کہ جھانکتا نہین چاک قفس سے بھی گل کو
اگر تا نہ ہو مری جانب سے بدگمان صیاد

مرا خیال ترے دل مین کب گذرتا ہی
کبھی تو ما نون گا مین تو خدا سے ڈرتا ہی
غرض کہ میری بلاکت یہ تو ہی مرتا ہی
پرون کو کھول دے ظالم جو قید کرتا ہی
قفس کو لے کے مین اُڑ جاؤنگا کہان صیاد

ادھر ہی تاک مین اُلجھانے کے ترے سنبل
اُدھر ہی دام بچھائے ہوے محبت گل
پھنسا ہی لینے کی ہی فکر جا بجا بالکل
نکالیو نہ قدم آشیان سے او بلبل
لگائے بیٹھے ہین چند سے جہان تہان صیاد

اگرچہ میری ہی کی اُس نے خانہ بربادی
مگر کبھی نہ کسی روز مین ہوا شاکی
پر اب تو ظلم پہ جلاد نے کمر باندھی
چمن مین رکھا نہ بلبل کا نام تک باقی
خدا کرے یون ہی ہو جائے بےنشان صیاد

نہ اس کے دام مین آتا مین زینہار اے رند
یہ گشت مین اُٹھاتا نہ زینہار اے رند
کبھی فریب نہ کھاتا مین زینہار اے رند
فریب دانہ نہ کھاتا مین زینہار اے رند
نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد

بیت

سخن آراے گلزار معانی
چنین آورد متاع نکتہ دانی

گزارندگان شیرین زبان و حاکیان خوش بیان اس داستان کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان

اس مقام پر جلد دوم مین چھوٹی تھی کہ رستم خان بن کنجاب نے جب حسین سوداگر سے سُنا کہ
ارزنگ بن زمرد ثانی نے شہر خاور پر لشکر کشی کی تھی اور بہرام خاوری نے شکست کھائی
اور فرار کیا ارزنگ نے قبضہ کر لیا تھا اور ملک قاسم کے مقبرہ کے منہدم کرنے کا قصد کیا تھا کہ تصویر
ملکہ ثریا سیم تن پر عاشق ہوکر اس امر سے باز رہا اور وہان سے چلا آیا اور بعد نامہ و پیام کے
اپنی طرف سے ابرار خاوری کو خاور کا حاکم کرکے اور خود لشکر لے کر طرف شہر آفتاب نما کے
گیا ہے پس رستم خان لشکر لے کر خاور پر آئے ابرار خاوری نے اطاعت کی اور یہان کا
بند و بست کیا یہ بھی حسین سوداگر سے سُنا تھا کہ بدیع الملک نوجوان جو لاب صاحبقران ہین
انھون نے نہ طاق پر لشکر کی ہے اور سمندریہ پر سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہے پس اس نے
خیال کیا تھا کہ کمک پر ضرور ہے پس خاور سے چارسو یا ساڑھے چارسو کے قریب نامہ تمام ممالک اسلام
کو تحریر کیے تھے جو جو ملک حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی نے اور انکی اولاد اور سرداروں نے
فتح کیے تھے اُن سب کے نام طرف ہندوستان و فرنگستان و ترکستان وغیرہ کے روانہ کیے تھے یہ تو
نامہ روانہ کرکے پھر باختر کو روانہ ہوئے تھے اور قاصد نامہ لے کر اُن ملکون کی طرف گئے تھے پس یہ داستان
یہان پر چھوڑی گئی تھی اب راوی بیان کرتا ہے کہ جب یہ خاور سے باختر مین آئے پس اپنا بند و بست
کیا اور اپنی طرف سے کسی کو یہان کا حاکم کیا اور خود لشکر قریب ایک لاکھ کے لے کر نہ طاق کی طرف
روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا اب راوی بیان کرتا ہے کہ جس بادشاہ اور حاکم اہل اسلام کے
پاس نامہ رستم خان کا پہونچا اور وہ حال سے آگاہ ہوا فوراً اُس نے بند و بست کیا اور اپنی طرف
سے کسی کو حاکم کرکے روانہ ہوا لشکر لے کر ہندوستان سے اولاد لندھور مین سے روم سے اولاد قیصر
روم سے چین سے اولاد بہرام مین سے پس جس نے نامہ پایا روانہ ہوا کوئی لاکھ سے کوئی دو لاکھ سے
کوئی تین لاکھ سے طرف نہ طاق کے روانہ ہوئے کہ ان سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا اگر موقع ملا اُسی زمانہ
مین رستم خان کا نامہ پاس محکوم شاہ حاکم فرنگوشیہ اور احکام شاہ حاکم زرنگوشیہ
کے بھی پہونچا تھا کہ یہ لوگ بھی روانگی کا بند و بست کر رہے تھے کہ برجلیس لشکر لے کر پہونچا اور شہر کو
تباہ کیا محکوم شاہ زرنگوشیہ کو گیا اور برجلیس زرنگوشیہ پر لشکر لے کر پہونچا احکام شاہ
نے اطاعت اُس شرط کے ساتھ کی جو کہ قبل مین مذکور ہو چکی ہے پس بدین سبب احکام شاہ نے
اپنا قصد موقوف کر دیا کہ ایسا نہ ہو کہ جب برجلیس کو خبر ملے کہ احکام شاہ نے میری تو اطاعت
قبول کی جب مین وہان سے چلا آیا تو اُس نے لشکر لے کر بدیع الملک کی کمک کا قصد کیا ہے اور
کوچ کرکے چلا گیا اُس کے ہمراہ اہل اسلام کے دشمن جانی و دیہانی مثل ارزنگ و سنجتگان و
اولاد تورج کے موجود ہین وہ ضرور اسکو ورغلائین گے ایسا نہو کہ پھر وہ ادھر آئے اور مثل فرنگوشیہ
کے اسکو بھی تباہ و غارت کرے تو ہزارون بندگان خدا کی جانین برباد ہونگی اور ان سب کا خون
ناحق میرے اوپر ہوگا اس سے نہ جانا بہتر ہے جب سامنا ہوگا تو یہی حال عرض کر دیا جائے گا پس
اس سبب سے نہ احکام شاہ نہ محکوم شاہ برائے کمک گئے پس راوی نے بیان کیا ہے کہ
جن جن ملکون کو برجلیس نے غارت و تباہ کیا تھا اُن کے حاکم و بادشاہ اس سبب سے برائے کمک
نہین گئے اور جس جس نے بسبب اپنی دانائی خواہ بسبب خوف کے اطاعت اُسی شرط کے ساتھ
قبول کرلی کہ جس طور سے محکوم شاہ و احکام شاہ نے کی تھی وہ اُسی خیال سے نہ گئے کہ جس

خیال سے احکام شاہ نہ گیا تھا پس راوی اُن شاہون اور سردارون کو مع لشکر و سپاہ کے براے ملک بدیع الملک روان رکھا جاتا ہی اور اب حال شہر ترکستان اور بہرام خاوری کا اور تومان فرزند بہرام خاوری کا بیان کیا جاتا ہی کہ بہرام خاوری کی داستان اس مقام تک جلد اول مین بیان ہوئی ہی کہ طمطراق عیار نے بہرام خاوری کو مع سردارون کے رہا کیا عیاری کرکے اور سب کو لے کر طرف ترکستان کے بہرام خاوری بھی رہا ہو کر روانہ ہوا اور تومان فرزند خاوری کی داستان یہان تک جلد اول مین تحریر ہوئی ہی کہ جب یہ ناموس اور لشکر و خزانہ و قید ارزنگ سے لے کر چلا آتا تھا اور راہ مین لشکر ارزنگ ملا تھا گو شکست خوردہ تھا اور گوجر بخت منزل اسکا عیار وہان پہونچ گیا تھا مگر یہ شریک تومان سب لشکر ہوا تھا اور گوجر نے عیاری کرکے ارزنگ کو رہا کیا تھا اور لشکر پر شبخون مار کر چلا گیا تھا ارزنگ کا حال تحریر ہو چکا ہی کہ اُس نے رہا ہو کر کیا فساد برپا کیے اور تومان دوسرے دن لشکر لے کر ترکستان کی طرف مع ناموس اور خزانہ کے روانہ ہوا تھا اب وہ حال بیان ہوتا ہی کہ تومان چلا جاتا ہی یہ تو جب قریب ترکستان پہونچا اس نے خیمہ وغیرہ برپا کیے اور اُن مین فروکش ہوا جب تومان بعد قطع منازل و طی مراحل کے قریب ترکستان پہونچا اور فروکش ہوا یہ تو بیان فروکش ہی اب اُدھر کا حال سُنیے کہ سلیمان شاہ جو ان دنون صاحبقران کی طرف سے حاکم ترکستان ہی دربار مین بیٹھا ہوا ہی یہ بہت مرد با مروت اور بہادر ہی ترکستان مین قریب آٹھ لاکھ کے لشکر ہی اور سب ترک ہین اس لشکر کے سردار اور افسر اسکے حاضر دربار رہتے ہین یہ بہت عدل و انصاف سے حکومت کرتا ہی سب رعایا و برایا اس سے شاد ہی برابر خراج خزانہ عامرہ مین پہونچائے جاتا ہی بس یہ دربار مین بیٹھا تھا اور سب اہل دربار حاضر دربار تھے کہ چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا بجا لائے اور دعا و ثنائے شاہی ادا کی بس جب عرض کر چکے کہا کہ ہم ایک تازہ خبر لے کر حاضر ہوئے ہین سلیمان نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بیرون شہر گئے تھے ہم نے ایک لشکر دیکھا مگر طریقہ سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی بس ہم نے جو لشکر مین جا کر دیکھا تو پہچانا کہ یہ لوگ خاوری ہین دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ تومان فرزند بہرام خاوری مع مال و خزانہ و سپاہ و ناموس کے خاور سے بھاگ کر ادھر کو آیا ہی جب ہم نے یہ سُنا تو دریافت کیا کہ کیون بھاگے ہین تو معلوم ہوا کہ کوئی کافر ہی ارزنگ بن زمرد ثانی اُس نے شہر خورشید نگار سے آٹھ لاکھ کا لشکر لے کر خروج کیا ہی اُس کے ہمراہ اولاد نور رنج بھی ہی وہ بہت زبردست ہین پس ارزنگ جب خاور پر آیا بہرام شاہ خاوری کو نامہ بھیجا اور کہا کہ دین اسلام ترک کرکے میری بندگی کرو کہ مین خدا ہون اور میری اطاعت قبول کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے اگر ایسا کروگے بس جب یہ بہرام شاہ کو معلوم ہوا انھون نے جواب صاف تحریر کیا مقابلہ ہوا شکست کھائی اسیر ہوئے شاہزادہ خزانہ و ناموس کو لے کر ادھر چلا آیا بلکہ یہ کہا تھا کہ عیار کے ذریعہ سے ارزنگ کو بھی چھوڑوا منگایا تھا تمام اسکی قید سے ہوئے ادھر آتا تھا کہ ارزنگ کا لشکر کسی طرف سے آتا تھا اور عیار آ گیا وہ عیاری سے رہا کر گیا اور لشکر پر شبخون مار کر وہ لوگ چلے گئے انھون نے شاہزادے کے ہمراہ مکر کیا بس شاہزادہ تومان یہان آیا ہی کہ بادشاہ ترکستان سے ملے اور انکو ہمراہ لے کر اپنے ملک کو جا کے ارزنگ کو شکست دے کر اپنے ملک پر قبضہ کرے یہ جو ہم نے اہل لشکر سے سُنا خیال کیا کہ اپنے بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین وہان سے چلے اور حاضر خدمت ہوئے سلیمان شاہ

ترک نے جب یہ سُنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ ایک صاحبقران کے نہ ہونے سے یہ سب خرابیان ہین دوسرے واقعی امر یہ ہی کہ جب سے علمشاہ و ملک قاسم خاور سیاہ نے شہادت پائی یہ لوگ بالکل بے دست و پا ہو گئے گو ایرج نامدار ہین اور رستم ثانی و شہریار ذی وقار مگر ان لوگون کو اپنے ممالک کی خبر سے مہلت نہین ہی وہ کیونکر ان ممالک کی خبر رکھین دوسرا امر یہ ہی کہ اولاد حمزہ صاحبقران کو ملک گیری اور کفار کشی سے فراغت نہین ملتی ہی وہ کیونکر ممالک کی خبر رکھین آج یہان ہین کل قاف مین پرسون ایسے مقام پر ہین کہ جسکی کسی کو خبر نہین بس کیا کیا جائے کافرون کو مہلت ملتی ہی وہ وقت کو غنیمت جان کر ہم لوگون کو دباتے ہین جو دب گیا اسکو مار لیا اور جو نہ دبا اس سے روگردانی کی خیر چند سردار جائین اور شاہزادہ تومان خاوری کو مع ناموس و خزانہ کے شہر مین لے آئین اور چند مکانات خالی کیے جائین تاکہ یہ لوگ اُنمین فرودکش ہون اور لشکر کو چھاؤنی مین جگہ دیجائے بس یہ سب بندوبست اُسی وقت سے ہونے لگا چند سردار دربار سے باہر آئے اور مرکب پر سوار ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوے یہان بموجب حکم مکانات خالی کیے گئے اور چھاؤنی مین لشکر کے اُترنے کا بندوبست کیا گیا مکانات آراستہ کیے گئے اُدھر سردار شہر سے نکل کر لشکر تومان مین آئے تومان خاوری سردارون سے کہہ رہا تھا کہ نامہ روانہ کر کے بادشاہ ترکستان کو اپنے آنے کی خبر کرون کہ سرداران سلیمان شاہ ترک پہونچے لشکر کو دیکھا اہل لشکر نے روکا اُنھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے پاس سے تمہارے شاہزادے کے استقبال کو آئے ہین بس اُنھون نے تومان کو خبر کی تومان خود بارگاہ سے اُٹھکر مع سردارون کے باہر آیا صاحب سلامت کے بعد مزاج پرسی کر کے بارگاہ مین لایا بہت عزت سے بٹھایا اُنھون نے کہا کہ بادشاہ کو آپکی تشریف آوری کی خبر بذریعہ ہرکارون کے ہوئی ہم لوگون کو روانہ کیا کہ جاکر لے آؤ بس ہم حاضر ہوئے ہین تشریف لے چلیے دیر نہ فرمائیے بادشاہ منتظر ہون گے یہ سُننا تھا کہ تومان خاوری نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو بس اُسی وقت ہر لشکر مین بندوبست ہوا بس سردار تومان خاوری کو لشکر مع ناموس و لشکر و خزانہ کے داخل شہر ہوا سب اہل شہر کو معلوم ہوا کہ خاور سے لشکر اسلام بھاگ کر آیا ہی کسی کافر نے لشکر کشی کی تھی شکست کھائی بس تومان خاوری شہر کی سیر کرتا ہوا ہمراہ اُن سردارون کے گئے قریب عمارت شاہی کے آیا اُن سردارون نے تومان خاوری سے کہا کہ یہ مکانات آپکے فرودکش ہونے کے لیے بادشاہ نے مقرر فرمائے ہین ان مین ناموس کو فرودکش فرمائیے خزانہ رکھیے اور لشکر کو چھاؤنی مین روانہ فرمائیے بس تومان خاوری نے لشکر کو حکم دیا کہ آپ لوگ جائین چھاؤنی مین اُترین اُدھر تومان نے ناموس کو اُن مکانات مین اُتارا خزانہ ایک مکان مین رکھا اُسپر پہرہ چوکی مقرر کیا آپ سردارون کے ہمراہ طرف دربار کے چلا اُدھر اُن لوگون نے لاکر لشکر خاور کو چھاؤنی مین مقیم کیا اور بندوبست کر کے دربار مین آئے یہان تومان خاوری ہمراہ سردارون کے داخل دربار ہوا یہان سلیمان شاہ ترک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار حاضر تھے جب تومان سامنے پہونچا تومان نے سلیمان شاہ ترک کو سلام کیا باقی اہل دربار نے تومان کو سلام کیا سرداران تومان نے سلیمان شاہ کو سلام کیا ان سب کو اشارہ بیٹھنے کا ہوا سب علی قدر مرتبہ کرسیون پر بیٹھے تومان کو سلیمان شاہ ترک نے دنگل برابر اپنے تخت کے مرحمت کیا تومان خاوری اُس دنگل پر بیٹھا سلیمان شاہ نے حالت دریافت کی تومان نے سب حالات جنگ اور خروج ارزنگ و دیگر حالات اور اپنا ادھر کو مع ناموس و خزانہ آنا طمطراق عیار کا ارزنگ

کو اسیر کرکے لانا اور اُسکا رہا ہونا گوجر کا عیاری کرکے رہا کر لے جانا اور لشکر ارزنگ کا شب خون مارنا
عجب حال بیان کیا جو کہ جلد اول مین اسی دفتر کے یہ حقیر تحریر کر چکا ہے اور ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا پس
جب تومان بیان کر چکا اُس وقت سلیمان شاہ ترک نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین سامان جنگ
کرکے آپ کے ہمراہ چلتا ہون اور اُس کافر کو اس حرکت کی سزا دیتا ہون اگر خداوند کریم نے چاہا تومان
نے جواب دیا کہ خداوند بزرگوار نے اسی سبب سے تو مجکو ادھر روانہ کیا اور اُسی امر کا ابھی قبال رہے کہ
طمطراق نے کہا ہے اگر میرا موقع چلا تو ضرور رہا کرکے لاونگا اُنکو سلیمان شاہ نے کہا کہ اچھا پھر
کہا کہ اسوقت تک آپ لوگ میرے مہمان ہین جب تک کہ آپ یہان سے خاور کی طرف کوچ کرکے نکلے
تومان نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی پس بعد تھوڑی دیر کے سلیمان شاہ نے دربار برخاست کیا
مگر یہ حکم فرمایا کہ سامان سفر جنگ تیار ہو ہم طرف خاور کے براے مقابلہ ارزنگ سفر کرینگے اور
تومان کی دعوت کا سامان مہیا ہو پس سلیمان داخل محل ہوا اور تومان اپنے مقام پر آیا جہان
اترا تھا پس سب مکانات کو آکر خوب آراستہ پایا سب سردار تومان کے بھی اور مکانات مین اترے
دعوت کا سامان ہوا کھانا وغیرہ آیا سب نے کھایا ادھر سردارون نے بادشاہ کا حکم اہل لشکر کو پہونچادیا
وہان سامان ہونے لگا پس راوی نے بیان کیا ہے کہ روز سلیمان شاہ ترک دربار کرتا ہے تومان
دربار مین آتا ہے سلیمان کہتا ہے کہ پریشان نہ ہو تامین چلتا ہون یہان لشکر مین سامان سفر ہو رہا ہے
تومان کو آئے ہوے کوئی پانچ روز گذرے تھے اور ابھی سلیمان نے سفر نہین کیا ہے دربار آراستہ
تھا کہ ہرکارون نے آکر دعاء و ثناے شاہی بجا لاکر مجرا گاہ سے مجرا کرکے عرض کیا کہ ہم غلام اس وقت
براے بالا ودی گئے تھے ہم نے دیکھا کہ صحراے گرداری جب دامن گرد شگاف ہوا اُس گرد سے
بہرام شاہ خاوری مع چار سو سردارون کے پیدا ہوا ہم نے جو بڑھ کر دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ عیار نے بہرام شاہ کو عیاری کرکے رہا کیا اور یہ سب لوگ وہان سے ادھر کو چلے آئے راوی
نے بیان کیا ہے کہ جب طمطراق نے بہرام شاہ کو عیاری کرکے مع سردارون کے رہا کیا پس
اُس وقت بہرام شاہ نے وہان سے طرف ترکستان کے کوچ کیا تھا طمطراق ہمراہ تھا
اور سب سردار بھی ساتھ تھے پس بعد قطع راہ کے یہ یہان آکر پہونچے پس طمطراق کی عیاری کرنے کا
اور رہا کرنے کا اور ان کے ادھر کو روانہ ہونے کا سب حال یہ حقیر جلد اول مین تحریر کر چکا ہے ناظرین
عالی فہم نے ملاحظہ فرمایا ہوگا اور یاد ہوگا کوئی ضرورت یہان تحریر کرنے کی نہین ہے کیونکہ طول ہوگا پس
ہرکارون نے عرض کیا کہ جب ہم نے یہ سُنا فوراً وہان سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوے تاکہ آپ کو
خبر کرین یہ سُننا تھا کہ تومان نے سلیمان شاہ سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو مین والد بزرگوار کا استقبال
کرکے لاؤن اور اُنکی قدم بوسی حاصل کرون سلیمان شاہ نے کہا کہ بسم اللہ پس تومان اپنے
سردارون کو لے کر دربار سے باہر آیا بلکہ کئی سردار سلیمان شاہ نے اپنے بھی ہمراہ کر دیے پس سب
مرکبون پر سوار ہو کر بیرون شہر نکلے تھے کہ پھر اُسی صحراے گرد پیدا ہوئی جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا
تومان خاوری و سردارون نے دیکھا کہ بہرام شاہ آگے آگے اور رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے
طمطراق عیار عقب مین سب سردار جو کہ قید ہوگئے تھے پس جیسے تومان کی نگاہ باپ پر پڑی اور
سب سردارون کی بھی نگاہ بادشاہ پر پڑی مرکبون پر سے اتر پڑے اور پیادہ پا چلے ادھر جب
بہرام نے اپنے فرزند کو اور سب سردارون کو دیکھا پس مرکب روک لیا تومان نے قریب پہونچ کر

مجرا کیا اور رکاب کو بوسہ دیا سب سرداروں نے بھی مجرا کیا پس مرکب پر سے اُتر کر بہرام نے اپنے فرزند کو
گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی جرات اور بہادری کی اور عقل مندی کی سرداروں کے نمک حلالی کی بہت
داد دی اُنھوں نے بھی قدم چومے طمطراق بھی ملا پس توماں کو بہرام نے مرکب پر سوار کیا اور خود
بھی سوار ہوے اور سب کو ہمراہ لیکر ہمراہ توماں کے شہر میں آئے یہاں سلیمان شاہ ترک
انتظار کر رہا تھا اور سب سرداروں کو استقبال کے لیے روانہ کیا تھا وہ سردار راہ میں ملے پس ان سب
کو لے کر دربار میں آگئے باہم بادشاہوں میں صاحب سلامت ہوئی سرداروں نے سلام و مجرا کیا
سلیمان شاہ نے اپنے برابر بہرام کو تخت پر بٹھایا سب سردار بیٹھے جب دربار آراستہ ہو چکا اُس
وقت سلیمان نے کیفیت جنگ اور رہائی دریافت کی پس بہرام نے کہا کہ آپ سے توماں نے تو
عرض کیا ہوگا جواب دیا کہ ہاں مگر آپ بھی بیان فرمائیے پس بہرام نے سب حال بیان کیا اور اپنی
رہائی کی حالت بیان کی اور آنے کی اور ارزنگ کا حسب و نسب بیان کیا اور کہا کہ وہ کم بخت
کہتا ہے کہ میں خدا ہوں میرا دادا لقا دیاپ زہرد مجکو چولہ خدائی دیکے اور چولہ بدل کر طرف آسمان
کے چلے گئے ہیں یہ اُس نے گمراہی اختیار کی میں نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ فتح میری ہو مگر ستارہ برگشتہ
تھا نہ ہوئی اسیر ہو گیا میں نے توماں کو آپ کی خدمت میں روانہ کیا مع ناموس اور خزانہ کے کہ یہ تو
بچے اور یہ بھی خیال تھا کہ جب آپ کو خبر ہوگی آپ ضرور میری کمک فرمائیے گا سلیمان شاہ نے
جواب دیا کہ میں نے تو اقرار کیا تھا کہ میں چلتا ہوں اور لشکر کو سامان سفر و جنگ کا حکم دیا تھا ادھر
سامان سفر و جنگ تیار ہو جاتا میں یہاں سے آپ کے فرزند کو لے کر کوچ کرتا خوب ہوا کہ آپ بھی
تشریف لے آئے دو ایک دن قیام فرمائیے پھر یہاں سے کوچ کر کے نکلیں اُس سے مقابلہ کر کے شکست
دیں گے اگر خداوند کریم کا فضل شامل حال ہوا بہرام نے کہا کہ انشاء اللہ تعالے پس بعد تھوڑی دیر
کے دربار برخاست کیا بہرام شاہ اپنے فرزند کے ہمراہ اُس مقام پر مع سرداروں کے آیا کہ جہاں
اُنکا ناموس اُترا ہوا تھا سرداروں کو مکانات میں فروکش کر کے خود داخل ناموس ہوا پس بادشاہ
کو دیکھکر سب خوش ہوے بہرام شاہ اپنے ناموس سے ملا سب کو خوشی ہوئی سلیمان شاہ کے
یہاں سے سامان دعوت آیا خوب راحت سے وہ دن اور شب بسر کی صبح کو مع سرداروں کے دربار میں
آئے سلیمان شاہ ترک نے بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا دربار آراستہ ہوا سلیمان شاہ نے
کہا کہ آپ اطمینان فرمائیں میں آج کے آٹھویں دن آپ کے ہمراہ لشکر لے کر چلوں گا بہرام شاہ
نے کہا کہ اچھا پس اب ہر روز بہرام شاہ دربار میں آتا ہے اسکو آئے ہوے کوئی چھ روز ہوے تھے
صبح کا وقت تھا دربار آراستہ تھا کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا مجرا کر کے کہ ایک نامہ بر رستم خان بن
گنجاب کا نامہ لے کر آیا ہے مگر کہتا ہے کہ میں خاور سے آیا ہوں بار چاہتا ہے سلیمان شاہ ترک نے
کہا کہ نامہ بر کو بھیج دو درگہ سالار نے جا کر نامہ بر سے کہا کہ جاؤ راوی کہتا ہے کہ یہ وہی نامہ بر ہے جس کو
رستم خان نے نامے لے کر روانہ کیا تھا اُنھیں ناموں میں سے یہ نامہ ہے جو کہ خاور سے چار سو یا ساڑھے
چار سو تحریر کیے گئے تھے پس یہ نامہ بر نامے لے کر ادھر کو آیا تھا جب درگہ سالار نے نامہ بر سے کہا
کہ جائیے طلب کیا ہے پس نامہ بر اندر بارگاہ کے چلا اُدھر سلیمان شاہ ترک نے بہرام شاہ
سے کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ رستم خان نے خاور سے نامہ تحریر کیا یہ خاور میں کیونکر پہونچے
بہرام شاہ نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہے نامہ سے اور نامہ بر کی زبانی سب ظاہر ہوگا ادھر نامہ بر نے

داخل بارگاہ ہوکر بہرام شاہ و سلیمان شاہ ترک کو سلام کیا چوبی کرسی مرحمت ہوئی اُسپر نامہ بر بیٹھا جام مرحمت کیا گیا نامہ بر نے ساقی سے جام لے کر پیا سلیمان شاہ نے کہا کہ کیونکر آنا ہوا اُسنے کہا کہ میں اپنے بادشاہ کا نامہ آپ کے نام لے کر حاضر ہوا ہوں سلیمان شاہ نے کہا کہ لاؤ اُسنے عمامہ سے نامہ نکال کر پیش کیا سلیمان شاہ نے کہا کہ رستم خان بن کنجاب تو باختر میں حکومت کرتے تھے بحکم صاحبقران یہ خاور میں کیونکر پہونچے اور کیونکر یہ نامہ روانہ کیا نامہ بر نے عرض کیا کہ آپ کو نامہ سے ظاہر ہوگا کہا کہ تم بیان کرو تب اُس نے کہا کہ اصل حال یہ ہے کہ خاور پر ارزنگ بن زمرد نے لشکر کشی کی بہرام شاہ خاوری جو کہ یہاں تشریف فرما ہیں اُنھوں نے مقابلہ کیا لشکر نے شکست کھائی نوبان شاہ فرزند بادشاہ ناموس و خزانہ لے کر آپ کی طرف آئے ارزنگ نے شہر پر قبضہ کر لیا تھا عمر طراق نے عیاری سے ارزنگ کو قید کیا تھا وہ فرزند بہرام شاہ کے پاس قید تھا اُسکا عیار رہا کر لایا تھا بہرام شاہ کو اُنکا عیار رہا کر لے گیا پس جسوقت بالکل ارزنگ کا قبضہ خاور پر ہو گیا اُس نے جو شہر کی سیر کی ملک قاسم کے مقبرہ پر پہونچا اُسکو سنگتراشان نے ورغلا کر اس امر پر آمادہ کیا کہ مقبرہ کھود کر گرا دیا جائے وہ اس امر پر آمادہ ہوا اہل شہر بگڑے اسی حالت میں ایک حسین سوداگر ایک تصویر لے کر پہونچا وہ تصویر ملکہ ثریا بے سیم تن ہمشیرہ برجلیس آفتاب پرست کی تھی یہ واقعہ یہ ہے کہ ایک اقلیم ہے خورشید وہاں بہت سے ملک ہیں اُن ملکوں میں ہر مذہب کے لوگ آباد ہیں پس ایک بادشاہ تھا کہ اُس کا نام خورشید شاہ تھا وہ آفتاب پرست تھا اُسکی ایک دختر ہے نام اُسکا بدر سیم تن ہے وہ بہت حسین ہے وہ ہمیشہ کہتی ہے کہ میں خداوند آفتاب پر عاشق ہوں اور خداوند میرے اوپر پس اُس نامہ بر نے سب حال برجلیس کی ولادت اور سب اقلیم کو آفتاب پرست کرنے کا اور جو حسین سوداگر نے رستم خان سے بیان کیا تھا سب بیان کیا پس کہا کہ اُسکی ایک بہن ہے ثریا بے سیمین تن اُسکی تصویر لاکر حسین سوداگر نے ارزنگ کے ہاتھ فروخت کی سو ارزنگ عاشق ہو گیا مقبرہ منہدم کرنے سے باز رہا آکر برجلیس کو نامہ لکھا جب وہاں سے جواب صاف آیا تو ارزنگ اُسی طرف سے ابرار خاوری کو خاور کا حاکم کرکے اور خوب بندوبست کرکے طرف شہر آفتاب نما کے کہ جہاں برجلیس خدائی کرتا ہے روانہ ہو گیا اُسکی بادشاہ یہ خبر ہمارے بادشاہ کو اُسی سوداگر نے آکر دی اور ایک تصویر ملکہ کی دی بادشاہ نے وہ تصویر تو واپس کی اُس سوداگر نے کہا کہ میں نے یہ تدبیر کرکے ارزنگ کو تو اُدھر روانہ کیا اور آپ کو اس حال سے آگاہ کیا پس جاکر وہاں کا بندوبست فرمائیے اور اُس سوداگر نے یہ بھی خبر دی کہ بدیع الملک کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران کیا اور خود طرف کعبہ کے تشریف لے گئے اب بدیع الملک نہ طاق پر تشریف فرما ہیں اُنپر کافروں کی چڑھائی ہے پس یہ خبر سنکے ہمارے بادشاہ لشکر لے کر خاور پر آئے ابرار خاوری کو خبر ہوئی اُس نے آکر قدم بوسی حاصل کی اور کہا کہ ہم سب اہل شہر نے قبضہ کر لیا تھا اور اُسکی اطاعت جان بچانے کو کی تھی چنانچہ جب وہ چلا گیا ہم لوگ پھر اپنے اصلی مذہب پر آگئے تشریف لائیے ابرار خاوری بادشاہ کو لے کر شہر خاور میں آیا بادشاہ نے سب ملک کو اسلام آباد کیا چونکہ زبانی سوداگر کے اور بذریعہ پرچہ اخبار معلوم ہو چکا تھا کہ جناب صاحبقران ہیں اُنپر کفار نے زغہ کیا ہے پس خاور ہی سے ہمارے بادشاہ نے قریب چار سو ساڑھے چار سو کے نامے بنام ممالک اسلام اور حاکمان خدا پرست اور مطیعان صاحبقران و داماد صاحبقران و سرداران صاحبقران

کو تحریر فرمائے اور وہ نامے سب طرف روانہ کیے چنانچہ یہ بھی نامہ انھیں ناموں میں سے ہے اور خود اُسی ابرار خاوری کو حاکم کرکے اور سب بند وبست کرکے باختر کو تشریف لے گئے ہیں نامہ لیکر ادھر آیا یہ دفعہ ہوا اور اس سے ہمارے بادشاہ خاور میں پہونچے بہرام شاہ تو یہ حال سُنکے بہت خوش ہوا کہ میرے شہر سے بلا دفع ہوئی خوب اہل شہر نے تدبیر کی اب میں یہاں سے جاؤں گا اور شہر کا بندوبست کروں گا اب کوئی ضرورت اُنکے کمک کی نہیں ہے یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ سلیمان شاہ نے نامہ دبیر کو دیا اُس نے باواز بلند پڑھنا شروع کیا پہلے اسمیں تعریف خدا اور نعت انبیا تحریر تھی اُس کے بعد تحریر تھا کہ مقام تعجب ہے کہ آپ لوگ ایسے غافل ہوں کہ ایک اہل اسلام پر آفت آئے دوسرا خبر نہ لے باوجودیکہ قربت ہو یہ طریقہ اہل اسلام کا نہیں ہے بلکہ یہ طریقہ ہم کو حمزہ صاحبقران نے تعلیم فرمایا تھا کہ جب سُنو کہ تمہارے برادر ایمانی پر کوئی آفت آگئی ہے تو اُسکی کمک کرو آپ کو یاد ہوگا کہ حمزہ صاحبقران کس قدر مذہب واہل اسلام کا پاس فرماتے تھے اور اُنکی اولاد میں ابھی تک وہی طریقہ جاری ہے اور ہم کو یہ بھی علم تھا ہم پر کیا منحصر ہے سب اہل اسلام کو ہم لوگ تو اُنکی برابری نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ وہ لوگ تو غیر کے لئے اپنی جان نہیں عزیز کرتے ہیں بھلا یہ ہم سے کب ہوگا ہاں اپنے برادران ایمانی کی تو کمک کریں مقام حیف ہے کہ خاور پر اتنا بڑا واقعہ گذرے اور بہرام شاہ شکست کھا کر چلے کفار کا قبضہ ہو اور آپ خبر نہ لیں باوجودے کہ قریب ہیں مجکو خیال فرمایئے کہ جب میں نے سُنا فوراً لشکر لے کر پہونچا اور آپ نے بالکل خبر نہ لی وہ حمیت اسلام کیا ہوئی افسوس یہ دو ایک دم کے نہ ہونے سے یہ بات ہوئی افسوس ہمارے آقا کی اولاد کا مقبرہ کفار کھودنے پر آمادہ ہوں اور ہم کو خبر نہ ہو اور وہ اولاد بھی ایسی کہ جسکے احسان ہم پر ہوں دور کے لوگ تو خبر سُنکے آئیں اور جو قریب ہوں وہ خبر تک نہ لیں خیر یہ تو سب گذر گیا اب سب اہل اسلام کو لازم ہے کہ بدیع الملک نوجوان جو کہ اب صاحبقران ہیں آخر کفار نے نرغہ کیا ہے لہذا اُنکی کمک پر ضرور ہے پس اُنکی کمک کے لیے روانہ ہوں تم بھی لشکر لے کر جاؤ میں تو جاتا ہوں آیندہ تم کو اختیار ہے میں نے آگاہ کردیا والسلام خیر ختام یہ جو مضمون نامہ سُنا سلیمان شاہ ترک بہت شرمندہ ہوا اور کہا کہ جو کچھ تحریر کیا ہے بہت درست تحریر کیا ہے بہت بڑی خرابی ہوئی مگر میں کیا کروں یہ پرچہ نویس نے غلطی کی اُس نے یہ حال نہیں تحریر کیا بہرام شاہ نے کہا کہ خیر وہ تو گذر گیا جو میرے مقدر میں تھا وہ ہوا اب مجکو اجازت دیجیے کہ میں اپنے ملک کو جاؤں اور وہاں کا بندوبست کرکے اور لشکر لے کر طرف نہ طاق کے جاؤں سلیمان شاہ نے کہا کہ میں بھی تو آپ کے ہمراہ چلتا ہوں اب کوئی ضرورت نہیں ہے پس سلیمان شاہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے یہ کہکر اپنے لشکر کے سرداروں سے کہا کہ سب سامان سفر درست ہے انھوں نے عرض کیا کہ جی ہاں کہا کہ پرسوں ہم یہاں سے نہ طاق کو کوچ کرینگے سب تیار رہیں عرض کیا کہ بہت خوب پس سلیمان شاہ نے دربار برخاست کیا سب سرداروں نے آکر بادشاہ کے حکم سے اہل لشکر کو آگاہ کیا لشکر میں تیاری ہونے لگی یہاں بہرام شاہ نے اپنے مقام پر آکر اپنے سرداروں کو حکم تیاری سفر دیا یہاں بھی تیاری ہونے لگی سلیمان شاہ نے اُس نامہ بر کو انعام دے کر رخصت کیا تھا وہ وہاں سے طرف قلعہ قمر بخش کے روانہ ہوا کیونکہ اُس کے پاس نامہ تھا جو کہ بنام حاکم قلعہ قمر بخش تھا پس راوی نے بیان کیا ہے کہ دوسرے دن سلیمان شاہ ترک نے اپنی طرف سے اپنے فرزند کو بادشاہ کیا کہ جسکا نام الماس شاہ تھا اور رعایا کو جمع کرکے اطاعت کا حکم دیا سب نے قبول کیا

اُس کے دوسرے دن سلیمان شاہ پانچ لاکھ سپاہ لے کر طرف نہ طاق کے روانہ ہوا اور بہرام شاہ اُس سے رخصت ہو کر طرف خاور کے مع اپنے سرداروں اور ناموس اور لشکر کے روانہ ہوا سلیمان شاہ تو طرف نہ طاق کے برائے کمک بدیع الملک جاتے ہیں انکا حال بعد تحریر ہوگا بہرام شاہ خاور میں پہونچے ابرار خاوری کو خبر ہوئی وہ انکو استقبال کر کے لے گیا سب اہل شہر خوش ہوئے کہ ہمارا بادشاہ اور شاہزادہ تشریف لایا رعایا بہت شاد ہوگی غم سے آزاد ہوگی ناموس محلات میں اُترے اُنکی زینت ہوگئی در و دیوار خوش ہوگئے مکان مکین کے آنے سے شاد ہوئے بہرام شاہ نے دیوان میں آکر دربار کیا اپنے قدم سے تخت کو رونق بخشی سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے سب نے خوشی کی نذریں دیں بادشاہ نے خوش ہو کر سب کو انعام و خلعت سے سرفراز کیا خوشی کی نوبتیں بجنے لگیں ہر گلی کوچے میں چہل پہل مچ گئی بہرام شاہ نے ابرار سے سب حال دریافت کیا اُس نے کل واقعہ بیان کیا بہرام شاہ نے کل رعایا اور جو سردار اور اہل شہر تھے اُنکی خیر خواہی اور ایمان داری کی بہت تعریف کی اور کہا کہ آپ لوگوں نے بہت جوانمردی اور بہادری کی آپ لوگ بہت ایمان کے پختہ ہیں خدا آپ کے حوصلوں میں برکت عطا کرے یہ کہکر دربار برخاست کیا محل شاہی میں آیا اپنے محل کو دیکھکر بہت خوش ہوا سب شہر کی سیر کی مقبرہ ملک قاسم پر آیا فاتحہ و درود پڑھا مجاوران مقبرہ وغیرہ کو طلب کر کے بہت انعام دیا اور اُنکی بہت تعریف کی پس پھر وہاں سے اپنے محل میں آیا پس پندرہ دن تک اس نے سب شہر کا بندوبست کیا اُس کے بعد لشکر کو سامان سفر سے درست ہونے کا حکم دیا لشکر نے سب سامان درست کیا پس بہرام خاوری نے اپنی طرف سے ابرار خاوری کو حاکم شہر کر کے اور اپنا کل خزانہ اور ناموس و سپاہ اُس کے سپرد کر کے دو لاکھ سپاہ لے کر مع سرداروں اور فرزند کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوا کہ انکا حال بھی وقت پر تحریر کیا جائے گا انشاء اللہ تعالے

اب شمہ حال قلعہ قمر بخش کا سماعت فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب شہریار عالی وقار نے مخمور فیل پیکر کو قتل کر کے اُسکے لشکر کو شکست دی تھی اور سہراب بن لندھور اور سیسائے زنگی بوقت جنگ مغلوبہ پہونچے تھے جب شاہزادے نے حریف کو بھگا دیا تھا اور اپنا خیمہ بیرون قلعہ برپا کیا تھا فیروز بخت حاکم قلعہ نے آکر قدم بوسی حاصل کی تھی شاہزادے نے سہراب سے رستم ثانی کا حال دریافت کیا تھا اُس نے سب واقعہ بیان کیا تھا پس شاہزادہ نے سہراب کو مع لشکر کے اُس مقام پر مقیم کر کے اور قیام کرنے کا حکم دے کر اور اپنی بھاوج ملکہ دوبان کو قلعہ میں مقیم کر کے فقیر ہو کر بوقت شب نکل گیا پس جب صبح کو سب کو معلوم ہوا تھا تو سیارہ ثانی نے بھی فقیری اختیار کی تھی اور پھر سیسائے زنگی لشکر شاہزادے کو لے کر زنگستان چلا گیا تھا سہراب بن لندھور یہاں مقیم تھا دونوں شاہزادوں کا بہت صدمہ تھا مگر کیا کرے خیال کرتا تھا کہ لشکر لے کر کہاں جاؤں میرے آقا کا یہ حکم تھا کہ میرے بھائی شہریار کے پاس رہنا اُنکا یہ حال ہوا اُنھوں نے کوئی حکم مجھکو نہیں دیا یہ بہت پریشان تھا اور یہاں مقیم تھا یہ سب حالات جلد اول میں تحریر ہو چکے ہیں پس ہر روز دربار کرتا تھا وہاں قلعہ میں حاکم قلعہ بہت خاطر سے ملکہ کے ساتھ پیش آتا تھا فیروز بخت قلعہ میں دربار کرتا تھا وہ نامہ جو کہ ترکستان میں نامہ لکھا گیا تھا اور سلیمان شاہ کو نامہ بھیجکر ادھر کو روانہ ہوا تھا راہ طے کر کے جب قریب قلعہ قمر بخش کے پہونچا دیکھا کہ ایک لشکر کثیر گرد قلعہ فروکش ہے علم نشان جا بجا لشکر پر [illegible]

ونعت انبیاے مابسبق تحریر ہے نامہ بر نے خیال کیا دل مین کہ یہ کیا سبب ہے کہ حاکم قلعہ بھی مسلمان اور خدا پرست
ہے اور یہ اہل لشکر بھی پھر کیون قلعہ کا محاصرہ کیے ہوے پڑے ہین اسکو دریافت کرنا ضرور ہے پس جب یہ
لشکر مین آیا تو سمجھا کہ یہ لشکر شاہزادہ رستم ثانی کا ہے ادھر اہل لشکر نے سمجھا کہ یہ شخص باختر کی ہے کوئی مانع
نہ ہوا اس نے دل مین خیال کیا کہ بارگاہ مین چلکر رستم ثانی سے خاور کا واقعہ بیان کرون اور بدیع الملک
کے احوال سے آگاہ کرون تاکہ یہ بھی براے کمک لشکر لے کر جائین اور دریافت کرون کہ آپ یہان کیون مع لشکر
کے فروکش ہین کیا حاکم قلعہ مرتد ہوگیا جو اسکی تنبیہ کے واسطے تشریف لائے ہین پس وہ نامہ بر در بارگاہ پر آیا
یہان بارگاہ مین سہراب بن لندھور مع سرداروں کے بیٹھا ہوا تھا ذکر رستم ثانی پر غاشیہ غم اٹھا
اور سب سردار موجود تھے سلیمان زرنگاری بھی موجود تھا یہ سرداروں سے کہہ رہا تھا کہ اب کیا کیا
جانے شاہزادہ ہم کو جنگی اطاعت کا حکم دے گیا تھا وہ بھی غیب ہو کر چلے گئے اب ہمارا کوئی سرپرست
نہ رہا کیا کرین کیا بدیع الملک کے پاس جائین سلیمان و دیگر سرداروں نے کہا کہ نجومیون کو طلب کر کے
اُن سے زائچہ کرائیے اور دریافت فرمائیے کہ اب ہم سے اور شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین سہراب
نے کہا کہ یہ راے تم نے خوب بتائی پس اُسی وقت نجومیون کو طلب کیا اور اُنسے کہا زائچہ کرو کہ اب ہم سے اور
شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین اور اگر ہوگی تو کہان انھون نے حساب کر کے کہا کہ ملاقات تو ضرور ہوگی
مگر ابھی عرصہ ہے اور جب آپ یہان سے مع لشکر کے سمت مشرق تشریف لے جائیے گا ایک مقام ہے کہ وہان
سب لشکر جمع ہون گے بلکہ کفار سے مقابلہ ہوتا ہوگا وہان شاہزادہ مع خدم و حشم تشریف لائے گا وہان
ملاقات ہوگی اب آپ کو لازم ہے کہ سمت مشرق تشریف لے جائیے یہ جو نجومیون نے حکم لگایا سہراب نے
کہا کہ اچھا اُنکو رخصت کیا اب فکر کرنے لگا کہ سمت مشرق کہان جاؤن کہ اُدھر نامہ بر در بارگاہ پر پہونچا درگہ
سالار نے کہا کہ شاہزادے کو خبر کردو ایک نامہ بر خاور سے درگہ سالار نے یہ نہین کہا کہ شاہزادہ نہین ہے
بس سہراب کو خبر کی کہا نامہ بر آیا ہے رہنے والا تو باختر کا ہے مگر کہتا ہے کہ خاور سے آیا ہون سہراب
نے کہا کہ اندر بھیج دو پس درگہ سالار نے جاکر اُس سے کہا کہ جاؤ وہ بارگاہ مین آیا بارگاہ کو سرداروں سے
آراستہ پایا مگر شاہزادے کو نہ دیکھا حیران ہو ہو کے دیکھنے لگا سہراب بن لندھور نے کہا کہ کیا دیکھتے ہو
جسکی تم کو تلاش ہے وہ شہریار نہین ہے ہان تم بیان کرو کیا ضرورت ہے مین اُنکو سنا دونگا پس اُس نے سہراب
بن لندھور کو سلام کیا اور کہا کہ شاہزادہ کہان تشریف فرما ہے سہراب نے جواب دیا کہ تم حال بیان کرو
کہ کیا ضرورت ہے شاہزادہ تو ایک ضرورت سے کہین تشریف لے گیا ہے ای مرد عزیز تو رہنے والا باختر
کا ہے اور کہتا ہے کہ مین خاور سے آیا ہون یہ تو بیان کر کسکا نامہ لایا ہے کیا بہرام خاوری نے نامہ لکھا ہے
اُسنے کہا کہ جی نہین بلکہ رستم خان بن گنجاب نے نامہ تحریر کیا ہے خاور سے سہراب نے کہا کہ وہ
خاور مین کیونکر گئے اپنا ملک چھوڑ کر کہا کہ یہ نامہ شاہزادے کے نام نہین ہے بلکہ حاکم قلعہ کے نام ہے مین جو
یہان پہونچا مین نے یہ لشکر دیکھا دل مین خیال کیا کہ شاہزادے کو سب حال سے آگاہ کرون اور نامہ بعد اسکے
حاکم قلعہ کو دون سہراب نے کہا کہ حال بیان کرو اُس نے تب تمام حال ابتدا سے روبرو سہراب
کے بیان کیا اور کہا کہ ارزنگ نے خاور پر خروج کیا بہرام نے اُسے شکست کھائی آخر کو اسیر ہوا اُسکا
فرزند تومان ناموس و خزانہ کو لے کر ترکستان کو گیا بہرام کا شیا بہرام شاہ کو بھی رہا کر کے
لے گیا وہان خاور پر ارزنگ نے قبضہ کر لیا مغیرہ شاہزادے ملک قاسم کا چھوڑا ہوا تھا کہ اہل شہر
بگڑ گئے اُسی حالت مین ایک سوداگر پہونچا اُس نے ایک تصویر دی نامہ بر نے کشور آفتاب نما کا

حال بیان کیا اور کہا کہ ارزنگ تصویر ملکہ پر عاشق ہوا مقبرہ کھودنے سے بچا نامہ و پیام ہوئے اُسنے
سخت جواب دیا یہاں سے ارزنگ لشکر کشی کر کے شہر آفتاب نما پر گیا اُس شہر سوداگر نے آکر ہمارے
بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا اور بیان کیا کہ بدیع الملک نہ طاق پر ہیں سمت مشرق اُنپر کفار کی
چڑھائی ہی بس ہمارے بادشاہ حال خاور سُنکے خاور کو گئے وہان کا بندوبست کیا انھین مقام سے
چار سو نامے تحریر کیے سب اہل اسلام کو روانہ کیے اس غرض سے کہ آپ لوگ اپنے اپنے لشکر ہمراہ لیکر
برائے کمک بدیع الملک روانہ ہوجیے کہ یہ وقت اُنپر بہت سخت ہی میرے ہاتھ ایک نامہ بنام
سلیمان شاہ ترک و ایک نامہ بنام حاکم قلعہ قمر بخش و ایک نامہ بنام پریسیا سے فرنگی روانہ
کیا تھا مین نے سلیمان شاہ کو تو نامہ دیا وہان بہرام شاہ بھی تھا بس اپنے ملک کا حال سُنکے
اُسکے دوسرے دن بہرام شاہ زمان سے اپنے ملک کو گیا اور سلیمان شاہ لشکر لیکر طرف
نہ طاق کے روانہ ہوے مین ادھر کو روانہ ہوا بس یہی حال شاہزادے سے کہنا تھا کہ وہ بھی نہ طاق
پر تشریف لے جائین اور بدیع الملک کی کمک کرین مگر اُن سے ملاقات نہ ہوئی نہ قدم بوسی حاصل
ہوئی تب سہراب نے سب حال شاہزادے کے فقیر ہونے کا اپنا ادھر کو آنے کا بیان کیا نامہ بر
نے سُنکے بہت افسوس کیا اور کہا کہ اب کیا ہوتا ہی خیر آپ لوگ بھی لشکر لیکر جائین اور کمک کرین
مین حاکم قلعہ کے پاس نامہ لیکر جاتا ہون اُنکو نامہ دیکر فرنگستان جاؤنگا بس سہراب نے اُسکو
انعام دیکر رخصت کیا وہ قلعہ کی طرف روانہ ہوا داخل قلعہ ہوا یہان سہراب نے سرداروں سے
صلاح کی نجومیون نے بھی کہا ہی کہ سمت مشرق جو جاؤ گے شاہزادے سے ملاقات ہوگی دوسرے
شاہزادہ جنکی اطاعت کا ہم کو حکم دے گیا تھا وہ بھی فقیر ہو کر چلے گئے بس اب ہم کو لازم ہی کہ ہم جاکر
بدیع الملک کی اطاعت تا آنے شاہزادے کے کرین ہمارے نزدیک دونوں ہمارے مالک و آقا
ہین اس تباہ پھرنے سے تو بہتر ہوگا سب نے کہا کہ یہ راے خوب ہی بس سہراب بن لندھور ناہم پیدا
کرکے قلعہ مین آئے اور در دولت ملکہ دوبان پر حاضر ہوے ملکہ سے بذریعہ محلدارنی خبر کرائی ملکہ پس پردہ
تشریف لائی سہراب نے سب حال جو کہ نامہ بر سے سُنا تھا ملکہ سے عرض کیا اور عرض کیا کہ نجومیون نے
بھی خبر دی ہی کہ شاہزادے سے سمت مشرق جو جاؤ گے تو ملاقات ہوگی پس میری راے یہ ہی کہ اس
تباہ پھرنے سے بہتر ہوگا کہ بدیع الملک کے پاس چلین جب ایسے وقت مین پہونچین گے تو اُنکو
بھی ہمارا خیال ہوگا اور شہریار بھی اپنے برادر کا حال سُنکے فقیر ہو کر کسی طرف تشریف لے گئے ہم کو اُنکی
اطاعت کا حکم تھا اب ہم بالکل بے دست و پا ہو گئے بس اس سے بہتر ہوگا تا تشریف لانے
شاہزادے کے بدیع الملک کے پاس رہین اس امر مین آپ کی کیا راے ہی ملکہ نے جواب دیا کہ
بھیا سہراب جو تمھاری راے ہو وہ کرو مین تو بالکل بے دست و پا ہون بالکل میرے حواس درست
نہین ہین اگر تمھاری اور سب سرداروں کی یہ راے ہی تو بسم اللہ کرو مگر اسکا خیال رہے کہ شاہزادہ
ناخوش نہ ہو سہراب نے کہا کہ اگر اس امر سے ناخوش ہون گے تو ہم راضی کرلین گے آپ اطمینان
رکھین پس جب سہراب نے ملکہ کا بھی منشا پایا رخصت ہو کر لشکر مین آیا سب اہل لشکر و سرداروں کو
سفر کے سامان درست کرنے کا حکم دیا یہان قلعہ مین وہ نامہ بر پہونچا اُس نے فیروز بخت کو نامہ
رستم خان کا دیا زبانی بھی سب حال بیان کیا فیروز بخت نے نامہ بر کو انعام دیکر رخصت کیا
وہ تو طرف فرنگستان کے روانہ ہوا اور اپنے لشکر کو فیروز بخت نے یہان سفر تیار کرنے کا حکم دیا

یہان بھی سامان ہونے لگا کہ فیروزبخت کو معلوم ہوا کہ سہراب بن لندھور کا بھی قصد ہی کہ بدیع الملک کی خدمت مین جائین یہ خبر پاکر سہراب سے بھی کہلا بھیجا کہ اگر آپ کا بھی قصد طرف نہ طاق کے جانے کا ہی پس مین بھی اسی طرف کو چلتا ہون ہم اور آپ ہمراہ چلین تو کیا نقصان ہوگا سہراب کے پاس جو یہ پیام پہونچا اس نے کہلا بھیجا کہ بہت مناسب ہی مگر مین تو پرسون یہان سے کوچ کر جاؤنگا ہان اگر وہ بھی پرسون چلین تو کیا مضائقہ ہی پیام بر نے جا کر فیروزبخت سے کہا اُس نے جواب سُنکے کہا کہ کہہ دبہت خوب مین بھی پرسون کوچ کرونگا یہ کہکر اپنے لشکر اور سردارون کو حکم دیا کہ پرسون بوقت سحر تیار رہنا کہ مین مع لشکر کے طرف نہ طاق کے کوچ کرونگا پس جب وہ دن گذرا دوسرا دن آیا اُس دن فیروزبخت نے سب اہل قلعہ کو جمع کیا اور اپنے فرزند جمال بخت کو حاکم قلعہ کیا اور سب کو اُسکی اطاعت کا حکم دیا سب نے قبول کیا پس جب یہ سب بند و بست کر چکا دربار برخاست کیا وہ دن تمام ہوا وہ دن آیا کہ جو سفر کے لیے مقرر ہوا تھا پس فیروزبخت محل سے برآمد ہوا یہان لشکر سب سامان سے درست تھا پس فیروزبخت مع ایک لاکھ سپاہ کے چلا وہان بیرون قلعہ سہراب نے بیدار ہو کر لشکر کو تیاری کا حکم دیا تھا اب قلعہ مین آیا یہان ملکہ سب سامان سفر سے درست بیٹھی تھی انتظار سہراب کا کر رہی تھی کہ سہراب پہونچا ملکہ کو خبر ہوئی پس محافہ مین سوار ہوئی سہراب پائے محافہ پر ہاتھ رکھکر ہمراہ سواری کے چلا اور سب خواصین وغیرہ سوار ہوئین پس ملکہ کی سواری بیرون قلعہ آئی یہان سب لشکر تیار تھا بارگاہین وغیرہ اُونٹون پر بار ہو چکی تھین خزانہ وغیرہ بھی اور سب سردار تیار تھے کہ سہراب مع ملکہ کے آکر پہونچا پس سواری ملکہ کی قلب لشکر مین قائم ہوئی سہراب نے ابھی کوچ کا حکم نہ دیا تھا کہ فیروزبخت بھی مع لشکر کے آپہونچا اور سہراب سے ملا پس دونون لشکر مل کر اور سب کوچ کر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوے کہ اُنکا بھی حال آئندہ تحریر ہوگا اب راوی حال فرنگستان کا تحریر کرتا ہی

اب دو کلمہ داستان حال پریسا ے زنگی و نامہ بر کے پہونچنے مین اور دیگر حالات ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہی کہ جب شہریار عالی وقار فقیر ہو کر شب کو کسی طرف نکل گئے اور پریسا ے زنگی کو صبح کو معلوم ہوا پس بہت صدمہ کیا اور اُسی دن مع لشکر کے کوچ کر کے طرف فرنگستان کے چلا گیا جب فرنگستان مین پہونچا لشکر چھاؤنی مین فروکش ہوا یہ داخل محل ہوا ملکہ خاجرہ بانو دختر صاحبقران ثانی زوجہ شہریار کو طلب کر کے شاہزادے کے حال سے آگاہ کیا ملکہ کو شوہر کا بہت بڑا صدمہ تھا ایک فرزند تھا شہریار عالی وقار کا کہ جسکا سن اُس زمانہ مین کوئی چار یا پانچ برس کا تھا وہ گل گلشن صاحبقرانی بہت حسین اور خوب صورت تھا بالکل مشابہ اپنے جد امجد علم شاہ عالی شان کے تھا وہی زلفین خلیلی رنگ ہاشمی و خال سبز رنگ ہاشمی طبیعت مین اُسی سن مین جوش شجاعت نام اُس گوہر بے بہاے صاحبقرانی کا سکندر رستم خو تھا چونکہ بالکل مشابہت تھا علم شاہ رومی سے بدین سبب یہ نام رکھا گیا تھا وہ شاہزادہ پڑھا کرتا تھا اُس کے لیے معلم دانا اور ہر فن کے اُستاد ملازم تھے ہر روز تعلیم دیا کرتے تھے جب ملکہ خاجرہ بانو کو زبانی پریسا ے فرنگی کے اپنے شوہر کا حال معلوم ہوا تو بہت صدمہ کیا رات دن اسی فکر

مین مبتلا رہتی تھین کہ کیا کرون کہ کچھ حال شوہر کا نہین کھلتا کہ وہ شہریار کس طرف کو فقیر ہو کر نکل گیا اپنے
بھائی کی تلاش مین بس ملکہ اسی فکر مین مبتلا رہتی تھی اور یہی صدمہ آٹھون پہر رہتا تھا یہان پر سیسا فرنگی
ملکہ کی دلجوئی کیا کرتا تھا تاکہ ملکہ کا رنج وغم دفع ہو ملکہ اپنے فرزند کو دیکھکر اپنے رنج وغم کو بہلاتی تھی شاہزادہ
پرورش پا رہا تھا اسکو ایک زمانہ گذرا کہ پرسیسا فرنگی دربار مین بیٹھا تھا سب اہل دربار حاضر دربار تھے
کہ نامہ بر در دولت پر پہونچا درگہ سالار کے ذریعہ سے خبر اپنے آنے کی کرائی پرسیسا نے اسکو دربار مین
طلب کیا نامہ بر نے داخل دربار ہوکر مجرا کیا اُس نے اشارہ کیا یہ مجرا کر کے چوبی کرسی پر بیٹھ گیا روبرو
تخت کے نامہ عمامہ سے نکال کر پیش کیا اور سب حال بیان کیا جو کچھ کہ سلیمان شاہ اور سہراب
بن لندہور نے بیان کیا تھا پرسیسا فرنگی نے نامہ دبیر کو دیا اُس نے پڑھا جب پرسیسا نے
فرنگی مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور زبانی نامہ بر کے سُنا کہ بدیع الملک پر کفار نے لشکر کشی کی ہے اور
بدیع الملک بموجب حکم صاحبقران ثانی برائے قتل آئینہ اندام جادو حاکم طلسم آئینہ نہ طاق
پر تشریف لے گئے ہین وہان کفار سے مقابلہ ہے یہ امر تو پرسیسا نے فرنگی سن چکا تھا کہ صاحبقران
ثانی بعد قتل کرنے زمرد ثانی و تورج بدگوہر کے مع ایک سو چالیس سردارون کے خانہ کعبہ تشریف
لے گئے ہین اور بدیع الملک کو صاحبقران ثالث کے خطاب سے ملقب کیا اور سب لشکر کا
حاکم کیا اب بدیع الملک صاحبقران ہین پس جب نامہ سے رستم خان کے پرسیسا نے
فرنگی کو یہ حال معلوم ہوا کہ کفار نے لشکر کشی کی ہے اور نہ طاق پر مقابلہ ہو رہا ہے بس سب کو کمک
کرنا لازم ہے اس نے بھی خیال کیا کہ لشکر لیکر جانا ضرور ہے ہمارے نزدیک جیسے وہ ویسے یہ بس یہ
سوچ کر اسنے نامہ بر کو انعام دے کر رخصت کیا اور کہا کہ مین لشکر لے کر برائے کمک جاتا ہون اور
سردارون کو تیاری لشکر اور سامان سفر کا حکم دیا دربار برخاست کر کے محل مین آیا ملکہ حاجرہ بانو
کو طلب کر کے سب حال بدیع الملک کا سُنایا اور مضمون نامہ کا سُنایا جو کہ رستم خان نے
تحریر کیا تھا اور کہا کہ میرا قصد ہے کہ آپ بھی میرے ہمراہ چلین تاکہ مجکو آپ کی طرف سے اطمینان رہے
حاجرہ بانو نے آنکھون مین آنسو بھر کر جواب دیا کہ مین نہین جاؤنگی کیونکہ میرا شوہر بدیع الملک
کی صاحبقرانی کے سبب سے ناراض ہو کر اور صدمہ کر کے فقیر ہوا اور لشکر کو ترک کر کے بے سر و پا
کسی طرف کو نکل گیا گو بدیع الملک نے اپنی طبیعت سے صاحبقرانی نہین اختیار کی بلکہ میرے
والد نے انکو صاحبقران کیا اور خود خانہ کعبہ کو گئے وہ صاحبقران تھے بس انکو اختیار تھا جسکو
اس امر کے لائق دیکھا اسکو یہ مرتبہ دیا مگر جب کہ میرا شوہر ناراض ہے تو مین کیونکر خوش ہون اور
اُن کے پاس جاؤن تم جاؤ مجکو یہان رہنے دو پرسیسا نے فرنگی نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ
مین آپ کو یہان چھوڑ کر جاؤن اگر خدانخواستہ کوئی اُفتاد پڑے تو مین کیا منہ آقائے نامدار کو دکھاؤنگا
اگر وہ تشریف رہے اور ضرور تشریف لائین گے یہ بھی کوئی مصلحت خدا ہوگی جو وہ فقیر ہو کر نکل گئے اسی
پردے مین کوئی ملک اسلام آباد ہونے والا ہوگا کہ خداوند کریم نے یہ بات اُن کے دل مین ڈالی بس
اگر وہ آکر یہ سوال کرین کہ ایک میرے ناموس کی تم سے حفاظت نہ ہو سکی تو مین کیا جواب دونگا
بس نہ مین آپ کو یہان چھوڑ جا سکتا ہون نہ یہ امر ممکن ہے کہ بدیع الملک کی کمک کو نہ جاؤن بس
بہتر ہوگا کہ آپ میرے ہمراہ چلین مجکو اس سعادت سے محروم نہ رکھین کہ مین کفار کشی سے محروم
رہون اہل اسلام کی کمک نہ کرون اگر آپ نہ تشریف لے چلینگی تو مین بھی نہ جاؤنگا ملکہ نے جواب دیا

کہ اے پرسیپاسے فرنگی مین تو ہرگز ہرگز بدیع الملک کے لشکر مین نہ جاؤنگی اگر ایسا ہی ہے تو تم مجکو میرے باپ صاحبقران ثانی کے پاس خانہ کعبہ مین پہونچا دو پرسیپاسے فرنگی نے جواب دیا کہ مین آپ کے پہونچانے کو ادہر جاؤن اور وہان جنگ کا خاتمہ ہو جائے تو مجکو کیا فائدہ ہو اور صاحبقران بھی ناراض ہون اور آقائے نامدار بھی ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تم ایک کام کرو کہ میرے ہمراہ کچھ لشکر کرکے مجکو شہر فیروزہ حصار مین فیروزشاہ کے پاس بھیج دو کہ وہ ملک میرے باپ کا فتح کیا ہوا ہے اور فیروزشاہ انکا مطیع ہے اور وہ ملک میرا جائے ولادت ہے مین وہان اپنے فرزند کو لیکر رہونگی جب تم بدیع الملک کے پاس سے واپس ہوکر آؤگے مین پھر یہان چلی آؤنگی مگر مین بدیع الملک کے پاس نہ جاؤنگی اور تم بھی کفار کشی سے نہین محروم رہتے ہو اور وہان کسی امر کا خوف نہین ہے پرسیپاسے فرنگی نے کہا کہ فیروزشاہ بھی تو ضرور کمک کو جائے گا جواب دیا کہ وہ نہین جائے گا جب مین پہونچ جاؤنگی اگر وہ جائے گا بھی تو وہ مقام ایسا نہین ہے کہ کسی قسم کی آفت مین مین مبتلا ہون اور میرا بہت دنون سے دل بھی اُس ملک مین جانے کو چاہتا ہے یہ جو ملکہ نے کہا پرسیپاسے فرنگی نے خیال کیا کہ ملکہ درست کہتی ہے وہ ملک ایسا ہے کہ ہر آفت سے محفوظ ہے پس عرض کیا کہ اگر آپ کی یہ مرضی ہے تو آپ سامان سفر درست فرمائین کل آپ کو روانہ کردونگا اور پرسون خود مع لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہونگا ہان اگر آقائے نامدار ناراض ہون تو آپ انکو سمجھا دیجیے گا ملکہ نے کہا کہ اچھا ملکہ وہان سے اپنے مقام پر آئی خواصون کو حکم دیا کہ سامان سفر کرو ہم کل طرف فیروزہ حصار کے جائینگے پس اسی وقت سے سامان سفر ہونے لگا سب مال و اسباب بندھ گیا اور سب سامان رات بھر مین درست ہو گیا پس صبح کو ملکہ کو پرسیپاسے فرنگی نے محافہ مین سوار کرکے اور سب خواصون کو مع مال و اسباب کے اور شاہزادہ سکندر رستم خو کے بیس ہزار سوار ہمراہ کرکے طرف فیروزہ حصار کے روانہ کیا معلم و اتالیق وہر فن کے استاد شاہزادہ کے ہمراہ گئے بیرون شہر آکر خود پرسیپاسے فرنگی پہونچا گیا ملکہ تو ادہر روانہ ہوئین یہان پرسیپاسے فرنگی نے آکر سامان سفر تیار ہونے کا حکم دیا پس جب سب سامان تیار ہوا دوسرے دن پرسیپاسے فرنگی بھی چار لاکھ فرنگیون سے طبل بجاتا ہوا طرف نہ طاق کے روانہ ہوا اور یہان اپنی طرف سے ایک فرنگی کو جو کہ اُسکا عزیز قریب تھا اور نام اُسکا دلیپاسے فرنگی تھا مقرر کیا اسکا حال آئندہ وقت پر تحریر ہوگا مگر اب راوی حال ملکہ کا تحریر کرتا ہے

دو کلمہ داستان ملکہ و شاہزادہ سکندر رستم خو کے ملاحظہ فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ملکہ مع لشکر کے قطع منازل و طے مراحل کرکے قریب فیروزہ حصار کے پہونچین حاکم فیروزہ حصار فیروزشاہ کو ملکہ کی تشریف آوری کی خبر ہوئی یہ شہر ملکہ کی جائے ولادت ہے پس فیروزشاہ یہ خبر سُنکے بیرون شہر آیا اور ملکہ کو بڑی عزت و آبرو سے لے گیا کے جا کر عمارت شاہی مین اتارا سکندر کی قدم بوسی حاصل کی لشکر ملکہ کو جائے معقول پر فروکش کیا ملکہ سے سبب تشریف آوری کا دریافت کیا ملکہ نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین اس لیے یہان آئی ہون کہ تم میرے باپ کے ملازم ہو جو مین کہونگی تم اُسپر عمل کروگے فیروزشاہ نے کہا کہ آپ کی اطاعت کرنا ہمارا فخر ہے پھر پس ملکہ نے کہا کہ اگر نامہ رستم خان کا تمھارے پاس آئے کہ بدیع الملک کی کمک کو لشکر لے کر جاؤ تو تم نہ جانا کوئی بہانہ کر دینا فیروزشاہ نے کہا کہ بہت خوب پس ملکہ یہان رہنے لگی مگر اپنے شوہر

شہریار عالی وقار کا بڑا صدمہ ہے اور اُنکی مفارقت کا بڑا رنج ہے اُن کے فقیر ہونے کا بہت خیال ہے راوی
نے کہا ہے کہ **فیروز شاہ** کے پاس نامہ **رستم خان بن گنجاب** کا نہین آیا ہے اب اس مقام پر ملکہ یہان
تشریف فرما ہے اور شاہزادہ پرورش پاتا ہے یہان تک کہ شاہزادے نے تمام علم وفضل سے فراغت پائی
فن سپاہ گری سے فارغ ہوا ہر فن مین طاق شہرہ آفاق ہوا حسین بھی ایسا تھا کہ کوئی ہوا سکے برابر
اُس زمانہ مین خوبصورت نہ ہوگا بالکل خصائل شاہزادے کے مثل **علم شاہ** اور **ملک قاسم** کے سے
تھے جو اُن کے زمانہ طفلی مین تھے وہی غصہ وہی بانک پن وہی شجاعت اور بہادری کا طریقہ شاہزادہ
اُس سن مین کسی کو اپنے مقابل نہ جانتا تھا شیر کو زندہ گرفتار کرنے کا قصد رکھتا تھا دیو کو ایک بچہ مور
اور فیل کو پشہ خیال فرماتا تھا اب سن شاہزادے کا کوئی آٹھ برس کا ہوا ہے ملکہ شاہزادے کو دیکھ کر
خوش ہوتی تھی ایک دن کا ذکر ہے کہ ملکہ سے شاہزادے نے دریافت کیا کہ ہم نے آج تک اپنے
والد بزرگوار کو نہین دیکھا جب سے **فرنگستان** سے یہان آئے اور ہم پر یہ حال ظاہر نہین ہوا کہ آپ
فرنگستان سے یہان کیون تشریف لائین یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ رونے لگی اور کہا کہ اے فرزند مین
تم سے کیا بیان کرون کہ کیا مجھ پر آفت آئی تم ابھی بچے ہو تم کو ان باتون سے کیا غرض ومطلب ابھی
تمھارے کھیلنے اور کودنے کے دن ہین جاؤ کھیلو اور کودو ان باتون کو نہ دریافت کرو شاہزادہ نے
جواب دیا کہ اگر آپ نہ بیان فرمایئے گا تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا بس اب میرے لہو ولعب کے دن گذر گئے
ہم اولاد **صاحبقران** ہین ہم کو اپنی فکر کرنا پر ضرور ہے بس تلوار ونیزے سے کھیلنا ہم کو زیبا ہے میدان
وغا ہمارا بازی گاہ ہے شمشیر وتیر ہمارے کھلونے ہین آپ بیان تو کرین کہ کیا آفت آئی اور آپ کیون
یہان تشریف لائین اور ہمارے والد بزرگوار کہان ہین مین اُن کے پاس جاؤن مین بہت دنون سے اسی
فکر مین تھا کہ آپ سے یہ حال دریافت کرون مگر موقع نہ پاتا تھا آج موقع ملا تو دریافت کیا جب شاہزادے
نے بہت اصرار کیا تو ملکہ نے مجبور ہو کر بیان کیا پس **رستم ثانی** کا فقیر ہو کر اُس امر پر لشکر سے
نکلنا کہ مین **بدیع الملک** کی اطاعت نہ کرونگا اپنے لشکر کو شہریار کے پاس روانہ کرنا فیروز بخت
کی عرضی کا آنا کہ ہم پر **مخمور نیل بیلر ارژنگ پرست** نے اور **قہران نوش** نے لشکر کشی کی ہے میری کمک
فرمایئے شہریار کا شکارگاہ سے قلعہ **گوہر بخش** پر جانا یہ حال سُنکے پر سیلاسے فرنگی کا جانا وہان شہریار
کا اسکو قتل کرنا اور قہران سے جنگ مغلوبہ ہونا اُسی حالت جنگ مین سہراب بن لندھور صاحب
جامہ رستم ثانی کا پہونچنا مع لشکر کے شہریار سے ملنا اُس جنگ کا فتح ہونا پس شہریار کا اُن سے
حال دریافت کرنا اُنکا سب حال بیان کرنا شہریار کا یہ حال سُنکے سب کو اُس مقام پر ٹھہرانا اور خود
فقیر بنکر شب کو تلاش مین رستم ثانی کے نکلنا بیان کیا اور پرسیلاسے فرنگی کا لشکر لیکر واپس
آنا اور سب حال سے آگاہ کرنا اپنا رنج وغم مین مبتلا ہونا اُس کے بعد **رستم خان بن گنجاب** کا نامہ
آنا اس غرض سے کہ **بدیع الملک** کی کمک کرو پر سیلاسے فرنگی کا سب حال کہنا اپنا وہان جانے
سے انکار کرنا اور ادھر کوتاہ پر سیلاسے فرنگی کا طرف طاق کے جانا روکر سب بیان کیا اور کہا کہ
یہ آفت ہم پر پڑی ہے یہ تمھارے باپ کا واقعہ ہے وہ تو ہم کو جیتے جی مار گئے ہم کسی طرف کے نہ رہے نانا
تمھارے یعنی **صاحبقران ثانی** خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے اگر وہ یہان ہوتے تو بھی میری زندگی بسر ہو جاتی
مگر خیر خداوند کریم تم کو سلامت رکھے کہ تمھارے سبب سے میری زندگی ہے جب تم کو دیکھ لیتی ہون سب
رنج وصدمہ برطرف ہو جاتا ہے یہ جو سکندر رستم خو نے سُنا ملکہ اپنی مان سے کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا

کہ یہ واقعہ گذرا ہین یہ جانتا تھا کہ والد بزرگوار کسی ملک پر لشکر لیکر گئے ہین اب معلوم ہوا کہ وہ فقیر ہو کر نکل گئے ہین اور آپ اس سبب سے یہان تشریف لائی ہین خیر دیکھا جائے گا یہ کہکر سکندر رستم خو اپنی مان کے پاس سے اُٹھے مگر یہ کہتے ہوے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مین اپنے باپ کی تلاش مین جاؤن مان نے جو سُنا یہ کلمہ آیا کہ مین اسی سبب سے یہ حال نہین کہتی تھی مگر جب تم نے اصرار کیا ناچار کہنا پڑا اے فرزند ابھی تمھارا یہ سن نہین ذرا تم بڑے ہو لو ہان جب جوان ہونا اُسوقت اختیار ہے سکندر رستم خو نے جواب دیا کہ جی ہان ابھی نہین مین نے بات کہی کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ایسا کرون ملکہ نے کہا کہ اے فرزند تم کو اپنی مفارقت کا صدمہ مجکو نہ دینا یہ کہکر گلے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا سکندر رستم خو نے کہا کہ آپ میری طرف سے اطمینان رکھین یہ کہکر اپنے رفیقون مین آگئے اور لہو و لعب مین مصروف ہوے وہ دن تمام ہوا شب کو جب کھانا کھا کر بستر پر آرام کرنے لیٹے تو باپ کا خیال آیا اور خیال کیا کہ اے سکندر رستم خو تم اس قدر کم ہمت اور بیدرد ہو اور دنیا کا خون سفید ہو گیا ہے کہ تمھارے باپ فقیر ہو کر لشکر سے نکل گئے اور آج تک تم نے خبر تک نہ لی کیا حال دنیا کا ہے کہ باپ تو فقیر ہو کر بر صحرا نکل جائے اور چچا اور فرزند باپ کی خبر نہ لے نہ معلوم وہ کس آفت مین مبتلا ہوے ہین تم کو خداوند کریم نے مرد کی صورت بنایا ہے اور ایسے خاندان مین پیدا کیا ہے کہ جہان سب بہادر ہین اور ہر ایک نے نام پیدا کیا اور اپنی شوکت بڑھائی پس اب تمھارا یہ سن نہین ہے کہ تم اپنی عمر کھیل کود مین بسر کرو اور اپنی ترقی اور شوکت بڑھانے کی فکر نہ کرو پس تم کو لازم ہے کہ یہان سے نکل چلو بہت ہو گا مان کو تمھاری بھی جدائی کا صدمہ ہو گا ہونے دو کہان تک مان کے پہلو سے لگے بیٹھے رہو گے مثل لڑکیون کے اور کہان تک خوف کرو گے پس باپ کو تلاش کرو اور اس قدر شوکت پیدا کرو کہ مثل بدیع الملک کے تم بھی جاؤ اپنے کو صاحبقران بناؤ بدیع الملک سے مقابلہ کرو پس جیسے تمھارے باپ و چچا اس حال سے فقیر ہو کر نکل گئے ہین کہ ہم بدیع الملک کی اطاعت نہ کرینگے ویسے تم بھی یہ کرو کہ لشکر جمع کرو ملک گیری کرو کوئی بدیع الملک صاحبقرانی لیکر پیدا نہین ہوے تھے جب انھون نے ہزارون معرکہ سر کیے طلسم فتح کیے لشکر کثیر اُن کے ہمراہ ہو گیا ہزارون پہلوانون کو زیر کیا بہت سے سردار مطیع ہوے پھر تو بہم ہوا میرے باپ و چچا حیثیت بدیع الملک کے برابر رہے جو اُنکے مرتبے تھے وہی اُنکے بھی ہین اس شخص کا پوتا ہون کہ جس نے ہزارون ملک فتح کیے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اور اُسکا پر پوتا ہون کہ جس نے سات برس کے سن مین طلسم افراسیابی فتح کیا اور اٹھارہ روز ترک توسن ملیطاقی کا تعاقب کرکے بارگاہ کیخسروی مین اُسے قتل کیا اور لشکر لقا پر یکہ و تنہا شبخون مارے اور مین اُس شخص کا پر پوتا ہون یعنی علم شاہ رومی کا کہ جنھون نے بارہ برس کے سن مین فیل سفید کو مارا کہ رستم لقب پایا اور یکہ و تنہا فرنگستان مین جا کر کپتان فرنگی کو قتل کیا دو فیل ہندی و قویل ہندی اُنکو کہ جو مثل لندھور کے تھے مع ہاتھیون کے ہاتھون پر اُٹھا کر خندق مین ڈال دیا کہ اُنکو پانی سے پناہ مانگنی دشوار ہوئی موت کے گھاٹ اُترے غرق دریائے فنا ہوے آخر کیا منحصر ہے لندھور ایسے جوان کو مع گرز اور فیل سیمون کے اُٹھا لیا اگر حمزہ صاحبقران نہ آجاتے تو اُنکو بھی مثل قویل ہندی کے موت کے گھاٹ اُتارا تھا پس جب تیرے بزرگ ایسے ہون اور تجھ سے شوکت نہ پیدا کر سکے تو مان کے پہلو مین بیٹھا رہے اب لازم ہے کہ تو بھی یہان سے نکل اور شوکت بہم کر ورنہ اب کسی کو منھ نہ دکھانا سکندر رستم خو نے یہ قصد دل مین کر لیا اور کہا کہ تیرا بھی نام رستم خو ہے پس تو بھی وہی شوکت پیدا کر مثل اپنے باپ دادا کے اور بدیع الملک سے مقابلہ کر تاکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ یہ لڑکا شہریار کا فرزند ایرج نامدار کا نبیرہ

ملک قاسم و علم شاہ کا پرورا ہے جب ایسے ایسے خیال دل میں آئے فوراً خیال کیا کہ اگر یہاں سے کہکر جاؤں گے
تو جانا نہ ملے گا بس اس تاریکی شب میں بدون کہے سنے نکل چلو بصورت فقیرانہ کیونکہ تیرے والد بزرگوار
بھی فقیر ہو کر نکلے ہیں یہ جو دل میں خیال آیا وقت کے منتظر رہے جب دیکھا کہ سب سو گئے سناٹا ہو گیا
فوراً کمند بار گزاشت بام پر آئے جب بستر سے اٹھے تھے سب لباس اتار کر رکھ دیا تھا مگر کرتہ شب خوابی گلے
میں تھا اور ایک تہمت جو کہ رات کو کسی مقام سے بہم کر لی تھی وہ باندھ کر بام پر گئے اور وہاں سے
زیر قصر آئے اور اسی حالت سے ایک طرف کو روانہ ہوئے قریب صبح در شہر پناہ پر پہنچے جلیے پھاٹک کھلا
سب سے پہلے یہی شہر سے نکل کر روانہ ہوئے چونکہ اول تو تاریکی تھی دوسرے انکی حالت بھی دگرگون تھی تہمت
بندھی ہوئی تھی کرتہ گلے میں تھا کوئی کیا پہچانتا بس راوی انکا کچھ حال بیان کرے گا مگر ان کے نکل کر
جانے کی خبر ہونا اور وہاں کا اور رفیقوں کا رنج و غم کرنا اور سب کا مصروف آہ و فغاں ہونا دفتر نیرنگ
قاف میں جو کہ اس دفتر کے بعد تحریر ہوگا بیان کرے گا کیونکہ یہ حالات اسی دفتر سے متعلق ہیں اور سب حال
سکندر رستم خو کا اور انکی شوکت تمامی کا حال اسی دفتر میں تحریر ہوگا اگر جناب منشی صاحب مالک مطبع
نے اسکے ترجمہ کا حکم فرمایا اور آپ لوگوں نے بھی اسکی خواہش کی جب آپ لوگ اس دفتر کو ملاحظہ فرمائیے
تو اسکی داستانوں کا لطف پائیگے خلاصہ یہ کہ سب واقعات اسی دفتر نیرنگ قاف میں تحریر ہوں گے
یہاں اس دفتر میں کچھ حال برائے پتہ سکندر رستم خو کا تحریر ہوتا ہے بس شاہزادے نے اپنی حالت
فقیرانہ بنائی گو کہ نہ راہ سے واقف تھے نہ طریقہ فقیری کے مگر جس طور سے ہوا تبدیل صورت کی اور فقیر بن کر اور
شہر سے نکل کر ایک طرف کو روانہ ہوئے بالکل راہ سے نابلد تھے مگر جوش میں اس امر کے چلے جاتے تھے
کہ کسی طور سے اپنی شوکت بڑھاؤں اور اپنے باپ کو تلاش کروں یہ خیال دل میں کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں
دوپہر دن تک تو راہ صحرا کی بصورت قلندرانہ رہ نورد ہیں تمام جسم پر خاک پڑی ہے وہ خاک اس رخ پر نور پر
یہ معلوم ہوتی ہے کہ گویا نقاب خاکی ہے اس خاک میں وہ چہرہ پر نور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا آفتاب برج خاکی
میں آگیا ہے پس شاہزادہ تباہ و برباد عرق میں از سرتا پا غرق چہرہ بسبب تمازت آفتاب کے سرخ ہو رہا ہے
وہ پھول سے رخسار کہ جن پر کبھی گرمی کی حدت تک نہ پہونچی ہو آخر اس قدر تمازت آفتاب اپنا اثر کرے کہ
وہ مثل گل کے مرجھا جائیں خیر وہ آفتاب حسن و خوبی ایک صحرا میں پہونچا وہ صحرا پر از آب و گیاہ تھا لب
چشمہ بیٹھکر منہ ہاتھ دھویا جو کچھ میوہ اس صحرا میں تھا نوش جان کیا کچھ دیر آرام سے کر پھر راہ لی اسی طور سے
شب کو دوپہر قیام کرتے ہوئے بناس پتی کھاتے ہوئے چلے جاتے ہیں پاؤں میں آبلہ پڑ گئے ہیں خار مغیلاں
تلوؤں کے پار ہو گئے ہیں پاؤں ورم کر آئے ہیں آبلوں سے خون بہتا ہے جب کانٹا نکالا تلوے سے خون
بہکر تمام زمین لعل ہو گئی پاؤں میں دھجیاں بندھی ہوئی ہیں آبلہ اس گوہر آبدار شہریاری پر پھوٹ
پھوٹ کر روتے ہیں برگ شجر جب ہوا چلتی ہے اس کے حال پر کف افسوس ملتے ہیں چہرہ سونولا گیا ہے
جسم پر خاک پڑی ہے مگر وہ رہ نورد بادیہ مصیبت رہروی سے باز نہیں ہے برابر راہ طے کیے جاتا ہے بس
شاہزادے کی غذا بناس پتی ہے اور جہاں پانی مل گیا پی لیا اسی طور سے ایک ماہ تک سرگرداں و پریشان
رہے پس ایک دن ایسے صحرا میں پہونچے کہ جہاں سوائے ریگ کے کسی شے کا نام نہ تھا درخت کا
نشان نہ تھا پانی کا پتہ نہ تھا اس صحرا میں مسافر کو تشنہ لبی سے پناہ ربانی دشوار تھی سوائے خون دل کے
پانی کا نشان نہ تھا نہ کوئی شے قسم غذا سے تھی سوائے لخت جگر یا قرص خورشید کے جانور تک اس صحرا
میں نہ آتے تھے اگر کوئی اجل رسیدہ آگیا تو گرسنگی اور تشنہ لبی سے ہلاک ہو گیا اگر درخت بھی کوئی

نظر آیا تو بالکل مثل بید مجنون کے خشک شاہزادہ اُس صحرا میں رہ نورد تھا حالت یہ تھی کہ شدت دھوپ سے پاؤں زمین پر نہ رکھا جاتا تھا زمین مثل ماہی تابہ کے تپ رہی تھی ہر مرتبہ پاؤں میں چھالے پڑ جاتے تھے ذرہ ریگ انگارے معلوم ہوتے تھے اس قدر گرمی تھی کہ از سر تا پا شاہزادہ پسینہ میں غرق تھا تشنگی کے سبب کم یابی آب کے زبان تالو سے لپٹی جاتی تھی دہان میں کانٹے پڑے ہوئے تھے طاقت ایک طاق ہو گئی تھی پاؤں میں الگ آبلے پڑ گئے تھے یہ حالت تھی کہ کسی مقام پر ناز انور ریگ میں گڑ گئے تھے کسی مقام پر نائمر پس راہ طے کرتے ہوئے سختیاں سفر کی اُٹھاتے ہوئے اُس صحرائے بلا کو طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں پس ایک مقام پر پہونچ کر ایسے بے بس ہوئے کہ اب راہ کا چلنا دشوار ہو گیا گرسنگی نے الگ پریشان کیا تشنگی نے الگ پاؤں نے الگ جواب دیا جب یہ نوبت پہونچی شاہزادے کو یقین مرگ ہو گیا پس اپنے خدا سے دعا کی دعا قبول ہوئی قریب سہ پہر کے وہ صحرا تمام ہوا اور ایک صحرا میں پہونچے جو کہ نمونہ بہشت تھا پانی بھی ملا منہ ہاتھ دھویا زبان کو تر کیا کچھ گھاس پھوس کھایا اب وہاں سے چلے قریب شام ایک شہر پناہ کا پھاٹک دور سے دکھائی دیا انھوں نے اسکو دیکھ کر شکر خدا کیا اس طرف کو متوجہ ہوئے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ چار دیواری اُس شہر کی سنگ مرمر کی ہے اور پھاٹک فولادی ہے پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر داخل شہر ہوئے شہر کو خوب آباد پایا رعایا کو دلشاد ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع تھا سب عورت و مرد کو اُس شہر کے حسین پایا ہر مقام پر گھنٹہ بج رہا تھا بازار میں آراستہ تھیں دوکاندار خوش پوشاک بیٹھے ہوئے تھے خرید و فروخت جاری تھی ہر ایک مرفہ حال تھا جو تھا خوش پوشاک تھا یہ جو شہر میں داخل ہوئے دیکھا کہ ہر گلی کوچہ شہر کا صاف و شفاف ہے عمارت شہر بہت بلند اور پختہ ہے ایسی گنجان آبادی ہے کہ تل رکھنے کی جگہ بسبب عمارت کے نہیں ہے انکو جو اس شہر کے لوگوں نے دیکھا ایک تو کم سن پایا دوسرے حسین و جمیل مگر لباس فقیری ہے پس ان کے گرد سب جمع ہو گئے کوئی کہتا ہے کہ یہ کسی ملک کا شاہزادہ ہے نہ معلوم کیا آفت و بلا نازل ہوئی جو فقیری اختیار کی کوئی بولا کہ بھائی بادشاہ و گدا سب بندے خدا کے ہیں فقیر بھی ایسے ایسے حسین ہوتے ہیں کہ بادشاہ کیا ہونگے پس کیا عجیب ہے جو یہ فقیر حسین ہے ہاں یہ امر ضرور ہے کہ یہ سن و سال ابھی فقیری کے لائق نہ تھا کیونکہ ابھی اُنہنے دنیا کا کیا لطف دیکھا تھا جو فقیر ہو گیا ابھی سبزہ تک تو نمایاں نہیں ہوا ہے ایک نے بڑھ کر پوچھا کہ اے صاحب آپ کا کہاں سے آنا ہوا جواب دیا کہ بابا جہاں سے سب آئے ہیں وہاں سے میں بھی آیا ہوں اُسنے کہا کہ کہاں کا قصد ہے کہا کہ جہاں سب جائینگے وہاں میں بھی جاؤنگا اُس نے کہا کہ آپ کا کیا اسم مبارک ہے جواب دیا بابا اس ملک دنیا کو آوارہ شاہ کہتے ہیں یہ جواب دے کر کہا کہ اس ملک کا کیا نام ہے اور بادشاہ کا اور اہل شہر کا کیا طریقہ ہے اور کوئی سرا بھی ہے اُن لوگوں نے کہا کہ اس شہر کو صندلیہ کہتے ہیں یہاں کے بادشاہ کا نام صندل شاہ فیل زور ہے اور بادشاہ اور کل اہل شہر کا دین آب پرستی ہے ہم سب بندے خداوند آب حیات کے ہیں جب شاہزادے کو معلوم ہوا کہ یہ صندلیہ شہر ہے اور یہاں کے لوگ آب پرست ہیں اور بادشاہ کے بھی نام سے آگاہ ہوئے دریافت کیا کہ یہاں کوئی سرا بھی ہے کہا کہ جی ہاں بہت سرائیں ہیں ایک سرا یہاں سے بہت قریب ہے جواب دیا کہ خیر یہ کہکر سیر کرتے ہوئے بموجب نشان دہی اُن لوگوں کے سرا میں آئے یہ خیال دل میں کر لیا کہ تم اس شہر میں آئے ہو اب بدون اسکو اسلام آباد کیے ہوئے واپس نہ جانا پس اس قصد سے سرا میں آئے یہاں جو پہونچے مسافروں نے جو انکو دیکھا کہا کہ دیکھو کیا خوبصورت یہ فقیر ہے پس انھوں نے ایک کوٹھری

سرا مین بی بھٹیارے نے پوچھا کہ شاہ صاحب کچھ لکھوائیے گا جواب دیا کہ مین کیا لکھواؤنگا میرا خدا مجکو بھیجے گا جب مسافر دن گئے دیکھا کہ اس فقیر نے کچھ نہین لکھوایا ایک نے اُن مین سے آکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یا شاہ صاحب آج اس حقیر کے یہان نان و نمک نوش فرمائیے تاکہ آپ کے اُٹھنے فرمانے سے برکت ہو مینکے شاہزادے نے انکار کیا مگر اُس نے نہ مانا کیونکہ زمانہ سابق مین ہر ادنی و اعلے فقیر کو بہت مانتے تھے معاذ اللہ اسکی خدمت کرنا اور اطاعت کرنے کو اپنی بخشش کا نتیجہ جانتے تھے فقیرون کا مرتبہ پیغمبرون کے مرتبہ سے کم نہین جانتے تھے پس عجز و منت کرکے شاہزادے کو کھانا کھلایا صبح کو دوسرے نے پس شاہزادہ وہان رہنے لگا مگر اس فکر مین ہے کہ کیونکر اس ملک کو اسلام آباد کرون ہر روز اسی فکر مین ہے سہ پہر کو اور صبح کو برائے سیر شہر نکلتا ہے ہر ایک ادنی و اعلی انکی خاطر کرتا ہے اور قدم بوسی حاصل کرتا ہے دکاندار ہر ایک اپنی دکان پر انکو جگہ دیتا ہے مگر یہ اسی فکر مین ہین کہ کسی صورت سے اس ملک کو اسلام آباد کیجیے اور یہان کے بادشاہ کو اپنا مطیع کیجیے ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ موافق دستور کے سہ پہر کو شہر کی سیر کو نکلے تھے اور چوک مین سیر کر رہے تھے کہ یکایک ایک طرف سے شور و غل کی صدا آئی اور جو راہ گیر سڑک پر راستہ چل رہے تھے وہ کنارے کنارے ہو گئے دکاندار اپنی اپنی دکانون پر کھڑے ہو گئے شاہزادے نے دیکھا کہ کوتوال شہر اُس کے ہمراہی پیادے کوتوالی کے سب راہگیرون کو ہٹاتے ہوے اور یہ کہتے ہوے کہ کوئی سر نہ اونچا کرے سواری ملکہ کی آتی ہے نکل گئے شاہزادے نے اہل شہر سے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہ سب لوگ کنارے کنارے ہو گئے اور دکاندار بھی کھڑے ہو گئے مگر سر جھکائے ہوے اور کوتوال بندوبست کرتا ہوا چلا گیا کسکی سواری آتی ہے اُسنے کہا کہ اے شاہ صاحب آگاہ ہو جیے کہ یہان کا جو بادشاہ ہے صندل شاہ اُسکی ایک دختر ہے کہ اُسکا حسن و جمال تمام دنیا مین مثل و نظیر نہین رکھتا ہے ابھی اُسکا سن کوئی چودہ برس کا ہوگا وہ ماہ آسمان شہریاری اپنے کمال کو نہین پہونچی ہے اُسکے حسن و جمال کی کیا تعریف کرون اُس ماہ فلک شہریاری کا نام ملکہ ماہ پارہ ہے واقعی وہ اسم بامسمی ہے ماہ پارہ ہی ہے یہ اُسکی سواری آتی ہے ملکہ اپنے باغ کو جاتی ہے بیرون شہر ملکہ کا باغ ہے یہ ملکہ وہان جاتی ہے اُس باغ کو اگر بہشت برین کہیے تو بجا ہے یہ اُسکی آمد کا بندوبست ہے شاہزادے نے دریافت کیا کہ کیا بادشاہ شہر کی ایک یہی لڑکی ہے کہا کہ نہین ایک لڑکا بھی ہے کہ جو اپنے حسن و جمال اور جوان مردی و شجاعت مین عدیل نہین رکھتا ہے وہ بھی ابھی کم سن ہے بلکہ وہ ولی عہد ہے اُسکا نام مظفر شیر گیر ہے شاہزادے نے اس سن و سال مین ایک دن ایک شیر زندہ شکارگاہ مین پکڑ لیا تھا اُس دن سے شیر گیر لقب ہو گیا وہ شاہزادہ بہت جری اور بہادر ہے یہ جو شاہزادے نے سنا خاموش ہو رہا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا دیکھا کہ آگے آگے سوار تلوارین برہنہ ہاتھ مین لیے چلے آتے ہین اُن کے عقب مین اور جلوس سواری اُسکے بعد دیکھا کہ ایک محافہ طلائی اُسپر الماس کی پچیکاری کی ہوئی کہار وردیان باناتی پہنے ہوے مچھلیان لگی ہوئین وردیون پر کام زردوزی کیا ہوا ہاتھون کارچوبی جوڑے پہنے ہوے طلائی مچھلیان لگی ہوئین سر سے پانون تک جڑاؤ گہنے مین غرق چلی آتی ہین محافہ پر زردوزی پردے جالی لوٹ کے پڑے ہوے اُس کے اندر وہ ماہ پارہ حسن مع اپنی وزیرزادی کے ہمراہ کے بیٹھی ہوئی عقب مین اور محافہ مین خواصین وغیرہ چلی آتی ہین شاہزادہ دیکھ رہا تھا جیسے ہی محافہ شاہزادے کا آیا اور مقابل ہوا ایک مرتبہ ہوا کا جھونکا چلا پردہ محافہ کا بلند ہو گیا ملکہ ماہ پارہ نے پھر اسی طرف

دیکھ رہی تھی اور شاہزادہ بھی اسی طرف دیکھ رہا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ جیسے پردہ ہوا سے بلند
ہوا ایک برق تھی کہ چمک گئی اُدھر ملکہ نے دیکھا کہ ایک جوان کم سن کہ جسکی مسین بھی ابھی تک نہین
نمودار ہین مثل ماہ چہاردہ کے لباس فقیری پہنے کھڑا ہی بھرے بھرے بازو ہین سینہ چوڑا ہی زلفین
دوش پر ہین گو عالم فقیری ہین ہی مگر چہرے سے وہ شان وشوکت آشکار ہی کہ شاہزادہ معلوم
ہوتا ہی مگر عجب حالت سے ہی اسپر بھی حسن چمک رہا ہی چینی بھوین ہین صراحی دار گلا ہی ملکہ نے
جو شاہزادے کو بغور دیکھا ایک تیر عشق تھا کہ قلب کے پار ہوگیا اُدھر شاہزادے نے ملکہ کو بھی خوب سا
دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سراپا حسن وجمال عارض مثل آفتاب کے پیشانی مثل بدر کے
زلفین مثل سنبل کے جوبن کا سینہ پر ابھار بازو مثل بلور کے کلائیون مین چوڑیان وہ گوری گوری
کلائی و سیاہ چوڑی بموجب خوبہ سیہ چوری بدست آن نگارے ÷ بشاخ صندلین پیچیدہ
مارے ÷ دھانی پوشاک پہنے ہوے تھی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دھانون کے کھیت سے آفتاب طلوع
ہو رہا ہی برابر ملکہ کے بزم آرا اُسکی وزیرزادی بیٹھی ہوئی تھی بس جیسے چار نگاہ ملکہ سے اور شاہزادے سے
ہوئی دونو طرف حضرت عشق نے اپنا عمل کیا کشور دل پر سپاہ محبت نے لشکر کشی کی شاہزادہ ملکہ پر اور ملکہ شاہزادے
پر فریفتہ ہو گئے بس فوراً ہوا نے پردے کو پھر گرا دیا پردے کا گرنا تھا کہ ملکہ کے دل پر پہاڑ غم والم کا گرا درد
کرکے دل کو پکڑ لیا اُدھر شاہزادے نے بھی اُف کرکے ہاتھ قلب پر رکھ لیا مگر یہ واقعہ کسی اور نے نہین دیکھا
سواری چند قدم چلی مگر ملکہ کا یہ حال ہی کہ دل مین دعا کر رہی تھی کہ پھر پردہ اُٹھ جائے پھر ویسا ہی جھونکا آئے
پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی کہ شاید پردہ ہٹ گیا ہو شاہزادے کی بھی آنکھ اُسی طرف لگی ہوئی تھی اور دعا
کر رہا ہی کہ ای میرے خدا پھر ویسا ہی جھونکا ہوا کا چلے اور پردہ اُٹھ جائے سو سیر ہین جو پردہ کہین ہٹ جائے ہوا
اور پھر دل سے کہتے ہین کہ او نالائق تو آیا بھی تو کسپر آیا کہ جو شاہزادی ہی اور تو فقیر بھلا تیرا اور اُسکا کیا مقابلہ
ہان جب تجھکو خدا نے کسی قابل کیا تھا وہ زمانہ ہوتا تو زیبا تھا اب یہ امر کیونکر ہوگا بس اسکے فراق مین تڑپ
تڑپ کر مر جاؤ گے اُدھر ملکہ یہ اپنے دل مین کہہ رہی تھی کہ افسوس یہ کم بخت دل آیا ہی تو کسپر آیا کہ جو فقیر ہی یہ
عشق بھی وہ بد بلا ہی اور کیسا کم ظرف ہی ایسے کم ظرفون پر آتا ہی یہ بھی کوئی موقع ہی کہ فقیر پر مین عاشق ہوئی
یہ کہکر پھر دل سے کہا یہ امر کسی پر منحصر نہین ہی دل کا آجانا ہی جسکی صورت دل کو اچھی معلوم ہوئی بس اس مین
اعلیٰ و ادنی کی کوئی تمیز نہین ہی افسوس ہی کہ تیرا دل کسپر آیا کہ جو فقیر ہی اور تو شاہزادی تیرے اور اُسکے
زمین و آسمان کا فرق ہی جو کوئی سُنے گا وہ کہے گا کہ شاہزادی کیسی کم ظرف تھی کہ فقیر پر عاشق ہوئی کسی
شاہزادے و شہریار زادے پر نہ فریفتہ ہوئی مگر مین کیا کرون دل پر کسی کا اختیار نہین ہی اگر ایک جھانک پھر
آجائے بس یہ خیال کرکے دل نے یہ ہرگز گوارا نہ کیا کہ اسکو چھوڑ کر جاؤن بس اپنی وزیرزادی سے کہا کہ جو
کہاریان ہمراہ محافہ ہین اُن سے کہو کہ جو لوگ ہمراہ سواری ہین وہ ان شاہ صاحب کو باغ مین لیتے آئین
ہم انکی دعوت کرینگی فقیرون کی خدمت کرنا باعث برکت اور بخشش ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس
زمانہ مین فقیری کی بہت قدر کی جاتی تھی فقیرون کا درجہ برابر پیغمبرون کے خیال کیا جاتا تھا خصوصاً کفار مین
اُس زمانے کے عورت و مرد سب فقیری کی عزت کرتے کوئی عار نہ تھا چاہے شاہزادی فقیر کو اپنے برابر
بٹھائے کوئی منع نہین کر سکتا تھا یہی ملکہ نے اسی سبب سے وزیرزادی سے کہا کہ کہدو شاہ صاحب کو
ہمراہ باغ مین لیتے آئین بس یہ امر ظاہر تھا کہ کوئی اعتراض نہین کر سکتا تھا کہ شاہزادی فقیر کو اپنے ہمراہ
لے گئی ہی چاہے فقیر جوان ہو چاہے پیر یہ جو ملکہ نے وزیرزادی سے کہا وزیرزادی نے پھر تو ہر ایک سے

ملکہ کا حکم بیان کیا بس اُنھون نے ملکہ کے حکم سے سوارون کو آگاہ کیا بس یہ حکم پاتا تھا کہ سوار طرف شاہزادے
کے چلے شاہزادہ یہان کھڑا ہوا طرف محافہ کے دیکھ رہا تھا کہ سوار قریب آئے اور کہا کہ شاہ صاحب تشریف
لے چلیے ملکہ نے آپ کو باغ مین طلب کیا ہی یہ سُنتا تھا شاہزادے نے جواب دیا کہ مجکو نہین طلب
کیا ہوگا وہ شاہزادی ہی مین فقیر ہون وہ دنیا ساز لوگ بھلا فقیرون کو شاہون سے کیا غرض اور شاہون
کو فقیرون سے کیا مطلب وہ لوگ دنیا کے بادشاہ ہین ہم لوگ آخرت کے وہ صاحب دنیا ہین ہم تارک
دنیا ہمارے اُن کے زمین و آسمان کا فرق ہی مین جاکر کیا کرون ملکہ نے کسی دنیا ساز کو طلب کیا ہوگا تم کو
دھوکا ہوا ہی مین نہ جاؤنگا میرا کیا کام ہی شاہون کی صحبت مین یہ تو کہا مگر دل نے کہا کہ معشوق بلاتا ہی
اور تو نہ جائے مگر مصلحت یہ ہی کہ پہلے انکار کر پھر دیکھا جائیگا جب شاہزادے نے یہ کہا اُن سوارون نے
کہا کہ جی نہین ہم کو دھوکا نہین ہوا ہی آپ ہی کو طلب کیا ہی تشریف لے چلیے پھر شاہزادے نے انکار
کیا اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین آپ ہی کو یاد کیا ہی جب شاہزادے نے دیکھا کہ یہ لوگ اب نہ مانینگے
کہا کہ اچھا چلو تمھارا ہی کہنا کرتا ہون مگر میری اور اُسکی صحبت کا برآنا محال ہی یہ کہکر اُن کے ہمراہ چلے سواری
یہان رُکی ہوئی تھی ملکہ نے کہا تھا کہ جب تک شاہ صاحب نہ آئین اُس وقت تک آگے نہ بڑھے ملکہ نے دیکھا
کہ وہ فقیر ہمراہ سوارون کے چلا آتا ہی راوی نے کہا ہی کہ خود شاہزادے کا جی چاہتا تھا کہ مین اس محافہ کے
ہمراہ جاؤن یہ انکار بغرض دنیاداری کیا تھا اس خیال سے کہ یہ کوئی نہ خیال کرے کہ یہ فقیر اس امر کا
خواستگار تھا جب شاہزادہ قریب محافہ پہونچ لیا ملکہ نے کہا کہ سوارون سے کہو کہ انکو مرکب پر سوار کرین وقت
سے باغ مین لے چلین وزیرزادی نے سوارون سے کہا اُنھون نے شاہ صاحب سے کہا ملکہ کا حکم ہی کہ مرکب
پر سوار ہوکر تشریف لے چلیے جواب دیا کہ ہم فقیر ہین ہم کو مرکب سے اور ترک دنیا سے کیا غرض ہم اسی طور سے
صحرا نوردی کرتے ہین مرکب وغیرہ دنیا سازون کے لیے ہی ہم تارک دنیا ہین ہمارے پاؤن مرکب ہین یہ جو
کہا اُنھون نے ملکہ سے کہا ملکہ نے کہا کہ اچھا جو اُنکی مرضی بس سواری طرف باغ کے روانہ ہوئی شاہزادہ
بھی ہمراہ تھا یہان تک کہ ملکہ باغ مین پہونچی پردہ کرا دیا گیا ملکہ محافہ سے اُتری اور سب خواصین و انیسین
جلیسین بھی اُترین پہرہ وغیرہ در باغ پر مقرر ہوا جو لشکر ہمراہ ملکہ کے آیا تھا وہ زیر باغ فروکش ہوا جب
ملکہ بارہ دری مین پہونچی سب سامان درست ہو چکا تھا اُسوقت ملکہ نے حکم دیا کہ لاؤ اُن شاہ صاحب کو
بس یہ حکم پاکر وزیرزادی نے محلدار سے کہا کہ در باغ پر جاکر کہو کہ جن شاہ صاحب کو ملکہ شہر سے اپنے
ہمراہ لائی ہین اُنکو اندر باغ کے بلا لو غرض وہ محلدار در باغ پر آئی جو وزیرزادی بزم آراسے سُنا تھا
آکر کہا بس سوارون نے عرض کیا کہ شاہ صاحب باغ مین تشریف لے جائیے ملکہ نے طلب فرمایا ہی
شاہزادہ ایک مقام پر بیٹھا ہوا تصور ملکہ مین شعر عاشقانہ پڑھتا تھا یہ شعر ورد زبان تھا شعر مجھے آنا ملے
کیونکر تری صحبت مین جانا نہ ٭ مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ ٭ جب اُن لوگون نے یہ کہا شاہزادے
نے کہا کہ بیکار ہم کو پریشان کر رکھا ہی مین کیون کھڑا ہو گیا تھا جو اس بلا مین مبتلا ہوا اُنھون نے کہا کہ تشریف
لے جائیے بس یہ سُنکے شاہزادہ داخل باغ ہوا باغ کو خوب آراستہ پایا سوارون نے محلدار سے کہا کہ
شاہ صاحب تشریف لاتے ہین جلیسے محلدار کی نگاہ شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا ہے
ابھی تک سبزہ بھی نمودار نہین ہی بھرے بھرے بازو ہین چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی محلدار نے
اپنے دل مین کہا کہ یہ فقیر نہین ہو نہو کوئی شاہزادہ ہی کسی سبب سے اسنے فقیری اختیار کی ہی بس محلدار
دل سے یہ باتین کرتی ہوئی شاہزادے کو ہمراہ لے کر طرف بارہ دری کے چلی شاہزادہ نے باغ کو خوب

سرسبز و شاداب پایا ہر ایک قسم کے گل کا تختہ لگا ہوا تھا نہر جاری تھی اُسکے کنارے طلائی و نقرئی و بلوری گملوں میں چھوٹے چھوٹے پھولوں کے درخت لگے ہوئے وہ گملے رکھے تھے ہر رنگ کی مچھلیاں نہر میں رہتی تھیں فوارہ لگا تھا قفس طائران خوش الحان کے شاخہاے شجر میں لٹکے ہوئے تھے طائر زمزمہ سنجی کر رہے تھے ہری ہری دوب لگی تھی سرخیوں کی پٹریاں بنی ہوئی تھیں بجاے سنگ ریزے کے یاقوت و زمرد کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے وسط باغ میں ایک بارہ دری نقرۂ مصفول کی تھی اُسپر پچکاری الماس و زمرد کی ہوئی نادر کار بیل بوٹے بنے ہوئے تھے روبرو بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا گرد اُس کے کٹہرہ طلائی اُسپر مگیرہ کارچوبی اُسکی چوبیں طلائی جسکی جھالر موتیوں کی اُس چبوترے پر استادہ تھا فرش مخمل کا کیا ہوا بارہ دری کے دروں پر پردے زربفتی پڑے ہوئے تھے یہ جو سامان شاہزادے نے دیکھا دل میں کہا کہ یہ ملکہ بہت خوش قرینہ ہے بس مخلد ار شاہزادے کو لیکر بارہ دری میں آئی شاہزادے نے بارہ دری کو ہر قسم کے شیشہ آلات و چھت و در و دیوار فرش سے آراستہ پایا قد آدم آئینے لگے ہوئے دیکھے تصویریں تمام بارہ دری میں آراستہ تھیں گھڑیاں لگی ہوئی تھیں بس مخلد ار شاہزادے کو لیے کر اُس درجہ میں آئی کہ جہاں ملکہ جلوہ فرما تھی گرد اُسکے اُسکی خواصیں تھیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ ستاروں کے درمیان میں ماہ کامل جلوہ گر ہے مسند زرنگار پر ملکہ بیٹھی ہوئی تھی سب سامان عیش و راحت موجود تھا جب شاہزادہ وہاں پہونچا شعاع نور رخ شاہزادہ سے وہ درجہ روشن ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ آفتاب نکل آیا اب جو خواصوں نے و وزیرزادی نے شاہزادے کو دیکھا ہر ایک باہم چشمک کرنے لگیں کہ یہ فقیر نہیں ہے ضرور کسی ملک کا شاہزادہ ہے کسی سبب سے اس نے فقیری اختیار کی ہے دیکھو تو ہیں کیا صورت ہے اور کیا جمال ہے یہ ضرور کسی پر عاشق ہے چہرے سے آثار عشق ظاہر ہیں یہ اُسی کی محبت میں اور والہ عشق میں فقیر ہو کر نکلا ہے دیکھو آنکھوں سے وحشت پیدا ہے ہم کو تو دال میں کالا معلوم ہوتا ہے ملکہ اس پر عاشق ہوئی ہے اس سبب سے اپنے ہمراہ لائی ہے یہ پردہ خوب ملکہ کے ہاتھ لگی کہ فقیر کی دعوت کر دی کوئی منع بھی نہیں کر سکتا ہے خوب اچھی طرح دعوت ہوگی راوی نے کہا کہ وہ عورتیں تو باہم اشاروں میں یہ باتیں کر رہی تھیں راوی کہتا ہے اُس زمانہ میں ایک تو اس قدر پردہ نہ تھا شاہزادیاں وزیرزادیاں تاجبچیاں مرکبوں پر سوار ہو کر سیر کرتی تھیں شکار کھیلتی تھیں دوسرے فقیروں سے بالکل پردہ نہ تھا پس جیسے شاہزادے پر ملکہ کی نگاہ پڑی ایک مرتبہ بیتاب ہو کر مسند پر سے اُٹھ کھڑی ہوئی کہ خوش آمدی و صفا آوردی یہ مصرع زبان پر تھا ع کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست اور چند قدم بڑھ کر شاہزادے کا ہاتھ پکڑ لیا بس ہاتھ کا پکڑنا تھا کہ اُدھر ملکہ کے دل کو قرار ہوا اِدھر شاہزادے کے دل کو اور اُسی طور سے ہاتھ پکڑے ہوئے مسند پر لائی اور کہا کہ تشریف رکھیے اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے کلبۂ تاریک کو منور فرمایئے شاہزادہ نے جواب دیا کہ ہم درویش اور تارک دنیا ہیں ہم کو مسند اور قالین سے کیا سروکار یہ سب تزک و حشم براے شاہان ذی مرتبہ ہے جو کہ دنیا کو عزیز رکھتے ہیں ہمارے لیے بوریا کافی ہے تم اس مسند پر جلوہ گر ہو میرے لیے بوریا منگا دو ملکہ نے جواب دیا کہ جہاں آپ نے یہ میری خاطر منظور فرمائی اور میرے حال پر مہربانی کی کہ شہر سے یہاں تشریف لائے وہاں یہ بھی مہربانی فرمایئے کہ مسند پر میری خاطر سے جلوہ فرمایئے آپ کی میرے حال پر مہربانی ہوگی یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادہ مسند پر بیٹھ گیا تھا کہ مجکو آپ کی خاطر منظور ہے اور ملکہ سے کہا کہ آپ بھی تشریف رکھیے ملکہ بھی بیٹھ گئی مگر کچھ فرق سے حال یہ ہے کہ وہ شاہزادے کو اور شاہزادہ ملکہ کو دزدیدہ نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں ایک دوسرے کے گلشن جمال سے گل چینی کر رہا ہے ایک مرتبہ ملکہ نے

کہا کہ ای شاہ صاحب آپ کا اسم مبارک کیا ہی اور کدھر سے آنا ہوا اور کتنا عرصہ ہوا تشریف لائے ہوے اور کہان کا قصد ہی جواب دیا کہ ہیرزام آوارہ شاہ ہی اور جہان سے سب آئے ہین وہان سے مین بھی آیا ہون اور بہت عرصہ ہوا آئے ہوے اور جدھر سب کی بازگشت ہی اُسی طرف مین بھی جاؤن گا ملکہ نے کہا کہ یہ مجکو بھی معلوم ہی میرا مطلب یہ ہی کہ اس شہر مین کب تشریف لائے اور کہان تشریف فرما ہوے جواب دیا کہ مجکو یہان آئے ہوئے دس دن ہوے اور سرا مین اُترا ہون یہ سُنکے ملکہ نے خواصون کو حکم دیا کہ شاہ صاحب کی دعوت کا سامان کرو اور کشتی شراب کی کھینچ کر کہا کہ شراب نوش فرمایئے جواب دیا کہ ہم لوگ تارک دنیا ہین ہم کو شراب وکباب سے کیا کام ہان یہ مشغلہ اہل دنیا کا ہی ملکہ نے قصد کیا کہ اصرار کرون چونکہ ملکہ کافرہ تھی بس شہزادہ نے خیال کیا کہ کافر کے یہان کا کھانا پینا حرام ہی اور سب اشیا سوائے خشک چیز کے نجس ہین کہا کہ ای ملکہ اس امر مین اصرار نہ کرنا تمہارا سخن ضائع جائے گا ملکہ نے بھی زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ جانا خاموش ہو رہی اس خیال سے کہ شاید آزردہ ہو جائین اب ملکہ نے کہا کہ ای شاہ صاحب یہ تو فرمایئے کہ آپ نے یہ لباس فقیری اس سن وسال مین کیون اختیار کیا اسکا کیا سبب ہی مجکو تو آپ کے چہرے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ آپ کسی بادشاہ کے شاہزادے ہین آپنے کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہی جواب دیا کہ یہ تیرا خیال خام ہی فقیری ہمارا آبائی طریقہ ہی ہمارے خاندان مین سب فقیر ہوتے آئے ہین وزیرزادی چونکہ بہت چلبلی اور بامذاق تھی بولی کہ مین نہ مانون گی یہ کسی کے ولولہ عشق مین آپ نے فقیری کا بانا لیا ہی انکی تلاش مین فقیر ہوکر نکلے ہین سچ سچ بیان فرمایئے جواب دیا کہ او عورت تو بہت زبان دراز ہی یہ کیا کلام تو نے لیا کیسا عشق اور کیسا ولولہ اور کیسی تلاش ہم لوگ ہان عاشق خدا ہین اُسکے عشق مین ترک دنیا کرتے ہین ہم کیا بندون کا عشق کرین گے ہم لوگ پاک محبت کرتے ہین اب ایسے کلمے زبان پر نہ لانا ملکہ نے اشارے سے منع کیا کہ چپ رہو کیا فائدہ اُدھر وہ سب باہم اشارون مین باتین کر رہی ہین کہ ضرور کوئی شاہزادہ ہی ذرا طرز تقریر اور طریقہ نشست وبرخاست تو دیکھو بھلا یہ طریقہ فقیرون کا کب ہوتا ہی گدا یہ طریقہ کیا جانین یہ تو وہ سب باتین کر رہی ہین ملکہ اپنی طرف اور شاہزادہ اپنی طرف خاموش بیٹھا ہی اور نیچی نیچی نگاہون سے ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہی شاہزادہ جب زیادہ بیقرار ہوتا ہی تو خطاب کرکے کہتا ہی کہ تو بس اس قدر صحبت کو غنیمت جان ورنہ تیری یہ صورت تھی کہ تو یون پہلو بہ پہلو بیٹھتا اور نظارہ جمال جانان کرتا اُدھر ملکہ اپنے دل سے کہتی ہی کہ افسوس کیا کرون کیونکر اسکا حال ظاہر ہو اور اس سے لطف صحبت حاصل ہو میری یہی قدر غنیمت ہی کہ اپنا معشوق سامنے تو بیٹھا ہی مگر یہ کسی پر عاشق ہی اسی کے ولولہ عشق مین اسکا یہ حال ہی افسوس دل میرا اسیر آیا کہ جو دوسری طرف زنہار دل لگا چکا ہی ایسی ایسی باتین ملکہ دل سے کر رہی تھی کہ اتنے عرصہ مین ایک خواص نے لاکر دسترخوان بچھا دیا اب رات ہو گئی ہی تمام بارہ دری مین روشنی ہی بس لاکر ہر قسم کا کھانا اور میوہ ہمسپیر چن دیا اور ملکہ سے عرض کیا کہ خاصہ حاضر ہی بس ملکہ نے شاہ صاحب سے کہا کہ تشریف لیے چلیے کچھ نوش فرمایئے جواب دیا کہ تم جاکر کھاؤ ہم لوگ ترک آب وطعام کیے ہین ہم کو اس سے کیا غرض یہ تمہارے لیے ہی ملکہ نے کہا کہ آپ کو اپنے پیدا کرنے والے کی قسم ہی کچھ ما حضر نوش فرمایئے مین نہ مانونگی جب ملکہ نے بہت اصرار کیا شاہزادہ دسترخوان پر تشریف لایا ملکہ بھی مع وزیرزادی کے آکر بیٹھی بس شاہزادے نے کچھ میوہ خشک اُٹھا کر کھایا ملکہ نے ہر ایک قسم کا کھانا شاہزادے کے روبرو رکھا شاہزادے نے کہا کہ یہ سب تم ہی کھاؤ میری جو غذا تھی مین نے کھا لی

میں ان چیزوں سے محروم ہوں یہ طعام اہل دنیا کے لیے ہی جو تارک دنیا ہیں اُنکو اس سے پرہیز ہی بی
میں نے تمہاری خاطر سے کھایا ورنہ میرا یہ وقت نہیں ہی میں رات دن میں ایک وقت کھاتا ہوں اب
زیادہ اصرار نہ کرو ورنہ ہم کو ناگوار ہوگا ملکہ خاموش ہو رہی وزیرزادی نے ہنس کر کہا معلوم ہوا کہ
انھوں نے کسی کے ولولہ عشق میں ترک لذات کیا ہی بس جب تک وہ نہ ملے گا اُسوقت تک یہ
طعام لذیذ نہ کھائیں گے شاہزادے نے وزیرزادی کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بہت چرب زبان ہی میں نے
منع کیا تو نہیں مانتی ہی اب جو ایسے کلام کرے گی تو جواب سخت پائے گی ملکہ نے پھر منع کیا وزیرزادی
خاموش ہو رہی سب ہاتھ منھ دھوکر آئے مسند پر ملکہ اور شاہزادہ بیٹھا اُس دن صحبت ناچ و رنگ
موقوف رہی دوپہر رات تک ملکہ اور شاہزادہ دونوں بیٹھے رہے اور گل چینی گلشن جمال کیا کیے
جب نصف شب آئی تو شاہزادے نے کہا کہ اب جاتا ہوں تمہاری خاطر ہو گئی ملکہ نے جو یہ سُنا دل
سینہ میں بیقرار ہو گیا کہ یہ گیا اور تو مر گئی کیا تدبیر کروں گو شاہزادے کا خود اس امر کو دل نہ چاہتا تھا
کہ میں یہاں سے جاؤں مگر مصلحت وقت جان کر کہا تھا پس جب ملکہ نے اپنے دل کا یہ حال پایا تو کہا کہ ایک
میری اور عرض ہی اگر قبول ہو تو عرض کروں کہا کہ بیان کرو ملکہ نے کہا کہ میری یہ خواہش ہی کہ جب تک
آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں میرے باغ میں تشریف رکھیے تاکہ میں آپ کی خدمت اچھی طور سے کروں
جواب دیا کہ بس اب کیا ضرورت ہی میں تیرا مہمان ہو چکا اب جاتا ہوں ملکہ نے اور سب نے بہت
اصرار کیا شاہزادے کی خود یہی مرضی تھی یہ جواب دیا کہ تم لوگوں نے ہم کو بہت پریشان کیا ہی خیر اب
تو یہاں آ گیا ہوں تمہارا ناخوش کرنا بھی ہم کو زیبا نہیں ہی بس اُس وقت تک یہاں رہونگا کہ جب تک
تمہاری مرضی نہ ہوگی کہ جاؤ یہ کہکر خاموش ہو رہا پس ملکہ نے ایک کمرے میں سامان راحت برائے
شاہ صاحب مہیا کر دیا پس شاہ صاحب اُس صحبت سے اُٹھکر وہاں آئے یہاں ملکہ نے بھی صحبت
برخاست کی تصور میں اپنے معشوق کے لیٹی کسی طور سے نیند نہیں ہی یہی خیال ہی کہ کیونکر یہ امر ظاہر ہو کہ
یہ کون ہی شاہزادہ تو فرنگی ہی اور کسی کے عشق میں اس نے یہ حال اپنا کیا ہی اُدھر شاہزادہ یہ اپنے
دل سے باتیں کر رہا ہی کہ کیونکر ملکہ کو مسلمان کروں اور اسکو اپنا عشق ظاہر کروں یقین ہی کہ اسی طور
سے تڑپ تڑپ کر تمام ہوں گے بس اُدھر ملکہ نے اور ادھر شاہزادے نے وہ رات تڑپ تڑپ کر
بسر کی نیند کسی کو نہ آئی ہر ایک کو یہی فکر تھی کہ کس طور سے یہ راز ظاہر ہو جب صبح ہوئی ملکہ منھ ہاتھ
دھوکر مسند پر آ کر بیٹھی وزیرزادی سے کہا کہ جاؤ شاہ صاحب کو لے آؤ اگر بیدار ہوے ہوں بس
وزیرزادی نے جا کے دیکھا کہ شاہ صاحب بھی بیٹھے ہوے ہیں کہا کہ چلیے ملکہ نے یاد کیا ہی شاہزادہ
ہمراہ وزیرزادی کے آیا اور آ کر برابر ملکہ کے بیٹھ گیا ملکہ بہت خاطر سے پیش آئی ادھر اُدھر گل چینی
ہونے لگی دونوں خاموش بیٹھے ہیں راوی نے کہا کہ اسی طور سے چند روز گذرے ہیں کہ ایک دوسرے
کو دیکھکر اپنے دل کو قرار دے لیتا تھا مگر بسبب شرم و لحاظ کے اپنا حال نہیں ظاہر کرتا تھا اُدھر
خواصوں اور انیسوں میں یہ چرچا تھا کہ کسی پر ضرور عاشق ہی شاہزادے کا اُس کے عشق میں یہ
حال ہی اور اُسی سبب سے ملکہ کی طرف ملتفت نہیں ہوتا ہی اور ملکہ ضرور اسپر عاشق ہی بس جب
چند دن گذرے اب سب کو اس امر کی پروا جاتی رہی کہ ہم موجود رہیں اور طریقہ دیکھیں کہ کیا
برتاؤ ہوتا ہی جب دیکھا کہ ایک دوسرے سے ملتفت نہیں ہوتا اب کنارہ کشی اُن سب نے اختیار
کی تخلیہ ہونے لگا مگر باہم یہ باتیں ہیں کہ ملکہ کے سبب سے ایک دن ضرور ناک چوٹی کاٹی جائے گی

ہم سے اگر بادشاہ دریافت کرینگے تو ہم اپنے بچانے کو صاف صاف کہدینگے ذرا سی بات کو پوشیدہ نہ کرینگے
ہیں اب جو تخلیہ ہوا سوا ے ملکہ کے اُس دن اُس مقام پر کوئی نہ تھا ملکہ نے کہا کہ ای شاہ صاحب آپ
کو قسم اُسی کی ہے سر عزیز کی کہ جسکو آپ چاہتے ہون اپنے اصلی حال سے آگاہ فرمائیے یہ تو مجھکو بخوبی معلوم
ہی اور میرے اوپر ظاہر ہی کہ آپ فقیر نہیں ہیں کسی ملک کی شاہزادے ہین کسی کے ولولۂ عشق مین آپ نے یہ
کسوت فقیری اختیار کی ہی مجھ سے نہ پوشیدہ فرمائیے میرے دل مضطر کو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے مجھکو اس
در بارے ناکارے رہ فرمائیے جب ملکہ نے اُس طور سے کہا اور اصرار کیا شاہزادے کے بھی دل کو قرار نہ رہا بیتاب
ہو گیا اور کہا کہ اب اپنے حال کو اسپر ظاہر کر دو اور اسکو مسلمان کرو اسکی صحبت سے لطف اُٹھاؤ کہان تک
اسکے فراق مین تڑپا کروگے یہ خیال کر کے کہا کہ ملکہ تم اپنے حواس درست کرو اور وہی تقریر پہلے کی جو سابق
مین کہا کرتا تھا ملکہ سے کی ملکہ نے کہا کہ اس سے کچھ حصول نہیں اس امر سے اطمینان رکھیے کہ مین آپکے راز کو
کسی پر افشا کرون جب ملکہ نے اس طور سے کہا اُس وقت شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ تم نے بہت پریشان کیا
خیر اس امر کا خیال رہے کہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ ہو تم کو مین اپنے حال سے آگاہ کرتا ہون دوسرے یہ امر ہی کہ
اگر مین تم پر اپنا حال ظاہر کرونگا اور جب تم میرے حال سے واقف ہوگی تم کو میرا یہان رہنا ناگوار ہوگا بس
ایک امر ہی کہ جو مین کہون اُسپر تم عمل کرو تو مین اپنا حال ظاہر کرون گو واقف ہون کہ تم میرا حال سُنکے میری
دشمن جانی ہو جاؤگی تم پر کیا منحصر ہی جو سُنیگا وہ دشمن ہوگا مگر مجھکو کچھ خوف نہیں ہی تم نے جو اصرار کیا اس
سبب سے مین حال بیان کرتا ہون ملکہ نے کہا کہ ٹوٹین وہ ہاتھ جو تم پر اُٹھین اور غارت ہون وہ لوگ جو
آپ سے عداوت کرین اس امر سے آپ اطمینان رکھیے کہ کوئی آپکا دشمن نہ ہوگا اور جو آپ فرمائیے گا
اُسپر عمل کرونگی ملکہ نے اپنے دل مین کہا کہ کس امر کے لیے کہیگا اگر کہیگا بھی تو وصل کے لیے یہان خود
اسی امر کی خواہش ہی کہ اس سے وصل حاصل ہو اور اسکا حال ظاہر ہو بس یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے
نے جواب دیا کہ ملکہ آگاہ ہو کہ مین اصل مین شاہزادہ ہون تمہارا اور تمہارے خواصون وغیرہ کا خیال
درست ہی اور خوب پہچانا ہی مگر مین خاندان سے حمزہ صاحبقران کے ہون اور خدا پرست ہون مین نے
جو یہ کہا کہ تم میری دشمن ہو جاؤگی وہ یہ سبب ہی کہ جب تم کو یہ معلوم ہوگا کہ مین خدا پرست ہون اور
تمہارے خداوند کا دشمن ہون تم اور سب میرے دشمن ہونگے اور مین بھی اُن سب کا قاتل ہو جاؤنگا
بدین سبب مین نے ابھی تک سب حال تم سے نہیں بیان کیا تھا آگاہ ہو کہ مین حمزہ صاحبقران کا پوتا
ہون شہریار عالی وقار کا فرزند ہون صاحبقران ثانی کی دختر ملکہ حاجرہ بانو کے بطن سے پیدا ہوا ہون
صاحبقران ثانی کا نواسہ ہون ایرج تاجدار کا پوتا ہون مین خدا پرست ہون میری فقیری کا یہ سبب
ہی کہ میرے باپ و چچا فقیر ہوکر لشکر سے نکل گئے ہین مین کمسن تھا جب کا یہ واقعہ ہی جب مین سن تمیز
کو پہونچا تو مین نے اپنی مان سے سُنا بس خیال کیا کہ تم کسی تدبیر سے اُنکو تلاش کرو اور اپنی شوکت
بڑھاؤ بس مین بھی فقیر ہوکر نکلا یہ سبب ہی میری فقیری کا بس آوارہ پھرتا ہوا اس شہر مین آیا یہان آکر
معلوم ہوا کہ یہ شہر و اہل شہر اور بادشاہ شہر سب آب پرست ہین دل مین خیال ہوا کہ کسی طور سے اس
ملک کو اسلام آباد کرون ان لوگون کو اس گمراہی سے نکالون بس اس خیال سے یہان سے نہ گیا ورنہ
ابتک مین چلا بھی گیا ہوتا اسی فکر مین تھا ہر روز سیر کو نکلا کرتا تھا کہ تمہاری سواری ادھر سے گذری ہوا نے
پردہ اُٹھا دیا مین نے تمکو دیکھا جب سے تمہاری طرف دل مائل ہوا تم نے طلب کیا چلا آیا جب سے یہان آیا ہون
اسی فکر مین تھا کہ کسی طور سے تم کو مسلمان کرون اور یہان کے بادشاہ کو بس میرا یہ واقعہ ہی بس اگر تم کو

میری خاطر منظور ہو تو یہ آب پرستی ترک کرو اور میرے پاس شوق سے رہو اور اگر یہ امر تمہیں منظور ہے تو اب میں جاتا
ہوں تم پر میرا حال ظاہر ہو گیا اب میں یہاں قیام نہیں کر سکتا ہوں پس اس فکر میں جاؤنگا کہ کسی طور سے
یہاں کے بادشاہ کو مسلمان کروں خواہ قتل کروں اور تم کو اپنے قبضہ میں لاؤں ملکہ نے جو یہ سُنا اور سب
حال شاہزادے نے بیان کیا اور شاہزادے کے حال سے آگاہ ہوئی سر جھکا لیا اور اپنے دل سے کہا کہ بڑی
مشکل لاحق ہوئی دل میں آیا تو کس پر کہ جو دشمن ایمان ہے اور جن کو مرنے سے کچھ توقف نہیں ہے اگر مذہب
اُسکا نہیں قبول کرتی ہوں تو مفارقت کا سامنا ہے تڑپ تڑپ کر فراق میں مر جاؤنگی اور اگر مذہب اختیار
کرتی ہوں تو دین آبائی میں فرق آتا ہے کیا کروں عجب کشمکش میں جان پڑی ہے ملکہ فکر کرنے لگی کہ کیا کروں
دل نے کہا کہ بندۂ عشق کو دین و مذہب سے کیا غرض پس جو اپنے معشوق کا دین ہو وہی اختیار کر ادھر
شاہزادے نے چند کلمہ وحدانیت خدا میں بیان کیے اور کہا کہ یہ کیسا تمہارا خدا ہے کہ لوگ اُس سے منہ ہاتھ
دھوتے ہیں زمین پر پھینک دیتے ہیں پس اے ملکہ یہ پانی اور آگ جسکو کہ خداوند کریم نے خلق فرمائے ہیں
یہ سب اُس کے بندے ہیں پس چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ میں بیان کیے ملکہ نے جو زبانی شاہزادے
کے سُنا پس زنگ کفر آئینہ قلب ملکہ پر سے آب تقریر شاہزادے نے دھو دیا اور نور اسلام نے کاشانہ
قلب ملکہ میں اپنا عمل کیا ملکہ نے سر جھکا کر اور شرما کر کہا کہ جو آپ کے مذہب میں آئے وہ کیا کیے پس
شاہزادے نے ملکہ کو کلمہ طیبہ تعلیم کیا ملکہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئی شاہزادہ بہت خوش ہوا
پس ملکہ نے اُس وقت اپنی وزیرزادی اور سب خواصوں کو طلب کیا اور اُن سے سب حال شاہزادے کا
بیان کیا وہ سب باہم اشارے سے کہنے لگیں کہ جو ہم کو خیال تھا وہی ہوا کہ یہ شاہزادہ نکلا اور یہ امر بھی
ضرور ہے کہ ملکہ اسپہ عاشق ہے پس ملکہ نے کہا کہ میں نے تو اس شہریار کا دین اختیار کیا پس جو ہمارا دوست
ہو اور ہم سے الفت رکھتا ہو وہ بھی اس شہریار کا دین اختیار کرے ورنہ میرے پاس سے چلا جائے مجکو کوئی
مطلب یہاں سے ہے نہ باپ سے وہ کافر ہیں اور میں مسلمان یہ کہکر شاہزادے سے کہا کہ اب پھر وہی کلمات
اپنی زبان سے فرمائیے کہ جو آپ نے میرے روبرو فرمائے تھے پس شاہزادے نے وحدانیت خدا میں چند کلمہ
اور چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ میں زبان سے فرمائے پس جس قدر عورتیں اُس باغ میں ملکہ کے ہمراہ
آئی تھیں وہ سب کی سب از سر صدق مسلمان ہوئیں اور سب نے کلمہ طیبہ پڑھا ملکہ نے اُن سب کو اپنے
سر کی قسم دے دی کہ تم اس راز کو افشا نہ کرنا سب نے قسم کھائی پس جب ملکہ کو سب کی طرف سے اطمینان
ہو گیا اُسوقت ملکہ نے کہا کہ اب میں بھی اپنا حال ظاہر کرتی ہوں کہ جب میں تیرے باغ کو آتی تھی تو یہ شہریار
اسی حالت سے کھڑے ہوئے تھے ہوا سے محافہ کا پردہ بلند ہو گیا تھا میری نگاہ جو انپر پڑی پس انکی محبت
نے میرے دل پر اثر کیا دم بھر کی جدائی ناگوار ہوئی اپنے ہمراہ باغ میں لائی جب سے یہاں ہیں مجکو انکی
صورت اور شوکت سے ضرور معلوم تھا کہ شاہزادے نے کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہے میں اسی فکر میں
تھی آخر آج موقع پاکر دریافت کر لیا شکر ہے خداوند کریم کا یہ شوہر مجکو وہ ملا جو کہ عالی خاندان بہادر جری ہمارا
فخر و افتخار ہے سب نے کہا کہ بہت درست ارشاد ہے ہم اُسی وقت سمجھ گئے تھے کہ جب ہم نے دیکھا تھا کہ
ملکہ کا دل انپر آیا ہے اور یہ فقیر نہیں ہیں بلکہ کسی ملک کے شاہزادے ہیں ہمارا قیاس درست ہوا پس
یہ سُنکے ملکہ نے بزم عشرت درست کیے ہونے کا حکم دیا شاہزادے سے کہا کہ تبدیل لباس فرمائیے شاہزادے
نے جواب دیا کہ جب تک میں اپنے والد کو تلاش نہیں کر لیتا ہوں یا اپنی شوکت نہیں بڑھا لیتا ہوں اُس
وقت تک تبدیل لباس نہ کرونگا اس امر میں زیادہ اصرار نہ کر ملکہ نے بھی خیال کیا کہ زیادہ اصرار نہ کرو

ملکہ خاموش ہو رہی بس سب خواصوں وغیرہ نے بزم آراستہ کی سب سامان عیش مہیا کیا بس بزم عشرت آراستہ ہو چلی ملکہ نے جام شراب لبریز کر کے شاہزادے کے روبرو پیش کیا شاہزادے نے ملکہ کے ہاتھ سے لے کر نوش کیا اور اپنے ہاتھ سے جام مملو کر کے ملکہ کو دیا ملکہ نے کہا کہ اُس دن تم نے شراب کیوں نہ پی شاہزادے نے جواب دیا کہ ملکہ جب تک تم کافرہ تھیں اور کافر کی چیز تر مسلمان کو کھانا حرام ہے اسی سبب سے ہم نے آج تک سوائے میوہ کے کوئی چیز تر نہیں کھائی پانی نہر سے پی آیا کہ وہ جاری ہے اب تم مسلمان ہوئیں اور سب تمہاری خواصیں وغیرہ بھی ہیں نے شراب پی اور کھانا بھی کھاؤنگا یہ سُنکے ملکہ خاموش ہو رہی دور شراب چلنے لگا ملکہ نے ارباب نشاط کو طلب کیا وہ سب ساز و سامان سے حاضر ہوئیں ایک مطربہ نے آکر گانا شروع کیا صحبت رقص و سرود برپا ہوئی گانا ہونے لگا شراب ناب پی جانے لگی گزک کے واسطے کباب تھے ملکہ کی وزیرزادی بیٹھی چہولیں کر رہی تھی سب خوش ہو رہے تھے جب دو پہر رات تک یہ صحبت بزم و سرود برپا رہی خاصہ والی نے آکر عرض کیا خاصہ تیار ہے ملکہ مع شاہزادے کے دستر خوان پر تشریف لائی خاصہ سے فراغت کر کے پھر صحبت میں آکر بیٹھے پھر جام شراب گردش میں آیا اب جو دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اور شرم و حجاب درمیان سے اٹھ گیا شہزادہ نے دست شوق کو دراز کیا ملکہ کے نہال سے ثمر آرزو حاصل کرنے لگا خوب زور سے گلے سے لگایا رخسار تابان کے بوسے لینے لگا بعد اسکے شعلہ شوق بلند ہوا ٹانگوں کی قینچیاں بندھ گئیں دست شوق دراز ہو گئے دونوں طرف کے حوصلے دلی نکلنے لگے یہ رنگ جو وزیرزادی اور سب خواصوں نے دیکھا یہاں سے پیشاب وغیرہ کے بہانے سے سرک گئیں تخلیہ ہو گیا اب تو اور زیادہ آرزو پوری ہونے لگی مگر شاہزادے کو اس امر کا خیال ضرور ہے کہ گو یہ مسلمان ہوئی ہے مگر جب تک اسکا باپ مسلمان نہ ہو لے اسوقت تک سوائے پاک محبت کے دوسرے امر کا خیال بھی نہ کرو بس بوسہ بازی میں کوئی مضائقہ نہیں یا وہ قتل ہو جائے بس اُسوقت اسکو اپنے حبالۂ عقد میں لاؤ اس سے وصل حاصل کرو اسوقت اسی امر کو غنیمت جانو تھوڑے عرصہ تک بوس و کنار رہا بعد اُس کے دونوں پلنگ پر آکر لیٹ رہے اُس ہشت وحشت میں جا بجا سے ملکہ کی محرم مسک گئی تھی بس جب پلنگ پر آئے شاہزادہ اپنی کروٹ سے اور ملکہ اپنی کروٹ سے سو رہے صبح کو دونوں اُٹھے اور منہ دھویا خواصان سب کو گمان تھا کہ جو کچھ ہونے والا تھا وہ شب کو ہو گیا ہو گا خوب لذت وصل ملکہ نے حاصل کی ہو گی وزیرزادی تو ایک چالاک ہے اُسکو تاب نہ رہی ملکہ سے تخلیہ میں دریافت کیا کہ رات کو تو خوب آرزوے دلی پوری کی مدت کے بعد مراد بر آئی ذرا کہیے کیا گذری ملکہ نے شرما کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے یہ لوگ مسلمان ہیں اور حمزہ کے خاندان سے ہیں جب تک عقد نہیں کرتے ہیں اُس وقت تک اور کسی بات سے نہیں غرض رکھتے ہیں ہاں بوسہ بازی میں کوئی ہرج نہیں ہے بس جب تک عقد نہ ہوئے گا کبھی ایسا گمان بھی نہ کرنا وزیرزادی خاموش ہو رہی اور سب نے اُس سے دریافت کیا اُسنے وہی واقعہ جو کہ ملکہ نے کہا تھا کہدیا وہ بھی خاموش ہو رہیں بس یہاں ملکہ شاہزادے کے ساتھ عیش و عشرت میں بسر کرتی ہے مگر صحبت پاک ہے اور شاہزادہ اُسی لباس فقیری میں ہے ملکہ جب سے باغ میں آئی ہے محل میں نہیں گئی **صندل شاہ** اسکو عزیز بہت رکھتا ہے اسکا طریقہ تھا کہ جب یہ باغ میں آتی تھی آٹھ روز سے زیادہ نہیں رہتی تھی اور جب یہاں سے جاتی تھی تو باپ کے پاس ضرور جاتی تھی مجرے کو اب اسکو یہاں پندرہ دن ہوئے ہیں کہ یہاں سے نہیں گئی بس **صندل شاہ** کو خیال آیا کہ اب کی جو ملکہ ماہ پارہ میری دختر باغ کو گئی ہے ابھی تک واپس نہیں آئی ہے کیا سبب ہے یہ خیال کر کے خواصان

ملکہ کو طلب کیا چونکہ سب خواصین ہمراہ ملکہ کے گئی ہوئی تھین کوئی نہ حاضر تھی مگر ایک خواص جو کہ سن رسیدہ تھی وہ اُس دن سے جب سے کہ اُس فقیر کو ملکہ لے کر آئی تھی صرف اُس خیال سے چلی آئی تھی کہ یہ فقیر نہین ہے ضرور کسی ملک کا شاہزادہ ہے یہ گل ایک نہ ایک دن کھلے گا اور رنگ لائے گا اُسوقت سوائے ذلت کے کچھ نہ حاصل نہ ہوگا اور بادشاہ کو کیا جواب دیا جائے گا بس ایسی حالت مین جب آبرو کا مقدمہ ہو یہان قیام کرنا بیکار ہے اپنی حفظ آبرو ہر ایک کو لازم ہے اگر تو یہان ہوگی تجھ سے بھی جواب طلب ہوگا کہ تو کیسی بڑی بوڑھی تھی مگر تو نے منع نہ کیا اور ہم کو خبر نہ کی کہ ہم اُسکا تدارک کرتے تو کیا جواب دے گی بس یہان سے چلا جانا بہتر ہے جب مجھ سے سوال ہوگا اُس وقت یہی جواب دینا کہ مین وہان نہین تھی مجکو کیا حال معلوم اگر مین وہان ہوتی تو مجکو کچھ حال معلوم ہوتا اور مین عرض کرتی راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ اُس دن سے یہان تھی آج جو بادشاہ نے خواصان ملکہ کی تلاش کی برائے دریافت حال ملکہ اور کوئی نہ حاضر ہوئی بادشاہ نے حکم دیا کہ محلدار نواب ناظر کو اسی وقت حاضر کرے یہ حکم دیا تھا اور ابھی نواب ناظر حاضر نہین ہوا تھا کہ ایک خواص نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ملکہ کی خواصون مین سے شمسو خواص اپنے بستر پر حاضر ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ ہم نے طلب کیا وہ کیون نہ حاضر ہوئی بلکہ یہ ظاہر کیا گیا کہ کوئی خواص نہین ہے سب ملکہ کے ہمراہ ہین جلد طلب کرو مین اُس سے نہ حاضر ہونے کے سبب کو دریافت کرون اور ملکہ کی حالت کو یہ جو حکم دیا وہ خواص ملکہ کی خواص کے پاس دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ چلو تم کو بادشاہ یاد فرماتے ہین اُس نے کہا کہ مجھ مین حالت نہین ہے کہ مین حاضر حضور ہون بسبب شدت بخار کے آج پندرہ سولہ دن سے بہت بخار ہے یہی عرض کردو اُس نے کہا کہ حکم عالی ہے کہ جس حالت مین ہو حاضر کرو بس جلد چلو ورنہ عتاب سلطانی مین مبتلا ہوگی یہ جو اُسنے کہا یہ تھرّائی ہوئی اور کانپتی ہوئی اُسکے ہمراہ ہوئی اور حاضر ہو کر آداب بجا لائی اور دست بستہ کھڑی ہوئی بادشاہ نے اُسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے شمسو کیا تو نے نہین سنا کہ مین نے ماہ پارہ کی خواصون کو طلب کیا ہے جو تو نہین حاضر ہوئی اور سب نے کہا کہ وہ ملکہ کے ہمراہ ہے اگر سنا تو کیون نہ حاضر ہوئی اسکا بہت جلد جواب دے شمسو نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ خداوند مین آج پندرہ سولہ دن سے بہت شدید تپ مین مبتلا ہون واقعی یہ جو سب نے حضور مین عرض کیا کہ سب خواصین ملکہ کے ہمراہ ہین سچ عرض کیا کیونکہ یہ غلام بھی گئی تھی مگر جب مجکو تپ آگئی تو ملکہ سے اجازت لے کر چلی آئی راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لکاتہ ملکہ ماہ پارہ سے بھی یہی فقرہ کرکے آئی تھی کہ مین آج صبح سے مبتلائے بخار ہو گئی ہون لہذا مین بستر پر جاتی ہون تاکہ کچھ دوا وغیرہ کرون ملکہ نے اجازت دی تھی یہ وہان کا رنگ بے رنگ دیکھکر چلی آئی بس اُس نے عرض کیا کہ مین اُس دن سے ایسی حالت مین مبتلا ہون اسقدر مہلت نہ ملی کہ حاضر حضور ہوتی اور جب سے مین آئی ہون اور اپنے بستر پر پڑی ہون تو اُٹھی بھی نہین ہون کہ جو کوئی مجکو دیکھتا اور میرے حال سے آگاہ ہوتا اور حضور کو خبر کرتا آج صبح کو مین اس قدر ہوشیار ہوئی تھی کہ سوار ہو کر حکیم صاحب کے پاس گئی تھی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ نسخہ اُنھون نے تحریر کیا ہے یہ کہکر ایک نسخہ اُسکے پاس تھا جو کہ کبھی کا لکھا ہوا تھا پیش کیا بس اس سبب سے مجکو آپ کے حکم کی خبر نہ ہوئی اور نہ حاضر ہو سکی ہان جب وہان سے واپس آئی تو محلدار نے مجھ سے کہا کہ تجکو بادشاہ نے طلب کیا ہے اور ہم نے بادشاہ سے عرض کر دیا ہے کہ سب خواصین ہمراہ ملکہ ہین تو کب آئی مین نے یہ سب حال محلدار سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ جا کر عرض

بادشاہ تھیں اور میں نواب ناظر کو لینے جاتی ہوں وہ اُدھر گئیں اور میں اپنے بستر پر گئی کہ ذرا حواس درست ہو لیں
تو حاضر خدمت ہوں کہ یہ خواص پہونچی اور آپ کے حکم سے آگاہ کیا میں فوراً حاضر ہوئی کیا حکم ہوتا ہے کیوں یہ
لونڈی طلب کی گئی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ خیر میں نے سب حال سُن لیا اب تو یہ بیان کر کہ پندرہ دن سے
ماہ پارہ باغ کو گئی تھی وہ میرے سلام کو کیوں نہیں آئی اُسکا مزاج کیسا ہے طبیعت تو اچھی ہے اُس نے کانپ کے
عرض کیا کہ جان کی امان پاؤں تو عرض کروں بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر اُسپر اُسوقت اتنا رعب و داب
شاہی طاری ہوا کہ گو اُسکا قصد تھا کہ میں بیماری کا فقرہ کر کے عرض کر دونگی کہ میں کیا جانوں اور اپنی
جان بچا لونگی مگر نہ پوشیدہ کر سکی صاف مُنہ سے نکل گیا کہ جب تک میں وہاں تھی تب تک ملکہ کا مزاج اچھا تھا
اُسکے بعد کا حال مجھکو نہیں معلوم کہ اُنکا مزاج کیسا ہے میرے خیال میں ایک امر ہے کہ جس دن ملکہ یہاں سے
باغ کو تشریف لیے جاتی تھیں تو اتفاق سے ایک مقام پر پردہ ہودے محافہ کا اُڑ گیا ملکہ نے دیکھا کہ ایک
شاہ صاحب کھڑے ہوئے ہیں چنانچہ ملکہ فقیروں کو بہت دوست رکھتی ہیں اُن شاہ صاحب کو بذریعہ
سواران سواری کے باغ میں طلب کیا اور بہت تکلف سے اُنکی دعوت کی کیا عرض کروں کہ وہ شاہ صاحب
کیسے ہیں اُنکا سن کوئی بارہ تیرہ برس کا ہوگا ابھی بالکل عنفوان شباب ہے سبزہ تک نہیں آغاز ہے چہرہ مثل آفتاب
کے روشن ہے بہت جوان رعنا اور خوبصورت ہیں بس ملکہ اُس دن سے اُنکی دعوت و ضیافت میں مصروف
ہیں جب تک میں آئی تھی وہ تشریف نہیں لے گئے تھے اس عرصہ میں باندی ہو کر چلی آئی پس میرے نزدیک
ابھی وہ تشریف نہ لے گئے ہوں گے اور ملکہ اُنکی مہمانداری میں مصروف ہوں گی اس سبب سے باغ سے
نہیں تشریف لائی ہیں بادشاہ نے یہ واقعہ جو اُس خواص سے سُنا کہ ماہ پارہ نے ایک فقیر جوان کو مہمان کیا ہے اُسکی
خاطر داری میں مصروف ہے اس سبب سے نہیں حاضر ہوئی خیال کیا کہ وہ فقیر کون ہے اور کیسا ہے کہ جس کے
سبب سے یہ میرے پاس نہ آئی بڑا غضب کیا اس نے کہ جوان فقیر کے ہمراہ یہ باغ میں رہی گو فقیر ایسے
نہیں ہوتے ہیں کہ کسی کے ناموس میں رخنہ انداز ہوں اور ہم لوگ فقیروں کو بہت دوست رکھتے ہیں مگر
یہ خواص کہتی ہے کہ وہ بہت خوبصورت ہے اور اسکے طرز تقریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ فقیر نہیں ہے بلکہ شاہزادہ
ہے کسی سبب سے فقیر ہوا ہے بس اس امر کو دریافت کرنا ضرور ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تو اس امر سے
مطمئن رہوں کہ ماہ پارہ نے فقیر کی دعوت کی ہے کیا نقصان ہے وہاں کوئی دوسرا گل شگفتہ ہو اور آبرو برباد ہو
جائے تو بڑی خرابی ہو آج تک پشتہا پشت سے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی کہ جو ہمارے بزرگ انگشت نما
ہوئے ہوں خاقان ہم عصر میں پس اگر کوئی خرابی ہوئی اور میں تمام شاہان ہم عصر میں انگشت نما ہوا اُس
وقت سوائے جان دینے کے کوئی دوسرا امر نہ ہوگا پس اسکا تدارک کرنا ضرور ہے یہ خیال کر کے اپنے دل
میں اُس خواص سے کہا کہ کیوں او کلٹا تو نے اُسی دن کیوں نہ مجھکو اس حال سے آگاہ کیا اور کیوں نہ بیان کیا
اگر میں آج بھی نہ طلب کر کے دریافت کرتا تو تو آج بھی نہ بیان کرتی ہے شرط کہ مجھکو اس جرم کی سزا دوں یہ جو
تو نے خطا کی اور مجھکو اس امر سے نہ آگاہ کیا اور پوشیدہ کیا تو بھی بڑی نکتہ ہے کہ اپنی جنونی اور تو نے جرم کی ہے جو بادشاہ
نے غیض کی حالت میں کہا وہ ڈر گئی گو اُس نے اپنے بری ہونے کے لیے یہ فقرہ کیا تھا اور وہاں سے
چلی آئی تھی اور نہ ظاہر کیا تھا اس خیال سے کہ جب کوئی گل کھلے گا اور میری نوبت آئے گی تو میں یہ عذر کر کے
اپنی جان بچا لونگی کہ میں تو باندی ہو کر چلی آئی تھی مگر کیا کرے کہ اسوقت جو دریافت کیا گیا وہ خیال
نہ رہا صاف صاف مُنہ سے نکل گیا مگر اُسپر بھی یہ فقرہ کیا کہ حضور میں کیا عرض کروں ایسی مجھکو تپ آئی کہ
میں وہاں سے چلی آئی مجھکو اپنے تن بدن کا تو ہوش نہ تھا جس دن سے آئی ہوں آج میری تپ اتری ہے

اور ایسی حالت ہوئی ہی کہ مین بات کرتی ہون مین جب وہان سے چلی تھی تو مین نے خیال کر لیا تھا کہ ضرور حضور سے اس حال کو عرض کرونگی مگر ناچار ہو گئی خطا تو ضرور ہوئی مگر عمداً نہین ہوئی بلکہ سہواً ہوئی پس مین حاضر ہون جو چاہے سزا دیجیے خطاوار ضرور ہون یہ جو بادشاہ نے سُنا اور اُسکی حالت دیکھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتی ہی کیونکہ اُس نے اپنی حالت ہی ایسی بنائی تھی اور دوسرے اُسپر رعب بھی ایسا طاری ہوا کہ اُس سے اور اُسکی حالت خراب ہو گئی تھی کہا کہ خیر اب تو تو نے ایسی خطا کی مین نے معاف کی کیونکہ تو نے عذر معقول کیا اب کبھی ایسی خطا ہوگی تو کبھی معاف نہ کرونگا اور کوئی عذر نہ سُنونگا یہ تقریر ہو رہی تھی کہ نواب ناظر حاضر ہوا اور اس نے آکر مجرا کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسی وقت کسی خواجہ سرا کو طرف باغ ملکہ کے روانہ کرو کہ وہ جاکر ملکہ ماہ پارہ میری دختر سے میری طرف سے کہے کہ تم کو بادشاہ نے یاد کیا ہی تم جس دن سے ہم سے اجازت لیکر باغ کو گئی ہو اُس دن سے نہ تم ہمارے سلام کو آئین نہ اپنے مزاج کی کیفیت عرض کرا بھیجی پس اسیوقت حاضر ہو کہ ہمارا تم کو دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی اور جو خواجہ سرا جائے اُس سے یہ کہدینا کہ وہ خود ملکہ کے پاس جاکر یہ پیام بیان کرے اور دیکھے کہ ملکہ کس شغل مین ہی اور ابھی اپنے ہمراہ لائے دیر نہ لگائے یہ جو حکم دیا اُسی وقت نواب ناظر نے ایک خواجہ سرا کو جو کہ قدیمی تھا اور جہان دیدہ تھا طرف باغ کے پیام بادشاہ کا دے کر روانہ کیا اور خود حاضر خدمت رہا وہ خواجہ سرا اُدھر کو روانہ ہوا یہان بادشاہ اس انتظار مین ہی کہ خواجہ سرا گیا ہی ماہ پارہ آتی ہی یہ تو دختر کے انتظار مین بیٹھا ہی اور خواجہ سرا طرف باغ کے راہی ہوا ہی وہان باغ مین محفل عیش برپا ہی ناچ و گانا ہو رہا ہی ساغر بادہ گلگون چل رہا ہی شاہزادہ لب ہاے ملکہ کے بوسے بجاے گزک لے رہا ہی صحبت بے تکلف ہی گلون مین ہاتھ پڑے ہین ٹانگون کی قینچیان بندھی ہوئی ہین کسی امر کا خوف نہین ہی سب اس راز سے آگاہ ہین مگر صحبت پاکبازانہ ہی اور کوئی امر خلاف طریقہ اہل اسلام وقوع مین نہین آیا ہی جیسے ملکہ محل سے آئی تھی اُسی طور سے ہی ابھی تک کوئی دوسرا امر نہین ہوا ہی وہ گوہر ناسفتہ ابھی تک سفتہ نہین ہوا ہی ہان بوسہ و کنار کا تو ذکر نہین ہی یہ تو ہمہ وقت ہی اسکا کوئی نقصان بھی نہین ہی مگر ابھی تک شاہزادہ نے ملکہ کو دوسری قسم سے ہاتھ تو نہین لگایا ہی صرف اس خیال سے کہ جب تک اسکا باپ اور دیگر عزیز قریب مسلمان نہ ہولین اور وہ اپنی خوشی سے اسکا عقد میرے ساتھ نہ کر دین اُسوقت تک دوسرا امر نہ ہو گو یہ خود عاقلہ و بالغہ ہی مگر اُنکی بھی اجازت پر ضرور ہی یا وہ قتل ہو لین اگر دائرہ اسلام مین نہ آئینگے تو ضرور قتل ہونگے اُسوقت ملکہ صاحب اختیار ہوگی تب عقد کرنا اور ہم بستر ہونا کوئی نقصان نہین ہی ابھی ناجائز ہی گو طبیعت ہر مرتبہ رغبت دلاتی ہی اور شیطان ورغلاتا ہی مگر شاہزادہ طبیعت پر جبر کرتا ہی اور اسکو ہر طرف سے لعن و نفرین کرکے روکتا ہی پس راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو صحبت بے تکلفی ہی عاشق و معشوق باہم بیٹھے ہوے اختلاط کر رہے ہین اور ایک دوسرے کے ہم بغل ہونے سے خوش ہی صداے خنفتا و بلند ہی جام مے چل رہا ہی نغمہ کا سرور ہی دل کو خوشی کا وفور ہی یہان صحبت کا رنگ جما ہوا ہی کہ وہان در باغ پر خواجہ سرا آکر پہونچا جیسے محلدار نے ورود خواجہ سرا کو آتے ہوے دیکھا اور پہچانا کہ یہ تو خاص شاہی خواجہ سرا ہی پس وہ وہان سے یہ خیال کرکے فوراً طرف بارہ دری کے چلی کہ ملکہ کو خواجہ سرا کے آنے سے آگاہ کرون کیونکہ وہ تو اس حال سے آگاہ تھی کہ یہان یہ رنگ ہی اور اس قسم کی صحبت ہمہ وقت آراستہ رہتی ہی اور ملکہ اس شغل مین مصروف ہی اگر مین نہ آگاہ کرونگی اور خواجہ سرا دیکھ لے گا تو جاکر بادشاہ سے عرض کرے گا پس بادشاہ سُنکے نہ معلوم ملکہ کا کیا حال کرے اور ہم لوگون سے کس طور سے پیش آئے پس آگاہ کرنا بہ ضرور ہی یہ خیال

اپنے دل میں کر کے دوڑی ہوئی چلی ایسی بدحواس تھی کہ سر پریشان ہوائیاں اڑتی ہوئی پائیچے
چھوٹے ہوئے پسینہ میں غرق آکر روبرو ملکہ کے حیران ہو کر کھڑی ہو گئی یہاں وہ صحبت برپا تھی کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے
کسی امر کا خوف نہ تھا یہ جو اس حالت سے آکر کھڑی ہوئی ملکہ اور سب حاضرین جلسہ کی اسکی صورت دیکھ کر
حواس جاتے رہے ملکہ کے ہاتھ میں جام مے تھا اور شاہزادے کو دے رہی تھی ایسی بدحواس ہوئی کہ ہاتھ سے
چھوٹ گیا اور سب شراب گر پڑی شاہزادے نے ملکہ کے رخسار کا بوسہ لے کر کہا کہ اے ملکہ کیوں اسوقت
طبیعت کیسی ہے اور کیوں اس قدر پریشان ہوئیں کہ شراب گرا دی ملکہ نے ہوش درست کر کے کہا کہ کچھ نہیں میں نے
جو مخلدار کو بدحواس پایا تو میرے بھی حواس جاتے رہے کچھ خیال نہ رہا یہ ملکہ نے شاہزادے سے کہا ادھر
وزیرزادی نے مخلدار کو بدحواس دیکھکر کہا کہ کیوں بوا تم اس وقت اس قدر بدحواس کیوں ہو کچھ بیان تو کرو
کہ اس حالت تباہ سے کیوں آئی ہو خیر تو ہے یہ جو وزیرزادی نے کہا تو مخلدار نے عرض کیا کہ خیر کہاں اب
ہم سب قتل ہوئے ناک چوٹی کٹی آبرو گئی ہم نے اپنی جانیں اور آبرو سب ملکہ پر نثار کی غضب ہو گیا کہ خاص
بادشاہی خواجہ سرا ملکہ کے باغ کی طرف چلا آتا ہے ضرور بادشاہ کے حکم سے آتا ہے چونکہ میں تو دن رات
در باغ پر بیٹھی رہتی ہوں اور دیکھا کرتی ہوں کہ کوئی ملازم شاہی تو نہیں آتا ہے کیونکہ میں تو یہاں کے
حال سے اور یہاں کی صحبت سے واقف ہوں بس اسی خیال سے کہ اگر کوئی آئے تو میں ملکہ کو آگاہ کروں
بس جو خیال تھا وہی ہوا بس جب میں نے دور سے اسکو آتے ہوئے دیکھا اور یہاں کی صحبت کا خیال
کیا فوراً وہاں سے بھاگی کہ خبر کروں یہاں آکر پہونچی یقین ہے کہ وہ باغ میں آ گیا ہو یہ جو مخلدار نے کہا سب کے حواس
جاتے رہے ملکہ تو شاہزادہ کے پہلو سے ہٹ کر الگ بیٹھ گئی کشتیاں شراب وکباب کی اٹھا کر الگ
رکھ دی گئیں طائفوں کو برخاست کر دیا ملکہ مودب ہو کر بیٹھی شاہزادہ تو لباس فقیری زیب تن کیے
ہوئے تھا اسی طور سے بے خوف مسند پر بیٹھا رہا سب خواصیں حاضر رہیں اب صحبت کا اور رنگ ہو گیا وہ
بے تکلفی جاتی رہی شاہزادے کو یہ امر نہایت ناگوار ہوا مگر بمصلحت خاموش رہا یہاں تھوڑے عرصہ میں
یہ سب بند وبست ہو گیا مخلدار سامنے کھڑی تھی یہ امر مخلدار نے عرض کیا تھا کہ میں اس سبب سے خبر کرنے
آئی تھی کہ وہ اگر اس صحبت کو آکر دیکھ لے گا اور جا کر بادشاہ سے سب حال بیان کرے گا ہم سب پر آفت
آنے کی ناک چوٹی کاٹی جائے گی اگر خبر کروں شاید کوئی بند وبست ہو جائے خیر میرے خیال کے موافق ہوا کہ
اس رنگ کی صحبت تو برطرف ہو گئی اب اگر آکر دیکھے گا بھی تو یہی بیان کرے گا کہ ملکہ نے کسی صاحب کی
دعوت کی تھی وہی موجود تھے اور ملکہ بھی مخلدار یہ کہہ رہی تھی کہ وہ خواجہ سرا جو کہ بحکم بادشاہ طرف باغ ملکہ
کے ملکہ کو لینے آیا تھا در باغ ملکہ پر پہونچا کسی نے اسکو نہ روکا کیونکہ خواجہ سرا شاہی تھا بلاخوف اندر
باغ کے آیا اور طرف بارہ دری کے چلا ادھر ملکہ نے شاہزادے سے عرض کیا تھا کہ آپ کہیں پوشیدہ
ہو جائیں خواجہ سرائے شاہی میرے پاس آیا ہے وہ آکر چلا جائے دیکھوں کس غرض سے آیا ہے یہ خوف ہے کہ
کوئی بدنام نہ کرے اگر بادشاہ کو اس حال کی خبر ہو گئی تو غضب ہو جائے گا پس تھوڑے عرصہ کے لیے
آپ پوشیدہ ہو جائیے جب وہ چلا جائے گا نکلیے آئیے گا شاہزادے نے انکار کیا اور کہا کہ اگر زیادہ
کہوگی تو میں اپنے کو ظاہر کر دونگا مجھکو کسی امر کا خوف نہیں ہے بلکہ میرا منشا یہی ہے کہ کسی طور سے یہ امر
ظاہر ہو اور میں بادشاہ کو مسلمان کروں اور اہل شہر کو اگر منظور ہے کہ ایسا ہو تو اس امر میں اصرار کرو ورنہ
خاموش بیٹھی رہو میں حالت فقیری میں بیٹھا رہونگا مجھکو کسی امر کا خوف نہیں ہے میرے بزرگ کسی کے
خوف سے پوشیدہ نہیں ہوئے ہیں جہاں گئے ہیں یوں ہی بلا خوف رہے ہیں میں کیوں ایک

خواجہ سرا کے خوف سے پوشیدہ ہون وہ ہی کیا بلا اگر بادشاہ بھی آتے تو بھی مین نہ ڈرتا نہ ہرگز پوشیدہ ہوتا اگر
بادشاہ تمام لشکر لے کر آتے تو بھی مجکو کوئی خوف نہین اگر مجھ سے کچھ خواجہ سرا بولے گا تو مین اُسکو جواب
دے لونگا اس سے اطمینان رکھو کہ جب تک میرے تن پر سر ہی اور بدن مین جان ہی تم لوگون پر آنچ نہ آنے دونگا
بعد میرے پھر جو کچھ ہو اُس سے ناچار ہون کیونکہ وہ حالت مجبوری ہی بموجب مصرعہ ع بعد از سر من کن فیکون
تند شدہ باخند ÷ یہ جو شاہزادہ نے برہم ہوکر کہا ہر ایک خاموش ہو رہی ملکہ نے تو پھر زبان سے کوئی
حرف نہ نکالا دل مین کہا کہ عجب مرد جاہل سے سابقہ پڑا ہی کہ کسی بات سے نہین ڈرتا ہی خداوند کریم خیر کرے
اسکی جان بچائے اگر اسپر کچھ بھی آنچ آئی تو مین ضرور اپنے کو ہلاک کر ڈالونگی ملکہ یہ خیال کر رہی تھی اور ایک
خواص شاہزادے کے نہ پوشیدہ ہونے پر شاہزادے کو برا بھلا کہہ رہی تھی اور باہم اشارون مین ایک دوسرے
سے کہہ رہی تھی کہ ملکہ نے ہر ایک کی آبرو بھی لی اور جان بھی اور اپنی بھی آبرو دی ایسے شخص سے محبت کی
جسکے خیال مین کوئی بات بھی نہین آتی بلا خوف ہی مین یہ کہتی ہون کہ یہ اکیلے کیا کرینگے یہ اگر فرض کرلیا جائے
کہ بڑے بہادر ہین مگر ایک کی دو اور دو کی دو اور چار ہین یہ لاکھون سے کیا مقابلہ کرینگے اگر بادشاہ اس حال
سے آگاہ ہوگیا کہ یہ فقیر نہین ہی بلکہ شاہزادہ ہی اور ملکہ سے آشنائی ہوگئی ہی اور ملکہ کو مسلمان کرلیا ہی تو
پھر وہ ہم کو زندہ رکھے گا نہ ملکہ کو نہ انکو بڑا کشت و خون ہوگا افسوس مفت مین جان گئی اور آبرو ہم اُس
حال سے آگاہ نہ تھے کہ یہ انجام ہوگا دوسرے نے اشارے سے کہا کہ بہن اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا ان باتون سے
کیا حاصل بس جو مقدر مین ہی گا پیش آئے گا نمک حلال وہی ہی جو اپنے مالک کے ساتھ نیکی کرے اور
اپنی جان و آبرو کو اُسپر صدقہ کرے بس اب کیا حاصل ہی خواصین تو یہ باتین کر رہی ہین شاہزادہ
بیٹھا ہوا ہی اور ملکہ بھی ہر مرتبہ شاہزادے کا جی چاہتا ہی کہ ملکہ کو آغوش مین لے کر لب و رخسار کے بوسے
لون خواجہ سرا آتا ہی پھر یہ خیال کرکے کہ دیکھو کیا ہوتا ہی اب یہ بھی ممکن ہی کہ ملکہ ہمارے قبضہ سے نکل جائے
ابھی کوئی ایسی بات نہ کرو کہ تمھاری زیادتی ثابت ہو سنو تو یہ خواجہ سرا کیا پیام لایا ہی اگر کوئی ایسا پیام
لایا ہی کہ جو تمھارے مزاج کے خلاف ہی بس فوراً اپنے کو ظاہر کرنا اور اسی مقام سے تلوار کھینچ کر درانہ
اُس مقام پر سب کو قتل ہوتے جانا جہان بادشاہ ہی بس یا اُسکو مسلمان کرنا یا قتل کرنا اور سامنے خواجہ سرا
کے اس امر کو ظاہر کرنا کہ مین ملکہ پر عاشق ہون اور ملکہ کو مین نے مسلمان کرلیا ہی اب اُسکو کوئی ہاتھ نہین
لگا سکتا ہی جب تک میرے دم مین دم ہی یہ خواجہ سرا تمھارا کیا کرے گا سوا اس امر کے کہ بادشاہ
سے جاکر کہے گا وہ لشکر لے کر آئے گا تمام اُس امر کی نوبت کیون آنے دیتا تم خود ہی کیون نہ وہان
پہونچ جانا بس شاہزادہ اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہی ملکہ بسبب خوف کے خاموش بیٹھی ہی کہ وہ خواجہ سرا
آگے بارہ دری مین پہونچا پہلے اُس نے سب طرف دیکھا اسکو عجب نظر آیا کہ ایک مسند زرنگار آراستہ
ہی اُسپر ایک جوان رعنا کہ جسکا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی زلفین دوش پر پڑی ہوئی ہین لباس
فقیری تن مین ہی مسند پر بیٹھا ہی مگر اسقدر رعب و داب و شان و شوکت و جرات و شجاعت رخ سے
پیدا ہی اور آثار بہادری چہرے سے عیان ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ببر بیٹھا ہوا ہی اُس طرف یہ کسی کی
مجال نہین ہی کہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے خواجہ سرا نے یہ جو دیکھا اپنے دل مین خیال کیا کہ ضرور یہ کسی ملک کا شاہزادہ
ہی کسی نہ کسی سبب سے اس نے فقیری اختیار کی ہی یہ دیکھکر اور دل مین خیال کرکے کچھ رعب اسپر طاری ہوا
کہ اُس نے جھک کر سلام کیا اور دیکھا کہ ملکہ ایک طرف گوشہ مسند پر مودب بیٹھی ہی اور سب خواصین رو برو
حاضر ہین بس ملکہ کو بھی سلام کیا اور عرض کیا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اچھی ہون

اے منصور تمہارا اسوقت کدھر آنا ہوا اور مزاج ظل اللہ کا تو اچھا ہے اور سب خیریت ہے اُس نے جواب
دیا کہ مین نے بہت دن سے حضور کو نہین دیکھا تھا آرزوے قدمبوسی کی تھی مگر کاربار سے مہلت نہ تھی جو حاضر ہوتا
مجبور تھا اور مزاج شاہ بہت اچھا ہے میری خوبی تقدیر سے حکم شاہی میرے نام صادر ہوا کہ تم ملکہ کے پاس
جاؤ اور پیام دو کہ جب سے تم ہم سے اجازت لیکر باغ کو گئی ہو اُس دن سے نہ کچھ تمھارے مزاج کی
کیفیت معلوم ہوئی نہ تم ہمارے سلام کو آئین فراخ کیا ہے جو نہین آئین لہذا ہمارا جی تمھارے دیکھنے
کو چاہتا ہے پس اسی وقت آؤ اب سیر باغ ہو چکی اگر کچھ طبیعت ناساز ہو تو آگاہ کرو ہم خود آئین کیونکہ
اب طبیعت بہت پریشان ہے آج کئی دن سے تمکو دیکھا نہین ہے پس مین یہ حکم پاکر ادھر کو روانہ
ہوا اور یہ حاضر خدمت ہوا آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو یاد کیا ہے اور یہ پیام دیا ہے اور یہ ارشاد کیا ہے کہ
جو پس خاکسار نے عرض کیا ملکہ نے یہ پیام جو زبانی خواجہ کے سُنا کہ بادشاہ نے یاد کیا ہے کہا کہ اے منصور
میری طرف سے بہت بہت تسلیم عرض کرنا اور کہنا کہ مجکو خود آپ کی قدمبوسی کی آرزو تھی مگر کچھ ایسے
کاروبار مین تھی کہ نہ آسکی آج مین خود ہی حاضر ہونے والی تھی کہ آپ کا حکم میرے نام پہونچا مین حاضر
ہوتی ہون اور جس سبب سے نہین حاضر ہوئی ہون وہ سب حاضر ہوکر خدمت والا مین عرض کرونگی یہ کہکر خواجہ سرا
کو انعام دیا اور کہا کہ جاؤ مین آتی ہون اُس نے عرض کیا کہ مجکو حکم ہے کہ اپنے ہمراہ لانا پس مین حاضر ہون تشریف
لے چلیے ملکہ نے کہا کہ تم جاؤ مین ابھی ابھی آتی ہون تم پہونچنے نہ پاؤ گے کہ مین پہونچ جاؤنگی پس یہ
سُنکے اُس نے عرض کیا بہت خوب اور عرض کیا کہ ایسا نہ کیجیے گا کہ تشریف لائیے تو مجپر عتاب
ہو کہ ہم نے حکم دیا تھا کہ اپنے ہمراہ لانا تو کیون نہ ہمراہ لایا ہماری عدول حکمی کی جرم عدول حکمی مین مین
مبتلا ہون ملکہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین آتی ہون تم پر عتاب نہ ہوگا خواجہ سرا یہ سُنکے اور رخصت
ہوکر ملکہ و شاہزادے کو سلام کرکے وہان سے روانہ ہوا جب جو کچھ پیام خواجہ سرا نے بیان کیا شاہزادہ خاموش
بیٹھا سُنا کیا جب ملکہ کو معلوم ہوا کہ خواجہ سرا چلا گیا شاہزادہ سے کہا کہ آپ یہان تشریف فرما رہین
مین والد کے پاس ہو آؤن واقعی مین بہت دن سے سلام کو نہین گئی ہون جب سے باغ مین آئی ہون
بس ابھی جاتی ہون اور سلام کرکے اور اجازت لیکر آتی ہون آپ پریشان نہ ہوجیے گا مین اپنی وزیرزادی
اور چند خواصون کو آپ کی خدمت مین چھوڑے جاتی ہون جب تک ان سے دل بہلائیے شاہزادے
نے جواب دیا کہ اے ملکہ یہ نہ ہوگا اول تو میرا دل بدون تمھارے یہان نہ لگے گا دوسرے مین تم کو کیونکر
جانے دون یہ خواجہ سرا میرا یہان موجود ہونا ضرور بیان کرے گا پس نہ معلوم تمھارے والد تم سے کس طور
سے پیش آئین تم کو یہان تک آنے بھی دین یا نہ دین اگر تم نہ آؤ تو پھر مین کیا کرون ملکہ نے جواب دیا کہ آپ
اس امر سے اطمینان رکھین مین ابھی آتی ہون اگر یہ کہے گا بھی تو بادشاہ مجکو نہین منع کرینگے بلکہ اجازت
دینگے کیونکہ ہم لوگ فقیرون کو بہت مانتے ہین اپنا پیر و مرشد جانتے ہین جب مین یہ کہونگی کہ مین نے ایک
شاہ صاحب کو مہمان کیا ہے اور وہ میرے مہمان ہین مین انکی خاطر و مدارات مین مصروف تھی اس سبب
سے نہین حاضر ہوئی اور وہ اس وقت بھی میرے باغ مین موجود ہین پس بادشاہ فوراً اجازت دینگے
مین ابھی حاضر ہوتی ہون جب تک آپ ان سب سے باتین کرین اور دل بہلائین جب اس طور سے ملکہ
نے کہا شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ مگر اس امر کا خیال رکھنا کہ اگر تم کو عرصہ ہوا اور تم نہ آئین تو مین
یہان نہ ٹھہرونگا فوراً در محل پر آکر درانہ محل مین چلا آؤنگا اور جو کوئی مانع ہوگا اسکو قتل کرونگا اور تمھارے
باپ سے لڑکر انکو بھی قتل کرونگا یا اپنی جان دونگا یہ مجھ سے نہ ہوسکے گا کہ تم وہان رہو اور مین یہان

بیٹھا رہوں میں اسی فکر میں ہوں کہ کسی تدبیر سے اس ملک کو اسلام آباد کروں ملکہ نے جواب دیا کہ ایسا غضب نہ کرنا تم اکیلے ہو وہ لوگ لاکھوں ہیں کہاں تک مقابلہ کروگے اگر کوئی نوع دگر ہوئی تو میں کیا کرونگی کس کے بھروسے جیونگی پھر میرا کون ہے میں بھی آتی ہوں شاہزادے نے جواب دیا کہ مجھکو لاکھوں کا کچھ خوف نہیں ہے ہم لوگ لاکھوں سے نہیں ڈرتے ہیں اگر تم یہ امر نہیں قبول کرتی ہو تو میں تم کو جانے بھی نہیں دیتا ہوں دیکھوں کون ایسا بہادر ہے جو تجکو یہاں آکر لے جاتا ہے کیونکہ تم مسلمان ہو چکی ہو یہ کہکر شاہزادے نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے خیال کیا کہ اگر نہیں جاتی ہوں تو بڑی خرابی ہوتی ہے ابھی بادشاہ یہاں آئینگے یہ راز افشا ہو جائیگا اور کشت و خون ہوگا یہ اکیلے ہیں یا تو اسیر ہونگے یا خدانخواستہ قتل اور میں تمام شہر میں مشہور ہونگی کہ بادشاہ کی دختر نے ایک فقیر سے آشنائی کی تھی بادشاہ کو جو خبر ہوئی تو بادشاہ نے اس فقیر کو قتل کیا یہ اسی فقیر کی لاش ہے یا اسیر کیا یہ اسی فقیر کی قید ہے کیسی کم ظرف تھی کہ نہ کسی شاہزادے سے آشنائی کی نہ وزیرزادے سے آشنائی کی بھی تو ایک فقیر سے جو کہ در در کا پھرنے والا ہے کتنی بڑی بدنامی کی بات ہے بس مناسب یہ ہے کہ کسی طور سے انکو سمجھا کر میں وہاں جاؤں تاکہ یہ پردہ نہ کھلے اور یہ راز افشا نہ ہو یہ دل میں سوچ کر کہا کہ اچھا آپ مجھکو جانے دیں اگر میں ایک پہر بھر کے اندر نہ آؤں تو آپ کو اختیار ہے جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے گا یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اچھا جاؤ مگر اس امر کا خیال رہے کہ عرصہ نہو ورنہ پھر مجھکو اسی مقام پر پاؤگی اگر ذرا عرصہ ہوا یہ امر یاد رکھنا کہ ہم لوگ جس امر کا قصد کرتے ہیں اور جو بات منھ سے کہتے ہیں پھر وہی کرتے ہیں چاہے اسمیں جان رہے چاہے جائے بس جو تم سے کہا ہے وہی کرونگا قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار اگر تم پہر بھر میں نہ آئیں تو پھر مجکو یہاں نہ پاؤگی میں اندر محل کے ہونگا بادشاہ کے سر پر ملکہ نے جواب دیا بہت خوب یہ کہکر تبدیل لباس کیا نادکیا وہ جو عالم دیکھا شاہزادے نے ملکہ کو آغوش تمنا میں لے کر خوب لب و عارض کے بوسے لیے دست گستاخی کی آرزو پوری کی ملکہ نے کہا کہ عرصہ ہوتا ہے مجکو جانے دیجیے بس شاہزادہ خاموش ہو رہا ملکہ نے حکم دیا کہ محافہ در باغ پر لگایا جائے بموجب حکم محافہ آیا بس ملکہ شاہزادے سے مل کر اور خدا حافظ کہکر مع چند خواصوں کے سوار ہو کر طرف محل کے روانہ ہوئی اپنی وزیرزادی اور چند خواصوں کو شاہزادہ کے پاس چھوڑ گئی اور ان سے تاکید کر گئی کہ اگر شاید عرصہ ہو جائے تو شاہزادے کو بہلانا اور جانے نہ دینا اور کسی قسم کی تکلیف نہ دینا ان سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم اپنے امکان بھر کوشش کرینگے اب ماننے نہ ماننے کا انکو اختیار ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب تک سامنا رہا ملکہ شاہزادہ کو پلٹ پلٹ کر دیکھتی جاتی تھی اور شاہزادے کی آنکھ ملکہ کی طرف تھی اشارہ تھا کہ بہت جلد آنا ورنہ خرابی ہوگی ملکہ جواب دیتی تھی کہ ابھی آتی ہوں اطمینان رکھو بس جب ملکہ چلی گئی اور وہ خواصیں اور وزیرزادی شاہزادہ کی خدمت میں آئیں شاہزادہ نے کہا کہ اے وزیرزادی ملکہ نے یہ خیال کیا ہوگا کہ اس وقت یہ کہکر چلی جاؤ کہ تم کو اختیار ہے اگر مجکو عرصہ ہو میں تم سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر ملکہ کو عرصہ ہوا تو بایمان خود میں ایک کا بھی خوف نہ کرونگا فوراً درانہ محل میں گھس جاؤنگا اور بادشاہ کو یا تو مسلمان یا قتل کرونگا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھیں ملکہ نے جو اقرار کیا ہے بموجب اسکے ضرور جلد آئینگی وہ آپ کے مزاج سے بخوبی واقف ہو گئی ہیں دوسرے بدون آپ کے انکو کیونکر قرار آئیگا وہ صرف سلام کرنے گئی ہیں گھنٹہ آدھ گھنٹہ بیٹھ کر چلی آئینگی آپ اور کچھ خیال نہ کریں یہ کہکر ارباب نشاط کو طلب کیا اور کشتی مے روبرو شاہزادے کے حاضر کی عرض کیا کہ تلخچ ملاحظہ فرمایئے دل بہلائیے شراب کا شغل کیجیے شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ سب امر

بدون ملکہ کے بیکار رہین جب ملکہ آئینگی سب مشغول ہون گے یہ فرما کر شتی مرکو سرکا دیا اور مطربہ کو منع کیا
یہ جو رنگ وزیرزادی نے دیکھا خیال کیا کہ یہ نہین مانین گے خداوند کریم خیر کرے اور ہم سب کی آبرو
بچائے بس یہ خیال کرکے خاموش مودب سامنے بیٹھی ہی اور سب خواطین بہر خدمت حاضر ہین مطربہ
کو رخصت کر دیا شاہزادہ مسند پر اس فکر مین بیٹھا ہی کہ جو وعدہ ملکہ کر گئی ہی وہ گذر جائے اور ملکہ میری
معشوقہ نہ آئے تو مین یہان سے درانہ درمحل پر جاؤن اور جو کوئی مانع ہو اُسکو قتل کر دون اندر محل کے
جاکر صندل شاہ کو مع اُسکے فرزند مظفر شیرگیر و کل اہل شہر کو مسلمان کر دون شاہزادہ تو باغ مین
اس فکر مین مبتلا بیٹھا ہی ادھر سواری ملکہ کی طرف محل کے چلی جاتی ہی وہ خواجہ سرا جو کہ ملکہ کے پاس
بادشاہ کا پیام لے کر گیا تھا اور پیام پہونچا کر اور خلعت پا کر ملکہ سے رخصت ہو کر خدمت بادشاہ مین
روانہ ہوا تھا راہ طے کر کے حاضر خدمت ہوا مجرا بجا لایا یہان بادشاہ انتظار مین بیٹھے ہوے تھے کہ
خواجہ سرا آکر پہونچا جب مجرا کر چکا اور دست بستہ سامنے کھڑا ہوا نواب ناظر نے پوچھا کہ ملکہ کی خدمت
مین ہو آیا حکم شاہی سے ملکہ کو آگاہ کیا اُنھون نے کیا جواب دیا اُنکا مزاج کیسا ہی وہ کیون نہین تشریف
لائین اُس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین بموجب حکم شاہ خدمت ملکہ مین گیا جہان پناہ کی طرف سے
دعا کہی کہ آپ کو دعا فرمائی ہی اُنھون نے جہان پناہ کی مزاج کی حالت دریافت فرمائی مین نے عرض
کیا کہ مزاج مبارک بہت اچھا ہی مین نے پیام شاہی بیان کیا اور عرض کیا کہ آپ کو یاد فرمایا ہی اُنھون نے
بہت بہت تسلیم عرض کی اور کہا کہ عرض کرنا کہ میرا مزاج تو اچھا ہی جہان پناہ کے جان و مال کی ترقی کی
خواستگار ہون مجکو خود قدم بوسی کا اشتیاق تھا مگر ایک کام مین مبتلا تھی حاضر نہ ہو سکی آج میرا خود
قصد حاضر ہونے کا تھا کہ حکم عالی پہونچا مین حاضر ہوتی ہون مین نے عرض بھی کیا کہ میرے ہمراہ سوار ہو کر چلیے کہا
کہ تم جاؤ مین ابھی حاضر ہوتی ہون مین زیادہ اصرار نہ کر سکا کیونکہ ملکہ عالم نازک مزاج بہت ہین برہمی مزاج
کا خوف ہوا مین خاموش مجرا کر کے رخصت ہو کر حاضر خدمت ہوا میرے سامنے محافہ کے تیار ہونے
کا حکم دیا تھا تشریف لاتی ہونگی یہ سنکے بادشاہ نے خواجہ سرا سے پوچھا کہ ماہ پارہ کیا کر رہی تھی اور کون
کون باغ مین تھا اُس نے عرض کیا کہ جب مین گیا تھا تو بارہ دری مین تشریف رکھتی تھین محفل عیش برپا تھی
حضور مین نے ایک شاہ صاحب کو ملکہ کے پاس دیکھا تھا کہ وہ بھی شریک بزم تھے ملکہ مع خواصون کے
اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھین حضور اُن شاہ صاحب کی کیا شان و شوکت بیان کرون اول تو
وہ خوبصورت جری معلوم ہوتے ہین جوان رعنا ہین ایسا حسن ہی کہ وہ بارہ دری شعاع نور جمال سے روشن
تھی یہ شان چہرے پر تھی کہ باوجود لباس فقیری زیب تن تھا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شاہزادہ جلوہ فرما
ہی اور آثار شجاعت و دلاوری رخ سے ہویدا تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شیر ببر یا نہنگ دریاے شوکت
مسند پر جلوہ گر ہی ہم نے تو آج تک ایسا کوئی فقیر نہین دیکھا جیسا اُنکو دیکھا میرے نزدیک کسی
ملک کے شاہزادہ ہین کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہی ہر کس و ناکس کی یہ مجال نہین ہی کہ اُنکی
طرف دیکھ سکے حضور کا بہت بڑا دربار ہی اور شاہزادہ عالم ایسے بہادر دربار مین جلوہ فرما ہوتے ہین
مگر مین نے جیسا اُن شاہ صاحب کو دیکھا نہ ایسا کوئی حسین آپ کے شہر مین ہی نہ دربار مین نہ اُن کے
مثل کوئی بہادر میری نگاہ مین گذرا ہی نہ آپ کے دربار مین ہی مین کس سے مثال دون کیا تعریف کرون
خواجہ سرا نے جو یہ بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ صرف تیری حماقت کی تقریر ہی بھلا جو کہ فقیر ہوگا
وہ کیا ایسی شوکت رکھتا ہوگا تو نے ابھی فقیر نہین دیکھے اگر کسی ملک کا شاہزادہ ہوتا تو اُسکو کیا

ایسی ضرورت تھی کہ وہ راحت وآرام کو ترک کرکے فقیری اختیار کرتا کوئی فقیر ہوگا اور صاحب کمال ہوگا یہ صرف تیری نگاہ کا فرق ہے انکا رعب وداب جو کہ بسبب خدا آگاہ ہونے کے تونے دیکھا تونے خیال کیا کہ کسی ملک کا شاہزادہ ہے اور انکے مثل کوئی بہادر نہیں ہے میرے دربار میں ایسے ایسے بہادر ہیں کہ جن کا مثل ونظیر پردہ زمین پر نہیں ہے خیر دیکھا جائیگا ہم ان سے ضرور ملاقات کرینگے اُس وقت تیرے جھوٹ وسچ کا حال ظاہر ہوجائیگا خواجہ سرا نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ عرض کرکے سلام کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی حاضر رہ شاید ملکہ نہ آتی تو تجکو پھر جانا ہوگا وہ خواجہ سرا روبرو بادشاہ کے دست بستہ حاضر رہا یہاں تک ملکہ روانہ ہو چلی تھی سواری ملکہ کی در محل پر پہونچی محلدار کو خبر ہوئی اُس نے ملکہ کی ماں کو آگاہ کیا انھون نے خواصوں اور اپنی وزیرزادی کو برائے استقبال روانہ کیا یہ رہ گیا ملکہ مع خواصوں کے آئی سب نے ملکہ کو سلام کیا اور استقبال کرکے ایوان میں لائین ملکہ نے ماں کو سلام کیا اُس نے دعا دے کر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ بیٹا تم تو ایسی خوب جاکر باغ کی سیر میں مصروف ہوئیں باپ کے سلام تک کو نہ آئیں ملکہ نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ کس سبب سے نہ حاضر ہونا ہوا ماں نے پوچھا کہ مزاج تو اچھا تھا عرض کیا کہ جی ہاں اچھی تھی والد بزرگوار کہاں تشریف فرما ہیں میں خود اُنکے زیارت کی مشتاق تھی آج آنے والی تھی کہ خواجہ سرا پیام شاہی لے کر پہونچا فوراً سوار ہوکر حاضر ہوئی پس یہ جو ماہ پارہ نے کہا ماں نے جواب دیا کہ وہ بڑی دیر سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں تمہارے لیے بہت پریشان ہیں اپنے محل خاص میں تشریف فرما ہیں چلو یہ کہکر بیٹی کو ہمراہ لیکر قصر شاہی کی طرف چلی وہاں بادشاہ خواجہ سرا سے کہہ رہے تھے کہ ابھی تک ماہ پارہ نہیں آئی تو پھر جا اور کہنا کہ ہم انتظار کر رہے ہیں باوجودیکہ ہم نے طلب بھی کیا تو نہیں آئی دیکھو اپنے ہمراہ لانا وہ عرض کر رہا ہے کہ تشریف لاتی ہونگی یہ غلام جاتا ہے یہی ذکر تھا کہ سامنے سے زوجہ مع دختر کے بادشاہ کو نظر آئی اور خواجہ سرا نے بھی دیکھا ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ملکہ تشریف لائی ہیں حضور خیال فرماتے تھے کہ غلام نے دروغ عرض کیا بادشاہ نے دختر کو دیکھا چہرہ فرط خوشی سے سرخ ہو گیا کیونکہ یہ دختر کو بہت چاہتا تھا کسی طرح کا رنج اُسکا بادشاہ کو گوارا نہ تھا ایک الفت دلی تھی بادشاہ پر کیا منحصر ہے سب ملکہ ماہ پارہ سے الفت رکھتے تھے بھائی ماں ودیگر اہل محل سب کی جان ودل تھی وہ حسین بھی ایسی ہی تھی کہ اُسکا مثل ونظیر نہ تھا اور خوبصورت سب کو دوست ہوتا ہے اور سب خوبصورت سے الفت کرتے ہیں پس جب قریب بادشاہ کے ملکہ پہونچی جھک کر باپ کو سلام کیا پس بادشاہ نے دعا دے کر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اپنے برابر بٹھایا بہت شفقت سے پیش آیا کہا کہ بیٹا میں نے تم کو پندرہ دن سے نہیں دیکھا تھا تمہارے دیکھنے کو بہت دل چاہتا تھا اچھی تو تم خوب باغ میں جاکر رہیں کہو مزاج تو اچھا ہے ملکہ نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ دعا کرتی ہوں میں خود مشتاق حضور تھی مگر ایسی ضرورت میں تھی کہ نہ حاضر ہو سکی آج حاضر ہونے کا قصد تھا کہ آپ کا حکم پہونچا فوراً حاضر ہوئی بادشاہ نے فرمایا کہ ہم نے تمہاری خواص گلشبو اور اپنے خواجہ سرا کی زبانی سنا ہے کہ تم نے ایک فقیر کی دعوت کی ہے اور وہ تمہارے مہمان ہیں اور یہ سنا ہے کہ بڑے صاحب کمال ہیں تم نے ہم کو خبر نہ کی کہ ہم بھی اُنکی قدمبوسی حاصل کرتے اور شرف ملازمت سے بہرہ مند ہوتے ملکہ نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ واقعی یہی امر ہے کہ اسی سبب سے میں حاضر خدمت نہ ہو سکی اُنکی مہمانداری میں مصروف تھی دنیا افتخار جانکر اُنکی خدمت کر رہی تھی حضور ایسے صاحب کمال وصاحب جلال فقیر نہیں دیکھے نہ ایسے حسین وخوبصورت اور اس سن وسال میں کہ ابھی پورے جوان بھی نہیں ہوئے اتفاق سے یہ شرف مجکو حاصل ہوا جس دن میں آپ سے اجازت لے کر باغ کو

جاتی تھی راہ مین محافہ کا پردہ ہوا سے اُڑ گیا میری نگاہ اُنپر پڑی مین نے وہ رعب وداب وکشف وکمال اُن
مین پایا مین نے خیال کیا کہ یہ ضرور بندہ خاص خداوند آب حیات ہین اُنکی خدمت کرنا باعث افتخار
ہی اور سبب نجات آخرت ہی بس مین اُنکو اپنے باغ مین لے گئی گو وہ نہ جاتے تھے بہت ہی اصرار سے
تشریف لائے بس مین اُس دن سے اُنکی خاطر مین مصروف تھی اس سبب سے براے سلام حاضر نہ ہو سکی اور
اسی سبب سے اس قدر عرصہ ہوا ابکی مرتبہ باغ مین رہنے کا ورنہ میرا کیا کام تھا جو مین اس قدر زمانہ تک
باغ مین رہتی بس یہ خطا تو مجھسے ضرور ہوئی کہ مین نے اُنکو اپنا مہمان کیا اور اُن کے مہمانی کے سبب سے
سلام کو نہ حاضر ہوئی اور نہ اُنکی خبر آپ کو کی اس خطا کی جو چاہئے سزا دیجیے آپکی گنہگار ضرور ہون بادشاہ
نے بیٹی کی پیشانی پر بوسہ دیکر فرمایا کہ تمنے کوئی خطا نہین کی ہم نے تم کو کبھی اس امر کو منع نہین کیا
کہ تم کسی فقیر کی دعوت نہ کرنا بلکہ ان لوگون کی خدمت کرنا باعث ہم سب کی نجات کا ہی اور یہی لوگ
بندہ خاص خداوند ہین یہ ہی ہم گنہگار ان کی بخشش کے سبب ہون گے خواہ جوان ہون خواہ پیر بلکہ جو
جوانی مین ترک دنیا کرتے ہین اُن کے بڑے مرتبے ہین اور یہ اُنکی خدمت کرنا باعث افتخار
ہر دو جہان ہی ہان صرف اس امر کا خیال ہوا کہ تم نے ہم کو آگاہ نہ کیا اکیلے یہ شرف حاصل کیا دوسرے
تم نے اپنے مزاج کی حالت سے نہ آگاہ کیا اگر تم ہم سے کسی کے ذریعہ سے کہلا بھیجتین تو اس قدر تشویش
نہ ہوتی نہ فکر نہ ہم خواجہ سرا کو روانہ کرتے بلکہ اُنکی ملاقات کو مع اپنے ارا کین دولت کے آتے اور
شرف ملازمت حاصل کرتے خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اے فرزند آج مجکو خیال آیا کہ میری دختر نیک اختر
کئی دن سے سلام کو نہین آئی اسکا کیا سبب ہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ چند روز سے سیر باغ کو
گئی ہوئی ہین ابھی تک وہان [illegible] نہین آئین اب خیال ہوا کہ نہ معلوم مزاج کیسا ہی جو نہ آئی نہ کسی
نے خبر کی تمھاری خواصون کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی اُنکے ہمراہ ہین ہان بعد تھوڑی دیر کے
معلوم ہوا کہ شمشو خواص اپنے بستر پر ہی اُسکو طلب کیا وہ بیچاری حالت بخار مین حاضر ہوئی اُس سے
حالت دریافت کی اُسنے عرض کیا کہ مین تو کئی دن سے بیمار ہو کر ملکہ سے اجازت لے کر چلی آئی ہون جب
سے بخار مین مبتلا ہون اس قدر حالت نہ تھی کہ مین ملکہ کی حالت حاضر ہو کر عرض کرتی اسوقت حضور نے
طلب کیا حاضر ہوئی جب مین آئی تھی اُس دن تک ملکہ اچھی تھین اُس دن سے مجکو خود اُنکی حالت نہین
معلوم کہ کیسے ہین مین یہ خیال کرتی ہون کہ ملکہ نے ایک شاہ صاحب کی دعوت کی تھی شاید ابھی اُنکی
مہمانداری سے رخصت نہین ہوئی جو تشریف لاتین جو مین نے سُنا اُسی وقت منصور خواجہ کو روانہ
کیا اور وہ پیام بھیجا جو کہ اُس نے تم سے بیان کیا اب مین نے تم کو دیکھ لیا او معلوم ہوگیا یہ بیان کرو وہ
شاہ صاحب تشریف لے گئے یا ہین جب تک منصور گیا تھا تب تک تو تھے ملکہ نے عرض کیا کہ جی نہین
وہ ابھی تشریف نہین لے گئے ہین بلکہ میرے باغ مین تشریف فرما ہین مین اپنی وزیرزادی اور چند خواصون
کو اُنکی خدمت مین چھوڑ آئی ہون اور عرض کر آئی ہون کہ آپ تشریف فرما رہین مین والد بزرگوار کے پاس
ہو آؤن تو حاضر ہوتی ہون اُنھون نے طلب کیا ہی بس اُن سے اجازت لیکر آئی ہون وہ خود آپ کی
ملاقات کے مشتاق ہین ماہ پارہ نے بہت تعریف شاہزادے کی کی اور اس طور سے تقریر کی کہ بادشاہ
نے فرمایا کہ تم شوق سے جاؤ اور اُنکی مہمانداری مین مصروف ہو آج سہ پہر کو ہم بھی سوار ہو کر تمھارے باغ
مین آئین گے اور شاہ صاحب سے ملاقات حاصل کرینگے ملکہ نے کہا کہ آپ کیون تکلیف فرمائین وہ خود
آپ کی خدمت مین آئین گے کیونکہ اُنھون نے کئی مرتبہ آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا اور فرمایا

کہ مین بادشاہ کے پاس جاتا ہون دربار مین مین نے منع کیا کہ مین پہلے آپ کی تشریف آوری اور آپ کے اوصاف
کی بادشاہ کو خبر کر دون تاکہ وہ بھی تو آگاہ ہولین پھر آپ تشریف لے جائیے گا تاکہ آپ کی قدر و منزلت ہووگی
بادشاہ آپ کے حال سے کیا واقف ہون گے جس طور سے اور فقیرون کی وہ قدر و منزلت کرتے ہین اُسی طور
سے آپ کی بھی کرین گے وہ خاموش ہو رہے تھے اس وقت بھی چلتے وقت فرمایا تھا کہ میری طرف سے بادشاہ
کی خدمت مین تسلیم عرض کرنا اور عرض کرنا کہ اگر اجازت ہو تو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہون اور شرف
ملازمت حاصل کرون آپ کے حکم کا خواستگار رہون گو مین اہل دنیا سے پرہیز رکھتا ہون فقیر ہون اب
مجکو شاہ شہریار کی ملاقات سے کیا غرض مگر مین نے جوان کے روبرو آپ کے مزاج کی تعریف کی اور
عرض کیا کہ وہ آپ لوگون کی خدمت کو فخر جانتے ہین اس سبب سے اُنکو بھی آپ کی ملاقات کا اشتیاق
ہوا اور فرمایا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ مجکو شاہون سے کوئی ملاقات کی ضرورت نہ تھی مگر بسبب
آپ کے اوصاف حمیدہ کے سُننے سے اشتیاق زیارت ہوا بس آپ کیون تکلیف فرمایئے وہ خود کل
آپ کے پاس تشریف لائین گے آپ بھی اور کل اہل دربار بھی اُنکی زیارت سے مشرف ہون گے بادشاہ
نے فرمایا کہ اُدھر سے میری طرف سے بہت دست بستہ ہو کر عرض کرنا کہ مجکو آپ کے تشریف آوری
کی خبر نہ تھی کہ آپ میری دختر کے باغ مین تشریف فرما ہین اگر خبر ہوتی تو مین ضرور آپ کی ملاقات کے لیے
حاضر ہوتا اور شرف ملازمت حاصل کرتا آپ کیون تکلیف فرمایئے مین خود حاضر ہونگا مجکو خود آپ کی
ملاقات کا اشتیاق ہے اور یون تو یہ آپ کا گھر خانہ ہے جس وقت چاہیے تشریف لائیے اپنے
قدوم میمنت لزوم سے اس کلبۂ تاریک کو منور فرمایئے اور اپنے نور جمال سے ہم سب کے دیدۂ بے نور
کو روشن فرمایئے خانہ خانۂ شماست یہ تو خانہ بے تکلف ہے جس وقت جی چاہے تشریف لائیے یہ
خادم آپ کی خدمت کرنے کو موجود ہے آپ لوگ تو ہم سب کے باعث نجات ہون گے آپ کی خدمت
کرنا تو ہم سب کا باعث افتخار ہے ای فرزند جہان تک ہو اُنکو منع کرنا کہ وہ تشریف نہ لائین مین خود حاضر
ہونگا ہان اگر نہ مانین تو ناچاری ہے تم اُنکی خدمت مین جاؤ وہ پریشان ہونگے ملکہ نے عرض کیا کہ
مین اپنے امکان بھر منع کرونگی آیندہ اُنکو اختیار ہے مگر مین یہ جانتی ہون کہ کل وہ ضرور آپ کے
دربار مین آئین گے آج آپ سہ پہر کو نہ تشریف لائیے گا اگر وہ کل نہ آئین تو آپ کو اختیار ہے پھر تشریف
لائیے گا بادشاہ نے کہا کہ بہتر پس ملکہ نے باپ کو سلام کیا بادشاہ نے دعاے ترقی عمر و درجات
دے کر رخصت کیا ملکہ نے بھائی کے قصر مین جا کر مظفر شیرگیر کو سلام کیا اُس سے ملی وہان سے محل مین
آ کر ماں سے رخصت ہو کر محافہ مین سوار ہو کر خوشی خوشی مع خواصون کے طرف باغ کے روانہ ہوئی
یہان بعد جانے ملکہ کے بادشاہ مدبر خواب گاہ مین تشریف لے گیا اور اس امر سے بہت خوش ہے کہ
ایسا صاحب کمال درویش میری دختر کا مہمان ہوا اور میری دختر نے بہت شرف حاصل کیا کل وہ ضرور
میری ملاقات کو آئے گا مین بھی اُنکی خدمت کر کے ملازمت حاصل کرونگا اور سبب نجات کا
پیدا کرونگا خداوند آب حیات نے ایسا صاحب کمال اپنی قدرت سے ملک مین بھیجا اور وہ یون
مہمان ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ بغیر دیکھے اور بدون ملاقات کے صرف ملکہ ماہ پارہ
اپنی دختر کے بیان سے نادیدہ شاہزادہ درویش نقلی کے اوصاف کا شیفتہ اور فریفتہ ہو گیا ہے اور
بہت ملاقات کا مشتاق ہے اور ادھر شاہزادہ مستعد دن اور رات ابتدا سے معلوم ہو گئی ہے دعائین کر رہا ہے
کہ کسی طور سے یہ دن تمام ہو اور شب آئے اور شب بھی بسر ہو کر دیکھین آن شاہ صاحب سے ملون

اور ملاقات کرون بادشاہ تو اس فکر و تردد مین ہی کہ اسکا بھی حال بیان ہوگا اور ملکہ کی سواری راہ مین ہی
وہان شاہزادہ وزیرزادی سے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ ابھی تک ملکہ نہین آئین ہین اب وہ انکے وعدے
مین تھوڑا سا زمانہ باقی ہی یہ زمانہ گذرا اور مین یہان سے روانہ ہوا طرف محل کے وزیرزادی و دیگر خواصین
عرض کر رہی ہین کہ ملکہ تشریف لاتی ہونگی آپ اطمینان رکھیے کوئی پریشانی کی بات نہین ہی سب یہان
سمجھا رہی ہین مگر شاہزادہ ہر مرتبہ قصد کرتا ہی وزیرزادی باتون مین لگا لیتی ہی یہان تو یہ باتین ہو
رہی تھین کہ اسی عرصہ مین ملکہ کی سواری در باغ پر پہونچی ملکہ مع خواصون کے محافہ سے اتری اور
سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف بارہ دری کے چلی وہان جب شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ زمانہ جو ملکہ مقرر
کر گئی تھی گذر گیا اور وزیرزادی تم کو باتون مین لگائے ہوے ہی اور ٹال رہی ہی اسکا منشا یہ ہی کہ مین
نہ جاؤن ایک مرتبہ برہم ہوکر کہنے لگا کہ تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ مین نہ جاؤن بس اب وہ وقت گذر گیا اب
مین نہ مانونگا یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا وزیرزادی نے کہا کہ مین آپکے روبرو ہاتھ جوڑتی ہون تھوڑی دیر
اور ٹھہر جائیے پھر آپ کو اختیار ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ اب ممکن نہین ہی کہ مین دم بھر ٹھہرون
یہ کہکر طرف صحن کے چلا چند قدم چلا تھا کہ ایک خواص دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ آپ کہان تشریف لیے
جاتے ہین ملکہ تشریف لاتی ہین محافہ سے اتر چلی ہین تشریف رکھیے شاہزادے نے فرمایا کہ کیون مجکو
فقرہ دیتی ہی مین ایسے فقرون مین کب آتا ہون اس نے عرض کیا کہ اگر مین آپ سے جھوٹ عرض
کرتی ہون تو جو چور کا حال کیا جاتا ہی اس سے بدتر میرا حال کیجیے گا یہ جو اس نے عرض کیا شاہزادہ
خاموش ہو رہا وزیرزادی سے کہا کہ تم جاکر دیکھو اگر یہ سچ کہتی ہی تو خیر ورنہ اسکو سزا دون یہ جو شاہزادے
نے کہا وزیرزادی طرف صحن کے چلی شاہزادہ اسی مقام پر کھڑا رہا ابھی وزیرزادی باہر بارہ دری
کے نہ گئی تھی کہ سامنے سے ملکہ مع خواصون کے نظر آئی بس وزیرزادی نے جو ملکہ کو دیکھا مجرا کیا اور
چند قدم بڑھکر عرض کیا کہ خوب وقت پر تشریف لائین ہم نے اس وقت تک بہت روکا اب وہ
ہم سے ناراض ہونے لگے تھے اور برہم ہوکر جانے پر آمادہ ہو گئے تھے اور چل چکے تھے کہ خواص نے
آپ کے تشریف لانے کی خبر کی انکو یقین نہ آیا مجکو روانہ کیا کہ تم جاکر دیکھو یہ سچ کہتی ہی یا جھوٹ اور
خود اسی مقام پر کھڑے ہوے ہین مجکو ادھر روانہ کیا جلد تشریف لے چلیے کہین ایسا نہو کہ وہ گھبرا کر
چلے آئین تو بیکار کو تکلیف ہو یہ سنتا تھا کہ ملکہ قدم اٹھا کر داخل بارگاہ ہوئی دیکھا کہ شاہزادہ
سامنے کھڑا ہوا ہی اور خواصین گردین اور ادھر کو دیکھ رہا ہی شاہزادہ نے ملکہ کو دیکھا بس
باہم چار آنکھین ہوئین باہم ہنسے ملکہ شاہزادہ کو دیکھکر ہنسی شاہزادہ ملکہ کو اور شاہزادہ نے کہا کہ تم
نے بڑا عرصہ کیا اگر تھوڑی دیر اور نہ آئین تو مین وہان موجود ہوتا ملکہ نے جواب دیا کہ مین اقرار
کر گئی تھی مجکو خیال تھا مین کیونکر نہ آتی یہ کہکر شاہزادے کا ہاتھ پکڑ لیا اور مسند پر لاکر بٹھایا اور کہا کہ
آپ کے فراق مین بہت جلدی ہی بھلا کسلیے کیا کرتے یہ مین نے یقین کر لیا کہ آپ بڑے بہادر ہین
مگر لاکھون سے کیونکر مقابلہ کرتے خدانخواستہ اسیر ہوجاتے سورما ہن جیتا بیار نہین چھوڑتا ہی شاہزادے
نے جواب دیا کہ ملکہ اس امر کا تم کبھی خیال نہ کرنا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ لاکھون سے خوف کرین بس
جس امر کا قصد کرلیا اسکو بدون پورا کیے ہوے نہین باز رہتے تھے جو مقدر مین ہوتا وہ پیش
آتا اچھا اب اس ذکر کو موقوف رکھو یہ بیان کرو کہ تمہارا آنا کیونکر ہوا اور کس نے تم کو تمہارے باپ
سے طلب کیا تھا اور کیا باعث ہوا مین ملکہ نے جواب دیا کہ کسی نے انکو تمہارے باغ مین آنے کی

خبر کردی اسی امر کے دریافت کرنے کو طلب کیا تھا دوسرے پندرہ روز سے مین سلام کو نہین گئی تھی اور مجکو دیکھا بھی نہ تھا بس الفت پدری نے زور کیا طلب کیا یہ کہکر جو تقریر صندل شاہ نے کی تھی وہ بیان کی اور جو خود جواب دیے تھے وہ بیان کیے جو راوی قبل مین تحریر کر چکا ہی دوبارہ تحریر کرنے کی کیا ضرورت ہی طول بیجا ہوگا ملکہ نے شاہزادے سے جب یہ کہا کہ جب بادشاہ نے تمہارا حال سنا تو کہا کہ مین اون شاہ صاحب کی ملاقات کا مشتاق ہون مین سہ پہر کو برای ملاقات آونگا اوسکا مین نے یہ جواب دیا کہ وہ خود آپ کی ملاقات کے مشتاق ہین بلکہ حاضری کی اجازت طلب کی ہی میرے منع کرنے سے وہ باز رہے ورنہ اب تک کبکے حاضر ہو چکے ہوتے یہ تقریر میری بادشاہ نے سنکے فرمایا کہ وہ کیون تکلیف کرین مین خود اون کے پاس حاضر ہونگا یون تو انکا گھر خانہ ہی جب چاہین تشریف لائین اونکو مانع کون ہی بس اے شاہزادے مین بادشاہ سے اقرار کر آئی ہون کہ وہ کل تشریف لائینگے آپ تکلیف نہ فرمائیے ورنہ وہ یہان پر آنے کو راضی تھے لہذا تم کل دربار مین بادشاہ کے ضرور جانا شاہزادے نے یہ جواب دیا کہ مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین جاؤن اونکو خود غرض ہو تو وہ یہان آئین میرے قدم چومین دین اسلام قبول کرین یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ وہ تو آنے پر آمادہ تھے مگر مین نے منع کیا بمصلحت پس اب تم کو لازم ہی کہ مین اقرار کر آئی ہون مین جھوٹی ہونگی مین یہ کہہ آئی ہون کہ وہ خود آپ کی ملاقات کے مشتاق ہین وہ خود آئینگے لہذا اب تم انکار نہ کرو کل جاؤ اگر نہ جاتے تو مجکو اپنے ہاتھ سے زمین مین دفن کر کے ہم کو روتے تم کو ہمارے سر کی قسم اب انکار نہ کرنا یہ کہکر شاہزادے کے گلے مین ہاتھ ڈال دیے اور کہا کہ مین جھوٹی ہونگی تم کو میری بات کا خیال نہین ہی تم کیسی ہم سے الفت رکھتے ہو کہ ہماری بات جاتی رہے اگر مین اس امر مین جھوٹی ہوئی تو بادشاہ سب باتون کو جھوٹ خیال کرینگے پھر میری کسی بات کا یقین نہ لاوینگے کیا تم کو یہ منظور ہی کہ مین اون کے روبرو دروغ گو قرار پاؤن یہ جو ملکہ نے گلے مین ہاتھ ڈال کر کہا ای تو یہ وہ مقام ایسا تھا کہ شاہزادہ انکار کرتا ایسا تو نہ تھا اگر کوئی یہ بھی کہتا کہ ہم اقرار کر آئے ہین کہ ہم تم کو قتل کرینگے ایسی حالت مین یہ گوارا کیا جاتا کہ جان جائے مگر ایسے معشوق کے کہنے سے انکار نہ کیا جائے بھلا کیونکر ہو سکتا ہی ایسا معشوق اپنے سر کی قسم دے وہ کون ایسا ظالم ہوگا کہ وہ اپنے معشوق کے کہنے پر عمل نہ کرے گا اور وہ معشوق جو کہ شہرہ آفاق اور حسن و جمال مین طاق ہو اور اس طور سے گلے مین بے تکلف ہاتھ ڈال کر کہے ایسے مقام پر اگر فرشتہ بھی ہو تو وہ بھی اوسکے کہنے سے انکار نہ کرے دوسرے جسپر خود ہی دل آیا ہو بھلا اوسکا ناراض ہونا یا اوسکو رنج دینا کسی طور سے گوارا نہین ہوتا ہی پس ایسی حالت مین جان کا بھی خوف نہین کیا جاتا ہی راوی نے کہا ہی کہ جب ملکہ نے اس طور سے کہا شاہزادے نے بھی خیال کیا کہ اسوقت ملکہ کے کہنے سے انکار کرتا ہون تو ملکہ کو رنج ہوگا دوسرے اے سکندر چلو صندل شاہ کے دربار کا رنگ دیکھو تمہارا تو یہ قصد تھا کہ اس ملک کو اسلام آباد کرو جب تک نکلوگے نہین اور دربار مین نہ جاؤگے کیونکر حال معلوم ہوگا اور کہان تک ملکہ کے باغ مین پوشیدہ بیٹھے رہوگے جس کام کے لیے اپنا ملک و مال اور مان کو چھوڑ کر نکلے ہو اوس کام مین بھی تو عرصہ ہوتا ہی بس یہی نہ کہ جب دربار مین جاؤگے دو چار سے ملاقات ہوگی دو ایک دوست پیدا ہونگے اوس وقت پھر اپنے قصد کو ظاہر کرنا اور تم نے یہ قصد مصمم کر لیا ہی کہ بدون اس ملک کو اسلام آباد کیے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا بس بیٹھے بیٹھے کیا ہوگا چلو دربار مین دیکھو کہ بادشاہ کیونکر پیش آتا ہی کیا طریقہ ہوتا ہی کیونکر برتاؤ کرتا ہی جبتک ہاتھ پاؤن نہ ملاوگے یہ ملک اسلام آباد

ہوگا ملکہ بھی کہہ رہی ہی اسکا ناخوش کرنا بھی زیبا نہین ہی یہ تصور کرکے اور سوچ کے کہا کہ اگر تم اقرار کرتی ہو اور تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا مین کل جاونگا مگر ایک شرط سے کہ جاتے ہی مین اپنے کو ظاہر کرونگا اور بادشاہ سے کہونگا کہ میرا دین قبول کرو اس آب پرستی کو ترک کرو اگر نہ مانے گا تو مقابلہ کرونگا اگر یہ امر تم کو منظور ہی تو مین جاتا ہون شاہزادہ نے صرف یہ امر ملکہ کے سنانے کے لیے کہا تھا نہ کہ یہ اسکا قصد مصمم ہو یہ جو ملکہ نے شاہزادے کی زبانی سنا چہرہ کا رنگ اڑ گیا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ ہمارا حلوا کھائے ہم کو ہی کہ کرے ہم کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو ایسی حرکت کرے ابھی تو ایک دو مرتبہ دربار مین جاؤ وہان کا رنگ دیکھو اہل دربار سے ملاقات پیدا کرو پھر تم کو اختیار ہی اس طور سے جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ ملکہ تم ہم کو بہت پریشان کرتی ہو تم کو ہمارے کامون مین کیا دخل ہی جو ہمارا جی چاہیگا وہ کرینگے اب ہم کہان تک تمھارے باغ مین پوشیدہ بیٹھے رہین کوئی حد و انتہا بھی ہی مین تمھارے باغ مین آکر بہت پچھتایا اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ آتا یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب تجھ سے اور اس سے مفارقت ہوتی ہی اے خداوند کریم کس بلا مین مبتلا ہو گئی اگر اس نے دربار مین جاکر اپنے کو ظاہر کیا اور مقابلہ ہوا تو وہ لوگ لاکھون ہین اور یہ اکیلا ہی کیا ہوگا بس انجام یہ ہوگا کہ خدانخواستہ یا تو یہ قتل ہوگا یا اسیر بس مین کیونکر بدون اسکے زندہ رہونگی راز بھی افشا ہوگا اور جان بھی جائے گی کس آفت مین مبتلا ہوئی کیا کرون عجب جاہل سے سابقہ پڑا ہی جو کسی بات کو نہین قبول کرتا ہی اپنی ہی ہٹ کرتا ہی واہ محبت بھی کی تو کس سے اور یہ حضرت دل بھی آئے تو کس پر جو کہ مرنے سے نہین خوف کرتا ہی موت کو حیات جانتا ہی اب کیا تدبیر کرون کیون اقرار کرائی تھی اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤن مین کلھاڑی ماری بس یہ جو خیال دل مین کیا اور جدائی کا جو خیال آیا گریہ گلوگیر ہوا رونے لگی اسکا رونا تھا کہ شاہزادے کو اب کہان تاب ہی ملکہ کو خوب گلے سے لگایا اپنے دامن سے آنسو پاک کیے اور گلے سے لپٹا کر آغوش مین لے کر لب و عارض کے بوسے لیے اور کہا کہ کیون روتی ہو اچھا جو تم کہو گی مین اسی پر عمل کرونگا تم کو ہمارے سر کی قسم اب نہ رو اور رقت کو ضبط کرو ورنہ مین ابھی چلا جاونگا یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے آنسو پونچھ کر کہا کہ مین اپنی حالت اور مقدر پر روتی ہون کہ تم ایسے جاہل اور بے خوف سے سابقہ ہوا ہی کہ کسی امر کا خوف نہین ہی جان کا دینا کوئی بات نہین ہی بس مین یہ خیال کرکے روئی کہ میرا انجام کیا ہوگا یہ تو مین گوارا نہ کرونگی کہ تم وہان جاکر اپنے کو ظاہر کرو اور تم سے مقابلہ ہو خدانخواستہ تم قتل یا اسیر ہو اور جب بادشاہ کو یہ امر معلوم ہو کہ یہ میری بیٹی کا یار ہی اور میری بیٹی مسلمان ہوئی ہی وہ لشکر میری گرفتاری کے لیے روانہ کرے اور وہ لوگ مجکو اسیر کرکے لے جائین اور تمام شہر مین یہ مشہور ہو کہ بادشاہ کی بیٹی نے یار کیا تھا وہ یار بھی پکڑا گیا اور وہ بھی بس یہ ہوگا کہ تم نے ادھر مقابلہ کیا اور تمھارے دشمنون کی اسیری کی خبر آئی ادھر مین نے اپنی جان دی یہ ع الفت و محبت ہم نے اسی لیے کی تھی کہ جان جائے خیر کیا چارہ ہی مگر افسوس ہی کہ کوئی آرزو پوری نہ ہوئی یون ہی پر حسرت و ارمان دنیا سے چلی خدا ان حضرت دل کا بھلا کرے جنکے سبب سے ہماری جان گئی یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے ہنس کر اور آغوش مین لے کر خوب بوسے لیے اور کہا کہ تمھاری پاپوش اپنی جان دے او ای جان جہان مین صرف تمھارا دل لیتا تھا خیر جو تم کہوگی وہی مین کرونگا تم رنج و غم نہ کرو معلوم ہوا کہ تم کو مجھ سے الفت ہی مین تمھاری خوشی کرونگا قسم تمھاری جان کی تم رنج نہ کرو ملکہ نے کہا کہ مین ایسے فقرون مین کب آتی ہون یہ فقرے اور کسی کو دو تم کہہ چکے ہو کہ جو ہم لوگ زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین پھر کیونکر

مجکو یقین آنے ہان اگر تم اپنے ایمان کی قسم کھاؤ تب مجکو باور ہو مین یہ چاہتی ہون کہ دو ایک تمھارے دوست ہو جائین اور تمھارے شریک حال ہون اُس وقت تم اپنے کو ظاہر کرو تو اچھا ہی ابھی کیا ضرور ہی شاہزادے نے یہ سُنکے قسم کھائی اور کہا کہ اچھا مین دو ایک دن اور صبر کرتا ہون کیا کرون کہ تمھارے سبب سے ناچار ہون تمھارا رنجیدہ ہونا گوارا نہین ہی یہ کہکر اختلاط کرنے لگا ملکہ کو بھی شاہزادے کے قسم کھانے سے یقین ہوا بزم عشرت کے برپا ہونے کا حکم دیا محفل عیش برپا ہوئی جام شراب گردش مین آیا گزک کی جگہ شاہزادہ ملکہ کے بوسے لینے لگا باہم اختلاط شروع ہو گیا تمناے دلی پوری ہونے لگی پہر رات تک یہی جلسہ رہا بعد پہر رات کے دونون نے خاصہ کھا کر مسہری پر جاکر آرام کیا کچھ دیر تک باہم اختلاط رہا بعد اُسکے دونون اپنی اپنی کروٹ سے سو رہے یہان تک کہ صبح ہوئی دونون خواب راحت سے بیدار ہوے خلوت خانہ سے باہر آئے امور ضروری سے فراغت کر کے منھ ہاتھ دھوکر ملکہ اور شاہزادہ مع خواصون کے سیر باغ مین مصروف ہوا اور لب نہر کچھ عرصہ تک دونون عاشق معشوق بیٹھے پانی سے کھیلا کیے جب خوب دن چڑھ آیا اُس وقت شاہزادے نے ملکہ سے کہا کہ اب ہم تمھارے باپ کی ملاقات کو دربار مین جاتے ہین بموجب تمھارے کہنے کے اجازت دو ملکہ نے صورت دیکھکر کہا کہ بسم اللہ مگر کل کی قسم کا خیال رہے اور جلدی تشریف لائیے گا اگر کل کے اقرار کے خلاف کیا یا دیر مین آئے تو مجکو زندہ نہ پائیگا اگر سیر امرہ دیکھنے کا ارادہ ہی تو آیندہ آپ کو اختیار ہی شاہزادہ نے جواب دیا کہ جو مین نے تم سے کہا ہی انشاء اللہ تعالے اُسمین فرق نہ ہوگا اور جہان تک ہوگا جلدی آؤنگا یہ کہکر اور ملکہ کو گلے سے لگا کر چند بوسے لیکر در باغ کے جانب چلے ملکہ نے کہا خدا حافظ و ناصر امام ضامن کی ضامنی جلد آنا دیکھو دیر نہ کرنا شاہزادہ یہ سُنتا ہوا چلا اُدھر ملکہ نے محلدار سے کہا کہ تم باہر جاکر جو سوار پہرے پر ہون اُن سے کہنا کہ شاہ صاحب کے ہمراہ جاؤ اور انکو دربار مین پہونچا دو اور تم باہر ٹھہرے رہنا جب شاہ صاحب تشریف لائین اُنکے ہمراہ واپس آنا اور جو واقعہ وہان گذرے ہم کو خبر کرنا یہ جو ملکہ نے محلدار کو حکم دیا بس محلدار نے آکر اُن سوارون کو ملکہ کے حکم سے آگاہ کیا اتنے عرصہ مین شاہزادہ بھی باہر آچکا تھا بس سوارون نے شاہزادے کو درویش باصفا خیال کر کے سلام کیا شاہزادہ اُسی لباس درویشی سے آراستہ تھا بس اُن سوارون نے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلین ہم آپ کے ہمراہ ہین بموجب حکم ملکہ یہ مرکب حاضر ہی اسپر سوار ہو جیے شاہزادہ نے جواب دیا کہ تمھاری کوئی ضرورت نہین ہی نہ مرکب کی حاجت ہی ہم فقیر ہین ہم کو کوئی تزک و حشم کی حاجت نہین ہی جو اہل دنیا ہو اُسکو یہ سب درکار ہی اُن سوارون نے عرض کیا کہ یہ آپ کو اختیار ہی چاہے مرکب پر سوار ہو جیے چاہے نہ ہو جیے مگر ہم ہمراہی سے باز نہ آئین گے کیونکہ اگر ہم خلاف حکم ملکہ کرینگے تو ملکہ کا عتاب ہم پر نازل ہوگا ہماری نوکری پر بن جائے گی یہ جو انھون نے عرض کیا بس شاہزادہ خاموش ہو رہا اور طرف شہر کے پیادہ پا روانہ ہوا اُسی حالت سے کہ لباس قلندرانہ زیب تن کیے ہوے عقب مین سوار ملکہ کی اردلی کے تھے شاہزادہ تو ادھر سے طرف شہر اور دربار کے جاتا ہی ملکہ ادھر صحن باغ مین خواصون کو ہمراہ لیے ہوے شاہزادے کے سلامت آنے کی دعا کر رہی ہی اور بال سر کے کھلے ہوے ہین پیشانی خاک پر رکھے ہوے ہی لب پر یہ دعا ہی کہ اے کریم کارساز اے خداے نادیدہ مین تازہ مسلمان ہوئی ہون میرے حال پر رحم کر میرا باپ شاہزادے سے اچھی طور سے پیش آئے کوئی باہم سخت کلامی نہو شاہزادہ اپنے کو ظاہر نہ کرے جب تک اُسکے چند دوست نہ پیدا ہو لین کیونکہ ہر ایک اُسکی جان کا دشمن ہی وہ پھر زندہ و سلامت مجھ سے آکر

ملے مجکو اُس کے روبرو موت آئے ملکہ یہان یہ دعا کر رہی ہی اُدھر صندل شاہ نے وہ رات تڑپ تڑپ کر بسر کی اس انتظار مین کہ صبح ہو اور مین دربار کرون وہ شاہ صاحب تشریف لائین جو کہ میری دختر کے مہمان ہین مین انکی ملازمت سے بہرہ مند ہون بس اسی خیال مین رات بھر سویا نہین اختر شماری مین جو رات کاٹی سحر ہوئی آرام گاہ سے باہر آیا ستہ ضروریہ سے فراغت کر کے اور لباس پہن کر بیرون محل آیا یہان سب اہل دربار حاضر ہو چکے تھے سب کا مجرا ہوا بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے تھے بادشاہ نے درگہ سالار کو طلب کر کے حکم دیا کہ اگر کوئی شاہ صاحب یہان تشریف لائین اور اندر آنے کا قصد کرین تو تم منع نہ کرنا فوراً انکو آنے دینا یہ جو حکم دیا درگہ سالار اپنے عہدے پر آ کر بیٹھا یہان سب اہل دربار حیران ہوے کہ بادشاہ کو کیونکر معلوم ہوا کہ آج کوئی شاہ صاحب تشریف لائین گے سب یہ خیال کر رہے تھے دربار کا یہ رنگ تھا کہ بادشاہ کے دہنی طرف اسکا فرزند مظفر اسد گیر اور دیگر سرداران مغز بائین طرف سپہ سالار لشکر کہ جنکا نام بہرام سنگ خوار تھا اور زبردستان روزگار سے تھے اپنے دنگل سپہ سالاری پر بیٹھا ہوا اور سب افسران لشکر اپنے اپنے مقام پر متمکن ہین کل اہل دربار حاضر ہین کہ بادشاہ نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگ حیران ہوے ہون گے کہ بادشاہ کو کیا الہام ہوا کہ آج شاہ صاحب تشریف لائین گے آگاہ ہو جیے کہ آپ افسران لشکر ہین اور کوتوال شہر بھی حاضر دربار ہی اور آپ لوگون کو میرا حکم ہی کہ شہر کے حالت کی خبر رکھا کیجیے مگر آپ لوگ غافل ہین بالکل خبر نہین رکھتے ہین آج پندرہ دن سے ایک شاہ صاحب شہر مین تشریف لائے ہین کئی دن تک تمام شہر مین پھرے کسی نے ہم کو آگاہ نہ کیا نہ ہم سے ذکر کیا اتفاق سے میری دختر کی سواری باغ کو جاتی تھی اُس نے اُنکو دیکھا وہ اُنکو اپنے باغ مین لے گئی اپنا مہمان کیا ہی وہ اُس کے باغ مین اُس دن سے تشریف فرما ہین کل میری دختر نے مجھ سے آکر اُنکی حالت بیان کی اور کہا کہ وہ آپ کی ملاقات کے بہت مشتاق ہین اگر اجازت ہو تو دربار مین تشریف لائین مین نے جواب دیا کہ مین خود اُنکی ملاقات کے لیے تمہارے باغ مین آؤنگا ملکہ نے کہا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین وہ کل خود حاضر ہون گے بس وہی شاہ صاحب آنے والے ہین اُنھین کے لیے مین نے یہ حکم دیا ہی افسوس کا مقام ہی کہ آپ لوگ ایسے غافل ہین کہ ایسے لوگ شہر مین آئین اور آپ اُن کے حال سے ہم کو آگاہ نہ کرین یہ جو بادشاہ نے کہا ہر ایک نے عذر کیا کہ ہم سے خطا ہوئی ہم لوگ شہر کی حالت دریافت کرتے رہتے ہین مگر اس حال سے اچھی طرح سے نہین آگاہ ہوے جو عرض کرتے ہان یہ ضرور سنا تھا کہ ایک شاہ صاحب تشریف لائے ہین جو کہ ابھی بالکل نوعمر ہین اور بہت حسین ہین پھر جو اس خیال سے دریافت کیا کہ اُنکی حالت دریافت کر کے حضور مین عرض کرین معلوم ہوا کہ وہ تشریف لے گئے بدین سبب خداوند سے نہین عرض کیا اب معلوم ہوا کہ وہ تشریف نہین لے گئے بلکہ ملکہ عالم کے مہمان ہوے بادشاہ نے کہا کہ خیر مگر ثابت ہوا کہ آپ لوگ بالکل شہر کی حالت سے غافل ہین مین آپ لوگون کے بھروسے پر تھا مگر آیندہ سے مین خود شہر کا بندوبست کرونگا یہ کہکر خاموش ہو رہا اُدھر ہر ایک کو خجالت ہوئی یہان دربار کا تو یہ رنگ ہی بادشاہ شاہ صاحب نقلی کا انتظار کر رہے ہین اُدھر شاہزادہ مع اُن سوارون کے جب داخل شہر ہوا تمام اہل شہر مین ہلڑ مچ گیا کہ یہ وہی شاہ صاحب ہین جو کہ تشریف لائے تھے اور ملکہ عالم اپنے ہمراہ باغ مین لے گئی تھین آج پھر شہر مین تشریف لائے ہین اور دیکھو ملکہ کی سواری کے سوار بھی ہمراہ ہین ہر ایک نے سلام کیا کوئی قدم چومتا ہی کوئی ہاتھون تو

بوسہ دیتا ہے کوئی آنکھوں سے لگاتا ہے شاہزادے کو رستہ چلنا دشوار ہو گیا حاصل کلام یہ کہ اسی حالت
سے شاہزادہ در دولت پر پہونچا درگہ سالار نے دور سے دیکھا کہ ایک جوان رعنا لباس درویشی پہنے
ہوئے بیراگی ہاتھ میں چہرہ اسکا مثل آفتاب کے روشن اس لباس شنگرفی میں اس چہرے کا یہ عالم
ہے کہ گویا شفق میں آفتاب ہے تسمہ بندھی ہوئی کرتہ گلے میں زلفین دوش پر پڑی ہوئیں بلکہ کی سواری
کے سوار ہمراہ اس طرف چلا آتا ہے سمجھ گیا کہ یہی شاہ صاحب ہیں کہ جنکی نسبت بادشاہ نے مجھ سے
فرمایا ہے کہ ایک شاہ صاحب تشریف لاوینگے انکو منع نکرنا بس اپنے مقام سے اٹھ کھڑا ہوا جب
شاہزادہ قریب آیا جھک کر سلام کیا قدم چومے ہاتھ آنکھوں سے لگائے در دولت تک اہل شہر کا مجمع
تھا یہاں سب آکر تھم گئے درگہ سالار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے جائیے آپ کی بابت
حکم شاہی صادر ہو چکا ہے کہ اندر آنے سے منع نکرنا غلام کی مجال نہیں کہ آپ کو منع کرے یہ عرض کرکے
پردہ اٹھا دیا بس شاہزادہ داخل دربار ہوا وہ سب سوار ایک طرف پرا باندھ کر کھڑے ہو گئے اہل شہر دیکھا
گئے ادھر شاہزادہ سب درجہ و جلوخانہ طے کرکے داخل دربار ہوا ہر ایک جلوخانہ کو خوب آراستہ و پیراستہ
پایا شاہزادہ وہ سب سامان دیکھ کر خوش ہوا اور خیال کیا کہ بادشاہ جلیل ہے اور صاحب لشکر کثیر اور صاحب
اختیار ہے خدا وہ دن کرے کہ یہ مسلمان ہو اور یہ سب اہل شہر بھی بس شاہزادہ یہ خیال کرتا ہوا چلا جاتا ادھر
درگہ سالار اپنے مقام پر بیٹھ گیا جب شاہزادہ صحن دربار میں پہونچا جب سے بادشاہ نے کہا تھا مع
بادشاہ کے کل اہل دربار کی نگاہ اسی طرف تھی سب نے دیکھا کہ یکایک دربارگاہ سے روشنی پیدا
ہوئی اب جو سب نے دیکھا تو ایک جوان خوش رو عنبر مو کو دیکھا کہ شنگرفی تسمہ باندھے ہوئے
کرتہ شنگرفی پہنے ہوئے بیراگی ہاتھ میں لباس درویشی سے آراستہ چہرہ مثل ماہ چہاردہ کے روشن
زلفین دوش پر پڑی ہوئیں رخ سے آثار جوانمردی و بہادری عیاں عجب شان و شوکت کا
جوان ہے گو قلندرانہ وضع ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی ملک کا شاہزادہ ہے یا فرشتہ درگاہ خدا ہے وہ رعب
و داب ہے کہ ہر ایک سکتے ہوئے تن صورت زیبا دیکھ کر کھڑے ہو گئے رعب سب پر چھا گیا ہر ایک
اپنے مذہب کے موافق درود پڑھنے لگا سب کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ کیا جوان ہے ضرور یہ کسی
ملک کا شاہزادہ ہے نہ معلوم کس سبب سے اس نے یہ لباس اختیار کیا ہے یہ صورت و شکل یہ
سن و سال اس لائق نہیں ہے کہ یہ ترک دنیا کرے نہ معلوم کیا مصیبت پڑی ہے کہ اس نے ترک دنیا
کی ہے ادھر شاہزادہ نے صحن میں پہونچ کر بغور دربار کی طرف دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر متمکن ہے
اسکا سن کوئی پچاس برس کا ہوگا وزیر پس پشت کھڑا ہوا مگس رانی کر رہا ہے تاج سر پر ہے قبائے
طلاکار زیب تن ہے دست راست کی طرف ایک جوان سر سے پاؤں تک دریائے آہن میں غرق خود سر پر
کج رکھے ہوئے قبضہ شمشیر کو پکڑے ہوئے جھوم رہا ہے بادہ غرور سے مست ہے اور اسکے پہلو میں
بہت سے سردار ہیں جو کہ شکل اسکے ہیں دوسرے طرف ایک اور جوان جو کہ اس سے تن و توش
میں وہ چند ہے اسی طور سے بیٹھا ہے اور اس طرف بھی افسران سپاہ بیٹھے ہوئے ہیں دربار خوب
آراستہ ہے قریب تین ہزار کے اہل دربار سے کم نہ ہوں گے ہر ایک افسر اپنے مرتبے سے بیٹھا ہوا ہے حاجب
دربان چوبدار خاص بردار اپنے اپنے طریقے سے کھڑے ہیں اور سب اسی طرف دیکھ رہے ہیں شاہزادے
نے اس دربار کو خوب آراستہ پایا اور سب اہل دربار کو اور ان کے طریقے کو پسند کیا اور ثابت
ہو گیا کہ یہ سب بہادر ہیں خصوصاً مظفر اسد گیر کو دیکھ کر بہت اپنے دل میں خوش ہوا بادشاہ

نے جو شاہزادے کو دیکھا اہل دربار سے حکم کیا کہ جلد اٹھو اور استقبال کر کے لاؤ بس یہ حکم دینا تھا کہ سب
اہل دربار اٹھ گئے اور حاضر خدمت ہوئے مجرا بجا لائے شہزادے نے سب کے سلام کا جواب دیا کسی نے قدموں
پر بوسہ دیا کسی نے دست شاہزادہ چومے اور آنکھوں سے لگائے بڑی عزت سے ایوان میں لائے
کچھ ایسا رعب و داب تھا کہ خود بادشاہ مع اپنے فرزند کے تالب فرش استقبال کو آئے اور سلام میں
سبقت کی اور قدم چومے ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت کے قریب لایا اور حکم دیا کہ کرسی لاؤ شاہزادے نے فرمایا
کہ کرسی کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں تارک دنیا ہوں میرے لیے یہی فرش کافی ہے بلکہ بوریا ہوتا تو بہتر تھا
یہ کرسی وغیرہ اہل دنیا کو زیبا ہے یہی خاک ایک دن اپنا بستر ہوگی اس سے کہاں تک پرہیز کیا جائے گا آپ
تخت پر تشریف رکھیے میں اسی فرش پر بیٹھ جاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا آپ ہمارے مہمان
ہیں اور ہمارے پیر و مرشد ہیں ہم لوگ آپ کی خدمت کرنے کو اپنا فخر و افتخار تصور کرتے ہیں آپ کے
سبب سے ہمارے یہاں برکت ہے ہم کو زیبا ہے کہ ہم اپنی آنکھیں فرش کریں اس پر آپ تشریف رکھیں غلام
زیادہ تو اصرار کر سکتا نہیں ہے شاید خلاف مزاج عالی ہو اگر آپ کرسی پر تشریف نہ رکھیے گا تو غلام بھی
تخت پر نہ بیٹھے گا اسی فرش پر بیٹھے گا بس میری خوشی یہ ہے کہ غلام کو جان آپ نے اس قدر سرفراز فرمایا ہے
غلام نوازی کی ہے اپنی خوشی اور فرمائیے کہ کرسی پر تشریف رکھیے یہ جو بادشاہ نے کہا شہزادے نے جواب
دیا کہ تم نے ہم کو بہت مجبور کیا اگر ہم یہ جانتے تو کبھی نہ آتے ہمارے طریقہ میں میزبان کی خاطر شکنی کرنا گناہ
ہے خیر جو تم کہتے ہو اسی پر عمل کریں گے ہم اس شہر میں آکر بہت پریشان ہوئے ہمارے بہت سے طریقوں میں
فرق ہوا اور آج تک ہم کسی کے دربار میں نہیں گئے خیر ہم نے جو تمہاری تعریف سنی تو ہم کو اشتیاق ہوا
کہ تم سے ملیں یہاں جو آئے تو ہم کو یہ بیطریقہ کرنا پڑا کہ کرسی پر بیٹھیں اب تو آئے اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی نہیں
آتے یہ جو کہا بادشاہ کانپ گیا عرض کیا کہ کیا آپ ناخوش ہوئے اگر کوئی خطا ہوئی ہو معاف
فرمائیے جواب دیا کہ خطا تو کوئی نہیں ہوئی مگر تمہارے اصرار سے پریشان ہوئے یہ کہکر اس کرسی پر بیٹھ گئے
جو کہ خادم نے لاکر روبرو تخت کے بچھا دی تھی جب شاہزادہ بیٹھ چکا اس وقت بادشاہ نے عرض کیا
کہ غلام کو اجازت ہے جواب دیا کہ بسم اللہ تخت پر بیٹھو تمہارا تخت تم کو مبارک رہے بادشاہ نے یہ
عرض کر کے کہ آپ کے روبرو تخت پر بیٹھنا نہایت بے ادبی ہے مگر مجبوری ہے کہا کہ کوئی نقصان نہیں ہے یہ
کہکر اور خود ہاتھ پکڑ کر بادشاہ کو تخت پر بٹھایا وہ سلام کر کے تخت پر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ
سب عزت و توقیر اسلام کی تھی ورنہ یہ اسکے خرد تھے اور اب تو خوش ہوتے تھے بس جب بادشاہ
بیٹھ چکا پھر تو ہر ایک اجازت لے کر اور سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھا جب سب بیٹھ چکے بادشاہ
نے مزاج پرسی کی جواب دیا کہ فقیروں کے مزاج کو کیا دریافت کرتے ہو ہمارا کیا مزاج تم اپنے
مزاج کی حالت بیان کرو بادشاہ نے جواب دیا کہ زندہ ہوں آپ کی دعا کا خواستگار ہوں کہا کہ با خوش
رہو بعد اسکے ہر ایک اہل دربار کی مزاج پرسی کی ہر ایک نے وہی کلمہ کہا جو بادشاہ نے کہا تھا سب
سے یہی کہا کہ با خوش رہو جب سب کی مزاج پرسی کر چکے اس وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ
اپنے اسم گرامی نام نامی سے آگاہ فرمائیے کہا کہ اس عبد ذلیل و حقیر کو آوارہ شام کہتے ہیں تم اپنے
نام سے اور کل اہل دربار کے نام و حالت سے آگاہ کرو بادشاہ نے کہا کہ اس غلام کو صندل شاہ
کہتے ہیں اور یہ جو دست راست کی طرف دنگل پر بیٹھا ہے یہ غلام زادہ ہے اسکا نام مظفر اسد گیر
ہے اور یہ فلاں سردار ہے اور یہ فلاں سردار بس سب کے نام سے آگاہ کیا اور مرتبہ سے اور عرض کیا کہ

جو بائین طرف ہی یہ میرے لشکر کا سپہ سالار ہی اسکا نام بہرام سنگ خوار ہی اور جو داہنی طرف سردار ہین ان کے یہ مرتبہ ہین اور یہ نام ہین جب یہ سب امر معلوم ہو چکے اُس وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ حضور کا کس طرف سے آنا ہوا اور کتنا عرصہ ہوا یہان تشریف لائے ہوے اور اب کس طرف کا قصد ہی جو بادشاہ نے کہا جواب دیا کہ جہان سے سب آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب کی بازگشت ہی وہان مین بھی جاؤنگا اور مین یہان بیس دن سے آیا ہون اور پندرہ دن سے آپ کی دختر کا مہمان ہون مجکو آپ کی ملاقات کا بہت اشتیاق تھا کئی مرتبہ قصد کیا مگر صرف اجازت کا خواستگار تھا کل ملکہ جو یہان تشریف لائین اور آپنے میری کیفیت سُنی اور فرمایا کہ مین اُنکی ملاقات کا مشتاق ہون اور اُنکی ملاقات کی بہت خواہش ہی کل مین باغ مین اگر اُن سے ملاقات حاصل کرونگا بس ملکہ نے آپ سے کہا کہ وہ خود آئینگے لہذا ملکہ نے مجھ سے آپ کی خواہش ظاہر کی یہ جو بادشاہ نے سُنا جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا یہ تو آپ کا لطف خانہ تھا خوب کیا جو تشریف لائے مگر مجکو بڑا صدمہ ہوا کہ آپ نے تکلیف فرمائی مین خود حاضر ہوتا مین نے جب سے آپکے اوصاف سُنے آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تھا اور نہایت درجہ دل خوش کرتا تھا خیر آپ کی مہربانی اور کرم سے آپ کی قدم بوسی حاصل ہوئی ہم سب کو آپکے شرف خدمت سے ہمارے مقدر نے بہرہ مند کیا اور آپ کے نور جمال سے ہم سب کے دیدۂ بے نور کو روشنی ہوئی مین اس قدر امر کا امیدوار ہون کہ میرے لیے خداوند کی درگاہ مین دعا فرمائیے اور دوسری میری خواہش یہ ہی کہ جب تک آپ اس شہر مین رہین میرے غریب خانہ پر تشریف رکھیے اور جو مجکو نان و نمک میسر ہی آپ کی دعا سے اُسکو نوش فرمائیے اور اُسکو مدد کیجیے تاکہ برکت ہو اور ہم سب آپ کی خدمت کرین اور فخر و افتخار حاصل کرین یہ جو بادشاہ نے کہا جواب دیا کہ یہ امر جو تم نے بیان کیا اسکا جواب یہ ہی کہ مین اُس وقت تک دعوت نہین قبول کرسکتا ہون جس وقت تک کہ ملکہ عالم مجکو رخصت نہین کرتی ہین مین اُنکا مہمان ہون کیسے اُنکی دعوت قبول کرون آپ کی اور ملکہ کی مہمانی مین کوئی فرق نہین ہی کیونکہ جو کچھ ملکہ کے پاس ہی وہ آپ کا ہی جیسے اُنکا مہمان ہون ویسے آپ کا مہمان ہون مجکو کچھ عذر نہ تھا اور نہ اب ہی اب مین زیادہ قیام یہان بھی نہ کرونگا دو ایک دن مین چلا جاؤنگا بادشاہ نے یہ سُنکے عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپ نے ارشاد کیا مین نے سُنا سب بجا ارشاد ہوا مگر یہ جو آپ نے ارشاد کیا کہ اب مین زیادہ یہان قیام نہ کرونگا پس یہ ممکن نہین ہی کہ آپ بدون میری دعوت قبول کیے ہوے یہان سے تشریف لے جائیے مین ضرور آپ کی خدمت کرونگا ہان یہ جو ارشاد کیا کہ مین اُس وقت تک تمھاری دعوت نہین قبول کرسکتا ہون کہ جبتک تمھاری دختر کا مین مہمان ہون پس جب وہ آپ کو رخصت کرے اُس وقت میرے غریب خانہ کو سرفراز فرمائیے آپ کو قسم ہی خداوندی کی کہ جب تک آپ میری دختر کے مہمان ہین اور باغ مین اُس کے تشریف فرما ہین تو ہر روز میرے دربار مین تشریف لائیے اور تھوڑے عرصہ تک ہر روز اپنی زیارت سے ہم سب کو مشرف فرماتے رہیے تاکہ ہم اُسی طور سے آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے رہین کسی طرح سے یہ شرف ہم کو حاصل ہوتا رہے شاہزادے نے یہ جواب دیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین ہر روز آؤن بادشاہ نے کہا کہ آپ کو تکلیف تو ضرور ہوا کرے گی مگر آپ کا تشریف لانا باعث برکت اور ہم سب کی عزت کا ہی اور میرے دربار کی رونق ہی بس میری بڑی خوشی ہو اور میری آرزو بھی یہ ہی مجکو یقین ہی کہ آپ میری عرض کو رد نہ فرمائیے گا بس مین آپسے اسی امر کا امیدوار ہون کہ میری عرض کو قبول فرما کر ان سب کے روبرو مجکو سرفراز فرمائیے تاکہ میری آرزو دلی پوری ہو یہ جو بادشاہ نے

غرض شاہزادے کو یہ امر منظور تھا کہ یہ اصرار کرے ورنہ انکار کرنے کی خود اسکی خواہش نہ تھی کہا کہ اچھا
جب تم اس قدر اصرار کرتے ہو اور ہم لوگ فقیر ہیں ہم کو یہ زیبا نہیں ہے کہ کسی کی خاطر شکنی کریں یہ امر ہم نے
قبول کیا ہم ہر روز بوقت صبح تمہارے دربار میں آیا کرینگے گھڑی دو گھڑی بیٹھ کر چلے جایا کرینگے گو ہماری
عبادت میں اور اوقات میں فرق ہوگا ہو مگر تمہاری خاطر شکنی تو نہ ہوگی یہ جو جواب دیا بادشاہ خوش
ہوگیا بڑھ کر قدموں کو بوسہ دیا بہت عزت سے پیش آیا اور سب سے کہا کہ تم نے ایسے خلیق اور با
مروت لوگ نہیں دیکھے کہ جو اپنے ایسے غلاموں کی عرض کو قبول کریں جو کسی خدمت کے لایق نہ
ہوں آج کل میرا ستارہ ترقی پر ہے کہ ایسے باخدا لوگوں سے ملاقات نصیب ہوئی اور زیارت
ایسے خاصان خدا کی میسر ہوئی سب اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ کی بدولت ہم بھی اس دولت سے
بہرہ یاب ہوے ورنہ کہاں ممکن تھا کہ ہم ایسی نعمت سے بہرہ مند ہوتے بس جب یہ تقریر ہو چکی شاہزادہ
تھوڑے عرصہ تک وہاں بیٹھا رہا اُس کے بعد ایک مرتبہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اب میں رخصت ہوتا
ہوں اگر زندہ رہا تو کل پھر آؤنگا کیونکہ میری عبادت کا وقت آگیا اب اسمیں ہرج ہوتا ہے اب
میں ٹھہر نہیں سکتا ہوں نہ تم زیادہ اصرار کرنا ورنہ میری طبیعت کو ناگوار ہوگا سبب یہ تھا کہ شاہزادے
کو ملکہ کا خیال تھا کہ ایسا نہ ہو مجکو یہاں عرصہ ہو اور وہ نہ معلوم کیا خیال کرے اور اپنے کو ہلاک
کرے تو اُس کے خون کا سبب میں ہونگا بس یہ جو شاہزادے نے کہا کسی کی جرات نہ ہوئی کہ
اصرار کرے بادشاہ نے عرض کیا کہ کل ضرور تشریف لایے گا اور مجکو سرفراز فرمایے گا جواب دیا
کہ بشرط حیات بس سب اہل دربار نے اُٹھ کر قدم بوسی حاصل کی بادشاہ نے بھی اور دیگر اراکین نے اور
تا لب فرش بادشاہ خود پہونچانے آیا بعد اُس کے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آیا اور سب
سردار تا دربارگاہ ہمراہ آئے اور مجرا و سلام کر کے رخصت ہوے شاہزادہ اُن سب سے رخصت
ہو کر ان سواروں کے ہمراہ طرف باغ کے چلا اسی طور سے سب اہل شہر قدم بوسی حاصل کرتے تھے
نوبت بایں جا رسید کہ شاہزادہ قریب باغ آیا سب اہل شہر اپنی طرف آئے یہاں ملکہ شاہزادہ کے
لیے دعا کر رہی تھی اور رو رہی تھی وزیرزادی سے کہتی تھی کہ ابھی تک شاہزادہ نہیں تشریف لایا
نہ معلوم بادشاہ کس طور سے پیش آئے خدا جلد اُنکی صورت دکھائے وہ سمجھا رہی تھی کہ آپ گھبرایے
نہیں وہ خوشی خوشی آتے ہونگے یہی ذکر تھا کہ ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ مبارک ہو شاہزادہ
تشریف لایا یہ سنتا تھا کہ ملکہ نے کہا سچ کہتی ہے اُسنے عرض کیا کہ اگر جھوٹ ہو تو جو چور کا حال وہ
میرا حال کیجیے گا یہ جو اُسنے عرض کیا بس ملکہ نے کہا کہ اے خداوند کریم شکر تیرا کہ تو نے یہ مجکو خبر سنائی
کہ وہ شہریار وہاں سے سلامت آیا کوئی خرابی نہ ہوئی۔ یہ کہکر سجدے کو جھکی سجدہ شکر بجا لائی ادھر
شاہزادہ داخل باغ ہوا ملکہ صحن باغ میں کھڑی ہوئی طرف در باغ کے دیکھ رہی تھی کہ یکایک
شاہزادہ نمایاں ہوا ملکہ کے جان میں جان آئی وہ اضطراب موقوف ہوا ادھر شاہزادہ نے
جو ملکہ کو دیکھا کہ صحن باغ میں کھڑی ہے بال پریشان ہیں پیشانی پر خاک کا نشان ہے خیال کیا کہ
تمہارے لیے اسنے اپنا یہ حال کیا ہے جھپٹ کر ملکہ کے قریب آئے ملکہ اپنے معشوق کو دیکھ کر خوش
ہوگئی شاہزادہ نے ملکہ کا آکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تم نے اپنا یہ کیا حال کیا ہے میں تو تم سے
کہ گیا تھا کہ بہت جلد آتا ہوں جیسا کہ گیا تھا ویسا ہی آیا تم نے اتنی دیر میں اپنا یہ حال کیا ہے آؤ
یہ کہکر ملکہ کو لیکر بارہ دری میں آیا مسند پر بٹھایا سب خواصیں آکر روبرو بیٹھیں ملکہ نے شاہزادے

سے کہا کہ وہان کا حال بیان کرو کیا گذری اُسوقت شاہزادے نے سب بیان کیا جو کچھ گذرا تھا اور کہا کہ بادشاہ بہت اچھی طور سے پیش آئے اور میری بہت عزت کی اور کل اہل دربار بہت خاطر سے پیش آئے بادشاہ نے کہا کہ آپ میری دعوت قبول فرمائیے مین نے جواب دیا کہ ابھی مین ملکہ کا مہمان ہون آپ کی دعوت قبول نہین کر سکتا ہون تب اُنھون نے اس امر پہ اصرار کیا کہ اچھا ہر روز یہان میرے دربار مین تشریف لیجیے تا کہ ہم آپ کی زیارت سے مشرف ہوا کرین پہلے تو مین نے انکار کیا جب بہت اُنھون نے اصرار کیا تب مین نے اقرار کیا لہذا جب تک مین یہان مقیم ہون ہر روز جایا کرونگا تم اپنا یہی حال کیا کروگی ملکہ نے کہا کہ تم نے یہ بُرا کیا کہ اقرار کیا ایسا نہ ہو کسی دن حال ظاہر ہوجائے تو بڑی خرابی ہو شاہزادے نے کہا کہ اب جو کچھ ہو مین اقرار کر آیا ہون اپنے قول سے نہ پھرونگا ملکہ یہ سُنکے او رپہ خیال اپنے دل مین کر کے کہ زیادہ اصرار کرنا اچھا نہین ہے ایسا نہ ہو کہ یہ ناخوش ہو جائین اور اب جو چاہین اپنے کو ظاہر کرین تو خرابی ہو شاید کوئی صورت ایسی انکے وہان ہر روز کے جانے مین نکلے کہ میرا باپ مع کل اہل دربار کے مسلمان ہو جائے کیونکہ وہ انکے ہمراہ بہت خاطر اور خوشی سے پیش آیا اے میرے خدا تو بادشاہ کے دل مین ایسی بات ڈال دے کہ وہ بدون مقابلہ کے مسلمان ہو جائے اس شہریار کا ایک موے تن نہ کم ہو یہ اپنے دل مین دعا کر کے حکم دیا کہ خاصہ فوراً حاضر کرو بس خاصہ حاضر کیا گیا دونون عاشق و معشوق یک جان دو قالب نے خاصہ نوش کیا اسکے بعد پھر آکر مسند پر بیٹھے گانے والیون کو حکم ملا کہ آکر گاؤ وہ حاضر ہو کر گانے لگین جام شراب گردش مین آیا گزک نے اپنا لطف دکھایا

ایک مطربہ نے بالحان داودی یہ غزل گائی

بڑھ گیا درد جگر فرقت کے سامان دیکھ کر
کیا کرو گے حالت قلب پریشان دیکھ کر

تجکو او ظالم نہ آیا رحم وقت نزع بھی
غیر روتے ہین مرا حال پریشان دیکھ کر

آتے ہی فصل خزان کے رنگ بدلا باغ نے
خندہ کیسین اُڑ گئین اُجڑا گلستان دیکھ کر

جب سے سودا سر مین ہے زلف سیاہ یار کا
دم اُلجھتا ہے مرا تاریک زندان دیکھ کر

دامن صحرا مین دیوانہ سمجھ کر بار ہا
کھینچ لاتی ہے کشش خار بیابان دیکھ کر

آگئی شمشیر قاتل مین بھی خوش آبی بہت
مشتعل کہہ مین زخم ہائے دل کے ارمان دیکھ کر

میری پابوسی کو آئی ہین بہت سی حسرتین
بعد مردن بھی ہمارے دل کے ارمان دیکھ کر

آبلے دل کے مچل جاتے ہین لڑکون کی طرح
دامن کہسار مین خار مغیلان دیکھ کر

مست ہو کر کچھ نہین ڈرتے حساب حشر سے
رند مشرب ساقی کوثر کی دوکان دیکھ کر

فکر عقبے چاہیے ہر وقت سب کو اے ریاض
خوش نہ ہونا چاہیے دنیا کے سامان دیکھ کر

دن بھر یہی جلسہ رہا اور پہر رات تک باہم یہی اختلاط رہا بعد اسکے کھانا کھا کر دونون نے جا کر آرام کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا یہان تک کہ صبح ہوئی موافق دستور کے سب بیدار ہوے اور سب کامون سے فراغت کر کے بارہ دری مین آئے یہان شاہزادہ و ملکہ دونون بیدار ہو چکے تھے سب کا مجرا ہوا شاہزادے نے بھی امور ضروری سے فراغت حاصل کی اسکے بعد سیر باغ ہمراہ ملکہ کر کے جب یقین ہوا کہ دربار بخوبی آراستہ ہو چکا ہوگا ملکہ سے کہا کہ اب ہم دربار کو جاتے ہین تم پریشان نہ ہونا ہم بہت جلد آتے ہین گل کی سی حالت

ذکر کرنا ورنہ ہم کو رنج ہوگا بس یہ کہکر بیرون باغ آئے سب سوارون نے مجرا کیا چند سوار بموجب حکم
ملکہ ہمراہ ہوئے شاہزادہ طرف دربار کے روانہ ہوا ملکہ بارہ دری مین آکر بیٹھی تھی مگر چپکے چپکے دعا
کر رہی تھی وہان صندل شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے ہر ایک شاہزادے کا ذکر کرتا ہی کہ کل
جو شاہ صاحب تشریف لائے تھے بہت خلیق اور بامروت تھے صاحب کمال معلوم ہوتے ہین
جو لوگ زیادہ گستاخ ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کو تو یہ درویش نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ
کسی ملک کے شاہزادے ہین کیونکہ چہرے اور طرز تقریر سے اور رعب وداب سے یہ اقربات ہوتا ہی
کہ کسی نہ کسی سبب سے اُنھون نے یہ وضع اختیار کی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ یہ درویش
باخدا ہین بس اسی سبب سے یہ سب باتین ہین صاحب کمال ہونے کی یہی دلیل ہی ہر ایک خاموش
کل بھی بعد جانے شاہزادے کے دربار مین یہی تقریر ہوئی تھی اور جب بادشاہ نے دربار برخاست
کیا تھا تو اہل دربار باہم یہی ذکر کرتے ہوئے اپنے اپنے مکان پر آئے تھے ادھر بر سر مطلب یہان
بادشاہ بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی ادھر شاہزادہ راہ طی کر کے داخل شہر ہوا اہل شہر کا مجمع ہمراہ ہوا
اسی طور سے ہر ایک کا سلام و مجرا لیتا ہوا اور سب قدم بوسی کرتے ہوئے در دولت تک آئے
بس شاہزادہ داخل دربار ہوا اسپ واپس گئے درگہ سالار نے منع بھی نہین کیا جب بادشاہ کی نگاہ
شاہزادے پر پڑی سب اہل دربار کو برائے استقبال حکم دیا اور خود بھی مع اپنے فرزند ارجمند کے
تا لب فرش استقبال کیا لاکر بڑی عزت و آبرو سے برابر تخت کے کرسی پر بٹھایا کل سے زیادہ عزت
کی مزاج پرسی ہوئی بعد اُسکے بسبب ان کے رعب وداب کے خاموش بیٹھے رہے جو کچھ گفتگو
ہوئی وہ بادشاہ سے ہوئی جب قریب پہر بھر کے گذرا شاہزادہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین جاتا ہون
بادشاہ اصرار نہ کر سکا بس دربار سے باہر آیا کل اہل دربار باہر تک پہونچا گئے وہان سے رخصت ہوکر
شہر کو طی کر کے باغ مین آیا ملکہ سے ملا ملکہ سے سب حال بیان کیا یہان بعد جانے شاہزادے کے
بادشاہ نے بہت تعریف کی اور اپنا کاروبار دیکھا اُسکے بعد دربار برخاست کیا یہان باغ مین
شاہزادہ ہمراہ ملکہ کے عیش و راحت مین مصروف ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ اب یہ طریقہ شاہزادہ
نے اختیار کیا ہی کہ ہر روز بوقت سہ دو گھنٹہ دربار مین ضرور آکر بیٹھتا ہی اور رنگ دربار کا دیکھتا ہی اور
اس فکر مین ہی کہ اب کوئی تدبیر ایسی کرون کہ یہ سب لوگ مسلمان ہون اور میرا عقد ملکہ کے ساتھ
ہوجائے اب ملکہ بھی دوسرے دن خواہ سہ پہر کو خواہ صبح کو باپ کے سلام کو آتی ہی بادشاہ ملکہ سے
شاہزادہ کی حالت دریافت کرتا ہی ملکہ کہتی ہی کہ ای بابا جان مین نے تو آج تک ایسا باخدا اور
عبادت گذار کوئی درویش نہین دیکھا بہت سے درویش آئے اور مین نے دعوت کی اور بہتا ئی مگر کوئی
ایسا نہ تھا جیسے یہ ہین رات دن سوائے عبادت کے دوسرا کام نہین ہی ہان صرف اُس قدر زمانہ تک
تو عبادت سے کوئی سروکار نہین ہی کہ جب تک آپ کے دربار مین رہتے ہین یا ادر سستہ ضرور یہ مین
مصروف ہوتے ہین بعدہ سوائے عبادت کے دوسرا کام نہین ہی رات کو سوتے بھی بہت کم ہین
ملکہ ایسی تقریر دروغ بادشاہ سے جب آتی تھی بیان کرتی تھی کہ بادشاہ کو دل بدل شاہزادہ کے
صاحب کمال ہونے کا یقین ہوتا جاتا ہی اور بیٹی سے یہ فرمایش ہی کہ جہان تک ہوسکے انکو اپنا مہمان
رکھ جانے نہ دینا کیونکہ ان کی خدمت کرنا موجب افتخار و سبب برکت ہی یہ جو بادشاہ کہتا تھا ملکہ خوش
ہوجاتی تھی اور اپنے دل مین کہتی تھی کہ خوب فقرہ نے ابھی تک کام کیا ہی بس اسی طور سے چند دن

گذرے تھے کہ شاہزادہ دربار میں آتا تھا آج جو شاہزادہ دربار میں آیا اور اپنے مقام پر بیٹھا تھا اور سب اہل دربار بھی حاضر تھے دربار آراستہ تھا بادشاہ یعنی صندل شاہ تخت پر متمکن تھا مظفر اسد گیر فرزند بادشاہ و بہرام سنگ خار سپہ سالار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے بادشاہ شاہزادے سے باتیں کر رہا تھا کہ یکایک بیرون دربار کے رونے اور شور و غل کی صدا آئی معلوم یہ ہوا کہ گویا در دولت پر ہزاروں آدمی رو رہے ہیں اور شور و غل کر رہے ہیں یہ صدا ہے کہ اے ظل اللہ جہان پناہ ہماری فریاد کو پہونچ ہماری داد رسی کر یہ جو صدا آئی بادشاہ نے گھبرا کر اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ کیسی شور و غل کی صدا ہے ذرا دریافت تو کرو یہ جو حکم دیا بس چوبدار چلا تھا وہ لوگ جو کہ در دولت پر فریادی آئے تھے وہ سب کے سب داخل دربار ہوے اور یکایک روبرو دیوان شاہی کے آکر فریاد کرنے لگے اور صداے استغاثہ بلند کی یہ جو واقعہ دیکھا سب اہل دربار مع بادشاہ و شہزادہ کے حیران ہوے کہ یہ کون لوگ ہیں اور وہ جو چوبدار براے خبر چلا تھا جانے نہ پایا تھا کہ یہ لوگ فریاد کناں داخل بارگاہ ہوے تھے آپ کو دیکھکر وہ بھی ٹھہر گیا بادشاہ و کل اہل دربار و شاہزادہ سکندر رستم خو نے دیکھا کہ سیکڑوں مرد و زن ہیں اور سب اپنی لیاقت کے موافق کپڑے نفیس پہنے ہوے ہیں اور عورتیں زیور سے آراستہ ہیں مگر یہ سب لوگ پیچ قوم ہیں شریفان شہر سے نہیں ہیں بلکہ کوئی پیشہ ور ہیں خواہ گاذر ہوں اور کوئی ہوں مگر ہیں اسی قبیل سے اور اُنکے گرد کوتوال کے پیادے ہیں باشمشیر برہنہ اور کوتوال بھی ہمراہ ہے اور درمیان میں اُن عورت و مرد کے ایک جوان کہ جسکا سن کوئی سولہ سترہ برس کا ہوگا لباس شاہانہ پہنے ہوے تمامہ سر پر سہرہ بندھا ہوا ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی نوشاہ بنا ہوا ہے وہ سب عورت و مرد اُسکے گرد ہیں اور چند پیادے اُسکے قریب ہیں راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ جو بدون اجازت داخل دربار ہوے اسکا سبب یہ ہے کہ صندل شاہ کا حکم ہے کہ جو کوئی فریادی آئے خواہ ایک ہو خواہ ہزاروں کوئی اجازت کی ضرورت نہیں ہے اُنکو دربار میں بدون اجازت آنے دینا بس اسی سبب سے یہ لوگ داخل دربار ہوے دوسرے درگہ سالار نے اسی سبب سے اور بھی نہ روکا کہ کوتوال شہر مع اپنے پیادوں کے اُنکے ہمراہ تھا بس یہ جب سب نے دیکھا کہ یہ لوگ فریادی ہیں اور اُنکے ہمراہ ایک نوشاہ بھی ہے بادشاہ نے اُنکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم لوگوں پر کیا بلا نازل ہوئی ہے جو تم یونہی فریادی آئے ہو سب نے دیکھا تھا کہ عورتیں سر کھولے ہوے تھیں مرد سر پریشان تھے جب یہ بادشاہ نے کہا تو اُنھوں نے سر پیٹ کر کہا کہ ہم کو آپ کے کوتوال نے پریشان کیا ہے اور ہمارا یہ حال کیا ہے یہ جو دولہا آپ کے روبرو حاضر ہے ہم اسکو لیے کر آئے ہیں کوتوال شہر کہتا ہے کہ اسکو ہم کو دے دو تاکہ ہم اسکو براے گرگ دیو جنگل لے جائیں کیونکہ اُنکے نام پر قرعہ نکلا ہے اگر اسکو گرگ نہ پہونچے گی تو وہ آکر سب کو کھا جائے گا اور شہر کو تباہ کرے گا اے بادشاہ جب ہم نے یہ سُنا ہمارے ہوش جاتے رہے کیونکہ ہم سب کا یہ ایک ہی فرزند ہے ہم پانچ بھائی ہیں اُن میں یہ ایک لڑکا ہے بڑی مرادوں سے ہوا ہے ہم نے اسکی شادی کا سامان کیا آج ہم برات لے کر دلہن کے گھر جانے والے تھے نوشاہ بنا چکے تھے کہ کوتوال صاحب پہونچے اُنھوں نے ہم کو اس حال سے آگاہ کیا ہم نے اُن کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہم سب کے حال پر رحم فرمائیے اس سے ہاتھ اُٹھائیے کیونکہ یہ ہم سب کی پیرانہ سالی کا سہارا ہے اندھے کی یہ ایک ہی لکڑی ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کو دے دیں اور اسکو لیجا کر اُس دیو

کے حوالہ کریں وہ اسکو کھا جائے یہ ہمارے قلب کیونکر گوارا کرینگے دوسرے آپ نے ملاحظہ کیا ہی کہ ہم اسکی شادی میں مصروف ہیں اسکے عروس کو چاہتے جاتے ہیں ابھی اسکا کوئی ارمان نہیں نکلا ہی کہ یہ لقمہ اجل ہو اسکی عروس کیا کریگی نہ اس نے اسکی صورت دیکھی نہ اس نے اسکی کہ عروس مرگ کا سامنا ہوا لہذا ہم سب کی جان پر ترس کھا کر اور کسی کو لے جائیے اسکو یہ چھوڑ دیجیے اس قدر لوگ ہیں ان میں سے جسکو آپکا جی چاہے برائے گزک دیو لے جائیے کوتوال صاحب نے جواب دیا کہ یہ ہو نہیں سکتا ہی کیونکہ قرعہ جو پھینکا گیا تو اسکا نام نکلا اور حکم شاہی ہی کہ جسکا نام نکلے سوائے اسکے دوسرے سے نہ بولنا بس ہم خلاف حکم نہیں کر سکتے ہیں نہ اس طریقہ کو بدل سکتے ہیں جو کہ برسوں سے رواج پا چکا ہی اگر ہم اس طریقہ کے خلاف کرینگے اول تو عتاب سلطانی میں مبتلا ہونگے دوسرے ہر ایک کو موقع عذر کا ہوگا اور ہر ایک اپنی جان بچائیگا اور دوسرے کا سہارا ڈھونڈھیگا بس ہم اس طریقہ کو نہیں توڑ سکتے ہیں ہم ضرور اسکو لے جائینگے جب ہم نے دیکھا کہ کوتوال صاحب کسی طور سے ہم پر رحم نہیں کھاتے ہیں تب ہم نے عاجز ہو کر ان سے کہا کہ ہم کو اسقدر مہلت دیجیے کہ ہم اپنی اس عرض کو بادشاہ سے عرض کریں شاید انکو ہمارے حال پر رحم آئے کیونکہ وہ عادل ہیں انصاف پسند ہیں رعایا پرور ہیں بس ہماری آپکی خدمت میں یہ عرض ہی کہ اسکی جوانی پر رحم فرمائیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ یہ ابھی نوشاہ بنا ہی عروس کو بیاہنے کو جاتا ہی اسنے باغ دنیا سے کوئی پھل نہیں پایا ہی ابھی پورا جوان بھی نہیں ہوا ہی اپنی باغ جوانی سے اسنے کسی قسم کا ثمر نہیں حاصل کیا ہی بس اسکو چھوڑ دیجیے اور ہم چھ آدمی ہیں ایک میں باپ ہوں دوسرے اسکی ماں اور چار چچا ہیں بس ہم سب کی یہ خواہش ہی کہ ان میں سے جسکو حکم ہو وہ کوتوال کے ساتھ جائے اور اس دیو کا لقمہ ہو یہ ہم کو نہیں منظور ہی کہ ہمارے سبب سے سب اہل شہر پر آفت آئے بلکہ ہماری جان رہنے سے بھی بچے اور اہل شہر بھی ہم بخوشی اس امر کو منظور کرتے ہیں ہماری دادرسی و فریادرسی فرمائیے ہم کو اس جوان کے داغ سے بچائیے کیونکہ ہم پانچوں بھائیوں کے سوائے اسکے اور کوئی اولاد نہیں ہی نہ اب امید ہی کیونکہ ضعیفی نے اپنا عمل کر لیا ہی بہت سی ہم سب کے یہاں اولادیں ہوئیں سب مر گئیں بڑی مرادوں اور منتوں سے یہ بچا یہ پانچ گھروں کا چراغ ہی اسکے مرنے سے بہت سے گھر بے چراغ ہو جائینگے اور بہت سے لوگ ہلاک ہونگے انکا خون ناحق ہوگا اگر بادشاہ ہماری دادرسی نہ کریگا تو ہم سب اپنی جانیں در دولت پر اپنے ہاتھ سے گلے کاٹ کر دے دینگے آئندہ حضور کو اختیار ہی اس طور سے انھوں نے جو فریاد کی بادشاہ خاموش سنا کیا اور سب اہل دربار اور شاہزادہ سکندر رستم خونخوار خاموش بیٹھے ہوئے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہی کیسا دیو اور کیسا اسکا لقمہ ہونا یہ واقعہ تو ملکہ نے مجھ سے آج تک نہیں بیان کیا اسکو دریافت کرنا ضرور ہی خیر اس مہم سے فراغت ہولے دیکھو کہ بادشاہ کیا انصاف کرتا ہی ادھر بادشاہ نے انکی فریاد سنکے حکم دیا کہ تم سب لوگ خاموش ہو جاؤ شور و غل نہ کرو ہم نے تمہاری تقریر سنی ہم انصاف کرتے ہیں یہ کہکر حکم دیا کہ کوتوال روبرو حاضر ہو اور واقعہ کو بیان کرے یہ حکم سنکے وہ لوگ خاموش ہو رہے اور کوتوال روبرو حاضر ہوا مجرا بجا لایا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا واقعہ ہی بیان کر کوتوال نے عرض کیا کہ حضور کا حکم ہے کہ دوسرے دن دس خم شراب کے سو من میوہ دس من غلہ ایک من روغن دس گوسفند اور ایک آدمی اہل شہر سے برائے دیو خونخوار بھیج دیا کرو تاکہ کل اہل شہر کی جان بچے اور یہ بھی حکم دیا ہی کہ سب اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی کی جائے بس جسکا نام نکلے وہ بھیجا جائے کیونکہ آپنے اس دیو نے

اقرار کر لیا ہی ورنہ وہ سب اہل شہر کو کھاتے جاتا تھا اور شہر کو تباہ کرتا تھا آپ نے یہ اقرار کر لیا تھا کہ ہم دوسرے
دن یہ حضرت تمہارے لیے روانہ کیا کرینگے بس اس اقرار سے آپ کی یہ بلا ٹلی گو یہ امر ضرور ہی کہ ایک
عرصے کے بعد یہ شہر تباہ ہو جائے گا ایک مرتبہ نہ تباہ ہوا رفتہ رفتہ تباہ ہوا بس بموجب آپ کے حکم
کے اُس دن سے وہی طریقہ جاری ہی کہ دوسرے دن ایک آدمی اور جو جو شیا آپ نے فرمائی ہین
روانہ کر دی جاتی ہین اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی ہوتی ہی جسکا نام ظاہر ہوتا ہی اُسکو لے جاتے ہین
چنانچہ آج بھی اُسی طریقہ سے قرعہ اندازی کی گئی یہ جو مرد ضعیف آپ کے روبرو کھڑا ہی یہ تمام ہتھیاروں
کا چودھری ہی اور جو سرا کہ سرکار کی طرف سے تیار کی گئی ہی یہ اُسمین ملازم ہی یہ پانچ بھائی ہین اُنمین سے
ایک کے یہان یہ ایک لڑکا ہی بس یہ اسکی شادی کے سامان مین مصروف تھا سرکار نے بھی روپیہ ملا تھا
چنانچہ آج اسکی برات نکلنی تھی مین نے بموجب قاعدہ مقررہ جو اہل شہر باقی ہین ان کے نام پر قرعہ اندازی
کی تو اُس لڑکے کے نام پر قرعہ نکلا بس مین نے پھر قرعہ اندازی کی پھر اُسی کا نام نکلا پھر قرعہ پھینکا پھر
اسی کا نام نکلا چونکہ حکم سرکار یہی ہی کہ تین مرتبہ قرعہ اندازی کی جاے جب تینون مرتبہ اُسی شخص کا نام نکلے
بس اُسکو روانہ کیا جاے جب تینون مرتبہ اسی کا نام نکلا تب مین ناچار ہوا اسکے گھر پر آیا اور اس مرد
ضعیف کو کہ جسکا نام رفیع ہی مع اسکے بھائیون کے پاس جاکر طلب کیا اور سب حال سے آگاہ کیا یہ سنتا تھا
کہ یہ رونے لگے پیٹنے لگے نوبت یہ ہوئی کہ سب جمع ہوے اور سب نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی ہم مین سے
جسکو جی چاہے لے جاؤ مین نے کہا کہ یہ خلاف قاعدہ مین نہ کرونگا چنانچہ اس امر پر راے قرار پائی کہ
بادشاہ سے اس امر کی خواہش کی جاے جیسا وہ حکم دین اُسپر عمل کیا جاے بس یہ سُنکے سب حاضر خدمت
ہوے ہین اصل واقعہ یہ ہی جو مین نے بیان کیا جب بادشاہ نے کوتوال کی زبانی سب حال سُنا اُس
چودھری کو مع اُسکے بھائیون کے اپنے روبرو طلب کیا وہ روتے ہوے حاضر ہوے اور تخت کو بوسہ
دیا اور کہا کہ آپ ہم سب کے مالک ہین اور خداوند ہین ہم سب آپ کے تابعدار ہین بڑی آپ کی
مہربانی اور غریب نوازی ہوگی کہ جو اسکو چھوڑ دیجیے اور ہم مین سے جسکو چاہیے اُس دیو کی گزک
کے لیے تجویز فرمایے بادشاہ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اے رفیع تو ہی خیال کر کہ یہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مین اپنے طریقہ کے خلاف کرون مین جو حکم دے چکا ہون اُس کے خلاف کبھی نہ ہوگا اور
اور جو قاعدہ مقرر ہو چکا ہی اُسکے خلاف نہ کیا جائیگا اس وقت تم یہ عذر کر کے اپنے فرزند کو بچا لو
اور اُسکے عوض مین تم مین سے کسی کو مین روانہ کرون بس یہی عذر سب کو ہوگا اور ہر ایک یہی عذر پیش کریگا
مین اسوقت تمہارے سبب سے اپنے طریقے کو بدل کر اپنے پیچھے ایک بلا لگا لون بس صبر کرو کیونکہ
یہ تمہارا فرزند اسی قدر زندگی خداوند آب حیات کی سرکار سے لکھوا کر لایا تھا کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُسکے
خلاف ہو بس اسکی اسی قدر زندگی تھی اور اسی طور سے قضا اسکی تھی کوئی اختیار نہین ہی صبر کرو دل پر
جبر کرو یہ جو بادشاہ نے کہا اُنکو یقین ہوا کہ بادشاہ بھی ہماری کچھ نہ سُنیگا بس وہ پانچون ماہی بے آب
کی طرح تڑپنے لگے اور زار زار رونے لگے ایک شور گریہ و زاری بلند ہوا کہ کان پڑی آواز نہ سُنائی دیتی تھی
اُن سب نے زمین دربار کو سر پر اُٹھا لیا تھا عجب کہرام مچا ہوا تھا سب اہل دربار حیران ہوے کہ کیا کیا جاے
شاہزادہ کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اور کہتا تھا اپنے دل مین کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی شاہزادہ
تو خاموش ہی جب بادشاہ نے دیکھا کہ انھون نے تو آفت برپا کر دی کہا کہ تم لوگ ذرا خاموش ہو جاؤ مین
انصاف کرتا ہون ایک طریقہ مین اور بیان کرتا ہون اگر تم لوگ بھی قبول کرو اُن سب نے خاموش ہو کر کہا کہ

بیان فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ وہ طریقہ یہ ہی کہ پھر قرعہ تم لوگوں کے نام پر ڈالا جاتا ہی پس اگر تم میں سے کسی کے نام قرعہ نکلا تو اُسکو روانہ کر دینگے ورنہ پھر اسی کو روانہ کرینگے اُس کے نام پر پھر قرعہ اندازی تم سب کے سامنے کی جائے گی تاکہ تم لوگ بھی دیکھ لو یہ جو بادشاہ نے کہا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب اُنھوں نے یہ بھی کہا کہ پہلے ہم لوگوں کے نام قرعہ اندازی کی جائے کوئی ہم پر منحصر نہیں ہی بلکہ یہ جسقدر زن و مرد یہاں موجود ہیں ان سب کے نام پر قرعہ اندازی کی جائے پس یہ جو انھوں نے عرض کیا بادشاہ نے کوتوال کو حکم دیا کہ ہر ایک کے نام پر قرعہ اندازی کر دو یہ جو حکم بادشاہ نے دیا کوتوال نے ہر ایک کے نام پر قرعہ اندازی شروع کی ادھر تو قرعہ اندازی شروع ہوئی اور وہ سب کھڑے ہوے ہیں بادشاہزادہ یعنی درویش نے بادشاہ کی طرف خطاب کر کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی ذرا میں بھی تو سُنوں اور اس حال سے آگاہ ہوں یہ جو بادشاہ سے شاہزادے نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ اے مرشد کامل واے درویش حق آگاہ و آگاہ ہو جیے کہ اصل واقعہ یہ ہی کہ اسکو عرصہ ہوتا ہی کوئی دو برس کا کہ ایک دیو نامے دیو جنگال کسی سبب سے پردہ قاف سے یہاں چلا آیا اور میرے شہر سے جنوب کی طرف ایک صحرا ہے پر بہار ہی وہاں ایک پہاڑ پر رہتا ہی اسنے اُسی پر اپنی بود و باش مقرر کی اتفاق سے ملکہ ماہ پارہ میری دختر کو اسنے دیکھ لیا اُسپر عاشق ہو گیا جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ یہاں کے بادشاہ کی یہ دختر ہی اسنے ایک نامہ مجھکو تحریر کیا اور اُسکی خواہش ظاہر کی میں نے اسکے جواب میں اُسکو جواب سخت دیا وہ بہت برہم ہوا بس اُسی دن سے اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا کہ روزانہ شہر میں چلا آیا اور دس پانچ آدمیوں کو مار کر کھا گیا اور پھر چلا گیا دن بھر میں کئی مرتبہ آتا تھا اور اسی طور سے اہل شہر کو پریشان کرتا تھا میں نے اُسکے خوف سے اپنی دختر کو تہ خانہ میں پوشیدہ کر دیا تھا اُسکا یہ قصد تھا کہ اگر ملکہ کو پا جاؤں تو اُٹھا لے جاؤں مگر اس تدبیر سے اُسکا قابو ملکہ پر نہ چلا تو اسنے اس طور سے پریشان کرنا شروع کیا اسکو جب دس پندرہ دن گذرے اور شہر میں غدر مچا تو میرا فرزند و میرا سپہ سالار دونوں لشکر لے کر اُسکا مقام قیام دریافت کر کے گئے وہ اس لشکر کو دیکھ کر تنہا برائے مقابلہ آیا ایک ہی حملہ میں اُسنے ہزاروں کو کھا لیا اور میرے فرزند و سپہ سالار کو پکڑ کر لے گیا اور اُنکو قید کیا اور مجھکو نامہ لکھا کہ میں نے تمہارے لشکر کو شکست دی اور تمہارے فرزند و سپہ سالار کو اسیر کر لیا پس میں تم کو آگاہ کرتا ہوں اور خبردار کہ اگر اُنکی اور تمام شہر کی اور اپنی زندگی منظور رہی تو ملکہ کو میرے حوالہ کر دو تاکہ میں اپنی معشوقہ سے وصل حاصل کروں اور تم سب کی جان میرے ہاتھ سے بچے اگر اسکے خلاف کروگے تو میں اُنکو بھی کھا لونگا اور سب اہل شہر کو بھی اور تم کو بھی یہ جو نامہ آیا میرے ہوش اُڑ گئے میں نے اپنے ارکین سلطنت کو جمع کیا اور اُن سے رائے لی کہ کیا کیا جائے میرے وزیر نے رائے دی کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اس نامہ کا یہ جواب تحریر کیجیے کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرض کریں یوں تو ہم سب آپ کے قبضہ میں ہیں جب چاہیے قتل فرمائیے مگر جو ہم عرض کریں اسکو سماعت فرمائیے اگر لائق قبول ہو تو قبول فرمائیے ورنہ پھر آپ کو اختیار ہی اگر وہ اس امر کو قبول کرے تو ہم اور آپ اُسکے پاس چلیں اور اُس سے یہ کہیں کہ ابھی ملکہ اس قابل نہیں ہی کہ وہ آپ کے پاس آئے اور آپ اُس سے وصل حاصل کریں کیونکہ وہ ابھی بالکل کم سن ہی اور آپ جوان ہیں بھلا انصاف فرمائیے کہ کجا آپ اور کجا نازنین ہاں اگر اب ہم کو اس قدر مہلت ملے کہ ہم اُسکو خوب کھلا کر موٹا تازہ کریں اور وہ جوان بھی ہو جائے اُسوقت ہم ضرور آپ کی خدمت میں حاضر کرینگے

اُس وقت کوئی عذر نہ کرینگے ہم کو پانچ برس کی مہلت دی جائے پس وہ اگر اس امر کو قبول کرے تو
خیر اس عرصہ مین کوئی نہ کوئی فکر اُس کے قتل کی کی جائیگی اگر جن پری یہ جو اُس وزیر نے کہا سب نے
اس رائے کو پسند کیا مین نے اُسی وقت وہی تقریر جواب مین تحریر کی اور روانہ کیا جب اُس کے
پاس جواب میرا پہونچا اُس نے مجکو تو نہین طلب کیا دوسرے دن صبح کو جب دربار آراستہ تھا وہ
دربار مین آیا سب اُسکو دیکھکر مارے خوف کے کانپ اُٹھے مگر دم بخود ہوکر رہ گئے اُسنے آتے ہی
ایک نعرہ کیا اور کہا کہ ہی شرط کہ تم سب کو کھا جاؤن مین تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور مین نے کہا کہ
اے شاہ دیوان قاف ہم سب آپ کے غلام ہین جو حکم ہو بجا لائین مگر ایک عرض میری ہے اُسکو
سماعت فرمائیے اگر وہ لائق قبول ہو قبول فرمائیے یہ جو مین نے عرض کیا کہا کہ بیان کرین نے وہی
تقریر وزیر کی روبرو اُسکے بیان کی جب وہ میری تقریر سُن چکا قہقہہ مار کر ہنسا کہ تمام عمارت ہل گئی اور
کہا کہ وہ ابھی اس لائق نہین ہے یہ توبیخ کہتا ہے مین نے جواب دیا کہ اگر جھوٹ ہو تو آپ مجکو اور کل
میرے عزیزون اور اہل شہر کو اس دروغ گوئی کے جرم مین جو کھا جائیگا مجکو کوئی عذر نہ ہوگا کہا کہ یہ
توبیخ کہتا ہے کہ پانچ برس کے عرصہ مین تو اُسکو خوب کھلا کر موٹا کرے گا اور اُسکے بعد میرے حوالہ
کرے گا مین نے جواب دیا کہ ضرور آپ اطمینان رکھین یہ جو مین نے کہا اُسنے کہا کہ مین ایک شرط سے
یہ تیری عرض قبول کرتا ہون اور تیرے فرزند اور سپہ سالار کو رہا کرتا ہون مین نے عرض کیا کہ وہ
شرط بیان فرمائیے تب اُس نے کہا کہ وہ یہ شرط ہے کہ سو من میوہ اور دس من غلہ اور دس خم شراب کے
اور ایک من روغن اور دس گوسفند ہر روز دونون وقت میرے پاس اُس درہ کوہ مین بھیج دیا
کرو اور ایک آدمی خواہ عورت خواہ مرد کہ مین شراب پی کر اور اُسکے گوشت کے کباب لگا کر بجائے
گزک کے کھاؤن پس اگر تجکو منظور ہے تو مین بھی تیری عرض کو قبول کرتا ہون ورنہ مین تم سب کو
کھا جاؤنگا یہ جو اُس دیو نے کہا میرے حواس جاتے رہے مین بدحواس ہوگیا کہ اور سب چیزین تو ممکن ہین
مین دو آدمی ہر روز کہان سے لاؤنگا مین نے وزیر کی طرف دیکھا اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے شاہ
دیوان قاف ہم آپ کو اس بات کا جواب کل دینگے آپ اسوقت تشریف لے جائیے پس یہ
جو میرے وزیر نے کہا اُس نے کہا اچھا اگر تم کل جواب نہ دوگے تو مین تم سب کو کھا جاؤنگا چنانچہ
میرے وزیر نے کہا کہ ضرور وہ دیو یہ کہکر چلا گیا کہ مین کل پھر اسی وقت آؤنگا جب وہ دیو چلا گیا تو
مین نے وزیر سے کہا کہ تم نے کیا تدبیر سوچی ہے اور کیا جواب دوگے اور سب اشیا تو ہم پہنچا سکتے ہین دو
آدمی روز کہان سے آوینگے جو اُسکے گزک دیے جائینگے وزیر نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ کل جو وہ آئے
تو اُس سے یہ عرض کیا جائے کہ روز دونون وقت تو نہین ممکن ہے ہان ایک دن درمیان مین دے کر
ایک وقت جو جو اشیا آپ نے ارشاد کی ہین مین حاضر کیا کرونگا مع ایک نفر آدمی کے یہ تو مجھ سے
آپ کی خاطر ہو سکتی ہے اگر قبول فرمائیے تو کل سے حاضر کرون میرے فرزند کو رہا فرمائیے مین نے وزیر
سے پوچھا کہ اگر اُس نے قبول کر لیا تو دوسرے دن ایک آدمی کہان سے آیا کرے گا وزیر نے کہا
کہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ سب اہل شہر کو جمع کیجیے اور اُن سے یہ واقعہ بیان کیجیے اور کہیے کہ یہ بلا یون
دفع ہوتی ہے کہ تم سب اہل شہر کے نام پر دوسرے دن قرعہ اندازی کی جائے گی پس جسکا نام نکلا
کرے گا وہ برائے گزک روانہ کیا جایا کرے گا بس اس طریقہ سے یہ بلا دفع ہو سکتی ہے گو یہ امر ہے کہ ہر
روز ایک آدمی اہل شہر سے کم ہوا کرے گا مگر سب اس امر سے محفوظ رہینگے کہ ایک مرتبہ تو نہ قتل

ہوے ہم اس عرصہ مین کوئی اور تدبیر کرین گے یہ جو وزیر نے کہا مین نے اُسی وقت شہر مین منادی کرادی
سب اہل شہر جمع ہوے مین نے وزیر کی تقریر بیان کردی سب نے کہا کہ ہماری جانین آپ پر سے
نثار ہین ہم کو یہ امر منظور ہی ایک مرتبہ مرنے سے اسوقت نہ معلوم کہ کون مرے گا اگر نہین قبول کرتے
تو سب مرتے ہین پس مین نے جب اہل شہر کو اس امر پر آمادہ پایا اُس دن اُن سے ایک اقرار نامہ لکھ
رخصت کیا سب سے اُسپر دستخط کرائے دوسرے دن جب دیو آیا اُس سے بیان کیا پہلے تو اُس نے
انکار کیا مگر پھر کچھ سوچ کر اُس نے قبول کیا اور چلا گیا یہ کہہ گیا کہ اس شرط مین فرق نہو ورنہ مین ایک مرتبہ
تم سب کو کھا جاؤنگا مین نے کہا کہ اچھا اے شاہ صاحب اُس دن سے یہ طریقہ یہان جاری ہو گیا کہ دوسرے
دن سب اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی کی جاتی ہی جس کے نام پر قرعہ نکلتا ہی اگلے نام پر تین مرتبہ
قرعہ اندازی ہوتی ہی جب تینون مرتبہ اُسی کا نام نکلا بس اُسکو اس حال سے آگاہ کیا جاتا ہی وہ بیچارہ
ناچار ہوکر موت پر راضی ہو کر جاتا ہی اور دیو کا لقمہ ہوتا ہی میرے وزیر نے لاکھون تدبیرین کین
مگر کوئی پیش نہ آئی اس امر کو دو برس ہو گئے ہزارون آدمی اُسکے لقمہ ہوے اور ان سب کا خون
میرے سر پر ہوا مگر اُسنے اُسی دن میرے فرزند اور سپہ سالار کو رہا کر دیا اور جن جن کو اسیر کیا تھا
سب کو رہا کر دیا تھا بس جب سے یہ طریقہ جاری ہی آج اس ہتھیارے کے لڑکے کے نام پر قرعہ نکلا بس
اُسکی باری ہی یہ اُسکے باپ وہان ہین فریاد دیتے ہین چاہتے ہین کہ اسکے عوض مین ہم کو بھیج دیجیے
اور اسکو رہا کر دیجیے یہ واقعہ ہی جو کہ مین نے آپ سے بیان کیا یہ جو شاہزادے نے سنا کہا کہ اب
بخوبی مجکو معلوم ہوا اُدھر کوتوال نے عرض کیا کہ جس قدر لوگ یہان زن و مرد تھے سب کے نام پر قرعہ
اندازی کی گئی کسی کے نام پر قرعہ نہین نکلا سوا اس نوشاہ کے نام کے مین ناچار ہون ان لوگون
سے بھی دریافت کر لیا جائے یہ جو کوتوال نے عرض کیا بادشاہ نے رفیع سے کہا کہ دیکھا اور تم نے
سنا اب مین ناچار ہون تم صبر کرو کہ اسکی قضا آئی تھی یہ اپنی زندگی اتنے دن کی وہان سے لکھا لایا تھا
اب رفیع مجبور ہو گیا اور خیال کیا کہ بادشاہ سچ فرماتے ہین یہ کہکر بادشاہ سے رخصت ہو کر اپنے
فرزند کے مقام پر آیا کہ خیر جو مرضی خداوند آب حیات کی کیا چارہ ہی معلوم ہوا کہ میرے فرزند کی اسی قدر
زندگی تھی آؤ بھائیو اس سے گلے مل لو ادھر اسکا لقمہ دیو نے کیا اُدھر ہم نے اپنی جان دی کیونکہ ہم
سے اسکی مفارقت گوارا نہوگی یہ کہکر اپنے فرزند دلبند جگر پیوند کے قریب آیا اور گلے مل کر زار زار رونے لگا
ایک کہرام مچ گیا جو صاحب اولاد تھے اُن کے بے ساختہ آنسو نکل آئے دل بیقرار ہو گئے رونے لگے
خود بادشاہ کے آنسو نکل آئے یہ حال جو شاہزادے نے دیکھا تو بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ
آپ اس جوان لڑکے سے باز آئیے اور مجکو اسکے عوض مین اس دیو کی گزک کے لیے روانہ فرمایے
کیونکہ مجھ سے اسکے باپ و مان اور دیگر عزیزون کا تڑپنا نہین دیکھا جاتا ہی مجکو اس جوان پر ترس آتا ہی
بس مین اسکے عوض مین اُس دیو کا لقمہ ہونگا یہ جو شاہزادے نے بادشاہ سے کہا بادشاہ نے
جواب دیا کہ اے مرشد کامل یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین آپ کو اس دیو کے پاس بھیج دون اگر یہ طریقہ ہوتا
کہ ایک کے عوض مین دوسرا جائے تو اسکے اور عزیز کہ رہے ہین مین انکی نسبت نہ حکم دیتا یہ تو نہین
ہو سکتا ہی دوسرے مین کیونکر آپ کو ایسے امر کی اجازت دون کہ جس مین جان کا خوف ہو پس جب
خداوند آب حیات مجھ سے استفسار کرینگے کہ تم نے میرے بندۂ خاص کو ایک ادنا رعایا کے
عوض مین لقمہ دیو کرایا اور اپنے ملازم کے فرزند کو بچایا تو مین کیا جواب دونگا جل جائے وہ زبان اور

خداوند آب حیات مجھکو مع میری اولاد کے غرق کردین جو مین آپ کو اجازت دون ایسے خدا رسیدہ اور کامل کو مین اپنے ہاتھ سے گنواؤن اور اپنے شہر کی برکت کو برباد کردون آپ تو میرے شہر کی برکت ہین جب سے تشریف لائے ہین دن بدن اپنے شہر کی ترقی پاتا ہون بس مین کیونکر گوارا کرونگا کہ آپ لقمہ اجل ہون یہ امر ہرگز نہین گوارا ہوگا آپ اس امر مین اصرار نہ فرمایئے یہ کہکر بادشاہ نے شاہ صاحب نقلی کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ ایسے کلمے میرے روبرو نہ فرمایئے اس طور سے جو بادشاہ نے کہا شاہزادے نے خیال کیا کہ زیادہ اصرار نہ کرو شاہزادے نے یہ امر اس سبب سے بادشاہ سے کہا تھا کہ مین جا کر اُس دیو کو قتل کرونگا اور اس شہر سے اس بلا کو دفع کرونگا صاف صاف اس سبب سے نہین کہا کہ کوئی یقین نہ لائے گا اس پردہ مین کہا اسکو بھی بادشاہ نے نہین قبول کیا اور کوتوال سے کہا بادشاہ نے کہا ان سبکو یہان سے لیجاؤ مین مجبور ہون مین نے تو چاہا تھا کہ اس جوان کی جان بچے مگر کیا کرون کہ خداوند آب حیات کو منظور ہی نہین ہے اسکی قضا آگئی ہے یہ سُنکے کوتوال نے اُن سب سے کہا کہ چلو اُسوقت رفیع نے کہا کہ اے حضور ہم سب کو اس قدر اجازت ملے کہ ہم اسکے ہمراہ اُس مقام تک جائین اور اسکو جی بھر کر دیکھ لین بادشاہ نے کہا کہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر کوتوال سے کہا کہ اس امر کا خیال رہے کہ سوا اس جوان کے اور کوئی آگے قدم نہ بڑھانے پائے اُس دیو کی طرف کوتوال نے کہا کہ بہت خوب پس کوتوال ان سب کو لیکر دربار سے چلا وہ لوگ روتے ہوئے چلے اُس جوان نے اس حسرت سے بادشاہ کی طرف دیکھا کہ سب اہل دربار کے آنسو نکل آئے اُسکا یہ مطلب تھا کہ میرے ماں و باپ و دیگر عزیز یہان بھی لے کر آئے مگر بادشاہ نے میری جوانی پر نہ رحم فرمایا اور نہ دادرسی کی مجھے پیک اجل کے لقمہ ہونے کے لیے مقرر کیا مقدر ہی مین یہ لکھا ہوا تھا مین اُس نوشاد کی صورت نہ دیکھنے پایا وہ جو یہ خبر سُنیگی کہ میرا دولھا لقمہ دیو ہوا تو کیا اپنے دل مین کہے گی بس وہ جوان یہ دل سے باتین کرتا ہوا اُن کے ہمراہ چلا یہ حالت دیکھ کر شاہزادے کو اُسکے حال پر رحم آگیا پہلے بھی جو صندل شاہ سے کہا تھا تو یہ خیال کرکے کہا تھا کہ مین جا کر اُس دیو کو قتل کرون اور ان سب کی جانین بچاؤن مگر جب صندل شاہ نے نہ منظور کیا تو خاموش ہو رہا مگر اُسکی حسرت کی نگاہ دیکھ کر پھر ترس آیا اور یہ خیال اپنے دل مین کیا کہ اے سکندر رستم خو تو یہان کیا بیٹھا ہے چل تقدیر آزمائی کر دیکھ کہ تو اس دیو کو قتل کر سکتا ہے یا نہین تیرے بزرگون نے اکثر غیرون کے لیے اپنی جان برباد کی ہے اور انکی کمک کی ہے تو بھی اُسی خاندان سے ہے تجھکو لازم ہے کہ تو اس دیو سے مقابلہ کر اور اسکی جان بچا اور یہ بلا ان سب پر سے دفع کر دوسرے وہ تیرا رقیب بھی ہے اسکا قتل کرنا تیرے اوپر واجب ہے شاید اگر یہ کار نمایان تجھ سے ہوا اور تو ان سب پر یہ امر ظاہر کرے اور ان سب کو معلوم ہو تو کیا عجب ہے کہ سب تیری اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین یہ خیال کرکے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ ایک امر مین دریافت کرتا ہون مجھ سے صاف صاف بیان فرمایئے صندل شاہ نے کہا کہ آپ دریافت کرین شاہزادے نے کہا کہ مین یہ دریافت کرتا ہون کہ اگر کوئی شخص اس دیو کو قتل کرے اور تم سب کے اوپر سے یہ بلا دفع کرے اور تم کو اس بلا سے نجات دے اور تم پر یہ احسان کرے اور اس احسان کے عوض وہ تم سے کسی ایسے امر کی خواہش کرے کہ جسکے تم قبول کرنے مین انکار کرو اسکو تو کیا انکار کروگے اور اسکے احسان کو نہ مانوگے صندل شاہ نے جواب دیا کہ اے مرشد کامل اصل امر تو یہ ہے کہ اول تو مین کسی کو ایسا اس دنیا مین نہین پاتا ہون کہ جو دیو کو قتل کر سکے جبکہ میرے

فرزند و سپہ سالار اسکا گو نہ لڑ سکے جو کہ جوان مردی و بہادری میں اپنا مثل و نظیر نہیں رکھتے ہیں بہت بہادر ہیں
جب یہ نہ ہوا تو کون ایسا ہی کہ جو اس بلا کو دفع کرے اور اس عذاب سے نجات دے اور میں نے تو بڑی
بڑی دور نامے روانہ کیے کہ کوئی میری کمک کرے مگر کسی نے جواب تک نہ دیا میں نے یہ شرط کی ہی کہ اگر کوئی
اس بلا کو میرے اوپر سے اور میرے اہل شہر کے اوپر سے دفع کرے اور یہ احسان میرے اوپر کرے تو اسکے عوض
میں وہ یہ کہے کہ مجھکو سجدہ کرو اور تجھو الٰہ مانو تو میں مع اہل شہر کے اسکو سجدہ کروں اور اپنا دین آبائی ترک
کروں اور اپنی دختر کی شادی اس کے ساتھ کروں مگر مجھکو کوئی دنیا میں ایسا نظر نہیں آتا ہی دین و مذہب سے
زیادہ کوئی چیز نہیں ہی میں اسکے ترک پر بھی آمادہ ہوں یہ جو صندل شاہ نے کہا بس شاہزادہ اپنے
دل میں خوش و خرم ہوا اور دل سے کہا کہ میرا مطلب حاصل ہو گیا اور اسکے دل کا حال تیرے اوپر ظاہر ہو گیا اب تو
مجھکو لازم ہی کہ اس امر میں ضرور کوشش کروں اور اس دیو کو قتل کر کہ بدون مقابلے بادشاہ مع اہل شہر کے
مسلمان ہو جائیگا اور تیری معشوقہ بھی تجھکو مل جائیگی یہ خیال کر کے صندل شاہ سے کہا کہ اے بادشاہ
آگاہ ہو کہ یہ جو تو نے کہا کہ کوئی ایسا شخص مجھکو نہیں نظر آتا ہی کہ اس بلا کو دفع کرے یہ تیرا قول درست ہی
اور بہت بجا ہی یہ امر کوئی بہت دشوار نہیں ہی کہ جسکے عوض میں تم نے یہ شرط کی ہی کہ میں اپنا مذہب
ترک کروں گا کوئی ایسی شرط کرتا ہی صندل شاہ نے کہا کہ اب تو میں یہ شرط کر چکا ہوں جو کوئی ایسا
کرے گا میں یہ شرط پوری کرونگا یہ سنکے شاہزادے نے کہا کہ اے بادشاہ آگاہ ہو کہ تم نے سنا بھی ہوگا
اور اخبار میں بھی دیکھا ہوگا کہ زمین عرب پر ایک شخص پیدا ہوا تھا جسکو بہت زمانہ ہوا کہ اسکا نام حمزہ
تھا اور لقب صاحبقران وہ خدائے آسمانی کی پرستش کرتا تھا اسکو نوشیروان نے اپنا فرزند
کیا تھا اسنے اپنے دین کو رواج دیا اور بڑے بڑے معرکہ سر کیے اور نوشیروان سے لڑا اور جس قدر
خدائیان تھیں سب کو برباد کیا اسنے اور اسکی اولاد نے اور قاف میں جا کر اٹھارہ برس دیوان قاف
سے مقابلہ کیا اور اسکو اپنا مطیع کیا زلزلہ قاف ثانی سلیمان خطاب پایا ہزاروں طلسم فتح کیے اور
اس حمزہ کی اولاد نے بھی بہت سے ملک برباد کیے اور طلسم فتح کیے اور کفر و کافری کی بنیاد کو مٹا دیا
اپنے دین و مذہب کے نشان تمام عالم میں برپا کیے حمزہ کی اولاد نے بھی ہزاروں دیو قتل کیے دیو کا
قتل کرنا ان لوگوں کے نزدیک کوئی امر دشوار نہیں ہی پس انھی حمزہ کی اولاد سے خواہ تیرا خواہ پوتا اس
میں آئے گا اور اس ملک کو فتح کرے گا اور دیو کو قتل کرے گا اگر تم لوگ ایمان اسکا قبول کرو گے
تو جان بچے گی ورنہ قتل کیے جاؤ گے وہ دین اسلام کو یہاں بھی رواج دے گا یکہ و تنہا آئے گا یہ میں تمکو
خبر دیتا ہوں یہ جو شاہزادے نے بیان کیا صندل شاہ نے سنکے کہا کہ اے مرشد کامل یہ جو آپ نے
خبر دی میں نہیں عرض کر سکتا ہوں کہ آپ نے دروغ بیان کیا ضرور ایسا ہوگا مگر مجھکو یہ جنون سنتے ہوئے
ایک زمانہ ہوا بلکہ ان لوگوں کے دیکھنے کا اشتیاق ہی کہ وہ کس قدر و قامت کے جوان ہیں جو دیو سے
مقابلہ کرتے ہیں یقین ہی کہ مثل دیو کے ہوں گے یہ حالات ایک عرصے سے سنتا چلا آتا ہوں انھوں نے
ہزاروں ملک فتح کیے اور لشکر کشی کر کے گئے مگر کوئی اس طرف نہیں آیا کسی نے ادھر کا قصد
نہ کیا مجھکو ہر وقت اس امر کا خوف تھا کہ ادھر بھی آئیں گے اور یہاں بھی مقابلہ ہوگا مگر نہ معلوم کس سبب سے
وہ لوگ ادھر نہیں آئے اب کیا آئیں گے اور اگر بموجب آپکے ارشاد کے کوئی ان میں سے آیا بھی اور
اسنے اس دیو کو قتل بھی کیا اور مجھ سے اپنے دین کے قبول کرانے کی خواہش بھی کی تو میں ضرور
اسکا دین قبول کرونگا بلکہ اسکے ہمراہ اپنی دختر کی شادی بھی کر دونگا اگر وہ یہ کہے گا کہ مجھکو سجدہ کرو تو

اسکو سجدہ کرونگا میرے اور کیا منحصر ہی سب اہل شہر اور میرے عزیز اسکی اطاعت کرینگے جب اس
امر سے بالکل شاہزادے کو اطمینان ہوگیا تو کہا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا تو میرے کہنے اور خبر دینے کا
حال ظاہر ہوگا یہ کہکر خاموش ہو رہا اور یہ اپنے دل میں خیال کیا کہ ای سکندر رستم خو تو یہاں کیوں
بیٹھا ہی چل اور اس دیو کو قتل کر کیا جب یہ جوان دولھا بنکر آئیگا اور دیو اسکے لقمہ کریگا تب
جانیگا یہ خیال کرکے صندل شاہ سے کہا کہ وہ دیو کہاں رہتا ہی صندل شاہ نے جواب
دیا کہ میں نے آپ سے عرض نہیں کیا کہ میرے شہر سے ایک فرسخ پر ایک صحرا ہی اور اس صحرا میں ایک
کوہ بلند شکوہ ہی اس پہاڑ پر وہ دیو مسکن گزین ہی وہ کوہ اسکا جائے قیام ہی خوب کی ہمت جب
پتہ بھی معلوم ہوگیا تو شاہزادہ خاموش ہو رہا یہ بھی صندل شاہ نے کہا تھا کہ اس صحرا میں لالہ
اور گلاب کے درخت بہت ہیں اور ایک چشمہ ہی کہ اسمیں نہایت خوشگوار اور شفاف پانی ہی کہ دیکھنے
سے انسان کو اسکے پینے کی خواہش ہوتی ہی جب یہ سب پتہ اور نشان معلوم ہوگیا شاہزادے کو
تو تھوڑے عرصہ تک شاہزادے نے وہاں اور قیام کیا اسکے بعد کرسی پرسے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ
میں جاتا ہوں کل پھر آؤنگا بس بادشاہ تا لب فرش پہونچانے آیا اور کل سرداران دربارگاہ بس
سب رخصت ہوکر دربار میں آئے شاہزادہ اسی حالت درویشی میں مرکب پر سوار ہوا راوی بیان
کرتا ہی کہ جب پہلے دن شاہزادہ دربار میں آیا تھا تو صندل شاہ نے ایک دستہ اسلحہ جواہر نگار
اور ایک مرکب پری تمثال پیش کیا تھا گو شاہزادے نے بہت انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ میں فقیر ہوں
مجھکو کیا ضرورت ہی یہ تو آپ لوگوں کے لیے ہی مگر بادشاہ نے قسمیں دیکر اور یہ کہکر کہ جب آپ
یہاں تشریف لایا کیجیے تو اس مرکب پر سوار ہوکر اور یہ اسلحہ لگاکر آئیے کیونکہ آپ دربار میں تشریف
لاتے ہیں تاکہ اہل شہر اور اہل دربار پر آپ کی عزت ظاہر ہو اسکے لگانے سے اور مرکب پر سوار ہونے
سے آپ کے کمال اور فقیری میں فرق نہ آئیگا جب بادشاہ نے بہت اصرار کیا تھا تب شاہزادے
نے قبول کر لیا تھا بس جب دربار میں آتے تھے وہ ہتھیار لگاکر اور مرکب پر سوار ہوکر دو ملکہ کی سواری
کے سوار بھی ہمراہ ہوتے تھے بس راوی بیان کرتا ہی اب جو شاہزادہ آج دربار سے باہر آیا اور
سب سے رخصت ہوکر اور مرکب پر سوار ہوکر شہر کی راہ کو طے کرکے بیرون شہر آیا اور اس صحرا کی راہ
لی جہاں وہ دیو مسکن گزین تھا اور صندل شاہ سے اسکا پتہ دریافت کر لیا تھا بس باغ کی راہ
کو ترک کیا اور مرکب کو اٹھا دیا اور مہمیز کرکے چلا اس صحرا کی طرف اور مرکب کو تیز کیا اس خیال سے
کہ کہیں ایسا نہو کہ کوتوال اس جوان کو لے جاکر دیو کے حوالہ کرے اور وہ اسکو کھا جائے مرکب
کو مہمیز کرتے ہوے چلے جاتے تھے اور لب پر یہ دعا تھی کہ ای خداوند کریم ابھی وہ جوان رفیع جودمری
نکار کا اس دیو کے پاس نہ گیا ہو اور دیو نے نہ کھایا ہو وہ بیچارہ دولھا ہی ابھی اسکی عروس بھی نہیں
آئی ہی بیاہنے جاتا تھا کہ یہ آفت اسیری کی ہی تو اسکے حال پر رحم کر شاہزادہ یہ دعا کرتا چلا جاتا تھا
جب ان سواروں نے یہ واقعہ دیکھا کہ جو ملکہ کے حکم سے ہمراہ شاہزادے کے روز آتے تھے کہ آج
شاہ صاحب نے باغ کی راہ کو ترک کرکے اس صحرا کی راہ لی کہ جس صحرا میں دیو چنگال آدم خوار
رہتا ہی آج شاہ صاحب کو کیا ہوا ہی یہ اپنے دل میں خیال کرکے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ای
بھائی تم نے کچھ دیکھا کہ معلوم آج شاہ صاحب کو کیا ہوا ہی کہ باغ کی راہ کو ترک کرکے اس صحرا کی
طرف جاتے ہیں کہ جہاں دیو چنگال آدم خوار رہتا ہی کیا راہ فراموش کی انکو اس حال سے آگاہ

کرنا چاہیے اُس نے کہا کہ ضرور چاہیے یہ باہم صلاح کرکے پکار کر کہا کہ اے شاہ صاحب آپ نے راہ فراموش کی یہ راہ باغ کی نہین ہے بلکہ اُس صحرا کی ہے کہ جہان دیو جنگال رہتا ہے کہ جس کو سرکار بادشاہ سے دوسرے دن ایک انسان اور غلہ وغیرہ ملتا ہے اسی سبب سے کبھی جان بچی ورنہ سب کو کھا لیتا اُدھر نہ جائیے ورنہ وہ اذیت دے گا یہ راہ باغ کی نہین ہے یہ سنتے جاتے ہین مگر مرکب کو مہمیز کیے چلے جاتے ہین عقب مین ان سوارون نے یہ کہا مگر شاہزادے نے کچھ خیال بھی نہ کیا کہ بکتے کیا ہین بلکہ اور مرکب کو تیز کر دیا اُنھون نے پھر باہم یہ کہا کہ لو اور سنو ہم منع بھی کرتے ہین وہ کچھ سُنتے ہی نہین پھر کہا اُنکی بھی نہ سُنا بس باہم یہ صلاح کی کہ سد راہ ہو اور منع کرو یہ رائے باہم کرکے اور مرکب کو تیز کرکے سد راہ ہوے اور وہ کلمہ زبان پر لائے بس شاہزادے نے بنگاہ قہر و غضب آلود اُنکی طرف دیکھا دیکھنا تھا کہ اُن کے اندام بھر مین رعشہ پڑ گیا اور مارے خوف کے مثل بید کے کانپنے لگے شاہزادے نے بعد غیض یہ کہا کہ او نابکارون سامنے سے ہٹ جاؤ تم کو ہمارے کسی امر مین کیا دخل ہے کیا تم کوئی ہمارے اتالیق ہو ہمارا جدھر جی چاہتا ہے جاتے ہین تم کون ہو ہماری ہمراہی سے واپس جاؤ اور کوئی تم ہمارے مالک نہین ہو نہ ہم کوئی تمھارے باپ کے یا تمھاری ملکہ کے نوکر نہین ہین نہ ہم غلام ہین کہ سوا باغ کے اور کسی طرف کو نہ جائین بس کہدیا کہ اب کبھی ایسے کلام ہم سے نہ کرنا ورنہ سزا دونگا ہم اپنے دل کے مالک ہین جدھر جی چاہتا ہے اُدھر براہ راست جاتے ہین وہ دیو ملعون ہمارا کیا کرے گا ہم اُسکی کیا حقیقت سمجھتے ہین یہ خوب برہم ہو کر شاہزادے نے کہا وہ سوار ڈر گئے اور جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہین اور اپنے دل مین کہا کہ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم بیکار کو باتین سُنین ہم نے جب ملکہ دریافت کرین گی تو عرض کرین گے کہ ہم نے منع کیا تھا مگر اُنھون نے نہ مانا بلکہ ہم پر خفا ہوے ہم کیا کرے ہم کوئی اُن کے مالک نہ تھے جو زبردستی سے روکتے پس جو ان کھائے گو وہ انکار سے ملے گا یہ باہم اشارون مین باتین کرکے ہٹ آئے جب شاہزادہ اُن پر خفا ہو کر اور مرکب کو مہمیز کرکے روانہ ہوا یہ سوار بھی عقب مین چلے شاہزادے نے پھر پلٹ کر نہ دیکھا کہ کون آتا ہے وہ سوار اس خیال سے چلے کہ دیکھین یہ کہان جاتے ہین آیا دیو کی طرف جاتے ہین اور دیو ان سے کیونکر پیش آتا ہے کیونکہ یہ تو درویش ہین بس وہ سوار اس سبب سے عقب مین چلے آتے تھے انکو تو راہ مین رہنے دیجیے اب دربار کا حال سُنیے جب یہ دربار سے چلے آئے اور سب سردار آکر دربار مین بیٹھے اُس وقت بادشاہ نے کہا کہ آپ لوگون نے شاہ صاحب کی تقریر سُنی اُن کے کلام سے یہ امر ثابت ہوتا تھا کہ کوئی اولاد حمزہ سے ضرور یہان آئے گا بس شاید ایسا ہو گو مجھکو یقین نہین جب حمزہ خود نہ آئے تو اور کون آئیگا اور یہ ملک ایسا ہے بھی نہین کہ کوئی ادھر کا قصد کرے اور شاید کوئی آیا اور شاہ صاحب کا قول درست نکلا اور اُس نے دیو کو قتل کیا تو ضرور مین اُسکا دین قبول کرونگا کیونکہ وہ محسن ہوا اور اُس نے عذاب سے نجات دی اور ضرور مذہب اسلام برحق ہے کیونکہ مدت سے مین خداوند آب حیات سے دعا کر رہا ہون کہ یا خداوند اس دیو کو آپ غرق فرمائیے مگر خداوند میری دعا قبول نہین کرتے ہین اور تم نے سُنا ہے کہ کس قدر وہ تعریف اہل اسلام کی کرتے تھے ایک ندیم نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا اگر گستاخی معاف ہو تو کچھ غلام بھی عرض کرے کہا کہ بیان کر عرض کیا کہ مجھکو تو یہ درویش نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ اسی خاندان سے ہین اور مسلمان ہین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس قدر بسبب

اسلام اور اہل اسلام کی تعریف کرتے تھے اور پہلے کس تیور سے کہا تھا کہ آپ کی مرضی ہو تو مین اس دیو کے پاس عوض مین اُس جوان کے جاؤن جب آپنے اصرار کیا تو خاموش ہو رہے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تمہارا خیال خام ہی یقین لانے کے قابل نہین ہی اُنکو کیا ضرور ہی جو اس حالت سے یہان آتے جب کہ وہ لوگ بڑے بڑے ملکون پر دوڑا نہ گئے تو یہان کیا اُنکو خوف تھا جو فقیر ہو کر ہمارے ملک مین آتے بلا خوف و خطر کیون نہ چلے آتے مقابلہ کرتے یہ جو صندل شاہ نے کہا وہ خاموش ہو رہا بس یہان دربار آراستہ ہی یہی ذکر ہو رہے ہین ہر ایک اپنی اپنی رائے کے موافق کہہ رہا ہی انکو تو اسی مقام پر چھوڑیے

اب یہ داستان دفتر نیرنگ قاف مین انشاء اللہ تعالے تحریر ہوگی اگر جناب منشی صاحب مالک مطبع نے اس کے ترجمہ کا حکم دیا اور مین نے ترجمہ کیا تو ناظرین والاتمکین کو نہایت لطف حاصل ہوگا اور اُس وقت ناظرین ملاحظہ فرمائینگے کہ کیا کیا نادر داستانین ہین بس اب آمدم بر سر قصہ راوی بیان کرتا ہی کہ جب کوتوال بموجب حکم بادشاہ رفیع بھٹیارے کے لڑکے کو لیکر مع اُسکے عزیزون کے باہر دربار کے آیا اور کوتوالی مین گیا اور سب اشیا اپنے ہمراہ لے کر طرف مسکن دیو کے روانہ ہوا اور اُس کے سب عزیز ہمراہ تھے اور روتے جاتے تھے اہل شہر اُسکی نامرادی اور جوانی پر افسوس کرتے تھے جو صاحب اولاد تھے وہ کلیجہ پکڑ کر رہ جاتے تھے اور کف افسوس ملتے تھے بعض کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ یا خداوند آب حیات اُس عمر کا درخت بھی نہ برباد ہو یہ تو انسان ہی ابھی اسکی عمر کیا ہے اُسنے لطف جوانی بھی نہ دیکھا اور لقمہ اجل ہوا بس کوتوال وہ سب اشیا لیے ہوے مع اُس جوان کے طرف مسکن دیو کے چلا آتا ہی اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا

اب شمہ حال سکندر رستم خو کا بیان ہوتا ہی

سکندر رستم خو مرکب کو ہمیز کیے ہوے اُسی طرف رواں ہین جدھر کا پتہ صندل شاہ سے سُنا تھا بقصد مقابلہ دیو چنگال و برائے قصد دیو بدخصال راوی کہتا ہی کہ شاہزادے نے وہ راہ راست جلد قطع کی اس خیال سے کہ شاید کوتوال اُس جوان کو لیکر پہونچ گیا ہو اور دیو کا لقمہ نہ ہوا ہو اسکے قبل پہونچ جاؤن کہ کوتوال نہ پہونچے بس شاہزادہ بقدرت پروردگار اپنے خوش کے موافق اُس صحرا مین پہونچا کہ جہان کا پتہ سُنا تھا دیکھا کہ چارون طرف لالہ کے درخت لگے ہوے ہین لالہ زمین لگا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ صحرا مین آگ لگی ہوئی ہی اور ایک طرف ہزارون درخت گلاب کے ہین اُن مین گل سرخ کھلے ہوے ہین عجب طرح کا لطف ہی بھینی بھینی خوشبو چلی آتی ہی اب جو شاہزادے کا دماغ خوشبو سے معطر ہوا صحرائی ہوا لگی جسم مین جان تازہ عود کر آئی شجاعت کا اور جوش دل مین پیدا ہوا یہ خیال کیے کہ اپنی منزل مقصد پر پہونچ گئے جس قدر صندل شاہ نے بیان کیا ہی اُسی قدر پایا ہی سر مو فرق نہین ہی یہی صحرا ہی کہ جہان وہ دیو نابکار آدم خور رہتا ہی اب نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگے کہ وہ دیو کہان ہی اور کوہ کس طرف ہی کہ یکایک نگاہ پڑی کہ سامنے ایک کوہ فلک شکوہ ہی کمر از قلعہ کوہ تا پائین کوہ درخت گلون کے لگے ہوے عجب لطف دکھاتے ہین وہ کوہ فلک شکوہ عروس شب اول بسبب کثرت گلون کے بنا ہوا ہی آبشارین اُس سے اس طور سے جاری ہین کہ جیسے فوارہ سے پانی نکلتا ہی یا ساون بھادون کی جھڑی ہوتی ہی یہ اس کوہ پر کھڑکو

دیکھ کر اُدھر کو مرکب کو پھیر کر کے چلے جب تک اُس صحرا مین پہونچے تھے اُسوقت تک وہ سوار بھی چلے آئے برابر مگر جب شاہزادہ اُدھر کو اُسی کوہ کی طرف چلا تو یہ سوار رُک گئے اور باہم کہا کہ یہ شاہ صاحب دیوانے ہوگئے ہین انکو اپنی جان دوبھر ہی وہان اژدر مین جاتے ہین کون اُدھر جائے گا کوئی ہمکو اپنی جان دوبھر نہین ہی کہ ہم بکام اژدر مین جا کر اپنے کو ہلاک کرین اُن مین جو منچلے تھے اُنھون نے کہا کہ چلو ذرا دور سے تماشہ دیکھ لین کہ یہ جو اُدھر کو جاتے ہین تو کس قصد سے جاتے ہین کوئی دیو انکو کھا نہ جائے گا کوئی نہ کوئی امر ضرور ہی جو شاہ صاحب بلا خوف چلے جاتے ہین یہ جو دو ایک نے کہا جنکے دل ذرا خوف زدہ ہوئے تھے اُنکے دل بھی اُنکے کہنے سے قوی ہوگئے اور وہ سب عقب مین پیچھے چلے جب چند قدم شاہزادہ چلا تو سامنے سے درۂ کوہ نظر آیا اور برابر کوہ کے نیچے ایک چشمہ کہ پانی اُسکا بہت شفاف تھا اور مثل آب گوہر کے چمک رہا تھا اور درختون کا اُس مقام پر جمگھٹا تھا ابھی شاہزادہ کی نگاہ اسپر نہ پڑی تھی اور دیو نے ان سب کو دیکھا تھا مگر اُن سوارون نے دیکھ لیا بس دیکھنا تھا کہ یہ حالت ہوئی کہ مارے خوف کے قدم نہ اُٹھ سکتے تھے طائر روح قفس جسم سے قریب تھا کہ پرواز کر جائے بس اُسی مقام پر ایک درخت کی آڑ مین جو کہ بہت تناور تھا گھوڑون کو روک کر کھڑے ہوگئے اور دیکھنے لگے کہ دیکھین کیا ہوتا ہی اُنھون نے دیکھا کہ دیو بیرون درہ ایک چٹان سنگ پر بیٹھا ہی اور اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی یہ تو اُسکو پہچانتے تھے بسبب خوف کے پوشیدہ ہوگئے اُدھر شاہزادہ چلا کہ یکایک نگاہ شاہزادہ کی اُس دیو پر پڑی دیکھا کہ زیر کوہ اور ایک کوہ پیدا ہی اب جو غور سے دیکھا کہ ایک دیو چٹان سنگ پر بیٹھا ہی سر اُسکا مانند گنبد مرقد ضحاک ہی بال بڑے بڑے ہین کوتاہ گردن ہی اور تنگ پیشانی قد اُور بہت ہی آنکھین اُسکی مثل تنور کے روشن ہین بینی سے معلوم ہوتی ہی کہ دو دو مَل رکھے ہوئے ہین منھ قعر بلا ہی سینہ مثل تختہ کوہ کے ہاتھ مثل ڈالہ برگد کے ہین رنگ اُسکا مثل قیر کے سیاہ ہی بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہی ایک پہلو مین چند فیل و چند نیل گاے و دد پڑے ہین ایسی سڑ گئے ہین کہ ان سے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہی اور بوے بد آرہی ہی مگر وہ دیو اُنکا گوشت کھا رہا ہی اور دو ہی ہیولی خم شراب کی رکھی ہین ہاتھ مین زندہ ہی اُن خمون سے شراب لیتا ہی اور پی جاتا ہی یہ جو صورت اور قد و قامت شاہزادہ نے دیکھا خوف پیدا ہوا سبب یہ تھا کہ ایک تو کم سن تھے دوسرے اُنھون نے دیو کو دیکھا بھی نہ تھا بس ابتدا مین رعشہ ہوگیا دل نے کہا کہ واپس چل چونکہ تنہا تھا اس سبب سے یہ حالت ہوئی مگر فوراً ہی تو خیال آگیا کہ او سکندر ایسا دل کس کام کا کہ دیو کو دیکھ کر خوف ہوا بس اگر ایسا ہی دل تھا تو تو یہان کیون آیا جو سنے گا نفرین کریگا تو خاندان صاحبقران سے ہو کر اور حمزہ کا پرپوتا ہو کر دیو سے ڈرے ارے تیرے جد امجد حمزہ نے بارہ برس کے سن مین پردۂ قاف مین جا کر ہزارون دیو قتل کیے اُن پر کیا منحصر ہی تیرے باپ و دادا نے بھی قتل کیے ہین اور تو ڈرا جاتا ہی بس یہ خیال دل مین کر کے اور اپنے دل کو قوی کر کے چلے وہ خوف جاتا رہا جب یہ خیال کر لیا کہ اس زندگی سے مرنا بہتر ہی ہوگا ہمکو دیو کھا جائے گا یہ تو اُدھر کو چلے چند قدم چلے تھے کہ اُنھون نے سُنا کہ وہ دیو کہہ رہا ہی کہ اے خداوند ابلیس کیا سبب ہی کہ ابھی تک صندل شاہ نے میری خوراک نہین بھیجی نہ آدم زاد کو بھیجا معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے سرکشی کی ہی اگر آج نہ بھیجے گا یا اسی طور سے عرصہ کیا کریگا تو مین ایک دم مین سب کو کھا جاؤنگا

میرے مزہ مین فرق آتا ہی اُسکے عرصہ کرنے سے یہ جو شاہزادہ نے سُنا خیال کیا کہ یہ دیو ابلیس پرست ہی مرکب کو تیز کیا اس خیال سے کہ جلد اُسکو قتل کرنا چاہیے وہ دیو یہ کہتا جاتا ہی اور شیراب پیتا جاتا ہی کبھی سر جھکا لیتا ہی کبھی ادھر اُدھر دیکھنے لگتا ہی یہ ذات خدا پر تکیہ کیے ہوئے چلے جاتے ہین کچھ خوف نہین ہی کہ یکایک اُس دیو کے کان مین سم مرکب کی صدا جو پہونچی بس دیو نے یہ خیال کرکے کہا کہ شاید صندل شاہ نے تیری خوراک روانہ کی ہی اور کوتوال وہان شیاطے کر آگیا بس سر اُٹھا کر صحرا کی طرف دیکھا دیو کی نگاہ شاہزادہ پر پڑی دیکھا کہ ایک آدم زاد مرکب پر سوار گیروے کپڑے پہنے ہوئے چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہوا میری طرف بلا خوف چلا آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا شفق مین آفتاب ہی یا سبزہ زار سے خورشید طالع ہو رہا ہی یہ دیکھکر اُسنے قہقہہ لگایا اور یہ کہکر کہ یا خداوند ابلیس شکر ہی تیرا کہ تو نے میرے لیے گزگ ایسا آدم زاد بھیجا کہ جس کا مثل نہین ہی اسکا گوشت بہت با ذائقہ ہوگا مین کہان تک تیری عنایتون کا شکریہ ادا کرون یہ کہکر سجدہ کیا اُدھر وہ سوار دیکھ رہے ہین کہ شاہ صاحب طرف دیو کے مرکب اُٹھائے ہوئے چلے جاتے ہین اور دیو نے انکی طرف دیکھکر سجدہ کیا یہ لوگ حیران ہوئے کہ واہ کیا خوب یہ نئی بات ہوئی کہ دیو نے شاہ صاحب کو دیکھکر سجدہ کیا صاحب کمال ہین کہ دیو دیکھتے ہی مطیع ہوگیا اور سجدہ کیا یہ تقریر باہم کی مگر دیو کے کلمہ ان لوگون نے نہین سنے ہان شاہزادہ نے سُنے تھے کہ وہ کسی قدر قریب پہونچ گئے تھے اُدھر دیو نے سر اُٹھا کر سجدے سے بہ صدائے بلند کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد سیاہ سر دندان سفید یہ تو بتا کہ وہ کون بیرحم تھے کہ جنھون نے تجکو ادھر آنے سے نہ منع کیا معلوم ہوتا ہی کہ تجکو صندل شاہ نے اپنا حمایتی بناکر یا کوئی فقرہ دے کر میری طرف بھیجا ہی وہ تیرا نہایت دشمن ہی کہ یہ سلوک اُسنے تیرے ساتھ کیا یا یہ امر ہوا کہ اُسکو کوئی انسان آج بہم نہین ہوا کہ وہ حسب وعدہ میرے لیے بھیجتا اُسنے تجکو فقرہ دیا خیر مجکو اس سے کیا خواہ اُسنے بھیجا ہو خواہ تجکو میرے خداوند نے میری خوراک کے لیے یہان اپنی قدرت سے پہونچایا ہو بس تو خوف نہ کر مین تیرے گوشت کے کباب نہ بناؤنگا بلکہ یون ہی کھاؤنگا مع مرکب کے اس طور سے کہ دانت بھی نہ لگاؤنگا اسی طور سے نگل جاؤنگا یہ جو دیو نے کہا اُسکی تقریر شاہزادہ نے سُنی جواب دیا کہ او نابکار کیا تو بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان بند کر مین تیری جان کا ملک الموت ہون تیری روح قبض کرنے آیا ہون تو نے بہت مردم آزاری پر کمر باندھی ہی اور بہت شہر صندلیہ کے لوگون کو پریشان کیا ہی بس مجکو معلوم ہوا کہ تو کافر ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہی تو اپنے ہاتھ باندھکر میری خدمت مین حاضر ہو ابلیس پرستی ترک کر خدا کو سجدہ کر اور اس امر کا اقرار کر کہ اب نہ صندل شاہ کو پریشان کرونگا نہ اہل شہر کو بلکہ یہان سے چلا جاؤنگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو جان سے مارا جائے گا بس دیو نے شاہزادہ کی تقریر سُنکے جواب دیا کہ او آدم زاد تو بہت چرب زبان ہی اور سخت کلامی کرتا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ میرے پاس سے چلا جا نہین تو مین تجکو کھا لونگا اب تو تیرا قتل مجھ پر لازم ہوا کہ تو خدا پرست ہی بس مین منھ کھولتا ہون تو اُس مین آکر کود پڑ مجکو تکلیف نہ دے ورنہ اگر مین اپنے مقام پر سے اُٹھا اور تجکو پکڑ لایا پھر اسی طور سے نہ کھاؤنگا بلکہ تیرے کباب بناکر کھاؤنگا اُس سے زیادہ تجکو اذیت ہوگی شاہزادہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ او نابکار بس اسقدر لاف و گزاف نہ کر تو مجھ سے واقف نہین ہی مین اُس شخص کا پوتا

ہون کہ جسنے دیو عفریت وسمندون ہزار دست کو قتل کیا اور علاوہ اُنکے اور ہزارون دیو جان
سے مارے اور حمزہ صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان لقب پایا میرے بزرگون نے
بھی ہزارون دیو قتل کیے میرے نزدیک تیری کیا اصل ہے حقیقت ہے تو میرے ہاتھ سے مارا
جائیگا دیو نے یہ سنکے جواب دیا کہ کیون نقرہ دیتا ہے مجھکو مین اُن لوگون کے خوف سے قاف
سے بھاگ کر یہان آکر مقیم ہوا اور یہ ہر وقت خوف تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اُن مین سے آجائے
تو یہان سے بھی بھاگنا پڑے مین اُن لوگون سے بخوبی واقف ہون اور پہچانتا ہون مین حمزہ
اور اولاد حمزہ کے خوف سے یہان آکر مسکن گزین ہوا ہون او آدم زاد یہ تیرا کہنا بیکار ہے مجھکو خوف
دلاتا ہے مین تیرے نقرہ مین نہ آؤنگا بس آگاہ ہو اور خبردار ہو اے آدم زاد کہ مجھکو فرزندان حمزہ اور
حمزہ سے خوف ہے اگر وہ لوگ ہوتے تو شاید مین خوف کرتا مین اُن سب کو بخوبی پہچانتا ہون
تو کیون مجھکو نقرہ دے کر خوف دلاتا ہے تو اُس خاندان سے نہین ہے بس اسی مین خیریت ہے کہ
مین منھ کھولتا ہون تو میرے منھ مین کود پڑ تاکہ مین تجھکو نگل جاؤن اپنی جان کو اذیت نہ دے
شاہزادہ نے کہا کہ کیا مزخرفات بکتا ہے تیری قضا ہی آگئی ہے اس تقریر کا حال معلوم ہوا جاتا ہے
دیو نے کہا کہ تو یون نہ مانیگا تجھکو یہی امر منظور ہے تو مین اپنے مقام پر سے حرکت کرون
اور تجھکو پکڑ لاؤن اور تیرے گوشت کے کباب بناکر کھاؤن خیر مین چاہتا تھا کہ تجھکو
تکلیف نہ ہو نہ تجھکو اذیت ہو مگر تو منظور نہین کرتا ہے مین خود آتا ہون یہ کہکر اپنے مقام پر
سے دیو نے حرکت کی اور اُٹھا یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ نے جنبش کی اور ایک ابر سیاہ
اُٹھکر طرف آفتاب کے چلا اُدھر شاہزادہ نے یہ خود دیکھا کہ دیو نے اپنے مقام سے حرکت
کی اُسی مقام پر مرکب کو روک کر کھڑے ہوئے دیو اُدھر سے یہ کہتا ہوا چلا کہ تو نے آکر
مجھکو بڑی تکلیف دی میرے مزے مین خلل ڈالا یہ سب تقریر اُن سوارون نے شاہزادہ
اور دیو کی سُنی اور باہم کہا کہ سُنا تم نے اُن شاہ صاحب نے کیا تقریر کی بالکل دیو سے
خوف نکیا اب ہم کو معلوم ہوا کہ یہ خداپرست ہین اور اُس خاندان سے ہین کہ جن کی
بہادری کا حال ہم سُنا کرتے تھے کہ ایک فرقہ خداپرست پیدا ہوا ہے اُسنے تمام خدائیون کو
باطل کیا ہے اور ہزارون ملکون کو تباہ کیا اور لاکھون بہادرون کو اپنا مطیع کیا اور بہت سے دیو
قتل کیے یعنی حمزہ صاحبقران کی اولاد سے اپنے کو ظاہر کرتے ہین ہم کو پہلے اس امر مین
تعجب تھا کہ یہ کیسے درویش ہین کہ بالکل اُنکے رُخ سے فقیری کی علامت نہین پائی جاتی ہے
کسی ملک کے شاہزادے ہین اسوقت ظاہر ہوا کہ یہ حمزہ عرب کی اولاد سے ہین
دیکھو کس بہادری اور جوانمردی سے دیو سے گفتگو کر رہے ہین ہم سُنا کرتے تھے کہ خدا
پرست بڑے بہادر ہین آج ثابت ہو گیا کہ واقعی جری ہین جانیکا بالکل خوف نہین ہے اے
بھائیون ذرا دیکھو کہ یہ اس دیو سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ باہم تقریر کرکے وہ سب اس
طرف متوجہ ہوئے اور دیکھنے لگے اُدھر دیو یہ کہتا ہوا قریب شاہزادہ کے آیا کہ او آدم زاد اب
بھی کچھ نہین گیا ہے تو اس امر کا اقرار کر کہ مین منھ کھولون اور تو اُس مین کود پڑ تو مین تیرے
کباب نہ بناؤن اور اپنے مقام چلا جاؤن شاہزادہ نے جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند
کر اور ہزارون دشنام دین دیو کو بس یہ سننا تھا کہ اُسکو بہت غصہ آیا اور نہایت غضبناک

ہو کر چلا اور قریب آکر اپنا ہاتھ طرف شاہزادہ کے بڑھایا یہ معلوم ہوا کہ ظلمت نے طرف نور
کے رخ کیا اور لکہ ابر طرف آفتاب کے چلا بس جیسے ہی ہاتھ دیو کا قریب شاہزادہ کے آیا شاہزادہ
نے اس چالاکی سے مرکب کو پھیرا کہ اس کے ہاتھ کی زد سے الگ ہو گیا اور مرکب پر سے کود
کر اور اسکے بند دست کو پھرتی سے پکڑ کر جو جھٹکا دیا دیو منہ کے بھل طرف زمین کے چلا شاہزادہ
نے بند دست چھوڑ کر ایک ٹھونسہ اسکے پہلو پر رسید کیا دیو کو یہ معلوم ہوا کہ پسلیاں میری
ٹوٹ گئیں شاہزادہ ٹھونسہ مار کر الگ ہوا دیو ٹھونسہ کھا کر سنبھلا اور یہ کہہ کر ادھر ادھر
دیکھنے لگا کہ او آدم زاد تو بڑا دل لگی باز ہے جب میں نے تیرے پکڑنے کو ہاتھ دراز کیا تو
مرکب کو ہٹا کر میرے ہاتھ کے نیچے سے نکل گیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا کہ میں منہ کے بھل
گرتے گرتے بچا تو نے میرے ٹھونسہ مارا اچھا دل لگی ہو چکی میں ایسی باتوں کو کب خیال
میں لاتا ہوں بد دن کھائے ہوئے کب تجھکو چھوڑتا ہوں تو چلا کدھر گیا میرے سامنے آ
شاہزادہ نے جواب دیا کہ ایک ہی ٹھونسہ میں اندھا ہو گیا میں تیرے روبرو کھڑا ہوں
اور تو کہتا ہے کہ کدھر گیا سامنے تو میں موجود ہوں جو تیرا جی چاہے میرا بنا لے دیو نے
جو ٹھونسہ کھایا تھا تو اسکو شاہزادہ کی قوت کا حال معلوم ہو گیا تھا مگر خیال کیا کہ تو
دیو ہے وہ انسان ہے وہ تیرا کیا مقابلہ کرے گا یہ دل میں تصور کرکے اپنے سامنے جو دیکھا تو
شاہزادہ کو کھڑا پایا بس دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ پھر ہاتھ بڑھایا ابکی شاہزادہ نے جیسے ہاتھ
اسکا قریب آیا پکڑ کر جھٹکا دیا جیسے وہ زمین کی طرف چلا اسکی شاخ سر کو پکڑ لیا اور زور
کیا ادھر دیو نے زور کیا کہ شاخ چھوٹ جائے شاخ چھوٹی تو نہیں مگر یہ صدمہ دیو کو پہنچا
کہ درمیان سے ٹوٹ گئی دیو نے ایک ہائے کا نعرہ کیا اور کہا کہ او آدم زاد تو بڑا صاحب
طاقت ہے میں باز آیا جاتا ہوں اب یہاں بھی نہ رہونگا یہ کہکر قصد کیا کہ بھاگ جاؤں اور
وہ خون جو شاخ سر سے نکل رہا تھا اسکو چلو میں لیتا تھا اور پی جاتا تھا شاہزادہ نے
جو اسکا یہ قصد دیکھا کہ بھاگنے کا ارادہ رکھتا ہے یہ کہکر اس سے لپٹ گئے کہ اب میں بدون
قتل کیے ہوئے تجھکو اب زندہ چھوڑتا ہوں کہ تو یہاں سے جا کر اور کسی مقام پر ظلم کرے اور
لوگوں کو پریشان کرے جب تک تو خدا پرست نہ ہو لے گا اور اسکا اقرار نہ کر لے گا
کہ میں اب کسی کو اپنی زندگی بھر تکلیف نہ دونگا اور تمہاری اطاعت سے باہر نہ ہونگا
اسوقت تک میں تجھکو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر اس سے لپٹ گئے دیو نے بھی دیکھا کہ
میں دیو ہوں اور یہ آدم زاد اسکو پیس کر مار ڈال یہ خیال کرکے دل میں کہا کہ یہ جو تو نے
کہا غیر ممکن ہے بس یہ کہکر وہ بھی شاہزادے سے لپٹ گیا باہم کشتی ہونے لگی جو بند دیو
باندھتا تھا شاہزادہ کھول دیتا تھا اور جو بند شاہزادہ باندھتا تھا دیو اسکو رد کرتا تھا
برابر کے جوڑ چھوٹ رہے تھے شاہزادہ بڑی ہوشیاری اور پھرتی سے لڑ رہا تھا اسکی گردن تک
انکا ہاتھ نہیں پہونچتا تھا جب وہ ان پر چھا جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دامن سحاب
میں چاند آ گیا مگر یہ اس پھرتی سے نکلتے تھے کہ وہ حیران ہو کر رہ جاتا تھا انکی اسکی کشتی
ہو رہی تھی ادھر ان سواروں نے جو یہ واقعہ دیکھا باہم کہا کہ ہم نے یہ تماشہ آج دیکھا
اور آج ہی ہم نے انسان کو دیو سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا مگر کس دل و جگر کا انسان ہے کہ

کیونکر دیو سے لڑ رہا ہے کسی طرح کا ہراس چہرہ پر نہین پایا کیا باحواس ہے ہمارے تو حواس دیو کو دیکھکر جاتے رہے تھے اور ہم اس درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوگئے تھے اور وہ لڑ رہا ہے کیا قدرت خداوند آب حیات ہے ہم نے دیکھا کہ جب دیو نے ہاتھ دراز کیا تھا تو کس پھرتی سے اُسنے مرکب کو الگ کیا اور کیونکر چالاکی سے مرکب پر سے کود کر دیو کا ہاتھ پکڑکر جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بھل چلا تھا اور کس چستی سے گھونسہ مارا یہ پھرتی وہ چالاکی ہم نے سوائے اس جوان کے اور کسی مین نہین پائی اور کیونکر اُسکو غصہ دلاکر اب حواس سے کشتی لڑ رہا ہے خداوند آب حیات اس جوان کو دیو پر فتح یاب کرین یہ ہم سب کی جان بچانے کے لیے لڑ رہا ہے یہ سوار تو یہ باہم تقریر کر رہے تھے اور تماشہ کشتی کا دیکھ رہے تھے اُدھر کشتی ہو رہی تھی اب کوتوال کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ جو غلہ اور اُس جوان فرزند رفیع شہباز کو لے کر چلا تھا اور سب اُسکے عزیز ہمراہ تھے کوتوال وہان آکر پہونچا دور سے اُسنے دیکھا کہ چند سوار ایک درخت کی آڑ مین کھڑے ہوئے ہین اور اُس طرف بغور دیکھ رہے ہین کہ جدھر دیو رہتا ہے یہ جو کوتوال نے دیکھا اور اُس کے پیادون نے کوتوال نے اُن سے کہا کہ یہ آج کیا واقعہ ہے یہ سوار کیسے کھڑے ہین ذرا انکے قریب چل کر دریافت تو کرین پھر دیو کے پاس چلین گے اور سب اشیا اُسکو دینگے یہ کہکر اُدھر کو سب چلے جب قریب پہونچے تو پہچانا کہ یہ تو سوار ملکہ کی ہمراہی کے ہین اور وہ ہین جو کہ شاہ صاحب کے ساتھ ملکہ کے باغ سے آئے ہین یہ دیکھ کر کوتوال اُنکے قریب آیا اور کہا کہ تم لوگ یہان کیون آئے ہو اور کیا دیکھ رہے ہو اُن سوارون نے بھی کوتوال کو پہچانا اُنھون نے کہا کہ آپ یہان کیون آئے ہین اُسنے کہا کہ ہم تو غلہ اور میوہ اور اس جوان کو لے کر آئے ہین کہ دیو کے حوالہ کرین تاکہ سب اہل شہر اُسکے شر سے محفوظ رہین اور علاوہ میرے پیادون کے جو لوگ میرے ہمراہ ہین اس جوان کے جو نوشاہ بنا ہوا ہے عزیز ہین اور سب الفت سے ہمراہ آئے ہین تم بیان کرو کہ تم یہان کیون کھڑے ہوئے ہو اور کیا دیکھ رہے ہو اُنھون نے کہا کہ کوتوال صاحب ہم وہ واقعہ دیکھ رہے ہین جو ہم نے آجتک نہین دیکھا بلکہ سُنا بھی نہین یقین ہے کہ آپ نے بھی نہین دیکھا ہوگا عجیب عجیب خیر واقعہ ہے کوتوال نے کہا کہ کچھ صاف طور سے بیان کرو اُنھون نے کہا کہ آپ خود ملاحظہ فرمالین کوتوال نے کہا کہ تم کچھ بیان تو کرو اُنھون نے کہا کہ سماعت فرمائیے کہ وہ جو شاہ صاحب ملکہ کے مہمان ہین اور ہم اُنکے ہمراہ ہر روز آتے تھے دربار مین اور وہ بھی آتے تھے آج جو دربار سے چلے ہم یہ سمجھے کہ مثل ہر روز کے آج بھی باغ کو جائینگے جب بیرون شہر آئے تب اُنھون نے باغ کا راستہ ترک کیا اور اس طرف کا راستہ لیا ہم نے منع بھی کیا نہ سُنا بلکہ ہم پر خفا ہوئے یہان آکر پہونچے ہم تو دیو کو دیکھ کر خوف سے جان کے اس مقام پر پوشیدہ ہوگئے وہ روبرو دیو کے گئے اور اُس سے ہم کلام ہوئے بس اُن سوارون نے جو تقریر دیو سے اور شاہزادہ سے ہوئی تھی بیان کی اور کہا کہ اُنھون نے اس دیو سے کہا کہ مین حمزہ صاحبقران کا پوتا ہون اے کوتوال صاحب یہ جوان جو کہ فقیر بنا ہوا تھا مسلمان ہے بس دیو سے لڑائی ہونے لگی اور سب حال بیان کیا اور کہا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ وہ سامنے کشتی ہو رہی ہے یہ جو کوتوال نے سُنا حواس جاتے رہے اور سب اپنے پیادون اور اُن لوگون سے کہا کہ جو رفیع شہباز کے فرزند کے ساتھ تھے کہ تم نے سُنا اور اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لو یہ واقعہ بھی قابل دید ہے اور

کہا کہ اُن شاہ صاحب نے بادشاہ سے بھی عرض کیا تھا مگر بادشاہ نے قبول نہ کیا مگر بڑے دل وجگر کا
انسان ہی ہم نے آج تک ایسا انسان نہین دیکھا ہان خدا پرستون کی قوت کی تعریف سُنی تھی یا
اس درویش کو دیکھا یہ کہکر کوتوال اُس طرف دیکھنے لگا اُن سوارون نے کہا کہ ہم کو آج یقین ہوتا
ہی کہ یہ دیو اس جوان کے ہاتھ سے نہ بچے گا یہ جوان ہم سب پر سے یہ بلا ضرور دفع کرے گا خداوند
آب حیات اس جوان کو فتح مند کرین اُنکی وجہ سے بھی یہ دوسرے دنکی زحمت جاتی رہیگی
کوتوال نے کہا کہ مجکو بھی یقین ہی کہ یہ سب اشیا آج مین پھیر کرکے جاؤنگا یہ کہکر اُس طرف جو
دیکھا تو کیا دیکھا کہ وہی شاہ صاحب جو بادشاہ کے برابر کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے دیو سے کشتی
لڑ رہے ہین اس طور سے کہ کلہ بہ کلہ مشت بہ مشت یہ دیکھ کر کوتوال کو حیرت ہوئی اور سب
لوگون کو بھی مگر اب بغور دیکھنے لگے اُدھر دیو شاہزادہ سے لڑ رہا ہی بس یہ لوگ تو ہمہ تن چشم بنے
ہوئے دیکھ رہے ہین اُدھر دیو کی لڑتے لڑتے یہ حالت ہوئی کہ سانس پھول گئی قوت نے کمی کی
بس ہان ایک مقام پر شاہزادہ نے دیو بند باندھ کر اب جو زور کیا دیو سے اُسکا توڑ نہ ہو سکا چارون
شانہ چت زمین پر گرا اس طور سے کہ جیسے پہاڑ زمین سے اکھڑ کر بڑے زور سے دھماکا
کہ تمام صحرا ہل گیا اُدھر کوتوال اور سب پیادے اور وہ سوار اور رفیع شہباز اُنکا فرزند اور سب
لوگ یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوئے اور دم بخود ہو کر رہ گئے اور تعریفین کرنے لگے اور باہم کہنے لگے
کہ یہ جوان بہت پر قوت ہی اسکی جہان تک تعریف کی جائے کم ہی یہ اس لائق ہی کہ بہت عزت
کی جائے اُدھر شاہزادہ نے جو دیو کو چت پایا جست کرکے سینہ پر سوار ہوا اور زانو سے
سینہ کو دبا کر بیٹھا دیو کو یہ معلوم ہوا کہ میرے سینہ پر پہاڑ رکھا ہوا ہی پسلیان کڑکڑا گئین
یہ معلوم ہوا کہ پسلیان ٹوٹی جاتی ہین اُدھر شاہزادہ نے دیو سے کہا کہ بتا کیا کہتا ہی دین اسلام
کے قبول کرنے مین اور میری اطاعت مین اُسنے کہا کہ میری ہزار جانین ایک ایک موے
تن ابلیس پر نثار ہون مین کبھی خداوند ابلیس کو بُرا نہ کہونگا اُن پر لعن نہ کرونگا مجکو جان سے
جانا گوارا ہی ترک مذہب کرنا گوارا نہین ہی یہ کہکر چند کلمہ خلاف زبان پر لایا اب تو شاہزادہ
کو غصہ آگیا ایک گھونسہ جو سر پر مارا مغز سر اُسکا پریشان ہو گیا ہاتھ تا بہ کہنی سر مین گھس گیا اُنھون نے
جلدی سے ہاتھ اپنا کھینچ کر اور ایک ہاتھ زیر زنخدان اور ایک پس سر پر رکھکر جو فشردہ کیا
گردن کو جسم سے کھینچ کر پھینکدیا کہ روح ناپاک پھڑک کر قفس جسم سے نکل گئی اس طور سے
کہ جیسے طائر اسیر نکل جاتا ہی جسم اُسکا خاک پر تڑپ کر رہ گیا اُنھون نے اس پر بھی التفا
ت کی ایک پاؤن کو دونون پاؤن سے دبا کر دوسرے پاؤن کو ہاتھون سے پکڑ کر مثل کرباس
کہنہ کے ایک ہی زور مین چیر کر پھینکدیا اور کھڑے ہو کر جوش مین آکر نعرہ اللہ اکبر بلند کیا اور
جھومتے ہوئے اسی حالت سے طرف اپنے مرکب کے چلے چونکہ یہ جب مرکب پر سے
کودے تھے تو مرکب کو الگ کھڑا کر دیا تھا مرکب اصیل تھا وہ اسی مقام پر کھڑا رہا
کسی طرف نہ گیا یہ تو اس طرف چلے اُدھر سے وہ سوار اور کوتوال مع اپنے پیادون کے
اور ان سب ستارون کے جو کہ کوتوال کے ساتھ اپنے فرزند سے ملنے کو آئے تھے کہ ہم
اُس کو اُس حد تک پہونچا دین کہ جہان دیو رہتا ہی اتنی ہی دیر اور دیکھ لین یہ صلاح
باہم کرکے چلے کہ اس جوان کی قدم بوسی کرین ہاتھ آنکھون سے لگائین اور جہان تک

ہم سے ہو سکے عزت کرین بادشاہ کے پاس لے چلین اُن سے سب حال بیان کرین بادشاہ
ضرور عزت کریگا کیونکہ اُسنے بادشاہ کی آبرو بھی اس دیو کے ہاتھ سے بچائی اور جان بھی مع سب عزیز و اقارب
اور سب اہل شہر اور ہمارے فرزند کی جان بچائی غرض باہم صلاح کر گے کہ ہم سب کی جان بچائی ہے ہم بھی قدمبوسی
کرین تعریفین کرتے ہوئے اُدھر چلے شاہزادہ نے جو صدا سُنی اُدھر کو دیکھا سب کو پہچان لیا
کہ کوتوال ہے اور وہ سوار ہین جو میرے ہمراہ رہتے ہین اور وہ لوگ ہین کہ جس کا فرزند دیو
کے حوالہ کیا جاتا تھا اور وہ ڈولہ بھی ہے میری طرف سب خوشی خوشی آتے ہین یہ مرکب کیطرف
اس خیال سے چلے ہین کہ اس پر سوار ہو کر ان سے کہون جب یہ قریب آئین کہ اگر تم دین اسلام
قبول کرو اور آپ پرستی ترک کرو اور میری اطاعت کرو تو خیر ورنہ چلے جاؤ اور اپنے بادشاہ
سے کہدو کہ وہ ہوشیار ہو جائے مین آتا ہون اگر وہ اسلام قبول کرے گا اور میری اطاعت تو
خیر ورنہ مثل اس دیو کے میرے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ تو دل سے باتین کرتے ہوئے مرکب
کی طرف چلے تھے اور وہ لوگ انکی تعریف کرتے ہوئے انکی طرف چلے تھے نہ یہ ابھی قریب مرکب
پہونچے تھے نہ وہ لوگ انکے پاس کہ پہاڑ کی طرف سے ایک غبار خود بخود بلند ہوا اور اُس
غبار نے شعلہ آگ کے پیدا تھے اور رونے کی صدا آرہی تھی وہ غبار بلند ہو کر طرف شاہزادہ
کے چلا سب نے دیکھا کہ جب وہ غبار قریب شاہزادہ آیا تو ایک برق چمکی اور ایک پنجہ
اُس غبار سے ظاہر ہوا اور اُس جوان یعنی شاہزادہ کی کمر مین پڑا اور ایک بار طرف آسمان
کے بلند ہو گیا شاہزادہ اُس غبار کو دیکھکر سمجھا تھا کہ پنجہ لے کر بلند ہو گیا جھٹکا جو پہونچا شاہزادہ
بے ہوش ہو گیا جب شاہزادہ کو پنجہ لے کر بلند ہوا اُس غبار سے آواز آئی کہ اے ملازمان
صندل شاہ واے سواران ملکہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو اس مقام سے واپس جاؤ اور
شاہزادہ کے حال سے ملکہ و صندل شاہ کو آگاہ کرو اور کہدو کہ اے ملکہ اب تو تمام عمر
فراق مین اس جوان کے بیقرار رہے گی اور اُنسے ملاقات نہ نصیب ہو گی اور صندل شاہ
سے کہنا کہ تیرے حمایتی نے دیو چنگال کو تو قتل کیا مگر دوسری بلا مین مبتلا ہوا بس اگر اپنی
زندگی چاہتا ہے تو اس کی کچھ فکر نہ کرنا ورنہ پشیمان ہو گا ادھر یہ صدا آئی اور اُن سب نے یہ
واقعہ دیکھا اور صدا سُنی بہت افسوس کیا بعد صدا آنے کے وہ غبار بھی غائب ہو گیا اور
شاہزادہ بھی راوی بیان کرتا ہے کہ اب یہ داستان شاہزادہ سکندر رستم جو کہ دفتر نیرنگ
قاف مین تحریر ہو گی جو کہ اس دفتر کے بعد ہے اور یہ امر اُسی دفتر مین ظاہر ہوگا کہ یہ پنجہ کیسا
تھا اور یہ غبار اور شاہزادہ کو کون لے گیا اور کہان لے گیا بس ناظرین کی خدمت مین گذارش
ہے کہ یہ سب حال اُسی دفتر مین تحریر ہو گا اگر ترجمہ کی منشی صاحب سے اجازت ملی ورنہ
مین ناچار ہون معافی کا خواستگار ہون بس یہ داستان اب اس مقام پر ترک کی جاتی ہے
راوی نے کہا کہ جب وہ غبار اور پنجہ اور شاہزادہ غائب ہو گیا وہ سب کے سب لوگ
باہم یہ صلاح کر کے کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے چلو بادشاہ سے خبر کرین اور اس حال سے
آگاہ کرین گو دیو کے مرنے کی خوشی ہوئی کہ اس بلا سے نجات پائی اور عذاب سے
چھوٹے مگر اس جوان کے یون غائب ہو جانے کا بڑا صدمہ ہوا یہ خوشی مبدل بہ غم ہو گئی
سواران ملکہ نے کہا کہ ہم تو جا کر ملکہ کو اس حال سے آگاہ کرتے ہین بس یہ کہکر وہ سوار

اپنے مرکب اُٹھا کر طرف باغ کے روانہ ہوئے اُدھر ملکہ شاہزادہ کا انتظار کر رہی تھی اور وزیرزادی سے کہہ رہی تھی کہ آج بڑی ہی دیر ہوئی کہ شاہزادہ دربار سے نہین آیا خداوند کریم خیر کرے بس ملکہ کو شاہزادہ کے انتظار رہیں اور سواران ملکہ کو طرف باغ کے چھوڑا جاتا ہی اور یہ حال بھی دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہوگا کہ جب سوارون نے جا کر ملکہ سے حال بیان کیا تو اُسنے کیا اپنا حال کیا اور کوتوال اور سب پیادون اور دیگر لوگو نکو طرف بادشاہ کے اس خیال مین کہ چل کر بادشاہ کو اس حال سے خبر کرین اور صندل شاہ کو دربار مین رکھا جاتا ہی کہ وہ ابھی تک دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اور ان سب کو راہ مین چھوڑا جاتا ہی بس یہ سب داستانین دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہونگی اگر ترجمہ کی بابو صاحب کے مطبع سے اجازت ملی اور جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو لطف پائینگے انشاء اللہ تعالے اگر حیات نے وفا کی اور مجکو ترجمہ کی اجازت ملی بس اب مین نے اس داستان کو اس مقام پر ترک کیا اور عنان قلم کو مین نے طرف داستان صاحبقران کے منعطف کیا اب مین داستان صاحبقران اور سمندر شاہ کو شروع کرتا ہون و دیگر حالات کے اور یہ داستان اب اس دفتر مین نہین تحریر ہوگی بلکہ دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہوگی اس دفتر کے کُل داستانین نادر اور عجائب نگار ہین وہ دفتر اسم بامسمٰے ہی بس نیرنگ قاف ہی ہی جب ترجمہ ہو کر خدمت ناظرین مین پیش ہوگا اور ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو میری بیہودہ گی اور یادہ گوئی کا لطف اُٹھائینگے والسلام خیر اختتام بموجب مصرعہ کس نگوید کہ دوغ من ترش است دیگر مشک آنست کہ ببوید نہ کہ عطار گوید میری اس تقریر کا اُسوقت حال ظاہر ہوگا زیادہ کیا عرض کرون اب مین یہان سے داستان صاحبقران اور دیگر داستانین تحریر کرتا ہون جو کہ اس دفتر سے متعلق ہین پہلے حالات نامہ جات جو کہ لشکر صاحبقران کے سردارون نے اپنے اپنے ملک کی طرف تحریر کیے ہین اُنکا حال تحریر ہوگا اُس کے بعد اُن نامون کا حال جو کہ سمندر شاہ نے تحریر کیے ہین اُسکے بعد الطاف جادو اور ملکہ ایوان نہ طاقی کا حال اور ان سب کے بعد صاحبقران کا مقابلہ سمندر شاہ سے اور اُس جنگ و پیکار کا حال تحریر کیا جائیگا و دیگر حالات انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق الٰہی

اب شمہ حال اُن نامون کا سماعت فرمایئے کہ جو مریخ آفتاب علم نے اپنے بھائی اور اپنے نائب یقتن جادو کو تحریر کیے تھے اور اُنکا مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر اور لشکر لے کر براے کمک روانہ ہونا سمندریہ کی جانب اور اُس نامہ کا جو کہ قیصر صافت باطن نے اپنے نائب کو جو کہ اُسکی طرف سے طلسم مراۃ العدم کا حاکم ہی اور اُسکا بھی مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر براے کمک روانہ ہونا اور

اُن سب کا عین وقت پر پہونچنا و دیگر حالات

راوی بیان کرتا ہی کہ جب ملکہ ایوان نہ طاقی کو خضران بن خمر ثانی رہا کر کے بہ عیاری پنجہ سمندر شاہ سے لائے تھے اور وہ رخصت ہو کر اور مطیع اسلام ہو کر اپنے ملک کو

اس لیے گئی تھی کہ مین اپنے عزیزون اور اہل شہر کو مسلمان کرکے اور لشکر لے کر برائے کمک اُن کے آون ورا ابھی مقابلہ موقوف ہے اسکے جانے کے بعد لشکر اسلام یہان اس کے انتظار مین خموش ہے کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ ہو اور مقابل لشکر صاحبقران کے سمندر جادو کی طرف سے گرداب شاہ وغیرہ مع پانچ لاکھ ساحرون کے اُترے ہوئے ہین انکو حکم سمندر جادو کا آچکا ہے کہ جب تک ہم حکم نہ دین اسوقت تک مقابلہ نہ کرنا یہان تو یہ بند و بست ہے بس اسی زمانہ مین مریخ آفتاب علم نے ایک نامہ اپنے بھائی مہتاب مشتری خصلت کے نام اور ایک نامہ بنام سیمتن جادو اپنے نائب جو کہ طلسم فیروزیہ کا حاکم ہے روانہ کیا تھا اُسکا مضمون یہ تھا کہ یہان سمندریہ پر صاحبقران اور سمندر جادو سے مقابلہ ہو رہے ہین لہذا تم سب کو لازم ہے کہ صاحبقران کی کمک کرو یہ وقت کمک ہے بہت جلد لشکر لے کر آؤ پس یہ نامے ساحر لے کر طرف طلسم فیروزیہ اور شہر مشتریہ کے روانہ ہوئے تھے چنانچہ جو نامہ بر کہ مہتاب کے نام نامہ لے کر روانہ ہوا تھا وہ راہ طے کر کے شہر مشتریہ مین پہونچا یہان دربار آراستہ تھا مہتاب مشتری خصلت تخت پر بیٹھا تھا اور سب سردار اور ارکان دولت حاضر تھے کہ وہ ساحر صحن بارگاہ مین آکر پہونچا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر آکر صحن مین اترا مگر نامہ بر معلوم ہوتا ہے سب دیکھ رہے تھے کہ وہ نامہ بر آکر مجرا گاہ پر پہونچا مجرا کیا دعا و ثنا بجالایا مہتاب نے اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھو چوبی کرسی روبرو تخت کے بچھی ہوئی تھی اُس پر سلام کر کے بیٹھ گیا بادشاہ نے پوچھا کہ تمھارا کدھر سے آنا ہوا اور کیا نام ہے اور کس کام کو آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ غلام کو ماہر جادو کہتے ہین مین فرستادہ ہون آپ کے برادر صاحب کا نامہ لے کر حاضر ہوا ہون شہر سمندریہ سے یہ جو سُنا مہتاب مشتری خصال نے کہا کہ برادر صاحب کا مزاج تو اچھا ہے اور آج کل سمندریہ پر کس ضرورت سے گئے ہین اُسنے تمام حال ابتدا سے بیان کیا اور کہا کہ صاحبقران سے اور سمندر جادو سے مقابلہ ہو رہے ہین آپ کے بھائی صاحب نے آپ کو مع لشکر طلب کیا ہے اور یہ نامہ لکھا ہے یہ کہکر وہ نامہ پیش کیا مہتاب شاہ نے وہ نامہ تعظیم کر کے لیا کیونکہ بڑے بھائی کا نامہ تھا دبیر کو دیا اُسنے لفافہ چاک کر کے پڑھا جب مہتاب مشتری خصال مضمون سے نامہ کے آگاہ ہوا دبیر سے کہا کہ میری طرف سے تحریر کرو کہ مین بموجب حکم عالی مع لشکر حاضر ہوتا ہون دبیر نے یہ لکھکر پیش کیا بادشاہ نے نامہ بر کو خلعت و انعام سے سرفراز کیا وہ جواب نامہ لے کر رخصت ہو کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا بعد جانے نامہ بر کے بادشاہ نے حکم دیا کہ تین لاکھ ساحر آمادہ سفر ہون خیمہ وغیرہ نکالے جائین ہم کل یہان سے کوچ کرینگے طرف سمندریہ کے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے اور اہل لشکر کو سپہ سالار نے اور سب افسرون کو حکم شاہی سے آگاہ کیا اُسی وقت سے ہر ساحر اپنا بندوبست کرنے لگا انتظام سفر ہونے لگا خیمے و بارگاہین کوٹھے سے نکالی گئین اور تخت ہائے سحر بار کیے گئے ساحر اپنے سحر کو درست کرنے لگے اور سواری ہائے سحر طیار کین تین لاکھ ساحر آمادہ سفر ہوئے کل افسرون نے اپنا سامان سفر کیا اُس دن اور اُس شب بھر مین سب سامان درست ہو گیا صبح کو بادشاہ نے جو دربار کیا افسرون نے عرض کیا کہ

سب سامان سفر طیار ہی لشکر آمادہ سفر ہی کیا حکم ہوتا ہی حضور سوار ہون تشریف لے چلین یہ سُنکے بادشاہ نے حکم دیا کہ سواری در دولت پر حاضر کی جائے اور اپنے وزیر عطارد جادو کو اپنی طرف سے شہر کا حاکم کیا اور قریب ایک لاکھ سپاہ کے شہر مین چھوڑی اور خود محل مین تشریف لے گیا ناموس سے ملا اور سامان سفر سے درست ہو کر برآمد ہوا خزانہ بار کیا گیا بادشاہ یعنی مہتاب مشتری خصال وزیر کو عدل و انصاف کی تاکید کر کے بارگاہ سے برآمد ہوا وہان بیرون بارگاہ جو جو افسر جانے کو تھے ہمراہ سب سامان سے کھڑے ہوئے تھے تین لاکھ کا لشکر ساحرون کا سامان سفر سے درست تھا خزانہ بار تھا خیمے و بارگاہین ایک طرف بار تھین جلوس سواری موجود تھا کل افسر حاضر تھے کہ بادشاہ برآمد ہوتے سب کا مجرا ہوا مہتاب مشتری خصلت نے سب کا سلام لے کر تخت سحر پر قدم رکھا سحر جو کیا ابر یاقوت رنگ سر پر آ کر سایہ فگن ہوا اُس مین ہزارون چاند لگے ہوئے تھے ضو دے رہے تھے اُن چاندون سے ایسے ضو ظاہر ہوئی تھی کہ گویا اصلی چاند ہین بارش مروارید ہو رہی تھی تخت پر گلدستے لگے ہوئے تھے جب بادشاہ سوار ہو چکا کل لشکر اور افسر سوار ہوئے لشکر مین نفیر سحر بجی نقارہ کوچ پر چوب پڑی حکم سواری کے بڑھنے کا ملا بادشاہ نے سب کو رخصت کیا شہر سے بیرون شہر تشریف لایا لشکر کو طریقہ سے روانہ ہونے کا حکم دیا بس لشکر نے پرے باندھے اور مہتاب مشتری خصلت تین لاکھ ساحرون کا لشکر لے کر طرف سمندریہ کے برائے کمک صاحبقران روانہ ہوا ہر ایک ساحر سواری سحر پر سوار تھا کوئی ہنس پر کوئی اژدر پر کوئی طاؤس پر کوئی شیر پر کوئی باز پر کوئی تخت سحر پر کوئی ہنس آتشین پر علم لشکر نصب ہی کہ جن پر تعریف خدا و نعت رسول خدا مرقوم تھی اور اژدرون پر خیمے و بارگاہین و خزانہ وغیرہ بار تھا بس اس انتظام اور بندوبست مین یہ تو اُدھر کو روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا اور نامہ بر جواب نامہ لیے ہوئے جاتا ہی اب راوی اُس نامہ بر کا حال تحریر کرتا ہی کہ جو سیمتن جادو کے پاس نامہ لے کر مریخ کا گیا تھا یہان طلسم مین سیمتن جادو مقیم ہی دربار آراستہ ہی سب اہل دربار ساحران نامدار حاضر ہین کل لشکر کے افسر دربار مین موجود ہین کہ وہ نامہ بر پہونچا راہ طے کر کے صحن بارگاہ مین اترا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر ہوا سے زمین پر آیا سب اُسکو دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ کون ساحر ہی اور کہان سے آیا ہی کہ وہ مجرا گاہ پر آ کر پہونچا مجرا کیا اور عرض کیا کہ مین آپ کے پاس نامہ لے کر آیا ہون اپنے آقا و مالک شاہزادہ مریخ آفتاب علم والی طلسم کا اُنھون نے آپ کو ایک نامہ تحریر کیا ہی اور وہ آج کل سمندریہ پر تشریف فرما ہین ہمراہ صاحبقران کے اور صاحبقران سے اور سمندر جادو سے مقابلہ ہو رہے ہین یہ جو اُسنے بیان کیا سیمتن جادو نے ہنس کر اور خوش ہو کر کہا کہ کیا میرے آقا اور مالک نے مجھکو نامہ تحریر کیا ہی زہے نصیب میرے لاؤ نامہ کہان ہی بس اُس ساحر نے وہ نامہ نکال کر دیا اسنے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا نامہ پر بوسہ دیا خود نامہ کو چاک کر کے پڑھا وہ ساحر روبرو تخت کے کرسی پر بیٹھا ہی جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اسی وقت سب اہل دربار کو نامہ سُنایا اور خود تکلم و

کاغذ وبیرے لے کر اپنے ہاتھ سے عرضی لکھی بعد القاب وآداب کے تحریر کیا کہ یہ حقیر سراپا تقصیر بموجب حکم عالی مع لشکر حاضر ہوتا ہے اور شرف ملازمت حاصل کرتا ہے اور قدمبوسی صاحبقران سے بھی بہرہ مند ہوگا مشتاق زیارت آنحضرت تھا اور بہت کچھ تحریر کیا اسکے بعد اپنا نام تحریر کیا عرضی کو بند کر کے اُس ساحر کو دیا اور خلعت وانعام سے سرفراز کیا وہ اُسی وقت جواب نامہ لیکر اور رخصت ہو کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہان سیمتن نے افسرون کو حکم دیا کہ بہت جلد سامان سفر کرو مین کل صبح کو مع لشکر کے اپنے آقا کی خدمت مین روانہ ہونگا دربار برخاست کیا افسرون نے آکر بندوبست کیا اہل لشکر کو آگاہ کیا اُسیوقت سے سامان سفر ہونے لگا بارگاہین وخیمے اژدرہائے سحر پر بار کیے گئے خزانہ بار کیا گیا صبح تک سب سامان درست ہوگیا ہر ایک ساحر اپنے اپنے سامان سے چاق وچست ہوگیا بس صبح کو سیمتن جو محل سے نکلا تو سب سے رخصت ہو کر اور سامان سفر سے درست ہو کر دربار مین آتے ہی افسرون سے دریافت کیا کہ سب سامان درست ہے اُنھون نے عرض کیا کہ بموجب حکم سرکار سب سامان درست ہے بس سیمتن نے اپنے فرزند ارتاس جادو کو حاکم طلسم کیا اور عدل وانصاف ورعایا پروری کی تاکید کرکے دو لاکھ ساحر یہان چھوڑ کر اور خود تین لاکھ ساحرون کو لے کر مع افسرون کے طرف سمندریہ کے باشتیاق قدمبوسی مرتیخ آفتاب علم صاحبقران گے روانہ ہوا اب اسکا حال بھی آئندہ تحریر ہوگا کہ یہ کس وقت سمندریہ پر پہونچا اب راوی اُس نامہ بر کا حال تحریر کرتا ہے کہ جو نامہ قیصر صاف باطن کا لے کر طرف طلسم مراۃ العدم کے روانہ ہوا تھا یہان طلسم مین قیصر کی طرف سے مرأت جادو حاکم ہے ہر روز دربار کرتا ہے کہ وہ نامہ بر آکر پہونچا درگہ سالار سے عرض کرائی کہ تمھارے بادشاہ کے پاس مین نامہ لیکر آیا ہون مرأت جادو کو درگہ سالار نے نامہ بر کی خبر کی اُسنے دربار مین طلب کیا نامہ بر مجرا وسلام بجالا کر کرسی پر بیٹھ گیا مرأت نے حال دریافت کیا اُسنے سب حال بیان کیا نامہ دیا مرأت نے نامہ لے کر آنکھون سے لگایا لفافہ پر بوسہ دیا لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر اُسکے جواب مین عرضی تحریر کی کہ یہ غلام مع لشکر کے حاضر خدمت ہوتا ہے عرضی تحریر کر کے اُس نامہ بر کو دی کہ لے جاؤ اور انعام دیا وہ عرضی لے کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہان مرأت جادو نے طیاری لشکر کا حکم دیا اس طلسم مین ساحر کم ہین غیر ساحر بہت ہین بس اُسی دن سے سامان سفر ہونے لگا مرأت نے دربار برخاست کیا ایک دن اور ایک شب مین سب سامان درست ہوگیا خیمے وغیرہ بار ہوئے سب سامان ہوگیا دوسرے دن سردارون نے مرأت جادو سے عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہے بس مرأت نے اپنی طرف سے شاہباز جادو کو طلسم کا حاکم کر کے اُسی دن وہان سے مع ایک لاکھ ساحرون اور تین لاکھ غیر ساحرون کے کہ جس مین دس ہزار پہلوان تھے طلسم مراۃ العدم سے طرف سمندریہ کے کوچ کیا کوس سفری پر چوب پڑی فوراً لشکر روانہ ہوا ایک جانب پہلوانان روئین تن کا غول تھا ایک جانب ساحرون کا مجمع تھا عجب ٹھاٹھ سے یہ لشکر برائے کمک لشکر اسلام جاتا ہے انکا بھی حال آئندہ تحریر ہوگا ان کو بھی راہ مین رکھا جاتا ہے

اب حال اس نامہ بر کا تحریر ہوتا ہے کہ جو آفاق شاہ کا نامہ لے کر طرف آفاقیہ کے گیا ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ نامہ بر آفاق شاہ کا نامہ لے کر روانہ ہوا یہان آفاقیہ مین وزیر آفاق شاہ تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہے سب اہل دربار حاضر ہین کہ وہ نامہ بر پہونچا درگہ سالار سے خبر کرا کے اندر دربار کے آیا مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی سلام کر کے کرسی پر بیٹھا نامہ دیا وزیر نے نامہ پڑھکر اور نامہ کی تعظیم کر کے مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر عرضی لکھی کہ یہ خاکسار سراپا انکسار بہت جلد مع سپاہ خدمت خدیو بارگاہ مین حاضر ہوتا ہے فوراً تعمیل حکم تفاشیم کرتا ہے نامہ بر کو انعام دیکر رخصت کیا وہ تو عرضی لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوا میان کو وزیر نے سردارون کو طیاری لشکر اور سامان سفر کا حکم محکم دیا اُسی وقت سے سامان ہونے لگا بس دوسرے دن وزیر آفاق شاہ اپنے نائب کو حاکم آفاقیہ کر کے اور دو لاکھ کا لشکر ساحرون کا لے کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا یہ بھی قطع راہ کرتا ہوا جاتا ہے اسکو بھی راہ مین چھوڑا جاتا ہے آیندہ حال تحریر ہوگا

اب شمہ حال اُس پتلی کا سماعت فرمایئے کہ جسکو سمندر شاہ نے نامہ دیکر طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ کیا ہے

بس راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ پتلی زمرد نامہ سمندر شاہ کا لیکر مثل شرارۂ آتش کے دربار سمندر شاہ سے طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ ہوئی اور قطع راہ کر کے داخل طلسم ہوئی چونکہ طریقہ یہ ہے کہ ساحر کے سحر کو طلسم مانع نہین ہوتا ہے بس اس سبب سے سمندر نے پتلی اسحر کے ہاتھ نامہ بھیجا تھا کہ اگر نامہ بر جائیگا تو وہ نہ جاسکے گا بس یہان طلسم مین گنجور شاہ بہ عیش و عشرت حکومت کرتا ہے کسی قسم کا خوف نہین ہے دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر دربار تھے اور رکن طلسم کہ یکایک برق چمکی اور سب کی چشم خیرگی کرنے لگی جب وہ برق چمک سمٹی تو سب نے دیکھا کہ ایک پتلی زمرد کی اُسکے ہاتھ مین نامہ ہے سامنے تخت کے کھڑی ہے گنجور شاہ نے اس پتلی کو دیکھ کر کہا کہ تو کس کا نامہ لائی ہے وہ بزبان انسانی گویا ہوئی کہ مین نامہ لائی ہون سمندر شاہ حاکم شہر سمندریہ کا جو کہ متعلق ہے نہ طاقی سے گنجور شاہ نے کہا کہ لا نامہ دے بس اس پتلی نے نامہ گنجور شاہ کو دیا بس گنجور شاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھا بس گنجور شاہ جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا بہت برہم ہوا اور کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کردو کہ ہمارے تمہارے اس قسم کی دوستی نہین ہے کہ ہم تمہاری کمک کو آئین جاہے دینی مقابلہ ہوجاہے بلکہ ہم بیکار کا درد سر نہین مول لے سکتے ہین ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنا طلسم ترک کر کے اور لشکر لے کر تمہاری کمک کو آئین اگر تم کبھی ہماری کمک کو آئے ہوتے تو ہم بھی ایسا کرتے ہم کو کیا غرض ہے کہ ہم بیکار کو اہل اسلام سے دشمنی پیدا کرین اور اپنی طرف انکو مخاطب کرین ہم کو ایسی ضرورت نہین ہے کہ برائے قضیہ مین لبول کر اپنے سر بلا خرید کرین اور اپنے کو آفت مین ڈالین فرض کردم کہ ہمارے تمہارے ایسی ہی حد کی دوستی اور ملاقات ہوتی تو کیا مضائقہ تھا ہم کسی سردار کو کچھ لشکر دے کر

روانہ کرتے جب کہ ہمارے تمہارے دور کی صاحب سلامت ہی گو تنی سی دوستی پر ہم یہ نہین کر سکتے کہ اتنا بڑا تصہ مول لین ہان جب اہل اسلام ادھر کو آئینگے تو دیکھا جائے گا ہم مقابلہ کرلین گے اور ہم سے یہ نہین ہوگا کہ ہم ان پر لشکر کشی کرکے آئین اور ایسے دشمن قوی پر کہ جن لوگون نے ہزارون طلسم برباد کر دیے اُنکے نزدیک طلسم کا برباد کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی بس مین تمہاری کمک کرکے اپنے طلسم کو بھی برباد کراؤن یہ مجھ سے نہین ہوگا مجھ سے اس امر کی امید نہ رکھو مین صاف طور سے تم کو جواب دیتا ہون اور یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ عنقریب مین ہی آنے والا ہون تو مین اس امر کو منع نہین کرتا ہون یہ طرز بھی تمھارا ہی یہان آنے کو کوئی مانع نہین ہی اور جب تم ہمارے پاس اگر پناہ لوگے اور اُسوقت کوئی تم سے مقابلہ کرے گا تو ہم جواب دے لین گے اس امر کی ہم سے بالکل امید قطع کر دو کہ ہم لشکر لیکر تمھاری کمک کو آئین یہ محال ہی آیندہ تم کو اختیار ہی والسلام تھوڑی تحریر کو بہت خیال کرو بس اسی قدر دوستی کو کفایت جالو کہ مین تمھارے یہان آنے کو منع نہین کرتا ہون اور نہ مین آپ اپنے مقام سے آسکتا ہون کیونکہ مین مطیع حکم ہون اور جس امر کی بابت مقابلہ ہی یعنی مذہب کی بابت خداوند خود اُن سے سمجھ لین گے مین مطیع حکم خداوند ہون ہان اگر نہ طاق نے میرے نام کوئی حکم آتا تمھاری کمک کی بابت تو مین ضرور تمھاری کمک کرتا یہ جواب لکھوا کر اور لفافہ مین بند کرا کے اُس پتلی کو دیا اور کہا کہ سمندر شاہ کے پاس لے جا یہ اُنکے نامہ کا جواب ہی بس اُس پتلی نے نامہ کنجور شاہ کے ہاتھ سے لیا اور مثل شرارہ کے وہان سے روانہ ہوئی اُسکا حال آیندہ تحریر ہوگا بعد جانے اُس پتلی کے کنجور شاہ نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ کیون مین نے جواب ٹھیک تحریر کیا مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار درد سر مول لون اور خدا پرستون سے عداوت پیدا کرون اگر وہ ادھر نہین آتے ہین تو ضرور آئین یہ بالکل خلاف عقل ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور نے بہت معقول جواب دیا راوی کنجور شاہ کا حال پھر تحریر کریگا جب موقع ہوگا اب راوی اُس پتلی کو راہ مین چھوڑتا ہی کہ جواب نامہ لیے ہوئے طرف سمندر شاہ کے روان ہی

اب راوی پیام بر کا حال تحریر کرتا ہی کہ جو بحکم سمندر شاہ کے نامہ لے کر طرف اشفاق جادو برادر آفاق جادو کے روانہ ہوا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ پیام بر بحکم سمندر شاہ تخت پر سوار ہو کر طرف شہر اشفاقیہ کے روانہ ہوا راہ طے کرکے شہر مین پہونچا یہان اشفاق شاہ کی طرف سے اُس کا وزیر حاکم شہر تھا پیام بر جادو جب دربار مین پہونچا خبر کرائی کہ مین وزیر صاحب کے پاس سمندر شاہ کا نامہ لایا ہون اُنھون نے اپنے وزیر اشفاق جادو کو نامہ تحریر کیا ہی وزیر جادو وزیر اشفاق شاہ نے پیام بر جادو کو دربار مین طلب کیا اُسنے تخت پر اشفاق شاہ کو نہ پایا پوچھا کہ وزیر اعظم کہان ہین وزیر جادو نے کہا کہ وہ تو ملک احراقیہ پر گئے ہوئے ہین کیونکہ احراق شاہ نے کئی برس سے خراج نہین دیا تھا اور سرکشی پر کمر باندھی تھی اُسکی تنبیہ کو گئے ہین کہ خراج لون اور سرکشی کی سزا دون اگر نامہ لائے ہو تو ہم کو دو پیام بر جادو نے جواب دیا کہ مجکو حکم ہی کہ سوا اشفاق جادو کے کسی دوسرے کو نامہ نہ دینا اگر اپنے ملک مین نہ ہو جہان ہو وہان جا کر نامہ دینا بس مین احراقیہ کو جاتا ہون اُسی مقام پر اُنکو نامہ دونگا

آپ کو نہین دے سکتا ہون وزیر جادو نے کہا کہ تم کو اختیار ہے بس یہ سُنکے پیام برجادو وزیر جادو سے
رخصت ہوکر اور دربار سے باہر آکر طرف احراقیہ کے روانہ ہوا وہان اشفاق شاہ مع لشکر کے مقابل
احراق جادو کے پڑا ہوا ہے ابھی مقابلہ نہین ہوا ہے نامہ و پیام ہو رہا ہے کہ پیام بر پہونچا دیکھا کہ دو
لشکر ساحرون کے مقابلہ مین اُترے ہوئے ہین پیام برجادو نے خیال کرکے دیکھا کہ کون سا لشکر
اشفاق شاہ کا ہے بس اُسنے دیکھا کہ ایک لشکر تو شہر کی طرف فروکش ہے اور ایک اُسکے مقابلہ
مین بس اسنے خیال کرلیا کہ یہ جو لشکر طرف شہر کے فروکش ہے احراق شاہ کا ہے دوسرا لشکر
آفاق شاہ کا ہے بس پیام برجادو لشکر اشفاق شاہ مین آیا دیکھا کہ ساحرون کا لشکر ہے
اسنے کبھی لشکر اشفاق شاہ کو نہین دیکھا تھا نہ اُن لوگون نے پیام بر کو بس یہان بارگاہ
مین اشفاق شاہ بیٹھا ہوا تھا سب سردار لشکر حاضر تھے دربارگاہ پر پہونچا خبر کرائی کہ پیام
برجادو سمندر شاہ کے پاس سے نامہ لیکر آیا ہے بس یہ خبر جب اشفاق شاہ کو ہوئی اُسنے
طلب کرلیا پیام بر سامنے اشفاق شاہ کے پہونچا مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی سلام کرکے
بیٹھا اشفاق شاہ نے کہا کہ بادشاہ کا مزاج کیسا ہے اور آج کل کیا رنگ ہے اور اہل اسلام
سے کیا ٹھہری وہ مہم سر ہوئی یا نہین پیام بر نے عرض کیا کہ ابھی تو اُسی طور سے مقابلے
ہو رہے ہین عشاق نہ طاقی آئے تھے اُنھون نے مقابلہ کیے وہ بھی عیارون کے ہاتھ سے
مارے گئے اُنکی بہن ملکہ ایوان نہ طاقی اُنکے بعد آئین اُن سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہوئے
بڑے معرکہ پڑے تھے اُنھون نے لڑائی فتح کرلی تھی مگر عیارون نے عیاری ایسی ایسی کی کہ وہ بھی
ہاری گئین ہوتین اُنکی وزیرزادی بھی ماری گئی اور لشکر تباہ ہوا وہ بادشاہ سے منحرف ہوکر اپنے شہر کو چلی
گئین تھین مگر بادشاہ نے اُنکو طلب کرکے بہت کچھ نصیحت کی مگر اُنھون نے نہ مانا آخر کو بادشاہ
کو ان پر غصہ آیا اب کی بھائی صاحب کا ایسا واقعہ ہوا کہ جیسے اُنھون نے خواجہ ثالث سے اقرار
کیا تھا ویسے ایوان نے بھی اقرار کیا تھا جان سے جانا گوارا کیا مگر اقرار سے پھرنا نہ گوارا کیا چنانچہ
اُن پر بھی بہت ظلم ہوا بادشاہ کا اور بہت بے عزتی کی گئین اب تو سمندر شاہ جو جو کہ عالی
خاندان ہین اُن سب پر ظلم و ستم کرتے ہین ظلم و جور پر کمر کسی ہے چنانچہ اُنکے قتل کا انتظام ہوا
خیزران بن عمر ثانی اُنکو بھی لقمان ثانی بن کر رہا کرلے گئے سمندر شاہ کو بڑا صدمہ ہوا اُنھون نے
بھی یعنی ملکہ ایوان نے اہل اسلام کی اطاعت کی جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو اُنکے ملک کے غارت
و تاراج کرنے کے لیے حیران جادو کو مع اسّی ہزار ساحرون کے روانہ کیا ہے اور جس دن سے
کہ آپ کی بھائی صاحب کا واقعہ ہوا اُس دن سے آپ نے بھی آنا ترک کردیا خیر آپ تو مہم
سرکار پر رہتے ہین خوب حیلہ ہے مگر الطاف جادو بھی نہین آتے تھے اُنھون نے علالت
کا حیلہ کیا تھا چنانچہ جب ملکہ ایوان کی طرف سے بادشاہ کو ناامیدی ہوئی تو شملاق وغیرہ
کی رائے سے الطاف جادو کو طلب کیا کہ وہ برائے مقابلہ جائین چنانچہ اُنھون نے علالت
کا عذر کیا بادشاہ کو فقرہ معلوم ہوا اُنکی گرفتاری کا حکم دیا یہ خبر اُنکو بھی پہونچی اس طور سے
حکم دیا تھا کہ اگر کل صبح کو الطاف جادو دربار مین نہ حاضر ہو تو اُسکا گھر لوٹ لیا جائے
وہ اسیر کیا جائے بس یہ خبر سُنکے اُنھون نے مکر کیا اور کہلا بھیجا کہ غلام کل صبح کو حاضر ہوگا
دوسرے یہان بھی کسی کو یہ امر گوارا نہ تھا کہ اتنے بڑے معزز کی بے عزتی کی جائے

کوئی تدارک نہ کیا وہ سب کو مع ناموس وکل عزیزون و مال واسباب کے مکان کو ترک کرکے نکل
گئے خبر بھی نہ ہوئی جب صبح ہوئی بادشاہ کو خبر ہوئی بہت افسوس کیا تاراجی مکان کا حکم دیا بس
اب سمندر شاہ نے معزز لوگون کی بے عزتی پر کمر کسی ہی ہر ایک ناراض ہی راوی نے کہا ہی
کہ جو کچھ سمندر نے بلکہ ایوان نہ طاقی والطاف کے ساتھ کج ادائیان وبے مروتیان اور
آبرو لینے کی فکر کی تھی سب پیام بر جادو نے روبرو اشفاق کے بیان کی اور نامہ نکال کر اشفاق
کو دیا اشفاق نے نامہ ہاتھ مین لیا اُسکے اوپر بوسہ دیا خود پڑھا بعدہ دبیر سے اہل دربار کے
روبرو پڑھوایا جب سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے مگر جب سے زبانی نامہ بر کے سمندر شاہ
کی حرکتین سُنی ہین اور یہ معلوم ہوا ہی کہ اُسنے ظلم وتعدی پر کمر کسی ہی جو کہ ذی عزت ہین اُنھین کی
آبرو کا خواستگار رہی اُنکو ذلیل کرتا ہی بہت افسوس ہوا اول تو جب سے آفاق شاہ پردہ
ستم ہوا ہی اسی زمانہ سے یہ برخاستہ خاطر تھا یہ حال سُنکے اور صدمہ ہوا جو کچھ خیال تھا وہ بھی
جاتا رہا اور سمجھ لیا کہ اب دربار سمندر شاہ مین جانا بالکل بیکار ہی وہان اب کوئی عزت نہ
ہوگی سوائے ذلت کے وہ دربار اس لائق نہین رہا کہ کوئی آبرودار جائے بادشاہ کی بربادی
کا زمانہ آگیا مگر بہ مصلحت وقت اُس نامہ کے جواب مین عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ اس
خاکسار سراپا انکسار کو نامہ حضور فیض گنجور ملا تھا درجہ شرف حاصل ہوا یہ سب آپ کی
عزت افزائی اور غلام نوازی ہی کہ سرکار فیض آثار اس خاکسار کو بدین الفاظ یاد فرماتے ہین
مین کہان تک حضور کے ان غلام نوازیون کا شکریہ ادا کرون مجکو خود حضور کی قدمبوسی کا عرصہ سے
اشتیاق تھا مگر یہ غلام ناچار تھا کیونکہ جب سے حضور سے رخصت ہوکر اپنے ملک کی طرف آیا
ہون ایک زمانہ تک تو اپنے ملک پر بادشاہون سے مقابلے رہے جب اُن سے مہلت ملی باقبال
خداوندی اور مہمات کی طرف متوجہ ہوا چنانچہ جب سے اسوقت تک اتنی مہلت نہ ملی کہ حاضر
خدمت ہوکر شرف ملازمت حاصل کرتا اور سب حالات سے اپنے ولی نعمت کو آگاہ کرتا نامہ
بر سے دریافت فرمالیجیے گا کہ مین اسکو اپنے ملک پر نہین ملا بلکہ ملک احراقیہ پر بمقابلہ احراق شاہ
اترا ہوا تھا کیونکہ اُسنے سرکشی پر کمر کسی ہی اور کئی سال سے خراج نہین دیا ہی بس اُسکی تنبیہ لازم
تھی مین اُسکے ملک پر لشکر لے کر برائے تنبیہ گیا اُسنے بھی میرے آنے کی خبر پاکر بقصد مقابلہ
لشکر روانہ کیا اور خود بھی بیرون شہر آکر میرے مقابلہ مین اُترا چنانچہ اشتہار جنگ دیا جا چکا ہی پرسون
مقابلہ ہونے والا ہی مین اُسی بندوبست مین مصروف تھا اور ہون کہ حضور کا حکم نامہ پہونچا اور اُسکو
پڑھکر اُسکے حکم قضا شیم سے آگاہ ہوا بس مین اس مقابلہ کو ترک کرکے اور لشکر یہان سے لے کر
اور غلہ کا بندوبست کرتا ہوا حاضر ہوتا ہون سرکار دولت مدار لشکر لے کر برائے مقابلہ اہل اسلام
تشریف لے جائین قبل ورود حضور فیض وجود یہ خاکسار وہان پہونچ جائیگا سرکار اس عاجز
کی طرف سے اطمینان رکھین بلکہ اور جو ملک راہ مین اس خاکسار کو ملین گے اُن ملکون کے
بھی حاکمون کو اس حال سے آگاہ کرکے اپنے ہمراہ لیتا آئیگا زیادہ حد ادب واجب بود
عرض نمود الٰہی آفتاب دولت تابان و درخشان باد یہ مضمون تحریر کراکے وہ عرضی اُس
ساحر کو دی اور انعام دیا اور زبانی بھی اُس سے کہا کہ مین کل ضرور یہان سے مع لشکر کے
کوچ کرونگا سب بندوبست راہ مین کرتا ہوا برسر اہل اسلام پہونچتا ہون جو تم نے واقعہ

دیکھا ہے اور میری زبانی سُنا ہے بادشاہ سے عرض کر دینا مین اسوقت نامہ تحریر کرکے احراق شاہ کو اس حال سے آگاہ کرتا ہون اور مہلت طلب کرتا ہون یہ تحریر کرونگا کہ مجکو بادشاہ نے مع لشکر کے یاد کیا ہے اور بہت تاکید ہے لہذا مین وہان جاتا ہون جب وہان سے مہلت ملے گی تو تم سے آکر مقابلہ کرونگا وہ یقین ہے کہ منظور کرے گا مین یہان سے کل اُسی طرف روانہ ہونگا یہ کہکر دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام احراق شاہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمارے تمھارے پرسون مقابلہ کا دن تھا اور تم بھی سامان جنگ مین مصروف تھے اور ہم بھی ہم کو تمھاری جنگ کا اشتیاق تھا مگر بندہ ہر حال مین ناچار ہے وہ زمانہ جو کہ درمیان مین تھا ہزارون آرزو و امید سے گذرا ایک دن باقی رہا تھا مگر قسمت نے کمی کی ابھی ابھی ایک فرمان واجب التعظیم ہماری سرکار فیض آثار یعنی سمندر شاہ کا جسکی طرف سے مین تم سے مقابلہ پر موجود ہون صادر ہوا اور اُسکا مضمون یہ ہے کہ سرکار نے اس حقیر کو مع لشکر طلب فرمایا ہے اور بہت تاکید ہے لہذا مین تم کو آگاہ کرتا ہون کہ مین کل صبح کو یہان سے طرف بادشاہ کے مع لشکر کوچ کر جاؤنگا بس تم بھی شہر کو واپس جاؤ جب مین وہان سے مہلت پاؤنگا تو پھر آکر تم سے مقابلہ کرونگا مین اب یہان قیام کر نہین سکتا ہون اگر قیام کرونگا تو معتوب سرکار ہونگا لہذا اطلاع تم کو تحریر کیا یہ نہ خیال کرنا کہ بسبب خوف کے یہ نقرہ کرکے چلے گئے اگر یقین نہ ہو تو کسی کو بھیجکر دیکھوا لو کہ نامہ بر موجود ہے مین کسی سے خوف نہین کرتا ہون زیادہ کیا تحریر کرون یہ لکھوا کر اور اپنے لشکر کے ایک ساحر کے ہاتھ وہ نامہ روانہ کیا اور پیام بر سے کہا کہ تم ٹھہرے رہو دیکھو کہ وہان سے کیا جواب آتا ہے بس اگر وہ قبول کرلے تو خیر مین کل یہان سے کوچ کرون اگر نہ منظور کرے تو جو وہ جواب دے مین تم سے کہدون اور اپنی مجبوری ظاہر کرون تاکہ عتاب شاہی سے محفوظ رہون پیام بر نے کہا کہ اچھا وہ تو وہان ٹھہرا ادھر وہ ساحر کہ جسکے ہاتھ اشتفاق نے احراق کے پاس نامہ روانہ کیا تھا نامہ لے کر طرف لشکر احراق کے چلا وہان احراق شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہے سب سردار حاضر ہین یہی ذکر ہو رہا ہے کہ پرسون مقابلہ ہوگا دیکھیے کیا ہوتا ہے بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہے لشکر بھی اُسکے ہمراہ کثیر ہے کہ وہ ساحر در بارگاہ پر پہونچا اپنے آنے کی خبر کرائی دربان سالار نے آکر عرض کیا کہ اشتفاق شاہ کے پاس سے ایک ساحر نامہ لے کر آیا ہے احراق شاہ نے کہا کہ اُسکو بھیجدو بس دربان سالار نے کہا باہر [illegible] کہ دربار مین جاؤ طلب کیا ہے بس وہ ساحر نامہ لے کر اندر گیا یہان احراق شاہ و سرداران سے کہ رہا تھا کہ نہ معلوم اشتفاق شاہ نے کس امر کی بابت نامہ تحریر کیا ہے کہ نامہ بر نے آکر مجرا کیا اور نامہ دیا احراق شاہ نے نامہ دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب احراق شاہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا فوراً جواب تحریر کرایا کہ جو کچھ آپ نے تحریر کیا بہت بجا اور درست ہے مین آپ کو کاذب نہین جانتا ہون جو دریافت حال کے لیے کسی کو روانہ کرون بس اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو میری بھی یہی خوشی ہے آپ شوق سے تشریف لے جائیے وہان سے آکر مقابلہ فرمائیے گا مین بھی کل شہر کو چلا جاؤنگا جب آپ کو مہلت ہو اُس وقت مقابلہ کو تشریف لائیے مین ہر وقت موجود ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ احراق شاہ نے بدین سبب منظور کر لیا کہ وہ تو مقابلہ نہین کر سکتا

اُسنے اس امر کو غنیمت جانا اور اپنی جان بچائی اُسکو یقین تھا کہ ادھر مقابلہ ہوا اُدھر میرے لشکر نے شکست کھائی نہ مین سحر مین مقابل ہون نہ لشکر مین صرف زبان کی پابندی کے سبب سے مقابلہ کو موجود ہوا تھا یہ جو اُسکو نامہ پہونچا اور آگاہ ہوا دل مین بہت خوش ہوا کہ جان بچی اب جب یہ آئینگے اُسوقت دیکھا جائیگا اسوقت کو اس بلا کو ٹالو اپنی جان بچاؤ بس یہ سوچ کے اُسنے یہ تحریر کرایا تھا جب یہ جواب تحریر ہو چکا اُس نامہ بر کو دیا وہ جواب لیکر باہر آیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا یہان اہل دربار سے احراق شاہ نے کہا کہ خوب خداوند تصویر نے حریف سے جان بچائی مین کسی طور سے مقابلہ نہین کر سکتا تھا اور نہ کر سکتا ہون مگر صرف اس خیال سے کہ پانچ سال کا خراج دینا پڑیگا زر کثیر خزانہ سے نکل جائیگا بس مقابلہ پر آمادہ ہوا تھا اگر ظفر ہوتی تو روپیہ مار لیا تھا اور میری حکومت بھی معود سر ہو گئی تھی اگر شکست ہوتی روپیہ دے کر اس بلا کو دفع کرتا بس اب تو اسی طور سے کچھ دنون کو دفع ہوئی یہ جو احراق شاہ نے کہا سب نے کہا کہ خوب ہوا بس یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر اُس ساحر نے جواب نامہ لے جا کر اشفاق شاہ کو دیا اشفاق شاہ جب جواب سے آگاہ ہوا تو اُس ساحر یعنی پیام بر سے کہا کہ اے پیامبر جاؤ اب تم جاؤ مین بھی کل یہان سے کوچ کرونگا بس وہ ساحر اسی وقت رخصت ہو کر طرف شہر سمندر زمین کے روانہ ہوا یہان اشفاق شاہ نے لشکر کو سفر کے بندوبست کا حکم دیا جب وہ دن گذرا اور یہان سب بندوبست ہو گیا بس شب کو اشفاق نے سب لشکر دارون اور اہل لشکر کو جمع کیا اور کہا کہ اے بھائیون آگاہ ہو کہ مین نے تم کو اس لیے جمع کیا ہے کہ تم سب نے سُنا ہو گا کہ سمندر شاہ نے میرے بھائی آفاق شاہ کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ جو ایک ادنی بھی کسی اپنے عزیز اور ملازم کے ساتھ نہین کرتا ہے اور جو خیر خواہیان میرے بھائی نے بادشاہ کے ساتھ کین وہ سب پر ظاہر ہین انھین کے سبب سے یہ حکومت قائم ہوئی ورنہ سمندر شاہ مین یہ لیاقت نہ تھی کہ وہ اتنی بڑی حکومت حاصل کرتے اور ان سب شاہون کو اپنا مطیع اور خراج گذار بناتے یہ صرف میرے بھائی کی تدبیر تھی اُسکا عوض بادشاہ نے یہ اُنکے ہمراہ کیا کہ جو اظہر من الشمس ہے بس اُس دن سے مین نے وہان کا جانا ترک کیا اسی سبب سے مین نہین گیا اور نہ جاتا اور نہ جاؤنگا تم نے یہ بھی سُنا ہو گا کہ جو سلوک اس زمانہ مین بادشاہ نے اور لوگون کے ساتھ کیا ہے کہ جو جو ذی عزت و صاحب آبرو ہین انکی آبروئے ریزی ہین اور ذلیل کرتے ہین چند بدمعاشون نے بادشاہ کو ایسا کچھ سمجھا دیا ہے کہ وہ اُنکے کہنے سے نہین نکلتے ہین بس وہ جو کہتے ہین بادشاہ مان لیتا ہے وہ ذی عزتون کے دشمن ہو رہے ہین جو جو خیر خواہ اور خیر اندیش ہین اور نمک حلال ہین اُنکو نکلوا دیا جاتے ہین بس ایسی حالت مین وہان جانا بیکار ہے اور جبکہ بادشاہ قدر دانی نہ کرے اور اسکو خیال اپنے خیر خواہون کا نہ ہو تو کیا ضرور ہے یہ کہکر اور بہت تعریف اہل اسلام کی کی اور کہا کہ وہ لوگ بہت قدر دان ہین خصوصاً صاحبقران اور بادشاہ بہادرون کی عزت کرتے ہین اور خیر خواہون کی نہایت درجہ تعریف کرتے بھائی صاحب کی کس قدر عزت کی کہ ملکہ بخت الان و کوکبہ روشن تن و مہر اسپ جادو

کی جو عزت و آبرو وہان ہو وہ کبھی سمندر شاہ کے یہان نہ تھی اور نہ ہوتی بس مین اب صاف صا
کہتا ہون کہ مین نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور اہل اسلام کی دوستی اور اطاعت پر کم
کسی مین سمندر شاہ کے پاس جاکر اپنی بے آبروئی بھی نہ کرونگا یہ امر بخوبی ظاہر ہو چکا ہے کہ اب
حکومت کا برقرار رہنا کسی صورت سے ممکن نہین ہے ضرور سمندر شاہ قتل ہوگا بس جو جو اُس
ہمراہ ہونگے وہ مارے جائین گے اور اُنکا گھر بار تاراج ہوگا اور اس اقلیم مین بھی اہل اسلا
کا ڈنکا بجے گا دین اسلام رواج پائے گا بس جو اُنکی اطاعت کرے گا وہ اچھا رہے گا اگر ان
ہمراہی مین مارا جائے گا مرتبہ عالی پائے گا بس مین تم سب سے کہتا ہون کہ جس کو میرا ساتھ منظ
ہو وہ میرے ہمراہ لشکر اسلام کی طرف چلے اور جس کو نہ منظور ہو وہ سمندریہ کو جائے مین
سمندر شاہ کے پاس نہ جاؤنگا بلکہ کل صبح کو لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے ملک کو جا کر
وہان بھی سب کو اس امر سے آگاہ کرونگا بس جو میرا ساتھ دیگا وہ میرے شہر مین رہنے پا
ورنہ جو ساتھ نہ دیگا اُسکو شہر بدر ہونے کا حکم دونگا اپنے ملک و لشکر سے نکال دونگا کچھ
اہل شہر و اہل لشکر پر منحصر نہین ہے اگر میرا عزیز بھی ہوگا اُسکے ساتھ بھی یہی برتاؤ کرونگا
تقریر اشفاق شاہ نے سب کے روبرو بیان کی اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے سمندر شاہ کی
اطاعت ترک کی چونکہ اشفاق شاہ کے سردار و اہل لشکر سمندر شاہ کی حالت سن
سن کے برخاستہ خاطر ہو رہے تھے اور اہل اسلام کی قدردانی سن سن کے خوش ہوتے
مگر اشفاق شاہ ان سب سے بہت اچھی طور سے پیش آیا تھا اس سبب سے ناچار تھے اگر او
کوئی ان کا افسر ہوتا ضرور یہ سبکے سب لشکر سے نکل جاتے مگر اشفاق کی رفاقت
ترک کرنا خلاف جانتے تھے اس سبب سے ساتھ دے رہے تھے جب یہ تقریر سنی ہر ایک
خوش ہو کر اور ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ الناس علیٰ دین ملوکہم بس اے بادشاہ آگاہ
ہو جیے کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم کو سمندر شاہ سے کیا مطلب ہم نے آپ
نمک کھایا ہے بس جہان آپ وہان ہم جو طریقہ آپ کا وہ ہمارا جسکی آپ نے اطاعت کی ہم
اُسکی اطاعت کی ہم کو سمندر سے کیا غرض ہم سمندر کو کیا جانین آپ کے سبب سے
اُسکی عزت و آبرو کرتے تھے ورنہ ہم اُسکو اپنا بادشاہ کب خیال کرتے تھے ہم تو آپ
اپنا افسر اور سرپرست جانتے تھے اور جانتے ہین اگر آپ نے اہل اسلام کی اطاعت
کی اور وہ مذہب اختیار کیا اور سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور تصویر پرستی ترک
کی ہم نے تو آپ سے پہلے ترک کی یہ امر ضرور ہے کہ جہان آپ کا پسینہ گرے گا وہان ہم
خون گرائین گے ہم اپنی جانین حضور سے نہ عزیز کرینگے یہ جو سردارون و اہل لشکر نے
اشفاق شاہ بہت خوش ہوا اور اُن سب سے کہا کہ اپنے اس راز کو افشا نہ
میرا یہ قصد ہے کہ مین یہان سے اپنے شہر کو جاؤن اور یہی تقریر اپنے کل عزیزون اور اہل
شہر اور اپنے وزیر و اہل لشکر سے کہون دیکھون وہ کیا جواب دیتے ہین اگر انھون نے
انکار کیا تو اُسی وقت پھر سب کو مین نکال دونگا ایسی حالت مین فساد ضرور ہوگا اُس
وقت تم لوگ میری کمک کرنا اور اگر ان سب نے بھی مثل میرے اور تمھارے
میرے کہنے پر اور میرے خیال کے موافق اقرار کیا تو خیر ان سب نے کہا کہ بہت خوب

پس اشفاق شاہ نے سب سردارون اور اہل لشکر کو انعام کا امیدوار کر کے اور بہت تعریف اُن کی کر کے کہ آپ لوگون کے سبب سے میری حکومت ہے اور مین اس سے زیادہ تر آپ لوگون سے امید رکھتا ہون رخصت کیا اور یہ حکم دیا کہ صبح کو سب سامان درست ہو کہ مین یہان سے کوچ کر جاؤن پس اُسی وقت سے سب سامان ہونے لگا اسباب وغیرہ سب اژدرہا کے سحر پر بار کیا گیا دن سے بندوبست تھا کیونکہ جب نامہ سمندر شاہ کا آیا تھا اُسی وقت اشفاق نے سامان سفر کرنے کا حکم دیا تھا اور سامان سفر درست ہو گیا تھا جو کچھ باقی تھا وہ اسوقت بندوبست ہو گیا اب صرف خیمہ وغیرہ باقی رہ گئے ہین وہ صبح کو بار ہو جائینگے پس سب نے سامان درست کر کے اپنے اپنے مقام پر آرام کیا اشفاق شاہ نے اپنے خیمہ مین آرام کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اشفاق شاہ و کل سرداران اشفاق شاہ نے و اہل لشکر نے خواب مین اُسی شب دیکھا کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید فقیرانہ لباس زیب تن کیے ہوئے اور چہرہ بہت نورانی اُنکے ہمراہ بہت سے مرد پیر بوضع مریدون کے ہین تشریف لائے اشفاق شاہ اور سب سردارون و اہل لشکر سے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ زمانہ ادبار سمندر شاہ آ گیا اور طلسم نہ طاق بھی برباد ہو گا دین تصویر پرستی کوئی مذہب نہین ہے سوائے خدا پرستی کے اور سب دین باطل ہین پس جو مذہب اسلام کو اختیار کرے گا اُسکے لیے بہشت ہے اور جو کافر رہے گا وہ نار جہنم مین جلایا جائیگا پس جو خدا پرستون کی اطاعت کرے گا اُسکا بڑا مرتبہ ہو گا وہ قتل و غارت سے بچے گا اور جو سمندر شاہ اور دیوان تاجدار کا ساتھ دے گا وہ قتل بھی ہو گا اور غارت بھی اور اُسکا مقام دوزخ ہے پس آگاہ ہو کہ یہان سے لے کر نہ طاق تک اہل اسلام کا قبضہ ہو گا اور دین اسلام کا ڈنکا بجے گا پس تم سب کو اور کل باشندگان سمندر یہ و نہ طاق کو اگر اپنی زندگی و آبرو درکار ہے تو دین اسلام اختیار کرین اور سمندر کی رفاقت ترک کرین کیونکہ وہ کافر ہے ورنہ اختیار ہے یہ مقام ضرور تباہ و برباد ہو گا جو اہل اسلام کے ساتھ مارا جائے گا وہ شہید کہلائے گا تو تبعالی پائے گا اور بہت سے کلمہ نصیحت کے کہے انجام یہ ہوا کہ اُسی عالم خواب مین اُن درویش وضع مرد پیر نے مع اشفاق شاہ کے کل اہل لشکر کو مسلمان کیا اور طریقہ اسلام سے آگاہ کیا اور ایک کاغذ اشفاق شاہ کو دیا کہ اس طور کی عمارت اپنے شہر مین اُن اُن مقامون پر بناؤ کہ جہان جہان بتکدہ ہین اور اُنکو منہدم کراؤ اس عمارت کا نام مسجد ہے اور اس امر کا اقرار لیا کہ صاحبقران کی کمک کو لشکر لے کر جاؤ یہ سب امر تعلیم کر کے نظرون سے پوشیدہ ہوئے یہان تو یہ خواب اشفاق شاہ وغیرہ نے دیکھا اُدھر اُسی شب کو شہر اشفاقیہ مین کل اہل شہر اور اُس لشکر نے جو کہ وہان برائے حفاظت تھا اور عزیزان اشفاق شاہ و وزیر اشفاق شاہ و اہل محل نے بھی دیکھا بلکہ اُن لوگون نے یہ بھی دیکھا کہ ایک بڑا سا میدان ہے وہان لاکھون بلکہ کرورون آدمی ہین لاکھون آدمی ایسے ہین کہ اُنکے جسمون مین سانپ و عقرب لپٹے ہوئے ہین طوق آتشین و زنجیر ہائے آگ مین گرفتار ہین اور ہزارون مہیب صورت کے لوگ گرز آتشین سے اُنکو اذیت دے رہے ہین اور ایک طرف کو کھینچے لیے جاتے ہین وہ لوگ فریاد کر رہے ہین مگر اُنکی کوئی فریاد رسی نہین کرتا ہے یہ لوگ دیکھ کر ڈر گئے اور خوف زدہ ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب کافر ہین اور یہ سب ادیان باطلہ کے پرستار

تھے کوئی زمرد پرست ہے کوئی لات پرست کوئی تصویر پرست بس اُنکو سزا دی گئی ہے کہ اُنھون نے
حالت کفر مین قضا کی اور اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے ہین بس اُس کفر و کافری اور
اپنے خدا کے نہ پہچاننے اور اپنے پیدا کرنے والے کی بندگی کرنے اور اُسکے ماننے والون
سے مقابلہ کرنے اور اُنکے کہنے پر نہ عمل کرنے کی یہ سزا ہے کہ اس عذاب سے داخل دوزخ کیے
جاتے ہین تاکہ اپنے کردار کی سزا پائین اور آتش جہنم سے جلین اور جنھون نے دین اسلام
اختیار کیا اور اہل اسلام کی اطاعت کی اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانا اور کفار کے
ہاتھ سے قتل ہوئے وہ وہ لوگ ہین جو کہ سامنے سبز لباس پہنے ہوئے ہمراہ حورون کے
طرف بہشت کے جاتے ہین خوشی خوشی بس جو خدا پرست ہوگا اور اہل اسلام
کی اطاعت کرے گا اُسکا یہ مرتبہ ہے اور جو کافر رہے گا اور اہل اسلام سے مقابلہ کریگا
اُسکو یہ سزا ملیگی پس یہ سبکے سب یہ واقعہ دیکھ کر خوف زدہ ہوئے اور ڈر گئے اور باہم کہنے
لگے کہ ہم سے تو آگ مین نہ جلا جائے گا اور اُس مرد درویش سے کہا کہ ہم تو اس عذاب
کی برداشت نہ کر سکین گے اُنھون نے جواب دیا تھا کہ پھر اطاعت اہل اسلام کرو اور
دین اسلام قبول کرو یہ جو اُنھون نے سُنا تھا اُس عالم خواب مین یہ سب بھی مطیع اسلام
ہوئے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ اہل شہر و عزیزا اشفاق شاہ و وزیر اشفاق شاہ
بس جب صبح کو ان سب کی اپنے اپنے مقام پر آنکھ کھلی اور رات کے خواب کا خیال
آیا کانپنے لگے اور اُسی وقت یہ قصد کر لیا کہ جب موقع ملے یہان سے نکل چلو اور
اہل اسلام کی اطاعت کرو راوی کہتا ہے کہ کل اہل شہر و اہل لشکر و عزیزان اشفاق شاہ
مع اہل محل اور وزیر و سرداروں کے ہر ایک یہ ارادہ رکھتا تھا مگر ایک نے دوسرے کو اس
حال سے آگاہ نہ کیا تھا کہ شاید اُسنے نہ دیکھا ہو اور اُسکا یہ قصد ہو تو خرابی ہو ہمارے
حال سے وہ آگاہ ہو بس جب موقع پائین گے چلے جائین گے وزیر جادو نے جو کہ
حاکم شہر ہے طرف سے اشفاق شاہ کے یہ قصد کیا تھا کہ سب کو جمع کر کے یہ حال
بیان کرون مگر اس خیال سے کہ عزیزان بادشاہ و دیگر سردار موجود ہین کہین ایسا نہ ہو
کہ اس حال سے آگاہ ہو کر مجکو قتل کرین تو یہ آرزو میرے دل مین رہ جائے کہ مین
اہل اسلام کی ہمراہی مین جنگ کرون کفار سے بس راوی نے کہا ہے کہ اسی سبب
سے وزیر جادو خاموش ہو رہا مگر ہر وقت اس امر کا خیال ہے کہ یہان سے نکل چلے
راوی کہتا ہے کہ وزیر سے لے کر اور کل عزیز و اہل محل و اہل شہر تک سب اسی خیال
مین مصروف ہین اور ہر ایک وقت کا منتظر ہے وہان جب صبح کو اشفاق شاہ بیدار ہوا
اور سب امور ضروریہ سے فراغت کر چکا برآمد ہوا خیمہ سے یہان سب اہل لشکر آمادہ
سفر تھے سب بادشاہ کے برآمد ہونے کے منتظر تھے کہ اشفاق شاہ نے برآمد ہو کر
سواری طلب کی تخت حاضر کیا گیا بس اشفاق شاہ سوار ہوا اور خیمہ وغیرہ
سب شترون پر بار کیے گئے اشفاق شاہ نے لشکر کو کوچ کا حکم دیا نہ بادشاہ نے
اپنے خواب کا حال بیان کیا نہ اہل لشکر نے بس اُسی وقت اشفاق جادو کل لشکر
کو لے کر طرف شفاقیہ کے روانہ ہوا جب اشفاق لشکر کو لے کر چلا گیا احراق جادو

اپنے لشکر کو لے کر داخل شہر ہوا اور خوشی خوشی باطمینان حکومت کرنے لگا ادھر اشفاق شاہ دو راہ طے
کر کے داخل حد شہر ہوا وزیر جادو کو خبر ہوئی وہ مع کل اہل شہر اور اہل لشکر کے استقبال کر کے شہر
مین لے گیا لشکر اپنے مقام پر اترا اُس دن تو اشفاق شاہ نے دربار نہ کیا کہ تھکا ہوا راہ کا تھا
دوسرے دن دربار کیا اور جب سب حاضر دربار ہوئے بس اشفاق شاہ نے وزیر کو حکم دیا
کہ آج شہر مین منادی کی جائے کہ کل سب اہل شہر اور کل ہمارا لشکر و کل عزیز اور کل ملازم او
سردار حاضر ہون ہم کل کچھ حکم سنائینگے اگر کوئی نہ آئیگا وہ سزا پائیگا یہ حکم میرا عام ہے عجمی
و مرد سب حاضر ہون ساحر و غیر ساحر باشندے و مسافر تک بس وزیر نے بموجب حکم بادشاہ منادی
کرادی چارچی نے ہر گلی کوچہ مین پھر کر سب کو اس امر سے آگاہ کیا ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ
نہ معلوم کیون بادشاہ نے طلب فرمایا ہے دیکھیے کیا حکم سناتے ہین یہان اشفاق شاہ نے
چوبدارون کے ذریعہ سے کل اپنے عزیزون کو طلب کیا اور کل اہل دربار کو جمع کیا اور ایک
محفل تخلیہ آراستہ کی اس مین کیمندر شاہ کی مذمت اور اسکے ظلم و ستم کی حالت اور اہل اسلام
کی قدردانی اور لیاقت کی تعریف کی اور اپنا خواب دیکھنا اور دین اسلام کی تعریف بیان
کی اور خواب کی حالت پر جو سب عزیزون اور سردارون نے اور وزیر نے سنا جواب دیا کہ
آپ نے بہت بجا ارشاد کیا ہم سب نے بھی یہی خواب دیکھا ہے بس ہر ایک نے اپنے
خواب کی حالت بیان کی اور عرض کیا کہ ہم لوگ اس فکر مین تھے کہ اگر موقع ملے تو یہان
سے نکل جائین مگر اب معلوم ہوا کہ آپ کا بھی یہی قصد ہے بس ہم سب آپ کے ہمراہ ہین
ہم سب کئی دن ہوئے کہ اس تصویر پرستی کو ترک کر چکے ہین اور اہل اسلام کی اطاعت
اور دین اسلام کے مطیع ہو چکے ہین یہ جو سب نے کہا اشفاق شاہ بہت خوش ہوا
اور کہا کہ مین نے اسی سبب سے کل اہل شہر کو کل جمع ہونے کا حکم دیا ہے یہی حال ان سے
بیان کرونگا اور صاف صاف طور سے کہدونگا کہ جو کیمندر شاہ کی رفاقت نہ ترک کرے
خواہ میرا عزیز ہو خواہ ملازم خواہ اہل شہر سے میرے شہر سے نکل جائے ورنہ میرے ہاتھ
سے ذلیل ہوگا یہ حکم دے کر بس جو میری اطاعت کرے گا وہ میرا دوست ہے اور مین اُسکا
دوست ہون جو اسکے خلاف کرے گا مین اُسکا دشمن ہون اور آگاہ ہو کہ یہ نقشہ جو کہ میرے
پاس موجود ہے اسی عالم خواب مین اُن مرد بزرگ نے مجکو دیا تھا اور کہا تھا کہ مسجد کا نقشہ
ہے بس اسی طور کی مسجدین اُن مقامون پر کہ جہان بتکدہ تمھارے شہر مین ہون بنوا دینا
بس مین کل ہی اُن سب آتشکدون اور بتکدون کے منہدم ہونے کا حکم دونگا اور مسجدون
کے تعمیر ہونے کا یہ جو بادشاہ نے کہا سب خوش ہوئے اور ہر ایک نے اپنے دل
مین کہا کہ بدون کسی قسم کی زحمت کے ہم سب کی مراد بر آئی کہ بادشاہ نے خود ہم سے
دین اسلام اور اطاعت اہل اسلام کے اختیار کرنے کی خواہش کی بس ہر ایک کی یہی
مراد تھی سب نے بخوشی اشفاق شاہ کے کہنے کو قبول کیا اور خوشی خوشی اپنے
اپنے مقام پر آئے اور بادشاہ بھی خوش ہوا اور سب کی بہت تعریف کی اور داخل
محل ہوا جب وہ دن اور شب گذری صبح کو سب اہل شہر و اہل لشکر و عزیز و اقارب
آکر میدان وسیع مین جمع ہوئے کوئی ایسا نہ تھا کہ نہ آیا ہو لاکھون آدمیون کا مجمع تھا بس

جب اشفاق شاہ کو معلوم ہوا کہ سب آکر جمع ہوگئے ہین بس بادشاہ اُس مجمع مین آیا سب نے بادشاہ کو مجرا و سلام کیا بس بادشاہ نے بلندی پر جاکر پہلے اُن سب کی تعریف کی اور کہا کہ آپ لوگ یہ فرمایئن کہ مین نے آپ کے ساتھ کیا کیا برائیان کین اور کس طور سے مین آپ کے ساتھ پیش آیا آیا مین نے عدل و انصاف سے حکومت کی یا لوگون پر اور رعایا پر ظلم و ستم کیا بس جو کچھ مین نے کیا ہو بیان فرمایئے اور یہ فرمایئے کہ آپ لوگ مجھ سے خوش ہین یا ناخوش بس صاف صاف بیان فرمایئے یہ جو اشفاق شاہ نے کہا بس سب نے پہلے اشفاق شاہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ نہ آپ نے ہم پر کبھی ظلم کیا نہ ستم روا رکھا رعایا پروری اور انصاف گستری کے ساتھ برتاؤ کیا اور حکومت کی اور ہم سب پر آپ نے اس طور سے شفقت و مہربانی کی کہ جیسے پدر شفیق اپنی اولاد پر کرتا ہے بس ہم کیونکر یہ بیان کرین کہ آپ نے ہم پر ظلم و ستم کیا اور ہم آپ سے ناخوش ہین آپ آگاہ ہون کہ ہم لوگ کیا ادنی اور کیا اعلیٰ اور کیا طفل اور کیا جوان اور کیا پیر اور کیا عورت سب خوش ہین اور ہم سب کی یہ دعا ہے کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے اُسوقت تک آپ ہم سب غلامون کے سرون پر قائم اور سلامت رہیے اور اسی طور سے ہم سب پر مہربانی فرماتے رہیے بلکہ ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ جہان پر خدا نخواستہ آپ کا پسینہ گرے وہان ہم سب اپنے خون کو عزیز نہ کرین بلکہ آپ کے قدم پر اپنی جانین نثار کرین یہ جواب سب نے ایک زبان ہوکر کہا بادشاہ نے کہا کہ مجکو آپ لوگون کی ذات سے یہی امید تھی بلکہ اس سے زیادہ بس یہ کہکر بادشاہ نے سمندر شاہ کے ظلم و بدعت کی حالت اور اسکے مشیرون کی کیفیت اور رعیت اور زوجی غرتون کے بے عزت کرنے کی حالت اور جو جو ظلم اُسنے خیر خواہون اور وفادارون پر کیے تھے سب بیان کیے اور وہ حالت و کیفیت جو کہ سمندر شاہ نے سہراب جادو اپنے سپہ سالار و ملکہ غزالان کے ساتھ کی اور وہ حالت جو کہ آفاق شاہ کے ساتھ اور ملکہ ایوان نطاقی کے ساتھ کی اور اُنکی خیر خواہی سب بیان کی اور صاف طور سے کہدیا کہ مین نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی کیونکہ وہ ظالم ہے اور ناقدر ہے اسکے بعد اپنے خواب کی حالت اور نقشہ کے ملنے کی کیفیت خواب بین اور تعریف دین اسلام و مذمت دین تصویر پرستی اور تعریف اہل اسلام و اپنا اُنکی اطاعت پر کمر باندھنا اور دین اسلام کی اطاعت کرنا اور سمندر شاہ کے نامہ آنے کی کیفیت اور اپنا جواب تحریر کرنا اور سب کو اس حالت سے آگاہ کیا کہ مین یہان اس قصد سے آیا ہون کہ آپ سب کو بھی مسلمان کرلون تو پھر اہل اسلام کی کمک کو جاؤن بس جو مجکو دوست رکھتا ہو اور میرا دوست ہو وہ میرے کہنے پر عمل کرے اور اہل اسلام کی اطاعت کرے اور دین اسلام کو قبول کرے ورنہ میرے شہر سے نکل جائے اس امر کے نہ قبول کرنے پر میرے شہر مین نہ آئے ورنہ میرے ہاتھ سے اذیت پائے گا مین نے اسی سبب سے سب کو جمع کرکے آگاہ کردیا بس ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہے مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون یہ جو بادشاہ نے کہا سب نے خوش ہوکر جواب دیا کہ ہم سب نے آپ کے کہنے پر عمل کیا اُسوقت سے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور مذہب تصویر پرستی کو ترک کیا دین اسلام اختیار کیا اور اطاعت اہل اسلام کو قبول کیا کیونکہ ہم کو آپ ایسا بادشاہ عادل اور منصف نہ ملے گا بقول کسے الناس

علی دین ملوکہم پس جو آپ کا مذہب و طریقہ ہے وہ ہمارا بھی راوی نے کہا ہے کہ سب کا قبل سے یہی منشا تھا
اور سب اسی فکر مین تھے کہ کوئی سبب ایسا پیدا ہو کہ ہمارا بادشاہ بھی اہل اسلام کی اطاعت کرے
اور سمندر شاہ مرتد کی اطاعت ترک کرے کیونکہ یہ لوگ تو اُسدن سے کہ جب سے خواب
دیکھا تھا مطیع اسلام ہو چکے تھے اور اسی فکر مین تھے کہ موقع ملے تو ہم یہان سے چلے جائین پس
جب بادشاہ نے یہ سب امر ظاہر کیے سب نے خوش ہو کر بادشاہ کے کہنے کو قبول کیا اور سب
خوش ہوئے پس اُسی وقت اشفاق شاہ نے داروغہ عمارت کو طلب کر کے حکم دیا کہ سب
بتکدہ کہ جہان جہان تصویرین ہین خداوند باطل نہ طاق کی اُنکو منہدم کرا کے اُس اُس مقام پر
مسجدین بنواؤ اس حکم مین فرق نہ ہو اور پرسون کل لشکر طیار رہے ہم یہان سے طرف لشکر
اسلام کے براے کمک سفر کرینگے یہ حکم دے کر اشفاق شاہ نے مجمع کے برہم ہونے کا
حکم دیا اور خود یہان سے خوشی خوشی اپنے مقام پر آیا اور ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ خوش خوش
اپنے گھر آیا اور ہر ایک کی مراد بر آئی اور ہر ایک نے اُسی قصد کو نسخ کیا کہ یہان سے چلے
جائین پس جس طور سے رہتے تھے اُس شہر مین اُسی طور سے مقیم رہے اُدھر داروغہ نے
جا کر تمام بتکدہ کہ جہان جہان تصویرین ہین سب منہدم کرائے اور بنا مسجدون کی بموجب
نقشہ کے ڈالی اُدھر لشکر مین بندوبست سفر ہونے لگا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس کے
باشندون مین سے اور لشکر اشفاق شاہ سے دو ہزار آدمیون نے دین اسلام نہ اختیار
کیا عز سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی بلکہ باہم یہ صلاح کی ایک مقام پر جمع ہو کر کہ بادشاہ
مرتد ہو گیا کہ اُسنے اپنا دین آبائی ترک کیا اور اپنے ہمراہ سب اہل شہر کو بھی مرتد کیا اور
نمک حرامی پر کمر کسی سمندر شاہ ایسا کوئی بادشاہ نہ ہوگا پس ہم تو یہ کبھی نہ کرینگے کہ اپنا
مذہب ترک کرین ہم نے یہان کا رہنا اور اشفاق کی ملازمت ترک کی اور ہم تو طرف
سمندر شاہ کے جاتے ہین اور اس چال سے آگاہ کرتے ہین یہ جو باہم صلاح کی سب نے
اس رائے کو پسند کیا اور وہان سے اُسی دن شب کو کوچ کیا اور فرار ہو کر طرف سمندریہ
کے روانہ ہوئے راہ مین کہا کہ ہم سے نہ دیکھا جاتا نہ سُنا جاتا کہ شہر مین مذہب اسلام کے
طریقہ جاری ہون اللہ اکبر کی صدا بلند ہو ہمارے معابد کھودے جائین راوی نے کہا
ہے کہ ان سب کے قلب نہایت سیاہ تھے اِنکے دلون پر سے زنگ کفر نہ گیا تھا اُنکے
مقدر مین نار دوزخ مین جلنا لکھا تھا پس یہ دو ہزار آدمی تو طرف سمندریہ کے اُسی حالت
کفر مین روانہ ہوئے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا یہان جب سب طور سے اشفاق شاہ
کو اطمینان ہو گیا اور سب اہل شہر اور اہل لشکر و عزیز و اقارب و سردار مسلمان ہو چکے
اور کسی قسم کا بادشاہ کو خوف نہ رہا اور دربار کر کے سب کو دیکھ لیا اور مسجدون کی بنا بھی پڑ
گئی پس تین لاکھ ساحرون کا لشکر لے کر اور غلہ کا بندوبست کر کے اور اپنے وزیر وزیر جادو
کو اپنی طرف سے حاکم شہر کر کے عدل و انصاف و رعایا پروری کی تاکید کر کے طرف
لشکر اسلام کے کوچ کیا کہ اسکا ذکر آئندہ ہوگا اور یہان وزیر جادو خوش خوش
حکومت کرتا ہے اور سب اہل شہر خوش ہین یہ ملک بھی اسلام آباد ہو گیا اب
اشفاق شاہ کا حال آئندہ تحریر ہوگا اب راوی ملکہ الیوان نہ طاقی کی حالت تحریر

کرتا ہی کہ اُسنے اپنے ملک مین جا کر کیا کیا اور حیران جادو کی کیفیت یہ ہی کہ وہ جو لشکر لے کر
برائے غارت شہر ایوانیہ بحکم سمندر گیا تھا اُسکی حالت تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالے
اُسکے بعد اور حالات قلم بند ہونگے

اب شمئہ داستان ملکہ ایوان عطاقی کی اور کیفیت حیران جادو کی قلمبند ہوتی ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین

بس راوی نازک خیال اس قصہ کو یون حوالہ قلم عجلت رقم کرتا ہی اور راشہب کلک کو یون
میدان مدعا مین جولان کرتا ہی کہ جب ملکہ ایوان نہ طاقی مطیع اسلام ہوکر اور صاحبقران و
بادشاہ سے رخصت حاصل کرکے اس قصد سے کہ مین اپنے عزیزون اور اہل شہر و اہل لشکر
کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر برائے کمک آون کیونکہ اب بہت بڑا معرکہ جمیگا سمندر شاہ سے
طرف ایوانیہ کے روانہ ہوئی تھی اور اُس پہاڑ پر سے موتی لے کر کہ جہان رکھدیا تھا ایوانیہ کو
راہی ہوئی تھی قطع راہ کرکے داخل شہر ہوئی اُسکے داخل شہر ہونے کی کسی کو خبر نہ ہوئی کیونکہ
یہ تنہا تھی اسلیے ہمراہ نہ لشکر تھا نہ سپاہ تھی کہ اسکے آنے کی خبر سب کو معلوم ہوتی نہ کسی کو اس
حال سے خبر تھی کہ ملکہ اس طور سے سمندریہ کو گئی ہی ملکہ سب کو یہ معلوم تھا کہ ملکہ نے ترک
حکومت کرکے گوشہ نشینی اختیار کی ہی اور اُنکی ہمشیرہ حکومت کرتی ہین بس یہ حال سب عزیزون
کو معلوم تھا کہ ملکہ سمندریہ کو گئی ہی بس ایوان وہان جو آئی تو اپنے حجرہ مین آکر اتری جو جو
لوگ وہان موجود تھے وہ ملکہ کو دیکھکر خوش ہوگئے ایوان نے اُنکو اپنے قریب بلاکر کہا
کہ جاؤ سوماق برق فراج کو لے آؤ اور میری بہن کو لے آؤ اور میرے دیگر عزیزون کو میرے
آنے سے آگاہ کرو اور کہو آؤ کہ آپ لوگون کو ملکہ نے طلب کیا ہی بس وہ ملازم بموجب حکم
گئے پہلے ملکہ کی بہن کو ملکہ کی تشریف آوری سے آگاہ کیا اور کہا کہ آپ کو ملکہ نے یاد کیا ہی
اُسکے بعد ملکہ سوماق برق فراج ملکہ کی بھانجی کو آگاہ کیا اور بعد اُسکے ہر ایک عزیز و اقارب
کو بس ملکہ کی بھانجی اور بہن اپنے اپنے مقام سے یہ سُنکے خوشی خوشی طرف ملکہ ایوان کے
روانہ ہوئی اور دیگر عزیز بھی اپنے اپنے مقام سے چلے سب سے پہلے سوماق برق فراج آکے پہونچی
مع چند اپنی خواصون کے بس خالہ کو سلام کیا چونکہ ملکہ اس سے محبت بہت رکھتی تھی گلے سے
لگایا پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اپنے برابر بٹھایا اور فراج کی حالت دریافت کی اُسنے جواب دیا
کہ آپ کے لیے دل نہایت بیقرار تھا اب میرا قصد تھا کہ کل ضرور یہان سے طرف آپ کے روانہ
ہوتی کہ آج آپ خود تشریف لائین ملکہ نے جواب دیا کہ مجکو خود اس امر کا خیال تھا کہ ایسا نہ ہو
کہ میری بچی گھبرا کر چلی آئے گی مین خود جلدی کرکے آئی گو مہلت نہ تھی یہ وقت آنے کا تھا مگر
تیرے خیال سے آئی اور ایک امر ضروری بھی تھا اُسکا بھی بندوبست کرنا بہ ضرور تھا یہ کہکر
وہ موتی جھولی سے نکال کر اسکو دیا اور کہا کہ لو اپنا موتی لو اُسنے کہا کہ اپنے پاس رہنے دیجیے
میرے کس کام کا ہی جواب دیا کہ نہین تم ہی رکھو میرے پاس بیکار ہی بس یہ سُنکے اُسنے سلام کرکے
لے لیا یہی باتین ہو رہین تھین کہ سوماق کی ماں آکر پہونچی جو کہ اب حاکم ہی ایوان کیطرف
سے اُسنے بہن کو سلام کیا اور برابر آکر قدمون کو بوسہ دیا ملکہ ایوان نے گلے سے لگایا اپنے

برابر بٹھایا مزاج پرسی کی اُسنے جو کہ خردمن کا طریقہ ہے اُسی طور سے جواب دیا وہان کی حالت دریافت کی ملکہ
نے کہا کہ بیان کرتی ہون یہ باتین ہو رہین تھین کہ اب اور عزیز آنے لگے سب سے ملکہ بخوشی اور
بکشادہ پیشانی ملی جب سب عزیز جمع ہو چلے پس ملکہ نے سب ملازمین محل کو جمع کیا اسکے بعد ملکہ نے
سمندر کی سب حالت بیان کی اور کہا کہ سمندر نے مجکو یہان سے طلب کرکے یہ ظلم و ستم میرے
اوپر کیے پس میری زندگی تھی کہ عیار لشکر اسلام عیاری کرکے مجکو لے گیا پس مین نے اہل اسلام کی
اطاعت کی اور مطیع اسلام ہوئی اور سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی پس مین اس سبب سے
صاحبقران سے اجازت لیکر آئی ہون کہ تم لوگون کو جمع کرکے اس حال سے آگاہ کرون اور تم کو
اور کل اہل شہر و اہل لشکر کو مسلمان کرون پس سمندر شاہ اب اس لائق نہین رہا کہ اسکی اطاعت
کی جائے وہ اب قدردانون کا دشمن ہے آفاق شاہ اپنے وزیر کے ساتھ اُسنے یہ سلوک کیا
اور دیگر لوگون کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور میرے ساتھ یہ انجام کیا پس تم لوگون کی کیا راے ہے سب
نے کہا کہ اگر آپ نے مذہب اسلام اختیار کیا اور سمندر کی اطاعت ترک کی اطاعت اسلام
قبول کی پس ہم نے بھی کی اور ہم سب تو ہمیشہ سے سرکش تھے سمندر شاہ کیا ہے جب ہم نے
خداوند طاق کی اطاعت نہ کی اور آپ نے کبھی سمندر شاہ کو خراج نہ دیا نہ خداوند کو پس کچھ کیا
ضرور ہے کہ ہم اُسکا دباؤ اٹھائین پس جو کچھ آپ نے کیا خوب کیا ہم کو قبول و منظور ہے ہم سب آپکے
ہمراہ ہین اور آپ کے پسینہ پر اپنا خون گرائینگے سمندر شاہ کی کیا حقیقت ہے ہم خداوند طاق
سے مقابلہ کرینگے زیادہ تر سوناقی برق مزاج اور ملکہ کی بہن نے کہا پس اُسی وقت ایوان نے
اُن سب کو مطیع اسلام کیا اور اُن سب کو اس امر پر آمادہ پایا کہ یہ سب میری اطاعت کو ترک نہ کرینگے
جب ملکہ ایوان کو ان سب کی طرف سے اطمینان ہوا اپنی بہن سے کہا کہ تم آج جب دربار کرنا
تو وزیر کو حکم دینا کہ وہ سب اہل شہر کو اس حال سے آگاہ کرے کہ کل کل اہل شہر جمع ہون کہ ملکہ
حکم سنائینگی اُسنے کہا کہ اچھا پس ایوان نے سب کو رخصت کیا سب رخصت ہو کر اپنے
اپنے مقام کو آئے مگر خوش یہ سب لوگ ملکہ کے مطیع تھے پس جو ملکہ نے کہا اُن سب نے قبول
کیا پس ان سب کو خداوند کریم نے توفیق نیک عطا فرمائی تھی کہ انھون نے بھی اطاعت اسلام
اور دین اسلام قبول کیا پس ملکہ کی بہن نے جب دربار کیا اور وزیر کو وہی حکم دیا وزیر نے
بذریعہ منادی کے ندا کرادی پس دوسرے دن سب اہل شہر اور اہل لشکر جمع ہوئے ایوان
نے اُس مجمع مین آکر اور بلندی پر کھڑے ہو کر سب کو اپنی طرف مخاطب کرکے پہلے اُن سب کی
تعریف کی اور دریافت کیا کہ مین نے تم پر کسی طور کا ظلم و ستم تو نہین کیا پس مین تم سے دریافت
کرتی ہون کہ اگر کوئی میرا دشمن ہو اور میرے قتل پر آمادہ ہو تو تم میری شراکت کروگے یا نہین
تم لوگ میرے دشمن کے شریک ہوگے یا میرے پس جو مین تم سے کہون اُس پر عمل کروگے
یا میرے کہنے پر عمل نہ کروگے جلد بیان کرو یہ جو ملکہ نے کہا سب نے جواب دیا کہ آپ نے
ہم پر کوئی ظلم و ستم نہین کیا بلکہ اس طور سے ہم پر مہربانی کی کہ جیسے مادر مہربان اپنے فرزند پر
کرتی ہے کبھی ہم پر آپ نے ظلم نہین کیا بلکہ ہم آپ کے عہد حکومت مین اس طور سے رہتے
رہے ہین کہ جیسے شکم مادر مین بلکہ اگر خدا نخواستہ کوئی دشمن سرکار ہو ہم اُسکو اس طور سے
قتل کرین کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُنکے حال پر رحم کھائین اور ہم کو اُسکے حال پر رحم نہ آئے

بس ہم آپ کے دشمن کے دشمن ہین اور دوست کے دوست ہم آپ کے قدمون پر جان نثار کرنے
کو موجود ہین ہم اُسکی کیون شراکت کرنے لگے ہم آپ کے شریک ہین اور ہم آپ کے فرمانے
کو بسر و چشم قبول کرینگے اگر آپ یہ فرمائین کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنے سر کاٹ کر ہمارے قدمون پر
ڈالدو تو بھی ہم کو عذر نہ ہو یہ جو سب نے کہا بس ایوان نے پہلے بہت مذمت سمندر شاہ کی کی
اور اُسکے ظلم و بدعت کی حالت جو کہ اُسنے آفاق شاہ اور دیگر لوگون پر اور اپنے اوپر جو کہی
تھی بیان کی اور اُسکے بعد مذمت تصویر پرستی اور اہل اسلام کی تعریف اور صفت و ثنا دین
اسلام کی اور اپنے اسیری کی کیفیت اور بدعت سمندر جادو کی اور عیاری خواجہ نارش
خضران بن عمر ثانی کی بیان کی اور کہا کہ اے اہل مجمع جب مجکو عیار لشکر اسلام رہا کر کے لے گیا
اور مین نے بزرگی دین اسلام کی دیکھی اور میرے ساتھ صاحبقران و دیگر اہل اسلام بڑی
عزت سے پیش آئے اور اُنھون نے مجھ سے ترک مذہب اور اپنی اطاعت کو کہا مین نے
اُس مذہب اور اُن لوگون کو اچھا پایا اور مذہب اسلام کو حق اور اہل اسلام کو قدردان دیکھا
بس اُنکی اطاعت کی اور دین اسلام اختیار کیا اور وہان سے رخصت ہو کر آئی کہ تم سبکو
مسلمان کرون اور لشکر لے کر برائے کمک جاؤن بس ایوان سے ایسی صفت و ثنا اور حمد و تعریف
دین اسلام کی بیان کی سب نے کہا کہ ہم نے آپ کی مہربانی سے دین اسلام کو قبول کیا اور
تصویر پرستی ترک کی اور اطاعت سمندر شاہ اور ہم نے دین اسلام کو قبول کیا اور اہل اسلام
کی اطاعت کو بس ملکہ نے سب کو طریقہ اسلام سے آگاہ کیا اور سب کو رخصت کیا اور
وہان سے آکر اپنے محل مین دربار کیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے اُدھر اہل شہر اپنے
اپنے مقام پر واپس آئے بگر خوش سبب یہ تھا کہ ایوان نے کبھی کسی قسم کا ظلم رعایا پر نہ کیا
تھا سب خوش تھے بس جو ملکہ نے کہا وہ قبول کیا طریقہ یہ ہو کہ جو رعایا اپنے بادشاہ سے خوش
ہوتی ہو بس اُسکے کہنے پر عمل کرتی ہو بس جب سب اپنے اپنے مقام پر آئے راوی نے
بیان کیا ہو کہ ایوانیہ مین بھی اُسیدن سے دین اسلام رائج ہوگیا ایوان نے مساجد کے بنے
کا حکم دیا مدرسہ تعمیر ہونے کا حکم دیا جب سب طرف سے اطمینان ہو گیا ملکہ ایوان نے
اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ طیاری سفر کرو اور لشکر طیار ہو کہ مین برائے کمک لشکر اسلام کوچ کرونگی
یہ جو ملکہ سوماق برق فراج نے اپنی خالہ سے سُنا کہا کہ خالہ اماں مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگی
اور سمندر شاہ سے مقابلہ کرونگی ایوان نے جواب دیا کہ اے فرزند ابھی تمھارے چلنے کی
کوئی ضرورت نہین ہو کیونکہ تو ابھی کم سن ہو دوسرے تو نے ابھی کسی طور سے جنگ نہین دیکھی
ہو وہان ہزارون کے خون ہونگے تیر الگورہ پنڈہ ہو ایسا نہ ہو کہ تجکو خوف معلوم ہو اور تو ڈر جائے
سوماق نے کہا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا مین ضرور چلونگی صاحبقران اور بادشاہ کی زیارت کرونگی آپ
خوف نہ کرین ایوان نے جواب دیا کہ جب اس مقابلہ سے فرصت ہوے گی تو مین انکو یہان
لاؤنگی دعوت کرونگی اُسوقت تو زیارت کر لینا سوماق نے نہ مانا بہت اصرار کیا جب بہت
اصرار کیا اُسوقت ایوان نے جواب دیا کہ اچھا جب ہم جائینگی لشکر لے کر تو تم بھی چلنا ابھی
تم اپنے باغ کو جاؤ سیر و تماشہ مین مصروف ہو اور ملکہ نے سوماق کی خواصون کو الگ
طلب کر کے کہا کہ تم لڑکی کو بہلائے رہنا اور اس طرف سے اُسکو مطمین رکھنا تاکہ مین یہان

سے مع لشکر کے کوچ کر جاؤن کیونکہ مجکو اُسکو ہمراہ لے جانا منظور نہین ہے ابھی وہ بچہ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ جنگ و پیکار دیکھ کر ڈر جائے اسی خیال سے الوان نے سوباق سے بھی کہا تھا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس سوباق خالہ سے رخصت ہو کر مع اپنی خواصون کے اپنے باغ مین آئی اور سیر و تماشہ مین مصروف ہوئی مگر اس امر کا خیال ضرور ہے کہ ایسا نہ ہو کہ خالہ بدون میرے کوچ کر جائین اور مجکو نہ لے جائین اسکو تو یہ خیال ہے مگر خواصون نے اُسکو ایسا کچھ لہو لعب مین مصروف کیا کہ اُسکو بالکل خیال نہ رہا یہان ملکہ نے سردارون سے کہا کہ جب سب لشکر طیار ہو جائے اور سب سامان سفر درست ہو جائے تو مجکو خبر کرنا مین جس طور سے حکم دون اُس پر عمل کرنا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس یہان سامان سفر کی طیاری ہو رہی ہے اور ملکہ اس انتظار مین ہے کہ سب لشکر طیار ہو جائے اور سامان سفر درست ہو جائے تو کوچ کرون اب دونون بہنین تخت سلطنت پر بیٹھی ہین اور حکومت کرتی ہین دربار آراستہ رہتا ہے اب حیران جادو کا حال سماعت فرمایئے کہ یہ جو بموجب حکم سمندر شاہ اسی ہزار ساحرون کا لشکر لیکر برائے تاخت و تاراج شہر الوانیہ کے روانہ ہوا تھا بعد قطع راہ کے قریب شہر الوانیہ کے پہونچا اور صحرائے پر آب و گیاہ لائق جنگ و پیکار دیکھ کر خیمہ وغیرہ برپا کیے لشکر اترا بس یہان تو لشکر اترنے لگا ادھر چند ساحر ملکہ الوان کے ملازمون سے جو کہ ہرکارون مین نوکر تھے برائے سیر و تماشہ اور بالا دوی کے بیرون شہر آئے تھے اس لشکر کو فروکش دیکھ کر اُس لشکر مین آئے اور ساحرون کا لشکر دیکھا حال دریافت کیا بس جب معلوم ہوا کہ یہ لشکر سمندریہ سے آیا ہے بحکم سمندر شاہ اسکا افسر حیران جادو ہے سمندر شاہ نے اس لشکر کو اس لیے یہان بھیجا ہے کہ اگر اہل شہر اور ملکہ الوان کی بہن اطاعت نہ کرے اور سرکشی پر کمر کسے خلل سابق کے خراج دینے کا اقرار نہ کرے اور مثل الوان کے خودسر رہے تو تم شہر کو تاخت و تاراج کرنا اور اہل شہر کو اور کل عزیزون کو الوان کے قتل کرنا اور شہر کو غارت کرکے تالاب بنا دینا بس حیران جادو اس لیے یہ لشکر لے کر آیا ہے بس وہ ساحر یعنی ہرکارے یہ حال دریافت کرکے روانہ ہوئے وہان جب حیران جادو کا لشکر اُتر چکا بس حیران نے دربار کیا اور ایک نامہ بنام ہمشیرہ الوان تحریر کیا کیونکہ اُسکو یہ امر معلوم تھا کہ الوان نے تو اہل اسلام کی اطاعت کی ہے اور لشکر اسلام مین ہے یہان اس خیال سے کہ نہ آئی ہوگی کہ کہین تو مسلمان ہو گئی ہون اور سب اہل شہر تصویر پرست ہین اور میرے عزیز جب اُنکو یہ حال معلوم ہو گا تو وہ ضرور میرے قاتل ہو جائینگے بس اس خیال سے حیران نے بنام ہمشیرہ الوان نامہ لکھا اور سب حال الوان کی نمک حرامی کا اپنے نزدیک مطیع اسلام ہونے کا تحریر کیا اور ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا بس وہ ساحر نامہ لے کر داخل شہر ہوا اور شہر کی سیر کرتا ہوا طرف دربار کے چلا یہ تو ادھر سے نامہ لے کر جاتا ہے وہان دربار آراستہ ہے سب سردار حاضر دربار ہین الوان نہ طاقی اور اُسکی بہن دونون پہلو بہ پہلو تخت پر بیٹھی ہوئی ہین اور حکومت کر رہی ہین کہ ہرکارون نے داخل دربار ہو کر مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے عرض کیا کہ ہم غلامان سرکار برائے سیر صحرا گئے تھے ہم نے دیکھا کہ ایک لشکر قریب شہر فروکش ہے ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حیران جادو اسی ہزار سے برائے غارت شہر

الوانیہ بحکم سمندر جادو آیا ہی اور یہان فروکش ہوا ہی سمندر جادو نے حکم دیا ہی کہ اگر اہل شہر اور جو کہ حاکم شہر ہی میری اطاعت کرے تو خیر ورنہ شہر کو غارت کرنا اور اہل شہر کو قتل کرنا اور عزیزان الیوان کو اسیر کرکے میری خدمت مین حاضر ہونا پس یہ لشکر اس قصد سے آیا ہی جب ہم کو معلوم ہوا پس ہم لوگ وہان سے حاضر خدمت ہوئے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین یہ سنکے الیوان نے کہا کہ آیا ہی تو آنے دو اپنے آنے کی سزا پائے گا ایسی ذلت اٹھائے گا کہ عمر بھر یاد کریگا کیا مین کوئی سمندر شاہ کی باتحت بھی یا ہون یا میری بہن ماتحت ہی جو اسکی اطاعت کرے حیران کی بھی یہ لیاقت ہی کہ میرے شہر پر لشکر لے کر آیا ہی اسکے بنائے سے کیا بنے گا اگر خود سمندر شاہ آئے تو بھی یہ امر ممکن نہین ہی کہ ہم لوگ اسکی اطاعت کرین یہ کہکر الیوان خاموش ہو رہی اور حکم دیا کہ ہرکارون کو انعام دیا جائے پس ہرکارے انعام پاکر اور مجرا کرکے وہان سے باہر آئے یہان الیوان نے کہا کہ اے حاضرین دربار تم نے سنا کہ سمندر شاہ نے حیران جادو کو میرے شہر کے غارت کرنے کو روانہ کیا ہی اور وہ آکر بیرون شہر فروکش ہوا ہی خیر آیا ہی تو آئے مین اسوقت تک نہین خبر لیتی ہون جب تک وہ کوئی نامہ وغیرہ نہین روانہ کرتا ہی پس جب اسکا نامہ یہان آئے گا اور وہ اپنے آنے سے خبر دیگا اسوقت لشکر لیکر جاؤنگی اور مقابلہ کرکے اسکو شکست دونگی سب اہل دربار نے کہا کہ حیران کی کیا حقیقت ہی اگر سمندر شاہ بھی آئے تو آپ کے غلامون کے ہاتھ سے امان نہ پائے شکست کھاکر بھاگے اور قرار برفرار باندھے اور اسکو امان نہ ملے الیوان نے کہا کہ تم ایسے ہی ہو یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ نامہ بر در دولت پر آکر پہونچا اور اسنے درگہ سالار سے کہا کہ میری خبر کرو کہ حیران جادو کا نامہ بر نامہ لے کر آیا ہی پس درگہ سالار نے جاکر اندر دربار کے الیوان سے عرض کیا کہ نامہ بر آیا ہی حیران جادو کا پس الیوان نے کہا کہ اسکو بھیجدو تاکہ نامہ کا حال ظاہر ہو پس درگہ سالار نے بیرون دربار آکر نامہ بر کو دربار مین جانے کی اجازت دی پس نامہ بر اندر دربار کے آیا دربار کو آراستہ پایا الیوان کو تخت حکومت پر جلوہ گر دیکھا اور اسکی بہن کو اور سب سردارون کو کرسیون پر اور دنگلون پر متمکن دیکھا پس مجرا کیا کرسی چوبی ملی سلام کرکے کرسی پر بیٹھا ساقی نے بحکم ملکہ جام شراب دیا نامہ بر نے شراب پیکر کہا کہ مین نامہ بر ہون نامہ لایا ہون ملکہ نے نامہ طلب کیا اسنے نامہ دیا پس ملکہ نے دبیر کو اشارہ کیا دبیر نے نامہ بر کے ہاتھ سے نامہ لیا اور اسکو لفافہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا اسمین پہلے تعریف خداوند تصویر کی تحریر تھی جب سب اہل دربار نے سنی ہر طرف سے صدائے لعن بلند ہوئی اسکے بعد تعریف و توصیف سمندر شاہ کی تھی اسکے بعد تحریر تھا کہ اے ہمشیرہ الیوان آگاہ ہو کہ الیوان نے اپنا دین آبائی ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا اور سمندر شاہ سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی بادشاہ نے جو اس امر کی بابت کہا کہ تو نے کیون دین اسلام اختیار کیا اور اپنا مذہب ترک کیا جواب دیا کہ جو میرے دل مین آیا مین نے کیا بادشاہ نے بہت پند و نصیحت کی اسنے نہ مانا آخر کو آمادہ فساد پر ہوئی تب بادشاہ نے اسکے قتل کا حکم دیا لوگ برائے قتل لے گئے مگر عیار لشکر اسلام اسکو رہا کرکے لے گئے اب وہ لشکر اسلام مین ہی پس مین تم کو آگاہ کرتا ہون یہ امر تم کو معلوم ہو کہ تمھاری بہن مرتد ہو گئی اور وہ اب یہان نہ آئے گی پس اسی غیظ و غضب مین بادشاہ نے مجھکو ادھر کو روانہ کیا تاکہ مین تم کو اس حال سے آگاہ کرون بادشاہ نے کہا ہی کہ وہ خود سری اور سرکشی الیوان تک تھی پس جب وہ ہم سے منحرف ہو گئی اب وہ طریقہ ہم

جاری رکھنا نہین چاہتے ہین لہذا تم کو آگاہ کرتے ہین کہ تم ہماری اطاعت کرو اور شہر کا خراج ہر سال روانہ کیا کرو تاکہ داخل خزانہ سرکار ہو پس مجھکو حکم ہے کہ اگر وہ لوگ اس امر کو قبول کرین تو اُن سے اقرار لیکر اور میری طرف سے اُنکو حاکم کرکے اور میرے نام سکہ جاری کرکے چلے آنا اور اگر اسکے خلاف کرین اور میرے حکم کو نہ مانین تو سب اہل شہر کو قتل کرنا اور کل عزیزان الیوان کو قتل و غارت کرکے اور جو باقی رہین اُنکو اسیر کرکے میری خدمت مین حاضر کرنا پس مین تم کو تحریر کرتا ہون کہ بموجب فرمان شاہی عمل کرو ورنہ میرے ہاتھ سے تباہ و خراب ہوگے مین بموجب حکم شاہ اسی ہزار کا لشکر لیکر آیا ہون ایک دم مین تمام شہر کو غارت کرونگا اور اہل شہر اور تم سب کو قتل کرکے اور عمارت شہر کو منہدم کرکے تالاب بنا دونگا یہی مجھکو حکم ہے آیندہ تم کو اختیار ہے آگاہ ہو کہ اگر میرے نامہ کے مضمون سے آگاہ ہو کر اور غاشیہ اطاعت کو دوش پر رکھ کر اور میری خدمت مین حاضر ہو کر سمندر شاہ کی اطاعت کا اقرار نہ کرو گی اور اُسی طور سے سرکشی پر آمادہ رہو گی جس طور سے الیوان نمک حرام تھی تو یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہو گی اور سب اہل شہر مارے جائینگے اور ان سب کا خون تمہارے سر پر ہوگا پس اگر نہ قبول کرو گی تو آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہو کر اپنی آغوش مین عروس مرگ کو پاؤ گی سواے خلت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا پس مین نے تم کو ہر حال سے آگاہ کر دیا جو حق تھا وہ ادا کیا تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ آگاہ نہ کیا یہ دیکھو عدول حکمی مین بہت خرابی ہے اب وہ زمانہ نہین ہے وہ زمانہ الیوان کے ساتھ گیا اُس پر بادشاہ نے رعایت کی ورنہ اُسکی بھی یہ مجال تھی جو خود سری کرتی خیر تم کو بادشاہ کا حکم قبول کرنا ضرور ہے ورنہ سزا پاؤ گی آیندہ اختیار ہے مین نامہ کے جواب کا منتظر ہون اگر میرے موافق جواب تم نے دیا تو خیر ورنہ جواب نامہ پاکر کل لشکر لے کر داخل شہر ہونگا اور سب کو قتل کرونگا مجکو تم سے کوئی خوف نہین ہے عورت ورد کی لڑائی کیا ایک ڈانٹ مین عورت دب جاتی ہے مین ایسا نہین ہون کہ عورت سے دب جاؤن پس مین نے جو کچھ تم کو لکھنا تھا اور آگاہ کرنا تھا آگاہ کر دیا پس تم کو اختیار ہے اپنے فعل کا مین نے اپنے حق دوستی کو ادا کر دیا بموجب شعر مین نے اس شعر پر نامہ کو ختم کیا شعر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ٭ جب وہ نے نامہ ختم کیا اور سب اہل دربار اور ملکہ الیوان مضمون نامہ سے آگاہ ہوئین پس ملکہ کو بہت غصہ آیا اور بہت برہم ہوئی دبیر کے ہاتھ سے نامہ اُسی حالت غیظ مین لے کر چاک کر ڈالا اور اُس نامہ بر کو دیکھ کہا کہ حیران جادو سے یہ نامہ دے کر کہنا کہ اسکی بتی بنا کر اپنے مقام مبرز مین رکھ لے اسکا جواب یہی ہے اور دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے حیران جادو کو تحریر کرو کہ او نمک حرام یہ تو کیا کرتا ہے تیری بھی یہ لیاقت ہے کہ تو ہم سے مقابلہ کریگا ہم وہ لوگ ہین کہ آج تک کسی سے نہین دبے نہ کسی کی اطاعت کی نہ کسی کو خراج دیا پس تو کیا ہے اگر خود تیرا بادشاہ لشکر لیکر آئے وہ بھی وہ سر جنگ پائے کہ تمام عمر یاد کرے پس خیریت اُسی مین ہے کہ تو یہان سے چلا جا اور کسی کو بھیج ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا معلوم ہوتا ہے کہ تیری قضا تجکو یہان ظفر کر لائی ہے پس اسی مین خیریت ہے کہ میری خدمت مین حاضر ہو کر میری اطاعت کر اس امر کا خیال رہے کہ ہم مین میری بہن ماران تیری طرح تیرے بادشاہ کے باپ کی ماتحت تھی نہ ہے تو نے جو یہ لکھا بالکل جھک مارا اور گو کھایا تو نہ جانتا تھا کہ مین یہان نہین ہون پس اسی

سبب سے تو نے یہ کلمہ تحریر کیے میں تیری سرکوبی کو یہان موجود ہون میں نے یہان آکر قبل
سے سب اہل شہر اور اہل لشکر و اپنے غیرون پر اپنے مسلمان ہوتے اور اپنی اطاعت اہل
اسلام کے کرنے کی سب حالت بیان کر دی اور اُن سب کو بھی مسلمان کیا اب تیری
یہان دال نہ گلے گی تو بیکار یہان فتنہ پردازی کرنے کو آیا ہے کیون قضا نے گھیرا ہے بس تو
کیون تکلیف کرے میں تو خود لشکر لے کر تیرے مقابلہ کو بیرون شہر آتی ہون بس تیرا جو جی چاہے
میرا کر لے میں موجود ہون اہل شہر نے تیرا اور تیرے بادشاہ کا کیا نقصان کیا ہے جو تو اور وہ اُنکی
تباہی پر آمادہ ہے بس مجھکو کیا ضرورت ہے کہ میں بیکار اُن کا خون کراؤن بس میں خود ہی کیون نہ
تیرے مقابلہ کو آؤن زیادہ کیا تحریر کرون یہ امر تو دل سے دور رکھ کہ یہان کوئی تیرے اس
خوف دلانے سے ڈر جائیگا اور سمندر کی اطاعت کرے یہ امر بالکل غیر ممکن ہے بس آمادہ
جنگ ہو میں لشکر لے کر آتی ہون اور بہت سے کلمات سخت و سست تحریر کرائے بلکہ
دشنام تحریر کرائے اور ایسے کلمہ کہ جسکے سننے سے نامرد کو بھی غصہ آجائے بس اس طور کا جواب
تحریر کرائے اُس ساحر کو دیا وہ ساحر جواب نامہ لے کر روانہ ہوا بعد جانے اُس ساحر کے
ایوان نے حکم دیا سردارون کو کہ اسی وقت ایک لاکھ ساحرون کا لشکر طیار ہو کہ میں لشکر
لیکر برائے مقابلہ حیران جادو جاؤن کیونکہ وہ بڑا نطفہ حرام ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جواب
نامہ دیکھتے ہی لشکر لے کر اندر شہر کے نرغہ کر کے چلا آئے اور اہل شہر کو قتل کرے تو
بڑی خرابی ہو اس امر سے کیا فائدہ سردارون نے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلیں لشکر
طیار ہے یہ سنکے ایوان نے ماران سے کہا کہ ای بہن میں ایک لاکھ کا لشکر لے کر برائے
مقابلہ حیران جاتی ہون تم پرسون تک دو لاکھ ساحرون کا لشکر لے کر آنا تاکہ میں اُس مقابلہ
سے فرصت کر کے اسی طرف سے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہو جاؤن کیونکہ اگر شہر سے
جاؤنگی تو سوماق کو معلوم ہوگا وہ ضد کریگی اُسوقت خرابی ہوگی یا تو اُسکو رنج دون یا
اُسکو ہمراہ لے جاؤن لیجانے میں خرابی ہے آزردہ کرنے کو دل گوارا نہیں کرتا ہے بس یہ طریقہ
اچھا نکلا ہے کہ اُسی طرف سے مع لشکر کے کوچ کر جاؤن ماران نے کہا کہ اچھا بس ملکہ ایوان
نے اُسی وقت ان سردارون کو اجازت دی کہ جنھون نے کہا تھا کہ لشکر طیار ہے کہ تم جاؤ
اور لشکر کو لے کر آؤ میں برآمد ہوتی ہون اور خیمہ وغیرہ اژدرون پر بار کراؤ بس وہ سردار
دربار سے باہر آئے اور سب اہل کارون کو ملکہ کے حکم سے آگاہ کیا اُسی وقت خیمے و
بارگاہیں وغیرہ اژدرون پر بار کیے گئے چھاؤنی میں جا کر اُن سردارون نے ایک لاکھ
ساحرون کا لشکر جو کہ طیار تھا اُسکو کمر بندی کا حکم دیا بس تھوڑے عرصہ میں وہ سب
ساحر طیار ہو گئے نشان لشکر اژدرون پر نصب کیے گئے بس جب لشکر طیار ہو گیا
سب سردار در دولت پر حاضر ہوئے کہ ملکہ ایوان برآمد ہوئی سب سردارون نے مجرا
کیا تخت سحر حاضر کیا گیا ملکہ اُس پر سوار ہوئی لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا سب سردار
اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے گرد تخت ملکہ حلقہ باندھ کر چلے بس سواری ملکہ کی
بصد جاہ و حشم روانہ ہوئی عقب میں ایک لاکھ ساحر تھے قاز و قرقرے پر سوار ابر سحر
سرون پر سایہ فگن عجب شان و شوکت سے ایوان لشکر لے کر شہر سے روانہ ہوئی بیرون

شہر پہونچی مقابل لشکر حیران فروکش ہوئی بارگاہین وغیرہ برپا ہونے لگین یہان باران نے سردارون کو حکم دیا کہ پرسون تک تین لاکھ اور ساحر طیار ہو جائین پرسون لشکر اپنے ہمراہ لیکر اپنی بہن کی خدمت مین جاؤنگی یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسوقت سردارون نے اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کر دیا چونکہ سامان سفر تو ہو رہا تھا کہ ملکہ ایوان نے یہ حکم دیا تھا کہ لشکر طیار ہو وین براے کمک اہل اسلام جاؤنگی بس یہ جو حکم سردارون نے اہل لشکر کو دیا اُسکی وقت سے جلد جلد سامان سفر ہونے لگا یہان تو یہ سامان ہو رہا ہی اور وہان بیرون شہر ایوان نے بمقابلہ حیران لشکر کو اُترنے کا حکم دیا ہی اُدھر لشکر حیران مین سب اطمینان سے بیٹھے ہین حیران نے دربار کیا ہی سب سردار حاضر ہین جواب نامہ کا منتظر ہی کہ وہ ساحر جواب نامہ لیکر آیا اور عرض کیا کہ ملکہ ایوان بھی موجود ہی آپکو یہ خیال تھا کہ وہ نہ ہونگی لشکر اسلام مین ہونگی اُنھون نے وہان سے یہان آکر سب اہل شہر کو مسلمان کیا اور سب اہل لشکر کو اور اپنے عزیزون کو ہر مقام پر طریقہ اسلام جاری ہی آپ کا نامہ چاک کر ڈالا اور بہت سخت سست کہا اور وہ آمادہ جنگ ہین لشکر لیکر آتی ہین ہزارون دشنام آپ کو دین اور لاکھون سمندر شاہ کو آپ کو جواب نامہ سے اُنکی سرکشی ظاہر ہو جائیگی یہ کہکر وہ نامہ پیش کیا حیران نے دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کیا بس جب حیران مضمون نامہ سے آگاہ ہوا ایسا غصہ آیا کہ کانپنے لگا چہرہ لعل ہو گیا اور کہا کہ ایوان کی قضا آئی ہی خیر میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہی یہ کہکر سردارون سے کہا کہ لشکر کو کمر بندی کا حکم دو مین کیون اس امر کا انتظار کرون کہ ایوان لشکر لیکر آئے تو مقابلہ کیا جائے بس کیا ضرور ہی کہ عرصہ ہو مین مرغہ کر کے کیون نہ شہر پر قبضہ کر لون اندرون شہر کیون نہ مقابلہ کرون سردارون نے جواب دیا کہ بہت خوب ابھی سردار بیرون بارگاہ نہ آئے تھے کہ جاسوس لشکر حیران بارگاہ مین آئے مجرا گاہ سے مجرا بجا لائے اور بعد دعا دے کر عرض کیا کہ پہلوان جہان و ساحر زمان آگاہ ہون کہ ملکہ ایوان نے طاقی ایک لاکھ ساحر لیکر بیرون شہر آئین ہین اور آپ کے مقابلہ مین اپنے لشکر کو فروکش کیا ہی لشکر ابھی ابھی آکر اترا ہی بارگاہین وغیرہ برپا ہو رہی ہین یہ سننا تھا کہ حیران نے سردارون سے کہا کہ ایوان نے بہت جلدی کی بڑی عقل مند ہی خیر آ ئی ہی تو کہان جاتی ہی اب مین بدون قتل کیے کب مانتا ہون اور اس شہر پر قبضہ کیے ہوئے کہدو کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر حیران جادو مین طبل جنگ پر چوب پڑی نفیر سحر کو دم ملا ادھر ملکہ ایوان کا لشکر اُتر چکا تھا ملکہ نے دربار کیا تھا سب سردار حاضر تھے کہ طبل جنگ کی صدا کان مین آئی طائران سحر خبر نواخت طبل جنگ سنکر حاضر ہوئے ملکہ کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ کیا ملکہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی کوس حربی بجا ادھر ملکہ نے دربار برخاست کیا اُدھر حیران نے سب سردار اپنے اپنے مقام پر دونون طرف کے آگے سامان جنگ مین مصروف ہوئے طرفین کے ساحر اپنا اپنا سحر درست کرنے لگے وہ باقی ماندہ دن اور وہ شب سامان جنگ مین دونون لشکرون کو گذری طبل جنگ بجا کیا یہان تک کہ شب برطرف ہوئی اور رخانہ شب سے صبح برآمد ہوئی دونون میدان مصاف مین آکر صف آرا ہوئے نقیبون نے اقابت کی ساحرون نے سحر کر کے پست و بلند زمین کو

ہموار کیا جو درخت حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا ابر سحر بنا کر اُسکے ذریعہ سے آب پاشی کر کے گرد و غبار کو ہٹا یا بس جب سب درستی ہو چکی اور دونون طرف صف بندی ہو چکی اُسوقت ایوان نے اپنا تخت قلب لشکر سے نکالا اور وسط میدان مین آکر کہا کہ او حیران جادو اگر کچھ دم رکھتا ہی اور غیرت بھی ہی تو مجھ سے آکر مقابلہ کر کیا اس امر سے فائدہ کہ بیکار بندگان خدا کا خون ہو میرے تیرے فیصلہ ہو جائے اگر مین تیرے اوپر غالب آؤن تو تیرا لشکر میری اطاعت کرے اگر تو مجکو اسیر کر لے خواہ قتل تو میرے اہل شہر اور اہل لشکر اور سب عزیز مع میری بہن کے تیری اطاعت کرینگے یہ سننا تھا کہ حیران جادو نے بھی اپنا تخت سحر قلب لشکر سے نکالا اور مقابلہ ملکہ ایوان کے آکر تخت کو روکا اور کہا کہ اے ایوان اب بھی کچھ نہین گیا ہی تو اس امر کا اقرار کر کہ مین نے سمندر شاہ کی اطاعت کی اور اب برابر خراج دئیے جاؤنگی اور اپنا مذہب قدیم اختیار کیا تو مین واپس جاؤن اور سفارش کر کے تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دون ورنہ میرے ہاتھ سے ماری جائیگی مجکو شرم آتی ہی کہ مین کیا دن دہاڑے عورت سے مقابلہ کرون عورت و مرد کا مقابلہ تو رات کو پلنگ پر ہوتا ہی گو تو ضعیف ہو گئی ہی مگر اگلے زمانہ کی عورت ہی جو تیرے ساتھ مقابلہ کرتے مین مرد کو تکلیف ملیگی وہ جوان عورت کے ساتھ نہ ملے گی بس میری یہ راے ہی کہ اگر تو قبول کرے تو مین تجکو اپنی ہم بستری کے لیے سمندر شاہ سے طلب کرون تو بھی ساحرہ ہی مین بھی ساحر ہون مین سحر کر کے تجکو جوان کر لونگا ایسا جوان کہ جسکا مثل و نظیر نہ ہوگا بلکہ نا کتخدا بنا لونگا جب مین اور تو پلنگ پر ہوگی اسوقت مقابلہ کا مزا ہوگا اور یہان کیا مقابلہ کا مزا ہوگا تو بڑی بے غیرت ہی کہ سامنے دو دریاے لشکر کے کہتی ہی کہ مجھ سے مقابلہ کر و مین ایسا بے غیرت نہین ہون کہ تجھ سے یہان مقابلہ کرون اگر شب بھی ہوتی تو کیا نقصان تھا یہ جو حیران نے کہا ملکہ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اس طور کا مقابلہ تو اپنی مان کے ساتھ کر یا بہن کے ساتھ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری قضا بھی آ گئی ہی بس اب اگر ایسے کلمے زبان پر لائے گا تو تیری زبان گدی کی طرف سے نکال لی جائے گی تو کیا میری خطا کو معاف کرائیگا اور کیا تیرا بادشاہ میری خطا معاف کرے گا لا جو تو حربہ سحر رکھتا ہی اُسنے کہا کہ پہلے تو حربہ کر اسنے جواب دیا کہ جب سے ہم مطیع اسلام ہوئے ہین یہ طریقہ ترک کیا کہ حریف پر پیش دستی کرین بس جب حریف انکے حربہ سے ہمارا خدا ہم کو بچاتا ہی تو ہم اپنا حربہ کرتے ہین بس یہ سنتے حیران نے ایوان پر سحر کیا ایوان نے رد کر دیا پھر حیران نے سحر کیا ملکہ نے رد کر دیا باہم دس پندرہ سحر کی رد و بدل ہوئی تب حیران نے دیکھا کہ مین کسی طور سے ایوان پر غالب نہین آتا ہون جو سحر کرتا ہون ایوان رد کر دیتی ہی بس ایک مرتبہ ایوان کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے ایوان یہ تو سحر ہو چکے نہ تم غالب آئین نہ مین بس مین سحر کرتا ہون بھلا اسکو تو رد کرو ملکہ نے کہا کہ ہان مین ہوشیار ہون تو سحر مین نے ایسے طفل مکتب بہت سے تعلیم دیے ہین حیران نے کہا کہ ہان مین بھی جانتا ہون کہ تم نے ہزارون کو اپنے کتاب کا سبق دیا ہوگا اور تعلیم کیا ہوگا یہ جو حیران نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ او نطفہ حرام تیری مان تو ابھی تک سر بازار اپنی کتاب کا سبق دیا کرتی ہی پھر آیندہ و روندگوا در تیری بہن وہ ابھی جوان ہین مین کیا

سبق دونگی حیران نے کہا کہ اچھا خبردار ہوجا یہ کہکر اور جھولی سے ترنج نکال کر اور اپنی ران کا خون دے کر
اسم سحر پڑھکر ملکہ کی طرف پھینکا اور ایک دستک دی جیسے وہ ترنج قریب ملکہ پہونچا ملکہ نے
اشارہ کیا کہ وہ ترنج بیچ سے شق ہوگیا اور اُسکے اندر سے ایک شعلہ نکلا وہ بالاے ہوا گیا اور ایک
گنبد آتشین بنکر طیار ہوا اور بطرف ملکہ کے چلا ملکہ جب تک سنبھلے سنبھلے کہ وہ گنبد ملکہ کے اوپر آپڑا
ملکہ مع تخت کے اُس گنبد آتشین مین پوشیدہ ہوگئی دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایک دھوان
اُس گنبد سے نکلا اہل لشکر ایوان کو یقین ہوا کہ ملکہ تمام ہوگئی سحر حیران نے ملکہ کو قتل کیا قصد کیا کہ
جنگ مغلوبہ کردین سب ملکہ کے لیے افسوس کرنے لگے اہل لشکر حیران جادو خوش ہوئے
ادھر حیران جادو نے اپنی کلاہ کج کرکے صدا دی کہ زدم وپست کردم بھلا عورت کہین مرد سے
مقابلہ کرسکتی ہے یہ کہکر اپنے تخت پر جھوما اُدھر ملکہ کے لشکر نے قصد کیا چاہا کہ اپنے مقام سے حرکت
کرے کہ جب حیران جادو نے یہ کہا کہ زدم وپست کردم آواز آئی کہ زدی وپست کردی مین
تیری حریف موجود ہون ادھر دیکھ حیران جادو نے ملکہ کی صدا پہچان کر پشت کی طرف دیکھا جب
ملکہ ادھر نظر نہ آئی تو طرف دست راست کے دیکھا اور چپ کے ادھر بھی ملکہ نظر نہ آئی اُدھر
ملکہ نے پھر صدا دی کہ اندھا ہوگیا مین سامنے موجود ہون یہ ادھر اُدھر دیکھ رہا ہے اب جو سامنے
تخت کے نگاہ کی دیکھا کہ ملکہ زمین سے نکل رہی ہے اہل لشکر ملکہ نے جو ملکہ کو دیکھا اُنھون نے
تو اپنے قصد کو فسخ کیا اور خوش ہوئے مگر حیران کے حواس جاتے رہے کہ یہ میرے ایسے زبردست
سحر سے بچ گئی ملکہ نے زمین سے نکلتے ہی ایک مرتبہ اُس برج آتشین کی طرف نگاہ کرکے
اُف جو کیا وہ گنبد خاک ہوکر رہ گیا جب ملکہ زمین سے نکلی تھی تو اُسکے ہاتھ مین ایک
چھوٹا سا بیضہ فولادی تھا ملکہ نے گنبد کو برباد کرکے حیران جادو سے کہا کہ مین نے تیرا
سحر رد کیا اب تو میرا سحر رد کر اور خبردار ہوجا حیران نے کہا کہ مین خبردار ہون تو سحر کر بس
ملکہ نے وہی بیضہ فولادی حیران کے سینہ کو تاک کر مارا بس جیسے حیران کے قریب وہ
بیضہ پہونچا اُسنے انگشت کا اشارہ کیا کہ وہ بیضہ درمیان سے شق ہوگیا اُس سے ایک
جانور سفید رنگ پیدا ہوا اور پرواز کرکے بالاے ہوا گیا اور گرد سر حیران گردش کرنے لگا
سات مرتبہ گردش کرکے اُسنے صداے افسوس بلند کی اس صدا کا بلند کرنا تھا کہ حیران کی
یہ حالت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران ہوکر رہ گیا سکتہ کا عالم ہوگیا اُدھر ملکہ نے سحر کو زور دیا
بس اُس طائر نے لشکر کی طرف رُخ کرکے وہی صدا دی جس کے کان مین اُس طائر کی صدا پہونچی
اُسکی یہی حالت ہوئی یہان تک کہ قریب دو ہزار اہل لشکر کے اس سحر مین مبتلا ہوکر پردون
سے نکل آئے اور ملکہ سے کہنے لگے کہ ہم آپ کے غلام ہین کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ تم
سب اپنے گلے اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالو یہ جو ملکہ نے کہا اُن سب نے ایک مرتبہ
خنجر سحر میانون سے کھینچکر اپنے گلون پر رکھ کر جو تکان دی برابر سے دو ہزار کے گلے کٹ
گئے دو ہزار لاش زمین پر تڑپنے لگی یہ جو واقعہ اہل لشکر حیران جادو نے دیکھا اور یہ
امر اُن پر ثابت ہوا کہ یہ سحر ایوان کا ہے اور بلا اس سحر مین مبتلا ہوکر سب نے اپنی جان
دی جو اس طائر کی صدا سنے گا اُس کا یہی حال ہوگا سب نے اپنے کانون مین انگلیان
دے لین مگر حالت یہ ہے کہ جس کے کان مین صدا جاتی ہے وہ مبہوت ہوکر لشکر سے باہر

باہر چلا آتا ہے اور ملکہ سے کہتا ہے کہ کیا حکم ہوتا ہے ملکہ کہتی ہے کہ اپنے کو ہلاک کر وہ ہلاک کرتا ہے ادھر حیران جادو نے ملکہ سے کہا کہ میں تمھارا غلام ہوں مجھکو کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ یہی حکم ہے جسب میں جانوں کہ تم میرے غلام ہو کہ اپنے سر کو کاٹ کر پھینکدو یہ سننا تھا کہ حیران نے خنجر پر ہاتھ ڈالا اور نیام سے لے کر گلے پر رکھا ادھر حیران نے خنجر گلے پر رکھا اُدھر زمین شق ہوئی اور ایک پتلی زمین سے پیدا ہوئی اور زخبست کرکے برابر اُس طائر کے پہونچی اور اُس کو چال مار کر پکڑ لیا راوی نے کہا ہے کہ یہ سحر سمندر جادو کا تھا کہ سمندر نے حیران کی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا ورنہ ایوان نے تو اسکا کام تمام کر دیا تھا بس اُس پتلی نے اُس طائر کو پکڑ کر اور سر پر لاکر حیران کے ذبح کیا جب اُسکے خون کے قطرے حیران پر گرے حیران کو ہوش آیا خنجر اپنے ہاتھ میں پایا حیران ہوا اُس پتلی نے سامنے آکر کہا کہ کوئی ایسا غافل ہوتا ہے اور یوں حریف کے سحر میں مبتلا ہوتا ہے دیکھو تو اپنے لشکر کا حال کہ کیا حال ہے اب جو حیران نے پلٹ کر دیکھا تو ہزاروں لاشوں کو زمین پر تڑپتے پایا حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے اُس پتلی نے کہا کہ یہ سب سحر میں ایوان کے مبتلا ہوئے تھے اور اپنے ہاتھ سے گلے کاٹ کر ہلاک ہو گئے اور یہی حالت تمھاری بھی تھی اگر میں تھوڑی دیر اور نہ آتی تو تمھارا بھی کام تمام تھا یہ کہکر پتلی نے قصد کیا کہ زمین پر گر کر غرق زمین ہو جاؤں ایوان نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلا فولادی زمین سے پیدا ہوا ایوان نے اُس پتلے کی طرف اشارہ کیا کہ لینا اس لکاتہ قحبہ پتلی کو اس چھنال نے آکر اپنے یار کو بچایا اور میرے سحر کو برباد کیا یہ کہنا تھا کہ وہ پتلا مثل شرارہ کے قریب اُس پتلی کے پہونچا اور ہائے جان جہان کہکر مثل بلا کے اُسکے چمٹ گیا اور پیار کرنے لگا بوسے لینے لگا وہ کہنے لگی کہ دور موئے یہ کیا کرتا ہے وہ یہ جواب دیتا تھا کہ جو مرد کا کام ہے وہ کرتا ہوں میں تو مدت سے عاشق ہوں آج تو مجھکو ملی ہے بدوں اپنے مصرف میں لائے تجھکو کب چھوڑتا ہوں ان دونوں لشکروں کے سامنے تیرے شیشۂ عصمت کو اپنے تیشہ سے توڑتا ہوں یہ کہتا ہے اور چٹا چٹ بوسہ لیتا ہے اور یہ قصد ہے کہ پکڑ لے جاؤں پس یہ جو حال اس پتلی نے دیکھا ایک مرتبہ لڑنے پر آمادہ ہوئی باہم کشتی بالائے ہوا ہونے لگی اور وہ پتلا یہ کہتا جاتا ہے کہ بڑی سرکش عورت ہے ہاں سچ ہے کہ سب عورتیں جوکہ ناکتخدا ہوتی ہیں وہ پہلی شب اسی طور سے ہشت و مشت کرتی ہیں بس نوبت بایں جا رسید کہ وہ پتلا اُس پتلی کو پکڑ لایا دونوں لشکروں کے لوگ یہ تماشہ دیکھ رہے ہیں اور متحیر ہو کر تقریر پر پتلے کی ہنستے ہیں حیران خود حیران کھڑا ہے کہ یہ کیا واقعہ ہے اُس پتلی کے بچانے کی کیا تدبیر کروں اُدھر وہ پتلا اُس پتلی کو پکڑ لایا روبرو ایوان کے اور اُس پر غالب آیا حالت یہ تھی کہ بوسہ لیے جاتا تھا بس جب ایوان کے روبرو پہونچا پوچھا کہ کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ اس لکاتہ کی ٹانگیں پکڑ کر چیر ڈال اس قحبہ نے اپنے یار کو بچایا میرے سحر کو برباد کیا یہ ایوان کا کہنا تھا کہ اُس پتلے نے اُسکی ایک ٹانگ ایک ہاتھ سے پکڑ لی اور دوسری دوسرے ہاتھ سے اور قصد کیا کہ چیر ڈالوں وہ پتلی چلائی کہ ای حیران کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے میں نے تجھکو بچایا تو مجھکو اس ظالم کے پنجہ سے نہیں بچاتا ہے بس یہ سنکے حیران جادو نے قصد کیا کہ سحر کروں اُدھر اس پتلے نے ایک جھٹکا دیا کہ وہ پتلی مقام شرم گاہ سے لے کر تا بہ گلو دو

ہوگئی آندھی سیاہ اٹھی تاریکی ہوگئی آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نامم پتلی سحر سمندر شاہ بود اُدھر وہ پتلا
اُسکو پیچھے کر غرق زمین ہوگیا جب تاریکی برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی سب نے دیکھا ملکہ
سامنے کھڑی ہوئی ہے اور حیران جادو بھی کھڑا ہوا ہے نہ وہ پتلی ہے نہ پتلا جب حیران جادو نے
دیکھا کہ ایوان نے سحر کرکے اُس پتلی کو بھی غارت کیا اور میرے دو ہزار لشکر کے لوگ قتل کئے
بہت بڑا سحر کیا بس ایک مرتبہ برہم ہوکر تخت پر سے کودا اور زمین پر آکر ایک مشت خاک
اُٹھائی اور اُس پر اسم سحر دم کئے اور ایوان سے کہکر کہ خبردار ہوجا تو نے تو بہت بڑا سحر کیا
تھا مجکو میرے خداوند تصویر نے بچایا بس ایوان نے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون تو سحر کر بس
یہ سنکے حیران نے وہ خاک ایوان پر ماری سب نے دیکھا کہ سنگ ریزے طرف
ملکہ کے چلے اُدھر حیران وہ خاک ملکہ پر مارکر اور سحر کرکے اپنے تخت پر آکر بیٹھ گیا اُدھر
جس قدر سنگ ریزے تھے اُسی قدر پھول بنکر طیار ہوئے اور طرف ملکہ کے چلے یا تو وہ
خاک تھے یا چادر گل ہوگئے اب جو اُسکی خوشبو پھیلی اور اہل لشکر ملکہ کے دماغ مین
پہونچی سب مست ہوگئے اور اشعار بہاریہ پڑھنے لگے ادھر وہ چادر گل ملکہ پر گری
اور ملکہ اُن پھولون کے سبب سے عروس بن گئی اور اسکا بھی دماغ معطر ہوگیا اور ملکہ
بھی مست ہوکر جھومنے لگی اور اشعار بہاریہ پڑھنے لگی جب حیران نے دیکھا کہ کل لشکر
کے ساحر مست ہوگئے اور ملکہ بھی مست ہوگئی بس اسنے سحر کیا کہ چند پتلے پیدا ہوئے
اُنکو اسنے اپنے روبرو طلب کرکے کہا کہ ان سب کے سر کاٹ لاؤ بس ایک پتلا تو طرف
ملکہ کے کارد لیکر چلا اور باقی پتلے طرف لشکر کے راوی نے کہا ہے کہ ابھی وہ پتلا نہ لشکر
مین پہونچا تھا نہ ملکہ کے قریب پہونچا تھا کہ درمیان سے زمین شق ہوئی اور ایک پتلا
پیدا ہوا کہ اُسکے ایک ہاتھ مین ایک جام تھا اور دوسرے ہاتھ مین ایک شیشہ اُس
پتلے نے زمین سے نکلتے ہی اُس شیشہ کو اُن پتلیون کی طرف کھینچ مارا اور جام کو لیکر
قریب ملکہ کے آیا اور اُس سے پانی لیکر ملکہ کے منھ پر چھینٹا دیا اور کہا کہ ملکہ ہوشیار ہوجاؤ
یہ کہکر اور چھینٹا دیکر اور ایوان کو ہوشیار کرکے اُسی پتلہ نے وہ جام اُچھال دیا کہ وہ جام
بالائے ہوا جاکر ابر بن گیا اور تمام لشکر پر محیط ہوگیا اور اُس سے بارش ہونے لگی جس سے
ہر قطرہ پانی کا گرا وہ ہوشیار ہوگیا ایک دم مین تمام لشکر کو ہوشیار کردیا حیران نے
یہ معرکہ دیکھا ہر مرتبہ قصد کرتا ہے کہ سحر کرکے اُس پتلہ کو قتل کردون مگر رہ جاتا ہے اُدھر اُس
پتلے نے جو شیشہ اُن پتلیون پر مارا اور وہ شیشہ اُنکے قریب آکر خود بخود شق ہوگیا
اور اُس سے شعلہ نکلا کہ اُس شعلے نے اُنکو جلانا شروع کیا ادھر وہ پتلے جلنے لگے ادھر
یہ سب ہوشیار ہوئے اُن پھولون کا یہ حال ہوا کہ سب پژمردہ ہوکر رہ گئے بالکل خوشبو
جاتی رہی ملکہ کو جو ہوش آیا اپنے اوپر پھولون کی چادر پڑی ہوئی پائی مگر سب پھول خشک
تھے ملکہ نے اُن سب کو نوچ کر پھینکدیا اور حیران کی طرف دیکھکر کہا کہ تو نے بھی بہت
بڑا معرکہ کا سحر کیا تھا مجکو بھی بچایا میرے خداوند کریم نے مین پہلے ہی سے یہ تدبیر
کر آئی تھی ورنہ تو تو اپنا کام کرچکا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ پتلہ یہ سب کام
کرکے غائب ہوگیا اسکا غائب ہونا تھا کہ وہ ابر بھی غائب ہوگیا راوی بیان کرتا ہے

کہ جب ملکہ پر حیران نے برج آتشین گرایا تھا اور ملکہ اُس مین پوشیدہ ہو گئی تھی بس اسی حالت مین ملکہ سحر کر کے نکل گئی تھی وہ جو دھوان سب نے دیکھا تھا وہ ملکہ نے اُس برج آتشین سے نکل کر اور غرق زمین ہو کر یہ سب بند و بست کیے تھی بس جب حیران نے دیکھا کہ ایوان نے اس سحر کو بھی رد کیا اور میرے سب پتلہ ہاے سحر جلا دیے غصہ آگیا اور تیغ سحر نیام سے لیکر ملکہ پر آیا ملکہ نے بھی تیغ نیام سے لیا لگی تیغ بازی ہونے باہم ضرب چلنے لگی رد و بدل ہونے لگے جو ضرب ملکہ کرتی ہے حیران رد کرتا ہے اور جو حیران کرتا ہے ملکہ رد کرتی ہے تھوڑے عرصہ تک تو باہم خوب تیغ چلا اب حیران دبنے لگا ملکہ دباتے لگی بس ایک مقام پر جو دبا دیکھا اب حیران نے دیکھا کہ کوئی صورت مفر کی نہین ہے بس عقب مین ہٹ کر اور یہ کہکر کہ او ایوان خبردار ہو بس تیغ کا وار کیا ملکہ نے سپر سحر پر رد کر کے اور خبردار کہکر جواب اپنا وار کیا حیران نے بھی سپر سحر سے چہرہ کو پناہ کیا ملکہ نے سر کا ہاتھ بتا کر جو کمر پر وار کیا حیران جب تک سپر روکے ہوئے تیغ جو دوال کمر پر پڑا انتشل غبار تر کے دو ہو گئے حیران تیغ سحر سے قتل ہو کر زمین پر گرا اُسکے بیر غل مچانے لگے تاریکی ہو گئی آگ برسنے لگی سنگ باری و برف باری ہونے لگی آثار حشر و نشر برپا ہوے آواز آئی کہ ہستی مرا نام من حیران جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطالب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی بر طرف ہوئی روشنی ہوئی ایوان نے دیکھا کہ لاش حیران کی سامنے پڑی ہے بس جب اہل لشکر حیران نے اپنے مالک کو کشتہ پایا اور ایوان کو زندہ سب کی آنکھون مین جہان تیرہ و تار ہو گیا اور ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر لیکر طرف ایوان کے چلے یہ جو حال لشکر ایوان نے دیکھا وہ بھی چلے بس دونون لشکر باہم مل گئے جنگ مغلوبہ ہو گئی ترنج و نارنج پیکان سے تیغے چلنے لگے ابر سحر بن بن کر گرنے لگے آتش سحر مشتعل ہونے لگی کافر ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہونے لگے بازار مرگ گرم ہو گیا دریاے خون روان ہوا لاشہ خاک پر تڑپنے لگے سر خاک پر لوٹنے لگے تھوڑے عرصہ تک جنگ مغلوبہ رہی لشکر حیران جما ہوا لڑا کیا آخر لشکر بے سردار کب تک مقابلہ کرے شکست کھائی لشکر ایوان نے قدم لشکر حیران کے اُٹھا دیے بس کفار بھاگ کر ڈیرا و ڈیرہ پر آئے یہان بھی حریف نے دم ٹھہرنے دیا قتل کرنا شروع کیا ڈیرا و چھوڑ کر بھاگے ان سب نے ڈیرا و بھی لوٹ لیا تعاقب کیا بہت دور تک تعاقب مین آئے جب سب لشکر کوہ و صحرا مین منتشر ہو گیا اُسوقت ایوان نے کہا اپنے اہل لشکر سے کہ اب تعاقب کرنے سے کیا فائدہ بھاگے ہو ڈنکا بجا کر رو یہ جو ملکہ نے کہا بس سب اہل لشکر تھم گئے ایوان اپنے اہل لشکر کو لے کر طرف ڈیراؤ کے واپس آئی اُدھر وہ لشکر شکست خوردہ حیران کا ایک مقام پر مجمع ہوا اور سب کے سب بحالت خراب طرف سمندر یہ سمجھ بھاگے اس خیال سے کہ سمندر شاہ کو اس حال سے آگاہ کرین تو اُدھر کو بھاگے ہوئے جاتے ہین ادھر ایوان نے اپنے فرودگاہ پر پہونچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور جو لشکر کے ساحر جنگ مغلوبہ مین مرے اُنکے دفن کا اور کفار کے سبکدستی کا قابل اب جو شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار کفار مارے گئے اور دو ہزار اہل اسلام کام آئے بس اُن سب کو ملکہ نے دفن کرایا اور کفار کی لاشون کو اُس صحرا مین پڑا رہنے دیا کہ زاغ و زغن

کھا جاتی تھیں پس سب سردار کمرین کھول کھول کر بارگاہ میں آئے ملکہ تخت پر آکر بیٹھی سب حاضر دربار ہوئے ملکہ کو سب نے خوشی کی اور ظفر کی نذرین دین ملکہ نے خوش ہو کر سب کو انعام دیا لشکر آسودہ ہوا ملکہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے ملکہ اپنے خوابگاہ مین گئی وہ رات براحت و آرام بسر کی یہان جب سحر ہوئی اب ملکہ نے دربار کیا ملکہ اس انتظار مین ہی کہ ماران لشکر لے کر آئے تو مین سب لشکر لے کر برائے کمک اہل اسلام جاؤن طرف سمندریہ کے ایوان یہان اس انتظار مین ہی وہان آج جو شہر مین مہران نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے اُن سے ملکہ ماران نے دریافت کیا کہ لشکر طیار ہی اُنھون نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہی سامان سفر سے پس ملکہ نے حکم دیا کہ لشکر کو کوچ کا حکم دیا جائے اور جلوس سواری در دولت پر حاضر کیا جائے ملکہ ابھی یہ حکم دے رہی تھی کہ ملکہ ایوان کی ظفر یابی کی اور حیران کے مارے جانے کی اور لشکر کے شکست کھا کر بھاگنے کی حالت بیان کی پس ملکہ یہ خبر سُنکے خوش ہوئی پس اُسوقت حکم کوچ دیا سردار نے سب لشکر کو حکم ملکہ سے آگاہ کیا لشکر مین کمر بندی ہوئی سب سامان سفر طیار ہوا جلوس سواری در دولت پر حاضر کیا پس ملکہ سب لشکر کو اور سردارون کو ہمراہ لے کر طرف ایوان کے روانہ ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ ان سب واقعات کی خبر سوماق برق مزاج کو نہین ہوئی اسکا سبب یہ تھا کہ وہ اپنے باغ مین لہو لعب مین مصروف تھی اور باغ بھی شہر سے دس کوس پر تھا بدین سبب خبر نہ ہوئی پس ماران لشکر لے کر بیرون شہر آئی ایوان کو خبر ہوئی سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا سردار استقبال کر کے لے گئے ایوان کو ماران نے سلام کیا اُسنے برابر جگہ دی لشکر اترا پس سب حال ایوان نے اپنی بہن سے جنگ و پیکار کا بیان کیا وہ سُنکے بہت خوش ہوئی اُسدن تو ایوان نے وہان اور قیام کیا پس دوسرے دن تین لاکھ ساحرون کا لشکر لیکر مع خیمہ و بارگاہ کے اپنی بہن ماران سے رخصت ہو کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا اور ماران باقی ماندہ لشکر لے کر شہر مین واپس آئی اور انتظام شہر مین مصروف ہوئی پس اب راوی الطاف جادو کا حال تحریر کرتا ہی

اب شمہ حال الطاف جادو وزیر سمندر شاہ کا سماعت فرمایئے

راوی نے اس داستان ندرت بیان کو اس طور سے بیان کیا ہی کہ جب الطاف جادو سمندر شاہ سے منحرف ہو کر اور بخوف سمندر شاہ رات کو مع اپنی ناموس و مال و اسباب و عزیزون کے شہر سے نکل کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا تھا اس عجلت مین چلا سب کو ہمراہ لے کر کہ رات ہی رات قریب لشکر اسلام پہونچ گیا جب صبح ہوئی تو اسنے حد لشکر اسلام پر پہونچکر خیمہ وغیرہ برپا کیے اس مین سب کو اُتارا اور خود بھی اگر خیمہ مین بیٹھا اور ایک عرضی اس مضمون کی خدمت صاحبقران مین روانہ کی پہلے القاب آداب تحریر کیا اُسکے بعد تحریر کیا کہ یہ خاکسار آپ کا الطاف جادو اس امر کا خواستگار ہی کہ اشتیاق قدمبوسی مین اپنے گھر سے نکل کر مع تحمل مال و اسباب و اہل عیال کے آپکے

لشکر کے قریب مقیم ہوا ہے مین نے آپ کے اوصاف بہت کچھ سُنے ہین اُنکو سُنکے مجکو اشتیاق ہوا کہ آپ کی قدمبوسی حاصل کرون بس اُس اشتیاق مین یہان آیا ہون کہ آپ کی ملازمت حاصل کرکے اپنے دیدہ ہاے بے نور کو آپ کے نور قدم سے روشن کرون بس اس امر کا امیدوار ہون کہ مجکو اجازت دیجے کہ مین مع سب اپنے اہل و عیال کے حاضر خدمت ہون اور جو جو باعث مجھ پر سمندر شاہ نے کی ہے وہ کیا آپ کی خدمت مین عرض کرون زیادہ حد ادب اُلٹی آفتاب دولت تابان و درخشان باد یہ عرضی لکھوا کر ایک ساحر کے ہاتھ خدمت صاحبقران مین روانہ کی وہ ساحر عرضی لے کر اُدھر کو روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہان لشکر اسلام مین دربار آراستہ تھا ظل اللہ تخت پر جلوہ فرما تھے اور صاحبقران دنگل سوکیت پر جلوہ گر تھے اور سب عزیز صاحبقران و بادشاہ اپنے اپنے دنگلون پر جلوہ گر تھے اور سب سردار بھی اور ایک طرف سب شاہان اطراف سمندریہ مثل محراب شاہ وغیرہ کے اور ایک سمت سب ساحران لشکر اسلام مثل مرزنج آفتاب علم و آفاق شاہ وغیرہ کے عیاران لشکر اسلام خشتہاے طلائی پر بیٹھے ہوئے تھے خضران بن احمد ثانی کرسی ہدہد پر بیٹھے ہوئے تھے اور سب خادم و خدمتگار حاضر تھے دربار آراستہ تھا کہ وہ ساحر عرضی لے کر در دولت پر حاضر ہوا یہان دربارگاہ پر جبریل بن عادی مرتبہ درگہ سالاری پر بیٹھے ہوئے تھے اُس ساحر نے جبریل سے عرض کیا کہ میری خبر کر دیجیے صاحبقران کو کہ ایک ساحر عرضی لے کر آیا ہے الطاف جادو کی بس جبریل کرسی پر سے اُٹھ کر داخل بارگاہ ہوئے مجرا [illegible] سے مجرا بجا لائے عرض کیا کہ ایک ساحر سمندریہ کا ایک عرضی لے کر آیا ہے اور کہتا ہے [illegible] یہ عرضی الطاف جادو کی ہے اُسنے خدمت صاحبقران مین روانہ کی ہے اُسکے بابت کیا حکم ہوتا ہے یہ [illegible] صاحبقران نے سُنا پلٹ کر آفاق شاہ کی طرف دیکھا اور سہراب [illegible] کی [illegible] فرمایا کہ تم الطاف جادو سے واقف ہو کہ یہ کون ہے اور کس مرتبہ کا ساحر ہے کیونکہ تم تو [illegible] شہر کے رہنے والے ہو اور اہل دربار سے ہو آفاق شاہ نے کہا کہ حضور یہ الطاف جادو بھی بہت بڑا ساحر زبردست ہے اور معزز ساحرون مین سے ہے یہ بھی ایک وزیر ہے سمندر شاہ کا اور وزیر معزز ہے اسکا واقعہ یہ ہے کہ ہمیشہ سمندر [illegible] کے [illegible] رہے جب کہ مین وزیر تھا تو یہ بھی وزیر تھا مین اس مرتبہ پر تھا کہ لشکر لیے ہوئے شہر بشہر پھرا کرتا تھا اور ہر ایک ملک پر سمندر شاہ کا قبضہ کراتا تھا یہ سب ملک میرے فتح کیے ہوئے ہین بس جب میری طرف سے سمندر شاہ کو اطمینان ہو گیا اور میری خیرخواہی دیکھ لی یہ امر ضرور ہے کہ سمندر شاہ میرا بہت پاس کرتا تھا اور مجھکو بہت دوست رکھتا تھا مجھ سے کہا کہ اب تم ضعیف ہو گئے ہو تو اپنے ملک کو جاؤ اور اپنے مقام پر کسی اور کو مقرر کرو بس مین نے بھی منظور کیا مین نے اپنے بھائی اشفاق شاہ کو اپنے مقام پر مقرر کیا اور خود آفاقیہ مین آکر حکومت کرنے لگا میرا طریقہ حالت ملازمت مین بھی یہ تھا کہ برس دن کے بعد دربار مین ایک ماہ کے لیے آتا تھا اور بعد ترک ملازمت بھی وہی طریقہ رہا بس مین وزیر لشکر تھا اور وہی طریقہ میرے بھائی نے جاری رکھا اور الطاف جادو وزیر ملک ہے اُسکے پاس تمام

ملکون کے کاغذ آئے ہین یہ اُن پر دستخط کرتا ہے اور آٹھوین دن دربار مین جاتا ہے اور دو وزیر دربار مین
کہ جنکے نام شملاق و امراق ہین بس آج کل وہ زیادہ مقرب بارگاہ ہین یہ سارے فسادات
انکی ذات کے ہین بس الطاف جادو وزیر سمندر شاہ ہے یہ اُسی نے عرضی لکھی ہے نہ معلوم
اس عرضی کا کیا مضمون ہے اور کس سبب سے عرضی لکھی ہے ساحر کو طلب فرما کے عرضی ملاحظہ
فرمائیے صاحبقران نے جبرئیل سے فرمایا کہ اُس ساحر کو اندر بارگاہ کے آنے کی دو اجازت دو
جبرئیل نے بیرون دربار آکر اُسکو اجازت دی وہ ساحر داخل بارگاہ ہوا اُسنے ایسا دربار آراستہ
پایا کہ کبھی نہ دیکھا تھا ایک طرف آفاق شاہ و ملکہ غزالان و سہراب جادو و ملکہ کوکبہ روشن
تن کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور دیگر ساحران معزز کو اور ایک طرف محراب شاہ و اقبال شاہ
وغیرہ کو پایا اور دیگر شاہان اطراف و جوانب سمندر ریہ کو پایا اور سرداران صاحبقران و عزیزان
صاحبقران کو متمکن پایا ایسا دربار دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا ایسا رعب و داب تھا کہ کیا ممکن تھا کہ
کوئی سر اُٹھا کر دیکھ سکے ایک طرف عیاران لشکر موجود تھے بس اُسنے مجراگاہ پر سے مجرا کیا کہ
آفاق شاہ نے اُس ساحر کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے مہربان جادو اچھے رہے کدھر
آنا ہوا تمھارے مالک و آقا تو بہت اچھے ہین اُسنے سر اُٹھا کر آفاق شاہ کی طرف دیکھا
اور کہا کہ آپ کے جان و مال کو دعا کرتا ہون اور میرے آقا کا بھی مزاج اچھا ہے آفاق شاہ نے
کہا کدھر آنا ہوا اُسنے عرض کیا کہ مین اُنکی عرضی لے کر خدمت صاحبقران مین آیا ہون
آفاق شاہ نے کہا کہ وہ کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ وہ سمندر شاہ سے ناراض ہوکر مع
اپنے مال و اسباب و اہل و عیال و عزیز و اقارب کے رات کو شہر سے نکل کر چلے
آئے ہین اور قریب لشکر صاحبقران مقیم ہین اُسی مقام سے عرضی لکھی ہے آفاق شاہ نے کہا
کہ کیون ناراض ہونے کا کیا سبب ہوا اُسنے کہا کہ اسکا حال مجکو نہین معلوم مین بیچارہ کیا
جانون آفاق شاہ نے کہا کہ وہ عرضی کہان ہے اُسنے کہا کہ میرے پاس ہے کہا کہ پیش کرو اُسنے
وہ عرضی جیب سے نکال کر خدمت صاحبقران مین پیش کی صاحبقران نے دبیر کو اشارہ
کیا اُسنے عرضی اُسکے ہاتھ سے لے کر لفافہ چاک کر کے پڑھی سب اہل دربار نے سنی بس
صاحبقران نے دبیر سے کہا کہ اسکی پشت پر لکھدو کہ تم شوق سے آؤ ہم کو خود تمھاری
ملاقات کا اشتیاق ہے تم تو ہمارے دینی بھائی ہو چکے ہو اب کوئی تمھاری طرف بہ نگاہ
کج نہین دیکھ سکتا ہے یہان سب تمھارے دوست ہین کوئی دشمن نہین ہے تم شوق سے
آؤ یہ تمھارا گھر ہے بس یہ مضمون تحریر کرا کے صاحبقران نے اُس ساحر کو خلعت سے
سرفراز کیا اُسی کے رو برو سہراب جادو و ملکہ غزالان کو حکم دیا کہ آپ لوگ جائین
اور الطاف جادو کا استقبال کر کے لائین بس یہ سب ساحر بموجب حکم صاحبقران
اپنے سردارون کو لے کر باہر بارگاہ کے آئے ادھر وہ ساحر جواب عرضی لے کر اور
خلعت پاکر صاحبقران کو سلام کر کے بیرون بارگاہ آیا اور طرف الطاف جادو
کے روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد یہان سے یہ ساحر تخت ہائے سحر پر سوار ہوکر
پہنچے صاحبقران نے خواجہ ثالث کو حکم دیا کہ اے خضران بن عم تم بھی جلد لشکر سے جا کر
اُترے ہو جب سہراب جادو وغیرہ الطاف جادو کو لے کر داخل لشکر ہون

تو جو کچھ خیمے وغیرہ اُسکے ہمراہ ہون اُنکو مقام مناسب پر برپا کرا تا اُسکا مال و اسباب احتیاط سے
رکھواتا اور سہراب سے کہنا کہ وہ الطاف کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے مع اُسکے عزیز و اقارب
کے بارگاہ مین آئے بس خواجہ یہان سے روانہ ہوئے اور حد لشکر پر آکر الطاف جادو و
سہراب کے منتظر کھڑے ہوئے اُدھر وہ ساحر جواب عرضی لے کر الطاف جادو کی خدمت
مین پونہچا اور صاحبقران و بادشاہ و سرداروں کے خلق و مروت کی تعریف کی اور کہا کہ جبکہ
صاحبقران نے سُنا کہ آپ قریب لشکر آکر فروکش ہوئے ہین سہراب جادو و ملکہ غزالان
کو برائے استقبال روانہ کیا ہے یقین ہے کہ راہ مین ہونگے اس ساحر نے دربار کی بہت تعریف
کی اور وہ عرضی کہ جسکی پشت پر جواب تھا الطاف جادو کو دی الطاف نے جواب
عرضی پڑھا بس مضمون سے آگاہ ہو کر اپنے کل سردارون اور عزیزون کو ہمراہ لے کر باہر
بارگاہ کے آیا اور طرف سہراب جادو کے چلا اُدھر سہراب مع غزالان و سردارون
کے ادھر کو آرہا تھا کہ راہ مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد
الطاف جادو سہراب وغیرہ کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے خیمہ مین آیا بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا
مزاج پرسی کی ایک نے دوسرے کا مزاج پوچھا بعدہ سہراب نے الطاف کے ادھر
آنے کی حالت دریافت کی الطاف نے کہا کہ مین روبرو صاحبقران کے سب حال
بیان کرونگا سہراب نے کہا کہ پھر چلو صاحبقران انتظار کر رہے ہونگے یہ سُنکے الطاف
نے جواب دیا کہ بہت اچھا اور اُٹھ کھڑا ہوا بس سہراب و غزالان و سب سردارون کو
ہمراہ لے کر باہر خیمہ کے آیا اور ملازمون کو حکم دیا کہ سب اسباب بار کرو اور چلو اول تو سب
اسباب رہی تھا جو کچھ خیمہ وغیرہ برپا تھے سب بار ہوئے بس الطاف جادو کو سہراب
اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلا عقب مین سب سردار اور عزیز الطاف اور
ناموس اور خیمہ وغیرہ اور مال و اسباب تھا یہان سر حد لشکر پر خواجہ کھڑے ہوئے تھے
سہراب نے دور سے دیکھکر الطاف سے کہا کہ دیکھو وہ خواجہ سلامت کھڑے ہین
انھون نے سحران کو قتل کیا اور عشاق کو اور ماہیان کو اور افتاب جادو کو انھون نے
سب عیاران لیگن ہین یہ بہت بڑے عیار ہین شاہ عیاران کا لقب ہے سب واقعات
بیان کیے اور کہا کہ پہچان لو بس سہراب الطاف کو لے کر لشکر مین آیا پہلے الطاف
خواجہ سے ملا خواجہ نے الطاف کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مین نے سُنا ہے کہ تم
بہت سخی ہو شہر تمھارے شہر سمندریہ مین کوئی سخی نہین ہے بہت تعریف کی بس
الطاف نے خوش ہو کر ایک مالا مروارید کا دیا خواجہ نے خوش ہو کر وہ مالا لیا اور
بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی تم بہت سخی ہو یہ کہکر سہراب سے کہا کہ تم تو انکو
لے کر مع انکے عزیزون کے بارگاہ مین جاؤ کہ صاحبقران انکے منتظر ہین اور مین انکے
خیمہ وغیرہ برپا کراتا ہون یہ کہکر خواجہ ناموس الطاف و مال و اسباب و خیمہ وغیرہ
کو لے کر ایک جانب روانہ ہوئے اور جائے مناسب پر لشکر مین خیمہ وغیرہ برپا
کرائے ناموس کو اُتارا سب مال و اسباب ملازمان الطاف کے سپرد کرکے اور
سب بندوبست کرکے طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے ادھر سہراب الطاف جادو کو لے کر

دربارگاہ پر پہونچا الطاف نے جنرل کو دیکھا سہراب سے کہا کہ یہ کون ہین کہا کہ داروغہ بارگاہ بس سہراب اُن سب کو لیکر داخل بارگاہ ہوا یہان صاحبقران انتظار کر رہے تھے الطاف نے دربار کو خوب آراستہ پایا بس الطاف نے صاحبقران و بادشاہ کو اور سب سرداروں کو سلام کیا صاحبقران کی قدمبوسی حاصل کی صاحبقران نے گلے سے لگایا بادشاہ نے دست شفقت پشت پر رکھا بس حلقہ ساحران مین الطاف کو مع اُسکے عزیزون کے جگہ ملی صاحبقران و سب اہل اسلام بہت شفقت و خاطر سے پیش آئے الطاف آفاق شاہ وغیرہ سے ملا سب عزیزان الطاف نے شرف ملازمت حاصل کیا اور اپنے مرتبہ کے موافق ہر ایک بیٹھا بس صاحبقران نے الطاف سے آنے کا سبب دریافت کیا اُسنے وہ سب حال جوکہ اُس پر گذرا تھا سمندر جادو کی طرف سے اور اسی جلد مین وہ تحریر ہی بیان کیا اور کہا کہ یہ ظلم و ستم میرے اوپر سمندر نے کیا اور دیگر لوگون پر بس مین نے دیکھا کہ اب یہان رہنا بیکار ہی دوسرے آپ کی ملازمت کا مین بہت مشتاق تھا بس مین نے خیال کیا کہ یہی وقت ہی یہان سے نکل چلنے کا بس مین وہان سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر حاضر خدمت ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ تم نے خوب کیا یہ گھر خانہ بے تکلف ہی جس کا جی چاہے آئے کوئی مانع نہین ہوتا ہی مین تمھارے بیان سے بہت خوش ہوا بس الطاف نے وہ سب حالات جوکہ اُس پر گذرے تھے اور اسی جلد مین تحریر ہو چکے ہین ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے سب کے روبرو بیان کیے ہر ایک نے سمندر کی حالت سنکے نفرین کی سب اہل دربار الطاف جادو سے خوش ہوئے اُسکے ہمراہی بھی ہر ایک سے اچھی طور سے ملے بس ابھی الطاف دربار مین تھا کہ خواجہ آکر پہونچے اُنھون نے بہت کچھ تعریف کی اور صاحبقران سے کہا کہ مین نے بموجب حکم آپ کے سب بندوبست کر دیا یہ عرض کر کے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے کہ اتنے عرصے مین جنرل نے ایک فرد لاکر صاحبقران سے دستخط کرا کے الطاف کو دی اُس فرد مین تحریر تھا کہ سرکار صاحبقران و بادشاہ سے چند خیمہ و چوبدار و دیگر ملازم اور سب سامان خیمہ کی آرائش کا اور سامان باورچی خانہ تم کو اور تمھارے عزیزون کے لیے مقرر ہوا اور ہر ایک کا مشاہرہ معقول مقرر ہوا بس آج سے تم سب کے نام دفتر سرکار مین لکھے گئے اور ملازم ہو گئے فرد مین ہر ایک کے مشاہرہ کی شرح تھی کیونکہ یہان کا طریقہ ہی کہ جو کوئی شریک لشکر اسلام ہوتا ہی خواہ اُسکے ساتھ سامان بود و باش ہو خواہ نہ ہو سرکار صاحبقران سے ضرور علی قدر مرتبہ مقرر ہوتا ہی بس یہی طریقہ ساتھ الطاف کے بھی برتا گیا بس جب وہ فرد الطاف کو ملی اور اُسمین سب ملازمون کے نام تھے الطاف نے آفاق سے اس فرد کا حال دریافت کیا کہ یہ کیسی فرد ہی آفاق نے کہا کہ یہان کا طریقہ ہی کہ جو شریک لشکر اسلام ہوتا ہی اُسکو سرکار صاحبقران سے خیمہ اور اُسکا سامان اور جسقدر لوگ اُسکے ہمراہ ہوتے ہین سب کا مشاہرہ مقرر ہوتا ہی اور چند چوبدار و دیگر ملازم سرکار سے مقرر ہوتے ہین اُنکی تنخواہ سرکار سے ملتی ہی اور باورچی خانہ کا سب سامان اور مصارف خزانہ سے مقرر ہوتا ہی اور کچھ سپاہ اُسکے پاس نام کی جاتی ہی بس یہ فرد اُسی کی ہی اس مین سب حساب ہوتا

یہ حال سُنکے الطاف بہت خوش ہوا کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام و خیمون کو روانہ ہوئے الطاف بھی مع اپنے ہمراہیون کے باہر آیا آفاق شاہ ہمراہ تھا وہ الطاف کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے خیمہ کی طرف روانہ ہوا راہ مین اُن ملازمون اور چوبدارون نے آکر مجرا کیا جو کہ سرکار صاحبقران سے مقرر ہوئے ہین الطاف نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا مطلب ہے اُنھون نے کہا کہ ہم کو کیا حکم ہوتا ہے الطاف نے کہا کہ میرا کیا حکم کوئی تم میرے ملازم ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے ملازم ہین ہم سب کو سرکار صاحبقران سے مشاہرہ ملیگا اور ہم آپ کی خدمت مین حاضر رہینگے یہ سُنکے الطاف نے جواب دیا کہ تم سب اُس مقام جاکر قیام کرو کہ جہان میرے خیمے وغیرہ برپا ہین مین آتا ہون اور اپنے عزیزون کو بھی روانہ کیا اور خود آفاق شاہ کے ساتھ اُسکے خیمہ مین آیا تھوڑے عرصہ تک یہان بیٹھا رہا اُسکے بعد اپنے مقام پر آیا سب بندوبست ٹھیک پایا بہت خوش ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ الطاف کے آنے کی لشکر اسلام مین بہت خوشی ہوئی ہر ایک سردار نے اُسکی دعوت کی بس یہان تو الطاف کی دعوت ہو رہی ہے اور وہ دین اسلام سے مشرف ہو چکا ہے اور صاحبقران کو یہ انتظار ہے کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو یہان بھی طبل جنگ بجوایا جاے اور مقابلہ کیا جاے بس ان سب کو تو مصروف دعوت اور صاحبقران کو انتظار جنگ مین چھوڑا جاتا ہے اب حال سمندر شاہ لکھا جاتا ہے اور کیفیت جنگ و پیکار لشکر اسلام و لشکر کفار تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالی بتوفیق الہی

اب دو کلمہ داستان سمندر شاہ کا جواب نامہ گنجور شاہ سے آگاہ ہونا اور اُس نامہ بر کا آنا جو کہ طرف اشفاق شاہ کے گیا تھا اور عرض کرنا کہ اشفاق شاہ مع لشکر حاضر ہوتا ہے اور اُسکی عرضی دینا پھر خبر آنا کہ چند پہلوان غیر ساحر آئے ہین اُنکا دربار مین آنا اور سب حال سُنکے لاف و گذاف کرنا اُن لوگون کا آکر سمندر شاہ سے حال اشفاق شاہ بیان کرنا جو کہ شہر اشفاقیہ سے فرار کر کے چلے آئے تھے سمندر شاہ کا حال اشفاق شاہ سُنکے برہم ہونا اور کہنا کہ مین جنگ مسلمانان سے فراغت کر لون تو ان سب کو سزا دونگا اور حکم دینا کہ پیش خیمہ روانہ کیا جاے پرسون ہم کوچ کرینگے براے مقابلہ اہل اسلام و طیاری لشکر کا حکم دینا اُس لشکر کا بھاگ کر آنا جو کہ حیران جادو کے ہمراہ ایوانیہ پر گیا تھا اور حال جنگ سے و قتل حیران سے سمندر شاہ کو آگاہ کرنا بس افسوس کرنا سمندر شاہ کا اور لشکر لیکر بیرون شہر آنا اور اہل اسلام سے مقابلہ ساحرون سے و غیر ساحرون سے اور ہر ایک

مددگار سمندر شاہ کا و اہل اسلام کا عین وقت پر پہونچنا عشاق حجرہ نشین کا ہاتھ سے سوماق برق فراج کے مارا جانا اور جنگ مغلوبہ ہونا سمندر شاہ کا شکست کھا کر طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے فرار کرنا صاحبقران کا بعد فتح شہر سمندریہ پر قبضہ فرمانا اور ملکہ نسیم سیمتن دختر سمندر شاہ کا ساتھ سہراب جادو کے عقد ہونا اور عاشق و معشوق کا وصل سے شاد ہونا صاحبقران کا جشن خوشی کرنا اُس سے دریافت کرکے اور ملکہ نسیم سیمتن کو حاکم سمندریہ کرکے صاحبقران کا عقب سمندر شاہ میں طرف طلسم کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان اخبار و ناقلان آثار بلبل ہزار داستان قلم کو گلشن مضامین میں یوں زمزمہ سنج کرتے ہیں و اشہب کلک کو میدان مدعا میں یوں جولان کرتے ہیں و شمشیر آبدار زبان کو اس طور سے معرکہ آرائی لشکر معنی کرتے ہیں کہ جب سمندر شاہ نے بجلی زمرد کے ذریعہ سے نامہ طرف گنجور شاہ کے روانہ کیا اور ایک حکم نامہ بنام اشفاق شاہ اور حیران جادو کو برائے غارت شہر الوانیہ روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ لشکر طیار رہے اور سب سامان سے درست ہو کیونکہ میں برائے مقابلہ اہل اسلام لشکر کشی کرونگا لشکر میں بندوبست ہونے لگا تھا اور وہ جو بادشاہ ساحر و مجیر ساحر بیرون شہر آکر مقیم ہوئے ہیں ملکہ وہ بھی سامان لشکر کشی کر رہے ہیں بس سمندر شاہ دربار کرتا ہے اور اہل دربار سے ہر روز یہ کہا کرتا ہے کہ ابتک الطاف نہیں آیا حیران بادلیوش مہم الوانیہ سے فارغ ہو کر حاضر ہوا اشفاق جادو بھی آیا ایک دن کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ تھا اور سب سردار حاضر دربار تھے کہ اجناس جادو نے آکر مجرا کا ہو سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ غلام نے غلہ کا بندوبست برائے لشکر کر لیا ہے جب حضور کا جی چاہے کوچ فرمائیں سمندر شاہ نے اُسکو اس خدمت کے صلہ میں انعام دے کر رخصت کیا ابھی دربار آراستہ تھا کہ وہ سوار حاضر ہوئے کہ جو برائے تلاش الطاف جادو گئے تھے اور وہ ساحر اُنھوں نے عرض کیا کہ ہم نے بہت تلاش کیا کہیں الطاف جادو کا نشان نہ ملا ہاں ہم جب قریب لشکر اسلام پہونچے تو معلوم ہوا کہ الطاف جادو شہر سے نکل کر داخل لشکر اسلام ہوا صاحبقران نے بہت عزت کی اور وہ دعوت ہر ایک سردار کی کھا رہا ہے اور بہت خوش ہے یہ خبر سنکے سمندر شاہ کو بہت غصہ آیا اور کہا یہ بدولت اپنے مقام سے حرکت کرتے ہیں سب نمک حراموں کو اُنکے افعال کی سزا دینے اور اہل اسلام کو ذلیل کرینگے اب مجکو ان سب کی تباہی کا خیال آگیا ہے اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جاتے ہیں یہ کہکر ان سب کو رخصت کیا سمندر شاہ خاموش بیٹھا تھا کہ یکایک چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا کرکے اور بد دعا دے کر عرض کیا کہ حضور آگاہ ہوں کہ

کما اوبطال قوی بازو عقطال قوی تن وقنطال سخت پنجہ گرگان گرز زن و پیکان نیزہ باز
و اوراک تیغ زن و غواک سخت کمان یہ پہلوانان جہان سات لاکھ کا لشکر لے کر برائے
کمک حضور آئے ہین اُنکا لشکر بیرون شہر دروکش ہے اور یہ سب غیر ساحر ہین بس یہ
سب پہلوان مع اپنے سردارون کے طرف دربار کے آتے ہین یہ سننا تھا کہ سمندر شاہ خوش
ہوگیا اور کوسالار کو حکم دیا کہ یہ پہلوان جو آئے تو منع نکرنا دربار کی آراستگی کا حکم دیا فوراً دربار
آراستہ ہوگیا اُن سب کے لیے کرسیان آراستہ کردین گئین کہ وہ آکر پہونچے داخل دربار کفر
آثار ہوئے ہر ایک نے سمندر شاہ کے تخت کو بوسہ دیا مجرا کیا اور جو مقام اُسکے لیے
مقرر ہوا تھا اُس پر بیٹھ گیا جب یہ سب بیٹھ چکے اُسوقت اوراک و غواک نے سمندر شاہ
سے دریافت کیا کہ کچھ خداوند حال لشکر اسلام اور سبب جنگ و پیکار بیان کرین سمندر شاہ
نے شملاق کی طرف اشارہ کیا کہ یہ وزیر میرا بیان کریگا بس اُنھون نے شملاق سے کہا
کہ تم بیان کرو شملاق نے کہا کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ بادشاہ نے سہراب جادو اپنے
سپہ سالار کو اس علت مین کہ اُسکے یہ خواہش کی تھی کہ میری شادی ملکہ نسیم سیمتن
اپنی دختر سے ہمراہ کردیجیے وہ اُس پر عاشق ہوگیا تھا مگر بادشاہ نے قبول نکیا ایک
تو ملازم تھا دوسرے خود بادشاہ کا قصد تھا کہ مین اپنی دختر کو اپنی تصرف مین لاکر
اُس سے وصل حاصل کرون اُسکے باغ جوانی سے تمام آرزو حاصل کرون بس مقرر دیکر
ماہیان طوفان کش کے پاس روانہ کیا کہ تم وہان جاؤ آج کل طوفان پر کسی نے لشکر کشی
کی ہے اُسنے کمک طلب کی ہے بس تم اُسکی کمک کو جاؤ اور سہراب کو جب اُدھر روانہ
کرچکا تو طوفان کو خفیہ طور پر لکھ بھیجا کہ اُسنے بہت سرکشی پر کمر کسی ہے اسکو اسیر کرلینا
مین نے یہان اس سبب سے اسیر نہین کیا کہ سب لشکر اُس کا تابع ہے غدر کا خوف ہے
بس جب سہراب وہان پہونچا ماہیان طوفان کش حاکم دریائے سبز رنگ نے
سہراب کو غافل پاکر اسیر کرکے پاس سحران سیہ پوش اپنی بہن کے روانہ کیا وہ
اندرون دریائے سبز رنگ کے مسکن گزین تھی بس اُسی زمانہ مین لشکر اسلام
کنارے دریائے سبز رنگ کے آکر مقیم ہوا صنوبر شاہ و دیوانہ بھوت و بھبوت
نے اہل اسلام کی اطاعت کی جب سحران کو خبر ہوئی اُسنے حباب جادو اور
سہراب جادو کو قید سے رہا کرکے برائے مقابلہ صاحبقران روانہ کیا حباب تو
مارا گیا اور سہراب اسیر ہوا سہراب نے اہل اسلام کی اطاعت کی اور سحران
سے مل کر سب حالات سے اہل اسلام کو آگاہ کیا سحران کو نقرہ دیا جب سمندر شاہ
کو خبر ہوئی مقابلہ کی کہ سحران سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہے بس اپنے دوسرے
سپہ سالار آفتاب جادو کو برائے کمک سحران روانہ کیا بس عیاران لشکر اسلام
نے سہراب کی کمک سے اس پار آکر سحران کو بھی عیاری کرکے قتل کیا اور آفتاب
کو بھی اور ماہیان کو بھی قتل کیا دریا کو پٹا دیا بس اب لشکر اسلام کا عروج ہوا انھون
نے ادھر کو لشکر کشی کی بس تمام اپنے قبضہ مین کیا ہر ایک بادشاہ نے عاجز ہوکر اسکی
اطاعت کی اور یہ بھی سنئے یہ خوشی طرہ اُس پر یہ ہوا کہ دختر آفتاب جادو ہمشیرہ گلاب جادو

جوکہ اسوقت دربار مین موجود ہین براے اسیری عیاران لشکر اسلام گئین تھین وہ بھی واپس نہ آئین
اور شریک اہل اسلام ہوگئین وہ جو اسیر ہوگئین انھون نے جو اہل اسلام کو قوی دیکھا انکی خواہش
شہوانی نے زور کیا وہ ایک سردار پر عاشق ہوگئین اور مسلمان ہوئین اور شریک اہل اسلام ہوئین
بس ان سب نے یہ آفت یہان برپا کی غزالان نے تو عاشق ہوکر بس پھر جو مقابلہ ہوا اُس مین
اہل اسلام کی فتح ہوئی شملاق نے سب حال لشکر اسلام کے مقابلون کا بیان کیا اور کہا کہ اب
بادشاہ کا قصد ہے کہ براے مقابلہ لشکر کشی کرین چنانچہ تم سب کو طلب کیا ہے خدا پرست بہت
قوی ہین اور زبردست ہین اُن سب نے یہ حال سُنکے کہا کہ اُنکی کیا حقیقت ہے جب مقابلہ
ہوگا اُسوقت حال کھلیگا اِن غلامون کی جنگ کا حال بادشاہ ملاحظہ فرمائین کہ کیونکر اہل
اسلام کو قتل کرتے ہین جنکی تعریف وزیر صاحب کررہے ہین یہ سب ہم لوگون کے روبرو طفل
مکتب ہین آپ شوق سے لشکر کشی فرمائیے اور ہمارے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ فرمائیے
کیونکر ہم ان سب خدا پرستون کو قتل کرتے ہین یہ سُنکے سمندر شاہ بہت خوش ہوا اور جو
کچھ صدمہ تھا وہ برطرف ہوا مگر شملاق نے اس طور سے حال بیان کیا کہ سب کو ناگوار ہوا
خصوصاً سمندر شاہ کو تسیم کا حال بیان کرنا اُسکو بہت ناگوار ہوا اور گلاب کو غزالان
کی حالت کے بیان ہونے کے سے رنج ہوا مگر کیا کرے شملاق بہت بادشاہ کا مُنہ چڑھا ہوا
تھا بس جب یہ سب حال اُن سب نے کہا اور سمندر نے اُنکی تقریر سُنی بہت خوش ہوا اسی حالت
خوشی مین بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک برق چمکی اور سب کی آنکھین بند ہوگئین جب سب نے
آنکھین کھولکر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ زمرد کی پتلی سامنے تخت سمندر شاہ کے کھڑی ہے بس سمندر شاہ
نے کہا کہ جواب نامہ لائی اُسنے کہا کہ جی ہان یہ کہکر نامہ سمندر کے ہاتھ مین دیا سمندر شاہ نے نامہ
لے کر اُسکے ہاتھ سے صندوقچہ کھولا وہ پتلی چمک کر صندوقچہ کے اندر چلی گئی اُسکے سمندر شاہ
نے وہ نامہ دبیر کو دیا دبیر نے وہ نامہ پڑھا بس سمندر شاہ و اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ
ہوئے جب یہ سمندر شاہ کو معلوم ہوا کہ کنجور شاہ نے کمک کرنے سے انکار کیا اور وہ
نہ آئیگا اور نہ کسی کو براے کمک روانہ کرے گا بڑا صدمہ ہوا اور اہل دربار سے کہا کہ سُنا
تم نے کہ کنجور شاہ نے بھی انکار کیا بغیر مجھکو کیا پروا ہے کیا مین نے کوئی اُسکے بھروسہ پر حکومت
کی اور اسقدر ملکون پر قبضہ کیا ہے کیا کوئی کمک سے کنجور شاہ کے کیا ہے نہ معلوم وہ اپنے دل
مین سمجھا کیا کہ انکار کیا اس مہم کے بعد اُس سے بھی سمجھ لیا جائیگا اسکو بہت زور ہوگیا ہے
پرند طاؤس مین جو مقیم ہے اور خداوند نے ایک جو طلسم کا مالک کیا ہے اور کچھ تبرکات دیے ہین
اس پر غرور کرتا ہے لیکن اس معرکہ سے فرصت کرکے خداوند سے کنجور شاہ کی شکایت
کرونگا اور اس غرور کی سزا خداوند سے دلواؤنگا خیر یہ معلوم ہوگیا کہ اب اُدھر سے کمک
نہ آئیگی اب مجھکو صرف اشفاق شاہ کا اور حیران بادلہ پوش جادو کا انتظار ہے کہ وہ
آلین تو مین یہان سے لشکر کشی کرون مگر سمندر شاہ کو اس امر سے بہت افسوس ہے
کہ کنجور شاہ نے میری کمک نہین کی نہ کسی کو براے کمک روانہ کیا صاف انکار کیا
سمندر شاہ اس صدمہ مین بیٹھا ہوا تھا اور سب حاضر دربار تھے کہ یکایک دربان
سالار نے آکر عرض کیا کہ کچھ لوگ شہر اشفاقیہ کے آئے ہین اور فریاد کنان ہین سمندر شاہ

نے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو شہر اشفاقیہ کے لوگ آگے ہین جلدی اُنکو اندر بھیجدو کہ مین اُن سے حال دریافت کرون کیونکہ اشفاق شاہ تو اپنے ملک پر نہ تھا وہ احراقیہ پر تھا اور میرے نامہ کا جواب اُسنے تحریر کیا تھا کہ مین حاضر ہوتا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی دن پیامبر جادو بھی جواب نامہ اور عرضی اشفاق شاہ کی لے کر آیا تھا اور سمندر شاہ نے پڑھوا کر سُنی تھی بس سب آگاہ ہو چکے تھے کہ اشفاق شاہ لشکر لے کر آتا ہی اب جو یہ درگہ سالار نے آکر عرضی سمندر شاہ کو دی خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اشفاق شاہ تو ادھر کو روانہ ہوا اُدھر کسی نے اُسکے ملک پر لشکر کشی کر کے قبضہ کر لیا اور یہ لوگ وہان سے فرار کر کے میرے پاس بھاگ کر آئے ہین انکی حالت دریافت کرنا ضرور ہی بس درگہ سالار نے جا کر اُن مین سے چند لوگون کو جو کہ معزز تھے دربار مین بھیجا وہ لوگ دربار مین آئے اور مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اُن سب نے دربار کو آراستہ پایا اہل دربار نے ان سب کو دیکھا کہ بحال پریشان ہین بس بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیا تمھاری حالت ہی کچھ بیان تو کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم اشفاق شاہ کے ستائے تباہ کیے ہوئے ہین اُنھون نے ہم کو شہر سے شہر بدر کیا ہی آگاہ ہو جیکہ اشفاق شاہ مسلمان ہو گیا اور سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اشفاق شاہ لشکر لے کر براے کمک اہل اسلام روانہ ہوا ہی ہم سے یہ حال نہ دیکھا گیا کہ جہان ہمارے خداوند کی تصویر ہو وہ غارت ہو جائے اور اُس مقام پر مسجدین بنائی جائین اور صداے اللہ اکبر بلند ہو بس ہم وہان سے فرار کر کے چلے آئے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین سمندر شاہ نے کہا کہ یہ کیا بیان کرتے ہو اشفاق شاہ کی عرضی تو آج میرے پاس آئی ہی کہ مین لشکر لے کر حاضر خدمت ہوتا ہون اور تم یہ بیان کرتے ہو کہ وہ مسلمان ہو گیا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم آپ سے سچ عرض کرتے ہین اُسنے آپ کو دھوکا دیا ہی تاکہ مین لشکر اسلام مین پہونچ جاؤن بڑا غضب ہو گیا بس ان سب نے قسم کھا کر کہا تب سمندر شاہ کو یقین آیا بڑا صدمہ ہوا اور کہا کہ اشفاق نے بھی دغا کی خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا ان سب سے سمجھ لونگا بعد معرکہ اہل اسلام کے یہ کہکر ان سب کو رخصت کیا اور کہا کہ تم اسی ملک مین مقیم ہو اور مسکن گزین ہو وہ لوگ دربار سے باہر آئے اور مکان کرایہ کے لے کر مقیم ہوئے ابھی سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی اور اہل دربار سے کہہ رہا ہی کہ ان سب نے نمک حرامی پر کمر کسی ہی اور سرکشی اختیار کی ہی مین ان سب کو سزا دونگا مجھ سے انحراف کر کے کہان جائینگے مین لشکر اسلام کو غارت کرونگا جب یہ سب غارت ہو جائینگے اُسوقت ان سب کو اس نمک حرامی کا حال معلوم ہو گا ابھی تو خوشی خوشی مسلمان ہوئے ہین یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر جو کہ حیران باولہ پوش کے ہمراہ الیوانیہ پر گیا تھا اور حیران ہاتھ سے الیوان کے مارا گیا تھا اور لشکر شکست کھا کر بھاگا تھا بس اُسکے باقی ماندہ سردار بحالت خراب تباہ و برباد قطع راہ کر کے داخل شہر سمندریہ ہوئے اور وہ سب سردار جو کہ قتل ہونے سے بچے تھے اور مجروح تھے اسی حالت سے در دولت پر آئے اور درگہ سالار سے اجازت لے کر داخل دربار ہوئے سمندر شاہ نے اور سب اہل دربار نے اُنکو پہچانا بحالت تباہ و خراب و مجروح جو دیکھا تو دریافت

کیا کہ یہ کیا حال تمہارا ہے حیران بادلہ پوش جادو تمہارا افسر اعلی کہان ہے کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا
آفت آئی ہے جو سمندر شاہ نے کہا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے افسر حیران بادلہ پوش جادو
آپ سے رخصت ہوکر اور لشکر لے کر شہر الیوانیہ پر گئے بیرون شہر فرودکش ہوئے چونکہ وہ
یہ جانتے تھے کہ ایوان نہ طابی لشکر اسلام مین ہے بس اُسکی بہن کے نام نامہ نہایت تہدید
آمیز تحریر کیا وہان ایوان آچکی تھی اور سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اپنے عزیزون کو مسلمان
کر چکی تھی بس اُسنے جو نامہ کا مضمون سُنا بہت سخت جواب تحریر کیا اور لشکر لے کر برائے
مقابلہ بیرون شہر آئی مقابلہ ہوا ہمارا افسر یعنی حیران جادو ہاتھ سے ایوان کے مارا گیا ہم
نے لشکر ایوان سے شکست کھائی اور وہان سے بھاگے سب خیمے وغیرہ لشکر ایوان
نے لوٹ لیے یہ واقعہ گذرا ہم پر یہ آفت آئی یہ سننا تھا کہ ایک صدمہ عظیم سمندر شاہ کو
ہوا اُن لوگون کو حکم دیا کہ تم جا کر اپنا علاج کرو وہ سب دربار سے باہر آئے اور اپنے
مقام پر آئے جو کہ مجروح تھے وہ شفاخانہ کو گئے اُنکا علاج ہونے لگا ان سب کے جانے
کے بعد سمندر شاہ نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ جن جن لوگون کی امید تھی اُن سب
سے ناامیدی ہوگئی بس اب کس کی امید ہے کہ فلان آئے تو مین لشکر کشی کرون بس مین نے
وہی اُن لوگون کے بھروسہ پر یہ لشکر کشی کا قصد نہین کیا تھا ہمارا پیش خیمہ آج شہر
سے نکلے اور پرسون کل لشکر جو کہ ہمارا ہے وہ اور جو لشکر کہ ہمارے مددگارون کا ہے اور بیرون
شہر مقیم ہے آمادہ سفر ہو ہم پرسون یہان سے بر سر اہل اسلام برائے مقابلہ کوچ کرینگے یہ
حکم دے کر وزیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ
ہم نے آج پیش خیمہ روانہ کیا ہے بس ہمارے ہمراہ لشکر قریب تیس ۳۰ تینتالیس ۴۳ لاکھ کے ساحرو
وغیر ساحرون کا ہوگا ایسا مقام تجویز کرنا کہ پر آب وگیاہ ہو کسی امر کی تکلیف نہ ہو اور اس
امر کا خیال رہے کہ ایک طرف لشکر ساحرون کا اترے گا اور ایک سمت غیر ساحرون کا
بیچ مین میری بارگاہ ہوگی میدان وسیع برائے مقابلہ بھی رہے بس ان سب امرون کا
خیال رہے بس وزیر نے بموجب بیان سمندر شاہ حکم نامہ تحریر کرکے پیش کیا بس
سمندر شاہ نے ایک طائر سحر کے ہاتھ وہ حکم نامہ پاس گرداب شاہ کے روانہ کیا
وہ طائر نامہ لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوا یہان سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا
سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور وہ سردار و پہلوان جو کہ آج وارد ہوئے
تھے وہ اپنے لشکر مین آئے بس اُدھر گلاب جادو نے چھاونی مین آکر اور ایک لاکھ
اور پچاس ہزار غیر ساحرون کا لشکر انتخاب کرکے بہ سرگردگی مواج تیغ زن و طوفان
تیز جادو پیش خیمہ اور بارگاہین اور خیمہ و خزانہ اژدر ہائے آتشین پر بار کراکے طرف
لشکر اسلام کے بحکم سمندر شاہ روانہ کیا اور کل لشکر کو سامان جنگ سے درست
ہونے کا حکم دیا لشکر مین طیاری ہونے لگی اور سب سردار سامان جنگ کرنے لگے
اور بیرون شہر و بادشاہ اور وہ سردار جو صعوبت سفر اٹھا کر مقام دور دراز سے
برائے کمک لشکر لے کر آئے تھے سامان جنگ مین مصروف ہوئے بس انکو تو اس
حال مین چھوڑا جاتا ہے اور اب حال گرداب شاہ کا تحریر ہوتا ہے

اب تتمہ حال گرداب شاہ کا سماعت فرمایئے اور لشکر اسلام کا

بس راوی بیان کرتا ہو کہ یہان گرداب شاہ مقابل لشکر اسلام کے مع لشکر کے فروکش ہو اور جواب عرضی کا منتظر ہو کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہو کہ وہ طائر جو کہ اسکی عرضی لے کر گیا تھا آکر پہونچا گرداب شاہ وغیرہ بارگاہ مین تخت پر بیٹھے ہوئے تھے دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ اس طائر نے آکر جواب عرضی ہاتھ مین گرداب شاہ کے دیا گرداب شاہ نے پڑھا اور جواب نامہ سے آگاہ ہوا یہ جواب آیا تھا کہ جب تک ہم کوئی حکم تم کو نہ دین اُس وقت تک تم طبل جنگ بجوا نا مقابلہ کرنا یا تو مین خود آتا ہون یا کسی سردار کو لشکر لے کر برائے مقابلہ روانہ کرتا ہون اور بہت اچھی طرح سے لشکر کی حفاظت کرنا اور دوسرے حکم کے منتظر ہو یہ جواب پڑھکر وہ خاموش ہو رہے جاسوسان لشکر اسلام نے صاحبقران اور بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا وہان الطاف جادو کی دعوت ہو رہی ہو سب اُسکی مہمانداری مین مصروف ہین ہر ایک سردار کے یہان روز جشن ہوتا ہو اس جواب کو آئے ہوئے گرداب شاہ وغیرہ کے پاس کوئی دس دن گذرے تھے کہ ایک دن کا ذکر ہو کہ دربار آراستہ تھا گرداب شاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ طائر آکر سامنے بیٹھا اور بزبان انسانی گویا ہوا کہ مین نامہ لایا ہون سمندر شاہ کا یہ کہکر وہ نامہ گرداب شاہ کے ہاتھ مین دیا گرداب شاہ نے نامہ کو آنکھون سے لگایا لفافہ پر نامہ کے بوسہ دیا اور دبیر کو دیا کہ پڑھو بس دبیر نے پڑھا گرداب شاہ اور دیگر اہل دربار مضمون سے آگاہ ہوئے بس گرداب شاہ نے دبیر سے کہا کہ ہم سب کی طرف سے ایک عرضی تحریر کرو کہ ہم حکم سرکار سے آگاہ ہوئے بس جیسا حکم صادر ہوا ہو اُسیکے بموجب کاربند ہونگے دبیر نے تحریر کر دیا گرداب شاہ وغیرہ نے اُس پر اپنی مہر اور دستخط کر کے اس طائر کو دیا وہ طائر منقار مین دبا کر اڑ گیا بعد جانے طائر کے گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ آخر کو بادشاہ کو خود تکلیف کرنا پڑی برائے مقابلہ اہل اسلام یہ کہکر اسی وقت سوار ہو کر صحرا مین آئے اور لوہان کا صحرا برائے لشکر سمندر شاہ تجویز کیا جو کہ پر از آب و گیاہ تھا اور نہایت خوشگوار تھا بس جو پست و بلند زمین تھی سب بذریعہ سحر کے ہموار کی اور جو درخت تھے وہ سب قلم کیے میدان کو صاف کر دیا سمندر شاہ کے خیمون اور بارگاہون کی اور دیگر بادشاہون کے خیمون کی جگہ مقرر کی اور ایک سمت برائے لشکر غیر ساحران میدان صاف کیا اور ایک طرف برائے لشکر ساحران میدان درست کیا اور وسط مین جگہ برائے بارگاہ سمندر شاہ مقرر کی ایسا بندوبست کیا یہ لشکر جو کہ اترا ہوا ہو اُسی لشکر مین شامل ہو جائے بس یہ بندوبست کر کے بارگاہ مین آئے اور طائر سحر مقرر کیے کہ جب پیش خیمہ شاہی آئے تو ہمکو آگاہ کرنا راوی نے اس طور سے بیان کیا ہو کہ طوفان خیز جادو و مواج تیغ زن جو ایک لاکھ ساحرون اور پچاس ہزار غیر ساحرون سے پیش خیمہ لے کر روانہ ہوا تھا قطع راہ کر کے بیرون شہر آکر پہونچے اور طرف لشکر گرداب شاہ کے چلے بس یہان صبح کا وقت تھا کہ گرداب شاہ دربار مین تھا سب اہل دربار حاضر تھے کہ طائران سحر نے آکر خبر دی کہ اے بادشاہ آگاہ ہو کہ مواج تیغ زن اور طوفان خیز جادو مع ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے

پیش خیمہ بادشاہ کا اور خزانہ لے کر قریب لشکر آ پہونچے ہین بس یہ سنتا تھا کہ گرداب شاہ وغیرہ سب
سردارون اور لشکر کو لے کر برائے استقبال آیا اور استقبال کر کے اُس صحرا مین لایا کہ جو برائے قیام
لشکر مقرر کیا تھا بس سب خیمہ اور بارگاہین برپا کرائین ایک طرف یعنی طرف دست چپ کے
شاہان و پہلوانان غیر ساحرون کے لشکر کے افسرون کے خیمے و بارگاہین برپا کین اور دست راست
کی طرف لشکر ساحران کے بادشاہون اور افسرون کے خیمے و بارگاہین برپا کین گین وسط مین
خیمے و بارگاہین سمندر شاہ کی برپا ہوئین بازارین آراستہ ہوئین جھنڈے نصب کیے گئے بس
لشکر ساحران اپنی طرف اُترا اور غیر ساحران اپنی حد کی طرف بس یہ سب بندوبست کر کے گرداب شاہ
وغیرہ اپنے مقام پر آ گئے وہان لشکر اسلام مین دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ ہرکارون
کے جوڑی داخل بارگاہ ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنائے شاہی بجالائے اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم لشکر
کفار مین تھے کہ طائران سحر نے کفار کو خبر دی کہ دو ہزار سردار ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ سے
سمندر شاہ کا پیش خیمہ لیکر آئے ہین بس یہ سُنکے گرداب شاہ وغیرہ نے اُنکا استقبال کیا
اور روبروے لشکر حضور میدان لق و دق مین خیمے برپا کرائے اور بارگاہین سمندر شاہ کے ساتھ
لشکر غیر ساحران بھی ہے بس ایک طرف لشکر ساحران اترے گا اور ایک سمت غیر ساحران چنانچہ
ایسا ہی بندوبست ہے اور بیچ مین بارگاہ سمندر شاہ کی ہے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خوب
ہوا کہ خود سمندر شاہ برائے مقابلہ نکل آیا لشکر لے کر بس اب فیصلہ ہو جائے گا جس کو خدا دے
وہ لے فتح و شکست خدا کے اختیار مین ہے کہان تک انتظار کیا جائے خداوند کریم نے سن لی
کہ سمندر شاہ نے خود قصد مقابلہ کیا میرا خود قصد تھا کہ سمندر شاہ کو لکھون کہ خود آ کر مقابلہ
کرو اس سے کیا فائدہ کہ سردارون کو روانہ کر کے طول دیتے ہو فیصلہ ہو جائے میرے تحریر
کرنے کی نوبت نہ آئے وہ خود برائے مقابلہ نکل آیا خیر دیکھا جائے گا خدا ہے با بزرگ است
کوئی خوف نہین ہے بلکہ مجکو خود عجلت ہے کہ فیصلہ ہو جائے تو مین برائے فتح نہ طاق
روانہ ہون اور آئینہ اندام جادو کو قتل کر کے خدمت مین صاحبقران اول کے روانہ ہون
اور عبادت خدا مین مصروف ہون یہ فرما کر اور اُن ہرکارون کو خلعت دیکر رخصت کیا اور فرمایا
کہ لشکر کفار مین جاؤ یہ خبر دریافت کرو کہ سمندر شاہ کب آئے گا تا کہ ہم اُسکی آمد کا تماشہ
دیکھین بس وہ ہرکارے طرف لشکر کفار کے روانہ ہوئے اور داخل لشکر ہو کر اور صورت بدل
کر پھرنے لگے وہان صاحبقران اس انتظار مین ہین کہ ہرکارے آ کر خبر دین کہ سمندر شاہ
لشکر لے کر شہر سے نکلا اور ادھر کو آتا ہے تو مین سرحد لشکر پہ جا کر آمد لشکر کا تماشہ دیکھون
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب دو دن گذرے اور وہ دن آیا جو کہ سمندر شاہ نے لشکر
کے کوچ کے لیے مقرر کیا تھا بس سمندر شاہ سب اپنے ناموس سے مل کر برآمد ہوا
یہان کل سردار لشکر ساحر و غیر ساحر اور کل شاہان اطراف و افسران سپاہ و پہلوانان
جنگ آزما و ساحران غدار حاضر در دولت ہین سویرے سے اور کل لشکر ساحرون کا
اور غیر ساحرون کا طیار ہے سب اسباب اژدرہائے سحر پر بار ہو چکا ہے و خزانہ وغیرہ
و خیمے پہلے ہی روانہ ہو چکے تھے مگر پھر بھی خزانہ ہمراہ ہے اور بارگاہین و خیمہ مین غلہ بھی
اور دیگر ضروریات اور ہر قسم کا اسباب ہے ہر قسم کے لوگ ہمراہ ہین طلسمی بہت سے

ہمراہ ہین سامان مع خانہ و دیگر اسباب عیش ہمراہ ہی سب بار ہو چکا ہی جو لشکر ساحرون کا ہی اُسکے
علم اژدرون کے پشت پر نصب ہین اُنکے پھریرون پر تعریف خداوند تصویر کی تحریر ہی پھریرے
اُنکے کھل چلے ہین اور جو لشکر غیر ساحرونکا ہی اُسکے نشان ہاتھون پر ہین اُنکے بھی پھریرے کھلے
ہوئے ہین اُن پر بھی تعریف خداوند نہ طاق تحریر ہی اور سب جلوس سواری در دولت
پر موجود ہی غیر ساحرونکا لشکر ایک سمت پرا باندھے ہوئے کھڑا ہی اور ساحرون کا ایک سمت
غیر ساحر مرکبون پر اسلحہ لگائے ہوئے سوار ہین پیدل صف بستہ الگ کھڑے ہین ساحر
مرکب ہائے سحر پر اور دیگر سواری ہائے سحر پر مثل باز و ہنس و اژدر و طاؤس و تخت سحر
وغیرہ پر سوار ہین اور کوئی ابر طیار کر رہا ہی کہ اُس سے بارش ہو رہی ہی کوئی آگ برسا رہا
ہی کوئی سنگ کوئی چمن بناتا ہی کوئی اژدر ہر ایک اپنا کمال دکھا رہا ہی غیر ساحر کوئی
سیف کے ہاتھ نکال رہا ہی کوئی تلوار ہلا رہا ہی کوئی نیزہ کوئی مرکب کو کاوے پر ڈالے
ہوئے ہین کوئی گرز کو تھوا لئے ہوئے ہی بس یہان تو لشکر طیار ہی اور آمادہ سفر ہی لشکر
ساحران بین انتظار ہی کہ حکم ہو تو نفیر سحر کو دم دین اور غیر ساحران ہین کہ کوس سفری پر چوب
پڑے یہان تو یہ بندوبست ہی اُدھر بیرون شہر جو بادشاہ ساحر و غیر ساحر و پہلوان
لشکر لے کر برائے کمک آئے تھے خود تو اپنے لشکر کو برائے سفر درست و طیار
کرکے اور سب مال و اسباب بار کراکے ساحر ایک سمت اور غیر ساحرون کو ایک سمت
کھڑا کرکے در دولت پر آکر موجود ہوئے بس بیرون شہر بھی ہر ایک کا لشکر برائے سفر طیار ہی کہ یکایک سمندر شاہ محل
سے برآمد ہوا سب حاضرین دربار کا مجرا ہوا سمندر شاہ نے سملاق و امراق کیطرف دیکھکر اور اپنے سپہ سالار کیطرف
مخاطب ہوکر کہا کہ سب لشکر طیار ہی انھون نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہی صرف حکم کی دیر ہی اور حضور کے سوار ہونے
کی وزیرون نے عرض کیا کہ سب جلوس سواری در دولت پر موجود ہی بس یہ سنکے سمندر شاہ نے اپنے اُستاد
عشاق کیطرف دیکھا اور کہا کہ اُستاد کیا حکم ہوتا ہی عشاق گنبد نشین نے کہا کہ شوق سے سوار ہو اب کس امر کا
انتظار ہی بس سمندر شاہ نے ان شاہون سے اور پہلوانون سے پوچھا کہ آپ لوگون کا بھی
لشکر طیار ہی انھون نے جواب دیا کہ سب لشکر طیار ہین اب آپ کے تشریف لے
چلنے کی دیر ہی ادھر آپ شہر سے برآمد ہوئے وہ بھی ہمراہ ہو جائین گے یہ سنکے سمندر شاہ
نے حباب جادو کی طرف دیکھا اس ساحر کا نام حباب دریا ساز ہی اور اشارہ
کیا وہ حاضر خدمت ہوا بس اُسکو حکم دیا کہ تم یہان کی حکومت کرو میری طرف سے
کسی قسم کی بدانتظامی نہ ہونے پائے شہر مین کسب طور سے انتظام رکھنا ورنہ خرابی
ہوگی اور چند افسران سپاہ کو طلب کرکے کہا کہ پچاس ہزار ساحر و غیر ساحر ہین یہان
چھوڑے جاتا ہون بس تم لوگ سب مع اپنے لشکر کے حباب کی اطاعت سے باہر
نہ ہونا اور بجائے میرے خیال کرنا کسی قسم کی عدول حکمی نہ کرنا ورنہ سزا ملے گی یہ کہکر حباب
کو اپنے روبرو تخت پر بٹھایا اور اُسکے فرزند کو اُسکا نائب کیا کہ جسکا نام زورق جادو
تھا راوی یہ لکھتا ہی کہ یہ بندوبست کرکے سمندر شاہ نے کچھ اشارہ کیا طرف زمین
کے زمین شق ہوئی سب نے دیکھا کہ گلنار جادو و سحر جادو و سحاب جادو و لم و بہت
سے ساحر و جادوگر زمین سے پیدا ہوئے اور سب نے سمندر شاہ کو سلام کیا اور

عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے کہا کہ ہم اہل اسلام پر لشکر کشی کرتے ہین تم سب بھی ہمراہ چلو سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس اُسی وقت سے وہ بھی ہمراہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ سمندر شاہ ابھی سوار نہ ہوا تھا کہ ایک مرتبہ ہوائے گرم کا جھونکا آیا اور برق چمکی سب نے دیکھا کہ آتشبار جادو سامنے سمندر شاہ کے کھڑا ہے اسکا واقعہ یہ ہے کہ یہ سابق مین آیا تھا اسکا ذکر ہو چکا ہے اور یہان سے چلا گیا تھا بس اپنے ملک مین پہونچا اور وہان سے لشکر اپنا ہمراہ لیکر برائے کمک آیا کیونکہ اسکو سب واقعات معلوم تھے بس اپنے لشکر کو ہوا پر قائم کر کے خود سمندر شاہ کے پاس آیا یہ سمندر شاہ سے دبتا نہین ہے امتحان ہو چکا ہے دونون برابر رہے ہین بلکہ آتشبار جادو چرب رہا ہے یہ داستان تحریر ہو چکی ہے صرف ملاقات کے سبب سے برائے کمک آیا ہے بس اسنے یہان جو یہ سامان دیکھا سمندر شاہ سے بعد صاحب سلامت کے پوچھا کہ کیا قصد ہے یہ کیا سامان ہے سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین نے کئی سردار برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ کیے وہ مارے گئے یا اہل اسلام کے شریک ہو گئے بس مین نے عاجز ہو کر خود قصد کیا بس برائے مقابلہ اہل اسلام لشکر لیکر جاتا ہون آتشبار نے کہا کہ مین بھی خوب وقت پر پہونچا چلو مین بھی ہمراہ ہون سمندر شاہ خوش ہو گیا بس سردارون وغیرہ اور شاہون و ساحرون وغیر ساحرون کو ہمراہ لیکر بیرون دربار آیا اور سب افسر ساحر وغیر ساحر و دیگر ملازم و جلوس سواری موجود تھا سب نے سلام کیا سب کا مجرا ہوا بس سمندر شاہ نے مجر اسب کا لیکر اشارہ کیا کہ ایک تخت سحر پیدا ہوا اُسکے چارون گوشون پر چار شیر سحر ہوئے تھے اُنکے منہ سے شعلے نکل رہے تھے اور آنکھون سے موتی گرتے تھے پشتون پر اُنکے گلدستہ ہر رنگ کے پھول کے رکھے ہوئے تھے اُس سے خوشبو آرہی تھی اُس تخت پر وہ ہی میز رکھی ہوئی تھی اور وہی سب سامان صندوقچہ آئینہ جام حوض گلدستہ پارچہ سنگ و دیگر سامان سحر اس میز پر رکھا ہوا تھا اور ایک ابر اُس تخت پر سایہ فگن تھا کہ جس سے بارش مروارید و دیگر جواہر کی ہو رہی تھی اور سامنے تخت کے ایک سنگ سفید کی چٹان ہوا پر قائم تھی کہ جس پر فرش گلیم ہوا تھا اس پر پریان خود بخود پیدا ہوتین تھین اور ناچتی تھین اور غائب ہو جاتی تھین اس ابر سے صدائے ساز و نوا وغیرہ ہر قسم کی آرہی تھی اور سامنے تخت کے ایک تازہ چمن طیار تھا گویا وہ باغ روان تھا ادھر اُدھر تخت کے دو نہرین جاری تھین کہ جس کا پانی بہت شفاف تھا اُنمین ہر رنگ کی مچھلیان پڑی ہوئی تھین وہ بالائے آب شناوری کر رہین تھین ان کے منہ سے حباب پیدا ہوتے تھے اور بالائے تخت جاکر شق ہوتے تھے باہم لڑکر اور اُس سے پریان ظاہر ہوتی تھین اور وہ باہم ملکر ہوا پر ناچتی تھین یہ حال تو دہنی طرف کی نہر کے حبابون کا تھا اور بائین طرف کی نہر کی مچھلیون کے حباب جو ہوا پر جاتے تھے اور شق ہوتے تھے اُن سے پہلوان پیدا ہوتے تھے اور باہم کشتی لڑتے تھے۔

جب اس طور کا تخت سمندر شاہ نے سحر سے پیدا کیا بس بالائے تخت قدم رکھا قدم کا رکھنا تھا کہ ہزارون گھنٹے دنانے بس خود بخود بجنے لگے اور بارش گہر بہ کثرت ہونے لگی اور چارون طرف سے صدا آنے لگی کہ اے خداوند تصویر کی مگر کوئی نظر نہ آتا تھا اور صدا آتی

نغمہ و سرود آ رہی تھی بس اب لشکرون مین بھی یہ خبر پہونچی کہ بادشاہ سوار ہوا اسلامی دغی گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے سمندر شاہ نے سحر کیا کہ تخت بلند ہوا اور حکم دیا کہ جلوس سواری بڑھے اور سب کو حکم دیا سب سوار ہون لیس سب اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے ساحر اپنی سواریون پر اور غیر ساحر اپنی سواریون پر بس جب سب بادشاہ اور سب سردار سوار ہو چکے اور سب گرد تخت سمندر شاہ آ کر موجود ہوئے اُسوقت سمندر شاہ نے حکم دیا کہ آگے آگے سب کے وہ بادشاہ اپنا لشکر لے کر طرف قیام گاہ کے چلین کہ جو ساحر ہین اور براے کمک آئے ہین اور اُنکے بعد وہ بادشاہ اور پہلوان جو کہ غیر ساحر ہین اپنا لشکر لے کر روانہ ہون اُنکے ہمراہ لشکر ساحران کے نشان اُنکے بعد لشکر غیر ساحران کے نشان ہون اُسکے بعد اور سب جلوس سواری اُسکے بعد ہمارے ملازمین چوبدار و خاص بردار وغیرہ اور ہماری اردلی کے مرکب اور دیگر سواریان و لشکر اُسکے بعد ہمارا تخت ہوگا اور سب افسر و سردار ہونگے اور بادشاہ اُسکے بعد ہمارا کل لشکر ساحران و غیر ساحران ہو سواے پچاس ہزار لشکر کے کہ جو براے حفاظت شہر رہے گا یہ جو حکم دیا بس اُن بادشاہون اور پہلوانون و غیر ساحر نے اپنے اپنے لشکر کے افسرون کو طلب کر کے حکم دیا کہ تم فوراً جاؤ اور لشکر لیکر طرف اہل اسلام کے کوچ کرو یہ حکم دینا تھا کہ وہ لوگ ساحر و غیر ساحر بیرون شہر آ گئے یہان لشکر طیار رہتے تھے بس دس یا گیارہ بادشاہ ساحر براے کمک آئے اور اُنکا لشکر قریب دس لاکھ کے ہوگا اور سب ساحر تھے بس اُنکے افسر بموجب حکم ان بادشاہون کے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے ابر ہو سے ترشح ہوتا جاتا تھا گرد و غبار بیٹھتا جاتا تھا اور سڑک پٹتی جاتی تھی ساحر اپنی اپنی سواریون پر سوار تھے سحر کے کرشمہ دکھاتے جاتے تھے اس طریقہ سے یہ لشکر روانہ ہوئے اُنکے عقب اُن سردارون اور بادشاہون کا لشکر تھا کہ جو غیر ساحر تھے اُنکے لشکرون کے علم ہاتھون پر تھے آگے آگے سقہ چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے اُن کے بعد ہاتھی نشان کے تھے اور جلوس سواری تھا اُسکے بعد لشکر قریب دس لاکھ کے غیر ساحرون کا تھا یہ سب وہ تھے جو براے کمک آئے تھے اُنکا لشکر تھا اور سب زبردست پہلوان تھے اور چند بادشاہ تھے یہ لوگ تو اس طریقہ سے چلے جس طور سے حکم ملا تھا وہان شہر مین یہ بندوبست کیا گیا کہ آگے آگے ساحرون کے لشکر کے نشان اُن کے آگے ابر سے چھڑکاؤ ہوتا ہوا اُنکے عقب مین غیر ساحرون کے لشکر کے نشان سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے عقب مین تمام جلوس سواری جو شاہان عظیم کے ساتھ ہوتی ہزارون خاص بردار و چوبدار کئی ہزار رسالہ نشان شتری دمامے بجتے ہوئے نفیر سحر پھنکتی ہوئی ڈنکا ہوتا ہوا ہزارون مرکب باساز و یراق مرصع کار سائیس چوریان لیے ہوئے اُسکے بعد اور جلوس سواری بعد لشکر اردلی کا ساحرون کل بھی اور غیر ساحرون کا بعد اُسکے تخت سمندر شاہ کا اس کے تمام لشکر کے سردار اُس تخت کو گھیرے ہوئے اور سب بادشاہ اُسکے بعد دس بارہ لاکھ کا لشکر ساحران و غیر ساحران بعد لشکر کے اور سب سامان اس طریقہ سے سمندر شاہ کا لشکر شہر سے نکلا اُسدن تمام شہر مین ہل چل پڑی ہوئی تھی مگر راوی نے کہا ہے کہ ان سب واقعات کی دفتر سمندر شاہ کو خبر ہوئی تھی مگر وہ اپنے باغ

سے نہ آئی ایسی اُس دن سے خفا ہو گئی ہے کہ جس دن سمندر شاہ نے برائے صندوقچہ اُس پر بدعت کی تھی کہ پھر اُسنے صورت سمندر شاہ کی نہ دیکھی تھی سب نے بادشاہ کی سواری کا تماشہ دیکھا اور سب اہل شہر و حباب دریا ساز جادو مع اُس لشکر کے جو کہ برائے حفاظت رہا ہی شہر پناہ تک بادشاہ کو پہونچانے گئے تھے بس جب سواری مع لاؤ لشکر کے شہر سے نکل گئی سب واپس آئے حباب جادو بندوبست شہر میں مصروف ہوا سب اہل شہر اپنے اپنے گھر آئے ادھر سمندر شاہ بڑے تزک و حشم سے لشکر لیے ہوئے چلا جاتا ہے ڈنکا ہوتا ہوا علم کے پھریرے لہراتے ہوئے باجے جنگی بجتے ہوئے طنطنہ و ناقوس بھکتے ہوئے نقیب لقابیں کرتے ہوئے اسلحہ اہل لشکر کے ضو دیتے ہوئے اور لباس اُنکے چمکتے ہوئے اور اسی طور سے ساحروں کے اسلحہ اور لباس کی بہار سحر کی نیرنگ سازیاں دکھاتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ اُدھر طائران سحر نے گرداب شاہ وغیرہ اور مواج تیغ زن و طوفان خیز جادو کو خبر دی کہ لشکر بادشاہ کی آمد ہے ہرکارے بھی آکر حاضر ہوئے انھوں نے بھی یہی عرض کیا کہ بادشاہ کی سواری کی علامت معلوم ہوتی ہے بس یہ سننا تھا کہ وہ لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر اور اپنا اپنا لشکر ہمراہ لے کر صف آرا ہوئے ساحر ایک طرف وغیرہ ساحر ایک جانب طوفان خیز جادو بھی اپنا لشکر لے کر گرداب شاہ کے ہمراہ صف آرا ہوا یہ حال دیکھکر اور خبر دریافت کرکے ہرکارگان لشکر اسلام طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے وہاں صاحبقران و بادشاہ بارگاہ میں جلوہ فرما تھے سب سردار ساحر وغیرہ ساحر حاضر دربار تھے اور سب بادشاہ و عزیزان صاحبقران و عیاران لشکر مع خواجہ خضران بن عمر ثانی کے کہ ہرکاروں نے مجراگاہ میں سے آکر مجرا کیا دعا و ثنائے شاہی بجا لائے یہ شعر ورد زبان کیا

شعر
الٰہی بخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا +

یہ دعا کر کے کھڑے ہوئے خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو اُنھوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم غلام بموجب احکام شاہی لشکر کفار میں صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے کہ دیکھیں کب خبر آتی ہے کہ سمندر شاہ آتا ہے بس ابھی ابھی طائران سحر و ہرکاروں نے گرداب شاہ وغیرہ کو آکر خبر دی کہ آمد لشکر بادشاہ اور سواری جہان پناہ ہے یہ سنکے وہ سب لوگ ابھی ابھی سپاہ لے کر صف آرا ہوئے ہم یہ خبر پا کر حاضر ہوئے کہ آپ کو خبر کریں باقی خیریت ہے بس صاحبقران نے اُنکو انعام دے کر رخصت کیا اور فرمایا کہ جلد لشکر پر سامنے اُس مقام کے کہ جدھر سے لشکر آئے گا کرسیاں و دنگل آراستہ ہوں اور تخت شاہی ہم آمد لشکر کفار کا تماشہ دیکھیں گے اور جہان پناہ بھی بلاحظہ فرمائیں گے یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت سب بندوبست ہو گیا صرف زبان سے نکلنے کی دیر تھی کیا باعث تھی ایک خیمہ بہت وسیع برپا کیا گیا اُس میں کرسیاں و دنگل و تخت شاہی وغیرہ برپا کیا گیا سراپچہ اُسکے بلند کرادیے گئے کہ بالکل سامنا تھا بس صاحبقران سے جاکر عرض کیا صاحبقران و بادشاہ کل شاہزادے و سردار و ساحر ہمراہ بادشاہ و صاحبقران کے آکر اُس خیمہ میں بیٹھے الطاف جادو بہت خوش ہے اور اسکا خاطر بھی بہت کی جاتی ہے سب بیٹھے اور طرف صحرا کے دیکھ رہے ہیں کہ یکایک شہر سمندریہ کی طرف سے ایک ابھی ابھی

سب اہل اسلام نے بھی دیکھا اور گرداب شاہ وغیرہ نے یہ لوگ تو ادب سے کھڑے ہوگئے
کہ بادشاہ کی آمد ہے جب وہ ابر قریب آیا تو دیکھا اُس سے چھڑکاؤ ہوتا ہے اور خود سڑک بن جاتی ہے
اُسکے عقب نشان ہین لشکر ساحران کے بعد اُسکے جلوس سواری ہے اُسکے بعد لشکر ساحرون کا
بس وہ ابر بھی آکر ایک طرف قائم ہوا اور وہ نشان ہے اور وہ لشکر ہے ہرکاران گرداب شاہ
نے گرداب شاہ سے اور ہرکاران لشکر اسلام نے صاحبقران سے دریافت کرکے بیان
کیا کہ یہ لشکر ساحرون کا ہے تو وہ ساحر ہین کہ انکی بادشاہ برائے کمک سمندر شاہ لشکر لیکر آئے ہین
اور یہ لشکر وہ ہے کہ مدد سمندر شاہ کو طلبیدہ اُس کا آیا ہے اسکے بعد لشکر غیر ساحرون کا اور پہلوان
آئینگے جو کہ سمندر شاہ کے طلب کیے ہوئے ہین اسکے سمندر شاہ کا لشکر آئیگا ہرکارے
یہ بیان کر رہے تھے کہ گرد و غبار بلند ہوا جب وہ غبار شق ہوا سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے نظر
آئے وہ آکر ایک طرف قائم ہوئے حد یہ غیر ساحرون کا لشکر تھا اُنکے بعد ہزارون ہاتھیون
پر نشان آئینہ پیشانیون پر لگے ہوئے غرض کہ لشکر ساحرون کا بھی آکر ٹھہرا ہرکارون نے صاحبقران
سے عرض کیا کہ یہ سب لشکر برائے کمک آیا ہے اس مین بہت سے پہلوان ہین صاحبقران
وغیرہ نے دیکھ کر ان پہلوانون کی تعریف فرمائی کہ واقعی پہلوان لائق ہین اور زبردست معلوم
ہوتے ہین یہی ذکر تھا کہ ایک ابر زمردگون سمندریہ کی طرف سے بلند ہوا ہرکارے برائے خبر
دونون طرف روانہ کیے گئے اور فوراً حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب سمندر شاہ آتا ہے دیکھا کہ
زیر ابر ایک بہت وسیع سڑک بنتی جاتی ہے اور اُسی ابر سے اُس سڑک پر چھڑکا ہوتا جاتا ہے گرد
و غبار بیٹھتا جاتا ہے دونون طرف سڑک کے چمن بنتے جاتے ہین بس وہ ابر وسط مین آکر قائم ہوا
اُسکے نشان لشکر اژدرون کے پشت پر نمودار ہوئے سیاہ پھریرے تھے اُسکے بعد غبار
اُٹھا جب غبار شق ہوا سقے نظر آئے فیلان کوہ پیکر پر نشان لشکر ظاہر ہوئے وہ بھی آکر
ٹھہرے پھر تو جلوس سواری آنے لگا جب سب جلوس سواری آچکا اب سیاہ کے
غول کے غول ساحرون کے ہوا پر اور غیر ساحرون کے بالائے زین جنگی باجے بجتے ہوئے
ڈنکا بجتا ہوا شہنا نواز شہنا کو دم دیتے ہوئے گھنٹہ و ناقوس بجتے ہوئے نقیب باادب باش
کی صدا دیتے ہوئے ایک طرف آکر ادب سے کھڑے ہوئے دیکھا کہ سیکڑون بادشاہون و
سردارون و پہلوانون کے بیچ مین تخت سمندر شاہ کا اُسی ساز و سامان سے جو کہ اوپر
بشرح و بسط تحریر ہوچکا ہے اُس تخت پر سمندر شاہ بیٹھا ہوا بائین طرف سپہ سالار لشکر عجم
ساحران اور دہنی طرف سپہ سالار لشکر ساحران کا اور دونون وزیر عقب پشت مگس رانی
کرتے ہوئے برابر تخت سمندر شاہ کے ایک تخت طلائی پر غشاق استاد سمندر شاہ
بیٹھا ہوا عقب مین لشکر آکر پہونچا صاحبقران وغیرہ سمندر شاہ و غشاق وغیرہ کو پہچانتے
تھے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ ہوئی گرداب شاہ وغیرہ کا مجرا ہوا اسلامی وعجی بیان
جو لشکر صف آرا تھا اُس مین باجے جنگی بجے داخلہ کی توپین فیر ہوئین کل لشکر کے نشان
جلوہ گری مین آئے بس سمندر شاہ تخت اپنا اپنی بارگاہ کے قریب لایا تخت پر سے
اُترا داخل بارگاہ ہوا سب لشکر کو اُترنے اور ٹھہرنے کا حکم دیا بس ساحرون کا لشکر اپنے
مقام پر اُترا اور غیر ساحرون کا اپنے مقام پر اور خیمہ وغیرہ برپا ہوئے اب اس مقام پر لشکر

کفار بھی قریب چالیس لاکھ کے تھے ساحر و غیر ساحر ملا کر اور قریب دس ہزار کے پہلوان ہین جو کہ برائے مقابلہ اہل اسلام سمندر شاہ نے اطراف و جوانب سے طلب کیے ہین پس جب سب لشکر اُتر چکا اور سمندر شاہ داخل بارگاہ ہوا وہ تخت ایک طرف پہلو بارگاہ مین ہوا پر قائم ہو گیا مگر سب سامان اُسی طور سے ہے جب سب لشکر کمر کھول چکا اپنے اپنے بستر لگا چکا سردار اور افسر اور بادشاہ وغیرہ جو کہ ہمراہ آئے تھے وہ اور جو یہان قبل سے مقابلہ مین اترے ہوئے تھے وہ اور دیگر جو کہ پیش خیمہ لے کر آئے تھے وہ سب داخل بارگاہ ہوئے سمندر شاہ نے جلوس تخت پر کیا سب نے نذرین دین ارباب نشاط کو حکم ہوا انھون نے مبارکباد گائی انعام ملا یہ صحبت برخاست ہوئی سب حاضرین رخصت ہوئے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے ادھر بادشاہ اسلام نے بھی جب سمندر شاہ آچکا اور بارگاہ مین جا چکا اپنا دربار برخاست کیا یعنے اب دربار نہ کیا چند لشکر پر سے سب کو رخصت کر دیا خود خیمہ خاص مین داخل ہوئے جب وہ شب گذری یہان بادشاہ اسلام نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے اُدھر سمندر شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے پس سمندر شاہ نے حکم دیا کہ دبیر حاضر ہو شملاق و امراق نے عرض کیا کہ دبیر کی کیا ضرورت ہے جواب دیا کہ مین نامہ تحریر کرونگا بادشاہ اسلام و صاحبقران کو اور اپنے آنے سے آگاہ کرونگا اگر انھون نے میرے خوف کے سبب سے میری اطاعت کر لی تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوا کر مع سب نمک حرامون کے انکو تباہ کرونگا شملاق و امراق نے عرض کیا کہ نامہ روانہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ بارہا ایسا ہوا کہ جو کوئی سردار برائے مقابلہ آیا نامہ اُسنے روانہ کیا وہان سے جواب جنگ آیا پس کیا ضرور ہے کہ پھر نامہ روانہ کیا جائے اور یہ امر ضرور ہے کہ وہان سے جواب جنگ آئیگا بس ہماری تو یہ راے ہے کہ طبل جنگ بجوائیے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا سچ ہے مگر وہ جو کہ نامے سردارون نے روانہ کیے اور اُسکے بعد جنگ ہوئی تو اُسکا اثر ان تک رہا اور یہ لوگ اُن سردارون کی کیا اصل جانین کہ جن کو قتل کیا یا اسیر لیں اب مین آیا ہون مجھکو بھی لازم ہے کہ نامہ روانہ کرون میری اور بات ہے مین بادشاہ ہون وہ میرے ملازم تھے پس شملاق و امراق خاموش ہو رہے دبیر حاضر ہوا سمندر شاہ نے کہا کہ ہماری طرف سے ایک نامہ بنام صاحبقران تحریر کرو پس جو مضمون سمندر شاہ نے بتایا وہ دبیر نے تحریر کیا اور نامہ پیش کیا پس سمندر شاہ نے نامہ کو دیکھ کر اُس پر اپنی مہر کی دبیر نے لفافہ مین بند کیا پس سمندر شاہ نے ایک ساحر کہ نام اُسکا شرر ریز جادو تھا اور ایک غیر ساحر کہ نام اُسکا بران تیغ باز تھا ان دونون کو نامہ دے کر طرف اہل اسلام کے روانہ کیا یہ دونون کچھ سوار ہمراہ لے کر اور چند ساحر روانہ ہوئے طرف لشکر اسلام کے ادھر ہرکارون نے لشکر اسلام کے یہ حال دریافت کرکے بارگاہ مین حاضر ہو کر اور دعا و ثناے شاہی بجا لا کر صاحبقران کی خدمت مین عرض کیا کہ نامہ بر نامہ لے کر سمندر شاہ کی طرف سے آپ کی خدمت مین آتے ہین دو سردار ہین ایک ساحر و ایک غیر ساحر یہ جو صاحبقران نے ہرکارون کی زبانی سنا آراستگی دربار کا حکم دیا اور درگہ سالار سے فرمایا کہ

خبردار انکو آنے سے اندر بارگاہ کے منع نہ کرنا کوئی خبر کرنے کی حاجت نہین ہی آنے دینا بس یہان
تو یہ بندوبست ہی فوراً دربار آراستہ ہو گیا دنگل و کرسیون سے پیراستہ ہو گیا اور سب سامان ضروری
سے چنانچہ دو کرسیان چوبی روبرو تخت کے آراستہ کی گئین کہ جس پر وہ نامہ بر بٹھلائے جائین گے
یہان تو یہ سب سامان ہوا اُدھر وہ دونون اُس راہ کو طے کر کے کہ جو درمیان مین براے مقابلہ
چھوڑی گئی تھی لشکر اسلام مین پہونچے اتنا بڑا لشکر فرو کش پایا کہ لشکر سمندر شاہ جو کہ تیس لاکھ
ہی اسکے روبرو کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی دیکھا ہزارون بازارین آراستہ ہین بارگاہین لاکھون
برپا ہین خیمے اور ڈیرے استادہ ہین ہزارون سردارون و افسرون و امیرون و وزیرون و شاہون
کی ڈیوڑھیان ہین کہ جن پر پہرے چوکی سوارون کے مقرر ہین بازارون کے جھنڈے ہوا سے
لہرا رہے ہین نشان لشکر بلند ہین فوجین چارون طرف اتری ہوئی ہین سوار و پیدل خوش
خوش پھر رہے ہین عجب شان و شوکت کا لشکر ہی یہ سیر و تماشہ لشکر کا کرتے ہوئے دربارگاہ
پر پہونچے اور قصد کیا کہ اندر جائین پھر خیال آیا کہ شاید درگہ سالار منع کرے پہلے خبر کرالین تو پھر
جائین یہ دونون باہم صلاح کر کے طرف درگہ سالار کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ ہماری خبر
کر دیجیے کہ دو شخص نامہ لے کر سمندر شاہ کا آئے ہین اجازت کے خواستگار ہین درگہ
سالار نے اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ لوگون کے نام کیا ہین کہا کہ ہم مین سے ایک کا نام
شرر ریز جادو اور دوسرے کا نام ہبران تیغ باز ہی یہ سنکے درگہ سالار نے کہا کہ آپ دونون
صاحب شوق سے جائین آپ کی اجازت ہو چکی ہی کہ اگر نامہ بر آئین تو روکنا نہین بدون
اطلاع آنے دینا کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی بس مین تابع حکم ہون آپ لوگ جائین
اگر اور لوگ جو آپ کے ہمراہ ہین یہ اسی مقام پر قیام کرین انکی اجازت نہین ہی ہبران تیغ باز
نے کہا کہ ہم خود انکو نہین لے جائین گے آپ بیکار منع کرتے ہین ہم کو طریقہ دربار شاہون کا
معلوم ہی بس یہ دونون کا فرا پنے ہمراہیون کو وہان ٹھہرنے کا حکم دیکر اور پردہ اُٹھا کر اندر
بارگاہ کے سب جلوخانے طے کر کے آگے مختصر یہ کہ ہر ایک جلوخانہ دوسرے جلوخانہ سے
زیادہ آراستہ تھا انکے حواس یہ سامان دیکھ دیکھ کر پرواز کیے جاتے تھے یہان تک کہ یہ
بارگاہ مین پہونچے ایسا دربار آراستہ پایا کہ بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر زہے
بارگاہ وزہے گیر ودار ۔ تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار ۔ دیکھا کہ وسط بارگاہ مین تخت
آراستہ ہی اُس پر بادشاہ جلوہ فرما ہین اور بہت سے نیم تختون پر اور بہت سے بادشاہ
بیٹھے ہوے ہین نیچے صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہین ساحران نامی و سرداران گرامی کرسیون
پر اور دنگلون پر بیٹھے ہین ہزارون بلکہ لاکھون ہین اُن مین ہر ایک ایسا تیغ وقت کا رستم
عصر ہی خنجر و تیغ لیے ہوے بیٹھے ہوے جھوم رہے ہین خود سرون پر کج رکھے ہوئے ہین
سلاح و ہتھیار سجے ہوے آراستہ ہین یہ دیکھ کر انکے طائر حواس نے قفس دماغ سے پرواز کیا
حیران ہو کر رہ گئے سکتے کا عالم طاری ہو گیا مگر ہوشیار اور با تہذیب اپنے کو سنبھال کر ہمراہ عرض بیگی کے
سرِ دربار آئے اُس نے پہلے بادشاہ کو بتایا پھر صاحبقران کو ان دونون نے سلام کیا اور
مودب کھڑے ہوے اشارہ ہوا کہ کرسیون پر جو کہ روبرو تخت کے آراستہ ہین بیٹھ
جاؤ سلام کر کے بیٹھ گئے ساقی کو حکم ہوا کہ جام شراب دو ساقی نے جام لبریز کر کے دونون کو

دیے دونون نے سلام کرکے جام لیے اور پی گئے بس جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا شمر رمز جادو پکارا منم نامہ دار و منم نامہ دار صاحبقران نے اُسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کس کا نامہ لائے ہو کہا کہ سمندر شاہ کا فرمایا کہ لاؤ بس اُسنے نامہ جھولی سے نکال کر صاحبقران کے ہاتھ مین دیا صاحبقران نے نامہ ہاتھ سے لے کر دبیر کو دیا بس دبیر نے وہ نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا پہلے تعریف خداوند طاق یعنی خداوند تصویر کی تحریر تھی اُسکے بعد صفت و ثنا خود سمندر شاہ کی تھی اُسکے بعد یہ چند سطرین مہمل تھین اُنکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ ای بادشاہ لشکر اسلام و صاحبقران و ای سرداران اسلام و افسران لشکر خداپرستان و ای اہل اسلام و مسلمانان ناکام آگاہ ہو خصوصاً بادشاہ و صاحبقران بگوش و ہوش اس نامہ کو سنین اور پنبۂ غفلت کانون سے دور کرین اور حجاب غفلت کو آنکھون پر سے دور کرکے اس مضمون نامہ کو خود دیکھین اور اس پر عمل کرین ورنہ انجام بد ہے سوائے خرابی کے نیکی کی امید نہین ہے آیندہ اُنکو اختیار ہے بس معلوم ہو کہ آج تک تو مین نے یہ خیال کیا کہ تم لوگ یہان سے چلے جاؤگے اور مین کیا ایسے لوگون پر لشکر کشی کرون کہ جنکو مین پشہ سے بھی کم خیال کرتا ہون ایک جنبش لب مین انکا خاتمہ ہے بس یہ خیال کرکے لشکر کشی نہ کی تم لوگون نے یہ خیال کیا کہ ہم نے سمندر کو دبالیا اور سرکشی پر کمر کسی تم نے سحران کو عیاری کرکے اور آفتاب کو اور ماہیان کو قتل کیا مین نے خیال کیا کہ ہوگا وہ مارے گئے تو مارے گئے یہ لوگ واقف نہ تھے دوسری حرکت یہ ہوئی کہ تم نے میرے خراج گذارون کو اغوا کرکے بعد چند نمک حرامون کے جو کہ تمھارے شریک ہوگئے ہین جن کے اغوا سے تم لوگ ادھر آگئے ہو اپنا شریک کیا اور لشکر لے کر سمندر پر آگئے ہین مین نے اسی خیال سے کہ یہ غیر ساحر ہین انسے کیا مقابلہ کرون اور ساحر بھی انکے ہمراہ ہین وہ کیا لیاقت رکھتے ہین چند میرے ملازم ہین جو کہ نمک حرام ہوگئے ہین باقی اور ہین انکا مار لینا کیا بات ہے میری یہ لیاقت نہین ہے کہ مین مقابلہ کو ایسون کے جاؤن بس سردار ساحر و غیر ساحر روانہ کیے جو کہ زبردست ساحر ہوا اُسکو تمھارے لشکر کے عیارون نے عیاری کرکے یا کو قتل کیا یا کچھ ایسا تعلیم کیا کہ اُسنے نمک حرامی پر کمر کسی اور تمھارا شریک ہوا میری اطاعت سے انحراف کیا چنانچہ آفاق شاہ وغیرہ نے ایسا ہی کیا ابھی کل کا ذکر ہے کہ ایوان کو اس نافرمانی کے جرم مین مین نے قتل کرنا چاہا تمھارا عیار رہا کرکے لے گیا الطاف جادو خود بخود مجھ سے منحرف ہو کر چلا آیا تمھارے پاس بس اسی مین خیریت ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ مین تم پر رحم کھاتا ہون کہ کیا تم کو ہلاک کرون اور اسی میرے رحم نے تم کو اسقدر منہ زور کیا کہ تم لوگون نے باعلان میرے مقابلہ کو آئے مین نے اسکی فکر پہلے نہ کی کہ اب اسقدر زحمت کرنا پڑی کاش مین خود تمھارے مقابلہ کو چلا آتا اور تم کو غارت کرتا تو کیون اسقدر صدمات اُٹھاتا خیر اب بھی کچھ نہین بگڑا ہے کو مین اسی خیال سے آیا ہون کہ تم کو تمھارے ان کردارون کی سزا دون مگر پھر ترس آگیا آگاہ کرتا ہون کہ تم یہان سے چلے جاؤ اور جسقدر میرے ملازم و باج دار تمھارے شریک ہوئے ہین اُنکو میرے حوالہ کرو تا کہ مین اُنکو اس حرکت ناشایستہ کی سزا دون کیونکہ وہ میرے مجرم ہین اگر اسکے خلاف کروگے یاد رکھو کہ میرے ہاتھ سے امان نہ پاؤگے مرغان ہوا و ماہیان دریا کو تمھارے حال پر رحم آئے گا اور مجکو نہ رحم آئے گا بس مین نے یہ نامہ تحریر

کیا اب یہی امر تمھارے حق مین بہتر ہی کہ تم یہان سے چلے جاؤ مین تم پر اسقدر اور رعایت کرتا ہون کہ جو ملک میرے تم نے اپنے قبضے مین کر لیے ہین وہ بھی مین نے تم کو دے دیے مین اُنکا بھی خواہان نہین ہون بس اگر یہ امر تم قبول کروگے اور اسی سرکشی پر آمادہ رہوگے تو یاد رکھو کہ ایک شخص بھی یہان سے زندہ مرجائے گا اول تو مین ساحر زبردست ہون اور لاکھون ساحر میرے ہمراہ ہین تم چند ساحر جو کہ تمھارے ہمراہ ہین اُنکی کیا حقیقت ہی یہ سب طفل مکتب ہین ان مین چند تو ایسے ہین جو کہ میرے ملازم تھے اور جو کہ تمھارے ہمراہ آگئے ہین وہ کیا ہین مین اُنکو بھی لڑکیون سے بدتر جانتا ہون دوسرے میرے ہمراہ لشکر غیر ساحرون کا اور پہلوانون کا بھی ہی کہ جن مین ایک ایک اپنے وقت کا فیل مست اور دیو زبردست ہی دیو کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہی ایک ضرب مشت مین اُسکا کام کرتا ہی بس اُنکے ہاتھ سے امان پانی دشوار ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی مین نے آگاہ کر دیا زیادہ کیا تحریر کرون اس لشکر کثیر سے سر بر ہونا محال ہی یہ بالکل خام خیال ہی مین مثل اُن سردارون کے نہین ہون جو کہ اکثر میرے حکم سے مقابلہ کو آئے اور شکست کھا کر اسیر ہوئے یا قتل یا عیاری کے سبب سے تمھارے شریک ہوئے بس مین ابھی تک رحم کرتا ہون اگر غصہ آگیا تو خرابی ہوئی اور کچھ تم کو حاصل نہ ہوگا سوائے جان جانے کے ایک زندہ نہ بچے گا بس تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین نے سمجھا دیا بموجب شعر مثنوی: انچہ حق بود گفتم تمام * تو دانی دگر بعد ازین والسلام * یہ جو مضمون نامہ صاحبقران نے سُنا بہت غصہ آیا دبیر سے فرمایا کہ ہماری طرف سے پہلے تعریف خدا لکھو اُسکے بعد مذمت اور رند ہونے کی اور لکھو کہ ہزار ہزار لاکھ لاکھ لعنت خداوند تصویر پر اور اُسکے پرستارون پر بس اس مہمل تحریر کا یہ جواب ہی کہ تو کیا ہم پر رحم کھائے گا او غلام بچے شری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہم پر رحم کھائے اور تیرا لشکر میرا کیا بنا لے گا سب میری شمشیر کے شکار ہونگے اور لقمہ دہان اجل ہونگے کیا ساحر و کیا غیر ساحر دیکھ تو سہی کہ مین تجھکو مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا اور تیرا گوشت و استخوان زاغ و زغن کھائینگے اور تیرے ہمراہیون کا کیون اسقدر غرور کرتا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کر دین اسلام کو قبول کر اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان ورنہ اسکی سزا پائے گا ضرور میرے ہاتھ سے مارا جائے گا اگر تیرے لشکر کے پہلوان مثل فیل مست کے زبردست ہین اور دیو سے ہم پلہ ہین تو ہم فیل کش و دیو کش ہین اگر وہ دیو کو ایک مشت ضرب سے ہلاک کرتے ہین تو ہمارے خاندان کے طفل عالم شیر خواری مین دیو کو پشہ سے بدتر جانتے ہین جوانون کا کیا ذکر ہی بس اگر زندگی چاہتا ہی تو غاشیہ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھ کر حاضر خدمت ہو اور قدمبوسی حاصل کر ورنہ اپنی موت کا امیدوار ہو یہ تو بخوبی ہم کو ثابت ہوگیا کہ تیری قضا اب آگئی ہی جو تو لشکر لے کر ہمارے مقابلہ کو آیا ابھی تک قضا نہ تھی جو نہین آیا تھا جس کی قضا آئی تھی جس کے مقدر مین ظلمت سے نکلنا تھا اور نور اسلام سے مشرف ہونا تھا وہ مقابلہ کو آیا یا تو مارا گیا یا مشرف باسلام ہوا یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ اسی مین خیریت ہی کہ تم لشکر لے کر یہان سے چلے جاؤ اور وہ جو کہ ہمارے ملازم تمھارے شریک ہوگئے ہین اُنکو ہمارے حوالہ کر دو تاکہ اُنکو سزا دون بس اُسکا یہ جواب ہی کہ تو اُنکا تو اب ایک موئے تن نہ پائے گا جب تک وہ کافر تھے اور تمھارے شریک تھے اُس حالت مین تجھکو اختیار تھا اگر اُس حالت مین وہ ہمارے دامن مین آگرے ناگاہ

لیتے تو ہم ضرور اُنکی کمک کرتے اور ہرگز نہ دیتے مگر اب کہ جب وہ ہمارے شریک ہوگئے اور ہمارے
دینی بھائی ہوگئے تو ہم تیرے حوالہ کریں یہ بالکل امر محال ہے بس اگر اطاعت کرنا ہے تو اطاعت
کرو ورنہ آمادہ جنگ ہو اب ایسی مہمل تحریر ہم کو نہ لکھنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی آیندہ تم کو اختیار
ہے تمھارے اس نامہ کا جواب جنگ ہے اور اب جو ایسی تحریر کروگے تو تم کو زبان تیغ سے جواب
دیا جائے گا تم ہم کو کیا سمجھاؤ گے بلکہ ہم تم کو نصیحت کرتے ہیں کہ تم اطاعت کرو اور مذہب اسلام
اختیار کرو زیادہ کیا لکھا جائے بس یہ جواب لکھوا کر اُن نامہ بروں کو دیا اور اُن سے زبانی فرمایا کہ
سمندر سے کہدینا کہ کیوں شامت آئی ہے کیوں قضا سر پر کھیل رہی ہے کیوں اجل دامن گیر ہوئی
ہے بس خیریت اسی میں ہے کہ میرے پاس حاضر ہو کر دین اسلام اختیار کرو ورنہ مقابلہ پر آمادہ
ہو مجھکو کچھ خوف نہیں ہے میں لشکر و سپاہ سے ڈرتا نہیں ہوں انھوں نے عرض کیا ہم ضرور
آپ کا پیام بادشاہ سے عرض کر دینگے پہلے اُنکا قصد ہوا تھا جب کہ صاحبقران نے اُنکو بہت
سخت و سست کہا تھا مگر کچھ خیال دل میں کر گئے اور باہم اشارہ کر کے خاموش ہو گئے
نہیں تو قصد ہوا تھا کہ جواب دیں مگر یہ خوف ہوا کہ یہاں ہزاروں ساحر ہیں اور ہزاروں
پہلوان ہیں ہم دو ہیں کیا کرینگے ہلاک ہونگے یا اسیر بس یہ جو خیال کیا تو کچھ جواب نہ دیا
خاموش ہو رہے اور جواب نامہ لے کر اور صاحبقران و بادشاہ کو سلام کر کے چلے
کہ بادشاہ و صاحبقران نے حکم دیا کہ ان دونوں کو خلعت سے سرفراز کرو بس اُن کو
سرکار صاحبقران سے خلعت عنایت ہوئے وہ خلعت سے مخلع ہو کر صاحبقران
وغیرہ کو سلام کر کے بیرون بارگاہ آئے اور اپنے ہمراہیوں کو ہمراہ لے کر طرف اپنے لشکر
کے روانہ ہوئے یہاں بعد جانے نامہ بروں کے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب
بہت جلد فیصلہ ہو جائے گا یہ فرما کر صاحبقران خاموش ہو رہے اور گفتگو ہونے
لگی یہاں لشکر کفار میں سمندر شاہ بارگاہ میں بیٹھا ہوا ہے اور منتظر نامہ بروں کا ہے کہ
وہ نامہ بر راہ طے کر کے اپنے لشکر میں آئے اور اپنے بادشاہ کی بارگاہ میں آ کے
اور سلام کیا سمندر شاہ نے دریافت کیا کہ جواب نامہ لائے کیا کیفیت دیکھی انھوں نے
سب حالت بارگاہ صاحبقران کی بیان کی اور جو پیام زبانی صاحبقران نے دیا تھا
بیان کیا اور جواب نامہ دیا سمندر شاہ نے جو اُنکی زبانی سُنا کہ صاحبقران نے بہت
سخت و سست کہا اور بہت کچھ جواب نامہ میں سخت کلمات تحریر ہیں اور کہا ہے کہ
آمادہ جنگ ہو اور یہی مضمون نامہ میں ہے بہت برہم ہوا دبیر سے کہا کہ نامہ لے کر پڑھو
تو سہی بس دبیر نے نامہ پڑھا جواب نامہ کا سننا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ
کو توڑ کر پار گذر گیا غیظ و غضب طاری ہوا اُس ناری کا چہرہ مثل آتش افروختہ کے
لعل ہو گیا منھ سے شعلے نکلنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس ناری کا تمام جسم آتش دوزخ
سے بنا ہوا ہے اُسی حالت غیظ میں حکم دیا کہ بجے طبل جنگ سملاق و اکراق نے اور
افروختہ نے کہا کہ ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ نامہ نہ روانہ فرمائیے وہ لوگ اس لائق
نہیں ہیں کہ اُنکو پند و نصیحت کی جائے یا اُن پر رحم کیا جائے آپ نے نہ سماعت فرمایا
ان کلمات کے سننے کی آپ کو خواہش تھی وہ سن لیجیے انجام وہ ہے جو کہ ہم نے عرض کیا

تھا ان باتون سے سمندر اور زیادہ جوش وخروش مین آیا دریاے غیظ وغضب کو ترقی ہوئی طوفان
غصہ کی طغیانی ہوئی مثل موجون کے پیچ وتاب کھانے لگا ہمہ تن آب غیظ مین غرق ہو گیا
بس حکم دیا کہ ابھی ابھی لشکر مین طبل جنگ بجے کل مین ان خدا پرستون کو ضرور مقابلہ کرکے
غارت کرونگا یہ لوگ بہت مغرور معلوم ہوتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ لشکر مین یہ خبر پہونچی
چوبدارون نے افسرون کے پاس پہونچائی اسی وقت لشکر ساحران مین نفیر سحر بجائی گئی اور
کوس حربی پر چوب پڑی اور لشکر غیر ساحران مین نقارہ رزمی نوازش مین آیا لشکر کفار مین
کوس جنگ گرگرایا کہ زمین ہل گئی ایک تہلکہ پڑ گیا ساحر وغیر ساحر اور کل لشکر کفار کو معلوم
ہوا کہ طبل جنگ بجا ہے کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا بس اسی وقت سے ساحر تو اپنا سحر
جگانے لگے اور اپنے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے اور غیر ساحر اپنے سلحہ و
سنجوگ کی درستی مین مصروف ہوئے یہان لشکر مین تو سامان جنگ ہونے لگا وہان
جب سمندر شاہ کو معلوم ہوا کہ طبل جنگ بج چکا ہے یہ کہکر دربار برخاست کیا کہ دیکھین
کل اہل اسلام کیونکر مقابلہ کرتے ہین ضرور قضا ہے ان سب کی بس دربار برخاست کیا سب
سردار اپنے اپنے مقام پر آئے ساحر سحر سازی مین مصروف ہوئے غیر ساحر اسلحہ کی درستی
مین یہان تو کفار مین سامان جنگ ہو رہا ہے وہان صاحبقران دربار مین تشریف فرما
ہین کہ یکایک نقارہ کے بجنے کی صدا کان مین پہونچی بادشاہ سے فرمایا کہ سماعت فرمایئے
سمندر شاہ نے جواب کے دیکھتے ہی طبل جنگ معلوم ہوتا ہے کہ بجوا دیا صدا نقارہ کے
بجنے کی آرہی ہے بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ بجا ارشاد ہوا بس صاحبقران نے خواجہ
سے فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرو کہ وہ جاکر خبر تو لائین کیا لشکر کفار مین کوس حربی بجا ہے
یہ اسکی صدا ہے یا اور کسی قسم کی خوشی سے نقارہ بجایا گیا ہے خواجہ نے عرض کیا کہ بہت
خوب اور چند ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا جاؤ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کفار مین کیسا
نقارہ بجا ہے وہ ہرکارے یہ سنکے سلام بجا لائے اور قصد کیا کہ روانہ ہون کہ یکایک
ایک جوڑی ہرکارون کی پسینہ مین غرق گرد آلودہ آکر حاضر دربار ہوئی ہاتھ اٹھا کر
دعا وثنا بجا لائے اور عرض کیا کہ ہم نامہ برون کے ہمراہ لشکر کفار مین گئے اور بارگاہ
مین پہونچے کہ نامہ برون نے جاکر زبانی پیام بھی دیا اور نامہ بھی بس سمندر شاہ نے زبانی
پیام سنکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر فوراً حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اُس وقت اُس
نار ہی کو ایسا غصہ تھا کہ تمام منہ سے شعلہ نکل رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کندۂ جہنم
ہے یہ حکم دینا تھا اُسی وقت لشکر ساحران وغیر ساحران مین بموجب حکم سمندر شاہ
طبل جنگ بجے اور اہل لشکر کو معلوم ہوا وہ سامان جنگ مین مصروف ہوئے بس اُس
کافر خاصر کا یہ قصد ہے کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار کو اپنا جزر ومد دکھائے بس
جب طبل جنگ بجا اُسنے دربار برخاست کیا ہم جان نثار ادھر کو روانہ ہوئے کہ حضور
کو اس حال سے آگاہ کرین باقی خیریت ہے یہ سننا تھا کہ صاحبقران نے فرمایا خواجہ
سے کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبہ تائید سبحانی طبل جنگ بجے اگر مین نے
کل میدان جنگ مین جاکر اسی سمندر شاہ کا سارا جوش وخروش نہ مٹایا اور اسکو شل

پانی کے نہ پیا یا تو کچھ کام نہ کیا یہ بھلا ہم کو کیا اپنا جوش دکھائے گا اگر وہ سمندر رشاہ ہے تو مین بھی
وہ طوفان ہون کہ ایک ہی مرتبہ مین سارا جوش مٹا دونگا اور اسکی کشتی حیات دریاے اجل
مین غرق کرونگا یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہے یہ حکم دیتا تھا کہ خواجہ فوراً اپنی کرسی پر سے
اُٹھے اور بیرون بارگاہ آئے اور طرف نقار خانہ کے چلے اُدھر نقارچیون اور داروغہ نقار خانہ
کو بھی خبر ہوگئی کہ خواجہ تشریف لائے ہین طبل جنگ بجنے کا صاحبقران نے حکم دیا ہے کل
سمندر رشاہ کے لشکر سے مقابلہ ہوگا وہان طبل جنگ بج چکا ہے بس نقارچیون نے نقارون
کو درست کیا داروغہ نقار خانہ نذر لے کر کھڑا ہوا اگر خواجہ آکر پہونچے اوسنے نذر پیش کی
پہلے انکار کیا مگر اس طور سے کہ اُس پر یہ ثابت نہ ہو کہ انکا قصد نہین ہے بس جب اوسنے
اصرار کیا یہ کہکر نذر قبول کی کہ بھئی تم تو پریشان کرتے ہو بیکار زیر بار ہوتے ہو انھون نے عرض
کیا کہ یہ سب آپ کا تصدق ہے بس خواجہ وہان سے نقارہ کے قریب آئے نقارچی
نے طبل اسکندری پر سے غاشیہ اٹھایا خواجہ نے پیترہ بدل کر ایک چوب نقارہ
پر لگائی ایسی صدا پیدا ہوئی کہ گوش گردون کر ہوگئے جانور صحراے پریشان ہو ہو کر طرف
اپنے آشیانون کے بھاگنے لگے طائران سحر درختون پر سے اڑکر مثل غبار کے پریشان ہو گئے
مردے زیر زمین دہل گئے اہل دنیا یہ سمجھے کہ صور قیامت پھونک دیا گیا تمام زمین معرکہ
ہل گئی بعض بعض خیمے کفار کے اکھڑ کر گر پڑے ایسی صدا تھی کہ چونسٹھ کوس تک جاتی تھی
خواجہ تو چوب لگا کر زیر نقار خانہ کود پڑے اُدھر نقارہ کی صدا بلند ہوئی سب لشکر
اسلام کے اہل لشکر ساحر و غیر ساحر کو خبر ہوئی کہ طبل جنگ بجا ہے کل کفار سے مقابلہ
ہوگا سب خوش ہوئے کہ بہت دل گھبراتا تھا اور بہت دنون سے ہاتھون مین درد
تھا اور یہی دل چاہا کرتا تھا کہ کہین تلوار چلے خیر خداوند کریم نے وہ دن دکھایا کہ مقابلہ
کا دن آیا طبل جنگ بجا اب کل ہاتھون کا درد جاتا رہے گا کچھ تو دل بہلے گا اہل لشکر مین
تو یہ تقریر ہونے لگی باہم اور سامان جنگ مین مصروف ہوگئے اُدھر صاحبقران و
بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آگئے درستی اسلحہ مین
مشغول ہوئے بس وہ دن تمام ہوا رات آئی باہم دونون لشکرون کے ساحرون و غیر
ساحرون مین تقریر تھی کہ دیکھیے کل کیا ہوتا ہے کس کی فتح ہوتی ہے اور کس کی شکست
کون کون دریاے خون مین غرق ہوتا ہے اور کون گل زخم تن پر کھاتا ہے دیکھین کل کون
عروس مرگ سے ہمکنار ہوتا ہے اور کون زندہ رہتا ہے دیکھین کس کا ہاتھ بڑھ کر پڑتا ہے
اور کون پیچھے ہٹ جاتا ہے یہ تو دونون طرف کے غیر ساحرون مین تقریر تھی مگر جو کہ مشتاق جنگ
اور بہادر تھے اور جو کہ بزدل تھے وہ اس فکر مین تھے کہ تاریکی ہو جائے تو لشکر سے نکل
جائین جب ظفر ہوگی پھر آئین گے کوئی ہماری جان بیکار نہین ہے کہ ہم لڑکر جان دین
بس نامرد اور بزدل لشکرون سے نکل گئے تھے اور بہادر و جوانمرد خوش خوش سامان
جنگ مین مصروف تھے چہرہ جوش شجاعت سے لعل تھے یہ تو غیر ساحرون کی حالت
تھی ساحر دونون طرف کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تسخیر جگا رہے تھے اونکے
گوگل گندھک کے جلنے کی خوشبو آرہی تھی دھوان بلند تھا ساحرون مین یہ باہم

تقریر ہوتی تھی کہ دیکھین کل کون سحر کرتا ہے کہ کفار کا خاتمہ ہو اسی طور سے کفارون مین ذکر تھا کہ کل کون اہل اسلام کا خاتمہ سحر کرکے کرتا ہے دیکھین کون نئے سحر دکھاتا ہے بس یہی باتین دونون کے لشکرون مین ہو رہی ہین جو کہ بہادر تھے وہ سامان جنگ درست کرکے ایک دوسرے کی ملاقات کو گئے وہان بیٹھے ہوئے جنگ و پیکار کی باتین کر رہے ہین اور خوش ہین گھڑی گھڑی خیمون سے باہر نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے ہین کہ آثار سحر فلک پر ہویدا ہوئے یا نہین ستارے سحری چمکا یا نہین نسیم سحری کے جھونکے چلے دامنون کو ہوا کی خبر کرتے ہین کہ اگر نسیم سحری کے جھونکے چل رہے ہوئے تو انکو حرکت ہوگی جب کچھ آثار سحر نہین پاتے ہین تو پھر اندر خیمون کے چلے جاتے ہین حالت یہ ہے کہ کسی کو شوق جنگ و اشتیاق ملاقات عروس مرگ مین کسی کو نیند نہین آئی ہے اُسکی مفارقت مین بیقرار ہین تڑپ رہے ہین بس اسی حالت مین تھے کہ اُدھر لشکرون مین طلایہ پھر رہا تھا طبل جنگ بج رہا تھا صدا اسے حاضر باش و ناظر باش و ہوشیار باش و بیدار باش کی بلند تھی اہل لشکر تلوارون کو صیقل کر رہے تھے خنجرون کو سان پر چڑھا رہے تھے کمانون کو درست کر رہے تھے اور جوانمرد انتظار سحر مین تڑپ رہے تھے صبح ہونے کی خدا سے دعا کر رہے تھے کہ یکایک مرغ سحر کے اذان کی صدا کان مین آئی لشکرون مین ورد بان صبح کی بجنے لگین دونون طرف سب بیدار ہوئے نسیم سحری کے جھونکے جھکڑ جھکڑ آنے لگے غنچون مین پھول کھلنے لگے طائران خوش الحان زمزمہ سنجی کرنے لگے اور اپنی اپنی زبان مین مصروف عبادت خدا ہوگئے بلبلین خوشی سے پہلوے گل مین اُڑ اُڑ کر آنے لگین ظلمت شب کا فور ہونے لگی نور سحری اپنا عمل دنیا پر بڑھانے لگا سپاہ ظلمت نے شکست کھا کر فرار ہونے کا سامان کیا بس انجمن ستارگان درہم و برہم ہوئی شاہ مغرب نے بہ سبب خسرو خاور کے مع اپنے ہمراہیون کے تخت اطلسی اسے طرف اپنے محل مغرب کے کوچ کیا اور تارے نگاہون سے پوشیدہ ہونے لگے دریاے فلک مین ڈوبنے لگے اور جادۂ کہکشان نور سحر مین پوشیدہ ہوگیا نظم

لگے ہونے نظر سے تارے نہان	چھپا نور مین جادۂ کہکشان	ہو وان اذان سے ہوئے بہرہ مند
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند	رخ شمع مائل بزردی ہوا	فراج فلک لاجوردی ہوا
مسیحا نفس ہے نسیم روان	اُٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان	بس اوٹھ ہر ایک اپنے اپنے

بستر سے انگڑائیان لے لے کر اٹھا لشکر اسلام مین موذنون نے اذان کی صدا بلند کی لشکر کفار مین گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے اور خداوند تصویر سے جے پکاری جانے لگی اہل اسلام تو بعد فراغت امور ضروریہ نماز و وظائف مین مصروف ہوئے اور کفار اپنے طریقہ مین مشغول ہوئے غرض کہ ہر ایک دونون لشکرون مین عبادت خدا مین اپنے اپنے طریقہ سے مصروف ہوا اُدھر تخت اطلسی پر آمد آمد شاہ خاور کی کا شانہ مشرق سے شروع ہوئی شاہ خاور یعنی آفتاب عالم تاب سر پر تاج شعاعی رکھے ہوئے اور جسم مین قباے نور پہنے ہوئے ہاتھ مین نیزۂ خطوط شعاع لیے ہوئے اور شمشیر نور کہ جس سے ظلمت شب کو شکست دی ہے حمائل کیے ہوئے تخت اطلسی پر آ کر جلوہ گر ہوا

اور تمام عالم کو اپنے پرتوے جمال سے روشن کیا اُس وقت آفتاب کا یہ عالم تھا کہ جیسے پھول نسیم سحری کھا کر کھلتا ہے اسی طور سے آفتاب آسمان پر نمودار تھا بموجب شعر مہتاب ہوا گم فلک نیلوفری سے ۞ پھولا گل خورشید نسیم سحری سے ۞ تھوڑی تھوڑی دھوپ کی شعاع جا بجا ظاہر ہونے لگی بس سب نے آثار سحر دیکھ کر اور عبادت خدا سے فراغت کرکے لباس پہنے ہتیار لگائے بس دونون لشکرون مین کمر بندی ہونے لگی یعنی کفار و اسلام مین سب اہل لشکر ساحر و غیر ساحر طیار ہو ہو کر اور پرے باندھ باندھ کر کھڑے ہوگئے کہ سرداران خیمون سے باہر نکلے نشان ہر رنگ کے کھولے ہوئے ہوائے سحری سے اُنکے پھریرے بل بہے تھے اور پنجہ اور اسلحہ سوارون اور پیدلون کے بسبب دھوپ کے چمک رہے تھے بس جب سرداران خیمون سے نکلے ہر ایک نے اپنے رسالہ اور پلٹنون کو طرف میدان جنگ کے جانے کا حکم دیا اور خود طرف در دولت کے روانہ ہوئے بس اہل لشکر غیر ساحر تو مرکبون پر سوار ہو کر اور پیدل اپنے طریقہ سے روانہ ہوگئے اور ساحر سوار سہائے سحر پر سوار ہو کر طرف میدان مصاف کے روانہ ہوئے لشکر اسلام کے ہر رنگ کے نشانون کے پھریرے جو ہوا سے اُڑتے تھے اور غبار جو بسبب تکاپوئے مرکبون کے اُڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ غبار نہین ہے بلکہ غبار یاقوت نگار و زمرد نگار ہے جس رنگ کے پھریرے ہوئے تھے اُسی رنگ کا صحرا کا رنگ ہو جاتا تھا سرداران لشکر اسلام اپنے لشکر کو طرف رزمگاہ کے روانہ کرکے در دولت پر آکر حاضر ہوئے اسی طور سے ساحران مطیع اسلام اپنے لشکر کو طرف میدان کے بھیجکر خود دولت پر آکر موجود ہوئے ساحرون کا جو لشکر چلا کوئی آگ برساتا ہوا چلا کوئی سنگ کوئی پانی کوئی مروارید و مرصع کا وقت وہ لشکرون کا باجے جنگی بجاتے ہوئے جانا عجب لطف تھا اور نیا سمان تھا اُدھر کفار کا بھی لشکر آراستہ ہو کر طرف میدان کے چلا اُس لشکر کے سب نشانون کے پھریرے سیاہ تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ پردے ظلمات سے ظلمت نے خروج کیا ہے اور سب سردار ساحر و غیر ساحر و بادشاہ دربارگاہ سمندر شاہ پر آکر موجود ہوئے کہ بادشاہ برآمد ہوئے تو اُس کے ہمراہ طرف میدان کے چلیں راوی کہتا ہے کہ عشاق حجرہ نشین استاد سمندر بھی اپنے خیمے سے باہر آیا اور سمندر کا انتظار کرنے لگا سب سردارون نے اُسکو سلام کیا یہان تو یہ سب انتظار سمندر شاہ کا کر رہے ہین وہان سرداران اسلام انتظار بادشاہ و صاحبقران مین در دولت پر حاضر ہین زین پوش بچھائے بیٹھے ہوئے ہین کچھ تیر و کمان سنبھالے ہوئے خاک کا تودہ بنایا ہے اُس پر نشانہ لگا رہے ہین کچھ سیف ہلا رہے ہین کچھ چوگان بازی مین مصروف ہین کچھ نیزہ بازی مین یہان تو یہ رنگ تھا کہ مسجد خاص مین صاحبقران بعد فراغ فریضہ سحری کے دعا مین مصروف تھے کہ خواجہ جا کر پہونچے عقب پشت کھڑے ہوئے صاحبقران نے اپنی فتح و ظفر کی دعا مانگ کر سجدۂ شکر کیا اُسکے بعد سر اُٹھا کر پس پشت دیکھا خواجہ نے مجرا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لشکر کا کیا حال ہے خواجہ نے عرض کیا کہ لشکر طرف میدان کے گیا اور سردار سب در دولت پر حاضر ہین اور سب بادشاہ آپکا اور جہان پناہ کا انتظار کر رہے ہین جلد تشریف لے چلیے البتہ ہو کہ جہان پناہ برآمد ہوجائین اُسکے بعد آپ پہونچین یہ سُنکے صاحبقران نے اسلحہ کا صندوق طلب کیا

خادم نے حاضر کیا صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے اسلحہ لگائے خود کج سر پر رکھا
سب اسلحہ وغیرہ سے آراستہ ہو کر مسجد سے باہر تشریف لائے یہان سائیس مرکب کو ساز
و براق سے آراستہ کیے ہوئے کھڑا تھا بس صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران قریب مرکب
آئے گردن مرکب پر انگشت شہادت سے یا علی ولی لکھ کر اور دامن گردان کر سوار ہوئے
دونون رکابین ہلال بن گئین نور قدم سے باگ لی خواجہ نے گوشہ زین پوش کو پکڑ لیا
مرکب ہن ہنا کر زمین پر قدم رکھنے لگا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس شب اول راہ چل رہی ہے
خلاصہ یہ کہ صاحبقران بھی جلوخانہ مین پہونچے سب سردارون کا مجرا ہوا ہر ایک برائے
تعظیم کھڑا ہو گیا صاحبقران بھی اُن سب کا مجرا و سلام لیتے ہوئے اپنے عزیزون کے قریب
آکر مرکب پر سے اترے اور زین پوش بچھا دیا اُس پر بیٹھ گئے اور انتظار آمد شاہ کرنے لگے
راوی نے بیان کیا ہے کہ اندرون محل خاص بادشاہ نے بھی نماز سے فراغت کر کے جسم
مبارک کو پوشاک شاہی سے آراستہ کیا تاج مرصع کار سر پر رکھا قبائے قلمکار زیب
تن فرمائے اور جواہرات سے مزین ہوتے ہتھیار جواہر نگار لگائے شمشیر الماس نگار
ہاتھ مین لی تخت طلب فرمایا فوراً مہریان پری تمثال حور جمال از سر تا پا جواہر مین غرق
کارچوبی لہنگے پہنے ہوئے دوپٹہ زردوزی سرون پر تخت طاؤسی لے کر حاضر ہوئین
اور سب سامان سواری زنانہ آکر موجود ہوا بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا سب نے
صدائے مبارک و سلامت بلند کی اور خادمان محل نے بہ صدائے بلند کہا کہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم نصر من اللہ فتح قریب مہریون نے تخت اُس ہمایون بخت کا دوش
پر رکھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت سلیمان کے تخت کو پریان دوش پر رکھے ہوئے
قاف کو لیے جاتی ہین آگے آگے نواب ناظر کوڑا پکڑے ہوئے انتظام کرتا ہوا
روانہ ہوا طفلان مہر طلعت کے ہاتھون مین لوٹے کہ جس مین عود و عنبر سلگتا ہوا
آگے آگے تخت کے مہریان کنول الماس نگار لیے ہوئے اُس مین شمع ہائے مومی
کافوری روشن چوکی بجتی ہوئی جھینجھ بجتے سرون مین شہنا نوازین یہ شعر بجاتے ہوئے
شعر الٰہی بخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا + گل امید تو دائم شگفتہ + بہ چشم
دشمنانت خار بادا + قریب لعل پردے کے پہونچی زنبوری یہ پردہ چرخی پر کھینچا گڑگڑاہٹ
کی صدا آئی بس جو لوگ اس مقام پر انتظار سواری کر رہے تھے وہ خبردار ہوئے
نقیبون نے پکار کر کہا کہ سب مؤدب ہو جائین جہان پناہ خدیو بارگاہ فلک جاہ
کیوان کلاہ فریدون فر ثانی سکندر دارا حشم صاحب جام جم تشریف لاتے ہین سب آگاہ
ہون یہ جو کہا سب سردار بادشاہ اور اپنے اپنے میل اور قرینہ اور طریقہ سے مؤدب
کھڑے ہوئے صاحبقران سب کے آگے تھے کہ پہلے طفلان ماہ پیکر لوٹے لخلخے
لے کر آئے اُسکے بعد اور سب سامان سواری بعدہ تخت شاہی بس کہارون نے
آگے بڑھ کر کہاریون سے تخت لیا زنانہ عملہ واپس گیا خاصان دردولت نے صدائے
نصر من اللہ فتح قریب بلند کی سواری جلوخانہ مین آکر پہونچی سب کے پہلے
مجرا صاحبقران کا ہوا غرض بیلی نے عرض کیا جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ

نے دست مبارک سینہ پر رکھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہے اُسکے بعد پھر تو ہر ایک عزیز کا مجرا ہونے لگا اور ہر ایک اپنے مرتبہ سے ہمراہ تخت چلا سات سو شاہان جلیل کا حلقہ گرد تخت شاہی کے ہوا یہانتک کہ بادشاہ سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے جلوہ خانہ سے برآمد ہوئے سب کی سواریان موجود تھین بس صاحبقران کو اشارہ ہوا کہ سوار ہو جیسے دن بہت چڑھ آیا ہے بس صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے سب بادشاہ مرکبون پر سوار ہو کر گرد تخت کے آئے اسب تو سب سردار ساحر و غیر ساحر سوار ہوئے جب سب سوار ہو چکے اُس وقت سواری مثل باد بہاری کے طرف صحرا کے چلی وہ صبح کا وقت وہ نوبت کی صدا وہ شہنائیون کی پیاری پیاری آواز دلون مین چٹکی لیتی تھی وہ نسیم سحری کے جھونکے وہ گلہائے خودرو کی خوشبو دماغ جان کو معطر کیے دیتی تھی ہر مقام پر صنعت پروردگار ظاہر تھی عجب گل کاری کی تھی کہ جس سے اُس کی صنعت ظاہر ہوتی تھی بس بادشاہ و صاحبقران و سب سردار تعریف خداوند کریم کرتے ہوئے میدان جنگ مین پہونچے سب لشکر کا مجرا ہوا نشان لشکر کو جلوہ ملا سلامی کے باجے بجے صاحبقران نے صف بندی کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ لشکر ساحران ایک سمت ہمارے لشکر کے صف بستہ کھڑا ہوا اور جب تک کوئی ساحر اُس لشکر سے برائے مقابلہ نہ نکلے اُس وقت تک کوئی ہمارے لشکر سے نکلنے کا قصد نہ کرے اب یہ سنکے مرنج آفتاب علم و آفاق شاہ و سہراب جادو وغیرہ نے ساحرون کا لشکر ایک سمت کو صف بستہ کرکے استادہ کیا اور خود آگے لشکر کے تخت سحر پر سوار ہو کر کھڑے ہوئے ابر سحر سرون پر سایہ فگن تھے بارش مروارید ہو رہی تھی کہ مرنج نے سحر کیا کہ جس قدر درخت حائل نگاہ تھے سب قلم ہوگئے پست و بلند زمین برابر ہوگئی آفاق شاہ نے سحر کرکے گرد و غبار کو مٹا دیا اور چھڑکاؤ کر دیا ادھر صف آرائے نکل کر لشکر کی صفین درست کین ساقہ و کمین گاہ قلب و جناح میمنہ و میسرہ ساتون صفین آراستہ کین پیدلون کے شانوان سے شانہ ملا ہوا مرکبون کے سم سے سم دم سے دم جو کوئی ذرا صف سے بڑھا اُسکو ہٹا کے برابر کر دیا جو کوئی پیچھے ہٹ گیا اُس کے مرکب کی باگ پکڑ کر جھٹکا دیا کہ برابر ہو گیا سب صفین درست ہو چکین صاحبقران بہ مرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے لشکر کے زیر سایہ علم اژدہا پیکر کھڑے ہوئے تبرداروں کو حکم ملا کہ پست و بلند زمین کو برابر کرو جو درخت حائل نظر ہون انکو قلم کرو سقون کو حکم ملا کہ تم چھڑکاؤ کر کے گرد و غبار کو بٹھا دو یہ لوگ چلے تھے کہ یکایک لشکر کفار کی آمد شروع ہوئی سیاہ نشان کھڑے ہوئے وہ مہیب صورتین کہ دیو بھی دیکھے تو ڈر جائے بس یہ لوگ ایک سمت آکر کھڑے ہوئے انکے بعد ساحران غدار جھولیان دوش پر لیے ہوئے اژدرہائے سحر پر سوار شعلے منھ سے نکلتے ہوئے آکر میدان مین پہونچے کہ وہان سمندر شاہ خیمے سے باہر آیا سب کا بڑا ہوا اُسی تخت پر سوار ہو کر طرف میدان کے چلا کہ جو تخت پر سوار ہو کر شہر سے یہان آیا تھا سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا اُس سے بارش جواہرات ہوتی ہوئی ابر تخت سحر پر عشاق عقب مین دونون وزیر گرد تخت سب بادشاہ اور سردار اُس شان و شوکت سے یہ میدان جنگ مین آکر پہونچا بس لشکر کے صف آرا

ہونے کا حکم دیا چنانچہ لشکر ساحران کو دست راست کی طرف مقرر کیا اور غیر ساحران کو دست چپ کی جانب اور خود مع بادشاہون اور سردارون کے وسط مین قائم ہوا بس یہان بھی ساتون صفین آراستہ ہوئین ساحرون نے سحر کرکے پست و بلند زمین کو ہموار کیا درخت قلم کیے ابر سے پانی برسا کر چھڑکاؤ کیا بس لشکر اسلام و کفار کے سقون اور تبردارون نے بھی نکل کر اپنا اپنا کام کیا جب سب بند و بست ہو چکا تو دونون لشکرون سے نقیب نکلے اُنھون نے نقابت شروع کی پہلے مذمت دنیا بیان کی اُسکے بعد بہت کچھ بہادرون کی تعریف کی اور بہت کچھ بے ثباتی دنیا کو ثابت کیا کہ دونون لشکرون کی صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا آگیا بہادرون کا خون شجاعت رگون مین جوش کھانے لگا یہی قصد ہوا کہ لشکر پر جا پڑین ہر ایک جوش شجاعت مین آکر جھومنے لگا قبضہ شمشیر چومنے لگا چہرے فرط بہادری سے سرخ ہو گئے بس کڑکیت کڑکا لکر اور نقیب نقابت کرکے میدان سے صف ہاے لشکر مین واپس آئے تھوڑے عرصہ تک سناٹا رہا اُسکے بعد ایک مرتبہ لشکر کفار کے علم جلوہ گری پر آئے اور لشکر غیر ساحران سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا بلوط شیر کش تھا صف لشکر سے نکل روبروے تخت سمندر شاہ کے آیا سمندر شاہ نے اجازت دی اپنے مرکب کو پھیر کرکے میدان مین آیا پہلے خوب سلحشوری دکھائی جب آپ بھی اور مرکب بھی خوب پسینہ مین غرق ہوگیا نیزہ زمین مین گاڑ کر اور اُسکو استوار پکڑ کر ایک رکاب پر زور دے کر دم راست کرنے لگا جب پسینہ خشک ہوگیا اور دم راست ہوا بس طرف لشکر اسلام کے رخ کرکے آواز دی کہ اے فرقہ خدا پرستان و اے زبردستان بس تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے اور ذائقہ موت میرے ہاتھ سے چکھے یہ کہتا تھا کہ ایک مرتبہ جبرئیل بن عادی نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور روبروے تخت شاہی کے آئے اجازت طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے کیون زحمت کی اور کوئی اس کے مقابلہ کو جاتا عرض کیا کہ اسوقت غلام کا اس کافر سے مقابلہ کرنے کو جی چاہا غلام نے قصد کیا بادشاہ نے فرمایا جاؤ سپرد خداوند کریم کیا اور جام عنایت کیا جبرئیل نے سلام کرکے جام لیا اور ساجرعہ کرکے پی لیا اور پھر سلام رخصت کرکے اور تنگ مرکب کو اپنے مرضی کے موافق درست کرکے مہمیز کیا اور جب سامنے صاحبقران کے پہونچے جھک کر مجرا کیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ غلام کو اجازت بادشاہ سے ملی ہے آپ بھی مرحمت فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا بس جبرئیل مرکب کو مہمیز کرکے اُسکے برابر پہونچے اُسنے یہ قصد تگاور زرتی سپر پشت پر سے لی باہم تگاور چلی دونون لشکرون کے ساحر و غیر ساحر و سب سردارون نے دیکھا کہ کچھ قدم مرکب بلوط اور ایک قدم مرکب جبرئیل کا پسپا ہوا سیرون سے شرارے نکل کر بالاے آسمان گئے بس دونون مرکبون کو رانون مستحکم کر باہم مقابل ہوگئے بلوط نے کہا کہ او خدا پرست تیرا نام کیا ہے نام اپنا بیان کر تاکہ میرے ہاتھ سے گمنام نہ مارا جائے کیونکہ مجکو سب بلوط شیر کش کہتے ہین جو کوئی میرے مقابلہ کو آمادہ ہوا میرے ہاتھ سے مارا گیا بس اسی مین خیریت ہے کہ میرے ساتھ چل سمندر شاہ کی اطاعت کر دین تصویر پرستی اختیار کر ورنہ زندہ بچنا محال ہے جبرئیل نے کہا کہ مجکو جبرئیل بن عادی کہتے ہین تیرا خود میرے ہاتھ سے بچنا دشوار ہے یہ تیرا خیال خام ہے بس تجکو خود یہ امر لازم ہے کہ میرے

ہمراہ چل کر صاحبقران کی اطاعت کر اور تصویر پرستی کو ترک کر اُسنے کہا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا جواب دیا کہ
لاف بہادری کی اُسنے کہا کہ پہلے تو ضرب لگا جواب دیا کہ اپنا یہ دستور نہیں جب خدا تیری
ضرب سے بچائے گا تو پھر ہم بھی ضرب کرینگے یہ سُنکے اُسنے کہا کہ اگر یہ تمھارا طریقہ نہیں ہے تو میرا تو
طریقہ ہی ہے بس یہ کہکر سینہ بے کینہ جنزیل کو تاک کر نیزہ کا وار کیا جنزیل نے سنان کو سنان پر
روکا لگی نیزہ بازی ہونے دونون لشکرون کے بادشاہ و سردار دیکھ رہے ہین اور اہل لشکر کہ نیزہ
بازی ہو رہی ہے خوب نیزہ بازی کی کوئی ایک سو دس طعن کے رد و بدل ہوئی ایک مقام پر
جنزیل نے اُسکے نیزہ کو گانٹھ کر آواز دی کہ خبردار ہو جا کہ تیرا نیزہ ہاتھ سے نکلا جاتا ہے اُسنے
کہا کہ یہ سنا ہوا ہے بس یہ تو بند باندھ چکے تھے ایک مرتبہ مرکب کو جو مہمیز کرتے ہین نیزہ صاف
اُس کے ہاتھ سے نکل گیا اور بالاے آسمان جا کر سنان نیزہ چمکی وہ نیزہ بھر آب خجالت
مین غرق ہو گیا اور کہنے لگا کہ معلوم ہوا کہ تم لوگ نیزہ بازی مین کامل ہو غضب کیا
تم نے کہ روبرو دو دریاے لشکر کے میرے ہاتھ سے نیزہ ہوائی کیا بس نیزہ بازی خلاف
بازی تیغ بازی راست بازی یہ کہکر تیغہ آبدار نیام سے لیا اور خبردار کہکر وار کیا انھون نے
اُس کے وار کو سپر پر روکا اور خود تلوار نیام سے لیکر اُس پر وار کیا لگی تیغ بازی ہونے
اور وار رد ہونے لگے اُس نے کئی وار کیے انھون نے رد کیے اب انھون نے کہا کہ تو
تو وار کر چکا اب مین وار کرتا ہون خبردار ہو جا اُسنے کہا کہ خبردار ہون بس انھون نے
دونون رکابون پر زور دے کر اور ہاتھ کو بلند کر کے وار کیا اُس نے سپر کو سر کی پناہ کیا
یا تو تلوار سپر پر چمکی تھی یا خود و بلغہ اور عرق چین کو کاٹ کر کانسۂ سر مین در آئی انھون نے
جھٹکا دیا سراسر کٹتے جبڑے کو کاٹتی ہوئی صراحی گردن کو قلم کرتی ہوئی سینہ کے کوارٹ کو
کھولتی ہوئی شکم کو چیرتی ہوئی پشت مرکب پر پہونچی اور مرکب کو دو کر کے زمین کا بوسہ
تلوار نے لیا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہو کر وہ کافر گرا ملک الموت نے اُس کی روح
قبض کر کے حوالہ مالک کی لشکر اسلام کے لوگون نے بہت تعریف کی لشکر کفار کے
لوگون کا رنگ اُڑ گیا یہ ضرب دست دیکھ کر ستلاق و امراق نے سمندر شاہ سے کہا کہ
بھلا پرستون سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے ایک ہی ضرب مین انکے مقابلہ کا حال کھل
گیا ہان اگر یہ لوگ پریشان ہو نگے تو ساحرون سے کہ اُن کے انکا کچھ بس نہ چلے گا ساحرونکو
مقابلہ کا حکم فرمایئے مناسب تو یہی ہے سمندر شاہ نے کہا کہ ایک پہلوان کے مارے
جانے سے یہ امر نہین ثابت ہوتا ہے کہ کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے ہزارون سردار ہین اور کیا
پہلوانون کی کمی ہے یہ لوگ بڑی بڑی دور سے میرے طلب کیے ہوئے آئے ہین اور
انھون نے بڑے بڑے دعوے کیے ہین انکی بھی تو جنگ کا تماشہ دیکھ لیا جائے وہ دونون
یہ سُنکے خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ ایک اور پہلوان سمندر شاہ سے اجازت
لے کر جنزیل کے مقابلہ کو آیا بعد رد و بدل ہاتھ سے جنزیل کے مارا گیا اور ایک پہلوان
نکلا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک نکلا اسکو جنزیل نے اسیر کر لیا تا دو پہر پانچ پہلوان جان سے
مارے اور دو اسیر کیے اور تین مجروح بس جب یہ رنگ کفار نے دیکھا تو ایک پہلوان اُن
پہلوانین سے کہ جو لشکر لے کر بمدد برائے کمک سمندر شاہ آئے تھے اور دریا

مین لاف و گزاف کر چکے تھے بس اُن مین سے ابطال قوی بازو اپنے مرکب کو صف سے نکالکر سمندر شاہ کے روبرو آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے کہ اس خدا پرست کو جا کر قتل کرون شملاق نے کہا کہ واہ کیا خوب جب اس قدر پہلوان کام آچکے اُس وقت آپ نے قصد کیا کیا کچھ نشہ پیے ہوئے تھے کہ خیال نہ آیا جب وہ کم ہوا تب خیال آیا سمندر شاہ نے شملاق کی طرف دیکھا اور منع کیا کہ یہ کیا بکتا ہی تو بہت گستاخ ہوگیا ہی ابطال نے شملاق سے سنکے بہ نگاہ قہر شملاق کو دیکھا اور کہا کہ اسکا جواب کیا دون بادشاہ کا پاس ہی ورنہ اسکا جواب دیتا یہ جو سمندر شاہ نے دیکھا کہ اسکو غصہ آیا کہا کہ ای پہلوان یہ نہایت بدتمیز ہوگیا ہی تم اسکی طرف دیکھو اور اپنے کام کو جاؤ اسکی باتون کا کچھ خیال نہ کرو دیکھو حریف زیادتی کرتا ہی جاؤ تم کو سپرد خدا کے تصویر کیا بس ابطال سلام کرکے اور مرکب کو جولان کرکے مقابلہ مین جنزیل کے آیا اور اپنا نام لے کر نعرہ کیا اور کہا کہ لا ضرب بہادری کی جنزیل نے کہا کہ ہم خدا پرست ہین ہم پہلے حریف پر پیش دستی نہین کرتے ہین ہم وار حریف کا روک کر وار کرتے ہین کیونکہ شیرون کا طریقہ ہی کہ جب اُن پر وار ہوجاتا ہی اُس وقت اُنکو غصہ آتا ہی بس یہ سننا تھا کہ اُسنے نیزہ مارا اُنھون نے نیزہ کو نیزہ پر روکا نیزہ بازی ہونے لگی آخر کو دونون نیزہ بازی مین برابر رہے بس گرز بازی ہونے لگی گرز بازی مین بھی برابر رہے بس ابطال نے دیکھا کہ مین کسی طور سے اس پر غالب نہ ہوا بس ایک مرتبہ گرز ہاتھ سے رکھدیا اور چالاکی کرکے تلوار نیام سے لے کر وار کیا جب وار کر چکا اور تلوار چلی اُس وقت کہا کہ خبردار ہو جاؤ جنزیل نے بھی تلوار کی چمک دیکھی یہ تو گرز بلند کیے ہوئے اور منھ پر روکے ہوئے تھے کہ یہ گرز کا وار کرے گا اُسنے یہ دھوکا دیا بس اُنھون نے جلدی سے گرز پھینکدیا اور سپر پشت پر سے لے کر اُسکی آڑ کی اور نگاہ تلوار کی باڑھ سے لڑائی جیسے تلوار قریب سر آئی اُنھون نے مرکب کو مہمیز اس خیال سے نہ کیا کہ وار خالی جائے اور زیر ہاتھ ہوکر اسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدون کہ اُس جلدی مین مرکب نے سکندری کھائی یہ اُسکو سنبھالنے لگے جھٹکا جو پہونچا سپر بھی سر پر سے ہٹ گئی اور خود بھی اُسکی تلوار چل چکی تھی بس سر پر آکر پہنچی کہ تا دو ابرو اُتر آئی اس قوت سے لگائی تھی بس اُنھون نے دانتا مین مارے کلائیان مجروح ہوکر دانتا مین قلم ہوئے تلوار تو سر سے جھنا کر نکل گئی مگر چادر خون سر سے جاری ہوئی غشی طاری ہوئی اُسنے قصد کیا کہ انکا سر کاٹ لون کہ حلیم عاد بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر مرکب کو جولان کرکے بیچ مین آگیا اور کہنے لگا کہ تو بڑا نامرد ہی کہ مجروح پر ہاتھ اُٹھاتا ہی بس اب مجھ سے مقابلہ کر اور جنزیل اپنے افسر کی طرف لشکر کے عیارون کے ہمراہ روانہ کیا اُسنے یہ سنکے کہا کہ تو بڑا نامرد ہی جواب دیا کہ جس طور سے ہو حریف کا خاتمہ کرے بس تونے یہ کیا کیا کہ میرے حریف کو کہ جسکو مین مار چکا تھا میرے روبرو سے ہٹا دیا اور خود مقابلہ کو آیا بس کیا تیرے ساتھ نیزہ بازی کرون یہ تلوار اہل اسلام کے خون سے اپنے لب کو تر چکی ہی بس ابھی سے مقابلہ کرونگا لا ضرب بہادری کی جواب دیا کہ تو میرے آقا سے سن چکا ہوگا کہ ہم اہل اسلام پیش دستی نہین کرتے ہین پھر کیون ہم سے ضرب کا خواستگار ہوتا ہی اُسنے کہا کہ تم سب کی قضا آئی ہی لے میری ضرب روک یہ کہکر اُسنے تلوار کا وار کیا حلیم عاد نے سپر کو چہرہ کی پناہ کیا اس نے کمر کو ہٹا کر جو سر پر ہاتھ لگایا جب تک یہ سپر سر پر لائین لائین تلوار خود پر آکر پہنچی خود کو کاٹ کر کاسہ سر مین در آئی زخم کاری لگا تلوار کو تو اُنھون نے دانتا نہ مار کر سر سے نکالدیا مگر بہ سبب خون نکلنے کے غش آنے لگا اس نے قصد کیا کہ ان کا سر کاٹ لون کہ جسیم عاد مرکب کو مہمیز کرکے اور بادشاہ سے اجازت لے کر پہونچا حلیم کو تو طرف لشکر کے روانہ کیا اور خود مقابلہ کیا جسیم بھی مجروح

ہوا سلیم نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی مجروح ہوا سلطان کوہ نشین نے مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا اُسدن دوپہر سے لیکر شام تک لشکر جنزیل کے پانچ سردار ہاتھ سے ابطال کے مجروح ہوئے اور دو جان سے مارے گئے جب رات ہوگئی سمندر شاہ نے طبل باز بجوایا اور ابطال پر سے زر نثار کرتا ہوا خوش خوش طرف قیام گاہ کے واپس چلا ادھر لشکر اسلام میں بھی کوس باز گشت بجا بادشاہ سب سرداروں کو لیکر فرودگاہ پر واپس آئے لشکر نے کمر کھولی جو کہ مجروح تھے اُنکے ٹانکے لگائے گئے مرہم کی پٹیاں چڑھائی گئیں بس ادھر بادشاہ اور ادھر صاحبقران و کل سردار لباس تبدیل کرکے بارگاہ میں تشریف لائے دربار آراستہ ہوا ذکر جنگ و پیکار ہونے لگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ پہلوان زبردست ہے خوب مقابلہ کیا بادشاہ نے فرمایا کہ جنزیل کے مرکب نے سکندری کھائی ورنہ جنزیل اسے بھی قتل کرتا یا اسیر اور جس قدر رہ گئے وہ اس قابل نہ تھے صاحبقران نے فرمایا کہ درست ارشاد ہوا دیکھیے طبل جنگ بجتا ہے یا نہیں سب نے عرض کیا کہ آج تو ضرور طبل جنگ بجے گا یہاں تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سمندر شاہ نے قیامگاہ پر پہنچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود خیمہ خاص میں آکر لباس تبدیل کیا اور بارگاہ میں آیا سب سردار بھی اگر جا فر ہوئے ساحر و غیر ساحر دونوں جب دربار جمع ہو چکا سمندر شاہ نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ زرمی لشکر کفار میں بجا جاسوسان لشکر اسلام خبر نواخت طبل لیکر لشکر میں آئے داخل بارگاہ ہوکر بادشاہ کو طبل جنگ بجنے سے آگاہ کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ یہاں بھی طبل بجے بس یہاں بھی طبل جنگ بجا دونوں طرف طیاری جنگ ہونے لگی طبل جنگ بجنے لگے طلایہ پھرنے لگا صاحبقران و بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر سامان جنگ میں مصروف ہوئے اُدھر کفار بھی سمندر شاہ نے دو پہر رات تک دربار کیا اور شملاق کی طرف دیکھکر کہا کہ تم نے دیکھا کہ کیسا ابطال نے خدا پرستوں کو مجروح کیا تم تو کہتے تھے کہ غیر ساحر مقابلہ کرتے ہیں بلکہ ساحر کرتے ہیں کیونکہ یہ اُن سے سربر نہو سکے یہی لوگ خاتمہ کر دینگے یہ سنکے شملاق نے جواب دیا کہ خیر دیکھا جائے گا بس سمندر شاہ نے بھی دربار برخاست کیا رات بھر سامان جنگ ہوا کیا طبل جنگ بجا کیا یہاں تک کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی حسب معمول دونوں طرف وردیاں بجیں سب اُٹھے لشکر اسلام کے لوگ عبادت خدا سے فراغت کرکے میدان میں آئے حسب طریقہ گذشتہ جب صاحبقران و بادشاہ تشریف لا چکے صف بندی ہوئی اور سمندر شاہ کا بھی لشکر اپنے طریقہ کی عبادت سے فراغت کرکے مع سمندر شاہ کے میدان میں آیا موافق کل کے لشکر صف آرا ہوا نقیبوں نے دونوں طرف سے نکل کر نقابت کی کڑکیوں نے کڑکا کہا جب یہ لشکر میں واپس آئے ابطال قوی بازو سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان میں آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے نکل کر گرگین ورشنت چنگال نے بادشاہ سے اجازت لیکر اسکا مقابلہ کیا آتے ہی اُسکو گرد و برد کر دیا نیزہ اُسکا جدائی کیا پھر اُسنے تلوار کا وار کیا گرگین نے وار کو خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے خالی دیا بس ایک مقام پر گرگین نے موقع پاکر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ تلوار چھین لوں پر وہ بھی ہٹ گیا زور ہونے لگے دونوں مرکبوں پر سے کود پڑے کشتی ہونے لگی پہر بہر کشتی میں گرگین نے اُس کو باندھ لیا اور اپنے عیار کے حوالہ کرکے لشکر کو روانہ کیا اور مرکب پر خود سوار ہوکر مبارز طلب کیا بس لشکر ابطال سے کے سردار سمندر شاہ سے اجازت لے کر مقابلہ کو آنے لگے اور مجروح ہونے لگے بس گرگین نے تین پہر بجے تک آٹھ پہلوان لشکر کفار کے مجروح کیے اور پانچ جان سے مارے اور چھ کو اسیر

کر لیا جب یہ رنگ عقطال قوی تن نے دیکھا اپنے لشکر کی صف سے نکل کر روبرو سمندر شاہ کے
آیا اور اجازت لے کر طرف میدان کے چلا کہ شلاق نے کہا کہ ای عقطال تم البطال کا انجام دیکھ چکے
ہو مقابلہ کو نہ جاؤ اوسنے برہم ہو کر جواب دیا کیا کہتے ہو دیکھ لینا کہ جو مین جا کر کرونگا بس یہ کہکر اور مرکب
کو مہمیز کر کے میدان مین آیا اور اپنے نام کا نعرہ کر کے ہم نگاور ہوا دونون برابر رہے بس اوس کا قرنے نہ
نیزہ بازی کی نہ گرز بازی آتے ہی تلوار کا وار کیا گرگین نے خالی دیا لگی رد و بدل ہونے بس ایک مقام
پر اوسنے مرکو بنا کر جو وار سپر کہ کیا یہ چمک تلوار کی دیکھ کر عقب کی طرف مرکب کو ہٹانے لگے وہان پر
موش خانہ تھا مرکب کا پاؤن اس مین جا تا رہا سکندری کھائی تلوار سر پر پڑی تا دو ابرو اتر آئی تلوار
کو جھٹکا کر نکل گئی چادر خون کی جاری ہوئی غش آنے لگا بس یہ حال دیکھ کر اور ایک سردار میدان مین
آیا لشکر گرگین سے گرگین کو طرف لشکر کے روانہ کیا خود مقابلہ کیا زخمی ہوا بس تا بہ شام تین پہلوان علاوہ
گرگین کے مجروح ہوئے اور ایک نے جام شہادت نوش کیا شام ہو گئی طبل باز دونون طرف بجے
دونون لشکر واپس گئے بس صاحبقران نے لباس تبدیل کر کے اور بادشاہ نے دربار کیا سب سردار
حاضر دربار ہوئے لشکر نے کمر کھولی ادھر سمندر شاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر اور تبدیل لباس
کر کے دربار کیا اور لشکر کمر کھول کر آسودہ ہوا جب دربار آراستہ ہوا طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان
طبل جنگ بجا سامان جنگ ہونے لگا ہرکارون نے صاحبقران کو خبر دی وہان بھی طبل جنگ بجی
سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا دونون طرف دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر
آکر آرام پذیر ہوئے یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان مین دونون جانب آکر صف آرا ہوئے جب نقیب
نقابت کر چکے عقطال اپنے لشکر سے نکل کر اور سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا مبارز
طلب کیا آج مملوک بن مالک نے بادشاہ سے اجازت لے کر اور میدان مین آکر اوس سے مقابلہ کیا
بعد نیزہ بازی و تیغ بازی کے کشتی کی نوبت آئی مملوک نے اوسکو اسیر کر لیا شام تک اسکے لشکر کے
سردارون نے مقابلہ کیا بعض کو مملوک نے جان سے مارا بعض کو مجروح کیا اور چند کو اسیر کیا بس
سمندر شاہ نے شام کو طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے کمر کھولی دونون
طرف کے سردار لباس تبدیل کر کے دربار مین آئے اپنے لشکر مین سمندر شاہ نے دربار کیا ادھر بادشاہ
اسلام نے دربار کیا سمندر شاہ نے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر طیاری
جنگ ہوا کی طبل جنگ دونون طرف بجا کیا دربار برخاست ہوئے سب آکر آرام پذیر ہوئے صبح ہوئی
دونون لشکر رزمگاہ مین آئے جب صف بندی ہو چکی نقیب نقابت کر چکے لشکر سمندر شاہ سے
قلطال سخت پنجہ نکلا سمندر شاہ سے اجازت لے کر اور مبارز طلب کیا دو ایک گمنام سردارون
نے مقابلہ کیا وہ اسکے ہاتھ سے مجروح اور شہید ہوئے بس شاہزادہ سکندر رخ لقا نے نکل کر بادشاہ
سے اجازت لے کر اسکا مقابلہ کیا اوسنے اپنا نام بتایا اسکا نام دریافت کیا انھون نے بھی بتایا بس نیزہ بازی
ہوئی نیزہ شاہزادہ نے ہوا کیا گرز چلا گرز بھی انکے گرز کی ضرب سے ٹوٹ گیا تلوار کی نوبت آئی خوب
تلوار چلی آخر کو انھون نے اوسکی تلوار چھین لینے کے قصد سے اسکا بند دست پکڑ لیا وہ بھی لپٹ گیا
باہم زور ہونے لگے آخر دونون مرکبون سے کود پڑے کشتی ہونے لگی ایک طفشہ بھر کی کشتی مین
شاہزادہ نے اوسکو باندھ لیا اور اپنے عیار کے حوالہ کیا اوسکے لشکر کے سردار اجازت لے
لے کر آنے لگے اور مارے جانے لگے نوبت باین جا رسید کہ شام تک شاہزادہ نے دس پہلوان کو

جان سے مارے اور پندرہ مجروح کیے اور پانچ کو مع قلطال کے اسیر کر لیا سمندر شاہ نے شام کو طبل باز
بجوایا دونوں لشکر اپنے قیام گاہ پر واپس آئے بادشاہ اسلام نے اپنے لشکر میں اور سمندر شاہ نے
اپنے لشکر میں دربار کیا اور سمندر شاہ نے طبل جنگ بجوایا ہرکاروں نے صاحبقران سے عرض کیا کہ
لشکر کفار میں طبل جنگ بجا ہے بس یہاں بھی طبل جنگ بجا دربار برخاست کیا سب سردار اپنے
اپنے خیموں میں آکر آرام پذیر ہوئے طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا سمندر شاہ نے بھی دربار برخاست
کیا اسکے بھی سردار اپنے اپنے مقام پر آئے یہانتک کہ صبح ہوئی دونوں لشکر رزمگاہ میں پہونچے صف
بندی ہوئی نقیبوں نے نقابت کی اسکے بعد گرگان گرزدن سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان میں
آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار نے نکل کر اسکا مقابلہ کیا بس وہ ہاتھ سے اس کے
مارا گیا پھر اسنے مبارز طلب کیا اب کی شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اپنے مرکب کی باگ لی اور
بادشاہ سے اجازت لے کر میدان میں آئے اسنے نام دریافت کیا اپنے نام سے آگاہ کیا اسنے کہا کہ
آگاہ ہو کہ مجھکو گرگان گرزدن کہتے ہیں میں گرز سے مقابلہ کرتا ہوں میرے گرز کے ضرب کی پناہ نہیں
ہے ایک ضرب گرز سے میں پہاڑ کو گرا دیتا ہوں جواب دیا کہ تو وار کر بس اسنے گرز کو گرد سر چرخ دیکر قصد
کیا اٹھ سے صدائے ہائے ہائے کی پیدا ہوئی بس انہوں نے دونوں رکابوں پر قدم جما کر اور کھڑے ہو کر دونوں
ہاتھوں سے پکڑ کر گرز کو یا خداوند تصور کرکے جو وار کیا انھوں نے اپنے گرز کو اپنے چہرہ کی پناہ کیا
گرز گرز پر آکر بیٹھا تراقہ کی صدا پیدا ہوئی جگر زمین ہول سے شق ہو گیا غبار بلند ہوا دونوں گرزوں میں
پھول ٹوٹ گئے شرارے گرزوں سے نکل کر بالائے ہوا کے ہوئے گوش گردون کر ہو گئے شاہزادہ مع مرکب تحت
گرد میں چھپ گیا اسنے خود کو کج کرکے صدا دی کہ دم وصیت کر دم کوئی آکر خبر لے یہ سننا تھا کہ عیار
شاہزادہ کا دوڑا اور چھاگل سے پانی لے کر چھینٹا دیا اور اندر گرد کے جا کر دیکھا کہ دونوں ہاتھ تو ستون
میں مگر مرکب تا بہ کمر غرق زمین ہے آنکھیں شاہزادے کی بند ہیں کہ اسنے آواز دی مزاج مبارک
کیسا ہے حریف زیادتی کر رہا ہے آنکھ کھولدی فرمایا کہ بلا کی ضرب لگائی بچایا میرے پروردگار عالم نے
یہ فرما کر مرکب کو جو مہمیز کیا مرکب اصیل تھا طبقہ زمین کا لے کر نکلا بس یہ محمودی کے رومال سے چہرہ
کی گرد پونچھتے ہوئے نکلے یہ فرماتے ہوئے کہ گرز دی و کرا ایست کردی اسنے جو انکو سلامت دیکھا
پھر گرز لے کر چلا آتے ہی وار کیا مگر حیران ہے اور دل میں کہتا ہے کہ کیا صاحب قوت جوان ہے کہ میرے
گرز سے بچ گیا میرے گرز سے آج تک کوئی زندہ بچا ہی نہیں آتے ہی وار کیا انھوں نے مرکب کو
بڑھا کر اسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور زور کرکے قصد کیا کہ گرز چھین لوں مگر وہ لپٹ گیا اور
ایک راوی نے بیان کیا ہے کہ کلمہ عمود بکر لیا خیر بہر طور جو کچھ ہوا کشتی کی نوبت آئی کشتی ہونے
لگی تھوڑے عرصہ میں شاہزادہ نے زیر کرکے اپنے عیار کے حوالہ کیا اور مبارز طلب ہوئے جیسا
اب لشکر کفار سے پہلوان آنے لگے اور قتل و مجروح و اسیر ہونے لگے یہ کیفیت تھی کہ شمع شجاعت
صاحبقرانی پر پہلوان مثل پروانوں کے نثار ہوتے تھے شام تک بہت سے پہلوان کفار
کے لشکر کے مجروح ہوئے اور بہت سے قتل اور بہت سے اسیر سمندر شاہ نے شام کو
طبل باز بجوا دیا دونوں لشکر واپس گئے فرودگاہ پر کمریں کھولیں مگر سمندر شاہ نے پھر دربار
کیا اور پھر طبل جنگ بجوایا گو ان سب کے مارے جانے اور اسیر ہونے کا بڑا صدمہ ہے
علم طبل جنگ کے بجنے کا دیکر دربار برخاست کیا ہرکاروں نے صاحبقران کو خبر پہونچائی

کہ سمندر رشاہ نے طبل جنگ بجوایا ہے بس صاحبقران نے بھی طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا اور دربار
برخاست کیا رات بھر دونون طرف طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا صبح کو دونون
لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے بعد صف بندی اور نقابت نقبا کے نہنگان فرد باز لشکر کفار
سے سمندر رشاہ سے اجازت لے کر نکلا مبارز طلب کیا شاہزادہ عین الزمان نے بادشاہ سے اجازت
لے کر اور لشکر سے نکل کر اسکا مقابلہ کیا ہم تگاور ہوئے تگاور مین مرکب کو اُسکے گرد برد کردیا اُسنے
نام دریافت کیا آپنے اپنے نام سے آگاہ کیا اُسکا نام پوچھا اُسنے بھی اپنا نام بتایا پس اُسنے نیزہ کا وار
کیا انھون شہزادے نے چند طعن مین اُسکا نیزہ ہوائی کیا وہ بہت شرمندہ ہوا تلوار لیکر میدان سے چلا
انھون نے اسکے بند دست کو پکڑ لیا زور ہونے لگے مرکب پر سے کود پڑے کشتی ہونے لگی آخر کو شاہزادہ
نے اُسکو زیر کرکے گرفتار کیا اپنے عیار کے حوالہ کیا شام تک پندرہ پہلوان قتل کیے اور دس اسیر
اور بیس کو مجروح کیا شام کو سمندر رشاہ نے طبل باز بجوایا دونون لشکر واپس آئے قیام گاہ
پر آتے ہی سمندر رشاہ نے دربار کیا اور طبل جنگ بجوا دیا دربار برخاست کرکے اپنے خیمہ خاص
مین جاکر سو رہا بعد کھانا زہر مار کرنے کے ہرکارون نے صاحبقران کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ
کیا یہان بھی دربار آراستہ تھا صاحبقران نے طبل رزمی کے بجنے کا حکم فرمایا بادشاہ نے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آگئے اور آرام پذیر ہوئے رات بھر فوجین مین سامان جنگ
ہوا کیا صداے بیدار باش بلند رہی صبح کو دونون لشکر حسب معمول رزمگاہ مین آکر صف آرا ہوئے
نقیبون نے نقابت کی جب نقیب نقابت کرکے واپس گئے اُسوقت ادراک تیغ زن
سمندر رشاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا بعد سخنوری دکھانے کے مبارز طلب کیا لشکر اسلام
سے شاہزادہ نور الزمان نے اپنے مرکب کی باگ لی اور بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر
میدان مین تشریف لائے اور اُس سے ہم تگاور ہوئے گرد برد کردیا اُسنے مرکب کو سات قدم پر جب
کر گرتے ہوئے دیکھا روکا اور رانون مین مسل کر اور سامنے آکر مقابل ہو کر یہ شعر پڑھا شعر بگو نام خود را
زرین انجمن * کہ بسیار تند آمدی سوے من * شاہزادہ نے اپنے نام سے آگاہ کیا اُسنے کہا کہ مجھکو
بھی ادراک تیغ زن کہتے ہین بس یہ کہکر اور خبردار کہکر شاہزادہ پر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے اصلی
ضرب کو اپنی سپر پر روکا اور اپنا وار کیا چند وار کی رد و بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر شاہزادے
جو سپر کو جھکا دیا اُسکا عمل بند پشت پر جا چھوا اور پنجہ پیلی دراز کرکے اُسکے بند دستہ پر ہاتھ ڈالدیا
تلوار کی باڑھ سے بچا کر اور قصد کیا کہ تلوار پر قبضہ کرون اُسنے بھی اپنا دوسرا ہاتھ اٹھایا [illegible] کمر خنجر مین
ڈالدیا پس زور ہونے لگے ایک مرتبہ پشت مرکب سے دونون زمین پر آئے کشتی ہونے لگی خوب
کشتی ہوئی انجام کار شاہزادہ نے اُسکو زیر کیا اور مشکین باندھ کر اپنے عیار کے حوالہ کیا
اور خود مرکب پر سوار ہو کر مبارز طلب کیا شام تک دس پہلوان گرفتار ہوئے اور پندرہ جان
سے مارے گئے اور بیس اسیر ہوئے طبل باز بجا دونون لشکر واپس آئے فرودگاہ پر سمندر رنے
دربار کیا چونکہ اب سمندر کو غصہ بہت ہوا اُسی حالت غصہ مین طبل جنگ بجوایا اور دربار
برخاست کیا یہ خبر صاحبقران کو ہوئی اُنھون نے بھی طبل جنگ بجوایا دربار برخاست
کیا چنانچہ رات بھر طبل جنگ بجا کیے صبح ہوئی خلاصہ یہ کہ دونون لشکر موافق دستور کے
رزمگاہ مین آکر صف آرا ہوئے جب نقابت ہوچکی عواک سخت کمان میدان مین آیا

خوب سلحشوری دکھائی خوب چوگان بازی کی اُسکے بعد لشکر اسلام سے مبارز طلب کیا آج شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لے کر رزمگاہ مین آئے پہلے تم تگاور ہوئے اُس کا مرکب دس قدم پسپا ہوا انکا مرکب ایک قدم ہٹ کر رہ گیا وہ مرکب کو مثل کرانوں مین ہم مقابل ہوا بعد نام دریافت کرنے کے نیزہ بازی ہونے لگی خوب نیزہ بازی ہوئی شاہزادہ نے نیزہ ہوائی کیا اُسنے تلوار کا وار کیا انکی نگاہ تلوار سے لڑی رہی جیسے تلوار قریب سر آئی جھکی دی کہ تلوار ہٹ پڑی بس قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی کو مروڑ کر تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے اُٹھالیا اور گرد سر چرخ دے کر اُسکو زمین پر مار کر مشکین باندھلین اور عیارے کے حوالہ کیا اب تار بندھ گیا لشکر کفار سے سردارون کے آنے کا جو آیا یا تو قتل ہوا یا مجروح یا اسیر تا شام پندرہ پہلوان اسیر ہوئے اور بیس قتل اور پچیس مجروح جب شام ہوئی سمندر شاہ طبل باز بجوا کر واپس گیا پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا صبح کو مقابلہ ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ پندرہ دن کے میدا نداریون مین لشکر کفار کے کل سردار جو کہ غیر ساحر تھے قتل و اسیر و مجروح ہوئے جو کہ سمندر شاہ کے لشکر مین تھے وہ بھی اور جو اور ملکون سے برائے کمک آئے تھے وہ بھی اور جو خود اپنا لشکر لے کر آئے تھے وہ بھی اور جو غیر ساحر بادشاہون کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی سب اہل اسلام کے سردارون کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور یا اسیر اور مجروح اب کوئی باقی نہین ہے کہ جو نکل کر مقابلہ کرے اور جو باقی بھی ہین وہ دم چراتے ہین اور یا ہم کہتے ہین کہ کون ان لوگون سے مقابلہ کرے کہ جو انکے مقابلہ کو گیا یا تو مارا گیا یا اسیر ہوا یا مجروح ہم کو اپنی جان دو بھر نہین ہے پندرھوین دن سہ پہر سے پڑا بند ہو گیا کوئی مقابلہ کو نہ نکلا جب یہ رنگ سمندر شاہ نے دیکھا فوراً طبل باز بجوا کر واپس گیا فرودگاہ پر صاحبقران اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر واپس آئے لشکریون نے گھوڑے کھولے بادشاہ نے تبدیل لباس کر کے دربار فرمایا صاحبقران و سب سردار حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اب کچھ دنون مقابلہ نہ ہو گا کیونکہ آج تو یہ حالت تھی کہ کوئی مقابلہ کو نہ نکلا آخر سمندر شاہ نے پریشان ہو کر طبل باز کے بجنے کا حکم دیا اور لشکر لے کر واپس گیا بس اب کچھ دنون صبر کر اور آسودہ ہو کر مقابلہ کرے گا آفاق شاہ وغیرہ نے عرض کیا کہ جی نہین وہ ایسا نہین ہے اسی تاؤ مین تو مارا پڑتا ہے بس اب جب تک اُسکے دم مین دم ہے اور لشکر مین ایک آدمی بھی موجود ہے اُسوقت تک وہ ہر روز مقابلہ کیے جائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے ... رنگ اسکا یہ فرما کر اور باتین کرنے ہنسنے لگے اُدھر سمندر شاہ نے فرودگاہ پر پہنچ کر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود لباس تبدیل کر دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوئے اور سب بادشاہ جو کہ باقی تھے بس سمندر شاہ نے عشاق اپنے اُستاد کی طرف دیکھ کر کہا کہ بڑا غضب ہوا سب پہلوان و سردار غیر ساحر کام آئے اور بے کچھ نہ مطلب ہوا جو شماق نے کہا تھا وہی ہوا کہ یہ سب کام آئینگے ساحرون کے لشکر کو مقابلہ کا حکم دیا تھا مین نے خیال کیا تھا کہ کوئی تو ایسا ہو گا کہ ان سب کو قتل کریگا کیونکہ ان لوگون نے بہت لاف و گزاف کیا تھا مگر کچھ نہ ہوا خیر جو ہونا تھا وہ ہوا اب افسوس سے کیا حاصل عشاق نے کہا کہ اب کیا تمھاری رائے ہے آیا کچھ دنون

مقابلہ نہ کروگے یا مقابلہ ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہین ہے کہ ہم انکو دم لینے دون دیکھیے طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ مگر اس طور سے کہ کل سے اب کوئی غیر ساحر مقابلہ کا قصد نہ کرے ساحرون کے آگے مقابلہ کا تماشا دیکھے کہ یہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین اور لشکر اسلام کو غارت کرتے ہین بس اسی طور سے طبل جنگ بجایا گیا ساحرون کے جان مین جان آئی شمعلاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ جو مین نے عرض کیا تھا وہی پیش آیا۔ مین نے تو انکا طریقہ جنگ دیکھ کر خیال کرلیا تھا کہ انسے تلوار کے مقابلہ مین سربر ہونا محال ہے مگر آپ نے میرا کہنا نہ سنا اور مجھکو دروغگو خیال کیا اسکا انجام دیکھا کہ کیا ہوا سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا اور وہی تدارک کرنا پڑا جو کہ غلام نے عرض کیا تھا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ خیر اس سے کیا حاصل اب ہم دیکھتے ہین کہ خدا پرست ساحرون سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین اور کیونکر انکو قتل کرتے ہین اب ذرا مشکل ہے یہ تلوار کی لڑائی نہین ہے کہ ایک ہاتھ مین خاتمہ کر دیا اب وہ لڑائی ہے کہ ایک بات کے دانہ مین انکا قماش بدل جائیگا سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا بس سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا پس جب ساحرون کو معلوم ہوا کہ کل سے ہم کو مقابلہ کرنا ہوگا ہر ایک اپنے سحر کو درست کرنے لگا اور جگانے لگا چنانچہ یہان تو ساحرون مین سامان جنگ ہو رہا ہے اور سمندر شاہ دربار برخاست کر چکا ہے سب ساحر و غیر ساحر سردار جو کہ قتل و اسیر ہونے سے اور مجروح ہونے سے بچے ہین اپنے اپنے مقام پر آئے ہین ساحر تو سحر کا بندوبست کر رہے ہین اور غیر ساحر اطمینان سے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین طبل جنگ بج رہا ہے طلایہ پھر رہا ہے ادھر ہرکارون نے بادشاہ و صاحبقران کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ کیا اور عرض کیا کہ اب سمندر شاہ نے عاجز ہوکر ساحرون کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے کل سے لشکر ساحران مقابلہ کریگا اب غیر ساحر مقابلہ نہ کرینگے یہ سنکے صاحبقران نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم ساحرون سے مقابلہ کرینگے اگر ہمارے خدا کو ہماری ظفر منظور ہے تو ہم انکو بھی قتل کرینگے کیا خوف ہے کوئی مقام فکر و تردد نہین ہے وہ مالک و مختار ہے اسکی ذات پر بھروسا کرنا بہت اچھا ہوتا ہے وہی ہر بلا سے نجات دینے والا ہے انسان کو لازم ہے کہ کسی بلا کو بلا خیال نہ کرے جب کہ غیر ساحرون نے ہمارا کچھ نہ بنایا تو ساحر کیا بنا لینگے اپنے منہ کی کھائینگے اور میرا تو اس مصرعہ کے مضمون پر تکیہ ہے اور خدا کی ذات پر مصرعہ بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + دیگر سر تسلیم بحکم شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + یہ فرما کر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ بس اسیوقت طبل جنگ بجا چونکہ لشکر مین ساحر تھے وہ بہت خوش ہوئے کہ اب کل ہم سے مقابلہ ہوگا اور غیر ساحرون کو بھی کچھ خوف نہین ہے بس یہان بھی طبل جنگ بجنے لگا آفاق شاہ وغیرہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ جب حضور نے یہ فرمایا تھا کہ اب کچھ دنون مقابلہ نہ ہوگا تو ہم نے عرض کیا تھا کہ ابھی نہین وہ ایسا نہین ہے کہ مقابلہ نہ کرے عجب نطفہ حرام ہے حضور نے ملاحظہ فرمایا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ پھر کیا خوف ہے مقابلہ کیا جائیگا عرض کیا کہ اس خیال سے نہین عرض کیا کہ مقابلہ نہین کیا جائیگا بلکہ اس خیال سے کہ ملاحظہ فرمائیے کہ کس قدر عداوت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر ہو

کوئی ہمارا ابھی تو حافظ ہے آفاق شاہ وغیرہ خاموش ہو رہے بادشاہ نے دربار برخاست کیا
سب اپنے اپنے مقام پر آئے یہاں کے بھی ساحر سحر جگانے لگے غیر ساحر اسلحہ کو درست کرنے
لگے اسی بندوبست میں زمانہ شب برطرف ہوا اہل اسلام نے اشتیاق جنگ میں وہ شب
آنکھوں میں بسر کی جیسے نیا دولہا شب برات کو اس انتظار میں اور خوشی میں بسر کرتا ہے کہ صبح
ہو تو عروس لے گھر جائیں اور عروس بیاہ کر لائیں یا وہ طفل جو کہ عید کی خوشی میں رات بھر
جاگتے ہیں کہ کسی طور سے سحر ہو جائے تو ہم خوشی عید کی کریں یا وہ لوگ کہ جن سے اپنے
عاشق یا معشوق سے ملاقات کا وعدہ ہوتا ہے اور وہ شب مفارقت کو انتظار ملاقات
میں بسر کرتے ہیں خلاصہ یہ کہ رات بھر صدائے بیدار باش وہوشیار باش دونوں طرف بلند
رہی طبل جنگ بجا کیا ساحر سحر درست کیا کیے کہ یکایک خامہ شب سے صبح برآمد ہوئی
ساحر شب اپنی جھولی نور کو دوش پر رکھ کر مع اپنے ہمراہیوں کے طرف ہجوم خامہ مغرب کے راہی
ہوا اور ساحرہ شب نے اپنے چہرہ سیاہ کو نقاب روز میں پوشیدہ کیا اور سامری روز یعنی آفتاب
اپنے جھولی نور کو لے کر طاؤس فلکی پر جلوہ گر ہوا بس صبح ہوئی اور آفتاب نکل آیا دونوں لشکر
بصد کر و فر میدان میں آئے اس دن لشکر سمندر شاہ میں لشکر ساحران پر عجب شان تھی ہر ایک
ساحر اسباب سحر اور بجر بہارے سحر سے آراستہ تھا اسی طور سے لشکر اسلام کے بھی ساحر تھے ہر
ایک اپنا سحر درست کر کے آیا تھا جب دونوں لشکر صف آرا ہو چکے ابھی نقیب نہ نکلے
تھے کہ سمندر شاہ نے ایک ساحر سے کہا کہ تو میدان جنگ میں جا کر اور اہل اسلام کو اپنی
طرف متوجہ کر کے کہہ کہ اب وہ زمانہ گیا کہ تم نے میرے لشکر کا ستراؤ کر دیا واقعی امر یہ ہے کہ
تم سے کوئی نہیں لڑ سکتا ہے بس اب اسی میں خیریت ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میرے
ہاتھ سے سخت پریشان ہوگے اور گوشہ پناہ تلاش کروگے سوائے گوشہ موت کے جائے
امن نہ ملے گی اب میں اپنے خاص لشکر سے تم سے مقابلہ کراؤنگا یعنی اب ساحروں سے مقابلہ
کرنا پڑے گا اور یہ جو ساحر تمھارے ہمراہ ہیں ان پر بھروسہ نہ کرنا وہ میرے لشکر کا کچھ نہ کر سکینگے
بس میں نے آگاہ کر دیا آئندہ تم کو اختیار ہے بس اس ساحر نے بموجب حکم سمندر شاہ میدان
میں جا کر اور اہل اسلام کو اپنی طرف متوجہ کر کے سمندر شاہ کا پیام بیان کر گیا صاحبقران نے
ایک سوار سے کہا کہ تم میدان میں جا کر اور سمندر کو اپنی طرف متوجہ کر کے کہدو کہ ہم کو ذات
خدا پر بھروسہ ہے اور کسی پر نہیں ہے بس تو ضرور لشکر ساحروں کو حکم دے کہ وہ ہم سے مقابلہ کرے
ہم کو کوئی خوف نہیں ہے جو ہمارے مقدر میں ہوگا وہ پیش آئیگا کیوں بار بار ہم کو خوف
دلاتا ہے ہم ڈرنے والوں میں نہیں ہیں یہ ساحران غیر ساحروں کے ہاتھ مثل سگ وخوک
کے قتل ہونگے ہمارا خدا ہمارا حافظ ہے تو کیا ہے جو ہم کو قتل یا غارت کرے گا اگر اسکو منظور نہیں
ہے تو تو ہمارا کچھ نہیں کر سکتا ہے بس وہ سوار میدان میں آیا اور اسنے صاحبقران کا پیام پکار کر
سمندر شاہ سے کہا سمندر شاہ نے سنکے اس ساحر سے کہا کہ واپس چلا جا وہ ساحر واپس
آیا اور وہ سوار طرف اپنے لشکر کے واپس گیا دونوں طرف سے نقیب نکلے انھوں نے
نقابت کی بعد نقابت کرنے کے لشکروں میں واپس گئے اب سمندر شاہ نے اپنے
لشکر کی طرف دیکھا یعنی ساحروں کی طرف تب دیکھتا تھا کہ تمام نشان لشکر ساحران

کے جلوہ گری مین آئے اور ملکہ ماہ سیمتن اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر سامنے سمندر شاہ کے
آئی اور اجازت خواہ ہوئی سمندر جادو نے اسکو اجازت میدان دی بس وہ اپنے طاؤس کو
اڑاتی ہوئی میدان جنگ مین آئی پہلے تو اسنے بطور سلحشوری کے کچھ شعبدہ دکھائے کبھی ابر
بنایا موتی برسائے کبھی آگ برسائی جب یہ شعبدہ دکھا چکی اُسوقت طرف لشکر اسلام کے
مخاطب ہوکر پکاری کہ جس کو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا اُس کا دینا تھا کہ
دست چپ کی طرف سے ایک سردار گمنام اپنے مرکب کو مہمیز کرکے روبرو بادشاہ کے آیا
اور عرض کیا کہ مجھکو اجازت ملے کہ مین جا کر اس لکاند سے مقابلہ کرون بادشاہ نے فرمایا کہ وہ
ساحرہ ہے تم غیر ساحر ہو کیونکر مقابلہ کروگے تم اپنے مقام پر جاؤ اور کوئی مقابلہ کو نکلے گا اُسنے
عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ غلام کیونکر اسکو قتل کرتا ہے یہ میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے
ساحرہ ہے تو کیا خوف ہے دوسرے اب تو یہ غلام قصد کر چکا ہے یہ جو عرض کیا بادشاہ نے فرمایا
کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا چونکہ طریقہ لشکر اسلام کا ہے کہ جو برائے مقابلہ پہلے قصد کرے خواہ
حریف اُس سے زبردست ہو خواہ نہ ہو بس وہی مقابلہ کو جائیگا دوسرا نہ جانے پائیگا اس
سبب سے اور بادشاہ ناچار ہوگئے اُسکو اجازت دی بس وہ مرکب کو مہمیز کرکے اور سلام
رخصت کرکے طرف رزمگاہ کے چلا یہ جو حال مریخ و آفاق شاہ و سہراب و الطاف
و کوکبہ نے و دیگر سرداروں نے دیکھا باہم یہ صلاح کی کہ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ ساحرون سے
مقابلہ ہے اب صاحبقران کسی غیر ساحر کو برائے مقابلہ نہ جانے دینگے ہم لوگ مقابلہ کرینگے
یہ تو نیا واقعہ ہوا کہ غیر ساحر کو اجازت پیکار مل گئی مفت اسکی جان گئی چلو خدمت صاحبقران
مین عرض کرین بس یہ باہم مشورہ کرکے یہ سب کے سب اپنی صف سے نکل کر خدمت
صاحبقران مین حاضر ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ کیا ہم غلامون اور کنیزون سے حضور
ناراض ہین جو غیر ساحر کو ساحر سے مقابلہ کرنے کی اجازت ملی یہ تو خلاف ہے جب تک
ہم جان نثار زندہ ہین اُسوقت تک کوئی غیر ساحر ساحر کے مقابلہ مین نہ جائے حضور و
غلامان حضور ہم جان نثارون کے جان نثاری کا تماشہ ملاحظہ فرمائین وہ ساحر ہین یہ غیر
ساحر ایک دانہ ناقص مین یہ بیکار ہوجائینگے پھر بیکار لشکر کے قتل ہونے سے کیا حاصل
ہان جب ہم غلام نہ ہون اور کنیزین اُسوقت حضور کو اختیار ہے یہ جو اُن سب نے عرض
کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اب تو یہ سردار مقابلہ کو جاتا ہے جانے دو پھر دیکھا جائیگا
جسنے مبارز طلب کیا تم مین سے کوئی نہ نکلا اُسنے قصد کر دیا یہ ہمارے طریقہ اور قاعدہ کے
خلاف ہوتا کہ وہ اجازت طلب کرتا اور ہم نہ دیتے یہ کیونکر ہو سکتا ہے اُنھون نے عرض
کیا کہ اُسکے منھ سے پوری بات نہ نکلنے پائی تھی کہ اُسنے قصد کر دیا ہم تو اُس قصد سے کھڑے
ہوئے تھے کہ وہ مبارز طلب کرے اور ہم جا کر مقابلہ کرین اجازت لے کر اگر خلاف
مزاج عالی نہ ہو تو اُسکو واپس فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا ہے بس اُسکو
اب مقابلہ کرنے دو جو اُس کے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا یہ فرما کر فرمایا کہ اب تم لوگ
اپنے مقام پر جاؤ اور مقابلہ کا تماشہ دیکھو وہ سب کے سب وہان سے اپنی صف مین
آئے اور اُس کے لیے افسوس کرنے لگے اُدھر وہ جوان میدان مین پہونچا اور کہا کہ او لکاتہ

بک رہی ہی ہوا پر سے زمین پر آ تو مین مقابلہ کرون تیری جان کا ملک الموت مین ہون تیری روح قبض کرنے آیا ہون وہ یہ سُنکے ہنسی اور کہا کہ تم مقابلہ کروگے کیون اپنی جان کے درپے ہوتے ہو ابھی پورے جوان بھی نہین ہوئے ہو تم کو تو اپنے حال پر رحم زیبا ہی ابھی تم نے دنیا مین کیا دیکھا ہی اپنے باغ جوانی سے کون سا پھل حاصل کیا ہی جو میرے مقابلہ کو آئے ہو واپس جاؤ مجکو تمھارے اوپر ترس آتا ہی اور کسی کو آنے دے اُس جوان نے کہا کہ تو میرے حال پر ترس نہ کھا اور زمین پر آ مجھ سے مقابلہ کر ہم اُس بہادر کے غلام ہین کہ جسکو موت سے بالکل ہراس نہین ہی ہم اُس دین کے پیرو ہین کہ جس مین موت کو حیات خیال کرنا زیبا ہی بس مرنے کا کچھ غم نہین ہی یہ کہکر کہا کہ تو بڑی مکار ہی خوب باتین بناتی ہی یہ جو کہا اُسکو غصہ آیا اور چند سخت کلمہ بکتی گئے تھے اور خداوند تصویر پر لعنت بھی کی تھی بس وہ طاؤس سحر کو زمین پر لائے دونون لشکر کے ساحر و غیر ساحر دیکھ رہے ہین کہ اُسنے زمین پر آکر اُن سے کہا کہ لا کیا ضرب بہادری رکھتا ہی انھون نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی تو پہلے حربہ کرلے یہ سُنکے اُسنے کہا کہ مین تیرے اوپر کیا سحر کرون تو ساحر نہین ہی مین تجھ سے تلوار سے مقابلہ کرونگی یہ کہکر تیغہ سحر کو نیام سے لیا اور وار کیا انھون نے اسکے تیغہ کے وار کو رد کرکے اپنا وار کیا لگے تیغہ چلنے بس ایک مقام پر انھون نے جو موقع پایا خبردار خبردار کہکر جو وار کیا اُسکے سر پر تیغہ پڑا کہ اوچھا سا زخم سر مین آیا اُسنے سحر کیا کہ تیغہ کند ہوگیا اور سر سے نکل گیا مگر چند قطرے خون کے اُسکی پیشانی پر بہکر سر سے آگئے بس خون کا نکلنا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور یہ کہکر کہ تم لوگ بہت زبردست ہو یون نہ مانوگے پیچھے ہٹ کر اور جھولی سے دانہ ماش کے نکال کے اُس پر کچھ اسم سحر پڑھکر اُس جوان پر مارے ان دانون کا اُس جوان کے قریب جانا تھا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا وہ جوان مع مرکب کے مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا لشکر اسلام یہ واقعہ دیکھکر تعجب کیا سمندر شاہ سے شملاق نے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ کیا کہ کیونکر خداپرست کو آپکی کنیز نے قتل کیا یہ اسی طور سے غارت ہونگے سمندر جادو نے جواب دیا کہ تمھارا خیال درست ہی وہ جوان تو جل رہا تھا یہ حال جو ملکہ کوکبہ روشن تن نے دیکھا تب اسلئے کہ وہ مبارز طلب کرے اپنے طاؤس سحر کو صف سے نکالا اور خدمت بادشاہ مین آئی اس خیال سے قبل سے آئی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مبارز طلب کرے اور کوئی سردار غیر ساحر قصد مقابلہ کرے تو پھر مشکل ہوگی بس خدمت بادشاہ مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ لونڈی کو اجازت ملے کہ جاکر مقابلہ کرے بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی اُسنے مبارز نہین چاہا ہی کیونکر اجازت دی جائے جب وہ حریف کی خواستگار ہوگی اُس وقت دیکھا جائیگا بادشاہ یہ فرمارہے تھے کہ اُس لکاتہ نے اُس جوان کو جلا کر اور لشکر اسلام کی طرف منہ کرکے بلند صدا صاحبقران کو مخاطب کرکے کہا کہ کیا غیر ساحرون کو برائے مقابلہ روانہ کرتے ہو کہ جو ایک ماش کے دانہ مین جل جاتے ہین تمھارے لشکر مین بھی تو ساحر ہین اُس مین سے کسی کو میرے مقابلہ کے لئے روانہ کرو تا کہ مجھکو لطف مقابلہ ملے یہ اگر انھون آئین کے اسی طور سے جلکر خاک ہوجائینگے یہ جو اُسنے کہا اور مبارز طلب کیا کوکبہ نے عرض کیا کہ اب تو اجازت ملے مریخ و غیرہ نے قصد کیا تھا کہ ہم اجازت کے لئے پرست سے نکلین اور مقابلہ اُس کا کرین دیکھا کہ کوکبہ

بادشاہ سے اجازت طلب کر رہی ہے بس یہ لوگ ٹھہر گئے اور ادھر جب یہ کوکبہ نے عرض کیا کہ اب تو اجازت ملے وہ تم مبارز طلب کر رہی ہے بادشاہ نے یہ خبر پاکر اجازت دی کہ سپرد خداوند کریم کے کیا کوکبہ سلام کرکے اور اپنے طاؤس کو اڑا کر سامنے صاحبقران کے آئی اور صاحبقران کو سلام رخصت کرکے میدان کا رخ کیا اور پکار کر کہا کہ کیوں لاف و گزاف کرتی ہے میں تیرے مقابلہ کو آتی ہوں یہ کہکر اور طاؤس کو اڑا کر اسکے برابر پہونچی اسنے جو کوکبہ کو اپنے مقابلہ میں دیکھا کہا کہ ای کوکبہ تم کو کیا ہو گیا کہ تم نے اپنا دین آبائی ترک کرکے خداپرستی اختیار کی بس اسی میں خیریت ہے کہ میرے ساتھ چلو اپنی خطا بادشاہ سے معاف کراؤ پھر وہی مذہب اختیار کرو ورنہ میرے ہاتھ سے ماری جاؤگی کوکبہ نے جواب دیا کہ یہ مقام پند و نصیحت کا نہیں ہے بلکہ مقابلہ کا بس تو اپنا حربہ کر تو کیا میری خطا معاف کرائے گی اور وہ کیدی میری کیا خطا معاف کرے گا جب میں نے کوئی خطا بھی کی ہو ہزار ہزار لعن ہے خداوند تصویر پر اور اسکے پرستاروں پر بلکہ تو میرے ہمراہ چل اور دین اسلام اختیار کر کہ تیری بخشش کا سبب ہو یہ جو کوکبہ نے جواب دیا اسنے کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہے دیکھ اب بھی کچھ نہیں گیا ہے میں تیری سفارش بادشاہ سے کر سکتی ہوں تو نے کوئی ایسی خطا نہیں کی ہے کہ بادشاہ تیرے قصور کو نہ معاف کریں کوکبہ نے جواب دیا کہ میں تجھ سے کہہ چکی ہوں کہ یہ مقام رزم و پیکار ہے نہ جائے بزم و گفتار اپنی زبان بند کر اور جو کچھ تجھکو حربہ کرنا ہو کر بموجب شعر زبان در کش و تیغ بر کش غلاف * کہ جائے سخن نیست اندر مصاف * یہ جو کوکبہ نے کہا بس ماہ سیمتن جادو نے کہا کہ اچھا معلوم ہوا جاتا ہے یہ کہکر اور جھولی سحر پر ہاتھ ڈال کر چند دانہ ماش کے نکال کر اسم سحر ان پر دم کرکے کوکبہ پر مارے کوکبہ نے ان ماش کے دانوں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر ایک مرتبہ کچھ اشارہ کیا کہ ایک مرغ پیدا ہوا وہ ان دانوں کو راہ میں کھا گیا کوکبہ نے کہا کہ یہ کس قماش کا سحر کرتی ہے کوئی سحر عمدہ کر کہ جی لگے اسنے تو یہ دیکھا کہ کوکبہ نے میرے سحر کو رد کیا مرغ سحر کوکبہ نے دانہائے ماش کو چن کر کھا لیا بس پھر اسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولہ نکالا اسکو زبان کے خون سے رنگین کرکے کوکبہ کی طرف پھینکا جیسے وہ گولہ قریب آیا کوکبہ نے اسکو ہاتھ سے پکڑ لیا وہ موم کا ہو کر رہ گیا اور اسی گولہ پر کچھ اسم سحر دم کرکے اس پر مارا اسنے جو گولہ کو آتے ہوئے دیکھا ایک کارد نکال کر جھولی سے پھر کچھ اشارہ کیا کہ وہ گولہ بیچ سے دو ہو گیا اس سے شعلہ نکلا اسنے اشارہ کیا کہ وہ شعلہ کوکبہ کی طرف چلا کوکبہ نے اف جو کیا وہ شعلہ فرو ہو کر رہ گیا اسی طور سے چند سحر کی باہم رد و بدل ہوئی جو اسنے کیا کوکبہ نے رد کیا جو کوکبہ نے کیا اسنے رد کیا بس ایک مرتبہ اسنے کہا کہ ای کوکبہ یہ میرا بہت زبردست سحر ہے بس تو اب زندہ نہ بچے گی کوکبہ نے کہا کہ میں خبردار ہوں یہ سننا تھا کہ اسنے اپنے گلے سے طوق طلائی اتارا اور اسکا چاند اس سے جدا کیا اور اسم سحر پڑھکر طرف آسمان کے پھینکا وہ چاند بالائے آسمان جا کر شق ہوا اور اس سے ایک برق چمک کر چلی بس

کوکبہ نے جو اُس برق کو آتے ہوئے دیکھا فوراً طاؤس پر سے کود کر غرق زمین ہو گئی وہ برق اُس
طاؤس پر گری کہ وہ جلنے لگا اسنے آواز دی کہ مین نے کوکبہ کا کام تمام کیا راوی نے بیان کیا ہی
کہ اگر کوکبہ یہ تدبیر نہ کرتی تو ضرور ہلاک ہوتی اُسنے اپنے کمال کا سحر کیا تھا اسکا توڑ فوراً
غیر ممکن تھا بس جب اُسنے یہ کہا کہ مین نے مارا اور کام تمام کیا کوکبہ نے زمین سے نکل کر
کہا کہ کس کو مارا اور کس کا کام تمام کیا خبردار ہو جا اب میرے حربہ کی باری ہی اُس نے
کہا کہ خبردار ہون بس کوکبہ نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے بارش
مروارید ہونے لگی بس کوکبہ نے جھولی سے نکال کر ایک پارچہ کتان اُس پر سحر کیا کہ
وہ پارچہ بالائے ہوا جا کر محیط ہو گیا زیر ابر اب کوکبہ نے ایک ڈبیہ نکالی اُسکو
اُس ابر کی طرف پھینکا وہ ڈبیہ قریب اُس پارچہ کتان کے شق ہوئی اور اُس سے
ہزارون ستارے نکلے اور وہ اُس پارچہ مین خود بخود نصب ہو گئے اور ضو دینے لگے وہ
ساحرہ یعنی ماہ سیمتن کھڑی ہوئی یہ تماشہ دیکھ رہی ہی جب کوکبہ یہ بندوبست کر چکی
کہا کہ لے خبردار ہو مین حربہ کرتی ہون وہ بولی خبردار رہون ہی سننا تھا کہ کوکبہ نے
اُن ستارون کی طرف اشارہ کیا بس ایک ستارہ اُن مین سے جدا ہو کر اور برق کے مانند بن کر
طرف اُس ساحرہ کے چلا کوکبہ نے زور دیا اسنے جو ستارے کو آتے ہوئے دیکھا
چند سپر سحر پر قائم کین اور قصد کیا کہ طاؤس پر سے کود پڑون مگر مہلت نہ ملی جب
تک یہ کودے کودے وہ ستارہ اسکے سپرون پر گرا اور سپرون کو توڑتا ہوا اور اسکی
دل و جگر کو جلاتا ہوا شرمگاہ کی طرف سے نکل کر بلند ہوا اور اُس پارچہ مین نصب
ہو گیا اُسکے تن بدن مین آگ لگ گئی اور وہ مثل خار خشک کے جلنے لگی اور
آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہو گئی پھر غل مچانے لگے آواز آئی کہ کشتی کہ نام من ملکہ ماہ
سیمتن جادو بود بعد اس صدا کے آنے کے سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ جلی ہوئی
خاک پر پڑی ہی ساحران لشکر اسلام و کل اہل اسلام نے کوکبہ کی بہت تعریف
کی اسنے سب کو سلام کیا بس ماہ سیمتن کا مرنا تھا کہ ایک اور ساحرہ سمندر شاہ
سے اجازت لے کر کوکبہ کے مقابلہ کو آئی اُدھر سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ تم
نے دیکھا کہ اس کوکبہ نے کیونکر اس ساحرہ کو قتل کیا خوب سحر ایجاد کیا ہی شملاق
نے عرض کیا کہ کوکبہ اسی اقلیم کی ساحرہ ہی ملک کوکبہ کی ایک حاکم ہی اسکا سحر تو بہت
زبردست ہی اور ساحرہ بھی بہت زبردست ہی یہ ایسے ویسے ساحرون سے کب قتل ہو گی
سمندر شاہ نے جواب دیا کہ ملکہ سیماب جو گئی ہی یہ ضرور قتل کرے گی شملاق نے
عرض کیا کہ دیکھیے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر سیماب جادو مقابلہ مین کوکبہ کے پہونچی جاتے
ہی گولہ مارا کہ گولہ شق ہوا اور اُس سے چادر سیماب نکلی اور کوکبہ پر جا کر گرتی کہ کوکبہ
پوشیدہ ہو گئی کوکبہ نے سحر کیا کہ وہ پارہ مثل دھوئین کے اُڑ گیا اور سامنے آکر کہا کہ
واہ کیا خوب سحر کیا اُسنے جو کوکبہ کو زندہ پایا بس برہم ہو کر ایک مرتبہ ترنج سحر خون سے
رنگین کر کے کھینچ مارا کہ وہ ترنج سینہ پر کوکبہ کے پڑا اور سرد ہو کر گرا اگر اس مقام پر کوئی
اور ساحر ہوتا اسکا کام تمام ہو جاتا یہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی کہ بچ گئی بس دو حربے

روک کر کوکبہ نے کہا کہ اب مین حربہ کرتی ہون پنج یہ کہکر اشارہ کیا اُن ستارون کی طرف بس ایک
ستارہ چلا جب تک یہ بنظرِ غور بست کرے کرے وہ ستارہ مہر پہ پڑا کہ سر کو توڑ کر اُس مقام کی
خبر لیتا ہوا اُس طاق ویران کو کشادہ کرتا ہوا ادہر نکل گیا اسکے بھی مرنے کی علامت بلند
ہوئی بیہ غل مچانے لگے تاریکی ہو گئی جب تاریکی دفع ہوئی آواز آئی کشتی کہ نام من سیماب جادو
بود سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ سیہ فام کی لاش برہنہ زمین پر پڑی ہے اور اُسکا وہ مقام مثل
طاق کے نمایان ہے یہ دیکھکر ہر ایک نے اہل اسلام سے لاحول پڑھکر منھ پھیر لیا سمندر شاہ
نے سحر کیا کہ ایک چادر ریشمی لاش پر خود بخود پڑ گئی جب سیماب بھی ہاتھ سے کوکبہ کے
ماری گئی بس ملکہ بنتیہ جادو سمندر شاہ سے اجازت لے کر آئی آتے ہی نارنج
سحر کا وار کیا آگ برسائی خون کا دریا بہایا مگر سب کو کوکبہ نے رد کیا اور خود جو حربہ
کیا یعنی اُسی ستارہ کو جو اشارہ کیا یہ بھی مثل اُن دونون کے قتل ہوئی تا شام کوکبہ نے
بندرہ ساحر لشکر کفار کے جان سے مارے جب شام ہوگئی سمندر شاہ نے طبل امان
بجنے کا حکم دیا طبل بازگشت بجا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے سب اہل اسلام نے
کوکبہ کی بہت تعریف کی لشکر نے کمر کھولی دونون لشکر آسودہ ہوئے صاحبقران و بادشاہ
نے دربار کیا اُدھر سمندر شاہ نے بھی دربار کیا مکدر خاطر تھا مگر حکم طبل جنگ بجنے کا دیا طبل
جنگ بجا ہرکارون نے صاحبقران کو بھی آگاہ کیا یہان بھی کوس حربی بجا کوکبہ کی
بہت تعریف ہو رہی ہے بس بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے درستی سحر مین مصروف ہوئے اُدھر سمندر شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ
آج کوکبہ نے بڑا غضب کیا کہ بار ساحرون کا سترا کر دیا جو گیا مارا گیا سب نے عرض کیا
کہ وہ حضور کی آنکھین دیکھی ہوئی ہے اُسکے سحر ایسے ہی ہین ایک ہی سحر سے اُسنے سب کو قتل
کیا دوسرا سحر نہ کیا سمندر شاہ نے کہا کہ پروا کیا ہے کہان تک قتل کریگی جب مجکو غصہ آئے گا ایک ہی
جنبش لب مین کام تمام ہے یا کسی زبردست ساحر کو حکم دونگا وہ سب کی مشکین باندھ لیگا یہ کہکر دربار
برخاست کیا رات بھر دونون طرف طیاری جنگ ہوا کی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے جب
صف بندی ہو چکی اور نقیب نقابت کر چکے اُسوقت لشکر سمندر شاہ سے طوفان جادو
برائے میدانداری میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک ساحر اوسکے مقابلہ کو گیا جو
کہ ملازم تھا سہراب جادو کا اور شاگرد بھی ہے بس طوفان نے اُس سے کہا کہ حربہ کر اُسنے کہا کہ یہ ہم
لوگون کا طریقہ نہین ہے تو حربہ کر بس اُسنے کارد سحر کو جھولی سے نکال کر اور سحر اُس پر کر کے اسکی طرف
پھینکی اسنے اسکو رد کرنا چاہا مگر وہ رد نہوئی کیونکہ وہ کوئی زبردست ساحر نہ تھا اُسکے سینہ پر پڑی
کہ پشت کو توڑ کر پار گذر گئی اُسکا مرنا تھا کہ اسنے مبارز پھر طلب کیا ایک اور ایک شاگرد سہراب کا اجازت
لیکر نکلا اور مقابلہ کیا اُسنے وہی کارد اُسکے بھی کھینچ ماری کہ اُسکا بھی کام تمام ہوا اور ایک ساحر نکلا اُسنے
بھی مقابلہ کیا طوفان نے کارد ماری اس ساحر لشکر اسلام نے جیسے کارد کو آتے دیکھا سحر کر کے اسکو
ہاتھ مین لیا اور وہی کارد طوفان پر ماری طوفان نے اس کارد کو رد کر کے جو سحر کیا تو زمین شق ہوئی اور
وہ ساحر لشکر اسلام اُس زمین مین سما گیا بعد تھوڑی دیر کے اُسکی لاش زمین پر پڑی ہوئی نظر آئی یہ حال دیکھکر
سہراب کو تاب نرہی اپنا تخت سحر بڑھا کر سامنے بادشاہ کے آیا اور اجازت لے کر میدان مین آیا

اور طوفان کا مقابلہ پس طوفان نے جو سہراب کو ہم مقابلہ پایا پہلے بہت کچھ سمجھایا جب اُسنے نہ مانا پس ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکال کر سہراب پر مارا سہراب نے جو بیضہ فولادی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر اشارہ کیا کہ وہ بیضہ بیچ سے شق ہوا اور ایک ایک غبار پیدا ہوا وہ سہراب پر آکر گرا سہراب اس غبار میں پوشیدہ ہوا پس بعد تھوڑی دیر کے سہراب چمک کر اُس غبار سے نکلا طوفان نے سحر کیا کہ ابر سحر آسمان پر محیط ہو گیا اور پانی برسنے لگا تھوڑے عرصہ میں جہان پر سہراب کھڑا تھا ایک دریا بنکر طیار ہو گیا پس سہراب نے سحر کیا کہ ایک اژدر اُس پانی سے ظاہر ہوا ایک مرتبہ کی دم کشی میں سب پانی پی گیا زمین خشک ہو گئی پس سہراب نے ایک مرتبہ اُس اژدر کو اشارہ کیا وہ طرف طوفان کے چلا جب طوفان نے دیکھا کہ اژدر میری طرف آتا ہے کچھ اسم سحر پڑھکر پیکر داغ اُس پر مارے کہ وہ اژدر طرف سہراب کے چلا پس سہراب نے تخت پر سے کود کر اور اژدر کے کلو میں ہاتھ ڈالکر اُسکو چیر کر پھینکدیا اور جست کرکے تخت پر سوار ہوا اور ایک مرتبہ خاک زمین سے اُٹھا کر اب جو پڑھ کر ماری ایک برج خاکی بنکر طوفان پر گرا طوفان اُس میں پوشیدہ ہو گیا پس سہراب نے سحر کیا کہ وہ برج غائب ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے سب نے دیکھا کہ ایک زنگی طوفان کو پکڑے ہوئے ہوا پر سے زمین پر آیا اور اُسکو ذبح کیا پس اُسکا ذبح ہونا تھا کہ تاریکی ہوئی جب روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش پڑی ہوئی ہے پس اور ایک ساحر سہراب کے مقابلہ کو نکلا سہراب نے اُس کے سحر کو رد کرکے اُسی زنگی کو اشارہ کیا اُسنے اُسکو پکڑ کر ذبح کر ڈالا راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طور سے شام تک سہراب نے تیس ۳۰ ساحر کو قتل اور پانچ اسیر کیے جو ساحر آیا اُسنے معمولی سحر کیا پس اس حقیر نے بہ سبب اختصار کے ہر ایک کا سحر نہیں لکھا اگر لکھتا تو طول ہو جاتا اور اصل مطلب رہ جاتا کیونکہ اس دفتر کے ختم کرنے کا حکم اسی جلد میں ہے پس رات کم اور سوانگ بہت اگر اختصار نہ کرونگا تو کیونکر تمام واقعات تحریر ہونگے اگر یہ حکم نہ ہوتا تھا تو ہر ایک ساحر کا سحر نئے طریقے سے تحریر ہوتا جو کہ ابھی تک ناظرین نے نہ دیکھا ہوگا کسی کتاب میں پس انشاء اللہ تعالیٰ اگر حیات مستعار باقی ہے تو دفتر نیرنگ قاف میں تحریر کرونگا آمدم بر سر مطلب پس جب شام ہو گئی سمندر شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا دونوں لشکر واپس آئے قیام گاہ پر کمر کھولی ادھر صاحبقران و بادشاہ نے دربار کیا ادھر سمندر شاہ نے دربار میں آکر حکم نواختن طبل جنگ دیا طبل جنگ بجا ہرکاروں نے خبر بادشاہ اسلام کو پہونچائی وہاں بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونوں طرف طیاری رہی دو پہر رات تک دربار آراستہ رہے صبح ہوئی دونوں لشکر میدان میں آئے بعد صف آرائی کے لشکر سمندر شاہ سے موانج جادو مقابلہ کو نکلا مبارز طلب کیا آج ملازمان ملکہ غزالان نے نکل کر مقابلہ کیا دو ساحر بلا زبان ملکہ سے اُسکے ہاتھ سے مارے گئے پس ملکہ اجازت لے کر مقابلہ کو آئی اُسنے ملکہ پر گولہ مارا ملکہ نے رد کر دیا اب اُسنے سحر کیا کہ طائر پیدا ہوا اُسنے ملکہ کے سر پر آکر صدا نے مہیات دی کہ ملکہ مبہوت ہو کر رہگئی

یہ چلا کہ ملکہ کا سر کاٹ لوں کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ملکہ کے منہ پر چھینٹا دیا
ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے دیکھا کہ مواج جادو میری طرف تیغ لے کر آتا ہی بس ملکہ نے [illegible]
جو ایک پھول جھولی سے نکال کر کھینچ مارا ہر برگ گل اُسکی شعلہ بنکر اُس پر چلی اُسنے سحر کیا
کہ وہ شعلہ دفع ہوئے بس اُسنے پلٹ کر ایک دو ہتڑ زمین پر مارا کہ زمین کو زلزلہ ہوا
اور زمین شق ہوئی ایک اژدر پیدا ہوا کہ وہ ملکہ پر چلا ملکہ نے ایک مرتبہ ایک انگشت
کا اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس اژدر پر پڑی کہ وہ جلکر خاک ہوگیا اور ایک مرتبہ
تیر و کمان دوش پر سے لیکر اور تیر چلہ کمان میں پیوستہ کرکے آواز دی کہ او مواج جادو
اپنے کو بچا میرے تیر سحر سے یہ کہکر تیر کو رہا کیا اُدھر جب تک مواج سنبھلے سنبھلے تیر آکر
سینہ پر پڑا مہرہ پشت کو توڑکر پار گذر گیا اسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوگئی آوازیں مہیب آنے
لگیں جب روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ مواج کا لاشہ زمین پر پڑا ہوا ہی بس اب ساحر
نکلنے لگے لشکر کفار سے اور قتل ہونے لگے تا بہ شام بہت سے تیغ حرغزالان کے ہاتھ
سے قتل ہوئے سمندر شاہ طبل بازگشت بجواکر واپس گیا اور جاتے ہی پھر طبل جنگ
بجوادیا لشکر اسلام میں بھی طبل جنگ بجا رات بھر طیاری رہی صبح کو دونوں لشکر میدان میں
آئے آج گرداب جادو نے نکل کر لشکر سے مبارز طلب کیا چند ساحر ملازمان الطاف
سے اُسکے مقابلہ کو آئے مارے گئے بس الطاف جادو نے بادشاہ سے اجازت لے کر
گرداب شاہ کا مقابلہ کیا گرداب نے سحر کیا کہ ایک طائر ہوا پر ظاہر ہوا اُسنے سر
الطاف پر آکر تین مرتبہ گردش کی الطاف کی یہ حالت ہوئی کہ عالم سکوت میں مثل
تصویر ٹھگی کے ہوکر رہ گیا گرداب نے پھر سحر کیا کہ ایک پتلا پیدا ہوا اُسکے ہاتھ میں تلوار
تھی بس گرداب نے اشارہ کیا کہ اسکا سر کاٹ لے وہ پتلا چلا جب قریب الطاف
پہونچا اور قصد کیا کہ سر کاٹوں کہ یکایک الطاف کے پشت پر سے ایک آواز آئی
کہ خبردار یہ کیا کرتا ہی یہ پتلا رُکا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُسنے اُس پتلے کا ہاتھ پکڑ لیا زمین شق
ہوئی اور ایک پتلا مرکب پر سوار ظاہر ہوا اُسنے اُس پتلے کو پکڑ کر چاہا کہ چیر ڈالے غرض
یہ جو واقعہ گرداب نے دیکھا سحر کیا کہ ایک زنگی پیدا ہوا وہ اُس سوار سے لڑنے لگا
الطاف ابھی اسی طور سے مبہوت کھڑا ہی کہ یکایک ایک طرف سے ایک باز سبز
رنگ پرواز کرتا ہوا آیا اور وہ طائر بالائے سر الطاف گردش کر رہا ہی اُس باز نے
آتے ہی اُس باز کو پکڑ لیا اور منقار سے نوچنا شروع کیا وہ لاکھ لاکھ تڑپا مگر اُسنے
نہ چھوڑا اور بالائے سر الطاف لاکر اُسکو منقار سے ذبح کیا اُسکا خون جو الطاف پر گرا
الطاف جادو کو ہوش آیا ادھر تو وہ طائر ہلاک ہوا اُدھر الطاف کو ہوش آیا الطاف
نے دیکھا کہ طائر سحر گرداب کو میرے باز سحر نے ہلاک کیا گرداب سامنے کھڑا ہوا اور
پتلہ سحر گرداب کو میرے پتلہ نے پکڑا ہی اور اُسکے [illegible] زنگی سحر گرداب سے لڑ رہا ہی بس یہ
واقعہ دیکھکر الطاف جادو نے ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالا اور یہ کہکر کہ او گرداب
خبردار ہو جا اب میرے حربہ کی نوبت آئی ہی لو اپنا حربہ کرچکے اور جھولی پر ہاتھ ڈالکر
ایک نارنج نکالا اور زبان میں نشتر دے کر اور خون زبان کا لے کر اُس نارنج پر ہتھیلی دی

اور سحر کرکے اب تو اسکو طرف آسمان کے پھینکا اور زمین پر کود کر ایک دو ہتھڑ مارا یہ معرکہ ہوا کہ جہان پر
لشکر سمندر شاہ ساحر وغیرہ ساحر تھا وہان کی زمین شق ہونے لگی اور اُس مین لوگ سمانے
لگے وہ نارنج بالائے آسمان جا کر شق ہوا اُس سے برق چمک کر گری کہ گرداب کے دو پرکالہ
ہوئے وہ لاکھا اپنے کو بچایا کیا نہ بچ سکا وہ پتلہ اور زنگی دونون گرداب کے مرنے سے جلکر
خاک ہو گئے اور ہزارون برقین چمک کر لشکر سمندر شاہ پر گرین کہ ہزارون ساحر ہلاک
ہو گئے جل کر اور ہزارون غرق زمین ہو کر ایک لشکر مین تہلکہ پڑ گیا قریب تھا کہ لشکر بھاگ
کھڑا ہو یہ جو واقعہ سمندر شاہ نے دیکھا تسلاق سے کہا کہ اس الطاف نے تو بڑا غضب
کیا میرے لشکر ہی کو تباہ کیا خیر اسوقت تو اسکی تدبیر کرتا ہون یہ سحر اسکا برطرف کرتا ہون
لشکر کو اس تہلکہ سے بچاتا ہون یہ کہکر سمندر شاہ نے زمین کی طرف دیکھ کر کچھ اسم سحر پڑھا
کہ وہ زلزلہ اور شق ہونا زمین کا موقوف ہوا اور جب اس امر سے فراغت ہوئی اسنے سحر
کیا کہ وہ جو سحر الطاف کا تھا کہ برقین چمک کر گر رہی تھین برطرف ہوا لشکر نے
اُس تلاطم سے نجات پائی بس سمندر شاہ نے پکار کر کہا کہ او نمک حرام الطاف تو نے
بڑا غضب کیا کہ میرے لشکر کے بہت سے ساحر قتل کیے مین اب تم سب پر رحم کرتا
ہون اور کہتا ہون کہ مین نے تم کو آج کی شب مہلت دی ہے کہ تم سب ملکر باہم مشورہ
کرکے میری خدمت مین حاضر ہو اور میری اطاعت کرو ورنہ کل تم سب کو ہلاک کرونگا
اب تم سب نے بہت سر اٹھایا ہے اب تم سب کے ظلم و ستم کی حد ہو چکی اب
مجھ سے نہین دیکھا جاتا ہے کہ تم میرے ملازمون کو میرے روبرو قتل کرو اب مین کل اسکی
تدبیر کرونگا آج جہان تک تمھارا جی چاہے میرے ملازمون کو پریشان کر لو اگر اطاعت
پر نہ راضی ہوگے یہ جو سمندر شاہ نے کہا الطاف نے جواب دیا کہ اب ہم لوگ کبھی
تیری اطاعت پر نہ راضی ہونگے نہ ہم موت سے ڈرتے ہین بس جو تیرا جی چاہے وہ
کر کل پر کیون موقوف رکھ آج ہی اپنے دل کی حسرت نکال لے ہم تو تیرے مقابلہ کے مشتاق
ہین کیا کچھ لطف تو ملے یہ لوگ تو ہمارے روبرو کیا چیز ہین ہم ان کو طفل مکتب سے بدتر
جانتے ہین ہان اگر تو آکر مقابلہ کرے یا غشاق تیرا استاد تو جو کچھ لطف مقابلہ ہو باقی یہ جو
سب بادشاہ اور سردار اور اہل لشکر ہین سب اسی طور سے قتل ہونگے ابھی کیا حقیقت
ہے باقبال صاحبقران و بہ مدد خداوند یزدان مین ہی ان سب کے لیے کافی ہون اگر تو
یا تیرا استاد کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو میرے مقابلہ کو آئے تو حال معلوم ہو کیا دور سے غرّے
دکھا رہا ہے یہ دھمکیان اُن لوگون کو دے جو کہ تجھ سے خوف کرتے ہون ہم تو سوا اے
خداوند کریم کے اور کسی سے نہین ڈرتے ہین اگر سامری و جمشید بھی آئین تو ہم ان سے
بھی مقابلہ کرین اور وہ تمھارا خداوند تصویر کیا گیدی ہے اگر وہ بھی آئے تو اسکو بھی مثل
سگ و خوک کے قتل کرین تمھاری کیا حقیقت ہے یہ لوگ کیا ہم لوگون سے مقابلہ
کرینگے وہی ہین کہ جنکو ہم نے تیرے لیے زیر کرکے تیری اطاعت پر راضی کیا
سب ہمین لوگون سے جو تیون کا صدقہ ہے جو تو اتنا مغرور بادشاہ ہوا وہ اپنا ملک
رانی کرنا اور نہ طاق سے جوتیان کھا کر کھانا بھول سے لیے ہمیشہ ابھی تم طرف کی اطاعت نہ

ای بے جہان اسکو کسی قدر دولت ملی وہ اپنے کو بھول جاتا ہی تیری ذات سے کب کسی کو راحت
ملنے کی سوائے تکلیف کے تو اپنی حقیقت کو تو خیال کر اور یہ خیال کر کہ یہ کن لوگون کا صدقہ ہے
جو اسوقت تو بادشاہ بنا ہوا ہی یہ سب ہم لوگون کا صدقہ ہی کہ تجکو اسقدر عروج دیا اور بادشاہ
کردیا ورنہ تمام عالم مین تباہ پھرتا اور کوئی بات نہ پوچھتا ہم کو دعائین دے اُس پر تو نے ہماری
قدر نہ کی سچ فردوسی نے کہا ہی کہ شعر: پرستار زادہ نیاید بکار ÷ اگرچہ بود زادہ شہریار ÷ جب کہ لونڈی
بچہ ہو اور نطفہ بادشاہ کا ہو اس سے بہتر کی امید نہیں ہی تو غلام سے کیا ہو گی جو کہ خود غلام
ہو بس اب زیادہ اپنی حقیقت کو نہ بھول اور ہم لوگون سے مقابلہ نہ کر بس اسی مین خیریت ہے
کہ صاحبقران کی اطاعت کر ورنہ کتے کی موت مارا جائیگا اور سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ
نہ آئیگا یہ سب جو کہ بادشاہ اور سردار تیرے لشکر مین ہین یہ کیا ہم سے مقابلہ کر سکتے ہین ہمارے
دیکھے ہوئے ہین بہت سے اس مین ایسے ہین جو کہ ہمارے شاگرد ہین وہ کیا مقابلہ کرینگے
اگر مقابلہ کو آئینگے بھی تو مارے جائینگے وہ جو تیرے وزیر مہتاب و احراق ہین انکو بھیج
کر دو اگر مقابلہ کرین وہ تو اپنے کو سامری وقت و جمشید زمانہ جانتے ہین اس سے کیا انکو قتل
کرین روبہ کی پیادون کو قتل کراتا ہی اور خود برائے مقابلہ نہیں آتا ہی یہ جو الطاف نے کہا
سمندر کو بہت غصہ آیا اور مثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا بروت نحس کے سبب
بال مثل تنکے کے کھڑے ہو گئے منھ مین کف بھر آیا بسبب غصہ کے کانپنے لگا تمام زمانہ نگاہ
مین تیرہ و تار ہو گیا بس قصد کیا کہ مقابلہ کو جاؤن اور الطاف کو اس سخت کلامی کی سزا
دون یہ رنگ جو عشاق اُسکے استاد نے دیکھا کہا کہ ای سمندر شاہ کبھی ایسا قصد نہ کرنا کہ مقابلہ
کو جانا تمھاری بلا سے ایسے کم ظرفون کے مقابلہ کو جائے وہ اسی واسطے تو گرماتے ہین کہ تم
غصہ مین آکر مقابلہ کو نکل آو اگر تم نے انکو قتل کیا تو کوئی نام نہ ہوا اگر انھون نے تم کو
زخمی کیا تو تمھاری آبرو جاتی رہی ان سب مین کرکری ہوئی تمھاری یہ لیاقت نہیں
ہی کہ تم بادشاہ ہو کر ہر اعلیٰ و ادنیٰ کے مقابلہ کو نکلو تمھارے غلام بہت سے ہین وہ
مقابلہ کرینگے بس کبھی ایسا قصد نہ کرنا تمھاری یہ لیاقت نہیں ہی کہ تم الطاف یا
آفاق یا سہراب کے مقابلہ کو جاؤ ادھر تو عشاق سمندر سے یہ باتین کر رہا تھا ادھر
الطاف نے جو دیکھا کہ کوئی مقابلہ کو نہیں آتا ہی کھڑے کھڑے ایک سحر کیا کہ ایک ابر
آسمان پر نمودار ہوا اور وہ لشکر سمندر شاہ پر محیط ہوا اس سے بارش تیرون کی ہونے لگی
بس جس کے وہ تیر لگا اُس کے سینہ پر خواہ سر پر پڑا تو دوسرے مقام سے پار ہو گیا
ہزارون اس بلا سے ہلاک ہوئے لشکر مین پھر تہلکہ پڑ گیا تلاطم مچ گیا شور و غل کی جو
صدا بلند ہوئی سمندر شاہ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بارش تیر و تفنگ ہو رہی
ہی تمام ساحران لشکر اعلیٰ و ادنیٰ نے سپر ہائے سحر کی پناہ کی مگر کسی طور سے نہیں
بچتے ہین اور غیر ساحر بھی سپرون کی آڑ کیے ہوئے ہین مگر مفر نہیں پاتے ہین قریب
ہی کہ لشکر فرار کر جائے یہ جو سمندر شاہ نے سنا اپنے ہاتھ کو دیکھا اس مین تحریر تھا
کہ یہ سحر الطاف جادو کا اُسنے یہ سحر کیا ہی جب اس کے مقابلہ کو کوئی نہیں
نکلا اُسنے یہ سحر کیا یہ جو سمندر نے تحریر پایا عشاق سے کہا کہ ملاحظہ کیا آپ نے کہ

اس نمک حرام نے کس قدر سر اٹھایا ہے بدون سزا پائے ہوئے نہ مانے گا آپ مجکو منع کرتے ہین
اب مین جاتا ہون مجھ سے صبر نہین ہو سکتا ہے وہ جا کر اس نمک حرام کو سزا دیتا ہون اس
سرکشی کی دیکھیے تو کیا غدر کر رکھا لشکر کو ہلاک کیے ڈالتا ہے یہ جو سمندر شاہ کے کہا عشاق نے
کہا کہ تم کو قسم ہے میری جان کی اور سر خداوندی کی کہ ایسا قصد نہ کرنا اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ
کرو سمندر شاہ نے کہا کہ سچ امر تو یہ ہے کہ جس قدر یہان بادشاہ ہین اور سردار ہین اور افسر ہین
اور ساحر لشکر ہین ان مین کوئی ایسا نہین ہے کہ جو الطاف سے یا آفاق سے یا اشفاق سے
یا سہراب سے یا مخزالان سے یا زوجہ آفاق سے یا کوکبہ سے مقابلہ کر سکے سوائے میرے
یا آپ کے یا اشتاق و امراق کے بلکہ یہ بھی مقابلہ نہین کر سکتے ہین وہ ان سے بھی زبردست
ہین بس جو انکے مقابلہ کو جائے گا مارا جائے گا کیونکہ یہ سب ان لوگون کے زیر کیے ہوئے
ہین اور ان لوگون نے ان سب کو زیر کر کے میری اطاعت کرائی ہے بس وہ کیا آپ کی
حقیقت جانین گے بیکار ہے کہ مین ان کو بھیج کر قتل کراؤن اور شرمندہ ہون بس یہی بہتر ہے
کہ خود مقابلہ کرون عشاق نے کہا کہ اے سمندر شاہ تم نہ مقابلہ کو جاؤ بلکہ مین ان سبکو
باندھ لاؤنگا اور تمھارے حوالہ کرونگا یا قتل کرونگا تمھارا جانا کسی صورت سے زیبا
نہین ہے سمندر نے کہا کہ آپ کا جانا مثل میرے جانے کے ہے جیسے آپ مقابلہ کو نکلے
ویسے مین پھر کیا ضرور ہے کہ آپ تشریف لے جائین عشاق نے کہا کہ یہ تم نے درست
کہا مگر مجھ مین اور تم مین فرق ہے تم بادشاہ ہو تمھارا بڑا مرتبہ ہے گو مین تمھارا استاد ہون
مگر پھر ملازم ہون بس میرا جانا مناسب ہے تمھارے جانے سے سمندر نے گو اصرار بہت
کیا مگر عشاق نے نہ مانا آخر کو سمندر شاہ مجبور ہو گیا اور کہا کہ آپ کو اختیار ہے یہ کہکر
کہا کہ استاد اس بلا کو تو دفع فرمایئے یہ جو لشکر پر نازل ہے بس یہ سنکے عشاق نے
انگشت سے طرف اس ابر کے اشارہ کیا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا وہ تیر وغیرہ برسنا
موقوف ہو گیا لشکر کو اس مخمصہ سے نجات ملی اب جو عشاق نے قصد کیا کہ مقابلہ
کو جاؤن تو دیکھا کہ دن تمام ہو چکا ہے شام قریب ہے سمندر شاہ سے کہا کہ اے سمندر شاہ
اسوقت تو طبل باز بجوا کر چلو کیونکہ دن قلیل باقی ہے جاتے ہی اور مقابلہ کی گفتگو مین
شام ہو جائے گی واپس آنا ہوگا بس چل کر طبل جنگ بجواؤ مین کل نکل کر مقابلہ کرونگا
سمندر شاہ نے یہ سنکے طبل باز بجوا دیا الطاف جادو طبل باز کی صدا سنکے طرف اپنے
لشکر کے واپس چلا لشکر اسلام مین بھی طبل باز بجا بس دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے
گھڑی آسودہ ہوئے ادھر سمندر شاہ نے خیمہ خاص مین جا کر لباس تبدیل کیا اور
دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوئے جب سب حاضر ہو چکے اسوقت سمندر شاہ نے
سب کو مخاطب کر کے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ تم مین کوئی ایسا نہین ہے کہ جو آفاق شاہ
وغیرہ سے مقابلہ کر سکے کیونکہ تم سب ان لوگون کے ہاتھ سے زیر ہو چکے ہو جب ہی تو
اطاعت کی ہے بس کل کوئی مقابلہ کو میدان مین نہ نکلے اور برائے مقابلہ نہ جائے کل ہمارے
استاد عشاق حجرہ نشین نکل کر ان چند نمک حرامون کا خاتمہ کر دینگے پھر اختیار ہے جس کا
جی چاہے برائے مقابلہ جائے کیونکہ سوائے ان چند نمک حرامون کے کوئی ایسا ساحر لشکر اسلام

مین نہین ہے کہ جو اسطرف کے ساحرون سے مقابلہ کر سکے بس وہ سب تمھارے شکار ہین اُنکا قتل
کرنا کوئی امر دشوار نہین ہے ہان جب تک یہ چند نمک حرام اُس لشکر مین ہین اُس وقت تک
مشکل ہے یہ جو سمندر شاہ نے کہا سب نے سر جھکا لیا نہایت شرمندہ ہوئے بلکہ اپنے دل مین
کہا کہ بادشاہ سچ کہتے ہین یہ کہکر سمندر شاہ نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہمارے استاد
کے نام پر بس اُسی وقت طبل جنگ عشاق جگرہ نشین کے نام پر لشکر کفار مین بجایا گیا
سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل عشاق جادو مقابلہ لشکر اسلام سے کرینگے ہر ایک کو عشاق
کے مقابلہ کا اشتیاق ہوا اور باہم کہنے لگے کہ کل سحر معرکے ہونگے گو وہ لوگ بھی بہت
زبردست ہین مگر عشاق سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین یہ استاد بادشاہ ہین دوسرے پہلو
نشین سامری و جمشید ہین انکے سحر کا کون جواب دے سکتا ہے کل لشکر اسلام کے ساحرون
کا خاتمہ ہے یہان تو لشکر مین ہر طرف یہ چرچا تھا اُدھر سمندر نے یہ حکم دے کر دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور خواب مرگ مین مبتلا ہوگئے اس سبب سے کہ معلوم
ہو چکا تھا کہ کل اور کوئی مقابلہ کو نہین جائیگا سواے عشاق جادو کے پھر کیا ضرورت
ہے کہ سحر کی طیاری کرین وہ جائینگے لشکر اسلام کا خاتمہ کر کے میدان سے واپس آئینگے
بس اس سبب سے سب خواب مرگ مین مبتلا ہوگئے عشاق نے اپنے خیمہ مین
آکر اپنے سحر کو جگایا یہان تو سامان جنگ لشکر مین ہو رہا ہے عشاق اپنے سحر کو جگا رہا
ہے طلایہ پھر رہا ہے صداے بیدار باش ہوشیار باش بلند ہے اور ہرکارے لشکر اسلام کے
یہ خبر لے کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے ہین وہان صاحبقران و بادشاہ دربار مین تشریف
فرما ہین سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار ہین الطاف جادو کی تعریفین ہو رہی ہین
وہ سلام کر رہا ہے اور عرض کرتا ہے کہ کل بہت بڑے لوگون سے سامنا ہو گا یا تو خود سمندر
مقابلہ کو نکلے گا اگر غیرت دار ہے یا عشاق اُسکا استاد صاحبقران فرما رہے ہین کہ پھر کیا
خوف ہے سب عرض کر رہے ہین کہ جی کچھ خوف نہین ہے الطاف نے عرض کیا کہ اسی سبب
سے تو مین نے اُسے گرمایا کہ یا تو وہ خود نکلے یا اسکا محتاج تاکہ جلدی مقابلہ کا فیصلہ ہو
ہم غلامان حضور مریخ فلک سے نہین ڈرتے ہین عشاق کیا کیدی ہے اور سمندر
کیا شغال ہے اگر اقبال حضور ہم لوگون کے شامل حال ہے تو انکا بھی بچنا ہمارے ہاتھ
سے محال ہے آپکے اقبال سے اور فضل ذوالجلال سے انکو بھی قتل کرینگے کوئی خوف
نہین ہے آفاق شاہ وغیرہ عرض کر رہے ہین کہ حضور کل تماشہ ملاحظہ کرینگے کہ کیسے
کیسے معرکے سحر ہوتے ہین مریخ آفتاب علم ہر مرتبہ جھوم جھوم کر کہتا ہے کہ دیکھیے ہماری بھی
باری آئی ہے کہ ہم عشاق سے مقابلہ کرین یا آپ ہی لوگ اسکو قتل کرتے ہین مجکو اسکے
مقابلہ کا بہت اشتیاق ہے میرا دل چاہتا ہے کہ سمندریہ کے باشندون سے اور فیروزیہ
کے باشندون سے سحر چلین کیونکہ ہر مرتبہ وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ اور اطراف و جوانب
کے اور طلسمون کے اور ملکون کے ساحر یہان کے لوگون سے اور اس ملک کے اطراف
و جوانب کے لوگون سے سحر مین مقابلہ نہین کر سکتے ہین ہمارے نزدیک وہ طفل مکتب
ہین ہم برسون اُنکو سحر کی تعلیم کرین تب وہ اس قابل ہون کہ ہماری برابری کرین آفاق شاہ

وغیرہ نے جواب دیا کہ جب ہم لوگ موجود ہین تو آپ کو کیا ضرورت ہے کہ آپ ایسے کم ظرفون سے مقابلہ کرین شاہزادہ طلسم فیروز یہ ہو کر ہان جب نہ طاقت پر مقابلہ ہو گا اُسوقت آپ کے سحر کا ہم لوگ تماشہ دیکھین گے ہان وہ لوگ آپ کے مقابلے کے قابل ہین اور وہ لوگ کامل ہین اُنکے سحر و ساحری مین لطف حاصل ہو گا ہم کو ان لوگون سے مقابلہ کرنے دیجیے عمرو یہ سُنکے خاموش ہو رہا صرف اسقدر جواب دیا کہ یہ آپ لوگون کی لیاقت ہے اور بندہ نوازی ہے ورنہ مین کس لائق ہون یہ بھی نہین جانتا ہون کہ سحر و ساحری کیا شے ہے صرف دو ایک شعبدہ جانتا ہون وہی جو کہ آپ لوگون سے سنے ہین اور آپ کو دیکھا ہے ورنہ مجھ سے تو ایک لڑکا اچھا ہے ہان آپ لوگ کاملین سے ہین یہ سب آپ کی لیاقت ہے جو میری طرف خیال ایسا فرماتے ہین یہ سب بزرگون کا فیض صحبت ہے کہ مین بھی ساحرون مین شامل کیا جاتا ہون ورنہ مین کیا جانون جو کہ خود اچھے ہوتے ہین وہ دوسرون کو بھی اچھا خیال کرتے ہین آفاق شاہ وغیرہ نے کہا کہ یہ سب آپ کا انکسار ہے ہم سب آپ کے سامنے طفل مکتب ہین برسون آپ ہم کو تعلیم کرین تب کہین اس لائق ہون کہ سحر کر سکین آپ نے ان اُن لوگون کی صحبت اُٹھائی ہے جو کہ کاملین سے تھے ایک زمانہ کثیر تک اپنے طلسم کی ولی عہدی کی ہے اُنکے والد ایسے ساحر زبردست تھے کہ حاکم طلسم تھے ساحر اُنکے نام سے کانپتے تھے ہم لوگ اُنکی صحبت مین بن گئے یہ آپ کا فیضان صحبت ہے جو ہم اسقدر سحر کر سکتے ہین دوسرے صاحبقران کا اقبال ہے یہان یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے مجراگاہ پر سے مجرا بجالائے دعا و ثنائے شاہی ادا کرکے عرض کرنے لگے کہ سمندر شاہ نے اپنے اُستاد عشاق کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے کل وہ غلامان سرکار سے مقابلہ کرے گا اور کل اپنے اہل لشکر و سردارون و بادشاہون کو منع کیا ہے کہ تم مین سے کوئی برائے مقابلہ نہ جائے کل اُستاد اُن چند نمک حرامون کو اسیر کرین یا قتل پھر جسکا جی چاہے مقابلہ کو لشکر اسلام سے نکلے کیونکہ جب تک وہ نمک حرام اُس لشکر مین رہین گے اُسوقت تک کوئی اُس لشکر سے مقابلہ نہین کرسکتا ہے بعد اُن کے کوئی ایسا ساحر پھر اُس لشکر مین نہین ہے جو جو تم سے مقابلہ کر سکے بس یہ کہا طبل جنگ بجوایا ہے باقی خیریت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجوایا ہے ہم کل اُسکے اُستاد سے مقابلہ کرینگے یہ اُس کا خیال خام و تصور ناتمام ہے خدائے ما بزرگ است بس یہ فرماکر طبل رزمی کے بجنے کا حکم دیا یہان بھی لشکر مین طبل رزمی بجا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل عشاق مقابلہ کرے گا سب نے باہم کہا کہ کیا پروا ہے کوئی مقابلہ کرے خدا ہمارا مالک ہے کوئی عشاق دودھری تو نہین باندھے ہے ہان یہ امر ہے کہ وہ پرانا ساحر ہے وہ سحر ہم سے زیادہ جانتا ہو گا یہ امر تو خوب ہے کہ اگر ہم اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے تو کوئی اُسکا نام نہ ہو گا اگر ہم نے اُسکو قتل کیا یا زیر ہمارا نام ہو جائے گا ہماری شہرت ہو گی کہ ان لوگون نے اتنے بڑے ساحر کو قتل کیا اہل لشکر مین تو یہ ذکر ہو رہا ہے طلایہ پھر رہا ہے صدائے حاضر باش و ناظر باش کی بلند ہے صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے غیر ساحر تو آرام پذیر ہوئے ساحر اپنے سحر جگانے لگے

اور نظارہ کرنے لگے بیرون کو اُنکے خوراک دینے لگے بخورات سلگانے لگے اس خیال سے کہ بڑے زبردست ساحر سے مقابلہ ہے بس وہ رات اسی سامان مین اہل اسلام و کفار کو گذری ستارہ سحری آسمان پر چمکا مؤذنون نے اذان دی لشکرون مین ورودی بجی ہر ایک سوتے اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر عبادت خدا سے فراغت کی سلحہ و سنجوگ سے آراستہ ہو کر دردولت پر حاضر ہوئے لشکر طرف میدان کے روانہ ہوئے بادشاہ و صاحبقران تشریف لائے پس سب کو ہمراہ لے کر طرف میدان جنگ کے تشریف لائے اور صف بندی ہونے لگی اُدھر کفار نے بھی اپنے دینی امور سے فراغت کر کے اور آمادہ پیکار ہو کر لشکر طرف میدان کے روانہ کیا خود در بارگاہ سمندر شاہ پر جا کر کھڑے ہوئے عشاق اپنے خیمہ سے اسباب سحر سے آراستہ ہو کر نکلا آج اُسکی وہ صورت تھی کہ اگر پیر فلک بھی دیکھے تو ڈر جائے عجب ہیبت ناک شکل تھی مرگھٹ کا بھوت معلوم ہوتا تھا تمام جسم پر خاک ملے ہوئے تھا آج بہت کچھ اسباب سحر تخت پر رکھا ہوا تھا وہ سردار اور بادشاہ اُسکی صورت دیکھ کر ڈر گئے جب وہ خیمہ سے برآمد ہو چکا اُسکے بعد سمندر شاہ برآمد ہوا پس لشکر کو لے کر اور عشاق کو میدان مین آیا جس نے عشاق کی صورتِ کفار مین سے دیکھی مارے خوف کے کانپ گیا اور منھ پھیر لیا لشکر اہل اسلام کی جو اُس پر نگاہ پڑی تھی پناہ بذات پروردگار کھکر اور لاحول پڑھکر منھ پھیر لیا پس جب سمندر شاہ میدان مین آچکا پس دونون طرف سے صف آرا نکلے اُنھون نے صفون کو آراستہ کیا اُسکے بعد جب صفین آراستہ ہو چکین تو نقیبون نے نکل کر نقابت کی جب نقیب بھی نقابت کر کے لشکرون مین جا چکے اُسوقت عشاق نے ایک ساحر سے کہا کہ تو پکار کر اہل اسلام سے کہدے کہ اے خدا پرستان اگر اپنی زندگی کے خواستگار ہو تو رومال سے ہاتھ باندھ کر خدمت سمندر شاہ مین حاضر ہو اُسکی اطاعت کرو ورنہ اب تمھارے ظلم و ستم کی حد ہو چکی آج مین مقابلہ کو آتا ہون ایک دم مین تم سب کو باندھ کر سمندر شاہ کے حوالہ مثل گوسفندان قربانی کے قتل کرونگا مین ایسا ویسا ساحر نہین ہون پھر کوئی جواب دینے والا نہین ہے مین پہلو نشین سامری ہون آیندہ تم کو اختیار ہے مین آگاہ کیے دیتا ہون پس اُس ساحر نے یہ کلمہ پکار کے اہل اسلام سے کہے اُدھر کسی نے جواب تک نہ دیا سوائے لعن و نفرین کے پس اُسکو غصہ آیا اور سمندر شاہ سے اجازت لے کر طرف میدان کے چلا سمندر شاہ حد لشکر تک ہمراہ آیا وہان تخت روک کر دونون استاد شاگرد گلے ملے پس اُسکے بعد سمندر شاہ تو اپنے مقام پر جا کر کھڑا ہوا اور عشاق تخت اُڑا کر میدان مین آیا اور تخت کو روک کر بڑے عرصہ تک ادھر ادھر دیکھا کیا اُسکے بعد تخت پر سے کود پڑا اور کچھ زمین پر لکیرین بنائین پھر تخت پر بیٹھا اور اہل اسلام کے خوف دلانے کے لیے چند شعبدہ کیے پہلے آگ برسائی پھر سانپ و عقرب پھر آفتاب پیدا کیا پھر خون برسایا پھر اژدر و شیر ببر اُس سے پیدا کیے اور چند شعبدہ دکھلائے جب اہل اسلام اُس سے بھی نہ ڈرے تو اُسنے کیا کیا کہ اپنی جھولی سے چند دانہ ماش کے

نکال کر اور اسم سحر اُن پر دم کر کے زمین پر مارے کہ تمام زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا یہ جو حال آفاق شاہ وغیرہ نے دیکھا انھون نے سحر کیا کہ زمین قائم ہو گئی اسنے برف لشکر اسلام پر برسائی مریخ نے سحر کر کے برف کو دفع کیا جب یہ سب شعبدہ کر چکا اسکے بعد اسنے کیا کیا کچھ دانہ جھولی سے نکالے اور اسکے روبرو تخت پر ایک کانسہ مین خون خوک تھا اُن دانون کو اُس خون مین ڈال دیا اور سحر کرنا شروع کیا بعد تھوڑے عرصہ کے وہ دانہ اُس مین سے نکالے اور کچھ اُن پر دم کر کے زمین پر مارے اُنکا زمین پر گرنا تھا کہ ایک تہلکہ ہو گیا زمین مثل ہنڈولے کے ہلنے لگی اور غبار بلند ہوا سب نے یعنی دونون لشکرون کے لوگون نے دیکھا کہ اُس زمین سے غبار بلند ہوا اور بالاے ہوا جا کر قائم ہوا اب سب نے دیکھا کہ ایک گنبد خاکی سب پر اُس غبار کا بنکر بالاے سر عشاق قائم ہو گیا وہ تزلزل زمین کا برطرف ہو گیا بس جب وہ گنبد طیار ہو چکا اُسوقت اُس نابکار نے اُس گنبد کی طرف دیکھ کر کچھ سحر اپنی زبان پر جاری کر کے دم کیے کو اُس گنبد کو مثل چاک کمہار کے گردش ہونے لگی دونون لشکرون سے اہل لشکر نے دیکھا کہ اُس گنبد کے کئی دروازے ہین ہر دروازہ پر ایک زنگی سیاہ فام شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے بیٹھا ہے جب وہ ناہنجار یہ سب تدبیرین کر چکا پھر وہ تخت پر سے زمین پر آیا اور کچھ خط کھینچے اُن پر سحر کیا کہ اُس مقام پر دیوارین سی پیدا ہو گئین اور اُسکے پشت پر ایک عمارت بلوری بنکر طیار ہوئی ایسی کہ اُسکے اُدھر کا حال اِدھر والون کو اِدھر کا حال اُدھر والون کو معلوم ہوتا تھا جب وہ یہ عمارت بنا چکا اُس وقت تخت پر سوار ہوا اور اپنے تخت کو برابر اُس عمارت کے لا کر ہوا پر قائم کیا اور آواز دی کہ ای فرقہ خدا پرستان بس آگاہ ہو کہ مین پہلے اُن لوگون سے مقابلہ کرونگا جو کہ سمندر شاہ سے پھر گئے ہین اور تمھارے شریک ہین اُن کے بعد اُن لوگون سے جو کہ ساحر ہین اُن کے بعد غیر ساحرون سے یہ جو مین نے کہا کہ جو ساحر ہین اُن سے اُن لوگون سے مراد ہے کہ جو تمھارے ساتھ اور ملکون کے ساحر ہین بس میرے مقابلہ کو اُن لوگون مین سے کوئی نکلے کہ جو سمندر شاہ کے شریک تھے اور حریف مین میرے مقابلہ کو نکلین یہ صدا دیتا تھا کہ اولان اول ملکہ غزالان آہو چشم نے اپنے طاؤس سحر کو صف سے نکالا اور خدمت بادشاہ مین حاضر ہو کر اجازت کی خواستگار ہوئی بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے تم کیون نکلین کسی ایسے ویسے ساحر کو جانے دیا ہوتا اور طرز مقابلہ دیکھا ہوتا کہ کس طور سے مقابلہ کرتا ہے پھر قصد کیا ہوتا غزالان نے عرض کیا کہ کیا ضرور تھا کہ کوئی اور جا کر اُسکا شکار ہوتا کیونکہ وہ ایسا ساحر نہین ہے کہ کم رتبہ کا ساحر اُس سے مقابلہ کرے دوسرے مین اُسکے طریقہ جنگ سے واقف ہون تیسرے اسکی خواہش یہ ہے بس لونڈی کو اجازت مرحمت فرمایئے کہ وہ جا کر مقابلہ کرے بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا بس غزالان نے سلام رخصت کیا اور طاؤس کو اڑایا اور روبرو صاحبقران کے حاضر ہوئی سلام کیا اور عرض کیا کہ اجازت ملے یہ لونڈی نگار ہونے کو جاتی ہے صاحبقران نے فرمایا کہ ساحر زبردست ہے

ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرنا غزالان نے عرض کیا کہ کنیز کو خود خیال ہے دوسرے آپ کا ارشاد ہے
یہ کہکر اور مجرا کرکے طاؤس کو اڑا کر چلی اُدھر شملاق نے گلاب جادو سے کہا وہ پہلوے
تخت سمندر شاہ مین یہ مرتبہ سپہ سالاری کا بڑا تھا کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ اُستادی سے
مقابلہ کرنے آتی ہین تم کیسے بے شرم و بے حیا ہو کہ کھڑے ہوئے ہو تم کو شرم نہین آتی کہ
بہن نے یار کر لیا اور شہوت کے مزے کے سبب سے دین آبائی بھی ترک کیا گلاب
نے سر جھکا کر جواب دیا کہ اے شملاق یہ میری بہن نہین ہے بلکہ میرے ماں اور باپ نے
اسکو لے کر پرورش کیا تھا مین اکیلا ہون دوسرے مین کیا کرون جب اُسکو اس امر کا
خیال نہ ہوا تو میرے شرم و حیا کرنے سے کیا ہوتا ہے اور اب تو یہ طریقہ نکلا ہے کہ وزیرزادیان
امیرزادیان شاہزادیان جوان ہوئین اور مستانی ہوئین اُنکو فکر ہوئی کہ کوئی یار پیدا کیجیے
جنکو کوئی دوسرا نہ ملا وہ ملازمون سے مبتلا ہو گئین اُنکی محبت کا دم بھرنے لگین اگر اُس نے
ایسا کیا تو کیا اب جو طریقہ دنیا کا ہے اُسکے خلاف کیا اُسنے تو اپنے کسی نوکر سے آشنائی نہین
کی کہ جو سب کی نگاہون مین سبک ہو بلکہ ایک غیر مذہب والے سے کی ہین کیا
شرمندہ ہون وہ تو شرمندہ ہوتے نہین ہین کہ جنکی لڑکیان جوان ہوکر اپنے ملازمون
سے طریقہ محبت پیدا کرتی ہین اور یہ فکر کرتی ہین کہ کسی طور سے گھر تباہ ہو جائے یار کا ساتھ
ہو جائے یہ جو گلاب نے کہا شملاق تو خاموش ہو رہا مگر سمندر زرد ہو گیا اور کہنے
لگا کہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہے بس موقوف کرو گلاب نے عرض کیا کہ مین نے نہین اس
قصہ کو چھیڑا تھا بلکہ وزیر ستاچ نے میرے سبک کرنے کو چھیڑا مین نے جو اصل امر تھا
وہ بیان کیا اور جواب دیا یہ کہکر خاموش ہو رہا اُدھر غزالان قریب عشاق طاؤس کو
اُڑا کر پہونچی عشاق نے جو غزالان کو دیکھا کہا کہ او چھوکری تو بہت مغرور ہوئی ہے میرے
مقابلہ کو آئی ہے تجھکو شرم نہین آتی ہے کہ تیرا باپ ہمیشہ سمندر شاہ کا سپہ سالار رہا اور
اب بھائی ہے اور تو نے یہ بے غیرتی اختیار کی کہ ایک غیر مذہب کے آدمی پر عاشق
ہوئی اُسکے عشق مین اپنا مذہب بھی ترک کیا اور اپنے ولی نعمت سے مقابلہ کو آمادہ
ہوئی اور نمک حرامی پر کمر کسی بس خیریت اسی مین ہے کہ میرے ہمراہ چل کہ مین تیری
خطا تیرے بھائی اور بادشاہ سے معاف کرا دون ورنہ یاد رکھ کہ باندھ کے جاؤن گا
پھر سوائے قتل کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا پھر امان نہ ملے گی آیندہ تجھکو اختیار ہے بلکہ
نے جواب دیا کہ او کیدی تو کیا بکتا ہے کہ اپنے ولی نعمت سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی
کیسا ولی نعمت اس ولی نعمت کی ایسی کی تیسی جو کہ دوسرے کی آبرو کا خواہان ہو خیال
تو کرو کہ مین اُسکی دختر کے برابر ہون وہ میرے باپ کے برابر اور مجھ پر عاشق ہو
کہ کسی صورت ملے اُسکی آبرو لون بس مین نے جو یہ رنگ دیکھا اپنی حفظ آبرو
کے لیے اُسکی رفاقت ترک کی اور اس مذہب کو برحق اور سب کو باطل پایا اختیار
کیا یہ کوئی فرض نہین ہے کہ جو مذہب ماں باپ کا ہو وہی اولاد بھی اختیار کرے بس
اُنکو دوسرے مذہب کی بزرگی نہین ظاہر ہوئی اُنکے نزدیک وہی مذہب اصل تھا
اسلیے اُنھون نے نہین ترک کیا نہ کوئی اُنکو راہ نما ملا جو اُنکو سمجھاتے اور راہ راست

کے دکھانے سے وہ ترک کرتے بس مجکو بزرگی ثابت ہوگئی مین نے ترک کیا یہ کوئی میراث
نہین ہی کہ بعد وفات والدین اولاد کو ملے یا اولاد اس پر قابض ہو یہ دین و مذہب کا مقدمہ
ہی جسکو جس مذہب کی بزرگی جب ثابت ہوئی اُسنے قبول کیا اور یہ جو تونے کہا کہ عشق
مین ایک غیر مذہب کے تونے ترک کیا مین نے تو مذہب ہی ترک کیا یہ نہین کہا کہ
شاہزادی ہوکر کسی اپنے باپ کے ملازم پر عاشق ہوئی ہون اور اُسکی محبت
مین یہ فکر ہو کہ چاہے سب طرح تباہ ہوجائے مگر یار مل جائے مین تو ایک ادنی سپہ سالار
کی لڑکی تھی جس مرتبہ کی تھی ویسا شوہر بھی تجویز کر لیا یہ نہین کیا کہ کسی چمار کے ساتھ عشق
کیا عشاق یہ سنکے زرد ہوگیا غزالان نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا کہ میرے ہمراہ چل مین
تیری خطا تیرے بھائی اور بادشاہ سے معاف کرا دون نہ میرا کوئی بھائی ہی نہ بادشاہ میرا
بادشاہ وہ سامنے تخت پر جلوہ فرما ہی کہ جسکی طرف سے مین مقابلہ کرنے آئی ہون وہ
کب میرا بھائی ہی اور کب بادشاہ مین مسلمان وہ کافر میرے اُنکے کیا رشتہ اور کیا
قرابت یہ سلسلہ ترک ہوگیا مقراض اسلام نے اس رشتہ قرابت کو بہ سبب کفر کے قطع
کر دیا یہ جو تونے کہا کہ اگر مین اسیر کر کے لے جاؤنگا تو پھر سوائے قتل کے کوئی چارہ نہ
ہوگا تو مین اس سے نہین ڈرتی ہون اگر میری موت ہی تو کوئی مجکو بچا نہین سکتا ہی
اگر زندگی ہی تو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی یہ شعر میرے قول پر دال ہی شعر اگر تیغ عالم
بجنبد ز جاے ❊ نبرد رگے تا نخواہد خداے ❊ اگر اُسکی طرف سے میری آئی ہی تو
مجھے پرواہ نہین ہی اگر نہین آئی ہی تو تو کیا اگر تمام عالم میرے قتل کی فکر کرے گا تو
ایک موے تن میرا نہ کم کر سکے گا بس تیرا جو جی چاہے وہ کر مین موجود ہون یہ دیکھ
ملکہ نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ تو بہت چرب زبان ہی اور تجکو مسلمانون کے
خدا پر بہت بھروسہ ہی لے اب تجکو تیرا خدا بچائے بس معلوم ہوا کہ تو یون نہ مانے گی
تیری قضا ہی آئی ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی یہ کہکر غزالان پر صرف
دھمکانے کو سحر کیا غزالان نے اُس سحر کو اشارہ سے رد کر دیا عشاق نے یہ دیکھکر
کہا کہ تو بہت چالاک ہی لے اس سحر کو توڑ دکر یہ کہکر اور چند دانہ ماش کے اُس بد
معاش نے اُٹھا کر زمین پر مارے زمین شق ہوئی ایک طائر پیدا ہوا اور اُڑکر چلا
جیسے وہ طائر پیدا ہوا اور چلا غزالان نے جلدی سے جھولی سے ایک مقراض نکالی
اور پرچہ کاغذ اور ایک پتلہ مقراض سے کاٹا اور سحر کیا کہ وہ پتلا بصورت انسانی
ہوگیا بس جھولی سے ایک جال نکال کر اُسکو دیا اور ایک کارد اور اشارہ کیا کہ اس
طائر کو پکڑ کر ذبح کر اور اسکا دل وجگر توڑ لے یہ اشارہ کرنا تھا کہ وہ پتلا جھپٹ کر
طائر کی طرف چلا طائر بلند ہو چکا تھا کہ اس پتلے نے جاکر جال مارکر اُسکو پکڑ لیا
وہ تڑپتا رہا نہ چھوڑا اور لاکر سامنے ملکہ کے ذبح کیا ملکہ نے جلدی سے اُس کا
خون چلو مین لیا وہ طائر جب ذبح ہو چکا بس پتلے نے اسکا دل وجگر کھا لیا اور کہا
کہ کیا ہلکے ہوتا ہی بس ملکہ نے اُس طائر کے خون کا ٹیکا پتلہ کی پیشانی پر دے کر
اشارہ عشاق کی طرف کیا کہ اسکو قتل کر یہ میرا دشمن ہی یہ سننا تھا کہ وہ پتلہ مثل

برق کے چمک کر طرف عشاق کے چلا اور جاتے ہی برس پڑا اگر عشاق ساحر زبردست
نہ ہوتا تو پتلہ نے کام تمام کیا تھا بس عشاق نے سنبھل کر جیسے پتلہ نے کارد کا وار
کیا عشاق نے اف جو کی ایک شعلہ منہ سے نکلا کہ وہ پتلہ جلنے لگا جب ایسا
زبردست سحر بلکہ سے کیا عشاق کو غصہ آیا اور ایک مرتبہ اُس گنبد خاکی کی طرف
دیکھ کر اشارہ کیا کہ یا تو وہ گردش کر رہا تھا یا ساکت ہو گیا اور شق ہوا اور اس سے
ایک صورت مہیب پیدا ہوئی اور آواز آئی کہ اے غزالان ادھر دیکھ کہ میں کون ہوں
اس صدا پر غزالان نے سر اُٹھا کر دیکھا ایک ہیبت ناک شکل نظر آئی کہ غزالان
گو ساحرہ زبردست تھی مگر اُس شکل کو دیکھ کر کانپ گئی وہ شکل کسی اور نے نہیں دیکھی
سوائے غزالان و عشاق کے بس جیسے غزالان کانپی اور جسم میں لرزہ پیدا ہوا
وہ شکل تو غائب ہو گئی اب سب نے دیکھا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُس میں چند حلقے تھے
غزالان یہاں طاؤس پر کھڑی ہوئی عالم سکوت میں کانپ رہی ہے کہ وہ پنجہ مع اُن حلقوں
کے قریب غزالان کے آیا سب نے دیکھا کہ سر و گردن و کمر غزالان کی اُن حلقوں میں
پھنس گئی مگر غزالان اسی طور سے کھڑی رہی حرکت تک نہ کی وہ پنجہ غزالان کو
اس طور سے اسیر کر کے اُس گنبد کی طرف مثل شرارہ کے چمک کر چلا گیا سب
نے دیکھا کہ ایک زنجیر آہنی ہے کہ اُس برج سے لٹک رہی ہے اور وہ غزالان کے
حلقہ اُس زنجیر میں بندھے ہوئے ہیں بس اب دیکھا کہ وہ زنجیر کھنچنے لگی یکایک غزالان
طاؤس پر سے بلند ہو کر اس گنبد میں غائب ہو گئی وہ زنجیر بھی غائب ہو گئی ایک
برق چمک کر گری کہ وہ طاؤس جلنے لگا راوی نے کہا ہے کہ ملکہ غزالان اُس شکل کو
دیکھ کر از خود فراموش تھی یہ سحر ہے عشاق کا بس جب غزالان اس گنبد میں پہونچی
اب ہوش آیا اپنے کو طوق و سلاسل میں اسیر پایا اور خاک پر پڑے ہوئے دیکھا
حرکت کرنا چاہا بالکل حس و حرکت نہ کر سکی مثل مضغہ گوشت پڑی! جینے کو پایا بس
زندگی سے مایوس ہو گئی غزالان کا تو یہاں یہ حال ہے وہاں عشاق نے غزالان کو
کو اسیر کر کے اور اس گنبد میں قید کر کے مبارز طلب کیا گرگین نے جو اپنی معشوقہ کا یہ حال
دیکھا فوراً مرکب کو پیرے سے نکال کر بدون اجازت کے گو یہ حرکت بیجا کی کہ اجازت
نہ لی ایسی نافرمانی کبھی اہل اسلام سے نہیں ہوئی مگر اسوقت کچھ خیال نہ رہا فراق
معشوقہ میں جہاں تیرہ و تار ہو گیا بس مرکب کو جولان کر کے قریب عشاق کے پہونچا
عشاق نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا پکار کر کہا کہ کدھر آتا ہے کیا قصد رکھتا ہے گرگین
نے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا میری معشوقہ کو مجھ سے جدا کیا میں تیرے قتل کرنے کو
آتا ہوں یہ کہکر اور دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر تیغ نیام سے لے کر وار کیا چونکہ
عشاق تخت پر تھا اُس پر تو تیغ پڑا نہیں گوشہ تخت پر پڑا کہ وہ گوشہ کٹ گیا
اسکا لگنا تھا کہ عشاق نے دیکھا کہ اگر میں اس مقام پر ہوتا تو ضرور اسکے ہاتھ سے
مارا جاتا یہ دل میں خیال کر کے قصد کیا کہ کچھ سحر کروں کہ گرگین نے پھر وار کیا اب کی
اسنے سحر کیا کہ گرگین کے ہاتھ پاؤں بالکل بیکار ہو گئے قریب تھا کہ مرکب پر سے

زمین پر گرے کہ عشاق نے کہا کہ کیون اسقدر پریشان ہوتا ہی مین تجھکو بھی تیری معشوقہ کے پاس
پہونچا دیتا ہون یہ کہکر اشارہ کیا کہ پھر اُس گنبد مین شگاف پیدا ہوا اور ایک زنجیر کوہ قمر گرین
مین آکر پڑی اور کھینچ کر گرین کو بھی اُسی گنبد مین لے گئی وہ شگاف بند ہوگیا گرین کی جو آنکھ کھلی اپنے
کو مطوق پایا مگر ہاتھ پاؤن بالکل [illegible] تھا ہوا اور غزالان کو دیکھا کہ وہ بھی خاک پر پڑی ہوئی ہے گرین نے
معشوقہ کو زندہ دیکھ کر شکر خدا کیا اور کہا کہ ہم بھی تمھارے اشتیاق مین اسیر ہوئے تمھاری مفارقت گوارا
نہ ہوئی غزالان نے اشارہ سے کہا کہ رہا کیا مگر چشم کے اشارہ سے ہاتھ پاؤن تو بیکار ہین کلام اس سبب
نہ کر سکی کہ سوزن دیے ہوئے تھے زبان مین یہان تو گرین و ملکہ سے کلام کر رہا ہی اور ملکہ اشارون سے
جواب دے رہی ہی کہ اُدھر برق چمک کر گری مرکب گرین کا ہلاک ہوا عشاق نے پھر مبارز طلب کیا
پس اب کی مرتبہ ملکہ کوکبہ روشن تن اپنے طاؤس سحر کو اڑا کر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اجازت
میدان ملے یا کنیز اس نابکار کو قتل کرے یا مثل بہن غزالان کے اسیر ہو لیکن اب تاب نہین ہی ظل اللہ
نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا تم وہان سے صاحبقران کی خدمت مین آئی اور اجازت حاصل کرکے اور
سلام رخصت کرکے طاؤس کو اڑا کر سامنے عشاق کے آئی عشاق نے کوکبہ کو دیکھ کر کہا کہ تو کیون آئی
پس خیریت اسی مین ہی کہ سمندر شاہ کی اطاعت کر نہین تو تیرا بھی یہی حال ہوگا جو کہ غزالان کا
ہوا ہی آئندہ تجھکو اختیار ہی کوکبہ نے جواب دیا کہ آپ اپنی پند و نصیحت کو رہنے دیجیے جو ہو کیجیے ہم اطاعت
سمندر کی نہین کرینگے مرنا قبول ہی اسکی اطاعت نہین قبول ہی جسکو چھوڑا اسکو چھوڑا یہ جو کوکبہ
نے کہا پس عشاق کو غصہ آیا اور نارنج سحر جو سامنے رکھا تھا اُٹھا کر کوکبہ پر مارا کوکبہ نے نارنج کو
آتے ہوئے دیکھ کر کارد سحر جھولی سے نکالی اور اُس نارنج کی طرف اُس کارد سے اشارہ کیا کہ وہ نارنج درمیان
سے کٹ گیا اس کا کٹنا تھا کہ ایک چادر آگ اُس سے پیدا ہوئی وہ کوکبہ پر گری کوکبہ نے افسون
کی وہ آگ فرو ہوگئی آگ کا فرو ہونا تھا پس کوکبہ نے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور وہ سحر اسنے نکالا جو کہ اسنے
رات کو برائے مقابلہ عشاق طیار کیا تھا ایک چھوٹی سی ڈبیہ فولادی جوڑے سے نکالی اور اُسکو کھولا
سب نے دیکھا کہ ایک طائر سرخ رنگ اُس ڈبیہ سے نکلا اُسکے تمام جسم پر ستارے جڑے ہوئے تھے
پس اسنے اُس طائر کو طرف عشاق کے اڑا دیا وہ طائر اُڑ کر چلا اور سر پر عشاق کے آکر گردش کرنے
لگا جبکہ سات مرتبہ گردش کر چکا اب وہ طائر ہوا پر قائم ہوا اور اُسکے جسم سے ایک ستارہ خود
بخود ٹوٹ کر بالا سے آسمان پیدا اور وہان سے برق بنکر عشاق پر گرا جیسے عشاق کے قریب آیا
عشاق نے سپر سحر کو اٹھا دیا اور وہ برق اُس سپر پر گری سپر دو ہو کر رہگئی اب تو تابڑ توڑ برقین گرنے لگین یعنے
جسقدر ستارے اُس طائر کے جسم پر لگے ہوئے تھے اسی قدر برقین گرین اور سب سرد ہوگئین جب
برقین گر چلین کوکبہ نے دیکھا کہ برقون سے کچھ نہ ہوا پس سحر کیا کہ وہ خود بخود برابر عقاب کے ہوگیا اور
ایک مرتبہ طرف عشاق کے چلا اس قصد سے کہ اسکو منقار اور پنجہ سے ہلاک کرون گوشت نوچ کر
کھا جاؤن جب قریب آیا عشاق نے جال جھولی سے نکال کر مارا کہ وہ اُس جال مین اسیر ہوا پس
اسکو پکڑ کر اور اسکی ٹانگین چیر کر پھینکدیا اور کہا کہ اسی سحر پر غرور تھا یہ کہکر کہا کہ اپنے سر پر تو دیکھ کہ
کیا واقعہ ہی پس یہ کہکر اس گنبد کی طرف اشارہ کیا وہ گنبد ساکت ہوا جیسے کوکبہ نے سر اٹھا کر دیکھا
ایک ستارہ اس گنبد سے ظاہر ہوا کوکبہ کی جو نظر اُس ستارے پر پڑی بالکل سحر فراموش ہوگیا
اور حس و حرکت و طاقت گویائی جاتی رہی ساکت ہو کر رہگئی یہ ستارہ اور کسی کو نظر نہین آیا اسواے

کوکبہ کے جب یہ حالت کوکبہ کی ہوئی بس ایک ریسمان اُس گنبد سے پیدا ہوئی کوکبہ اُس ریسمان مین
بندھ گئی وہ ریسمان کوکبہ کو لے کر اس مین غائب ہو گئی کوکبہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک مقام پر اسیر
پایا اور زبان مین سوزن پائے اور بالکل بے حس و حرکت اور دیکھا کہ گرگین و غزالان بھی خاک پر اسیر
پڑی ہوئی ہین کوکبہ سے غزالان نے اشارہ سے پوچھا کہ تم اسیر ہوئین اس نے بھی اشارہ سے
جواب دیا مگر نہ انکی سمجھ مین آیا تھا انکی یہان تو یہ رنگ ہی وہان چند ساحر یکے بعد دیگرے لشکر کوکبہ کے اجازت
لیکر آئے اور اسیر ہو گئے انکی لڑائی کا حال کیا تحریر ہو وہ کوئی ساحر زبردست نہ تھے کیا حال تحریر کیا
جائے ہان جو ساحران زبردست ہین اُنکے مقابلہ کا حال تحریر ہوگا طول کے خیال سے انکی لڑائی نہین
لکھی بس اسقدر کافی ہی کہ ایک سحر انھون نے عشاق پر کیا اور ایک عشاق نے ان پر اسکے بعد
گنبد کی طرف اشارہ کیا کوئی زنجیر مین اسیر ہوکر اندر گنبد کے غائب ہو گیا کوئی ریسمان سے باندھکر کھینچ لیا
گیا اور سب اُسی حالت سے بے حس و حرکت طوق و زنجیر مین گرفتار زبان مین سوزن خاک پر پڑے
ہین اور ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہی دوسری حالت یہ ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام جسم جلا جاتا ہی ایسی بیقراری
ہی کہ بیان نہین ہوسکتی کیا کرین نہ ہاتھ پاؤن مین حرکت ہی نہ زبان مین طاقت یہ حال جو سہراب نے دیکھا
اور ابھی عشاق نے مبارز طلب کیا بس اپنے تخت سحر کو برے سے نکال کر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوکر اور
اجازت حاصل کر کے اور صاحبقران سے رخصت ہو کر عشاق کے مقابلہ مین آیا اور تخت روک کر کھڑا ہوا
عشاق نے جو سہراب کو دیکھا کہا کہ ای سہراب تم کو کیا ہوا تھا جو تم نے بادشاہ کی اطاعت ترک کی
بس خیریت اسی مین ہی کہ میرے ساتھ چلو مین بادشاہ سے کہکر پھر تمکو سپہ سالاری دلادونگا اور تمھاری خطا
معاف کرادونگا کیون اپنی شامت بلاتے ہو یاد رکھو کہ مثل غزالان و کوکبہ کے تمھارا بھی حال ہوگا سہراب
نے جواب دیا کہ تو بیکار پند و نصیحت کرتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ کر مین مقابلہ کو آیا ہون یہ سنتا تھا کہ عشاق
نے ترنج سحر تخت پر سے اُٹھا کر سہراب پر مارا سہراب نے جب وہ قریب آیا اُسکو ہاتھ سے پکڑ لیا اور
ہنس کر کہا کہ ایسے سحر تو بچے کرتے ہین کوئی استادی کا سحر کرو بس یہ سُنکے عشاق نے اپنے ہاتھ کو گردش
دی ہزارون ہیرقین چمک کر سہراب پر گرنے لگین سہراب نے انکو بھی دفع کیا جب وہ ہیرقین دفع
ہوئین بس عشاق ایک مرتبہ تخت پر سے کود پڑا اور شیر ببر بنکر طرف سہراب کے چلا یہ جو سہراب نے
دیکھا یہ بھی تخت پر سے کودا اور گینڈا بنکر شیر پر حملہ کیا بس اُسکا پنجہ چلتا تھا اور اسکی ٹکرین بڑے عرصہ تک
دونون لڑا کیے اُسکے بعد جدا ہو ہوکر اپنے اپنے تخت پر آکر بیٹھے عشاق نے تخت پر بیٹھتے ہی ایک
سحر کیا کہ ایک باغ پیدا ہوا اور خوشبو پھولون کی آنے لگی سہراب نے اُسکا یہ توڑ کیا کہ سحر کیا کہ وہ باغ
آتشکدہ ہو گیا تمام جلکر خاک ہو گیا عشاق نے برہم ہو کر سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا کہ اس سے برق چمک کر
سہراب پر گری سہراب نے سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اسنے اُس برق کو پکڑ لیا بس سہراب نے
اس سحر کو رد کر کے اور جھولی سے ایک گولہ نکال کر اور سپید ورے اسکو رنگین کر کے عشاق کے سینہ کو
تاک کر مارا کہ وہ گولہ سینہ عشاق پر آکر پڑا عشاق الٹ کر ضرب گولہ سے نیچے تخت کے گرا اگر دوسرا
ساحر ہوتا تو کام تمام تھا چونکہ یہ ساحر زبردست ہی پہلو نشین سامری ہی دوسرے اہل اسلام کا
ستارہ گردش مین ہی قران ضعیف ہی لشکر اسلام پر اس سبب سے جو ادھر کا ساحر جاتا ہی اسیر ہو جاتا
ہی تیسرے عشاق کی قضا بھی ان لوگون کے ہاتھ سے نہین اُسکا قاتل اور ہی شخص ہی بدین سبب
کوئی سحر اُس پر پورے طور سے اثر نہین کرتا ہی ورنہ ان لوگون کے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی

اپنے کمال کے سحر کر رہے ہیں بس عشاق کا تخت سے گرنا تھا کہ لشکر اسلام میں ایک قہقہہ پڑا یہ اور خفیف ہوا اٹھا اور کہا کہ او سہراب تو نے غضب کیا کہ مجکو دو دریا کے لشکر کے سامنے ذلیل کیا تو اب میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہے یہ کہکر اور مشت خاک اٹھا کر اسم سحر دم کر کے سہراب پر ماری کہ وہ خاک ایک چادر خاکی بنکر سہراب پر آ کر گری سہراب اسکے دفع کرنے میں مصروف ہوا کہ عشاق نے سحر کیا کہ ایک ہوا چلی اور اس ہوا کے ساتھ صحرا سے ایسی خوشبو آئی کہ سہراب کا دماغ اس خوشبو سے معطر ہو گیا اس خوشبو کا آنا تھا کہ کچھ سہراب کے حس و حرکت و حواس میں فرق ہوا زبان میں لکنت سی ہوئی اول تو یہ اس غبار کو دفع کر رہا تھا کہ یہ واقعہ ہوا بس ادھر عشاق نے اس گنبد کی طرف دیکھا وہ گردش سے ساکت ہوا اور شگاف ظاہر ہوا ایک پنجہ اس شگاف سے پیدا ہوا کہ سہراب کی کمر پکڑ کر اس گنبد میں لے گیا بس اب جو سہراب کو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا زبان پر قفل پایا اور کوکبہ وغیرہ کو بھی اسیر دیکھا مگر معلوم ہوتا تھا کہ آگ کے اندر پڑا ہوں اسقدر گرمی تھی اس گنبد میں کہ تمام اعضا جلے جاتے تھے ادھر عشاق نے مبارز طلب کیا چند شاگرد سہراب کے اجازت لے کر مقابلہ کو آئے ذرا ذرا سے عرصہ میں اسیر ہو گئے بس یہ حال دیکھ کر الطاف جادو اپنے تخت کو صف سے نکال کر خدمت بادشاہ میں آیا بادشاہ اسلام و صاحبقران سے اجازت لے کر عشاق کے مقابلہ میں آیا عشاق نے کہا کہ کچھ تقریر کرنا تو بیکار ہے بس کیونکہ تم لوگ ماننے والے نہیں ہو کل تو نے بہت چرب زبانی اور سخت کلامی کی اور بہت سے لشکر سمندر شاہ کے لوگ ہلاک کیے آج اسکا خمیازہ ملا جاتا ہے الطاف نے کہا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر میں موجود ہوں یہ سننا تھا بس عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے پیدا ہوا اسکے سر پر ایک صندوق رکھا تھا عشاق نے الطاف سے کہا کہ تو ایسے ویسے سحر سے ہلاک نہ ہو گا تیرے لیے کوئی عمدہ سحر کرنا چاہیے بس جب وہ سوار صندوق لیکر قریب عشاق کے آیا عشاق نے اس سوار سے وہ صندوق لیا اور تخت پر رکھا الطاف جادو کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے کہ عشاق نے وہ صندوق کھولا اور اس میں سے ایک گولہ اور ایک ڈبیہ نکالی اور بند کر کے اس سوار کو دیا وہ سوار وہ صندوق لے کر جدھر سے آیا تھا اسی طرف چلا گیا اب عشاق نے وہ گولہ اپنی ران میں نشتر دے کر اس خون سے لعل کیا اور الطاف سے کہا کہ جب جانوں جو تو اس سحر کو میرے رد کرے میں نے اسی سبب سے اور سحر نہیں کیے کہ بیکار ہیں تو ساحر زبردست ہے الطاف نے جواب دیا کہ سحر کر میں بڑی دیر سے کھڑا ہوں نہ معلوم کیا کر رہا ہے عشاق نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہے بس یہ کہکر عشاق نے اس گولہ کو اپنے ہاتھ پر لیا اور سحر کیا کہ اس گولہ سے یکایک ایک چاند پیدا ہوا وہ بالائے ہوا جا کر قائم ہوا اس چاند سے ایک چادر نور پیدا ہوئی کہ وہ تمام تخت الطاف پر محیط ہو گئی اب یہ عالم ہوا کہ اس چادر نور نے طرف الطاف کے رخ کیا اور ایک مرتبہ الطاف پر گری اسکا گرنا تھا کہ وہ چادر کڑکڑا کر جلی یہاں الطاف نے کیا تدبیر کی کہ جیسے وہ چادر نور اس پر گری اسکے سامنے کاسہ میں خون رکھا تھا وہ اٹھا کر اس چادر پر مارا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا وہ چادر نور شعلہ ہو کر غائب ہو گئی رہا چاند جیسے قریب آیا اسنے کاسہ سامنے چاند کے کر دیا وہ چاند کاسہ میں گر کے شعلہ ہو کر اڑ گیا اسکا اڑنا تھا کہ پھر عشاق نے سحر کیا کہ اس گولہ سے ایک مرتبہ ایک برق نکلی اور چمک کر چلی جیسے قریب الطاف پہونچی الطاف نے وہی کاسہ خون کا سامنے کیا وہ برق اس کاسہ کے قریب آ کر غائب ہو گئی بس ایکمرتبہ عشاق نے وہ گولہ الطاف پر مارا الطاف نے اس گولہ کو آتے ہوئے دیکھ کر دستک دی کہ یکایک صحرا سے ایک شیر پیدا ہوا اسنے الطاف

کے آیا الطاف نے کہا لینا اس گولہ کو پس اس شیر نے اس گولہ کو پکڑ لیا اور الطاف نے دستک دے کر اشارہ
کیا شیر کو کہ عشاق کو کھائے پس وہ غراتا ہوا طرف عشاق کے چلا جیسے عشاق نے دیکھا کہ شیر آتا ہی بس ایک
مرتبہ دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے ظاہر ہوا کہا کہ مار لے اس شیر کو اس سوار نے آتے ہی شیر کا مقابلہ کیا شیر نے
پنجہ مارا اسنے خالی دے کر جو تلوار کا وار کیا شیر کے دو پرکالہ ہوئے شکم شیر سے ایک شعلہ نکلا کہ اسنے اس سوار کو
ہلاک کیا پس اب الطاف نے وہ کاسہ خون اٹھا کر اور کچھ پڑھکر جو عشاق پر مارا وہ تمام خون شعلہ ہو کر
عشاق پر آ کر گرا اور کپڑوں میں عشاق کے آگ لگ گئی اس حرکت سے الطاف کی عشاق کو بہت غصہ
آیا اور ایک مرتبہ اس ڈبیہ کو کھولا جو کہ صندوق سے نکالی تھی اس میں سے ایک پھول نکالا مگر خشک اور اس پر کچھ
پڑھکر الطاف پر مارا وہ پھول درمیان میں جا کر قائم ہوا اور تازہ ہو گیا اس سے خوشبو پیدا ہوئی کہ جس کے سونگھنے
سے دماغ الطاف معطر ہوا اور زبان میں لکنت حواسوں میں ابتری ہاتھ پاؤں میں رعشہ اس حالت میں بھی الطاف
نے قصد کیا کہ اس سحر کو اسکے دفع کروں ادھر عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً کھلا اور شگاف ظاہر ہوا
اور ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ وہ الطاف جادو کو تخت پر سے اٹھا لے گیا اب جو الطاف کو ہوش ہوا اپنے کو اسیر بلا
پایا مثل سہراب وغیرہ کے اسکے بھی زبان پر تکلا تھا جب الطاف اس طور سے اسیر ہوا تو برادر الطاف مہربان جادو
نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا اسکے بعد فرزند الطاف نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا اور چند الطاف کے عزیزوں
نے مقابلہ کیا اسیر ہوئے چونکہ ستارہ ان سب کا گردش میں ہے بس ایکی مرتبہ آئینہ اندام زوجہ آفاق شاہ کو تاب
نہ رہی طاؤس سحر کو اڑا کر اور حضور بادشاہ سلام و صاحبقران سے اجازت لے کر عشاق کے مقابلہ میں آئی عشاق
تو اس سے جلا ہوا تھا جیسے یہ آئی بس ایک مرتبہ سحر کیا کہ برق چمک کر چلی اور عشاق نے برق کے سحر پر اکتفا نہ کی گولہ
بھی اٹھا کر مارا بس آئینہ اندام نے برق و گولہ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر جھولی سے آئینہ نکال کر سامنے کیا جیسے آئینہ
کا عکس برق و گولہ پر پڑا دونوں سرد ہو کر رہ گئے اور ایک برق آئینہ کی ضو کی چمک کر عشاق کی طرف چلی عشاق
نے سپر سحر کو سر کی پناہ کیا جیسے برق قریب سپر آئی اس سپر سے دو پنجہ پیدا ہوئے برق کو پکڑ لیا یہاں سے جو آئینہ اندام
نے عکس ڈالا آئینہ کا تو سب پنجوں میں آگ لگ گئی عشاق نے وہ سپر اٹھا کر پھینک دی اور زنبیل سے کاغذ کے پتلے
تراشے ہوئے رکھے تھے بس ایک پر سحر کیا کہ وہ بصورت انسان ہو گیا اسکے ہاتھ میں تلوار دے کر کہا کہ یہ جو ساحرہ
طاؤس پر سوار کھڑی ہے اسکو جا کر قتل کر وہ پتلا چلا آئینہ اندام نے آئینہ کا عکس ڈالا کہ وہ مثل کاغذ کے جل گیا پس
عشاق نے دوسرا پتلا روانہ کیا وہ بھی جل گیا ایکی مرتبہ ماش کے آٹے کا پتلا بنا کر اور سحر کر کے روانہ کیا بس آئینہ اندام
نے کیا کہ خود بھی ماش کے آٹے کی ایک پتلی بنائی اور اس پر سحر کیا جب وہ بصورت انسانی ہوئی اپنے سر کا بال توڑ کر
کوڑا بنا کر اسکو دیا کہ مارے کوڑوں کے اس پتلہ سے تلوار چھین لے اور اسکو ہلاک کر وہ پتلی جست کر کے قریب پتلہ آئی
دونوں مختلط ہو گئے وہ کوڑا مارنے لگی اسقدر کوڑے مارے کہ وہ پتلہ دہائی دینے لگا یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا کہ
میرے پتلہ پر آئینہ اندام زوجہ آفاق کی پتلی غالب آئی سحر کیا کہ شعلہ زمین سے نکلا وہ پتلی جلنے لگی ملکہ نے جو دیکھا
کہ عشاق نے سحر کر کے میری پتلی کو جلا دیا بس آئینہ کا عکس جو ڈالا وہ پتلہ جلنے لگا غرض دونوں جل کر خاک ہو گئے
اب عشاق نے اس ڈبیہ کو پھر کھولا جو کہ صندوق سے نکالی تھی اور ایک پتلی اس ڈبیہ سے نکالی جیسے ہی وہ سامنے
آئی یا تو برابر پور انگشت کے تھی یا فوراً قد پیدا کر لیا عشاق سے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے عشاق نے کہا کہ یہ جو ساحرہ
سامنے کھڑی ہے اسکے جھونٹے پکڑ کر میرے سامنے لے آ وہ چلی آئینہ اندام نے جو اسکو اپنی طرف آتے دیکھا دستک دی کہ
ایک پتلی زمرد زمین سے پیدا ہوئی کہا کہ ملکہ کیا حکم ہے ملکہ نے کہا کہ یہ جو پتلی میری طرف آتی ہے اسکو پکڑ کر مار ڈال ادھر
عشاق کو پکڑا بس وہ پتلی ملکہ کی پتلی عشاق کے سے لپٹ گئی کشتی ہونے لگی ملکہ کی پتلی غالب آئی اور اسکی پتلی

کو لپیٹا اور قریب عشاق گر دونوں پاؤں پکڑ کر چیر ڈالا اسکو ہلاک کرکے طرف عشاق کے چلی ملکہ نے رو دیا جب قریب عشاق پہونچی عشاق نے اسکو دیکھ کر غصہ میں تو بھرا ہوا تھا کہا کہ او کمبخت دور ہو میرے روبرو سے ورنہ ہلاک ہوگی کمبخت کا کہنا تھا کہ اس تیلی نے بڑھ کر ایک ایسا طمانچہ عشاق کے منھ پر مارا کہ تڑاقے کی صدا آئی عشاق کا منھ پھر گیا بڑی شرمندگی ہوئی بس غصہ آگیا ہاتھ بڑھا کر اسکو پکڑ لیا اور چیر کر پھینک دیا ملکہ سے کہا کہ تو نے بڑی ذلت دی کہ تیرے سحر کی تیلی نے طمانچہ مارا رہ تو جا تو میرے ہاتھ سے جاتی کہاں ہے یہ کہکر ایک صندوقچہ کھولا اور ایک آئینہ نکالا اسکا عکس ملکہ پر ڈالا ملکہ نے بھی اپنا آئینہ اسکے آئینہ کے مقابل کیا دونوں کا عکس جب باہم ملا یعنی وہ اس مین نظر آیا اور یہ اس مین تو یک مرتبہ ایک غبار بلند ہوا زمین سے اور ایک گنبد بنکر ملکہ پر گرا ملکہ اس غبار کے دفع کرنے مین معروف ہوئی کہ عشاق نے طرف گنبد کے دیکھا جو ہی طور سے ساکت ہوا شگاف پیدا ہوا بس ایک زنجیر اس گنبد سے چلی کہ وہ اس غبار کے اندر گری ملکہ تو اس غبار کو دفع کر رہی تھی ادھر سے غافل تھی وہ زنجیر کمر مین پیچیدہ ہوئی اب ملکہ کو معلوم ہوا جب تک ملکہ اسکا تدارک کرے وہ ملکہ کو کھینچ کر گنبد مین لے گئی وہ حالت ملکہ کی ہوئی جو کہ الطاف وغیرہ کی ہوئی تھی اب ملکہ نے اپنے کو اسیر پایا یہ جو حال منظورہ جادو نے دیکھا بات خالہ کمسکر طاؤس کو اڑا کر عشاق پر آئی بڑی ایسی بدحواس ہوئی کہ کچھ خیال نہ کیا نہ کچھ سحر کیا آتے ہی تیغہ کا وار کیا عشاق نے اسکے وار کو رد کرکے جو سحر کیا منظورہ اس سحر کو دفع کرنے لگی یعنی اس سحر مین مبتلا ہو گئی تھی بس اس گنبد سے ایک ہاتھ نکلا بالفور دیکھتے عشاق کے منظورہ کو اٹھا لے گیا یہ بھی اسیر ہوئی مثل الطاف وغیرہ کے بس اب آفاق کو تاب نہ رہی زوجہ اور بھابی کے اسیر ہونے سے بس آفاق شاہ نے اپنا تخت اپنی صف سے نکالا اور مع تیغ وغیرہ سے ملکر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوا عرض کیا کہ غلام کو اجازت میدان ملے اس نابکار نے بہت سر اٹھایا ہے گو یہ امید نہیں ہے کہ مین اس پر غالب آؤن مگر شاید اقبال حضور سے اور فضل خداوند کریم سے اسکی موت میرے ہاتھ سے ہو کیونکہ اب مجھ سے یہ حالت لشکر کی نہیں دیکھی جاتی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ بھئی آفاق شاہ تم نے دیکھا کہ جو اسکے مقابلہ کو گیا اسیر ہوگیا تم نہ جاؤ اور کسی کو جانے دو آفاق شاہ نے عرض کیا کہ شاید حضور اس حقیر کو اس قابل نہیں خیال فرماتے ہین جو مقابلہ سے منع کرتے ہین فرمایا کہ نہیں یہ امر نہیں ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ تم لوگ لشکر کی زینت ہو اگر تم نہ ہوگے تو زینت جاتی رہیگی آفاق شاہ نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ ہم تو غلامان سرکار سے ہین ہان زینت لشکر آپ و صاحبقران و دیگر عزیزان صاحبقران ہین ہم تو جان نثار ہین ہمارا تو یہ فرض ہے کہ جہان تک ہو سکے اپنی جان نثار کرین اور آپ لوگون پر آنچ نہ آنے دین اپنی زندگی تک بس اب اجازت مرحمت فرمایئے کیونکہ غلام کو دم بھر ٹھہرنا ناگوار ہے یہ جو آفاق شاہ نے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ کر جاؤ سپرد خدا کیا بس آفاق شاہ بادشاہ سے رخصت لے کر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ظل اللہ نے تو اجازت مرحمت فرمائی اب آپ بھی غلام کو آزاد فرمایئے تاکہ غلام جاکر اس گبر سے مقابلہ کرے اور اپنے دل کا حوصلہ نکالے اگر افضال خدا اور اقبال حضور سے غالب آیا تو خیر ورنہ سورۂ فاتحہ سے نہ فراموش فرمایئے گا اور جہان تک ممکن ہو لاش اس غلام کی حاصل کرکے دفن فرمایئے گا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ ہم کیون مقابلہ کو جاتے ہو اور کوئی جائیگا عرض کیا کہ اب غلام سے یہ حالت دیکھی نہیں جاتی ہے کہ جیسے میرے سردار سے خالی ہوتے ہین اس زندگی سے تو مرنا بہتر ہے اور کچھ نہ فرمایئے اجازت مرحمت فرمایئے غلام کو ایک قرن برابر ایک سال کے معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے ناچار ہوکر اجازت دی آفاق شاہ صاحبقران کو سلام رخصت کرکے اور تخت سحر کو اڑا کر سامنے عشاق کے آیا اور پکارا کہ مین تیرا ہم نبرد آپہونچا عشاق نے آفاق شاہ کو دیکھکر کہا کہ مین تو تیرا بڑے عرصہ سے مشتاق تھا مین خود مقابلہ کے لیے تجھکو طلب کرنے والا تھا کہ تو یہان آیا اچھا ہے

کچھ لطف مقابلہ کا ملے گا مگر یاد رکھ کہ مثل اُن سب کے تو بھی اسیر ہوگا آفاق شاہ نے جواب دیا کہ اگر تو متلاشی تھا تو مین تیرے سرکوبی کو موجود ہوا ہون جو میرے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا الغرض بہادری یہ سنتا تھا کہ عشاق نے ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک ابر سیاہ رنگ صحرا سے اُٹھا اور وہ سر پر آفاق شاہ کے آکر سایہ فگن ہوا اور اُس سے بارش تیر و تفنگ ہونے لگی اور برق گرنے لگی آفاق شاہ نے یہ دیکھکر فوراً ردی تخت پر سے اُٹھائی اور اُس ردی کو خون سے لعل کیا اور اُسکو اس ابر کی طرف اُڑا دیا اور اسم سحر پڑھکر دستک دی دستک کا دینا تھا کہ یا تو وہ ردی تھی یا ایک شعلہ جوالہ بن گئی اور اُس ابر کے قریب پہونچ کر اُس پر گری کہ وہ جلنے لگا دم بھر مین وہ ابر سیاہ جلکر خاک ہو گیا اب جو دستک آفاق نے دی یا تو وہ شعلہ تھا یا ابر بن گیا اور عشاق کے سر پر آکر محیط ہوا جیسے اُس ابر کا سایہ عشاق پر پڑا عشاق کے جسم مین لرزہ پیدا ہوا اور اُس پر سے آتش کی بارش ہونے لگی بس عشاق نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً سحر کیا ایک ابر سفید رنگ پیدا ہوا اور وہ آکر اس ابر آتش بار پر محیط ہوا اور بارش ہونے لگی اور وہ ابر سحر آفاق بے اثر ہو گیا بس آفاق نے یہ دیکھکر اشارہ کیا کہ ایک برق کوندکر گری کہ جس نے اُس ابر عشاق کو لخط لخط کر دیا اور منتشر کر دیا بس عشاق نے کچھ پڑھکر دستک دی کہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہوا اور شق ہونے لگی بس آفاق شاہ نے سحر کرکے دستک دی زلزلہ موقوف ہو گیا بس عشاق نے سحر کیا کہ ایک چاند آسمان پر نکلا یہ نئی بات تھی کہ تھا تو چاند مگر گرمی اسکی روشنی مین ایسی تھی کہ آفاق شاہ کو یہ معلوم ہوا کہ مین جلا جاتا ہون آفاق نے سحر کیا کہ ایک عقرب پیدا ہوا اور اُسنے قریب چاند کے پہونچکر ڈنک مارا کہ وہ چاند سیاہ ہوکر غائب ہو گیا عقرب جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا گیا عشاق کا جب یہ بھی سحر رد ہوا بس عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے ظاہر ہوا اور ایک حبشی دونون قریب عشاق کے آئے اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے کہا کہ اس ساحر کو مار جو کہ تخت پر سوار ہے بس وہ دونون طرف آفاق کے چلے آفاق نے جو اپنی طرف آتے ہوئے انکو دیکھا قریب بھی نہ آنے دیا دور ہی سے جو ابرو کا اشارہ کیا ایک برق کوندکر گری کہ دونون جلکر خاک ہو گئے انکا جلنا تھا کہ عشاق نے سحر کیا کہ ایک غبار صحرا کی طرف سے پیدا ہوا اور اُس غبار سے ایک فیل مست ظاہر ہوا کہ چارون ہتھیان اُسکی بہتی ہوئین چلا آتا ہے بس عشاق نے اسکو اشارہ کیا کہ لینا اسکو یہ اشارہ کرنا تھا کہ وہ فیل مست خرطوم اُٹھاکر طرف آفاق شاہ کے چلا اور قریب پہونچکر قصد کیا کہ آفاق شاہ کو تخت پر سے اُٹھاکر اور خرطوم مین لپیٹ کر زمین پر مارے کہ وہ نقش زمین ہو جائے جیسے فیل نے آفاق شاہ پر حملہ کیا آفاق نے ایک مرتبہ چند دانہ ماش کے فیل پر مارے کہ وہ جلنے لگا بس آفاق شاہ نے کہا کہ او عشاق تو نے کتنی حربے مجھ پر کیے مین نے سب رد کیے اور مین نے کیے تو تیرے رد کیے مگر اسوقت تک کوئی تو نے وہ سحر نہین کیا کہ جو استادی اور کمال کا ہو تو کیسا پہلونشین سامری ہے کہ لوگون نے تیری دھاک باندھ دی ہے ورنہ تو کچھ نہین ہے تجھ سے تو لڑکے آج کل کے اچھے ہین یہ سننا تھا کہ عشاق کو غصہ آگیا اور سامنے تخت پر ایک صندوقچہ رکھا تھا اُسکو کھولا اور ایک فولادی گولہ نکالا کہ جس پر ہزارون ٹیکے دیے ہوئے تھے اور ایک بچہ خوک تخت پر ذبح کیا ہوا رکھا تھا اُسکا شکم چاک کیا اور اسکا خون لیکر اس گولہ پر لگایا اور ایک کارد نکالی اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اُس پر سحر کیا کہ وہ بصورت انسانی ہو گیا اور سامنے عشاق کے کھڑا ہوا بس وہ کارد ہاتھ مین دی اور اُس گولہ کو طرف آفاق کے اُٹھاکر پھینکا وہ گولہ قہقہہ کرتا ہوا چلا اس پتلہ کو اشارہ کیا کہ جب گولہ قریب آفاق پہونچے تو یہ کارد اس پر مارنا بس وہ پتلہ بھی مثل شرارہ کے چلا آفاق شاہ نے دیکھا کہ ایک گولہ اور پتلہ میری طرف آتا ہے بس اسنے دستک دی کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلہ پیدا ہوا آفاق نے کہا کہ لینا اس پتلہ کو وہ پتلہ لپک کر اس پتلے کے پاس آیا اور اُس سے لپٹ گیا دونون مین کشتی ہونے لگی جیسے گولہ قریب آفاق پہونچا آفاق نے گولہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گولہ درمیان سے شق ہوا اسنے تو اپنے نزدیک سحر کو مٹایا وہان گولہ کا شق ہونا تھا کہ

چمک ہوئی اور برق کوند کر چلی فوراً آفاق شاہ تخت پر سے کود کر غرق زمین ہو گیا وہ برق تخت پر گری تخت جلنے لگا کہ عشاق نے صدا دی کہ کام تمام کیا یہ صدا دینا تھا کہ آفاق شاہ زمین سے نکلا یہ کہتا ہوا کہ کس کا کام تمام کیا میں تیرا حریف موجود ہوں اُدھر وہ دونوں پتلے لڑ رہے ہیں یہ جو عشاق نے سُنا اور دیکھا کہ آفاق زمین سے نکلا اور دیکھا کہ وہ دونوں ٹکڑے گولہ کے ہوا پر قائم ہیں جیسے آفاق زمین سے نکلا عشاق نے ایک اُس ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا کہ وہ کوک کر اور سرنگوں کی صورت ہو کر چلا جب تک وہ ٹکڑا قریب آفاق آئے آفاق نے پھر اشارہ کیا کہ وہ سرنگوں یعنی ٹکڑا گولہ کا شق ہوا اور ایک برق چمکی اور پتلہ سحر آفاق پر پڑی کہ وہ جلنے لگا آفاق نے جو یہ واقعہ دیکھا اٹھا کر خاک جو پتلہ عشاق پر ماری اُس خاک نے بارود آگ کا کام کیا وہ پتلہ بھی جلنے لگا اُدھر عشاق نے دوسرے ٹکڑے کو اشارہ کیا وہ اژدر بنکر ہوا پر سے زمین پر آیا اور طرف آفاق کے چلا آفاق نے آنے دیا جب وہ اژدر قریب آ گیا بس دونوں جبڑوں میں ہاتھ چھوا اسم سحر پڑھکر اسپنے اور دم کیا اور زور دیا کہ اسکے شعلوں نے آفاق کے اژدر کا ہاتھ ڈالدیے اور مثل کرباس کے چیر کر پھینکدیا اُس اژدر کا مرنا تھا کہ اُسکے شکم سے ایک باز پیدا ہوا اُسنے بلند ہو کر صدائے ہیہات دی صدا کا دینا تھا کہ آفاق جھومنا آفاق کا جھومنا تھا کہ تڑاکے سے زمین شق ہوئی اور اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسنے بلند ہو کر اُس باز کو پکڑ لیا اور سر پر آفاق کے لا کر ذبح کیا بس جب چند قطرے خون کے آفاق پر پڑے آفاق کی یہ حالت ہوئی کہ بیہوش ہو کر تخت پر رہ گیا اب عشاق نے اُس پتلہ کو اشارہ کیا کہ لینا اسکو اور قتل کرنا وہ پتلہ وہی چھری لیکر جس سے باز کو ذبح کیا تھا آفاق پر چلا آفاق عالم سکوت میں بے خود بیٹھا ہی جیسے پتلہ آفاق کے قریب آیا اب پھر زمین بڑاق سے شق ہوئی اور اُس سے ایک پتلہ صندلی پوش پیدا ہوا اور اُسنے ڈانٹ کر کہا کہ کیا کرتا ہے دست خود را نگہدار یہ کہکر اور جست کر کے اُس پتلہ کے قریب پہونچا اور ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور ایک طپانچہ اس زور سے مارا کہ منھ اُسکا پھر گیا اُسنے قصد کیا کہ یہ بھی طپانچہ ماروں کہ اسنے چھری اُسکے ہاتھ سے چھین کر اُسکے جو ماری اُسکے شکم سے شعلہ نکلا کہ یہ اور وہ دونوں جلنے لگے یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا فوراً اُسنے سحر کیا اور ایک پتلہ پیدا ہوا وہ بموجب اشارہ عشاق آفاق کی طرف چلا ابھی راہ میں تھا کہ ایک مرتبہ پھر زمین شق ہوئی اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ میں ایک پھول تھا اور دوسرے ہاتھ میں ایک نارنج اُس پتلہ نے وہ نارنج تو پتلہ عشاق پہ مارا اور وہ پھول لیکر قریب آفاق آیا اور سونگھایا بس پھول کا قریب دماغ جانا تھا کہ آفاق کو ہوش آ گیا دیکھا کہ میرا پتلہ سحر مجھکو گل خوشبو سونگھا رہا ہے وہ نارنج جو قریب اُس پتلہ کے پہونچا جو کہ عشاق کا تھا اور اُسکے سینہ پر پڑا وہ پتلا اُس نارنج کے ضرب سے ہلاک ہوا اور وہ نارنج ہوا پر قائم ہوا بس جب وہ پتلہ جو کہ نارنج لے کر آیا تھا آفاق کو ہوشیار کر چکا لپک کر اُس نارنج کے پاس آیا اور نارنج لیکر غرق زمین ہو گیا مع پھول اور نارنج کے بس آفاق نے اپنے حواس درست کر کے اپنے جوڑے میں ہاتھ ڈالا اور کہا کہ اے عشاق اب میں خبر لیتا ہوں میری باری ہے یہ کہکر ایک بیضہ فولادی جوڑے سے نکالا اور اُسکو اسم سحر پڑھکر طرف عشاق کے پھینکا وہ گولہ ہو گیا اور مثل برق کے اُس میں چمک پیدا ہوئی اور چلا جیسے قریب پہونچا عشاق نے کارد کا اشارہ کیا وہ ٹوٹا اُسکا ٹوٹنا تھا کہ ہزاروں طائر برابر لعل کے اُس سے ظاہر ہوئے اور ایک مرتبہ سب عشاق پر گرے اور اُسکو نوچنا شروع کیا اب عشاق کی یہ نوبت ہے کہ بدحال ہوا جاتا رہا ہے مگر وہ طائر اُسکو مہلت نہیں دیتے ہیں کہ وہ کچھ تدبیر کرے بہت پریشان ہو گیا یہ حال دیکھکر لشکر اسلام میں غلغلہ بلند ہوا بہت شرمندہ ہوا فوراً تخت پر سے کودا اور غرق زمین ہو گیا وہ طائر اسی طور سے اڑ رہے ہیں بس تھوڑے عرصہ کے بعد جو نکلا یہ طائر پھر اسکی طرف چلے اُس نے جھولی جو کہ شانہ پر تھی اُس میں سے خاک نکالی اور ایک ذرا اُس کی مٹھی میں وہ خاک بھر کر طائروں کی طرف پھونکی بس وہ خاک شعلہ ہو کر اُس

زمین سے نکلی اور طائر پر وہ شعلہ گرا طائر جلنے لگے ادھر آفاق شاہ نے تخت پر سے اُٹھا کر ایک گولہ عشاق پر مارا کہ وہ گولہ عشاق کے سینہ پر آکر پڑا اگر دوسرا ساحر ہوتا تو فنا ہو گیا تھا مگر اُسکو بھی اسقدر صدمہ پہونچا کہ وہ قلابازی کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا اُدھر آفاق نے دستک دی کہ ایک سوار پیدا ہوا اُسکو آفاق نے اشارہ کیا کہ مار لے عشاق کو وہ مرکب اُٹھا کر چلا اُدھر برابر سے عشاق کے زمین شق ہوئی اور تیلی پیدا ہوئی اُسنے کچھ عشاق کو سونگھایا کہ عشاق کو ہوش آیا اپنے کو خاک پر پڑے ہوئے پایا بڑی خفت ہوئی اُس تیلی نے کہا کہ سوار ساحر آفاق آپ کے ہلاک کرنے کو آتا ہے میرے تو سینہ میں اسقدر درد ہے کہ بولا نہیں جاتا ہے آفاق نے بڑے غضب کی ضرب لگائی ہے کہ ایسا ساحر تھا جو بچ گیا دوسرا ہوتا ضرور ہلاک ہوتا یہ سننا تھا کہ وہ تیلی غرق زمین ہو گئی اب سوار آفاق راہ میں ہے اور عشاق خاک پر بیٹھا ہوا ہے کہ وہ تیلی پھر ظاہر ہوئی اور کاسہ عشاق کے ہاتھ میں دیا بس عشاق اسکو منہ سے لگا گیا اُدھر وہ سوار قریب پہونچ گیا اُسنے قصد کیا کہ عشاق پر وار کروں کہ وہ تیلی اُس سے لپٹ گئی اُسنے ایک طپانچہ جو مارا وہ تیلی چرخ کھا کر زمین پر گری اسنے کہا کہ دور رہو دور رہو کا کہنا تھا کہ سوار کے منہ سے شعلہ نکلا اور اُس تیلی پر پڑا کہ وہ جلنے لگی اُدھر سوار نے جھک کر عشاق پر وار کیا بس عشاق نے وہی کاسہ سوار پر کھینچ مارا کہ اُسکے سینہ پر آکر پڑا اور ایک شعلہ کاسہ سے نکلا کہ وہ سوار جلنے لگا بس عشاق اُس سوار کو جلا کر اپنے تخت پر سوار ہوا اور آفاق سے کہا کہ تونے بڑا غضب کیا کہ مجھکو ہلاک کیا تھا اگر میں اسکا بندوبست قبل سے نکر چکا ہوتا تو تونے میرا کام تمام کیا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہے لے یہ میرا حربہ رد کر یہ کہکر ایک بیضہ فولادی تخت پر سے اُٹھا کر آفاق کی طرف پھینکا آفاق نے خیال کیا دل میں کہ یہ قریب آلے تو اسکا تدارک کروں جب وہ بیضہ قریب آیا جب تک آفاق کچھ تدبیر کرے کہ وہ خود شق ہوا اور اُس سے غبار نکلا اور وہ غبار آفاق شاہ پر پڑا کہ پھر تڑاقہ ہوا اور وہ بیضہ پھر شق ہوا ابکی مرتبہ دھواں نکلا اور اُس غبار و دھوئیں نے آفاق شاہ کو گھیر لیا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش میں تھا آفاق شاہ کچھ بھی قدر غنودگی سے طاری ہوئے اُدھر فوراً عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا گنبد ساکت ہوا اُس گنبد سے ایک حبشی پیدا ہوا اور غبار میں گھس گیا جب تک تیلہ سحر آفاق آئے آئے اُس حبشی نے آفاق شاہ کو اسیر کر لیا اور لے کر اس گنبد کی طرف بلند ہو گیا اُس حبشی کا آفاق شاہ کو لیکر بلند ہونا تھا کہ وہ غبار و دھواں جاتا رہا اور مثل ان سب کے آفاق شاہ کو بھی قید کیا آفاق شاہ کو جو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا اور سب کو بھی شکر خدا کیا یہاں عشاق نے مبارز طلب کیا ابھی کوئی لشکر اسلام سے نکلا نہ تھا کہ صحرا کی طرف سے گرد اُٹھی اور جب وہ گرد فوراً قریب لشکر آکر شق ہوئی دونوں لشکروں نے دیکھا کہ دیوانہ بھوت و دیوانہ مجھوت مع چالیس ہزار دیوانوں کے چلے آتے ہیں سمندر شاہ نے خیال کیا کہ میری کمک کو آتے ہیں صاحبقران تو انکو زیر کر چکے ہیں جلد اول میں انکا حال تحریر ہے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ یہ اجازت لے کر گئے تھے کہ ہم اپنے ملک کو اسلام آباد کر آئیں جب سے اب آئے ہیں بس جب ملک کا بندوبست کر گئے اُدھر کو روانہ ہوئے راہ میں خبر پائی کہ سمندر سے یہ مقابلہ ہے بس فوراً دو تین منزل سفر کر کے اس وقت آکر پہونچے ان دونوں نے دیکھا کہ دو لشکر صف آرا ہیں پہچان لیا کہ ایک لشکر صاحبقران کا ہے اور ایک سمندر شاہ کا بس ہرکاروں کو روانہ کیا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کون میدان میں تخت پر سوار کھڑا ہے انھوں نے دیکھا تھا کہ ایک شخص تخت پر سوار لشکر اسلام کی طرف منہ کیے کھڑا ہے اور اُسکے سر پر ایک گنبد ہے ہرکاروں نے دریافت کر کے عرض کیا کہ عشاق حجرہ نشین استاد سمندر ہے اور صبح سے مقابلہ کر رہا ہے لشکر اسلام سے بہت سے ساحر اسیر کر لیے ہیں اور اب پھر مبارز طلب کر رہا ہے یہ سننا تھا کہ دونوں نے اپنے لشکر سے کہا کہ تم کو جاننا ہے یہ لشکر اسلام ہو ہم اسکو قتل کر کے آتے ہیں اور اُسی مقام سے مرکب اُٹھا دیے اور تلواریں نیام سے لے لیں للکارتے ہوئے چلے کہ تو ہمارے ہاتھ سے بچ کر

کہان جائے گا یہ واقعہ صاحبقران نے جو بلا خطر فرمایا خود پکار کر کہا کدھر جاتے ہو یہ ساحر ہے اور تم غیر ساحر تم اسکا
کیا بنا لو گے انھون نے صاحبقران کی صدا سنکے پلٹ کر دیکھا اور مجرا تو کیا مگر اور کچھ جواب نہ دیا سیدھے اسی طرف چلے یہ دیوانے
ہین بھلا کب سنتے ہین جو ہے کوئی چلا آتا ہے چاہے منع کرے اب تو آتش دیوانگی نے جوش مارا صاحبقران پکار رہے ہین وہ
دونون قریب عشاق پہونچ گئے عشاق تو حیران ہے کہ یہ بلا کدھر سے آئی اُدھر سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ تو یہ
بیچ گذار کہے یہ شریک لشکر اسلام کب ہوئے شملاق نے عرض کیا کہ آپکو خیال نہین رہا یہ صحیفہ نویس نے سنا دیا ہے یہان تک
تحریر کیا تھا کہ جب کنارے دریاے سبز رنگ کے صنوبر شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی تھی تو یہ دونون یہ خبر
سنکے آئے تھے اور مقابلہ کیا تھا اسی زمانہ مین زیر ہوئے تھے اور شریک لشکر اسلام ہوگئے تھے آپکو اسوقت خیال
نہین ہے سمندر شاہ نے یہ سنکے کہا کہ ہان یاد آیا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے اُدھر ان دونون نے قریب عشاق پہونچکر ایک
نے دہنی طرف سے اور دوسرے نے بائین طرف سے عشاق پر وار کیا دونون تلوارین برابر سے علم ہوئین اور برابر سے
چلین بس عشاق نے چند دانہ ماش کے اسکی طرف اور چند اُسکی طرف مارے کہ یہ دونون بے حس و حرکت ہوکر رہ گئے اور
گھوڑون پر سے گرنے لگے کہ عشاق نے اشارہ کیا گنبد کی طرف وہ پنجہ پیدا ہوئے دونون کو اُٹھالے گئے اور قید کیا یہ حال
دیکھ کر اور دیوانون نے قصد کیا تھا چونکہ لشکر اسلام مین پہونچ چکے تھے اور صف باندھ کر کھڑے ہو چکے تھے بس صاحبقران
کے اشارہ بسبب خوف صاحبقران کے دانت نکال کر رہ گئے اب کوئی پہر بھر دن باقی ہے کہ عشاق نے پھر مبارز طلب
کیا بس اسکا مبارز طلب کرنا تھا کہ مریخ آفتاب علم کے لشکر کے نشانون کو جلوہ ملا اور مریخ آفتاب علم اپنے تخت
کو اُڑا کر خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اب غلام کا قصد ہے کہ جاکر اپنے سر کو قدم پر نثار کرون اب
مجھ سے یہ بدعت اس کافر کی نہین دیکھی جاتی ہے کہ اسنے پرے کے پرے خالی کر دیئے یہ مین نہین عرض کرتا ہون
کہ مین قتل کرونگا جبکہ آفاق شاہ وغیرہ اُسکا کچھ نہ کر سکے جو کہ ساحران زبردست سے تھے تو مین کیا کر سکونگا
ہان جان نثار کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو کیونکر اجازت دیجائے لشکر ساحران کے تم لوگ زینت و رونق
ہو اور سردار ہو بدون تم لوگون کے وہ لشکر کیونکر قائم رہ سکتا ہے تمہارا جانا تو مناسب نہین ہے اب غیر ساحرون
مین سے کوئی جاکر مقابلہ کرے گا اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ ہم سب کی قضا اسکے ہاتھ سے ہے اسی مقام پر لشکر کا
خاتمہ ہونے والا تھا خیر تقدیر سے کیا چارا ہے بس اب تم نہ جاؤ یہ لوگ مقابلہ کرین بعد انکے دیکھا جائے گا
مریخ نے عرض کیا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ غلام کی موجودگی مین غیر ساحر مقابلہ کرین اور غلام انکے اسیر اور قتل ہونے کا
تماشہ دیکھے بس یہ امر غلام سے کبھی نہ ہوگا بعد غلام کے حضور کو اور سب کو اختیار ہے اگر اجازت مرحمت نہ فرمایئے گا غلام
اپنے کو قدم حضور پر ہلاک کرے گا اور فدا ہو جائے گا یہ جو مریخ نے عرض کیا بادشاہ نے ناچار ہو کر اجازت دی مریخ
اجازت حاصل کر کے اور سلام آخری کر کے خدمت صاحبقران مین آیا یہان صاحبقران عالم سکوت مین کھڑے
ہوئے ہین دل سے باتین کر رہے ہین کہ یہ بڑا ساحر زبردست ہے جو مقابلہ کو گیا وہ اسیر ہوا جب ساحر اسکا کچھ نہ کر سکے
تو غیر ساحر کیا چیز ہین بس یہان میری صاحبقرانی کا خاتمہ ہے کچھ زمانہ بھی نہ گذرا کہ خاتمہ ہو گیا یہ باتین کر رہے ہین کہ
مریخ نے پہونچکر مجرا کیا اور اجازت طلب کی اور وہی کلمہ کہے جو صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور ہم بھی آتے ہین یہ
فرما کر مریخ کو اجازت دی صاحبقران مریخ سے بہت محبت رکھتے ہین آنکھون مین آنسو بھر لائے فرمایا کہ جاؤ
سپرد خدا کیا بس مریخ صاحبقران سے اجازت لیکر طرف میدان کے چلا لشکر کا یہ حال ہے کہ ساحرون و غیر ساحرون کے
دریا اداسی چھائی ہوئی ہے سب عالم سکوت مین اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوئے ہین اور دلون مین خیال کر رہے ہین جو کہ
ساحر ہین کہ تعجب ہے ایسے زبردست ساحر اسکا کچھ نہ بنا سکے تو ہم کیا کر لینگے قضا آگئی ہے جو ساحر کہ لشکر مین زبردست تھے سب جا چکے
مریخ باقی ہین وہ بھی مقابلہ کرنے جاتے ہین خدا ان ہی کو فتحیاب کرے مگر یہ ہونا غیر ممکن ہے اب اسکے ہاتھ سے بچنا محال ہے یہ

خام خیال ہے اب زندگی ختم ہوئی ہے تو ساحر خیال کر رہے ہیں اور غیر ساحر تو اور زیادہ مایوس ہیں دلوں میں اپنے اپنے کہہ رہے ہیں کہ جب ساحر اسکا کچھ نہ بنا سکے تو ہم غیر ساحر کیا کر سکیں گے ہم نے تلوار تجربہ کرنے کے قصد سے اٹھائی اُسنے ماش کا دانہ اٹھا کر مار دیا ہم بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے اُسنے پکڑ لیا دل کی حسرت دل ہی میں رہی کیا برا مقابلہ ہے اسی طور سے مرنا اچھا ہے کہ ہم نے بھی وار کیا اُسنے بھی وار کیا جس کا چل گیا وہ اچھا رہا یہاں تو مقابلہ کرنا بالکل ہی بیکار ہے کس پر وار کریں وار کرتے ہیں تو بھی اسیر ہوتے ہیں نہیں کرتے ہیں تو بھی اگر کیا بھی تو کیا نتیجہ ہوا سوا اسکے اسیری کے بس غیر ساحر یہ خیال کر رہے ہیں اور زندگی سے مایوس ہیں مگر مریخ اُدھر تخت اڑا کر سامنے عشاق کے پہونچا عشاق نے مریخ کو دیکھ کر کہا کہ کیا اب اس اقلیم کے ساحر ہو گئے جو تم برائے مقابلہ آئے ہو گو میں یہ بخوبی واقف ہوں کہ تم شاہزادے ہو طلسم فیروزیہ کے اور فیروز ستارہ پیشانی ساحر زبردست تھا جو کہ تمہارا باپ تھا ایسا زبردست تھا کہ مالک طلسم تھا مگر یہاں کے ادنیٰ ساحر سے مقابلہ نہیں کر سکتا تھا بس تم کیا مقابلہ کرو گے بیکار آئے میرے نزدیک تمہارے اسیر کرتے ہیں اُتنی بھی کوشش نہ کرنا پڑیگی کہ جتنی غیر ساحر کے اسیر کرنے میں ہوتی ہے یا یہاں کے ادنیٰ ساحر کے اسیر کرنے میں کرنا پڑتی ہے مریخ آفتاب علم نے کہا کہ یہ درست ہے کہ میں یہاں کے ساحروں کی برابری نہیں کر سکتا ہوں کہ وہ کاملین سے ہیں مگر ہمارے دین و مذہب میں یہ امر ضرور ہے کہ جو غرور کرتا ہے وہ پست ہوتا ہے تیرا غرور تجھکو پست کرے گا اور شاید تو نے یہ نہیں سنا کہ فضلنا بعضکم علی بعض یہاں تو نے کہاں سنا ہوگا کیونکہ یہ آیۃ تو ہم لوگوں میں ہے بس شاید یہ حقیر تیرے اوپر غالب آ گئے تو تو اپنا تجربہ کر یہ جو مریخ نے کہا تو عشاق نے جواب دیا کہ خیر میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ پہلے تو تجربہ کرے تاکہ تیرا حوصلہ نکل جائے پھر تو میں تجھکو ادنیٰ سحر میں اسیر کر لونگا مریخ نے جواب دیا کہ یہ تو اپنا طریقہ نہیں ہے جب تیری ضرب سے خدا ہمارا ہم کو بچالیگا تو ہم اپنا تجربہ کرینگے بس سنکے عشاق نے کہا کہ میں تیرے روبرو کیا سحر کروں یہ گولہ ہی کافی ہے یہ کہکر گولہ تخت پر سے اٹھایا اور کہا کہ تو اسی کو رد نہیں کر سکیگا ادھر عشاق نے گولہ ہاتھ میں لیا ادھر مریخ نے سحر کرکے دستک دی کہ آفتاب سر مریخ پر قائم ہوا بس اُسنے گولہ مارا مریخ نے اشارہ کیا آفتاب کی طرف آفتاب بلند ہوا اور اُسکا عکس گولہ پر پڑا گولہ میں خودبخود شعلہ پیدا ہوا اور جل گیا جب عشاق کا گولہ اس طور سے چلا اُدھر وہ آفتاب پھر اپنے مقام پر آ کر قائم ہو گیا بس عشاق نے یہ واقعہ دیکھ کر ایک نارنج سحر نکال کر کہا کہ بھلا اسکو تو مثل گولے کے جلا دے مریخ نے کہا کہ کیا معلوم کہ یہ جلے گا یا نہیں تو مار تو معلوم ہو جائیگا بس عشاق نے نارنج کو طرف مریخ کے پھینکا نارنج تو اُدھر سے چلا مریخ نے ابکی آفتاب کو اشارہ نہ کیا بلکہ تخت پر سے جھک کر خاک زمین سے لی اور وہ خاک اُس نارنج پر ماری کہ وہ نارنج اسی مقام پر جلنے لگا عشاق نے یہ جو دیکھا کہا کہ معلوم ہوا کہ تو بھی کچھ جانتا ہے میں یہ جانتا تھا کہ تو ادنیٰ سحر میں اسیر ہو جائے گا نہیں تیرے لیے بھی کوشش کرنا پڑیگی نہ ایسی کہ جیسی آفاق کے لیے کرنا پڑی تھی اُسنے تو ایسا گولہ مارا تھا کہ اسوقت تک میرے سینہ میں درد ہے اور اُسکا مزا یاد ہے یہ کہکر عشاق نے ایک ترنج جھولی سے نکالا اور اسکو خون خوک سے رنگین کیا اور چند چٹکیاں اُس پر لگائیں اور اس ترنج کو طرف آسمان کے پھینکا وہ قہقہہ کرتا ہوا اچھلا اور اُس سے شعلے نکلنے لگے ادھر مریخ نے آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ آفتاب اسقدر بلند ہوا کہ اُسکا عکس مریخ پر پڑا اور وہ ترنج چلا اُس سے ایک شعلہ نکل کر طرف عشاق کے چلا عشاق نے جو شعلہ کو آتے ہوئے دیکھا فوراً اسیر سحر کو سپر بناہ کیا وہ شعلہ سپر پر آکر گرا اُسنے سحر کیا کہ اسی مقام پر قائم ہو گیا ایک برق اُس شعلہ سے نکلی اور بالائے آسمان جا کر چمکی اور کڑک کڑک کر مریخ کی طرف چلی مریخ نے جو برق کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ سر مریخ پر آ گیا وہ برق اس آفتاب کے قریب آکر فرو ہو گئی اُدھر وہ شعلہ بھی گل ہو گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ ترنج عشاق ہی پر چل گیا بس عشاق نے

برہم ہوکر مریخ سے کہا کہ معلوم ہوا تیرے استاد نے تجھکو بھی سحر تعلیم کیا ہے کہ جب تیرا لعین تیرے اوپر حربہ کرے تو اسکے حربہ کو جلا دینا اور تو نے اسمین مشق بہم کی ہے کیونکہ مین نے تجھ پر اوپر حربے کئے تو نے یا تو آفتاب کے عکس سے جلائے یا خاک سے اور کوئی تجھکو سحر یاد نہین ہے مریخ نے کہا کہ ایسا ہوگا عشاق نے کہا کہ مین حربہ کرتا ہون بھلا توڑ دو تو کر علاوہ جلا دینے کے مریخ نے جواب دیا کہ مجھکو اس سے کیا غرض جو میرا جی چاہتا ہے وہ کرتا ہون تو میرے برابر کا قاضی ہے میرا جی چاہے گا جلا دونگا جی چاہے گا دوسری تدبیر سے رد کرونگا تو بنا کام کر بس عشاق نے ایک پھول تخت سے اٹھایا اور اسکو سیندور سے لال کر کے اور اس پر کچھ دم کر کے مریخ پر مارا وہ پھول تو پہلے برابر چلا آیا جب قریب مریخ پہونچا اسکی ہر پنکھڑی جدا ہو گئی اور صورت عقرب و شعلہ بنکر چلی مریخ کے ہاتھ مین ایک رول تھا آہنی اسکو مریخ نے اٹھا کر تخت پر مارا کہ فوراً تراقہ ہوا اور ایک طائر دراز منقار گوشہ تخت سے پیدا ہوا مریخ نے اسکو اشارہ کیا طرف عقربون کے وہ عقربون کو چن چن کر کھانے لگا جو مریخ کی طرف بہ قصد اذیت چلا ادھر مریخ نے ایک شیشہ ہاتھ مین لیا جو شعلہ آیا اس شیشہ کا منھ اسکی طرف کر دیا وہ اسکے اندر چلا گیا بس سب عقربون کو اس طائر نے چن کر کھا لیا اور سب شعلون کو مریخ نے شیشہ مین بند کر لیا یہ واقعہ دیکھکر عشاق نے مریخ سے کہا کہ یہ سحر تو نے اچھا کیا مریخ نے جواب دیا کہ یہ آپ کی عنایت ہے جو آپ نے تعریف کی یہ تو فکر کرنے لگا کہ مین دوسرا سحر کرون ادھر مریخ نے اس طائر کو اشارہ کیا وہ قریب شیشہ آیا اور وہ سب عقرب اس شیشہ مین اگل دیے اور خود اسی گوشہ تخت مین غائب ہو گیا بس عشاق نے ایک مرتبہ ایک بال اپنے سر کا توڑا اور اسکو بل دے کر تخت پر رکھ دیا اور سحر کیا کہ وہ بال مثل سانپ کے طیار ہو کر چلا طرف مریخ کے بس مریخ نے وہی شیشہ اس سانپ کے بھی سامنے کیا وہ سانپ بھی اس شیشہ مین چلا گیا بس یہ واقعہ دیکھکر عشاق حیران ہوا اور اب اسکو معلوم ہوا کہ یہ بھی کامل ہے اور جب مریخ نے اس طور سے اسکے چند سحر دفع کیے اسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ تو یون نہ اسیر ہوگا ہان بدون کوشش کے میرا خیال غلطی پر تھا کہ وہ تیرے اقلیم کے ساحر یہان کے ساحرون کے مقابلہ مین سحر نہین کر سکتے ہین اب خبردار ہو جا مین کمال کے سحر کرتا ہون دیکھون تو کیونکر اسکو رد کرتا ہے یہ کہکر عشاق نے جھولی سے ایک ڈبا نکالا اسکو کھولا اور کچھ خاک اس سے نکالی اسکا طائر بنایا برابر باز کے اس پر سحر کیا کہ وہ زندہ ہو گیا اور کہا کہ اے باز سحر تو جا کر اس آفتاب کو توڑ ڈال جو کہ مریخ کے سر پر قائم ہے بس وہ باز پرواز کر کے اور منقار کھولکر طرف آفتاب کے چلا بس مریخ نے آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ کھسک کر بلند ہوا اور اپنا عکس باز پر ڈالا کہ وہ اسی مقام پر قائم ہوا اب اس آفتاب سے ایک شعلہ نکلا کہ وہ باز پر آکر گرا باز تو جلنے لگا مریخ نے سحر کر کے جو دستک دی یہان تو آفتاب بلند تھا یا ایک مرتبہ کڑک کر چلا طرف عشاق کے اور شعلے نکلنے شروع ہوئے عشاق نے دیکھا کہ اگر یہ آفتاب میرے اوپر آکر گرا گو مین اپنی تدبیر کرتا ہی ہون کہ مرونگا نہین مگر ایک نہ ایک عضو بیکار ہو جائے گا یا جسم میرا اسکے ضرب سے جھلسے گا دونون اذیت اٹھانی ہونگی اپنے بڑے غضب کا حربہ کیا بس ساحر زبردست ہے سحر جو کیا اور دستک دی سر عشاق پر آسمان نمودار ہوا فوراً قائم ہو گیا ادھر مریخ سحر کو زور دے چکا تھا وہ آفتاب کھسک کر اس آسمان پر گرا تراقہ ہوا ایسا ہوا کہ وہ آفتاب اور آسمان دونون ریزہ ریزہ ہو گئے اور سب ٹکڑے اسکے عشاق کی طرف چلے بس عشاق نے اپنے تخت کو الگ کیا اگر الگ نہ کرتا تو ان ٹکڑون سے بھی اذیت پہونچتی ضرور تھا کہ ایک نہ ایک عضو بیکار ہو جاتا ادھر تو اسکا تخت الگ ہوا وہ ٹکڑے زمین پر گرے کہ غار پڑ گیا بس جب آفتاب سحر مریخ کو عشاق اس طور سے مٹا چکا مریخ سے کہا کہ مقام افسوس ہے کہ شام ہونے سے

قریب ہو ورنہ دو ایک سحر اور کرتا مگر اب ناچاری ہے کہ دن بھر کا تھکا ہوا ہوں اسیر تیرے اسیر کرنے کی فکر کرتا ہوں کہ تیرے مرحلے سے بھی فرصت پاؤں تو جا کر آرام کروں (د) اچھی کل پھر میدان میں آتا ہے اور مقابلہ کرتا ہے مرتیخ نے کچھ جواب نہ دیا مرتیخ کو بہت غصہ تھا اپنے آفتاب کے [illegible] سے بس یہ کہہ کر عشاق نے قصد کیا تھا کہ مرتیخ پر کوئی سحر کرے کہ مرتیخ نے وہی شیشہ کہ جس میں وہ شیشے وغیرہ بند کیے تھے اٹھا کر عشاق پر مارا اور وہ شیشہ قریب عشاق آ کر شق ہوا بس ایک طرف سے شعلہ اور ایک سمت سے عقرب اور ایک جانب سے سانپ عشاق پر چلے یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا کہ چاروں طرف سے میں گھر گیا ہوں [illegible] بس فوراً جھولی سے کچھ خاک نکالی اس پر کچھ دم کر کے ان عقربوں پر مارا کہ وہ جلنے لگے اور مٹ گئے اور تھوڑا سا خون خوک لیکر اس شعلہ پر مارا کہ وہ گل ہوا اب سانپ جو چلا تو کچھ اسم پڑھ کر اس پر ہاتھ ڈالا بس وہ سانپ نہ تھا بال تھا جو کہ اسکو وبال ہوا تھا جب یہ سحر بھی عشاق نے دفع کیا اب تو کمال کے سحر ہونے لگے جو سحر عشاق کرتا ہے مرتیخ دفع کر دیتا ہے اور جو مرتیخ کرتا ہے عشاق دفع کر دیتا ہے عشاق بے خوف مقابلہ کر رہا ہے کیونکہ اسکو یقین ہے کہ میں تو مارا نہ جاؤں گا اپنی فکر کر چکا ہے اس سبب سے اور جی توڑ توڑ کر مقابلہ کر رہا ہے ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ جو اسکو یقین ہے کہ میں مارا نہ جاؤں گا اسکا کیا سبب ہے اسکا سبب یہ ہے کہ جب یہ صحبت سامری و جمشید میں جاتا تھا اور بہت مقرب تھا سامری و جمشید اس سے بہت الفت کرتے تھے کیونکہ یہ اس زمانہ میں جوان تھا اور خوبصورت بھی تھا اور وہ دونوں کافر حسن پرست تھے بس یہ کبھی کبھی انکے مصرف میں بھی آجاتا تھا اور خوب انکو مثل تماشبین عورتوں کے خوش کرتا تھا کہ جیسے عورت جو کہ کھلاڑ ہوتی ہے اور وہ مرد کو خوش کرتی ہے کہ جس کے سبب سے اسکو لطف حاصل ہوتا ہے اور وہ اسکا مرید ہو جاتا ہے اسی طور سے یہ اس فن میں انکو خوش کرتا تھا بس اسی کے عوض میں ان دونوں نے اسکو [illegible] لیا تھا اور تیغہ بنا کر اسکو دیا تھا اور کہا تھا کہ اسکو بہ حفاظت رکھنا کیونکہ یہ تیغہ تیری موت کا سبب ہے جب تک یہ تیغہ نہ ہوگا کوئی تجھکو قتل نہ کرسکے گا ہاں اگر اس تیغہ سے قتل کرے گا تو تو فوراً قتل ہو جائے گا اس تیغہ کا نام تیغہ عشاق کش ہے بس اسنے وہ تلوار ایسے مقام پر رکھی ہے کہ اسکا ملنا اسکے نزدیک غیر ممکن ہے بس یہ بے خوف ہے کہ نہ وہ تیغہ ملے گا نہ میں قتل ہونگا ان سب کو میں مار لونگا بس یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب کہ جب کہ کئی سحر انہیں سے کمال کے ہوئے اور رد ہوئے اسوقت ادھر تو مرتیخ کو غصہ آیا ادھر عشاق کو بس عشاق نے فوراً ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اسکے سر میں ایک بالشت بھر کا ٹکڑا ریسمان کا رکھا اور ایک جھوٹا خالی مرغ کے بال [illegible] سر کا اور ایک مرکب بنایا اس مرکب پر اس پتلہ کو سوار کیا اور سحر کیا کہ وہ مرکب مع پتلہ کے زندہ ہوگیا اسکے تن پر ہتھیار لگائے تیر و کمان اسکے ہاتھ میں دیے اور کہا کہ جا کر مرتیخ کو قتل کر بس وہ سوار سحر عشاق مرکب کو اڑا کر طرف مرتیخ کے چلا جب قریب مرتیخ پہونچا اور آتے ہی اسنے وار کیا مرتیخ نے وار کو خالی دے کر بجیچہ کا جو وار کیا اس سوار سحر نے اپنا سر بڑھا دیا [illegible] سپر پر پڑا کہ مرتیخ کا [illegible] ہوا بس سر کا [illegible] ہوتا تھا کہ دو برقیں کوند کر فوراً بالائے آسمان لپکیں اور وہاں سے کڑک کر چلیں مرتیخ نے جو خیال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ برقیں بلا کی ہیں اس سے بچنا دشوار ہے بس فوراً مرتیخ نے دستک دی عشاق اور دونوں طرف کے اہل لشکر نے دیکھا کہ چار پتلہ خود بخود پیدا ہوئے سپریں لیے ہوئے اور عقب پشت مرتیخ آئے اور چاروں نے ان سپروں کا سایہ سر مرتیخ پر اس طور سے کیا کہ سپر بالائے سر اور کئی سپریں علاوہ ان سپروں کے اور سر مرتیخ پر قائم ہوئیں اسی طور سے مگر بہ سبب بندوبست اسقدر جلد ہوا کہ وہ برقیں

قریب سپر مریخ نہ پہونچنے پائین تھیں کہ سپرین قائم ہو گئین بس وہ برتین ٹکرا کر گرین ایک نور سا صحرا مین پیدا ہوا روشنی ہو گئی
زمین ہل گئی اینکے گرنے سے جب وہ سپرون پر گرین اور سب سپرون کو قلم کرکے اور جلا گئے ان سپرون پر آئین جو کہ وہ
پتلے لیے ہوئے تھے انکا آنا تھا کہ ایک تو ریسمان کا ٹکڑا ہو کر رہ گئی اور دوسری بال اور سامنے تخت مریخ کے وہ بال بھی اور
ریسمان گری مریخ نے عشاق سے کہا کہ گو یہ تیرا سحر بال کا باندھا تھا کہ کوئی بچ نہین سکتا تھا مگر میرا انحس
سے بھی باریک ہوا جو کہ تیرے سر کو وبال ہوا کیا واہیات سحر کرتا ہے کوئی اور سحر کر یہ جو مریخ نے کہا اور
عشاق نے دیکھا کہ یہ بھی میرا سحر رد ہوا اُدھر مریخ نے دستک دی کہ ایک دیو زمین سے پیدا ہوا اور
بہ اشارہ مریخ اُس سوار کو لے گیا اور پھر غائب ہو گیا بس مریخ نے اُن پتلون کی طرف اشارہ کیا کہ
عشاق کو قتل کر ڈالو بس وہ پتلے سپرین دوش پر رکھ کر اور تلوارین علم کرکے طرف عشاق کے چلے
عشاق نے خیال کیا کہ یہ پتلے سحر مین اور بہت زبردست ہین گو مین قتل نہ ہونگا مگر انکے ضرب
سے کوئی عضو بیکار ہو جائیگا یہ خیال کرکے اُسکی فکر کی جیسے وہ پتلے اسکے قریب آئے اس نے
نکال خاک جمشید اُن پتلون پر ماری کہ وہ خاک جو اُن پر پڑی وہ جلنے لگے یہ حرکت جو مریخ نے
دیکھی تیغ سحر کھینچ کر عشاق پر آ پڑا اور وار کیا عشاق نے اُسکا وار سپر پر روک کر اپنا وار کیا دو چار
وار کی رد و بدل ہوئی تھی کہ عشاق نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ یہ ساحر زبردست ہے جیسے جیسے
مین نے سحر کیے اسنے رد کیے اب تیغ سحر لے کر مقابلہ کر رہا ہے اور تمام ہونے کو ہے بس یہ تیرے ہاتھ
سے یون زیر نہ ہوگا جب تک مکر نہ کرے گا بس یہ خیال کرکے دل مین فوراً جھولی سے خاک جم
جمشیدی نکالی اور مریخ کی طرف اُڑائی اور وار بھی کرتا جاتا تھا مریخ اس حال سے غافل تھا وہ خاک
مریخ پر پڑی اُس خاک کا پڑنا تھا کہ مریخ کی یہ حالت ہوئی کہ تمام بدن کی طاقت زائل ہو گئی بے
حس و حرکت ہو گیا جب یہ حالت مریخ کی ہوئی کہ وہ از خود فراموش ہو گیا بس عشاق نے اشارہ
کیا گنبد کی جانب گنبد ساکت ہوا اور شگاف ظاہر ہوا اُس سے چند حلقہ ریسمان کے مریخ پر گرے کہ
مریخ کا کمر و سر اُن حلقون مین پھنسا بس جھٹکا پڑا مریخ صاف اُٹھا ہوا اس گنبد مین چلا گیا یہ بھی اسیر
ہوا اسی طور سے راوی نے کہا ہے کہ یہان گنبد مین سب بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے حالت یہ ہے کہ یہ
معلوم ہوتا ہے کہ انکارے ہین کہ ہم اُن پر پڑے ہین اتنی طاقت بھی نہین ہے کہ حرکت کرین مگر ایسے ثابت قدم
ہین کہ اپنے قول سے نہین پھرتے ہین بس مریخ بھی ان سب مین قید ہوا یہان عشاق نے دیکھا کہ شام
ہو گئی ہے بس یہ کہکر لشکر اسلام کی طرف رخ کرکے کہ اے خدا پرستان مین تم سب کو شب بھر کی مہلت دیتا ہون
بس اگر تم کو اپنی زندگی منظور ہے تو باہم صلاح کرکے خدمت سمندر شاہ مین صبح کو حاضر ہونا مین اُس سے تم سب
کی خطا معاف کرادونگا اگر تم لوگ میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ مثل ان سب کے تم سب کو بھی
اسیر کرونگا اور قتل کرونگا آئندہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر اسنے اپنے تخت سحر کو طرف لشکر کے پھیرا اور چلا سمندر شاہ
اور کل لشکر خوش ہے بس سمندر شاہ نے طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا طبل بازگشت بجا اور لشکر اسلام مین
بھی بجا عشاق کی اس تقریر کا اہل اسلام نے یہ جواب دیا تھا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم ہزار بار لعنت کرتے
ہین تجھ پر اور سمندر شاہ پر ہم لوگ موت سے نہین خوف کرتے ہین بس سمندر شاہ عشاق کو لیے ہوئے
اور زر و جواہر نثار کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا خوش خوش اور حکم دیا کہ لشکر کھولے بس یہ حکم دیکر سمندر اپنے خیمہ مین گیا
اور سب سردار اپنے خیمون مین عشاق اپنے خیمے مین اُدھر بادشاہ اسلام و صاحبقران باقی ماندہ لشکر ساحران
اور غیر ساحران کو ہمراہ لے کر مغموم و محزون فرودگاہ پر واپس آئے لشکر نے کمر کھولی صاحبقران و بادشاہ

تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار حاضر ہوئے جو سردار کہ ساحر تھے اور اسیر ہوگئے تھے اُنکے رنگلون پر غاشیہ پڑے ہوئے تھے صاحبقران نے اُنکے رنگلون کو دیکھکر ایک آہ سرد دل سے کھینچی جہان پناہ سر جھکائے ہوئے تخت پر بیٹھے ہوئے ہین کہ صاحبقران نے سر اُٹھاکر بادشاہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج تمام بارگاہ ساحرون سے خالی ہوگئی یہ ساحر زبردست ہے بس معلوم ہوا کہ کل ہم سب کی بھی قضا ہے یہ تو مجھسے نہین ہوگا کہ مین سمندر شاہ کی اطاعت کرون اور اپنا مذہب ترک کرون مجھکو اپنی فکر ہے نہ اہل لشکر کی ہان جو فکر ہے وہ ناموس کی کہ یہ بیچاریان کیا کرینگی جبکہ انکا کوئی سرپرست نہ ہوگا کیونکہ اسوقت موقع ہے کہ مین سب ناموس کو طرف خانہ کعبہ کے روانہ کرون تاکہ یہ لوگ وہان جاکر سب حال صاحبقران سے بیان کرین تاکہ وہ ہم غریبون کے خون کا عیوض اس کافر خاص سے لین زمانہ کیا ہے جو یہ امر وقوع مین آئے بڑی خرابی ہوئی ہم لوگ قتل ہوگئے ناموس تباہ ہوئین یہ بیچاریان کیا کرینگی کدھر جائینگی کون انکی سرپرستی کریگا مجھکو کچھ اپنی فکر وتشویش نہین ہے ہان ان سب کی فکر ہے کوئی ایسا نہین ہے کہ جو انکو لیکر نکل جائے اور خانہ کعبہ مین پہونچا دے یہ جو صاحبقران نے فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا جو کچھ فکر فرمایئے بجا ہے مگر کیا کیا جائے ایسی حالت مین کون ہے جو آپکے ناموس اور میرے ناموس کو لیکر ہمراہ یہان سے نکل جائے اب تو کوئی یہ امر گوارا نکریگا کہ ایسی حالت مین آپکو یہان چھوڑ کر چلا جائے صاحبقران نے یہ سنکے جواب مین فرمایا کہ پھر برائے ناموس کیا تدبیر کی جائے کیونکہ میرا یہ قصد ہے کہ کل جب وہ لشکر لے کر آئے اور عشاق میدان مین آکر مبارز طلب کرے تو مین جاکر اُسکا مقابلہ کرون کیونکہ صاحب اسم اعظم ہون شاید میرے ہاتھ سے اُسکی موت ہو مجھ سے یہ حال دیکھا نہ جائے گا کہ سردار جائین اور اُسکے ہاتھ سے قتل یا اسیر ہون یہ فرماکر صاحبقران نے فرمایا کہ اہل دربار آگاہ ہو کہ یہ امر تو اسوقت غیر ممکن ہے کہ تم مین سے کوئی میرے ناموس کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہو اگر تم مین سے کوئی ایسا کرے تو کیا اچھی بات ہے کیونکہ ناموس تباہی سے بچین اور انکی بے پردگی نہ ہو سب نے کہا کہ یہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم آپکو چھوڑ کر ایسی حالت مین چلے جائین دنیا ہمکو کیا کہے گی کہ جب موقع جنگ و پیکار اور جان نثاری کا آیا اُسوقت یہ لوگ صاحبقران کو چھوڑ کر چلے آئے ساتھ نہ دیا تہمت جان نثاری کا دم بھرتے تھے بس ہم سے یہ نہ ہوگا دوسرے یہ ہے کہ نہ ہم آپکو اپنی زندگی مین اُسکے مقابلہ کو جانے دینگے جب تک ہم زندہ ہین اُسوقت تک ہم آپکو نہ جانے دینگے بعد ہمارے آپکو اختیار ہے یہی سردارون نے کہا اور یہی عزیزون نے صاحبقران نے فرمایا کہ اس امر کا ہمکو پہلے ہی سے یقین تھا خیر اب مین ایک امر اور تم سب سے کہتا ہون کہ شاید کوئی اس تہلکہ سے بچے تو وہ یہ کرے کہ جس طور سے ممکن ہو تمام ناموس کو صاحبقران کے پاس خانہ کعبہ مین پہونچا دے اور میرے حال سے صاحبقران کو آگاہ کرے کیونکہ اس امر کا یقین ہے کہ کل کل لشکر کا خاتمہ ہے اور سب کی قضا ہے خواہ ایک مرتبہ خواہ دفعہ دفعہ کرکے بس تم سب کو لازم ہے کہ یہ رات عبادت خدا مین بسر کرو ناموس کو تو مین نے سپرد خدا کریم کیا جو اُسکی مرضی ہوگی اور جو اُنکے حق مین بہتر ہوگا اور جو انکے مقدر مین کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہے وہ پیش آئے گا یقین ہوگیا ہے کہ انکی بھی تباہی کا زمانہ آگیا گو زمانہ سابق سے کبھی ایسا نہین ہوا کہ ناموس تباہ ہوئی ہون سوا ایک مرتبہ کے جب سائل مین لقا سے اور صاحبقران اول سے مقابلہ ہوا ہے اور صاحبقران اول نہ تھے اور اُس زمانہ مین ساحرون نے لشکر اسلام کو تباہ کیا اور چوبیس ہزار اہل اسلام کو قتل کرکے اُنکے سرون کا برج بنوایا اُس زمانہ مین ناموس پر تباہی آئی تھی یا اب تیری صاحبقرانی کے زمانہ مین آنے والی ہے حمزہ صاحبقران کے زمانہ مین پھر خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے وہی سامان مہیا کردیا تھا اور پھر سب جمع ہوگئے تھے اور ناموس بھی بچ گئین تھین کوئی خرابی نہین ہوئی تھی مگر میرے زمانہ مین اب اس لشکر کا تباہی سے بچنا محال ہے جو کہ سردار

ہین وہ میرے ہمراہ جانے نہین دینگے اہل لشکر تباہ ہوکر نکل جائینگے بس ناموس کی خرابی ہوئی کوئی کسی کا پرسان حال نہ
ہوگا بس ملال ہی تو اس امر کا کہ آپ سب لوگون کو لازم ہی کہ میری ہمراہی ترک فرمائیے اپنے اپنے ناموس کو اس تاریکی
شب مین لیکر نکل جائیے انکے ہمراہ میری بھی ناموس کو تو بڑا احسان ہو سب نے عرض کیا کہ ہم پہلے ہی خدمت
والا مین عرض کر چکے ہین کہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم آپ کے قدمون کو چھوڑین علاوہ زن بلائے کہ ہم زندگی مین آپ سے جدا
ہون آپ سے جو جدا ہونگے تو پھر کس کو منھ دکھائینگے اور کہان جاکر اپنی زندگی بسر کرینگے آپ ایسا قدردان ہم کو ملنا محال
ہی بس ہماری تو یہ آرزو وحسرت ہی کہ ہم اپنے سر کو آپکے قدم پر نثار کرین اور یہ آرزو نہین ہی کہ آپ کی رفاقت کو ترک
کرین یہ جو سردارون اور عزیزون نے جواب دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر مین کیا کرون ناموس کی بھی بربادی ہوئی
بس صاحبقران نے کل عیارون کو مع خواجہ کے اپنی طرف مخاطب ہوکر انسے یہی کلمہ فرمائے انھون نے بھی یہی
جواب دیا جو کہ سردارون نے دیا تھا بس صاحبقران انکا بھی جواب سنکے خاموش ہوئے بعد تھوڑی دیر کے فرمایا کہ
خیر یہ تو معلوم ہوا کہ کوئی یہان سے نہ جائیگا بس اب سب کو لازم ہی کہ یہ شب شب آخر ہی زندگی کی بس جہان تک
ممکن ہو عبادت خدا کرلی جائے اور کچھ توشہ زاد سفر مہیا کیا جائے کیونکہ کل سامنا اُس قہار وقہار سے ہوگا جو کہ ہم
سب کا پیدا کرنے والا ہی بس یہ شب الحاح وزاری مین بسر کیجائے اور مغفرت کی دعا مین بعد گریہ وزاری کے یہ دعا
کی جائے کہ اے کریم کوئی ایسا سبب پیدا کر کہ ناموس تباہی سے بچین اور ہم اس کافر پر ظفر پائین یہ جو صاحبقران
نے فرمایا سب نے عرض کیا کہ کیا نقصان ہی یہان تو صاحبقران وبادشاہ اس تقریر مین ہین اور یہ فکر ہی کہ کوئی
صورت ناموس کے بچنے کی نکلے اور ہر ایک کو زندگی سے یاس ہی ہر ایک کو ناموس کی طرف سے ہراس ہی مگر سب
حاضر دربار ہین ناموس بیٹھی ہوئی ہین ادھر اپنے لشکر مین سمندر شاہ نے لباس کو تبدیل کرکے دربار کیا سب
خوش خوش بیٹھے ہوئے ہین عشاق بھی آکر دربار مین اپنے مقام پر بیٹھا سب عشاق کی تولیف کر رہے ہین
کہہ رہے ہین کہ استاد آپنے تو آج وہ وہ کمال کے سحر دکھائے ہین کہ جو ہم نے اپنی عمر مین کبھی نہین دیکھے
انصاف کا امر یہ ہی کہ ان لوگون نے بھی خوب خوب مقابلہ کیا اور خوب خوب جواب دیا مگر کہان آپ اور کہان وہ
نسبت خاک را با عالم پاک پھر آپ پہلو نشین سامری تھے وہ آپ کا کچھ کر سکے عشاق نے کہا کہ مجھکو پہلے تو یقین
تھا کہ عمرو اس اقلیم کا ساحر نہین ہی یہ کیا میرے مقابلہ مین سحر کریگا مگر جب مقابلہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ساحر
زبردست ہی مجھکو اُسکی اسیری سے یاس تھی مگر خداوند تصویر نے اُن پر مجھکو ظفر یاب کیا اگر تھوڑا عرصہ اور
گذرتا تو ظفر پانا دشوار تھا کیونکہ اُسکے ستارہ نحس نکل جاتے سعد آجاتے پھر مین ظفر نہین پاتا خیر اُس کو
تو مین نے اسیر کرلیا اب کل ان لوگون سے مقابلہ ہی جو کہ غیر ساحر ہین انکا اسیر کرنا کیا مشکل ہی جن لوگون کا
خوف تھا انکو سب کو اسیر کرلیا ہان اب ایک شخص لشکر اسلام مین بہت زبردست ہی کہ جس پر ظفر پانا دشوار
ہی کیونکہ وہ صاحب باطل السحر ہی اگر اس سے مقابلہ ہوا تو بڑی خرابی ہوئی وہی تو سرغنہ اور سرآمد لشکر
ہی صاحبقران جب تک وہ اسیر یا قتل نہ ہوگا اسوقت تک لشکر پر ظفر پانا بیکار ہی سردارون کو اگر پکڑ لیا
تو کیا کمال کیا وہ اکیلا ان سب کو کافی ہی کیونکہ باطل السحر کا مالک ہی خداوند تصویر اُس پر ظفر یاب کرین
اسکی بھی فکر کیجائے گی سمندر شاہ نے کہا کہ استاد کچھ تدبیر کرکے اسکے اسم اعظم کو اسکے قلب سے
محو فرما دیجئے تاکہ یہ خوف جاتا رہے عشاق نے کہا کہ ہان یہی تدبیر کرونگا مگر کب کہ جب وہ مقابلہ
آئیگا اسوقت تاکہ یہ نہ ہو کہ وہ جب اس امر سے آگاہ ہو کہ مین اسم اعظم بھول گیا ہون میرے
قلب پر کسی نے سحر کیا ہی اور منھ پر مہر سحر لگائی ہی کہ مین اسم اعظم نہ پڑھ سکون اور اسکو نہ یاد آئے بس اسی
حالت مین وہ لشکر سے گر چلا نہ جائے تو سب محنت بیکار ہو سمندر شاہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی میرے

نزدیک تو مناسب یہ ہے کہ اب آپ مقابلہ کو نکلیں اور کوئی مقابلہ کو جائے ادنیٰ ساحران سب کو کافی ہیں کیونکہ وہ لوگ سحر سے تو واقف نہیں ہیں جو مشکل ہوگی بس جو ساحر تھے اُن سب کو آپ نے اسیر کر لیا عشاق نے کہا کہ میں کل اور مقابلہ کرونگا اور صاحبقران کو اپنے مقابلہ میں طلب کرونگا بس جب اُنکو اسیر کر لونگا اسوقت واپس آؤنگا پھر جسکا جی چاہے جاکر مقابلہ کرے پھر کوئی مقام خوف نہیں ہے سمندر شاہ نے کہا کہ بہت خوب شملاق نے کہا کہ ای بادشاہ ایک میری عرض ہے اگر قبول فرمایئے عشاق نے کہا کہ بیان کرو اگر لائق قبول ہوگی تو قبول کرونگا ورنہ جواب دونگا شملاق نے کہا کہ میری عرض یہ ہے کہ جن جن اشخاص ساحرون اور غیر ساحرون کو آپ نے اسیر کیا ہے اُنکو قتل فرمایئے تاکہ دل کی بھڑاس تو نکلے اور حسرت نکلے جیسا جیسا اُنھون نے ہم سب کو پریشان کیا ہے اُسکی سزا پائیں اور سب کا عیوض لیں کہ چن چن کر خدا پرستون نے قتل کیا ہے عشاق نے جواب دیا کہ زیادہ گھبراؤ نہیں اب کیا یہ لوگ رہا بھی ہوتے ہیں میں صاحبقران کو بھی اسیر کرلون اور بادشاہ کو اور عزیزان صاحبقران کو بس پھر ان سب کو اور انکو ایک مرتبہ قتل کرونگا ای سمندر شاہ میں تم سے کہے دیتا ہون کہ جب میں صاحبقران اور عزیزان صاحبقران اور بادشاہ کو اسیر کرلون بس تم یہ کرنا کہ فرداً فرداً مقابلہ کا حکم دو اور ادھر میں اُن سب کو اسیر کرون ادھر تم جنگ مغلوبہ کا حکم دو اور ایک حملہ کر کے سبکو اسیر کرلو اور اس طور سے حملہ کرنا اور لشکر کو گھیر لینا کہ ایک بھی نکل کر جانے نہ پائے اور انکے ہمراہ جو عورات ہیں اُنکو بھی اسیر کر لینا مال و اسباب بہت ہاتھ آئےگا سمندر شاہ نے کہا کہ بہت خوب بس یہ رائے جب قرار پا چکی سمندر شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ جام شراب دے ساقی نے سب کو شراب پلائی سمندر شاہ نے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہو کر مبارکباد گائیں اور سب اہل بزم کو خوش کریں یہ حکم دینا تھا کہ اسی وقت طائفے حاضر ہوئے رقص و سرود شروع ہوا ساقی شراب پلانے لگا سب اہل محفل مع سمندر شاہ کے شراب پیکر مست ہوئے اسی عالم مستی میں سمندر شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اور عشاق مقابلہ کو جائےگا لشکر میں سامان جنگ ہونے لگا یہاں بزم عشرت آراستہ ہے سب بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں اور گانا سن رہے ہیں ایک مطربہ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو چند شعر ایک غزل کے کہ جو شاعر نے غزل میں کہے ہیں آپ لوگون کے روبرو گاؤن اور آپ لوگون کا دل خوش کرون آپ لوگ ملاحظہ فرمائیں کہ کیا اُسنے خوب یہ غزل میں کہا ہے اپنی طباعی دکھائی ہے سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور اُسکو گاؤ ہم بھی سنیں کہ کیا شاعر نے کہا ہے یہ کیسے شعر ہیں کہ جسکی تو تعریف کرتی ہے اس مطربہ نے عرض کیا کہ گو وہ شعر عمدہ نہیں ہیں مگر غزل میں عمدہ ہیں بہت لوگون نے غزل کہی مگر ایسی نہیں جیسی کہ اس شاعر نے کہی ہے حضور ملاحظہ فرمائیں یہ کہکر سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ اُسنے گنگنا کر اور میٹھے میٹھے سرون میں یہ شعر گانا شروع کیے شوکین معشوق کو غنچہ دہن گر اُسکے تو چمن ہو + بنا میں شوخ رفتار گر پیچھے کا تاتگن ہو + اس مطلع پر سب نے خوب تعریف کی اُسنے کہا کہ دوسرا مطلع سماعت فرمایئے سب خاموش ہوئے اُسنے دوسرا مطلع گانا شروع کیا تمنا ہے کسی کی تیغ ہو اور اپنی گردن ہو + پھر اسکے بعد یارب سر کٹے نالہ یہ مدفن ہو + سب تعریف کرنے لگے اُسنے عرض کیا کہ پورے شعر سماعت فرمایئے پھر تعریف کیجیے کیونکہ ذرا شعر فہما جاتا ہے یہ کہکر اُسنے پھر دونون مطلع گائے اُسکے بعد یہ شعر شروع کیا شعر وہ ہیں کھلیا سا ہو سینہ طاق ہو اور پیٹ مثل سا + پھر اس پر کیا قباحت گر صراحی دار گردن ہو + نگاہ شوق کیا ٹھہری کہ گویا برچھی ٹھہری + مکان یار کی دیوار میں جس سے کہ روزن ہو + لب شیرین اگر معشوق کا قند مکرر ہے + تبھی جانیں کہ تم میں کھیان اور اُس پہ جھن جھن ہو + فلک کی لفر قہ پرواز یان ہیں دید کے قابل رہے ساقی تو بتخانہ میں اور مسجد میں ساقن ہو + اٹھا کر ناتک سینہ پر جو رکھدے ناقہ لیلی + یقین ہے پھر تو محشر تک یہان مجنون کو دھڑکن ہو + بس یہ شعر جو اُس مطربہ نے گائے سب کا یہ حال ہوا کہ مارے

ہنسی کے لوٹ نے لگے یہ بھی نہ خیال رہا کہ سمندر رشاہ بیٹھا ہوا ہے بہت تعریف کی اور بہت کچھ انعام اُسکو دلا اُس نے عرض کیا کہ مین نے اسی سبب سے تو یہ شعر گائے کہ آج دن خوشی کا ہے خداوند تصویر نے یہ دن نصیب کیا کہ ہم لوگون کے گانے کی نوبت آئی ورنہ جس دن سے یہان لشکر آیا اور مقابلہ شروع ہوا سواے رنج و صدمہ کے دوسرا امر نہ تھا آج اُستاد صاحب کی بدولت نصیب ہوا بس مین نے خیال کیا کہ یہ شعر گاکر آپ لوگون کو خوش کرون بس راوی بیان کرتا ہے کہ یہان تو یہ چرچا ہو رہا ہے سب خوش و خرم گانا سن رہے ہین وہان اپنے لشکر مین صاحبقران بارگاہ مین تشریف فرما ہین دربار مین سب موجود ہین اور وہی تقریر ہو رہی ہے جو کہ بالا مذکور ہو چکی ہے کہ صاحبقران نے فرمایا کہ آج ابھی تک طبل جنگ نہین بجا معلوم ہوتا ہے کہ کل مقابلہ نہ ہوگا اگر ایسا ہو تو کیا اچھی بات ہے مین کسی نہ کسی کو راضی کر کے ناموس کو طرف خانہ کعبہ کے روانہ کردون بادشاہ نے فرمایا کہ طبل جنگ ضرور بجے گا وہ کم بخت مہلت نہ دے گا اگر یہی امر ہے تو مہلت طلب کر لیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ ہمت گوارا نہین کرتی ہے کہ ایک کافر سے التجا کرون اور مہلت کا خواستگار ہون اگر نہ دے تو اپنا سخن لا یگان جائے کیا فائدہ حسرت اس امر کا خیال ہے کہ طبل جنگ کے بجنے کی خبر آئے تو مین بھی حکم دے کر دربار برخاست کرون اور سب ناموس کو اپنے اور سردارون کے جمع کر کے انکو پند و نصیحت کرون اسکے بعد عبادت خدا مین مصروف ہون کیونکہ یہی شب زندگی کی شبون مین باقی ہے یہ ذکر تھا بادشاہ نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ صداے طبل گوش ہمایون مین آئی فرمایا کہ سماعت فرمایئے وہ طبل جنگ لشکر کفار مین بجا صاحبقران و سردارون نے بھی سنا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ ذرا خبر تو منگاؤ کہ یہ طبل جنگ کس کے نام پر لشکر کفار مین بجا ہے آیا اُسی کافر کے نام پر بجا ہے یا اور کسی کے نام پر خواجہ نے ہرکارون کو حکم دیا وہ چلے تھے اور ابھی باہر بارگاہ کے ہم تھے کہ جوڑی ہرکارون کی جو کہ لشکر اسلام کی براے خبر لشکر کفار مین موجود تھی وہ خبر نواخت طبل جنگ اور دیگر حالات دریافت کر کے طرف لشکر کے روانہ ہوئی تھی آکر پہونچی بارگاہ پر سے سلام بجالائے خواجہ نے تو پوچھا کہ کیا خبر لائے انھون نے دعا دے کر بادشاہ کو یون عرض کیا کہ ہم لشکر مین موجود تھے کہ سمندر رشاہ فرودگاہ پر طبل باز بجوا کر واپس گیا لباس تبدیل کر کے دربار مین آیا سب سردار حاضر دربار ہوئے عشاق بھی اپنے خیمہ سے لباس تبدیل کر کے آیا پہلے تو سب نے بہت تعریف کی اسقدر پھولا کہ اپنے کو بھول گیا پھر صلاح ہونے لگی عشاق نے کہا کہ مین کل پھر مقابلہ کرونگا اور صاحبقران و بادشاہ و دیگر عزیزان صاحبقران کو جب اسیر کر لون تم جنگ مغلوبہ کرنا بس یہ راے قرار پائی ہے ان ہرکارون نے کل تقریر دربار سمندر رشاہ کی جو کہ مرقوم ہو چکی ہے بیان کی اور کہا کہ بعد اس تقریر اور راے قرار پانے کے شراب خواری شروع ہوئی ناچ گانا ہونے لگا اسی حالت نشہ اور مستی مین سمندر رشاہ نے عشاق کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے باقی خیریت ہے کل لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہے کل وہ کافر پھر میدان مین آکر مقابلہ کرے گا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہ طبل جنگ آخری ہے پھر اب یقین ہے کہ بجنے کی نوبت نہ آئے خواجہ نے اور دیگر سردارون نے عرض کیا کہ ابھی ہزار مرتبہ بجے گا ایسے کلمہ زبان پر نہ لایئے یہ کہکر خواجہ اُٹھے اور نقارخانہ مین آئے نقارہ پر چوب لگائی صداے نقارہ بلند ہوئی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب نے صداے نقارہ سنکے یہ آیہ زبان پر جاری کی انا للہ و انا الیہ راجعون دیگر کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام پڑھتی اور باہم کہا کہ کل خاتمہ ہے کیا پروا ہے یہ تو نہ ہوگا کہ ہم رفاقت صاحبقران ترک کرین اور ایک کافر کی اطاعت کرین یا صاحبقران کو اور سب سردارون کو

اس حالت مین چھوڑکر نکل جائین ہم برسون سے صاحبقران کا نمک کھارہے ہین ایسا قدردان اور بہادر
کہان سے لائین گے جو اطاعت کرینگے اور دنیا ہم کو کیا کرے گی پس مرگ انبوہ جشنے دارد ہان غم ہو تو اس امر کا کہ
ایسے مقام پر موت آئی کہ جہان سب کافر ہین کوئی مسلمان نہین ہے دفن وکفن نہ نصیب ہوگا خیر نہ ہوا اسکی
پرواہ نہین ہے جن کو نصیب ہوا انھون نے کیا کیا اچھا ہے جو نشان قبر نہ باقی رہے اگر کسی صحرا مین مرتے تو کہان
سے نصیب ہوتا اہل لشکر تو یہ تقریر کرتے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے گلے ملتا ہے اور سامان جنگ مین
مصروف ہے مگر افسوس اس امر کا کرتے جاتے ہین کہ افسوس حسرت دلی نہ نکلے گی کیونکہ ساحر سے مقابلہ ہے خیر ہم
اپنا تو وار کرینگے جاہے چلے جاہے نہ چلے ہم کیون حسرت دل کی دل مین رہنے دین اہل لشکر کے تو یہ خیالات
ہین وہان بارگاہ مین صاحبقران نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دے کر ان لوگون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جو
دریاے سبز رنگ کے کنارے سے لیکر اور سمندریہ تک شریک ہوئے تھے مثل صنوبر شاد ویقین خود
پرست ومحراب شاہ و اقبال شاہ و امثال شاہ وحیرت شاہ ومراد شاہ کے اور دیگر سرداران کے
پس انکو اپنی طرف متوجہ کرکے فرمایا کہ آپ لوگ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین کیونکہ آپ لوگ تو تازہ مسلمان
ہوئے ہین پس اپنے اپنے لشکر کو لیکر اور ناموس کو میرے لشکر سے نکال کر اپنے اپنے ملک کو تشریف لیجائیے
بعد اس معرکے کے سمندر شاہ سے مل جائیے گا اسکی اطاعت کرلیجیے گا وہ آپسے کسی قسم کی مزاحمت نہ کرے گا
کیونکہ اسکو جو کچھ غرض ہے ہم اہل اسلام سے ہے آپ لوگ تو اسکے ہمیشہ سے مطیع و فرمان بردار ہین اگر وہ کچھ کہے تو یہ
جواب ہے کہ وہ لوگ ہم سے زبردست تھے ہم نے بسبب خوف جان کے انکی اطاعت کرلی تھی جب آپ نے
انکا استقبال کیا ہم بھی نکل آئے پس وہ قبول کرے گا ان سب نے جواب مین عرض کیا کہ ہم لوگون کا یہ شیوہ
نہین ہے کہ جسکی اطاعت ترک کی پھر اسکی اطاعت کرین یا جس چیز کو براجان کر ترک کیا پھر اسکو قبول
کرین پس ہم کو مرجانا گوارا ہے مگر اب آپ کی خدمت سے جدا ہونا گوارا نہین ہے یہ فرمائیے کہ سواے موت
کے اور کیا خوف ہے ہم کو یہ بتائیے کہ اگر ہم اسوقت جان بچا کر چلے گئے اور کل نہ مرے تو اب ہم نہ مرینگے
پس اگر اسکا اطمینان ہو جائے کہ اگر کل بچ گئے تو پھر نہ مرینگے تو ہم چلے جائین اور جب کہ مرنا ضرور ہے خواہ
کل خواہ بعد دو ایک دن کے تو پھر کیا ضرور ہے کہ ایسی نعمت عظمی یعنی مرتبہ شہادت اور سیر جنت کو ترک
کرین اور پھر اسی ضلالت مین مبتلا ہون یہ کون سی عقل ہے پس جو اور سب کا حال ہوگا وہی ہم سب کا
حال ہوگا یہ قافلہ کا قافلہ آپ کے ہمراہ ہوگا آپ کا دامن ہمارا ہاتھ ہوگا یہ جو انھون نے عرض کیا صاحبقران
نے فرمایا کہ شاباش و مرحبا جانثار اور وفادار ایسے ہی ہوتے ہین ہم نے اس سبب سے کہا تھا کہ یہ لوگ تو برسون
کے میرے ہمراہ ہین اور کیفیت دین اسلام سے آگاہ ہو چکے ہین ہزارون معرکہ قتل مین ہو چکے ہین انھون
نے جو ترک رفاقت نہ کی تو کوئی نقصان نہین ہے مین نے خیال کیا کہ آپ لوگ تازہ مسلمان ہوئے ہین
آپ نے کیا کیفیت دیکھی اور کیا لذت مذہب اسلام کی اٹھائی پس مین نے اپنے دل مین تصور کیا کہ
ایسا نہ ہو کہ آپ لوگ یہ خیال کرین اپنے دل مین کہ انھون نے ہم کو اپنا شریک کرکے اور فقرہ دیکر
ہماری جانین لین نہ ہم اسکے شراکت کرتے نہ ہماری جانین جاتین پس اس سبب سے مین نے آپ
لوگون سے کہا تھا کہ یہ امر نہ ہو اور بعد کو کوئی شکایت کا موقع نہ ہو انھون نے جواب دیا کہ یہ آپ کیا
فرماتے ہین ہم سب آپ کے ادنی غلام ہین اور آپ ہمارے مالک ہین ہم کیا ایسے خیال آپ کی طرف
سے کر سکتے ہین اگر کرین تو ہم کو زیبا ہے کہ اسوقت مرجائین تاکہ ہمارا پردہ رہے صاحبقران اور بادشاہ
نے انکی بہت تعریف کی پس یہ فرما کر صاحبقران نے کہ آپ لوگ اپنے ناموس کو میرے خیمہ خاص مین

تھوڑے عرصے کے لیے بھیج دیجیے کہ میں اُن سے بھی کچھ کہہ سن لوں اور پند و نصیحت کروں سب نے عرض کیا کہ وہ
آپ کی کنیزیں ہیں ابھی حاضر ہونگی صرف حکم کی دیر تھی صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپ لوگ تشریف لیجائیں
اور اپنے اپنے مقام پر جاکر یہ شب عبادت الٰہی میں بسر کریں اور دعا کریں شاید کوئی صورت فتح و ظفر کی نکل آئے
اور کوئی پردۂ غیب سے اسکا قاتل پیدا ہو سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس صاحبقران و بادشاہ نے یہ
فرماکر دربار برخاست کیا اور داخل محل خاص ہوئے سب سردار اور بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے اور جس جس کے
ناموس تھے انھوں نے اُن سے کہا کہ تم فوراً چلی جاؤ خیمہ صاحبقران میں اُنھوں نے تم کو یاد
فرمایا ہے وہ بیچاریاں سیلی سب خیمہ خاص صاحبقران میں آئیں صاحبقران و بادشاہ کو خبر کیا جب سرداروں
اور بادشاہوں کی جو کہ لشکر اسلام میں ہیں ناموس جمع ہو چکیں اسوقت صاحبقران نے اپنے ناموس کو
اور بادشاہ کے ناموس کو اور دیگر عزیزوں کے ناموس کو اور تمام عورات پردہ نشین اور غیر پردہ نشین کو طلب
کرکے فرمایا کہ اے صاحبان عفت و عصمت تم کو آج کے مقابلہ کا حال بخوبی معلوم ہوگا کہ کل تک تو
ہماری ظفر ہوا کی آج صبح سے جس قدر ساحر تھے سب کو عشباق استاد سمندر جادو نے اسیر کرلیا اور
جو غیر ساحر گیا وہ بھی اسیر ہو گیا اور اس امر کا یقین ہے کہ کوئی اُس پر غالب نہ آئے گا کیونکہ وہ ساحر
زبردست ہے اور اس وقت اُس نے پھر طبل جنگ کل کے مقابلہ کے لیے بجوایا ہے بس کل کل لشکر
کا خاتمہ ہے میں نے بہت فکر کی کہ تم لوگوں کو کسی سردار کے ہمراہ کرکے طرف خانہ کعبہ کے روانہ کردوں بلکہ
کسی نے اس امر کو قبول نہ کیا بلکہ میں نے یہاں تک کہا کہ آپ لوگ اپنے ناموس کو لے جائیں انکے
ہمراہ میرے ناموس کو بھی اُس پر بھی نہ قبول کیا میں نے کہا کہ آپ صرف اپنے ناموس کو لے جائیں
انھوں نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور کہا کہ جو سب کا حال وہ اُنکا حال کیا انکا مرتبہ ان شاہزادیوں
سے زیادہ ہے کہ جو ہماری مالک و مختار ہیں وہ تو یہاں رہیں اور ہم انکو یہاں سے روانہ کردیں راوی
نے بیان کیا ہے کہ یہاں صاحبقران نے سرداروں سے دربار میں فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے اپنے
ناموس کو لے جاؤ چنانچہ یہی جواب سرداروں نے دیا تھا اس حقیر نے بسبب طول کے نہیں
تحریر کیا اگر وہاں تحریر کرتا تو پھر دوبارہ یہاں تحریر ہوتا طول ہوتا اس سے نہیں تحریر کیا یہاں
تحریر کیا یہ کوئی صاحب نہ فرمائیں کہ صاحبقران نے سب سرداروں سے کہا تھا اور کسی سرداروں
نے یہ جواب انکو دیا تھا جو کہ تحریر ہوا صاحبقران نے اُن عورات سے فرمایا کہ میں نے تم سب کو
اس لیے طلب کیا ہے کہ تم سب مل کر آج شب بھر دعا کرو اور اگر خدا نخواستہ کل کفار کی ظفر
ہو تو تم سب کو لازم ہے کہ قبل اس امر کے کہ کفار خیام وغیرہ تاراج کریں تم یہاں سے کسی طرف
کو نکل جانا یہ ہرگز نہ کرنا کہ جب وہ خیام تاراج کرنے آئیں اس وقت نکل جانے کا قصد کرو
ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی اسیر ہو جائے تو بڑی خرابی ہو بس جہاں تک ممکن ہو اس امر
کی کوشش کرنا اور یہ میری پند و نصیحت کو یاد رکھو کہ اگر اس آفت سے بچ کر نکل جانا ہو
اور کسی تدبیر سے خدمت صاحبقران اول و ثانی میں پہونچنا ہو تو میری طرف سے اُن کی
خدمت میں عرض کرنا کہ یہ آپ کا غلام ہاتھ سے کفار کے مارا گیا اگر ممکن ہو تو اُس کے
خون کا عوض کفار سے لیجیے اس بے کسی اور بیکسی سے کہ کفن تک ممکن نہ ہوا اور سب
اُس کے عزیز و اقارب بھی اُس کے ساتھ کام آئے ہم سب کے سب تباہ ہو کر آپ کی
خدمت میں حاضر ہوئے ہیں یہ فرماکر صاحبقران نے ناموس سرداران سے فرمایا کہ میں آپ

لوگون سے ایک امر کہتا ہون ذرا ہوشیاری کے ساتھ سنیے وہ امر یہ ہے کہ اول تو مین نے اپنے ناموس کو واسطے عزیزون کے ناموس کو اور آپ لوگون کو سپرد خداوند کریم کیا اور اوسکے حفظ و امان مین دیا بعد اسکے آپ لوگون کو اپنے ناموس کے سپرد کیا اور ان لوگون کو آپ کے سپرد کیا ذرا بہت ان سب کا خیال رکھیے گا کیونکہ یہ لوگ بالکل واقف نہین ہین پردہ دار ہین نہ کبھی ان پر ایسی مصیبت پڑی ہے کہ جو واقف ہون نئی نئی بلا مین مبتلا ہوئی ہین بس جہان تک ممکن ہوا تسلی تمہاری نہ ترک کیجیے گا ہم مین نے جو آپ لوگون سے کہا اسکا سبب یہ ہے کہ آپ لوگ جس زمانہ مین آپ لوگون کے عزیز و اقارب حالت کفر مین تھے تو آپ لوگون مین کہان پردہ تھا بس ضرور ہوا کہ آپ لوگ راہ وغیرہ سے بخوبی واقف ہونگی بس جب خدانخواستہ یہ لشکر تباہ ہو اور ناموس ہمارے ہماہی کے خیمون سے نکلین تو آپ انکا ساتھ دیجیے گا بس بعد خدا اور رسول کے آپ کا بھروسہ ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب نے عرض کیا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین اول تو خداوند کریم وہ دن نہ لائے آپ کو ہم سب کے سرون پر سلامت رکھے کفار غارت ہون دوسرے یہ کہ ہم کیا چیز ہین جیسے اور کنیزین ہین ویسے ہم بھی ہین بس جو کچھ آپ نے فرمایا ہے خدانخواستہ اگر وہ وقت ہوگا تو ایسا ہی کیا جائیگا کفار کا دست بدعت ان سرا پردگان سرادقہ عصمت تک نہ پہونچنے پائیگا صاحبقران نے فرمایا دوسرا امر یہ ہے کہ آپ لوگ اپنے وارثون سے اجازت لے آئیے اور اسیوقت سے ایک مقام پر بیٹھیے اور خدا سے دعا کیجیے تاکہ وہ اس بلا کو دفع کرے ایک مقام پر ہونے سے یہ نفع ہے کہ پھر اُسوقت ایکجا ہونے کی دقت نہ ہوگی انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب جو کچھ ارشاد ہوا ہم اسکی ابھی تعمیل کرتی ہین ادھر ناموس صاحبقران و بادشاہ و دیگر عزیزان صاحبقران نے اپنے اپنے وارثون اور صاحبقران سے کہا کہ ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ ہم سر و پا برہنہ کسی طرف کو صحرا مین نکل جائین اور نامحرمون کی ہم پر نظر پڑے اور کفار یہ کہین کہ یہ ناموس صاحبقران ہین اور ہمسین بس ہم نے تو یہ دل مین ٹھان لیا ہے کہ اگر خدانخواستہ یہ خبر آئیگی کہ آپ کے دشمن گرفتار ہوگئے اور لشکر نے شکست کھائی فوراً اپنے کو ہلاک کرینگے زندہ خیمون سے نہ نکلینگے سوائے اسکے اور کوئی تدبیر نہین ہے صاحبقران نے فرمایا کہ ایسا غضب نہ کرنا کیونکہ اس حالت مین اور خرابی ہے کہ نامحرم کی نگاہ میت پر نہ پڑے بس اسوقت مین کون محرم ہوگا جو تم سب کی میتون کو ایکجا کریگا سوائے نامحرمون کے کیسی خرابی ہوگی بس جو خدا دکھائے اُسکو گوارا کرنا صبر کا بڑا اجر ہے خداوند کریم فرماتا ہے کہ ان اللہ مع الصابرین بس صبر کرو اور دیکھو کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے یہ جو فرمایا بس ہر ایک بی بی اپنے وارث سے لپٹ کر رونے لگی ایک کہرام محل معلی مین پڑ گیا اُدھر ناموس سرداران جو اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران کی تقریر بیان کی اور اپنے وارثون سے مل کر رونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تو بموجب حکم صاحبقران خیمہ ناموس مین جا کر مقیم ہوتے ہین تم سے رخصت ہوتے ہین بس خداوند کریم کل پھر ہم کو یہ صورتین دکھلائے اور ہم تم سے ملین اور تم ہم سے بس ہر ایک سردار کا ناموس اپنے وارث سے مل کر اور اوس سے رخصت ہو کر خیمہ ناموس صاحبقران مین آیا یہان صاحبقران نے بھی اور سب عزیزان صاحبقران نے اپنے اپنے ناموس کو سمجھا بجھا کر رخصت کیا اور خود ہر ایک اپنے خیمہ مین آیا اور عبادت خدا مین مصروف ہوا صاحبقران بنفس نفیس خیمہ عبادت مین تشریف لے گئے اور بادشاہ بھی مصروف عبادت پروردگار عالم ہوئے ادھر سب ناموس نے مع سرداروں کے ناموس

کے بال سر کے کھول دیے اور چہرہ پر خاک مل لی بصد آہ و زاری و بہ زار نالہ و بیقراری درگاہ باری مین یون التجا کرنے لگین کہ اے کریم کارساز
و اے رب بے نیاز تو ہی سب کا مالک و مختار ہے تیرے نزدیک اس بلا کا دفع کرنا کوئی امر دشوار نہین ہے تو ابھی چاہے تو
یہ سب بلا دفع ہو جائے تیرے نزدیک اس مخمصہ سے نجات دینا کوئی بات ہے راحم و رحیم تیری ذات ہے تو نے حضرت
خلیل جد امجد حضرت حمزہ صاحبقران کو آتش نمرود سے نجات دی اُس آگ کو تیرے گلزار کر دیا تو نے حضرت یونس کو
شکم حوت سے زندہ نکالا سلیمان کو تیر کے پنجے سے رہائی دی اور ہر نبی کی امداد کی بس تیرے نزدیک ہم سب پر رحم
کرتے ہوئے کیا بڑی ہے تو ابھی چاہے تو یہ سب بلا آسان ہوئی جاتی ہے اے خداوند کریم بواسطہ تجکو اپنے عزت و جلال کا اور بواسطہ
تجکو انبیائے ماسبق کا گلشن صاحبقرانی کو اس سموم ظلم و ستم سے بچا اور اس گلشن بےخزان کو خزان سے محفوظ رکھ آمین
وہ وہ نونہالان صاحبقرانی ہین کہ جن تک کبھی تیر ظلم نہین پہونچا اور نہ باغبان قضا نے انکی طرف دیکھا ہے اب تو
انکو باغبان قضا و تیر ظلم سے بچا انہین وہ وہ گل خوشرنگ صاحبقرانی ہین کہ جنکو صاحبقران اول و ثانی
نے مہ و سال ریاضت کرکے درست کیا ہے اور انکے سبب سے رونق گلشن لشکر ہے اور کبھی ان تک دست گلچین اجل
نہین پہونچا ہے اب بھی دست گلچین اجل سے انکو بچا اور اس باغ بےخزان مین وہ وہ نخل تازہ ہین کہ جو ابھی پورے
نشو و نما کو نہین پہونچے ہین اور ابھی سبزہ تک نہین نکلا ہے اور انکو صاحبقران اول و ثانی نے اپنے خون دل و جگر
سے سینچا ہے انکو اس آفت خزان سے محفوظ رکھ اس گلزار لشکر مین وہ وہ گل تازہ و تر ہین کہ جنکی خوشبو
سے دماغ جان معطر ہوتا ہے انکو آفت تباہی سے بچا تو بڑا رحیم ہے اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو اس بلا سے نجات
دے ہماری اس التجا کو سن لے راوی بیان کرتا ہے کہ ناموس تو یون بلک بلک کر دعا کر رہے ہین ادھر کل اہل لشکر
کیا ادنے اور کیا اعلے یعنی سائیس تک و کل سرداران لشکر و عزیزان صاحبقران سجادون پر بیٹھے ہوئے عبادت
احدی مین مصروف ہین اپنی مغفرت کی دعا کر رہے ہین کوئی کہتا ہے کہ تو ہی بچانے والا ہے کوئی سجود مین ہے کوئی رکوع
مین کوئی قنوت پڑھ رہا ہے کوئی سلام پھیر رہا ہے کوئی سجدہ شکر مین مصروف ہے کوئی ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہا ہے
کوئی مناجات پڑھ رہا ہے کوئی صحیفہ ابراہیم کی تلاوت کر رہا ہے کوئی فتح و ظفر کی دعا مین مصروف ہے صاحبقران و
بادشاہ اپنے اپنے مقام پر مشغول عبادت پروردگار ہین طلایہ لشکر مین پھر رہا ہے ہر ایک بیدار ہے عجب وہ
شب تھی گویا اہل اسلام کے لیے شب قدر تھی گو شب قدر کو سب خوش ہوتے ہین آج وہ حال نہین ہے سب
مغموم و رنجور ہین عبادت خدا مین مصروف ہین یہان لشکر اسلام کا تو یہ حال ہے ادھر لشکر کفار کی حالت کچھ تو
تحریر ہو چکی ہے اور کچھ اور تحریر ہوتی ہے کہ صحبت رقص و سرود برپا ہے ناچ و رنگ ہو رہا ہے سب خوش خوش
بیٹھے ہوئے ہین نصف شب کے قریب رات آ چکی ہے ابھی تک سمندر شاہ نے دربار نہین برخاست کیا ہے
طلایہ پھر رہا ہے کہ ہرکارے حاضر دربار سمندر شاہ ہوئے انھون نے بعد بدعا دینے کے عرض کیا کہ ہم لشکر
اسلام مین موجود تھے کہ خبر نواخت طبل جنگ پہونچی اب سمندر شاہ نے گانے والون کو منع کیا کہ تم جاؤ
یہ حال بیان کرلین پھر گانا وہ تھم گئے سمندر شاہ نے کہا کہ پھر کیا ہوا انھون نے عرض کیا کہ صاحبقران
نے بھی طبل جنگ بجوایا اور سردارون سے یہ تقریر کی جب سب سے جواب پا چکے دربار برخاست کیا
ہرکارون نے جو تقریر باہم سردارون اور صاحبقران مین ہوئی تھی سب بیان کی ہرکارون نے
عرض کیا کہ اب کل اہل لشکر مع صاحبقران و بادشاہ و سردارون کے عبادت خدا مین مصروف
ہین اپنے خدا کی عبادت کر رہے ہین اور رو رہے ہین اور کل ناموس ایک خیمے مین الگ دعا مانگ
رہے ہین عجب تلاطم مچا ہوا ہے سمندر شاہ نے کہا کہ خیر صبح کو دیکھا جائیگا ہم دیکھتے ہین کہ اب کل اُن
سب کو انکا خدا بچا لیگا انکو اپنے خدا پر بڑا بھروسہ ہے اب کوئی صورت انکے مفر کی نہین ہے بدون اس امر کے

کہ وہ میری اطاعت کریں اور دین اسلام ترک کریں تو تو انکو قتل ہونے سے نجات ملیگی ورنہ کیا ممکن ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا شملاق بولا کہ ان لوگون کا مقولہ ہی کہ ہم موت سے نہیں خوف کرتے ہین مرنے کو حیات خیال کرتے ہین اگر ہماری زندگی خدا کی طرف سے ہی تو وہ ہماری حفاظت کریگا کوئی ہمکو قتل نہین کر سکیگا اگر قضا آگئی ہی تو کیا چارہ ہی ہم لاکھ اس سے بچنے کی تدبیر کرینگے کچھ نہوگا وہ یہ شعر پڑھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا بھروسہ ذات خدا پر ہی اور یہ مضمون شعر ہر ایک سے روبرو بیان کرتے ہین شعر۔ در روز یکہ قضا باشد و در روز یکہ قضا نیست ✦ روز یکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست ۔ دیگر۔ اگر تیغ عالم بجنبد ز جائی ✦ نہ برد رگے تا نخواہد خدائی ✦ اور کہتے ہین کہ کوئی بلا ایسی نہین ہی کہ دفع نہو سکے نہ کوئی مشکل ایسی ہی کہ آسان نہو سکے پس ہر بلا و ہر مشکل مین انسان کو صبر زیبا ہی یہ اہل اسلام کا قول ہی سمندر شاہ نے کہا کہ دیکھتے ہین کہ کل وہ نجات پا جائینگے اور انکا خدا جسکی وہ عبادت کر رہے ہین انکو بچالے گا بہت بھروسا اسپر کرتے ہین یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا اور یہ کہا کہ آستادون بھر کے تھکے ہوئے ہین یہ بھی جا کر آرام کرین کل پھر دن کو مقابلہ کرنا ہی بس سب دربار سے اٹھ اٹھ کر اپنے اپنے مقام پر آکر خواب مرگ مین مبتلا ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات ایسی تھی کہ جیسے شب غم ہوتی ہی بس اس رات کی یہ حالت تھی کہ ہر طرف ایک عالم تاریکی اور سناٹا تھا وہ رات بھی اہل اسلام کے غم والم مین سیاہ پوش تھی سائین سائین جنگل کر رہا تھا باوجودیکہ فرشتہ تقدیر آن ترے ہوئے تھے انہین طلایہ پھر رہا تھا مگر اسپر بھی سناٹا تھا ہر طرف سے صحرائی جانورون کے بولنے کی صدا آرہی تھی آسمان پر یہ عالم تھا کہ انجمن انجم پر آداسی تھی ماہتاب شال عزا ڈالے ہوئے تھا چاندنی بلکتی تھی گویا لگی ہوئی تھی وہ آسمان پر کہکشان نہ تھی آسمان نے نشان غم والم نکالا تھا وہ اوس نہین گر رہی تھی بلکہ آسمان اشک غم اپنی چشم نم سے گرا رہا تھا اور یہ حال اہل اسلام کے وہ رات باوجود چاندنی رات ہونے کے ایسی تاریک تھی کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ہر طرف پردہ ظلمات معلوم ہوتا تھا ایک عجب عالم تھا نیا نقشہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات اہل اسلام کو عبادت خدا مین بسر ہوئی ماہتاب بصد حال پریشان انجمن انجم روان دوان طرف مغرب کے روانہ ہوئے سحر غم نے اپنا ظہور کیا گریبان صبح غم مین اہل اسلام کے چاک ہوا آفتاب نے افق مشرق سے نزول کیا مگر عجب حال سے کہ چہرہ بسبب افراط غم والم کے زرد یا لال عجب ملال نور بھی کم کم نقاب گرد و ملال رخ پر پڑی ہوئی فلک پر نکلا بس موذنون نے بانگ اللہ اکبر بلند کی بس سب اہل اسلام نے تجدید وضو کیا فریضہ سحری کو بصد خضوع وخشوع ادا کیا ہر ایک اپنے فتح وظفر کی دعا مانگ کر سجادے پر سے اٹھا زیر لباس کفن پہنا مشت خاک اٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ ای خاک تو قبر ہوجا اور اوپر کفن کے لباس پہنا ہتھیار لگائے لشکر اتنے عرصہ مین تیار ہوگیا مگر کیا با جو اس کے کہ مرنے سے بے ہراس تھے یہ خیال تھا کہ چہرہ پر آداسی نہ معلوم ہو ورنہ کفار مضحکہ کرینگے کہ یہ لوگ مرنے سے تو خوف کرتے نہ تھے اب کیون چہرہ پر آداسی ہی بس اپنے خیال سے بشاش بشاش چہرہ پر بالکل ہراس کا نام نہین جب لشکر بھی تیار ہوگیا اسکو طرف میدان کے روانہ کرکے خود دردولت پر حسب المعمول آکر حاضر ہوئے ادھر صاحبقران نے بھی نماز صبح سے فراغت کرکے اسلحہ طلب کیے خادم نے صندوق اسلحہ حاضر کیا سب تبرکات جسم پر آراستہ کیے دعائے فتح وظفر اپنے خالق سے مانگ کر سجادے پر سے اٹھے خواجہ عقب پشت کھڑے ہوئے تھے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیا خبر ہی خواجہ نے عرض کیا کہ سب سردار دردولت پر حاضر ہین صرف جہان پناہ کے برآمد ہونے کی دیر ہی لشکر طرف میدان کے روانہ ہوچکا ہی بس یہ سنکے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ آج ہم لشکر کا خاتمہ ہی یہ ساحر زبردست ہی دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ رات بھر مین نے اور چند عیارون نے لشکر کفار کا اس قصد سے پھیرا کیا کہ اگر موقع ملجائے تو عیاری کرین مگر اس نابکار کا خیمہ نہ ملا اول تو وہ نصف شب تک

دربار مین بیٹھا رہا پھر جو خیمہ مین آیا تو کچھ ایسا بندوبست کیا کہ خیمہ غائب ہوگیا ہم لوگ واپس آئے صاحبقران
نے فرمایا کہ معلوم ہوا قضا آگئی ہی خواجہ نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر اس امر کا خیال رہے کہ بندہ تو
لشکر سے چلا جائیگا طرف خانہ کعبہ کے اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین جب مین دیکھونگا کہ لشکر شکست کھانیکو
ہی اسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم اسیوقت چلے جاؤ تو بہتر ہی میرا ابھی کام نکلے گا کہ مین تمہارے ہمراہ
اپنا ناموس کردونگا خواجہ نے جوابدیا کہ یہ تو نہین ہوگا کہ مین اسوقت چلا جاؤن پس جب کوئی دوسری حالت لشکر
کی دیکھونگا اسوقت کوچ کرونگا ناموس کی بابت جو آپنے فرمایا تو اسکا کیا جواب دون یہی جواب ہی کہ مین خود اپنے
ناموس کو چھوڑ جاؤنگا اس آفت مین انکو کہان لیجاؤنگا بس یہ امید رکھنا مجھ سے بیکار ہی مین اپنے پیچھے یہ بلا
نہ لگاؤنگا مجکو معاف فرمایئے یہ مجھ سے نہو گا مجکو اپنی جان بچانی دشوار ہوگی نہ معلوم کیونکر مین وہان پہونچون
صاحبقران نے فرمایا کہ خیر پس صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے دردولت پر آئے سب سرداروں کو
وہان جمع پایا سب نے سلام کیا صاحبقران نے سب کا مجرا و سلام لیا اور مرکب پر سے اترکر کھڑے ہوئے
ادھر بادشاہ بھی عبادت سے فراغت کرکے اور لباس وغیرہ سے آراستہ ہوکر تخت پر سوار ہوکر برآمد ہوئے
سب ناموس سے ملے ہر ایک رونے لگا جب بادشاہ برآمد ہوئے ہین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہمارے گھر
سے جنازہ نکلتا ہی پس بادشاہ سب کو رخصت کرکے برآمد ہوئے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا اسکے بعد اور
سب کا مجرا و سلام ہوا پس بادشاہ سب کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے روانہ ہوئے میدان مین پہونچے
یہان لشکر آچکا تھا پس صف بندی کا حکم فرمایا صف بندی ہونے لگی یہان صف بندی ہورہی ہی ادھر سمندر شاہ
بیدار ہوا عشاق اسباب سحر سے آراستہ ہوکر اپنے خیمہ سے نکلا اور سب سردار حاضر ہوئے پس سمندر شاہ
بھی کل لشکر کو ہمراہ لیکر خوشی خوشی میدان نبرد مین آیا یہان بھی صف بندی ہوئی جب دونون طرف صف بندی
ہوچکی سقون نے نکلکر آبپاشی کی نقیبون نے نکلکر نقابت کی پس جب نقیب نقابت کرکے لشکرونمین واپس
آئے لشکر کفار سے عشاق نے اپنے تخت کو بڑھایا اور میدان مین آکر تخت کو روکا مبارز طلب کیا پس
لشکر اسلام سے ابھی کوئی نہ نکلا تھا کہ طرف سے طلسم فیروزیہ کے ابر سفید رنگ نمودار ہوا اور وہ ابر
قریب ان دونون لشکرون کے آکر قائم ہوا سب نے دیکھا کہ اس ابر سے اژدر آتش فشان پیدا ہوئے
کہ انکی پشت پر نشان لشکر تھے پھریرون پر نشانون کے تعریف خدا اور نعت رسالت پناہ تحریر تھی پس
وہ اژدر ایک طرف قائم ہوئے دونون لشکرون کے لوگ دیکھنے لگے کہ یہ لشکر کسکا آتا ہی اہل اسلام پر
یہ امر تو ضرور ثابت ہوگیا اور کفار پر کہ یہ جو لشکر آرہا ہی ساحرونکا ہی اور ساحر بھی مطیع اسلام ہین یہ لوگ تو
یہ دیکھ رہے تھے کہ جب وہ نشان لشکر آچکے جلوس سواری آیا بعد جلوس سواری کے آمد لشکر شروع ہوئی
ساحر قازو قرقرے پر سوار سحر سے نیرنگ سازیان کرتے ہوئے نمودار ہوئے اہل اسلام نے پہچان لیا کہ
یہ ساحر طلسم فیروزیہ کے ہین مگر سمندر شاہ وغیرہ نے نہ پہچانا بلکہ طائران سحر روانہ کیے تا خبر دریافت کرکے
حاضر ہون ادھر تہمتن جادو نے جو دو لشکر صف آرا دیکھے اور پہچانا کہ ایک لشکر تو لشکر اسلام ہی
دوسرا لشکر کفار ہی پس دیکھا کہ ایک ساحر تخت پر سوار لشکر اسلام کی طرف منہ کیے ہوئے دیکھ رہا ہی
اور لشکر اسلام سے کوئی مقابلہ کو نہین نکلا پس اسنے بذریعہ طائران سحر کے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ لشکر اسلام سے اور کفار سے مقابلہ ہورہا ہی پہلے تو کئی معرکے ہوئے ہر معرکہ مین اہل اسلام غالب
آئے اب کل سے عشاق استاد سمندر شاہ نے نکلکر مقابلہ کیا چنانچہ جسقدر ساحر لشکر اسلام مین زبردست
تھے سب اسیر ہوگئے حتے کہ مریخ آفتاب علم تک اسیر ہوگیا اب کوئی ساحر لشکر مین ایسا نہین ہی کہ جو

مقابلہ کرے بس آج پھر میدان داری ہوئی ہی اور اسنے نکلکر مبارز طلب کیا ہی اب غیر ساحرونکا قصد ہی کہ نکل کر
مقابلہ کرین چنانچہ خود صاحبقران قصد کر رہے تھے کہ انکے لشکر کی آمد شروع ہوئی سب اس طرف متوجہ
ہوگئے اس سبب سے کوئی نہین نکلا یہ سُننا تھا کہ تہمتن جادو کو بہت غصہ آیا اور سرداروں سے کہا
کہ تم تو لشکر لیکر خدمت صاحبقران مین جاؤ مین اسکا سر لیکر حاضر خدمت ہوتا ہون میری طرف سے عرض
کرنا کہ غلام اسکو سزا دے لے اور اپنے آقا اور مالک کا عوض لے لے تو پھر حاضر ہو صاحبقران دیکھ رہے
تھے اور دونون لشکر کے سامنے سے تخت پر سوار تہمتن جادو نظر آیا عقب مین تین لاکھ ساحرون کا
لشکر تھا بس اسنے صاحبقران یعنی بدیع الملک کو دیکھکر جھک کر سلام کیا اور بادشاہ اسلام کو چونکہ
اسکو پرچہ اخبار سے معلوم ہو چکا تھا اور سرداروں کو طرف لشکر اسلام کے مع سپاہ کے جانے کا
حکم دیا اور کہا کہ جدھر ساحرون کا لشکر ہی ادھر جا کر تم لوگ بھی صف باندھکر کھڑے ہو مین بھی آتا ہون
یہ کہکر اور اپنا تخت طرف عشاق کے بڑھایا صاحبقران نے جو تہمتن جادو کو ادھر جاتے ہوئے
دیکھا پکار کر فرمایا کہ بھائی تہمتن جادو کچھ دیر تو دم لیا ہوتا پھر مقابلے کو نکلے ہوتے تہمتن جادو نے
اسی مقام پر سے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ غلام اسکو سزا دے لے تو پھر حاضر ہو کر قدمبوسی حاصل کرے یہ لشکر
حاضر ہوتا ہی جسکو جس طرف حکم ہو صف آرا ہو یہ کہکر اور تخت اڑا کر ادھر کو چلا ادھر تین لاکھ ساحر خدمت
صاحبقران و بادشاہ مین پہونچے سب نے قدمبوسی حاصل کی صاحبقران وغیرہ انکو پہچانتے تھے
سرداروں سے دریافت فرمایا کہ کیونکر ادھر کو آنا ہوا انھون نے سب واقعہ عرض کیا کہ ہمارے آقا کا
نامہ پہونچا تھا کہ سمندر شاہ سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہی برائے کمک آؤ چنانچہ تہمتن جادو ہمارے
افسر اعلےٰ جو کہ آقا کی طرف سے حاکم تھے وہ فوراً لشکر لیکر روانہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی
زمانہ مین جب سمندر شاہ لشکر لیکر آیا ہی تو سب نامہ بر واپس آئے تھے یعنی مریخ آفتاب علم کے
اور قیصر صاف باطن اور آفاق شاہ کے چونکہ کوئی ضروری امر نہ تھا کہ انکا حال تحریر کیا جاتا
اس سبب سے نہین تحریر کیا گیا خلاصہ یہ کہ سب کو معلوم ہوا تھا کہ جن جنکو ہمنے طلب کیا ہی سب لشکر
لیکر آتے ہین ہان امر ضرور یہ تھا کہ ہر ایک کو اپنے اپنے طلب کیے ہوئے لوگون کا انتظار تھا اور یہ
خیال تھا کہ راہ مین ہونگے چنانچہ تہمتن جادو اسوقت آ پہونچا اسی طور سے ہر ایک آئیگا بس جب
سرداروں نے صاحبقران سے سب حال عرض کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ جہان سب ساحر
صف بستہ کھڑے ہین تم بھی اپنے لشکر کی صف آراستہ کرو چنانچہ اسی مقام پر ان ساحرون نے بھی
اپنے لشکر کی صف بندی کی تین لاکھ ساحر صف باندھکر کھڑے ہوئے ادھر طائران سحر نے سمندر شاہ
کو خبر دی کہ یہ لشکر طلسم فیروزیہ سے برائے کمک اہل اسلام طلب کیا ہوا مریخ آفتاب علم کا آیا ہی اور
اسکا حاکم تہمتن جادو وہی جو کہ لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے خود برائے مقابلہ استاد صاحب
کے آتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ اسکی بھی قضا اسکو طلسم فیروزیہ سے لائی ہی جب مریخ آفتاب علم
استاد کا کچھ نہ کر سکا تو یہ کیا کریگا سمندر شاہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ تہمتن جادو تخت اڑا کر قریب عشاق
پہونچا اور کہا کہ او نابکار تونے بہت سر اٹھایا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر
خدمت صاحبقران مین حاضر ہو اور میرے آقا و مالک مریخ آفتاب علم کو رہا کر دے ورنہ
میرے ہاتھ سے مارا جائیگا عشاق نے جواب دیا کہ تو خود اپنے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چل کہ مین
سمندر شاہ سے تجھکو ملا دون ورنہ یاد رکھ کہ مثل اور سبکے تجھکو بھی اسیر کرونگا اور اپنے نام سے

آگاہ کر دے اس امر سے کہ تو کہاں سے یہ لشکر لیکر آیا ہے تاکہ میرے ہاتھ سے گمنام نہ مارا جائے تہمتن جادو نے جواب دیا کہ بہادرون کا نام زبان شمشیر سے ظاہر ہوتا ہے خیر آگاہ ہو کہ میرا نام تہمتن جادو ہے اور مین ملازم ہون مریخ آفتاب علم کا اپنے آقا کی طرف سے حاکم طلسم فیروزیہ تھا کہ حکم نامہ پہونچا کہ تو لشکر لیکر فوراً حاضر ہو بس مین تین لاکھ ساحر لیکر حاضر ہوا یہان آکر معلوم ہوا کہ کل سے تو مقابلہ کر رہا ہے اور تو نے بہت اہل اسلام کو پریشان کیا ہے اور میرے آقا کو دھوکے سے اسیر کیا ہے بس مین خدمت صاحبقران مین بھی گیا اسی طرف آیا کہ پہلے تجکو سزا دے لون تو پھر قدمبوسی حاصل کرون لا کیا حربہ رکھتا ہے یہ سنتا تھا کہ عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے پیدا ہوا عشاق نے اشارہ کیا کہ اسکو قتل کر بس تہمتن جادو فوراً تخت پر سے کودا اور زمین پر آکر دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہو بس یہ اژدر پر سوار ہوا اور اژدر کے اوپر کوڑا کیا کوڑا کرنا تھا کہ پشت اژدر سے برق کوندکر اس سوار پر گری کہ وہ سوار فی النار ہو گیا ادھر عشاق بھی تخت پر سے کودا اور اسنے بھی دستک دی ایک اژدر اور صحرا سے پیدا ہوا یہ اژدر پر سوار ہوا اور اسنے بھی کوڑا کیا اسکے اژدر کے سر سے برق کوندکر بلند ہوئی تہمتن جادو نے پھر کوڑا کیا کہ پھر برق کوندکر بلند ہوئی دونون برقین باہم ملکر لڑنے لگین دو بجلیان باہم بالائے ہوا چمکنے لگین بڑے عرصہ تک دونون برقین باہم برابر لڑا کین کہ تہمتن جادو نے دستک دی دونون برقین کڑک کر عشاق پر چلین عشاق نے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر دستک دی کہ وہ دونون پھر کر تہمتن جادو کی طرف چلین تہمتن جادو نے جو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا بس دستک دی کہ وہ ہوا پر قائم ہو گئین بس ابکی جو تہمتن جادو نے دستک دی دونون برقین کوندکر لشکر سمندر شاہ پر گرین اور کئی سو ساحرون کو جلا کر خاک کر دیا لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا سب دہائی دینے لگے یہ جو صدا کان مین عشاق کے آئی بس ایک مرتبہ پلٹ کر دیکھا یہ واقعہ نظر آیا بس اسنے برہم ہوکر اسم سحر پڑھکر دستک دی دستک کا دینا تھا کہ وہ برقین یا تو لشکر سمندر شاہ پر کوندکوندکر گر رہی تھین یا ایک مرتبہ بلند ہوکر طرف لشکر اسلام کے کڑک کر چلین کڑاکے کی صدا جو تہمتن جادو نے سنی اور دیکھا کہ اب برقین لشکر کفار پر نہین گرتی ہین پلٹ کر طرف آسمان کے دیکھا کہ دونون برقین چمک کر لشکر اسلام پر گرا چاہتی ہین بس فوراً تہمتن جادو نے پشت اژدر پر سے جھک کر خاک زمین سے اٹھائی اور اسپر اسم سحر پڑھکر جو برقون کے اوپر ماری خاک کا مارنا تھا کہ وہ برقین خاک سیاہ ہو گئین دونون لشکرون نے دیکھا کہ دونون ٹکڑے ریسمان کے باہم لپٹے ہوئے خاک پر گرے ان برقون کا مٹنا تھا کہ عشاق کو غصہ آگیا اپنے اژدر کو اشارہ کیا کہ وہ قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا طرف تہمتن جادو کے چلا تہمتن جادو نے جو اژدر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اسنے بھی اژدر کو اشارہ کیا وہ بھی چلا بس باہم دونون اژدر لڑنے لگے اور قلابہ چھوڑنے لگے یہ دونون اسی طور سے پشت اژدر پر سوار ہین اژدر لڑ رہے ہین نوبت باینجا رسید کہ اژدر تہمتن جادو اژدر عشاق پر غالب آنے لگا اور یہ مغلوب ہونے لگا عشاق نے یہ واقعہ دیکھا فوراً سحر کیا کہ اژدر نے ایک ایسا قلابہ آتشین چھوڑا کہ وہ چادر آگ تہمتن جادو پر پڑی یہ اسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ عشاق نے سحر کیا کہ ایک برق کوندکر سر تہمتن جادو پر گری کہ کاسۂ سر مین در آئی فوراً تہمتن جادو نے سحر کیا کہ وہ برق تو نکل گئی مگر زخم کاری لگا خون سر سے بہنے لگا غشی سی تہمتن جادو پر طاری ہوئی بس عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا

کہ گنبد ساکت ہوا کیونکہ وہ تو اُسی طور سے گردش کر رہا تھا در شق ہوا اور ایک ریسمان پیدا ہوئی کہ جو سر و گردن تہمتن جادو مین پڑی اور تہمتن جادو کو وہ ریسمان کھینچکر اُسی گنبد مین لیگئی اور مثل سب کے قید کیا جب تہمتن جادو اس طور سے اسیر ہوگیا عشاق نے مبارز طلب کیا لشکر تہمتن جادو سے کئی ساحر نکلے اسیر ہوے اب اسنے پھر مبارز طلب کیا کہ خود صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ بادشاہ سے اجازت لیکر براے مقابلہ جاؤن کیونکہ خیال فرمایا تھا دل مین کہ سواے میرے یہ کسی سے قتل نہوگا کیونکہ مین مالک باطل السحر ہون بس صاحبقران قصد کر رہے تھے کہ صحرا کی طرف سے گرد اڑی اور آسمان برابر نمایان ہوا وہ گرد قریب آکر شق ہوئی دو سو علم نشان دو لاکھ سپاہ کے ظاہر ہوے پھریرون پر تعریف خداوند کریم مرقوم تھی علمدارون نے قریب لشکر اسلام آکر صاحبقران و بادشاہ و قیصر صاف باطن کو سلام کیا اب جو پہچانا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر غیر ساحرون کا طلسم مراۃ العدم سے براے کمک آیا ہے بعد نشانون کے اور سب سامان گذرا اُسکے بعد دو لاکھ کا لشکر غیر ساحرون کا نمودار ہوا سب نے صاحبقران کو اور سب کو سلام کیا بموجب حکم صاحبقران وہ لوگ صف باندھکر کھڑے ہوے آنے کا حال دریافت کیا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ کا نامہ گیا تھا بس مرات جادو دو لاکھ ساحر اور دو لاکھ غیر ساحر لیکر روانہ ہوے وہ بھی آتے ہین چنانچہ یہ ابر اُنھین کی آمد کا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر شق ہوا اور نشان لشکر پیدا ہوے اژدرون پر بڑھتے بس سب نے سلام صاحبقران وغیرہ کو کیا اور بعد ساحرون کا لشکر تھا جا کر صف باندھکر کھڑے ہوے سب نے دیکھا کہ مرائت جادو طاؤس پر سوار عقب مین لشکر بیشمار نمودار ہوا اُسنے جو دو لشکر صف آرا دیکھے اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عشاق لشکر اسلام سے مبارز طلب ہے بس اپنے لشکر کو تہمتن جادو کے مانند لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے اور بادشاہ اور صاحبقران اور اپنے آقا کو سلام کرکے طرف عشاق کے چلا ادھر ہرکارون نے سمندر شاہ کو خبر دی کہ طلسم مراۃ العدم سے مرائت جادو دو لاکھ ساحر اور دو لاکھ غیر ساحر لیکر صاحبقران کی کمک کو آیا ہے اور لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے خود براے مقابلہ عشاق آتا ہے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ بھی مثل تہمتن جادو کے اسیر ہوگا ادھر مرائت جادو کو جو صاحبقران نے اسطرف جاتے دیکھا فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہ ساحر زبردست ہے اور تم تھکے ہوے ہو اور کوئی مقابلہ کرے گا مرائت جادو نے ہاتھ جوڑ کر جوابدیا کہ تو غلام اس سے مقابلہ کریگا یہ کہکر چلا ادھر عشاق نے دیکھا کہ ایک ساحر میری طرف آتا ہے دلمین خیال کیا کہ تو کہانتک مقابلہ کیے جائیگا یہ تو اسی طور سے براے کمک آتے جائینگے بس بہتر یہ ہے کہ اب مقابلہ نہ کر جو ساحر خواہ زبردست خواہ زیردست آئے خاک قبر جمشید ہی سے گرفتار کر دلمین یہ خیال کرکے جھولی سے خاک نکالی اور اس قصد سے کھڑا ہوا کہ جب یہ قریب آئے اسیر مارون بس جیسے ہی مرائت جادو قریب آیا اس کافر نے کیا کیا کہ وہ خاک ماری مرائت جادو تو اس حال سے غافل تھا تمام خاک اُسپر پڑی اور وہ بے حس و حرکت ہوا اس نابکار نے مرائت جادو سے نہ نام دریافت کیا نہ مقام کا نشان یہ حرکت کر بیٹھا صرف اسقدر تو مرائت جادو نے عشاق سے کہا کہ او عشاق تو نے بڑی دغا کی یہ خلاف جوانمردی کام کیا مرائت جادو کی تقریر سُنکے عشاق نے جوابدیا کہ پھر کیا کرون کسی طور سے لڑائی کا خاتمہ تو ہو یہانتک ساحر اسیر ہو چکے اب اور ملکون سے چلے آتے ہین مین کہانتک ہر ایک سے مقابلہ کرون اب

مین نے یہ طریقہ اختیار کیا مرأت جادو نے قصد کیا کہ کچھ جواب دون مگر طاقت جواب دیے جکی تھی حس و حرکت زائل ہو جکی تھی جواب نہ دے سکا جھوم کر طاؤس پر سے گرنے لگا کہ عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا اسی طور سے ریسمان پیدا ہوئی اور مرأت جادو کو بھی باندھکر گنبد مین کھینچ لیا اور بند کیا سب ساحر اور غیر ساحر جو کہ اسیر ہوے تھے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہے ہین جس خاک پر پڑے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ خاک نہین ہی بلکہ آگ ہی ہر ایک کے جسم مین آبلہ پڑگئے ہین کیا کرین ناچار ہین پس یہان عشاق نے مرأت جادو کو اسیر کرکے مبارز طلب کیا پس صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ پکار کر کہدو کہ اب نہ کوئی ساحر نہ کوئی غیر ساحر برائے مقابلہ نکلے مین جاکر مقابلہ کرونگا دوسرا امر یہ بھی تھا کہ بعد اسیر ہونے مرأت جادو کے چند ساحر لشکر کے نکلے تھے وہ اسیر ہو چکے تھے پرا بند ہو گیا تھا پس خواجہ نے پکار کر کہا اور میدان کو قرق کیا صاحبقران وہان سے روبرو بادشاہ کے تشریف لائے بادشاہ نے فرمایا کہ کیا قصد ہی آپکا صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین خود مقابلہ جاؤنگا کیونکہ اس امر کا یقین ہی کہ جو مقابلہ کو جائیگا اسیر ہوگا خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر ہی پس کیا ضرور ہی کہ بیکار کو بندگان خدا کا خون ہوا ور زحمت ہو مین خیال کرتا ہون کہ بدون میرے جائے ہوے یہ معرکہ سر نہوگا کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی پس جو ساحر مقابلہ کو جائیگا اسیر ہوگا غیر ساحر کی تو کیا اصل ہی اور مین مالک اسم اعظم ہون میرے اوپر اسکا سحر اثر نہ کریگا پس مین قتل کرونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا بادشاہ نے تخت زمین پر رکھوا دیا اور دونون ہاتھ گلے مین صاحبقران کے ڈالدیے سب سردار اور عزیز اسی مقام پر جمع ہوگئے اپنے اپنے مقام سے آکر بادشاہ نے صاحبقران سے کہا کہ یہ نہوگا کہ آپ مقابلہ کو جائین پہلے مین مقابلہ کرون پھر آپکو اختیار ہی آپکے سبب سے میری بادشاہت ہی مین آپکو نہ جانے دونگا صاحبقران فرما رہے ہین کہ آپ ظل اللہ ہین جہان پناہ ہین آپکے سبب سے لشکر کی رونق ہی اگر مین نہونگا لشکر تباہ نہوگا آپکے قدم کے نہونے سے لشکر کی تباہی کا خوف ہی پس بادشاہ یہ فرما رہے ہین صاحبقران یہ جواب دے رہے ہین اور عزیز بھی کہہ رہے ہین کہ آپ مقابلہ کو نہ جائین ہم جاکر مقابلہ کرینگے آپکے سبب سے ہم سبکی عزت و آبرو ہی ہر ایک کو یہی جواب صاحبقران دیتے ہین کہ مجکو جانے دو تم مین سے جو جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا یہان تو یہ واقعہ ہی کہ صاحبقران بادشاہ اور سردارون اور عزیزون سے رخصت چاہ رہے ہین کوئی نہین دیتا ہی دونون طرف سے اصرار ہی پس ان سب کو تو اسی حالت مین رہنے دیجیے اور اب دوسرا قصہ بیان ہوتا ہی اسکے بعد پھر یہ داستان تحریر ہوگی

اب شمہ حال ملکہ ایوان نہ طاقی کا سماعت فرمائیے کہ یہ جو لشکر لیکر اپنے اہل شہر کو مسلمان کرکے اور حیران بادلہ پوش کو شکست دیکر جو کہ سمندر شاہ کی طرف سے اسکے ملک کو غارت کرنے آیا تھا طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی و دیگر حالات داستان ہذا

راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ ایوان نہ طاقی جو تین لاکھ ساحرون کا لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام روانہ ہوئی تھی بعد قطع مراحل و طے منازل کے قریب سمندر یہ اسدن پہونچی کہ جسدن عشاق نے میدان مین آکر کل ساحران مطیع اسلام کو اسیر کر لیا تھا چنانچہ یہ دو منزلہ و سہ منزلہ کرتی ہوئی آتی تھی بدین سبب یہ بھی اور اسکا کل لشکر تھک گیا تھا اور یہ بھی بسبب راہ کے کسلمند تھی پس اسنے بصلاح سرداران لشکر اس مقام پر قیام کیا اور شب اسی مقام پر بسر کی صبح کو جب یہ وہان سے کوچ کرنے لگی تو اسنے خیال کیا کہ ذرا کچھ حال سمندر رشاہ اور لشکر اسلام کا دریافت کرون کہ مقابلہ تو نہین ہوا سمندر رشاہ کس فکر مین ہی یہ اپنے دلمین خیال کر کے اسنے موم خانہ مین جا کر کچھ لونگ وغیرہ کا بخور کیا اور ایک ماش کے آٹے کی پتلی بنا کر اسیر سحر کیا جب وہ گویا ہوئی اُس سے دریافت کیا کہ تو یہ بیان کر کہ لشکر اسلام کس فکر مین ہی اور سمندر رشاہ کس فکر مین ہی آیا ابھی مقابلہ تو اہل اسلام اور سمندر رشاہ سے نہین ہوا یہ جو اسنے کہا وہ پتلی کچھ عرصہ تک ساکت رہی اسکے بعد گویا ہوئی کہ ای ملکہ آگاہ ہو کہ سمندر رشاہ بتیس لاکھ کا لشکر لیکر جسمین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی مقابلہ مین لشکر اسلام کے آیا طبل جنگ بجا چنانچہ پہلے تو غیر ساحرونسے مقابلہ ہوا لشکر اسلام غالب آیا اسکے بعد سمندر رشاہ نے اپنے ساحرونکو حکم دیا کہ مقابلہ کو نکلے اُدھر سے بھی ساحرون نے نکلکر مقابلہ کیا چنانچہ اس معرکہ مین بھی اہل اسلام کا غلبہ رہا پس سمندر رشاہ نے عاجز ہو کر خود نکلنے کا قصد کیا اسکے استاد نے منع کیا اور بعد صلاح کے یہ رائے ہوئی کہ مین نکلون یعنی عشاق حجرہ نشین پس اسکے نام پر طبل جنگ بجا رات بھر تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر مقابل ہوئے عشاق نے نکلکر میدان مین آکر ایک گنبد خاکی بالائے ہوا بنایا اسکے بعد مبارز طلب کیا چنانچہ لشکر اسلام سے اولاً لعل ملکہ غزالان نکلین عشاق سے خوب خوب مقابلہ کیا آخر کو اسیر ہو گئین یعنی عشاق نے اسیر کر لیا پھر تو جو نکلا پہلے تو خوب لڑا اسکے بعد اسیر ہوا نوبت یہ آئی کہ مریخ سے قریب شام مقابلہ ہوا وہ خوب لڑا جب عشاق نے دیکھا کہ یہ مغلوب نہو گا تو خاک جمشیدی سے اسکو اسیر کر کے اُسی گنبد مین قید کیا خلاصہ یہ کہ کوئی دو ڈیڑھ سو ساحران نامی اور کوئی پندرہ سولہ غیر ساحر کل عشاق نے لشکر اسلام کے اسیر کیے رات ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے رات بھر لشکر کفار مین خوشی رہی لشکر اسلام مین سب عبادت خدا کیا کیے آج جب صبح ہوئی پھر دونون لشکر میدان مین آئے عشاق نے نکلکر مبارز طلب کیا ابھی کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کو نہین نکلا تھا کہ طلسم فیروزیہ سے تہمتن جادو نائب مریخ آفتاب علم بموجب اسکے طلب کرنیکے لشکر لیکر آتا تھا آکر پہونچا جب اسنے عشاق کو میدان مین مبارز طلب دیکھا لشکر کو تو خدمت صاحبقران مین روانہ کیا اور خود آکر عشاق سے مقابلہ کیا خوب لڑا آخر کو اسیر ہوا اسکے لشکر سے چند ساحر نکلے وہ بھی اسیر ہوے اسنے پھر مبارز طلب کیا صاحبقران نے خود قصد کیا تھا کہ طلسم مراۃ العدم سے مرات جادو حسب الطلب قیصر صاف باطن کے لشکر ساحران وغیر ساحران لیکر آیا اسکو بھی جب یہ معلوم ہوا تو یہ بھی مثل تہمتن جادو کے لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کر کے اور خود مقابلہ عشاق مین آیا وہ بھی اسیر ہوا اس سے مقابلہ کی نوبت نہ آئی کہ عشاق نے خاک جمشیدی سے اسکو اسیر کر لیا اسکے لشکر کے چند ساحر نکلے وہ بھی اسیر ہوے اب جو اسنے مبارز طلب کیا ہی تو خود صاحبقران نے قصد کیا ہی بادشاہ سے اجازت طلب کر رہے ہین وہ نہین دیتے ہین اصرار ہو رہا ہی یہ واقعہ ہی اور سب ساحران اسلام وغیر ساحران اسلام اُس گنبد مین قید ہین اور بیحس و حرکت پڑے ہین عجب آمیز نشدہ ہی کہ جس خاک پر پڑے ہین وہ مثل آگ کے جل رہی ہی بلکہ یہ حال ہی کہ انکے جسم مین آبلے پڑ گئے ہین اور اس گنبد مین

سب اسیر ہین یہ حال ہی لشکر اسلام کا جلد اپنے کو ہو بچائیے ورنہ صاحبقران نکلکر مقابلہ کرین ای ملکہ ایک امر
ضروری ہی کہ اس عشاق کا قتل ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ یہ سحر بند ہی جب تک کہ اسکا قاتل نہ آئیگا نہ یہ صاحبقران
کے ہاتھ سے مارا جائیگا نہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے یہ بھی مین آپکو خبر دیتی ہون کہ آج یہ ضرور مارا جائیگا اور سمندر شاہ
کا اقبال بدل گیا ساتھ ادبار کے سمندر شاہ شکست کھا کر طرف طلسم گنجوری کے بھاگے گا مگر ابھی چند ساعت تو
یہ زندہ رہیگا اور اہل اسلام پر یہ ہی مصیبت رہیگی جب تک کہ اُنکے ستارے نحس ہین ہان بدلا جانتے ہین جو
ہی زمانہ باقی ہی ادھر بدلے ادھر عشاق کا قاتل آیا بس یہ ہی نشانی ہی اہل اسلام کے ستارے بدلنے کی کہ
عشاق مارا جائے بس سمندر شاہ پریشان ہوکر جنگ مغلوبہ کا علم پہنچا دیگا اور جنگ مغلوبہ ہوگی اور اہل اسلام کی
ظفر ہوئی اب سمندر شاہ یہان ٹھہر نہین سکتا ہی جو گھڑی ٹھہرا ہی وہ جبری ٹھہرا ہی ورنہ اسکے ستارے بہت
نحس آگئے ہین یہ ضرور ہی کہ اس مقابلہ مین قتل نہین ہوگا اسکی قضا طلسم گنجوری مین ہی یہ جو اس پتلی نے کہا
ایوان کو بہت بڑی فکر ہوئی سحر کیا کہ وہ پتلی تو غائب ہوئی یعنی آتش کا آتشا ہوکر رہ گئی اور اسنے سردارونکو
طلب کرکے حکم دیا کہ تم لوگ لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے چلو مین آتی ہون مگر بہت جلد راہ طے کرنا ایسا نہو کہ صاحبقران
مقابلہ کو نکل آئین تو بڑی شرمندگی ہوگی مجکو خواجہ سے مین بند و بست کرکے آتی ہون ایک ضرورت سے جاتی
ہون راوی نے کہا ہی کہ ایوان کے ایسے حواس گم ہوگئے تھے یہ خبر سنکے کہ اسنے پہلے سے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ عشاق کا
قاتل کون ہی اور یہ کیونکر قتل ہوگا اگر دریافت کرتی تو معلوم ہوجاتا بس یہ حکم دیکر اور سحر کرکے پر پرواز پیدا کرکے
ایک طرف کو روانہ ہوئی سرداران لشکر لشکر کو لیکر اسیوقت طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوگئے گو لشکر اسلام سے
واقف نہ تھے مگر سمندر یہ کی طرف چلے اور ایوان نے پتہ بھی بتا دیا تھا یہ تو ادھر چلے یہان صاحبقران اصرار
کر رہے ہین بادشاہ اجازت نہین دیتے ہین عشاق مبارز طلب کر رہا ہی ایوان جو پر پرواز پیدا کرکے طرف
آسمان کے چلی تھی عشاق تو اس حال سے بالکل بیخبر تھا کہ اب کون ایسا ہی کہ جو میرے اسیرونکو لیجائیگا
نہ یہان تک غبار پہونچ سکتا ہی نہ کوئی ساحر لشکر مین ایسا ہی بس یہ بیخوف کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا تھا ایوان
جو وہان سے چلی ایک مرتبہ یہان آکر چمکی اسنے جو غور کرکے زمین کی طرف دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ صاحبقران
قریب تخت بادشاہ کھڑے ہوئے ہین تخت بادشاہ کا زمین پر رکھا ہوا ہی اور بادشاہ صاحبقران کے
گلے سے لگے ہوئے ہین سب سردار غیر ساحر اور عزیز اسی مقام پر بیٹھے ہین لشکر ساحران ایک طرف کھڑا ہوا
ہی مگر عجب عالم ہی کہ بڑے بڑے ساحرون سے خالی ہین جسقدر اہل لشکر ہین سب مغموم کھڑے ہوئے
ہین عجب ایک سناٹا لشکر مین ہی یہ حال دیکھکر ایوان کو بھی بڑا صدمہ ہوا ناگاہ دوڑا کر خواجہ کو دیکھا
کہ خواجہ کہان ہین دیکھا کہ خواجہ بھی قریب صاحبقران ہین بس ایوان تو اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیے
ہوئے تھی وہ سب کو دیکھ رہی تھی اسکو کوئی نہین دیکھ سکتا تھا ایک مرتبہ ایوان نے لشکر سمندر شاہ
کی طرف دیکھا سب کو خوش و خرم پایا بڑا صدمہ ہوا اُنکے خوش ہونے کا بس ایوان بلند ہوکر اُس
گنبد کے قریب آئی اور سحر کیا کہ سقف گنبد شگافتہ ہوگئی بس اسنے کیا تدبیر کی کہ جسقدر ساحر و غیر ساحر
تھے سحر کرکے سب کو اُس گنبد کے اندر سے نکال لیا اور ایک تخت پر ڈالا پہلے اسنے یہ سحر
کیا تھا کہ سب بیہوش ہوگئے تھے اُسکے بعد سب کو نکال لیا اور اُنکے عیوض مین آتش کے پتلے
بنا کر اُسی صورت کے اور اُسی طور سے اسیر اُس گنبد مین ڈالدیے اس امر کی کسی کو خبر بھی نہوئی
جو دربان در گنبد پر بیٹھے تھے وہ بھی آگاہ نہوئے گنبد اُسی طور سے گردش کیا کیا اسنے یہ
نہین کیا کہ سحر عشاق کو مٹا دے اس خیال سے کہ ذرا اُسکو بھی چرکا ہو گو ممکن تھا کہ اس گنبد کو

شاکر نکال لاتی صرف خفیف کرنے کو اُسنے سحر بدل کیا جیسے کہ ہوش ربا مین برہمن روئین تن نے کیا تھا بس یہ سب کو لیکر اُسی حالت بیہوشی مین ایک ابر سحر پر ڈالکر اور اس ابر کو غائب کرکے وہان سے بہت جلد روانہ ہوئی اسقدر جلد چلی کہ اسکا لشکر لشکر اسلام تک نہ پہونچنے پایا تھا راہ مین تھا کہ یہ اپنے لشکر مین پہونچ گئی اور اپنے کو ظاہر کیا اور سب سے کہا کہ اسی مقام پر بہت جلد ایک خیمہ برپا کرو اور تھوڑے عرصہ تک قیام کرو مگر کوئی خیمہ مین نہ آئے بس فورًا ایک خیمہ برپا کیا گیا یہ اُس خیمہ مین آئی اسنے اُس ابر سحر کو بھی اندر خیمہ کے سحر کرکے کھینچ لیا اور اُس مقام پر خیمہ برپا کرایا تھا کہ جس مقام پر اسنے ابر سحر کو زمین پر اُتارا تھا مگر وہ سبکی نگاہ سے پوشیدہ تھا بس جب خیمہ برپا کر چکا اب اسنے سحر کیا کہ سبکے جسم پر سے قید سحر دفع ہوئی اور زبان سے ہر ایک کی سوزن نکالی قید سحر کا دفع ہونا تھا کہ سبکے جسمون مین طاقت آگئی جب یہ سوزن نکال چکی اور قید دفع کر چکی اب اسنے سحر کیا کہ سب کو ہوش آیا اب جو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے کو رہا پایا ہاتھ پاؤن کو جو حرکت دی انمین بھی طاقت پائی خیال کیا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین یہ ہی حال غیر ساحرونکا بھی تھا کہ ایوان نے کہا کہ آپ لوگ کچھ فکر نہ کرین جلد اُٹھین آپکی اس کنیز نے آپ سب کو رہا کیا ہے عشاق کو زک دی ہے جب معلوم ہوگا بہت خفیف ہوگا مین نے سحر بدل کرکے آپکو گنبد سے نکال لائی ہون اور آپ سب لوگونکی صورت بنا کر ڈال آئی ہون یہ جو ایوان نے کہا اب جو سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو اپنے کو ایک خیمہ مین پایا اور ایوان کو کھڑے ہوئے دیکھا سوائے تہمتن جادو و مرات جادو اور انکے لشکر کے ساحرون نے اور دیوانہ ہوت و مبہوت نے تو نہین پہچانا اور سب نے پہچان لیا قریب دو ڈھائی سو کے سب ساحر و غیر ساحر تھے بس سب اُٹھے اور ایوان سے ملے اور اُسکا شکریہ ادا کرنے لگے ایوان نے کہا کہ یہ وقت شکریہ ادا کرنے کا نہین ہے اور نہ مجھسے حال دریافت کرنے کا ہے جب اطمینان سے ہونگی تو بیان کرونگی بس آپ لوگ اسقدر کام کرین کہ جو ساحر ہین وہ سحر سے اور جو غیر ساحر ہین اُنکی ساحر صورتین تبدیل کرین مثل میرے اہل لشکر کے اور میرے لشکر کے ہمراہ چلین کیونکہ وہان عشاق مبارز طلب کر رہا ہے اور صاحبقران نکلا چاہتے ہین ایسا نہو کہ وہ میدان مین اُسکے مقابلہ مین آجائین تو بڑی خرابی ہو بس یہ تدبیر کیجیے اور جب مین یہ پکار کر عرض کرون کہ آپ لوگ اپنے کو ظاہر کیجیے بس فورًا اپنی اپنی اصلی صورت پر ظاہر ہو جائیگا اور اپنے اپنے مقام پر لشکر مین تشریف لیجائیے گا اور غیر ساحرون کی بھی صورت بدل دیجیے گا سب نے قبول کیا کیونکر نہ قبول کرتے کہ اتنا بڑا احسان کیا تھا بس سب نے صورتین تبدیل کین سحر سے اور غیر ساحرون کی بھی تبدیل کین بس ایوان اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر خیمہ سے نکلی سب اہل لشکر حیران ہوئے کہ یہ اسقدر ساحر ملکہ کہان سے لائین ایوان نے سب کو حیران دیکھکر کہا کہ تم لوگ حیران ہو کہ یہ اسقدر ساحر کہان سے آئے یہ لوگ میرے پاس بہت عرصہ سے ملازم ہین مگر پوشیدہ تھے ساحران زبردست سے ہین اور معزز ہین انکا حال کسیکو نہین معلوم تھا ہمیشہ پوشیدہ صورت میرے ہمراہ رہتے تھے اور میری حفاظت کرتے تھے بس اسوقت مین نے انکو ظاہر کیا اور اپنے ہمراہ لیکر خیمہ سے باہر آئی یہ کہکر تخت پر سوار ہوئی اور وہ سب ساحر یعنی جسکو رہا کیا تھا اور غیر ساحر طاؤس و باز پر سوار ہوکر گرد تخت مادہ قائم ہوئے غیر ساحرونکے لیے ساحرون نے سحر کرکے طاؤس وغیرہ بنائے اور انھین کے سحر کے سبب سے وہ طاؤس اُڑتے ہوئے چلے بس ایوان ان سبکو اپنے ہمراہ لیکر اور کل اپنے لشکر کو اُس مقام سے چلی اور اسقدر جلد راہ طے کرکے پہونچی قریب لشکر اسلام کے کہ صاحبقران

نہ نکلنے پائے تھے بادشاہ سے فرما رہے تھے کہ اجازت مرحمت فرمائیے عشاق میدان میں کھڑا ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا اور ہنس رہا تھا کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اڑی اور ابر سوسنی رنگ دکھائی دیا یہ جو بادشاہ نے اور کل اہل لشکر نے دیکھا صاحبقران سے بادشاہ نے فرمایا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا خوشرنگ ابر اٹھا ہے اس ابر کو دیکھکر ایک قسم کی فرحت ہوتی ہے ضرور کوئی نہ کوئی مددگار ہمارا آتا ہے خداوند کریم نے شاید کسیکو اپنی قدرت سے بھیجا ہو کہ جو آکر اس کافر کو قتل کرے صاحبقران نے فرمایا کہ گو اسکی ذات سے اس سے زیادہ امید ہے مگر اب کوئی ایسا نہیں ہے کہ ہماری کمک کو آئے گو ساحر وغیر ساحر بہت سے دوست ہیں مگر انکو اس معرکہ کی خبر کب ہے جو کمک کو آئینگے اور فرض کردم جیسا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ہو تو جو آئیگا وہ اسکے ہاتھ سے اسیر ہوگا اسپر فتح نہ پائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر درست ہے مگر ذرا ملاحظہ تو فرمالیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت خوب یہ فرما کر ادھر دیکھنے لگے جدھر سے ابر اٹھا تھا اور سب سردار اور سب عزیز اور بادشاہ اور کل اہل لشکر ساحر وغیر ساحر وغیرہ بادشاہ نے فرمایا تھا کہ یہ ابر آمد ساحر کا ہے اور یہ ہی ہر ایک کو یقین ہوا تھا سمندر شاہ اور اسکا لشکر کل اور عشاق بھی اسی طرف متوجہ ہوا شملاق نے سمندر شاہ سے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ساحر زبردست یا تو آپکی کمک کو آتا ہے یا اہل اسلام کی سمندر شاہ نے کہا کہ ہمت تو ہمارے مددگاروں کے آنے کی ہے کوئی ہمارا مددگار آتا ہے اگر آتا ہے تو بیکار استاد تو خاتمہ کر چکے ہیں سمندر شاہ شملاق سے یہ کہہ رہا تھا کہ ادھر وہ ابر ایک طرف میدان میں دونوں لشکروں سے الگ آکر قائم ہوا اب تو سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ یہ تو نہ میرا مددگار معلوم ہوتا نہ اہل اسلام کا کیونکہ وہ ابر الگ دونوں لشکروں کے آکر قائم ہوا ہے شملاق نے جواب دیا کہ معلوم ہو جائیگا ادھر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ ابر الگ قائم ہوا یہ کوئی دوسرا حریف پیدا ہوا ہے کہ جو الگ ٹھہرا ہے خیر اگر اس سے جان بچی تو اس سے بھی مقابلہ کیا جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے میرا تو دل گواہی دیتا ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی ہمارا دوست ہے بموجب مصرعہ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں۔ ادھر جرایوان نے اپنے اہل لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم دونوں لشکروں سے الگ اپنے پرے جمانا چنانچہ اسی سبب سے وہ لوگ الگ کھڑے ہوئے پس راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سب لشکر ایوان کا آگیا اور پرے جم چکے اسوقت وہ ابر شق ہوا اب بادشاہ اور صاحبقران اور کل اہل اسلام اور سمندر شاہ اور عشاق اور کل لشکر سمندر شاہ نے دیکھا ایک لشکر صف آرا ہے مگر ساحروں کا اب جو غور کرکے سمندر شاہ نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ایوانیہ کا ہے سب شہر ایوانیہ کے لوگ ہیں دیکھا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی آگے لشکر کے تخت سحر پر سوار کھڑی ہوئی ہے اور میرے لشکر کی طرف دیکھ رہی ہے سمندر شاہ نے اسکو دیکھکر شملاق سے کہا کہ یہ تو شریک اہل اسلام تھی اور اپنے شہر کو گئی تھی کہ اہل شہر کو مسلمان کرآئین اور لشکر لے آوین چنانچہ جب حیران بادلہ پوش لشکر لیکر گیا تھا برائے غارت ایوانیہ تو اسنے اس سے مقابلہ کیا تھا اور اسکو قتل کیا اور لشکر کو شکست دی اب کیا سبب ہوا کہ جو الگ آکر اپنے لشکر کو لیکر کھڑی ہوئی ہے شملاق نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام کو اسنے دھوکا دیا صرف جان بچانے کے لیے اور آپ سے بھی انحراف اس سبب سے کیا کہ آپ نے اسیر بدعت کی پس اس سبب سے وہ آپ سے ناراض ہے معلوم ہوتا ہے کہ لشکر لیکر آئی کہ آپ سے بھی مقابلہ کرے اور خدا پرستوں سے بھی آپ سے تو اس بنا پر اسنے بگاڑی کہ آپنے

اسکی قدر کرکے بے عزت کیا اُسپر طرہ یہ ہوا کہ لشکر اُسکے ملک کے تباہ و برباد کرنے کو روانہ کیا بس یہ اور خرابی ہوئی اُسنے اُس لشکر کو شکست دی اور خود لشکر لیکر آئی ساحرہ زبردست ہی ہم بلہ ہی آپکے اُستاد کی جو سن آپکے اُستاد کا ہوگا وہی ایوان کا بھی ہوگا بلکہ کچھ سن مین زیادہ ہوگی کسکی نواسی ہی ملکہ شعلہ جادو کی آگ کا پتلہ ہی اسکے مقابلہ مین عشاق مثل چنگاری کے بھی نہین ہین اسکا سحر آپ ملاحظہ کرچکے ہین کہ جب اسنے آپکی طرف سے آکر اہل اسلام سے مقابلہ کیا ہی ایک ادنے سے سحر مین سب کو اسیر کرلیا تھا اور خود مقابلہ کو نہ نکلی تھی صرف اپنے مقام پر سے کھڑے کھڑے سحر کیا تھا جسکی وزیرزادی ایسی تھی کہ جسنے کل لشکر اسلام کو پکڑ لیا وہ خود کیسی ہوگی ایک ذرا سے اشارہ مین لشکر اسلام مین تلاطم مچ گیا کسقدر ساحر و غیر ساحر اسیر ہوے تھے جب اسنے دریا بنایا تھا اور ایک اشارہ ابرو مین ایوان نے اسم اعظم صاحبقران اُنکے قلب پر سے محو کردیا تھا مہر لگادی تھی نہ عیاری خواجہ کرتے تو اہل اسلام اس بلا سے نجات پاتے وہ بھی ساحر تھے جنکے گرفتار کرنے مین اُستاد صاحب کو مشکل پڑی تھی کس کس تدبیر سے اور دھوکے سے اور فقرہ سے اور مکاری سے اسیر کیا ہی بس اگر ایوان اس قصد سے آئی ہی تو بڑی خرابی ہوئی دیکھیے پہلے کس سے مقابلہ کرتی ہی ایوان سے تو کوئی ساحر اس لشکر کا نہین مقابلہ کرسکتا ہی بس ہان اگر مجکو مقابلہ مین ٹھہرینگے تو اُستاد یا آپ باقی تو سب اُنکے لقمہ ہین اور ہم سب اُسکے نزدیک حلوۂ تازہ ہین سمندر شاہ نے کہا کہ اگر وہ ہمسے مقابلہ کو کہے گی تو ہم یہ جواب دینگے کہ ہم اہل اسلام کا خاتمہ کرین تو پھر تمسے مقابلہ کرین اگر وہ پہلے اہل اسلام کی طرف توجہ کریگی تو بھی ہم یہ ہی کہینگے کہ ہم اُنکا خاتمہ کرچکے ہین تمکو کیا ضرورت ہی جو تم زحمت کرو ہمسے تمسے فیصلہ ہوجانے دو شملاق نے کہا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان شملاق و سمندر شاہ مین تو یہ تقریر ہورہی ہی اُدھر بختاق کھڑا ہوا ایوان کی طرف دیکھ رہا ہی ایوان اس قصد سے آگے اپنے لشکر کے کھڑی ہی کہ ابھی یہ اہل اسلام سے مبارز طلب کرے تو مین اپنے لشکر سے اسکے مقابلے کو نکلون اُدھر لشکر اسلام کے لوگون اور خود بادشاہ و صاحبقران اور سردارون و خواجہ نے جو دیکھا کہ ایوان لشکر کثیر لیکر حسب وعدہ آئی تو مگر الگ صف آرا ہوئی اور آگے لشکر کے کھڑی ہوئی دونون لشکرون کی طرف دیکھ رہی ہی صاحبقران نے یہ دیکھکر بادشاہ سے کہا کہ آپکا فرمانا تو درست ہوا کہ لشکر ساحرون کا آیا ہی مگر نہ آپکا دوست نکلا نہ سمندر شاہ کا گو یہ دوستی کا دعوی کرتی تھی اور یہ ہی اقرار کرگئی تھی کہ لشکر لیکر حاضر ہوتی ہون اور آئی مگر نہ معلوم کیا سبب ہی جو الگ کھڑی ہی اور اپنے لشکر کو بھی الگ صف آرا کیا ہی خواجہ نے یہ سنکے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ آپ فرمائین خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے اسوقت عرض کیا تھا کہ جب یہ مطیع اسلام ہوئی تھی کہ اسکا کیا اعتبار ہی اسکی پیشانی سے ظاہر نہین ہوتا ہی یہ مکر کرتی ہی آپ نے فرمایا تھا کہ ظاہر کو دیکھتے ہین باطن کا حال خدا کو معلوم ہی بس ملاحظہ فرمائیے میرا قول درست ہوا کہ وہ فقرہ کرکے گئی اور اپنی جان اُسنے بچائی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارا کیا نقصان ہوا وہ اُسی کا ہوا اُسکے نصیب مین دین اسلام سے مشرف ہونا نہ لکھا تھا سیر جنت اُسکے مقدر مین نہ تھی نار دوزخ مین جلنا مقدر مین تھا بس کیا ضرورت تھی کہ جب اُسنے کہا کہ مین نے آپکا دین قبول کیا اور مطیع اسلام ہوئی مجکو اجازت ملے کہ مین اپنے شہر مین جاکر اپنے سب عزیزون اور اہل لشکر کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر آئی کمک کو

آؤن تو مین کیون منع کرتا جو کچھ مجکو سمجھانا تھا سمجھا دیا تھا راہ راست بتا دی تھی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر آپ ان لوگون سے واقف نہین ہین یہ بڑے مکار ہوتے ہین انکے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہین صاحبقران نے فرمایا کہ یہ مطلب اس طور کا نہین ہی نہ مین ایسا ہون کہ کسی کے قول کا اعتبار نہ کرون یہ فرماکر فرمایا بادشاہ سے کہ آپ مجکو اجازت دیجیے اب کس امر کا انتظار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے یہ فرماکر بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ کچھ ثابت ہوا کہ یہ ایوان کس قصد سے آئی ہی خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اس قصد سے آئی ہی کہ جلکر آپ لوگون سے مقابلہ کرون اور عیوض لون اُس ذلت کا بادشاہ نے فرمایا کہ پھر سمندر شاہ کی کیون نہ شریک ہوئی خواجہ نے جوابدیا کہ یا تو اُس سے بھی مقابلہ کرے گی کیونکہ اُسکے بھی تو ہاتھ سے زک پائی ہی یا آپ لوگون سے مقابلہ کرکے خواہ شکست پائے خواہ ظفر پھر سمندر شاہ سے ملیگی اگر ظفر پائی تو سمندر شاہ خود اُس سے ملنے کی خواہش کرے گا بادشاہ نے فرمایا کہ اس بلا سے تو جان بچے پھر دیکھیے کیا ہونا ہی یہ ہی باتین تھین اور صاحبقران برائے اجازت اصرار فرمارہے تھے کہ عشاق نے ایوان کی طرف سے مُنھ پھرا کر اور اہل اسلام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا اب تم مین سے کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا کیا مین خود آؤن وہ جو بڑے بہادر تھے اور ردلاور اپنے کو جانتے تھے اور مالک اسم اعظم ہین وہ بھی نہین مقابلہ کو نکلتے ہین مین کہانتک انتظار کرون اگر کوئی نہین آتا ہی تو مین خود آتا ہون ساری بہادری کا حال تم لوگون کی کھل گیا یہ جو عشاق نے لکر نہیب دی بس صاحبقران نے بادشاہ سے اس طور سے کہا کہ عشاق و سمندر شاہ و کل لشکر سمندر شاہ و اہل لشکر اسلام و ایوان اور اسکے اہل لشکر نے سنا کہ صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے سُنا کہ اُس مرتد نے کیا کلمے اپنی زبان پر جاری کیے اب مجکو ان کلمات سُنکے تاب نہین ہی یا تو اجازت فرمایئے یا جواب صاف بس اگر اجازت نہ دیجیے گا تو مین اپنا گلا کاٹ کر اپنے کو ہلاک کرونگا تاکہ مین دوبارہ یہ کلمات نہ سنون یہ جو بادشاہ سے صاحبقران نے فرمایا اور عشاق نے مبارز طلب کیا ایوان تو اس امر کی منتظر تخت رو کے اپنے لشکر کے آگے کھڑی تھی بس ایک مرتبہ تخت کو آڑا کر طرف عشاق کے چلی اور صاحبقران سے پکار کر عرض کیا کہ حضور توقف فرمائین یہ آپکی کنیز سراپا تمیز اس کافر کے مقابلے کو جاتی ہی مجکو سب حال معلوم ہی کہ کل سے اسنے آپکو اور شہریار کو بہت پریشان کر رکھا ہی اور بہت سر اٹھایا ہی مین اسکا سر کچلتی ہون یہ یون نہ مانیگا جب تک معقول سزا نہ پائیگا بڑے بڑے ساحر دنکو اسنے مکر سے اسیر کیا ہی بس آپ نہ تشریف لائین یہ کنیز اسکو کافی ہی میری موجودگی مین آپ کیون تکلیف کرین مین تو اسکے مقابلہ کی بہت دنون سے مشتاق تھی اور اسی مقصد سے آئی ہون کہ یا تو آج مین نے اسے قتل کیا یا اسنے مجھے مین نے جو اپنا لشکر الگ صف آرا کیا تو ایک مصلحت سے آپ یہ خیال فرماتے ہونگے کہ ایوان نے مکر کرکے جان اپنی بچائی اب ہمسے مقابلہ کرنے آئی ہی ایسا نہین ہی بلکہ ایک مصلحت ہی اور مین تو آپکی کنیز زرخرید سے بدتر ہون اُسکو عذر ہو گا مجکو عذر بھی نہو گا بس اس کنیز کو اپنے قدمون پر نثار ہونے دیجیے پھر آپکو اختیار ہی ابھی تو مین آپکو برائے مقابلہ تشریف نہ لانے دونگی پہلے مین مقابلہ کرونگی اور مثل آن سب جان نثارونکے اپنے کو نثار کرونگی اور مین انتظار کر رہی تھی کہ یہ مرتد مبارز طلب کرے تو مین مقابلے کو جاؤن بس اسنے اب مبارز طلب کیا ہی اب مین جاتی ہون یہ جو ایوان نے عرض کیا بادشاہ و

صاحبقران و خواجہ نے سر اٹھا کر ایوان کی طرف دیکھا ایوان نے تخت پر سے جھک کر سب کو سلام کیا
ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں کنیز ہوں میری عرض قبول ہو صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ اے ایوان تو برائے
مقابلہ نہ جا کیونکہ یہ کل سے جو مقابلہ کو آیا ہے بس جو اسکے مقابلہ کو نکلا وہ اسیر ہوا یہ سوائے میرے اور
کسیکے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا کیونکہ میں مالک اسم اعظم ہوں ایوان نے کہا کہ اب تو کنیز قصد کر چکی ہے کنیز کی بے عزتی
ہوگی اگر مقابلہ کو نہ جائیگی سب یہ خیال کرینگے کہ ایوان عشاق سے ڈر گئی جو صاحبقران کے منع کرنے
سے مقابلہ کو نہ نکلی کنیز کو بھی اپنے اوپر سے تصدق فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ تمنے بڑا دھوکا دیا
ہمکو نہ معلوم تھا کہ تمہارا یہ قصد ہے ورنہ میں کب کا برائے مقابلہ نکل چکا ہوتا خیر جو مصلحت پروردگار
تمکو اختیار ہے یہ فرما کر خاموش ہو رہے اور خواجہ سے فرمایا کہ تمنے دیکھا کہ یہ کیا امر ہوا جو ہمارا اور تمہارا
خیال تھا وہ غلط نکلا میں خود حیران تھا کہ ایوان کے چہرہ سے نور اسلام ظاہر تھا اُسنے پھر کیوں مکر کیا
اور میں نے دھوکا کھایا معلوم ہوا کہ کسی سبب سے اُسنے اپنے لشکر کو الگ صف آرا کیا ہے اپنے
قول کی پختہ ہے اور بہت صادق الوعد ہے خواجہ نے عرض کیا کہ یہ امر میرے خیال میں نہ آیا کیا مصلحت ہے
بادشاہ نے فرمایا کہ خیر اگر زندگی ہے تو بعد معلوم ہو جائیگا بس صاحبقران اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوئے
بادشاہ کا تخت قلب لشکر میں قائم ہوا اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے خواجہ صاحبقران کے
پاس آئے اور سب طرف میدان کے متوجہ ہوئے اور سمندر شاہ نے شمملاق سے کہا کہ دیکھا تو نے
ایوان نے اہل اسلام کی طرفداری کی تو تو کہتا تھا کہ وہ آپ سے اور اُنسے دونوں سے مقابلہ
کرنے آئی ہے لشکر لیکر اب تو وہ اُنکی طرف سے برائے مقابلہ آتی ہے اور یہ بھی تو نے سنا کہ اُسنے کہا کہ
بمصلحت میں نے لشکر کو الگ صف آرا کیا ہے نہ معلوم کیا مصلحت ہے شمملاق نے کہا کہ کیا عرض کروں
تیوروں سے تو یہی پایا جاتا تھا خیر مجکو یہ نہ معلوم تھا مگر اب مقام فکر و تردد ہے بڑے عنت سے سامنا
ہے سمندر شاہ نے کہا کہ اُستاد اسکو بھی اسیر کرینگے یہ عورت ہو کر بھلا کیا اُستاد کا مقابلہ کریگی شمملاق
نے عرض کیا کہ ذرا مشکل ہے یہ وہ ہے کہ جسمیں اسکا اسیر ہونا غیر ممکن ہے یہ دھوکا نہ کھائیگی کہ اُستاد کسی فریب سے
اسیر کریں سمندر شاہ نے کہا کہ دیکھو تو کیا ہوتا ہے اب سب کفار بھی اُسی طرف متوجہ ہوئے یہاں یہ تقریر ہو رہی
تھی کہ اُدھر ایوان صاحبقران سے یہ عرض کرکے اور تخت کو اُڑا کر سامنے عشاق کے آئی اور تخت کو
روک کر کھڑی ہوئی عشاق نے کہا کہ او ایوان تو نے صاحبقران کو کیوں نہ میرے مقابلہ کو آنے دیا جو تو
خود آئی وہ منع بھی کرتے رہے اسیر بھی تو نے نہ سنا کیوں اپنے پاؤں سے دہان اژدر میں اپنے کو گرایا یاد رکھ
کہ میں تجکو بھی مثل اُن سبکے اسیر کرونگا کیوں اپنی قضا بلاتی ہے بس خیریت اسی میں ہے کہ میرے
قدموں پر گر اور یہ کہہ کہ میری خطا بادشاہت معاف کرا دیجیے بس میں تجکو خدمت سمندر شاہ میں لیجاؤں اور تیری
خطا معاف کرادوں وہ میرے کہنے سے تیری خطا معاف کر دیگا نہیں تو یاد رکھ کہ مثل اُن سبکے تیرا بھی حال ہوگا
کل سے اسوقت تک میں نے اسقدر ساحران اسلام کو اسیر کیا کہ اب کوئی لشکر اسلام میں ایسا ساحر نہیں رہا کہ
میرے مقابلہ کو آئے بلکہ یہ رائیں بند ہو گئیں میں بڑی دیر سے مبارز طلب کر رہا ہوں کوئی مقابلہ کو نہیں آتا تھا کہ خود صاحبقران
نے عاجز ہو کر قصد کیا تھا کہ تو آ گئی میں یہ امر اس سبب سے کہتا ہوں کہ ہم اور تم ایک مقام کی بیٹھنے والے تھے اور میرے
تیرے پرانی ملاقات ہے تیرے باپ سے بڑا یارانہ تھا اور تیرے بھائی سے ہمارا دوستانہ اور وہ ہمیشہ [illegible] کے دربار
میں پہلو بہ پہلو بیٹھتے تھے اُس ملاقات کا خیال ہے ورنہ میں کبھی ایسے کلمے نہ کہتا آئندہ تجکو اختیار ہے یہ سنکر تو ایوان نے
کہا کہ عشاق تو نے ملاقات کا بھی خیال نہ کیا وہ میرے ایک مراد ہے کہ میں بھی ضعیف ہوں اور تو بھی [illegible] خوب ہے سو یہاں

میرے تیرے مقابلہ کا لطف اسوقت نہو گا تو اگر سمندر شاہ کی اطاعت کرے تو بس میرے تیرے مقابلہ شب کو پلنگ پر ہوگا دیکھو تو کیا لطف ملتا ہی مین بھی ساحر ہون اور تو بھی ساحرہ ہی مین بھی اگلے زمانے کا ہون تو بھی جو کرتب مجکو معلوم ہونگے وہ آجکل کے جوانونکو نہ معلوم ہونگے تو جو بسبب مستانی ہونگے کہ بہت دنون سے مرد سے سابقہ نہین ہوا ہی اور تو نے جو اہل اسلام کو موٹا تازہ پایا تیرے منہ مین انکو دیکھکر پانی بھر آیا اور تیری رگ شہوت نے زور کیا تو نے یہ خیال کیا کہ ان لوگونسے خوب مطلب نکلے گا بس اس جوش مستی مین تو نے انکی شراکت کی اور اپنے دین کو بھی ترک کیا اری نادان یہ لوگ صرف دیکھنے کے خوبصورت ہوتے ہین اور موٹے تازے اور کوئی بات انمین نہین ہوتی ہی کہ جسپہ عورتین مرتی ہین وہ امر انمین نہین ہوتا ہی دیکھ پچھتا یگی مجھسا قوی مرد کوئی نہ پا یگی آگے تجکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا یہ جو تقریر بیہودہ عشاق لے کی ایوان کو سنکے نہایت ہی غصہ آیا یہ عالم ہوا کہ مثل بید کے کانپنے لگی چہرہ سرخ ہوگیا کف منھ سے جاری ہوا دلمین آیا کہ ایسا طمانچہ مارون کہ منھ اسکا پھر جائے گدی سے زبان کھینچ لون کہ پھر یہ ایسے کلمے زبان پر نہ لائے مگر کیا کرے طریقۂ اسلام سے ناچار تھی کہ پیش دستی جائز نہ تھی مگر اسی حالت غیظ مین کہا کہ او نابکار و مرتد و نابہنجار دیجا اپنی مان کے پاس جا کے شب کو پلنگ پر مقابلہ کرنا اسکی مستی کو بجھانا کہ جنھون نے شیطان سے فعل بد کرا کے تجھ ایسا بیحیا جنا کہ جسکو حیا تک نہین کیا وہ دن بھول گیا کہ جب تیرے ساتھ خلوت مین سامری و جمشید فعل بد کیا کرتے تھے اور تو خوش ہوتا تھا اکثر انھون نے سر دربار تیرے گال چومے ہین اور تجکو اپنی گود مین بٹھا کر دو سرا امر کیا ہی سب نے دیکھا ہی کوئی میرے اوپر منحصر نہین ہی جسقدر لوگ اسوقت ہوتے تھے سب اس امر سے واقف تھے اور تو خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ سب علم خدائی اور نیز نجات آپنے بذریعہ اپنے آلہ کے میرے پیٹ مین اتار دیئے وہ وقت بھول گیا تو اس امر کی قدر جانے تو اس امر کو کیا جانے جو تو اسوقت یہ بیہودہ تقریر کرتا ہی پس اپنی زبان کو بند کر مین طریقۂ اسلام سے ناچار ہون ورنہ مجکو اس تقریر کا خوب اچھے طور سے جواب دیتی اور دونگی ٹھہر جا تو میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی اور یہ جو تو نے کہا کہ مجکو پرانی ملاقات کا خیال ہی کہ مین اور تم ایک مقام پر پہلو بہ پہلو بیٹھتے تھے تو اسکا یہ جواب ہی کہ جب تک مین عالم کفر مین تھی میرے تیرے دوستی اور ملاقات تھی مجکو بھی تیرا پاس تھا اب مین خدا پرست تو کافر میرے تیرے کونسی ملاقات میرے تیرے زمین آسمان کا فرق ہی کہین بھی کافر سے اور مسلمان سے ملاقات ہوئی ہی آگ و پانی کہین ایک جا رہ سکتے ہین اجتماع ضدین محال ہی یہ تیرا صرف خیال ہی خیال ہی اور یہ جو تو نے کہا کہ تو کیون مقابلے کو آئی صاحبقران کو آنے دیا ہوتا انھون نے منع بھی کیا تو نے نہ سنا اسکا یہ جواب ہی تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ وہ تیرے مقابلے کو آتے تو ایک ادنے مرتبے کا آدمی سامری و جمشید کا لونڈا وہ صاحبقران دوسرے یہ کہ مین تیرے خوف سے مقابلے کو نہ آتی اللہ اللہ اب آپ ایسے کامل ہوگئے کل کی بات ہی کہ بات کرنا نہ جانتے تھے نہ سامری جمشید کی دوسری طور سے خدمت کرتے نہ ساحرون مین نام پیدا کرتے یہ صرف تیرے اس فعل کرانے کا صدقہ ہی جو تو ساحر ہوگیا اور ہمارے سامنے ساحری کا دعوی کرتا ہی یہ مٹی کا گھروندا بنا کر مغرور ہوگیا مین نے ایسے ایسے بہت سے بنائے اور ڈھا ڈالے ہان تیری قدر اس نطفۂ حرام بچۂ حیضی سمندر کو ہوگی جو کہ مثل تیرے ہی اور عالم طفلی مین اسنے بھی ہر ایک سے وہ فعل بد کرایا ہی اور تجھ سے بھی جب تو تو اسکا استاد بنا وہ تیرا شاگرد ہی اسکے نزدیک تو نے یہ کمال کا سحر کیا ہی یہ کیا سحر ہی اور یہ جو تو کہتا ہی کہ مین نے سب ساحران اسلام کو اسیر کر لیا

ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اے مرتد تو نے ایک کو بھی بجوانمردی نہیں اسیر کیا بلکہ بہ مکاری اور بفریب کاری کسیکو دمعو کا دیکر کسیکو کسی بلا مین مبتلا کرکے وہ اسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا تو نے سحر کرکے اسیر کرلیا چنانچہ مرآت جادو و مریخ آفتاب علم کو تو نے خاک جمشیدی سے بیحس وحرکت کرکے اسیر کیا ہے بیطور سے اور سبکے ساتھ سلوک کیا ہوگا تو میرے سامنے کیا منہ لیکر بات کرتا ہے پہلے اپنی ناک تو درست کرلے کہ ناک کٹواکر مجھسے کلام کرتا ہے مین ایسے نکٹے سے نہین تقریر کرتی ہون یہ مقام مرجانے کا ہے کہ ہر ایک کو مکر سے اسیر کیا اور پھر مجھسے یہ کہتا ہے کہ مین نے سب کو اسیر کرلیا ارے نالائق کسی کو بمردی نہین اسیر کیا اور یہ جو تو نے کہا کہ تو میرے ساتھ چل کہ مین تیری خطا بادشاہ سے معاف کرادون وہ تیرا شاگرد کیا میری خطا معاف کریگا بلکہ تو اور تیرا شاگرد میرے ساتھ چلے مین صاحبقران سے قصور معاف کرادون اے عشاق تجکو اس امر پر بہت غرور ہے کہ مین نے یہ سحر کیا اور یہ گنبد بنایا اور سب ساحران اسلام کو اسیر کیا تو یہ امر کوئی غرور کرنے کا نہین ہے تو کیسا ساحر ہے ذرا اپنے قیدیون کو گنبد کو مٹا کر دیکھ کہ وہ گنبد مین ہین یا نہین ہین وہ غائب ہوگئے ہین تو کیسا ساحر ہے کہ کوئی تیرے ساحرون کو لیگیا اور تجکو خبر نہوئی واہ کیا خوب اسی منھ پر دعوی سحر و ساحری بس اگر تو ساحر ہوتا تو تجکو یہ حال معلوم ہوجاتا بس تیرے سحر کا حال معلوم ہوگیا یہ کہکر ایوان نے اپنے لشکر کی طرف منھ کرکے کہا کہ اے ساحران لشکر اسلام آپ لوگ اپنے کو ظاہر فرمائیے کہ یہ وقت ظاہر ہونیکا ہے اور آپ لوگ اپنے کو ظاہر کرکے اپنے اپنے مقام پر اپنے لشکر مین جاکر قیام فرمائیے یہ پکار کر ایوان کا کہنا تھا کہ ساحران لشکر اسلام تو اس امر کے منتظر تھے سب نے ایک مرتبہ جو سحر کیا کہ سبکی صورتین اصلی ہوگئین جو غیر ساحر تھے انکی صورتین ساحرون نے سحر سے بدل دین اور وہ بھی صورت اصلی پر سب آگئے بس لشکر ایوان سے نکلکر سامنے عشاق کے آئے اور کہا کہ اے عشاق دیکھ کہ ہمکو ملکہ ایوان نے تیری قید سے رہا کیا اور ہم اسکے سبب سے رہا ہوئے اب جو عشاق نے ان سب کو دیکھا ایک حیرت ہوئی ان سب نے جھککر صاحبقران اور بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے کو عشاق کو دکھا کر اور سب پر ظاہر کرکے خدمت صاحبقران مین آئے اور قدم بوسی حاصل کی اسکے بعد بادشاہ کی بھی سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر آکر اپنے اپنے پرے مین کھڑے ہوئے پھر لشکر کا وہی عروج ہوگیا اور وہی شان و شوکت ہوگئی وہ سناٹا اور اداسی جاتی رہی ساحر اپنے لشکر مین آئے اور غیر ساحر اپنی صف مین دیوانہ ہوت ومبہوت اپنے لشکر مین آکر کھڑے ہوئے جہان پر انکے ساتھ کے دیوانے کھڑے ہوئے تھے بس یہ جب سب اپنے مقام پر آکر استادہ ہوئے صاحبقران و بادشاہ اور کل لشکر اسلام یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوگیا صاحبقران نے اور بادشاہ نے تو اپنے ہمراہی بادشاہون سے جو کہ گرد تخت تھے آہستہ سے یہ کلمہ فرمایا اور خواجہ سے صاحبقران نے کہ ملکہ ایوان نے بڑا کام کیا اور خوب زک عشاق کو دی ادھر عشاق ان سبکو دیکھکر دریاے حیرت مین غرق ہوگیا گرداب تفکر مین غوطہ زن ہوا اور زرد ہو کر رہ گیا کہ یہ کیا واقعہ ہوا ادھر سمندر رشاہ اور کل لشکر یہ سانحہ دیکھکر ایک عالم سکتہ مین ہوگیا ہر ایک کو حیرت ہوگئی شملاق نے سمندر رشاہ سے کہا کہ دیکھا آپ نے کہ کیا کام کیا ایوان نے اور کیا زک دی ہے اور کیا سحر کیا ہے کہ استاد صاحب کا دل جانتا ہوگا دیکھیے سحر اسکا نام ہے کہ بالکل استاد کو خبر نہوئی اور وہ اپنا کام کرگئی یہ جو سمندر رشاہ سے شملاق نے کہا سمندر رشاہ نے جواب دیا کہ کچھ مقام فکر نہین ہے استاد ایوان کو اسیر کرکے پھر ان سبکو اسیر کرینگے جاتی کہان ہے سمندر رشاہ تو یہ باتین کر رہا ہے ادھر ایوان نے عشاق سے

کہا کہ تو نے میرے سحر کو دیکھا بس اب میرے روبرو سے چلا جا تو کیا مجھ سے مقابلہ کرے گا تیرا حال کھل گیا یہ سُنکے
عشاق نے کہا کہ ارا ایوان تو مجکو دھوکا دیتی ہی بھلا یہ کسکی مجال ہی کہ میرے گنبد سحر سے میرے قیدیون کو
نکال لائے تو نے راہ مین خبر پائی ہوگی کہ عشاق نے سب ساحران اسلام کو اسیر کر لیا ہی بس تو نے دریافت کرکے
اپنے لشکر کے ساحرونکو انکی صورت بنا کر مجکو دکھا دیا مین ایسے فقرے مین نہین آتا ہون ایوان نے جواب دیا
اگر تجکو یقین نہین آتا ہی تو اپنا گنبد سحر مٹا کر دیکھ لے کہ وہ ساحر ہین یا نہین ہین اگر تو نہ دیکھے تو مین سحر کرکے
اُتارون اور تجکو دکھا دون عشاق نے جواب دیا کہ مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کا کام کرون ایوان نے
کہا کہ پھر کیونکر تجکو یقین آئے بس اب جب تک تو اس امر کو دریافت نہ کریگا اُسوقت تک مین مقابلہ نکرونگی
عشاق نے جو یہ سُنا ناچار ہوا سحر کیا کہ یا تو وہ گنبد بالائے ہوا گردش کر رہا تھا یا گردش کرتا ہوا
زمین پر آیا اور زمین پر پہونچکر تھم گیا بس عشاق نے جو دستک دی کہ وہ گنبد دھوان اور غبار
ہوکر اُڑ گیا اور وہ حبشی جو کہ اُسکے دروازہ پر بیٹھے ہوے تھے وہ بھی غائب ہوگئے اب سب نے دیکھا
سب ساحران اسلام و غیر ساحر طوق و سلاسل مین مسلسل خاک پر بیحس و حرکت پڑے ہوے
ہین یہ دیکھنا تھا کہ عشاق نے پکار کر ایوان سے کہا کہ تو نے دیکھا تو تجکو فریب دیتی تھی یا نہین بھلا
مین کب مانتا اور تیرے کہنے پر کب عمل کرتا تو نے بڑا پکا دھوکا دیا تھا ادھر سمندر شاہ نے شملاق سے
کہا کہ تمنے دیکھا ایوان نے اُستاد کو دھوکا دیا تھا اگر وہ ایسے جہاندیدہ نہوتے تو فریب مین آجاتے
شملاق نے کہا کہ اس مین بھی کوئی بھید ہی ادھر عشاق سے ایوان نے کہا کہ ذرا انکو اُٹھا کر
دیکھ تیرے نزدیک تو سب وہی لوگ ہین بس یہ سُننا تھا کہ عشاق اپنے تخت پر سے کودا اور
اُن سبکی طرف چلا صاحبقران و بادشاہ اور کل اہل اسلام حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ جسقدر
ساحر و غیر ساحر ہمارے لشکر کے اسیر ہوے تھے سب کو ایوان لے آئی اور سب ایوان کے
لشکر سے نکلے یہ کہان سے آگئے بس سب اُسی طرف متوجہ ہوے اور کفار بھی بس عشاق نے قریب
اُن سبکے پہونچکر اور مرنج آفتاب علم کا ہاتھ پکڑ کر قصد کیا کہ اُٹھاؤن جیسے زور کیا ہاتھ شانہ پر سے
اُکھڑ کر اُسکے ہاتھ مین آگیا ادھر ایوان نے سحر کیا کہ وہ حالت اُسکی جاتی رہی ماش کا آٹا ہوکر رہ گیا
اب جو اُسنے اُسکو پھینک کر اور خفیف ہوکر آفاق کے پتلے پر جو کہ آفاق کی صورت تھا ہاتھ رکھا عشاق
کا ہاتھ گھس گیا اور ماش کے آٹے مین لت پت ہوگیا بس یہ جو واقعہ ہوا اور اہل اسلام نے دیکھا
کہ سب ماش کے آٹے کے پتلے ہین اور عشاق نے بھی دیکھا اور لشکر کفار نے بھی بس عشاق خفیف
ہوا اور اپنے دھوکا کھانے سے اور زیادہ وادھر لشکر اسلام مین اسکے اس طور سے دھوکا کھانے سے
ایک قہقہہ پڑا کہ تمام صحرا ہل گیا یہ اور زیادہ خفیف ہوا اور شرمندہ ہوکر رہ گیا اُس ماش کے آٹے کو
اُس مقام پر چھوڑ کر اور اپنے تخت پر آکر سوار ہوا ادھر اہل اسلام نے ایوان کی بہت تعریف
کی اور قہقہہ زنی کرنے لگے شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ دوسرا
دھوکا اُستاد نے کھایا اور کیسے خفیف ہوے مین نے عرض نہ کیا تھا کہ اسمین بھی کوئی بھید ہی وہی نکلا نہ
سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ شعبدہ بازی ہی ایسا کوئی امر نہین ہی کہ یہ خیال کیا جائے کہ ایوان
اُستاد پر غالب آئی شملاق نے عرض کیا کہ میرا یہ منشا نہین ہی بلکہ یہ منشا ہی کہ بڑے غضب کے
دھوکے دیے سمندر شاہ نے کہا ہان اُسکا فقرہ چل گیا اُستاد کو اس حال سے خبر نہ تھی کہ ایوان
آئی ہی اور وہ یہ حرکت کرے گی وہ تو بالکل بےخوف تھے بس وہ طرف مقابلے کے متوجہ تھے اس طرف

کا خیال بھی نہ تھا وہ غافل پاکر اپنا کام کر گئی مزہ یہ تھا کہ آگاہ کرکے لیجاتی تو ہم جانتے شملاق نے کہا کہ
جس طور سے حریف کا قابو چل گیا وہ اپنا کام کر گیا سمندر شاہ نے کہا کہ خیر تمہارا ہی کہنا درست سہی یہ
دھوکے کا کام تھا ہو گیا اب مقابلہ مین کیا کرے گی شملاق نے کہا گستاخی معاف جو ہوگا ملاحظہ کر لیجیے گا
یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر عشاق کو اہل اسلام کے قہقہہ زنی پر بہت غصہ آیا اور ایوان سے کہا
کہ تونے بڑا دعوٰی کا مجکو دیا مین اس حال سے واقف نہ تھا کہ تو آئی ہی اور یہ حرکت کرے گی اگر واقف ہوتا
تو اس امر کا حال معلوم ہوتا اور مین دیکھتا کہ تو کیونکر لیگئی خیر اب مین اُن سبکے عیوض مین تجکو قتل کرونگا
پہلے تو میرا قصد تھا کہ اسیر کرون اب قتل کرونگا کیونکہ تونے بہت مجکو خفیف و ذلیل کیا ان سبکے سامنے ایوان
نے کہا کہ پھر انتظار کسکا ہی جو کچھ تجکو کرنا ہو کر یا صرف زبانی دہمکاتا ہی مین نے سُنا ہی کسی شاعر نے ایک شعر
کہا ہی اُسکا مضمون تیرے حسب حال ہی یعنی تو زبانی بہت کچھ بکتا ہی تجھ سے ہو کچھ نہین سکتا ہی اُس شاعر
کا مطلب یہ ہی کہ جو لوگ زیادہ تقریر کو طول دیتے ہین اور اپنے کو بہت کچھ خیال کرتے ہین اور حریف
پر بہت گرم ہوتے ہین اُنسے کچھ نہین ہو سکتا ہی اُنکی مثال یہ ہی اور اُس مثال کو اُسنے نظم کیا ہی ایک شعر مین
بس وہ شعر تیرے اوپر صادق آتا ہی کہ تو بھی بہت گرم ہوتا ہی اور بہت لاف و گزاف زبان سے
کرتا ہی مگر کچھ دکھاتا نہین ہی وہ شعر یہ ہی سُن لے اور خفیف ہو غیرت کے معنی یہ ہین کہ اُس شعر کو سُنکے
تو خفیف ہوتا اور پھر کچھ کرتب دکھاتا اور وہ سحر جو کہ تونے سامری و جمشید سے پائے ہین اور مین بھی
کچھ دکھاؤنگی جو کہ تجکو آتے ہین اور جو مین نے اُستادون سے یاد کیے ہین یہ کہکر ایوان نے یہ
یہ شعر پڑھا شعر۔ گرجے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی ہٹیلے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے نہین کبھی
یہ شعر پڑھکر کہا کہ بہت خوب نظم کیا ہی بس یہ جو عشاق نے سُنا اور زیادہ غصہ آیا اور تخت کو
پیچھے ہٹا کر اور یہ کہکر کہ او ایوان خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اب مین حربہ کرتا
ہون مین تیرے اوپر وہ سحر کرتا ہون کہ جسکو مین نے برسون کی محنت مین حاصل کیا ہی اور آخر
قبضہ کیا ہی اور سب تعلیم کیے ہوے سامری و جمشید کے ہین کیونکہ تو بھی بڑی ساحرہ ہی تو ایسے
ویسے سحر سے نہین زیر ہوگی یہ جو عشاق نے کہا ایوان نے جواب دیا کہ شوق سے تو وہی سحر کر
مین بھی تو مشتاق ہون تیرے اُنھین سحرون کی دیکھون کہ تونے کیسی محنت کی ہی یا جھوٹ بولتا ہی
اور دیکھون کہ تو کیسا پہلو نشین سامری و جمشید ہی اور اُنکا معشوق ہی یہ بھی تو معلوم ہو کہ اُنھون
نے اپنے معشوق کو کیسے سحر تعلیم کیے ہین مین خبردار ہون یہ سُننا تھا کہ عشاق نے جوڑے پر ہاتھ
ڈالا اور حالت غصہ مین ایک مُہرہ سا چھلا جوڑے سے نکال کر اور اسکو انگلی پر گردش دیکر طرف آسمان کے
اچھالا وہ چھلا طرف آسمان کے گیا اور وہان مثل ہالہ کے ہو کر قائم ہوا تھوڑے عرصہ تک قائم رہا
اُسکے بعد اُسمین ایک چمک پیدا ہوئی اور ایک برق کوند کر چلی طرف ایوان کے پس ایوان
نے جیسے برق کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا اسم سحر پڑھکر اور دستک دیکر اپنی کلمہ کی انگشت کو بلند
کیا جیسے برق قریب انگشت آئی اب جو انگشت کو حرکت دی وہ برق پر پڑی انگشت کا برق پر
پڑنا تھا کہ برق درمیان سے دو ہو کر زمین پر گری سب نے دیکھا کہ وہی چھلا تھا کہ دو ٹکڑے
ہو کر زمین پر گرا ایوان نے کہا کہ او عشاق تو نے اسی سحر پر محنت کی تھی اسکے رد کرنے مین تو مجکو کچھ
محنت نہ کرنا پڑی یہ سُننا تھا کہ عشاق نے برہم ہو کر پھر دستک دی کہ یکایک ایک سناٹا ہوا اور ہوا چلی
اور غبار اُڑا جب وہ غبار برطرف ہوا دیکھا کہ ایک فیل مست چلا آتا ہی جیسے قریب عشاق پہونچا عشاق نے

ایوان کی طرف اشارہ کیا کہ لینا اسکو وہ فیل مست خرطوم اٹھا کر اور خرطوم کا گھونسا بنا کر طرف ایوان کے چلا ایوان خاموش اپنے تخت پر بیٹھی رہی کہ آتے ہی اُس فیل مست نے یہ قصد کیا کہ گھونسا مار کر اور خرطوم میں لپیٹ کر تخت پر سے اٹھالوں اور زمین پر ماروں کہ نقش زمین ہو جائے جیسے اُسنے گھونسا مارا ویسے ہی ایوان نے موقع پا کر اُسکی خرطوم پکڑلی اور جھٹکا جو دیا تو خرطوم مع نرخرے کے کھنچ آئی بس ایوان نے وہ خرطوم پھینکدی ادھر ہاتھی نے چرخ مارا اور قریب تھا کہ گرے یکایک اُسکے دہن سے ایک شعلہ نکلا کہ جسکے سبب سے وہ ہاتھی جلنے لگا اور تمام جسم اُسکا شعلہ ہو گیا لو نکلنے لگی اور مثل فیل آتشبازی چرخ کرنے لگا ادھر یہ رنگ دیکھکر عشاق نے دستک دی دستک دینا تھا کہ اُسی آگ سے یعنی جسم فیل سے ایک طائر برابر کبوتر کے پیدا ہوا کہ جسکے جسم پر تمام گل تھے اور وہ بلند ہوا اور اُسنے منقار کھولی بولنے کے لیے اُسکا منقار کا کھولنا تھا ایوان تو دیکھ رہی تھی بس فوراً تخت پر سے تنکے کی کمان اُٹھائی اور تنکے کا تیر اُس کمان میں پیوست کر کے اور اُس طائر کے دہن کو تاک کر جو مارا وہ تیر نشانہ پر بیٹھا بس دہن کے اندر تھا اور دم کی طرف سے نکلا تیر کا پڑنا تھا کہ ایک شور نشور برپا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہو گئی برق چمکنے لگی اور وہ طائر جلنے لگا ادھر وہ طائر جلکر خاک ہوا ادھر ہاتھی اب عشاق کو اور غصہ آیا کہ میں نے جو سحر کیا اُسنے تو رد کر دیا عشاق نے یہ خیال اپنے دل میں کر کے چند دانے ماش کے زمین پر مارے کہ یکایک جا بجا سے زمین شق ہونے لگی اور اُس زمین شق شدہ سے حباب برابر بیضۂ بط نکلنے لگے نیا تماشا تھا کہ بدون پانی کے حباب پیدا ہو رہے تھے اور اُن حبابوں میں انگل انگل بھر کے پتلے تھے کہ جنکے ہاتھوں میں تلواریں تھیں یہ جو ایوان نے دیکھا فوراً سحر کے دستک دی کہ اُسی طور سے زمین شق ہوئی اور بالشت بالشت بھر کے پتلے کہ اُنکے ہاتھوں میں پتاور کی بنی ہوئی غلیلیں تھیں پیدا ہوئے ایوان نے اُنکو اشارہ کیا وہ پتلے اُن حبابوں پر مثل طفلان خوردسال کے غلے بازی کرنے لگے جسپر غلہ مارا وہ حباب ٹوٹ گیا اور وہ پتلا جو اُسکے اندر تھا جلنے لگا حتے کہ سب حباب اُن پتلوں نے توڑ ڈالے ایک کو باقی نہ رکھا یہ جو عشاق نے دیکھا کہ ایوان نے میرے حبابوں کو اس طور سے برباد کیا پھر دستک دی کہ پھر زمین شق ہوئی اور اُسی قدر پتلے پیدا ہوئے جتنے کہ پتلے ایوان کے تھے اُنکے بھی ہاتھوں میں غلیلیں تھیں بس اشارہ کیا ایوان کے پتلوں سے اور عشاق کے پتلوں سے غلہ بازی ہونے لگی بس جسپر خواہ ایوان کے پتلے پر غلہ پڑا خواہ عشاق کے وہ جلنے لگا تا اینکہ تھوڑے عرصے میں وہ سب پتلے عشاق کے اور ایوان کے جلکر خاک سیاہ ہو گئے صرف ایک پتلہ ایوان کا باقی رہا کہ عشاق نے سحر کیا کہ اُس پتلہ کے بھی جسم میں آگ لگ گئی وہ بھی جلنے لگا ایوان نے کہا کہ اے عشاق کوئی نو سحر کارنامہ کا کر کہ جو دل لگے کیا کہ ہاتھی بنایا اُس سے طائر پیدا کیا پھر خاک سے حباب ظاہر کیے عشاق نے یہ سنکے ایکمرتبہ جھولی میں ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج نکالا اُسکو صحرا کی طرف پھینکا وہ نارنج غائب ہو گیا بعد تھوڑے عرصے کے ایک ہوا کا جھونکا آیا کہ اُسنے تمام صحرا کو تیرہ و تار کر دیا غبار سے جب وہ تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ کیسا پر فضا باغ لگا ہے کیا کیا خوشنما پھول کھلے ہیں طائر چہچہے زنی کر رہے ہیں ہوائے سرد کے جھونکے آ رہے ہیں بلبلیں خوش فعلیاں کر رہی ہیں ڈالیاں کثرت بار و زیادتی گل سے جھوم رہی زمین کے بوسے لے رہی ہیں نہریں جاری ہیں فوارے چھوٹ رہے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ساون بھادوں کی جھڑی لگی ہے یہ جو باغ نظر آیا سوائے

ایوان وصاحبقران کے جسکے دماغ مین یہان کے گلونکی خوشبو پہونچی سب مست ہوگئے اور نوبت
بجنون پہونچی شعر عاشقانہ پڑھنے لگے اور جھومنے لگے ادھر تو یہ رنگ ہوا ادھر باغ مین جو بارہ دری سنگ مرمر کی
تھی اُسپر پچی کاری کی ہوئی تھی اُسکے پردے خود بخود بلند ہوئے اور اُس بارہ دری سے ہزار دن
نازنین مہر جبین از سر تا پا دریائے جواہر مین غرق لباس گلنار سے آراستہ عجب ناز و ادا سے
نکلین اور سامنے آکر کھڑی ہوئین بس جسکی نگاہ اُنپر پڑی وہ فریفتہ ہوگیا اہل لشکر اور سردارونکا
کیا ذکر بادشاہ تک اس سحر مین مبتلا ہوئے مگر صاحبقران بسبب اسم اعظم کے اور ایوان بسبب
اپنے سحر کے نہین مبتلا ہوئی اودھر اہل لشکر سے اور اُن نازنینون مین اشارے ہونے لگے انھون نے
اشارے سے کہا کہ یہان آؤ تو جانین بس سبکی یہ نوبت ہے کہ نہ پاس صاحبقران ہے نہ بادشاہ دیوانہ وار
مجنون مثال شعر عاشقانہ ورد زبان ہین اور یہی چاہتے ہین کہ کسی طور سے اپنے کو اُس باغ مین
نازنینون کے پاس پہونچا دین لشکر مین ایک تلاطم ہے ایوان نے جو پلٹ کر دیکھا تمام لشکر اسلام
درہم و برہم ہے صفت یہ کہ ساحر بھی اس سحر مین مبتلا ہوئے ہین اور لشکر ایوان کا تو یہ حال ہوا کہ
وہ تو دیوانہ وار طرف باغ کے چلا یہ جو ایوان نے لشکر اسلام کا حال دیکھا اور لشکر کو اپنے اس حال
مین پایا خیال کیا کہ عشاق کے سحر نے ان سب پر اثر کیا یہ اُسی مین مبتلا ہوئے ہین عشاق سے بلکر
کہا کہ یہ کیا حرکت ہے دیکھا کہ عشاق اپنے تخت پر نہین ہے اب یہ حیران ہوئی کہ یہ مرتد کہان گیا اب جو
غور کرکے دیکھتی ہے تو کیا دیکھتی ہے کہ عشاق وسط باغ مین ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے ایک گلدستہ اُسکے
روبرو رکھا ہوا ہے ایوان نے یہ دیکھکر آواز دی کہ مین نے دیکھا تجکو تو خوب سحر کرکے اور میرے
لشکر کو اور لشکر اسلام کو مبتلائے سحر کرکے باغ مین جاکر پوشیدہ ہوا ہے میرے تیرے مقابلہ تھا ان لوگون
نے تیرا کیا کیا تھا جو تو نے انپر سحر کیا بس خیریت اسی مین ہے کہ تو اپنے سحر کو ان سب پر سے اُتار لے اور میرے
اوپر سحر کر ورنہ مین وہ سحر کرونگی کہ تیرے شاگرد کا سب لشکر ہلاک ہوگا اور تیرے اس سحر کو مٹائے
دیتی ہون عشاق نے ایوان کے اس کلمہ کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ کرسی سے اُٹھکر وہی گلدستہ ایوان
کی طرف پھینکا کہ وہ گلدستہ بیرون باغ آکر شق ہوا اُس سے ایک حبشی شمشیر برہنہ اُسکے ہاتھ مین نکلا
اور وہ وہی تلوار لیکر طرف ایوان کے چلا یہ کہتا ہوا کہ رہ تو جا میرے مالک سے کس طور سے کلام کرتی
ہے مین اس تقریر کی تجکو سزا دیتا ہون تو میرے ہاتھ سے جائیگی کہان وہ حبشی جب قریب ایوان
پہونچا ایوان نے دیکھا کہ یہ میرے قریب آگیا ایک مرتبہ جھولی سے ایک کاغذ نکالا اُسپر چند لکیرین بنائین
اور سینہ در سے ٹیکے دیے اُس کاغذ کو جب درست کر چکی دست دیگر اٹھا کر اُس حبشی کے سامنے کیا
جیسے اُس حبشی کی نگاہ اُس کاغذ پر پڑی ایک مرتبہ وہ تلوار پھینک کر اور دوڑ کر ایوان کے قدمون پر
گر پڑا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے ایوان نے فوراً دستک دی کہ ایک پتلی ایک تھال حلوے کا لیکر پیدا
ہوئی بس ایوان نے اُس پتلی سے وہ حلوا لیکر اُس حبشی کو دیا کہ کھالے وہ کھا گیا اب ایوان نے
کہا کہ وہ جو باغ مین کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اُسکا سر کاٹ لا تو اور تجکو حلوا کھلاؤن یہ سننا تھا کہ
وہ حبشی پھر وہی تلوار ہاتھ مین لیکر مثل شعلۂ جوالہ کے طرف باغ کے چلا یہ جو رنگ عشاق نے دیکھا
اُن نازنینون سے کہا کہ اس حبشی کو پکڑو میرے پاس نہ آنے دو بس یا تو وہ نازنینین طرف لشکر اسلام
اور ایوان کے دیکھ رہی تھین اور اشارہ کر رہی تھین یا ایک مرتبہ سبکی سب اُس حبشی کی طرف چلین
وہ حبشی شعلۂ جوالہ بنا ہوا تھا شمشیر برہنہ ہاتھ مین تھی کہ اُن نازنینون نے آکر اُسکو راہ مین روکا اور کہا کہ کہان جاتا

ہی اسی مقام پر ٹھہر یہ باغ ہی عشاق جادو کا اُنکا حکم نہین ہی کہ کوئی اس باغ مین آئے جبشی نے جوابدیا کہ کیسا حکم
اور کیسا عشاق ہین تو ضرور باغ مین جاؤنگا اور مین بحکم ملکہ ایوان عشاق کا سر لینے آیا ہون وہ میرے ہاتھ سے
کہان جاتا ہی اسکو قتل کرونگا کیونکہ وہ میری ملکہ کا دشمن ہی جسکا مین غلام ہون وہ حرامزادہ سامنے کرسی پر بیٹھا ہی
خود نہین منع کرنے آیا تمکو بھیجا ہی دیکھون تو کون مجکو منع کرتا ہی مین تو نہ مانونگا یہ کہکر اُس جبشی نے قصد کیا
کہ آگے قدم بڑھاوے کہ اُن نازنینون نے کہا کہ کیا کرتا ہی دیکھ پچھتائیگا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا جبشی
نے کہا کہ تم سب میرے ہاتھ سے ماری جاؤگی نہین ہٹ جاؤ انھون نے کہا کہ ہم تو آگے نہ جانے دینگے
اُسنے کہا کہ ہم تو جائینگے یہ کہکر پھر قصد کیا کہ پھر وہ سامنے آگئین اس جبشی نے کہا کہ دور ہو میرے سامنے سے
کیون اپنی شامت بُلاتی ہو انھون نے کہا کہ تیری شامت آئی ہی تیری کیا مجال جو تو آگے قدم بڑھا سکے
یہ سُننا تھا کہ جبشی کو اور غصہ آیا اور اسنے قدم اُٹھایا کہ وہ نازنینین لینا لینا کہکر دوڑین بس اُنکا
دوڑنا تھا یہ تلوار تو برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے تھا ایک مرتبہ علم کی اور وار کیا وار کا کرنا تھا کہ ایک برق
کوند کر گری اُن نازنینون پر اُس برق کا گرنا تھا یہ معلوم ہوا کہ کسی نے تودۂ باروت مین آگ لگادی
سب مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین اور چلانے لگین کہ ای عشاق جادو بچاؤ اور لشکر ایوان و
لشکر اسلام کی طرف منھ کرکے کہا کہ تم لوگ کیسے ہمارے عاشق ہو کہ اس جبشی نے تو ہمپر یہ ظلم وستم
کیا اور تم لوگ خاموش کھڑے ہوے دیکھا کیے کچھ تمنے اسکو سزا نہ دی اگر ہم سبکے تم عاشق ہو
تو اس جبشی کو قتل کرو یہ اُنکا کہنا تھا کہ ہزارون آدمی لشکر اسلام کے اور کل لشکر ایوان تلوارین
لیکر اُس باغ کی طرف چلا یہ جو واقعہ ایوان نے دیکھا فوراً سحر کیا کہ وہ جو تلوارین لیکر چلے تھے
اُن سبکے پاؤن زمین نے پکڑ لیے وہ ساکت ہوکر رہ گئے اب جو اُن نازنینون نے کہا کہ خبر تو جوابدیا
کہ ہم ناچار ہین پاؤن قابو مین نہین ہین یہ تو یہ کہہ رہے تھے کہ وہ سبکی سب جلکر خاک ہوکر رہ گئین
عشاق نے دیکھا کہ ایوان نے میرے سحر کو اپنے قابو مین کرکے میرے دوسرے سحر کو مٹایا اور وہ جبشی
میری طرف تلوار لیے ہوے آتا ہی اسنے کرسی پر سے اُٹھکر ایک گلاب کا پھول توڑا اور اُسپر سحر دم کیا
وہ جبشی اتنے عرصے مین قریب عشاق پہونچ گیا اور جاتے ہی تلوار کا وار کیا ادھر اُسنے وار کیا
ادھر عشاق نے وہ گل سرخ اُس جبشی پر مارا اُسکا پڑنا تھا کہ جیسے باروت مین آگ لگادی وہ جبشی
جلنے لگا یہ جو ایوان نے دیکھا کہ اسنے جبشی کو جلادیا بس ایک مرتبہ جھولی سے خاک نکالی اُسپر
اسم سحر پڑھکر اُس باغ کی طرف پھینکدیا وہ خاک نہ تھی گویا اُس باغ کے لیے سموم خزان تھی
کہ ایک ہوا ایسی گرم چلی کہ وہ تمام باغ خشک ہوگیا خاک اُڑنے لگی ابکی جو جھونکا آیا تمام باغ جلنے لگا
بارہ دری گری عشاق نے جو یہ واقعہ دیکھا وہان سے غرق زمین ہوکر اپنے تخت پر آبیٹھا دم بھر
مین وہ باغ جلکر خاک سیاہ ہوگیا نشان تک نہ باقی رہا ادھر سب اہل اسلام و لشکر ایوان کو
ہوش آیا ایوان نے بھی اپنا سحر اُنپر سے اُتار لیا انھون نے اپنے کو لشکر سے الگ پایا بہت حیران
ہوے کہ یہ کیا امر ہوا اور لوگون سے پوچھا کہ ہم تو صفون مین تھے وہان کیونکر پہونچے انھون نے کہا
کہ ہمکو کیا معلوم کہ کیونکر پہونچے وہ لوگ اور حیران ہوے یہ تو سب حیران ہین ادھر عشاق نے ایوان سے
کہا کہ تو نے بڑے بڑے میرے سحر رد کیے جب جانون کہ یہ میرا سحر رد کرلے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی طور سے بہت سے
سحر ہوے سب ایوان نے رد کیے مگر ابھی تک ایوان نے کوئی سحر نہین کیا سواے عشاق کے سحر رد کرنے کے بس
عشاق نے جو یہ کہا ایوان نے کہا کہ شوق سے تو وار کر بس عشاق نے ایک بیل نکالا اُسکے چارون طرف چار سوراخ

تھے اور اسپر گیرو سے چار تصویرین بنی ہوئی تھین اور ہزارون سوزن کے برابر سوراخ تھے بس
عشاق نے فوراً دستک دی کہ ایک پتلی ایک کاسہ خون کا لیے ہوئے زمین سے نکلی اسنے عشاق
کو دیا بس وہ خون عشاق نے لیکر اُس بیل کو اُس کاسہ مین ڈالدیا اور اُس پتلی نے ایک ناریل
عشاق کے ہاتھ مین دیا عشاق نے وہ ناریل اُس سے لیکر تخت پر رکھ لیا وہ پتلی ناریل و
کاسہ دیکر غائب ہوگئی ادھر وہ پتلی غائب ہوئی ادھر عشاق نے اُس بیل کو کاسہ سے نکالکر
اور اسم سحر اُسپر دم کرکے ایوان کی طرف پھینکا وہ بیل قریب ایوان کے آکر شق ہوا اُسکا شق ہونا
تھا کہ غبار اُٹھا اور ایوان اُس غبار مین پوشیدہ ہوئی کچھ تاریکی ہوئی اسنے سحر کیا کہ وہ غبار برطرف ہوا
سب نے دیکھا کہ چار عشاق ایک صورت کے اُس غبار کے برطرف ہونے سے پیدا ہوے دونون
لشکرون نے دیکھا کہ عشاق تخت پر نہین ہے اب سبکو حیرت ہوئی کہ یہ تو ایک تھا یہ چار کہان سے
آگئے سب حیران ہوکر دیکھ رہے ہین اور ادھر وہ چارون تلوارین بلند کرکے چلے ایوان بھی حیران
ہے کہ یہ ایک کے چار کیونکر ہوگئے مگر ہنس رہی ہے کہ وہ چارون چلے آتین سے ایک دہنی طرف کو اور
ایک بائین سمت اور پشت کی طرف سے اور روبرو سے تلوارین لیکر ایوان پر حملہ آور ہوے
اور چارون نے ایک مرتبہ وار کیا ایوان نے سحر کیا کہ چار سپرین چارون طرف قائم ہوگئین چارون
کے وار اُن سپرون پر پڑے خالی گئے اتنے عرصے مین ایوان نے اپنا بندوبست کرلیا ابھی جو انھون نے
وار کیا ایک مرتبہ ایوان نے تخت کو خالی کردیا اور خود کود کر الگ ہوگئی اور سامنے جا کر کھڑی ہوئی
پھر اُنکے وار خالی گئے تخت پر پڑے ابھی جو وار خالی گئے اور انھون نے ایوان کو تخت پر نہ پایا دیکھا
کہ سامنے کھڑی ہے ایک مرتبہ چارون تلوارین پکڑ کر طرف ایوان کے چلے جیسے قریب پہونچے ایوان
نے جھولی سے ایک اپنی بجلی کان کی نکالی اُسکو سحر کرکے جو اُنپر مارا ایک برق تڑپ کر گری کہ ایک کے
سر سے جو گذری تو ٹانگون سے نکلی وہ ابھی چلنے نہ پایا تھا کہ وہ بجلی بلند ہوئی دوسرے پر گری اُسی طور
سے تیسرے پر اور چوتھے پر بس چارونکا کام تمام کیا وہ چارون جلنے لگے ایک شور گیر و دار
بلند ہوا آندھی سیاہ اُٹھی آگ برسنے لگی ایوان جست کرکے تخت پر سوار ہوئی اسنے سحر کیا کہ وہ تاریکی
برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ چار ماش کے آٹے کے پتلے خاک پر جلے ہوے پڑے ہین ایوان نے آواز دی کہ
واہ میان عشاق واہ کیا خوب تمنے سحر کیا ذرا سامنے آئیے یہ جو ایوان نے کہا دیکھا کہ عشاق زمین سے
نکلا مگر کچھ شرمندہ سا اور غصہ سے اُسکا چہرہ لعل ہے نکلتے ہی تخت پر جست کرکے سوار ہوا اور وہ ناریل اُٹھا کر
اور خبردار کہکر مارا وہ ناریل وہان سے چلا ایوان نے جو اُسکی ترکیب دیکھی تو خراب پائی فوراً سحر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ ملکہ اگر یہ ناریل آپ پر پڑ گیا تو غضب ہوگیا یہ ضرب کبھی خالی نجائیگی ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہونچائیگی
اپنے کو اس سے بچائیے یہ جو ایوان کو معلوم ہوا فوراً اسنے سحر کیا کہ تخت پر بیٹھے بیٹھے غائب ہوگئی اور سحر سے ایک پتلی
اپنی صورت کی بناکر چھوڑ گئی بس وہ ناریل تو قریب آچکا تھا اُس پتلی سحر پر جو کہ ایوان کی ہمشکل تھی اُسکے سینے پر آکر پڑا وہ جیسے ہی پڑا
اُس پتلی مین آگ لگ گئی اور وہ ناریل شق ہوا غبار بلند ہوا آگ چارون طرف برسنے لگی ادھر عشاق نے
کلاہ کج کرکے آواز دی کہ زدم و بستم کردم مگر حیران ہے کہ ایوان کے مرنے کی کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی نہ اُسکے
مرنیکی صدا آئی یہ کیا واقعہ ہے ادھر اہل اسلام ساحر و غیر ساحر و لشکر ایوان کو یقین ہوا کہ ملکہ کو عشاق نے
قتل کیا سب نے قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ کرین ادھر سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ دیکھا تمنے کیونکر اُستاد نے
ایوان کو قتل کیا لشکر سمندر شاہ کو یقین ہوا کہ ایوان عشاق کے ہاتھ سے ماری گئی شملاق نے سمندر شاہ کا یہ

کلام سنکے عرض کیا کہ یہ جو آپ نے ارشاد کیا کہ اُستاد نے ایوان کو قتل کیا یہ امر تو ظاہر ہی مگر ہنوز کوئی علامت اُسکے مرنے کی نہین برپا ہوئی نہ اُسکے پیرون نے غل مچایا نہ اُسکے نام کی صدا آئی یہ کیا امر ہی کیونکہ ساحر زبردست تھی اگر کوئی ایسا ویسا ساحر ہوتا تو خیال کیا جاتا کہ علامت مرگ اُسکی نہ ظاہر ہوئی اُسکے مرنے کے آثار تو ظاہر ہونا تھے اور ایسے کہ تمام صحرا کانپ جاتا تاریکی ہو جاتی سمندر شاہ نے کہا کہ اسی امر مین مین بھی فکر کر رہا ہون کہ یہ کیا بات ہی شملاق نے کہا کہ ہمین بھی کوئی بھید ہی یہان یہی باتین ہو رہی تھین اُدھر عشاق نے زوم وبیست کردم کی صدا دی یہ صدا دینا تھا کہ آواز آئی کرازوی وکرابیست کریزی مین تیرے مقابلہ کو موجود ہون او کافر تو جاتا کہان ہی میرے ہاتھ سے یہ بھی ایک شعبدہ تھا تو کیا مجھکو قتل کریگا مین تیری جانکی ملک الموت موجود ہون یہ صدا سب نے سُنی یعنی دونون لشکرون نے بس لشکر ایوان نے جو جنگ مغلوبہ کا قصد کیا وہ فسخ کیا اُدھر سمندر شاہ سے شملاق نے عرض کیا کہ کچھ آپنے سُنا کہ کیا صدا آئی عوض صدائے مرگ کے اُسکی خود آواز آئی سمندر شاہ نے کہا کہ تمہارا گمان درست تھا اب دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایوان زمین سے نکلی مگر دونون ہاتھون مین اُسکے کچھ تھا فوراً زمین سے نکلی اور جست کرکے تخت پر سوار ہوئی عشاق نے جو ایوان کو زندہ دیکھا اور سمندر شاہ وشملاق اور کل اہل لشکر سمندر شاہ نے سب دنگ ہوگئے اور زرد ہوگئے مگر لشکر ایوان ولشکر اسلام دیکھکر ایوان کو خوش ہوئے ایوان کو جو عشاق نے تخت پر پایا بس برہم ہو کر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور قصد کیا کہ ایوان پر حربہ کرے ایوان نے جو یہ قصد عشاق کا دیکھا ہنسکر کہا کہ کیون عشاق اب تو ہی سحر کیے جائیگا میری نوبت نہ آنے دیگا مین تو تیرے بہت سے سحر رد کر چکی ہون اب ایک دو میرے سحر تو رد کر عشاق نے جواب دیا مین نے کب منع کیا ہی کہ تو سحر نہ کر شوق سے سحر کر مین تیرے سحر کا مشتاق ہون ایوان نے کہا کہ اے عشاق مین بہت سے سحر نکرونگی صرف دو سحر کرونگی دیکھون تو کیونکر اُنکو رد کرتا ہی دیکھ یہ دو ہی حربے میرے پاس بھی ہین عشاق نے کہا کہ مین موجود ہون تیرا جو جی چاہے وہ سحر کر بس یہ کہکر عشاق ٹھہر گیا ایوان کے ہاتھ مین ایک آہنی کڑا تھا اور دوسرے ہاتھ مین ایک پھول تھا جو کہ یہ زمین سے لیکر نکلی تھی بس ایوان نے وہ پھول ایکبار اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا یا تو وہ خشک تھا یا تازہ ہو گیا اور ایک ہوا جو چلی اُس پھول کی خوشبو جو پھیلی اور اہل لشکر سمندر شاہ کے دماغ مین جو پہونچی سب ایک مرتبہ مست و از خود رفتہ ہو گئے اور تلوارین اور حربہ ہائے سحر پھینک کر شعر عاشقانہ پڑھتے ہوئے طرف ایوان کے چلے اُدھر ایوان نے سحر کیا کہ وہ پھول شگفتہ ہوا اور اُس سے ایک آفتاب پیدا ہوا اور اُسکا عکس جو اُن لوگون پر پڑا اُسکے سب پکارے کہ اے ملکہ عالم ہم آپکے تابعدار ہین ہمکو نہ جلائیے جو حکم ہو ہم بجا لائین ایوان نے یہ سُنکے انگشت کا اشارہ کیا کچھ لوگ الگ ہوگئے کچھ جو باقی رہے اُنکو حکم دیا تم سبکے سب سمندر شاہ کو پکڑ لاؤ اور جو کہ الگ ہوئے تھے اُنکو حکم دیا کہ تم اپنے سر کاٹ ڈالو یہ حکم دینا تھا بس جنکو سمندر شاہ کی گرفتاری کا حکم دیا تھا وہ تلوارین پکڑکر سمندر شاہ کی طرف چلے اور جنکو سر کاٹنے کا حکم دیا تھا اُنھون نے فوراً اپنے گلے کاٹ ڈالے وہ لوگ جو سمندر شاہ کی طرف چلے تھے اُنکو سمندر شاہ نے اپنی طرف بقصد فساد آتے دیکھکر اپنے اہل لشکر کو حکم دیا کہ انکو پکڑ لو کیونکہ یہ ایوان کے سحر مین مبتلا ہو کر دیوانہ ہوگئے ہین بس اہل لشکر سمندر شاہ اُنکی طرف چلے اُدھر ان سبکے اپنے گلے کاٹنے سے لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا اُدھر ایوان نے اُس آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ پھر اُسی طور سے پھول ہو کر رہ گیا یہ جو تلاطم لشکر

مین مجا عشاق نے پلٹ کر لشکر کی طرف دیکھا کہ کئی سو نو سر کٹے ہوئے خاک پر پڑے ہین اور بہت سے آدمی تلوارین کھینچے ہوئے سمندر شاہ کی طرف جاتے ہین اور سمندر شاہ نے اپنے لشکر کے لوگون کو اُنکے گرفتار کرنے کا حکم دیا ہی وہ لوگ چلے ہین گو یہ لوگ بھی اسی لشکر کے ہین یہ تلاطم جو عشاق نے لشکر مین دیکھا ایوان سے پلٹ کر کہا کہ یہ کیا حرکت ہی تو نے میرے اوپر تو کوئی حربہ نہ کیا اور اہل لشکر کو ہلاک کیا ایوان نے جواب دیا کہ یہ عیوض اُسکا ہی کہ تو نے میرے اہل لشکر کو ہلاک کرنا چاہا تھا مگر مین آگاہ ہو گئی مین نے بچا لیا اگر تو ساحر زبردست ہی تو اپنے اہل لشکر کو میرے سحر سے بچالے ورنہ سب کا اسی طور خاتمہ کر دونگی دیکھو وہ باہم جنگ ہونے لگی عشاق نے جو پلٹ کر دیکھا تو یہ واقعہ دیکھا کہ وہ لوگ جو کہ سحر ایوان مین مبتلا ہوئے تھے اور سمندر شاہ کو اسیر کرنے چلے تھے اُنسے اور دوسرے اہل لشکر سے تلوار چل رہی ہی یہ جو عشاق نے دیکھا بس پلٹ کر اور ایک نارنج اُٹھا کر جو اُس پھول پر مارا جیسے قریب پھول نارنج پہونچا اُس سے ایک برق چمک کر گری کہ وہ نارنج جل گیا عشاق کو اور غصہ آیا بس فوراً جھولی سے کچھ دانہ ماش کے برابر نکالے اُنکو اپنی ران کے خون سے رنگین کیا اور وہ اٹھا کر اُس گل پر مارے بس جب وہ قریب پہونچے اُنسے شعلے پیدا ہوئے اور پھول پر گرے جیسے پھول پر وہ شعلے گرے پھول تو مرجھا کر رہ گیا مگر اُس سے ایک آفتاب پیدا ہوا جسنے اپنا عکس اہل لشکر سمندر شاہ پر ڈالا تھا بس وہ آفتاب کڑک کر طرف عشاق کے چلا ایوان نے دستک دی کہ وہ آفتاب اور زیادہ زور سے کڑکا اور چلا یہ جو عشاق نے دیکھا بس دستک دی کہ ایک گنبد آہنی پیدا ہوا عشاق اسکے اندر پوشیدہ ہو گیا وہ آفتاب اُس گنبد پر گرا اور اسکو ریزہ ریزہ کر دیا عشاق فوراً غرق زمین ہو گیا بس آفتاب اُس گنبد کو مٹا کر بلند ہوا اور لشکر سمندر شاہ پر گرا کہ سیکڑون اہل لشکر ہلاک ہوئے پھر بلند ہوا لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا اور وہ پھول جب خشک ہوا تھا وہ لوگ ہوش مین آ گئے تھے کیونکہ اُسکی خوشبو سے مدہوش ہوئے تھے اُسکے خشک ہونے سے ہوش مین آ گئے تھے اور اپنے مقام پر آ کر کھڑے ہوئے تھے کہ وہ آفتاب گرنے لگا دو مرتبہ گرا تھا تیسری مرتبہ جو آفتاب بلند ہوا تھا اور کڑک کر چلا تھا کہ یکایک عشاق زمین سے نکلا باہر جو آیا دیکھا کہ لشکر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی بس جیسے آفتاب کڑک کر گرنے لگا اسکے ہاتھ مین خاک تھی وہ اسنے آفتاب پر ماری اُس خاک کا پڑنا تھا کہ ایک چھناکا ہوا اور وہ آفتاب ٹوٹ کر زمین پر گرا سب نے دیکھا ایک آہنی توا تھا عشاق نے اُس سحر کو مٹا کر کہا کہ او ایوان دیکھا تو نے کیونکر مین نے تیرے سحر کو مٹا دیا گو تیرے سحر کے سبب سے اور بہت سے اہل لشکر سمندر شاہ کے مارے گئے خیر اسکا عیوض تجھ سے لونگا ایوان نے کہا کہ خیر تو نے ایک سحر تو میرا رد کیا اور اپنی اور اہل لشکر کی جان بچائی یہ میرا دوسرا حربہ ہی بس اسکو رد کر دے تو جانون اور یہ تیرے اوپر ہی یہ کہکر وہ کڑا آہنی جو کہ ہاتھ مین تھا اُسکو گردش دیکر عشاق پر مارا وہ جب ایوان کے ہاتھ سے رہا ہوا تھا اُسوقت تو کڑا تھا جب رہا ہو کر چلا اب شمشیر آبدار و برق شعلہ بار بنکر چلا طرف عشاق کے عشاق نے جو اپنی طرف اُسکو آتے دیکھا اب جو خیال کیا دلمین اور سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایوان نے بڑے غضب کا سحر کیا ہی گو تو طلسم بندی اگر یہ حربہ اُسکا چل گیا تیرے اوپر تو تو ضرور ہلاک ہو گا اگر ہلاک سے بچا تو ایسا بیکار ہو جائیگا کہ پھر زندگی بھر اس قابل نہو گا کہ اُٹھ بیٹھ سکے سوائے بے حس و حرکت پڑے رہنے کے بلکہ دو آدمیونکی ضرورت

ہوگی کہ وہ خدمت کریں یہ جو عشاق نے سحر سے دریافت کیا اور معلوم ہوا بس اسنے کیا تدبیر کی کہ اپنی ہمشبیہ یعنی ہمزاد کو اپنے مقام پر فوراً سحر کرکے چھوڑا اور خود تخت پر سے کود کر غائب ہوگیا ادھر وہ برق شعلہ بار آکر اس ہمشبیہ عشاق پر پڑی کہ اسکو قتل کرتی ہوئی اور اسکو جلاتی ہوئی غرق زمین ہوگئی ایک سیاہ آندھی چلی تاریکی ہوگئی شور و غل برپا ہوا آوازیں مہیب آنے لگیں غبار بلند ہوا برف باری ہونے لگی آگ برسنے لگی ہر طرف سے صدائے ہولناک آرہی تھی پتھر برس رہے تھے ایک تلاطم اس صحرا میں برپا تھا اہل لشکر سمندر شاہ و خود سمندر شاہ و شملاق وغیرہ کو حیرت ہوئی اور سب کو یقین کلی ہوا کہ عشاق کو ایوان نے قتل کیا وہ تلاطم برپا تھا کہ آواز آئی کشتی کہ نام من ہمشبیہ عشاق حجرہ نشین بود افسوس مردیم و جان دادیم مطلب خود نرسیدیم یہ صدا سب نے سنی اہل اسلام کو تو خوشی ہوئی سب خوش ہوگئے مگر کفار یہ صدا سنکے بیقرار ہوئے اور خصوصاً سمندر شاہ بہت حیران ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ امر ضرور ہے کہ جب ہمشبیہ ساحر کی قتل ہوتی ہے یا ساحر خود قتل کراتا ہے تو وہ اسی کے نام کی صدا دیتی ہے اور اس ساحر کا زور بھی کم ہوجاتا ہے اسی سبب سے ہر ساحر اپنے ہمزاد کو نہیں قتل کراتا ایسی ہی مجبوری کے مقام پر جیسے افراسیاب جادو نے یا اور ساحروں نے کیا ہے بس وہ ہی طریقہ عشاق نے بھی کیا دوسرے یہ بات ہے کہ اکثر سنا گیا ہے کہ جب ساحر قتل ہوتا ہے تو جو اسکے سحر کے اشیاء ہوتے ہیں وہ مٹ جاتے ہیں بس اسی طور سے ہمزاد کے بھی قتل ہونے سے بھی مٹ جاتے ہیں مگر اس ساحر کے کہ جسکی تعمیر اور تیاری میں اسکا ہمزاد بھی شریک ہوتا ہے یا یہ ساحر کہ جسکا ہمزاد قتل ہوا ہے یا خود اسنے قتل کرایا ہے اور کوئی بندوبست اسکا نہیں کیا کہ وہ چیزیں کہ جو میرے سحر سے تیار ہوئی ہیں نہ مٹیں تو مٹ جائینگی اگر بندوبست کرلیا ہے تو ہمزاد کے قتل ہونے پر نہ مٹینگی بلکہ اسکے خود کے قتل ہونے پر برباد ہونگی چنانچہ عشاق نے اسکا بندوبست کرلیا تھا کہ میرے ہمزاد کے قتل ہونے پر کوئی چیز میری سحر سے جو کہ بنی ہے نہ برباد ہو اسی سبب سے سب اشیائے سحر عشاق جو کہ سمندر شاہ کے پاس تھیں یا جو عمارت تھی قائم رہی برباد نہیں ہوئی مگر اس صدا کے آنے پر لشکر سمندر شاہ میں ایک تلاطم پڑگیا سب رونے لگے ہر طرف سے صدا آنے لگی ہائے استاد وائے استاد سمندر شاہ کی عجب حالت ہوگئی کہ گریبان چاک کرڈالا تاج سر پر سے پھینکدیا شملاق کو معلوم تھا کہ بہت سے سحر اور بہت سی چیزیں اسوقت سمندر شاہ کے پاس ایسی ہیں کہ جو عشاق کی بنائی ہوئی ہیں دیکھوں وہ بھی برباد ہوئیں یا نہیں یہ خیال اپنے دل میں کرکے اب جو دیکھا تو انکو اسی طور سے برقرار پایا سمندر شاہ سے کہا کہ اے بادشاہ ایک بات میری سن لیجئے پھر روئیے گا کیونکہ یہ امر ضرور ہے کہ استاد مارے گئے اب ان سا ساحر پیدا ہونا غیر ممکن ہے مگر ایک امر میں مجھکو حیرت ہے سمندر شاہ نے کہا کہ مجھکو ہر وقت حیرت ہوا کرتی ہے اسوقت میں بھی تیرا مذاق نہیں جاتا اسنے جواب دیا کہ میری کیا مجال جو مذاق کرتا ہوں کیا مجھکو استاد کے مرنے کی خوشی ہے جو مذاق کرتا ہوں میں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ جس سے آپکو اس امر کا یقین ہوگا کہ استاد زندہ ہیں سمندر شاہ نے کہا کہ پھر وہ ہی تو نے مذاق کی بات کہی شملاق نے کہا کہ ذرا سماعت فرمالیجئے پھر فرمائیگا کہ مذاق کی بات کہی سمندر شاہ نے جو یہ سنا کہا کہ بیان کر شملاق نے عرض کیا کہ مجھکو حیرت اس امر میں ہے کہ جسقدر سحر استاد کے بیٹھے سب قائم ہیں اور جو چیزیں انکی بنائی ہوئی تھیں وہ سب موجود ہیں بس اگر استاد قتل ہوتے

تو ضرور یہ سب برباد ہو جاتین اور ایک کا بھی انمین سے نام و نشان نہ باقی رہتا یہ کیا سبب ہے کہ سب
اسی طور سے برقرار ہین سمندر شاہ نے جو یہ کلمہ سنا شملاق سے کہا کہ یہ تو تو نے ایک بات طرفہ
کی کہی مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ انھون نے فرمایا نہین وہ ان سب کا اختیار تجکو دے گئے ہین جو یہ نہین
برباد ہوئین انکے بعد مین انکا مالک ہون اور میرے لیے تو بنائین تھین اگر یہ کہا جائے کہ وہ قتل نہین
ہوئے تو صدا کیسی آئی پس اگر مثل ایوان کے دھوکا دیا ہوتا تو صدا نہ آتی جیسے انکے مرنے کا سبکو یقین
ہوا تھا مگر صدا کے نہ آنے سے شک تھا جیسے انکے بیان ہی ہوتا یہ صدا کیون آئی شملاق نے کہا کہ یہ
سب ارشاد آپکا درست ہے مگر مجکو ضرور شک ہوتا ہے بیان تو سب اہل لشکر کر رہے ہین سمندر شاہ بھی
مغموم ہے شملاق کے اس کہنے سے روتا تو نہین ہے مگر مغموم ہے ادھر ایوان نے جب دیکھا کہ وہ تاریکی
وغیرہ رفع ہو گئی اور سب علامت سحر برطرف ہو گئی ایوان نے دیکھا کہ نہ عشاق کی لاش ہے نہ تخت ہے
یہ خیال کیا کہ بیہوش اسی تاریکی مین لاش اٹھا لیگئے پس ایک مرتبہ جو اسکا کچھ کر کے آواز دی کہ زدم و بست
کردم یون کام تمام کرتے ہین یہ کہکے جھومی راوی نے کہا ہے کہ ابھی نہ تو عشاق کی موت کا وقت
آیا تھا نہ اسکا قاتل آیا تھا نہ ایوان اسکی قاتل تھی نہ ابھی اہل اسلام کے ستارہ [illegible] کی نحوست برطرف
ہوئی تھی کیسے عشاق قتل ہو جاتا کیونکہ مین عرض کر چکا ہون کہ جب تک تیغہ عشاق کش نہ آئیگا
اسوقت تک عشاق قتل نہو گا جو کہ سامری و جمشید بنا گئے ہین دیکھیے اس تیغہ کو کون لیکر
آتا ہے اور کون عشاق کو قتل کرتا ہے اور کب قتل ہوتا ہے گو ہمزاد کے قتل کرنے سے لطف قوت
سحر کی اور جسم کی گھٹ گئی ہے چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین ہے بس اس سبب سے ابھی زندہ ہے
یہ جو صدا ایوان نے دی کہ زدم و بست کردم برابر سے آواز آئی کہ زدی و کرا پست کردی تو
یون نہ قتل ہو گی سحر سے بلکہ تجکو تلوار سے قتل کرونگا کیونکہ تو سحر مین زبردست ہے اور کامل ہے میرا
تیرا پلہ برابر ہے نہ مین سحر مین تیرے اوپر غالب آؤنگا نہ تو میرے اوپر جو صدا ایوان نے سنی پلٹ کر دیکھا
کہ عشاق زمین سے نکل رہا ہے تیغہ برہنہ ہاتھ مین ہے یہ بھی اسکو دیکھکر تخت پر سے کود پڑی
تیغہ لیکر عشاق بھی جست کر کے زمین سے نکلا اور باہر آ کر پیترا بدلکر کھڑا ہوا اب جو اہل اسلام
نے دیکھا سب کو حیرت ہوئی اور باہم کہا کہ وہی تدبیر کی جو کہ ایوان نے کی تھی اب ایوان کے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ ہر امر مین غالب آئی ہے ادھر شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ ملاحظہ فرمایئے
جو مین عرض کرتا تھا وہی ہوا نہ دیکھیے وہ استاد نے اپنے کو [illegible] کیا معلوم ہوتا ہے کہ اپنا ہمزاد قتل
کرایا اب جو سمندر شاہ نے دیکھا تو عشاق کو میدان مین کھڑا پایا شملاق سے کہا کہ تم نے
سچ کہا تھا یہ کہکر نقیبون سے کہا کہ لشکر مین پکار دو کہ کوئی رنج و غم نہ کرین استاد زندہ ہین
انھون نے اپنے ہمزاد کو قتل کرایا تھا یہ انکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تھی نقیبون نے لشکر مین پکار دیا
اب پھر سب کو اطمینان ہوا اور دیکھا تو عشاق کو میدان مین روبروے ایوان کے استادہ پایا اور
دیکھا کہ اب مردون مین تیغہ چلا چاہتا ہے شملاق نے کہا کہ اب استاد نے ایوان کو قتل کیا سحر مین
تو نہین قتل کر سکتے تھے ہان تلوار کے مقابلے مین ضرور مار لینگے کیونکہ وہ عورت ہے اور یہ مرد ہین
عورت تلوار کی لڑائی مرد سے نہین لڑ سکتی ہے کیسی ہی اس فن مین بھی کاملہ ہو مگر مرد کا مقابلہ
تلوار مین نہین کر سکتی یا اور کسی حربہ جنگ مین مثل نیزہ و گرز کے استاد نے یہ تدبیر اچھی کی
اب کوئی دم مین اسکا خاتمہ ہے اب جاتی کہان ہے شملاق تو سمندر شاہ سے یہ کہہ رہا ہے وہان

ایوان نے عشاق سے کہا کہ تو نے اسوقت بڑا کام کیا کہ اپنے ہمزاد کو قتل کرایا ورنہ تیرا بچنا محال تھا مگر دیکھنے مجھ مین اور تجھ مین اتنا فرق ہی کہ مین نے پتلی سحر کو قتل کرکے تیرے حربہ سے اپنے کو بچایا اور تو نے اپنے ہمزاد کو قتل کرا کے میرے حربہ سے اپنی جان بچائی اور تو جو مجھ سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا ہی تو مین اسپر بھی راضی ہون کیونکہ مین اس فن سے بھی واقف ہون تو نے اس خیال سے کہ مین مرد ہون اور فنون سپہ گری سے آگاہ ہون یہ عورت ہی یہ کیا واقف ہوگی بس مین اسکو اس فن مین زیر کرونگا اور قتل کرونگا کیونکہ یہ سوا سحر و ساحری کے فنون جنگ سے آگاہ نہوگی گو یہ تیرا خیال درست ہی مگر مین نے اس فن کو بھی خوب حاصل کیا ہی اسی وقت کے لیے کہ کہین ایسا نہو کہ تلوار کی نوبت آئے تو بڑی خرابی ہو بس اس سے بھی آگاہ ہونا خوب ہی استادون سے حاصل کیا ہی مین اسمین بھی بند نہین ہون آ مقابلہ کر عشاق نے جواب دیا کہ اگر بند نہین ہی تو وار کر ذرا مین بھی تو دیکھون کہ تو نے خوب ہی جو اس فن مین کیا کمال حاصل کیا ہی ایوان نے کہا کہ پہلے تو وار کر پھر مین وار کرونگی یہ سنتا تھا کہ عشاق نے نیمچہ سحر علم کرکے وار کیا ایوان نے سپر سحر کو پناہ کیا اور اسکا وار خالی دیا اپنا وار کیا عشاق نے خالی دیا بس دونون نیمچے متواتر چلنے لگے دو بجلیان تھیں کہ کوندنے لگین شرارے سپرون سے نکلکر بالائے آسمان جانے لگے جھنکار نیمچون کی بلند ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بجلیان باہم لپٹی ہوئی چمک رہی ہین ایوان و عشاق اس طور سے گردش کر رہے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کاٹ کے پتلے ہین اور بذریعہ کل کے پھر رہے ہین کسی مقام پر نہ ایوان کو کوئی کم پاتا تھا نہ عشاق کو معلوم ہوتا تھا کہ دو بلبلین لپٹی ہوئی ہین ہر مرتبہ اہل لشکر اسلام کو یقین ہوتا تھا کہ ابھی ایوان نے مار لیا اور کفار کو یقین ہوتا تھا کہ عشاق قتل ہوا اسی طور سے جب عشاق کا وار چلتا تھا تو اہل اسلام کو ایوان کے قتل ہونے کا یقین ہوتا تھا اور کفار کو عشاق کے فتحیاب ہونے کا پھر پہر کامل دونون لڑا کیے نیمچے آری سپرین مثل غربال کے ہوگئین بلکہ پرزے پرزے ہوگئین عشاق نے دم لیا اور ایوان سے کہا کہ تو خوب اس فن سے بھی واقف ہی بس پھر دوسرا نیمچہ لیکر مقابلہ کرنے لگا ایوان بھی لڑنے لگی کبھی یہ اسکے حد کی طرف آجاتی تھی یعنی ایوان کبھی ایوان کی حد مین عشاق چلا جاتا تھا اگر ایوان کا نیمچہ پہلو سے نکل گیا تو عشاق کا نیمچہ سر پر آکر خالی گیا اگر اسنے طمانچہ لگایا تو ایوان نے پھندارے کا ہاتھ لگایا اسنے کمرنمائی تو ایوان نے پھرے کا ہاتھ لگایا اسکا نیمچہ اگر سن سے قریب شانہ آکر نکل گیا تو ایوان کا بھی نیمچہ سر پر سے سن سے نکل گیا اسی طور سے بڑی دیر تک لڑائی یہ نوبت تھی کہ نہ اورا ظفر یہ این را خطر نہ این را ظفر نہ اورا خطر دونون برابر تلے ہوئے لڑ رہے تھے برابر کے ہاتھ چل رہے تھے جب ایوان کو عشاق نے اس فن مین بھی کامل پایا اور اپنے دلمین خیال کیا کہ مین نے تو تلوار کا مقابلہ اس لیے کیا تھا کہ یہ اس سے ناواقف ہوگی یہ تو اس فن مین بھی کامل نکلی اس پر غالب آنا دشوار ہی بدون دھوکے بازی کے بس یہ خیال دلمین کرکے عشاق نے کمر کا ہاتھ لگایا ایوان اس طرف متوجہ ہوئی دھوکا تو تھا ہی بس فوراً بتایا تو کمر اور لگایا سر سپر سر پر سے ہٹ چکی تھی نیمچہ سر پر بیٹھا تا وابرو اتر آیا ایوان نے جو یہ حال دیکھا کہ اسنے دھوکا دیا بنائی کمر اور ضرب لگائی سر پر مین دھوکے مین آکر مجروح ہوئی فوراً سحر کیا کہ نیمچہ تو سر سے نکل گیا خون نکلنے لگا سحر کیا کہ خون بند ہوگیا مگر زخم اسی طور سے رہا فوراً دوپٹہ پھاڑا اس سے خوب مضبوط سر کے زخم کو باندھا اور عشاق سے کہا کہ مکاری کرنے لگا عشاق نے جواب دیا کہ

جس طور سے ہو حریف کو زک دے ایوان نے جواب دیا کہ اچھا کوئی پروا کی بات نہین ہی کبھی ہمارا بھی تو موقع ہوگا مگر ہم کہکر دار کرینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ چونکہ ابھی اہل اسلام کے ستارون کی نحوست بر طرف نہوئی تھی اس سبب سے ایوان عشاق کے ہاتھ سے مجروح ہوئی راوی بیان کرتا ہی پھر باہم مچہ چلنے لگا کہ پھر عشاق نے دمعو کا دیکر وار کیا ابکی ایوان کا شانہ نشانہ ہوا اسنے اسکو بھی کسکر باندھا اور مقابلہ مین مصروف ہوئی اسی طور سے چند زخم ایوان نے کھائے زخم سر چوبارہ ہوگیا کس جیسے اور رسالکھے کی عورت تھی کہ برابر مقابلہ کیے جاتی ہی لڑ رہی ہی یہان تو مقابلہ ہو رہا ہی اور ایوان زخمی ہو رہی ہی اور عشاق سے مقابلہ کر رہی ہی مگر راوی ان دونوکو اسی مقابلہ مین چھوڑتا ہی اور

اب شمہ حال ملکہ سوماق برق مزاج بھانجی ایوان کا قلم بند کرتا ہی اسکو سماعت فرمائیے

کہ ملکہ سوماق برق مزاج بھانجی ایوان کی جب ایوان لشکر اسلام سے مسلمان ہو کر آئی تھی تو اپنی خالہ کے پاس آئی تھی ایوان اسکا موتی لیگئی تھی وہ اسکو دیا تھا اسنے سب حال پوچھا تھا تو بیان کیا تھا خلاصہ یہ کہ ایوان نے سب کو یعنی تمام اپنے اہل لشکر و اہل شہر و عزیزونکو مسلمان کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ لشکر تیار رہو ہم برائے کمک اہل اسلام لشکر لیکر جائینگے چنانچہ سوماق نے بھی ضد کی تھی چونکہ سوماق کو ایوان نے پرورش کیا ہی اس سبب سے الفت بہت ہی اور سوماق بھی ایوان کو مان جانتی ہی اور از حد چاہتی ہی بس اسی الفت کے سبب سے ضد کی تھی کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلونگی پہلے تو ایوان نے بہت کچھ سمجھایا بجھایا تھا جب اسنے نہ مانا تھا تو یہ کہکر اسکو باغ کی طرف اسکے روانہ کیا تھا کہ جب ہم جائینگے تو بلا لینگے چونکہ وہ بچہ تھی اس فقرہ مین آگئی تھی اور اسکی ہمسون کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا کہ ملکہ کو ہمہ وقت سیر و تماشا مین مصروف رکھنا ادھر کا خیال بھی نہ آنے دینا چنانچہ جب سوماق چلی گئی تھی اسکے بعد حیران بادلہ پوش کا نامہ آیا تھا اور ایوان سے مقابلہ کیا تھا اور اسکو شکست دیکر اور تین لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی تھی چنانچہ اسکی داستان تو تحریر ہوئی کہ وہ آکر عشاق سے لڑی اور مقابلہ کر رہی ہی مگر سوماق کا حال نہین تحریر ہوا تھا اب اسکا حال قلم بند ہوتا ہی کہ یہ باغ مین جا کر ایسی سیر باغ مین مصروف ہوئی اور لہو لعب مین کہ بالکل اس طرف سے غافل ہوگئی دوسرے انیسون اور جلیسون نے بھی بموجب حکم ملکہ ایوان سوماق کو ایسا لہو لعب مین مصروف کیا کہ اسکو کچھ خیال نرہا نہ کسی امر کی خبر پہونچی نہ وہ اس حال سے آگاہ ہوئی کہ حیران بادلہ پوش میری خالہ کے شہر پر لشکر لیکر آیا ہی اور میری خالہ مقابلہ کو لشکر لیکر گئی ہین نہ اس حال سے آگاہ ہوئی کہ خالہ نے اسکو شکست دیکر بھگا دیا اور خود لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوگئین اگر کسی وقت خیال بھی آیا اور ذکر کیا تو مصاحبون نے دوسری بات شروع کردی اس ذکر کو کاٹ دیا خواصون اور ہمجولیون کو سب خبرین تھین مگر ملکہ سے نہین عرض کرتی تھین بس اسی طور سے چند روز

گذرے کہ ایکدن سوماق کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ امی جان نے کہا تھا کہ جب مین لشکر لیکر براے مقابلہ
اہل اسلام جاؤنگی تو تجکو بھی باغ سے طلب کرونگی اور اپنے ہمراہ لیجاؤنگی اس امر کو عرصہ بہت ہوا
اور وہ تو اُس زمانے مین کوچ فرمانے والین یقین کیا سبب ہے کہ مجکو نہین طلب کیا کیا لشکر لیکر روانہ
نہین ہوئین یا کسی ضرورت سے رک گئین ذرا حال دریافت کرنا چاہیے بس اسکے پاس موتی ہے
مین عرض کرچکا ہون کہ اسنے بڑی محنت سے موتی تیار کیا ہے اول تو حربہ بے پناہ ہے کسی سے رد نہین
ہوسکتا ہے اگر سامری و جمشید پر بھی سوماق یہ حربہ کرے تو اُنکو بھی بچنا ذرا دشوار ہے دوسرے یہ صفت ہے
کہ جسکا چاہے حال دریافت کرے چاہے کسی مقام پر ہو جو کچھ اُسکی حالت ہوگی وہ پیش نگاہ ہوجائیگی
اور صاحب گوہر اُسکے حال سے بخوبی آگاہ ہوجائیگا یا اور جو حالت دریافت کریگا اُس موتی سے معلوم
ہوجائیگی بس یہ جو مین نے عرض کیا ہے اسی قسم کا موتی اُسنے تیار کیا تھا مین قبل مین بھی عرض کرچکا ہون
اور وہی گوہر ایوان آس سے جب دوبارہ سمندر شاہ نے طلب کیا ہے گئی تھی تو لیتی گئی تھی چنانچہ
جب آئی تھی تو دیدیا تھا بس سوماق نے جو یہ خیال اپنے دلمین کیا کہ امی جان کا حال دریافت
کرون کسی کو اُنکے پاس روانہ کرکے دریافت کراؤن تو وہ جھوٹ سچ آکر بیان کرے اس سے موتی مین کیون نہ
دیکھ لون بس یہ خیال کرکے دلمین جوڑے مین سے ڈبیا نکالی اُسی ڈبیا مین موتی رہتا ہے اُسکو
کھولا اور ہاتھ پر رکھکر کہا کہ مجکو میری خالہ ملکہ ایوان کی حالت دریافت کرنا ہے جو اُنکا حال ہو
میرے اوپر ظاہر ہوجائے وہ جس فکر مین ہون اور جہان ہون بس یہ جو اسنے نیت کرکے موتی
مین دیکھا کیا دیکھتی ہے کہ ملکہ ایوان لشکر کثیر لیے ہوے ایک صحرا مین چلی جاتی ہین اسکو حیرت ہوئی
کہ یہ کیا سبب ہے یہ کہان جاتی ہین مین تو شہر مین چھوڑ آئی تھی یہ کہان مع لشکر تشریف لیے جاتی ہین
شاید آج موتی نے خطا کی پھر دیکھا پھر وہی نظر آیا اب اسنے یہ نیت کی کہ مجکو میری خالہ کی کیفیت
معلوم ہوجاے کہ یہ مع لشکر کے کہان جاتی ہین کیونکہ مجھ سے تو اقرار کیا تھا کہ مین جب براے
جنگ اہل اسلام جاؤنگی تو تجکو بھی ہمراہ لیتی جاؤنگی اب یہ کہان جاتی ہین آیا طرف لشکر اسلام کے
جاتی ہین یا اور کسی مہم پر اُس موتی مین اُسنے یہ تحریر پایا کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ جب تمنے بہت ضد
کی تو ملکہ نے یہ فقرہ تمکو دیا کہ تم باغ مین جاکر اپنا دل جب تک بہلاؤ جب مین لشکر لیکر کوچ
کرونگی تمکو بھی طلب کرونگی بس تم ادھر باغ کو آئین اُدھر حیران بادلہ پوش لشکر لیکر بحکم
سمندر شاہ براے تاخت و تاراج ملک ایوانیہ آیا تھا اُسنے نامہ لکھا تھا وہ نامہ آیا بس آپکی
خالہ صاحبہ نے نکل کر اُسکا مقابلہ کیا اُسکو قتل کیا لشکر کو شکست دی اُسکے بعد تین لاکھ کا لشکر لیکر
اُسی طرف سے براے جنگ اہل اسلام روانہ ہوگئین اُسی طرف تشریف لیے جاتی ہین اس
حال کا ظاہر ہونا تھا اور سوماق کو معلوم ہونا تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ آپ اُسدن سے یہان
آکر ایسی غافل ہوئین کہ پھر آپکو خیال بھی نہ آیا اور ایسی لہو و لعب مین مصروف ہوئین کہ پھر
کچھ فکر نہ کی بس یہ جو سوماق پر ظاہر ہوا یا تو بیٹھی ہوئی تھی یا اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی مصاحبون و
خواصون و جلیسون و انیسون کو حکم دیا کہ بہت جلد اسباب سفر سے آراستہ ہو اور سامان
سفر کرو مین اپنی خالہ صاحبہ کے پاس جاؤنگی تم سب نے بڑی غلطی کی مجکو اس حال سے
آگاہ نہ کیا کہ آپکی خالہ صاحبہ لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے تشریف لیگئین پھر وہان سے
آلون تو سزا دونگی وہ عذر کرنے لگین ملکہ نے کہا کہ بس پھر عذر کرنا جب سزا ملیگی اسوقت

سامان سفر کر دا تھون نے کہا کہ ہم جاکر دریافت کر آئین وہ ابھی تشریف نہین لیگئی ہین اگر تشریف لیجاتین تو آپکو ضرور طلب فرماتین ملکہ نے کہا کہ بس آپ مہربانی فرمائیے وہ تشریف لیگئین انھون نے مجکو نقرہ دیا تھا مین بچہ تھی نقرے مین آگئی بس مجکو سب حال موتی سے ظاہر ہو چکا ہی مین دریافت کر چکی ہون کوئی جانے کی ضرورت نہین ہی یہ جو ملکہ نے کہا سب سامان سفر اور اسباب سحر سے آراستہ ہونے لگین کیونکہ ملکہ کے مزاج سے بخوبی واقف ہین کہ ذرا سے مین خفا ہو جاتی ہین تو مان دخالہ کی تو سنتی نہین ہین تو ہماری کیا اصل ہی تھوڑے عرصے مین سب سامان سفر اور اسباب سے آراستہ ہو گئین ملکہ انکو حکم دیکر بارہ دری مین گئی تھی وہان جاکر خود اپنے کو سامان سفر اور کل اسباب سحر سے آراستہ کیا اور جب تیار ہو چکی تو باہر آئی مصاحبون کو طلب کر کے پوچھا کہ سب سامان تیار ہی اور سامان سفر سے لیس ہین اور اسباب سحر سے عرض کیا کہ جی ہان لیس ملکہ نے سحر کیا طاؤس سحر تیار ہو کر سامنے موجود ہوا بس ملکہ طاؤس سحر پر سوار ہوئی اپنے سوار ہو چکے بعد اور سب کو حکم دیا کہ تم سب بھی سوار ہو لیس قریب دو سو کے خواصین تھین وہ اور باقی خادمین و جلیسین و انیسین تھین اور سب ساحرہ تھین یہ سب قریب آٹھ نو سو کے تھین اور سب جوانین یا لڑکیان سب بموجب حکم ملکہ سوار ہوئین کوئی طاؤس پر کوئی باز پر کوئی ہنس پر کوئی قاز پر کوئی قرقرے اور کوئی اژدر سحر پر بس ملکہ ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر اور موتی سے حال دریافت کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی بہت جلد راہ طی کرتی ہوئی جاتی تھی چنانچہ دو منزلہ وسہ منزلہ اسنے طی کیا یہان تک کہ یہ قریب سمندریہ پہونچی ایک پہرا اسنے لشکر کے فرودکش ہونے کا حکم دیا یعنی انھین سب مصاحبون وغیرہ کو اور لشکر اسکے ہمراہ نہ تھا اور سحر کیا کہ ایک خیمہ برپا ہو گیا یہ اُس خیمہ مین اتری اور سب بھی سحر سے خیمہ برپا کرکے اُتریں دو پہر رات تک یہ سبکے ہمراہ باتین کیا کی جب نصف شب کے قریب آئی تو سب سے رخصت ہو کر چلی گئی پہرہ والیان رہ گئین یہ پلنگ پر آکر لیٹی اسکو نیند نہ آئی اُسکو خیال ملکہ ایوان کا جو بند تھا تو دل پریشان ہوا بس موتی کو نکالکر دیکھا تو معلوم ہوا اور خود بھی سمجھا کہ ملکہ قریب لشکر پہونچ چکی ہی اب تھوڑا فاصلہ ہی صبح کو جو روانہ ہوگی تو قریب دوپہر کے لشکر اسلام مین پہونچ جائیگی اسنے خیال کیا کہ ذرا لشکر اسلام کا تو حال دریافت کرون اب جو لشکر اسلام کا حال دریافت کرتی ہی تو معلوم ہوا کہ کل ساحران لشکر اسلام کو عشاق نے قید کیا ہی وہ گنبد جو بالائے ہوا قائم ہی اور بہت تکلیف سے وہ لوگ بسر کر رہے ہین اور سب اہل اسلام جو کہ غیر ساحر ہین اپنی زندگی سے مایوس ہو کر عبادت خدا مین مصروف ہین کیونکہ صبح کو پھر عشاق مقابلے کو آئیگا عجب بلا لشکر اسلام پر نازل ہوئی ہی اور کل ایوان بھی عشاق کے ہاتھ سے زخمی ہو گئی یہ جو سوماق نے دیکھا اور اہل اسلام کی حالت بھی دیکھی اور کفار کو خوش پایا بہت بڑا صدمہ ہوا اور یہ جو معلوم ہوا کہ ایوان بھی مجروح ہو گئی بس یہ دریافت کیا کہ عشاق کسکے ہاتھ سے قتل ہوگا اور کون اسکا قابل ہی معلوم ہوا کہ عشاق کا قتل ہونا غیر ممکن ہی یہ طلسم بند ہی یہ سب پر غالب آئیگا ملکہ نے یہ جو دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ تو معلوم ہوا کہ یہ سحر بند ہی پھر اسکے قتل کی بھی تو کوئی تدبیر ضرور ہوگی کیونکہ جسنے اسکو سحر بند کیا ہوگا تو اسنے کی ہوگی اگر اسنے اپنے کو خود سحر بند کیا تو اسنے کی ہوگی لکھا پایا کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ اسکو طلسم بند یا سحر بند سامری و جمشید نے کیا ہی اور اسکے قتل کی یہ تدبیر کی ہی کہ ایک تیغہ بنا کر اسکو دیا تھا کہ اسکو بحفاظت رکھنا

کیونکہ جب تک یہ تیغہ کسی کے ہاتھ نہ لگے گا اسوقت تک تیری قضا نہ آئیگی اگر کوئی لاکھ تدبیر کرے کہ تجھکو قتل کرے مگر تو قتل نہوگا اگر تمام عالم ایک ہو جائے تو بھی تو قتل نہوگا ہاں اگر یہ تیغہ ملجائیگا تو ایک بچہ تجھکو قتل کر ڈالے گا بس تیری موت اس تیغہ پر منحصر ہے لہذا اسکو بہت حفاظت سے رکھنا چنانچہ عشاق نے اسکو بڑی حفاظت سے رکھا ہے اس تیغہ کا نام تیغہ عشاق کش ہے پس جب تک وہ تیغہ نہ آئیگا عشاق نہ مارا جائیگا یہ جو سوماق کو معلوم ہوا پس اسنے خیال کیا کہ اے سوماق اس موتی سے تو اس تیغہ کا نشان بھی دریافت کرے کیونکہ یہ تو تونے خوب چیز بنائی کہ جو حال دریافت کرنا ہوا دریافت کر لیا جو امر نہ معلوم ہوا اسکو معلوم کر لیا پس نشان تیغہ معلوم کرے اور کوشش کرکے اس تیغہ کو حاصل کرو اور جلد عشاق سے مقابلہ کر اسکو قتل کرکے سب اہل اسلام کو اس بلا سے نجات دے کتنا بڑا ثواب ہوگا بس یہ خیال ولمیمن کرے اور یہ بھی خیال کیا کہ کتنا بڑا نام ہوگا یہ نیت کرکے موتی کو دیکھا کہ مجھکو نشان اس تیغہ کا معلوم ہو جائے پس نشان معلوم ہوا سوماق نے سحر کیا کہ ایک پتلی اسی کی صورت کی اسکے پلنگ پر سحر سے تیار ہو گئی اور خود سوماق سحر کرکے غرق زمین ہوئی اور فکر میں تیغہ عشاق کش کے زیر زمین روانہ ہوئی نقب کنی کرتی ہوئی کوئی دو تین منزل نکل گئی پس ایک مقام پر طبقہ زمین کا توڑا چونکہ شب تھی مگر ایک صحرا میں نکلی پس وہاں مشعل سحر روشن کرکے ایک طرف کو اسکی روشنی میں چلی چونکہ نشان تیغہ تو مل چکا تھا پس یہ اسی پتہ برابر چلی جاتی تھی یہانتک کہ اس مقام پر پہونچی کہ جہاں کا نشان ملا تھا دیکھا کہ ایک درہ کوہ ہے اور بہت سرسبز ہے پس اس درہ کوہ کے اندر داخل ہوئی دیکھا کہ ایک ساحر جوگی سنگ مرمر پر بیٹھا ہوا ہے جوڑا بندھا ہوا جوگی وضع ہے جاگ رہا ہے جیسے اسنے سر اٹھا کر روشنی کی طرف دیکھا دیکھا کہ ایک لڑکی بہت خوبصورت میری طرف چلی آتی ہے بس اسنے آواز دی کہ کون اجل رسیدہ ادھر آتا ہے یہ مقام آنے کا نہیں ہے میں یہاں کا مالک ہوں سوماق نے یہ صدا اسکے کہا کہ او اجل رسیدہ میں تیری جانکی ملک الموت ہوں اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو ہٹ جا میں تیغہ عشاق کش کو حاصل کروں اس جوگی نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ تو تیغہ کی فکر میں آئی ہے اب تیرا زندہ بچنا میرے ہاتھ سے دشوار ہے یہ کہکر اپنے مقام پر سے اٹھا چونکہ سوماق کو جلدی تھی اور یہ فکر تھی کہ کسی صورت سے اسکو قتل کرکے تیغہ حاصل کروں بس جیسے وہ ساحر اٹھا اسنے فوراً موتی کو اپنے جوڑے سے نکالا اور ہاتھ پر رکھا اور اسکا عکس اس جوگی پر ڈالا وہ تو نارنج سحر اٹھا کر چلا تھا اس خیال سے کہ یہ لڑکی ہے بھلا کیا مقابلہ کر سکے گی ایک ہی منتر میں گرفتار ہو جائیگی اس حال سے واقف نہ تھا کہ جان کی خواہاں ہے بس یہ تو بلا خوف چلا آتا تھا جیسے عکس اس موتی کا جوگی پر پڑا ایک برق چمک کر موتی سے اس جوگی پر گری جب تک وہ سنبھلے سنبھلے اس برق نے اس جوگی کو جلا دیا اسکا جلنا تھا کہ ایک شور قیامت افزا اٹھا ایک تو تاریکی تھی اور ہو گئی برف باری و سنگ باری شروع ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من دربان جادو بود جب تاریکی دفع ہوئی سوماق نے دیکھا کہ ایک دروازہ مقفل سامنے ہے پس اسنے جاتے ہی اس قفل کو توڑا اور دروازہ کھولا دروازے کا کھولنا تھا کہ یکایک اژدر آتش فشاں قلعہ آتشین چھوڑتا ہوا اندر سے چلا بس اسنے یہ تدبیر کی کہ اس اژدر پر بھی اس موتی کا عکس ڈالا وہ بھی عکس موتی سے جلنے لگا ادھر اسپر عکس پڑا ادھر اس اژدر کے جسم سے شعلہ نکلا اور مرہ جلنے لگا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اژدر جادو بود جب سوماق اژدر کو قتل کر چکی اور جلا چکی اب اندر دروازے کے آئی دیکھا کہ ایک

مکان بہت وسیع ہے بس یہ صحن مکان طی کرکے دالان مین آئی اور شمال کی طرف جو حجرہ تھا اسکی طرف متوجہ ہوئی جیسے اودھر کو قدم اٹھایا قدم کا اٹھانا تھا کہ آواز آئی کہ او ظالم کدھر جاتی ہے تو بڑی بیخوف ہے دربان جادو وہ وائرور جادو کو مار کر یہان پہونچی ہے پھر بھی کچھ خوف نہین کرتی ہے گھڑی رہ مین تیری جان کا ملک الموت آتا ہون بس یہ جو صدا آئی سوماق نے پلٹ کر دیکھا دیکھا کہ ایک جوگی جسکے بڑے بڑے بال سیاہ فام بڑے بڑے دانت آنکھون اور منھہ سے شعلے نکلتے ہوے میری طرف چلا آتا ہے یہی کہتا ہوا کہ کہان جاتی ہے بس جیسے وہ قریب آیا سوماق نے اسکی طرف بھی موتی کو کیا اسی طور سے اُس موتی سے برق پیدا ہوئی اور اُس جوگی پر بھی پڑی کہ وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا بس نہایت ہی ہنگامہ محشر افزا برپا ہوا آوازین ہولناک آئین تاریکی انتہا درجہ کی ہوگئی جب وہ سب آفتین کم ہوئین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من پاسبان جادو بود جب یہ صدا آچکی اور وہ تاریکی وغیرہ دفع ہوچکی اسوقت سوماق نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش پڑی ہوئی ہے بس یہ حجرہ کی طرف چلی اور حجرے کا قفل توڑکر اندر آئی اور سقف حجرہ سے اُس صندوق کو جو کہ لٹکا ہوا تھا سحر کرکے اتارا اور اسکا قفل توڑا اوپر کا پٹرا جو ہٹایا دیکھا کہ ایک کیسی سیاہ ناگن بیٹھی ہوئی ہے زبان نکالے ہوے بس فوراً کچھ اسم سحر پڑھکر اسپر ہاتھ ڈالدیا اب جو ہاتھ ڈالا قبضے پر پڑا اب جو اٹھایا نہ وہ ناگن تھی نہ اور کچھ تھا ایک تلوار نیام مین تھی اسکے قبضے پر لکھا تھا کہ این تیغہ عشاق کش بس جب سوماق نے وہ تیغہ پایا بہت خوش ہوئی اپنے دلمین کہا کہ خداوند کریم نے میری کمک کی کہ یہ تیغہ ہاتھ آیا بس اُس صندوق وغیرہ کو اسی طور سے چھوڑکر باہر آئی اور مکان کو طی کرکے درہ مین آئی اور وہان سے اُس مقام پر آئی کہ جہان پر دہنہ نقب توڑا تھا بس نقب مین جاکر اسی طور سے راہ طی کرکے اپنے خیمہ مین صبح ہوتے ہوتے پہونچ گئی راوی بیان کرتا ہے کہ یہ سب کام ملکہ نے حسب نشان دہی گوہر آبدار جو کہ اسکے پاس ہے کیا اور اُس موتی کے ذریعہ سے پتہ بھی ملا اور سب کو قتل بھی کیا بس خیمہ مین آکر تھوڑے عرصے تک آرام کیا بعد کو جب صبح ہوئی بیدار ہوئی فوراً سب کو کوچ کا حکم دیا اور کہا کہ تم لوگ تو بالاے ہوا روانہ ہو مین اندر اندر زمین کے آتی ہون قریب لشکر اسلام پہونچکر ایک طرف صف باندھکر کھڑی ہونا جو کوئی دریافت بھی کرے تو کہنا کہ جب ہمارا مالک آئیگا وہ خود اپنے نام و نشان سے آگاہ کریگا اول تو مین تم سے پہلے پہونچ جاؤنگی یہ کہکر اور سحر کرکے غرق زمین ہوئی اور سحر سے زمین کٹی کرتی ہوئی طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی اسکی خواصین اور مصاحبین اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوکر چلین یہ تو ادھر سے جاتی ہین اور سوماق اندر زمین کے چلی جاتی ہے مگر ساتھ عجلت کے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ خالہ جان پہونچ گئی ہون اور مقابلہ ہونے لگا ہو یا صاحبقران نے نکلکر مقابلہ کیا ہو کیونکہ سب ساحران لشکر اسلام قید ہوچکے ہین بس یہ تو اس خیال و فکر مین چلی جاتی ہے وہان ایوان سے اور عشاق سے تیغہ زنی ہو رہی ہے اور ایوان بہت زخمی ہوچکی ہے اور پسپا ہونے لگی اور عشاق بڑھتا جاتا ہے راوی کہتا ہے کہ اب اسکے ظلم و ستم کی حد ہوچکی تھی اور نحوست بھی ستارہ اہل اسلام کی جاچکی تھی اور عشاق نے غرور بھی کیا ہے اور اسکا یہ قصد ہے کہ کسی مقام پر موقع پاکر ایسا ہاتھ لگاؤن کہ ایوان کا سرتن پر سے کٹکر زمین پر گرے گو ایوان بہت زخمی ہے اور خون بھی

بہت نکلا ہی طاقت بھی کم ہوتی جاتی ہی ایوان ایسی جرأت کی عورت ہی کہ اسقدر مجروح ہی خون
جسم سے بہ رہا ہی مگر مقابلہ سے ہمتی نہین ہی برابر عشاق کے وار کو روک رہی ہی کوئی مقام
ایسا نہین ہی ظاہر جسم مین جو کہ زخمی نہوا ہوا سے تا با مجروح تھی زخم کاری لگے تھے اب اسقدر طاقت
نہ تھی کہ وار کرے سوائے وار روکنے کے آنکھین بند ہوئی جاتی تھین ہر مرتبہ ہاتھ رُک جاتا تھا بس اب
جو یہ حالت ایوان کی ہوئی اُسکو اپنی زندگی سے نا امیدی ہوئی بس اپنے دل مین یہ خیال
کیا کہ اے ایوان اب کوئی صورت زندگی کی نظر نہین آتی ہی طاقت جواب دے چکی ہی ہاتھ اب
اُٹھ نہین سکتا ہی بس اب جو وہ وار کریگا کام تمام ہو جائیگا یہ ہی وقت ہی کہ خداوند کریم سے رجوع
کر اور اپنے گناہونکے عفو ہونے کی دعا کر اور اہل اسلام کی اس بلا سے نجات پانے کی یہ خیال کرکے
بس برجوع قلب سے آہستہ آہستہ یون دعا کرنے لگی اور یہ شعر زبان پر بعد عجز وانکسار جاری کیا شعر
جو عاجز و بانندہ وانم ترا ٭ درین عاجزی چون نخوانم ترا ٭ تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج وتاب ٭
دعائے کند من کنم مستجاب ٭ اے کریم میرے حال پر رحم کر مین نہین عرض کرتی ہون کہ مرون
نہین اگر میرا پیمانۂ عمر لبریز ہو گیا ہو تو کچھ خوف نہین ہی شوق سے ملک الموت کو روانہ فرما کہ وہ میری
روح آکر قبض کرین کوئی مجکو عذر نہین مگر آرزو یہ تھی کہ مین اپنی آنکھون سے یہ دیکھ لیتی کہ
سمندریہ فتح ہو گیا اور اہل اسلام کا اُسپر قبضہ ہوا عشاق و سمندر شاہ مارا گیا اور سکہ
بادشاہ اسلام کا سمندریہ مین جاری ہوا اور دوسری میری یہ خواہش تھی کہ مین اس کافر
خاسر کے ہاتھ سے نہ ماری جاتی تو اچھا تھا مگر جو تیری مشیت تیسری میری یہ آرزو ہی کہ جو
کچھ گناہ مجھ سے حالت کفر مین سرزد ہوئے ہین اُنکو معاف کر دینا اور میری توبہ کو قبول فرما
چوتھی آرزو میری یہ ہی کہ اس بلا سے لشکر اسلام کو نجات دے اور ان سب کو اس کافر کے
ہاتھ سے بچالے کیونکہ یہ سب تیرے بندے ہین اور تیرے دین و مذہب کے رواج دینے کے
لیے جان بر کف لیے ہوئے ہین اگر یہ خدانخواستہ ہلاک ہوئے تو کون پھر تیرے دین کو رواج دے گا
اور کوئی ایسا نہین ہی کہ بیکسون کی حالت پر رحم کھائے اس ملک مین انکا دشمنون کے سوا
کوئی نہین ہی بس جہان تک ہو اے کریم کارساز اپنی عنایت اور بندہ نوازی سے ان سب کو
بچالے واسطہ تجکو اپنے عزت و جلال کا واسطہ انبیائے سابق کا میری سب آرزوونکو پورا
کر اگر میری موت بھی آئی ہو تو اسوقت ٹل جائے مین اس کافر کے ہاتھ سے نہ قتل ہون اگر قتل
ہوئی تو سب سنینگے اور دشمن خوش ہونگے اور اہل اسلام پر سے اس بلا کو دفع کر یہ دعا جو
ایوان نے اُس حالت مجبوری اور ناچاری مین رجوع قلب سے مانگی چونکہ اب زمانہ
اجابت دعا کا قریب آچکا تھا اور بہت عرصہ ہو چکا تھا اہل اسلام پر سختی گذرتے ہوئے ستارونکی
نحوست بھی جا چکی تھی ایوان کی دعا قبول ہوئی عشاق زیادتی بھی کر رہا تھا در آسمان وا تھے
تیر دعا ہدف اجابت پر جا کر پڑا در گاہ خدا مین ایوان کی دعا قبول ہوئی ایوان تو دعا کر رہی
تھی عشاق نے پھر بچہ کا وار کیا اُسنے جھک نیچے دیکھکر سپر کا ہاتھ اٹھایا ادھر اُسنے وار کیا ایوان
نے سپر اُٹھائی کہ درمیان سے زمین شق ہوئی اور غبار بلند ہوا عشاق یہ واقعہ دیکھکر
تھا ایوان بھی حیران ہوئی مگر بسبب غبار بلند ہونے کے کچھ دکھائی نہ دیا لشکر کفار نے
بھی دیکھا سمندر شاہ خوش ہو ہو کر شملاق سے کہہ رہا تھا کہ اُستاد دیکھ ایوان کو آج قتل

گیا اب یہ جاتی کہاں ہے دیکھو کسقدر زخم رو ح ہوئی ہے از سرتا پا جراحت سے چور ہے شملاق نے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ بہ آسانی قتل کر لینگے مگر آپنے ملاحظہ کیا کہ وہ بھی کس غضب سے لڑ رہی ہے اور مقابلہ کر رہی ہے یہ تو حالت ہے مگر بھاگتی نہیں ہے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ بات ہے کہ قفس پا اُن پکڑے ہوئے ہے سب کفار خوش ہو رہے ہیں سمندر شاہ و شملاق مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ شملاق نے دیکھا کہ درمیان مین عشاق اور ایوان کے زمین شق ہوئی اور غبار اُٹھا شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ آپنے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ خود بخود زمین شق ہوئی ہے اور غبار بلند ہوا ہے دیکھیے یہ کیا واقعہ ہے شملاق تو اُدھر سمندر شاہ سے یہ کہ رہا تھا اور یہ واقعہ سب کفار کے لشکر نے بھی دیکھا سب اسی طرف متوجہ ہوئے اہل اسلام نے بھی دیکھا وہ بھی اسی طرف متوجہ ہوئے اور اہل اسلام ایوان کے لیے دعا کر رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ جب وہ غبار برطرف ہوا دونون لشکرون کے اہل لشکر نے اور سردارون اور بادشاہ اسلام و صاحبقران و عیارون و ایوان نے بھی دیکھا اُدھر سمندر شاہ اور شملاق اور کل سردارون اور عشاق نے بھی دیکھا کہ ایک آفتاب اُس غبار کے برطرف ہونے کے بعد ظاہر ہوا اب جو سب نے غور کر کے دیکھا کہ ایک لڑکی برس بارہ تیرہ ایک کی چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہوا مگر غبار آلود مینڈھیان گندھی ہوئین ناک مین ایک موتی کی نتھ کنوارپنے کی نشانی اور سرسے پاتک زیور مین غرق جسم مین لباس سرخ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا آفتاب شفق مین ہے بس راوی بیان کرتا ہے کہ اسکے سراپا کی کیا تعریف کرون جو کہ از سرتا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہو ہر عضو اسکا نکسک سے درست تھا اُٹھتی جوانی تھی سینے پر پستان کا اُبھار قیامت ڈھاتا تھا دل عشاق کو پامال کیے ڈالتا تھا عجب طرح کی رفتار تھی فتنہ محشر خیز و بلا کی شوخ مزاج تھی اور چستی و چالاکی سے ہر عضو مین خون دوڑ رہا تھا ہر عضو پھڑکتا تھا عجب نور کی صورت اور حور کی سیرت اُس نازنین نے پائی تھی کہ دیکھنے والونکے دل بیقرار ہوئے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ اگر سراپا تحریر کیا جاے تو طول ہوا اصل مطلب فوت ہو بیان تو اب ہر مقام پر اختصار مد نظر ہے یہ چند شعر کافی ہین نظم۔ سبز نخل گل جوانی تھا

حسن یوسف فقط کہانی تھا
آرسی اسکے گلے مین ڈالے ہوئے
شوخی چالاکی مقتضا سن کا
سارا گھر اسپہ رہتا تھا قربان

تھا یہ اس گل کا جامہ زیب بدن
پیاری پیاری سی چین لگائے ہوئے
چشم بد دور وہ حسین آنکھین
روح گرمان کی تھی تو یہ تاب کی جان

سادی پوشاک پر بھی سو جوبن
ناک مین نیم کا فقط تنکا
رشک چشم غزال مین آنکھین
تو جب اہل لشکر اسلام

اور بادشاہ و صاحبقران اور کل سردارون نے دیکھا ہر ایک کو حیرت ہوئی کہ یہ نازنین یکایک کہان سے پیدا ہوئی اور کون ہے ہر ایک یہ سراپا اور نزاکت دیکھکر حیرت زدہ ہوا سب کو سکتہ ہوا ایوان کی جو اُس عالم مین یعنی حالت زخمداری اور مقابلہ مین نگاہ پڑی کیونکہ یہ درمیان مین ایوان و عشاق کے زمین سے نکلی کہا کہ او سوماق تو کہان اُدھر سمندر شاہ اور دیگر سردارون اور اہل لشکر نے جو دیکھا ہر ایک کو حیرت ہوئی اور سب مع سمندر شاہ کے اُسکے حسن خداداد پر فریفتہ ہو گئے جوانون کا کیا ذکر ہے جو کہ بڈھے تھے اور مرنے کے قریب تھے وہ بھی اُسکو دیکھکر بیقرار ہو گئے عشاق کا یہ عالم ہوا کہ اُسنے سوماق کو دیکھا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور زبان سے اُف نکل گئی آنکھون کے نیچے ایک چکاچوند ہی بسبب اسکے شعاع حسن

کے آگئی واقعی اُسکا حسن زاہد فریب عابد کش تھا ایسا اُسنے حسن و جمال پایا تھا کہ اگر فرشتگان مقرب دیکھ لیتے تو مثل ہاروت و ماروت کے چاہ مین قید ہونے کی خواہش کرتے اُسکے چاہ زنخدان مین ڈوب کر مرتے اور پھر عمر بھر نہ نکلتے پس جب اُنکا یہ حال ہوتا جو کہ نفس امارہ نہین رکھتے ہین اور وسوسۂ شیطانی سے بچے ہوے ہین تو خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو نفس امارہ اور خواہش نفس رکھتے ہین اور شیطان جنکے اوپر ہمہ وقت حاوی ہے تو اُنکا کیا حال ہوا ہوگا خلاصہ یہ کہ ہر ایک خدا پرست و کافر اُسکو دیکھکر دلدادہ و فریفتہ ہوگیا مگر اہل اسلام تو صابر ہین صبر کو کام مین لائے کفار کا یہ حال ہے کہ سب اسی طرف متوجہ ہین شملاق نے سمندر شاہ سے عرض کیا کہ یہ نیا گل کھلا خاک سے یہ کون نازنین زمین سے پیدا ہوئی کیا حسین ہے اور کس باغ کی پھول ہے اور کس شجر حسن کا ثمر ہے اور کس آسمان جمال کی قمر ہے سمندر شاہ نے کہا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہے کیا کوئی سحر ہے ایوان کا یا کوئی پیر ہے اُسکا کہ اُسکی مدد کو ایسی صورت دلفریب بنکر ظاہر ہوا کہ جسکے سبب سے دل کو کشش ہوتی ہے اُسکا حسن تو مقناطیسی اثر رکھتا ہے شملاق نے عرض کیا کہ کچھ عقل نہین کام کرتی ہے ضرور بالضرور کچھ نہ کچھ دال مین کالا ہے اور کوئی نہ کوئی فریب ہے خداوند تصویر استاد کو بچائین جب سے مین نے اُس نازنین کو دیکھا ہے مجکو استاد کی طرف سے یاس ہوگئی ہے آپ مجکو بچتے نہین معلوم ہوتے ہین خود مجکو دل مین دھڑکن ہو رہی ہے ہاتھون اُچھل رہا ہے خیالات فاسد آرہے ہین سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہی میرا بھی حال ہے مگر کوئی مقام انتشار نہین ہے خداوند تصویر کا فضل ہے اگر یہ سحر ہے ایوان کا تو اُستاد دفع کرینگے اگر پیر ہے اُسکا تو بھی اُسکی تدبیر کرینگے اگر کوئی اُسکی عزیز ہے تو اُسکے ساتھ قتل کرینگے یہ جاتی کہان ہے بلکہ مین استاد سے کہدونگا پکار کر کہ جہان تک ممکن ہو اسکو زندہ اسیر کر لیجیے گا کیونکہ مین اسپر عاشق ہوگیا ہون سمندر شاہ شملاق سے یہ کہہ رہا ہے کفار نے بھی اسکو پہچانا نہین ہے کیونکہ نہ آجتک یہ کبھی ایوان کے ساتھ سمندر یہ مین آئی نہ میلے مین نہ کسی مقابلہ مین ایوان نے کبھی اسکو گھر سے نکلنے نہین دیا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اسپر کسی کی نگاہ پڑے اور نظر لگ جائے تو خرابی ہو دوسرا سبب یہ تھا کہ یہ خیال تھا کہ یہ لوگ بہت خراب ہین سمندر شاہ وغیرہ ایسا نہو کہ کوئی عاشق ہو جائے اور خواہش کرے تو اُسوقت مین خرابی ہوگی اور مین ان لوگون کے ساتھ اسکو منسوب نکرونگی کسی عالی خاندان لڑکے کے ساتھ منسوب کرونگی جو کہ اصل و نسل کا بادشاہ ہوگا نیا ہوا نہوگا پس ان ان خیالات سے ایوان نے اسکو کسی مقام پر نہ جانے دیا نہ کبھی اپنے ہمراہ لیگئی نہ ان کے ہمراہ جانے کی روادار ہوئی سوائے محل کے یا باغ کے اس سبب سے کوئی اُسوماق سے واقف نہ تھا نہ پہچانتا تھا کہ یہ ایوان کی بھانجی ہے جب کفار نہ واقف تھے تو اہل اسلام کیا واقف ہونگے اگر کوئی ایوان کے شہر مین گیا بھی اور دربار مین تو بھی سامنا نہین ہوا اُسوماق کا کیونکہ اُسکو حکم ہی نہ تھا دربار مین آنے کا جب کوئی غیر ملک کا آدمی دربار مین آئے تو اُس زمانے مین ملک کا یہ طریقہ تھا کہ جب یہ خبر آتی تھی کہ فلان سوداگر یا فلان ملک سے نامہ برنامہ لیکر یا کوئی سفیر آتا ہے تو اُسوقت اگر سوماق دربار مین ہوتی تھی تو اُٹھا دیجاتی تھی پس یہ تو جملۂ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب کہ کسی نے سوائے لشکر ایوان اور ایوان کے ملکہ کو نہین پہچانا سب حیرت زدہ ہو رہے ہین عشاق کی تو یہ نوبت ہے کہ مثل تصویر لگی کے کھڑا ہوا اصلی صورت [illegible]

سب کام بھول گیا ہی نہ ایوان پر وار کرتا ہی نہ کچھ اُس نازنین سے سوال کرتا ہی کہ تو کون ہی
بس ساکت کھڑا ہی جب ایوان نے سوماق سے کہا کہ او سوماق تو کہان سوماق نے
ایوان کی طرف دیکھا اُسکو از سر تا پا جراحت سے چور پایا دیکھا کہ ایک طرف لشکر کثیر
صف آرا ہی مگر سب مسلمان ہین اُنمین ساحرونکا بھی لشکر ہی اور سب پریشان ہین اور اسی طرف
دیکھ رہے ہین اور ایک طرف خالہ کا لشکر صف آرا ہی اور ایک سمت لشکر کفار ہی مگر لشکر کفار
بھی اسی طرف دیکھ رہا ہی سوماق نے سمندر شاہ اور اُسکے لشکر اور عشاق اور کل
سردارون کو پہچان لیا اور بلکہ جو جو سردار اور ساحر سمندر شاہ کی طرف سے لشکر
اسلام کے شریک ہوگئے تھے اُنکو بھی پہچان لیا اسکا سبب یہ تھا کہ ان سبکی تصویرین دیکھ چکی
تھی اور پرچہ اخبار سے اسپر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ فلان فلان بادشاہ اور سردار شریک
لشکر اسلام ہوگئے ہین بس اس سبب سے اسنے لشکر اسلام اور کفار کی شناخت کر لی سوماق
عشاق کی بھی تصویر دیکھ چکی تھی بس اسنے عشاق کو بھی پہچان لیا کہ یہ ہی عشاق ہی دوسرے
یہ بھی موتی سے ظاہر ہو چکا تھا کہ تیری خالہ سے اور عشاق سے مقابلہ ہو رہا ہی اس سبب سے
اور شناخت کر لیا بس ایوان نے جو یہ کہا سوماق نے ایوان کی طرف دیکھکر کہا ای امی جان
آپکا یہ کیا حال ہوا واہ کیا خوب آپ نے مجکو فقرہ دیا بچہ تھی بہلا دیا اور خود لشکر لیکر اس طرف
تشریف لائین مین بھی آپکے فقرہ مین آگئی کہ آپ نے وعدہ کیا ہی کہ جب لشکر لیکر جاؤنگی مجکو ہمراہ
ضرور لیجاؤنگی مین نے خیال کیا کہ امی جان کبھی جھوٹ نہ بولینگی چنانچہ اسی خیال کے سبب سے
مین بے فکر ہو گئی بس آپ مجکو فقرہ دیکر اس طرف تشریف لے آئین اور مجکو آگاہ بھی نہ کیا
یہان آپکا یہ حال ہوا جب عرصہ ہوا میرا خود بخود دم گھبرا یا اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ
لشکر لیکر تشریف لیگئین بس مین بھی اُسیوقت بدون والدہ کو آگاہ کیے ہوے روانہ ہوئی
مع انیسون اور جلیسون اور خواصون اور مصاحبون کے اُنکو تو بالائے آسمان چلنے کا حکم دیا
اور خود غرق زمین ہو کر چلی خیر عین وقت پر تو پہونچی اور آپکو آکر زندہ دیکھا اگر تھوڑی دیر نہ آتی
تو آپکے دشمنونکو زندہ نہ پاتی یہ کیا غضب کیا کہ مجکو آگاہ نہ کیا اب آپ لشکر مین تشریف لیجائین
مین اس سے مقابلہ کرتی ہون یہ مونڈی کاٹا جاتا کہان ہی اسنے میری امی جان کو بہت پریشان
کیا کیا لاور نہ جانتا ہی مین انکی لونڈی موجود ہون ایک جنبش لب مین تو اسکا کام تمام ہو گا نہ معلوم
کیا سبب ہوا جو آپ مجروح ہوئین یہ جو سوماق نے کہا ایوان نے ایک آہ کی اور کہا کہ او چھوکری
تو کیون بدون امان کے آگاہ کیے باغ سے ادھر چلی آئی افسوس اُن کمبختون نے تجکو منع
بھی نہ کیا اور ادھر آنے دیا اگر خدانخواستہ تجکو کچھ چشم زخم پہونچا تو مین کسی طرف کی نرہی
اور اس بڑھاپے مین یہ صدمہ مجکو پہونچا اور کیا مین اپنا روی سیاہ ماران تیری مان کو کیا دکھاؤنگی
اگر خدانخواستہ تجھو نوع دگر ہوگی او سوماق تو واپس جا تو اس سے مقابلہ نہ کر جبکہ مین
جہاندیدہ اسکے فریب مین آکر مجروح ہوئی تو تیری کیا حقیقت ہی ابھی جوانی اور میرے حال
اور اپنی مان پر رحم کھا تو نے بڑا غضب کیا کہ تو یہان آئی مین اسی سبب سے تجکو فقرہ دیکر
اور بدون تیری اطلاع کے چلی آئی تھی بلکہ تو مقابلہ نکر سوماق نے جواب دیا کہ امی جان
آپ اطمینان فرمائیے اور اپنے لشکر مین جائیے اور زخمون کو اپنے باندھئیے مین اس

جو یک کو مارے لیتی ہون یہ سنتے ہی ہاتھ سے جاتا کمان ہی اسنے بہت سر اٹھایا ہی ایوان نے کہا
کہ او جھوکری کیا دیوانی ہوئی ہی یہ دن میرے کہنے پر نہین عمل کرتی ہی راوی نے کہا ہی کہ عشاق
کھڑا ہوا دونون کی تقریر سُن رہا ہی جب یہ ایوان نے سوماق سے کہا سوماق نے جواب دیا کہ
کہ اب تو ہین واپس نجاؤنگی جب دن اس سے مقابلہ کیجے ہوے آپ بیکار اصرار فرماتی ہین
آپ لشکر کو واپس جائین یہ کہکر قسمین دینے لگی کہ آپ مجکو مقابلہ کرنے سے منع نہ فرمائین اور
خود لشکر کو واپس جائین جیسے ہزارہا دن قسمین سوماق نے دین اُسوقت ایوان نے کہا
کہ او جھوکری تونے مجکو بہت پریشان کیا ہی اچھا تو براے مقابلہ جا اور مقابلہ کر مین اسی مقام پر
کھڑی ہوئی ہون اور تیرے مقابلہ کا تماشا دیکھتی ہون اُسنے جواب دیا کہ آپ لشکر مین تشریف لیجائیے
کیونکہ آپ مجروح ہین آپکو زحمت ہوگی کہا کہ بس اب تو زیادہ اصرار نکر اور ضد نکر مین نہ مانونگی
سوماق خاموش ہو رہی اور قصد کیا کہ پلٹون کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایوانیہ کی طرف سے
ابر ظاہر ہوا اور وہ ابر جب شق ہوا تو سب نے دیکھا کہ آٹھ نو سو ساحرنیان تازہ و فربہ بر
ہوا نہ اُس ابر سے پیدا ہوے اُن سب نے بھی دیکھا کہ تین لشکر صف آرا ہین پہچان لیا کہ ایک
لشکر اسلام ہی اور ایک ہماری ملکہ ایوان کا لشکر ہی اور ایک سمندر شاہ کا بس یہ سب کی سب
ایوان کے لشکر کی طرف چلین کفار و اہل اسلام نے دیکھا تھا کہ اُس ابر سے بہت سے
ساحرنیان پیدا ہوئین اور ایوان کے لشکر کی سمت چلین خیال کیا کہ ایوان کی ملازم ہین ادھر
اُن سب نے دیکھا کہ ملکہ ایوان مجروح کھڑی ہوئی ہین اور ہماری ملکہ سے باتین کر رہی ہین
اور عشاق خاموش کھڑا ہوا ہماری ملکہ کو دیکھ رہا ہی بس سب نے اُسی مقام پر سے جھک کر
ایوان کو سلام کیا اور لشکر مین آئین سردارون نے لشکر ایوان کے اُنسے دریافت
کیا کہ تمھارا آنا کیونکر ہوا کیونکہ ملکہ تو منع کر آئی تھین ملکہ سوماق کو یہ حال کیونکر معلوم
ہوا انھون نے اُنسے کہا کہ کئی دن تک تو ملکہ کو کچھ خیال بھی نہ آیا لہو لعب مین مصروف رہین
اگر خیال بھی آیا تو ہمنے اور باتون مین لگا لیا اور ٹال دیا مگر آج کئی دن کا ذکر ہی کہ ملکہ نے
ہمسے کہا کہ تم سب نے مجکو دھوکا دیا اور رامی جان نے بھی وہ تو لشکر لیکر براے کمک اہل اسلام
تشریف لیگئین اور مجکو ہمراہ نہ لیا بس سامان کرو مین بھی چلتی ہون ہمنے لاکھ لاکھ ٹالا مگر
اب ملکہ کب سماعت کرتی ہین اپنی ضد کی ہین فرمایا کہ مجکو موتی سے ظاہر ہو چکا ہی کیون
فقرہ دیتی ہو لیس یہ جو ہمسے ملکہ نے فرمایا ہمنے بھی خیال کیا کہ اب اس امر مین کوشش کرنا بیکار
ہی جو ملکہ فرماتی ہین وہی کرو بس ہم سب نے سامان سفر درست کیا ملکہ اُسدن وہان سے ہر دن
اپنی ماں کو آگاہ کیے ہوے روانہ ہوئین فلان مقام تک ہم سبکے ہمراہ آئین شب وہان بسر کی
صبح کو ہمکو حکم دیا کہ تم سب ظاہر کے راستے سے آؤ مین غرق زمین ہو کر جاتی ہون بس ہم سب
اس راہ سے آئے اور ملکہ اندرون زمین روانہ ہوئین وہ ہمسے قبل آگئی ہین دیکھو وہ اپنی
خالہ سے باتین کر رہی ہین یہ ملکہ کا کیا حال ہی سب نے کہا کہ ملکہ ایوان سے اور عشاق
سے مقابلہ ہوا ملکہ ایوان عشاق پر غالب آئین سحر مین اُسنے تیغ سے مقابلہ کیا اُسمین بھی
برابر رہین بس اُسنے عاجز ہو کر دھوکا دیکر ملکہ کو مجروح کیا ملکہ مکر سے عشاق کے مجروح
ہوئین یہ کہکر سب حال جنگ بیان کیا اور بتایا کہ یہ لشکر اسلام مین ہی جو علم کے سایہ مین

کھڑے ہین یہ صاحبقران ہین اور وہ تخت پر بادشاہ اسلام ہین اور یہ سب لشکر غیر ساحر ونکا ہی اور وہ لشکر ساحر ونکا اور کہا کہ یہ سپاہ سمندر شاہ کی ہی اور وہ سمندر شاہ کھڑا ہی اُن سب نے کہا کہ اسکو تو پہچان لیا تھا ہان صاحبقران وغیرہ کو نہین پہچانا تھا تو اب معلوم ہو گیا یہ سب بھی لشکر ایوان مین آکر صف آرا ہوئین ایوان نے اُن سب کو دیکھکر سوماق سے کہا کہ تمھاری خواصین وغیرہ بھی آگئین سوماق نے عرض کیا کہ جی ہان وہ میرے ہمراہ چلین تھین مین اس طریقہ سے آئی وہ ظاہر کی راہ سے اب مین بمقابلہ عشاق جاتی ہون یہ کہکر طرف عشاق کے چلی عشاق نے اسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھکر دل سے کہا کہ یہ تجھ سے مقابلہ کرنے آتی ہی تیرا دل اسکے مقابلہ سے خوف کرتا ہی اور یہ تیرے دل کی حالت ہی کہ جب سے اسکو دیکھا ہی بیقرار ہی دیکھیے ہوتا کیا ہی بس یہ خیال کیا کہ جہان تک ممکن ہوگا پہلے اسکو نصیحت کرونگا جب نہ مانے گی تو پھر مقابلہ کرونگا اور زندہ اسیر کرونگا کیونکہ اس سے زندگی کا مزہ حاصل ہوگا اس پیرانہ سالی مین خوب مزے ہونگے راتون کو جب یہ لپٹ کر ساتھ سوئیگی کیسی جوان ہی کیا کیا لطف ملینگے مگر عشاق کی حالت یہ ہی کہ اسکو دیکھکر کانپا جاتا ہی اندام مین لرزہ پڑا ہوا ہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی خیال دلمین کرتا ہی کہ معشوق کا جو سامنا ہی اور تو اسپر عاشق ہو چکا ہی دل قابو مین نہین ہی اور یہ بھی خیال ہی کہ ایسا نہو کہ کوئی چشم زخم ہو تجھے اس سبب سے تیری یہ حالت ہی یہ تو سن چکا تھا اور اسپر ثابت ہو چکا ہی کیونکہ کھڑا ہوا سن رہا تھا کہ یہ ایوان کی بھانجی ہی اور ماران کی لڑکی ہی سوماق اسکا نام ہی خالہ کی محبت مین بدون ماں کو آگاہ کیے ہوے باغ سے چلی آئی ہی ایوان بھی اس سے الفت کرتی ہی بس اسنے ایسے ایسے خیالات دلمین کیے جب یہ ادھر کو چلی سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ ضرور یہ کوئی قرابت دار ایوان کی ہی کیونکہ تمنے دیکھا کہ ایوان سے باتین کرکے اور اسکو روک کر استاد کے مقابلہ کو چلی ہی شملاق نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر سوماق عشاق کے مقابلہ مین پہونچی اور کہا کہ او بوبک کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر میری جان کے قدمو پر گر اور اپنی خطا معاف کرا اور مثل ہم سبکے دین اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تو نے بہت سبکو پریشان کیا ہی مین تیری جان کی ملک الموت ہون میری طرف کیا کھڑا ہوا حیرت سے دیکھ رہا ہی جو مین کہتی ہون اسپر عمل کر یہ جو سوماق نے عشاق سے کہا اور عشاق نے سوماق کو اپنے روبرو کھڑا ہوا پایا اور اسکی زبان سے تقریر سنی یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھول دہن سے گر رہے ہین تقریر نہین کر رہی ہی ایسی شیرین زبان تھی کہ عشاق اسکی تقریر پر مثل فرہاد کے کہ جیسے فرہاد شیرین کی تقریر سنکے فریفتہ ہو گیا تھا ویسے ہی یہ بھی سوماق کی تقریر سنکے اور زیادہ فریفتہ ہوا اور دل قابو سے جاتا رہا دلمین قصد کیا کہ لپک کر اسکو گلے سے لگا لیجیے اور لب وعارض کے بوسے لیجیے مگر خوف معلوم ہوا کہ ایسا نہو کہ خفا ہو جائے تو بھر بڑی خرابی ہو شاید ابھی تو سمجھانے سے مان لے اور پھر اگر ایسی حرکت کی تو مشکل ہی یہ خیال دل سے کرکے اور اسکی تقریر سنکے عشاق نے جواب دیا کہ ای ملکہ عالم تمنے یہ جو فرمایا کہ مین تیری جان کی ملک الموت ہون یہ بجا ارشاد ہوا نہ تمنے کوئی تلوار لگائی نہ کوئی سحر کیا مگر مین بدون اسکے تمھاری صورت دیکھکر مرگیا جو چاہو سو کرو یہ سر حاضر ہی میرا دل تو تیر آچکا ہی بس پھر مرتا ہون تم وہ اپنی تیغ نگاہ سے مجھکو قتل کر چکین اب کیا قتل کروگی یہ سر حاضر ہی چاہو کاٹ لو

جا ہو بخشدو مین تو تمھارا غلام ہون جب سے تمکو دیکھا ہی دل قابو مین نہین ہی بس وہ تدبیر کرو
کہ دل قابو مین آئے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ میرے کہنے پر عمل کرو میرے ہمراہ یہان سے چلو میرے
مقام پر مین سمندر شاہ کو بھی چھوڑ دونگا وہ جانے اسکا کام جانے اور لشکر اسلام سے وہ مقابلہ
کریگا بس مین تمکو یہان سے اپنے ہمراہ اپنے مقام پر لیجاؤنگا اور تمھارے ساتھ عقد کرونگا گو
مرد پیر ہون مگر اسقدر قدرت رکھتا ہون کہ تمھاری خواہش پوری کر دونگا اور اپنے کو سحر سے
جوان بھی کرونگا مگر اسی شرط سے کہ تم میرا ساتھ دو اور یہ جو تمنے اپنی خالہ کے بہکانے اور ورغلانے
سے اپنا دین ترک کیا ہی اسکو اختیار کرو کیونکہ تمھاری خالہ ایک تو عورت ہین اور دوسرے
ضعیف ہو گئی ہین اس سبب سے انکی عقل بالکل زائل ہو گئی ہی بس انھون نے عقل سے تو کام
لیا نہین صرف اہل اسلام کے بہکانے پر جو کہ ایک عالم کو خراب کرتے پھرتے ہین آگئین اور انکا
دین قبول کر لیا اور یہان سے جا کر تم سب کو بھی بہکایا اور دین قدیمی ترک کرایا تم میرے کہنے پر
عمل کرو اور اپنا دین اختیار کرو اور میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہو اگر ممکن ہو اپنی خالہ کو بھی سمجھاؤ
اور انکو بھی اس امر پر راضی کرو کہ وہ بھی اپنا مذہب قدیم اختیار کرین اور جس طور سے حکومت
کرتی تھین کرین اگر سمندر شاہ انسے کسی قسم کی خصومت کریگا تو مین اسکو اسکا جواب دونگا
تمسے کوئی غرض نہوگی اور اگر وہ نہ راضی ہون تم ضرور ایسا کرو ملکہ مین تمھاری خالہ اور ماں کو بھی
قتل کر کے اس ملک کا حاکم کر دونگا تم حکومت کرنا ان سب پر تمھارا قبضہ کرا دونگا کیونکہ اب تو مین
تمھاری غلامی اختیار کرتا ہون یہ جو تمنے کہا کہ تم اپنے رومال سے ہاتھ باندھکر میری خالہ کے قدمون پر
گر دو اور اپنی خطا معاف کراؤ مجکو کوئی عذر نہ تھا کیونکہ اب تو وہ میری بزرگ ہوئین اور مین
انکا خورد اور سابق سے مجکو انکی خدمت مین نیاز تھا مین نے پہلے انکو سمجھایا تھا مگر انھون نے
میرے کہنے کو سماعت نہ کیا مین ناچار ہو گیا اور اب بھی مجکو عذر نہین ہی صرف اسقدر خیال
ہی کہ وہ میرے دشمنون کی شریک ہین اور دوسرا مذہب رکھتی ہین اگر یہ امر نہوتا تو مین
اسقدر عذر بھی نہین کرتا وہ اسوقت اپنا مذہب قدیم اختیار کرین اور اہل اسلام کی رفاقت ترک
کرین مین موجود ہون کیونکہ اب تو انکا خورد ہوا چاہے وہ اس گستاخی کی مجکو سزا دین اور اپنے
ادنے ملازم کے ہاتھ سے میری گوشمالی کرائین مگر وہ دو کام کرین کہ ایک تو اپنا مذہب قدیم
اختیار کرین دوسرے تمھارے ساتھ میرا عقد کر دین تاکہ مین تمسے وصل حاصل کر کے اپنے
دل مضطر کو تسکین دون مجکو کسی قسم کا عذر نہین ہی مین حاضر ہون یہ جو تقریر مہمل عشاق نے کی
سوماق کا یہ حال ہوا فرط غیظ سے کہ کانپنے لگی تیوریان چڑھ گئین ابرو برہم ہوے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دو سر و بیان ہین کہ برائے قتل عشاق لیس ہین وہ جو شکنین پیشانی پر فرط غیظ
سے پڑ گئین انکا یہ حال تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ برائے قتل عاشقان تلوارین ہین کہ نیام
سے باہر نکل آئی ہین برہم ہو کر اور تیوری پر بل ڈالکر بنگاہ غیظ عشاق کی طرف دیکھکر کہا
کہ کیا تجھو دیوانہ ہو گیا ہی کہ جو ایسے کلمات پوچ زبان پر لاتا ہی یہ تینے کیا کہا اور تو نے کیا اسکا
جواب مہمل دیا جو کہ بالکل سمجھ مین نہین آیا بس سیدھے طور سے ہمارے سوال کا جواب دے
اس تقریر فضول کو جانے دے کیا سر پر قضا سوار ہی جو تو اس طور سے تقریر کرتا ہی کیا تو نے
کوئی ہمکو بھی ایسا ویسا تصور کیا ہی ابھی جو ایسی تقریر کی تو گدی سے زبان کھینچ لی جائیگی کیا

شامت تو نہین آئی ہی جو تو یہ تقریر کرتا ہی کیا سڑی ہوگیا ہی حواس جاتے رہے ہین سبب بیدانہ سمائی
سکے بس جو کچھ میری خالہ نے کیا خوب کیا اور جو کچھ مینے کیا اچھا کیا تو کوئی ہمارا اتالیق نہین ہی جو ہمکو
سمجھاتا ہی اور تو کیا میری خالہ اور ماں کو قتل کرکے مجھکو بادشاہ کریگا اور تمام ملک سمندر شاہ کے
میرے قبضے مین کرا دیگا بس اگر یہ امر شدنی ہی اور خداوند کریم کو منظور ہی کہ مین تمام ملکون پر
سمندر شاہ کے قابض ہون تو وہ کوئی نہ کوئی ایسی صورت نکالے گا کہ میرا قبضہ ہو جائیگا او خداوند کریم
وہ دن نہ لائے کہ مین خالہ اور ماں کو قتل کرکے خود حکومت کرون بلکہ یہ ہو کہ مین انکے سامنے
باآبرو و عزت دنیا سے جاؤن میرے روبرو انکے قتل کرنے کا نام لیتا ہی شرط ہی تیری زبان
کاٹ لون جہان انکا پسینہ گرے وہان تیرا خون بہاؤن اور تجکو آنپر صدقہ کرون اور تو کیا اطاعت
کریگا تیرے سر پر تو شیطان سوار ہی تیرا مقام نار ہی تیرا مسلمان ہونا دشوار ہی یہ جسکو خدا توفیق
دیتا ہی وہ اس راہ کو اختیار کرتا ہی تو کیا کریگا بس اب کسی قسم کا جواب نہ دینا اگر اپنی جان کی
خیریت چاہتا ہی تو اطاعت اسلام کر ورنہ حربہ کر میرے گوش تیری تقریر کے سننے کی تاب نہین لا سکتے
ہین عشاق نے جواب دیا کہ ای ملکہ عالم وای آرام دل مضطر وای جان عاشق رنجور یہ جو تمنے فرمایا
کہ تو دیوانہ ہوگیا ہی ضرور مین تمھاری صورت دیکھکر دیوانہ ہوگیا ہون اور تمھارے عشق کا دیو
میرے سر پر سوار ہی بس تمکو اختیار ہی چاہے قتل کرو چاہے اپنے وصل سے شاد کرو عاشق
تو ہمیشہ معشوق کے ظلم و ستم کی برداشت کرتے ہین کچھ نہین وہ ہاتھ جو تمپر بارادۂ فاسد اٹھین
کور ہون وہ آنکھین جو تمکو بنگاہ دشمنی دیکھین بس تمکو جو امر لازم ہو وہ کرو چاہے میری
زبان کھینچ لو چاہے اپنی آغوش مین لو اور اپنے لب و عارض کے بوسے دو مین تو تمپر
نثار ہو چکا اور اپنی جان تمپر فدا کر چکا یہ جو عشاق نے کہا اور بوسون کا نام لیا تاب سوماق
کو تاب نرہی اور کہا کہ تو اسی طور کی تقریر کیے جاتا ہی شامت ہی آئی ہی رہ تو جا تا کہان
ہی مین سارا دیوانہ پن نکالے دیتی ہون اور دیو عشق کو تیرے سر سے اتارے دیتی
ہون اپنے وصل سے شاد کرتی ہون عروس مرگ سے تجکو ہمکنار کرتی ہون تو یون
نہ مانے گا جب تک سزا نہ پائیگا اسی طور سے بیہودہ بکے جائیگا یہ کہکر سوماق نے موتی
نکالا اور اسکو ہاتھ پر رکھکر سامنے کیا عشاق کے عشاق اسکے عشق مین بہوت کم اٹھا
اور کہ رہا تھا کہ جو چاہو وہ کہو مین تو بندۂ بے زر ہون مگر اپنے وصل سے شاد کرو اور نہ
معلوم کیا کیا بیہودہ کلمے زبان پر لا رہا تھا کہ جو باعث غیظ و غضب تھے سوماق طریقہ
اسلام سے واقف ہی نتھی دوسرے اسکی تقریر بیہودہ سے بہت غصہ آیا تھا بس اسنے
خود ہی پہلے اسپر حربہ کیا یعنی موتی کا عکس ڈالا عکس پڑنا تھا کہ ایک برق کوندکر بالائے آسمان
گئی اور وہان سے کڑک کر بجلی یہ جو سمندر شاہ نے دیکھا شملاق سے کہا کہ غضب ہوا استاد
تو خاموش کھڑے ہین اسکی طرف دیکھ رہے ہین اور اسنے حربہ کیا اب کیا ہوگا دیکھو وہ برق
چمک کر استاد پر گرا چاہتی ہی مین پکار کر کہتا ہون کہ آپ کس فکر مین ہین شملاق نے کہا کہ ضرور
بس سمندر شاہ نے اپنا تخت پرے سے نکالا اور چند قدم بڑھکر پکارا کہ ای استاد آپ کس فکر مین
ہین اسنے اپنا حربہ کیا ہی دیکھیے وہ برق سحر کوندکر آپ پر پڑتی ہی جلد تدبیر کچھ کی فرمائیے ادھر
تو سمندر شاہ نے کہا ادھر زمین شق ہوئی اور ایک بجلی زمین سے پیدا ہوئی اسکے ہاتھ مین ایک

پھول تھا اُسنے عشاق کو دیا جیسے عشاق کے ہاتھ مین وہ پھول آیا اور اُسکی خوشبو دماغ مین پہونچی سارا
عشق رفو چکر ہوگیا اُس پھول کی یہ خاصیت ہی کہ اگر عشق اصلی بھی ہو تو وہ اُسکی خوشبو سے جاتا رہتا
ہی انسان ہوش مین آجاتا ہی اسی عشاق کا بنایا ہوا ہی اور اُس عشق کا کیا ذکر ہی جو کہ سحر کے سبب سے
ہو گو عشاق کو سوماق سے عشق اصلی تھا مگر پھول کے سونگھتے ہی برطرف ہوگیا اُس پُتلی نے کہا کہ آپ کس
فکر مین ہین سوماق نے بڑے غضب کا حربہ آپ پر کیا ہی جلد اپنے کو بچائیے بلکہ اُس پھول کی یہ بھی ایک
خاصیت ہی کہ جس سے حد درجہ کی الفت ہو اور عشق ہو اور جب اُس پھول کو سونگھ لے اُس سے اُسی
مرتبہ کی عداوت ہو جاتی ہی اور وہ جو کہ عاشق ہوتا ہی اپنے معشوق کا دشمن جانی ہو جاتا ہی عشاق
کو سوماق کی الفت جو جاتی رہی بلکہ دشمن ہوگیا ایسا دشمن ہوا تھوڑے ہی عرصے مین کہ خواہان جانکا
ہوا بس جب یہ اُس پُتلی نے کہا ادھر سمندر شاہ نے پکار کر کہا عشاق نے سر اُٹھا کر طرف آسمان
کے دیکھا دیکھا کہ برق کوند کر میری طرف آتی ہی جلدی سے وہ پھول تو اُس پُتلی کو دیا اور کہا کہ تو جا
اُس پُتلی نے قصد کیا کہ مین غرق زمین ہون یہ امر سوماق کو ناگوار ہوا کہ اُسنے ظاہر ہو کر عشاق
کو آگاہ کیا چونکہ اسکا نام برق مزاج ہی فوراً غصہ آگیا اور ایک مرتبہ جو بڑھکر ہاتھ کو گردش
دی وہ پُتلی غرق زمین ہونے پائی تھی کہ ایک برق کوند کر قبل عشاق پر گرنے کے اُس پُتلی پر
گری کہ وہ جلنے لگی اور چلائی کہ اے آقا یہ کنیز تو آپ پر نثار ہوئی وہ پُتلی بھی جلگئی اور وہ پھول
بھی یہ امر عشاق کو اور ناگوار ہوا سوماق سے کہا کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا تھا کہ پہلے
تو مجھکو غافل کیا باتون مین مین تیری باتون مین مصروف ہوا اور تو نے سحر کرکے میرے اوپر
برق گرانا چاہی میری کنیز نے نکلکر مجھکو آگاہ کیا تو تو نے اُسکو جلا دیا اب تو میرے ہاتھ سے
بچکر کہان جاتی ہی اُسکے عیوض مین مین تجھکو قتل کرونگا پہلے تیری برق کو دفع کرونگا بس یہ کہکر عشاق
نے دیکھا کہ برق قریب آگئی ہی اور یہ سحر اسکا بڑے غضب کا ہی یون نہ دفع ہوگا خالی و دلیس
سحر کرکے اور زمین مین پاؤن مار کر غرق زمین ہوگیا اب جو اندر زمین کے جا کر خیال کرتا ہی
اور دیکھتا ہی کہ مین اسپر غالب آؤنگا تو یہ ظاہر ہوا کہ یہ تیری قاتل ہی اور تو نہ غالب آئیگا
چند ستارے ایسے نحس آئے ہین کہ جو خواہان جان کے ہین مگر کئی دن تک اُنکا اثر رہے گا
اگر وہ نہ آتے کچھ مضائقہ نہ تھا مگر اب کیا ہوتا ہی تیرے اوپر چار دن بہت نحس ہین اسمین
تیری جان بچتی معلوم نہین ہوتی ہی یہ جو عشاق نے دریافت کرنے سے پایا پہلے تو متفکر ہوا
اور بہت پریشان ہوا خیال کیا کہ اندر ہی اندر یہان سے چلا جاؤن اور کسی مقام پر پوشیدہ
ہو کر بیٹھ رہون کہ یہ چار دن جو کہ نحس ہین کٹجائین پھر آ کر مقابلہ کرون تاکہ اس آفت سے
بچون چونکہ قضا آچکی تھی پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا کیونکر اُس خیال پر عمل کرتا فوراً دوسرا خیال
دلمین پیدا ہوا جو کہ باعث قتل ہوا کہ یہ سب جھوٹ ہی نہ کوئی ستارہ منحوس ہی نہ دن نحس
آئے ہین کچھ حساب مین غلطی ہوئی مجھکو کون قتل کرسکتا ہی کیونکہ مجھکو تو سامری و جمشید سحر بند کر گئے
ہین اور میرے قتل ہونے کا تیغہ بنا کر مجھکو دے گئے ہین مین نے اُسکو بڑی حفاظت سے رکھا ہی اُس
مقام کا پتہ آجتک سوائے میرے کسی کو نہین معلوم ہی مین نے سامری و جمشید سے توکہ نہین
انھون نے یہ بھی کہدیا تھا کہ جب تک یہ تیغہ نہوگا اگر تمام عالم تیرے قتل کرنے کی فکر کرے گا تو
قتل نہ کرسکیگا بس نہ وہ تیغہ کسی کو ملے گا نہ مین قتل ہونگا یہ کہنا اور یہ جو ظاہر ہوا ہی بالکل غلط ہی

کبھی سامری وجمشید کا قول جھوٹ نہوگا وہ خداوند تھے جو اُنھون نے حکم لگایا وہ درست ہوا کبھی
اُسمین فرق نہوا یہ اسوقت بالکل جھوٹ زائچہ سے ظاہر ہوا کہ یہ تیری قاتل ہی بھلا اسکو تیغہ کہان
ملا ہوگا فرشتہ تو پا نہین سکتا ہی یہ کہان سے پائیگی نہ وہ تیغہ ہوگا نہ مین قتل ہونگا صرف میری نگاہ
کا فرق ہی چونکہ مین اسوقت بدحواس بہت ہو رہا ہون بس یہ زائچہ مین ہوگا کہ یہ تیرے ہاتھ سے
قتل ہوگی اسکے دن نحس ہین اور ستارے منحوس ہین ادھر اس حکم کو اُلٹا خیال کرکے اور یہ خیال کرکے
کہ کوئی مجکو قتل نہین کرسکتا ہی پھر اسنے زائچہ نہ کیا بقول شاعر ع۔ چون قضا آید طبیب ابلہ شود ۔
بس جب قضا آجاتی ہی تو اچھی بات اور سچ اُلٹی جھوٹ معلوم ہوتی ہی چنانچہ جیسا کہ اسوقت مین نے
عشاق کا واقعہ تحریر کیا چونکہ قضا قریب آگئی تھی یہ خیال پیدا ہوا اور فوراً طبقہ زمین کا توڑکر نکلا
آمد وہ برق سوماق کی خالی گئی سوماق اس انتظار مین کھڑی ہی کہ یہ زمین سے نکلے تو اسیر مجبر
سحر کرون کہ عشاق طبقہ توڑکر اُسکے برابر پہلو کے نکلا اور کہا کہ او چھوکری مین تجھ سے کیا سحر سے
مقابلہ کرون جبکہ مین نے تیری خالہ کو زیر کیا سحر مین اور نیمچہ بازی مین تو تیری کیا اصل ہی
صرف تیرے لیے نیمچہ کافی ہی اسی سے تیرا سر کاٹے لیتا ہون یہ کہکر اور قریب آکر نیمچے کا وار کیا سوماق
نے یہ سُنکے اور اُسکو اپنے قریب آتے ہوے دیکھکر نیمچہ بکف سپر سحر اُٹھائی اور اُسکو روکا اور اُسکا وار خالی
دیا اور اپنا نیمچہ نیام سے لیکر عشاق پر وار کیا اب سوماق نے اور عشاق کے نیمچہ بازی ہونے لگی
وار چلنے لگے دو برقین تھین کہ میدان مین کوند رہی تھین نیمچون سے شرارے نکل نکلکر بالائے ہوا جاتے
تھے وار دونون طرف کے سپر دن پر رک رہے تھے سوماق کسی مقام پر کمی نہ کرتی تھی برابر سے جواب
دے رہی تھی تھوڑے عرصے تک باہم نیمچہ زنی ہوا کی ایک مقام پر عشاق نے موقع پاکر جو وار کیا سوماق
کا شانہ نشانہ ہوا اس زخم کا کھانا تھا کہ سوماق کو غصہ آگیا اور عشاق کا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا جو زمانہ
اُسکی زندگی کا باقی تھا وہ گذر گیا موت قریب آگئی ملک الموت کو قبض روح کا حکم ہوگیا
فرشتگان عذاب اُسکی روح کے لینے کو دوزخ سے چلے مالک دوزخ نے آتش دوزخ
کو تیز کیا شیطان خوش ہوا کہ میرا بھائی اپنے مقام اصلی کو جاتا ہی سامری وجمشید ولقا و
زمرد ثانی وفرعون وغیرہ خدائے باطل یہ خبر سُنکے کہ ہمارا ماننے والا ہمارے پاس آتا
ہی در دوزخ پر برائے پیشوائی کھڑے ہوئے ہین اور سامری وجمشید بہت خوش تھے کہ ہمارا
شاگرد آتا ہی ملکہ ماہیان طوفان کش وملکہ سحران سیاہ پوش یہ خبر سُنکے کہ ہمارا اُستاد
یعنی عشاق حجرہ نشین یہان تشریف لاتے ہین بڑے انتظام سے کہ ہمراہ اُنکے فرشتگان عذاب
گرز آتشین لیے ہوئے ہونگے بہت خوش ہوئین اور برائے استقبال اپنے مقام سے
روانہ ہوئین اُنکے جسمون سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے شیطان بھی خوش تھا کہ میرا فرزند
داخل جہنم ہوتا ہی اُسکے لیے بڑا سامان ہی مالک دوزخ نے اس تاریکی کے لیے جگہ ہاویہ مین خالی
کی آتش دوزخ کو خوب مشتعل کیا شعلہائے آتش اُسکے استقبال کے لیے دوزخ سے نکل رہے
تھے تمام ساکنان جہنم کو خوشی تھی کہ عشاق آتا ہی مالک نے فرشتگان عذاب سے کہا
کہا تھا کہ بڑے شیطان کی آمد ہی آج ایک دشمن خدا اور کم ہوگا اور کیا معلوم کہ اُسکے ہمراہ کسقدر
اُسکے پیرو آئین ہاویہ مین جگہ خالی ہونا چاہیے یقین ہی کہ آج ہاویہ بھر جائیگا بس دوزخ مین
تو عشاق کے لیے یہ بندوبست ہو رہا ہی اور مالک دوزخ نے اُسکی دعوت کے لیے آگ نرخ

کی ہر روحین سب شیاطین کی پیشوائی کو چلیین ہین یہان سوماق نے زخم شانہ پر کھاکر اور برہم ہوکر
عشاق سے کہا کہ او بو بک پیر نابالغ دیکھ ابھی تک کوئی خرابی کا امر نہین ہوا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا
ہی تو اہل اسلام کا شریک ہو دین اسلام قبول کر صاحبقران و بادشاہ اسلام کی اطاعت کر اس امر پر غرور نہ کر
کہ کوئی مجکو قتل نہین کرسکتا ہی مجکو سامری و جمشید سحر بند کرگئے ہین میرے قتل کا تیغہ بنا گئے ہین
وہ دونون کیا مر گئے اور گدھے تھے کہ جسکو وہ سحر بند کرجائین اور تیغہ بنا جائین وہ پھر قتل نہو
کیا انکو کارخانہ خدا مین بھی دخل تھا بس جس قدر جسکی زندگی خداوند کریم نے مقرر فرمائی ہی اُس سے
زیادہ بندہ نہین رہ سکتا ہی نہ کوئی اُس زمانہ کے اندر اسکو قتل کرسکتا ہی بس اب تیری زندگی
کا زمانہ گذر گیا اور موت قریب آئی ہی اور نہ اس امر پر غرور کرنا کہ وہ جو تیغہ سامری و جمشید
نے بنایا ہی میرے قتل کا اور مجکو دیا ہی مین نے حفاظت سے رکھ دیا ہی کوئی نہین پا سکتا ہی یہ امر
بھی کوئی محال نہین ہی ادھر خداوند کریم کا حکم ہوا کہ اسکی روح قبض ہو اُدھر وہ تیغہ زمین سے
خود بخود پیدا ہو جائیگا یا کسی نہ کسی تدبیر سے تیرا قاتل پا جائیگا یہ امر کوئی خدا کے نزدیک مشکل
نہین ہی اور نہ کوئی ایسا امر ہی کہ جس سے خداوند عالم واقف نہو اُس سے کوئی بات پوشیدہ
نہین رہتی ہی وہ ہر ایک کے ما فی الضمیر سے واقف ہی اور تمام عالم کے اسرارات اور کل حالات
اور جو اشیا کہ اُسنے زمین مین پیدا کی ہین اور آسمان مین جسکو بندے نہین دیکھ سکتے ہین بلکہ
فرشتے بھی اُس سے آگاہ نہین ہین وہ واقف ہی اور جو اشیا کہ اُسکے بندون نے اپنے
ہمجنسون کے خوف سے زمین مین خواہ اور کسی طور سے پوشیدہ کی ہین گو اُنکے ہمجنس تو آگاہ
نہین ہین مگر خداوند عالم ضرور آگاہ ہی اور اُسکی پیش نگاہ ہین بس اس امر پر غرور کرنا نہایت
ہی بیحیائی ہی میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ تو میرے کہنے پر عمل کر اور اپنی زندگی کو نہ برباد کر آئندہ
تجکو اختیار ہی گو مین یہ بخوبی جانتی ہون کہ یہ پند و نصیحت تجکو سودمند نہوگی کیونکہ تیرا قلب بسبب
زنگ کفر کے سیاہ ہو رہا ہی اور ایسا تاریک ہی کہ تیرے کاشانہ دل مین شمع نور اسلام کی روشنی
بالکل نہین ہی پھر کیونکر یہ پند و نصیحت تجکو فائدہ دے گی غیر ممکن ہی کہ تیرا قلب اس سیاہی سے
پاک و صاف ہو اور تو راہ ضلالت کو ترک کرے اور راہ ہدایت کو قبول کرے خیر مین نے سمجھا دیا
اور یہ بھی معلوم ہی کہ تیری عمر تمام ہوگئی ہی تیرا انتظار نار دوزخ کو ہی کہ عشاق سیاہ قلب
آئے تو مین اسکی خاطر کرون بس اب تجکو اختیار ہی ذرا سمجھ بوجھکر جواب دے نہین تو اپنی مرگ کا
خواستگار ہو اب میرا وار ہوگا اسوقت تک تو مین تجکو بھلایا کی تو نے مجکو مجروح بھی کیا خیر کیا
مضائقہ ہی کچھ پروا نہین ہی شیر جو ہین وہ زخمی ہوکر اپنے حریف پر حربہ کرتے ہین جب تک
مجروح نہین ہو لیتے ہین اسوقت تک نہین حملہ ور ہوتے ہین بس اب مجروح ہو چکی ہون اب
مین بھی حملہ کرونگی اور میرا حملہ ایسا ہوگا کہ تیرا بچنا محال ہوگا تجکو جان بچانا دشوار ہوگا ایک
ہی وار مین دو پرکالے ہوجائیگے آئندہ تجکو اختیار ہی بموجب شعر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ٭
تو دانی دگر بعد ازین والسلام ٭ سوماق کی یہ تقریر عشاق نے ہنسکے جوابدیا کہ معلوم ہوتا ہی
کہ تو بھی مثل ایوان کے دیوانی اور بے عقل ہوگئی ہی یہ جو مہمل تقریر کرتی ہی جو کہ میری سمجھ مین
بالکل نہین آئی کیسا غرور اور کیسا خدا بس جو ہمارا خدا ہی وہ خدا ہی یعنی خداوند تصویر جاگتی
جوت کا خداوند جو کہ مثل ہمارے ہی ہم اُس سے ہر امر کو عرض کرسکتے ہین وہ ہماری سنتا ہی

ہم اُسکی سُنتے ہیں یہ نہیں کہ نہ خدا کو دیکھ سکتے ہیں نہ اُسکے کلام کو سُن سکتے ہیں یہ جو تقریر تو نے کی ہی یہ
کسی خدا پرست کے روبرو کر وہ ہی اس جہل تقریر پر عمل کرے یا جو کہ مثل تم لوگون کے بے عقل
ہو اُس سے کر کہ وہ بسبب اپنی کم عقلی کے تیرے کہنے پر عمل کرے گا اور مجکو اس امر کا غرور ہی کہ
خداوند سامری و جمشید مجکو سحر بند کر گئے ہین بس اب کوئی مجکو نہیں قتل کر سکتا ہی اُنکا جو کام
ہوتا ہی وہ نیک ہوتا ہی کیونکہ خداوند تھے دوسرے اس امر کا بھی غرور ہی کہ اُنھون نے
جو تیغہ بنا کر مجکو دیا ہی اور مین نے اُسکو بحفاظت رکھا ہی بس کوئی اُسکو نہیں پاسکتا ہی اور بدون
اُس تیغہ کے مین نہیں قتل ہوسکتا ہون خلاصہ یہ کہ مین مر نہیں سکتا ہون غرور ہم لوگونکو کرنا زیبا ہی
کہ جو چاہتے ہین وہ کرتے ہین اگر ہم سب ملکر دعوی خدائی کرین تو زیبا ہی مگر جو امر جسکے لیے تھا
وہ اُسی کی ذات پر ختم ہوگیا اور یہ خدا پرستونکا خدا ہی کہ زندگی و موت خداے آسمانی
کی طرف سے ہی بس جسقدر اُسنے مقرر کی ہی اُس سے زیادہ کوئی نہیں جی سکتا ہی یہ ہم لوگون کا
قول نہیں ہی بلکہ ہم لوگونکا مقولہ یہ ہی کہ زندگی و موت اپنے قبضے مین ہی کہ جب تک جی چاہا
زندہ رہے جب جی چاہا مر گئے بس جسقدر تن پروری اور صفائی جسم کرینگے زندگی کو ترقی
ہوگی جیسا اُنکو کہ پیدا کرینگے عمدہ اشیا کھاے اور بالکل بے فکری کے ساتھ اور راحت سے
بسر کرینگے اُسی قدر زندگی زائد ہوگی بس پھر یہ امر اُنکے قول کے خلاف ہوا یا نہیں اور اُنکا مقولہ
بالکل غلط نکلا بس سن کہ یہ کسیکی کیا طاقت ہی کہ مجکو قتل کر سکے یا تیغے تک اُسکا دسترس ہو یہ بالکل
محال ہی اور یہ جو تو نے کہا کہ تجکو پند و نصیحت کارگر نہو گی کیونکہ تیرا قلب بسبب سیاہی کفر کے
تاریک ہو رہا ہی یہ بالکل غلط ہی بلکہ ایسی حالت تیری ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کر
ورنہ یاد رکھو کہ ابھی ایسی تلوار لگاؤنگا کہ سر تن پر سے اُتر جائیگا آئندہ تجکو اختیار ہی سو عاق
نے برہم ہو کر جواب دیا کہ مین تو پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ تو اول درجہ کا سیاہ قلب ہی او عشاق
یہ غرور و تکبر سواے ذات باری کے اور کسی کو زیبا نہیں بس جو یہ غرور و تکبر کرتا ہی وہ ایسا پست
ہوتا ہی کہ اُسکا قصہ سر بشکر بن کھاتا پھرتا ہی دیکھو کہ جن جن لوگون نے غرور کیا اُنکا کیا انجام
ہوا مثل لقا و نمرود و فرعون کے یہ تو بندے تھے اور اسوقت تک کوئی اُنکا نام نہیں لیتا
ہی جب تک کہ پہلے اُنپر لعنت نہیں کر لیتا ہی اور تا بہ قیامت یہ امر جاری رہے گا خیال تو کر کہ وہ
عزازیل کہ جسکے تم سب بہکاے ہوے ہو اور وہ تم سب کا اُستاد ہی بلکہ اب تو تم اُس سے بھی
زیادہ ہو اُسکو مدتون سبق مکر و فساد دو وہ قبل خلقت آدم ایسا مقرب فرشتہ تھا کہ جسکی
کچھ تعریف ہو نہیں سکتی تھی تمام فرشتگان آسمان کو منبر پر بیٹھکر درس دیتا تھا بس جب خداوند عالم
نے حضرت آدم کو خلق فرمایا اور تمام فرشتون کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے حکم
باری تعالے کو قبول کیا مگر عزازیل نے یہ سمجھکے خیال کیا کہ مجھ ایسا فرشتہ مقرب خاک کے
پتلے کو جو کہ میرے سامنے بنا ہی سجدہ کرے بس انکار کیا یہ امر جناب احدیت کو ناگوار ہوا یا تو
مقرب بارگاہ تھا یا اُسی وقت سے معتوب ہوا آسمان پر سے نکالدیا گیا طوق لعنت گلے پڑا
نتیجہ غرور سے یہ ثمر ملا از خلقت آدم تا این دم از این دم تا قیامت اسیر لعن و نفرین
رہ گئی کوئی اُسکا نام بدون لعنت کے نہیں لیتا ہی ہمہ وقت لعن کا کوڑا اُسکی پشت پر
پڑتا ہی جیسا کہ شاعر نے اُسکی نسبت نظم کیا ہی شعر۔ تکبر عزازیل را خوار کرد ۔ بزندان لعنت گرفتار کرد

بس اے عشاق وہ یہی تو تم سب کا بھگانے والا ہے اور تم سب کا اُستاد ہے تم سب اُسکے پیرو ہو اور
یہ جو تو نے کہا کہ کوئی مجکو قتل نہین کر سکتا ہے نہ تیغہ پا سکتا ہے او کور باطن اپنی آنکھوں پر سے حجاب
غفلت کو دور کر اور دیکھ کہ یہ وہی تیغہ ہے یا کوئی اور تلوار ہے اور یہ قدرت خدا کو دیکھ کہ تو نے
کس حفاظت سے اس تیغہ کو رکھا تھا اور بن مین ساحر مقرر کیے تھے مگر مجکو کس آسانی سے مل گیا کہ
بالکل زحمت نہوئی اسی تلوار کا تیغہ عشاق کش نام ہے اسی سبب سے مین کہتی ہون کہ تیری
قضا میرے ہاتھ ہے یہ کہکر کمر سے اُس تیغہ کو نکالا اور اُسپر سے نیام کو دور کرکے چمکا کر عشاق
کو دکھایا اُسکے جوہر چمکے اور عشاق نے اُس تیغہ کو دیکھا ایک عجب عالم ہوا ساکت ہو کر رہ گیا
بدون وار کے طائر روح اُسکے قفس جسم سے پرواز کر گیا چہرہ زرد ہو کر رہ گیا یہ معلوم
ہوا کہ تمام جسم کا خون خشک ہو گیا تصویر موت آنکھون کے نیچے پھر گئی بڑے عرصے تک ساکت
کھڑا دیکھا کیا اور یہ خیال کیا کہ یہ تیغہ اسکے ہاتھ کیونکر لگا یہ وہان تک کیونکر پہونچی اور اسکو
نشان کیونکر ملا کیا کوئی میرا ملازم جو کہ محافظ تیغہ تھا وہ مل گیا یہ کیا امر ہوا کیا یہ اُن سب کو
قتل کرکے تیغہ لائی اب کیا تدبیر کرون اسکے روبرو سے بھاگ جاؤن اپنی جان بچاؤن پھر
خیال کیا دل مین کہ ایک چھوکری کے روبرو سے بھاگنا تو بڑے ننگ کی بات ہے چونکہ اسکی
قضا آچکی تھی اس سبب سے اسکو یہ خیال ہوا اور اسکو یہ بھی خیال ہوا کہ شاید اسنے سُن پایا
ہو کہ عشاق کی موت تیغہ سے ہے کیونکہ یہ سحر بند ہے بس سحر سے دریافت کرکے اُسی کے مشابہ
یہ تیغہ بنا لائی ہو اور مجکو فقرہ دیتی ہو پھر طور اسکے روبرو سے بھاگنا تو کسی طور سے اچھا نہین
ہے یہ لڑکی ہے اسکو فقرہ دو شاید فقرے مین آجائے اور تیغہ مجکو دیدے تو بس پھر کیا ہے پھر کون
مجکو قتل کر سکتا ہے ایکی مرتبہ جو تیغہ ہاتھ آجائے تو توڑ کر پھینکدون باقی نرکھون کہ پھر کسی کے
ہاتھ لگے اور ہمہ وقت خوف رہے یہ خیال کرکے سوماق سے کہا کہ او چھوکری تو مجکو
دھوکا دیتی ہے یہ وہ تیغہ نہین ہے بھلا وہ تیغہ کہان وہ ایسے مقام پر ہے کہ جہان انسان کا گذر
غیر ممکن ہے تو کیونکر پا سکتی ہے ہان تو اُسی کے مشابہ تیغہ بنا کر لائی ہے خوب بنایا ذرا مجکو دے
مین دیکھون کہ یہ تیغہ وہ ہے یا دوسرا اور یہ بتا کہ تیرے ہاتھ کیونکر لگا سوماق نے کہا
کہ او عشاق گرگ جہاندیدہ تو مجھ غزال رعنا کو دھوکا دیتا ہے مین کب تیرے دھوکے مین
آتی ہون کہ تیغہ تجکو دیدون تاکہ تو اُس پر قبضہ کرنے اور سمجھے کہ یون فقرہ دیکر لیتے ہین
آخر بچہ تھی فقرے مین آگئی یہ اس امر کو تو اپنے دل سے پوچھ کہ مین کہان سے لائی مارے ساحران
زبردست کو قتل کرکے مسافت دور و دراز کو طے کرکے بڑی محنت و مشقت سے یہ تیغہ
ہاتھ لگا ہے اب بھی دیکھ مین کہتی ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اطاعت صاحبقران پر راضی
ہو ابھی کچھ گیا نہین ہے آئندہ تجکو اختیار ہے عشاق نے جواب دیا کہ او سوماق تو مجکو فقرہ
دیتی ہے اور خوف دلاتی ہے پر تو مجھ سے کبھی نہوگا کہ مین اپنے آبائی دین و مذہب کو ترک
کرون اور ایک بے اصل مذہب کو اختیار کرون جو کہ بالکل اصلیت نرکھتا ہو یہ امر
کبھی نہ کرونگا اور اپنی تمام عمر کی محنت کو تیرے خوف سے برباد نہ کرونگا تجکو اختیار ہے
وار کر مگر کیا ہوگا یہ تیغہ وہ تیغہ ہی نہین ہے یہ جو عشاق نے کہا سوماق نے جواب دیا
کہ مین کیا کرون تیری قضا ہی آئی ادھر عشاق نے جھولی سے راکھ نکالی اُسپر کچھ اسم سحر

دم کرکے فوراً اپنے تمام جسم پر مل لی اور سوماق سے کہا کہ اگر یہ وہی تلوار ہے تو بھی یہ میرا کچھ نہیں کرسکتی ہے میں نے دوسری تدبیر کر لی ہے یہ تلوار میرا ایک موے تن بھی نہ میلا کرے گی تو وار کرکے دیکھ لے واقعی یہ امر تھا کہ اگر اُسکی قضا نہ آئی ہوتی تو اُسنے ایسی ہی تدبیر کی تھی کہ اپنے کو سحر سے روئین تن کر لیا تھا مگر کیا ہوتا ہے قضا کے مقابلہ میں روئین تنی بھی ہیچ ہے وہ ایسی تلوار تیز ہے کہ روئین تن تو کیا اگر آہنی بدن ہو جائے تو بھی بدن کو کاٹتے ہوئے اُتر جاتی ہے ہوئے میں چھوڑتی ہے اگر خدا کی طرف سے حکم ہو جائے الغرض سوماق نے یہ کہکر کہ خبردار ہو جا اپنے کو بچا اور تیغہ علم کرکے وار کیا عشاق نے سحر کرکے دستگیری کی کہ سو سپریں سحر کی عشاق کے سر پر قائم ہو گئیں یہ اُن سپروں کے سایہ میں کھڑا ہوا بلکہ اُسنے یہ تدبیر کی کہ سحر کرکے نیچہ پر اُسکو بھی زیر سپر قائم کیا ادھر سوماق نے یزدان پاک کہکر جو وار کیا ایک برق تھی کہ کوند کر ابر سپر پر گری اُسکی چمک تو سب نے دیکھی مگر یہ ہرگز کسی کو نظر نہ آیا کہ کب گری عشاق تو اس امر سے بیخوف تھا کہ ایک تو سیکڑوں سپریں میرے سر پر ہیں دوسرے میں نے اپنے کو روئین تن کر لیا ہے یہ تیغہ میرا کیا کرے گا راوی نے بیان کیا ہے کہ اس تیغہ کا نام ہی عشاق کش تھا ابر سپر پر مثل برق کے کوند کر گرا اور اُسکو مثل قرص پنیر کے کاٹکر اور قلم کرکے نیچہ پر آیا نیچہ کو بھی مثل خیار کے دو کیا اور خود پر آکر بیٹھا خود و دو بلغہ عرق چینی کو کاٹ کر کاسۂ سر پر آیا سوماق نے جھٹکا دیا کہ وہ تیغہ اس طور سے سر میں در آیا کہ جیسے صابون میں تار آہنی در آتا ہے تا ابرو پہونچا تھا کہ عشاق نے قصد کیا تھا کہ سحر کروں کہ تیغہ سر سے نکل جائے اول تو قضا تھی دوسرے سوماق نے چالاکی کی کہ فوراً بقوت تمام دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جو جھٹکا مارا تیغہ صاف کاسۂ سر کو کاٹ کر صراحی گردن میں آیا اُسکو قلم کرتا ہوا بعینہٖ برق سینہ میں آیا دل و جگر کو مثل الماس کے تراش کر اور دروازۂ سینہ کو کھولکر تنورِ شکم میں آیا اُسکی آتش افروختہ کو اپنی آب و تاب سے گل کرکے ٹانگوں کی راہ سے صاف نکل گیا اور زمین پر آتے ہی زمین کو بوسہ دیا اور چمک کر بلند ہوا صرف عشاق کے منہ سے اسقدر تو صدا آئی کہ افسوس بڑا دھوکا کھایا اور جان دی بس دونوں ٹکڑے جسم عشاق کے زمین پر گرے ایک ہائے کی صدا آئی نہیں اُن دونوں ٹکڑوں کا زمین پر گرنا تھا کہ ایک شور قیامت افزا برپا ہوا آندھیاں سیاہ اُٹھنے لگیں غبار بلند ہوا صدا ہائے مہیب و ہولناک آنے لگیں یہ غل مچانے لگے ہر طرف سے رونے کی صدا آرہی تھی اور اُس صدا سے یہ آواز پیدا تھی کہ ہائے عشاق ہائے عشاق برقیں کوند کوند کر گرنے لگیں شعلہائے آتشیں ہر طرف سے بلند ہونے لگے وہ صحرا کرۂ نار ہو گیا برف باری و سنگ باری ہونے لگی بڑی بڑی سلیں سنگ کی گرنے لگیں تاریکی ہوئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا ایک صدائے مہیب ایسی آئی کہ تمام صحرا ہل گیا اُس تاریکی میں جب برق چمک کر زمین پر گری دیکھا کہ کالی کالی صورتوں کے انسان نیلے نیلے کپڑے پہنے ہوئے سر پر خاک اُڑا رہے ہیں اور ہائے عشاق کہکر رو رہے ہیں عشاق کے پیر ساری تدبیر بھول گئے ہائے ہائے کا غل مچانے لگے راوی نے بیان کیا ہے کہ جو جو عمارت جہاں جہاں عشاق کے سحر سے تعمیر کی ہوئی تھی سب منہدم ہو گئی اور کرہ جیسے دھوکر اُڑ گئی اور دھواں ہو کر وہ گنبد کہ جس میں عشاق رہتا تھا وہ اور وہ مکان کہ جہاں اُسنے تیغہ رکھا تھا اور وہ عمارت جو کہ شہر سمندریہ میں اسکی

بنائی ہوئی تھی سب برباد ہوگئی اور وہ باغ اور مکان جو کہ اسکے سحر کے تھے سب مین
آگ لگ گئی اور وہ سحر جو کہ اسنے ایجاد کیے تھے سب مٹ گئے ایک بھی باقی نہ رہا راوی
نے بیان کیا ہو کہ جلد اول مین اس دفتر کے تحریر ہوا ہو کہ جب عشاق سمندر شاہ پاس
آیا ہو اور سمندر شاہ نے شکایت کی ہو بس اسنے چند تدبیرین سحر سے کین تھین اور کہا تھا کہ
تو بےخوف ہو یا کوئی شہر مین لشکر لیکر بدون اجازت کے نہین آسکتا ہو وہ بھی سب برباد
ہوئین دوسرے اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ جب لشکر اسلام کے آنے کی خبر ہوئی تھی اسنے سحر کیا تھا
کہ شہر سمندریہ اُس صحرا سے دور ہوگیا تھا کہ جہان لشکر اسلام فروکش ہوا تھا یہ سحر عشاق
کا سبب تھا ورنہ شہر سمندریہ سامنے لشکر اسلام کے تھا بس اسکے مرنے ہی وہ سحر بھی برطرف
ہوا اور شہر سمندریہ نظر آنے لگا سمندر شاہ تو وہ ایسا ساحر زبردست نہین تھا صرف عشاق
نے اور اسکے ملازمان خیرخواہ نے اسکو بنا رکھا ہو وہ میز و آئینہ اور سنگ و صندوقچہ و
گلدستہ وغیرہ جو کہ ہمہ وقت اسکے روبرو رہتے تھے اور کاسہ پرآب جسمین ماہیان خوشرنگ
بھی رہتی تھین وہ سب ساختہ عشاق تھا اور یہ سب عشاق نے سمندر شاہ کو بنا دیا تھا
صرف اُنپر اسقدر سمندر شاہ کا قبضہ تھا کہ سمندر شاہ اُنسے کام لیتا تھا ورنہ مالک عشاق تھا
عشاق کے قتل ہوتے ہی وہ سب کارخانہ بھی برباد ہوگیا وہ باز سیاہ و سفید وہ گنبد جو کہ قبر
سامری پر دریاے سبز رنگ مین بنا ہوا تھا بعد برباد ہونے دریاے سبز رنگ کے
قائم رہا تھا جلد اول مین ذکر ہوا ہو کہ جب دریاے سبز رنگ برباد ہوا ہو اور سمندر شاہ
کو خبر ہوئی اور سمندر شاہ سب کامون سے فراغت کرکے اندر محل کے گیا ہو اور باز سفید رنگ
نے آکر سمندر شاہ کو خبر دی ہو اور سمندر شاہ نے اسکو روانہ کیا ہو کہ تو گنبد پر جاکر بیٹھ اور
جو کوئی ادھر آئے اُسکو منع کرنا اور اسی طور سے باز سیاہ کو بس وہ گنبد اور باز بھی عشاق
کے سحر کے تھے اسکے مرنے سے وہ باز بھی جل گئے اور گنبد بھی خاک سیاہ ہوگیا ہان سمندر شاہ
بھی ساحر زبردست ہو اور بہت سے اشیا اُسکے بھی ایجاد کیے ہوئے ہین وہ باقی ہین بس جب
یہ تفرقہ اور تلاطم مچا کہ جو کچھ عشاق کے سحر کا تھا سب برباد ہوا اور سب محل جل جانے لگے ایک
تہلکہ پڑگیا زمین کو زلزلہ ہوا لشکر کفار کے تو ہوش جاتے رہے اہل اسلام دعائین اور آیات
صحیفہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پڑھنے لگے کسی کی زبان پر یہ جاری تھا یا نار کونی بردا و سلاما
علی ابراہیم کوئی کہہ رہا تھا کہ یا حافظ یا حفیظ کوئی کہتا تھا اَلنّار وَالسَّقَر تبع الجید والبیدر
یہان تو یہ تلاطم تھا اُدھر عشاق کی روح قبض کرکے ملک الموت نے فرشتگان عذاب
کے حوالے کی وہ اُسکو گرز آتشین مارتے ہوئے دوزخ کی طرف لیگئے اور سپرد مالک کی
جو دنیا مین اسکے استقبال کو آئے تھے اُسکی روح سے ملے اور خوش ہوئے مالک نے
قعر جہنم مین روح کو ڈالدیا اور عذاب ہونے لگا راوی کہتا کہ یہان یعنی صحرا مین
ایک پہر بھی تلاطم رہا عشاق و شملاق و ایراق حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہوا اور یہ کیسا
تلاطم ہو نہ معلوم یہ کسکے مرنے کا حشر و نشر برپا ہو کون ایسا زبردست ساحر مرا ہو یا خداوند
تصویر اُستاد کی خیر ہو شملاق نے کہا کہ اے برادر شاید دوام مین یا تو ایوان تجربہ ہوش ربا
وہ مر گئی ہو یہ اسکے مرنے کا تلاطم ہو یا سوماق کو اُستاد نے قتل کیا یا سوماق کے ہاتھ

سے اُستاد قتل ہوے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ملکہ سوماق برق مزاج سے اور
عشاق سے مقابلہ ہوا تھا تو ملکہ نے اپنے نام کا نعرہ کیا تھا اس سبب سے یہ امر ظاہر
ہوا مناسب ہر کہ اس نازنین کا نام سوماق برق مزاج ہر اس سبب سے شملاق
نے یہ نام لیا ورنہ شملاق کیا جانے شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ آپنے ملاحظہ
تو کیا ہوگا کہ جب سوماق نے اُستاد کو تلوار نیام سے نکالکر دکھائی تھی تو اُستاد کا چہرہ زرد
ہو گیا تھا اور سکتہ سی کیا حالت ہو گئی تھی نہ معلوم کیا سبب تھا جو اُس تلوار کو دیکھکر اُستاد کا
یہ حال ہوا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر اسوقت تک نہین ظاہر ہو سکتا ہی جسوقت
تک یہ تاریکی نہین دفع ہوتی ہی اور صدا نہین آتی ہی یہ ہی باتین تھین کہ اُس منبر مین اور گلدستون
مین اور آئینہ مین اور کانسہ مین و مسند و قبہ مین اور دیگر اشیا مین جو کہ ساختہ سحر عشاق
تھے آگ خود بخود لگ گئی اور شہر سمندریہ کی طرف شعلے بلند ہوے یہ جو واقعہ سمندر شاہ
نے دیکھا سر پیٹ لیا اور تاج سر پر سے اُتار کر پھینکدیا ور ہاے اُستاد کہکر گریبان کو چاک کیا
اور شملاق سے کہا کہ غضب ہو گیا اُستاد کو سوماق نے قتل کیا یہ انھین کے مرنے کی
علامت ہی ای شملاق و امراق جو سحر کہ اُستاد کے ساختہ میرے پاس تھے دیکھو سب مین آگ
لگ گئی اور برباد ہوے اب کیا تدبیر کیجائے اُستاد تو قتل ہوے اہل لشکر سے کہدو کہ سب
اپنے گریبان چاک کرین اُستاد کو سوماق نے قتل کیا اب میری سلطنت پر ادبار آیا
ماہیان دسحران د آفتاب جادو یون مارے گئے عشاق نہ طاقی تلک کو آیا تھا
وہ یون قتل ہوا اور جو خیر خواہ تھے انھون نے ساتھ چھوڑ دیا ایوان نے یہ سلوک کیا
اُستاد ایک سر پرست باقی تھے وہ یون مارے گئے یہ سُنکے شملاق وغیرہ بھی رونے لگے
سمندر شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ اپنے کو تخت پر سے گرانے لگا شملاق وغیرہ نے روک لیا
اب عرصہ تاریکی برطرف ہونے لگی روشنی ظاہر ہونے لگی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من
عشاق حجرہ نشین بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا
آچکی روشنی ہوئی سب نے یہ صدا سُنی اہل اسلام تو اس صدا کو سُنکے خوش ہوے مگر کفار
نے جو یہ صدا سُنی ایک کہرام لشکر مین پڑ گیا اُدھر شملاق و امراق وغیرہ نے یہ صدا سُنکے
بموجب حکم سمندر شاہ پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ عشاق کو سوماق نے قتل کیا اب اپنے
گریبان چاک کرو سر پر خاک اُڑاؤ سمندر شاہ نے جو یہ صدا سُنی اور اپنی حالت تباہ کی
جب صحرا مین بالکل روشنی ہوئی کفار و اہل اسلام نے دیکھا کہ ایک لاش خاک پر دو پرکالہ
کی ہوئی پڑی ہی اور بہت سے طائر سیاہ رنگ مثل زاغ و زغن کے آتے ہین اور اُس لاش پر
نوحہ کرتے ہین لاش سے ایک شعلہ پیدا ہوتا ہی وہ جل جاتے ہین اُسکے بعد دیکھا کہ صحرا سے ہزارون شیر
و گرگ و اژدر پیدا ہوے اور لاش پر آئے پنجون سے خاک اُڑائی خاک سے شعلہ نکلا
وہ بھی جل گئے اب دیکھا کہ ایک غول کا غول سیاہ پوشون کا آیا سب سیاہ پوش تھے مونہ مین
کالے دانت بڑے بڑے وہ بھی آکر لاش پر روے اور جلکر خاک ہوے اُنکے بعد جوق جوق
گروہ گروہ نیلی پوشون کے آئے اُنمین عورتین اور مرد سب تھے اور گرد لاش بیٹھکر روئے
ایک مرتبہ لاش سے شعلہ پیدا ہوا لاش بھی جلنے لگی اور وہ بھی دم بھر مین جلکر راکھ ہو گئے

خاک کا انبار زمین پر ہو گیا اُس راکھ سے ایک طائر سیاہ رنگ برابر قاز کے پیدا ہوا اور اُسنے بلند ہوکر
بزبان انسانی کہا کہ مین نے آج اس ظالم کے قید سے نجات پائی اب اپنے مسکن کو جاتا ہون
راوی نے تحریر کیا ہے کہ وہ پیر تھا عشاق کا اور ہزاروں کو عشاق نے اپنے قبضے مین کیا تھا گو یہ سب
پیر تھے جو کہ آ آکر لاش پر روتے تھے اور جل گئے تھے مگر یہ سب سے زبردست پیر تھا اُس طائر نے
یہان یہ صدا دیکر دریا اسے سمندر شاہ جاکر بزبان انسانی کہا کہ او سمندر شاہ آگاہ ہو کہ
عشاق مارا گیا تیرا اقبال گیا اب تیرا یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے آگاہ ہو کہ شہر سمندریہ فتح
ہوگا تو اہل اسلام کے ہاتھ سے مارا جائیگا سمندریہ پر کیا منحصر ہے نہ طاق بھی برباد ہو گی
یہان سے پیکرتا نہ طاق و گنورہ سلیمانی و شہر جمشید یہ سب پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگا اور
دین اسلام کا ڈنکا بجے گا اب تم لوگون کا دورہ دورہ ہو چکا عمر طلسم تمام ہو گئی آئینہ اندام
مالک طلسم آئینہ نے یہان اگر اپنے بندون کی گوشت سے یہ سب بھی برباد کرایا نہ وہ آتا نہ
ایوان تاجدار اسکو پناہ دیتا نہ اہل اسلام ادھر آتے مگر یہ کیونکر نہوتا کیونکہ مدت طلسم تمام
ہو چکی تھی یہ صدا دیکر وہ طائر ایک سمت کو اُڑ کر چلا گیا یہ صدا سب اہل اسلام و کفار نے
سُنی اور سمندر شاہ نے بھی سمندر شاہ تو اپنے آپ مین نہ تھا رو رہا تھا لشکر کفار مین تلاطم
مچا ہوا ہے ہر ایک رو رہا ہے جو سردار اور بادشاہ و ساحر و غیر ساحر اور کل لشکر سمندر شاہ سب
گریان ہین لطف یہ ہے کہ جو لوگ تماشہ کو آئے تھے وہ بھی رو رہے ہین یہان تو ایک عجب تلاطم
ہے اُدھر ایوان نے اتنے عرصے مین کہ جب تک سوماق نے مقابلہ کیا اپنے زخمون کو باندھ کر مرہم
سحر کے پھاہے لگائے کہ خون بند ہوا طاقت جسم مین آئی کھڑی ہوئی مقابلہ دیکھ رہی ہے اور
سوماق کی فتح کی دعا کر رہی تھی اور درگاہ خدا مین اور دونون کی تقریر سُن رہی تھی سوماق
کے جواب دینے پر لوٹ جاتی تھی بس جب سوماق نے وار کیا اور عشاق قتل ہوا اور
تاریکی ہو گئی جب تاریکی دفع ہوئی اور سب واقعات ہو چکے لاش بھی عشاق کی جلکر خاک
ہو گئی اور وہ طائر بھی صدا دے چکا ایوان نے دیکھا کہ سوماق تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے
کھڑی ہے خون اُس تیغہ سے ٹپکتا جاتا ہے یہ وجد مین جھوم رہی ہے خون کو پونچھتی جاتی ہے بس ایوان
نے دوڑ کر سوماق کو گود مین اُٹھا لیا اور کہا کہ اے فرزند تو نے بڑا کام کیا اس کافر ساحر کو
فی النار کیا اور تعریفین کرنے لگی دعائین دینے لگی پیشانی کے بوسے لینے لگی اور صاحبقران
اور بادشاہ کی طرف مُنہ کرکے کہا کہ آپ لوگون کی دعا کی برکت سے اس آپکی کنیز نے اس کافر کو
قتل کیا صاحبقران و بادشاہ اور کل اہل اسلام نے بہت تعریف کی اور فرمایا کہ بڑا کام کیا
ایوان نے سوماق کے ہاتھ چوم لیے اُدھر ہمراہیان ایوان یعنی تین لاکھ ساحر و صاحبان
سوماق نے ایک مرتبہ لشکر کفار کی طرف مُنہ کرکے اور قہقہہ لگا کر یہ کہا کہ یون قتل
کرتے ہین اتنے بڑے ساحر کو او سمندر شاہ اب کوئی تیرے لشکر سے مقابلہ کو نہین نکلے گا
بس لشکر کا خاتمہ ہو گیا عشاق کے دم تک مقابلہ تھا یہ لشکر ایوان وغیرہ نے کہا خود
ایوان نے بھی سوماق کو گود سے اُتار کر او سمندر شاہ کی طرف مُنہ کرکے کہا
کہ اب پھر اُستاد کو رو دنا کسی کو برائے مقابلہ روانہ کر دیا اور اُستاد کی فکر کر دیں بس
رو چکے کیا اس رونے سے عشاق زندہ ہو جائیگا او سمندر جادو کیا بس اسی عشاق پر تیرا

پھروسا تھا اب کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا بس ساری حقیقت کھل گئی پر اسے برتے پر شکرا یا تنے بیہودہ
جو مارا گیا سبکے ہاتھ پاؤن کے طوطے اڑ گئے ہین کیا اب مقابلہ ہو چکا ہے کیا واپس جائین ساری
تیری بادشاہت کا حال کھل گیا یہ کیا عورتون کے طریقے کو مرد ہو کر اختیار کیا ہے کہ ہائے ہائے
کرکے استاد کو رو رہا ہے اگر ایسا ہی تھا اور عورتون کا طریقہ برا تھا تو گھر مین بیٹھا ہوتا اور چوڑیان
اور نتھ پہنکر بیٹھا ہوتا کیون سپہ تلوار باندھکر میدان مین آیا ہے بس یہان سے چلا جا اور گھر
مین بیٹھکر استاد کو رو ارے او نامرد ہم عورتین بھی تو اس طور سے نہین روتے ہین جس طور سے
تو روتا ہے واہ کیا خوب صورت تو مرد کی اور سیرت عورت کی یہ جو ایوان نے سمندر شاہ
کی طرف منہ کرکے کہا لشکر اسلام مین ایک قہقہہ پڑا سمندر شاہ بہت خفیف ہوا سب
رونا بھول گیا اور ایوان کو یہ جواب دیا کہ او ایوان کیا بیہودہ بکتی ہے تیری بھانجی نے
جو استاد کو قتل کیا ہے تو تو بہت خوش ہے دیکھ مین تجکو اسکے غم مین رلاتا ہون اسکو قتل کرتا
ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہے یہ ساری تیری خوشی نکالے دیتا ہون بہت
خوش ہو رہی ہے اور قہقہے لگا رہی ہے یہ سب قہقہہ زنی نکلی جاتی ہے یہ کہکر سمندر شاہ نے
شملاق سے کہا کہ یہ لوگ یون نہ مانینگے اور فرداً فرداً انسے کوئی مقابلہ بھی نہین کرسکتا
اور میری یہ لیاقت نہین ہے کہ مین انسے مقابلہ کرون کیونکہ جو ساحر ہین وہ سب میرے
ملازم ہین بس جب مین مقابلہ کو نکلونگا جب یہی لوگ آکر مقابلہ کرینگے بالکل میری شان
کے خلاف ہے انسے مقابلہ کرنا بس مین جنگ مغلوبہ کا حکم دیتا ہون شملاق نے کہا
کہ یہ آپکی رائے بہت نیک ہے بس سمندر شاہ نے شملاق و امراق سے کہا کہ نقیبون
سے کہو کہ لشکر مین پکار دین کہ سب اب استاد کے واسطے نہ روئین یہان رنج و غم نہ کرین
رزمگاہ پر چلکر انکی ماتم داری کیجائیگی پہلے ان لوگون سے انکے خون کا عوض لے لیا
جائے پھر جو انکی ماتم داری کیجائیگی انکے دشمنون سے تو معاوضہ کر لیا جائےگا یہان
لشکر مین ایک تلاطم مچا ہوا تھا ہر ایک گریان تھا عجب عالم تھا بس شملاق و امراق
نے نقیبون کو حکم دیا وہ یہ حکم پا کر چلے انھون نے لشکر مین جو کچھ کہ شملاق نے کہا
تھا پکار دیا بس وہ تلاطم جو کہ مچا ہوا تھا برطرف ہوا سب خاموش رہے صف بندی
ہو گئی اسی طور سے پھر لشکر درست ہو گیا جب سب کو اطمینان ہوا اور سمندر شاہ نے
دیکھا کہ لشکر مین جو تلاطم تھا وہ برطرف ہوا اور دیکھا کہ ایوان و سوماق اسی
طور سے کھڑی ہوئی ہنس رہی ہے یہ دیکھکر سمندر شاہ کو اور زیادہ غصہ آیا بس اسنے
خود پکار کر ساحرون وغیر ساحرون سے کہا کہ لینا ایوان کو اور سوماق کو بھی ان
دونون کو زندہ نہ جانے دینا سب ملکر ان دونون کو قتل کرو استاد کے خون کا
عوض لو یہ استاد کو قتل کرکے میدان سے زندہ نہ واپس جائین اور جا کر خوشی
نہ کرنے پائین جیسا انھون نے استاد کو قتل کیا ہے اسکی سزا پائین خصوصاً سوماق کو زندہ
نہ چھوڑنا اس ایوان بگانہ کو اسکے رنج و غم مین مبتلا کرواؤ جوانان لشکر سب ملکر اہل اسلام
و لشکر ایوان کو شکست دو اپنا نام روشن کرو یہ جو سمندر شاہ نے پکار کر اہل لشکر سے
کہا بس یہ کل لشکر کا سننا تھا کہ ایک طرف سے کل بادشاہ جو کہ ساحر تھے اور سمندر شاہ

کی کمک کو آئے تھے اور کل لشکر سمندر شاہ مین جو کہ ساحر تھے اور کل سردار سمندر شاہ کے ساحر اور
آن بادشاہ ہونگے ترسول اور پنسول و ناریج و ترنج و گولہ فولادی و پیکان کے گچھے لیکر اور سحر کرتے ہوئے
ابر سحر سے آگ برساتے ہوئے طرف ایوان وسوماق کے حملہ کرکے اور نرغہ کر کے چلے ایک
طرف سے وہ بادشاہ جو کہ غیر ساحر تھے اور وہ سردار جو کہ غیر ساحر تھے اور جو کہ دعوٰی پہلوانی
رکھتے تھے اور کل غیر ساحر و انکا لشکر اور جو کہ سمندر شاہ کی کمک کو غیر ساحر بادشاہ و پہلوان و سردار
آئے تھے وہ اور کل لشکر سمندر شاہ غیر ساحران اور کل سردار غیر ساحر تلوارین و سپرین و خنجر
و نیزے و عمود و تبر و تیر و کمان لیکر و مرکب اٹھا کر اور پیدل بکثرت حملہ آور ہوئے ایوان
وسوماق پر یہ جو حال لشکر ایوان وسوماق کی خواصون نے دیکھا وہ لوگ بھی ایک مرتبہ
حربہ ہائے سحر سنبھالکر طرف لشکر کفار کے لینا لینا کہکر چلے انکے بھی ہاتھون مین ترسول و پنسول
تھے اور دیگر حربہ ہائے سحر تھے آتے ہی کفار سے بھڑ گئے بس حربہ ہائے سحر کے وار ہونے لگے ادھر
سوماق نے نرغہ کفار کا دیکھکر فوراً دستک دی کہ ایک طاؤس پیدا ہوا آسپر سوار ہو کر اور موتی
کو ہاتھ پر رکھکر کفار پر جا پڑی اور عکس گوہر سے برقین چمکا چمکا کر کفار کو جلانے لگی ایک تلاطم
ڈالدیا لشکر کفار مین ایوان نے جو یہ حال دیکھا وہ بھی اپنے تخت سحر پر سوار ہو کر اور حربہ ہائے
سحر سنبھالکر کفار پر جا پڑی اور جاتے ہی حربہ کیا کہ ایک برق کوند کر جو گری ہزارون کے سر اڑ گئے
ادھر لشکر ایوان بھی حربہ کرنے لگا جب سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایوان وسوماق نے لشکر
مین تلاطم ڈالدیا بس یہ بھی اپنا تخت بڑھا کر چلا پھر خیال آیا کہ تخت پر سے کیا مقابلہ ہوگا
جنگ مغلوبہ مین بس اسنے دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا یہ آسپر سوار ہو کر لشکر ایوان کی
طرف چلا اسکا چلنا تھا کہ اور جسقدر بادشاہ و سردار ساحر و غیر ساحر تھے مثل شملاق و امراق
و گلاب جادو وغیرہ کے سب حربہ ہائے سحر اٹھا کر چلے یہ جو واقعہ صاحبقران نے دیکھا خیال
فرمایا کہ ایوان کی کمک کرنا ضرور ہے کیونکہ کل لشکر سمندر شاہ آسپر حملہ آور ہوا ہے بس کیا عمدہ بات
ہو کہ اسی جنگ مغلوبہ مین اس لڑائی کا فیصلہ ہو جائے یہ خیال فرما کر مرکب کی باگ لی اور
تیغ عقرب سلیمانی کو علم کیا اور نعرہ کیا کہ منم صاحبقران ثالث بدیع الملک نوجوان
ای کفاران بیحیا و پر دغا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر رود یہ نعرہ کرکے
غیر ساحر و نپر حملہ آور ہوئے یہ واقعہ لشکر اسلام نے دیکھا بس کل سردار ساحران اپنا اپنا لشکر
ساحران لیکر اور حربہ ہائے سحر سنبھالکر اور نعرہ کرکے کہ منم مریخ آفتاب طلعت منم آفاق شاہ
منم الطاف جادو و منم متین جادو و منم مرآت جادو و منم سہراب جادو و منم کوکب
روشن تن و منم ملکہ غزالان و منم ملکہ آئینہ اندام جادو و منم وزیر آفاق شاہ
لشکر کفار پر حملہ آور ہوئے بادشاہ اسلام و کل سرداران نیکنام نے جو دیکھا کہ صاحبقران
نے لشکر کفار پر حملہ کیا بس بادشاہ نے تخت کو ترک فرمایا اور مرکب طلب فرما کر اسپر
سوار ہو کر مع سات سو بادشاہ ہونگے اور کل لشکر غیر ساحران کے کفار پر حملہ کیا نعرہ بادشاہ

منم شاہ شاہان فرید و اختشم ؛ بہار گلستان کاؤس و جم ؛ منم خسرو خسروان عجم
منم مالک تخت و تاج و علم ؛

بادشاہ کا نعرہ کرنا تھا کہ پھر تو منم منم کی ہر طرف سے
صدا بلند ہوئی کہ ایک سمت سے صدا آئی کہ منم نور الزمان و عین الزمان ایک جانب

سے آواز آئی منم سکندر فرخ لقا منم آصف انجم طلعت منم شہنشاہ گوہر کلاہ منم مملوک بن مالک ایک جانب سے کوئی پکارا منم جزیل بن عادی منم منظم دیوانہ ہوبت و مبہوت منم یقین خود پرست منم صنوبر شاہ منم محراب شاہ بس منم منم کی صدا آنے لگی اور کل سردار و کل اہل لشکر مع سوار و پیادہ سب تلواریں علم کرکے چلے تمام لشکر نے علموں کو جلوہ دیا پنجہ علم جو چمکا یہ معلوم ہوا کہ ہزاروں برقیں کوند گئیں لشکر اسلام نے جو اپنے مقام سے حرکت کی یہ معلوم ہوا کہ دریائے لشکر اپنی جگہ سے جنبش کی صفیں جو تھیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر کی موجیں ہیں صدائے سم مرکبان سے زمین معرکہ ہل رہی تھی اسقدر غبار بلند تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ آندھی سیاہ اٹھی ہے بموجب شعر کے شعر۔ ز سم ستوران دران پہن دشت زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ⁂ بس دو دریا تھے کہ باہم ملگئے ساحر ساحروں سے غیر ساحر غیر ساحروں سے تلوار چلنے لگی باہم لپٹ گئے لشکر ساحران ساحروں سے لڑنے لگے جوہر شجاعت دکھانے لگے نظم

مٹے غول کے غول اور غٹ کے غٹ ⁂
پہاڑے تھے جا تو نہ کھیلے ہوئے ⁂
کوئی تیغ سے ہو رہا تھا ہلاک ⁂
کوئی ایڑیاں تھا رگڑتا پڑا ⁂
کسی سمت تھا ابر آتش فشان ⁂
ہزاروں تھے ساحر کہیں جل رہے ⁂
تلاطم تھا برپا ادھر اور ادھر ⁂
وہاں راہ چلنا بھی دشوار تھا ⁂
بلند ایک جانب تھا دھواں کا ابر ⁂
نہ دیکھا کسی نے نہ ایسا سنا ⁂

گئے مومن و گبر باہم لپٹ ⁂
کوئی نیزہ کھا کر ہوا نیم جان ⁂
کسی کا تھا خنجر سے دل چاک چاک ⁂
کوئی تھا پڑا خاک پر نیم جان ⁂
کسی سمت تھیں سحر کی بجلیان ⁂
کہیں سنگباری سے تھا شور و غل ⁂
ہزاروں تھے مردے پڑے خاک پر ⁂
ہوئی خون سے رنگی زمین لالہ رنگ ⁂
نمایاں تھا اک سمت جادو کا ابر ⁂

سوار و پیادے اک سمت رکے ہوئے
کسی کے لگا سر پہ گرز گران
کوئی خاک پر تھا تڑپتا پڑا
کوئی لے رہا تھا پڑا ہچکیان
کسی جا تھے نارنج ترنج چل رہے
کہیں گر رہی برق تھی متصل
کسی جا پہ لاشوں کا انبار تھا
نہ چرخ ایسی ہوئی تھی نہ جنگ
غضب کا تھا بس معرکہ وہاں پڑا

بس راوی بیان کرتا ہے کہ جب فرد فرد تو ہم باہم تلے ساحر ساحروں سے اور غیر ساحر غیر ساحروں سے آخر سحر نارنج و ترنج و گولہ چلنے لگے ناشن و انہ اچھلنے لگے ابر سحر بن بن کر تیار ہونے لگے آتش و سنگ و تیر برسنے لگے ہزاروں ساحر ہلاک ہونے لگے اسکے پیر غل مچانے لگے بیشمار مرگ ساحران بامد ہونے لگے ایک تلاطم رستخیز برپا تھا غضب کا معرکہ پڑا تھا ہر ایک اپنی جان لڑائے ہوئے تھا نقیب پکار پکار کر جوانوں کو دلولۂ جنگ دلا رہے تھے اور انکو آمادہ کرکے لڑا رہے تھے اہل اسلام کو یہ فکر تھی کہ کسی طور سے ہم غالب آئیں کفار کو یہ فکر تھی کہ ہماری ظفر ہو شمن ریشاہ بھی لڑ رہا تھا سحر کر رہا تھا جب اسکا گولہ چلا وہیں پانچ اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے مرنج جب بڑھکر سحر کیا لشکر کفار میں تلاطم ڈالدیا آفاق نے تہلکہ ڈال رکھا تھا جبہ اندام و صرا جادو کے آئینوں کے عکس سے برقیں کوندکر گر رہی تھیں گوہر سوباق نے ایک نیا تلاطم برپا کیا ایوان کا تو سحر لاجواب ہے تہمتن نے تو قیامت برپا کر رکھی ہے غزالان نے تو آفت برپا کی سہراب اپنی بہادری دکھا رہا ہے گویہ ستارے تورکر گرا رہی ہو ستارہ کفار کو گرد میں تہلاق کفار کی کمک کر رہا ہے اصراق اپنا سحر کر رہا ہے گرداب نے نیا سحر کیا ہے جسکا تلاطم لشکر ساحران میں برپا ہے بازار مرگ گرم ہے خون کے نالے بہ رہے ہیں زمین پر کشتوں کے پشتوں خون کا دریا ہے معرکہ ہر سر و تن کے

انبار ہین مرکب پائمال کرتے پھرتے ہین ہزارون بسمل خاک پر ایڑیان رگڑتے ہین سر و تن خاک مین اٹے ہوے ہین ہچکیان لے رہے ہین جسمون سے شعلے نکل رہے ہین اژدرہاے سحر ہزارون نکو نگل رہے ہین شعلہ فشانی کرکے جلا رہے ہین تیر ہاے سحر کے الگ طمانچے چل رہے ہین اس طور سے تو ساحرونکا لشکر لڑ رہا ہی اودھر غیر ساحرون مین بھی ایک قیامت کبرا بلند ہی جھنکار دشنے تلوارونکی کچھ سنائی نہین دیتا ہی غبار بلند ہی سنانین جو چمک رہی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ستارے جھلملا رہے ہین صداے گرز سے وہ صحرا تنگ آہن گران معلوم ہوتا ہی منم منم کے نعرے بلند ہین سوارون سے سوار اور پیدلون سے پیدل لڑ رہے ہین کمانین کڑک رہی ہین تیرونکا برس رہا ہی ابر سپر اٹھا ہوا ہی برق تلوار کوندکر گر رہی ہی بسمل خاک پر تڑپ رہے ہین عروس مرگ سے بہادر ہمکنار ہو رہے ہین بباس تن خون کی چھینٹو نسے رنگین ہین کھیتون سے خون بہہ رہا ہی برابر ہاتھ بلند ہو ہوکر پڑ رہے ہین سنانونکے الگ وار ہو رہے ہین مرکب لاشونکو پائمال کرتے پھرتے ہین دریاے خون رواں ہی سر حبابونکے مانند نظر آتے ہین لاشین مثل تگرکے پڑی ہین تیرے جو پہلوانونکے ہاتھ سے چھوٹ چھوٹ کر گرے ہین افعی دراز معلوم ہوتی ہین بازو جو بیلتنون کے کٹ کر گرے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مچھلیان دام مین پھنسی ہین خود سر کا نسے واژگون معلوم ہوتے ہین تلوارین بام کی صورت سی نظر آتی ہین سپرین سنگ پشت کا مزہ دکھاتی ہین علمہاے لشکر جو کٹ کر گرے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مردے کفنائے ہوے پڑے ہین ایک تلاطم حشر و نشر صحرا مین برپا ہی جب کوئی ساحر زبردست مرتا ہی تمام صحرا تاریک ہو جاتا ہی فلک پیر جھکا ہوا دیکھ رہا ہی عینک مہر و ماہ کو لگائے ہوے ساکنان فلک بھی اسی طرف متوجہ ہین مگر چرخ پیر اس معرکہ کو دیکھکر لرزان ہی آفتاب کو حرکت ہی جلد جلد راہ طے کر رہا ہی اور یہ قصد ہی کہ سمت مغرب پہونچ جاؤن یہ معرکہ نہ دیکھون کیونکہ آج زمین کے الٹنے کا سامان ہی تمام سبزہ صحرا خون سے لالہ رنگ ہی غبار بھی جو بلند ہوتا ہی وہ بھی گلابی ہی عجب طرح کی اس صحرا مین خرابی ہی اگر کوئی پرند قضا کا مارا آ پڑتا ہوا ادھر آ نکلا تو وہ شہباز خدنگ کا شکار ہوا یا باز سحر نے اسکا لقمہ کیا دلیرونکی صداسے زمین معرکہ ہل رہی ہی گاو زمین کو تشویش ہی بار لشکر سے تھکی جاتی ہی ہر مرتبہ سینگ بدلتی ہی القصہ دن اس قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ ہر مرتبہ زمین کے تہ و بالا ہو جانے کا خوف تھا دمادم کی ہر طرف سے صدا آ رہی تھی ترنج و نارنج جو شق ہوتے تھے انکی صدا سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے عیارون کے ایک طرف حقہ ہای آتشبازی چل رہے تھے وہ الگ کمند اندازی کر رہے تھے مرکب کوتل پھر رہے تھے باجے جنگی بج رہے تھے علمہاے لشکر لہرا رہے تھے جوانونکے دل صداے کوس رزمی سن سنکر جوش شجاعت مین بھر رہے تھے مگر یہ عالم تھا کہ جلاجل کف افسوس مل رہا تھا خرنا کا دم بند ہو گیا تھا ترئی بعینک زرہ گئی تھی کوس کو درد شکم تھا نقارے کو نفخ تھا تاسو تمی آواز میں تھی شتران لشکر بے مہار پھر رہے تھے فیلان جنگی بنت تھے عجب قسم کا معرکہ قیامت خیز آفت انگیز اس صحرا مین برپا تھا نقیب صفون مین پکارتے پھرتے تھے ای جوانان بکوشید تا جامہ زنان نپوشید شعر بدہ لاو تم عروس موت کو دو طلاق اس زندگی کی سوت کو دیگر روز جنگ ست جنگ باید کرد گوشہ نام و ننگ باید کرد

یہ صدا جو دلیرون کے کان مین جاتی تھی وہ جان لڑا کر حملہ کرتے تھے یہ ہی تعہد کرتے تھے کہ کفار کے
پانؤن اٹھ جائین اُدھر سے کفار بھی اسی قصد سے حملہ آور ہوتے تھے بادشاہ کے ایک سمت تلوار
چل رہی تھی ہزارون کفار مر مر کر گر رہے تھے شمشیر صاحبقران نے غضب تلاطم برپا کر دیا تھا صاحب
تیغ شہنشاہ گوہر کلاہ سے نیا حشر برپا تھا اسی طور سے ہر سردار و بہادر کا حال تھا جب بادشاہ وار
کرتے تھے برابر سے سات سو بادشاہ جو کہ جلو مین رہتے ہین انکا بھی وار ہوتا تھا سات سو بر تیغین کوند کر
گرتی تھین دریاے لشکر کفار مین ایک تلاطم برپا تھا ادھر غیر ساحران لشکر اسلام نے تو غیر ساحر جو تھے
لشکر کو تباہ کر رکھا تھا اُدھر ساحرون نے ساحرون کے لشکر کو مسمار کر دیا تھا بس دریاے لشکر
کفار مین ایک تلاطم برپا تھا طوفان مرگ سے سامنا تھا چادر خون سے ہر ایک تن شرابور تھا
موجہ موت دم نہین لینے دیتا تھا ہر مرتبہ کشتی حیات کو دریاے فنا مین غرق کیے دیتا تھا زورق
زندگی قریب غرق ہونے کے تھی طوفان فنا نے گھیر لیا تھا جہاز حیات کو تلاطم مرگ سے کب مفر تھا
گرداب قضا مین لشکر کفار پھنس گیا تھا طغیانی اجل نے آ کر گھیر لیا تھا سر اٹھانے کی مہلت نہ تھی سب
دریاے فنا مین غرق ہوے جاتے تھے موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے زندگی نہ گھر کی نہ گھاٹ کی تھی
ہر مقام پر گرداب مرگ مین لشکر مبتلا تھا سیلاب اجل سے مقابلہ تھا سمندر فنا سے سامنا تھا
نہنگان قضا منھ کھولے ہوے تھے ایک بلا کا سامنا تھا ملک الموت نے وسط لشکر مین خیمہ برپا کیا
تھا روحین قبض کرتے پھرتے تھے دم لینے کی مہلت نہ ملتی تھی ایک کی روح قبض کرنے سے مہلت
نہ ملی تھی کہ سو مر کر گرے ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے مالک دوزخ نے تمام دروازہ ہاے دوزخ
کھولدیے تھے ملک الموت سے روحین لے لیکر بھر رہے تھے طائران روح قفس جسم کو چھوڑ
چھوڑ کر مثل طائران گم کردہ آشیان کے پھر رہے تھے شہباز اجل کے شکار ہو رہے تھے کاسہ ہاے
سر مٹی کے مول تھے ٹھوکرین کھاتے پھرتے تھے قصر جسم برق اجل سے منہدم ہو ہو کر گر رہے تھے
بازار مرگ ہر طرف گرم تھا جانؤن کے خریدار بہت تھے جان کا سودا ارزان تھا دلال
اجل کی بن آئی تھی ہر طرف خریدار پکار رہے تھے عروس مرگ مثل معشوق طناز کے
ہر ایک کے گلے مل رہی تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طور سے جنگ ہوا کی اور وہ دن خوف
سے تمام ہوا آفتاب غروب ہو گیا ماہتاب نے اپنا جلوہ دکھایا تیغ نور کو گلے مین حمائل کرکے
میدان فلک پر جلوہ گر ہوا اور تماشاے جنگ دیکھنے لگا مگر یہ لوگ ایسے مصروف جنگ تھے
کہ انکو خبر بھی نہوئی کہ کب دن تمام ہوا اور کب شب ہوئی برابر تلوار چلا کی نوبت بانجا رسید کہ
وہ شب بھی تمام ہوئی پھر آفتاب نکلا مگر ابھی تک اسی طور سے مقابلہ ہو رہا ہے پہلوانون کے
جسمون پر گل زخم کھلے ہوے ہین بدھیان زخمون کی پڑی ہوئی ہین شرابے خون کے بہ رہے ہین
مگر مقابلہ سے باز نہین آتے ہین آخر کار ایک مرتبہ کفار نے جھرمٹ کیا قریب تھا کہ فرار کرے
کہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی اور دامن گرد سے ایک لاکھ سپاہ ساحران و غیر ساحران لشکر بے شمار جادو
پیدا ہوا اور یہ دریافت کرکے کہ سمندر شاہ سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہے اس
لشکر حملہ آور ہوا یہ لوگ ایسے مصروف جنگ تھے کہ انکو خبر بھی نہوئی کہ کون آیا اور کون نہین
آیا یہ بھی آ کر مشغول جنگ ہوا تھا کہ اور ایک ساحر ایک لاکھ ساحر کا لشکر لیکر آ پہونچا
اور وہ بھی شریک کفار ہوا اسی طور سے دس ساحر لشکر ساحران لیکر آئے اور شریک کفار

ہوئے کوئی پچاس ہزار سے کوئی لاکھ ساحر و شیشے اُسکے بعد غیر ساحر و نکا لشکر آنے لگا پانچ بادشاہ غیر ساحر و نکا لشکر لیکر آئے یہ بھی قریب چار لاکھ کے لشکر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ سب وہ لوگ ہین کہ جنکو سمندر شاہ نے تمام لکھکر اپنی کمک کے لیے طلب کیا تھا جنکا ذکر بہت جلد دوم مین یا اسی جلد مین تحریر کر چکا ہون کہ بہت سے ساحر بادشاہ و غیر ساحر سمندر شاہ کی بدعنوانی سنکے گو اپنے اپنے شہر سے لشکر لیکر چلے تھے مگر واپس گئے اور بہت سے قبل مقابلہ ہونے کے جبکہ سمندر شاہ شہر مین تھا آگئے تھے اور جو باقی رہے تھے وہ اسوقت آکر پہونچے اور ایک ایک جنگ ہوئے اہل اسلام سے لڑنے لگے مین نے نام ان سب کے بسبب طول ہو جانے کے نہین تحریر کیے بس اب جو لشکر تازہ دم آیا اور اُسنے جمکر مقابلہ کیا وہ جو تلاطم لشکر مین پڑگیا تھا بر طرف ہوا اور پھر اُسی طور سے مقابلہ ہونے لگا اہل اسلام کب خوف کرتے ہین اُسی طور سے کلہ بکلہ لڑ رہے ہین سو ماق نے تو ایک تلاطم ڈالدیا ہے آفت برپا کر دی ہے قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے اُسی جنگ مغلوبہ مین وہ دن بھی تمام ہوا شب آئی یہان تک کہ وہ شب بھی تمام ہوئی زنگی شب نے شاہ روز سے شکست کھائی چونکہ براے کمک کفار لشکر تازہ دم آیا تھا اُسنے جو آکر مقابلہ کیا ہر طرف جوے خون رواں ہوئی دریاے خون کی طغیانی ہوئی زورق حیات اہل لشکر طوفان مین آئی پھر لشکر گرداب موت مین مبتلا ہوا حباب مرگ اپنی آنکھین دکھانے لگے جا و رموت آٹھ آٹھ کر سبکو ڈبونے لگی پھر ملک الموت روحین قبض کرنے لگے بازار مرگ پھر گرم ہوا عروس مرگ سے پھر سب ہم آغوش ہونے لگے کاسہاے سر پھر ٹھوکرین کھانے لگے لاشون کے انبار ہونے لگے مینھ سرونکا برسنے لگا لاشے دریاے خون مین مثل نہنگان بلا کے شناوری کرنے لگے غضب کا معرکہ پڑا اس طور سے جو جی لڑا کر کفار نے بسبب کمک کے آجانے کے کئی حملے کیے اب لشکر اسلام پر ہراس طاری ہوا اور نوبت یہ پہونچی کہ کفار دباؤ ڈالنے لگے مگر یہ لوگ کب پیچھے قدم ہٹاتے ہین جان سے جانا گوارہ ہے مگر پیچھے ہٹنا گوارہ نہین ہے سب ایک مقام پر جمع ہو کر لڑنے لگے یہ جو واقعہ بادشاہ اسلام و صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ لشکر پر ہراس طاری ہوا ہے اور کفار کا دباؤ پڑنے لگا ہے ایسا نہو کہ کفار کی ظفر ہو جائے بس بادشاہ نے رجوع قلب سے بدرگاہ باری بصد بیقراری التجا کی اور عرض کیا کہ ای کریم کارساز و ای رب بے نیاز یہ وقت مدد ہے تیری ہی ذات کا ہم سب کو بھروسا ہے تو ہی مدد کرنیوالا ہے کوئی سبب پردۂ غیب سے ایسا فرما کہ کفار پسپا ہون سمندر مین بھی تیرے نام کا ڈنکا بجے ہم سب تو تیری راہ پر لڑتے ہین اور تیری راہ مین سر دینے کو موجود ہین جو تیری مرضی ہمکو کوئی عذر نہین ہے یہ جو بادشاہ نے بلبک کر دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پہونچا فوراً آسمان پر ایک ابر نمودار ہوا اور ایک روشنی پیدا ہوئی گو جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی مگر سب اُسطرف متوجہ ہوئے لڑتے بھی جاتے ہین اور دیکھتے بھی جاتے ہین کہ وہ ابر قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوا اُس سے اژدر آتش فشان جنپر علمہاے لشکر نصب تھے پھریرے نشانونکے جاندنے ہوئے تھے اُنکے عقب مین ساحران نیکنام ہنس و قرقرے و شماز و بلیر سوار نمودار ہوئے سمندر شاہ کی طرف سے بھی طائران اور لشکر اسلام کی ہر سمت سے ہرکارے براے خبر روانہ ہوئے کہ دریافت کرین یہ لشکر کسکی کمک کو آیا ہے آیا کفار کی یا اہل اسلام

کی ادھر وہ لشکر جب قریب میدان جنگ کے پہونچا سردار لشکر یعنی مہتاب مشتری خصلت برادر مریخ نے جو جنگ مغلوبہ دیکھی بذریعہ ہرکارون کے دریافت کیا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کس سے جنگ ہو رہی ہی انھون نے دریافت کرکے عرض کیا کہ لشکر اسلام سے اور سمندر شاہ سے مقابلہ ہی ملاحظہ فرمائیے وہ صاحبقران جنگ فرما رہے ہین اور وہ آپکے بھائی صاحب مقابلہ فرما رہے ہین مہتاب کل لشکر اسلام کو پہچانتا تھا اور یہ بھی بذریعہ پرچہ اخبار اور مریخ کے نامہ سے ثابت ہو چکا تھا کہ صاحبقران ثانی تو طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کا لقب دے گئے ہین اب وہ صاحبقران ہین بس یہ تو اسکو معلوم تھا یہ جو ہرکارون نے بیان کیا اور اسکو معلوم ہوا بس مہتاب مشتری خصلت نے یہ خبر سنکے کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اپنے لشکر کو حکم فرمایا کہ کفار کو گھیر کر مار لو اور خود مرکب سحر پر سوار ہو کر اور اُس ابر سحر کو جو کہ اسکے سر پر سایہ فگن تھا اور اسمین ہزارون چاند لگے ہوے تھے اُس ابر کو اشارہ کیا وہ ابر چلا بس جب مہتاب نے لشکر کو یہ حکم دیا کہ کفار کو گھیر کر مار لو بس کل لشکر جو کہ قریب چار لاکھ کے برائے کمک اہل اسلام لیکر چلا تھا وہ کل لشکر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر لیکر لشکر کفار پر آپڑا اور ایک ہی حملہ مین تلاطم ڈالدیا ادھر مہتاب نے جو ابر کو اشارہ کیا اُس ابر سے چاند جدا ہو ہو کر کفار پر گرنے لگے لشکر کفار مین تہلکہ پڑگیا ادھر طائران سحر نے سمندر شاہ کو جاکر خبر دی کہ یہ جو لشکر آیا ہی برائے کمک اہل اسلام کے آیا ہی اسکا بادشاہ مہتاب مشتری خصلت برادر مریخ آفتاب علم ہی وہ لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام کے آیا ہی یہ سنکے سمندر شاہ نے کہا کہ اگر آیا ہی تو وہ بھی مارا جائیگا شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ وہ لشکر جو کہ ابھی آیا تھا اسنے تلاطم ڈالدیا سمندر شاہ نے کہا کہ لشکر کو آگاہ کردو کہ اہل اسلام کی کمک آئی ہی ذرا خبردار ہو کر مقابلہ کرین شملاق نے نقیبون کو آگاہ کیا انھون نے تمام لشکر مین پکار دیا ادھر بادشاہ اسلام کو ہرکارون نے آگاہ کیا کہ مریخ کا بھائی لشکر ساحران لیکر برائے کمک آیا ہی یہ جو ابر نمودار ہوا تھا اُسی کی آمد کا تھا دیکھیے وہ اپنے مع لشکر کے مقابلہ کرنے لگا ہی کفار قتل ہونے لگے ہین ادھر مریخ کو طائران سحر نے خبر دی کہ آپکے بھائی صاحب لشکر لیکر آئے ہین اور شریک جنگ مغلوبہ ہوے ہین مریخ یہ سنکے خوش ہو گیا راوی نے بیان کیا ہی کہ مہتاب کے آنے سے وہ ہراس لشکر اسلام کا برطرف ہو گیا پھر جمکر لڑنے لگے پھر وہی تلاطم برپا ہو گیا پھر کفار مر مر کر گرنے لگے پھر دریاے خون بہنے لگا پھر سرونکا مینہ برسنے لگا پھر سر و تن کا انبار ہونے لگا پھر ابر سحر سے آگ برسنے لگی پھر ترنج و نارنج و گولہ چلنے لگے پھر تلوارونکی بجلیان کوندنے لگین سنانین نیزونکی چمکنے لگین کمانین کڑکنے لگین شہباز تیر جانونکا شکار کرنے لگے خونکی چھینٹین اڑنے لگین سر مانند حبابون کے تیرنے لگے ساحر اور غیر ساحر مر مر کر گرنے لگے ساحرون کے مرنے کی علامت باند ہوئی طوفان موت کی طغیانی ہو گئی گرداب قضا نے کفار کو گھیر لیا ایک شور حشر و نشر برپا ہو گیا ابھی مہتاب کو آئے ہوے عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک سمت سے اشتفاق شاہ برادر آفاق شاہ لشکر ساحرون کا لیکر آپہونچا چونکہ اسکا حال تحریر ہو چکا ہی کہ یہ بعد جانے ثنا سمندر شاہ کے اور سمندر شاہ کے حالات سے آگاہ ہو کر پھر گیا تھا اسنے سب لشکر کو اور

اہل شہر کو مسلمان کیا تھا اور مہم لحواقیہ کو موقوف کرکے لشکر ساحران لیکر برائے کمک اہل اسلام
روانہ ہوا تھا بس یہ بھی آکر پہونچا اور حال دریافت کرکے شریک جنگ ہوا سمندر شاہ کو
ہرکارون نے خبر دی کہ اشفاق شاہ بھی آکر شریک اہل اسلام ہوا سمندر شاہ نے کہا کہ
مجکو تو معلوم تھا کہ اُسنے بھی نمک حرامی کی خیر آنے دو اُس نمک حرام کو بھی اُدھر بادشاہ اسلام
و صاحبقران کو بھی معلوم ہوا کہ کوئی اشفاق شاہ ہے وہ بھی لشکر لیکر آیا ہے اور اُنکا شریک
ہوا ہے آفاق شاہ سے سُن چکے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی کا نام اشفاق شاہ ہے اور وہ
وزیر سمندر شاہ ہے خیال فرمایا کہ وہی ہوگا مگر اس امر سے حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہے
کہ وہ میرا شریک ہوا سمندر شاہ کی کیون نہ شراکت کی خیال فرمایا کہ بعد فیصلہ جنگ معلوم
ہو جائیگا پھر جنگ مین مصروف ہوے اُدھر عین مقابلہ مین آفاق کو بھی خبر ہوئی کہ آپکے بھائی
لشکر لیکر آئے تھے وہ سمندر شاہ کے نہ شریک ہوے بلکہ اہل اسلام کی طرف سے لشکر سمندر شاہ
سے مقابلہ کر رہے ہین آفاق شاہ حیران ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ اشفاق
اہل اسلام کا شریک ہوا شکر خدا کا کہ وہ بھی راہ راست پر آگیا ورنہ بڑی خرابی تھی شاید میرے
اُسکے مقابلہ ہوتا اُسوقت بسبب خون عزیزی کے مجکو کچھ خیال ہوتا اور رعایت کرتا تو بڑی
خرابی ہوتی خیر یہ امر معلوم ہو جائیگا بعد فیصلہ جنگ کے کیون اُسنے سمندر شاہ کی اطاعت ترک
کی یہ خیال کرکے آفاق شاہ بھی لڑنے لگا راویون نے اس قصہ کو یون تحریر کیا ہے کہ جب
اشفاق اور مہتاب لشکر لیکر آئے اور لشکر تازہ دم آیا کسی قدر اہل اسلام نے دم لیا
اور پھر لڑنا شروع کیا ایک سمت سے مہتاب نے کفار پر نرغہ کیا اور ایک سمت سے اہل اسلام
نے اور ایک جانب سے اشفاق شاہ نے بس ان سب نے کفار کو بیچ مین لے لیا اور
جنگ رستمانہ کرنی شروع کی ایسے ایسے حملے کیے کہ کفار کے دم بند ہوگئے بس سوائے کوچہ موت
کے یا کوچہ زخم یا گوشہ کمان کے کوئی مقام امن و امان کفار کو نہ ملتا تھا جلائے پھرتے تھے
انبوہ لشکر کفار مین تلاطم پڑگیا راہ چارہ بند ہوگئی ہر طرف سے حملے ہونے لگے کسی سمت مفر نہ تھا
صاحبقران و بادشاہ اور سردارون نے غیر ساحرون کے دم بند کر دیئے تھے برابر
شمشیر زنی و گرزبازی و تیراندازی کر رہے تھے کسی نے کفار پر نیزہ مارا اور پشت مرکب
سے اُٹھا کر زمین پر مارا کہ استخوان اُسکے سرمہ سا ہوگئے کسی نے گرز کا وار کیا کہ وہ مع راکب
و مرکب پیوند زمین ہو گیا کسی نے سوار کو اٹھا کر سوار پر مارا کہ دونون داخل دوزخ ہوے
کسی نے تلوار کا وار کیا کہ دو پرکالے ہوے کسی نے تیر جانستان سے ہلاک کیا کسی نے
خنجر سے شکم چاک کرکے قصہ پاک کیا کسی نے مرکب سے پائمال کر ڈالا کہ کاسہ سر چور چور
ہوگیا کسی کے تیر کا وار چل گیا کسی نے چورنگ ہوائی کیا بہر طور کفار کی جان پہ بنی ہوئی تھی
سب موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے جانو تیر بنی ہوئی تھی اہل اسلام کی بن آئی تھی آستینیں
کہنیون تک اُلٹے ہوے خون ٹپکتا ہوا جسم سے شرارے خون کے بہتے ہوے خود سر و نیچ
رکھے جوش شجاعت سے چہرہ سرخ گل زخم جسم پر کھلے ہوے اشتیاق عروس مرگ مین دولہا
بنے ہوے سہرے جان گلہائے زخم کی تن پر پڑی ہوئی خون سے کپڑے لالہ رنگ قبضے تلوار دونکے
ہاتھون مین لگے ہوے تین شبانہ روز کے جاگے ہوے آنکھون مین نیند کے لال لال ڈورے

بڑے ہوئے مگر برابر مقابلہ کیے جاتے ہین کسی مقام پر کمی نہین کرتے ہین کفار کو دم لینے کی مہلت نہین دیتے ہین اسی طور سے ساحران اسلام بھی مقابلہ کر رہے ہین غضب کی جنگ ہو رہی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اب یہ نوبت ہی کہ ہر مرتبہ یقین ہوتا ہی کہ کفار فرار کرین مگر وہ لوگ بھی جان توڑے ہوئے ہین اور لڑ رہے ہین یہان تو جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ادھر اتفاق سے ایک طرف سے سہراب کفار کو قتل کرتا ہوا آتا تھا اور ایک سمت سے سوماق برق مزاج ساحرون کو غارت کرتی ہوئی آتی تھی کہ سہراب سے اور سوماق سے اُس حالت جنگ مین ملاقات ہوئی سہراب نے سوماق سے کہا کہ ای ملکہ مجھے تم سے کچھ صلاح کرنا ہی بابت جنگ کے ذرا کسی مقام پر چلو کہ جہان کچھ دیر دم لین اور صلاح کرین سوماق نے کہا کہ اچھا بس یہ دونون کفار کو قتل کرتے ہوئے میدان جنگ سے الگ نکل آئے اور ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوئے اپنے اپنے طاؤس و مرکب کو روک کر اتفاق سے ملکہ غزالان کو پیاس لگی اور تشنگی نے غلبہ کیا کیونکہ مین شبانہ روز ہوئے ہین لڑتے ہوئے سب تشنہ و گرسنہ اور بے خور و خواب ہین ملکہ نے خیال کیا کہ میدان جنگ سے الگ ہو کر اور کسی مقام پر پانی تلاش کر کے پیلون اور ذرا دم بھی لے لون یہان اور تو سب مقابلہ کر رہے ہین تا کہ حواس درست ہو جائین مقابلہ کرنے کی طاقت آ جائے بس یہ خیال کر کے دل مین یہ کفار کو قتل کرتی ہوئی ایک سمت کو چلی اور حد میدان جنگ سے باہر آئی طاؤس سحر کو بلند کیا اور ہر طرف نگاہ دوڑانے لگی بتلاش آب کہ کوئی چشمہ یا چاہ نظر آئے تو وہان جا کر پانی پی آؤن کہ اسکی نگاہ سہراب و سوماق پر پڑی اسنے دیکھا کہ ایک ساحر اور ایک ساحرہ ایک درخت کے سایہ مین کھڑی ہوئے ہین یہ دُور تھی پہچانا نہین بس اسنے خیال دل مین کیا کہ انکو چلکر دیکھو کہ یہ کون ہین آیا لشکر کفار کے ساحر ہین یا لشکر اسلام کے ہین اگر کفار کے ہین تو کس قصد سے یہان کھڑے ہین کیا کوئی لشکر برائے کمک کفار یہان آتا ہی اُسکا انتظار کر رہے ہین اگر ایسا ہو تو مین کچھ لشکر لیکر یہان آؤن اور اس لشکر سے مقابلہ کرون میدان جنگ تک نہ جانے دون کیونکہ اب کفار کی حالت خراب ہی اگر کمک آ گئی تو پھر مقابلہ وہ جمکر کرنے لگینگے جنگ کو طول ہوگا اگر اہل اسلام کے ہین تو وہ کس قصد سے کھڑے ہین یہ حال دریافت کرنا ضرور ہی بس یہ دل مین سوچکر ادھر کو چلی ادھر سوماق سہراب سے کہہ رہی تھی کہ ای سہراب بیان کرو کہ کس صلاح کے لیے تم یہان آئے ہو جلد بیان کرو تا کہ اُسکی تدبیر کرین سہراب کہہ رہا تھا کہ ای ملکہ ذرا دم لے لین تو بیان کرین کہ غزالان قریب پہونچ گئی اب اُسنے پہچانا کہ ایک تو سہراب جادو ہی دوسری ملکہ سوماق ہی اسنے خیال کیا کہ یہ دونون کس قصد سے یہان آئے شاید مقابلہ کرتے کرتے تھک گئے ہین تو یہان آ کر دم لے رہے ہین یہ خیال کر کے اسنے قصد کیا کہ آواز دون ادھر سہراب کی نگاہ غزالان پر پڑی دیکھا کہ ملکہ غزالان طاؤس پر سوار ادھر چلی آتی ہی مگر ادھر ادھر دیکھ رہی ہی سوماق سے کہا کہ ملکہ دیکھو غزالان آہو چشم بھی لشکر سے جدا ہو کر ادھر کو آتی ہین خوب ہوا اُنسے بھی صلاح کرینگے دو سے تین رائین بہتر ہین کہ سوماق

نے پلٹ کر دیکھا اور آواز دی کہ اے بہن غزالان تم کیون لشکر سے جدا ہو کر ادھر آئین کیا فتح ہو گئی یہ صدا سُنکے غزالان نے کہا کہ اگر حال بیان کرونگی تم دونون صاحب یہان کیون کھڑے ہو یہ کہکر اور طاؤس سحر کو بڑھاکر آنکے قریب آئی اور اپنا طاؤس روک کر کھڑی ہوئی اور کہا کہ یہ تو فرمائیے کہ آپ دونون صاحب یہان کیون کھڑے ہین سوماق نے کہا کہ مین مقابلہ کر رہی تھی کہ بھائی سہراب نے کہا کہ اے ملکہ الگ لشکر سے چلو تو کچھ بابت جنگ کے صلاح کرین اور تھک بھی گئے ہین ذرا دم بھی لے لین بس ہم دونون لڑتے ہوے یہان آکر ٹھہرے ابھی کوئی صلاح نہوئی تھی کہ آپکو آتے ہوے دیکھا باہم صلاح کی کہ ملکہ کو بھی صلاح مین شریک کرین اچھا تو ہوگا کہ ہم اور وہ ملکر جو راے کرین اوس پر عمل کرین آپ کیون ادھر کو تشریف لائین غزالان نے کہا کہ مجھکو شدت سے پیاس لگی ہے اور تھک بھی گئی ہون بس پانی کی تلاش مین جنگ کو چھوڑ کر نکلی تھی مین نے دور سے دیکھا کہ دو ساحر ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہین مجھکو گمان ہوا کہ شاید لشکر کفار کے ہون اور کوئی لشکر براے کمک سمندر شاہ آتا ہے اوسکا انتظار کرتے ہون بس اگر ایسا ہو تو مین کچھ لشکر لیکر یہان آؤن اور اس لشکر کو اسی مقام پر روکون جب قریب آئی تو آپ لوگون کو دیکھا بس یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ کیون جنگ چھوڑ کر یہان آکر کھڑے ہوے ہین شاید یہ بھی بتلاش آب یہان آئے ہون اور پانی ملا ہو تو مین بھی انسے لیکر اپنی پیاس بجھاؤن سوماق نے کہا کہ خوب آپنے یہ خیال کیا گو ہم بتلاش آب نہین آئے تھے مگر اب ہمکو بھی اوسکے تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی کیونکہ آپ پیاسی ہین غزالان نے کہا کہ آپ تکلیف نہ کرین مین پانی کی فکر کیے لیتی ہون آپ وہ صلاح بیان کرین کہ جسکے لیے یہان آپ لوگ تشریف لائے ہین سوماق نے سہراب سے کہا کہ ہان اب بیان فرمائیے اب تو ملکہ بھی آگئی ہین سہراب نے کہا کہ بیان کرتا ہون ادھر غزالان نے دستک دی کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اوس سے کہا کہ تو پانی تو تلاش کر کے لا بس وہ پتلی ایک طرف کو روانہ ہوئی اور ایک ڈولچی پانی سے بھر کر لائی اور ایک ایک جام غزالان و سہراب و سوماق کو دیا انھون نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اب سہراب نے کہا کہ وہ صلاح یہ ہے اور مین آپکو یہان اس راے کے لیے لایا ہون کہ مین دیکھتا ہون کہ اب سمندر شاہ شکست کھاکر بھاگے اور لشکر فرار پر کمر باندھے کیونکہ اب کفار کی حالت بہت خراب ہے تھم تھم کر مقابلہ کرتے ہین وہ زور و شور نہین ہے تھوڑے ہی عرصے مین شکست کھایا چاہتے ہین میرے قیاس مین یہ ہے کہ سمندر شاہ جو شکست کھاکر بھاگے گا تو طرف شہر سمندریہ کے اور داخل شہر ہو کر قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا بس قلعہ کے فتح کرنے کی کوشش ہوگی قلعہ سمندریہ ایسا قلعہ نہین ہے کہ دو ایک دن مین فتح ہو جائے مہینون مین فتح ہوگا اور بہت مشکل سے مین نے سُنا ہے کہ سمندر شاہ نے برسونکا غلہ قلعہ مین بھر لیا ہے بس وہ قلعہ بند ہو کر خوب مقابلہ کریگا بڑی زحمت ہوگی بس میری راے یہ ہے کہ وہ تو یہان مصروف جنگ ہے ہم اور تم تھوڑا سا لشکر لیکر داخل شہر ہون اور اہل شہر کو اور جو کہ وہان حاکم ہو اور جسقدر لشکر ہو اوسکو قتل کر کے شہر پر اپنا قبضہ کر لین اور خود قلعہ کا بندوبست کرین بس جب یہ ادھر سے شکست کھاکر اودھر کو بھاگینگے اور قریب شہر پہونچے ہم وہان سے اسپر ترغہ کرین اور داخل شہر نہونے دین قلعہ پر سے ہم اور ادھر سے اہل اسلام اسپر یورش کرین بس یا تو یہ قتل ہو جائیگا یا اسیر

پس اس تدبیر سے سمندریہ بہت آسانی سے قبضے مین آجائیگا اور سمندر شاہ قلعہ بند ہوکر لڑنے بھی نہ پائیگا باقی جو آپکی راے ہوا ور یہان تو سب سردار لڑرہے ہین اگر ہم لوگ نہوسگے تو کوئی مقابلہ مین نقصان نہوگا اور قلعہ و شہر بھی ہاتھ آجائیگا اگر وہ بھاگ کر داخل شہر ہوگیا اور قلعہ بند ہوکر لڑنے لگا اول تو ہزارون بندگان خدا کا خون ہوگا دوسرے قلعہ مشکل سے ہاتھ آئیگا تیسرے جنگ کو طول ہوگا سوماق و غزالان نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی جو یہ تمنے تدبیر سوچی ہی جلد ابھی اسکا بندوبست کرتے ہین یہ کہکر تینون ساحر وہان سے پھر میدان جنگ مین آئے دیکھا کہ اسی طور سے مقابلہ ہو رہا ہی کفار قتل ہو رہے ہین آتے ہی انھون نے حملہ کیا راوی کہتا ہی کہ خواصان سوماق اور مصاحبان سوماق کا یہ سحر ہی کہ وہ جھولیون سے چھوٹی چھوٹی گرز بان نکالتی ہین اور انکی ٹانگین پکڑکر چیر ڈالتے ہین اسی طور سے حریف کی بھی ٹانگین چر جاتی ہین اور ہلاک ہو جاتا ہی یہ سبکی سب اس طور سے آفت برپا کر رہی ہین پس سوماق نے ان سب کو جمع کیا اور کچھ لشکر اپنی خالہ کے لشکر مین سے لیا اور اسنے کہا کہ تم ہمارے عقب مین لڑتی ہوئی آؤ جدھر ہم جائین اسی طرف کو تم بھی آؤ ادھر غزالان نے بھی کچھ لشکر قریب چار ہزار کے جمع کیا اور یہ ہی اسنے بھی ان سب سے کہا اور سہراب نے بھی یہ ہی کیا اور ایک مقام مقرر کر لیا تھا کہ ہم لشکر لیکر اس مقام پر آئینگے کیونکہ یہ تینون جدا جدا لڑنے لگے تھے اور لشکر کے جمع کرنے کی فکر کرنے لگے تھے پس موافق اقرار کے ہر ایک لشکر کو جمع کر کے اور حملہ کرتا ہوا ایک طرف کو چلا تلاطم ڈالدیا ہر ایک کے عقب مین لشکر تھا راوی نے اس طور سے بیان کیا ہی کہ سامنے شہر سمندریہ کا پھاٹک دکھائی دیتا تھا مگر مقام جنگاہ سے پندرہ کوس پر تھا پس سوماق و غزالان و سہراب لڑتے ہوئے اپنے اپنے لشکر کو لیے ہوے جنگ مغلوبہ کرتے ہوے اس میدان جنگ سے باہر نکل آئے اور اس صحرا مین آکر جمع ہوے اب جو شمار کیا تو سب لشکر دس ہزار ساحر ونکا تھا پس یہ ساحران زبردست جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید تھے ایک سپہ سالار لشکر سمندر شاہ اور ایک شہر الوانیہ کی رہنے والی یعنی سوماق کہ جسکے سحر کا سوائے عشاق یا سمندر شاہ یا شملاق یا امراق یا گلاب جادو وغیرہ کے کوئی جواب دینے والا نہ تھا تیسری غزالان تھی کہ جسکا کوئی ہمسر نہ تھا سوائے چند ساحرون کے کہ جنکا نام مین تحریر کر چکا ہون دوسرے سمندر شاہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ اس لشکر کو براے حفاظت شہر چھوڑ آیا تھا کہ جسکا سہراب سپہ سالار تھا کسی زمانے مین اور جب سے سہراب کو سمندر شاہ نے ماہیان طوفان کش کے پاس بھیجکر اسیر کرا دیا تھا اسدن سے اس لشکر نے اور کسیکی سپہ سالاری منظور نہین کی اور ہر وقت اس لشکر کے ساحرون اور سردارونکو یہ ہی فکر تھی کہ کسی طور سے ہم اپنے سپہ سالار سے جا ملین مگر بسبب اس امر کے کہ وہ مسلمان ہوگیا ہی وہ لشکر سہراب کے پاس نہین آیا مگر جب سے یہ سنا ہی کہ سہراب نے شراکت اہل اسلام کی بہر مرتبہ یہ ہی قصد کیا کہ جا کر شریک ہون مگر جب یہ خیال ہوا کہ تبدیل مذہب کرنا پڑے گا اس قصد کو فسخ کر دیا پس شہر مین وہ لشکر ہی قریب دو لاکھ کے اور ایک

ساحر زبردست سمندر شاہ کی طرف سے حاکم ہی بے خوف و خطر حکومت کر رہا ہی بالکل ہراس نہین ہی خیال یہ ہی کہ کون سمندر شاہ کو شکست دے سکتا ہی اگر شکست بھی ہوگی تو بادشاہ بھاگ کر آئیگا اور قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرے گا اور کوئی حریف مین سے بدون شکست دیے سمندر شاہ کے یہان نہین آسکتا ہی کیونکہ درمیان مین تو بادشاہ کی سپاہ ہی بس اسی خیال سے وہ بخوف حکمرانی کر رہا تھا کوئی خطر نہ تھا اس نے یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ صبح سے دوپہر رات تک دربار کرتا تھا اور سب سرداروںکو حکم تھا کہ مسلح و مکمل دربار مین آیا کرین اور ہرکارے مقرر کیے تھے برائے خبر کہ دم بدم کی خبر دیا کرین یہ سب بند و بست تھا اسپر کچھ خوف نہ تھا ہرکارے خبر دیتے تھے مگر جب سے عشاق مارا گیا ہی اور جنگ مغلوبہ ہوئی ہی کسی نے اسکو خبر نہین دی ہی یہ یہان بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا کہ یکایک وہ چیزین اور وہ عمارت جو کہ سحر عشاق کی تھین وہ یکایک مٹ گئین اور عمارت برباد ہوگئی اور ایک شور و غل اور تاریکی ہوگئی جب روشنی ہوئی اسنے اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی عشاق حجرہ نشین استاد شہنشاہ مارے گئے کیونکہ یہ جو کچھ عمارت اور اشیا و باغات اُنکے اس شہر مین تھے وہ سب برباد ہوگئے دیکھو کیسی تاریکی ہوئی ہی اہل دربار نے کہا کہ یہ قول آپکا درست ہی مگر اُنکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی وہ بڑے ساحر زبردست ہین نہ تو کوئی ایسا ساحر لشکر اسلام مین ہی کہ جو اُنکو قتل کرے نہ عیار اُنپر عیاری کر سکتے ہین معلوم ہوتا ہی انھون نے خود کسی مصلحت سے یہ سب اشیا اپنے سحر کے مٹا دیے ہین آپ کچھ فکر و تردد نکرین اسنے جواب دیا کہ مجھکو کیا فکر و تردد ہی مین جس طور سے یہان نیابت بادشاہ مین حکومت کرتا ہون کیے جاؤنگا تا اُنکی تشریف آوری کے کوئی اس شہر کی طرف میری زندگی مین بنگاہ کج نہین دیکھ سکتا ہی نہ یہان آسکتا ہی اول تو قریب تین لاکھ کے لشکر میرے ماتحت ہی دوسرے آپ لوگ میرے مددگار ہین تیسرے مین خود کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتا ہون بس پھر کیا خوف ہی ہان چند ہرکارے جاکر خبر لائین کہ وہان کیا ہو رہا ہی اور آج وہ ہرکارے نہین آئے کہ جو ہر روز وہان کی خبر دیا کرتے تھے سب نے جواب دیا کہ بوقت شب دن بھر کی خبر لیکر آئینگے دوسرے ہرکارہ ونکا روانہ کرنا بیکار ہی جب وہ شب کو آئینگے اُنسے کل حال معلوم ہو جائیگا وہ یہ سنکے خاموش ہو رہا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ یہان حکومت کر رہا ہی در شہر کھلا ہوا ہی ہر روز ہرکاروںکا انتظار کرتا ہی اور اس فکر مین ہی کہ کیا سبب ہی کہ ہرکارے خبر لیکر نہین آئے صفت یہ ہی کہ جو ہرکارہ یہ خبر کے لیے اور روانہ کرتا ہی وہ بھی واپس نہین آتے ہین وہ بھی جاکر وہان مقید ہو جاتے ہین یہ اس فکر و تردد مین ہی یہ کیا سبب کہ جو کوئی برائے خبر جاتا ہی وہ پھر واپس نہین آتا ہی یہ حال کچھ نہین کھلتا ہی نہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہان کیا گذری اور کیا ہوا جو یہ تمام عمارت سحر و دیگر اشیا جو کہ بنائی ہوئی عشاق کی تھین سب برباد ہو گئین بس یہ تو اس فکر و تردد مین ہی اور در شہر اس خیال سے کھلا رہنے دیا ہی کہ شاید بادشاہ کی شکست ہو اور وہ بھاگ کر شہر کی طرف آئے اور در شہر بند ہو تو خرابی ہو بس کھلا ہوا ہی برابر آمد و رفت ہی یہ تو اس فکر و تردد مین ہی اُدھر سے سوماق و غزالان و سہراب دس ہزار ساحرون کو لیے ہوے برائے فتح شہر چلے آتے ہین اب انکا ذکر بعد ہوگا و در جنگ مغلوبہ کا بھی حال آئندہ تحریر ہوگا وہان صحرا مین

جنگ مغلوبہ ہو رہی اب راوی اس قصہ کو تھوڑی دیر کے لیے موقوف رکھتا ہی اور تھوڑا حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کا بیان کرتا ہی کہ اسکا حال عرصہ سے نہین تحریر ہوا ہی صرف جلد دوم مین کچھ معرض تحریر مین آیا تھا جب سے پھر نوبت تحریر کی نہین آئی اسکا حال بیان کرنا لازم ہی

اب شمہ حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کا ملاحظہ فرمائیے قلم بند ہوتا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ جلد دوم مین یہ داستان یہانتک تحریر ہوئی تھی کہ ملکہ نسیم کے پاس سہراب جادو آیا تھا اور باہم عاشق و معشوق ملے تھے ملکہ کو سہراب نے مسلمان کیا تھا اور ملکہ سے سب حال بیان کیا تھا صندوقچہ کا ملکہ نے یہ حال سنکے اقرار کیا تھا کہ مین امکان بھر کوشش کرونگی چنانچہ ملکہ گئی تھی اور تدبیر سے صندوقچہ بدل لائی تھی اور سہراب کو دیا تھا سہراب نے وہان آکر اس صندوقچہ کے ذریعہ سے لشکر کفار کو شکست دی تھی اور سب اہل اسلام کو اس بلا سے بچایا تھا چنانچہ سمندر شاہ کو معلوم ہوا تھا اسنے ملکہ نسیم کو بلا کر پہلے باسانیت دریافت کیا تھا جب اسنے انکار کیا تھا تو خوب زد و کوب کی تھی اسقدر کوڑے مارے تھے کہ ملکہ کا بدن پاش پاش ہو گیا تھا مگر ملکہ انکار کیے گئی تھی اقرار نہ کیا تھا چنانچہ ایسی طاقت طاق ہوئی کہ بیہوش ہو کر گر پڑی تھی جب یہ حال سمندر شاہ کی دایہ نے نسیم کا دیکھا تھا اسکو محبت آگئی تھی کیونکہ اسنے نسیم کو بھی پالا تھا بس اس فرتونہ نے سمندر شاہ کو ڈانٹا تھا اور کہا تھا کہ کیا چھوکری کو مار ڈالیگا تجکو اپنے صندوقچہ سے غرض ہی مین تیرا صندوقچہ لائے دیتی ہون یہ تو سمندر شاہ سے کہا تھا اور ملکہ کی خواصون پر خفا ہوئی تھی کہ تم کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو اٹھا کر نہین لیجاتی ہو چنانچہ خواصین اور ملکہ کی وزیرزادی جو کہ ہمراز تھی ملکہ کو اٹھا کر باغ مین لیگئین تھین اور اس دایہ نے لشکر اسلام مین پہونچکر فریب کرکے سہراب سے صندوقچہ حاصل کیا تھا اور لیکر چلی تھی کہ راہ مین اخضر ماہی پوش معشوقہ آئنہ اندام جادو سے ملاقات ہوئی تھی بس اخضر نے بعد دریافت حال کے دایہ کو قتل کرکے صندوقچہ پر قبضہ کیا تھا اور طرف آئنہ اندام کے روانہ ہوئی تھی چنانچہ اسکی داستان نہین تحریر ہوئی ہی آئندہ تحریر ہوگی مگر جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوا تھا تو بہت برہم ہوا تھا اور قصد کیا تھا کہ اخضر سے مقابلہ کرون مگر اہل دربار کے سمجھانے سے اسنے اس قصد کو فسخ کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ جب اہل اسلام کی مہم سے فراغت ہوئے گی اسوقت اخضر سے سمجھونگا اور اندر محل کے یہ حکم دیدیا تھا کہ اول تو نسیم زندہ نہ بچیگی کیونکہ مین نے خوب کوڑے لگائے ہین بس اگر زندہ بچے یا نہ بچے کوئی آج سے اس ننگ خاندان گیسو بریدہ کا میرے روبرو نام نہ لے نہ وہ میرے روبرو آئے نہ میرے محل مین بس اپنے باغ مین رہے جو کوئی میرے روبرو یا میری غیبت مین اس شوخ دیدہ کا نام لے گا یا مین سن لونگا کہ وہ محل مین آئی تھی تو سب اہل محل کو قتل کرونگا کوئی عذر نہ سنونگا کیونکہ اسنے غضب کیا کہ یار کے لیے تمام خاندان بھر کی جانین لی تھین اور اسکو

یہ خیال نہوا کہ مین کیا حرکت کرتی ہون اگر یہ صندوقچہ دیدونگی تو باپ بھی مارا جائیگا اور ماں بھی اور سب اہل شہر تباہ ہونگے ایسی مستانی ہوئی تھی اور ایسی آتش شہوت نے زور کیا تھا کہ کچھ خیال نرہا اپنی آگ فرو کرنے کے لیے سب کا قتل گوارہ کیا بس ایسی بیحیا اور بیباک کا زندہ رکھنا بیکار ہی گو کہ ننگ خاندان ہو گو مین نسیم کو اپنی جان و روح خیال کرتا تھا مگر اسوقت نفرت ہو گئی کہ میری قاتل ہی اگر اسکا قابو ہو گا تو ضرور یہ مجھکو قتل کروانے کی مقام افسوس ہی کہ آشنائی بھی کی تو کس سے کہ جو اپنا ملازم تھا نہ کسی شاہزادے نہ شہریار زادے سے بس ایسے کا محل مین آنا کوئی ضرورت نہین ہی کہ جس سے خوف ہو اور اپنی زوجہ سے کہا تھا کہ اگر تمکو اپنی دختر کی محبت والفت زیادہ ہو تو تم بھی اسیوقت میرے سامنے اُسکے پاس چلی جاؤ ورنہ آج سے اسکا ذکر نہ کرنا یہ خیال کرو کہ وہ مرگئی اگر تمنے اُسکا ذکر میرے روبرو کیا یا میری غیبت مین آیا یا اُسکو بلایا یا خود اُسکے دیکھنے کو گئین اور مجھکو خبر ہوئی تو یاد رکھو کہ تمکو اس بیرحمی سے قتل کرونگا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تمھارے حال پر ترس کھائینگے اور مجھکو رحم نہ آئیگا بس بہتر یہ ہو گا کہ یا تو اُسکی الفت سے دست بردار ہو یا اُسکے پاس چلی جاؤ زوجہ نے جواب دیا تھا کہ مین اُسکی الفت سے دست بردار ہوئی کبھی نام نہ لونگی اگر لون تو جو چور کا حال وہ میرا حال آپکو اختیار ہی کیونکہ جب آپ اُس سے ناخوش ہین تو مین کب خوش ہون مین تو آپکی تابعدار ہون مجھکو آپکی خوشی سے غرض ہی جبکہ وہ آپکی دشمن ٹھہری تو میری پہلے دشمن ہوئی سمندر شاہ نے یہ سنکے اپنی زوجہ کو جواب دیا تھا کہ مین اور تم اگر زندہ ہین تو نسیم ایسی ہزارون لڑکیان ہو جائینگی میری زندگی کی خیر مناؤ اُس گیسو بریدہ پر لعنت کرو ایسی جی تو کیا اور نہ جی تو کیا جو کہ مان باپ کی قاتل ہوا اور یار کے لیے گھر کی تباہی کی فکر کرے راوی بیان کرتا ہی یہ جو حکم سمندر شاہ نے دیا تھا اور خود اُسکو نسیم سے ایسی نفرت ہوئی تھی نام تک نہین لیتا تھا گو اُسکا یہ قصد تھا قبل ہین کہ مین نسیم سے عقد کرون اور اپنے تصرف مین لاؤن اسکے ساتھ ہم بستر ہون کیونکہ اس دین و مذہب مین بیٹی باپ پر اور باپ بیٹی پر حلال ہی اور بہان ہمراہ فرزند کے اور بہن بھائی اگر ہم بستر ہون تو جائز تھا بس بدین سبب سمندر شاہ بھی یہ قصد رکھتا تھا کہ ایسی حسین و خوبصورت وجوان رعنا جسکا اسوقت شہر سمندر یہ مین حسن و جمال مین کوئی جواب دینے والا نہین ہی کیون غیر کے قبضے مین جائے اور دوسرا اُسکے باغ حسن سے گل مراد حاصل کرے اور اُسکے در ناسفتہ کو سفتہ کرے مین خود کیون نہ اسکے نہال جوانی سے ثمر آرزو حاصل کرون اور اسکو اپنے تصرف مین لاؤن بس اسی خیال سے وہ نسیم کے ساتھ اور طور سے پیش آتا تھا چونکہ ابھی نسیم اس قابل نہوئی تھی جو وہ ہم بستر ہوتا اور جب سے ہوئی بھی تھی تو خود نسیم اُسکی صحبت سے پرہیز رکھتی تھی کیونکہ وہ خود سہراب پر عاشق تھی اس سبب سے بچی ہوئی تھی اور ادھر اہل اسلام سے جو مقابلے وغیرہ ہونے لگے تھے اور سمندر شاہ کو فکر و تردد لاحق ہو گیا تھا بدین سبب اور اُسکا خیال اس طرف سے کم ہو گیا تھا اور سوچ رہا تھا کہ بعد فیصلہ اہل اسلام کے جب اطمینان ہو گا اُسوقت اس امر کو اختیار کرونگا اسی سبب سے نسیم کی شادی بھی نہین تلاش کرتا تھا یہ امر اور بھی ناگوار ہوا کہ مین خود

اسکو اپنے تصرف مین لانیوالا تھا اسنے خود یار تلاش کر لیا بس نفرت ہوگئی دوسرے خداوند کریم
کو نسیم کی پردہ دری اُس ظالم کے ہاتھ سے منظور نہ تھی ایسے اسباب پیدا کیے کہ اسکو نفرت
ہوگئی تھی بس بموجب حکم سمندر شاہ اُسدن سے کوئی نسیم کا نام بھی بھولے سے نہ لیتا تھا
زوجہ سمندر شاہ خود دل سے باطن مین جلتی تھی بظاہر تو اسکی محبت کرتی تھی کہ جو مان کو اولاد
سے ہوتی ہی مگر باطن مین اُسکی دشمن تھی اس سبب سے کہ وہ سمندر شاہ اپنے شوہر کا منشاء
سمجھ گئی تھی اور اُسنے خیال کر لیا تھا کہ یہ بیٹی پر مرتا ہی اور ضرور اپنے تصرف مین لائیگا بیٹی کو
میری سوت بنائیگا وہ خود اس فکر مین تھی کہ یا تو یہ کسی کے ساتھ نکل جائے یا مر جائے ایسا
ہو کہ یہ سمندر شاہ کے سامنے نہ آئے مگر سمندر شاہ کے خوف سے کچھ کر نہین سکتی تھی بظاہر
اُسکی الفت کا دم بھرتی تھی اور اپنی جان و روح جانتی تھی جب یہ حکم سمندر شاہ نے
دیا بظاہر تو ملال کیا مگر دل مین خوش ہوئی اور خیال کیا کہ یہ خاریون دفع ہوا اور نیز ا
غنچہ آرزو کھلا سمندر شاہ کو اُس سے نفرت ہوگئی بس اسدن سے اُسنے نسیم کا نام تک
نہ لیا آمدم بر سر مطلب یہ تو جملہ معترضہ تھا اب نسیم کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب خواصین اور
وزیرزادی اسکو اُس حالت بیہوشی مین سمندر شاہ کے روبرو سے اُٹھا کر باغ مین لائین
اسکا تمام پیراہن جسم ضرب سے کوڑونکی تار تار تھا اور تمام بدن پاش پاش تھا خون
جاری تھا تمام اُس گورے گورے جسم پر نیل پڑگئے تھے زلفین پریشان تھین چہرہ جو کہ مثل
گل سرخ کے سرخ تھا اور مثل مہر کے درخشان تھا اُسکا یہ حال تھا کہ زرد ہو گیا تھا مثل
زعفران کے بس سب خواصون اور وزیرزادی نے ملکہ کو لا کر مسہری پر لٹا یا اور
رومال سے تمام جسم کا خون پاک کیا روتی جاتی ہین اور خون پاک کرتی جاتی ہین ایک
نے ہلدی پیسکر اور چونا ملا کر جہان جہان چوٹ لگی تھی لگانا شروع کیا ایک نے گلاب
وکیوڑا وغیرہ لا کر لخلخہ تیار کیا ایک نے مرہم کے بجائے نبا بنا کر جہان جہان زخم کو ہے کے
پڑے تھے لگائے ایک نے دودھ و پھٹکری جوش کی کوئی زلفین درست کرنے لگی کوئی
پنکھا جھلنے لگی کوئی رومال گرم کرکے سینکنے لگی کوئی ہاتھ پانون دبانے لگی کوئی تلوے
سہلانے لگی بس جو تدبیرین لائق بادشاہزادیون کے تھین سب خواصین کرنے لگین اُدھر
وزیرزادی نے گلاب وکیوڑے کے کئی چھینٹے ملکہ کے منہ پر دیے لخلخہ سنگھایا کہ ملکہ کو ہوش
آیا آہ کرکے آنکھ کھولی اسقدر طاقت نہ تھی کہ کلام کر سکے اشارے سے کہا کہ پانی ملکہ نے
جب آنکھ کھولی تو اپنی خواصون کو دیکھا بعد اسکے ادھر ادھر دیکھا کہ وہ ظالم یعنی سمندر شاہ
تو نہین ہی اپنی بارہ دری پائی بس پانی اشارے سے طلب کیا اس امر سے اطمینان ہوگیا
کہ اپنے باغ مین ہون اُس ظالم کے پاس نہین ہون یہان میری خواصین ہین بس جب ملکہ
نے آنکھ کھولی اور پانی اشارے سے طلب کیا سبکی جان مین جان آئی حواس درست ہوے
اور اطمینان ہوا کہ ملکہ زندہ ہی ورنہ سب مایوس تھین رو رہی تھین یہ خیال تھا کہ ملکہ نے
بسبب ضرب تازیانو کے کہ اُس گل سے بدن پر جو پڑے جس جسم پر پھول کی چھڑی نہ پڑی ہو
اور بدھی سے نیل پڑجائے اُسپر تازیانے پڑے انتقال کیا مگر بسبب الفت ومحبت کے
سب تدبیرین کر رہی تھین اور ملکہ کی زندگی کی دعا خداوند کریم سے مانگ رہی تھین بس

بس ملکہ کے ہوش مین آنے سے سب بہت خوش ہوئین ملکہ نے جو پانی طلب کیا وزیرزادی نے
فوراً وہ دو بھنگری جو کہ گرم کی ہوئی رکھی تھی گلاس مین انڈیل کر ملکہ کے منھ سے لگایا اور عرض
کیا کہ ملکہ عالم پہلے اسے نوش فرمالیجیے پھر پانی نوش فرمائیگا ملکہ انکار کرنا مناسب نہ سمجھی پی گئی اب
کسی قدر ملکہ مین طاقت آئی حواس درست ہوے دیکھا کہ سب خواصین خدمت گزاری مین مصروف
ہین اتنے عرصہ مین سب نے تمام زخمون پر پھاہے لگا دیے تھے جہان جہان چوٹ لگی تھی سینکھ کر
باندھ دیا بس اب جو ملکہ کو راحت ملی ملکہ نے آہستہ سے وزیرزادی سے کہا کہ کچھ حال لشکر
اسلام کا بھی معلوم ہوا کہ وہان کیا ہوا کیا تدبیر سمندر شاہ نے صندوقچہ کی وزیرزادی نے
عرض کیا کہ جب آپ بیہوش ہو گئین اسوقت آپکی دایہ جسنے آپکے والد کو بھی پرورش کیا ہی
انھون نے برہم ہو کر ہمسے کہا کہ کیا کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو ملکہ کو اٹھا کر لیجاؤ اور بادشاہ سے کہا کہ کیا
ملکہ کو مار ڈالے گا تجکو اپنے صندوقچے سے کام ہی مین صندوقچہ لائے دیتی ہون اتنا تو ہمنے سنا تھا اسکے
بعد ہم آپکو لیکر یہان چلے آئے اسکے بعد کا حال پھر نہین معلوم کہ کیا ہوا ملکہ نے ایک آہ کی اور کہا کہ افسوس
وہ بڑی مکارہ ہی ضرور صندوقچہ لے آئیگی کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو اس حال سے آگاہ کرے مفت
میری محنت برباد ہو گئی سب نے عرض کیا کہ ہم تو مجبور ہین اور ناچار ہین کیا کرسکتے ہین صبر فرمائیے
جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا آپ رنج و صدمہ نہ فرمائیے کیونکہ ابھی آپ نے کسقدر تکلیف اٹھائی
اور ایسا صدمہ اٹھایا ہی کہ جس سے جان کے بچنے کی امید نہ تھی اور ابھی کیا امید نہ معلوم کیا ہو
ایسا نہو کہ بسبب رنج و صدمہ کے پھر حضور کو غش آجائے اللہ اللہ کر کے تو ہوش آیا ہی
طاقت جسم مین صدمہ اٹھانے کی بھی نہین ہی خون تمام نکل چکا ہی بس ہم سب پر رحم فرمائیے ملکہ
نے جوابدیا کہ اچھا تو ہو کہ جو مین مرجاؤن اس کشاکش سے نجات پاؤن اب صدمات کے
اٹھانے کی طاقت نہین ہی میرے دل مین اب قوت نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم سب
آپکی الابلا لیکر دنیا سے جائین آپ زندہ رہین یا جو آپکے دشمن ہون وہ دن خدا ہمکو نہ دکھلائے
کہ ہم زندہ ہون اور آپکے دشمن خدانخواستہ نہون ملکہ نے جوابدیا کہ مرنا تو ضرور ہی بس
اس ذلت وخواری سے زندہ رہنا کیا ضرور ہی کہ ایک ظالم کے ہاتھ سے تازیانے کھائین
اور پھر زندہ رہین دوسرے مفارقت کے صدمے اٹھائین اور اپنے دوست سے
جدا رہین سب نے عرض کیا کہ خدا وہ بھی دن لاتا ہی کہ آپ اور سہراب جادو ایک جا
ہونگے آپ انکے شربت دیدار سے اور وہ آپکے شربت وصال سے سیراب ہونگے ان دنون کی
کب امید تھی کہ انسے آپ سے ملاقات ہوگی اور اس امر کی خبر آئیگی کہ وہ زندہ ہین صبر فرمائیے
خداوند کریم پر نگاہ رکھیے وہ یہ بھی سامان بہم کر دیگا یہ کہکر خواصین سمندر شاہ کو کوسنے لگین
ملکہ نے فرمایا تم سب ملکر صبر کرو اور خدا پر اس ظلم وستم کی سزا کو چھوڑ دو وہ عادل ہی سزا دے لیگا
سن لینا کہ کس ذلت وخواری سے یہ ظالم مارا گیا وہ منتقم حقیقی ہی اس جور وستم کا انتقام لیگا
صبر کا بہت عمدہ ثمرہ ہی یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ مجکو اٹھا کر بٹھاؤ سب نے ملکہ کو اٹھا کر بٹھایا ملکہ نے
اپنے ہاتھ سے سب زخمون پر پھاہے لگائے دوسرا لباس بدلا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن
اور وہ شب تو ملکہ پر بہت اذیت سے گذری صبح سے تمام جسم کے زخم بھی بھرے ہو گئے اور جہان
جہان چوٹ لگی تھی اور درد تھا وہ بھی کم ہو گیا ملکہ نے دوسرے دن خود اپنے ہاتھ سے شربت اتار

نکالکر نوش کیا خواصون وغیرہ نے اغذیہ لطیف حاضر کین ملکہ نے نوش فرمائین ملکہ کے جسم مین طاقت آئی چونکہ زخم کچھ ایسے گہرے نہ تھے کہ جنکے اندمال مین کچھ زمانہ گذرتا دو ایک دن مین ملکہ تندرست ہو گئی زخمون اور چوٹ کا نشان تک باقی نہ رہا پھر جیسی ملکہ تھی ویسی ہو گئی سب نے شکر خدا کیا اور سب خوش ہوے اور ملکہ سے عرض کیا کہ غسل صحت فرمایئے اپنی تندرستی کا جلسہ فرمایئے ملکہ نے فرمایا کہ مین اب جلسہ خوشی اسوقت آراستہ کرونگی کہ جب یہ سنونگی کہ سمندر شاہ مارا گیا اور اہل اسلام کا شہر سمندریہ مین عمل ہو گیا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر غسل تو فرمایئے کہا کہ اچھا یہ فرما کر کہا کہ کوئی جاکر خبر تو لائے کہ کیا گذری صندوقچہ سمندر شاہ پاس آیا یا نہین اور اب سمندر شاہ کس فکر مین ہے بس چند خواصین یہ حکم پاکر روانہ ہوئین اور وہان سے خبر دریافت کرکے حاضر ہوئین یہان ملکہ غسل کر چکی تھی اور تبدیل لباس کرکے کنارے نہر کے بیٹھی ہوئی کرسی پر پانی سے کھیل رہی تھی وزیرزادی برابر کھڑی ہوئی تھی اور سب خواصین حاضر تھین کہ وہ خواصین جو خبر کو گئین تھین آکر حاضر ہوئین حال تو یہ بیان کیا کہ ای ملکہ عالم آپنے سنا بادشاہ نے سب اہل محل اور آپکی والدہ صاحبہ کو حکم دیا ہے کہ اب کوئی میرے روبرو یا میری غیبت مین نسیم کا نام نہ لے اور نہ نسیم میرے محل مین آئے نہ اسکی کوئی خواص اگر مین سنونگا کہ کسی نے نام لیا یا نسیم آئی یا اسکی خواص تو سب اہل محل کو قتل کرونگا چنانچہ ہم جو گئے تو محل مین نہ جانے پائے باہری سے واپس آئے ملکہ نے فرمایا کہ مجکو وہان جانے کی پروا کیا ہے خدا اس ظالم کا منھ اب مجکو زندگی مین نہ دکھائے اسکے مارے جانے کی خبر آئے مین اسطرف منھ کرکے سوتی بھی نہین ہون میری پاپوش بھی وہان نہین جاتی ہے میری بلا کو کیا غرض ہے جو جائے نہ معلوم وہ سمجھا کیا ہے ہان تمنے کچھ حال دریافت بھی کیا انھون نے عرض کیا کہ ہم کنیزین اسی لیے گئین تھین کیون نہ دریافت کرتے ہمنے دریافت کر لیا کہ دایہ بادشاہ کی لشکر اسلام مین گئی اور کسی تدبیر سے صندوقچہ حاصل کیا اسکو لیکر آتی تھی کوئی اخضر ماہی پوش رہنے والی نہ طاق کی دریا پر شکار کھیل رہی تھی اسکو جو صندوقچے کا حال معلوم ہوا اسنے دایہ کو قتل کیا اور خود صندوقچہ لیکر طرف نہ طاق کے روانہ ہوئی یہ حال جو بادشاہ کو معلوم ہوا بہت غصہ آیا قصد کیا کہ اس سے مقابلہ کرین مگر سب نے سمجھایا تو یہ کہا کہ اچھا بعد ہم اہل اسلام کے اس سے سمجھا جائیگا خلاصہ یہ ہے کہ نہ وہ صندوقچہ یہان آیا نہ اہل اسلام کے پاس رہا دوسرا شخص اسکو لے گیا ملکہ نے فرمایا کہ شکر اس خداوند کریم کا کہ جسنے اس بلا سے اہل اسلام کو نجات دی اور اس لکاتہ کو بھی اسکے افعال کی سزا دی اب راوی بیان کرتا ہے کہ ملکہ اپنے باغ مین رہتی ہے براحت و آرام بسر کرتی ہے اس فکر مین ہے کہ یہ خبر آئے کہ سمندر شاہ مارا گیا اور اہل اسلام کا قبضہ سمندریہ پر ہو گیا چند خواصین مقرر کی ہین کہ وہ دمبدم کی خبر دیتی رہین کہ اب سمندر شاہ کس فکر مین ہے اور کیا تدبیر کر رہا ہے مگر حکم ملکہ کا خواصون کو یہی ہے کہ محل مین نہ جانا بس راوی کہتا ہے کہ ملکہ کو روز کی خبر ملتی ہے جب ملکہ یہ سنتی ہے کہ یہ کام اہل اسلام نے کیا فلان ساحر سمندر شاہ کی طرف کا مارا گیا ملکہ کو خوشی ہوتی ہے اور ملکہ سجدہ شکر بجالاتی ہے اور جب ملکہ سمندر شاہ کی

اچھائی سُنتی ہی اور سُنتی ہی کہ اہل اسلام پر یہ وقت برا ہی تو صدمہ ہوتا ہی سمندر شاہ کو گالیان اور کوسنے دیتی ہی اور اہل اسلام کے فتح و ظفر کی دعا کرتی ہی خلاصہ یہ کہ جاسوسون نے ملکہ کو اس حال سے بھی آگاہ کیا کہ ملکہ ایوان نہ طاقتی آئی اور اسنے اہل اسلام سے مقابلہ کیا اور بہت سے اہل اسلام کو اسیر کر لیا قران ثالث و برق ثانی نے عیاری کرکے سب کو رہا کیا اور اسکی وزیرزادی کو قتل کیا اور خواجہ نے عیاری کرکے ایوان کو پکڑ کر دربار سمندر شاہ سے لیگئی اور اسکو اپنا مطیع کرکے اہل اسلام کو اسکے سحر سے نجات دلائی اور اس سے اقرار لیکر رہا کر دیا وہ اپنے ملک کو چلی گئی یہ بھی خبر ملکہ سے بیان کی جب سمندر شاہ کو معلوم ہوا تو اسنے پھر اسکو طلب کیا اور اس سے بہت کچھ کہا کہ تو اہل اسلام سے مقابلہ کر اسنے قبول کیا اسکو بہت کچھ خوف دلایا اور دھمکایا وہ راضی نہوئی آخر اسکے قتل کا حکم دیا خواجہ نے پھر عیاری کی اور اسکو رہا کیا اور سمندر شاہ کو قتل کیا تھا کہ سمندر شاہ کے دوست نے آکر بچا لیا تو ایوان شریک اہل اسلام ہوگئی ہی اور اپنا لشکر لینے گئی ہی ملکہ یہ سب خبرین سنکے خوش ہوئی اور بہت تعریف خواجہ کی کی اور ایوان کی اسکے دوسرے دن جاسوسون نے ملکہ سے یہ خبر بیان کی کہ بادشاہ نے الطاف جادو کو طلب کیا تھا وہ اپنے مکان مین گوشہ نشین ہوا تھا دربار مین آنا ترک کیا تھا اسلیئے کہ تو جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کر وہ نہین آیا اور شب کو سب مال و اسباب لیکر شہر سے نکل گیا اور اہل اسلام کی اطاعت کی بادشاہ کو جو اس حال کی خبر ہوئی بہت برہم ہوگیا بس آج ایک ساحر کو اسی ہزار سے طرف ایوانیہ کے روانہ کیا ہی کہ شہر ایوانیہ کو تاخت و تاراج کر اور ایک نامہ طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے روانہ کیا ہی اُنکو برائے کمک طلب کیا ہی اور ایک نامہ اپنے وزیر اشفاق شاہ کو روانہ کیا ہی اسکو بھی طلب کیا ہی اور چند سوار برائے تلاش الطاف جادو روانہ کیے ہین اُنکو حکم دیا ہی کہ الطاف جہان ملے پکڑ لاؤ اور کل افسران فوج اور جو بادشاہ ساحر و غیر ساحر برائے کمک آئے ہین اُنکو سامان سفر کا حکم دیا ہی اور یہ کہا ہی کہ ان نامونکا جواب آلے تو مین خود لشکر لیکر شہر سے نکلونگا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا بدون میرے مقابلہ کیے یہ قصہ فیصل نہوگا اور جو کچھ حال گذرا تھا اور تحریر بھی ہو چکا ہی ناظرین ملاحظہ کر چکے ہین ملکہ سے جاسوسون نے بیان کیا اب ملکہ کو فکر ہوئی کہ دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی الطاف کے تو واقعات سنکے ملکہ خوش ہوئی اور سب حالات سنکے فکر مین مبتلا ہوئی کہ بعد چند دن کے جاسوسون نے آکر عرض کیا کہ ملکہ غضب ہوا بادشاہ آج بتیس ۳۲ لاکھ کا لشکر ساحرون اور غیر ساحرونکا لیکر اور سب سردارونکو اور جو بادشاہ کمک کو آئے تھے ساحر و غیر ساحر سردار و پہلوان ان سبکو ہمراہ لیکر اور تین لاکھ سپاہ اور چند سردار کو یہان چھوڑ کر اپنی طرف سے ایک ساحر کو بادشاہ کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہوا ہی اور وہ ساحر یہان کا حاکم ہوا ہی یہ خبر سنکے ملکہ کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا ہوش و حواس اُڑنے لگین وزیرزادی سے کہا کہ دیکھیے کیا نتیجہ ہوتا ہی خداوند کریم اُن سبکی کمک کرنیوالا ہی اور وہی سب کا حافظ ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ اگر اُنکی فتح و ظفر کاتب قدرت لکھ چکا ہی تو بتیس لاکھ کیا ہین اگر بتیس کروڑ ہونگے تو کچھ نہوگا بقول ان لوگونکے سے دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ملکہ نے فرمایا

که یه امر درست ہی یہ فرما کر ان خواصون سے دریافت کیا کہ جو یہ خبر لائی تھین کہ یگانہ گنجور شاہ فوج لیکر براے کمک آگیا اور اشفاق برادر آفاق شاہ بھی اور وہ ساحر جو کہ براے غارت شہر ایوانیہ گیا تھا شہر ایوانیہ کو غارت کرکے واپس آیا تو سمندر شاہ خود براے مقابلہ روانہ ہوا کیونکہ اُسنے تو یہ عہد کیا تھا کہ جب یہ سب لوگ آئینگے یا انکے پاس سے جواب آے گا تب مین براے مقابلہ جاؤنگا انھون نے عرض کیا کہ کیا آپکو اس حال سے آگاہی نہین ہی ای ملکۂ عالم گنجور شاہ نے جواب صاف دیا کہ ہم تمھاری کمک کرینگے ہم بیکار اہل اسلام سے عداوت نہ پیدا کرینگے وہان سے جواب صاف آیا وہ سوار واپس آئے جو کہ براے اسیری الطاف جادو گئے تھے انھون نے آکر خبر دی کہ الطاف جادو شریک لشکر اسلام ہوگیا وہان اسکی دعوتین ہو رہی ہین اشفاق کے پاس سے عرضی آئی تھی کہ مین آتا ہون قدمبوسی کو بادشاہ کو اشفاق اور اُس ساحر کا انتظار تھا جو ایوانیہ پر گیا تھا پس اسکا لشکر ایوانیہ پر سے شکست کھا کر آیا وہ ملکہ ایوان کے ہاتھ سے مارا گیا اشفاق شاہ نے یہ کیا کہ بادشاہ کو تو عرضی لکھی کہ مین حاضر ہوتا ہون اسکے بعد اپنے کل لشکر اور اہل شہر کو مسلمان کیا اور خود بھی مسلمان ہوا اور اپنے وزیر کو اپنے شہر کا حاکم کرکے اور لشکر لیکر براے کمک اہل اسلام روانہ ہوا ہی اسکے شہر سے دو ہزار اہل شہر بھاگ کر آئے تھے انھون نے سب حال بیان کیا تھا پس بادشاہ کو بہت غصہ آیا اسی دن پانچ بادشاہ غیر ساحر بہت سا لشکر لیکر براے کمک آئے پس سمندر شاہ نے یہ سب خبرین پاکر اور برہم ہو کر سامان سفر کا حکم دیا چنانچہ جب سب سامان درست ہوگیا بادشاہ نے کوچ کیا یہ جو خبر ملکہ نے سنی کہا کہ خوب اشفاق نے کام کیا کیون نہ ایسی بات کرتا اسکا بڑا بھائی جبکہ شریک اہل اسلام ہی وہ کیونکر نہ اسکا شریک ہوتا بس کچھ تو ملکہ کو خوشی اور کچھ فکر تھی ملکہ نے ہرکارے مقرر کیے کہ روز کی خبرین جو میدان جنگ مین واقعہ گذرے اسکی ہمکو دیا کرو چنانچہ ملکہ کو ہر روز کی خبر ملتی تھی جب تک ملکہ نے یہ سنا کہ اہل اسلام غالب رہے اور کفار یعنی سمندر شاہ کے لشکر کے ساحر و غیر ساحر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوئے ملکہ بہت خوش ہوئی نوبت باینجا رسید کہ خبر آئی کہ آج عشاق اُستاد بادشاہ نے نکلکر مقابلہ کیا اور سب اہل اسلام کے ساحرون کو اسیر کر لیا بادشاہ کے لشکر مین خوشی ہی اور اہل اسلام پر مصیبت کا آسمان ٹوٹا ہی وہ لوگ بلا مین مبتلا ہین ملکہ کو بڑا صدمہ ہوا اور اپنی وزیر زادی اور سب خواصون سے کہا کہ خدا اس عشاق کو غارت کرے کہ جسنے یہ تہلکہ لشکر اسلام مین ڈالدیا ہی خداوند کریم اُنکی مدد کرے چنانچہ یہ خبر ملکہ کو رات کو ملی تھی ملکہ نے وہ رات دعا مین بسر کی صبح کو ہرکارے پھر خبر روانہ کیے چنانچہ دو پہر کے وقت جسدن عشاق ہاتھ سے سوماق کے مارا گیا ہی ملکہ صحن باغ مین کرسی پر بیٹھی ہوئی بال سر کے کھلے ہوے تھی اہل اسلام کے نجات کی عشاق کے ہاتھ سے دعا کر رہی تھی کہ یکایک ایک سیاہ آندھی اُٹھی تمام باغ تاریک ہوگیا شہر سمندریہ کی طرف سے شعلے آگ کے بلند ہوتے دکھائی دیے شور و غل کی صدا آئی غبار بلند ہوا برف وغیرہ آسمان سے برسی یہ واقعہ جو ملکہ نے دیکھا اور دیکھا کہ تمام شہر سمندریہ مین آگ لگی ہوئی ہی اپنی وزیر زادی سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ساحر زبردست لشکر سمندر شاہ کا مارا گیا یہ اسکے مرنے کی علامت ہی وزیر زادی نے

عرض کیا کہ ساحر زبردست کون ہی فی الحال تو کل سے عشاق اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا ہی ابھی کل ہرکارون کی زبانی سُنتا تھا کہ اُسنے سب ساحران اسلام کو اسیر کر لیا ہی آج تک غیر ساحران سے مقابلہ کریگا بس معلوم ہوتا ہی کہ وہ مارا گیا یہ اُسی کے مرنے کی علامت ہی آپکی دعا درگاہ خدا مین قبول ہوئی ملکہ نے فرمایا کہ خدا ہمچنین کند تیرے مُنھ مین گھی شکر وہی ظالم مارا گیا ہوا ی بہن میرا دل بھی یہی گواہی دیتا ہی اچھا کوئی براے خبر جاے اور یہ خبر شہر مین جا کر دریافت کرے ابھی کوئی خواص ملکہ کی بدون حکم ملکہ جانے نہ پائی تھی صرف ملکہ نے یہ حکم دیا تھا کہ جاے دوسرے حکم کی امیدوار تھی کہ چند خواصین بضرورت کسی کام کے صبح سے شہر کو گئی ہوئی تھین وہ آکر حضور ملکہ مین حاضر ہوئین مُنھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین حواس خمسہ منتشر سانس پھولی ہوئی سامنے ملکہ کے آکر گر پڑین اور اپنے حواس درست کرکے یون عرض کرنے لگین کہ ای ملکہ عالم بڑا غضب ہوا عشاق حجرہ نشین مارا گیا اہل اسلام کے ہاتھ سے گو یہ خبر شہر مین مشہور نہین ہی ہم اپنی عقل سے کہتی ہین کیونکہ جو باغات اور جو عمارت عشاق کے سحر کے شہر مین تھے اور جو اشیا سحر عشاق کے تھے وہ سب برباد ہوگئے سب مین آگ لگ گئی ملاحظہ فرمایئے کہ وہ شعلے بلند ہین اہل شہر بہت پریشان ہین ملکہ نے یہ سُنکے فرمایا کہ شکر خدا یہ خبر تو آئی تم سب کا گمان درست ہی ضرور عشاق مارا گیا ہمکو کیا ایک اور دشمن خدا کم ہوا شکر کرو تمنے اپنی یہ کیون حالت بنائی ہی مقام خوشی ہی نہ یہ کہ یاس و ہراس انھون نے عرض کیا کہ ہمکو یہ خوف ہی کہ بادشاہ شکست کھا کر داخل شہر ہوگا اہل اسلام کا شہر پر نرغہ ہوگا وہ داخل شہر ہونگے شہر کے غارت کا حکم دینگے بس اس امر کا خوف ہی کہ سواران اہل اسلام یہان بھی آکر لوٹ مچا دینگے اور ہم سب کو بھی لوٹ لیجائینگے ملکہ نے فرمایا کہ تم اس امر سے بیخوف رہو تمکو کوئی نہین لوٹے گا مین نے دین اسلام کسلئے قبول کیا ہی اسی غارت و لوٹ سے اپنے کو بچانے کے لیے اگر ایسا ہوا تو پھر کس کام کی یہ بات ہوئی کہ اپنا دین بھی دیا مان باپ سے بھی جدائی ہوئی بس کوئی بھی نہ لوٹے گا جب تم یہ کہدوگی کہ ہم ملکہ نسیم کے ملازم ہین اور ملکہ دین اسلام قبول کرچکی ہی بس سب تمکو چھوڑ دینگے اور ملکہ تمھاری حفاظت کے لیے پہرہ مقرر ہو جائیگا یہ سُنکے خواصون کی جان مین جان آئی اب ملکہ اس انتظار مین ہی کہ خبر آئی کہ کیا واقعہ گذرا راوی نازک خیال روایت کرتا ہی کہ قریب شام ہرکارون نے آکر ملکہ کو خبر دی کہ ای ملکہ صبح کو دونون لشکر میدان مین صف آرا ہوے کہ تہمتن جادو براے کمک لشکر اسلام اپنے مقام سے چل نکلا تھا وہ آکر پہونچا اُسنے عشاق سے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا پھر عشاق نے مبارز طلب کیا تھا کہ مرانت جادو کہ وہ بھی بموجب حکم اپنے آقا کے لشکر لیکر براے کمک اہل اسلام چلا تھا آکر عین وقت پر پہونچا اور عشاق سے مقابلے کو نکلا وہ بھی اسیر ہوا اب صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی نے آکر مقابلہ کیا وہ براے کمک لشکر لیکر ایوانیہ سے چلی تھین انھون نے راہ مین خبر پائی تھی پہلے یہ داغ عشاق کو دیا کہ سب اسیرونکو اُسکی قید سے رہا کر لیا اور اُنکی صورت نے ماش کے آٹے کے پتلے بنا کر ڈالدیے یہ بہت بڑا چرکا عشاق کو دیا عشاق بہت خفیف ہوا چنانچہ مقابلہ ہوا ایوان سحر مین عشاق پر غالب آئی پنجہ سحر لیکر عشاق نے ایوان سے مقابلہ کیا ایوان نے بھی پنجہ سے لڑنا شروع کیا بڑے عرصے

تک خوب نیچہ بازی ہوئی بس عشاق نے ایوان کو دھوکے سے مجروح کیا اُسنے کئی زخم کاری کھائے تھے اور قریب تھا کہ ایوان عشاق کے ہاتھ سے ماری جائے کہ اُسکی بھانجی سوماق برق مزاج نے زمین سے پیدا ہوکر اور اپنی خالہ کو ہٹا کر عشاق سے مقابلہ کیا بلکہ یہ مرتبہ بہت بڑی تدبیر کرکے آیا تھا کہ اپنے کو سحر بند کیا تھا اور اپنے قتل کا تیغہ بنایا تھا بڑی حفاظت سے اُسکو رکھا تھا مگر سوماق بھی بلا کی ساحرہ ہے اُسنے کسی تدبیر سے اُس تیغہ کو پیدا کیا اور آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ عشاق کو اُس تیغہ سے قتل کیا سمندر شاہ کو بڑا صدمہ ہوا خوب رویا اور اہل لشکر بھی روئے اُسی غصے اور صدمے مین جنگ مغلوبہ کا حکم دیا بس دونون لشکر ملگئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے کسی کے لشکر مین ابھی ابتری نہین پڑی ہے بلکہ اہل اسلام زیادتیان کر رہے ہین خوب جنگ ہو رہی ہے یہ واقعہ بھی ملکہ نے سُنا فرمایا کہ جاؤ اُنہی مقام پر ٹھہرو جو واقعہ گذرے آکر بیان کرو وہ سلام کرکے پھر چلی گئین ملکہ یہان برائے فتح وظفر اہل اسلام دعا مین مصروف ہوئی دوسرے دن انھون نے آکر ملکہ کو خبر دی کہ ابھی اُسی طور سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے آج یہ امر واقع ہوا تھا قریب تھا کہ کفار کو شکست ہو کہ چند بادشاہ ساحر انکا لشکر لیکر برائے کمک آگئے انھون نے جنگ کو روک لیا شکست نہونے پائے اور چند بادشاہ اور پہلوان غیر ساحر ونکے آگئے بس اس سبب سے کفار پھر لڑنے لگے مگر بڑے غضب سے اہل اسلام مقابلہ کر رہے ہین ساحر ساحرون سے غیر ساحر غیر ساحرون سے لاکھون کا کھیت ہوا ہے ایک رات اور ایک دن اسی معرکہ مین گذرا ہے اہل اسلام کو بالکل ہراس نہین ہے با حواس لڑ رہے ہین یقین ہے کہ اہل اسلام کی فتح ہو ملکہ نے اُنکو انعام دیکر رخصت کیا راوی نے روایت کی ہے کہ ہرکارون نے کل حال کی ملکہ کو خبر دی یہان تک کے سیلاب کی اور اشفاق کے آنے کی بھی خبر دی کہ یہ لوگ لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام آئے ہین بس اب وہ دن ہے کہ جسدن سہراب جادو وسوماق برق مزاج وغزالان آہو چشم باہم صلاح کرکے اور لشکر لیکر اور جنگ مغلوبہ سے الگ ہوکر برائے غارتگری شہر سمندریہ چلے تھے ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی خدا سے دعا کر رہی تھی کہ ای میرے خدا آج یہ خبر آئے کہ سمندر شاہ نے شکست کھائی اور اہل اسلام غالب آئے سمندر شاہ کا لشکر بھاگا ملکہ کو تو اس حال مین چھوڑا جاتا ہے اب حال سہراب وغیرہ کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو لشکر لیکر چلے تھے اور ایک مقام پر ٹھہر کر اب جو وہان سے چلے چونکہ عشاق مارا جا چکا تھا شہر سمندریہ سامنے تھا اور سہراب وغزالان یہ دونون بخوبی حالات شہر سے واقف تھے عشاق نے یہ سحر گرد شہر کیا تھا کہ اگر غنیم لشکر لیکر آئے تو داخل شہر نہو سکے اور ہمکو خبر ہو جائے اُسکے مرنے سے یہ سحر تو دفع ہو چکا تھا بس یہ سبکے سب لشکر لیکر قریب شہر پہونچے اور بیرون شہر سے حربے سنبھال کر جو ساحر وسوار ور شہر پر برائے نگہبانی مقرر تھے اُنکو آتے ہی سہراب نے اسیر کر لیا اور خود جیسے ہی داخل شہر ہوا ایک سحر کیا کہ چارون طرف شہر مین آگ لگ گئی اور شعلے بلند ہونے لگے اُدھر غزالان نے بھی سحر کیا کہ تیر برسنے لگے سوماق نے سحر کیا کہ برقین چمک کر گرنے لگین جب یہ تینون ساحر سحر کر چکے اور انکا لشکر داخل شہر ہوا بس انھون نے حکم دیا کہ سب اہل شہر کو قتل کرو اور غارت اور لوٹ لو جو امان طلب کرے امان دو اور جب تک امان کے خواستگار نہون اُس وقت تک قتل وغارت سے باز نہ آنا مگر امان بھی بشرطیکہ ایمان دینا یہ حکم دینا تھا کہ لشکریان سہراب و

غزالان و سوماق نے شہر مین غدر ڈالدیا تمام بازارون مین قتل عام ہونے لگا اہل شہر قتل ہونے لگے دُکانین لُٹنے لگین شہر مین تلاطم مچ گیا ہر طرف سے شور و غل کی صدا بلند ہوئی کہ غنیم لشکر لیکر اندر شہر کے چلا آیا ہی اُسنے اہل شہر کو قتل کرنا شروع کیا ہی اور تمام شہر مین تلاطم ڈالدیا ہی سہراب و غزالان و سوماق نے جو اندر شہر کے آکے سحر کیا تھا اس سحر کے سبب سے کئی مکان اور عمارت بلند گر پڑین تھین اُنمین ہزارون دب کر فی النار ہوے تھے بس شہر مین اب تہلکہ پڑگیا ایک غضب و امیر حرب ہوے لیکر اپنے اپنے مقام سے چلا جوق جوق لوگ جمع ہوکر آنے لگے اور قتل ہونے لگے ابھی اُسکو خبر بھی نہین جو کہ یہانکا حاکم ہی وہ مزے سے بیٹھا ہوا دربار مین حکومت کر رہا ہی سب سردار حاضر ہین چھاؤنی مین لشکر کھوڑے پڑا ہوا ہی کہ یہان تلاطم مچا اب جو شور و غل شہر مین بلند ہوا کوتوال شہر جو کوتوالی مین بیٹھا ہوا تھا اُسنے دیکھا کہ شہر مین ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کسی طرف سے غنیم نے موقع پاکر اور اندر شہر کے آکر رخنہ کردیا ہی اہل شہر کو قتل کر رہا ہی بس یہ سُننا تھا کہ کوتوالی کے سب پیادے ہمراہ لیکر طرف شہر کے چلا پھر خیال کیا کہ اُنکو تو خبر کرون جو یہان کے حاکم ہین بادشاہ کی طرف سے یعنی سہراب جادو واسکا دوسرا نام بھی ہی جو کہ قبل مین تحریر ہوا ہی بس اُسنے پیادون کو تو طرف شہر کے روانہ کیا کہ تم جاکر اس بلوے کو روکو اور خود طرف دربار کے چلا یہ تو ادھر سے چلا اُدھر سہراب نے غزالان سے کہا کہ آپ لشکر کے ہمراہ رہین اور اہل شہر کی خبر لین اور رہین اور ملکہ سوماق طرف محلات شاہی اور دربار کے جاتا ہون دیکھون کون سمندر شاہ کی طرف سے یہان کا حاکم ہی اُس سے مقابلہ کرون اور اُسکو قتل کرکے سب عمارت شاہی پر قبضہ کرلون خزانہ وغیرہ پر اور ناموس سمندر شاہ کو اسیر کرون غزالان نے کہا کہ اچھا بس غزالان تو شہر کے غارت و قتل مین مع لشکر کے مصروف ہوئی اُسنے تلاطم ڈالدیا ہی ہر گلی کوچہ خون سے اہل شہر کے رنگین ہی ہر طرف آگ لگی ہوئی ہی بازار مرگ گرم ہی سحر کے گولہ و نارنج و ترنج چل رہے ہین مکانات و دُکانین لُٹ رہی ہین بازارین تباہ ہو رہی ہین شہر مین تو تلاطم ہی پیادے جو کوتوالی کے اُس مقام پر آئے یہ واقعہ دیکھکر اور دور سے کھڑے ہوکر چلّانے لگے لینا پکڑنا مگر خود مقابلہ نہین کرتے ہین دور ہی سے دہکار رہے ہین اُدھر کوتوال شہر آبریز جادو دربار مین پہونچا دیکھا کہ سب سردار جو کہ یہان بادشاہ براے حفاظت شہر چھوڑ گیا ہی دربار مین موجود ہین تخت پر سہراب جادو تاج سر پر رکھے ہوے بیٹھا ہی مگر متفکر ہی بس کوتوال نے سامنے اُسکے جاکر اور مندیل سر سے اُتار کر پھینکدی اور کہا کہ آپ یہان کیا بیخبر بیٹھے ہوے ہین غضب ہوگیا غنیم لشکر لیکر کسی سمت سے شہر مین چلا آیا اور اندر شہر کے آسنے آکر تاخت و تاراج و قتل عام شروع کردیا تمام شہر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی اہل شہر قتل ہو رہے ہین یہ سُننا تھا کہ سہراب جادو کے حواس جاتے رہے فوراً بدحواس ہوکر تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا اور سب سردارون سے کہا کہ کیا تدبیر کرون بڑا غضب ہوگیا کوتوال سے کہا کہ تو فوراً محلات کے پہرہ والون سے کہدے کہ وہ اندر محلات کے خبر کردین کہ سب خبردار رہو ہوشیار ہو جائین حریف لشکر لیکر اندر شہر کے چلا آیا ہی اور سب اہل شہر کو قتل کر رہا ہی اور سردارون سے کہا کہ آپ لوگ فوراً چھاؤنی مین جاکر لشکر کو تیار کرکے حریف کے مقابلے کو آئین مین براے مقابلۂ حریف جاتا ہون سب نے کہا کہ بہت خوب بس سب سردار فوراً دربار سے باہر آئے وہانسے اپنے اپنے مکان پر آئے اپنے اپنے مکان کا بند و بست

کرکے چھاؤنی مین آئے اور لشکر کو اس حال سے آگاہ کیا لشکر مین کمر بندی ہونے لگی ادھر کوتوال سے
سیراب جادو نے پوچھا کہ تم بھی کچھ معلوم ہوا کہ یہ کون لوگ ہین جو کہ اندر شہر کے لشکر لیکر آئے انکا
افسر کون ہی اُسنے جواب دیا کہ جب مین نے یہ خبر سُنی کل کوتوالی کے پیادونکو تو اُدھر کو روانہ کیا اور خود
آپکو آگاہ کرنے کے لیے آیا ہون مین نے یہ نہین دریافت کیا سیراب نے کہا کہ خیر تم اُدھر جاؤ اور سبکو
آگاہ کرکے اُس مقام پر آؤ کہ جہان حریف لڑ رہا ہی کوتوال تو محلات کی طرف روانہ ہوا اور سیراب
بیرون دربار آیا اور اژدر سحر کو دستک دیکر پیدا کیا اور اُسپر سوار ہوکر چلا تھا اُدھر سے سہراب
وسوماق اہل شہر کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے تھے ادھر سے یہ اُدھر کو جاتا تھا اور چند سردار
اسکے ہمراہ تھے یہ سہراب کو بخوبی پہچانتا تھا جیسے اسکی نگاہ سہراب پر پڑی اسنے پکار کر کہا کہ
او سہراب مجکو معلوم ہوا کہ یہ فتنہ پردازیان تیری ہین تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی تونے شہر
مین آکر غدر ڈالدیا اہل شہر کو قتل کرنا شروع کیا یہ صدا جو سہراب کے کان مین پہونچی سہراب
نے اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ مین تیری ہی تلاش مین آتا تھا خوب سامنا ہوا سہراب نے
دیکھا کہ اسکے سر پر تاج رکھا ہوا ہی کہا کہ معلوم ہوا وہ نامرد تجھ ایسے نامرد کو اپنی طرف سے
یہان کا حاکم کر گیا ہی خیر تو جانتا کہان ہی حکومت کرکے بہت اترایا ہی یہ سب تیری اتراہٹ نکالے
دیتا ہون یہ کہکر سیراب کی طرف سہراب چلا اُسنے سردارون سے کہا کہ لینا یہ مرے قریب
آنے نہ پائے راوی نازک فہم بیان کرتا ہی کہ سردار طرف سیراب کے چلے اتنے عرصے مین وہ
سردار لشکر کو آراستہ کرکے آگئے بس یہان مقابلہ ہونے لگا تین لاکھ سپاہ تھی تمام شہر مین پھیل گئی
حربے سحر کے چلنے لگے سوماق نے تہلکہ ڈالدیا بڑے معرکے کی جنگ ہونے لگی لشکر سہراب وغیرہ
سے لشکر کفار لڑنے لگا اہل شہر کو قتل ہونے سے مفر ملا ہر گلی کوچہ مین مقابلہ ہو رہا تھا غزالان
وسوماق خوب جوانمردی سے لڑ رہی تھین سہراب آن سردارون سے مقابلہ کر رہا تھا جو سامنے
آیا اسنے برق سحر چمکا کر گرائی اسکے دو دو ٹکڑے ہوئے بہت سے سردار سہراب نے قتل کیے سیراب
کھڑا ہوا سردارونکو لڑوا رہا ہی خود نہین مقابلہ کرتا ہی سردار مارے جا رہے ہین ادھر کوتوال نے
جاکر محلات مین یہ خبر کردی کہ حریف نے شہر کو آکر گھیر لیا اور اندر شہر کے چلا آیا اور لڑ رہا ہی اور سب
اہل شہر قتل ہو رہے ہین آپ لوگ خبردار ہو جائین یہ جو خبر محلات مین پہونچی ایک تہلکہ پڑ گیا ہر ایک
عورت بدحواس ہو گئی بس زوجہ سمندر شاہ نے حکم دیا کہ سب مال واسباب کو باندھکر ایک مقام پر
جمع کردو اگر ہماری فتح ہوئی اور حریف مارا گیا تو خیر ورنہ اس مال واسباب کو لیکر یہان سے نکل جائینگے
اسیوقت سب مال واسباب بندھنے لگا اور سب اہل محل آمادہ اس بات پر ہو کر بیٹھے کہ اگر ہماری ظفر
ہوئی تو خیر ورنہ یہان سے گریز کرینگے طرف لشکر بادشاہ کے مگر یہ خبر نہین ہی کہ وہان خود بادشاہ پر وقت
سخت ہی جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی بس اہل محل کا تو یہ حال ہی کوتوال آن سبکو اس حال سے آگاہ کرکے
اُدھر کو روانہ ہوا کہ جہان مقابلہ ہو رہا تھا بس کوتوال سے اور غزالان سے سامنا ہو گیا کوتوال
پکارا کہ او غزالان نمک حرام معلوم ہوا کہ تو یہ لشکر لیکر آئی ہی میرے ہاتھ سے بچکر جاتی کہان ہی
یہ کہکر غزالان پر کوتوال نے سحر کیا غزالان نے اُسکے سحر کو رد کرکے اپنا جو سحر کیا یعنی کان کی بجلی
اتار کر جو ماری وہ برق بنکر جو کوتوال پر گری کوتوال کے دو دو ٹکڑے ہوئے اب تو غزالان نے اپنا
تمام زیور صرف کرنا شروع کیا ایک آن مین تمام لشکر مین تہلکہ ڈالدیا اور اہل شہر کو قتل کرنا

شروع کیا تلاطم مچا ہوا ہی بازار مرگ گرم ہی ہر طرف جوے خون روان ہی سرون کے انبار لاشون کے ڈھیر لگے ہوے ہین ساحر جل رہے ہین خاک کے انبار ہو ہو کر رہ گئے ہین ہر طرف ترنج و نارنج جل رہے ہین رعایای شہر سمندر پہ امواج اجل کے حلقے مین آگئی تھی طوفان مرگ نے آتش طغیانی کی تھی گرداب موت مین مبتلا تھے کشتی حیات اُنکی قریب غرق ہونے کے پہونچی تھی ہر طرف امواج موت سے تلاطم پڑا ہوا تھا سب موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے سوا گوشئہ مرگ کے اور کوچہ فنا کے کوئی گوشہ اہل شہر و لشکر کو پناہ کا نہین ملتا تھا بازارین تباہ ہو رہی تھین آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے عمارات شہر منہدم ہو ہو کر رہ گئی تھین اہل شہر اُسکے نیچے دب رہے تھے اہل اسلام نے تلاطم ڈالدیا تھا اُدھر سہراب نے بہت سے سردار قتل کیے جب سہراب نے یہ واقعہ دیکھا خود اژدر سحر کو بڑھاکر سامنے سیراب کے آیا ملکہ سوماق نے کیا کیا کہ ایک مالا موتیون کا اُتار کر اور اُسکو توڑ کر جو موتی دہنی طرف اور کچھ بائین طرف پھینکے ایک طرف سے گرگ اور ایک سمت سے شیر پیدا ہوے اور وہ لشکر کفار کو ہلاک کرنے لگے کفار آتش سحر کرنے لگے مگر وہ کسی صورت سے دفع نہین ہوتے ہین زیادہ ہوتے جاتے ہین ایک تلاطم مچا ہوا ہی جسکے تڑپکر شیر نے طمانچہ مارا اُسکا سرتن سے جدا ہوگیا اُدھر غزالان نے کیا تدبیر کی کہ ایک فولادی بیضہ جھولی سے نکالکر اُسکو اسم سحر پڑھکر بالاے آسمان اُچھالا وہ بلند ہو کر شق ہوا اور اُسمین سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے بلند ہو کر صدا دی منم سحر ملکہ غزالان بس جسپر اُسنے اپنا عکس ڈالا وہ جلنے لگا ہزارون اس طور سے ہلاک ہوے سوماق و غزالان نے لشکر کے حملونکو روکا اور لشکر کو تباہ کرنا شروع کیا اُدھر سہراب سے اور سیراب سے مقابلہ ہوگیا سیراب نے سحر کیا کہ زمین کو زلزلہ ہوا بس سہراب نے ایک نقش لکھکر زمین پر ڈالا وہ زلزلہ موقوف ہوا اور سہراب نے سحر کیا کہ ایک مرتبہ تمام زمین ہلی اور شق ہونے لگی اور کفار و اہل شہر غرق ہونے لگے سیراب نے جو یہ واقعہ دیکھا دو سحر کیا کہ شق ہونا زمین کا برطرف ہوا سیراب نے سہراب پر گولا مارا سہراب نے اُس گولے کو رد کر کے اور مرکب سحر کو بڑھا کر اور قریب پہونچکر کارد سحر کا وار کیا سہراب نے اژدر کو اشارہ کیا جسپر سوار تھا کہ اُسکو مع مرکب نگل جا اژدر نے بقصد دم کشی منہ کھولا شعلہ منہ سے نکلا سہراب قریب تو پہونچ چکا تھا ایک مرتبہ جھولی سے ایک نارنج نکالا جیسے اژدر نے منہ کھولا اور شعلہ نکلا سہراب نے وہ نارنج دہان اژدر مین ڈالدیا اُس نارنج کا دہان اژدر مین گرنا تھا کہ ایک شعلہ اُسکے جسم سے نکلا وہ اژدر جلنے لگا یہ جو واقعہ سیراب جادو نے دیکھا فوراً اژدر سے کودا اُدھر سہراب نے کارد کا وار کیا وہ کارد اُسکے سر پر پڑی کہ سر اُسکا مجروح ہوا اُسنے چاہا کہ سنبھل کر مین بھی وار کرون کہ سہراب نے سحر کیا جب تک یہ سنبھلے سنبھلے ایک برق کوندکر گری کہ اُسکے دو پرکالے ہوے بس اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی شہر بھر مین تہلکہ پڑگیا اور غل مچ گیا کہ جو ہم سب کا افسر تھا اور جسکو بادشاہ اپنی طرف سے حاکم کر گیا تھا وہ ہاتھ سے حریف کے مارا گیا اب ہم بے سردار کے ہوگئے یہ جو شور و غل مچا اور یہ خبر محلات مین پہونچی بس سب مستورات محل اپنا اپنا اسباب اُٹھا کر اور اپنے اپنے بچون کو گود مین لیکر سر و پا برہنہ محلات سے نکلکر چور دروازے سے بھاگین طرف صحرا کے اسی طور سے اہل شہر کی بھی عورات اور زوجہ سمندر شاہ بھی مع اپنی خواصون کے محل سے نکلکر بھاگی تمام محلات شاہی ویران

اور خالی ہوگئے سہراب جادو کا مارا جاتا تھا کہ اہل سہر اور اہل لشکر کے حواس جاتے رہے سب
بدحواس ہوگئے نیز چھوٹ گئے اب شہر سہر مین بھگدر پڑ گئی ہر طرف سے لوگ بھاگنے لگے ادھر
شیرون نے گرگون نے ہلاک کرنا شروع کیا ادھر آتش طاؤس نے جلانا شروع کیا سہراب
نے یہ سحر کیا کہ ایک مرتبہ بجلی کڑکی زمین پر گرا زمین میں زلزلہ پڑ گیا کفار پریشان ہوئے زمین
شق ہونے لگی اور کفار تھرانے لگے ایک تلاطم مچا ہوا ہی کوئی صورت نجات کی نظر نہین آتی
سب جانین بچانے کی فکر مین ہین کہ کوئی صورت تو جان بچنے کی نظر آئے مگر کہان تینون آفتون
مین گھرے ہوئے تھے لشکر رہا تھا غزالان وسوماق کی یہ حالت تھی کہ جہان انکے لشکر کا کوئی
ساحر کفار کے سحر مین مبتلا ہوا انھون نے بڑھکر اسکی کمک کی کفار کو قتل کیا اپنے ساحر کو بچالیا
پھر تماشا دیکھنے لگین اب شہر سمندریہ مین سوائے سہراب جادو کے کوئی ساحر ایسا نہ تھا کہ جو
ان لوگون سے مقابلہ کرتا جو سردار تھے وہ پہلے ہی سامنے سہراب کے کام آچکے تھے اور جو باقی
تھے وہ جانکر سامنا نہین کرتے تھے اس خوف سے کہ جب سہراب انکے ہاتھ سے مارا گیا تو ہم کیا
چیز ہین جو انسے مقابلہ کرین راوی نازک تقریر بیان کرتا ہی کہ اول تو یہ تینون ساحر زبردست دوسرے
انکے ستارے نیک اور کفار کے ستارے گردش مین آچکے تھے اقبال سمندر شاہ کا جاچکا تھا ادبار نے
گھیر لیا تھا اہل اسلام کا اقبال اوج پر تھا بس کیونکر نہ اہل اسلام کی فتح ہوتی بس لشکر بے سردار
خوب لڑا آخر کو لشکر مین بھی ابتری پڑی جب سہراب نے دیکھا کہ لشکر کفار مین ابتری پڑی ایک مرتبہ
پکار کر کہا کہ ای اہل لشکر کفار و ای اہل شہر کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو دین اسلام قبول کرو
اس قتل و غارت سے امان پاؤ اور سہراب نے اُس لشکر کو دیکھکر کہا جو کہ اسکے ماتحت رہا تھا
اور یہ اسکا سپہ سالار تھا کہ کیون بھائیون ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم تمہارا افسر تھے تم ہمارے حکم سے
لڑتے تھے اور ایک یہ زمانہ ہی کہ تم ہمسے مقابلہ کر رہے ہو وہ مہربانیان اور ہماری قدردانی جو کہ تمنے
میرے ساتھ کی ہی شاید بھول گئے کیون نمک خوار ایسے ناقدر ہوگئے تو تم بھی ملازم ہو یہ تمہارا نہین ہی صرف
اسکے نمک کا اثر ہی مجھکو تو اس امر کا یقین تھا کہ جب تم یہ خبر پاؤ گے کہ ہمارا افسر بیگناہ بادشاہ اسیر کر لیا گیا
تو تم لوگ ضرور فساد کروگے اور سمندر شاہ سے اس امر کا عوض لوگے مگر میرا وہ خیال غلط
نکلا مجھکو یہ خیال تھا کہ تم لوگ میرے ایسے خیرخواہ ہو کہ میرے لیے اپنی جان نہ عزیز کروگے
اسکا معاوضہ یہ ہوا کہ مجھ ہی سے لڑ رہے ہو مین نے اپنے مقابلہ مین یہ خیال کیا تھا جب مین
یہان اہل اسلام کے ساتھ آیا تھا صاحبقران کا پیش خیمہ لیکر جسوقت یہ خبر اُس لشکر مین
پہونچے گی کہ تمہارا افسر قید بلا سے رہا ہو کر شریک خدا پرستان ہوا ہی اور اب اہل اسلام کا
پیش خیمہ لیکر قریب سمندریہ آکر پہونچا ہی تو ضرور تم لوگ ملازمت سمندر شاہ ترک کرکے
میرے شریک ہوگے یہ نہ جانتا تھا کہ جب وقت پڑے گا تو مجھ ہی سے مقابلہ کروگے حیف
کی بات ہی کہ تم تو میرے ماتحت رہے اور مین تمہارا افسر رہا بس مین تمکو قتل کرون چاہیے
تم مجھکو قتل کرو اور میری قدر نہ کرو مگر میرا ہاتھ تم پر نہین اٹھتا مین تمکو کیا قتل کرون معلوم
ہوا کہ تم لوگ بڑے بے مروت اور ناحق شناس ہو یہ جو سہراب نے پکار کر کہا مین اس
امر کو پہلے بھی عرض کر چکا ہون کہ یہ لوگ اسی دن سے برخاستہ خاطر ہین جب سے انکو
یہ معلوم ہوا ہی کہ ہمارے افسر کو بادشاہ نے دھوکے سے اسیر کر لیا ہی اور اسدن سے

انھون نے کسی کی افسری کو قبول نہین کیا جب سے سہراب لشکر اسلام کے ساتھ یہان آیا ہی کئی مرتبہ یہ قصد کر چکے ہین کہ جا کر شریک ہون اور اپنے آقا سے ملین مگر بسبب فرق ملازمی کے نہین گئے اب جو سہراب نے یہ پکار کر کہا اور اپنے احسانات یاد دلائے ہر ایک نے اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ ہمارا سردار سچ کہتا ہی ہمسے بڑی نادانی ہوئی اسنے ہمارے ساتھ بڑے بڑے احسانات کیے ہین کہ جنکا شکریہ ہمسے ادا نہین ہو سکتا ہی مقام افسوس ہی ہم اسی سے مقابلہ کر رہے ہین اور یہ امر بھی بخوبی ہمپر ثابت ہو گیا کہ دین اسلام حق اور ضرور برحق اور سچا مذہب ہی اسکے حق ہونے کا یہ ثبوت ہی کہ جب سے اہل اسلام کے قدم اس سرزمین پر آئے دریائے سبز رنگ سے لیکر اور اس مقام تک ہزارون معرکے پڑے وہ ہی ہر معرکہ مین ظفریاب ہوئے اور زردہ وہ ساحر جنگجو یہ دعوی تھا کہ ہم اہل اسلام کو ایک جنبش لب مین خاک سیاہ کر دینگے وہ انکے ہاتھ سے سگ و خوک کی صورت مارے گئے اور اہل اسلام نے انکو اس اس مقام پر جا کر مارا کہ جہان پیک وہم بھی نہین جا سکتا ہی دوسرے یہ بات خیال کرنے کی ہی کہ سمندر شاہ تو لشکر لیے ہوے وہان پڑا رہا یہان تین ساحر ایک ہمارا افسر اور دو ساحرہ کچھ لشکر لیکر آئے اور تمام شہر مین تہلکہ ڈالدیا اسکو جبکو سمندر شاہ اپنے مثل خیال کرکے یہانکا حاکم کر گیا وہ کتے کی موت مارا گیا ضرور دین اسلام حق ہی بس یہ ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کرکے مقابلے سے ہاتھ روک لیا اور اور ہر طرف سے یہ ہی صدا آئی کہ ای سہراب جادو ہملوگ آپکے اسی طور سے فرمانبردار ہین جیسے آپکی اطاعت کی ہمسے بہت بڑی خطا ہوئی معاف فرمائیے اور جو حکم ہو ہم اسکو بجا لائین اگر آپ یہ فرمائین کہ ہملوگ اپنے ہاتون سے اپنے سر کاٹ کر ہمارے قدم پر ڈالدو تو ابھی ہم حاضر ہین صرف حکم کی دیر ہی یہ جو صدا آئی سہراب نے پکار کر کہا کہ تم سبکی اطاعت بشرط ایمان قبول کیجائیگی اگر تم تصویر پرستی کو ترک کرکے دین اسلام قبول کر لوگے ہر طرف سے یہ صدا آئی کہ جب آپنے دین اسلام قبول کیا تو ہمکو کیا عذر ہی قبول کرنے مین بس سہراب نے کہا کہ اچھا مین نے تمھاری اطاعت قبول کی اب میری طرف سے ان کفارون کو قتل کردادی نازک خیال بیان کرتا ہی کہ ایک مرتبہ قریب ایک لاکھ نوے ہزار ساحرون کے پلٹ گئے اور سب شریک سہراب ہو گئے کل تین لاکھ سپاہ شہر مین برائے حفاظت تھی انمین سے قریب بیس بائیس ہزار کے کام آ چکے تھے باقی ایک لاکھ نوے ہزار شریک سہراب ہو گئے دس ہزار اس لشکر کے آدمی مارے گئے تھے باقی اور جو مارے گئے تھے وہ اس لشکر کے تھے جو کہ علاوہ اس دو لاکھ کے تھا کیونکہ سہراب جبکہ ملازم سمندر شاہ تھا تو یہ دو لاکھ سپاہ پر حاکم تھا گو سپہ سالار یہ کل لشکر کا تھا جو کہ دست چپ کا لشکر تھا مگر دو لاکھ سپاہ اسکے زیر حکم ایسی تھی کہ گویا اسکے ملازم تھی بادشاہ کے حکم سے انحراف تھا اسکے حکم سے انحراف نہ تھا وہ دس ہزار جو مارے گئے تھے وہ ایسے تھے کہ انکے ایسے قلب سیاہ تھے کہ وہ کبھی شریک نہوتے انکے مقدر مین مشرف بدین اسلام نہونا تھا اور انکی قضا تھی بس وہ مارے گئے اب جو یہ لوگ ایک مرتبہ شریک سہراب جادو ہو کر لڑنے لگے انبوہ در قیامت برپا ہو گئی ادھر تو سرسو باق و غزالان و سہراب نے آفت برپا کر رکھی تھی ادھر اس لشکر نے گھیر کر قتل کرنا شروع کیا بس اہل شہر اور اہل لشکر کی یہ حالت ہوئی کہ جسکا جدھر کو منھ اٹھ گیا بھاگ نکلا

ہوا کہاں تک لڑیں ایک تو کوئی افسر نہیں دوسرے اپنے ہاتھ پاؤں دشمن ہوگئے بقول کسے کہ گھر کا
بھیدی لنکا ڈھائے اب کیونکر ٹھہر سکتے ہیں مقابلہ کرنا دشوار ہوگیا ٹھہرنا دشوار ہوا یہ رنگ جو
سہراب نے دیکھا غزالان وسوماق سے کہا کہ تم یہاں مقابلہ کرو میں اس تلاش میں جاتا
ہوں کہ ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کو لاکر تخت پر بٹھادوں اور یہ منادی کرادوں کہ جو کوئی
ملکہ کی اطاعت نہ کریگا اور دین اسلام قبول نہ کریگا وہ قتل کیا جائیگا دوسرے یہ بھی خیال ہے کہ
کہیں ایسا نہو کہ ملکہ کو خبر ہو کہ کوئی بادشاہ ولشکر لیکر شہر میں گھس آیا ہے یہ خبر پاکر کہ سمندر شاہ
برائے مقابلہ اہل اسلام گیا ہے شہر خالی ہے اور اسکی فتح ہوگئی بس وہ بھی بھاگ جائے اپنی ماں اور
دیگر عزیزوں کے ہمراہ تو خرابی ہو جسکے لیے یہ سب امر گوارہ کیے وہ بھی ہاتھ نہ آئی مجھکو یقین ہے کہ جب تک
میں وہاں سے واپس آؤنگا یہاں فتح ہوجائیگی اور سب امان طلب کرینگے تم امان دینا مگر بشرط
ایمان غزالان وسوماق نے کہا کہ اچھا بس سہراب طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف محلات
شاہی کے آیا محلات شاہی کو خالی پایا دیکھا کہ ویران پڑے ہیں خاک اڑ رہی ہے بڑا صدمہ ہوا
خیال ہوا کہ سب ناموس سمندر شاہ غدر کی خبر پاکر بھاگ گئے ملکہ بھی انکے ساتھ چلی گئی خیر جو مرضی
خدا مگر ذرا چلکر ملکہ کے باغ میں تو ملکہ کو دیکھ لو اگر معشوق نہیں ملا تو اسکے مسکن کی زیارت ہوجائیگی
یہ تو ادھر کو چلا ادھر غزالان قتل کرتی ہوئی اس مقام پر آئی کہ جہاں اسکا مکان تھا دیکھا کہ تمام
عورتیں اور میری ماں اس فکر میں کھڑی ہیں کہ راہ ملے تو نکلجائیں غزالان نے جو ماں کو دیکھا خون عزیزی
نے رگوں میں جوش مارا اور پکاری کہ ای والدہ مہربان آپ حیران کیوں کھڑی ہیں میری طرف چلی
آئیے دین اسلام قبول فرمائیے آپکے لیے پھر کسی طرح کا ضرر نہیں ہے ہاں اگر دین اسلام قبول کرنے سے
انکار فرمائیگا تو پھر مشکل ہے یہ جو صدا مادر غزالان نے سنی اور اپنی دختر کی صدا پائی ایک مرتبہ
حیران ہوکر دیکھا دیکھا کہ غزالان طاؤس سحر پر سوار بالائے ہوا کھڑی ہوئی سحر کر رہی ہے بس مہر
مادری سے تاب نرہی اور یہ کہکر کہ ای میری غزالان تو کہاں تھی تونے ہم سبکی محبت کو ترک کیا
برسوں کے بعد آج صورت دکھائی دی ای بیٹیا جو تونے کہا مجھکو بدل وجان قبول ہے میں نے تصویر پرستی
ترک کی دین اسلام قبول کیا یہ کہکر اور سحر کرکے قریب غزالان پہونچی دختر کو گلے سے لگایا یہ غزالان
کو بہت چاہتی تھی اسکے غم میں دن رات رویا کرتی تھی بسبب گلاب جادو کے جو کہ اسکا فرزند تھا
کچھ کہہ نسکتی تھی کیونکہ اسکا حکم تھا کہ غزالان کا کوئی نام نہ لے اسنے خلاف شرافت حرکت کی
اپنا دین ترک کیا اور اہل اسلام کی شراکت کی اور خود اہل اسلام کے کسی ایک سردار سے
عقد کرلیا بس یہ بیٹے کے خوف سے کچھ کہہ نہ سکتی تھی مگر ہر وقت غزالان کا خیال تھا اب جو
دختر کو دیکھا خوش ہوگئی اور اسکی تحریک ہوئی اور جسقدر عورتیں اور خواصیں تھیں سب
سے کہا کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے اور میرے ساتھ رہے کیونکہ
میں نے اپنی پیاری بیٹی کو بعد ایک مدت دراز کے پایا ہے اور جسکو یہ منظور نہو وہ چلا جائے
بس سب نے مادر غزالان کا کہنا قبول کیا بس اب غزالان اور اسکی ماں دونوں ملکر
جنگ میں مصروف ہوئیں ادھر سوماق نے عمارت شاہی پر جاکر قبضہ کرلیا اور خزانے
پر بھی قبضہ کیا جسنے مقابلہ کیا اسکو قتل کیا اب ہر طرف سے صدائے امان بلند ہوئی
انھوں نے کہنا شروع کیا کہ امان بشرط ایمان بس لشکری وشہری رومال سے ہاتھ باندھ کر

حاضر ہونے لگے غزالان وسوماق نے اپنے اہل لشکر و لشکر سہراب کو جو کہ تازہ شریک ہوا تھا منع کیا کہ اب انکو قتل نکرو اور نہ شہر کو غارت کرو اور نہ کسی کے مال و اسباب کو لوٹو ہر طرف یہ پکار کر کہا دیا گیا جو بشرط ایمان امان طلب کریگا اُسکو امان دینا ورنہ قتل کرنا یہ جو پکارا ہر کہا گیا ہر طرف سے جوق جوق گروہ گروہ لوگ آنے لگے اور امان طلب کرنے لگے راوی نے روایت کی ہو کہ یہ معرکہ اندر شہر کے دو شبانہ روز برپا رہا اور کفار قتل ہوا کیے تیسرے دن بوقت صبح سب نے امان طلب کی سوماق و غزالان نے امان دی اہل اسلام و لشکر سہراب نے جو کہ تازہ شریک ہوا تھا قتل و غارت اہل شہر سے ہاتھ روک لیا ہر طرف امان کی پکار ہوگئی رئیسان شہر و امیران شہر و افسران سپاہ حاضر ہونے لگے اور دائرۂ اسلام مین آنے لگے غزالان وسوماق نے منادی کرادی کہ سب بتکدے کہ جنمین تصویرین آویزان ہین منہدم کرائے جائین اہل لشکر غزالان وسوماق یہ بندوبست کرنے لگے کل اہل شہر جو کہ امان کے خواستگار ہوے تھے اور اہل لشکر حاضر ہوتے تھے اور جو گلے مین تصویرین پڑی تھین اُسکو اُتار کر پھینکدیتے تھے اور اطاعت اسلام اختیار کرتے تھے لاکھون تصویرین جمع ہوگئین تھین اس معرکہ مین ہزارون اہل شہر اور ہزارون اہل لشکر اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے اور بہت مال و اسباب اہل اسلام کے ہاتھ لوٹ مین آیا اور ہزارون اسیر ہوے کوئی گلی کوچہ ایسا نہ تھا کہ جہان لاشین نہ پڑی ہون اور سروتن کا انبار نہو یا خون کی کیچڑ نہو بس یہان تو غزالان وسوماق سبکو امان دے رہی ہین اور سب حاضر ہو رہے ہین آمدم سہراب طرف باغ ملکہ کے روانہ ہو ملکہ باغ مین بیٹھی ہوئی اہل اسلام کے فتح و ظفر کی دعا کر رہی تھی کہ خواصون نے ملکہ کو خبر دی کہ ای ملکۂ عالم آپنے کچھ اور سُنا بڑا غضب ہوگیا کہ کوئی دوسرا بادشاہ یہ خبر پاکر کہ سمندر شاہ لشکر لیکر برائے مقابلۂ اہل اسلام گیا ہو شہر خالی ہو کچھ سپاہ برائے حفاظت چھوڑ گیا ہو یہ جو خبر اسکو معلوم ہوئی وہ لشکر لیکر اندر شہر کے یلغر کرکے چلا آیا اور آج دو دن سے اہل شہر کو قتل کر رہا ہو کسیراب جادو جو کہ آپکے والد کی طرف سے یہان کا حاکم تھا وہ ہاتھ سے اُس بادشاہ کے مارا گیا اور سب لشکر جو کہ برائے حفاظت شہر یہان بادشاہ چھوڑ گیا تھا کچھ اُسمین سے مارا گیا کچھ بھاگ گیا اور باقی اُسکا شریک ہوا اور سب ناموس شاہی بے پردہ محلات سے نکلکر دوسرے دروازے شہر کے بھاگ گئے اپنی جان بچا کر اور ہزارون اہل شہر پرسون سے شہر مین غدر مچا ہوا ہی مین اسوقت ایک ضرورت سے گئی تھی تو دور ہی سے یہ واقعہ دیکھکر اور کچھ لوگون سے دریافت کرکے بخوف جان واپس آئی ملکہ نے کہا کہ تونے اُس بادشاہ کا بھی نام دریافت کیا جو کہ یہان یلغر کرکے آیا ہو اور شہر پر قبضہ کرلیا اُسنے جواب دیا کہ یہ خبر سنتے میرے حواس بجا نرہے مین اپنی جان لیکر بھاگی پر امر مین نے نہین دریافت کیا ملکہ نے کہا کہ تونے بڑی نادانی کی اور سب خواصین بولین کہ ای ملکہ اب کیا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ جب یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا جیسے ہمپر پڑے گی وہ برداشت کرینگے بیش از مرگ واویلا کرنے سے کیا حاصل تمنے سُنا کہ دو دن سے وہان یہ معرکہ ہو بس اسوقت تک تو ادھر نہین آیا اور کیون آتا کیونکہ میرا باغ تو شہر سے بہت دور ہو وہان یہ معرکہ بڑا ہوا تھا یہان بالکل خبر نہ تھی گو کچھ شور و غل کی صدا آتی تھی اور شعلہ آگ کے بلند ہوتے تھے مین نے یہ خیال کیا تھا

کہ شہر مین کسی کے یہان شادی ہوگی اور سب ساحر تو وہان رہتے ہین یہ شعلے انکے سحر کے ہونگے وہ اپنا
سحر جگاتے ہونگے وہ شہر ہے مین اہل اسلام کے فتح و ظفر کی دعا مین مصروف تھی مجھکو کیا خبر کہ شہر مین
کیا ہوتا ہی [illegible] جب یہ امر دل مین قرار دے لیا کہ چاہے شہر تباہ ہو جاے چاہے آباد رہے
مجھکو کیا چاہے سمندر شاہ کے قبضہ مین رہے چاہے کسی دوسرے کے ہان اگر اہل اسلام کا قبضہ
ہوتا تو ہمکو بھی خوشی ہوتی اگر انکے مقدر مین ہی تو جب انکو سمندر شاہ کی مہم سے فراغت ہوگی وہ اس سے
مارجوتیون کے چھین لینگے اسکی کیا حقیقت ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ کہین ایسا تو نہین ہوا ہی
کہ کسی اہل اسلام کے سردار نے یہ کارروائی کی ہو کہ سمندر شاہ تو کل لشکر لیکر ہمارے مقابلہ
کو آیا ہی تھوڑا سا لشکر شہر مین ہی بس یہان جنگ ہو رہی ہی سمندر شاہ اسطرف مصروف ہی بس
وہ تھوڑا سا لشکر لیکر شہر مین چلا آیا ہو اس خیال سے کہ شہر پر قبضہ کر لو تا سمندر شاہ شہر مین
بھاگ کر نہ جانے اور قلعہ بند ہوکر مقابلہ نکرے تو جنگ کو طول ہوگا جب وہ بھاگ کر
شہر کی طرف آئیگا تو ہم اسکو اندر نہ آنے دینگے بس وہ عاجز ہوکر یا تو اور کسی سمت بھاگ جائیگا
یا مارا جائیگا ملکہ نے کہا کہ یہ تیری بھی راے ٹھیک ہی شاید ایسا ہی ہو خیر معلوم ہو جائیگا جو کچھ کہ
ہوا ہوگا پوشیدہ نرہے گا راوی کہتا ہی کہ ملکہ کا باغ شہر سے اسقدر فاصلے پر تھا کہ یہان یہ
سب معرکہ گذرا اور ملکہ کو بالکل خبر نہوئی ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی اہل اسلام کی فتح و ظفر کی دعا
کیا کی اور ہرکارے اسکو جنگ مغلوبہ کی خبر دیا کیے یہان شہر پر اہل اسلام کا قبضہ بھی ہوگیا اور
کفار بھاگ بھی گئے اور ناموس سمندر شاہ راوی نے روایت کی ہی کہ ہزارون اہل شہر اور
ہزارون اہل لشکر اپنا مال و اسباب و ناموس کو لیکر دوسرے دروازے سے شہر کے بھاگ
گئے اس خیال سے کہ لشکر مین بادشاہ کے جاکر قیام کرین اور بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین
اور ناموس سمندر شاہ بھی اسی خیال سے بھاگے تھے اور ملکہ کو خبر نہونے کا دوسرا سبب
یہ بھی تھا کہ ملکہ نے اپنی خواصون کو منع کر دیا تھا کہ اب کوئی شہر مین بدون حکم ہمارے نہ جانے
اگر جائیگا تو سزا پائیگا بس خواصان ملکہ اور ملازمان ملکہ شہر مین نہین جاتی تھین یہ خواص کسی
ضرورت سے ملکہ سے اجازت لیکر گئی تھی جو اسنے آکر یہ خبر دی ورنہ ملکہ کو خبر بھی نہوتی ملکہ
نے یہ واقعہ سنکے فرمایا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ظاہر ہو جائیگا یہ فرماکر دعا مین مصروف ہوئی کہ
ای کریم کارساز و ای رب بے نیاز تو اہل اسلام کو سمندر شاہ پر فتحیاب فرما اور کفار کو
اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست دے ملکہ صحن باغ مین بیٹھی ہوئی یہ دعا کر رہی تھی اور
سب خواصین گرد کھڑی تھین مگر متفکر کہ دیکھیے اس واقعہ کا کیا انجام ہوتا ہی جو دوسرے
کسی بادشاہ نے شہر پر آکر قبضہ کر لیا ہی کہ یکایک ایک برق چمکی اور ایک طرف سے کچھ غبار بلند
ہوا ایسی برق چمکی کہ سبکی آنکھین اُس چمک سے بند ہوگئین بس سب نے آنکھین کھولکر طرف
آسمان کے دیکھا ملکہ نے اپنی وزیرزادی سے فرمایا کہ یہ برق کسی ساحر کے آنے کی ہی
تو ہوشیار ہو جا اور سب خواصون سے کہا کہ تم بھی ہوشیار ہو جاؤ شاید کوئی ساحر اُس
لشکر کا کہ جسنے سمندر پر آکر قبضہ کیا ہی ادھر آتا ہو تو اسکی خبر لی جائے اگر وہ ہمسے برسر فساد
ہوا ادھر سہراب جادو بالائے باغ ملکہ آکر چمکا یہ برق اسی کے سحر کی تھی اور اسنے
نگاہ دوڑا کر باغ کی طرف دیکھا دیکھا کہ میری راحت روح و طاقت قلب و جگر یعنی

ملکہ نسیم جادو بالائے کرسی لب نہر جلوہ گر ہی عکس رخ سے تمام باغ روشن ہی اور عکس جو چہرے کا نہر کے پانی مین پڑتا ہی اور اسمین جو لہر آتی ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہزارون شمعین پانی مین روشن ہین مگر حالت یہ ہی کہ سر کے بال کھلے ہوئے ہین ڈوپٹہ سینے پر سے ڈھلکا ہوا ہی ہوائیان چہرے پر اڑ رہی ہین سب خواصین گرد و پیش حربہ ہائے سحر لیے ہوئے کھڑی ہین اور آسمان کی طرف دیکھ رہی ہین حیران ہو ہو کر بس یہ جو حالت سہراب نے ملکہ کی دیکھی اور اپنے معشوق کو جلوہ گر پایا دل بیقرار ہو گیا ایک مرتبہ طاؤس سحر کو جھکا کر بلندی سے طرف بستی کے متوجہ ہوا ملکہ کی وزیرزادی کی نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک ساحر طاؤس پر سوار بالائے آسمان سے باغ کی طرف آتا ہی چونکہ وہ بلند تھا اس سبب سے نہ پہچانا ملکہ سے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ ایک ساحر ادھر کو آتا ہی جیسا کہ آپنے فرمایا تھا کہ یہ برق آمد ساحر کی ہی وہی ہوا یہ اسی ساحر کی آمد کی برق تھی ملکہ نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی خیال کر لیا سب خواصون نے کہا کہ ہم سحر کرکے راہ مین روکین یہان نہ آنے دین وزیرزادی نے بھی یہی عرض کیا ملکہ نے جواب دیا کہ نہین یہان آنے دو وہ کیا یہان آکر کریگا کوئی وہ ایسا زبردست تو ہی نہین کہ تم سب کو قتل کر ڈالیگا وہ ایک ہی اور تم اسقدر ہو دوسرے میری وزیرزادی اسکو کافی ہوگی اسکا مطلب تو معلوم ہو کہ وہ یہان کیون آیا ہی کیا اسکی غرض ہی سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر سب اس طرف متوجہ ہوئین اور ملکہ بھی سہراب جادو اتنے عرصے مین قریب آگئے تھے اب جو سب نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو سہراب جادو ملکہ کے عاشق ہین اور ہمارے مالک ہین سر جھکا کر رہ گئین سہراب جادو مسکراتے ہوئے طاؤس سحر کو نچا کرتے ہوئے چلے آتے ہین ملکہ کی جو نگاہ پڑی پہلی ہی نظر مین پہچان لیا اور مسکرا کر سر جھکا لیا اب جو اپنے کو دیکھا تو سر کے بال پریشان اور ڈوپٹہ سینے پر سے ہٹا ہوا پایا جلدی سے ڈوپٹہ درست کیا اور زلفونکو درست کرنے لگی اس خیال سے کہ یہ تیرا عاشق ہی تجکو جو اس حالت سے دیکھے گا تو اپنے دل مین کہے گا کہ ملکہ کیسی بدسلیقہ اور بیحیا ہی کہ اس صورت سے باغ مین بیٹھی رہتی ہی بس اپنے کو درست کرنے لگی اور سر جھکا لیا مگر دزدیدہ نگاہون سے دیکھ رہی تھی وزیرزادی نے جو سہراب کو آتے ہوئے دیکھا اور خواصون نے تو کہا کہ ملکہ وہ تشریف لائے اسقدر خوش ہوئین کہ مارے خوشی کے بات نہین کیجاتی ہی یہی کہتی ہین کہ ملکہ وہ تشریف لائے ملکہ کچھ جواب نہین دیتی ہی خاموش بیٹھی ہوئی انکی باتین سن رہی ہی کہ وزیرزادی نے سبکو ڈانٹا اور کہا کہ کیا تم دیوانی ہوگئی ہو جو یہ کہے جاتی ہو کہ وہ آئے وہ تشریف لائے پھر کیا کیا جائے آئے تو آئین انکا گھر ہی اسکی خوشی کیا ہی یہ کہکر ملکہ سے عرض کیا کہ آپکے عاشق زار و شیدائے رخ تابان فریفتۂ روئے زیبا شیفتۂ زلف دوتا مجروح خدنگ نگاہ و قتیل ابروئے کج ادا سہراب جادو باوفا تشریف لائے ہین ذرا اٹھکر انکا استقبال فرمایئے انکے دل رنجور کو شاد فرمایئے یہ جو وزیرزادی نے عرض کیا ملکہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تو بہت گستاخ ہو گئی ہی اپنی حد کو بھول گئی ہی مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین ایک غیر مرد کے استقبال کو اٹھون وزیرزادی نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا دل سے کوئی اسوقت پوچھے کہ جو اسکا حال ہوگا ہان ابتو ایسی باتین فرمائیگا ملکہ نے فرمایا کہ مجکو ایسی باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین وہ میرے عاشق نہین ہین بلکہ تیرے عاشق ہین تیرے لیے آئے ہین اسنے مسکرا کر

جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا اُسدن شب بھر میرے ہی ساتھ تو صحبت رہی مین ہی تو اُنکے ساتھ شراب پیاکی مین ہی نے تو لاکر اُنکو صندوقچہ دیا تھا اور مین ہی تو وقت رخصت کے رو رہی تھی مین نے ہی تو خداحافظ کہا تھا مین نے ہی تو دامن پکڑ لیا تھا یہ سب حرکتین میری تھین یہ جو اُسنے پتہ کی کہی اُسوقت ملکہ کو کچھ شرم آئی اور کچھ خوشی ہوئی یہ کہکر کرسی پر سے اُٹھی کہ تو بہت گستاخ ہو گئی ہی اور سبب چرب زبانی پر کمر باندھی ہی جب تک تجکو سزا نہ ملیگی تو نہ مانے گی نہ معلوم کیا واہی تباہی بکتی ہی ملکہ یہ فرماتی ہوئی قدم اُٹھا کر بارہ دری کی طرف روانہ ہوئی اور داخل بارہ دری ہو کر پردے خود چھوڑ دیے اور مسند پر جا کر بیٹھی یہ حرکت ملکہ کی سہراب نے دیکھی جلدی سے طاؤس کو صحن باغ مین اُتارا وزیرزادی کھڑی ہوئی تھی اور چند خواصین باقی ماندہ خواصین ملکہ کے پاس چلی گئی تھین اس خیال سے کہ ملکہ اکیلی بارہ دری مین تشریف لیگئی ہی یہان جب سہراب طاؤس پر سے اُترا اُسکے لباس کا یہ حال ہی کہ تمام خون سے رنگین ہو رہا ہی کچھ آگے پیچھے زخم بھی لگے ہین اُنپر خون جم گیا ہی جابجا ہاتھون مین خون بھرا ہوا ہی عجب حالت ہی یہ جو حالت وزیرزادی اور خواصون نے دیکھی حیران ہوئین کہ یہ کیا حالت ہی کہان سے اس حالت سے آتے ہین پھر خیال آیا کہ جنگ مغلوبہ تو ہو رہی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس حالت جنگ و پیکار مین اُنکو ملکہ کا خیال آیا اور یہ خیال کیا کہ سمندر شاہ تو یہان مصروف جنگ ہی چلو ملکہ کو دیکھ آئین بس اسی طور سے لڑتے ہوئے ادھر چلے آئے ہین بس سب نے سہراب کو سلام کیا سہراب نے جواب سلام دیکر وزیرزادی سے کہا کہ ملکۂ عالم کہان تشریف فرما ہین اُسنے عرض کیا کہ ابھی تو یہان کرسی پر جلوہ گر تھین آپکو تشریف لاتے ہوئے دیکھکر اُٹھکر اندر بارہ دری کے تشریف لیگئی ہین سہراب نے کہا کہ معلوم ہوا ملکہ ہمسے ناراض ہین ہان ہم اسی قابل ہین ہمسے خطا ہی ایسی ہوئی ہی ہم اس سے بڑھکر لائق سزا ہین ہم تو عاشق ہین جو اُنکا جی چاہے ہمپر ستم کرین ہم سبکی برداشت کرینگے بہتر تو یہ ہوگا کہ ان صدمون کے دینے سے وہ میرے سر کو اپنے ہاتھ سے قلم کرین ہم تو اُنسے ملنے کو آئے اور وہ ہمکو دیکھکر بارہ دری مین چلی گئین ہان ہم اسی لائق تھے یہ کہکر سہراب آنکھون مین آنسو بھر لایا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ بھی تشریف لیچلین ملکہ سے ہمکلام ہون آپ تو بخوبی اُنکے مزاج سے واقف ہین آپسے اُنکو صرف اسقدر صدمہ ہی کہ جب سے صندوقچہ لیکر گئے پھر خبر نہ لی نہ معلوم اُنپر کیا گذری دشمنون کی زندگی کی کب امید تھی دوبارہ زندگی ہوئی ایسی علیل ہوئی تھین سہراب نے جواب دیا کہ یہان اُنپر ستم گذرے وہان ہمکو اسقدر فرصت نہوئی کہ ہم آکر شرف دیدار سے مشرف ہوتے اور شراب وصل ملکہ سے بہرہ مند ہوتے دن رات سوائے مقابلہ کے دوسری فکر نہ تھی نہ معلوم اسوقت بھی کیونکر آنا ہوا ہی چلو مین حاضر ہون میری سفارش کرنا وزیرزادی نے عرض کیا کہ ہاتھ منھ تو دھو لیجیے یہ خون تو پاک فرمائیے ملاحظہ تو فرمائیے کہ کیا صورت ہو رہی ہی جو کوئی دیکھے ڈر جائے سہراب نے جواب دیا کہ اسقدر مہلت کہان صرف ملکہ کو دیکھ لین اور دو دو باتین کر لین اپنا قصور معاف کرالین نہ معلوم زندہ بچین یا نہ بچین کیونکہ آج کئی شبانہ روز سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اپنی آنکھون کے سامنے وہ وہ لوگ قتل ہوگئے ہین جو کہ زینت جلو تھے یہ عالم ہی کہ ابھی برابر کھڑے تھے پلٹ کر جو دیکھا تو خاک پر تڑپتے پایا بس ایسی حالت مین کیا امید زندگی ہاتھ منھ

دھونے کی کہان مہلت اور خون پاک کرنے کی کہان فرصت بس جلو دیر نکرو یہ کہکے وزیرزادی
سہراب کو ہمراہ لیکر طرف بارہ دری کے چلی سہراب نے کیا تدبیر کی کہ رومال سے ہاتھ باندھ لیے
اور سر جھکائے ہوئے ہمراہ وزیرزادی کے ہو لیا اور خنجر نیام سے نکالکر ہاتھ مین لے لیا وزیرزادی
پردہ اٹھا کر اندر بارہ دری کے آئی دیکھا کہ ملکہ مسند پر بیٹھی ہوئی ہی زلفین وغیرہ درست
کر لی ہین اسی طرف دیکھ رہی ہی اور سب خواصین ادب سے کھڑی ہوئی ہین بس وزیرزادی
سہراب کو لیکر قریب ملکہ آئی سہراب نے جو ملکہ کو مسند پر جلوہ گر دیکھا بس دل مضطر کو
تاب نرہی یہ کہتا ہوا چلا کہ ای ملکۂ عالم ای قوت دل وجگر ای راحت قلب مضطر یہ عاشق زار وشیفتہ
دیدار و فریفتۂ رخسار حاضر ہی اسکی خطا کو عفو فرمائیے جو اس سے حالت مجبوری مین ہوگئی ورنہ
یہ خنجر موجود ہی اور یہ سر حاضر ہی اسکو اپنے دست نازک سے قلم فرمائیے اگر میری خطا لائق عفو نہو بقدر
عتاب وخطاب بیکار ہی مین تو مرغ نیم بسمل سے بدتر ہون کیونکہ وہ پھڑک تو سکتا ہی یہان تو پھڑکنے
کی بھی اجازت نہین ہی بموجب شعر۔ نہ تڑپنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی ✱ گھٹکے مرجاؤن یہ مرضی مرے صیاد
کی ہی ای ملکۂ عالم وای راحت جان عاشق وای سرور قلب ناتوان مین تو پہلے ہی آپکی تیغ ابرو
و خدنگ نگاہ سے بسمل ہو چکا ہون دام گیسو مین مبتلا ہون اسقدر غصہ میرے حال پر بیکار ہی یہ کہکر
ملکہ کے قدمون پر گرا ملکہ نے ہائین ہائین کہکر اپنا پانون ہٹا لیا اور وزیرزادی سے فرمایا کہ تو
بہت شوخ دیدہ ہوگئی ہی مین اسی سبب سے وہان سے اٹھکر یہان چلی آئی تو اپنے یار کو یہان
بھی لے آئی رہ تو جا دیکھ اسکی سزا تجکو دیتی ہون یہ وزیرزادی سے فرماکر سہراب کی طرف
مخاطب ہوکر فرمایا کہ ذرا دل کو سنبھالیے قابو مین لائیے ایسے خود رفتہ نہین ہو جاتے ہین دیکھا لگر
بدنامین کرتے ہین مجھ سے آپسے کیا غرض ہین کیون خفا ہونے لگی آپنے میری کیا خطا کی ہی جو مین عفو کرون
مین جانتی ہون کہ یہ کارستانی اسی شوخ دیدہ کی ہی یہ ہی تمکو یہ پٹی پڑھا کر لائی ہی خیر رہ تو جا
تو میرے ہاتھ سے باقی کہان ہی وزیرزادی نے کہا کہ جی ہان وہ تو ایسے ننھے ہین کہ جو مین نے
تعلیم کیا اسپر انھون نے عمل کیا وہ کچھ جانتے نہین ہین ابھی انکا دودھ چھوٹا ہی کیا کرون مجکو اسمین
بھی فائدہ ہی اس سبب سے مین نے یہ انکو تعلیم کیا یہ جو اسنے کہا ملکہ کو ہنسی آگئی لاکھ ضبط کیا
ضبط نہوسکی وزیرزادی نے جو ملکہ کو شگفتہ پایا عرض کیا کہ ای ملکہ آپکو میرے سر کی قسم آپ انکی
خطا کو معاف فرمائیے ہاتھ کھولدیجیے پہلو مین بٹھائیے کیونکہ یہ دم بھر کے مہمان ہین آپکو لازم ہی
انکی خاطر فرمائیے کیا اعتبار زندگی کا یہ جنگ مغلوبہ مین سے تو آپکے دیکھنے کو آئے ہین
ملاحظہ فرمائیے کہ تمام لباس خون سے تر افشان ہو رہا ہی بس ایسی حالت مین آزردہ ہونا
بیکار ہی جو اپنے پاس آئے اس سے خفا ہونا خلاف دستور ہی گو انسے خطا ہوئی کہ جسدن سے
یہ مسند وقچہ لیکر گئے پھر انھون نے خبر نلی یہ کیا کرین مجبور تھے ورنہ انکے دل کو لگی تھی یہ کب
ایسی حرکت کرتے کہ نہ آتے ایسے ہی ناچار تھے جو نہ آسکے بس اتنی سی خطا پر کوئی اپنے چاہنے والے
سے خفا نہین ہوتا ہی ای ملکہ سب باتین ہین مگر محبت کرنیوالا نہین ملتا ہی بس غصہ ہو چکا اب اپنے
عاشق کے ہاتھ کھولدو پہلو مین بٹھا لو باتین کرو یہ جو وزیرزادی نے کہا ملکہ کو قسمین بھی دین ملکہ
کو خود یہ امر منظور تھا سہراب کی یہ حالت گران گذر رہی تھی اور اپنے عاشق کو جو ناچار
و مجبور دیکھا رحم آگیا یہ فرماکر وزیرزادی سے کہ تیری خاطر سے مین انکے ہاتھ کھولنے دیتی

ہون ورنہ انھون نے ایسی خطا کی تھی کہ یہ اس لائق نہ تھے کہ انکی خطا معاف کیجاتی تو سفارش کرتی ہو اور مجکو تیری خاطر بہت عزیز ہو بس مین یہ امر بھی گوارا کرتی ہون یہ فرما کر اور اپنے ہاتھ سے سہراب کے ہاتھ کھولے اور اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ سہراب روبرو ملکہ کے بیٹھنے لگا کہ وزیرزادی نے ٹھوکا دیا جب سہراب نے اسکی طرف دیکھا اشارہ کیا کہ پہلو مین جاکر بیٹھو یہان کہان بیٹھتے ہو یہ جو اشارہ دیا پس سہراب پہلوے ملکہ مین مسند پر جاکر بیٹھ گیا وزیرزادی نے سہراب سے کہا کہ پھر ہم ہی کام آئے آپکو لازم ہو کہ ہماری خاطر کیا کیجیے اگر ہماری خاطر نہ کیجیگا تو پھر کبھی یہ بات نہ حاصل ہوگی نہ ہمین سفارش کرتی نہ یہ بات حاصل ہوتی اور بہت سی مذاق کی باتین وزیرزادی نے کہین سہراب نے جوابدیا کہ آپکا بڑا احسان ہوا میرے حال زار پر مین آپکا ممنون احسان ہون اب سہراب نے قصد کیا کہ ملکہ سے کچھ کلام کرے پس ملکہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اے راحت جان عاشق تمھارا غصہ ابھی تک فرو نہین ہوا ہم تو یکدم کے مہمان ہین ہمسے کیون خفا ہو مسافر رہ عدم سے خفا ہونا بیکار ہو اس گردون دون کے ہاتھون سے ناچار ہین کہ اسنے کوئی امید ہماری نہ برآنے دی اے ملکہ ہم تو ہر وقت بر سر دار ہین اسقدر تمھارا دیکھنا ہمارے مقدر مین تھا کہ زندہ رہے ورنہ زندگی کی کب امید تھی کیونکہ اول تو عشاق نے اسیر کر لیا تھا اور ایسے مقام پر قید کیا تھا کہ جہان کی زمین مثل تنور کے جل رہی تھی اور ایسے مجبور تھے کہ کروٹ تک نہین لے سکتے تھے خداوند کریم بھلا کرے ملکہ ایوان نہ طاق کا کہ اسنے رہا کیا اسپر بھی امید زندگی نہ تھی یہ خیال تھا کہ ادھر ایوان عشاق کے ہاتھ سے مغلوب ہوئی پھر ہم سب اسی طور سے اسیر ہو جائینگے چونکہ زندگی باقی تھی اسکو ملکہ سوماق نے آکر قتل کیا اب اسدن سے آج تک جنگ مغلوبہ ہو رہی ہو برابر تلوار چل رہی ہو یہ عالم ہو کہ جو ابھی سامنے لڑ رہا تھا اب جو دیکھا خاک پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہو ایسی حالت مین کیا امید زندگی ہو اے ملکہ مین اسوقت تمھارے دیکھنے کو سبکو چھوڑ کر چلا آیا ہون خلاف مروت کیا ہو دیکھیے اب کس کو جاکر زندہ پاتا ہون اور کسکو قتل شدہ پس مجھ سے باتین کرو اپنے شربت دیدار سے سیراب کرو گلے سے لگا لو یہی آرزو پوری ہو جائے اور تو سب امیدین خاک مین ملی جاتی ہین اگر زندہ رہے اور اس آفت سے نجات ملی اور اہل اسلام کی فتح ہوئی تو پھر تو ہم ہین اور تم ہو اور سب مرادین بر آئینگی ورنہ حسرت و آرزو لیکر کنج لحد مین جائینگے یہ خلاف مروت ہو کہ جسکا دامن پکڑا اور جسکا ساتھ دیا اب ایسی حالت مین جبکہ وقت پڑا ہو اسکا ساتھ چھوڑ دین جب ہمپر وقت پڑا تھا تو ہم انکے ساتھ تھے انھون نے ہر طرح کا ہمارا خیال رکھا اب جو وہ ایک بلا مین مبتلا ہوے ہین اب انکا ساتھ نہ دین تو اور ونکو ہمسے کیا امید ہوگی یہ جو سہراب نے کہا ملکہ نے اسکا بھی کچھ جواب نہ دیا خاموش سنا کی مگر دل پر از حد صدمہ پہونچا اور ایک گھونسہ قلب پر لگا آنسو نکل آئے اور حیان کیا کہ سہراب سچ کہتے ہین ادھر سہراب بھی یہ کلام کرکے خاموش ہو رہا جب وزیرزادی نے دیکھا کہ ملکہ نے کسی بات کا سہراب کی جواب نہ دیا اور دیکھا کہ خاموش بیٹھی ہو اپنے دل مین خیال کیا کہ اب تو یہ کام صحبت شراب و کباب کی گرمی کرے جبکہ ملکہ کا دماغ بادہ ناب سے گرم ہوگا اسوقت کچھ کلام کریگی اور یہ غصہ فرو ہوگا پس خواصون کی طرف اشارہ کیا کہ کشتی شراب کی اور رکابین کباب کی بہت جلد حاضر

کر و انھون نے بموجب حکم وزیر زادی شراب و کباب حاضر کیا وزیر زادی نے سہراب کی طرف اشارہ کیا کہ آپ اپنے ہاتھ سے جام لبریز کر کے ملکہ کو دیجیئے تاکہ ملکہ کا غصہ فرو ہو سہراب نے جواب دیا کہ اے وزیر زادی اسقدر مہلت کہان ہے کہ مین صحبت شراب و کباب گرم کرون خلاصہ جو پوچھتی ہو تو مین ملکہ کو لینے آیا ہون یہ کہکر اسدن سے کل حال بیان کرنا شروع کیا کہ جسدن مندوجہ لے گیا تھا کل واقعات بیان کیے یہان تک کہ عشاق کے مقابلے اور سب کا اسیر ہونا ایوان نہ طاقی کا سب کو رہا کرنا اور عشاق سے مقابلہ کرنا اور ملکہ ایوان کا مجروح ہونا ملکہ سوماق کا آکر عشاق حجرہ نشین کو قتل کرنا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا اور ساحرون اور غیر ساحرون کا سمندر شاہ کی کمک کو آنا اور اہل اسلام کی بھی کمک کا آنا اپنا اور غزالان آہو چشمہ اور ملکہ سوماق کا باہم صلاح کر کے لشکر لیکر شہر سمندریہ پر آنا اور یہان تاخت و تاراج کرنا سہراب جادو نائب سمندر شاہ کا مارا جانا اور اہل شہر کا قتل ہونا اور فرار بر کمر کسنا لشکر کا شریک ہونا اور اپنا ملکہ غزالان اور ملکہ سوماق کو مصروف جنگ چھوڑ کر اس قصد سے ادھر آنا کہ ملکہ کو لاکر تخت پر بٹھا دون سب بیان کیا اور کہا کہ مین ملکہ کو لینے آیا ہون ملکہ خفا ہین اب کیا کرون وہان وہ دونون لڑ رہی ہونگی میرا انتظار کر رہی ہونگی بیرون شہر کا کچھ حال نہین معلوم کہ وہان کیا گذری ابھی اسی طور سے مقابلہ ہو رہا ہے یا اہل اسلام کی ظفر ہوئی یا نہین آج ہمکو یہان آئے ہوئے تیسرا دن ہے جب ہم تینون آدمی لشکر لیکر شہر کی طرف چلے تھے تو اہل اسلام کا غلبہ تھا مگر اب حال نہین معلوم کہ وہی غالب رہے کہ کفار خدانخواستہ غالب آ گئے بس میرا یہ قصد ہے کہ یہانکا بندوبست کر کے پھر وہان جاؤن وہان کا رنگ دیکھون ملکۂ عالم کی یہ حالت ہے اب کیا کرون وزیر زادی نے جب یہ سنا تو خوش ہو کر کہا کہ شکر ہے اسکا کہ تمنے خبر سنائی ملکہ کو اس امر کی زیادہ فکر تھی کہ ملکہ نے سنا تھا کہ کسی اور بادشاہ نے آکر شہر سمندریہ پر قبضہ کر لیا اب معلوم ہوا کہ یہ ساری کارروائی آپکی ہے بس شراب دیجیئے ملکہ کو بھلائیے اور انکو راضی کیجیئے اپنے ہمراہ لیجلیے جلدی کیا ہے وہ تو لڑ رہی ہین وہ کوئی ایسی ویسی نہین ہین کہ شکست کھا جائینگی انمین ایک ساحرہ ایسی ہے کہ جسنے عشاق حجرہ نشین ایسے زبردست ساحر کو قتل کیا اور غزالان آہو چشم بھی کوئی کم نہین ہے مین انکے حال سے بخوبی واقف ہون کیونکہ وہ اور ہم لوگ اور ملکۂ عالم ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی ہین وہ حالات شہر اور مقامات شہر سے بھی خوب آگاہ ہے یہ تو آپنے خوب کیا جو اس طور سے ملک پر قبضہ کر لیا یہ جو وزیر زادی نے کہا بس سہراب نے اسکے کہنے موافق شراب سے جام لبریز کر کے ملکہ کے روبرو پیش کیا ملکہ نے سر جھکا کر جواب دیا کہ آپ نوش فرمائیے مجکو معاف فرمائیے مگر ملکہ کے دل کا یہ حال ہے کہ جب سے یہ واقعات سنے ہین دل مثل غنچۂ گل کے شگفتہ ہو گیا ہے اور یہی جی چاہتا ہے کہ سہراب کو گلے سے لگا لون کہ اسنے یہ خوشخبری سنائی ادھر وزیر زادی نے سبکو اشارہ کیا کہ سب خواصین بہانہ کر کے نکل گئین یہ خود بھی بحیلۂ پیشاب کے وہان سے چلی آئی اور سہراب سے اشارہ کیا کہ اب مین جاتی ہون تم ملکہ کو راضی کر لو وزیر زادی کا جانا تھا اور تخلیہ کا ہونا تھا بس سہراب نے جام شراب تو

ہاتھ سے کشتی مین رکھ دیا اور ہاتھ جوڑ کر پھر ملکہ نسیم جادو کے قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ ای روح وجان عاشق میرے قصور کو از برای خدا معاف کرو مین ان آلامون مین تھا جو نہ حاضر ہو سکا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ یہ عاشق بیقرار ستم کشیدۂ صدمۂ فراق حاضر نہوتا اور شربت دیدار سے سیر و سیراب نہوتا مگر کیا کرون مجبور و ناچار تھا ملکہ نسیم جادو نے جو یہ حالت سہراب اپنے عاشق دلدادہ کی دیکھی اور از حد مضطر و بیقرار پایا تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ مین نے ایسے بہت سے فقرے سنے ہین وہ شوخ دیدہ میرے پیچھے عجب بلا لگا گئی خود ٹل کر چلی گئی خیر رہ تو جائے میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہی بس معلوم ہوا کہ تم لوگ اپنے مطلب کے ہو جب غرض ہوئی تب خبر لی اسدن جو آئے تو وہ فقرہ کرتے ہوے آئے مجکو فقرہ دیکر صندوقچے لے گئے کہ جسکے سبب سے ہم وہ شدائد گذرے کہ خدا کسی دشمن پر بھی نہ ڈالے ہم مرتے مرتے بچے مگر ہماری کسی نے خبر نہ لی مان باپ کے روبرو اور اپنے عزیزون اور بیگانون کے نزدیک رسوا بھی ہوے بدنامی بھی گوارہ کی عزت و آبرو مین بھی دھبا لگا یا ظلم و ستم بھی سہے طعنہ زنی بھی گوارہ کی مگر کوئی بھی پرسان حال نہوا اور کیون ہوتا کیا غرض تھی اپنا کام تو نکل چکا تھا چاہے زندہ رہے چاہے مرے ہم نہوتے تو ہماری بہنین ہزارون تھین اور کسی خوبصورت محبوب سے دل لگا لیتے بقول کسے شعر۔ گر وہ نہین تو اور کوئی مہ جبین سہی ؎ ہمکو تو دل لگی سے غرض ہی کہین سہی جبسے اب آپ تشریف لائے اب بھی ایک نیا فقرہ بناتے ہوے آئے جب اپنی غرض ہوئی تو ادھر کا خیال آیا مین آپکے ایسے فقرون پر کب آتی ہون بس کیا ضرور ہی مجھے ایسے بیوفا اور بے مروت سے کلام کرنا آپ اور کسی کو بادشاہ بنائیے میری کیا ضرورت ہی مین ایسے بہت سے نخرے بنا یا کرتی ہون مین ایسی محبت کی قائل نہین ہون کہ منہ دیکھے کی محبت بموجب مثل جب آنکھ ہوئی چار دل مین آیا پیار جب ہوئی اوٹ دل مین آئی کھوٹ، بس مجکو معاف فرمائیے مجکو اسیقدر آپکی عنایت کافی ہی کہ آپ میرے اوپر مہربانی فرماتے ہین مین کیا کرونگی حکومت کرکے یہ باتین اور کسی سے کیجئے یا اس شوخ دیدہ کے ساتھ یہ باتین کیجئے جو کہ آپکو یہان لائی ہی مین ایسے مرد خود غرض سے بات نہین کرتی ہون یہ جو ملکہ نے فرمایا سہراب نے جوابدیا کہ ای ملکہ یہ جو کچھ آپنے فرمایا اور شکایت کی سب آپکی شکایت بجا ہی مگر مین کیا کرون ناچار تھا ورنہ مین تو بخدائے لایزال اس گل سے چہرے کا بلبل ہون اور اس سرو قامت کا قمری ہون اور اس شجر قد شمشاد کا فاختہ ہون تمہیں بخدا مرتا ہون جان و دل سے تمھاری الفت کا دم بھرتا ہون جو تمھاری مفارقت مین میرا حال ہی وہ خوب خدا پر روشن ہی کیا بیان کرون جو تمھاری مہاجرت مین میرے قلب کا حال ہی یقین ہی اب وہ دن مفارقت کے کٹ گئے ہین ہم اور تم ایک جا ہو جائین ای ملکۂ عالم یہ وقت شکوہ و شکایت کا نہین ہی جب وہ دن جامع المتفرقین لائیگا جو چاہنا شکایت کر لینا اب یہ جام شراب پیلو اور میرے ہمراہ چلو تا کہ مین تمہارا بند و بست کرون ملکہ سے یہ جو سہراب نے کہا اور بہت منتین کین اور ہاتھ جوڑنے لگا ملکہ خود اسکی عاشق تھی جب اپنے معشوق کی یہ حالت نہ دیکھی گئی کہا کہ کیا کرون مین بھی ناچار ہون تمھاری ان باتون سے تو دل یہ چاہتا ہی کہ تمسے کلام کرون مگر جب ان بیوفائیون کا خیال آتا ہی غصہ آجاتا ہی بس سہراب ۲

نے قسمین کھا کر اپنی ناچاری ظاہر کی اور ملکہ کو منت سماجت کر کے راضی کیا بس جام شراب سے لبریز کر کے ملکہ نسیم جادو کو دیا اور یہ شعر پڑھا شعر۔ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند ؎ ملکہ نے اپنے عاشق صادق یعنی سہراب کے ہاتھ سے لیکر خود نوش کیا اور اپنے ہاتھ سے جام لبریز کر کے سہراب کو دیا اور کل اپنی حالت بیان کی جو جو واقعات گذر رہے تھے اور جو جو صدمات شمشند رشاہ کے ہاتھ سے پہونچے تھے سہراب کو یہ سنکر بڑا صدمہ ہوا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوے رقت کو ضبط کر کے سہراب نے سب اپنی حالت بیان کی ملکہ کل واقعات سنکے خوش ہوئی کہ حق سبحانہ تعالی نے اہل اسلام کی فتحیابی کی اسقدر تو خبر سنائی آئندہ وہ مالک ہے اور دور جام کی جو نوبت آئی بس سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو آغوش مین لیکر خوب گلے سے لگایا اور خوب لب و عارض کے بوسے لیے اور کہا کہ اے ملکۂ عالم اب عرصہ نہ کرو جلد تشریف لیچلو کیونکہ ملکہ غزالان آہو چشم اور ملکہ سوماق میری راہ دیکھتی ہونگی اور اپنے دل مین کہتی ہونگی سہراب اپنی معشوق ملکہ نسیم جادو کو دیکھکر ایسے محو ہوے کہ ہملوگونکو بھی بھول گئے اور عیش و عشرت مین پڑگئے ملکہ نسیم جادو نے جواب دیا کہ جو تمھاری مرضی سہراب نے کہا کہ اگر مرضی خداوند کریم ہی اور ہمارا اور تمھارا ایک جا ہونا مقدر مین ہی تو وہ سامان ہوا جاتا ہی اسقدر تو امید ہوئی ہی اور شہر پر قبضہ بھی ہو گیا ہی ملکہ نے فرمایا کہ یہ تدبیر تمنے خوب کی کہ شہر پر قبضہ کر لیا اب جو شمشند رشاہ بھاگ کر ادھر آئیگا اور یہان تمھارا قبضہ پائیگا اور شہر مین نہ آنے پائیگا تو ضرور قتل یا اسیر ہو جائیگا سہراب نے جواب دیا کہ جو خداوند کریم کو منظور ہوگا وہ ہوگا بس راوی بیان کرتا ہی کہ سہراب نے منت و سماجت کر کے ملکہ نسیم جادو کو راضی کیا ملکہ خود اس فکر مین تھی کہ کسی طور سے مین اپنے عاشق سہراب تک پہونچ جاؤن یہ جو باتین ملکہ نسیم جادو نے کہین صرف اس خیال سے کہ سہراب پر یہ ظاہر ہو کہ ملکہ نسیم جادو مجھ سے محبت کرتی ہی اور چشم نمائی بھی مدنظر تھی ورنہ ملکہ خود آتش مفارقت سہراب مین رات دن جلا کرتی تھی اور صدمۂ جدائی کو دل پر سہا کرتی تھی یہی ہر وقت فکر تھی کہ کسی صورت سے سہراب سے وصل حاصل ہو اور یہ آتش مفارقت فرو ہو اور درمیان سے پر حجاب جدائی اٹھ جائین مقصد دلی بر آئے حسرت دل نکلے دوست شاد ہون دشمن آتش حسد سے جلکر خاک ہون بس اب جو سہراب نے ملکہ کو راضی کیا اور ملکہ خوش ہوئی خوب سہراب نے ملکہ کو آغوش تمنا مین لیکر بوس و کنار کیا اسکے بعد کہا کہ اے ملکۂ عالم اب تشریف لیچلو ملکہ نسیم جادو نے کہا کہ اچھا بس ملکہ نے وزیرزادی کو آواز دی وہ مسکراتی ہوئی اندر کمرے کے آئی جھک کر سلام کیا اور کہا کہ اے ملکۂ عالم مبارک ہو ملکہ نے کہا کہ تم اب بہت چلبلی ہوئی ہو اور از حد گستاخ ہو گئی ہو میرے پیچھے ایک بلا لگا کر خود چلی گئین اسنے عرض کیا کہ ملکہ اپنے چاہنے والے سے نہین خفا ہوتے ہین یہ تو آپکے دام گیسو مین اسیر ہو چکے ہین اب جانے کہان ہین اور آپکے مہمان ہین آپکو انکی خاطر کرنا تو زیبا تھی مہمان کے دل کو آزردہ نہین کرتے ہین غمزدہ کے دلکو نہین دکھاتے ہین

ملکہ نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا آپکی تو دلگی ہوگئی مین نے صرف اس خیال سے انسے کلام نہ کیا تھا کہ یہ بے مروت مین پھر اب جا کر خبر نہ لینگے اپنے مطلب سے تشریف لائے ہین ایسے سے کلام کرنا کیا ضرور ہی خیر مین نے تمپر اور انپر بہت رحم کیا کہ جو انسے کلام کیا اُسنے مسکرا کر جواب دیا کہ آپکی بڑی عنایت و مہربانی میرے حال پر ہوئی مگر اپنے دل سے تو پوچھیے کہ قبل انکے آنے کے اُسکا کیا حال تھا اور اب کیا حال ہی یہ کہکر اور چند باتین طعنہ و طنز کی کین تب ملکہ نے ہنسکر فرمایا کہ اب تو تمھاری بن آئی جو تمھارے دل مین آئے کہو اُسنے کہا کہ جی ہان یہ تو میرے عاشق ہین اور میرے پاس آئے ہین آپ سے کیا غرض آپنے میرے اوپر بڑی مہربانی کی جو انسے کلام کیا ملکہ نے کہا کہ اے اچھا اب یہ باتین ہو چکین سامان چلنے کا کرو سبکو آمادہ کرو اور سب اسباب بار کرو بس اُسیوقت وزیرزادی نے سب سامان کیا اور سب مال و اسباب تو اُنھون کے حوالے کر کے اور اُنسے یہ کہکر کہ یہ سب تم لیکر عقب سے آؤ اور آکر ملکہ سے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لیچلیے پس ملکہ اور سہراب اور وزیرزادی ایک تخت پر سوار ہوے سہراب نے سحر کیا کہ وہ تخت طرف شہر کے چلا اور سب خواصین مال و اسباب لیکر عقب مین روانہ ہوئین یہان سہراب اُسوقت آکر پہونچا کہ ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہوچشم اہل شہر کو امان دے چکی تھین اور سب اہل شہر اور اہل لشکر جو کہ قتل ہونے سے اور بھاگنے سے بچے تھے آ آ کر اطاعت کر رہے تھے خزانہ اور عمارات شاہی پر قبضہ کر لیا تھا پس سہراب نے آکر سب حال دریافت کیا اُنھون نے سب کیفیت بیان کی سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو سب سے ملایا وہ سب بھی خوش ہوے اُسوقت سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو لاکر تخت پر بٹھایا اور پہلے آپ نذر دی اُسکے بعد اور سب نے نذر گذرانی ملکہ نسیم جادو نے سبکی نذر قبول کر کے حکم دیا کہ جو ایمان لائے اور دین اسلام قبول کرے اُسکو امان دی جائے پس بحکم سہراب اور ملکہ غزالان آہوچشم اور ملکہ سوماق جارجی نے ملکہ نسیم جادو کے نام کا چارج دیا کہ آج سے ملکہ نسیم جادو کی حکومت شہر سمندریہ مین قائم ہوئی بعدہٗ سہراب نے سب عمارات شاہی اور محلات شاہی اور تمام رئیسون کے مکانون پر اور جو لوگ اپنے مکان چھوڑ کر بھاگ گئے تھے پہرہ مقرر کیا اور ملکہ نسیم جادو کے نام کا سکہ اُسیوقت جاری ہوا اسلامی کی توپین چھوٹین سب اہل لشکر اور اہل شہر نے ملکہ نسیم جادو کو نذر دی ہر طرف امن و امان ہوئی سب اہل شہر دائرۂ اسلام مین آگئے تمام بتکدے منہدم کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی سہراب نے حکم دیا کہ تمام شہر لاشون سے صاف و پاک کیا جائے اہل اسلام کی لاشین دفن ہون اور کفار کی لاشین صحرا مین ڈالدی جائین تا کہ زاغ و زغن کھا جائین اب جو شمار کیا گیا اور ہر گلی کوچہ لاشون اور خون سے صاف و پاک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تین ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت سے فائز ہوے اور پچیس ہزار کفار جسمین اہل لشکر اور اہل شہر دونون تھے اور دو ہزار اہل اسلام مجروح ہوے جو کہ بموجب حکم سہراب شفاخانہ کو روانہ کیے گئے اور دس ہزار کفار راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ جو پچیس ہزار کفار کام

آئے انھین بہت سے مُوذی مر گئے تھے بس ہر گلے کو جو صاف و پاک کیا گیا کفار کی لاشین بیرون شہر صحرا مین ڈالدین گئین کہ وہ طعمۂ زاغ و زغن ہو گئین اہل اسلام کو دفن کیا اور وہ جو دس ہزار مجروح ہوے تھے چونکہ اطاعت کر چکے تھے اور ایمان لا چکے تھے بس وہ بھی شفاخانہ کو روانہ کیے گئے یہ بندوبست کر کے سہراب نے ملکہ غزالان آہو چشم اور ملکہ سوماق سے کہا کہ یا تو آپ لوگ یہان کا بندوبست کرین قلعہ وغیرہ کو آراستہ کرین اور جب سمندر شاہ اس طرف بھاگ کر آئے اسکو داخل شہر ہونے نہ دین اور مین لشکر لیکر جاؤن میدان جنگ کی خبر لون یا آپ لوگ وہان جائین مین یہان کا بندوبست کرون ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہو چشم نے کہا کہ آپ یہان کا بندوبست کیجیے ہم وہان جاتے ہین سہراب نے کہا کہ نہین آپ یہان کا بندوبست کرین مین جاتا ہون انھون نے کہا کہ نہین ہم جائینگے سہراب نے کہا کہ جو مرضی آپ لوگون کی بس ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہو چشم جسقدر لشکر لیکر اندر شہر کے آئین تھین بس جو انمین سے شہید ہوے یا مجروح اور جو باقی رہے انکو یہ دونون لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئین جب یہ دونون شہر سے باہر نکل آئین بس آگے آگے ملکہ سوماق طاؤس پر سوار اسکے عقب مین غزالان اسکے عقب مین لشکر یہ تو اس طریقے سے طرف میدان جنگ کے چلین ادھر سہراب نے بعد جانے ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان کے شہر کا بندوبست کیا جو تصویرین کہ اہل شہر اور اہل لشکر کے گلون سے لین تھین انکو جلوا دیا ہر مقام پر پہرہ چوکی مقرر کی حکم دیا کہ قلعہ آلات حرب ضرب سے درست ہو بس اسیوقت سے سامان جنگ ہونے لگا قلعہ کو توپ و تفنگ سے اور دیگر آلات جنگ سے درست کیا ہر طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا سہراب نے کل محلات شاہی پر قبضہ کیا انکو آراستگی سے درست کیا ملکہ نسیم جادو کو وہان قیام کرنے کا حکم دیا سب خواصون نے طرح طرح کے سامان سے مکانات کو آراستہ کیا ملکہ محلات شاہی مین آگئی ادھر سہراب نے قلعہ وغیرہ کو آراستہ کیا یہان یہ سامان ہونے لگا اور قلعہ آراستہ ہو گیا ہر ایک برج و فصائل پر سپاہ مقرر ہوئی پل تختہ اٹھا دیا گیا خندق مین پانی بھرا گیا در شہر پر سپاہ کا پہرہ مقرر ہوا خود سہراب فصیل قلعہ پر آکر زیر شامیانہ زرنگار کرسی پر کل آلات حرب و ضرب سے آراستہ پیراستہ ہو کر بیٹھا اور سبکو حکم دیا کہ جب سمندر شاہ کو یا اسکے لشکر کو ادھر آتے ہوے دیکھنا فوراً گولا باری کرنا انکو اندر شہر کے نہ آنے دینا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہی حکم آن سوارون کو بھی دیا جو کہ در شہر پر برائے پاسبانی مقرر ہوے تھے یہان سہراب یہ حکم سب کو دیکر اور خود کرسی پر بیٹھکر دوربین ہاتھ مین لیکر طرف صحرا کے دیکھنے لگا یہان یہ سامان ہوا ادھر ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان لشکر لیے ہوے چلی جاتی ہین طرف میدان جنگ کے انکو راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال جنگ مغلوبہ کا سماعت فرمائیے کہ یہان میدان جنگ مین اسی طور سے جنگ ہو رہی ہے چھ شبانہ روز گذر چکے ہین مگر اب کفار کا یہ حال ہے کہ عجیب طرح سے لڑ رہے ہین ہر مرتبہ جب اہل اسلام حملہ کرتے ہین انکے قدم اکھڑ جاتے ہین پھر سردار جرأت دلا کر انکو آمادہ کرتے ہین راوی

اس طور سے روایت کرتا ہی کہ سرداران اسلام نے اور لشکر اسلام نے چارون طرف سے لشکر کفار کو گھیر لیا ہی چارون طرف سے نرغہ ہی ایک طرف سے اشفاق کفار پر حملہ کر رہا ہی ایک سمت سے مہتاب مشتری خصلت نے گھیر لیا ہی اور سامنے سے لشکر اسلام کا نرغہ ہی اس مخمسہ مین سمندر شاہ مبتلا ہی مگر جوانمردی سے ساحرون اور غیر ساحرون کو روک رہا ہی اگر یہ کوشش نہ کرتا تو ابتک کبکا لشکر کفار بھاگ چکا ہوتا مگر اب اسکے بھی چھوٹ گئے جو جو نامی سردار تھے وہ مارے گئے یا اسیر ہوے یا مجروح ابتک چند سردارون سے اور کل لشکر سے میدان جنگ مین مقابلہ کر رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ساحران اسلام نے بہت سے سردار مثل گرداب و امواج و سیلاب و زوریق جادو وغیرہ کے قتل کیے اور ساحران لشکر ہزارون اور مثل گلنار جادو و آتشبار جادو و ملکہ چندر رتن و ملکہ سیمتن وغیرہ کے قریب مین ساڑھے تین سو سردارون کے اور اسی ہزار ساحرونکے مجروح کیے اور ایک لاکھ اور پانچ سو سردار مارے گئے ہین اب سمندر شاہ کے پاس شملاق و امراق وزیر اور گلاب جادو سپہ سالار اور چند سردار ہین اُدھر سرداران اسلام نے لشکر غیر ساحران مین تہلکہ ڈالدیا ہی ہزارونکو اسیر کر لیا ہی لاکھونکو قتل کیا ہی سیکڑون مجروح ہوے ہین بس لشکر کفار مین ایک تلاطم مچا ہوا ہی گرداب اجل کی لہر مین لشکر کفار ہی ہر مقام پر سر و تن کا انبار ہی جوے خون صحرا مین روان ہی ہر طرف خون کا دریا جاری ہی سر مانند حبابونکے تیر رہے ہین جوانون کے حبابے جو گرے ہین اُنکا ہر مقام پر انبار ہی مرکب کوتل پھر رہے ہین کسی کی باگ کٹی ہوئی ہی کسیکی رکاب لاشون کو پامال کرتے پھرتے ہین ایک عجب تلاطم ہی بازار مرگ گرم ہی خونون پر سردارون کے گل زخم کھلے ہوے ہین دولہ بنے ہوے عروس مرگ کے خواستگار ہین نشۂ شجاعت سے چور ہین بادۂ جرأت سے مخمور ہین آنکھون مین لال لال ڈورے پڑے ہوے ہین آنکھون مین نیند کا خمار ہی ہر ساعت شبانہ روز کے جاگے ہوے ہین تمام لباس خون سے گلنار ہو رہا ہی قبضے تلوار کے ہاتھون مین جم گئے ہین تا بہ مرفق آستین اُلٹے ہوے ہین کہنیون سے خون ٹپک رہا ہی مگر ہاتھ نہین رُکتے ہین بازار مرگ ہر طرف گرم ہی کاسۂ سر ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین قصر تن برق اجل سے مسمار ہو گئے ہین کوئی خاک پر پڑا ہوا ایڑیان رگڑ رہا ہی کوئی ہچکیان لے رہا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کوئی بیجان بکس نظر یاس سے دیکھ رہا ہی جدھر نگاہ جاتی ہی یہ ہی ثابت ہوتا ہی کہ لالے کا کھیت ہی کہ کھلا ہوا ہی زخمی جو خاک پر پڑے ہین اُنکے زخم منھ کھولے ہوے ہین وہ صحرا مزبلۂ قصابان معلوم ہوتا تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہر طرف گوسفندونکو ذبح کر کے ڈالدیا ہی بالائے ہوا ہزارون جانور پرواز کر رہے ہین مثل زاغ و زغن کے وہ صحرا نمونۂ بازار منا تھا عجب نقشہ تھا نیا طریقہ تھا چارون طرف لاشون اور پسماندونکا انبار تھا سوار مرکبون کو لاشون پر دوڑاتے پھرتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس صحرا مین بجاے سبزہ کے انسان پیدا ہوتے ہین مرکبون کے سُم تا بہ گھٹنہ خون مین تر تھے اسقدر لاشے پڑے ہوے تھے کہ سواے لاش کے کسی مرکب کا پاؤن زمین پر نہ پڑتا تھا وہ جو مٹتا ہنوز مرے پر سو درے وہ نقشہ تھا کہ مر تو چکے تھے اُسپر بھی

معلوم تھا کہ پائمال ہو رہے تھے جسم کے استخوان ٹاپون سے سرمہ ہو رہے تھے ایک شور نشور برپا تھا بازار رستخیز کا نقشہ تھا ملک الموت روحین قبض کرتے کرتے پریشان ہو گئے تمام بادیہ بھر گیا روحین اس طور سے اُس صحرا مین پریشان تھین کہ جیسے شب کو جانورون کو اُڑاؤ اور وہ پریشان ہو کر اُڑتے ہین یا طائرون کو ایک مرتبہ قفس کھولکر اُڑاؤ مثل طائر گم کردہ آشیان کے پران تھین قفس جسم سے نکلکر طائر روح بہت حیران تھے صیاد اجل کے خوف سے پریشان تھے پیر فلک سر جھکائے ہوئے عینک مہر و ماہ لگائے ہوئے جنگ کا تماشہ کر رہا تھا کہ اس طور سے سات شبانہ روز گذرے پس اب اہل اسلام نے جو جم کر حملے کیے لشکر کفار کے جی چھوٹ گئے پانون اُکھڑ گئے لشکر نے جھرمٹ کھایا ثابت قدمی نہ دکھا سکے قریب شکست کے نوبت پہونچی اُدھر صاحبقران سے اور طوفان تیغ باز جو کہ کل لشکر غیر ساحران کا سپہ سالار تھا سامنا ہو گیا پس اُسنے تیغہ مارا صاحبقران نے سپر پر کاٹ کر اب جو وار کیا اُسکے زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مار کر چاہا کہ تیغے کو برطرف کرے کہ صاحبقران نے جو جھٹکا دیا تیغہ جگر گاہ تک پہونچ گیا ابکی مرتبہ جو جھٹکا دیا تیغے نے زمین کو بوسہ دیا دیر کاٹے ہوئے اُسکا مرنا تھا کہ دوسرا سپہ سالار کہ جسکا نام طغیان گرز زن تھا اُسنے آتے ہی گرز کا وار کیا صاحبقران نے گرز کو خالی دیکر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور کمر زنجیر پکڑ کر صدر زین سے اُٹھا لیا اور سر پر بلند کر لیا اُدھر تو سپہ سالار سر سے بلند ہوا اُدھر ہر ایک بہادر نے جو سردار باقی تھے غیر ساحر اُنکو یا تو قتل کیا یا اسیر کیا بادشاہ اسلام نے علم لشکر کو قلم کر کے گرا دیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے قریب نقارچی پہونچکر نقارے کو شکستہ کیا نقارچی کو قلم کیا مملوک بن مالک نے لشکر مین تہلکہ ڈالدیا اب لشکر پر تباہی آئی نشان شکست بلند ہوا اُدھر لشکر ساحران کی حالت ملاحظہ فرمائیے کہ گلاب جادو سے اور آفاق سے سامنا ہوا اُسنے آفاق پر سحر کیا پس آفاق نے اُسکا سحر رد کر کے اپنا سحر کیا وہ اُس سحر کے دفع کرنے مین مصروف ہوا اُدھر آفاق شاہ نے دوسرا سحر کر کے اُسکو اسیر کر لیا ملکہ کوکبہ سے ملکہ طوفان بلا شور بہ سے سامنا ہوا اُسکو کوکبہ نے اسیر کر لیا ملکہ آئینہ اندام زوجہ آفاق شاہ سے اور ملکہ جمال آرا سے مقابلہ ہوا بعد رد و بدل کے ملکہ جمال آرا کو ملکہ آئینہ اندام نے اسیر کر لیا الطاف جادو سے اور ملکہ ابرو جمال سے مقابلہ پڑا وہ بھی اسیر ہو گئی اشفاق شاہ سے اور گرداب موجزن سے سامنا ہوا اُسکو اشفاق شاہ نے اسیر کیا مہتاب مشتری خصلت سے دریا ساز جادو سے مقابلہ ہوا اُسکو مشتری نے اسیر کیا تہمتن جادو نے بحران ساز کو اسیر کیا مرات جادو نے ملکہ طغیان موج خیز کو اسیر کیا چنانچہ اسی طور سے بہت سرداران لشکر اسلام نے سرداران و شاہان لشکر سمندر شاہ کو اسیر کر لیا اتفاق سے سمندر شاہ سے اور مریخ آفتاب علم سے سامنا ہو گیا اُدھر ان ساحرون نے ساحران کفار کو اسیر کر کے اب جو لشکر پر حملہ کیا پس قریب علم لشکر پہونچکر علم لشکر کو قلم کیا باجے جو بج رہے تھے اُنکو بھی شکستہ کیا پس لشکر ساحران مین بھی طور شکست کے پیدا ہوئے اُدھر لشکر غیر ساحران

مین شکست ظاہر ہوئی ادھر لشکر ساحران مین اتفاق کار سمندر شاہ جما ہوا مع چند سردارونکے لڑ رہا تھا بسبب اُسکے ابھی لشکر کے پیر نہین اُٹھے تھے اُس سے جو مریخ سے مقابلہ ہوا مریخ پر اُسنے وار کیا تیغہ سحر کا مارا مریخ نے اُسکو خالی دیکر اب جو برق سحر چمکا کر گرائی جب تک وہ دفع کرے کہ سر پر آکر گری سر مین زخم کاری لگا مریخ نے فرصت پاکر جو تیغہ کا وار کیا شانہ سمندر شاہ کا نشانہ ہوا اسنے زخم کاری کھائے ادھر مریخ نے دوسرا وار کیا اور سحر بھی کیا اسنے دیکھا اور دل مین خیال کیا کہ تو زخمی بھی ہو چکا ہی زخمون سے خون بہ رہا ہی ایسا نہو کہ اہل لشکر دیکھ پائین اور خیال کرین کہ بادشاہ مجروح ہو گیا رنگ تو لشکر کا بگڑا ہوا ہی سب سردار دونون لشکرون کے ساحر اور غیر ساحر اسیر ہو گئے ہین صرف تیرے سبب سے لشکر لڑ رہا ہی بس اگر تجھکو دیکھکر بد دل ہو گیا اس خیال سے کہ بادشاہ مجروح ہو گیا ہی اور لشکر کے پاؤن اُٹھ گئے تو شکست سے سخت مین سامنا ہوا دوسرے مریخ نے پھر سحر کیا ہی اور سحر زبردست کیا ہی اس سے بھی بچنا ضرور ہی بس الگ ہٹکر اور کسی طرف میدان جنگ سے جاکر زخمونکو باندھ لو اور پھر آکر مقابلہ کرو تاکہ لشکر پر میرے مجروح ہونے کا حال نہ ظاہر ہو یہ سوچکر سمندر شاہ نے اپنا تخت پیچھے کو ہٹایا اور مقابلۂ مریخ سے ہٹنے کا قصد کیا ادھر شملاق و ایراق بھی گھائل ہوے اور جو سردار باقی رہے تھے وہ سب بھی زخمی ہوے بس ان سب کا مجروح ہونا تھا اور پیچھے ہٹنا تھا کہ اہل لشکر نے دیکھا کہ جو سردار آگے بڑھے ہوے مقابلہ کر رہے تھے وہ یکایک پیچھے کو ہٹے یہ کیا ہوا اور بادشاہ کہ جسکی کمک سے ہم مقابلہ کر رہے تھے اُسکا بھی تخت پیچھے کو ہٹا بس لشکر کا دل ٹوٹا ادھر سمندر شاہ کچھ پیچھے ہٹا تھا کہ مریخ نے سحر کر کے اب جو برق سحر چمکا کر سمندر شاہ پر گرائی ایک شعلہ تھا کہ سمندر شاہ اسکے اندر آگیا ہزارون برقین چمک کر گرین سمندر شاہ بہت مجروح ہوا یہ جو واقعہ اہل لشکر نے دیکھا سمندر شاہ نے اُن برقونکو دفع کیا اور اپنا تخت بہت جلد میدان جنگ سے صحرا کی طرف پھیرا اور میدان جنگ سے منھ موڑا اسی خیال سے اب جو لشکر نے اپنے بادشاہ کو مجروح دیکھا اور مقابلہ سے منھ موڑتے ہوے پایا بیدلی کی حالت سے تو لڑ رہے تھے قدم جم تو سکتے نہ تھے بس یہ خیال کیا کہ بادشاہ زخمی ہو کر بھاگا ایک مرتبہ جس صف کے لوگون نے یہ خیال کیا تھا اُس صف کی صف کے پاؤن اُٹھ گئے اور بھاگڑ پڑ گئی بس اب کب قدم لشکر کے جمتے ہین دونون لشکر یعنی ساحر و غیر ساحر بھاگ کھڑے ہوے میدان جنگ چھوڑ دیا سبکے قدم اُٹھ گئے اور سب پڑاو کی طرف بھاگے کچھ پڑاو پر منحصر نہین ہی جدھر کو جسکا منھ اُٹھا بھاگ کھڑا ہوا سردار پکارتے ہین ارے کیون جی چھوڑے دیتے ہو کیون بھاگے جاتے ہو تمھارا بادشاہ اور ہم تو تمھاری کمک کو موجود ہین ادھر دیکھو وہ سمندر شاہ مقابلہ کر رہا ہی اب کون سنتا ہی کہ کیا کہتے ہو قاعدہ ہی کہ جہان لشکر کے پاؤن اُٹھے پھر نہین جمتے ہین بس سب لشکر بھاگنے لگا یہ نقشہ جو سردارون نے دیکھا وہ بھی میدان جنگ چھوڑ کر بھاگے سمندر شاہ نے جو یہ حال اپنے لشکر کا دیکھا بہت افسوس کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے جس خیال سے اپنے مجروح ہونے کو ظاہر نہ کیا تھا اور قصد کیا تھا کہ کسی طرف جاکر اپنے زخمونکو باندھ لون وہی امر درپیش ہوا بس اب تو سب بھاگنے لگے ہین مین اکیلا میدان جنگ مین رہ کر کیا کرونگا یہ بھی پڑاو کی طرف چلا بس جب مقدر

مین شکست ہوتی ہو تو اسکے عنوان بہت سے ہوجاتے ہین شکست کھانیکے اب جو لشکر بھاگا
ادھر سے اہل اسلام نے دباؤ ڈالا لشکر غیر ساحران پر لشکر غیر ساحران نے اور ساحرون پر
ساحرون نے راوی کہتا ہو کہ لشکر اہل اسلام کے غیر ساحرون نے غیر ساحرونکو زیر تیغ رکھ لیا
اور تلوار و تفنگ و تیر کی آنیر بوچھار کر دی اور ساحرون نے ساحرون پر سحر کی بوچھار کر دی
ہزارون حالت بھاگنے مین قتل ہوے اور ہزارون مجروح اور ہزارون اسیر یہ لوگ انکو
قتل کرتے ہوے اور بھاگتے ہوے پڑاؤ پر آکر پہونچے یہان آکر کفار رکے اور پھر لڑنے لگے بڑے
عرصے تک یہان بھی کشت و خون ہوا یہان بھی لاشون کے انبار سرونکے ڈھیر ہوگئے دریاے
خون یہان بھی بہنے لگا مگر اب کہین لشکر تھم نہین سکتا ہو بھاگے ہوے لشکر کے کہین پانون جم سکتے
ہین پڑاؤ کو بھی چھوڑکر بھاگے اہل اسلام لوٹنے لگے کچھ تو پڑاؤ کی لوٹ مین مصروف ہوے اور
سب لشکر کفار کے عقب مین چلے کفار سے خیمہ و خرگاہ و خزانہ و بارگاہین اور کل مال و اسباب
چھوٹ گیا جو اٹھا نہ سکے بس اب آگے آگے سمندر شاہ ہو عقب مین جو سردار کہ قتل اور اسیر
ہونے سے بچے ہین مگر مجروح ہین وہ ہین اور انکے عقب مین کل لشکر ساحر و غیر ساحر کا ہو انمین مجروح
ہزارون ہین وہ بھی گرتے پڑتے ہمراہ ہین اور بھاگے ہوے چلے جاتے ہین عقب مین لشکر اسلام
انکو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہو صاحبقران سبکے آگے ہین تیغہ کھنچا ہوا ہاتھ مین ہو اس خیال سے
تعاقب نہین چھوڑتے ہین کہ ایسا نہو کہ یہ داخل شہر ہوکر اور قلعہ بند ہو جاے اور قلعہ بند
ہوکر مقابلہ کرے تو بڑی خرابی ہو اور قلعے کا محاصرہ کرنا پڑے اس سے بہتر یہ ہو کہ اسکا تعاقب
نہ چھوڑو یونہی اسکو قتل کرتے ہوے اور لشکر کو بھگاتے ہوے ساتھ ہی قلعہ مین گھس چلو وہان
چلکر اہل شہر پر یورش کرو اسکو یعنی سمندر شاہ کو وہان بھی نہ تھمنے دو وہان سے بھی بھگادو
تاکہ یہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ نہ کرسکے اور سمندر شاہ سب لشکر کو لیے ہوے اور بھاگتا ہوا شہر کیطرف
اس خیال سے چلا آتا ہو کہ کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر جو کہ قتل اور اسیر ہونے سے بچا ہو داخل شہر
ہوکر در شہر پناہ بند کرلون اور قلعہ بند ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرون اسکی خبر نہین ہو کہ وہان
شہر مین دوسرے کی عملداری ہوگئی ہو وہان اب داخل ہونا محال ہو اقبال بدل گیا ہو دربدری
کا زمانہ آگیا ہو اب حکومت مقدر سے جا چکی ہو بدنصیبی نے آکر گھیر لیا ہو لشکر ادبار کی جڑ لگی ہوگئی ہو
راوی کہتا ہو کہ یہ بھاگتا ہوا اور اہل اسلام لشکر کو کفار کے قتل کرتے ہوے قریب شہر پہونچے
ابھی شہر کوئی دو کوس پر تھا کہ سمندر شاہ نے دیکھا کہ شہر کی طرف سے لشکر ساحرونکا آتا ہو
اسکو خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہو سیراب جادو جنگ مغلوبہ کی خبر پاکر میری کمک کو آتا ہو بس
یہ اس طرف کو چلا ادھر غزالان و سوباق نے دیکھا کہ سمندر شاہ شکست کھا کر اور
میدان جنگ سے بھاگ کر ادھر کو آتا ہو بقصد قلعہ بند ہونے کے بس جو لشکر انکے ہمراہ
تھا اسکو حکم دیا کہ لشکر سمندر شاہ پر حملہ کرے اور ملکہ سوباق لماوس سحر کو پڑھا کر چلی
اور اہل لشکر بھی حربہ ہاے سحر اٹھا کر چلے ادھر سے سمندر شاہ چلا اب جو وہ لشکر قریب آیا اور
سمندر شاہ اور اسکے اہل لشکر نے دیکھا کہ یہ تو لشکر اسلام ہو جو کہ شہر کی طرف سے آتا ہو
یہ کیا واقعہ ہو یہ لوگ ادھر کیونکر آگئے اسیوقت انکے ہوش اڑ گئے اور خیال کیا کہ بڑا غضب
ہوا ادھر سے تو وہ لشکر ہمکو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہو ادھر سے اس لشکر نے آکر گھیر لیا بڑا کام کیا

اس لشکر نے خوب آگا آکر روکا بس یہ لوگ یعنی کفار تھم گئے انکا تمنا تھا کہ وہ لشکر آکر انسے مل گیا
اور تلوار چلنے لگی چونکہ سمندر شاہ سبکے آگے تھا اور ادھر سوماق سبکے آگے تھی سمندر شاہ سے
اور سوماق سے مقابلہ ہونے لگا سمندر شاہ نے دیکھا کہ یہ وہ ہی لڑکی ہی کہ جسنے میرے
اُستاد کو قتل کیا ہی اور اسنے موتی کے ذریعہ سے میرے لشکر کے ہزارون ساحر اور
غیر ساحر قتل کیے ہین بس اسکو قتل کرنا لازم ہی یہ خیال دل مین کرکے اپنے دل سے کہا کہ
یہ لشکر لیکر ادھر کیونکر آئی اب جو غور کرکے دیکھا تو غزالان کو بھی دیکھا کہ وہ بھی ہی اور لشکر
کو لیکر میرے لشکر پر گری ہی خیال کیا کہ یہ کام اس حرام غزالان کے سوا کا ہی کیونکہ یہ تو سب راہون
اور راستون سے واقف ہی جب اسنے دیکھا کہ مین شکست کھا کر بھاگا ہون یہ لشکر تھوڑا سا
لیکر اور کسی راہ سے میرے آگے آنکلی اور اس طور سے لشکر کو آکر روکا خیر یہ لوگ کہان
جاتے ہین پہلے اس سوماق کا کام تو تمام کرون اسکو اپنے موتی پر بہت بھروسا ہی اسکے
موتی کو مٹانا چاہیے بس یہ خیال کرکے اسنے اپنی ران مین نشتر دیا اسکے حواسون کو دیکھنا
چاہیے کہ کسقدر بجا ہو اس ہی کو شکست کھا کر بھاگا ہی اور یہ دوسرا معرکہ پڑا ہی کہ یہ تو ادھر
بھاگا ہوا آتا تھا کہ لشکر نے آکر سامنا کیا اور عقب مین بھی لشکر اسلام ہی مگر اسنے کیا
چالاکی کی کہ فوراً نشتر دیکر ران سے خون لیا اور اس خون پر کچھ پڑھکر اور ایک چٹکی خاک
کی جھولی مین سے نکالی اس خاک کو اس خون سے رنگین کیا اور کچھ اسم سحر اس خاک پر
پڑھکر دم کیا بس ایک سلائی طلائی نکالی اس سے وہ خاک بطور سرمہ آنکھون مین لگائی
اور باقی جو رہی وہ منھ پر مل لی یہ تدبیر کرکے طرف سوماق کے چلا ادھر غزالان کل لشکر
کو لیکر کفار کے لشکر پر گری چونکہ سوماق نے غزالان سے کہا تھا کہ بہن تم لشکر کو لیکر
لشکر سے مقابلہ کرو کیونکہ تھم نہ سکیگا شکست کھاتا ہوا اور بھاگا ہوا ہی عقب مین اسکے
لشکر اسلام ضرور ہوگا تم ادھر سے روکو اور قتل کرو اور لشکر اسلام عقب سے آلیگا
بس گھیر کر مارو تو شہر تک جانے نہ دو مین جاکر اس بھیڑوے سمندر شاہ سے مقابلہ کرتی
ہون اور ساری حکومت اسکی نکالے دیتی ہون مثل عشاق کے قتل کرتی ہون بس
غزالان تو لشکر پر آئی اور سوماق طرف سمندر شاہ کے چلی راوی کہتا ہی کہ کفار
یہ واقعہ اور لشکر کو دیکھکر سمجھے تھے کہ غزالان مع لشکر کے لشکر پر آپڑی اور قتل کرنے لگی
عقب مین لشکر اسلام چلا آتا تھا کفار بھی لڑنے لگے لشکر غزالان سے یہان بھی جنگ مغلوبہ
کا سامان ہوگیا کوئی دو ہی حملے کیے ہونگے کفار نے کہ ادھر لشکر اسلام آپہونچا اور پھر گھیر
لیا اور قتل کرنا شروع کیا سامنے سے ملکہ غزالان نے دبا ڈالا اور عقب سے لشکر اسلام
نے کفار کا ناطقہ بند ہوگیا مگر مقابلہ کر رہے ہین ادھر سمندر شاہ نے ملکہ سوماق کو اپنی
طرف آتے ہوئے دیکھکر آواز دی کہ اے چھوکری کدھر آتی ہی میری طرف نہ آ ورنہ میرے
ہاتھ سے ماری جائیگی تو بہت گستاخ ہوگئی ہی کیا تو نے مجھکو بھی عشاق خیال کیا ہی وہ تو
دھوکے مین آکر تیرے ہاتھ سے مارے گئے مین تیرے دھوکے مین نہ آؤنگا پلٹ جا کیون
اپنی قضا بلاتی ہی ملکہ سوماق نے کہا کہ مین تیرے قتل کرنے کو آتی ہون تو لشکر اسلام
سے جان بچاکر بھاگا ہی اس قصد سے کہ شہر سمندریہ مین جاکر اور قلعہ بند ہوکر مقابلہ

کر دون ارے او غافل کدھر جاتا ہی شہر تیرے قبضے سے نکل گیا وہان بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہین
شہر ہی کو تو فتح کیے ہوے اور سب بند وبست کیے ہوے طرف میدان جنگ کے آئی تھی کہ چلکر
شریک جنگ ہون کہ تو بھاگ کر ادھر کو آیا اور راہ مین تجھ سے اور مجھ سے سامنا ہوا اور میرے
لشکر سے اب تو کہان جا سکتا ہی اب تو تجھکو گھیر کر مار لینگے یہ خیال تیرا خام ہی کہ مین شہر مین جا کر قلعہ بند
ہون تیری ہوا تک تو اندر شہر کے جا نہین سکتی ہی تیرا جانا تو درکنار تیرے گرد قدم کا وہان پہونچنا
دشوار ہی تیرا جانا ادھر بیکار ہی اگر جائیگا تو وہ گولے تیری فوج اور تیرے اوپر قلعہ پر سے برسینگے اور
اہل قلعہ اور اہل شہر مارینگے کہ تیرا پتہ بھی نہ لگے گا ارے نادان سنیراب جادو جسکو تو اپنی
طرف سے حاکم کر آیا تھا وہ مارا گیا سب اہل شہر اور اہل لشکر نے اہل اسلام کی اطاعت کی
جنکی قضا تھی وہ مارے گئے جو سیاہ قلب تھے وہ بھاگ گئے اب وہان ملکہ نسیم جادو تیری
دختر کا بند وبست ہی سہراب جادو شہر کی حفاظت کر رہا ہی قلعے کو اسنے آلات حرب وضرب
سے درست کیا ہی تیرا اقبال بدل گیا بہت تو نے ظلم و بدعت کی آخر اسکا نتیجہ پایا شجر ظلم و بدعت
کا ثمرہ ملا بہت مغرور ہوگیا تھا آخر اس غرور نے پست کیا یہ جو ملکہ سوماق نے کہا سمندر شاہ
کو یقین ہوگیا کہ شہر پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا یقینی یہ اسی طرف سے آتی ہی کیونکہ بہت قریب
شہر کے اس لشکر سے سامنا ہوا ہی بڑا غضب ہوا ایک گھونسہ قلب پر پڑا مگر اپنے حواس کو درست
کر کے کہا کہ کیون مجکو نقرہ دیتی ہی یہ فقرہ اور کسی کو دے مین تجکو قتل کرون تو سب کو لیکر
داخل شہر ہون اور قلعہ بند ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ کرون یہ جو ملکہ سوماق نے سمندر شاہ
سے کہا تھا اور واقعہ شہر کا بیان کیا تھا سب اہل لشکر نے سنا اور تہلکہ پڑ گیا اور باہم کہنے
لگے کہ بڑا غضب ہوگیا کہ ہم شہر کی طرف بھاگ کر چلے تھے وہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا
اب کدھر جائین اور یہ خیال کیا کہ ہم اس طرف اس خیال سے آئے تھے کہ داخل شہر ہو کر امن سے
بیٹھکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ کیا خبر سنائی دی بس یہ جو خیال ہوا لشکر مین ابتری پڑ گئی
ادھر اہل اسلام کا دباؤ بھی پڑا بس اب تو جدھر جسکا رخ ہوا بھاگ کھڑا ہوا کوہ و صحرا کی طرف
لشکر ساحران وغیر ساحران بھاگا یہ حال جو سمندر شاہ نے دیکھا پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر اسقدر
پریشان نہو جو اس مقام سے بھاگے سامنے شہر سمندر ہی اسمین جا کر ٹھہرے مین بھی آتا ہون
راوی کہتا ہی کہ بہت سے لوگ اس مقام سے جو بھاگے اور منتشر ہو کر طرف شہر کے چلے
جنھون نے یہ نہین سنا تھا کہ سمندر پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہی وہ تو بھاگ کر ادھر کو چلے
مگر کیونکر کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہوا کسی کا منھ کٹا ہوا اس راستے سے نہین کہ جدھر لشکر غزالان تھا
اس مقام سے تو صحرا کی طرف بھاگے صحرا مین جو سمجھکر جب دیکھا کہ لشکر اسلام ہمارے عقب
مین نہین آتا ہی طرف شہر کے چلے خیر انکا حال زیر تحریر ہوگا اب سمندر شاہ اور ملکہ سوماق
کے مقابلے کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب سمندر شاہ سے اور ملکہ سوماق سے مقابلہ
ہوا اور دونون ہمدگر ہوے اسوقت سمندر شاہ نے ملکہ سوماق سے کہا کہ سچ سنا ہی کہ
تو نے ایک موتی تیار کیا ہی کہ جو کل حالات گذشتہ اور آئندہ کی خبر دیتا ہی اور جسکا حال تجکو دریافت
کرنا ہوتا ہی تو اس سے دریافت کر لیتی ہی وہ سب بیان کر دیتا ہی دوسری اس موتی مین صفت
ہی کہ وہ بڑے غضب کا ہی جہان تو نے اسپر سحر کر کے اور کف دست پر رکھا اس موتی

سے برق چمک کر حریف پر گری اور حریف ہلاک ہوگیا مین نے خود دیکھا ہو کہ تو نے اُس گوہر آبدار سے
میرے لشکر کے لاکھون آدمی قتل کیے ذرا وہ موتی مین بھی تو دیکھون کہ وہ موتی کیسا ہی جو سب نے
کہا ہو آیا جھوٹ ہی یا سچ ہو سوماق نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تو بالکل کور ہوگیا ہی وہ موتی میرے
گلے مین پڑا ہوا ہی جو تو نے صفت بیان کی ضرور اُس گوہر مین ہی اور ضرور یہی مین اُس گوہر سے تجکو قتل
کرونگی دیکھو یہی وہ موتی ہی جو کہ میرے گلے مین ہی تیرے سامنے مین موتی لیے ہوے موجود ہون تجکو
دکھائی نہین دیتا ہی راوی کہتا ہی کہ وہ گوہر آبدار جسکو سوماق نے تیار کیا تھا اور جسکے ذریعہ
سے یہان کا حال دریافت کرکے اپنے باغ سے چلی تھی اور راہ مین موتی کے ذریعہ سے تیغۂ
عشاق کش حاصل کیا تھا ورنہ مشکل تھا تیغے کا ہاتھ آنا اور عشاق کا قتل ہونا غیر ممکن تھا اگر
یہ گوہر نہوتا تو یہ عقدہ حل نہوتا اور اسے گوہر کے ذریعہ سے لاکھون ساحر اور غیر ساحر لشکر کفار
کے ملکہ سوماق نے فی النار کیے ہین اب جو شہر کو فتح کرکے ملکہ سوماق طرف میدان جنگ
کے چلی تھی اُس گوہر کو ایک رشتۂ ریشم مین گوندھکر گلے مین ڈال لیا تھا وہ گوہر آبدار اُسکے سینہ
پر نور پر درمیان مین اُن دونون گوہرون کے جو کہ اُسکے صدف سینہ سے اُبھرے تھے اور
انکی آب و تاب جوانون کے دلونکو پامال کیے ڈالتی تھی اور اُن گوہرون کے بہت سے لوگ
عاشق تن تشنگان تھے کہ اگر ہاتھ آجائین تو ہم مزے اُڑائین مگر اُنکا ہاتھ آنا غیر ممکن تھا بس
درمیان مین اُنکے وہ گوہر چمک رہا تھا ڈبیے کے اوپر سے اُسکا عکس جو رخسارون پر پڑ رہا
تھا تو عجب اُسوقت ملکہ سوماق کے چہرے کی رنگت تھی اور عجب نور تھا بس سمندر شاہ
نے جب اُس موتی کے دیکھنے کی خواہش کی ملکہ سوماق نے کہا کہ میرے گلے مین تیرے روبرو
موجود ہی تو اندھا ہی جو تجکو دکھائی نہین دیتا ہی دیکھ یہ رہا ہی گوہر ہی جب یہ اُسنے کہا اب
سمندر شاہ نے دیکھا کہ واقعی وہ گوہر اُسکے سینے پر چمک رہا ہی اُسنے خوب غور سے
اُسکو دیکھا چونکہ یہ سرمہ سحر اپنی آنکھون مین لگا چکا تھا اُس سحر کا اور سرمے کا یہ اثر تھا کہ اگر
کسی ساحر نے کوئی چیز اپنے کمال کو صرف کرکے بنائی ہو اور جو حریف ہی وہ اس چیز کو یہ سرمہ لگاکے
دیکھے تو اُسکا اثر اور وہ سحر اُسپر اثر نہین کرتا ہی اگر حریف اس حال سے آگاہ نہو اگر حریف آگاہ
ہوگیا اور اُسنے تدارک کرلیا تو پھر یہ بات نہین رہتی ہی چنانچہ یہی تدبیر سمندر شاہ نے
کی تھی اس حال سے ملکہ سوماق واقف نہ تھی ورنہ تدارک کرلیتی یہ نہین جانتی تھی کہ یہ سرمہ
دافع سحر لگائے ہوے ہی اُسکی نگاہ سے گوہر کو بچانا چاہیے بس جب ملکہ سوماق نے سمندر شاہ
سے اُس طریقے سے کہا اور سمندر شاہ نے غور کی نگاہ سے موتی کو دیکھا اور اُس سرمہ کے
سبب سے وہ اثر موتی کا جاتا رہا بس سمندر شاہ نے ملکہ سوماق سے کہا کہ اسی جھوٹے موتی
پر تجکو ناز ہی مین یہ جانتا تھا کہ وہ بہت عمدہ موتی ہوگا یہ تو کچھ بھی نہین ہی صرف لوگونکے ڈرانے
کے لیے معلوم ہوتا ہی یہ موتی تو نے گلے مین ڈال لیا ہی واہ کیا خوب بیکار کو لوگون نے یہ امر مشہور
کیا ہی کہ ملکہ سوماق نے گوہر تیار کیا ہی کہ وہ گذشتہ اور آئندہ حالات اُس سے دریافت
کرتی ہی اور اُسکے عکس سے برق گراتی ہی یہ جھوٹا موتی بھلا کیا حالات بیان کرے گا اور کیا
اُسکے عکس سے برق گرے گی یہ سب باتین ہین یہ جو سمندر شاہ نے کہا ملکہ سوماق نے جواب دیا
کہ معلوم ہوا جاتا ہی کہ یہ موتی جھوٹا ہی یا سچا ہی ابھی سب حال جھوٹ سچ کا ظاہر ہوا جاتا ہی تو

میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہاں ہے سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ فقرہ اور کسی کو دے جو کہ بچہ ہو میں گرگ جہاندیدہ کب تیرے اس فقرے میں آتا ہوں اور کب اس چھوٹے موتی سے ڈرتا ہوں بھلا تو ہی دیکھ لے کہ یہ موتی اصلی ہے یہ جو سمندر شاہ نے کہا سوماق کو بھی خیال ہوا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ میں تو اس سے باتوں میں مصروف ہوئی ہوں اور اسنے باتوں میں مجکو لگایا ہو اور سحر کر کے موتی بدل لیا ہو تو بڑی خرابی ہوئی یہ امر دلمیں خیال کر کے اپنے سینے کی طرف دیکھا اُس موتی کو پایا مگر کسی قدر آب میں اسکی فرق دیکھا بس یہ کہکر کہ دیکھ مجکو حال معلوم ہوتا ہے اسکو گلے سے اتارا اول تو اسکا امتحان بھی مدنظر تھا دوسرے مجھ آب میں جو فرق پایا تھا تو شک ہوا بس اُس موتی کو گلے سے مع رشتہ کے اُتار کر کف دست پر رکھا اور سمندر شاہ کے روبرو کیا کہا کہ اسکا اثر دیکھے گا ادھر سوماق نے ہاتھ کو بلند کیا اُدھر سمندر شاہ نے اُسپر نگاہ کی بس سمندر شاہ کا نگاہ کرنا تھا کہ یکایک اُس موتی کی آب کم ہو گئی سمندر شاہ نے کہا کہ کیا چھوٹا موتی دکھائی ہے دیکھ تو کہ اس موتی میں وہ ہی آب و تاب ہے جو کہ قبل میں تھی اب جو یہ سمندر شاہ نے کہا سوماق نے اُس موتی کو واسطے دیکھنے کے ہاتھ کو نیچا کیا جیسے ہی ہاتھ نیچا کیا اُس موتی سے تڑاقے کی صدا آئی اور وہ موتی ٹوٹ گیا اور غبار اُس سے بلند ہوا موتی کے بیچ سے دو ٹکڑے ہو گئے تمام سحر سوماق کا ایک نگاہ میں سمندر شاہ کی مٹ گیا بسبب سرمۂ سحر کے یہ دھوکا سوماق نے سفت میں کھایا اگر وہ اس حال سے واقف ہوتی تو کبھی دھوکا نہ کھاتی اب جو موتی ٹوٹا سوماق کو حیرت ہوئی کہ کہ یہ کیا واقعہ ہوا کہ میرا موتی ٹوٹ گیا معلوم ہوتا ہے سمندر شاہ نے دھوکا دیا موتی بدل لیا کوئی دوسرا موتی یہ تھا جو کہ ٹوٹ گیا بڑا کامل فقرہ دیا تمام تیری محنت بیکار ہوئی تو نے بڑی مشقت سے یہ موتی تیار کیا تھا اسنے تیری مشقت کو بیکار کیا اب کیونکر دریافت ہو کہ موتی کیا ہوا اگر موتی ہوتا تو دریافت ہو جاتا راوی کہتا ہے کہ سوماق کے چہرے کی وہ آب و تاب جاتی رہی اب سوماق کو بڑی فکر ہوئی اُدھر سمندر شاہ نے سوماق سے کہا کہ تجکو اسی موتی پر بھروسا تھا واہ وہ تو ذراسی میری نگاہ میں ٹوٹ گیا واہ کیا خوب سحر تیار کیا تھا میں نے جو کہا تھا کہ چھوٹا موتی ہے میرا کہنا سچ ہوا بیکار لوگ اس سے خوف زدہ ہوتے تھے یہ جو سمندر شاہ نے کہا اُدھر سوماق کو بڑا صدمہ ہوا اور فکر کی کہ کیونکر معلوم کروں کہ موتی پر کیا بجوگ پڑا جو ٹوٹ گیا یہ تو بڑے کمال کا سحر تھا اور بہت محنت سے میں نے تیار کیا تھا بس یہ امر دل میں سوچکر فوراً کچھ پڑھکر اپنے کف دست کی طرف دیکھا اُسمیں یعنی کف دست پر تحریر تھا کہ ای ملکہ تمنے بڑا دھوکا کھایا سمندر شاہ نے تمکو دھوکا دیا یہ موتی تمھارا اصلی تھا جو کہ ٹوٹ گیا واقعی تمھاری بابت بڑا سحر مٹ گیا اور ایسا سحر تھا کہ جسکو کوئی دفع نہ کر سکتا تھا اسوقت تک کہ جبتک تم اسکی طرف سے غافل نہو میں جیسے کہ اسوقت بس اسکا دفع ہونا تمھاری غفلت پر منحصر تھا وہ ہی ہوا چنانچہ جب سمندر شاہ نے تمکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا بس اُسنے فوراً سرمہ دافع سحر اپنی آنکھوں میں لگایا تم آگاہ ہو کہ اُس سرمے کا یہ اثر ہے کہ کیسا ہی صاحب کمال زبردست ساحر کا سحر ہو اور مرد مقابل سرمۂ دافع سحر لگا کر اُس سحر کی طرف دیکھے وہ سحر برطرف ہو جاتا ہے اگر کوئی حربہ ہے تو وہ ٹوٹ جاتا ہے مگر جبتک وہ ساحر وہ اس حال سے واقف نہو کہ جو ہمارے مقابل ہے وہ سرمۂ سحر لگائے ہوئے ہے اگر آگاہ ہو گا تو اسکا تدارک کرے گا بس جیسے

تم اسوقت اس حال سے آگاہ نہ تھین اور سمندر شاہ کا حربہ چل گیا تمھارا سحر مٹ گیا اگر تم آگاہ ہوتین تو یہ امر کبھی نہوتا بس جب تمنے موتی کو کف دست پر رکھکر بلند کیا اور کہا کہ دیکھو یہ وہی موتی ہی مین تجکو اس سے قتل کرونگی اسکا تو یہ منشا تھا اسی سبب سے تو اسنے یہ تقریر کی تھی کہ کسی طور سے میری نگاہ بخوبی موتی پر پڑجائے گو جب تمھارے گلے مین تھا اسوقت بھی اسکی نگاہ پڑی تھی مگر پورے طور سے نہین اسکو یہ منظور ہوا کہ کسی طور سے پورے طور سے پڑے جب تمنے کف دست پر رکھا اسکی نگاہ پورے طور سے پڑی اس سرمہ نے اپنا اثر کیا موتی ٹوٹ گیا ای ملکہ صدمہ نکر وتدبیر کیا منحصر ہی اگر سامری وجمشید ہوتے اور وہ اس حال سے آگاہ نہوتے اسی طور سے انکا بھی سحر مٹ جاتا دوسرے حربے سے مقابلہ کرو کیا بات ہی پھر تیار کر لینا یہ جو ملکہ نے کف دست پر تحریر پایا بس بہت غصہ آیا اور کل حال معلوم ہوگیا سمندر شاہ کی مکاری پر بہت برہم ہوئی اور کہا کہ لعنت ہی او سمندر تیرے اور تیرے افعال پر تو بڑا مکار ہی اور دغا باز ہی او ظالم تونے سرمہ دافع سحر لگاکر میرے موتی کو برباد کیا خیر کیا ہوتا ہی ویسے مین دس ہزار موتی بنا سکتی ہون اسکی اصل کیا ہی مگر تیری نامردی ظاہر ہوگئی کہ تو مجھ ایسی چھوکری کا سحر نہ دفع کرسکا اور مجکو غافل پاکر مکاری سے دفع کیا کہ وہ سرمہ لگایا جو کہ سامری نے برائے دفع سحر تیار کیا تھا ہان اگر مین آگاہ ہوجاتی اور تو میرے سحر کو سرمہ سامری سے دفع کرتا تو مین جانتی یہ کیا کہ غافل پاکر اپنا حربہ کیا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ جتنے سپاہی کے فن ہین جسطور سے چاہا حریف کو مغلوب کیا سوماق نے کہا کہ خیر مجکو کوئی صدمہ موتی کے ٹوٹنے کا نہین ہی نہ تیرا خوف ہی نہ مجکو اسپر بھروسا تھا مجکو تو اپنے خدا پر بھروسا ہی تو اب میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی یہ کہکر کہا کہ حربہ کر سمندر شاہ نے نیچہ سحر اٹھاکر سوماق پر مارا سوماق نے رد کرکے جوابنا نیچہ مارا چونکہ سمندر شاہ کا ستارہ گردش مین تھا سوماق کا نیچہ سر پر پڑا زخم سر جو بارا ہوا اور سر سے خون جاری ہوا سوماق نے دوسرا وار کیا کیونکہ یہ جلی ہوئی تھی اسکا سحر ٹوٹنے سے مٹا یا تھا بس اسنے اس حالت غیظ مین دوسرا وار کیا کہ اس وار سے شانہ دوسرا نشانہ ہوا سوماق نے متواتر کئی وار کیے اسقدر چالاکی سے کہ سمندر شاہ کو فرصت رد کرنیکی نہ دی سمندر شاہ زخمون مین چور ہوگیا اور مجبور ہوا اور ایسا چور ہوا کہ جھوم کر تخت پر سے چلا سوماق نے قصد کیا کہ بڑھکر سمندر شاہ کو تخت پر سے گرنے نہ دون بلکہ اسکو اسی تخت پر قتل کرون چونکہ ابھی سمندر شاہ کی زندگی باقی ہی کہ شملاق وایراق اور دیگر سردارونکی نگاہ پڑگئی جو کہ سمندر شاہ کے ہمراہ تھے اور لشکر اسلام سے مقابلہ کر رہے تھے انکی نگاہ سمندر شاہ پر پڑگئی دیکھا کہ بادشاہ ہاتھ سے سوماق کے بہت مجروح ہوا ہی اور قریب ہی کہ تخت پر سے گرنے اور سوماق نے یہ قصد کیا ہی کہ سمندر شاہ کو قتل کرے یہ جو دیکھا بس سبکے سب مقابلے کو ترک کرکے طرف سمندر شاہ کے یہ کہتے ہوئے چلے کہ او سوماق دست خود را نگہدار خبردار ہم آپہونچے بس یہ کہتے ہوئے بیچ مین آگئے اور چند سردار سمندر شاہ کو اسی حالت مین لیکر طرف شہر کے بھاگے ادھر شملاق وایراق بھی سوماق کے ہاتھ سے مجروح ہوے بس جب انکو معلوم ہوا کہ اور سردار بادشاہ کو لیکر طرف شہر کے بھاگے ہین یہ بھاگے سامنے سے سوماق کے سوماق انکے عقب مین چلی یہ حال جو اہل لشکر نے دیکھا کر سب سردار میدان جنگ چھوڑ کر طرف شہر کے بھاگے انکے بھی پانون اکھڑ گئے

یہ لوگ بھی بھاگے سب لشکر مین ہلچل پڑ گئی سب نے فرار برقرار رکھا اول تو لشکر اسلام کا دباؤ بڑا دوسرے میدان جنگ سے بھاگ کر یہان آئے تھے ڈرے سہمے تھے اور پاؤن جمائے تھے کہ یہ واقعہ دیکھا کہ سردار بھاگے جاتے ہین تیسرے اہل اسلام کا دباؤ پڑا بس بھاگ کھڑے ہوئے طرف شہر کے عقب مین اہل اسلام چلے راوی روایت کرتا ہے کہ وہان شہر مین قلعے کو آراستہ کیے ہوئے فصیل قلعہ پر سہراب جادو مع کل سامان سے در قلعہ بند کیے ہوئے بیٹھا تھا اس انتظار مین کہ سمندر شاہ اگر بھاگ کر آئے تو اسکو قریب شہر نہ آنے دون فوراً قلعے پر سے گولا مارون تاکہ اب وہ شہر مین نہ آنے پائے بس یہ تو اس انتظار مین زیر شامیانہ کرسی جواہر نگار پر بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار حاضر تھے ہر مقام پر خوب طور سے پہرہ چوکی سوارون اور ساحرونکا مقرر تھا جیسے بیابان سے گرد اڑی اسنے دوربین سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سمندر شاہ کا لشکر اسطرف کو بھاگا ہوا چلا آتا ہے بس اسنے سب گولہ اندازون اور ساحرونکو حکم دیا کہ ہوشیار ہو جاؤ سمندر شاہ نے شکست کھائی اور وہ بھاگ کر اس قصد سے ادھر کو آتا ہے کہ داخل شہر ہو کر قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرون اسکو اس حال سے خبر نہین ہے کہ یہان میرا قبضہ ہے بس جیسے وہ لشکر قریب آئے پہلے تو ان لوگون سے یہ کہنا کہ کیون ادھر کو آتے ہو یہان بھی اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا ہے واپس جاؤ یہان کچھ تمھارا کام نہین ہے اپنی جانین نہ برباد کرو کیونکہ اگر تم ادھر آؤگے ہم قلعے پر سے گولے مارینگے تمکو شہر مین نہ آنے دینگے آئندہ تمکو اختیار ہے اگر وہ اس کہنے پر عمل نکرین اور واپس نہ جائین تم فوراً گولا بازی کرنا انکو قریب شہر کے نہ آنے دینا مین تمکو بہت انعام دونگا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس اس عرصے مین وہ دامن گرد شگافتہ ہوا اس دامن گرد سے لشکر شکست خوردہ پیدا ہوا عجب حال پریشان سے ہاتھ کٹے ہوئے سر مجروح کسی کے سر پر خود نہین کسیکے ہاتھ مین دستانے نہین عجب حالت خراب سے بھاگے ادھر کو چلے آتے ہین یہ سب اہل قلعہ نے دیکھا نہ علم ہے نہ کوس حربی ہے نہ خیمہ وخرگاہ ہے سبکی حالت تباہ ہے چہرون سے آثار شکست ہویدا ہین خرابی کے سامان رخون سے پیدا ہین راوی کہتا ہے کہ یہ وہ لشکر ہے جو کہ قبل مین بھاگا تھا جبکہ سوناق اور سمندر شاہ سے سامنا ہوا تھا اور سوناق نے سمندر شاہ سے کہا تھا کہ تو کدھر جاتا ہے وہان بھی ہم لوگونکا قبضہ ہو گیا یہ حال سنکے لشکر مین ابتری پڑی تھی اور صحرا کی سمت بھاگ کر چلا تھا کہ سردارون اور سمندر شاہ نے پکار کر کہا تھا کہ جو بھاگ کر یہان سے چلے وہ اور کسی طرف نہ جائے سوائے شہر کے بس یہ لوگ ادھر کو آئے تھے جب قریب شہر پہونچے ایسے بدحواس تھے کہ انھون نے قلعے کی طرف بھی نہ خیال کیا کہ قلعے پر کون لوگ ہین منھ اٹھائے ہوئے چلے ادھر جب ان لوگون نے انکو بحالت خراب دیکھا اور اپنی طرف آتے ہوئے پایا پکار کر قلعے پر سے کہا کہ ای لشکریان سمندر شاہ آگاہ ہو کہ یہان بھی لشکر اسلام کا قبضہ ہو گیا ہے ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ یہان کی حاکم ہے ملکہ سوناق اور ملکہ غزالان اور سہراب جادو نے آکر اس شہر کو فتح کر لیا مع قلعہ کے اور اسپر قبضہ کر لیا بس تمکو ادھر آنے کا حکم نہین ہے ملکہ نسیم جادو کا نہ سہراب کا ہم تمکو آگاہ کرتے ہین کہ ہمنے اور کل اہل شہر نے اور کل لشکر نے جو کہ یہان تھا اہل اسلام کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا جسنے اطاعت نہین کی اور نہ دین اسلام قبول کیا وہ مارا گیا چنانچہ سیراب جادو جو کہ یہان کا حاکم تھا سمندر شاہ کی طرف سے وہ بھی قتل ہوا اور جو اپنی جان بچا کر بھاگ گیا وہ بچا مگر وہ سیاہ قلب تھا جو نکل گیا اسکے مقدر مین یہ نعمت نہ تھی کہ وہ نور اسلام سے مشرف ہوتا بس خیریت اسی مین ہے کہ ادھر نہ آؤ

واپس جاؤ اگر ہمارے کہنے پر عمل نہ کروگے تو ہم قلعے پر سے تمکو گولا مار کر قتل کرینگے اپنی جانین مفت نہ برباد کرو آئندہ تمکو اختیار ہی یہ جو قلعے پر سے پکار کر اہل قلعہ نے کہا اور ان لوگون کے کان مین صدا آئی اب جو سر اُٹھا کر قلعے کی طرف دیکھا تو قلعے کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ پایا اور خندق کو پانی سے لبریز پایا اور ہر برج فصائل پر پہرہ چوکی دیکھا اور دیکھا کہ سہراب جادو وزیر تنگیرہ زربفتی کرسی جواہر نگار پر متمکن ہی سب سردار اور امیران شہر خدمت مین حاضر ہین قلعے پر توپین چڑھی ہوئی ہین مہتابین سلگ رہی ہین سب توپونکے منہ ہماری طرف ہین گولنداز لیس کھڑے ہین پترہ بدلے ہوے یہ واقعہ دیکھکر اُن سبکے حواس جاتے رہے اور بدحواس ہوگئے اور سوماق کا قول یاد آیا کہ سوماق نے سچ کہا تھا بس کیا ضرور ہی کہ اپنی جانین برباد کرین اودھر جا کر یہ باہم صلاح کرکے قصد وہان سے فرار کا کیا صحرا کی طرف کہ اُس سمت سے گرد بلند ہوئی کہ جدھر مقابلہ ہو رہا تھا انکے اور حواس باختہ ہوے کہ اہل اسلام آپہونچے اب جو گرد شق ہوئی سب نے دیکھا کہ ہمارے ہی ہمراہی ہین یعنی ہمارا ہی لشکر ہی دیکھا کہ کل سردار مجروح ایک تخت پر سمندر شاہ کو ڈالے ہوے ادھر لیے ہوے چلے آتے ہین انکے عقب مین لشکر ہی مگر کوئی ایسا نہین ہی جو مجروح نہو بس یہ لوگ یہ حال دیکھکر اسطرف چلے کہ ان لوگونکو اس حال سے آگاہ کرین جب اُنکے قریب پہونچے پوچھا کہ آپ لوگ کیون ادھر کو بھاگ آئے واپس چلیے غضب ہوگیا قلعہ اور شہر پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ملکہ نسیم جادو دختر بادشاہ حاکم ہوئی اُسکا حکم جاری ہی اُسنے حکم دیا ہی کہ اگر ایک متنفس بھی سمندر شاہ کے لشکر کا شہر مین آنا چاہے تو نہ آنے دینا اس شہر کو سوماق و غزالان و سہراب نے آکر فتح کیا سہراب خود فصیل قلعہ پر موجود ہی سب اہل شہر اور اہل لشکر نے اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا جنھون نے نہ اطاعت کی نہ دین اسلام قبول کیا یا وہ مارے گئے یا بھاگ کھڑے ہوے ہملوگ بھاگ کر میدان جنگ سے یہان اس قصد سے آئے کہ داخل شہر ہون اُن لوگون نے ہمکو دیکھکر قلعہ پر توپین سیدھی کین اور ہمسے یہ سب حال کہا اور کہا کہ واپس جاؤ اگر تمنے قدم بڑھایا ہمنے اوپر سے گولندازی شروع کی اور تمکو مار گولونسے ہلاک کیا ہملوگون نے یہ سنکے واپس جانیکا قصد کیا تھا کہ آپ لوگونکو آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ آپ کو آگاہ کرین پس آپکو آگاہ کیا اب کیا فائدہ اودھر جانے سے انھون نے کہا کہ یہ بھی کوئی مصلحت ہی تمکو بہچانا نہوگا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ یہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہو اگر ایسا بھی ہوا ہی تو دختر شاہ حاکم ہی جب اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ میرا باپ شکست کھا کر اہل اسلام کے ہاتھ سے پریشان ہوکر براے حفاظت طرف شہر کے آیا ہی فورًا قلعہ کھولدے گی اور سب اہل شہر منحرف ہوجائینگے سہراب جادو اور دیگر خدا پرستو تمکو پکڑ لینگے تم لوگ کیا جانو کہ اہل شہر نے کیا تدبیر کی ہی مکر سے مسلمان ہوے ہین صرف اسی خیال سے کہ جب ہمارا بادشاہ ادھر کو آئے ہم ان سب سے بگڑ کر اور اطاعت سے انحراف کرکے اسکے شریک ہو جائین انکو شہر مین آنے کا مزہ چکھائین تم لوگون سے جو انھون نے فقرہ کرکے اور ڈانٹ کر کہا تو تم لوگ ڈر گئے چلو ہمارے ہمراہ بس وہ سردار اور دونون وزیر یعنی شملاق و ایراق سمندر شاہ کو اسی طور سے تخت پر ڈالے ہوے چلے طرف شہر کے قلعے پر سے اُن لوگون نے دیکھا کہ اب وہ لوگ جو کہ پہلے آئے تھے وہ اور بہت سا لشکر اور سردار مگر سب مجروح اور سمندر شاہ کو تخت پر ڈالے ہوے ادھر آتے ہین سہراب سے عرض کیا سہراب نے

کہا کہ آنے دو دیکھو یہ کہتے کیا ہین انسے بھی وہ ہی تقریر بیان کرنا جو کہ اُن لوگون سے کی تھی
بس جب وہ لوگ قریب آئے اہل قلعہ نے وہ ہی تقریر کی اور کہا کہ واپس جاؤ اپنی جانین
نہ برباد کرو واپس جاؤ ملکہ نسیم جادو نے تمپر رحم کھایا ہی کہ درگذر کیا اگر اب آگے قدم
بڑھاؤگے تو ہم تمپر گولا مارینگے اور تمکو ہلاک کرینگے یہ جو اہل قلعہ نے کہا ان لوگون نے پکار کر
کہا کہ در قلعہ کھولدو ہم ہین اہل لشکر سمندر شاہ اور دیکھو یہ بادشاہ تخت پر مجروح پڑا ہی بس
ہر کوئی تم مین جو جلدی سے قلعہ کا پھاٹک کھولدے تاکہ ہم لوگ مع بادشاہ کے اور کل لشکر کے داخل
قلعہ ہون اور پھاٹک قلعے کا بند کرین کیونکہ ہمارے عقب مین اہل اسلام آتے ہین اگر وہ آجائینگے
تو مفت مین قلعہ ہاتھ سے جاتا رہیگا دیر نکرو یہ جو ان لوگون نے کہا انھون نے جوابدیا کہ کیسا سمندر شاہ ہمکو
ملکہ نسیم جادو کا حکم نہین ہی تم اور کسی طرف بھاگ کر جاؤ اہل اسلام آتے ہین تو کیا کرین
اچھا ہوگا کہ اہل اسلام تمکو آکر قتل کرین ہماری بلا سے بلکہ ہم اوپر سے گولے مارینگے ادھر
اہل اسلام کے ہاتھ سے ہلاک ہوگے ادھر گولونسے یہ جو اُن لوگون نے کہا سردارون نے اُس
لشکر شکست خوردہ سے کہا کہ جو کچھ ہو قلعے پر یورش کرو وہ اہل شہر بھی منحرف ہوگئے سوا
اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہی قلعے پر یورش کرکے قلعہ پر قبضہ کرلو جب تک اہل اسلام
آئین اب اور کدھر بھاگ کر جائین پس یہ کہکر وہ لوگ یعنی سردار سمندر شاہ کے تخت کو
بیچ مین لیکر یہ کہکر اہل قلعہ سے کہ تم لوگ یون نہ مانوگے دیکھو ہم قلعہ لیے لیتے ہین پس یورش کرکے
طرف قلعہ کے چلے جسقدر لشکر کہ بھاگ کر میدان جنگ سے آیا تھا مع اُس لشکر کے یہان
سہراب سے گولندازون نے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب نے کہا کہ زد پر آلینے دو
پھر گولا مارنا بس جب نصف میدان طی کرکے زد پر آگئے اُسوقت دیدبان نے عرض کیا کہ
اب بخوبی زد پر آگئے ہین اب کیا حکم ہوتا ہی بس سہراب نے ہوائی داغی شرارہ اُٹھا بلند ہوا
گویا بنائے شر و فساد ظاہر ہوئی بس گولندازون نے توپونکو جھکا جھکا کر او رسیدہ باندھکر
اب جو آگ بتائی ایک مرتبہ کئی ہزار توپون مین جو آگ دی گئی اور سب فیر ہوئین بس
اُنکی صدا سے شہر سمندریہ کی زمین اور عمارت اور قلعے کی عمارت اور زمین معرکہ ہل گئی
دھوین کا آسمان زیر آسمان قائم ہوگیا غبار بلند ہوگیا ایسی صدا تھی کہ حاملہ عورتون کے
حمل اسقاط ہوگئے دروازونکی زنجیرین کھل گئین خفتگان زمین چونک اُٹھے یہ خیال کرکے کہ
قیامت برپا ہوگئی سرافیل نے صور قیامت پھونکا یہ اُسکی صدا تھی کہ گوش گردون کر
ہوگئے طائر جہان جہان تھے سب پریشان ہوکر بھاگے اور اُڑے درندے اور چرندے
صحرا کو چھوڑکر طرف گھاٹیون کے بھاگے کہ یہ قیامت برپا ہوئی یہ صدا کیسی پیدا ہوئی
چراگاہ کو بھی بھول گئے یہ عالم ہوا بس اب جو کفار پر قلعے پر سے بارش گولا ہوئی پہلی ہی
فیر مین دس بارہ ہزار کفار اُڑ گئے داخل جہنم ہوئے دوسری فیر کی نوبت بھی نہ آئی
کہ سب کے جی چھوٹ گئے دل ٹوٹ گئے بدحواس ہوگئے ایک مرتبہ بھاگ کھڑے ہوئے
کوسون تک سوائے لاشون کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا کفار گولے کی زد سے الگ
ہٹکر کھڑے ہوئے راوی خوش فکر بیان کرتا ہی کہ اُس غبار و ابر دھوین مین اہل لشکر
کفار کے جو ضرب گولے سے ہاتھ و سر وغیرہ جو اُڑے تھے اس طور سے اُڑتے ہوئے

معلوم ہوتے تھے کہ جیسے طائر اُڑتے ہین یا زاغ و زغن اُس مقام پر جمع ہوکر پرواز کرتے ہین کہ جہان رن پڑتا ہی بس کوسون تک زمین نہین نظر آتی تھی سواے لاشون اور سرون کے جب گولنداز ہفت فتیلہ داغ چکے اُسوقت سہراب جادو نے عرض کیا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ اب ہاتھ روک کر دیکھو کہ کفار کی کیا حالت ہی آیا کوئی بچا بھی یا سب ہلاک ہوے اب جو گولندازون نے ہاتھ روکا اور ہوا نے اُس گرد و غبار اور دھوئین کو برطرف کیا روشنی ہوئی کیا نظر آیا دیکھا کہ کوسون تک لاشین پڑی ہوئی ہین زمین مین غار پڑگئے ہین بس جو کفار گولے کی ضرب سے بچے تھے وہ دُور بحالت پریشان کھڑے ہوے ہین راوی کہتا ہی کہ اس آفت سے وہ بچے کہ جنکی قضا نہ تھی اور جنکی قضا اُس طور سے تھی وہ ہلاک ہوے اُنھین کے مرنے کے لیے یہ امر سرداران سمندر شاہ کے ذہن مین آیا تھا ورنہ کیا ضرورت تھی کہ جبکہ یہ معلوم ہوچکا تھا کہ قلعہ ہاتھ سے جاچکا ہی اُسپر یورش کرتے اُس لشکر سے جو کہ شکست خوردہ اور مجروح ہو بس یہان اہل قلعہ خوشی کے شادیانے بجانے لگے اُنکو اُس حالت پریشان سے دیکھکر اُدھر کفار اس فکر مین ہین کہ کیا کرین قلعے کی طرف جاتے ہین تو اہل قلعہ گولے مارتے ہین ادھر کو بھاگتے ہین تو اُدھر اہل اسلام تعاقب مین آتے ہین دہنی طرف جاتے ہین تو دریا حائل ہی بائین طرف کی راہ ہی تو اُدھر پہاڑ زیادہ ہین کس طرف بھاگ کر جائین چارون طرف سے گھر گئے ہین کچھ بن نہین پڑتا ہی ازحد پریشان ہین یہی خیال کر رہے تھے کہ لشکر اسلام نمودار ہوا بس لشکر اسلام کا ظاہر ہونا تھا کہ اور حواس جاتے رہے بدحواس ہوگئے سردارون نے پکار کر کہا کہ جدھر جسکا منھ اُٹھے اُدھر وہ بھاگ جاے ایک دوسرے کا خیال نہ کرے کیونکہ اگر قلعے پر جاتے ہین تو وہان سے گولا پڑتا ہی ادھر سے اہل اسلام نے آکر گھیر لیا ہی وہ مسمار کیے ڈالتے ہین بس جسکا جدھر جی چاہے چلا جاے یہ کہکر اور سمندر شاہ کا تخت لیکر سب کے سب سردار اور کچھ لشکر اُس طرف یعنی بائین طرف کو جدھر پہاڑ زیادہ تھے بھاگ گئے انبوہ جدھر جسکا منھ اُٹھ گیا وہ بھاگ کھڑا ہوا ادھر اہل اسلام نے آکر قتل کرنا شروع کیا ہزارون دریا مین گر کر غرق ہوگئے پھر اُنکا پتہ نہ لگا سواے دوزخ کے ہزارون کفار نابکار پھر کر نکل گئے جنکی قضا نہ تھی بس کل لشکر سمندر شاہ کا منتشر ہوگیا اور بھاگ کر جدھر سینگ سمایا چلا گیا مگر سردارون نے بوقت بھاگڑ یہ بھی کہدیا تھا کہ فلان صحرا مین جو کہ یہان سے پانچ فرسخ پر ہی تم سب آکر جمع ہونا جو زندہ بچنا بس اب سب منتشر ہوکر بھاگے ہزارون کوہ و صحرا مین سرگردان ہوے ٹکرا گئے ہزارونکو درندے کھاگئے مگر قریب دو لاکھ سپاہ اور کل سردار جو کہ قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے اور دونون وزیر تخت سمندر شاہ کو لیکر طرف پہاڑون کے بھاگے گئے تھوڑی دُور تک اہل اسلام نے تعاقب کیا دُور تک بھگا آئے صاحبقران نے فرمایا کہ اب بھاگے ہوؤنکا تعاقب کرنا بیکار ہی مگر سب اہل اسلام حیران ہین کہ یہ کیا سبب ہی کہ یہ لوگ بھاگ کر داخل شہر کیون نہوے کیونکہ آپ انکے بڑے عرصے کے بعد آنے تھے اسکا کیا سبب ہی اہل اسلام اور بادشاہ اور صاحبقران کو یہ حال نہین

معلوم ہو کہ سہراب وسوماق وغزالان نے یہ تدبیر کرکے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہی اور سب کو اپنا مطیع کیا ہی کیونکہ یہ حالی معلوم ہوتا کیونکہ یہ سب لوگ تو جنگ مغلوبہ مین مصروف تھے یہ تینون سردار کچھ لشکر لیکر نکل آئے تھے اور یہ تدبیر کرکے غزالان وسوماق پھر شریک جنگ ہو گئین ایسی حالت مین جنگ مغلوبہ ہونیکی ایک کو دوسرے کے حال کی کیونکر خبر ہو سکتی ہی پس صاحبقران و بادشاہ اور کل سردار ساحر و غیر ساحر آنکے یعنے کفار کے تعقب کو ترک کرکے قلعہ کی طرف چلے کہ چل کر قلعہ اور شہر پر قبضہ کرین یہ تو ادھر کے خیال مین ہین ادھر خواجہ نے کیا کیا کہ چند ہرکارے عقب مین لشکر کفار کے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ کفار کس تدبیر مین مصروف ہوے ہین اور کدھر بھاگ کر جاتے ہین پس دو ہرکارے صورت بدل کر لشکر کفار کی طرف بھاگے تھے اب پہلے لشکر کفار کا حال سماعت فرمائیے کہ جو سردار سمندر شاہ کو لیکر بھاگے اور مین عرض کر چکا ہون کہ قریب دو لاکھ کے ساحر و غیر ساحر اور کئی بادشاہ جو کہ قتل و اسیر ہونے سے ساحر و غیر ساحر بچے ہین سب اسی لشکر کے ہمراہ ہین اور بعضے اور طرف نکل گئے ہین چنانچہ یہ لشکر جو بھاگا تو اسنے پھر کر پیچھے بھی نہ دیکھا برابر کوہ و جنگلون کو طے کرتا ہوا پانچ کوس پر جا کر اس لشکر تباہ شدہ نے دم لیا اب جو خیال کیا تو اہل اسلام کو تعقب مین آتے ہوے نہ پایا مگر عجب خراب حالت تھی کسی کے ہاتھ پاؤن ٹوٹے ہوے کسی کے زخم لگے ہوے اُنسے خون بہتا ہوا خود سرون پر نہ دستار جو عورتین تھین اُنکے دوپٹہ نہ دار نہ کوئی خیمہ ہمراہ نہ بارگاہ نہ خزانہ نہ غلہ جسمون پر خاک پڑی پاؤن مین آبلہ پڑے ہوے تھکے گرتے ہوے پاؤن سوجے ہوے عجب خراب و تباہ حالت سے ایک صحرائے ہولناک مین جو کہ بے آب گیاہ تھا جاکر ٹھہرے جبکہ یہ امر بالکل ثابت ہو گیا کہ اب حریف تعقب مین نہین آتا ہی سایۂ درخت مین فرو کش ہوے زمین پر بیٹھے سوارون نے زین پوش بچھائے پس جب ذرا حواس درست ہوے ساحرون نے سحر کرکے خیمے وغیرہ پیدا کیے سب لشکر کو اُن خیمون مین اُتارا اور سب سامان وہان مہیا کیا کل لشکر مجروح تھا ایک نے دوسرون کے ٹانکے لگائے مرہم سحر کے پھاہے چڑھائے شملاق و امراق نے ایک خیمہ معقول سحر سے برپا کیا مسند پر لاکر سمندر کو لٹایا اُسکے زخمون مین ٹانکے دیے مرہم سحر سے تیار کرکے لگائے چونکہ سمندر کے جسم سے خون بہت جاری ہوا تھا غش آگیا تھا اب جو ٹانکے لگے اور پھاہے لگائے گئے سمندر شاہ کو ہوش آیا اپنے کو ایک خیمہ مین پایا اور سب اپنے سردارون کو جو کہ مجروح ہوے تھے اور ساتھ بھاگے تھے دیکھا کہ سب کے سرون پر پٹیان بندھی ہوئی ہین میرے گرد بیٹھے ہین سمندر نے آنکھ کھولکر سملاق و امراق سے کہا کہ یہ کیا مقام ہی کہین تم لوگ مجھے لیکر شہر سمندریہ مین آگئے ہو شہر سمندریہ کا بندوبست کر لیا ہی حریف تو یہان نہین آسکتا ہی شملاق و امراق نے جواب دیا کہ شہر سمندریہ بچا اور ہم لوگ بچا وہ آپ کے قبضہ سے نکل گیا اہل اسلام کا اُسپر بھی قبضہ ہو گیا جیسا کہ سوماق نے آپ سے بیان کیا تھا ویسا ہی ہوا پس یہ کہکر کل حال بیان کیا کہ آپ تو سوماق کے ہاتھ سے مجروح ہو کر بیہوش ہو گئے ہم آپ کو لیکر شہر کی طرف بھاگ کر آئے وہان سہراب قلعہ بندوبست کرکے موجود تھا اُسی قلعہ پر سے گولہ باری ہو رہی ادھر اہل اسلام نے آکر قتل کرنا شروع کیا پس ہم آپ کو لیکر ادھر کو بھاگے سواے اس امر کی دوسری صورت مفر کی ہمکو نظر نہ آئی یہان آکر جب اس امر سے اطمینان ہو گیا تو سحر سے خیمہ وغیرہ برپا کیے جو لشکر ہمارے ہمراہ آیا تھا اُسکو اُن خیمون مین اُتارا اور سب بندوبست کیا کل لشکر مجروح تھا سبکی زخم دوزی کا حکم دیا اپنی زخم دوزی کی آپ کے لیے خیمہ برپا کیا آپ کے زخمون مین ٹانکے لگانے مرہم نسخہ طیار کرکے پھاہے چڑھائے کہ آپ کو ہوش آیا کل حال جب شملاق و امراق نے بیان کیا سمندر شاہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کہ نہ معلوم میری ناموس کا کیا حال ہوا نہ معلوم وہ بیچاری تباہ ہوئی یا اسیر ہو گئی اُنکی خبر نہ معلوم ہوئی بہت

بڑی تباہی میرے لشکر پر پڑی اور میرے اوپر کہ جس سے نکلنا دشوار ہوا کچھ سحر و ساحری نے نہ کام کیا
ناموس و دیگر عزیز و اقارب سے بھی مفارقت ہوئی شہر بھی چھوٹا لشکر بھی تباہ ہوا خود آوارہ و سرگردان ہوا اب
کیا کرون کیونکر ناموس کا حال دریافت ہو سرکارے بھی تو نہین ہین کہ اُنکو روانہ کرکے خبر منگواتا خیر دیکھیا
جائیگا مگر اب کیا کرون کدھر جاؤن کہان جا کر پناہ گزین ہون یہ کہکر رونے لگا سب سردار گریان ہوئے سمندر
نے کہا کہ ایسی آفت مین مبتلا ہوئے کہ جو جو قتل ہوئے نہ اُنکا ماتم کر سکے نہ اُستاد کا ماتم کر سکے یہ کہکر
سمندر شاہ رو پا سب سردار بھی رونے بڑے عرصہ تک سب رویا کیے آخر کو وہ گریہ و بکا کم ہوئی
سمندر شاہ نے کہا کہ ذرا خیمہ کے پردے اُٹھا دو صحرا کی سیر کرین تا کہ کچھ دل بہلے فوراً پردے اُٹھائے
گئے وہ صحرا بالکل ویران تھا اُسکی کیا سیر ہوتی سوائے اسکے کہ اودھر بگولہ بلند ہوا اُدھر بگولہ اُٹھا زاغ و
زغن منڈلا رہے ہین سوکھے ہوئے درخت کھڑے ہین اس حالت کے سوا کوئی دوسرے سیر نہ تھی یہی
سمندر شاہ دیکھ رہا تھا اور اپنے سامان کو یاد کرتا تھا اور اپنی حکومت و اختیار کو اور اپنی بے سر و سامانی
کو دیکھکر آہ سرد بھرتا تھا سب سردار موجود تھے کہ ایک سمت سے کچھ لوگ آتے ہوئے دکھائی
دیے مگر بحالت پریشان سمندر شاہ نے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا پرست ہماری فکر و
تلاش مین آتے ہین کیا یہان بھی چین لینے دینگے عجب بلا مین مبتلا ہوئے ہین سمندر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ
لوگ کہ قریب آ گئے ادھر اُن لوگون نے دیکھا کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہے مگر بحالت تباہ و خراب یہ
لوگ اُس لشکر کی طرف واسطے دریافت کرنے حال کے چلے جب قریب ہوئے تو معلوم ہوا کہ یہ ہمارے
بادشاہ کا لشکر ہے اُدھر اُن لوگون نے یعنی سمندر شاہ اور کل اہل لشکر نے پہچانا کہ یہ ناموس لشکر
کے لوگ ہین جو برائے حفاظت شہر مین چھوڑ آئے تھے اور اہل شہر ہین اب جو دیکھا تو ہزارون آدمی
چلے آتے ہین عورتین ساحر بھی ہین اور غیر ساحر بھی لشکری بھی اور شہری بھی عورتین بھی اور مرد بھی پس وہ لوگ
لشکر مین آئے حالت دریافت کی اُن سبھون نے حالت بیان کی کہ اس طور سے ہم شکست کھا کر شہر کی طرف
چلے تھے وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ شہر بھی بادشاہ کے قبضہ سے نکل گیا ہے پس ادھر بھاگ کر آئے وہ سامنے
خیمہ مین بادشاہ مع اپنے کل سردارون کے فروکش ہین پس یہ لوگ سب سمندر شاہ کے پاس آئے
سمندر شاہ سے سب حال بیان کیا کہ اس طور سے سوباق و غزالان و سہراب نے آکر قبضہ کر لیا
سہراب جادو مارا گیا ہم لوگ تباہ ہو کر بھاگے سمندر شاہ نے کہا کہ میرے ناموس کا بھی حال معلوم ہوا
کہ اُسپر کیا گذری اُنھون نے عرض کیا کہ آپکے ناموس بھی شہر سے بھاگے ہین اور ہم سب کے ہمراہ ہین پس
سمندر شاہ نے حکم دیا کہ اُن لوگون کے قیام کے لیے خیمے وغیرہ سحر سے برپا کیے جائین یعنی برائے ناموس
اسی وقت سب بندوبست ہو گیا کل ناموس مع خواصون وغیرہ کے خیمہ سحر مین اُترے اُسی حالت تباہ سے
جو کچھ مال و اسباب لائے تھے سب رکھا ایسی حالت مین کیا لا سکتے تھے جو جلدی مین آسکا لے آئے تھے پس جو
اہل شہر اور اہل لشکر شہر سے بھاگ کر آئے تھے سب سمندر شاہ سے آکر ملے ناموس سمندر شاہ
بھی آگیا بادشاہ ناموس کے پاس گیا سب حال بیان کیا ایک رات و ایک دن مین سب لشکر اُس مقام پر مع
اہل شہر و ناموس کے سب سمندر کے پاس آگئے ہان جو لشکری ادھر اُدھر تباہ ہوئے اُنکا ذکر نہین ہے جن جن کو
یہ معلوم ہوا کہ فلان مقام پر بادشاہ جو شکست کھا کر بھاگا تو وہان اُترا ہے گو سردارون سے جب زیر قلعہ مقابلہ
ہوا ہے اور لشکر نے فرار پر کمر کسی تھی تو پکار کر کہدیا تھا کہ یہان سے جو دو فرسخ پر صحرا ہے سب وہان آکر جمع
ہون ہم وہان جا کر قیام کرینگے چونکہ راہ اُسی طرف سے تھی پس سب ادھر جو آئے تو لشکر کو دیکھکر جمع

ہونے لگے اور اہل شہر اور جو لشکر کہ برائے حفاظت شہر میں تھا اور ناموس جو شکست کھا کر اس خیال سے شہر سے جاتے تھے کہ بادشاہ پاس پہونچ کر اس حال سے آگاہ کریں وہ بھی اس طرف سے گذرے اپنا لشکر پہچان کر شریک ہوے اور سب حال سمندر سے کہا پس سمندر کو یہ حال سن کے بہت جوش و خروش ہوا اور غصہ آیا مگر بالکل بیدست و پا تھا کیا کرتا چنانچہ ناموس کے پاس گیا اُسسے سب حال سنا کہا کہ جو کچھ خداوند نصیر نے مقدر میں تحریر کیا تھا وہ پیش آیا پس تین دن تک سمندر نے وہان قیام کیا جب تھکن اور کسل برطرف ہوا اور کسی قدر زخم بھی بہتر ہوے ہوے اور طاقت جسم میں آئی سمندر نے سب سردارون کو جو کہ ہمراہ تھے کل لشکر و اہل شہر کو جمع کیا جو کہ اُسکے پاس تھے اور کہا کہ مین نے بہت بڑی شکست کھائی تمام لشکر قتل و اسیر ہوا بہت سے بادشاہ مل گئے شہر بھی ہاتھ سے گیا اُستاد مارے گئے اب مین بالکل بے دست و پا ہون مین کچھ نہین کر سکتا لہذا مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ مین چند سردارون و ناموس سے طرف طلسم گنجور سلیمانی کے جاتا ہون اور گنجور شاہ سے سب حال بیان کرتا ہون اور کمک کا خواستگار ہوتا ہون اگر اُسنے میری کمک کی اور میرے ساتھ لشکر لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام آیا تو مین اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آتا ہون اُسکے سبب سے ضرور اہل اسلام کو زک پہونچے گی اور مین غالب آؤنگا اور پھر سب ملکون پر میرا قبضہ ہوجائیگا اسکا سبب یہ ہی کہ وہ مالک تحفہ جات ہی اُسپر ہر کس و ناکس غالب نہین آسکتا ہی وہ بہت صاحب اختیار ہی بہت سے تبرکات خداوند نے اپنے دست قدرت سے طیار کرکے گنجور شاہ کو دیے ہین اور خداوند گنجور شاہ سے بہت خوش ہین اُسکو بہت صاحب لیاقت خداوند نے بنایا ہی اُس سے خوش ہین کہ اُسکو ایک طلسم کا مالک کیا ہی اور اکثر اپنے راز خدائی اُسکو آگاہ کیا ہی اور وہ بھی خداوند کو بہت دوست رکھتا ہی مگر بسبب مقرب بارگاہ ہونے کے مغرور ہوگیا ہی اپنے نزدیک کسی کو نہین خیال کرتا ہی پس مین اُسکی بہت منت و التجا کرونگا اور اگر اُسنے کمک کی اور وہ لشکر لیکر آیا تو ایک چشم زدن مین مع اہل اسلام کو بالکل غارت کر دیگا اور جب یہ حال خداوند کو معلوم ہوگا کہ میرا بندہ گنجور شاہ اہل اسلام کے مقابلہ کو گیا ہی خداوند بھی ضرور اُسکی کمک کرینگے پھر اہل اسلام کا غارت ہونا کتنی بڑی بات ہی اگر یہ تدبیر چل گئی تو پھر سب سامان درست ہی اگر اُسنے انکار کیا اور میری کمک نہ کی تو وہان سے مقام خداوند قریب ہی مین ایک عرضی کل حال کی لکھکر خدمت خداوند مین روانہ کرونگا اُسمین کل حال تحریر کرونگا اور کمک کا خواستگار ہونگا ادھر میری عرضی جائیگی اُدھر وہ میرا دوست جو کہ اُس دن میری کمک کو آیا تھا جس دن مین نے الوان کے قتل کا حکم دیا ہی اور خواجہ عیار لشکر اسلام نے عیاری کرکے ایوان کو رہا کیا ہی اور مجھکو بیہوش کیا ہی اور میری قتل کو چلے ہین اُسنے آکر مجھکو اس بلا سے نجات دی ہی اور مجھ سے مل کر طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا ہی اور مین نے کل حال اُس سے کہا ہی کہ میرے حال سے خداوند کو آگاہ کرنا اور عرض کرنا کہ مین اس بلا مین مبتلا ہون میری کمک کرنی لازم ہی کمک فرمایے یہ بھی مین نے اُس سے کہا کہ جو کچھ تمنے دیکھا ہی وہی بیان کرنا ضرور ہی کہ وہ دوست میرا اس حال سے خداوند کو آگاہ کریگا اور میری سفارش کریگا اُسکے کلام کی تصدیق میری عرضی سے ہوجائیگی پس ضرور خداوند گنجور شاہ کو میری کمک کے بارے مین حکم دینگے یا کسی فرشتہ مقرب کو مع افواج کے روانہ کرینگے کہ وہ آکر میری کمک کریگا اور اہل اسلام کو قتل کرکے تیرا ملک دلا دیگا سوائے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہین ہی مین انھین دو کامون کے لیے طرف طلسم گنجور کے جاتا ہون پس تم سب کو لازم ہی کہ تا آنے میرے صوائے نہ طاقیہ مین جو کہ زیر نہ طاق واقع ہوا ہی جاکر مقیم ہو

اور میرے آنے کے منتظر رہو میں یا تو فوج ملائکہ لیکر آتا ہوں یا اپنے ہمراہ گنجور شاہ کو لاتا ہوں تب اُس صحرا میں آکر تم سبکو بھی اپنے ہمراہ لیکر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اُنکو قتل کر کے اپنے ملکوں پر قبضہ کرونگا یہ میرا منشا تھا جو کہ میں نے تم سبکے روبرو بیان کیا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ ہمکو حکم ہوا ہے ہم اُسی کے موافق عمل کرینگے کیونکہ ہمکو تو آپ کی اطاعت سے مطلب ہے ہمکو اب ایسا بادشاہ قدردان کہاں ملیگا ہم اوروں کی طرح نمک حرام نہیں ہیں اگر ہمکو آپ کی اطاعت و فرمانبرداری منظور نہ ہوتی تو ہم بھی مثل اُن سب کے اہل اسلام کی اطاعت کرتے اور یوں آپکے ہمراہ تباہ و برباد نہ پھرتے سمندر شاہ نے کہا کہ مجھکو آپ لوگوں سے اس سے زیادہ امید ہے پس آپ لوگ میرے کہنے پر عمل فرمائیے اور میرے آنے تک اُس صحرا میں منتظر رہیے پس آج میں اُس طرف کو روانہ ہوتا ہوں آپ بھی میرے روبرو اُس صحرا کی طرف روانہ ہوجیے جیسا کہ میں نے آپ کو پتہ دیا ہے یہ کہکر سمندر نے قیملاق و امراق اور چند سرداروں سے کہا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلیں اُن سب نے کہا کہ بہت خوب باقی سب سے کہا کہ آپ لوگ اُس طرف روانہ ہوں راوی نے روایت کی ہے کہ اِن لوگوں کے پاس کچھ ساز و سامان تو تھا نہیں جو اُسکے بار کرنے میں عرصہ ہوتا پس وہ لشکر شکست خوردہ جو کہ سمندر کے پاس آکر جمع ہوا تھا اور کچھ اہل شہر جو کہ قریب ساٹھ لاکھ کے موجود تھے اُسی وقت بموجب حکم سمندر شاہ طرف صحرائے نطاقیہ کے روانہ ہوئے جب وہ لوگ جاچکے اُسکے بعد سمندر شاہ اُن سرداروں اور کل ناموس کو اپنے ہمراہ لیکر اور تخت ہائے سحر طیار کر کے اُنپر سوار ہو کر طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ ہوا کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا کہ اسنے طلسم گنجورۂ سلیمانی میں جاکر کیا کیا آیا وہ گنجور شاہ کو اپنے ہمراہ لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام آیا پس انشاءاللہ تعالے آیندہ بشرط حیات مستعار تحریر ہوگا سمندر شاہ نے جس لشکر کو طرف صحرائے نطاقیہ کے روانہ کیا تھا وہ لشکر قطع راہ کر کے بعد دس روز کے اُس صحرا میں پہونچا اور مقام پر آب و گیاہ دیکھکر سحر سے خیمہ وغیرہ طیار کر کے اُس صحرا میں مقیم ہوا اور سمندر شاہ کا انتظار کرنے لگا اب راوی سمندر شاہ کو جانب طلسم گنجورۂ سلیمانی کی راہی رکھتا ہے اور اُسکے لشکر کو اُسکے انتظار میں صحرائے نطاقیہ میں مقیم چھوڑتا ہے یہ خیال رہے کہ سمندر شاہ مع چند سرداروں اور ناموس کے طرف طلسم کے گیا ہے چنانچہ سمندر شاہ کا حال بعد کو تحریر ہوگا راوی اہل اسلام کا حال تحریر کرتا ہے کہ جب صاحبقران و بادشاہ کل لشکر و سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے ملے تھے تو خواجہ سے فرمایا تھا کہ ہرکاروں کو عقب کفار میں برائے خبر کے روانہ کرو کہ کفار کہاں قیام کرتے ہیں اور کیا تدبیر کرتے ہیں تاکہ اُنکے حال سے آگاہ ہو کر اُسکا تدارک کیا جائے خواجہ نے عرض کیا تھا کہ میں نے آپ کے فرمانے سے قبل چند ہرکارے روانہ کردیے ہیں وہ خبر لیکر حاضر خدمت ہونگے اور کل حال سے آگاہ کرینگے ناظرین کو اِس امر کا خیال رہے کہ جب سمندر شاہ نے اپنے لشکر کو طرف صحرائے نطاقیہ کے روانہ کیا اور خود طرف طلسم گنجورہ کے راہی ہوا اور دو ہرکارے جو کہ بموجب حکم خواجہ صورت بدلے ہوئے کفار کے ہمراہ تھے یہ سب حال دریافت کر کے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے اُنکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اُنھوں نے جب خبر صاحبقران کو دی تو حمزہ صاحبقران نے کیا تدبیر کی پس اِدھر سے تو صاحبقران کفار کا تعاقب ترک کر کے واپس چلے اور ادھر سے کل لشکر جو کہ عقب میں رہگیا اور لوٹ و غارت خیام کفار میں مصروف تھا وہ بھی زیر قلعہ آکر پہونچا دیکھا کہ ہزاروں لاشیں زیر قلعہ کفار کی پڑی ہیں صرف شاگرد پیشہ اُس مقام پر رہگئے تھے جہاں لشکر اسلام فروکش تھا برائے حفاظت بارگاہ و خیام وغیرہ لشکر اسلام میں اُسی طور سے بازارین وغیرہ آراستہ تھیں کسی قسم کا فرق نہ تھا جب ناموس صاحبقران کو اُس فتح و ظفر کی خبر ہوئی تھی سب نے سجدۂ شکر ادا کیے ۱۰۱

تھے اور جو نیاز و نذر مانی تھی وہ ادا کی تھی آمدم برسر مطلب جب صاحبقران زیر قلعہ آکر پہونچے اور کفار کی لاشون کو ملاحظہ فرمایا بہت حیران ہوئے کہ انکو کسنے قتل کیا ہو خواجہ سے فرمایا کہ کسیکو طرف قلعہ کے روانہ کرو کہ وہ خبر لائے کہ قلعہ مین کون ہو کہ جسنے کفار کو داخل قلعہ ہونے نہ دیا اور انکو ضرب توپ سے ہلاک کیا آیا کوئی ہمارا دوست ہو یا دشمن ہو یہ امر صاحبقران خواجہ سے فرمارہے تھے کہ ملکہ غزالان و سوماق و ایوان حاضر خدمت ہوئین سوماق نے سب حال قلعہ کے فتح کرنے کا اور اودھر سے واپس آنے کا اور راہ مین سمندر شاہ سے مقابلہ ہونے کا اور موتی کے برباد ہونے کا بیان کیا تھا ایوان نے بہت ان سب کی تعریف کی تھی اور کہا تھا کہ تمنے بڑی عقلمندی کی مگر گوہر کے برباد ہونے کا صدمہ کیا تھا سوماق نے عرض کیا تھا کہ کچھ صدمہ کی بات نہین ہو مین پھر محنت کرکے تیار کرلونگی بس یہ حال سنکے ایوان سوماق و غزالان کو خدمت صاحبقران مین لیکر حاضر ہوئی اور کہا کہ خداوند قلعہ و شہر مین تشریف لیچلین قلعے و شہر مین حضور ہی کا قبضہ ہو گیا ہی ان دونون کنیزوں و غلام سہراب نے جاکر قلعہ پر قبضہ کرلیا جب کفار ادھر کو بھاگ کر آئے اور قلعے مین داخل ہونے کا قصد کیا انکو ضرب توپ سے ہلاک کرکے قتل کیا یہ جو لاشین آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ وہی ہین جو کہ ضرب توپ سے ہلاک ہوئی ہین یہ جو صاحبقران نے ایوان کی زبانی سنا فرمایا کہ کیا سہراب جادو شہر مین ہو لشکر مین نہین ہی ہمکو اس حال سے خبر بھی نہین کہ یہان یہ تدبیر کرلی اور اس تدبیر سے قلعہ اور شہر پر قبضہ کرلیا کیونکر خبر ہوتی ہم تو جنگ مغلوبہ مین مصروف تھے ایک کو دوسرے کے حال کی خبر نہ تھی اے غزالان و سوماق تم بیان کرو کہ یہ کیا تدبیر کی اور کسکی صلاح سے انشاء اللہ تمنے تو بہت بڑا کار نمایان کیا کیا تعریف کی جائے بڑی دانائی کی اگر یہ تدبیر نہ کی جاتی تو ضرور سمندر شاہ قلعہ بند ہو کر تجھسے مقابلہ کرتا اور جنگ کو طول ہوتا بس سوماق نے ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا اور سہراب کا باہم صلاح کرکے میدان جنگ سے نکلکر جانا صحرا مین اور غزالان کا وہان آنا اور باہم ہونا کہ چلکر قلعے و شہر پر قبضہ کرلو سمندر تو میدان جنگ مغلوبہ مین مصروف ہو اگر اسکی شکست ہوئی اور وہ بھاگ کر داخل شہر ہوا تو پھر بڑی خرابی ہوگی برسون قلعے کے حاصل کرنے مین لگین گے اور ہزارون بندگان خدا کا خون ہوگا بس اپنا اور غزالان و سہراب کا تھوڑا سا لشکر لیکر داخل شہر ہونا جنگ مغلوبہ کو ترک کرکے اور اہل شہر کو قتل و غارت کرکے اس لشکر کا آکر مقابلہ کرنا کہ جو کہ برائے حفاظت شہر سمندر چھوڑ آیا تھا اور سہراب جادو سے اور سہراب سے مقابلہ ہونا سہراب کا سہراب جادو کے ہاتھ سے مارا جانا اہل شہر کا اور لشکر و ناموس سمندر کا بھاگنا باقی سب کا اطاعت کرنا سہراب کا نسیم جادو دختر سمندر شاہ کو لاکر تخت پر بٹھانا مسجدون کی تعمیر کا حکم دینا بتکدون کو منہدم کرانا اپنا نسب [illegible] کرکے اور سہراب کو وہان چھوڑکر اور سہراب کا شہر و قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ کرنا اپنا و غزالان کا طرف جنگ مغلوبہ کے بعد اس انتظام کے روانہ ہونا راہ مین سمندر شاہ سے مقابلہ ہونا کہ وہ شکست کھاکر طرف شہر کے جاتا تھا اور موتی کا برباد ہونا اپنا سمندر شاہ کو زخمی کرنا سرداران کا بیچ مین آکر اور اسکو اٹھاکر کے بھاگنا اپنا تعاقب کرنا

سمندر شاہ کا قریب قلعہ پہونچنا سہراب کا قلعے پر سے توپین مار کر سب کو بھگانا بیان کیا بس
یہ واقعات سنکے صاحبقران نامدار و عزیزان صاحبقران و سرداران صاحبقران ساحر
و غیر ساحر مثل مریخ و آفاق شاہ و سیمتن جادو وغیرہ کے بہت خوش ہوئے
اور بہت سہراب ثانی و غزالان جادو و سوماق جادو کی تعریف فرمائی اور کہا کہ بڑی
عقلمندی کی کیا کہنا مگر موتی کا حال سنکے سب کو صدمہ ہوا سوماق جادو نے عرض کیا کہ اگر
زندہ ہین تو اور تیار کر لین گے بس جناب صاحبقران عالی شان سب سردارون و عزیزون
و سرداران ساحر و غیر ساحر و اشفاق شاہ و مریخ شاہ و مہتاب وغیرہ کو لے کر
طرف شہر کے چلے اور باقی لشکر اور چند سردارون کو حکم فرمایا کہ ہمارے خیمے و بارگاہین وغیرہ
وہان سے لاکر اسی میدان مین برپا کرو اور اسی صحرا مین لشکر کا پڑاؤ ہو اور سب اُغرین
ہم شہر مین جاتے ہین اور ہمارے ناموس کو داخل شہر کرو اور جو کشتے ہمارے لشکر کے
ہین اُن سب کو شمار کر کے دفن کرو اور جو کشتے لشکر کفار کے ہین اُنکو شمار کر کے صحرا مین
چھوڑ دو اور اُن لاشون کو بھی اُٹھوالو اور جو کہ اسیر ہوئے ہین اُنکو بحفاظت قید رہنے دو
ہم کل اُنکا دربار کرینگے جو اطاعت کرینگے اُنکو رہا کر دین گے جو انکار کرینگے اُنکو قتل بعد
اُسکے ہرکارون کے آنے تک ہم یہان قیام کرین گے جب ہرکارے آکر کفار کا حال
بیان کر دین گے اُسوقت ہم یہان سے کوچ کرین گے اس عرصے مین ہم عقد سہراب
سے بھی فراغت کر لین گے یہ حکم دے کر اور اپنے ہمراہ لے کر طرف شہر کے چلے لشکر
نے جو کہ وہان موجود تھا اُسی مقام پر قیام کیا اور جن لوگون کو یہ سب حکم صاحبقران
نے دیے تھے وہ اُسکے بند و بست کو روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ ابھی صاحبقران
نے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ در قلعہ کھلا ہوا اور سہراب مع سرداران لشکر و امیران شہر
و اہل شہر کے تخت شاہی لیے ہوئے قلعے سے باہر آیا صاحبقران و بادشاہ کو
جھک کر سلام کیا اور سب اہل شہر و لشکر کو آگاہ کیا کہ یہ صاحبقران ہین اور یہ بادشاہ
اور یہ فلان عزیز ہین صاحبقران کے اور یہ فلان اور سب سردارون کے نام سے راہ
بھر مین یہ سب کو بتا دیا بس آکر راہ مین صاحبقران و بادشاہ کا قدمبوس ہوا صاحبقران
و بادشاہ نے بہت تعریف کی اُسکے بعد ہر ایک عزیز و سردار صاحبقران سے ملا ہر ایک
نے تعریف کی سوماق نے سمندر شاہ کے مقابلے کا سب حال بیان کیا سہراب نے
سب سے اپنے قلعے پر سے گولہ مارنے کا حال بیان کیا اور صاحبقران و بادشاہ
کی خدمت مین عرض کیا سب نے بہت تعریف کی ادھر سب اہل شہر و امیران
و سرداران لشکر و اہل لشکر نے صاحبقران و بادشاہ کی قدمبوسی حاصل کی اور شرف
ملازمت سے مشرف ہوئے بس بعد اُسکے ہر ایک سے ملے صاحبقران و بادشاہ
و عزیزان صاحبقران و فرزندان صاحبقران و سرداران صاحبقران نے اُن سبکی بہت مدح و ثنا کی اور
بہت بہ خاطر سے پیش آئے ہر ایک کی تسکین کی چنانچہ سہراب اور وہ سب لوگ بادشاہ
کو تخت پر سوار کر کے بڑی تزک و حشم سے لیکر داخل شہر ہوئے اہل شہر و رعایاے شہر بھی راہ مین
قدمبوس ہوئے ہر ایک نور جمال بادشاہ و صاحبقران و عزیزان صاحبقران دیکھ کر زندان

صاحبقران و سردارون سے بہرہ مند ہوا اور بہت ہر ایک کی خلق و مروت و جوانمردی کی تعریف کی
یہ سب لوگ یعنے صاحبقران وغیرہ بھی اُنسے بہت خلق و مروت سے پیش آئے اہل اسلام نے
ہر مقام پر مسجدین تعمیر ہوتے ہوے دیکھین چنانچہ یہ سب لوگ صاحبقران وغیرہ کو لیکر در دولت
پر آئے یہان ملکہ نسیم جادو نے سب بموجب کہنے سہراب جادو کے بند و بست کر لیا تھا مع
اپنے ملازمون و خواصون کے در دولت پر حاضر تھی جیسے ہی صاحبقران و بادشاہ اور سب
عزیز و سردار وغیرہ آکر پہونچے سہراب نے اشارہ کیا ملکہ نے بڑھکر قدمبوسی صاحبقران و بادشاہ
و عزیزان صاحبقران کی حاصل کی اور سر جھکا کر سامنے کھڑی ہوئی صاحبقران ملکہ نسیم سے بہت
اچھی طرح پیش آئے اور بہت اُسکی تعریف فرمائی اور تشفی فرمائی سہراب نے عرض کیا کہ آپکی
اس کنیز نے بڑے بڑے صدمے ہاتھ سے سمندر کے اُٹھائے اور صبر کیا یہ کہکر کل سمندر کے ظلم و
بدعت کا جو کہ ملکہ سے سنا تھا بابت صندوقچہ کے بیان کیا صاحبقران نے ملکہ کی بہت تسلین
قلب فرمائی بس ملکہ و بادشاہ و صاحبقران وغیرہ کل کو لے کر دربار مین آئے بادشاہ تخت پر
جلوہ فرما ہوے سب سردار جو کہ ہمراہ صاحبقران کے آئے تھے اور عزیز صاحبقران اور وہ
سردار اور وہ بادشاہ جو کہ دریاے سبز رنگ کے کنارے سے لیکر تا بہ سمندریہ شریک ہوے تھے مثل صنوبر
شاہ و محراب شاہ وغیرہ کے و مثل آفاق شاہ و کوکبہ روشن تن و دیوانہ بھوت و بھوت کے
اور جو شہر سمندریہ کے رئیس و امیر تھے اور لشکر سمندر شاہ کے سردار تھے سب اُس دربار
مین اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے اور موافق اُنکی لیاقت کے مقام بیٹھنے کو صاحبقران نے مرحمت
فرمائے کوئی ناخوش نہوا بلکہ سب رضا مند رہے بس جہان سمندر شاہ حکومت کرتا تھا اور اُسکا
تخت بچھتا تھا اب وہان تخت بادشاہ اسلام کا آراستہ ہوا جس مقام پر کفار کا مجمع ہوتا تھا اب وہان
اہل اسلام کا مجمع ہی یہ فلک بھی ہر مرتبہ نئی گردش کرتا ہی اور ہر مرتبہ نئے طور کا انقلاب دکھاتا
ہی جہان سامری و جمشید و خداوند تصویر کی جو پکاری جاتی تھی اب وہان بانگ اللہ اکبر بلند
ہوتی ہی بس جب سب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت آفاق شاہ اپنے بھائی اشفاق شاہ
کو لے کر روبرو صاحبقران و بادشاہ کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ تازہ غلام ہی شرف قدمبوسی
سے مشرف ہونے کو حاضر ہوا ہی اور اپنے وزیر کو بھی لیکر اور مریخ اپنے بھائی مہتاب مشرقی خصلت کو
لے کر چنانچہ آفاق سے اشفاق شاہ نے اپنے آنیکی کل کیفیت بیان کردی تھی جو کہ مین تحریر کر چکا
ہون بس آفاق شاہ نے خدمت صاحبقران و بادشاہ مین عرض کی اس حقیر نے بیان
بسبب طول کے نہین لکھی بادشاہ و صاحبقران نے اشفاق شاہ کی حالت سماعت فرمائی
اُسکی دانائی کی بہت تعریف فرمائی اور بہت شفقت اُسکے حال پر فرمائی اور فرمایا کہ اپنے مقام
پر جا کر بیٹھو وہ رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئے کہ پھر ملکہ نسیم نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر نذر دی کیونکہ
یہ اس ملک کی شہزادی تھی اور انکا باپ یہان کا حاکم تھا اُسکے لیے جگہ برابر تخت کے مرحمت
ہوئی تھی اُسنے نذر دے کر عرض کیا کہ یہ کنیز اس امر کی خواستگار ہی کہ میرے حال پر چشم مرحمت ہمیشہ
رہے صاحبقران و بادشاہ نے اُسکی نذر قبول فرما کر خلعت مرحمت فرمایا وہ خلعت سے سرفراز ہوکر
اپنے مقام پر آکر بیٹھی پھر تو سب امیران شہر و رئیسان شہر و اہل شہر و اہل لشکر نے نذرین گذرانین مبارکباد
دی سب کو خلعت و انعام مرحمت ہوے اُسکے بعد اور سب اہل دربار نے فتح و ظفر کی نذرین گذرانین

مبارکباد دی اُن سب لوگون کو خلعت و انعام مرحمت ہوئے وہ سب بھی خلعت و انعام سے سرفراز ہوئے جاگیرین و منصب عنایت ہوئے خواجہ نے یہان آکر بڑا مال اور اسباب پایا اور اِس جنگ مغلوبہ مین تو خواجہ مالامال ہو گئے کسی کفار کے تن پر سوائے زیر جامہ کے از قسم پارچہ کچھ نہ چھوڑا اور جیب سے کچھ نقد نہ حاصل ہوا اُسکو بالکل برہنہ کر دیا تھا خواجہ بھی حاضر دربار تھے جب نذرین دے چکے تو بخانزن مین حکم پہونچا کہ سلامی کی توپین چلین و مبارکباد کی خبر کیجائے چنانچہ ایک سو اکیس ضرب توپ فیر ہوئی اُنکو انعام سرکار شاہی سے مرحمت ہوا نوبت خانون مین خوشی کی نوبتین بجین یہ لوگ بھی انعام سے سرفراز ہوئے جب یہ سب بند و بست ہو چکا خواجہ خاموش بیٹھے دیکھا کیے جب اِس سب بند و بست سے صاحبقران نے فراغت حاصل کی کہ ایک مرتبہ سہراب نے اپنی کرسی پر سے اُٹھکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور اِس غلام کے حال سے بخوبی واقف ہین کہ جو میری حالت ہے بس مین حضور کی چشم عنایت کا امیدوار ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین بخوبی آگاہ ہون انشاء اللہ تمھاری آرزو بھی پوری ہو جائیگی تم پریشان نہو ذرا ان سب کامون سے فراغت ہو لینے دو مجھکو تمھارا بہت خیال ہے تمنے میرے ساتھ بہت احسان کیا ہے اور سرفروشی اور نہایت حسن و خوبی سے اطاعت کی ہے اور بہت کچھ تعریف کی اور تسکین دی سہراب اپنے مقام پر آکر بیٹھا کہ خواجہ نے منھ بنا کر کہا کہ مقام افسوس ہے کہ اِسوقت سبکو خلعت و انعام و جاگیر و منصب مرحمت ہوئے اور سب کی تعریفین کی گئین مگر ہمکو نہ خلعت ملا نہ انعام نہ ہماری تعریف کی گئی بس کیا ناقدری اور ناحق شناسی ہے یہ سب کیا ہوا ہمارا ہی ہے ہمنے کس کس مقام پر سرفروشی کی اور کیا کیا کام کیے کن کن ساحرون و سردارون کو عیاری کرکے مطیع کیا اور شریک اگر ہم ایسا نہ کرتے تو کبھی یہ دن نہ نصیب ہوتا ہمکو کوئی کلمہ تحسین و آفرین سے بھی نہین خوش کرتا ہے دنیا لینا کیسا جیسے ہمنے کچھ کیا ہی نہین ہے واہ کیا خوب رنگ عالم ہے یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حال سب پر روشن ہے کہ جو جو آپ نے کام کیے ہین زبان سے تعریف کرنا کیسا ہمارے دل آپکی مدح و ثنا کر رہے ہین اور آپ کے لیے تو خلعت و انعام سب کچھ موجود ہے آپکو دیا جائیگا آپ پریشان نہو جیے خواجہ نے کہا کہ آپ نے جنابعالی وہ مثل سنی ہو گی کہ اندھا جب جیتا ہے جب دو آنکھین پائے بس یہ تو مین بخوبی جانتا ہون کہ میرے لیے خلعت و انعام ہے مگر کچھ دکھائی نہین دیتا ہے یہ تو وہ مثل ہوئی گھر بار سب تمھارا ہے مگر کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا مین ایسے خلعت و انعام سے باز آیا کہ امید تو دلا دی مگر دیا نہ کیا نام تو ہوا کہ خواجہ کو انعام دیا گیا مہاجنون وغیرہ کو اسکی خبر ہو گئی وہ تقاضا اپنے روپیہ کا کرینگے کہ اب تو دیجیے آپکو انعام کثیر ملا ہے یہان تو جان ضیق مین ہو گئی اُنکو دین کیا کہ کچھ ملا بھی نہین صرف زبانی کہا گیا اور وہ زبانی اور سب مین مشہور ہوا یہان سبکا تقاضا شروع ہو گیا اور لوگون کو دل لگی ہو گئی یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ آپ خفا نہون ابھی آپکو بھی خلعت و انعام دیا جاتا ہے یہ فرما کر حکم دیا کہ خواجہ کے لیے خلعت لاؤ اور دس ہزار روپیہ بس اسیوقت خواجہ کے لیے بہت بھاری خلعت آیا اور دس ہزار روپیہ خواجہ نے لیکر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد ہر ایک سردار سے جو کہ اُس وقت دربار مین موجود تھے اور عزیزان صاحبقران سے انعام کے خواستگار ہوئے ہر ایک نے اپنی قدر و منزلت کے موافق دیا کئی لاکھ روپیہ جمع ہو گیا وہ سب نذر زنبیل کیا اب صاحبقران کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بادشاہ نے اور سب

سرداروں نے اور اُنکے عزیزوں و اُنکی اولاد نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق مجھکو انعام دیا مگر آپ نے ایک حبہ نہ دیا صاحبقران نے مسکرا کر فرمایا کہ خواجہ مین تمھاری طمع سے پریشان ہو گیا اب کیا تمام عالم کا روپیہ پیسہ مال و اسباب لیلوگے معلوم ہوا کہ تم بھی مثل اپنے دادا اور باپ کے طامع ہوا ای خواجہ اب کہانتک لوگے جب سے تم اِس سرزمین پر گئے ہوکر دروں روپیہ تمنے پیدا کیے دریاے سبز رنگ سے لیکر یہانتک کئی کروڑ کی نوبت تو آئی ہو گی خواجہ خیال تو کرو کہ تمنے جب آفتاب جادو کو دریاے سبز رنگ کے اِس پار آ کر قتل کیا تو اُسکا مال و اسباب سب لے لیا اِسکے قبل جبکہ صنوبر شاہ نے میری دعوت کی تھی اور حباب جادو کو تمنے قتل کیا تھا اور سیراب کو مین نے اُسکے معاوضہ مین اور خوشی مین کسقدر تمکو دیا تھا اُسکے بعد تمنے اہل دربار سے لیا تھا اِسکا تو کچھ ذکر نہین ہے اب سنو تم نے سحران کو قتل اُسکا سب مال لیا ماہیان کو مار اُسکا سب مال لیا اور جن جن ملکون پر لشکر کشی ہوئی اُن سب ملکون کے بادشاہون سے لیا کیے ایک مرتبہ سمندر شاہ کا دربار لوٹا عشاق نہ طاقی کو لوٹا خلاصہ یہ کہ اِس جنگ مغلوبہ مین جو کفار قتل ہو کر گرا تمنے اُسکے لباس نقد و جنس پر قبضہ کیا آخر مین جب سمندر شاہ کے خیمہ وغیرہ و چڑاؤ وغیرہ لوٹا گیا و خزانہ تمنے نصف خزانہ پر قبضہ کر لیا اُسپر بھی تمھارا پیٹ نہ بھرا بس اور سب مال سے تو مجھکو کچھ مطلب نہین ہی ہان وہ جو خزانہ تمنے لوٹا ہی وہ حق غازیون کا ہی مجھکو دو تا کہ اُنپر تقسیم کیا جائے بس جب وہ تم مجھکو دوگے تو مین بھی تمکو انعام دونگا خواجہ نے برہم ہو کر کہا کہ یہ سب جو آپ نے فرمایا بجا ارشاد ہوا مین نے تمام عالم کو لوٹ لیا مگر یہ جسنے آپ سے کہا کہ نصف خزانہ سمندر شاہ کا خواجہ نے لے لیا بالکل غلط کہا مین تو جنگ مین مصروف تھا مین نے خزانہ کسوقت لیا یہ صرف آپکی بدنیتی کی باتین ہین واقعی امر یہ ہی کہ آپ اُسکی اولاد سے ہین جو کہ ہمیشہ کے بے مروت ہین صاحبقران اول کے ساتھ میرے دادا نے کیا کیا کام کیے جب انعام ملنے کا وقت آیا ایسی ہی ایسی باتین اُنھون نے بھی کین اور ایک حبہ نہ دیا سواے تین روپیہ ماہوار ہی کے دادا صاحب ہمیشہ فقیر و حقیر رہے خیر نہ دیجیے معلوم ہوا کہ آپ سے کسی کو فیض نہوگا خواجہ نے اور بہت سی باتین مذاق کی کین کہ صاحبقران ہوے اور بادشاہ بھی بس صاحبقران ثانی نے بھی خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ اور خلعت مرحمت کیا یہان تو شہر مین یہ بند و بست ہو رہا ہی اُدھر ان سرداروں نے کہ جنکو صاحبقران وہ حکم دے آئے تھے جو کہ قبل مین تحریر ہوے ہین بس بموجب حکم صاحبقران اُن سب نے فرودگاہ پر آ کر تمام بارگاہین و خیمے و کل سامان اُکھڑوا کر اور ناموس کو سوار کرا کر طرف شہر کے روانہ کیا چند سردار باقی رہگئے باقی اُس سب اسباب و ناموس کے ہمراہ آئے بس یہان آ کر زیر قلعہ میدان وسیع دیکھکر اور خوب سبز و شاداب مین بارگاہین و خیمے وغیرہ برپا کرائے بازارین آراستہ ہوئین کوسون تک سواے بارگاہون اور خیمون کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی نشان بازاروں کے ہوا سے اُڑ رہے تھے سب لشکر ساحران وغیر ساحران اور دو لشکر جو کہ براے کمک آیا تھا طلب کیا مسیح آفتاب علم و آفاق شاہ و قیصر صاف باطن اور کوکبۂ روشن تن وغیرہ کا اور دو لشکر جو کہ اشفاق شاہ کے ہمراہ آیا تھا اور دیوانون کا لشکر یہ سب لشکر وہان پر آ کر اُترے اپنے اپنے سردار کے خیمے کے قریب جو کہ مجروح تھے وہ شفاخانہ کو روانہ کیے گئے اُنکا علاج ہونے لگا اب زیر قلعہ سمندر یہ ایک عجیب طرح کی چہل پہل مچی ہوئی ہے

تمام لشکر اترے ہوئے ہین سوار و پیدل پھر رہے ہین ہر طرف خوشیان ہو رہی ہین ایک دوسرے سے مل رہا تھا اور کہتا تھا کہ خداوند کریم نے خوب اس بلا سے نجات دی بڑی عقلمندی سہراب و غزالان و سوماق نے کی کہ قلعے پر قبضہ کر لیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہان اہل لشکر مین یہ باتین ہو رہی ہین ادھر سردار ناموس کو بڑی عزت و آبرو سے لیکر داخل شہر ہوئے در دولت پر پہونچکر صاحبقران سے عرض کیا کہ ناموس حضور آگئے ہین حکم ہوا کہ محلات شاہی مین اتارو بس نسیم جادو یہ سنکے دربار سے اٹھی اور مجرا کر کے محلات مین آئی اپنی خواصون کو لے کر ناموس صاحبقران کا استقبال کیا سب کو محافون مین سے اتار اتار ایک کی قدم بوس ہوئی ایوان مین لا کر مسند پر بٹھایا سب سامان مہیا تھا خوب محل آراستہ تھے کسی شی کی ضرورت نہ تھی خوب عمارت نفیس بنی ہوئی تھی حملہ وغیرہ کے لیے ایک جگہ تھی چنانچہ ایسی تدبیر سے اور طریقہ سے سب کو جگہ دی کہ کسی کو تکلیف نہ ہووے دعوت کا سب کے قبل سے سامان کیا تھا ابھی صاحبقران نے دربار نہین برخاست کیا ہے کہ نسیم جادو سب ناموس کو اتار کر پھر دربار مین آئی صاحبقران نے ملکہ نسیم کو روبرو طلب کر کے فرمایا کہ اے ملکہ ایک امر کا خیال رہے ہم اہل اسلام مین پردہ کا بہت لحاظ رہتا ہے چنانچہ ہم لوگون مین یہ دستور ہے کہ عورت بدون پردہ دار سواری کے باہر نہین نکلتی ہے کسی غیر مرد کی صورت نہین دیکھتی ہے یہ طریقہ ہے کہ نامحرم کی نگاہ نہ پڑے بس جبتک تم حالت کفر مین تھین تمکو اختیار تھا کہ جسطور سے چاہے نکلتی تھین مگر اب پردے کا خیال رہے صرف تمکو اسقدر اجازت دی جاتی ہے وہ بھی اس سبب سے کہ سوائے تمھارے کوئی اس ملک و مال کا وارث نہین ہے بس کون یہان حکومت کریگا لہذا دربار مین جو آیا کرو اب خواہ جب یہان کے حاکم ہو اسوقت نقاب منھ پر ڈال لیا کرو تاکہ نامحرم کی نگاہ چہرے پہ نہ پڑے بس دربار کے وقت تو باہر آیا کرو نقاب پوش ہو کر بعد برخاست دربار پھر باہر بدون پردہ دار سواری کے کہین نہ نکلنا نسیم جادو نے عرض کیا کہ جیسا حکم عالی میری نسبت ہوا ہے مین اُسی پر عمل کرونگی یہ عرض کر کے عرض کیا کہ مین سب ناموس سرکار کو بعزت و حرمت محلات مین فروکش کرا آئی ہون خواصین وغیرہ برائے خدمت مقرر کر آئی ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس ملکہ اپنی کرسی پر آکے بیٹھی یہان ابھی دربار آراستہ ہے وہان میدان جنگ مین ان سردارون نے کیا کیا کہ سب کشتگان اہل اسلام کو جمع کر کے انپر نماز پڑھی بطریقۂ اہل اسلام اور انکو دفن کیا شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ پچاس ہزار اہل اسلام اس جنگ مغلوبہ مین ساحر و غیر ساحر درجۂ شہادت پر فائز ہوئے ہین اور اسی ہزار مجروح ہوئے ہین کفار کے کشتون کو اس صحرا مین پڑا رہنے دیا بلکہ وہ لاشین جو زیر قلعہ پڑی ہوئی تھین انکو بھی اٹھوا کر اس میدان مین ڈلوا دیا اب جو شمار کیا تو تین لاکھ ستر ہزار کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے ساحر و غیر ساحر سب اور زخمیون کا حال نہ معلوم ہوا اور پندرہ ہزار اسیر ہوئے ہین جنمین سردار و بادشاہ و لشکری سب ہین ساحر و غیر ساحر ملا کر بس ان سب لاشون کو کفار کے صحرا مین چھوڑ کر چلے جو کہ طعمۂ درند و پرند ہوئے اور لقمۂ زاغ و زغن ہوئے خوب جانورون کا پیٹ بھرا برسون کھایا وہ صحرا اس قابل نہ تھا کہ کوئی اُس صحرا مین جا سکے بس وہ لاشین وہان پڑی رہین اب وہ سردار جو کہ اس بندوبست کے لیے رہ گئے تھے یہ بندوبست کر کے حاضر دربار ہوئے صاحبقران سے سب حال کہا اور عرض کیا کہ پچاس ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر مع ساحر

وغیر ساحر فائز ہوئے ہین اور اسی ہزار مجروح اُنکا علاج ہورہا ہے اور کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے ساحر وغیر ساحر ملاکر تین لاکھ ستر ہزار تو قتل ہوئے اور پندرہ ہزار اسیر ہوئے اور زخمیون کا حال نہ معلوم کہ کسقدر مجروح ہوئے یہ خبر سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت ہزارہا اسپ سوارون نے عرض کیا سات شبانہ روز مقابلہ بھی تو ہوا اور کسطرح سے جنگ مغلوبہ ہوئی آج آٹھوین دن اس معرکے سے فرصت ملی سہراب نے عرض کیا کہ بیس ہزار شہر مین بھی تو قتل ہوئے اہل شہر واہل لشکر ملاکر اور ہزارون بھاگ گئے اور ہزارون مجروح ہوئے جب یہ سب باتین ختم ہوئین بادشاہ نے دربار برخاست کیا کیونکہ تھکے ہوئے اور آٹھ روز کے جاگے ہوئے تھے بس دربار برخاست کرکے بادشاہ وصاحبقران مع عزیزون کے داخل محل خاص ہوئے ہر ایک اپنے ناموس سے ملا ناموس نے تصدق کا انتظام کر رکھا تھا خواجہ صاحبقران کے ہمراہ تھے جو جسنے تصدق اُتارا خواجہ نے کہا کہ لاؤ مجکو دو مین مستحقین کو تقسیم کردونگا ہزارون روپیہ خواجہ نے تصدق کا لیا اور یون سب سے روپیہ وصول کیا بطور انعام کے ہر ایک نے خوش ہوکر دیا ملکہ نسیم جادو نے دعوت کا سامان کیا تھا بس سب کو خاصہ کھلایا چنانچہ سب خاصہ نوش کرکے آرام پذیر ہوئے۔ جب دربار برخاست ہوا جو سردار کہ شہر کے رہنے والے تھے اور اُنکے مکانات شہر مین تھے اور عزیز مثل الطاف جادو وغزالان وسہراب وغیرہ کے وہ اپنے عزیزون سے آکر ملے سب خوش ہوئے ہر جگہ خوشی کی نوبتین بجنے لگین خوشیان ہونے لگین ہر ایک اپنے عزیزون سے ملکر خوش ہوا اور کھانا کھانے کے بعد آرام پذیر ہوا کیونکہ ہر ایک تھکا ہوا تھا اور جاگا ہوا تھا تمام شہر مین ہر طرف چہل پہل ہے ہر گلی کوچہ نمونۂ بازار ارم ہے اہل شہر خوش پھر رہے ہین کہ بڑے قدردان رعایا پرور یہ لوگ ہین ہم ایسا نہ خیال کرتے تھے ہمکو خیال تھا کہ ظلم پسند ہونگے اِس طور سے تو کبھی سمندر شاہ نے ہمپر رعایت اور ہماری خاطر نہین کی باوجودیکہ ہم برسون سے اُسکی اطاعت مین تھے جو کہ اِن لوگون نے ایک دن مین ہمپر کی ہے بس ہر طرف شہر مین یہی چرچا ہے اور سب سردار ساحر و غیر ساحر دربار سے اُٹھکر بیرون شہر آئے لشکر بیرون شہر آکر فروکش ہو چکا تھا سب خیمے وغیرہ برپا ہو چکے تھے ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمے مین آکر قیام پذیر ہوا ملازمون نے خاصہ حاضر کیا کھاکر سو رہا یہانتک کہ وہ رات براحت وآرام بسر کی صبح کو سب بیدار ہوئے ذرا بھی تھکن کا نام نہ تھا فریضۂ سحری ادا کرکے درباری لباس سے آراستہ ہوکر ساحر وغیر ساحر اپنی اپنی سواری پر سوار ہوکر خواص وخدمتگار ہمراہ لیکر در دولت پر آکر حاضر ہوئے دربار مین آئے راوی کہتا ہے کہ سب سردار ساحر وغیر ساحر ادنا واعلے سب حاضر دربار ہوئے بعد سردارون کے عزیزون کی آمد شروع ہوئی جب سب عزیز وسردار آچکے اُسوقت صاحبقران تشریف لائے سب کا مجرا ہوا سب نے تعظیم کی صاحبقران اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار وعزیز اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے عیار بھی سب آکر حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سردار کی پشت پر کھڑے ہوئے اور باقی صف باندھکر روبرو تخت شاہی کے استادہ ہوئے خواجہ آتے ہی کرسی پر بیٹھے کہ آمد بادشاہ کی ہوئی جہان پناہ دربار مین تشریف لائے سب نے مجرا کیا براے تعظیم اُٹھے بادشاہ نے تخت پر جلوہ فرمایا اب خوب دربار آراستہ ہے ملکہ نسیم بھی نقاب چہرے پر ڈالے ہوئے کرسی پر بیٹھی ہے جب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ داروغۂ زندانخانہ کو حکم دیا

جائے کہ سب قیدیون کو لے کر حاضر دربار ہو مگر بعزت و آبرو کسی کی بے عزتی نہونے پائے تاکہ اُنکا دبار سمجھا جائے اِس امر سے بھی فرصت ہو جائے ابھی مجکو بہت سے کام ہین یہ جو حکم دیا فوراً چوبداروں نے وارد غۂ زندان کو حکم صاحبقران سے آگاہ کیا وہ اُن سب قیدیون کو لے کر جو کہ پندرہ ہزار تھے طرف دربار کے چلا ہر ایک کو اُسکی عزت و آبرو کے موافق اُن قیدیون مین بہت سے بادشاہ ساحر و غیر ساحر تھے اور بہت سے ساحر و غیر ساحر اور باقی لشکری ساحر و غیر ساحر تھے یہانتک کہ در دولت پر لے کر حاضر ہوا اطلاع کرائی حکم ملا کہ پہلے بادشاہون کو لے کر داخل دربار ہو سب طوق و سلاسل مین مبتلا تھے مگر شرم سے سر جھکائے تھے کیونکہ اُس دربار مین بہت سے بادشاہ و سردار ایسے تھے جو کہ اُنسے واقف تھے داروغہ نے بادشاہ و صاحبقران و اہل دربار کو سلام کیا صاحبقران نے اُن قیدیون کو دیکھکر حکم فرمایا کہ ان سب کے لیے کرسیان لاؤ بس کرسیان حاضر کی گئین روبروے تخت کے بچھائی گئین صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ کرسیون پر تشریف رکھین وہ کرسیون پر بیٹھے بہت عزت و توقیر سے صاحبقران و اہل دربار پیش آئے اُنھون نے جو یہ حالت دیکھی بہت شرمندہ ہوئے اور اپنے دلون مین خیال کیا کہ یہ لوگ بہت قدردان ہین جب وہ بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران نے اُنکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ یہ فرمائین کہ مین نے اور میرے عزیزون و سردارون و اہل لشکر نے آپ لوگون کو کیونکر اسیر کیا ہی اور زیر آیا بمردی یا بمکر اُن سب نے جواب دیا کہ جس طور سے بہادر بہادر کو زیر کرتا ہی اُس طور سے ہمکو زیر کیا ہی بمکر نہین زیر کیا ہی تب صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو اب کیا عذر ہی دین اِسلام کے قبول کرنے مین جبکہ آپ یہ فرما چکے ہین کہ بمردی زیر کیا ہی یہ فرماکر بہت سے کلمہ وحدانیت خدا اور مذمت دین تصویر پرستی و دیگر ادیان باطلہ مین فرمائے اور عذاب و ثواب و بہشت و دوزخ کا حال اور خداوند کریم کی مدح و ثنا فرمائی جب اُن سب نے یہ تقریر سُنی اور دیکھا کہ جو سردار اور بادشاہ اِس سرزمین کے اہل اِسلام کے شریک ہوئے ہین اُنکی بڑی عزت ہی اور بہت آبرو سے وہ یہان ہین ایسی آبرو اور عزت کبھی سمندر کے دربار مین کسی اعلے درجہ کے بادشاہ و سردار کی نہ تھی جو اِس دربار مین ایک ادنا درجہ کے شخص کی ہی بس یہ حالت دیکھکر عرض کیا کہ ہم سب نے آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیا کہے صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا جو کہ غیر ساحر تھے وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے جو ساحر تھے وہ صدق دل سے مطیع اِسلام ہوئے فوراً اُنکی قید دور کی گئی اُنکو بھی دربار مین اُنکے مرتبہ کے موافق جگہ ملی اُن سب نے قدمبوسی بادشاہ و صاحبقران کی حاصل کی اور سب اہل دربار سے ملے یہ بھی اپنے مقام پر جو اُنکو مرحمت ہوا تھا آکر بیٹھے یہ خبر باہر آئی کہ اُن سب بادشاہون نے صاحبقران کی اطاعت اختیار کی جو اُنکے سردار اور لشکری تھے اُنھون نے قصد کر لیا کہ ہم بھی اطاعت اختیار کر لین گے کیونکہ جب ہمارے مالکون نے اطاعت اختیار کی تو ہمکو کیا عذر ہی راوی کہتا ہی کہ جن بادشاہون ساحر و غیر ساحر نے دین اِسلام قبول کیا ہو اُنکے دو ایک کے نام تحریر کرتا ہون کہ گرداب شاہ مواج شاہ حباب شاہ سہراب شاہ وغیرہ ساحر و غیر ساحر بس جب یہ بادشاہ اطاعت اختیار کر چکے صاحبقران نے فرمایا کہ اب سردارون کو دربار مین لاؤ کہ اُنکا بھی دربار کیا جائے بس سب سردار حاضر کیے گئے اُنکو بھی بعزت و آبرو جگہ دی گئی اب جو دربار کو

اُنھون نے دیکھا کہ سردارون وافسرون وبادشاہون سے مملو پایا اُن بادشاہون کو دیکھا جو کہ ابھی قید تھی دیکھا کہ بہت عزت وآبرو سے دربار مین بیٹھے ہوئے ہین انھون نے اپنے دلون مین بہت تعریف کی جب یہ بیٹھ چکے صاحبقران نے وہ کلمہ جو پہلے بادشاہون سے فرمائے تھے اُنھون نے بھی وہی جواب دیے بعد اُسکے صاحبقران نے حمد وثنا خداوند کریم کی اور مذمت اور مذہبون کی بیان کی خلاصہ یہ کہ وہ سب سردار بھی از سر صدق مسلمان ہوئے ساحر مطیع اسلام ہوے غیر ساحرون نے کلمہ پڑھا جو سردار مسلمان ہوے ہین اُنکے چند کے نام تحریر ہوتے ہین گلاب جادو سپہ سالار سمندر شاہ جادو حباب جادو وسیلاب جادو وطوفان جادو ملکہ جمال آرا ملکہ یاسمن ملکہ طغیان طوفان خیر جادو ودریاساز جادو وغیرہ بس اِنکی بھی قید دور کی گئی خلعت مرحمت ہوئے اور علی قدر مراتب دربار مین جگہ ملی اُنکے بعد سب لشکری جو کہ قید ہوئے تھے اُنکو طلب کیا اُنھون نے دربار مین آکر سب کو عزت وآبرو سے دیکھا بہت اپنے دلون مین صفت وثنا کی صاحبقران نے اُنسے بھی وہی کلمہ فرمائے اور فرمایا کہ تمھارے بادشاہون اور سردارون نے ہمارے کہنے پر عمل کیا اور دین اسلام قبول کیا اب تمکو کیا عذر ہے بس ہر ایک نے عرض کیا ہمکو کوئی عذر نہین ہے سب لشکری اُسی وقت مسلمان ہوئے اُنکو بھی خلعت وانعام ملا اور حکم دیا گیا کہ تم ہمارے لشکر مین جاکر مقیم ہو اور تم اپنے اپنے بادشاہ وسردار کی خدمت مین رہنا جس طور سے رہتی تھی جب یہ پندرہ ہزار کفار دائرہ اسلام مین آچکے اِس امر کی خبر تمام شہر مین پھیل گئی ہر ایک نے سُنکے صاحبقران کی خلق ومروت کی بہت تعریف کی وہ لشکری سلام ومجرا کرکے دربار سے باہر گئے اور طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے وہان لشکر اسلام مین جو یہ خبر پہونچی اِن بادشاہون وسردارون کے لیے خیمے وغیرہ برپا کیے گئے ملازم مقرر ہو گئے اُنکے لشکرون کے لیے جگہ مقرر کی گئی یہ جاکر پہونچے سب نے اُنکو جو مقام اُنکے لیے مقرر ہوا تھا وہان مقیم کیا کسی امر کی تکلیف نہین ہوئی اور خوش ہوئے بہت تعریف کی یہان صاحبقران عالیشان نے کارپردازون کو طلب کرکے حکم دیا کہ سامان جشن خوشی کیا جائے ہم ایک جشن خوشی اِس فتح وظفر کا اور اِن لوگون کے مسلمان ہونے کا برپا کرینگے کل سرداران داخل شہر کو پندرہ دن تک ہماری سرکار سے دعوت کا کھانا جائے ہر ایک کے خیمے ومکان پر ناچ ورنگ کی صحبت ہو ہر گلی کوچہ مین ناچ و رنگ ہو اور روشنی کی جائے یہان سے لیکر اور ہمارے لشکر تک کل لشکر کو کھانا دیا جائے اور وردیان تقسیم ہون اِسی جشن مین ہم سہراب جادو کے عقد سے فراغت کرینگے یہ کلمہ سُنکے سہراب تو نہال ہو گیا نسیم بھی بہت دل مین خوش ہوئی صاحبقران نے فرمایا کہ در خزانہ وا ہو ہر ایک کو روپیہ دیا جائے جسکو جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو کہ وہ اپنے مکان پر جلسہ آراستہ کرے یہ جو حکم دیا اُسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا منادی نے شہر مین ندا کر دی کہ سب رعایاے شہر پندرہ دن تک صاحبقران کے مہمان ہین ہر ایک روپیہ خزانہ شاہی سے لیجائے اور اپنے مکان پر جلسہ آراستہ کرے مسجدون تمام شہر کی صفائی کی گئی روشنی کا بندوبست ہو گیا ہر ایک کے مکان پر جلسہ آراستہ ہونیکا بندوبست ہوا تمام لشکر کو وردیان نئی نئی تقسیم ہوئین نوبت خانون کی آراستگی ہوئی ہر طرف ایک خوشی کا ہنگامہ برپا ہوا یہان صاحبقران نے نسیم جادو کی وزیرزادی کو اپنے روبرو طلب کرکے فرمایا کہ تم اپنی ملکہ کا استمزاج لیکر مجھکو آگاہ کرو کہ میرا قصد ہے کہ اُسکا عقد ہمراہ سہراب جادو کے کر دون کیونکہ وہ

عاقلہ و بالغہ ہی اُسکی مرضی کیا ہی اِس امر کا خیال رہے کہ سہراب ایک مدت سے ملکہ پر فریفتہ ہی اور اُسکی مفارقت مین اُسکی عجیب حالت ہی مین نے اِس امر کا اقرار کیا ہی اُس سے کہا ہی کہ اگر مین سمندر شاہ پر غالب آؤنگا تو تمہارا عقد اُسکی دختر کے ہمراہ ضرور کر دونگا وہ اِسی امید پر آجتک زندہ بھی رہا ورنہ نہ معلوم اُسکا کیا حال ہوتا وزیر زادی نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ملکہ آپکی کنیز ہی اور سہراب آپ کا غلام بس ملکہ کو کوئی عذر آپکے فرمانے سے نہین جو آپکی مرضی ہو اور جو اُنکے حق مین بہتر ہو وہ تجویز فرمایئے ملکہ کبھی انکار آپ کے فرمانے سے نہ کریگی یہ جو جواب وزیر زادی نے دیا اِس سبب سے دیا کہ وہ آگاہ تھی کہ ملکہ خود سہراب پر فریفتہ ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ جو تم نے کہا بہت ٹھیک کہا مگر اصل صاحب معاملہ سے بھی رائے لینا ضرور ہی کہ اُسکی کیا مرضی ہی وزیر زادی نے عرض کیا کہ لونڈی اِسکو دریافت کرکے آج ہی عرض کر دیگی صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا وہ سلام کرکے اپنے مقام پر چلی آئی دربار آراستہ رہا اُسکے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا سب اپنے مقام پر آئے وہ بادشاہ اور سردار جو کہ مسلمان ہوئے تھے لشکر اسلام مین جو آئے بس یہان اُنکے لیے خیمے وغیرہ تو حسب لیاقت برپا ہو چکے تھے جیسے ہی آکر پہونچے جو لوگ اِس خدمت پر مقرر تھے اُنھون نے اُنکو لاکر اُن خیمون مین اُتارا وہ حیران ہوئے کہ یہ خیمے وغیرہ کہان سے آئے اُنکو جو حیران دیکھا اُنھون نے کہا کہ یہ یہان کا یعنی سرکار صاحبقران کا طریقہ ہی کہ جو شریک ہوتا ہی اُسکو سرکار شاہی سے خیمے وغیرہ اور سامان ضرور و ملازم وغیرہ عنایت ہوتے ہین بس آپ لوگ شریک ہوئے اُسی طریقہ سے آپکے لیے بھی سب سامان کیا گیا کوئی مقام حیرت نہین ہی وہ یہ سنکے بہت خوش ہوئے اُدھر وزیر زادی نے ملکہ نسیم سے صاحبقران کی تقریر اور اپنا جواب بیان کیا اور کہا کہ کیا جواب دون ملکہ نے کہا کہ یہی جواب کافی ہی کہ مین آپکی کنیز ہون جو آپکی مرضی ہی مین اُس سے سرتابی نہین کر سکتی ہون تو تو واقف ہی کہ میری خود یہی خواہش ہی بس وزیر زادی نے صاحبقران کو اِس حال سے آگاہ کیا صاحبقران نے سامان شادی کا حکم دیا راوی بیان کرتا ہی کہ اگر بتفصیل سامان جشن و کتخدائی تحریر کیا جائے تو نہایت طول ہوگا ایک اور دفتر تیار ہوگا بس مجملاً یہ ہی کہ اُسی دن سے محفل جشن آراستہ ہوئی تمام شہر آئینہ بند کیا گیا ہر گلی کوچہ مین روشنی کا بند و بست کیا گیا ہر مقام پر ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی سب اہل شہر خوش و خرم تھے اطراف و جوانب سے طائفے طلب کیے گئے ناچ ہونے لگا بارگاہین آراستہ کی گئین دونون وقت تمام لشکر و سردارون و اہل شہر کو سرکار صاحبقران و بادشاہ سے دعوت کی کھانے کے خوان جاتے تھے طعام لذیذ و لطیف ہوتا تھا صاحبقران بزم عشرت مین و بادشاہ تشریف لاتے تھے سب سردار حاضر ہوتے تھے شب کو آتشبازی کا تماشہ ہوتا تھا پہلے اُسکے بعد ناچ شروع ہوتا تھا اِسی طور سے آٹھ روز تک بزم عشرت برپا رہی آٹھوین دن بحکم صاحبقران بڑی دھوم سے سہراب کا مانجھا آیا سہراب نے مانجھا پہنا بہت خوش ہوا صاحبقران کو دعائین دین اُدھر سے ساچق گئی بڑی دھوم سے اُس شادی کا حال یہ حقیر کیا تحریر کرے طول ہوگا اگر یہ حکم نہوتا کہ اِسی جلد مین سب حال تحریر ہو اور یہ دفتر اِسی جلد پر تمام ہو جائے تو یہ حقیر اِس شادی کی کیفیت اور جشن نوروزی کی حالت تحریر کرکے دکھا دیتا ناظرین اُسکو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوتے خلاصہ یہ کہ بعد ساچق کے مہندی ہوئی اُسکے بعد برات کی شب آئی بڑی دھوم سے برات نوشاہ کے مکان پر سے چلی خود صاحبقران نے اپنے دست حق پرست سے سہراب کو نوشاہ بنایا سہراب چلے

اُس برات کا کیا کہنا کہ جسمین صاحبقران و سرداران صاحبقران ایسے سمدھی ہون المختصر برات
عروس کے گھر پر پہونچی سب اُترے اور عزت و توقیر سے بٹھائے گئے ہار پھول الائچی پان کی کشتیان
ملین نوشاہ مسند پر بیٹھا ناچ ہونے لگا ساعت نیک دیکھکر خواجہ حشام و خواجہ خضران بن عمرو ثانی
نے عقد پڑھا سات کرڑو اشرفیون کا مہر مقرر ہوا جب ایجاب و قبول ہو گیا شربت پلائی ہوئی نوشاہ
محل مین آیا ریت رسم سے فراغت حاصل کی بہت کچھ جہیز مین ملا عروس کو سوار کرکے برات
رخصت ہوئی مکان نوشاہ پر پہونچی سب براتی رخصت ہوئے نوشاہ نے عروس کو محافہ
سے اُتار کر محل مین لاکر مسند پر بٹھایا دامن پر نماز پڑھی شب ہوئی حجلۂ عروسی تیار ہوا دولہا
دولھن حجلۂ عروسی مین آگئے وہان باہر بزم عشرت آراستہ تھی ناچ و رنگ ہو رہا تھا تمام حمد یکہ
بعد شکوہ شکایت کے سہراب نے گوہر مراد حاصل کیا قفل طلسم کو توڑا حسرت و ارمان دونون کے
بر آئے خوب لپٹ کر شب بھر سوئے بعد ایک عرصہ دراز کے یہ دن نصیب ہوا صبح ہوئی
آفتاب عالمتاب برآمد ہوا دونون حجلۂ عروسی کے باہر آئے ایک سرخ رو دوسرا شرمندہ
المختصر چوتھی چالون سے فراغت ہوئی سہراب بہت شاد و بامراد خرم صاحبقران کو تہ دل سے دعائین
دے رہین بس سہراب دن بھر تو بزم عشرت مین رہتا ہو اور شب بھر اپنی معشوقہ کے پہلو مین
چین سے بسر کرتا ہو یہانتک کہ زمانہ جشن ختم ہوا پندرھوین دن صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ ای
خواجہ زمانہ خوشی ختم ہوا مگر تمنے ایک دن بھی ہمکو خوش کیا اپنا گانا سناکر خواجہ نے جواب دیا کہ کیا
آپ نے مجھکو کوئی گویا تصور کیا ہو کہ مین بزم عشرت مین گاؤن مین کیا جانون یہ جو خواجہ نے کہا
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر نہین ہو بلکہ ہماری خوشی یہ ہو کہ تم بھی کچھ گاؤ یہ جو صاحبقران نے فرمایا
پھر تو بادشاہ اور سب سردار خواجہ کے پیچھے پڑگئے آخر مجبور ہوکر خواجہ نے رغبت پیوندی زنبیل
سے نکالی اور سازندون کو حکم دیا کہ ساز ملاؤ انھون نے ساز ملایا خواجہ نے اُسکی تھلیان درست
کرکے بھیرو مین یہ غزل گائی چونکہ وقت صبح صادق تھا غزل

ناز و انداز جب آیا تو حیا بھی آئی
یون تو ہر روز لڑاتے تھے لب بام آنکھین
یار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی

شمع محفل مین جو آئی تو ہوا بھی آئی
آج پہلو مین جو بیٹھے تو حیا بھی آئی
شیشۂ دل کے کب نے توڑا صاحب

حسن انسان مین جو آیا تو ادا بھی آئی
روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
ہائے کس وقت مین ہوئی تاریخ مرادین صاحب
یہ تو فرمایئے کانون مین صدا بھی آئی

بس یہ غزل جو خواجہ نے با لحان داؤدی گائی سب کی سُنکے یہ حالت ہوئی کہ سکتہ کی نوبت ہوگئی ہر ایک
کی آنکھون سے آنسو گرنے لگے وجد مین آکر جھومنے لگے زہرۂ فلک وجد کرنے لگی مشتری فلک کو حیرت
ہوئی سمان بندھ گیا طائر اپنے اپنے آشیانون سے اُڑکر بالاے قصر جھومنے لگے بس خواجہ نے جب یہ
حالت دیکھی ختم کردی بڑے عرصے تک سما بندھا رہا جب سب کو ہوش آیا سبنے خواجہ کی تعریف
کی ہزارون روپیہ خواجہ کو دیے چونکہ وقت صبح کا تھا اور نماز سحر کا وقت قریب تھا بس صاحبقران
نے فرمایا کہ جلسہ برخاست ہو سب نماز سحر سے فراغت کرکے اپنے اپنے مقام پر جاکر آرام پذیر ہون
اب کل بادشاہ دربار فرمائین گے شکر ہو خداوند کریم کا کہ مین نے عقد سہراب سے فراغت پائی
جو مین نے کہا تھا وہ میرے خدا نے پورا کر دیا مین اُس سے سرخ رو ہوا اور مین نے جشن خوشی بھی خوب
برپا کیا اب فکر کرنا چاہیے اُس کام کے لیے کہ جسکے لیے مین ادھر آیا ہون اور سمندر کا حال نہ معلوم ہوا
کہ وہ کدھر گیا ہو اسکی بھی فکر لازم ہو ایسا نہو کہ وہ کچھ فساد برپا کرے یہ فرماکر صاحبقران اُٹھ کھڑے

ہوئے بس صاحبقران و بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ وہ بزم درہم و برہم ہوئی ہر ایک نے اپنے اپنے مقام پر آکر نماز سحر ادا کی اور آرام پذیر ہوا کیونکہ پندرہ دن سے جاگ رہے تھے وہ جلسہ جو اُس شہر مین تھا سب برخاست ہوا سب اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے بادشاہ و صاحبقران دو دن باہر تشریف نہ لائے دربار نہ کیا سب سردار بھی اپنے اپنے مقام پر راحت سے رہے تیسرے دن دربار آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے مجرا کر کے اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوئے صاحبقران دنگل شوکت پر ملکہ نسیم جادو بھی آکر ایک کرسی جواہر نگار پر بیٹھی صاحبقران نے نسیم جادو کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ہمنے تمکو یہان کا بادشاہ کیا اور یہ ملک تمھارے سپرد کیا اُسنے عرض کیا کہ یہ کنیز اس لائق نہین ہو اس بار عظیم کی برداشت نہین کر سکے گی یہ منصب جلیل کسی کو مرحمت ہو فرمایا کہ یہ تمھارا حق اور کسی کو نہین مل سکتا ہو تم اسی ملک کے وارث ہو اُسنے بہت عذر کیا مگر صاحبقران نامدار نے نہ قبول فرمایا اُسیدم اُن تخت پر اُسکو بٹھایا بس سب بادشاہون اور سردارون اور رئیسان شہر سے فرمایا کہ آج سے نسیم جادو تمھاری حاکم ہو تم اُسکی اطاعت کرنا اور اُن بادشاہون سے فرمایا کہ جو کہ اور ملکون کے تھے اور سمندر شاہ کو خراج دیتے تھے کہ تم لوگ اُسی طور سے برابر خراج دیے جانا کبھی ملکہ نسیم کے حکم سے سرتابی نہ کرنا سہراب جادو اُسکے شوہر کو اُسکا نائب کیا اور فرمایا کہ تم ملک کا بندوبست کرنا عدل و انصاف سے کام لینا اُسنے عرض کیا کہ مین آپ کے قدمون کو نہ چھوڑونگا آپکے ہمراہ رہونگا فرمایا کہ اب کیا ضرورت ہو تم یہان کا بندوبست کرو اگر تم یہان نہ رہوگے تو کون بندوبست کریگا ملکہ عورت ہو وہ انتظام ملک کیونکر کریگی دوسرے ایک مدت کے بعد تمھارا [illegible] حاصل ہوئی یہان رہو عیش کرو سہراب نے عرض کیا کہ مین اس عیش کو بدتر از عذاب جانتا ہون مجھکو مفارقت ملکہ کی گوارا ہو مگر آپ کے قدمون سے جدا ہونا گوارا نہین ہو بہت کچھ جناب صاحبقران نے سمجھایا مگر سہراب نے نہ مانا آخر کو فرمایا کہ اچھا اُسوقت تک تو یہان کا بندوبست کرو جب تک کہ ہم یہان ہین اُسنے عرض کیا کہ خیر اس حکم کی مین تعمیل کرونگا نسیم نے جو یہ سُنا تو عرض کیا کہ کنیز بھی آپ کے ہمراہ رہیگی آپ کے قدمون کو نہ چھوڑیگی صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھا جائیگا اُسنے عرض کیا کہ مین نہ مانونگی اس امر کا اقرار فرمایئے کہ مین تمکو ہمراہ لیچلونگا جب بہت کچھ نسیم نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ جب ہم یہان سے روانہ ہونگے تو تمھاری طرف سے کسی کو یہان کا حاکم کر کے تم اور تمھارے شوہر کو ہمراہ لے چلین گے بعد اس تقریر کے صاحبقران نے خواجہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ ابھی تک کچھ خبر سمندر شاہ کی نہین آئی کہ وہ کدھر بھاگ کر گیا ہو اور کس فکر مین ہو مین نے کئی مرتبہ تمسے کہا مجھے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہرکارے اُسکے عقب مین گئے ہین کیا وہ ابھی واپس نہین آئے اگر نہین آئے ہین تو اور ہرکارے روانہ کرو تاکہ وہ خبر لائین اُسکی طرف سے غفلت نہ کی جائے کیونکہ وہ بادشاہ عظیم تھا ایسا نہو کہ پھر لشکر جمع کر کے لشکر کشی کرے تو خرابی ہوگی کوئی خوف نہین ہو مگر جلدی اس امر سے [illegible] کہ مین ان سب کامون سے فراغت کر کے آئینہ اندام جادو کو قتل خواہ مطیع کر کے اور سب کو ملک تسخیر کر کے طرف خانہ کعبہ کے جاؤن کیونکہ مجکو اپنے بزرگون کی مفارقت کا بڑا صدمہ ہو بس اُن سب [illegible] جاکر ملون صاحبقران اول و ثانی کی ملازمت حاصل کرون اُسکے بعد عبادت خدا کرون [illegible] وسفر آخرت نصیب ہو یہ جو فرمایا صاحبقران نے خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے ہرکارے [illegible] مگر ابھی تک واپس نہین آئے ہین آج اور ہرکارے روانہ کرونگا

صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی خوف نہین ہی صرف اِسکا خیال ہی کہ ایسا نہو کہ اُسکے پاس کچھ کفار جمع ہوجاتین
اور وہ پھر چڑھائی کرے فتنہ و فساد برپا کرے تو پھر از سر نو اُسکا تدارک کرنا پڑے بیکار کا طول ہو اور
عرصہ ہو خواجہ نے عرض کیا کہ اچھا مین آج ضرور اِسکی تدبیر کرونگا ہرکارے روانہ کرونگا بہت جلد
یہ حال دریافت کرکے خدمت عالی مین عرض کرتا ہون خواجہ و صاحبقران مین یہ تقریر ہورہی تھی
راوی بیان کرتا ہی کہ وہ ہرکارے جو کہ بعد جانے سمندر شاہ طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے سب حال
دریافت کرکے اِدھر کو روانہ ہوئے تھے وہ آکر یہان پہونچے بیرون شہر اپنے لشکر کو فروکش دیکھا
داخل لشکر ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ صاحبقران شہر مین تشریف فرما ہین بس یہ ہرکارے
شہر مین آئے اور تمام شہر کی سیر کرتے ہوئے در دولت پر پہونچے جرئیل بن عادی در دولت پر بر تبۂ
درگہ سالاری بیٹھے ہوئے تھے اُنکو سلام کیا اور عرض کیا کہ ہم خدمت صاحبقران مین جاتے ہین یہ
سنکر اُنھون نے کہا کہ تمھاری ممانعت کب تھی بس یہ ہرکارے داخل دربار دُربار ہوئے مجراگاہ پر آکر
صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کیا لب عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر اس طور مدح و ثنا کرنے
لگے اور دعا دینے لگے نظم

گل امید تو دائم شگفتہ	الٰہی بخت تو بیدار بادا	دیگر	ترا دولت ہمیشہ یار بادا
تا صبح دمد ہمدم ساغر باشی	بچشم دشمنانت خار بادا		تا سر زند آفتاب سرور باشی
	تا تاج حیات بر سر خضر نہند		در خانۂ اقبال سکندر باشی

جہان پناہ خدیو بارگاہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال دوست شاد دشمن پائمال ہو بغلامان
سرکار فیض آثار ایک خبر تازہ عرض کیا چاہتے ہین خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو عرض کرو تم لوگ بڑے
عرصے مین حاضر ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ جب ہمنے سب حال تمام و کمال دریافت کر لیا تب اِدھر کا قصد
کیا اور راہ طے کرکے حاضر خدمت ہوئے پسکے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ وہی ہرکارے
ہین کہ جو کہ تعاقب مین سمندر نا ہنجار کے گئے تھے جسکی خبر دریافت کرنیکے لیے حضور تاکید فرماتے تھے
صاحبقران اُنکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہان بیان کرو تب اُنھون نے یون بیان کیا کہ سمندر نابکار جو
غلامان سرکار ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگا تو بر ابر کوہ و صحرا کو طے کرتا ہوا چلا گیا اِس خوف سے کہ عقب
مین لشکر اسلام آتا ہی پانچ یا چھ کوس پر جاکر دم لیا کچھ سامان ہمراہ نہ تھا ساحرون نے سحر سے سامان
درست کیا خیمے وغیرہ سحر کے برپا کیے اُنمین سب اُترے چونکہ قریب دو لاکھ کے لشکر اُسکے ہمراہ
تھا سب مجروح تھے سب کے ٹانکے وغیرہ دیے گئے مرہم سحر کے پھاہے لگائے خلاصہ یہ کہ جب سب
بند و بست ہو چکا سمندر کی بھی زخم دوزی ہو چکی اب سمندر بیٹھا تخت پر کچھ شکایت کی اور رو یا کیا سردارون
نے قلعہ کا حال بیان کیا اور صدمہ ہوا خلاصہ یہ کہ جو لشکر اِدھر اُدھر بھاگ کر منتشر ہو گیا تھا اور جو لشکر
شہر سمندر یہ سے بھاگا تھا اور جو اہل شہر اور ناموس سمندر سب اُس مقام پر آکر جمع ہوئے اور
سمندر نے وہان پانچ روز تک قیام کیا اتنے عرصہ مین سات لاکھ کا لشکر جمع ہو گیا جب یہ لوگ
جمع ہوئے اور سمندر کی تھکن و کسل بھی برطرف ہوئی اور زخم بھی کچھ مندمل ہوئے بس اُسنے سبکو
جمع کیا اور یہ تقریر کی ہرکارون نے وہ تقریر جو کہ سمندر نے اپنے اہل لشکر سے کی تھی اور مین اُسکو
اس کے قبل اُسکو تحریر کر چکا ہون مع اہل لشکر کے جواب کے روبرو صاحبقران کے
بیان کی اور عرض کیا کہ سمندر نے اُسدن کل اپنے لشکر کو تو طرف صحرائے نہ طاقیہ کے روانہ کیا اور
خود اُسی دن تختہائے سحر پر سوار ہو کر مع ناموس اور چند سردارون و کل عیارون کے طرف طلسم

گنجورۂ سلیمانی کے روانہ ہوا اس خیال سے کہ یا تو گنجور شاہ کو آمادہ کرکے اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر بیرون طلسم اگر ماہرمان سرکار سے مقابلہ کرون اور آتش جنگ و پیکار کو افروختہ کرون اگر گنجور شاہ کمک کرنے سے انکار کرے تو وہان سے نہ طاق قریب ہی عرضی خدمت خداوند نہ طاق مین روانہ کرون اور کل حال اپنا تحریر کرون خداوند نہ طاق سے کمک طلب کرون وہ ضرور کمک کرینگے بس وہ لشکر ہمراہ لے کر اپنے دشمنون کو قتل کرے باقی خیریت ہی جب وہ اُدھر کو روانہ ہو چکا تب غلام یہ خبر لیکر اِدھر کو روانہ ہوئے کہ اس خبر کو سمع اقدس تک پہونچا دین تاکہ جو تدارک حضور کو اُسکی نسبت تجویز کرنا ہو وہ خداوند کرین یہ جوہر کارون نے عرض کیا صاحبقران نے سماعت فرماکر حکم دیا کہ اُنکو خلعت و انعام دیا جائے بس بموجب حکم وہ خلعت سے مخلع ہوئے اور انعام پاکر دعائین دیتے ہوئے مخبر اُٹھکے بیرون دربار آئے صاحبقران نے اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ جوہر کارون نے بیان کیا کہ سمندر نے کیا تدبیر کی ہی یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی اگر اسنے طلسم گنجورۂ سلیمانی مین جاکر پناہ لی ہی تو مین وہان بھی اِسکی سرکوبی کو پہونچتا ہون اور اُس طلسم کو فتح کرکے اسکو قتل کرتا ہون مع گنجور شاہ کے اگر اُسنے اطاعت نہ کی اور دین اسلام قبول نہ کیا اور بعد فتح طلسم گنجورۂ سلیمانی نہ طاق کا قصد کرونگا مین نہ طاق کی فتح کے لیے تو آیا تھا یہ ملک راہ مین ملا اِسکو بھی خداوند کریم نے میرے ہاتھ سے اسلام آباد کرا دیا اسکی مشیت مین یہ گذرا ہی کہ طلسم گنجورۂ سلیمانی بھی فتح ہو جب تو اُسنے یہ تدبیر پیدا کی کہ سمندر شاہ کے دلمین یہ بات پیدا کی کہ وہ اُسی طرف بھاگ کر گیا اب جبتک مین سمندر شاہ کو قتل نہین کر لیتا اور طلسم گنجورہ کو نہین فتح کر لیتا ہون اور کسی طرف کا قصد نہ کرونگا جبتک سمندر شاہ کو تخت حکومت سے اُتار کر تختۂ تابوت پر نہین بٹھاتا ہون مجھکو چین نہ آئیگا بعد اس مہم کے نہ طاق کا قصد کرونگا یہ فرماکر فرمایا کہ تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ جو کہ راہ طلسم گنجورۂ سلیمانی سے آگاہ ہو اور ہمکو اِس طلسم کیطرف راہ بتلا کر لیچلے یہ کلام جیسے ہی زبان سے نکلا کہ آفاق و اشفاق و کوکبہ و غزالان و سہراب و ایوان و سوماق و الطاف جادو نے عرض کیا کہ ہم لوگ اِس راہ سے بخوبی واقف ہین کیونکہ اکثر سمندر شاہ ہم لوگون کو ہمراہ لیکر پاس گنجور شاہ کے گیا تھا اور ہم طریقۂ طلسم سے بھی بخوبی آگاہ ہین ایوان نے عرض کیا کہ مین خود بہانے ملاقات گنجور شاہ اکثر گئی ہون صاحبقران نے پوچھا کہ اُس طلسم کی کیا حالت ہی کچھ بیان کرو اور یہ کیونکر ثابت ہوتا ہی کہ یہان سے طلسم شروع ہوا ہی اور یہ حد طلسم ہی ایوان نے کہا کہ مین حالات اندرون طلسم سے تو آگاہ نہین ہون کیونکہ جب گئی تھی سیدھی گنجور شاہ کے پاس پہونچی اور اُس سے ملکر دو ایک روز رہکر چلی آئی اکثر مین نے اُس سے اِس امر کی خواہش کی کہ مجھکو سیر طلسم کرا دو گنجور شاہ نے جواب دیا کہ ہمکو حکم نہین ہی ہم مجبور ہین کیونکہ ہمکو خداوند کیطرف سے ممانعت ہی کہ اگر کوئی ساحر بیرون طلسم سے تمہاری [illegible] کو آئے اور اِس امر کی خواہش کرے کہ ہمکو سیر طلسم کراؤ تو کبھی ایسی حرکت نہ کرنا خواہ تمہارا عزیز قریب ہو خواہ دوست صادق باشندگان بیرون طلسم کو سیر طلسم نہ کرانا چنانچہ اِس سبب سے کوئی حالات طلسم سے سوائے باشندگان طلسم کے واقف نہین ہی مجھپر کیا منحصر ہی سمندر شاہ جو کہ بہت بڑا دوست گنجور شاہ کا ہی اور مقرب خداوند تھا اُسکو بھی گنجور شاہ نے سیر طلسم نہین کرائی اکثر اُسنے بھی خواہش کی اُسنے یہی جواب دیا جو کہ مجھکو دیا بس کوئی حالات طلسم سے واقف نہین ہی ہان جو جو اسطرف گئے ہین وہ واقف ہین ایک صحرا ہی بہت خوش و خرم اور اُسمین ہزارون درخت لالہ کے ہین اور ہزارون گلاب کے اُنپر ہمیشہ بہار رہتی ہی کبھی خزان نہین ہوتی اُس صحرا کے بیچ بیچ مین ایک غار عظیم ہی اور اُس غار کے

ایک گنبد ہو کہ اسکے کلس پر ایک آفتاب بنا ہوا ہو اُس آفتاب کی روشنی جہانتک پہونچتی ہو یہی معلوم ہوتا ہو کہ زمین طلائی ہو یہ عکس آفتاب کا اثر ہو اور یہی حد طلسم ہو اور غار اُس مقام پر ہو کہ جہان سے زمین طلائی شروع ہوئی ہو اور مثل کندن کے چمک رہی ہو یعنے غار کے اُسپار زمین طلائی ہو اور اُسی پار وہ گنبد ہو خداوندی بات ہو کہ شب کو وہ آفتاب ماہتاب ہو جاتا ہو اور چاند کا عکس جو زمین پر پڑتا ہو تو زمین نقرئی ہو جاتی ہو یہ حد طلسم ہو بس جو شخص یہ قصد کرتا ہو کہ ہم غار کے قریب جاکر اور غار کو جست کر کے پھاند جائین اور اُس گنبد کے حال سے آگاہ ہون یہ امر ضروری ہو کہ وہ غار عمیق تو بہت ہو کہ اُسکا کچھ حال نہین کھلتا ہو مگر چوڑا کم ہو ایسا چوڑا ہو کہ جسکا جی چاہے جست کر کے اُس پار چلا جائے کوئی مشکل نہین ہان عمق و طول کا پتہ نہین ہو اسپار غار کے لالہ کا چمن و گلاب کا ہو اور کچھ درخت کنارے غار کے اُس پار بھی ہین اِسی سبب سے مین نے عرض کیا کہ بیچوں بیچ صحرا مین غار ہو بس جہان کوئی اُس غار کے قریب پہونچا فوراً دو برقین اُس غار سے پیدا ہوئین اور چمک کر بلند ہوئین اور باہم لڑین اور کڑک کر اُس شخص پر گرین جو کہ غار کے قریب پہونچ چکا ہو اور اِس قصد مین ہو کہ جست کرون اُنکا گرنا تھا کہ اُسکے چار ٹکڑے ہوئے وہ برقین تو غار مین غائب ہو گئین اور اُسکی لاش کے ٹکڑے زمین پر لوٹنے لگے جب سرد ہو گئے اُسوقت ایک اژدر اُس لالہ کے درختون سے پیدا ہوا اُن ٹکڑون کو دم کشی کر کے نگل گیا پھر جا کر اُس چمن لالہ مین غائب ہو گیا اکثر تلاش کیا اُسکا پتہ نہ ملا بس یہ حد طلسم ہو اور اِس نشان سے ثابت ہوتا ہو کہ یہان سے طلسم شروع ہوا بس جو اِس حال سے واقف ہو وہ تو دھوکا نہین کھاتا ہو سر حد طلسم سے الگ فروکش ہوتا ہو اور جو واقف نہین ہو اور اُسکی قضا آئی ہو وہ دھوکا کھاتا ہو ہزار ہا دن آدمی اِسی طور سے ہلاک ہوئے بس مین تو عرض نہین کر سکتی ہون کہ آپ اُدھر کا قصد نہ کرین کیونکہ آپ لوگ اپنے قول کے پورے ہوتے ہین جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین مگر یہ عرض ضرور کرونگی کہ اُدھر جانا بیکار ہو اور اِس طلسم کا فتح ہونا بہت دشوار ہو بس سمندر شاہ کو جانے دیجیے اُسکو لعنت فرمایئے جس حال مین ہو رہنے دیجیے اور آپ دوسرے کام کی طرف متوجہ ہو جیے کیون اپنے کو زحمت مین مبتلا فرمایئے آیندہ حضور کو اختیار ہو جو حق خیر خواہی کا تھا وہ کنیز نے عرض کر دیا اور اِس حال کو بھی عرض کیا کہ یہ حالت ہو سر حد طلسم کی یہ صاحبقران نے سماعت فرما کر ایوان سے فرمایا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہو کہ مین سمندر شاہ کی طرف سے دست بردار ہون بدون اُسکے قتل کیے مجکو چین نہین پڑتا ہو تو نام میرا بدیع الملک نہین جو مین نے اندر طلسم کے گھس کر سمندر شاہ کو قتل کیا اور اِس طلسم کو نہ فتح کیا میرا خدا میرا مالک ہو وہ ہر مشکل کو اِسطور سے آسان کرتا ہو کہ کچھ نہین معلوم ہوتا ہو وہ اِن برقون کے دفع ہونے کی اور طلسم کی فتح ہونے کی کوئی نہ کوئی تدبیر کریگا اگر میرے مقدر مین اِس طلسم کا فتح کرنا مقدر ہو اور مین اِس طلسم کا فاتح ہون اگر یہ امر نہین ہو تو جا کر اُس طلسم مین مین اسیر ہو جاؤنگا جو فاتح ہوگا وہ آکر فتح کریگا مجکو رہا کریگا یہ اب غیر ممکن اور امکان سے باہر ہو کہ مین اُدھر نہ جاؤن یا اُسکے فتح کرنے کی تدبیر نہ کرون اِسمین جو کچھ ہو اے ایوان مرد کو لازم ہو کہ کبھی ہمت نہ ہارے ہر کام مشکل وا ہم کو یہ خیال کرے کہ اُسکا آسان کرنیوالا وہی خداوند کریم ہو کہ جسنے اُسکو مشکل کیا ہو اور کسی بلا مین بد حواس نہو اور صبر کرے اور یہ خیال کر لے کہ جسنے یہ بلا ہم پر نازل کی ہو وہی ہمکو اِس بلا سے نجات بھی دیگا اور اِس مصرع پر ہمیشہ عمل کرے مصرعہ بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد + بس اگر ہر بلا مین جبکہ نازل ہو یہ خیال کر کے صبر کرے کہ خداوند کریم نجات دینے والا ہو یا ہر اہم و مشکل مین یہ خیال کر کے قدم رکھے کہ وہ آسان کرنیوالا ہو تو اِسطورسے

اُس بلا سے نجات ملتی ہی اور اس آسانی سے وہ امر مشکل آسان ہوتا ہی کہ دیکھنے والون کو حیرت ہوجاتی ہی تم سب کے روبرو کل ہی کا ذکر ہے کہ کسکو اس امر کا یقین تھا کہ سمندر شاہ شکست کھائیگا ہر ایک یہی کہتا تھا کہ برسون لگینگے خیال تو کرو کہ کیونکر یہ امر آسان ہوگیا اور اسطور سے کہ بلا درد سر شہر و قلعہ بھی ہاتھ آگیا بس یہ اُسی کی عنایت اور مہربانی تھی ورنہ میری کیا لیاقت تھی اور میرے لشکر کی کیا حقیقت تھی کہ اسطور سے فتح ہوجاتی بس اسی طور سے وہ فتح بھی کرادیگا اُسکے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہی بس اُسکی ذات پر نگاہ رکھنا اچھا ہوتا ہی تم لوگ دیکھ لینا کہ کیونکر اُسکے فتح ہونے کے سامان غیب سے پیدا ہوتے ہین کہ حیرت ہوجائے یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا ہم لوگ آپ کے ہمراہ ہین آپ کے قدمون سے جدا نہونگے جہان آپ تشریف لیجلینگے ہم بھی خدمت مین حاضر رہینگے راوی کہتا ہی کہ یہی حال آفاق و اشفاق وغیرہ نے صاحبقران سے عرض کیا تھا اور ایوان کے قول کی تصدیق کی صاحبقران نے ایوان سے کہا کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ جب اُس غار کے پاس کوئی نہین جاسکتا ہی اگر جاتا ہی تو برقون سے ہلاک ہوتا ہی پھر تم کیونکر جاتی تھین اور سمندر کیونکر گیا ہوگا ایوان نے عرض کیا کہ اس امر کو بھی عرض کرتی ہون کہ یہ امر جو آپ نے دریافت فرمایا اسکی تفصیل یہ ہی کہ سمندر کو تو بادشاہ نہ طاق یعنی ایوان تاجدار جو کہ خداوندان سبکا ہی اجازت ہی کہ جب تمھارا جی چاہے طلسم گنجورہ سلیمانی مین جاؤ اور گنجور شاہ سے ملاقات کرو اور طوکو بغیر اجازت طلسم کے اندر اجازت نہین ہی اور ایک پروانہ معافی کا ایوان تاجدار کی طرف سے سمندر کے پاس ہی کہ جسکے ذریعہ سے کوئی اُسکو مانع نہین ہوتا ہی اور برقون کے دفع کرنے کے لیے ایک اسم ایوان کی طرف سے اُسکو تعلیم ہوا ہی کہ وہ اُس اسم کو پڑھکر برقون کو دفع کرتا ہی بس طریقہ یہ ہی کہ جب قریب غار پہونچے اور برقین غار سے نکلکر بلند ہوئین سمندر شاہ نے وہ اسم پڑھا وہ برقین بالائے آسمان قائم ہوگئین اور ایک دروازہ درمیان اُن برجون کے پیدا ہوا آواز آئی کہ کون آیا ہی بس مین ہوئی خواہ سمندر کہا کہ ہم ہین سمندر یا ایوان آواز آئی کہ اجازت کا پروانہ ہی کہا کہ ہان بس دروازہ کھل گیا جسقدر لوگون کو لے کر جاتا ہوا اُنکو ہمراہ لے کر اندر دروازے کے داخل ہوئے اِدھر دروازے سے باہر قدم نکالا اور دروازے کے اُس پار ہوئے دروازہ غائب ہوگیا اب حال نہین معلوم کہ وہ برقین اُسی طور سے قائم رہین یا گر پڑین اُس غار مین اب جو دیکھا تو سوائے میدان کے اور کچھ نہین ہی چند قدم چلے کہ ایک باغ کا دروازہ نمودار ہوا اُس باغ مین گئے اُسمین ایک بارہ دری تھی اُس بارہ دری مین ایک ساحر رہتا ہی کہ نام اُسکا عشاق جادو ہی وہ دربان طلسم اور منشی طلسم ہی وہ دن رات بیٹھا ہوا لکھا کرتا ہی بارہ دری کے بیچ کے در مین بیٹھا ہوا اور جو ساحر اُسکے ملازم ہین وہ اُسکے گرد و پیش بیٹھے رہتے ہین ایک میز اُسکے روبرو لگی ہوئی ہی اور ایک گھنٹہ چھت مین لٹکا ہوا ہی اِدھر کسی نے باغ مین قدم رکھا وہ گھنٹہ خود بخود بجا اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک طائر سبز رنگ پیدا ہوا اُسنے کہا کہ فلان شخص داخل طلسم ہوا ہی وہ آتا ہوگا اُسکے پاس پروانہ اجازت کا ہی یہ کہکر وہ طائر زمین پر گرا اور جل گیا اب جو طلسم مین داخل ہوا ہی خواہ مین ہوئی خواہ سمندر وہ اُس باغ کو طی کرکے عشاق کے روبرو گئے عشاق نے دیکھکر کہا کہ آپ ٹھہر جائیے مین بادشاہ کو آگاہ کردون کہ فلان شخص آپکی ملاقات کے لیے آتے ہین اِتنے آدمیون سے بس اُسنے اُسوقت جسقدر آدمی ہمراہ ہوئے اُن سب کے نام ایک پرچہ کاغذ پر تحریر کرکے اُسپر جو سحر کیا کہ وہ پرچہ خود بخود

منبر پر سے غائب ہو گیا بعد تھوڑے عرصہ کے نظر آیا بس اگر آمین، یہ حکم ہوا کہ جسقدر آدمی اُسکے ہمراہ ہین اُنکو مع اُن سب کے بھیجدو تو اُسنے سحر کیا کہ ہوا چلی اور غبار بلند ہوا بسبب ہوا اور غبار کے سب کی آنکھین بند ہو گئین بعد تھوڑے عرصہ کے جب یہ معلوم ہوا کہ نہ اب ہوا ہے نہ غبار آنکھین جو کھولین تو اپنے کو دربار گنجور شاہ مین پایا جبتک جی چاہا رہے جب رخصت ہوئے اُسی طور سے ہوا چلی اور غبار اُٹھا آنکھین بند ہو گئین پھر جو آنکھین کھولین تو اپنے کو بیرون طلسم پایا اب اُس باغ مین نہین آتے ہین جاتے وقت تو باغ مین جاتے ہین آتے وقت مجھا مستقیم بیرون طلسم آجاتے ہین آنے کا راستہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ کیونکر آسکے اگر یہ حکم نہوا اور یہ حکم ہوا جو آیا ہے اُسکے ہمراہ پچاس آدمی ہین تیس آدمیون سے روانہ کردو بیس کو اپنے پاس رہنے دو اُنکا یہان کام نہین ہے تو حضور وہی تیس آدمی جائینگے بیس اُسی مقام پر رہجائینگے جب وہ شخص وہانسے رخصت ہو کر بیرون طلسم اُسی غبار کے ذریعہ سے آئیگا تو اُنکو بھی بیرون طلسم پائیگا بس یہ طریقہ ہے کہ جسقدر لوگون کی اجازت وہان سے آتی ہے اُسیقدر جانے پاتے ہین باقی اُس باغ مین رہجاتے ہین یہ طریقہ ہے طلسم مین جانیکا اور اگر آپ ارشاد کرین کہ تجھکو کیونکر معلوم ہوا اِس کا جواب یہ ہے کہ ایک دن مین وہان موجود تھی یعنے مشتاق کے روبرو مین اُسوقت پہونچی تھی کہ سمندر شاہ بھی آیا میرے بعد بس یہ سب واقعہ مین نے دیکھا جو کہ عرض کیا بس سمندر شاہ کو تو ایوان تاجدار کی طرف سے اجازت ہے اور پروانہ بھی اور اسم تعلیم ہوا ہے اور مجھکو خود گنجور شاہ کیطرف سے اجازت تھی اور خود گنجور شاہ نے پروانہ دیا تھا اور اسم تعلیم کیا تھا مگر خداوند ایوان تاجدار سے اجازت لے لی تھی اِسکا سبب یہ ہے کہ میرے اور گنجور شاہ کے قرابت ہے وہ میرا ماموں زاد بھائی ہے قرابت قریبہ ہے پس بسبب برادری کے مین جاتی تھی اور مجھکو اجازت ملی تھی اِس امر کا بھی لحاظ رہے کہ جو کوئی ساحر بیرون طلسم کا طلسم مین جاتا ہے وہ سحر بھول جاتا ہے پھر اُسکو اندرون طلسم سحر یاد نہین آتا ہے بس جب مین گئی سحر فراموش ہو گیا اِسیطور سے سمندر شاہ کو بھی فراموش ہو جاتا تھا دوسرا امر یہ ہے کہ جسکو اجازت و پروانہ ایوان تاجدار کی طرف سے ملا ہے وہ جبتک ایوان نہ لے یا اُسکو منع نہ کرے اُسوقت تک وہ جا سکتا ہے اگر گنجور شاہ اجازت بھی نہ دے مگر وہ جا سکتا ہے کیونکہ اُسکو ایوان کی طرف سے اجازت ہے ہان اگر ایوان وہ پروانہ لے لے اور وہ اسم اُسکے صفحۂ دل پر سے محو کر لے تو پھر وہ نہین جا سکتا ہے جیسے کہ سمندر شاہ کی اِسکو کوئی ضرورت تھی کہ یہ گنجور شاہ کے منع کرنے سے نہ جائے کہ برابر جاتا ہے البتہ ہان مجھکو اگر گنجور شاہ منع کردے تو ہم نہین جا سکتے ہین جیسے ہمپر گذری کہ ہمکو گنجور شاہ نے منع کر دیا پروانہ لے لیا اسم جو کہ تعلیم کیا تھا وہ فراموش ہو گیا ایک حرف بھی نہین یاد ہے اب مین نہین جا سکتی ہوں مجھپر کیا منحصر ہے جسقدر دوست و عزیز گنجور شاہ کے بیرون طلسم رہتے تھے اور گنجور شاہ کی اجازت سے جاتے تھے اُن سب کو گنجور شاہ نے منع کر دیا ہے اُن سب کی حالت ہے تفصیل اُسکی یہ ہے کہ جس زمانہ مین حضور سمندر پر لشکر لیکر آئے تھے اور کئی مقابلے ہوے تھے اور میرے بھائی عشاق نہ طاقی نے آکر آپ سے مقابلہ کیا مین اُس زمانہ مین طلسم مین گنجور شاہ کے پاس تھی کہ اِن واقعات کی خبر پہونچی کہ عشاق نہ طاقی مارے گئے یہ سنکے مجھکو بڑا صدمہ ہوا جب بہرحال گنجور شاہ کو معلوم ہوا کہ خدا پرست سمندر تک آ گئے اُسنے اُسیوقت منشی دربار کو بلا کر حکم دیا

کہ جسقدر میرے دوست و عزیز بیرون طلسم رہتے ہین اور میری اجازت سے طلسم مین آئے ہین اُن سبکے نام دفتر سے کاٹ دو اور مشتاق جادو کو اس امر سے آگاہ کردو کہ اب کوئی نہ آنے پائے اب راہ نہ کھولنا اُس شخص کے لیے کہ جو کہ میری اجازت سے آتے ہین اُس شخص سے مجبور ہون کہ جسکو خداوند کی طرف سے اجازت ہی مین اُسکو منع نہین کرسکتا ہون یہ میرے سامنے کا واقعہ ہی کہ یہ کہکر گنجور شاہ نے ایک دستک دی کہ جسقدر مین نے اپنے دوستون اور عزیزون کو یہان کے آنیکے پروانے دیے ہین سب اُنکے پاس سے میرے پاس آجائین یہ دستک دینا تھا اور تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ مین نے دیکھا کہ سب پروانے خود بخود گنجور شاہ کے پاس آگئے اُن لوگون کے پاس سے جو کہ بیرون طلسم تھے اور مین تو وہان موجود تھی مگر میرے پاس کا بھی پروانہ خود بخود پہونچگیا تھا مین نے نہین دیا تھا بلکہ جب سب پروانے آگئے تو مین اس خیال سے کہ دیکھون کہ میرے پاس پروانہ ہی کیونکہ گنجور شاہ مجھسے بھی ضرور طلب کریگا یا گنجور شاہ پاس پہونچگیا اب جو دیکھا تو نہ پایا مین حیران ہوئی مجھکو جو حیران گنجور شاہ نے دیکھا کہا کہ بہن تم پریشان نہو وہ پروانہ میرے پاس ہی یہ کہکر مجھکو دکھایا مین نے کہا کہ تمھارے پاس کیونکر پہونچا کیونکہ میرے پاس تھا مین نے تمکو دیا نہین کہا کہ جسکو مین نے حکم دیا تھا کہ سب پروانے لیلو اُسنے تمھارے پاس سے بھی لیلیا مین نے کہا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ تمنے اسکی آمد و رفت بند کی گنجور شاہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ مین تمسے کہتا ہون یہ کہکر اپنے روبرو اُن پروانون سے نام پڑھ پڑھکر منشی کو سنائے اور سبکے نام دفتر سے کٹوا دیے اسکے بعد پھر دستک دی کہ جن جنکو ہمنے اسم تعلیم کیا ہی کہ جسکے پڑھنے سے بر قین ہوا پر قائم ہو جاتی ہین اور دروازہ ظاہر ہوتا ہی اُسکے صفحۂ قلب پر سے وہ اسم محو کرلو اور اُنکو آگاہ کردو کہ اب وہ طلسم مین آنیکا قصد نہ کرین ورنہ اُن پر قوت سے ہلاک ہونگے اُنکو اختیار رہی ہمنے آگاہ کردیا حضور مین وہان بیٹھی ہوئی تھی کہ یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی میرے کان مین کہہ رہا ہی کہ ای ملکہ ایوان نطاقی اب جو تم یہان سے جانا تو اب طلسم مین نہ آنا تمھارے پاس سے پروانہ بھی لے لیا گیا اور اسم جو کہ تعلیم ہوا تھا وہ بھی محو کرلیا گیا اگر آؤ گی تو ہلاک ہوگی یہ جو صدا میرے کان مین آئی مین نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ یہ کون ہی کوئی نظر نہ آیا اب جو اُس اسم کو اپنے دل مین پڑھنے کا قصد کیا تو بالکل یاد نہ تھا ایک حرف تک قبل اِس صدا کے آنے کے یاد تھا مجھکو اور حیرت ہوئی ابھی مین نے کچھ کہا نہ تھا کہ صدا آئی کہ سب کے دلون سے وہ اسم محو کرلیا گیا سب کو اس حال سے آگاہ کردیا گیا اُنھون نے کہا کہ اب ہم آنے کا قصد نہ کرینگے کیا ہمکو اپنی جان دوبھر ہی وہ اسم اب کسی کو یاد نہین ہی گنجور شاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر اُس منشی کو بھی رخصت کیا اب میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای ہمشیرہ عزیزہ کیونکہ مین اُس سے چھوٹی ہون مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ مین نے تمسے پروانہ بھی لے لیا اور وہ اسم بھی تمکو میرے حکم سے فراموش ہوگیا بس اب تم نہ آنا اور مین نے تمھارا نام بھی تمھارے روبرو دفتر سے کٹوا دیا تب کیا منحصر ہی سب اپنے عزیزون اور دوستون کے نام کٹوا دیے اسکا سبب یہ ہی کہ خداپرست لشکر لیکر سمندریہ پر آگئے ہین دریاے سبز رنگ تک ملگیا اب سمندر شاہ سے مقابلے ہو رہے ہین چنانچہ اُنکے ہاتھ سے بھائی صاحب یعنے عشاق نطاقی مارے گئے ہین بس مجھکو یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ وہ خداپرست اِدھر بھی آئین اور اُس لشکر مین عیار بہت ہین اور سب بلا کے ہین مگر ایک عیار ہی جو کہ خواجہ ثالث کے نام سے مشہور ہی در اصل عمرو ثالث

ہی بہت زبردست عیار ہی ایسا نہو کہ کسی کے ساتھ میرے دوست یا عزیز کے داخل طلسم ہوا اور اِس طلسم مین بھی تہلکہ ڈالدے اور کوئی صورت خرابی کی نکلے تو اُسوقت بڑی دقت ہوگی اور بڑی زحمت بس اب جبتک اہل اسلام یہان سے جا نہین لیتے ہین اُسوقت تک مین تم مین سے کسی کو نہ آنے دونگا بعد تصفیہ اہل اسلام کے پھر شوق سے آنا مین اجازت دیدونگا مین یہ چاہتا ہون کہ نہ میرے سر کوئی بدنامی آئی نہ میرے عزیزون و دوستون کے سر اور نہ یہ کہا جائے کہ فلان دوست یا فلان عزیز گنجور شاہ کا آیا تھا اُسکے ہمراہ پوشیدہ ہوکر عیار لشکر اسلام کا آیا اِس سبب سے یہ خرابی طلسم مین واقع ہوئی بس اِس الزام سے بچنے کے لیے مین نے یہ تدبیر کی جب گنجور شاہ یہ کہہ چکا اُسوقت مین نے کہا کہ اب سمندر شاہ بھی نہین آئیگا جبتک اُسکو تم اجازت نہ دوگے کہا کہ ہی ہین سمندر شاہ آسکتا ہی کیونکہ اُسکو اجازت خداوند کیطرف سے ہی اور اُسکے پاس پروانہ خداوندی سرکار کا ہی اُسکو اسم خداوند کیطرف سے تعلیم ہوا ہی اسکو میری قدرت نہین ہی کہ مین منع کر سکون یا پروانہ لیلون یا اسم فراموش کرادون یہ سنکے مین خاموش ہورہی بعد تھوڑے عرصہ کے مین نے کہا کہ مجکو رخصت کردو کہ اب جاؤنگی گنجور شاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہنا تھا کہ اُسی طور سے ہوا چلی اور غبار بلند ہوا اب جو میری آنکھ کھلی تو مین بیرون طلسم تھی یہان آکر بھی اُس اسم کو یاد کیا تو فراموش تھا یہ واقعہ ہی جو کہ مین نے عرض کیا اور یہ حالت ہی طلسم کی اور یہ صورت تھی وہان جانے کی اب مین جا نہین سکتی ہون سمندر شاہ جو گیا ہی تو اُسکو تو اجازت تھی وہ اِس سبب سے گیا یہ جو ایوان نے کہا اور سب ساحرون نے جو جو گئے تھے سب نے ایوان کے قول کی تصدیق کی بس یہ تقریر صاحبقران نے سماعت فرماکر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی ہم وہان جاکر کوئی نہ کوئی صورت طلسم کے اندر جانے کی پیدا کرین گے اور اُس طلسم کو فتح کرین گے یہ فرماکر جزئیل بن عادی کو طلب کیا اور فرمایا کہ ہمارا پیش خیمہ لیکر طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے روانہ ہو ہم بھی عقب سے آتے ہین مع کل لشکر کے یہ فرماکر حکم دیا کہ ایک کاسۂ شربت اور ایک بیڑا پان کا اور سپر و شمشیر حاضر کیجائے بس بموجب حکم یہ سب اشیا ایک چوکی پر رکھکر حاضر کی گئین صاحبقران نے سب ساحرون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ مین ایک ایسا ساحر چاہتا ہون کہ جو راہ سے طلسم گنجورہ کے واقف ہو اور میرے ہراول لشکر کو حد طلسم تک پہونچادے یہ کلام صاحبقران کا تمام نہوا تھا کہ سہراب جادو اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسنے وہ کاسۂ شربت پی لیا اور بیڑا اُٹھا لیا اور خلعت پہن لیا اور صاحبقران کی خدمت مین آکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یہ غلام جزئیل کے ہمراہ جائیگا اور حد طلسم پر پہونچکر مقام معقول دیکھکر کہ جہان کل لشکر حضور کا فروکش ہوجائے خیمے وغیرہ برپا کرائیگا کیونکہ جب سے کہ مین نے حضور کی غلامی اختیار کی اور حضور نے اِس سمت کو نہضت فرمائی مین نے ہی ہراولی کی اور جزئیل کے ہمراہ رہا اور یہ خدمت بجالایا اب بھی یہی غلام بجالائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ بھئی تم یہان رہو سمندر یہ کا بندوبست کرو اگر تم چلوگے تو تمھاری زوجہ بھی یہان نہ رہین گی وہ بھی چلنے کا قصد کرینگی سہراب نے عرض کیا کہ غلام تو کسی طور سے نہین رہ سکتا ہی اور حضور کے قدم اقدس کو چھوڑ سکتا ہی رہی وہ کنیز چاہیے ابھی جانے چاہے آپکے ہمراہ رہے صاحبقران یہ سنکے خاموش ہورہے فرمایا کہ اچھا بندوبست کرو تمھارے ہمراہ ملکہ غزالان و سوماق کو بھی کیے دیتا ہون سہراب نے کہا کہ یہ غلام کافی ہی اُنکی کوئی ضرورت نہین ہی یون حضور کو اختیار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ نہین ہماری یہی مرضی ہی جو ہمنے

عرض کیا جو مرضی مولا از ہمہ اَولے صاحبقران نے غزالان وسوماق سے فرمایا کہ تم دونون صاحب بھی اپنا سامان کرو اُنھون نے عرض کیا بہت خوب جرجیل سے فرمایا کہ کل پیش خیمہ لیکر روانہ ہوجانا اب کوئی اجازت کی ضرورت نہین ہی جب یہ حکم صاحبقران دے چکے اور جرجیل رخصت ہوکر باہر چلا آیا اور سہراب اپنے مقام پر جاکر بیٹھا اُسوقت ملکہ نسیم جادو اپنے مقام پر سے اُٹھی اور عرض کیا کہ اُسوقت کنیز نے گذارش کیا تھا کہ یہ منصب اور کسی کو مرحمت فرمائیے مین ہمراہ چلونگی قدم مبارک سے جدا نہونگی ارشاد ہوا تھا کہ ابھی تو تو اس امر کو قبول کر اور ہمارے کہنے پر عمل کر جب ہم جائینگے تو دیکھا جائیگا لہذا وہ وقت آگیا یہ کنیز ہمراہ چلیگی اُس اقرار کو حضور کے کچھ عرصہ نہین ہوا ہی آج ہی کا ذکر ہی اگر یہ خیال ہو کہ سہراب جادو جو کہ میرا شوہر ہی وہ ہمراہ حضور جاتا ہی اس سبب سے یہ کنیز اصرار کرتی ہی تو یہ امر نہین ہی اگر وہ نہ بھی جاتا تو بھی یہ کنیز آپ کے قدمون کو نہ چھوڑتی ضرور ہمراہ چلتی یہ جو ملکہ نسیم نے عرض کیا اور بہت اصرار کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم بھی اپنے شوہر کے ہمراہ جاؤ یہان ہم تمھاری طرف سے کسی کو بادشاہ مقرر کردینگے نسیم نے جھک کر مجرا کیا اُسکے بعد صاحبقران نے آفاق شاہ و اشفاق شاہ و محراب شاہ و صنوبر شاہ وغیرہ سے جو جو کہ کنارے دریاے سبز رنگ سے لیکر سمندریہ تک شریک ہوے تھے بعد فتح سمندریہ جو جو ایمان لائے تھے ساحر و غیر ساحر و سردار و بادشاہ اُن سب سے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ بھی اپنا لشکر لے کر اپنے اپنے ملک کی طرف تشریف لیجائیں اور اپنے اپنے ملک کا بندوبست کرین مین طرف طلسم کے جاتا ہون اُن سب نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہم لوگون نے جو آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا اسلیے نہین قبول کیا ہی کہ آپ کے قدمون کو ترک کرکے اپنے اپنے مقام پر جاکر مقیم ہون بلکہ اسلیے اختیار کیا ہی کہ آپکی ہمراہی مین راہ خدا مین جہاد کرین اعداے دین سے مقابلہ کرین اگر قتل ہون تو شہید راہ خدا کا خطاب پائین اور اپنے گناہان ماضیہ سے نجات پائین زاد آخرت بہم کرین اگر نہ قتل ہون تو فرد مجاہدان دیندار مین نام لکھے جائین بس ہم لوگ کسی صورت سے قدم اقدس سے جدائی نہ اختیار کرینگے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین جان نثاری کو موجود ہین اور ہم کیونکر گوارا کرین کہ آپکو ایسے مقام سخت و صعب پر مع عزیزون و اقارب کے جانے دین اور خود نہ خدمت مین چلین ہم لوگون سے یہ امید نہ رکھیے ہم لوگ وہ ہین کہ جہان آپکا خدانخواستہ پسینہ گرے وہان ہم اپنا خون گرائین اور اپنی جانین آپ سے عزیز نہ کرین یہ جو اُن سب نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون سے مجکو اس سے زیادہ امید ہی اور آپ لوگ ضرور خیر خواہ ہین مگر مین نے اس سبب سے یہ امر کہا کہ آپ لوگ جاکر اپنے اپنے ملک کی رعایا کو مسلمان کیجیے اور ملک کا بندوبست فرمائیے اُنھون نے عرض کیا کہ جب آپ مہم طلسم گنجور دُسلیمانی و نہ طاق سے فراغت فرمائیے گا اُسوقت ہم آپ سے رخصت ہوکر اپنے ملکون کو جائینگے اور وہان کا بندوبست کرینگے ابھی ہماری طرف سے ہمارے وزیر وہان موجود ہین اور سب بندوبست پورے طور سے کر رہے ہین بس صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بندوبست سفر فرمائیے یہ فرماکر مشتری و تہمتن و مرات جادو سے فرمایا کہ آپ لوگ اپنے ملکون کو جائین کیونکہ بہائی ہم تم ہوگئی آپ لوگون نے خوب عین وقت پر اگر ملک کی امداد کی کہا کہ ہم لوگ قدم نہ چھوڑینگے جبتک کہ طاق کی مہم نہ کر

فراغ نہین ہولیتا ہی اور اُسکو آپ فتح نہین فرما لیتے ہین ہملوگ اپنا کامل بند و بست کرکے آ سکتے ہین جب یہ جواب اِن سب نے دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہ فرماکر سب اہل دربار و سردارون و عزیزون سے فرمایا کہ آپ لوگ بند و بست سفر کرین خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم لشکر مین منادی کرادو کہ اہل لشکر اسباب سفر سے تیار رہون اور آمادۂ سفر ہون خواجہ نے عرض کیا بہت خوب اب جناب صاحبقران نے خواجہ حشام کیطرف دیکھکر فرمایا کہ آپ زائچہ کرین کہ مین کسدن یہانسے طرف طلسم کے کوچ کرون مع کل لشکر و بادشاہ اِسلام کے پس خواجہ نے اُسوقت زائچہ کرکے عرض کیا کہ پرسون بروز شنبہ کہ یہ دن برائے سفر نیک ہی اور تاریخ بھی اچھی ہے بوقت صبح یہان سے حضور بدولت و اقبال با جاہ و جلال طرف طلسم کے بخدم و حشم کوچ فرمائین تو بہتر ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ کل لشکر کو آگاہ کردو کہ وہ پرسون بوقت سحر تیار رہین اور آمادۂ سفر رہین ہم پرسون بموجب احکام خواجہ حشام یہانسے کوچ کرینگے اور یہی کلمہ صاحبقران نے سب سردارون سے بھی فرمایا اور جزئیل سے فرمایا کہ تم کل پیش خیمہ لیکر روانہ ہونا راوی بیان کرتا ہی یہ حکم دے کر صاحبقران نے ایک شخص کو کہ وہ بہت کبیر السن تھا اور رئیسان سمندریہ مین بہت معزز تھا بلکہ قرابت دار سمندر شاہ تھا اپنے روبرو طلب کرکے حکم دیا کہ تم یہان یہ نیابت ملکہ نسیم جادو حکومت کرو مگر عدل و انصاف اپنا شیوہ رکھنا رعایا پروری کرنا کسی مظلوم پر کسی ظالم کو ظلم نہ کرنے دینا رعایا شاد رہے ملک آباد رہے اُسنے عرض کیا کہ گو یہ حقیر اس کام کے قابل نہین ہی مگر فرمان حضور سے سرتابی نہین کرسکتا ہون عتاب سرکار سے ڈرتا ہون اُس پیرمرد کو جسکا نام منظوم جادو تھا صاحبقران نے سمندریہ کا حاکم مقرر فرمایا اور اُسکے فرزند انتظام جادو کو اُسکا وزیر کیا اِن دونون نے یہ بات بسر و چشم قبول کی یہ سعادت حصول کی صاحبقران نے اُسیدن منظوم کو تخت حکومت پر بجائے ملکہ نسیم کے بٹھایا اور جو لشکر اور سردار کہ سمندریہ مین برائے حفاظت چھوڑے گئے تھے اُنکو اُسکی اطاعت کرنیکو حکم فرمایا اور اہل شہر کو بھی بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی جب اِن سب کامون سے صاحبقران کو فراغ حاصل ہوا پس بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے راوی بیان کرتا ہی کہ جو بادشاہ و سردار و ساحر و غیر ساحر شریک صاحبقران ہوے یعنے وہ لوگ جو کہ اسیر ہوئے تھے جبکہ دربار اُنکا سمجھا گیا اور اُنھون نے اطاعت کی جو لوگ اہل لشکر سے اُنکے ہمراہ تھے وہ تو اُسوقت مسلمان ہوے تھے اور جو کہ اُنکے لشکر کے لوگ کوہ و صحرا مین اِس خیال سے قیام پذیر ہوے تھے کہ دیکھین ہمارے سردار و بادشاہ کے ساتھ صاحبقران کسطور سے پیش آتے ہین اور وہ لوگ صاحبقران کی اطاعت کرتے ہین یا نہین اگر وہ لوگ اطاعت کرلین گے تو ہم بھی اطاعت ضرور کرلین گے کیونکہ بزرگی دین اِسلام کی ہمپر بخوبی ثابت ہوگئی دین اِسلام برحق ہی اور سب دین باطل ہین جو سوائے دین اِسلام کے اور ندہبون کی پرستش کرتے ہین وکفر پرست ہین پس یہ لوگ جو کہ خدائے نادیدہ کو مانتے ہین باطل پرست نہین ہین بلکہ حق پرست ہین اِن اِن خیالات سے کوہ و صحرا مین قیام پذیر ہوے تھے جب یہ خبرین اُن سب کو معلوم ہوئین کہ ہمارے سردارون و شاہون کے ساتھ صاحبقران بمروت و خلق پیش آئے اور اُن سب نے اطاعت صاحبقران و متابعت دین اِسلام اختیار کی پس وہ لوگ بھی لشکر اِسلام مین آئے تھے اور اپنے اپنے بادشاہ و سردار کے

ذریعہ سے دین اسلام اختیار کیا تھا اور لشکر اسلام مین مقیم ہوئے تھے آدم برسر قصہ جب دربار
برخاست ہوا اور سب سردار و بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے اسیوقت سے ہر ایک سامان
سفر کرنے لگا چنانچہ ادھر خواجہ نے کل لشکر مین بحکم صاحبقران بموجب ارشاد صاحبقران
کے منادی کرادی اُسوقت سے کل اہل لشکر انتظام سفر مین مصروف ہوئے راوی کہتا ہو کہ دوسرے
دن پھر صاحبقران نے دربار کیا اور سب سے دریافت کیا کہ آپ لوگون نے سامان سفر درست
کر لیا سب نے عرض کیا کہ جی ہان سہراب نے عرض کیا کہ آج غلام مع ملکہ غزالان و سوماق
و ملکہ نسیم کے ہمراہ جزیل بن عادی کے حضور سے رخصت ہو کر طرف طلسم کے روانہ ہوگا
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس اُسوقت صاحبقران نے ان سب کو مع جزیل کے خلعت
رخصت سے سرفراز فرمایا سب سردارون مین ممتاز فرمایا بس اسی دن جزیل مع ایک لاکھ
سپاہ غیر ساحران و ایک لاکھ اسی ہزار لشکر ساحران سے مع سہراب جادو و ملکہ غزالان و
سوماق و نسیم کے بارگاہ حشامی و دیگر بارگاہون و خیمون کے ارابون پر بار کرا کے اور خزانہ
ہمراہ لیکر بحکم صاحبقران پیش خیمہ شاہی لیکر روانہ ہوئے سرداران غیر ساحر و لشکریان غیر ساحر
مرکبون پر سوار خود سرون پہ زرہین جسمون مین مسلح و مکمل نشان لشکر کھلے ہوئے اور سرداران ساحر
و سپاہ ساحران طاؤس و قاز و قرقرے پر سوار جھولیان کاندھون پر نشان اس لشکر کے بھی
کھلے ہوئے اُنپر تعریف خداوند کریم تحریر بس اس شان و شوکت سے جزیل تو پیش خیمہ لیکر
روانہ ہوا کہ اسکا ذکر آیندہ ہوگا جب جزیل پیش خیمہ لیکر روانہ ہو گیا اُسکے بعد صاحبقران نے دربار برخاست
کیا وہ دن گذرا شب آئی شب بھی بسر ہوئی بوقت سحر کل لشکر ساحران و غیر ساحران نو مسلم و لشکریان سب مسلح و مکمل
ہو کر بیرون شہر صف بستہ تھا کہ صاحبقران و بادشاہ تشریف فرما ہون تو کوچ ہو یہان سب اہل شہر وغیرہ رات سے
ہر مقام پر مجمع کیے ہوئے بیٹھے تھے اور افسوس کر رہے تھے کہ افسوس صاحبقران نے یہان کچھ دنون
بھی نہ قیام فرمایا ان لوگون کے قدم سے کیا برکت تھی عجب طرح کی ہر طرف خوشی کی حالت تھی یہ
لوگ کیا خلیق ہین ہماری تو زبان نہین ہی جو انکی خلق و مروت کی تعریف کر سکین ہمنے تو ایسے لوگ
آجتک دیکھے ہی نہین بس ہر مقام پر یہی چرچا ہے اور یہی ذکر ہو رہا ہے اہل شہر از زن و مرد سب جناب
صاحبقران کے تشریف لیجانے سے ناخوش ہین بہت رنج و غم مین مبتلا ہین ہر ایک کے قلب
پر بڑا صدمہ ہے ہر ایک رو رہا ہے یہانتک کہ سب سردار اپنے اپنے عزیزون سے کہ جو کہ اس شہر سمندر
کے تھے در دولت پر حاضر ہوئے اور سب عزیز صاحبقران و شاہان عالیشان و سرداران
صاحبقران بھی در دولت پہ آکر موجود ہوئے محافہ در دولت پر لگائے گئے اُسمین ناموس جو کہ
ہمراہ صاحبقران تھے سوار ہوئے خواصین وغیرہ تانگون مین سوار ہوئین جب ناموس سوار ہو چکے
بادشاہ محل سے برآمد ہوئے مع صاحبقران و عزیزان قریب کے سب کا مجرا ہوا بس بادشاہ
بیرون دربار آئے تخت پر سوار ہوئے سب کو سوار ہونیکا حکم ملا چنانچہ سات سو بادشاہ مرکبون
پر سوار ہو کر سرون پر تاج رکھے گرد تخت شاہی حلقہ باندھکر چلے کوئی سردار شہر سمندریہ مین
نہین سوائے اُنکے جنکو صاحبقران نے برائے حفاظت شہر مقرر فرمایا تھا بس سواری بادشاہ
کی مثل باد بہاری کے بیرون شہر آئی صاحبقران و بادشاہ نے کل اہل لشکر و منظوم جادو
کو بیرون شہر آکر رخصت کیا وہ لوگ روتے ہوئے سلام و مجرا کر کے شہر مین آئے منظوم جادو

انتظام شہر مین مصروف ہوا ادھر صاحبقران نے ایک ایک سردار کو حکم دیا کہ تم اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہو بس یہ طریقہ مقرر کیا کہ ایک سردار ساحر و ایک غیر ساحر اسیطرح سے کل سرداران صاحبقران طرف طلسم گنجورہ کے صاحبقران سے رخصت ہو کر چلے اُنکے بعد عزیزون کی نوبت آئی اُنکے ہمراہ بھی ہر ایک کے لشکر کثیر تھا اور ایک ایک سردار ساحر مع لشکر ساحران کے تھا اس خیال سے کہ تا کہ سرحد طلسم پر یہ ساحر پہونچا دے پس جب سب عزیز و سردار روانہ ہو چکے اب صاحبقران مع بادشاہ و کل سپاہ ساحران و غیر ساحران کے روانہ ہوئے طبل سکندری پر چوب پڑی نقارہ سفری گڑگڑایا صدائے اجل بلند ہوئی جو خیمے وغیرہ رہ گئے تھے وہ عقب لشکر ارابون پر بار تھے پس بادشاہ اسلام بعد اختتام نوبت و نقارے بجتے ہوئے نشان لشکر لہراتے ہوئے بڑی شان و شوکت سے طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے جازم ہوئے کہ اب صاحبقران کا مع لشکر سرحد طلسم پر پہونچنا اور وہان قیام فرمانا اور بند و بست فتح طلسم مین مصروف ہونا آیندہ تحریر ہوگا بشرط حیات مستعار اب صاحبقران و بادشاہ اسلام و کل سرداران اسلام ساحر و غیر ساحر و عزیزان نیک نام صاحبقران کو اور جرجیل بن عادی کو مع پیشخیمہ کے راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور ادھر سمندر شاہ کو بھی مع ناموس کے و چند سردارون و عیارون کے طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روان رکھا جاتا ہے اور جناب صاحبقران کو بدولت و اقبال بصد جاہ و جلال اُسکے تعاقب مین یہ دونون قصہ اب آیندہ کے جزون مین تحریر ہونگے اب کچھ حال نقابدار سرخ پوش و زمرد پوش یعنے پسر بدیع الملک شاہزادہ رفیع البخت تحریر ہوتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائین شعر ازین قصہ

یکدم فراموش کن + ز جائے دگر داستان گوش کن

اب دو کلمہ داستان شاہزادہ رفیع البخت پسر صاحبقران ثالث اعنی بدیع الملک نوجوان کہ یہ جو ملک محرابیہ پر سے جبکہ برائے کمک نقابدار زمرد پوش بنکر آئے تھے اور بعد فتح ملک محرابیہ صاحبقران پر بذریعۂ خواب کے یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ یہ نقابدار میرا فرزند ہے اور نقابدار پر یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ صاحبقران میرے والد بزرگوار ہین اور یہ بھی ثابت ہوا تھا کہ یہ لڑکا بطن ملکہ ناوک فگن سے ہے بس باہم میل ہوا تھا باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے ملا تھا سب حال بیان کیا بس رفیع البخت بموجب وصیت نامۂ لوح لے کر برائے فتح طلسم نورآگین روانہ ہوئے تھے صاحبقران سے رخصت ہو کر مع اپنے لشکر کے اب اُنکا حال قلمبند ہوتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائین و دیگر حالات متعلق داستان ہذا مخمس بجائے ساقی نامہ

جسے کہ یاد نہو اپنا آشیان صیاد
بھلا وہ خاک کہے حال بوستان صیاد
عبث عبث نہو تو مجھسے بدگمان صیاد
کھلی ہے کنج قفس مین مری زبان صیاد
مین ماجرائے چمن کیا کرون بیان صیاد

خراب تھا مرے ہمراہ سایہ سان صیاد
چمن مین تھا کبھی میرا بھی نشان صیاد
غرضکہ ساتھ ہی میرے تھا جہان تباہ صیاد
جہان گیا مین گیا دام لیکے ہان صیاد
پھر آ تلاش مین میری کہان کہان صیاد

بتنگ کر دیا دنیا کے کارخانے نے
الجھایا خاک لٹ پہ سر اٹھانے نے
پھنسایا لاکے کہان حیف آب و دانے نے
دکھایا کنج قفس مجکو آب و دانے نے
وگرنہ دام کہان مین کہان صیاد

کچھ اور ہمکو شکایت نہین یہی ہے گلا
بہار کیا کہ خزان مین بھی دن ایک نہ ملا
اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا
عبث یہ او ستم ایجاد کیون غضب ڈھایا
الہی ٹوٹ پڑے تجھپہ آسمان صیاد

مزاج نازک صیاد سے مجھے ہے گلا
کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رنج دن کا بڑا
جو بوچھے مجھے کیا اُسنے اسنا میرا یاس
قفس کو شام سے لٹکا کے فرش پہ رکھا
سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد

وہ عندلیب خوش الحان ہون مین ہے شہرہ
ہزار بار کیا بند نطق طوطی کا
بہت نہین اسے ہوتی اگر تمیز ذرا
الحجیان کو سن سنکے کانپ یہ جم
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہین زبان صیاد

مین نہ ہون جو چمن گلستان مین تھا بستر
چمن کی سیر میسر تھی مجکو آٹھ پہر
پھنسونگا دام مین اگر مجھے تھی خبر
الہی دیکھیے صحبت برابر ہو کیونکر
زباندراز ہون مین اور بدزبان صیاد

نہ اسکے دام مین لاتا مین نہ تمہارا زند
یہ کشمکش جو اٹھاتا مین نہ تمہارا زند
کبھی فریب نہ کھاتا مین عشق تمہارا زند
فریب دانہ نہ کھاتا مین تمہارا زند
نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد

بیت نگارندہ معنی دلستان و چنین کرد این داستان را بیان و چہرہ طرازندگان راہ معنی و فتح کنندگان طلسم مضامین اِس داستان تازہ کو صفحۂ قرطاس صداقت اساس پر قلم ندرت رقم سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ جب نقابدار زمردپوش یعنے شاہزادۂ رفیع البخت اپنے والد بزرگوار یعنے صاحبقران ثالث بدیع الملک نوجوان سے بعد مہم محرابیہ مل کر اور وصیت نامہ دیکھکر لوح الماس لے کر جو کہ بدیع الملک کو مقبرۂ نوذر اور رنگ نشین سے ملی تھی اور نوذر نے وصیت نامہ مین تحریر کیا تھا کہ یہ لوح طلسم ہی رفیع البخت کو دینا کہ وہ اسکے ذریعہ سے طلسم فتح کریگا اپنے پاس امانت رکھنا بدیع الملک نے رفیع البخت کو دی تھی شاہزادہ اُس لوح کو پاکر بہت خوش ہوا اور رخصت ہوکر بصد خدم و حشم طرف طلسم نور آگین کے روانہ ہوئے تھے برائے فتاحی طلسم نور آگین کیونکہ اس طلسم کے بھی فاتح ہین اور نوذر اور رنگ نشین نے وصیت نامہ مین وصیت کی تھی کہ جو میرے خاندان سے ہو وہ میرے خون کا عوض لے کیونکہ مین بیگناہ مارا گیا ہون چنانچہ ناظرین عالی فہم و بلند طبیعت کو یاد ہوگا کہ یہ داستان اِس حقیر نے جلد دوم مین بیان کی ہے یہانتک کہ جبکہ اُس نقابدار زمردپوش نے محرابیہ پر آکر بدیع الملک کی کمک کی تھی بمقابلہ محراب شاہ اور بعد فتح محرابیہ و خدا پرست ہوتے محراب شاہ کے یہ امر قرار پایا تھا کہ کل صبح کو نقابدار سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہوگا بس جو صاحبقران ہوگا وہ بازی لیگا کیونکہ نقابدار نے دعوی کیا تھا کہ مین صاحبقران ہون مجکو مانے مرحمت ہون بس دونون طرف طبل بجا تھا اور دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہو رہی تھی کہ شب کو صاحبقران کو یہ خواب ہوا کہ یہ نقابدار تمہارا فرزند ہے اور تمہارے صلب و بطن سے ملکہ ناوک فگن دختر نوذر اور رنگ نشین کے پیدا ہوا ہے اسکا نام شہزادہ

رفیع البخت ہو اُس سے مقابلہ نہ کرنا بلکہ وہ صبح کو تُس سے ملنے آئیگا اُسکے گلے سے لگانا حال دریافت کرنا وہ سب حال بیان کریگا اُدھر رفیع البخت کو بھی خواب ہوا تھا کہ صاحبقران تمھارے پدر بزرگوار ہین اور تم اُنکے فرزند ہو تمھاری ماں کا نام ملکہ نادک فگن ہو بس صبح کو اُنکی خدمت مین جاکر قدمبوسی حاصل کرنا وہ تمکو ایک وصیت نامہ دینگے اُس وصیت پر عمل کرنا اور اپنا حال سب بیان کرنا چنانچہ بوقت سحر رفیع البخت بموجب حکم اُس بزرگ کے جو کہ خواب مین تشریف لائے تھے اور سب حال بیان کیا تھا خدمت صاحبقران مین گئے تھے اور وہان صاحبقران اُنکے منتظر تھے چنانچہ باپ بیٹے سے دونون نے اپنی حالت بیان کی صاحبقران نے جشن کیا تھا اُسکے بعد وہ وصیت نامہ دیا تھا بس رفیع البخت اُس وصیت نامہ کو پڑھکر اور لوح الماس کو لیکر صاحبقران سے رخصت حاصل کرکے روانہ ہوئے تھے اور صاحبقران بعد رفیع البخت کے جانے کے طرف سمندریہ کے عازم ہوئے تھے چنانچہ اُنکی داستان تو تحریر ہوئی مگر جب سے کچھ حال رفیع البخت کا نہین تحریر ہوا اب تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین اور چند سطور بطور یاددہی کے اُس داستان کی بھی تحریر کر دیے تاکہ ناظرین قدرشناس فلک اساس کو وہ داستان یاد آجائے آمدم برسر مطلب بس رفیع البخت جو رخصت ہوکر اور اپنا لشکر لیکر روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہو کہ اِس شاہزادے کو اِسقدر تعجیل تھی کہ مین کسی طور سے طلسم نور آگین پر پہونچ جاؤن اور اُسکو فتح کرکے اور اپنے نانا کے خون کا عوض ساکنان طلسم سے لون بس یہ شاہزادہ دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا چلا جاتا ہو جب لشکر بہت تھک جاتا تھا تو کسی مقام عمدہ پُر آب وگیاہ پہ فروکش ہوتا تھا ایک شب وہان قیام فرماکر پھر روانہ ہوتا تھا اِسیطور سے کئی منزلین طے فرمائین چنانچہ اتفاق سے ایک صحرائے سبزہ زار و گلزار فرحت افزا و نواح دلکشا مین اُس شیر بیشۂ صاحبقرانی کا مع لشکر گذر ہوا اُس صحرا کی فرحت وفزا دیکھکر سرداروں سے فرمایا کہ اِسی مقام پر آج قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے کیونکہ یہ مقام بہت پُرفضا و دلکشا ہو یہاں کی ہوا بہت نفیس ہو نواح دلکش ہو سب نے دیکھا کہ واقعی ہر طرف ایک نیا سماں ہو سبزہ رو ئیدہ ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ فرش مخمل گسترده ہو چونکہ وقت سحر تھا ابھی آفتاب اچھی طور سے بلند نہوا تھا اُس سبزہ پر قطرہائے شبنم جو پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گوہر ناسفتہ غلطان ہین ہوائے مسیح نفس چل رہی تھی غنچہ مسکرا رہے تھے پھول کھلے ہوئے تھے کسی طرف لالہ کا تختہ تھا کسی سمت موتیا موگرا و بیلا و کوڑیالہ کھلا ہوا تھا گلاب و کیوڑے کی الگ خوشبو دماغ جان کو معطر کیے دیتی تھی گلہائے خودرو کی مہک تو غضب ڈھا رہی تھی اپنی طرف دل کو لبھا رہی تھی نسرین و نسترن سمین و یاسمن کی الگ بہار تھی صنعت باغبان قضا و قدر آشکار تھی وہ صحرا نہ تھا قدرت خدا کا نمونہ تھا باغ شدادی اُسکے روبرو بے اصل تھا طائران خوش الحان شاخہائے درخت پر بیٹھے ہوئے یاد معبود کر رہے تھے اُسکی وحدانیت کا دم بھر رہے تھے قمریان نہالان شمشاد پر بیٹھی ہوئین یا ہو یا حق کا دم بھر رہی تھی فاختہ سرو پر بیٹھی ہوئی کوکو کی صدا دے رہی تھی پپیہا الگ پی کو پکار رہا تھا کوئل الگ کوک رہی تھی بلبلین پہلوئے گل سے جدا نہوتی تھین عجب وقت تھا اور عجب وہ صحرا تھا جدھر نگاہ اُٹھ جاتی تھی صنعت خالق بحر و بر نظر آتی تھی شاہزادہ و اہل لشکر سب کے سب اُس صحرا کو دیکھکر خوش ہوئے حمد و ثنائے الٰہی کرنے لگے اُس صحرا مین ایک چشمہ تھا کہ دل خضر سے زیادہ مصفا پانی اُسکا تھا نبات سے صاف و شفاف مثل گوہر آبدار کے نایاب حباب اُسکا ہر ایک چشمک زن

حباب آسمان پر تھا وہ صفائی و لطافت مین غیرت حوض کوثر و سلسبیل تھا ایسا بیعدیل تھا کہ جسکی صفت زبان قلم سے غیر ممکن ہی بس شاہزادہ نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ خیمے وغیرہ اسی مقام پہ برپا کرو ہم آج اسی صحرا مین قیام کرین گے شب کو اسی مقام پر بسر کرین گے کل یہان سے طرف منزل مقصد کے سفر کرین گے یہ جو حکم فرمایا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے شاہزادہ مرکب پر سوار تھا۔ سرداروں سے یہ فرماکر کہ تم لوگ یہان کا انتظام کرو مین ذرا اس صحرا کی سیر کرلون اور اپنے خالق بے نیاز کی صنعت کو ذرا دیکھون کہ اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے کیا کیا مقام خلق فرمائے ہین کہ جو کہ بہتر از باغ ارم ہین واقعی کیا خوب صحرا ہی اور کیا عمدہ چشمہ ہی جسکو دیکھکر دل کو فرحت روح کو راحت حاصل ہوتی ہی سردارون نے عرض کیا کہ بہت خوب بس شاہزادہ مرکب کو بڑھاکر صحرا کی سیر کرنے لگا یہان سب سردار انتظام مین مصروف ہوئے بندوبست فروکش ہونے کا کرنے لگے یہ لوگ تو یہان بندوبست مین مصروف ہین انکا حال پھر تحریر ہوگا مگر شاہزادہ جو سیر مین مصروف ہوا اور مرکب کو مہمیز کرکے ایک طرف کو چلا کچھ دور گیا ہوگا کہ دیکھا کہ ایک کوہ فلک شکوہ اُس صحرا مین واقع ہوا ہی کہ از قلۂ کوہ تا پائین کوہ گلہائے رنگا رنگ کھلے ہوئے ہین وہ کوہ کثرت گلہائے بوقلمون سے دولہن بنا ہوا ہی آبشارین اُس سے جاری ہین مثل ساون بھادون کے اُس سے پانی گر رہا ہی جیسے ساون بھادون مین جھڑی لگتی ہی چھوٹی چھوٹی بوندیان پڑرہی ہین مگر اسقدر وہ پانی صاف ہی اور اسطور سے چمکتا ہی کہ جیسے گوہر آبدار بڑے عرصہ تک شاہزادہ اُس کوہ کی سیر کیا کیا اُس صحرا مین جانوران شکاری بھی بہت تھے ہرن نیل گاؤ وغیرہ بکثرت تھے بس شاہزادے کو ہرن وغیرہ کو دیکھکر شوق شکار پیدا ہوا کمان قربان مین سے لی ترکش سے تیر لیا مرغ تیر کو چلۂ کمان مین پیوستہ کرکے صید افگنی مین مصروف ہوا کئی ہرن شاہزادے نے تیر سے گرائے اُنکو بقربانی پہونچایا ایک آہو چوکڑی بھرتا ہوا جست وخیز کرتا ہوا درۂ کوہ سے نکلا شاہزادے کی نگاہ جو اُسپر پڑی اسکو بہت پسند فرمایا اور خیال کیا کہ اسکو زندہ اسیر کرلو اور لشکر مین لے چلو یہ ہرن بہت خوبصورت ہی یہ خیال دل مین کرکے اُسکی طرف مرکب اُٹھایا وہ ہرن سم مرکب کی صدا سنکے ایک طرف کو جست وخیز کرتا ہوا چلا انھون نے کمند کے لچھے ہاتھ مین لیے اور اُسکے عقب مین چلے جب اُسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور قصد کرتے ہین کہ کمند مارون وہ ہرن جست کرکے صاف نکل جاتا ہی جیسے کمان سے تیر بس یہ اُسکے عقب مین مرکب کو مہمیز کرتے ہین برابر مرکب اُٹھائے ہوئے چلے جاتے ہین مگر وہ ہرن ہاتھ نہین آتا ہی اسی دوا دوش مین کوئی پہر بھر دن آگیا یہ اُس صحرا سے کوئی کوس دو کوس اور دور نکل گئے اب انکو بھی غصہ آگیا کہ یہ ہرن ہاتھ نہین آتا ہی بدون اسکو اسیر یا ہلاک کیے ہوئے نہ واپس ہونگا اور یہ کہتا ہی کہ شاہزادہ مرکب اُٹھائے ہوئے عقب ہرن مین چلا جاتا ہی ہرن بھی جست وخیز کرتا ہوا آگے آگے روان ہی شاہزادہ حیران ہی کہ کیونکر اسکو اسیر کرون دام کمند مین دستگیر کرون اسی فکر و تردد سے جب قریب پہونچکر کمند مارتا ہی وہ صاف مثل شہزادہ کے حلقۂ کمند سے نکل جاتا ہی جب اسطور سے شہزادہ بہت سرگردان و حیران ہوا ہرن ہاتھ نہ آیا تو اب قصد فرمایا کہ اسکو تیر سے گرادون بس کمان دوش پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر کو چلۂ کمان مین پیوستہ کرکے اور ہرن کو تاکا وہ نشانہ سے الگ ہوگیا اور بھاگا گیا اب مرکب اُٹھائے چلے مرکب بھی پسینہ مین غرق مرکب کی زبان نکل آئی ہی ہانپ رہا ہے مگر راکب کے اشارہ پر چلا جاتا ہی شاہزادہ کا بھی یہی عالم ہی کہ پیاس کا غلبہ ہی مگر اپنی ضد مین مستغرق

کھائی ہے کہ جبتک اسکو ہلاک نہ کر لونگا واپس نہونگا نوبت باینجا رسید کہ ہرن ایک مقام پر پہونچکر چوکڑی بھولا چونکہ اُسکی قضا ابھی نزدیک تھی کیونکر اسیر ہوتا بس انھون نے برہم ہوکر نشانہ تاک کر چابکی سے خدنگ کو رہا کیا وہ جا کر پٹھہ پر پڑا ترازو ہو گیا زخم کاری لگا ہرن نے تیر کھا کر چیخ کھایا اور زمین پہ گرا یہ مرکب بڑھا کر چلے وہ سنبھلا اور اُٹھکر بھاگا مگر زخمی ہو چکا تھا اور زخم کاری بھی لگا تھا تھوڑی دور پر جا کر گرا یہ مرکب اُٹھا کر اُسکے قریب آئے اور مرکب پر سے اُتر کر اور قرولی کمر سے نکال کر اُسکو بتکبیر پہونچایا ذبح کیا ایک سایہ درخت میں آکر ٹھہرے زمین پوش بچھا لیا چونکہ دوپہر سے زیادہ دن آچکا تھا اور یہ اُس ہرن کے عقب میں سرگرداں تھے وہ پہر کامل ہرن نے پریشان کیا تھا اب تمازت آفتاب بھی زیادہ ہو گئی تھی اور یہ ہلکان بھی بہت ہوئے تھے انھون نے اِس خیال سے کہ تم تھک بہت گئے ہو تھوڑی دیر اِس درخت کے سایہ میں دم لیلو تاکہ پسینہ خشک ہو جائے اور یہ تمازت آفتاب و حدت دھوپ بھی کم ہو جائے مرکب بھی راحت پائے پھر سوار ہو کر اپنے لشکر کی طرف جانا یہ دل میں سوچکر مرکب کو چھوڑ دیا وہ چرائی میں مصروف ہوا اور خود زمین پوش بچھا کر زیر درخت بیٹھے ہرن سامنے ذبح کیا ہوا پڑا ہے یہ بیٹھے ہوئے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھا رہے ہیں پسینہ خشک ہو گیا ہے وہ جو پیاس کی شدت تھی وہ بھی کم ہو گئی ہے اب یہ بیٹھے ہوئے صحرا کی سیر کر رہے ہیں دیکھ رہے ہیں کہ درندے اپنے اپنے مقام سے نکل کر بہ تلاش آذوقہ جا رہے ہیں وہ صحرا سے پُر بہار ہے باوجودیکہ دوپہر کا ہنگام ہے مگر اسپر بھی گل و ریاحین کی کثرت ہے عجب خالق بحر و بر کی قدرت ہے ہر طرف نکہت گل سے صحرا مہکا ہوا ہے گل لالہ کھلا ہوا ہے یہ اپنے دل میں بیٹھے ہوئے تعریف وصفت خداوند کریم کی کر رہے ہیں کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اُڑتی دیکھا کہ وہ گرد اسی طرف چلی آتی ہے بس وہ گرد انکے قریب آگئی تھی اور دامن گرد شگافتہ ہوا اُس دامن گرد سے ایک سو چالیس علم پیدا ہوئے کہ جو کہ نہ ثابت کرتے سمجھے کہ ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہ کے ہیں فیلان مست کی پشت پر علمدار بیٹھے ہوئے پھریرین علموں کی بغلوں میں دبی ہوئیں پھریرون پر نشانوں کے تعریف خداوند تقدیر کی تحریر ہے پھریرے اُڑتے ہوئے ہاتھیوں کی مستکوں پر آ جمنے لگے ہوئے علمدارون کے سروں پر پگڑیاں سرخ بندھی ہوئیں سرخ وردیاں پہنے ہوئے چلے آتے ہیں بس وہ علم و نشان شمال کی سمت سے آتے تھے جنوب کی سمت کو چلے یہ بیٹھے ہوئے دیکھا کیے کہ عقب میں اُن ہاتھیوں کے اور جلوس سواری تھا جب وہ بھی گذر گیا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک تخت پر بادشاہ سوار تاج سر پر رکھے ہوئے قبائے زرکار پہنے ہوئے موتیوں کے مالے گلے میں سپر و شمشیر سامنے رکھی ہوئی پہلوئے تخت میں دو پہلوان گینڈوں پر سوار دریائے آہن میں از سرتا پا غرق کیے خود سروں پر دستانہ میں ہاتھوں میں زرہیں پہنے ہوئے موزے پانون میں مگر عجب مہیب صورتیں ہیبت ناک شکلیں بڑے بڑے دانت مہیب قوی ہیکل ضلالت وکفر کے نشان اُنکے عقب میں لشکر بیکران چلا آتا تھا عقب لشکر میں ایک بہادر اور ضیغم کرتا آتا تھا غرضکہ شہزادہ نے جو اس لشکر کو جاتے ہوئے دیکھا خیال فرمایا کہ یہ لشکر کہاں جاتا ہے اور یہ بادشاہ اور کل اہل لشکر کافر ہیں انکا نام بھی دریافت کرنا ضرور ہے بس یہ خیال دل میں کرکے اپنے مقام پر سے اُٹھا اور اُس مقام پر آیا کہ جہاں پر سے کل لشکر گذر رہا تھا جب سب لشکر چلا گیا عقب لشکر میں چند دوکاندار مثل بنیے بقال و

دیگر دوکاندار جو برائے راحت لشکر ہمراہ رہتے ہین وہ بھی گذر گئے تو شاہزادے نے اُنسے دریافت کیا
کہ یہ لشکر کدھر کو جاتا ہی اور یہ کون بادشاہ ہی اُنھون نے کہا کہ ای مسافر آگاہ ہو کہ یہ لشکر شہر بیدار یہ
سے آیا ہی اور بیدار شاہ تصویر پرست اِس لشکر کا بادشاہ ہی اور یہ دونون سپہ سالار ہین جو
کہ برابر تخت کے گینڈون پر سوار ہین انمین ایک کا نام قہار شیر پیکر ہے اور دوسرے کا نام
مقصود دیو پیکر ہی زبردستان روزگار سے ہین رستم و اسفندیار انھین کے خوف سے دامن
کفن سے منھ چھپا کر گوشۂ لحد مین جا کر پوشیدہ ہوئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور انکی غلامی اختیار
کرتے اِس بادشاہ کے ہمراہ ایک لاکھ چالیس ہزار کا لشکر ہی یہ بادشاہ اپنے بھائی پر
لشکر کشی کرکے جاتا ہی کیونکہ وہ مرتد ہو گیا اپنا اُسنے مذہب ترک کیا زمرد پرستی اختیار کی
ہی یہان سے تھوڑی دور پر ایک قلعہ ہی کہ نام اُس قلعے کا قلعۂ کشور یہ ہی اُس قلعہ مین وہ رہتا
ہی قلعۂ کشور یہ کے نزدیک ایک بہت بڑا ملک ہی کہ نام اُس ملک کا انوریہ ہی وہان کا حاکم
کہ جسکا نام دلدار شاہ ہی وہ بہت زبردست ہی اور اُسکے پاس لشکر بھی بکثرت ہی وہ بادشاہ
زمرد پرست ہی اُسنے بہت سے ملک جو کہ زمرد پرست نہ تھے اپنی زور و طاقت سے
سب ملکون کو فتح کیا اور زمرد پرستی کو رواج دیا چنانچہ قلعۂ کشوریہ پر بھی لشکر کشی کی حاکم
قلعۂ کشوریہ نے مقابلہ کیا چونکہ اُسکے پاس لشکر کم تھا اور دلدار شاہ سپاہ کثیر رکھتا تھا
حاکم قلعۂ کشوریہ نے کہ جسکا نام شداد شاہ ہی شکست کھائی اور اُسکی اطاعت اختیار کی
اور دین زمرد پرستی قبول کیا ای مسافر دلدار شاہ کا ایک فرزند ہی کہ جسکا نام خسرو شیر دل
ہی بہت صاحب زور و طاقت و قوت ہی اُسکی بہادری کا عالم عالم مین شہرہ ہی بس اُسی کے
سبب سے دلدار شاہ ہر ایک ملک پر غالب آتا ہی اور بہت سے پہلوان بھی ہین ایک
سپہ سالار ہی کہ جسکا نام قہرمان پنجہ گیر ہی بہت بڑا دلیر و بہادر ہی بس جب ہمارے بادشاہ
کو یہ خبر ہوئی کہ تمھارے بھائی شداد شاہ نے دلدار شاہ کی اطاعت اختیار کی اور
اپنا مذہب آبائی ترک کیا زمرد پرست ہو گیا دوسرے بہت سے ملک جو باپ دادا
کے ترکے مین پائے تھے سب پر دلدار شاہ نے قبضہ کر لیا بہت غصہ آیا اور اُسیوقت
کمر بندی کا حکم دیا اور یہ لشکر لے کر اُدھر کو روانہ ہوئے بس یہ لشکر قلعۂ کشوریہ پر جاتا ہی
یہ جو بیان کیا شاہزادہ سنکے خاموش ہو رہا مگر اُن سب نے دیکھا تھا کہ ایک جوان رعنا
مہر طلعت ماہ رخسار ہی پوچھا کہ آپ کدھر کو جاتے ہین کیا آپ اکیلے ہین شاہزادے نے
جواب دیا کہ مین تاجر ہون میرا قافلہ عقب مین آتا ہی سمندریہ کو جاتا ہون مین شکار کھیلتا ہوا
آگے بڑھ آیا ہون قافلہ آئے تو روانہ ہون یہ کہکر اُس درخت کے بیچ مین آ گئے وہ لشکر
سامنے شاہزادے کے چلا گیا بس جب کسی قدر دھوپ کی حدت کم ہوئی اور وہ تھکن بطرف
ہوئی مرکب بھی گھانس وغیرہ کھا کر آسودہ ہوا شاہزادے نے زین پوش مرکب پر رکھا
تنگ وغیرہ کسکر سوار ہوئے ہرن کو شکار بند مین باندھ لیا اور طرف اپنے لشکر کے چلے
یہ تو اُدھر سے جاتے ہین اُدھر جب اہل لشکر خیمے وغیرہ برپا کر چلے سب اپنے اپنے مقام پر
فروکش ہوئے سردار شاہزادے کا انتظار کرنے لگے جب بہت عرصہ ہوا تو لاہور تیز گام
جو کہ عیار شاہزادہ ہی اپنے وقت کا عمرو ثانی ہی اُس سے سرداروں نے کہا کہ ای مہتر بڑا عرصہ

عرصہ ہوا کہ شاہزادے یہ فرماتے ہوے کہ تم خیمے وغیرہ برپا کرو مین صحرا کی سیر کرتا ہون اِس طرف کو تشریف لیگئے
تھے ابھی تک تشریف نہین لائے ذرا چلکر دیکھین کہ شاہزادے کہان ہین اور کیا سبب ہے جو عرصہ ہوا!
لاہور نے کہا کہ مجھکو خود تشویش ہے غرضکہ چند سردارون کو لاہور ہمراہ لیکر اُس طرف چلا کہ جدھر کو
شاہزادہ روانہ ہوا تھا جبکہ اُنکے ہمراہ صحرا کے قریب پہونچا دیکھا کہ کئی ہرن شکار کیے ہوے پڑے
ہین لاہور نے سردارون سے کہا کہ یہ ہرن ہمارے آقا نے شکار کیے ہین مین خیال کرتا ہون
کہ کسی ہرن کے تعاقب مین گھوڑا ڈالے کسی سمت چلے گئے ہین بس لاہور اُن سب سردارون کو ہمراہ
لیکر نشان قدم راہوار دیکھتا ہوا چلا جاتا ہے اور تلاش شاہزادے مین مصروف ہے کہ سامنے سے گرد
اُڑی جبکہ دامن گرد شگافتہ ہوا اُس گرد سے شاہزادہ کو دیکھا کہ مرکب پر سوار ایک ہرن ذبح کیا ہوا شکار بند
سے بندھا ہوا ادھر کو چلے آتے ہین سردار اپنے آقا کو دیکھکر قاش زین سے فرش زمین پر آئے سعادت ملازمت
حاصل کی لاہور نے عرض کیا کہ حضور کہان تشریف لیگئے تھے ہمکو بڑی فکر تھی آخر الامر ناچار ہوکر ان سردارونکو ہمراہ
لیکر آپکی تلاش کو چلے تھے خداوند کریم نے اپنا بڑا فضل شامل حال کیا کہ دیدار فائض الانوار شاہزادہ سے مشرف فرمایا
اتنے عرصے مین اور سب سردار بھی جو کہ لشکر مین باقی رہگئے تھے آکے شاہزادے کے قدمبوس ہوے اور
بکمال ادب اُنھون نے بھی دست بستہ عرض کی شاہزادے نے تمام حال بیان کیا اپنا برائے شکار صحرا مین جانا
اور اُس ہرن کا ظاہر ہونا اِس خیال سے کہ اسکو زندہ پکڑلون گھوڑے کو ہرن کے تعاقب مین بسرعت تمام مہمیز
کرنا اور دوپہر سرگردان رہنا آخر تیر سے شکار کرنا اور اپنے شکار کو ایک مقام پر رکھکر آپ صحرا کی سیر کرنا اتفاقاً
ایک لشکر کثیر کا صحرا سے نمودار ہونا اور اپنا بھی وہان سے اپنے شکار کو لیکر اپنے لشکر کو روانہ ہونا بس سردارون نے
شہزادہ سے عرض کیا کہ وہ لشکر کسقدر فاصلہ پر اُترا ہے شہزادے نے فرمایا کہ قریب ہی یہان سے کچھ فاصلے پر ایک صحرا
پر فضا ہے وہین مقیم ہے غرضکہ شاہزادہ یہ باتین کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا مرکب سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا خاصہ نوش فرمایا
چونکہ دن تمام ہوچکا تھا رات ہوگئی تھی بس وہ شب شہزادے نے اسی مقام پر بسر کی جب سفیدۂ سحری آسمان
پر نمایان ہوا شاہزادہ بیدار ہوا خادم نے پانی حاضر کیا وضو کرکے نماز سحر ادا فرمائی بعد فریضۂ سحری کے جب
سردار حاضر ہوے شاہزادے نے فرمایا کہ لشکر تیار رہو ہم طرف قلعۂ کشوریہ کے کوچ کرینگے اور
جبتک کہ دلدار شاہ و اہل لشکر دلدار شاہ و بیدار شاہ سب کو دائرۂ اسلام مین نہ لاؤنگا اُسوقت
تک طرف اپنے کام کے نہ روانہ ہونگا کیونکہ یہ امر ہم لوگون پر فرض ہے کہ جہانتک ممکن ہو دین اسلام
کے رواج دینے مین کوشش کرین اور جہاد پر کمر کسی رکھین اور راہ خدا مین جہاد کرین اور اپنی شوکت
بڑھائین تاکہ لوگ ہماری طرف آئین پس لشکر میرا طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہو جو کہ یہان سے بہت قریب
ہے حکمت و مشیت خداوند کریم مین یہی گذرا تھا کہ یہ سب لوگ میری کوشش سے مسلمان ہون اِسی سبب
سے تو میرا اِس طرف کو آنا ہوا یہ مقامات بھی خارستان ضلالت سے پاک و صاف ہون جو کہ منکر
ہین وہ ہلاک ہون تاکہ اور لوگون کو گمراہ نہ کرین اور وہ لوگ جو کہ اپنے دلون مین کسی وقت سے
نور اسلام کو کسی سبب سے پوشیدہ رکھتے ہین ظاہر کرین اور گمراہ کرنے والون کے شر سے بچین
یہ کہکر شاہزادے نے لشکر کو کوچ کا حکم فرمایا بس اُسی وقت کل لشکر تیار ہوگیا اور بموجب حکم
شاہزادہ طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہوا اُنکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اور اب حال قلعۂ کشوریہ
و بیدار شاہ کا تحریر ہوتا ہے راوی کہتا ہے کہ بیدار شاہ مع ایک لاکھ چالیس ہزار لشکر جرار
و سپہ سالاران نامدار کے راہ طے کرکے قریب قلعۂ کشوریہ کے پہونچا مقام مناسب دیکھکر خیمہ زن

ہوا بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین لشکر اُترا یہان تو لشکر اُتر رہا ہی اُدھر ہرکارون نے شداد شاہ کو خبر پہونچائی کہ ای بادشاہ آگاہ ہوجیے کہ آپ کے بھائی صاحب یہ خبر پاکر کہ آپ نے اطاعت دلدار شاہ کی اور اُنھون نے کئی ملک آپ کے آپ کے قبضے سے لے لیے اور آپ نے دین زمرد پرستی اختیار کیا اور اُنکو خراج دینا قبول کیا لشکر کشی کر کے تشریف لاتے ہین بیرون شہر کشور یہ مع لشکر فروکش ہوے ہین یہ سنکے شداد شاہ کے حواس جاتے رہے رنگ رو متغیر ہوگیا اپنے اہل دربار سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا کہ اِس امر کی بھائی صاحب کو خبر ہوگئی اور وہ لشکر کشی کر کے آگئے کیا جواب دون اب نہ یہ ہو سکتا ہی کہ دلدار شاہ کی اطاعت سے سرگردانی کرون کیونکہ دلدار شاہ سے اور مجھ سے اقرار ہوچکا ہی اور اُس سے ہر وقت کا سامنا ہی وہ لشکر کثیر رکھتا ہی اور بھائی صاحب مین بھی اسقدر طاقت و قوت نہین ہی اور نہ اِسقدر اُنکے پاس لشکر ہی نہ پہلوان ہین جو دلدار شاہ سے لڑسکین اور مقابلہ کرسکین اگر جرأت کر کے مقابلہ بھی کرین تو سوائے شکست اُٹھانے کے کچھ نہ حاصل ہوگا بس جب یہ امر ظاہر ہی تو مین کیونکر اُنکی اطاعت کرون نہ مین اپنے مین اسقدر قوت اِسوقت پاتا ہون کہ بھائی صاحب سے مقابلہ کرسکون کیونکہ اُنکے ہمراہ لشکر بہت ہی اور اُنکے ساتھ پہلوان زبردست ہین اب کیا کیا جاے یہ تو کبھی نہ کرونگا کہ دلدار شاہ کی اطاعت ترک کرون اور اُسکو اپنا دشمن بناؤن بس اُنسے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرونگا اور دلدار شاہ سے کمک طلب کرونگا یہ جو شداد شاہ نے کہا مشیران سلطنت و ارکین دولت نے دست بستہ عرض کیا کہ یہ راے حضور کی بہت عمدہ اور نہایت ٹھیک ہی بس ایک عرضی خدمت دلدار شاہ مین روانہ فرمائیے اور اُنسے کمک طلب فرمایئے جبتک وہانسے کمک آئے اُنسے قلعہ بند ہوکر مقابلہ فرمایئے یہ راے جو سب نے دی اُسوقت شداد نے ایک عرضی اس مضمون کی کہ ای بادشاہ دیجاہ وای شہنشاہ گردون پناہ فلک شکوہ ای پشت و پناہ غریبان دام اقبالہ بعد ادائے آداب کے واضح راے عالی ہو کہ میرا بڑا بھائی بہید ار شاہ جو کہ شہر بہید ار یہ کا حاکم ہی میرے مطیع ہونے کی خبر پاکر کہ مین نے آپکی اطاعت کی لشکر کثیر لیکر بعزم جنگ و پیکار چڑھ آیا ہی اور اُسکا قصد ہی کہ مجکو اِس امر کی سزا دے مین اپنے مین اسقدر قوت نہین پاتا ہون کہ اُس سے مقابلہ کرسکون لہذا میری کمک فرمایئے بہت جلد یا تو خود تشریف لائیے یا کسی سردار زبردست کو بھیجے کہ جو کہ اِس کردار کی اُسکو سزا دے زیادہ کیا تحریر کرون یہ عرضی لکھکر طرف شہر انوریہ کے پاس دلدار شاہ کے روانہ کی ایک شتر سوار تیز رفتار کے ہاتھ بعد ازین یعنی عرضی کے روانہ کرنیکے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ قلعے کی آراستگی کرو چنانچہ اُسی وقت سے قلعہ آراستہ و پیراستہ اسباب جنگ سے ہونے لگا خندق مین پانی بھروا دیا گیا توپین وغیرہ بروج و فصائل پر لگا دی گئین پہرہ چوکی سپاہ جنگی کا ہر مقام پر مقرر کردیا گیا در قلعہ بند کرلیا گیا پل تختہ لب خندق پر سے اُٹھا لیا گیا خلاصہ یہ کہ اپنے نزدیک خوب قلعہ کا بند و بست کرلیا بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کیا اُدھر وہ شتر سوار شہر کے دوسری طرف سے نکلکر طرف انوریہ کے روانہ ہوا اور شہر انوریہ مین پہونچکر دربار دلدار شاہ مین اپنی خبر کراکے گیا بادشاہ کو مجرا کیا اُسکو جگہ ملی بیٹھنے کو یہ سلام کر کے بیٹھا شداد شاہ کی عرضی دی بادشاہ نے میر منشی کو طلب کر کے عرضی کے پڑھنے کا حکم دیا اُسنے عرضی پڑھی جب بادشاہ مضمون عرضی سے آگاہ ہوا حکم دیا کہ ہماری طرف سے لکھدو کہ تم اطمینان رکھو

مین خود لشکر لے کر آتا ہون اور اُس سرکش کو بہ سزا پہونچاتا ہون تم کسی قسم کا خوف نہ کرو مجکو اپنے پاس جانو منشی نے وہی مضمون پشت عرضی پر تحریر کر دیا اور اُس شتر سوار کے حوالے کیا اور خلعت بہ حکم بادشاہ کے اُسکو دیا وہ جواب عرضی لے کر اور بادشاہ کو سلام کر کے بیرون دربار آیا شتر پر سوار ہو کر اور راہ طے کر کے قلعے مین آیا شداد شاہ کو دیا یہان دربار تھا شداد شاہ بہ اطمینان بیٹھا تھا کہ مین قلعے کا بندوبست کر چکا ہون کہ شتر سوار نے عرضی کا جواب لا کر دیا شداد شاہ نے وہ عرضی کا جواب خود پڑھا اور بہت خوش ہوا اور اہل دربار سے کہا کہ خود بادشاہ لشکر کثیر لے کر تشریف لاتے ہین بس اُنکی تشریف آوری تک مین قلعہ بند رہونگا اُسکے بعد باہر نکلکر اور اُنکا شریک ہو کر مقابلہ کرونگا یہان بعد روانہ کرنے جواب عرضی کے دلدار شاہ نے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ کل لشکر قریب تین لاکھ کے تیار رہے ہم برائے کمک شداد شاہ کوچ کرینگے بس بموجب حکم بادشاہ کے سردارون نے بندوبست کیا شب بھر مین تین لاکھ سپاہ تیار ہو کر آمادۂ سفر ہوئی اُ دوسرے دن بادشاہ کو خبر کی بادشاہ نے شہر انور یہ مین اپنی طرف سے اپنے وزیر کو نائب اپنا کیا اور مع اپنے فرزند خسرو شیر دل بدگیر بہوانان پُر دل اور اپنے سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر کو ہمراہ لے کر مع تین لاکھ سپاہ کے طرف قلعہ کشوریہ کے برائے کمک شداد شاہ کوچ کیا یہ راہ طے کرتا ہوا بعجلت چلا آتا ہو اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی حال اسکا آئندہ تحریر ہوگا یہان جب بیدار شاہ فردکش ہو چکا اور ایک رات اسنے آرام سے بسر کی بوقت سحر اسنے دربار کیا اور اہل دربار سے کہا کہ مجکو اس امر کا یقین تھا کہ جب شداد شاہ میرے لشکر کشی کی خبر پائیگا بس فوراً ابد دولت کی خدمت مین حاضر ہوگا اور عذر کریگا اور میری پند و نصیحت کو سن کے پھر اپنا دین آبائی قبول کریگا اور دلدار شاہ کی اطاعت ترک کریگا مگر مجکو اس امر کا عجب ہی کہ کل سے مین یہان آیا ہون اور اسکو اس امر کی خبر ضرور ہوئی ہوگی کہ مین اس قصد سے آیا ہون اُسپر وہ نہ آیا اسکا کیا سبب ہی اہل دربار و وزیران نامدار و مشیران نیک کردار نے عرض کیا کہ یہ امر جو آپنے ارشاد فرمایا بہت درست ہی مگر آپکو لازم ہی کہ ایک سرفراز نامہ تحریر فرمایئے اُسکے ذریعہ سے طلب فرمایئے تاکہ اُنکو بھی یہ امر ثابت ہو کہ آپ اس غرض سے تشریف لائے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا نامہ تحریر کیا جائے مگر ایک اور امر ہی کہ جبتک نامہ تحریر ہو چند ہرکارے جا کر خبر لائین کہ شداد شاہ کس فکر مین ہی اور کیا کر رہا ہی آیا اُسکو اس واقعہ کی خبر ہی یا نہین یہ حکم جو بادشاہ نے دیا اسکا عیار کہ جسکا نام مہتر فرقوت تیز نگاہ ہی اُسنے عرض کیا کہ مین ابھی ہرکارے روانہ کرتا ہون اُسکے سات سو شاگرد ہین بس اسنے اُنہین سے چند کو طلب کر کے کہا کہ تم قلعہ کشوریہ مین جاؤ اور بہت جلد یہ خبر دریافت کر کے حاضر ہو کہ آیا ہمارے بادشاہ کی تشریف آوری کی خبر شداد شاہ کو ہوئی یا نہین اگر ہوئی تو وہ کس فکر و تردد مین ہی جو ابھی تک خدمت بادشاہ مین نہین حاضر ہوئے وہ عیار یہ حکم پا کر اسی وقت بارگاہ سے نکلکر طرف قلعے کے روانہ ہوئے یہان بادشاہ نے دبیر کو طلب کر کے فرمایا کہ ایک نامہ ہماری طرف سے شداد شاہ کو اس مضمون کا تحریر کرو کہ ای برادر بجان برابر قوت بازو و زینت پہلو زادعمرہ بعد دعاے ترقی درجات تمکو معلوم کرو کہ جب مجکو خارجاً یہ معلوم ہوا کہ تیرہ دلدار شاہ نے لشکر کشی کی تمنے پہلے اُس سے مقابلہ کیا جب

نہ لڑ سکے اور اُسنے بہت سے ملک آبائی تمہارے کہ جنمین میرا بھی حق تھا اور مین نے صرف اسکے خیال سے اُنپر قبضہ نہ کیا تھا کہ تم میرے چھوٹے بھائی ہو تم ہی قابض رہو مین کیا تم سے لون کیونکہ مین نے خود اپنے قوت و بازو سے بہت سے ملک فتح کیے اور وہ ابتک میرے قبضے مین ہین مجھکو کیا ضرورت ہی یہ ہی حکومت کرے اُنکو تمنے یون تباہ کیا اور مجھکو خبر نہ کی اُسپر طرہ یہ کیا کہ اُسکی اطاعت کی اور اُسکا مذہب قبول کیا اور اس باطل خدا کی پرستش اختیار کی جو کہ ہمیشہ مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ و برباد پھرا اور ایک ایک کے دامن مین پناہ گزین ہوا اور اُنکا کچھ نہ کر سکا اور اُس خدا کی اطاعت ترک کی جو کہ اسوقت تک نرطاق مین موجود ہی اُسکو چھوڑ دیا یہ کیا حرکت ہی بس تمکو لازم تھا کہ جب دلدار شاہ لشکر لے کر آیا تھا تمنے مجھکو اطلاع کی ہوتی مین آکر اُس سے مقابلہ کرتا اُسکو شکست دیتا اور اُسکو خود اپنا فرمانبردار کرتا پہلے خبر نہ کی جو جی چاہا وہ کیا اُسکا نتیجہ اٹھایا مگر انجام کو نہ خیال کیا کہ اسکا انجام کیا ہوگا بس اب تمکو لازم ہی کہ میرے نامہ کو دیکھتے ہی میرے پاس آؤ اور اپنے دین آبائی کو اختیار کرو اور دلدار شاہ کی اطاعت کو ترک کر دو مین دلدار شاہ سے سمجھ لونگا وہ مجھ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی تم کچھ اسکا خوف نہ کرو اگر میری تحریر کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین سواران سپاہ سے قلعے پر حملہ کرونگا اور قلعے کو بیخ و بن سے منہدم کرکے گرا دونگا اور کل رعایائے شہر کو قتل کرونگا اور خاک و خون مین سب کو ملا دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا آئندہ تمکو اختیار ہی بس اس تھوڑی تحریر کو بہت جانو یہ جو بادشاہ نے دبیر سے کہا دبیر نے اسیطرف نامہ تحریر کیا یہان تو نامہ تحریر ہوا ہی اُدھر وہ ہرکارے جو برائے خبر قلعہ گلشوریہ روانہ ہوئے تھے راہ طے کرکے قریب قلعہ پہونچے اب جو قلعہ کی طرف دیکھا اس کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ پایا اور خندق کو پانی سے مملو اور دیکھا کہ توپین وغیرہ قلعے پر چڑھی ہوئی ہین در قلعہ بند ہی یہ جو ان ہرکارون نے دیکھا قریب جاکر آواز دی کہ اے قلعے کے لوگون در قلعہ کھولدو ہم مسافر ہین شہر مین داخل ہوکر آرام سے بسر کرین جو لوگ قلعے پر تھے اُنھون نے آواز دی کہ اگر مسافر ہو تو واپس جاؤ در قلعہ نہ کھلیگا کیونکہ لشکر غنیم قریب قلعہ فروکش ہی ایسا نہو کہ کوئی لشکر حریف کا جاسوس وغیرہ برائے خبر چلا آئے اور کسی تدبیر سے حریف قلعے مین داخل ہو جائے آجکل اس شہر و قلعہ مین مسافر وغیرہ کے آنے کا حکم نہین ہی اور کسی طرف چلا جائے بادشاہ نے منع کر دیا ہی کہ کوئی آنے قلعے مین نہ آنے دینا یہ جو ان ہرکارون نے سُنا فوراً وہان سے طرف اپنے لشکر کے واپس آئے اور داخل بارگاہ ہوئے یہان نامہ تیار ہو چکا تھا کہ یہ عیار رکر پہونچے بادشاہ نے عیارون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر لائے اُنھون نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار قلعے کیطرف گئے جب قریب قلعہ پہونچے تو خندق کو پانی سے بھرا پایا پل تختہ کو اُٹھا ہوا پایا در قلعہ بند تھا توپین وغیرہ قلعے پر آراستہ تھین بروج و فصائل آلات حرب و ضرب سے پیراستہ تھے یہ واقعہ دیکھکر ہمنے آواز دی کہ ہم مسافر ہین در قلعہ کھولدو تاکہ ہم داخل ہون راحت و آرام پائین آواز دی اہل قلعہ نے کہ در قلعہ نہ کھلیگا حکم بادشاہ کا نہین ہی کیونکہ حریف مقابلہ مین فروکش ہی ایسا نہو کہ تم لوگون کے ہمراہ جاسوس لشکر حریف کے نہ آجائین ہم قلعے کا دروازہ ہرگز نہ کھولینگے بادشاہ کا حکم نہین ہی جب ہمنے یہ سُنا تو واپس آئے خداوند قلعہ کو خوب آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ کیا ہی ہم اندر قلعے کے نہ جا سکے جو وہان کے حالات دریافت کرتے یہ جو بادشاہ

نے ہرکارون کی زبانی سُنا بہت برہم ہوا اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوا کہ شداد کو غرور ہوگیا ہو وہ میرے کہنے پر عمل نہ کریگا وہ مقابلہ کریگا اِسی سبب سے وہ خبر آنے کی پاکر نہین آیا بلکہ قلعے کا بند و بست کیا وہ اپنے نزدیک یہ خیال کرکے کہ قلعہ کوئی نہین لے سکتا ہو قلعہ بند ہوا ہو مجکو قسم ہو سر خداوندی کی ایک دم مین قلعے کو خالی کرالونگا وہ اپنے نزدیک سوچا کیا ہو یہ کہکر دبیر سے کہا کہ اِسقدر نامہ مین اور تحریر کردے کہ مجکو معلوم ہوگیا ہو کہ تمنے میرے آنے کی خبر پاکر اور یہ خیال کرکے کہ ہم مقابلہ کرین قلعہ بند ہوکر بیٹھے ہو مین نے ایسے گھروندے بہت سے مٹادیے ہین میرے نزدیک اِس قلعے کی کیا حقیقت ہو جسوقت مابدولت نے قصد کیا کھڑی سواری قلعہ لے لیا بس خیریت اِسی مین ہو کہ ابھی اِس حرکت سے باز آؤ اور اِن خیالون کو دور کرو اور آکر حاضر ہو آیندہ اختیار ہو یہ تحریر کرکے وہ نامہ اپنے عیار کو دیا کہ نامہ لے کر تم خود جاؤ اور شداد شاہ تک نامہ پہونچاؤ اگر قلعے مین جانا نہ ملے تو جو اُسوقت مناسب ہو وہ کام کرنا نامہ اُس تک ضرور پہونچانا اور ضرور جواب لانا بس فرتوت تیز نگاہ نے وہ نامہ لیا اور سر سے باندھکر بیرون بارگاہ آیا اور پاے شاطری مارتا ہوا طرف قلعے کے روانہ ہوا اُدھر اُن لوگون نے شداد شاہ کو اِس حال سے آگاہ کیا کہ چند مسافر آئے تھے کہتے تھے کہ در قلعہ کھولدو ہم اندر شہر کے آئین گے ہمنے اُسنے کہا کہ در قلعہ نہ کھلیگا بادشاہ کا ہمارے حکم نہین ہو واپس جاؤ وہ بہت کہا کیے ہمنے در قلعہ نہین کھولا وہ واپس گئے شداد شاہ نے کہا کہ تمنے خوب کیا کوئی آئے در قلعہ نہ کھولنا وہ مسافر نہ تھے بلکہ لشکر حریف کے جاسوس تھے اِس فقرہ سے قلعے مین آنا چاہتے تھے وہ لوگ پھر اپنے مقام پر آکر ٹھہرے کہ دیکھا صوا سے گرد بلند ہوئی ایک عیار نامہ سر سے باندھے ہوئے پاے شاطری مارتا ہوا چلا آتا ہو جب وہ قریب قلعہ آکر پہونچا لب خندق کھڑا ہوا یہان شداد شاہ دربار مین بیٹھا ہو سب سردار حاضر دربار ہین یہ کافر بیٹھا ہوا کہ رہا ہو کہ جب بیدار شاہ اِدھر آئیگا اور قلعے کو آراستہ پائیگا تو ضرور واپس جائیگا اِس خیال سے کہ قلعے کا لینا بہت مشکل ہو اگر مقابلہ بھی ہوا تو وہ قلعے پر سے تو مین مار ونگا کہ یاد کریگا پھر اُسکا حوصلہ نہ پڑیگا کہ قلعے پر یورش کرے اِس عرصے مین دلدار شاہ مع لشکر کے آجائیگا بس وہ شکست دے کر بھگادیگا سب کافر اُسکی ہان مین ہان ملا رہے ہین اُدھر بیدار شاہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا اپنے سردارون سے یہ کہ رہا ہو کہ جواب نامہ آلے تو مین بند و بست کرون اگر شداد شاہ نے اطاعت اختیار کرلی تو خیر اور اپنا مذہب قدیم اختیار کرلیا ورنہ کل ہی تو مین قلعے پر یورش کرونگا اور قلعے کو لے لونگا یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہو اپنے نزدیک بہت بڑی حفاظت کی ہو قلعہ بند ہوا اتنا بڑا نامرد ہو کہ بدون مقابلہ قلعہ بند ہوا ہو سردارون نے عرض کیا کہ ہمارے تو یہ خیال مین معلوم ہوتا ہو اُنھون نے کمک طلب کی ہو دلدار شاہ سے بس اِس خیال سے جبتک کمک آئے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرین کیونکہ یہ امر تو ظاہر ہو کہ وہ آپ سے مقابلہ نہین کرسکتے ہین نہ اُنکے پاس اِسقدر سپاہ ہو کہ مقابلہ کرین اور نہ ایسے پہلوان ہین بس جب کمک آجائیگی اُسوقت ضرور مقابلے کو باہر آئین گے بادشاہ نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہو مگر مین کب اتنی مہلت دونگا کہ وہ جو کمک اُسنے طلب کی ہو وہ آجائے مین کل ہی قلعے پر قبضہ کرلونگا نامہ کے جواب کا صرف انتظار ہو یہان یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر فرتوت نے زیر قلعہ پہونچکر آواز دی کہ اہل قلعہ در قلعہ کھولو مین نامہ لے کر بیدار شاہ اپنے

بادشاہ کا تمھارے بادشاہ کے پاس آیا ہون اُنھون نے شداد شاہ کو نامہ تحریر کیا ہو اور
اُسکا جواب طلب کیا ہو مجکو حکم ہو کہ بادشاہ کے ہاتھ مین دینا اور اُسکا جواب حاصل کرنا یہ جو
فرطوت نے کہا اہل قلعہ نے پکار کر کہا ہمکو بادشاہ کا حکم نہین ہو کہ ہم در قلعہ کھولین بس اگر نامہ
لائے ہو تو تیر مین باندھکر ہمارے پاس پھینکدو ہم اُسکا جواب بادشاہ کی خدمت مین پیش کر کے
لا دین جو وہ جواب دین سوا اسکے اور کوئی صورت جواب کے ملنے کی نہین ہو در قلعہ
نہ کھلے گا یہ جو فرطوت نے سُنا پکار کر کہا کہ تمنے خود جواب دیدیا اچھا تم در قلعہ نہ کھولو بادشاہ
کو خبر تو کرو کہ فرطوت تیزنگاہ عیار آپ کے بھائی صاحب کا نامہ لے کر آیا ہو اور کہتا ہے
کہ در قلعہ کھولدو مین نامہ اُنکے ہاتھ مین دونگا اور اُنسے جواب لونگا بس اگر وہ حکم دین کہ در قلعہ
کھولدو تو در قلعہ کھولنا ورنہ جس طور سے تم کہتے ہو مین اُسی طور سے تمکو نامہ دونگا تم جواب لا دینا
مجکو یقین ہو کہ جب وہ یہ سماعت فرمائینگے کہ میرے بھائی کے پاس سے نامہ آیا ہو اور اُنکا
عیار نامے لے کر آیا ہو تو ضرور در قلعہ کے کھولنے کا حکم دینگے اگر نہ دینگے پھر جو تم کہو گے
مین قبول کرونگا اُن لوگون نے کہا کہ اے فرطوت تمہارا کدھر خیال ہو بادشاہ نے اُنھین کے آنیکی
خبر سنکے تو قلعہ آراستہ کیا ہو اُنسے مقابلے کا قصد ہو وہ تیرے لیے حکم دیدینگے فرطوت تیزنگاہ
نے کہا کہ اچھا تم اسقدر تکلیف کرو چنانچہ دو ایک آدمی تو در قلعہ پر ٹھہرے رہے اور کچھ شداد شاہ
کے پاس گئے اور سب حال اُس سے بیان کیا جو کچھ جواب و سوال ہوئے تھے شداد شاہ
نے کہا کہ بس اُس سے کہنا کہ در قلعہ تو کھلنا غیر ممکن ہو کیونکہ ہمکو تمھارے بادشاہ سے کوئی تعلق
نہین ہو وہ ہمپر لشکر کشی کر کے آیا ہو اور نامہ و پیام کی کیا ضرورت ہو ہم اُسکے کہنے پر عمل نکرینگے
جو ہمنے اپنے حق مین بہتر جانا وہ کیا اور کرینگے جو اُسکو بن پڑے وہ کرے اگر اُسنے نامہ بھیجا ہو
تو خیر اُسکو بذریعہ تیر کے قلعے مین پھینکدو جو ہمکو اُسکا جواب دینا ہوگا وہ تحریر کر کے تیر مین باندھکر
پھینکدینگے ہمارے اُسکے تو محبت و قرابت قطع ہوگئی وہ بیکار اسقدر کوشش کرتا ہو صلح ہونا
غیر ممکن ہو سوائے جنگ کے بس اگر وہ عیار تیر مین باندھکر نامہ پھینکدے تو نامہ لے آنا ہم جواب
دیدینگے اگر انکار کرے تو کہنا کہ نامہ لیکر واپس جاؤ یہی جواب ہو اُس نامہ کا بس وہ لوگ
در قلعہ پر آئے جو کچھ کہ شداد شاہ نے کہا تھا وہ پکار کر کہا یہ جو تقریر فرطوت نے سُنی اُسکو
یقین ہوا کہ قلعے مین جانا نملیگا اور جواب نامہ حاصل کرنا ضرور ہو ایسا نہو کہ یہ جو جواب دیا ہو
مین جا کر بادشاہ سے بیان کرون اور عرض کرون کہ مین نامہ لے کر واپس آیا مین نے اُس طور
نامہ نہ دیا جس طور سے اُنھون نے طلب کیا یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ تمنے کیون نہ دیا اور اگرچہ
ناراض ہو تو خرابی ہو بس جسطور سے یہ کہتے ہین اُسی طور سے نامہ دون تحریری جواب لینا اچھا ہو تاکہ
اُنکی سند رہے شاید کسی وقت مین انکار کرین کہ ہمنے جواب نہین دیا تو دکھا دیا جائے یہ دل مین خیال
کر کے کہا کہ اچھا مین نامہ تیر مین باندھکر پھینکے دیتا ہون تم اسکا جواب لا دو بس فرطوت نے نامہ
تیر مین باندھکر ہالائے قلعہ تیر کو پھینکا اُن لوگون نے وہ نامہ تیر سے کھول کر اور لیجا کر شداد شاہ کے
روبرو پیش کیا شداد نے وزیر سے پڑھوایا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا وزیر سے کہا کہ اسکی پشت
پر یہ چند کلمے تحریر کر دو کہ ہمارے تمھارے کوئی قرابت نہین ہو تم تصویر پرست ہو اور ہم زمرد پرست
وہ سلسلۂ قرابت و رشتۂ عزیزداری قطع ہوگیا جو تمھارا بھائی ہو اُسکو پند و نصیحت کرو وہ تمھاری اِس

پند ونصیحت کو قبول کریگا مین تو تمھارا جانی دشمن ہون اور تم میرے پس جو امر مین نے اپنے حق مین بہتر
جانا وہ کیا اور جو بہتر جانونگا وہ کرونگا تم بیکار ایسی مہمل تحریرات روانہ کرکے اپنے دماغ کو خراب
کرتے ہو اور میرے اِس تحریرات سے کوئی فائدہ تمکو نہ ملیگا بلکہ سواے نقصان کے اور یہ جو
تمنے تحریر کیا ہی کہ اپنا دین آبائی ترک کیا اور اُس خداے باطل کی پرستش اختیار کی جو کہ خدا پرستون
کے ہاتھ سے بھاگا بھاگا پھرتا تھا اور ایک ایک کے دامن مین پناہ گزین ہوتا تھا آخر کو اُنکے
ہاتھ سے مارا گیا اِسکا جواب تمکو لکھا کیا جائے صرف اسی قدر کافی ہی کہ یہ اُسکا علم و رحم تھا کہ اُسنے
ایسے پُر طاقت بندے پیدا کیے اور اُنکو اپنی قدرت سے اِسقدر زور و طاقت عطا کیا کہ وہ کسی
سے زیر نہو سکے بس جب اُنکو یہ معلوم ہو گیا کہ ہم ایسے پُر طاقت ہین اور کسی سے زیر نہونگے وہ اپنے
خدا کو بھول گئے اور اپنے پیدا کرنے والے کو فراموش کیا اور نیا دین پیدا کیا اور کہا کہ ہمارا خدا
آسمان پر ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی اور یہ سب خداے باطل ہین گو بظاہر تو وہ یہ کہتے ہین مگر
باطن مین وہ زمرد کی بندگی کرتے ہین اور اُسی کو اپنا خدا جانتے ہین جب اُن بندگان معتوب نے
یہ سرکشی کی اور اپنے خدا سے مقابلے پر آمادہ ہوئے اُنکو بہت پند و نصیحت کی گئین مگر وہ لوگ بھی
اپنے قول کے بڑے پختہ تھے نہ پھرے خداوند زمرد سے مقابلے پر آمادہ ہوئے
اور خداوند سے مقابلہ کرنے لگے چنانچہ بہت سے مقابلے ہوئے چونکہ خداوند نے اُنکو
بہت خوبصورت و صاحب جمال پیدا کیا ہی بدین سبب اُنکو غارت کرتے ہوئے رحم آیا بس
اُنھون نے خداوند پر ستم کیا خداوند نے گوارا کیا مگر اُنکو غارت نہ کیا یہ ممکن تھا کہ ایک چشم زدن مین
سب کو غارت کر سکتے تھے اپنے بندگان خاص کو اُنکے ہاتھون سے قتل کرایا مگر اُنپر کوئی ظلم و ستم نہ کیا اور
خود بھی اُنکے ہاتھون سے پریشان ہوئے اور ایک ایک کے پاس جا کر پناہ لی جا کر پوشیدہ ہوئے اور
دوسرا سبب اُنکے غارت نہ کرنے کا یہ بھی تھا کہ جو بندے بہت مغرور ہو گئے تھے اُنکو بھی غارت کرایا
اُنکے ہاتھ سے قتل کرایا کیونکہ اُنکا اسی طور سے غارت کرنا تھا گو بظاہر خداوند اُن بندگان مغضوب کے
ہاتھ سے مارے گئے مگر اصل مین چولا بدل کر آسمان پر تشریف لیگئے اُنکی بھی خوشی کر دی بس وہ خداوند
بر حق مین یہ بھی مصلحت تھی جو کہ خداوند نے کی کسکو بھلا مشیت خداوند مین دخل ہی تو بالکل بے عقل ہی جو ایسا
خیال کرتا ہی بس اب یہ کبھی نہ خیال کرنا کہ خداوند خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے بلکہ اُنکے حال
پر رحم کیا اور اِس غرض سے اُنکو نہین غارت کیا کہ جو ایسے بندے مثل تیرے منحرف ہین اُنکو قتل
کرین بس جب خدا پرست سب بندگان گنہگار کو قتل کر لین گے تو خداوند اُنپر اپنا عذاب نازل کرینگے
بس یہ امر ثابت ہو گیا کہ خداوند اِن خدا پرستون کو بھی غارت فرمائین گے اور کس طور سے تیرے اوپر
ثابت کیا جائے کہ زمرد خداے برحق ہی اور خداوند لقمو پر جسکو تو بندگی کرتا ہی اور قبل مین مین بھی کرتا
تھا وہ خداوند کا نائب اور بندہ تھا بس خداوند نے اُسکو کتاب دے کر شہر طاق کو روانہ کیا تھا وہ
جا کر وہان مغرور ہو گیا اور خود خدا بن بیٹھا بس خداوند اُنکو بھی غارت کر دین گے میرے نزدیک تو یہ
امر عمدہ اور بہتر ہو گا کہ تو بھی خداوند کی بندگی کر ورنہ تجکو اختیار ہی مین تو اِس دین کو اب نہ ترک کرونگا
اب تو مجکو مدت کے بعد راہ راست ملی ہی ضلالت سے نکلا ہون بس جو تیرے جی مین آئے وہ کر
مگر یاد رکھ کہ اِسکی سزا بہت جلد تو پائیگا تیری سرکوبی کے لیے مین نے دلدار شاہ سے کمک طلب
کی یا تو وہ خود تشریف لاتے ہین یا اور کسی سردار زبردست کو روانہ کرتے ہین تو بھلا تو اُنسے کیا مقابلہ

کر سکے گا اور کیا کرتا مین نے اسی سبب سے تجکو آگاہ نہین کیا کہ جب وہ لشکر کشی کر کے میرے اوپر آئے تھے کہ تو انکے برابری کرتا تو ضرور ذلیل ہوتا اور اب ذلیل ہوگا وہ اگر گوشمال بخوبی تجکو دین گے اور یہ جو لکھا ہی کہ مین قلعے کو گھڑی سواری لیلونگا یہ امر غیر ممکن ہی تیری تو کیا مجال ہو یہ خیال محال ہے تیری تو کیا اصل ہی اگر تمام عالم ایک جا ہو کر یہ قصد کرے کہ اس قلعے کو فتح کر لے تو غیر ممکن ہی وہ تو مین مار دونگا کہ پناہ نہ ملیگی سوائے فرار کے کوئی تدبیر بن نہ آئیگی تو کیون اسقدر بادۂ کبر و نخوت سے مدہوش ہی کیون اپنے کو بھول گیا ہی اور کیون اسقدر بھول گیا ہی دلدار شاہ کو کچھ دور نہ سمجھ بس تیرے نامہ کا جواب میری طرف سے جواب جنگ ہی مین کبھی نہ تیرے پاس آؤنگا نہ اپنے بادشاہ کی اطاعت ترک کرونگا بلکہ اس امر کی کوشش کرونگا کہ تو بھی مثل میرے اسکی اطاعت کرے اور زمرد پرست ہو جائے یہ لکھوا کر ان لوگون کو دیا اور کہا فرطوت کو لیجا کر دو کہ یہ تمھارے بادشاہ کے نامہ کا جواب ہی بس وہ لوگ برج قلعے پر آئے اور تیر مین باندھکر تیر کو پاس فرطوت کے پھینکدیا اور کہا کہ یہ جواب نامہ موجود ہی بس فرطوت نے وہ تیر اٹھا لیا کیونکہ وہ اس انتظار مین تو یہان کھڑا ہی تھا وہ جواب نامہ لے کر اپنے لشکر کی طرف چلا اور داخل بارگاہ ہوکر بیدار شاہ کے روبرو کھڑے ہوکر جو کچھ کہ واقعہ گذرا تھا وہ عرض کیا اور عرض کیا کہ یہ جواب موجود ہی بس بادشاہ نے وہ جواب دبیر سے پڑھوا کر سنا جب مضمون سے آگاہ ہوا بہت غصہ آیا اسیوقت حکم دیا کہ طبل یورش بجے کل مین گھڑی سواری قلعے کو لیلونگا یہ شداد شاہ کس امر پر بھولا ہی مجکو دلدار شاہ سے خوف دلاتا ہی ما بدولت کسی سے خوف نہین کرتے ہین دلدار شاہ کیا چیز ہی یہ حکم دینا تھا اسیوقت لشکر مین نقارے پر چوبہ پڑی طبل یورش کی صدا بلند ہوئی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ قلعے پر یورش ہوگا سامان قلعہ گیری سے آراستہ ہونے لگے اور سب سامان درست کرنے لگے اور بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے سامان جنگ مین مصروف ہوئے ہرکارے جو کہ شداد شاہ کے اس لشکر مین برائے خبر موجود تھے وہ طبل یورش کی بجنے کی خبر لے کر دوسرے دروازے سے داخل قلعہ ہوئے اور شداد شاہ کو خبر دی کہ جب آپ کا جواب بیدار شاہ کو پہونچا بیدار شاہ نے جب سنا بہت غصہ آیا اور اسی وقت طبل یورش اپنے لشکر مین بجوایا یقین ہی کل قلعے پر حملہ کرے باقی خیریت ہی شداد شاہ نے سردارون سے کہا کہ کل بہت ہوشیار رہنا اور خوب قلعے کو آراستہ و پیراستہ کرنا وہ کل ضرور حملہ کریگا ایسے گولے مارنا کہ ایک نفر اسکی سپاہ کا زندہ نہ بچے بس سب نے عرض کیا کہ کل خداوند ملاحظہ کر لین گے جیسے ہم کوشش کرین گے شداد شاہ نے کہا کہ مین تمکو بہت کچھ انعام دونگا اگر تم لوگ کل حریف کو قلعے تک نہ آنے دوگے سب نے جواب دیا کہ جبتک ہماری جان تن مین ہی ہم نہ آنے دین گے آیندہ خداوند زمرد کو اختیار ہی ہم لوگ مجبور و ناچار ہین جو انکی مرضی ہوئی یہ کہکر سب خاموش ہوئے شداد بانی بیداد نے دربار برخاست کیا محل مین گیا سردار دربار سے قلعے پر آئے خوب قلعے کو آراستہ کیا جہان دس سوار تھے وہان پچاس مقرر کیے ہزارون توپین لگا دین انپر گولنداز بہت چالاک مقرر کیے اور سب سامان سے قلعے کو آراستہ کیا راوی کہتا ہی کہ رات بھر قلعے پر سامان جنگ ہوا کیا اور طبل بجا کیا اور یہان لشکر بیدار شاہ مین بھی سب سامان جنگ مین مصروف رہے جب سفیدۂ سحری آسمان پر نمودار ہوا بیدار شاہ بیدار ہوا اور اہل لشکر بھی اٹھے اپنے امور ضروریہ سے فراغت

کر کے آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوئے رسالدارون کے ہمراہ اور افسرون کے ہمراہ
دربارگاہ پر گئے بیدار شاہ مسلح و مکمل ہو کر خیمے سے برآمد ہوا دونون سپہ سالار
بھی اونچی بنے ہوئے اپنے اپنے خیمے سے نکلے بادشاہ کو سلام کیا بس بیدار شاہ کل لشکر کو
لے کر طرف قلعے کے روانہ ہوا سب سامان قلعہ گیری ہمراہ تھا حداد وغیرہ بھی ہمراہ تھے اور
ہزارون سیڑھیان تھین سوار کمندین لیے ہوئے تھے ہر ایک کے ہاتھ مین گرز آہنی تھا یہ تو اس
سامان سے طرف قلعے کے چلے اُدھر قلعے مین شداد بیدار ہوا باہر محل کے آیا سردارون کو
ہمراہ لے کر فصیل قلعے پر آ کر زیر شامیانہ تخت پر بیٹھا تمام مسلح و مکمل سب سردار پس پشت آلات
حرب و ضرب درست کھڑے ہوئے جو کہ معزز تھے وہ سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے گولنداز
پیترہ بدلے ہوئے کھڑے ہین توپین آراستہ ہین صرف حکم کی دیر ہے شداد شاہ آ کر بیٹھا تھا کہ صحرا
سے گرد اڑی جب دامن گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا کہ بیدار شاہ تخت پر سوار عقب مین لشکر جرار
دونون سپہ سالار اونچی بنے ہوئے ہمراہ چلا آتا ہے شداد شاہ نے کہا سردارون سے کہا کہ
وہ ظالم اظلم آ گیا مگر کیا ہوتا ہے قلعے پر قبضہ پانا بسا دشوار ہے یہ اسکا خیال خام و تصور ناتمام ہے سب
کوشش بیکار رہی شداد شاہ یہ کہہ رہا تھا کہ بیدار شاہ گرد کی زد سے ہٹ کر کھڑا ہوا لشکر کو بھی
صف بندی کا حکم دیا لشکر مین صف بندی شروع ہوئی جب صف بندی ہو چکی بیدار شاہ نے
قلعے کی طرف دیکھ کر کہا اپنے سردارون سے کہ میان شداد نے قلعے کو اپنے نزدیک خوب
آراستہ کیا ہے اور یہ خیال کیا ہے کہ قلعے کو کوئی نہین لے سکتا ہے میرے نزدیک اس قلعے کا لینا
کیا مشکل ہے ابھی قلعے کو فتح کیے لیتا ہون سردارون نے عرض کیا کہ خداوند لشکر کو حکم فرمائین کہ وہ
حملہ کر کے قلعے کو لے لین آپکے لشکر کے نزدیک اس قلعے کا لینا کیا مشکل ہے بیدار شاہ نے
یہ سن کے فرمایا کہ اے سرداران با دولت یہ امر تو بالکل خلاف ہے کہ مین لشکر کو حکم دون کہ قلعے پر یورش
کرے اُدھر سے گولے پڑے ہزارون بندگان خداوند کا خون ناحق ہو گو مین یہ جانتا ہون کہ یہ سب
لشکری میرے تابع حکم ہین اپنی جانین میرے اوپر نثار کرنے کو موجود ہین اگر مین اشارہ کر دون
تو ابھی قلعے پر جا پڑین اور بدون قلعے پر قبضہ کیے ہوئے واپس نہ آئین چاہے سب ہلاک ہو جائین
مگر یہ امر ضرور ہے کہ زیر قلعہ جا کر دم لین گے میرے حکم سے سرتابی نہ کرینگے یہ تو قلعہ ہے اگر مین حکم
دون کہ تم لوگ آگ کے دریا مین کود پڑو تو یہ لوگ کود پڑین کچھ جان کا خیال نہ کرین پس مین کیونکر
ایسے جان نثارون کو اس طور سے قتل کراؤن کہ انکا ضرر تو ان تک نہ پہونچے اور انکے حرب
سے یہ ہلاک ہون بس میرا ایک سپہ سالار مقہور دیو پیکر اس کے فتح کرنے کو کافی ہے یہ فرما کر مقہور
کی طرف بادشاہ نے دیکھا جیسے ہی بادشاہ نے اُسکی طرف دیکھا اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ غلام
صرف اجازت کا امیدوار ہے اگر حکم ہو تو جا کر قلعے پر قبضہ کر لون یہ مٹی کا گھروندا ہے مین ایسے ایسے
گھروندے بہت سے مٹا دیے ہین یہ بچون کا کھیل ہے اسکا مٹانا کیا دشوار ہے یہ سب سامان جو قلعے
پر نظر آتا ہے غلام کے نزدیک سب بیکار ہے حضور چاشت قلعے مین نوش فرمائین بادشاہ نے فرمایا
کہ پھر عرصہ کس امر کا ہے یہ کہنا تھا کہ مقہور نے سلام کیا اور اپنے گینڈے کو درست کیا سپر فراخ دامن ہاتھ
مین لی گرز آہنی دوش پر رکھا اور بادشاہ کو سلام کر کے گینڈے کو طرف قلعے کے جولان کیا
گرز گاؤ سر کو ہلاتا ہوا چلا اُدھر دیدبان نے شداد شاہ سے عرض کیا کہ ایک پہلوان ادھر کو آتا ہے

کیا حکم ہوتا ہی شداد شاہ نے کہا کہ ثابت ہوتا ہی کہ اب جو بیدار شاہ نے دیکھا کہ قلعہ خوب
آراستہ ہی فتح ہونا مشکل ہی تو برائے صلح کسی کو روانہ کیا ہی اب مین صلح نہ کرونگا سردارون نے
عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ امر ہی کہ اُسکا سپہ سالار برائے فتح قلعہ آتا ہی اُسنے کسی مصلحت سے
لشکر کو یورش کا حکم نہ دیا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ یہ تمھاری رائے غلطی پر ہی اتنے بڑے لشکر سے
تو یہ قلعہ فتح ہو نہ سکے گا بھلا ایک پہلوان کیا فتح کریگا اُنھون نے عرض کیا کہ دیدبانون سے فرمائیے
کہ وہ دیکھین کہ کس سامان سے آتا ہی آیا اُسکے پاس کچھ آلات حرب وضرب ہی یا نہین ہی اگر
برائے آشتی آتا ہی تو بالکل آلات وحرب وضرب نہونگے سوائے ایک رومال کے کہ وہ اُسکو
ہلاتا ہوا آتا ہوگا گویا امان کا طالب ہوگا اور اگر آلات حرب وضرب ہونگے تو ضرور برائے قلعہ گیری
آتا ہی بادشاہ نے دیدبانون سے دریافت کیا اُنھون نے دیکھکر عرض کیا کہ جو تہائی میدان زد
کا اُسنے طی کیا ہی بڑے زور شور سے آتا ہی گرز گران سنگ پارچہ کوہ پشت پہلو ہاتھ مین ہی سپر
فراخ دامن دوش پر ہی تمام دریائے آہن مین از سرتا پا غرق ہی کچھ اس امر مین فرق نہین ہی
کہ وہ ضرور برائے قلعہ گیری آتا ہی یہ سنکے شداد شاہ نے حکم دیا کہ اچھا زد خوب گنے دو پھر
دیکھا جائیگا کہ دیدبانون نے عرض کیا کہ اُسنے نصف میدان طی کر لیا اب تھوڑا فاصلہ باقی ہی خندق
سے خوب نزدیک آگیا ہی یہ دیدبانون کا عرض کرنا تھا کہ شداد شاہ نے کہا کہ بڑا دل وجگر ہی ان
لوگون کا کہ اتنے بڑے قلعے پر یکہ وتنہا آتے ہین یہ خوف نہین ہی کہ قلعے پر سے گولہ پڑیگا یہ کہکر
شداد شاہ نے ہوائی کو اُٹھاکر داغا بس ہوائی کا داغنا تھا کہ ایک شرارا بلند ہوا گویا یہ نشانی
شر وفساد کی تھی بس ہوائی کا داغنا تھا کہ گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر اور نشانہ باندھکر
آگ دی آگ کا دینا تھا کہ ایک ایسی صدائے مہیب وہیبت ناک پیدا ہوئی کہ زمین معرکہ ہلگئی
عورات حاملہ کے حمل ساقط ہوگئے ایک آسمان دھوئین کا بکر تیار ہوگیا غبار بلند ہوا گولہ
برسنے لگا توپین آگ اُگلنے لگین ہنگامۂ دار وگیر برپا ہوا ہر طرف سے بارش گولہ کی ہونے لگی
مگر مقوور کا یہ حال ہی کہ اس دریائے آتش کو طے کرتا ہوا بلا خوف وخطر چلا آتا ہی کبھی گینڈے
کو کاوے پر ڈالا کبھی بائین طرف دوڑا کر چلا گیا کبھی دہنی طرف جو گولہ قریب مقصد کے آیا اُسکو
ضرب گرز سے بخشش کر دیا جو دہنی طرف آیا اُسکو رکاب خالی کرکے خالی دیا جو بائین طرف آیا
اُسکو دہنی طرف ہٹ کر خالی دیا کبھی زیر شکم گینڈہ پوشیدہ ہوگیا کبھی ایک رکاب خالی کی کبھی دونون
اس طور سے گولون سے بچتا ہوا اور گینڈے کو بچاتا ہوا برابر چلا آتا ہی کوئی گولہ اُسپر نہین پڑتا ہی
حال یہ ہی کہ قلعے پر سے برابر گولہ برس رہا ہی مثل اژدہے کے چنگاریان جو آسمان دودی مین اُڑتے
ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ستارے چمک رہے ہین غبار بلند ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی لشکر بیدار
شاہ زد سے الگ صف بستہ کھڑا ہوا ہی اس انتظار مین ہی کہ سپہ سالار زیر قلعہ پہونچ جائین
تو ہم لوگ بھی دوڑ پڑین اور در قلعہ توڑ کر اندر گھس جائین بس اُسی طرف سب دیکھ رہے ہین مقوور
گولون کو رد کرکے لب خندق پہونچگیا آواز دی کہ او اہل قلعہ بیکار مال ودولت کو برباد کرتے
ہو مین لب خندق آپہونچا مین نے قلعہ لے لیا اب اپنی جان بچانے کی تدبیر کرو ادھر گولندازون
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ہم ہفت فتیلہ داغ چکے اب کیا حکم ہوتا ہی جتنے اسقدر گولے مارے
ہین ایک کی تو کیا ہستی ہی اگر دس لاکھ بھی ہوتے تو ہلاک ہو جاتے شداد نے حکم دیا کہ اب

ہاتھ روک لو تاکہ معلوم ہو کہ کوئی گولہ قضا کا لگا یا نہیں یقین ہے کہ اس جوان کا پتہ نہ ہوگا یہ جو حکم دیا
گولہ اندازوں نے ہاتھ روکا ہوا نے جو تھپیڑا مارا وہ گرد و غبار و دھواں برطرف ہوا اب جو دیکھا
تو مقہور کو زیر قلعہ لب خندق ٹہلتے ہوئے پایا ذرا سی جھپٹ نہیں لگی یہ حال دیکھکر اہل قلعہ کے
حواس جاتے رہے شداد کی تو یہ حالت ہوئی کہ رنگ رو متغیر ہو گیا سرداروں سے کہنے لگا
کہ اب کیا ہوگا سب نے سپریں دھواریں سنبھال کر عرض کیا کہ ہم مقابلہ کریں گے کوئی ہم
اس سے کم نہیں ہیں شداد شاہ نے کہا کہ ایسے پیل مست سے کون لڑ سکتا ہے جو کہ دریاے
آتش کو طے کر کے یہاں تک آپہونچا بڑی خرابی ہوئی بس تمام قلعے میں تہلکہ پڑ گیا ہر ایک بندوبست
بھاگنے کا کرنے لگا اپنا اسباب بار کرنے لگا اُدھر مقہور نے پکار کر کہا کہ اے اہل قلعہ اب قلعہ
کھول دو اپنی جانوں پر آفت نہ لو اگر میں قلعے کے پھاٹک کو توڑ کر اندر آیا تو یاد رکھو کہ ایک کو پھر
زندہ نہ رکھونگا اب تو میں قلعہ لے چکا ہوں قلعے پر سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ عوض میں جواب
کے حقہ نفت کے ہانڈیاں بارود کی اور تھیلیاں بارود میں ڈوبی ہوئی جلا جلا کر اسپر پھینکنے لگے مقہور
نے کیا تدبیر کی جو کچھ قلعے پر سے اہل قلعہ نے اسپر پھینکا اسنے سپر پر روکا اور خندق میں ڈالدیا تیل کے
کڑھاؤ جلتے ہوئے اسپر ڈالے یہ سب آفتوں سے بچا اُدھر بیدار شاہ نے اپنے اہل لشکر اور
سرداروں سے فرمایا کہ تمنے دیکھا میرے شیر کو کس طور سے قلعہ لے لیا اور کیونکر لب خندق پہونچ گیا
کیونکر گولوں کو رد کیا سب نے عرض کیا کہ حضور ہم سب آپ کے تابع فرمان ہیں بس یہاں باجے
فتح کے بجنے لگے تمام لشکر نے قصد کیا کہ سب سامان لے کر جس سے کہ قلعہ فتح ہو جائے مقہور
کے پاس جائیں تاکہ مقہور خندق کو پھاند کر پھاٹک قلعے کا منہدم کرے ہم اُسکے ہمراہ داخل
قلعہ ہوں شداد شاہ کو اسیر کر لیں سب تلواریں برہنہ کر کے چلنے پر آمادہ ہوئے اُدھر مقہور
نے اہل قلعہ کو آواز دی کہ معلوم ہوا تم لوگ در قلعہ نہ کھولوگے اور نہ بدولت کی خدمت میں حاضر
ہوگے خیر میں خود آتا ہوں پھاٹک توڑ کر یہ کہکر گیند سے پر سے اُترا دامن گردانے لگا اہل قلعہ نے
جو یہ واقعہ دیکھا تلاطم مچگیا ہر طرف سوار و پیادے دوڑنے لگے سردار گھبرا گئے عجب عالم تھا
ہر ایک کو اسکا الم تھا کہ اس پہلوان نے قلعہ لے لیا بڑی خرابی ہوئی اب اسکے ہاتھ سے نجات
کی صورت نظر نہیں آتی ہے شداد شاہ نے سرداروں سے کہا کہ تم لوگ لشکر لیکر در قلعہ
پر جاؤ کیونکہ وہ اب خندق کے پار آتا ہے اور پھاٹک توڑ کر اندر چلا آئیگا اُسکی سپاہ بھی قصد
کر رہی ہے کہ کمک کو چلے جبتک تم مقابلہ کرنا میں بھی آتا ہوں یہ سنکے چند سردار کچھ سپاہ لے کر
چلے یہاں شداد شاہ نے جو سردار کہ اُسکے پاس باقی رہے تھے اُنسے کہا کہ آؤ ہم تم ملکر خداوند
زمرد سے فریاد کریں اور اپنی فتح و ظفر کی دعا کریں شاید یہ دعا تمہاری قبول ہو اور خداوند کسی کو براے
کمک روانہ کر دیں کوئی مددگار پردۂ غیب سے پیدا ہو جائے تو اُسکے سبب سے اس بلا سے
نجات ملے سب نے جواب دیا کہ بہت خوب بس شداد شاہ نے تاج سر پر سے اُتارا اور
ہاتھوں پر رکھکر اس طور سے پکارا کہ اے جاگتے جوت کے خداوند اے زمرد شاہ باختری ہم سب کے
حال پر رحم کر تو بڑا رحیم ہے اپنے بندوں پر ہر وقت نظر عنایت رکھتا ہے ہم تیرے تازہ بندے ہیں
ہمپر عنایت فرما اور اس بلا کو ہمپر سے دور کر اس مغرور کو سزا دے کہ یہ قلعے میں نہ آسکے ورنہ
سب اہل قلعہ اسکے ہاتھ سے قتل ہونگے یہ بڑا ظالم اظلم ہے ہم سب تازہ تیرے اوپر ایمان لائے

ہین ہماری مدد تیرے اوپر ضرور ہو ایسی کوئی پردۂ غیب سے تدبیر کر کہ یہ بلا رد ہو کوئی بندۂ خاص
تیرا تیرے حکم سے آئے اور اسکو سزا بہونچائے ای ہمارے خداوند گو تو اسوقت زمین پر نہین ہی
تو نے ہم سب کے لیے اپنے اوپر تکلیف گوارا کی اور ہمکو ورطۂ ہلاکت سے بچایا خود اپنے بندگان
مغضوب کے ہاتھ سے عاجز ہو کر چولہ بدلا اور عاجز ہو کر بالاے آسمان تشریف لیگیا ہم سب
تیری طرف قلب کو رجوع کر کے تہ دل سے تجھ سے التجا کرتے ہین کہ اِس کافر کے ہاتھ سے
ہمکو نجات دے ورنہ ہم سب قتل و غارت ہو جائینگے اِس طور سے شداد شاہ نے جو دعا
کی سرداروں نے آمین کہی بس اُنکی دعا قبول ہوئی کیونکہ خداوند تعالے بہت بڑا رحیم و کریم ہی جو
جسطور سے دعا کرتا ہی قبول فرماتا ہی چاہے کافر ہو چاہے مسلمان وہ ہر ایک کی مراد کو بر لاتا ہی اُسکو
اپنی درگاہ سے مایوس نہین رکھتا ہی دشمن و دوست کو ایکسان نگاہ رکھتا ہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی
شعر بر ابر نظر دشمن و دوست پر + نہین منحصر مغز کو پوست پر + سیاہ رو جو آیا ہوا زو سفید + کب اِس
در سے سائل پھرا نا امید + بقول سعدی شیرازی اے کریمے کہ از خزانۂ غیب + گبر و ترسا وظیفہ
خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + خواہ گبر ہو خواہ کوئی ہو کسی مذہب
کا ہو اگر وہ دعا کرتا ہی خداوند کریم اُسکو قبول فرماتا ہی کیونکہ اُسکا دریاے رحمت ہر وقت جوش زن رہتا ہی
اور آتش غضب ہر وقت فرو رہتی ہی گو یہ امر ہی کہ کفار تو یہ خیال کرتے ہین کہ ہم اپنے خدا سے دعا
کرتے ہین اصل مین وہ کیا ہین اور اُنکی خدائی باطل ہی سب اُسی کے بندے ہین بس بندون
سے کیا ہو سکتا ہی صرف شیطان کے بہکانے اور گمراہ کرنے سے خدا بن بیٹھے ہین اور خلق خدا
کو بیکار گمراہی مین ڈالا ہی ورنہ سب کی بازگشت اُسی کی طرف ہی اور وہ ہی ہر ایک کی دعا کو
قبول کرتا ہی ان اعمال بد کی سزا اُسنے اُن سب کے لیے عقبیٰ مین مقرر کی ہی دنیا پر ہر ایک کی مراد
بر لاتا ہی کیون نہو وہ کریم و رحیم ہی اور اپنے بندون کی پرورش کرنیوالا ہی خلاصہ یہ کہ جسطور سے دعا کرتا ہی وہ
قبول فرماتا ہی بس اب جو شداد شاہ نے پکار کر دعا کی خداوند کریم کو رحم آگیا اُسکی دعا قبول
فرمائی ابھی اُسکی دعا قبول نہوئی تھی کہ پردۂ بیابان سے گرد و غبار کا تتق بلند ہوا شعر از دامن
دشت عاج اور رنگ + گردے برخاست طوطیا رنگ + دیگر زگرد و غبار کہ بر شد بسپہر + رہ رفتن نجم ایش
گم کرد مہر + گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ اِسقدر گرد بلند ہوئی کہ چہرۂ گردون مکدر ہو گیا وہ غبار عظیم
بلند ہوا کہ برج آفتاب پنہان ہو گیا یہ جو گرد بلند ہوئی اور اہل قلعہ نے اِس گرد و غبار کو دیکھا
باہم کہنے لگے کہ زمرد شاہ باختری نے ہماری دعا قبول کر لی کسی اپنے بندۂ خاص کو ہماری
کمک کے لیے روانہ کیا ہی کیا عجب ہی جو دلدار شاہ لشکر لے کر آگیا ہو یہ اُسکی آمد کی گرد ہی
شداد شاہ نے سرداروں سے کہا کہ تمنے قدرت خداوند کی دیکھی کس وقت مین مددگار روانہ
کیا اور کسوقت آکر پہونچا یعنے یہ دلدار شاہ ہی بس کہدو کہ نقارے خوشی کے بجین کہ ہمارا
مددگار آگیا یہ حکم دینا تھا کہ باجے خوشی کے بجنے لگے اور سب اہل قلعہ خوش ہونے لگے
مقہور یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ اہل قلعہ دیوانے ہین مین نے تو قلعے پر قبضہ کر لیا اب
کیا بات باقی ہی کوئی دم مین سب کو تہ تیغ بیدریغ کرتا ہون یہ خوش ہوتے ہین واہ بڑے
عجب کی بات ہی کہ اپنے مرنے کی خوشی کرتے ہین یہ وقت رنج و غم ہی نہ کہ خوشی یہ امر اپنے
دل مین خیال کر کے اہل قلعے سے پکار کر کہنے لگا کہ بڑے عجب کی بات ہی کہ موت تو تمھاری

تمھارے سر پر آپہونچی ہی تمکو رنج و غم کرنا زیبا ہو نہ کہ خوشی اور اس سے نجات پانے کی فکر کرنا ہو نہ کہ نقارے خوشی کے بجانا تم لوگ بڑے احمق اور نادان ہو یہ جو اہل قلعہ نے اسکی زبانی سنا کہا کہ ہم اس امر کی خوشی کرتے ہین کہ تیراسرکوب آپہونچا خداوند زمرد شاہ باختری نے ہم سب کی کمک کی اور دعا قبول فرمائی ہمارے مددگار کو روانہ فرمایا دیکھو وہ گرد بلند ہوئی ہی اور اس گرد سے تیراسرکوب پیدا ہوگا یہ جو اہل قلعہ نے کہا مقہور نے پلٹ کر دیکھا کہ صحرا سے ایک گرد و غبار اڑتا ہوا ادھر چلا آتا ہی یہ ادھر کو دیکھنے لگا کہ یہ گرد و غبار کیسا ہی کون آتا ہو ادھر اس گرد و غبار کو جو بیدار شاہ و اہل لشکر بیدار شاہ نے دیکھا اپنے سرداروں سے کہا کہ یہ غبار کیسا بلند ہوا ہی کیا کوئی شداد شاہ کی مدد کو آتا ہی سرداروں نے عرض کیا کہ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہی کیونکہ جبتک غبار نہین بلند ہوا تھا تو اہل قلعہ مین ایک طلاطم تھا سردار لشکر کو لیے ہوے دوڑے ہوے ادھر سے ادھر آتے جاتے تھے اور شداد تاج اتارے ہوئے دعا کر رہا تھا پشت سے یہ غبار بلند ہوا ہی اور اہل قلعہ نے دیکھا ہو سب خوش ہو گئے ہین بلکہ باجے خوشی کے قلعے پر بج رہے ہین شاید انکا کوئی مددگار آتا ہو مددگار کون آتا ہو سوائے دلدار شاہ کے کون ہوگا بادشاہ نے کہا کہ بیکار یہ لوگ خوشی کرتے ہین اور بیکار مسرت کرتے ہین دلدار شاہ آیا ہو تو کیا قلعہ بچ جائیگا مقہور روہان قلعے کو لیگا مین یہان دلدار شاہ کے لشکر سے مقابلہ کرونگا میرا دو سراسپہ سالار قہار فیل پیکر دلدار شاہ کے لشکر کو تباہ کردیگا اب تم لوگ پھر جاؤ اس گرد کا حال معلوم ہولے تو پھر قلعے پر جانا بیدار شاہ یہ کہ رہا تھا مقہور اسی طرف دیکھ رہا تھا لشکر بیدار شاہ و خود بادشاہ بھی دیکھ رہا تھا اسی گرد کے جانب اور اہل قلعہ خوشیان کر رہے تھے کہ یکایک دفعتاً گرد کا اس صحرا کے قریب پہونچا اور ہوا نے مارا گرد کو اور گرد نے مارا باد کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا سب نے دیکھا دامن گرد سے ایک جوان پری تمثال آفتاب جمال سبز لباس پہنے ہوئے مرکب بادہ رفتار سوار آلات حرب و ضرب سے آراستہ خود سر پر کج رکھے ہوئے کمان کیانی دوش پر نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا گرد سپر کا بالا سے پشت تیغہ صاعقہ بار کمر سے لگا ہوا عقب مین اسکے سپاہ سب اسی طرف چلے آتے ہین مگر جوان رعنا ایسا حسین و خوبصورت ہی کہ اسکے چہرے پر نگاہ نہین کام کرتی ہو مثل آفتاب کے روشن ہو اسکے نور جمال سے تمام صحرا روشن ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ دامن گرد سے آفتاب تابان نکل آیا سب سپاہ سلاح مین غرق دریائے آہن مین غوطہ مارے ہوئے سرداران قوی ہیکل ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہر ایک آئین رشک آفتاب و ماہتاب ایک عیار تیز رفتار خنجر گذار رکاب پہ ہاتھ رکھے ہوئے عجب شان و شوکت سے ادھر کو چلا آتا ہو لشکر قریب لاکھ سواروں کے ہمراہ ہوگا مگر سب منچلے اور بہادر معلوم ہوتے ہین رعب و داب و شان و شوکت جلالت و سطوت چہرے سے آشکار ہی بڑا جرار ہی اور بڑا اہل نامی و نامدار ہی یہ حال دیکھکر بیدار شاہ و اسکے اہل لشکر حیران ہو گئے کہ یہ کون جوان ہی جو اس شان و شوکت سے ادھر کو چلا آتا ہی سب کے دلون پر ایک رعب چھا گیا ہر ایک اس جوان کو دیکھکر تھرا گیا مقہور نے جو اس جوان کو دیکھا ایسا رعب طاری ہوا کہ پسینہ آگیا حیران ہو کر آئینہ وار دیکھنے لگا اہل قلعے نے جو قلعہ پر سے یہ واقعہ دیکھا کہ اس طور کا جوان و اس شان کا لشکر اس غبار کے دامن سے پیدا ہوا شداد شاہ نے اپنے سرداروں سے کہا

کہ یہ جوان تو نہ کوئی سردار ہی دلدارشاہ کا نہ کوئی عزیز نہ خود دلدارشاہ ہی نہ معلوم کون ہی دیکھاہ
ہی ادھر کہان سے آیا ہی اس سمت اسکے آنے کا کیا سبب ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہم خود
حیران ہین اور بہت پریشان ہین صبر فرمایئے دم بھر مین معلوم ہو جائیگا جو کوئی ہوگا اگر ہماری کمک
کو بھیجا ہوا دلدارشاہ کا آیا ہی تو ضرور مدد کریگا شاید اس زمانہ مین یہ جوان دلدارشاہ کا
ملازم ہوا ہو شدادشاہ نے کہا کہ یہ جو لشکر اسکے ہمراہ ہی اسمین کوئی جوان لشکر دلدارشاہ نہین
ہی نہ یہ جوان لشکر دلدارشاہ کا فرستادہ ہی بلکہ یہ خود کسی ملک کا شاہزادہ ہی کسی طرف لشکرکشی کرکے
جاتا ہی کیونکہ سب لشکر و سپاہ جنگی ہمراہ ہی بس اہل قلعہ الگ حیران ہین اور بیدارشاہ اور اسکا
لشکر الگ پریشان ہی مقہور خود دم بخود دیکھ رہا ہی اس جوان کو دیکھکر سب اپنی جرات و ہمت کو بھول
گیا ہی خندق کا پھاندنا دامن گردانا سب فراموش ہی حیرت کا ایک جوش ہی یہ سب تو اس حیرانی
و پریشانی مین ہین یعنے اہل قلعہ و اہل لشکر بیدارشاہ راوی بیان کرتا ہی کہ یہ جوان رفیع البخت
عالی مرتبت ہن مین عرض کر چکا ہون کہ لشکر کو لے کر قیام گاہ سے اس طرف کو اس قصد سے
روانہ ہوئے تھے کہ ان سب بادشاہون کو مسلمان کرین راہ مین تھے کہ توپ کی صدا جو کان
مین پہونچی اپنے سردارون سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ قلعہ کشوریہ پر مقابلہ شروع ہو گیا بیدار
شاہ نے قلعہ پر یورش کر دیا خیر ہمکو کیا ہمکو اپنے کام سے غرض ہی ذرا جلدی چلو ہم بھی چل اس
موکے کا تماشا دیکھین جو مغلوب ہو اسکی کمک کرین یہ فرما کر مرکب کو تیز کیا تھا تھوڑی دور چلے
تھے کہ توپ کی صدا بند ہو گئی شاہزادے نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ قلعہ فتح ہو گیا کیونکہ اب
صدائے توپ نہین آتی ہی افسوس یہ مقابلہ دیکھنے مین نہ آیا خیر چلو شاید کچھ معرکہ نظر سے گذرے
اگر ابھی قلعہ نہ فتح ہوا ہو تو اہل قلعہ کی کمک کرین گو ہمارے نزدیک دونون برابر ہین کیونکہ دونون
کافر ہین ایک زمرد پرست دوسرا تصویر پرست مگر ایک وقت پڑا ہی جب ہم اسکی کمک
کرینگے اور اسکو اس بلا سے نجات دینگے تو ضرور وہ اس احسان کے عوض مین تمہاری اطاعت
کریگا دوسرے سے لڑکر اسکو اپنا مطیع کرینگے سردارون نے عرض کیا تھا کہ تشریف لے چلیے
بس شاہزادہ مرکب کو مہمیز کیے ہوئے رواروی چلا آتا تھا کہ عین وقت پر آکر پہونچا جبکہ مقہور
لب خندق پہونچا تھا اور قلعہ لے چکا تھا شاہزادے نے دور سے دیکھا کہ ایک جوان تاجدار صفیل
قلعہ پر زیر کنگرہ دربخشی کھڑا ہوا ہی تاج سر سے اتارے ہوئے اسکے عقب مین بہت سے سردار ہین
سب اپنے مذہب کے موافق دعا مین مصروف ہین اور کچھ لوگ سوار و پیادے لیے ہوئے ادھر
ادھر خستہ انحواس دوڑ رہے ہین قلعے مین تہلکہ و تلاطم مچا ہوا ہی اور وہی بادشاہ کہ جسکو مین نے
دیکھا تھا کہ لشکر لیے ہوئے صحرا سے گذرا تھا اور دریافت کیا تھا کہ یہ کون بادشاہ ہی معلوم ہوا تھا
کہ بیدارشاہ ہی شدادشاہ پر لشکرکشی کرکے جاتا ہی صحرا مین روبرو قلعے کے لشکر کو جمائے کھڑا ہی
اور خود تخت پر سوار ہی عقب مین لشکر بیشمار ہی اور ایک پہلوان ان دونون پہلوانون مین سے جو کہ
تخت کے راس و چپ تھے لب خندق کھڑا ہوا ہی دامن وغیرہ گردان چکا ہی صرف اس پار جانے
کی دیری ہی اگر اس پار پہونچ جائے تو قلعے پر قبضہ کر لے مگر سب اہل قلعہ اور وہ پہلوان اور یہ
لشکر جو کہ صحرا مین ہی سب ادھر کو دیکھ رہے ہین یہ دیکھکر شاہزادے نے اپنے دل مین خیال
فرمایا کہ گو یہ دونون کافر ہین مگر اسوقت اہل قلعہ کی کمک کرنا ضرور ہی کیونکہ انپر وقت پڑا ہی

ایک ظالم نے اُنکو پریشان کیا ہی گو دونون اپنے دشمن ہین مگر ہم لوگ خاندان کریم سے ہین
اور ہین کریم ابن کریم ہون ہمپر لازم و واجب ہی کہ جسکو بلا مین مبتلا دیکھین اُسکی کمک کرین تاکہ
ہر ایک ہمسے خوش ہووے اور ہماری طرف رجوع کرے دشمن بھی اگر بلا مین مبتلا ہو ایسے وقت مین
اُسکی دشمنی کا خیال زیبا نہین ہی جبکہ وہ کسی آفت مین پھنسا ہو بلکہ اُسکی کمک زیبا ہی کیونکہ ہم لوگ
اہل اسلام ہین اور اُس خدا کی بندگی کرتے ہین جو کہ دوست دشمن پر برابر نظر رکھتا ہو اور ہمکو
اُسنے اسی لیے خلق فرمایا ہی کہ ہم ہر ایک بندے کی جو کہ بلا مین مبتلا ہو اُسکی امداد کرین اور
اُسکو راضی کرکے اپنے دین کی طرف رغبت دلائین تاکہ ہمارے خلق ہونے کا نتیجہ نکلے پس
اگر اسوقت بدبین بین اُسکی کمک کرونگا تو ضرور خدا خوش ہوگا اور میری مراد بر لائیگا میری آرزوے
دلی پوری کریگا دوسرا یہ امر ہوگا کہ اسقدر بندگان خدا کی جان اِس ظالم کے ہاتھ سے بچیگی گو کافر
ہین مگر بندے تو خدا کے ہین بس یہ ضرور ایمان لائین گے کسقدر ثواب مجھکو حاصل ہوگا اور ضرور
خداوند کریم میرے اِس کام سے خوش ہوگا اور اپنے بندگان مقبول بارگاہ کے نزدیک میرا بھی
نام تحریر فرمائیگا یہ خیال کرکے یہی تقریر اپنے سردارون سے بیان فرمائی اور کہا کہ مین تو
اُس کافر کے مقابلے کو جاتا ہون تم اِسی مقام پر ٹھہرو اور اگر دیکھنا کہ کفار قلعے کی
سمت یورش کرکے آتے ہین تو اُنکو روکنا اور اُنسے مقابلہ کرنا ورنہ خاموش کھڑے رہنا
مین جاکر اُس ظالم کو سزا ہو جاتا ہون سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ فرماکر شاہزادے
نے مرکب کو مہمیز کیا اور آواز دی کہ او گرتا ہنجار ظالم غدار و نابکار یہ کونسی بہادری اور جوانمردی
ہی اور یہ کونسی شجاعت ہی کہ جبکہ عاجز ہو کر قلعہ بند ہو اور مقابلہ نہ کرے اُسکو یون پریشان کرے
کہ اُسکے قلعے پر یورش کرے تو کیسا مرد میدان ہی اور کیسا جوانمرد ہی مجھکو تو بالکل نامرد معلوم ہوتا
ہی وہ لوگ تو عجز و انکسار کر رہے ہین تو اُنپر ظلم و ستم کرتا ہی میرے نزدیک تو بالکل نامرد ہی
اور بالکل بزدل اور بودا ہی بس خیریت اِسی مین ہی کہ قلعے کی طرف سے پلٹ آ اور اِس ظلم و ستم سے
ہاتھ اُٹھا اور باز آ ورنہ میرے ہاتھ سے سزا پائیگا مین تیری جان کا ملک الموت ہون او کافر
ظلم کیون ستم پر کمر کسی ہی اگر ایسا ہی تو اُنکو بیرون قلعہ آنے دے کہ وہ تجھسے مقابلہ کرین جبکہ یہ
امر بالکل ثابت ہو گیا کہ وہ تجھسے نہین لڑ سکتے ہین پھر کیون اُنپر یہ ستم روا رکھتا ہی کیون اِس طور
سے اُنپر بدعت کرتا ہی او ظالم اِس ظلم و ستم کا نتیجہ برا ہی دیکھ پچھتائیگا سوائے افسوس کے کچھ نہ ہاتھ
آئیگا بس اِسی مین خیریت ہی کہ پلٹ آ اُنپر ستم نہ کر ورنہ میرے ہاتھ سے سزا پائیگا مین نے
سمجھا دیا آئندہ اختیار ہی تو اپنے فعل کا مختار ہی یہ جو شاہزادے نے کہا مقہور نے شاہزادے
کی طرف دیکھکر وہ جواب دیا کہ تو کون ہی جو اُنکی حمایت کرتا ہی تو کیون اپنے سر پرائی آفت
مول لیتا ہی یہ کونسی بات ہی میرا نام مقہور دیو پیکر ہی مین نے لاکھون پہلوانون کو قتل کیا ہی
میری تلوار سے کوئی نہین بچا ہی تو اپنی جوانی پر رحم کر اور اِس حرکت سے باز آ جدھر سے
آیا ہی اُسی طرف چلا جا اپنے خون مین اپنے جسم کو نہ رنگین کر مین قلعہ لیے چکا ہون اب
واپس ہوتا میرا غیر ممکن ہے بڑی مشقت سے یہانتک پہونچا ہون ہزارون گولون کو رد کرکے
دریاے آتش کو پیر کر یہان آیا ہون بڑی جانکنی سے لب خندق پہونچا ہون اے جوان
از براے خداوند تصویر اپنی جان و جوانی پر رحم کر میرے مقابلے سے پلٹ جا مین وہ ہون

کہ میرا نام سنکے شیران دشت کو تپ آتی ہو میرے نام سے دیوان قاف کانپتے ہین میری
تلوار کو دیکھکر مریخ فلک کانپ اُٹھتا ہو میرے ہی خوف سے رستم و سہراب نے گوشۂ قبر مین
جاکر دامن کفن سے منھ کو پوشیدہ کیا ہو اور تو بچہ ہو کر نامرد کہتا ہو میرا نام نوک نیزہ و زبان
شمشیر پر لکھا ہوا ہو میری تلوار بیخ کوہ کو قلم کرتی ہو میرا گرز فیل مست کو پست کرتا ہو میرا نیزہ جگر
سنگ مین در آتا ہو تیر پشت کوہ کو توڑکر نکل جاتا ہو اگر مین اپنی قوت کو دکھاؤن تو کوہ بلند شکوہ کو
بیخ و بن سے اُکھاڑ کر پھینکدون بس کیون مجھ سے جری و بہادر سے مقابلے کا قصد کرتا ہی
اور اپنی جان دیتا ہو کچھ فائدہ نہوگا مین اس قلعے پر ضرور قبضہ کرونگا میرے بادشاہ کا حکم ہو
پہلے کیون نہ ان لوگون نے آکر اطاعت کی جبکہ اُنھون نے نامہ لکھکر طلب کیا تھا اب کیا
ہوتا ہو مین مرد میدان ہون کبھی قدم آگے بڑھاکر مین نے نہین ہٹایا ہو اب یہ غیر ممکن
ہو کہ پلٹ آؤن بدون قلعہ لیے ہوئے یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ او کافر بیکار
لاف و گزاف کرتا ہو یہ فقرہ اور کسی کو دے اور خوف دلا مین ڈرنے والون مین نہین
ہون میری قوت و شجاعت سے تمام عالم آگاہ ہو اپنے زور و طاقت کے حالات زبان زد
خلائق ہین کئی دفتر ہماری قوت و طاقت کے حال سے مملو ہوگئے ہین ہم وہ ہین کہ جنھون نے
دیوان قاف کو شکست دی ہمارے بزرگون نے زلزلۂ قاف کا لقب پایا ہمارے
بزرگون کے نام سُنکے شیران دشت و نہنگان دریا کو تپ لرزہ آتا ہو مریخ فلک و بہرام چرخ
ہمارے خوف سے فلک پر جاکر پوشیدہ ہوا ہو ہماری تلوار جگر زمین کو شق کرتی ہو کفر و اسلام
مین فرق کرتی ہو ہم وہ ہین کہ جنکے خوف سے شیران دشت دامن کوہ کو منھ پر لے کر سوتے
ہین ہمنے اکثر ہزارون لشکر تن تنہا بھگائے ہین ہمارے منھ آجتک کوئی چڑھکر نہین آیا ہم خود
ہر ملک پر لشکرکشی کرکے گئے ہین بس اگر خیریت درکار ہو اور جان کی سلامتی کا خواستگار ہو
تو قلعے کی طرف سے پلٹ آ ورنہ یاد رکھ کہ اسطور سے تجھکو قتل کرونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا
کو تیرے حال پر رحم آئیگا اور مجھکو ترس نہ آئیگا اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا او ناہنجار تو کیا ہو
اور تیرا بادشاہ کیا ہو تو بھی کافر اور وہ بھی بلکہ وہ تو اکفر ہو اور تجھ سے زیادہ نامرد ہو تو کیا ہو اور
اُسکی کیا حقیقت ہو اور لیاقت ہو بس اسی مین خیریت ہو کہ پلٹ آ ورنہ مین اسی مقام پر تیری سرکوبی
کو آتا ہون اور تجھکو بستر اسپ سے بچاتا ہون کیون اپنی قضا بلاتا ہو او نامرد تو شاید ہمارے حال سے
آگاہ نہین ہو یہ کہکر مرکب کو اُسکی طرف مہمیز کیا مقہور نے کہا کہ او طفل کیون وہان اژدر مین
اپنے کو جان بوجھکے گرتا ہو مین خوب واقف ہون کہ تجھکو دلدار شاہ بادشاہ شہر انوریہ
نے بدلے کمک شداد بد نہاد کے روانہ کیا ہو وہ تیری جان کا دشمن تھا جو ادھر کو بھیجا اتو یہ
قلعہ مریخ فلک بھی مجھ سے نہین لے سکتا ہو اور نہ تجھکو یہان سے ہٹا سکتا ہو تو کیا ہو بس اب تو
نہین مانتا ہو اور خود اپنے پانو سے وہان اژدر مین گرتا ہو تو مجھکو بھی لازم ہوا کہ مین پہلے تجھکو قتل
کرلون یا اسیر پھر اہل قلعہ سے سمجھونگا تو بڑا اُنکا حمایتی ہو اور دوست بنکر آیا ہو یہ کہکر وہ اپنے
گینڈے پر سوار ہوا اور گرز لے کر کھڑا ہوا یہ کلمہ اُسکا سنکے شاہزادے نے کہا کہ او نامرد مین
نہین جانتا کہ دلدار شاہ کون کتا ہو اور شداد کون گدھا ہو اور تیرا بادشاہ کون اُلو کا پٹھہ ہو مین
تو صرف راہ خدا مین جہاد کرتا ہون کسی کا حمایتی نہین ہون مین ادہر آنکلا ان لوگونکو مین نے بڑے شان

دیکھا اور تجکو اُنپر ستم کرتے ہوئے پایا رحم آگیا مین نے تجکو منع کیا تو نہین مانتا ہی مین تجکو سزا دے کر اُنکو اِس بلا سے نجات دیتا ہون میرے نزدیک یہ سب کافر ہین بسنگ زرد برادر شغال بس جو میرے کہنے پر عمل کریگا میرے ہاتھ سے امان پائیگا ورنہ مارا جائیگا یہ فرماتے ہوئے اُسکے قریب پہونچے اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ تقریر سنی ابتو اور حیران ہوئے کہ یہ کون بہادر ہی جو یون ہماری طرف سے مقابلہ کرتا ہی یہ امر تو اُسکی تقریر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ دلدار شاہ کا بھیجا ہوا نہین ہی اور نہ ہم لوگون مین سے ہی کوئی دوسرے دین و مذہب کا آدمی ہی ہر مرتبہ اُسکی زبان پر خداے نادیدہ کا نام آتا ہی شاید کوئی خداپرست ہی مگر یہ امر بہت عجب کا ہی کہ خداپرست کو ہماری کمک کرنے کی کیا ضرورت ہی اِس مقدمہ مین کچھ عقل کام نہین کرتی ہی سردارون نے عرض کیا کہ جو کچھ ہوگا ظاہر ہو جائیگا اِس بلا کو تو دفع ہو لینے دیجیے قلعے پر تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر بیدار شاہ نے اپنے سپہ سالار و سردارون و وزیرون و مشیرون سے کہا کہ میری سمجھ مین یہ معاملہ نہین آتا ہی کہ یہ کون جوان ہی ہمسے اِسکو کیا سبب خصومت کا ہی اور یہ اہل قلعہ کا کیون دوست بنا ہی کیونکہ یہ امر تو اُسکی تقریر سے ثابت ہو گیا کہ نہ زمرد پرست ہی نہ تصویر پرست نہ دلدار شاہ کا بھیجا ہوا ہی نہ شداد شاہ کی کمک کو آیا ہی بلکہ کسی طرف جاتا تھا یہ معرکہ دیکھکر لڑنے پر آمادہ ہو گیا مجکو اُسکے حال پر رحم آتا ہی کہ مفت مین میرے سپہ سالار کے ہاتھ سے قتل ہو گا ابھی پورا جوان بھی نہین ہوا ہی واقعی بڑا جوانمرد ہی اگر جوان ہو جاتا تو اِس سے کوئی مقابلہ نہ کرسکتا یہ تنہا لشکرون کو شکست دیتا سردارون نے عرض کیا کہ اُسکی تقریر کے طرز سے ثابت ہوتا ہی کہ خداپرست ہی اور یہ وہی لوگ رحم دل ہین جہان جسکو بلا مین مبتلا دیکھا اُسکی کمک کی خواہ دشمن ہو خواہ دوست وہ ہر ایک کی بلا و مصیبت مین کمک کرتے ہین آپ نے سنا ہوگا ہر مرتبہ وہ خداے آسمانی کا نام لیتا تھا اور یہ بھی اُسنے کہا کہ تم اور شداد و دلدار سب میرے نزدیک کافر ہو اور سب برابر ہو مگر اِسوقت اہل قلعہ گو کافر ہین مگر اُنپر وقت پڑا ہی اِس سبب سے اُنکی کمک میرے اوپر لازم ہی یہ جو سردارون نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ تمھارا خیال درست ہی بس ایسے شخص کا قتل ہونا ہی بہتر ہی یہ جو بادشاہ نے کہا تھا [illegible]نے جواب دیا کہ ای خداوند کوئی ہو خواہ خداپرست ہو خواہ زمرد پرست بھائی صاحب کے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا ضرور قتل ہو گا اگر غلام اِس مقام پر ہوتا تو ابتک قتل بھی کر چکا ہوتا اِسقدر تقریر نہ کرتا خیر ملاحظہ فرمائیے کہ وہ قریب پہونچ گیا اُدھر شداد نے سردارون سے کہا کہ اگر اِس جوان نے اِس جوان کو زیر کر لیا اور لشکر بیدار شاہ نے اِسپر یورش کیا تو مین بھی قلعہ سے نکلکر اِسکی کمک ضرور کرونگا سب نے عرض کیا کہ ضرور کمک کرنا چاہیے ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر شاہزادہ قریب مقہور پہونچ گیا ہی لشکر شاہزادہ ایک طرف صف بستہ کھڑا ہوا ہی مقابلے کا تماشا دیکھ رہا ہی جیسے ہی شاہزادہ قریب مقہور کے پہونچا اور مقہور نے دیکھا کہ وہ جوان میرے قریب آیا گردہ سپر کا پشت پر سے لیا اور بعزم نگاورد بڑھا شاہزادہ اُسکا قصد سمجھ گیا شاہزادے نے بھی سپر پشت پر سے لی اور مرکب مہمیز کیا باہم نگاورد چلنے دونون سپرین لڑین شرارے آگ کے نکل کر بالاے آسمان گئے سب نے دیکھا کہ مرکب شاہزادے کا تین قدم پسپا ہوا اور گینڈا مقہور کا آٹھ نو قدم پسپا ہوا بلکہ ایسی تکان پہونچی کہ مقہور گھٹنون پر آگیا بس سنبھل کر اور گینڈے کو بڑھا کر قریب آیا اور کہا کہ ای جوان اپنے

نام سے آگاہ کرتا کہ گمنام نہ مارا جائے اور اپنا وار کرتا کہ تیرے دل مین کوئی حوصلہ نہ باقی رہے کیونکہ تو میرے حربہ سے زندہ نہ بچیگا شاہزادے نے فرمایا کہ او نامرد ہم لوگ اہل اسلام ہین اور خداپرست ہین خاندان صاحبقران سے ہین کبھی تونے حالت اور طاقت کی کیفیت و زور و شجاعت کے قصہ سنے ہونگے کہ وہ آجتک کسی سے زیر نہین ہوئے لاکھون ملک تباہ و برباد کیے ہزارون کافر قتل کیے بڑے بڑے پہلوان اُنکے ہاتھ سے پست ہوئے بڑے بڑے زبردست جو تھے وہ پست ہوئے زمرد و فرعون و زبرجد شاہ وغیرہ کی خدائیون کو برباد کیا اور دین اسلام کا سکہ جاری کیا نشان کفر کو قلم کرکے علم اسلام کو بلند کیا مین بھی اُسی خاندان سے ہون مین پیش قدمی نہ کرونگا کیونکہ میرے طریقہ اور مذہب و خاندان مین پیشدستی حریف پر نہین کرتے ہین اور تونے جو نام میرا دریافت کیا تو مین تجھ نامرد کے روبرو کیا نام اپنا ظاہر کرون ہان اگر کوئی بہادر اور جری ہوتا تو اُسکے روبرو مین اپنا نام ظاہر کرتا تیرے روبرو مجکو ظاہر کرتے ہوئے ننگ و عار معلوم ہوتا ہی بس میرا نام تجکو زبان نیزہ و نوک شمشیر سے ظاہر ہوگا تو حربہ کر مین جب تیرے حربہ سے بچونگا اور میرا خداوند کریم بچائیگا تو پھر مین بھی تجھپر حربہ کرونگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا تو مقہور نے آواز بلند کہا کہ اب مجھپر حال کھلا کہ تو خداپرست ہی اور تو خاندان حمزہ سے ہی جب ہی اسقدر چرب زبان اور زبان آور ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی مین تم لوگون کی بہادری و جوانمردی کی تعریف سنا کرتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ بڑے بڑے قد کے لوگ ہونگے اور بہت مجکو تمہارے مقابلے کی حسرت تھی کہ کسی طور سے مقابلے کی نوبت آئے مگر نہ آتی تھی آج خداوند تصویر نے میری حسرت نکالی مگر مجکو حیرت ہوتی ہی کہ اس قد و قامت پر یہ زور و طاقت صرف لوگون نے بڑھا دیا ہی معلوم ہوا صرف باتین ہی ہین اب کھل گیا کہ تم لوگ کچھ نہین ہو بس اب تیرا قتل میرے اوپر لازم ہوا مگر ایک امر ضرور ہی کہ جبتک تو اپنا نام نہ ظاہر کریگا اسوقت تک مین مقابلہ نہ کرونگا یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ سن میرے نام کو شیر بیشۂ جرات نہنگ دریاے شجاعت صاحب سطوت و صولت شاہزادہ رفیع البخت بن صاحبقران بدیع الملک نوجوان و بن صاحبقران نورالدہر عالیشان و ابن صاحبقران بدیع الزمان و ابن صاحبقران حمزہ عالیشان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان او کافرین پڑوتا ہون حمزہ صاحبقران کا اور بدیع الزمان کا میرے پردادا نے ملک باختر و سنجان کو تباہ و برباد کیا اور میرے ہی پردادا نے کنجاب کو تہ تیغ کیا وہ میرے ہی پردادا تھے کہ جنہون نے چونسٹھ لاکھ کے لشکر پر جو کہ زیر قیطول لقاے بے بقا راندۂ درگاہ کبریا منکر و کش تھا چالیس روز خون مارے آگاہ ہو کہ مین پوتا ہون نورالدہر عالیشان کا کہ جسکی تلوار کا سکہ دل کفار پر ابتک پڑا ہوا ہی مین بیٹا ہون بدیع الملک نوجوان کا جو کہ اب صاحبقران وقت ہین اور لقب صاحبقران ثالث سے ملقب ہین اور شہر سمندریہ پر کفار سے مقابلہ کر رہے ہین اور تصویر پرستون کو تہ تیغ فرما رہے ہین اب تو تو میرے نام سے آگاہ ہوا یہ جو شاہزادے نے کہا کل اہل لشکر بیدار شاہ و خود بیدار شاہ نے سنا اور اپنے سردارون سے کہا کہ لو سن لو کہ یہ خداپرست ہی اور اپنا حسب و نسب بھی اُسنے ظاہر کر دیا مگر بڑا زبردست ہی کہ کچھ خوف نہ کیا سب نے کہا کہ قضا لائی ہی اب اسکا بچکر جانا دشوار ہی ادھر اہل قلعہ سے شداد شاہ نے کہا کہ

بڑا غضب ہوا خدا پرستون کے قدم یہان بھی آ گئے اب کیا ہوگا اِس سے تو بہتر تھا کہ یہ جوان میری کمک نہ کرتا اور چلا جاتا کیونکہ اب یہ امر ضرور ہی کہ اگر یہ بیدار شاہ پر غالب آیا تو ہم سے بھی دین حق اپنی قبول کرنے کی درخواست کریگا اور مین کبھی یہ دین نہ قبول کرونگا دوسرے مجکو ان لوگون کی کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی خداوند زمرد کرین کہ یہ جوان مقہور کے ہاتھ سے قتل ہو جائے بہتر یہ ہو کہ مقہور ہی قلعے پر قبضہ کرلے وہ گوارا ہو خدا پرستون کا اِدھر آنا گوارا نہین ہو اور نہ یہ گوارا ہو کہ خدا پرست اِس قلعے پر قابض ہون سردارون نے عرض کیا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہو بقول آپکے بہت برا ہوا کہ خدا پرست اِدھر آئے یقین ہو کہ مقہور اِسپر غالب آئے شداد شاہ نے کہا کہ خداوند ایسا کرین اُدھر بیدار شاہ نے سردارون سے کہا کہ اگر یہ جوان میرے سپہ سالار پر غالب آیا تو تم سب ملکر ایک مرتبہ اُسپر ٹوٹ پڑنا اور اُسکو قتل کرنا قہمار نے کہا کہ یہ امر بالکل نامردی کا ہو اگر وہ مقہور پر غالب آیا تو مین جاکر اُس سے مقابلہ کرونگا خواہ اُسکو قتل کرون خواہ زیر مین اپنی موجودگی مین یہ ننگ نہ گوارا کرونگا کہ ایک پر اِسقدر لوگ حملہ کرین گو اُسکے ہمراہ بھی لشکر ہو مگر یہ بالکل نامردی ہو ہان اگر مین بھی زیر ہو جاؤن اُسوقت حضور کو اختیار رہی بادشاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا اِدھر تو یہ تقریر تھی اُدھر جب مقہور نے یہ سب اسماے مبارک سُنے کہا کہ بس ختم کر مین سن چکا خبردار ہو جا مین حربہ کرتا ہون یہ کہکر نیزے کو تان کر اور سینہ بے کینہ شاہزادے کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے سنان نیزے کو اپنی سنان نیزے پر روکا گلی نیزو بادی ہونے دو بجلیان تھین کہ بالائے ہوا چمک رہی تھین جو بند وہ نیزے کا باندھتا تھا شاہزادہ اُسکو کھول دیتا تھا کوئی ستر طعن کی رد و بدل ہوئی کہ ایک مقام پر شاہزادہ نے چھڑ چھڑ مارکر اور بعہد صاحبقرانی باندھکر آواز دی کہ او مقہور خبردار ہو جا تیرا نیزہ ہوائی ہوتا ہو یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا بس یہ فرماکر اب جو مرکب کو گرمایا صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا وہ کافر نیزہ بحر آب خجالت مین غرق ہو گیا پیشانی پر عرق شرم آ گیا سر جھکا کر رہگیا سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آیا نیزہ مثل تیر شہاب کے بلند ہو کر دور جا کر گرا یہ واقعہ دیکھکر جو کہ منصف مزاج دونون لشکرون مین تھے یعنے لشکر بیدار شاد مین اور اہل قلعہ مین اُنکے منھ سے بیساختہ صدائے واہ نکل گئی بلکہ قہمار تو بہت تعریف کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ہمنے آجتک اِس طریقہ کا بہادر نہین دیکھا نہ اِس طور سے کسی کو نیزہ ہوائی کرتے دیکھا واقعی یہ لوگ خوب فنون جنگ و سپہ گری سے آگاہ معلوم ہوتے ہین مقہور کے ہاتھ سے نیزہ نکال دینا بہت امر دشوار تھا مگر کس آسانی سے نکال دیا واہ کیا کہنا معلوم ہوا اِس فن مین یہ بہت کامل ہین قہمار یہان تعریف کر رہا ہو شہزادے کے لشکر مین بھی نعرۂ تکبیر بلند ہوا اور صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اُدھر مقہور نے سر اُٹھاکر شاہزادے سے کہا کہ معلوم ہوا کہ فن نیزہ بازی تو نے اُستاد سے خوب حاصل کیا ہو اور آئین نہایت درجہ کمال پہونچایا ہو اصل امر یہ ہو کہ میرے ہاتھ سے آجتک کسی نے نیزہ نہین نکالا مگر تو اِس فن مین مجھپر سبقت لیگیا تو نے مجکو تو دو دریائے لشکر کے روبرو نیزہ نکال کر نہایت شرمندہ کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا نیزہ نکال دینا کوئی اِس بات پر نہین صادق ہوتا ہو کہ تو ہر فن مین مجھپر غالب آئیگا اب مین تجھپر گرز کا وار کرتا ہون دیکھون کہ تو کیونکر اِس ضرب سے میری بچتا ہو اگر استخوان سرمہ سا نہو جائین تو مجکو مقہور نہ کہنا یہ وہ گرز ہی

کہ جس سے کہ کوہ ٹوٹ جاتی ہے شاہزادے نے فرمایا کہ تو شوق سے وار کر میرا خدا مجکو تیرے
شر سے بچائیگا یہ سنکے اُسنے وہی گرز سنبھالا جو کہ در قلعہ کے توڑنے کے لیے لیکر آیا
تھا اُدھر اہل قلعہ اور بیدار شاہ و قہار شاہ نے کہا کہ اب بچنا اس جوان کا بسا دشوار ہے
اسکے اہل لشکر سے کوئی کہدے کہ اب اپنے سردار سے ہاتھ دھو اور اُدھر مقہور نے
اُس گرز کو اُٹھا کر اور اُستوار دونون ہاتھون سے پکڑ کر گردش دی اُسکے گردش دینے مین
اُس گرز سے صدا الفنا الفنا کی آتی تھی اگر واقعی اُسکی ہوا بھی فیل مست کے لگ جائے
تو بھر ہل کر پانی نہ مانگے ضرب کا پڑنا تو شئ دیگر ہے مگر یہان شاہزادے نے جب دیکھا کہ
اُسنے گرز بلند کیا اور گردش چرخ دے رہا ہے اپنا گرز قربوس زین پر سے لیا اور اُسکو اپنے
چہرے کی پناہ کیا اور درگاہ خدا مین التجا کی کہ اے رب بے نیاز و کارساز چہرہ من نازک تر
از گل است پناہ تو دارم پناہ گرز ندارم بچانا اسکے گرز کی ضرب سے یہ کہکر گرز کو بلند کیا اُسنے
دونون رکابون پر زور دے کر اور گرز کو خوب اپنے نزدیک گردش دے کر اب جو مارا
گرز گرز پر آکر پڑا کہ تڑاقہ کی صدا بلند ہوئی دل زمین ہول سے شق ہو گیا غبار بلند ہوا شہزادہ
اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا شرارے دونون گرزون سے نکل کر بالائے ہوا گئے گوش گردون کر
ہو گئے دونون گرزون مین بل پڑ گئے گاؤ زمین کانپ کر رہگئی صدائے تڑاقہ گنبد دوار سے
گذر گئی ہو جب شعر تڑاق عمود ان چنان خاستہ * کہ بگذشت زین طاق آراستہ * اس نے
ضرب لگا کر اور گینڈے کو پیچھے ہٹا کر خود کو کج کر کے صدا دی کہ زدم و پست کردم بدولت
کی ضرب گرز سے کوئی بچ سکتا ہے کہان ہین لشکر ہمراہی کہ آکر اسکے استخوان کو تلاش
کرین یہ صدا دیتا تھا کہ عیار شاہزادہ یہ حال دیکھکر اور دل پر ہاتھ رکھکر چھاگل آب
لے کر دوڑا اور قریب گرد آکر گردش لگائی پانی کا چھینٹا دے کر گرد کو بٹھایا دل گرد مین آکر دیکھا
کہ دونون ہاتھ تو ستون گرز پر ہین اُنمین فرق نہین آیا ہے مگر پلک سے پلک ملی ہوئی ہے چہرہ سرخ
ہے مرکب تا بہ زانو زمین مین غرق ہو گیا ہے آواز دی کہ اے شہریار ہوشیار ہو جائیے حریف
زیادتی کر رہا ہے جیسے ہی آواز دی شاہزادے نے آنکھ کھولدی عیار کی طرف دیکھا عیار
نے عرض کیا کہ مزاج مبارک کیسا ہے حریف زیادتی کرتا ہے فرمایا بچایا خداوند کریم نے بلا کی
ضرب لگائی تھی مگر وہ حفاظت کرنے والا تھا کچھ آسیب نہ پہونچا یہ فرما کر مرکب کو جو گڑ گیا
وہ مرکب اصیل تھا طبقہ زمین کاٹ کر نکلا بس شاہزادہ محمودی کی رومال سے چہرہ کی گرد پاک
کرتا ہوا گرد سے باہر آیا جیسے کہ برج خاکی سے آفتاب طالع ہو آواز دی کہ کرا زدی و کرا پست
کردی مین تو تیرا حریف موجود ہون تیری ضرب سے خداوند کریم نے بچایا بس یہ دیکھکر مقہور
تو حیران ہو گیا اور مثل تصویر گلی کے ساکت ہو کر رہگیا اپنے دل مین کہنے لگا کہ بلا کی قوت و
طاقت اس جوان مین ہے اس سن مین جب یہ اور جوان ہو گا تو کون اس سے مقابلہ کر سکتا ہے
واقعی امر یہ ہے کہ خدا پرستون کو جیسا سنتے تھے اُس سے زیادہ پایا خداوند تصویر اس جوان
کے ہاتھ سے آبرو بچائین آج مجکو اپنی آبرو بچتے ہوئے معلوم نہین ہوتی کیونکہ جب اسنے میری
ضرب گرز کو رد کیا اور کچھ آسیب نہ پہونچا یہ وہ ضرب ہے اور یہ وہ گرز ہے کہ جب مین نے اسکا وار
کیا کبھی خالی نہ گیا مجکو خیال تھا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے ہونگے بلا کی اسکے جسم مین قوت

طاقت ہی راوی کہتا ہی کہ مقہور اپنے دل مین بہت قائل ہوا اور حد کی تعریف کی اِدھر اہل قلعہ نے جو یہ واقعہ دیکھا
سب کو سکتہ ہو گیا اور باہم کہنے لگے کہ یہ کس قسم کے لوگ ہین کہ ایسی ضرب گرز سے بچے کچھ آسیب نہ پہونچا
شداد نے کہا کہ بیکار حیران ہوتے ہو خداوند زمرد نے ان لوگون کے جسم مین کوٹ کوٹ کر اپنی قوت و
طاقت بھر دی ہی اسی سبب سے یہ لوگ ہر ایک پر غالب آتے ہین یہ صرف قوت خداوندی ہی کہ جو یہ
لوگ کسی سے مغلوب نہین ہوتے ہین سب سردار کہنے لگے کہ بجا ارشاد ہوا اُدھر لشکر بیدارشاہ
و قہار شیر پیکر دو سر اسپہ سالار یہ واقعہ دیکھکر دنگ ہو گیا اور مثل آئینہ کے ششدر رہ حیران ہو کر بادشاہ
سے کہنے لگا کہ جیسی تعریف ہم خدا پرستون کی سنتے تھے اُس سے زیادہ تر ہمنے خدا پرستون کو پایا یہ وہ
ضرب تھی کہ اگر دیو بھی ہوتا تو وہ بل کر اس ضرب کے صدمہ سے پانی نہ طلب کرتا اُسکے استخوان تک
سرمہ ہو جاتے خداوند تصویر مقہور کو اس جوان کے ہاتھ سے بچائین یہ تو شاہزادے کے زور و
طاقت کا شیدا ہو گیا اور از حد تعریف کر رہا ہی اور بیدارشاہ بھی اُدھر مقہور نے شاہزادے سے
کہا کہ مرحبا اور شاباش خوب تم میری ضرب سے بچے جیسا مین تم لوگون کی تعریف سنتا تھا ویسا ہی پایا
اب تم اپنے گرز کا وار کرو شاہزادے نے فرمایا کہ مین کیا تجھ ایسے نامرد پر گرز کا وار کرون تیرے
قتل کرنے کے لیے ایک ضرب مشت کافی ہی یہ جو شاہزادے نے فرمایا کہ تیری ہلاکت کے لیے
ضرب مشت کافی ہی اُسنے کہا کہ تو گرز کا وار نہ کریگا خیر نیزہ بازی خلال بازی عمود بازی حلال بازی
تیغ بازی راست بازی اب میرے تیرے تلوار کی لڑائی ہو شاہزادے نے فرمایا کہ تو یہ بھی حوصلہ
نکال لے مین اسمین بھی بند نہین ہون یہ جو فرمایا اُسنے تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ اژدر آتش فشان
نکل آیا نیام سے جو تلوار باہر ہوئی اور نیام خالی رہگیا اُسکا دہن جو کھلا ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ
اژدر منھ کھولے ہوئے ہی بس مرکب کو ہٹا کر تلوار علم کی شاہزادے نے گرد و سپر کا پشت پر سے
لیا اور اپنی تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا جب وہ تلوار نیام سے نکلی کہ ناگن کینچلی چھوڑ کر باہر آئی یا برق
جہندہ ابر تیرہ سے تڑپ کر نکلی اُسنے مرکب کو بڑھا کر وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو سپر پر روکا
پھر اُسنے وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو سپر پر روکا پھر اُسنے وار کیا اِنھون نے رد کیا اب دونون
طرف سے وار چلنے لگے دونون مرکب پھرنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل لگی ہوئی دو بجلیان چمک رہی
ہین ابر سپر پر چمک چمک کر گر رہی ہین تگاپو سے مرکبون کے جو غبار بلند ہوا تھا اُسمین جو تلوارین
چمکتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابر مین برقین کوند رہی ہین عجب طرح کی لڑائی ہو رہی تھی سب لشکر
غور سے دیکھ رہے تھے کہ شاہزادہ ہر مرتبہ اُسکی ضرب تیغ سے اسطرح سے بچتا تھا کہ دیکھنے والون کو
حیرت ہو جاتی تھی اُسکی ضرب کو آسیب سپر پر رد کرتا تھا اور اپنی ضرب اِس طور سے لگاتا تھا
کہ سب کی زبان سے تعریف نکل جاتی تھی دوست و دشمن سب تعریف کر رہے تھے قہار تو یہ
معرکہ دیکھکر کچھ آگے بڑھ آیا تھا وہ تو شاہزادے پر فریفتہ ہو گیا تھا اپنے دل مین کہتا تھا کہ کیا جوان ہی
خوب فن سپہ گری سے آگاہ ہی اور کیا طاقت و قوت رکھتا ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہی ایسا نہو
کہ کوئی چشم زخم اُسکے بہ پہنچے اگر مقہور اسپر غالب آیا تو مین مقہور سے مقابلہ کرونگا اگر یہ
مقہور پر غالب آیا تو مین ضرور اِس جوان سے لڑونگا اگر اسنے مجکو زیر کر لیا تو ضرور اِسکی
اطاعت کرونگا ایسے بہادر پیدا نہین ہوتے ہین یہ تو یہ کہ رہا ہی اپنے دل مین وہان برابر رد و بدل
ہو رہی ہی کبھی اُسکی تلوار سر سے قریب سر آکر نکل جاتی ہی اِنکی تلوار پہلو کے پاس جا کر نکل آتی ہی جب

وہ خالی دیتا ہے مرکب خوب بھڑ رہے ہین وہ بھی اپنی جان لڑا رہے ہین وہ بھی بلا کا جوان ہے غضب کا معرکہ پڑا ہی اگر اسکی تلوار قریب سر آئی تو اسکی تلوار گردن پر آئی دہ پہلو پر آئی تو یہ صدر کے قریب پہونچی اسنے کمر کا ہاتھ لگایا تو انھون نے طپانچہ کا ہاتھ لگایا اس طور سے برابر چوٹین چل رہی ہین نہ اودھر خطا ہے نہ ادھر خطا ہے نہ ادھر ظفر ہے نہ ادھر ظفر کا نقشہ ہے دو بجلیان ہین کہ چمک رہی ہین دو برقین ہین کہ کوند رہی ہین غبار بلند ہی مرکب عرق عرق راکب از سر تا پا دریاے عرق مین غرق مگر ضرب کی رد و بدل مین فرق نہین ہی تلوارون کی جھنکار سے صحرا گونج رہا ہی سن سن کی صدا بلند ہی بس اسی طور سے پھر بھر کامل تلوار باہم چلی اور رد و بدل ہوئی ایک مقام پر اسنے یہ کہکر کہ اے جوان اس ضرب سے بچ سر کا وار کیا شاہزادہ کی نگاہ تلوار سے لڑی سپر اٹھائی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی جھٹکا دیا کہ علی بند سپر کا چھوٹا سپر پشت پر جا کر جھولی مرکب بڑھا کر داستانہ مارا تلوار پٹ پڑی بس پنجہ یلی دراز کرکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کلائی پکڑ کر زور کیا اور قصد کیا کہ تلوار کلائی مروڑ کر چھین لون مگر اسنے تلوار نہ چھوڑی اور ہاتھ بڑھا کر انکی کمر بند مین ڈال دیا بس زور کشمکش کے ہونے لگے دونون مرکب پیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے اب قہار دل مین خوش ہوا کہ کشتی ہونے لگی یہ جوان ضرور مقہور کو کشتی مین زیر کرلے گا خوب ہوا تلوار کی لڑائی سے مجکو خوف تھا اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین کہ مقہور کی خیر نہین ہی افسوس ہی کہ خدا پرست یہان بھی آگئے بڑا غضب ہوا شداد کہ رہا ہی کہ مین اس جوان سے ضرور مقابلہ کرونگا اسکا دین نہ قبول کرونگا گو اسنے میرے اوپر احسان کیا مگر مین ایسے احسان سے باز آیا وہ اچھا تھا کہ مقہور قلعہ مین چلا آتا اور ہم سب کو قتل کرتا سردار عرض کرتے ہین آپ ملاحظہ تو فرمایے کہ ہوتا کیا ہی بیدار شاد یہ اپنے دل مین کہ رہا ہی کہ اگر یہ جوان میرے سپہ سالار پر غالب آیا اور قہار کو بھی اسنے زیر کرلیا اگر اسنے مقابلہ کیا تو مین جنگ مغلوبہ ضرور کرونگا اگر میری شکست ہوئی اور مین اسیر ہوگیا تو اس جوان کی اطاعت کرونگا کیونکہ یہ بہت زبردست ہی ہر ایک اپنے اپنے دل مین شہزادہ کی تعریف کر رہا ہی جب دیکھا دونون طرف کے اہل لشکر نے یعنے شاہزادے کے اور بیدار شاہ کے مرکب ہلاک ہوئے جاتے ہین تو پکار کر کہا کہ اے پہلوانان جہان یہ بے زبان تمھارے زور و طاقت کی تاب نہین لا سکتے ہین دیکھو پیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے ہین ہلاک ہوئے جاتے ہین اپنے سے اتر کر زور آزمائی کرو زمین تمھاری قوت و طاقت کی برداشت کرے گی تمھارے لشکر کو سنبھالے لی ان بے زبانون پر رحم کھاؤ وہ مرے چلے جاتے ہین بس راوی کا بیان ہی کہ شاہزادہ و مقہور دیو پیکر دونون مرکبون پر سے یہ کلمہ سن کے زمین پر آ رہے آلات حرب و ضرب کھول کر رکھدیے اور مشغول کشتی ہوئے جھگڑا کا کشتی کا بندھ گیا داؤن پیچ جوڑ توڑ سامنے کے ہونے لگے جو پیچ باندھتے تھے وہ اوڑ کرتا تھا برابر سے جوڑ توڑ ہو رہے تھے نوبت یہ ہوئی کہ اب گھڑی دو گھڑی تک ایک مقام پر جم کر لڑنے لگے جب وہ شہزادے کو پیچ پکڑلایا اور قصد کیا کہ گھسا دون شاہزادہ مثل برق کے تڑپ کر نکل گیا جب شاہزادہ اسکو پکڑلایا وہ بھی نکل گیا مگر اب اسکا دم پھولنے لگا ہے

مثل بھینسے کے ہانپنے لگا ہی جہان پر جم کر دم بھر ٹھہرتا تھا اس مقام پر گڑھا ہو گیا سینہ بسینہ گرا
کر تیلا زمین پر بن گئے اب سب نے دیکھا کہ مقہور بھی ٹھہر ٹھہر کر لڑنے لگا زور اسکا کم ہونے لگا
دم چڑھ گیا قہار نے اپنے دل مین کہا کہ لیا اس جوان نے میان مقہور کو اور بادشاہ سے
پلٹ کر کہا کہ ملاحظہ فرمایئے کسطور سے یہ جوان مقابلہ کر رہا ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہی کیا بہادر
ہی واقعی یہ لوگ بسا دلیر ہین مجکو کچھ رنگ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ دیکھو کیا ہوتا
ہی یقین ہی کہ مقہور زیر کرے قہار خاموش ہو رہا ادھر بیدار شاہ نے سردارون سے کہا
کہ رنگ بیرنگ ہی مقہور اب زیر ہوئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُسکا دم آگیا ہی اور ہانپنے
لگا وہ جوان ابھی اُسی طور سے لڑ رہا ہی اُسکے چہرے پر یہ بھی نہین ثابت ہوتا ہی کہ مقابلہ ہو رہا
ہی بالکل ہراس تک نہین ہی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی بس ہر ایک کو اہل لشکر
بیدار شاہ مین یہ یقین ہو گیا کہ مقہور کو زیر کر لیا اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین اور کہتے ہین
کہ کیا جوان قوی ہی کہ اتنے بڑے دیو سے یون مقابلہ کر رہا ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہے
شداد سردارون سے کہ رہا ہی کہ بڑا غضب ہوا مقہور کو اس خداپرست نے زیر کر لیا بڑی
خرابی ہوئی یہ کیا خداوند زمرد نے کیا کہ کمک کو اس شخص کی بھیجا جو کہ دین و ایمان کا دشمن
ہی مین تو ہرگز در قلعہ نہ کھولونگا مجکو مقہور کے ہاتھ سے مرجانا بہتر معلوم ہوتا تھا اس زندگی
سے سردارون نے عرض کیا کہ اگر مقہور زیر ہو جائیگا تو قہار ضرور اسکو زیر کر لے گا
ملاحظہ فرمایئے وہ قبل سے بڑھا ہوا کھڑا ہی مگر پھر قلعہ نہ بچیگا شداد نے کہا کہ بلا سے بیدار
شاہ ہی کا تو قبضہ ہوگا وہ میرا بھائی ہی خداپرست تو نہ قابض ہونگے قلعہ پر یہ گفتگو ہو رہی تھی
یہان مقہور نے دیکھا کہ اب میرا دم بھر گیا ہی اور سانس چڑھنے لگی زور و طاقت مین فرق آنے
لگا بس ایک مرتبہ یہ خیال کرکے کہ ایسا نہو یہ جوان زیر کر لے تو بہت بڑی ہتک ہو اور آبرو
کرکری ہو دونون شانے شاہزادے کے پکڑ کر اور سر سینہ مین اڑا کر لے دوڑا کوئی پانچ قدم
پر لاکر جھٹکا دیا یہ بھی دم کے شمار پر قدم کے اندازہ پر پہونچتے تھے جیسے ہی اُسنے پانچ قدم
پر لاکر جھٹکا دیا اِنکا پایان گھٹنہ آشنا بزمین ہوا انھون نے تڑپ کر جو لنگر مارا تو یہ گھٹنون پر غرق
زمین ہوئے اب وہ مثل ابر کے اوپر شاہزادے کے چھا گیا اور کمر زنجیر پکڑ کر زور کرنے لگا اسقدر
زور کیا کہ ناخنون سے خون بہنے لگا کہنیان چمکنے لگین چہرہ سرخ ہو گیا پیشانی پر عرق آگیا مگر شاہزادے
کے لنگر مین فرق نہ آیا ذرا بھی جنبش نہوئی بس پریشان ہو کر ہٹ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای جوان مین تو
اپنا زور کر چکا اب آپکے زور کا خواستگار ہون واقعی یہ امر ہی کہ کوئی آپ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی
شاہزادے نے فرمایا کہ تم اپنا حوصلہ خوب نکال لو اُسنے جواب دیا کہ مین اپنا حوصلہ نکال چکا ہون
اب آپ اپنا حوصلہ نکال لیجئے یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ اسکو لیکر چلا دونون بازو پکڑ کے اور سینہ
سے لگا کے وہ اس طور سے چلا کہ جیسے ہوا کے زور مین پتہ چلتا ہی مثل برگ کے اُڑا ہوا جاتا تھا
جہان پر اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون انھون نے ہکا لگایا کہ لنگر قائم نہ کر سکا تو دس قدم پر لا کر
جھٹکا دیا کہ دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ مین بھی لنگر قائم کرون بھلا یہ کب لنگر قائم
کرنے دیتے ہین ڈال کمر زنجیر مین ہاتھ اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچ اب جو زور کیا اُسکو زمین
سے لے اُٹھے پہلے زور مین تا بہ کمر دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین دونون بازو تک زور شریک

کرکے سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دے کر قصد کیا کہ زمین پر مارین کہ نقش زمین ہو جائے اپنے افعال کی سزا پائے راوی بیان کرتا ہی کہ جب شاہزادے نے یہ قصد کیا کہ زمین پر مارین تو مقہور نے کہا اسی حالت مین کہ ای شہریار جسکو سر سے بلند کرتے ہین پھر اُسکو زمین ذلت پر نہین گراتے ہین شاہزادے نے یہ سُن کے آہستہ زمین پر رکھدیا اپنے عیار سے فرمایا کہ اسکی مشکین باندھ لو راوی کہتا ہی کہ جب عیار اُسکی طرف چلا تو مقہور نے کہا کہ ای شہریار مین امان کا طالب ہون تا زندہ ایم بندہ ایم شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اگر تو دین تصویر پرستی ترک کرے اور دین اسلام قبول کرے تو امان ملے اُسنے عرض کیا کہ ای شہریار جو آپ کے مذہب کو اختیار کرے وہ کیا کہے شاہزادے نے اُسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ صدق دل سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا شاہزادے نے عیار کو منع کیا بس مقہور دوڑ کر قدمون پر گر پڑا اور قدم چومے اور گرد پھرنے لگا اور کہنے لگا کہ واقعی جیسا آپ لوگون کو سُنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے زیادہ جب آپ نے آکر مجکو ٹوکا ہی تو مین نے خیال کیا تھا کہ یہ کیا مقابلہ کرین گے ایک ڈانٹ مین میری یہ ڈر جائین گے مگر جو میرا خیال تھا وہ سراسر لغو اور بالکل غلط تھا بس اگر بہادری کا خواستگار ہو تو آپ لوگون کی خدمت مین حاضر رہے جرأت و جوانمردی اور طاقت قوت و شجاعت آپ ہی کے خاندان پر ختم ہے کوئی آپ لوگون کے آگے دم بہادری کا نہین مار سکتا ہی نہ دعوی جوانمردی کر سکتا ہی اور جو کوئی ایسا خیال کرے بالکل نادان ہی شاہزادے نے فرمایا یہ سب اُس کریم کی پرورش اور عنایت ہی کہ اُسنے ذرہ کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ایک مشت خاک کو یہ رتبہ مرحمت کیا اگر وہ یہ قوت و طاقت عطا نہ فرماتا لوگ کوئی کیا بہادری کر سکتا یہ کہکر بہت سے کلمے اُسکے روبرو حمد و ثنائے الٰہی و نعت رسالت پناہی مین بیان فرمائے کہ بالکل اُسکے صفحہ دل پر سے و آئینہ قلب پر سے زنگ کفر کو پاک کر دیا شاہزادہ مقہور سے یہ کلام کر رہا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب شاہزادے نے مقہور کو سر سے بلند کیا یہ حال لشکر بیدار شاہ نے و سرداران لشکر و خود بیدار شاہ و قہار نے دیکھا سب کے حواس باختہ ہو گئے مثل تصویر گلی کے ہو کر رہ گئے بیساختہ ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ مرحبا و شاباش واقعی کیا کام کیا ہی ہر ایک تعریف کرنے لگا جو کہ بہادر تھے وہ تو جھومنے لگے اور تحسین و آفرین کی صدا دینے لگے بیدار شاہ نے اپنے سردارون سے کہا کہ دراصل یہ سب خدا پرست بہت زبردست اور نہایت بہادر ہین انکی زور و طاقت کا مثل و نظیر نہین ہی مقہور دیو پیکر اس جوان کے روبرو فیل مست کا مرتبہ رکھتا ہی اور یہ مثل پشہ کے ہی وہ جو سُنا ہو کہ فیل مست کو پشہ نے پست کیا وہ یہی معرکہ ہوا اب کون ایسا بہادر ہی جو اس جوان سے جا کر مقابلہ کرے میرے تو حواس جاتے رہے ہین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ اس طور سے اسکو زیر کرے گا اور یون سر سے بلند کر لے گا سردارون نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ ساحر ہی کیونکہ سوائے سحر کے یہ بات نہین حاصل ہو سکتی ہی بیدار شاہ نے کہا کہ یہ تمھارا خیال بالکل خام ہی کیونکہ سب اہل اسلام سحر و ساحری وغیرہ

کو کفر جانتے ہین بلکہ ساحر کو کافر کہتے ہین اُنکے مذہب مین سحر کرنے والا کافر ہو جاتا ہے یہ امر ہی
تو خود کبھی سحر کو نہ کرین گے تمنے دیکھا ہوگا کسقدر مالک ساحرون سے برباد کیے سب
سردار خاموش ہو رہے ہر ایک اپنے دل مین تعریف کر رہا ہی قہار کی تو یہ نوبت
ہوئی کہ وجد کرنے لگا اور جھومنے لگا مگر پکار کر شاہزادے سے کہا کہ ای جوان تو ابھی جانتا
نہین مین تیرے مقابلے کو آتا ہون تونے بڑا غضب کیا کہ اتنے بڑے پہلوان کو یون
زیر کیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ جو شاہزادے نے سنا اُسی اورد سے میدان
مین کھڑا رہا بلکہ مقہور سے کہا کہ تم میرے لشکر مین جاؤ مین اس سے مقابلہ کرلون تو آتا ہون
مقہور نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای آقا اس غلام کو اجازت دیجیے کہ یہ تازہ غلام اس
کافر سے مقابلہ کرے اور مشکین باندھکر حاضر خدمت والا کرے آپ ابھی مجھ سے مقابلہ کرچکے ہین
تھکے ہوے ہین اسی سبب تو اُسنے آپکو ٹوکا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ای مقہور دیو پیکر تم لشکر مین جاؤ
اگر خدا چاہتا ہی تو اسکو بھی مثل تیرے زیر کرتا ہون ہمارے خاندان کا طریقہ یہ ہی کہ حریف
جسکو برائے مقابلہ طلب کرتا ہی وہی جاتا ہی دوسرا نہین جاتا ہی اگر ایک [illegible] ہوا اور ایک
ہمارے لشکر کے طفل کو جو کہ بہت کم سن ہو اپنے مقابلے کو طلب کرے تو وہی تنہا جاکر مقابلہ
کریگا دوسرا نہین جائیگا بس مین خلاف قاعدہ اسلام نہین کر سکتا [illegible] تم لشکر مین جاؤ اور
خدا میرا حافظ و نگہبان ہی کچھ خوف نہ کرو یہ سنکے مقہور دیو پیکر اپنے دل مین تعریف کرتا
ہوا ہمراہ عیارون کے لشکر مین آیا یہان کے سب سردارون نے عزت کی گلے سے
ملے بہت خاطر سے پیش آئے یہ بھی اپنے گینڈے کو روک کر ایک صف مین کھڑا
ہوا اہل قلعے نے جو دیکھا کہ اس جوان نے مقہور دیو پیکر کو مثل بچون کے اٹھا لیا اور
مقہور دیو پیکر نے زیر ہوکر اسکی اطاعت کی سب کو بڑی حیرت ہوئی دم نکل گئے
شداد شاہ نے کہا کہ خداوند نے کس قیامت کی طاقت و زور ان لوگون کو عطا
کیا ہے کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی اسپر بھی یہ لوگ خداوند کے قائل نہین ہوتے ہین
خیر مین تمسے کہے دیتا ہون اگر بیدار شاد نے اس سے مقابلہ کیا اور جنگ مغلوبہ
کی نوبت آئی تو مین بیدار شاہ کی کمک کرونگا اگر فتح ہوئی تو یہ ہوگا کہ بیدار شاہ
میرے قلعے کو لے لیگا وہ قبضہ کرلے مجکو بدل قبول ہی مگر یہ خداپرست کسیطور سے
یہان سے دفع ہو جائے سردارون نے کہا کہ اب لشکر کا یہان سے دفع ہونا غیر ممکن
ہے کیونکہ اب مقہور دیو پیکر نے اطاعت کی اور مقہور دیو پیکر بھی تو بد بلا ہے
دو ہو گئے اب کون اس لشکر کو شکست دے سکتا ہی شداد شاہ نے کہا کہ قہار
ضرور اس جوان کو زیر کرے گا سب نے کہا کہ خداوند ایسا کرین شداد شاہ
تو یہ گفتگو قلعے پر کر رہا ہی یہ نہایت سیاہ قلب و تیرہ درون ہی اسکو حد درجہ کا اہل اسلام
سے بغض ہی بڑا سیاہ قلب ہی خداپرستون کا دشمن جانی ہی خون کا پیاسا ہی نطفہ شیطان
ہی خاص بچہ ابلیس ہی کہ اسنے یہ سب معرکہ دیکھا مگر پھر بھی اسکو یہی خیال ہی کہ کسی طور
سے یہ جوان قتل ہو جائے بیدار شاہ قبضہ قلعے پر کرلے مگر خداپرستون کا قبضہ نہو
دیکھیے یہ کیا کرتا ہے آمدم بر سر قصہ کہ قہار شاہزادے کو ٹوک کر خدمت بیدار شاہ مین

آیا اور کہنے لگا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو تاکہ مین جاکر اس جوان سے مقابلہ کرون اسنے
بڑا غضب کیا کہ بھائی مقہور کو سر میدان یون زیر کیا بڑی ذلت ہوئی مین جاکر اسکو اس
حرکت کی سزا دونگا یہ مجھ سے زیر ہوگا جاتا کہان ہی میرے دل پر داغ ہی بڑا صدمہ ہی
وہ مقہور کو زیر کرکے ارغ باغ ہی دیکھیے میان مقہور کو کہ انھون نے اس جوان کی
اطاعت کر لی وہ لشکر مین گینڈے پر سوار کھڑے ہین یہ نئی حرکت کی کہ اسنے بھی اپنا دین
ترک کیا دین اسلام قبول کیا اب اسکو بھی سزا دینا لازم ہوئی بس مین مقابلہ کو جاتا ہون
بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم برائے مقابلہ نہ جاؤ مین لشکر کو حکم دون
کہ وہ جنگ مغلوبہ کرکے اور یورش کرکے اس جوان کو اسیر کرلے خواہ قتل قہار نے
کہا کہ یہ امر بالکل جوانمردی کے خلاف ہی مین قبل مین عرض کر چکا ہون کہ جبتک مین لشکر
مین ہون اسوقت تک ایسی حرکت نہ فرمایئے گا کیونکہ مین بدنام ہونگا دوسرے یہ امر ہی
کہ سب یہ کہین گے کہ قہار ڈر گیا پہلے تو خود ڈکا پھر نہ معلوم کیا خیال کیا کہ برائے مقابلہ نہ
آیا اور لشکر کو یورش کا حکم دیا مین مقابلہ کرلون اگر مثل مقہور کے مجکو اس جوان نے زیر
کر لیا اسوقت آپکو اختیار ہی چاہیے جنگ مغلوبہ کا حکم دیجیے چاہیے نہ مقابلہ فرمایئے مین
منع نہین کرتا ہون بادشاہ نے کہا کہ اچھا قہار نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین اسکو زیر
کرلونگا وہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی یہ کہکر اور اپنے گینڈے کو جولان کرکے طرف
شاہزادے کے چلا راہ مین یہ خیال کرتا آتا تھا کہ اگر مین اس جوان پر غالب آیا تو اسکو
بجائے بیدار شاہ کے تخت پر بٹھا دونگا اور بیدار شاہ کو اسیر کرلونگا کیونکہ یہ جوان
لائق حکومت ہی یہ زیب تخت و زینت سلطنت ہی اگر مین زیر ہوا اور یہ غالب آیا اسوقت
ہین مین بھی مثل مقہور دیو پیکر کے اسکی اطاعت کرونگا اور اسکا دین قبول کرونگا اور لشکر بیدار
شاہ سے لڑونگا بلکہ مین نہ اس سے نہ تلوار سے مقابلہ کرونگا نہ گرز سے نہ نیزے سے
سوائے کشتی کے اگر کشتی مین زیر کر لیا تو خیر ورنہ وہ تو ضرور زیر کرلے گا راوی کہتا ہی
کہ مقہور دیو پیکر نے جو دین اسلام قبول کیا اسکا سبب یہ تھا کہ جب سے مقہور دیو پیکر
نے شاہزادے کو دیکھا تھا اور شان و شوکت پر نگاہ پڑی تھی اسوقت سے شیدائے
جمال شاہزادہ ہوا تھا اور اسنے اپنے دل مین کہا تھا کہ کیا جوان ہی اور اسقدر رعب وداب
تھا کہ مقہور دیو پیکر کو اسوقت سے خوف غالب ہو گیا تھا مگر مقابلہ کیا جب شاہزادہ
ہر فن مین مقہور دیو پیکر پر غالب آیا تو اسکو شاہزادے سے اور زیادہ محبت ہوگئی
جب کشتی کی نوبت آئی تو اسنے دل مین خیال کر لیا تھا کہ اگر مین اسپر غالب آیا تو بیدار شاہ
کو اسیر کرکے اسکو بادشاہ کرونگا اور اگر یہ غالب آیا تو اسکی اطاعت کرونگا کیونکہ
ایسے بہادر نصیب نہین ہوتے ہین مقدر سے ملتے ہین اسکی غلامی اختیار کرنا فخر و افتخار
ہی بس وہی کیا جو دل مین اسنے قصد کیا تھا اور قہار بھی جرأت و طاقت شہزادے کی
دیکھکر فریفتہ ہو گیا تھا پس قہار ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرتا ہوا جو کہ بیان ہو
ہوئے ہین قریب شاہزادہ پہونچا شاہزادہ حضور کو لشکر کی طرف روانہ کرکے قہار
کے انتظار مین کھڑا ہوا تھا کہ قہار آ کر پہونچا اسنے برائے سلام اپنا ہاتھ بلند کیا شاہزادہ

نے جواب سلام دیا اُسنے کہا کہ اے جوان تو نے بڑی بہادری و جوانمردی سے مقہور کو زیر کیا میری کمر توڑ دی مگر مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ اسی مین خیریت ہے کہ تو میری اطاعت کر مین تجھکو لشکر بیدار شاہ کا بادشاہ کرونگا بیدار شاہ تیری اطاعت کریگا اپنی جان نہ دے یہ نہ خیال کرنا کہ تو نے جس طور سے مقہور کو زیر کیا ہے مجھکو بھی زیر کریگا یہ امر بہت دشوار ہے یہ تصور تیرا بیکار ہے نہ معلوم کہ کیا سبب ہوا کہ مقہور کو تو نے زیر کر لیا وہ ایسا پہلوان نہ تھا کہ زیر ہو جاتا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے اُسپر سحر کیا یا وہ تیرے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا اِس سبب سے اُسنے اپنے کو زیر کرا دیا مین ایسا نہین ہون مین تجھکو باندھکر لیجاؤنگا میرا نام قہار شیر پیکر ہے میرا زور و طاقت دیو سے بڑھکر ہے مقہور ایسے میرے سیکڑون شاگرد ہین میری طاقت کے روبرو کوہ کی بھی حقیقت نہین ہے اکثر مین نے ایک مشت کی ضرب سے فیل مست کو پست کیا ہے شیر کو بدون کسی حربے کے قتل کیا ہے کلہ چیر کر پھینکدیا ہے دیو کو پشہ سے کم تصور کرتا ہون کیون اپنی آبرو کرکری کرتا ہے میری اطاعت کر شاہزادے نے جواب دیا کہ بس زیادہ لاف و گزاف نہ کر جو تیرا قصد ہو وہ کر مین موجود ہون مین تیری اطاعت ہرگز نہ کرونگا تو بکتا کیا ہے یہ جو تو نے کہا کہ تو نے سحر کرکے مقہور کو زیر کیا تو سن لے کہ ہم لوگ سحر و ساحری کو حرام جانتے ہین اور ساحر کو کافر خیال کرتے ہین یہ خیال تیرا بالکل غلط ہے بس تجھکو اِس سے کیا غرض کہ مقہور کیونکر زیر ہوا خواہ اُسنے اپنے کو زیر کرا دیا یا مین نے زیر کر لیا تو اپنے کو زیر نہ کرانا اگر فضل خدا شامل حال ہے تو تجھکو بھی مثل مقہور کے زیر کرونگا تو بھلا کس بات پر ہمارے ظالم یہی غرور تیرا تجھکو پست کریگا بس زیادہ نہ بک اُٹھا حربہ وار کر قہار شیر پیکر نے جواب دیا کہ اے جوان مجھکو تیرے حال پر اور جوانی پر رحم آتا ہے بس کیون تو اپنی جوانی کو برباد کرتا ہے تو مقہور کو زیر کرکے بہت پھول گیا ہے یہ ہی تیری بات مجھکو پست کرے گی کیا کہون مجھکو رحم آتا ہے اگر کوئی اور اس طور سے مجھ سے کلام کرتا تو اُسکو وہ سزا ہے سخت دیتا کہ عمر بھر یاد رکھتا مگر اب مجھکو لازم ہوا کہ تجھکو صرف گوشمالی دون بدون گوشمالی پائے ہوئے تو نہ مانے گا تم لوگون سے آجتک کسی سے سامنا نہین ہوا کہ تم دبو سوائے بودون کے ہان اگر کسی بہادر سے سامنا ہوتا تو حال کھلتا اِسی سبب سے تم ہر ایک سے اِس طور کی تقریر کرتے ہو سب خدا پرستون کا یہی حال ہے جہانتک سُنا گیا کہ وہ کسی کو اپنے نزدیک خیال نہین کرتے ہین تجھکو تو دیکھ لیا شاہزادے نے کہا کہ اِس تقریر سے کیا حاصل جو تجھکو کرنا ہو وہ کر بیکار بک بک کر دماغ پریشان کرتا ہے یہ مقام جنگ ہے نہ جائے نصیحت و پند اُٹھا حربہ وار کرتا کہ تیرے بھی ہنر سپہ گری سب دیکھ لین یہ سنکے قہار نے کہا کہ مجھکو تیرے ساتھ حرب تیر و شمشیر سے عار ہے کیونکہ مین نے دیکھ لیا کہ تو اِن فنون سے بخوبی واقف ہے بس مین تجھکو کشتی مین زیر کرونگا نیزہ و شمشیر سے نہ لڑونگا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین موجود ہون ہر طرح جس طرح سے تیرا جی چاہے مقابلہ کرنے مین کسیطرح سے باہر نہین ہون خواہ نیزے سے خواہ گرز سے خواہ تلوار سے اگر تیری یہ خواہش ہے کہ کشتی ہو تو گھوڑے پر سے اُتر اور مقابلہ کر بس یہ سننا تھا کہ قہار گھوڑے پر سے کود پڑا

بیدار شاہ نے سرداروں سے کہا کہ یہ کونسی حرکت قہار نے کی کہ تلوار سے مقابلہ کیا
نہ گرز سے کشتی پر آمادہ ہو گیا سرداروں نے عرض کیا کہ خدا بہتر ان فنون سے بخوبی
آگاہ ہیں کوئی ایسے آلات حرب و ضرب کے مقابلے میں غالب نہ آئیگا سوائے کشتی کے
مقابلے میں پس یہ بڑی عقلمندی قہار نے کی کہ نیزہ و تلوار سے مقابلہ کرکے بیکار اپنے
کو ہلکان کرتا ہو کشتی لڑ کر زیر کر لوں پس اب یہ جوان اسیر ہو گیا کیونکہ تھکا ہوا ہو مقہور سے
لڑ چکا ہو تھوڑے ہی عرصے میں قہار زیر کرلے گا بادشاہ نے کہا کہ اگر قہار زیر ہو گیا
تو میں اس جوان سے جنگ مغلوبہ ضرور کرونگا اور اُسکو اسیر کرونگا اگر جنگ مغلوبہ میں
بھی میں نے شکست کھائی اور میں بھی اسیر ہو گیا تو اسکی اطاعت کرلونگا کیونکہ ایسے لوگ
ممکن نہیں ہوتے ہیں پس ایسوں کی اطاعت کرنا باعث افتخار ہوتا ہو سرداروں نے
عرض کیا کہ ہم تو آپکے تابع فرمان ہیں جو حکم ہوگا وہ بجا لائینگے بیدار شاہ خاموش ہو رہا
اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ دیکھا کہ نہ قہار نے نیزے سے مقابلہ کیا نہ تلوار سے مقابلہ کیا
کشتی پر آمادہ ہو گیا شداد شاہ نے یہ دیکھکر اپنے سرداروں سے کہا کہ اب یہ جوان نہ
بچے گا ضرور قہار زیر کرلے گا کیونکہ یہ تھکا ہوا ہو وہ تازہ دم ہو خوب ہوا کہ قہار نے
کشتی پر آمادہ ہوکر مقابلے کا قصد کیا سرداروں نے عرض کیا کہ آپ ملاحظہ کریں کہ یہ
قہار کیونکر زیر کیے لیتا ہو شداد نے کہا کہ ضرور ایسا ہوگا سب سردار کہنے لگے بجا ارشاد
ہوتا ہو یہاں تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر قہار نے گینڈے پر سے اُتر کر شاہزادے سے
کہا کہ اے جوان مجھکو اس امر کا خیال ہو کہ تو تھکا ہوا ہو مقہور سے لڑ چکا ہو اُسکو زیر کر چکا ہو
اگر میں زیر کرونگا تو سب یہ کہیں گے کہ وہ جوان تھکا ہوا تھا ایک کمسن تھا اس
سبب سے قہار نے زیر کر لیا اگر تو نے زیر کیا تو تیری نام آوری ہوگی تیرے زیر
کرنے میں میری کوئی نام آوری نہیں ہو شاہزادے نے کہا کہ آپ مقابلہ کیجیے اسکا
کچھ خیال نہ فرمائیے میں اب بدون تجکو زیر کیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا یہ جو شاہزادے
نے کہا بس قہار نے اپنے سب ہتھیار کھول کر رکھ دیے اور طرف شاہزادے کے
چلا اُدھر سے شاہزادہ چلا باہم ہاتھ ملے دستی ساتھ زبردستی کے ہوئی قہار نے جو ہاتھ
شاہزادے کے شانے پر رکھا تھا شاہزادے کو یہ معلوم ہوا کہ ہاں ایسے ہاتھ بھی
کبھی ہاتھ آئے ہیں اور ایسے لوگوں سے مقابلہ ہوا ہو شاہزادے نے جو ہاتھ رکھا قہار
کو یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا بس داؤں پیچ بندھنے لگے جوڑ توڑ ہونے لگے
شاہزادہ مثل برق جہندہ کے چمک چمک کر لڑ رہا ہو وہ بھی خوب مقابلہ کر رہا ہو باوجودیکہ
گراں ڈیل و طویل القامت ہو مگر خوب جم کر لڑ رہا ہو جب شاہزادہ اُسکو پکڑ لاتا ہو تو وہ
تڑپ کر نکل جاتا ہو اور جب وہ شاہزادے کو پکڑ لاتا ہو تو یہ بھی مثل برق کے کوند کر
نکل جاتے ہیں ٹھہرتے نہیں جوڑا کشتی کا بندھا ہوا ہو دیکھنے والے دونوں کی تعریف
کر رہے ہیں عجب مزے کی کشتی ہو رہی مقہور کی تو یہ نوبت ہو کہ باچھیں کھلی جاتی ہیں
دل میں کہتا ہو کہ آقا قہار کو بھی زیر کریں سے دعائیں کر رہا ہو عجب طرح کا مقابلہ ہو
اگر کوئی پیچ قہار نے باندھا شاہزادے نے اُسکا توڑ کیا اگر شاہزادے نے باندھا

قہار نے توڑ کیا اِسی طور سے سوا پہر کامل کشتی ہوئی ایسے کشمکش سے مقابلہ ہوا اور زور ہوئے
کہ قہار کا دم چڑھنے لگا سانس پھولنے لگی یہ پسینہ مین غرق ہو گیا اب یہ نوبت ہے کہ مثل
بھینسے کے ہانپ رہا ہے مگر لڑے جاتا ہے کچھ دن باقی تھا کہ قہار شاہزادے کو لے دوڑا
شاہزادہ کوئی ثبات قدم پر پہونچا ہوگا اور پیچھے ہٹا ہوگا کہ اِسنے موقع پا کر جھٹکا دیا
کر دہنا گھٹنا آشنا بزمین ہوا تھا کہ انھون نے تڑپ کر لنگر قائم کیا تا بہ کمر یہ زمین مین غرق
ہو گئے بس قہار اسیر مثل بلا کے چھا گیا دل مین کہتا ہے کہ آجتک مجھ سے ایسے جوان
سے سابقہ نہین ہوا یہ حال دیکھا بیدار شاہ و اہل لشکر کے حواس جاتے رہے اور
بیدار شاہ نے سردارون سے کہا کہ لو غضب ہوا قہار شیر پیکر بھی زیر ہو گیا یہ لنگر
اس جوان کا نہ اکھڑ سکیگا نہ وہ اِسکو زیر کر لے گا مقہور نے خوش ہو کر آواز دی کہ وہ
مارا یہ بھی شکار ہوا مثل مبہر سے اہل قلعہ تو ساکت ہو کر رہ گئے شداد شاہ نے کہا کہ اے
بھائیون اب بیدار شاہ کس بھروسے پر لڑے گا اِس جوان نے قہار کو بھی زیر کر لیا
اب کیا تدبیر کرون مین یہ خیال کرتا ہون کہ اِدھر اِس قہار کو زیر کیا اگر بیدار شاہ نے
اِسکی اطاعت کر لی بسبب اپنے سپہ سالارون کے زیر ہو جانے کے تو یہ جوان خدا پرست
ہماری طرف رجوع ہوگا ہمسے بھی درخواست کریگا کہ تم لوگ بھی دین اسلام قبول کرو
بس اُسوقت بڑی مشکل ہوگی کیونکہ مین اسقدر زور اپنے مین قوت اِس امر کی دیکھتا ہون
کہ اس سے مقابلہ کرسکون کیونکہ جب بیدار شاہ مقابلہ کر سکا اور زیر ہو گیا تو میری کیا
لیاقت ہے نہ یہ امر مجکو گوارا ہوگا کہ اُسکی اطاعت کرون بس عجب طرح کے مخمصہ مین گرفتار
ہون چند سیاہ قلبون نے جو کہ مقرب بارگاہ شداد تھے عرض کیا کہ ہمارے ذہن مین
ایک تدبیر آئی ہے اگر حکم ہو تو بیان کرین شداد شاہ نے کہا کہ بیان کرو شائد تمہاری ہی
رائے صائب ہو اور اُس سے کوئی نفع پہونچے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک
یہ امر بہتر ہوگا کہ اگر قہار زیر ہو جائے اور بیدار شاہ بدون مقابلہ اِس جوان کی اطاعت
کر لے خواہ زیر ہو کر اطاعت کرے بس آپ بھی قلعے سے باہر تشریف لیجایئے اور اظہار دوستی
کر کے مسلمان ہو جیے مع کل لشکر اور سردارون کے اور ان سب کی دعوت کیجیے مع اِس
جوان و مقہور و قہار و دیگر سردارون کے و بیدار شاہ کے و شراب و کباب نیز طعام
و آب مین بیہوشی ملا کر ان سب کو زیر کر لیجیے در قلعہ بند کر لیجیے دوسرے دروازے سے
قلعے کے نکلکر خدمت دلدار شاہ مین مع اسیرون و ناموس سب کے پہونچ جایئے اور ان
اسیرون کو دلدار شاہ کے سپرد فرمایئے اُنکو اختیار ہے خواہ قتل کرین خواہ رہا اب
ان سب کی شر سے بچیے بیدار شاہ کی بھی شر سے نجات پایئے اور اِس جوان کے بھی
شر سے کیونکہ اگر صرف اِس جوان کو اسیر فرمایئے گا تو بیدار شاہ بہت کوشش کریگا
بس دونون کو اسیر فرمایئے رہے اہل لشکر وہ بیرون قلعے پڑے رہین گے جب اُنکو یہ خبر
معلوم ہوگی کہ ہمارے سردار اسیر ہو گئے بس وہ لوگ یا تو عاجز ہو کر اطاعت کرین گے
یا آپ ہی کسی طرف چلے جائین گے بس یہان سے لے کر شہر بیدار یہ تک آپ کی
عملداری ہو جائیگی ایک صورت تو یہ نجات پانے کی ہے دوسری صورت یہ ہے کہ اگر

بیدارشاہ بعد اسیر ہونے قہار کے اِس جوان سے مقابلہ کرے آپ قلعہ سے نکلکر بیدار
شاہ سے شریک ہوکر اِس جوان سے مقابلہ کیجیے اور دونون صاحب ملکر اِسکو شکست دین
اور قتل کرین مع سردارون کے بس جبکہ یہ قتل یا اسیر ہوجائے لشکر اِسکا شکست کھاکر بھاگے گا
بس آپ بیدارشاہ کے قلعہ پر قبضہ کرادین اور مکر سے بیدارشاہ کی اطاعت کرین یا تو
اِس عرصے مین دلدارشاہ آکر بیدارشاہ کو سزا دے گا اور قلعے پر قبضہ کرکے بیدارشاہ
کو نکالدیگا آپ کا قبضہ ہوجائیگا آپ بلا سے نجات پائین گے جب دلدارشاہ آئے آپ
اُسکے شریک ہوجائین اگر اُنکو آنے مین عرصہ ہو تو کسی تدبیر سے اِنکو بھی بیہوشی کھلاکر بیہوش
کرلیجیے لشکر پر شبخون کرائیے سب کو بھگا دیجیے اور اِن سب کو لیکر خدمت دلدارشاہ
مین جائیے اور اُنکے سپرد کر دیجیے بس دونون دشمنون سے نجات پا جائیے گا ایک کو تو
بیدارشاہ کے شریک ہوکر دفع کیجیے اور ایک کو مکر سے یہ جو اُن مشیرون نے راے
دی بس شدادشاہ اُچھل پڑا بہت خوش ہوا دل مین نہایت شاد ہوا چند غم سے آزاد ہوا
کہنے لگا کہ تمنے خوب راے دی واقعی بڑی عمدہ ترکیب ہے سواے اِس تدبیر کے کوئی
دوسری صورت اِن لوگون کے ہاتھ سے نجات پانے کی نہین ہے یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر
تیار ہو ہم بیرون قلعہ جائین گے اِسنے خیال کرلیا دل مین کہ اگر بیدارشاہ بدون لڑے
اِس جوان کا مطیع ہوگیا تو مین نے بھی مکر سے اطاعت کی اور دام مکر پھیلاکر سب کو اسیر کرلیا
اور اگر لڑکے اور زیر ہوکر اطاعت کی تو اِس حالت مین مین نے بیدارشاہ کی شراکت
بھی کی اور مکر سے اطاعت بھی اِس جوان کی کی اور اِس صورت مین بھی اسکو اسیر کیا اگر
بیدارشاہ مقابلے مین اِس جوان پر غالب آیا اور یہ جوان خواہ قتل خواہ اسیر ہوا بیدار
شاہ کے ہاتھ سے اور بیدارشاہ اِسپر غالب آیا تو مین نے بیدارشاہ کی اطاعت
کی اور بیدارشاہ کو دام مکر مین مبتلا کیا اور اسیر کرلیا یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان
ہین خوب تدبیر میرے ہاتھ لگی بڑی عمدہ راے دی بس یہان تو لشکر تیار ہونے لگا
اور وہان میدان مین جبکہ شاہزادے نے اپنا لنگر قائم کیا بس قہار رشتل اُنکے شہزادے
پر چھا گیا اور گرز زنجیر پکڑکر زور کرنے لگا خوب اُسنے زور کیا اِسقدر زور کیا کہ انگلیون سے
کنپٹیون سے بوندین خون کی ٹپکنے لگین مگر شاہزادے کے لنگر کو جنبش نہوئی یہ بہت
پریشان ہوا اب اسمین طاقت نہ رہی جواب دیا اِسکو اِسکی قوت نے اِسنے ہاتھ کھینچ لیا
اور کہا کہ اے جوان مین اپنا حوصلہ نکال چکا اب تیری باری ہے تو اُٹھ اور اپنا حوصلہ نکال
مین نے تو جسقدر مجھ مین طاقت تھی سب صرف کی اگر مین یہ زور پہاڑ پر کرتا تو اُسکو بیخ و بن
سے اُکھیڑ کر پھینکدیتا مگر تیرے لنگر کو حرکت تک نہوئی شاہزادے نے فرمایا کہ اے قہار
جو کچھ تجکو حوصلہ ہو نکال لے پھر یہ نہ کہنا کہ مین نے رعایت کی ورنہ مین زیر ہوتا قہار نے
کہا کہ مین منصف ہون ایسا کلمہ کبھی زبان پر نہ لاؤنگا بس تو اِس امر سے اطمینان رکھ اب
یہ کلمہ جو شاہزادے نے اُس سے سنا فوراً اُسکے بازو پکڑکر اور سر کو سینے سے لگاکر اُسکو
لے دوڑے وہ اِس طور سے چلا کہ جیسے ہوا مین پتنگ اُڑتا ہوا جاتا ہے اگر وہ دہنے بڑھا تو پھر
بائین کا جھکا پڑا کہ زمین پانؤن کے نیچے سے نکل گئی اگر بائین پر جھکا دہنی طرف جھکا پڑا کہ

تھم سکا کیا بڑا وقت تھا کہ زمین پانوں کے نیچے سے نکلی جاتی تھی تھمنا دشوار تھا بڑی کوشش
کرتا تھا کہ کسی مقام پر توقف کرون مگر ممکن نہ تھا بس شاہزادہ اُسکو بارہ قدم ریل لایا ایک مقام
پر جو اُسکی آنکھہ پھری انھون نے جو موقع پاکر ہکامارا دونون گھٹنے اُسکے اُشنا بزمین ہوگئے
اُسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کرون بھلا یہ کب لنگر قائم کرنے دیتے ہین فنون سپہ گری
سے بخوبی آگاہ ہین دہنے پر آکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر جبتک وہ لنگر قائم کرے یہ اُسکو
لے اُٹھے پہلے ہی زور مین تا بہ کمر لے آئے دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین دوسرے
بازو کا بھی زور شریک کرکے مثل طفل کے اُسکو سر سے بلند کرلیا یہ واقعہ دیکھکر معمور دیکھیر
اُچھل پڑا اور طرف میدان کے چلا شاہزادے کی تعریف کرتا ہوا لشکر شاہزادے مین
ایک تعریف کا شور بلند ہوا کہ گوش گردون کر ہوگئی سب نے صدائے تکبیر بلند کی بیدارشاہ
کے تو طائر ہوش و حواس بران ہوگئے کل اہل لشکر و سردار ساکت ہوکر رہگئے شدادشاہ
نے جو بالائے قلعے سے یہ معرکہ دیکھا سرداروں سے کہا کہ لو اِس جوان نے میان قہار
کو بھی زیر کرلیا اور سر سے بلند کرلیا واقعی کیا قوت وطاقت ہی کوئی ایسے جوان کا مقابلہ کرسکتا
ہی کیونکہ جسکو یہ قوت وطاقت خداوند زمرد کی طرف سے عنایت ہو جسکے بزرگ سپہ سالار
قدرت کا لقب پائین اُس سے کون مقابلہ کرے بس یہ لوگ سوائے مکر و فریب کے اور
کسی طور سے نہ زیر ہونگے اُسنے سر کہہ ہوکر کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی سرداروں نے عرض
کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر شدادشاہ نے کہا کہ ہمارا لشکر تیار ہے سب نے عرض کیا
کہ جی ہان تیار ہی بس اُسوقت شدادشاہ تخت پر سوار ہوا اور سب سردار مرکبوں پر اور
لشکر کو لیکر در قلعہ کھول کر پل تختہ خندق پر ڈلواکر طرف میدان کے چلا اِسکے ہمراہ کچھ
خیمے وغیرہ ہین اسّی ہزار سوار و پیادے ہین یہ تو اِدھر کو آتا ہی اُدھر شاہزادے نے
قہار کو مثل طاؤس آتش بازی کے گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ نقش
زمین ہوجائے کہ قہار نے عرض کیا کہ اے شہریار جسکو سر سے بلند کرتے ہین اُسکو پھر
خاک ذلت پر نہین گراتے ہین مجکو امان عطا فرمایئے شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط
ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین آپ کی اطاعت دل و جان سے قبول کی تا زندہ ایم بندہ ایم
شاہزادے نے قہار کو زمین پر رکھدیا آہستہ وہ اُٹھکر اور دوڑ کر شاہزادے کے
قدمون پر گرا اور عرض کیا کہ اے شہریار جو آپ کے دین کو اختیار کرے وہ کیا کرے بس
شاہزادے نے اُسکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان ہوا زنگ کفر
اُسکے آئینہ قلب پر سے دور ہوا شاہزادے نے اُسکو گلے سے لگایا اُسنے بہت تعریف
فرمائی اور سات بار گرد پھرا اُسکے بعد اپنی سپر و تلوار اُٹھاکر اور طرف لشکر بیدارشاہ
کے منھہ کرکے پکارا کہ اے بیدارشاہ آگاہ و خبردار ہو کہ مین نے اِس بہادر و شہریار کی
اطاعت اختیار کی اور لعنت کی تصویر پرستی پر اور مین نے دین اِسلام قبول کیا جو کہ دین
برحق ہی اور یہ سب خدائے باطل تھے مین نے راہ ضلالت کو ترک کیا چشمۂ ہدایت
سے سیراب ہوا نور اِسلام نے میری دل مین جگہہ کی بس خیریت اِسی مین ہی کہ تو بھی
آکر اِس شہریار کے قدمون کو بوسہ دے اور اِس شہریار کی اطاعت اختیار کر لعنت کر

خداوند تصویر پر جو کہ ایک مکار اور ساحر ہی کہ جسنے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی اسوقت
مین آکر کمک نہ کی اِس جوان کو میرے ہاتھ سے زیر نہ کرایا بس ثابت ہوا کہ وہ گیدی کچھ
قدرت نہین رکھتا ہی سوائے خدائے آسمانی کے کہ اُسکو ہر طرح کی قدرت وطاقت
حاصل ہی بس آ اور اطاعت کر اور دین اِسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا یہ لشکر تیرا میرا کچھ نہ بنا سکے گا ایک حملہ مین سب کو خاک وخون مین ملا دونگا
سب کو تہ تیغ کرونگا یہ جو قہار نے پکار کر کہا بس بیدار شاہ کو بہت ناگوار ہوا اپنے
سردارون واہل لشکر سے کہا کہ مار لو اِن سب کو اور اِس قہار نمک حرام کو اِس تقریر
کی سزا دو بس یہ حکم دینا تھا کہ کل سردار اور کل لشکر تلوارین لے کر مرکبون کو مہمیز کر کے
طرف قہارہ وشاہزادے کے چلے یہ جو قہار نے دیکھا کہ کل لشکر بیدار شاہ کا آتا ہی
شاہزادے سے عرض کیا کہ شہریار ہوشیار ہو جائیے وہ نابکار لشکر لے کر بقصد جنگ آتا ہے
شاہزادے نے فرمایا کہ مین ہوشیار ہون یہ فرما کر اور سپر وتلوار اُٹھا کر جست کر کے مرکب پر
سوار ہوئے پودا جو لیا اور آگے ہو گیا اُدھر قہار شیر پیکر بھی مرکب یعنے پشت گینڈے پر
سوار ہوا اور شاہزادے کے ہمراہ چلا مقہور بھی قریب آگیا تھا وہ بھی چلا یہ رنگ جو لشکر
شاہزادے نے دیکھا کہ کفار نے قصد جنگ مغلوبہ کیا اور سب طرف شاہزادے کے چلے
بس اہل اسلام بھی تلوارین علم کر کے اور مرکب اُٹھا کر لشکر کفار پر جا پڑے اور باہم مل گئے
تلوار چلنے لگی شور ملے غول کے غول اور غٹ کے غٹ + گئے مومن وگبر باہم لپٹ + سواران
کے اک سمت ریلے ہوئے + پیادے تھے جانون پہ کھیلے ہوئے + غضب کی تلوار چلنے لگی
میدان جنگ لاشون سے پٹ گیا دریائے خون ہر طرف بہنے لگا جا بجا سر وتن کے انبار
ہو گئے سر ٹھوکرین کھانے لگے کاسۂ سر چور چور ہو گئے تلوارون کی جھنکار سے اور
مرکبون کے ٹاپون کی صدا سے میدان معرکہ ہل رہا تھا تگاپوے سمندان سے غبار بلند
تھا اُنہیں جوسنا نہین چمک جاتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابر سیاہ مین ستارے چمک رہے
ہین ہر طرف پہلوانان رعد آواز نعرہ کر رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بادل گرج رہے ہین
ڈھالون کی گھٹا چھائی ہوئی تھی اُسمین برق شمشیر کوند رہی تھی صدائے باجہائے جنگی سے
زمین معرکہ کو تزلزل تھا بازار مرگ ہر سمت گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے
ہین ہر ایک بہادر عروس مرگ کا خواستگار تھا جسم پر گلہائے زخم کھلے ہوئے تھے غنچۂ
زخم چٹک رہے تھے نقیبون کی صدا ہر صف مین اٹھی کہ اے جوانو کوشش کیے جاؤ مقابلہ
سے نہ بھاگو تمہارے باپ دادا بڑے جری تھے کبھی اُنکے قدم آگے بڑھ کر پیچھے نہین
ہٹے اُنکے نام سے بہادرون کو تپ آتی تھی یہ روز جنگ ہی اپنے باپ دادا کے
نام کو روشن کرو وہ معرکہ کرو کہ نام رستم واسفندیار صفحۂ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے
مٹ جائے بموجب شعر روز جنگ است جنگ باید کرد + کوشش نام وننگ
باید کرد + دیگر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو + دو طلاق اِس زندگی کے سوت کو + یہ ہر
صف مین نقیبون کی صدا تھی بہادر یہ صدا سن سکے اور جوش شجاعت مین آتے تھے
بڑھ بڑھ کر حریف سے مقابلہ کرتے تھے کسی نے کسی کو نیزے پر اُٹھا کر مارا کہ نقش زمین

ہو گیا ہر عضو بدن چور ہو گیا کسی کے سر پہ گرز پڑا کہ مع راکب و مرکب پیوند زمین ہوا سوائے
لخط خون کے کچھ نظر نہ آتا تھا جسکے تلوار کا ہاتھ پڑا تسمہ تک نہ باقی رہا راکب و مرکب چار
ٹکڑے ہو گئے راہ عدم کھلی ہے سب کا اُسی طرف کوچ ہے سوائے کوچۂ زخم و گوشۂ کمان
کے کوئی جائے مفر نظر نہین آتی ہے ہر ایک کی جان پر بنی ہے کاسۂ سر مثل کاسۂ گلی کے خراب
ہو رہے تھے دریائے خون ہر سمت کو روان تھا بڑے عرصہ تک مقابلہ رہا راوی کہتا ہے
کہ شاہزادہ و قمار و مقہور و دیگر سردارون نے لاشون کے انبار لگا دیئے خون کے
دریا بہا دیئے پس شاہزادہ لڑتا ہوا قریب تخت بیدار شاہ کے پہونچا اُسکو للکارا اُسنے تلوار
کا وار کیا پس شاہزادے نے بازو کو بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑ کر تلوار
چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو تخت پر سے اُٹھا لیا اُدھر قمار شیر پیکر نے بڑھکر
علم فوج کو قلم کیا مقہور نے نقارے پر تلوار ماری کہ وہ شکست ہوا نقارچی مارا گیا پس جیسے ہی
شاہزادے نے بیدار شاہ کو تخت پر سے اُٹھا کر سر سے بلند کیا وہ پکارا الامان شاہزادے
نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپ کا دین قبول کیا شاہزادے
نے اُسکو آہستہ تخت پر رکھدیا اُسنے جب اپنے کو تخت پر پایا پس پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر بادولت
و اے سرداران باشوکت مین نے اس جوان کی اطاعت قبول کی اور دین اسلام قبول کیا
پس جسکو یہ امر منظور ہو کر دین اسلام قبول کرے وہ تو میرے لشکر مین رہے ورنہ نکل جائے
اور اب نہ لڑو یہ جو بیدار شاہ نے پکار کر کہا اور سب اہل لشکر اس حال سے آگاہ ہوئے
تو اُ مقابلے سے ہاتھ کھینچ لیا حریف سے حریف جدا ہوا جو کوئی سینہ پر حریف کے سوار
تھا اور خنجر گلے پر رکھ چکا تھا اُسی وقت صدائے امان سنکے ہاتھ روک لیا اگر کسی نے
تلوار کا وار حریف پر کیا تھا تلوار راہ مین بھی ہاتھ روک لیا قتل نہ کیا پس کل لشکر بیدار
شاہ لشکر شاہزادے سے جدا ہوا اور لشکر شاہزادہ و لشکر بیدار شاہ سے ہر ایکبا
صدائے امان سنکے تھم گیا جنگ مغلوبہ موقوف ہوئی پس سب اہل لشکر بیدار شاہ نے
جو قتل ہونے سے بچے تھے پکار کر بیدار شاہ سے کہا کہ ہم سب نے دین اسلام قبول
کیا کیونکہ الناس علے دین ملوکہم یہ جو صدا ہر طرف سے آئی شاہزادے نے ہاتھ روک
لیا پس بیدار شاہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت ہوا قدم شاہزادے کو بوسہ
دیا اور عرض کیا کہ مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے مین نے آپکی اطاعت کی پس شاہزادے نے
بیدار شاہ کو کلمہ تعلیم کیا وہ صدق دل سے مسلمان ہوا اُسکے سردار سب جمع ہو کر خدمت مین
حاضر ہوئے پس وہ سب بھی کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے اور کل لشکر بیدار شاہ
کا صدق دل سے مسلمان ہوا راوی کہتا ہے کہ اُسی میدان جنگ مین سب دائرۂ اسلام مین
آئے اور سب مسلمان ہوئے شاہزادے کو بڑی خوشی ہوئی پس بیدار شاہ شاہزادے
کو لے کر اپنی فرودگاہ پر آیا شاہزادے نے حکم دیا کہ ہمارے خیمے وغیرہ بھی شامل لشکر
بیدار شاہ برپا کیے جائین اور کشتگان ہر دو لشکر کا شمار کیا جائے اور مجروحان ہر دو لشکر
کو شفاخانہ مین روانہ کیا جائے اہل اسلام دفن کیے جائین اور کفار کی بھی لاشین
اُٹھا کر گڑھے کھدوا کر اُسمین ڈالدی جائین پس بموجب حکم شاہزادہ کل لشکر شاہزادہ شریک

لشکر بیدار شاہ ہوا اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا کیے گئے بارگاہ زمردی برپا ہوئی لشکر
اُترا بازارین آراستہ ہوئین دونون لشکر والون نے کمرین کھولین سب آسودہ ہوئے اُدھر
لاشون کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اُنکو دفن
کیا نماز پڑھکر اور پانچ ہزار کفار قتل ہوئے پس اُنکو بموجب حکم شاہزادہ ایک غار مین
ڈال کر توپ دیا زخمیون کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دونون لشکر والون کے لوگ قریب تین
ہزار کے مجروح ہوئے پس اُنکو شفا خانے کی طرف روانہ کیا وہان اُنکا علاج شروع
ہو گیا یہان شاہزادہ ہمراہ بیدار شاہ کے اُسکی بارگاہ مین داخل ہوا اُسی لباس رزم
سے بیدار شاہ نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ حضور تخت پر تشریف رکھین اپنے قدوم
میمنت لزوم سے تخت کو رونق بخشین شاہزادے نے فرمایا کہ اپنا یہ طریقہ نہین ہی ہم لوگ
تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمھارا تخت تمکو مبارک رہے پس شاہزادے نے
یہ جملہ فرمایا اور ہاتھ پکڑکر بیدار شاہ کو تخت پر بٹھایا اُسکو کچھ بن نہ پڑا سواے قبول کرنے
کے وہ سلام کرکے تخت پر بیٹھا شاہزادہ برابر تخت کے ایک دنگل پر جلوہ فرما ہوا
سب سردار شاہزادے کے اور بیدار شاہ کے طریقہ سے دنگل و کرسیون پر متمکن
ہوئے شاہزادے نے قہار و منصور کو بھی بیدار شاہ سے بلوایا وہ بھی اپنے اپنے
مقام پر شاہزادے کو سلام کرکے بیٹھے مگر شمع رخسار شاہزادے کے پروانہ ہین
ہر وقت رخ کی طرف نگاہ ہی اور دل مین قوت و طاقت کی تعریف کر رہے ہین کہ
لوگون نے آکر عرض کیا کہ ہمنے اہل اسلام کو جو کہ قریب دو ہزار کے شہید ہوئے تھے
دفن کر دیا اور کفار کو بھی جو کہ قریب پانچ ہزار کے مارے گئے تھے ایک غار مین ڈالدیا
میدان لاشون سے صاف ہو گیا زخمیون کو شفا خانہ مین بھیجدیا جو کہ تین ہزار کے قریب
تھے اور خیمے وغیرہ حضور کے اسی لشکر مین لاکر برپا کیے اور لشکر بھی کل آگیا شاہزادے
نے فرمایا کہ جاؤ اور کاروبار مین مصروف ہو ہم بھی آتے ہین پس وہ لوگ رخصت ہوکر
اور سلام کرکے بیرون بارگاہ آئے راوی کہتا ہی کہ ابھی کچھ دن باقی تھا شام نہین ہوئی
تھی کہ یہ لڑائی فتح ہو گئی اور ان سب کامون سے فرصت ہوئی شاہزادے نے دربار مین
بیٹھکر بہت سے کلمے وحدانیت خدا مین اونچی زبان سے تعلیم فرمائے اور سب سرداران بیدار
شاہ کو عقائد دین اسلام تعلیم فرمائے بعدہ بیدار شاہ نے شاہزادے سے عرض کیا کہ
اے شہریار شداد کے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی کہ اُسنے یہ سب معرکہ دیکھا اور وہ حاضر خدمت
نہوا بلکہ آپ سے اُسکی طرف سے مقابلہ کیا اُسکو پنجۂ اجل سے نجات عطا فرمائی ورنہ میرا
سپہ سالار قلعے سے چکا تھا بلکہ اے شہریار جب آپ نے قہار کو زیر کیا اور جھنڈا بلند فرمایا
ہی تو شداد شاہ کل لشکر لے کر قلعے سے نکلا تھا مین نے یہ خیال کیا تھا کہ آپکی اطاعت
کو آتا ہی پس وہ نہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا نہ میری شراکت کی نہ معلوم وہ اپنے دل مین
سوچا کیا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار رہی جو جسکو بن پڑتا ہی وہ
کرتا ہی وہ کچھ تو اس امر مین اپنے لیے اچھا سوچا ہوگا جو اُسنے نہ میری اطاعت کی اور نہ
تمھاری شراکت کی پس آجکل اُسکا انتظار کیا جائیگا اگر اُسنے آکر اطاعت کی اور دین اسلام

قبول کیا تو خیر ورنہ پرسون اُسکو نامہ لکھا جائیگا اور اسے قبول کرنے دین اسلام کے طلب کیا جائیگا اگر وہ آیا تو خیر اگر اُسنے مقابلے کا قصد کیا تو مقابلہ کیا جائیگا وہ جائیگا کہان بقول تمھارے کہ وہ قلعے سے تو باہر آچکا ہے مع لشکر کے کل اُسکے دل کا حال معلوم ہو جائیگا اب قلعے مین تو واپس جائیگا نہین بیدار شاہ نے کہا کہ وہ بڑا مکار ہے مین خیال کرتا ہون کہ جب اُسنے دیکھا ہوگا کہ مین نے اِنکے ہاتھ سے شکست کھائی اور مین آپ کا مطیع ہوا وہ فوراً لشکر لے کر واپس گیا ہوگا اور جاکر قلعہ بند ہوا ہوگا وہ بڑا بودہ اور نامرد ہے اسی نامردی کے سبب سے تو مین نے اسپر لشکر کشی کی اِس نامردی کے سبب سے تمام ملک آبائی قبضے سے نکلوا دیے اور مجھکو آگاہ نہ کیا ورنہ یہ نوبت نہ آتی شاہزادے نے فرمایا کہ خیر جو اُسکو اُسوقت مناسب تھا وہ اُسنے کیا اور جو اب مناسب ہوگا وہ کرے گا اِسکا کچھ خوف نہین ہے کہ وہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرے گا تو دیکھا جائیگا اگر فضل خداوند کریم شامل حال ہوگا تو وہ قلعہ بھی فتح ہو جائیگا کوئی مقام تردد نہین ہے بس جو کاتب تقدیر نے ہماری اُسکی پیشانی مین لکھدیا ہے وہ پیش آئیگا اگر اُسکی تقدیر مین مسلمان ہونا ہے تو مسلمان ہوگا ورنہ اپنے کردار کی سزا پائیگا وہ اپنا حوصلہ نکال لے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کر لے معتور نے عرض کیا کہ اگر وہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کریگا حضور مجھکو فرمائین گے مین جاکر مثل آج کے اُس سے قلعہ لیلونگا وہ جاتا کہان ہے بیدار شاہ نے عرض کیا کہ وہ صرف اِس امر پر بہت بھولا ہوا ہے اور اپنے نزدیک بہت بھولا ہوا ہے کہ مین نے دلدار شاہ سے کمک طلب کی ہے وہان سے میری کمک آئیگی وہ لوگ آکر اِن سب کو قتل وغارت کرین گے شاہزادے نے فرمایا کہ خیر جو کوئی جب آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا یہان یہ تقریر ہو رہی تھی راوی شداد کی حالت بیان کرتا ہے کہ یہ جو لشکر لے کر قلعے سے اِس خیال سے نکلا تھا کہ اگر بیدار شاہ اِس جوان سے جنگ مغلوبہ کریگا تو مین اُسکا شریک ہونگا اور اِس جوان کو قتل کرونگا اُسکے بعد جب یہ جوان قتل ہو جائیگا اور اسکی شر سے مفرغ ہونگا تو بیدار شاہ کے ساتھ مکر کرونگا اُسکو بھی اسیر کرلونگا بس یہ لشکر لے کر چلا تھا جبتک قریب لشکر بیدار شاہ آئے آئے اور شریک جنگ ہو ہو یہان فتح ہوگئی سب نے شاہزادے کی اطاعت قبول کرلی یہ حسرت تو اسکی اُسکے دل مین رہگئی بس یہ کف افسوس مل کر رہگیا اُسی وقت دوسرا مکر اُسنے سجھلایا اور دام مکر کو پھیلایا کیونکہ اُسکو سردارون نے صلاح دی تھی کہ اگر بیدار شاہ لڑکر خواہ یون ہی اطاعت کرے بس آپ بھی مکر سے مسلمان ہو جاییے گا بیدار شاہ و کل سرداران بیدار شاہ و معتور و قمار زاد اور اِس جوان خداپرست کی کہ جسکا نام رفیع البخت ہے اور کل اِس جوان کے سردارون کی دعوت کیجیے گا قلعے مین لاکر اور سب کو بیہوشی دے کر پکڑ لیجیے گا اور قلعہ بند کر لیجیے گا دوسری طرف سے نکل کر خدمت مین دلدار شاہ کی پہونچ جائیگا وہ اِن سب سے سمجھ لین گے بلکہ ہمکو یقین ہے کہ وہ راہ مین ملین یا کل تک یہان آجائین بس یہ راے اِسکو پسند آئی تھی انھین دو خیالون سے یہ قلعے سے چلا تھا جب اُسنے یہ دیکھا کہ بیدار شاہ نے اطاعت کرلی مع کل لشکر کے اور دونون لشکر

ایک ہو گئے پس اسنے کیا کیا کہ تھوڑے سردار جو کہ موذی اور عقلمند و مکار تھے سیاہ قلب تیرہ درون بچہ شیطان اُنکو اپنے ہمراہ لیا اور باقی کل لشکر جو کہ اسی ہزار کا تھا اور کل سردارون سے کہا کہ تم قلعے مین جاؤ مین اپنا کام کر کے آتا ہون وہ کل لشکر اندرون قلعہ اُسوقت چلا گیا اور یہ بانی بیداد نطفۂ حرام شداد بھرا ہوا از بغض و عناد ان سرداران سیاہ قلب کو اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر شاہزادہ و بیدارشاہ کے چلا جب قریب لشکر پہونچا اُسی وقت اسنے یہ مکر و فریب کیا کہ چند کشتیان پر از جواہر قلعے سے طلب کر کے اپنے ہمراہ لے لین تھین پس آکر قریب لشکر پہونچا اہل لشکر بیدارشاہ نے جو اسکو اِسطور سے آتے ہوئے دیکھا بڑھکر اُسنے دریافت کیا کہ آپ کس قصد سے اس طرف تشریف لائے ہین اس مکار نے بیان کیا کہ ہم اس قصد سے آتے ہین کہ شاہزادے کی خدمت مین حاضر ہو کر مثل بیدارشاہ کے ہم بھی اُسکی اطاعت کرین دین اسلام قبول کرین کیونکہ یہ امر تو ہمپر بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے ہین جبکہ شاہزادے نے بیدارشاہ کو شکست دی اور مقہور و قہار کو زیر کیا تو ہماری حقیقت کیا ہے جبکہ ہم بیدارشاہ سے نہین مقابلہ کر سکتے تھے اور قلعہ بند ہوئے تھے تو بھلا اُنسے کیا مقابلہ کرین گے دوسرے شاہزادے نے سب اہل قلعہ کی جان بچائی ہے وہ سب کا محسن ہے ایسے شخص کی اطاعت ہم سب پر لازم ہے یہ جو شداد شاہ نے کہا وہ خاموش ہو رہے کہ جنہون نے آکر روکا تھا پس شداد شاہ مع سردارون کے داخل لشکر ہوا لشکر کی سیر کرتا ہوا اپنے سردارون سے کہتا ہوا کہ کیا خوب لشکر ہے اصل یہ ہے کہ جیسا لشکر ہے ویسا ہی افسر ہے یہ دو پہلوان خوب ہاتھ آئے ہین بیدارشاہ بھی کم نہین ہے بیدارشاہ کے شریک ہونے سے دونی رونق ہو گئی ہے راوی کہتا ہے کہ شداد بد نہاد سردارون سے یہ باتین کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا جہان کہ شاہزادہ و بیدارشاہ بیٹھے ہوئے شداد بد نہاد کی باتین کر رہے تھے کہ جب شداد بانی فساد پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار در بارگاہ پر دنگل پر بیٹھا ہوا ہے سپر و تلوار سامنے رکھی ہوئی ہے خادم پس پشت کھڑے ہوئے ہین جب شداد کو درگہ سالار نے مع سردارون کے دیکھا چونکہ پہچانتا تھا دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور قریب آکر عرض کیا کہ حضور اِسوقت کہان تشریف لائے اور کیا قصد ہے شداد نے وہی تقریر جو اُن لوگون سے کی تھی درگہ سالار سے بھی کی اور کہا کہ مین بارگاہ مین جانا چاہتا ہون درگہ سالار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ گستاخی معاف ہو آپ یہان تشریف فرما ہون مین اجازت لے آؤن میری خطا نہین ہے مین حکم کا پابند ہون ورنہ مین جیسے آپ کے بھائی صاحب کا ملازم ویسے آپ کا میرے نزدیک دونون برابر ہین ہم خیر خواہ سرکار ہین مگر حکم سے مجبور ہین کیونکہ حکم ہے کہ جو کوئی اندر بارگاہ کے آنیکا قصد کرے ہمکو فوراً اطلاع دینا جب اجازت ملے جب آنے دے اسمین ہمارا عزیز قریب کیون نہو شداد نے کہا کہ اچھا جاؤ عرض کرو اجازت لاؤ مین ٹھہرا ہون پس درگہ سالار اندر بارگاہ کے آیا یہان شداد ہی کا ذکر ہو رہا تھا کہ درگہ سالار نے آکر بیدارشاہ و شاہزادے کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ شداد شاہ حاکم قلعۂ کشور یہ در دولت پر حاضر

چند سرداروں کے باریابی کا خواستگار ہے عرض کرتا ہے کہ امیدوار ہون کہ حاضر خدمت ہوکر
شرف ملازمت سے مشرف ہون اپنے دیدۂ کور کو نور جمال جہان آرای حضور سے روشن کرون
اطاعت حضور اختیار کرون و دین حضور کیونکہ مین حضور سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون دو سبب ہین
ایک تو حضور میرے محسن ہین دوسرے مین اسقدر لیاقت نہین رکھتا ہون کہ آپ سے لڑون
یہ جو درگہ سالار نے عرض کیا شاہزادے نے فرمایا کہ جاؤ ابھی شداد شاہ کو اندر بھیجدو تمنے
بڑی نادانی کی کہ اتنے بڑے بادشاہ کو جو کہ اسوقت بسبب مجبوری کے امان کا خواستگار ہو دردولت
پر کھڑا رکھا ہمراہ نہ لیتے آئے اُسنے عرض کیا کہ خلاف حکم یہ غلام کیونکر کرتا فرمایا کہ اچھا جاؤ جلد اُسکو
اندر بھیجوا اور چند سرداروں کو حکم فرمایا کہ تم شداد شاہ کا استقبال کرکے ہماری خدمت مین لاؤ اُدھر
درگہ سالار نے بیرون بارگاہ آکر کہا کہ تشریف لیجائیے یاد فرمایا ہے بس شداد شاہ سرداروں کو
لیکر اندر بارگاہ کے آیا اِدھر سے چند سردار جو بموجب حکم شہزادے کے برائے استقبال چلے تھے وہ
صحن مین آکر پہونچے تھے کہ دیکھا شداد شاہ مع سرداروں کے چلا آتا ہے بڑھکر صاحب سلامت
کی مزاج پرسی کی بس وہ سردار شداد شاہ کو اپنے ہمراہ لیکر ایوان مین آئے یہان ایک
نیم تخت برائے شداد شاہ و کرسیان برائے سرداران شداد شاہ بموجب حکم شاہزادہ دربار
مین آراستہ ہوچکی تھین تخت برابر تخت بیدار شاہ کے بچھایا گیا تھا بس شداد شاہ ایوان
مین پہونچا اُسنے اور اُسکے سرداروں نے دیکھا کہ وہ دربار آراستہ ہے کہ جو کبھی پیر فلک نے
بھی باین پیرانہ سالی چشم مہر و ماہ سے نہ دیکھا ہوگا دربار کاہے کو تھا بیشۂ شیران تھا ہر ایک بہادر
بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا قبضۂ شمشیر چوم رہا تھا بیدار شاہ کو تخت پہ جلوہ گر پایا دیکھا وہ جوان نیک صورت
پر بصد سطوت رونق افروز ہی اور سب سردار قرینے سے کھڑے ہوئے ہین عیار اُس
جوان کا پشت پر اپنے آقا کے کھڑا ہوا ہے یہ دیکھکر شداد شاہ پر ایسا رعب جاری ہوا
کہ چند منٹ تک خاموش کھڑا رہا کچھ کلام نہ کیا یہی اُسکے سرداروں کا حال ہوا جب کسی قدر
حواس درست ہوئے تو دوڑکر شاہزادے کے قدم پر گرا یہ مصرعہ زبان پہ تھا مصرعہ
سر بکف پیش تو ای ظل الٰہ آمدہ ایم + اور یہ کہتا جاتا تھا کہ مجکو آج دولت دین و دنیا ملی عقبیٰ میری
درست ہوئی راہ ضلالت مین پھنسا ہوا تھا اُنکے قدمون کی برکت سے سرچشمۂ ہدایت
پر پہونچا دیدۂ کور میرے نور ایمان سے روشن ہوئے اِس دلدار شاہ نے مجکو بیکار
گمراہ کر دیا تھا دین آبائی بھی ترک کرایا ضلالت مین پھنسایا آپ نے تشریف لاکر میری
جان و آبرو بھی بچائی اور میرے اوپر کیا منحصر ہی بلکہ آپ نے سب اہل قلعہ کی جان و آبرو
بچائی ورنہ بیدار شاہ ہم سب کو قتل کرتا آبرو بھی لیتا اُنکا پہلوان خندق تک پہونچ چکا تھا
آپ نے بڑا احسان کیا آپ ہم سب کے محسن ہین اور جان بخش یہ جو شداد بدنہاد نے کہا یہ سب
مکر کی باتین اور مکاری کی گھاتین تھین شاہزادے کو یقین ہوگیا کہ یہ مسلمان ہوا ہی بس گلے
سے لگایا اور فرمایا کہ ای شداد یہ کوئی احسان نہین ہے تمہاری سب کی جان اُس کریم برحق
و مالک مطلق نے بچائی کہ جسکی قبضۂ قدرت مین سب کی جانین ہین میری کیا لیاقت ہی جو مین
جان بچا سکون یہ فرماکر فرمایا کہ ای شداد شاہ تمنے خوب کیا کہ جو تشریف لائے بلکہ ہم تمہاری
ذکر کرتے تھے شداد نے مکر سے عرض کیا کہ ای شہریار یہ غلام کیونکر نہ حاضر ہوتا لیکن جو آچکا

دین قبول کرے وہ کیا کہے شاہزادے نے کلمہ تعلیم فرمایا شداد کلمہ پڑھکر کے مسلمان ہوا شاہزادے نے چند کلمے اسکے روبرو وحدانیت خدا مین بیان فرمائے مگر وہ ایسا سیاہ قلب تھا کہ اسکے دل پر اثر نہوا کرکے مسلمان ہوا جب شاہزادہ کلمہ تعلیم کرچکا اور شداد بانی بیداد کلمہ پڑھ چکا اُسوقت شاہزادے نے بیدارشاہ کی طرف منھ کرکے فرمایا کہ اے بیدارشاہ تم بھی اپنے بھائی کی خطا کو معاف کرو گلے سے لگاؤ اب یہ مسلمان ہوا ہے بس بیدارشاہ نے عرض کیا کہ مجھکو حکم والا سے انکار نہین ہے حضور مین نے تو آتے ہی انکو طلب کیا تھا مگر انھون نے وہ کلمے تحریر کیے اس نامہ کے جواب مین کیا عرض کرون خیر جو کچھ کیا خوب کیا اب مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون جو حکم ہوا اسکو بسروچشم بجالاؤن شاہزادے نے فرمایا کہ انکو گلے سے لگاؤ راوی کہتا ہے کہ بیدارشاہ نے شداد کو گلے سے لگایا وہ ہاتھ جوڑکر بھائی کے قدمون پر گرا اور کہنے لگا کہ میری خطا معاف فرمایئے بہت بڑا قصور ہوا مجھسے یہ چند مشیران سلطنت وامیران مملکت نے بہکا کر ایسے لڑوا دیا تھا خداوند کریم اس شہریار کو زندہ وسلامت باکرامت رکھے کہ جسنے آکر میری جان بھی بچائی اور آبرو اور میرے آپکے ملاپ بھی کرادیا اور سب سے بڑی یہ خوشی کا مقام ہے کہ گمراہی وضلالت سے نکالا آتش جہنم سے بچایا سیر باغ جنان کا مشتاق کرایا اے بھائی صاحب یہ حکومت وسلطنت حاضر ہے اسپر آپ قبضہ فرمائین مین تو اس شہریار کی غلامی کو نہ ترک کرونگا قدمون سے جدا نہونگا یہ دنیا محض ناپائدار ہے اسکی محبت بیکار ہے افسوس ہے اس دنیا کے لیے مین نے اپنا دین آبائی بھی ترک کیا تھا اور بھائی سے مقابلہ پر آمادہ ہوا تھا اے بھائی یہ سلطنت کیا چیز ہے ہان قرابت وعزیزداری سب سے زیادہ ہے یہ تو پھر بھی ممکن ہوسکتی ہے مگر عزیز کہان ملسکتا ہے خدا برا کرے دلدارشاہ کا کہ جسنے ایسا کچھ دباؤ ڈالا کہ مین نے آپکو ایسے کلمے اسکے بھروسے پر تحریر کیے اگر مین یہ جانتا کہ وہ صرف مکار ہے کبھی وقت بد مین کمک نہ کریگا اپنی غرض کا خواستگار ہے تو کبھی ایسی بات نہوتی جیسے آپکی تشریف آوری کی خبر پاتا فوراً حاضر ہوتا بس بموجب کہے از خوردان خطا و از بزرگان عطا میرے قصور کو معاف فرمایئے لیجیے سلطنت حاضر ہے خواہ خود اور خواہ کسی کو دیجیے مین تو اب دست بردار ہوا اس شہریار کے قدم نہ چھوڑونگا یہ جو تقریر مکر آمیز شداد نے کی بیدارشاہ کے خون عزیزی نے جوش مارا بھائی کو گلے سے لگایا جواب دیا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب اُن گذشتہ باتون کا یاد کرنا بیکار ہے مین تیری خطا سے درگذرا تم نے بڑی نادانی کی کہ دلدارشاہ کے بھروسہ پر مجھسے برسر فساد ہوئے اے بھائی سوائے اپنے خون کے کوئی کسیکا نہین ہے اور وقت بد مین کوئی کسی کے کام نہین آتا ہے دیکھو کہ تمنے میرے آنے سے دلدارشاہ کو آگاہ کیا اور سب حال تحریر کیا مگر وہ نہ آیا بس کیا کسی کا اعتبار کرے خیر شکر اُسکا ہے کہ تمھاری بھی جان وآبرو بچی اور مین بھی اس الزام سے بچا کہ بھائی نے بھائی کو بطمع ملک ومال قتل کیا خدا نے میری کمک کی کہ ہمارے شہریار کو عین وقت پر بھیجا اور ہر ایک کو اس مخمصہ سے بچایا اور ہم سب کو راہ راست کی طرف ہدایت کی کہ اس شہریار کے فرمانے سے ہمنے راہ راست اختیار کی ورنہ روز قیامت نہ معلوم کیا حال ہوتا یہ جو تمنے کہا کہ سلطنت حاضر ہے مجکو اب کوئی ضرورت حکومت کی نہین ہے کیونکہ میرا زمانہ گذر گیا مین خود اس شہریار کے قدمون سے جدا نہونگا اب

اپنی باقی عمر اِنکی خدمت گذاری مین بسر کرونگا اور راہ خدا مین جہاد کرکے اپنی عقبیٰ درست کرونگا مجھکو کیا کرنا ہی تمھاری حکومت تمکو مبارک رہے شداد نے کہا ہون تو جواب دیا کہ مین خود ریاست سے دست بردار ہوتا ہون جسکو چاہین شہریار عطا فرمائین مگر دل مین کہا کہ او بیدار شاہ دیوانے اگر مجھکو اور اِس خدا پرست کو مع تیرے سرداروں اور اسکے سرداروں کے اسیر کرکے قتل نہ کیا تو اپنا نام شداد نہ پایا اب تم لوگ میرے دام تزویر سے بچکر جاتے کہان ہو الغرض شاہزادے کی خدمت مین سب سردار شداد کے حاضر ہوئے ہر ایک پر شاہزادے نے مہربانی فرمائی سب مکر سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے دلمین کینہ رکھکر ہر ایک کو بقدر مرتبہ کرسی مرحمت ہوئی اور خلعت فاخرہ ادہر شداد کو بیدار نے تخت پر اپنے برابر بٹھایا یعنے جو نیم تخت اسکے تخت کے برابر آراستہ تھا سب بیٹھ گئے اُسوقت شاہزادے نے بیدار شاہ سے کہا کہ خداوند کریم نے اِس مہم سے بھی بدون مقابلہ نجات دی پس اب کل تم سامان سفر کرنا مین لشکر لیکر طرف شہر انوریہ کے جاؤنگا اور ولدار شاہ کو برائے اطاعت و برائے قبول دین اسلام طلب کرونگا اگر وہ حاضر ہوا تو خیر ورنہ اُس سے مقابلہ کرونگا اُسکو بھی زیر کرکے اُس ملک کو اسلام آباد کرونگا پس تم اپنے ملک کی طرف جاؤ اور اسلام آباد کرو اور شداد اپنے قلعے مین جاکے اہل قلعہ کو مسلمان کرے اے بیدار شاہ مجھکو ایک بڑی مہم درپیش ہے کہ جسکے لیے مین اپنے عزیزون کو چھوڑکر نکلا ہون اگر وہ درپیش نہوتی تو کچھ پروا نہتی مین اُس مہم پر جاتا تھا کہ راہ مین یہ واقعہ درپیش ہوا پس اب اسکا انجام دینا مجھپر لازم ہوا اب مجھکو بہت تعجیل ہے کہ مین مہم انوریہ سے فراغت کرکے تب اُس طرف کو روانہ ہون اگر وہ مہم نہوتی تو ضرور مین تمھارے ملک مین چلتا دو ایک دن وہان رہتا سیر کرتا پس اُس طرف مجھکو بہت جلد جانا چاہیے اے بیدار شاہ کل مین طرف انوریہ کے روانہ ہونگا تم اپنے ملک کی طرف بیدار شاہ نے عرض کیا کہ اب یہ غلام قدم مبارک کو نہ چھوڑیگا چاہے میرا شہر اسلام آباد ہو چاہے نہو مین نے جو رفاقت اختیار کی ہی تو صرف اسیلیے نہین اختیار کی کہ آپکے قدمون سے جدا ہو کر رہون بلکہ اِسلیے اختیار کی ہی کہ آپکے ہمراہ رہ کر راہ خدا مین جہاد کرون پس مین تو نہ جدا ہونگا شاہزادے نے فرمایا کہ اے بھائی بیدار شاہ مین جس مہم پر جانے والا ہون وہان سوائے میرے اور کسی کا کام نہین ہی یہ جو لشکر میرے ہمراہ ہی بیکار رہیگا پھر مین تمکو کسلیے تکلیف دون ہان جب اُس مہم سے فراغت حاصل کرکے زندہ واپس ہونگا تو تمسے آکر ملونگا تمکو ہمراہ لیکر لشکر صاحبقران مین جاؤنگا زحمت اُٹھانے سے ابھی کیا فائدہ بیدار شاہ نے عرض کیا کہ پہلے یہ حضور ارشاد کرین کہ وہ مہم کیا ہی پھر مین عرض کرونگا جو کچھ عرض کرنا ہوگا شاہزادے نے فرمایا کہ ایک طلسم ہی کہ اُسکو طلسم نور آگین کہتے ہین وہ طلسم بہت بڑا طلسم ہی وہان کے باشندے سب حسین اور خوبصورت ہین پس اُسکی فتحیابی مدنظر ہی سبب اُسکا یہ ہی کہ اُس طلسم مین ایک کافر ہی کہ نام اُسکا حسین الزمان ہی اُسنے اپنے کو خدا مشہور کیا ہی ایک عالم کو گمراہ کیا ہی تمام اہل طلسم اُسکو اپنا خدا جانتے ہین معبود حقیقی سے برگشتہ ہین اُس

کو سجدہ کرنے مین وہ مکار اس طلسم مین خدائی کرتا ہی دم یکتائی بھرتا ہی بس اُسکو اس کردار کی سزا دینا لازم ہی اور اہل طلسم کو اس گمراہی سے نکالنا منظور ہی تا کہ وہ لوگ اس ضلالت سے نکلین اپنے خدا کو بخوبی پہچانین دوسرا سبب یہ ہی کہ ایک مظلومہ کے خون کا بھی عوض لینا ہی یہ فرما کر سبب قصہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا یعنے بدیع الملک کا اُس مرحلہ کو فتح کرنا اور ملکہ ناوک فگن سے عقد کرنا اور اپنا پیدا ہونا اور وصیت نامہ پڑھکر ادھر کو روانہ ہونا یہ فرما کر فرمایا کہ سوائے میرے اور کسی کا کام نہین ہی یہ واقعات سُنکے بیدار شاہ نے عرض کیا کہ اب تو جو کچھ ہو مین ضرور ہمراہ رہونگا جہان لشکر حضور فروکش ہوگا وہان یہ غلام بھی فروکش ہوگا اور حاضر رہیگا حضور کی خبر لیتی رہیگی اب غلام قدم نہین چھوڑیگا رہا یہ امر کہ شہر بیداریہ کا اسلام آباد ہونا مین کل ہی اپنے وزیر کو جو کہ میری طرف سے وہان کا حاکم ہی نامہ تحریر کرتا ہون اور لکھے بھیجتا ہون کہ مین نے دین اسلام قبول کیا بس تم بھی دین اسلام قبول کرو اور سب اہل شہر کو اسلام آباد کرو مین کہتا ہون میرا وزیر فوراً میرے حکم کی تعمیل کریگا جب بہت کچھ اصرار بیدار شاہ نے کیا اور اس طور سے کہا شاہزادے سے کہنے لگے فرمایا کہ خیر تم نامہ روانہ کر دو میرے ہمراہ چلو یہان بیدار شاہ اور شاہزادے مین یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر شداد شاہ اپنے دل مین کہ رہا تھا کہ یہ دونون مسلمان نہ معلوم کیا خیالی پلاؤ پکا رہے ہین انکو قسمت کی خبر نہین ہی کہ ہونیوالا کیا ہی کون اِنسے کہے کہ جب تم شداد کے ہاتھ سے زندہ بچوگے اُسوقت یہ سب باتین کرنا ابھی بیکار ہین کل سے پرسون تک تمہارا خاتمہ ہوا جاتا ہی یہ بدنہاد اپنے دل سے یہ باتین کر رہا تھا جب شاہزادہ بیدار شاہ سے باتین کر چکا اور یہ امر قرار پا چکا کہ کل بیدار شاہ طرف اپنے ملک کے نامہ روانہ کرین اور سامان سفر تیار کرین بس وقت سے پھر یہان سے طرف شہر انوریہ کے کوچ ہو جائے تو شاہزادہ طرف شداد شاہ کے متوجہ ہوا فرمایا کہ اے شداد تم اپنے قلعہ مین جاؤ کل تو ہم یہان سے مع لشکر کے طرف انوریہ کے کوچ کرینگے انوریہ کو اسلام آباد کرینگے اُسکے بعد طلسم نور افگن پر جائینگے جب اُسکو فتح کرکے واپس ہونگے تو پھر تمکو ہمراہ لیکر خدمت جناب صاحبقران مین چلینگے اُنسے تمکو ملائینگے تم شرف ملازمت حاصل کرنا تم اتنے عرصے مین اپنے قلعہ کو پورے طور سے اسلام آباد کرنا بیدار شاہ ہمارے ہمراہ رہیگا اگر کوئی تمہین کشتی کرنے آئے تو اُسکو تم حیلہ و حوالہ ٹالنا اور ہمکو نامہ لکھنا یا تو ہم خود آئینگے یا کسی سردار کو روانہ کرینگے جو کہ تمھاری کمک کریگا اور اُس بلا کو تمپر سے رد کریگا جب یہ تقریر شاہزادہ کر چکا اور شداد نے سُنی اپنے مقام پر سے اُٹھا اور روبروے شاہزادے کے آیا عرض کیا کہ یہ غلام بھی خدمت عالی سے جدا نہوگا ہمراہ رہیگا اگر نہ ہمراہ رکھیے گا تو مین اپنے کو ہلاک کر دونگا مین نے اسلیے یہ اطاعت نہین کی ہی کہ خدمت سے جدا ہون بلکہ حاضری خدمت کے حیلے کی ہی یہ سُنکے شاہزادے نے اُسکو بہت کچھ سمجھایا بس یہ تو اُسکا فقرہ تھا وہ کب جانیوالا تھا صرف دنیا سازی کرتا تھا جب شاہزادے نے بہت کچھ کہا سُنا تو اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب جو آپکی مرضی مگر غلام ایک شرط سے آپکے فرمانے کو بجا لائیگا شاہزادے نے فرمایا کہ بیان کرو اگر لائق قبول ہوگی تو ضرور قبول کرینگے شداد نے کہا کہ کل نہ جائیے بلکہ پرسون کل مین بندگان عالی کی دعوت کر لون اور جو کچھ کہ نان و نمک

اس خاکسار کو نصیب ہو خداوند اُسکو نوش فرمائین اور میرا سر افتخار آسمان ہفتم پر پہونچائین میری آرزو پوری فرمائین اپنے غلامون مین سرفراز فرمائین بس اگر یہ شرط میری قبول ہو اور میرا مطلب دلی حصول ہو میری دعوت کو قبول فرمائین تو غلام حکم عالی سے سرتابی نہ کریگا جیسا ارشاد ہوا ہے کہ جبتک ہم طلسم فتح کر کے آئین تم اپنے قلعے مین رہو بس یہ غلام ایسا ہی کریگا دوسرے دین اسلام مین دعوت کو رد نہین کرتے ہین نہ کہ مین مسلمان ہو کر حضور کی دعوت کرون اور حضور اُسکو قبول نہ فرمائین شاہزادے نے یہ سنکے جواب مین فرمایا کہ مین دعوت کو رد نہین کر سکتا ہون موجود ہون مگر سبب یہ ہے کہ مجکو جلدی ہے اور عرصہ ہوگا ورنہ کیا نقصان تھا تم ایک دن کے لیے کہتے تھے مین دس دن کے بعد جاتا شداد نے عرض کیا کہ جہان حضور کو اتنے دنون کا عرصہ ہوا ایک دن غلام کے سبب سے قیام فرمائیے بس شداد نے ایسی تقریر کی کہ شاہزادہ مجبور ہو گیا فرمایا کہ اچھا ہمنے تمھاری دعوت قبول کی مگر اسکا خیال رہے کہ پرسون ہم ضرور یہان سے کوچ کر جائینگے پرسون نہ ٹھہرینگے شداد نے کہا کہ جی نہین غلام بھی زیادہ اصرار نہ کریگا صرف کل سب کو اپنے قلعے مین لیجائیگا وہان جو کچھ میسر ہوگا حاضر کریگا پرسون صبح کو حضور لشکر مین تشریف لائین کوچ فرمائین شاہزادے نے فرمایا کہ بہتر شداد نے اپنے دل مین کہا کہ وہ مارا اب کہان جاتے ہو دیکھو کیسا مزا چکھاتا ہون اس ظلم و بدعت کی سزا دیتا ہون اپنے ساتھ بیدار کو بھی ملحد بنایا یہ اپنے کردار کی سزا پائیگا ہمکو تو کہنا تھا کہ اپنا آبائی دین ترک کیا آپ خود مسلمان ہو گیا اسکا کچھ نقصان نہین ہے ہمپر لشکرکشی کر کے آئے تھے کہ کیون آبائی دین ترک کیا آپ خود کو کھا لیا یہ دل سے باتین کر کے شاہزادے کے روبرو سے بیدار شاہ کے سامنے آیا اور کہا کہ بھائی صاحب آپ بھی ہمراہ شہریار کے تشریف لائیے گا بیدار شاہ نے کہا کہ اچھا اسکے بعد مغرور و قہارہ و دیگر سرداران نامدار جن جنکو زبردست دیکھا سب سے دعوت کا اقرار لیا ہر ایک نے وعدہ کیا جب سب سے وعدہ لے چکا اب شاہزادے سے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہے تاکہ جا کر سامان دعوت کرے کیونکہ زمانہ بہت قلیل ہے ابھی رات درمیان مین ہے اور صبح کو یہ بھی بندوبست کرنا ہے کہ اہل شہر کو طلب کر کے اُنکو حکم دینا ہے کہ دین اسلام قبول کرو ورنہ میرے ملک سے نکل جاؤ شاہزادے نے فرمایا کہ بسم اللہ جاؤ بس یہ مکار غدار سلام کر کے اپنے سردارون کو ہمراہ لے کر بیرون بارگاہ آیا اور مرکبون پر سوار ہو کر طرف قلعہ کے سب روانہ ہوئے جب لشکر اسلام سے نکل آئے تو شداد نے سردارون سے کہا کہ کیا دھوکھا دیا ہے بس کل مین نے سب کو اسیر کیا اب میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین تم سن رہے تھے کہ کیا خیالی پلاؤ پک رہے تھے مگر کیا مکر کام آیا وہ ضرور کل دعوت مین آئیگا آیا اور مین نے اپنا کام کیا سب نے عرض کیا کہ حضور نے خوب تقریر کی اور خوب دعوت پر راضی کیا بس یہ باتین کرتا ہوا قلعے مین آیا سب سردار آئے ہر ایک نے دریافت کیا شداد نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ سامان دعوت کرو یہ حکم دے کر محل مین گیا یہان سامان دعوت ہونے لگا وہان بارگاہ مین جب شداد چلا گیا اُسوقت بیدار شاہ نے کہا کہ حضور یہ بڑا مکار ہے ایسا تو نہین ہے کہ اسنے مکر سے دین اسلام قبول کیا ہو اور کوئی مکر کرے شاہزادے نے فرمایا کہ تم بڑے

شکی ہو پہلے تھا رہی قول تھا کہ وہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا قلعے سے نکلا تھا واپس گیا ہوگا بڑی مشکل ہوگی کیون بیدار پہلے کہا نہ تھا کہ جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا پس اُسکو مکر کرنے کی کیا ضرورت تھی مین نے ابھی اُسکو کوئی نامہ نہین تحریر کیا تھا نہ طلب کیا تھا نہ ابھی اُسپر کسی قسم کا دباؤ پڑا تھا کہ جسکے سبب سے وہ مکر سے مسلمان ہوا ہو پس وہ خود آیا اور خود ہی اُسنے دین اسلام کے قبول کرنے کی درخواست کی پس کیا ضرور تھا کہ وہ خود آتا اور مکر سے مسلمان ہوتا ہان اُسوقت اس امر کا خیال زیبا تھا کہ مین اُسکو طلب کرتا اور وہ نہ آتا اور کسی قسم کا دباؤ پڑتا پس وہ بخوف جان مسلمان ہوتا اُس وقت مین یہ خیال کیا جاتا تو بہتر تھا کہ مکر سے مسلمان ہوا ہے بیدار شاہ نے عرض کیا کہ مجکو اُسکے مکر و فریب سے خوف معلوم ہوتا ہے اُسوقت لاہور عیار شاہزادے نے بھی عرض کیا کہ خداوند میرے نزدیک اُسکے یہان دعوت کھانا قلعے مین جانا اچھا نہین ہے کیونکہ اُسکی پیشانی نور اسلام سے روشن نہین ہے اسیطور سے تاریک ہے یہ جو بیدار شاہ فرماتے ہین یہ درست ہے شاہزادے نے فرمایا کہ ہماری شرع ظاہر پر ہے باطن کا حال خدا کو معلوم ہے ہم علم غیب سے آگاہ نہین ہین کہ دل کا حال دریافت کر سکین پس جبکہ اُسنے کلمہ پڑھا اور وحدانیت خدا کا قائل ہوا ضرور مسلمان ہو گیا چاہے مکر کیا ہو چاہے صدق دل سے پس ہمکو اُسکے مسلمان ہونے مین شک کرنا زیبا نہین ہے مین یہ امر کئی مرتبہ کہہ چکا ہون کہ جو مقدر مین ہوگا وہ ضرور پیش آئیگا پھر اسکا پس و پیش بیکار ہے بیجا یہ گفتار ہے یہ سنکے عیار و بیدار شاہ خاموش ہو رہے پس شاہزادہ نے دربار برخاست کیا جاکر اپنے خیمۂ خاص مین خاصہ نوش فرما کر آرام فرمایا ہر ایک سردار اپنے اپنے مقام پر گیا اور آرام پذیر ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ جب لیلائے شب نے اپنے چہرے پر سے نقاب دور کی اور جاکر خانۂ مغرب مین ماہتاب پوشیدہ ہوا شاہ خاور افق مشرق سے فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا سپیدۂ سحری کا ظہور ہوا تمام عالم مطلع نور ہوا شاہزادہ بیدار ہوا نماز صبح سے فراغت کرکے بارگاہ مین آیا بیدار شاہ بھی آیا سب سردار حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا پس شاہزادے نے بیدار شاہ سے فرمایا کہ تم نامہ تو طرف اپنے ملک کے روانہ کرو پس اُسیوقت بیدار شاہ نے دبیر کو طلب کرکے نامہ اِس مضمون کا روانہ کیا اپنے وزیر کو کہ آگاہ ہو مین تمسے چھوٹ کر اور لشکر لیکر بر سر شداد شاہ قلعۂ کشور یہ پر پہونچا نامہ شداد کو تحریر کیا اُسنے جواب جنگ دیا اور قلعہ بند ہوا مین نے قلعے پر حملہ کیا میرے سپہ سالار و تہور رسانے گولون کو رد کرکے اور لب خندق پہونچکر قصد کیا کہ خندق کے پار جاکر قلعے پر قبضہ کرلون کہ صحرا سے گرد اُڑی ایک لشکر ظاہر ہوا پس اُسکا سردار جو کہ اُسوقت ہمارا آقا اور مالک ہے خدا پرست تھا اور بڑا بہادر اور جوان خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہے ابھی کوئی سن دس برس کا ہوگا اُس شہریار نے شداد کی کمک کی اور مقہور و قہار نے لون میرے سپہ سالارون کو ایک ہی دن مین زیر کیا اور میرے لشکر کو شکست دی مجکو اسیر کر لیا پس مین نے صدق دل سے اُس شہریار کا دین قبول کیا اور اطاعت اختیار کی مسلمان ہوا تصویر پرستی کو ترک کیا خداوند تصویر پر لعنت کی اور شداد شاہ نے بھی اور کل میرے اہل لشکر نے پس اب وہ شہریار طرف شہر انوریہ کے لشکر کشی کرکے جاتا ہے مین اُسکے ہمراہ ہون تمکو لکھا جاتا ہے کہ بعجرد پہونچنے اس نامہ کے دین اسلام اختیار کرو اور سب اہل شہر کو بھی مسلمان کرو بتکدے کھدوا کر مساجد کی بنا ڈالو اور یہ کلمہ

طیبہ جو کہ تحریر ہوا ہی اسکو زبان پر جاری کرو اور سب کو تعلیم کرو اور جو قواعد تحریر ہین اِن سب پر عمل کرو اگر اسکے خلاف کرو گے تو مورد عتاب ہو گے تھوڑے لکھے کو بہت جانو یہ نامہ لکھوا کر اور قواعد دین اسلام بھی تحریر کرا کے ایک شتر سوار کو دیا کہ یہ میرا نامہ میرے وزیر **ناموس نیزہ باز** کو دینا اور زبانی بھی جو تو نے دیکھا ہی سب واقعہ بیان کرنا بس وہ شتر سوار اُسیدن وہ نامہ لیکر طرف شہر **بیداریہ** کے روانہ ہوا کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب راوی بیان کرتا ہی یہان تو دربار آرا ہی ذکر ہو رہا ہی کہ دیکھیے کب مقابلۂ **دلدار شاہ** سے مہلت ہو اور کب طرف **طلسم** کے روانہ ہونا ہون اور وہان قلعے مین **شداد** نے سب سردارون کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ کل لشکر ہمارا سرِ شام سے تیار رہے ہم خدا پرستون کے لشکر پر شبخون کرینگے اُنکو اِس حرکت کی سزا دینگے یہ کہکر اُنکو رخصت کیا وہ یہ عرض کرکے گئے کہ کل لشکر تیار رہے جب حکم ہو ہمراہ ہو جائے یہ حکم دیکر اسنے اپنے عیار **زیب کمند انداز** کو باورچی خانہ کا بندوبست سپرد کیا اُس مکار دغا باز جعلساز نے کل کھانے مین بیہوشی ملائی حتی کہ شراب وکباب تک مین یہان یہ بندوبست ہو رہا ہی ایوان اسنے خوب آراستہ کیا ہی اسنے اپنے وزیر سے کہا کہ مین تو اہل اسلام کی قید لیکر اور لشکر اسلام پر شبخون مارتا ہوا نکلا چلا جاؤنگا خدمت **دلدار شاہ** مین تم قلعے کا بندوبست کر لینا اُسنے عرض کیا بہت خوب **شداد** بدنہاد نے کہا کہ سب مال واسباب وخزانہ وغیرہ اور ناموس تمھارے سپرد ہین وزیر نے جوابدیا کہ بہت بہتر یہ غلام جبتک زندہ ہی اسوقت تک حفاظت کریگا قلعے کو خوب آلات حرب وضرب سے آراستہ کیا ہی ہر گلی کوچہ صاف وشفاف ہی بس جب تھوڑا سا دن باقی رہا اور یہ بدنہاد سب بندوبست کر چکا تو تھوڑے سردار ہمراہ لیکر اور تخت خالی لیکر قلعے سے باہر آیا اور لشکر شاہزادے مین آیا شاہزادے کو خبر ہوئی کہ **شداد شاہ** آتا ہی چند سردار برائے استقبال روانہ کیے بس وہ اسکا استقبال کرکے بارگاہ مین لائے اسنے **بیدار شاہ** و شاہزادے کو بہت ادب سے مجرا کیا اور سب سے صاحب سلامت کی بس شہزادے سے عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلیے توقف نہ فرمایے یہ سننا تھا کہ شاہزادہ اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا اُٹھنا تھا **بیدار شاہ** اور وہ سردار مثل **مقبور** وغیرہ کے کہ جنکی اسنے دعوت کی تھی اُٹھ کھڑے ہوئے بس سب ہمراہ شاہزادے کے بیرون بارگاہ آئے بس **بیدار شاہ** کو تخت پر سوار کیا شاہزادہ مرکب پر سوار ہوا اور سب سردار مرکبون پر سوار ہوئے **شداد** بدنہاد پاے انداز بچھواتا ہوا زر شاہزادے پر نثار کرتا ہوا شاہزادے کو مع **بیدار شاہ** و سردارون کے قلعے مین لایا شاہزادے نے سب قلعے کی سیر فرمائی قلعے کو بہت آباد اور رعایا کو دلشاد و مرفہ حال پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع تھا سب وضیع وشریف لوگ تھے قلعہ بھی خوب آراستہ تھا ہر مقام صاف وشفاف تھا آئینہ بندی کی ہوئی تھی بس شاہزادہ دار الامارہ مین آکر پہونچا داخل دربار ہوا بہت آبرو سے **شداد** نے بٹھایا سب سردار بیٹھے اسنے ناچ کا حکم دیا ناچ ہونے لگا **لاہور** عیار بھی شاہزادے کے ہمراہ ہی مگر بہت ہوشیار اور عیار **بیدار شاہ فرلوت** بھی آیا ہی یہ دونون عیار ایک طرف بیٹھے ہین کہ ساقی نے لاکر شراب محفل مین رکھی خیال رہے کہ یہ شراب خالص ہی اسمین بیہوشی نہین ملائی ہی بس جب سامان میکشی آچکا **شداد** نے اشارہ کیا ایک ایک جام ساقی نے سب کو پلایا جب میکشی سے فرصت ہوئی ناچ شروع ہوا ایک

مطربہ نے کھڑے ہو کر خوب گت ناچی اور خوب خوب گائی خوب انعام پایا کہ رات ہو گئی اہلکارون نے عرض کیا کہ آتشبازی کا تماشا ملاحظہ فرمایئے بس شداد شاہ شاہزادے وغیرہ کو لیکر برآمدے پر آیا اور سامنے بٹھایا آتشبازی چھوٹنے لگی بڑے عرصے تک آتشبازی چھوٹا کی جب اس سے بھی فراغت ہوئی پھر آکر محفل مین ایک مطربہ گانے لگی وہ بھی خوب گائی بہت کچھ انعام پایا وہ گا ہی رہی تھی کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہے دسترخوان آراستہ ہے بس شداد نے شاہزادے سے عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلین کچھ نان و نمک اوش فرمائین بس شاہزادہ مع عیارون و سردارون کے دسترخوان پر آکر بیٹھا شداد پس پشت کھڑا ہوا اور سب اسکے سردار طریقے سے کھڑے ہوئے بس شاہزادہ مع رفقا و بیدار شاہ کے مصروف طعام نوشی ہوا اسب کھانا بیہوشی آغشتہ تھا اور بیہوشی بھی وہ کہ سم قاتل اگر ایک نوالہ کھالے تو کئی دن تک ہوش نہ آئے خلاصہ یہ کہ سب نے مع شاہزادہ و بیدار شاہ و سردارون و عیارون کے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا ہاتھ منھ دھو کر بیٹھے تھے کہ ساقی نے آکر یہان بھی سبکو ایک ایک جام شراب سے سیراب کیا راوی کہتا ہے بس اب جو چیز آتی ہے بیہوشی آمیز آتی ہے یہانتک کہ پانی مین بھی بیہوشی ملی ہوئی تھی جب ساقی شراب سبکو پلا چکا اور شداد کو اسکے عیار نے اشارہ کیا کہ اب بیہوشی نے اپنا پورا اثر کر لیا ہے بس شداد نے شاہزادے سے فرمایا کہ حضور محفل مین تشریف لیچلین ناچ ملاحظہ فرمائین شاہزادے کا اور کل سردارون و دونون عیارون اور بیدار شاہ کا یہ عالم ہے کہ سر کو گردش ہے مگر کچھ کہہ نہین کر سکتے ہین جب یہ امر شداد بدنہاد نے عرض کیا شاہزادہ اٹھا اٹھنا تھا کہ بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی لڑکھڑا کر گرا شاہزادے کا گرنا تھا کہ بیدار شاہ ہائین کہکر اٹھا شاہزادے کے اٹھانے کو وہ بھی گرا بس اب جو اٹھا وہ گرا یہانتک کہ سب بیہوش ہو گئے شداد نے آہنگرون کو بلا کر سب کو طوق و سلاسل مین مسلسل و مطوق کیا مع عیارون کے بس سب کو مطوق و مسلسل کر کے ارابون پر ڈالا حکم دیا کہ ہان لشکر تیار ہو لشکر تو تیار تھا پچاس ہزار سوار ہمراہ لیکر اور کل سردار اپنے وزیر کو قلعے مین برائے حفاظت قلعہ چھوڑ کر اور تیس ہزار سپاہ ان سب کی قید لیکر بیرون قلعہ آیا کوئی نصف شب آئی ہوگی کہ یہ بیرون قلعہ آیا اور طرف لشکر بیدار شاہ و شاہزادے کے چلا یہان سب اہل لشکر اور جو سردار ہین سب باطمینان سو رہے ہین کیونکہ مقابلہ مین کوئی لشکر اترا نہین ہے کہ جسکا خوف ہو کہ حریف شبخون نہ کرے دوسرے شاہزادہ قلعہ مین تشریف فرما ہے ان سب کو اطمینان ہے کہ یہ بدنہاد جب قریب لشکر پہونچا دس ہزار سپاہ کو حکم دیا کہ تم قیدیون کو لیکر آگے بڑھو مین شبخون کرتا ہون اور قتل و غارت کرتا ہوا آتا ہون بس دس ہزار سپاہ اور دو ایک سردار قیدیون کو لیکر طرف انوریہ کے روانہ ہوئے اور یہ چالیس ہزار سپاہ کو لیکر لشکر اسلام پر شبخون کر اسنے قتل کرنا شروع کیا خیمون مین آگ لگا دی طنابین کاٹ دین تمام لشکر مین تہلکہ ڈالدیا جو سامنے آگیا قتل کیا ایک شور و غل برپا ہوا کہ حریف لشکر پر آکر شبخون کر لشکر کو قتل کر رہا ہے یہ جو غوغا ہوا کل اہل لشکر بیدار ہوئے مسلح و مکمل ہونے لگے سردار اپنے اپنے خیمون مین اٹھے سو رہے تھے مگر راوی کہتا ہے کہ اس نطفہ احرام نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو سردار زبردست تھے ان سب کی دعوت کی تھی اور جنکو کمزور سمجھ لیا تھا انکی دعوت نہین کی تھی خیر جو سردار لشکر مین تھے مثل کمیدان و رسالدار

وغیرہ کے مسلح وکمل ہوکر خیمون سے نکلے دیکھا تلوار چل رہی ہی اتنے عرصہ مین کل لشکر تیار ہوگیا رن متا بین چھوٹنے لگین پنجشاخے روشن ہوگئے اب بخوبی تلوار چل رہی ہی راوی کہتا ہی کہ ایک پہر بھر کامل تلوار چلی جب شداد نے دیکھا کہ خوب لشکر اسلام کو قتل کرلیا دل کا حوصلہ نکال لیا تو بس اسنے خیال کیا کہ اب صبح قریب ہی ایسا نہو کہ صبح ہوجائے اور یہ لوگ سب ملکر مجکو گھیر لین تو بڑی خرابی ہوگی انکے لشکر مین کوئی افسر اعلےٰ نہین ہی مگر یہ لوگ خود کیا کم ہین ایک تو قریب تین لاکھ کے ہین دوسرے بہادر اول درجے کے ہین بس انسے جان کا بچانا مشکل ہوگا میرے ہمراہ لشکر کم ہی اور جب یہ ان کو معلوم ہوگا کہ ہمارے سردارون کو اسیر کرلیا ہی تو اور زیادہ وہ جان معرکہ مین لڑادینگے بس اب یہانسے فرار کرنا بہتر ہی یہ خیال کرکے اپنے دل مین اور سردارون کو اس امر سے آگاہ کرکے کل لشکر کو لیکر ایک سمت کو قتل کرتا ہوا چل کھڑا ہوا یہ تو حملہ کرتا ہوا نکل گیا یہان تلوار چل رہی ہی جب خوب روشنی ہوئی اور اہل لشکر نے دیکھا کہ ہم باہم خود مقابلہ کررہے ہین حریف کا نشان تک نہین ہی تو باہم لڑائی سے باز آئے اب جو تلاش کیا تو حریف کا نشان تک نہ پایا سوائے لاشون کے زندون کا نشان تک نہ تھا بس وہ تہلکہ برطرف ہوا لشکر مین امن وامان ہوئی سب سردار ایک مقام پر جمع ہوکر بیٹھے باہم کہنے لگے کہ ہمکو اس واقعے کی خبر نہ تھی کہ یہ ہوگا ورنہ اسطور سے غافل ہوکر نہ سوتے شاہزادہ جو دریافت کریگا تو کیا جواب دینگے نہ یہ معلوم ہوا کہ یہ تھا کون کسنے کسپر شبخون مارا کون ایسا زبردست تھا کہ لشکر کو قتل کرکے خیمے جلا کر چلا گیا بڑی خرابی ہوئی سب لشکر مسلح وکمل ہی اس خیال سے کہ ابھی رات باقی ہی ایسا نہو کہ پھر حریف آکر گرے اور قتل کرے اسی فکر وتردد مین صبح ہوگئی اب جو لاشین پڑی ہوئی ہین شناخت جو کیا تو لشکر شداد کے لوگ ہین اپنے لشکر کے کشتون کو جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار آدمی کام آئے اور پانچ ہزار مجروح ہوئے بس زخمیون کو شفاخانہ روانہ کیا کشتون کو دفن کیا کفار کے جو لاشون کو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ پانچسو آدمی کام آئے باقی سب اپنا کام کرکے نکل گئے یہ لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیا امر ہی شداد تو مسلمان ہوگیا ہی یہ اسکے لشکر کے لوگ کیون شبخون کرے بس سب لشکر کا بندوبست کرکے چند سردار طرف قلعے کے چلے کہ چلکر اس حال سے شاہزادے کو آگاہ کرین تاکہ شہزادہ شداد سے دریافت کرے راوی کہتا ہی کہ جب شداد لشکر وقیدیون کو لیکر نکل آیا تھا قلعے سے تو اُسکے وزیر بدتمیز نے پھاٹک قلعے کا بند کرلیا تھا پل تختہ اُٹھوادیا تھا خندق کو پانی سے لبریز کرلیا تھا قلعے کو آلات حرب وضرب سے آراستہ کرکے خود فصیل قلعے پر آکر بیٹھا تھا کہ یہ سردار جو سامنے قلعے کے پہونچے در قلعے کو بند پایا خندق کو پانی سے لبریز دیکھا اور سب آلات حرب وضرب سے قلعے کو آراستہ پایا سامنے آکر پکارے کہ قلعے کا پھاٹک کھولدو ہم لوگ لشکر شاہزادے کے سردار ہین ہم شاہزادے کے پاس جائینگے کچھ عرض کرنا ہی یا ہماری خبر کردو جب یہ ان لوگون نے کہا قلعے پر سے لوگون نے پکار کر جواب دیا کہ کیسا شاہزادہ ہم نہین جانتے ہین نہ یہان شاہزادہ ہی نہ وزیر زادہ کیا بیہودہ بک رہے ہو بیکار دماغ خالی کررہے ہو سامنے سے ہٹ جاؤ نہین تو ہم توپین مار کر تم سب کو ہلاک کرینگے انھون نے کہا کہ ای قلعہ ابھی شام کو تو شداد شاہ کے ہمراہ ہمارا شاہزادہ دبیدار شاہ

و چند سردار قلعے مین گئے ہین شداد شاہ نے دعوت کی تھی تم کہتے ہو کیسا شاہزادہ
یہ امر ہماری سمجھ مین نہین آیا سب اہل قلعہ نے کہا کہ آگاہ ہو کہ وہ شداد شاہ نے
دعوت نہین کی تھی بلکہ عداوت کی تھی مکر سے اسلام قبول کیا تھا دعوت کے بہانہ سے
قلعے مین لاکر اور سب کو بیہوشی کھلا کر اسیر کر لیا کیونکہ تم لوگون کا یہی علاج ہی اور رات
کو لشکر پر شبخون کرا تم سب کو قتل کیا بس اسی مین خیریت ہی کہ پاؤن آکر اطاعت کرو اور یا
یہان سے چلے جاؤ اب تمہارا یہان کوئی کام نہین ہی نہ در قلعہ کھلیگا بیکار کو پکار رہے ہو
نہ اب تمسے تمہارا شاہزادہ زندہ نہ ملیگا یہ جو اہل قلعے نے کہا اور اِن لوگون کو معلوم ہوا
کہ مکر سے آقا کو اسیر کر لیا اور لشکر پر شبخون بھی گر شداد نے مکر کیا تو کف افسوس ملتے
ہوئے لشکر مین آئے اور سب اہل لشکر سے حال بیان کیا بس سب نے باہم صلاح کی کہ اب
کیا کرنا چاہیے راوی بیان کرتا ہی کہ اہل قلعہ نے یہی کیا تھا کہ شداد اُن سب کو اسیر کرکے
اور اپنے ہمراہ لیکر طرف شہر انوریہ کے گیا ہی دلدار شاہ کے پاس وہان لے جاکر
اُن سب کو قتل کریگا بس باہم صلاح کرکے اور سب خیمے اور بارگاہین بار کرا کے طرف انوریہ
کے یہ لوگ روانہ ہوئے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا یہان اہل قلعہ اطمینان سے ہین یہ معلوم ہوا
کہ لشکر اہل اسلام یہان سے کوچ کر گیا اب راوی حال شداد شاہ کا بیان کرتا ہی کہ یہ
شبخون مارکر اور قتل کرتا ہوا جو نکلا تو طرف شہر انوریہ کے روانہ ہوا راہ مین وہی لشکر اسکو
ملا جو کہ قیدیون کو لیے ہوئے جاتا تھا بس یہ سب ملکر اور قیدیون کے ارابون کو بیچ مین
لیکر بہت خوش خوش چلے صبح جو ہوئی ہوا جو ٹھنڈی ٹھنڈی چلی ہوا سے سرد کے جھوکون
سے وہ بیہوشی اِن سب کی برطرف ہوئی سب کی آنکھین کھلین ہوشیار ہوئے ہر ایک نے
اپنے کو طوق و زنجیر مین اسیر پایا اور اپنے گرد لشکر کو دیکھا کہ برہنہ تلوارین لیے ہوئے
ہین اور شداد خوشی خوشی لشکر کے ہمراہ ہی بیدار شاہ نے شاہزادے سے کہا کہ کیون
شہریار مین نے خدمت مین عرض نہ کیا تھا کہ یہ بڑا مکار ہی اسکی تقریر فریب سے خالی نہین
ہی آپ نے فرمایا کہ نہین ایسا نہین ہی دیکھیے وہی پیش آیا کہ اُسنے فریب سے سبکو اسیر کیا
کھانے مین بیہوشی ملا کر بیہوش کرکے عیار نے کہا کہ مین نے بھی عرض کیا تھا مگر شہریار
نے مجکو جھڑک دیا مین خاموش ہو رہا افسوس مین نے بھی دھوکھا کھایا ہر ایک افسوس
کر رہا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ بیکار افسوس کرتے ہو جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا
تمنے یہ نہین سُنا کہ بموجب مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + بس اگر ہماری
قضا اسی طور سے ہی تو کیا چارہ ہی جو اسکی مرضی اگر قضا نہین ہی تو کوئی ہمکو قتل نہین کر سکتا ہی
یہ جو شاہزادے نے فرمایا سب خاموش ہو رہے شاہزادے نے اُن سوارون سے
کہا کہ جو گرد تلوارین لیے ہوئے تھے کہ شداد سے کہو کہ تمکو قیدیون کا افسر طلب کرتا ہی
یعنے رفیع البخت انھون نے برہم ہو کر کہا کہ ہم تمہارے باپ کے نوکر ہین جو جاکر
کہین بڑے قیدی بنے ہین انکو کیا ضرورت ہی جو تمہارے پاس آئین سکے بس خاموش
چلے جاؤ ورنہ خرابی ہوگی لو اور سُنو اِس قیدی کی شامت آئی ہی ہمارے بادشاہ کو ایسا ویسا
خیال کرتا ہی اپنے پاس طلب کرتا ہی انکی جوتی کو غرض نہین ہی کہ وہ یہان آئین یہ جو اُسنے

شاہزادے کو بہت غصہ آیا فرمایا کہ اگر رہا ہوتا تو اس تقریر کا مزا بتا تا خیر اتو ہم یہان سے نہ جائینگے جبتک شداد ہمارے پاس نہ آئیگا اُن سوارون نے کہا کہ واہ کیا خوب لو ابھی تک کچھ بل باقی ہی سچ ہی رسی جل جاتی ہی بل نہین جلتا ہی تم اپنے بس نہ چلو گے زبردستی چلو گے یہ کلمہ شاہزادے کو اور ناگوار ہوا اب جو کچھ مارا ارابہ کے غرق زمین ہو گئے اب ا نہین بڑھتا ہی لاکھ بیلون کو مارتے ہین اُسپر بھی ارابہ جنبش نہین کھاتا ہی سب کے آگے ارابہ شاہزادے کا تھا اُسپر شاہزادہ وبیدارشاہ ومقہور وقہار ودیگر سردار تھے اُس ارابے کے عقب مین اور ارابے تھے جنپر اور سردار اور دولون عیار تھے شاہزادے نے کہا کہ لے اب لیچلو دیکھین کہ تم کیسے ہمکو لیجاتے ہو جب سب تدبیرین کر کے تھک گئے اور ارابہ نہ چلا تو کچھ سوار شداد کے پاس آئے اور عرض کیا کہ قیدی بگڑ گیا ہی ارابہ اپنی جگہ سے حرکت نہین کرتا ہی اُسنے پوچھا کہ کون قیدی کیون بگڑا تب اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہوشیار ہوا آپکو طلب کیا ہمنے اُسکو ڈانٹا وہ برہم ہوا نہ معلوم کیا کیا کہ لاکھ لاکھ تدبیر کرتے ہین ارابہ جنبش تک نہین کھاتا ہی آپ چلیے تو شائد قیدی کچھ راہ پر آئے شداد سرداروں کو لیکر ارابے کے قریب آیا اور کہا کہ او خداپرست تیری ابھی سرکشی نہین گئی باوجودیکہ قید شدید مین گرفتار ہی کہ کیا کتا ہی یہ حرکت اچھی نہین ہی شاہزادے نے فرمایا کہ او سیاہ قلب تیرہ درون یہ کیا حرکت تھی تو بڑا نامرد ہی کہ دھوکھے سے ہم سب کو اسیر کیا بڑا مکار ہی جب جانتے کہ ہوشیاری مین اسیر کرتا تو معلوم ہوتا شداد نے جواب دیا کہ تم لوگ بہت بہادر ہو اور تمکو خداوند زمرد نے اسقدر قوت وطاقت عطا فرمائی ہی کہ کوئی تمسے سرکھپ ہو کر نہین مقابلہ کر سکتا ہی بس کیا مجکو اپنی جان دوبھر تھی کہ مین مقابلہ کرتا بس مین نے تمکو دھوکھا دیا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین زمرد پرستی ترک کرتا مین مثل بیدار کے نادان نہ تھا کہ اُسنے اپنا دین ترک کیا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہی کہ مین نے جو تصویر پرستی ترک کر کے زمرد پرستی اختیار کی تو میرے اوپر لشکر کشی کر کے آیا اب خود اپنا دین آبائی ترک کیا اور ملچھ ہو گیا اِسنے تیرے ساتھ اپنی بھی جان دی اب مین تم سب کو پاس دلدار شاہ کے لیے چلتا ہون اُسکے حوالے کرونگا اُسکو اختیار ہی کہ چاہے قتل کرے چاہے رہا چاہے قید رکھے کیونکہ وہ میرا افسر اعلے اور بادشاہ وقت ہی یہ جو شداد شاہ نے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ او نامرد کیا کہون کہ قید ہون ورنہ اِس نامردی کی سزا دیتا شداد نے جواب دیا کہ تم خود اب سزا پاتے ہو تم کیا سزا دوگے بیدار شاہ نے بنگاہ قہرآلود شداد کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا بیہودہ بک رہا ہی ہمکو مرنے سے خوف دلاتا ہی او نامرد ہمنے تو اپنا مقام بہشت مین بنایا سعادت عقبیٰ حصول کی اِس شہریار کی اطاعت قبول کی تو ہمیشہ نار دوزخ سے جلایا جائیگا تیرا مقام دوزخ مین ہوگا یہ جو تو نے کہا کہ مین نے جو دین تصویر پرستی ترک کیا تھا تو میرے اوپر لشکر کشی کر کے آئے تجھے اب خود ترک کیا او کیدی خیال تو کر کہ تو نے تو وہ حرکت کی کہ موت سے نکل کر گو مین منھ کے بھل گرا اور مین تو دوزخ سے نکلکر بہشت مین پہونچا میرے تیرے یہ فرق ہی شداد نے کہا کہ خیر معلوم ہوا جاتا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ یہانسے چلو اِس سے کیا فائدہ کہ ارابے کو روک لیا ہی کہ اُسکو جنبش نہین ہی تم لوگ تو

یہ کہتے ہو کہ ہم موت سے ڈرتے نہین پھر کیون خوف کرتے ہو کہ لنگر بار گرا اب کو روک لیا صرف اسی خوف سے کہ وہان جو جائینگے تو دلدار شاہ حکم قتل دیگا قتل ہو جائینگے اِس خوف سے یہ حرکت کی یہ جو شداد نے کہا شہزادے نے لنگر کو ہلکا کر دیا غیرت آگئی اور فرمایا کہ چل دیکھین کیونکر ہمکو دلدار شاہ قتل کرتا ہی اگر ہماری قضا نہین ہی شداد نے کہا کہ کیا اب تم زندہ بھی بچوگے یہ امر غیر ممکن ہی یہ کہکر شداد چلا گیا اب جو بلون کو مارا تو وہ چل کھڑے ہوئے شداد ان سبکو لیئے ہوئے طرف دلدار شاہ کے جاتا ہی اور اب دلدار شاہ کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ اُسدن کہ جسدن شداد کی عرضی پہونچی تھی اور فرزند خسرو شیر دل کو ہمراہ لیکر طرف کشوریہ کے چلا طی مراحل وقطع منازل کرتا ہوا چلا آتا تھا دو منزلہ و سہ منزلہ کرتا تھا اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچا تھا کہ وہ صحرا پر بہار تھا وہان قیام کیا اور حکم دیا کہ ہم یہان دو دن قیام کرینگے تیسرے دن یہانسے کوچ کرینگے تو کشوریہ پر پہونچ جائینگے کیونکہ کشوریہ یہانسے بہت قریب ہی کچھ آسودہ تو ہو لین کیونکہ وہان تو جا کر جنگ و پیکار مین مصروف ہونگے پھر آرام کہان ملیگا پس اہل لشکر نے اُس صحرا مین خیمے وغیرہ برپا کیے لشکر اترا وہ رات تو اُس مقام پر بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو خسرو شیر دل اسکا فرزند و سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر یہ دونون بادشاہ سے اجازت لیکر برائے شکار روانہ ہوئے یہان صبح کا وقت ہی کوئی ڈیڑھ پہر دن آیا ہوگا دلدار شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار حاضر ہین لشکر اترا ہوا ہی کہ ہرکارون کی جوڑی گرد مین آلودہ داخل بارگاہ ہوئی اور دعا دیکر عرض کرنے لگے کہ ای خداوند ہم برائے سیر صحرا گئے تھے سیر کر رہے تھے کہ ہمنے دیکھا کشوریہ کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوا ہم اُس غبار کی طرف چلے کہ دیکھین یہ غبار کیسا ہی جب قریب غبار پہونچے اور وہ غبار شق ہوا کہ ہمنے دیکھا کہ ایک لشکر چلا آتا ہی جب ہم لشکر مین گئے تو ہمنے اہل لشکر کو پہچانا کہ شداد شاہ کے اہل لشکر ہین اہل لشکر سے دریافت کیا کہ شداد شاہ کا یہ لشکر کہان جاتا ہی انھون نے بیان کیا کہ بیدار شاہ بھائی شداد شاہ کا بادشاہ کے زمرد پرست ہونے کی خبر پاکر لشکر لیکر قلعہ کشوریہ پر چڑھ آیا تھا بیدار شاہ نے اپنے مالک و آقا دلدار شاہ کو عرضی تحریر کی تھی اور کمک طلب کی تھی پس جواب آیا تھا کہ اطمینان رکھو ہم خود لشکر لیکر آتے ہین جب جواب عرضی پہونچا تو شداد شاہ قلعہ بند ہو کر باطمینان بیٹھا اتنے عرصہ مین بیدار شاہ کا نامہ آیا بادشاہ نے جواب سخت تحریر کیا پس اُسنے قلعے پر یورش کیا قلعے پر سے گرز برسنے لگا اسکا ایک سپہ سالار گولون کو رد کر کے زیر قلعہ پہونچ گیا اہل قلعہ پریشان ہونے کہ صحرا سے گرد اُڑی ایک جوان بہت خوبصورت مع لشکر کے اُس گرد سے پیدا ہوا ہم سب یہ سمجھے کہ دلدار شاہ نے کمک روانہ فرمائی ہی مگر وہ جوان خدا پرست تھا اُسنے آکر بیدار شاہ کے دونون سپہ سالارون کو زیر کیا اور جنگ مغلوبہ کر کے بیدار شاہ کو بھی زیر کر لیا پس بیدار شاہ نے اُسکا دین اختیار کیا اور مسلمان ہو گیا یہ امر شداد شاہ کو بہت ناگوار ہوا پس مکر سے جا کر مسلمان ہوئے اور اُس خدا پرست کی مع بیدار شاہ اور کل سردارون کے دعوت کی کھانے وغیرہ مین بیہوشی ملا کر اسکو گرفتار کر لیا پس قلعہ اپنے وزیر کے سپرد کر کے اور پچاس ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکر اور قیدیون کو لیکر لشکر اسلام پر شبخون مارکر طرف دلدار شاہ کے جاتے ہین کہ قیدی انکے حوالہ کرین جو انکو مناسب ہو وہ قیدیون کے حق مین حکم دین پس دیکھو وہ سامنے قیدی ارابون پر سوار ہین یہ سب لشکر طرف انوریہ کے

کے جاتا ہی ہم یہ خبر پاکر وہان سے بھاگے کہ انکو اس حال سے آگاہ کرین یہ خبر ہی بس شداد شاہ
مع قیدیون کے آتا ہی دلدار شاہ نے یہ سنکے انکو تو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم دیا کہ پردے بارگاہ
کے اٹھا دیے جائین اور اپنے اہل دربار سے کہا کہ پہلے تو مین ان سبکو ہدایت کرونگا کہ دین زمرد پرستی
اختیار کرین اگر قبول کیا تو خیر ورنہ ان سبکو اسی مقام پر قتل کرونگا اپنے شہر مین نہین لیجاؤنگا کیونکہ یہ سب
لوگ بجھ ہوتے ہین انکا خون میرے شہر مین نہ گرے دوسرے ایسے منحوس قدم ہوتے ہین
کہ جہان انکے قدم پہونچے وہ شہر تباہ و برباد ہوا بس کیا ضرورت ہی ایسے لوگون کے لیجانے کی
سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا دلدار شاہ نے کہا کہ مین کیا خوش نصیب ہون کہ دشمنان
خداوند اسیر ہوکر میرے پاس آتے ہین بس جب مین انکو قتل کرونگا خداوند بہت خوش ہونگے
میرا مرتبہ اعلے کرین گے کیونکہ ان لوگون کے ہاتھ سے خداوند کو بڑی زحمت پہونچی ہی دوسرے
میرے خوش قسمت ہونے کی یہی بات ہی کہ بدون میرے پہونچے دشمنان خداوند اسیر ہوگئے
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ سامنے سے گرد اڑی اور دامن گرد کا شگافتہ ہوا لشکر پیدا ہوا ادھر شداد شاہ
نے جو لشکر کو فزونکش پایا ہرکارے روانہ کیے کہ خبر تو لائین کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے آکر دریافت
کرکے شداد شاہ سے بیان کرنے لگے کہ یہ لشکر دلدار شاہ کا ہی وہ آپکی کمک کو تشریف
لیے آتے تھے کل اس صحرا مین آکر پہونچے چونکہ قلعہ قریب تھا اور لشکر تھکا ہوا بہت تھا اس
مقام پر قیام کیا اور حکم دیا کہ پرسون ہم یہانسے کوچ کرین گے بس یہ وہی لشکر ہی اور کوئی لشکر
نہین ہی یہ سنکے شداد شاہ بہت خوش ہوگیا اور خود مرکب بڑھاکر اور سردارون کو لیکر طرف
بارگاہ دلدار شاہ کے چلا اور اہل لشکر سے کہا کہ تم قیدیون کو لیکر آؤ مین جاتا ہون بس داخل
لشکر دلدار شاہ ہوکر قریب بارگاہ پہونچکر مرکب پر سے اترکر داخل بارگاہ ہوا تخت کے
پایے کو بوسہ دیا اور ایک مقام مناسب پر اترا اور ابون کو بیچ مین کرلیا سب نے کمرین
کھولین آسودہ ہوئے ادھر دلدار شاہ نے شداد سے حالات دریافت کیے شداد
نے سب حالات ابتدا سے اور آخر تک بیان کیے دلدار شاہ نے خوش ہوکر جواب دیا کہ اے
شداد تو نے بڑی عقلمندی کی گو کسی قدر نامردی تو ہوئی مگر ساتھ دانائی کے کیونکہ یہ لوگ
بدون مکر و فریب کے اسیر نہین ہوتے ہین تجھ سے خداوند بہت خوش ہوئے ہونگے
خیر حکم دو کہ قیدیون کو دربار مین لائین تاکہ مین ان سے کچھ کلام کرون اگر وہ میری اطاعت
اور دین اسلام کو ترک کرین زمرد پرستی اختیار کرین تو خیر ورنہ رہا کرون بلکہ اسوقت قتل
کرون انکے خون سے ہاتھ بھرون اور اپنے شہر کو واپس جاؤن مین انکو شہر مین نہ لیجاؤنگا
شداد شاہ نے عرض کیا کہ حضور وہ لوگ ماننے والے نہین ہین بیکار حضور انکو طلب
فرماتے ہین اور حضور کو صدمہ ہوگا وہ سب بڑے بدزبان اور دہن دراز ہین دلدار شاہ نے کہا
کہ یون دہن درازی اور بدزبانی کی سزا پائین گے یہ جو دلدار شاہ نے کہا شداد نے کہا کہ
لاؤ قیدیان بلا کو بس اسیوقت سب قیدیون کو لے کر داروغہ زندان بارگاہ مین حاضر ہوا
شاہزادے نے دیکھا کہ ایک بادشاہ معقول تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور بہت سے سردار بیٹھے
ہین ہین مگر بہادر معلوم ہوتے ہین چہرون سے شرافت پائی جاتی ہی شداد بھی بیٹھا ہوا ہی
اور اسکے سردار بھی ادھر دلدار شاہ اور اسکے سردارون نے دیکھا کہ ایک جوان آفتاب

مثال چہرہ مثل ماہ تابان کے روشن مگر ابھی کمسن سبزہ خط تک نمودار نہین ہوا ہی زلفین دوش پر پڑی ہوئین طوق و سلاسل مین گرفتار اُسکے برابر ایک تاجدار وہ بھی مرد معقول اور قوی اور دو پہلوان بہت زبردست اور جسقدر قیدی ہین سب قوی ہین دو عیار بھی ہین بس سب اکڑتے ہوئے چلے آتے ہین مگر اس جوان کے چہرے سے ایسا رعب وداب پیدا ہی کہ دیکھکر حواس باختہ ہوئے جاتے ہین **دلدارشاہ** نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا جوان اور کیا نگاہ ہی اور کیا رعب وداب ہی اور بہت خوبصورت ہی اہل دربار نے کہا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ببر چلا آتا ہی باوجودیکہ قید ہی مگر کچھ خوف و ہراس نہین ہی بڑا باحواس ہی یہ سنکے **دلدارشاہ** نے کہا کہ وہ جوان کون ہی جسنے **بیدارشاہ** و لشکر **بیدارشاہ** کو شکست دی اور سپہ سالاران **بیدارشاہ** کو زیر کیا اور اُسکے سپہ سالار کون سے ہین اور اس جوان کے سردار کون سے ہین یہ لڑکا کون ہی کیا **بیدارشاہ** کا فرزند ہی **شداد** نے سر جھکا کر کہا کہ حضور جس جوان کو آپ لڑکا تصور فرماتے ہین یہی وہ جوان ہی کہ جسنے سپہ سالاران **بیدارشاہ** کو زیر کیا اور لشکر کو شکست دی لڑکا نہ خیال فرمائیے یہ بلاے بے درمان آفت جان ہی اسی نے تین پہر مین **مقہور و قہار** کو زیر کیا اور دم بھر مین تمام لشکر کو شکست دی یہ کہکر کہا کہ وہ جو تاجدار ہی **بیدارشاہ** ہی اور یہ **مقہور** ہی اور یہ **قہار** ہی اور یہ سب سردار **بیدارشاہ** کے ہین اور یہ اس جوان کے ہین جب **شداد** نے کہا تو سب اہل دربار کو **دلدارشاہ** کے حیرت ہوئی اور کہا کہ اس لڑکے نے ان دیو خصالون کو زیر کیا اور لشکر شکست دی اور یہ سب سردار جمع کیے ہین مین نہ مانونگا تو جھوٹ کہتا ہی **شداد** نے کہا کہ حضور کے قدمون کی قسم اور سر خداوند **زمردشاہ** کی قسم یہ سب اسی جوان کے زیر کیے ہوئے ہین اُسکے ہمراہ تھے تب **دلدارشاہ** نے کہا کہ اب مین سمجھ گیا کیونکہ یہ لڑکا خوبصورت بہت ہی بس سب اسپر عاشق ہو ہو کر زیر ہوئے اہل دربار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا **شداد** نے کہا کہ جو کچھ ہو یہی تقریر ہو رہی تھی کہ شاہزادہ مطوق و مسلسل مع اپنے ہمراہیون کے بارگاہ مین پہونچا جب **دلدارشاہ** سے آنکھ ملی اور اہل دربار سے شاہزادے نے **پکار** کر کہا کہ میرا اسلام اُسپر ہی کہ جو کہ خداوند کریم کو واحد جانتا ہی اور اُسکے پیغمبرون کو برحق اور سب خدائیون کو باطل و ناحق بس شاہزادے نے بطور اہل اسلام سلام جو کیا سب اہل دربار کانپ گئے ہر ایک کی تیوری پر بل پڑا ہر ایک نے قبضہ کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر بسبب **دلدارشاہ** کے خاموش رہے چند سردارون نے کہا کہ او بے ادب تو نے غضب کیا کہ بھرے دربار مین سب کے روبرو خداے نادیدہ کا نام لیا کیا کرین کہ حکم نہین ہی ورنہ تیری وہ حالت کرتے کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر ترس کھاتے اور ہمکو رحم نہ آتا تجکو کچھ خوف نہ آیا کہ **دلدارشاہ** ایسے بادشاہ قاہر و جابر کے دربار مین جو کہ زمرد پرست ہی بادۂ جرأت و شجاعت سے مست ہی خداے نادیدہ کا نام لے لیا ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لی جائے یہ سنکر شاہزادے نے برہم ہوکر جواب دیا کہ مین اس دربار مین کسی کو جوانمرد نہین پاتا ہون سب بودے ہین بس کیا جواب دون کوئی جوانمرد ہوتا امید وہ اس تقریر کو اس طور سے کہتا اور مین رہا بھی ہوتا تو اس گفتگو کا جواب دیتا اور میرے اُسکے تقریر کا مزا ہوتا نامردونسے مجکو بات کرتے

ہوئے عیار معلوم ہوتا ہی یہ فرماکر خاموش ہو رہے جب قریب **دلدار شاہ** پہونچے **دلدار شاہ** نے کہا کہ ای جوان مین تجھ سے چند سوال کرتا ہون تو مجکو اسکا جواب دے اول تو یہ بتا کہ تو نے کس سبب سے جانا کہ یہان سب بودے ہین کیونکہ جو جو یہان بیٹھے ہین سب اپنے وقت کے **رستم و اسفندیار** ہین ان لوگون کے خوف سے **رستم و سہراب** گوشۂ قبر مین جاکر پوشیدہ ہوئے اور تو انکو بودا بتاتا ہی اسکا کیا سبب ہی شاہزادے نے فرمایا کہ سُن اسکا سبب یہ ہی کہ یہ جو **شداد** نطفۂ حرام تیرے دربار مین بیٹھا ہی بڑا مکار و غدار ہی اسنے مجکو مکر سے دعوت مین بلاکر اور کھانے مین بیہوشی ملاکر اسیر کیا اور مجھ سے جب اسسے کچھ ہوکر نہ لڑ سکا تو یہ مکر کیا بس تم سب نے اسکی کمک کی اور دامن پناہ دیا میرا تو درجہ دور ہی مین یہ کہتا ہون کہ میرے ہمراہ اتنے سردار جو اسیر ہوکر آئے ہین انمین سے ایک ادنا سردار کے ہاتھ کی ہتھکڑی اتار کر پھر کوئی پنہا دے تو مین اسکی غلامی اختیار کرون اگر تم مین کوئی مرد ہی تو ایسا کرے ورنہ سب نامرد ہین اور یہ **شداد** کیا اسیر کرتا اگر مکر نہ کرتا **دلدار شاہ** نے یہ فصاحت و بلاغت سُنکے جواب دیا کہ بقول آپکے ہم سب نامرد تھے مگر ای جوان تو اتنا بڑا سرکش ہی کہ اس حالت مین بھی تو اپنی کہے جاتا ہی اور چرب زبانی سے باز نہین آتا ہی بقول کسے کہ رسی جل گئی مگر اُسکا بل نہین گیا خیر اس امر سے ہمکو کیا غرض کہ تجکو **شداد** نے مکر سے اسیر کیا کہ بجوانمردی تجھے ہم تو بسبب اسکے کہ تو خداوند کو برا کہتا ہے اس سبب سے تیرے دشمن ہین اگر تو خداوند کو برا بھلا کہنا چھوڑ دے تو ہم ابھی تجکو رہا کر دین شاہزادے نے فرمایا کہ کون خداوند وہی خداوند جسکو میرے پردادا **حمزہ** نے قتل کیا اور اُنکے ہاتھ سے شہر بشہر بھاگتا پھرا اور کسی مقام پر پناہ نہ ملی ہان وہی خداوند کہ جسکی ڈاڑھی ہمارے لشکر کے عیار نے بجائے پانی کے پیشاب اسپر کرکے مونڈی وہ خداوند اسی لائق ہی کہ اسپر ہمیشہ لعنت کی جائے او **دلدار شاہ** تو اگر میرا ایک ایک بند جدا کریگا اور یہ کہے گا کہ مین نہ چھوڑ دون کہ **زمرد شاہ** پر لعنت نہ کرون اور اُسکو سجدہ کرون یہ غیر ممکن ہی یا تیری اطاعت کرون مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون موت سے بالکل بیخوف ہون موت سے کیا خوف اگر قضا آئی ہی تو کوئی روک نہ لیگا اور اگر نہین آئی ہی تو قتل نہ کرسکے گا بقول شاہ **شعر** اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے + نبرد رگے تا نخواہد خداے + بس تیری کیا حقیقت ہی اگر میری قضا نہین ہی تو تو مجکو قتل نہ کرسکے گا یہ جو شاہزادے نے کہا **دلدار شاہ** کو بہت غصہ آیا کہا کہ او جوان تو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی تجکو بالکل خوف اس امر کا نہین ہی کہ مین سامنے بیٹھا ہون اور تو خداوند کی مذمت کر رہا ہی ہو شرط کہ تیرے قتل کا حکم دون شاہزادے نے جواب دیا کہ تیری کیا لیاقت ہی کہ تو میرے قتل کا حکم دیگا اور تیرے حکم سے مین قتل کیا جاؤنگا جبتک کہ خدا کا حکم نہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ تو میرے سامنے خداوند کو برا کہہ رہا ہی اور مجھ سے خوف نہین کرتا ہی اسکا یہ جواب ہی کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین تجھ سے خوف کرون اور تیرے سامنے مذمت **زمرد شاہی و لقا** کی نہ کرون ارے اگر وہ خود ہوتے تو اُنکے سامنے کرتا وہ میرا کیا کرتے جو تو کریگا **دلدار شاہ** نے کہا کہ ای جوان یہ بتا کہ ان سب کو تو نے زیر کیا ہی یا یہ کہ سب تیرے حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر مطیع ہوئے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ [illegible]

بے عقل کوئی بھی اپنی آبرو دیتا ہے اور کسی کی بدون زیر ہوئے اطاعت کرتا ہے یہ کوئی امر تعجب خیز نہین ہے ہمارے خاندان سے سات برس کے لڑکے دیو کو قتل کرتے ہین انسان کی کیا اصل ہے یہ سب موجود ہین دریافت کرلے کہ زیر ہوئے ہین یا یون ہی اطاعت کی ہے دلدار شاہ نے کہا کہ خیر ان باتون سے تو کوئی غرض نہین ہے اب مین تجھ سے صاف صاف کہتا ہون کہ مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہے بس تو میری اطاعت کر اور دین اسلام ترک کر زمرد پرستی اختیار کر اپنی جان کو مفت برباد و ضائع نہ کر اپنی جوانی پر رحم کر اگر تو اطاعت اور دین اسلام کو ترک اور زمرد پرستی قبول کریگا تو مین مجبور رہا کر دونگا ورنہ قتل کر دونگا یہ جو دلدار شاہ نے کہا شاہزادے نے ہزارون گالیان و لعنت ہزار در ہزار زمرد و لقا پر کی اور کہا کہ تو میرے قتل کا حکم دے یہ جو شاہزادے نے کہا بس سب اہل دربار و دلدار شاہ کو غصہ آگیا حکم دیا کہ بلاؤ جلادون کو کہ ان سب کو لیجا کر بیرون بارگاہ قتل کرین یہ لوگ یون نہ مانین گے شداد نے دلدار شاہ سے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ انکو طلب نہ فرمایئے وہ بہت چرب زبان ہین آپ نے نہ قبول فرمایا آخر اسکا مزا اُٹھایا سوائے صدمہ کے کیا ہاتھ آیا دلدار شاہ نے کہا کہ اے شداد تو اپنے بھائی کو نصیحت کر شاید وہ تیرے کہنے سے اسکی رفاقت ترک کرے یہ جو دلدار نے کہا ابھی شداد نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ بیدار شاہ بولا کہ یہ نامرد ازلی و ابدی مجھکو کیا نصیحت کریگا جو کہ موت سے نکل کر گو مین منھ کے بھل گرا جسنے اُس نامرد کو سجدہ کیا کہ جسکی ڈاڑھی موت سے مونڈی گئی جو کہ ہمیشہ بھاگتا پھرا بس مین نے وہ سعادت کونین و راحت دارین حاصل کی ہے کہ کسی کو نہ ملیگی مین بڑا ذی قسمت و ذی تقدیر ہون کہ ایسے دین مبین مین قتل کیا جاتا ہون کہ جو سب مذہبون سے بہتر اور برحق ہے بس مجھکو اور میرے ہمراہیون کو تو سیر بہشت نصیب ہوگی تجھکو اور تیرے ہمراہیون کو نار دوزخ ملیگی مین کیا خوش نصیب تھا کہ ایسے شہریار کے ہمراہ قتل ہوتا ہون کہ جو کہ میرا راہبر اور راہنما ہے اور مین اسکا دامن پکڑے ہوئے سیدھا بہشت مین جاؤنگا اگر او شداد تو مجھ سے تقریر کریگا تو مین تیرے اوپر تھوک دونگا بیکار کو اتنے بڑے دربار مین ذلیل ہوگا یہ جو تقریر بیدار شاہ کی سب اہل دربار نے عرض کیا کہ ان لوگون کے منھ حضور نہ لگین وہ کلمات بیہودہ بکتے ہین ہمکو غصہ آتا ہے اسکے لحاظ سے ہم جواب نہین دیتے ہین دلدار شاہ نے کہا کہ دیکھو مین ابھی انکی سب چرب زبانی نکالے دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ جلاد حاضر ہون بس یہ حکم دینا تھا کہ جلادان مریخ خصلت شمشیرین لٹکاتے ہوئے گلون مین کان ناک کے ہار پڑے ہوئے چوڑے چوڑے تیغے ہاتھ مین ابرُون پر بل لباس مین خون کے دھبے لگے ہوئے رومال کاندھون پر پڑے ہوئے جسمین سے خون کی بو آرہی تھی لال لال آنکھین بڑے بڑے دانت سیاہ رنگ مہیب صورتین آکر حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تیغہ ہائے آبدار رکھتے ہین اور آمادہ ہر وقت کسکا پیمانۂ عمر لبریز ہوا کسی کو چاشنی مرگ چکھنے کی ضرورت ہوئی کس پر عتاب سلطانی نازل ہوا کون معتوب سرکار ہوا کسکا رشتۂ زندگی قطع ہوا کون اپنی حیات سے مایوس ہوا کون عدم کو راہی ہوگا قتل کرنا ہمارا کام ہے زندہ کرنا ہمارا کام نہین ہے یہ کام خداوند زمرد ثانی و خداوند لقا کا ہے ذرا سمجھ بوجھکر حکم فرمایئے گا بس جب جلاد حاضر ہوئے دلدار شاہ نے اشارہ کیا شاہزادے وغیرہ کی طرف اور کہا کہ ان سب

قیدیون کو لیجا کر بیرون بارگاہ قتل کرو اِنکے خون سے ہاتھ بھر زمین کو رنگین کرو بس وہ جلاد اُن سبکو
کھینچ کر بیرون بارگاہ لائے جو قیدی تھے وہی چبوترے ریگ کے بنائے اُنپر لیجا کے بٹھائے فلاکت
بچھائے یہان سب سامان قتل موجود تھا درین استادہ تھین سب اسباب سیاست مثل تسمہ کش
و آرہ کش و چشم کن وغیرہ کے موجود تھے راوی کہتا ہی کہ اِن سب کو زیر تیغ بید ریغ بٹھایا
بس جو طریقہ ہی کہ مجرم سے دریافت کرتے ہین وہ سب دریافت کر لیا جلادون نے کولکا
خط ہر ایک کی گردن پر دیا اور یہ شعر پڑھنے لگے اور تیغ خونریز (؟) لگانے لگے شعر سلطنت سلطان کند فریاد بر جلاد
چیست ✢ مرغ را از بلا شہد طعنہ بر صیاد چیست ✢ اِدھر جب شاہزادے نے دیکھا کہ وقت
مرگ قریب ہی اب صرف حکم کی دیر ہی اپنے دل کو طرف پروردگار عالم کے رجوع کیا اور
بالحاح و زاری یون عرض کیا کہ اے کریم کارساز و اے رب بے نیاز تو سب کا حامی و مددگار
ہی مجکو مرنے کا تو بالکل خوف نہین ہی نہ مین موت سے ڈرتا ہون صرف خیال اِسقدر ہی کہ یہ
لوگ جو کہ میرے ہمراہ ہین سب تازہ مسلم ہین اگر یہ قتل ہوجائین گے تو اور لوگون کے اعتقادون
مین فرق آئیگا ہر ایک دین اسلام قبول کرتے ہوئے گھبرائیگا تو بہت بڑا رحیم ہی اِسوقت رحم کر
اور بلا سے ہم سب کو نجات دے اگر قضا آگئی ہی اور وعدہ پورا ہو گیا ہی تو مجبوری ہی تجکو اختیار ہے
بندہ تیرا اِس وقت مین مجبور و ناچار ہی تو نے میرے بزرگون کی ایسے ایسے مقام پر مدد کی ہی اور ایسی
ایسی باری دی کہ جس سے نجات پانے کی امید نہ تھی تو نے ابراہیم خلیل اللہ کو نار سے نجات
دی شکم حوت مین یونس ع کو پناہ دی شیر سے سلیمان کو چھڑایا بس تیرے نزدیک کیا بات ہی اِس
بلا سے نجات دینا اِسطور سے جو شاہزادے نے دعا کی اور اِس دعا کے درمیان مین یہ بھی
کہا کہ اے کریم مین اپنے باپ سے جدا ہو کر تیری راہ مین جہاد کرتا چلا تھا اور تیرے دین کے رواج
دینے کو کیونکہ ایک مکار نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی طلسم نورافگین مین خدائی کرتا ہی دم یکتائی
بھرتا ہی اُسکو سزا دینے جاتا تھا کہ راہ مین اِس بلا مین مبتلا ہو گیا اے کریم اگر مین قتل ہو گیا تو اُس طلسم
کی فتح رہجائیگی اور اِس اقلیم کا اِسلام آباد ہونا گو تجھ مین قدرت ہی کہ تو کوئی اور تدبیر کرے اور
اُسکے ذریعہ سے اُسکو فتح کرائے مگر میری یہ آرزو ہی کہ مین تیرے فضل و کرم سے اُسکو فتح کرون اور
اپنی نانی کے خون ناحق کا عوض لون یہ جو دعا شاہزادے نے تڑپ کر کی تیر دعا ہدف اجابت
پہونچا دعا قبول ہوئی مین تحریر کر چکا ہون کہ فرزند دلدار شاہ خسرو شیردل بہت جری و بہادر ہی اور
بہادر کو دوست بھی رکھتا ہی اپنے باپ سے اجازت لیکر برائے شکار گیا ہوا تھا اُسکے ہمراہ
سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر بھی تھا جو کہ بڑا بہادر اور جری ہی بس یہ دونون شکار مین مصروف تھے
کہ ہرکارون نے اُنکو جا کر خبر دی سُنا اِسنے کہ شداد شاہ چند مسلمانون کو گرفتار کرکے لایا ہی مع
اپنے بھائی کے کہ وہ بھی مسلمان ہو گیا تھا ہمارے بادشاہ کے اور اُن مسلمانون کے افسر
سے بہت تقریر ہوئی نوبت یہ آئی کہ بادشاہ نے اُن سب کے قتل کا حکم دیا وہ قتل ہوتے ہین دو
علم مل چکے ہین خسرو نے کہا وہ جو اُن سب کا افسر ہی اُسکی کیا صورت ہی اور کسقدر قوی ہی اور کتنا
بڑا قد ہی مین خیال کرتا ہون کہ دیو کے برابر ہوگا کیونکہ مین نے اکثر سنا ہی اور کتابون مین دیکھا بھی ہی
کہ خداپرست دیو سے لڑے اور اُسکو قتل کیا جس ملک پر لشکرکشی کرکے گئے اُسکو فتح کیا انھین
سب کے ہاتھون سے پریشان ہو کر خداوند بھاگے بھاگے پھرے ہین بس ایسے لوگون کا

دیکھنا پر ضرور ہی مین تو بہت زمانے سے اِن لوگون کا مشتاق تھا اِنکے دیکھنے کا مجکو اشتیاق تھا اور خدا پرستون کی جرأت و شوکت و شجاعت کی بہت تعریف سنا کرتا ہون اور کتابون مین دیکھا کرتا ہون ہزارون کتابین مثل نوشیروان نامہ و بالا باختر و کوچک باختر و تورج نامہ و صندلی نامہ و ایرج نامہ و لعل نامہ وغیرہ کے اُنکی تعریف مین تصنیف ہوئی ہین اُنہین ہزارون طلسم ہین کہ جنکو خدا پرستون نے فتح کیا ہی مثل طلسم ہوشربا وغیرہ کے بس اِن لوگون کی بہادری و دلاوری کا شہرہ سُن سُن کے مجکو اشتیاق دو چند ہوتا تھا اور یہ خیال کرتا تھا کہ کیا صورت کرون کہ جو یہ لوگ دیکھنے مین آئین کئی مرتبہ قصد کیا کہ ان لوگون پر لشکر کشی کر کے جاؤن مقابلہ کرون پھر یہ خیال کیا کہ جو کر اپنی طرف نہ آئے اُسپر بیکار ہی لشکر کشی کرنا بس اِس خیال کو کر کے دل مین اپنے قصد کو فسخ کر دیا مین خیال کرتا ہون کہ جو لوگ دیو سے مقابلہ کرتے ہین اور اُسکو قتل کرتے ہین وہ قد و قامت مین اُس سے زیادہ ہونگے اور تن و توش بھی اُنسے زیادہ ہوگا گو تصویرین اُنکی دیکھین ہین مگر اُن تصویرون سے جو کہ خیال ہی وہ نہین ظاہر ہوتا ہی اُنسے تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ خدا پرست قلیل القامت اور دبلے پتلے آدمی ہین مجکو حیرت ہوتی ہی کہ اِن ہاتھ پاؤن پر دیو کو قتل کرتے ہین اور اُس سے مقابلہ کرتے ہین یہ جو شاہزادہ خسرو نے کہا قہرمان نے کہا کہ حضور مجکو بھی بہت اشتیاق ہی جب سے یہ سُنا ہی کہ چند خدا پرست اسیر ہو کر آئے ہین وہ قتل کیے جاتے ہین تو یہی جی چاہتا ہی کہ کسی طور سے اُڑ کر وہان پہونچون اور دیکھون کہ میرے خیال کے موافق قد و قامت رکھتے ہین یا جیسا کہ کہا جاتا ہی حضور جلد تشریف لیچلین شاہزادہ خسرو نے ہرکارون کی طرف مُنھ کر کے کہا کہ تمنے تو اِن خدا پرستون کو دیکھا ہی جو کہ اسیر ہو کر آئے ہین ہان ذرا بیان کرو کہ کیسی صورت ہی اور کسقدر قوی ہین اور کیا قد و قامت رکھتے ہین اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ کیا عرض کرین حضور جو کہ اصلی خدا پرست ہین علاوہ بیدار شاہ اور سرداران بیدار شاہ کے اُنمین تو کوئی ایسا نہین ہی کہ جو دیو سے کم ہو اور سرداران بیدار شاہ بھی دیو سے کم نہین ہین مگر جو کہ اُن خدا پرستون کا افسر ہی کہ جو کہ شاہزادہ کہلاتا ہی اور سب اُس سے زیر ہوگئے ہین اور وہ خاندان حمزہ سے ہی وہ تو کوئی دس گیارہ برس کا ہوگا اور پستہ قد ہی اور دبلا پتلا ہی مگر خوبصورت بہت ہی جو سردار اُسکے ہمراہ ہین وہ سب یہ کہتے ہین کہ اِس شہریار نے ہمکو زیر کیا ہی وہ سب بچے دیو معلوم ہوتے ہین عقل کام نہین کرتی ہی کہ کیونکر اُسنے زیر کیا ہی حضور اُن سردارون مین جوادنا مرتبہ کا سردار ہی وہ بھی ہمارے سپہ سالار سے کسیطور تن و توش مین کم نہین ہی اور اورون کا تو کیا ذکر ہی علاوہ اِسکے شداد شاہ نے خود بیان کیا ہی کہ اِس جوان نے تین پہر کے عرصہ مین سپہ سالاران بیدار شاہ کو زیر کیا جو کہ اِسوقت دیو خصال ہین اگر اُنکو دیو بھی دیکھ لے تو کانپ کر ہٹ جائے پھر سامنا نہ کرے بس یہ کہا جاتا ہی کہ اِس جوان نے زیر کیا اور لشکر کو شکست دی حضور واقعی مقام حیرت ہی اور وہ جوان لائق دیکھنے کے ہی یہ سننا تھا کہ شاہزادہ خسرو نے شکار کو ترک کیا اور مرکب اُٹھا کر وہان سے چلا سپہ سالار بھی ہمراہ چلا راہ مین اپنے ہمراہیون سے یہ کہتا ہوا آتا تھا کہ خداوند ایسا کرین کہ وہ جوان قتل نہوا ہو مین زندہ دیکھون اور ہرکارون کے بیان سے مجکو اور حیرت ہوئی کہ نو دس برس کے لڑکے نے اتنے بڑے جوان کو کیونکر زیر کیا جو کہ دیو خصال اور عفریت مثال ہی اور وہ کیونکر مطیع ہوئے ایسے لوگون کو دیکھنا

بہ ضرور ہی کہ مین سُنا کرتا تھا اور کتابون مین پڑھا کرتا تھا مگر مجھکو یقین نہ آتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ مبالغہ کیا جاتا ہی مگر ہرکارون نے جو بیان کیا تو کسیقدر اُس بیان کی صداقت کا یقین ہوتا ہی کیونکہ یہ ہرکارے جھوٹ نہ بولینگے کیونکہ جب اُنکو یہ امر معلوم ہی کہ شاہزادہ جاکر دیکھ لیگا اُسوقت جھوٹھ سچ ظاہر ہو جائیگا ہمکو دروغگوئی کی سزا ملیگی بس کیا ضرور ہی کہ وہ جھوٹ بولین اور ایسا جھوٹ کہ جو کہ تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائے قہرمان نے عرض کیا کہ کیا دور ہی ظاہر ہوا جاتا ہی کچھ تو ان ہرکارون نے ضرور جھوٹ عرض کیا ہی شاہزادہ خسرو یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ خداوند زمرد ایسا کون کہ زندہ باؤن مین خود اُس جوان سے مقابلہ کرونگا اگر مین نے اُسکو زیر کر لیا تو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور اُسکی اطاعت کرونگا قہرمان نے کہا کہ غلام کا بھی یہی قصد ہی مگر غلام اس امر مین نہایت حیران ہی کہ جبکہ اُس جوان نے اتنے بڑے پہلوان زیر کر لیے تو یہ کیا امر واقع ہوا کہ شداد نے اسیر کر لیا ضرور اس امر مین کوئی نہ کوئی مکر ہی یا تو ہرکارون کا بیان غلط ہی یا شداد نے کوئی مکر کیا کیونکہ وہ بڑا مکار ہی شاہزادہ خسرو نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی راوی کہتا ہی کہ یہان شاہزادہ مع اپنے ہمراہیون و بیدارشاہ و متھوریو قہار کے و دیگر سردارون کے زیر تیغ بیٹھا ہوا ہی دعا کر رہا ہی دو حکم جلادون کو مل چکے ہین تیسرے حکم کی دیر ہی کہ جو ایسے گرد اُڑی شاہزادہ خسرو و شیردل مع سپہ سالار قہرمان کے آکر پہونچا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوئے ہین دلدارشاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی دربار آراستہ ہی شاہزادہ و قہرمان کے دنگل پر خاشیہ پڑا ہوا ہی اہل دربار نے دیکھا دلدارشاہ نے عرض کیا کہ حضور شاہزادہ عالم شکارگاہ سے واپس آئے دلدارشاہ کا یہ کلمہ سُنکے رنگ متغیر ہو گیا اہل دربار سے کہا کہ کوئی اُس جوان خداپرست کا ذکر نہ کرے اور نہ یہ ذکر کرے کہ اُسکو شداد نے مکر سے اسیر کیا کیونکہ خسرو مرد جری اور بہادر دوست ہی جب یہ سنے گا کہ شداد نے مکر سے اسیر کیا اور میرے باپ کے پاس لایا میرے باپ نے اُسکو قتل کیا تو بہت بڑا صدمہ کریگا جبتک وہ یہان آئے آئے مین تیسرا حکم بھی دیتا ہون وہ قتل ہو جائیگا اگر دریافت کریگا تو کہدیا جائیگا کہ بیدارشاہ وغیرہ کو شداد اسیر کرکے لایا تھا اُنکو سمجھایا اور راہ پر نہ آئے قتل کیا بلکہ لاشہ بھی اُس جوان کا نہ دکھایا جائے کیونکہ اکثر خسرو نے قصد کیا کہ مین جاکر خداپرستون سے مقابلہ کرون اور اُنکو زیر کرون اُنکے مقابلے کا اُسکو بہت اشتیاق ہی اور خداپرستون کے دیکھنے کا اگر وہ یہان ہوتا تو ضرور مقابلہ کرتا مین لاکھ منع کرتا مگر میرا کہنا نہ سنتا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم لوگ کچھ ذکر نہ کرینگے یہ کہکر دلدارشاہ نے تیسرا حکم بھی دیا چوبدار لیکر چلا اُدھر شاہزادہ خسرو نے لشکر مین پہونچکر ہرکارون سے پوچھا کہ وہ لوگ کہان قتل ہوتے ہین اُنھون نے اشارہ سے بتایا کہ وہ سامنے بارگاہ کے جو مجمع ہی اُسی مقام پر اُنکے قتل کا بندوبست ہی بس شاہزادہ مرکب اُٹھا کر اسقدر جلد وہان پہونچا کہ چوبدار حکم لیکر نہ پہونچنے پایا تھا کہ شاہزادہ مع قہرمان کے پہونچگیا شاہزادے و قہرمان نے دیکھا کہ ایک جوان کہ جسکا سن واقعی کوئی دس گیارہ برس کا ہوگا آفتاب مثال چہرہ مثل ماہ چہاردہ کے روشن زلفین دوش پہ پڑی ہوئین قصیر القامت دبلا پتلا طوق و زنجیر مین اسیر زیر تیغ بیٹھا ہی جلاد سر پہ تلوار برہنہ لیے ہوئے کھڑا ہی اُسکے برابر ایک تاجدار ہی مگر بہت قوی اور بہت سے سردار دیو خصال عفریت مثال سب طوق و زنجیر مین

اسیر زیر تیغ بیٹھے ہین سر جھکائے ہوئے اور جلاد سرون پر کھڑے ہین یہ دیکھکر خسرو نے قہرمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ تمنے دیکھا مین حیران ہون کہ یہ لوگ کیونکر شداد نے اسیر کیے جو کہ ہرکارے کہتے تھے وہ سب درست ہو ہرکارون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ وہ جوان ماہ رخسار یہی ہے اور اسی نے ان سب کو زیر کیا ہو اور بیدارشاہ یہ تاجدار ہو اور اسکے سپہ سالار کہان ہین تب ہرکارون نے عرض کیا کہ جی ہان وہ جوان یہی ہو اور وہ بیدارشاہ ہو اور یہ پہلوے بیدارشاہ ہین دونون سپہ سالار بیدارشاہ کے مقہور وقہار ہین کہ جنکو اس جوان نے تین پہر کے عرصہ مین زیر کیا ہو اور یہ جو پس پشت بیدارشاہ کے زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین یہ سب سردار بیدارشاہ کے ہین شاہزادہ خسرو نے مقہور وقہار کو فیل مست و دیوون سے زبردست پایا اور سب سردارون کو بھی بہت حیران ہوا ہرکارون نے عرض کیا کہ جو اس جوان کے پس پشت بیٹھے ہوئے ہین زیر تیغ وہ سب سردار اس جوان کے ہین اور اسکے زیر کردہ ہین خسرو نے انکو بھی بہت زبردست دیو پیکر پایا حیران ہوکر قہرمان سے کہا کہ مجکو اس امر کی بڑی حیرت ہو کہ اس جوان نے کیونکر ان سب کو زیر کیا اور کیونکر زیر ہوئے اگر زیر ہوئے ہوتے تو اسوقت مین اسکی اطاعت نہ کرتے ضرور اسکی رفاقت کو ترک کرتے اور دوسری حیرت یہ ہو کہ شداد نے کیونکر ایسے ایسے جوانون کو زیر کیا اور اسیر ضرور مکر سے کام لیا ہو قہرمان نے کہا کہ میری خود عقل نہین کام کرتی ہو یہی باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار قیصر احکم لیکر پہونچا اور جلادون سے کہا کہ حکم شاہی ہو کہ انکے سر تن سے جدا کرو جلادون نے قصد کیا تھا کہ خسرو نے ڈانٹا اور کہا کہ خبردار ہاتھ نہ لگانا ورنہ مین تم سب کو قتل کرونگا وہ تھمے اور عرض کیا کہ آپ کے والد کا حکم ہو ہم کیونکر نہ تعمیل کرین خسرو نے کہا کہ وہ انکا حکم ہو یہ میرا حکم ہو اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو میرے حکم پہ عمل کرو جبتک مین انسے کلام نہ کرلون اور جو کچھ مجکو دریافت کرنا ہو وہ دریافت نہ کرلون اور تمکو قتل کا حکم نہ دون اسوقت تک قتل نہ کرنا جلاد جان کے خوف سے تھم گئے خسرو نے شہزادہ سے کہا کہ اے جوان ذرا سر اُٹھا کر میری طرف دیکھ اور کچھ مجھ سے کلام کر جو مین دریافت کرون اُسکا جواب دے شاہزادے نے فرمایا کہ مین کیا نامردون سے کلام کرون اور کیا نامردون کی بات کا جواب دون خسرو نے کہا کہ آپ نے یہ کلمہ کس سبب سے کہا کہ کیا نامردون سے کلام کرون آپ نے مجکو کس سبب سے نامرد جانا شاہزادے نے فرمایا کہ جسقدر اس لشکر مین لوگ ہین سب نامرد ہین روباہ خصال ہین حیلہ ساز ہین اسکا سبب یہ ہو کہ جب اپنے سے قوی دوسرے کو پایا اُسکو مکر وفریب سے اسیر کر لیا ان لوگون پر کیا منحصر ہو جسقدر کفار ہین سب ایسے ہی ہین انہین تو بھی آگیا خسرو نے کہا کہ یہ امر میری سمجھ مین نہین آیا اُسکو صاف طور سے بیان فرمایئے شاہزادے نے فرمایا کہ کیا خاک بیان کرون سر پر تو جلاد موجود ہو اگر تو اسکو سنا چاہتا ہو تو دربار مین جاکر بیٹھ وہان طلب کر تو سب کے روبرو بیان کرون خسرو نے کہا کہ بہت خوب اور سب تو بین وہان سنونگا صرف اسقدر بیان فرمایئے کہ یہ جو سب زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین یہ سب آپکے زیر کردہ ہین شاہزادے نے فرمایا کہ انھین سے دریافت کرلے مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہو جبکہ وہ خود موجود ہین بس یہ سنکے خسرو نے ہر ایک سے دریافت کرنا شروع کیا ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ ہمکو اس شہریار نے بقوت وطاقت زیر کیا اور ہم سب زیر ہونے ہین یہی کلمہ مقبول

وقمار و بیدار شاہ نے و سرداران بیدار شاہ نے بیان کیے اب اسکو اطمینان ہوا قہرمان کو بھی
یقین آیا بس خسرو نے قہرمان سے کہا کہ مین تو بارگاہ مین جاتا ہون تم ان سبکو بعزت و آبرو لیکر آؤ
خسرو یہ کہکر اور مرکب اُٹھا کر طرف بارگاہ کے چلا قہرمان شاہزادہ و بیدار شاہ و کل سردارون کو
اسی طور سے مسلسل و مطوق لیکر بموجب حکم خسرو طرف بارگاہ کے چلا جلاد ہاتھ ملکر رہگئے واقعی امر یہ
ہو کہ جبتک قضا نہین آتی ہو کوئی کسی کو قتل نہین کرسکتا ہو اسکی طرف سے زندگی ہوتی ہو تو دشمن دوست
ہوجاتا ہو اور اگر قضا نہین ہو ایک عالم قتل پر طیار رہو تو کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا ہوتا ہو کہ قتل نہین
ہوتا ہو اگر قضا ہو تو پھر کوئی کچھ نہین کرسکتا ہو بموجب مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + راوی
کہتا ہو خسرو طرف بارگاہ کے چلا اور قہرمان ان سب کو لیکر ادھر دلدار شاہ نے دیکھا کہ
شاہزادہ جب لشکر مین آیا تو بارگاہ کیطرف نہین آیا بلکہ اُس طرف گیا کہ جہان پر خداپرست قتل
کیے جاتے ہین اہل دربار سے کہا کہ لو غضب ہوگیا جس امر کا خوف تھا وہی پیش آیا شاہزادہ
ادھر نہین آیا اُسی طرف گیا اہل دربار نے عرض کیا کہ پھر خوف کس امر کا ہو شاہزادہ اپنے
وقت کا رستم و اسفندیار ہو اگر وہ لوگ بھی ہوتے تو ہمارے شاہزادے کا حلقۂ غلامی اپنے
کان مین ڈالکے لیتے کیا شاہزادہ کسی سے کم ہو دلدار شاہ نے کہا کہ یہ امر نہین ہو بلکہ یہ خیال ہو کہ وہ
خداپرست چرب زبان بہت ہو ایسا نہو کہ میرے فرزند سے اور اُس سے تکرار ہونے لگے اور
وہ خداپرست سب حال شداد کے مکر و فریب کا کہدے اور یہ کہے کہ تم مجھ سے مقابلہ کرو تو یہ
ضرور منظور کرلیگا کیونکہ اسکو خداپرستون سے مقابلے کا اشتیاق ہو بس ضرور مقابلہ پر راضی ہوجائیگا
اگر وہ جوان زیر ہوا تو خیر اگر خدانخواستہ شاہزادہ زیر ہوا اور اُس جوان نے اُس سے اطاعت
کو کہا تو وہ ضرور اطاعت کرلیگا اُسوقت بڑی خرابی ہوگی ہم تم سب اُس جوان اور شاہزادے
کی نگاہ مین حقیر و ذلیل ہونگے خصوصاً شداد تو بہت ہی ذلیل ہوگا سب نے عرض کیا کہ
آپ خوف نہ فرماوین اگر ایسا ہوگا تو ہمارا شاہزادہ ہی غالب آئیگا وہ جوان بھلا کیا غالب آئیگا
یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدارون نے آکر عرض کیا کہ ہمنے حکم سرکار سے جلادون کو آگاہ کیا وہان
شاہزادۂ عالم موجود تھے جب ہمنے حکم سے آگاہ کیا انھون نے قصد کیا کہ قتل کرین شاہزادے
نے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر قتل کروگے تو مین تم سب کو اسی وقت قتل کرونگا وہ لوگ خوف
جان سے تھم گئے بس شاہزادے نے اُس جوان سے کچھ کلام کیے ہم لوگ دور کھڑے
تھے ہمنے نہین سُنا کہ کیا تقریر ہوئی مگر یہ سُنا کہ شاہزادے نے قہرمان کو حکم دیا کہ مین تو بارگاہ
مین جاتا ہون تم ان سب کو بعزت و آبرو لیکر بارگاہ مین آؤ بس سب خداپرست قتل سے بچ گئے
شاہزادہ تشریف لاتا ہو اور قہرمان اُن سب کو لیکر آتے ہین بادشاہ نے کہا کہ جو ہمکو گمان
تھا وہی ہوا خیر کیا کیا جائے وہ تو اپنی ضد کے ہین دیکھیے کیا ہوتا ہو دلدار شاہ یہ کہہ رہا تھا
کہ خسرو مرکب پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا باپ کو سلام کیا مگر تیوری پر بل اپنے دنگل
پر بیٹھ گیا ہر مرتبہ طرف شداد کے بنگاہ غضب دیکھتا ہو اور رہجاتا ہو ایک مرتبہ اپنے باپ
کی طرف مخاطب ہوکے کہا کہ کیون والد بزرگوار اسوقت آپ نے ہمکو بہت شرمندہ کرایا
ایک طفل کمسن سے ہم شرمندہ ہوئے اور سوائے خاموشی کے ہمکو کچھ جواب دیتے
نہ بن پڑا آپکے دربار مین شداد شاہ چند خداپرستون کو اور اپنے بھائی کو اسیر کرکے لایا آپ

اُنکے قتل کا حکم دیا ہمکو اس حال سے آگاہ نہ کیا نہ اُنسے کچھ حال دریافت کیا بھلا یہ تو خیال فرمایئے
کہ اُنہین ایسے ایسے جوان ہین کہ جو کہ شداد کو ایک طمانچہ مارین تو شداد اُسکی ضرب سے
ہلاک ہوجائے نہ کہ شداد اُنکو اسیر کرے یہ بالکل خلاف عقل ہے ضرور اس امر مین کوئی مکر
ہے مین نے شکارگاہ مین خبر پائی صید افگنی کو ترک کرکے آیا اول تو مجکو خدا پرستون کے دیکھنے
کا اشتیاق تھا دوسرے یہ امر بھی دریافت کرنا تھا کہ یہ لوگ کیونکر اسیر ہوئے اگر مین نہ
آتا تو وہ لوگ قتل ہوجاتے بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ بزرگ ہوکر ایسی باتون کا
خیال نہ فرمائین اور بدون سمجھے اور بوجھے حکم قتل دیدین شکر ہے خداوند زمرد کا کہ مین وقت
پر پہونچ گیا مین نے جو جاکر دیکھا تو اُنہین ہر ایک کو نہایت وصف شکن پایا بابا جان ایسے
بہادر دیکھنے مین بھی آتے ہین ایسے بہادرون کی قدر کیجاتی ہے یہ سب لوگ سرفروش
و جان نثار ہین دیکھیے کیسے ثابت قدم ہین کہ آپ نے حکم قتل دیا کوئی اپنے آقا کی اطاعت
سے نہین پھرا نہ اپنا دین ترک کیا بھلا ایسے منچلے اور ساتھ کے لوگ دیکھے بھی ہین اور شداد
نے جو کچھ آپ سے بیان کیا بالکل غلط بیان کیا اسکا کیا اعتبار جب اسنے آپکے خوف
سے اپنا دین آبائی ترک کیا اور اپنے مذہب قدیم کو چھوڑ دیا جو کہ پشتہا پشت سے چلا آتا
تھا تو اسکے کسی قول و فعل کا اعتبار نہین ہے بس جب اسنے زبردست ان سب کو پایا ضرور
مکر کیا ہوگا دیکھیے ابھی سب حال کھلا جاتا ہے مین انکو قتل سے ابھی بچا کر ادھر آیا ہون قہرمان
اُنکو بھی جب میرے حکم کے ابھی لیکر آتا ہے مین سب حال دریافت کرتا ہون اگر جو کچھ شداد
نے آپ سے بیان کیا ہے اسکے خلاف نکلا تو ابھی اس شداد کو قتل کرونگا کیونکہ ہم سب
اسکے سبب سے ذلیل ہوئے یہ جو خسرو نے کہا دلدار شاہ نے سنتے کہا کہ کیا وہ لوگ ابھی
قتل نہین ہوئے تمنے منع کیا جلادون کو خسرو نے جواب دیا کہ جی ہان مین نے منع تو کیا
دلدار شاہ نے کہا کہ اے فرزند تمنے بہت برا کیا وہ لوگ کسی طور سے تمہارے کہنے
کو نہین سنین گے وہ بڑے چرب زبان اور سخت گو ہین اُنکے نزدیک کوئی بہادر اور
جری نہین ہے وہ سوائے اپنے کسی کو بہادر خیال نہین کرتے ہین خسرو نے کہا کہ اُنکا خیال
درست ہے جبتک بہادر کسی سے زیر نہین ہوتا وہ کسی کی اطاعت نہین کرتا ہے مین ہی ہون اگر
کوئی مجھ سے کہے کہ تم میری اطاعت کرو بدون مقابلہ تو مین کبھی قبول نہ کرونگا ہان اگر زیر ہوجاؤ
اُسوقت ضرور اطاعت کرونگا اسوقت اسقدر سردار آپکے دربار مین موجود ہین خیال فرمایئے
کسی نے بھی بدون زیر ہوئے اطاعت کی شداد کو خیال فرمایئے کہ جب تک سختی نہ پڑی
اسنے خراج دینا گوارا کیا پس پھر وہ کیونکر کسی کی اطاعت کرین دلدار شاہ نے کہا کہ اے
فرزند یہ تمہارا قول درست ہے بس وہ لوگ تو زیر ہوئے پر بھی نہین اطاعت کرتے مین سنو تو
تم جب شداد نے ان سب کی قید لیکر میرے پاس آیا اور اسنے بیان کیا کہ مین نے
ان سب کو سر میدان زیر کیا ہے اور اسیر کیا ہے مین نے انکو اپنے پاس طلب کیا اور بہت
کچھ نصیحت و پند کی اور کہا کہ تم سب میری اطاعت کرو اُنھون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم
اطاعت نہین کرین گے نہ ہم زمرد پرستی کرین گے اے فرزند اُنھون نے لاکھون گالیان
خداوندون کو دی ہین کیا بیان کرون کہ جو جو کلمے اُنھون نے شان مین خداوندون کی کہے ہین

مین نے یہی کہا کہ جبکہ تمکو شداد شاہ نے زیر کیا پھر تمکو کیا عذر ہو اطاعت کرنے مین اُنھون نے اس امر کا اقرار کیا کہ ہمکو ضرور شداد نے زیر کیا مگر ہم اطاعت نہ کرینگے بس مجکو غصہ آیا مین نے حکم قتل دیا تمکو اس سبب سے آگاہ نہین کیا کہ کوئی مہم تو تھی نہین کہ تمھاری ضرورت ہوتی مین نے خیال کیا کہ تمھارے مزے مین فرق آئیگا تم شکار مین مصروف تھے جب مین نے خوب طرح سے اُنکو پند و نصیحت کرلی اُس وقت حکم قتل دیا اے فرزند وہ کبھی راہ راست پر نہ آئینگے شہزادہ خسرو نے جواب دیا کہ دیکھیے ابھی مین اُنکو قائل کرتا ہون اگر اُنھون نے اس امر کا میرے روبرو اقرار کیا تو ضرور مین اُنکو قائل کرکے اطاعت پر راضی کرونگا اگر اُنکی یہ خواہش ہوگی کہ وہ مجھ سے مقابلہ کرین تو مین ضرور اُنسے مقابلہ کرکے زیر کرلونگا جبکہ شداد نے زیر کرلیا تو مجکو کیا دیر لگے گی جو کہ مجھ سے بدرجہا کمزور ہے اگر مین زیر ہو گیا تو مین اُنکی اطاعت کرونگا اگر وہ زیر ہو گئے تو وہ میری اطاعت کرینگے کیا مجال اُنکی جو میری اطاعت زیر ہوکر نہ کرین اگر اس امر پر نہ راضی ہوئے تو مین خود اُنکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا خسرو نے یہ جو کہا دلدار شاہ خاموش ہو رہا مگر دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا جب یہ اُس جوان سے دریافت کریگا وہ صاف صاف شداد کی مکاری کا حال کہدیگا اور کہے گا کہ مجکو شداد نے زیر نہین کیا بلکہ مکر سے اسیر کیا ہے اب کیا تدبیر کرون اِسکو یقین آجائیگا کیونکہ اِسکے خیال مین ہے کہ مکاری سے شداد نے اسیر کیا ہے دلدار شاہ یہ باتین دل سے کہہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ یہ لڑکا بڑا ضدی ہے میری حکومت و سلطنت اِسی کے بھروسے پر قائم ہے کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہے کہ وہ خدا پرست یہان نہ آئین اور ایسی تقریر نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ شداد کا تو دشمن جانی ہو جائیگا اِدھر خسرو نے شداد کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ کیون شداد شاہ تمنے اِن سب کو کیونکر زیر کیا ہے سچ سچ بیان کرو اُس مکار نے سارا قصہ اول سے آخر تک تو ٹھیک ٹھیک بیان کیا جب اس مقام پر آیا مقہور و قہار کو اِس جوان نے زیر کیا اور بیدار شاہ نے زیر ہو کر اطاعت کی اُسکے بعد یہ بیان کیا کہ جب یہ واقعہ گذرا تو مجکو بیدار شاہ پر بڑا غصہ آیا مین لشکر لیکر باہر نکلے کے آیا مین نے طبل جنگ بجوایا لشکر حریف مین بھی طبل جنگ بجا بس دوسرے دن مین میدان مین آیا مبارز طلب کیا پہلے لشکر بیدار شاہ کے پہلوان میرے مقابلے کو آئے مین نے کسی کو کشتی مین کسی کو تلوار سے زیر کیا یہانتک کہ مقہور و قہار کو بھی زیر کیا اور بیدار شاہ کو بھی اُسکے بعد اِس جوان کی ہمراہی کے سردار آنے لگے اُنکو بھی مین نے بمردی و مردانگی زیر کیا اِس جوان سے مقابلے کی نوبت آئی اُسکو بھی زیر کیا لشکر کو شکست دیکر اور سب کو لیکر اِدھر آیا خسرو نے کہا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب بیدار شاہ لشکر لیکر تمھارے قلعے پر آیا تھا تو تم قلعہ بند ہوئے تمسے کمک طلب کی ہم یہان سے چلے جبکہ تم اپنے پر قوت تھے کہ تمنے اِن سب کو زیر کرلیا پھر قلعہ بند کیون ہوئے اور ہمسے کمک کی کیون درخواست کی خود کیون نہ نکلکر مقابلہ کیا شداد نے مکر سے جواب دیا کہ اِسکا سبب یہ تھا کہ مین لشکر بیدار شاہ کی اور پہلوانون کی تعریف بہت سنتا تھا بس جب وہ لشکر لیکر آیا مین نے خبر پائی اِس خیال سے کہ اِسکے لشکر کے پہلوان بہت زبردست ہین مین مقابلہ نہ کرسکونگا قلعہ بند بھی ہوا اور کمک بھی طلب کی جب مین نے دیکھا کہ ایک لڑکے نے سب کو زیر کرلیا

اور زیر کر لیا تو وہ میرا خیال برطرف ہوا مین نے خیال کیا کہ حسرت یہ لوگ دیکھنے ہی کے ہین بیکار انکا خوف ہی تو خود اِنسے مقابلہ کر جبکہ لڑکے سے زیر ہو گئے تو تجھ سے بھی ضرور زیر ہونگے بس میری رائے نے اُسوقت خطا کی تھی اب جو مین نے مقابلہ کیا جیسا خیال کیا تھا ویسا ہی پیش آیا خسرو نے کہا کہ بالکل یہ تیری تقریر مکر کی ہی خیر معلوم ہوا جاتا ہی تیرا جھوٹھ سچ کھلا جاتا ہی بھلا ہم ایک بات اور دریافت کرتے ہین اب پھر اُنمین سے کسی سے مقابلہ کروگے اور زیر کرلوگے کیونکہ تم تو اُنکے زور وطاقت کا امتحان کر چکے ہو شداد شاہ نے کہا کہ جس سے حکم ہو لڑون اور سامنے آپکے اُسکی مشکین باندھ لون خسرو نے کہا کہ اچھا اگر اُنھون نے مثل تیرے کہنے کے اقرار کیا تو مین اُنکو بہت کچھ نصیحت وپند کرونگا اگر اُنھون نے قبول کیا تو خیر ورنہ ابھی قتل کرونگا اگر اُنھون نے اقرار نہ کیا تو اُنکو رہا کرونگا اور تجکو حکم دونگا کہ پھر تو اُنکو زیر کرلے یہ جو خسرو نے کہا شداد نے کہا کہ بہت خوب مگر شاہزادۂ عالم ایک امر کا خیال رہے وہ لوگ بڑے مکار اور دروغگو ہین وہ آپکے روبرو اس امر کا اقرار کبھی نہ کرینگے اِس سبب سے کہ وہ خیال کرلین گے کہ یہ بہادر ہین اگر اِنکے روبرو اقرار کیا تو خود یہ ہمپر جبر کریگا اور اطاعت کو کہیگا اُسوقت مشکل ہوگی بس وہ اقرار نہین کرینگے بلکہ اِن سب باتون سے انکار کرینگے شاہزادہ خسرو نے کہا کہ مجکو اس امر کا یقین نہین ہی کیونکہ وہ لوگ بظاہر بہادر اور صادق القول معلوم ہوتے ہین بس جو بہادر ہوتے ہین وہ جھوٹ نہین بولتے ہین جو بات راست ہوتی ہی اُس سے اقرار کرتے ہین اپنے قول پر صادق رہتے ہین اگر یہ جب تیرے کہنے کے اُنھون نے انکار کیا تو تو موجود ہی پھر مقابلہ کرکے زیر کرلینا اِسکا پس وپیش کیا ہی جو کہ ایک مرتبہ زیر ہوا وہ ہزار مرتبہ زیر ہوگا اِسکا خوف کیا ہی شداد نے عرض کیا کہ کچھ خوف نہین ہی مگر دلدارشاہ وکل اہل دربار دل مین کہ رہے ہین کہ بڑا مکار ہی جی ہان یہ مقابلہ کرکے زیر کرلین گے مکر سے تو اسیر کیا ہی دم تو نام سے نکلا جاتا ہی سامنا جب ہوتا ہی بند بند کانپنے لگتا ہی یہ زیر کرینگے مگر شداد کا یہ حال ہی کہ رنگ رو متغیر ہے ہوائیان چہرے پر اُڑ رہی ہین خسرو کی نگاہ دربارگاہ کیطرف ہی کہ یکایک قہرمان آکر سب قیدیون کو لیکر پہونچا بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے دنگل پر بیٹھ گیا شاہزادہ وغیرہ سب مطوق ومسلسل سامنے کھڑے ہوگئے ہین کہ خسرو نے شاہزادے کیطرف دیکھکر کہا کہ ای جوان اب آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے کہ کیونکر آپ اسیر ہوئے اور شداد نے جبکہ آپکو اسیر کرلیا اور سر میدان زیر کرلیا تو پھر آپ کیون نہین اُسکی اطاعت کرتے ہین اور کیون خداوندکو برا کہتے ہین آپ نے اقرار کیا تھا کہ مین یہان نہین بیان کرونگا سب کے روبرو بیان کرونگا مین آپکو یہان لایا اُس حال کے سننے کا مشتاق ہون مجکو عجب ہی کہ جب آپ نے ایسے ایسے پہلوان دیو خصال عفریت مثال زیر کیے اپنا مطیع کیا اور اب شداد سے زیر ہوگئے جو کہ آپکے مقابلے مین کیسا کا مرتبہ رکھتا ہی میرے والد نے آپکو بہت پند ونصیحت کی آپ نے اُسکا کچھ خیال نہ کیا سنتا ہون بہت سخت کلامی سے پیش آئے کہ اُنکو غصہ آیا اُنھون نے حکم قتل دیا آپنے خداوندون کو بھی بہت سخت وسست کہا یہ تو آپکی مروت وبہادری سے بعید معلوم ہوتا ہی کہ زیر ہوکر سرکشی فرمایئے ہان اگر زیر نہوئے ہوتے تو یہ امر زیبا تھا بس شاہزادہ

یہ تقریر سن کے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین نے وہ کلمہ کہا تھا کہ جبکہ تمنے مجھ سے سوال کیا تھا
کہ اس مقام اور اس لشکر مین سب نامرد ہین کوئی مرد نہین ہی اے جوان آگاہ ہو کہ بھلا کون ایسا ہوگا کہ
جو زیر ہو جائے اور پھر اُسکی اطاعت نہ کرے کہ جسنے زیر کیا ہو اسقدر سردار میرے ہمراہ ہین
اِنھون نے اُسوقت تک میری اطاعت نہین کی کہ جبتک زیر نہین ہوئے مین تو اِس دربار مین
کسی کو نہین پاتا ہون کہ مجکو یا میرے سردارون کو زیر کر لے اور یہ شداد کیا اصل رکھتا ہی اول
درجہ کا نامرد اور بودا مکار ہی یہ کیا زیر کریگا میرے سردارون ہیچ ایک ادنا سردار اِسکو طپانچہ
مارے تو اسکی جان بچنا بڑی مشکل ہی یہ بڑا محسن کش ہی خیال تو کرو کہ یہ قلعہ بند تھا اور مقہور
سپہ سالار بیدار شاہ نے قلعہ لے لیا تھا یہ بہت بیقرار تھا کہ مین لشکر لیے ہوئے براے
فتح طلسم نور افگین جاتا تھا توپ کی صدا سنکے اِدھر کو آیا لشکر لیکر مجکو اِسکے حال پر رحم آیا یہ واقعہ
دیکھکر بس کہ مین نے اِسکی کمک کی مقہور و قہار کو زیر کیا لشکر بیدار شاہ کو شکست دی اُسنے
میری اطاعت اور دین اِسلام قبول کیا مین لشکر لیکر بیرون قلعہ اِس خیال سے اُترا کہ شداد
شاہ یا تو آکر اطاعت کریگا اِس احسان کے عوض مین یا اگر اطاعت نہ کریگا تو مین خود نامہ
روانہ کرکے طلب کرونگا اگر آیا تو خیر ورنہ مقابلہ کرکے اُسکو بھی دائرۂ اِسلام مین لاؤنگا اور
اُسکے بعد انور یہ پر لشکر کشی کرونگا دلدار شاہ اور اُسکے فرزند خسرو کو براے اطاعت طلب
کرونگا اگر اُنھون نے بدون مقابلہ اطاعت کر لی تو خیر ورنہ اُسے بھی مقابلہ کرکے اپنی اطاعت
مین لاؤنگا زیر کرکے کیونکہ اے خسرو مین نے تمھاری بہادری اور جوانمردی کی بہت تعریف
سنی تھی بیدار شاہ کے مُنھ سے بس مجکو تمھارے مقابلے کا اشتیاق تھا مین یہی خیال کر رہا تھا
کہ یہ شداد بدنہاد میرے پاس آیا اور مکر سے مسلمان ہوا مع اپنے سردارون کے اور مجکو اپنے
قلعے مین براے دعوت مع اِن سب سردارون کے لیگیا گو مجکو بیدار شاہ و میرے عیارنے
منع کیا کہا کہ یہ مکار معلوم ہوتا ہی مین نے کسی کا کہنا نہ سُنا اِسنے کھانے مین بیہوشی کھلا کر مجکو اسیر
کیا اور میرے لشکر پر شبخون کرا اُن سب کو قتل کیا نہ معلوم وہ سب کے سب کدھر تباہ ہو کر گئے
اور میری قید کو لیکر اِدھر آیا یہان دلدار شاہ نے مجکو طلب کیا اور کہا کہ میری اطاعت کرو
زمرد پرستی اختیار کرو مین نے قبول نہین کیا اور جو میرے مُنھ مین آیا مین نے ضرور کہا کیون
نہ کہتا کہ میرے ساتھ مکر کیا گیا اے خسرو اِس شداد نے اُس احسان کا میرے ساتھ یہ عوض
کیا بس تیرے باپ نے میرے قتل کا حکم دیا اِس سبب سے مین نے کہا کہ اِس لشکر مین کوئی
مرد نہین ہی سب نامرد ہین اگر مرد ہوتے اور بہادر دوست تو کبھی شداد کے کہنے پر عمل نہ کرتے
اور نہ میرے قتل کا حکم دیتے بلکہ یا تو مجکو رہا کر دیتے یا میرے ساتھ رہا کرکے مقابلہ کرتے بس
اگر مین زیر ہوتا تو ضرور اطاعت کرتا یا اب کوئی مجکو زیر کر لے تو مین اُسکی اطاعت کرون مین
تو اِس دربار مین کسی کو نہین پاتا ہون کہ میرے ہاتھ سے ہتھکڑی اُتار کر پھر مجکو پہنا دے اگر
پہنا دے تو مین اُسکی اطاعت کرتا ہون شداد کیا زیر کریگا جو کچھ اِسنے کہا ہی سب غلط بیان
کیا ہی مین نے تو دلدار شاہ سے بھی سب حال کہدیا تھا اُسنے نہ مانا اور کہا کہ ہمکو اِس سے
کیا کہ تمکو شداد شاہ نے مکر سے اسیر کیا یا سر میدان اگر تم اطاعت کرو اور دین زمرد پرستی قبول
کرو تو ہم رہا کر دین ورنہ قتل کرین گے یہ جو شاہزادے نے بفصاحت و بلاغت بیان کیا

خسرو اپنے دل مین قائل ہوا اور خوش ہوا اور قہرمان بھی خسرو نے قہرمان کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون سپہ سالار مین نے تمسے کہا نہ تھا کہ ضرور ان لوگون کے ساتھ شداد نے مکر کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ آپ کا خیال درست تھا بس یہ کہکر خسرو نے شاہزادے سے کہا کہ شداد تو کہتا ہی کہ مین نے سب کو سر میدان زیر کیا ہی کشتی مین اسکا کیا جواب ہی شاہزادے نے فرمایا کہ اسکا یہ جواب ہی کہ وہ پھر مقابلہ کرے اور ہم تین سے اگر وہ ایک کو زیر کرلے تو ہم سب اسوقت زمرد پرستی اختیار کرتے ہین اور اطاعت شداد کی کرتے ہین جبکہ وہ مجکو زیر کرچکا ہی تو اب اسکے نزدیک دوسری مرتبہ زیر کرنا کیا بات ہی خسرو نے کہا کہ آپ نے درست کہا راوی کہتا ہی کہ شاہزادے سے بیدارشاہ نے اُسوقت کہدیا تھا کہ جب خسرو اُس مقام پر پہونچا تھا کہ جہان قتل ہوتے تھے کہ یہی خسرو شیردل فرزند دلدارشاہ ہی اور یہ سپہ سالار قہرمان ہی جو کہ اسکے ہمراہ ہی شاہزادے نے ان دونون کو پسند فرمایا تھا بیدارشاہ سے کہا تھا کہ اگر یہ دونون بھی زیر ہوجاتے تو کیا اچھی بات تھی مگر کیا کرون اسیر ہون ورنہ اِنسے مقابلہ کرتا اب تو اُسنے طلب کیا ہی اگر مین پڑا اور رہا ہوا تو ضرور مقابلہ کرونگا اگر زیر کرلیا تو ضرور یہ دونون اطاعت کرینگے اگر مین زیر ہوگیا تو مین اطاعت کرونگا اس سبب سے شاہزادے نے پہچان لیا تھا اور نام سے بھی آگاہ ہوئے تھے جو ہر مرتبہ نام لیکر کلام کرتے تھے بس خسرو بھی عاشق جمال شاہزادہ و فریفتہ شان و شوکت ہوگیا ہی اور قہرمان بھی جب یہ تقریر شاہزادے نے کی خسرو نے بنگاہ قہرآلود طرف شداد کے دیکھا اور کہا کہ تو نے سُنا جو اس جوان نے بیان کیا تو تو کچھ اور کہتا تھا وہ تو انکار کرتا ہی اور تیرے بیان کے خلاف کہتا ہی سچ بتا کہ کیا امر سچ ہی تو نے اپنے ساتھ ہم سب کو بھی ذلیل کرایا اور نامرد ٹھہرایا یہ قول اس جوان کا بہت درست ہی کہ سب اس مقام پر نامرد ہین جو ایسی حرکت کرے وہ نامرد ہی کیسا ہی بہادر کیون نہو شداد نے جواب دیا کہ اے شہریار مین نے قبل ہی مین عرض کیا تھا کہ وہ آپ کے روبرو اقرار نہ کریگا دیکھیے وہی امر پیش آیا اور اُسنے انکار کیا خسرو نے کہا کہ او شداد مجکو قبل ہی اس امر کا یقین تھا کہ تو نے مکر سے ان سب کو اسیر کیا ہی وہ امر ثابت ہوگیا او شداد تو نے سنا نہین کہ اس جوان نے یہ بھی تو کہا کہ اگر شداد نے ہم سب کو سر میدان اسیر کیا ہی تو پھر کیا بات ہی ہم مین سے ایک ادنا سردار کو اگر شداد اسیر کرلے تو ہم سب شداد کی اطاعت کرینگے یا میرے ہاتھ سے ہتھکڑی اُتار کر پھر ڈالدے تو اُسوقت مین بھی کوئی عذر نہوگا اسکا کیا جواب دیتا ہی شداد نے کہا کہ اے شاہزادۂ عالم میرا یہ قول نہین ہی بلکہ یہ قول ہی کہ آزمودہ کو آزمانا جہل ہے مین مقابلہ کرچکا ہون اور زیر کرچکا ہون اب مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار درد سر مول لون مین نے زیر کرکے آپ کے سپرد کیا اب آپکو اختیار ہی اگر مین یہ جانتا کہ وہان یہ معرکہ گذریگا تو کبھی لے کر نہ آتا اپنے قلعے مین قتل کرتا خیر اب تو نادانی ہوئی گو یہ میرے قیدی ہین مجکو اختیار ہی مگر جب یہ مین انکو آپ کے حوالے کرچکا ہون اب آپکو اختیار ہی چاہے رہا فرمائیے چاہے قتل یہ سنکے خسرو نے برہم ہوکر جواب دیا کہ او مکار مین تیرے مکر سے بخوبی آگاہ ہون تو نے بڑا مکر کیا ضرور ان سب کو دھوکے سے اسیر کیا او نامرد و بزدل تو نے اپنے ہمراہ مجکو بھی نامرد اور بزدل بنایا تھا اور سب میرے سرداران کو اور اس جوان نے سچ کہا کہ تم سب لوگ نامرد ہو اگر یہ جوان

قتل ہو جاتا تو مین مردان عالم سے آنکھ چار کرکے بات نہ کرسکتا وہ ہم سکو نامرد اور بیوفا خیال کرتے کہ وہ جوان قوی اور زبردست جو تھا تو خسرو نے اسکو مکر سے قتل کیا شداد بھی مکاری سے اسیر کر لیگیا خسرو نے قتل کر ڈالا باوجودیکہ دعویٰ بہادری رکھتا تھا کچھ خیال نہ آیا کہ کیا کرتا جیتا میری آبرو باقی رہتا تھی جو تحاود شکارگاہ مین خبر پہونچی مین وہان سے یہان آیا اور یہ جوان بھی قتل نہوا اب خوب وقت پر پہونچا کہ خجالت اور شرمندگی سے محفوظ رہا اور مکار و شدید تو جا دیکا مین اس حرکت کی تجکو کیا سزا دیتا ہون یہ کہکر اپنے باپ کی طرف متوجہ ہوا خسرو کا فرط غیض سے یہ عالم ہو کہ مثل بیدکے کانپ رہا ہو ہرہوے بدن کھڑا ہو بار بار مونچھون کو تاؤ دیتا ہو آنکھین خون کبوتر ہو رہی ہین چہرہ شدت غصہ سے لال ہو بڑا ملال ہو باپ کی طرف مخاطب کرکے کہا کہ اے والد بزرگوار مجکو آپکی بزرگی اور بہادری سے بعید معلوم ہوا کہ جبکہ آپ پر یہ امر ظاہر ہوگیا اور آپنے اپنی آنکھ سے ملاحظہ فرمالیا کہ شداد کی یہ لیاقت نہین ہو کہ ایسے ایسے پہلوانون کو زیر کرسکے اور اس جوان سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ شداد نے مکر سے اسیر کیا بیہوشی کھلا کر گو اس جوان نے سخت کلامی کی تھی یہ آپکو معلوم ہو کہ جو کہ اپنی جان سے ہاتھ دھو چکتا ہو بس جو زبان مین آتا ہو کہ ڈالتا ہو بس آپکو لازم تھا آپ نے طرح دی ہوتی اور میرا انتظار کیا ہوتا جب مین آتا اس مقدمہ مین رائے کرکے حکم جاری کیا ہوتا بدون مجھے بوجھے صرف شداد کے کہنے پر حکم قتل دیدیا اگر یہ جوان قتل ہوجاتا تو کسقدر بدنامی اور ندامت حاصل ہوتی اور سب مجکو بدنام کرتے مین تمام عالم مین نامرد مشہور ہوتا شداد کا کیا جاتا ایسی حرکت انکو سزاوار تھی اگر غصہ اس جوان کی تقریر پر آیا تھا اسکو قید کیا ہوتا شداد کوئی ایسا صادق نہ تھا کہ جسکے قول پر اعتبار کرلیا اگر کسی اور سے ایسی خطا ہوتی تو ضرور مین اسکو بھی شداد کے ہمراہ سزا دیتا مگر ناچار ہون کہ آپ والد ہین اور مین زیادہ کچھ کہہ نہین سکتا ہون آپ بزرگ ہین آپکو تو یہ زیبا تھا کہ اگر مین ایسی حرکت کرتا تو آپ مجکو نصیحت کرتے نہ کہ خود ایسی حرکت کے مرتکب ہوتے یہ جو خسرو نے کہا دلدار شاہ خاموش بیٹھا سنا کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ شداد نے دراصل بہت بیجا حرکت کی واقعی بدنام تمام عالم مین کیا تھا خوب خداوند زمرد نے آبرو بچائی کہ خسرو مین وقت پر آگیا اور یہ جوان قتل کے بچگیا یہی ہر ایک اہل دربار اپنے دل مین خیال کر رہا ہو ادھر خسرو نے شاہزادے کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ میرا ایک سوال ہو اسکا جواب مرحمت ہو مین آپکو رہا کیے دیتا ہون آپ آج شب کو میرے مہمان ہوجیے اور میری دعوت قبول فرمایے اور کل مجھ سے مقابلہ کشتی مین کیجیے اور میرے سپہ سالار سے مین آپ سے نیزہ و تلوار سے نہین مقابلہ کرونگا اس خیال سے کہ شاید کوئی زخم آپکے جسم پر میرے ہاتھ سے لگے تو بڑا مجکو صدمہ ہو بس مین اور میرا سپہ سالار آپ سے کشتی مین مقابلہ کریگا اگر مین نے یا میرے سپہ سالار نے آپکو زیر کرلیا تو آپکو لازم ہو کہ میری اطاعت فرمایے اور دین زمرد پرستی اختیار کیجیے مع اپنے لشکر اور سردارون کے اگر آپ ہم دونون کو کشتی مین زیر کرلین گے تو ہم دونون مع کل لشکر اور سردارون کے اور مع بادشاہ کے مسلمان ہونگے اور آپکی اطاعت کرینگے کچھ عذر و انکار نہ کرینگے اگر میرا باپ اطاعت نہ کریگا اور انکار کریگا تو مین اسکو آپکے روبرو اسی مقام پر قتل کرونگا مین بہادر ہون اور اپنے قول کا پابند ہوتا

جو کہتا ہون وہ کرونگا یہ جو خسرو نے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ مرد کے معنے یہی ہین بس اتنون مین تم ہی دو آدمی تو جوانمرد اور بہادر دوست معلوم ہوتے ہو بس بقول تمہارے مرد وہ ہی جو اپنے قول و اقرار پر ثابت رہے ای خسرو مین آپسے مقابلہ مین کسی شئے مین بند نہین ہون تمہارا یا تمہارے سپہ سالار کا جی چاہے تو مجھ سے تلوار و نیزہ و عمود سے بھی مقابلہ کرے ہر طرح سے مین موجود ہون مجکو تمہاری خوشی مدنظر ہے بس جیسا کہ تمنے کہا کہ اگر مین یا میرا سپہ سالار آپ پر غالب آ گئے تو آپ مع اپنے اہل لشکر و سردارون کے مذہب زمرد پرستی اختیار کیجیے اور میری اطاعت قبول فرمایئے اگر آپ میرے اور برادر میرے سپہ سالار پر غالب آ گئے تو مین بھی ایسا ہی کرونگا بس تم سب کے سامنے اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اگر تم دونون مین سے جو میرے اوپر غالب آئیگا مین اطاعت بھی کرونگا مع اپنے سردارون اور لشکر کے اور زمرد پرستی بھی قبول کرونگا اور جو انکار کریگا اسکو تمہارے روبرو قتل کرونگا مگر ان دعوت نہ قبول کرونگا کیونکہ ابھی میرے تمہارے مذہب مین فرق ہے تم کافر ہو میرے نزدیک تمہارے یہان کا اکل و شرب حرام ہے جو کہ تم ہو خسرو نے کہا کہ اچھا تر اشیا نہ کھائیگا بلکہ خشک از قسم میوہ وغیرہ شاہزادے نے فرمایا اسکا مضائقہ نہین بس خسرو نے بھی اسی طور سے اقرار کیا اسوقت شداد نے دیکھا کہ یہ خداپرست رہا ہوتے تیری سب تدبیر بیکار رہی بڑا غضب ہوا خیر ایک بات تو اور کہ یہ خیال کرکے خسرو سے کہا کہ ای شاہزادہ عالم آپ یہ کیا غضب کرتے ہین انکو رہا کرتے ہین یہ لوگ بڑے مکار اور جعلساز ہین ادھر آپ نے رہا کیا انھون نے رہائی پائی یہ سیدھے یہانسے نکلے ہوئے چلے جائینگے نہ مقابلہ کرینگے نہ کچھ بس آپ کف افسوس ملکر رہجایئے گا کل جب مقابلہ ہو اسوقت رہا فرمایئے گا آپ ان لوگون کے حال سے بالکل آگاہ نہین ہین مین بخوبی واقف ہون مین نے آگاہ کر دیا اسکا اس امر سے مطلب یہ تھا کہ یہ اسی طور سے قید رہین مین سب کو اور داروغہ زندانخانہ کو قتل کرکے ان سب کو نکال لیجاونگا اور صحرا مین لیجا کر قتل کرونگا اگر لیجانے کا موقع نہ ملیگا تو اسی مقام پر قید خانہ مین سب کو قتل کر ڈالونگا بس جب یہ شداد نے کہا تو خسرو نے جواب دیا کہ او مکار بس خاموش رہ تو بڑا مفسد اور مکار ہے یہ لوگ مثل تیرے مکار و جعلساز نہین ہین جو زبان سے کہا ہے وہی کرینگے چاہے سر بھی کٹ جائے اب کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا یہ تیری طرح بھاگنے والے نہین ہین کہ حریف سے خوف کرکے قلعے مین بھاگ گئے قلعہ بند کر لیا یہ جو خسرو نے شداد سے برہم ہو کر کہا وہ بسبب خوف کے دنگ رہا دلدار شاہ خاموش سر جھکائے بیٹھا رہا کسی بات مین نہ بولا کیونکہ اسکو بہت بڑی ندامت ہوئی اور اپنی حرکت کے خاطر بہت شرمندہ ہوا خسرو نے باپ کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ یہ لوگ بہت سخت کلام ہین اور بہت چرب زبان اور نہایت بدگو ہین خداوندون کو ہزارون دشنام دی اور بہت سخت و سست کہا اور مجکو بھی میرے روبرو کچھ بھی سخت کلامی نہ کی نہ کچھ مجکو کہا نہ خداوندکو دلدار شاہ نے کہا کہ اس جوان نے تمکو زبردست دیکھا تمسے ڈر گیا کچھ نہ کہا خسرو نے کہا کہ یہ امر کبھی نہین ہے یہ لوگ کسی سے خوف نہین کرتے ہین سوائے اپنے خدا کے

بس اصل امر یہ ہی کہ جو جسطور سے کلام کرتا ہی اُسکو اُسی طور سے جواب دیا جاتا ہی مین نے نرمی اور شیرین زبانی سے کلام کیا مجکو اُنھون نے اُسی طور سے جواب دیا اگر مین سختی اور تلخ زبانی کلام کرتا مجکو اُسی طور سے جواب دیتے بالکل خوف نہ کرے میرے دیو کو سختی سے جواب ملتا میری کیا اصل تھی یہ لکر خسرو نے حکم دیا کہ حداد حاضر ہون اور ان سب کو قید سے رہا کرین چوبدار چلا کہ حداد کو لاوے شاہزادے نے فرمایا کہ کوئی ضرورت حداد کی نہین ہی اگر میری رہائی کا وقت آگیا ہی تو خود بخود مین رہا ہو جاؤنگا یہ قید کیا ہی اِسکو مین اپنے جسم سے دور کر دونگا یہ فرماکر اور خانۂ دور مین آکر جو چرخ مارا اور زور کیا تمام قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اور رہا ہو کر کھڑے ہو گئے اور بیدار شاد و مقہور و قہارہ و دیگر سردارون نے بھی قید کو توڑ کر پھینکدیا بس جو کہ کمزور تھے اُنکی قید کو شاہزادے اور دیگر سردارون نے توڑا اور رہا کیا یہ واقعہ دیکھکر سب اہل دربار مع خسرو و قہرمان و دلدار شاہ کے حیران ہوئے شداد کے چہرے کا رنگ تو اُڑ گیا راوی کہتا ہی کہ جبتک رہائی کا وقت نہین آتا ہی یہ لوگ قید رہتے ہین جہان رہائی کا وقت آیا خداوند کریم ایسا زور و طاقت عطا فرماتا ہی کہ قید کو توڑ ڈالتے ہین اکثر اولاد صاحبقران پر یہ واقعہ گذرا بس جب سب رہا ہو چکے اُدھر خسرو نے اِن سب کے لیے دنگل و کرسیان طلب کین مگر جب مقہور نے اپنی قید توڑی اور رہا ہوا ہتھکڑی لیکر یہ کہتا ہوا طرف شداد کے چلا کہ او نابکار مکار تو اب میرے ہاتھ سے رہا ہو کر کہان جاتا ہی دیکھ مین تجکو اِس مکاری کی کیسی سزا دیتا ہون اِسی دربار مین قتل کرتا ہون تو نے بہت بڑا مکر کیا یہ جو حال شداد نے دیکھا مارے خوف کے دم نکل گیا بند بند مثل بید کے کانپنے لگا منھ سے بات نہ نکلتی تھی اپنے مقام پر سے اُٹھکر اپنے لوگون سے یہ کہتا ہوا عقب تخت دلدار شاہ آکر کھڑا ہوا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ ابھی سب ملکر اِس میرے دشمن کو قتل کر دو یہ تو میری جان لینے کی فکر مین آتا ہی تم کیسے نمک حلال ہو یہ جو شداد نے کہا اِسکے سردارون نے قصد کیا کہ سپر و تلوار سنبھال کر اُٹھین کہ خسرو نے اُنکی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ اگر تم مین سے کسی نے حرکت کی مین ابھی اُسے قتل کرونگا یہ جو خسرو نے کہا سب دم بخود ہو کر بیٹھ گئے کوئی نہ اُٹھا اور شداد سے خسرو نے کہا کہ اب کیون بھاگا اور کیون سردارون کو حکم دیا تو نے تو اسیر کیا تھا غالب آکر یہ وہی لوگ ہین کہ جنکو تو نے زیر کر کے سرمیدان اسیر کیا تھا اب کیون اِنسے بھاگتا ہی اور بادشاہ کے تخت کے عقب مین پناہ گزین ہوا ہی تو بڑا نامرد ہی اور نہایت درجہ کا بزدل ہی شداد نے کہا کہ حضور آپ ہی اِس ظالم کے ہاتھ سے بچایئے ورنہ یہ مجکو زندہ نہ چھوڑیگا ہاتھ جوڑنے لگا دلدار شاہ سے کہنے لگا کہ مین نے آپکا دامن پناہ اختیار کیا ہی میری جان بچایئے دلدار شاہ نے خسرو کی طرف دیکھا بس خسرو نے شاہزادے سے کہا کہ آپ مقہور کو منع فرمایئے کہ وہ شداد کی طرف نہ جائے بس جیسی اُسنے حرکت کی اُسکی سزا اُسکو ملی وہ بہت ذلیل ہوا یہ خلاف جرأت ہی کہ جو اپنے سے خوف کرے اسپر زیادتی کی جائے آپکی مروت کے خلاف ہی شہزادے نے مقہور کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے مقہور تمکو ہمارے سر کی قسم جانے دو رحم کرو وہ ہمسے ڈر کر بھاگ گیا بس مقہور قسم دینے سے خاموش ہو گیا اور ٹھہر گیا اور کہنے لگا کیا کرون ناچار ہون کہ آقا منع کرتے ہین ورنہ اِسکی سزا دیتا خیر دیکھا جائیگا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی

اُسدن بھی اِسے شہریار نے میرے پنجہ سے بچایا تھا اور آج بھی اگر سر مبارک کی قسم نہ دیتے تو تجکو اِسکا مزا معلوم ہوتا کہ مکر کرنے کا یہ مزا ہوتا ہی دعائین دے اِس شہریار کو کہ جسکے صدقہ مین بچگیا بس مقہور قریب شاہزادہ آیا اور خسرو نے شاہزادہ و دلدار شاہ و قہار و مقہور و دیگر سردارون کو بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا اور بہت خاطر سے پیش آیا شاہزادے نے مقہور سے فرمایا کہ ای مقہور اسقدر تم لوگون کو غیظ و غضب زیبا نہین ہی بس جو اپنے سے بچا سکے اُسکا تعاقب نہین کرتے ہین یہ فرما کر خسرو سے کہا کہ ایک میری بات کو تم قبول کرو کہ تم اپنے سپہ سالار کو حکم دو کہ وہ مجھ سے آج ہی مقابلہ کرے اور کل تم مقابلہ کرنا کیونکہ مجکو زیادہ عرصہ کرنا منظور نہین مجکو ایک مہم پر جانا ہی اور اُس سے فراغت کرکے بہت جلد اپنے والد کی خدمت مین جانا ہی کہ اُنسے مقابلہ کفار سے ہو رہا ہی اسمین بہت عرصہ ہوگا کہ کل مین تمھارے سپہ سالار سے مقابلہ کرون پرسون تسے تو یہ امر گوارا نہین ہی خسرو نے کہا کہ آپ قید سے تھکے راہ کی تکلیف اُٹھائی قید کی اذیت ذرا راحت پا لیجیے پھر مقابلہ کیجیے گا اگر آپ زیر ہو گئے سب یہ بدنام کرینگے کہ وہ تھکا ہوا تھا اِس سبب سے زیر ہو گیا شاہزادے نے فرمایا کہ تم اِسکی کچھ پروا نہ کرو ہم لوگ اِسکے عادی نہین تین روز کے فاقہ مین حریف سے مقابلہ کرنے مین ہمکو راحت نہ ہمارا آرام حریف سے مقابلہ کرنا ہی ہمکو اُسوقت آرام ہوتا ہی جب حریف کو زیر کرکے اپنا کر لیتے ہین بہت کچھ خسرو نے کہا مگر شاہزادے نے نہ قبول کیا آخر مجبور ہو کر خسرو نے حکم دیا کہ اکھاڑا بیرون بارگاہ تیار رہو اور لشکر مین منادی کر دی جائے کہ سب آکر تماشا دیکھین کہ ہمارے سپہ سالار اور اُس جوان خدا پرست سے کہ جسکا نام رفیع البخت ہی اور جسکو شداد مکر سے اسیر کرکے لایا ہی مقابلہ ہوگا اور کشتی بس اُسیوقت بموجب حکم کے تبردارون نے اکھاڑا بیرون بارگاہ تیار کیا اور لشکر مین منادی ہو گئی سب اہل لشکر آکر قریب اکھاڑا جمع ہوئے بس ایک طرف اکھاڑے کے دلدار شاہ مع خسرو اپنے سپہ سالار قہرمان اور کل سردارون و شداد شاہ اُسکے سردارون کے آکر بیٹھا اور ایک طرف شاہزادہ و بیدار شاہ و قہار و مقہور اور سب سردار بیدار شاہ کے اور شاہزادے کے آکر جمع ہوئے جو کہ اسیر ہو کر آئے تھے اور دو طرف سب اہل لشکر بس خسرو و دلدار شاہ نے قہرمان سے کہا کہ جاؤ اکھاڑے مین اور حریف کو طلب کرو بس قہرمان بادشاہ و خسرو کو سلام کرکے چٹ لنگوٹ کسکر اکھاڑے مین اُترا خم مارے گیارہ ڈنڈ کیے اور مٹی بدن پر لگائی آواز دی کہ جسکا جی چاہے میرے مقابلے کو آئے کہان ہین رستم و اسفندیار کہ آکر میری غلامی اختیار کرین کہان ہین حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی داملاو صاحبقران و بدیع الملک نوجوان با دولت کی آکر اطاعت اختیار کرین یہ کہکر کہا کہ وہ جوان کہان ہی کہ جسکو میرے شاہزادے نے رہا کیا ہی اور اُسنے مجھسے مقابلے کا قصد کیا ہی بس آئے اور مقابلہ کرے اُسکے سوا اور کوئی نہ آئے راوی بیان کرتا ہی کہ مقہور نے قصد کیا تھا کہ مین جا کر مقابلہ کرون شاہزادے سے اجازت طلب کر رہا تھا کہ اُسنے یہ کہکر شاہزادے کو طلب کیا بس شاہزادے نے مقہور سے کہا کہ وہ مجکو طلب کرتا ہی اب سوائے میرے کوئی اُس سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی تم ٹھہرو مین جا کر مقابلہ کرتا ہون لاکھ لاکھ مقہور نے چاہا کہ مین جا کر مقابلہ کرون مگر شاہزادے نے اجازت نہ دی اور خود کمر کسکر برائے مقابلہ اکھاڑے

مین تشریف لائے یا علی ولی کہکر گیارہ ڈنڈ کیے اُسکے بعد اُس سے کہا کہ اسقدر لاف وگزاف نہ کر اور مردان عالم کا اس بے ادبی سے نام نہ لے صاحبقران و صاحبقران ثانی و بدیع الملک نوجوان واولاد صاحبقران کا تو بڑا مرتبہ ہی ایک مین ادنا غلام اُن سب کا ہون پہلے مجھ سے تو مقابلہ کر اور مجھکو تو زیر کر لے پھر اُنکا نام لینا یہ کہکر اُسکے روبرو آئے بس دستیابان ہاتھ زبردستی سے ہونے لگین سب دیکھ رہے ہین ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین برابر سے داؤن پیچ جوڑ توڑ ہونے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بلبلین باہم ملی ہوئی لڑ رہی ہین یا دو بجلیان کوند رہی ہین نرادی شیرین زبان کہتا ہی کہ جو پیچ شاہزادے نے باندھا وہ اُسکا توڑ کرتا ہی جھگڑا کا کشتی کا بندھا ہوا اور دونون کی تعریف ہو رہی ہی تماشائی دیکھ رہے ہین اور تعریف کر رہے ہین جب کوئی عمدہ داؤن پیچ قہرمان کرتا ہی تو شاہزادہ اُسکا توڑ کرتا ہی تو بیدارشاہ اور سب سردار بہت تعریف کرتے ہین اور خسرو دل مین بہت خوش ہوتا ہی اسی طور سے جب قہرمان کوئی اچھا توڑ کرتا ہی تو دلدار شاہ اور سب سردار اُسکے تعریف کرتے ہین بس راوی بیان کرتا ہی کہ اس کشتی کو کوئی دوپہر گذرا تھا کہ قہرمان کا دم چڑھنے لگا۔ انس بھول گئی ہانپنے لگا تمام پسینے مین غرق ہو گیا شاہزادے کو کچھ معلوم بھی نہوا صرف پیشانی پر کچھ عرق آگیا تھا یہ بھی نہ معلوم ہوا تھا کہ کسی سے مقابلہ کر رہا ہون بس شاہزادے نے ایک پیچ کاٹ کر اور کولے پر لاد کر جو مارا تو قہرمان دو گز زمین سے اونچا بلند ہو گیا اور قلابازی کھاکے طرف زمین کے چلا شاہزادے نے دیکھا کہ اگر یہ زمین پر گریگا تو کوئی نہ کوئی عضو اسکا ضرور بیکار ہو جائیگا بس پینترا بدل کر اسکو ہاتھون پہ روکا اور سر سے بلند کر لیا اور چرخ دینا شروع کیا ایک غریو اہل مجمع مین بلند ہوا سب تعریفین کرنے لگے خسرو کا یہ حال ہوا کہ فرط خوشی سے اُچھل پڑا بیدارشاہ وغیرہ کی تو یہ نوبت ہوئی دلکھڑے ہو گئے مگر دلدارشاہ اور اُسکے سردارون کا چہرہ متغیر ہو گیا باہم کہا کہ کتنے بڑے پہلوان کو یون دم بھر مین زیر کر لیا واقعی کوئی ان لوگون سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی دلدارشاہ نے اپنے سردارون سے کہا کہ درحقیقت یہ لوگ بڑے بہادر ہین اور صاحب طاقت ہین مین ایسا نہ جانتا تھا قہرمان سے اور اس جوان سے زمین آسمان کا فرق ہی خسرو نے کہا کہ بہادر کو بہادر کی قدر ہوتی ہی دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ بڑا بہادر ہی ادھر جب شاہزادے نے چرخ دیکر قصد کیا کہ زمین پر مارون قہرمان نے عرض کیا کہ اے شہریار جبکہ سر سے بلند کرتے ہین اسکو پھر خاک مذلت پر نہین گراتے ہین مین امان کا خواستگار ہون شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپکی اطاعت اختیار کی اور آپکا دین قبول کیا چاہے خسرو مسلمان ہو چاہے نہو مین آپکا غلام حلقہ بگوش ہون بس شاہزادے نے اسکو زمین پر رکھدیا وہ اُٹھکر قدمون پر گرا اور گرد پھرا اور عرض کیا کہ مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے بس شاہزادے نے اسکو گلے سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا زنگ کفر اُسکے آئینۂ دل سے دور ہوا اُسنے لکار کر اور طرف دلدارشاہ کے و خسرو کے مُنھ کر کے کہا کہ مین نے تو اس شہریار کی غلامی کو اختیار کی اور مسلمان ہوا بس اب مجھکو نہ خسرو سے غرض ہی نہ دلدارشاہ سے یہ سنکے سب کا رنگ اُڑ گیا دلدارشاہ نے خسرو و سردارون سے کہا کہ بہت بڑا سردار ہاتھ سے نکل گیا خسرو نے کہا کہ آپ فکر نہ فرمائیے کل مین اس جوان کو زیر کرونگا یہ میری اطاعت کریگا

اگر مین بھی زیر ہو جاؤن تو مین بھی اطاعت کرونگا اسوقت آپ بھی انکار نفرمایئے گا مع لشکر کے غلامی اس شہریار کی قبول فرمایئے گا دلدار شاہ نے کہا کہ بہتر بس خسرو نے آواز دی کہ ای جوان اب کل میرے تیرے مقابلہ ہی شاہزادے نے فرمایا کہ مین اسوقت موجود ہون خسرو نے کہا کہ اب شام قریب ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہے بس یہ فرما کر قہرمان کو اپنے ہمراہ لیکر اکھاڑے سے نکلے ادھر نقیبون نے پکار کر کہدیا بموجب حکم خسرو و دلدار شاہ کے کل خسرو شاہزادہ فرزند بادشاہ سے اور اس جوان سے کشتی ہو گی جسے برائے تماشائے کشتی آئین راوی کہتا ہی کہ وہ مجمع درہم وبرہم ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے بعض یہ کہتے تھے کہ کیا بہادر ہی کس آسانی سے سپہ سالار کو زیر کیا بھائی کل شاہزادے کو بھی زیر کریگا بعض کہتے تھے کہ نہین بھائی ہمارا شاہزادہ زبردست ہی وہ غالب آئیگا دیکھنا کس طور سے زیر کرتا ہی بس سب لوگ تو باہم یہ کلام کرتے ہوئے اپنے اپنے مقام پر آئے کوئی شاہزادے کی تعریف کرتا ہی کوئی خسرو کی ادھر خسرو اور دلدار شاہ مع شداد شاہ و کل سردارون کے اٹھکر بارگاہ مین آیا شاہزادہ بھی مع قہرمان اور بیدار شاہ و کل سردارون کے اسکی بارگاہ مین تشریف لایا خسرو نے بہت عزت وآبرو سے سب کو بٹھایا بہت خلق سے پیش آیا بخندہ پیشانی ہم کلام ہوا کہ بکاول نے حاضر ہو کر عرض کیا خاصہ تیار ہی دسترخوان آراستہ ہی بس خسرو سب اہل دربار کو ہمراہ لیکر اور شاہزادے کو مع بیدار شاہ و قہرمان وغیرہ کے دسترخوان پر آیا سب نے کھانا کھایا شاہزادہ و بیدار شاہ و قہرمان وغیرہ نے جو جو کہ مسلمان تھے سب نے میوہ خشک کھایا بعد فراغت طعام پھر دلدار شاہ مع خسرو کے اور شاہزادے و سب سردارون کے آکر بارگاہ مین بیٹھا سب بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے دلدار شاہ نے دربار برخاست کیا دلدار شاہ مع خسرو کے اس خیمے مین گیا کہ جو کہ برائے آرام تھا شداد شاہ اپنے سردارون سمیت اپنے لشکر مین آیا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ غضب ہوا وہ جوان خدا پرست رہا ہو گیا اور اسنے قہرمان کو بھی زیر کر لیا کیا صاحب اقبال ہی کہ قتل ہونے سے بچگیا قضا سر پر سے آکر ٹل گئی ہین سنتے تو کوئی درجہ اٹھا نہ رکھا تھا مگر کیا کرون میرے خیال مین خسرو بھی زیر ہو جائیگا اور اطاعت کریگا بس اگر خسرو بھی زیر ہو گیا دلدار شاہ نے مع فرزند کے دین اسلام قبول کیا اور مع سپاہ کے تو یاد رکھنا کہ کل مین ضرور جنگ مغلوبہ کرونگا مین تو اطاعت نہ کرونگا اور یا تو ان سب خدا پرستون کو غارت کیا یا اپنی جان دی تم لوگ بھی خوب جان لڑا کر مقابلہ کرنا سب نے کہا کہ بہت خوب یہ تو یہان باتین اسطور کی کر رہا ہی ادھر لشکر دلدار شاہ مین یہی چرچا ہی کہ کل کا معرکہ قابل دید ہی سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے یہی باتین کر رہے ہین ادھر شاہزادہ بھی بارگاہ سے اٹھکر سردارون و بیدار شاہ و قہرمان کے اس خیمے مین آیا جو کہ خسرو نے برائے شاہزادہ برپا کرایا تھا اسکو سب سامان عیش سے مہیا پایا بہت خوش ہوا آرام کیا یہانتک کہ رات بھر لشکر دلدار شاہ مین یہی چرچا رہا سب سردار بآرام وراحت سو گئے یہانتک کہ خسرو شب نے شاہ روز سے شکست کھائی پہلوان روز یعنی آفتاب عالم افروز میدان فلکی پر آیا سپیدہ سحری کا ظہور ہوا عالم نور سے معمور ہوا شاہزادہ بیدار ہوا اور سب سردار اٹھے سب نے وضو کیا فریضہ سحری کو ادا کیا اسکے بعد ہر یک لباس وغیرہ

سے آراستہ ہو کر ہمراہ شاہزادے کے اکھاڑے پر آیا شاہزادہ ایک طرف آکر متمکن ہوا اہل لشکر بھر رات رہے سے آکر جمع ہوئے بڑا مجمع تھا شداد بد نہاد بھی اپنے خیمے سے تیار ہو کر مع سرداروں کے آیا شاہزادے کو دیکھکر جل گیا اپنے لشکر کو مسلح و مکمل ہونے کا حکم دیکر آیا تھا سب آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہو کر آئے بیدار شاہ نے یہ رنگ دیکھکر شاہزادے سے کہا کہ شداد فساد پر آمادہ ہو دیکھیے سب لشکر اُسکا مسلح و مکمل ہو شاہزادے نے جواب دیا کہ جیسا کریگا اُسکی سزا پائیگا تم لوگ نظر خدا پر رکھو کہ اس عرصہ مین دلدار شاہ بھی بیدار ہوا سب امور ضروری سے فراغت کر کے خسرو کو اور سب سردارون کو ہمراہ لیکر اکھاڑے پر آیا شداد شاہ وغیرہ نے سلام کیا شاہزادے سے صاحب سلامت ہوئی دیکھا کہ سب سامان موجود ہو بس خسرو باپ سے اجازت لیکر اکھاڑے مین اُترا کیونکہ اُسکو جلدی ہی اور آتی ہو شاہزادے کو اپنے مقابلے کے لیے طلب کیا بس شاہزادہ بھی بیدار شاہ سے اجازت لیکر اکھاڑے مین آیا گیارہ ڈنڈ کیے خسرو نے کہا کہ اے جوان تم اپنے قول پر قائم ہو شاہزادے نے فرمایا کہ جسکی زبان ایک اُسکا باپ ایک چاہے سر جائے مگر ہم اپنے قول سے نہ پھرینگے تم بھی اپنے قول پر قائم رہو خسرو نے یہی جواب دیا بس باہم کشتی ہونے لگی سب دیکھ رہے ہین کہ خوب زور شور سے مقابلہ ہو رہا ہو کوئی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہو کمال کے داؤن پیچ جوڑ توڑ ہو رہے ہین جھڑا کا کشتی کا بندھا ہوا ہو دو بجلیان ہین کہ کوند رہی ہین یا دو شیر نر ہین کہ لڑ رہے ہین یا دو فیل مست ہین کہ باہم مقابلہ کر رہے ہین شکر مین چل رہی ہین کہ پوست پیشانیون کے اُڑ گئے ہین جہان پر گھڑی دو گھڑی جم کر لڑے اُس مقام پر اکھاڑے مین کیچڑ ہو گئی اسقدر پسینہ چھوٹا جب شاہزادہ خسرو کو پکڑا تا ہو وہ تڑپ کر نکل جاتا ہو جب خسرو شاہزادے کو پکڑاتا ہو یہ صاف نکل جاتے ہین اسی طور سے دوپہر کامل کشتی ہوئی ادھر تو زوال آفتاب ہوا اُدھر خسرو کے زور مین جو زوال ہونے لگا طاقت کمی کرنے لگی دم پھول گیا سانس چڑھنے لگی اب سب کو یقین ہوا کہ خسرو کو بھی زیر کر لیا دلدار شاہ نے کہا کہ لو صاحب غضب ہوا شاہزادہ بھی زیر ہو گیا واقعی ان لوگون سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہو یہ لوگ بلا کے ہین شاہزادے کی طاقت کمی کرنے لگی اُس جوان کو کچھ معلوم بھی نہین ہوتا ہو شداد نے یہ معرکہ دیکھکر اپنے سردارون و لشکر سے اشارون مین کہا کہ ہوشیار رہو جاؤ اب وقت قریب آگیا ہو بس اس شداد کے اشارون سے سب خبردار ہو گئے اُدھر جب خسرو نے دیکھا کہ میری طاقت جواب دینے لگی بس شاہزادے کے شانے پکڑ کر لے دوڑا اُدھر بیدار شاہ و قہرمان و قہار و مقہور وغیرہ کہ رہے ہین کہ شہریار نے خسرو کو بھی زیر کیا غالب آئے بس شاہزادہ ساٹھ قدم پیچھے ہٹا تھا کہ خیال جو بٹا خسرو کو موقع ملا اسنے ہکا بارا کہ شاہزادے کا پاؤن گھٹنا آشنا بزمین ہوا اب جو تڑپ کر لنگر قائم کیا تا بپاشنہ غرق زمین ہوئے خسرو نے کمر زنجیر پکڑ کر مین زور متواتر شاہزادے پر کیے کہ اُنگلیون سے خون کی بوندین ٹپکنے لگین کنپٹیان تپکنے لگین بس جب شاہزادے کے لنگر کو حرکت نہوئی عاجز ہو کر ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اپنا حوصلہ نکال چکا اب آپ زور کرین شاہزادے نے فرمایا کہ خوب طور سے حوصلہ نکال لو بعد کو یہ نہ کہنا کہ یہ پیچ رہگیا ورنہ مین اس پیچ پر زیر کر لیتا خسرو نے کہا کہ مین سب طور سے امتحان کر چکا اب آپکی باری ہو بس شاہزادہ خسرو کے دونون شانے پکڑ کر

لے دوڑا وہ مثل پتہ کے جاتا تھا جہان پر قصد کرتا تھا کہ رکون شاہزادہ ہنگا مارتا تھا کہ زمین پاؤن کے نیچے سے نکل جاتی تھی کیا برا وقت تھا کہ زمین کو بار تھا لبس بامعین قدم پر لاکر ہکا جو مارا دونون گھٹنے خسرو کے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ مین بھی تڑپ کر لنگر قائم کردن حریف زبر دست ہی لنگر کب قائم کرنے دیتا ہی شاہزادے نے دہنی طرف آکر کمر زنجیر پکڑ کر اب جو یا حیدر صفدر و نعرہ اللہ اکبر کہکر زور کیا خسرو کو زمین سے اُٹھا لیا پہلے ہی زور مین تا بہ کمر لائے دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے مین سر سے بلند کرلیا پھر تو اہل مجمع سوائے بیدار شاہ و قہرمان و قہار و مقہور تو اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سردار تعریفین کرنے لگے اہل لشکر شداد و دلدار شاہ و سرداران دلدار دکل لشکر دلدار شاہ کے حواس باختہ ہو گئے سب کے رخون پر مردنی چھا گئی چہرے زرد ہو گئے مگر کیا کرسکتے ہین شداد نے قصد کیا کہ اپنے اہل لشکر کو حکم دون کہ وہ سب ٹوٹ پڑین مگر کچھ سوچکر خاموش ہو رہا اور خیال دل مین کیا دیکھو تو انجام کیا ہوتا ہی اُدھر شاہزادے نے خسرو کو گرد سر چرخ دیا اُسنے امان طلب کی شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اُسنے جواب دیا کہ مین نے آپکی غلامی اختیار کی آپکا دین و مذہب قبول کیا بس شہزادے نے اسکو آہستہ زمین پر رکھدیا خسرو اُٹھکر شاہزادے کے قدمون پر گرا شاہزادے نے کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا گر دیکھا شاہزادے نے گلے سے لگایا اُسنے اپنے سردارون اور اپنے باپ و اپنے اہل لشکر کیطرف دیکھکر کہا کہ مین نے تو اس شہریار کی غلامی اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا بس جسکو میری ہمراہی منظور ہو وہ دین اسلام اور اس شہریار کی غلامی اختیار کرے ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اپنی گمراہی کی سزا پائیگا راوی کہتا ہی دلدار شاہ اپنے فرزند و سپہ سالار کے بھروسے پر حکومت کرتا تھا جب یہ دونون زیر ہو گئے اب کون تھا کہ جسکے بھروسے پر دلدار شاہ مقابلہ کرتا بس مع سردارون کے رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے نے اُسکے ہاتھ کھولے اُسکو کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر مع سردارون کے از سر صدق مسلمان ہوا یہ رنگ جو اہل لشکر دلدار شاہ کے نے دیکھا بس سب اُسیوقت حاضر ہونے لگے اور کلمہ پڑھکر دائرۂ اسلام مین آنے لگے کیونکہ اُنھون نے دیکھا کہ جب بادشاہ اور شاہزادہ و سپہ سالار و کل سردارون نے دین اسلام اختیار کیا تو ہمکو کیا ضرورت ہی جو اپنی جانین برباد کرین بس یہ کہتے ہوئے کہ الناس علی دین ملوکہم ایمان لائے راوی کہتا ہی کہ تھوڑے ہی عرصہ مین کل لشکر دلدار شاہ کا جو کہ تین لاکھ کا تھا مع شاگرد پیشہ و بنیے و بقال کے دائرۂ اسلام مین آگیا ایک بھی کافر نہ رہا بس سب نے دین اسلام قبول کیا کیونکہ سب نیک نیت و روشن دل تھے جب سب لوگ مسلمان ہو چکے اُسوقت دلدار شاہ نے دیکھا کہ شداد مع اپنے سردارون و اہل لشکر کے الگ کھڑا ہی اُسنے دین اسلام نہین قبول کیا ہی دلدار شاہ نے شداد سے کہا کہ ای شداد تو بھی آکر مع سردارون و اہل لشکر کے اس شہریار کی غلامی اختیار کر اور دین اسلام قبول کر کیون الگ کھڑا ہی حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی ارے کیون نہین سعادت کونین حاصل کرتا ہی اُس بدنہاد نے جواب دیا کہ مین تم سب کی طرح دیوانہ و بیوقوف نہین ہون کہ اپنا دین ترک کردن میری ہزار ہزار جانین خداوند لقا و زمرد شاہ پر نثار ہین مین کبھی یہ دین نہ قبول کرونگا یہ کہکر اپنے سردارون و اہل لشکر کو حکم دیا کہ ان سب کو قتل کرو پس یہ شداد بدنہاد نے حکم دیکر دلدار شاہ

سے کہا کہ مین اب تمکو اور اِس جوان کو زندہ چھوڑتا ہون ابھی اِس حرکت کی سزا دیتا ہون یہ جو
شداد بانی بیداد نے کہا دلدار شاہ نے کہا تو بڑا سیاہ قلب ہے تو کیا کرے تیرے مقدر
مین یہ سعادت نہین ہے بس شاہزادے کیطرف مُنہ کرکے کہا کہ حضور اِسکے شر سے اپنے کو بچایئے
شاہزادے نے فرمایا وہ خدا بچانیوالا ہے کہ جسنے قتل ہونے سے بچایا اُدھر شداد نے جو سب
اپنے اہل لشکر و سرداروں کو حکم دیا کہ اِس جوان اور دلدار شاہ کو قتل کرو بس وہ لوگ سب کے
سب تلوارین علم کرکے چلے چونکہ لشکر دلدار شاہ بھی مسلح و مکمل تھا ان کفاروں سے لڑنے
لگا دونون لشکر مل گئے اِس عرصہ مین دلدار شاہ تخت پر سوار ہوا اور بیدار شاہ اور اِسکے
سب سردار اور دلدار شاہ کے سردار و قہرمان و منصور و قہار و خسرو و خود شاہزادہ مرکب
پر سوار ہوئے اور تلوارین لیکر لشکر حریف پر جا پڑے تلوار چلنے لگی بازار مرگ گرم ہو گیا سرون
کا مینھ برسنے لگا کفار مر مر کے گرنے لگے خون کا دریا بہنے لگا ملک الموت روحین قبض کرنے
لگے کفارون کی روحون سے دوزخ بھرنے لگا راوی کہتا ہے کہ کفار تو پچاس ہزار تھے اور یہ سب
تین لاکھ سے اوپر تھے اِسطور سے کفار کو گھیر لیا اور کفار سے مل گئے کہ جیسے آٹے مین نمک جہان
پر ایک کفار مقابلہ کر رہا تھا وہان دس پر لشکر دلدار شاہ کے اہل لشکر تھے سب کفار تتر بتر ہو گئے مثل
نگینۂ انگشتری کے گھر گئے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ یہان تو جنگ ہو رہی تھی اُدھر وہ لشکر اور
سردار جو کہ اہل قلعے کے منھ سے یہ سنکے کہ شداد شاہ نے سب خدا پرستون کو بیہوشی کھلا کر اور
بیہوش کرکے سب کو اسیر کرکے اُنکی قید لیکر مع پچاس ہزار سپاہ کے خدمت دلدار شاہ مین
لشکر پر شبخون مار کر چلا گیا ہے ہمکو برائے حفاظت قلعہ چھوڑ گیا ہے ہم قلعے مین نہ آنے دین گے اگر اِدھر
آؤ گے تو گولے مارین گے ہان اگر اطاعت کرو گے تو آنے دین گے بس یہ لوگ وہان سے
کل لشکر اور خیمہ و بارگاہ لیکر اور جو سردار تھے وہ سب اپنے کشتون کو دفن کرکے کہ جو حالت
شبخون اور حالت غفلت مین کفار کے ہاتھ سے مارے گئے تھے طرف شہر انوریہ کے روانہ
ہوئے تھے یہ لشکر بھی قریب لاکھ کے تھا کیونکہ اسی ہزار جوان شاہزادہ رفیع البخت کے ہمراہ تھے
اور ایک لاکھ چالیس ہزار کا لشکر بیدار شاہ کا تھا بس جوان دو مقابلون مین قتل ہوا یعنے اُس معرکہ
مین جو کہ شاہزادے سے ہوا تھا اور اِس شبخون مین کام آئے باقی سب طرف انوریہ کے چلے
تھے اُسوقت آکر پہونچے کہ جب یہان لشکر شداد شاہ و لشکر دلدار شاہ و شاہزادے سے مقابلہ
ہو رہا تھا اور دلدار شاہ کی سپاہ لشکر شداد شاہ کو قتل کر رہے تھے اِن سب نے جو دور سے
یہ معرکہ دیکھا کہ مقابلہ ہے اور جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے سرداروں نے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ
کہ یہ کس لشکر سے مقابلہ ہے اور کون دو لشکر لڑ رہے ہین ہرکارے دوڑے ہوئے اُس مقام پر
آئے کہ جہان جنگ ہو رہی تھی تدبیر عمل سے دریافت کرکے سردارون کی خدمت مین پہونچے
اور کہا کہ جلدی چلیے شاہزادے سے مقابلہ ہو رہا ہے اور شداد شاہ کے لشکر سے اُنھون نے
کہا کچھ دریافت بھی کیا کہ شاہزادہ کیونکر رہا ہوا اُنھون نے کہا کچھ دریافت بھی کیا کہ شاہزادہ کیونکر
رہا ہوا اُنھون نے کہا کہ دریافت کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ شداد شاہ جو ہمارے لشکر پر شبخون
مار کر اور قید اُنکی لیکر چلا تو اِس صحرا مین آکر پہونچا چونکہ شداد شاہ دلدار شاہ حاکم شہر انوریہ
کو برائے کمک طلب کر چکا تھا اور دلدار شاہ مع تین لاکھ سپاہ اور اپنے فرزند خسرو شیر دل

اور سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر کے براے کمک چل چکا تھا اور اس مقام پر فروکش تھا کہ شداد پہونچا
اُسنے سب حال بیان کیا اور قیدیون کو حوالہ دلدارشاہ کے کیا اُسنے طلب کرکے دربار مین بہت
کچھ پند و نصیحت کی کہ میری اطاعت اور زمرد پرستی قبول کرو انھون نے بہت سخت کلامی کی اُسنے قتل
کا حکم دیا جلاد حاضر ہوئے وہ حکم دیچکا تھا کہ اسکا فرزند خسرو و سپہ سالار شکارگاہ سے یہ خبر سنکے آ گئے
کیونکہ یہ لوگ اسوقت دربار مین نہ تھے شکار کو گئے ہوئے تھے جلاد کو قتل سے منع کرکے دربار
مین شاہزادے کو طلب کیا چونکہ خسرو مرد بہادر تھا اُسنے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شداد نے
مکر سے اسیر کیا ہے وہ شداد اور اپنے باپ سے بہت آزردہ ہوا شاہزادے کو اس اقرار پر رہا
کردیا کہ مجھ سے مقابلے کے لیے اور میرے سپہ سالار سے آمادہ ہوجیے اگر میرا سپہ سالار آپکو زیر کرلے
تو آپ میری اطاعت اور زمرد پرستی قبول فرمائیے اگر آپ مجکو اور میرے سپہ سالار پر غالب آئے
تو مین اپنے کل لشکر و سرداروں و باپ سے آپکی غلامی اختیار کرونگا اور آپکا دین اختیار کرونگا
بس شاہزادے نے اقرار کیا اور قید سے رہائی پائی اُسدن مقابلہ کرکے سپہ سالار دلدارشاہ
کو زیر کیا اُسنے اطاعت کی اور مسلمان ہوا آج خسرو فرزند دلدارشاہ کو کشتی مین زیر کیا بس وہ
بھی مسلمان ہوا مع اپنے باپ اور کل سرداروں اور اہل لشکر اور آپ کی اطاعت اختیار کی شداد
مع اپنے لشکر کے الگ ہو گیا لاکھ لاکھ سب نے کہا اُسنے نہ اطاعت قبول کی نہ دین اسلام
بلکہ مقابلے پر آمادہ ہوا اور سب لشکر سے لے کر ان سب پر ٹوٹ پڑا بس لشکر دلدارشاہ نے
اُس سے مقابلہ شروع کردیا اور لڑائی ہونے لگی یہ سنتا تھا کہ وہ سردار کل لشکر لیکر آ پڑے اور
اور شریک جنگ ہوئے اُسی لشکر نے لشکر شداد شاہ کا ناطقہ بند کردیا تھا یہ تازہ لشکر جو پہونچا
اور قتل کرنا شروع کیا ایک دم مین سب کا صفایا کردیا لاشون سے میدان جنگ بھر دیا خون کا دریا
بہا دیا مینھ سرون کا برسا دیا جو جو نامی سردار اور افسر تھے وہ اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے
اور باقی اسیر ہوئے اور بہت سے اہل لشکر ایکایک خسرو سے اور شداد شاہ سے سامنا ہو گیا
خسرو یہ کہتا ہوا چلا کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جائیگا تونے تو میری آبرو ہی لی تھی اور
مجکو ذلیل بھی کیا تھا سب مردان عالم مین اور اس نعمت عظمےٰ سے اور سعادت کونین سے محروم
کیا تھا جو کہ دین اسلام قبول کرنے سے مجکو حاصل ہوئی شداد نے جو اس شیر کو آتے ہوئے
دیکھا بہت گھبرایا ایک طرف سے دلدارشاہ یہی کلمہ کہتا ہوا طرف شداد کے چلا اور ایک
سمت سے بیدارشاہ اسکا بھائی یہ کہتا ہوا چلا کہ او مکار جعلساز شداد بدنہاد مین آ پہونچا اب تو
میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہے تجکو کب زندہ چھوڑتا ہون تونے بڑا ظلم کیا ہم سب کی جان لی تھی
وہ تو قدرت خدا ہوئی اور خدا نے خسرو کے دل مین یہ بات ڈالی کہ اُسنے دریافت کیا ورنہ کیا
باقی تھا کیون شداد تو بڑا کور دل و سیاہ قلب ہے یہ سب قدرت اور کارسازی رب کریم کی آنکھون
سے دیکھی کہ اُسنے کیونکر ہم سب کو زندہ رکھا اور کیونکر دلدارشاہ و خسرو کو شاہزادے کا مطیع کیا
اور یہ لوگ کیونکر زیر ہوئے اور اسیر بھی تو ایمان نہ لایا مقابلے پر آمادہ ہو گیا اور مقابلہ کیا
تونے تو اپنے نزدیک کوئی بات اُٹھا نہین رکھی جہانتک ہوا دشمنی کی مگر خداوند کریم ہم سب کا حافظ
تھا اُسنے بچایا دوسرے ان سب کو بھی یہ سعادت ملنا تھی اور ان سب کے نصیب مین سیر باغ
بہشت مقرر ہو چکی تھی بس وہ امر پردۂ غیب سے ظاہر ہوا جس سے کوئی آگاہ نہ تھا اور یہ سب

شرف اسلام سے مشرف ہوئے تو اس سعادت سے محروم رہا اور رہیگا تیرا مقام دوزخ ہے
تجکو بھلا بہشت سے کیا مطلب ہی بس بیدارشاہ یہ کہتا ہوا چلا ایک جانب سے مقہور تیغہ برہنہ ہاتھ
مین لیے ہوئے اور کلمات سخت و سست شداد کو کہتا ہوا چلا اب جو شداد نے ان چارون
شیرون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا گھبرایا فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون جو ان شیرون کے
پنجون سے بچون لاکھ لاکھ فکر کرتا ہی کوئی تدبیر مین نہین آتی ہی روح ان شیرون کو دیکھکر قفس جسم مین
گھبراتی ہی دل سے کہتا ہی کہ اب بچنا محال ہی یہ ان سب کا خیال خام ہی کہ مین خوف جان سے دین
اسلام قبول کرون مرجانا گوارا ہی مگر مسلمان ہونا گوارا نہین ہی یہ باتین دل سے کرکے اسنے
خیال کیا کہ اے شداد تو اتنا ان لوگون سے ڈرتا کیون ہی کوئی اسکے چار ہاتھ پاؤن نہین ہین
جو دوسرے کے ہاتھ پاؤن ہین وہی اسکے وہ جوان خداپرست تو طرف تیرے آتا نہین ہی
جو زیادہ خوف ہو تیرے ہی تو بھائی بند ہین جو قوت وطاقت تیرے جسم مین ہی وہ اسکے جسم
مین ہی جسنے تجکو پیدا کیا ہی اسی نے اسکو بھی خلق کیا ہی جو فنون سپہ گری کے تجکو معلوم ہین وہی اسکو
بھی معلوم ہین پھر کس امر کا خوف ہی شاید یہ تیرے ہاتھ سے قتل ہون خداوند زمرد نے ان سبکی
قضا تیرے ہاتھ سے مقرر کی ہو بس مقابلہ کر یہ امر دل مین تجویز کرکے اور تلوار جب سے لڑ رہا
تھا علم کرکے کھڑا ہوا کہ جو میرے قریب آئیگا اسکو اس تلوار سے قتل کرونگا یہ تو اس قصد سے کھڑا
ہوا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ بیدارشاہ نے مرکب کو تیز کیا کیونکہ اسکو بہت غصہ تھا مرکب کو
مہمیز کرکے قریب شداد کے پہونچا اور کہا کہ او بدنہاد کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کی
دیکھ تیری قضا تیرے سر پر موجود ہی یہ کہکر تلوار چمکائی شداد بدنہاد نے کچھ جواب نہ دیا اور بلکہ
اس تقریر کے جواب مین تلوار کا وار کیا بس بیدارشاہ نے وار کو خالی دے کر اب جو سر کو
بچاکر پھر وار کیا تلوار جو بھرپور پڑی مثل خیار تر کے دو ٹکڑے شداد کے ہوئے وہ بانی بیداد
بدنہاد ظلم ہو کر پشت مرکب پر سے زمین پر گرا بیدارشاہ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا یہ حال جو دلیدار
شاہ و مقہور و خسرو نے دیکھا کہ جبتک ہم جائین جائین بیدارشاہ نے پہونچکر شداد کو قتل
کیا ان لوگون نے بہت تعریف کی اور تعریف کرکے جو سوار و پیدل و سردار اس مقام
پر تھے اسنے لڑنے لگے اور انکو قتل کرنے لگے یہ حال جو لشکر شداد نے دیکھا کہ ہمارا افسر
و بادشاہ مارا گیا سب کے جی چھوٹ گئے ہر ایک کی طاقت نے جواب دیا ہر ایک
گوشۂ امان تلاش کرنے لگا چونکہ مثل مشہور ہی کہ لشکر بے امیر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار رہی
بس شداد شاہ کا مرنا تھا کہ لشکر نے شکست کھائی سب کے پاؤن اٹھ گئے ہر طرف سے
صدائے الامان بلند ہوئی دلیران اسلام نے جواب مین کہا کہ امان بشرط ایمان سب نے کہا
کہ ہمنے زمرد پرستی پر لعنت کی دین اسلام اختیار کیا اور اس شہریار کی اطاعت بس اس صدا
کا ہر طرف سے آنا تھا کہ شاہزادے نے تیغ انتقام کو نیام مین کیا ہاتھ جنگ سے روک لیا شہزادے
کا ہاتھ کا روکنا تھا کہ سب اہل اسلام جنگ سے دست بردار ہوئے کفار کشی سے باز ہوئے بس
یہ نوبت ہوئی کہ جو اہل لشکر قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے وہ تلوارین پھینک کر ہاتھ رومال
سے باندھکر حاضر ہونے لگے بیدارشاہ نے سب کی سفارش شاہزادے سے کرکے
انکی خطا کو معاف کرایا بس کل لشکر شداد شاہ کا کہ جو کہ قریب تیس ہزار کے تھا اور قتل و غارت

سے بچا تھا کلمہ طیبہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان ہوا اور غلامی شاہزادے کی سب نے قبول کی پس
شاہزادہ اُن سب کو اور اپنے سرداروں وبیدار شاہ و دلدار شاہ و خسرو و قہار و قہرمان
و مقہور کو اپنے ہمراہ لیکر اور ان سب کے سرداروں کو اور لشکر کو کوچ کرنے کا حکم دیکر اور اپنے
اہل لشکر سے یہ فرماکر کہ خیمے وغیرہ برپا کرو طرف بارگاہ دلدار شاہ کے چلا راہ میں اُن سرداروں
نے کہ جو کہ قلعہ کشور ریہ پر بیرون قلعہ پڑے تھے اور وہ عورت میں نہیں گئے تھے جن پر شداد نے
شبخون مارا تھا سب حال شداد کے شبخون کرنے کا اور اہل لشکر کے قتل ہونے کا اور اسی
تاریکی شب میں جو شبخون کر کے نکل جانے کا اور اپنا طرف قلعے کے جانے کا اور اُسنے یہ کہنا
کہ شاہزادے کو ہماری خبر کردو اُن لوگون کا جواب سخت دینا اور قلعے کو آلات حرب و ضرب سے
آراستہ پانا اُنکی زبانی یہ سُنکے کہ شداد شاہزادے کو مع سرداروں کے قید کرکے اور لشکر پر شبخون مارکے
طرف انور ریہ کے پاس دلدار شاہ کے گیا پس اپنا مع لشکر کے ادھر کو روانہ ہوئیگا اور یہان پہونچکر
حال دریافت کرکے شریک جنگ ہونے کا بیان کیا ارادہ میں یہ جو شاہزادے نے سُنا تو اُطرف
مقہور کے دیکھا اُسنے ہاتھ جوڑ کے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہو شاہزادے نے فرمایا کہ ای مقہور تم
اسوقت تھوڑا سا لشکر لیکر طرف قلعہ کشور ریہ کے روانہ ہو بیرون قلعہ اُترنا پہلے اُنکو پند و نصیحت کرنا
اگر وہ مان لیں تو خیر ورنہ قلعے پر یورش کرکے قلعے پر قبضہ کرنا اور وہان دین اسلام کو رواج دینا
ہم بھی آتے ہیں ہمارے آنے تک یہ سب بند و بست ہو جائے مقہور نے عرض کیا کہ بہت
خوب پس مقہور اُسیوقت شاہزادے کو سلام کرکے بارگاہ میں بھی نہ گیا لشکر میں آیا فوج میں
قرنا ہوا لشکر تیار ہو گیا ابھی اہل لشکر نے کمر بھی نہ کھولی تھی پس مقہور پچاس ہزار سپاہ لیکر طرف
قلعہ کشور ریہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہ تو ادھر کو جاتا ہی یہان شاہزادہ بارگاہ میں
آیا دلدار شاہ نے قصد کیا کہ شاہزادے کو تخت پر بٹھائے شاہزادے نے انکار کیا
اور دلدار شاہ و شداد شاہ کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار دنگلون
و کرسیون پر متمکن ہوئے شاہزادے کا دنگل پایہ چہارم تخت پر بچھایا گیا جب سب سردار
آچکے دربار آراستہ ہو چکا شاہزادے نے حکم دیا کہ کشتگان کفار و اہل اسلام کا شمار کیا جائے
اہل اسلام دفن ہون اور کفار کو ایک غار میں ڈالدیا جائے اور زخمی شفاخانے کو روانہ کیے جائیں
تاکہ اُنکا علاج ہو اور اسیرون کو حاضر کیا جائے تاکہ اُنکا دربار سمجھا جائے کیونکہ مجکو اب اسقدر
مہلت نہیں ہو کہ میں ان کامون میں تاخیر کرون ابھی مجکو طلسم کے فتح کرنے کو جانا ہو کہ جس کام
کے لیے میں اپنے والد بزرگوار سے ایسے وقت میں جدا ہوا ہون کہ جبکہ وہ مقابلہ میں مصروف
ہین اور مقابلہ بھی کوئی ایسے ویسے سے نہیں ہو کہ بہت جلد فراغت ہو جائیگی بادشاہ بزرگ
سے ہو پس مجکو لازم ہو کہ میں بہت جلد طلسم کو فتح کرکے اُنکی خدمت میں جاؤن اور اُنکے ہمراہ جہاد کرون
یہ جو حکم دیا فوراً کارپردازون نے سب بند و بست کیا اہل اسلام کے لاشون کا شمار کرکے
نماز اُنپر پڑھکر دفن کیا کفار کے کشتون کو شمار کرکے غار میں ڈالدیا زخمیون کو شمار کرکے شفاخانے
کو روانہ کیا اُنکا علاج ہونے لگا اور آکر عرض کیا کہ اس مقابلہ میں کل اہل اسلام دس ہزار شہید و
مجروح ہوئے اور بیس ہزار کفار جسمین پندرہ ہزار تو مارے گئے پانچ ہزار اسیر ہوئے تیس ہزار
نے دین اسلام قبول کیا کیونکہ شداد کے ہمراہ کل پچاس ہزار سپاہ تھی باقی تیس ہزار قلعے میں لے

حفاظت قلعہ چھوڑ گیا تھا وہ قلعے مین سے تھے بس یہ سنکے شاہزادے نے فرمایا کہ اُن سب کو حاضر کرو جو کہ اسیر ہوئے ہین داروغہ زندان اُسیوقت اُن سب کو لیکر حاضر ہوا وہ سب جب دربار مین آئے شاہزادے نے اُنکو تلقین بدین اسلام کیا اور چند کلمہ وحدانیت مین اپنی زبان معجز بیان سے فرمائے اور پند نصیحت فرمائی وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان ہوئے اور اطاعت کی اُن سب کو خلعت مرحمت ہوئے اور جگہ دربار مین ملی جب اِن کامون سے شاہزادے فراغت فرمائی اُسوقت دلدار شاہ و خسرو سے فرمایا کہ آپ لوگ اپنا لشکر لیکر طرف اپنے شہر کے تشریف لیجائین اور اہل شہر وغیرہ کو مسلمان کرین مسجدین بنوائین سکہ و گز بنام بادشاہ اسلام دارا ابن جمشید شاہ کے جاری کرین مین صبح کو اپنا لشکر لیکر طرف کشوریہ کے جاونگا اگر مقہور نے قلعہ فتح کر لیا ہوگا تو اصلح ہو گئی ہوگی تو اُسکا بندوبست کرکے مقہور کو اپنے ہمراہ لیکر طرف طلسم کے روانہ ہونگا اگر نہ فتح کیا ہوگا نہ صلح ہوئی ہوگی تو اُس حالت مین وہان قیام کرونگا اور قلعے پر قبضہ کرکے خواہ بجنگ خواہ بآشتی وہان سے روانہ ہونگا جب طلسم فتح کرکے واپس ہونگا تو آپ لوگون کو ہمراہ لے کر طرف لشکر صاحبقران کے چلونگا اس عرصہ مین آپ لوگ بھی شہر کے بندوبست سے فراغت پا جائینگے پھر کوئی خدشہ نہ رہیگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا دلدار شاہ و خسرو و قہرمان و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر ہم غلامون کو اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کرین اگر قبول ہو زہے عز و شرف ورنہ کیا چارہ ہے فرمایا کہ بیان کرو تب اِن سب نے عرض کیا کہ ہماری دو عرض ہین اول تو یہ کہ ہمنے جو حضور کے قدم مبارک کو بوسہ دیا اور آپکی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا تو اِس غرض سے نہین قبول کیا کہ ہم سب جا کر اپنے ملک مین بیٹھین بلکہ اِس غرض سے کہ اب جو باقی عمر ہے اُسکو حضور کی اطاعت و دین اسلام کی پیروی مین بسر کرین کیونکہ ایک زمانہ دراز تک گمراہی و ضلالت مین مبتلا رہے سوائے افعال بد کے کوئی فعل نیک ہمسے سرزد نہین ہوا بلکہ یہ کتنا بڑا گناہ تھا اُسکے ایک بندہ مغضوب کو سجدہ کرتے تھے اُسکی خدائی مین اُسکو شریک کیا تھا ایک بندۂ بے ادب کو اپنا خدا قرار دیا تھا بس بسبب وسوسۂ شیطانی کے ہم لوگ گمراہ تھے جبکہ ایک راہ نما اور ہدایت کنندہ ملا اور اُسکے سبب سے راہ ضلالت و گمراہی سے نکلے اور نجات پائی فرح بخش بہشت کی سیر کے مستحق ہوئے اب اُس راہ نما کے قدمون کو چھوڑ کر کہان جائین کہ جسکے سبب سے یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی اب ہمکو زیبا ہی کہ اپنی باقی عمر جہاد مین بسر کرین تاکہ اُن گناہون کی بازپرس نہو اور دین اسلام کے رواج دینے مین آپکے ہمراہ کوشش کرین تاکہ جو کچھ آلائش کفر و ضلالت کی ہے سب سے پاک ہو جائین اور وہ کریم ہمسے خوش ہو اور ہمارے گناہ بخشدے ہم جنہونے اِسی غرض سے اطاعت کی ہے کہ آپ کے ہمراہ رکاب رہکر کفار کشی مین مصروف ہون اگر زندگانی ہے تو فتح پائی اور کفار کشی مین غالب آئے تو فخر و غازیون مین نام لکھا گیا اگر کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے تو مرتبہ شہادت پایا سیر بہشت عنبر سرشت نصیب ہوئی بس ایسی سعادت کو ترک کرکے ہم جبکہ اپنے ملک کو جائین ہمتو کبھی آپ کے قدم نہ چھوڑینگے اب یہ سر قدمون پر نثار کرینگے شاہزادے نے فرمایا کہ یہ قول آپ لوگون کا بہت درست ہے اور [illegible] ہے مگر میں نے جو یہ امر کہا تو ایک سبب سے کہا کہ یہ تو آپ لوگون کو بخوبی معلوم ہے کہ جو کہ طلسم کو فتح کرنے جاتا ہے اُسکو کچھ سپاہ و لشکر کی ضرورت نہین ہوتی ہے بلکہ یہ حکم ہے کہ طلسم کشا کے ہمراہ تا شاطر تک تھوڑی سپاہ و لشکر بیکار رہے ایسی حالت مین [illegible]

جانا بیکار رہو زحمت سے کیا حاصل آپ لوگ یہان تشریف رکھین مین جانے واپس آکر آپکو ہمراہ لیچلونگا جبکہ برا ے مقابلہ کفار سفر کرونگا دوسرے یہ جو آپ نے کہا کہ آپ لوگ شہر مین جاکر اہل شہر کو اور لوگون کو مسلمان کیجیے تو یہ بھی تو ایک طور کی سعادت ہی کہ آپکے سبب سے وہ لوگ کہ جو کہ گمراہی مین مبتلا ہین راہ راست کو اختیار کرین گے کتنا بڑا ثواب ہوگا اگر آپ لوگ میرے ہمراہ چلینگے تو وہ اس شرف سے محروم رہجائین گے انکو کون مسلمان کریگا وہ اسی ضلالت مین مبتلا رہین گے **دلدار شاہ** نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر ہم لوگ آپکے قدمون سے جدا ہونا گوارا نہین کرین گے بس یہ آپ یہ خیال فرمایے کہ جہان آپکا یہ لشکر جوکہ آپ کے ہمراہ ہی رہیگا ہم لوگ بھی اُسی مقام پر رہین گے اگر یہ لشکر آپ کے ہمراہ داخل طلسم ہوگا ہم بھی داخل ہونگے جبکہ آپ یہ ارشاد فرما چکے ہین کہ طلسم مین سوائے میرے کوئی نہین جائیگا آخر یہ لشکر کسی مقام پر قیام پذیر ہوگا یہ غلامان تازہ بھی اُسی مقام پر حاضر رہین گے اور کسی صورت سے آپ کے قدمون کو نہ چھوڑین گے اگر حضور نہ لیجائین گے بس ہم سب آپ کے روبرو گلے کاٹ کر اپنی جانین قدم مبارک پر نثار کرین گے اب ہمکو ایک پل کی جدائی نہ گوارا ہوگی یہ جو ارشاد ہوا کہ تمھارے ہمراہ چلنے سے اہل شہر اس شرف سے محروم رہین گے اُنکو کون مسلمان کریگا وہ مبتلاے ضلالت رہین گے اُسکی تدبیر یہ غلام نے سوچی ہی کہ حضور از برائے خدا میرے شہر مین ایک دن کے لیے تشریف لیچلین تاکہ اہل شہر زیارت جمال سے مشرف ہون اور جونان و نمک اس حقیر کو میسر ہو اسکو نوش فرمایئے میری عزت بڑھایئے تاکہ سب کو معلوم ہو کہ جس شہریار کی **دلدار شاہ** نے غلامی اختیار کی اُسنے **دلدار شاہ** کو سرفراز کیا بس غلام اسی ایک دن کے عرصہ مین سب اہل شہر کو مسلمان کریگا اور اپنے وزیر کو طریقۂ اسلام تعلیم کرکے اور اُسکو اپنی طرف سے حاکم کرکے سب ضروری سے آگاہ کرکے ہمراہ رکاب ہوگا یہ تقریر جو **دلدار شاہ** نے معجز و انکسار کی شاہزادے کو سوا ے قبول کرنے کے کچھ بن نہ پڑا مگر یہ فرمایا کہ اے **دلدار شاہ** تمنے بہت پریشان کیا ہم تمسے مجبور ہو گئے خیر مگر اسکا خیال رہے کہ ہم ایک دن سے زیادہ نہ قیام کرین گے تم اس عرصہ مین سب بندوبست کر لینا کیونکہ ہمکو جلدی ہی ہم تمسے سب حال کہہ چکے ہین اگر تمنے پھر ضد کی تو ہم نہ مانین گے ذرا کوچ کرکے اپنے کام کیطرف روانہ ہونگے **دلدار شاہ** نے عرض کیا کہ کیا مجال غلام کی جو ایک دن سے زیادہ تشریف فرمانے کا اصرار کرے بس شاہزادے نے حکم دیا کہ کل کل لشکر بوقت سحر تیار رہے ہم ہمراہ **دلدار شاہ** کے شہر **انوریہ** کو جائین گے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے **دلدار شاہ** نے اُسیوقت ایک شتر سوار طرف اپنے ملک کے روانہ کیا اور اپنے وزیر کو تحریر کیا کہ تم کل کل لشکر لیکر بیرون شہر آنا اور دعوت کا سامان کرنا اور شہر مین منادی کرادینا کہ کل اہل شہر از پیر تا جوان و از مرد تا عورت سب ایک مقام پر جمع ہون ہمکو کچھ حکم سنانا ہی ہم کل اُس شہریار کو لیکر اپنے ملک مین آئین گے کہ جسکی ہمنے اطاعت کی ہی اور جسکا ہمنے دین قبول کیا ہی جسنے ہمکو ضلالت سے نکالا اور راہ نیک کا سالک کیا بس ان حکمون مین میرے فرق نہو بس وہ شتر سوار یہ نامہ لیکر فوراً طرف **انوریہ** کے روانہ ہوا یہان سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے اُدھر سردارون نے سب لشکر کو حکم شاہزادے سے آگاہ کیا اُسیوقت سے کوچ کی تیاری ہونے لگی یہان تو کوچ کی تیاری ہو رہی ہی اُدھر وہ شتر سوار نامہ لیکر شہر **انوریہ** مین راہ طے کرکے داخل ہوا ملازمان شاہی سے دریافت کیا کہ وزیر اعظم کہان تشریف فرما ہین آیا دربار مین یا اپنے محل مین ہین

انھون نے کہا کہ ابھی دربار برخاست کرکے اپنے مقام پر گئے ہین تم کہانسے آئے ہو کہا کہ بادشاہ کا نامہ اُنکے نام لایا ہون بہت ضروری نامہ ہو اُن سب نے کہا کہ دولت سراے وزیر پر جاؤ بس وہ در دولت وزیر پر آیا دربانون و پاسبانون سے کہا کہ اطلاع کرو کہ ایک شتر سوار بادشاہ کے پاس سے نامہ ضروری لیکر آیا ہو دربانون نے جو یہ سُنا کہ بادشاہ کے پاس سے نامہ آیا ہو فوراً محلدار کو بلا کر کہا کہ حضور سے عرض کرو کہ ایک شتر سوار فرمان شاہی لیکر آیا ہو کہتا ہو کہ بہت ضروری فرمان ہو کیا حکم ہوتا ہو بس محلدار یہ سُنکے اندر گئی اُسوقت وزیر خاصہ کھا کر مسہری پر جا کر لیٹا تھا کہ محلدار نے جا کر جو کچھ کہ دربانون نے کہا تھا عرض کیا بس وزیر نیک تدبیر یہ سُنکے کہ فرمان شاہی آیا ہو فوراً اُٹھا اور بیرون محل آیا سب نے سلام و مجرا کیا اُس شتر سوار نے بھی سلام کیا وزیر نے پہلے اُس سے دریافت کیا کہ جہان پناہ مع شاہزادۂ فیجاہ خیریت سے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان خیریت سے ہین ایک فرمان آپ کے نام روانہ فرمایا ہو وزیر نے کہا کہ کہان ہو لاؤ مین دیکھون کہ میرے آقا و مالک نے کیا تحریر فرمایا ہو ہم بھی اُس سے آگاہ ہو کر اُس کام کو بسر و چشم بجا لاوین بس شتر سوار نے وہ نامہ پیش کیا وزیر نے پہلے سرنامہ پر جہان پر شاہی مہر تھی بوسہ دیا آنکھون سے لگایا سر پر رکھا گرد پھرا اُسکے بعد لفافہ کو چاک کرکے مضمون پڑھا جب سب مضمون سے آگاہ ہو چکا شتر سوار کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ حالات بیان کر کیونکہ جہان پناہ نے تحریر فرمایا ہو کہ سب حالات تمکو شتر سوار سے معلوم ہو جاوینگے راوی کہتا ہو کہ دلدار شاہ نے نامہ مین لکھدیا تھا کہ سب میرے حالات شتر سوار سے دریافت کر لینا اُنکے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہو بس شتر سوار نے سب اول سے آخر تک حال بیان کیا وزیر کو سُنکے بڑی حیرت ہوئی مگر حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہو اُسیوقت چوبدارون کے ذریعے سے سب اہلکارون اور سردارون کو طلب کیا اور جارجی کو طلب کرکے حکم دیا کہ تمام شہر مین منادی کردے کہ کل سہ پہر کو از پیر تا جوان از مرد تا عورت و طفل شیر خوار و رعایاے شہر و مسافر داہل پیشہ سب در دولت پر حاضر ہون کل بادشاہ تشریف لا کر کوئی حکم تازہ سناوینگے اور سردارون کو حکم دیا کہ کل صبح کو کل لشکر تیار رہے مین براے استقبال شاہی بیرون شہر جاؤنگا اور اہلکارون کو حکم دیا کہ تمام شہر آراستہ کیا جائے ہر گلی کوچہ صاف ہو ہر گلی کوچہ مین آئینہ بندی کی جائے اور دربار خوب آراستہ ہو اور سامان دعوت کیا جائے سب سامان درست رہے کل بادشاہ کسی شہنشاہ زبردست کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف لاوینگے اُنکی دعوت کرینگے دیکھو کسی بات مین کمی نہو کوئی امر رہ نہ جائے ورنہ معتوب سرکار ہوگے سب نے عرض کیا بہت خوب بس جب وزیر حکم دے چکا سب سلام کرکے رخصت ہوئے اور اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے وزیر نے شتر سوار سے کہا کہ کیا تم جواب لیکر جاؤگے جواب طلب فرمایا ہو اُسنے جواب دیا کہ مجھ سے یہ نہین ارشاد کیا کہ جواب لیکر آنا صرف اسقدر ارشاد ہوا کہ یہ فرمان وزیر کے پاس پہونچا دو بس یہ سُنکے وزیر نے اُسکو رخصت کیا وہ اپنے مقام پر آیا وزیر داخل ہوا مگر وزیر کو شب بھر اِس فکر مین نیند نہ آئی کہ وہ کون ایسا شاہزادہ ہو اور بہادر ہو کہ جسنے سپہ سالار کو بھی زیر کر لیا اور شاہزادے کو بھی اور شاہ و شاہزادہ و کل سردارون و اہل لشکر نے اُسکا دین قبول کیا یہان وزیر تو اِس فکر مین مبتلا ہوا اُدھر جارجی نے پھر کر تمام شہر کے ہر گلی کوچہ مین منادی کردی کہ کل سب سہ پہر کو در دولت پر حاضر ہون بادشاہ تشریف لا کر کوئی حکم سناوینگے اُدھر سردارون نے لشکر کو تیاری کا حکم دیا کارپردازان شاہی نے اسیوقت

سے سامان دعوت کیا دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ و شہر کے ہر گلی کوچہ کو صفائی و شفاف و آئینہ بندی
سے درست و آراستہ کیا مطبخ مین طعامہائے لذیذ و خوش ذائقہ کی پخت کا حکم دیا یہان سب سامان
تیار ہو گیا بس بوقت سحر وزیر کل لشکر جو کہ قریب دو لاکھ کے تھا اور سب سرداران کو لیکر اور تخت
شاہی کو ہمراہ لیکر بیرون شہر آیا اور ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوا علمہائے لشکر کے پھریرے کھولدیے اور
انتظار آمد شاہ کر رہا ہی اور اندرون شہر سب سامان درست و تیار ہو رعایائے شہر کو جو یہ حال معلوم ہوا کہ بادشاہ
کسی اور بادشاہ کو لیکر آئیگا اور اُسکی دعوت کی ہی سب اہل شہر برائے تماشا بیرون شہر آئے ایک طرف
اُنکا مجمع ہی کچھ شہر مین ہر گلی کوچہ مین بیٹھے ہین ہر مقام پر اور ہر کرے و دوکان پر اہل شہر کا مجمع ہی سب
لباس نفیس و عمدہ سے آراستہ ہین طوائفان شہر بناؤ سنگار کرکے کمروں پر بیٹھی ہین روز عید معلوم ہوتا ہی
یہان تو یہ سب بندوبست ہی وہان صحرا مین شاہزادہ بوقت سحر بیدار ہوا نماز سحر سے فراغت فرماکے لباس
پر تکلف سے آراستہ ہو کر خیمے سے برآمد ہوا اسب سمند دار بھی آراستہ و پیراستہ ہو کر حاضر ہوے
سب کا مجرا ہوا دلدار شاہ و بیدار شاہ کا بھی سلام ہوا لشکر تیار تھا بس خیمے و بارگاہین ارابون پر
بار کی گئین شاہزادہ مرکب پر تی پیکر پر سوار ہوا کل لشکر تیار ہوا تخت پر دلدار شاہ و بیدار شاہ
برابر بیٹھے ایک طرف قہرمان اور ایک سمت قنبار گینڈون پر سوار خسرو شیر دل مرکب پر عیار
شہزادے کا رکاب پر ہاتھ رکھے عقب تخت لشکر بیشمار قطار در قطار اُنکے عقب اور سب سامان بس
سب کے آگے سامان سواری شاہزادہ وسط مین اِس سامان و شوکت و شان سے دلدار شاہ
شاہزادے کو لیکر طرف اپنے قلعے کے روانہ ہوا یہانتک کہ بعد قطع راہ و طے منازل کے قریب
شہر الوزریہ پہونچا وزیر نے دیکھا کہ گرد عظیم بلند ہوئی سرداروں سے کہا کہ سواری بادشاہ کی
آگئی اہل شہر مین غل ہوا کہ وہ بادشاہ تشریف لانے کو گردشق ہوئی جلوس سواری نمودار ہوا جب وہ
گذر گیا تو سب نے دیکھا کہ ایک جوان حور مثال پری تمثال چہرہ مثل ماہ کامل کے درخشان و مانند
مہر کے تابان مرکب پر سوار از سر تا پا جواہر مین غرق ہے برابر اس جوان کے خسرو شیر دل و تخت پر دو
بادشاہ ایک دلدار شاہ اور ایک دوسرا بادشاہ قرینہ سے دریافت ہر ایک کو ہوا کہ یہی بیدار شاہ
ہی چونکہ وزیر نے سب سرداروں سے کل حال بیان کر دیا تھا اہل شہر بیدار شاہ کو خیال کرنے
لگے کہ اِسی بادشاہ کی بادشاہ نے دعوت کی ہی دیکھا کہ برابر تخت کے ایک طرف ہمارا سپہ سالار ہی
اور ایک سمت کوئی دوسرا نامدار ہی اُس شتر سوار نے وزیر و کل سرداروں و اہل لشکر کو سب کے نام
بتا دیے اور شناخت کرا دی بس جب سواری قریب پہونچی تمام لشکر کے علم سلامی ہوے سب سردار
و اہل لشکر مرکبون سے اُتر کر سلام و مجرا بجا لائے وزیر سرداروں کو لیکر لشکر مین آیا قصد کیا کہ دلدار شاہ
کے قدمون کو بوسہ دے کہ دلدار شاہ نے کہا کہ وزیر پہلے اِس شہریار کی جاکر قدمبوسی کرے
اور آنکھون سے لگائے کیونکہ یہ شہریار میرا بھی آقا ہی اور تیرا بھی آقا ہی بس بموجب حکم بادشاہ
شاہزادے کے قریب آیا جھک کر سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا آنکھون سے لگائے شاہزادے
نے بلطف وزیر سے کلام کیا بہت شفقت فرمائی پھر وزیر بادشاہ کے پاس آیا دلدار شاہ و بیدار
شاہ و خسرو کی قدمبوسی کی اِسی طور سے سب سردار پہلے شاہزادے کی قدمبوسی سے مشرف ہوئے
اُسکے بعد اپنے بادشاہ کے بس وزیر پایۂ تخت پر ہاتھ رکھکر بادشاہ و شاہزادے کو لیکر طرف شہر
کے چلا و لشکر بھی ہمراہ ہوا اہل شہر حیران تھے کہ یہ جوان کون ہی کہ جسکی اِسقدر عزت کی جاتی ہی چنانچہ

سب عقب مین چلے آتے تھے جبکہ شاہزادہ قریب شہر پناہ پہونچا لشکر کو حکم دیا کہ کل لشکر ہمارا اسی مقام پر اترے اور خیمے وغیرہ برپا کیے جائین اور کل بوقت سحر کل لشکر تیار رہے ہم شہر سے آکر کل طرف قلعہ کشوریہ کے کوچ کرینگے اور وہان سے طرف طلسم کے بس یہ حکم دے کر اور کل سردارون کو ہمراہ لیکر مع دلدار شاہ و بیدار شاہ وغیرہ کے داخل شہر ہوا بس وزیر پا انداز بچھواتا ہوا تا بدربار شاہی لایا جس اہل شہر نے شاہزادے کو دیکھا حد سے زیادہ تعریف حسن و جمال و خلق و مروت کی کی یہانتک کہ تمام شہر مین طرہ ہو گیا کہ بادشاہ ایک جوان کو لایا ہو کہ جو حسن مین ماہ چہاردہ سے زیادہ ہو اور خلق و مروت مین اسکا کوئی ثانی نہین ہو اہل شہر مین تو ہر طرف یہ چرچا ہو اور کہتے ہین نہ معلوم وہ کون بادشاہ ہو کہ جسکی بادشاہ نے وہ عزت کی ہو اور اپنے ہمراہ لیکر یہان تشریف لائے ہین ہمکو یہ ثابت ہوتا ہو کہ یہ جو بادشاہ تخت پر برابر بیٹھا ہوا تھا یہی ہے ہر ایک اپنی اپنی کہ رہا ہو کوئی کچھ کہتا ہو کوئی کچھ ادھر وزیر نے سب کو بڑی عزت و آبرو سے لاکر دربار مین اتارا سب داخل دربار ہوئے دلشاہ کی تو مین فیر ہوئین نقارخانون مین حکم پہونچا نقارے بجے یہان دربار آراستہ ہوا سب اپنے اپنے قاعدے اور قرینے سے بیٹھے حاضر دربار ہوئے عزیز ان دلدار شاہ بھی آئے خوب دربار آراستہ ہوا بس جب سب حاضر دربار ہو چکے اسوقت دلدار شاہ نے ان لوگون کی طرف منھ کرکے جو کہ امیران شہر و رئیسان شہر اس دربار مین تھے اور جو سرداریہان برائے حفاظت شہر رہتے تھے اور اپنے وزیرون و عزیزون کی طرف منھ کرکے تمام واقعہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور اپنا مسلمان ہونا اور شداد شاہ کا مقابلہ کرنا اسکا مارا جانا شاہزادہ کا قلعہ کشوریہ پر آنا شداد شاہ کی کمک کرنا بیدار شاہ و سپہ سالاران بیدار شاہ کا زیر کرنا اسکا دین اسلام قبول کرنا شداد شاہ کی مکاری سب حال اہل دربار کو کہ سنایا اور کہا کہ جن صاحب کو یہ امر ناگوار ہو کہ ہم دین اسلام نہ قبول کرینگے نہ اس شہریار کی اطاعت کرینگے خواہ وہ میرا عزیز ہو خواہ یگانہ خواہ بیگانہ خواہ ملازم خواہ غیر ملازم وہ ابھی میرے دربار سے چلا جائے اور میرے شہر مین نہ رہے جلاوطنی اختیار کرے مین اپنے شہر مین اسکا رہنا نہین چاہتا ہون اور جسکو یہ امر منظور ہون وہ شوق سے رہے اسکا گھر ہو اس سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کی جائیگی یہ لیکر بہت سے کلمے وحدانیت خدا مین جو زبان شاہزادے سے سنے تھے بیان کیے سب نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ الناس علی دین ملوکہم ہم سب نے دین اسلام قبول کیا اور شہریار کے کہنے پر عمل کیا اور اس شہریار کی اطاعت کی جسکی آپ نے اطاعت کی اور ہر طرح کا امتحان کرلیا اور اس دین کو پہچانا ہماری کیا مجال ہو جو انکار کرین بس یہ جو سب نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ پھر دیر کیا ہو سب کلمہ پڑھو اور اس شہریار کے قدم چومو کہ جسکے سبب سے یہ سعادت نصیب ہوئی یہ سننا تھا کہ ہر ایک نے شاہزادے کے قدم چومے اور کلمہ پڑھا راوی کہتا ہو کہ اسیوقت سب اہل دربار مع عزیزان و سرداران دلدار شاہ و امیران شہر بصدق دل سے مسلمان ہوئے یہ خبر اسیوقت تمام شہر مین مشہور ہو گئی کہ بادشاہ نے زمرد پرستی سے توبہ کی دین اسلام قبول کرلیا مع کل لشکر کے اور سردارون و عزیزون کے اور امیران شہر نے بھی جو کہ دربار مین موجود تھے سنا گیا ہو وہ جو جوان خورشید مثال مرکب پر سوار آگے آگے لشکر کے تھا اسنے پہلے بیدار شاہ و سپہ سالاران بیدار شاہ کو زیر کیا شداد نے ہار کرکے اسیر کیا بادشاہ کی خدمت مین لیکر حاضر ہوا بادشاہ نے قتل کا حکم دیا

شاہزادہ خسرو نے آکر بچایا مقابلہ کیا مع اپنے سپہ سالار کے زیر ہوا وہ غالب آیا بس وہ جوان
خداپرست تھا سب نے اُسکی اطاعت کی دین اسلام قبول کیا شداد شاہ نے انکار کیا مقابلہ ہوا
وہ مارا گیا اسکا لشکر جو باقی رہا وہ بھی مسلمان ہوا بس بادشاہ یہان لیکر آیا سب شہر کو مسلمان کرنے کے
لیے اگر بادشاہ ہمسے اِس امر کی خواہش کرینگے تو ہم ضرور دین اسلام قبول کرینگے راوی کہتا ہی
کہ ہر طرف شہر مین یہی غوغا مچا ہوا ہی اور یہ چرچا ہو رہا ہی کوئی کہتا ہی کہ بادشاہ نے سب کو جو در دولت پر
سہپہر کو طلب کیا ہی اور حکم دیا ہی کہ ہم کوئی حکم تازہ سنائینگے تو معلوم ہوتا ہی یہی حکم سنائینگے بس ہمنے
ابھی سے دین اسلام قبول کیا ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے سرتابی نکرینگے کیونکہ ہمکو اس بادشاہ
کے عہد حکومت مین کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی نہ کوئی ظلم ہمپر ہوا ہمکو ایسا بادشاہ کہان ملیگا یہی اہل لشکر کا
قول ہی بیرون دربار شہر مین تو یہ چرچے ہو رہے ہین وہان دربار مین ناچ دگانا شروع ہوا طائفون کو
انعام ملنے لگا ہر طرف ایک خوشی کا ہنگامہ ہی بیرون شہر لشکر شاہزادہ و لشکر بیدار شاہ و لشکر دلدار
شاہ جو کہ مسلمان ہوا ہی بحکم شاہزادہ فروکش ہوا سب خیمے و بارگاہین وغیرہ اُسی طور سے ار ابون
پر بار رہنے دیے کہ کل تو یہانسے کوچ ہوگا صرف چند خیمے وغیرہ براے ضرورت برپا کر لیے ہین
دو ایک سودے والے کہ جسکی ضرورت زیادہ تھی دوکانین آراستہ کر کے بیٹھ گئے ہین بس یہان تو
یہ بند و بست ہی وہان سہپہر تک دربار آراستہ رہا ناچ گانا ہوا کیا جب خاصہ کا وقت آیا سب نے
خاصہ نوش کیا دربار آراستہ تھا کہ چوبدارون نے آکر عرض کیا کہ سب اہل شہر در دولت پر حاضر
ہین بس دلدار شاہ مع کل اہل دربار و بیدار شاہ و شاہزادے و کل سردار شاہزادے و
بیدار شاہ کے بیرون دربار آیا دیکھا لاکھون آدمیون کا مجمع ہی تمام شہر آگیا ہی کل زن و مرد جمع ہین
بس دلدار شاہ نے جسطور سے اہل دربار سے بیان کیا تھا اُسی طور سے اہل شہر سے بھی کہا
سب نے وہی جواب دیا کہ جو اہل دربار نے جواب دیا تھا خلاصہ یہ کہ طول سے کیا حاصل کل اہل شہر مع
ساحر و غیر ساحر کے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے اور از صدق دین اسلام قبول کیا بادشاہ نے ان
سب کو رخصت کیا کوتوال شہر کو طلب کر کے اُسیوقت حکم دیا کہ تمام شہر کے دیر و بتکدے منہدم کراؤ اور
داروغہ عمارت کو حکم دیا کہ مسجدون کی بناڈالو یہ حکم دیکر پھر دربار مین آیا دربار آراستہ ہوا وزیر سے کہا کہ تمکو
جو مین تعلیم کرون اُسکے موافق کاربند ہونا اُسنے عرض کیا بہت خوب دلدار شاہ نے کہا کہ مین
تو اِس شہریار کے ہمراہ براے جہاد و کفار کشی کے جاتا ہون تاکہ اپنی عقبیٰ درست کرون تم میری
طرف سے یہان حکومت کرو یہان ایک لاکھ سپاہ براے حفاظت شہر چھوڑے جاتا ہون اور چند
سردار اور باقی سب کو ہمراہ لے جاؤنگا مگر چند امرون کا خیال رہے اول تو جب کوئی غنیم تم پر لشکر کشی
کرے ہمکو فوراً خبر کرنا ہم جہان ہونگے اسکا بندوبست کرینگے دوسرے عدل و انصاف سے
کام لینا رعایا پر ظلم و ستم نہ کرنا مظلوم کی دادرسی کرنا ظالم کو سزا دینا تیسرے دین اسلام کے رواج
دینے مین کوشش کرنا مدرسے تعمیر کر کے اُسمین دین اسلام کی تعلیم کرانا و مسجد و مدرسون کی تعمیر کی کوشش
کرنا بہت جلد اسکا بندوبست ہو اور زر و سکہ بنام شہنشاہ دارا ابن جمشید جاری کرنا ان باتون مین
فرق نہو وزیر نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر دلدار شاہ نے طریقۂ دین اسلام جو شاہزادے نے
تعلیم فرمائے تھے وزیر کو تعلیم کیے اور چند کتابین دین اسلام کی وزیر کو دین کہ اسکو طبع کرکے اسکی
تعلیم سب اہل شہر کو کیجائے جب دلدار شاہ یہ سب بندوبست کرچکا پھر ناچ و رنگ ہونے لگا

راوی کہتا ہی کہ دو دن اور ایک رات خوب جلسہ آراستہ رہا دوسرے دن بوقت سحر بس دلدار شاہ سب اپنے عزیزون و ناموس وغیرہ سے رخصت ہوکر ہمراہ شاہزادے کے کل لشکر لیکر بیرون شہر آیا سب اہل شہر و عزیزان دلدار شاہ و وزیر بیرون شہر تک پہونچانے آئے یہان لشکر شاہزادے کا تیار تھا بس شاہزادہ اُس لشکر کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ کشوریہ کے روانہ ہوا یہان وزیر نے بموجب حکم دلدار شاہ کے سب بند و بست کیا جیسا کہ حکم دیا تھا کوتوال نے دیر و معبد سب منہدم کرا دیے داروغۂ عمارت نے بنا مسجد کی ڈالدی یہان بموجب حکم دلدار شاہ انتظام ہونے لگا اسکے تحریر کی کوئی ضرورت نہین ہو اب راوی شاہزادے کو طرف قلعہ کشوریہ کے روان رکھتا ہی اور کچھ حال دوسرا تحریر کرتا ہی

اب شمہ حال عیار شداد شاہ و قلعہ کشوریہ و مقہور کا سماعت فرمائیے

بس راوی بیان کرتا ہی کہ جب شداد شاہ مارا گیا ہاتھ سے بیدار شاہ کے اور سب لشکر نے اطاعت شاہزادے کی کی اور دین اسلام قبول کیا بس اسکا عیار بھی کہ جسکا نام فریب ہی اُسنے جو یہ حال دیکھا مع اپنے شاگردون کے اُسیوقت یہانسے بھاگا کہ جب شاہزادے نے مقہور کو طرف قلعہ کشوریہ کے مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ کیا تھا یہ مکار و غدار اس خیال سے یہان سے بھاگا کہ جا کر اہل قلعہ و وزیر کو اس حال سے آگاہ کرون تاکہ وہ کچھ تدبیر کرین ایسا نہو کہ وہ لوگ غافل ہون مقہور پہونچ جائے اور قلعہ پر قبضہ کر لے تو بڑی خرابی ہو بس یہ مرتد ازلی وابدی مع اپنے شاگردون کے بھاگ کر رواروی کرکے دوسرے دروازہ سے داخل قلعہ ہوا اور وزیر کے پاس آکر کلاہ سر پر سے پھینکدی اور رو رو کر کہا کہ غضب ہو گیا کہ بادشاہ مارا گیا ہاتھ سے بیدار شاہ کے سب نے اطاعت اُس جوان خداپرست کی کی اور دین اسلام قبول کیا اے وزیر اعظم ہوشیار ہو جائیے مقہور سپہ سالار بیدار شاہ بحکم اُس جوان کے لشکر لیکر آتا ہی قلعہ پر قبضہ کرنے کو مین اسی سبب سے وہان سے بھاگا کہ آپکو خبر کردون کہ یہ واقعہ گذرا ہے یہ سنکر وزیر نے کہا کہ اے مترجی کیا یہ سب لوگ رہا ہو گئے یہ سب کیونکر رہا ہوے کیا واقعہ گذرا تب اُس عیار نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ یہ واقعہ گذرا اس سبب سے سب خداپرست رہا ہوئے غضب ہو گیا کہ دلدار شاہ مع اپنے فرزند و سپہ سالار و لشکر کے خداپرست ہو گیا اس سبب سے بادشاہ مارا گیا وزیر نے یہ سنکے کہا کہ اے مترجی تم پریشان نہو اطمینان رکھو مین خداپرستون سے مقابلہ کرونگا اگر مقہور آتا ہی تو دے اسکی کیا طاقت کہ جو قلعے کی جانب نگاہ اُٹھا کر دیکھ سکے وہ گولہ مارونگا کہ اُسکو تھمنا محال ہوگا مین تو زمرد پرستی نہ ترک کرونگا مگر افسوس اس امر کا ہی کہ نہ تو کوئی فرزند بادشاہ کا ہی نہ دختر کہ جسکو بادشاہ کرین اور ہم سب اُسکی اطاعت کرین کیونکہ کوئی تو اپنا مالک و آقا ہو خداوند زمرد نے ایک فرزند بادشاہ کو نہایت حسین و خوبصورت صاحب طاقت و قوت دیا تھا وہ شکار گاہ سے غائب ہو گیا پھر لاکھ لاکھ تلاش کیا نہ ملا ایک دختر تھی کہ اُسکا بھی حسن مین مثل و نظیر نہ تھا نام کشور نگار کہلاتی تھی کاش وہ ہی اسوقت ہوتی اُسی کو تخت پر بٹھاتے ہم سب اُسکی اطاعت کرتے مگر جب وہ جوان ہوئی لائق شادی و بیاہ کے اُسکو کوئی بام پر سے اُٹھا لیگیا نہ معلوم

دیو لیگیا یا کوئی پریزاد جسکے غم والم مین بادشاہ ہمیشہ گریان رہتے تھے پھر اُس دن سے نہ کوئی دختر ہوئی نہ فرزند اب کسکو حاکم قصد. وارث تاج و تخت کرین ایمہ تمکو یہ حال معلوم ہو اب کیا تدبیر کرین فریب عیار نے جواب دیا کہ میری تو یہ راے ہو کہ آپ خود حکومت فرمایے تخت پر قدم رکھیے تاج سر پر رکھیے سب اہل لشکر و اہل قلعہ پر اپنا حکم جاری فرمایے کیونکہ جب کوئی حقدار و وارث تخت و تاج نہین ہو تو پھر کیا کیا جائے اگر کوئی ہوتا اُسکی موجودگی مین آپ ایسی حرکت کرتے تو اُس حالت مین سب آپکی اطاعت سے سرتابی کرتے اور آپکی بدنامی کا سبب تھا دوسرے بادشاہ جبکہ آپکی زندگی مین آپکو بادشاہ کر گئے پھر کیا ضرورت ہو کہ آپ اِس امر سے دست بردار ہون کوئی اعتراض نہ کریگا اگر اُنکی زندگی مین آپ خودسری کرتے تو مقام اعتراض تھا یہ جو عیار نے کہا وزیر نے جواب دیا کہ تو نے راے تو خوب دی بس اُسوقت وزیر نے سب اہل قلعہ و اہل لشکر و سردارون کو طلب کیا جب سب جمع ہو گئے سب حال جو کچھ زبانی عیار کے سُنا تھا بیان کیا اور شداد کا قتل ہونا اور یہ بھی کہا کہ آپ لوگون پر بخوبی ظاہر ہے کہ کوئی وارث تاج و تخت نہین ہے نہ کوئی فرزند ہو کہ جسکو تخت پر بٹھا کر اُسکی اطاعت کرین نہ کوئی دختر شاہ ہو کہ وہ بجاے باپ کے حکومت کرے پھر ایسی حالت مین کیا کیا جائے ایک شخص ایسا ضرور درکار ہو کہ جو حاکم ہو اور سب اُسکے محکوم ہون تو پورے طور سے بندوبست ہوگا اور حریف لشکر لیکر چل چکا ہو عنقریب آتا ہو بس قلعہ کا بھی بچانا ضرور ہو ایسی حالت مین کیا تدبیر کیجائے سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم جان نثاری و سرفروشی کو موجود ہین آپ مقابلہ کرین مگر قلعہ بند ہو کر وہ تو مین قلعہ پر سے مارین گے کہ حریف پریشان ہو جائیگا یہ ہمسے نہوگا کہ ہم اطاعت اہل اسلام کرین اور زرد پرستی ترک کرین جان سے جانا گوارا ہو مگر دین اسلام قبول کرنا گوارا نہین ہو وزیر نے کہا کہ یہ وہی مقہور ہو جو سپہ سالار بیدار شاہ جسنے بادشاہ مرحوم کے زمانہ مین گولون کو رد کر کے لب خندق دم لیا تھا قلعہ لے لیا تھا مگر اِس جوان خداپرست نے آکر بچا لیا کاش یہ جوان نہ آتا بیدار شاہ کا قبضہ ہو جاتا تو بہتر تھا اے بھائیون اب پھر وہی مقہور اُس جوان کی طرف سے آتا ہو وہی واقعہ پھر ہو گا سب نے کہا وہ اور وقت تھا اُسوقت بھائی بھائی مقابلہ کر رہا تھا ہم لوگون کو دخل دینے کا موقع نہ تھا جیسا حکم ہوا ویسا کیا اب ہمکو کوئی پروا نہین ہو مقہور تو انسان ہو اگر دیو بھی قلعہ پر آئے تو ہم اندر قلعہ کے نہ آنے دین اور بابت بادشاہ ہونے کے جو آپنے کہا کہ واقعی یہ امر تو ظاہر ہو کہ شاہ مرحوم کی اولاد کوئی نہین ہو جو بادشاہی جائے بس آپ ہم سب کے بادشاہ بنیے اور تخت حکومت پر بیٹھیے ہم مثل خادمون و چاکرون کے آپکی خدمت کرینگے اور ہمیشہ کرتے چلے آئے آپ ہمپر ہمہ وقت حاکم رہے حالت وزارت مین بھی حاکم تھے اب بھی حاکم ہین سواے آپ کے اِس مرتبہ کے لائق کوئی نہین ہو اور کوئی اعتراض آپ پر نہین کر سکتا ہو یہ کہکر وہی کلمے اِن سبھون نے بھی کہے اور وزیر شداد کو تخت پر بٹھایا سب نے نذرین دین اُسوقت سے وزیر شداد کا سکہ جاری ہوا اُسکے نام کی دوہائی دی جانے لگی بس جب اُسکو اِن سب کامون سے فرصت ہوئی اُسنے سب اہل قلعہ و اہل لشکر و سردارون سے کہا کہ اگر آپ نے مجکو بادشاہ کیا ہو اور یہ امر اپنے دل مین قرار دیا ہو کہ چاہے جان جائے مگر زرد پرستی ترک نہ کرین گے حریف کو قلعہ تک نہ آنے دین گے بس اِسی قول پر ثابت قدم رہے گا

اور اس معرکہ مین جان لڑا دیجیے گا ہمین آپ کے بجز و سر پر مقابلہ کرتے ہون سب نے اقرار کیا بلکہ سر زمرد کی قسم کھائی کتاب احکام زمرد جو کہ اُنکے دین و مذہب مین معاذ اللہ بجاے کلام خدا کے تھی اُسکو اُٹھا کر ہر ایک نے قسم کھائی بس جب ہر طرح سے وزیر تحت کا اطمینان ہو گیا تب سب لشکر اور سردارون کو لیکر ہر مقام پر آیا اپنے طریقہ سے قلعہ کو آراستہ کیا جہان دس سوار تھے وہان بیس جوان بیس تھے وہان چالیس مقرر کیے اسی طور سے پیدل اور اسی طور سے توپون کا بند و بست کیا ہر برج و فصیل کو خوب آراستہ کیا کئی برس کا غلہ قلعہ مین بھر لیا پل تختہ اُٹھا لیا خندق کو پانی سے لبریز کر دیا آمد و رفت اہل قلعہ کی بند کوی بس ہر وقت گولنداز بس اپنے اپنے کام پر رہتے ہین یہ مرتد دن رات فصیل قلعہ پر بیٹھا رہتا ہے اُسی مقام پر دربار کرتا ہے اس طور سے اسنے قلعہ کا بند و بست کیا ہے راوی کہتا ہے کہ زوجہ شداد کہ جو کہ ایک زن باعصمت و پارسا تھی واقعی بہت حسین و خوبصورت تھی اس پاکدامن کا نام ملکہ ماہرو بانو تھا اسکو ایک زمانہ سے طرف دین اسلام کے میلان تھا مگر بسبب خوف شوہر کے کچھ کر نہ سکتی تھی اسی عورت نیک و باعصمت کے بطن سے ایک فرزند کہ جسکا نام احمر تاج گیر تھا پیدا ہوا تھا جو کہ نہایت حسین و خوبصورت و صاحب زور و طاقت تھا اکثر اسنے شیر کو مشت سے ہلاک کیا رستم قلعہ کشور یہ کہلاتا تھا شکار دوست بہت تھا ہمیشہ مشغول سیر و شکار رہتا تھا جبکہ اُسکا سن کوئی پندرہ برس کا ہوا تھا تو ایک دن شکار کے لیے صحرا کو گیا تھا ایک ہرن کے عقب مین مرکب کو مہمیز کیا تھا وہ ہرن اسکو لگا کر لیگیا تھا پھر اسدن سے اُسکا پتہ نہ لگا کہ کیا ہو گیا شداد بہت عزیز رکھتا تھا جب اسکو اس حال کی خبر ہوئی بہت تلاش کرایا اور بہت فکر کی مگر وہ نہ ملا برسون شداد اُسکے غم مین مبتلا رہا محل سے باہر نہ نکلا ماں کا برا حال ہوا اُسی زمانہ مین ایک دختر پیدا ہوئی تھی جو کہ بالکل مشابہ اپنے بھائی کے تھی اور حسن مین بے نظیر ماہ منیر تھی بس اُسکا نام شداد نے احمر بانو رکھا تھا اور سب ماہ کشوری بھی کہتے تھے اس دختر کے سبب سے وہ جو رنج و غم شداد اور اُسکی زوجہ کو تھا برطرف ہو گیا تھا اب شداد حکومت کرنے لگا تھا دن رات راحت و خوشی سے بسر ہوتی تھی راوی کہتا ہے کہ جبکہ وہ ماہ چہاردہ کمال کو پہونچی تھی اور اُسکا حسن عالمگیر ہوا تھا شہرۂ آفاق ہوئی تب ایک دن لب بام شب ماہ مین مسہری پہ سو رہی تھی کہ ایک ساحر کا اُدھر سے گذر ہوا کہ جو کہ رہنے والا تھا طلسم نور آگین کا وہ اُس ماہ پارہ کو دیکھکر عاشق ہو گیا تھا اور اُٹھا کر اُسی شب کو طلسم مین لیگیا تھا جب صبح ہوئی اور خواصون وغیرہ نے اسکو نہ پایا تو شداد شاہ اسکی زوجہ سے خبر کی بہت تلاش کیا پتہ نہ چلا یہ دونون بہت بیقرار ہوئے اور بہت دنون تک روتے رہے سیاہ پوش رہے چنانچہ اُسدن سے زوجہ شداد نے قسم کھائی تھی کہ مین اب اپنے شوہر کے پاس نہ سویا کرونگی وہ تو امر دنیوی سے تائب ہو گئی تھی لاکھ شداد نے قصد کیا کہ مین اپنی زوجہ سے مباشرت کرون مگر اس زن نیک نے نہ قبول کیا بس اسی سبب سے کوئی اور فرزند یا دختر نہ پیدا ہوئی گو شداد نے بہت سی عورتین کین مگر کسی سے اولاد نہین ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جملہ اسلیے تحریر کیا کہ ان دونون کا ذکر آگے تحریر ہوگا طلسم نور آگین مین جبکہ طلسم فتح ہوگا اور دختر شداد سے شاہزادے کا عقد ہوگا اس ملکہ کے بطن سے ایک فرزند پیدا ہوگا

جو کہ بہت بہادر اور جری ہوگا اور خوب خوب کفار سے لڑیگا اور کئی طلسم فتح کریگا بس اسلیے
یہ حال تحریر ہوا کہ تا کوئی اعتراض نہ کرے کہ اسکا تو کسی مقام پر ذکر نہین ہوا تھا یہ دونون
کہان سے پیدا ہوئے جبکہ قلعہ کشور ریہ پر مقابلہ ہوا تھا اُسوقت بھی یہ حال نہین تحریر ہوا تھا
اب کیون تحریر ہوا بس اس غرض سے مختصر طور سے تحریر کردیا آیندہ اُنکے حالات تحریر ہونگے
آمدم برسر مطلب بس جب زوجہ شداد جو کہ زن نیک و پارسا تھی اُسکو یہ خبر ہوئی کہ میرا شوہر
مارا گیا اور اُسنے مکر کیا تھا اُسکی سزا ملی اول سے آخر تک اُسنے سب حال سُنا اور یہ بھی سُنا کہ
لاکھہ لاکھہ اُس سے کہا گیا کہ تو دین اسلام قبول کرلے اُسنے نہ مانا آخر کو قتل ہوا اب وزیر بادشاہ
ہوا ہی اور قلعہ کا بند و بست کیا ہی وہ خداپرست لشکر لیکر اِدھر کو آتا ہی چونکہ اول سے اسکو میلان
طرف دین اسلام کے تھا اِسنے شوہر کے مرنے کا صدمہ بہت کیا مگر جب یہ معلوم ہوا کہ اُسنے
دین اسلام قبول نہ کیا اِس سبب سے قتل ہوا تو وہ صدمہ برطرف ہوگیا اور شکر کیا کہ مین نے
ایک کافر کی صحبت سے نجات پائی کہ جسکے سبب سے مین اپنے راز دل کو ظاہر نہین کرسکتی تھی
مگر یہ سنکے اور زیادہ رنج ہوا کہ وزیر نے حکومت قلعہ پر قبضہ کرلیا وہ مرتد آمادۂ فساد ہی وہ جو
خوشی ہوئی تھی کہ اب خداپرست یہان آوینگے سب اہل قلعہ مسلمان ہونگے یہان اہل اسلام
کا گز و سکہ جاری ہوگا مین بھی اپنا دین ترک کرکے اسلام اختیار کرونگی اِس خبر کے سننے
سے کہ وزیر آمادۂ فساد ہی بہت بڑا صدمہ ہوا مگر خاموش ہو رہی دل مین دعا کرتی تھی کہ اپنے
مسلمانون کے واسطے ایسا کر کہ یہان بھی تیری بندگی کرنے والون کا قبضہ ہو جائے تا کہ یہ
تیری تازہ کنیز اِس گمراہی سے نکلے ماہرو بانو زوجہ شداد نے وزیر نمک حرام کو در محل
پر طلب کیا یہ لعنتہ حرام بڑے تزک و حشم سے آیا خبر ہوئی کہ بادشاہ جو کہ سابق مین وزیر تھا
اب حاکم قلعہ ہی تشریف لایا ہی بموجب حکم سرکار ملکہ نے پردہ کرکے اندر طلب کیا یہ مرتد
ولدالزنا محل مین آیا پردہ کے اُدھر بیٹھا ملکہ نے فرمایا کہ اے وزیر تمکو حکومت مبارک ہو مگر مجکو
تم سے رنج اِس امر کا ہی کہ تمنے ہمسے صلاح بھی نہ کی اور جو چاہا وہ کیا تمکو لازم یہ تھا کہ ہمسے رائے
لی ہوتی کیونکہ مین شاہ مرحوم کی زوجہ تھی گو یہ امر تھا کہ مین اسوقت سوائے اِس تدبیر کے کہ جو
تمنے کی ہی اور کوئی تدبیر نہ کرتی تم ہی کو مین بادشاہ کرتی مگر میری رائے پر ضرور تھی کیونکہ اب
اِس تخت و تاج و قلعہ کی مین مالک تھی اگر میری دختر یا فرزند زندہ ہوتا وہ مالک ہوتا وہ تو
ناپید ہوگئے پیدا ہوکے خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا مگر مقام افسوس ہی کہ مالک کے ہوتے
تمنے یہ خودسری اختیار کی خیر جو کچھ کیا خوب کیا اسکی کوئی شکایت نہین ہی اُس بدانجام
نمک حرام نے یہ جواب دیا کہ اے ملکۂ عالم مجھ سے خطا تو ضرور ہوئی کہ بدون آپکی رائے کے
یہ کام کیا مگر اِس خیال سے کہ اول تو آپ عورت ہین آپ سے کیا رائے لون دوسرے
آجکل آپ خود اپنے آلام مین مبتلا ہین صدمہ شوہر کا ہی کہ جو کہ زینت پہلو تھا وہ مارا گیا بس اِن
خیالات سے آپ کیا رائے دیتگی مین نے یہ کام کرلیا اور خیال اپنے دل مین کرلیا کہ جب اِن سب
کامون سے سرکار کو فراغت ہو لیگی اور رنج و صدمہ کم ہو جائیگا معافی طلب کرونگا حضور مین
اُسی طور سے آپ کا خادم و غلام ہون کبھی حکم سرکار سے سرتابی نہ کرونگا سرکار اطمینان رکھین
یہ امر بھی مین نے ایک سبب سے اور جلدی مین قبول کیا مین کوئی اسدن کا خواستگار نہ تھا کہ

بادشاہ قتل ہون اور مین اُنکے مقام پر حکومت کرون یہ میری خواہش نہ تھی مگر کیا کرتا کہ سب سردارون واہل قلعہ کی یہی راے ہوئی باسکا سبب یہ تھا کہ خبر آئی تھی کہ وہ خداپرست اس طرف لشکر لیکر آتا ہو بس اگر کوئی بادشاہ نہوتا تو بدانتظامی ہوتی اور قلعہ ہاتھ سے نکل جاتا اور کون اُسنے لڑتا بس مین نے یہ سب باتین خیال کر کے قبول کر لیا بعد ان سب قصون کے فیصل ہونے کی حکومت آپ کے نام کیجائیگی مین بطور نائب سرکار کے کام کرونگا کیونکہ یہ حق آپکا ہو بندہ تو ملازم سرکار ہی ملکہ نے جوابدیا کہ مجھکو حکومت کر کے کیا کرنا ہو بس مجھکو اسقدر کافی ہو کہ مین اپنی اوقات بسری کرلون سو میرے پاس بہت کچھ ہو یہ حکومت تمکو مبارک رہے مگر تم مجھکو ایک اور بات کا جواب دو تم جو برائے مقابلہ اہل اسلام مستعد ہوئے ہو اور قلعے کو تمنے آراستہ کیا ہو تو اسکا انجام بھی سوچ لیا ہو تم اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہو کہ جبکہ بیدارشاہ نے لشکرکشی تھی تو کسقدر شاہ مرحوم نے کوشش کی تھی کہ قلعہ ہاتھ سے نہ جانے اُسپر بیدارشاہ کا سپہ سالار گولون کو رد کر کے قریب خندق آگیا اُس جوان خداپرست نے آکر تم سب کی جان بچائی تم سب پر احسان کیا بیدارشاہ کے سپہ سالارون کو زیر کیا اُسکے لشکر کو شکست دی اُنھون نے اپنا دین ترک کر کے اور زیر ہو کر دین اسلام اور اُس جوان کی غلامی اختیار کی خیر ہمارے بادشاہ نے اس احسان کا اُس جوان سے یہ عوض کیا کہ اُسکے ساتھ مکر کیا اور اسیر کر کے اُسکو مع اُسکے سردارون کے اُسکے لشکر پر شبخون مارا اور اُسکی قید لیکر پاس دلدارشاہ کے گئے اس خیال سے کہ دلدارشاہ ان سب کو قتل کرے موافق اُنکے خیال کے دلدارشاہ نے حکم قتل دیا مگر اُن سب کی زندگی باقی تھی دوسرا سبب پیدا ہوا کہ وہ رہا ہوئے خود دلدارشاہ اور اُسکا فرزند خسرو شیردل وسپہ سالار قہرمان پنجہ گیر مسلمان ہوئے اور اطاعت کی مع لشکر کے ہمارے بادشاہ سے بھی کہا اُنھون نے قبول نہ کیا آخر اس سرکشی اور محسن کشی کی سزا پائی ہاتھ جان سے دھوئے مارے گئے بس جبکہ اتنے بڑے بڑے بادشاہ کہ جو دو لاکھ اور تین لاکھ سے آئے تھے اس جوان سے مقابلہ نہ کر سکے اور شاہ مرحوم جیتے جی انسے نہ لڑ سکا تو تم اتنی فوج قلیل سے کیونکر مقابلہ کروگے بیکار بندگان خدا کی جانین برباد ہونگی اور کچھ نہوگا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ اطاعت کرلو یہ جو ملکہ نے کہا وزیر نے برہم ہو کر جواب دیا کہ یہ جو آپ نے فرمایا سب بجا اور درست ہو مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ اپنا دین ومذہب ترک کرین خدائے نادیدہ کو جسکو دیکھا نہین ہو اُسکی بندگی کرین یہ تو کبھی نہوگا چاہے جان جائے چاہے رہے اور اب اس قلعے کا لینا غیر ممکن ہو وہ زمانہ گذر گیا کہ مقہور گولون کو رد کر کے خندق پر پہونچ گیا اب وقت نہین ہو ایسے گولے مارونگا کہ حریف کو دم لینا دشوار ہو جائیگا ہر سون تو یہ قلعہ فتح نہوگا مین نے خوب بندوبست کیا ہو آپ اطمینان رکھیے ملکہ نے کہا کہ مجھکو یقین نہین آتا ہو میرے نزدیک تو یہی بہتر معلوم ہوتا ہو کہ اطاعت کرلو دین اسلام قبول کرو یہ مذہب ترک کرو اسی مین بہتری ہو ورنہ یاد رکھو کہ خرابی ہوگی آئندہ تمکو اختیار ہو اُس بدانجام نطفۂ حرام نے جوابدیا کہ ملکۂ عالم یہ نہ فرمائیے اپنے دین ومذہب کو قائم رکھیے خلاف نہ فرمائیے دیکھیے خداوند کو ناگوار ہو کوئی کلمہ شان مین خداوند کے نہ فرمائیے ایسا نہو کہ وہ اپنا عذاب نازل کرین ملکہ

نے کہا کہ وہ کیا عذاب نازل کرے گا وہ خود تو خدا پرستون کے ہاتھ سے بھاگا بھاگا پھرا اور اُنکا کچھ نہ کر سکا یہ کہکر چند کلمے سخت شان میں نمرود کے کہے یہ کلمات سخت اُس نمک حرام کو ناگوار گذرے مگر اِس خیال سے کہ اگر کسی قسم کی بدعنوانی ملکہ کے ساتھ کرتا ہون تو سب اہل قلعہ و اہل لشکر بگڑ جائینگے کیونکہ ابھی میری حکومت پورے طور سے قائم نہین ہوئی ہی اور یہ زوجہ ہی بادشاہ کی اِسکی سب اطاعت کر لینگے تو بڑی خرابی ہوگی خیر بعد اِس معرکے کے دیکھا جائیگا اگر اِس قحبہ کی بوٹیان کاٹ کر زاغ و زغن کو نہ دین تو اپنا نام نہ رکھا یہ مرتد ہوگئی ہی خداوند کو برا کہتی ہی راوی کہتا ہی کہ وہ لطف حرام وہان سے برہم ہو کر چلا آیا پھر کچھ جواب نہ دیا صرف اِس خیال سے کہ ایسا نہو کہ ملکہ کچھ فساد کرے بلکہ یہ کہا کہ اے ملکہ مین سردارون و اہل لشکر سے جا کر صلاح کرتا ہون اور آپکا قول اُنسے بیان کرتا ہون اُنکو سمجھا بجھا کر اِس امر پر راضی کرتا ہون میرے اور آپ کے راضی ہونے پر یہ امر نہین ہوگا جبتک کہ وہ لوگ نہ راضی ہون اگر مین یہ ظاہر کرونگا کہ ملکہ یہ فرماتی ہین کہ دین اسلام قبول کر لو اور میری بھی راے ہی تو سب ابھی بگڑ جائینگے مجھکو اور آپکو اسیر کر لینگے تو بڑی خرابی ہوگی یہ کام تدبیر سے ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ جہانتک ہوسکے اسمین کوشش کرنا بس یہ زبان سے ملکہ کو اپنے دل مین برا بھلا کہتا ہوا اُٹھا اور باہر آکر سب سردارون سے کہا کہ ملکہ نے اِسوقت مجھکو طلب کیا تھا مین جو گیا تو بہت سخت و سست کہا مین نے کسی امر کا جواب نہین دیا سنا آپ لوگون نے ملکہ مرتد ہو گئی ہی کہتی ہی کہ دین اسلام قبول کر لو مین نے تو دین اسلام قبول کر لیا ہی بس تم لوگ بھی قبول کر لو راوی کہتا ہی کہ اُس مکار نے ملکہ سے یہ بھی کہا تھا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین جسکے ہم ملازم تھے یعنے شاہ مرحوم کے جب اُسنے دین اسلام قبول نہ کیا جان دیدی ایمان نہ دیا اِس راہ مین ثابت قدم رہے پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم اپنے بادشاہ کی پیروی نہ کرین ملکہ نے جواب دیا تھا کہ اُسکی سزا پائی مارے گئے اِسکے جواب دیا تھا کہ پھر جو کچھ ہو بس اِسنے سب تقریر سردارون سے بیان کی اور کہا کہ ملکہ کو کچھ رنج و صدمہ نہین ہی بلکہ وہ خوش ہین کہ خوب ہوا وہ کافر مارا گیا مین نے جو خفیہ طور سے دریافت کہ ملکہ کی خوشی کا سبب کیا ہی تو معلوم ہوا کہ جب بادشاہ اُن سبکو دعوت مین لائے تھے تو ملکہ نے بھی کسی طور سے اُن لوگون کو دیکھا تھا بس ملکہ کسی خداپرست پر عاشق ہو گئین ہین اُسکے عشق مین اپنا دین بھی ترک کیا اور ایمان بھی اور بادشاہ کے مرنے سے خوش ہوئین مگر جبتک شہریار زندہ رہے اُنکے خوف سے ظاہر نہ کر سکین اب اِس امر کو ظاہر کیا کہ مین نے دین اسلام قبول کیا یہ اُس عشق کا سبب ہی اے بھائیو مین تو اِسوقت کچھ چاپلوسی کر کے آیا ہون کیونکہ وہ کہتی تھین کہ اگر وہ قلعے پر آئینگے تو مین خود در قلعے کسی نہ کسی تدبیر سے کھلوا دونگی اُنکا قبضہ کرا دونگی مین ڈرا کہ ایسا نہو کہ یہ بادشاہ کی زوجہ ہی اِسکا کہنا اور سننا زیادہ اثر پذیر ہوگا نسبت ہمارے تمہارے کہنے کے یہ اہل قلعہ کو طلب کر کے اُنسے کہے اور اپنی کمک کے لیے طلب کرے اور اُن لوگون کو

لالچ دے تو بڑی خرابی ہو باہم فساد ہو وہ لوگ یہ قصد کرین کہ ہم قلعہ پر اہل اسلام کا قبضہ کرا دین اور ہم یہ کوشش کرین کہ ہم ان سب کو اسیر کرکے اہل اسلام سے مقابلہ کرین بس باہم نفاق ہوا اہل اسلام کی بن آوےگی یہ خیال کرکے ہین سنے اس آگ کو اس طور سے فرو کیا کہ مین جا کر سردارون سے صلاح کرتا ہون اُنکو اس بات پر راضی کرتا ہون ملکہ نے کہا بہتر بس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ جسقدر ملکہ کے عزیز اس قلعہ مین موجود ہین مین سب کو طلب کرکے قید کیے لیتا ہون اُسکے بعد ملکہ کو بھی قید کر لیگا کیونکہ ملکہ کو زیادہ بھروسہ اُن سب کا ہی بس جب اس تدبیر سے فراغت ہو جائیگی اُسوقت تک ان سب کو قید رکھونگا جبتک اہل اسلام کے معرکہ سے فراغت نہین ہوتی اُسکے بعد جب ہماری ظفر ہو جائیگی اور اہل اسلام کا خون جاتا رہیگا تو پہلے ملکہ کو پند و نصیحت کرینگے اگر مان لیا تو خیر ورنہ اسکو مع اسکے عزیزون کے قتل کرینگے پس کلمے اس نمک حرام نے اس طور سے بیان کیے اور ایسی آگ لگائی کہ سب نے جواب دیا کہ جو آپ کے نزدیک مناسب ہو وہ کیجیے ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم ملکہ کو کیا جانین کیونکہ بادشاہ آپکو اپنی زندگی مین ہم سب پر حاکم کر گئے تھے ہم اُس حکم کے پابند ہین اگر ملکہ نے یہ طریقہ اختیار کیا تو ضرور واجب القتل ہی چاہیے ابھی قتل فرمائیے چاہیے بعد بس جب اس نمک حرام بدانجام کو سب سردارون و اہل لشکر و اہل قلعہ کی طرف سے اطمینان ہو گیا اسنے کیا تدبیر کی کہ جسقدر عزیزان ملکہ اُس قلعہ مین تھے سب کو اُسیوقت طلب کرکے قید کر لیا اور اُنکے مکان کے غارت کا حکم دیا اور ملکہ کو بھی مع کنیزون کے اسیر کرکے قید خانہ مین بھیجدیا اور محل کو لوٹ لیا اگر کچھ نگہبان قلعہ نے کہا کہ یہ کونسی حرکت ہی کہ اپنے مالک و آقا کی زوجہ اور اُسکے عزیزون کے ساتھ یہ کیا حرکت نازیبا ہی تو یہ جواب دیا کہ ملکہ اور سب عزیز ملکہ مسلمان ہو گئے اور برسر فساد تھے اس سبب سے اس آگ کے فرو کرنے کے لیے یہ حرکت کی وہ لوگ خاموش ہو رہے کیونکہ عہد و پیمان اسکے ساتھ کر چکے تھے اگر کچھ اہل قلعہ نے قصد بھی کیا کہ اس وزیر سے اس حرکت کا بازپرس کرین جو کہ ملکہ کے ساتھ کی ہی مگر اس خوف سے کہ سب اہل قلعہ و اہل لشکر اُسکے شریک ہین ہم کیا کر سکتے ہین سوا اسے جان دینے کے اور کیا ہوگا خاموش ہو گئے اپنے اپنے دل مین سوچ لیا کہ اسنے نمک حرامی پر کمر باندھی ہی اسکا عوض ملیگا ملکہ بیچاری و عزیزان ملکہ اسیر ہو گئے ملکہ بہت نادم ہوئین کہ مین نے یہ کیا حرکت کی جو اسکو طلب کرکے یہ امر ظاہر کیا دوسرا سبب اسکے دشمنی کا ملکہ سے یہی تھا کہ یہ ایک مدت سے ملکہ پر عاشق تھا جبکہ شداد زندہ تھا کئی مرتبہ اسنے ملکہ کے پاس پیام بھیجا تھا کہ مین آپ پر عاشق ہون آپ کے ہجر مین مرتا ہون اگر آپ میرا وصل قبول کرین تو مین بادشاہ کو قتل کرکے آپکو بادشاہ کر دون ملکہ نے انکار کیا تھا اور شداد بادشاہ سے کہدیا تھا شداد نے اُس کلام کو سنکے ملکہ کو جھڑک دیا تھا کہ میرا وزیر ایسا نہین ہی تم تہمت لیتی ہو اور اس سے جو دریافت کیا تھا تو اسنے خود اپنے سے اسکو متہم کر دیا تھا کہ ملکہ نے پیام میرے پاس بھیجا تھا مین نے انکار کیا بس اسکو یہی عداوت تھی جب شداد کے مرنیکی

خبر آئی تھی اُسوقت بھی اِسنے ملکہ کو پیام دیا تھا کہ اتبو بادشاہ نے انتقال کیا اب مجکو قبول فرمائیے ملکہ نے انکار کیا تھا اور ہزارون گالیان پیام بر کو دین تھین اور اِسکو بھی بس اسکو یہ بھی امر ناگوار ہوا تھا یہی عداوت تھی اِسنے اِن سب باتون کو جمع کر کے یہ افترا ملکہ پر لیا اور افترا کیون تھا ملکہ نے خود ہی کہا تھا مگر یہ نہین ظاہر کیا تھا کہ مین مسلمان ہو گئی ہون اِسنے طرز تقریر سے سمجھ لیا تھا یہ افترا تھا کہ ملکہ کسی خدا پرست پر عاشق ہوئی ہو بس اُس عداوت مین ملکہ و عزیزان ملکہ کو اسنے قید کیا اور سب کا مال و اسباب لوٹ لیا کسی نے اِسکے حکم مین دخل نہ دیا سب اِس نمک حرام کے شریک ہو گئے ملکہ کو اسیر ہونے دیا کوئی نہ بولا اسکو یہی خیال تھا کہ جب اذیت قید ہو گی اُسوقت ملکہ مجکو قبول کریگی بس اِسنے ایسے ایسے خیال کر کے یہ ظلم و جور روا رکھا بس اب راوی بیان کرتا ہی کہ قلعے مین تو یہ ظلم و ستم وزیر بد تدبیر کر رہا ہی اور قلعہ کو خوب آراستہ کیا ہی فریب عیاری کی رٗو سے یہ کام کرتا ہو اُسکو اپنا وزیر کیا ہی بس یہ تو خوب اپنے نزدیک بند و بست کر کے بیٹھا ہی سہ پہر کا وقت ہی یہ فصیل قلعہ پر دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اِسکا حکم ہی کہ جو ملکہ یا عزیزان ملکہ کی سفارش کریگا مین اُسکو قتل کرونگا یا جہان کہین ملازمان ملکہ و عزیزان ملکہ ملین فوراً اسیر کر کے حاضر کرو اور سب قیدیون کو دونون وقت آب و طعام نہ ملے بلکہ ایک وقت مین بھی ایک جو کی روٹی ٹھیمن برابر کی بھوسی ہو اور گرم پانی ایک آبخورا بس ہر ایک کو یہی کھانا ایک وقت ملا کرے اِس سے زیادہ نہ ملے چاہے قیدی مر جائین راوی کہتا ہی کہ وہ بیچارے طعام لذیذ کے کھانیوالے اُنکو جو یہ کھانا اور آب گرم ملا کسی نے نہ کھایا فاقہ کر رہے ہین راوی کہتا ہی کہ ملکہ نے رفتہ رفتہ سب اپنے عزیزون کو مسلمان کر لیا تھا یہ سب لوگ مسلمان تھے بظاہر ملکہ کا دھی لگمہ باطن مین مسلمان تھی مگر یہ لوگ ایسے ثابت قدم تھے کہ یہ تکلیف قید گوارا کی اور اُف تک نہ کی اور یہ ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہین بلکہ یہی ظاہر کیا کہ ہم زمرد پرست ہین اُسپر بھی رہائی نہوئی اُس نمک حرام نے اِس خوف سے اِن سبکو بھی اسیر کیا تھا کہ اگر مین ملکہ پر بدعت کرونگا تو یہ اُسکی شراکت کرینگے بس فساد ہوگا اِس خیال سے اِن سبکو اسیر کیا تھا اور یہ کہتا تھا کہ تم سب نے دین اسلام اختیار کر لیا ہی یہ اُسکی سزا ہی ہان اِس صورت سے رہائی ہو سکتی ہی کہ ملکہ کو اِس امر پر راضی کرو کہ ملکہ میرے وصل کو قبول کرے اور زمرد پرستی اختیار کرے تو تم بھی رہا ہو گے اور ملکہ بھی سب نے یہی جواب دیا تھا کہ تو اِسی حسرت مین رہیگا یہ آرزو تیری پوری نہوگی اِسنے کہا تھا کہ بس تم بھی رہا نہو گے سب نے کہا تھا کہ کچھ پروا نہین ہو اور سب یہی دعا کر رہے تھے کہ اے خداوند کریم ہمکو اِس ظالم کے پنجہ سے نجات دے بس یہان قیدیون پر یہ تکلیف ہی مگر سب ثابت قدم ہین وہان وہ بلا اے قلعہ دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی سب نے دیکھا کہ جب دامن گرد کا شگافتہ ہوا تو آگے آگے مقہور گینڈے پر سوار عقب مین پچاس ہزار سواران جرار و اثالہ بارگاہ کا آگر اُس صحرا مین پہونچا کہ جہان پہلے بیدار شاہ فروکش ہوا تھا بس مقہور سامنے قلعہ کے اُترا لشکر نے کمر کھولی یہ گینڈہ بڑھا کر طرف قلعہ کے چلا جب سامنے قلعہ کے آیا دیکھا کہ قلعہ آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہی خندق پانی سے لبریز ہی پل تختہ اُٹھا ہوا ہی یہ جو طرف قلعہ کے چلا گولہ قلعہ پر سے پڑنے لگا بس مقہور یہ واقعہ دیکھکر اپنے لشکر مین چلا آیا اور اہل لشکر سے کہا کہ یہ لوگ سیاہ قلب ہین پند و نصیحت سے نہ مانینگے جبتک انکو سزا نہ دیجائیگی کل مین قلعہ لیلونگا لشکر مین طبل یورش بجے یہ خبر ہرکارون نے اُسکو پہونچائی کہ مقہور نے طبل یورش

گویا اُسکا قصد ہے کہ کل قلعہ پر یورش کرے اُس نمک حرام نے بھی قلعہ پر طبل جنگ بجوایا یہان بھی نقارے
چوب پڑی سب کو معلوم ہوا کہ کل قلعہ پر حریف یورش کرے گا سب اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے کچھ اہل
اپنا مال و اسباب اُٹھانے لگے کہ شاید قلعہ ہاتھ سے نکل جائے اور بچا لیوین تو مال تو نہ رہ جائے
ن قلعہ مین تو یہ سامان ہے ادھر وزیر نے دربار برخاست کیا سب سردار رخصت ہو کر سامان
مین مصروف ہوئے ادھر منصور نے بھی طبل یورش بجوا کر کچھ دیر دربار کیا بعد اُسکے برخاست کر کے
ے خیمہ مین جا کر آرام پذیر ہوا دونون لشکرون مین رات بھر سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا
یہان تک کہ ستارۂ سحری آسمان پر چمکا سپیدۂ سحری نے ظہور کیا شہنشاہ کواکب نے شکست
طرف قلعہ مغرب کے مع اپنی فوج کے راہی ہوا خسرو خاور نے قلعہ فلکی پر اپنا قبضہ کیا یعنی
ہو گئی اُدھر وہ نمک حرام بالائے قلعہ آ کر بیٹھا سب سردار حاضر ہوئے مسلح و مکمل قلعہ کو خوب
ات حرب و ضرب سے درست کیا ہے حریف کا انتظار ہے یہان منصور اپنے لشکر مین بیدار ہوا
یات سے فراغت کر کے اپنی فتح و ظفر کی خداوند کریم سے دعا کر کے خیمہ سے باہر آیا سب لشکر طیار
تھا بس سب کا مجرا ہوا بعدہٗ منصور سب لشکر کو ہمراہ لے کر اور سامان قلعہ گیری اپنے تن پر
آراستہ کر کے میدان جنگ مین آیا اور سے گولون کی الگ کھڑے ہو کر لشکر کی صف بندی کی جب
صف بندی ہو چکی چند سوارون سے کہا کہ تم طرف قلعہ کے رومال ہلاتے ہوئے جاؤ اور اہل قلعہ سے
کہو کہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو تم ایک مرتبہ دیکھ چکے ہو کہ کیونکر مین نے قلعہ لے لیا تھا اگر شاہزادہ
آ جاتا تو قلعہ پر میرا قبضہ ہو جاتا بس اُسنے آ کر ہم سب کو دین اسلام تلقین کیا راہ راست دکھائی
ہم سب مسلمان ہو گئے ہم پر اور ہمارے بادشاہ پر احسان کیا کہ جانین بچائین اُسکا عیوض یہ
گیا کہ اُسکو مکر سے اسیر کیا اُسکے قتل کی تدبیر کی خداوند کریم نے بچایا بس دلدار شاہ بھی
ان ہوا شمشاد نے اپنے فعل کی سزا پائی بس کیا ضرور ہے کہ بیکار کو فنا کر دو اگر اُس شہریار کی
غلامی اختیار کر لو اور دین اسلام ورنہ یاد رکھو کہ ایک دم مین قلعہ لے لونگا ایک کو زندہ نہ رکھونگا
بفضل خدا و اقبال شاہزادہ شامل حال ہے آیندہ تم کو اختیار ہے اور بہت کچھ کلمہ پند و نصیحت کے
ن سے کہکر روانہ کیا وہ سوار رومال ہلاتے ہوئے طرف قلعہ کے چلے دیدبانون نے اُس نمک حرام
ے کہا کہ چند سوار رومال ہلاتے ہوئے آتے ہین شاید کوئی پیام لاتے ہین کہا آنے دو ذرا پیام تو
نین کیا کھینچا ہے قلعہ پر سے گولہ نہ پڑا وہ سوار قریب قلعہ پہونچے اور جو منصور نے کہا تھا سب
بیان کیا اور بہت کچھ کہا اہل قلعہ نے اُسکے جواب مین منصور وغیرہ کو ہزارون گالیان دین اور شاہزادہ
شان مین بہت سخت و سست کہا اور کہا کہا اگر قلعہ کی طرف منصور قصد کریگا تو وہ گولہ قلعہ پر سے
ے گا کہ اسکا نشان تک نہ ملے گا وہ زمانہ اب نہین ہے کہ گولون کو رد کرے لب خندق آ جائے اُس مرتبہ
سے کہنا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر نہ ہم دین اسلام قبول کرینگے نہ اس خدا پرست کی اطاعت بس وہ
سوار یہ جواب لے کر واپس آئے اور منصور سے سب حال بیان کیا منصور کو بہت غصہ آیا اہل لشکر نے
کی کیا حکم ہوتا ہے حملہ کرین منصور نے کہا کہ سنو وہ قلعہ پر ہین اور تم لوگ نیچے اُنکا حربہ تم پر کارگر
ہوگا تمھارا حربہ اُن تک نہ پہونچے گا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ بیکار بندگان خدا کی جان لون مین یہ
ین جانتا ہون کہ اگر حکم دون تو تم لوگ دریائے آتش مین پھاند پڑو کوئی خوف جان نہ کرو بس کیا ضرور ہے
ایسے بہادرونکو مین ضائع کرون مین خود جا کر ابھی قلعہ چھینے لیتا ہون تم لوگ اسی مقام پر ٹھہرو

جب مین قلعہ لے لون اور پھاٹک توڑ ڈالون بس اسوقت تم لوگ حملہ کر کے آنا یہ وہی قلعہ ہے کہ جس کو مین ایک مرتبہ لے چکا ہون اقبال شاہزادہ و فضل خدا سے لیے لیتا ہون بہت بہت سرداران و اہل لشکر نے کہا مگر منصور نے قبول نہ کیا اور سب کو تسکین و اطمینان دے کر گینڈہ کو مہمیز کر کے گرز گران سنگ پرچہ کوہ ہشت پہلو سپر فراخ دامن ہاتھ مین لے کر کہ جسکے سایہ مین خود بھی پوشیدہ ہو جائیگا اور ہر گسب بھی از سرتا پا دریاے آہن مین غوطہ مارے ہوئے سوائے دو آنکھون کے کہ وہ تو کھلی تھین طرف قلعہ کے چلا گینڈہ کو خوب تیز کیے جاتا ہے جب نصف میدان زد کا طے کیا ادھر دیدبان نے اُس بد انجام سے کہا کہ منصور خود براے قلعہ گیری چلا تھا اور نصف میدان زد طے کر چکا ہے قریب قلعہ پہونچنا چاہتا ہے یہ دیدبان کہ کہتا تھا کہ اُس بدکردار نے ہوائی اُٹھا کر داغی شرارا بلند ہوا گویا یہی سلسلہ شر و فساد کا تھا بس گولندازون نے توپونکو جھکا کر اب جو آگ ہٹائی صداے مہیب نکلی پیدا ہوئی آسمان دھوئین کا بند ہو گیا غبار بلند ہوا آگ برسنے لگی توپین آگ اُگلنے لگین ہر طرف شور دار و گیر برپا ہوا گولہ مثل اولے کے برسنے لگا ابر دھوان دھار دھوا ہین کا چھا گیا تمام عالم تاریک ہو گیا گرد سیاہ اگرچہ تار ہو گیا ہر طرف آگ برس رہی تھی غبار بلند تھا بڑے بڑے غار پڑ گئے تھے جب گولہ گرا غبار بلند ہوا تاریکی چھائی تھی مگر منصور گولون کو رد کرتا ہوا اپنے کو بچاتا ہوا دریاے آتش مین شناوری کرتا ہوا برابر چلا آتا ہے جب گولہ دہنی طرف آیا یہ مرکب کو مہمیز کر کے بائین طرف چلا گیا جب بائین طرف آیا دہنی طرف چلا گیا جو سامنے آیا اسکو گرز سے پھیر دیا جو الٹ سے نکل گیا اس کو جانے دیا اسپ گو اور گینڈہ کو بچاتا ہوا برابر چلا آتا ہے قلعہ پر سے گولہ برس رہا ہے مگر اس بہادر کو کچھ خوف نہین ہے بلا خوف و خطر مرکب اُڑائے چلا آتا ہے یہان تک کہ سب گولون کو رد کر کے لب خندق پہونچ گیا مثل شیر نر کے لب خندق پہونچ کر گو بچا آواز دی کہ اہل قلعہ کیون مال سرکار کو تباہ و غارت کرتے ہو بیکار کوشش کرتے ہو مین نے قلعہ لے لیا مین لب خندق پہونچ گیا ہون بس رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر ہو دین اسلام قبول کرو اور غلامی میرے آقا کی کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو بیکار اپنے خون سے ہاتھ بھرتے ہو اگر مین در قلعہ توڑ کر اندر قلعہ کے آ جاؤنگا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا امان ندونگا بدون دین اسلام قبول کیے ہوے منصور تو یہ صدا اہل قلعہ کو دے رہا ہے ادھر بالاے قلعہ گولندازون نے اُس نمک حرام سے کہا کہ اب کیا حکم ہوتا ہے ہفت فتیلہ داغ چلے دو ہزار توپ فیر کر چکے اُسنے جواب دیا کہ اب ہاتھ روک لو اور دیکھو کوئی گولہ قطعاً لگا یا نہین کیونکہ ایک سوار تھا کیا کوئی گولہ نہ لگا میرے نزدیک استخوان تک کا پتہ بھی نہ لگا بس گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا سے دھوان ہر طرف ہوا تاریکی ہو تو بھی ہو گئی روشنی ہو گئی اب سب اہل قلعہ نے دیکھا کہ سب گولہ بیکار گئے منصور لب خندق زندہ موجود ہے کھڑا ہوا ہے گینڈہ کو ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر پھیر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ کیون مال و دولت کو ضائع کرتے ہو برباد مین نے قلعہ لے لیا اب یہ مال میرا ہو چکا بس خیریت اسی مین ہے کہ رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر خدمت با دولت ہو دین اسلام قبول کرو غلامی شہریار اختیار کرو ورنہ مین در قلعہ توڑ کر اندر آتا ہون پھر ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہو معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا ہے یہ حال جو اہل قلعہ نے دیکھا سب کے حواس جاتے رہے قلعہ مین کھلبلی پڑ گئی ایک شہلکہ مچ گیا تلاطم ہو گیا ہر ایک بسبب خوف جان کی فکر کرنے لگا ایک نئے طور کی اہل قلعہ کی حالت ہو گئی ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ اب کیا ہو گا

بڑا غضب ہوا کہ حریف لب خندق آگیا اب قلعہ لے لیگا بہا گو اُس نمک حرام اور سرداروں نے جو یہ واقعہ دیکھا
بس سب کے سب تلوارین لیکر اُٹھے کہ ہم مقابلہ کرینگے تلواروں سے قتل کرینگے اُدھر گولندازوں نے نہ مانا
مشعل الاتیل کا کڑھاؤ و باروت کی ہانڈیان کڑک کے پوسے او سے پھینکنا شروع کیے منصور نے یہ تدبیر کی جو بلا آئی
اُسکو سپر پر روک کر خندق مین ڈالدیا لشکر منصور نے جو دیکھا کہ ہمارا سردار سب کو بونکو ملا کر کے لب خندق پہونچ گیا
قلعہ لے لیا بس ایک مرتبہ سب کے سب لینا لینا کہکر تلوارین علم کرکے چلے ادھر سے یہ چلے اُدھر منصور نے
دیکھا کہ یہ لوگ میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے ہین بس گرز کو اُس پار خندق کے پھینکا اور خود سنبھل کر گنبدہ پر بیٹھا اور
اُڑ جو کی کہ بندہ چار دن پیشیان جوڑ کر اُڑا اور اُس پار جا کر گرا خندق کو جست کر کے پھاند گیا پس منصور
نے گرز کو اُٹھا کر اب جو در قلعہ پر مارا وہ ٹوٹ کر گرا اُدھر منصور نے پل بہ ختہ گرا دیا لشکر پہونچ گیا تھا پل
پر سے عبور کر کے پھاٹک [illegible] آگیا بس جو در قلعہ پر لوگ برائے پہرہ متعین تھے اُنسے تلوار چلنے لگی منصور
لڑنے لگا اتنے عرصہ میں لشکر بھی آگیا اسوقت خوب گھمسان کی تلوار چلنے لگی اُدھر سے کل لشکر جو کہ قلعہ مین
تھا سب سمٹ کر آگیا [illegible] قیامت کی لڑائی ہونے لگی لشکر منصور نے اکر لڑائی کو روکا پس منصور
قتل کرتا ہوا سواروں و [illegible] کو داخل قلعہ ہوا ادھر سے وہ نمک حرام وزیر بدانجام سرداروں کو لیکر چلا
تھا اُسوقت آکر پہونچا کہ جب معرکہ بڑا ہوا تھا تلوار چل رہی تھی یہ بھی لڑنے لگا اب ہر طرف دریائے خون
بہنے لگا [illegible] نصف [illegible] سپاہ جو کہ قلعہ مین تھی کام آئی منصور سے
اور اُس بدانجام [illegible] مقابلہ ہو گیا اُسنے تلوار کا وار کیا منصور نے خالی دے کر اب جو وار کیا تو تلوار
[illegible] سپر پر جمی تھی [illegible] کو دو [illegible] دیا بلکہ ایک وجب زمین مین در آئی وہ بدتدبیر دو
ٹکڑے ہو کر گرا [illegible] چار ٹکڑے ہوگئے اور جو سردار تھے اور اہل لشکر یہ معرکہ دیکھ کر منصور پہ
ٹوٹ پڑے منصور نے اُن پر حملہ کیا اور اپنے اہل لشکر کو حکم دیا کہ اہل قلعہ کو قتل و غارت کرو سب
مال و اسباب لوٹ لو یہ حکم دینا تھا کہ اہل قلعہ قتل ہونے لگے لوٹ مچ گئی ہر طرف قلعہ مین غدر مچ گیا
کل عالم برپا ہو گیا [illegible] لوٹنے جلنے لگے ادھر منصور نے چند سرداروں کو قتل کیا اور بعض کو اسیر
کرکے لشکر کو شکست دی جب اہل قلعہ و اہل لشکر نے دیکھا کہ جو بادشاہ تھا وہی مارا گیا اور سردار
بھی اور جو باقی رہے وہ اسیر ہوئے پس سب نے صدائے امان بلند کی منصور و اہل لشکر منصور نے
پکار کر کہا کہ امان بہ شرط ایمان سب نے جواب دیا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم ہم سب پر ثابت ہو گیا کہ دین
اسلام برحق ہے اور سب دین باطل ہین یہی دین کامل ہے ہم نے دین اسلام بھی قبول کیا اور
اطاعت بھی شاہزادہ رفیع الشان کی پس منصور نے سب کو امان دی لوٹ کو منع کیا اسی وقت
امن و امان ہو گیا سب قتل و غارت سے بچے پس رومال سے ہاتھ باندھ باندھ کر جوق جوق گروہ
گروہ آنے لگے مشرف بدین اسلام ہونے لگے یہانتک کہ کل اہل قلعہ از پیر تا جوان و از مرد تا زن و از
طفل تا پیر و صاحب پیشہ و غیر پیشہ و امیر و رئیس و سردار سب صدق دل سے مسلمان ہو گئے
و اہل لشکر جو کہ قتل و غارت سے بچے تھے منصور ان سب کو لیکر ایوان شاہی مین آیا تخت [illegible]
لگوایا اپنے لشکر کو حکم دیا کہ قلعہ کا بند و بست کرو جہان جہان بتکدہ وغیرہ ہون سب منہدم کرا و
مساجد کی بنا ڈالو مدرسون کی تعمیر کی طیاری کرو اہل شہر کو طلب کر کے عقائد اسلام تعلیم کر دیہ
حکم دے کر خزانہ وغیرہ [illegible] پر قبضہ کیا اپنے لشکر کے کشتون کو دفن کرا کر زخمیون کو
شفاخانہ روانہ کیا کفار [illegible] لاشون کو بیرون قلعہ خندق مین ڈلوا دیا قلعہ کو سب آلائش سے پاک صاف کیا

اُسی وقت دربار کیا جو کہ اسیر ہوئے تھے اُنکو طلب کیا اُدھر مجاسب نے آکر عرض کیا کہ کفار قریب
پندرہ ہزار کے مع اہل قلعہ و لشکر کے قتل ہوگئے اور اہل اسلام قریب پانچ ہزار کے مجروح و شہید ہوئے
یہ سنکے منصور نے سجدہ شکر بدرگاہ پروردگار کیا کہ لشکر بھی میرا بہت نہین برباد ہوا اور قلعہ بھی
بآسانی ہاتھ آگیا کہ راست ہین وہ سب اسیر حاضر کیے گئے منصور نے ان سب کے روبرو حمد
و ثنائے الٰہی بیان کی اور اُن سب کو تلقین دین اسلام کیا پس وہ اسی وقت صدق دل سے
کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے منصور نے سب کو رہا کیا پس عزیزان اور زوجہ شداد نے منصور سے
سب حالت بدعت وزیر کی بیان کی جو کہ اسیر نہ ہوئے تھے اور اپنے کو پوشیدہ کیا تھا اور اس سے
ملے ہوئے تھے اور عرض کیا کہ اس نے با عصمت و پاکدامن کو اسنے مع عزیزون کے اور ملازمون کے
قید کر لیا تھا ہم نے اس خوف سے کہ اگر ظاہر کرینگے کہ ہم عزیز ملکہ ہین تو یہ ہمارے ساتھ بھی وہی
سلوک کرے گا پس نظاہر کیا اور اس سے سکرہے چنانچہ وہ سب قید ہین پس منصور نے حکم دیا
کہ ان سب کو رہا کرو اور محلات مین داخل کرو پس اسی وقت وہ بیچارے قید سے رہا ہوگئے اور اپنے
اپنے مقام پر آئے شکر خدا کیا اُسکے بعد جو مرد تھے وہ حاضر خدمت منصور ہوئے اور ایمان لائے ملکہ
نے محل مین آکر اپنا مذہب تبدیل کیا اور بہت شکریہ منصور کا بذریعہ محلدار کے کیا اور اپنے مسلمان
ہونے سے آگاہ کیا اُدھر اہل لشکر منصور نے سب قلعہ کا بندوبست کیا جس طور سے منصور نے
حکم دیا تھا یعنی بتکدہ وغیرہ منہدم کرا کے مساجد و مدارس کی بنا ڈالی ہر طرف صدائے اللہ اکبر بلند
ہوئی اب خوب طور سے تسلط ہوگیا سب امن و امان ہوگئی اہل قلعہ اپنے اپنے مقام پر جا کر آباد
ہوئے بازارین کھل گئین خرید و فروخت جاری ہوگئی ہر ایک خوش خوش پھرنے لگا یہان
لشکر اُترا اچھا فی الجملہ لشکر بھی آسودہ ہوا اب منصور دربار کرنے لگا کوئی دو روز قلعہ پر قبضہ کیے
ہوئے گذرے ہونگے کہ ہرکارون نے منصور کو آکر خبر دی کہ مبارک ہو آقا مع کل لشکر و بیدار شاہ و
دلدار شاہ و خسرو شیر دل و قہرمان و قہار و کل سرداران کے تشریف لائے ہین کل داخلہ ہوگا یہ سنکے
منصور خوش ہوا اُسی وقت نوبتون کے بجنے اور توپون کے فیر ہونے کا حکم دیا ہر طرف خوشی کے شادیانے
بجنے لگے جب وہ شب اور دن گذرا دوسرے دن منصور کل اہل قلعہ و کل اہل لشکر و سردارون کو لیکر
بیرون قلعہ آکر صف آرا ہوا کہ گرد بلند ہوئی جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اس گرد سے نشان لشکر و
جلوس سواری ظاہر ہوا بعد گذرنے جلوس سواری کے دیکھا کہ مرکب ہی ہیکل پر شاہزادہ جلوہ فرما ہے
تخت پر دونون بادشاہ ہین اِدھر اُدھر تخت کے سیار و قہرمان ہین خسرو شیر دل ہمراہ شاہزادہ کے
مرکب پر سوار عقب مین کل سردار قریب پانچ لاکھ پچاس ہزار کے سپاہ ہے عقب سپاہ خیمہ و خرگاہ
وغیرہ ہے پس یہ دیکھکر منصور پیادہ ہوا اور سب سردارون و اہل قلعہ کو لے کر حاضر خدمت ہوکر لوازمات
قدمبوسی بجا لایا قدمبوسی حاصل کی سب نے قدم چومے مشرف بہ زیارت ہوئے منصور نے
کل حالات قلعہ و جنگ عرض کیے شاہزادہ نے سماعت فرما کر بہت تعریف منصور کی کی پس
اپنے لشکر کو بیرون قلعہ فروکش ہونے کا حکم دیکر مع سب سردارون و دونون بادشاہون کے ہمراہ
منصور داخل قلعہ ہوا یہان لشکر فروکش ہوا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے اُدھر شاہزادہ تمام قلعہ کی سیر کرتا ہوا اور
اہل قلعہ کے دونون ہاتھون سے سلام لیتا ہوا قریب قصر دولت آیا مرکب پر سے اتر کر داخل دربار ہوا
دربار آراستہ ہوا اسوقت شاہزادہ نے امیران شہر و رئیسان قلعہ و افسران سپاہ کو طلب کر کے فرمایا کہ

شداد کا کوئی فرزند ہی یا دختر کہ ہم اُسکو یہان کا بادشاہ کرین سب نے عرض کیا کہ نہ فرزند ہی نہ دختر ایک فرزند تھا
اور نام اُسکا احمر تاج گیر تھا نہایت جری و بہادر تھا شکار کا بہت شوق تھا ایک دن شکار کو جو گیا تو پھر
واپس نہ آیا بادشاہ نے بہت تلاش کرایا مگر پتہ نہ ملا آخر کو بادشاہ خاموش ہو رہا ایک دختر پیدا ہوئی وہ بھی
بہت حسین تھی جب جوان ہوئی ایک دن لب بام شب ماہ مین سو رہی تھی کہ اب جو صبح ہوئی تو غائب
تھی اُسکا بھی بہت صدمہ بادشاہ کو ہوا اُسدن سے اُس کے پھر کوئی اولاد نہ ہوئی از قسم ذکور و اناث بس
لاولد رہا اسی سبب سے نواس وزیر کو ہم سب نے بادشاہ کیا اُس نمک حرام نے یہ بدعت کی کہ زوجہ بادشاہ
کو قید کر لیا اور صرف اس سبب سے کہ ملکہ نے بلا کر کہا تھا کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرنا بیکار ہی یہ جو شاہزادہ نے سنا
فرمایا کہ کیا کوئی شداد کا عزیز بھی نہین ہی کہا کہ کوئی عزیز نہین ہی سب اس معرکہ مین مارے گئے سوائے
ملکہ کے عزیزان ملکہ کے شاہزادہ خاموش ہو رہا راوی کہتا ہی کہ عیار شداد بھی اس مقابلہ مین مع اپنے شاگردون کے
ہاتھ سے اہل اسلام کے مارا گیا واصل جہنم ہوا بس اُسدن تو شاہزادہ نے وہان قیام کیا دوسرے دن جو دربار
کیا بس اہل شہر و اہل لشکر و سرداران کو طلب کیا ملکہ ماہرو بانو کو طلب کر کے پس پردہ بٹھایا اور فرمایا کہ اے اہل
شہر و اہل لشکر و سرداران لشکر آگاہ ہو کہ اب سوائے ملکہ زوجہ شداد شاہ کے کوئی اس سلطنت کا وارث
نہین ہی بس مین نے ملکہ کو یہان کا بادشاہ کیا تم سب بملکہ شل غلامان جان باز و سر فروشان جان نثار کے
اطاعت کرنا ملکہ کے کسی حکم سے سرتابی نہ کرنا بہت خوش رکھنا ملکہ بھی ساتھ عدل و انصاف کے تمھارے
ساتھ پیش آئے گی سوائے رعایا پروری و کرم گستری کے دوسرا کام نہ کرے گی ظالمون کے ہاتھ سے مظلومون
کو بچائے گی اُنکی دادرسی اور فریادرسی کرے گی سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم کو کسی قسم کا آپکے
اور ملکہ عالم کے حکم مین عذر نہین ہی بسر و چشم بجا لائینگے پس شاہزادہ نے ملکہ سے فرمایا کہ اے ملکہ یہ تاج و
تخت تمکو مبارک ہو براحت و آرام بسر کرو مگر سوائے عدل و انصاف کے ظلم و ستم کا طریقہ نہ اختیار کرنا
ورنہ خدا ناخوش ہوگا ملکہ نے جواب مین عرض کیا کہ مین عورت ہون دوسرے پردہ نشین ہون مین کیونکر
انتظام ملک کا بندوبست کرونگی کیونکہ مذہب اسلام مین عورت کو پردہ نشینی لازم ہی بس آپ اور کسی کو یہان
کا حاکم مقرر فرمایئے میرا کچھ گذارا مقرر فرمایئے کہ مین اس گذارے سے بسر اوقات کرون اور ایک گوشہ عافیت
مین بیٹھ کر عبادت خدا مین اپنی باقی زندگی بسر کرون اس بار عظیم کی مین برداشت نہین کر سکتی ہون شاہزادہ
نے جواب مین فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جب حقدار موجود ہو اُسکو محروم رکھا جائے اور
دوسرے کو اُسکا حق دے دیا جائے یہ بالکل خلاف شرع ہی بس تم کو قبول کرنا ہوگا اور تمھاری طرف سے
تمھارے کسی عزیز بزرگ کو جو کہ کار آزمودہ و جہان دیدہ ہوگا اسکو نائب کیا جائیگا کہ وہ سب بندوبست
کرے گا مگر تمھارے حکم سے ملکہ نے لاکھ لاکھ انکار کیا شاہزادہ نے نہ قبول کیا الغرض اسی دن ملکہ کو تخت پر
بٹھایا تمام قلعہ مین منادی کرادی کہ آج سے حاکم اس قلعہ کی ملکہ ماہرو بانو ہی اور ملکہ کے حقیقی چچا کو کہ وہ مرد
بزرگ اور صاحب لیاقت و جہان دیدہ تھا ملکہ کا نائب مقرر فرمایا سب نے نذرین دین مبارکبادی کی
توپین بجین سلامی کی توپین فیر ہوئین ملکہ ماہرو بانو کا اُس قلعہ کشور تم مین حکم جاری ہوا مگر خود سکہ
بنام دارا ابن جمشید جاری کیا گیا جب شاہزادہ ان کامون سے فراغت کر چکا اُسوقت شاہزادہ نے
فرمایا کہ ہمارے لشکر کو آگاہ کیا جائے کہ ہم کل یہان سے کوچ کرینگے طرف طلسم کے ملکہ ماہرو بانو
نے عرض کیا کہ اے شہریار دو ایک دن یہان قیام فرمایئے تاکہ یہ کنیز ناچیز حضور کی دعوت کرے
شاہزادہ نے فرمایا کہ مجھکو ایک مہم در پیش ہی مین قیام نہین کر سکتا ہون جو جو عرصہ ہوتا ہی وہ مجھکو

پریشانی ہوتی ہے مین اپنے والد بزرگوار کا مقابلہ کفار مین چھوڑ کر ادھر آیا ہون اُن سے اور سمن رخ شاہ سے
معرکہ پڑا ہوا ہے مگر مین اس ضرورت سے آیا ہون کہ مجکو بزرگان دین کا حکم ہوا ہے کہ تو جا کر طلسم نور آگین کو
فتح کر کیونکہ اُسکی عمر تمام ہو گئی ہے اب وہان فسق و فجور بڑھ گیا ہے تحسین الزمان نے خدائی کا دعوے
کیا ہے خدائی کرتا ہے دم یکتائی بھرتا ہے پس اسکی خبر لینا لازم ہے تو اُس طلسم کا فاتح ہے اب اُسکو فتح کرنا لازم ہے
پس مین اُسکی فتح کرنے کو والد بزرگوار سے رخصت لے کر چلا تھا کہ یہ واقعہ درپیش ہوا بہت بڑا عرصہ
ہو گیا ہے لہذا اب مین قیام نہین کر سکتا ہون والد بزرگوار پریشان ہونگے دوسرے بزرگان دین کی
عدول حکمی ہوگی ہان جب طلسم فتح کر کے واپس آؤنگا تو تمھارا مہمان ہونگا اب معاف کرو ملکہ نے
زیادہ اصرار نہ کر سکی عرض کیا جو آپکی خوشی مین کچھ اب عرض نکرونگی خیر بعد فتح طلسم کنیز کو سرفراز فرمائے
مگر جب ملکہ نے زبانی شاہزادہ کے طلسم نور آگین کا نام سُنا رونے لگی شاہزادہ نے فرمایا کہ اے
ملکہ رونے کا کیا سبب ہے ملکہ نے عرض کیا کہ مجکو اپنے حال پر رونا آیا کہ خدا نے اس قابل نکیا کہ اگر
اسوقت کوئی فرزند ہوتا تو حضور کی خدمت مین حاضر رہتا غلامی اختیار کرتا اُسکی خدمت گذاری کے
سبب سے ہم سب کو افتخار ہوتا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ تقدیری امر ہین اس سے کیا چارا ہے کہ مین نے
تمھارے فرزند و دختر کا حال سُنا بہت صدمہ ہوا مگر یہ سبب تمھارے رونے کا نہین ہے جلدی سبب
گریہ بیان کرو جب اس طور سے شاہزادہ نے فرمایا تو ملکہ نے عرض کیا کہ اے شہریار مجکو نام طلسم سُنکے
رونا آیا کہ اسی طلسم نے میرے گھر کو بے چراغ کر دیا اور مجکو لوٹ لیا جب میرا فرزند اور دختر غائب
ہو گئے اور رمالون اور نجومیون سے جو دریافت کیا کیونکہ مین اور میرا شوہر اُنکی جدائی سے بہت
بیقرار تھے تو اُنھون نے رمالون اور نجومیون کو طلب کر کے پوشیدہ طور سے دریافت کیا تھا اُس
مقام پر مین اور میرا شوہر اور چند ملازم تھے نجومیون وغیرہ نے ایک زبان ہو کر عرض کیا تھا کہ شاہزادہ
نے ایک آہو کے عقب مین مرکب کو مہمیز کیا تھا وہ اصل مین آہو نہ تھا بلکہ ایک ساحرہ تھی رہنے
والی طلسم نور آگین کی وہ شاہزادہ پر عاشق ہوئی تھی شاہزادہ کو آہو بن کر اور لگا کر لے گئی ہے
اور شاہزادہ اسیر طلسم ہوا ہے اس ساحرہ کے قید مین ہے اور آپ کی دختر کو ایک ساحر اُسی طلسم
کا عاشق ہو کر اٹھا لیگیا ہے وہ دختر ابھی اُسی طلسم مین اُس ساحر کی قید مین ہے مگر ابھی تک اُسکے دامن عصمت
مین دھبہ نہین لگا ہے وہ ابھی تک رخنہ اندازی سے بچی ہے وہ ساحر تو لالچ چاہتا ہے کہ یہ راضی ہو
ملکہ نہین راضی ہوتی ہے اسی جرم مین قید کیا ہے پس جب طلسم فتح ہوگا تو وہ دونون رہا ہونگے
اور آپ سے ملین گے تب میرے شوہر نے کہا تھا کہ اُسکی طلسم کا فتح ہونا غیر ممکن ہے نہ
معلوم کب فتح ہو ہم زندہ ہون یا نہ ہون اور ہم نے سُنا ہے کہ طلسم کو سوا خدائے نادیدہ کے ماننے
والون کے کوئی فتح نہین کر سکتا ہے پس وہ خدا پرست ہوگا جو کہ فاتح طلسم ہوگا ہم زرد پرست
وہ ہمارے فرزند و دختر کو کیون زندہ رکھنے لگا اور وہ کیون رہا ہونے لگے اور وہ کیون اتنی درد
سری کرنے لگا تب اُنھون نے عرض کیا تھا کہ اب عمر طلسم تمام ہونے کو ہے کچھ عرصہ باقی ہے
اور فاتح اس طلسم کا پیدا ہو چکا ہے ضرور وہ خدا پرست ہے اور خاندان حمزہ سے ہے وہی اس طلسم کو
فتح کرے گا آپ کے لیے نہین بلکہ خود اُسکو اس طلسم کے فتح کرنے کی خواہش ہوگی اپنے بزرگون
کے حکمون کے عیوض مین وہ یہ طلسم فتح کرے گا آپ کے فرزند و دختر کو بھی رہا کرے گا مگر یہ امر
ضرور ہے کہ آپ کو دین اسلام قبول کرنا پڑے گا ہمارے زائچہ مین تو یہ نکلتا ہے کہ وہ عنقریب ادھر

کو آتا ہے بلکہ وہ آپ کی ایسے وقت مین کمک کرے گا کہ جب آپ حریف کے قبضہ مین ہونگے وہ آپ کو
اس دشمن قوی سے نجات دے گا اور وہ لوگ سب اسکی اطاعت کرینگے یہان دین اسلام کا ڈنکا بجے
یہ سرزمین اسلام آباد ہوگی ہم کو طریقہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اسکے ساتھ یہین احسان دشمنی فرمائینگے
اور اسکی جان کے خواہان ہو جیے گا مگر اسکو اسکا خدا آپ کے شر سے محفوظ رکھے گا آپ کو اسکے ہاتھ
سے زک ہو جیگی بلکہ آپ چند سردارون سے اسکے ہاتھ سے مارے جائیگے کا خطا معاف ہو جو زائچہ
مین نکلا وہ ہم نے عرض کیا اور باقی اہل قلعہ دین اسلام قبول کرینگے اسکے بعد وہ جا کر طلسم کو فتح کرکے
آپ کے فرزند و دختر کو رہا کرے گا اے آقا اے نامدار یہ کنیز تو اسی دن سے یہ سب واقعات سنکے اور
نجومیون کی زبانی اسی انتظار مین شب و روز مصروف رہتی تھی اور دعا کرتی تھی کہ وہ شہریار جلد
تشریف لائے مگر شداد شاہ نے اسی وقت ان سب کو اپنے قلعہ سے نکلوا دیا تھا اور حکم دیا تھا
کہ آج سے کوئی رمال ہمارے قلعہ مین نہ رہے ہم سے جھوٹ سچ بیان کرتے ہین جس بات کی کوئی
اصل نہین ہے دراصل اگر آپ کے کہنے کے موافق ہے تو مجکو اب فرزند و دختر نہین درکار ہے کہ دین
و مذہب جاکر نے تو کیا ہے اور کون طلسم فتح کرسکتا ہے اگر ایسا ہوگا بھی تو مین ضرور اس خدا
پرست کو قتل کرونگا چاہے کیسا ہی وہ مجھ پر احسان کرے مین کبھی دین اسلام نہ قبول کرونگا
حضور جسقدر رمالون نے کہا تھا وہی سب پیش آیا اور وہی واقعہ گذرا اور جو شداد نے کیا
تھا وہی آیا وہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا جب مین نے سب واقعہ سنا کہ آپ نے آگر بدی کی اور اسنے
آپ کے ساتھ مکر کیا اور قتل ہوا بس مجکو قول منجمین کا یقین ہو گیا کہ جو کچھ انھون نے بیان کیا
تھا سب درست ہوا اسیدن مین مع اپنے کل عزیزون کے مسلمان ہو گئی مگر پوشیدہ طور سے
کیونکہ مجکو تو قبل سے اس مذہب کی طرف میلان تھا جب مین نے سنا کہ وزیر مہیان کا بادشاہ
ہوا اور اسکا قصد ہے کہ آپ سے مقابلہ کرے مین نے اسکو طلب کرکے بہت کچھ پند و نصیحت کی مگر
وہ بھی راہ راست پر نہ آیا بلکہ میرے ساتھ یہ ظلم و ستم پیش آیا مجکو میرے عزیزون سمیت قید
کیا اور شکنجہ سخت ہو بچانی اس نمک حرام نے اپنے کردار کی سزا پائی مگر حیران تھی کہ اور جو کچھ رمالون
نے کہا تھا وہ سب درست نکلا مگر کیا یہ انکا قول غلط ہوگا کہ وہ شہریار طلسم کو فتح کریگا جب اب
جو آپ نے یہ فرمایا کہ مین ارادے فتح طلسم نور افشان جاتا ہون مجکو بہت خوشی ہوئی مگر فرزند
و دختر جو یاد آئے تو رونے لگی بس میری عرض یہ ہے کہ اگر آپ سے اور اس غلام سے جو کہ اسیر
طلسم ہے اور اس لونڈی سے ملاقات ہو اور آپ طلسم فتح کرین تو انکو بھی تلاش کرکے رہا
فرمائیگا اور اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا تاکہ مین آپ کے قدمون کی بدولت اپنی مراد کو پہونچون
مین امید پر زندہ رہی اور زندہ رہونگی ورنہ اب تک کب کی انکے غم مین مرگئی ہوتی گو یہ
امر ہے کہ جب تک قضا نہین آتی ہے کوئی مر نہین سکتا ہے مگر جینا امید پر ہے یہ سنکر شاہزادہ نے
فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین تمہارے فرزند و دختر کی رہائی کی کوشش کرونگا اور انشاء اللہ
ضرور رہا کرکے تم سے لاکر ملا دونگا اب یہ مجھ پر فرض ہوا یہ فرما کر طیاری لشکر کا حکم دیا راوی بیان
کرتا ہے کہ وہ دن اور رات شاہزادہ نے مع سردارون کے قلعہ مین براحت و آرام بسر کی جب
مسافر فلک نے طرف سرائے مغرب کے کوچ کیا اور آفتاب عالمتاب نے اپنا اسباب سفر درست
کرکے صحرائے فلک پر ظہور کیا اور طرف منزل کے روانہ ہوا بس شاہزادہ بیدار ہوا نماز صبح
ادا

فراغت کرکے باہر برآمد ہوا سب سردار حاضر تھے بس شاہزادہ سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا سب
اہل قلعہ و اہل لشکر بلکہ وہ خود ملکہ ہمراہ تھی یہاں تک کہ بیرون قلعہ تشریف لایا یہاں سب سامان
سفر درست تھا بس شاہزادہ نے ملکہ و اہل قلعہ کو رخصت کیا ملکہ نے تھوڑا سا لشکر اپنے لشکر میں
سے شاہزادہ کے ہمراہ کر دیا اور عرض کیا کہ میں تو ہمراہی ہر سبب عورت ہونے کے نہ جا سکی یہ لوگ
میری طرف سے آپ کے ہمراہ ہیں آپ کی خدمت کرینگے بس شاہزادہ اُس لشکر کو ہمراہ لے کر
طرف طلسم کے روانہ ہوا بلکہ شاہزادہ سے رخصت ہوکر مع اپنے عزیزوں و اہل لشکر و اہل قلعہ کے
قلعہ میں آگئی اور ساتھ عدل و انصاف کے سلطنت کرنے لگی اور شاہزادہ کی فتح و ظفر کی دعا
میں مصروف ہوئی کہ اب اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا وقت پر اب شاہزادہ کے حال میں قلم
فرسائی کی جاتی ہے کہ شاہزادہ جو لشکر کو ہمراہ لے کر مع دلاور شاہ و بیدار شاہ و خسرو و شیر دل
و قہرمان پنجہ گیر و منصور دیو پیکر و قہار شیر پیکر اور چھ لاکھ سپاہ و سرداران دیو جاہ کی طرف
طلسم کے روانہ ہوا بس دو منزلہ و سہ منزلہ سفر کرتا ہوا چلا جاتا ہے جب لشکر تھک جاتا ہے تو
صحرائے پر بہار دیکھ کر قیام کا حکم فرماتا ہے وہاں لشکر دو ایک روز قیام کرتا ہے پھر روانہ ہوتا ہے یہاں تک
کہ طے مراحل و قطع منازل فرماتا ہوا طرف طلسم کے پہونچا کہ جہاں سے طلسم دو منزل پر تھا ایک
صحرائے پر بہار در رشک گلزار ملا کہ چاروں طرف سبزہ روئیدہ تھا مثل فرش مخمل کے اس
صحرا میں ہزاروں درخت لالہ و بیلا و چنبیلی کے تھے اور اشجار میوہ دار و پُر ثمار سے وہ صحرا مملو
تھا گل خودرو اپنی بہار دکھا رہے تھے چشمے آب شفاف و خوشگوار کے موجزن تھے صحرا
نمونہ بہشت شدادی تھا طائران خوش الحان شاخہائے اشجار پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی میں زمزمہ
سرائی کر رہے تھے ہر طرف طاؤسان خنیاں گر کی رقاصی سے عجب لطف تھا زمانہ بہار کا
تھا ہر طرف صحرا کا جوبن ابھار پر تھا درخت مثل معشوقان مست و طناز کے لباس سر سبز
پہنے ہوئے جھوم رہے تھے طائران صحرا و درندگان جنگل بسبب بہار کے مست
ہو رہے تھے اشجار میں نئی نئی کونپلیں نکلیں ہوئیں تھیں بلبلیں مست پھر رہی تھیں
فاختہ الگ مست تھی قمری کی الگ کو کو تھی پپیہا الگ پی پی کا شور کر رہا تھا کوئل ہر طرف
کوک رہی تھی چونکہ زمانہ بہار تھا ہر ایک مست بادۂ بہار تھا یہ صحرا جو شاہزادہ کو نظر آیا
ہوائے عیسیٰ دم مسیح نفس کے جو جھونکے آنے لگے دل کو فرحت قلب کو راحت ملی بسبب
تری و خشکی و سبزی صحرا و لطافت آب ہوا کی تازگی حاصل ہوئی آنکھوں میں تراوت
ہوئی بس شاہزادہ بھی مع سرداروں کے اس صحرا کا عالم دیکھ کر وجد طاری ہوا صنعت
باغبان قضا و قدر دیکھ کر تعریف خداوند کریم کرنے لگا چونکہ ہر طرف گلہائے قدرتی کھلے ہوئے تھے وہ
صحرا خداوند کریم کی قدرت کا نمونہ تھا صنعت کار ساز حقیقی اس صحرا سے ہویدا تھی اور شان خلاقی
اس صحرائے کے گلہائے رنگا رنگ و میوہ ہائے بوقلموں سے پیدا تھی ہر شجر میوہ ہائے گوناگوں سے
مملو تھا کثرت اثمار سے شاخیں زمین کو چوم رہی تھیں یا یہ کہئے کہ زاہدان سبز بخت سر بسجود میں
فیض خالق کون و مکان و حاکم زمین و زمان جاری تھا اس صحرائے پر بہار و دلکشا و فرحت افزا
کا خود باغبان قضا و قدر مالک تھا بس اس صحرا کو دیکھ کر شاہزادہ کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا
شعر: این سبزہ و این صحرا بوئے ز جنون دارد + دیوانگی و مستی امروز شگون دارد + اور یہ شعر فارسی

کا پڑھا ہے ہر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ✦ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✦ واہ کیا صحرا ہے اور کیا خوب
سبزہ ہے بالکل نمونہ بہشت عنبر سرشت ہے دو روز تک ہم اس صحرا میں قیام کرینگے مقام مناسب دیکھ کر خیمہ وخرگاہ برپا
کردو حکم دینا تھا کہ اسی وقت اہل کاران شاہی نے بارگاہیں وخیمے برپا کیے کچھ بازاریں آراستہ ہوگئیں لشکر اترا
سب نے کمریں کھولیں اپنے اپنے بستر لگائے کیونکہ کئی دن کے تھکے ماندے تھے سب اترے شاہزادہ مع سوار
دلدار شاہ وبیدار شاہ کے مرکب پر سے اترکے داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہوا دربار آراستہ ہوا پردے بارگاہ کے
بعد شاہزادہ انعقاد کیے گئے ہیں شاہزادہ مع اہل دربار کے صحرا کی سیر فرما رہا ہے کہ چند ہرکارے حاضر ہوئے دعا وثنائے
شاہی بجالائے اور عرض کیا کہ حضور اس صحرا میں شکار بکثرت ہے ہر قسم کا ابھی غلام سیر کرتے ہوئے گئے تھے غلاموں
نے دیکھا کہ ایک مقام پر ہزاروں آہو چرا میں مصروف ہیں پرندے خوب ہیں یہ سننا تھا کہ شاہزادہ کو ولولہ شکار کا ہوا
حکم دیا کہ ابھی سامان شکار طیار کیا جائے ہم شکار کو جائینگے بھلا کس کی مجال تھی جو منع کرتا بس اسی وقت کل سامان
شکار مہیا ہوگیا بہیلیے قراول میر شکار باز دار سب آکر در بارگاہ پر حاضر ہوئے بس شاہزادہ نے خسرو وشیر دل وفہمان
وقمار ومنصور وچند سرداروں کو ہمراہ لیا بیدار شاہ ودلدار شاہ اور سب سرداروں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں تشریف
رکھیں میں ابھی شکار کھیل کر آتا ہوں اُن سب نے عرض کیا بہت خوب بس شاہزادہ سرداران مذکور کو ہمراہ لیکر
اور سب سامان شکار کو ہمراہ لے کر طرف صحرا کے روانہ ہوا یہاں بیدار شاہ و دلدار شاہ مع سرداروں کے دربار آراستہ
کیے ہوئے بارگاہ میں بیٹھے ہیں انتظار شاہزادہ کر رہے ہیں کہ اُدھر صحرا میں پہونچکر بہیلے پرندوں کا شکار کیا باز و
شاہین چھوڑے گئے وہ طائران تیتر بٹیر کو شکار کرکے لائے ایک طرف وہ سب جمع ہیں اسکے بعد چیتوں سے
شکار کیا اب سب سردار مع شاہزادہ کے تیر وکمان لیکر خود صید افگنی میں مصروف ہوئے ہر ایک نے ایک آہو تیر سے
گرایا شاہزادہ نے بھی آہو شکار فرمائے کہ کچھ لوگوں نے آکر عرض کیا کہ اس مقام سے تھوڑی دور پر ایک کھیت
ہے کہ وہاں بہت سے آہو سبزہ چر رہے ہیں یہ سننا تھا کہ شاہزادہ نے مرکب کو اٹھا دیا اُسی طرف کو سب
سردار بھی عقب میں چلے عیار شاہزادہ رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ ہے دور سے دیکھا کہ بہت سے ہرن سبزہ
چر رہے ہیں بس پوری سب نے لیے ان کے کان میں جو سم مرکب کی صدائیں پہونچیں یا تو چر رہے تھے یا ایک مرتبہ
کان کھڑے کرکے اور اپنے صیادوں کو دیکھکر جست وخیز کرتے ہوئے بھاگے سب نے مرکب اُنکے عقب میں
اٹھائے وہ چوکڑیاں بھرتے ہوئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ تھوڑی دور پر جاکر ہر ایک نے ایک ایک ہرن
تیر سے گرایا شاہزادہ نے بھی ایک آہو کو تیر سے گرایا عیار نے قریب پہونچکر ذبح کیا ادھر شاہزادہ نے اور ایک
آہو کے عقب میں مرکب دوڑایا آہو چوکڑی بھرتا ہوا چلا یہ اُسکے عقب میں مرکب اُٹھائے چلے جاتے ہیں
عیار نے جو دیکھا کہ شاہزادہ نے دوسرے آہو پر مرکب اٹھایا ہے بس عیار بھی چلا اُسی طرف یہاں تک کہ وہ
ہرن ایک مقام پر جاکر کوئی پانچ کوس پر [illegible] شاہزادہ نے مرکب کو [illegible] تیر مارا کہ وہ
تڑپکر گرا اور [illegible] چرخ مار کر گرا [illegible] شاہزادہ [illegible] اسکو ذبح کیا اب جو شاہزادہ
نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو ایک قلعہ نظر آیا دیکھا کہ سامنے [illegible] عیار اور
میں عقب قلعہ کھڑا ہوا ہوں دروازہ پشت قلعہ کا کھلا ہوا ہے [illegible]
[illegible] دروازہ پر مقابلہ ہوا تو بس حریف قلعہ میں گھس آیا [illegible] شاہزادہ
عیار سے کہا کہ چلو اس قلعہ کی کیفیت دیکھیں یہ قلعہ کیسا ہے اور کون اس قلعہ کا حاکم ہے [illegible]
ہے یا اور کوئی مذہب رکھتا ہے اگر دین رکھتا ہے تو [illegible] ان سب کے [illegible] مسلمان کریں [illegible]
میں کہ اس قلعہ کا کیا نام ہے اور حاکم قلعہ کیا اسم رکھتا ہے عیار نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ شاہزادہ نے

در لب اسی سمت کو اٹھا دیا بس عیار بھی اٹھ کر اور رکاب پر ہاتھ رکھ کر چلا شاہزادہ راہ طے کر کے داخل قلعہ ہوا دیکھا کہ قلعہ بہت بڑا ہے عمارات وسیع مکانات رفیع ہین بہت آباد تھا مگر کسی سبب سے ویران ہے انسان کا نام تک نہین ہے دروازہ ہاے مکانات کھلے ہوئے ہین سب مال و اسباب پڑا ہوا ہے جا بجا لاشین پڑے ہوئے ہین کسی کا سر کٹا ہوا ہے کوئی سینہ فگار ہے کسی کا شکم چاک ہے کوئی تلوار سے مجروح ہوا ہے کوئی نیزہ سے غرض کہ ہر مقام پر لاشون کا انبار ہے ہر گلی کوچہ خون سے گلنار ہے ہر طرف در و دیوار پر خون کی چھینٹین پڑی ہوئی ہین مرد تو مرد عورتین بھی ذبح کی ہوئی پڑی ہین طفلان خردسال کے الگ لاشے پڑے ہین بڑا معرکہ پڑا تھا کسی بیرحم نے اہل قلعہ پر ظلم و ستم کیا ہے یہ امر ضرور ہے کہ سب حسین و خوبصورت تھے چہرون سے آثار اسلام ظاہر تھے شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ قلعہ اب مسکن زاغ و زغن ہو رہا ہے ہر طرف صداے بوم آ رہی ہے بس شاہزادہ اس قلعہ کی تباہی کو دیکھتا ہوا اور کف افسوس ملتا ہوا حالت پر اہل قلعہ کے تاسف کرتا ہوا عیار سے یہ کلمہ کہتا ہوا کہ کسی ظالم اظلم نے اس قلعہ کو تباہ و برباد کیا ہے ایسے وقت اُن پر آ پڑا ہے کہ نہ تو بیچارے مال و اسباب لے کر بھاگ سکے نہ اپنی جانین بچا سکے ایسی ایسی باتین کرتا ہوا حالات قلعہ دیکھتا ہوا چلا جاتا ہے جدھر کو نگاہ اٹھ جاتی ہے سواے ویرانی اور لاشون کے کچھ نہین نظر آتا ہے یہان تک کہ قریب عمارات شاہی کے پہونچا اُس کی حالت سب سے زیادہ تباہ پائی سناٹا سا ہو رہا تھا نہ کوئی حاجب تھا نہ دربان سواے حسرت و یاس کے وہان پر ہزارون لاشین پڑی ہوئی تھین تمام در و دیوار خون سے رنگین تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اپنے مالک اور مکین کے رنج و غم مین خون کے آنسوؤن سے روتے ہین شاہزادہ اندر عمارات شاہی کے آیا دیکھا کہ عمارات وسیع ہے مکانات رفیع ہین صناعان چابک دست نے بنائے ہین خوب خوب نقش و نگار سے مزین کیا ہے ہر قسم کا سامان موجود ہے مگر بے سود ہے اُس سامان و حالات مکانات سے ظاہر ہوتا تھا کہ ضرور یہ کسی شوقین و جوان کے رہنے کا مقام ہے ہر طرف طاقون پر شیشہ ہاے شراب رکھے ہوئے تھے سب مکانات چھت پردہ سے آراستہ و پیراستہ تھے باغ بھی خوشنما تھا مگر ہر طرف خاک اُڑ رہی تھی ہر روش پڑی مثل زلف معشوقان پریشان تھی شمشاد بمہر سکوت ایک طرف کھڑا تھا نرگس حیران وار دیکھ رہی تھی سنبل پریشان مو مارے صدمہ کے پامال تھا نہر کا عجب عالم تھا کہ روانی موقوف مثل چشمہ ہاے غمدیدہ کے لبریز حباب پھوٹ پھوٹ کر حالت تباہی باغ پر رو رہے تھے پر بلبل و فاختہ کے جا بجا پڑے تھے بجاے بلبلون و فاختہ و قمریون کے زاغ و زغن نے آشیانے بنائے تھے ہر نقش و نگار عمارت مرتفع ابابیلون کا مسکن تھا بس یہ حالت وہان کی دیکھ کر شاہزادہ کو بڑا صدمہ ہوا تھوڑے عرصہ تک عالم سکوت کھڑے ہوئے دیکھا کیے اور کف افسوس ملا کیے آخر صبر نہ ہو سکا یہ چند شعر وہان کی حالت کو دیکھ کر زبان پر جاری کیے نظم

اے مقیمان تہ سقف سپہر غدار
ہو خرابہ مین اگر قصر فریدون کے گذار
عمارات دن جھوٹی ہین یا گرتی تھین عمارتین
ارغنون وار صدا گونجتی تھی صورت ہزار
واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ
آج کل وہ سب جو چہچہے ہین آئینہ وار
جلسہ نشاط لاتی ہین اخترتے ہین ہر لحظہ بہ حسرت
تکیہ گور و گوزن آج ہے ہر اک مزار

تا بہ کی حسرت فرزند و زن و شہر و دیار
اس مکان مین کبھی جلسہ عیش رہا کرتا تھا
عیش و عشرت کا یہان گرم تھا ہر سو بازار
باریان تھا نہ خزان کا تو کسی موسم مین
واہ ری تیری تنک ظرفی یا مین عزو وقار
گھونسلے سقف مین ہین لاکھون ابابیلون کے
مسکن فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار
سینہ لبریز تمنا و بلب مہر سکوت

آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
جلوہ فرما تھا کوئی خسرو با عزو وقار
شاخ گل پر زمزمہ سنجی بلبل سے نشیمن تھا مدام
کبھی گل کھلتی کا عالم کبھی لالہ کی بہار
جن پہ رہتا تھا پر زاد و نگہ جھوم کا عکس
ہین خیابان مین پر زاغ و زغن کے بسیار
قصر کو جاتے دو باغ بہ مقبرہ نکو وہان کے دیکھو
نکو کی دوست نہ مونس کوئی ہے غمخوار

نہ وہ ترکیب نہ وہ منہ نہ وہ رنگت نہ وہ حسن | نہ وہ آنکھیں نہ وہ نقشہ نہ وہ طرز رفتار
نہ وہ چھین نہ تمکین نہ خود آرائی ہے | کنج تاریک ہے اور عالم تنہائی ہے

ای بھائی لاہوری چند شعر جو مین نے پڑھے یہ اسوقت کے حسب حال تھے اور یہ حالت دیکھکر یہ شعر یاد آئے اب یہان سے چلو کیونکہ یہان کی حالت کو دیکھکر طبیعت پریشان ہوتی ہے نہ معلوم کون لوگ اس قلعہ مین رہتے تھے جن پر یہ آفت نازل ہوئی اور سب کے سب تباہ و برباد و قتل و غارت ہوئے چلو آگے چلین شاید کوئی مل جائے تو اس سے اس قلعہ کی تباہی کا حال دریافت کرین بس شاہزادہ عیار کو لئے اس مقام کے باہر آئے افسوس کنان ایک طرف کو چلے کوئی مقام لاشون سے خالی نہین بالطف یہ ہے کہ جو جو آگے بڑھتے جاتے ہین وہ وہ زیادہ لاشین ملتی ہین یہانتک کہ تمام بازارون کو اسی طور سے آراستہ پایا مگر صاحب مال کا نشان نہ تھا اس قلعہ مین سوائے مردہ کے زندہ کا نشان نہ تھا کوئی ذی حیات نظر نہ آتا تھا کہ اس سے حال دریافت کیا جائے اب جو دیکھا قلعہ کو خوب سامان جنگ سے آراستہ پایا ہر ایک سامان جنگ قرینہ سے ہر مقام پر موجود تھا اور قلعہ وزیر فیصل قلعہ ہزارون لاشین آلودہ بخاک و خون پڑی تھین یہان پر خوب تلوار چلی تھی الغرض شاہزادہ آیہ فاعتبروا پڑھتا ہوا بیرون قلعہ آیا دیکھا خندق لبریز ہے پانی سے پل تختہ خندق پر رکھا ہوا ہے بیرون قلعہ لب خندق لاشین پڑی ہوئی ہین بس شاہزادہ پل پر سے اس پار آیا اب کیا دیکھتا ہے کہ صحرا مین کوسون تک سوائے لاشون کے کچھ نظر نہین آتا ہے وہ صحرا تمام لاشون سے بھرا ہوا ہے ایک سمت چند خیمہ جلے ہوئے اور تلوارون سے ٹکڑے کئے ہوئے پڑے ہین یہ معرکہ دیکھکر شاہزادہ کو بڑی حیرت ہوئی اور عیار سے کہا کہ واقعی بہت بڑا معرکہ پڑا اہل قلعہ خوب لڑے معلوم ہوتا ہے انداز سے مگر حریف زبردست تھا آخر کو اہل قلعہ نے شکست کھائی ای بھائی کس سے یہ حال دریافت کرین کیونکہ یہ معما ظاہر ہو کوئی نظر نہین آتا سوا لاشون کے عیار نے عرض کیا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ کیا معاملہ ہے شاہزادہ یہ عیار سے جواب پا کر اور آگے کو روانہ ہوا یکایک شاہزادہ کی نگاہ جو پڑی دیکھا کہ ایک زن پیرزال خمیدہ پشت مثل ہلال مگر چہرہ اسکا مانند ماہ کمال بال سر کے سفید چہرہ سے آثار بزرگی ہویدا ناصیہ سے شرافت و نجابت پیدا لباس سیاہ پہنے ہوئے ان لاشون کے درمیان مین بیٹھی ہوئی ایک ایک لاش پر رو رہی ہے روتی جاتی ہے اور حیران ہو ہو کر ادھر ادھر دیکھتی جاتی ہے کبھی سر اٹھا کر طرف آسمان کے دیکھتی ہے اور آہ اس زور سے کرتی ہے کہ آسمان ہل جاتا ہے یہ جو شاہزادہ نے ملاحظہ کیا عیار سے فرمایا کہ چلکر اس پیرزال سے دریافت کرین طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کشتگان بلا کی عزیز قریب ہے اس سے حال معلوم ہو جائیگا عیار نے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے بس شاہزادہ مرکب پر سے اتر پڑا عیار نے مرکب کی باگ سنبھالی شاہزادہ ان لاشون کو طے کرتا ہوا اس پیرزال کی طرف چلا جب قریب پہونچا تو شاہزادہ نے سنا کہ وہ پیرزال روتی جاتی ہے اور یہ کہتی جاتی ہے کیون او سپہر غدار فتنہ انداز یہ کیا حرکت تھی کہ مجھکو اس پیرانہ سالی مین یون برباد کیا میرا اپنے عزیزون کے ہمراہ رہنا و براحت بسر کرنا تجھکو بہت ناگوار ہوا کہ ایک ظالم غدار کے ہاتھ سے اس قلعہ کو تباہ و برباد کرایا میرے عزیزون کو قتل و غارت کرایا جو کہ زندہ باقی ہین وہ ایذائے قید اٹھا رہے ہین اور جفائے قتل انکو اٹھانا پڑے گی ای سپہر غدار اب تو میرے حال پر رحم کر اور ایسی گردش کر کہ وہ شہریار تشریف لائے جو کہ اس ظالم کو آکر سزا دے اور ان اسیران بلا کو رہا کرے مجھکو تو انتظار کرتے ہوئے اس شہریار کا بہت عرصہ ہوا اگر میرا خواب رویائے صادقہ ہے تو اسکا برعکس پردہ غیب سے ظہور ہووے گا کیا وہ شہریار عالی وقار اسوقت

دے گا جب وہ دونون جام مرگ سے سیراب ہولین گے اور فلک ناہنجار کیا ابھی تیرا ہم سب پر ظلم و ستم کرنے
سے جی نہین بھرا اسے یہ نوبت تو پہونچی اب تو رحم کر تو نے سفلہ پروری تیرے زمانہ مین شرفا و نجبا کو سوائے ظلم و
ستم سہنے کے دوسری راحت نہین نصیب ہوتی ہے تیرے زمانہ مین کوئی ایسا نہین ہے کہ جو خون دل و لخت
جگر کھاتا ہو یا غم پیتا ہو تیرے ہاتھ سے تو نے ایک اپنی چال مین ایسے شاہان اولوالعزم و خسروان با
حشم کو غارت کیا اور تباہ کیا کہ بعض کو نان شبینہ کا محتاج کیا اور بعض کو ایسا برباد کیا کہ انکا نشان قبر تک باقی
رہا تیرا ہمیشہ سے یہی کارخانہ ہے ہر ایک کے زبان پر تیرے ظلم و بدعت کا فسانہ ہے جمشید ایسے بادشاہ کو ضحاک
کے ہاتھ سے برباد کرایا تیرے ہی دور مین شداد نے کس حسرت و یاس سے و محنت و مشقت سے باغ بنوایا
مگر سیر اسکو نصیب نہ ہوئی تیرے دور مین جو کہ بندگان خاص خدا تھے اور ہین ہمیشہ پریشان رہے اور جور
ستم اٹھا کر اس خلق سے گئے تو نے انبیا و اولیا کے ساتھ کیا کیا وہ بھی تیرے شاکی رہے اور تیرے ستم سہے
بس اب تو میرے حال پر رحم کر مجھ مین اب طاقت تیرے ستم اٹھانے کی نہین ہے دم میرے قلب و جگر مین
اب جلتا ہے کہ مین عزیزون کی مفارقت و جدائی کے داغ کی برداشت کرون یا تو مجبور مین بچا ہون مر کر نا یا میرے
حال پر ترس کھا کر صورت شاہد آرزو کی آئینہ امید مین دکھا تا ابھی وہ پیر زال طرف آسمان کے منہ کرکے یہ کہتی
ہے کہ اے کریم کارساز و اے رب بے نیاز اب میرے حال پر رحم فرما اور اس بلا و آفت سے نجات عطا فرما
تا کہ مین اپنی آرزو کو موافق اپنے خواب کے اور بموجب ارشاد بزرگان دین کے پہونچون یا ملک الموت کو
حکم فرما کہ میری وہ آکر روح قبض کرے مجھ سے اب یہ سختی اٹھ نہین سکتی ہے حکم دے اپنے بندہ خاص کو کہ
وہ آکر اس ظالم کو سزا دے اے میرے خالق اب مجھکو روز سیاہ نہ دکھانا اب مجھکو میرے وارث و فرزند کے غم
مین نہ رولانا اگر انکی قضا آئی ہے تو پہلے میری روح قبض فرما کہ مین انکے مرنے کی خبر نہ سنون اب تو ان سب
سے ایذاے قید نہین اٹھائی جاتی ہے مین نے سنا ہے کہ اس ظالم نے ان سب کو براے قتل طلب کیا ہے اے
کریم ابھی تک وہ شہریار نہین آیا کہ جسکا وعدہ بزرگان دین نے مجھ سے خواب مین کیا تھا کہ تو گھبرا نہین
ایک شاہزادہ آکر تیرے شوہر و فرزند کو اس بلا سے نجات دے گا اور اس ظالم کو اس ظلم و ستم کی سزا دیگا
مین تو اسی وعدہ کی امیدوار رہون کہ وفا فرما تو صادق الوعد ہے تو اپنا فضل و کرم میرے شامل حال کر کبھی کہتی تھی
کہ اے شیر خدا آپ تشریف لائیے اس بلا سے مجھکو بچائیے زور اسد اللہی دکھائیے آپ نے تمام انبیاے
باسعت کی کمک فرمائے کبھی کہتی ہے اے کریم برحق تو نے [illegible] سے حضرت خلیل اپنے نبی کو نجات دی
شکم حوت مین یونس کو امان دی پنجہ شیر سے سلمان کو بچایا اب مثل ان سب کے میری بھی کمک کر ہم
سب بھی تیری بندگی کرنے والے ہین تیری ماننے والے ہین اب ظالمون نے بہت سر اٹھایا ہے [illegible]
رے یہ کہتی ہے اور روتی ہے اشکون کا تار بندھا ہوا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو دریا بہے ہین کہ جوش مار رہے
ہین بس شاہزادہ کو اسکی یہ حالت دیکھ کر ترس آیا اسکے رونے پر دل بھر آیا نہ ضبط کر سکے اور قریب
جا کر فرمایا کہ اے درد و غم کی مبتلا و اے گرفتار صد رنج و بلا ذرا سر اٹھا کر میری طرف دیکھ اور مجھ سے اپنی مصیبت
کا حال بیان کر کس بلا مین مبتلا ہے اور کس ظالم نے تیرے اوپر اس پیرانہ سالی مین ظلم و ستم کیا ہے جو کہ تیرے
عزیز مارے گئے اور کیونکر تیرے وارث قید ہوئے کس کا انتظار کر رہی ہے کس بندہ خاص خدا کی منتظر
ہے کہ وہ آکر اس بلا سے نجات دے گا تیرے درد و یاس کی باتون نے میرے دل کو بے کل کر دیا یہ تو
میرے اوپر بخوبی ثابت ہو گیا کہ تو خدا پرست ہے اے ضعیفہ مجھ سے حال اپنا مجھ سے بیان کر مین بھی اس خدائے
برحق کا ایک ادنی بندہ ہون اس رب جلیل کا ایک عبد ذلیل ہون شاید کہ مجھ سے تیری کمک ہو سکے

تیری تقریر درد و غم نے میری رگ دل کو توڑ دیا یہ جو شاہزادہ نے فرمایا اُس مبتلاے رنج والم نے یہ صدا سُنکے سر اُٹھا
اور دیکھا کیا نظر آیا کہ ایک آفتاب عالم تاب میرے سر پر طالع ہوا ہے بخت خوابیدہ میرا جاگا ہے دل سے کہا
کہ تیرا بخت خفتہ بیدار ہو گیا قسمت نے یاوری کی خداوند کریم نے تیری فریادرسی کی اپنے بندہ خاص
تیری کمک کے لیے بھیجا ہے پس اُس پیرزال نے دیکھا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن زلفین
دوش پر پڑی ہوئین قد بوٹا سا ہاتھ پاؤن خوبصورت از سرتا پا نور کی صورت آلات حرب و ضرب سے آراستہ
عقب مین اُسکے ایک شاطر بہت چست و چالاک مرکب کی باگ پکڑے ہوئے کھڑا ہے پس یہ شاہزادہ کو
دیکھکر خوش ہو گئی گو پہچانتی نہ تھی یہ جانتی تھی کہ یہی میری مراد کو پورا کریگا اسی کا خواب مین بزرگان دین
نے اقرار کیا ہے اور اسی جوان کے آنے کا امیدوار فرمایا ہے مگر اُس پر بھی شاہزادہ کو دیکھکر اُسکے قلب ناصبور
کو خیلے تسکین ہوئی اور سر اُٹھا کر کہا کہ اے جوان مین اپنی مصیبت رنج و غم کیا بیان کرون میری وہ مصیبت
ہے کہ سننے والے کو تاب و ضبط نہین رہتی ہے تو وہ سن سکیگا یہ وہ فسانہ رنج انگیز و قصہ غم خیز ہے کہ جس کے
بیان کرنے کی میرے قلب مین طاقت نہین ہے زبان مین گویائی نہین شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا کچھ تو
بیان کرو تا کہ ہم بھی تو آگاہ ہون شاید کوئی کام تمہارا ہم سے حل ہو اُسنے رو کر جواب دیا کہ اے جوان تو اس
بلا مین اپنے کو نہ مبتلا کر جدھر سے آیا ہے اسی طرف چلا جا کیون اپنی راہ کھوٹی کرتا ہے کیونکہ میری مصیبت کو سنکے
اپنے کو مبتلاے رنج و غم کریگا میرے اوپر وہ مصیبت پڑی ہے کہ اگر پہاڑ پر پڑے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے
ہو جائے اگر رات پر پڑے تو مبدل بروز ہو جائے یہ میرا ہی قلب و جگر ہے کہ مین برداشت کر سکتی ہون
اور کیا کوئی برداشت کریگا شاہزادہ نے ارشاد کیا کہ اے ضعیفہ مین اسی کام کے لیے صحرا بصحرا جنگل جنگل
پھرتا ہون کہ جو فریادرس و گرفتار بلا ملے اُسکی دادرسی کرون تا کہ خداوند کریم مجھ سے خوش ہو اور میرے گناہون
کو معاف کرے تجھکو قسم ہے اپنے پیدا کرنے والے کی کہ بیان تو کر تا کہ مین بھی تو سنون جب اس طور سے شاہزادہ
نے فرمایا تو اُسنے کہا کہ اے جوان مین اس گردون غدار و زمانہ ناہنجار کے ہاتھون اس بلا مین مبتلا ہوئی ہون
یہ دونون تو ہمیشہ اسی امر کے درپے رہتے ہین کہ کسی کو تباہ کرین اور کسی کو برباد اس فلک تفرقہ انداز و زمانہ ساز
کی یہی وتیرہ ہے کہ صاحبان لیاقت و اہل خاندان کے غارت کی فکر کیا کرتے ہین اور ان پر ہمیشہ ظلم و ستم
انکے ہاتھون سے ہوتا ہے اور جو کم پایہ اور ظالم ہین انکی شراکت کرتے ہین پس اس فلک نے مجھکو مبتلاے
ہزار صدمات کیا راحت و آرام ہم سب کا اس سے نہ دیکھا گیا پس اُسنے تفرقہ اندازی کی بعض کو قتل کرایا اور
بعض کو تباہ کیا اور اب جو باقی ہین وہ اسکے ہاتھون سے ایذاے قید اُٹھا رہے ہین اور ادھر اُدھر تباہ پھر رہے
ہین پس یہ چند شعر اسکے بدعنوانی اور اپنی حالت کے بیان مین سناتی ہون شعر پابرہنہ خار پر مجھکو پھرا کے
دشت مین + خار کے سر پر کرے دامان گل کا سائبان + خس کو موتی چگاتا ہے صدا یہ بے تمیز + پوست
کھینچے ہے ہما کا دے کے مشت استخوان + ابر گوہر بار کو برسائے دشت یاس پر + خشک رکھے مزرع امید پیر
و جوان + تا کجا کیجیے بیان اس سفلہ دون کا مزاج + اک وتیرے پر نہین گاہے چنین گاہے چنان + پس
جو کہ شرفا و نجبا ہین انکی بربادی کی فکر مین رہتا ہے کہ انکو تباہ کرکے دربدر خاک بسر پھراوے اور ایسا برباد
کرے کہ پھر نہ آباد ہون اے جوان یہ جو سامنے قلعہ نظر آتا ہے یہ کل تک ایسا آباد تھا کہ شاید کوئی مقام
آباد ہوگا آج ویران ایسا ہوا ہے کہ شاید کوئی اس طور سے ویران ہوا ہوگا بموجب شعر کل چمن مین
ہر طرف تھا آشیان عندلیب + آج جو دیکھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب + باغبان بے رحم سے رو رو
کے یہ مین نے کہا + کچھ پتا گل کا بتا اور دے نشان عندلیب + سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ لایا دم کے بعد

ڈالیان سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب + مین اس آفت مین مبتلا ہون کہ جس سے نجات پانا غیر ممکن ہی
بقول میر درد رباعی ای درد یہ دردمندی سے کھونا معلوم + جون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم + گلزار جہان
ہزار پھولے لیکن + اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم + بس اس بلا سے نجات ملنا غیر ممکن ہی بس اس قدر
میری حالت کافی ہی جو کہ بیان کی مین تو یہ خیال کرتی ہون کہ اپنے کو ہلاک کرون کچھ کھا کر مرجاؤن تو بہتر
ہوگا اس دربدر پھرنے اور پردہ دری کے ہونے سے بموجب شعر کھائے کچھ مر رہون یہ جی مین ہی + خیرت
ہی تو کچھ اسی مین ہی + تا کہ پردہ تو ڈھک جائے مگر اس سے بھی مجبور ہون بقول کسے زمین سخت آسمان
دور ہین تو ایسی سخت جان ہون کہ مرتی بھی نہین اور ایسی بدکردار ہون کہ موت بھی نہین پوچھتی ہی اور اسقدر
سخت جان ہون کہ مجکو موت نے بھی نہ پوچھا بموجب رباعی کیا کرون شرح سخت جانی کی + مین نے مر مر کے
زندگانی لی + حال بدبختی نہین اپنا + اب بھی پوچھا تو مہربانی کی + شاہزادہ نے ارشاد کیا کہ جو امر تو ضرور
ہی مگر بندہ کا کیا زور ہی جب تک قضا نہین آئی ہی اسوقت تک لاکھ تدبیر کرے مگر مر نہین سکتا ہی اور
ہر رنج کے بعد خوشی ہوتی ہی اور ہر خوشی کے بعد رنج و ہر راحت کے بعد تکلیف و ہر تکلیف کے بعد
راحت کوئی ایسی بلا نہین ہی کہ جو دفع نہو کوئی جلدی دفع ہوتی ہی کوئی دیر مین وہ دافع البلیات ہی اور
جامع المتفرقات ہی بس اس سے امید نیکی اور بہتری کی رکھنا زیبا ہی وہ خالق یکتا ہی کوئی نہ کوئی صورت
اس بلا سے نجات دینے کی نکالے گا اسکی درگاہ سے ناامید نہ ہونا چاہیے بموجب شعر اسے فضل کرتے
نہین لگتی بار + نہ ہو اس سے مایوس امیدوار + بس تم اپنا حال مجھ سے مفصلاً بیان کرو تا کہ مین کچھ تدبیر
کرون اس پیرزال نے جواب دیا کہ ای جوان. تفصیل اس اجمال کے یہ ہی پہلے ایک شعر سودا کا سماعت
فرمایئے پھر مین اپنا حال بیان کرونگی شعر بلبل چمن ۔ گل نو میدہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ
ہون + ابھی کچھ زمانہ نہین گذرا کہ ہمارے وارثون کے حکم سے گردن زدنی ہوتی تھی ہمارے وارثون کا
گز و سکہ اس قلعہ مین جاری تھا ہمارے وارث شاہی کرتے تھے ہزارون خدمتگار و خادم ہمہ وقت
خدمت مین موجود رہتے تھے ہر ایک کو یہی خیال تھا کہ کوئی امر ایسا نہ ہو کہ مالک کے ناگوار ہو ہزارون
خواصین و مصاحبین ہمہ وقت خدمت مین حاضر رہتی تھین یا وہی ہم ہین کہ اس جنگل مین تین دن
سے سرگردان پھرتے ہین اور ایک ایک لاش پر روتے پھرتے ہین کوئی خبر نہین لیتا ہی یہ زمانہ کی خوبی ہی بموجب
شعر جب کہ ہم گل ستے تھے تو لگتے تھے ہزارون کے گلے + جب سے ہم خار ہوئے سب سے کنارے ہی بھلے
تباہی جو آئی قلعہ برباد ہوا عزیز و اقارب مارے گئے مال و اسباب لٹ گیا جو وارث تھے وہ قید
ہوئے بس اب کون خبر لے چاہے مرجائین چاہے زندہ رہین ای جوان خداوند کریم تیری عمر مین ترقی
عطا فرمائے مرتبہ اعلی کو پہونچائے تو نے اتنا تو کہا کہ خیر تو تو بھی دل جوئی کرے ورنہ پرسون سے کوئی
اتنا بھی نہ تھا کہ دل جوئی کرتا مین تھی یا یہ صحرا تھا اور یہ لاشین یا وہ مقام تھا کہ جہان وارث قید ہین
اب میری حالت کو بگوش سماعت فرما کہ یہان سے ایک مقام بہت پر از آب و گیاہ ہی وہان پر
ایک طلسم ہی کہ اسکو طلسم نور آگین کہتے ہین اس طلسم مین ساحر رہتے ہین وہان کا بادشاہ و
حاکم حسین الزمان ہی کہ جو کہ تمام اپنے کو خدا کہلواتا ہی اور دعوی خدائی کرتا ہی اسی طلسم کے
متعلق ایک اور مقام ہی کہ اسکا نام صنم کدہ آذری ہی وہان کا بادشاہ نوفرا ور ننگ تمکین تھا
پہلے وہ مقام طلسم سے الگ تھا وہ مرد العینی نوفرا ور ننگ نشین مرد با خدا مسلمان و دیندار تھا
مگر عامل زبردست و منجم بے بدل تھا اسنے اس مقام کو آباد کیا تھا و بادشاہت کرتا تھا اپنا عبادتخانہ طیار کیا تھا

نوذر عل کے بہت کچھ ثروت و حشمت بہم پہونچائی تھی میرا شوہر کہ جس کا نام حشام شیر شکار تھا اس مرد با خدا کا چچا زاد بھائی ہے جو کہ اسوقت ایک ظالم کے قید میں بے گناہ مبتلا ہے اور میں بد نصیب و بد بخت اسکے قید ہونے سے آوارہ پھر رہی ہوں اور کوئی میری کفالت نہیں کرتا ہے بس نوذر اور رنگ نشین نے اپنے بھائی حشام کو یہ قلعہ جو کہ سامنے ہے اسکا حاکم کیا کہ جس قلعہ کا نام حقندریہ ہے یہاں آکر میرے شوہر نے اس عدل و داد کے ساتھ حکومت کی کہ سب اہل قلعہ خوش ہوئے اور سب اہل قلعہ خدا پرست تھے میرا شوہر ہر سال نوذر کو خراج بھیجدیا کرتا تھا وہ بھی بہت خوش تھا نوذر صنم کدہ آذری میں ایسی حکومت کرتا ہے کہ کیا کوئی حکومت کرے گا اس عدل و انصاف کے ساتھ جیسی نوذر نے کی اور نوذر نے اپنے نام کے چند حرف لیکر اس مقام کا نام مقام صنم کدہ آذری رکھا تھا ایسے انصاف کے ساتھ حکومت کی کہ لوگ عدل نوشیروان کو بھول گئے بہت عرصہ تک وہ بادشاہ رہا باوجودیکہ چھوٹی سی سلطنت تھی مگر ایسا رعب و داب تھا کہ کسی اہل طلسم کی جرات نہ ہوئی کہ اس پر قبضہ کریں باوجود ساحر ہونے کے اسی حسرت میں رہے اور بلکہ نوذر سے ہمیشہ خوف زدہ رہتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ طلسم پر قبضہ کرے تو اس کی اطاعت کرتے تھے۔ نہ تحفہ و تحائف طلسم سے آتے تھے باہم رسم و راہ و اتحاد و دوستی تھی ہم اس قلعہ میں نوذر کی طرف سے حکومت کرتے تھے میرا شوہر بڑا جری اور بہادر ہے اسنے کئی ملک اپنے قوت بازو سے فتح کیے اور اس قلعہ سے متعلق کر لیے ایک فرزند میرے یہاں پیدا ہوا کہ جو حسن میں ماہ چہاردہ سے زیادہ تھا اور زور و طاقت میں رستم و اسفندیار سے زیادہ بس ہم دونوں زن و شوہر اسکو دیکھ کر خوش ہوتے تھے یہاں تک کہ وہ جوان ہوا ہم نے اسکا نام صفدر شیر دل رکھا تھا وہ بھی باپ کے ساتھ حکومت کرتا تھا اسی طور سے چندے زمانہ گذرا کہ نوذر اور رنگ نشین نے بتقضائے الٰہی اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی ایک دختر خرد سال نام ملکہ ناوک فگن جو کہ حسن و جمال میں اپنا مثل و نظیر پردۂ دنیا پر نہ رکھتی تھی اور ایک پسر سلیم نامی جو کہ خرد سال بچہ تھا گو وہ بھی خوبصورت تھا اور ایک زوجہ کو چھوڑ کر ہم سب نے جب یہ خبر پائی فوراً وہاں گئے اس مرد با خدا کو غسل و کفن دے کر دفن کیا اس مقبرہ میں جو کہ انھوں نے تعمیر کیا تھا جب دفن کر کے پھرے دروازہ جو اس حجرہ اور مقبرہ کا بند ہوا پھر نہ کھلا لاکھ لاکھ تدبیر کی خیر جب انکے فاتحہ وغیرہ سے مہلت ملی ہم لوگ تو اپنے مقام پر چلے آئے چونکہ فرزند و دختر دونوں خرد سال تھے انکی زوجہ کو وہاں کا حاکم کیا ہم جب چلے آئے یہ خبر جو طلسم میں پہونچی وہ لوگ تو اس روز کے امیدوار تھے اور اس آرزو کے خواستگار تھے یہ خواہش تھی کہ کسی طور سے یہ مقام بھی ہمارے قبضہ میں آجائے کیونکہ مقام نفیس و شہر وسیع ہے یہ بھی ایک مرحلہ طلسم کا قرار پائے مگر بسبب نوذر اور رنگ نشین عادل با عمل کے خوف کے قابو نہ چلتا تھا اب جو وہ مر گئے بس قمقام وہامرست ایک ساحر زبردست اس طلسم سے یہاں آیا اور اسنے اس مقام پر قبضہ کر لیا ورنہ بسبب خوف اہل طلسم کے کہ وہاں ساحران زبردست ہیں اس مقام کو شامل طلسم کیا اور ایک مرحلہ اسی طلسم کا قرار دیا یہ مقام یعنی صنم کدہ آذری بھی مرحلہ طلسم نور الیین ہو گیا اسکا خراج و باج وہاں جانے لگا قمقام خود بادشاہ بن بیٹھا چونکہ زوجہ نوذر جوان اور خوبصورت تھی قمقام اس پر عاشق ہوا اس زن نیک و پارسا سے وصل کا خواستگار ہوا اسنے انکار کیا اور اپنی عصمت بچانے کے لیے اپنی جان دی اور قمقام کے ظلم و بدعت سے

اپنے کو بچایا اور اُسکی رخنہ اندازی سے محفوظ رہی اُسکے بدعت و دست ظلم سے اپنی ابرو بچائی اُس وقت قمقام نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ اُس لاش کو بھی اُسی مقبرہ مین دفن کرین مگر ممکن نہ ہوا دروازہ نہ کھلا سحر بھی کیا کچھ سحر نے اُس عمارت پر اثر نہ کیا آخر ناچار ہو کر اور مقام پر دفن کیا ہم کو اس حال سے خبر ہوئی مگر بہ سبب خوف قمقام کے ہم کچھ نہ کر سکے دوسرے یہ خوف ہوا کہ اب اہل طلسم اُسکے شریک ہین وہ ساحر ہین اور یہ بھی ساحر ہے اور ہم غیر ساحر کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین ورنہ میرے شوہر کا قصد ہوا تھا کہ اس سے لڑ کر اور شکست دے کر یہ مقام اپنے قبضہ مین کر لے مگر بہ سبب خوف سحر کے کچھ نہ کر سکا اُن دونون لڑکون کو یعنی دختر و فرزند کو قمقام نے اپنا فرزند و دختر قرار دیا اور انکی پرورش کرنے لگا اور تمام شہر مین دین دریا پرستی کو رواج دیا اور اپنے سحر و ساحری کے سبب سے اور بہت سے نیرنجات و عجائبات اُس مقام پر قرار دئے چنانچہ در اطراف و جوانب مین جو حاکم تھے اُنکو نامہ لکھے کہ تم لوگ بھی دریا پرستی اختیار کرو سب نے بہ سبب قمقام کے خوف کے دریا پرستی اختیار کی تھی اور دین اسلام ترک کیا بعض در اصل دریا پرست ہوئے اور بعض بہ تقیہ اس خیال سے کہ شاید پھر زمانہ گردش کرے اور یہان دین اسلام پھیلے تو ہم کیون اپنے کو گمراہ کرین چنانچہ میرا شوہر و فرزند مع کل اہل قلعہ اور جو جو ملک ہمارے قبضہ مین تھے وہ سب تقیتہ کر کے دریا پرست ہوئے اسی طور سے خراج دیے جاتے تھے اسی طور سے اہل شہر نے بھی دریا پرستی اختیار کی تھی جو کہ سیاہ قلب تھے وہ تو بالکل دریا پرست ہو گئے تھے جو کہ صاف باطن تھے انھون نے بظاہر دریا پرستی قبول کی مگر باطن مین خدا پرست تھے چنانچہ اسی طور سے ایک زمانہ گذرا دختر نو ذر و فرزند نوذر سن تمیز کو پہونچے قمقام نے انکو سحر تعلیم کیا چنانچہ ملکہ و سلیم نے ایسا کمال سحر مین حاصل کیا کہ ساحران طلسم پر فوق لے گئے سحر و ساحری مین طاق شہرۂ آفاق ہوئے خصوصاً ملکہ ناوک فگن تو اس فن مین اپنا مثل نہ رکھتی تھی اُسی زمانہ مین ایک دختر قمقام کے یہان پیدا ہوئی اسکا نام قمقام نے زہرہ جمال رکھا اُسنے بھی انھین دونون کے ساتھ پرورش پائی تھی اور بہت خوبصورت تھی وہ بھی ساحرۂ زبردست تھی مگر ملکہ و سلیم سب دریا پرست تھے چونکہ یہ امر ظاہر تو نہ ہونے پایا تھا کہ ملکہ و سلیم فلان کے فرزند و دختر ہین ان کو دونون پر جو لوگ واقف اس حال سے تھے وہ بہ سبب خوف قمقام کے ظاہر نہ کر سکتے تھے قمقام نے دوسری یہ تدبیر کی تھی کہ یہ امر بھی نہ ظاہر ہونے دیا تھا کہ ملکہ و سلیم دونون بھائی بہن ہین نہ ملکہ اس حال سے واقف تھی کہ سلیم میرا بھائی ہے نہ سلیم اس حال سے واقف تھے کہ ناوک فگن میری ہم بطن و ہم صلب بہن ہے بس قمقام نے کیا تدبیر کی کہ ناوک فگن کو اس مقام کا بادشاہ کیا جب سحر مین اسکو کامل پالیا اور سلیم کو منتظم قرار دیا اور اپنی دختر کو وزیر زادی ملکہ کی مقرر کیا بس ملکہ سلیم کو اپنا ملازم اور سلیم ملکہ کو اپنا مالک جانتا تھا اکثر اوقات قمقام نے یہ قصد کیا کہ مقبرہ کو کھولے مگر نہ کھلا ایک دن ہم سب کو جو جو کہ خدا پرست باطن مین تھے اور بظاہر دریا پرست اور کل اہل شہر صنم کدہ آذری کو قمقام نے جمع کر کے قصد کیا کہ مقبرہ کو کھولے لاکھ لاکھ کوشش کی کھلنا غیر ممکن ہوا عاجز ہو گیا اُسی شب کو قمقام کو خواب ہوا کہ تم بیکار کوشش کرتے ہو اب مقبرہ کا دروازہ نہ کھلے گا جب اُس کا وقت آئے گا جب خود بخود کھل جائے گا اور بہت کچھ تنبیہ کی اور جو جو لوگ کہ بظاہر دریا پرست تھے اور باطن مین خدا پرست تھے اُنکے خواب مین خود بادشاہ نوذر تشریف لائے فرمایا کہ تم لوگ

قمقام کو منع کرو کہ وہ اس امر مین کد نہ کرے۔ دروازہ نہ کھلے گا بلکہ مین نے اسکو خواب مین منع کر دیا ہے مگر مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ تم لوگ ابھی طور سے اپنے دین و مذہب کو پوشیدہ رکھو اور قمقام سے ملے رہو ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ یہان پھر دین اسلام رواج پائے گا اب قمقام کے مرنے کا زمانہ قریب آگیا شوہر میری دختر ملکہ ناوک فگن کا آنے والا ہے وہ بہت بڑا عالی خاندان ہے اور اپنے وقت کا صاحبقران ہے وہ پوتا ہے حمزۂ عرب کا اور پوتا ہے بدیع الزمان کا اور فرزند ہے نور الدہر عالی شان کا وہ شاہزادہ بہت خوش نصیب و صاحب اقبال ہے اسنے لاکھون طلسم اپنے دست حق پرست سے فتح کیے ہین وہی اس محل کا فاتح ہے وہ نوجوان شوہر ہے میری دختر ملکہ ناوک فگن کا وہ طلسم مرآة العدم کو فتح کرکے جو واپس ہوگا مع لشکر و سپاہ کے ادھر بھی آئے گا اسکے ہمراہ لاکھون ساحر و غیر ساحر ہونگے اور ایک شاہزادہ ہوگا طلسم فیروزیہ کا جو کہ اکثر یہان آیا ہے وہ ساحر زبردست ہے اسکا نام مریخ آفتاب علم ہے اور بادشاہ طلسم مرآة العدم ہے ہمراہ ہوگا بس وہی لوگ اسکو لیکر یہان آئینگے برائے سیر ملکہ ناوک فگن سے مقابلہ ہوگا وہ ملکہ پر عاشق و فریفتہ ہوگا بس ملکہ پر وہ سب حال ظاہر کرے گا اور آگاہ کرے گا کہ تم فلان کی دختر ہو تم مذہب اسلام رکھتی تھین چونکہ تمھارے باپ نے جب کہ تم خرد سال تھین انتقال کیا تھا بس قمقام نے تم کو پرورش کیا اس سبب سے تم اپنے حال سے آگاہ نہ ہوئین بس وہ ملکہ کو سب حال سے آگاہ کریگا ملکہ سب حال سے آگاہ ہوکر دین اسلام قبول کریگی اسدن بھائی بہن ملینگے سلیم میرے فرزند کو معلوم ہوگا کہ ملکہ میری بہن ہے اور ملکہ کو معلوم ہوگا کہ سلیم میرا بھائی ہے بس وہ شاہزادہ ملکہ اور سلیم کو لیکر میرے مقبرہ پر آئیگا برائے فاتحہ خوانی اسی دن مقبرہ کا دروازہ کھلے گا جب فاتحہ پڑھنے والا آئے گا جب مقبرہ کھلے گا اس شاہزادہ کو کہ جس کا نام بدیع الزمان ہوگا اور میری دختر کا وہ شوہر ہے میرے مقبرہ سے ایک صندوقچہ اور ایک وصیت نامہ ملے گا اس صندوقچہ مین ایک لوح ہوگی کہ جو مین نے اپنے نواسے فاتح طلسم نور آگین کے لیے بنائی ہے الماس کی اور ایک وصیت نامہ ہوگا کہ پند و نصیحت اس شہریار یعنی دختر کے شوہر کو کرنا وہ تحریر ہوگی بس مین آگاہ کرتا ہون کہ یا تو اسی دن مقبرہ کھلے گا یا پھر اس دن کھلے گا جس دن میرا نواسہ برائے فاتحہ میری قبر پر آئے گا اور طرف طلسم نور آگین کے برائے فتاحی جائے گا ادھر تو دروازہ نہین کھلتا ہے اور مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ میری دختر کا عقد بدیع الملک کے ساتھ ہوگا اور دختر قمقام کا عقد مریخ کے ساتھ ہوگا بس بطن ناوک فگن و صلب بدیع الملک سے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ جو نہایت جری و بہادر ہوگا اور خوبصورت ہوگا وہی فاتح ہے طلسم نور آگین کا اپنی نانی کے خون کے معاوضہ مین اس طلسم کو فتح کرے گا بموجب میری وصیت کے کہ مین نے وصیت نامہ مین تحریر کی ہے اور اسکے باپ کے پاس ہوگا اور بدیع الملک اپنے فرزند کو بموجب وصیت نامہ لوح الماس دیکر ادھر کو روانہ کرے گا بس تم لوگون کو لازم ہے کہ تا آنے بدیع الملک شوہر ناوک فگن کے اپنے دین و مذہب کو پوشیدہ رکھو جب کہ وہ یہان آکر ملکہ و سلیم کو مسلمان کرلے اسوقت تم لوگ جو جو پوشیدہ طور سے مسلمان ہین اپنا دین و مذہب ظاہر کرین اور چین سے بسر کرین مگر کل حال خواب کا قمقام سے نہ بیان کرنا صرف اسقدر بیان کرنا کہ ہم نے خواب مین دیکھا ہے کہ کوئی منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قمقام کو منع کرو کہ وہ مقبرہ کے کھولنے کی کوشش نہ کرے ورنہ زک اٹھائے گا آئندہ اختیار ہے ای جوان

میرے شوہر سے لوذر نے یہ بھی اُسی خواب میں کہا تھا کہ میرا نواسہ یعنی رفیع البخت تمھاری ایسے وقت سخت میں کمک کرے گا کہ جب کوئی کمک کرنے والا نہ ہوگا اور وہی زمانہ فتح طلسم ہوگا اسی کے بعد طلسم فتح ہوگا بس اے جوان جب صبح ہوئی ہر ایک نے اس خواب کو پوشیدہ کیا اور قیمقام سے صرف اسی قدر بیان کیا کہ ہم نے یہ خواب میں دیکھا کہ کوئی منع کرتا ہے کہ قیمقام شاہ سے کہو کہ وہ مقبرہ کے کھلنے کی کوشش نہ کرے ورنہ زک پائے گا قیمقام نے کہا کہ میں نے بھی یہ خواب میں دیکھا ہے بس جو جو کافر تھے انھوں نے صرف اسی قدر دیکھا جو کہ قیمقام سے بیان کیا اور جو پوشیدہ طور سے خدا پرست تھے انھوں نے پورا خواب دیکھا مگر ایک نے دوسرے سے بیان نہ کیا یہاں تک کہ وہ جلسہ برخاست ہوا پھر اُس دن سے قیمقام نے کوشش مقبرہ کے کھلنے کی نہ کی بلکہ اُس طرف سے چشم پوشی کر لی سب اپنے اپنے مقام پر چلے آئے میرے شوہر نے مجھ سے مکان پر آکر یعنی اپنے قلعہ میں یہ خواب بیان کیا میں نے بھی بیان کیا بس اس خواب کو دیکھے ہوئے جب زمانہ گذرا اور ہم سب لوگ اسی طور سے مطیع قیمقام رہے کہ قیمقام واصل جہنم ہوا اب ملکہ مستقل طور سے بادشاہ ہوئی حکم و احکام جاری کرنے لگی ہم سب نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ ملکہ کو اس حال سے آگاہ کریں مگر بسبب خوف ملکہ کے نہ ظاہر کر سکے کیونکہ وہ ساحر زبردست تھیں اس راز کو پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ حسین الزمان ملکہ کی تعریف سُنکے عاشق ہوا اور پیام وصل بھیجا ملکہ نے صاف طور سے انکار تو نہ کیا مگر بحیلہ و حوالہ ٹالا باہم اتحاد و دوستی قائم رہا مگر ملکہ کو یہ نہ معلوم تھا کہ حشام حاکم قلعہ صفدریہ میرا چچا ہے میرے شوہر کو بخوبی معلوم تھا کہ ناوک فگن و سلیم میرے بھائی کے فرزند و دختر ہیں برابر سال بھر کے بعد خراج بھیجا کرتے تھے اور کبھی کبھی خود بھی چلے جاتے تھے صرف اس خوف سے کہ ناوک فگن ساحرہ ہے دوسرے اہل طلسم سے اور اُس سے روابط دوستی ہیں ورنہ میرے شوہر ناوک فگن سے سپاہ و لشکر میں کم نہ تھے نہ مال و دولت میں یہاں تک کہ اے جوان وہ زمانہ آیا کہ بدیع الملک ادھر کو آئے بڑے معرکہ بڑے مرحلہ فتح ہوا ملکہ پر وہ عاشق اور ملکہ اُن پر سب راز سربستہ ظاہر ہوئے مقبرہ کا دروازہ کھولا بدیع الملک کو لوح و وصیت نامہ ملا ملکہ نے دین اسلام قبول کیا تب ہم سب نے بھی اپنا دین ظاہر کیا جو جو کہ کافر ہو گئے تھے سب مسلمان ہوئے ملکہ کو وہ شہریار اپنے لشکر میں لے گئے وہاں جا کر ملکہ کے ساتھ عقد کیا ملکہ وہاں سے حاملہ ہو کر یہاں آئیں سب بندوبست سابق طور سے کرنے لگیں اسی طور سے حکومت کرتی تھیں بس سب ملک اسلام آباد تھے سوائے طلسم اور دو ایک شہروں کے اس امر کو چند ہی دن کا عرصہ گذرا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک کو ہمراہ صاحبقران ثانی کے اور طلسمات کے فتح کو روانہ ہوئے اب یہاں ملکہ حکومت کرتی ہیں اب جب یہ سب امر ظاہر ہوئے تو ہر ایک نے ملکہ سے سب حال بیان کیا اور اپنا اپنا خواب بیان کیا ملکہ کو بڑی حیرت ہوئی چنانچہ جس زمانہ میں شاہزادہ بدیع الملک آئے تھے اس زمانہ میں میرا شوہر علیل تھا اس سبب سے وہ نہیں گئے تھے یہاں بیٹھے بیٹھے سب حال سنا کیے اب جب ملکہ لشکر اسلام سے واپس آئیں تب گئے اور انھوں نے سب حال بیان کیا تب ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ میرے چچا ہیں بہت عزت آبرو کے ساتھ پیش آئیں جو خورد و بزرگوں کے ساتھ برتاؤ

کرنے مین اُس طریقہ سے مگر میرا شوہر اُسی طور سے ملکہ کو اپنا بادشاہ خیال کرتا تھا ناانصاف نہین تھا پس
جب یہ خبر طلسم مین پہونچی کہ ملکہ مسلمان ہو گئی اور ایک شاہزادہ خداپرست کے ساتھ عقد کر لیا
بلکہ اُس سے حاملہ بھی ہی جب یہ حال حسین الزمان کو معلوم ہوا بہت غصہ آیا پس اُسی وقت
سُنا جاتا ہی کہ اُسنے چند ساحر زبردست طرف مرحلہ صنم کدہ آذر لمی کے روانہ کیے اور اُنکو حکم دیا کہ
ملکہ کو اسیر کرکے لاؤ اور سلیم جادو کو بھی یہ اسنے کیا حرکت کی ما بدولت کی معشوقہ ہوکر اور
یہ حرکت کہ خداپرست ہوئی اور عقد بھی کر لیا اُس ننگ خاندان گیسو بریدہ کو مین وہ سخت سزا دونگا
کہ یاد کریگی چنانچہ وہ ساحر اُسی وقت آکر پہونچے کہ جب ملکہ غافل تھی اور زمانہ وضع حمل قریب
تھا پس ملکہ کو یہ حال معلوم ہوا بہت پریشان ہوئی کوئی تدبیر نہ کر سکی بے دست و پا ہو کر
رہ گئی سوائے اس تدبیر کے کہ بھاگے ملکہ مع چند خواصون کے اپنے مکان کو ترک کرکے بھاگی اور
سلیم بھی یہ مرحلہ ویران ہوا جسقدر یہان کے باشندے تھے سب متفرق ہو گئے وہ لوگ جو کہ
طلسم سے بحکم حسین الزمان آئے تھے یہان سے بے نیل مقصود واپس گئے پھر ملکہ اور
سلیم کا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ اُن پر کیا گذری چونکہ اُن لوگون کو حسین الزمان کا حکم تھا کہ
ملکہ و سلیم کو اسیر کرکے لاؤ اور لوگون سے کچھ تعرض نہ کرنا چنانچہ وہ لوگ چلے گئے نہ باشندگان
مرحلہ سے کچھ تعرض کیا نہ اور اطراف و جوانب کے ممالک کے لوگون سے پس جب وہ لوگ
چلے گئے پھر سب لوگ اپنے اپنے مقام پر آکر آباد ہوئے مگر نہ معلوم ملکہ پر کیا گذری و سلیم پر
اور لڑکا کہان پیدا ہوا بعد تھوڑے زمانہ کے ملکہ و سلیم آکر مرحلہ مین پہونچے اور اپنے آنے سے
اہل مرحلہ کو آگاہ کیا یہان مرحلہ کی حالت خراب تھی کوئی حاکم نہ تھا ملکہ نے آکر بندوبست کیا سب
خوش ہوئے اور میرا شوہر بھی آ گیا ملکہ سے ملا حال راہ اور بربادی دریافت کیا ملکہ نے سب
حال بیان کیا اور کہا کہ لڑکا راہ مین پیدا ہوا مگر کیا بیان کرون کہ کیا گذری قصہ مختصر وہ لڑکا چھوٹ
گیا نہ معلوم شیر کھا گیا یا کوئی اُسکو اُٹھا لے گیا جب ہم نے یہ سنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ
کیا چارہ ہی سوائے صبر کے جو اُسکی مشیت مین گذرا اگر اُسکی زندگی ہی تو وہ ضرور آکر ہم سے ملیگا
اکثر اولاد صاحبقران پر ایسے واقعہ گذرے ہین یا اسی فرزند کے پردادا یعنی بدیع الزمان کہ راہ
مین تولد پیدا ہوئے تھے اور دریا مین ڈالدیے گئے تھے ایک دھوبی کے مکان مین پرورش پائی اپنے
باپ سے ملے پس اگر زندگی ہی تو یہ فرزند بھی تم سے ضرور ملے گا ملکہ کو بہت کچھ تسکین دی اور
ملکہ کو سمجھا بجھا کر ہم لوگ اپنے مقام پر چلے آئے ملکہ حکومت کرنے لگی مگر فراق فرزند مین بہت
بیقرار تھین سلکو بھی چند سال کا عرصہ جب گذرا اور کسی قسم کی خبر نہ آئی تو ملکہ مایوس ہو گئی
ادھر سنا گیا کہ صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے بدیع الملک کو صاحبقران
لشکر کیا اور وہ مع لشکر و سپاہ طرف نہ طاق کے روانہ ہوئے ملکہ نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین
اپنے شوہر کے پاس لشکر مین جاؤن اپنے چچا کو بلا کر رائے لی اُنھون نے رائے نہ دی کہا کہ
وہ کفار سے مقابلہ کر رہے ہین انکا کسی مقام پر قیام کا ٹھیک نہین ہی آج یہان ہین کل وہان
پس ایسی حالت مین بدون اُنکے طلب کیے جانا نہایت نادانی ہی اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ اپنے
ہمراہ رکھتے جدائی کو نہ اختیار کرتے جب یون سب نے کہا ملکہ کو بھی خیال آیا کہ سب سچ کہتے
ہین خاموش ہو رہین اپنے بھائی سلیم کو اپنا نائب مقرر کیا پس حکومت کرنے لگین چند

دون کا عرصہ ہوا کہ ایک نامہ ملکہ ناوک فگن کے پاس سے آیا تھا اُس مین یہ تحریر تھا کہ میرے اوپر
پھر حسین الزمان نے لشکر کشی کی ہو بس آپکو لازم ہو کہ میری کمک کیجیے اور میرے شریک ہو کر
حسین الزمان سے مقابلہ کیجیے چنانچہ میرے شوہر نے لکھا تھا کہ تم مقابلہ مین لشکر کا تو مین بھی
آتا ہون یہ لکھ کر روانہ کیا اور خود تیاری سپاہ مین مصروف ہوئے تابعین کو نامہ لکھ کر طلب
کیا وہ سب اپنے اپنے ملک سے لشکر لے کر آئے اور بیرون شہر فروکش ہوئے لشکر اترا اپنا
اپنا لشکر بیرون قلعہ صفدریہ اتار کر داخل دربار ہوئے میرے شوہر حشنام کی آکر قدمبوسی حاصل کی یہان
بھی لشکر طیار ہو چکا بس میرا شوہر مع اپنے فرزند صفدر یہ شیر دل کے اور کل لشکر لے کر بیرون قلعہ
جا کر فروکش ہوا تھوڑا سا لشکر برائے حفاظت قلعہ چھوڑ گیا تھا بیرون شہر اترا تھا کہ دن سفر کا ابھی مقرر
نہ ہوا تھا کہ صبح کا وقت تھا دربار آراستہ تھا سب سردار اور سب حاکم اطراف و جوانب کے دربار
مین تھے بابت کوچ کے رائے ہو رہی تھی کہ یکایک ہرکارون نے آکر خبر دی کہ اے بادشاہ
آگاہ ہو جائیے بڑا غضب ہوا حاکم شہر کج کلاہیہ کہ جو زمرد پرست ہی اور بہادر اور زبردست
ہی ایک ہزار پہلوانون سے اور تین لاکھ سپاہ سے آپ کے اوپر لشکر کشی کر کے آیا ہی کیونکہ اُسنے ملک
گیری کا قصد کیا ہی کئی ملک اُسنے فتح کیے ہین اور سب کو زمرد پرست کیا ہی خود بھی بہت
جری اور شجاع ہی دوسرے اسکا فرزند قمہور کج کلاہ بہت جری ہی وہ بھی سب ملکون کو فتح کرتا ہوا
چلا آتا ہی اسکا یہ قصد ہی کہ اسی طور سے یون ہی ملک گیری کرتا ہوا بر سر اہل اسلام پہونچیگا اور
اہل اسلام سے مقابلہ کریگا اسکا لشکر بہت قریب آگیا ہی اور آپکا قصد ہی کہ مین برائے کمک
ملکہ ناوک فگن جاؤن اب کیا ہو گا یہ جو میرے شوہر نے سنا اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ آپ
لوگون نے سُنا جو ہرکارون نے کہا اب میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ قمقام کج کلاہ کے
لشکر سے مقابلہ کرون کیونکہ وہ لشکر کشی کر کے آیا ہی اگر مین برائے کمک ملکہ جاؤنگا یہان قلعہ
خالی ہو جائے گا وہ اہل قلعہ پر زیادتی کرے گا اور اُن پر لشکر کشی کر کے قلعہ پر قبضہ کرے گا
پھر بڑی خرابی ہو گی چنانچہ میرے نزدیک مناسب تو یہ ہی کہ ملکہ کو نامہ تحریر کرون کہ مین آپکی
خدمت مین مع لشکر حاضر ہونے کو تھا اور بیرون قلعہ لشکر لے کر آ چکا تھا قصد تھا کہ آپکی
طرف کوچ کرون کہ قمقام کج کلاہ حاکم شہر کج کلاہیہ لشکر کشی کر کے آگیا بس اُس سے جنگ
و پیکار کی ٹھہر گئی اس سبب سے ناچار ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جاوے اس
مہم سے فراغت کر کے حاضر ہونگا سب نے کہا کہ بہت ٹھیک رائے ہی ایسا ہی فرمائیے
بس اسی وقت حشنام نے ایک نامہ لکھ کر ملکہ کی خدمت مین ایک شتر سوار کے ہاتھ روانہ
کیا شتر سوار وہ نامہ لے کر طرف صنم کدہ آذری کے روانہ ہوا چونکہ مین اپنے شوہر کے ہمراہ
تھی بدین سبب سب حالات سے آگاہ ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ قمقام مع لشکر کے
آکر مقابلہ مین فروکش ہوا پہلے نامہ و پیام ہوا لیے آخر جنگ و پیکار کی نوبت آئی کہ مقابلہ
ہونے لگا بہت سے پہلوان قمقام کے لشکر کے مارے گئے بس اسکا فرزند قمہور کج کلاہ
نکلا اُسنے کئی پہلوان ہمارے لشکر کے قتل و زخمی کیے میرا فرزند صفدر شیر دل جو کہ اپنے
وقت کا رستم ہی اپنے باپ سے اجازت لے کر میدان مین گیا پہلے خوب گفتگو ہوئی بعد
نوبت جنگ کی آئی میرے فرزند نے قمہور کا نیزہ ہوائی کیا گرز کو توڑ ڈالا تلوار پر قبضہ کیا بس

نوبت کشتی کی آئی کشتی ہونے لگی ایک شبانہ روز برابر کشتی رہی دوسرے دن بوقت دوپہر اُسکا زور کم
ہونے لگا میرا فرزند غالب آنے لگا بس یہ حال جو اُسکے باپ نے دیکھا فوراً اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اس
جوان پر ٹوٹ پڑو اور اسیر کر لو یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر تو میرے شوہر کے لشکر پر آ پڑا اور چند پہلوان
زبردست عقب سے میرے فرزند کے آئے اور اسی حالت کشتی میں جب کہ وہ قمقمور سے لڑ رہا تھا
کمندیں مار کر اُسکو اسیر کر لیا اُدھر میرے شوہر کے لشکر پر تمام لشکر قمقمام آ گرا جنگ مغلوبہ ہونے
لگی بڑا معرکہ پڑا ہزاروں سوار و پیادے مارے گئے قمقمام نے کیا کیا کہ ایک سردار کو کچھ لشکر لیکر
قلعہ کی طرف روانہ کیا چونکہ در قلعہ کھلا ہوا تھا پل تختہ پڑا ہوا تھا وہ یلغر کر کے داخل قلعہ ہوا تمام
اہل قلعہ کو قتل کرنے لگا بس اہل قلعہ قلعہ کو چھوڑ کر بھاگے نہ کچھ مال و اسباب لے جا سکے نہ اپنے
ناموس کو ہمراہ لے سکے دوکاندار اسی طور سے دوکانیں کھلی ہوئی چھوڑ کر بھاگے تمام اہل قلعہ
بھاگ گئے جو رہے وہ قتل ہوئے اُسنے اہل قلعہ کو قتل کر کے مال و اسباب کو اُسی طور سے چھوڑ
دیا اُدھر میرے شوہر پر نرغہ کر کے کمندیں مار کر اسیر کر لیا لشکر کا سردار کہاں تک مقابلہ کرے جو جو
بہادر اور جری تھے وہ سب اسیر ہوئے اور جو بادشاہ کمک کو حسب الطلب آئے تھے
یعنی میرے شوہر نے اس قصد سے انکو طلب کیا تھا کہ ان سب کو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا ملک کی
کمک کرینگے وہ سب اسیر ہو گئے بس لشکر نے شکست کھائی سب بھاگ کھڑے ہوئے
سب لوگ تباہ ہوئے خیمے وغیرہ لُٹ گئے میں بھی بے سر و پا بھاگ کھڑی ہوئی قلعہ میں گئی
وہاں کی حالت خراب پائی تمام قلعہ ویران تھا یہاں قمقمام نے لشکر کو شکست دے کر اور
سب خیمہ وغیرہ لوٹ کر اپنے فرودگاہ پر قیام کیا خوب قلعہ کو اُسکے اہل لشکر نے لوٹا مگر پھر
بھی نہ لوٹ سکے اسی طور سے رہ گیا کہاں تک غارت کرتے جا کر اے جوان دیکھ سکے کہ ابھی
بازاروں دکانیں آراستہ ہونگی بس ایک رات قمقمام نے یہاں قیام کیا دوسرے دن یعنی کل
یہاں سے مع قیدیوں کے کوچ کیا میں آوارہ مصیبت زدہ لشکر کے عقب میں پوشیدہ طور
چلی یہاں تک کہ پانچ کوس پر جا کر اُسنے قیام کیا میں نے جو پا پیادہ راہ طے کی پاؤں میں
چھالے پڑ گئے آماس کر آیا مگر کیا کروں شوہر و فرزند کی الفت میں چلی گئی جسقدر میرے عزیز تھے
وہ اس معرکہ میں مارے گئے جو باقی رہے وہ اسیر ہوئے چنانچہ جب اُسنے پانچ کوس پر جا کر
قیام کیا چونکہ شام ہو گئی تھی اُسکا لشکر اترا بازار میں آراستہ ہوئیں خیمے و بارگاہیں برپا ہوئیں
میں بھی ایک درخت کے سایہ میں قریب لشکر بیٹھ گئی اپنی تنہائی و مصیبت کو یاد کر کے رونے
لگی اور اپنی موت کی خدا سے دعا کرنے لگی اسی حالت گریہ و زاری میں میری آنکھ لگ گئی
میں نے خواب میں دیکھا کہ نوذر اورنگ نشین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ربیعہ بانو
کیوں اسقدر بیقرار و بیتاب ہوتی ہے صبر کر اور فضل خدا پر نگاہ رکھ کہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے
اور حلال مشکلات ہے وہ دافع بلیات ہے بس اسی پر بھروسہ کر وہ سب امر آسان کر دیگا
اے ہمشیرہ تو خوف نہ کر تیرے شوہر و فرزند و دیگر عزیزوں کو قمقمام کج کلاہ قتل نہیں کر سکتا
نزد ہی شاہزادہ جو کہ میرا نواسہ ہے اور میری دختر ناوک فگن کا فرزند ہے جو کہ صلب
بدیع الملک سے ہے اور جب کہ وہ حاملہ تھی قریب زمانہ وضع حمل کے اسیر حسین الزمان
نے لشکر کشی کی تھی وہ سراسیمہ ہو کر صنم کدہ آذر سے بھاگی تھی راہ میں لڑکا پیدا ہوا

تھا بس بہ سبب خوف کے چھوٹ گیا تھا بس ایک بادشاہ اُٹھا لے گیا تھا اُسنے پرورش کیا تھا اب
فضل خدا سے وہ جوان ہوا لشکر بہم کیا کئی مقام پر اپنے باپ کی مدد کی یہان تک کہ باپ بیٹے ملے ایک
دوسرے سے آگاہ ہوا بس وہ بموجب میرے وصیت نامہ کے اپنے باپ سے رخصت حاصل کرکے
اور لوح الماس لے کر برائے فتح طلسم نورافشان روانہ ہوا تھا اپنی نانی کے خون کا عیوض لینے کو راہ
مین اُسنے چند قلعے تھے فتح کیے بس وہ لشکر کثیر لیے ہوئے آتا ہے قسیج کو اس مقام پر جلا کر جہان مرکب پڑا
تھا وہ جوان وہان آئیگا حال تیرا دریافت کرکے تیری کمک کرے گا قیمقام و اُسکے فرزند کو زیر کرلے اپنا
مطیع کرے گا تیرے شوہر و فرزند کو اس بلا سے و دیگر عزیزون کو رہا کرے گا تجکو یاد ہو گا کہ مین نے
قبل اسکے جب کہ قیمقام دریا پرست نے مقبرہ کے کھودنے کا قصد کیا تھا اور خواب تم سب کو
ہوا تھا خبر دی تھی اُسی خواب مین کہ حشام پر ایک ایسا وقت پڑے گا کہ وہ پریشان ہو گا اس
وقت مین میرا نواسہ حشام کی کمک کرے گا اور وہی زمانہ فتح طلسم کا ہو گا بس اسی حال کی خبر
دی تھی وہ وقت یہی وقت ہے وہ صبح کو آکر کمک کرے گا اور سب کو اس بلا سے رہا کرے گا اس
قلعہ کو پھر سے آباد کرے گا وہ اپنی ماں کی خدمت مین جائے گا میری قبر پر فاتحہ پڑھے گا اور برائے
فتح طلسم روانہ ہو گا اب عمر طلسم تمام ہوئی اب کوئی اس اقلیم مین کافر نہ رہے گا اسکی ہیبت شمشیر
سے سب دین اسلام اختیار کرینگے وہ اپنی آب تیغ سے سب آلایش کفر کو پاک کرے گا رنگ کفر
کو مثل زنگ کے ہر ایک کے دل سے برطرف کرے گا اب یہان ہر طرف دین اسلام کا ڈنکا بجے
گا تو پریشان نہ ہو اور خوش ہو کہ تیرا مددگار آگیا یہ جو خواب مین تنے دیکھا اور بہت سے کلمات
پند و نصیحت کو ذرتے فرمائے اور غائب ہو گئے اب جو میری آنکھ کھلی وقت صبح تھا مین نے
تیمم کرکے نماز سحر سے فراغت کی لشکر مین گئی کہ وہان کی حالت دریافت کرون کہ اُس کافر کا قصد
کیا ہے معلوم ہوا کہ وہ یہان سے کل کوچ کرے گا آج وہ ان لوگون کا دربار سمجھے گا کہ جن کو اسیر
کیا ہے اگر انھون نے زمرد پرستی اختیار کر لی تو خیر ورنہ قتل کرے گا اس امر سے تو اطمینان ہوا کہ وہ
آج یہان سے مر جائے گا مگر یہ حال سنکر نہایت درجہ قلق ہوا کہ سب کو طلب کرکے دین زمرد
پرستی کے قبول کرنے کی خواہش کرے گا اگر قبول کر لیا تو جان بچی ورنہ مارے جائینگے مین وہان
ٹھہری رہی کہ میرے روبرو قیدی طلب کیے گئے اور بیابان سیاست بھی میرے شوہر و فرزند
سے بہت بہت اُسنے کہا کہ تم زمرد پرستی اختیار کرو اُنھون نے بہت سخت جواب دیے
اور بہت سخت تقریر کی اُسکو غصہ آیا اُسوقت جلاد کو طلب کرکے اُنکے قتل کا حکم دیا بس
جلاد انکو لیکر چلا مجھ سے یہ حال نہ دیکھا گیا مین انکو سپرد خدا کرکے وہان سے چلی کیونکہ رات کے
خواب کا خیال آگیا بس یہ خیال ہوا کہ پہلے جو کچھ تو فرنے خواب مین آکر کہا تھا اُسکا ظہور
ہوا وہ خواب صادق نکلا شاید یہ بھی خواب صادق نکلے وہ شہ یار آئے حال دریافت کرے
وہان کون ہے جو بیان کرے گا تو انکو سپرد خدا کر اگر زندگی ہے تو زندہ بچ جائینگے اور تو وہان
چل بس مین راہ کو طے کرکے اور انکو خدا کے حوالہ کرکے یہان آئی اور زمرد شہر یار کا انتظار
کرنے لگی کہ جو میرے شوہر اور فرزند کو اس بلا سے رہا کرے گا کہ جو کہ جگر بند بدیع الملک
نوجوان دیار کہ قلب ملکہ ناوک فگن ہے کہ جس کا نام رفیع البخت عالی شان ہے مگر ای
جوان ابھی تک وہ راحت قلب ناتوان و فریادرس بیکسان و دادرس مظلومان و دستگیر

وہان نہین تشریف لایا کہ میری دادرسی فرماتا اور میرے شوہر و فرزند و دیگر عزیزون کو اُس ظالم کے پنجہ سے نجات دیتا نہ معلوم وہان اُن پر کیا گذری آیا وہ زندہ ہین یا قتل ہوگئے لیکن اس امید پر مین زندہ ہون کہ خواب مین لوگون نے مجھ سے اس امر کا اقرار فرمایا ہے کہ وہ جوان ضرور آئیگا اور تیرا فرزند و شوہر قتل نہین ہوسکتا ہے وہ ضرور رہا کریگا بس مین اپنے عزیزون کی لاشون پر روتی جاتی ہون اور اپنے خدا سے اُسکے آنے کی دعا کرتی جاتی ہون دیکھون کب تشریف لاتا ہے اور کب میرا غنچۂ آرزو شگفتہ ہوتا ہے جب وہ پیرزال یعنی ربیعہ یا تو یہان تک کہہ چکی اور شاہزادہ نے سب حال سُنا بہت افسوس کیا اور جب اپنا نام سُنا اپنے دل مین کہا کہ شکر ہے اُس کریم کا جو تجھکو اُسنے یہ مرتبہ دیا کہ بزرگان دین تیرے حال سے لوگون کو خواب مین آگاہ کرتے ہین پس اُس پیرزال کی فریادرسی کرنا اور حشام و صفدر شیردل کی رہائی کی فکر کرنا پر ضرور ہے پہلے اس ظالم مکار قیمقام کو اس حرکت کی سزا دے اور اُن سب اسیران بلا کو اس بلا سے نجات دے پھر طرف طلسم کے جانا کیونکہ خداوند کریم نے تجھکو اسی لیے خلق فرمایا ہے کہ جو بیکس و مظلوم ہو اُسکی فریاد کو پہونچو اُسکی ہر بلا مین کمک کرو ظالم کو سزا اُسکے افعال کی دو اب تجھ پر فرض ہے کہ قیمقام کو حلقہ بگوش مطیعین بدین اسلام کر اور ان سب کو رہا کر اگر وہ دین اسلام قبول کرے تو خیر ورنہ قتل کر اپنے دل مین یہ تصور فرما کر اُس پیرزال سے بشفقت فرمایا کہ کچھ حال تمنے ملکہ ناوک فگن کا نہ بیان کیا کہ اُنکے پاس سے نامہ کا کیا جواب آیا اور اُن سے اور حسین الزمان سے جو مقابلہ ہونے والا تھا اور تم کو برائے کمک طلب کیا تھا اس مقابلہ کا انجام کیا ہوا اُس پیرزال نے جواب دیا کہ اے جوان کچھ ہم سب کو اسقدر مہلت کہان ملی ان بلاؤن سے جو ادھر کی خبر دریافت کرتے نہ وہ شتر سوار جواب لیکر واپس آیا اگر آیا بھی ہوگا تو قلعہ کو تباہ و برباد دیکھ کر وہ بھی کسی طرف نکل گیا ہوگا بس بعد اس جواب کے شاہزادہ نے فرمایا کہ اے ربیعہ یا تو تم مجھکو اس مقام کا پتہ دو کہ جہان وہ ظالم لشکر لیے ہوئے فروکش ہے اور تمھارے شوہر و فرزند کے قتل کی فکر کر رہا ہے تاکہ مین جاکر اُس سے مقابلہ کرون اور اُنکو رہا کرون اُس عورت نے صورت دیکھی اور کہا کہ اے جوان تجھکو خدا نیک توفیق عطا فرمائے کہ تونے میری حالت سنکر یہ تو کہا کہ مین تیرے شوہر و فرزند کو اُس ظالم سے مقابلہ کرکے رہا کرونگا مین یہ نہین چاہتی ہون کہ تجھ سا جوان رعنا اُس ظالم کے ہاتھ سے مارا جائے وہ بہت بہادر اور زبردست ہے اے جوان مین بھی صاحب اولاد ہون مین کیونکر یہ امر گوارا کرون کہ اپنے فرزند کی محبت مین تجھ ایسے جوان کو ایک ظالم کے ہاتھ سے قتل کراؤن خداوند کریم تجھکو زندہ و سلامت رکھے تو اپنے والدین کے دل کا چین ہے اور اُنکے قلب کی راحت ہے اور اُنکے خانہ تاریک کا چراغ ہے نہ معلوم انھون نے کیونکر تجھکو اجازت دی کہ تو ادھر آیا اُنکا تیرے فراق مین کیا حال ہوگا بس اس صدمہ کو کوئی کیسے دل سے نہ دریافت کرے تو اپنے کام کو جا اس بلا مین نہ مبتلا ہو یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین تیری مصیبت سنکے تیری کمک نہ کرون اور اُن سب کو اُس ظالم کے پنجہ مین اسیر رہنے دون مین تو اسی غرض سے نکلا ہون کہ جو بندگان خدا مصیبت مین مبتلا ہون انکی خبرگیری کرون اور انکے اوپر سے بلا دفع کرون مین نہ مانونگا تو مجھکو نشان دے اُسنے جواب دیا کہ مین تو کبھی پتہ نہ دونگی اور بہت آہ و زاری کرنے لگی تب شاہزادہ نے ناچار ہوکر کہا اے عورت تو جس کا انتظار کر رہی ہے اور جسکے آنے کی خبر تجھکو اورنگ نشین میرے نانا نے تم کو خواب مین دی تھی وہ عبد ذلیل رب جلیل یہی خاکسار ذرہ بیمقدار ہے غلام تارہ بدیع الملک نوجوان صاحبقران ثالث ہون مجھ ہی بندہ خاکسار کا

رفیع البخت نام ہے مین ہی براے فتح طلسم نور آگین اُس شہریار کے حکم سے لوح الماس لیکر چلا ہون میرے ہی آنے کی شہنشاہ کو فرزند نے خبر دی تھی بس مین ہی وہ خاکسار ہون تم خوف نہ کرو اور آگاہ ہو کہ مین اب ضرور تمھارے شوہر و فرزند کی کمک کرونگا اور اُس ظالم اظلم کو سزا دونگا اے ربیعہ بانو ہمارے بزرگون کا قول ہے کہ جس کسی کو بلا مین مبتلا دیکھو اُسکی کمک کرو خواہ وہ مسلم ہو خواہ کافر جب کہ کافر کی کمک کرنے کا حکم ہے تو مسلم کا تو بڑا مرتبہ ہے اور وہ مسلم جو کہ اپنا بزرگ ہو بس کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین حشام کو بلا مین مبتلا رہنے دون مجکو قسم ہے اپنے خداے بزرگ اور اپنے پیدا کرنے والے کی کہ اب بدون حشام کو رہا کیے ہوئے مجکو چین نہ آئے گا میرے اوپر کھانا پینا حرام ہے جب تک کہ مین اُنکو رہا نہین لیتا ہون اور اُس ظالم کو اس حرکت کی سزا نہین دیتا ہون اب تم مجکو پتہ دو ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ قتل ہو جائین اور وہ ظالم قتل کر ڈالے کیونکہ تم ہی کہتی ہو کہ جلاد آگئے تھے یہ جو شاہزادہ نے فرمایا بس ربیعہ نے سر اُٹھا کر شاہزادہ کو سر سے پاؤن تک دیکھا اور کہا کہ اے شہریار جو کچھ آپ نے فرمایا مین نے یقین کر لیا مگر میرے دل کو اُسوقت اطمینان ہوگا کہ جب مین لوح الماس دیکھونگی جو کہ آپ لے کر براے فتح طلسم روانہ ہوئے ہین یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ نے وہ لوح جو کہ گلے مین تھی اُس کو دکھائی اور فرمایا کہ دیکھو یہی لوح میرے پدر بزرگوار کو فرقد نورے ملی تھی جو کہ میری امانت رکھی ہوئی تھی لوح جو ربیعہ نے دیکھی فوراً دوڑ کر قدمون پر گری اور کہنے لگی کہ میری زندگی مین میری آرزو بر آئی میری امید پوری ہوئی مین کنیز نے مراد پائی میرے دیدۂ کور آپ کے نور جمال سے روشن و منور ہوئے بس تنے فرزند ہون مین آنکے ایک ایک ناخن پا پر نثار کرون آپ اُس طرف تشریف نہ لیجائین اگر اُنکی زندگی خدا کی طرف سے ہے تو وہ بچ جائین گے کوئی نہ کوئی سبب اُنکی رہائی کا ہوگا بھلا مین کیونکر اپنے شہریار کو اُس دیو کے مقابلے کے لیے بھیجون اور پھر دو دن مین نوذر کو کیا بروز قیامت منہہ دکھاؤنگی اور اپنی مالکہ ملکہ تاوک فرین سے کیا کہونگی جو کچھ مجکو رنج و صدمہ تھا سب آپ کے زیارت کے نصیب ہوتے ہی جاتا رہا اب مجکو کچھ غم نہین ہے جب آپ ایسا میرا آقا اور مالک ہے پھر مجکو کیا پروا ہے بس اب آپ اُس طرف نہ جائین میرے حال پر رحم فرمائین شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہے مین قسم کھا چکا ہون بدون اُنکو رہا کیے ہوئے مجھ پر کھانا وغیرہ حرام ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بندگان خدا تو بلا مین مبتلا ہون اور مین آگاہ ہوں و رہائی نکرون اگر ایسا نہ کرونگا تو خدا مجھ سے ناخوش ہوگا والد بزرگوار ناراض ہونگے کیا خوف ہے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو مین رہا کرتا ہون جب یہ قصہ بہادران اور دلاوران سنین گے تو میرے اوپر طعنہ زنی کرینگے کہ رفیع البخت جان کے خوف سے نکی رہائی کو نہ گیا کیسا بہادر تھا مین ضرور جاؤنگا جب اس طور سے اور برہم ہو کر شاہزادہ نے فرمایا وہ عورت یعنی ربیعہ بانو تو مجبور ہوگئی عرض کرنے لگی کہ مین نے ناحق سب حال بیان کیا اگر مین یہ جانتی کہ آپ ہی ہین تو جبھی نہ بیان کرتی خیر سامنے یہان سے پانچ کوس پر ایک صحراے پر بہار اور دلکشا ہے سبزہ لگا ہوا ہے وہان وہ ظالم اترا ہوا ہے آپ تشریف لے چلیں مین بھی ہمراہ چلتی ہون دور سے نشان بتا دونگی شاہزادہ نے فرمایا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو بلکہ میرے عیار کے ہمراہ میرے لشکر مین جاؤ مین وہان پہونچ جاؤنگا اُسنے عرض کیا کہ مین تو اب جدا نہ ہونگی ضرور ہمراہ چلونگی شاہزادہ نے فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اُس پر عمل کرو تمھاری ہمراہی کی کوئی ضرورت نہین ہے تم عورت ہو نامحرمون مین تمھارا کیا کام ہے عورت کا نامحرمون مین نکلنا بڑا عیب ہے اہل اسلام مین بس یہ جو شاہزادہ نے فرمایا ربیعہ بانو کانپ کر رہ گئی عرض کیا کہ

بہت خوب مین قلعہ مین جاتی ہون آپ تشریف لے جائین پس ربیعہ بانو شاہزادہ سے اجازت لیکر طرف قلعہ کے چلی مگر شاہزادہ کی فتح و ظفر کی دعا کرتی جاتی تھی ادھر شاہزادہ مرکب پر سوار ہوکر اور مرکب کو اُٹھا کر طرف اُس جنگل کے چلا کہ جہان قمقام کج کلاہ مع لشکر کے اترا ہوا تھا اور رحشام وغیرہ کے قتل کا بندوبست کر رہا تھا شاہزادہ تو حسب نشان دہی ربیعہ بانو کے اُس طرف کو روانہ ہوا عیار شاہزادہ ہمراہ شاہزادہ تھا اُسنے جو دیکھا کہ میرا آقا و مالک تنہا تین لاکھ سپاہ پر جاتا ہے وہان ایک ہزار پہلوانان زبردست ہین سب بادۂ کبر و نخوت سے مست ہین اہل اسلام کے دشمنی جانی ہین ایسا نہ ہو کہ کوئی چشم زخم پہونچے تو بڑی خرابی ہو پس دلدار شاہ و بیدار شاہ و دیگر سرداران سپاہ کو اس حال سے آگاہ کرنا ضرور ہے تاکہ وہ لوگ کمک کو لشکر لے کر روانہ ہون پس یہ امر دل مین تجویز کرکے شاہزادہ کو اس جانب روانہ چھوڑ کر پاے شاطری مارتا ہوا طرف لشکر کے چلا تھوڑی دور راہ طے کی تھی کہ دیکھا قہار شیر پیکر و منصور دلیر پیکر و خسرو شیر دل و قہرمان پنجہ گیر و دیگر سرداران پر جگر مرکبون پر سوار اس طرف کو چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ سرداران نامدار ہمراہ شاہزادہ کے براے شکار آئے تھے چونکہ شاہزادہ ایک آہو کے عقب مین مرکب ڈالکر ادھر چلا آیا اور راہ مین قلعہ کو دیکھ کر قلعہ کی سیر مین مصروف ہوا تھا یہ لوگ اور طرف صید افگنی کر رہے تھے پس شاہزادہ تو ربیعہ بانو سے یہ حال سنکے طرف لشکر صمصام کج کلاہ کے روانہ ہوا یہ لوگ جو صید افگنی سے فارغ ہوئے شاہزادہ کو نہ پایا پس باہم صلاح کرکے تلاش کرنے کو چلے تھے کہ عیار سے ملاقی ہو گئے ادھر تو عیار نے ان سب کو دیکھا کہ سردار چلے آتے ہین اُدھر اُن لوگون نے عیار کو دیکھا پس مرکب اٹھا کر چلے جیسے قریب پہونچے پکار کر کہا کہ اے مہتر والا گہر شاہزادہ کہان تشریف فرما ہے ہم بڑے عرصہ سے اپنے آقا کو تلاش کر رہے ہین سرگردان ہین عیار نے پکار کر کہا کہ اے سرداران باوقار بڑا غضب ہوا جلد اپنے آقا کی خبر لو ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف ہو اور حریف خوش ہون یہ جو اُسنے کہا سب کے حواس جاتے رہے چہرون پر ہوائیان اُڑنے لگین بد حواس ہوکر پوچھا کہ بہت جلد بیان کرو کہ کیا واقعہ ہے ہمارے دل پریشان ہو گئے ہم جا کر اپنے آقا کی خبر لین تب عیار نے اول سے آخر تک قلعہ کا ملنا قلعہ کی سیر کرنا لاشون کا نظر آنا پیرزال ربیعہ بانو سے ملنا اُسکا سب حال بیان کرنا پس شاہزادہ کا مرکب پر سوار ہو کر لشکر صمصام پر تنہا جانا اپنا براے خبر ادھر کو آنا بیان کیا یہ سُننا تھا کہ سب نے کہا کہ شاہزادہ کدھر کو تشریف لے گیا ہم کو پتہ دو ہم بھی جائین عیار نے پتہ دیا اور کہا کہ آپ لوگ جائین مین دلدار شاہ و بیدار شاہ کو مع لشکر لے کر آتا ہون پس وہ سرداران کو حسب نشان دہی عیار شاہزادہ کے مرکب اٹھا کر اُسطرف کو عقب مین شاہزادہ کے روانہ ہو گئے کہ انکا حال و شاہزادہ کا آئندہ تحریر ہوگا عیار ان سب کو اُدھر روانہ کر کے خود طرف لشکر کے چلا بہت جلد آکر پہونچا یہان لشکر اترا ہوا تھا سب راحت و آرام سے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے چند بازارین آراستہ تھین اور چند خیمہ وغیرہ برپا تھے باقی راولون پر بار تھے دلدار شاہ و بیدار شاہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سب سردار حاضر دربار تھے دربار آراستہ تھا دلدار شاہ وغیرہ شاہزادہ کا انتظار کر رہے تھے کہ شاہزادہ تشریف لائے تو ہم دربار برخاست کرین ہمراہ شاہزادہ کے خاصہ کھائین کہ مہتر آلاہو آکر پہونچا سب نے جو مہتر آلاہو کو تنہا آتے ہوئے دیکھا تو سب پریشان ہوئے بیدار شاہ کو تاب نہ رہی پکار کر پوچھا کہ اے مہتر صاحب ہمارے

آقائے نامدار و باوقار و مولائے نامدار کیا ابھی نہین تشریف لائین گے صید افگنی مین مصروف رہین گے اب تو تشریف
لائین کہ دوپہر کا وقت آگیا ہے آفتاب تمازت پر ہے دھوپ مین تیزی ہوگئی ہے عیار نے یہ سنکے کہا کہ قریب آؤن تو
بیان کرون کہ کیا غضب ہوا ہے بڑا غضب ہوگیا آپ لوگ کیا بے خبر بیٹھے ہین جلد لشکر کو تیار ہونے کا حکم فرمایئے
شاہزادہ سے اور لشکر صمصام کج کلاہ سے مقابلہ ہونے لگا ہوگا آقائے نامدار یکہ و تنہا لشکر پر جا پڑے ہونگے
یہ جو عیار نے کہا دلدار شاہ نے کہا کہ انکا غلام خسرو قہرمان گیا اُنکے ہمراہ نہین ہے عیار نے جواب دیا کہ وہ
لوگ کہان ہمراہ ہین مجکو راہ مین ملے تھے مجھ سے یہ حال سنکے اس طرف کو روانہ ہوئے ہین یہ کہتا ہوا لاہور
اُنکے قریب پہونچا اور کل حال جو کچھ گذرا تھا ابتدا سے آخر تک سب بیان کیا بس یہ حال سننا تھا کہ
دلدار شاہ و بیدار شاہ اٹھ کھڑے ہوئے انکا اٹھنا تھا کہ سب سردار بھی اٹھ کھڑے ہوئے اپنے اپنے
مقام پر آئے مسلح و مکمل ہونے لگے دلدار شاہ وغیرہ نے لشکر کے طیار ہونے کا حکم دیا اُسیوقت لشکر
مین کمر بندی ہونے لگی قرنا ہوا تھوڑے عرصہ مین سب لشکر مسلح و مکمل ہو کر طیار ہوگیا تخت شاہی دربارگاہ پر
حاضر کیا گیا بس دلدار شاہ و بیدار شاہ مسلح و مکمل ہو کر خیمے سے برآمد ہوئے سب سردار بھی آلات حرب و
ضرب سے آراستہ ہو کر حاضر ہو چکے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوئے بس بہت جلد سوار ہوئے بادشاہون کا سوار ہونا
تھا کہ سردار بھی مرکبون پر سوار ہوئے لشکر بھی طیار ہوگیا بس دلدار شاہ و بیدار شاہ کل سردارون و کل لشکر
کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر صمصام کج کلاہ کے لاہور عیار کے ہمراہ برائے کمک روانہ ہوئے اور اہل کاران
شاہی کو حکم دیا کہ تم عقب سے سامان لیکر آؤ یعنی بارگاہ وغیرہ بس یہ بادشاہ چھ لاکھ سپاہ لیکر اُس طرف کو چلے
لاہور آگے آگے تھا عقب مین یہ بادشاہ مع لشکر کے تھے اُنکے عقب مین تمام خیمے و بارگاہین ارابون پر
تھین بس راوی دلدار شاہ و بیدار شاہ کو بھی مع لشکر طرف لشکر صمصام کے روان رکھتا ہے اسکا بھی حال
آیندہ تحریر کرونگا بس اس داستان کو اسی مقام پر چھوڑتا ہون کہ شاہزادہ مرکب اڑائے ہوئے ربیعہ بالو
سے سب حال سنکر برائے رہائی حشام شیر پیکار و صفدر شیر دل بڑے غیظ و غضب مین لشکر صمصام کی
طرف جاتا ہے اسکے عقب مین خسرو شیر دل و نامدار شیر پیکر منصور دیو پیکر و قہرمان پنجہ گیر و دیگر سرداران
نامدار عیار سے سب حال سنکے چلے ہین عیار نے لشکر مین جاکر دلدار شاہ وغیرہ کو خبر دی وہ کل لشکر لیکر
اُسی طرف چلا ہے بس راوی ان سب کو راہ مین رکھتا ہے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور ربیعہ بالو کو قلعہ
مین انشاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی اور فضل خدا شامل حال ہوا اور حیات مستعار باقی رہی تو یہ داستان
آیندہ تحریر کی جائیگی اگر جلد چہارم کی اجازت ملی تو اس جلد مین ورنہ دفتر نیرنگ قاف مین بیان ہوگی
شاہزادہ کا لشکر صمصام پر پہونچنا اور حشام و صفدر کو رہا کرنا لشکر سے مقابلہ ہونا عین گرمی جنگ مین
سرداران شاہزادہ کا پہونچنا اور شریک جنگ ہونا دلدار شاہ وغیرہ کا مع لشکر آنا جنگ عظیم واقع ہونا
آخر صمصام کا شکست کھانا اور زیر ہو کر مع اپنے کل لشکر و سردارون و فرزند کے مطیع اسلام ہونا بالصدق
دین اسلام قبول کرنا شاہزادہ کا قلعہ صفدریہ پر آنا قلعہ کو آباد کرنا سب کو ہمراہ لیکر صنم کدہ آذری
پر پہونچنا ملکہ ناوک فگن کا حال سنکے بہت افسوس کرنا قبر پرلوذر کے جاکر فاتحہ پڑھنا خواب دیکھنا اور
ان طلسم کے برائے فتح طلسم روانہ ہونا حالات طلسم و سحر ساحران طلسم و مبتلائے بلا ہونا لوح کا دستیاب ہونا
و دیگر احوال طلسم و مقابلہ حسین الزمان کا ہمراہ شاہزادہ و عجائبات و غرائبات طلسم عجب لطف کی داستانین
ہین اور بالکل اچھے طریقے سے بیان و تحریر ہوئی ہے جو کہ ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہین جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے
تو حظ کافی پائینگے بس اب راقم اس داستان کو اسی مقام پر ترک کرتا ہے کہ ربیع التخت مرکب اٹھائے

ہوے کہ اُن لشکر صمصام کج کلاہ کے جاتے ہین وہان صمصام نے حشام و صفدر و دیگر سرداروں کو زیر تیغ
بٹھایا ہے اور حلم قتل دینے والا ہے ادھر سے رفیع البخت یہ حال زبانی ربیعہ بانو کے سنکے چلے ہین اُنکے عقب
مین اُنکے سردار قہار و منصور و بہرمان و خسرو و شیر دل و دیگر سردار بیدار شاہ و بیدار شاہ مع کل لشکر و
سرداران کے عیار سے خبر پاکر چلے ہین دیکھیے اب ان سب کی داستان کہان بیان ہوتی ہے اور کب اور کیا حال
اور کیا واقعہ ہوتا ہے یہ حقیر عرض کرتا ہے کہ اگر بابو صاحب عالی مرتبت نے چوتھی جلد کی اجازت مرحمت فرمائی تو اسی
جلد مین یہ داستان تحریر ہوگی ورنہ نہیں تنگ قافیہ ہین کیونکہ حکم ہے بابو صاحب کا کہ اسی تیسری جلد پر
دفتر آفتاب شجاعت کو ختم کرو گو واقعات بہت سے ہین مگر مین ناچار ہون جہان تک اس جلد مین آئینگے
مین تحریر کرونگا جو رہجائینگے مین ناچار ہون ناظرین اس حقیر کو کسی قسم کا الزام نہ دین مین معافی کا
خواستگار ہون اہل مطبع کے حکم سے ناچار ہون زیادہ والسلام اب مین عنان قلم کو طرف حالات نقابدار
یاقوت پوش کے منعطف کرتا ہون اُس نقابدار باشوکت کی داستان تحریر کرتا ہون کہ بہت زمانہ ہوا
اُس کا کچھ حال معرض تحریر مین نہین آیا ناظرین اس قصہ کو ملاحظہ فرمائین

اب تتمۂ حال نقابدار یاقوت پوش مین قلم فرسائی کی جاتی ہے ملاحظہ ہو بیت

نویسندۂ قصۂ دلستان ✤ چنین کرد این داستان را بیان ✤ چہرہ طے کنندگان خامہ ستیان بلا و مراحل پیمایان
راہ صحراے پر خوف و جفا نویسندگان شیرین رقم اس داستان مسافرت کو یون قلم بیتاب رقم سے صفحۂ قرطاس
صداقت اساس پر تحریر کرتے ہین کہ جب نقابدار یاقوت پوش صاحبقران ثالث کی کمک
کر کے جنگ محراب شاہ مین خواہ شہر سمندریہ پر مقابلہ جمشید سیاہ پوش و قسیم سیاہ پوش کے
اور بعد انفراغ ان مقابلون کے یا بعد فتح جنگ محرابیہ کے میدان رزمگاہ سے صاحبقران سے کہکر
مع اپنے لشکر کے ایک سمت کو روانہ ہوا تھا کہ مین تو اس وقت ایک مہم پر جاتا ہون بعد طے ہونے
اس مہم کے پھر آؤنگا اور آپ سے مقابلہ کر کے انشاءاللہ صاحبقرانی لونگا کیونکہ مین صاحبقران ہون
صاحبقران ثانی نے بڑی غلطی کی جو آپ کو صاحبقران فرمایا بس یہ کہتا ہوا ایک طرف کو مرکب
اُٹھا کر چلا گیا صاحبقران اُسکی تقریر و شان شوکت دیکھ کر خاموش ہو کر رہ گئے اسکا جانا تھا کہ اسکا
کل لشکر جو کہ قریب اسی ہزار کے چلا تھا اور سب یاقوت پوش تھے اُسکے عقب مین روانہ ہوا سب
دیکھا کیے کہ تھوڑی دور تک تو گرد لشکر صحرا مین نظر آئی بعدہ وہ غبار یاقوت رنگ غائب ہوگیا
صاحبقران اپنے کامون کی طرف مصروف ہوگئے اسکا خیال بھی نہ کیا واقعات صاحبقران
تو تحریر ہوگئے کہ اُسکے بعد صاحبقران نے شہر آفتابیہ و امثالیہ و مرادیہ و محرابیہ فتح فرمایا بعدہ
سمندریہ پر بڑے بڑے مقابلہ ساحرون سے ہوئے سمندر شاہ شکست کھا کر طرف طلسم گنجورہ
سلیمانی کے بھاگا اُسکے عقب مین صاحبقران بھی مع کل لشکر کے سمندریہ کا بندوبست
کر کے روانہ ہوگئے ہین بس اب نقابدار یاقوت پوش کی حالت تحریر کی جاتی ہے کہ یہ عالی مقدار
یعنی نقابدار برابر مرکب اُٹھائے ہوئے منزلین طے کرتے ہوئے کوہ و صحرا کی سیر فرماتے ہوئے برابر
چلے جاتے ہین جس مقام پر از سبزہ و آب ملاحظہ فرماتے ہین وہان قیام کرتے ہین تختی زمرد نگار اسکے
پاس ہے کہ جس کے سبب سے سحر ان پر اثر نہین کرتا ہے اسی طور سے دو منزلہ سہ منزلہ
کرتے ہوئے جاتے ہین اتفاق سے ایک صحرا ملا کہ جو بہت شاداب تھا نہایت عمدہ

سبزہ زار تھا وہان پہونچے نقابدار نے اُس دمنیت پرفضا کو دیکھ کر حکم فرمایا کہ یہان خیمے و بارگاہ وغیرہ برپا کرو ہم یہان دو ایک روز قیام کرینگے بس اُسیوقت خیمے وغیرہ برپا ہو گئے نقابدار مرکب پر سے اتر کر داخل بارگاہ ہوا سب سردار حاضر ہوئے تھوڑے عرصہ تک دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کر کے خاصہ نوش فرما کر آرام کیا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے بس بوقت سہ پہر نقابدار بیدار ہو کر برآمد ہوا تھوڑے عرصہ تک بیٹھ کر بعدہ چند سردارون کو ہمراہ لیکر چونکہ آفتاب قریب غروب تھا برائے سیر صحرا روانہ ہوا صحرا کی سیر کرنے لگا ٹہلتے ہوئے ایک طرف جا نکلے دیکھا کہ اُس سبزہ زار مین ایک قبر نہایت نورانی بنی ہوئی ہے کہ اُس پر کچھ ہار پھول چڑھے ہوئے ہین شمع دان گلی دا گرشتو ز رکھے ہوئے ہین سامنے قبر کے ایک چھپر پڑا ہوا ہے جو کہ نہایت کہنہ ہے اور اُس چھپر مین ایک مرد پیر باریش سفید بوریہ پر سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہے ایک کتاب سامنے کھلی ہوئی رکھی ہے وہ اُس کا مطالعہ کر رہا ہے مگر چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہے پیشانی پر سجدہ کا نشان تسبیح ہزار دانہ و دیگر اسباب عبادت اُسکے برابر رکھا ہے بس ثابت ہوتا ہے کہ کوئی بہت بڑا عابد و زاہد ہے نقابدار نے جو اُسکو دیکھا یہی دیکھا کہ ایک تہمت باندھے ہوئے ہے اور کرتہ پہنے ہوئے ہے کہ جو کہیں کہیں مقام سے پھٹا ہوا ہے بس دل مین کہا کہ یہ کوئی درویش حقیقت کیش تارک دنیا ہے اس سے ملنا ضرور ہے اور اپنے حق مین اس سے دعا کا خواستگار ہونا لازم ہے اگر یہ دعا کرے گا تو تیری مرادین سب پوری ہونگی کیونکہ یہ بندۂ برگزیدہ درگاہ باری تعالیٰ معلوم ہوتا ہے جب تو اس مقام پر یکہ و تنہا فروکش ہے کسی بات کا خوف و خطر نہین رکھتا ہے ایسے لوگون کی خدمت کرنا باعث برکت و خوشنودی خدا و ند کریم ہوتی ہے بس یہ بات دل مین خیال کر کے نقابدار اُس مرد بزرگ مسکین کی طرف چلے اور رواطو کر کے مع سردارون کے وہان پہونچ گئے مگر وہ مرد بزرگ اُسی طور سے سر جھکائے ہوئے مطالعہ کتاب مین مصروف رہا سر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا کہ کون آیا ہے یہ امر ضرور ہوا تھا کہ جب نقابدار ادھر چلے تھے تو اُس مرد بزرگ کے کان مین پاؤن کی چاپ کی صدا پہونچی تھی اُسنے دیکھ لیا تھا کہ ایک نقابدار و چند سردار میری طرف آتے ہین پھر اپنے کام مین مصروف ہوا نقابدار اسی طور سے سامنے اُسکے کھڑے رہے اور اُسکی طرف دیکھا کیے مگر کچھ کہا نہین اور یہ بھی خیال کرتے رہے دل مین کہ کوئی بڑا برگزیدہ بندہ ہے اور بہت خدا رسیدہ ہے مگر سردار اپنے دل مین کہ رہے تھے کہ بڑا متکبر و مغرور ہے کہ ہمارا آقا تو کھڑا ہوا ہے یہ سر بھی اُٹھا کر نہین دیکھتا ہے کہ کون آیا ہے اور کون کھڑا ہے ہم بسبب آقا کے خوف کے کچھ کہہ نہین سکتے ہین ورنہ اسکو اسکے تکبر و غرور کی سزا دیتے سردار یہ خیال دل مین کر رہے ہین کہ ادھر اس مرد بزرگ نے وہ کتاب بند کی اب سر اُٹھا کر دیکھا طرف نقابدار و سردارون کے کہ نقابدار نے جھک کر بہت ہی ادب سے سلام کیا جب نقابدار نے سلام کیا تو سب سردارون نے مجبور ہو کر سلام کیا مرد بزرگ نے اس طور سے جواب سلام دیا کہ علیکم السلام ای نقابدار عالی مقدار خوش آمدی و صفا آوردی حال مزاج شما بچہ طور است بس جس طور سے اس مرد بزرگ نے جواب سلام دیا اور اُن سردارون کی طرف دیکھ کر مسکرایا نقابدار نے جواب دیا کہ یہ بندہ ذلیل رب جلیل زندہ ہے اور اُسکی نعمات کا ہمہ وقت شکریہ ادا کرتا ہے کہ اُسنے مجھ سے بندۂ ناچیز کو یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ ایسے برگزیدہ و مقبول درگاہ خدا جواب سلام سے سرفراز کرتے کہکر نقابدار نے اُس مرد بزرگ کے ہاتھون کو بوسہ دیا اُسنے اُٹھ کر نقابدار کو گلے سے لگایا بہت ہی شفقت سے پیش آیا اپنے برابر جگہ دی نقابدار سلام کر کے بیٹھ گئے بس اُس مرد بزرگ نے سردارون سے

مسکرا کر فرمایا کہ آپ لوگ بھی تشریف رکھیں گو آپ لوگوں کے شان کے خلاف ہے اس بوریہ پر بیٹھنا مگر یہ خانہ بے تکلیف ہے
یہاں سوائے اس بوریہ کہنہ کے اور کوئی چیز نہیں کہ جو میں آپ لوگوں کے لیے حاضر کروں یہ بھی بیکار ہے کیونکہ یہ مقام فنا ہے
بزرگوں نے اسکو مثل سرائے کے فرمایا ہے انکا قول بہت بجا ہے بلکہ سرائے سے بھی بدتر ہے جو مسافر سرا میں جاتا ہے تو اس قصد
سے کہ شب بھر یا دن بھر قیام کرینگے پھر کوچ کرینگے یہاں نہ تو قیام اور کوچ کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے یہ کسی کو نہیں معلوم کہ
ہم کب یہاں سے کوچ کرینگے سب پا در رکاب ہیں نہ معلوم کہ کس وقت طلبی ہو جائے بس ایسی حالت میں ترک و حشم و
زینت و فروش کی کیا ضرورت ہے بس عمر دو روزہ کے لیے مکان بنانا و سامان عیش بہم کرنا بیکار ہے جب خود چلے گئے
دوسروں کا حصہ ہوا جو کچھ مرگیا اُسنے کو مر کے سب جمع کیا دوسروں نے اُس پر قبضہ کر لیا اے بھائیو اس دنیا
میں گدا و بادشاہ برابر ہیں صرف اس قدر فرق ہے کہ وہ صاحب مال و دولت ہے اور یہ محتاج ہے مگر بعد مرنے کے جو
اسکی حالت ہے وہ اسکی بقول سعدی چو آہنگ رفتن کند جان پاک * چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک
بس بعد موت کے سوائے تھوڑے سے پارچہ اور دو گز زمین کے کچھ کام نہیں آتا ہے مال و دولت دنیا یہیں ہی
رہ جاتا ہے اندر زمین کے گدا و بادشاہ برابر ہیں یہی سامان فقیر کے لیے کیا جاتا ہے اور یہی بادشاہ کے لیے بس
وہاں اعمال نیک و حسنہ کام آتے ہیں جس کے اعمال اچھے ہیں وہ چین سے سوتا ہے اور جس کے اعمال بد ہیں
وہ عذاب میں مبتلا ہوتا ہے بس اعمال کا درست ہونا شرط ہے بس اسی سبب سے تو اولیا و اصفیا و انبیا نے
اس دنیا کو ترک فرمایا ہے اور لعنت کی اور طلاق دی ہمیشہ دنیا سے کنارہ رہے اور اہل دنیا سے نفرت
رکھی مرتبہ اعلی پائے بس کیا ضرور ہے کہ اس پر فریفتہ ہو یہ نہایت خراب چیز ہے دنیا کا زن فاحشہ کا سا طریقہ
ہے کہ جب تک اُس سے نفرت کرو وہ اپنی طرف رغبت دلاتی ہے جہاں اُسکی طرف متوجہ ہوئے وہ بھاگتی ہے
ایسی پر فریب و مکارہ سے نفرت ہی کرنا زیبا ہے بس دنیا ایک مقام تنگ و تاریک ہے جس نے اس سے
نفرت کی وہ نہایت عمدہ رہا جسنے رغبت کی وہ خراب ہوا مراد میری اس تقریر سے یہ تھی کہ جو تارک الدنیا
ہیں انکے پاس سوائے جلو دیلے کے اور کچھ نہیں ہوتا ہے بلکہ بعض کے پاس بوریہ بھی نہیں ہوتا ہے وہ
تم سے بھی بہتر ہیں اور میں تو ترا صاحب دنیا اور بندہ گنہگار ہوں دیکھیے میری بعد مرگ کیا حالت ہوتی ہے
پھر کہا فرمایا کہ ابھی کا ذکر ہے کہ آپ لوگ مجھکو اپنے دل میں برا بھلا کہہ رہے تھے اور کہتے تھے کہ بڑا متکبر و مغرور
ہے کہ ہمارا آقا تو کھڑا ہوا ہے اور یہ بیٹھا ہے سر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا ہے یہ خیال آپ لوگوں کا بجا تھا مگر میں کیا
غرور و تکبر کرونگا سوائے ذات باری کے کسی کو زیبا نہیں ہے مگر وہ بھی غرور و تکبر نہیں کرتا ہے جسنے غرور و
تکبر اسکے سامنے کیا وہ ذلیل و خوار ہوا وہ غرور و تکبر کو پسند نہیں کرتا ہے شیطان کی حالت تو آپ لوگوں
نے اکثر سماعت فرمائی ہوگی جب کہ ایسا مقرب بارگاہ باعث غرور و تکبر کے مغضوب درگاہ ہوا تو اور
کسی کی کیا حقیقت ہے اس طور سے جو اس مرد بزرگ نے تقریر کی سب سردار نادم ہوئے اور شرمندہ
ہو کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہم سب کی خطائیں معاف فرمائیے ہم آپ کے مرتبہ سے آگاہ نہ تھے ورنہ کبھی
ایسے خیال دل میں نہ لاتے مرد بزرگ نے فرمایا کہ تم نے کیا ایسی خطا کی ہے جو معاف کی جائے تم کیا جانو
خیر اب بیٹھو اور جو میں تم سب سے کہوں اُسکو سماعت کرو بس ان لوگوں نے جو ایسا باکمال و صاحب
کرامات پایا اپنے دل میں خیال کرنے لگے کہ یہ مرد بزرگ ضرور خدا رسیدہ ہے اور ضرور کوئی بہت بڑا عابد و
زاہد ہے کہ جو ہمارے دل کے حال سے آگاہ ہو گیا بہت بڑا صاحب کشف ہے بس یہ خیال کر کے بیٹھ گئے
سلام کر کے ہر ایک کو نہایت درجہ کا اعتقاد ہوا الغرض سردار کا تو یہ حال ہوا کہ وہ تو بندہ بے درم ہو گیا اور دل
میں خیال کرنے لگا کہ ایسے مرد بزرگ کی خدمت کرنا باعث افتخار آخرت ہے بس جب سب بیٹھ چکے تو سوداگر

وہ مرد بزرگ طرف نقابدار کے متوجہ ہوا اور فرمایا کہ اے نقابدار عالی مقدار وا ے مقرب درگاہ کارساز وا ے صفدر صف شکن وا ے مرد تیغ زن و دلاور وا ے شیر بیشہ جرات نہنگ دریاے شجاعت وا ے گل گلشن صاحبقرانی وا ے فاتح طلسم آفتاب سلیمانی آگاہ ہو کہ یہ عبد ذلیل رب جلیل آپ کے انتظار مین ایک زمانہ بعید و مدت مدید سے یہان فروکش ہے اور یہی ہر وقت خالق کون و مکان و مالک زمین و زمان سے دعا تھی کہ مین زیارت نقابدار سے مشرف ہون کیونکہ وہ مجاہد راہ خدا ہے تیرے دین کے رواج دینے مین سرگرم کارزار ہے کفار سے اے نقابدار آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہی فاتح ہین طلسم ستارہ یعنی آفتاب سلیمانی کے آپ ہی کے دست زبردست سے یہ طلسم شکست ہوگا آپ ہی فتح کرینگے دہان بھی آپ دین اسلام کو رواج دینگے بس مین مدت سے آپ کی زیارت کا مشتاق تھا اور یہ امید تھی کہ مین آپ کو اس حال سے آگاہ کرون اور جو امانت آپ کی میرے پاس ہے وہ مین آپ کو دون اور اس بار سے سبکدوش ہون دوسری آرزو یہ تھی کہ آپ مجکو اپنے ہاتھ سے غسل وکفن دے کر اور نماز میت پڑھکر دفن کرین کہ کون ہے اس صحرا مین کہ جو غسل دے گا اور دفن کرے گا بس میری دونون مرادین بر آئین اور مجکو میرے استاد نے بھی یہی خبر دی تھی کہ جب نقابدار یاقوت پوش یہان تشریف لائینگے اسی زمانہ مین تو انتقال کریگا وہی شہریار تجکو اپنے ہاتھ سے غسل دے گا اور قبر مین اتارے گا تو انکے آنے کا اسی مقام پر منتظر رہ اس مرد حق آگاہ و روشن ضمیر نے آپ کی تشریف آوری کی علامت بیان فرمائی تھی اور کچھ ایسی نشانیان بتا گئین تھین کہ جس سے مین آپ کو شناخت کر سکتا بس ویسا ہی ہوا کہ بموجب انکے ارشاد کے وہ سب آثار علامات ظاہر ہوئے جو جو انھون نے بیان فرمائے تھے اور جو جو نشان دیے تھے وہ سب مین نے آپ مین پائے بس مین بہت خوش نصیب ہون کہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجکو آپ ایسا مرد مجاہد و غازی غسل وکفن دے کر دفن کرے میری قبر پر فاتحہ پڑھے بس آگاہ ہو جیسے کہ وہ جو سامنے قبر ہے یہ قبر میرے استاد کی ہے وہ بہت بڑے مرد خدا اور تجربے کار تھے انکا مثل کوئی نہ تھا مین انکا ایک ادنی چیلا و شاگرد ہون وہ میرے مرشد تھے ولی خدا تھے انکا اسم مبارک درویش روشن ضمیر تھا واقعی وہ روشن ضمیر تھے اسم بامسمی تھے تمام حالات آئندہ سے وہ آگاہ تھے جو کچھ گذرنے والا ہوتا تھا سب بیان کر دیتے تھے بڑے بڑے بادشاہ انکی قدمبوسی کو یہان آتے تھے اور انکی زیارت سے مشرف ہوتے تھے ہمیشہ وہ اسی صحرا مین تشریف فرما رہے یہان تک کہ بعد مرنے کے بھی یہ سر زمین نہ ترک فرمائی قبر بھی یہین پائی چنانچہ انھون نے سب حالات صاحبقران اول و ثانی سے مجکو آگاہ فرمایا جب صاحبقران اول و ثانی کسی مہم یا کسی طلسم پر تشریف لے گئے یا ان کی اولاد مین سے کوئی انھون نے فرمایا کہ اب یہ طلسم نہ بچے گا فتح ہوگا بس اسی طور سے وہ سب حالات سے خبر دیتے رہتے تھے یہان تک کہ انکا زمانہ انتقال قریب آیا مجکو اپنے قریب طلب فرماکر فرمایا کہ اے فرزند صفا کیش اب میرا زمانہ انتقال قریب آیا ہے بس مین یہ چاہتا ہون کہ مین تجکو چند وصیتین کرون اور مثل اپنے روشن ضمیر بناؤن بس ایک کاسہ مین پانی لا مین یہ سنکے رونے لگا فرمایا کہ یہ سفر سب کو در پیش ہے کوئی آگے جائے گا کوئی پیچھے چند دن کا پس و پیش ہے بیکار تو روتا ہے اور بہت سے کلمات تسلین فرمائے مین نے ایک کاسہ آب حاضر کیا انھون نے نوش فرمایا جو باقی بچا مجھسے فرمایا کہ تو پی لے مین پی گیا فرمایا کہ سن اب تجکو لازم ہے کہ تو اسی مقام رہ اور کہین نہ جا مین نے اپنا جانشین کیا تو مثل میرے روشن ضمیر ہو گیا بس یہ مقام تیرے

مین نے مقرر کیا ہی ای فرزند دنیا فانی ہی کسی کو بقا نہین ہی سب کو فنا ہی سوائے ذات پروردگار کے پس اس دنیا کا
ترک کرنا بہتر ہی ہر انسان کو لازم ہی کہ توشہ آخرت بہم کرے اس عالم سے سفر ایک دن ضرور کرے گا پس ای فرزند
تو اس صحرائے ویران مین بیٹھکر عبادت خدا کیا کر اور مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ تو ایک بہت بڑے شرف سے مشرف
ہوگا جب تیرے انتقال کا زمانہ قریب آئے گا تو ایک لقابدار یاقوت پوش خاندان امیر حمزہ صاحبقران سے
یہان تشریف لائیگا وہ تجھکو غسل وکفن دیکر دفن کریگا پس تجھکو لازم ہی کہ تو اوس شہریار کے آنیکا منتظر رہ بلکہ
میرا بھی ایک کام ہی تجھسے وہ یہ ہی کہ تو اوس شہریار سے میرا سلام کہنا اور میرا ایک لفافہ اور صندوقچہ مین تیرے
پاس امانت رکھے جاتا ہون اوس شیر بیشہ صاحبقرانی کو دینا اور کہنا کہ بموجب اس وصیت نامہ کے جو
کہ لفافہ مین بند ہی عمل فرمائیے آپ ہی فاتح طلسم آفتاب سلیمانی کے ہین ای فرزند وہ فاتح طلسم آفتاب
سلیمانی ہی اسکے سبب سے لاکھون آدمی گمراہی سے نکلین گے وہ ہزارون کافرون کو قتل کرکے کا
سیکڑون ملک اسلام آباد ہونگے بس جبکہ وہ برائے فتح طلسم چلے گا تو اوس صحرا مین آکر پہونچیگا اسکے پاس ایک
تختی زمردی ہوگی جو کہ ایک بزرگ کی عطا کی ہوئی خواب مین ہوگی اس پر بسبب اوس تختی کے تحفہ اثر کریگا
پس یہ لفافہ وصندوقچہ اوسکو دے کر میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ایں لفافہ کو اپنی بارگاہ مین لے جاکر جاک فرمائیگا
جو اس مین تحریر ہو اوس پر عمل فرمائیے گا اور جو اشیا اس صندوقچہ مین آپکے لیے امانت رکھے ہین ان پر قبضہ
فرمائیے پس ای فرزند یہ میرا کام ہی باقی جو کچھ تم کو اپنے علم سے ظاہر ہوگا اوس امر سے آگاہ کرنا تب مین نے
عرض کیا تھا کہ مین اوس شہریار سے آگاہ نہین ہون نہ مین نے دیکھا ہی پھر مین کیونکر اسکو پہچانونگا جواب
مین فرمایا کہ آگاہ ہو اول تو تم کو تمھارے علم کے ذریعہ سے آگاہی ہوگی دوسرے وہ اوس زمانہ مین آئیگا
کہ جب صاحبقران اعظم ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے جاچکے ہونگے اور بدیع الملک صاحبقران
ہونگے تیسرے اسکے گلے مین تختی زمردی ہوگی اور اسی ہزار کا لشکر اسکے ہمراہ ہوگا وہ خود یاقوت پوش
ہوگا اور کل لشکر بھی مشرق کی طرف سے تشریف لائے گا خال سبز اسکی پیشانی پر ہوگا رگ ہاشمی رکھتا
ہوگا زنین خلیلی ہونگی گو یہ سب علامتین اولاد صاحبقران مین ہین اور کل اولاد مین ہین مگر سوائے
اسکے کوئی ان علامات کا آدمی اوس دن تک کہ جس دن وہ آئے گا ادھر کو نہ آیا ہوگا نہ ابھی تک آیا ہی
بس سوائے اوس شہریار کے جس دن وہ تشریف لائے گا وقت سہ پہر کا ہوگا چند سردار اسکے ہمراہ
ہونگے باقی لشکر اسکا اس صحرا مین فروکش ہوگا تم ایک کتاب کے مطالعہ مین مصروف ہوگے وہ تم کو
دیکھکر اور مرد بزرگ وعابد وزاہد خیال کرکے تمھارے پاس آئے گا اس خیال سے کہ تم سے اپنے حق مین
دعائے خیر لے پس جب تم ایسے مرد کو دیکھنا پہچان لینا کہ یہ وہی شہریار ہی ای لقابدار پس یہ فرما کر اور وہ
لفافہ وصندوقچہ دے کر مجھسے فرمایا کہ فلان مقام پر میری قبر بنانا اور ہر جمعرات کو میری قبر پر شمع روشن کرنا
اور اگر سوز لگانا مین نے قبول کیا پس مرشد کامل لیٹ گئے اسی بوریے پر انکے مرغ روح نے قفس جسم
سے نکلکر طرف باغ بہشت کے پرواز کی اس عالم فانی سے وہ مرد باخدا طرف عالم بقا کے انتقال
فرما گیا مین نے بموجب انکے ارشاد کے انکو غسل دیا اور کفن نماز میت پڑھکر انکی قبر اپنے ہاتھ سے
کھودکر دفن کیا پس اوسدن سے مین بھی روشن ضمیر ہوگیا سب حالات مجکو بذریعہ علم کے ظاہر ہوجاتے تھے
انھون نے خود مجکو اپنی دعا سے میرا نام درویش صفا کیش روشن ضمیر رکھا پس مین بموجب ارشاد استاد کے
یہان اپنی اوقات بسر کرنے لگا اور آپکا انتظار کرنے لگا پس جو کچھ حال دنیا مین گذرتا تھا اور گذرنے والا
تھا سب سے مین آگاہ ہوتا تھا اور ہون کہ آپکی تشریف آوری کی بھی مجکو اپنے علم سے آگاہی ہوئی پس

مین اسی دن کا منتظر تھا اور جو جو آثار و علامات مرشد کامل نے ارشاد فرمائے تھے وہ سب ظاہر ہوئے بس یہ کہکر ایک لفافہ اور ایک صندوقچہ لقابدار کو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی امانت لیجیے کہ جسکا مین امانتدار تھا شکر ہے خداوند کریم کا کہ مین اپنے مرشد کا حکم بجالایا اور اس بار عظیم سے سبکدوش ہوا امانت جسکی تھی اُسکو پہونچی اور پیام پہونچادیا بس میرے مرشد نے آپ کو سلام ارشاد کیا ہے بس یہ فرماکر وہ مرد بزرگ خاموش ہوا لقابدار نے وہ لفافہ و صندوقچہ لیکر لفافہ و صندوقچہ کو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا سر پر رکھا اور اس مرد بزرگ کے قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے جب ان کامون سے لقابدار فارغ ہوا تب مرد بزرگ نے لقابدار سے کہا کہ اے لقابدار اب چند باتین میری سماعت فرمائیے اگر اُن پر عمل فرمائیے گا تو بہت راحت پائیے گا لقابدار نے کہا کہ ارشاد ہون مین بسر و چشم قبول کرونگا اور ضرور ان پر عمل کرونگا درویش صفاکیش روشن ضمیر نے فرمایا کہ آگاہ ہو جیے کہ آپ ہی طلسم ستارہ المعروف بہ طلسم آفتاب سلیمانی کے فاتح ہین ابھی عمر طلسم تمام نہین ہوئی ہے تھوڑا عرصہ باقی ہے تسین آپ فاتح تو اُسکے ضرور ہین مگر چند چیزون کا بہم ہونا ایسا ضروری ہے جب تک وہ بہم نہ ہونگی اسوقت تک طلسم فتح نہ ہوگا اور آپ کو بھی لازم ہے کہ جب تک آپ انکو حاصل نہ کرلین اُسوقت تک قصد فتاحی نہ فرمائین اور انکا حاصل ہونا بدون اقلیم گل پرستان کے فتح کیے ہوئے غیر ممکن ہے بس آپ کو لازم ہے کہ آپ بدولت و اقبال طرف اقلیم گل پرستان کے تشریف لے جائین وہان سات قلعہ ہین اور ایک قلعہ بہت وسیع و رفیع ہے بس ان کو فتح فرمائیے اُس اقلیم کو اسلام آباد فرمائیے ہر قلعہ مین ایک بادشاہ بزرگ مع چار لاکھ سپاہ کے حکومت کرتا ہے پہلوانان زبردست بھی اُس اقلیم مین بہت ہین مگر بفضل خدا و اقبال خود آپ ان سب کو فتح فرمائیے گا وہ سب آپ کی اطاعت کرینگے اور دین اسلام قبول کرینگے چنانچہ جب وہ سب ملک اور قلعہ اسلام آباد ہوجائین تو آپ وہان ایک عبادت خانہ ہے کہ جب سے اُس اقلیم مین کفر پرستی کا رواج ہوا ہے بند ہے لاکھ لاکھ کوشش کی گئی نہ کھلا بس آپ اُسکو اپنے دست زبردست سے وا فرمائیے گا اُس عبادت خانہ مین رات بھر عبادت فرمائیے گا آپ کو خواب ہوگا بس ایک مرد بزرگ خواب مین تشریف لائینگے جن جن اشیا کے حاصل کرنے کو وہ ارشاد کرین اور جو پند و نصیحت کرین اُس پر عمل فرمائیے گا اور اُن اشیا کو حاصل کرکے پھر اسی عبادت خانہ مین اگر شب بھر عبادت خدا مین مصروف رہیے گا پھر خواب ہوگا بس وہ مرد بزرگ پھر تشریف لائینگے اور جو وہ ارشاد کرین اُس پر عمل فرمائیے گا اور برائے فتاحی طلسم تشریف لے جائیے گا بس طلسم بہت آسانی سے فتح ہوگا اور بہت کچھ سامان شوکت آپ کو اُس طلسم سے دستیاب ہوگا بس جب تک اقلیم گل پرستان نہ اسلام آباد ہولے گا اُسوقت تک وہ طلسم نہ فتح ہوگا اے لقابدار ابھی آپ کو جب آپ طرف اقلیم گل پرستان کے تشریف لے جائیے گا ایک اور مہم در پیش ہوگی مگر وہ بہ فضل خدا آسان ہوجائیگی یہ فرماکر اور بہت سے کلمات پند و نصیحت و بے ثباتی دنیا کے فرمائے اور فرمایا کہ ہمیشہ اس امر کا خیال رہے کہ کسی مظلوم پر ستم نہ ہو کوئی ظالم کسی مظلوم کو نہ ستائے عدل و انصاف سے کام لیا جائے اگر کوئی فریاد رس ہو خواہ وہ مسلم ہو خواہ کافر اُسکی اپنے امکان بھر فریادرسی کی جائے اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم رکھیے گا اگر کوئی کسی ظالم کے پنجہ مین مبتلا ہو خواہ مسلم ہو خواہ کافر اُسکو اُسکے پنجہ سے نجات دیجیے گا ہمیشہ غریبون اور بیکسون کے کام اجرا کرنے کی کوشش رہے جو کوئی کسی مشکل مین پھنسا ہو اُسکی مشکل آسان کرنے کی کوشش فرمائیے گا جو کسی مشکل مین مبتلا ہو تو اپنے کو اُس مصیبت مین مبتلا کرکے اُسکو رہا فرمائیے بس ایسے ایسے کامون مین اگر کوشش فرمائیگا خدا خوش ہوگا اور آپ کے سب کام دینی و دنیوی برلائیگا اور آپ کو مرتبہ اعلیٰ عطا فرمائے گا آپ کے

بزرگ اسی سبب سے تو ہر مقام پر سرخرو و فتح مند ہوتے رہے اور رہین گے کیونکہ اُنھون نے یہ طریقہ اختیار کیے تھے بلکہ اُنکا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ جو زبان سے کہا پھر اُسکے خلاف نہ کیا اور جس بات کا قصد کیا اُسکو پورا کیا اور جو جس سے وعدہ کیا اُسکو وفا کیا چاہے اُس مین جان رہی چاہے گئی جان کا خوف نہ کیا بس خداوند کریم نے بھی اُنکے ہر امر کو آسان کیا اور ہر بلا و مشکل مین اُنکی کمک کی اُنکو مرتبہ اعلیٰ عطا فرمایا اُنکی شان و شوکت بڑھائی بس آپ کو بھی لازم ہے کہ اپنے بزرگون کے قدم پر قدم رکھیے اور مثل اُنکے اپنے نام کو روشن کیجیے یہ دنیا فانی ہے کسی شی کو اس مین بقا نہین ہے بس انسان کو لازم ہے کہ وہ کام کرے کہ جسکے سبب سے نام نیک اس صفحہ روزگار پر باقی رہے بلکہ مثل حرف غلط کے مٹ نہ جائے ہر ایک کی زبان پر جاری ہو کہ فلان شخص نے کیا اچھا کام کیا بس سوائے نام کے کوئی چیز قیامت تک باقی نہ رہے گی اگر نیک نامی حاصل کی ہے تو ساتھ نیک نامی کے مشہور ہوگا اگر بدنامی حاصل کی تو ساتھ بدنامی کے بس لازم ہے کہ وہ افعال حسنہ و اطوار پسندیدہ اختیار کرے کہ جسکے سبب سے ہر ایک خوش ہو اور ساتھ نیکی کے یاد کرے اور بہادران عالم کی زبان پر جاری ہو کہ فلان شخص کیا بہادر تھا بس بقائے نام سے وہ شخص گویا زندہ رہتا ہے جیسا کہ سعدی نے کہا ہے شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل ۔ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ۔ بس آپ بھی اسی امر کی کوشش فرمائین لقا بدار نے کہا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا ہے اس مین فرق نہ ہوگا مگر اُس مرد بزرگ کا نام نہ ارشاد ہوا کہ جو میرے خواب مین اُس عبادتخانہ مین تشریف نہ لاتے تھے نہ اُس عبادت خانہ کے نام سے آگاہ فرمایا جواب دیا کہ نام اُن مرد بزرگ کا ابھی نہ ظاہر ہوگا وہ خود اپنی زبان سے تم کو اپنے نام سے آگاہ کرینگے نام اُس عبادت خانہ کا عبادت خانہ اصفی ہے لقا بدار یہ سنکر ساکت ہو رہے کہ اُس مرد بزرگ نے سردارون کی طرف مُنھ کر کے فرمایا کہ مین تمھارے آقا کو تو پند و نصیحت کر چکا اب تم لوگون سے مجھکو کچھ کہنا ہے ذرا بگوش ہوش میرے کہنے کو سنو اور اُس پر عمل کرو وہ یہ کہنا ہے کہ آگاہ ہو کہ اگر اس شہریار کی اطاعت کروگے اور غلامی تو مرتبہ اعلیٰ تم کو ملے گا بس اس شہریار کی ہر وقت اطاعت کے خواستگار رہو اور غلامی سے باہر نہ ہو اسکی عدول حکمی نہ کرو اپنا آقا و مالک جانو اسکے حکم و احکام کے بجا لانے کو واجب جانو دوسرے راہ خدا مین جہاد کرو دین اسلام کے رواج دینے کی کوشش کرو کفار کشی مین مصروف رہو کہ یہ سب امر باعث نجات کے ہین اور بقائے نام کے دنیا مین کوئی زندہ ہمیشہ نہین رہتا ہے جو تم لوگ زندہ رہوگے یہان نام نیک باقی رہتا ہے بس یہ کہکر وہ مرد بزرگ خاموش ہوا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ ارشاد ہوا ہے ہم بسر و چشم بجا لاوینگے اب اس مرد بزرگ نے لقا بدار سے فرمایا کہ لو مین تم سب کو پند و نصیحت کر چکا اپنے اوپر جو مین نے واجب کیا تھا اُسکو ادا کیا اب مین تم سب سے رخصت ہوتا ہون کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہے یہ راستہ کھلا ہوا ہے کوئی آج جائے گا کوئی کل بس کچھ دنون کا پس و پیش ہوتا ہے یہان کوئی رہنے نہین پاتا سوائے خدا کی ذات کے اور کسی کو بقا نہین ہے سب کو فنا ہے یہ فرما کر فرمایا کہ بس میرا کام تم سے یہ ہے کہ جب مین مر جاؤن تو تم اپنے ہاتھ سے غسل دینا اور کفن اور نماز جنازہ پڑھکر مجھکو برابر میرے اُستاد کے دفن کرنا بس مین اتنی خدمت تم سے لیا چاہتا ہون لقا بدار آبدیدہ ہوا اُس مرد بزرگ نے بہت کچھ تسکین فرمائی بعد اسکے پیر دراز ہو گئے دراز ہو کر قبلہ کی طرف مُنھ کیا ایک چادر سفید اوڑھ لی بس قدرے جسم کو حرکت ہوئی اُسی حرکت مین طائر روح اُس مرد با خدا اور عابد بے ریا و زاہد حق آگاہ کا قفس جسم سے نکلکر طرف باغ بہشت عنبر سرشت کے پرواز کر گیا اُس مرد حق آگاہ نے اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے انتقال کیا اس سرائے ناپائدار کو ترک کر کے اپنا مسکن بہشت کو بنایا بس اب جو لقا بدار نے مُنھ پر سے ردا کو اُٹھا کر دیکھا تو مردہ پایا بس بہت افسوس کیا اپنے ہاتھ سے غسل دیا لشکر سے پانی

طلب کرکے غسل دیکے بعد کفن دیا کل لشکر کے لوگون کو طلب کیا پس اُس مرد خدا کے جنازہ پر نماز پڑھی برابر درویش روشن ضمیر اُنکے اُستاد کی قبر کھدوا کر اپنے ہاتھ سے دفن کیا جب دفن وکفن سے فراغت پائی پس ہنجر گرد دونون قبرون پر فاتحہ پڑھی بلکہ اُس وقت حکم دیا کہ چند آدمی آج رات بھر اِن قبرون پر تلاوت صحیفہ ابراہیمی کرین یہ حکم دے کر اور چند آدمی وہان مقرر کرکے مع کل سردارون کے وہ صندوقچہ اور لفافہ لے کر افسوس کنان لشکر مین آئے نماز مغرب سے فراغت کرکے خاصہ نوش کرکے بستر راحت پر آرام پذیر ہوئے سب سردار بھی اپنے اپنے مقام پر جا کر آرام پذیر ہوئے ہر ایک کی زبان پر اُس مرد خدا کی تعریف تھی اور ہر ایک اُس مرد بزرگ کی علم وکمال کی صفت و ثنا کر رہا تھا یہان لقا بدار کے دیدہ ظاہری بند ہوئے باطنی کشادہ تھے کہ عالم رویا مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ گیروے کپڑے پہنے ہوئے باریش سفید چہرہ نورانی عصا ہاتھ مین لیے تشریف لائے پس لقا بدار انکو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکے ہاتھون کو بوسہ دیا اُنھون نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر پھیرا فرمایا کہ ای لقا بدار آگاہ ہو کہ میرا ہی نام درویش روشن ضمیر ہے مین نے ہی وہ لفافہ اور صندوقچہ اپنے شاگرد درویش صفا کیش کے پاس تمھارے لیے رکھا تھا تم نے مجکو بہت خوش کیا کہ اُسکو دفن وکفن دیا خدا تمھارا بہت بڑا مرتبہ کرے گا اور جو کچھ اُسنے تم کو پند و نصیحت کیا ہے اُسی پر عمل کرنا بس وہی تقریر حرف بحرف جو کہ درویش صفا کیش نے شاہزادہ یعنی لقا بدار سے کی تھی سب خواب مین درویش روشن ضمیر نے بھی کی اور وہی پند و نصیحت کی اور کہا کہ جب تک اقلیم گل پرستان نہ فتح ہوگی اور تم کو اُن اشیا کے حاصل کرنے کی ہدایت نہ ہوگی کہ جسکی ضرورت فتح طلسم مین ہے اُسوقت تک طلسم فتح نہ ہوگا پس تم اقلیم گل پرستان کو فتح کرو اور اُن اشیا کو حاصل کرکے طلسم کو فتح کرو اور ایک مہم تم کو راہ مین پیش آئے گی وہ بھی آسان ہوگی پس صبح کو تم طرف اقلیم گل پرستان کے مع لشکر کے روانہ ہونا اور لفافہ چاک کرکے میری تحریر کو دیکھنا اور اُس پر عمل کرنا اور جو اشیا تم کو صندوقچہ سے ملین اُنکو اپنے پاس بحفاظت رکھنا اور اس وصیت نامہ کو جہان پر تم پر کوئی مشکل پڑے اس کاغذ کو دیکھنا جو اُس مین تحریر ہو اُسکے موافق عمل کرنا یہ فرما کر اور بہت کچھ کلمات وعظ و پند کہکر وہ مرد بزرگ غائب ہوگئے اب جو لقا بدار کی آنکھ کھلی تو وقت نماز صبح قریب تھا پس خادم کو آواز دی خادم پانی لیکر حاضر ہوا لقا بدار نے وضو کیا نماز صبح سے فراغت فرمائی اپنی مغفرت و فتح و ظفر کی دعا اپنے خالق سے کرکے اُسی مقام پر لفافہ کو چاک کیا ایک کاغذ نکلا اُسکو کھولا پس اُس پر پہلے تو حمد و ثنائے الٰہی مرقوم تھی اُسکے بعد نعت رسالت پناہی تحریر تھی بعد اُسکے وہی سب تقریر تھی کہ جو درویش صفا کیش نے بحکم تعلیم کی تھی اور شب کو خواب مین درویش روشن ضمیر نے کہا تھا اور یہ آخر مین تحریر تھا کہ اس صندوقچہ کو کھولو اُس مین سے ایک انگشتری الماس کی اور ایک تختی یاقوت کی کہ جس پر اسمائے الٰہی کندہ ہین نکلے گی اُس کو اپنے پاس رکھو اگر اس صندوقچہ کو بہت احتیاط سے رکھو کہ وقت ضرورت کے کام آئے گا اور یہ تحریر تھا کہ جب کوئی مشکل ہو اُس وقت پھر اُس کاغذ کو دیکھنا پس جیسی ہدایت ہو اُس پر عمل کرنا اُسکے بعد اور کچھ نہ تحریر تھا لقا بدار نے اس کاغذ کو لپیٹ کر اپنے پاس رکھا بلکہ بازو پر باندھ لیا صندوقچہ کو کھولا کلید اُسکی اُس لفافہ کے اندر سے ملی تھی سو وہ انگشتری اور تختی کو نکال کر تختی کو گلے مین پہنا اور انگشتری کو انگلی مین اسکے بعد صندوقچہ کو باحتیاط اپنے پاس رکھا اس تختی اور انگشتری پر کچھ نقش کندہ تھے اور کچھ ایسے الفاظ کندہ تھے کہ جو پڑھے نہ جاتے تھے پس لقا بدار لباس و پوشاک سے آراستہ و پیراستہ ہو کر خیمہ سے برآمد ہوئے سب سردار حا

تھے سب نے مجرا کیا لقا بدار نے لشکر کی طیاری کا حکم فرمایا فوراً لشکر طیار ہوگیا خیمے وغیرہ بار ہوگئے بس
لقا بدار کل لشکر لیکر حسب نشان دہی درویش صفا کیش کے طرف اقلیم گل پرستان کے روانہ ہوئے
کیونکہ درویش نے کہا تھا کہ آپ طرف مغرب کے تشریف لے جائین اُسی طرف اقلیم گل پرستان ہے وہ
لوگ پھول کو اپنا خدا جانتے ہین اور اسکو سجدہ کرتے ہین اسکا حال راوی اُسوقت بیان کریگا کہ جب
لقا بدار وہان پہونچیگا جب اس پرستش کا مفصل طور سے ذکر ہوگا جب یہ داستان تحریر ہوگی اور
ناظرین ملاحظہ کرینگے تو میری جودت طبع کا حال ظاہر ہوگا بس لقا بدار مع لشکر کے طے مراحل و قطع منازل
کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ پندرہ دن مرحلہ پیمائی مین گذر گئے تھے بیس منزلین طے کین تھین کہ ایک صحرا ملا کہ وہ
بہت پر بہار اور نہایت سرسبز و شاداب تھا اُس صحرا مین لشکر کے فروکش ہونے کا حکم فرمایا خیمے و بارگاہین
برپا ہوئین لقا بدار بارگاہ مین اترے سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا بارگاہ کے پردے اُٹھے
ہوئے تھے سیر صحرا ملاحظہ کر رہے تھے کہ چند ہرکارے لشکر لقا بدار کے حاضر خدمت ہوئے دعا و ثنا بجا لائے
زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دے کر یون عرض کرنے لگے کہ لقا بدار کا ستارۂ اقبال ہمیشہ ترقی
و اوج پر رہے دشمن پائمال ہون اور دوست شاد رہین ہم غلامان جان نثار برائے سیر کے یہان سے چند
کوس پر گئے جب قریب دس کوس کے راہ طے کی تو ہم کو ایک لشکر دکھائی دیا کہ اترا ہوا ہے ہم اُس لشکر کی
طرف چلے جب قریب لشکر پہونچے تو ہم نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر فروکش ہے کئی کوس کے حلقہ مین اور
ایک قلعہ سامنے ہے کہ وہ سامان جنگ و پیکار سے آراستہ ہے مگر اہل قلعہ نہایت مضطر و پریشان ہین اور
جو لشکر کہ فروکش ہے وہ قلعہ کے سامنے صف بستہ کھڑا ہے ایک بادشاہ تخت پر سوار قلب لشکر مین اُسکا
تخت قائم ہے بڑے بڑے پہلوان زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست مثل دیو اور فیل اُس لشکر مین موجود
ہین اور وہ لشکر قریب پانچ لاکھ کے ہے اور جو لوگ کہ قلعہ بند ہین وہ تھوڑے سے ہین اور ان سب کی منت
و خوشامد کر رہے ہین کہ ہم کو ایک ہفتہ کی مہلت دو ہم اپنے وزیرون اور مشیرون سے صلاح کر کے تم کو
جواب دینگے یا تو تمہاری اطاعت کرینگے اور تمہارا دین اختیار کرینگے یا قلعہ کو ترک کر کے صحرا مین نکل جائینگے
یہ لوگ جواب مین کہتے ہین کہ ہم تو مہلت نہ دینگے اگر ایسا ہے تو اگر اطاعت کرو اور زرد پرستی اختیار کرو
ورنہ ابھی قلعہ سے نکل جاؤ وہ لوگ بہت عاجز ہین اور ایک پہلوان اس لشکر کا گولون کو بند کر کے لب
خندق پر کھڑا ہوا اُنکو یعنی اہل قلعہ کو سخت سست کہہ رہا ہے اور ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہے کہ خندق کے پار جا کر
در قلعہ کو توڑ کر اور اندر جا کر سب کو قتل کرون وہ لوگ پھر ہاتھ جوڑ کر وہی کلمے کہتے ہین وہ تھم جاتا ہے ہم نے
دیکھا کہ اُس قلعہ کا بادشاہ [illegible] ہے اور [illegible] ہے بس ہم نے جو یہ حال دیکھا اہل لشکر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ اہل قلعہ یزدان پرست ہین حضرت یونس کی امت مین سے ہین اور اس قلعہ کا نام
قلعہ فرہادیہ ہے اور بادشاہ قلعہ کا نام فرہاد شاہ ہے کل اس کے پاس ایک لاکھ سپاہ ہے اور وہ بادشاہ
جو کہ قلعہ پر یورش کیے ہوئے ہے اُسکے ہمراہ پانچ لاکھ سپاہ ہے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس
بادشاہ کا نام جو کہ قلعہ پر حملہ کر رہا ہے قمقام شاہ ہے شہر قمقامیہ کا بادشاہ ہے کئی ملک اسکے قبضہ مین
ہین خود بھی بڑا زبردست ہے اور اسکے پہلوان بھی اور سب زرد پرست ہین بس جب قمقام شاہ
کو معلوم ہوا کہ حاکم قلعہ فرہادیہ یزدان پرست ہے اور امت حضرت یونس سے ہے بس لشکر کشی کر کے
اس طرف آیا حاکم قلعہ کو نامہ لکھا کہ یا تو میری آکر اطاعت کرو اور یزدان پرستی کو ترک کرو یا اس قلعہ کو
چھوڑ کر نکل جاؤ اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ جواب کے عیوض مین قلعہ بند ہوئے قلعہ کو لات

حرب وضرب سے آراستہ کیا چنانچہ یہ امر بادشاہ کو ناگوار ہوا اسی وقت طبل یورش بجوا دیا اور قلعہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور محاصرہ کر لیا اور آج اپنے سپہ سالار وستم جیپ کو کہ جو ہمراہ آیا تھا کہ جس کا نام مرمیخ دیوخصال آدم خوار ہے حکم دیا کہ قلعہ کو انکے قبضہ سے لے لو اور ان سب کو قلعہ سے نکال دو بس وہ بموجب حکم بادشاہ طرف قلعہ کے چلا قلعہ پر سے گولے برسنے لگے وہ گولوں کو رد کرکے خندق پر پہونچ گیا جب اہل قلعہ نے اسکو لب خندق پر دیکھا تو اب منت وسماجت کرتے ہیں کہ ہم کو مہلت دو ہم صلاح کرکے یا تو اطاعت کرینگے یا قلعہ کو چھوڑ کر چلے جاینگے اب بادشاہ قبول نہیں کرتا ہے یہ واقعہ ہے بس اے خداوند جب ہم نے یہ حال سنا اور معلوم ہوا کہ یہ لوگ یزدان پرست ہیں جو کہ قلعہ میں ٹھیرے ہوئے ہیں اور جو کہ ظلم وستم کر رہے ہیں زردپرست ہیں ہم وہاں سے روانہ ہوئے کہ آپکو اس حال سے آگاہ کریں تاکہ آپ ان بیکسوں کی مدد کریں اور مصیبت سے انکو نجات دیں یہ جوہرنگاروں نے بیان کیا بس نقابدار کو درویش صفاکیش کا قول یاد آیا کہ انھوں نے کہا تھا کہ تم کو ایک مہم راہ میں درپیش ہوگی اور یہ بھی یاد آیا کہ جب انھوں نے پند و نصیحت کی تھی تو یہ بھی فرمایا تھا کہ ہر بیکس کی کمک کرنا لازم ہے اور جو مصیبت و بلا میں مبتلا ہو اسکی امداد کرنا فرض ہے بس ان لوگوں کی کمک کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تو یزدان پرست ہیں انھوں نے تو کفار تک کی کمک سے منع نہیں فرمایا تھا بس یہ سب امر دل میں خیال کرکے فوراً دنگل پر سے نقابدار اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ میں جا کر اس کافر کو سزا دیتا ہوں اور ان سب کو اس بلا سے نجات دیتا ہوں اگر اس بادشاہ نے مع لشکر میری اطاعت کی تو خیر ورنہ قتل کرونگا اور لشکر کو شکست دونگا اگر خداوند کریم نے کمک کی یہ فرما کر حکم دیا کہ میرا کل لشکر طیار ہو کر میرے عقب میں آئے بس اسی وقت لشکر میں کمربندی ہونے لگی نقابدار کا اٹھنا تھا کہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر سے اٹھے اور ہمراہ نقابدار کے بیرون بارگاہ آئے بس نقابدار مرکب پر سوار ہو کر اور جوہرنگاروں کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ فرہادیہ کے برائے کمک فرہاد شاہ روانہ ہوا کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا بعد جانے نقابدار کے کل سردار عقب نقابدار میں مرکبوں پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور انکے عقب میں کل لشکر خیمے و بارگاہ بار کرکے اسی طرف کو چلا کہ ان سب کا حال آئندہ وقت پر تحریر ہوگا اب دیکھیے کہ اس داستان کی تحریر ہونے کی کب نوبت آتی ہے اگر حیات مستعار باقی ہے اور بابو صاحب نے بھی اجازت مرحمت فرمائی جلد چہارم کی تو اس میں تحریر ہوگی اگر اجازت نہ ملی اور دفتر نیرنگ تمام کے ترجمہ کی نوبت آئی تو اس میں تحریر ہوگی بس ناظرین آگاہ ہوں کہ نقابدار کا قلعہ فرہادیہ پر پہونچ کر مرمیخ دیوخصال کو قتل کرنا اور قمقام شاہ کے لشکر سے مقابلہ کرنا اور قمقام شاہ کا شکست کھانا اور زیر ہونا اور اطاعت کرنا اور سب کا مطیع اسلام ہونا صدق دل سے بس نقابدار کا طرف طلسم گل پرستان کے جانا اور وہاں مقابلوں کا ہونا سب قلعوں کا فتح ہونا سب کا خداپرست ہونا نقابدار کا عبادتخانہ آصفی میں جا کر عبادت کرنا خواب میں مرد بزرگ کا آنا اور نقابدار کو پند و نصیحت کرنا اور چند اشیا کے حاصل کرنے کی ہدایت کرنا جو کہ طلسم آفتاب سلیمانی کی فتح میں درکار ہیں نقابدار کا ان سب کو حسب ہدایت حاصل کرکے پھر عبادتخانہ میں آکر عبادت کرنا بس خواب میں اس مرد بزرگ کا آکر اجازت فتح طلسم دینا نقابدار کا طرف طلسم کے روانہ ہونا داخل طلسم ہو کر لوح کو بڑی جد و جہد سے حاصل کرنا اور کئی مقام پر مبتلائے بلا ہونا بمدد بزرگان دین اس بلاؤں سے نجات پانا طلسم کو فتح کرنا و حالات طلسم و نیز عجائب و غرائبات وہ اس طلسم کے ساحروں کے سحر

جو ہر طلسم کے ساحروں سے الگ ہیں اور مرحلہ جات طلسم جو کئے گئے ہیں سب بیان ہونگے پس طلسم کو فتح کرکے لقا بدار کا مع اسباب طلسمی و بارگاہ آفتابی کے طلسم سے باہر آنا اور مع خدم و حشم طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہونا اس جلد میں خواہ دفتر بیرنگ قافہ میں تحریر ہونگے اگر اجازت ملی ورنہ یہ حقیر ناچار ہے ناظرین اسکی خطا کو معاف فرمائیں کیونکہ مجھکو آگے تحریر کرنے کی اہل مطبع کی اجازت نہیں ہے در حقیقت ضرور تحریر کرتا لازم ہے کہ اسی جلد پر اس دفتر کو ختم کروں اگرچہ داستانیں معرض تحریر میں آئیں اور ناظرین ملاحظہ فرماتے تو ناظرین کو لطف حاصل ہوتا پس ناظرین طلسم ہوش ربا وغیرہ کو اور ان دفاتر کو فراموش فرمائے کہ جسکا ترجمہ ہو چکا مگر کیا کروں کہ ناچار ہوں اپنے حسرت دلی و آرزوے قلبی کو ظاہر نہیں کر سکتا ہوں پس آپ لوگوں سے معافی کا خواستگار ہوں مجھکو معاف فرمائیں زیادہ والسلام اب راوی اپنے قلم عجائب رقم کو طرف حالات برجیس آفتاب پرست کے لاتا ہے اور اُسکے حالات کچھ تحریر کرتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں

تتمۂ حالات داستان برجیس آفتاب پرست ملاحظہ ہوں بیت

بہ بزم سخن طوطی خوش نوا ✤ بدین زمزمہ شد ترنم سرا ✤ دیگر بار بشنوا ای ہمدم داستان ✤ کہ باز آمدم بر سر داستان ✤ چہرہ قلعہ گیران معنی و طے کنندگان میدان مضامین و شمشیر زنان میدان فصاحت و ساحران بلاغت این داستان حیرت آیات کو نوک خامہ عنبر شمامہ سے یوں گلشن قرطاس پر گلریز کرتے ہیں کہ جب برجیس آفتاب پرست بموجب ورغلانے سنجیدگان دار زرنگ و چترنگ کے بخدم و حشم سپاہ بیکران اپنے ہمراہ لے کر مع ارژنگ وغیرہ کے شہر آفتاب نما سے چلا تھا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے اور شہر فرنکوشیہ پر پہونچا تھا حاکم شہر فرنکوشیہ سے اطاعت کے لیے کہا تھا اور ترک مذہب اسلام کو کہا پس اُسنے مقابلہ کیا تھا آخر شکست کھائی حاکم قلعہ فرنکوشیہ یعنی محکوم شاہ بھاگ کر ارژنکوشیہ پر گیا حاکم ارژنکوشیہ یعنی احکام شاہ نے اس شرط سے برجیس کی اطاعت کی تھی کہ اگر آپ صاحبقران پر فتح پائیے گا تو ہم سب آپ کا دین اختیار کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے پس برجیس نے قبول کیا تھا اور اپنا لشکر لے کر وہاں سے اور آگے کو روانہ ہوا تھا یہ لوگ باطمینان تمام قبضہ کرکے ارژنکوشیہ میں مقیم ہو گئے تھے پس برجیس آفتاب پرست بادہ کبر و نخوت سے مست کا لشکر جو وہاں سے روانہ ہوا تو شہر اردبیل پر آکر پہونچا حاکم اردبیل نے بھی تقریر کرکے بموجب شرط احکام شاہ کی اطاعت کی جس طور سے احکام شاہ نے ہدایت کی تھی جس اقرار کے ساتھ پس یہ وہاں دو دن تک قیام پذیر رہا اُسکے بعد وہاں سے روانہ ہوا شہر سنجان پر آکر پہونچا حاکم شہر سنجان نے اطاعت ماننے سے انکار کیا اُسنے مثل فرنکوشیہ کے اُسکو تباہ و تاراج کیا حاکم شہر سنجان وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا مگر اطاعت برجیس کو پسند نہ کیا برجیس شہر سنجان کو تباہ و تاراج کرکے اور آگے کو روانہ ہوا لشکر اُسکے ہمراہ اسقدر ہے کہ جہاں یہ اُترتا ہے ایک شہر وسیع آباد ہو جاتا ہے پس راوی کہتا ہے کہ اسی طور سے برجیس اہل اسلام سے اپنی اطاعت کی درخواست کرتا ہوا اور جسنے اطاعت کی اسی شرط سے کہ جو حاکم ارژنکوشیہ وغیرہ نے مقرر کی تھی اور ہر ایک کو بذریعہ پرچہ اخبار کے معلوم ہو گئی پس اُسکو امان دی جس نے اطاعت سے انکار کیا اس ملک کو اور اُس ملک کے باشندوں کو سب کو جلا دیا شہر کو تاراج کیا اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اپنے لشکر کو مقابلہ کا حکم نہیں دیتا ہے بلکہ اس امر

سحر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو اسکے لشکر پر محیط رہتا ہے اور اُس آسمان سحر سے ایک آفتاب نکل کر تمام اہل اسلام کو جلا دیتا ہے جو کہ اسکے سر پر ہمہ وقت سایہ فگن رہتا ہے اسی سبب سے اہل اسلام مجبور و ناچار ہو جاتے ہیں وہ لوگ سحر جانتے نہیں ہیں پھر کیونکر مقابلہ کریں بس قتل و غارت ہوگئے ہیں چونکہ یہ امر ہر ایک پر ظاہر ہو چکا ہے کہ یہ لشکر کو مقابلہ کے لیے نہیں حکم دیتا ہے بلکہ سحر سے کام لیتا ہے تبس ہر ایک جو کہ اطاعت کرتا ہے اپنی آبرو و جان بچانے کے لیے فرطیہ اطاعت کرتا ہے بس برجلیس اسی طور سے ممالک اہل اسلام کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لاتا ہوا اور بعض شہروں کو تاخت و تاراج کرتا ہوا بعد قطع منازل و طے مراحل کے شہر صنوبر پر پہونچا راوی نے بیان کیا ہے کہ اس مرتد ازلی و ابدی نے قریب ایک سو ملکوں کے کہ جو قبضہ اہل اسلام میں تھے نہ اطاعت کرنے کے معاوضہ میں غارت کیا اور ہزاروں بندگان خدا کو بے گناہ سحر سے جلا دیا اور قتل کیا اور وہ ملک ایسے تباہ و برباد ہوگئے کہ پھر بعد اُسکے وہاں سے چلے آنے کے نہ آباد ہوئے وہاں کے لوگ کوہ و صحرا میں اسکے خوف سے جا کر بسکیں گزیں ہوئے مگر اسکو رحم نہ آیا اور اسی طور سے قریب دو سو شہروں کے کہ جو خدا پرست تھے بخوف جان و آبرو تقیہ کرکے اسکی اطاعت کی بس وہ ملک تباہی سے محفوظ رہے اور باشندے اُن شہروں کے قتل و غارت سے بچے بس جب کہ برجلیس اسی طور سے غارت کرتا ہوا اور اپنی اطاعت کراتا ہوا قریب شہر صنوبر پہونچا بس لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا اور ایک نامہ حاکم صنوبر کے پاس روانہ ہوا چونکہ صنوبر شاہ تو ہمراہ صاحبقران تھا اُسکا وزیر یہاں اُسکی طرف سے حاکم تھا بس جب نامہ برجلیس کا اُسکے پاس پہونچا اور ہرکاروں نے اس لشکر کثیر کے آنے کی خبر دی بہت پریشان ہوا مگر جب نامہ پہونچا وزیر نے نامہ پڑھا اسمیں یہ تحریر تھا کہ اے وزیر صنوبر شاہ اگر میری اطاعت کر اور مجکو سجدہ کر ورنہ یاد رکھ کہ جس طور سے میں نے شہر فرنگو شیہ و سنجان وغیرہ کو تاخت و تاراج کیا ہے اسی طور سے اس ملک کو بھی تاخت و تاراج کرونگا اپنا غضب خداوندی تیرے اوپر اور تمام اہل شہر پر نازل کرونگا اگر اپنی جان و اہل شہر کی جان بچانا ہے تو با بدولت کی خدمت میں حاضر ہو کر با بدولت کو سجدہ کر اور آفتاب پرستی قبول کر ورنہ آمادہ مرگ ہو اگر تجکو بھی مثل اور بادشاہوں کے ابھی اطاعت کرنا نہ منظور ہو بس مثل ان سب کے تو بھی بشرطیہ اطاعت کر کہ اگر میں صاحبقران پر غالب آیا اور صاحبقران نے سجدہ کیا تو تو بھی سجدہ کرنا بس یہ جو مضمون نامہ وزیر صنوبر شاہ نے سنا اسوقت سرداروں کو ہمراہ لے اور شہر صنوبر سے چند تحفے لے کر لشکر برجلیس میں آیا اور اُسکے بارگاہ میں پہونچکر ساتھ اس شرط کے اطاعت کی اگر آپ صاحبقران پر غالب آئے یا صاحبقران نے شکست کھائی اور آپ کو سجدہ کیا تو میں بھی اسوقت سجدہ کرونگا مگر ہاں اسوقت آپکا دین اس طریقہ سے اختیار کرتا ہوں اور آپ کی اطاعت اس طور سے کرتا ہوں کہ آپ اُسوقت تک ہماری کسی امر میں دخل نہ دیں جسوقت تک کہ صاحبقران آپ کو سجدہ نہ کریں ہاں بعد اس واقعہ کے آپ کو اختیار ہے ہم خود ہی کسی قسم کا عذر و انکار نہ کرینگے بس برجلیس نے اسکے کہنے کو قبول کیا اور عہد و اقرار لیکر اسکو طرف شہر کے رخصت کیا اور آپ دوسرے دن وہاں سے کوچ کرکے مع لشکر کے روانہ ہوا بعد قطع منازل و طے مراحل کے شہر لقینہ پہونچا میدان وسیع دیکھکر لشکر کے فروکش ہونے کا حکم دیا لشکر فروکش ہوا یقین یزدان پرست کو مع لشکر کے ہمراہ صاحبقران کے ہے یہاں اسکی طرف سے اسکا وزیر بطور نائب کے حکومت کرتا ہے اسکو ہرکاروں نے خبر دی کہ برجلیس آفتاب پرست

ایک ساحر زبردست بڑے زور شور سے خروج کرکے اپنے شہر آفتاب نما سے چلا ہے اُسکے ہمراہ دو فرزند زمرد ثانی کے ہین یعنی جوہر نگ وارژنگ جو کہ برجلیس پر لشکر کشی کرکے لئے گئے تھے کہ ہم خدا ہین اور خدا کے فرزند ہین بلکہ ارژنگ تو برجلیس کی بہن ملکہ ثریا ہے سیمتن پر عاشق ہوکر اُسکی خواستگاری مین گیا تھا مگر یہ امید پوری نہ ہوئی شکست کھائی آخرکو پریشان ہوکر اُسکی اطاعت کی اس شرط سے کہ تم خدا پرستون سے مقابلہ کرو اور اُنکو اگر غارت کروگے تو ہم تم کو سجدہ کرینگے پس اُن دونون نے بہکانے سے اور آمادہ کرنے سے اُس نے لشکر کشی اہل اسلام پر کی لشکر اُسکے ہمراہ قریب اسّی نوّے لاکھ کے ہے کہ جس مین ساحر بھی ہین اور غیر ساحر بھی اور دو فرزند اُسکے ہمراہ تورج کے ہین کہ جنکا نام اسلم بن تورج ہے اور ولیم بن تورج ہے چونکہ ان سبکو اہل اسلام سے ایک قسم کی خصومت دلی اور عداوت قلبی ہے پس یہ سبب ہے کہ یہ برجلیس کو ورغلا کر برائے مقابلہ اہل اسلام کے آمادہ کرکے لائے ہین چنانچہ برجلیس نے بزور سحر کئی ملکون پر اپنا قبضہ کرلیا بعض حاکمان شہر نے برجلیس کی اطاعت نہ کی پس اُسنے اُس ملک کو مع اُس ملک کے باشندون کے سحر سے غارت کیا ایک آسمان سحر اُسکے لشکر پر محیط ہے سنا جاتا ہے کہ اسی آسمان مین خداوند آفتاب رہتے ہین اور سب برجلیس کو فرزند خداوند کہتے ہین پس جہان برجلیس نے طرف اُس آسمان کے دیکھا سنا جاتا ہے کہ اس آسمان سے ایک آفتاب ظاہر ہوا کہ جس مین اسقدر شدت کی گرمی ہوتی ہے کہ جب اُسکا عکس زمین پر پڑتا ہے تو زمین سے دھوان بلند ہوتا ہے پس ادھر اُسکا عکس کسی شے پر پڑا وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی دوسرا طریقہ یہ سُنا ہے کہ جو کوئی حریف ساحر یا غیر ساحر مقابل لشکر برجلیس فروکش ہوتا ہے اور جب اُس سے مقابلہ کی نوبت آتی ہے اور دونون لشکر صف آرا ہوتے ہین اور طرفین سے اگر پہلوان یا ساحر نکل کر مقابلہ کرتے ہین وہ آفتاب آسمان سے ظاہر ہوتا ہے اور جب اُسکا عکس پڑتا ہے وہ جل جاتا ہے یا تڑپ کر گرتا ہے اسوقت حریف جل جاتا ہے مگر لشکر برجلیس و پہلوان برجلیس کو بالکل گزند نہین ہوتا ہے بلکہ یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہے کہ گرمی ہے ہان لشکر حریف مین تلاطم ہوجاتا ہے یہ طریقہ اُسکی لڑائی کا ہے اسی طور سے اُسنے بہت سے ملک اہل اسلام کے تباہ و غارت کئے ہین جن جن بادشاہون نے اطاعت سے انکار کیا اُسنے طرف آسمان کے دیکھا پس آفتاب ظاہر ہوا اور بلند ہوکر اُس ملک پر چمکا اور اپنا عکس ڈالا پس ہر در و دیوار و زمین سے شعلے نکلے شہر جلنے لگا عمارت خود بخود منہدم ہونے لگی اہل شہر ہلاک ہونے لگے جو اُس آفت مین جان بچا کر کسی تدبیر سے نکل گئے وہ تو بچے ورنہ سب ہلاک ہوگئے شہر ویران ہوگیا عمارت منہدم ہوگئی جس نے اطاعت کرنے کا اقرار کیا پس اُسنے اس ملک کو تباہ نہ کیا چنانچہ بہت سے بادشاہون نے نہ اطاعت کی اس خیال سے کہ کیون ہم ایک کافر کی اطاعت کرین مسلمان ہوکر کافر کے مطیع ہون اپنی جان دی اور بہت سے حاکمان شہر نے جو کہ مسلمان تھے اُنھون نے اس شرط سے اطاعت کی کہ اگر آپ صاحبقران و اولاد صاحبقران و لشکر اسلام پر غالب آئیگا اور وہ لوگ آپسے مغلوب ہونگے پس ہم لوگ اُسوقت آپ کے دین کو قبول کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے اور تقیہ کرکے اُسکا کہنا قبول کیا پس وہ ملک قتل و غارت سے محفوظ رہے بعض ممالک کے باشندون نے تقیہ کرکے دین اسلام کو ترک کیا ہے اور سنا جاتا ہے کہ بہت سے ملکون کے بادشاہون نے دین آفتاب پرستی قبول کرلیا خلاصہ یہ کہ تمام ممالک اسلام آباد جو کہ شہر آفتاب نما سے اور اس حد تک راہ مین ہے

یا تو ہاتھ سے برجلیس کے غارت ہوئے یا اُن ملکون کے بادشاہون نے بشرط اطاعت کے دین آفتاب
پرستی اختیار کر لیا پہلے تو تمام ملک اسلام آباد تھے اور اب کفرستان ہو گئے ہین چنانچہ صنوبر شاہ کے
وزیر نے بھی اطاعت کی اب وہ لشکر لے کر آپ کے ملک پر آیا ہے سپاہ لشکر ہمراہ ہے حضور بڑی حیرانی
کی یہ بات ہے کہ وہ لشکر کو مقابلہ کا حکم نہین دیتا ہے سحر سے مقابلہ کرتا ہے بس یہی سبب ہے سب کے عاجز
ہونے کا یہ جو وزیر یقین خود پرست نے سُنا ہرکارون کی زبانی تاؤ پیچ کھا کر بولا کہ کیا مجال برجلیس
کی کہ جو وہ اس ملک کو تباہ کر سکے یا ہم سے اطاعت لے ہم سب تازہ غلامان صاحبقران ہین
ہمارا خدا ہمارا نگہبان ہے اُس کافر اکفر کی بھی یہ طاقت ہے کہ وہ ہم ایسے بہادرون کو ہلاک کر سکے یا ہم تے
اطاعت کرائے جنھون نے اطاعت کی ہے خواہ بشرط خواہ بتقیہ خواہ دین اسلام ترک کر کے اُن سب کے
دلون مین فتور تھا وہ سب خوف جان سے مسلمان ہوئے تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ ہمارا مددگار
اور کمک کرنے والا پیدا ہو گیا صرف اور لوگون کے دکھانے کے لیے اس طریقون سے اطاعت کی
بس وہ سب سیاہ قلب ہین اور جنھون نے اطاعت نہ کی بلکہ اطاعت سے انکار کیا اور مارے گئے
وہ سب سچے مسلمان اور صدق دل سے خدا پر ایمان لائے تھے بس جو بہادر ہین اور دین کے پکے
ہین وہ جان جانے کو بہتر جانتے ہین کسی غیر مذہب والے کی اطاعت سے وہ جان دیدیتے ہین مگر
ایمان نہین ترک کرتے ہین جان کیا چیز ہے ایمان تو وہ شے ہے کہ جو عاقبت مین کام آتا ہے انھی کے سبب
سے سیر بہشت عنبر سرشت نصیب ہوتی ہے بس مین تو کبھی اطاعت نہ کرونگا خواہ جان جائے
خواہ رہے خواہ نہ رہے ملک کے باغ سے اطاعت کر لیتے ہان اگر بادشاہ یہان تشریف فرما
ہوتا اُسکو اختیار تھا مین کو نائب ہون مین اپنے اوپر یہ الزام نہ لونگا کہ تم نے کیا سمجھ کر ایک
کافر کی اطاعت کی دوسرے ہم لوگ تو ابھی ضلالت سے نکلے ہین راہ راست پر آئے ہین تب کیونکر ہو
سکتا ہے کہ اس راہ راست کو ترک کر کے پھر ضلالت کو اختیار کرین چاہے کچھ ہو اگر غالب آئے تو
بہت بڑے دشمن کو مارا سب مین نام ہوا کہ شہر یقین کے لوگون نے بڑی بہادری کی کہ ایسے سے
مقابلہ کیا کہ جس سے کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا اور اُسکو شکست دی اور اگر مارے گئے تو مرتبہ شہادت
ملا دفتر شہدا مین نام لکھا گیا بس نیکی اور بہتری حاصل ہوئی اے اہل دربار یہ جسقدر ملکون کے بادشاہون
نے بشرطیہ و بتقیہ اطاعت کی ہے یہ سب کم رکھتے تھے ورنہ اس مین ایک ایک ایسا تھا کہ اگر
ہزار برجلیس ہوتے تو وہ لوگ شکست نہ کھاتے کیونکہ کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑی
بڑی کوشش و سعی سے صاحبقران اول و ثانی نے ان ملکون کو فتح کیا ہے بڑے بڑے معرکے
پڑے ہین برسون مقابلہ ہوئے ہین تو قیروان نامہ و بالا باختر و توچاب باختر و ابرج نامہ
و صندلی نامہ و تورج نامہ اُٹھا کر دیکھو تو کہ کس طور سے یہ ملک فتح ہوئے ہین بس
جو کہ تمام عالم کے بہادرون کے سردار ہون جنکے نام سے شیران دشت کو تپ آتی ہو جن کے
نعرہ کی صدا سے دیوان قاف کانپتے ہون جن مین ایک ایک ایسا ہو کہ جو لاکھون سے تنہا
مقابلہ کرے اور لاکھون کو شکست دے کر بھگا دے وہ لوگ تو ان ملکون کو برسون مین
فتح کرین اور بڑے بڑے معرکہ واقعہ ہون ہزارون کا کشت و خون ہو بس ان لوگون سے
تو یہ لوگ لڑین اور مقابلہ کرین اور جو کہ تمام بزدلون کا افسر ہو اور کافر اکفر ہو اس کے
خوف سے اطاعت کر لین بس ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ اسی دن کے امیدوار تھے اور اسی

بات کے خواستگار تھے کہ کوئی اب پیدا ہو کہ ہم جسکی اطاعت کریں انکی اطاعت ترک کرکے غرض کر ہم دو
لشکر کو برائے مقابلہ نہیں بھیجتا ہے بلکہ سحر سے کام لیتا ہے تو بلا سے ایک جان ہے چاہے دشمن لے جائے خدا
سے مرنا پر ضرور ہے پھر نام کرکے کیوں نہ مریں اور با ایمان کیوں نہ اس پردہ دنیا سے جائیں جو ایک خدا کی
کی اطاعت کریں بس اگر میرے پاس کوئی نامہ طلب اطاعت میں آئے گا میں تو صاف جواب دونگا
اور مقابلہ پر آمادہ ہونگا جو خوف انکو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ جو وزیر یقین یزدان پرست نے اہل دربار سے
کہا سب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی وہی ہم سب کی بھی رائے ہے ہم تو آپ کے تابع فرمان ہیں بحکم
بادشاہ اگر آپ ہم کو حکم دیجیے گا کہ آپ لوگ آگ میں کود پڑیں بس ہم اگر عذر کریں تو ہم ایک ماں باپ
کے نہیں اگر آپ فرمائیں کہ تم لوگ دیو سے مقابلہ کرو تو ہم دیو سے مقابلہ کریں اگر یہ ارشاد ہو کہ اپنے
سر اپنے ہاتھ سے کاٹ کر حاضر کرو تو ہم ایسا ہی کریں خلاصہ یہ کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے گا وہاں
ہمارا خون بہا ہوا ہوگا جب وزیر نے یہ تقریر سنی سب کی بہت تعریف کی اور کہا کہ اس ذلت کی زندگی
سے تو مرنا بہتر ہے کہ خدا پرست ہو کر کافر کی اطاعت کریں لو فرضاً اگر وہ سحر سے غارت کرتا ہے تو کیا پروا ہے غارت
کرے ہم سب بے گناہ ہیں ہم سب کا خون اسکے سر پر ہوگا اسکی سزا پاوے گا ہم سب اپنے اعمال
سے سبکدوش ہو جائینگے سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے کیا غم ہے یہاں تو یہ باتیں ہو
رہی ہیں ہرکاروں کو انعام دے کر رخصت کیا ہے ادھر بیرون شہر میدان وسیع دیکھ کر برجیس نے
بصلاح ارزنگ و چترنگ و سنجگان لشکر کو اترنے کا حکم دیا ہے لشکر جو بیس کوس کے حلقہ
میں اترا ہوا ہے جو صحرا کہ اشجار سے مملو تھے وہ بالکل لشکر برجیس کے قلم کردائے اور لشکر فرودگاہ
اتنا بڑا لشکر ہے کہ اس لشکر کو پانی بڑی مشکل سے نصیب ہوتا ہے جس چشمہ یا جھیل کے کنارے پر لشکر
اترتا ہے وہ خشک ہو جاتا ہے یہ کثرت لشکر کی ہے غلہ کا ملنا دشوار ہوتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جب
لشکر برجیس کا اتر چکا بارگاہیں برپا ہوئیں بارگاہ برجیسی برپا ہوئی برجیس آفتاب پرست
تخت پر سے اترکر بارگاہ میں تخت پر آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا سب آکر حاضر دربار ہوئے جب
دربار آراستہ ہو چکا اسوقت برجیس نے افریق شاہ و خونخوار شاہ وغیرہ سے کہا کہ
اے پیغمبران من سنجگان و ارزنگ و چترنگ وغیرہ سے دریافت کرو کہ کیا تدبیر کی جائے
کیونکہ بعض امر جو کہ دنیوی ہیں ان میں تمہاری رائے درکار ہے کیونکہ ان لوگوں کے مقابلہ کے
لیے میں تمہارے کہنے سے ادھر کو آیا ہوں تمہاری اس امر میں کیا رائے ہے کہ شہر تقیلیہ کے لوگوں
سے کیونکر پیش آنا چاہیے کیونکہ ان لوگوں کو لشکر کے آنے کی خبر ضرور پہونچی ہوگی مگر انھوں نے
کچھ خیال نہ کیا کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون آیا ہے میں نے اپنے والد بزرگوار خداوند آفتاب سے
کہ جنکا میں نائب ہوں دریافت کیا تھا کہ کیا کیا جائے انھوں نے فرمایا کہ میں نے سنجگان
ایسا شیطان و چترنگ و ارزنگ ایسے عقلمند اپنے بندے تمہارے ہمراہ کر دیے ہیں
ان سے رائے لو کیونکہ انکے بزرگ ہمیشہ اہل اسلام سے مقابلہ کرتے رہے ہیں یہ لوگ انکے
طریقہ جنگ و انکے اطوار و حرکات و طبیعت سے بخوبی واقف ہیں بس میں نے بموجب ارشاد
خداوند آفتاب اپنے پدر کے کیونکہ میں انکا نائب ہوں تمہاری رائے پر عمل کیا اسوقت تک
جس جس ملک کے لوگ مطیع ہوئے میں نے انکو اپنے عذاب سے امان دی تمہارے کہنے
سے اور جنھوں نے نہ اطاعت کی اور تم نے کہا کہ انکو غارت کرو میں نے اپنا عذاب نازل کرکے

غارت کیا بس اس ملک کے باشندون کے بارے مین تم کیا کہتے ہو مین ناظرین کی خدمت مین بار بار بلکہ
کئی مقام پر یہ عرض کر چکا ہون کہ **آفتاب جادو** پدر **برجیس** ہمہ وقت **برجیس** کے پاس سحر
سے پوشیدہ موجود رہتا ہی **برجیس** جو کچھ کام کرتا ہی اُسی کے کہنے سے کرتا ہی یہ امر **برجیس** کو بھی نہین
معلوم ہی کہ سحر سے میرا باپ میرے پاس موجود ہی بلکہ اُسکو یہی یقین ہی کہ وہ خدا ہی بس ہمہ وقت
مجھکو نصیحت کرتا رہتا ہی اور رائے بتایا کرتا ہی بس یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب یہ جو **برجیس**
نے **افریق شاہ** و **خونخوار شاہ** سے کہا اس امر کا بھی ناظرین کو خیال رہے کہ **برجیس** جب
دربار مین آتا ہی تو اس بارگاہ مین بھی ایک پردہ حائل ہی اُسکے عقب مین اسکا تخت آراستہ ہی عقب
پردہ آکر بیٹھتا ہی کسی کا سامنا نہین کرتا ہی ہان اُسوقت سامنا کرتا ہی کہ جب نقاب اُلٹ کر اپنا
چہرہ دکھاتا ہی اور دیکھنے والا سجدہ کرتا ہی وہ بھی صرف چہرہ دیکھتا ہی بس اِدھر کسی نے اسکے چہرہ پر نگاہ کی
فوراً سجدہ کیا کیونکہ اسکے چہرہ پر غازہ سحر طیار کیا ہوا ہی **سومنات جادو** استاد **آفتاب جادو**
کا ملا ہوا ہی کہ جسکا یہ اثر ہی کہ جو اسکے چہرہ کو بے نقاب دیکھے گا وہ سجدہ کرے گا چنانچہ اسکو حکم تھا کہ
تم کبھی اپنے کو کسی کو نہ دکھانا جب دربار مین بیٹھنا تو پردہ مین یعنی حجاب قدرت کے اندر ہان محل
مین اُن خواصون اور مصاحبون سے پردہ نہ کرنا جو کہ تمھاری خدمت پر مقرر ہین بس اسی سبب سے
برجیس عقب پردہ بیٹھتا تھا اور پردہ کے اندر سے گفتگو کرتا تھا آج تک کسی نے **برجیس** کو سوائے
صغر سنی کے نہین دیکھا اگر میدان جنگ مین جاتا ہی یا لشکر کے ہمراہ سفر مین رہتا ہی تو تخت اسکا
تین درجہ کا ہی درجہ اوسط مین اسکا مقام ہی کہ اُس پر موتیون کا پردہ پڑا رہتا ہی اور ایک ایسا
نور اُس سے ساطع رہتا ہی کہ کوئی نگاہ کام نہین کرتی ہی اسی تخت کے اوپر جب یہ سوار ہوتا ہی
تو آفتاب سحر سایہ فگن رہتا ہی یہ نور اُسی آفتاب کا ہی کہ جو آنکھون کو خیرہ کرتا ہی کوئی نہین دیکھ سکتا
ہی بس وہ تخت ایک خیمہ کے در پر لگا دیا جاتا ہی بس **برجیس** اُس تخت پر اُس خیمہ سے نکل کر سوار
ہو جاتا ہی اسکی بارگاہ اس طریقہ کی ہی کہ اسکی پشت پر اسکے رہنے کا خاص خیمہ ہی اور وہی خیمہ ہی کہ
جس خیمہ سے یہ سوار ہوتا ہی اور وہ دونون خیمے بہت وسیع ہین اور بارگاہ مین ملے ہوئے اور
خیمے ناموس وغیرہ بھی برابر بارگاہ کے برپا ہوتے ہین بس اندر ہی اندر راہ ہی یہ ہر خیمے مین جا سکتا ہی
اور اُسی راہ سے بارگاہ مین آتا ہی بس آمدم بر سر قصہ جب کہ یہ حکم **برجیس** کا **خونخوار شاہ** وغیرہ
کو ہوا اُنھون نے **ازرنگ** و **جبر تمک** و **سنگ مشکان** وغیرہ سے کہا **سنگ مشکان** نے جواب دیا
کہ ہم سب کی یہ رائے ہی کہ ایک نامہ خداوند بنام حاکم شہر **یقینیہ** تحریر کرین اور برائے اطاعت طلب
کرین اگر وہ اطاعت کرے تو خیر جس طور سے اور سب کو امان دی گئی امان دی جائے اگر انکار
کرے تو مثل اُن شہرون کے کہ جن پر خداوند نے اپنا عذاب نازل کیا تھا نازل کر کے غارت کر دین
یہ جو اُن سب نے کہا **افریق** نے قریب پردہ آکر جو کچھ **سنگ مشکان** نے کہا تھا عرض کیا بس **برجیس** نے
حکم دیا کہ دبیر کو طلب کر کے نامہ تحریر کرا کے پاس حاکم شہر **یقینیہ** کے روانہ کرو یہ حقیر خدمت
ناظرین مین عرض کرتا ہی کہ ناظرین کو اس امر کا ہر وقت اور ہر مقام پر خیال رہے کہ **برجیس** کی
بارگاہ کے سات درجہ ہین درجہ اول ہین تو حجاب قدرت ہی اور عقب حجاب قدرت تخت
خداوندی ہی وہان تک **برجیس** کے سوا اور کوئی نہین ہوتا ہی یا فرشتہ قدرت جو کہ آفتاب نے
سحر سے پتلے پیدا کیے ہین وہ مگس رانی کرتے ہین بس اس درجہ مین عقب پردہ **برجیس** ہوتا ہی

اور بیرون پردہ دو کرسیان ہین کہ ایک پر خونخوار شاہ و دوسرے پر افریق شاہ بیٹھتے ہین کیونکہ یہ پیغمبر
ہین اور عیار برجلیس ہوتا ہی کہ جسکا لقب و نام پیک قدرت ہی جو کہ بہت بڑا عیار زبردست ہی
جسکے قریب تین ہزار شاگرد ہین دوسرے درجہ مین وزیر برجلیس و دیگر شاہان اقلیم خورشید ہیر و دیگر
ممالک کے بادشاہ وار زنگ و چتر نگ و سنخ نگان وغیرہ کے لیے جگہ مقرر ہی یہ لوگ دنگل [?]
و کرسیون پر بیٹھتے ہین تیسرے درجہ مین سب سپہ سالاران لشکر ساحر وغیرہ ساحر و لشکر خاص و لشکر
عام و اسلم و دیلم وغیرہ اور انکے سرداران مغزز و ار زنگ کے سرداران مغزز و خود لشکر برجلیس
کے سرداران مغزز کی جگہ مقرر ہی چوتھے درجہ مین سب لشکرون کے سردار بیٹھتے ہین جو کہ ان لوگون سے
پایہ کم کا رکھتے ہین پانچوین مین بھی اسی طور سے بیٹھے درجہ مین اہل دفتر و اہل اقلیم ہین ساتوان درجہ عام
ہی ہر قسم کے لوگ وہان ہین ملازم و چوبدار وغیرہ اسکے بعد بہت بڑا صحن ہی ہر وقت اُس صحن مین
باغ آراستہ رہتا ہی مگر اُس باغ کو خزان نہین ہی صحن کے بعد سات جلوخانہ ہین کہ ہر جلوخانہ مین دو
ہزار غلامان زرین پوش و زرین کمر قریب پانچ پانچ ہزار کے صف بستہ کھڑے رہتے ہین اور ہر جلوخانہ
کا رنگ جدا ہی بیرون بارگاہ درگہ سالار کا مقام ہی بس یہ طریقہ اسکی بارگاہ کا ہی بس اب کوئی
ضرورت ہر مقام پر اس حال کے تحریر کرنے کی نہ ہوگی ناظرین اسکی بارگاہ کا جب ذکر آئے گا
خود خیال کر لین گے کہ یہ طریقہ ہی بس جب برجلیس نے یہ حکم دیا اُسوقت افریق شاہ نے دبیر
سے نامہ تحریر کرا کے وہ برجلیس کی گراے عرض کیا کہ نامہ تیار ہی حکم ہوا کہ نامہ روانہ کیا جائے
پیک قدرت کسی کے ہاتھ نامہ روانہ کرے یہ جو حکم دیا بس عیار وہ نامہ لے کر باہر آیا اور ایک
اپنے شاگرد کو نامہ دیا کہ یہ نامہ لے کر جاؤ حاکم شہر یقینیہ کے پاس بلکہ سنخ نگان نے افریق شاہ
سے کہا تھا کہ خداوند سے عرض کیا جائے کہ نامہ بڑے اہتمام سے روانہ کیا جائے تاکہ اُنکے دلون مین
خوف پیدا ہو افریق شاہ نے عرض کیا آواز آئی کہ ابھی اس امر کی کوئی ضرورت نہین ان لوگونکو
کیا تزک و حشم دکھا کر کیا کرنا ہی بس یہ لوگ معمولی ہین ہان جب صاحبقران کو جو کہ کل خدا
پرستون کا سردار ہی نامہ تحریر کیا جائے گا اُسوقت نامہ بڑے شان و شوکت سے روانہ
کیا جائے گا اور نامہ بر بھی بہت زبردست اور چرب زبان ہوگا اور بڑی شوکت سے نامہ
لے کر جائے گا ان لوگون کا میرے نزدیک کچھ مرتبہ نہین ہی بس کیا ضرور ہی کہ انکو شوکت
دکھائی جائے اسی سبب سے کسی مقام پر نامہ کا اہتمام نہین کیا گیا معمولی لوگون کے ہاتھ
روانہ کیا گیا بس وہی طریقہ یہان بھی کیا گیا سنخ نگان خاموش ہو رہا الغرض وہ عیار نامہ لیکر
چلا کہ جسکا نام گل گیر تیجہ باز تھا اور لقب شاگرد پیک قدرت بس گل گیر تیجہ باز نامہ
لے کر روانہ ہوا پیک قدرت اندر بارگاہ کے آیا کہ وہ عیار نامہ لے کر داخل شہر یقینیہ ہوا
شہر کو خوب آباد دیکھا رعایا کو بہت شاد اور خوش حال پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع تھا
شورہ ٹھنک رہا تھا جو اہل شہر تھا وہ خوش پوشاک تھا اسنے دیکھا کہ بازارین آراستہ
ہین مہاجن دوکاندار طرحدار اپنی اپنی دوکان پر بیٹھے ہوئے ہین خادم کام کر رہے ہین لال [?]
جھگڑا کر رہے ہین سوداگر الگ دوکانین لگائے ہوئے بیٹھے ہین خرید فروخت جاری ہی چمن [?]
خوب آراستہ ہین یہ سیر کرتا ہوا قریب در دولت کے پہونچا دیکھا کہ سردارون کی سواریان
در دولت پر کھڑی ہین بس یہ قریب درگہ سالار کے آیا اور اسنے قصد کیا کہ پردہ اٹھا کر

اندر جاؤن کہ درگہ سالار نے ڈانٹا کہ او بے ادب کدھر جاتا ہی یہ دربار شاہی ہی کوئی بدون اجازت جا نہین سکتا ہی بس کیا کام ہی بیان کر مین جا کر عرض کرونگا اگر اجازت ملے گی تو جانے دونگا ورنہ واپس جانا اُسکو یہ خیال تھا کہ مین خداوند کے فرزند کا نامہ لیکر آیا ہون مجکو کون روک سکتا ہی مین جس طور سے چاہونگا جاؤنگا اُسنے کچھ خیال نہ کیا آگے قدم بڑھایا درگہ سالار نے دیکھا کہ یہ بڑا بے ادب ہی میرے کہنے کو نہین سنتا ہی اپنے ایک ملازم سے کہا کہ اسکو روک لے اور اندر نہ جانے دے اُسنے بڑھکر ہاتھ پکڑلیا اور کہا کہ اے شخص تو کیا کانون سے کم سنتا ہی آقا نے تجکو منع بھی کیا کہ یہ دربار شاہی ہی یہان کوئی بدون اجازت کے جا نہین سکتا ہی اس پر تو نے قدم اُٹھایا بس میرے آقا کے پاس چل اور اُن سے بیان کر وہ جاکر اجازت حاصل کرینگے اُسکے بعد جانا سب نے یہ دیکھا تھا کہ اُسکے سینہ پر اور شانون پر تصویر آفتاب وبرجیس بنی تھی اور گرد یہ تحریر تھا کہ این بندہ خداوند آفتاب وبرجیس نائب خداوند بس سب یہ سمجھ لئے تھے کہ یہ آفتاب پرست ہی جب اُس خادم نے ہاتھ اسکا پکڑا اسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ مین کم نہین سنتا ہون بلکہ تیرا آقا او تو دونون نابینا ہین کہ سراسر دیکھ رہے ہین کہ مین بندہ خاص خداوند ہون اور آفتاب پرست ہون میرے سینہ پر تحریر ہی کہ این بندہ خاص خداوند ہی بس حکم خداوند سے آیا ہون نامہ خداوند کا لایا ہون پاس بادشاہ کے اور وہ اندر جانے سے منع کرتا ہی کہین ہم لوگ رُک سکتے ہین جو اُسکے کہنے پر عمل کرتے یہ کون ہی جو ہم بدون اجازت کے نہ جائین ایسے ایسے بادشاہ تو ہمارے خداوند کے خدمت مین مثل غلامون اور خادمون کے حاضر رہتے ہین اسکی کیا اصل ہی شاہان بزرگ خدمت کرتے ہین اور اپنا فخر جانتے ہین بس کیون تم لوگ اپنی شامت بلاتے ہو مجکو اندر جانے سے منع کرتے ہو اگر جاکر مین خداوند سے شکایت کرونگا وہ فوراً اپنا عذاب نازل کردینگے سب شہر تباہ ہوجائے گا بس مجکو جانے دو چونکہ یہ برابر درگہ سالار کے تقریر ہورہی تھی جب یہ عیار نے کہا تو درگہ سالار نے ڈانٹکر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی بس اپنی زبان کو روک ورنہ گدی سے کھینچ لی جائے گی تو کیا ہی اور تیرا خداوند کیا ہی کوئی کافر ہوگا کہ جس نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہوگا بدون اجازت کے نہ جانا ملے گا اگر زیادہ ہما ہمی کریگا تو سزا پائیگا وہ کیدی کیا عذاب نازل کرے گا ہم سب خدا پرست ہین اور اسکی بندگی کرتے ہین کہ جو سب کا پیدا کرنے والا اور خالق ہی بس ٹھہر جا او بیان کر کہ تو کیون آیا ہی اور کیا مطلب ہی یہ تو ثابت ہی کہ تو آفتاب پرست ہی بس جب اس طور سے درگہ سالار نے کہا اور کچھ کلام سخت برجیس کو بھی کہے بس اُس عیار کو اپنی جان کا خوف ہوا اور خیال دل مین کیا کہ تو اکیلا ہی ان سب کا شہر ہی اور یہ سب خدا پرست ہین اگر بگڑتا ہی تو اکیلا کیا کرے گا سوائے جان دینے کے بس جو یہ کہتے ہین اُس پر عمل کر اور صبر کر جب یہان سے جانا خداوند سے سب حال بیان کرنا وہ اپنا عذاب نازل کرکے ان سب کو غارت کردینگے یہ خیال کرکے کہا کہ تم تو کیا کہتے ہو درگہ سالار نے کہا کہ تو یہان ٹھہر اور بیان کر کیا ضرورت ہی مین جا کر خبر کرونگا بس اگر حکم ہوگا جانا ورنہ واپس جانا جب یہ اُسنے سنا تو کہا کہ تم آگاہ ہو کہ مین نامہ لیکر آیا ہون تیرے بادشاہ کے پاس فرزند خداوند آفتاب نائب خداوند آفتاب یعنی برجیس آفتاب پرست کہ جسکا لشکر بیرون شہر اترا ہوا ہی اور جو کہ خالق ہی

اور جسکو خداوند نے اپنا ولی عہد فرما کر تمام اپنے بندون کو حکم دیا ہی کہ میرے فرزند کو تم سب سجدہ کیا کرو یہ
تم سب کا خدا ہی پس مین اُسی نائب خداوند کا نامہ بر ہون اور نامہ لایا ہون میرا نام لگل گیر بیجم باز ہی
مین ادنی شاگرد ہون پیک قدرت کا اس طور سے جو اُس عیار نے کہا درگہ سالار نے جواب دیا کہ ہم خبر
کرتے ہین تو ٹھہر جا یہ کہکر نگل پر سے اُٹھا اور پردہ اُٹھا کر داخل دربار ہوا مجراگاہ پر جا کر وزیر یقین
یزدان پرست کو مجرا کیا جو کہ اب یقین کی طرف سے حاکم شہر ہی اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر نامہ
لے کر برجیس کوئی کافر ہی اور آفتاب پرست ہی اُسکا نامہ ہی جو کہ آیا ہی اور نامہ لایا ہی یہ جو درگہ سالار
نے کہا وزیر نے حکم دیا کہ اُس نامہ بر کو اندر بلا لو پس درگہ سالار باہر گیا اور اُسکو ہمراہ لیکر اندر آیا
عیار نے دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا گو سب سردار اور پہلوان ہمراہ یقین کے گئے تھے مگر اُس پر
بھی یہان بہت سردار اور پہلوان تھے جو نگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے مثل شیران زبردست
و فیلان مست کے جھوم رہے تھے قبضہ شمشیر چوم رہے تھے دربار تھا گویا بیشہ ہژبران تھا پس
عیار دیکھ کر دنگ ہو گیا کہ ایسے ایسے بادشاہ بھی ابھی موجود ہین کہ جنکے دربار کا یہ رنگ ہی پس یہ
دیکھ کر اُسنے مجراگاہ پر آکر مجرا کیا کرسی چوبی ملی بیٹھنے کو بہ سبب نامہ بر ہونے کے ورنہ عیار کی یہ عزت
نہ کی جاتی اور عیار بھی کون جو کہ کافر ہو پس وہ جب بیٹھ چکا وزیر نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے
جام لبریز کر کے نامہ بر کو دیا اُسنے ساقی کے ہاتھ سے جام لیکر منھ سے لگایا اور لاجرعہ کر کے پی گیا
اب وزیر نے دریافت کیا کہ کس کا نامہ لائے ہو کہا کہ اپنے خداوند اور تم سب کے پیدا کرنے والے
برجیس آفتاب پرست کا کہ جو فی زمانہ سب بندون کا خالق ہی طرف سے خداوند آفتاب
کے کہ جنکا ظہور تمام عالم مین ہی کہ جن کے نور سے تمام دنیا روشن ہی اگر یہ نور نہ ہوتا تو بہ سبب
تاریکی کے اہل دنیا ہلاک ہو جاتے اور سب کام دنیوی معطل رہتے اہل دنیا کیونکر بہ سبب
تاریکی کے اپنے کامون کو سرانجام دیتے پس خداوند نے اپنے نور سے تمام تاریکی کو برطرف کر کے
تمام عالم کو روشن کیا اور جب کہ خداوند نے ملاحظہ فرمایا کہ شب کو مین آرام کرونگا پس تاریکی ہو جائیگی
ایک اپنا نائب مقرر کیا کہ جسکو ماہتاب کہتے ہین اُسکے نور سے تمام دنیا کو روشن کیا تاکہ بندے
بہ سبب تاریکی کے پریشان نہ ہون ایسی ایسی مہربانیان خداوند کی اپنے بندون پر ہین اور
خداوند کی یہ خواہش ہی کہ میرے بندے کسی امر سے پریشان نہ ہون مگر بعض ایسے بندے ہین کہ یہ
سب اوصاف دیکھتے ہین اُس پر خداوند کو برا کہتے ہین اور دوسرے دین کو اختیار کیے ہوئے ہین
جو کہ بالکل بے اصل و نابود ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جسکو دیکھا نہین اور نہ دیکھ سکتے ہون وہ خدا ہی
اُسنے یہ سب پیدا کیا ہی پس بالکل غلط انکا خیال ہی اور وہ سب گمراہ ہین یہ جو عیار نے کہا وزیر نے
جواب دیا کہ ہم تم سے بابت مذہب کے گفتگو نہین کرتے ہین جو تم یہ تقریر بیہودہ بیان کر رہے ہو
کہ جسکا نہ کچھ سر ہی نہ پیر بالکل لغو اور لچر ہی پس اس تمھاری تقریر کا یہ جواب ہی کہ تم لوگ سب
گمراہ ہو اور لائق سزا ہو آفتاب و ماہتاب سب خدا کے خلق کیے بندے ہین جو کہ خدائے برحق
اور لائق بندگی ہی جسکی اطاعت و بندگی ہم سب اہل اسلام کرتے ہین وہ رب کارساز و بے نیاز
ہی ہمارے خدا نے اپنے قدرت کاملہ سے شجر و حجر کوہ و صحرا چشمہ و دریا باغ و جنگل جن و بشر حور و
غلمان نار و جنان گل و ثمر خلق فرمائے یہ آفتاب و ماہتاب کہ جنکو تم لوگ خدا و نائب خدا کہتے
ہو ہمارے خدا کے خلق کیے ہوئے ہین اور وہ سب اُسی خدا کے بندہ ہین کہ جنھون نے دعوی

خدائی کیا بہ سبب بہکانے شیطان کے اور اپنے ساتھ ایک عالم کو گمراہی وضلالت مین مبتلا کیا بس وہ سب خدا ے باطل وکافر تھے اور اُنکے ماننے والے بھی کافر تھے اور جو جو اسوقت موجود ہین اور دعوے خدائی کرتے ہین وہ سب کافر اور گمراہ کرنے والے ہین اور اُنکی بندگی کرنے والے کافر ہین وہ سب بہکائے ہوئے شیطان کے ہین بس جوکہ دعویٰ خدائی کرتے تھے اور اپنے کو خدا کہلواتے تھے انکو اس کردار کی مع اُنکے تابعین کے سزا ملی کہ مثل سگ وخوک کے مارے گئے اور جوکہ آپ ایسے دعوے کیے ہوئے ہین اور اپنے کو خدا کہلواتے ہین اور لوگ انکو بخدائی مانتے ہین انکو بھی اس کردار کی سزا ملے گی اور مثل سگ وخوک کے مارے جائینگے مع تابعین کے بس تو نامہ لے کر آیا ہی نامہ دے اس قصہ سے تجکو کیا غرض جب ہم سے کوئی اس بارے مین گفتگو کرے گا اُسکو جواب دیا جائے گا یہ تقریر جو عیار نے سنی کو بہت غصہ آیا مگر خاموش سُنا کیا جواب دینا مناسب نہ جانا کیونکہ تنہا تھا بس جب تقریر وزیر تمام ہوئی اُس نابکار عیار نے نامہ نکال کر پیش کیا وزیر نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے سر نامہ کو چاک کرکے نامہ پڑھنا شروع کیا اُس نامہ مین بہت کچھ تعریف آفتاب وبرجیس تحریر تھی اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ اے حاکم یقینیہ آگاہ ہو کہ مین برجیس ہون نائب ہون خداوند آفتاب کا بلکہ فرزند ہون وجگر بند ہون خداوند آفتاب نے مجکو اپنا نائب مقرر کیا ہی بلکہ اپنے بندون کو حکم فرمایا ہی کہ تم سب میرے فرزند کی اطاعت کرو اور سجدہ کرو بس سب نے اطاعت کی اور سجدہ کیا اور ہزارون ملک میرے قبضہ مین آئے اور سب بخدائی مجکو ماننے لگے لاکھون بندے خداوند کے مجکو سجدہ کرنے لگے تمام اقلیم خورشیدیہ نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے حکم سے سرتابی کی اُس پر عذاب خداوندی نازل کیا گیا وہ تباہ وغارت ہوا اور اُسکا مقام بہشت مین نہ تھا بلکہ دوزخ جائے سکونت ہوئی خداوند نے اپنی قدرت سے خانہ عیش وخانہ رزق پیدا کیے اور بہت سے ایسے عجائبات ظاہر کیے ہین کہ جن کا ذکر کرنا بیکار ہی جوکہ چشم بصیرت رکھتا ہی وہ دیکھ سکتا ہی بس خلاصہ یہ ہی کہ اگر اپنی زندگی اور بہتری کا خواستگار ہی تو غاشیہ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت والا ہو اور اطاعت کرو اور سجدہ کرو ورنہ یاد رکھو کہ مثل فرنگوشیہ اور سنجان وغیرہ کے اس ملک کو بھی تباہ وغارت کرونگا اور عذاب نازل کرونگا اگر مثل ارنگوشیہ وارونبیل وغیرہ کے باشندون کے اطاعت کروگے تو میرے عذاب سے امان پاؤگے بس تمکو خلاصہ طور سے تحریر کر دیا تم کو لازم ہی کہ مابدولت کی خدمت مین حاضر ہوکر مابدولت کی اطاعت کرو اور اپنی جان کو بچاؤ آئندہ تم کو اختیار ہی کیونکہ مین خدا ہون اور نائب خدا ہون میرے ہمراہ لشکر بیشمار وسپاہ جرار ہی میرا غیظ وغضب غضب خداوندی ہی جس طرف مین بہ نگاہ قہر آلود دیکھتا ہون وہ ملک تباہ وغارت ہوجاتا ہی بس اپنی جانون کو غنیمت جانکر میری اطاعت کرو میرے غضب سے خوف کرو آئندہ اختیار ہی مین نے تم پر رحم کھا کر یہ نامہ تحریر کیا زیادہ کیا تحریر کیا جائے جب وزیر یقین نے یہ نامہ سنا دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کرو کہ یہ جو کچھ تم نے تحریر کیا بالکل غلط اور محض جھوٹ ہی بس وہی ایک خدا ہی جوکہ ہمارا خدا ہی جس کو تم خدا نادیدہ کہتے ہو اور یہ سب باطل خدا تھے اور ہین خدا کی یہ تعریف نہین ہی کہ مثل بندون کے ہو کہ سینہ ضرور یہ رکھتا ہو بس وہ ایک نور ہی کہ ہر مقام پر موجود ہی ہر بندہ کی رگ گلو کے قریب ہی قلب مومن خانہ خدا کہلاتا ہی وہ نہ منھ رکھتا ہی نہ ہاتھ نہ پاؤن نہ صدر و کمر نہ پشت وشکم وہ نور کا بقعہ ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی

کوئی اُسکے جمال باکمال کی تاب نہین لاسکتا ہی اگر دیکھنے کی خواہش کرے تو ایسی برق گرے کہ جل کر خاک ہوجائے اس امر کے ثابت کرنے کے لیے ایک دلیل قاطع میرے پاس موجود ہی جیسا کہ حدیث سے ثابت ہی کہ حضرت موسیٰ کی امت نے آنحضرت سے کہا کہ آپ ہماری طرف سے درگاہ باری مین عرض فرمایئے کہ ہم دید کے مشتاق ہین بس جناب موسیٰ نے کوہ طور پر تشریف لے جا کر عرض کیا کہ میری امت کی یہ خواہش ہی جناب باری کی طرف سے حکم ہوا کہ اے موسیٰ اپنے امت سے کہو کہ وہ اس امر کی خواہش نہ کرین کون میرے جمال کی تاب لاسکتا ہی کیون ایسے امر کی خواہش کرتے ہین کوئی بھی اپنے خدا کو دیکھ سکتا ہی جو تم دیکھوگے بس جناب موسیٰ نے وہان سے آکر اپنے امت سے یہی فرمایا سب نے جواب دیا کہ ہماری تو یہی خواہش ہی بس دوسرے دن جناب موسیٰ نے حضرت باری سے عرض کیا حکم ہوا کہ اچھا وہ لوگ آئین کہ جن جن کو اس امر کی خواہش ہی بس آنحضرت نے سب سے آکر کوہ طور پر سے کہا دوسرے دن سب جاکر جمع ہوئے جناب موسیٰ نے عرض کیا کہ سب حاضر ہین بس ایک برق ایسی چمکی کہ جناب موسیٰ کو تو غش آگیا کوہ طور جل کر سرمہ ہوگیا اور جن لوگون نے یہ خواہش کی تھی وہ بھی جل گئے بس اس امر سے ثابت ہی کہ کوئی جمال خدا کے دیکھنے کی تاب نہین لاسکتا ہی بس خدا مثل ہم سب کے خواہش نفسانی و شہوت جسمانی سے بری ہی نہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ دیگر عزیز نہ بیٹا رکھتا ہی نہ بیٹی نہ مثل ہم سب کے جورو رکھتا ہی وہ کسی شے سے نہ بنا ہی نہ اُس سے کوئی شے پیدا ہوئی ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا ہان اُسکے حکم سے یہ زمین و آسمان و کل دنیا خلق ہوئی ہی اور سب اُسکے بندہ ہین جن بندون نے بہ سبب خواہش نفس و شہوت نفسانی و وسوسہ شیطانی کے گمراہی اختیار کی اور اپنے کو خدا مشہور کیا اور شریک لائے بس وہ مورد عتاب الٰہی ہونگے اس تقریر سے یہ مطلب ہی کہ خدا مثل بندون کے نہین ہی بلکہ وہ ایک نور ہی اور جن جن مین یہ سب باتین ہین وہ خدا نہین ہین بلکہ اُسکے بندے ہین پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ جو کہ خدائے برحق ہو اُسکی بندگی ترک کرکے بندہ کو سجدہ کیا جاے اور گمراہی اختیار کی جائے یہ امر بالکل خلاف عقل ہی لہذا تیرا دعوے غلط ہی ہم کبھی نہ قبول کرینگے کہ تو خدا ہی ہمارے نزدیک تو کافر ہی اور ایک عالم کو تو نے گمراہ کر رکھا ہی بس اسکی سزا پائیگا اور یہ جو تو نے لکھا ہی کہ مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون بالکل خلاف عقل ہی آفتاب ایک ستارہ ہی خلق کیا ہوا خداوند کریم کا خداوند کریم نے اس لیے اُسکو خلق کیا تا کہ دن رات مین کماحقہ تمیز ہوجائے اور تاریکی عالم برطرف ہوجائے بس اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے یہ امر قرار دیا کہ دن کو آفتاب مشرق سے طلوع ہو اُسکی روشنی مین اہل دنیا سب کام کرین اپنے حوائج ضروری سے فارغ ہون فکر قوت و معاش کرین اور شب کو اس لیے خلق کیا اور مشعل ماہتاب سے روشن کیا کہ رات کو سب اپنے اپنے مقام پر راحت سے بسر کرین اور اُسکی ان نعمات کا شکر ادا کرین بس آفتاب کوئی انسان نہین ہی کہ وہ آسمان پر سے زمین پر آیا اور اُسنے یہان عقد و تزویج کی جسکے سبب سے تو ظہور مین آیا بس میرے نزدیک کوئی ساحر تیرا باپ ہی کہ جسنے دعوی خدائی کیا ہی اور اُسنے یہ سب عجائبات سحر سے بنائے ہین بس کیون اپنے کو خراب کرتا ہی اور اپنے ساتھ اور لاکھون بندگان خدا کو گمراہ کرتا ہی بروز قیامت خدا کو کیا جواب دیگا جب کہ خداوند کریم سوال کریگا کہ تو خدا تھا کہ مین بہتر اس سے یہ ہوگا کہ اس گمراہی سے باز آ اور اس وسوسہ شیطانی سے درگذر کیون بندگان خدا کا خون اپنے سر لیتا ہی کیا تو غضب خداوند کریم سے نہین ڈرتا ہی

بس ہم سے اس امر کی امید نہ رکھنا کہ ہم دین اسلام ترک کریں یا تیری اطاعت کریں یہ امر محال ہے یہ تیرا خام
خیال ہے ہم موجود ہیں جو تیرا جی چاہے وہ ہمارے ساتھ کر اگر ہم سب کی اسی طور سے آئی ہے تو کیا خوف
ہے موت سے کسی کو چارا نہیں ہے سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا نہیں ہے سب کو فنا ہے دنیا ہیچ ہے
بموجب آیہ کریمہ کل من علیہا فان ویبقٰے وجہ ربک ذوالجلال والاکرام بس جب کہ یہ امر ثابت ہو چکا
ہے کہ موت سے کسی کو رستگاری نہیں ہے تو پھر کیا خوف کرنے سے حاصل جب وقت مرگ آئے گا ضرور
انسان مرجائے گا اگر ہم سب کی عمریں تمام ہو گئی ہیں تو کیا ضرور ہے کہ ہم خوف کریں اور بہ سبب
خوف جان کے اپنے کو گمراہی میں ڈالیں اور گمراہ ہو کر مریں دس یہ امر غیر ممکن ہے اور خارج از امکان
ہے او کافر اکفر نہ تجھ میں یہ قدرت ہے کہ تو کسی کو مار سکے نہ زندہ کر سکے یا امان دے سکے تو محض بیکار
اور ایک نکارہ ہے بس جب کہ یہ امر بدلائل ثابت ہو چکا ہے کہ تو کسی امر پر قادر نہیں ہے تو کیا ضرور
ہے کہ ہم تجھ سے خوف کریں جو ہم سب کے مقدر میں بروز ازل کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہو گا اور
جو خط پیشانی ہو گا وہ پیش آئے گا تجھکو اختیار ہے یہ امر ضرور ہے کہ اگر تو سحر سے کام نہ لے اور سپاہ کو
حکم دے کہ وہ مقابلہ کرے تو تجھکو ہم لوگوں کی جوانمردی و بہادری کا حال معلوم ہو مگر ناچار و مجبور اس
امر سے ہیں کہ تو ساحر ہے اور ہر ملک کو تو نے سحر سے تباہ کیا ہے کسی ملک کو تو نے بزور تلوار نہیں غارت
کیا جس قدر ملک تو نے اہل اسلام کے تباہ کیے ہیں سب سحر سے تباہ کیے ہیں خیر کوئی مقام اندیشہ
و فکر نہیں ہے ناچار اس امر سے ہوں کہ میرا بادشاہ یہاں نہیں ہے وہ اپنے آقا و مالک یعنی صاحبقران
ثانی الغ کے ہمراہ طرف نطاق کے گیا ہے اگر وہ یہاں موجود ہوتا تو تجھکو اس تحریر کا جواب باصواب
دندان شکن ملتا اور ایسی وہ سزا دیتا کہ تو تمام عمر یاد کرتا خیر جو مشیت ایزدی اسکی مصلحت میں کسی کو
دخل نہیں ہے خلاصہ یہ کہ ہم اطاعت نہ کریں گے جو تیرا جی چاہے وہ کر اگر کچھ دعوی بہادری ہے اور
لشکر بھی تیرا اس لائق ہے کہ ہم لوگوں سے لڑ سکے تو ہم لشکر قلیل لیکر آئے ہیں مقابلہ کر اور ہمارے جوہر
دیکھ کہ اس لشکر قلیل نے کیونکر اس لشکر کثیر کو شکست دی اگر تو نامرد ہے تو اختیار ہے جا ہے سحر
سے غارت کر جا ہے لکھے ہم اطاعت تو نہ کریں گے زیادہ طول تحریر سے کچھ حصول نہیں جب یہ
نامہ تحریر ہو چکا وزیر کے پیش کیا وزیر نے ملاحظہ کر کے اس پر مہر کی اور اس عیار کو دیا کہ یہ جواب
نامہ ہے عیار جواب نامہ لیکر اور سلام کر کے بیرون دربار آیا شہر کی سیر کرتا ہوا ہر مقام کو دیکھتا ہوا
چلا عیار نے ہر مقام پر ایک مسجد بنا پائی کہ جہاں عابد و پرہیزگار بیٹھے ہوئے عبادت آمرزگار کر رہے
تھے بس عیار بیرون شہر آیا اور راہ طے کر کے اپنے لشکر میں پہونچا وہاں دربار آراستہ تھا کہ پردہ
کے اندر سے صدا آئی کہ اے افریق شاہ بیک قدرت سے کہو کہ عیار جواب نامہ لے کر آیا ہے بیرون
بارگاہ کھڑا ہے بس افریق شاہ نے بیک قدرت سے کہا وہ فوراً سلام کر کے باہر بارگاہ سے آیا ادھر
نگل گیر بھی بار دربارگاہ پر پہونچا تھا کہ یہ آیا اور نگل گیر کو دیکھ کر کہا کہ جواب لایا اسنے جواب
نامہ اسکے ہاتھ میں دیا اور سب حال شہر کا اور دربار کا بیان کیا اور کہا کہ یقین شاہ جو کہ
یہاں کا حاکم اصلی ہے وہ مسلمان ہو کر بدیع الملک کے ہمراہ طرف نطاق کے گیا ہے
اسکا وزیر یہاں حکومت کرتا ہے بس بیک قدرت جواب نامہ لے کر اور سب حال
سنکے اندر بارگاہ کے آیا اور افریق شاہ کو نامہ دیا اور عرض کیا کہ یہ جواب نامہ حاضر ہے
بس افریق شاہ نے قریب حجاب جا کر عرض کیا کہ جواب نامہ حاضر ہے کیا حکم خداوند ہوتا ہے

آواز آئی کہ تم اس جواب کو بآواز بلند پڑھو تاکہ سب سنیں کہ اُسنے کیا جواب دیا ہے گو مجھکو تو علم خدائی سے معلوم ہے جو کچھ جواب آیا خلاصہ جس کا یہ ہے کہ اس شہر کے باشندوں پر بھی عذاب نازل کرنا ہوگا یہ لوگ بدون سزا پائے اپنے حرکات سے باز نہ آئینگے یہ آواز جو آئی بس **افرنق شاہ** نے وہ نامہ بآواز بلند پڑھا کہ ساتوں درجوں کے لوگوں نے سُنا جب نامہ تمام ہوا اور سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے اُسوقت **پیک قدرت** مہتر برق بادِ تیز رفتار نے سب حال جو کہ زبانی عیارہ کے سُنا تھا بیان کیا اور عرض کیا کہ بہت بڑا شہر ہے اور خوب آباد ہے بس آواز آئی کہ **سختگان** سے رائے لی جائے کہ اب کیا کیا جائے یہ لوگ اطاعت نہیں کرینگے ایسے مغرور ہیں کہ بادولت کو تحریر کرتے ہیں اگر تم ہماری اطاعت کرو یہ سب بندہ اپنے خدا کو بھول گئے ہیں یہ جو حکم ہوا خونخوار شاہ نے **سختگان** سے کہا کہ کیا کہتے ہو اس امر میں **سختگان** نے عرض کیا کہ میری تو یہ رائے ہے کہ مثل **فرنگوشیر** و **سنجان** وغیرہ کے اسکو تباہ و برباد فرمایئے عذاب نازل فرمایئے خونخوار نے عرض کیا کہ یا خداوند **سختگان** کی یہ رائے ہے کہ عذاب نازل کیا جائے آواز آئی کہ اسکی رائے بہت خوب ہے بس کل اس شہر پر عذاب نازل ہوگا یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی ہے اُدھر شہر میں وزیر نے یہ تدبیر کی کہ ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کرائے بخدمت **صاحبقران ثالث** یعنی **بدیع الملک** نوجوان میں روانہ کرے ایک شتر سوار کے ہاتھ کہ بعد تشریف لے جانے حضور کے ایک کافر اقلیم **خورشیدیہ** و شہر **آفتاب** تما سے خروج کرکے برائے مقابلہ حضور چلا بس جو ملک اسلام و غیر اسلام آباد اُسکو راہ میں ملے اُسنے اُن پر اپنا قبضہ کیا جنھوں نے اُسکی اطاعت نہ کی اُنکو اُسنے سحر سے غارت کیا چنانچہ ملک **فرنگوشیر** و **سنجان** و دیگر اور ملک کہ ان ملکوں کے باشندوں نے اطاعت سے انکار کیا تھا اُسنے ان سب ملکوں کو غارت کیا اور اس طور سے کہ نشان تک باقی نہ رکھا بلکہ کل عمارات شہر کو منہدم کر دیا باشندے اُن ملکوں کے جو قتل و غارت سے بچے وہ کوہ و صحرا میں جا کر مقیم ہوئے طریقہ اُس کافر کے غارت کرنے کا یہ ہے کہ اُس کے ہمراہ قریب اسّی لاکھ کے سپاہ ہے اور دو فرزند اُسکے ساتھ **تورج** کے ہیں جو کہ ہم سب کے جانی دشمن ہیں اور دو فرزند **زرد شتانی** کے ہیں کہ جو خصومت دلی اہل اسلام سے رکھتے ہیں کہ جن کے نام **ازرنگ** و **چترنگ** ہیں یہ دونوں لشکر کثیر ہمراہ لے کر اُسکے اوپر یعنی **برجیس آفتاب پرست** پر برائے مقابلہ گئے تھے مقابلہ میں عاجز ہوگئے گو اُنکے ہمراہ لشکر ساحران بھی تھا مگر اسکا کچھ نہ کرسکے کوئی ساحر زبردست **برجیس** کا سرپرست ہے اُسنے سب کارخانہ سحر سے طیار کیا ہے بس جب لشکر **برجیس** کا کسی حریف کے مقابلہ میں اترتا ہے تو ایک آسمان لشکر **برجیس** پر آکر محیط ہوتا ہے بس جب حریف سے مقابلہ ہوتا ہے اُس آسمان سے ایک آفتاب ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکی حدت سے جو کہ مقابلہ میں پہلوان **برجیس** کے حریف کے لشکر کا پہلوان یا ساحر ہوتا ہے سُنا جاتا ہے کہ اُدھر عکس اُس آفتاب کا اُس ساحر یا پہلوان پر پڑا اُسکے جسم سے مثل شمع کے دھواں نکلا اور وہ جلکر خاک سیاہ ہوگیا یا وہ آفتاب تڑک کر گرا اور اُسنے جلا دیا یہ بھی سُنا گیا ہے کہ ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ ہر ایک کو جان بچانا دشوار ہوتی ہے وہ گرمی صرف حریف کے لیے ہوتی ہے لشکر **برجیس** کو کچھ گزند نہیں پہونچتا ہے اسی معرکہ میں جو کہ **برجیس** سے اور **ازرنگ** بن **زرد** سے واقع ہوا تھا **استاد اسلم** جو کہ بیٹا ہے **تورج** حرامی کا مارا گیا آفتاب نے گر کر اسکو ہلاک کیا بس **ازرنگ** و **چترنگ** نے عاجز ہوکر بہ صلاح **سختگان** بن **بختگان** **برجیس** سے اس

شرط پر اطاعت کی کہ اگر آپ خدا پرستون کو مقابلہ کر کے غارت کرینگے اور انکو مٹا دینگے تو ہم دین آپ کا
قبول کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے چنانچہ سُنا گیا ہی کہ برجلیس نے یہ شرط انکی قبول کی اور لشکر اپنے
ہمراہ لے کر خروج کیا وہ کافر آفتاب پرست ہی اور یہ کہتا ہی کہ مین فرزند ہون آفتاب کا اور نائب
ہون بہت جاہ و حشم رکھتا ہی اور بہت سے عجائبات اُسکے ہمراہ ہین سُنا جاتا ہی کہ نہ معلوم کیا سبب ہی
کہ جہان اُسنے نقاب چہرہ پر سے دور کی اور کسی غیر مذہب والے کی اُسکے روے نحس پر نگاہ پڑی
فوراً سجدہ کیا اور اُسکا دین اختیار کیا خلاصہ یہ کہ وہ دین آفتاب پرستی کو رواج دیتا ہوا چلا آتا ہی جب
وہ فرنگوشیہ پر پہونچا حاکم فرنگوشیہ سے اطاعت کے لیے کہا اُسنے انکار کیا بس اُسنے اُسی آفتاب
سحر سے اُس شہر کو غارت کیا ارنگوسیتہ والون نے بخوف جان اطاعت کی مگر اس شرط سے کہ ہم سجدہ
اُسوقت کرینگے کہ جب صاحبقران پر غالب آؤگے اسی طور سے وہ اطاعت لیتا ہوا اور ملکون کو
تباہ و برباد و کفرستان کرتا ہوا یہان آکر پہونچا ہی بہت سے ملک اُسنے تباہ کیے اور بہت سے
ملکون کے باشندون نے اُسکی اطاعت کی خلاصہ یہ کہ سیکڑون ملک کے باشندے آفتاب پرست
ہو گئے ہین اب وہ یہان آکر پہونچا ہی ہم سے بھی اطاعت کا خواہان ہوا ہی ہم نے انکار کیا بس جو
ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا گو صنوبریہ کے لوگون نے اطاعت اُسکی کر لی ہی بس
ہم تو اطاعت نہ کرینگے اُس کافر کا یہ قصد ہی کہ اسی طور سے سب سے اطاعت لیتا ہوا آپ کے
لشکر کے مقابلہ مین آئے اور آپ سے مقابلہ کرے بس اسکی فکر حضور کو لازم ہی کہ بہت جرار دشمن
قوی اور زبردست ہی اور ساحر بھی بے عدیل معلوم ہوتا ہی اگر وہ خود ساحر نہین ہی تو جو اُس کا
مددگار ہی وہ ساحر زبردست ہی لہذا مین نے بطور اطلاع کے حضور سے عرض کیا تاکہ حضور کو
معلوم ہو جائے اور یہ الزام میرے اوپر نہ آئے کہ تم لوگون نے اس حال سے ہم کو آگاہ نہ کیا اور جب
جانکر عرض کیا گیا الہی آفتاب دولت تابان و درخشان ہو بس وزیر نے سب حالات جو کہ سُنے
تھے تحریر کرائے اور عرضی کو ملفوف کر کے خدمت صاحبقران مین روانہ کیا شتر سوار عرضی لیکر
طرف نہ طاق کے راہی ہوا کہ اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا اسی طور سے ان بادشاہون نے کہ
جنھون نے برجلیس کی اطاعت کی تھی عرضیان روانہ کین ہین اُنکا یہ مضمون ہی کہ برجلیس ہم پر لشکر
کشی کر کے آیا ہم نے اُسکی اطاعت اس شرط سے کی کہ اگر تم صاحبقران پر غالب آؤگے تو ہم
تم کو سجدہ کرینگے اور تنفیہ کر کے اُسکا مذہب اپنے ملک مین جاری کیا اس امر سے حضور اطمینان
رکھین کہ ہم خدا پرست ہین صرف بلائے دفع کرنے کے لیے یہ تدبیر کی ورنہ مثل فرنگوشیہ وغیرہ کے
یہ ملک بھی تباہ ہوتے بس بخیال عزت و حرمت و جان کے اطاعت کر لی اسی مضمون کی ہر
ایک نے عرضی روانہ کی ہی چنانچہ صنوبر شاہ کے وزیر نے بھی روانہ کی ہی ان سب کی عرضیان
شتر سوار لے کر روانہ ہوئے ہین طرف نہ طاق کے ہر ایک سے کہ ان سب عرضیون کا حال
آئندہ تحریر ہوگا کہ یہ عرضیان کب پہونچین اور کیا تدبیر کی گئی آمدم بر سر قصہ الغرض جب وزیر
یقین یزدان پرست عرضی روانہ کر چکا اُسکے بعد اُسنے تیاری لشکر کا حکم دیا ناظرین کو اس
امر کا خیال رہے کہ جب سے یقین نے دین اسلام قبول کیا ہی جب سے یہ یزدان پرست
کے نام سے مشہور ہی ورنہ خود پرست کہلاتا تھا یہ اپنے کو آپ سجدہ کرتا تھا اسکی داستان
جلد دوم مین تحریر ہو چکی ہی یہان شہر یقیمہ مین تو تیاری ہو رہی ہی اور وزیر کا قصد ہی کہ

کل ہین کل سپاہ لے کر بیرون شہر فروکش ہون اور برجیس سے مقابلہ کرون وہان بیرون شہر اُس کا فراکفر برجیس نے حکم دیدیا کہ ہمارے لشکر مین نقارہ بجے اور سب آگاہ ہون کہ ہم کل شہر یقینیہ پر خود اپنا عذاب نازل کرینگے اور سب کو تباہ و غارت کرینگے یہ حکم دینا تھا اُسکے لشکر مین ایک سو انیس نقارون پر چوب پڑی صدائے کوس حربی سے زمین ہل گئی منادی نے تمام لشکر مین ندا کر دی کہ کل شہر یقینیہ پر نائب خداوند و فرزند خداوند اپنا عذاب نازل کرینگے کیونکہ اُن لوگون نے اطاعت سے انکار کیا یہ صدا دینی تھی کہ ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ یہ لوگ بڑے خود سر معلوم ہوتے ہین اور بہت بے خوف ہین کہ خداوند کی اطاعت سے انکار کیا اور کچھ خوف جان نہ کیا یہ بھی مثل ان نافرمان بندون کے ہلاک و غارت ہونگے اور سوائے ہلاکت کے کوئی پھل اس نافرمانی کا نتیجہ عدول حکمی سے نہ پائین گے یہان تو یہ چرچا ہو رہا ہے اُدھر برجیس نے دربار برخاست کیا بس سب اُسکے اہل دربار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے اور باہم کہنے لگے کہ یہ خدا پرست بڑے نافرمان اور بے خوف ہین کہ خداوند کے حکم پر عمل نہین کرتے ہین باوجودیکہ دیکھ چکے ہین کہ جنھون نے نافرمانی کی وہ غارت ہوئے نافرمانی کی سزا پائی مگر پھر بھی خیال نہین آیا ہے اور وہی حرکت کرتے ہین کہ جو باعث ہلاکت ہو بڑے نادان ہین ان مین جو عقلمند تھے انھون نے اطاعت کر کے اپنی جان بچائی لشکر برجیس مین تو ہر طرف یہی چرچا ہے سنجیدگان وارزنگ وچترنگ واسلم و دیلم خوش ہین کہ ہماری رائے نے بڑا کام کیا خوب اہل اسلام کی تباہی کی صورت نکلی ضرور برجیس بدیع الملک پر غالب آئے گا بدیع الملک کو برجیس کے ہاتھ سے شکست پہونچے گی اور کل اہل اسلام برجیس کے ہاتھ سے غارت ہونگے دین اسلام کا نام بھی پھر کوئی نہ لے گا اور جو باقی رہ جائین گے وہ اطاعت کرین گے بس ہم تدبیر کر کے برجیس کو بھی قتل کرینگے اور خود خدائی کرینگے بے خوف و خطر بعد مہم بدیع الملک ہم برجیس کو بھگا کر مع لشکر طرف خانہ کعبہ کے لے جائین گے وہان صاحبقران اول جو نانی ہین انکو بھی اسکے ہاتھ سے قتل کرائین گے اب ہم دین اسلام کا نام تک باقی نہ رکھین گے بہت بڑا شخص ہمارے ہاتھ لگا ہے بس یہ کافران بے حیا باہم اسی طور کی تقریر کرتے ہین اور خوش ہوتے ہین انکو تو اسی باہم گفتگو مین مصروف رکھا جاتا ہے اب حال شہر یقینیہ کا تحریر ہوتا ہے کہ یہان وزیر یقین شاہ نے طیاری لشکر کا حکم دیکر دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بند و بست کرنے لگے لشکر مین طیاری ہونے لگی خیمے دربار گاہ مین تو شک خانہ سے نکالے گئے بار ہونے لگے یہان تو تمام دن اسی بند و بست مین گذرا قریب شام چند ہرکارے اہل اسلام کے بیرون شہر اس خیال سے آئے کہ چلکر دریافت کرین کہ لشکر حریف مین کیا ہو رہا ہے اب جو داخل لشکر برجیس ہوئے دیکھا ہر طرف لوگ جمع ہین اور باہم کچھ تقریر کر رہے ہین اور افسوس کر رہے ہین سیکڑون نقارے بج رہے ہین یہ حیران ہوئے کہ یہ نقارے کیسے بج رہے ہین بس پھر اُس مقام پر آئے کہ جہان لوگ بیٹھے ہوئے باہم باتین کر رہے تھے انھون نے سنا کہ وہ لوگ یہ کہ رہے ہین کہ بڑا غضب ہوا شہر یقینیہ کے باشندون نے اطاعت سے انکار کر کے اپنے اوپر غضب نازل کرایا آخر خداوند کو غصہ آگیا انھون نے نقارہ بجوا دیا کہ سب آگاہ ہون کہ ہم کل شہر یقینیہ پر اپنا عذاب نازل کرینگے اور سب کو

غارت کرینگے اب کیا ہوتا ہے منادی نے ندا بھی دیدی بس کل کل شہر پر عذاب نازل ہوگا شل فرنگو نشیبہ وغیرہ کے یہ ملک بھی غارت ہوگا بس وہ ہرکارے یہ سنکے پریشان ہوگئے اور آگے چلے بس جہان پہونچے یہی ذکر سنا اب تو یہ بہت حیران ہوئے اور باہم صلاح کی کہ اس حال کو بخوبی دریافت کرکے وزیر صاحب سے اس حال کی خبر کرنا ضرور ہے کیونکہ وہ تو غافل ہین اور تیاری لشکر مین مصروف ہین انکو یہ خیال ہے کہ ہم شہر سے نکل کر حریف سے مقابلہ کرونگا یہان دوسرا سامان ہے ایسا نہو کہ غفلت مین کوئی بلا نازل ہوجائے اور شہر تباہ ہوا اہل شہر ہلاک ہون ہم پر فرض ہے کہ ہم اس حال کو دریافت کرکے انکو خبر کرین تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ باہم صلاح کرکے وہ ہرکارے ایک مقام پر آئے کہ جہان پر چند لوگ بیٹھے ہوئے یہی تذکرہ کررہے تھے یہ ہرکارے بصورت آفتاب پرستان تھے انسے دریافت کیا کہ ای بھائیون یہ کیا امر ہے کہ جب ہم لشکر سے گئے تھے برائے سیر کے تو نہ نقارے بجتے تھے نہ ہر طرف یہ چرچا تھا اتنے عرصہ مین کیا ہوا ہمارے سامنے نامہ خداوند کا گیا تھا انھون نے کہا کہ بھائیون بڑا غضب ہوگیا خداوند کا وہان نامہ گیا انھون نے جواب صاف تحریر کیا اطاعت سے انحراف کیا بلکہ بہت کچھ سخت و سست تحریر کیا جب جواب نامہ آیا خداوند کو غصہ آگیا فوراً حکم فرمایا کہ نقارہ بجے اور منادی لشکر مین ندا کردے کہ ہم کل شہر نقیبیہ پر اپنا عذاب نازل کرینگے بموجب حکم خداوند نقارے بجائے گئے منادی نے ندا کردی بس وہ نقارے بج رہے ہین اور ہم لوگ اس امر کا افسوس کررہے ہین کہ ان لوگون نے خود سری کرکے اپنی جان دی اور یہ ملک بھی تباہ ہوا اب کیا ہوتا ہے ہرکارے یہ تقریر سنکے بولے کہ بھلا اس امر کا افسوس کیا جو جیسا کرے گا ویسی سزا پائے گا کیون نہ اطاعت کی خداپرست بہت کچھ اپنے کو خیال کرتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم سے بڑھکر کوئی نہین ہے بس ان سب کا غرور اسی طور سے نکلے گا یہ کہکر ان کے پاس سے چلے آئے اور سب کی آنکھ بچا کر لشکر سے نکل کر سر پر پاؤن رکھکر طرف شہر کے بھاگے اور بہ داخل شہر ہوئے چونکہ رات ہوگئی تھی مگر اسقدر بدحواس تھے کہ اسی وقت در محل وزیر پر آکر پہونچے چوبدار سے کہا کہ محلدار کو بلا کر اطلاع کرو وزیر صاحب کو کہ چند ہرکارے در دولت پر حاضر ہین کچھ عرض کرنا ہے اور بہت ضروری خبر کہنا ہے ذرا تشریف لائیے چوبدار نے محلدار کو بلا کر جو کچھ ہرکارون نے کہا تھا بیان کیا بس محلدار اندر گئی وہان وزیر خاصہ کھاکر برائے آرام مسہری پر جا کر لیٹا تھا اور یہ خیال کررہا تھا کہ صبح کو کل لشکر لیکر بیرون شہر جاؤنگا اور مقابل لشکر برجیس فرنگیش ہوکر اسکو مقابلہ کرنے سے آگاہ کرونگا اور مقابلہ کرونگا خداوند کریم جسکو چاہے ظفر دے ہین تو اسکی ذات پر تکیہ کیے ہون اسی قسم کی دل سے باتین کررہا تھا کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ چند ہرکارے در دولت پر حاضر ہین اور عرض کرتے ہین کہ ہم کو کچھ ضروری خبر عرض کرنا ہے وزیر نے جو یہ سنا فوراً اٹھ کھڑا ہوا اس خیال سے کہ نہ معلوم کیا خبر لائے ہین جو اس وقت آئے ہین کوئی نہ کوئی ایسی ہی ضرورت ہے اور ایسی ہی کوئی تازہ خبر ہے کیونکہ لشکر حریف بیرون شہر اترا ہوا ہے شاید کوئی اسی لشکر کی خبر لائے ہون یہ دل مین خیال کرتا ہوا باہر آیا ہرکارون کو طلب کرکے کہا کہ کیا خبر لائے ہو جلد بیان کرو ہرکارون نے عرض کیا کہ ہم غلام لشکر کفار مین گئے تھے کہ کچھ حال دریافت کرین وہان جو پہونچے تو ہر طرف نقارے بج رہے تھے اور لوگ باہم گفتگو کررہے تھے کہ مقام افسوس ہے کہ شہر

یقینیہ مفت مین غارت ہوا اُن لوگون نے خداوند کی اطاعت نہ کرکے شہر کو اور اہل شہر کو غارت کیا
اب نہ بچےگا ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جب جوابنامہ پہونچا تو برجیس نے برہم ہوکر
حکم دیا کہ نقارہ بجے اور لشکر مین منادی کردی جائے کہ کل ہم شہر یقینیہ پر اپنا عذاب نازل کرینگے اور
سب کو غارت کرینگے بس ہم یہ حال سُنکے وہان سے بھاگے اِس خیال سے کہ آپ کو خبر کرین کیونکہ
آپ اس حال سے بالکل بے خبر ہین تاکہ آگاہ ہوکر کوئی تدبیر فرمائین وزیر نے ہرکارون سے یہ سُنکے
جواب دیا کہ وہ کافر اکفر کیا ہم پر عذاب نازل کرے گا صرف اس لیے اُسنے یہ مشہور کیا ہے تاکہ ہم
لوگ یہ خبر سُنکے اور بخوف جان اُسکی اطاعت کرین صرف ہمارے ڈرانے کے لیے اُسنے یہ خبر مشہور
کیا ہے ورنہ اُسکی کیا مجال ہے اور کیا قدرت ہے کہ وہ ہم پر کسی قسم کا دباؤ ڈالے ہمارا خدا حافظ و نگہبان ہے
سوائے خداوند کریم کے یہ قدرت کسی مین نہین ہے کہ کوئی کسی کو غارت کرسکے یہ صرف باتین ہین تم
جاکر اپنے مقام پر بے خوف بیٹھو اور خدا کو یاد کرو کیا تم نے نہین سُنا صاحبقران کا قول ہے کہ خداوند
کریم سب کا حافظ ہے دشمن سے خوف تو لازم ہے مگر ہر وقت و ہر بلا مین خدا کو یاد رکھے اور اُسکو نہ بھولے
اُسکی ذات پر تکیہ کرے بس دشمن کیا چیز ہے اُسکے روبرو بموجب مصرع دشمن اگر قوی است نگہبان
قوی تر است + جو اُسکی مشیت مین ہوگا وہ ہوگا بیکار فکر کرکے اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالنے
سے کیا حاصل یہ کہکر ہرکارون کو رخصت کیا اور محل مین آکر فکر کرنے لگا کہ بڑا غضب ہوا ہمین تو اس
فکر مین تھا کہ صبح کو لشکر لے کر بیرون شہر جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا اُسنے اسکی بھی راہ نہ دیکھی اور
نقارہ بجنے کا حکم دیدیا اور وہ کل صبح سے مقابلہ کرے گا یہ خیال کرکے وزیر نے دل سے کہا کہ کیون
اسقدر پریشان ہوتا ہے جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا اگر ہم سب کی اسی طور سے آئی ہے تو کیا چارہ ہے
موت سے کوئی بھی بچ سکتا ہے بس وزیر اسی فکر و تردد مین شب بھر نہ سویا جب جلاد فلک تیغہ
شعاعی حمائل کرکے میدان فلک مین آکر صف آرا ہوا اور اپنے نور و جمال سے تمام عالم کو روشن
کیا یعنی سفیدۂ سحری کا ظہور ہوا ہر ایک نے اہل اسلام سے نماز سے فراغت کی اور اپنے
اپنے کاروبار مین ہر ایک مصروف ہوا دوکاندار دوکانین آراستہ کرنے لگے اہل حرفہ اپنے اپنے
کام مین مصروف ہوئے بس سردار آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہوکر در دولت
پر حاضر ہوگئے وزیر یقین یزدان پرست بھی عبادت خدا سے فراغت کرکے باہر آیا دربار
آراستہ ہوا وزیر نے دریافت کیا ہمارا لشکر طیار ہے سب نے عرض کیا کہ طیار ہے صرف
آپ کے سوار ہونے کی دیر ہے یہ سُنکے وزیر نے سردارون سے کل واقعہ جو کہ ہرکارون سے
سُنا تھا بیان کیا اور کہا کہ اب تو جو کچھ ہو مین اطاعت نہ کرونگا اگر آپ لوگون کو اپنی جان عزیز
ہے تو مین منع نہین کرتا ہون آپ لوگ شوق سے جائین اور اُسکی اطاعت کرین سب نے
جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم آپ کو چھوڑ دین اور ایک کافر کی اطاعت کرین ہم ایسی
زندگی سے باز آئے یہ جو سب نے کہا وزیر نے جواب دیا کہ پھر کیا خوف ہے یہ امر ضرور ہے کہ
اُس مین ایسی قدرت نہین ہے کہ وہ غارت کرسکے یا ہلاک کرسکے ہان خداوند کریم نے
ہم سب کی اجل اُس کے ہاتھ سے مقرر فرمائی ہے تو کیا پروا ہے بموجب شعر سر نمی پیچم
ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + سب نے عرض کیا کہ بسم اللہ سوار
ہوجیے اور بیرون شہر تشریف لے چلیے اور مقابلہ مین فروکش ہوجیے یہ جواب اُسنے مشہو

کیا ہے یہ صرف اس غرض سے کہ شاید یہ لوگ خوف زدہ ہو کر اور جان کے بچانے کے خیال سے اگر میری اطاعت کریں وزیر نے جواب دیا کہ یہی امر میرے بھی خیال میں آیا ہے بس لشکر کو تیاری کا حکم دو کہ تیار ہو میں سوار ہوتا ہوں یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی ہے ادھر بیرون شہر صحرا میں لشکر برجیس اترا ہوا تھا کہ جب صبح طالع ہوئی سب کفار خواب مرگ سے بیدار ہوئے بس سب سردار مسلح و مکمل ہو ہو کر بارگاہ میں آئے اور اپنے اپنے درجہ میں آبیٹھے اپنے مقام پر قرینہ سے آکر بیٹھے ارژنگ و چترنگ وغیرہ بھی اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے افریق شاہ و خونخوار شاہ قریب پردہ کرسیوں پر بیٹھے جب دربار آراستہ ہو چکا ادنی و اعلی سب آچکے طریقہ یہ تھا کہ جب برجیس آکر تخت پر بیٹھتا ہے تو ایک برق چمک جاتی ہے اس سبب سے سب کو معلوم ہوتا ہے کہ خداوند تشریف لائے ورنہ کیونکر معلوم ہو کہ کب خداوند تشریف لائے دوسرے یہی طریقہ ہے کہ جو کوئی دربار میں آتا ہے سوا سے ارژنگ و چترنگ و اسلم و دیلم و سنگان و قراسپ و دیگر سرداران ارژنگ و چترنگ کے سب اس پردہ کو سجدہ کرتے ہیں اور جب برق چمکتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند نے تخت پر جلوہ فرمایا اسوقت سب سجدہ کو خم ہو جاتے ہیں سوائے اشخاص مذکورہ کے اور یہی برجیس نے سب سے کہہ دیا ہے کہ جب برق کوندے بس معلوم کر لینا کہ میں نے تخت پر جلوس کیا دوسرا طریقہ یہ ظاہر ہونے کا ہے کہ خداوند نے جلوس کیا کہ ہر قسم کی خوشبو سے بارگاہ معطر ہو جاتی ہے اور ایک نور پیدا ہوتا ہے کہ جس کے سبب سے تمام بارگاہ روشن ہو جاتی ہے چنانچہ جب سردار آچکے اور دربار آراستہ ہو چکا اسوقت خوشبو پیدا ہوئی بارگاہ میں روشنی نور ظاہر ہوئی برق کوندی بس سوائے اُن لوگوں کے کہ جن کے نام تحریر ہوئے ہیں اور سب نے سجدہ کیا وہ لوگ بیٹھے رہے کیونکہ اقرار ہو چکا ہے کہ جب صاحبقران کو غارت کیجیے گا اور اہل اسلام کو تباہ اُسوقت ہم سب آپ کو سجدہ کرینگے اور آپ کی اطاعت کرینگے تا وقتیکہ یہ امر نہ ہوگا اسوقت تک ہم کو سجدہ کی تکلیف سے معاف رکھیے گا برجیس نے منظور کر لیا تھا بدیں سبب یہ لوگ سجدہ نہیں کرتے ہیں ورنہ سب اہل دربار سجدہ کرتے ہیں بس سب نے جب سجدہ سے سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے کہ آواز آئی اے خونخوار شاہ سب بندوں سے کہو کہ آپ بیٹھ جائیں تعظیم ہو چکی خونخوار شاہ نے پکار کر کہا سب سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ جو جسکا دنگل یا کرسی ہے اُس پر اسکا نام تحریر ہے وہ اسی پر بیٹھ سکتا ہے دوسرا نہیں بیٹھ سکتا ہے جب سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ چکے اسوقت حجاب کے اندر سے آواز آئی کہ لشکر کی تیاری کا حکم دو ہم سوار ہو کر مع لشکر کے میدان میں جا کر شہر گنجینہ پر عذاب نازل کرینگے اور تم لوگ بھی سوار ہو اور اپنے خداوند کی قدرت کو دیکھو کہ کیونکر ان بندگان گنہگار پر عذاب نازل کرینگے اور خوف کرو کہ اگر ہم سے سرتابی کرینگے تو اسی طور سے ہم بھی مبتلاے عذاب و غضب خداوندی ہونگے یہ جو حکم دیا بس اسی وقت افریق شاہ نے حکم دیا کہ منادی اہل لشکر کو آگاہ کردے کہ سب طیار ہو کر آمادہ ہو جائیں اور تخت خداوندی در دولت پر حاضر کیا جائے خداوند سوار ہونگے یہ حکم دینا تھا کہ منادی نے لشکر کو اس حکم سے آگاہ کیا اسی لاکھ کا لشکر ہے فوراً کمربندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ میں کل لشکر طیار ہو گیا وہی تخت کہ جس پر برجیس سوار ہو کر شہر آفتاب نما سے چلا تھا لا کر در خیمہ پر لگا دیا گیا چوبداروں نے آکر عرض کیا کہ سب سامان

ہو گیا لشکر طیار ہے بس خوتخوار نے قریب پردہ جا کر عرض کیا آواز آئی کہ تم لوگ بھی بیرون بارگاہ
جا کر سوار ہو ہم سوار ہوتے ہیں یہ حکم سننا تھا کل اہل دربار بیرون بارگاہ آ گئے ہر ایک اپنی سواری
کے قریب آ کر کھڑا ہوا افریق و خوتخوار وزیر برجیس تخت کے پاس آ کر کھڑے ہوئے یکا یک
برق کوندی روشنی ہوئی خوشبو پھیلی خود بخود گھنٹہ و ناقوس جو تخت میں لگے ہوئے تھے بجنے
لگے سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ خداوند سوار ہوئے ایک مرتبہ سوائے لشکر ارژنگ و چترنگ
کے سب لشکر نے سجدہ کیا اور جے یا خداوند آفتاب و برجیس کی لشکر میں بلند ہوئی خوتخوار شاہ
و افریق شاہ و وزیر اپنے اپنے مقام پر جو کہ اُس تخت کے درجوں میں انکے لیے مقرر تھا آ کر بیٹھے
انکا سوار ہونا تھا کہ سب سوار ہوئے ارژنگ وغیرہ اپنے تختوں پر سوار ہوئے تخت برجیس
ہاتھیوں پر کسا گیا سب سرداروں بادشاہوں نے گرد اُسکے حلقہ کیا نشان لشکر کھل گئے برقین
اُڑنے لگیں ہر طرف سے یا خداوند برجیس کی صدا آنے لگی اِس شان و شوکت سے لشکر سامنے
شہر یقینیہ کے آ کر پہونچا صف بندی کا حکم ملا صف آرائے نکل کر صفیں آراستہ کیں اتنی لاکھ
سپاہ کی صف بندی ہوئی صفیں تھیں کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر کی موجیں ہیں ایک طرف ساحر
صف آرا تھے اور ایک سمت غیر ساحر سب کے اسلحہ دھوپ میں چمک رہے تھے درمیان
ضو دے رہیں تھیں جب لشکر صف آرا ہو چکا ابر سوسنی رنگ آ کر تمام لشکر پر محیط ہو گیا
ایک آسمان بر سر تخت برجیس بلوری محیط ہوا جب یہ سب بندوبست ہو چکا تو شوکت
برجیس نے گنبد کے اندر سے پکار کر کہا جو کہ تخت نرا الماس نگار بنا ہوا تھا جسکے اندر برجیس
بیٹھا ہوا تھا اور پردے موتیوں کے پڑے ہوئے تھے اور ایسا ضو دیتا تھا کہ نگاہ نہ کام کرتی
تھی کوئی اُس سمت دیکھ نہ سکتا تھا یہ وجہ تھی کہ جو کسی نے برجیس کو ہر وقت سوار ہوتے
کے بھی نہیں دیکھا کیا دیکھے نگاہ تو کام کرتی ہی نہیں ہے کیونکر کوئی دیکھے بس جب برجیس
نے پکار کر کہا کہ یا خداوند وائے پدر بزرگوار میں تو شہر یقینیہ کے حاکم سے اور اس شہر کے باشندوں
سے حجت تمام کر چکا میں نے نامہ بھیجا اُنھوں نے میرے نامہ کا جواب سخت تحریر کیا میں تو یہ چاہتا
ہوں کہ اُن پر اپنا عذاب نازل کروں لہذا آپ بھی کسی فرشتہ کے ذریعہ سے اُنکو آگاہ فرمائیے
شاید آپ کے فرمانے سے وہ اطاعت کریں ورنہ آفتاب قدرت کو حکم فرمائیے کہ وہ قاہر
ہو کر ان سب کو جلا دے اور شہر کو تباہ کرے ایک کو زندہ نہ رکھے بلکہ عمارات شہر کو بھی منہدم
کر دے انکی یہی سزا ہے تاکہ اوروں کو عبرت ہو کہ جو نافرمانی کرے گا اسکا یہی حال ہوگا برجیس
کا یہ کہنا تھا کہ اُس آسمان سے آواز آئی کہ ای فرزند من و ای نائب من جو تو کہتا ہے ایسا ہی کیا
جائے گا تو اطمینان رکھ اس صدا کا آنا تھا کہ پھر گھنٹہ و ناقوس بجے اور سب سجدہ کو خم ہوئے
اب جو سب نے سر سجدہ سے اٹھائے دیکھا کہ اُس آسمان میں ایک در پیدا ہوا اور اُس در
سے ایک تخت نکلا سب نے دیکھا کہ اُس پر ایک مہیب صورت و عجیب شکل کا انسان
ہے اور ایسا ہولناک چہرہ ہے کہ اگر دیو بھی دیکھ لے تو مارے خوف کے کانپ جائے اندام
میں اُسکے رعشہ پڑ جائے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اُسکے ہر بن مو سے شعلہ نکل رہے ہیں ایک
نقارہ اُسکے سامنے رکھا ہوا ہے چوب اُسکے ہاتھ میں ہے یہ دیکھ کر لشکر برجیس کے تو حواس
جاتے رہے سب نے سر جھکا لیے اُسنے آسمان سے نکلتے ہی آواز دی کہ میں فرشتہ قدرت

وہ صدا ایسی پُر ہول تھی کہ یہ معلوم ہوا کہ گویا نقارہ گڑ گڑایا یا بادل گرجا سب کے دل ہل گئے غرض اسنے یہ کہکر کہا کہ مین بحکم خداوند برائے پند و نصیحت باشندگان شہر یقینیہ کے جاتا ہون یہ کہا اور نقارہ پر چوب لگائی صدائے نقارہ سے سب کے قلب و جگر ہل گئے وہ یہ کہتا ہوا طرف شہر یقینیہ کے روانہ ہوا ادھر سے یہ چلا اُدھر سرداروں نے وزیر یقین شاہ سے عرض کیا کہ سواری دردولت پر موجود ہی حضور سوار ہون لشکر بھی تیار ہی یہ سننا تھا کہ وزیر یقین شاہ مع سرداروں کے بیرون دربار آیا تخت پر سوار ہوا سب سردار بھی سوار ہوئے وزیر کل لشکر لیکر جو کہ قریب ایک لاکھ ساٹھ ہزار کے تھا مع بارگاہ وغیرہ کے چلا تھا ابھی چند قدم دردولت سے راہ طی کی تھی کہ ایک برق چمکی سب نے سر اٹھا کر دیکھا کہ نظر پڑا کہ ایک تخت ہوا پر قائم ہی اُس پر ایک دیو خصال کہ جسکے دونون شانون پر دو پر ہین مثل اژدر دہان کے اور چہرہ اُسکا سیاہ ہی مثل قیر دو دانت بڑے بڑے باہر ہین ایک لنگ باندھے ہوئے ہی مگر ایسی مہیب صورت ہی کہ دیکھے سے ہاتھ پاؤن کانپے جاتے ہین دل تھرائے ہین تخت پر بیٹھا ہی تمام جسم سے اُسکے شعلہ نکل رہے ہین ایک نقارہ آگے بڑا سا رکھا ہی چوب ہاتھ مین یہ دیکھکر سب سردار و اہل لشکر حیران ہوگئے کہ یہ کیا آفت ہی اور یہ کیا بلا ہی مگر سب نے لاحول پڑھکر سر جھکا لیے مگر صفت یہ تھی کہ اسکو کل اہل شہر نے دیکھا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان وہ نظر نہ آتا ہو جو لوگ راہ مین تھے اُنھون نے بھی دیکھا اور جو گھرون مین تھے اُنھون نے بھی دیکھا اور سب اسکو دیکھکر خائف ہوئے مگر جو اعتقاد کے پختہ تھے وہ اپنے اپنے مقام پر جمے رہے سب نے کہا کہ یہ کوئی شیطان ہی ہم کو ڈرانے آیا ہی ہم تو خوف نہ کرینگے جو سب کا حال وہ اپنا حال راوی کہتا ہی کہ مردون کا کیا ذکر ہی عورات و بچون نے بھی یہی کہا اہل شہر مین ہر طرف یہی ذکر تھا کہ جو کچھ ہو ہم تو بر جیس کی اطاعت نہ کرینگے یہ سب اُسی کی مکاری ہی اور فریب ہی اُسی نے کسی ساحر کو ایسے ہیبت سے بھیجا ہی تاکہ ہم خوف زدہ ہو کر اُسکی اطاعت کرین ہان اسقدر تو ہوا کہ دوکانداروں نے دوکانین بند کردین اور اپنے اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے بازارین بند ہوگئین جو لوگ باہر تھے گھرون مین چلے آئے اور بندوبست کرنے لگے کہ اگر کوئی بلائے سماوی اس شہر پر نازل ہوگی تو ہم سب اپنے بال بچون کو لیکر نکل جائینگے جلائے وطن اختیار کرینگے مگر کافر کی اطاعت نہ کرینگے ہر ایک شہر سے نکل جانے کا بندوبست کررہا ہی کیا رئیس کیا فقیر کیا صاحب پیشہ کیا غیر صاحب پیشہ سب نے مال و اسباب سے ہاتھ دھو یا اپنے جانون کی حفاظت کی تدبیرین ہر ایک مصروف ہوا یہ لوگ تو یہ فکر کررہے ہین اُدھر اُس مہیب شکل نے پکار کر کہا کہ ای اہل شہر یقینیہ و ای باشندگان ملک و ای حاکم ملک و ای اہل لشکر و ای خدا پرستان آگاہ ہو اور خبردار ہو کہ مین فرشتہ قدرت خداوند آفتاب ہون میرا نام ملک الموت قدرت و جلاد فلک ہی مین ہی سب کی روحین قبض کرتا ہون مجھکو خداوند نے بھیجا ہی کہ تم سب اہل شہر وغیرہ کو آگاہ کرو کہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو کیون شہر کی تباہی کی صورت پیدا کرتے ہو کیون نہین میرے فرزند و نائب کی اطاعت کرتے ہو برجیس آفتاب پرست میرا فرزند ہی مین نے اسکو اپنا نائب مقرر کیا ہی مین ہی تم سب کا خدا ہون تم سب کو بدیع الملک نے بہکا دیا ہی بھلا کوئی بھی اس امر کو

یقین کرے گا کہ جسکو دیکھا نہین جو کہ نور کا بقعہ ہو اُسی سے یہ سب کام ہون کہ وہ دنیا کو خلق کرے اور انسان پیدا کرے بھلا خیال تو کرو اُس مین یہ قدرت کب ہی سواے اسکے کہ وہ تاریکی کو برطرف کر دے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو نہ ہاتھ رکھتا ہو نہ منھ ہو نہ چشم نہ جسکے مان ہو نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ جورو نہ بیٹا نہ بیٹی نہ کھاتا ہو نہ پیتا ہو نہ سوتا ہو نہ جاگتا ہو جس مین یہ سب باتین نہ ہون وہ کیونکر دنیا کو خلق کر سکتا ہی بھلا دیکھو تو کہ کبھی سلف سے آج تک بدون مان باپ کے کوئی فرزند پیدا ہوا ہی بس یہ سب دلیلین اہل اسلام کی بیکار ہین اور بہکانے کے طریقہ ہین ہان جن مین یہ سب اوصاف پائے جاتے ہین ایسا جو سب کامون پر قدرت رکھتا ہی وہ خدا ہی جیسا کہ مین ہون جو صفتین تم مین ہین وہ سب مجھ مین ہین بس اسقدر فرق ہی کہ مین دنیا کو پیدا کر سکتا ہون اور غارت کر سکتا ہون تم یہ نہین کر سکتے ہو اگر مین چاہون تو اس دنیا کو برباد کر کے دوسری اور دنیا پیدا کرون جسکو چاہون مار ڈالون اور جسکو چاہون زندہ کر دون تم مین یہ قدرت نہین ہی بس تم بندے ہو مین خدا ہون میرے کہنے پر عمل کرو اگر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ ایک چشم زدن مین اس ملک کو ایسا غارت و تباہ کر دونگا کہ یہ بھی نہ ثابت ہوگا کہ یہان ملک آباد تھا اور تم سب پر عذاب نازل کر کے ہلاک کرونگا اور جلا کر خاک سیاہ کر دونگا ایک بھی زندہ نہ بچے گا یہ آخری حجت ہی کیونکہ مین رحیم ہون و عادل ہون اس سبب سے بار بار سمجھاتا ہون آیندہ تم کو اختیار ہی اگر اب میرے کہنے پر عمل نہ کروگے اور ایک گھنٹہ کے عرصہ مین میرے فرزند کی خدمت مین حاضر ہو کر اُسکی اطاعت نہ کروگے تو مین تم سب کو ابھی غارت کر دونگا یہ کہکر اُسنے چوب نقارہ پر لگائی اور کہا کہ یہ جو کچھ مین نے بیان کیا سب خداوندی کی طرف سے بیان کیا اب تمکو اختیار ہی جو اُنکا حکم تھا وہ مین نے تم سب کو سُنا دیا راوی کہتا ہی کہ اُس ساحر کی صدا جو کہ تخت پر سوار ما بین زمین و آسمان یہ سب تقریر کر رہا تھا کل اہل شہر نے سُنی یہ صفت تھی کہ اُسنے ایک مقام پر تخت قائم کر کے بیان کی مگر سب کے کان مین حرف بحرف اُسکی تقریر کی صدا آئی جو جہان تھا اُسنے سُنی ایک غلغلہ پیدا ہوا تمام شہر مین اور ہر ایک کی زبان سے یہ نکلا کہ ہم کو مرنا قبول ہی مگر اُس کافر کی اطاعت کرنا نہین قبول ہی بلکہ ہر ایک نے بہت سخت و سست کہا اور اہل لشکر و سرداران لشکر و وزیر نے جو کہ اب حاکم شہر ہی طرف سے **یقین یزدان پرست** کے یہ تقریر سُنکے لاکھ لاکھ لعنت کی اور ہزارون گالیان برجیس کو دین یہ تقریر اُس تخت سوار نے بھی سُنی بہت برہم ہوا اور کہا کہ تم سب کی قضا ہی آئی ہی یہ کہکر اور نقارہ بجا کر جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا مگر یہان اہل شہر نے از غریب تا امیر سب نے اپنی جان بچانے کی یہ صورت کی کہ جو کچھ اُٹھ سکا وہ مال و اسباب لیا اور اپنے بال بچون کو ہمراہ لے کر دوسرے دروازہ شہر سے نکل گئے ہر طرف غدر مچ گیا اہل شہر فرار ہونے لگے مگر اطاعت نہ کی کہان تک بھاگین لاکھون آدمی ہین مگر جو کہ بھاگے تھے وہ جا جا کر کوہ و صحرا مین مقام امن تلاش کر کے مقیم ہوئے اس خیال سے کہ جب ہم کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ کافر اپنا لشکر لیکر چلا گیا اور شہر بچ گیا یا غارت ہو گیا تو پھر آکر اپنے اپنے مقام پر قیام کرینگے شہر مین ہر طرف ایک طور کی بھگدڑ مچی ہوئی ہی جسکو جو بنتا ہی وہ کرتا ہی ایک تلاطم برپا ہی کچھ لوگ بھاگے جاتے ہین کچھ یہ خیال کر کے نہین بھاگے ہین کہ اگر قضا آئی ہی تو جہان جائینگے ضرور ہلاک ہونگے یہ سب شعبدہ سحر کے ہین اگر قضا نہین آئی ہی تو یہان بھی بچین گے اور وہان بھی خدا سب مقام پر حافظ ہے۔ یہ کہکر

اپنے کو معرض ہلاکت میں ڈالنے سے کیا حاصل بعض یہ خیال کر کے بھاگے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ جہاں بلا نازل ہونے والی ہو یا نازل ہوا اپنی جان کی حفاظت کر کے ٹل جانا فرض ہے کیونکہ دو قضائیں ہیں ایک معلق اور ایک مبرم معلق ٹالے سے ٹل جاتی ہے مبرم نہیں ٹلتی ہے بس کیا معلوم کہ یہ کونسی قضا ہے اس سے ٹل جانا ہی اچھا ہے خیر شہر میں تو غدر ہے اُدھر وزیر کل لشکر کو لیے ہوئے قصد جنگ چلا آتا ہے اسنے قصد کر لیا ہے اور سب سرداروں و اہل لشکر سے کہدیا ہے کہ جب لشکر کفار نظر آئے تم لوگ بلا تامل تلواریں کھینچ کر جا پڑنا یہ نہ خیال کرنا کہ انکی طرف سے سبقت ہو یہ موقع اس خیال کا نہیں ہے سب نے منظور کیا ہے وزیر یہ اپنے سرداروں سے کہتا ہوا راہ طے کر رہا ہے کہ آپ لوگوں نے اسکی مکاری و تدبیر دیکھی یہ سب شعبدہ ہیں جب اُسنے دیکھا کہ یہ لوگ کسی صورت سے اطاعت قبول نہیں کرتے ہیں ایک ساحر کو اس صورت سے بھیجا کہ وہ جا کر یوں خوف دلائے اور اہل شہر کے دلوں پر خوف طاری کرے شاید وہ لوگ خوف کھا کر اور اگر اطاعت اختیار کریں تو یہ اس کا خیال خام و تصور ناتمام ہے ہم تو سر کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ کافر کی اطاعت کریں بس چاہے زندہ رہیں چاہے مر جائیں ہم موت سے نہیں خوف کرتے ہیں بدوں قضا کے نہ مرینگے آپ لوگوں کو اختیار ہے میں جبر کسی پر نہیں کرتا ہوں کہ میرے ہمراہ رہکر اپنی جان تلف کریں اختیار ہے چاہے اس کافر کی اطاعت کیجیے چاہے کسی طرف نکل جائیے میں تو نہ اطاعت کرونگا نہ کسی طرف جاؤنگا اُسکے خوف سے میں اُس بادشاہ کی طرف سے یہاں کا حاکم ہوں کہ جس نے کئی مقابلہ صاحبقران سے سر میدان کیے اور سامنے سے نہ بھاگا بس میں اس کافر کے خوف سے بھاگوں اکیلا نہ ٹھہرونگا اور جان دونگا سب نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہیں اگر یہی امر منظور ہوتا تو اسوقت تک آپ کی ہمراہی کیوں کرتے اب تک نکل گئے ہوتے ہم سب کی جانیں دین اسلام و آپ کے قدم پر نثار ہیں وزیر ان سب سے یہ باتیں کرتا ہوا چلا جاتا تھا جو ہرکاروں نے آکر خبر دی کہ بیرون شہر ایک میدان وسیع میں لشکر برجیس صف آرا ہے جہاں تک نگاہ جاتی ہے سوائے سپاہ کے دوسری شے نظر نہیں آتی ہے وزیر نے کہا کہ صف آرا ہونے دو ہم سب کو ذات خدا پر تکیہ ہے جو ہیں وہ ہرکارے یہ خبر دے کر بیٹھے تو چند ہرکاروں نے آکر بیان کیا کہ حضور بڑا غضب ہوا اس مکار کی گفتگو و تقریر سنکے تمام شہر میں غدر مچ گیا ہے کسی نے یہ امر تو قبول کیا نہیں کہ ہم جا کر کافر کی اطاعت کریں اپنا دین ترک کریں مگر یہ قرار کیا کہ اپنے آل و عیال و مال کو لیکر شہر سے بھاگے جاتے ہیں وزیر نے کہا کہ جانے دو اچھا ہے شاید کوئی بلا نازل ہو مثل فرنگو شیہ وغیرہ کے تو بڑی خرابی ہو کیونکہ یہ لوگ فرنگو شیہ کا حال سنے ہوئے ہیں اس سبب سے تقدم کرنے میں اچھا ہے یہاں تو یہ باتیں ہیں مگر وزیر لشکر لیے ہوئے چلا آتا ہے بہت جلد راہ طے کر رہا ہے اُدھر وہ تخت سوار لشکر میں پہونچا اور سامنے تخت برجیس کے اپنے تخت کو روک کر پکارا کہ اے نائب خداوند یہ لوگ راہ پر نہ آئینگے آپ خداوند سے کہکر ان پر اپنا عذاب نازل فرمائیے یہ کہکر اُسی آسمان میں غائب ہو گیا اُدھر وہ غائب ہوا اِدھر برجیس نے اُسی گنبد کے اندر سے پکار کہا کہ یا خداوند یہی رائے ہے کہ اب آپ عذاب نازل کریں یہ کہتا تھا کہ ایک مرتبہ گڑگڑاہٹ ہوئی ہزاروں برقیں کوندیں بس سب نے دیکھا کہ وہ آسمان شق ہوا اور اُس آسمان سے ایک آفتاب پیدا ہوا اور چمک کر

بلند ہو گیا اور چمکتا ہوا طرف شہر تقلیبیہ کے چلا سب نے کہا کہ لو غضب ہوا اب شہر تقلیبیہ نہ بچے گا کوئی دم میں تباہ ہو جائے گا خداوندا غضب نازل ہوا یہ لوگ تو یہ کہہ رہے تھے کہ ادھر وہ آفتاب بلند ہو کر چمکا اور اسکا عکس شہر تقلیبیہ پر پڑا اور روح آفتاب مقابل شہر ہو کر ہوا پر قائم ہوا اسکا قائم ہونا تھا اور عکس کا پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ باد سموم ہوا سے گرم کا جھونکا شہر میں چلا ابھی وزیر مع لشکر کے شہر میں ہی گرد … سے زیادہ … کہ وہ جھونکا ہوا کا آیا یہ معلوم ہوا کہ گویا کسی نے اٹھا کر تنور میں ڈال دیا سب اہل لشکر گھبرا گئے ایک دو مرتبہ سے لو نے لگا کہ گیا گرم جھونکا آیا ہے اس وقت تو آنا یہ معلوم ہوا کہ گویا آگ میں گر پڑے اہل لشکر پر کیا منحصر ہے سب اہل شہر کو یہی معلوم ہوا جو لوگ گھروں میں دالانوں میں تھے انکو بھی یہی معلوم ہوا سب نے یہ خیال کیا کہ اتفاق ہی تو … نہیں ہے ہوا گرم آ گئی مگر اب متواتر ہوا سے گرم کے جھونکے آنے لگے اب تو سب پریشان ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے ادھر جو کچھ عرصہ گذرا اور آفتاب سحر کا پورا اثر شہر پر پڑا صفت یہ تھی اور ایسا سحر کامل ہے کہ آفتاب تو قائم ایک مقام پر ہے مگر اسکا اثر تمام شہر پر پڑ رہا ہے بس جب پورا اثر پڑا اب تو گرمی کی یہ حالت ہوئی کہ ہر ایک کی زبان نکل آئی پیاس کی شدت ہو گئی تمام ظروفوں میں پانی خشک ہو گیا ایک قطرہ نہ باقی رہا ہر در و دیوار سے شعلے نکلنے لگے زمین مثل تابہ آہنی کے گرم ہو گئی بس انسان و حیوان کی ایک حالت ہو گئی سب ہانپنے لگے زبانوں میں کانٹے پڑ گئے تالو خشک ہو گئے حیوان تو تڑپ تڑپ کر مر گئے سپاہ کی عجب حالت ہوئی اہل شہر کی یہی کیفیت ہوئی جو اہل شہر نے عالم دیکھا جو لوگ اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی بند و بست بھاگنے کا کرنے لگے ایک تلاطم مچ گیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ آسمان پر سے آگ برسنے لگی اور زمین سے شعلے نکلنے لگے در و دیوار شہر مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی جو شمع تھی وہ مثل شمع کے جل رہی تھی ہر طرف شہر میں آگ لگی تھی نخلستان مثل درخت چنار کے جل رہے تھے بس جتنی قوت تھی وہ باقی رہے تھے ورنہ سب بھاگ گئے تھے جب یہ عالم لشکر کا وزیر نے دیکھا کہ ہر طرف لشکر میں آگ لگی ہوئی ہے لشکری ہلاک ہو رہے ہیں بس حکم دیا کہ بڑا غضب ہوا تم اس خیال میں رہے کہ وہ مقابلہ کرے گا اسنے سحر کیا کہ سبب سحر کے سبب شہر میں آگ لگ گئی اور آسمان پر سے بھی آگ برس رہی ہے بھاگو جس کا جدھر جی چاہے بھاگ جائے اپنی جان اس بلا سے بچائے جس امر کا خیال تھا وہی پیش آیا اور اسنے مکر کیا جس طور سے اسنے فرنلوشیہ کو سحر کر کے تباہ کیا تھا اسی طور سے اس ملک کو بھی تباہ کیا خیر جو مرضی خدا … تو غنیمت ہے گو نکلا یہ جو وزیر نے پکار کر کہا بس لشکر میں ایک تلاطم مچ گیا سب اپنی جان لے کر بھاگنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ جب تک آگ لگے لگے لاکھوں آدمی شہر سے نکل گئے اور کئی لاکھ کے قریب بھاگ گئے بلکہ کل لشکر بھاگ گیا دو پہر دن سے بس وزیر و چند سردار اس مقام پر رہ گئے اور تھوڑے سے اہل شہر جتنی قوت تھی اب تو تمام شہر آتش بار ہو گیا عمارت جل جل کر گرنے لگی شہر پناہ کی دیوار گر گئی سب لشکر جلیس نے دیکھا کہ تمام شہر میں آگ لگی ہوئی ہے تلاطم … شہر مثل ہیزم خشک کے جل رہا ہے وہ آفتاب نیچا ہوتا جاتا ہے جو جو قریب ہوتا ہے وہ وہ … زیادہ ہوتے ہیں لشکر جلیس میں ہر ایک کی زبان پر توبہ جاری تھی ہر ایک یہی کہہ رہا تھا کہ خداوندا … سے بچانا ہم پر … رحم

رکھنا خداوند تیری تو یہ ہی تو ہی بچانے والا ہے جو تجھ سے پھرا اور جس پر تیرا غضب نازل ہوا وہ کسی طرف کا نہ رہا
کیا جلد تو نے اس شہر کو تباہ کیا ہے راوی کہتا ہے کہ ادھر وہ جو اہل شہر شہر میں رہ گئے وہ جل کر خاک
ہو گئے اور وزیر مع چند سرداروں و کچھ لشکر کے رہ گیا تھا وہ بھی سوختہ ہو کر رہ گیا مگر یہ جو سب
جلے اور مرے خداوند کریم نے ان سب کو داخل بہشت فرمایا اس پر بھی قریب لاکھ پچاس ہزار
کے اہل اسلام شہید ہوئے آگ تو لگی ہوئی تھی اس پر یہ غضب ہوا کہ اس آفتاب سے برقیں چمک
چمک کر شہر پر گرنے لگیں اور عمارت گرنے لگی تمام مال و اسباب نقد و جنس سب تباہ ہو گئی
جو لوگ جلے انکے استخوان تک کا نشان باقی نہ رہا ایسا وہ شہر غارت ہوا کہ بالکل میدان ہو گیا
ہر مقام پر خاک کا پتلہ بنکر رہ گیا ہر طرف غبار بلند تھا خاک اڑ رہی تھی ایک ہو کا عالم تھا سوائے
ویرانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا ارژنگ و چترنگ و سنگ نگان کھڑے ہوئے قہقہہ لگا رہے تھے اور
باہم کہتے تھے کہ خوب ہوا جو یوں خدا پرست تباہ ہوئے خوب ہم نے بدلا لیا اچھا شخص ہمارے ہاتھ لگا
ہے اب اہل اسلام کا زندہ بچنا دشوار ہے اسی طور سے سب تباہ ہونگے یہ کہتے تھے اور ہنستے تھے بس
جب تمام شہر غارت ہو چکا ایک مرتبہ وہ آفتاب کڑک کر گرا اور ایک شعلہ زمین سے نکلا جو کچھ کہ
باقی تھا وہ بھی جل کر خاک سیاہ ہو گیا سوائے راکھ کے انبار کے وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا جو بیچارے
جلے تھے انکو قبریں تک نہ نصیب ہوئیں بس وہ آفتاب جب چمک کر گرا اور سب جل گیا ایک
مرتبہ کڑک کر بلند ہوا اور اسی آسمان میں غائب ہو گیا جو کہ گنبد اور تخت برجیس پر محیط تھا غائب
ہوا اسکا غائب ہونا تھا کہ ایک ایسی ہوا چلی کہ وہ جو راکھ کے انبار اس مقام پر لگے ہوئے تھے سب کو
اڑا لے گئی صاف میدان ہو کر رہ گیا سوائے خشت و چونے کے اور کسی چیز کا انبار نہ تھا یہ جو عالم
لشکر برجیس نے دیکھا اور اس طور سے شہر کو غارت پایا سب نے افسوس کیا اور باہم کہا کہ واقعی
بہت بڑا غضب نازل ہوا یہ ثمرہ ہے نافرمانی کا جب برجیس اس شہر کو غارت کر چکا پکار کر کہا کہ
اے افریق شاہ لشکر کو واپس چلنے کا فرودگاہ پر حکم دو کل سے دوسرے ملک کو کوچ کرینگے
اور اہل لشکر سے کہدو کہ تم نے غضب خداوندی کا حال دیکھا جو میری نافرمانی کریگا اسکا
یہی حال ہوگا افریق شاہ نے یہ حکم اہل لشکر کو سنا دیا سب لشکر طرف فرودگاہ کے واپس گیا
تخت برجیس اسی خیمے کے در پر لا کر لگا دیا گیا برجیس اتر کر داخل محل ہوا ایک برق کوندی
آواز آئی تخت لے جاؤ خداوند داخل خیمہ ہوئے تخت کو لا کر اس مقام پر رکھا جو کہ اسکے لیے
مقرر تھا سب لشکر نے کمر کھولی ہر ایک اپنے مقام پر جا کر آسودہ ہوا مگر افسوس کر رہا تھا
کہ دربار کا ڈنکا ہوا سب حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا برجیس موافق اپنے قاعدہ کے
آکر بیٹھا جب سب سجدہ کر چکے اسوقت برجیس نے چوبخوار کو پکارا اور کہا کہ اہل دربار
سے کہو کہ تم نے میرے غضب کو دیکھا کہ جنھوں نے نافرمانی کی انھوں نے کیسی سزا پائی دیکھو
کہ شہر کا نام و نشان تک باقی نہ رہا یہ بھی تو نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر کوئی ملک آباد
تھا یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے ویران تھا سب نے یہ جو سنا ایک زبان ہو کر کہا کہ
خداوند تیرے غضب سے ڈرنا چاہیے جو تجھکو خدا نہ مانے وہ ضرور کافر ہے تیرا ماننے والا قابل
بہشت ہے جو کچھ تو فرماتا ہے آمنا و صدقنا سب سچ اور درست ہے یہ جو اہل دربار نے کہا آواز
آئی کہ تم لوگ دیکھنا میں اسی طور سے سب خدا پرستوں کو غارت کرونگا کیونکہ اب مجکو اور

خداوند کو اُن کی نافرمانی بہت ناگوار گذرتی ہے اور یہ لوگ حد کے مغرور ہیں بس اب اُنکی الفت و محبت خداوند
کے قلب سے جاتی رہی ہے تم لوگ دیکھنا کہ اب یہ لوگ کیونکر غارت ہوتے ہیں مجھ سے خداوند فرماتے تھے کہ
میں نے ان لوگوں سے سلب قوت کر لی جو قوت و طاقت عطا کی تھی وہ سب سلب کر لی اب وہ قوت و طاقت
اُن لوگوں میں نہیں باقی رہی ہے ایک بچہ اُنکو زیر کر سکتا ہے وہ زور نشہ کم ہو گئے اب وہ صاحبقرانی
کے رتبہ کے بجا نہیں خداوند یہ فرماتے تھے کہ اب میں ان بندوں میں سے کسی کو صاحبقران بناؤنگا کہ وہ
دین آفتاب پرستی کو رواج دے گو میں نے ان لوگوں کو بھی رواج دینے کے لیے خلق کیا تھا اور زور و طاقت
دی تھی مگر وہ منحرف ہو گئے دوسرا دین قبول کر لیا اپنے زور و طاقت پر مغرور ہوئے اور سب میرے
بندوں کو قتل کیا میں نے قبل میں ایک اور صاحبقران پیدا کیا تھا جو کہ حمزہ کی اولاد سے تھا اور ایرج
نام تھا اُسنے اس مذہب کو رواج دیا تھا کئی ملکوں پر اُسنے قبضہ کر لیا تھا اٹھارہ برس لشکر حمزہ
سے لڑا جب اسقدر اُسکو زور و طاقت مرحمت ہوئے کہ برابر سے حمزہ سے لڑا بس وہ بھی مغرور
ہو گیا یہ امر مجکو ناگوار ہوا میں نے حمزہ سے زیر کرا دیا اگر وہ غرور نہ کرتا تو وہی صاحبقران ہوتا حمزہ
کو زیر کرتا مگر اُسنے غرور کر کے اپنی خرابی کی جیسے کہ میں نے لقا و فرعون وغیرہ و زرہ خد شاہ وغیرہ
کو اپنا نائب مقرر کر کے پردہ دنیا پر بھیجا کہ تم جا کر دین آفتاب پرستی کو رواج دو وہ جو دنیا پر آئے
خود خدا بن بیٹھے اور دعوی خدائی کرنے لگے بس میں نے اُنکو اپنے سپہ سالار قدرت کے ہاتھوں
سے زیر کرا دیا اور ذلیل کرا کے قتل کرا دیا اُنکو اُنکے حرکت کی سزا دی اس سبب سے حمزہ و اُسکے
اولاد حمزہ ثانی و بدیع الملک وغیرہ اور مغرور ہو گئے کہ ہم سے بڑھکر کوئی نہیں ہے اب
اُنکا غرور حد سے زیادہ ہو گیا اب میں اُنکو غارت کراتا ہوں کیونکہ اب مجھ سے نہیں دیکھا جاتا
ہے کہ وہ مجکو اور میرے بندوں کو برا کہتے ہیں اور لعنت کرتے ہیں بس اب کہاں تک سنوں آخر
غصہ آگیا اب ان لوگوں کا بچنا دشوار ہے تم لوگ خوش ہو اور مسرت کرو کہ اب تم میں سے جس کی
تقدیر اچھی ہوگی اور جسکا نصیب یاور ہو گا وہ صاحبقران ہو گا اب صاحبقرانی ان لوگوں سے
منتقل ہو کر ادھر کو آتی ہے اب خداوند کو تم لوگوں کی حال پر رحم آیا اور میں نے حد سے زیادہ
سفارش بھی کی اس سبب سے اور زیادہ خداوند کو خیال ہوا اب ضرور خداوند خدا پرستوں کو
غارت کریگا تم نے دیکھ بھی لیا کہ کیونکر اُن لوگوں کو غارت کیا جنھوں نے نافرمانی کی جب یہ
برجلیس نے کہا تو سب نے عرض کیا کہ یا نائب خداوند وای فرزند خداوند آپ نے تو اس وقت
ایسی خبر خوش سنائی کہ ہمارے دل جو کہ مثل غنچہ کے سربستہ تھے کھل گئے اور دل ہمارے مثل
اُس گل کے پژمردہ تھے کہ جو ہوائے گرم کے سبب سے پژمردہ ہو جاتا ہے اور جب ہوائے سرد
کا جھونکا اُس کو لگتا ہے تو تازہ ہو جاتا ہے تازہ ہو گئے آپ نے وہ خبر خوش سنائی کہ جسکی ہم
خوشی بیان نہیں کر سکتے ہیں بس آپ کی مہربانی اور عنایت کے خواستگار ہیں کہ اسی طور سے
سفارش فرماتے رہیے گا تا کہ خداوند خدا پرستوں کو غارت فرماویں برجلیس نے خونخوار شاہ
سے کہا کہ کہدو کہ تم سب اطمینان رکھو اب خداوند اُنکی فریاد گوشہ نشین کے اور رحم اُن پر کرینگے
خونخوار شاہ نے پکار کر کہدیا بس سب خوش ہوئے پھر آواز آئی کہ سب سے کہدو کہ
کل ہم یہاں سے کوچ کرینگے بوقت سحر سب طیار رہیں خونخوار شاہ نے اس حکم سے بھی آگاہ
کیا بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا برجلیس اپنے خیمہ خاص میں گیا وہ اروشنی جو کہ

بارگاہ مین پھیلی ہوئی تھی جاتی رہی یہی علامت تھی برجیس کے اُٹھ جانے کی جب وہ دربار برخاست
کر کے اُٹھ جاتا تھا تو وہ روشنی جو کہ بارگاہ مین پھیلی ہوتی تھی جاتی رہتی تھی پس سب پر ثابت
ہو جاتا تھا کہ نائب خداوند نے دربار برخاست کیا سب اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے مقام پر چلے آتے
تھے پس اُسی طور سے آج بھی سب اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر کو اس حال سے آگاہ کر دیا کہ صبح کو
یہان سے خداوند کوچ فرماوینگے طرف شہر محرابیہ کے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا یہان تک
کہ وہ رات بسر ہوئی بوقت صبح برجیس تخت پر سوار ہوا کل سردار و سپاہ کو لیکر اُسی خدم و حشم
سے کہ جس خدم و حشم سے اپنے ملک سے چلا تھا روانہ ہوا یعنی سڑک بنتی جاتی ہے دو طرف باغ و ایوان
طیار ہوتا جاتا ہے طرف محرابیہ کے جاتا ہے ادھر نائب محراب شاہ کو بذریعہ پرچہ اخبار سے کل
حال برجیس کے خروج کا اور ملکون پر قبضہ کرنے کا و دیگر ملکون کے غارت ہونے کا معلوم ہوا
یہان تک معلوم ہوا کہ وزیر صنوبر شاہ نے اطاعت کی اُسکے ظلم و ستم سے امان پائی وزیر یقین شاہ
نے نہ اطاعت کی تھی شہر یقینیہ کو تباہ کر دیا اب ادھر کو برجیس آتا ہے یہ سُنا تھا کہ اسنے اُسی وقت لشکر
کی طیاری کا حکم دیا اور اُسی دن قریب دو لاکھ سپاہ کے بیرون شہر آ کر مقیم ہوا یہ اُترا تھا کہ برجیس
کا لشکر آکر پہونچا بڑے شان و شوکت سے بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین بڑی دور تک لشکر اترا برجیس
اپنے خیمے مین داخل ہوا ہرکارون نے ادھر تو نائب محراب شاہ کو خبر دی کہ یہی اُس کافر کا لشکر ہے
ادھر خونخوار شاہ وغیرہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ آپ کے آنے کی خبر سُنکے نائب محراب شاہ
مع سپاہ کے بیرون شہر آکر مقیم ہوا ہے اور یہ قصد ہے کہ مقابلہ کرے پس جب دربار آراستہ ہوا خونخوار شاہ
نے قریب پردہ جاکر جو کچھ ہرکارون سے سُنا تھا بیان کیا حکم ہوا کہ نامہ روانہ کرو برائے اطاعت اور طلب
کرو اگر آئے تو خیر ورنہ اس شہر پر بھی عذاب نازل کیا جائے پس اُسی وقت نامہ اُسی مضمون کا روانہ کیا
گیا جو کہ وزیر یقین شاہ کو روانہ کیا تھا نائب محراب شاہ نے بھی وہی جواب تحریر کیا پس
برجیس نے برہم ہوکر طبل بجوا دیا یہ خبر لشکر اسلام مین آئی کہ اُس کافر نے طبل بجوایا کل وہ سب پر
عذاب نازل کرے گا یہان بھی نائب محراب شاہ نے طبل بجوایا رات بھر دونون لشکرون مین
طبل بجا کیا اور طیاری جنگ ہوا کی صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے لشکر برجیس
تو بحر سمندر موج زن تھا لشکر اسلام جو کہ مختصر تھا بہ نسبت اُس لشکر کے وہ بھی صف بستہ کھڑا تھا
کہ برجیس نے حکم دیا کہ ہمارا تخت لشکر کے آگے قائم کرو یا بین دونون لشکرون کے پس تخت برجیس
درمیان مین دونون لشکرون کے آکر قائم ہوا وہ آسمان سایہ معلق ہے کہ ایک مرتبہ برجیس نے کہا کہ
یا خداوند مین اپنے منہ پر سے نقاب دور کرکے ان سب کو اپنی صورت دکھانا چاہتا ہون جو کہ تجھ
سے منحرف ہین پس کیا حکم ہوتا ہے آواز آئی کہ شوق سے ان سب کو اپنی صورت دکھا یہ تیرے جمال
کو دیکھکر تیری اطاعت کرینگے پھر تو صدا آئی اور ایک دیوار درمیان لشکر برجیس و برجیس کے
حائل ہو گئی اس سبب سے کہ کوئی اور سوائے لشکر اسلام کے نہ دیکھ سکے جب دیوار حائل ہوئی
وہ جو پردہ گنبد پر موتیون کے اور شعاع آفتاب کے پڑے ہوئے تھے سب اُٹھ گئے لشکر محراب شاہ
مع اپنے حاکم و افسرون کے دیکھا کہ بیچ کے درجہ مین گنبد کے ایک کبر نا ہنجار بہت قوی پوشاک الماس
زرنگار کی پہنے ہوئے بیٹھا ہے نقاب منہ پر پڑی ہے تاج سر پر ہے کہ جس مین بجائے کلغی کے آفتاب الماس کا رشتہ
ہوا لگا ہے یہ دیکھ کر سب نے لاحول پڑھی ادھر برجیس نے خود پکار کر کہا کہ ای خدائے نادیدہ کی بندگی

کرتے ہوون اپنے خدا کو بہچانو اور اُسی کی اطاعت کرو مین ہون فرزند خدا و ند میری خدمت مین آکر حاضر ہوا ور میری بندگی کرو اگر میرے حکم کے خلاف کروگے تو مثل شہر نقینیہ کے تم بھی تباہ ہوگے میری طرف دیکھو جو مین نے کہا ہے اسپر عمل کرو یہ لمکر کہا کہ بر مین نگر مین نگر شاید کہ تشنا سی مرا یہ جو اُسنے کہا سب نے اسکی طرف دیکھا اُسنے اپنے منھ پر سے اُدھر نقاب اُٹھائی نقاب کا اُٹھنا تھا کہ ان سب کی نگاہ اُسکے روے نحس پر پڑی ✽ برنگن از رادرخ خود نقاب ✽ تا مکند دعوے حسن آفتاب ✽ یا تو کھڑے ہوے اُسکی طرف دیکھ رہے تھے یا نگاہ کا پڑنا تھا کہ سبکے سب ولا کھے دولا کھ یہ کہکر دوڑے کہ ہمسے بڑی خطا ہوی جو ہم آپکے مقابلہ کو آئے آپ ہمارے خداوند ہین ہماری خطا کو معاف فرمایئے یہ سب اُدھر کو چلے اودھر برجلیس نے نقاب منھ پر ڈال لی نقاب کا پڑنا تھا کہ وہ پردہ پڑ گئے وہ دیوار برطرف ہوگئی اب کل لشکر برجلیس نے دیکھا کہ کل لشکر حریف کا ہاتھ باندھے ہوے طرف تخت کے چلا آتا ہی جب وہ سب آکر پہونچے قریب تخت رونے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے قصور کو معاف فرمایئے برجلیس نے خونخوار شاہ سے کہا کہ ان سب سے کہدو کہ ہم نے تمھاری خطا معاف کی کیونکہ تم نے ہماری اطاعت کی اپنے ملک کو مع لشکر کے جاؤ اہل شہر کو میری بندگی پر راضی کرو اور اب مین طرف نہ طاق کے برائے مقابلہ بدیع الملک جاتا ہون جب وہان سے واپس آونگا تو اس شہر کی سیر کرونگا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس حاکم محرابیہ کو ایک خلعت اُسی مقام پر طلب کرکے دیا اور ایک کتاب کہ جس مین قواعد آفتاب پرستی تحریر تھے اسی طور سے جن جن ملکون کے حاکمون نے اطاعت کی ہی ایک کتاب ہر ایک کو دی گئی ہی بس نائب محراب شاہ وہ کتاب و خلعت لیکر مع اپنے لشکر کے شہر مین واپس آیا اور سب اہل شہر کو جمع کرکے بہت تعریف آفتاب پرستی کی کیونکہ وہ تو مبتلاے سحر ہو چکا ہی یہ اُسی غازہ سحر کا اثر ہی کہ جو سومنات جادو اُستاد آفتاب جادو نے لاکر برجلیس کے منھ پر ملا تھا اگر یہ کوئی اعتراض کرے کہ اسی طور سے جن جن خدا پرستون نے اطاعت نہین کی اور برجلیس نے اُن ملکون کو تباہ کیا کیون نہ ان ملکون کے باشندون کو اپنی صورت دکھا کر مسحور کیا کیون غارت کیا اسکا جواب یہ ہی کہ اسکو اپنی شوکت دکھانا تھی اور اپنا رعب جمانا تھا ورنہ ممکن تھا کہ ہر ایک کو یہ صورت دکھا کر اپنا مطیع کرنا بس اسنے اسقدر ملک تباہ و برباد کرکے اپنا سکہ ہر ایک کے دل پر قائم کیا اور جن جن سے شرطیہ اطاعت لی اس کا سبب یہ تھا کہ اگر یہ اُنکو صورت دکھا کر اپنا مطیع کرتا تو یہ امر حاصل ہوتا ہر ایک انکار کرتا خلاصہ یہ کہ جیسا اسکو حکم اسکے باپ آفتاب نے دیا وہ اسنے کیا جس ملک کے تباہ کرنے کو کہا اسنے تباہ کیا جس کی اطاعت قبول کرنے کو کہا اسنے اُسکی اطاعت قبول کی اور اس ملک کے باشندون کو امان دی یا جسکی بابت یہ حکم دیا کہ تم اپنی صورت دکھا کر انکو اپنا مطیع کرو اُسکو صورت دکھا کر مطیع کیا المختصر یہ کل فعل اُنکی آفتاب جادو کے ہین کہ وہ سحر کے ذریعہ سے کرتا ہی راوی کہتا ہی کہ اسی طور سے کئی ملک اسلام کے اسنے آفتاب پرست کیے ہین کہ وہان کے حاکمون کو جب کہ وہ مقابلہ مین لشکر لیکر آئے اسنے نقاب اُلٹ کر اپنی شکل نحس اُنکو دکھائی وہ آفتاب پرست ہوگئے مبتلاے سحر ہوکر اُن ملکون مین آفتاب پرستی کو رواج ہوگیا آمدم برسر قصہ بس نائب محراب شاہ نے کل اہل شہر کو آفتاب پرست کیا مگر اسقدر بات باقی رہی کہ جو مساجد اس شہر مین تھین انکو منہدم

نہ کرایا بلکہ اُنکے درون کو مقفل کردیا شہر محرابیہ مین دین آفتاب پرستی جاری ہوگیا یہ مرتد یعنی برجلیس مع سپاہ
زن وہان سے مع کل لشکر کے طرف شہر اقبالیہ کے روانہ ہوا شہر اقبالیہ مین اقبال شاہ کا فرزند
افضال شاہ حاکم تھا اُسکو یہ سب واقعات معلوم ہوئے تو اپنے وزیرون و مشیرون و ارکان
سلطنت کو طلب کرکے کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہے آیا مین برجلیس سے مقابلہ کرون یا اطاعت
کرون اُن سب نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ مثل باشندگان صنوبریہ کے
اطاعت کی جاے تاکہ ملک و مال تباہی سے بچے آیندہ جو راے عالی افضال شاہ نے کہا کہ یہی
راے مین نے بھی تجویز کی تھی بس تم سب کی راے لینا تھی انتظام کرو مین جاکر اُسکے لشکر مین
اُسکی اطاعت کرونگا تاکہ اہل شہر پر یہ حال نہ ظاہر ہو کہ بہ سبب خوف کے اطاعت کی وہان سے
یہان آکر سب کو راضی کرلونگا چنانچہ اُسی دن سے سامان ہونے لگا بہت سے عمدہ عمدہ تحفہ شہر
اقبالیہ کی عمدہ عمدہ اشیا براے نذر جواہرات بے بہا لیکر بہ بہانہ شکار فرزند اقبال شاہ مع
وزیرون و مشیرون کے شہر سے نکل کر اور کچھ سپاہ ہمراہ لیکر چلا اُدھر لشکر برجلیس قریب شہر پہونچ
چکا تھا اور برجلیس نے قیام کا حکم دیا تھا بس لشکر اُتر چکا تھا دربار آراستہ تھا کہ افضال شاہ
پہونچا اہل لشکر برجلیس نے جو ایک بادشاہ کو مع چند سردارون و وزیرون و سپاہ کے اپنے لشکر
کی طرف آتے ہوئے دیکھا بس کوتوال لشکر نے آگے بڑھکر ٹوکا اور کہا کہ کدھر آتے ہو یہ لشکر
خداوندی ہے یہان تمھارا کیا کام ہے کیونکہ تم خدا پرست ہو بس وزیرون نے افضال شاہ کے
باشارہ بادشاہ عجز کنان سے کہا کہ ہمارا بادشاہ آمد خداوندی کی خبر سنکے براے اطاعت آیا ہے
کیونکہ اُسنے جو سُنا کہ جس نے خداوندی کی اطاعت نہ کی خداوند نے اُسکو غارت کردیا بس
ہمارے بادشاہ افضال شاہ کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہوکر اس ملک کو
بھی تباہ کریں لہذا وہ خود بدون طلب براے اطاعت و آستانہ بوسی حاضر ہوئے یہ جو کوتوال
نے سُنا پھر نہ روکا آنے دیا بس افضال شاہ مع اپنے کل لشکر کے جو کہ ہمراہ تھا داخل لشکر
برجلیس ہوا تمام لشکر کو دیکھتا ہوا اور سامان کو وزیرون سے کہتا ہوا کہ بھلا مین کیا تھا جو اس
لشکر سے مقابلہ کرسکتا یہ لشکر ایک ہی حملہ مین میرے شہر کی خاک تک تو برباد کردیتا خوب
ہوا جو مین نے اطاعت کا قصد کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی اور سواے پشیمانی اور ندامت کے
کچھ نہ حاصل ہوتا جنھون نے اطاعت کرلی اور آفتاب پرستی اختیار کی بڑی عقلمندی کی
اور جنھون نے ایسا نہ کیا نہایت نادانی اور بیوقوفی کی اُسکی سزا پائی وزیر عرض کرتے ہین
بجا اور درست ہے یہ سنکے سب دربارگاہ پر پہونچے افضال شاہ نے اپنے لشکر کو ایک
طرف صف بستہ ہونے کا حکم دیا اور خود دربارگاہ پر آیا یہان دربارگاہ پر ستون قدرت
بہ عہدہ درگہ سالاری دنگل پر بیٹھا ہوا تھا کہا افضال شاہ نے خود اُس سے بڑھکر کہا کہ بندگان
خداوند سے جاکر عرض کرو کہ افضال شاہ حاکم شہر اقبالیہ براے اطاعت حاضر ہوا ہے در دولت
پر موجود ہے اُسکے بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہے درگہ سالار یہ سنکے اُٹھا اور قصد کیا کہ اندر بارگاہ
کے جاؤن کہ یہان اندر بارگاہ کے برجلیس نے خونخوار شاہ سے کہا کہ شہر اقبالیہ کا حاکم
افضال شاہ جو کہ فرزند ہے اقبال شاہ کا اور اقبال شاہ اسکو اپنی طرف سے حاکم شہر
کرگیا ہے اور خود ہمراہ بدیع الملک کے نہ طاق کی طرف گیا ہے وہ آیا ہے براے اطاعت

پس چند سردار برائے استقبال افضال شاہ کے جائین اور اسکو بہ عزت و حرمت اندر بارگاہ کے لائین یہ سنکے خونخوار شاہ نے فوراً چند سردار معزز برائے استقبال روانہ کیے وہ اُس وقت آکر پہونچے کہ جب ورگہ سالار اندر جانے کے لیے دنگل پر سے اُٹھا تھا کہ لال پردہ بلند ہوا سب نے دیکھا کہ چند سردار آفتاب پرست لباس زرنگار سے آراستہ بارگاہ کے اندر سے نکلے اور ورگہ سالار سے کہا کہ افضال شاہ کہان ہین جو کہ برائے اطاعت خداوند تشریف لائے ہین اُنکو خداوند نے یاد فرمایا ہے یہ سُننا تھا کہ ورگہ سالار نے افضال شاہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ آپ ہین وہ سردار آکر افضال شاہ سے بعد سلام کرنے کے بغل گیر ہوئے اُسکو اپنے ہمراہ لے کر مع اُسکے سردارون کے داخل بارگاہ ہوئے بڑی عزت سے لائے افضال شاہ نے ہر مقام پر عجائبات دیکھے اور حیرت کی یہان تک کہ جو سردار جس مرتبہ کا تھا اُسی مرتبہ کے مقام پر اُسکو ٹھہرنے کا حکم ملا اور کرسی مرحمت ہوئی پس افضال شاہ مع چند وزیرون و سرداران معزز کے دوسرے درجہ تک گیا وہان اُسکی لیاقت کے موافق جگہ ملی اسنے سلام کیا جواب سلام ملا اسنے وہ تحفے جو ہمراہ لایا تھا پیش کیے وہ قبول ہوگئے یہ نذر دے کر بیٹھا پردہ کے اندر سے آواز آئی کہ اس سے دریافت کرو کہ کیون آیا ہے گو خداوند اسکے حال دل سے ماہر ہین مگر تم لوگون پر بھی تو ظاہر ہوجائے افریق شاہ نے افضال شاہ سے دریافت کیا اُسنے جواب مین عرض کیا کہ مین نے جو شان و شوکت خداوند کی سُنی اور اپنے مین جرأت مقابلہ کی نہ پائی سوائے اطاعت کے پس مین بدون طلب حاضر ہوا لہذا امیدوار ہون کہ میری اطاعت قبول فرمائی جاوے مگر اس شرط کے ساتھ کہ مین تمام ملک مین دین آپ کا جاری کرونگا اور گز و سکہ آپ کے نام کا جاری ہوگا سجدہ اُسی وقت کرونگا کہ جب خداوند بدیع الملک پر جو کہ اسوقت کے صاحبقران ہین اور جن کی ہم سب نے اطاعت کی ہے اور جنھون نے ان سب ملکون پر بزور شمشیر قبضہ کیا ہے اور ساحرون کو قتل کیا ہے غالب آئین سے خواہ وہ خداوند کی اطاعت کرین خواہ نہ کرین مین فوراً اُس وقت سجدہ کرونگا اگر اس طور سے میری اطاعت خداوند کو منظور ہے تو مین حاضر ہون ورنہ خداوند کو اختیار ہے یہ تقریر افضال شاہ کی سب اہل دربار نے سُنی سنگتکان وارزنگ وچترنگ وغیرہ بیٹھے ہوئے ہنسا کیے اور باہم اشارہ کر رہے ہین کہ کیا ان خداپرستون کا زور کم ہوا ہے دیکھو بدون طلب حاضر ہوکر اطاعت کرتے ہین یہ تو باہم یہ اشارہ کر رہے ہین اُدھر افریق شاہ نے کل تقریر افضال شاہ کی قریب پردہ جاکر بیان کی آواز آئی کہ تم نے اُسکی عرض کو قبول کیا جس شرط سے اسنے اطاعت کی ہے ہم کو قبول ہے اسکو مع اسکے لشکر کے سب کو خلعت دیا جائے اور کہدیا جائے کہ تم اپنے ملک کو جاؤ اور دین آفتاب پرستی کو رواج دو ایک کتاب دی جائے کہ اسکے بموجب قواعد آفتاب پرستی جاری کیے جائین اور اب تم جاکر بآرام بسر کرو کوئی تم سے تعرض نہ کرے گا کل ہمارا لشکر یہان سے کوچ کر جائے گا اب تم کسی طرح کا خوف نہ کرو چنانچہ افریق شاہ نے یہ سب حکم سُنا دیے اور ایک کتاب منگا کر افضال شاہ کو دی اور اُسکے کل ہمراہیون کو مع اُسکے خلعت دیئے اور کہا کہ خداوند فرماتے ہین کہ ہم تم سے بہت خوش ہین اب تم اپنے ملک کو جاؤ پس افضال شاہ وہ کتاب و خلعت سے مخلع ہوکر اور کتاب لے کر سلام کرکے مع اپنے سردارون کے بیرون بارگاہ آیا اور اپنے لشکر کو سب کو خلعت سے سرفراز فرمایا لشکر کو لے کر راہ طے کرکے داخل شہر ہوا اور اسی دن سب اہل شہر کو جمع

کرکے اُن سے کہا کہ آپ لوگ بدظن نہ ہوں تو میں ایک امر بیان کروں سب نے عرض کیا کہ ہم آپ کی رعایا ہیں جس طور سے ہم آپ کے والد کے تابعدار تھے اُسی طور سے آپ کے ہیں پس جو امر آپ کے نزدیک مناسب تھا وہ آپ نے کیا آپ جو ہم سے ارشاد کرینگے ہم اُسکو بدل و جان قبول کرینگے آپ کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے اُسوقت افضال شاہ نے کل حال بیان کیا اور کہا کہ آپ لوگ بخوبی آگاہ ہیں کہ جن ملکوں کے حاکموں نے اطاعت نہیں کی اُنکا کیا انجام ہوا بس میں اسی خیال سے کہ اگر اطاعت نہ کرونگا تو وہی حال اس شہر کا بھی ہوگا بس میں نے اطاعت کر لی اور آپ سب کو ورطہ ہلاکت سے بچایا اور اس بلائے ناگہانی کو یوں دفع کیا سب نے جواب دیا کہ جو آپ نے کیا بہت اچھا کیا ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ جو آپ نے کیا مناسب کیا ہم کو کوئی مقام عذر نہیں ہے بس افضال شاہ نے تقیہ کرکے دین آفتاب پرستی کو رواج دیا اور مساجد میں جو کہ اُس شہر میں تھیں اُن میں قفل ڈلوا دیے یہاں بھی اُس دن سے آفتاب پرستی کو رواج ہوا یہی افضال شاہ نے اہل شہر سے کہا تھا کہ جب صاحبقران شہر طاق کو فتح کرکے واپس آئینگے میں اُن سے اپنی خطا معاف کرا لونگا اور اپنی اس حرکت ناز یبا کا عذر کرلونگا وہ رحم دل ہیں معاف کردینگے بلکہ میری کارگذاری سے خوش ہونگے سب نے وہی جواب دیا جو کہ تحریر ہوا یہاں کا تو افضال شاہ نے یہ بندوبست کیا اُدھر دوسرے دن برجیس مع کل لشکر کے اُسی شان و شوکت سے کوچ کرکے طرف شہر اشالیہ کے روانہ ہوا شہر اشالیہ میں افعال شاہ برادر امثال شاہ امثال شاہ کی طرف سے حاکم ہے اور امثال شاہ ہمراہ صاحبقران کے مع لشکر کے گیا ہے جب افعال شاہ کو ان واقعات کا اخبار پہونچا اور پرچہ اخبار سے سب حال معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کافر ادھر کو مع لشکر کے آتا ہے بہت پریشان ہوا اور مشیران سلطنت وزیران اہمیت کو طلب کرکے کہا کہ تمھاری کیا رائے ہے اس مقدمہ میں آیا مقابلہ کیا جائے یا مثل صنوبریہ کے لوگوں نے اور افضال شاہ کے اطاعت کی جائے اس امر میں تمھاری کیا رائے ہے سب نے عرض کیا کہ مقابلہ کرنے میں وہی خرابی ہے کہ جو شہر لقینیہ کے لوگوں پر گذری اطاعت میں بہتری ہے کہ یہ بلا بھی دفع ہوتی ہے اور جان بھی بچتی ہے صاحبقران تشریف لائینگے اُن سے عرض کرلیا جائیگا کہ ہم نے اس بلا کے دفع ہونے کی یہی تدبیر مناسب دیکھی بس یہ مدارک کیا ہم آپ کی اطاعت سے باہر نہیں ہیں افعال شاہ نے جواب دیا کہ یہی رائے مناسب ہے بس اُسی دن افعال شاہ تحفہ و جواہرات لے کر اور چند سرداروں و کچھ سپاہ کو ہمراہ لے کر مثل افضال شاہ کے بیرون شہر آیا اور ایک مقام پر فروکش ہوا کہ لشکر برجیس آفتاب پرست بڑے جاہ و حشم سے آ کر پہونچا اسنے یعنی افعال شاہ نے مثل افضال شاہ کے جاکر اُسی شرائط سے اطاعت کی اور خلعت سے متخلع ہو کر اور کتاب لیکر وہاں سے اپنے شہر میں آیا اور مثل افضال شاہ کے سب اہل شہر کو جمع کرکے اور سب اہل شہر کو اطمینان دے کر اُسی طریقہ سے اسنے بھی دین آفتاب پرستی کو رواج دیا یہاں بھی آفتاب پرستی ہونے لگی اُدھر برجیس اُس ملک کی مہم سے فراغت کرکے دوسرے دن مع لشکر کے طرف شہر مرادیہ کے روانہ ہوا شہر مرادیہ کا حاکم آج کل فرزند مراد شاہ ہے جسکا نام امداد شاہ تھا یہ بہت سیاہ قلب تھا اسکو دین اسلام کی طرف رغبت نہ تھی اور یہ امر اسکو بہت ناگوار ہوا تھا کہ باپ نے جو دین اسلام قبول کر لیا تھا مگر بہ سبب باپ کے خوف کے

کچھ وہ نہ مار سکا تھا جب سے اسکا باپ اسکو بادشاہ کر گیا تھا یہ اس فکر مین تھا کہ کسی تدبیر سے مین اس ملک کو پھر تصویر پرست کرون رات دن اسی فکر مین غرق رہتا تھا کہ اسکو بھی پرچہ اخبار کے ذریعہ سے سب حالات معلوم ہوئے اور اسنے سب واقعہ سنے یہ بھی سُنا کہ اُن فتوحون سے بہت سے ملک تباہ ہوئے کہ جنکا نام و نشان تک باقی نہ رہا یہ بھی نہین ثابت ہوتا ہے کہ یہ ملک کب بھی آباد تھے اور بہت سے حاکمون نے بہ شرائط اطاعت کی اور بہت سے بادشاہون نے بخوشی دل بدون شرائط اطاعت کی اور بہت سے بادشاہون نے بخوشی دل بدون شرائط دین آفتاب پرستی قبول کیا اور امان پائی صنوبریہ کے لوگون نے بشرائط اطاعت کی یقینیہ کے لوگون نے اطاعت نہ کر کے اپنے شہر کو تباہ و برباد کرایا بحرابیہ کے لوگون نے بخوشی اطاعت کی اقبالیہ و امثالیہ کے حاکمون نے اطاعت کی یہ بہت خوش ہوا کہ جب یہ جیسی آفتاب پرست ادھر آئے گا تو مین اسکا دین قبول کرونگا اس دین اسلام سے تو بہتر ہوگا اس مذہب سے تو مجکو نفرت ہے یہ کون سی عقل ہے کہ جسکو دیکھا نہ سنے اُسکو بخدائی مانے سب خدا پرست نادان ہین دوسرے یہ امر کہ اسکے شرائط بہت سخت ہین اور سب مذہبون مین مان بہنین حلال ہین اگر مان خوبصورت ہو اور بیٹے کا جی چاہے تو مان سے مباشرت کرے اگر بہن خوبصورت ہو اور بھائی کی خواہش ہو تو اُس سے ہم بستر ہو باپ بیٹی سے ہم بستر ہو سکتا ہے دین اسلام مین مان بیٹے پر حرام ہے اور بہن بھائی پر اور بیٹی باپ پر بڑے غضب کی بات ہے کہ کیسی ہی خوبصورت دختر ہو اور باپ اُس پر مائل ہو مگر ناچار ہے کہ دوسرے کے حوالہ کر دے خود اُس سے لطف نہین ہو سکتا ہے اس دین خداپرستی مین یہ بہت بڑی خرابی ہے اور کسی مذہب مین نہین ہے بلکہ یہ مسلہ طے شدہ ہے کہ جس کا جی چاہے جس عورت سے ہم بستر ہو خواہ صاحب شوہر ہو خواہ ناکتخدا ہو یہ دین عمدہ ہے کہ جس مین یہ قید نہ ہو یا وہ دین اچھا ہے کہ جس مین یہ قید ہو ایسے ایسے خیالات واہیات اسکو پیدا ہوئے تھے اور یہ مرتد ہو گیا تھا اب جو اسکو یہ معلوم ہوا اسنے اپنا دین یعنی اسلام ترک کیا اور مرتد ہو گیا دوسرے اسکو یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ **بدیع الملک** نے کوئی اس ملک پر بزور شمشیر نہین قبضہ کیا ہے بلکہ میرے باپ مراد شاہ نے جب دیکھا کہ سب بادشاہون نے اطاعت **بدیع الملک** کی کی اور دین اسلام قبول کر لیا اُس نے بھی کر لی اور اسکی پیروی کی بس کیا ضرور ہے کہ مین اُسی طریقہ پر ثابت قدم رہون اب تک مین نے اپنے باپ کے کہنے پر عمل کیا اب مین خود صاحب اختیار ہو گیا ہون بس اب جو مجکو مناسب ہوگا مین کرونگا یہ بھی خیال کیا اس نے اپنے مقام پر کہ اسوقت تک کوئی مددگار نہ تھا جو مین دین کو قبول کرتا اب اتنا بڑا مددگار جو کہ خود خداوند اور صاحب اختیار ہے جسکے قبضہ مین ہزارون ملک ہین جسنے کئی سے ملکون پر اہل اسلام کے قبضہ کر لیا اور اپنا دین جاری کیا جسکو لاکھون بندے بخدائی مانتے ہین بس جب کہ ایسا مددگار ملتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ مین اسی دین پر قائم رہون جب کہ خوبی تقدیر سے مددگار ملا جو کہ خود خدا ہے بس مجکو لازم ہے کہ تبدیل مذہب کرون اور اُس خدا کا دین اختیار کرون ایسے ایسے خیالات دل مین کر کے خاموش ہو رہا جب کہ یہ خبر معلوم ہوئی کہ بُرجیس لشکر لے کر قریب آ گیا اسیوقت اسنے ایک صحبت مشورہ آراستہ کی اُس مین سب وزیرون و امیرون و عمائد شہر کو طلب کیا اور جمع رائے کو روشن کیا سب نے یہی رائے دی کہ اطاعت کرنا لازم ہے جب سے

نے اپنی اپنی راے بیان کر چکے اُسوقت اسنے یعنی امداد شاہ نے کہا کہ میری راے آپ سب کی راے کے خلاف ہی اب مین اپنی راے ظاہر کرتا ہون خلاصہ یہ کہ جو جو باتین اسنے اپنے مقام پر دین اسلام مین نقص کی نکالین تھین وہ سب بیان کین اور سب کو اُن باتون سے شک مین ڈالدیا اور جو جو اسکے نزدیک اور دینون مین اچھائیان تھین وہ بیان کرکے اور وہ سب امر جو کہ اسنے اپنے مقام پر تجویز کیے تھے اور یہ حقیر تحریر کرچکا ہی سب کے روبرو بیان کیے اور ایسی تقریر کی کہ سب کی یہ راے ہوگئی کہ دین آفتاب پرستی قبول کرلیا جاے واقعی مراد شاہ نے بڑی غلطی کی جو ایسے دین کو ترک کرکے دین اسلام اختیار کیا جیسے مذہب آفتاب پرستی ویسے تصویر پرستی بلکہ تصویر پرستی سے آفتاب پرستی عمدہ ہی اول تو جو تصویر پرستی کے طریقہ مین اور جو اسکے قاعدہ مین وہی سب آفتاب پرستی کے ہین بس فرق کچھ نہین ہی سواے اس فرق کے کہ خداوند آفتاب ہمہ وقت موجود ہین اور اُنکے نائب و فرزند یعنی برجیس اور تصویر پرستی مین یہ بات نہ تھی بلکہ خداوند تصویر کو بھی جبتک نہین دیکھا تھا یہ بہت بڑا عیب تھا اس مذہب مین بھی تب خوب آپ نے راے کی اور آپ نے خوب اپنے عقل سے کام لیا ہم سب کو یہ راے آپ کی بہت پسند آئی بہتر ہوگا کہ دین اسلام ترک فرمایئے امداد شاہ نے کہا کہ مین نے پہلے ہی سے دین اسلام کو ترک کیا تھا اب تم لوگ بھی ترک کرو اور آفتاب کو اپنا خدا جانو یہان تک کہ خداوند برجیس یہان تشریف لائینگے اور طریقہ سب کو تعلیم فرمائینگے راوی بیان کرتا ہی کہ اُس شیطان کے بہکانے سے سب دین اسلام سے پھر گئے اور ترک کیا سب گمراہ ہوگئے راہ ضلالت کو پھر اختیار کیا اور اُسی وقت سے سب آفتاب پرست ہوگئے جب یہ سب مرتد ہوچکے امداد شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے شہر مین منادی کیجاوے کہ جسکو دین آفتاب پرستی اختیار کرنا ہو وہ تو ہمارے شہر مین قیام کرین اور جو اس دین کو نہ اختیار کرے اور دین اسلام کے ترک کرنے مین عذر کرے ہمارے شہر سے نکل جائے ورنہ اُسکا خون ہم پر حلال ہوگا ہم اُسکو ضرور قتل کرینگے اور آج سے کوئی دین اسلام کے طریقہ کو نہ اختیار کرے بلکہ دین اسلام کو ترک کرے آیندہ اُسکو اختیار ہی ہم نے آگاہ کردیا یہ جو منادی نے بہ حکم بادشاہ تمام شہر مین ندا دی جو کہ با اعتقاد اور صاف قلب تھے اُنھون نے لاحول کہی اور اُسی دن شہر سے سب مال و اسباب لے کر مع اہل و عیال کے نکل گئے کیونکہ بادشاہ کا حکم تھا جو آج سے کل تک دین اسلام ترک کرکے آفتاب پرستی نہ اختیار کرے گا تو اُسکا خون بہانا ہم پر جائز ہی اور اُسکا مال و اسباب سب لوٹ لیا جائے گا وہ مع اہل و عیال کے قتل کیا جائے گا راوی بیان کرتا ہی کہ اُس ملک مین قریب چھ لاکھ کے لوگ آباد تھے اُنمین سے قریب کوئی ایک ہزار کے با ایمان تھے اور اُنکے قلب صاف تھے وہ تو نکل گئے باقی سب اُسی دن کافر ہوگئے اور آفتاب پرستی اختیار کرلی گو اُسکے طریقہ سے نہ آگاہ تھے صرف اسی قدر امر کو اختیار کیا اور یہ زبان سے کہا کہ ہم نے دین اسلام ترک کیا اور آفتاب عالم تاب کو اپنا خدا قرار دیا بس تمام ملک مراد کے باشندے آفتاب پرست ہوگئے اُسی دن سے اُس ملک مین آفتاب پرستی کا رواج ہوگیا امداد شاہ پسر مراد شاہ نے اپنے نام پر سکہ جاری کیا جو سکہ وگز بنام بادشاہ اسلام اُس ملک مین جاری تھا اُسکو منسوخ کردیا یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر بیرون شہر برجیس آفتاب پرست مع خدم و حشم کے آکر فروکش ہوا بیرون شہر امداد شاہ نے چند ہرکارے براے

خبر مقرر کیے تھے اور اُنکو حکم دیا تھا کہ لشکر خداوندی آکر جب فروکش ہو ہم کو اس حال سے آگاہ کرنا ہم خداوندی جا کر اطاعت کرینگے ہرکاروں نے آکر بادشاہ کو برجیس کے آنے سے آگاہ کیا جب امداد شاہ کو یہ حال معلوم ہوا کہ نائب خداوند یعنی برجیس آفتاب پرست جو کہ فرزند خداوند بھی ہیں مع لشکر کے جو کہ قریب اسّی لاکھ کے ہے آکر بیرون شہر فروکش ہوئے ہیں دوسرے دن وہ کافر خاسر مع چند سرداروں و کچھ سپاہ کے تحفہ و تحائف لے کر اور بہت سا جواہرات برائے نذر لیکر اپنے شہر سے روانہ ہوا اور لشکر برجیس کے قریب پہونچا جو سردار سرحد لشکر پر اُترا ہوا تھا اُسنے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو اور کیوں مع اسقدر لشکر کے سپاہ خداوندی کے حد کے اندر چلے آتے ہو وزیر امداد شاہ نے بیان کیا کہ ہمارا بادشاہ پہلے تصویر پرست تھا جب بدیع الملک اس طرف کو آئے تب ہمارے بادشاہ کے باپ نے کہ جسکا نام مراد شاہ تھا اُسنے دین اسلام بخوف صاحبقران قبول کیا اور مع لشکر کے بدیع الملک کے ہمراہ طرف قطاق کے چلے گئے اور اپنے فرزند کو یہاں کا بادشاہ کیا چونکہ ہمارا بادشاہ امداد شاہ اپنے باپ سے اس امر پر ناراض تھا کہ بلا وجہ کیوں ترک مذہب کیا اور کیوں اہل اسلام کی اطاعت اختیار کی جب اُنکے والد اُنکو یہاں کا حاکم کرکے چلے گئے تھوڑے دنوں تک تو وہ خاموش رہے جب اُنھوں نے خداوند کی تشریف آوری کی مع لشکر کے خبر سُنی دین اسلام سے انحراف کیا اور آفتاب پرستی کو اختیار کیا بلکہ تصویر پرستی کو بھی ترک کیا اب جو سُنا کہ لشکر خداوند آکر فروکش ہوا ہے بس برائے قدم بوسی حاضر ہوئے ہیں اور تمام شہر مرادیہ کے باشندے آفتاب پرست ہیں گو اس دین کے طریقہ سے آگاہ نہیں ہیں مگر یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ آفتاب کو اپنا خدا جانتے ہیں اور ہر صبح کو اُٹھ کر طرف آفتاب کے سجدہ کرتے ہیں یہ جو اُس سردار نے سُنا اجازت دی کہ شوق سے داخل لشکر ہو کیونکہ یہ حکم برجیس کا ہے ہر ایک کو جو ہمارے لشکر میں برائے اطاعت ہماری داخل ہو خواہ وہ کسی مذہب کا ہو فوراً آنے دینا جب کہ وہ یہ کہے کہ ہم خداوند کی خدمت میں جاتے ہیں کہ خداوند کی بندگی کریں اُسکو منع نہ کرنا چنانچہ امداد شاہ مع سرداروں و لشکر کے داخل لشکر برجیس ہوا اور لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ پہونچا وہاں بارگاہ کے اندر برجیس نے خونخوار شاہ سے کہا تھا کہ امداد شاہ حاکم شہر مرادیہ آفتاب پرست ہوکر اور دین اسلام کو ترک کرکے مع چند سرداروں اور کچھ سپاہ کے لشکر میں آیا ہے اور بیرون بارگاہ آکر پہونچا ہے وہ بندۂ خاص با بدولت ہے کیونکہ بدون ہمارے کہنے اور حکم دینے کے اُس نے آفتاب پرستی اختیار کی بلا کسی شرط اور عذر کے لہذا اُس کے استقبال کو چند سردار معزز جائیں خونخوار شاہ نے چند سردار معزز بحکم برجیس روانہ کیے وہ سردار بیرون بارگاہ آئے یہاں وزیر امداد شاہ درگہ سالار سے کہہ رہا تھا کہ ہمارے بادشاہ کے آنے کی خبر خدمت خداوندی میں کردو تاکہ بادشاہ حاضر خدمت ہوکر مشرف زیارت و قدمبوسی حاصل کرے کہ وہ سردار آکر پہونچے اُنھوں نے جو غیر آدمیوں کو دیکھا اور دیکھا کہ ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے سب کے بیچ میں کھڑا ہے اور ایک شخص مندیل سر پر رکھے ہوئے درگہ سالار سے کچھ باتیں کر رہا ہے ان سرداروں نے عقل سے دریافت کر لیا کہ یہ جو تاج سر پر رکھے ہے یہ بادشاہ ہے اور جو اُسکے گرد میں یہ سب سردار ہیں اور یہ جو مندیل پہنے ہوئے درگہ سالار سے کلام کر رہا ہے یہ وزیر ہے بس اُن سب سرداروں نے آگے بڑھ کر اُن سب سے صاحب سلامت کی اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے ہمراہ بارگاہ میں تشریف لے چلیں خداوند و نائب خداوند آپ سے بہت خوش ہیں اور اُنکو آپکے بیان سے پہلے خبر ہو گئی تھی بعلم خدائی ہم سبکو آپ کے لے آنے کے لیے روانہ کیا ہے کہ ہم آپ کا استقبال کرکے آپ کو داخل بارگاہ کریں یہ جو اُنھوں نے کہا امداد شاہ

مع وزیر و دیگر سردارون کو ہمراہ لے کر اُن سردارون کے ساتھ بارگاہ مین آیا سب جلوہ خانون کی سیر کرتا ہوا
اور عجائبات سحر دیکھتا ہوا ایوان مین آیا اسکے ہمراہی کے سردار موافق قاعدہ کے ہر ایک درجہ مین بٹھا دیے گئے
جو درجہ اور جو جگہ جسکے لائق تھی یہانتک کہ یہ مع چند سردارون کے دوسرے درجہ مین آیا اور بہت ادب سے
طرف حجاب قدرت کے سلام کو خم ہوا کیونکہ جو سردار ہمراہ آئے تھے اور استقبال کر کے بارگاہ مین لائے
تھے اُنھون نے کہا تھا کہ یہ حجاب قدرت ہے اور طریقہ یہان کا یہ ہے کہ جو کوئی آتا ہے وہ پہلے حجاب قدرت
کی طرف برائے سلام خم ہوتا ہے اگر دوسرے مذہب کا ہوتا ہے اگر آفتاب پرست ہوتا ہے وہ سجدہ کرتا ہے
امداد شاہ نے مع اپنے کل سردارون کے سجدہ بھی کیا اور سلام بھی بہ ادب اپنے مقام پر بیٹھا جو کہ اسکے
لیے مقرر کیا تھا جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت حجاب قدرت کے اندر سے صدا آئی کہ اے افریق شاہ دریافت
کرو کہ امداد شاہ کیون آیا ہے گو ہم اُسکے دل کے حال سے بخوبی آگاہ ہین مگر وہ بھی اپنی زبان سے بیان
کرے افریق شاہ نے امداد شاہ سے کہا تب اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین اس لیے حاضر ہوا ہون
کہ خداوند کو سجدہ کرون اور قواعد آفتاب پرستی سے آگاہ ہون گو میرا باپ اور مین قبل مین تصویر پرست تھا
جب لشکر اسلام اِدھر کو آیا اور چند ملک بدیع الملک نے بزور شمشیر لیے میرے باپ نے بدیع الملک
کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا مین بھی خدا پرست ہوا میرا باپ تو لشکر لے کر بدیع الملک
کے ہمراہ جو کہ اپنے تئین صاحبقران ثالث کہتا ہے چلا گیا اور مجکو اپنی طرف سے یہان کا بادشاہ کر گیا مجکو
پہلے ہی سے دین اسلام کی طرف رغبت نہ تھی بلکہ یہ امر بالکل ناگوار ہوا تھا اب جو مین بادشاہ ہوا تو اس
فکر مین مبتلا ہوا کہ کسی تدبیر سے مین اس دین کو ترک کرون اور دین سابق اپنا اختیار کرون مگر اس خیال
سے کہ مین کیونکر ایسا امر کرون کیونکہ مین ایک اکیلا ہون اور سب خدا پرست ہین اگر اطراف و جوانب کے
بادشاہ یہ سنین گے کہ امداد شاہ نے ترک اسلام کیا سب میرے اوپر لشکر کشی کرینگے مین کیونکر ہر ایک
کو جواب دونگا سواے شکست کے کچھ نہ حاصل ہوگا اس قدر تامل کرنا چاہیے کہ کوئی مددگار ایسا
زبردست ملے کہ جو ان لوگون کے حملون کو رد کرے میرے مقدر کی خوبی سے آپ نے خروج کیا
اور اہل اسلام کے ملکون کو غارت کیا بہت سے بادشاہون نے اطاعت بہ شرط کی اور بہت سے آپکے
ہاتھ سے مارے گئے اور سب سے بہ خوشی دل آپ کے مطیع ہوئے جب مجکو یہ معلوم ہوا کہ آپ نے
خروج فرمایا اور دین آفتاب پرستی کو رواج فرما رہے ہین مین نے اپنے مقام پر خیال کیا خوبی تقدیر
سے ایسا خداوند ملا ہے اب تو دین اسلام ترک کر اور اس خداوند کی اطاعت اختیار کر اور دامن پناہ
مین جا کر پوشیدہ ہو چنانچہ مین نے دین اسلام ترک کر کے آفتاب پرستی اختیار کی گو قواعد آفتاب پرستی
سے آگاہ نہ تھا مگر یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر صبح کو اٹھ کر خداوند آفتاب کو سجدہ کرتا تھا میرے کہنے سے
سب اہل شہر نے دین اسلام ترک کیا اور آفتاب پرست ہو گئے جب یہ خبر مجکو پہونچی کہ خداوند بدولت
و اقبال میرے شہر کے قریب آکر فروکش ہوئے ہین بس مین یہ خبر سنکے خوش ہوا اور اُسی دن چند سردارون
کو لے کر حاضر خدمت ہوا امیدوار ہون کہ میری اطاعت قبول فرمائی جاوے اور مجکو قواعد دین آفتاب
پرستی تعلیم فرمائے جاوین اور میرا بھی نام بندگان خاص کی فہرست مین تحریر فرمایا جاوے اور اگر خدا پرست
میرے اوپر لشکر کشی کرین تو میری کمک فرمائی جاوے یہ جو امداد شاہ نے کہا افریق شاہ نے سب
حال قریب پردہ جا کر بیان کیا اور عرض کیا آواز آئی کہ اُس سے کہدو کہ ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے
ہم نے تیرے کہنے کے قبل تیرا نام بندگان خاص کی فہرست مین تحریر کرا دیا اور ہم نے تیری اطاعت

قبول کی اور یہ ایک کتاب تجکو دی جاتی ہے اس کتاب مین جو احکام تحریر ہین اُنکے موافق عمل کر اور یہی
طریقہ دین آفتاب پرستی کے ہین جو کہ اس کتاب مین تحریر ہین انھین پر عمل کرنا اور یہی کتاب تجکو ابھی
قواعد دین آفتاب پرستی بتا دیگی کوئی ہمارے تعلیم کرنے کی ضرورت نہین ہے اب تو کچھ خوف نہ کر
تیری طرف کوئی بہ نگاہ کج نہین دیکھ سکتا ہے اہل اسلام کی کیا طاقت ہے جو تیری طرف آسکین اور جو
بادشاہ تیرے ملک کے قریب حکومت کرتے ہین اُن سب نے میری اطاعت کی اور مطیع ہوگئے
اب کوئی تجھ سے مزاحم نہ ہوگا تو بیخوف ہوکر حکومت کر اے افریق شاہ امداد شاہ کو مع اس کے
سردارون کے خلعت سے سرفراز کرو بلکہ ہمارے بندے ہوگئے کا پروانہ دو اور وہ نشان کہ جس کے
سبب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ آفتاب پرست ہین امداد شاہ کو دو تاکہ سب جان لین کہ
امداد شاہ آفتاب پرست ہوگیا امداد شاہ کو خلعت سے سرفراز کرکے رخصت کرو اور کہدو کہ
کل خداوند یہان سے طرف شہر جیرتیہ کے تشریف لے جائین گے اور وہان سے طرف سمندریہ کے
اور سمندریہ سے طرف نہ طاق کے تم جاکر اپنے ملک مین اچھے طور سے انتظام کرو افریق شاہ
نے جو کچھ برجیس نے کہا تھا سب باتون سے امداد شاہ کو آگاہ کیا اور کتاب منگا کر دی اور ہر ایک
سردار و ملازم امداد شاہ کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور ایک ایک تصویر آفتاب و برجیس
طلائی ان سب کو دی اور حکم دیا کہ اسی طور کی تصویرین طلائی بنا کر سب اہل شہر کو تقسیم کرنا اور حکم
دینا کہ ہر مرد و زن ان تصویرون کو سینہ پر لباس کے اوپر لگائے رہا کرین کسی وقت پاس سے
جدا نہ ہون یہی علامت ہے بندگان خداوند کی اور آفتاب پرست ہونے کی دیکھ لو کہ جس قدر
لشکر ہے سب کے سینون پر تصویرین لگی ہوئی ہین اور جس قدر لوگ دربار مین موجود ہین اُن کے
بھی سینون پر تصویرین لگی ہوئی ہین امداد شاہ نے جو دیکھا تو واقعی ایسا ہی پایا بلکہ گرد تصویرون کے
یہ تحریر تھا کہ این بندگان خداوند آفتاب یہ سنکے وہ تصویرین امداد شاہ نے لین اور وہان سے
رخصت ہوکر اور سلام و سجدہ کرکے مع کتاب و تصویرون کے اپنے سردارون کو لیکر اپنے شہر مین آیا جو
تحفہ و تحائف و جواہرات برائے نذر لے گیا تھا سب پیش کش کر دیا بعد امداد شاہ کے جانے کے پردہ کے اندر
سے صدا آئی کہ تم سب نے ہمارے دین کی برکت دیکھی کہ بدون طلب لوگ حاضر ہوتے ہین صرف ہمارا نام سنکے
اور ہم کو سجدہ کرتے ہین اور ہمارا دین قبول کرتے ہین سب نے جواب مین عرض کیا کہ یا نائب خداوند آپ کا
دین برحق ہے اور آپ نائب خداوند ہین کیون نہ ہو ایسا کہ لوگ آکر اطاعت کرین جن کے قلب صاف
ہین وہ خلوص دل سے اطاعت کرتے ہین جنکے دلون مین ابھی کسی قدر کدورت ہے وہ ساتھ شرطون کے
اطاعت کرتے ہین جو کہ بالکل سیاہ قلب ہین وہ اطاعت سے انکار کرتے ہین اُسکی سزا پاتے ہین یہ کہکر
سب نے سجدہ کیا سوائے ارزنگ و چترنگ وغیرہ کے جب سب سجدہ سے فارغ ہوئے اُسوقت
آواز آئی کہ اب تم سب اپنے اپنے مقام پر جاؤ اور لشکر کو اس حال سے آگاہ کرو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا
طرف شہر جیرتیہ کے یہ حکم دے کر برجیس اپنے خیمہ کی طرف چلا گیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے آئے
امداد شاہ کے مطیع ہونے سے سب کو بہت خوشی تھی اور سب بہت خوش تھے یہان تو لشکر مین بندوبست
کوچ ہونے لگا ادھر امداد شاہ جو سب سردارون کو لیکر اپنے ملک مین آیا آتے ہی سب کو جمع کیا اور
سب کو طریقے آفتاب پرستی اُس کتاب کے روئے تعلیم کے اور زرگرون کو طلب کرکے وہ تصویرین دین کہ مثل
انکے تصویرین طلائی طیار کرکے حاضر کرو زرگرون نے تصویرین لے جاکر اور دوسرے دن تصویرین طیار

کرکے حاضر کین سب کو امداد شاہ نے یعنی اہل شہر کو جمع کرکے وہ تصویرین تقسیم کردین سب نے وہ تصویرین سامنے امداد شاہ کے سینون پر لگالین اب پورے طور سے آفتاب پرستی ہونے لگی اس شہر کے سب باشندے آفتاب پرست ہوگئے ان سب کو تو آفتاب پرستی مین مصروف رکھا جاتا ہے اب حال شہر حیرتیہ کا تحریر ہوتا ہے کہ جب حیرت شاہ نے دین اسلام قبول کیا تھا اور تصویر پرستی کو ترک کیا تھا اور لشکر اپنا لے کر ہمراہ صاحبقران کے طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا تھا تو اپنے بھائی نفاق شاہ کو یہان کا حاکم کیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ عدل و داد سے کام لینا اور رعایا پروری سے غافل نہ ہونا دین اسلام کے رواج دینے مین بہت کوشش کرنا اُسنے کہا تھا کہ اچھا اور بہت خوش ہوا تھا مگر جب لشکر صاحبقران وہان سے کوچ کرکے چلا گیا اور اسکو اطمینان ہوگیا اور یہ اسکو یقین ہوگیا کہ اب کسی امر کی خبر صاحبقران و میرے بھائی کو نہ ہوگی چونکہ یہ سیاہ قلب و بدباطن تھا اور یہ صدق دل سے مسلمان نہ ہوا تھا مگر یسے اسنے دین اسلام اختیار کیا تھا جب یہ مستقل بادشاہ ہوا اسنے سب اہل شہر و اہل دربار کو جو کہ سرداران لشکر تھے اور اسکا بھائی حیرت شاہ برائے حفاظت شہر چھوڑ گیا تھا جمع کیا اور کہا کہ اے حاضرین آگاہ ہو کہ مین نے بخوف بھائی صاحب کے یہ دین قبول کیا تھا اور اپنا مذہب تصویر پرستی ترک کیا تھا کیونکہ بھائی صاحب کی تو عقل پر پتھر پڑ گئے تھے اور نہ معلوم اُنکے دل پر خدا پرستون نے کیا کر دیا تھا کہ وہ بدون مقابلہ کیے ہوئے خدا پرست ہوگئے اور اُنکی اطاعت کرکے اُنکے ہمراہ چلے گئے اپنا دین آبائی ترک کیا اُسوقت تو مین نے بھی اُنکے کہنے سے اس دین کو قبول کیا مگر بکراہیت اور صدق دل سے مین مسلمان نہ ہوا تھا اب مین مستقل بادشاہ ہوا ہون گو بھائی صاحب خود مجکو بادشاہ کر گئے ہین مگر اس حکومت مین میرا بھی حق ہے صرف اس خیال سے مین نے آج تک اپنے حق کا دعویٰ نہ کیا تھا کہ وہ بڑے بھائی ہین دوسرے وہ اور ہم ایک مذہب ہین جیسے اُنھون نے بادشاہت کی ویسے مین نے کی دوسرے والد بزرگوار اپنی زندگی مین اُنکو ولی عہد بھی کر چکے تھے اور مجکو مرتے وقت نصیحت بھی کی تھی کہ اے فرزند باہم فساد نہ کرنا بھائی کو بادشاہت کرنے دینا تم اُسکی اطاعت کرنا کیونکہ وہ بڑا بھائی ہے تمھارا بجائے باپ کے ہے اگر فساد کروگے اور نوبت مقابلہ کی آئیگی تو یہ ہوگا کہ کچھ تمھاری شراکت کرینگے اور کچھ تمھارے بھائی کی دونون کی قوت کم ہوگی بس کوئی دوسرا بادشاہ اس نفاق کی خبر سُنکے لشکر کشی کرے گا اور تم دونون سے مقابلہ کرکے اور شکست دیکر ملک پر قبضہ کرلیگا انجام یہ ہوگا کہ یہ حکومت دوسرون کے قبضہ مین چلی جائے گی تم دونون محروم رہ جاؤگے اگر باہم اتفاق سے رہوگے تو یہ بات نہ ہوگی کسی غیر کو تمھارا ملک پر لشکر کشی کی جراءت نہ ہوگی ہمیشہ بلا خوف حکومت کروگے چنانچہ اُنکی نصیحت پر مین نے عمل کیا کسی قسم کا فساد نہ کیا ہمیشہ بجائے باپ کے اُنکو خیال کیا کیونکہ وہ مجکو اپنا خورد اور فرزند تصور کرتے تھے مگر اب اُنھون نے خلاف کیا اور لا مذہب ہوگئے اب مین نے ملک پر قبضہ پالیا اتنے دنون اُنھون نے حکومت کی اب مین حاکم ہوا ہون اب میرے اُنکے وہ اتفاق نہین رہا کیونکہ مذہبی نفاق ہوگیا نہ وہ میرے بھائی نہ مین اُنکا بھائی ہان وہ اپنے مذہب قدیم پر قائم رہتے تو مین کبھی اُنکی اطاعت سے باہر نہ ہوتا مثل سابق کے اُنکی اطاعت مین ہمیشہ کمربستہ رہتا اور اطاعت کرتا مگر اب غیر ممکن ہے وہ خدا پرست ہین اور مین تصویر پرست ہون اب مین خلاصہ طور سے بیان کرتا ہون کہ آپ سب کو لازم ہے کہ میری اطاعت کرین اور میرے حکم سے سرتابی نہ کرین اور اپنا بادشاہ مجکو خیال کرین مین اپنے بھائی سے باغی ہوگیا ہون مین نے حکومت پر قبضہ کرلیا ہے اور دین اسلام کو ترک کرین اگرچہ اب مین تصویر پرستی بھی نکرونگا

نہ آپ لوگ کرین کیونکہ اس مذہب مین بھی کوئی اچھائی نہین ہی بس لا مذہب ہونا بہتر ہی اُسوقت تک کہ
جب تک کہ کسی اور مذہب کی بزرگی ہم پر ثابت ہو جب ثابت ہو جاویگی اُس دین کو اختیار کر لینگے اور جس
کسی کو یہ امر منظور نہ ہوا اور وہ نہ دین اسلام ترک کرے بس میرے ملک سے آج سے کل تک نکل جائے
اگر رہیگا اور مجھ پر ثابت ہوگا کہ فلان شخص مسلمان ہی تو مین اُسکا مال و اسباب و عمارت سب ضبط کر لونگا اور
مع اہل و عیال کے قتل کرونگا پھر ذرا بھی رحم نہ کھاؤنگا مین نے خلاصہ طور سے حکم دیدیا یہ جو لفاق شاہ
نے سب کو جمع کر کے بیان کیا سوائے دو ہزار اہل شہر اور چند سردارون کے کہ جنکو حیرت شاہ سے خصوصیت
زیادہ تھی وہ تو خاموش ہو رہے باقی سب نے جواب دیا کہ ہم نے اُسی وقت سے دین اسلام کو ترک کیا اور آپکو
اپنا بادشاہ مقرر کیا اور آپ کی اطاعت کی جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا بہت درست و بجا ارشاد ہوا آپ
ضرور حق دار ہین اور ضرور حیرت شاہ نے خلاف طریقہ کیا اور ہم سب آپ کے تابع فرمان ہین اور
آج سے جو دین و مذہب آپ کا ہی وہ ہمارا ہی اور جو مذہب آپ اختیار کرینگے وہی ہم بھی قبول کرینگے
لفاق شاہ بہت خوش ہوا سب نے بادشاہ کو نذرین دین اُس دن سے کل لشکر اور سردار و اہل شہر
حیرتیہ لا مذہب ہو گئے وہ جو دو ہزار اہل شہر اور چند سردارون و کچھ سپاہ نے کچھ جواب نہ دیا تھا بعد اس
واقعہ کے وہ مجمع برہم ہوا وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر آئے ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہانسے
نکل جانا بہتر ہی کیونکہ یہ بادشاہ کافر ہو گیا ضرور اس شہر پر کوئی آفت نازل ہوگی اور ان سب کو اس امر
کی سزا درگاہ خدا سے ملے گی اُسی دن کل اپنا مال و اسباب ہر ایک نے بار کیا مع اپنے اہل و عیال و مال
کے شہر حیرتیہ کو چھوڑ کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے اور شہر مرادیہ کے بھی لوگ جو کہ آفتاب پرست
نہ ہوئے تھے اور مع مال و اسباب و اہل و عیال کے مرادیہ سے نکلے تھے وہ بھی سمندریہ کی طرف چلے تھے
کہ ان سب کا حال آئندہ تحریر ہوگا مگر حیرتیہ مین اب کوئی مذہب نہین ہی سب لا مذہب ہین کہ اُسی
زمانہ مین برجلیس کے خروج کی خبر لفاق شاہ کو پہونچی اور اُسکو معلوم ہوا کہ خداوند آفتاب نے
نزول فرمایا اور اپنے فرزند کو اپنا نائب مقرر کر کے مع اسّی ہزار سپاہ کے شہر آفتاب نما و اقلیم خورشید
سے خروج کیا اور برجلیس تمام ممالک اہل اسلام کو تباہ و غارت کرتا ہوا اس طرف چلا آتا ہی جو بادشاہ
اُسکی اطاعت کرتا ہی اُسکو تو نائب خداوند امان دیتا ہی اور جو اطاعت نہین کرتا ہی اسکو اپنے عذاب
مین مبتلا کر کے مع ملک و مال و باشندگان شہر کے غارت کرتا ہی چنانچہ بہت سے ملک اس طور سے غارت
کیے ہین کہ اُنکا نام و نشان تک باقی نہ رہا اور سیکڑون ملکون کے بادشاہون نے اطاعت کر کے دین آفتاب
پرستی قبول کیا یہ دین برحق اور بہت عمدہ مذہب اور لائق پرستش خداوند آفتاب ہی اور جو عجائبات
آفتاب جادو نے سحر سے بنائے تھے اُن سب کے حالات لفاق شاہ کو پرچہ اخبار سے معلوم ہوئے
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ برجلیس شاہ یعنی برجلیس آفتاب پرست فرزند و نائب خداوند لشکر لیے
ہوئے برائے مقابلہ صاحبقران ادھر کو آتا ہی جو اُسکا دین اختیار کریگا وہ اُسکے ہاتھ سے امان پائیگا
ورنہ غارت ہو جائیگا جب یہ حال لفاق شاہ کو معلوم ہوا اُسنے اپنے مقام پر خیال کیا کہ بخوبی تقدیر
سے خداوند آفتاب نے ظہور فرمایا ضرور یہ مذہب برحق ہی اور سب دینون سے یہ دین روشن ہی اگر
خداوند آفتاب نہ ہوتے تو تمام عالم تاریک رہتا انکی اطاعت کرنا اور انکو بخدائی ماننا اچھا ہی اور یہی
دین سب دینون سے زیادہ روشن ہی ایسا دین ہی کہ خدا پرستون نے اسلام ترک کر کے اسکو قبول
کیا کیونکہ وہ سوائے آسمانی خدا کے اور کسی کے قائل نہ تھے مگر ایسی ہی بزرگی اس دین مین انھون نے

پائی تب تو ترک کیا اسلام کو اور آفتاب پرستی کو اختیار کیا یقین ہے کہ جب نائب خداوند لشکر لیکر یہان تک پہونچینگے اور بدیع الملک کو بھی بزرگی اس دین کی معلوم ہو جائیگی وہ بھی قبول کرینگے اب دین آفتاب پرستی تمام عالم مین پھیل جائیگا از پردۂ دنیا تا قاف ایک دین ہو جائیگا مجھکو بھی لازم ہے کہ مین بھی یہی دین قبول کرون کیونکہ مین مدت سے لا مذہب ہو رہا ہون یہ خیال کرکے اپنے دل مین اسنے سب اہل شہر اور اہل لشکر و مشیران سلطنت و امیران ابہت و وزیران حکومت کو طلب کیا جب سب جمع ہوگئے سب حال جو کہ مین نے تحریر کیا ہے اور اسنے اپنے دل مین خیال کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو آفتاب پرستی قبول کی اور آج سے مین آفتاب پرست ہو گیا ہر روز مین صبح کو اٹھکر خداوند آفتاب کو سجدہ کیا کرونگا اسوقت تک کہ جب تک مجھکو کوئی طریقہ تعلیم ہو اور کوئی اس دین کے طریقہ تعلیم کرنے والا یہان آئے آپ لوگ بھی ایسا ہی کیجیے سب نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد کیا ہم نے قبول کیا آپ کے حکم سے سرتابی نکرینگے ہم سب نے دین آفتاب پرستی قبول کیا جس طریقہ سے آپ نے فرمایا وہ مجمع درہم و برہم ہوا اسی دن سے شہر جیبر تبہ کے لوگ آفتاب پرستی اس طور سے کرنے لگے کہ صبح کو اٹھکر آفتاب کی طرف سجدہ کرتے تھے یہان تک کہ نفاق شاہ کو بذریعہ پرچہ اخبار و چند تاجرون کی زبانی معلوم ہوا کہ دین آفتاب پرستی نے اس قدر ترقی کی اور برجیس آفتاب پرست فرزند خداوند مع لشکر و سپاہ کے شہر صنوبر پر آکر پہونچا وزیر صنوبر شاہ نے اطاعت کی دین آفتاب پرستی قبول کیا شہر یقینیہ پر جو لشکر کشی کرکے فرزند خداوند آیا ان لوگون نے اطاعت سے انکار کیا وہ ملک تباہ کیا گیا اور ایسا نیست و نابود ہوا کہ نشان تک باقی نرہا یہ واقعہ سنکے محرابیہ والون نے اطاعت کر لی اسکے بعد اقبال شاہ کے فرزند افضال شاہ و امثال شاہ کے بھائی افعال شاہ نے بھی اطاعت کر لی امداد شاہ فرزند مراد شاہ نے نائب خداوند کو سجدہ کیا اور اپنے تمام ملک مرادیہ مین دین آفتاب پرستی جاری کیا اب خداوند کا لشکر ادھر کو آتا ہے اسی دن سے نفاق شاہ نے ہرکارے مقرر کیے کہ جب خداوند یہان تشریف لائین مع لشکر کے ہم کو خبر کرنا اور رسد وغیرہ کے لیے بندوبست کرنے لگا اور سب اہل شہر کو اس حال سے آگاہ کیا یہان تک کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ لشکر خداوند آگیا اور بہت شان و شوکت بیان کی راوی بیان کرتا ہے کہ برجیس مرادیہ سے جو کوچ کرکے بعد الفراغ مہم مرادیہ کے روانہ ہوا تھا کیونکہ تحریر کر چکا ہون کہ جس دن امداد شاہ آکر مطیع برجیس ہوا تھا اور کتاب و تصویرین لیکر اور خلعت سے مخلع ہو کر چلا گیا تھا تو برجیس نے حکم دیا تھا کہ ہم کل یہان سے طرف جیبر تبہ کے کوچ کرینگے چنانچہ بندوبست ہونے لگا تھا دوسرے دن برجیس نے مع جاہ و حشم کے کوچ کیا تھا بقطع منازل و طے مراحل کے قریب جیبر تبہ پہونچکر برجیس اترا کوسون تک لشکر فروکش ہوا ادھر ہرکارون نے نفاق شاہ کو خبر دی نفاق شاہ تحفہ و تحائف لیکر مع چند سردارون کے لشکر برجیس مین آیا جس طور سے امداد شاہ آیا تھا اسی طور اسکے لیے بھی برجیس نے سردار برائے استقبال روانہ کیے وہ استقبال کرکے بارگاہ مین لے گئے اسی طور سے یہ بھی جاکر بیٹھا اور برجیس نے بذریعہ افریق شاہ کے اس سے بھی آنے کا سبب دریافت کرایا اسنے کل حال جو کہ حقیر کہہ چکا ہے اسکے معتقد ہونے کا بیان کیا پس اسکو بھی مع کتاب و تصویر کے خلعت ملا اور وہی حکم ہوا جو کہ امداد شاہ کو ہوا تھا وہ بھی رخصت ہو کر آیا اسی طریقہ سے اسنے بھی دین

آفتاب پرستی کو اپنے شہر مین رواج دیا جس طور سے امداد شاہ نے رواج دیا تھا یہان بھی آفتاب پرستی ہونے لگی دوسرے دن برجلیس مع لشکر حسب طریقہ اپنے شہر حیرتیہ سے طرف شمندریہ کے روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ ان سب حالات کی خبر منظوم جادو کو جو کہ ملکہ نسیم جادو کی طرف سے حاکم شمندریہ ہے پہونچی اور وہ لوگ جو کہ حیرتیہ و مرادیہ سے بھاگے تھے شمندریہ مین پہونچے انھون نے دونون کا مرتد ہونا بیان کیا اور برجلیس کے لشکر کشی کا حال بیان کیا منظوم جادو نے ان سبکو آباد ہونے کا حکم دیا کہ منظوم جادو کو پرچہ اخبار سے سب حال معلوم ہوا او. تاجرون و سوداگرون نے حاضر دربار ہو کر کل حالات برجلیس سے آگاہ کیا منظوم جادو نے یہ حالات سُنکے سب مشیران دولت و وزیران سلطنت کو طلب کیا اور کہا کہ کیا خرابی کی بات ہے کہ اگر مین برجلیس کی اطاعت کرتا ہون تو صاحبقران وغیرہ سے مجھکو شرمندگی ہوگی اور وہ فرماوینگے کہ ہم تم ایسے مرد جہاندیدہ و کار آزمودہ کو یہان کا حاکم کر گئے تھے تم نے بخوف جان ایک کافر کی اطاعت کرلی دوسرے یہ امر ہے کہ یہ جو کارخانہ عجائبات اور طریقہ جنگ برجلیس کا ہے کہ آفتاب نے نکل کر تمام شہر کو جلا دیا حریف پر اپنا عکس ڈالا وہ جل گیا یہ سب کارخانہ سحر کا ہے کوئی ساحر زبردست ہے جو کہ برجلیس کا مددگار ہے یہ سب اُسی کا کام ہے بس کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین برجلیس کی اطاعت کرلون لوگ مجھکو طعنہ دینگے کہ شہر شمندریہ کے ساحر ایسے بودے اور نامرد تھے کہ اس حال سے واقف تھے کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہے اور اطاعت کرلی شمندریہ ہی کے ساحرون کا قول تھا کہ دنیا بھر کے ساحرون سے ہم لوگ سحر اچھا جانتے ہین اور بنائے سحر ہم سے ہے اگر سامری و جمشید بھی ہوتے تو ہم سے آکر سحر حاصل کرتے یا ایک ساحر سے جو کہ ایک آسمان سحر مین پوشیدہ رہتا ہے اور اپنے سحر سے آفتاب بنا کر حریف کو جلاتا ہے اُس سے ڈر گئے اور اطاعت کرلی بس مین تو یہ گوارا نہ کرونگا نہ صاحبقران کی طرف سے الزام لونگا آپ لوگون کی کیا رائے ہے آیا اطاعت کرون یا مقابلہ اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ جسقدر ملک اسنے تباہ کیے سب غیر ساحرون کے تھے اور جن جن پر قبضہ کیا اور جنھون نے اطاعت کی یہ بھی غیر ساحر تھے بھلا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ساحر سے غیر ساحر مقابلہ کرے یہ قدرت و اقبال صاحبقران کا ہے کہ وہ غیر ساحر ہو کر ساحرون سے مقابلہ کرتے ہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ وہ مالک باطل السحر ہین صاحب اسم اعظم ہین اُن پر سحر کام نہین کرتا ہے دوسرے وہ صاحب اقبال ہین بس جدھر وہ تشریف لے جاتے ہین وہ ملک فتح ہو جاتا ہے یہ اقبال و جراءت و طاقت خداوند کریم نے انھین کو عطا فرمائی ہے اور یہ جراءت انھین پر ختم ہے اور کوئی ایسی جراءت نہین کر سکتا ہے خیال کرلو کہ جس بادشاہون نے اطاعت اُس کافر کی نہ کی کہ غیر ساحر تھے اپنی جان دی قریب سو سوا سو ملک کے اُسنے تباہ کیے جنھون نے یہ خیال کیا کہ اُسکے ہمراہ ساحر ہین اور سحر سے مقابلہ کرتے ہین اُنھون نے یہ خیال کرکے اطاعت کرلی وہ بچ گیے اور اُسکے ظلم و بدعت سے محفوظ رہے اُن پر کوئی اعتراض نہ کرے گا کہ تم نے کیون اطاعت کی اگر اعتراض ہو گا بھی تو وہ یہی جواب دینگے جنھون نے اطاعت سے انکار کیا اور وہ غیر ساحر تھے اُسنے کیا اُنکا حال کیا کہ ملک تک کا نشان نہ باقی رکھا بس ہم نے یہ خیال کرکے کہ ہم غیر ساحر ہین اور وہ ساحر ہے اطاعت کرلی اُنکا عذر معقول ہو گا اور لائق قبول ہے اگر مین اطاعت کرلونگا تو جب یہ امر اعتراض ہو گا کہ اُن لوگون نے تو بسبب غیر ساحر ہونے کے اطاعت کی تم تو ساحر تھے تم نے کیون اطاعت کرلی کیون نہ مقابلہ کیا تو کیا جواب دونگا سوائے خاموشی اور شرمندگی کے کہ یہ امر بھی زبانی تاجرون کے معلوم ہوا ہے کہ جب ارژنگ

وچترنگ لشکر کشی کر کے اُسکے شہر آفتاب نما پر گئے تھے وہ خود مقابلہ کو نہ آیا تھا صرف اُسنے ایک بادشاہ کہ جسکو اُسنے اپنا پیغمبر مقرر کیا ہی خونخوار شاہ نام ہی مع بیس لاکھ سپاہ کے بھیجدیا تھا سنا گیا ہی کہ جب مقابلہ ہوتا تھا ایک ابر لشکر پر آکر محیط ہوتا تھا خونخوار شاہ کے اور لشکر ازرنگ کے پہلوان سے اور لشکر برجیس کے پہلوان سے مقابلہ ہوتا تھا اُسوقت تک تو کچھ نہ ہوتا تھا جب تک برجیس کا پہلوان غالب رہتا تھا ادھر ازرنگ یا چترنگ کے طرف کے پہلوان کو غلبہ ہوا اُس ابر سے آفتاب ظاہر ہوا اُسی حریف کو جلا دیا یا گرم کرکر گرا دو پر کالہ کر دئیے اس آفتاب کے ظاہر ہونے سے ایسی گرمی پیدا ہوتی تھی کہ تمام لشکر ازرنگ وچترنگ قریب ہلاکت پہونچ جاتا تھا اور ان دونون کے بھی ہمراہ ساحر تھے مگر کچھ نہ کرسکے بہت سے ساحر مارے گئے چنانچہ اُسی مقابلہ مین اژدرجادو جو کہ بہت بڑا ساحر تھا اور جاہ اژدریہ کا مالک تھا اور استاد تھا اسلم بن تورج کا بھی مارا گیا بس ازرنگ وچترنگ نے عاجز ہوکر اطاعت کی اور وہی اُسکو بہکا کر اور آمادہ کرکے برائے مقابلہ صاحبقران لائے ہین ورنہ وہ ادھر کبھی نہ آتا گو یہ امر ضرور ہی کہ جب ساحر بھی اُس سے سربرنہ ہوئے اور وہ غالب آیا تو بہت زبردست ساحر ہی اور اپنا پورے طور سے بندوبست کر چکا ہی ہر ایک ساحر کا بھی اُس پر غالب آنا محال ہی صرف اس قدر خیال ہی کہ یہان کے ساحرون مین اور دوسرے مقام کے ساحرون مین فرق ہی یہان کا وہ سحر ہی کہ ہر ایک نہین جانتا ہی اور دوسرے مقام کے ساحر اس سحر سے آگاہ نہین ہین اس خیال سے میرا قصد مقابلہ ہوتا ہی اب آپ لوگ اپنی اپنی رائے ظاہر فرمائیے جب منظوم جادو یہ کہ چکا اُسوقت ہر ایک نے جواب دیا کہ ای بادشاہ چاہے ہماری جان جائے چاہے رہے ہم تو کافی اب اطاعت نہ کرینگے اگر اُسکے ہمراہ ساحر ہین تو ہم بھی ساحر ہین بس ضرور مقابلہ کرینگے ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ ہم دین اسلام ترک کرین کس مدت کے بعد تو ضلالت سے نکلے ہین پھر ضلالت مین مبتلا ہون بقول آپ کے یہ سب کارخانہ سحر کے ہین سوائے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی آفتاب وماہتاب سب اُسکے پیدا کیے ہوئے ہین وہی سب کا خالق ہی بس خدا کو کس طور سے چھوڑ دین اور اُسکے پیدا کی ہوئی چیز کو اپنا خدا جانین ہم تو راہ خدا مین جہاد کرینگے اور اپنی جانین نثار کرینگے اب تو ہم کبھی راہ اسلام سے برگشتہ نہ ہونگے خلاصہ یہ ہی کہ اگر آپ بھی ہم سے یہ ارشاد کرین کہ مین اطاعت کرتا ہون تم اطاعت کرلو تو ہم آپ سے مقابلہ پر آمادہ ہوجائین دوسرے کی کیا اصل ہی جب یہ سب نے جواب دیا منظوم شاہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپ لوگ اطمینان رکھیے اُسکو لشکر لے کر یہان آنے دیجیے دیکھیے گا کہ کیسا مقابلہ ہوتا ہی کہ اُس کافر کو بھی معلوم ہوگا کہ سمندر کے ساحر ایسے ہین اور یہان کا سحر بہت عمدہ ہی اُس سے ابھی تک کسی ساحر سے مقابلہ نہین ہوا ہی دیکھ لینا کہ صاحبقران سے تو کچھ بھی مقابلہ مین ہم لوگون نے کوشش نہین کی اس خیال سے کہ غیر ساحر ہین دوسرے صاحب اسم اعظم ہین یہان اس سے مقابلہ مین کوشش کرینگے اور اس مقابلہ کا لطف ہوگا اُس ملعون کو اتنے زیادہ دن نہ بڑھین تو اپنا نام منظوم جادو نہ رکھون ذرا وہ کافر خدا ہو ادھر لشکر لے کر آئے سمندر بحر کو شل اور بلکون کے نہ خیال کرے وہ لوگ غیر ساحر تھے ڈر گئے یا ہم لوگون کو شل ساحران ازرنگ وچترنگ کے نہ تصور

کرے کہ جیسے انکو قتل کر لیا اور انھون نے عاجز ہو کر اطاعت کر لی یہ لوگ بھی عاجز ہو کر اطاعت کر لینگے
ہم انھین کے نہین ہین یا جان دینگے یا لے لینگے بقول شاعر یا ساتھ ترے سوئینگے یا گور مین جا کر مدفون تو لیگا جو ترا گھر لیگا یہ جو منظوم نے کہا
سب خوش ہو گئے منظوم نے اسیدن سے فوج کی نگہداشت شروع کی فوج کو آراستہ کرنے لگا سب سردار وغیرہ رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام پر
چلے آئے منظوم جادو نے ہرکارے مقرر کیے کہ جب لشکر برجلیس قریب سمندریہ آکر پہونچے تو ہم کو خبر کرنا ہرکارے بارے خبر ہر وقت بیرون
شہر مقیم رہتے ہین کہ منظوم جادو کو خبر پہونچی کہ شہر قبالیہ وامثالیہ کے حاکمون نے تو بشرط اطاعت
کی بلگرادیہ و خیرتیہ کے بادشاہون نے بخوشی اطاعت کی اور اس کافر کو سجدہ بھی کیا اب اسنے
یعنی برجلیس نے ادھر کا قصد کیا ہے اور کئی منزلین طے بھی کر چکا ہے منظوم نے کہا کہ آنے دو یہان سے
بچ کر جاتا کہان ہے راوی کہتا ہے کہ یہان شہر سمندریہ مین دربار آراستہ ہے منظوم تخت حکومت پر
متمکن ہے مگر اہل سمندریہ و منظوم با ایمان ہین سب سردار حاضر ہین کہ ادھر برجلیس مع اسی لاکھ سپاہ
کے قریب سمندریہ آکر پہونچا یہان جو آیا تو دیکھا کہ لاکھون لاشین میدان مین پڑی ہوئی ہین جا بجا
استخوان کے انبار ہین زمین خون سے لالہ رنگ ہو رہی ہے راوی کہتا ہے کہ یہ وہی صحرا ہے کہ جہان صاحبقران
کے لشکر سے اور سمندر شاہ کی سپاہ سے سیکڑون معرکہ اور مقابلہ ہوئے تھے اور جنگ مغلوبہ ہوئی تھی
اسقدر کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے کہ لاکھون دفن کر دیے گئے یعنی ایک غار مین ڈالدیے
گئے اس پر بھی وہ صحرا لاشون سے پٹا ہوا تھا اور وہ لاشے طعمہ زاغ و زغن ہو رہے تھے اور سڑ گئے
تھے تمام صحرا انکی بدبوے متعفن ہو رہا تھا زمین تو کثرت خون سے لال تھی یہ اثر تھا کہ اگر گھاس بھی
روئیدہ ہوتی ہے تو سرخ رنگ کی خون کے دریا بہے ہوئے تھے یہ حالت جو لشکر برجلیس نے دیکھی
سب سردار جمع ہو کر قریب تخت آئے اور افریق شاہ و خونخوار شاہ سے عرض کیا کہ نائب
خداوند سے عرض کرو کہ اس صحرا مین تو فروکش ہونے کا مقام نہین ہے تمام صحرا لاشون سے بھرا ہوا ہے
زمین پر اسقدر خون بہا ہے کہ زمین لال ہو رہی ہے دو مرے مردے جو سڑے ہین تو بدبو بہت ہے اور
آگے شہر سمندریہ ہے کیا حکم ہوتا ہے اے نائب خداوند یہان بہت بڑا رن پڑا ہے جو ابھی تک یہ حال
ہے افریق شاہ نے عرض کیا کہ سردار یہ کہتے ہین کیا حکم ہوتا ہے کہ آواز آئی کہ ان سردارون سے کہو
کہ لشکر کو اس صحرا سے الگ اتارے کیونکہ جب یہ حالت ہے تو اہل لشکر کے بیمار ہو جانے کا خوف
ہے اور حمالون و تبردارون سے حکم کیا جائے کہ زمین کو کھود کر ان سب لاشون کو خاک مین دبا
دین میدان کو اس آلائش سے صاف و پاک کر دین افریق شاہ نے یہی حکم سردارون کو سنا
دیا انھون نے ایسا ہی کیا کہ لشکر کو اس مقام پر اترنے کا حکم دیا اور وہان لشکر گاہ قرار دے کہ
جہان پر لشکر اسلام فروکش تھا برجلیس نے یہی حکم دیا تھا کہ ہم اس مقام پر دو ہفتہ قیام کرینگے
اور یہان سے سب حال بدیع الملک کا دریافت کرینگے کیونکہ راہ مین تو یہ سنا گیا تھا کہ
بدیع الملک سمندریہ پر سمندر شاہ سے لڑ رہا ہے بڑے معرکے ہو رہے ہین یہان آکر اسکو
نہ پایا نہ معلوم اب کدھر کو گیا بس یہ معلوم ہو لیا اور لشکر بھی بہت تھکا ہے نہ بھی آسودہ
ہونے اور اہل سمندریہ بھی میری اطاعت کر لین تو پھر یہان سے طرف بدیع الملک کے کوچ
ہوگا اہل سمندریہ ساحر ہین انکا بھی ہمراہ لینا ضرور ہے اور یقین ہے کہ یہ لوگ بھی اطاعت
کر لین کیونکہ جب یہ سنینگے کہ بدیع الملک کے مقابلہ کو نائب خداوند جاتا ہے تو ضرور
شریک ہونگے کیونکہ مجکو علم خدا کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ بدیع الملک نے

ان لوگون پر بہت ظلم و بدعت کی بڑے بڑے نامی و نامور اس ملک کے سردار قتل کیے ہین یہ لوگ بدیع الملک کے ہاتھ سے پریشان ہوئے ہین یہ جو برجیس نے کہا تھا سب بہت خوش ہوئے تھے کیونکہ اہل لشکر روز کے سفر سے پریشان ہوئے تھے اب طاقت سفر نہ باقی تھی نہ یہی ہر ایک کو خیال تھا کہ کسی مقام پر مقابلہ ہوگا یہ تین چار روز اُس مقام پر لشکر کو قیام کرے اہل لشکر یہ سنکے کہ یہان دو ہفتہ قیام ہوگا بہت خوش ہوئے لشکر جا بجا منزل کر کے گردے ہین اترا بازار ہین آراستہ ہوگئین نشان لشکر بلند ہوگئے کنجیات کے جھنڈے برپا کیے گئے لشکر اطمینان کے ساتھ اترا برجیس کی بارگاہ آراستہ ہوئی سب سردار لباس سفر تبدیل کر کے دوسرا لباس پہن کر داخل دربار ہوئے اُدھر تبرداروں نے تھوڑے عرصہ مین اس سب میدان کو لاشون سے صاف کر دیا زمین کے اندر لاشون کو اور استخوان کو توپ دیا وہ بدبو وغیرہ کم ہوگئی سوائے اس امر کے کہ زمین تو خون سے لالہ رنگ تھی اور کوئی علامت اُنکی باقی نہ رہی جب یہ سب بندوبست ہو چکا اور سردار حاضر دربار ہوگئے جب سب دربار آراستہ ہو چکا برجیس نے حجاب قدرت کے اندر سے حکم دیا افریق شاہ کو کہ پیک قدرت کو حکم دیا جائے کہ وہ شہر سمندریہ کی خبر لائے کہ آیا حاکم شہر سمندر شاہ ہے یا کوئی اور ہے اور کس خیال مین ہے اور کیا فکر کر رہا ہے اُسکو ہمارے آنے کی خبر بھی ہے یا نہین ہے اور یہ کس سے معرکہ ہوا تھا اور کب ہوا تھا اور بدیع الملک کدھر کو لشکر لے کر گیا ہے اگر سمندر شاہ حاکم نہین ہے تو سمندر شاہ کیا ہوا گو ما بدولت بعلم خدائی سب حال سے آگاہ ہین مگر کار دنیا دنیا کے طریقہ پر ہوتا ہے بس جو اہل دنیا کا طریقہ ہے اُسی طریقہ پر ہم کو بھی کاربند ہونا ضرور ہے اور تم لوگون کو بھی اس حال سے آگاہ کرنا لازم ہے یہ خبر آ لے تو ہے پھر اسکا بندوبست کیا جائے حاکم سمندریہ کو براے اطاعت طلب کیا جائے اسی غرض سے مین نے یہان دو ہفتہ قیام کرنے کا حکم دیا ہے بس افریق شاہ نے پیک قدرت کو حکم خداوند سے آگاہ کیا وہ اسی وقت بیرون بارگاہ آیا اور چند ہرکارے براے خبر طرف شہر سمندریہ کے روانہ کیے وہ ہرکارے یہ حکم پا کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے راوی برجیس کو بیرون سمندریہ مع لشکر کے صحرا مین فروکش رکھتا ہے اور ہرکارون کو اُسکے حکم سے براے خبر طرف سمندریہ کے روان رکھتا ہے کہ اسکا حال آئندہ انشاءاللہ تعالے تحریر ہوگا جلد چہارم مین اگر اجازت ملی ورنہ دفتر برنگ قاف مین اب منظوم جادو کی داستان کچھ لکھکر اس قصہ کو ختم کرتا ہون اور دوسرے قصہ کی طرف عنان اشہب کلک کو موڑتا ہون یہ تو تحریر کر چکا ہون کہ منظوم جادو کو اطاعت برجیس سے انکار ہے یہان دربار آراستہ ہے سب حاضر دربار ہین کہ ہرکارون نے حاضر ہو کر مجراگاہ پر سے مجرا بجا لا کر دعا و ثناے شاہی ادا کی اور عرض کیا کہ ہم حسب الحکم سرکار کے براے خبر بیرون شہر مقیم تھے آج صبح کو جو ہم براے گشت نکلے تو ہم نے ایک لشکر کثیر اُس مقام پر فروکش پایا کہ جہان کہ لشکر اسلام اترا ہوا تھا جب کہ سمندر شاہ سے مقابلہ تھا نشان لشکر سیاہ تھے اور سرخ رنگ و سفید رنگ اُن پر آفتاب بنے ہوئے تھے اور ایک دیو کی صورت اُسی آفتاب کے برابر بنی ہوئی تھی لشکر کی منزل کے حلقہ مین اترا ہوا ہے ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر برجیس کا ہے جو کہ آفتاب پرست ہے اور نائب خداوندی ہے براے مقابلہ بدیع الملک جاتا ہے شہر

آفتاب تماوا قلیم خورشیدیہ سے ادھر کو آیا ہی گئی سو ملک اہل اسلام جو راہ مین ملے اُن سب مین دین آفتاب پرستی کو رائج کیا جس نے اطاعت سے انکار کیا اُس ملک کو غارت کر دیا چنانچہ جب سے اِس سرحد مین یہ لشکر داخل ہوا ہی سوائے شہر یقینیہ کے لوگون کے اور سب نے اطاعت کی انھون نے جو اطاعت سے انکار کیا اُس ملک کو عذاب نازل کر کے غارت کر دیا کہ اُسکا نشان تک نہ باقی رہا اب یہ لشکر بہ حکم خداوند سمندر یہ پر آیا ہی کہ یہان کے حاکم سے اطاعت لیکر اور اپنا مطیع کر کے یہان بھی دین آفتاب پرستی کا رواج دیکر خداوند طرف بارمولع الملک کے کوچ فرمائینگے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ اسّی لاکھ سپاہ ہی بس ہم لوگ یہ حال دریافت کر کے وہان سے بھاگے کہ آپ کو اس حال سے خبر کرین کیونکہ آپ نے ہم کو انکی خبر کے دریافت کے لیے مقرر فرمایا تھا یاتی خبر بہت ہی یہ سُنکے منظوم جادو نے ہرکارون کو تو خلعت دیکر رخصت کیا اور برہم ہو کر کہا کہ برجیس کے دل مین یہ حسرت رہجائے گی کہ مین اہل سمندریہ سے اطاعت اپنی کراؤن اور یہان آفتاب پرستی کو رواج دون یہ حسرت و آرزو اسکی پوری نہ ہو گی اسی مقام پر اُسکے خدائی کا خاتمہ ہی کیونکہ اب ساحرون سے اُس سے مقابلہ ہی ہمارے لشکر مین تیاری شروع ہو اُس وقت تک مین بیرون شہر لشکر لے کر نہ جاؤن گا جب تک برجیس کے پاس سے کوئی نامہ میرے پاس طلب اطاعت مین نہ آئے گا جب نامہ آئے گا مین جواب روانہ کر کے اُسی نامہ بر کے عقب مین مع لشکر کے روانہ ہونگا اور مقابل لشکر برجیس اُتر کر مقابلہ اُس سے کرونگا ابھی لشکر لے کر مین نہ جاؤنگا اپنی طرف سے پیش قدمی اور سبقت نہ کرونگا شاید وہ مقابلہ نہ کرے اور یہی حال سُنکے یہان سے چلا جائے کہ یہ لوگ ساحر ہین اور میرے لشکر کے مقابلہ مین نے جانے سے اُسکو خیال آئے اور مقابلہ کی نوبت نہ پہونچے ہم پیروی اہل اسلام کی کرتے ہین اور خدا پرست و مطیع اسلام ہین ہم کو سبقت لازم نہین ہی جب تک کہ حریف کیطرف سے کسی قسم کی تحریک نہ ہو سب اہل دربار نے عرض کیا آپ کی رائے بہت ٹھیک ہے منظوم جادو نے حکم دیا کہ یہ امر ضرور کیا جائے کہ لشکر ساحران و غیر ساحران ہر وقت طیار رہے اور سب آمادہ سفر و مستعد کوچ رہین نہ معلوم مین کسوقت کوچ کا حکم دون اور یہ بتاؤ کہ اب میرے پاس کسقدر لشکر ساحرون کا ہی اور کس قدر غیر ساحرون کا لشکر ہی سردارون نے عرض کیا کہ حضور لشکر ساحران اسوقت سرکار کے حضور مین قریب تین لاکھ پچاس ہزار کے ہی اور لشکر غیر ساحران بھی قریب ایک لاکھ پچہتر ہزار کے ہوگا حضور بکل لشکر ساحران و غیر ساحران پانچ لاکھ پچیس ہزار ہی آپ شوق سے برائے مقابلہ لشکر کشی فرمایئے گو اُسکے ہمراہ اسّی لاکھ سپاہ ہی مگر ہم کو کچھ خوف نہین ہی ہمیشہ خداوند کریم تھوڑے سے لوگون کو بہت سے پر فتح دیتا ہی وہ ہمیشہ اپنے بندون کا شریک ہوتا ہی اور مدد کرتا ہی اور فتح دیتا ہی منظوم جادو نے یہ سُنکے سب سردارون سے کہا کہ اُسوقت تک مین لشکر لے کر برائے مقابلہ نہ جاؤنگا جب تک نامہ نہ آئے گا اور جواب نہ روانہ کر لونگا سبقت خدا پرستون کو زیبا نہین ہی اُس سے کچھ صورت فساد نہ نکلے یہ کہکر منظوم جادو نے دربار برخاست کیا حکم دے دیا کہ کل لشکر ہمیشہ اور ہر وقت طیار رہے اِدھر اُس جانب سے نامہ آیا اُدھر مین لشکر کشتی کی اور شہر سے جا کر اُس سے مقابلہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ منظوم جادو وان انتظار مین شہر سمندریہ مین

مقیم ہے کہ برجلیس کے پاس سے نامہ آئے تو مقابلہ کا بندوبست کیا جائے منظوم جادو انتظار نامہ میں اپنے شہر میں ہے مگر بندوبست لشکر میں مصروف ہے اور بیرون شہر برجلیس آفتاب پرست مع اسّی لاکھ سپاہ کے فروکش ہے اور ہرکارے برائے دریافت حال روانہ کیے ہیں اُن کے انتظار میں ہے کہ ہرکارے خبر لے کر آجائیں تو نامہ روانہ کروں اور جو حاکم سمندریہ ہوا اسکو برائے حفاظت طلب کروں یہ اس فکر میں ہے اب برجلیس کو تو اس فکر میں راوی چھوڑتا ہے اور منظوم جادو کو نامہ کے انتظار میں اس امر کا بھی ناظرین کو خیال رہے کہ منظوم جادو نے ایک عرضی کل حال کی تحریر کر کے ایک ساحر کے ہاتھ خدمت صاحبقران میں روانہ کی ہے اور یہ تحریر کر دیا ہے کہ برجلیس نے اس طور سے شہر آفتاب نما سے خروج کیا مع ارژنگ و چترنگ اور فلان فلان ملک سحر سے غارت کیے کیونکہ اُن ملکوں کے حاکموں نے اطاعت نہ کی تھی اور فلان فلان ملک اُسکے ظلم سے بدین سبب محفوظ رہے کہ اُن ملکوں کے حاکموں نے اطاعت کی چنانچہ برجلیس مع لشکر کے یہاں بھی آیا صنوبریہ و محرابیہ و اقبالیہ و امثالیہ کے حاکموں نے اطاعت کی اور زمرادیہ اور حیرتیہ کے حاکموں نے اُسکا دین بہ خوشی قبول کیا شہر یقینیہ کے حاکموں نے جو کہ یقین شاہ کی طرف سے تھا اطاعت نہ کی شہر یقینیہ برباد ہوا اب وہ کافر خاص میرے ملک پر آیا ہے میں تو اطاعت نہ کرونگا بلکہ مقابلہ کرونگا لہذا اطلاعاً تحریر کیا عرضی منظوم نے روانہ کی عرضی کے جواب کا بھی انتظار ہے ادھر برجلیس نے ہرکارے روانہ کیے ہیں اُسکو ہرکاروں کا انتظار ہے مگر ایک امر اور ملحوظ خاطر ناظرین والا تمکین رہے کہ جب برجلیس نے اقلیم خورشیدیہ و شہر آفتاب نما سے کوچ کیا تھا تو بہت سے نامہ اطراف و جوانب میں اس مضمون کے روانہ کیے تھے کہ میں فرزند خداوند آفتاب ہوں بہ حکم خداوند میں نے خروج کیا ہے لہذا یہ خدائے برحق اور مطلق ہے جو خداوند آفتاب کے دین کو قبول کرے گا وہ میرے ہاتھ سے امان پائے گا ورنہ میں سب پر قہر و غضب خداوندی نازل کرونگا اور دیکھو کہ میرے ساتھ فرزندان سابق خدا یعنی لقا و زمرد و ثانی موجود ہیں اور میری نیابت اور خداوند کی خدائی کو قبول کر چکے ہیں بس تم سب کو لازم ہے کہ جب تمھارے خدازادوں نے میری اطاعت کی تو تم بھی اطاعت کرو آیندہ تم کو اپنے اپنے فعل کا اختیار ہے اگر خلاف تحریر کرو گے تو سزا پاؤ گے یہ نامے اُس نے شتر سواروں کے ذریعہ سے اُن ملکوں کی طرف روانہ کیے تھے کہ جو جو ملک اُس وقت تک زمرد پرست تھے اور ارژنگ پرست و لقا پرست و چترنگ پرست اور ارژنگ و چترنگ نے جن ملکوں کو مقابلہ کر کے اپنا مطیع و تابعدار کیا تھا اور سب کافر ارژنگ و چترنگ کو اپنا خدا جانتے تھے جن ملکوں کو ارژنگ نے اپنے تسخیر میں کیا تھا اُسکے باشندے ارژنگ کو خدا کہتے ہیں اور جن ملکوں کو چترنگ نے فتح کیا ہے اُنکے باشندے چترنگ کو خدا کہتے ہیں اور بہت سے ملک ایسے ہیں کہ جنکے باشندے لقا پرست ہیں اور بہت سے ملک ایسے ہیں کہ جنکے باشندے زمرد پرست ہیں اُن سب ملکوں کی طرف برجلیس نے حکم نامے روانہ کیے تھے اور ارژنگ و چترنگ نے بھی انھیں ناموں کے ساتھ ایک ایک خط اپنی طرف سے تحریر کر دیا تھا کہ آگاہ ہو کہ ہم نے برجلیس آفتاب پرست نائب و فرزند خداوند آفتاب کی اطاعت کی کیونکہ خداوند آفتاب خدائے برحق ہیں اور جو عجائبات و نیرنجات خداوند آفتاب کی قدرت اور خدائی کے دیکھے

آج تک ہم نے کسی خدا کی خدائی نہیں سنی بس ہم کو ثابت ہو گیا کہ ہم نے غلط دعویٰ کیا تھا کہ ہم خدا ہیں اور ہمارے بزرگوں نے غلط دعوے کیا تھا سب خداوند آفتاب کے بندے تھے اور بندہ ہیں جب کہ ہم نے اطاعت کر لی تو تم لوگ بھی اطاعت کر لو اور کوئی غدر نہ کرو آفتاب پرستی اختیار کرو اور جو کتاب نامے کے ساتھ تمہارے پاس پہونچے اُسکے موافق طریقے اور قاعدہ آفتاب پرستی کے رواج دو تھوڑی تحریر کو بہت جانو اور کیا کہیں ہر نامہ کے ساتھ ایک کتاب بھی تھی۔ راوی بیان ہے کہ جب یہ نامے اُن ملکوں میں پہونچے جو جو ملک کہ ارژنگ و چترنگ کے فتح کیے ہوئے تھے اُن ملکوں کے حاکموں نے جو اپنے ملکوں کے نامے برجیس کے نامہ کے ساتھ پڑھے اور مضمون سے آگاہ ہوئے اُسی دن سے ہر ایک نے آفتاب پرستی کو اپنے اپنے ملک میں رواج دے دیا تھا اور سب آفتاب پرست ہو گئے اور جن جن ملکوں کے حاکم لقا پرست و زردہ پرست تھے جب اُنکے پاس برجیس کے نامے پہونچے اور وہ مضمون ناموں سے آگاہ ہوئے اور اُنکو زبانی نامہ بردوں و نیز تحریر سے برجیس و ارژنگ و چترنگ کے ثابت ہوا کہ ہمارے خدا کے نیر اور ہمارے خداوند کے فرزند اُسکے مطیع ہوئے ہیں بس ان سب نے بھی آفتاب پرستی اختیار کر لی چنانچہ آفتاب پرست نے ملکوں میں آفتاب پرستی کو رواج ہو گیا جو جو ملک کے حاکم لقا پرست و زردہ پرست و ارژنگ پرست و چترنگ پرست تھے سب آفتاب پرست ہو کے رہ گئے اور ان ملکوں کے باطل ہو گئے اُنکے ماننے والے آفتاب پرست ہوئے انھوں نے طرف برجیس کے رغبت کی صرف اس خیال سے کہ جب میں خدا پرستوں کو غارت کرونگا کہ جنھوں نے تمام خداؤں کو برباد کیا اور سب خدائیوں کو تباہ کیا پھر سب کو عبرت ہوگی اور خود ہر ایک مذہب کے لوگ میری اطاعت کرینگے اور اس دین کو قبول کرینگے بدین سبب برجیس اور طرف متوجہ ہوا صرف لقا پرستوں و زردہ پرستوں کو اپنا مطیع کیا اور اہل اسلام پر لشکر کشی کر کے چلا تھا اب اُسکے سرکار میں بہت سے ممالک سے خراج آتا تھا کروڑہا روپیے آمد ہو گئی ہے آمدم بر سر مطلب برجیس بیرون سمندر ریبہ مع لشکر کے فروکش ہے ہرکاروں کے انتظار میں اور منظوم جادو سمندر ریبہ میں بندوبست سپاہ میں مصروف ہے اور برجیس کے نامہ کا انتظار ہے اور ہر ایک ملک سے جو کہ برجیس نے اہل اسلام کے اپنے قبضہ میں لیے ہیں شتر سوار اُن حاکموں کے نامے لیکر طرف نہ طاق کے خدمت صاحبقران میں روانہ ہو چکے ہیں یہ بھی خیال رہے کہ یہ جو ملک برجیس کے مطیع ہوئے ہیں ان سب کے حاکم رستم خان بن نجاب کی تحریر کے موافق براے کمک صاحبقران نہ طاق کو مع لشکر کے روانہ ہوئے تھے اپنی اپنی طرف سے نائب مقرر کر کے پس انھیں ناموں نے برجیس کی اطاعت کی ہے ان سب حاکموں کا مع لشکر کے نہ طاق پر پہونچنا آیندہ تحریر ہوگا اب میں داستان برجیس کو اس مقام پر ترک کرتا ہوں اگر اہل مطبع کی طرف سے اجازت ملی تو جلد چہارم میں تحریر ہوگی ورنہ دفتر نیرنگ میں جو کہ اس دفتر کے بعد ہوگا لکھا کروں ناچار ہو گیا ہوں ورنہ میں ان داستانوں کو اس تفصیل کے ساتھ لکھتا ہر ایک کو مفصل طور سے تحریر کرتا کوئی مقام ترک نہ ہوتا مگر اہل مطبع کے حکم سے مجبور ہو گیا اور جو ولولہ دل میں تھا وہ جاتا رہا اور دل کی آرزو دل میں رہ گئی کیا کیا جائے عالم مجبوری ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ میں نے کن کن تدبیروں سے ان داستانوں کو الگ کیا اور

کیسے کیسے مقام بیان کیے وہ سب حوصلہ رہ گئے یہ خاکسار آپ لوگون سے معافی کا خواستگار ہے معاف فرمایئے گا یہ حقیر ناچار ہے ورنہ آپ لوگون کو لطف حاصل ہوتا اور خدا چاہتا تو آپ لوگ بوستان خیال و ہوش ربا وغیرہ کو فراموش فرماتے اس دفتر کے روبرو مگر حکم بابو صاحب نے ناچار کر دیا یہی حکم ملا کہ اسی جلد مین تمام کرو بس جہان تک ممکن ہوا اختصار کر کے لکھا اور مثل گھانس کے کاٹا ورنہ یہ دفتر لایق دید ہوتا ناظرین خیال فرمایئن کہ اس خاکسار نے بموجب حکم بابو صاحب دریا ئے ناپیدا کنار کو کوزہ مین بند کیا ہے اور اپنے امکان بھر کوئی مقام نہین ترک کیا ہے بندہ شاید کوئی بات رہ گئی ہو تو آپ لوگ معاف فرمایئن کیونکہ مین مجبور ہون اور خلعت معافی سے سرفراز کرین یہ خاکسار آپ کی ترقی دولت و اقبال کی خداوند کریم سے دعا کرتا رہے گا اور تہ دل سے آپ لوگون کا ہمیشہ شکرگذار رہے زیادہ کیا عرض کرون اب مین داستان برجیس کو ترک کر کے حال سہراب ثانی تحریر کرتا ہون اس شیر بیشہ صاحبقرانی کا مع اپنے والد بزرگوار رستم ثانی نامدار و جد عالی تبار ایرج نوجوان با وقار و عمو ی شہریار فری وقار کے پردہ قاف سے ملک خزانہ طلسمی کے اور بارگاہ طلسمی کے پردے دنیا پر آکر صاحبقرانی کرنا اور برابر مقابلہ بدیع الملک طرف نہ طاق کے روانہ ہونا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے اور یہ داستان بڑے لطف کی ہے جب ناظرین کی نظر کیمیا اثر سے گذرے گی تو بنظورین والا تمکین کو لطف حاصل ہوگا اور میری بیہودہ گوئی کا کچھ لطف ملے گا گو سوائے مغز خراشی کے دوسری بات نہین ہے مگر آپ لوگ قدر فرماتے ہین مین بھی جو کچھ ذہن مین آتا ہے بک کر آپ لوگون کے روبرو پیش کرتا ہون یہ آپ لوگون کی مہربانی اور قدردانی ہے کہ اسکو ملاحظہ فرماتے ہین ورنہ مین اس قابل کب تھا کہ میرا بکا ہوا آپ ایسے قدردان اور صاحبان مرتبہ و عالی ہمم ملاحظہ فرمایئن اور مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز کرین یہ سب آپ لوگون کی بندہ پروری و ذرہ نوازی ہے اور خداوند کریم کی عنایت ہے کہ مجھ ایسا بے علم اور بے عقل جاہل مطلق بکے اور آپ لوگ ملاحظہ کرین مین دست بستہ خدمت مین آپ لوگون کے عرض پرداز ہون کہ اگر کوئی عیب یا نقص ہو اسکو پردہ دل مین پوشیدہ فرمایئے گا کیونکہ مین بالکل بے عقل و بے علم ہون اور آپ لوگ قدردان ہین اس سبب سے بے خوف ہون کہ آپ لوگ اگر کوئی عیب بھی ملاحظہ فرمایئنگے تو اسکو پوشیدہ کرینگے اور اسکو حجاب دل مین مثل عروس کے جگہ دینگے یہ میری عرض کو لایق قبول نہین ہے مگر آپ لوگون کی ذات سے بڑی امید ہے بموجب مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف ✤ اب مین عنان کمیت قلم کو طرف میدان داستان کے پھیرتا ہون اور حال سہراب ثانی تحریر کرتا ہون یہ قصہ یہان کہان چھوڑیئے ✤ سمند قلم کی عنان موڑیئے ✤ دیگر سمند قلم کی مین موڑون عنان ✤ لکھون آگے سہراب کی داستان ✤

اب دو کلمۂ داستان جلالت عنوان سہراب ثانی بن رستم ثانی و شیر بیشہ صاحبقرانی

ملاحظہ فرمایئے غزل بجائے ساقی نامہ غزل

ہر مردہ آج ہو گیا ہون لالہ زار دل	کس رشک گل کے ہو گیا ہے بیمار دل	دونو نکا حال ہے میری فرقت مین ایک سا
غمخوار دل جگر کا جگر غمگسار دل	ظالم کو عاشقون سے کدورت ہے کس قدر	اب آن بطرف نہین ہوتا غبار دل
لکھا تک نہین سمجھا و غم و رنج کے سوا	کیا دل کا رزق ہے یہی پروردگار دل	امید کیا وفا کی ہو تلب سکا نام ہے
اہل وفا بھی نہ کرین اعتبار دل	مردہ ہوا ہے ساتھ تمہارے فراق مین	پہلو مین بھی نہ بیٹھنگے اپنے نزار دل

یہ مرنا بادِ عشق مین نالان ہین حسرتین
ای یار ہے یہی سبب انتشار دل
گیسون کے منگنے روز یہ جنوائے عشق نے

ارمان رو رہے ہین بے حال زار دل
مرنے کی اسکی سنتے تھے ہر ایک سے خبر
مجھ پر چلے جو بس کہین اختیار دل

سرگوشیان جو کرتی ہے تم سے تمھاری
دیکھا نہین مگر کہین ہم نے قرار دل
بعیت پسندہ معنی خوش بیان

چشمین کرو نقش سخن را عیان + دیگر بیا بشنوای ہمدم داستان + کہ باز آمدم بر سر داستان + چہرہ کشائی کنندگان پردۂ قاف معنی و سیر کنندگان عجائبات مضامین و سیاحان دشت مضمون و فتح کنندگان طلسمات بلاغت و مجاہدان میدان فصاحت و شہسواران عرصہ جلالت معنی و تہوران معرکہ مضامین افواج جہالت کو شکست دیکر اس داستان جلالت عنوان کو صفحہ قرطاس صداقت اساس پر نوک قلم عنبرین رقم سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین اور پائے قلم نجابت قدم سے اس میدان کو یون طے کرتے ہین کہ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان سحر عنوان اس مقام پر حقیر نے ترک کی تھی کہ سہراب ثانی بن رستم ثانی نے جو بڑے شدومد سے طلسم چہل چراغ سلیمانی کو فتح کیا تھا اور بادشاہ طلسم آزور جادو کی دختر کے ساتھ عقد کیا اور حاکم مرحلہ گرد کی دختر کے ساتھ عقد کیا تھا اور یہ دونون پریان اس شیر سے حاملہ ہوئین ہین کہ جنکے بطن سے فرزند پیدا ہونگے جنکا ذکر دفتر نیرنگ قاف مین ہوگا ہر ہمی تحریر کر چکا ہون کہ سب حاکمان ور جند و سیاہ و لشکر طلسمی اور اُن مقامون کے حاکمون کو ہمراہ لے کر کہ جن سے بروقت جانے طلسم کے ملاقات ہوئی تھی وخزانہ طلسمی و بارگاہ طلسمی و مرکب وسفینہ طلسمی واٹھی ہزار خفتان شب چراغی اور کل سامان طلسمی ہمراہ لیکر بڑے جاہ و حشم سے قلعہ یاقوت نگار مین آکر پہونچے تھے مع اپنے والد رستم ثانی وشہریار عم نامدار وایرج نوجوان جمہ عالی تبار کے اپنے نانا اخضر پریزاد و بانو مضراب پری سے کہ ملے تھے سب کو خوشی حاصل ہوئی تھی اور جشن ملوکانہ برپا کیا گیا اس خوشی کے سبب سے جب اس جشن سے فراغت ہوئی تھی تو ایرج و رستم ثانی و شہریار و سہراب ثانی اخضر پریزاد سے پردۂ دنیا کی طرف جانے کی اجازت مانگی تھی اخضر نے بڑے اصرار کے بعد اجازت دی تھی اور اسی طور سے مضراب پری زوجہ رستم ثانی نے اپنے فرزند سہراب ثانی کو اور اپنے شوہر رستم ثانی کو اجازت دی تھی اشندان سے محل کشاہی مین ہر ایک پریزاد و پری مغموم تھی اور سہراب ثانی نے تیاری لشکر کا حکم دیا تھا مین تحریر کر چکا ہون کہ تیاری لشکر ہو رہی ہے اور سامان سفر کا بندوبست ہے یہ داستان اسی مقام پر ترک ہوئی تھی اب اسکے بعد سے تحریر کرتا ہون یہ چند سطرین برائے یاد دہی ناظرین تحریر کر دی ہین تاکہ ناظرین کو یاد آ جائے آمدم بر سر قصہ المختصر کہ جب سہراب ثانی نے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ تم بصورت انسان ہو کر اہل دنیا سے مقابلہ کرنا سب نے قبول کیا تھا اور یہ باہم طے ہوگیا ہے کہ رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار منھ پر نقاب ڈال کر ہمراہ رہین کے اور سپہدارہ ثانی بھی نقاب پوش رہے بس ان چارون بزرگون کے لیے نقابین سرخ رنگ کی تیار کی گئین تھین اسکا سبب یہ تھا کہ باہم یہ صلاح ہوئی ہے کہ اگر پردۂ دنیا پر جاکر بدیع الملک سے مقابلہ کرین اور انکو زک دین سہراب ثانی کو صاحبقران قرار دین اور مقابلہ کرین تاکہ بخوبی امتحان ہو جائے اگر غالب آئین تو بانہائے صاحبقرانی پر قبضہ کرین اور کل لشکر کے صاحبقران ہون اپنی صاحبقرانی کے ڈنکے بجائین چونکہ بدیع الملک سہراب ثانی سے واقف نہین ہین گو یہ امر ضرور دیکھنے سے ثابت ہو جائے گا کہ یہ جوان اولاد حمزہ صاحبقران سے ہے مگر یہ نہ معلوم ہوگا کہ کس کا فرزند ہے اور کون ہے اور بفضل خداوند کریم سے تمام سامان صاحبقرانی سہراب

کے پاس موجود ہے طلسم کو فتح کرکے اسباب پر شان و شوکت مہیا کر لیا ہے ہر ایک یہ شان و شوکت دیکھ کر
حیرت کریگا اگر ہم لوگ نقاب پوش ہونگے اور اسی طور سے ہمراہ ہونگے تو ظاہر ہو جائے گا کہ انھیں میں
سے کسی کا فرزند ہے اور یہ لوگ ہم سے مقابلہ نہ کر سکے عاجز ہو کر اپنے فرزند کو صاحبقران بنا کر لائے ہیں
اس حالت میں اچھی طور سے امتحان نہ ہوگا اور ایک کو دوسرے کا حال نہ معلوم ہوگا یہ امر طے نہ ہوگا پھر
اسی طور سے رہے گا کیونکہ رعایت کرنا پڑے گی اور عالم اخفا میں کوئی رعایت کی ضرورت نہ ہوگی اور
خوب دلوں کے حوصلے نکلیں گے اور مقابلہ ہونگے اسی سبب سے نقاب پوشی کی صلاح ہوئی تھی
سوائے سہراب ثانی کے ایرج نوجوان وغیرہ نے نقاب پوشی کو اختیار کیا تھا جب یہ سبب
اس طرح ہو چکے تھے اس وقت طیاری فوج کا حکم ملا تھا لشکر دیوزاد و پریزاد میں تیاری ہو رہی تھی
کہ ایک دن یہ سب شاہزادہ ایک مقام پر جمع تھے کہ سہراب ثانی نے رستم ثانی وغیرہ سے کہا
کہ ایک امر میرے ذہن ناقص میں آیا ہے اگر آپ لوگ بھی قبول فرمائیں مجھے یقین ہے کہ ضرور قبول
فرمائیے گا رستم ثانی وغیرہ نے فرمایا کہ اے فرزند بیان کرو تاکہ ہم بھی سنیں تب سہراب ثانی نے بیان
کیا کہ میری رائے نے غلطی کی جو میں نے لشکر دیوزاد و پریزاد کو تیاری کا حکم دیا یہ بالکل خلاف
شجاعت کیا کیونکہ ان لوگوں سے مقابلہ کا ہم کو قصد ہے کہ جن سے ایک مدت سے جنگ چلی
آتی ہے اور انکے ہمراہ سوائے لشکر انسان کے دوسرا لشکر نہیں ہے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ انسان
سے دیوزاد یا پریزاد مقابلہ کریں گو بصورت انسان ہو کر مقابلہ کرینگے مگر جب یہ امر سب پر ظاہر ہوگا
کہ یہ صاحبقران پردہ قاف سے لشکر دیو و پریزاد لیکر آیا تھا اور اس لشکر نے انسان سے مقابلہ
کیا اور فتح پائی ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ انسان کیونکر دیو و پریزاد سے لڑ سکیں اسی سبب سے
شکست ہوئی ہر ایک کو اس وقت ہماری شجاعت اور جوانمردی میں شک ہوگا اور ہر ایک
انگشت نما کرے گا تو وہ کام کیوں کیا جائے کہ جو دشمنوں کو موقع کلام کا ملے دوسرے جد عالی
تبار نے اکثر بیان فرمایا ہے کہ صاحبقران اول کے تابع فرمان تمام دیوان عمان تھے اور ہر مرتبہ
یہی خواہش کرتے تھے کہ آپ ہم کو حکم فرمائیں تو ہم بھی سب کافروں کو تباہ کر دیں اور پناہ نہ دیں
مگر آنحضرت نے قبول نہ فرمایا اور یہی فرمایا کہ میں کیونکر تم کو حکم دوں کہ تم ان لوگوں سے مقابلہ
کرو کیونکہ یہ انسان ہیں تم دیوزاد ہو میں ہی انکو شکست دونگا یکرنگی شجاعت و جرأت و جوانمردی
و صاحبقرانی کے خلاف ہے بلکہ کئی مرتبہ ملکہ قمر لقیہ سلطان دختر صاحبقران و ملکہ عالیہ آسمان
پری لشکر گران دیو و پریزاد کا لیکر پردہ دنیا پر تشریف لے گئیں مگر صاحبقران نے انکی کمک
کو قبول نہ فرمایا اور مع لشکر کے واپس فرمایا غضب کہ میرے جد امجد نے دیو و پریزاد کی کمک کو مقابلہ
کفار گوارا نہ کیا تو مجھکو کب زیبا ہے کہ میں دیو و پریزاد کا لشکر ہمراہ لے کر پردہ دنیا پر جاؤں اور خدا
پرستوں کو انکے ہاتھ سے قتل کراؤں میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر کی کچھ ضرورت نہیں ہے
صرف کل اسباب طلسمی اور بارگاہ و خزانہ طلسمی اور ان لوگوں کو ہمراہ لیکر میدان سے تشریف
پردہ دنیا پر لے چلیے کہ جن لوگوں نے بفضل خدا اس طلسم کو فتح کرکے رہا کیا ہے اور قوم انسان
سے ہیں کیونکہ ہم اور وہ لوگ کہ جن سے مقابلہ کا قصد ہے ایک ہی نسل سے ہیں اور ایک خاندان سے
ہیں باہم سمجھ لیں گے کیونکہ ایک ہی باغ کے مثال ہیں اور ایک ہی گلشن شجاعت کے گل
تازہ اور ایک ہی نخل جرأت کے ثمر اور ایک ہی صدف نجابت کے گوہر بے بہا ہیں

ہین کوئی مقام اعتراض کسی کو نہ ہوگا اور لشکر دیوزاد کے ہمراہ ہونے سے سب کو مقام اعتراض ہوگا اور شجاعت
مین فرق واقع ہوگا اگر خداوند کریم کو تمہارے شان و شوکت و ترقی اقبال و دولت فرمانا ہے تو وہ مسبب الاسباب
کوئی ایسی صورت پردہ دنیا پر اپنی قدرت سے مہیا کر دے گا کہ سب سامان شوکت موجود ہو جائیگا
اور مین کوس صاحبقرانی کو ہر طرف بجاؤنگا اور سب میری اطاعت کرینگے اور تمام عالم پر میرا قبضہ
ہو جائیگا مثل میرے جد امجد حمزہ صاحبقران کے اگر اسکی مشیت مین یہ امر نہین ہے تو کچھ بھی کم ہوگا
اگر تمام عالم بھی غمزالت کرے گا تو بھی سوائے اسکے حکم کے جو ہم سب کے بارے مین اسنے بروز ازل
تحریر کر دیا ہے کچھ نہ ہوگا لشکر دیو و پریزاد کیا کرے گا سوائے بدنامی کے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور والد بزرگوار
جو خط پیشانی پر ہے وہ پیش آئے گا لشکر دیو و پریزاد کے جانے کی میرے نزدیک کوئی حاجت نہین ہے
خیال فرمایئے کہ اسکی مشیت مین جاری ہو چکا تھا کہ آپ پردہ قاف مین تشریف لائین اور مین پیدا
ہوون اور ہم نامدار بھی یہان آئین اور بتلائے طلسم ہوون آپ کا غلام طلسم فتح کر کے آپ لوگون کو رہا
کرے اور اپنے جد عالی تبار سے ملے خیال فرمایئے کہ کہان پردہ دنیا اور کہان پردہ قاف کہ برسونکا
راستہ ہے مگر اسنے کسی قدر اپنی قدرت سے آسان کیا اور کیا سبب پیدا کیا مقام غور ہے کہ جد عالی تبار ہمراہ
صاحبقران ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیے جاتے تھے مگر اسکی مشیت مین یہ نہ تھا ابھی ہمارے
جد عالی تبار کو کفارکشی مین مصروف رہنا تھا اور یہ کہ انکی زیارت سے مشرف ہونا تھا اور جد بزرگوار
کے مقدر مین تکلیف بدی تھی اسکا یہ سبب پیدا کیا کہ ساحرون نے اس صحرا مین آگ لگا دی کہ جہان
صاحبقران فروکش ہوئے تھے اور اس آتش سوزان سے ساحرہ جد بزرگوار کو اٹھا لائی اور پردہ قاف
مین لاکر طلسم مین مقیم ہوگئے خداوند کو یہ منظور ہوا کہ اب یہ رہا ہوون اور جو ملک کہ پردہ قاف مین ہین اور
انکے باشندے کافر ہین وہ سب اسلام آباد ہوون اور پریستان قاف کشت ہوون اور مسلمان ہوون
اسکا سبب یہ پیدا کیا کہ یہ امر انکو ناگوار ہوا کہ کیون صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران
کیا آپ اس رنج و صدمہ کی برداشت نہ لا کر اور حکم صاحبقران سے مجبور ہو کر فقیر ہو گئے سب دولت
و حشمت کو ترک کیا لشکر کو خدا کے بھروسہ پر چھوڑ کر یکہ و تنہا لباس فقیری سے آراستہ ہو کر نکلے اسکی
مشیت مین یہ امر جاری ہوا تھا کہ آپکے ہاتھ سے عالم فقیری مین بھی ایک ملک اسلام آباد ہوا اسنے
اس امر کو یون ظاہر کیا کہ اپنی قدرت کاملہ سے آپکو شہر زرین حصار مین پہونچا دیا آپنے وہان جا کر عالم
فقیری مین ایک پہلوان زبردست ارزنگ پرست کو قتل کیا سب آپکے مرید ہوئے آپکے لیے گوشہ
عافیت بیرون شہر جب آپکے حکم کے قرار دیا آپ وہان تشریف فرما ہوئے آپنے رفتہ رفتہ اس شہر کو مع
بادشاہ شہر و اہل شہر کو مسلمان کیا سب نے آپکی غلامی مین کمر کسی اور آپکے حکم سے سرتابی نہ کی یہ امر بھی
وہ بروز ازل تحریر کر چکا تھا کہ آپ پردہ قاف مین تشریف لائین اور دیوان قاف کو قتل کرین جو کہ کافر
ہین اور آپکا عقد ہمراہ دختر بادشاہ پنجم قاف سے ہو اور مین پیدا ہوون اسکا طریقہ یہ ہوا کہ دیو بابان سپہ
سالار بادشاہ اپنے مالک سے باغی ہوگیا اور اپنے مالک پر لشکرکشی کی دیو بابان کے مقدر مین کافر ہو
اور قتل ہونا تھا عالم کفر مین وہ باغی ہوگیا اور آقازادی سے دعوے عشق کیا بڑے مقابلے ہوئے جب
بادشاہ پردہ پنجم قاف پریشان ہوا اسنے اپنے وزیر سے فرمایا کہ کس طور سے اس بلا سے نجات ہوگی چونکہ
وزیر بادشاہ پنجم بے بدل عامل باعمل تھا طریقہ رمل سے دریافت کر کے بادشاہ سے کہا کہ ایک شاہ ہمارے
پردہ دنیا پر ہین اور وہ خاندان زلزلہ قاف سے ہین جب تک وہ یہان نہ آئینگے اس دیو کے ہاتھ سے

نجات نہ ملے گی اور آپکی دختر کی شادی بھی انھیں کے ساتھ ہوگی اور ایک فرزند پیدا ہوگا کہ جو بڑا بہادر اور جوانمرد ہوگا بس اخضر پریزاد نے وزیر سے مقام اپنے سکونت کا دریافت کر کے آپکو اٹھوا منگوایا اپنے یہان تشریف لا کر دیو کو شکست دی اور جب آپکے خاندان کا حال ظاہر ہوا بادشاہ نے میری والدہ کو آپکی کنیزی مین دیا اسنے اس دیو کو ایسا ارشاد کیا کہ سرکشی نہ کرے اور آپ کی اطاعت کی چنانچہ مین پیدا ہوا اسنے مکر کر کے آپکو اسیر طلسم کیا اور پھر لشکر کشی کر کے اخضر پریزاد پر آیا پھر اخضر پریزاد نے وزیر سے وہی سوال کیا وزیر نے پھر زائچہ کر کے کہا کہ اسی مقام پر ایک شاہ صاحب تشریف فرما ہین وہ بھی اسی خاندان سے ہین جب تک وہ نہ آئینگے اسوقت تک یہ دیو عاجز نہ ہوگا چنانچہ عمر نامدار نے جب آپکے قید ہو جانے کی اور دیوون کے لشکر کی خبر سنی تو وہ بھی کسیکو بدون اطلاع کے لباس فقیری سے آراستہ ہو کر نکلے تھے اور اتفاق سے اس شہر زرین حصار پر اس وقت آکر پہونچے تھے کہ جب زرنگار شاہ برادر زرومان تاجدار لشکر کشی کر کے اپنے بھائی پر آیا تھا اور خورشید تاج گیر بھی زرنگار شاہ کا شریک ہو گیا تھا دونون نے زرومان تاجدار کو پریشان کیا تھا اور یہی کہتے تھے کہ تو دین اسلام ترک کر وہ مرد با خدا انکار کرتا تھا اور قلعہ بند تھا اگر عمر نامدار نہ پہونچتے تو وہ مرد خدا تہ تیغ ہوتا اور سب اہل شہر اور وہ ملک پھر کفرستان ہو جاتا مگر خداوند کریم کو تو یہ امر منظور نہ تھا بلکہ ان دونون کے مقدر مین مسلمان ہونا تھا دوسرے ایک جوان اولاد صاحبقران سے کہ جس کا نام اسد ثانی ہے ان کافرون کی قید مین تھا اسکی بھی رہائی کا وقت آگیا تھا خداوند کریم نے عمر عیار کو عین وقت پر پہونچا دیا تھا آپ نے اس عالم فقیری مین ان دونون کو شکست دیکر اسد ثانی کو رہا کیا اور ان سب کو مسلمان کیا زرومان کو انکے شر سے بحکم خدا بچایا اور فقیر ہو کر اسی تکیہ پر بیٹھے کہ جہان آپ تشریف فرما ہوئے تھے زرومان وغیرہ اسی طریقہ سے انکی بھی خدمت مین مصروف تھے جیسے کہ آپکے ساتھ برتاؤ کرتے تھے بس دیو طیران انکو بھی وہان سے بحکم اخضر پریزاد اٹھا لایا کیونکہ ان بزرگوار کے بھی ہاتھ سے بہت سے دیوان قاف کی موت تھی اور جرات و شجاعت کا انکے بھی یہان شہرہ ہوتا تھا عمر نامدار نے یہان تشریف لا کر دیو یامان کو شکست دی اور اپنا مطیع کیا اسنے مکر سے اطاعت کی اور مکر مین مصروف ہوا کہ کسی تدبیر سے انکو بھی اسیر طلسم کرون ایک امر اور مشیت ایزدی مین جاری ہو چکا تھا کہ مجھکو میرے عمر نامدار فنون سپہگری کی تعلیم فرمائین بس کیونکر انکا یہان آنا نہ ہوتا عمر نامدار نے مثل اپنے فرزند کے مجھکو پرورش فرمایا اور سب فنون سپہگری سے آگاہ فرمایا چونکہ مقدر مین عمر نامدار کے بھی قید طلسمی بدتدبیری تھی دیو یامان نے بیجا کر مکاری کر کے اسیر طلسم کیا دیو یامان کی قضا میرے ہاتھ سے لکھی تھی بخوف بھی لشکر کشی کر کے آیا مین نے بفضل خدا و بمدد بزرگان دین و باقبال آپ لوگون کے اسکو قتل کیا تھا کفر و بدعت کو منہدم کیا خارستان کفر سے پردہ قانت بنجم کو پاک و صاف کیا اور فاتح بھی طلسم چہل چراغ سلیمانی کا یہ آپکا خادم تھا بمدد بزرگان دین انکو فتح کیا اور آپ لوگون کو رہا کیا اور حضور عالی وقار کی زیارت سے مشرف ہوا اور بفضل خدا سے سامان شان و شوکت و حشمت جو کہ میرے لایق تھا طلسم کو فتح کر کے حاصل کیا اور اپنے سب عزیزان سے آکر ملا خادم اس بیان سے یہ تھا کہ ان واقعات کی کسی کو بھی خبر تھی اور کوئی بھی آگاہ تھا جو پردہ غیب سے عالم ظہور مین آئے اسی طور سے نہ معلوم اسنے کیا تحریر فرمایا ہے اسکی ذات پہ بھیجہ کرنا

وہ ضرور اپنی قدرت کاملہ سے یہ بھی سامان مہیا کر دے گا خیال فرمایئے کہ مقابلہ کن لوگون سے ہی کہ جن سے ہمیشہ سے ایک قسم کی چشمک چلی آتی ہی بس وہ کام کرنا زیبا ہی تاکہ جب مقابلہ ہو اُس وقت کسی قسم کے اُنکی طرف سے اعتراض نہ ہون اور کوئی موقع انکو طعنہ زنی کا نملے خداوند کریم کو اگر منظور ہوگا تو ملاحظہ فرما لیجیے گا کہ کس قدر جلد سب سامان مہیا ہو جائے گا اور اس طور سے کہ جس کا کوئی سان و گمان بھی نہ ہوگا اور مین بفضل خداوند کریم و بعنایت ان رحیم و بمدد بزرگان دین و باقبال آپ صاحبون کے مثل اپنے جد امجد کے کوس یکتائی کو بجاؤنگا اور نشان صاحبقرانی کو بلند کرونگا آیندہ جو آپ کی مرضی ہین آپ لوگون کے خلاف حکم نہین کر سکتا ہون جو امر میرے ذہن ناقص مین آیا مینے عرض کیا آپ لوگ جہاندیدہ ہین اور میرے بزرگ ہین مین ہر طرح سے خرد ہون یہ جو کچھ عزت و توقیر ہی سب آپ ہی لوگون کا صدقہ ہی اور آپ سب صاحبونکی دعا کی برکت ہی ورنہ میری بھی یہ لیاقت تھی کہ یہ سامان مہیا کر سکتا رب کارساز کی عنایت کا حیلہ ہی جب اس طور سے سہراب ثانی نے یہ تقریر کی اور اپنے کلام کو ختم کیا ایرج نامدار و شہریار عالی وقار و رستم عالی تبار تہمتن شیر پیشہ صاحبقران کو گلے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیے اور بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ای فرزند ہم تمہاری دانائی کی بات بیان کی کو یہ امر ہم سب کو ناگوار تھا کہ لشکر دیو پریزاد لیکر پردہ دنیا پر جائین اور بدیع الملک سے اس لشکر کے ہمراہی ہو کے مقابلہ کرین مگر بسبب تمہاری خوشی کے ہم نے تم سے نہین کہا بلکہ ہم سب نے اپنے مقام پر تجویز کر لیا تھا کہ جب پردہ دنیا پر پہونچ جاینگے تو تم کو سمجھا کر اس لشکر کو واپس کر دینگے ای فرزند جو کچھ تم نے اسوقت ہم سے بیان کیا بہت درست اور ٹھیک ہی کوئی حال غیب سے کبھی آگاہ نہین ہو سکتا ہی جو اُسکی مصلحت ہوتی ہی وہ ہوتا ہی وہ ہمیشہ اپنے بندون کی بہتری اور اچھائی کی تدبیر فرماتا ہی اُسکی جانب سے کار نیک کی ہم کو ہدایت ہوتی ہی اور جو کار بد ہم سے سرزد ہوتے ہین یہ ہماری نفس امارہ اور وسوسہ شیطانی کی کوشش ہی ورنہ کار بد کی ہدایت خدا کی طرف سے نہین ہوتی اسی سبب سے اُسنے ہر ایک کو عقل و فراست عطا فرمائی ہی تاکہ اُسکے ذریعے سے ہم دریافت کرلین کہ یہ کار بد ہی اور یہ کار نیک ہی اور اُسنے انبیا و اوصیا خلق فرمائے تاکہ وہ ہم سب کو ہر ایک امر سے آگاہ کر دین اور ہم کو ٹھیک راہ کی ہدایت کرین مگر اُسکے علم سے کوئی نہین آگاہ ہو سکتا ہی کہ اُسنے اپنے بندہ کے مقدر مین کیا کیا لکھا ہی اور کیا کیا تحریر فرمائی ہین اب تم کو مناسب ہی کہ یہان سے چلنے کا بہت جلد بندوبست کرو اور لشکر کو منع کر دو کہ وہ سامان سفر نہ کرے اور راخضر پریزاد اپنے نانا سے چلکر اجازت لو اور چلو نہ معلوم وہان پردہ دنیا پر کیا گذری اور بدیع الملک آج کل کہان ہین اور تم سب کے ملازمون اور ہمراہیون کے ساتھ اُنھون نے کیا برتاؤ کیے ہین اور کس ملک پر کفار سے مقابلہ کر رہے ہین سہراب ثانی نے عرض کیا حضور اس غلام کو اس امر کا خیال آیا کہ بدیع الملک نوجوان ہین گو کہ اب صاحبقران ہین اُنکے بزرگون سے اور میرے بزرگون سے ایک طور کی چشمک ہی اور چشمک کے سبب سے کسی نے انکے صاحبقران ہونیکی خوشی نہ ظاہر کی بلکہ صدمہ ہوا اب مجکو اُنھین سے مقابلہ کرنا ہی اور انکو صاحبقران ثانی اپنی طرف سے تمام عالم کا صاحبقران کر دیا اور سب لشکر اسلام پر انکو حاکم فرمایا اور لقب صاحبقران کو الثالث سے ملقب فرمایا سب اتالیق صاحبقرانی و بانصیب صاحبقرانی انکو مرحمت فرمانے و مانند اسم اعظم بھی ہین اسی سبب سے میرے بزرگ رنجیدہ ہوئے اور انکی اطاعت نہ کی کہ ہم اور وہ برابر ہین اور بارگاہ مین ہم مرتبہ تھے اب اُنکی اطاعت کرین دوسرا

حکم صاحبقران ثانی سے انحراف بھی منظور نہ تھا فقیری اختیار کی اب مجھکو لازم ہی کہ ایسی شان و شوکت و حشمت بمدد خدا سے پیدا کرون کہ بدیع الملک کے ہم مقابلہ ہو جاؤن اور صاحبقرانی کا دعویٰ کر کے بزور و قوت لقب صاحبقرانی و اثاثہ صاحبقرانی حاصل کرون تا کہ تمام عالم کو معلوم ہو کہ یہ صاحبقران ہی اسنے مثل حمزہ صاحبقران کے صاحبقرانی حاصل کی اس سے کیا ہوتا ہی کہ ایک نے صاحبقران کر دیا غرا یہ ہی کہ سب کی زبان پر جاری ہو کہ یہ صاحبقران ہی انکو تو صاحبقران ثانی نے صاحبقران کیا ہی انشاء اللہ تعالے بمدد خدا وند غیردان و باقبال بزرگان بین بقوت بازو مرتبہ صاحبقرانی کو حاصل کرونگا اور اپنے بزرگون کو خوش کرونگا فضل خدا اور اسکا کرم شامل حال ہونا چاہیے آپ لوگ اطمینان رکھیں مین پرسون تک یہان سے مع کل سامان کے کوچ کرونگا اب آپ لوگ میرے ہمراہ پاس اخضر پریزاد کے تشریف لے چلیں اور مین بھی ان سے اجازت طلب کرون آپ میری سفارش فرمائیں رستم ثانی وغیرہ نے فرمایا کہ بسم اللہ چلو راوی بیان کرتا ہی کہ یہ چارون شاہزادہ باہم صلاح کر کے پاس اخضر پریزاد کے تشریف لائے یہان اخضر پریزاد دیوان خاص مین تشریف فرما تھا چند معزز سرداران حاضر تھے صاحبقران کی تعریف ہو رہی تھی اور ایرج نامدار و شہریار عالی تبار و رستم عالی تبار کی صفت و ثنا سب کر رہے تھے اخضر سرداروں سے یہ کہہ رہا تھا کہ گو میرا دل نہیں چاہتا ہی کہ یہ لوگ یہان سے تشریف لے جائیں کیونکہ ان کے قدمون کی برکت سے یہ عزت ہم کو حاصل ہوا ہی اور میری جان و آبرو سب بچی ہی ورنہ کوئی ایسا نہ تھا کہ دیو ہامان کو قتل کرتا یا شکست دیتا اگر یہ لوگ نہ آتے مگر ناچار ہون کہ وہ لوگ راضی نہیں ہوتے ہین خصوصاً فرزند ارجمند سہراب ثانی کو بہت اشتیاق ہی پردہ دنیا کا مین منع بھی نہیں کر سکتا ہون مجبوری جبر کرتا ہون اور پہرون اسی خیال مین مبتلا رہتا ہون کہ ان صاحبون کے تشریف لے جانے کے بعد کسی دیو سرکش نے پھر سرکشی کی تو کون مقابلہ کرے گا کیونکہ اب سب سردار میرے ضعیف ہو گئے ہین علاوہ ضعیف ہو جانے کے جب کہ جوان تھے تو کیا کر سکے دیو ہامان نے پریشان کر دیا راتون کی نیند اس خیال سے اڑ جاتی تھی دوسرے جب یہ خیال آتا ہی کہ یہ لوگ مجھ سے جدا ہو جائینگے مجھکو جبر کرنا پڑے گا تو اور طبیعت پریشان ہوتی ہی اے سرور جنی کیا تدبیر کرون وہ جواب دیتا ہی کہ اے جہان پناہ سوائے صبر و جبر کے کوئی چارہ نہیں ہی کیونکہ یہ لوگ اولاد صاحبقران ہین جو زبان سے کہتے ہین وہ کرتے ہین ضرور پردہ دنیا پر جائینگے اب یہان انکا رہنا محال ہی اگر آپ اجازت نہ دیتے یا مدتے وہ ناخوش ہوتے اور بدون اطلاع چلے جاتے اسوقت آپ کو اور زیادہ صدمہ ہوتا آپ نے متزلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران کا حال سماعت فرمایا ہو گا کہ جب وہ پردہ قاف مین تشریف لا کے تھے اور سب زبردستان قاف کو زیر کیا تھا کہ جسکے سبب سے زلزلہ قاف لقب ملا بادشاہ قاف نے اپنی دختر نیک اختر ملکہ آسمان پری کی شادی حمزہ صاحبقران کے ہمراہ کر دی وہ آسمان پری کہ جسکے حسن و جمال کا شہرہ تمام پردہ قاف مین تھا اور کوئی پری اس ملکہ کے برابر قاف مین نہ تھی مگر جب صاحبقران کو پردہ دنیا کا خیال آگیا پھر نہ رکے لاکھ لاکھ تدبیر کی آسمان پری نے مگر وہ نہ راضی ہوئے آخر ناخوش ہو کر چلے گئے پھر لاکھ لاکھ ملکہ آسمان پری نے کوشش کی کہ راضی ہون مگر انکی وہ آزردگی برطرف نہ ہوئی بس جبکہ یہ لوگ ایسے تنگ مزاج ہین اور اپنے محسن بھی ہین ایسی حالت مین اپنے دوست دلی کو ناخوش کرنا زیبا نہیں ہی جو انکی مرضی ہو وہی بہتر ہی اور مناسب یہ ہی میرے نزدیک مناسب ہی کہ ملکہ کو بھی سمجھا دیجئے کہ وہ بھی صبر فرما دین اور آپ بھی صبر فرمایئے کیونکہ صبر خداوند کریم کو بھی پسند ہی دوسرے

اس امر کا بھی خیال ہو کہ یہ امر خالق برحق کو ناگوار نہ ہو کہ میرے بندے تو برائے جہاد پردہ دنیا پر جاتے ہین میرے دین کے رواج دینے کو اور ایک مانع ہوتے ہین جزع و فزع کرتے ہین صبر نہین کرتے ہین بس کوئی ایسی صورت ہو کہ جدائی واقع ہو تو کیا کیجیے گا جیسا کہ آپ نے کتابون مین ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو بہت عزیز رکھتے تھے ایک دم کی جدائی ناگوار تھی گو بیٹے تھے مگر یہ امر خداوند کریم کو ناگوار ہوا اور پدر و فرزند مین کیسی مفارقت پیدا کی کہ برسون جدائی رہی اور حضرت یعقوب علیہ السلام رنج و غم فرزند مین روتے روتے نابینا ہو گئے اسکی مشیت پر شاکر رہنا بہت عمدہ بات ہو آیندہ حضور کو اختیار ہو غلام کی جو رائے مین آیا عرض کر دیا اخضر پریزاد نے جواب دیا کہ اے وزیر تم نے بہت مناسب کلمات کہے واقعی سوائے صبر کے کیا چارا ہو مین سقراب کو بھی سمجھادونگا اور سمجھا دیا ہو وہ بھی نہ روکے گی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دیکھا سامنے سے شاہزادہ سہراب ثانی مع رستم ثانی و ایرج نوجوان و شہریار عالی شان کے چلے آتے ہین اخضر پریزادہ کو نواسہ اور خویش کو دیکھ کر تاب نہ رہی بیقرار ہو کر مسند پر سے اٹھکر ان سب کی طرف چلے اُن شاہزادون کی جو نگاہ پڑی اور دیکھا کہ بادشاہ ہم کو دیکھ کر اٹھے اور ہماری طرف آتے ہین بادشاہ کا اٹھنا تھا کہ سب حاضرین جلسہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ہمراہ بادشاہ کے چلے تھے کہ رستم ثانی نے یہ دیکھ کر اور قدم بڑھا کر کہا کہ آپ تو ہم سب کو محجوب فرماتے ہین مین اور سہراب تو آپکا خُرد ہون اس تکلیف کی کیا ضرورت ہو ہمین تو خود حاضر خدمت ہونے کو آیا مجکو آپ کی تعظیم لازم ہو نہ کہ آپ کو رہے والد بزرگوار اور بھائی شہریار ہان انکی جو کچھ عزت فرمائیے وہ بجا ہو اخضر پریزاد نے جواب دیا کہ مجکو آپ سب صاحبون کی تعظیم و تکریم واجب ہو کہ آپ لوگ میرے محسن ہین فضل خدا اور آپ لوگون کی مدد سے مین نے پنجہ اجل اور دست ظالم سے نجات پائی مجکو فخر کرنا زیبا ہو کہ مین نے ایک کنیز آپ کی خدمت مین دے کر آپ سے سلسلہ قرابت حاصل کیا اور صاحبقران کے غلامون مین شامل ہوا گو مین بادشاہ ہون اور آپ کا بزرگ ہون مگر اصل بادشاہ آپ ہی لوگ ہین اور یہ حکومت و سلطنت مجکو آپ ہی لوگون کی دی ہوئی ہو ورنہ مین کب اس لائق تھا اور یہ جو کچھ میری عزت و آبرو و توقیر ہو یہ خداوند کریم نے آپ کے سبب سے عنایت فرمائی ہو کیونکہ مین نے آپ کی خدمت کی یہ عزت مجکو ملی اُس پر بھی جو خدمت کہ لائق کرنے کے تھی اور جیسی چاہیے تھی اس غلام سے نہ ہو سکی یہ کہکر اخضر پریزاد نے رستم ثانی کو گلے سے لگایا شہریار و ایرج نوجوان کے ہاتھون کو بوسہ دیا سہراب ثانی کو گود مین اٹھا لیا پیشانی پر بوسہ دیا بہت عزت و آبرو سے لاکر سبکو مقام صدر پر بٹھایا ایرج نامدار نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا سب سردار بہ ادب سے سامنے بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُس وقت اخضر پریزاد نے حکم دیا کہ پریزادان قاف حاضر ہو کر اسوقت کچھ دل کو خوش کرین کچھ گائین کیونکہ ہمارے آقا و سرپرست اسوقت تشریف لائے ہین رستم ثانی نے فرمایا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین ہم سب آپ کے خُرد ہین سوائے والد بزرگوار کے اُن سے اور آپ سے برابری کا رشتہ ہو بلکہ آپ ہمارے سرپرست اور بزرگ ہین ایسے کلام کر کے آپ ہم کو محجوب فرماتے ہین اور صحبت رقص و سرود کو اسوقت معطل فرمائیے ہم کچھ آپ سے کہنے کے لیے حاضر ہوئے ہین اسکو سماعت فرمائیے اخضر پریزاد نے جواب مین فرمایا کہ اسوقت میری خوشی یہ ہو کہ کچھ گانا ہو تا کہ جو کلفت میرے دل مین ہو وہ برطرف ہو جائے اور کچھ دیر تو غم غلط ہو پھر تو ہم غم کے لیے پیدا ہین اور غم ہمارے لیے پیدا ہو سوائے صدمہ و رنج کے اور کیا ہم کو خوشی نصیب ہو گی یہ صحبت اسوقت کی غنیمت ہو نہ معلوم زمانہ کیا گردش کرے اور تقدیر کیا کھلائے بقول شاعر شعر غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہو *

اور کسی اہل زبان کا بھی ایک شعر مجھکو یاد آیا ہے شعر غنیمت شمر صحبت دوستان ہے کہ گل پنج روز ست در بوستان میری خوشی یہ ہے کہ کچھ دیر تو گانا سماعت فرمایئے پھر بعد اسکے جو کچھ آپ کو فرمانا ہے فرمایئے گا مین اُس کو بجا لاؤنگا کیونکہ مین آپ کو ناراض نہین کر سکتا ہون آپ کی خوشی سے ہم کو بھی خوشی ہے جو مرضی آپ لوگون کی ہوگی مین اُسی پر عمل کرونگا یہ جو اخضر پریزاد نے کہا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہم کو بھی آپ کی خوشنودی سے غرض ہے بسم اللہ جو آپ کی مرضی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ پریزادان حور جمال مع ساز و سامان کے حاضر ہوئین سامنے موادب کھڑی ہوئین تھین جب باہم گفتگو ہو چکی سب نے جھک جھک کر سب کو مجرا و سلام کیا اخضر پریزاد نے حکم فرمایا کہ ہان کچھ گاؤ یہ حکم دینا تھا کہ سازندون نے ساز ملائے ایک پری نے جو کہ بہت شوخ و شنگ تھی گت ناچنی شروع کی ایسی ناچی کہ مطربہ فلک کو اُسکے حال پر وجد ہوا اور ہر در و دیوار سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اخضر پریزاد وان شاہزادون و نیز سب حضار جلسہ نے بہت تعریف کی اور بہت کچھ اُسکو انعام دیا وہ سامنے بیٹھ گئی اور یہ غزل فدا حسین صاحب خوشنویس کی شروع کی

غزل

جو ہم ابرو کمانوں کی گلی میں جا نکلتے ہیں
ول صد چاک پر جانان طرف سے تیر چلتے ہیں

بہار آئی جہان زنجیر توڑی دشت میں پہونچے
ترے دیوانے پھر کس کے سنبھالے سے سنبھلتے ہیں

تمھارے ہجر لے آخر کیا ممنون غیرون کا
کوئی کروٹ بدلوائے تو ہم کروٹ بدلتے ہیں

تولائے علی گویا تولائے محمد ہے
تہ پہونچینگے وہ منزل تک جو ٹھہری راہ چلتے ہیں

خبر عاشق کے مرنے کی جو اُنکے کان میں پہونچی
بہانے سے حنا کے وہ کف افسوس ملتے ہین

تمھارے ہجر مین جو جو گذرنا ہم پہ تھی گذری
سلامت تم رہو ہم منزل اول کو چلتے ہین

اکیلے اس اندھیری رات مین گھر کو نجاؤ تم
دھڑکنا دل کا کم ہوئے تو ہم پہونچانے چلتے ہین

مسیحا کی دوا سے سود ٹھہرا و کمان ابرو
فدا ارتجھی کہین تیر نظر کے بھی سنبھلتے ہین

اس غزل کو اُس پری نے خوب بنا بنا کر گایا ہر شعر کو دو دو مرتبہ گایا ایسا گائی کہ تمام محفل کو سکتہ ہوگیا ہر ایک کو محویت کا مرتبہ حاصل ہوا سب کو سناٹا سا ہوگیا ہر ایک خاموش بیٹھا ہوا عالم محویت مین جھوم رہا تھا جنکے قلب نازک تھے اُنکی آنکھون سے آنسو روان تھے خصوصاً اخضر پریزاد کا تو یہ عالم تھا کہ آنکھون سے اشکون کا تار بندھا ہوا تھا اُسکو سہراب ثانی وغیرہ کی مفارقت کا خیال آگیا تھا یہ خیال تھا کہ اب تھوڑے ہی عرصہ ہے کہ یہ لوگ جدا ہو جائینگے پھر ہم کہان اور یہ لوگ کہان اور یہ بیچمین کہان لاکھون کوس کا فاصلہ ہو جائے گا دیکھیے یہ فلک تفرقہ پرداز کیا تفرقہ ڈالتا ہے اور کب ان سب سے ملاقات ہوتی ہے یہ جو خیال بندھا دل پر قابو نہ رہا آنسو جاری ہوئے جب اُس پری نے محفل کا یہ رنگ دیکھا تو یہ چند شعر اور گائے

نظم

کسی کج خلق و ستمگر سے نباہین کیونکر
دیکھ لینگے وہ کہ نکلتی ہین نگاہین کیونکر

زیر خنجر ترے عشاق کراہین کیونکر
ہون حمائل تری گردن مین یہ باہین کیونکر

آپ کے چشم فسون گر مین ہین انداز خرام
ہم کو حیرت ہے کہ پھرتی ہین نگاہین کیونکر

ہنس کے وہ طفل حسین ناز سے فرماتا ہے
تم ہمین چاہتے ہو ہم تمھین چاہین کیونکر

چشمون سے دل عشاق مشبک ہوئے
دیکھیے آپ ملاتے ہین نگاہین کیونکر

دل مین اُس شوخ ستمگر کے نہ تاثیر ہوئی
عرش پر رک گئین جا کر مری آہین کیونکر

یہ چند شعر جو اُسنے گائے اور سب مبہوت ہو گئے ہر ایک کے دل صدمہ رنج و الم سے بھر گئے اب تو ہر ایک پر وجد کا عالم طاری تھا دریائے اشک ہر ایک کی آنکھ سے جاری تھا وہ پری یہ شعر گا کر خاموش ہو رہی پر عرصہ تک سماں بندھا رہا جب سب کی وہ محویت کم ہوئی اور سب اپنے اپنے ہوش میں آئے بہت تواضع کی انعام کثیر اُسکو علاوہ رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئی بعد برخاست ہونے صحبت ناچ و رنگ کے اخضر پری نے رستم ثانی وغیرہ سے فرمایا کہ بسم اللہ اب آپ بیان فرمائیں کہ آپ کی کیا خواہش ہے اور کیوں اسوقت مجکو سرفراز فرمایا ہے کیونکہ مجکو بہت بڑی فکر پیدا ہوئی ہے رستم ثانی نے جواب میں فرمایا کہ کوئی مقام فکر و تشویش نہیں ہے آپ اطمینان رکھیں میں بیان کرتا ہوں اب کل محفل اُس طرف متوجہ ہوئی رستم ثانی نے فرمایا کہ آپ اس امر سے تو بخوبی واقف ہیں کہ جس سبب سے ہم دونوں بھائی فقیر ہوئے تھے اور اُسی عالم درویشی میں آپ نے ہم کو یہاں اُٹھوا منگوایا تھا یہاں جب ہم پہونچے خداوند کریم نے ہماری مدد کی اور ہم سے آپ کے حسب دلخواہ کام ہوا اور جس غرض سے ہم کو آپ نے طلب فرمایا تھا اُسکا انجام ہو گیا بفضل خدا آپ آگاہ ہیں کہ ہم لوگ اولاد صاحبقران سے ہیں اور اُنکی غلامی کا دم بھرتے ہیں اور اُنکے نام کے سبب سے ہماری سب عزت و آبرو کرتے ہیں ورنہ ہم کسی لائق نہ تھے یہ سب اُن بزرگواروں کے اقبال و نام آوری کی بدولت ہم کو عزت حاصل ہے اور یہ خداوند کریم کی بھی مہربانی ہے کہ اُسنے ہم ایسے گنہگار بندوں کو یہ مرتبہ عنایت فرمائے کہ اُسکی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور اُس کے دین و ملت کے رواج دینے میں کوشش کرتے ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں بیٹھے رہیں اور ہمارے بھائی بند اُسکی راہ میں جہاد کریں اور ہم اس ثواب سے محروم رہیں اور یہ امر بھی بخوبی آپ کو معلوم ہے کہ جب صاحبقران ثانی نے بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کیا اور لقب صاحبقرانی سے سرفراز فرمایا اور ہم سب پر حاکم قرار دیا یہ امر ناگوار ہوا ہم سب کو میں اور برادر شہریار اپنے اپنے لشکر سے فقیر ہو کر نکلے اور یہ قصد کر لیا کہ اب اُس وقت تک ہم اپنا روئے نحس کسی کو نہ دکھائیں گے کہ جس وقت تک بدیع الملک سے زیادہ حشمت و شوکت نہ حاصل کر لیں گے اور اُس سامان سے زیادہ سامان ہمارے پاس نہ ہو جائے گا جو کہ بدیع الملک کے پاس ہے اور جب تک بدیع الملک سے زیادہ ہمارے پاس لشکر و سپاہ نہ ہوئے گی بس یہ سب فضل خداوند کریم نے اپنی عنایت سے ہم فرما دیے اور پردہ غیب سے ظاہر فرمائے کسی کو بھی اس حال سے آگاہی نہ تھی کہ یہ سامان ہم ہونے خیال فرمائیے کہ اگر بدیع الملک کے پاس اثاثہ صاحبقرانی سے بارگاہ سلیمانی ہے تو میر سنغر زند ارجمند کے قبضہ میں بھی بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہے جو کہ کسی طور سے اُس بارگاہ سے کم نہیں ہے اسی طرح ہر امر کا اقبال کرنا زیبا ہے ہم کو اب کیا ضرورت ہے کہ ہم پردہ دنیا پر نہ جائیں اور اپنا حق نہ ظاہر کریں اور کیوں نہ بدیع الملک سے اس امر کا دعویٰ کریں کہ اس سب اسباب میں ہمارا بھی حق ہے تم اکیلے اسکے مالک نہیں ہو صاحبقران ثانی نے غلطی کی جو تم کو تنہا اس سب اسباب پر قابض کر دیا اگر تم نے طلسمات کو فتح کیا اور بہت سے معرکہ سر کیے تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا کسی مقام پر تم سے کم نہیں رہے نہ پایہ کمی کا رکھتے ہیں ای بادشاہ قاف دوسری دلیل ہمارے حق دار ہونے کی یہ ہے کہ جب ملکہ مہرنگار و قباد شہریار نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور صاحبقران اول نے ان دونوں بزرگواروں کے رنج و الم میں ترک دنیا فرمائی اور تائب ہو کر خانہ کعبہ تشریف لے گئے اسوقت میں کئی فرزند حمزہ صاحبقران کے حمزہ صاحبقران کی خدمت میں موجود

تھے اور سب بہادر اور جری تھے اور بہت سے سردار مثل فرامرز عاد مغربی جمہور و بہرام گرد وغیرہ کے تھے جو کہ ہمیشہ ہمراہ رکاب رہے اور جان نثاری میں دریغ نہ کی یا بادشاہ ہندوستان لندھور بن سعدان جو کہ رستم ہند کہلاتے تھے اور حمزہ صاحبقران انکو مثل اپنے خیال فرماتے تھے اور جانشین حمزہ صاحبقران کے لقب سے مشہور تھے یا مالک اژدر جو کہ مثل لندھور کے بہادر تھے اور وہ بھی جانشین حمزہ صاحبقران تھے اسی طرح سے اور سردار تھے اُس زمانہ میں فرزندوں میں ہمارے جدامجد علم شاہ و عمر بن حمزہ یونانی موجود تھے اور عمر بن حمزہ یونانی ایسے بہادر اور جری تھے کہ اُن سے اور جب حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہوا ہے تو دونوں صاحب برابر رہے اور خواب میں دونوں کو مقابلہ کی ممانعت ہوئی گو یا وہ ثانی حمزہ تھے مگر جب حمزہ صاحبقران نے ترک دنیا فرمائی اور سب سرداروں کو ہر ایک کے ملک کی طرف مع سپاہ و لشکر کے رخصت فرمایا اُسوقت کل اثاثہ صاحبقرانی و بارگاہ سلیمانی و اشقر دیوزاد ہمارے جدامجد علم شاہ عالی شان کو مرحمت فرمایا اور اُنکا قبضہ کرا دیا باوجودیکہ عمر بن حمزہ ایسے بہادر موجود تھے اور ہمارے جدامجد سے بڑے بھی تھے اگر اُنکو مرحمت فرماتے تو کسی کو مقام عذر نہ ہوتا مگر نہ مرحمت کیا چونکہ حمزہ صاحبقران مرد عاقل اور عادل ہیں میرے جدامجد کو مرحمت کیا اُنکے نزدیک علم شاہ بھی اس لائق تھے اور جب تک حمزہ صاحبقران رہا ہوئے میرے ہی جدامجد کے قبضہ میں وہ سب سامان رہا اس سے بھی ہم لوگ اُسکے حقدار ہیں کہ حمزہ صاحبقران نے بدیع الملک یا بدیع الزمان یا نور الدہر کو یہ اشیا مرحمت اس طور سے نہیں فرمائیں ہیں کہ وہ بالکل قابض نہ ہوئے ہوں وہ امر دوسرا ہے کہ کسی سبب سے ان لوگوں کے قبضہ میں آگئیں اور یہ قابض ہو گئے جب یہ امر ہے تو پھر وہ کیوں قابض ہوئے صاحبقران ثانی کو جو صاحبقران اول نے صاحبقران کیا تو سب سردار اور سب اولاد اُس وقت موجود تھے اور سب کی مرضی سے یہ امر ہوا تھا دوسرے یہ امر تھا کہ حمزہ صاحبقران نے کل اثاثہ صاحبقرانی کو ایک طلسم میں ڈالدیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرے وہ ان سب اشیا پر قابض ہو چنانچہ صاحبقران ثانی نے اُس طلسم کو فتح کرکے سب اسباب حاصل کیا اور قابض ہوئے کسی کو مقام عذر نہ ہوا بلکہ سب بخوشی اُنکی اطاعت و فرمانبرداری کرتے تھے کیونکہ حمزہ صاحبقران کا یہ ارشاد تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرکے یہ سب اسباب حاصل کرے گا وہ صاحبقران ثانی ہوگا جب اُنھوں نے حاصل کر لیا تو اب کیا مقام عذر تھا وہ ضرور صاحبقران تھے اور ہم سب کو اُنکی اطاعت کرنا لازم تھی ایسا ہی کیا کبھی اُنکے حکم سے کسی نے سرتابی نہ کی باوجودیکہ ہم اور وہ ایک ہی کی اولاد ہیں مگر اُنکا مرتبہ ہم سے زیادہ تھا پھر کون مقام عذر و انکار تھا اسی طور سے صاحبقران ثانی کو بھی زیبا تھا کہ پہلے سب کو جمع فرماتے اور اس امر کو ہم سب کے سامنے ظاہر کرتے کہ اب ہم طرف خانہ کعبہ کے جاتے ہیں اور بدیع الملک کو صاحبقران کرتے ہیں تم سب کی کیا رائے ہے اگر سب راضی بھی ہوتے تو اس حالت میں یہ امر اُنکو زیبا تھا کہ سب اثاثہ صاحبقرانی کو کسی طلسم میں رکھ دیتے اور حکم فرماتے کہ جو اس طلسم کو فتح کرکے یہ سب اسباب حاصل کرے وہی اسکا مالک ہے اور وہی صاحبقران ثالث ہے اگر بدیع الملک طلسم کو فتح کرکے حاصل کر لیتے تو پھر کسی کو اُنکے صاحبقرانی سے عذر نہ ہوتا اور سب اطاعت کرتے جیسے کہ حمزہ صاحبقران سے

کیا تھا اور پھر کسی کو صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی سے انکار نہ ہوا اور سب نے اطاعت کی اسی طور سے بدیع الملک کی اطاعت کرتے نہ یہ کہ جب سب ناراض تھے جو کہ بدیع الملک سے علاقہ نہ رکھتے تھے اور یہ امر سب کو ناگوار بھی ہوا اُس حالت میں صاحبقران ثانی نے ایسا کیا تو ہم سب کو لازم ہوا کہ ضرور اپنے حق کا دعوے کریں کیونکہ بدیع الملک نے کوئی قوت بازو سے یہ سب اسباب نہیں حاصل کیا ہے بلکہ صاحبقران ثانی نے اُنکو صاحبقران کیا ہے کیونکہ صاحبقران ثانی بدیع الملک سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور سب سے کم پس اُس الفت اور محبت کے سبب سے یہ امر کیا اُنکے حکم سے سب ناچار ہو کر سب نے قبول کیا کوئی عذر نہ کر سکا ہم دونوں بھائی نقیر ہو کر اپنے اپنے لشکر سے نکل آئے ہاں اگر بدیع الملک بقوت بازو یہ سب حاصل کرتے تو ہم کو بھی کوئی مقام انکار نہ ہوتا جیسے صاحبقران ثانی نے حاصل کیا تھا جبکہ بدیع الملک نے بقوت بازو حاصل نہیں کیا ہے اور صاحبقران ثانی نے بہ سبب انس و محبت کے اُنکو صاحبقران کیا ہے تو ہم کو کیا ضرور تھا اور کیا ضرور ہے کہ اطاعت کرتے یا کریں اپنا حق کیوں نہ طلب کریں کیونکہ اب تو ہم سب حق دار ہیں اگر یہ کوئی کہے کہ صاحبقران ثانی تو سب اُس اسباب کے مالک تھے کیونکہ اُنھوں نے بقوت بازو حاصل کیا تھا جسکو اُنکا جی چاہا دے دیا اسکا جواب یہ ہے کہ یہ اثاثہ صاحبقرانی کسی کی ملکیت نہیں ہے بلکہ مال وقف ہے جو محنت و مشقت کر کے حاصل کرے وہ اسکا اپنی زندگی تک مالک ہے دوسرا مالک نہیں ہے ہاں اگر کوئی اُسکو زیر کر کے لے لے تو وہ مالک ہوگا کیونکہ اُسنے محنت سے حاصل کیا ہے اور شرط ہے اس صاحبقرانی کے مقدمہ میں کہ جو اثاثہ صاحبقرانی کو اُس صاحبقران سے جو کہ اُسوقت صاحبقران ہو بمقابلہ میدان میں زیر کر کے لے لے تو جو کہ زیر کرے وہ صاحبقران ہے اور اس مال کا وہی مالک ہے یا جو کہ صاحبقران ہے وہ یہ چاہے کہ میں صاحبقرانی سے دست بردار ہوں اور دوسرے کو صاحبقران کروں تو اُسکو لازم یہ ہے کہ وہ اس اسباب کو کسی طلسم میں امانت رکھدے اور حکم کردے کہ جو طلسم کو فتح کرے وہ اس مال کا اپنی زندگی تک مالک ہے خواہ قریب زمانہ مرگ تک کسی طلسم میں رکھدے جو اُس طلسم کو فتح کر کے حاصل کریگا وہ صاحبقران ہوگا خواہ اپنی حیات میں جیسا کہ حمزہ صاحبقران نے کیا اگر وہ مالک اور قابض بالکل ہوتے تو ایسا نہ کرتے کہ طلسم میں ڈالدیتے ضرور وہ صاحبقران ثانی کو عنایت فرماتے اس بات سے یہ امر ضروریات سے ہو گیا کہ امتحان اُسکی صاحبقرانی کا مدنظر ہوتا ہے کہ آیا یہ خداوند کی طرف سے صاحب اقبال اور صاحبقران ہے یا نہیں کسی کے بنانے سے صاحبقران نہیں ہوتا ہے یہ کوئی امر نہیں ہوا صرف صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران قرار دے کر اُنکو سب اثاثہ صاحبقرانی مرحمت کر دیا جبکہ ایسا کیا ہے تو ہم سب دعوے کر سکتے ہیں کیونکہ بدیع الملک کا اور ہمارا حق ایک ہے اُن میں کوئی فوقیت نہیں ہے کہ وہ اکیلے مالک ہو کر صاحبقران ہوں اور تنہا مالک ہوں جبکہ اسی طور سے صاحبقران ہوتے تھے کہ جسکو جسکا جی چاہا اُسنے صاحبقران کر دیا تو ہم بھی صاحبقران ہیں اور ضرور ہم بدیع الملک سے مقابلہ کرینگے اور اُنکی صاحبقرانی کا امتحان کرینگے اگر وہ بقوت بازو اور طلسم کو فتح کر کے یہ سب حاصل کرتے تو ہم اُنکو ضرور صاحبقران جانتے ایسی صورت میں تو یہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم اُنکی اطاعت کریں دوسرے خداوند کریم نے اپنے کرم اور عنایت سے سب سامان شوکت مرحمت فرمایا ہے اب ہم کو لازم ہے کہ اپنے حق کو ظاہر کریں بدیں سبب میرا قصد ہے کہ میں اپنے فرزند کو بیرون دنیا پر لے جاؤں اور اُسکو اپنے لشکر کا صاحبقران کروں اور بدیع الملک سے مقابلہ کروں سہراب ثانی کی صاحبقرانی کا ہر طرف شہرہ ہو اور بدیع الملک سے لڑ کر میرا فرزند اثاثہ صاحبقرانی پر قبضہ کرے اسی

صورت مین جب کہ ہم کو بدیع الملک سے مقابلہ کی خواہش ہے تو دیو و پریزاد کے لشکر کی اُنکے مقابلہ مین کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ بہت بڑا اعتراض ہوگا کہ اگر دعوی صاحبقرانی تھا تو لشکر دیو کے ہمراہی کی کیا ضرورت ہے معلوم ہوا کہ لشکر دیو کے بھروسہ پر یہ دعوے کیا تھا اور اسی سبب سے غالب آ گئے اگر خداوند کریم کو ہمارے شوکت و حشمت کی ترقی منظور ہے تو وہ کچھ ایسا سامان پردہ غیب سے بہم کردیگا کہ بدیع الملک سے زیادہ لشکر ہو جائے گا اُدھر جو لشکر دیو و پریزاد کے طیار ہونے کا حکم دیا تھا جب تک یہ عقدہ نہ کھلا تھا اب جو خیال کیا تو یہ دل نے راہ بتائی اب کوئی لشکر دیو و پریزاد کے ہمراہ لیجانے کی ضرورت نہین ہے دوسرے اسوقت انکا اس سبب سے اور بھی مناسب نہ تھا کہ سہراب ثانی نے حکم دیا تھا اب جو سہراب ثانی نے اپنے مقام پر خیال کیا تو انکو بھی یہ امر نازیبا معلوم ہوا ہم کو گون سے ذکر کیا ہم نے بھی اُنکے بیان کو سنکے ظاہر کیا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہے خلاصہ یہ کہ اب ہم کو لشکر دیو و پریزاد کی ضرورت نہین ہے ہان صرف وہ لوگ جو کہ مہتمم بارگاہ وغیرہ ہین اور از قسم دیو و پریزاد ہین وہ تو ہم ہمراہ لے جاینگے کیونکہ اُنکے بدون بارگاہ کا بندوبست غیر ممکن ہے باقی اور لشکر کی حاجت نہین ہے اور وہ لوگ ہمراہ جاینگے کہ جو سہراب ثانی نے طلسم سے رہا کیے ہین اور وہ قوم انسان سے ہین ہم ایک دیو و پریزاد کو بھی سوائے منتظمان بارگاہ وغیرہ کے ہمراہ نہ لے جاینگے لہذا اب ہم کو اجازت فرمایئے کہ تم طرف پردہ دنیا کے جائین اور اپنے کاروبار مین مصروف ہون بہت عرصہ ہوا آپ کی خدمت مین آئے ہوئے وہان کا حال کچھ نہ معلوم ہوا کہ ہمارے لشکر و سپاہ پر کیا گذری اور اُن لوگون کا ہمارے مفارقت مین کیا حال ہوا اور بدیع الملک اُنکے ساتھ کیونکر پیش آئے اب ہم کو یہان ایک پل برابر ایک برس کے معلوم ہوتا ہے اخضر پریزاد نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ گو میرا جی نہین چاہتا ہے کہ آپ لوگ تشریف لے جائین مگر مین منع بھی نہین کرسکتا ہون آپ کو ہر امر کا اختیار ہے مگر اس امر مین حیران ہون کہ ہمراہی لشکر سے کیون انکار ہے جب آپ کے پاس لشکر آدم زاد جمع ہو جائے گا اسوقت اس لشکر کو رخصت کر دیجیے گا ابھی تو ہمراہ لے جایئے سہراب ثانی نے جواب مین کہا کہ اے برادر مہربان جو کچھ والد بزرگوار نے آپ سے فرمایا بہت ٹھیک ہے لشکر دیو و پریزاد کے جانے مین ہماری بدنامی ہے اس امر مین اقرار نہ فرمایئے یہی قہرمان و ایرج نامدار نے بھی فرمایا تب اخضر پریزاد نے جواب مین کہا کہ آپ کو اختیار ہے جو مرضی آپ سب صاحبون کی ہین عذر نہین کرسکتا ہون یہ سنکے ایرج وغیرہ نے کہا کہ اب ہم لوگ پرسون یہان سے طرف پردہ دنیا کے کوچ کرینگے اسی وقت سب کاربردازان سرکار کو طلب کرکے حکم دے دیا جائے کہ پرسون تخت وغیرہ طیار رہین اور بارگاہ طلسمی خزانہ طلسمی و اثاثہ طلسمی و خفتان طلسمی اور وہ لوگ جو کہ بارگاہ وغیرہ کے مہتمم ہین سب آمادہ سفر رہین کسی امر مین فرق نہ ہو اور ہم اُن لوگون کو جو کہ انسان ہین اس حکم سے آگاہ کر دینگے وہ سب بھی طیار رہینگے اور سرداران لشکر کو حکم دیا جائے کہ وہ سامان سفر کرین اور آپ اس امر کا ضرور خیال رکھیے گا کہ جب کوئی دیو یا پریزاد سرکشی کرکے لشکر کشی آپ پر کرے ہم کو فوراً کسی دیو کے ذریعہ سے آگاہ فرمایئے گا ہم چار شخصون مین سے ایک نہ ایک آپ کے پاس آئے گا اور اس آپ کے حریف کو اسکی سرکشی کی سزا دے گا اس امر سے غافل نہ ہو جیے گا ورنہ ہم کو ملال ہوگا اخضر پریزاد نے جواب مین کہا کہ بہت خوب جیسا آپ نے فرمایا ہے ایسا ہی کرونگا آپ لوگ بھی مجھکو فراموش نہ فرمایئے گا اس مودہ افتادہ کا خیال رہے ایرج نامدار و سہریار عالیوقار رستم ثانی نے فرمایا کہ آپ کیا فرماتے ہین ہم کو خبر ہونا چاہیے پھر ہم ایک پل بھی وہان نہ قیام کرینگے فوراً آئینگے آپ اطمینان رکھین

اخفر پریزاد نے فرمایا کہ حضور اُس کنیز کو بھی تو اس امر سے آگاہ فرمائیے کہ ہم پرسوں یہاں سے کوچ کرینگے وہ بھی تو اس حال سے آگاہ ہو اخفر پریزاد کی یہ بات سنکے رستم ثانی وایرج نامدار نے فرمایا کہ ہم ملکہ کو اس حال سے ضرور آگاہ کرینگے جب محل میں جائینگے آپ سے اتنی خواہش ہے کہ اگر وہ کچھ اصرار کریں تو آپ انکو سمجھا دیں اخفر پریزاد نے جواب میں فرمایا کہ میں اپنے امکان بھر سمجھا دونگا وہ کچھ عذر نہ کریگی صبر کریگی جب یہ امر طے ہو گیا اسوقت اخفر پریزاد نے سرداران لشکر واہلکاران دولت کو طلب کر کے حکم دیا کہ لشکر کو منع کر دیا جائے کہ وہ بندوبست سفر نہ کرے کیونکہ اب آپ کا قصد لشکر کے ہمراہ لیجانے کا نہیں ہے سرداروں نے عرض کیا کہ ہم غلاموں سے کیا قصور ہوا جو حضور نے ہماری ہمراہی سے انکار فرمایا اور تنہا قصد فرمایا رستم ثانی وسہراب ثانی نے سب سرداروں کو بہت کچھ انعام مرحمت فرمایا اور بہت سے کلمات تسکین فرمائے اور وہی سب حال اول سے آخر تک جو کہ اخفر پریزاد سے بیان کیا تھا اُن سے بھی کہا اور کہا کہ تم اطمینان رکھو ہم وقتاً فوقتاً یہاں آیا کرینگے اگر جبکہ مکان سے مہلت ملے گی یا جب بادشاہ طلب کرینگے اُسوقت فوراً آئینگے ہم تم سب سے بہت خوش ہیں ضرور ہمراہ لے جاتے مگر مجبوری ہے دشمن طعنہ زن ہونگے وہ لوگ یہ سنکے خاموش ہو رہے اور عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی ہم غلام ہیں خیر نہ لیجائیے ہم زیادہ اصرار نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ آپ مالک ہیں اور ہم خادم ہیں رستم ثانی نے فرمایا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں تم نے ہمارے ساتھ بہت سرفروشی کی ہے اور ہماری اطاعت سے انکار کسی وقت میں نہیں کیا یہ کہکر انکو رخصت کیا وہ سب مایوس چلے آئے اور اہل لشکر کو طیاری سفر کی ممانعت کی وہ لوگ مایوس ہو گئے اور طیاری سفر سے دست بردار ہوئے سبب جو سرداروں سے دریافت کیا تو انھوں نے جو شاہزادوں سے سُنا تھا سب سے بیان کیا وہ سب تعریف کرنے لگے اور خاموش ہو کر سامان سفر سے دست بردار ہو گئے وہاں اخفر پریزاد نے اہلکاران سلطنت سے حکم فرمایا کہ کئی سے تخت طیار کیے جائیں اور پرسوں بوقت سحر در دولت پر حاضر ہوں کیونکہ شاہزادہ مع اُن اپنے ملازموں کے کہ جنکو طلسم سے رہا کیا ہے اور قوم انسان سے ہیں طرف پردہ دنیا کے تشریف لیجائینگے اور بارگاہ طلسمی وخزانہ طلسمی وصنادیق اسلحہ جو کہ طلسم سے حاصل ہوئے ہیں اور بہت سے تحفہ پردہ قاف کے سب تختوں پر بار ہوں اور یہ جو کہ انکو لے جائینگے طیار رہیں اس حکم میں فرق نہ ہو اور شہر میں منادی کر دی جائے کہ پرسوں صبح کو سب اہل شہر آکر شاہزادوں سے ملیں کیونکہ وہ تشریف لیے جاتے ہیں طرف پردہ دنیا کے اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب جیسا آپ نے فرمایا ہے اسمیں فرق نہ ہوگا ہم سب غلام اسکا بندوبست آج ہی سے کرینگے وہ سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور جو جو حکم اخفر پریزاد نے دیے تھے سب کے بندوبست میں مصروف ہوئے شہر میں منادی بھی بموجب حکم بادشاہ کرائی ہر طرف یہی شور وغل ہونے لگا کہ مقام افسوس ہے کہ اب اس شہر سے وہ شیر جاتے ہیں کہ جنکے سبب سے سرکشان قاف پست ہوئے ہیں اور سرکشی نہیں کرتے ہیں ادھر یہ شہر سے گئے ادھر ان سب نے سر اٹھائے بادشاہ کو بڑی مشکل ہوگی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہوگا جب وہ سب سرکشی پر آمادہ ہونگے بادشاہ پھر فوج روانہ کرکے ان سب کو طلب کریں گے وہ آکر پھر سزا دیں گے بھلا یہ امر تو غیر ممکن ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ یہاں رہیں کیونکہ ان لوگوں سے پردہ دنیا پر بھی تو ہمیشہ معرکہ کفار سے رہتے ہیں ایک مقام پر قیام نہیں ہوتا ہے لشکر بمقابلہ حریف فردکش رہتا ہے اور جنگ و پیکار ہوتی ہے کسی مقام پر جم کے نہیں رہتے ہیں دوسرے باہم کی چشمک کے سبب سے اور زیادہ اس امر کی فکر ہوتی ہے کہ اپنے ہم چشم سے مرتبہ اور شان و شوکت میں زیادہ ہو جائیں اس سبب سے اور بھی معرکہ پڑے رہتے ہیں تو شیروان نامہ وغیرہ اٹھا کر دیکھو کہ اسی چشمک

کے سبب سے کیا کیا معرکے پڑے ہین اور کن کن مقامات پر یہ لوگ لڑے ہین جبکہ یہ بات ہے پھر کیونکر یہان قیام کرین رہا یہ امر کہ شاہزادہ کو لیے جائین تو یہ بھی ممکن نہین ہے اگر دختر ہوتی تو ہم لے جاتے فرزند ہے اس سبب سے لیے جاتے ہین تاکہ حالات جنگ و پیکار سے خوب آگاہ ہوجائین اور اپنے بزرگون سے ملے اور اہل دنیا کو معلوم ہو کہ یہ شاہزادہ بھی خاندان صاحبقران سے ہے اور نبیرہ ہے حمزہ صاحبقران کا گو کہ وہ صغیر ہے اس سن و سال مین ایسا جری ہے کہ جس نے دیو بامان اسی دیو کو سر سے بلند کر لیا اور قتل کیا پھر ایسے بہادر کو کیون نہ ہمراہ لے جائین اس خیال سے اور لیجاتے ہونگے تاکہ پردہ دنیا پر جنگ و پیکار کرکے مثل ہم سب کے نام پیدا کرین اور نام آور ہون اہل شہر تو باہم یہ باتین کرتے ہین اور افسوس کرتے ہین اودھر جب اخضر پریزاد یہ سب حکم دے چکا تب رستم ثانی وغیرہ سے کہا کہ اب تو آپ لوگ مجھ سے خوش ہوئے کہ جیسا آپ نے فرمایا مین بجالایا انکار نہ کیا جواب دیا کہ ہم آپ سے بہت خوش ہین کبھی آپ نے ہماری ناراضی کا کام نہین کیا پھر ہم کیون ناخوش ہون اور نہ کبھی ناخوش ہونگے اب اخضر پریزاد نے سب سردارون کو رخصت کیا صرف سرور جنی کو روک لیا اور کہا کہ اے وزیر اعظم تم ابھی نہ جاؤ تم سے ایک ضرورت ہے وہ ٹھہر گیا اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے مگر رنجیدہ تھے شاہزادون کے جانے سے لیکن کیا کرتے مجبور تھے انکا کیا بس تھا جب بادشاہ کا کہنا نہ چلا تو وہ کیا تھے سوائے صبر کے اور کیا چارا تھا جب سب سردار رخصت ہو کر چلے گئے اسوقت اخضر پریزاد نے رستم ثانی و ایرج نامدار و شہریار سے فرمایا کہ آپ اندر تشریف لے چلیے اور سرور جنی سے کہا تم یہان موجود رہو جب مین طلب کرون تم فوراً محل مین آنا شاید میرے سمجھانے سے مضراب نہ مانے تو تم بھی نصیحت کرنا اور سمجھانا کیونکہ وہ تمھارے کہنے کو بھی بہت مانتی ہے سرور جنی نے عرض کیا کہ میری کیا لیاقت ہے جو مین ملکہ کو سمجھاؤن گا یہ انکی غلام نوازی ہے جو وہ میرا پاس و لحاظ فرماتی ہین خیر جیسا حکم ہوا ہے یہ غلام بجالائے گا اپنے امکان بھر کوشش کرے گا آیندہ خداوند کریم کو اختیار ہے اخضر پریزاد سرور جنی سے یہ فرما کر اور اسکی تقریر سنکے اٹھ کھڑا ہوا اور شاہزادون کو ہمراہ لیکر طرف محل کے چلا سرور جنی بھی ہمراہ تا بہ لال پردہ آیا ادھر محلدار نے پکار کر محل مین کہا کہ صاحبو پردہ کرو جہان پناہ مع اپنے خویش و محرمی اور نواسہ کے تشریف لاتے ہین بھلا ان لوگون سے پردہ کون کرتا تھا مگر سب قاعدہ اور ادب سے کھڑے ہو گئے بادشاہ مع شاہزادون کے داخل محل ہوا محلدار نے سلام کیا دو طرفہ پریان صف بستہ استادہ تھین وہ مصروف اہتمام ہوئین اور بادشاہ کو مع ان سب کے بڑی تعظیم و تکریم سے لیکر ایوان شاہی مین آئین زوجہ بادشاہ نے بھی اٹھکر سب کی تعظیم کی سوائے اپنے نواسہ کے یعنی سہراب ثانی کو گلے سے لگایا پیار کیا ان سب کو مع بادشاہ کے مسند پر لاکر بٹھایا سب خواصین اور مصاحبین دست بستہ رو برو صف باندھ کر کھڑی ہوئین اخضر پریزاد نے اپنی زوجہ سے فرمایا کہ اے ملکہ کسی سے مضراب کو بلاؤ مجھکو مضراب سے کچھ کہنا ہے وزیران شاہزادون کو بھی زوجہ اخضر پریزاد نے ایک خواص خاص سے حکم کیا کہ ملکہ مضراب پری کو انکے ایوان سے بلا لاؤ کہنا کہ آپ کے والد بزرگوار طلب کرتے ہین کسی ضروری امر کے بارہ مین کچھ کہنا ہے وہ خواص یہ حکم پاکر طرف ایوان ملکہ کے روانہ ہوئی ادھر کا حال سماعت فرمایئے کہ ملکہ مضراب پری دختر اخضر پریزاد زوجہ رستم ثانی و مادر سہراب ثانی اپنے ایوان مین جلوہ فرما تھی ایسی حسین و خوبصورت و صاحب جمال پری تھی کہ جس کا مثل و نظیر پردہ قاف مین نہین ہے چہرہ اسکا مثل آفتاب کے درخشان ہے سبز لباس زیب تن ہے یہ ثابت ہوتا ہے گویا دھان کے کھیت مین آفتاب طالع ہوا ہے گرد خواصین و مصاحبین جو بیٹھی ہوئی ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ گرد ماہ چہاردہ کے ستارون کا ہجوم ہے ملکہ اپنی وزیرزادی سے یہ فرما رہی ہے کہ جس دن سے مجھ سے میرے شوہر و فرزند نے کہا ہے کہ ہم سب کا قصد ہے کہ اب ہم طرف پردہ دنیا کے جائین گو مین نے اسوقت بہت انکار کیا مگر کچھ اثر پذیر نہ ہوا ناچار ہو کر اجازت

دیا پھری مگر اُس دن سے دل کا یہ حال ہے کہ بیقرار ہے اور اضطرار زیادہ ہوتا جاتا ہے دل مضطر کو کسی پہلو قرار نہین آتا ہے
راتون کی نیند اُڑ گئی ہے اور جب یہ خبر سنتی ہون کہ لشکر مین طیاری سفر کی ہو رہی ہے صرف لشکر کے طیار ہونے کی دیر ہے
ادھر لشکر تیار ہو گیا دن کوچ کا مقرر ہوا اور یہ لوگ روانہ ہوئے وہ دل کا حال ہوتا ہے کہ جو بیان سے باہر ہے
ہر وقت سحاب غم و ملال دل پر چھایا رہتا ہے جسوقت جدائی کا خیال آتا ہے ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ کیا بیان ہو یہی دل
چاہتا ہے کہ چیخین مار مار کر روؤن مگر ضبط کرتی ہون سل صبر دل پر رکھ لی ہے خصوصاً جب یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا فرزند
سہراب مجھ سے جدا ہو جائے گا وہ ماہ آسمان شہریاری کی ہے آنکھون سے میرے پنہان ہو جائے گا دل کا یہ حال
ہوتا ہے کہ مثل ماہی بے آب کے تڑپتا ہے اور قصد کرتا ہے کہ سینہ کو توڑ کر نکل جاؤن یہی جی چاہتا ہے کہ گریبان کو
چاک کر کے دیوانہ وار کسی طرف نکل جاؤن مگر صبر سے کام لیتی ہون دل مضطر کو سمجھاتی ہون پہرون گوشہ
تنہائی مین بیٹھی ہوئی رویا کرتی ہون یہی خالق سے دعا کرتی ہون کہ تو مجکو دنیا سے اُٹھالے کاش مین
بدنصیب مر گئی ہوتی یا لاولد ہوتی وہ کون سی گھڑی تھی جو میری ولادت ہوئی تھی سوائے رنج و صدمہ
کے ایک پل راحت سے نہین گذرتا ہے قبل اسکے کہ جب شادی نہ ہوئی تھی یہ خوف تھا اور یہ صدمہ تھا کہ
ایک ایک دعوے عشق کرتا تھا اور لشکر کشی کرتا تھا والد بزرگوار کو ہر روز مقابلہ کی فکر تھی مجکو یہ خوف رہتا تھا
کہ ایسا نہ ہو کہ کسی دن کوئی غالب آئے اور وہ میرے اوپر قبضہ پائے ناموس مین رخنہ پڑے پردہ عفت
و عصمت دست ظالم سے چاک ہو خدا کی عنایت سے ان مصیبتون سے نجات ملی تھی کہ دل کا برا ہو بلائے عشق
مین مبتلا کیا اُس سے بھی نجات ہوئی تو وارث کے غم مین دو برس تک مبتلا رہی وہ مصیبت سہی اُس سے
فراغ نہ ہوا تھا کہ فرزند صاحب تنہا نکل گئے اُنکی جدائی مین جو حالت ہوئی وہ سب نے دیکھی تھی اُس زمانہ
مین تو کئی صدمے تھے پہلے تو جدائی وارث کا صدمہ اسپر اسکا خیال کہ نہ معلوم اُن پر قید طلسم مین کیا گذرتی ہے دوسرے
دیو کی قید کا الم تیسرے سب سے زیادہ فرزند کی مفارقت کا غم تھا کہ جس سے تمام عالم آنکھون مین سیاہ تھا کچھ
اچھا نہ معلوم ہوتا تھا خدا خدا کر کے ان آلام سے نجات ملی تھی کچھ دل کو اطمینان ہوا تھا کہ یہ صدمہ پہونچا کہ جس کے
سبب سے کھانا پینا سونا جاگنا سب حرام ہے دل پر ہجوم غم و آلام ہے دل کا یہ عالم ہے کہ بیٹھا جاتا ہے قلب اس
واقعہ کو خیال کر کے گھبراتا ہے خصوصاً آج صبح سے تو عجب عالم ہے ہجوم رنج و الم ہے یہی جی مین آتا ہے کہ کسی
طرف نکل جاؤن کوئی دل کو ہاتھون سے مل رہا ہے جیسے کوئی یہ کان مین کہہ رہا ہے کہ کوئی دم مین ایسا تازہ
صدمہ پہونچا چاہتا ہے کوئی خبر رنج و غم سنتا ہے دل یہ گواہی دیتا ہے کہ آج مجھ سے تیرا فرزند اجازت
رخصت طلب کرے گا ای وزیر زادی مین تو کبھی اجازت نہ دونگی چاہے وہ ناراض ہو جائے چاہے میرے
وارث کو ناگوار ہو اگر سہراب مجھ سے جدا ہوا اُسکی مفارقت گوارا نہ ہوگی میری جان پر بن جائے گی یا ان
مجکو بھی ہمراہ لے کے چلین تو گیا مضائقہ ہے وزیرزادی و دیگر خواصین عرض کر رہی ہین کہ ملکہ عالم نے جو کچھ
ارشاد فرمایا درست ہے جو کچھ حال نمود ہو کم ہے یہی ہم سب کے دل کا بھی عالم ہے جب سے سنا ہے اور آپ تو ماں
ہین مگر حضور عالم لاچاری ہے کیا زور ہے جو مرضی بازی آپ کو اجازت دینا پڑے گی یہ جو ارشاد ہوا کہ مجکو
ہمراہ لے چلین تو یہ امر غیر ممکن ہے اول تو وہ لوگ اس امر کو گوارا نہ کرینگے دوسرے آپ کے والدین کو کب
گوارا ہوگا کیونکہ اُنکی زندگی کا آپ ہی سہارا ہین جس طور سے آپ کو اپنے فرزند کی مفارقت گوارا
نہین ہے اسی طرح آپ کے والدین کو کب گوارا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ بیاہی لڑکی پر کسی کا کیا زور ہے وہ
پرائے گھر کی ہوتی جہان اُسکا خاوند لے جائے سب گوارا کرنا پڑے گا اب اُنکا کوئی حق نہین ہے خواصون
نے عرض کیا یہ درست ہے مگر ہمارے نزدیک تو یہ امر ممکن نہین ہے ملکہ نے کہا کہ اگر یہ امر ممکن نہین ہے تو

سہراب کا بھی جانا غیر ممکن ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ خواص آ کر پہونچی ملکہ نے جو خواص اپنی ماں کی دیکھی کہ چلی آتی ہے وزیرزادی سے فرمایا کہ خدا خیر کرے اس وقت کیون یہ خواص آتی ہے صبح کو تو مین سلام کو ہو آئی ہون خواص کے آنے کی کیا وجہ ہے وزیرزادی نے عرض کیا کہ کسی ضرورت سے ملکہ عالم نے آپ کے پاس بھیجا ہوگا معلوم ہوا جاتا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ مجھکو تردد ہے کہ وہ خواص سامنے آئی جھک کر سلام کیا ملکہ کی بلائین لین دعاے ترقی حسن و جمال و جاہ و اقبال دے کر عرض کیا کہ حضور کو آپ کے والد بزرگوار نے یاد فرمایا ہے ابھی دربار سے تشریف لائے ہین مجھکو حکم فرمایا ہے کہ ملکہ کو جا کر لے آؤ ہم کو اُن سے کچھ کہنا ہے چلیے تشریف لے چلیے ملکہ نے اُس سے پوچھا کہ جہان پناہ اکیلے تشریف دربار سے لائے ہین یا کوئی اور بھی ہمراہ ہے اُس نے عرض کیا جی جہان پناہ کے ہمراہ آپ کے فرزند ارجمند ہین آپ کے شوہر ہین اور دیو ہین اور خسر ہین یہ سُنکے ملکہ نے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور وزیرزادی سے فرمایا کہ آج صبح سے جو زیادہ دل بیتاب تھا تو بے سبب نہ تھا اُسکا ظہور ہوا ان سب کا بادشاہ کے ہمراہ آنا اور مجھکو بادشاہ کا طلب فرمانا خالی از علت نہین ہے سہراب کے جانے کی اجازت طلب کیجائیگی معلوم ہوتا ہے کہ لشکر سب طیار ہو گیا سامان سفر مہیا ہو گیا خیر جو کچھ ہو مین تو سہراب کو اجازت نہ دونگی یہ کہکر ملکہ اپنے مقام سے اُٹھی سب خواصون و وزیرزادی کو ہمراہ لے کر طرف ایوان ملکہ اپنی والدہ کے چلی جب صحن مین پہونچی تو دیکھا کہ سب لوگ بیٹھے ہوئے ہین اور سہراب برابر اپنی نانی کے بیٹھا ہے وہ بار بار پیار کر رہی ہین ملکہ کے ہمراہ دونون زوجہ سہراب ثانی کی بھی تھین ایک اس پہلو مین دوسری دوسرے پہلو مین جب اخضر پریزاد نے اپنی دختر کو مع بہوؤن کے آتے ہوئے دیکھا خواصون کو حکم دیا کہ استقبال کر کے لاؤ خواصین استقبال کر کے لائین سہراب ثانی نے ماں کو سلام کیا مضراب پری نے دعا دے کر منھ پھیر لیا اور یہ کہا کہ ماشاء اللہ جب سے آپ طلسم فتح کر کے آئے ہین جب سے ہم سے کوئی غرض نہین ہے اب ہم کون ہین یا وہ زمانہ تھا کہ سواے میرے آپ کو کسی کے پاس چین نہ ملتا تھا امان جان امان جان کہتے کہتے زبان خشک آپ کی ہوتی تھی یا یہ بے مروتی تم کیا کرو یہ تمھارے خاندان کا اثر ہے خیر جو ہم پر گذرتی ہے وہ ہمارا ہی دل خوب جانتا ہے یہ جو ملکہ نے کہا سہراب اُٹھ کر گلے سے لپٹ گیا اور یون عرض کرنے لگا کہ کیا آپ ہم سے خفا ہین مجھ سے خطا ہوئی میرے قصور کو معاف فرمایئے ملکہ نے بلائین لے کر فرمایا کہ مین تم سے کیون خفا ہونے لگی مگر یہ امر ضرور ہے کہ تم کو میری فکر نہین ہے ماں باپ و چچا کی موجودگی مین میری کیا ضرورت ہے مجھکو مین تم سے خوش ہون یہ کہکر مضراب پری نے پہلے آیرج نامدار کو سلام کیا پھر اپنے باپ اور ماں کو شہریار نے ملکہ کو سلام کیا کیونکہ یہ چھوٹے ہین اُدھر ان دونون پریون نے جو کہ بیبیان ہین سہراب کی ان سب کو جھک کر سلام کیا ملکہ سلام کر کے مع ان دونون کے سامنے اخضر پریزاد کے سر جھکا کر بیٹھ گئی آنکھ اُٹھا کر کسی کی طرف نہ دیکھا مگر اپنے فرزند کو دیکھتی جاتی ہے دزدیدہ نگاہ سے خواصین بھی سلام و مجرا کر کے بیٹھ گئین جب سب بیٹھ چکے اُس وقت اخضر پریزاد نے اپنی دختر سے کہا کہ اے فرزند جو ہم تم سے کہین اسکو مانوگی اور ہمارے کہنے پر عمل کروگی ملکہ نے عرض کیا کہ جو آپ ارشاد کرینگے بسر و چشم قبول کرونگی تب اخضر پریزاد نے اول سے آخر تک سب حالات جو کہ رستم ثانی وغیرہ نے بیان کیے تھے بیان کیے اور کہا کہ تم کو لازم ہے کہ اپنے فرزند کو اجازت دو کہ وہ پردہ دنیا پر جائے اور نام پیدا کرے مثل اپنے بزرگون کے اے فرزند اولاد

صاحبقران سے بھی انکا ایک مقام پر قیام کرنا غیر ممکن ہی ان صاحبون کا یہی کام ہی کہ یہ ہمیشہ راہ خدا مین جہاد کرین اور کفار کشی کرکے دین اسلام کو رواج دین دوسرے اگر دختر ہوتی اسکا یہ شیوہ تھا کہ وہ خانہ نشین ہوتی ساتھ عفت و عصمت کے بسر کرتی مرد کا یہ ہنر اور جوہر ہی کہ نام پیدا کرے اور جوہر شمشیر دکھائے مرد کے لیے گوشہ نشین ہونا عیب ہی یہ کہکر کل حال صاحبقران کے پردہ قاف مین آنے کا بیان کیا اور جو کہ سرور جنی نے آنحضرت پیر نژاد سے بطور پند و نصیحت کے کہا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ اب صبر کرو اور اجازت دو کیونکہ خداوند کریم صبر کرنے والے سے بہت خوش ہوتا ہی شائد یہ امر خداوند کریم کو ناگوار ہو کہ اسکا فرزند ہماری راہ مین جہاد کرنے کو جاتا تھا اسنے نہ جانے دیا اور کوئی ایسا واقعہ ہو کہ تمھارے اور سہراب کے ایسی مفارقت ہو جائے کہ تم اسکو نہ دیکھ سکو اور نہ وہ تمکو اور اُسکے حال کی نہ تمکو خبر ہو نہ اسکو تمھارے حال کی تو کیا کرو گی ملکہ نے یہ سب تقریر سُنکے جواب مین عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپنے ارشاد فرمایا سب بہت درست اور بجا ہی مین ان صاحبون کو منع نہین کرتی ہون کہ یہ پردہ دنیا پر نہ جائین اور شوق سے جائین مین نہ روکون گی مگر سہراب کو مین جانے کی اجازت نہ دونگی گو آپ سے عرض کر چکی ہون کہ جو آپ فرمائین گے مین بسر و چشم قبول کرونگی مگر اس بارے مین صبر نہین کر سکتی ہون میری زندگی بعد سہراب کے محال ہی مجھ سے اسکی مفارقت کا صدمہ نہ اُٹھایا جائے گا یہ مین گوارا کرونگی کہ میرا سہراب پردہ دنیا پر جائے یہ جو مضراب پری نے کہا آنحضرت پیر نژاد و رستم ثانی و سہریار و ایرج نامدار کیطرف دیکھکر خاموش ہو رہا مگر اب ان تینون صاحبون نے ملکہ کو سمجھانا شروع کیا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ای فرزند تم اس امر سے اطمینان رکھو مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمھارے فرزند کو وقتاً فوقتاً تمھارے پاس یہان روانہ کر دیا کرون گا تم دیکھ لیا کرنا اور دو ایک دن یہان رکھنا پھر رخصت کر دینا اور بہت سے کلمات تسکین کے فرمائے ملکہ نے ناچار ہو کر کہا کہ خیر مین ایک شرط سے اجازت دیتی ہون کہ آپ مجھکو بھی لے چلین ہمراہ تو بہتر ہی ایرج نامدار نے فرمایا کہ ای فرزند یہ امر ابھی غیر ممکن ہی کیونکہ ابھی ہم لوگ بے سر و پا جاتے ہین کوئی ٹھکانا بھالا نہین ہی دوسرے یہ امر ہی کہ ہم لوگون کا یہ طریقہ نہین ہی کہ ناموس کو ہمراہ لشکر رکھین ہم لوگون کی ناموس ہمیشہ قلعہ ذوالامان مین رہتی ہین برسون ہم لوگ وہان نہین جاتے ہین شوہر زوجہ کی صورت دیکھنے کو ترستا ہی زوجہ شوہر کے دیکھنے کو ترستی ہی مان فرزند کے لیے بیقرار رہتی ہی فرزند مان کے لیے اس خیال سے نہین لشکر مین ناموس کو رکھتے ہین کہ نہ معلوم کیا افتاد پڑے ہم لوگ تو مرد ہین کسی نہ کسی صورت سے بسر کر لین گے یہ عورات پردہ نشین کیا کرینگی اور کدھر جائین گی سوائے ناموسی اور پردہ دری کے کچھ حاصل نہ ہوگا اکثر ایسا اتفاق پڑا ہی کہ لشکر تباہ ہوا ہی اور سب آوارہ ہوگئے ہین اگر ناموس ہمراہ ہوتا تو وہ بھی تباہ ہوتا یا نہین نامحرم کی نگاہ پڑتی یا نہین بس ایسی صورت مین کیا ضرورت ہی کہ ناموس کو ہمراہ رکھین یا ایسی حالت مین جب کہ تم سہراب سے جدا رہین اور برسون صورت نہ دیکھین تو یہان سے جانے سے کیا حاصل ہوا اپنے مان باپ سے بھی مفارقت ہوئی اور جس مطلب کے لیے مان باپ کو ترک کیا وہ بھی حاصل نہین ہی تو کیا فائدہ بہتر یہی ہوگا کہ تم یہان رہو تمھارا فرزند تمھارے پاس برس دن کے بعد ایک دو دن کے لیے ضرور آیا کرے گا جب اس طور سے

ایرج نامدار نے فرمایا اور رستم ثانی و شہریار و اخضر پرنزاد نے سمجھایا دوسری اخضر پریزاد نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب ملکہ نے انکار کیا تھا تو محلدار کے ذریعہ سے سرور جنی کو بھی اندر محل کے طلب کرکے عقب پردہ بٹھادیا تھا سرور جنی نے بھی ملکہ کو بہت کچھ پند و نصیحت کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ ای ملکہ یہ فرزند آپ کا بڑا صاحب اقبال ہے وہ شان و شوکت بہم کرے گا جو کہ حمزہ صاحبقران نے بہم کی تھی اور یہ صاحبقران وقت ہے انکی صاحبقرانی کا ڈنکا تمام دنیا مین بجے گا بڑے بڑے زبردست انکے ہاتھ سے پست ہونگے سہراب کے نام سے شیران دشت کو تپ لرزہ آجائیگا انکے سبب سے دین اسلام کو ترقی ہوگی ایک قوم کو جو کہ کافر ہے اور بہت سر اٹھایا ہے یہی شیر پست کرے گا انکا پردہ دنیا پر جانا مناسب ہے کیونکہ یہ مشیت ایزدی مین جاری ہو چکا ہے اب اس شیر کا یہان قیام کرنا محال ہے اگر آپ اجازت نہ دینگی ہے اس وقت تو نہ جائینگے مگر یہان ٹھہرینگے بھی نہین آپ سے بدون کہے ہوئے چلے جائینگے اور آوارہ ہونگے اس حالت مین آپ کو اور صدمہ ہوگا اور انکو بھی زحمت ہوگی اور یہ ناخوش بھی ہونگے آپ ایسی عقل مندان امور نکا نہ خیال کرے اور صبر نہ کرے اور اپنی پارہ جگر کو ناراض کرے یہ کیسی الفت و محبت ہے میرے نزدیک یہ الفت نہین ہے بلکہ عداوت ہے یہ غلام تو خیر خواہ دولت ہے جو اسکو از روے علم رمل معلوم ہوا بیان کردیا اب حضور کو اختیار ہے مجھے جو عرض کرنا تھا عرض کیا جب اس طور سے سرور جنی نے بیان کیا اور سب نے سمجھایا تو ملکہ نے سہراب ثانی کی طرف دیکھا چہرہ انور پر اثر رنج و ملال پائے بہت مغموم پایا بس مہر مادری سے مضطراب ہوگئی کو تاب نہ رہی آنکھون مین اشک بھر کر بولی کہ خیر اگر آپ سب صاحبونکی یہی راے اور انکی بھی یہی مرضی ہے اور انکو ملال ہے تو اچھا مین نے اجازت دی گو دل گوارا نہین کرتا ہے لفظ اجازت منھ سے نہین نکلتی ہے اسکے ساتھ کلیجہ منھ کو آتا ہے مگر ناچار ہون مجکو اپنے فرزند کی خوشی گوارا ہے اور ناراضی نہین گوارا ہے مگر یہ اپنے منھ سے اقرار کرین کہ مین برس دن کے بعد آکر تم کو اپنی صورت دکھا جایا کرونگا تو مجکو اطمینان ہو کو تمھارے آقا اور بزرگ ایرج نامدار نے بقسم فرمایا ہے کہ مین تیرے فرزند کو برس دن کے بعد بھیجدیا کرونگا اور مجکو انکی مہربانی کا یقین ہے کیونکہ وہ مجھ ایسی کنیز بے تمیز سے جھوٹ نہ بولینگے ضرور ایسا کرینگے مجکو اور زیادہ اطمینان ہو جائیگا اگر سہراب بھی اقرار کرے گا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای مادر مہربان آپ اس غلام کی جدائی کا صدمہ نہ فرمائین مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون مین کبھی آپ کی قدمبوسی سے جدا نہ ہوتا مگر موقع ہی ایسا ہے آپ اطمینان رکھین کہ مین ضرور برس دن کے بعد آپ کی خدمت مین حاضر ہوا کرونگا بشرطا اس امر کے کہ کسی سے مقابلہ نہ درپیش ہوگا اگر ایسا ہوگا تو مجبوری ہے مگر اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ بعد اس معرکہ کی فراغت کے حاضر ہونگا یہ کہکر اور یہ ہاتھ جوڑ کر مان کے قدمون پر گرنے کا قصد کیا ملکہ نے فرزند کو گلے سے لگایا اور کہا کہ مین نے بخوشی اجازت دی اچھا جاؤ ہم کو اپنے فراق مین رولاؤ ہم تمھارے ناخوش ہونے سے ناچار ہوئے ورنہ غیر ممکن تھا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا وہ سب رنج و ملال دور ہوگیا خوش ہوکر مان سے کہنے لگا کہ آپ نے اپنے غلام پر بڑی عنایت فرمائی گویا بے داموں خرید لیا اجازت کے نہ حاصل ہونے سے مجکو اپنی جان کا خوف تھا اگر والد بزرگوار و جد عالی مقدار و عم نامدار

یہان سے بدون میرے تشریف لے جاتے تو میری بھی زندگی محال تھی مین ضرور اپنے کو ہلاک کرتا اس صدمہ سے مین اپنی جان دیتا آپ نے اجازت دے کر مجکو زندہ فرمایا میری جان و آبرو سب بچائی ملکہ نے جواب دیا کہ بہت ٹھیک ہی خیر آپ کی تو خوشی ہو گئی ہم پر جو گذرے گی اُسکو اٹھا لین گے صبر کر بیٹھے اب یہ تو بیان کرو کہ کب سدھارو گے اب تو اجازت بھی مل گئی سہراب ثانی نے عرض کیا کہ یہ غلام آپ کے قدمون سے پرسون جدا ہوگا سب سامان کا حکم نانا جان نے دے دیا ہی اُنھون نے بھی تو بڑی مشکل سے اجازت عطا فرمائی ہی وہ بھی اجازت مرحمت نہین فرماتے تھے مگر خوبی تقدیر سے یہ مشکل بآسانی حل ہوئی اُسکی عنایت کا کیا شکریہ ادا کرون ملکہ نے جواب دیا کہ آپ کو تو خوشی ہوئی جو ہمارے دل کا حال ہی وہ کیا بیان کرین خدا اُس حال سے بخوبی آگاہ ہی ای فرزند ابھی تم کو اسکا مزا نہین ہی ہان جب فضل خدا سے صاحب اولاد ہو گے اُس وقت معلوم ہوگا ابھی تم کیا جانو خیر آپ کی خوشی سے غرض ہی جہان رہو سلامت رہو کبھی نہ کبھی مجکو بھی یاد کر لیا کرو گے اگر تمھاری جدائی کے صدمہ سے مر گئی تو جب یہان آنا تو قبر پر ضرور آنا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر روح کو شاد کرنا ملکہ کی ان باتون پر سب رونے لگے ایک کہرام پڑ گیا آخر کو سرور جنی نے سب کو سمجھایا اور کہا کہ آپ لوگ کیسی عقل مند ہین کوئی بھی مسافر کے رخصت کرنے کے وقت روتا ہی دوسرے ابھی تو یہ لوگ نہین تشریف لیے جاتے ہین پرسون تشریف لے جائین گے اس قدر بیقراری ابھی سے کیا ضرور ہی سرور جنی کے کہنے سے سب خاموش ہو گئے سرور جنی بادشاہ سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا ادھر ملکہ مضراب پری وہان سے اٹھکر اور اپنی ہمراہ اپنی دونون بہوؤن کو لے کر اپنے قصر مین آئی مگر مغموم و رنجور اور آ کر اور تخلیہ مین جا کر خوب چلا کر رونے لگی سہراب ثانی و رستم ثانی و شہریار وغیرہ محل سے اخضر پریزاد کے اٹھکر اپنے مقام پر آئے اور باہم باتین کرنے لگے کہ مرحلہ بہت سخت و صعب تھا خداوند کریم نے طے فرمایا ادھر اخضر پریزاد و کل اہل محل مغموم و رنجور اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھے کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو ان لوگون کے جانے کا صدمہ نہ ہو کہ ایک خواص نے آکر اخضر پریزاد سے عرض کیا کہ ملکہ جو آپ کے پاس سے اپنے فرزند کو اجازت دے کر گئین ہین اُس وقت سے جان کھو رہی ہین اور رو رہی ہین اور ایسے کلمات دل خراش فرماتی ہین کہ سننے کی تاب نہین ہی اُنکے ہمراہ دونون بیبیان آپ کے فرزند ارجمند سہراب ثانی کی مصروف گریہ و زاری ہین یہ سنتے اخضر پریزاد کو تاب نہ رہی فوراً وہان سے اٹھکر ملکہ کے قصر مین آئے ملکہ کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای فرزند اگر تم اس قدر صدمہ کرو گی اور خدانخواستہ کچھ طبیعت ناساز ہو گئی تو ہم تو کسی طرف کے نہ رہے داماد سے اور نواسے سے یون مفارقت ہوئی تمھاری یہ حالت ہی اب ہمارا سوائے تمھارے کون ہی خداوند کریم سہراب ثانی و تمھارے وارث کو صد و سی سال زندہ رکھے اُنکے دیکھنے سے ہماری آتش محبت نہ فرو گی بلکہ اور صدمہ ہوگا ہان اگر تم زندہ ہو تو ہمارے دل کو قوت و طاقت ہی کیا کسی کے فرزند سفر نہین کرتے ہین برسون عالم سفر مین رہتے ہین خیال تو کرو کہ جب کہ سہراب ثانی بدون تمھارے اور میرے اطلاع کے برائے فتح طلسم شب کو نکل گیا تھا تم نے اپنا حال تباہ کیا تھا اُس حال تباہ کرنے سے کیا حاصل ہوا تھا سوائے کاہش جان کے جبتک خدا کو نہ منظور ہوا ملاقات نہ ہوئی مقام شکر ہی کہ تمھارا فرزند اپنے بزرگون کے ہمراہ نام پیدا کرنے کو جاتا ہی مثل بزرگون کے نام آور ہوگا بڑے بڑے بہادرون کو زیر کر کے نام آوری حاصل کرے گا

بیٹا مرد کے جوہر ہیں نام پیدا کرنا اگر یہ نہ ہو تو وہ نامرد کہلاتا ہے اپنے ہی شوہر کو خیال کرو کہ اگر وہ بہادر اور جری اور نام آور نہ ہوتے تو ہم کیوں انکو پردۂ دنیا پر سے یہاں طلب کرتے اور کیوں انکی خاطر کرتے اور کیوں انکے ہاتھ سے دیوان قاف کو قتل کراتے اور کیونکر ہم کو اُس ظالم کے ہاتھ سے نجات ملتی تم دختر صاحبقران کی حالت کو خیال کرو کہ اُس بہادر نے یکہ و تنہا بڑے بڑے زبردستوں کو زیر کر کے کیسا نام پیدا کیا کہ اب کوئی بدون عزت کے اُنکے نام کو زبان پر جاری نہیں کرتا ہے تم خیال کرو کہ ہم لوگ قوم آتشی سے ہیں مگر کیسی عزت اُنکی کرتے ہیں یہ مرتبہ انکو اسی سبب سے حاصل ہوا کہ انھوں نے اپنے کو راہ خدا میں وقف کر دیا ہر ایک کی فریاد رسی کی پردۂ قاف میں آ کر آسمان پری کے باپ کی کمک کی عوض میں اُسکے یہ مرتبہ ملا کہ دلیران قاف نام سے بھراتے ہیں یہ مرتبہ ملا کہ زلزلہ قاف ثانی سلیمان لقب ہو گیا ادھر اُنکا نام کسی دیو کے سامنے لیا وہ کانپ گیا یہ سب امر کیونکر انکو حاصل ہوئے انھوں نے بہادروں سے مقابلہ کیے ہمیشہ اپنے لوگوں سے یعنی ماں باپ سے جدا رہے لڑائی میں مصروف ہوتے یہ مرتبہ ملا اب تم کو بھی لازم ہے کہ تم بھی صبر کرو اور خوش ہو کہ تیرا فرزند بہادر ہے اور اُس کا بھی نام دفتر دلاوران میں مرقوم ہوگا اُسکے معرکوں کا ذکر ہر ایک کی زبان پر ہوگا انشاء اللہ جب وہ مع شان و شوکت کے تم سے آ کر ملیگا اُس وقت کیسی خوشی حاصل ہوگی ہم کو بھی رجا ہے فخر ہوگا کہ ہمارا نواسہ ایسا بہادر ہے کہ اُسکے نام سے بہادر ڈرتے ہیں کیسی ہم کو عزت حاصل ہوئی لوگ اور ساکنان قاف ہم سے سرکشی نہ کرینگے اس خوف سے کہ انکا نواسہ دیوکش ہے اور ان کا سلسلہ خاندان زلزلہ قاف سے ملا ہے یہ کیسے مقام فخر و مباہات ہیں اور جائے شکر ہے نہ جائے رنج و غم خیال تو کرو کہ اگر وہ طلسم فتح کر کے مع اپنے بزرگوں کے اُسی طرف سے طرف پردۂ دنیا کے چلا جاتا اور تم کو خبر نہ ہوتی تو کیا ہوتا سوائے صبر کرنے کے اب تو اس امر سے بھی اطمینان ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے ہمراہ گیا ہے وہ لوگ اُسکی سرپرستی کو موجود ہیں جب تم کو یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ کہاں ہے اور کہاں نہیں ہے اور کون ہمراہ ہے اور کون نہیں ہے اب نہ بیقرار ہو صبر کرو جب اس طور سے اخضر پریزاد نے اپنی دختر کو سمجھایا ملکہ کو بھی خیال آیا کہ والد بزرگوار درست فرماتے ہیں رونے کو ضبط کیا اور باپ کو جواب دیا کہ اب میں سوائے صبر کے کبھی گریہ وزاری نہ کرونگی آپ کے کہنے پر عمل کرونگی آپ اطمینان رکھیں اخضر پریزاد نے اپنی دختر کو خوب گلے سے لگایا اور کہا تم تو ہم سب کی روح و جان ہو تمھارے رنج و صدمہ سے ہم بے چین ہو جاتے ہیں ہمارے عمر بھر کی تم ہی تو کمائی ہو خداوند کریم ایسا کرے کہ ہم تم کو چھوڑ کر اس دار فانی سے طرف عالم بقا کے جائیں اور تمھارے سبب سے ہمارا نام باقی رہے اس سلطنت کی تم ہی مالک و وارث ہو یہ کہکر دونوں سہراب کی زوجاؤں کو گلے سے لگایا اور انکو بھی تسکین دی ان سب کو سمجھا کر اور اپنے سر کی قسم دے کر اخضر پریزاد اپنے مقام پر آیا اُدھر سہراب ثانی وغیرہ نے اپنے ملازموں کو طلب کر کے سامان سفر کے تیار کرنے کا حکم فرمایا اور ان لوگوں کو کہ جنکو طلسم سے رہا کیا تھا اور وہ انسان تھے اور بہت سے دیو و پریزاد بھی طلسم سے رہا کیے تھے انکو نہیں جو انسان تھے انکو حکم دیا کہ آپ لوگ بھی سامان سفر کریں تاکہ ہمارے ہمراہ پردۂ دنیا پر چلے چلیے اور اپنے عزیزوں سے ملیے وہ خوش ہوئے اور سامان سفر میں مصروف ہوئے ادھر سہراب ثانی نے اُن بادشاہوں کو جو کہ مرحلہ جات طلسم کے حاکم تھے اور ہمراہ آئے تھے طلسم سے اور وہ پریزاد بادشاہ جو کہ راہ

مین مطیع ہوتے تھے حکم دیا کہ آپ لوگ بھی کل مع اپنے لشکر و سپاہ کے طرف اپنے اپنے شہر اور مرحلہ کے تشریف
لے جائین مین آپ کو رخصت کرتا ہون آپ لوگ اطمینان رکھین کہ جب مین پردہ دنیا سے یہان
آیا کرونگا تو آپ لوگون سے ضرور ملونگا ہر ایک بادشاہ اور سردار نے عرض کیا کہ ای آقای نامدار
یہ کیا امر ہی ہم تو سب خوش تھے کہ آپ کے ہمراہ رکاب پردہ دنیا پر جائینگے یہ کیا آپ فرماتے ہین
تب سہراب ثانی نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ سوائے اُنکے جو کہ مہتمم بارگاہ وغیرہ ہین
اور مین کسی دیو و پریزاد کو ہمراہ نہ لے جاؤنگا اگر لشکر ہمراہ لے جاتا تو ضرور آپ لوگون کو ہمراہ لیتا یہ
جو کہا وہ سب نے سب مایوس ہو گئے زیادہ اصرار نہ کر سکے سب نے عرض کیا کہ بہت خوب
جیسا حکم ہوا ہی ہم بجا لائینگے راوی بیان کرتا ہی کہ جب سہراب ثانی یہ حکم دے چکے اور ان
سب کو رخصت کیا وہ اپنے اپنے مقام پر آئے اور سامان سفر کرنے لگے اپنے اپنے ملک
کی طرف جانے کے لیے اُدھر سہراب ثانی وغیرہ داخل محل ہوئے ماں پاس آئے پھر بہت
کچھ سمجھایا ایرج نامدار وغیرہ نے بھی ملکہ کو بہت تسکین دی بعد اسکے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر
آیا رستم ثانی نے اپنی زوجہ مضراب پری کو بہت کچھ پند و نصیحت کی اور اطمینان کر دیا کہ تم مطمین
رہو سہراب ضرور آیا کرے گا اُدھر سہراب ثانی نے اپنی دونون معشوقون کو سمجھایا اور کہا کہ تم
والدہ صاحبہ کی خدمت مین رہنا وہ تمھاری بہت خاطر فرمائینگی اور تم کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی
ہر ایک کھانا کھا کر آرام پذیر ہوا وہ رات براحت و آرام بسر کی راوی کا بیان ہی کہ سہراب ثانی
کل اسباب طلسمی و خزانہ طلسمی و بارگاہ طلسمی کندن جنی کے سپرد کر کے آئے تھے وہی اسکا محافظ
تھا جب طلسم سے چلے تھے وہ بارگاہ وغیرہ ہمراہ تھی کندن بھی ہمراہ تھا اور بہت سے
پریزاد و دیو و جن اس بارگاہ کے منتظم مین جلیل پریزاد و جلیل پریزاد یہ نقارخانہ کے داروغہ ہین اور
شہاب پریزاد و مرخاب پریزاد یہ بہشت بریں کے شہنا نواز ہین اور اس بارگاہ کے ساتھ بہت
سی بازاریں اور نقارخانہ ہین کئی سے دہل و کوس ہین مثل بارگاہ سلیمانی کے اسکی شان و شوکت
ہی جب کندن جنی کو خبر ہوئی کہ کل شاہزادہ یہان سے طرف پردہ دنیا کے سفر فرمائے گا اُسنے
بارگاہ کو بار کرایا اور تمام خزانہ طلسمی اور ان صنادیق کو کہ جس مین اسلحہ طلسمی اور خفتان شب چراغی
تھین اور مرکب طلسمی اور جو مرکب اس طلسم مین تھے اور ہمراہ شاہزادہ کے طلسم کے آئے تھے ان سب کو لے
چلنے کے لیے لیس کیا اور کل اسباب طلسمی بار کیا اور سب کارندو نکو آگاہ کیا وہ بھی سامان سفر سے
لیس ہو گئے اُدھر اہلکاران دولت نے بہت سے تحفہ پردہ قاف کے تیار کرے اور کئی سے تخت
برائے سواری شاہزادگان مہیا کیے سب سامان سفر لیس کر لیا گیا صرف حکم کی دیر تھی جس وقت طلب
کیا جائے موجود کر دیا جائے ہر ایک لیس اپنے اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہی اُدھر جب سحر ہوئی گل خورشید
گلشن آسمان پر کھلا اور اپنی خوشبو سے تمام عالم کو معطر کیا اور قطرہ ہاے شبنم کہ بسبب عکس افتاب عالم
تاب کے جذب زمین ہوئے مرغان خوش آواز نے نور سحر کو دیکھکر زمزمہ سرائی شروع کی اور حمد و ثنا
الٰہی مین مصروف ہوئے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے یہ عالم دیکھکر ہر ایک عابد و زاہد اپنے بستر
خواب سے اٹھا اور روانہ کر کے اطاعت پروردگار مین مصروف ہوا اُدھر اختر پریزاد نے بیدار
ہو کر وضو کیا اور عبادت خدا سے فراغت کر کے لباس زیب تن کر کے ہمدن محل آکر دربار کیا
سب سردار آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا یہ خیاروں شاہزادہ بھی اپنے اپنے مقام سے بعد

فراغت وظیفہ سحری کے دربار مین آئے سب اہل دربار تعظیم بجالائے اپنے اپنے دنگل شوکت پر
متمکن ہوئے وہ بادشاہان دربند جو کہ ہمراہ طلسم سے آئے تھے حاضر ہوئے آداب و مجرا بجالاکر بیٹھے
جب دربار آراستہ ہوچکا اُسوقت سہراب ثانی نے اُن شاہان دربند وغیرہ سے فرمایا
کہ مین نے آپ لوگون سے کل بیان کیا تھا کہ آپ لوگ سامان کرین اور طرف اپنے اپنے مقام
کے تشریف لے جائین لہذا آپ سب صاحبون نے سامان کیا یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ بموجب
حکم سرکار کے ہم نے سب سامان کیا اور حاضر خدمت ہوئے ہین کہ اجازت حاصل کرکے طرف اپنے
اپنے مقام کے روانہ ہون شاہزادہ نے یہ سماعت فرماکے اُنکو حکم فرمایا کہ بسم اللہ آپ لوگ تشریف
لے جائین کیون دن چڑھائین وہ سب ان سب سے رخصت ہوکر اور آخری سلام کرکے بیرون
دربار آئے اور اپنے اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر اپنے اپنے شہر کی طرف روانہ ہوئے اور بعد قطع راہ کے اپنے
اپنے شہر مین بہو خیر پہونچکر براحت و آرام بسر کرنے لگے سہراب ثانی نے یہی حکم دیا تھا کہ اگر کوئی دیو
یا پریزاد تم پر لشکر کشی کرکے آئے ہمارے ناناصاحب کو خبر کرنا وہ تمھاری ضرور کمک کرینگے اور یہی
اختر پریزاد سے کہا تھا کہ جب یہ لوگ آپ کو اپنے حال سے خبر کرین ضرور انکی کمک فرمایئے گا
اور یہ بھی بادشاہ سے کہا تھا کہ اگر خدانخواستہ کوئی آپ پر لشکر کشی کرے تو ان سب کو آگاہ فرمایئے گا یہ
لوگ آپ کی آکر کمک کرینگے اور اُن سے کہا تھا کہ جب بادشاہ تم کو خبر کرین کہ فلان نے تم پر لشکر
کشی کی ہے بس فوراً اس خبر کو پاتے ہی حاضر خدمت ہونا مع سپاہ و لشکر کے اور مدد کرنا اُن سب نے
قبول کیا تھا اور رخصت ہوکر اپنے اپنے شہر کو چلے آئے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ سب
بادشاہ سے رخصت ہو ہوکر اپنے اپنے شہر کو روانہ ہوگئے اُسوقت کاربرداران سلطنت و
اہلکاران دولت نے آکر عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہے صرف حکم عالی کی دیر ہے سہراب ثانی
نے فرمایا کہ کل صبح کو سب سامان در دولت پر حاضر ہو ہم بوقت سحر یہان سے طرف پردۂ دنیا کے
کوچ کرینگے مع کل سامان کے وہ لوگ یہ حکم پاکر باہر آئے سلام کرکے یہان دوپہر تک دربار آراستہ
رہا بعد دوپہر کے دربار برخاست ہوا بادشاہ داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے
اُدھر سب شاہزادہ بھی داخل محل ہوئے وہ دن اور رات محل مین بسر کی رستم ثانی و سہراب ثانی
رات بھر سب اہل محل کو سمجھاتے رہے اور پند و نصیحت کرتے رہے یہان تک کہ مسافر شب نے
اسباب سفر کو باندھا گیا اور منزل مغرب مین جاکر مقیم ہوا شاہ خاور نے افق شرق سے ظہور کیا اور آمادہ
سفر ہوکر راہ آسمان کو طے کرنے لگا اور طرف مغرب کے روانہ ہوا تاج شعاعی سر پر رکھکر اور اپنے نور جمال
جہان آرا سے تمام عالم کو روشن و منور کیا مسافر فلک نے منزل شرق سے نکل کر منازل فلکی کو طے
کرنا شروع کیا طرف منزل مغرب کے راہی ہوا سپیدۂ سحری کا آسمان پر ظہور ہوا نسیم سحری کے جھونکے
آنے لگے دماغ جان کو معطر کرنے لگے باغون مین طائران خوش آواز حمد الٰہی مین شاخہائے شجر پر بیٹھکر
چہچہہ زن ہوئے غنچہ چٹک چٹک کر خوشبو دینے لگے قطرہائے شبنم برگ اشجار پر مثل گوہر آبدار کے چمک
رہے تھے گلچین باغون مین پھر رہے تھے عجب رنگ تھا صبح کا جو وقت تھا ہر ایک خوش تھا
صوت ہزار ہزار نار و اندار کے ہر طرف بلند تھی زاہدان شب زندہ دار صدائے اذان صبح کو سنکے عبادت
پروردگار مین مصروف ہوئے سب اہل اسلام بیدار ہوئے بستر ون سے اُٹھے وضو کرکے مصروف عبادت
خالق لیل و نہار ہوگئے ان چارون شاہزادون نے بھی عبادت سے فراغت حاصل کی وظیفہ کو ختم کرکے

اپنے حق مین دعاے مغفرت کرکے نجادون پہ سے اُٹھے لباس سفری کو طلب کیا خادمان محل نے کشتیان لباس کی لا کر حاضر کین لباس تبدیل کرنے لگے اہل محل نے اپنی اپنی قدر و منزلت کے موافق امام ضامن باندھے یہان تو آراستہ ہو رہے ہین اہل محل کا ادنی سے لے کر اعلی تک یہ حال ہے کہ چہرہ اُداس ہے ہر ایک کے رخ پر عالم یاس ہے اشک آنکھون مین ڈبڈبائے ہوئے ہین مگر بسبب بدشگونی کے رو نہین سکتے ہین خصوصاً مہتراب پری زوجہ رستم ثانی کا تو عجب عالم ہے مفارقت فرزند کا جدا غم ہے فراق شوہر سے دل پر ہجوم صدمہ و الم ہے مجبوری سب کچھ کراتی ہے ایک ایک کا حیران ہو ہو کر منھ دیکھ رہی ہے دل کا مالک خدا ہے جو اُسکے دل کا حال ہے وہ بیان نہین ہو سکتا ہے وہ چاند سا چہرہ زرد ہو رہا ہے وہ پھول سے رخسارے بسبب رنج و غم کے کمھلا گئے ہین منھ اترا ہوا ہے چہرہ فق ہے مثل ماہ صبح کے آنکھون مین جو آنسو بھرے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ بطن صدف مین موتی ہین ششدر و حیران بصورت زلف پریشان ہے کبھی شوہر کی طرف دیکھتی ہے اور سر جھکا لیتی ہے کبھی فرزند کو بہ نظر یاس دیکھ کر کہتی ہے کہ اے لخت جگر آرام دل مضطر قوت بصر تم ہمین مارے جاتے ہو تم سے یہ امید نہ تھی کبھی دل کو سمجھاتی ہے کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہے صبر کر صبر خداوند کریم کو پسند ہے خواصین و مصاحبین گرد ملکہ ہین یہ معلوم ہوتا ہے ماہ کے گرد ہجوم سیارگان ہے مگر سب اُداس ہین ملکہ کو سمجھا رہی ہین مگر آوازون سے ثابت ہوتا ہے کہ گریہ گلوگیر ہے کوئی پری ایسی نہین ہے جو اُداس نہ ہو ہر ایک اپنے بے بال و پری سے مایوس ہے زندان رنج و غم کی محبوس ہے اُدھر اخضر پریزاد بھی بیدار ہوئے نماز سے فراغت فرمائی اپنے خالق سے یہ دعا ہاتھ اُٹھا کر کے کہ اے رب بے نیاز و اے کریم کارساز تو جامع المتفرقین ہے مجکو ان سب کو زندہ دکھانا اور پھر مجھ سے ملانا تو انکے اولادون مین برکت عطا فرمانا اور سہراب ثانی کی شوکت و حشمت کو ترقی دینا یہ شیر پھر مجھ سے خوشی خوشی آکر ملے میرا غنچہ آرزو کھلے مین تیرا ایک بندہ گنہگار ہون میری اسوقت کی دعا قبول فرما یہ دعا کرکے سجدہ شکر ادا کیا اور لباس طلب کرکے آراستہ ہوا اب تو ہر طرف محل مین ہل چل پڑی ہے ہر ایک دوڑتی پھرتی ہے محلدار پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ سب اپنے اپنے مقام پر پیچھو سامنے نہ آؤ شاہزادہ باہر تشریف لیے جاتے ہین اندرون محل تو یہ بندوبست ہے خواجہ سرا وغیرہ انتظام کر رہے ہین ناظر محل کوڑا پکڑے ہوئے بندوبست مین مصروف ہے بیرون محل یہ حال ہے کہ در دولت پر سب سردار صبح سے آکر موجود ہو گئے ہین سپاہ صف بستہ کھڑی ہے جلوس مین سواری موجود ہے اور کل سامان سفر وغیرہ بیرون شہر دیوزاد تختون پر لادے ہوئے کھڑے ہین انتظار کر رہے ہین سب کی آنکھین طرف شہزادے کے لگی ہوئی ہین کئی سے تخت آراستہ ہین اُن پر بارگاہ و مسند و دقیق اسلحہ طلسمی و خزانہ طلسمی بار ہے مرکبان پری پیکر و دیوزاد لیے ہوئے کھڑے ہین اہل شہر کے مجمع کا یہ حال ہے کہ اندرون شہر کوئی مقام ایسا نہین ہے کہ کوئی بفراغت راستہ چل سکے تل رکھنے کی جگہ نہین ہے ہوا کا بھی گذر محال ہے بیرون شہر بھی یہی مجمع کا حال ہے بلکہ نگاہ کا بھی گذرنا محال ہے اہل شہر رات بھر اس خوف سے سوئے نہین کہ ایسا نہ ہو کہ آنکھ نہ کھلے اور سواری شاہزادہ کی نکل جائے تو ہم زیارت سے محروم رہ جائین نہ معلوم کب یہ شہریار عالی وقار یہان تشریف لائین ہم زندہ ہون یا نہ ہون تو آخری دیدار کی حسرت رہ جائے ہر ایک گلی کوچہ و دوکان و کمرہ اہل شہر سے مملو ہے پریان اور پریزاد و دیو وغیرہ جنگلے مکان سر راہ ہین اپنے اپنے ٹھکانون پر انتظار مین بیٹھے ہوئے ہین مگر سب کو صدمہ و رنج ہے کوئی ایسا نہین ہے جو دردمند نہ ہو ہر ایک کی زبان پر

افسوس کی صدا ہی ہر ایک واسطے ان گلہای گلشن صاحبقرانی کے بیقرار ہی انکا فراق ہر ایک کو ناگوار ہی سب مثل گلہای پژمردہ کے کمہلائے ہوئے ہین یہی کلمہ زبان پر ہین کہ اب برکت اس شہر سے جاتی ہی ان شہریارون کے قدم کی برکت سے کیسی رونق تھی ہم سب حریف سے بے خوف تھے اپنے اپنے گھر مین براحت سوتے تھے کوئی خطرہ نہ تھا ہمارا بادشاہ ضعیف ہو چکا ہی اب کوئی بادشاہ دوسرے ملک کا خوف نہین کرتا ہی اس خیال سے کہ بادشاہ ضعیف ہی ہر ایک کو اس ملک کی خواہش ہی مگر ان شیرون کے سبب سے کوئی ادھر کا رخ نہین کرتا تھا اب لشکر کشی ہوگی دیکھیے فلک کیا دکھاتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی اہل شہر تو یہ تقریر کر رہے ہین مگر سب برائے زیارت موجود ہین وہان جب شاہزادہ لباس پہنکر طیار ہو چکے اسوقت اخضر پریزاد مع اپنے ملازمون کے طرف ایوان ملکہ مضراب پری کے تشریف لائے دیکھا کہ وہ چارون شیر پیشہ جرارت مسلح و مکمل ہو چکے ہین سب اہل محل گرد ہین اپنی دختر کو دیکھا کہ وہ بصورت آئینہ حیران ہی اور ایک ایک کی طرف دیکھ رہی ہی چہرہ اترا ہوا ہی سب خواصین اس کے گرد ہین ایک طرف سہراب ثانی کی دونون معشوقین سر جھکائے کھڑی ہین ایک سمت اپنی زوجہ کو دیکھا کہ وہ بھی مع کل خواصون کے موجود ہین جیسے ہی سب نے بادشاہ کو آتے ہوئے دیکھا جھک جھک کر ہر ایک نے سلام کیا اخضر پریزاد نے سب کے سلام کا جواب دے کر اپنی بیٹی کو گلے سے لگایا اسکی صورت دیکھکر اخضر کو تاب نہ رہی بیساختہ آنکھون سے اشک ٹپک پڑے گلے سے لگا کر فرمایا کہ ای مضراب تم بیقرار نہ ہو اطمینان رکھو جب کہو گی مین دیو طیران کو روانہ کر کے تمھارے فرزند کو بلا دونگا یہ تو میرے اختیار مین ہی مضراب خاموش کھڑی ہی کچھ جواب نہین دیتی ہی سکتہ کا عالم ہی کہ اتنے مین ایرج نامدار نے رستم ثانی سے فرمایا کہ ای فرزند اب سب سے مل لو اور چلو کیونکہ دن چڑھتا ہی اچھا ہی کہ سویرے سے نکل جاین دھوپ نہ چڑھنے پائے ورنہ حرارت آفتاب تکلیف دے گی رستم ثانی نے جواب مین عرض کیا کہ بسم اللہ حضور پہلے سب سے ملین یہ غلام بھی موجود ہی یہ سنکے ایرج نامدار نے اپنی بہو مضراب پری کو گلے سے لگایا اور بہت کچھ کلمات تسکین فرمائے مضراب نے سلام کیا اسکے بعد اور سب سے ملے سہراب ثانی کی معشوقون کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیے جب ایرج نامدار سب سے مل چکے اسکے بعد شہریار نے بھاوج کو سلام کیا اور جھک کر ملے سہراب ثانی کی معشوقون کو گلے سے لگا کر رخصت کیا اور سب اہل محل سے ملے زوجہ اخضر پریزاد کو سلام کیا اب رستم ثانی کی باری آئی پہلے رستم ثانی نے ساس کو سلام کیا اسنے گلے سے لگا لیا بلائین لین رو کر کہا کہ ای فرزند ہم کو بھول نہ جانا ہم تمھاری جدائی مین رات دن بیقرار رہین گی دور افتادگان کو یاد کرتے رہنا اب تو ایک کہرام مچ گیا رستم ثانی بھی رونے لگے ساس کو بہت کچھ سمجھایا اور عرض کیا کہ جو کچھ مجھ سے خطا ہوئی ہو معاف فرمائیے اور مجکو فراموش نہ کیجیے گا مین آپ کا خورد ہون زوجہ اخضر نے جواب دیا کہ ای فرزند تم ہمارے سر کے تاج ہو تمھارے سبب سے ہم کو بڑی قوت ہی اور بڑی بڑی امیدین ہین ایک جھوٹی سی مثل ہی کہ مول سے سود زیادہ پیارا ہوتا ہی داماد آنکھون کا تارا ہوتا ہی اگر ساس خسر لائق ہوتے ہین خیر ای فرزند ہم سے تو تمھاری کچھ خدمت نہ ہو سکی ناچار تھے تم نے یہان آکر کیا راحت پائی سوائے تکلیف کے ہم تم سے بہت شرمندہ ہین خیر جو کہ ذی قدر و ذی مرتبہ ہوتے ہین وہ یون ہی سرفراز کرتے ہین جیسی تم نے ہماری عزت افزائی کی اور ہم ایسے ناقدرون سے رشتہ قرابت پیدا کیا ورنہ ہماری کیا لیاقت تھی جو ایسی خاندان سے رشتہ قرابت حاصل کرتے یہ

شرف سوائے شہریال بن شہرخ کے اور کسی کو نہین نصیب ہوا تھا یا تمھارے سبب سے ہم کو نصیب ہوا جائے فخر ہی یہ کہکر ایک اکہ الماس کا بازو پر رستم ثانی کے باندھا اور کہا کہ یہ ہدیہ گو لائق اسکے نہین ہی کہ قبول کیا جائے مجھکو تمھاری ذات سے امید ہی کہ تم میری خوشی کروگے رستم ثانی نے جواب مین کہا کہ یہ سب آپ کی عزت افزائی ہی ورنہ مین کس لائق ہون آپ کے سبب سے یہ لقب ذلت وحشمت میسر ہوئی ورنہ مین تو ترک دنیا کرکے فقیر ہو گیا تھا آپ نے یہان طلب فرما کر پھر مجھکو سرفراز کیا یہ آپ کیا فرماتی ہین مجھکو خود فخر کرنا زیبا ہی کہ مین نے یہ مرتبہ پایا کہ بادشاہ پنجم قاف کا داماد مشہور ہوا یہ فخر کیا کم ہی اور جو کچھ بزرگون سے ملے وہ تبرک ہی یہ کہکر سلام کیا پھر اور سب اہل محل سے ملے اپنے فرزند کے معشوقون کو گلے سے لگایا اور پیار کیا بہت کچھ سمجھایا اب طرف مہراب پری کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ صاحب ہمارا کہا سنا معاف کرو اب ہم طرف پردہ دنیا کے جاتے ہین نہ معلوم کب آنا ہو خدا وہ دن پھر لائے کہ ہم تم سے آکر ملین یہ کہنا تھا کہ اب مامہ کو تاب نہ رہی سب شرم وحیا کو بالائے طاق رکھدیا اور بولی کہ ای صاحب آپ اس کنیز سے اچھا سلوک کیے جاتے ہین ہمارے دل پر جو گذر رہی ہی وہ خدا پر روشن ہی تم سے کیا بیان کرین یہ کیا کہتے ہو کہ ہمارا کہا سنا معاف کرو میری خود یہ خواہش ہی کہ جو خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہو وہ معاف کی جائے مین لائق معافی ہون میری ذات سے سوائے رنج کے آپ کو راحت کسی قسم کی نہین ملی اس کنیز کو فراموش نہ فرمایئے گا جب یہان تشریف لایئے گا میری قبر پر ضرور تشریف لایئے گا کیونکہ مجھکو یقین ہی کہ اس صدمہ کی برداشت نہ ہو سکے اور مین مرجاؤن ملکہ نے ایسے کلمات یاس وحسرت زبان سے کہے اور رونے لگی کہ کسی کو تاب نہ رہی سب بیقرار ہو کر رونے لگے خود رستم ثانی بھی رودیے اپنے دامن سے ملکہ کے اشک پاک کیے اور بہت نصیحت کی اور کلمات تسکین فرمائے اور کہا کہ تم اطمینان رکھو جب تم طلب کروگی مین ضرور آؤنگا تم کو ہمارے سر کی اور سہراب کے سر کی قسم اب نہ رو کیا کسی کے وارث سفر کو جاتے نہین ہین ان لوگون کو خیال کرو کہ جو ہم سے علاقہ رکھتے ہین برسون گذر گئے ہین کہ ہم اُنکی صورت سے آگاہ نہین ہین نہ وہ ہماری صورت سے اُنپر کیا گذرتی ہوگی یہ کہکر قصد کیا کہ اب باہر کو جاؤن ملکہ نے دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اسکی قسم کھاتے جاؤ کہ جب تم بلا بھیجوگی تو مین ضرور آؤنگا رستم ثانی نے اس شرط سے قسم کھائی کہ اگر کسی حریف سے مقابلہ نہ ہوگا اور تم بلا بھیجوگی تو مین ضرور آؤنگا ملکہ نے مایوس ہو کر دامن چھوڑ دیا رستم ثانی سب اہل محل سے ملکر ملک ایرج نامدار وشہریار عالی وقار کے باہر تشریف لائے اس خیال سے کہ سب اہل محل سہراب ثانی سے ملین گے اور ایک کہرام ہوگا تم سے نہ دیکھا جائے گا جب یہ سب باہر چلے گئے اسوقت سہراب ثانی نے اپنی نانی کو جھک کر سلام کیا اُسنے دوڑ کر نواسہ کو گلے سے لگایا بلائین لین خوب پیار کیا اور چلا کر رونے لگی سہراب ثانی بھی رونے لگے دونون نانی نواسے خوب گلے مل کر روئے جب سب نے جدا کیا اور زوجہ اخضر پریزاد کو سمجھایا تو رونا کم ہوا زوجہ اخضر پریزاد نے نواسہ سے کہا کہ ای فرزند مین مجبور ہون کہ تم کو منع نہین کرسکتی ہون نہ روک سکتی ہون کیونکہ تم نازک مزاج ہو ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جاؤ خیر جاؤ ہم صبر کرینگے یہ کہکر دو اکہ الماس وزمرد کے سہراب ثانی کے بازو پر باندھے سہراب ثانی نے سلام کیا اور نانی سے رخصت ہو کر ماں کے پاس آیا اور عرض کیا کہ والدہ مہربان اجازت ہی کہ یہ غلام

رخصت ہو کیونکہ اب دن بہت آگیا ہے مضراب پری رو رہی تھی یہ جو سہراب ثانی نے کہا تاب نہ رہی بیتاب ہو کر فرزند سے لپٹ گئی اور رونے لگی سہراب بھی رو دیے بڑے عرصہ تک مادر و پسر لپٹے ہوئے رویا کیے سب کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ غش آ جائے بمشکل جدا کیا اور کہا کہ ای ملکہ آپ کو کیا ہو گیا ہے بس رو چکیں دیکھیے آپ کے رونے سے سہراب ثانی بھی رو رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ بہ سبب صدمہ کے اور راہ کی تکلیف کے خدانخواستہ انکی طبیعت کچھ ناساز ہو جائے تو بڑی خرابی ہو اب رخصت فرمائیے اور اس امر کی دعا فرمائیے کہ خدا وہ دن لائے کہ آپ کا فرزند آپ سے آکر ملے بشان و شوکت مسافر کے لیے نہیں روتے ہیں بدشگونی ہوتی ہے آپ کو اسکا بھی خیال نہیں آتا ہے کہ شاہزادہ پہلے پہل سفر کو جاتا ہے اور آپ روتی ہیں وہم بھی نہیں آتا ہے اس طور سے جو سب نے کہا ملکہ نے ضبط کیا آنسو پونچھے اور سہراب سے کہا کہ بیٹا سدھارو دھوپ چڑھتی ہے اچھا ہم صبر کریں گے خداوند کریم تمسے ۔ ہمکو پھر ملائے جس طور سے رنج دے کر جاتے ہو آکر ہمکو اپنے دیدار سے شاد کرو یہ کہکر بلائیں لیں اور کہا کہ خدا حافظ و ناصر امام ضامن کی ضمانت میں دیا سہراب نے ماں کو سلام کیا اپنی معشوقوں سے بہ سبب شرم و حیا کے نہ ملا صرف انکی طرف دیکھکر اتنا کہا کہ خدا حافظ اور ماں سے کہا کہ انکا خیال رکھیے گا یہ آپ کی کنیزیں ہیں یہ کہکر اور سب اہل محل سے ملا ہر ایک نے بلائیں لیں شاہزادہ سب کو تسکین دیتا ہوا ہمراہ اخضر پریزاد کے باہر چلا طرف در دولت کے ماں اور سب اہل محل تا بہ در پہونچانے آئے محلدار نے پردہ اٹھایا اخضر پریزاد تو تھم کو لے کر باہر چلے سب اہل محل نے پکار کر کہا کہ خدا حافظ و ناصر خدا وہ دن بہت جلد لائے کہ جسطرح آج تم پیٹھ دکھا کر جاتے ہیں پھر تشریف لا کر منھ دکھائیں سب خوش ہوں سب نے کہا کہ آمین یا رب العالمین شاہزادہ تو ہمراہ اخضر پریزاد کے باہر آیا سب اہل محل اپنے اپنے مقام پر آئے اور بسبب رنج و صدمہ کے ہر ایک منھ لپیٹ کر اپنے اپنے بستر پر پڑ رہا یا تو وہ محلات عشرت کدہ بنے ہوئے تھے یا ماتم کدہ ہو گئے مضراب پری تو اپنے مقام پر آئی اپنے کمرہ میں جا کر تنہا بیٹھ کر رونے لگی خواصیں وغیرہ ملکہ کے پاس آئیں سمجھانے لگیں راوی بیان کرتا ہے کہ ان لوگوں کے رنج و غم کا جو حال تحریر کروں گا تو داستان کو طول ہو گا خلاصہ یہ کہ کئی دن تک کسی نے کھانا نہیں کھایا آخر کو سب نے مضراب کو سمجھا بجھا کر کھانا کھلایا اُسکا صدمہ بھی کم ہوا آمدم بر سر مطلب راوی کا بیان ہے جب رستم ثانی و شہریار و ایرج نوجوان باہر تشریف لائے تھے تو ملاحظہ کیا تھا کہ سب سردار ادنیٰ و اعلیٰ در دولت پر موجود تھے اور سب سامان سفر بھی موجود تھا سب نے شاہزادوں کو سلام کیا شاہزادہ ہر ایک سے بخلق و مروت پیش آئے ایک ایک سے گلے ملے اور کہا کہ ای بھائیو ہم کو فراموش نہ کرنا جو ہمارا کہا سنا ہو معاف کرنا سب نے بہت عجز و انکسار سے عرض کیا کہ آپ ہمارے آقا و مالک تھے جو خطا ہوئی ہو معاف فرمائیے اور ہم غلاموں کو نہ فراموش فرمائیے گا اسی طور سے ہر ایک سے یہ شاہزادہ ملے جب سرور حبشی سے ملنے کی نوبت آئی وہ بہت ہی فروتنی سے ملا اور بہت کچھ عذر و معذرت کی اور عرض کیا کہ میرا سلام صاحبقران اول و ثانی کی خدمت میں کہدیجیے گا اگر آپ سے ملاقات ہو اور اس امر کا خیال رہے کہ جب یہاں سے کوئی کیلو آپ کے لینے کے لیے حاضر ہو فوراً تشریف لائیے گا کیونکہ آپ کے جانے کے بعد شاید کوئی لشکر کشی کرے اگر تاخیر فرمائیے گا تو ہم غلاموں کو زندہ نہ پائیے گا رستم ثانی وغیرہ نے فرمایا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھیے ہمکو خبر ہونا چاہیے ہم فوراً پہنچنے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ چوبداروں نے پکار کر کہا کہ ظل اللہ مع اپنے نواسہ یعنی سہراب ثانی کے تشریف لاتے ہیں یہ سننا تھا کہ سب مؤدب ہو گئے کہ اخضر پریزاد مع سہراب ثانی کے آئے سب نے مجرا و سلام کیا بادشاہ و شاہزادہ نے سب کے سلام کا جواب دیا اور دولتسرا پر ایک مجمع کثیر تھا راہ نہ ملتی تھی جب سہراب ثانی آگے پہونچے تو رستم ثانی نے فرمایا کہ ای فرزند تم نے بڑا عرصہ کیا خیر اب سب سے یہاں بھی مل لو اور چلو اب منزل کھوٹی ہوتی ہے

سہراب ثانی نے عرض کیا کہ جب والدہ صاحبہ نے اجازت دی جب غلام حاضر ہوا بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر شاہزادہ نے قصد کیا کہ اخضر پریزاد سے ملون کہ اخضر نے فرمایا کہ ای فرزندین تو تا بہ بیرون شہر چلونگا جو گھڑی تم سب کو دیکھ لون وہی گھڑی غنیمت ہی پھر ہم کہان اور تم کہان سہراب نے عرض کیا کہ آپ کو زحمت ہوگی آپ یہان تشریف رکھین دو میرے اور زیادہ صدمہ ہوگا اخضر نے منظور نہ کیا اب شاہزادہ جس سے ملنے کا قصد کرتا ہی وہ یہی عذر کرتا ہی آخر کو ناچار ہوکر تخت طلب کیا راوی بیان کرتا ہی کہ ایک تخت پر چارون شاہزادہ وا اخضر پریزاد سوار ہوئے دیو تخت کو اُٹھا کر چلے جلوس سواری آگے بڑھا آواز طرفواطر فوا بلند ہوئی کوس سفری پر چوب پڑی اب تو سب سردار سوار ہوئے جو انسان کہ شاہزادہ نے طلسم سے رہا کیے تھے وہ قریب پانچ چھ ہزار کے تھے وہ بھی تختون پر سوار ہوئے اُنکے بھی تخت دیوزاد اُٹھا کر ہمراہ ہولئے سواری ان شاہزادون کی بڑے شان و شوکت سے دردولت سے باہر آئی اور طرف صحرا کے چلی دو رستہ اہل شہر کھڑے ہوئے سلام کرتے تھے یہ شاہزادہ دونون ہاتھون سے جواب سلام اہل شہر کو دیتے جاتے اور تسکین فرماتے جاتے تھے ہر طرف سے یہی صدا بلند تھی کہ آج اس شہر کی برکت جاتی ہی خداوند کریم وہ دن جلد لائے کہ پھر اس گلشن بے خزان مین بہار آئے اور آپ لوگ تشریف لائین نوبت باینجا رسید کہ شاہزادے اہل شہر سے ملتے ہوئے بیرون شہر تشریف لائے یہان بھی اہل شہر کا مجمع دیکھا چنانچہ سب یہان تک بھی ہمراہ آئے یہان سب سامان سفر موجود تھا صرف آمدگی دیر تھی یہان جب سواری آکر پہونچی سب نے سلام و مجرا کیا تخت شاہی زمین پر رکھا گیا پھر شاہزادہ سب سے ملنے لگے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ سے ملے تخلق پیش آئے سبکو رخصت کیا ایرج نامدار و شہریار عالی وقار و رستم ثانی اخضر پریزاد سے بغل گیر ہوئے اخضر پریزاد نے بہت سے کلمات یاس کہے ان سب نے تسکین کی اب نوبت سہراب ثانی کے ملنے کی آئی نانا نواسہ گلے ملکے خوب روئے بعدہ جو کچھ اخضر پریزاد سے ہو سکا وہ ان سب کے روبرو پیش کیا آخر کار پھر رخصت ہوکر اُن تختون پر سوار ہوئے کہ جو طرف دنیا کے جانے کے لیے تیار ہوئے تھے وہ سب انسان بھی ہر ایک سے رخصت ہوئے اور اخضر پریزاد سے بھی رخصت ہوئے اور سوار ہوئے اخضر پریزاد نے اُن دیوون سے بتاکید کہدیا کہ کسی قسم کی راہ مین تکلیف نہ ہو اور جب پردہ دنیا پر پہونچا کر واپس آنا تو رسید لیتے آنا یہ کہکر فرمایا کہ بسم اللہ سدھارو سہراب ثانی و رستم ثانی نے کہا کہ آپ شہر کو تشریف لے جائین تو ہم روانہ ہون اخضر نے کہا کہ نہین پہلے آپ تشریف لے جائین مین پھر جاؤنگا ان سب نے کہا کہ یہ نہ ہوگا آخر یہ قرار پایا کہ دونون سواریان برابر روانہ ہون بس اخضر پریزاد بھی اپنے تخت پر سوار ہوا اور مع خدم و حشم کے خدا حافظ و ناصر کہکر طرف شہر کے چلا اُدھر رستم ثانی و سہراب ثانی مع بارگاہ طلسمی و خزانہ و دیگر اسباب طلسمی کے طرف پردہ دنیا کے چلے کئی ہزار تخت ہمراہ تھے جن پر انسان جو کہ طلسم سے رہا کیے تھے وہ سوار تھے اور سب مال و اسباب طلسمی تھا دیوزاد وہ تخت لیکر بروے ہوا چلے مگر اخضر پریزاد کا یہ عالم ہی کہ پلٹ پلٹ کر دیکھتا جاتا ہی راوی کہتا ہی کہ دیوزاد ان تختون کو لیکر ہوا ہوگئے جب سامنا نہ رہا اخضر پریزاد داخل شہر ہوا اور دردولت پر آکر پہونچا سب سردارون کو رخصت کیا داخل محل ہوا اُس دن دربار نہ کیا بلکہ کئی دن تک باہر تشریف نہ لایا جب صدمہ کم ہوا دربار کرنا شروع کیا اب راوی جہان موقع ہوگا یہ داستان پھر تحریر کریگا اب سبکو مبتلاے رنج و الم رکھتا ہی اگر کسی مقام پر موقع ہوگا بیان ہوگا اب مین حال ساحران دنیا کا تحریر کرتا ہون اُنکے حال مین قلم فرسائی کرتا ہون کہ اُن سبکو جو دیو تختون پر بٹھا کر طرف پردہ دنیا کے لیکر چلے تھے مثل طائران تیز پر کے لیے ہوئے اُڑے جاتے تھے دن بھر دیوون نے راہ طے کی قریب پچاس کوس کے نکل آئے قریب شام ایک مقام پر ایک صحرا مین پہونچے بحکم شاہزادگان عالی مقام اُس صحرا مین اُترے ابھی تک سرحد پردہ قاف یعنی عملداری اخضر پریزاد ختم نہین ہوئی ہی اخضر پریزاد کی عملداری ہی بموجب حکم کے دیو تخت لے کر زمین پر آئے وہ صحرا بہت پرفضا اور دلکشا تھا وہان سب اترے بندوبست ہوا کچھ چھوٹے چھپر

خیمے برپا ہوئے اُس مین سب اُتر کر بیٹھے اور کل اسباب و مال طلسمی کو بیچ مین کر لیا اور دیوزاد پاسبانی کرنے لگے یہ سب راہ کے تھکے ہوئے تھے کچھ میوہ وغیرہ کھا کر شب ماہ تھی سیر صحرا مین مصروف ہوئے تھوڑے عرصہ تک صحرا کی سیر کی بعد اُسکے جا کر آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوئی بوقت سحر نماز وغیرہ سے فراغت کرکے تخت سحر پر سوار ہوئے دیو تخت لے کر روانہ ہوئے اُس دن دن بھر مین اسی کوس راہ طے کی رات کو پھر قیام کیا ایک صحرا مین راوی کہتا ہے کہ جب پانچ سو کوس قلعہ یاقوت نگار سے چار روز کے عرصہ مین چلے آئے پانچوین دن عملداری اخفر پریزاد سے نکلے اب اخفر کی عملداری ختم ہوئی دیوؤن نے شاہزادون سے عرض کیا کہ حضور آج ہم اپنے بادشاہ کی عملداری سے باہر ہو گئے ہین اب یہان سے اور پریزادون کی عملداری ہے بہت سے ملک پردۂ قاف مین اب بھی ایسے ہین جو کہ کافرون کے قبضہ مین ہین شاہزادون نے جواب دیا کہ اب تو ہم طرف دنیا کے جاتے ہین اگر یہان رہتے تو ضرور اُن ملکون کو بھی اسلام آباد کرتے خیر اب جو آنے کا اتفاق ہوگا تو ضرور بندوبست کیا جائے گا اب پچھلے دن جو تختون پر سوار ہو کر روانہ ہوئے دن بھر دیو لیے ہوئے چلے گئے قریب شام ایک صحرائے پر بہار مین قیام کیا شاہزادون نے دیوؤن سے دریافت کیا کہ اب پردہ دنیا یہان سے کے دن کی راہ ہے اُنھون نے عرض کیا کہ پندرہ دن کی راہ ہے گو پردہ دنیا برسون کی راہ ہے لاکھون کوس ہے مگر انسان کے لیے اور ہم سب کے لیے اکیس روز کی راہ ہے اور بعض ہم مین سے ایسے ہین کہ جو پندرہ دن مین آتے ہین اور بعض ایسے ہین جو کہ دس دن مین اور بعض ایسے ہین جو کہ پانچ دن مین اور بعض تین دن مین مگر تکلیف بہت ہوتی ہے رات دن راستہ طے کرنا پڑتا ہے کسی مقام پر ٹھہر نہین سکتے ہین جیسے کہ دیو طیرا ان حضور کے لینے کو گیا تھا اور چھ روز مین حضور کو لیکر آیا تھا اسی طور سے اور بھی بہت سے دیو ہین شاہزادون نے یہ سُنکے فرمایا چونکہ ہم سب کو چھ دن ہو گئے ہین کہ ہر روز برابر راہ طے کی ہے سوا اسے رات کے کسی وقت قیام نہین کیا ہے لہذا یہان دو دن قیام کرینگے اس صحرا کی سیر کرینگے کچھ خیمے وغیرہ برپا کرو تیسرے دن یہان سے روانہ ہونگے انھون نے بموجب حکم کے ایک کوہ بلند شکوہ کے اوپر خیمے وغیرہ برپا کیے اور سب اُن خیمون کے گرد اُترے اور مال و اسباب کی بہت حفاظت کی اس خیال سے کہ یہ دوسرے کی عملداری ہے نہ معلوم کیا پیش آئے شاہزادہ اُن خیمون مین اُترے چونکہ شب تھی اس سبب سے صحرا کی سیر نہ کی دوسرے یہ بھی سبب تھا کہ قیام کرنے کا قصد تھا یہ خیال دل مین کیا کہ صبح کو سیر کرینگے رات تو اُس کوہ پر بسر کی صبح کو بلندی کوہ پر آکر بیٹھے سیر صحرا کرنے لگے سب دیو و پریزاد جو کہ ہمراہ آئے تھے ادھر اُدھر پھرنے لگے شاہزادہ مع اپنے ہمراہیون کے بلندی کوہ پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے ہین صبح کا وقت ہے گلہائے خودرو کھلے ہوئے ہین چونکہ یہ پردۂ قاف ہے اسکا ہر صحرا و ہر جنگل بہتر از باغ شداد ہے یہان ہمیشہ فصل بہار رہتی ہے خزان کا یہان گذر نہین ہے گلہائے خوش رنگ کھلے ہوئے میوہ ہائے رنگارنگ لگے ہے طائران خوش الحان نغمہ سرائی مین مصروف ہین پھولون کی خوشبو چلی آتی ہے نسیم سحری دماغ جان کو خوشبوے ریاحین سے بسا رہی ہے بلبلین چہچہے کر رہی ہین فاختہ الگ شاخہائے اشجار پر بیٹھی ہوئی ہے اور یاد الٰہی مین مصروف ہے قمریان شمشاد پر مشغول حمد الٰہی بزبان بے زبانی ہین تدروان کوہسار قہقہہ زنی کر رہے ہین طاؤس صحرائی ہر طرف پھر رہے ہین سبزہ دور تک روئیدہ ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مخمل سبز فرش گسترده ہے اُس پر جو اوس کے قطرے پڑے ہین گوہر غلطان کا سماں دکھا رہے ہین عجب وہ سماں تھا اور وقت بھی صبح کا تھا ہر ایک اُس صحرائے مینو سواد کو دیکھ کر خوش ہوا بند قبا کھولدیے ہوا کھانے لگے شاہزادہ تو خیمے مین نشست گل نظارہ مین کر رہے ہین ہر اک گلہائے رنگارنگ میوہ ہائے بو قلمون سے بھرا ہوا ہے دیو و پریزاد صحرا مین پھر رہے ہین خوش ہو رہے ہین کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا کہ دیکھا شاہزادون نے ایک طرف سے کچھ دیو و پریزاد کے تن نہین ... غبار کھیلتے ہوئے چلے آتے ہین یہ دیو و پریزاد جو شاہزادون کے ہمراہ تھے اُن سب کو دیکھ کر فوراً کوہ پر چلے آئے اور قریب شاہزادگان آکر کھڑے ہوئے اُن

سب نے جو دور سے دیکھا کہ بہت سے دیو و پریزاد آج صحرا میں آئے ہیں کسی طرف سے اور کچھ خیمے وغیرہ کوہ پر برپا ہیں اور وہ دیو
و پریزاد ہم سب کو دیکھکر بالاے کوہ چلے گئے ہیں یہ دیو اس خیال سے اُسی طرف کو چلے کہ چلکر دریافت کریں کہ یہ دیو و پریزاد
کس پردہ قاف کے رہنے والے ہیں اور اس صحرا میں کس غرض سے آئے ہیں کیونکہ یہ صحرا تو قبضہ میں دیو ابلانغ بلند
شاخ کے جو کہ نبیرہ ہی دیو عفریت بدمست کا اور ہم سب کا حاکم و آقا ہی ہم نے آج تک اس صحرا میں کسی غیر ملک
کے باشندے کو آتے ہوئے نہیں دیکھا اور یہ ہمارے مالک کی شکارگاہ ہی ایسا نہ ہو کہ سب اس کو برباد و غارت
کریں آقائے نامدار تو آج کل لشکر کشی کی تدبیرین ہیں اخضر پریزاد پر کیونکہ سُنا گیا ہی کہ دیو ہامان سپہ سالار اخضر پریزاد
نے اپنے مالک پر لشکر کشی کی تھی جب اخضر پریزاد عاجز آیا تو اُسنے پردہ دنیا سے چند آدم زاد طلب کیے جو کہ اولاد
حمزہ سے تھے اُنھوں نے آکر دیو ہامان کو عاجز کیا انھیں آدم زادوں میں سے کسی آدم زاد کے ساتھ اخضر پریزاد نے
اپنی دختر کی شادی کر دی کہ جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اُسنے جوان ہو کر دیو ہامان کو قتل کیا اور اب سُنا گیا ہی
کہ اُس حوالی میں کوئی طلسم تھا اُسکو بھی فتح کیا ہی اور بہت کچھ مال و اسباب لایا ہی آقا نے یہ سُنکے بہت پیچ و تاب
کھایا اور اس خیال سے لشکر کشی کا قصد کیا ہی کہ یہ آدم زاد جو پردہ دنیا سے آئے ہیں اولاد حمزہ سے ہیں اُنکے
بزرگون نے ہمارے بزرگون کو قتل کیا ہی بس چلکر اُن سے اپنے بزرگون کے خون کا عوض لینا ضروری ہی اس سبب
سے وہ تو لشکر کشی کی تدبیر کر رہے ہیں شکار وغیرہ کو ترک کیا ہی ہم اس صحرا کے محافظ ہیں ایسا نہ ہو کہ پھر اس
مقام پر خرابی ہو اور اُنکو معلوم ہو تو وہ ہم سے ناراض ہوں اس سے بہتر یہ ہی کہ ان سب کو اس حال سے آگاہ
کریں اور کہدیں کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ بہت پریشان ہوگے یہ دیو تو باہم یہ باتیں کرتے ہوئے اُدھر کو چلے
اب راوی ایک جملا در بیان کرتا ہی ناظرین کی خدمت میں وہ یہ ہی کہ ایک دیو ابلانغ بلند شاخ ہی جو کہ پروتا ہی
دیو عفریت کا کہ جسکو حمزہ صاحبقران نے قتل کیا تھا دیو ابلانغ بہت قوی ہی اور ثانی دیو عفریت بدسرشت
ہی سات لاکھ نرہ دیو پر حاکم ہی ایک شہر ہی پردہ قاف میں کہ جس کا نام شہر ابلاغیہ ہی وہاں کا یہ حاکم ہی اور
ابلیس پرست ہی کئی مرتبہ اسنے قصد کیا کہ قریشیہ سلطان سے جا کر مقابلہ کروں مگر اسکے مشیروں و وزیروں نے
منع کیا اور کہا کہ ابھی آپ کے پاس وہ سامان نہیں ہی کہ آپ قریشیہ سلطان سے مقابلہ کرکے اپنے بزرگون کے
خون کا معاوضہ کریں لشکر اُسکے مقابلہ کے قابل بہم فرمائیے اُسوقت قصد مقابلہ فرمائیے اسکو بھی راے ان سبھی
پسند آئی تھی اور اسنے اس تدبیر سے اپنے پاس لشکر دیوزاد جمع کیا تھا کہ جن جن کے باپ دادا ہاتھ سے حمزہ
صاحبقران و صاحبقران ثانی و قریشیہ سلطان و دیگر اولاد صاحبقران کی مارے گئے تھے اُن سب کو تلاش
کرکے اپنا ملازم کیا تھا اور بہت کچھ رعایت اُنکے ساتھ کرتا ہی اور جو دو ایک ملک اسکے ملک کے قریب تھے اُن
ملکون کے بادشاہون کو بزور قوت بازو اپنا مطیع کیا ہی اور اُن سب نے یہ اقرار کیا ہی کہ تم قریشیہ سلطان و
قریشیہ ثانی و دیگر اولاد حمزہ سے جو کہ یہاں موجود ہی و نیز پردہ دنیا پر ہی ہم سب کے باپ دادا اور اپنے باپ دادا کے
خون کا معاوضہ لینگے لہذا تم سب ہماری مدد کرو اور ہمارے شریک ہو چنانچہ جسنے یہ سُنا اُسکا اگر شریک ہوا
اور اسکو اپنا آقا قرار دیا اور شاہ دیوان قاف کا لقب دیا جب اسکے پاس قریب چار لاکھ کے نرہ دیو جمع ہو گئے
تھے اُسوقت بھی اسنے قصد کیا تھا کہ قریشیہ ثانی سے مقابلہ کروں لشکر کشی پر آمادہ ہوا تھا مگر مشیرون نے
منع کیا تھا کہ ابھی آپ کے پاس اسقدر سپاہ نہیں ہی کہ آپ اُن سے مقابلہ کر سکیں کیونکہ تمام قاف میں اہل
اسلام کی عملداری ہی ہر پردہ قاف اہل اسلام سے آباد ہی چند مقام ایسے ہیں کہ جہاں ہم سب آباد ہیں ورنہ
حمزہ صاحبقران نے تمام قاف کو درہم برہم کر دیا اور سب زبردستان قاف کو پست کیا اور سکہ اسلام
جاری کیا اگرچہ سب ساکنان قاف کو خبر ہوئی کہ قریشیہ ثانی پر لشکر دیو ابلانغ نے چڑھائی کی ہی تو

تو سب جمع ہوکر انسے مقابلہ کرینگے اُسوقت بڑی مشکل ہوگی لہذا اور لشکر جمع فرمالیجیے پھر ایسا قصد فرمایئے اسنے قبول کیا تھا اور نگہداشت فوج مین مصروف ہوا تھا بھرتی جاری کردی چنانچہ ہر طرف سے وہ دیو جو کہ جنگہاے متواتر سے اولاد حمزہ و قریشیہ کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے تھے اور ادھر ادھر منتشر ہوگئے تھے جنکے بزرگ ان سب کے ہاتھ سے مارے گئے تھے یہ عداوت رکھتے تھے اہل سلام سے آ آکر جمع ہونے لگے اور اطاعت کرنے لگے یہان تک کہ جب دیو ہامان سے اور اخفر پریزاد سے نوبت بہ فساد آئی تھی اور مقابلہ شروع ہوگیا تھا اسنے قصد کیا تھا کہ دیو ہامان کی کمک کرون خبر پاکر مگر سب نے منع کیا اور کہا کہ آپ کو کیا ایسی ضرورت ہے کہ آپ ایک دیو جو کہ بادشاہ کا ایک سپہ سالار تھا آپ اُسکی بیٹی پر عاشق ہوکر اُس نے برسر فساد ہین کمک کرین اُسکو لازم تھا کہ وہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرتا اور آپ کو اپنا بادشاہ کرتا اور آپ اُسکی کمک کرتے جب کہ وہ خود سر ہوا اور آپ اُسنے حکومت پر کمر کسی اور آپ کو اس حال سے آگاہ نہ کیا بلکہ آپ کے خلاف اُسنے بھی اپنا لقب شاہ دیوان قاف مقرر کیا اور بہت سے ملک اُسنے مکر سے اپنے قبضہ مین کر لیے اور چند بد معاش اُسکے پاس جمع ہوگئے اُنکے بھروسہ پر وہ پھول گیا آپ کو بھول گیا خود بادشاہ بن بیٹھا تو ایسے ذی مرتبہ اور شان و شوکت کو کیا ضرور ہے کہ ایک ادنی کی کمک کرین جب کہ وہ تو پوچھتے ہی نہین خاموش اپنے مقام پر بیٹھے رہے اور ملاحظہ فرمایئے کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوتا ہے اگر دیو ہامان اخفر پریزاد پر غالب آیا تو ہامان سے مقابلہ کرکے اور اُسکو قتل کرکے تمام ان ملکون پر قبضہ کر لیجیے گا جو کہ اُسکے قبضہ مین ہین اگر اخفر پریزاد غالب آیا تو اخفر سے مقابلہ فرمایئے گا اسی پردہ قاف سے لگا رکھیے گا جب تک آپ کے پاس اور سپاہ جمع ہو جائیگی اور پوری قوت بہم ہو جائیگی یہی راے دیوا بلاغ کو پسند آئی تھی مگر چند دیو مقرر کر دیے تھے کہ وہ دمبدم کی خبر دیتے تھے جو کچھ کہ واقعہ دیو ہامان کے مقابلہ مین ہوتا تھا یہان تک کہ یہی خبر دی تھی اُن سب نے کہ اخفر پریزاد جب بہت پریشان ہوا تو اُسنے ایک آدم زاد کو جو کہ پروتا ہے حمزہ کا پردہ دنیا پر سے اُسکو اٹھوا لیا ہے وہ فقیر بنا ہوا تھا یہان آکر اُسنے تبدیل لباس کیا دیو ہامان سے مقابلہ کرکے اُسکو شکست دی وہ مجروح ہوا اور بھاگ گیا دوسرا غضب یہ ہوا کہ مضراب پری جو کہ معشوقہ تھی دیو ہامان کی جسکے سبب سے یہ معرکہ واقع ہوا تھا وہ اُس آدم زاد پر عاشق ہوئی اور آدم زاد اُس پر جب دیو ہامان بھاگ گیا تو چشمہ جنگان پر بہت بڑا جلسہ ہوا یہ خبر سنکے ماموں دیو ہامان کا اور فرزند دیو ہامان کے ماموں کا اُس آدم زاد پر لشکر لے گئے اور اُسی مقام پر ہاتھ سے اُس آدم زاد کے جو کہ پروتا ہے حمزہ صاحبقران کا مارے گئے بعدہ جب وہ آدم زاد وہان سے قلعہ یاقوت نگار مین آیا اخفر پریزاد نے بڑی دھوم سے اپنی دختر کو اُسکے ہمراہ کتخدا کر دیا وہ اُس سے حاملہ ہوئی کہ دیو ہامان پھر لشکر کشی کرکے آیا اور مقابلہ ہوا اُس آدم زاد نے اُسکو زیر کر لیا اُسنے مکر سے اطاعت کی اور اُس آدم زاد کے پاس موجود رہا مگر اپنے لشکر کو پراگندہ کر دیا یہان تک کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور بہت بڑا جشن ہوا ایک دن موقع پاکر دیو ہامان نے پکڑ کرکے اُس آدم زاد کو اسیر طلسم جہل چراغ سلیمانی کیا خود پھر لشکر کشی اخفر پریزاد پر کی جب اسکی خبر ہوئی اخفر پریزاد کو تو اُسنے دیو روانہ کرکے اُسی آدم زاد کے بھائی کو یعنی دوسرے پروتے کو حمزہ کے پردہ دنیا پر سے طلب کیا وہ بھی فقیر بنا ہوا تھا یہان ہامان لشکر لے کر قلعہ پر آگیا اخفر قلعہ بند ہوا کہ اُسی لڑکے نے جو کہ بطن سے مضراب کے پیدا ہوا تھا اُسکا سن کوئی سات برس کا تھا وہ شکار پر گیا ہوا تھا یہ خبر پاکر کہ دیو ہامان نے قلعہ پر لشکر کشی کی ہے وہ طفل شکارگاہ پر سے میدان جنگ مین آیا اور ہامان سے لڑا زخمی ہوا عین وقت پر وہ آدم زاد آکر پہونچا جسکو اخفر پریزاد نے پردہ دنیا پر سے طلب کیا تھا اُسنے آکر دیو ہامان سے مقابلہ کیا اور دیو ہامان کو زیر کیا ہامان نے اُسکی بھی اطاعت کی اور غلامی اختیار

کی ہے اب وہ آدم زاد اپنے بھائی کے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم کر رہا ہے راوی بیان کرتا ہے جب یہ خبر دیوا بلانغ
بلند شاخ نے سنی تھی تو قصد کیا تھا کہ جاکر مقابلہ کروں اور بندوبست لشکر کا حکم دیا تھا لشکر میں طیاریاں ہونے
لگی تھی کہ ایک دیو نے آکر خبر دی کہ دیو ہامان نے اُس آدم زاد کو بھی مکر کر کے اُسی طلسم میں پھنسا دیا اور خود پھر لشکر جمع
کر کے اخفر پریزاد پر چلا ہے دیوا بلانغ نے یہ فرما کر حکم دیا کہ اب لشکر میں طیاری ہو ہم اس مہم کے بعد دیو ہامان
سے مقابلہ کرینگے اگر وہ اخفر پریزاد پر غالب آئے گا اگر اخفر دیو ہامان پر غالب آیا تو اخفر سے مقابلہ
کرونگا دیوا بلانغ تو یہ حکم دے کر تہیہ انشت سپاہ میں پھر معروف ہوا تھا کہ خبر پہونچی اُس طفل نے جو کہ بطن
سے مہتاب پری کے پیدا ہوا تھا جسکا نام سہراب ثانی تھا دیو ہامان کو مع اُسکی اولاد و اقارب کے
قتل کیا کوئی بھی اولاد دیو ہامان سے باقی نہ رہا لشکر نے شکست کھائی لاکھوں دیو مارے گئے اور بھاگ
گئے اور لاکھوں نے اطاعت کی اب اُسنے اس فتح کی خوشی کا جشن کیا ہے یہ خبر سُنکے ابلانغ کے حواس جاتے
رہے اور اپنے اہل دربار سے کہا کہ میں جاکر اس طفل آدم زاد سے مقابلہ کرونگا یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا
اخفر پریزاد کو اپنا مطیع کرونگا سب نے کہا کہ یہ رائے مناسب ہے کیونکہ اگر اخفر پریزاد مطیع ہوا تو اور
قوت بہم ہوگی کیونکہ وہ اسوقت بادشاہ بزرگ ہے اور بہت سے ملک اُسکے قبضہ میں ہیں ایک سردار
نے کہا کہ خیال اس امر کا ہے کہ جب اُسکے نواسہ نے دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا سنا جاتا ہے کہ اس طور سے قتل کیا
اور سر سے بلند کر لیا کہ جیسے کوئی بڑا پہلوان قوی کسی طفل صغیر کو اُٹھا لیتا ہے یا کوئی پھول کو اُٹھاتا ہے یوں اُس طفل
نے دیو ہامان کو اُٹھا لیا بس ایسے سے مقابلہ کرنا نادانی ہے ابلانغ نے جواب دیا کہ یہ دیو ہامان کو اُسکی خود سری
و نمک حرامی کی سزا ملی کہ ایک طفل کے ہاتھ سے ذلیل و خوار ہوا اور قتل ہوا ورنہ طفل آدم زاد کی کیا مجال تھی
کہ وہ دیو کو قتل کرے یہ اُسکی خود سری کا انجام تھا وہ طفل میرے ہاتھ سے مارا جائیگا دیکھ لینا تمام قاف میں
میری عملداری ہوگی اور سب پردہ ہائے قاف میں دین خداوند ابلیس جاری ہوگا دین اسلام کا کوئی نام
نہ لیگا راوی نازک خیال بیان کرتا ہے کہ دیوا بلانغ بلند شاخ تو اس فکر میں مصروف تھا کہ اخفر پریزاد
و سہراب ثانی پر لشکر کشی کروں کہ دیو نے آکر خبر دی کہ اے شاہ دیوان قاف نواسہ اخفر پریزاد کا خود
بخود غائب ہو گیا قلعہ یاقوت نگار میں ایک کہرام مچ رہا کئی دن تک اخفر پریزاد نے جو دریافت
کیا اہل نجوم سے معلوم ہوا کہ چھ ماہ کے بعد وہ طلسم چہل چراغ سلیمانی فتح کر کے اور اپنے باپ و چچا کو
رہا کر کے بڑے حشم و خدم سے آئے گا اے شاہ دیوان یہ حال ہے قلعہ یاقوت نگار کا راوی کہتا ہے
کہ ابلانغ نے چند دیو مقرر کیے تھے کہ جو حال وہاں گذرے اُس سے ہم کو خبر دیا جو واقعہ گذرتا تھا وہ دیو آکر بیان
کرتے تھے یہ خبر سُنکے ابلانغ نے سرداروں سے کہا کہ میں جو اخفر پریزاد پر زیادہ تر لشکر کشی کرتے
جاتا تھا تو اُسکے نواسے کے قتل کرنے کے لیے لہذا اب وہ بڑا ہو کے فتح طلسم کیا ہے جب وہ آئیگا تو میں لشکر
کشی کرونگا اُسکا باپ و چچا بھی اسکے ہمراہ ہوگا اب ان سب کو قتل کرونگا اور یہ خبر تمام میں منتشر ہوگی
کہ نبیرہ عقربت نے اولاد حمزہ کو قتل کیا اور قاتل دیو ہامان کو سب میری اطاعت کرینگے اور مجھ سے
خوف کرینگے سرداروں نے عرض کیا کہ جو آپ کے نزدیک مناسب ہو درست ہے ہم آپ کے تابع فرمان
ہیں جیسا آپ حکم دینگے بجا لائینگے بدین سبب اُس زمانہ میں دیوا بلانغ نے لشکر کشی موقوف رکھی اور سپاہ کے بندوبست
میں مصروف ہوا اور یہ بھی خیال کر لیا تھا دل میں کہ اس عرصہ میں میرے پاس اور سپاہ جمع ہو جائے گی
راوی بیان کرتا ہے کہ وہ دیو زاد بھی اُسکے پاس آکر جمع ہونے لگے کہ جو ہمراہ دیو ہامان تھے اور بعد قتل دیو
ہامان بھاگے تھے ادھر اُدھر تباہ پھرتے تھے جب انھوں نے اس امر کی خبر پائی کہ دیوا بلانغ نبیرہ

عفریت کا قصد ہے کہ لشکر کشی کرے اخضر پریزاد پر وہ سب جمع ہو کر دیو ابلانغ کے پاس آئے اور سب
حالات جنگ و پیکار دیو ہامان و اخضر پریزاد و رستم ثانی و سہراب ثانی و حال قتل دیو ہامان بیان کیا
دیو ابلانغ نے اُنکو بہت کچھ تسکین دی اور کہا کہ اطمینان رکھو میں اخضر پریزاد و نیز ان آدم زادوں سے
تمہارے بزرگوں کے خون کا معاوضہ لونگا اسی قصد سے میں نے لشکر کا بندوبست کیا ہے تو اسیا اخضر پریزاد
کو طلسم فتح کرکے آ لینے دو اگر وہ آیا تو بعد گذرنے چھ ماہ کے میں اخضر پریزاد پر لشکر کشی کرونگا اگر اُسنے میری
اطاعت کرلی تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرکے اُس ملک پر قبضہ کرکے مع لشکر و سپاہ قریشیہ ثانی وغیرہ سے معاوضہ خون
بزرگان لونگا اور پردہ دنیا پر جاکر اولاد حمزہ سے خون بزرگان کا عوض لونگا اب یہ خدا پرست میرے
ہاتھ سے جا کے کہاں ہیں راوی کہتا ہے کہ دیو ابلانغ چھ ماہ تک اسی انتظار میں رہا ساتویں ماہ میں اسکے
مخبروں نے آکر خبر دی کہ وہ طفل طلسم فتح کرکے آیا مع اپنے چچا و باپ کے اور دادا کو بھی اسنے رہا کیا وہ
کسی سبب سے مدت سے اسیر طلسم تھا اور بہت مال و اسباب و خزانہ اسکو طلسم سے ملا ہے اخضر پریزاد
نے بہت بڑا جشن خوشی برپا کیا ہے لاکھوں دیو و پریزاد اُسکے ہمراہ طلسم سے آئے ہیں اور بہت سے
بادشاہ دیوزاد و پریزاد اُسکے مطیع ہوئے ہیں بڑا لاؤ لشکر لیکر آیا ہے یہ خبر اُسکے دیو ابلانغ نے سرداروں
کو جمع کیا تھا اور باہم صلاح کی تھی کہ اب کیا رائے ہے آیا لشکر کشی کروں یا نہ کروں سب نے جواب دیا تھا
کہ اب لشکر کشی کرنا ضرور ہے کہ سب آدم زاد جمع ہوئے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ اخضر پریزاد کو ہمراہ لیکر
پردہ ہائے قاف کی تباہی کی فکر کریں اور جو ملک کہ اب ابلیس پرست ہیں اُنکی بدعت سے برباد نہ
ہوں اور وہاں اُنکو اسلام آباد نہ کریں اسوقت میں لشکر کشی لازم ہے کہ اُنکو اور کسی طرف جانے کی مہلت
نہ ملے ابلانغ نے کہا کہ تمہاری رائے بہت ٹھیک ہے اور اُسی دن سے تیاری سپاہ میں مصروف ہوا
تھا چنانچہ جو دیو برائے خبر مقرر کیے تھے اُنکو بھی طلب کر لیا اور لشکر تیار کیا جب قریب سات لاکھ
نرہ دیو کے اسکے پاس ہوگئے اُسنے سامان سفر کے مہیا کرنے کا حکم دیا تھا جب سب سامان سفر درست
ہو گیا تو اسنے ایک دن برائے کوچ مقرر کیا اور اپنے فرزند دیو چراغ بلندگردن کو شہر ابلانغیہ کا حاکم
کیا اور دو لاکھ نرہ دیو برائے حفاظت شہر چھوڑے اور سات لاکھ سے اسنے قصد کیا کہ طرف شہر یاقوت نگار
کے کوچ کروں اب یہ وہ زمانہ ہے کہ رستم ثانی وغیرہ اخضر پریزاد سے رخصت ہو کر طرف پردہ دنیا کے
چلے ہیں جسدن یہ آکر اُس صحرا میں پہونچے ہیں جو کہ شہر ابلانغیہ کے حوالی میں ہے اور شکارگاہ ہے دیو
ابلانغ کی کیفیت جس کا ذکر ہو چکا ہے کہ یہ شاہزادہ ساتویں دن ایک صحرائے پر فضا میں آکر پہونچے تھے
اور ایک کوہ پر خیمے وغیرہ برپا کیے تھے اور قصد کیا تھا کہ دو دن تک یہاں قیام کرینگے تیسرے دن یہاں
سے طرف پردہ دنیا کے کوچ کرینگے اور بوقت صبح کوہ پر بیٹھے ہوئے صحرا کی سیر کر رہے تھے اور اُنھوں نے
چند دیو ایک طرف سے آتے ہوئے دیکھے تھے یہ شاہزادہ آفاق سے قریب شہر ابلانغیہ کے مقیم ہوئے
تھے دیو ابلانغ نے اس صحرا کو جس صحرا میں یہ اُترے تھے اپنا شکارگاہ بنایا تھا اور برائے شکار آیا کرتا
تھا مگر جب سے لشکر کشی کے قصد میں مصروف ہوا تھا آنا ترک کیا تھا چند دیو برائے پاسبانی مقرر کیے
تھے وہ اُس صحرا کے نگران رہتے تھے جس دن یہ لوگ یہاں آکر اُترے تھے اُسکے ایک دن قبل دیو ابلانغ
مع لشکر دیوان خونخوار کے بیرون شہر آکر بہ قصد سفر مقیم ہوا تھا اور اسنے حکم دیا تھا کہ میں پرسوں یہاں
سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے برائے مقابلہ اخضر پریزاد کوچ کرونگا یہ یہاں مقیم تھا اور ایک دن
اسکے سفر میں باقی تھا کہ بوقت سحر اسکو خیال آیا کہ کل تو تم یہاں سے برائے جنگ و پیکار کوچ کروگے

نہ معلوم کب آنا ہو اس سے آج چل کر شکارگاہ مین شکار کھیل لو اور دل کو بہلا لو نہ معلوم مہلت ملے یا نہ ملے یہ خیال دل مین کر کے اور چند سردارون کو ہمراہ لیکر لشکر کو اسی مقام پر چھوڑ کر طرف شکارگاہ کے چلا یا اُس دن چلا ہے کہ جس دن یہان رستم ثانی و سہراب ثانی کوہ پر بیٹھے ہوئے مصروف سیر صحرا ہین یہ تو اُدھر سے برائے شکار آتا ہے اسکو راہ مین رہنے دیجیے اب حال اُن دیوون کا ملاحظہ فرمائیے کہ جو برائے نگہبانی یہان مقرر تھے اور وہ بوقت صبح اپنے اپنے مقام سے اس صحرا کی طرف چلے تھے جن کو رستم ثانی وغیرہ نے آتے ہوئے دیکھا تھا اور اُن دیوون نے بھی دور سے دیکھا تھا کہ دیوزاد و پریزاد کسی اور اقلیم کے اس صحرا مین آئے ہین اور ہم کو آتے ہوئے دیکھکر پہاڑ پر چلے گئے ہین وہ اس خیال سے چلے تھے کہ چل کر ان سے دریافت کرین کہ تم کون ہو اور کس غرض سے اس مقام پر آئے ہو جیسا کہ سابق مین ذکر ہوا ہے کہ یہ دیو یہ خیال کر کے طرف کوہ کے چلے تھے چنانچہ جب بہت قریب پہونچے تو اُن سب نے دیکھا کہ بالائے کوہ کے خیمے برپا ہین اور بہت سے دیوزاد و پریزاد اُس کوہ پر مقیم ہین تعجب یہ ہے کہ علاوہ دیوزاد و پریزاد کے بہت سے آدم زاد بھی ہین جو کہ اُس کوہ پر ہین اور چار آدم زاد بہت خوبصورت اور حسین ہین طریقے سے اُن کو یہ ثابت ہوا کہ یہی سب کے افسر ہین کیونکہ ہر ایک دست بستہ کیا دیو کیا پریزاد کیا آدم زاد اُنکے روبرو کھڑا ہے وہ بالائے کوہ پر کرسی ہائے مرصع کار پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے ہین یہ واقعہ دیکھکر اُنھون نے باہم صلاح کی کہ ہم سب کیا خوش تقدیر ہین کہ خداوند ابلیس نے اپنی قدرت کاملہ سے اس قدر آدم زاد ہماری خوراک کے لیے پردہ دنیا پر سے بھیجدیے چلو انکو اپنا لقمہ بنائین اُن مین سے ایک دیو نے کہا کہ تم نے دیکھا بھی ہے کہ کس قدر دیو اور پریزاد اُنکے ہمراہ ہین اور مثل غلامون کے حاضر ہین وہ کیون کھانے دینگے یہ بہت عجیب کی بات ہے کہ دیو ہو کر آدم زاد کی اس طور سے اطاعت کرین ضرور یہ آدم زاد بندگان خاص خداوند سے ہین پہلے چل کر دریافت تو کرو کہ کون لوگ ہین اور یہان کہان سے آگئے ہین اور کیا اُنکا منشا ہے یا ابھی سے لقمہ کرنے کی فکر کی اُنھون نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے یہ دیوزاد اُن کو پردہ دنیا پر سے اُٹھا لائے اور یہان اترے ہین آپ یہان انکے کھانے کی فکر کر رہے ہین یہ اطاعت بطور خوشامد کے ہے یعنی دباؤ کے سبب سے اُنھون نے کہا کہ یہ امر نہین ہے بلکہ ضرور دباؤ کے سبب سے ہے وہ بولے کہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہے باہم اس طور کی تقریر کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ اُدھر شاہزادون سے اُن دیو اور پریزاد نے جو کہ خدمت مین موجود تھے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ چند دیو ادھر کو آتے ہین جو کہ اس صحرا کے رہنے والے معلوم ہوتے ہین اُنکی نخوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکا ارادہ فاسد ہے ہم اُن سے آگاہ نہین ہین کہ یہ کون ہین اور نہ اس مقام سے آگاہ ہین کہ یہ کون مقام ہے ایک زمانہ ہوا جب ہم یہان آئے تھے تو اس مقام کو ویران دیکھا تھا جب سے یہان آنے کا اتفاق نہین ہوا آج جو حضور کے ہمراہ آئے تو اس صحرا کو بہتر از گلشن شداد پایا معلوم ہوتا ہے کہ کسی دیوزاد یا پریزاد بادشاہ نے آباد کیا ہے اور اپنے سیر کا مقام قرار دیا ہے یہ دیو اسی کی طرف سے یہان کے محافظ ہین جو کہ ادھر کو آتے ہین سہراب ثانی نے فرمایا کہ اگر دیو آتے ہین تو آنے دو کیا خوف ہے اگر قصد فاسد رکھتے ہین تو اپنے قصد کی سزا پائینگے یہ شاہزادے سے سُنتے وہ دیو و پری زاد خاموش ہو رہے کہ اس عرصے مین وہ دیو قریب آئے مجمع انسان و دیوزاد و پریزاد کو دیکھکر حیران ہوئے خصوصاً انسانون کو دیکھکر منھ مین پانی بھر آیا کہ کسی تدبیر سے یہ لقمہ ہوسکتے تو بہتر تھا ایسے ایسے خیال کرتے ہوئے کوہ پر آئے یہان آکر دیکھا کہ لاکھون صندوق ایک مقام پر رکھے ہوئے ہین اور ایک بارگاہ

تختون پر بار ہزار اور بہت سے خیمے ہین اور ہزارون بے چوبہ ہین تمام سامان شوکت اس مقام پر موجود ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت بڑے بادشاہ کی سواری ہے یہ دیو دیکھکر حیران ہوئے اور قصد کیا کہ آگے بڑھین کہ ہمراہیان رستم ثانی وغیرہ نے روکا اور کہا کہ کدھر آتے ہو یہان ہمارے آقا فروکش ہین آگے نہ جاؤ مقام ادب ہے انھون نے جواب دیا کہ یہ مقام ہمارا مسکن ہے ہم یہان کے مالک ہین بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ تم اسوقت یہان سے چلے جاؤ اور ان آدم زادون کو ہمارے حوالہ کرو کہ ہم انکے کباب لگا کر کھائین مقام عجب ہے کہ تم دیوزاد ہو کر ان آدم زادون کی اطاعت کرتے ہو اور کباب نہین کھاتے ہو انکے گوشت سے اگر تم کو انکے گوشت کے کباب کھانے مین عار ہے تو تم چلے جاؤ ہم کھالین گے یہ بھی کوئی بڑی بات ہے یہ تو ہم سب کا کھاجہ ہین یہی امر تمھارے حق مین بہتر ہوگا کہ تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ تم بھی ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤ گے آگاہ ہو کہ ہمارے بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی اس صحرا مین آکر فروکش نہو خواہ دیوزاد ہو خواہ آدم زاد ہو خواہ پریزاد ہو ہم تم کو یہان نہ ٹھہرنے دینگے انھون نے جواب دیا کہ ہم اُن بہادرون کے ملازم ہین اور انکے ہمراہ ہین جو کہ تمام پردہ قاف کے مالک ہین جنکے نزدیک دیو کو قتل کرنا کوئی بات نہین ہے کسی کا اجارہ نہین ہے یہان ہمارا جی چاہا ہم ٹھہرے ہم تو یہان سے کبھی نہ جائینگے اور یہ جو تم نے کہا کہ ان آدم زادونکو ہمارے حوالہ کرو کہ ہم کباب لگا کر کھائین یہ تمھارا خیال خام ہے یہ وہ آدم زاد ہین کہ جنکے نام سے دیوزادون کو تپ آتی ہے اور جو کہ مر گئے ہین وہ زیر زمین انکا نام سنکے کانپ جاتے ہین انھین کے خوف سے رستم واسفندیار نے گوشہ قبر اختیار کیا اور دامن کفن سے منھ کو پوشیدہ کرکے زیر زمین جاکر چھپ رہے تمھاری کیا لیاقت ہے جو تم انکی طرف آنکھ بھی اُٹھا کر دیکھ سکو بس خیریت اسی مین ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ ہم ایک نہ سنینگے ہم کیا جانین کہ تمھارا کون بادشاہ کیدی ہے کہ جس کا یہ حکم ہے ہم اپنے آقا کے حکم سے یہان فروکش ہوئے ہین ہمارا آقا فروکش ہے یہ جو انھون نے سُنا کہا کہ تم بڑے زبان دراز دریدہ دہن معلوم ہوتے ہو معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا یہان لائی ہے اگر یہان کے حاکم کو اس حال سے خبر ہو جائیگی کہ دیوزاد و پریزاد و آدم زاد میری سرحد مین آکر مع مال و اسباب کے اترے ہین تو بڑا غضب ہوگا وہ ابھی آکر تم سب کو قتل کریگا اور ان آدم زادون کو اسکے اہل لشکر کھا جائینگے اور اس سب مال و اسباب پر قبضہ کر لے گا وہ سب دیوان قاف کا بادشاہ ہے ہم نے آگاہ کیا تم کو اختیار ہے مگر اب ہم تم کو یہان سے ضرور ہٹا دینگے صرف اسقدر ہم کو بتا دو کہ تم آئے کہان سے ہو اور کدھر کا قصد ہے ان سب نے جواب دیا کہ کیا تمھارا اجارہ ہے جدھر سے ہمارا جی چاہا آتے ہین اور جدھر ہمارا جی چاہیگا جائینگے کوئی تم ہمارے اتالیق ہو جو ہم تم کو بتا دین وہ بولے کہ تم کو بتانا ہوگا انھون نے کہا کہ ہم تو کبھی نہ بتائینگے باہم تکرار ہونے لگی یہ خبر رستم ثانی وغیرہ کو ہوئی کہ آپ کے ملازمون سے اور اُن دیوون سے جو کہ اس صحرا مین رہتے ہین تکرار ہو رہی ہے وہ یہ قصد کرتے ہین کہ ہم بالائے کوہ آکر حال دریافت کرین آپ کے غلام انکو آنے نہین دیتے ہین نہ حال بیان کرتے ہین یہ جو سہراب ثانی نے سُنا اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ تم جاؤ اور ہمارے ہمراہی کے دیو و پریزاد کو منع کرو اور کہو کہ تمھارے آقا کہتے ہین کہ فساد نہ کرو بلکہ انکو ہمارے پاس لے آؤ تاکہ ہم بھی سنین کہ انکا منشا کیا ہے بیکار فساد کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہے یہ جو شاہزادے نے فرمایا چند دیو بموجب حکم کے اس مقام پر آئے یہان آکر کیا دیکھا کہ باہم تکرار ہو رہی ہے قریب ہے کہ نوبت ہتھیار کی پہنچے اسوقت ان دیوون نے آکر منع کیا اور کہا کہ آقا فرماتے ہین

کہ اُن سب کو ہمارے پاس لے آؤ تاکہ ہم اُنکا منشا تو دریافت کریں بیکار فساد کرنے سے کیا فائدہ ہے یہ جو انھوں نے کہا یہ سنکے سب خاموش ہو رہے اور کہا کہ ہم حکم سے آقا کے ناچار ہیں ورنہ اسکا فراہم کو چکھائے کیا تمھاری مجال تھی کہ تم قدم آگے رکھتے مگر آقا کے ناداں کے حکم سے ناچار ہیں کہ اُنھوں نے منع فرمایا ہے بس خیریت اسی میں ہے کہ اب اُنکے ہمراہ ہمارے آقا کے پاس جاؤ اور جو وہ فرمائیں بجا لاؤ ورنہ یہ جان لو کہ تم سب کا یہاں سے زندہ جانا دشوار ہے وہ دیو یہ سنکے اُن دیوؤں کے ہمراہ اُدھر کو چلے کہ جدھر شاہزادہ جلوہ فرما تھے وہ دیو اُن سب کو اپنے ساتھ لے کر آئے جب سامنے پہونچے کہا کہ سلام کرو انھوں نے بہ مجبوری سلام کیا وہ دیو یعنی محافظان صحرائے ابلق غیرہ اُن شاہزادوں کو دیکھکر دنگ ہوگئے حسن وجمال کی اپنے دل میں تعریف کرنے لگے اور خیال کرنے لگے کہ یہ دیو اور پریزاد جو انکے تابع ہوئے ہیں انکے حسن وجمال پر فریفتہ ہوکر یہی سبب ہے جو اذیت نہیں پہونچاتے ہیں ہم نے آج تک اِس حسن وجمال کے انسان نہیں دیکھے جیسے یہ ہیں یا تو زلزلہ قاف کو دیکھا تھا یا انکو دیکھا انکے حسن وجمال کے روبرو تو پریزادان ہمافنی کی بھی حقیقت نہیں ہے افسوس یہ آدم زاد مفت میں ہمارے آقا کے ہاتھ سے مارے جائینگے نہ معلوم یہ کہاں سے آئے ہیں یہ یہاں کیوں مقیم ہوئے اگر یہ ہمارے کہنے پر عمل کریں اور یہاں سے چلے جائیں تو بہتر ہے ہم انکو یہاں سے نکالدیں کسی قسم سے مزاحم نہ ہونگے یہ مکار تو اپنے دلوں میں یہ باتیں کر رہے ہیں اور حیران حیران دیکھ رہے ہیں کہ سہراب ثانی نے ایک دیو سے فرمایا کہ ان سے دریافت کرو کہ تمھارا دین و مذہب کیا ہے اور تم کس کے ملازم ہو اور یہ کیا مقام ہے اور ہمارے پاس کس غرض سے آئے ہو اور کیوں ہمارے ملازموں سے فساد پر آمادہ ہوئے تھے ہم یہاں رہنے کو نہیں آئے ہیں بلکہ مسافر ہیں جاتے تھے یہ صحرا ہم کو اچھا معلوم ہوا ہم نے یہاں قیام کیا تمھارا کیا نقصان ہے ہم دو ایک دن یہاں رہ کر چلے جائینگے کوئی ہم زمین کو سر پر دھر کے اُٹھا لیجائینگے یا میوہ وغیرہ یہ کوئی ایسی شے نہیں ہے صحرائی ثمر ہیں اگر ہمارے ملازم وغیرہ کچھ توڑ لیں گے تو کوئی نقصان نہیں ہے کیونکہ کوئی بند وبست نہیں ہے قدرتی پیدا درخت لگے ہوتے ہیں جس کا جی چاہے کھائے ہاں اگر کچھ حد بنی ہوتی اور اُسکے اندر جا کر ہمارے ملازم کچھ نقصان پہونچاتے تو البتہ جائے شکایت ہوتی بیکار فساد سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس امر کا خیال رہے کہ ہم کسی صورت سے ڈر کر یہ کلام نہیں کرتے ہیں بلکہ اس خیال سے کہ فساد نہ ہو نہ ہم فساد سے ڈرتے ہیں جو کوئی ہم سے فساد کریگا ہم موجود ہیں مگر یہ چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے کچھ زیادتی نہ ہو ہم نے سنا ہے کہ تم ہمارے ملازموں سے کہہ رہے تھے کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ خرابی ہوگی وہ بیچارے کیا جواب دیتے ہاں ہم سے بیان کرو کیا خرابی ہوگی اور تمھارا یہ قول تھا کہ اس امر سے آگاہ کرو کہ کدھر سے آتے ہو اور کدھر جاؤگے اور کون لوگ ہو تاکہ ہم اپنے مالک سے خبر کریں آگاہ ہو کہ نہ ہم تمھارے تابعدار ہیں نہ تمھارے مالک کے جو یہ حال بیان کریں مسافر ہیں جدھر جانے کا قصد ہے چلے جائینگے گر تم کو اس امر کا اصرار ہے تو پہلے تم یہ بیان کرو کہ تمھارے مالک کا کیا نام ہے تو پھر ہم بھی اپنے حال سے آگاہ کرینگے یہ بھی ہم نے سنا ہے کہ تم نے کہا تھا تم دیو ہو تم چلے جاؤ اور ان آدم زادوں کو چھوڑ دو ہم اِنکے گوشت سے کباب لگا کر کھائینگے ہم ان سب کو منع کیے دیتے ہیں کہ وہ نہیں سنے کوئی تم سے نہ بولے گا اور نہ ہم تمھارے سامنے موجود ہیں ایسے نہیں تھے

جس کے گوشت کے کباب لگا کر تم کو کھاتا ہوں اُسکے گوشت کے کباب لگاؤ ہم بھی تو دیکھیں کہ تم کیونکر کباب لگاتے ہو ہم نے بڑے بڑے زبردست دیووں کو دیکھا کہ اُنھوں نے جب ہم سے فساد کیا وہ ہمارے ہاتھ سے مارے گئے یہ حسرت دل میں لے کر گئے کہ ہم کباب لگا کر کھائیں صحرا میں کسی کا اختیار نہیں ہی جو اپنا فرق جھکائے یہ وقت تنگ ہی جو ادھر سے گذرے گا ضرور مقام راحت پاکر قیام کرے گا اگر ایسا ہی تھا تو تم نے یا تمھارے مالک نے اسکا بند و بست کیا ہوتا تاکہ کوئی نہ آسکتا اس سے کیا حاصل کہ بیکار کی تقریر کرتے ہو کہ یہاں سے چلے جاؤ ہمارے مالک کا حکم نہیں ہی کوئی حکم نامہ دکھاؤ کہ جس میں یہ تحریر ہو کہ کوئی یہاں نہ ٹھہرے صلاح کی تو یہ بات ہی اگر فساد منظور ہی تو ہم تم سے کیا فساد کریں تم اپنے مالک کو جا کر خبر کرو وہ آکر ہم کو یہاں سے ہٹا دے تو شاید ہم یہاں سے ہٹیں ورنہ تمھاری کیا لیاقت ہی جو تم ہمارے ایک ادنیٰ ملازم کو بھی ہٹا سکو دوسرے اس امر کا خیال ہی کہ تم کم ہو اور ہمارے ملازم بہت ہیں کیا تم سے بولیں یہاں سے جاؤ اور اپنے ہمراہ اور دیو زاد و پریزاد لے آؤ اُس وقت قصد کرو تو بات طریقہ کی ہی ذرا ہم کو بھی معلوم ہو اور تم کو بھی مزا ملے اس طور سے جو شاہزادہ نے فرمایا وہ دیو صورت ہی دیکھ کر حیران ہو رہے تھے تقریر دلیرانہ سنکے اور ششدر ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہم نے تو پہلے ہی یہ چاہا تھا کہ تم آپ سب کو اس حال سے آگاہ کریں اور کہدیں کہ آپ یہاں سے چلے جائیں مگر جب آپ کے ملازموں نے ہم کو کوہ پر آنے سے روکا تو ہم نے ضرور اُن سے کہا کہ تم سب چلے جاؤ ہم ان آدمزادوں کے گوشت کے کباب لگا کر کھائینگے اور ضرور کہا کہ اگر ہمارے مالک کو خبر ہوگی تو وہ آکر تم کو قتل کرے گا اور ضرور کہا کہ ہم تم کو ہٹا دینگے مگر اس سبب سے تامل کیا کہ نام و نشان معلوم ہو جائے ورنہ اب تک ہم سب بے خبر اپنے مالک و آقا کو کہے چلے ہوتے ہم کو صرف نام و نشان دریافت کرنے کے لیئے آئے تھے اور اس امر سے آگاہ کرنے کہ یہاں سے چلے جاؤ یہ سب فساد پر آمادہ ہوئے ہم بھی بر سر فساد ہوئے صرف یہ خیال تھا اور ہی کہ اگر ہمارے بادشاہ کو اس حال کی خبر ہوگی تو بڑا غضب ہوگا وہ ضرور آکر فساد کرے گا اور سوائے قتل و غارت کے دوسرا انجام نہ ہوگا آگاہ ہو کہ یہاں سے تھوڑی دور پر ایک مقام ہی کہ اُسکو بلاغیہ کہتے ہیں وہ بہت بڑا شہر ہی اور اس صحرا کا بھی نام بلاغیہ ہی اسی ملک کے حوالی میں ہی وہاں کا حاکم و بادشاہ دیو ابلغ بلند شاخ ہی جو کہ نبیرہ ہی دیو عفریت کا اور یہ صحرا اُس دیو کا شکارگاہ ہی اور ہم اُسکے ملازم ہیں اور ہم کو یہاں مقرر کیا ہی اور حکم دیا ہی کہ کسی کو یہاں اترنے نہ دینا ہمارا آقا بہت زبردست دیو ہی ثانی عفریت ہی شکل اپنے دادا کے زبردست اور قوی ہی ہم سب خداوند ابلیس کو سجدہ کرتے ہیں ہمارے آقا کے پاس وہ دیو زاد آکر جمع ہوئے ہیں کہ جنکے بزرگوں کو حمزہ عرب نے قتل کیا ہی اور سب نے ہمارے آقا کی اطاعت کی ہی ہمارے آقا نے اُن سے اقرار کیا ہی کہ میں اولاد حمزہ سے جو کہ بردہ قاف میں ہی عوض خون تم سب کے بزرگوں کا لونگا و نیز اپنے بزرگوں کا اور تمام قاف میں دین ابلیسی کو جاری کرونگا قیر تسبیر شاہ وغیرہ کو قتل کرونگا اور معاوضہ خون بزرگان لونگا مگر چند در چند سبب سے اُنھوں نے لشکر کشی نہیں کی اس سبب سے لڑائی نہیں ہوئی ورنہ اب تک یہاں سے دین اسلام اُٹھ جاتا سوائے خداوند ابلیس کے کسی کا دین نہ ہوتا اہل اسلام کا نام تک کوئی نہ لیتی اُنھوں نے لشکر خوب آراستہ کر لیا ہی وہ دیوان خدا پرست کے

جانی دشمن ہین ہم کو یہ خوف ہوا جب آپ سب کو دیکھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی انکو خبر کردے اور وہ
لشکر لیکر آ پڑین تو خرابی ہو کیونکہ اُنکے پاس لشکر اسوقت قریب نو لاکھ کے موجود ہی اور وہ یہ
قصد کر رہے ہین کہ قلعہ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرین اور اخضر پریزاد سے معرکہ پڑے کیونکہ
اُسکے ملک مین چار آدم زاد خاندان حمزہ سے اسوقت موجود ہین اُن سے لڑنے کے لیے اُدھر کو
لشکر لیکر جاتے ہین ورنہ وہ پہلے فریشیہ ثانی سے مقابلہ کرتے مگر یہ خبر جو سُنی کہ اُن آدم زادون
نے بڑا سر اُٹھایا ہے دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا ہے کوئی طلسم اُس حوالی مین تھا اُسکو فتح
کیا ہے بہت مال و اسباب ہاتھ آیا ہے خیال ہوا کہ اُس ملک کو بھی فتح کر لیجیے اور اُن آدم زادون
کو قتل کر کے اخضر کو اپنا مطیع کرو اور سب مال و اسباب پر قبضہ کرو پھر فریشیہ ثانی سے مقابلہ
کرو اس سبب سے اُدھر کو لشکر کشی کا قصد ہے لشکر طیار ہو چکا ہے دو ایک دن مین روانہ ہونگے
اب ہم سب کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ آپ لوگ یہان سے چلے جایے ہم اس امر سے بھی باز
آئے کہ آپ لوگون کے کباب کھایین کیونکہ ہم کو آپ کی صورت دیکھکر رحم آگیا ورنہ کیا
ممکن تھا کہ یہان سے کوئی زندہ بچ کر جا سکتا آیندہ آپ کو اختیار ہے اگر دیو ابلاغ کو خبر ہوگی
تو پھر بچنا دشوار ہوگا بس یہ بھاگ جایئے اُسکی صورت دیکھکر آپ اُسکے لشکر کے دیوون کا لقمہ ہو جاینگے
اُسکا تو یہ قصد ہے کہ مین پردہ قاف کو اولاد حمزہ سے پاک و صاف کر لون اور دین اسلام کو مٹا لون
تو لشکر دیوان لیکر پردہ دنیا پر جاؤن اور وہان اولاد حمزہ سے مقابلہ کرون اُنکو وہان بھی قتل
کر کے تمام دنیا کو اپنے قبضہ مین کرون اور ایک مذہب از پردہ قاف تا پردہ دنیا ہو جائے
اب آدم زادون کا بچنا اُسکے ہاتھ سے دشوار ہے خیر جو دن کی زندگی ہے وہ دن کی ہے ورنہ سب
قتل ہونگے یہ جو اُن دیوون نے بیان کیا شاہزادہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ دیو ابلیس پرست
ہین فرمایا کہ بس خیریت اسی مین ہے کہ دین ابلیس پرستی کو ترک کرو اور دین اسلام اختیار کرو
ورنہ تمھاری جان کی خیر نہین ہے آگاہ ہو کہ ہم وہی آدم زاد ہین کہ جنھون نے دیو ہامان کو قتل
کیا ہے اور طلسم فتح کیا ہے اور جو مال و اسباب تم کوہ پر دیکھتے ہو یہ سب مال طلسمی ہے پردہ
دنیا کو یہ سب مال لیکر جاتے ہین آگاہ ہو کہ ہم ہی لوگون نے دیو ہامان کو قتل کیا
اور طلسم کو فتح کیا ہمارے ہی بزرگ پردہ قاف مین آئے تھے حمزہ صاحبقران کہ جنکا
لقب پردہ قاف مین زلزلہ قاف کوچک سلیمان ہوا ہے ہمارے ہی دادا ہین ہم حمزہ صاحبقران
کی اولاد سے ہین وہ دیو ابلاغ کیا گیدی ہے جو ہم سے مقابلہ کرے گا یا اخضر پریزاد پر
لشکر کشی کرے گا مثل اپنے دادا کے ہمارے ہاتھ سے مارا جائے گا اُس کے دادا کو ہمارے
دادا نے قتل کیا ہم اسکو قتل کرینگے اُس سے کہدو کہ وہ زیادہ تکلیف نہ کرے جن کی
تلاش مین وہ لشکر لیکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتا تھا اب کیون جائے بیکار راہ کی
تکلیف کیون اُٹھائے اسی مقام پر ہم کو وہ اپنے جوہر دکھائے اُسکے پاس نو لاکھ نرہ دیو
ہین وہ اُن کو لیکر آئے اور ہم سے مقابلہ کرے اخضر پریزاد نے اُسکا کیا بگاڑا ہے زیادہ تر
اُسکو ہم سے تمنا ہے سو ہم موجود ہین وہ بچہ شیطان کیا مقابلہ کرے گا ہمارے ہاتھ سے
کتے کی موت مارا جائے گا اُسکی بھی قضا ہے مثل دیو ہامان کے ہم وہ لوگ ہین کہ جنھون
نے پردہ دنیا سے یہان آکر اپنے نام کے جھنڈے گاڑ دیئے اور سب دیوان زبردست

گو پست کیا عفریت ہمارا کیا کر سکا جو اُسکا پوتا کریگا اپنے کردار کی سزا پائیگا تم نے تری مہربانی کی
جو ہم کو اس حال سے آگاہ کیا ورنہ بڑی ہم کو تکلیف ہوتی پھر پردہ دنیا پر سے اسکی سرکوبی کیا
پھرتا اب ہم اسکو سزا دے کر اپنا مطیع کرکے پردہ دنیا کو جائینگے یہ شکار خوب ہاتھ لگا ہم تو
اسی امر کے ہر وقت جویاں رہتے ہیں کہ کوئی تو مقابلہ کرے وہ کیدی کیا مقابلہ کریگا اور کیا
دین اسلام کو مٹائیگا اُسکا خدا کیا حقیقت رکھتا ہے ہم صبح و شام اُس پر لعنت کرتے ہیں یہ
کہکر ہزاروں دشنام شیطان و دیو ابلانغ کو دیں اور ان سے کہا کہ اگر تم کو یہ امر منظور ہے کہ
دین اسلام قبول کرو تو خیر ورنہ یہاں سے چلے جاؤ اور اپنے بادشاہ لطفہ حرام کو خبر کرو کہ وہ
آکر یہ سب مال و اسباب ہم سے لے اور ہم کو اس مقام سے ہٹا دے اگر کچھ تقریر کروگے
تو پچھتاؤگے آئندہ تم کو اختیار ہے اگر ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ تم ابلیس پرست ہو تو ہم تم کو اپنے
روبرو طلب بھی نہ کرتے اپنے ملازموں کو حکم دیتے کہ انکو نکالدو یہ نہ آنے پائیں خیر تمہارے
آنے سے یہ حال تو معلوم ہوا کہ ابلانغ لطفہ حرام کا یہ قصد ہے اس طرز سے جو شاہزادہ نے
فرمایا اُنکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ او انسان سر سیاہ دندان سفید تو شان خداوند میں کیا کلمہ
کہتا ہے ہماری ہزار جانیں ہر ایک ناخن پائے خداوند پر نثار ہیں اور تو ہمارے روبرو ہمارے
بادشاہ کو جو کہ شاہ دیوان قاف ہے کلمات ناسزا کہتا ہے اب تو ہم تجھکو یہاں سے ہٹا کر جائینگے
بلکہ تیرے گوشت کے کباب لگائینگے تو اپنے دل میں سوچا کیا ہے کیا اس سرزمین کو بھی
تو نے قلعہ یاقوت نگار خیال کیا ہے کیا ہم سب کو بھی تو نے لشکر دیو ہامان تصور کیا ہے وہ سب
نامرد تھے جو آدم زاد کے ہاتھ سے مارے گئے اور بھاگے ہم سب تو تم لوگوں کے خون کے پیاسے
ہیں اب ہم زندہ بھی چھوڑتے ہیں ان دیو زادوں و پریزادوں پر نہ بھولنا ایک حملہ میں سب کو
خاک سیاہ کر دینگے یہ ہم سے کیا مقابلہ کرینگے ہم چند دیوان سب کے لیے اور تم سب کے لیے
کافی ہیں اسی میں خیریت ہے کہ اُٹھو اور خداوند ابلیس کو سجدہ کرو اور ہمارے بادشاہ کی غلامی اختیار
کرو ورنہ تم سب کی قضا ہے اور ہمارے لقمہ ہوگے اب معلوم ہوا کہ تم اولاد حمزہ سے ہو اور
خدا پرست ہو اب تو تمہارا قتل ہم پر لازم ہوا دیکھیں کہ اب تم یہاں سے کیونکر نہیں جاتے
ہو ہم کو بھی دیو ہامان بنایا ہے ہم اُس شخص کے ملازم ہیں جو کہ تمام دیوان قاف کا افسر اور حاکم
ہے تم سب کو خداوند ابلیس نے اپنی قدرت سے یہاں پہونچا دیا راہ کی زحمت سے بچایا ہے ری
تکلیف اور زحمت سے ہمارا بادشاہ بچا ورنہ تکلیف راہ بہت گوارا کرنے پڑتی بادشاہ
کے آنے کی کیا ضرورت ہے ہم ہی کافی ہیں لو اب تم ہم کو روک لو دیکھو ہم تمہارا لقمہ کرتے ہیں
یا نہیں یہ کہکر اُن میں سے ایک نے قصد کیا کہ ہاتھ بڑھا کر شاہزادہ کو اُٹھا کر منہ میں رکھ لوں
اُسکا ہاتھ اُٹھا ہی تھا اور ہاتھ کا قریب پہونچنا تھا کہ شاہزادہ اُسی طور سے بے خوف
بیٹھا رہا اپنے مقام سے حرکت تک نہ کی جیسے ہاتھ قریب پہونچا شاہزادہ نے اپنا دست
خورشید نما بڑھا کر اُسکا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا دیا کہ وہ اوندھے منہ سامنے گرا جیسے زمین پر گرا
اپنے ہاتھ سے اُس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا کہ تڑاخے کی صدا پیدا ہوئی وہ بے ہوش
ہو گیا اگر پورا طمانچہ پڑتا تو سر چنبر گردن سے اُڑ جاتا اسکا گرنا تھا کہ اُسکے ہمراہی لینا
لینا کہکر چلے رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار نے ان سب کو روکا اور قصد کیا کہ ہلاک

کرین مگر سہراب نے کہا کہ اے والد بزرگوار و جد نامدار و عم عالی وقار ان حرام زادون کو ہلاک نہ کرنا ورنہ کچھ سزا دیجیے کہ یہ یاد کرین اور اپنی حرکت سے نادم ہون انکا قتل کرنا کیا مشکل ہے یہ سن کر جو شاہزادہ نے کہا ان صاحبون نے ان دیوون کو ایک ہی حملہ مین زیر کر لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر دے مارا اور حکم دیا کہ انکے ناک و کان کاٹ کر پہاڑ پر سے نکال دو بس یہی سزا کافی ہے دیوان ہمراہی شاہزادگان نے ایسا ہی کیا کہ اونکے ناک و کان کاٹ کر نیچے پہاڑ کے ڈال دیا اس دیو کی جو آنکھ کھلی کہ جس نے سہراب ثانی پر حملہ کیا اور ضرب طپانچہ سے بے ہوش ہو گیا تھا شاہزادہ کو سامنے بیٹھا ہوا پایا یا ملک الموت کو سر پر دیکھا جلدی سے آنکھ بند کر لی شاہزادہ نے حکم دیا کہ اسکو بھی زیر کوہ ڈالدو پریزادون نے اسکو بھی اسی حالت سے کہ کان و ناک کاٹ کر زیر کوہ ڈالدیا یہان وہ دیو سب ناک و کان کٹے ہوئے پڑے تھے جب دیو اسکو بھی اسی حالت سے زیر کوہ ڈالکر چلے گئے ان سب نے اسکی بھی حالت اپنی سی پائی اسکو پکارا گو وہ ہوشیار تھا مگر اوسنے جواب نہ دیا خاموش پڑا رہا جب ان دیوون نے کہا کہ خوف نہ کر ہم ہین تمھارے ساتھی ہوشیار ہو دیکھو کہ ہماری کیا حالت ہے اور کیا صورت ہے چل کر دیو ابلاغ اپنے بادشاہ سے سب حال کی خبر کرین کہ وہ تشریف لاکر ان سب کو سزا دے یہ جو ان سب نے کہا اب اوسنے آنکھ کھولی اپنے ساتھ کے دیوون کو دیکھا کہ سب کے ناک و کان کٹے ہوئے ہین خون جاری ہے یہ دیکھکر وہ اٹھا اور کہا کہ تم نے مفت مین اپنی یہ حالت کرائی بیکار تکرار کی خاموش چلے آتے اور بادشاہ سے خبر کرتے وہ آکر سمجھ لیتا تم کو جانا ہی نہ تھا جیسے دیکھا تھا فوراً جاکر اطلاع کرتے یہ کیا تقدیر خداوند ابلیس نے کی کہ نکٹے ہو گئے اب سب دیکھ کر طعنہ زنی کرینگے اور کیا صورت نحس جاکر بادشاہ کو دکھائین وہ جو دریافت کرے کہ یہ کیا صورت بنائی ہے تو کیا جواب دین ان مین سے ایک نے کہا کہ اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا مگر تم بڑے نادان ہو ذرا سی تو بات ہے کہ یہان سے فریاد کرتے ہوئے بادشاہ کے پاس چلو اور اس طور سے فریاد کرو کہ ہم کو سیکڑون دیو اور پریزادون نے لپٹ کر اس حالت کو پہونچایا آج صبح کو جو ہم صحرا مین برائے نگرانی گئے تو وہان ہزارون دیو و پریزاد دیکھے کہ وہ صحرا مین پھر رہے ہین اور دیکھا کہ بہت سے آدم زاد بالاے کوہ بیٹھے ہوئے ہین مگر قرینہ سے ثابت ہوا کہ ان آدم زادون مین چار آدم زاد جو کہ سب سے زیادہ حسین و خوبصورت ہین وہ ان سب کے حاکم ہین ہم نے اس خیال سے ان دیوزاد و پریزاد کو منع کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ سب اس صحرا کو برباد کرین اور آپ کے جانوران شکاری کا شکار کرین تو آپ ہم سے ناراض ہون اور خفا ہون ہم نے ان سے کہا کہ اس صحرا سے چلے جاؤ یہ شاہ دیوان قاف نبیرہ عفریت دیو ابلاغ بلند شاخ کی شکار گاہ ہے یہان نہ قیام کرو ورنہ بادشاہ خفا ہوگا انھون نے آپ کا نام بھی سنا مگر کچھ پروا نہ کی ہم نے دوبارہ پھر کہا پھر وہ کچھ خبر نہ ہوئے جب ہم نے تیسری مرتبہ کہا تو وہ برہم ہو کر بولے کہ وہ کیا ہے اور تم کیا ہو جو ہم خوف کرین بس ہم کو تاب نہ رہی ہم نے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ ہم نکالدینگے ہم نے فقرہ یہ کلمہ برہم ہو کر کہا یہ ہمارا کہنا تھا کہ وہ ہم سے لپٹ گئے وہ بہت سے تھے ہم تو [illegible] تلوے کے پکڑ لیا اور ان آدم زادون کے پاس لے گئے جو کہ کوہ پر بیٹھے ہوئے تھے انھون نے

ہم سے دریافت کیا کہ تم کون ہو تب ہم نے سب حال آپ کا بیان کیا اور آپ کا نام ظاہر کیا کہ
ہم اُنکے ملازم ہین مذہب کا حال دریافت کیا ہم نے کہا کہ ہم ابلیس پرست ہین ہم نے یہ
بھی ظاہر کر دیا کہ وہ لشکر لے کر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتے ہین انھون نے وجہ دریافت
کی ہم نے کہدیا کہ برائے قتل اولاد حمزہ کے کہ وہ وہان موجود ہین کسی سبب سے اعظم پریزاد
نے پردۂ دنیا پر سے اولاد حمزہ کو طلب کیا ہے یہ سنتا تھا کہ وہ لوگ بہت برہم ہوئے اُنھین
ایک طفل ہے کہ اُسکا سن کوئی گیارہ بارہ برس کا ہے بہت برہم ہوا ہزارون دشنام آپ کو
دین اور خداوند کو اور کہا کہ جا کر اُس دیوا بلانع سے کہدو کہ تو جنگلی نکلا ہے یہین طرف قلعہ یاقوت نگار
کے لشکر لے کر جاتا ہے ہم وہی ہین یہان آکر اترے ہین طرف پردۂ دنیا کے جاتے تھے مگر اب
ہم کو لازم ہوا کہ جب تک تجھکو مسلمان نہ کر لینگے نہ جائینگے یا قتل اور حکم دیا کہ ان سب کے
ناک وکان کاٹ لو ہم ناچار تھے جو انھون نے بدعت ہم پر کی ہم کو گوارا کرنا پڑی ہماری
فریاد رسی فرمایئے اور اُن سب ظالمون کو اسکی سزا دیجیے جب اس طور سے بیان کروگے تو بادشاہ
کو بھی رحم آئے گا اگر صاف صاف حال کہدوگے تو وہ ناراض ہونگے اور فرمائینگے کہ
جب کہ تم تھوڑے سے تھے تو کیون گئے اور کیون تکرار کی اگر تم نے منع کیا تھا انھون نے
نہین سُنا تھا تو چلے آئے ہوتے ہم سے خبر کی ہوتی ہم اسکا کچھ بندوبست کرتے جیسا کیا
ویسی سزا پائی جب یہ کہوگے کہ ہم نے تین مرتبہ منع کیا اور انھون نے جواب سخت دیا اور
آپ کو بُرا کہا ہم کو تاب نہ رہی صرف اس قدر کہنے پر کہ ہم تم کو یہان سے نکال دینگے ہزارون لپٹ
گئے اور پکڑ لیا بس اس بات پر بادشاہ ناراض نہ ہونگے بلکہ اُنکے اوپر بہت غصہ آئے گا
اور اسیوقت برائے سرکوبی تشریف لائینگے سب نے کہا کہ یہ رائے خوب ہے اُسی حالت
سے باہم یہ صلاح کر کے طرف شہر ابلاغیہ کے روانہ ہوئے ادھر سے یہ چلے اُدھر سے دیوا بلانع
برائے شکار چند سردارون سے لشکر کو بیرون شہر قیام پذیر کر کے آیا تھا اور حکم دے چکا
تھا کہ پرسون ہم یہان سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے سفر کرینگے دو دن شکار کھیلین
یہ حرامزادہ طرف صحرا کے شکار کو آیا تھا اور یہ سب مکار بحال خراب و بیقرار اُسکے پاس
فریادی جاتے تھے تھوڑی راہ طے کی تھی کوئی کوس بھر اُس صحرا سے چلے تھے کہ دیکھا شہر
کی طرف سے گرد بلند ہوئی یہ اُسی مقام پر ٹھہر گئے دیکھنے لگے کہ گرد کیسی ہے کون شہر کی طرف سے
آتا ہے دیکھ رہے تھے کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا ان سب نے دیکھا کہ اُس گرد سے بادشاہ مع چند
سردارون کے ظاہر ہوا کل سامان شکار ہمراہ لیے ہوئے اسی طرف کو چلا آتا ہے یہ دیکھ کر وہ سب
فریاد کرتے ہوئے دیوا بلانع کی طرف چلے اُدھر دیوا بلانع نے دیکھا کہ چند دیو عجب حالت سے کہ
لباس اُنکے خون مین تربتر ناک وکان ندارد بحال پریشان میری طرف آتے ہین سردارون سے کہا کہ
نہ معلوم ان بیچارون پر کس نے ستم کیا ہے یہ فریادی ضرور ہین میرے پاس فریاد لے کر جاتے ہین مگر
تعجب اس امر کا ہے کہ میرے شکارگاہ کی طرف سے آتے ہین کیا میرے ملازمون نے ان پر ستم کیا
ہے اگر انھون نے ان پر بیجا ستم کیا ہے تو ضرور ان کو سزا دونگا ابلانع سردارون سے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ
آکر پہونچے اب سب نے پہچانا کہ یہ تو وہ دیو ہین جو کہ برائے حفاظت شکارگاہ مقرر رہتے تھے یہ کیا
انکی حالت ہے کون ایسا زبردست آیا ہے کہ جس نے یہ حال ان سب کا کیا ہے دریافت کرو کہ

تم پر کیا بلا نازل ہوئی جو یہ تمھاری حالت ہوئی ایک دیو نے اُن سے پوچھا انھون نے نہایت تقریر پُر مکر
آمیز بیان کی اور کہا کہ ہم پر یہ مصیبت پڑی اور اس طور سے یہ ہم پر بلا نازل ہوئی وہی آدم زاد کہ
جنکو اخضر پری زاد نے دنیا پر سے بلایا تھا اور اپنا داماد بنایا تھا اب مع اپنے فرزند کے طلسم وغیرہ
فتح کر کے اور دیو ہامان کو قتل کر کے مع کل مال و اسباب طلسمی کے طرف پردہ دنیا کے جاتا تھا
راہ مین اُسکو آپ کی شکارگاہ ملی وہ اُس مین اترا ہم نے منع کیا نہ مانا بہت سے دیو ہم سے لپٹ
گئے ہم کو پکڑ لیا اور یہ حالت کی نواسہ اخضر پری زاد نے آپ کو بہت سخت و سست کہا
ہے اور جب ہم سے سُنا کہ آپ مع لشکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جانے والے ہین تو پیام دیا
ہے کہ او ناہنجار تو کیون اُدھر کو جاتا ہے مین تیری سرکوبی کو یہان آیا ہون تاکہ تجھکو تکلیف راہ نہ ہو اور
کیا عرض کرین کہ جو کلمات مہمل او بیہودہ آپ کی شان و خداوند کی شان مین کہے ہین یہ جو
ابلاغ نے سُنا دنگ ہو گیا اور کہا کہ کیا اُن آدم زادون کے ہمراہ لشکر بھی ہے انھون نے عرض کیا
کہ جی لشکر تو نہین معلوم ہوتا ہے مگر مال و اسباب بہت ہے خزانہ طلسمی ہے کرورون روپیہ ہے ابلاغ
نے کہا کہ وہ آدم زاد نہ ہونگے یہ کوئی اور ہونگے انھون نے عرض کیا کہ جی نہین وہی ہین
انھون نے خود اپنی زبان سے کہا کہ کہدینا کہ وہی آدم زاد ہین یہ جو اُن سب نے بیان کیا
دیوا ابلاغ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ قضا اس کو کہتے ہین کہ کہان قلعہ یاقوت نگار
اور کہان صحرا بلاغیہ قضا جو تھی تو یہان آ کر مقیم ہوئے یا تو دنیا کو جاتے تھے یا قضا نے
روک لیا قربان ہو جاؤن مین اپنے خداوند کے کہ جس نے زحمت سے سفر کی مجھکو بچایا اور
میری خواہش کے موافق اُن آدم زادون کو یہان پہونچا دیا چلو چل کر دیکھین کہ وہی آدم زاد
ہین یا اور ہین تم مین سے کوئی انکو پہچانتا بھی ہے چند دیوون نے عرض کیا کہ ہم بخوبی پہچانتے ہین
کیونکہ ہم تو برسون اُن سے لڑے ہین جب کہ دیو ہامان کے لشکر مین ہم تھے تو ہم نے بارہا اُن
آدم زادون کو دیکھا ہے ہان اُس آدم زاد کو نہین پہچانتے ہین کہ جس کو نواسہ اخضر پری زاد کا
طلسم سے رہا کر کے لایا ہے کہ وہ کون ہے دیوا ابلاغ نے کہا کہ اور سب کو تو پہچانتے ہوگتا کہ
بخوبی دیوا ابلاغ ان مین سے ایک دیو کو ساتھ لے کر چلا جن کے کہ ناک و کان کٹے
تھے اور باقی کو حکم دیا کہ بیرون شہر ہمارا لشکر فروکش ہے تم وہان جاؤ اور شفا خانہ مین جا کر اپنا
علاج کراؤ ہم ابھی اُن آدم زادون کو اُس جرأت کی سزا دے کر آتے ہین وہ سب نکٹے اُسی
حالت سے لشکر مین آئے اور شفا خانہ مین داخل ہو کر اپنے علاج مین مصروف ہوئے اُدھر وہ
دیو دیوا ابلاغ کو لے کر شکارگاہ مین آیا اور دور سے کھڑے ہو کر بتانے لگا کہ وہ سامنے جو
پہاڑ ہے اُس پہاڑ پر وہ سب آدم زاد ہین اُسی مین اور دیو بھی اور پری زاد بھی ہین اور سب
مال و اسباب بھی ہے دیوا ابلاغ بانند شاخ نے اُس سے کہا کہ قریب چل کر بتادے اُسنے
کہا کہ غلام نہ جائے گا غلام کو اُنکی صورت دیکھ کر غصہ آئے گا غلام اُن پر جا پڑے گا وہ بہت
سے ہین غلام کی جان مفت جائے گی اگر آپ کو یہ منظور ہو کہ مین قتل ہو جاؤن تو کیا
نقصان ہے مین چلتا ہون اُس دیو نے اس طور سے کہا کہ دیوا ابلاغ نے جواب دیا کہ
اچھا تو نہ چل ہم کو معلوم ہو گیا دیوا ابلاغ اُسکو اسی مقام پر چھوڑ کر وہان سے مع سردارون
کے طرف اُس پہاڑ کے چلا جب قریب پہاڑ کے پہونچا دیکھا کہ پہاڑ پر خیمے وغیرہ بہت سے

برپا ہین دیو و پریزاد ہزارون پھر رہے ہین قلعۂ کوہ پر چار آدم زاد بہ لباس زرنگار بیٹھے ہوے ہین
کرسی ہاے مرصع نگار پر اور ہزارون آدم زاد اُنکی خدمت مین حاضر ہین ان سب کو دیکھکر دیو ابلانغ
و نیز اُسکے ہمراہیون کے منھ مین پانی بھر آیا اور یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا ہی ہم خوش ہوتے اگر خداوند
ابلیس ان سب کو ہمارا لقمہ کرا دیتا کیونکہ ان سب کا گوشت لطیف اور بامزہ ذائقہ و مرغن ہوگا
کس لیے کہ جوان ہین تو وہ فربہ اور صاحب تن و توش اور حسین ہین سُنا گیا ہے کہ خوبصورت
انسان کا گوشت نمکین ہوتا ہے یہ جو ابلانغ نے کہا سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا
خداوند ایسا کرین انکی صورتین دیکھکر ہمارے بھی دل بھر بھر اُٹھتے ہین کیا بیان کرین کہ جو دل کا
حال ہے یہ دل مین آتا ہے کہ جا پڑین مگر ان مین وہ شخص ہین کہ جنھون نے دیو یامان کو قتل
کیا ہے اسی خوف سے قصد نہین کرتے ہین ورنہ اگر اور کوئی ہوتا تو فوراً جا پڑتے اور لقمہ کرتے
مگر ان لوگون سے خوف معلوم ہوتا ہے ابلانغ نے کہا کہ تامل کرو مین ان سب کو اسیر کرکے تم
سب کے حوالہ کرتا ہون ہان یہ چار جو ہین یہ میرا حصہ ہین ان مین سے کسی کو نہ دونگا سب
نے جواب دیا کہ آپ ہم سب کے مالک ہین جو دیجیے گا ہم قبول کرینگے یہان تو یہ باتین ہو رہی
ہین اور سب دیو طرف کوہ کے دیکھ رہے ہین وہان کوہ پر سب نے دیکھا کہ ایک سمت سے کئی
سو دیو بہت قوی اور زبردست نمودار ہوئے اُنکے آگے آگے ایک دیو بہت زبردست ہے
تاج سر پر رکھے ہوئے اژدہا پشت نہنگ دوش ہر طریقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ان سب کا بادشاہ
ہے اور یہ سب سردار ہین وہ سب زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے اور ہماری طرف دیکھ رہے ہین ان
سب نے شاہزادون سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کس قدر دیو زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے
ہین نہ معلوم یہ کون ہین اور کس مطلب سے آئے ہین شاہزادون نے فرمایا کہ آگے ہین تو آنے
دو اگر ہم سے کچھ تعرض کرینگے تو دیکھا جائےگا ورنہ کیا ضرورت ہے جو ہم اُن سے کسی قسم کا تعرض کرین
یہ ہمارے مذہب مین جائز نہین ہے کہ اپنی طرف سے کسی قسم کی زیادتی کرین یہ فرماکر حکم دیا کہ ہمارے
واسطے سامان شکار مہیا کیا جائے ہم شکار کو جائینگے خالی بیٹھے ہوئے کیا کرین دل پریشان
ہوتا ہے آج تو یہان ضرور قیام رہے گا کل یہان سے روانہ ہونگے یہ سنکے پریزاد وغیرہ سامان شکار
درست کرنے لگے یہان سامان شکار کا بندوبست ہو رہا ہے اُدھر دیو ابلانغ نے چند سردارون
سے کہا کہ تم ان لوگون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہمارا بادشاہ دیوان تمانک و دیو ابلانغ بلند شاخ
فرماتا ہے کہ آپ لوگ جو یہان آکر فروکش ہوئے ہین تو کس غرض سے یہ میری شکارگاہ ہے یہان
کسی کو حکم اُترنے کا نہین ہے مین نے سُنا ہے کہ میرے ملازمون نے جو آپ کو منع کیا تو آپ نے
اُن پر بدعت کی اور اُنکے ناک و کان کاٹ کر یہان سے نکال دیا یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ دوسرے
کے مقام پر زبردستی قبضہ مخالفانہ کیا اور مین نے یہ بھی سُنا ہے کہ آپ لوگ خداپرست ہین یہ امر ہم کو
بہت ناگوار ہوا اور بہت ہم کو غصہ آیا لہذا ہم تم کو آگاہ کرتے ہین کہ خیریت اسی مین ہے کہ اگر ہماری
اطاعت کرو اور دین ابلیس پرستی اختیار کرو تو ہم تمھاری اس خطا سے درگذر کرینگے کو ہمارے
تمھارے خصومت قلبی اور عداوت دلی ہے کیونکہ تمھارے بزرگون نے ہمارے بزرگون کو
قتل کیا ہے ہم کو اُنکے خون کا عوض اُنکی اولاد سے لینا ضرور ہے مگر اس شرط سے ہم سب سے
باز آئینگے اگر ہماری اطاعت کرینگے اور دین ابلیس پرستی اختیار کرینگے تو ہم معاف خون

سے باز آئینگے اسی سبب سے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم اگر ہماری اطاعت کرو اور دین ابلیس پرستی قبول
کرو تو جان بچیگی یا دوسری صورت جان بری کی یہ ہے کہ جو کچھ مال و اسباب و خزانہ وغیرہ تم نے طلسم
کو فتح کرکے حاصل کیا ہے وہ تمام میرے حوالہ کرو اور یہان سے چلے جاؤ جب مین پردہ قاف کے انتظام سے
مہلت پاکر پردہ دنیا پر برائے مقابلہ اولاد حمزہ آؤنگا اُس وقت تم سے بھی سمجھ لونگا مین نے اُن اپنے
ملازمون کے مُنھ سے یہ سُنا ہے کہ جن کے تم نے ناک و کان کاٹ کر اور اُن پر ظلم و بدعت کرکے یہان
سے نکال دیا ہے کہ تم وہ لوگ ہو جو کہ پردہ دنیا پر سے برائے کمک اخفر پریزاد بموجب طلب
اخفر پریزاد کے آئے تھے جب کہ اُس پر دیو ہامان اُسکے سپہ سالار نے اُسکی دختر پر عاشق ہو کر لشکر
کشی کی تھی اُسنے عاجز ہو کر تم کو بعالم نقیری پردہ دنیا پر سے اُٹھوا منگایا تھا تم نے یہان آکر اسکی کمک
کی اور دیو ہامان کو شکست دی اُسکے معاوضہ مین اخفر نے تمھارے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اپنی دختر کی
تمھارے ساتھ شادی کردی کہ جسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ تمھارے ہمراہ ہے اُسی نے دیو
ہامان کو قتل کیا اور طلسم کو فتح کیا دیو ابلانغ نے کل حالات جنگ و پیکار دیو ہامان اول سے آخر
تک کہے اور کہا کہ کہنا کہ وہ زمانہ گذر گیا کہ آدمزادون نے یہان آکر دیوزادون کو قتل کیا دیو ہامان
تمھارے ہاتھ سے مارا گیا اب میرا دور ہے مین وہ دیو ہون کہ میرا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا مین
یہ قصد کر چکا تھا اور بلکہ لشکر لے کر بیرون شہر آچکا ہون اور یہ میرا قصد تھا اور ابھی ہے کہ مع لشکر
قلعہ یاقوت نگار پر جاتا اور وہان تم لوگون سے مقابلہ کرکے خواہ قتل کرتا خواہ اپنا مطیع کرتا
اور سب مال و اسباب طلسمی پر قبضہ کرتا جب سے مین نے یہ سُنا تھا کہ تم نے طلسم فتح کیا اور
بہت مال و اسباب پایا اُس وقت سے مجھکو اس امر کی ضرور کوشش ہوئی کہ قلعہ یاقوت نگار
پر لشکر کشی کردن اور تم سے اپنے بزرگون کے خون کا عوض لون اگر تم میری اطاعت نہ کرو گو پہلے
ہی سے یہ قصد میرا تھا مگر طلسم کی فتح کی حالت سُنکے زیادہ ولولہ ہوا اور لشکر تیار کرکے شہر سے کوچ کیا
بیرون شہر آکر اترا قصد تھا کہ پرسون یہان سے سفر کرون طرف قلعہ یاقوت نگار کے اسوقت بارگاہ
مین بیٹھا ہوا تھا کہ دل نے کہا کہ چل کر شکار کھیل لو نہ معلوم پھر کب آنا ہو یہ سوچ کر مع چند سردارون کے
ادھر کو روانہ ہوا راہ مین وہ دیو ملے جن پر تم نے بدعت کی تھی اُنسے سب حال معلوم ہوا مین نے خیال کیا
کہ جنکے لیے تم تکلیف کرکے طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتے تھے وہ لوگ قدرت خداوند سے اسی مقام
پر آگئے زحمت راہ اور تکلیف سفر سے فراغ ہوا انکو چل کر نصیحت کرو اگر مان جائین تو خیر ورنہ انکو اس گستاخی
کی سزا دو جو کہ سرزد ہوئی تھی تم ان پریزادون اور دیوزادون پر بھروسہ نہ کرنا جو کہ تمھارے ہمراہ ہین یہ
سب ایک حملہ مین میرے لشکر کے بھاگ جائینگے اسوقت تم کو سوائے قتل ہونے کے چارہ نہ ہوگا اس
امر کا خیال رہے کہ میرے ہمراہ اسوقت سات لاکھ نبرد دیو ہین اور یہ وہ ہین کہ جنکے باپ دادا تمھارے
باپ دادا کے ہاتھ سے مارے گئے ہین سب تمھارے خون کے پیاسے ہین اور اسی وقت طلب گار ہین
کہ تم سے اپنے خون کا معاوضہ لین لہذا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو سخت پچتاؤگے مین تو اس قصد سے
چل ہی چکا ہون تم سے اسی مقام پر سمجھ لونگا بعدہ تمام لشکر ہمراہ لے کر قلعہ یاقوت نگار پر جا کر اخفر پریزاد
کو اپنا مطیع کرونگا اُسکے بعد اور ممالک کی طرف رخ کرونگا فریشیہ ثانی وغیرہ سے مقابلہ کرکے اور اُن
سب کو اپنے بزرگون کے خون کے معاوضہ مین قتل کرکے اور دین ابلیس کو تمام پردہ ہاے قاف مین جاری
کرکے پردہ دنیا پر جاؤنگا اور وہان اولاد حمزہ سے جسکو پاؤنگا قتل کرونگا بلکہ قوم انسان سے کسی کو

زندہ نہ رکھونگا کیونکہ اسی قوم کے ہاتھ سے میرے بزرگ قتل ہوئے ہین اور وہان دیو کی بستی آباد کرونگا انسان کا نام
تک باقی نہ رکھونگا اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو میرے کہنے پر عمل کرو ورنہ یاد رکھو کہ میرے لشکر کے دیو تم سب
کی اس طور سے بوٹیان اُڑائینگے اور کھا جائینگے کہ جیسے زاغ و زغن کھاتے ہین کیونکہ اب مجکو اس امر کا خیال
آیا ہی اور مین نے معاوضہ خون بزرگان پر کمر کسی ہی بدون اُس کا معاوضہ لیے ہوئے مجکو چین نہ آویگا ہان اسی
سے معاوضہ نہ لونگا جو کہ میری اطاعت و فرمانبرداری کریگا اور دین خداوند ابلیس کو قبول کریگا اور سجدہ
کریگا تم سے جو یہ مین نے کہا کہ تم مال و اسباب طلسمی مجکو دیکر چلے جاؤ پردہ دنیا پر اس سے میرا یہ منشا
تھا کہ اگر تم وہان بھی چلے جاؤگے تو بعد مہم قاف مین پردہ دنیا پر آکر سمجھ لونگا اتنے دنون اور زندگی بسر کرلو اور
اپنے بزرگون اور عزیزون سے اس حال کو کہدو اور سب کو آگاہ کر دو تا کہ وہ آگاہ ہو کر میرے آنے سے خوف
کرین اور اپنی جان بچانے کی فکر کرین اور جب مین وہان آؤن تو میری اطاعت کرین اگر نہ کرین تو تم
سب ایک ہی مقام پر مارے جاؤ تا کہ ایک دوسرے کی حالت دیکھکر تاسف کرے اور یہ خیال دل مین
لائے کہ ہم نے اسی طور سے انکے بزرگون کو قتل کیا تھا یہ اُسکا معاوضہ ہی ان مصلحتون سے مین تم سے یہ کہتا
ہون اور تم کو امان دیتا ہون کہ تم سب مال و اسباب طلسمی میرے حوالہ کر کے چلے جاؤ اگر ان دونون امرون
مین کسی پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو بہت پچتاؤگے آیندہ تم کو اختیار ہی مجکو دیو یا بان نہ تصور کرنا مین پوتا ہون
دیو عفریت کا جو کہ تمام پردہ ہاے قاف مین ایک دیو تھا بلکہ اُس سے بھی قوت مین زیادہ ہون مین نے
تم کو اپنے قصد سے آگاہ کر دیا اب تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ کہکر دیوا بلاغ نے چند سردار طرف کوہ کے
روانہ کیے اور کہا کہ میرے اس پیام کا جواب لے آؤ تم کو اجازت دی جاتی ہی کہ اگر وہ لوگ کچھ سخت کلامی
یا کچھ الفاظ نا سزا میری شان مین یا خداوند کی شان مین زبان پر لائین تو تم اس امر کا پاس نہ کرنا کہ یہ لوگ
بہت ہین فوراً آمادہ فساد ہونا اور جو ایسی حرکت کرے اُسکو سزا دینا اور قتل کرنا مین یہان موجود ہون تمھاری
کمک کرونگا بلکہ تم پر اُن سب کا گوشت حلال ہی اگر وہ میرے کسی کہنے پر عمل نہ کرین اُس حالت مین جو تم
سے ہو سکے وہ کرنا تم کو اجازت ہی میری طرف سے مین نے اُن سب کا گوشت و خون تم پر حلال کر دیا ہی کیونکہ
وہ میرے حکم سے نافرمانی کرتے ہین یہ جو دیوا بلاغ نے کہا وہ سردار خوش ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے ہماری
آرزو کے موافق ہم کو حکم دیا اگر وہ لوگ آپ کی نافرمانی کرینگے اور ان دونون امرون مین سے کسی کو قبول نہ کرینگے
تو ضرور ہم آپ کے فرمانے کے بموجب اُنکو قتل و غارت کرینگے اس امر سے ہم بالکل بے خوف ہین کہ یہ جو دیو
و پریزاد اُنکے ہمراہ ہین یہ حالات جنگ و پیکار سے آگاہ نہین ہین بلکہ حمال اور مزدور ہین یہ قواعد جنگ کیا
جانین ایک ہی حملہ مین فرار کر جائینگے گو بہت ہین مگر ان سے خوف کرنا بالکل نامردی اور خلاف شجاعت
ہی ایسے ایسے مزدورون سے کیا ہوگا یہ سب اس لیے ہمراہ آئے ہین کہ انکو پردہ دنیا پر مع مال و اسباب کے پہونچا دین
کوئی ان مین لشکر اخضر پریزاد سے نہین ہی دیوا بلاغ نے جواب دیا کہ یہ سب ہمارے مقصد کا اثر ہی اور
یہ سب عنایت خداوند ہی کہ ہم کو زحمت نہ کرنا پڑی بدون تکلیف و زحمت کے مال و اسباب ہاتھ آگیا
اگر یہ لوگ یہان نہ آتے اور قلعہ یاقوت نگار مین ہوتے تو ضرور اخضر پریزاد مع لشکر کے انکے
ہمراہ نکل کر مقابلہ کرتا جنگ و پیکار ہوتی دونون طرف کے لشکر کے دیو کام آتے گو فتح میری ہوتی مگر
مشکل پڑتی زحمت سے یہ سب مال و اسباب ہاتھ آتا اب بدون دردسری کے اور لاکھون کی جان
بچ کر ہاتھ آیا ضرور یہ لوگ میرے خوف سے سب مال و اسباب حوالہ کر دینگے اور اپنی جان کو غنیمت
جان کر طرف پردہ دنیا کے چلے جائینگے جب وہ یہ کہہ چکا وہ دیو یہ پیام لے کر طرف کوہ کے چلے ادھر

شاہزادون سے چند دیوون نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین کہ وہ دیو جو زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے تھے اُن مین سے چند دیو ادھر کو آتے ہین وہ جو اُن سب کا افسر ہے اُسی نے بھیجا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی خدمت مین کچھ پیام بھیجا ہے شاہزادون نے فرمایا کہ آتے ہین تو آنے دو جو کچھ پیام لائینگے اُس کا جواب پائین گے ہم سنین تو کیا پیام لائے ہین کوئی روکے نہین بلکہ ہمارے پاس باعزاز لے آئے شاہزادون نے جب یہ حکم دیا اُن دیوون نے سب کو منع کر دیا کہ یہ جو دیو آتے ہین ان کو کوئی روکے نہین آنے دے آقا کا یہی حکم ہے سب نے جواب دیا کہ ہم بسر و چشم بجا لائین گے اگر روکنے کی ممانعت نہین ہے تو ہم کیون روکنے لگے یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے اُدھر وہ دیو چلے آتے ہین باہم صلاح کی ہے کہ اگر یہ آدم زاد کچھ سخت کلامی کرین بس مل کر حملہ کرنا اور ان پر قبضہ کر لینا اور جب ان پر قبضہ کر لو گے تو پھر کسی کو تم سے جراءت بولنے کی نہ ہو گی دوسرے یہ امر ہے کہ اگر کوئی منع کرے کہ کوہ پر نہ آؤ ملے اُس سے کہنا کہ ہم پیام لے کر آئے ہین ہم کو جانے دو یا ہماری خبر کروا گروہ اس پر بھی نہ مانے تو مقابلہ کرنا کوئی خوف نہ کرنا کیونکہ یہ دیو ہم سے لڑ نہین سکتے ہین اس سبب سے کہ یہ سب کے سب فنون جنگ سے ماہر نہین ہین یہ اسی کام کے لیے ہین کہ جو کچھ بار ہو اُسکو اُٹھا کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہونچا دین اور اگر فنون جنگ سے ماہر بھی ہین اور مقابلہ بھی کرینگے تو یہ ہمارا کیا کر سکتے ہین ہم کسی طور سے ان لوگون سے طاقت مین کم ہین اور نہ فن سپہ گری مین کیونکہ آبا و اجداد سے فن سپہ گری چلی آئی ہے اور خداوند کے فضل و کرم سے ہمیشہ فتح یاب رہے ہین کوئی مقام خوف نہین ہے علاوہ اسکے ہم بہت ہین اور یہ کم ہین ابھی لشکر مین خبر ہو جائے گی تمام لشکر آپڑے گا بادشاہ خود زیر کوہ کھڑا ہے جب غوغا اور ہنگامہ ملاحظہ کرے گا اگر ہماری کمک کرے گا ان سب کا مار لینا کتنی بڑی بات ہے ہم کو یقین کامل ہے کہ ان لوگون کی موت ہمارے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے اور یہ کسی طرح سے اب یہان سے زندہ و سلامت نہین جا سکتے ہین اور ان کا گوشت زاغ و زغن مزے سے کھائینگے یہ باہم صلاح کر کے چلے ہین یہ ابھی راہ مین تھے کہ شاہزادگان والا تبار اُس مقام پر سے اُٹھکر خیمون مین آکر بیٹھے اُن خیمون مین دربار آراستہ کیا جو کہ طریقہ دربار کا ہوتا ہے جو دیو اور پریزادون مین اعلیٰ مرتبہ کے تھے اُن کو علی قدر مراتب جگہ ملی اور جو انسان ہمراہ تھے اور لائق دربار تھے اُن کو بھی دخل و کرسی مرحمت فرمائے اور خوب عمدہ معقول چھوٹا سا دربار آراستہ کیا اس خیال سے کہ پیام بر آتا ہے تاکہ وہ کچھ ہماری شوکت کو دیکھے اور خیال کرے بہ سبب سفر کے مجبور ہین ورنہ شوکت دکھاتے اس خیال سے دربار آراستہ کیا ہے اس امر کا خیال رہے کہ یہ خیمے وغیرہ جو برپا ہوئے ہین اور دربار آراستہ ہے تو اس طور سے آراستہ ہوا ہے کہ وہ دیو جو زیر کوہ کھڑے ہوئے ہین سب دیکھ رہے ہین اور اُن کا سامنا ہے بالکل اُنھون نے سب حالت دیکھی اور قہقہے لگائے دیو ابلاغ سے کہا کہ آپ کے سردارون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر اس خیال سے دربار آراستہ کیا ہے تاکہ ہماری طرف سے کچھ خوف ہو اور خیال ہو کہ یہ بھی بادشاہ ہین یہ انسان کیسے نادان ہوتے ہین دیو کو ڈراتے ہین ہم اُن مین کے نہین ہین کہ اُن سے ڈر جائین ابلاغ نے جواب دیا کہ یہ سب غرور و تکبر نکل جائے گا جب میرا نام سنین گے اور میرے قصد سے آگاہ ہون گے راوی بیان کرتا ہے کہ دیو ابلاغ یہ باتین کر رہا تھا کہ چند دیوون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم حضور کو شناخت کرا دین کہ کس نے دیو ہامان کو زخمی کیا اور کون داماد ہے اخضر پریزاد کا اور کون نواسہ ہے حضور وہ جو طفل برس بارہ ایک کا بیچ مین کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جس کے چہرہ سے تمام خیمہ روشن ہے وہ نواسہ ہے اخضر پریزاد کا اور بیٹا ہے مضراب پری کا اسی نے دیو ہامان کو قتل کیا اور اسکے

عزیزون اور بیگانون کو نہ تیغ کیا ہم اُسی کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے ہین اور یہ جو برابر اس جوان کے جوان بیٹھا ہی ہم اُس سے آگاہ نہین ہین یہ جب تک اسکے ہمراہ نہ تھا شاید طلسم سے اسی جوان کو رہا کرکے لائے ہین جس کا ذکر اُن دیوؤن نے کیا تھا کہ جن کو حضور نے خبر کے لیے مقرر فرمایا تھا اُنھون نے آکر عرض کیا تھا کہ نواسہ اخضر پریزاد کا علاوہ اپنے باپ اور چچا کے ایک آدم زاد کو اور رہا کرکے لایا ہی جو کہ بالکل شبابہ ہی اُن سب کے اور یہ جو سب آدم زاد ہین یہ سب طلسم سے رہا ہوئے ہین کیونکہ جب تک ہمارے لشکر سے مقابلے ہوتے تھے ان مین سے کوئی نہ تھا اور حضور وہ جو برابر اُس جوان کے کہ جس کو ہم نہین پہچانتے ہین دنگل پر بیٹھا ہی یہی ہی داماد اخضر پریزاد کا اور شوہر ہی مضراب پری کا اور رقیب ہی دیو ہامان کا اسی کے صلب سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی کہ جس کو مین نے پہلے حضور کو دکھایا ہی اس لڑکے کا نام سہراب ثانی ہی اور اس کے باپ کا نام رستم ثانی ہی کہ جو برابر اس جوان کے دنگل پر بیٹھا ہی اور جو برابر داماد اخضر پریزاد کے دنگل پر بیٹھا ہی یہ چچا ہی نواسہ اخضر پریزاد کا اسی کا نام شہریار ہی اور بھائی ہی رستم ثانی کا پہلے رستم ثانی کو اخضر پریزاد نے پردہ دنیا پر سے اٹھوا منگایا تھا رستم ثانی نے آکر دیو ہامان کو زخمی اور مجروح کیا تھا اور لشکر کو شکست دی تھی اسی کو دیو ہامان نے مکر سے مبتلاے طلسم چہل چراغ سلیمانی کیا تھا اور جب دوبارہ لشکر کشی دیو ہامان نے کی تھی تو اخضر پریزاد نے اس جوان کو پردہ دنیا پر سے اٹھوا منگایا تھا اس نے آتے ہی دیو ہامان کو زیر کیا تھا اور لشکر کو شکست دی تھی اس کو بھی دیو ہامان نے پکڑ کے اسیر طلسم کیا تھا جب تیسری مرتبہ اخضر پریزاد پر لشکر کشی کی تو اس طفل نے دیو ہامان کو قتل کیا ہی یہ بہت بڑا جری اور بہادر ہی اسنے کبھی کسی کے ہاتھ سے شکست نہین کھائی ہی بلکہ ہمیشہ فتحیاب رہا ہی میدان جنگ و قتال مین اسکا ڈنکا بجتا رہا ہی اسنے کبھی لڑائی کے میدان سے منھ نہین موڑا ہی بلکہ اپنے زور و طاقت پر اسکو ناز ہی مین نے آپ کو ان سب کے شناخت کرا دی حضور نے پہچان لیا اور شناخت کر لی مین نے حضور سے عرض کیا تھا کہ مین حضور کو شناخت کرا دونگا مین واقف ہون بموجب اپنے عرض کرنے کے مین نے شناخت کرا دی دیو ابلاغ نے یہ سُنکے کہا کہ اسی طفل نے دیو ہامان کو قتل کیا ہی یہ کیا حقیقت رکھتا ہی کہ جو دیو کو قتل کرے یا یہ جوان جو کہ اسکے برابر بیٹھا ہی یہ بھی کوئی حقیقت نہین رکھتا ہی نہ داماد اخضر پریزاد کی یہ لیاقت ہی جو دیو کو قتل کر سکے یا اُس کے بھائی کی یہ اصل ہی کہ وہ دیو سے لڑ سکے مین جانتا تھا کہ جنھون نے دیو ہامان کو قتل کیا ہی اور لشکر دیو کو شکست دی ہی بڑے قد کے جوان ہونگے اور شکل ہمارے تن و توش رکھتے ہونگے یہ تو ایسے ہین کہ اگر مین چاہون تو پھونک دون تو اُڑ جائین واہ کیا خوب شاید تو بھول گیا ہی اُسنے قسم کھا کر کہا کہ مجھکو قسم ہی سر خداوندگی کی یہ وہی جوان ہین تب دیو ابلاغ قہقہہ لگا کر ہنسا اسکے ہنسنا کیا تھا کہ زمین ہل گئی صحرا کانپ اُٹھا جانور بدکے قہقہہ کے سُنکے دور بھاگے صدائے قہقہہ کا ہے کو تھی رعد کی گرج تھی اور کہا کہ واہ ان سے مین گردن دبوچ کر مار ڈالونگا مین دیو ہامان کے قد و قامت کی بہت تعریف سنتا تھا اور قوت کی مگر معلوم ہوا کہ وہ بھی کچھ نہ تھا اسی طور سے مشہور کر دیا تھا جو ایسے لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوا خوب ہوا جو مین اُسکی کمک کے لیے نہین گیا ورنہ مجھکو بڑی خفت حاصل ہوتی یہان یہ باتین ہو رہی ہین راوی بیان کرتا ہی کہ ایرج نامدار نے دربار کو اس طور سے آراستہ کیا تھا کہ دہنی طرف سہراب ثانی کے خود بیٹھے تھے اور اپنے برابر رستم ثانی کو بٹھایا تھا اور رستم ثانی کے برابر شہریار عالیوقار کو جگہ دی تھی دہنی طرف سب سردار قوم انسان کے تھے اور بائین طرف سہراب ثانی کے سب پریزاد اور دیوزاد تھے اور سہراب ثانی کو کیون اس قدر عزت

دی تھی کہ خود اُسکو وسط میں بٹھایا تھا سبب اسکا یہ تھا کہ ان سب کا یہ قصد ہے کہ بروئے دنیا پر جا کر سہراب ثانی کو صاحبقران بنائینگے اور ہم سب نقاب پوش رہینگے اور بعد ربیع الملک نوبودن سے مقابلہ کرینگے بہت بڑا سبب یہ ہے کہ جو کوئی صاحبقران ہوتا ہے خواہ خورد ہو خواہ بزرگ اُسکی عزت کیجاتی ہے جیسا کہ بدیع الملک کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران مقرر کیا اور کل لشکر پر حاکم مقرر کیا حالانکہ بدیع الملک سے بزرگ بھی ہیں مثل نورالدہر ماہان وغیرہ الزمان وغیرہ کے پڑھے ہیں مگر عزت کرتے ہیں اسی طور سے ایرج وغیرہ نے سہراب ثانی کو صاحبقران بنایا ہے یہ عزت کرتے ہیں مقام صدر پر جگہ دیتے ہیں یہ وجہ ہے سہراب ثانی کی وسط میں جگہ پانے کی القصہ مطلب جب وہ دیو ابلاغ خوشخبری سے کر آچکا اور یہاں دیو ابلاغ آن پیام بیرون کے انتظار میں مع سرداروں کے کھڑا ہوا ہے اور وہ دیو راہ طے کر کے بلائے گئے وہ پہونچے کسی نے روکا نہیں سب مال واسباب طلسمی کو دیکھتے ہوئے یہاں آئے کہ جہاں دربار آراستہ تھا ایک دیو سے کہا کہ جا کر خبر کرو کہ چند دیو دیو ابلاغ کا کچھ پیام لیکر آئے ہیں جو کہ اس حوالی کا بادشاہ اور حاکم ہے اور بہت زبردست ہے اُسنے کچھ پیام تمہارے [illegible] سے ان آدم زادوں پاس بھیجا ہے وہ پیام ہم لیکر آئے ہیں اُسکو بیان کرنے کو اب حاصل کرنا ہے اُس دیو نے کہا کہ جاؤ یہاں پہلے سے خبر آگئی تھی تمہارے جانے کی اجازت ہے یہ سنکے وہ دیو اندر خیمہ کے آئے دیکھا دربار آراستہ ہے یہ دیکھکر دنگ ہوگئے مگر طریق [illegible] سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا انکو بہت ناگوار گذرا مگر ساکت رہے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ جب قریب پہونچے تو جو کیان چوبی بیٹھنے کو سامنے درست ہوئیں یہ آنکر بیٹھ گئے اب انسے سوال کیا گیا کہ تم کس غرض سے آئے ہو بیان کرو دیو ابلاغ وغیرہ [illegible] پیام [illegible] پہونچ گئے ہیں جگہ بیٹھنے کو ملی ہے ضرور [illegible] فساد منظور ہوتا تو کبھی ان سب کو جگہ بیٹھنے کو نہ دیتے اور [illegible] کہ یہ ان سب خدا پرستوں کا طریقہ ہے کہ جو کوئی انکے پاس پیام لیکر جاتا ہے اُسکی عزت کرتے ہیں پیام سنکے اُسکا جواب دیتے ہیں اگر اُسنے کوئی حرکت بیجا بعد سننے پیام کے کی تو پھر اُسکو سزا دیتے ہیں اپنی طرف سے زیادتی نہیں کرتے ہیں دیو ابلاغ نے جواب دیا کہ جو امر ہونیوالا ہے وہ ظاہر ہو جائیگا دیکھے جاؤ یہاں جب اُنسے سوال کیا گیا کہ کیوں آئے ہو بیان کرو تب انمیں سے ایک نے کل پیام جو کہ دیو ابلاغ نے دیا تھا [illegible] تحریر کر چکا ہوں دوبارہ تحریر کرنے کی حاجت نہیں ہے بیان کیا بلکہ کچھ اپنی طرف سے مہمل باتیں کہ جو لایق تحریر نہیں ہیں بیان کیں جب سب تقریر تمام کر چکا تو کہا کہ اسکا جواب [illegible] سمجھ بوجھ کر دیا جائے کیونکہ مجھکو حکم ہے کہ اگر خلاف ہمارے [illegible] کے کریں تو سزا دینا ہے [illegible] ان سب کا گوشت تمپر حلال کر دیا ہے اگر تمکو بھی خلاف کریں تو یاد رکھنا کہ [illegible] دریا میں سب بہا دینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے آئندہ [illegible] اختیار [illegible] اس امر سے اور ارادے سے بھی تمکو آگاہ کر دیا اور ہم خلاف اپنے مالک کے حکم کے نہ کرینگے [illegible] خیال [illegible] یہ سنکے سہراب ثانی کو بہت غصہ آیا خصوصاً ستم ثانی [illegible] شہریار کو [illegible] غیظ طاری ہوا آتش کا سے لگے مگر ایرج نامدار نے جواب دیا کہ ای پیامبر [illegible] کو زیبا نہیں ہے جو پیام لیکر آئے ہو تو خاموش بیٹھو ہمنے اُسکا پیام سن لیا اور رجوع ہمارے

نزدیک مناسب ہوگا جواب دینگے تم یا تمھارا بادشاہ ہمارا اتالیق یا حاکم نہین ہی کہ ہم خواہ نخواہ اسکے
کہنے پر عمل کرین یہ دربار بہادرونکا ہی بودونکا نہین ہی کہ تمھارے اس خوف دلانے سے ہم ڈرجائین
کیا کرین کہ پیامبر ہر مذہب اور ہر ملت مین بیگناہ ہوتے ہین انکو کسی قسم کی تنبیہہ دینا جائز نہین ہی
ورنہ اس سخت کلامی کی تمکو سزا دیجاتی اگر پیام لیکر نہ آئے ہوتے تو اسکی سزا پاتے تمکو خود زیبا ہی
کہ خاموشی کو اختیار کرو کیونکہ پیام بیان کرچکے ہو جو ہم جواب دین اسکو اپنے آقا سے جاکر
بیان کرو اور اس مہمل تقریر سے کچھ فائدہ نہوگا سوائے ذلت اور خواری کے ہم لوگ ایسے ویسے
نہین ہین کہ جو تمھارا جی چاہے کہو اور ہم برداشت کرین ہمارے گوش ایسی باتون کے خوگر
نہین ہین آئندہ تمکو اختیار ہی اسنے جواب دیا کہ چاہے خوگر ہون چاہے نہون مین اسی پر
عمل کرونگا اور ویسی ہی تقریر کرونگا کہ جسکی میرے مالک نے اجازت دی ہی ایرج نامدار نے
کہا کہ اچھا جو کچھ تمکو بیان کرنا ہو کرلو ہم سب باتونکا تمکو ایک مرتبہ جواب دینگے بعد ہمارے جواب کے
پھر تمکو اختیار ہی تم اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا ابھی سے بدون جواب پائے گرم ہونا کونسی
بہادری ہی یہ تو وہ مثل ہوئی کہ پیش از مرگ واویلا کا تم نقشہ کرتے ہو ابھی جواب نہین ملا
تمکو گرم ہوے جاتے ہو یہ تیزی و گرمی یہان کچھ کام نہ آئیگی سب ایکدم مین نکل جائیگی کسی سے
ابھی تک سامنا نہین ہوا ہی کہ معلوم ہوتا تمھاری تو وہ مثل ہی کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے
نیچے نہین آتا ہی بہت بلبلایا کرتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ مجھ سے بلند کوئی نہین ہی جہان پہاڑ کے
نیچے آیا سب بلبلاہٹ نکل جاتی ہی اور دب جاتا ہی یہ امر ضرور ہی کہ جتنے قوم کے پاجی ہوتے ہین
اور انکی اصل و نسل مین فرق ہوتا ہی جہان انکی ذرا بھی عزت کی وہ اپنے کو بھول جاتے
ہین اپنے جامے سے باہر ہوجاتے ہین یہ خیال کرکے کہ ہم بھی کچھ ہین جو ہماری عزت کیجاتی ہی
پھر یہ ہی قصد کرتے ہین کہ سر پر چڑھکر پیشاب کرو کیا سبب ہی کہ انھون نے ہماری عزت کی
کیونکہ وہ اپنی عادت اور خصلت کے خلاف پاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ یہ ہمارے خوف
سے ہماری عزت کرتا ہی یہ نہین خیال ہوتا ہی کہ یہ نہ معلوم کس سبب سے ایسی حرکت ہمارے
ساتھ کرتے ہین اپنی شرافت و لیاقت کو کام مین لاتے ہین خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب
تم بیان کرچکے ہمکو تمھارے سوالات کا جواب دینا چاہیے جو کہ تم دوسرے کی طرف سے
لیکر آئے ہو اور نیز ان باتونکا جو کہ تمنے کہین ہین یا ابھی اور کچھ بیان کرنا ہی وہ بھی بیان کرلو تاکہ
تمھارے دلمین کوئی حسرت نرہ جائے کہ ہمنے یہ تقریر نہ کی اس دیو کو یہ تقریر ایرج نوجوان کی
از حد ناگوار ہوئی مگر کچھ جواب نہ دیا صرف برہم ہوکر اسقدر تو ضرور کہا کہ معلوم ہوا تم لوگ بدون
گوشمالی کے اپنی حرکت سے باز نہ آؤگے مجکو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا جلد جو کچھ جواب دینا ہو دو کیونکہ میرا
مالک و آقا زیر کوہ کھڑا ہی تاکہ پیام کا جواب سنکے بندوبست کرے جیسا کہ تم جواب دو اسکے
موافق ایرج نوجوان نے کہا کہ خیر معلوم ہوا آپ اپنی تقریر تمام کرچکے آپ جواب کے خواستگار
ہین لہذا زیادہ طولانی تقریر سے تو کچھ مطلب نہین ہی مختصر طور سے جواب دیا جاتا ہی چند فقرونمین
اس سب تقریر مہمل اور بیہودہ کا ہماری طرف سے یہ جواب ہی کہ دیو ابلاغ سے جو کہ تمھارا مالک ہی اور جسنے تمکو پیام
لیکر روانہ کیا ہی کہدینا کہ تو بڑا نامرد اور بیہودہ ہی کہ ایسے نالائقون کو پیامبر مقرر کیا ہی جو کہ
بالکل قواعد تہذیب سے واقف نہ تھے اور نہ ہمین معلوم ہوگیا کہ تو بھی مثل ان سبکے بیہودہ

اور نالائق ہی تیری بیہودہ تقریر کا اسیقدر جواب دیا جاتا ہی کہ کیون اپنی قضا بلاتا ہی کیون اپنے کو
معرض ہلاکت مین ڈالتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تونے وہ واقعات نہین سُنے جو کہ تیرے بزرگون پر
ہمارے بزرگون کے ہاتھ سے گذر گئے اور نہ وہ واقعات سُنے جو کہ ابھی دیو ہامان پر ہم لوگون کے
ہاتھ سے گذرے ہین ابھی کچھ عرصہ ایسا نہین ہوا ہی اور نہ گذرا ہی تھوڑے ہی عرصے کی بات ہی کہ دیوان
قاف کی یہ نوبت تھی کہ جہان ہم مین سے کسی کا نام سن لیا تو مارے خوف کے رعشہ اندام مین پڑجاتا
تھا عالم خواب مین چونک چونک اُٹھتے تھے یا ایسے دلیر ہوگئے کہ ہمسے مقابلے کی خواہش کرتے ہین
اسقدر جلد بھول گئے اسقدر غرور نہ کرو یہ غرور و تکبر کام نہ آئیگا مثل اپنے بزرگون کے تباہ و
برباد ہوگے اور کچھ نہ حاصل ہوگا اس نخل غرور و تکبر سے سوائے ذلت و خواری کے دوسرا
ثمر نہ پاؤگے دیکھو دیو ہامان و دیو عفریت و سمندون ہزار دست وغیرہ نے کیا ثمرہ پایا ہمسے
مقابلہ کرکے سوائے ذلت و خواری کے جائے امن تلاش کرتے تھے مگر نہ ملتی تھی ہزار مرتبہ بھاگے
مگر بے غیرت ایسے تھے کہ پھر آکر لڑے آخر کو مثل سگ و خوک کے مارے گئے مکر بھی کیا اور فریب بھی
مگر کچھ نہ چلا اس سے کیا فائدہ تو بھی مثل اُن سبکے اپنی جان بچاکر بھاگے گا یا قتل ہوگا کوئی مکر
کریگا کیونکہ تو بھی تو انھین بھگوڑون کا نطفہ اور پیرو ہی اور تیرے پاس سب وہی بھگوڑے آکر
جمع ہوئے ہین جو کہ اُنکے ہمراہ تھے تو کیا ہمسے اُنکے خون کا معاوضہ لیگا جب وہ ہمارا کچھ نہ کرسکے تو
تو کیا کرسکیگا تھوڑی سی چشم نمائی کافی ہوگی یہ جو تونے کہا کہ مین لشکر لیکر قلعہ یاقوت نگار پر آتا تھا
کہ تمسے مقابلہ کرون اور سب مال و اسباب طلسمی پر تمکو قتل کرکے قبضہ کرون اگر وہان آتا تو اتنی
جوتیان کھاتا کہ پہچانا نہ جاتا اور سوائے فرار کرنے کے دوسرا امر تجھ سے سرزد نہوتا وہ سب مال
و اسباب طلسمی اس مقام پر موجود ہی ہم خود تیری تکلیف کے خیال سے اُسکو لیکر یہان آئے ہین
تو ہمسے لیلے دیکھین تو تو کیسا بہادر ہی اور یہ جو تونے کہا ہی کہ مین بردۂ قاف کا بندوبست
کرکے بردۂ دنیا پر آؤنگا اور وہان سب اولاد حمزہ کو آکر قتل کرونگا یہ تیرا خیال خام ہی
او ناداں کہین ایسی حرکت بھی نہ کرنا ورنہ پچھتائیگا ایک دیو بھی زندہ پھر کر نہ آئیگا وہ سب
دیو کش و دیو خوار ہین آنکی تلوارین خون دیوان کی تشنہ مشتاق ہین ایک ایک طفل اُنمین سے
ہزار ہزار دیو کو قتل کریگا جب وہ لوگ یہان آکر اپنا سکہ بٹھا گئے تو وہ تو اُنکا مقام ہی یہ تیرے
سر مین کیا خیال خام ہی اسی کو غنیمت جان لے کہ وہ لوگ یہان آکر اس مرتبہ دری نہین ہوتے
ہین کہ یہان کل قاف مین دین اسلام کو رواج دین ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ اگر وہ ایسا قصد کرتے
اور پھر یہان ابلیس پرست کا نام باقی رہتا کیون ہم سب کو ہوشیار کرتا ہی کیون سوتی بھڑونکو
جگاتا ہی اسی کو غنیمت جان کہ ہم یہان سے چلے جاتے ہین ورنہ یاد رکھ کہ اگر ہمکو خیال آگیا تو
پھر تلاش بھی کریگا تو جائے پناہ سوائے قبر کے نہ ملیگی اُن لوگون سے تو مقابلہ کرنا بیجا محال ہی
ہم چار شخص یہان موجود ہین پہلے انھین کو قتل و غارت کرلے اور انکے ہاتھ سے اپنے کو بچالے
پھر بردۂ قاف کا بندوبست کرکے بردۂ دنیا پر جاکر اُن بہادرون سے مقابلہ کرنا یاد رکھ
اگر تونے ایسا کیا تو وہ بہادر تجھکو قتل کرتے ہوئے بردۂ دنیا سے بھگاتے ہوئے
بردۂ قاف مین لاکر قتل کرینگے اور بردۂ قاف کو خون سے بھینچینگے اور یہان نشان
دین اسلام نصب کرینگے کیا تو ہم لوگون سے مقابلہ کرنا آسان خیال کرتا ہی ا ---

یاد رکھو کہ راتون کی نیند اُڑ جائیگی جب خیال آجائیگا یا نام سُن پائیگا سوتے ہین سے چونک اُٹھے گا مثل اپنے بزرگوں کے اس سوداے خام کو دل سے دور کر اور اپنی جان کو غنیمت جان آئندہ تجکو اختیار ہی اور تونے یہ جو پیام بھیجا ہی کہ میری آکر اطاعت کرو تو مین درگذر کرتا ہون ورنہ سزا دونگا اُس گستاخی کی جو کہ تمنے میرے ملازمون کے ساتھ کی ہی اور اپنی عدول حکمی کی اور خداوند ابلیس کو سجدہ کر دین اسلام کو ترک کرو تو میرے ہاتھ سے امان پاؤگے اسکا جواب یہ ہی کہ کیون قضا آئی ہی تو خود آکر ہماری اطاعت کر اور دین باطل پرستی ترک کر اتنی بھی لیاقت ہی کہ ہم تیری آکر اطاعت کرین او نطفۂ حرام تیرے باپ دادا ہمیشہ ہمسے بھاگا کیے ہین انکو تو کبھی یہ جرأت نہوئی جو ہمسے سرنگو ہو کر مقابلہ کرتے یا یہ امر کہتے کہ ہم امان نہ دینگے جب تک ہماری اطاعت نہ کروگے جب ہمنے اُنکی کسی بات کو اگر انھون نے کہا خیال نہ کیا تو تو کیا ہی جو ہم تجھسے خوف کرین اور تیری اطاعت کرین تو کیا اگیدی ہی اور وہ تیرا خداوند کیا الو ہی اور شیطان ہی جو ہم اُسکو سجدہ کرین ہم اُسکو سجدہ کرنے کی جگہ رات دن لعنت کرتے ہین اور اُسکو ہزارون گالیان دیتے ہین وہ ہمارا کچھ نہین کر سکتا ہی ہمپر کیا منحصر ہی جو خدا پرست ہین وہ ایسا ہی کرتے ہین اور ہمیشہ ایسا ہی کرینگے تا زمانہ قیامت ابلیس پُر تلبیس پر لعنت کیا کرینگے جبکہ وہ ہمارا کچھ نہین کر سکتا ہی جو کہ تمھارا خداوند ہی اور ہماری لعنت سُنا کرتا ہی جو کہ ہم اُسپر کرتے ہین بلکہ وہ ہمارے پاس سے بھاگتا ہی ہماری شمشیر زبان کی تاب نہین لاتا ہی تو تو کیا ہی تو بھی مثل اپنے خداوند کے بھاگے گا اور ہماری تلوار کی آنچ کی تاب نہ لائیگا تجکو یہ زیبا ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو ہماری اطاعت کر دین اسلام قبول کر شیطان پر لعنت کر جسنے تم سب کو بہکا رکھا ہی اور اگر یہ نہین منظور ہی تو جو تیرے جی مین آئے وہ کر تجکو قسم ہی سر راس الشیاطین کی جو تو ہمکو سزا نہ دے ہم قسم دیتے ہین تجکو تیرے خداوند کی تو ہمپر رحم نہ کھا یہ جو تونے کہا کہ تمنے ہمارے ملازمون پر بدعت کی اسکا جواب یہ ہی کہ انھون نے جیسی گستاخی کی ویسی سزا پائی اُنپر تو رحم اس سبب سے کیا گیا کہ وہ کم تھے اور ہم بہت تھے ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ زندہ بچ نہ جا سکتے یہ صرف گوشمالی دیگئی کہ پھر کبھی کسی کے ساتھ ایسی حرکت نہ کرینگے اگر خیال بھی آئیگا تو جب اپنی ناک و کان کی طرف خیال کرینگے تو فوراً خوف کھا کر اُس حرکت سے باز آئینگے دوسرے یہ ہماری نشانی ہی جو دیکھے گا وہ خیال کریگا کہ ان دیوون نے آدمزاد سے مقابلہ کیا تھا یہ اُسکی سزا ہی ہر ایک ہمارے مقابلے سے خوف کریگا بعد یہ جو تونے پیام دیا ہی کہ سب مال و اسباب طلسمی ہمکو دیکر تم پردۂ دنیا پر چلے جاؤ جب ہم پردۂ دنیا پر لشکر لیکر آئینگے تو تمسے بھی سمجھ لینگے اسکا جواب یہ ہی کہ اگر تجھ مین قوت و طاقت ہو تو مال و اسباب ہمسے لیلے بھلا بہادر کبھی اپنے ہاتھ سے کسی کو دھمکی سے نہین دیتے ہین جب تک اُسکا امتحان نہین کر لیتے ہین تو کیا ہمسے لے گا ہم تو یون نہ دینگے بدون مقابلہ کیے ہوے تو کیون اسوقت اس امر کو موقوف رکھو کہ ہم تجکو یہ سب مال و اسباب دیکر چلے جائین پردۂ دنیا پر جب تو وہان آئے تو ہمسے سمجھ لے جبکہ ہم موجود ہین یہ ہی گو ہی یہ ہی میدان تو پھر اتنی بڑی زحمت گوارہ کرنے سے کیا حاصل اگر ہم وہان تجکو نہ ملین تو تیرے دل مین ہمارے مقابلے کی حسرت رہ جائے یہ تو ممکن نہین ہی کہ ہم مال و اسباب تجکو تیرے خوف سے دیدین ہان اگر تو بہادر و زبردست ہی تو لیلے ہم موجود ہین ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اب

تجکو ہر دہ دنیا پر جانا نصیب نہو گا بلکہ یہ تو حسرت ہی اُسکی ہوگی کہ نہ مین پر دۂ دنیا پر جا سکا نہ مین
جہان مین دین ابلیس پرستی کو رواج دے سکا یہ حسرت ہی رہ جائیگی اور تو مارا جائیگا جیسے دیو
ہامان اور دیو عفر بنت اپنے باپ ہمزاد کی حسرت کو لیکر گئے اور کوئی آرزو دائکی نہ پوری ہوئی
اسی طور سے تو بھی پُر حسرت و ارمان جائیگا اور تو نے جو یہ کہا کہ میرے خداوند نے اپنی قدرت سے
تم سبکو یہان پہونچایا و بازگشت راہ سے بچایا یہ امر ضرور ہی کہ ہمارے خداوند کریم نے ہمکو تیری
سرکوبی کے لیے یہان پہونچایا اس سبب سے کہ خون ناپاک و نجس اس سرزمین پر نہ گرے
وہ زمین تیرے خون سے نجس نہو اور تیرے ہاتھ سے اور بندگان خدا کو اذیت نہ پہونچے
اگر تو وہان جا کر مقابلہ کرتا تو ہزارون خدا پرست دیو تیرے ہاتھ سے اور تیرے لشکر کے
ہاتھ سے ہلاک ہوتے اُنکا ہلاک ہونا خداوند کریم کو منظور نہ تھا اب ہم تجکو سزا دیکر طرف
پر دۂ دنیا کے جائینگے تاکہ تیرے ہاتھ سے اور سبکو تکلیف نہ پہونچے بس اسقدر جواب کافی ہی خلاصہ
اس جواب کا یہ ہی کہ نہ ہم اطاعت کرینگے نہ دین اسلام ترک کرینگے نہ مال و اسباب یون دینگے
بدون مقابلہ کیے ہوے ہان تیری جان بچنے کی یہ صورت ہی کہ تو آکر ہماری اطاعت کر مع اپنے
لشکر کے ورنہ آمادہ پیکار رہو ہم سب مال و اسباب لیکر پہاڑ پر سے اُترتے ہین اور تمہارے تابع
مین فردکش ہوتے ہین تم طبل جنگ بجاؤ اور مقابلے کو آؤ بدون مقابلہ ہمارا اطاعت کرنا اور دین سلام
ترک کرنا اور یہ سب مال و اسباب دینا اسی امر پر موقوف ہی کہ اگر تم ہمبر مقابلے مین غالب آئے
اور ہم مغلوب ہوے تو اسوقت مین تمکو اختیار ہی جو چاہنا سو کرنا خواہ ہمکو قتل کرنا خواہ ہمسے
اطاعت کرانا اسوقت اگر ان سب امور کو کہوگے تو ہم قبول کرینگے اسوقت تو ناممکن ہی اور
تمہاری تقریر کا یہ جواب ہی کہ ہم ذات اُس مرتد ولدالزنا بچہ شیطان کی اطاعت نکرینگے اور یہ کہکر
ہزارون دشنام شیطان اور دیو ابلاغ کو دین اور کہا کہ اُسنے اگر تمکو یہ حکم دیا ہی کہ اگر ہماری
نافرمانی کرین اور ہمارے کہنے پر عمل نہ کرین تو اُنکا گوشت تمپر حلال ہی بسم اللہ ہم موجود ہین جو چیز
تمپر تمہارے مالک نے حلال کر دی ہی تم اُسکو حرام قرار نہ دو بلکہ خادم وہ ہی نمک حلال ہی
کہ جو مالک کے حکم کو بجا لائے اور اُسکے حکم سے سرتابی نہ کرے اب ہم جواب دے چکے
جو تمکو کہنا ہو کہو مگر اس امر مین اب کچھ نہ کہنا کہ اطاعت کرو یا مال و اسباب دو اسکا ہم جواب
تمکو دے چکے ہین ہان ایک امر کا اور جواب اپنے آقا کو دینا کہ اُسنے یہ جو کہا ہی کہ میرے پاس
وہ دیوزاد جمع ہوے ہین کہ جنکے بزرگون کو تمہارے بزرگون نے قتل کیا ہی وہ سب تمہارے
خون کے پیاسے ہین اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو وہ سب مثل زاغ و زغن کے
تمہارے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا جائینگے اگر ایک دیو کو حکم دونگا وہ ہی کافی ہی جو کہ
تمہارے ہمراہ ہین سب بھاگ جائینگے تم ہی سب پر آفت آئیگی تو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر وہ لوگ
میرے خون کے پیاسے ہین تو ہم سبکی تلوار اور تیر و نیزے اُن سبکے خون کے پیاسے ہین اور
اُنکے خون کے ذائقے کے مشتاق ہین اگر وہ ہمارے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا جائینگے
یہ اُنکا خیال خام اور تمہارا تصور ناتمام ہی میرے نزدیک یہ ہوگا کہ اُنکے گوشت کو خود زاغ و زغن
کھا جائینگے کیونکہ اُنکے گوشت کے ایک مدت سے جانوران صحرائی مشتاق ہین اور اسی
اشتیاق مین یہان آ گئے ہین اور انھون نے اپنے آشیانے بنائے ہین تم سبکے گوشت

دیوان کے یہان سب مشتاق ہین ہان ان سے ہم بھی خود … و درندگان صحرائی سے … بہت
سے مشتاق ہین اور وہ سب اسکا اشتیاق رکھتے ہین اور ان تو … مثل مشتاق … ہم
ہم انکی … ان سبکو اپنے … قدرت سے … ہین … سے
مالک دوزخ کو بہت ان سب کے دیکھنے کی … شعلہ … جہنم … کے
مشتاق ہین … ہمشیوائی کو دوزخ سے نکل آئے ہین …
بھڑک بھڑک کر باہر آئے ہین یہ اسکا خیال خام ہے کہ مین ایک … کمند … وان سبکو شکست دیگا
ہماری نظر مین تو کوئی ایسا نہین نظر آتا ہے کہ جو ایک حملہ مین ان سبکو بھگا دیگا یہ سب مثل تم
سبکے بودے نامرد نہین ہین انمین ایک ایک ایسا ہے کہ جو لاکھون سے نہ بھاگے فرض کرو
ایسا بھی ہوا تو ہم سب انکے بھروسے پر مقابلہ نہین کرتے ہین اپنے خدا کی قوت پر تکیہ کرکے اور
قوت و طاقت پر بھروسہ کرکے حریف سے لڑتے ہین اگر تمہارے ہمراہ سات لاکھ … دیو
ہین تو کچھ خوف نہین ہے اگر سات لاکھ یا ساٹھ کرور ہوتے تو بھی ہم بند نہ … ضرور مقابلہ کرتے
بس اب انکو حکم دو کہ جو ہمارے خون کے پیاسے ہین کہ وہ ہماراخون بہاکر اپنی پیاس
کو فرو کرین اور ہمارے گوشت کو مثل زاغ و زغن کے کھائین یہ جواب … نامدار نے
فرمایا آن دیوان نابکار کو بہت غصہ آیا انمین سے ایک بولا کہ او آدم زاد تو بہت چرب زبان
معلوم ہوتا ہے کہ شان خداوند اور شان شاہ دیوان قاف مین ایسے کلمات سخت و درشت
جاری کرتا ہے ہے شرط کہ اس سخت زبانی و درشت گوئی کی سزا دون مجکو میرے آقا کی طرف
سے حکم ہے مین صرف پیامبر نہین ہون بلکہ تجسے مقابلہ بھی کرنے آیا ہون یہ جو اُس نامرد دیو
نے کہا سہراب ثانی کو اب تاب نہ رہی برہم ہوکر فرمایا کہ او نابکار جا اپنی راہ لے ورنہ تو بھی
مثل انکے یہان سے نکٹا ہوکر جائیگا اور اپنے آقا کے حکم کے بجالانے کی سزا پائیگا معلوم ہوا
کہ تیری قضا آئی ہے یہ جو سہراب ثانی نے فرمایا اسکو اور غصہ آیا اور کہا کہ او طفل بے ادب
تیرے منھ سے ابھی دودھ کی بو نہین گئی ہے تو دیوان قاف کی شان مین ایسا کلمہ کہتا ہے کہ
قضا آئی ہے ابھی طمانچہ ماردون تو ہلکر پانی نہ مانگے اس سن و سال پر یہ باتین کیون اپنی
قضا بلاتا ہے جبکہ مین ان لوگونکی حقیقت نہین جانتا ہون تو تجھ ایسے بچے سے کب دبونگا انکو
تو مین برابر جواب دے رہا ہون اور میرا کچھ نہین کرسکتے ہین تو تو کیا ہے یہ جو اسنے کہا تو سہراب ثانی
نے آنکھ ملاکر فرمایا کہ اپنی زبان کو بند کر اور سمجھ بوجھکر کلام کر ورنہ ابھی حکم دونگا تیری زبان
گدی کی طرف سے کھینچ لی جائیگی سخت زبانی کی سزا ملجائیگی یہ سہراب ثانی کا کہنا تھا کہ وہ دیو آگ
ہوگیا اور یہ خیال کرکے لپکا کہ یہ بچہ تو ہے پہلے اسے دبوچ کر مار ڈالو اور اسکا لقمہ کرجاؤ پھر اور ونکی
طرف رخ کرتا یہ تصور دلمین کرکے سہراب ثانی کیطرف لپکا اور قریب جاتے ہی ہاتھ بڑھاکر قصد کیا کہ اٹھا کر لقمہ
کرجاوے وہان دیو املاغ و سب سردار دیکھ رہے ہین کہ سردارون نے دیو املاغ سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے
کہ آپکے پیامبر سے اور آدم زادون سے بگڑ گئی اور نوبت بجنگ و پیکار آئی دیکھیے وہ دیو سراغ
اس طفل کی طرف لپکا ہے جو کہ نواسہ ہے اخضر پریزاد کا املاغ نے جواب دیا کہ بگڑ جانے دو یہ ہی سب جو
ہم … پیامبر لیکر گئے ہین ان سبکو کافی ہین تم سب بھاگ سے تماشہ دیکھو جب دیکھنا کہ ایک پر دس دس پانچ پانچ
… جاکر مدد کرنا ابھی کیا ضرورت ہے دیو املاغ تو یہ کہہ رہا تھا ادھر جیسے اس دیو نے قصد سے

طرف سہراب ثانی کے ہاتھ دراز کیا تھا کہ اٹھا کر کھاؤں جیسے وہ قریب پہونچا اور ہاتھ قریب آیا شاہزادہ اُسی طور سے اسپ زنگل پر بیٹھا رہا حرکت تک نہ کی جیسے ہاتھ قریب آیا ہاتھوں ہاتھ سے پکڑ کر جو جھٹکا دیا وہ منہ کے بھل آ رہا جیسے زمین پر پہونچا ایک گھونسا جو مارا ہاتھ تا بہ کہنی سر میں گھس گیا مغز سر نکل آیا ٹکر ٹکرا ہی مالک فنا ہوا ماتک نے لپک کر اُسکے کان لیے اور داخل دوزخ کیا اسکا بھائی دیو ایاغ جو کہ اُسکے ہمراہ آیا تھا اُسنے جو اپنے بھائی کو مردہ دیکھا تاب نہ رہی ایک مرتبہ اپنے مقام سے یہ کہتا ہوا اٹھا کہ او طفل تونے غضب کیا کہ میرے روبرو میرے بھائی کو جان سے مار ڈالا میں کب تجکو زندہ چھوڑتا ہوں وہ دھوکے میں آ کر تیرے ہاتھ سے قتل ہوئے اُنکا پاؤں پھسل گیا فرش پر وہ گر پڑے تونے تلوار ماردی ورنہ تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ تو انکو قتل کر سکتا یہ کہکر قریب پہونچا اور ارّہ پشت نہنگ کا وار کیا شاہزادہ اُسی طور سے زنگل پر بیٹھا رہا جیسے ارّہ پشت نہنگ قریب آیا ذرا سی جو کنی دیتا ہی وار خالی گیا زمین پر پڑا فرش کو چاک کر کے زمین میں در آیا شاہزادے نے بڑھکر اُسپر پاؤں رکھدیا اُسنے لاکھ زور کیا کچھ بھی نہو سکا عاجز ہوکر رہ گیا ارّہ کو چھوڑ کر لپٹ پڑا شاہزادہ اُسی طور سے بیٹھا رہا جیسے وہ لپٹا شاہزادے نے پیچ باندھکر جو جھٹکا مارا وہ چار دن شانہ چت سامنے گرا شاہزادے نے بیٹھے بیٹھے دونوں پاؤں اٹھا کر اُسکے پاؤں پر رکھے اور جھک کر دونوں ہاتھوں سے دوسرا پاؤں پکڑ طاب جو زور کیا مثل کرباس کہنہ کے چیر کر اُسکو پھینکدیا شاہزادے نے ان دونوں دیووں کو جب قتل کرنے کا قصد کیا تھا تو یہ کہا تھا کہ شناخت میں پروردگار عالم کی کیا کہتے ہو ہر ایک نے خلاف جواب دیا تھا بس ایک کو گھونسا مار کر اور دوسرے کو چیر کر پھینکدیا ادھر اور دیو جو ان دونوں کے ہمراہ آئے تھے انمیں سے جو ذرا منچلے تھے وہ تو طرف رستم ثانی و ایرج نوجوان و شہریار عالی نشان کے لپک پڑے باقی اپنی جان بچا کر اور یہ معرکہ دیکھکر باہر کو بھاگے شاہزادوں کے ہمراہی کے دیووں اور پریزادوں نے تعاقب کیا چاہا ان سبکو روکیں مگر شاہزادہ سہراب ثانی نے منع فرمایا کہ یہ کیا حرکت ہے بھاگے ہوؤں کا تعاقب کرنا خلاف شجاعت ہے جبکہ وہ بھاگے تو کیا ضرور ہے کہ انکو روکا جائے دوسرے وہ پیامبر ہیں پیامبر کا قتل کرنا بھی خلاف ہے مگر یہ جو میرے ہاتھ سے مارے گئے انھوں نے جانکر اپنی جان دی ورنہ میں کبھی نہ انکو قتل کرتا یہ حرامزادے خود مجھ سے آمادۂ پیکار ہوئے اور میرے اوپر آ پڑے میں نے قتل کیا ادھر وہ دیو جو کہ ایرج وغیرہ کی طرف لپکے تھے انکے قریب پہونچے حملہ کیا ان شاہزادوں نے بھی انکو پکڑ لیا اور قصد کیا کہ ہلاک کریں کہ سہراب ثانی نے منع کیا اور کہا کہ انکی یہ سزا ہے کہ مثل انکے جو کہ قبل میں آئے تھے ناک کان کاٹ کر نکال دیجیے رستم ثانی وغیرہ نے کہا کہ جو تمہاری مرضی مگر یہ بڑے مکار اور دغا باز ہیں شاہزادے نے کہا کہ انکی مکاری اور دغا بازی سے کیا خوف ہے یہ کہکر حکم دیا کہ ان دونوں کی لاشیں زیر کوہ پھینکدی جائیں اور انکے ناک و کان کاٹکر زیر کوہ ڈالدو اور ہمارے خیمے وغیرہ مع کل مال و اسباب کے زیر کوہ لیجا کر برپا کرو یہ جو حکم دیا دیووں نے وہ دونوں لاشیں اٹھا کر زیر کوہ پھینکدیں اور انکے ناک و کان کاٹکر زیر کوہ اتار دیا اور کہا کہ اب ادھر کا رخ نکرنا ورنہ اپنی زندہ نہ بچوگے اس امر کو غنیمت جانو کہ جان بچی ورنہ مثل ان دونوں کے تم بھی قتل ہوتے وہ یہ سنتے بھاگے خون بہتا ہوا ادھر وہ دیو جو یہ واقعہ دیکھکر بھاگے تھے

پھر وہان نہ ٹھہرے نہ پلٹ کر دیکھا کہ ہمارے ہمراہیون پر کیا واقعہ گذرا ایسے بھاگے کہ زیر کوہ آکر دم لیا جب زیر کوہ آئے تب حواس درست ہوئے یہان آکر دیو سرانغ و ایاغ کی لاشین پائین انکو اُٹھا کر طرف دیو ابلاغ کے چلے وہ دیو بھی ہمراہ ہو لیے جنکے ناک و کان کٹے ہوئے تھے یہ سب تو اُدھر کو چلے دیو ابلاغ زیر کوہ سے یہ سب واقعہ دیکھ رہا تھا مع اپنے سردارون کے اُسنے جو اس طور سے ان سبکی حالت دیکھی کہ اُس طفل نے جو کہ نواسا ہی اخضر کا دیو سرانغ و ایاغ کو اُسنے یون قتل کیا کہ جیسے کوئی مرد قوی طفل صغیر کو قتل کرتا ہی دوسرے آدمزادون نے جو کہ اولاد حمزہ سے ہین دوسرے دیوون کو بیٹھے بیٹھے زیر کر لیا حواس جاتے رہے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ آدمزاد بڑے صاحب قوت و طاقت معلوم ہوتے ہین دیکھو اس طفل نے دیو سرانغ کو ایک گھونسا مار کر ہلاک کیا جیسے اُسنے ہاتھ بڑھایا اُسنے ہاتھ پکڑ کر جو جھٹکا دیا وہ منہ کے بل آیا گھونسا مارا کہ اُسکا کام تمام ہوا اُسکا بھائی ایاغ بہت اُبل کر چلا ارہ پشت نہنگ مارا اُسنے بیٹھے بیٹھے خالی دی ارہ زمین پر پڑا وہ ارہ کو چھوڑ کر لپٹنے کے قصد سے چلا جیسے لپٹا ایک ہکا جو اس طفل نے دیا وہ چارون شانہ چت گرا اپنے زور زمین اب اُسنے کچھ ایاغ کے کان مین جھک کے کہا نہ معلوم اُسنے کیا جوابدیا کہ اُسنے چیر کر پھینکدیا اسی طور سے ان سب نے جو کہ اُسکے چچا و باپ و دادا ہین جو دیو اُنکی طرف گیا ہے دیکھا کہ اُنھون نے ایک چشم زدن مین پکڑ لیا معلوم ہوتا ہی کہ ان سب سے کچھ نہ کچھ گناہ خداوند کا ہوا تھا کہ جسکی یہ سزا پائی اب ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ بہت سرکش ہین بدون گوشمالی مناسب کے نہ مانینگے اب انکو ان حرکات کی سزا دینا لازم ہی انھون نے کچھ بھی میرا خوف نہ کیا نہ یہ خیال کیا کہ مین زیر کوہ موجود ہون میرے پیام بردن کے ساتھ یہ حرکت کی تم مین سے ایک دیو میرے لشکر مین جائے اور یہ حکم میرے افسران لشکر سے کہدے کہ دیو ابلاغ تمھارے بادشاہ نے حکم دیا ہی کہ اسیوقت کل لشکر لیکر شکارگاہ مین آدھیان ایک حریف سے مقابلہ ہونے کو ہی اُس سے نوبت بجنگ و پیکار آگئی ہی اور ایک دیو یہ نامہ لیکر میرے نورنظر پارۂ جگر دیو چراغ بلند گردن کے پاس شہر ابلاغیہ مین جائے اور اُس سے کہے کہ جن لوگون کے مقابلے کے لیے مین طرف قلعۂ یاقوت نگار کے جاتا تھا وہ لوگ اتفاق چند سے میرے شکارگاہ مین آکر اُترے ہین طرف پردۂ دنیا کے یہ خبر پاکر جاتے تھے کہ دیو ابلاغ بلند شاخ نے لشکرکشی کا ہمپر قصد کیا ہی گو اس خوف سے جاتے تھے مگر ایک حرکت انھون نے یہان پہونچکر بہت بیجا کی کہ جسکے سبب سے مجکو اُنپر نہایت غصہ آیا اور مین نے اُنکو پیام بھیجا کہ یہ کون حرکت تھی اُسپر بھی وہ کچھ متنبہ نہوے بلکہ آمادۂ مقابلہ ہوئے ہین لہذا تم کسی کو اپنی طرف سے حاکم شہر کرکے اور کچھ لشکر برائے حفاظت شہر وہان چھوڑ کر میرے پاس آؤ تاکہ ہم اور تم ملکر اُنکو سزا دین بڑے سرکش اور مغرور معلوم ہوتے ہین کیونکہ نہ کچھ لشکر ہمراہ ہی نہ سپاہ صرف تھوڑے سے دیوزاد و پریزاد اور چند آدمزاد ہمراہ ہین اُسپر مجھ ایسے بادشاہ پر دست سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہین اور برسر فساد ہین ہان ایک امر ضرور ہی کہ مال و اسباب بہت ہمراہ ہی بس اگر ہم اور تم ملکر ان سبکو مار لینگے اول تو گوشت انسان جو کہ بذائقہ ہوتا ہی وہ کھانے کو ملیگا ایک مدت کے بعد یہ غذا نصیب ہوگی قدرت خداوند ابلیس سے دوسرے مال و اسباب جو کہ نادر زمانہ ہی ان آدمزادون نے طلسم کو فتح کرکے حاصل کیا ہی اُسپر قبضہ ہوگا تیسرے کتنا بڑا نام ہوگا کہ نبیرۂ دیو عفریت نے خروج کرکے اولاد حمزہ کو قتل کیا اور اپنے بزرگون کے خون کا معاوضہ لیا جو جو دیو و پریزاد و بادشاہ اس خوف سے مقابلہ و جرأت نہین کرتے ہین کہ ہم ان لوگون سے نہین مقابلہ کرسکتے ہین یہ لوگ دیو کش ہین اُنکو یہ خبر ملیگی جرأت ہوگی اور ہر ایک

اگر ہمارا شریک ہوگا مع لشکر کے جو جو ان لوگوں سے کینہ رکھتے ہین اور بسبب خوف کے ظاہر نہین کر سکتے ہین
وہ ایسے وقت مین ضرور اُس کینۂ دیرینہ کو اپنے ظاہر کرینگے لہذا تم بہت جلد آؤ یہ جو دیو ابلاغ نے کہا اور
ایک نامہ بھی اسی مضمون کا لکھکر اپنے ہاتھ سے اپنے فرزند کے پاس روانہ کیا کیونکہ سب سامان ہمراہ
تھا ایک دیو وہ نامہ لیکر طرف شہر ابلاغیہ کے روانہ ہوا اور ایک دیو طرف لشکر کے دیو ابلاغ
زیر کوہ سے ہٹکر دور جا کر کھڑا ہوا کہ وہ دیو اور لاشین دیو سراغ و دیو ایاغ کی مع اُن سبکے آکر
پہونچے اور لاشین سامنے دیو ابلاغ کے پھینک کر رونے لگے اور فریاد کرنے لگے خصوصاً وہ دیو کہ جنکے
ناک و کان کٹے تھے رو رو کر سب جواب پیام بیان کیا اور سب حالت بیان کی دیو ابلاغ
کو جواب پیام سُنکے بہت غصہ آیا اُسنے کہا کہ اچھا ٹھہر جاؤ مین آدم زادوں سے اس حرکت کا
عوض لیتا ہون اور اس ناشائستہ حرکت کی سزا دیتا ہون اب یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتے
کہان ہین یہ کہکر انکو حکم دیا کہ ان لاشونکو لیجا کر موافق مذہب ابلیس پرستی کے جلا دو وہ لاشین لیکر
سامنے سے چلے گئے اور جنکے ناک و کان کٹے ہوے تھے اُنسے کہا کہ تم ٹھہرو لشکر کو مین نے طلب
کیا ہے وہ آتا ہے تمکو شفاخانہ مین بھیجکر تمہارا علاج کراؤنگا اور تمکو بہت کچھ انعام دیا جائیگا مین یہانسے
سب حال دیکھ رہا تھا مجکو بہت اسوقت غصہ ہے اور جب سے مین نے اپنے سرداروں کی لاشین دیکھی ہین
اُسوقت سے میری آنکھوں مین خون اُترا ہوا ہے جب تک مین ان سبکو مثل انکے قتل نہین کرتا ہون اسوقت تک
مجکو چین نہین آتا ہے یہ کہکر سرداروں سے کہا کہ مجکو اس امر مین بڑی فکر تھی کہ وہ لوگ بالاے کوہ ہین
ایسی حالت مین مشکل مین فتح حاصل ہوگی کیونکہ جب وہ سب راہین کوہ کی روک لینگے تو کوہ پر جانا
مشکل ہوگا کیونکہ یہ کوہ مثل قلعہ کے ہے اور مین نے اسکو اسی طریقہ سے آراستہ کیا ہے مگر جب سے
یہ امر سُنا انکی زبانی کہ وہ سب مال و اسباب لیکر زیر کوہ آتے ہین تو وہ فکر رفع ہوگئی اب انکا مار لینا
کتنی بڑی بات ہے یہ تھوڑی سے ہین میرے ہمراہ سات لاکھ دیو ہین دوسرے مین نے اپنے فرزند کو طلب
کیا ہے وہ بھی لشکر لیکر آئیگا سرداروں نے عرض کیا کہ اسیقدر سپاہ کافی تھی آپ نے بیکار شاہزادے کو
زحمت دی خیر انکو زیر کوہ تو آنے دیجیے پھر ملاحظہ فرمائیگا جب مقابلہ ہوگا کہ ہم جان نثار کیونکر لڑتے اور کیسے
معرکے پڑے زمانہ سلف سے آج تک اس طریقے سے دیو نہ لڑے ہونگے جسطور سے ہم لڑینگے اس معرکے
سے اب نہ بھاگین اب یہ قصد کر لیا ہے کہ یا حریف نہین یا ہم نہین دیو ابلاغ نے کہا کہ اگر اس طور کی
ثابت قدمی دکھاؤگے تو ضرور فتح پاؤگے یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر بالاے کوہ سے بموجب
حکم شاہزادہ سب اہلکاروں نے تمام مال و اسباب مع بارگاہ و خزانہ وغیرہ کے لیکر زیر کوہ جانیکا قصد
کیا کہ ادھر شاہزادوں نے دربار برخاست کیا سب دربار سے اُٹھکر ہمراہ شاہزادونکے باہر خیمون کے
آئے شاہزادے قبل سے اُن سبکو ہمراہ لیکر زیر کوہ آئے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ وہ حرام زادے
مہلت پاکر اس مال و اسباب پر قبضہ کرلین کیونکہ زیر کوہ کھڑے ہوے ہین جب شاہزادے زیر کوہ آئے
ایک مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ کے برپا کرنے کا حکم فرمایا اور کل مال و اسباب کو وسط مین قریب اپنے
خیمونکے احتیاط سے رکھنے کا حکم دیا امیر دیو و پریزاد کا پہرہ مقرر کیا و دیکھا کہ دیو ابلاغ سامنے مع سرداروں کے
کھڑا ہوا ہے یہ شاہزادے دیو ابلاغ کو دیکھ کر داخل خیمہ ہوے اور بیخوف و خطر زیر کوہ آکر مقیم
ہوے اب ایک دیو اور ایک پریزاد بھی بالاے کوہ نرہا ذرا سا بھی سامان کوہ پر نہ چھوڑا سب زیر کوہ لے آئے اور سب
بموجب حکم شاہزادگان عالی تبار آکر بیخوف مقیم ہوے اُدھر وہ دیو جو کہ ابلاغ نے طرف لشکر اپنے شہر ابلاغیہ سے

روانہ کیے تھے انھین سے جو دیو لشکر کو اس حال سے آگاہ کرنے اور کہنے گیا تھا وہ لشکر مین پہونچا اور افسرونکو حکم دیو ابلاغ سے آگاہ کیا اُسیوقت لشکر مین تیاری ہوئی چونکہ لشکر ہمہ وقت آمادہ سفر رہتا تھا یہ حکم پاتے ہی سب موجود ہوگئے نقارہ کوچ بجا اور کل لشکر طرف شکارگاہ کے حسب الطلب دیو ابلاغ کے چلا اُدھر دوسرے دیو نے شہر مین جاکر دیو چراغ دراز گردن پسر دیو ابلاغ کو دربار مین نامہ دیا دربار اُسکا آراستہ تھا سب سردار موجود تھے دیو ابلاغ کا ذکر ہو رہا تھا کہ ابھی راہ مین ہونگے کہ اس دیو نے جاکر نامہ دیا اور زبانی بھی پیام کہا دیو چراغ نے نامہ دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا وہی مضمون تھا کہ جو تحریر ہو چکا ہی جب سب مضمون سے اہل دربار آگاہ ہوے دیو چراغ نے اہل دربار سے کہا کہ لشکر کو تیاری کا حکم دیا جائے مین اسیوقت خدمت والد بزرگوار مین مع لشکر کے جاؤنگا کیونکہ انھون نے بہت جلد طلب فرمایا ہی یہ حکم دیکر اپنی طرف سے اپنے وزیر کو یہانکا حاکم کیا اور پچاس ہزار دیو کو یہان رہنے کا حکم دیا لشکر سے اور ایک لاکھ پچاس ہزار کو تیاری کا حکم دیا اور خود دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا اور یہ حکم دیا کہ جب مین محل سے تیار ہو کر نکلون سب تیار رہون عرصہ نہو ورنہ سزا دیجائیگی سردارون نے دربار سے آکر اور چھاونی مین پہونچکر حکم سے آگاہ کیا اُسیوقت ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر تیار ہو گیا اور مسلح و مکمل ہو کر در دولت پر حاضر ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام سے سامان سفر سے آراستہ ہو کر آگئے کہ دیو چراغ محل سے سامان سفر سے درست ہو کر نکلا لشکر کو آراستہ پایا اُسیوقت تخت پر سوار ہو کر مع لشکر کے طرف شکارگاہ کے روانہ ہوا یہان دیو ابلاغ لشکر کا اور اپنے فرزند کا منتظر کھڑا تھا اور سردارونسے کہہ رہا تھا کہ نہ ابھی تک لشکر آیا نہ وہ دیو واپس آئے سب صید و شکار بھول گیا ہی خود وہ صیاد فکر کا شکار ہوا ہی کہ سامنے سے گرد اُٹھی دیو ابلاغ نے کہا کہ لشکر میرا آپہونچا کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اُس گرد سے نشان لشکر نمایان ہوا سیاہ پھریرے اُنپر تعریف خداوند ابلیس مرقوم دیو بڑے بڑے قد آور اور زبردست ہاتھون مین اُنکو لیے ہوے نقارے بجتے ہوے کہ جسکی صدا سے زمین ہلی جاتی تھی عقب مین سات لاکھ نرہ دیو چلے آتے ہین نقارونکی صدا جو کان مین شاہزادونکے پہونچی فرمایا کہ ذرا باہر نکلکر خبر تو دریافت کرو کہ یہ نقارے کیسے بجتے ہین سیارہ ثمانی بیرون خیمہ گئے وہ یہ سب واقعہ دیکھکر اندر خیمے کے آئے اور ایرج نامدار و رستم ثانی سے عرض کیا کہ سنا آپنے اُس حرام زادے دیو ابلاغ نے اپنا لشکر طلب کیا ہی وہ لشکر آرہا ہی یہ نقارے اُسی کے لشکر مین بج رہے ہین بڑا لشکر ہی جہانتک نگاہ کام کرتی ہی سواے دیوزادونکے دوسری شے نظر نہین آتی ہی جسقدر جلدی کی تھی کہ پردۂ دنیا پر پہونچکر اپنے عزیزون ویگانونسے ملین اُسیقدر عرصہ ہوتا ہی دیکھیے اس جنگ کا کیا انجام ہوتا ہی اور کب فتح ہوتی ہی لشکر تو بہت ہی شاہزادون نے جواب دیا کوئی مقام فکر نہین ہی جو مصلحت خدا ہی بدون اُسکے حکم کے ایک پتہ نہین ہل سکتا ہی بموجب اس آیہ کل امر مرہون باوقاتہا کل کام وقت پر موقوف ہین دوسرے جب یہانکا آب و دانہ ساتھ چھوڑیگا جب جانا ہوگا ابھی یہانکی اور ہوا کھانا مقدر مین ہی پھر کیونکر جا سکتے ہین کچھ مقام فکر و تردد نہین جو اُسکی مشیت یہ کہکر اور اٹھکر بیرون خیمہ آئے اور اپنے لشکر کے جو کہ ہمراہ ہی براے حفاظت مال و اسباب اور زبردستی اخضر پری زاد نے ساتھ کر دیا ہی اُسکے کنارے پر آکر کھڑے ہوے براے ملاحظہ آمد لشکر دیو ابلاغ ملاحظہ فرمایا کہ ہزارہا دیو علم سیاہ آکر ایک طرف قائم ہوے سب نے دیو ابلاغ کو جھکک کر سلام کیا اُسکے بعد لشکر آنے لگا تھوڑے عرصے مین تمام صحرا دیوزادونسے بھر گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب اس صحرا سے اُگے ہین یہ ثابت ہوتا تھا کہ

بجائے گیاہ و اشجار وغیرہ کے دیو زمین سے روئیدہ ہوئے ہیں لشکر کے عقب میں خیمہ و خرگاہ وغیرہ تھا جب حکم دیو ابلاغ مقام مناسب پر بارگاہ دیو ابلاغ کی برپا کی گئی اور سرداروں کے خیمے برپا ہوئے لشکر اترا اہل لشکر ابلاغ نے دیکھا کہ سامنے کچھ آدم زاد و دیوزاد و پریزاد اترے ہوئے ہیں باہم کہنے لگے کہ ان لوگوں کے مقابلے کے لیے ہم سبکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہم اپنے مقام پر خیال کرتے تھے کہ معلوم ہوتا ہی کسی بادشاہ زبردست و صاحب لشکر سے سامنا ہوگیا ہی جو بادشاہ نے ہم سبکو یاد فرمایا یہ نہ معلوم تھا کہ ان چند آدم زادوں اور دیوزادوں و پریزادوں کے لیے طلب کیا ہی اس لشکر میں جوان سب سے آگاہ تھے اور دیو ہامان کے مقابلے میں انکی جنگ و پیکار کا حال دیکھ چکے تھے بولے انکو حقیر و کمزور نہ خیال کرنا یہ وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا اور اسکے لشکر کو جو کہ قریب پندرہ لاکھ کے تھا کئی مرتبہ شکست دی آخر یہ انجام ہوا کہ سب بھاگ گئے اور متفرق ہوگئے ہمنے آکر یہاں پناہ لی انھیں کے بزرگوں نے دیو عفریت و دیو سمندون ہزار دست کو قتل کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ یکہ و تنہا لاکھوں دیوؤں سے مقابلہ کرتے ہیں خداوند خیر کرے کہ ان لوگوں سے کہاں سامنا ہوا کہاں بادشاہ قلعۂ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرکے جاتے تھے ہمکو بڑا ہی خوف تھا کہ یہ لوگ وہاں موجود ہیں جب مقابلہ ہوگا بڑی خرابی ہوگی یا وہاں جانے کی نوبت بھی نہ آئی وہ لوگ اسی مقام پر آگئے دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی خداوند انکے ہاتھ سے جانیں ہم سبکی بچائیں یہ جو ان سب نے کہا اسکو ہر ایک کو فکر ہوئی مگر ناچار کیا کرسکتے ہیں سب بے اپنے اپنے مقام پر آکر اترے دیو ابلاغ داخل بارگاہ ہوا ابھی سب لشکر اتر نہ چکا تھا شاہزادے اپنے لشکر سے کنارے پر کھڑے ہوئے دیوؤں کی آمد کا تماشہ ملاحظہ فرما رہے تھے اور انکے مسخرے پن کی باتوں پر ہنس رہے تھے کہ پھر گرد ایک طرف سے بلند ہوئی اور غبار کثیر اٹھا کہ جسنے روئے آفتاب کو پوشیدہ کردیا جب وہ گرد شق ہوئی اس گرد سے دیکھا کہ نشان لشکر نمودار ہوئے سیاہ اور انپر تعریف شیطان تحریر تھی اسکے عقب میں لشکر تھا قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے اور ایک دیو زبردست مثل دیو ابلاغ کے بادۂ کبر و نخوت سے مست تخت پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے عقب میں لشکر چلا آتا ہے لشکر دیو ابلاغ نے جو اپنے شاہزادے کو مع لشکر کے آتے ہوئے دیکھا دیو ابلاغ کو خبر کی اسنے چند سردار برائے استقبال فرزند بدافعال روانہ کیے کہ وہ لشکر سے باہر آئے اور اس لشکر میں داخل ہوکر دیو چراغ سے ملے سلام کیا اسکے لشکر کو لاکر شامل لشکر کیا وہ لشکر بھی اترا وہ دیو دیو چراغ کو ہمراہ لیکر بارگاہ میں آئے باپ بیٹے ملے ایک تخت پر دونوں بیٹھے دربار آراستہ ہوا ادھر شاہزادے اس لشکر کو بھی ملاحظہ فرماکر اپنے خیمے میں تشریف لائے سیارۂ ثانی سے فرمایا کہ ذرا خبر تو منگاؤ کہ یہ کون دیو آیا ہی کمک کو دیو ابلاغ کی سیارۂ ثانی نے چند دیو اپنے شاگرد کیے تھے اور ان انسانوں میں سے چند کو فنون عیاری سے ماہر کیا تھا جو کہ طلسم سے رہا ہوئے تھے انھیں سے جو کہ اسکے شاگرد تھے حکم دیا کہ جاکر لشکر کفار کی خبر لاؤ بس وہ صورت تبدیل کرکے داخل لشکر کفار ہوئے اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ جو لشکر لیکر آیا ہی یہ فرزند ہی دیو ابلاغ کا کہ بادشاہ نے اپنے فرزند کو بھی طلب کیا ہی یہ دریافت کرکے بصورت مبدل وہ دیو داخل بارگاہ کفار ہوئے یہاں جب سب آچکے اور دربار آراستہ ہوچکا اسوقت دیو ابلاغ نے سب اہل دربار و اپنے فرزند کو کل واقعات سے آگاہ کیا اور کہا کہ تمنے دیکھا ہوگا کہ وہ لوگ تھوڑے سے دیو و پریزاد سے میرے لشکر کے سامنے بقصد جنگ فروکش ہیں انھوں نے یہ یہ ظلم کیے اسیر مجکو غصہ آیا میں نے

انکے مقابلے کے لیے اپنا لشکر بھی طلب کیا اور تمکو بھی بُلا بھیجا ہی اب انکو سزا دینا واجب و لازم ہی انھون نے کچھ بھی میرا پاس و لحاظ نہ کیا اور میری موجودگی مین سرکشی کی اُسکے فرزند نے کہا کہ واقعی وہ لوگ لائق گوشمالی ہین مگر میرے نزدیک ایک اور امر ضرور ہی کہ پھر اُنکے پاس پیام روانہ فرمائیے شاید کثرت لشکر سے خوف کھا کر اطاعت کرین تو کیون بیکار کشت و خون ہو اہل دربار نے یہ سُنکے کہا کہ آپکی رائے بہت نیک ہی مگر چند دیوون نے کہا کہ وہ لوگ کبھی نہ مانینگے بڑے سرکش ہین دیو ہامان نے کس کس طور سے ان لوگون سے چاہا کہ صلح ہو جائے اور یہ لوگ اطاعت کرین مگر یہ لوگ راہ راست پر نہ آئے آخر وہ مارے گئے انکی فتح ہوئی یہ ہرگز ہرگز کبھی آپکے کہنے کو قبول نہ کرینگے دیو ابلاغ نے جواب دیا کہ مجکو بھی اس امر کا یقین ہی مگر مین اپنے فرزند کا کہنا کرتا ہون ایک دیو سے کہا کہ تم جا کر اُن آدم زادون سے پیام دو کہ ابھی کچھ نہین نقصان ہوا ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو ہماری اگر اطاعت کرو ہم تمھارے دونون قصور معاف کر دینگے اس شرط سے کہ اگر اطاعت کروگے اور خداوند ابلیس کو سجدہ کروگے یا اس امر پر عمل کروگے کہ تمام مال و اسباب ہمکو دیدو اور تم بردہ دنیا پر چلے جاؤ تو ہم تمھاری خطا کو معاف کر دینگے اور تمسے مزاحمت نہ کرینگے اگر ان سب امرون کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ یہ لشکر کثیر تمکو امان نہ دیگا اور سب ملکر تمکو قتل کرینگے آئندہ تمکو اختیار ہی اور اس دیو سے کہا کہ اگر وہ کچھ سخت و سُست کہین تو تو خاموش سنا کرنا اور کچھ جواب نہ دینا جواب پیام لیکر چلا آنا ہم میدان جنگ مین سمجھ لینگے کیونکہ یہ مثل سُنی ہوگی کہ جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو پر نکلتے ہین اور جب انسان کی قضا آتی ہی تو اُسکی زبان دراز ہوتی ہی انکی قضا ضرور آئی ہی وہ کبھی اس میرے کہنے پر عمل نہ کرینگے اور مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے خیر مین ناچار ہون وہ دیو یہ پیام لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور طرف شاہزادون کے چلا اور مردہ دیو جو کہ یہان صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے یہ حال دریافت کرکے اُسکے آنے کے قبل یہان آکر ہو بہو سیارۂ ثانی سے سب حال بیان کیا سیارۂ ثانی نے اندر خیمے کے جاکر شاہزادون سے بیان کیا اُنھون نے حکم دیا کہ آنے دو دربار اُسی طریقے سے آراستہ کیا کہ وہ دیو راہ طے کرکے یہان آیا اور داخل خیمہ ہو کر دربار کو آراستہ دیکھکر حیران ہوا اسلام کرکے جو جگہ بیٹھنے کو مرحمت ہوئی تھی بیٹھ گیا دیو ابلاغ کا پیام دیا رستم ثانی نے پیام سُنکے جواب دیا کہ اُس سے کہدینا کہ تو بیکار ہمکو بار بار لشکر سے خوف دلاتا ہی انکی طرف اسی قدر مہربانی کافی ہی کہ اب اگر ہماری اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین ورنہ آمادۂ پیکار رہون ہم نہ اطاعت کرینگے نہ یہ کرینگے کہ اپنا مال و اسباب دیدین اور چلے جائین ہمکو تمسے بالکل خوف نہین ہی ہماری تلوار دیوون کے خون پینے کا بہت اشتیاق ہی بس ہم آمادۂ پیکار رہین جو تمھارا جی چاہے وہ کرو ہمکو بالکل کثرت لشکر سے خوف نہین ہی یہ جواب دیکر اُس دیو کو رخصت کیا وہ جواب پیام لیکر اپنے لشکر مین آیا اور دیو ابلاغ سے بیان کیا دیو ابلاغ نے برہم ہو کر طبل جنگ بجوا دیا یہان خبر آئی یہان بھی نقارہ بجا رات بھر دونون لشکر مین تیاری جنگ ہوا کی طبل جنگ بجا کیا یہان وہ نقارہ بجا جو کہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی کے ساتھ ہی اُس نقارے کی بھی صدا مثل طبل سکندری کے دور تک جاتی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ رات بھر نقارہ بجا کیا لشکر مین تیاری رہی بوقت صبح دیو ابلاغ و دیو چہل چراغ کل لشکر لیکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا اُدھر سہراب ثانی و رستم ثانی وغیرہ اُن دیوزادون و پریزادون و انسانون کو لیکر میدان مین آئے اپنے لشکر کو صف آرا کیا چھوٹا سا لشکر تھا مگر

سب بہادر وجری تھے گو لشکر کم تھا عرض کر چکا ہون اخضر پریزاد نے زبردستی برائے حفاظت تھوڑا سا لشکر ہمراہ کر دیا تھا اور باقی پانچہزار انسان تھے اور دہ دیوزاد و پریزاد تھے جو کہ بارگاہ و خزانہ وغیرہ کو لیکر ہمراہ ہوے تھے اور حامل تخت تھے مگر وہ سب بھی فنون جنگ سے ماہر تھے لہذا کل شاہزادونکے ہمراہ بیس ہزار دیو و پریزاد تھے اور پانچہزار انسان شاہزادون نے صرف سپاہ دکھانے کے لیے اُس لشکر کو آراستہ کیا تھا ورنہ اُس لشکر کے روبرو کیا حقیقت تھی وہ قریب نو لاکھ کے پچیس ہزار جنمین کل سپاہ دس ہزار تھی جو کہ آلات حرب و ضرب سے آراستہ تھی شاہزادونکو ذات خدا پر بھروسہ تھا اُسکے اوپر تکیہ کرکے اتنے بڑے لشکر دیوزاد سے مقابلے پر آمادہ ہوے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب صف آرائی دونون طرف ہو چکی تو لشکر ابلاغ سے ایک دیو کہ جسکا نام دیو اژدر تھا دیو ابلاغ سے اجازت لیکر میدان مین آیا شاہزادونکی طرف دیکھکر پکارا کہ میری خواہش یہ ہے کہ نہ کوئی دیو میرے مقابلے کو آئے نہ کوئی پریزاد سوائے اُن چار آدم زادونکے کہ مین انکے مقابلے کا مشتاق ہون کہ مین نے ان لوگونکے زور و طاقت کا بہت شہرہ سُنا ہے اور سُنا ہے کہ دیو سراغ و دیو ایاغ کو انھون نے قتل کیا ذرا مین بھی تو دیکھون کہ کیونکر قتل کیا یہ کلام جیسے اُسکی زبان سے نکلا شہریار عالیوقار نے ایرج نامدار سے کہا کہ مجکو اجازت ملے کہ مین جا کر اس نابکار سے مقابلہ کرون ایرج نامدار نے اجازت دی شاہزادہ ایک دیو کے دوش پر سوار ہو کر میدان مین آیا اُسنے کہا کہ کیون بیکار اپنی جان کو برباد کرتے ہو کیون نہین بادشاہ کے کہنے پر عمل کرتے ہو شاہزادے نے جواب مین فرمایا کہ تو برائے مقابلہ آیا ہے یا مجکو پند و نصیحت کرنے آیا ہے اگر برائے پند و نصیحت آیا ہے تو واپس جا یہ مقام رزم ہے نہ جائے بزم یا نصیحت و پند اور کسیکو بھیج کہ وہ آکر مقابلہ کرے یہ جو شاہزادے نے کہا اُسکو بہت غصہ آیا اُسنے وار شمشاد اُٹھا کر مارا شاہزادے نے کود کر اُسکو خالی دیا وہ دیو بھی جو کہ انکو دوش پر سوار کرکے لایا تھا وہ بھی اپنے کو بچا لیگیا اُس دیو نے وار کرکے ایک قہقہہ مارا کیونکہ اُسکی وار جو زمین پر پڑی تو غبار بلند ہوا تھا شاہزادہ اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا تھا اُسنے اسی سبب سے وار کرکے قہقہہ لگایا اور بہت خوش ہوا آواز دی زدم و پست کردم او آدم زاد افسوس ہے تو نے کہنا نہ سُنا مفت اپنی جان دی اب تو تیرا گوشت بھی کرکرا ہو گیا ہے کیا ذائقہ رہا ہوگا یہ جو دیو اژدر نے کہا ایک مرتبہ شاہزادے نے پہلو مین آکر آواز دی کہ کیا بیہودہ بک رہا ہے کسکو مارا اور کس کا کام تمام کیا مین تیرا حریف موجود ہون ادھر وہ غبار بھی برطرف ہوا اب سب نے دیکھا کہ وہ آدم زاد زندہ موجود ہے اور وہ دیو ہے کہ جسکے دوش پر سوار ہو کر آیا تھا دیو اژدر نے قصد کیا کہ پھر وار کرون شاہزادے نے کہا کہ خبردار ہو جا اب مین وار کرتا ہون یہ کہکر تلوار نیام سے لیکر دیو پر وار کیا اُسنے وار شمشاد کو پناہ کیا تلوار جو پڑی مثل خیار تر کے دیو کے دو ٹکڑے ہوے وہ نابکار مر کر گرا یہ صفائی دست دیکھکر دیو ابلاغ کے ہوش جاتے رہے دوسرا دیو ابلاغ سے اجازت لیکر مقابلے مین آیا آتے ہی اُسنے وار کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اب جو تلوار کا وار کیا اُسکے بھی دو پرکالے ہوے اسی طور سے تا بہ شام پندرہ دیو شاہزادے نے تلوار سے قتل کیے اور دو کو چیر کر پھینکدیا اور دس کو مجروح کیا جب شام ہوئی دیو ابلاغ طبل بازگشت بجوا کر اپنی فرودگاہ پر آیا مگر مغموم ان دیوون کے مارے جانے سے اب دربار آراستہ ہوا سب اہل دربار سے کہنے لگا کہ یہ انسان بڑا زبردست تھا کہ جسنے بہت سے دیو میرے لشکر کے ہلاک کیے اور

بہت سے مجروح کیے ہین ایسا زبردست نہ جانتا تھا خبر میرے ہاتھ سے جلنے کہان ہین وہ ایک
دیو بول اُٹھا کہ ایسا زبردست ہے کہ جب یہ بردہ دنیا سے آیا تھا راہ کا تھکا ہوا تھا مگر عین گرمی جنگ
مین آکر پہونچا تھا دیو ہامان سے اسوقت مقابلہ کیا تھا وہیر کی کشتی مین اسنے دیو ہامان ایسے
دیو کو زیر کر لیا تھا اور تنہا پانسو دیو قتل کیے تھے آج تو کچھ بھی نہین قتل کیے بیٹھے ابلاغ نے
طبل جنگ بجوایا یہان جب طبل جنگ بج چکا وہان بھی طبل جنگ بجا کیونکہ جب ابلاغ واپس
گیا تھا تو شاہزادے بھی مع لشکر کے واپس آئے تھے اپنے مقام پر رات بھر طبل جنگ بجا کیا
صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوے لشکر ابلاغ سے ایک دیو کہ جسکا نام دیو چہار آدم خوار تھا میدان
مین آیا مبارز طلب کیا ادھر رستم ثانی ایرج نامدار سے اجازت لیکر وحش دیو پر سوار ہوکر اسکے
مقابلے مین آئے اُسنے زاغنول کا وار کیا رستم ثانی نے خالی دیا بعد اسکے اپنا وار کیا اُسکو قتل کیا
اور دیو نکلا اسی طور سے شام تک ستر دیو تلوار سے ہلاک کیے اور تین کو چیر کر پھینکدیا اور
بارہ کو مجروح کیا شام کو دیوا ابلاغ طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا یہ اپنے مقام پر واپس آئے
اسنے جا کر پھر طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل جنگ بجا کیا یہان بھی کوس رزمی بجا جب صبح ہوئی دونون لشکر
صف آرا ہوے بعد صف بندی کے لشکر ابلاغ سے دیو سمندر میدان مین آیا یہ بہت زبردست
دیو تھا اسنے آتے ہی مبارز طلب کیا ادھر سے سہراب ثانی ایرج نامدار سے اجازت لیکر میدان
مین آئے اُسنے اترہ کا وار کیا شاہزادے کی آنکھ اترے سے لڑی رہی جیسے اترہ قریب سر
آیا پینترہ بدلکر اب جو تھپکی دی اترہ چھٹ پڑا قبضے پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے یہ حال دیکھکر اترہ چھوڑ دیا
اور ہٹ گیا شاہزادے نے تھوڑے ہی عرصے مین کولے پر لاد کر زمین پر مارا اور سینے پر
سوار ہوکر کہا کہ شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہے اسنے کلمہ سخت کہا شاہزادے کو غصہ آگیا سینے
پر سے اُتر کر اور مثل کرپاس کہنہ کے اسکو چیر کر پھینکدیا اسی طور سے تابہ شام پچاس دیو شاہزادے
نے چیر کر پھینکدیے شام کو دیوا ابلاغ طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا یہ بھی واپس آئے پھر اُسنے
طبل جنگ بجوایا دوسرے دن میدان مین آکر صف آرا ہوا جب دونون لشکر صف آرا ہو چکے
لشکر ابلاغ سے دیو نداق دراز شاخ میدان مین مبارز خواہ ہوا آج ایرج نامدار خود میدان مین
آئے اور اسکو قتل کیا تلوار سے تابہ شام بیس دیو ایرج نامدار نے تلوار سے ہلاک کیے اور
پانچ کو چیر کے پھینکدیا اور پندرہ کو مجروح کیا اس امر کا ناظرین اعتراض نہ کرین کہ ایرج نامدار
دادا تھے اور رستم ثانی باپ اور شہریار چچا تھے یہ کیا بات تھی کہ سب سے زیادہ جرأت سہراب ثانی
نے کی اور سب سے زیادہ دیو سہراب ثانی نے ہلاک کیے اسکا سبب یہ ہے کہ یہ صاحبقرانی
کرنیوالا ہے اس سبب سے اسکی شوکت زیادہ ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اُسدن بھی دیوا ابلاغ
واپس گیا شام کو طبل بازگشت بجوا کر اسی طور سے پندرہ میدان داریان ہوئین ان پندرہ
میدان داریون مین جسقدر دیو لشکر ابلاغ مین زبردست اور قوی تھے وہ ان شیرون کے
ہاتھ سے ہلاک و مجروح ہوے سوائے اب دیوا ابلاغ اور اسکے فرزند کے اور اہل لشکر مین کوئی
باقی نہ تھا کہ جو مقابلہ کرے سولہوین دن جب لشکر صف آرا ہوے اور صف بندی ہو چکی تو دیوا ابلاغ کا
فرزند جو کہ مثل اپنے باپ کے قوی تھا باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور پکار کر کہا
کہ مین اُس طفل کا مشتاق ہون کہ جسکا نام سہراب ثانی ہے سوائے اسکے اور کسی سے

مقابلہ نہ کرونگا یہ جو بکا کر کہا سہراب ثانی سب سے اجازت لیکر اسکے مقابلے مین آئے اُسنے جیسے ہی انکو فریب پا بادار شمشاد کا وار کیا انھونے خالی دی وار زمین پر پڑی کہ پانی نکل آیا یہ غبار مین پنہان ہوگئے اُسنے آواز دی کہ زدم و بستم کردم یہ غبار ہے یہ کہتے ہوئے سے نکلے گرا زدی و کرا بست کردی یہ معلوم ہوا کہ سحاب سے آفتاب طالع ہوا اُسنے انکو زندہ پا کر پھر وار کا کیا انھون نے خالی دی وار زمین پر آئی انھون نے نیزہ بدلکر اُسپر پاؤن رکھ دیا اُسنے زور کیا مگر وہ زمین سے نہ اُٹھی برہم ہوکر اُسنے جھٹکا مارا درمیان سے ٹوٹ گئی اُسنے دستہ کھینچکر مارا انھون نے خالی دیا وہ الگ جا کر گرا یہ حرام زادہ دوڑکر لپٹ گیا کشتی ہونے لگی داؤن پینچ بندشنے لگے جوڑ توڑ ہونے لگے تا بہ شام کشتی رہی قریب شام دیو چراغ شاہزادے کو لیکر دوڑا اور چند قدم برلا کر اُسنے جھٹکا مارا انکا گھٹنہ جب آشنا زمین ہوا تڑپکر لنگر مارا اب اُسنے لاکھ لاکھ زور کیا کچھ نہ کرسکا اب وہ عاجز ہوا شاہزادہ اُسکو لے دوڑا یہ کہتا ہوا کہ او دیو چراغ سنبھل ورنہ تیرے چراغ ہستی کو صرصر اجل گل کردے گی ہوائے موت بجھا دیگی یہ کہتے ہوئے اُسکو پندرہ قدم تک ریل لائے اور پندرہ قدم برلا کر اب جو ہکا مارا اُسکے دونون گھٹنے آشنا زمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کردن بھلا یہ کب قائم کرنے دیتے ہین اُسکی کمر زنجیر کو پکڑ کے اُٹھا لیے پہلے ہی زور مین اُس دیو کو سر سے بلند کرکے زمین پر مارا اور کود کر سینے پر سوار ہوئے اور کہا کہ شناخت خداوند کریم مین کیا کہتا ہے اُسنے جواب دیا کہ میری لاکھ جان ہون تو مین ہر ایک موئے تن ابلیس پر نثار کردن بس شاہزادے کو غصہ آیا اُس خود سر کا سر خنجر گردن سے کھینچکر سامنے دیو ابلاغ کے پھینکدیا اور کہا کہ دیکھ ہمنے تیرے چراغ خانہ کو گل کردیا اسی طور سے تجکو بھی قتل کرینگے ادھر وہ تڑپکر مرگیا دیو ابلاغ کو تاب نہ رہی فرزند کو جو کشتہ پایا تڑپ گیا چلا کر رونے لگا سر پر خاک اڑانے لگا بہت اپنی حالت خراب کی دوڑ کر وہ سر اُٹھا لیا کبھی آنکھون سے لگاتا بوسے لیتا تھا کبھی سینے سے لگاتا تھا کبھی پیار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ای فرزند تم ہمسے پہلے چلے گئے ہمکو ساتھ نہ لیا دیو ابلاغ کے اس حال کو دیکھکر کل اہل لشکر کو تاب نہ رہی سب رونے لگے سب نے گریبان چاک کیا خاک سر پر ڈالی عجب حالت کی مگر دیو ابلاغ کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ ای فرزند تو پریشان نہونا جب تک تیرے قاتل سے مین تیرے خون کا معاوضہ نہ لے لونگا اُسوقت تک مجکو چین نہ آئیگا کیا کرون اسوقت ناچار ہون کیونکہ شام ہوگئی ہے ورنہ ابھی عوض لیتا خیر یہی رات درمیان مین ہے شب بھر تمھاری تجہیز و تکفین مین مصروف رہونگا صبح کو تمھارے قاتل سے لڑونگا اور تمھارے خون کا عوض لونگا یہ کہکر رونے لگا اور طبل بازگشت بجوایا اپنے فرزند کی لاش اُٹھا کر مع لشکر کے فرودگاہ پر آیا آتے ہی طبل جنگ بجوادیا اُدھر جب لشکر دیو ابلاغ واپس گیا رستم ثانی شاہزادے پر زر نثار کرتے ہوئے فرودگاہ پر آئے بہت تعریف کی کہ خبر آئی کفار نے طبل جنگ بجوایا یہان بھی طبل جنگ بجا دونون لشکرون مین تیاری رہی دیو ابلاغ نے اپنے فرزند کی لاش کو موافق طریقۂ ابلیس پرستی کے جلایا اس طور سے روتا تھا کہ جیسے کوئی عورت روتی ہے اور وہ عورت کہ جسکا جوان فرزند مرجاتا ہے رات بھر اُسنے رو رو کر بسر کی صبح کو کل لشکر کو لیکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا ادھر سے شاہزادے اپنا مختصر لشکر لیکر میدان مین پہونچے دیو ابلاغ کی آنکھون مین اندھیر

تھا اپنے چراغ کے گل ہو جانے سے اسکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا گو دن تھا جب اسنے دیکھا کہ آدم زاد دو
لشکر آخر ضعف آ رہا ہو گیا فوراً اپنے لشکر سے تخت کو ترک کرکے اور سب اہل لشکر سے یہ کہکر چلا کہ
اب مین مقابلے کو جاتا ہون اگر قتل ہو جاؤن تو جنگ مغلوبہ ضرور کرنا یا اسیر ہون تو اس حالت
مین بھی پہلے اسنے بہت چاہا تھا کہ کوئی دوسرا میرے لشکر سے مقابلے کو جائے جب کوئی نہ نکلا
تو یہ خود سبکو رخصت کرکے اور سمجھا بجھا کر میدان مین آیا خوب جلایا اور اپنے کو گرایا اسکے بعد
پکار کر کہا کہ سوائے میرے فرزند کے قاتل کے کوئی دوسرا میرے مقابلے کو نہ آئے مین بھی اسکے
باپ و دادا کو اسکے غم مین گریان کرونگا جیسے اسنے میرے فرزند کو قتل کیا ہی مین اسے قتل کرونگا یہ
جو پکار کر کہا فوراً سہراب ثانی اجازت لیکر ایرج نامدار سے دیو ابلاغ کے مقابلے مین آئے
اسنے سہراب ثانی کو دیکھکر کہا کہ او طفل آدم زاد تو نے بڑا غضب کیا کہ میرے فرزند کو
قتل کیا وہ بچہ تھا تو نے مار لیا ارے ظالم تجکو اسکے اوپر رحم نہ آیا وہ لائق رحم تھا دیکھو تو
ابھی مین تجکو قتل کرتا ہون اور تیرے خون مین ہاتھ بھرتا ہون تیرے غم مین تیرے عزیزون کو
رلاتا ہون شاہزادے نے فرمایا کہ کیون اسقدر بیہودہ بکتا ہی دیکھو مین کوئی دم مین تجکو بھی
اسکے پاس پہونچاتا ہون بس اپنی زبان کو بند کر ورنہ اس تقریر کی سزا پائیگا زبان کھینچ لی جائیگی
کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی مین تجکو تیرے فرزند کے پاس پہونچائے دیتا ہون یہ جو شاہزادے
نے کہا دیو ابلاغ کو بہت غصہ آیا او پیچھے ہٹکر ایک میل آہنی اسکے ہاتھ مین تھا اسکا وار
کیا شاہزادے نے بفنون سپہ گری اس وار کو خالی دیا وہ میل زمین پر پڑا پانی نکل آیا
غبار بلند ہوا وہ مکار پکارا کہ کیون اسکی سزا پائی جو تو نے میرے فرزند کو قتل کیا تھا
کوئی ہی کہ آکر اسکے استخوان کو خاک مین تلاش کرے یہ کہکر وہ مردود پیچھے ہٹا ادھر وہ پیچھے
ہٹا ادھر شاہزادہ اس گرد کے اندر سے مثل آفتاب تابان کے نکلا یہ کہتا ہوا کہ دیکھ بچا لیا
میرے پروردگار عالم نے اسنے شاہزادے کو زندہ دیکھکر بہت حیرت کی اور پھر اسی میل کا
وار کیا ابکی مرتبہ شاہزادے نے تلوار نیام سے لیکر میل کو اسپر روکا جب روک چکے اپنا وار کیا
اسنے بھی میل پر روکا تلوار جو میل پر پڑی اسکے دو ٹکڑے ہوئے اسنے قبضہ ہاتھ سے پھینکدیا اور
دوڑ کر لپٹ گیا بڑے زور و شور کی کشتی ہونے لگی وہ دیو یہ انسان وہ قدآور اور یہ
قصیر القامت مگر برابر سے لڑ رہے ہین جب وہ پکڑ لاتا ہی یہ نکل جاتے ہین جب یہ پکڑ
لاتے ہین تو اسکو نکلنا دشوار ہوتا ہی تا بہ شام برابر کشتی ہوا کی یہان تک کہ جب شام
ہوئی تو دیو نے شاہزادے سے کہا کہ اے آدم زاد اب تو رات ہو گئی دن واسطے جنگ
و پیکار کے ہی اور شب براے راحت و آرام لہذا اب تو بھی جا کر آرام کر اور مین بھی جاتا ہون
کل پھر آکر مقابلہ کرونگا شاہزادے نے کہا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی بدون فیصلہ کیے ہوئے ہم
میدان جنگ سے نہین جاتے ہین اگر ایسا ہی ہی تو تو جا کر کچھ دیر استراحت کر لے پھر آکر مقابلہ
کرنا مین یہان موجود ہون اسنے کہا کہ واہ مین کیون جانے لگا مین بھی موجود ہون اچھا
یہ تو بتاؤ کہ ہمارے اور تمہارے مقابلے کا تماشا اہل لشکر کیونکر دیکھینگے کیونکہ رات ہی شاہزادے
نے فرمایا کہ بادشاہون کے نزدیک رات کا دن کر دینا کتنی بڑی بات ہی تو اپنے لشکر سے
روشنی طلب کر مین اپنی طرف سے روشنی طلب کرتا ہون ابھی دن ہو جائیگا سب بخوبی دیکھینگے

یہ سنکے اُسنے کہا کہ اچھا اور اپنے لشکر سے روشنی طلب کی دونوں طرف سے روشنی آئی واقعی دن ہوگیا دونوں لشکر سمٹ کر قریب آ گئے پھر کشتی ہونے لگی رات بھر کشتی رہی جبتک اُسی طور سے لڑا کیے یہانتک کہ جب کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا اسوقت دیو ابلاغ شاہزادے کو لے دوڑا کوئی تین قدم پر لاکر ہکا مارا کہ شاہزادے کا بایاں گھٹنہ آشنا بزمین ہوا شاہزادے نے تڑپکر لنگر قائم کیا اب اسنے لاکھ زور کیا کچھ نہوا آخر عاجز آکر ہٹ گیا اب شاہزادہ لیکر چلا اور دس قدم پر لا کر جو ہکا مارا دونوں گھٹنے آشنا بزمین ہوے اسنے بھی قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کروں مگر شاہزادہ کب لنگر قائم کرنے دیتا ہی کمر زنجیر میں ہاتھ ڈالکر اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جو زور کیا زمین سے لے اُٹھے پہلے زور میں تابہ کمر لائے دوسرے زور میں تابہ سینہ تیسرے زور میں سر سے بلند کر کے مثل طاؤس آتشبازی کے گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر ماروں اسکے لشکر نے جو یہ حال دیکھا ایک مرتبہ سب دار شمشاد و اژدہ پشت نہنگ لیکر اور حملہ کر کے شاہزادے کی طرف چلے شاہزادے نے اُنکو اپنی طرف آتے ہوے جو دیکھا دیو ابلاغ کو فوراً زمین پر مارا اور کود کر اُسکی چھاتی پر سوار ہوے اور اُسکی کمر زنجیر سے اُسکی مشکیں باندھکر سیارہ کے حوالے کیا اور خود تلوار لیکر طرف لشکر ابلاغ کے چلے سیارہ دیو ابلاغ کو لیکر فرودگاہ پر آیا جب رستم ثانی وغیرہ نے دیکھا کہ کل لشکر کفار نے حملہ کیا یہ سب بھی تلواریں لیکر جا پڑے اور جو لشکر ہمراہ دیو و پریزاد کا تھا وہ بھی کفار سے ملگیا تلوار چلنے لگی ان چار دن شاہزادوں نے آفت برپا کردی ہزاروں دیو قتل کیے کسیکو امان نہ ملتی تھی گو بہت تھے لاکھوں تھے مگر ایسے بدحواس تھے کہ اپنے لشکر کو آپ قتل کرتے تھے خون کے دریا بہ رہے تھے لاشے تڑپ رہے تھے بسمل خاک پر لوٹ رہے تھے بازار مرگ گرم تھا ملک الموت روحیں قبض کرتے پھرتے تھے سروتن کا خاک پر انبار تھا اسلحہ پڑے ہوے تھے زخموں سے یہ معلوم ہوتا تھا صحرا بن کہ لالے کا کھیت ہی مگر شاہزادونکا یہ عالم تھا کہ تلواریں ہاتھوں میں تھیں آستینیں اُلٹے ہوے ہیں خون کے قطرے ٹپک رہے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ دو پہر کامل جنگ مغلوبہ رہی جو سردار و افسر قتل و زخمی ہونے سے بچے تھے وہ اس جنگ مغلوبہ میں گرفتار ہوے اور مارے گئے اور بہت سے اہل لشکر بھی لشکرنے سردار کہا تک لڑتے آخر پاؤں اُٹھ گئے سات لاکھ ان سب سے شکست کھا کر بھاگے ان شیران بیشۂ صاحبقرانی نے مار تلواروں کے لشکر کا ستھراؤ کر دیا آخر سب بھاگ کھڑے ہوے پڑاؤ پر جا کر دم لیا انھوں نے وہاں بھی پہونچکر قتل کرنا شروع کیا جب وہاں بھی تاب نہ لاسکے وہاں سے بھی بھاگے اب ادھر اُدھر صحراؤ و پہاڑوں میں بھاگ کر پوشیدہ ہوگئے بہت سے اسیر ہوے بہتوں نے اطاعت کر لی امان طلب کی دین اسلام اختیار کیا ابلیس پرستی کو ترک کیا جب یہ فتح ان شاہزادونکو اس لشکر کثیر پر حاصل ہوئی سب سجدۂ شکر خدا بجالائے مال حریف کو لوٹ لیا خیموں میں آگ لگا دی چونکہ اس جنگ مغلوبہ کے فتح ہونے میں شام ہوگئی تھی یہ سب اپنے مقام پر آئے لباس رزم تبدیل کر کے کچھ نوش فرما کر آرام پذیر ہوے شب باستراحت بسر کی دوسرے دن دربار کیا حکم دیا کہ لاؤ دیو ابلاغ و دیگر قیدیان بلا کو پس دیوان سب اسیرونکے لینے کو چلے یہ دیو تو اُنکے لینے کو چلے ادھر دیو ابلاغ نے اپنے مقام پر جو خیال کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اسکو اسکی عقل نے یہ رائے دی کہ مکر سے اطاعت کر جب تو اطاعت کریگا یہ آدم زاد مطمئن تیری طرف سے ہو جاینگے تجکو یہاں چھوڑ کر طرف بردۂ دنیا کے چلے جاینگے پس بعد انکے جانیکے تو لشکر جمع کر کے پھر خروج کرنا اور

سب خدا پرستونکو جو کہ قاف مین ہین قتل کرنا اور اپنا سکہ جاری کرنا بدون اس مکر و حیلہ کے جان نہ بچیگی اور اسی مکر و حیلہ سے خدا پرستونکی عملداری یہانسے جائیگی اور ابلیس پرستون کی عملداری ہوگی یہ آدمزاد بڑے زبردست ہین مین انکو ایسا نہ خیال کرتا تھا انسے کوئی دیو یا پریزاد مقابلہ نہین کرسکتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ دیو ابلاغ نے یہ خیال اپنے دلمین اور اپنے مقام پر یہ تجویز کرلیا تھا کہ جب وہ آدم زاد مجکو طلب کرینگے اور دین اسلام کے قبول کرنیکو کہینگے تو مین مکر سے انکا دین اختیار کرونگا مثل دیو ہامان کے اگر میرا قبضہ ہوگیا تو مکر سے اسیر کرکے ان سبکو قتل کرڈنگا اور اس قصہ کو پاک کرڈنگا اور اگر قبضہ نہوا اور یہ لوگ چلے گئے صرف میرے اس کہنے پر کہ مین نے انکی اطاعت کی بعد جانے ان سبکے خروج کرکے پہلے قلعہ یاقوت نگار کو تباہ کرونگا یہ حرام زادہ یہ امر تجویز کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا بلکہ جو سردار اسکے ہمراہ اسیر ہوئے تھے اور اسی مقام پر قید تھے انکو بھی اپنے اس راز سے آگاہ کیا اور کہا کہ تم سب بھی مکر سے انکی اطاعت کرلینا سب نے اسکی اس رائے کو پسند کیا اور کہا کہ آپکی یہ رائے بہت عمدہ اور اچھی ہے ہم سب آپکے فرمانے پر عمل کرینگے یہان تو سب مین یہ رائے قرار پاگئی اور سب ایک رائے ہوگئے اس انتظار مین بیٹھے ہوئے ہین کہ ہمکو طلب کرکے دربار بھیجا جائے تو ہم مکر سے اطاعت کرین راوی بیان کرچکا ہے کہ چند دیو بحکم سہراب ثانی دیو ابلاغ و دیگر اسیرونکے لینے کو چلے تھے طرف خیمۂ زندان کے کہ وہ آکر پہونچے داروغۂ زندان سے کہا کہ آقا نے قیدیونکو طلب فرمایا ہے بہت جلد لیکر چلو یہ حکم سنتا تھا کہ داروغۂ زندان اندر اس خیمہ کے آیا کہ جہان دیو ابلاغ وغیرہ قید تھے دیکھا کہ سب قیدی مسلسل و مطوق بیٹھے ہوئے ہین زانوے غم پر سر جھکائے ہوئے اسنے خیمہ مین آکر بصدائے بلند کہا کہ ای اسیران بلا آگاہ ہو کہ تمکو ہمارے آقا نے طلب فرمایا ہے تمہارا دربار بھیجا جائیگا اگر شاہزادے کے کہنے پر عمل کیا تو زندہ بچے ورنہ قتل کیے جاؤگے ہر ایک نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا مگر کچھ جواب نہ دیا داروغۂ زندان نے سرا زنجیر کا ہر ایک کی مع زنجیر دیو ابلاغ کے ہاتھوں مین لیا اور انکو لیکر باہر آیا ہر ایک دیو خاموش چلا آیا جب اسنے سرا زنجیر کا پکڑ کر اور لیکر چلنے کا قصد کیا ہر ایک اٹھ کھڑا ہوا تھا اور خاموش اسی طور سے ہمراہ ہو لیا تھا یہان تک کہ داروغہ ان سبکو لیکر دربارگاہ پر پہونچا شاہزادون کو خبر ہوئی کہ داروغہ سب اسیرون کو لیکر بموجب حکم والا در دولت پر حاضر ہے فرمایا اس سے کہو کہ اندر حاضر ہو مع سب اسیرون کے یہ سنتے داروغہ مع سب قیدیون کے اندر بارگاہ کے آیا یہان دربار آراستہ تھا ایک طرف سب آدم زاد جو کہ طلسم سے رہا ہوئے تھے قریب پانچ چھ ہزار کے تھے کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے ہوئے تھے ایک سمت سب دیو اور پریزاد جو کہ ہمراہ تھے وہ بیٹھے ہوئے تھے وسط بارگاہ مین یہ چارون شاہزادے جلوہ فرماتے تھے کہ داروغہ پہونچا مجرا گاہ سے آداب و مجرا بجالایا اور عرض کیا کہ یہ سب قیدی حاضر ہین حکم ہوا کہ ان سبکے لیے کرسیان لاؤ چنانچہ بموجب حکم کرسیان حاضر کی گئین قریب آٹھ نو سو کے قیدی تھے سبکے بیچ مین کرسی دیو ابلاغ کی بچھائی گئی اور ادھر اودھر سبکے لیے شاہزادون نے حکم دیا ان سبکو کہ کرسیون پر بیٹھ جاؤ وہ سب مع دیو ابلاغ کے سلام کرکے بیٹھ گئے چونکہ یہ امر قرار پاچکا تھا بدین سبب سب نے سلام کیا کہ مکر سے اطاعت کرینگے ورنہ کبھی سلام نہ کرتے بڑے سنگدل اور سیاہ قلب تھے جب سب بیٹھ چکے وہ سب اس دربار کو دیکھکر حیران ہورہے تھے کہ کیا خوب دربار ہے ہر ایک پر رعب شاہی طاری تھا کوئی انمین سے سر نہ اٹھا سکتا تھا بند بند کانپ رہا تھا

سب سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے جب کچھ عرصہ گذرا اسوقت سہراب ثانی نے دیو ابلاغ و دیگر سرداران سے کہ جنکو اسیر کیا تھا فرمایا کہ اب تم سب کیا کہتے ہو میری اطاعت قبول کرنے مین اور دین اسلام کے اختیار کرنے مین و ابلیس پرستی کے ترک کرنے مین کیونکہ یہ امر ہر ایک پر بخوبی ظاہر ہی کہ مین نے تم سبکو بہ مکر و دغا نہین اسیر کیا ہی بلکہ بجوانمردی و بہادری اسیر کیا ہی جبکہ تم مقابلہ کرنے آئے اور تمھارے لشکر کو بھی میرے تھوڑے سے لشکر نے شکست دی بہت سے تمھارے لشکر کے لشکری میرے لشکر کے ہاتھ سے مارے گئے جو باقی بچے وہ بھاگ گئے ایسی حالت مین تمکو لازم ہی کہ تم دین اسلام کو قبول کرو اور ابلیس پرستی سے باز آؤ ابلیس پر لعنت کرو اور میری اطاعت کرو آئندہ تمکو اختیار ہی مین نے تمکو پند و نصیحت کردی یہ فرما کر چند کلمے وحدانیت خداوند کریم مین بیان فرمائے اور ان سبکو طرف دین اسلام کے رغبت دلائی اور یہ بھی فرمایا کہ اگر تم سب میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ بہت پچھتاؤگے میرے ہاتھ سے بڑی ذلت سے مارے جاؤگے یہ اس غرور کا ثمرہ ہی جو کہ تم سب نے کہا تھا کہ ہم تمکو قتل کرکے قلعۂ یاقوت نگار کو تباہ کرینگے اور تمام پردہ ہائے قاف مین دین ابلیس پرستی کو رواج دینگے اسکے بعد پردۂ دنیا پر جاکر تمام اولاد حمزۂ صاحبقران کو قتل کرینگے کیونکہ حمزۂ صاحبقران نے ہمارے بزرگونکو قتل کیا ہی اور جو اولاد انکی یہان ہی انکو بھی قتل کرینگے از پردۂ قاف تا پردۂ دنیا ایک دین رائج کرینگے یعنی ابلیس پرستی یہ تو اسکے خلاف ہوا یعنی تمنے جو غرور کیا اسکا یہ عیوض ہوا کہ تم خود اسیر ہوگئے. خداوند کریم کو غرور تمھارا پسند نہوا ہمارا عجز و انکسار پسند آیا ہمکو تمپر غالب فرمایا اور وہ کلمہ تمھارے آگے آیا کہ تمنے یہ جو کہا تھا کہ ہم تمپر رحم کھاتے ہین تم سب مال و اسباب ہمکو دیدو اور خود چلے جاؤ ورنہ ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤگے دیکھا تمنے ہمارے خدا نے کیسی ہماری مدد کی کہ تو لاکھوں پر تھوڑے سے لشکر سے ہمکو مظفر و منصور فرمایا اور تمکو مغلوب اور تمھارے خدا نے تمھاری کچھ بھی کمک نہ کی یہ کیسا تمھارا خدا ہی بس لائق لعنت ہی یا نہین یہ جو شاہزادے نے فرمایا گو ان سبکو ان کلمات پر بہت غصہ آیا مگر دل مین تاؤ پیچ کھا کر رہ گئے کچھ جواب نہ دیا اور سوائے اسکے کر ہی کیا سکتا تھا سوائے خاموشی کے دوسرا امر نہ تھا جب شاہزادہ اپنی تقریر کو تمام کرچکا اسوقت دیو ابلاغ نے سر اٹھا کر کہا کہ اے شاہزادۂ عالم آگاہ ہو کہ واقعی جو آپنے ارشاد فرمایا وہ بہت درست اور بجا ہی آپنے ہم سبکو بمردی و مردانگی زیر کیا ہی اور ہم سب آپ ایسے اور آپکے لشکر سے لڑ نہین سکتے ہین آپکا دین برحق ہی اور ہم سب باطل پر تھے ہمنے بخوشی دل آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا ابلیس پرستی کو ترک کیا واقعی ابلیس اسی قابل ہی کہ اسپر رات دن لعن کیجائے آپکا مذہب صادق ہی اور سب مذہب باطل ہین مین نے رات کو ایک بزرگ کو خواب مین دیکھا کہ وہ فرماتے ہین کہ اے دیو ابلاغ کیون اپنی جان دیتا ہی دین اسلام قبول کر کیونکہ یہ دین برحق ہی اگر دین اسلام قبول نکریگا تو بوقت صبح تجکو سہراب ثانی قتل کریگا اور تو آتش دوزخ مین جلایا جائیگا یہ فرما کر وہ مجکو ایک ایسے مقام پر لیگئے کہ جہان سوائے آگ کے دوسری شئے نہ تھی اور شعلے نکل رہے تھے ہزارون عجیب صورتوں کے لوگ گرز آتشین لیے ہوئے کھڑے ہوئے تھے وہ مجکو دیکھکر دوڑے اور قصد کیا کہ مجھپر وہ گرز مارین کہ ان بزرگ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکو تکلیف ابھی نہ دو شاید یہ دین اسلام قبول کرے ہان اگر یہ دین اسلام نہ قبول کرے اور یہ مر کر یہان آئے اسوقت تکلیف دینا مین ان سبکو دیکھکر ایسا خائف اور ہراسان ہوا کہ میرا بند بند کانپنے لگا اور میری عجیب حالت ہوئی مین نے ان بزرگوار سے عرض کیا کہ یہ کیا مقام ہی انھون نے فرمایا کہ یہ جہنم ہی جو کہ کافر مرتا ہی وہ اسی آگ مین ڈالدیا جاتا

ہے بس اگر تو دین اسلام نہ قبول کریگا اور ابلیس پرست رہیگا اور قتل کیا جائیگا تو تو اسی آگ مین ڈالا جائیگا اور یہ جو
صورتین تو دیکھ رہا ہی یہ سب فرشتگان عذاب ہین تجکو ان گرزہاے آتشین سے تکلیف دینگے یہ جو مین نے اُنسے
اس عالم خواب مین سُنا اور وہ مقام دیکھا مین ایسا خوف زدہ ہوا کہ رونے لگا اور مین نے عرض کیا کہ اب مین کیا
کرون مجھ سے بہت بڑی خطا سرزد ہوئی جو مین نے اہل اسلام سے مقابلہ کیا اب میری خطا کیونکر معاف ہوگی فرمایا
کہ بوقت صبح تجکو میرا فرزند سہراب ثانی جو کہ اس زمانیکا صاحبقران ہی اور اسکے برابر کوئی بہادر نہین ہی تجکو اپنے
دربار مین طلب کریگا اور تجکو نصیحت کریگا اپنی اطاعت کو کہے گا اور دین اسلام کے قبول کرنیکو کہے گا بس تو
دین اسلام قبول کرنا اور اُسکی اطاعت کرنا وہ تیری خطا کو معاف کردیگا اور اُس شاہزادے اُنھون نے بہت
کچھ کلمات نصیحت و پند فرمائے اور یہ ہی سب کلمے فرمائے جو کہ ابھی آپنے اپنی زبان پر جاری کیے تھے اور فرمایا کہ
لے تو اب اپنے مقام پر جا مین نے اُنسے عرض کیا کہ اپنے نام نامی و اسم گرامی سے تو آگاہ فرمایئے فرمایا کہ تجکو
ہمارے نام سے کیا غرض ابھی ہم اپنا نام نہین بتا سکتے ہین جب تک تو اسلام نہین اختیار کرتا ہی مین اور کچھ
دریافت کرنے کو تھا کہ وہ بزرگ غائب ہوگئے مجھپر کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ مین اُس عالم خواب مین
رونے لگا اُسی حالت گریہ مین میری آنکھ کھل گئی تو وقت صبح تھا اب جو خواب کا خیال آیا تو میرا بند بند
کانپنے لگا مین لاکھ لاکھ قلب کو تسکین دیتا ہون مگر کسی طور سے قلب کو قرار ہوتا ہی نہین چونکہ وہ بزرگ
فرما چکے تھے کہ تو صبح کو جا کر دین اسلام قبول کرنا تیرے سب گناہ عفو ہو جائینگے اس سبب سے کسیقدر
اطمینان تھا بس مین نے اُن سب سے یہ حال بیان کیا اور کہا کہ مین تو دین اسلام قبول کرونگا
مین نے تو یہ خواب دیکھا ہی ان سب نے بھی یہ ہی بیان کیا کہ ہم سب نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہی
بجا ہے آپ دین اسلام قبول کرین چاہیے نہ کرین ہم سب تو جب وہ آدمزاد ہمکو طلب کرے گا اور
دین اسلام کے قبول کرنے کو کہے گا ہم تو ضرور قبول کرینگے اور اطاعت کرینگے کیونکہ ہمپر بزرگی
دین اسلام کی ظاہر ہوگئی ہی اور ہمکو بخوبی معلوم ہوگیا کہ یہ دین برحق اور سب دین باطل ہین
ہم دیدہ و دانستہ اپنے کو عذاب مین مبتلا نہ کرینگے جبکہ ہم آگاہ ہو چکے ہین کوئی جان بوجھکر
زندہ مکھی نہین کھا لیتا ہی جو ہم اپنے کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالین یہ جو ان سب نے کہا مین بہت
خوش ہوا اور مین نے ان سب سے کہا کہ ٹھہرو وہ وقت کوئی دم مین آتا ہی کیونکہ آج ضرور ہمارا
دربار سجا جائیگا جب وہ ہمکو طلب کرکے ہمسے اطاعت وغیرہ کو کہینگے ہم بلا عذر قبول کرینگے یہ ہی امر
منظور ہی اور تم سب اپنی آنکھون سے کافرونکی حالت دیکھ چکے ہو تو واقعی دین اسلام سے انکار
کرنے مین بڑی خرابی ہی جان بوجھکر اپنے کو مبتلاے آلام کرتا ہی یہ امر بالکل خلاف ہی عقلمندونکے
نزدیک حضور مین ان سب سے یہ ہی کلام کر رہا تھا کہ آپکا حکم پہونچا اور داروغۂ زندان بموجب
آپکے حکم کے ہم سبکو لیکر ادھر کو روانہ ہوا ہم حاضر ہوے جو کچھ آپنے ارشاد کیا ہمنے بخوشی اور بخواہش دلی
قبول کیا اب آپ ہمکو وہ کلمہ تعلیم فرمایئے کہ جسکے سبب سے کافر و مسلم مین فرق ہوجاتا ہی جس کلمے کے
پڑھنے سے کافر خداپرست ہوتا ہی اور جسکی برکت سے پھر اُسپر آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہی واقعی
اس دین مین بڑی بڑی کرامتین اور بہت اعجاز ہین یہ جو دیو ابلاغ نے مکر کی تقریر شاہزادونکے روبرو
کی اور اپنا ایسا خلوص ظاہر کیا اور ایک جھوٹا دروغ خواب دل سے بنا کر بیان کیا ان شیر دلونکو اُسکی اس
تقریر مکر آمیز کا یقین ہوگیا اور اُسپر مع اُسکے کل سردارونکے رحم آگیا حکم فرمایا کہ ان سب کو قید سے
رہا کرو کیونکہ یہ اقرار کرتے ہین کہ ہم دین اسلام قبول کرینگے اور ایک دلیل لاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمکو خواب

دیکھا

مین ہدایت ہوئی ضرور انکا قول درست ہو بس انپر اب رحم لازم ہو جبکہ یہ اپنی خوشی سے اس امر کی خواہش کرتے
ہین کہ ہم ابلیس پرستی ترک کرتے ہین اور دین اسلام کو قبول کرتے ہین اور آپکی اطاعت بس اب
کوئی مقام حجت نہین اور یہ کوئی ایسی وجہ معلوم ہوتی ہو کہ یہ خواہش انکی قبول نہ کیجائے اور ایسے ہی قید رکھے
جائین بھی انکے جسمو نپر سے انکی قید کو دفع کر دیجو حکم شاہزادون نے دیا فوراً آہنگر حاضر کیے گئے انکو حکم ملا
کہ انکے جسمو نپر سے قید دور کرو وہ تو مصروف ہوے قید کے کاٹنے مین ادھر سیارۂ ثانی نے رستم ثانی
سے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے آقا شاہزادے کو منع فرمائیے کہ انکو رہا نکرین یہ سب حرامزادے ہین انھون
نے دیکھا کہ اب کسی تدبیر سے جان نہین بچتی ہو بس مکر کیا یہ سب تقریر مکر سے بھری ہوئی ہو کوئی حرف اس
تقریر مین یمنت نہین ہو سوائے دروغ کے یہ ضرور فریب کرینگے یہ سب مکر سے مسلمان ہوے ہین یہ ساری
فریب بازی و مکاری دیو ابلاغ کی ہو میرے نزدیک تو یہ امر ہو کہ اسنے اپنے نزدیک یہ امر قرار دیا ہو کہ
اسنے اسوقت تو مکر کرکے اپنی جان بچاؤ اگر موقع ملجائے تو ان سبکو قتل کرو اور اپنے دل کی آگ کو بجھاؤ
اور اگر یہ لوگ چلے گئے اور انپر کسی قسم کا دسترس نہوا تو بھی اپنا مطلب حاصل ہو کہ انکے جانیکے بعد
یہان پھر خروج کرینگے اور جو جو مسلمان ہین انکو قتل کرینگے اے آقا انکے باطن صاف نہین ہین یہ مکر سے
اطاعت کرتے ہین ملاحظہ فرمائیے انکی پیشانی نورانی نہین ہو اسی طور سے سیاہ ہو جیسے کافر کی ہوتی ہو
نور اسلام انکے چہرونسے ہویدا نہین ہو فقط یہ دھوکا ہو آئندہ آپکو اختیار ہو جو امر میرے نزدیک تھا
اور میری رائے نے مجکو خبر دی تھی مین نے عرض کر دیا تاکہ آئندہ مجکو الزام ندیا جائے رستم ثانی
نے جواب دیا کہ تم تو اسی طور سے کہا کرتے ہو تمھارے نزدیک کوئی صدق دل سے اسلام نہین قبول
کرتا ہو ہمیشہ سب مکر کیا کرتے ہین کسی کا چہرہ نہین روشن ہوتا ہو اے سیارۂ ثانی ہماری شرع ظاہر پرست
ہو جو امر ظاہر ہوتا ہو ہم اسپر عمل کرتے ہین ہم کسیکے دل کے حال سے آگاہ نہین ہوتے ہین نہ ہمکو علم غیب ہو
ہر ایک کے باطنی حال سے خدا آگاہ ہو وہ عالم الغیب ہو بس جو جیسا کریگا اسکی سزا پائیگا وہ خدائے دانا و
بینا ضرور سزا دیگا یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ وہ تو اس امر کا اقرار کرین کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین ہمکو خواب مین
ہدایت ہوئی ہو اور ہم اس سے انکار کرین اور انپر بدعت کرین آپ اپنی خیر خواہی کو رہنے دیجیے
آپکی یہ رائے ہو کہ ان سبکو قتل کیا جائے یہ بالکل خلاف ہو سیارۂ ثانی یہ سنکے خاموش ہو رہا پھر کچھ
نہ کہا ادھر آہنگرون نے انکی قید کو دفع کیا پس جیسے دیو ابلاغ قید سے رہا ہوا ہاتھ جوڑکر اور
یہ کہتا ہوا طرف سہراب ثانی کے چلا کہ اے آقا جو آپکے دین مین آئے اور مذہب اسلام قبول
کیے وہ کیا کرے یہ کہکر سہراب ثانی کے قدمو نپر گرا پس شاہزادے نے اسکے سر کو قدم پر سے اٹھاکر
سینے سے لگایا اور شفقت فرمائی کہ مین تجھسے صاف ہون خداوند کریم تیرے سب گناہ بخش
دیگا تو پریشان نہو یہ فرماکر اسکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا وہ طوطے کی طرح کلمہ پڑھکر اور کینہ دل مین رکھکر
بظاہر تو مسلمان ہوا مگر باطن اسکا صاف نہوا خلاصہ یہ کہ دیو ابلاغ مکر سے مسلمان ہوا جب کلمہ پڑھ چکا
ادھر شاہزادے نے حکم دیا کہ دیو ابلاغ کے لیے کرسی حاضر کیجائے ادھر دیو ابلاغ کلمہ پڑھکر اور شاہزادو
کے قدمونکو بوسہ دیکر ایرج نامدار کے قدمو نپر گرا انھون نے بھی سر اسکا سینے سے لگایا بہت مہربانی
فرمائی بعد اسکے دیو ابلاغ رستم ثانی و شہریار کی طرف آیا ہر ایک کی قدمبوسی حاصل کی اور ہر ایک
بمحبت پیش آیا جب دیو ابلاغ سب سے مل چکا تو سلام کرکے اسی کرسی پر بیٹھ گیا معہ مین دیوزادونکی ادھر
وہ جسقدر سردار تھے سب نے قدمبوسی ہر ایک کی حاصل کی اور مثل دیو ابلاغ کے مکر سے کلمہ پڑھکر مسلمان

ہوئے کیونکہ یہ امر تو قید خانے مین طے ہوگیا تھا کہ مکر سے مسلمان ہونا بس سب مکر سے مسلمان ہوئے ہر ایک کو موافق مرتبہ اور قدر کے کرسی مرحمت ہوئی وہ سب سلام کرکے اُس دربار دُربار مین بیٹھے مگر وہانکی شان و شوکت دیکھو دیکھکر جلے جاتے ہین آتش کینہ و فساد و بغض و عناد گھڑی گھڑی مشتعل ہوتی جاتی ہے مگر ناچار ہین کیا کرین کہ کسی قسم کا بس نہین ہے کیونکہ اپنے جسمونمین مقابلے کی طاقت نہین پاتے ہین ایک مرتبہ مقابلہ کرکے زک اُٹھا چکے ہین تو اب خاموش ہین وقت کے منتظر ہین اپنا موقع گانٹھ رہے ہین جب یہ سب بظاہر مسلمان ہو چکے اُسوقت شاہزادہ مومن نے حکم دیا کہ ہان اُن سبکو لاؤ جو کہ اہل لشکر ہین اُنکا بھی دربار کیا جائے تاکہ اُنکے بھی معاملے سے فرصت ہو جائے تو ہم یہان سے طرف پردۂ دنیا کے جائین کیونکہ ہمکو یہان ایک منٹ قیام کرنا ناگوار ہے خداوند کریم نے اس مہم سے بہت جلد فراغت دی نہ معلوم وہان کیا حال ہوگا ہمارا جو آنا ادھر کو ہوا اُسکی مشیت مین یہ جاری ہوچکا تھا کہ یہ شہر بھی ہمارے ہاتھ سے اسلام آباد ہو بس اُسنے اپنی قدرت سے ہمکو یہان پہونچا دیا اور ہمارے ہاتھ سے اسکو اسلام آباد بھی کرا دیا جلد اُن سبکو حاضر کرو اور سب ہمارے ہمراہیونکو آگاہ کرو کہ وہ سامان سفر کرین ہم بعد اس فیصلے کے اردیوابلاغ کو سب طریقۂ دین اسلام کی تعلیم کرکے اور اُسکو یہ حکم دیکر کہ تم جاکر اپنے شہر کو اسلام آباد کرو اور ہم طرف پردۂ دنیا کے جاتے ہین اُسکو اُدھر روانہ کرینگے اور ہم مع کل سامان کے طرف پردۂ دنیا کے کوچ کرینگے یہ جو حکم دیا شاہزادے نے اُسیوقت سے سب سامان کرنے لگے سامان سب تیار تھا صرف حکم کی دیر تھی اُدھر داروغہ اُن سب قیدیونکو بھی لیکر حاضر ہوا جو کہ اہل لشکر تھے اُنھون دربار کو خوب آراستہ پایا اور اپنے آقا و مالک اور اپنے کل لشکر کے افسرونکو جو کہ قتل ہونے سے بچے تھے اُس دربار مین بیٹھے دیکھا بہت حیران ہوئے اور عقل سے دریافت کیا کہ ان سب نے دین اسلام قبول کرلیا اور اطاعت کی خیر وہ اطاعت کرین ہم تو نہ کرینگے مگر اسوقت مکر کرینگے اور مکر سے کام لینگے ہمسے تو نہوگا کہ ہم اپنے دین آبائی کو ترک کرینگے اور آبا و اجداد کے طریقے سے انحراف کرین بس اسوقت مکر کرنا زیبا ہے مکر کرکے دین اسلام قبول کرو اور جان بچاؤ جب رہا ہو جاؤ اور یہ سب آدم زاد یہانسے چلے جائین اور موقع ملجائے تو دیوابلاغ کو بھی قتل کرو اور اُسکو اس حرکت کی سزا دو جیسے اسنے اپنے آباؤ اجداد کے طریقے کو ترک کیا اسکو یہ بھی نہ خیال ہوا کہ ہمارے باپ دادا نے جان کا دینا گوارہ کیا مگر اپنا مذہب نہ ترک کیا یہ کیسا بہادر ہے کہ اسنے جان کے خوف سے اپنا مذہب ترک کیا اور اپنے ساتھ دوسرونکو بھی گمراہ کیا ہم تو اسکو جری و بہادر خیال کرتے تھے اور یہی خیال کرکے ہمنے اسکا ساتھ دیا تھا مفت مین ہمنے یہ زحمت گوارہ کی اور اسکے ساتھ ہوکر لڑے یہ تو ادنی درجہ کا بودا نکلا ہامان بس سے لاکھ درجہ بہادر تھا جسنے جان دی مگر اسلام نہ قبول کیا مکر و فریب سے بظاہر قبول کیا بھی مگر اپنے دین پر قائم رہا ہمکو لازم ہے کہ اس مقام پر مکر کرین اور کیون اپنی جان دیوین انکار کرکے ہان اگر یہ انکار کرتا اور قتل کیا جاتا تو ہم کبھی مکر کرکے اپنی جان نہ بچاتے ضرور اسکے ساتھ قتل ہوتے اور انکار کرتے اس مقام پر یہی امر بہتر ہے کہ مکر سے اطاعت کرو اور مسلمان ہو اور دیوابلاغ سے ملو اور موقع پاکر اسکو قتل کرو ایسے ایسے خیالات ہر ایک بدکردار نے اپنے مقام پر اپنے دلمین تجویز کیے اور مکر کرنے پر آمادہ ہوئے اُن نابکار دیونکو دیوابلاغ وغیرہ پر بہت غصہ آیا ایسے سیاہ قلب تھے کہ نور اسلام کی چمک اُنکے قلبونپر اثر ہی نکرتی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ وہ سب آکر روبرو کھڑے ہوئے قریب دس بارہ ہزار کے تھے مگر یہانکی حالت دیکھکر دلونمین تاؤ پیچ کھا رہے ہین مگر خاموش کھڑے ہین کہ شاہزادے نے اُن سبکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ امر تو تمکو بخوبی معلوم ہے کہ مین نے اور میرے اہل لشکر نے تمکو جوانمردی اسیر کیا ہے نہ کسی مکر و حیلہ سے بس تمکو لازم ہے کہ اپنی اپنی زندگی کو غنیمت جانو اور ابلیس پرستی کو ترک کرو

اور دین اسلام اختیار کرو میری اطاعت پر کمر باندھو اور اپنے آقا کے ساتھ رہو دیکھو تمھارے آقا و مالک نے مع اپنے کل افسران سپاہ کے دین اسلام قبول کیا اور میری اطاعت منظور کی کیسا مرتبہ پایا اگر ایسا نہ کرتے تو میرے ہاتھ سے قتل ہوتے یہ کہکر چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان کیے وہ دیسے تیرہ درون وسیاہ قلب تھے کہ اُنکے دونو پر اس تقریر نے اثر نہ کیا نہ وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئے یعنی یہ ہوتا کہ وہ صاف صورت اور صفائی قلب سے مسلمان ہوتے اور مکر و دغا سے باز آتے نہ بلکہ اسی امر پر قائم رہے خاموش ہو گئے جب شاہزادہ اپنی تقریر کو ختم کر چکا اسوقت دیو ابلاغ نے سبکی طرف دیکھکر کہا کہ اپنی جانون کو مفت برباد نکرو اور مثل ہمارے تم بھی اطاعت کرو ورنہ عدم تعمیل حکم مین جان کا خوف ہے ناحق قتل کیے جاؤگے اور مین سفارش بھی نہ کر سکونگا آئندہ تمکو اختیار ہے اور بہت کچھ مکر و فریب کی تقریر کی بظاہر تو وہ تقریر خوب تھی مگر نہایت مکر کی وہ تقریر تھی صرف اسکو یہ منظور تھا کہ یہ سب اسوقت بچ جائین اور قتل نہون اگر صاف دل سے بھی مسلمان ہونگے تو جب یہ لوگ یہانسے چلے جائینگے تو مین ان سب پر اس امر کو ظاہر کرونگا کہ مین نے بسبب خوف جان کے مکر سے اسلام قبول کیا تھا صرف اس غرض سے کہ یہ بلا کسی صورت سے یہان سے ٹل جائے اور ہمکو انکے ہاتھ سے امان ملجائے پھر دیکھا جائیگا بس وہ ہی کیا لہذا تم اپنا دین آبائی ترک نکرو اگر ترک بھی کیا ہو تو اس سے دست بردار ہو اور خدا وند ابلیس کو سجدہ کرو کسی نہ کسی صورت سے ان سبکو پھر دین اصلی کی طرف لے آؤنگا اسوقت تو یہ زندہ رہ جائین اس سبب سے دیو ابلاغ نے انکی طرف مخاطب ہوکر کہا تھا کہ تم بھی مثل میرے اطاعت کرو ان سب نے دیو ابلاغ کی تقریر سنکے کچھ جواب نہ دیا مگر ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ رہو تو جاؤ ہم تمکو اس حرکت کی سزا دینگے یہ اپنے دلمین خیال کرکے شاہزادے کو جواب دیا کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہمنے بدل و جان قبول کیا اور ہمنے دین اسلام اختیار کیا اور آپکی اطاعت بھی کی جو آپکے دین کو قبول کرے وہ کیا کہے یہ جو انھون نے عرض کیا فوراً شاہزادے نے حکم دیا کہ انکی قید کو کاٹ دو یہ حکم دینا تھا کہ آہنگرون نے ہر ایک کی قید کو کاٹ دیا ان نابکارون نے مکر کرکے قید سے رہائی پائی شاہزادے کے قدمونکو ہر ایک نے بوسہ دیا اور مکر سے کلمہ پڑھا اور سلام کرکے ہر ایک بارگاہ کے باہر آیا اور طرف اپنے مقام کے شاہزادے سے رخصت ہوکر چلا گیا راہ مین ایک نے دوسرے سے اپنے دل کا حال ظاہر کیا اور کہا ہمنے مکر سے قتل ہونے سے امان پائی بس ایک کا راز دوسرے پر ظاہر ہوا اور سب خوش ہوئے اور اس فکر مین کوہ وصحرا مین جاکر مقیم ہوے کہ یہ آدم زاد یہانسے چلے جائین اور دیو ابلاغ یہانسے طرف اپنے شہر کے جائے تو راہ مین اس سے مقابلہ کرینگے اور اسکی سزا دینگے یہ دیو تو کوہ وصحرا مین مقیم ہین کیونکہ ان سب نے مکر سے اسلام قبول کرکے شاہزادون سے عرض کیا تھا کہ ہمکو اجازت ملے کہ ہم ابھی جاکر ان سبکو آپکی خدمت مین حاضر کرین جو کہ آپکے ہاتھ سے شکست کھاکر کوہ وصحرا مین پراگندہ ہوگئے ہین تلاش کرکے لائین تاکہ وہ بھی دین اسلام سے مشرف ہون اور انکو اس حال سے آگاہ کرین کہ تمھارے آقا و مالک نے بھی دین اسلام قبول کرلیا ہے اور اس شاہزادے کی اطاعت کرلی ہے راوی کہتا ہے کہ یہ مکر کرکے وہ سب چلے آئے تھے اور پوشیدہ ہوکر کمینگاہ مین دیو ابلاغ کے انتظار مین بیٹھے تھے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا جلد چہارم یا دفتر تلک قاف مین اگر اسکے ترجمہ کی اجازت ملی ورنہ مین لاچار ہون آپ لوگونسے معافی کا خواستگار ہون ناظرین میری خطا کو معاف فرمائین کیونکہ مین مجبور ہون آمدم بر سر مطلب راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ سب دیو مکر سے مسلمان ہوکر اور شاہزادے سے اجازت لیکر کوہ وصحرا مین پراگندہ ہوگئے اسکے بعد شاہزادے نے

دیو ابلاغ سے فرمایا کہ ای دیو ابلاغ اب تم اپنے ملک کو جاؤ اور جا کر اہل شہر کو مسلمان کرو ہم طرف پردۂ دنیا کے
جاتے ہیں کیونکہ ہمکو وہان جانا ضرور ہے ہم اسی قصد سے چلے تھے کہ راہ مین تم سے مقابلہ ہو گیا خداوند کریم نے بنا
فضل کیا کہ بہت جلد اس مہم سے فراغت ہوئی اور تم سب دائرۂ اسلام مین آئے دیو ابلاغ نے یہ تقریر سنکے اپنے دلمین
کہا کہ ای آدم زاد تو نے جو دھوکا کھایا ہے کسی اور کو نصیحت کر کہ وہ جا کر اہل شہر کو مسلمان کرے یہان مسلمان کون ہوا ہے
صرف تجکو دھوکا دیا ہے تو یہان سے جائے تو پھر ویسی ہی سرکشی کرتا ہون اور پہلے تیرے ہی پرستارون اور عزیزون یعنی
اخضر پری زاد وغیرہ کو قتل کرتا ہون اور تمام پردۂ قاف مین دین ابلیس پرستی کو جاری کرتا ہون تو ابھی طفل
ہی مجھ جیسا نامدار دیو سے کیا مقابلہ کر سکتا تھا اور کر سکتا ہے سپاہی کے چھتیس فن ہین ایک یہ بھی فن تھا کہ اپنی جان بچالی
یہ باتین دل سے کرکے شاہزادے سے عرض کیا کہ ای آقا میرا یہ مرضی تھی کہ آپ مع کل اپنے ہمراہیون کے میرے ملک مین
تشریف لیچلیے اور اپنے سامنے سب اہل شہر کو مسلمان کیجیے مین آپکی دعوت کرتا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکتا مین خدمت بجالاتا
مین امیدوار ہون کہ میری یہ عرض قبول ہو اور مین سرفراز فرمایا جاؤن اور جو مجھکو نان و نمک میسر ہو وہ حضور
آش فرمائین تا کہ میرا سر افتخار بلند ہو اور سب میرے مرتبے سے آگاہ ہون آئندہ حضور مالک ہین مین زیادہ عرض نہین کر سکتا
ہون کیونکہ مین خادم ہون اور آپ آقا ہین شاہزادے نے جواب مین فرمایا کہ نہین بھائی یہ کوئی بات نہین ہے بلکہ
تم ہمارے برادر دینی ہو ہم کبھی تمہاری درخواست کو نامنظور نکرتے اور نہ انکار کرتے مگر سبب یہ ہے کہ ہمکو پردۂ دنیا پر
جانیکی بہت شدید ضرورت ہے اور ایسی ضرورت ہے کہ اپنے نانا اور مان کو آزردہ کرکے آئے ہین اگر اب ہم یہان قیام
کرینگے اول تو وہانکا نقصان ہوگا دوسرے وہ سب ناراض ہونگے تیسرے ہمکو یہان قیام کرنا منظور نہین ہے اگر
ہم قیام کرینگے تو ہمارے ہمچشم ہمپر طعنہ زنی کرینگے تم اس امر سے اطمینان رکھو کہ ابکی مرتبہ جو ہم پردۂ قاف مین آئینگے
تو تمہارے ضرور مہمان ہونگے اور تمہارے یہان دعوت ضرور کھائینگے ابھی ہمکو جانے دو زیادہ روکنے مین اصرار
نکرو یہ جو شاہزادے نے کہا اسکو خود بھی منظور نہ تھا صرف دنیا سازی کی تھی خاموش ہو رہا صرف اسقدر تو کہا کہ اگر حضور
انشیا یہ خبر ابکی جو تشریف لائیگا تو غلام کو ضرور سرفراز فرمائیگا شاہزادون نے فرمایا ضرور بظاہر تو دیو ابلاغ نے یہ
کہا کہ ابکی جو تشریف لایئے تو غلام کو ضرور سرفراز فرمائیگا اور دلمین کہا کہ اب تمہارا یہان آنا محال ہے کچھ عرصے
مین یہان سب ابلیس پرستون کی عملداری ہو جائیگی اور جو ابلیس پرستی سے انکار کرے گا میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا دیکھو تو یہان کیا رنگ ہوتا ہے یہ تو دل سے باتین کر رہا تھا ادھر جب شاہزادون نے دیکھا
کہ دیو ابلاغ رضامند ہو گیا پس اسکو تمام قواعد اسلام تعلیم فرمائے اور فرمایا کہ اس طور سے مساجد
تیار کرانا اور اس طریقے کے مدرسے بنوانا اور موذن نوکر رکھنا اور سکہ وغیرہ بنام اخضر پری زاد
جاری کرنا جو کچھ شاہزادون نے فرمایا سب کا یہی جواب دیو ابلاغ نے دیا کہ جیسا غلام کو حکم ملا ہے
ایسا ہی کریگا مگر دلمین کہتا ہے کہ نہ معلوم یہ بک کیا رہے ہین کچھ دیوانے ہو گئے ہین نہ معلوم انکا خیال
کدھر ہے کون مسلمان ہوا ہے جو یہ سب تدبیرین کریگا کیا کوئی مین احمق تھا کہ اپنے آبائی دین کو ترک کرتا
صرف جان بچانیکے لیے اور تمکو یہان سے دفع کرنیکے لیے مین نے یہ فقرہ کیا یہ سب باتین کسی احمق کو تعلیم کرو
دیکھو تو تمہارے جانیکے بعد مین اہل اسلام سے کس طور سے پیش آتا ہون اگر ایک بھی خدا پرست تمام پردۂ
قاف مین باقی رہے تو مین اپنا نام بدل ڈالون چن چنکر قتل کرونگا تمام قاف مین ابلیس پرستی کو رواج دونگا
جب یہان بالکل میری عملداری ہو جائیگی اور سپاہ بھی کثیر بہم ہو جائیگی اور اس امر سے مجکو اطمینان ہو جائیگا کہ
اب کوئی دیو یا پری زاد آدم زاد کی کمک نکریگا تو لشکر کثیر ہمراہ لیکر پردۂ دنیا پر جا کر سب آدم زاد کو قتل کرونگا
دنیا کو نسل انسان سے خالی کرونگا وہان بھی دیو زادون کو آباد کرونگا خداوند ابلیس نے اپنا بڑا کرم کیا کہ تم

میرے مکر و فریب مین آگئے اب میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہو تم اس امر سے خوش ہو کہ ہمنے ابلاغ کو مسلمان
کیا مین اس امر سے خوش ہون کہ مین نے تمکو دھوکا دیا اور اپنی جان بچائی دیو ابلاغ تو یہ دل سے باتین کر رہا
تھا ادھر جب شاہزادون نے دیو ابلاغ کے منہ سے یہ سُنا کہ جیسا حکم ہوا ہی اسیطرح غلام عمل کریگا فرمایا کہ اچھا
اب تم مع سردارونکے طرف اپنے ملک کے جاؤ ہم بھی طرف پردۂ دنیا کے جاتے ہیں تمکو کسی بات مین فرق نہو
جسقدر تمسے کہدیا ہی اسی پر عمل کرنا وہ تو اس امر کا خواستگار تھا کہ کسی صورت سے مین یہانسے چلا جاؤن یہ سُننا
تھا کہ وہ مع کل سردارونکے اٹھ کھڑا ہوا یہ بھی نہ کہا کہ جب آپ تشریف لیجائینگے تو غلام جائیگا بس یہ سُنا کہ
تم اپنے شہر کو جاؤ فوراً کھڑا ہو گیا اور کہا کہ کیا مجال جو غلام حکم عالی کے خلاف کرے یہ کہکر مجرا کرکے مع کل
سردارونکے بیرون بارگاہ آیا اور اُس مقام سے طرف اپنے شہر کے چلا چونکہ لشکر تو شکست کھا کر تباہ ہو گیا
تھا جو قید و قتل سے بچے تھے ادھر ادھر صحرا مین پراگندہ تھے کچھ شہر کی طرف چلے گئے تھے اور اہل شہر کو اس
حال سے آگاہ کیا تھا اور قلعہ کا سب نے بند و بست کیا تھا کہ شاید حریف ادھر کو آجائے اور شہر پر قبضہ کرلے
اسکا حال جب داستان دیو ابلاغ کی تحریر ہوگی تو بیان کیا جائیگا اب دیو ابلاغ کی حالت سُنیے کہ جب تک
یہ لشکر اسلام کی حد مین رہا اسوقت تک یہ خاموش چلا آیا پڑاؤ پر کیا جاتا وہ تو لُٹ چکا تھا وہان کیا تھا
سیدھا شہر کو چلا جب کوئی کوس بھر اُس لشکر سے دور نکل آیا تو سردارون سے بولا کہ کیون کیسا دھوکا
دیا اور کیا فریب کیا اور کس خوبصورتی سے تم سبکی اور اپنی اور کل اہل شہر کی جان بچائی اور آبرو اور
ایمان بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی وہ تو خوش ہین کہ دیو ابلاغ مسلمان ہو گیا ہی اب جاکر اہل شہر کو مسلمان
کریگا اسکی خبر نہین ہی کہ ابلاغ نے دھوکا دیا اور اپنی جان بچاکر نکل گیا اور کیسی اب آفت برپا
کرتا ہی کہ یاد کروگے خدا پرستو تمکو جائے پناہ نہ ملے گی اس ذلت اور خواری کا مزا پاؤگے جو مجکو دی ہی
اور جو کچھ اور باتین میرے روبرو خداوند کی شان مین کہی ہین مین اسکا عوض لونگا ای بھائیو وہ تو
مجکو پند و نصیحت کرتا تھا مین اپنے دلمین کہتا تھا کہ نہ معلوم کیا بک رہا ہی مجکو وہان بیٹھنا ناگوار تھا
مگر ناچار تھا خداوند نے فضل کیا کہ اُن کمبختون کی صحبت سے رہائی ملی خیر اسقدر صبر کرو کہ یہ لوگ چلے
جائین اور لشکر میرے پاس جمع ہو جائے تو پھر تم دیکھنا کہ مین کیا قصاص ان سب باتونکا خضر پرزاد
سے لیتا ہون کہ یہ آفت یہان اُسی کی بلائی ہوئی تھی اگر اُسکی بوٹیان کاٹ کر اور کباب لگاکر
نہ کھائے ہون اور اسکے ناموس کی آبرو نہ لی ہو تو اپنا نام دیو ابلاغ نرکھون خواہ انھین جوان
ہون راہ پیر ہون ایک ایک پری پر دس دس دیو چھوڑونگا تاکہ اُن سب کا ان ضربات اور
اس صدمہ سے دم نکل جائے اور پری مضطرب کو جو کہ بہت پارسا اور نیک ہین انکو اپنے تصرف
مین لاونگا آدم زاد کا تو مزہ چکھ چکے ہین دیوزاد کا تو مزہ ذرا چکھین تم دیکھنا کہ کیسی ذلتین
دیتا ہون ذرا میرے حواس درست ہولین سب سردارون نے جواب دیا کہ واقعی حضور نے خوب
تدبیر کی ہم بہت خوش ہوے بس اسی طور کی باتین کرتا ہوا دیو ابلاغ اپنے سردارون کو
لیکر طرف اپنے شہر کے جاتا ہی اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی اسکا حال آئندہ جلد چہارم
مین تحریر ہوگا اگر اسکی اجازت ملی موقع پر اور اگر اجازت جلد چہارم کی نہ ملی تو یہ حقیر
ناچار ہی آپ لوگ معاف فرمائین اور میرے قصور کو اپنی رحم دلی سے معاف کرین کیونکہ
مین ناچار ہون اب مین اس داستان کو اسی مقام پر ترک کرتا ہون اور حال سہراب ثانی کا
تحریر کرتا ہون

اب شمہ حال سہراب ثانی کو ملاحظہ فرمائیے سہراب ثانی کا مع بارگاہ طلسمی و دیگر اسباب طلسمی کے پردۂ دنیا پر آنا و دیگر حالات اسکے قلم بند ہوتے ہین ملاحظہ ہون

راوی نے اس طور سے بیان کیا ہی اور یون روایت کی ہی کہ جب شاہزادون نے دیو ابلاغ کو طرف اسکے شہر کے مسلمان کر کے رخصت کیا اور وہ حرام زادہ مکر سے مسلمان ہو کر مع اپنے سردارون کے طرف شہر ابلاغیہ کے چلا گیا تو سہراب ثانی نے حکم فرمایا کہ سب اسباب بار ہو ہم اسیوقت یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ سب دیوزادون و پریزادون نے اسباب بار کیا اول تو کل اسباب ہمہ وقت بار رہتا تھا جو دو ایک خیمے برپا تھے وہ بھی اتر گیے اور سب کو تختون پر سوار کر کے اور تخت دیوون پر اٹھا کر طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہوے ایک تخت طلائی پر یہ چارون شاہزادے مع سیارۂ ثانی کے سوار تھے اور تختون پر اور سب آدم زاد تھے راوی بیان کرتا ہی کہ اب جو دیوان سب کو لیکر وہان سے چلے تو تیسرے دن قریب پردۂ دنیا کے پہونچے راہ مین کسی مقام پر نہ قیام کیا برابر رات دن چلے آئے تیسرے دن جب قریب پردۂ دنیا کے پہونچے تو ایک پہاڑ پر شب کو اتارا اور عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم یہان دم لے لین کیونکہ اب پردۂ دنیا بہت قریب ہی انشاء اللہ تعالے کل آپ داخل ہو جائینگے شاہزادون نے فرمایا کہ بہتر ہی بس شاہزادونکے لیے ایک چھوٹا سا خیمہ بالائے کوہ برپا کر دیا گیا اور باقی سب دیو و پریزاد و انسان زیر درخت جو کہ اس کوہ پر لگے ہوے تھے قیام پذیر ہوے سب مال و اسباب و بارگاہ و خزانہ وغیرہ کو بیچ مین رکھ لیا اور پہرہ چوکی مقرر کیا ہر ایک نے اپنی راحت کا سامان کیا میوہ وغیرہ توڑ کر لائے اسکو کھایا پانی سرد لا کر خود بھی پیا شاہزادون کی بھی خدمت مین حاضر کیا وہ رات اسی پہاڑ پر بسر کی بوقت صبح آکر عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلین آج دو پہر کو آپ پردۂ دنیا پر پہونچ جائینگے یہ جو عرض کیا اور جب یہ امر رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار کو معلوم ہوا بس ان شاہزادون نے اپنے منھ پر نقابین یاقوت رنگ ڈالین اور سیارۂ ثانی کو بھی نقاب پوش ہونے کا حکم دیا اسنے بھی نقاب سرخ رنگ منھ پر ڈالی اور کوئی نقاب پوش نہوا سوا ان چار آدمیونکے جب اس کام سے فراغت ہوئی تخت پر سوار ہوے دیو تخت لیکر روانہ ہوے کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا کہ سرحد قاف تمام ہوئی عمارات پردۂ دنیا نظر آنے لگی یہ سب پردۂ دنیا کو دیکھکر بہت خوش ہوے وہان کی ہوا جو لگی غنچۂ دل جو پژمردہ تھے کھل گئے مارے مسرت کے کوئی اپنے جامے مین نہ سماتا تھا ہر ایک کا چہرہ فرط خوشی سے بحال تھا خصوصاً رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار کا تو عجب حال تھا سہراب ثانی سے فرماتے تھے کہ ای فرزند دیکھو وہ پردۂ دنیا کی عمارت بلند نظر آتی ہی تم تو ای فرزند پہلے پہل آئے ہو تمکو یہان کیا لطف ملے گا تم قاف کے رہنے والے ہو وہان کے عجائبات دیکھے ہوے ہو قاف گو ہمہ وقت مثل گلزار کے پر بہار رہتا ہی کبھی قاف مین خزان نہین آتی ہی ہر قسم کے پھول اور ہر قسم کا میوہ ہمہ وقت موجود ہی وہان خزان کو کبھی دخل نہین ہوتا ہی مگر برابر پردۂ دنیا کے نہین ہی جب یہان فروکش ہوگے اور یہان کے حالات دیکھوگے تو بہت خوش ہوگے یقین ہی کہ پردۂ قاف کو بھول جاؤگے سہراب ثانی جواب مین عرض کرتے ہین کہ جو کچھ حضور ارشاد فرماتے ہین بہت بجا ہی پردۂ دنیا کے روبرو پردۂ قاف کی کیا اصل ہی خصوصاً جہان بزرگ آپ ایسے

ہون اُس مقام کا کیا کہنا ہے یہ سرزمین اپنا مسکن و ماوا ہے یہ وہ مقام یعنی قاف دیو و پریزاد کے
رہنے کا مقام ہے وہان سوائے غیر جنس کے ہمجنس کی صورت نظر نہین آتی ہے اسی قسم کی باتین کرتے
ہوئے اور خوش ہوتے ہوئے تخت پر سوار وہ تخت دوش دیوزاد و پری پر لائے ہوا یہ لوگ نہایت
خوش و خرم ہین کہ اب پردۂ دنیا پر ہونگے قاف ہمسے ترک ہوا اب اپنے عزیزون و یگانون سے ملینگے
ہمچشمون سے معرکے پڑینگے راہ خدا مین جہاد کرینگے ہماری صاحبقرانی کے عالم مین سکے پڑینگے ہم نشان
دین اسلام کو بلند کرینگے تاریکی کفر کو چراغ ہدایت سے برطرف کرینگے ضلالت کفر پرستی کو آب
تیغ ہدایت سے صاف و پاک کرینگے ہر ایک کو راہ ضلالت سے نکالکر چشمۂ ہدایت پر پہونچا دینگے فرزندان
دیندار و مجاہدان تہور شعار مین نام تحریر ہوگا فضل خداوند کریم سے بعید نہین ہے کہ مثل آبا و اجداد
کے ہمارا بھی نام ہوا اور ہم سب بھی غازی مشہور ہون ایسے ایسے خیالات کرتے ہوئے اور سیر کرتے
ہوئے چلے آتے ہین یہان تک کہ حد قاف تمام ہوئی کوئی دو پہر دن آیا ہوگا کہ یہ لوگ داخل پردۂ دنیا
ہوئے دیوزادون نے عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو کہ باقبال و حشم و بخیر و عافیت آپ داخل
پردۂ دنیا ہوئے قاف کی حد تمام ہوئی پردۂ دنیا کی سرحد شروع ہوئی اور اب حضور داخل
حد پردۂ دنیا ہوئے ان چارون شاہزادون نے ہاتھ اٹھاکر بدرگاہ رب کریم بہت عجز و
انکسار کے ساتھ اپنے خیر و عافیت سے پردۂ دنیا مین پہونچنے کا شکریہ ادا کیا اور سجدۂ شکر
بجا لائے سر اٹھاکر جو دیکھا تو ہر طرف صحرائے وسیع و پرفضا نظر آتے ہین کوسون سوائے
سبزہ زار کے اور گلہائے رنگارنگ اور میوہ ہائے گوناگون کے دوسری شے کا نام نہین
ہے چشمہ آب شیرین و خوشگوار کے لہرین مار رہے ہین جانوران صحرائی پھر رہے ہین کسی سمت کوہ
فلک شکوہ واقع ہوئے ہین کہ از قلۂ کوہ تا پائین کوہ سبزہ لگا ہوا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا
پہاڑ عروس بنا ہوا کھڑا ہے کسی نوشاہ کے اشتیاق مین اور گلہائے رنگ برنگ یعنی سرخ
و زرد وغیرہ جو کھلے ہوئے ہین تو عجب بہار ہے ہر طرف قدرت پروردگار آشکار ہے صنعت بانیان
قضا و قدر پیدا ہے ہر برگ و گل سے صنعت خالق حقیقی ہویدا ہے یہ بہار دیکھکر سہراب ثانی
نے رستم ثانی سے عرض کیا کہ واقعی پردۂ دنیا کے سامنے پردۂ قاف کی کوئی حقیقت
نہین ہے پردۂ دنیا کو اگر فردوس برین کہا جائے تو بجا ہے یہ مقام بہت پر بہار اور بافضا
معلوم ہوتا ہے پردۂ دنیا کا کیا کہنا رستم ثانی نے جواب دیا کہ ای فرزند یہ وہ مقام ہے کہ
جہان ہمیشہ بہار رہتی ہے یہان کی آب و ہوا سے دل کو فرحت قلب کو مسرت حاصل ہوتی ہے
خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے پھر اُس مقام بہشت آئین کو دکھایا ہمکو تو اب اپنی
زندگی مین یہان کے آنے کی امید نہ تھی مگر اُسنے اپنا فضل شامل حال کیا کہ پھر یہان کی سیر
نصیب ہوئی اور تقدیر نے یاوری کی کہ ہم یہان آئے ہمکو تو خواب مین بھی یہان کا خیال
رہتا تھا ای فرزند ابھی کیا تمنے دیکھا ہے جب یہان کی سیر کروگے اور ملکون اور شہرون کو
دیکھوگے اور یہان کے باشندون سے ملوگے تو تمکو یہان کی قدر ہوگی کیونکہ تم پردۂ قاف
مین پیدا ہوئے ہو اُسی مقام پر پرورش پائی ہے دیو و پریزاد کی صحبت اٹھائی ہے تمہین
یہان کی کیفیت کیا معلوم اور یہان کی حالت سے کس طور سے آگاہ ہو سکتے ہو ہان جب
یہان رہوگے تو واقف ہوگے اُسوقت تمکو لطف حاصل ہوگا ابھی تمنے دیکھا کیا ہے یہان

جب یہاں سکونت اختیار کروگے اسوقت لطف ملے گا ای فرزند یہ ادنے نمونہ ہی اس سے زیادہ
زیادہ پر بہار اور فرحت افزا یہاں مقام ہین یہان کے باشندے سب خوش کلام ہین
سہراب ثانی نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا رستم ثانی نے فرمایا کہ ای فرزند بہت سی
باتین ایسی ہین جو کہ پردہ قاف مین نہ تھین جبکہ ہمارے جد امجد تشریف لے گئے انھون نے
رواج دین اہل قاف طرز جنگ و پیکار سے واقف نہ تھے اب جو طریقے تمنے یہان دیکھے یہ
سب ہمارے جد امجد کے جاری کیے ہوے ہین خداوند کریم نے انسان کو اشرف مخلوقات
فرمایا ہی اور سب خلقت پر شرف بخشا ہی اسی سبب سے ہر قسم کی خلقت انسان کی اطاعت کرتی
ہی اپنی قدرت کاملہ اور حقیقت بالغہ سے وہ عقل انسان کو عطا فرمائی جو کہ کسی کو نہین عطا
کی یہ ہی سبب ہی کہ جن و پری و دیو و ملک تابع انسان ہوتے ہین یہ کس قدر شرف ہی کہ جو
نبی یا وصی نبی خلق فرمایا وہ قوم انسان سے خلق فرمایا اور سب قومون کو اسکی اطاعت کا حکم
فرمایا یہ ہی شرف کافی ہی اسکے سوا خیال تو کرو حضرت سلیمان علیہ السلام کو کہ قوم انسان
سے تھے مگر کیا شرف درگاہ خداوند کریم سے ملا تھا کہ سب قومون پر حاکم تھے یعنی چرند و پرند
وغیرہ بھی انکے تابع حکم تھے دیو و پری و جن پر آپ حکمرانی فرماتے تھے ہوا و ابر پر بھی انکا حکم جاری
ہوتا تھا بس ایسے ایسے شرف اور کسی قوم کو مرحمت ہوے ہین پھر کیون نہ انکے بود و باش کا
مقام ہر قوم کے مقام سے عمدہ اور نایاب ہو ہم سب کو فخر و افتخار کرنا زیبا ہی کہ اسنے ہم سب کو
اپنے عنایت و کرم سے ہر قوم پر شرف دیا اور اشرف مخلوقات فرمایا جہان تک ہم فخر
و مباہات کرین وہ سب ہمپر زیبا ہی یہ ہی امر کیا کم ہی اور تمام عمر اسی امر کا شکریہ نہین کوئی ادا
کر سکتا ہی کہ انسان کو اسقدر زور و طاقت عطا فرمایا ہی کہ وہ دیو و جن و پری پر غالب آتا ہی
اور یہ سب انسان کی اطاعت و بندگی کو اپنے اوپر واجب جانتے ہین ورنہ یہ ممکن تھا کہ انسان
دیو پر غالب آتا یہ صرف اسکی عنایت اور رحمت ہی ورنہ اگر ایسا نہوتا تو یہ دیو و پریزاد وغیرہ
نسل انسان کو عالم ایجاد سے مٹا دیتے اور سوائے انکے کوئی نہوتا مگر وہ کیسا حکیم مطلق ہی کہ اسنے
اس مرض کی دوا کے لیے ہمکو ایسی طاقت مرحمت فرمائی کہ ہم دیو وغیرہ پر غالب آئے اور
انکے شر سے بچے اور لقمہ ہونے سے محفوظ ہوے یہ جو تقریر رستم ثانی نے کی سہراب ثانی نے
جواب مین عرض کیا کہ جو کچھ فرمایئے وہ سب بجا ہی واقعی ہم اسکے ایسے بندہ گنہگار ہین کہ کسیوقت
سر نہین اٹھا سکتے ہین اور ہمسے اسکی بندگی پورے طور سے نہین ادا کیجاتی ہی اگر ہم اسکی نعمتو نکا
تمام عمر اپنی شکریہ ادا کرین اور اسی حالت مین مر جائین اور پھر وہ ہمکو زندہ کرے اور ہم
پھر ادائے شکریہ مین مصروف ہون اگر اسی طور سے ہزار مرتبہ واقع ہو مگر ہم اسپر بھی
نہین ادا کر سکتے ہین دوسرے یہ امر خیال کرنے کا ہی کہ ہمسے تو اسکی اطاعت و بندگی اس
طریقے سے نہین ہو سکتی ہی کہ جس طریقے سے اسنے ہمکو حکم فرمایا ہی ہمارا بال بال گنہگار ہی مگر وہ ایسا
کریم کارساز ہی کہ ہماری طرف سے باوجود ایسے ایسے گناہ کے کہ وہ ملاحظہ فرماتا ہی مگر اغماض
و چشم پوشی کرتا ہی کیا عرض کیا جائے کیسا خالق برحق اور رازق مطلق ہی کہ جو اسکو
مانتے ہین انپر بھی وہی نظر اور مرحمت ہی اور جو نہین مانتے ہین بلکہ اسکے قائل نہین ہین
دوسرون کو سجدہ کرتے ہین اور اسکے ساتھ شامل کرتے ہین اور ایسے ایسے کلمات بکتے

مین کہ جس سے وہ بالکل بری ہی وہ کیسا کریم و رحیم ہی کہ کسی قسم کا اُسنے تعرض نہین کرتا ہی برابر دشمن و
دوست کو رکھتا ہی جیسا کہ شاعر کہتا ہی رباعی ای کریمے کہ از خزانۂ غیب ؛ گبر و ترسا وظیفہ
خور داری ؛ دوستان را کجا کنی محروم ؛ تو کہ با دشمنان نظر داری ؛ خیال کرنے کا مقام ہی
جو لوگ کہ صاحب شوکت اور مرتبت اور صاحب اختیار ہین باجو کہ صاحب مال ہین اگر اُنکی نسبت
کوئی کلام بیہودہ یا اُنکی شان کے خلاف کہتا ہی یا اُنکے ملازم و خادم عدول حکمی کرتے ہین تو وہ کیسے ناخوش
ہوتے ہین اگر صاحب اختیار ہین اور کسی سے اس قسم کا فعل سرزد ہوا ہی کہ وہ لائق قتل ہی تو قتل کرتے
ہین یا جس قسم کی چاہتے ہین سزا دیتے ہین جو اس قابل نہین ہین یعنی صاحب اختیار نہین ہین تو وہ
ملازم وغیرہ کو عدول حکمی مین ملازمت سے چھڑا دیتے ہین بس مین خیال کرتا ہون کہ اگر اُنکے اختیار
مین رزق ہوتا تو وہ بند کر دیتے مگر خیال تو فرمایئے کہ وہ کیسا کریم ہی باوجودیکہ کل اختیار رکھتا ہی اگر
چاہے تو ایک دم مین سب کو فنا کر دے چاہے تو رزق نہ دے ایسا عادل ہی اور ایسا مالک ہی
کہ اُسکے اختیار مین موت و زیست سب کچھ ہی مگر کوئی اُس سے نہین ڈرتا ہی اور اُسکی اطاعت نہین کرتا ہی
بلکہ جو زبان مین آتا ہی اُسکی شان مین کہتا ہی چنانچہ اُسکو سجدہ بھی نہین کرتا پتھر یا شیطان یا اُسکے پیدا
کیے ہوے بندے کو یا اُسکی بنائی ہوئی چیزونکو سجدہ کرتے ہین اور اپنا خدا سمجھتے اور جو جی چاہتا ہی خداے
برتر کی شان مین کہتے ہین مگر واہ رے عدل و رحم کہ وہ کسی قسم کی سزا نہین دیتا ہی اور ہر ایک کو
اُسکے مقدر کے موافق رزق مرحمت فرماتا ہی وہ خالق بے نیاز و رب کارساز ہی کیا اُسکی تعریف کیجاے
بموجب شعر برابر نظر دشمن و دوست پر ؛ نہین منحصر مغز پر پوست پر ؛ یہ کتنی بڑی رحمت و کرم ہی
کہ اُسنے ہم سبکے لیے نبی خلق فرمائے تاکہ ہمکو ہدایت کرین تاکہ ہم راہ نیک و بد سے آگاہ ہون تاکہ یہ
کوئی اعتراض نہ کرے کہ ہمکو کب معلوم تھا کہ یہ راہ نیک ہی یا بد جو ہماری عقل نے راے دی ہمنے اُسپر عمل
کیا ہم مستحق سزا کے نہین ہین اب کوئی اس امر کا عذر نہین کر سکتا ہی کیونکہ پیغمبرونکے ذریعے سے ہمکو سب حالات
سے آگاہ کر دیا اب یہ ہماری بدقسمتی ہی کہ اُنکے فرمانے پر عمل نکرین اور جو ہماری راے ہمکو راے دے اور ہمارا
نفس ہمکو راہ بتائے اُسپر ہم عمل کرین اب ہم ضرور مستحق سزا کے ہین مگر وہ ایسا رحیم ہی کہ ہمسے سراسر گناہ
سرزد ہوتے ہین وہ دیکھتا ہی اور اُسکی سزا نہین دیتا صرف اس خیال سے کہ شاید میرا بندہ اپنے اس
گناہ سے نادم ہو اور میری طرف رجوع کرے یہ کتنا بڑا رحم ہی کہ اُسنے در توبہ کھول دیا ہی اور حکم دیا ہی کہ
توبہ کرو ہم قبول کرینگے یہانتک حکم ہی کہ مرنے کی ایک ساعت قبل تک جو توبہ اپنے گناہونسے کرے
تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہی مگر ہماری آنکھونپر ایسے غفلت کے پردے پڑے ہین کہ ہم یہ سب جانتے
ہین اُسپر بھی اپنے فعلونسے باز نہین آتے ہین یہ کتنی بڑی اُسکی پرورش اور عدالت ہی کہ اُسنے
ہر فعل بد کی سزا بروز قیامت مقرر فرمائی ہی صرف اس غرض سے کہ شاید بندہ اب بھی اپنے
حرکات سے باز آئے بس انھین سب امرون سے تو وہ پہچانا جاتا ہی اور خالق کہا جاتا ہی خلاصہ
میری تقریر کا یہ ہی کہ وہ بڑا رحیم ہی اور اپنے بندون پر بہت مہربان ہی اُسکی مہربانیون اور رحمونکا
شکریہ ادا نہین کیا جا سکتا ہی بموجب شعر اگر بر موے تن گردد زبانے ؛ نہ آید شکر او ہرگز بیانے ؛
یہ جو تقریر سہراب ثانی نے کی رستم ثانی وغیرہ نے جواب مین فرمایا کہ ای فرزند تمنے
اسوقت وہ تقریر کی ہی کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی ہی واقعی وہ ایسا ہی خالق ہی راوی
بیان کرتا ہی کہ اسی قسم کی تقریر کرتے ہوے چلے آتے تھے کہ یکایک شہرون کی آبادی نظر آئی

دیکھا کہ تمام لوگ پھر رہے ہین بازارین آراستہ ہین خرید و فروخت ہو رہی ہی کٹورہ کھنک رہا ہی ہر مقام پر میلا لگا ہوا ہی کہین ناچ و رنگ ہی کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی دو چار دوست جمع ہین کوئی باغ کی سیر کر رہا ہی کہین دربار آراستہ ہی کوئی بادشاہ شکار مین مصروف ہی کیونکہ یہ لوگ بلندی پر تھے بہت دور تک کا اُنکو حال نظر آتا تھا یہ اسی طور سے سیر کرتے ہوے چلے جاتے تھے کہ سہراب ثانی نے دیکھا کہ ایک صحرا بہت وسیع ہی اور نہایت درجہ پُر بہار اور مقام فرحت افزا ہی سبزہ مثل زمرد کے چمک رہا ہی کوسون تک یہ معلوم ہوتا ہی کہ مخمل سبز کا فرش کیا ہوا ہی چشم کو اُسکے دیکھنے سے طراوت حاصل ہوتی ہی روح کو راحت قلب کو فرحت کئی چشمے اُسمین آب صاف و شفاف سے لبریز پانی اُنکا ایسا صاف ہی اور ایسی آب ہی کہ آب گوہر غرق شرم سے غرق آب خجالت ہوتی ہی وہ چشمے مثل چشمۂ سلسبیل کے پاک و صاف ہین مثل آب کوثر کے اُسکا پانی چمک رہا ہی ہر موج اُسکی رشک زلف حور ہی حباب جو اُنمین پیدا ہوتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا پستان حور ہین یا مقنعۂ نوربانی پر روشن ہین کیونکہ اُنپر عکس آفتاب کا جو پڑتا ہی اور آفتاب قریب غروب ہونے کے ہو درخت میوہ دار اسقدر اس صحرا مین قرینے سے لگے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہشت شدادی ہی شاخین بار ثمار سے زمین کے بوسے لے رہی ہین طائران خوشرنگ و خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی کر رہے ہین طاوسان صحرا ادھر اُدھر پھر رہے ہین کبک قہقہہ زنی مین مصروف ہین بلبل ہزار داستان گلہاے رنگارنگ کو دیکھکر خوش ہو رہی ہین گل خود رو ایک سمت کو کھلے ہوے ہین لالے کا تختہ الگ ہی یہ معلوم ہوتا ہی صحرا مین آگ لگی ہی اور دیگر قسم کے پھول مثل کوڑیالا و بیلا و موتیا وغیرہ کے کھلا ہوا ہی ہر ایک کا تختہ الگ ہی گل مہندی و گل شببو و گل داودی کی ایک طرف کو بہار ہی وہ صحرا رشک دہ گلزار شدادی ہی اُس صحرا کو دیکھکر شاہزادے کے دل مین شوق اُسکی سیر کا پیدا ہوا دیکھا کہ آہو و چیتل و نیل گاؤ ایک طرف کو خوش فعلیان کر رہے ہین جست و خیز مین مصروف ہین بالکل خوف صیاد نہین ہی یہ سب واقعات دیکھکر دل کو جو اُسکی سیر کا اشتیاق ہوا تو رستم ثانی اور ایرج نامدار سے عرض کیا کہ اگر آپ لوگون کی راے ہو اور آپ اجازت فرمائین تو اس صحرا مین دو ایک دن قیام کرین اور یہان کے حالات آیندو روند سے دریافت کرین تاکہ معلوم ہو کہ آجکل بدیع الملک کس مقام پر ہین اور کس سے مقابلہ کر رہے ہین اور یہان کا کیا رنگ ہی بس اسی سمت کو ہمراہ آپکے کوچ کرین یہان کی خبرین دریافت کرنا بھی ضرور ہی میرے نزدیک تو یہ امر بہتر ہی کہ اس مقام سے بڑھکر کوئی مقام پُر فضا اور راحت افزا نہو گا یہان کی ہوا جو کھائینگے جو کچھ کسل راہ ہی برطرف ہو جائیگا تازہ دم ہوکر یہان سے کوچ کرینگے شاید خداوند کریم کوئی ایسا سبب پیدا کر دے کہ کچھ لشکر بھی جمع ہو جاے اور اسی مقام پر اُتر کر یہ جو دیو بہ ریزاد کا لشکر ہمراہ آیا ہی پہونچانے کو اُسکو بھی رخصت کر دین طرف پردۂ قاف کے صرف اُنکو رہنے دین کہ جو محافظ بارگاہ و دیگر اسباب طلسمی ہین کیونکہ بدون اُنکے بارگاہ برپا ہونا محال ہی اس سبب سے کہ یہ بارگاہ طلسمی ہی یہ جو شاہزادے نے کہا سب نے جواب دیا کہ بہتر تو ہی تمھاری راے بہت نیک ہی بلکہ رستم ثانی اور شہریار نے فرمایا کہ یہان قیام کرنے سے ایک فائدہ اور ہوگا کہ تاجرون اور سوداگرون وغیرہ سے ہمارے لشکر کا بھی حال معلوم ہو گا کہ وہ لوگ کہان ہین اور

کس فکر مین ہین اور آنکا کیا حال ہوا ہماری جدائی کے رنج و غم مین اور یہ امر بھی معلوم ہو جائیگا
کہ بدیع الملک آجکل کس مقام پر ہین اور کس سے مقابلہ کر رہے ہین اور آنکی صاحبقرانی کو
کچھ عروج بھی ہوا یا نہین اور کون کون آنکا شریک ہوا اور کسقدر ملک انھون نے اسلام آباد
کیے کیونکہ بہت سے ملک ابھی کفر آباد تھے اور کس ملک پر آئے اور کس کفار سے معرکہ پڑا ہی اور یہ بھی
معلوم ہوگا کہ کسی نے کفار اولاد سے خروج تو نہین کیا کیونکہ جب ہم یہان تھے تو سنا گیا تھا کہ پسر
زمرد تانی یعنی ازرنگ نے خروج کیا ہی اسکے ہمراہ لشکر ہی اور ایک لڑکا بخشگان کا یعنی منجگان
ثانی ہی وہ ازرنگ کو ترغیب دلا رہا ہی کہ تم دعوی خدائی کرو کیونکہ تمھارے باپ دادا خدا تھے اور
دوسرے تو برج بدرگ حرامی کے بھی پیدا ہوئے تھے بطن سے دختر فرعون تانی کے سنا
گیا تھا انمین ایک ساحر ہی اور ایک پہلوان انکا بھی قصد تھا کہ خروج کرین آیا انمین سے کسی نے خروج
کیا یا نہین اگر خروج کیا تو کہان ہین یا ہاتھ سے بدیع الملک کے مارے گئے بلکہ مجکو خوب یاد ہی
کہ جب مین اپنے لشکر سے نفیر ہو کر نکلا تھا اور شہر زرین حصار مین پہونچا تھا تو اسدن وہان ایک
جلسہ تھا اور کشتی کا سامان ہو رہا تھا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا تھا کہ ایک پہلوان ازرنگ
کی طرف سے آیا ہی اور اسکے پاس ایک فرمان ہی وہ ہر ایک ملک مین جاتا ہی اور وہان کے بادشاہ
و حاکم سے کہتا ہی کہ اگر کوئی پہلوان ایسا ہو کہ جو مجکو زیر کرلے اور مجھ سے مقابلہ کرے اگر مین
اسکو زیر کرون تو جو اسکا دین ہو مین قبول کرونگا ورنہ وہ مع اپنے بادشاہ کے ازرنگ پرست
ہو اور اس فرمان پر مہر کردے کہ ہمارے یہان کا پہلوان آپکے پہلوان سے لڑا اور زیر ہوا
اب کوئی پہلوان باقی نہین ہی جو لڑے لہذا ہمنے آپکا دین قبول کیا اور اس فرمان پر مہر کی
یا جسکے یہان پہلوان نہو وہ یہ تحریر کرکے مہر کردے کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان نہین ہی جو
آپکے پہلوان سے مقابلہ کرے لہذا ہمنے آپکا دین قبول کیا بخوشی اور مہر کردے بس مین نے
دیکھا تھا کہ کئی ملکون سے وہ مہر کرا لایا تھا کسی مقام پر تو اس سے مقابلہ ہوا تھا کسی مقام پر
نہین ہوا تھا وہ اسی غرض سے زرین حصار مین بھی آیا تھا زر و مان تاجدار نے یہ اقرار
کیا تھا کہ میرا جو سپہ سالار ثقیل دیو پیکر ہی اگر یہ زیر ہو جائیگا تو مین ازرنگ پرستی اختیار
کرونگا چنانچہ اس سے اور پہلوان ازرنگ سے کشتی کا دن قرار ہوا تھا جسدن مین پہونچا تھا
وہ دن کشتی کا تھا مین بھی اسی حالت سے یعنی درویشی کی حالت سے اس مقام پر گیا کہ جہان
کشتی ہو رہی تھی مین نے دیکھا کہ ازرنگ کے پہلوان نے زر و مان کے پہلوان کو کشتی
مین زیر کر لیا اور زیر کرکے لاف گزاف کرنے لگا مجکو غصہ آگیا مین نے اکھاڑے مین جا کر اسکو
زیر کرکے جبر کر پھینکدیا سب نے میری بہت تعریف کی اور سب میرے مرید ہوے میری بڑی خاطر
و مدارات کی مین نے زر و مان کے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم فرمائے میرے لیے تکیہ آراستہ کیا گیا
بیر دن شہر مین وہان رہتا تھا مین نے چند دن مین مع بادشاہ کے سب اہل شہر کو مسلمان
کیا وہ لوگ میرے تابع فرمان تھے کہ مجکو دیو اٹھا کر پردۂ قاف کو لیگئے بس اس سبب سے
مین یقین کرتا ہون کہ اس مرتد یعنی ازرنگ نے ضرور خروج کیا ہوگا کیونکہ اسکے ہمراہ ایک
بچہ شیطان ہی وہ ضرور اسکو ورغلان کرکے نکلا ہوگا اسکا بھی حال معلوم ہوگا شہریار نے زرنگار
اور خورشید تاج گیر کا حال بیان کیا کہ ان لوگون نے زر و مان پر لشکر کشی کی تھی مین نے

انکو مسلمان کیا تھا جبکہ مین اپنے لشکر سے بھائی صاحب کے تغیر ہوکر نکل جانیکی خبر پاکر اور تغیر ہوکر نکلا تھا تو قدرت خداسے مین زرین حصار پر پہونچ گیا اور مین نے زرد مان کو اس آفت مین مبتلا پاکر اسکی مدد کی ان دونون بادشاہونکو مسلمان کیا زرد مان نے میری بڑی خاطر و مدارات کی اسی تکیہ پر لاکر مجکو مقیم کیا باقی حالات تو مین بیان کرچکا ہون نہ معلوم وہ دونون بادشاہ مسلمان رہے یا پھر کافر ہوگئے اور زرد مان سے بعد میرے گم ہو جانے کے کس طور سے پیش آئے انکی بھی حالت دریافت کرنا ضرور ہی لہذا میرے بھی نزدیک مناسب ہی کہ اسی صحرا مین قیام کیا جائے اور یہ سب حالات دریافت کیے جائین بعدہ پھر یہانسے کوچ کیا جائے جسطرف مناسب وقت جانا جائے یہ جو رستم ثانی و شہریار نے فرمایا سہراب ثانی نے ان دیوون سے فرمایا کہ جو تخت دوش پر اٹھائے ہوے تھے کہ ہمکو اس صحرا مین اتار دو اور ہمارے خیمے و بارگاہین اس صحرا مین برپا کرو اور تم سب جو کہ ہمکو پہونچانے آئے ہو ہمسے رسید لیکر طرف پردۂ قاف کے واپس جاؤ سوائے ان پریزادون و جن و دیو وغیرہ کے جو کہ مہتمم خزانہ و بارگاہ وغیرہ ہین کیونکہ بدون انکے ان سب چیزونکا انتظام غیر ممکن ہی ہم اس صحرا مین دس بارہ دن قیام کرینگے اور حالات یہان کے دریافت کرکے مدجو مناسب ہوگا کوچ کرینگے اب تم سبکی ہمراہی کی ضرورت نہین ہی کیونکہ یہان کے حالات سے ہم بخوبی آگاہ ہین کہ یہ مسکن و ماوا ہمارا ہی ہم یہان کی راہون سے کامل طور سے واقف ہین اب تمہاری ہمراہی مین ہماری بدنامی ہی یہ جو شاہزادے نے فرمایا وہ امراء پرکرسکے فوراً بالائے ہوا سے مع تخت کے طرف زمین کے متوجہ ہوے اور ایک آن مین سب نے مع کل اسباب وغیرہ کے شاہزادونکو اس صحرا مین اتارا مین اس صحرا کی کیفیت بہار وغیرہ عرض کرچکا ہون اب تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی جیساکہ سہراب ثانی نے بالائے ہوا سے اسکی حالت کو ملاحظہ فرمایا تھا اس سے دوچند یہان آکر دیکھا پس تخت پر سے اترکر حکم دیا کہ مقام مناسب دیکھکر بارگاہ و خیمے وغیرہ برپا کرو اور آپ مع رستم ثانی وغیرہ کے سیر صحرا مین مصروف ہوے وہ پانچ ہزار آدم زاد بھی تختون پر سے اترے پردۂ دنیا کو دیکھکر بہت خوش ہوے ہر ایک سجدۂ شکر بجا لایا اور گلگشت صحرا مین مصروف ہوے ادھر دیو و پریزادون وغیرہ نے خیمے برپا کیے ایک خیمے مین تمام مال و اسباب طلسمی یعنی خزانہ اور وہ صندوق جسمین اسّی ہزار اسلحہ طلسمی مع خفتان شب چراغی کے تھے انپر پہرہ مقرر کیا اور باقی خیمے اور لوگونکے لیے برپا کیے بارگاہ چہل چراغ سلیمانی کو برپا کیا اسکی تعریف کیا تحریر کرون اگر بتفصیل تعریف تحریر کرون تو ایک جلد اسکی تعریف کے لیے اور تیار ہو مجملاً تحریر کرتا ہون کہ اس بارگاہ مین پانچ ہزار ستون یاقوتی و زمردی و آسمانی تھے کہ جنپر گوہر شب چراغ نصب تھے اور تمام بارگاہ مین کارچوبی کام کیا ہوا تھا اور فرش مخملی سے بارگاہ آراستہ تھی اسپر بھی کارچوبی کام تھا نہایت تکلف سے بارگاہ چت و بیرون زرنگار شیشہ آلات سے آراستہ تھی اور ایسا سامان تھا کہ جو کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا بابین پیرانہ سالی سے اس بارگاہ کے شوق دید مین پیر فلک کی کمر مین خم آگیا ہی سات جلوخانہ تھے ہر جلوخانہ جواہر نگار تھا جس رنگ کے جواہر کا جلوخانہ تھا اس رنگ کا اسمین فرش مخمل کا تھا اسپر کارچوب کیا ہوا تھا دونون طرف جواہرات کے درخت ہر جلوخانہ مین لگے ہوے تھے جس قسم کا پھول جس درخت مین لگا ہوا تھا اسی پھول کا عطر بھرا ہوا تھا تمام بارگاہ خوشبو سے بسی ہوئی تھی اس بارگاہ مین ہزارون کرسیان جواہر نگار و زرنگار الماس تراش آراستہ تھے چار مسند سلیمان بہت عمدہ نہایت نادر کار آراستہ تھین آئینہ خانے جڑے ہوے تھے ایک تخت طاؤسی وسط بارگاہ مین آراستہ تھا

اکیس زینے کا مرصع جڑاؤ الماس نگار لگا ہوا تھا صحن بارگاہ میں تمام مخمل کاشانی کا فرش کیا ہوا تھا اسپر جا بجا سبزہ زمردی بنا ہوا ہر قسم کے بیل بوٹے تھے اور جا بجا جواہرات کے چمن بنائے تھے طلائی گملوں میں جواہرات کے چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوئے تھے انمیں عطر ہر قسم کے پھولونکا بھرا ہوا تھا قمقمے روشن تھے عود و عنبر کی خوشبو آرہی تھی اندرون بارگاہ تو یہ سامان تھا بیرون بارگاہ پر لال پردہ کارچوبی پڑا ہوا تھا ایک پریزاد بعہدہ درگہ سالاری صندلی زرنگار پر بیٹھا ہوا تھا بارگاہ اسقدر وسیع تھی کہ کئی ہزار کرسیاں اسمیں آراستہ تھیں اور تمام بارگاہ میں گوہر شب چراغ نصب تھے مثل ستارونکے چمک رہے تھے اور ضو دے رہے تھے ایک بہت بڑا گوہر شب چراغ قبہ بارگاہ میں نصب تھا آفتاب کی ضو دے رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب طالع ہے وہ بارگاہ مثل آسمان کے معلوم ہوتی تھی کہ گویا تارے نکلے ہوئے ہیں اور ماہتاب طلوع کر رہا تھا بارگاہ اسقدر بلند اور رفیع تھی کہ اسکی رفعت بلندی کے آگے چرخ بریں کی بلندی پست تھی اسکے کلس سے آفتاب کسب ضو کرتا تھا کلس اس بارگاہ کا طلائی تھا ایک طاؤس الماس کا مرصع بنا ہوا تھا اسکے سر پر ایک گوہر شب چراغ بہت بڑا لگا ہوا تھا کہ جسکی ضیا باری سے تمام صحرا روشن و منور تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ بلندی بارگاہ پر آفتاب طالع ہے اور تمام صحرا میں دھوپ پھیلی ہوئی ہے صفت یہ تھی کہ دن کو وہ گوہر ایسی ضو دیتا ہے کہ جیسے آفتاب اور شب کو مثل ماہتاب کے جو گوہر شب چراغ اس بارگاہ میں نصب ہیں وہ مثل ستارونکے شب کو معلوم ہوتے ہیں اور دنکو مثل ذرونکے باہر سے بارگاہ مخمل سرخ کی ہے اور تمام اسپر اسطرف بھی کارچوب کا کام بنا ہوا ہے کیسی کیسی نسکار گاہیں اور میدان جنگ کی تصویریں صناعان جابکدست نے بنائی ہیں کہ جنکو دیکھکر عالم حیرت طاری ہوتا ہے نظارہ کرنیوالا متحیر ہوکر ساکت ہو جاتا ہے کسی قسم کی خواہش نہیں رہتی ہے بھوک و پیاس جاتی رہتی ہے اسکے نظارے سے طبیعت کو سیری نہیں ہوتی ہے اس بارگاہ کے ہمراہ چار بازار ہیں کہ جو ہر ایک رشک دہ بازار چین و ختن ہے صفت یہ ہے کہ بارگاہ سے لیکر برابر بازار تک ایک بہت وسیع سڑک ہے کہ جسپر بجائے سرخی کے یاقوت کے سنگ ریزے پڑے ہوئے ہیں اور دونوں طرف اس سڑک کے چمنبندی کی ہوئی ہے وہ بازار میں جواہر کی ہیں انمیں سب دکاندار پریزاد و قوم جن سے ہیں ہر ایک قسم کا سوداگر موجود ہے دکانیں خوب آراستہ ہیں یہ دوسری صفت ہے کہ جدہر سے قصد کرو بازار میں پہونچنے یا دربارگاہ پر ہر طرف سے بارگاہ کو راستہ گیا ہے باغ رواں ہر طرف تیار ہے خوشبو گلہائے رنگارنگ سے بازاریں معطر ہیں نشان بازارونکے بلند ہیں ہوا سے پھریرے اڑ رہے ہیں انسے مشک و عنبر کی خوشبو پیدا ہوتی ہے چارون طرف بازارون کے بلکہ کئی کوس کے حلقے میں طلائی مٹیاں لگی ہوئی ہیں کہ جن پر بلوری و الماسی گلاس چڑھے ہوئے ہیں ایک علم قریب بارگاہ کے نصب ہے کہ جسکو نشان جھل چراغ سلیمانی کہتے ہیں اسکا پنجہ پنجۂ آفتاب کو شرمندہ کرتا ہے اسقدر بلند ہے کہ سر اسکا آسمان سے ملا ہوا ہے اسمیں بھی گوہر شب چراغ نصب ہیں جب ہوا سے اسکو حرکت ہوتی ہے تو اس سے صدائے یا صاحبقران یا صاحبقران کی آتی ہے شقۂ علم سے مشک و عنبر کی خوشبو کے جھکے نکلتے ہیں ان سب اشیا کے منتظم و مہتمم پریزاد ہیں خزانۂ طلسمی کے مالک کندان جنی و معدن جنی و مخزن جنی ہیں کہ یہ خزانہ دار ہیں اور انھیں کے حوالے تمام صنادیق اسلحہ وغیرہ بھی ہیں اور منتظمان بارگاہ اصرار پریزاد و ابرار پریزاد و تیرتار پریزاد بارہ سو پریزاد ہیں اور وہی مہتمم بازارون کے بھی ہیں اور جو کہ نشان طلسمی کو اٹھاتا ہے اسکا

نام ضرغام پریزاد ہے یہ حامل نشان جہل چراغی ہے نقارخانہ طلسمی بھی ایک طرف آراستہ کیا گیا ہے کہ جسکے منتظم خلیقل پریزاد شہنا نوازہ و جلیل پریزاد و دیگر اور پریزاد ہین اسی طور سے کئی سو دیو پریزاد و جن اس سب اسباب طلسمی وغیرہ کے مہتمم و منتظم ہین انکو حکم ہے کہ تمکو سوا اپنے کامون کے دوسرے کامونسے غرض نہین ہے ہماری جنگ دیکھا کیین بھولے سے بھی نہ شریک ہونا اگر ہم حریف کے ہاتھ سے مغلوب ہون اور وہ آکر اس مال و اسباب پر قبضہ کرے تو مثل ہمارے اسکی اطاعت کرنا اس سے لڑنا نہین کیونکہ تم قوم جن و پری و دیو سے ہو وہ تمپر غالب نہ آئیگا ہماری بدنامی ہوگی اسی اقرار سے ان سبکو ہمراہ لائے ہین ورنہ سب مال و اسباب قاف ہی مین چھوڑ آتے تھے خلاصہ یہ کہ عجب عجب نیرنجات و نیرنگی عجائبات نادرات اس بارگاہ اور بازارونسے ظاہر ہوتے ہین جو کہ مشاہدہ سے علاقہ رکھتے ہین تمام عجائبات قاف و نیرنجات طلسم تھے کیون نہوتے کیونکہ یہ بارگاہ وغیرہ طلسمی تھی جو کہ اس شیر کے لیے ایک مدت مدید سے طلسم مین امانت رکھے تھے سہراب ثانی مثل حمزہ صاحبقران کے با اقبال ہے سب اولاد حمزہ نے طلسم فتح کیے ہزارون بلکہ لاکھون بارگاہین بھی طلسمونسے ملین مگر ایسی بارگاہ کسی کو نہ ملی باوجودیکہ بدیع الملک نے ہزارون طلسم فتح کیے اور مثل انکے بہادر بھی کوئی نہ تھا اور ایسے جری و بہادر تھے کہ صاحبقران ثانی انکو صاحبقران کہتے مگر انکو بھی یہ سامان و یہ شوکت نہین دستیاب ہوا جو کہ سہراب ثانی کو ہوا بارگاہ ہم پلہ بارگاہ سلیمانی کے ملی اگر اس بارگاہ کا نام بارگاہ سلیمانی ہے تو اسکا نام بارگاہ جہل چراغ سلیمانی ہے اگر لشکر حمزہ صاحبقران کا نشان علم اژدہا پیکر کے نام سے مشہور تھا تو اس شیر کے لشکر کے علم کا بھی نام نشان جہل چراغ سلیمانی ہے جس طور سے اس علم کے ہر شقہ سے بوے مشک و عنبر آتی تھی اس علم کے بھی ہر شقہ سے اسی طور کی خوشبو آتی ہے اگر اس علم سے صداے یا صاحبقران یا صاحبقران آتی تھی تو اس سے بھی آتی ہے اگر بارگاہ سلیمانی کے ساتھ نقارخانہ سلیمانی و کوس سکندری تھا اور مثل قلابہ چینی و کبابہ چینی کے شہنا نواز تھے تو اس بارگاہ کے بھی ساتھ نقارخانہ جہل چراغ سلیمانی اور کوس سلیمانی ہے کہ جسکی صدا مثل طبل سکندری کے دور تک جاتی ہے اور مثل قبابہ چینی و قلابہ چینی کے یہان بھی شہنا نواز خلیقل پریزاد و جلیل پریزاد ہین بارگاہ سلیمانی کے ہمراہ بازار ہین ہین تو اسکے بھی ہمراہ بازار ہین خلاصہ یہ ہے کہ یہ شیر مثل اپنے جد امجد حمزہ صاحبقران کے پردہ قاف سے شوکت پیدا کرکے آیا ہے اور اس قسم کا اقبال رکھتا ہے ایسی شان و شوکت کسی اولاد حمزہ نے نہین بہم کی ہے اس سے زیادہ شوکت بہم پہونچائی ہے مگر اس قدر ہم پلہ کوئی حمزہ صاحبقران کا نہین ہوا کہ مثل انکے بارگاہ بھی ملی ہو اور سب سامان بھی اگر حمزہ صاحبقران کے پاس تیغہ عقرب سلیمانی تھا تو اس بہادر کو بھی طلسم سے تیغہ شب چراغ سلیمانی ملا ہے جو کہ مثل عقرب سلیمانی کے ہے حمزہ صاحبقران کے پاس اشقر دیوزاد سا مرکب تھا اور اب بھی ہے اس جری کو طلسم سے وہ بے مثل و بے عدیل مرکب ملا ہے جو کہ مانند اشقر دیوزاد کے ہے اسکا نام اشہب سلیمانی ہے اسی طرح خفتان گوہر شب چراغی طلسم سے دستیاب ہوئے ہین کہ جنکو اپنے ہمراہ لائے ہین اور بہتیرا خزانہ ہاتھ لگا ہے طلسم سے کہ خزانۂ قارون کی کیا اصل ہین خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہون کہ ناظرین اسوقت اس شیر بیشۂ صاحبقرانی و نہنگ دریاے شجاعت و گل گلشن ایرج نوجوان و ثمر باغ مراد رستم ثانی کی شوکت کو ملاحظہ کرینگے جب یہ لشکر جمع کرکے کسی طرف کو کوچ کرینگے اور یہ حقیر شوکت و نشان لشکر تحریر کریگا اگر قلم نے بھی مدد کی اور ذہن نے بھی کمک کی یہ شیر مثل صاحبقران کے بہادر اور جری اور با اقبال ہے خیر آمدم بر سر مطلب جب سب بارگاہین و خیمے وغیرہ و بازارین آراستہ ہوچکین کوسون تک اس جنگل مین خیمے وغیرہ برپا ہوگئے ایک تو وہ صحرا

پُر بہار تھا ان سب خیمون اور بارگاہون کے برپا ہونے اور بازار کے آراستہ ہونے سے وہ صحرا وادی ایمن
بن گیا یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا جنگل کے دن جاگ گئے ہین ہر طرف پریزاد و جن و دیوزاد بالباس زرنگار
بصورت انسان انتظام کرتے ہوئے پھر رہے تھے اور وہ لوگ بھی کہ جنکو طلسم رہا کیا تھا اور ریہان الدین
سے سب خوشی خوشی بند و بست مین مصروف تھے وہ دیوزاد اور پریزاد جو کہ پہونچانے آئے تھے وہ واپس جانیکے
انتظام مین تھے یہان جب سب سامان درست ہوگیا طریقہ اور قاعدہ سے تو سیارہ ثانی نے جاکر شاہزادہ و نکو
آگاہ کیا وہ خیران دشت و تماشہ صحرا کر رہے تھے یہ سنتے ہی ادھر سے واپس آئے یہان آکر سامان درست پایا
ان سبکی کاربردازی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے حکم فرمایا کہ کرسیان حاضر کرو ہم تھوڑی دیر بیرون بارگاہ بیٹھکر
یہان کی سیر کرینگے ایک شگیرہ کارچوبی کہ جسمین موتیونکی جھالر لگی ہوئی تھی ستون اُسکے الماس کے تھے
برپا کیا گیا کرسیان جواہر نگار آراستہ کی گئین اُنپر یہ شاہزادے جلوہ فرما ہوئے حکم دیا کہ وہ افسر حاضر ہون
جو کہ ہمارے ہمراہ قاف سے ہمکو پہونچانے آئے ہین یہ حکم دینا تھا کہ وہ افسر فوراً حاضر خدمت ہوئے دبیر کو
طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ ہماری طرف سے خدمتمین اخضر پریزاد بادشاہ پردۂ نیلم قاف کے تحریر کرد
اسکا خلاصہ مضمون یہ ہو کہ ہملوگ آپکے اقبال و عنایت ذوالجلال سے بخیر و عافیت بلا کسی زحمت اور
تکلیف کے صحیح و سلامت پردۂ دنیا پر پہونچے اور رہنے اپنی خوشی سے ان سب دیو اور پریزاد و نکو رخصت
کیا کیونکہ اب انکی ضرورت نہ تھی اور اپنے پہونچنے کی رسید بھی انکو دی تا کہ آپکو اطمینان ہو اگر خدانخواستہ
کبھی کوئی غنیم لشکر کشی کرے یا کوئی خود سر سرکشی پر کمر کسے ہمکو فوراً آگاہ فرمائیگا ہم حاضر خدمت ہوکر
اُسکو اُسکے اعمال بد کی سزا دینگے اس امر کا ہر وقت خیال رہے اکثر دیو و پریزاد ہمارے دنیا سے
چلے آنے کی خبر پاکر ضرور سرکشی پر کمر کسینگے لہذا انکا اس طور سے بند و بست فرمائیگا
کہ ہمکو طلب فرمائیگا زیادہ حد ادب آپ اطمینان رکھین ہم آپکی طرف سے کسی وقت مین غافل نہین ہین
سب بزرگونکو آداب و تسلیمات پہونچے اور خورد و نکو دعاے درازی عمر و ترقی درجات فوراً اسی
مضمون کا نامہ بعد القاب و آداب کے تحریر کرکے سہراب ثانی کی طرف سے بنام اخضر پریزاد کے
پیش کیا شاہزادے نے ملاحظہ فرماکے دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ مین بند کرکے اور مہر کرکے دوبارہ پیش
کیا اب شاہزادے نے وہ نامہ اُن افسر و نکو دیا اور فرمایا کہ اسیوقت مع کل لشکر دیو و پریزاد کے
جو کہ ہمکو پہونچانے آیا تھا لیکر طرف پردۂ قاف کے روانہ ہو اور کہنا کہ یہ نامہ بادشاہ کو دینا اور ہم
سبکی طرف سے بہت بہت سلام و بندگی کہدینا اور کہدینا کہ زبانی ہمسے سہراب ثانی نے
کہدیا تھا کہ عرض کردینا میری طرف سے کہ اگر کسی قسم کی حضور کو ضرورت ہو تو فوراً فرمائیگا اور
بذریعہ تحریر کے اطلاع دیجیگا مین فوراً حاضر ہونگا اور یہ کہنا بہت بہت آپکی خدمت مین اور والدہ صاحبہ
کی خدمت مین اور ملکہ عالیہ کی خدمت مین تسلیم عرض کی ہے بس اب دیر نہ کرو یہ حکم دیکر حکم دیا کہ
تمام لشکر کو جو کہ ہمراہ آیا ہے انعام دیا جائے اور انکو رخصت کا خلعت مرحمت ہو فوراً بموجب حکم
سب دیو اور پریزاد و نکو علی قدر مراتب انعام دیا گیا اور افسرو نکو خلعت وہ سب سلام رخصت
کرکے اور کل دیو و پریزاد کو ہمراہ لیکر طرف پردۂ قاف کے روانہ ہوئے کیونکہ سب سامان درست تھا
ٹھہرنا مناسب نہ جانا بدین سبب کہ عدول حکمی ہوتی سوائے اُن پریزادون و دیوزادون و جنون کے
جو مہتمم بارگاہ و خزانہ وغیرہ تھے کوئی دیو و پریزاد نہ باب زادی ان سبکو راہ مین طرف پردۂ قاف کے روانہ رکھتا ہی
اسکا حال آئندہ جلد چہارم مین تحریر کرینگا کہ جب یہ پردۂ قاف مین پہونچے اور انھون نے یہ خبر اخضر پریزاد کو دی

اور نامہ ویا اسوقت کیا گذری اور جو معرکہ اور واقعات بعد ان شاہزادونکے تشریف لیجانیکے گذرے ہین
اور معرکے اخضر پریزاد و دیگر دیوان خونخوار سے ہوئے ہین اور یہ شاہزادے حسب الطلب اخضر پریزاد
کے پردۂ قاف مین تشریف لے گئے ہین اور ان معرکونکو سر کیا ہی آئندہ تحریر کریگا اگر جلد چہارم قصے
ترجمہ کرنیکی صاحبان مطبع کی طرف سے اجازت ملی اگر نہ ملی تو یہ حقیر ناچار ہی خاموش ہو رہے گا اسقدر
ضرور عرض کرونگا یہ سب مقامات جوکہ رہ گئے ہین سب بےمثل اور نادرات ہین اگر یہ تحریر ہوئے تو
یقین کرتا ہون اور بفضل خالق سے امید رکھتا ہون کہ ناظرین اور دفترونکو فراموش فرمائینگے اسکے
رد بدل پر یہ حقیر معاف فرمایا جائے ناچار ہی ورنہ کبھی نہ ختم کرتا مگر کیا کرون کہ یہ حکم ہی کہ اسی جلد مین سب
واقعات تمام ہون اور یہ دفتر اسی جلد پر ختم ہو جائے ناظرین نکتہ بین کی خدمت مین دست بستہ التماس
ہی کہ میری عرق ریزی کو خیال فرماکر مجکو داد عنایت فرمائین شاید کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اسکو معاف فرمائین
واجب بود عرض نمود آمدم بر سر مطلب جب شاہزادہ سہراب ثانی ان سب پریزادون وغیرہ کو رخصت
فرماچکے اور وہ بموجب حکم کے روانہ ہوگئے اب اس مقام پر سوائے پندرہ سولہ سو پریزادون دیوزادون
وجنون کے جو کہ مہتمم و منتظم بارگاہ وغیرہ کے تھے اور کوئی دیو و پری نہین رہا انکو حکم ہی کہ بصورت انسان یہان
قیام کرو اور کبھی ہمارے ساتھ میدان جنگ مین نہ جانا اور نہ کبھی کسی انسان کو تکلیف و اذیت دینا
اور نہ ستانا ورنہ سزا پاؤگے اگر کوئی انسان تمکو ستائے تو اسکو بجائے خود نہ سزا دینا ہمسے شکایت کرنا ہم
دریافت کرکے اسکو سزا دینگے اگر خدا نخواستہ کسی حریف سے ہم مغلوب ہون اور وہ اس بارگاہ وغیرہ
پر قبضہ کرے تو اسکی اطاعت مثل ہمارے کرنا اس سے بر سر پرخاش نہونا بجائے ہمارے اسکو خیال
کرنا اگر اسکے خلاف کیا تو سزا ملیگی سب نے بسر وچشم قبول کیا اب ان سب لوگونکو طلب کرکے کہ جنکو طلسم
سے رہا کیا تھا فرمایا کہ مین آپ لوگونسے بخوشی دل کہتا ہون اور گذارش کرتا ہون کہ آپ لوگونمین جو جس
ملک کا ہو وہ الاہو وہ اپنے اپنے وطن کو تشریف لیجائے مین اسے زاد راہ بھی دونگا اپنے عزیزون یگانون سے
ملے کسی پر جبر نہین کرتا ہون کہ میرے ہمراہ رہے اپنے عزیزون دوستون سے نہ ملے بس جو جسکی خوشی ہو مجھ سے صاف
طور سے بیان کرے یہ جو شاہزادے نے فرمایا سب نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہم تو آپکے قدمونکو نہ ترک
کرینگے ایسا آقا و مالک ہمکو کہان ملے گا آپنے ہمپر بڑا احسان فرمایا کہ ہمکو قید سے نجات دی ہماری جانین
بچائین ورنہ ہم تو اسی مقام پر تڑپ تڑپ کر مرجاتے اور ہمکو تو برسون ہوگئے ہین کہ ہم قید تھے ہمکو اپنے ملک
بھی نہین یاد رہین کہ جہان رہتے تھے ہم یقین کرتے ہین کہ ہمارے عزیز وغیرہ سب مرگئے ہونگے کوئی بھی زندہ نہوگا
اگر ہونگے بھی تو وہ ہمکو بھول گئے ہونگے بس ہم جاکر کیا کرین آپکو چھوڑین یہ ہمسے گوارہ نہوگا تب شاہزادے
نے فرمایا کہ مین منع نہین کرتا ہون تمکو اختیار ہی اور یہ جو تمنے کہا کہ آپنے ہم سب پر بڑا احسان کیا اور
جانین بچائین تو یہ گمان تمہارا بالکل غلط ہی نہ مین اس قابل ہون کہ کسی پر احسان کرون نہ مجھ مین یہ قدرت
ہی کہ کسی کی جان بچاؤن سب کا زندہ رکھنے والا اور مارنے والا وہ ہی خداوند کریم ہی کہ جسکے قبضۂ قدرت
مین ہر ایک کی جان ہی اور جسکے اختیار مین عزت و آبرو ہی وہ ہی جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی وہ ہر شئی پر قادر و
توانا ہی اسنے اپنی قدرت کاملہ سے مجکو اس امر کی ہدایت کی کہ مین نے جاکر اس طلسم کو فتح کیا وہ پروردگار
یہ تحریر کرچکا تھا کیونکہ یہ پیش آنا تھا لہذا وہ سب کا مالک و آقا ہی جو آپ لوگونکی مرضی یہ فرماکر جو جس مرتبہ اور
عہدہ کے لائق تھا اسکو وہ مرتبہ اور عہدہ دیا جو افسری کے قابل تھا اسکو افسر کیا جو سرداری کے لائق تھا
اسکو سردار کیا چند چوبدار اور رسالدار بھی مقرر ہوئے تھوڑا سا قریب چار ہزار کے لشکر بھی تیار کیا کیونکہ

پانچ ہزار لوگ طلسم سے رہا کر کے لائے تھے انھین سبکو طریقے سے آراستہ کیا چونکہ ایرج ایسے جہاندیدہ کار آزمودہ ہمراہ تھے سب سامان انھون نے درست کر لیا لشکر بھی مختصر برائے حفاظت مال و اسباب کے تیار کر لیا جب یہ بند و بست ہو گیا اور وہ مختصر لشکر بھی طریقہ سے آراستہ ہو چکا اب شاہزادے وہانسے اٹھکر بارگاہ مین آئے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا ایسی بارگاہ دیکھی کہ کبھی نہ دیکھی تھی یہ سب سامان دیکھکر سجدہ شکر بجا لائے پس جو جو افسر و سردار تھے انکو اس بارگاہ مین رتبے کے موافق جگہ مرحمت فرمائی اُن کرسیون پر سے غاشیے اٹھائے گئے یہ سردار اُن کرسیون پر بیٹھے جو ذنگل پایہ تخت اول کے قریب تھا اُسپر ایرج نامدار نے سہراب ثانی کو بمرتبہ صاحبقرانی بٹھایا اور دوسرے ذنگل پر آپ رونق افروز ہوئے اپنے بعد رستم ثانی کو جگہ مرحمت کی اُنکے بعد شہریار کو تاکہ بزرگی اور خوردی کا خیال رہے اور مرتبے مین فرق نہ آئے سہراب ثانی کو جو سب سے بالا بٹھایا وہ تو سب سے خورد تھے اسکا سبب راوی نے یہ بیان کیا ہے کہ انکو لشکر کا صاحبقران کیا تھا پس صاحبقران کا رتبہ سب سے زیادہ ہوتا ہے خواہ وہ خورد ہو خواہ بزرگ ہو پس بدین سبب سب سے اول صندلی سہراب ثانی کی مقرر کی اس طور سے اُس دربار کو آراستہ کیا اور سہراب ثانی وغیرہ سے فرمایا کہ ابھی تخت پر غاشیہ پڑا رہنے دو جب کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرنا اور جو لائق بادشاہت ہو اُسکو تخت پر بٹھانا اور اُسکے زیر حکومت کل لشکر ہوگا اسوقت تخت پر سے غاشیہ اٹھایا جائیگا لشکر مین بادشاہ کا ہونا ضروری ہے بدون بادشاہ کے سپاہ بیکار ہوتی ہے مگر ابھی تو کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ نہ ابھی لشکر ہے نہ سپاہ جو بادشاہ کی ضرورت ہو جب لشکر وغیرہ جمع ہو جائیگا اسوقت کسی کو تجویز کر کے بادشاہ کیا جائیگا جو کہ لائق بادشاہت ہو اور رہا نہ بھی ہو پس کوئی شخص تجویز کر کے مقرر کیا جائیگا جب اسکا وقت آئیگا ابھی کیا فکر ہے یہ کہکر ذنگل پر جلوہ گر ہوئے سب سردار و افسر قرینے سے بیٹھے چھوٹا سا ایک دربار آراستہ ہوا اُدھر مطبخ گرم تھا اسی بند و بست مین شام ہو گئی تھی لشکر مین روشنی ہوئی ہر طرف چراغان تھا ایک گوہر شب چراغ کی روشنی دوسرے چراغون کی روشنی طلسمی روشنی الگ تھی چونکہ وہ بارگاہ طلسمی تھی تو ہر طرف اُس بارگاہ کے گرد یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون مشعلین روشن ہین نمونے نیرنجات ظاہر ہوتے تھے کبھی گانے کی صدا آتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون پریان گا رہی ہین کہین رقص کی صدا آتی تھی کہ کوئی معشوق طناز بصد ناز و انداز گت ناچ رہی ہے ہر مرتبہ ایک نیا باغ خود بخود گرد بارگاہ کے تیار ہو جاتا تھا عجب عجب نیرنگ پیدا ہوتے تھے اُس صحرا مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے کیا تعریف ہو اُس بارگاہ کی اور اُسکے سامان کی عرض کر چکا ہون کہ اگر تعریف اُسکی تحریر کرون تو ایک دفتر تیار ہو جائے اب مین اصل قصہ کو بیان کرتا ہون کہ سہراب ثانی وغیرہ نے خاصہ نوش فرما کے خیمہ خوابگاہ مین جا کر آرام فرمایا خلاصہ یہ کہ وہ شب بعیش و طرب بسر ہوئی آخر کو سحر ہوئی نماز وغیرہ سے فراغت کر کے بارگاہ مین تشریف لائے سراپچے اٹھا دیے گئے صبح کا وقت تھا صحرا کی سیر فرمانے لگے کچھ سردار و افسر جو کہ مقرر فرمائے تھے وہ آکر حاضر دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر آداب و تسلیم بجا لا کر بیٹھ گئے دربار آراستہ ہوا اسوقت رستم ثانی نے سیارہ ثانی کو اپنے روبرو طلب فرما کر فرمایا کہ تم یہان سے شہر زرین حصار کی طرف جاؤ اور زر وہ مان تاجدار کو ہمارے آنے سے آگاہ کرو مگر اس طور سے آگاہ کرنا کہ سوائے اُسکے اور کسی کو نہ معلوم ہو یہ راز اور کسی پر نہ ظاہر ہو اور اُنکو مع لشکر کے لے آؤ سیارہ نے عرض کیا بہت خوب اسوقت شہریار عالیوقار نے فرمایا سیارہ ثانی سے

کہ اس امر کو ضرور دریافت کرنا کہ زرنگار شاہ و برادر زرومان شاہ و خورشید تاج گیر جنگجو مین نے
مسلمان کیا تھا مع لشکر کے وہ سب دائرۂ اسلام مین ہین یا پھر کافر ہو گئے ہین اگر دائرۂ اسلام مین
ہون تو انکو بھی مع لشکر کے ہمراہ لانا زرومان سے کہنا کہ وہ کسی تدبیر سے ہمراہ لائے مگر راز کے افشا نہونیکا
بہت خیال رہے یہ کہکر ایرج نامدار و سہراب سے شہریار نے کہا کہ مین تو فرنگستان سے اپنے لشکر کو
اور پریسیا فرنگی کو طلب کرتا مگر اُنکے آنے مین یہان یہ راز افشا ہو جائیگا اور جو مطلب ہمارا اس پردہ
مین ہے وہ فوت ہو جائیگا اسمین دو سبب ہین اول تو ہر ایک یہ خیال کریگا کہ یہ وہ لوگ خیر خواہ
ہین کہ جو سوائے اپنے مالک کے کسی دوسرے کی اطاعت نہین کرتے ہین ضرور یہ نقابدار انکے آقا
ہین اسی سبب سے تو یہ سب مثل غلامان حلقہ بگوش کے مطیع ہین دوسری یہ وجہ ہے کہ جب اُن
سبکو یہ معلوم ہوگا کہ ہمارا آقا و مالک جو کہ ہم سب سے پوشیدہ فقیر ہو کر کسی طرف چلا گیا تھا اور اب
تشریف لایا ہے تو ضرور وہ لوگ خوش ہونگے اور ہر ایک سے بیان کرینگے انکو عالم خوشی و مسرت مین
بالکل اس امر کا خیال نرہے گا کہ ہم کسی سے نکہین اسی مصلحت سے مین نے انکو نہین طلب کیا ورنہ
ممکن تھا کہ مین سیارہ کو اُنکے پاس بھی روانہ کرتا یا خود جاتا ہان جب موقع ہوگا اُسوقت دیکھا جائیگا
ایرج نامدار و سہراب ثانی نے جواب دیا کہ آپکی رائے بہت ٹھیک ہے رستم ثانی نے یہ تقریر سنکے کہا کہ مین نے
بھی انھین سببون سے اپنے لشکر کو خبر نہ کی تیسرے یہ بہت بڑی وجہ تھی کہ یہی نہین معلوم کہ میرا لشکر
ہے کہان یہ تو مجکو آپکی زبانی معلوم ہوا تھا کہ جب آپ حسب الطلب برائے کمک حاکم قلعہ قمر بخش آئے تھے
تو اسی زمانے مین وہ لوگ آپکے پاس جاتے تھے کیونکہ میرا حکم تھا کہ تم بعد میرے میرے بھائی کے پاس فرنگستان
مین چلے جانا چنانچہ سہراب بن لندھور حسب الحکم میرے اُدھر کو مع لشکر چلا تھا کہ آپسے راہ مین
ملاقات ہوئی اور جب آپکو میرا حال معلوم ہوا تو آپ بھی فقیر ہو کر چل کھڑے ہوئے پس نہ معلوم وہ
لوگ کہان گئے اور کسطرف میری تلاش مین سرگردان ہین جبکہ کچھ پتہ و نشان نہین معلوم تو ایسی حالت مین
کیونکر انکو طلب کیا جائے مین نے اُن سبکو خدا پر چھوڑ دیا اگر اُسکی مرضی ہوگی تو وہ مجھسے ملجائینگے ایرج و شہریار
و سہراب ثانی نے جواب مین کہا کہ ہمکو یقین ہے کہ یہ سب لوگ ہمسے اُسوقت ملینگے کہ جب بدیع الملک کے مقابلہ
سے فراغت پاکر اپنے کو ظاہر کرینگے اُسوقت ان سب سے ملاقات ہوگی کیونکہ جب یہ ہمارے حالات سے
آگاہ ہونگے ابھی ان سب سے اس امر کا پوشیدہ رہنا اچھا ہے زرومان وغیرہ کو جو طلب کیا ہے انکو مین خود بھی
سمجھا دونگا اور یہ لوگ نئے نئے مطیع ہوئے ہین جو انسے کہا جائیگا وہ یہ قبول کرینگے اور اطاعت بھی خوب کرینگے
دوسرے یہ اور حالات سے ہمارے اور حیثیت سے واقف بھی نہین ہین خوب جی دیکر لڑینگے اور وہ لوگ بدین سبب پاس
بھی کرینگے کیونکہ انکے نزدیک جیسے ہملوگ ویسے وہ لوگ یہ خیال کرینگے کہ یہ سب ایک ہین اسوقت
کسی سبب سے باہم نزاع ہے کل پھر باہم میل ہو جائیگا پس ایسی حالت مین ہم کیون وہ کام کرین جو کہ ہماری
طرف سے ان سبکو خیال بد ہو اور یہ خیال اُن سب کا درست ہے یہ لوگ اس حال سے آگاہ نہین ہین انکا ہمراہ ہونا اس
سبب سے اچھا ہے یہ کہکر سیارہ ثانی سے فرمایا کہ اب تم جاؤ عرصہ نہ لگاؤ پس سیارہ ثانی اسباب سفر سے آراستہ ہو کر
نقاب ڈالے ہوئے طرف شہر زرین حصار کے روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ ایک نامہ بھی رستم ثانی نے اُس مضمون
کا بنام زرومان تاجدار تحریر کیا تھا کہ اے زرومان تاجدار بادشاہ زرین حصار آگاہ ہو کہ وہ جو دو روز سے تمھارے
شہر مین آیا تھا جسنے پہلوان اژدر رنگ کو ہلاک کیا تھا اور تمھارے سپہ سالار ثقیل دیو پرور کو زیر کیا تھا اور
تمھارے فرزند تومان تاجدار کو فنون سپہ گری تعلیم کیے تھے جسکے لیے تمنے بیرون شہر تکیہ آراستہ کیا تھا اور آٹھون

دن مبتلا ہوتا تھا جسنے تمکو راہ ضلالت سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر پہونچایا تھا یعنی تم سبکو خدا پرست کیا تھا تمکو شیطان
کے وسوسوں سے نجات دی تھی تم بخوبی اس حال سے آگاہ ہو اُسی زمانہ میں ایک دیو تمکو پردہ قاف کو اٹھا لیگیا
تھا کیونکہ قاف میں ایک بادشاہ تھا کہ اُسکا نام اخضر پریزاد ہے اُسکے سپہ سالار نے امیر لشکر کشی کی تھی ابلیس جسنے
تمکو ایک دیو بھیجکر اٹھوا منگایا تھا ابن نے جاکر اُس دیو کو کہ جسکا نام ہامان تھا شکست دی اُسکو زیر کیا اُس صلہ
میں اخضر پریزاد نے اپنی دختر مضراب پری کے ہمراہ میرا عقد کیا کیونکہ وہ میرے خاندان اور میری قوت اور میری
حالت سے واقف تھا میں اتنے زمانہ تک وہان رہا اُس پری کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا کہ جسکا نام
سہراب ثانی رکھا تھا اُس دیو ہامان نے مکر سے تمکو ایک طلسم اُس مقام پر جہاں چراغ سلیمانی نام تھا اُسمین
پھنسا دیا اور پھر لشکر کشی کرکے اپنے بادشاہ پر آیا اُسی زمانے میں میرے برادر بہجان برابر میری فقیر ہونیکی
حالت سنکے اور فقیر ہوکر اپنے لشکر سے چلے تھے کہ وہ تمھارے ملک پر اُسوقت آکر ہوبچے کہ جب تمپر تمھارے بھائی
زرنگار شاہ نے لشکر کشی کی تھی اور تم اُنکے ہاتھ سے پریشان ہوکر قلعہ بند ہوئے تھے میرے بھائی نے کہ
جنکا نام شہریار ہے تمکو مسلمان اور اسکو کافر پاکر تمھاری کمک کی اُسکے لشکر کو شکست دیکر اُسکو مع اُسکے لشکر
کے مسلمان کیا اور تمنے اُنکی بہت عزت و آبرو کی درویش خیال کرکے اور اُسی تکیے کو اُنھون نے بھی آباد
کیا کہ جہان میں مسکن گزین ہوا تھا چنانچہ بعد کچھ عرصے کے اخضر پریزاد نے اُنکو بھی طلب کر لیا بذریعہ دیو کے
کیونکہ اہل نجوم نے اُسکو خبر دی تھی کہ جہان سے تمنے اُن شاہ صاحب کو اٹھوا منگایا تھا اُسی تکیے پر اور ایک
درویش آئے ہیں جو کہ اُسی خاندان سے ہیں بس جب تک وہ نہ آئینگے دیو شکست نہ کھائیگا چنانچہ وہ بھی
پردہ قاف کو چلے گئے تھے اُنھون نے جاکر دیو ہامان کو زیر کیا اور میرے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم کیے
دیو ہامان نے اُنکے ساتھ بھی مکر کیا اُنکو بھی بعد ایک عرصہ دراز کے اُسی طلسم میں پھنسایا پھر لشکر کشی کرکے اخضر پریزاد
پر چلا میرا فرزند سہراب ثانی جوان ہو چکا تھا اُسنے میدان میں آکر دیو ہامان کو قتل کیا مع اُسکے قبیلے کے اور
طلسم کو فتح کرکے ہم سبکو رہا کیا بہت کچھ مال و اسباب ملا آگاہ ہو کہ وہ اسوقت کا صاحبقران ہے تمکو ترغیب
ہوتا ہے کہ فوراً مع لشکر کے حاضر خدمت ہو اور رہبان آکر قدم کو بوسہ دو اور اگر زرنگار شاہ وغیرہ مسلمان ہوں
تو اُنکو بھی اپنے ہمراہ لیتے آؤ ہم اب پردہ دنیا پر آئے ہیں اور اُس امر سے بھی آگاہ ہو کہ ہم سب خاندان حمزہ صاحبقران
سے ہیں اُنکے پوتے پروتے ہیں اُنکے زور و طاقت کے ورثہ دار ہیں ہم فقیر نہیں ہیں نہ ہمارے بھائی فقیر تھے ہم
دونوں بھائی پروتے ہیں حمزہ صاحبقران کے کہ جنکی تمنے زور و طاقت کی حالت سُنی ہوگی کہ جنھون نے تمام عالم میں
نشان اسلام کو بلند کیا اور جنکے نام سے شیران دشت کے اندام میں رعشہ پڑتا ہے جنکی تلوار کے روبرو سے دیوان
قاف فرار کرتے ہیں جنکے نعرے کی صدا سُنکے بند بند پہلوانان جہان کے کانپ جاتے ہیں جنکے خوف سے بہرام گور
گم ہوا جنکے ڈر سے اسفندیار و سام و نریمان و رستم و زال نے گوشہ قبر کو اختیار کیا اور وہ اب کفن میں منھ کو
پوشیدہ کر رہا ہے حالت بزرگی یہ حالت ہوتی ہے جب نعرے کی صدا سُنتے ہیں تو کفن میں کانپ جاتے ہیں ہم اُس شیر دل
جوانمرد کے پروتے ہیں کہ جسکا لقب تھا رستم پیل تن و پیل افگن کشندہ کپتیان فرنگی برہم زن تخت مرزوق شاہ
فرنگی عملشاہ رومی جس شیر نے فیل سمیت لندھور سے بہادر کو اٹھا لیا تھا ہم اُس بہادر کے پوتے
ہیں کہ جسکا نام ملک قاسم لعل خفتان خونریز تھا وہ ہی ہے جس بہادر نے سات برس کے سن میں
طلسم افراسیابی کو فتح کیا اور بارہ دن تعاقب کرکے ترک نوسن یلطاقی کو بارگاہ خسروی میں بیک
ضرب تیغ سپید و ریغ دو نیم کاٹے کیے ایک کا بھی منھ نہ پڑا کہ اُسکو روکے وہ شیرانہ تو نہنگانہ اُسکو قتل
کرکے بیرون بارگاہ تشریف لائے اسی طور سے چالیس شبخون لشکر لقا پر کیے وہ تنہا مارے لشکر کا ستھراو

گرو با اسکی دختر نیک اختر کو نکال لائے کہ جنکے بطن سے ہمارے پدر بزرگوار ایرج نامدار پیدا ہوے آگاہ ہو کہ مین ایرج نامدار کا فرزند ہون میرا نام رستم ثانی اور میرے بھائی کا نام شہریار ہمالیوقار ہی اس زمانے مین مین اپنے خاندان کا کیا حال تحریر کرون اور اپنے بزرگونکی شجاعتونکا کیا ذکر کرون میرے باپ نے وہ وہ معرکے سر کیے ہین کہ جو بڑے بڑے بہادر نہین سر کر سکتے ہین خلاصہ جسکا یہ ہی کہ صاحبقران کے لقب سے مشہور ہوے چونکہ حمزۂ صاحبقران اسوقت مین صاحبقران تھے اور وہ میرے باپ کے بزرگ اور دادا تھے بدین سبب یہ صاحبقرانی سے دست بردار ہوے مگر ہر مقام پر اور لوگونسے یہ زبردست رہے تمکو آگاہ کیا جاتا ہی کہ ہم اس خاندان بزرگ سے ہین اس زمانے مین ہم اپنے حال کو ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھتے تھے اور کچھ باہم جینمک تھی جس سبب سے فقیر ہو کر نکلے تھے مگر اس خیال مین بھی خداوند کریم کے فضل سے ہم کبھی سے کم نرہے اور اسکی راہ مین جہاد کیا کیے چونکہ ہمسے اور ہمارے عزیزو نسے کچھ فساد ہوتا بس ہم یہ خیال کرکے فقیر ہوے تھے کہ جبتک اب ہم اور لشکر اپنے قوت بازو سے نہ پیدا کرلینگے اور اسکی راہ مین جہاد کرکے ملکونکو فتح نہ کرینگے اسوقت تک کسی پر ہم اپنے حال کو ظاہر نہ کرینگے چنانچہ خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے حسب دلخواہ ہماری خواہش کو پورا کیا بس ہمنے اپنے کو ظاہر کیا اور میرے برادر نجان برابر میری فقیری کی حالت مینکے میری تلاش مین نکلے تھے چنانچہ رب اکبر نے انکو بھی ہمسے ملا یا اب ہم سب اس رب کریم کے فضل و الطاف سے ایک جا ہو گئے لہذا تمکو لکھا جاتا ہی اور خبردار کیا جاتا ہی کہ وہ عبد ذلیل رب جلیل مین ہی ہون جو کہ درویش بنکر تمہارے ملک مین آیا تھا اور تمکو مسلمان کیا تھا بس تم بغور دیکھتے اس نامہ کے مع لشکر کے میرے پاس آؤ میرے عیار کے ہمراہ یہ تمکو میرے پاس لے آئیگا اور زرنگار شاہ اور زمرد کو بھی لیتے آؤ کیونکہ انکے آقا بھی یہان موجود ہین مگر اس امر کا ضرور خیال رہے کہ یہ حال کسی پر نہ ظاہر ہو کہ ہم یہان آئے ہین اور کوئی ہماری حالت سے آگاہ نہو یہ راز کسی پر منکشف نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی ہمنے تمکو اپنا رازدار خیال کرکے تمپر اس امر کو ظاہر کیا ہی اس امر کے پوشیدہ رکھنے کی ایک وجہ ہی جب تم یہان آؤگے تو تمکو اس امر سے آگاہ کیا جائیگا نامہ مین تحریر کرنا مصلحت نہ تھا دوسرے اس امر کا ضرور خیال رہے کہ اس نامہ کو تخلیہ مین پڑھنا اور بعد پڑھنے کے چاک کروانا تاکہ کسی پر ظاہر نہو اس راز کے پوشیدہ رکھنے کی بہت کوشش کرنا تھوڑی تحریر کو بہت خیال کرنا اگر نامے کی تحریر پر عمل نہ کروگے تو پچتاؤگے آئندہ تمکو اختیار ہی ثواب آخرت سے محروم رہ جاؤگے سعادت جہاد سے مایوس ہونا پڑیگا آئندہ تمکو اختیار ہی زیادہ والسلام

راوی بیان کرتا ہی کہ یہ نامہ تحریر کرکے سیارۂ ثانی کو دیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ نامہ زرجان کو تخلیہ مین دینا اور سب حال سے آگاہ کرنا اور اس امر کو پوشیدہ کرکے بہت تاکید زبانی کرنا بلکہ نامہ اپنے سامنے چاک کروانا القصہ راوی کا قول ہی کہ سیارۂ ثانی نامہ لیکر طرف شہر زرین حصار کے روانہ ہوا ہی اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اب یہان کا حال رقیم ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب رستم ثانی وغیرہ سیارۂ ثانی کو طرف زرین حصار کے روانہ کر چکے بعد جانے سیارۂ ثانی کے سراپنچہ بارگاہ اٹھوا کر سیر صحرا کرنے لگے یہ سیر کر رہے مین اب یہان کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جہان یہ لوگ فروکش ہین کہ یہ کون مقام ہی اور یہ صحرا کسکی عملداری مین ہی اور یہان کا بادشاہ کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور اسکا مذہب

کیا ہوا ور کسقدر سپاہ و لشکر اُسکے پاس ہی ناظرین عالی فہم نازک خیال پر واضح ہو کہ راوی نے یون بیان کیا ہی کہ جس صحرا مین رستم ثانی وغیرہ فرکش ہوے ہین اُس صحرا کا نام دشت مصروفیہ ہی اور بیشہ مصروفیہ بھی کہتے ہین اس بیشہ مین ایک دیوانہ رہتا ہی کہ اُسکا نام مصروف دیوانہ ہی بسیار زبردست اور بہادر ہی مثل دیو کے قوی ہیکل ہی چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہین ایسا بہادر ہی کہ شیر صحرائی کو ایک ضرب مشت سے ہلاک کرتا ہی پیل مست کو مثل پھول کے اٹھا کر جب زمین پر دے مارتا ہی تو اُسکا استخوان سرمہ سا ہو جاتے ہین کوئی درندہ وغیرہ اُس بیشہ مین اُسکے خوف سے نہین رہتا ہی شیران دشت نے اُس دشت کا رہنا ترک کر دیا ہی کوئی انسان یا حیوان اُس طرف نہین آتا ہی وہ دیوانہ ہمیشہ وہان رہتا ہی وہان کا جو بادشاہ ہی اُسکی طرف سے وظیفہ مقرر ہی جب کوئی مہم بادشاہ کو در پیش ہوتی ہی تو دیوانے کو اُس مہم پر روانہ کرتا ہی دیوانہ اُس جنگ کو سر کر کے چلا آتا ہی گویا وہان کے بادشاہ کا وہ سپہ سالار ہی اس دیوانے کے خوف سے کوئی بادشاہ وہان کے بادشاہ پر لشکر کشی نہین کرتا ہی حالت اُس دیوانے کی یہ ہی کہ جس مقابلہ پر گیا بدون فتح و ظفر کے واپس نہ آیا آج تک کسی مقابلہ مین اُسنے شکست نہین پائی ظفر سر دست ہاتھ آئی اُس دیوانے نے اپنا مسکن اُس بیشہ کو مقرر کیا ہی نہ وہ کوئی حربہ رکھتا ہی نہ خود و زرہ پہنتا ہی صرف ایک چوب دست اُسکے پاس ہی آہنی جو تیرہ سو من کی ہی وہی چوب دست لیکر سر دشت مقابلہ کرتا ہی وہ حربہ اُسکا بے پناہ ہی جسپر پڑا پھر ہلکر اُسنے پانی نہ طلب کیا اُس سے پناہ پانا دشوار ہی اسقدر وہ دیوانہ قوی ہی کہ اُس چوب دست کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر اور گردش دیکر حریف پر لگاتا ہی دوسرے ہاتھ سے شرکت کی ضرورت نہین ہوتی ہی اور جو دیوانے اُسکے پاس ہین وہ سب زیر کردہ اُس دیوانے کے ہین انمین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہی دیو کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے ہین اُنکا طریقہ یہ ہی کہ جہان اُنھون نے سُنا کہ کوئی لشکر یا سوداگر ادھر سے جاتا ہی بس اُنمین سے سو دو سو گئے اُس قافلہ کو خواہ لشکر کو غارت کیا مال و اسباب پر قبضہ کیا اپنے مقام پر لے آئے حصہ بانٹ کر لیا بس اس طور سے وہ اپنی بسر کرتے ہین اسی سبب سے نہ اُدھر سے کوئی سوداگر جاتا ہی نہ قافلہ مگر اس امر کا خیال رہے کہ کبھی اُس اقلیم کے بادشاہ کے لشکر کو نہین غارت کیا ہی جب سے باہم عہد و پیمان ہو گیا ہی اُسکا قصہ یہ ہی کہ ایک زمانہ مین یہ دیوانہ جب یہان آکر مقیم ہوا تھا تو اُسنے اس صحرا کو بہت ویران دیکھا بس یہ یکہ و تنہا چوب دست لیکر اُس صحرا سے جو شہر کے قریب سے چلا گیا جسکا ذکر مین آئندہ حوالہ قلم کرونگا وہ راہی شہر کو قتل کرنا شروع کیا تمام شہر مین غدر مچ گیا لوگ بھاگنے لگے یہ خبر بادشاہ شہر کو ہوئی اُسنے اُس دیوانے کی گرفتاری کے لیے حکم دیا بڑی بڑی کوشش کی مگر دیوانہ اسیر ہوا نہ قتل بلکہ بہت سا لشکر بادشاہ کا کام آیا سپہ سالار جو کہ بہت زبردست تھا اور بادشاہ اُسکو بہت عزیز رکھتا تھا اُس دیوانے کے ہاتھ سے مارا گیا جب بادشاہ بہت پریشان ہوا تو وزیرون سے صلاح کی کہ کیا کرنا چاہیے اُنھون نے صلاح دی تھی کہ اس سے دریافت کیا جائے کہ اسکی مرضی کیا ہی جب دیوانہ سے دریافت کیا گیا تو اُسنے بیان کیا کہ اپنے بادشاہ سے کہدو کہ اس صحرا کو میرے لیے گلزار بنا دے مین اُسمین رہونگا اپنا مسکن بناؤنگا اور میرے واسطے دس ہزار روپیہ ماہواری مقرر کرے تو مین اس شہر کے غارت سے دست بردار ہوتا ہون ورنہ تمام شہر کو غارت کر دونگا اور بادشاہ کو قتل کر کے خود حکومت کرونگا جب یہ اُسنے اپنی خواہش ظاہر کی تھی تو جو لوگ دریافت کرنے کو اُسکے پاس آئے تھے اُنھون نے جا کر بادشاہ سے اُس دیوانے کی خواہش کو بیان کیا تب بادشاہ نے وزیران و مشیرون سے رائے لی

کہ اب ہمین کیا کرنا چاہیے سب نے رائے دی کہ جو دیوانہ کہتا ہی اسکو قبول فرمائیے مگر اس شرط کے ساتھ
کہ اُس سے کہیے کہ وہ اس امر کا اقرار کرے کہ ہمارے سپاہ و لشکر کو اور شہر کو اب کبھی نہ تباہ کرے
بلکہ جو کوئی غنیم ہم پر لشکر کشی کرکے آئے اُس سے مقابلہ کرے ہماری طرف سے اس سے یہ ہوگا کہ ای
بادشاہ کوئی آپ پر لشکر کشی نہ کریگا اگر کریگا اس دیوانے کے ہاتھ سے قتل ہوگا کیونکہ یہ بہت زبردست
ہی یہ آپکو سپہ سالار خوب ہاتھ آیا ہی اسکے ذریعہ سے بہت سے ملک آپکے ہاتھ آئینگے آپکی حکومت کو
ترقی ہوگی آپکے سپہ سالار سے یہ بہادر ہی جو کہ مارا گیا ہی اسکے ہاتھ سے یہ رائے بادشاہ کو بھی پسند آئی
دیوانہ کے پاس پیام اسی طور سے بھیجا دیوانہ نے سنکے جواب دیا کہ مین نے قبول کیا مگر ایک شرط کے ساتھ
کہ جو کوئی اس شہر پر لشکر کشی کرکے آئیگا اُس سے مقابلہ کرونگا اگر بادشاہ یہ چاہے کہ مجکو ہمراہ لیکر خود اور
ملکون پر لشکر کشی کرے اُس حالت مین مین شراکت نہ کرونگا مین اپنے مقام سے حرکت نہ کرونگا ہان
شہر کی حفاظت میرے تعلق ہی اگر اس طور سے بادشاہ کو منظور ہو تو مین موجود ہون خلاصہ یہ کہ اسی طور سے
باہم عہد و پیمان ہوے تھے بادشاہ نے اُس صحرا کو مثل باغ کے تیار کرا دیا تھا جہان کہ دیوانہ مسکن گزین
ہوا جسکی تعریف مین سابق مین تحریر کر چکا ہون جہان رستم ثانی وغیرہ فروکش ہین یہ سب شاہزادے
مع مال و اسباب کے فروکش ہین اُس مقام سے اور جہان دیوانہ رہتا ہی دو کوس کا فاصلہ ہی
اُسدن سے دیوانہ اس صحرا مین رہنے لگا تباہی شہر سے دست بردار ہوگیا دس ہزار روپیہ ماہواری خزانہ
شاہی سے اسکے پاس جانے لگا چنانچہ جب سے اُسی عہد و پیمان پر عمل ہوتا چلا آتا ہی جو بادشاہ اجل رسیدہ
ادھر لشکر کشی کرکے آیا وہ ہاتھ سے دیوانے کے مارا گیا اُس ملک پر بھی یہان کے بادشاہ کا قبضہ ہوا اس
صحرا کو صحراے مصروفیہ کہنے لگے تھے جب سے دیوانہ مسکن گزین ہوا تھا اُسدن سے بیشہ مصروفیہ نام رکھا گیا
خلاصہ یہ کہ مصروف دیوانہ جو کہ بہت زبردست مثل فیل مست کے ہی حرام کے لقمے کھا کھا کر
قوی تن ہوا ہی اس صحرا مین رہتا ہی جہان کہ سہراب ثانی نے اپنا خیمہ وغیرہ برپا کرایا ہی انشاء اللہ
دیوانے کا حال آئندہ تحریر ہوگا اب مین حال وہان کے بادشاہ کا حوالۂ قلم کرتا ہون اس امر کا بھی
خیال رہے کہ دیوانے کا کوئی مذہب نہین ہی لامذہب ہی اور جو دیوانے اُسکے پاس ہین وہ سب
بھی لامذہب ہین اور ایسون کا مذہب کیا ہو جو کہ اپنے آپ مین نہون جنکے حواس خمسہ بجا نہون
بسوقت جو جی مین آیا وہ کر گذرے اُنکے نزدیک سب امر یکسان ہین اب ناظرین وہان کے
بادشاہ کا حال ملاحظہ فرمائین کہ وہان بادشاہ کون ہی اور کیا ملت رکھتا ہی اور کس ملک اُسکے
قبضے مین ہین یہ امر بھی ناظرین پر واضح طور سے ظاہر کر دینا مجھپر فرض ہی تاکہ کوئی امر رہ نجائے
راوی کا قول یہ ہی کہ اُس دشت و صحرا کے قریب پانچ کوس کے فاصلے پر ایک شہر نہایت وسیع و آباد
ہی کہ نام اُسکا شہر مصروفیہ ہی اور بادشاہ شہر کا نام مصروف کج کلاہ ہی یہ بادشاہ خود بھی بہت
زبردست ہی اور اسکے سردار و لشکر و افسر سپاہی نہایت قوی اور زبردست ہین
شہر نہایت آباد ہی رعایا دلشاد ہی ہر وقت ہر گلی کوچہ مین مجمع اہل شہر کا رہتا ہی کٹورہ
ہمہ وقت بجا کرتا ہی اہل شہر سب حسین ہین خوش پوشاک ہین گو حاکم شہر مسلمان نہین ہی
مگر رعایا پرور منصف عادل سپاہ بھی تین لاکھ رکھتا ہی بڑے بڑے افسر و سردار ہین
فقیر کا نام اُس شہر مین نہین ہی ہر ایک خوش ہی رات دن چرچے رہتے ہین جلسے آراستہ رہتے
ہین ناچ و گانا ہوا کرتا ہی بادشاہ جو انصاف پر ہی تو سب رعایا خوش ہی ہر ایک اپنے

بادشاہ کی سلامتی کی دعا کرتا ہی اپنے مذہب کے موافق راوی بیان کرتا ہی کہ شہر مصروفیہ کے
متعلق سات شہر ہین ہر شہر کی رعایا دل شاد و آباد ہی مصروفیہ اُن سبکا دار السلطنت ہی اُنکے
نام یہ ہین صفدریہ منصوریہ حضوریہ مسبروریہ جمہوریہ حمالیہ شمالیہ ہر شہر مین قریب دو لاکھ
کے سپاہ ہی ہر ملک زرریز ہی آبادی کی کثرت ہی عمارت بہت عمدہ اور پختہ ہی مصروف شاہ
جو کہ حاکم مصروفیہ ہی وہ ان سب ملکونکا حاکم اعلیٰ ہی مصروف شاہ کے تین فرزند ہین اور ایک
بھائی اُنکے نام راوی نے یہ بیان کیے ہین حضورکج کلاہ منصورکج کلاہ جمہورکج کلاہ برادر
مصروف شاہ کا نام صفدرکج کلاہ ہی مصروف شاہ نے یہ طریقہ ایجاد کیا ہی کہ اپنے بھائی صفدر
کج کلاہ کو تو شہر صفدریہ و شمالیہ کا حاکم کیا ہی اسنے دو ملک اپنے بھائی کو دیے ہین وہ حکومت کرتا ہی
بہت بڑا عادل و منصف و رعایا پرور ہی ہر سال بھائی کے پاس برابر خراج بھیجا جاتا ہی چار لاکھ سپاہ جنگی
ہر وقت دونون ملکونمین موجود رہتی ہی یعنی دو دو لاکھ ہر ملک مین صفدرکج کلاہ برادر مصروف
کج کلاہ بڑا بہادر و جوانمرد ہی واقعی اپنے وقت کا رستم ہی دوسرے بہادر دوست ہی اسکی جو فوج
کے افسر و سردار ہین وہ بہت اس سے خوش ہین یہ ایسا بہادر ہی کہ شیر کو زندہ بوقت شکار اسیر
کرتا ہی بس جب کوئی وقت پڑتا ہی یعنی کوئی لشکر کشی کرکے اسکے ملکو پر آتا ہی یہ خود نکلکر مقابلہ کرتا ہی بھائی سے
کمک کا خواستگار نہین ہوتا ہی اور حریف کو شکست دیکر بھگا دیتا ہی ہان اگر کوئی مصروف شاہ پر
لشکر کشی کرکے آتا ہی تو یہ ضرور برائے کمک برادر جاتا ہی اور شریک ہوتا ہی بلکہ مصروف شاہ
خود طلب کرتا ہی یہ اپنے بھائی کو شہنشاہ کرکے نامہ و پیام مین یاد کرتا ہی یہ تو برادر مصروف شاہ
کی حالت تحریر ہوئی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ یہ دونون ملک مصروفیہ کے ماتحت ہین فرزند کلان جو
مصروف شاہ کا ہی جسکا نام جمہورکج کلاہ ہی اسکو مصروف شاہ نے شہر جمہوریہ و حمالیہ کا
حاکم کیا ہی یہ بھی مثل اپنے چچا کے عادل اور بہادر دوست ہی اسکے پاس بھی چار لاکھ سپاہ ہی ہر وقت
مسلح و مکمل موجود رہتی ہی اُسی طریقے سے کہ دو دو لاکھ ہر ملک مین یہ مثل صفدرکج کلاہ کے
کسی حریف سے بدون کسیکی امداد کے مقابلہ کرتا ہی بڑا جری و شجاع ہی اسکی شجاعت کی دھاک ہی یہ
بھی ہر سال خراج دونون ملکونکا باپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہی اور جب کوئی غنیم مصروفیہ پر
لشکر کشی کرکے آتا ہی تو یہ بھی باپ کی جا کر کمک کرتا ہی باپ کو یہ بھی شہنشاہ کہتا ہی اور مصروف شاہ
کے تابع حکم ہی اور جو مذہب مصروف شاہ کا ہی وہ ہی اسکا ہی اور تمام اہل شہر کا ہی اور
وہ ہی مذہب برادر مصروف شاہ کا ہی خلاصہ یہ کہ یہ آٹھون شہر کے بادشاہ اور اہل شہر کا ایک مذہب
ہی دوسرا فرزند جو مصروف شاہ کا ہی جسکا نام منصورکجکلاہ ہی یہ اپنے چچا اور بھائی سے بہت بہادر ہی اور
شجاع اور حسین بھی ہی اُن دونون سے اسکو مصروف شاہ زیادہ چاہتا ہی شہر منصوریہ و مسبروریہ
کا بادشاہ کیا ہی دو ملک اسکے زیر حکومت ہین بہت زرریز ہین چار لاکھ سپاہ اُسی طریقے سے اسکے بھی
زیر حکم ہی رعایا اس سے بھی بہت خوش و خرم ہی یہ بھی مثل اپنے بھائی اور چچا کے حکومت کرتا ہی اُسی طریقے
سے یہ بھی خراج روانہ کیا کرتا ہی اور جب ضرورت ہوتی ہی تو یہ بھی اپنے باپ کی مع لشکر کے کمک کرتا ہی
راوی بیان کرتا ہی کہ اُن ملکونمین کچھ ایک ملک دوسرے ملک سے بہت دور نہین ہی اور نہ زیادہ فاصلہ ہی صرف
پانچ پانچ کوس کا فاصلہ ہی یعنی یہ سب ملک مصروفیہ سے پانچ کوس کے فاصلے پر واقع ہوے ہین شہر صفدریہ
و شمالیہ جہانکا بادشاہ صفدرکجکلاہ ہی شہر مصروفیہ کے شمال کی طرف ہی پانچ کوس کے فاصلے پر مگر یہ

دونون شہر باہم ملے ہوے ہین اسی طرح سے جمہوریہ وجمالیہ جنوب کی طرف مصروفیہ کے واقع ہوا ہی وہی فاصلہ پانچ کوس کا ہی یہ دونون ملک بھی باہم ملے ہوے ہین منصوریہ ومسرویہ یہ دونون ملک مصروفیہ کے مغرب کی سمت واقع ہوے ہین اسمی پانچ کوس کے فاصلہ پر مگر باہم ملک سے ملے ہوے ہین انمین کچھ فاصلہ نہین ہی رہا ملک حضوریہ یہ ملک مصروفیہ سے ملا ہوا اور ان سب ملکونکے بیچ مین واقع ہوا ہی اور اسی طور سے مصروفیہ اور ملک حضوریہ بہت وسیع ملک ہی اور زر ریز بھی ہی چنانچہ مصروف شاہ نے اپنے چھوٹے فرزند حضور کجکلاہ کو وہ ملک دیا ہی اور مصروفیہ بھی وہ ابھی حکومت نہین کرتا ہی بلکہ مصروف شاہ خود ان دونون شہرونکی حکومت کرتا ہی چھوٹے فرزند سے الفت زیادہ رکھتا ہی کیونکہ یہ بہت حسین اور خوبصورت بھی اپنے بھائیونسے اور چچا سے ہی اور ان سبسے زیادہ تر جری و شجاع وخلیق ولئیق ہی ایسا بہادر ہی کہ سب اسکو رستم مصروفیہ کے نام سے ملقب کرتے ہین اسنے اکثر صحرا مین جاکر فیلان صحرائی کو یکہ وتنہا ہلاک کیا ہی اسی سبب سے اسکا لقب رستم مصروفیہ ہوا ہی تمام سپاہ اسکے ماتحت ہی دونون ملکونکی ایسا بہادر ہی کہ باوجود اسکے کہ اسکے بھائی اور چچا خود بہادر ہین مگر اسکی قدر کرتے ہین کیونکہ باپ نے اسکو وہ ملک دیے ہین کہ جو دار الحکومت ہی اور بہت زر ریز ہی مگر کسی نے کچھ اعتراض نہین کیا سب خوش ہین پس حاکم مصروفیہ مع اپنے فرزند خورد کے شہر مصروفیہ مین رہتا ہی اور بادشاہت کرتا ہی فرزند خورد ہمہ وقت اسکی خدمت مین حاضر رہتا ہی باپ کا تابع فرمان ہی مصروف شاہ بھی اس سے محبت رکھتا ہی کسی وقت پاس سے دور ہونا گوارہ نہین کرتا ہی یہ پدر و پسر ایک روح و دو قالب ہین سبب اسکا یہ ہی کہ یہ بہت خوبصورت ہی اور خلیق اور نہایت دلیر ہی اور خلقت آدم سے اب تک یہی طریقہ چلا آتا ہی کہ والدین چھوٹے لڑکے سے ہمیشہ محبت کرتے ہین بس اسی طریقے سے مصروف شاہ کو یہ فرزند بہت عزیز ہی دوسرے حسین ہونے سے اور زیادہ انس ہو گیا ہی تیسرے اسکی اطاعت کرنے سے بھی عزیز ہوا ہی ان سب وجوہات سے مصروف شاہ اس فرزند کو عزیز رکھتا ہی اور دار السلطنت اسکے لیے مقرر کیا ہی کہ بعد میرے یہ یہانکا حاکم ہو اور حکومت کرے اور سب اسکے تابع فرمان ہون شہر حضوریہ و مصروفیہ اسکے پانے نام کیا ہی یہ ملک اس فرزند کے نام سے آباد کیا ہی کیونکہ یہ جب پیدا ہوا ہی تو اس ملک پر مصروف شاہ نے فتح پائی ہی بس اسی کے نام سے مشہور کیا ہی دو لاکھ سپاہ حضوریہ مین بھی ہی اور چار لاکھ مصروفیہ مین جملہ چھ لاکھ سپاہ ہی اور حضوریہ سمت مشرق مصروفیہ کے واقع ہوا ہی یہ ان سب ملکونسے زیادہ آباد ہی خلاصہ یہ کہ مصروف شاہ مع اپنے فرزند خورد کے بعیش وعشرت حکومت کرتا ہی اب رہا یہ امر کہ ان سب کا دین و مذہب کیا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے عرصے سے یہ سب آفتاب پرست ہو گئے ہین ورنہ یہ سب پہلے لقا پرست تھے لقاے بے بقا کو اپنا خدا جانتے تھے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ یہ سب ہمیشہ سے لقا پرست تھے انکو کل حال لقا کی جنگ و پیکار کا بذریعہ پرچہ اخبار کے معلوم ہوتا رہتا تھا چنانچہ کئی مرتبہ مصروف شاہ کے بھائی اور اسکے فرزندون نے جنگ لقا سے اور حمزۂ صاحبقران سے معرکے بڑے ہوے تھے مصروف شاہ سے کہا کہ چلکر خداوند کی کمک فرمائیے مصروف شاہ نے انکو یہی جواب دیا تھا کہ اول تو خداوند نے ہمکو برائے کمک طلب نہین کیا باوجودیکہ خداوند ہم سے واقف ہین کہ ہم انکے خاص بندے ہین اسپر انھون نے ادھر کو توجہ نہ فرمائی اور ملکونمین جاکر قدم رنجہ کیا مگر ادھر نہ آئے پس ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم بدون طلب خداوند کے جائین ہم انکی یہان بندگی کرتے ہین بجالائی مانتے ہین ہان جب وہ ہمکو یاد کرینگے اسوقت ضرور جائینگے دوسرے یہ امر ہی کہ ہمکو کیا ضرور ہی کہ بیکار کا درد سر مول لین اور ایسے لوگونسے مقابلہ کرین کہ جنکے ہاتھ سے

خداوند پریشان ہین اور ہر ملک مین پناہ گزین ہوتے ہین اور پناہ نہین ملتی ہے اور وہ لوگ ملکونکو فتح کرتے جاتے ہین جبکہ خداوند انکا کچھ نہین کرسکتے ہین جو کہ پیدا کرنیوالے ہین تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے گو مین خداپرستونسے ڈرتا نہین ہون اگر مقابلہ پڑے تو میرے ہی سردار غالب ہون اور میرا ہی لشکر ظفر پائے وہ لوگ مغلوب ہون مگر مجھے کیا ضرور ہے کہ بیکار کو مین دوسرونکا قصہ اپنے سر مول لون ہان اگر خداوند کی کبھی خواہش ہوگی تو ایسا ہوگا راوی کہتا ہے کہ یہ بہت مغرور ہے بلکہ اسکو لقا کا نہ طلب کرنا اور اسکے ملک مین نہ آنا بہت ناگوار ہوا اسی سبب سے یہ لقا کی کمک کو نہ آیا اور اپنے ملک مین رہا اور نہ اپنے کسی فرزند کو آنے دیا نہ بھائی کو یہ سبکے سب اپنے اپنے ملک مین بعیش و راحت حکومت کرتے رہے اور اب بھی کرتے ہین یہانتک کہ انکو بذریعہ اخبار سے معلوم ہوا کہ خداوند لقا جولہ بدلکر اور خداپرستونکے ہاتھ سے پریشان ہوکر بالائے آسمان تشریف لیگئے اور اپنے فرزند زمرد ثانی کو اپنی طرف سے خدا کر گئے اب وہ خدائی کرتے ہین بس انھون نے اسدن سے لقا پرستی کو ترک کیا اور زمرد پرست ہوگئے ان سب ملکونکی رعایا بھی بموجب حکم اپنے بادشاہ کے زمرد پرست ہوگئی زمرد ثانی کی بندگی کرنے لگی اسکو بخدائی مانتی تھی مگر اسپر بھی کمک نہ کی اسی خیال مین رہے کہ جب تک خداوند نہ طلب کرینگے ہم برائے کمک نہ جائینگے یہانتک کہ بذریعہ اخبار سے معروف شاہ وغیرہ کو معلوم ہوا کہ خداوند زمرد بھی مسلمانونکے ہاتھو سے پریشان ہوکر اور جولہ بدلکر بالائے آسمان اپنے والد کے پاس تشریف لیگئے اب کوئی خدا زمین پر نہین ہے یہ لوگ اور جو کچھ زمرد پرست تھے سب زمرد پرست رہے یہانتک کہ ازرنگ بن زمرد اور چترنگ بن زمرد کے خروج کا حال بذریعہ اخبار سے معلوم ہوا ان سب نے یعنی معروف شاہ اور اسکے بھائی و فرزندون نے اور دیگر اہل شہر نے اور تمام ملکونکے باشندون نے جو ان سبکی زیر حکومت تھے ازرنگ پرستی اختیار کی ازرنگ کو بخدائی ماننے لگے اور اپنا خدا جاننے لگے یہ ازرنگ پرستی مین مصروف تھے اُدھر ازرنگ خروج کرکے خاور گیا اور وہان سے ہمشیرہ برجیس پر عاشق ہوکر شہر آفتاب نما کو مع لشکر کے گیا اور برجیس سے مقابلہ ہوا آخر کو عاجز ہوکر برجیس کی اطاعت کی اور اسکو لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام شہر آفتاب نما سے کوچ کیا اور ممالک اہل اسلام کو تباہ کرتا ہوا سمندریہ پر پہونچا اور اب سمندریہ پر مقیم ہے یہ داستان بتفصیل سابق مین تحریر ہوچکی ہے ناظرین کی نگاہ کیمیا اثر سے گذر چکی ہوگی مگر یہ لوگ یعنی معروف شاہ وغیرہ اپنے مقام سے نہ چلے اسی خیال مین رہے کہ جب تک خداوند برائے کمک نہ طلب کرینگے ہم نہ جائینگے سب حالات معلوم ہوتے رہتے تھے مگر ازرنگ پرستی نہ ترک کی ازرنگ کو خدا جانتے تھے بعد لقا و زمرد ثانی کے مین سابق مین تحریر کرچکا ہون کہ برجیس نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو اور ملک راہ مین نہ ملے اور اسکو منظور ہوا تھا کہ جو ملک رہ گئے ہین وہ بھی آفتاب پرست ہون تو اسنے نامے اُن ملکونکی طرف روانہ کیے تھے جو کہ کافر تھے اہل اسلام کے ملکونکو تو یہ تباہ کر رہا تھا چونکہ اسکو اہل اسلام سے مقابلہ منظور تھا بدین سبب اسنے اُن ملکونکی طرف نامے روانہ کیے تھے دوسرے یہ بھی ہوا تھا کہ ازرنگ و چترنگ نے بھی اُن نامون کے ہمراہ اپنی اپنی طرف سے بھی اپنے پرستارونکو تحریر کیا تھا کہ ہمنے برجیس کی اطاعت کی ہے لہذا تم لوگ بھی اطاعت کرو اور دین آفتاب پرستی اختیار کرو چنانچہ جہان جہان وہ نامے پہونچے سب آفتاب پرست ہوئے خصوصاً ازرنگ و چترنگ کی تحریر کو دیکھکر یہ اسنے یعنی ازرنگ و چترنگ سے بصلاح سخنگان ایسا کیا تھا

سنگان نے صلاح دی تھی کہ تم اسوقت اپنے پرستارونکو یہ تحریر کرو کہ وہ آفتاب پرستی اختیار کرین
اس امر مین یہ فائدہ ہی کہ جب برجیس کو یہ معلوم ہوگا کہ ارژنگ و چترنگ نے ہماری اطاعت بدل سے
کی کسی ہی کیونکہ اپنے ماننے والونکو ہماری بندگی کرنے پر رغبت دلائی ہی تو وہ بہت جوانمردی اور ثابت قدمی
سے اور بخواہش دلی اور بتمہاری خوشنودی کے لیے اہل اسلام سے مقابلہ کریگا اور انکے تباہ کرنیکی بہت
سرگرمی کے ساتھ کوشش کرے گا اسکی خوشی بھی ہوگی کیا عجب ہی کہ اس حرکت سے تمہاری خوش ہوکر وہ
اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ تمہارا عقد کر دے تمہارا کیا نقصان ہی بس اس امر کے ہونے سے سوائے فائدہ کے
کوئی صورت نقصان کی نظر نہین آتی ہی اور اسکی خوشی بھی ہوتی ہی کہ بدون میری خواہش کے انھون
نے اپنے پرستارونکو جو کہ انکو اپنا خدا جانتے تھے آفتاب پرستی کی طرف رغبت دلائی اور سب کو
آفتاب پرست بنایا یہ میرے سچے دوست ہین اور خیرخواہ ہین بلکہ اس بات کے ہونے سے اسکو ایک
قسم کا خیال پیدا ہوگا کہ معلوم ہوتا ہی کہ صرف انھون نے اسوقت عاجز ہوکر میری اطاعت کی ہی ورنہ صدق دل
سے اطاعت نہین کی ہی یہ کینہ رکھتے ہین اتنی سی بات مین یہ امر اسکے دل سے نکل جائیگا اور جو کچھ خیال
بھی ہوگا وہ دفع ہو جائیگا اور یہ یاد رکھو کہ یہ ضرور اہل اسلام کے ہاتھ سے مارا جائیگا پس جب یہ
مارا گیا اور تمام لشکر پر تم قابض ہوے اسوقت پھر اپنے کو خدا کہنا اور سب کو اپنی پرستش کی رغبت دلانا
جو انکار کرے اسکو قتل کرنا اور جو اقبال کرے اسکو خلعت وغیرہ سے سرفراز کرنا اور اہل اسلام
سے مقابلہ کر کے انکو بھی غارت کرنا اس امر کے کرنے مین یہ فائدے ہین آئندہ تمکو اختیار ہی پس ان
دونون نے ایسا ہی کیا تھا کہ ان ملکونکی طرف نامے روانہ کر دیے جو کہ انکے قبضے مین تھے اور ان
ملکونکی طرف بھی نامے روانہ کیے تھے اپنی طرف سے لکھکر ہمراہ نامہاے برجیس کے کہ جو ملک
انکو معلوم تھے کہ یہان یہان کے بادشاہ واہل شہر ہمکو بخدائی مانتے ہین اور ان سبکو آفتاب پرستی
کی طرف رغبت دلائی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جہان نامہ برجیس کا پہونچا اسکے ساتھ خواہ نامہ
ارژنگ کا ہوا خواہ چترنگ کا پس اس ملک کے بادشاہ نے اس نامے کو پڑھکر اسدن سے
ارژنگ و چترنگ پرستی ترک کر کے آفتاب پرستی اختیار کر لی چنانچہ جو ارژنگ پرست
یا چترنگ پرست یا لقا پرست یا زمرد پرست تھے ان لوگون نے آفتاب پرستی کو اختیار کیا
ورنہ جو کہ اور مذہب رکھتے تھے مثل شجر پرست یا اور دیگر خداؤن کو مانتے تھے انھون نے
ایسا نہین کیا مگر اب آفتاب پرست بہت ہوگئے زمرد پرستی لقا پرستی وغیرہ جاتی رہی
چنانچہ انھین نامہ برون مین سے ایک نامہ بر یہان بھی آیا تھا یعنی شہر منصورفیہ مین اسنے
ایک نامہ مصروف شاہ کو مع نامہ ارژنگ کے دیا تھا اسنے پڑھکر اور یہ خیال کرکے
کہ اس امر مین کوئی خداوند کی مصلحت ہوگی کیونکہ وہ تو خدا ہین ہر حال سے آگاہ ہین کسی
مصلحت سے انھون نے اس امر کی بابت ہمکو تحریر کیا ہی ہمپر فرض ہی کہ ہم انکا حکم بجا لائین پس
اسنے جواب مین عرضی لکھی تھی کہ مجکو آپکا فرمانا بسر وچشم قبول ہی لہذا مین نے آج سے اپنے
تمام ممالک مین آپکی بندگی موقوف کرا کے آفتاب پرستی کو رواج دیا یہ عرضی لکھکر اسنے
نامہ بر کو انعام وغیرہ دیکر رخصت کر دیا تھا اور اسیدن تمام اہل شہر کو جمع کر کے اور اپنے بھائی اور دونون
فرزندونکو اسکے ملک سے طلب کر کے انکو یہ حکم دیا کہ میرے پاس نامہ خداوند کا آیا ہی اسمین یہ تحریر ہی کہ چندے
کے لیے تم ہماری بندگی کو ترک کر کے آفتاب پرستی اختیار کرو اسمین ایک بہت بڑا فائدہ ہی لہذا مین تمکو حکم دیتا ہون

کہ تم بھی اپنی عملداری مین اسی دین کو رائج کرو سوائے آفتاب پرستی کے کوئی دوسرے کی پرستش نہ کرے ورنہ
سزا پائیگا مصروف شاہ کے بھائی اور فرزندون نے عرض کیا تھا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ آبائی دین ترک کرنا پڑتا
ہو اور آبائی دین کا ترک کرنا گناہ ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ ہم اپنے خدا کو چھوڑ کر اور ایک اُسکی بنائی ہوئی شی کو یعنی آفتاب
کو پوجین یہ کیون آپکا خیال کدھر ہو ایسا تو نہین ہو کہ کسی نے مکر کیا ہو اور آپکو دھوکا دیا ہو صرف اس خیال سے
کہ خداوند آپسے اور زیادہ ناخوش ہون اس امر کا ہمکو یقین ہو کہ خداوند ناراض تو ضرور ہونگے کیونکہ
انکو اس امر کا ضرور خیال ہوا ہوگا کہ خداوند اول یعنی لقا کی سب نے کمک کی مگر مصروف شاہ نہ آیا
باوجودیکہ لشکر کثیر رکھتا تھا نہ اپنے کسی بیٹے کو روانہ کیا نہ بھائی کو یہان تک کہ خداوند اول عاجز ہوکر
بالائے آسمان تشریف لیگئے خداوند دوم یعنی زمرد ثانی سے اور اہل اسلام سے برسون مقابلے
ہوا کیے انکی بھی کمک کو نہ آیا وہ بھی بالائے آسمان چلے گئے اب مین نے خروج کیا میری بھی زیارت کو
نہ آیا نہ کمک کی نہ معلوم یہ کیسا بندہ ہو اسکے حال پر رحم وکرم کرنا بیکار ہو اسپر آپ یہ طرہ فرماتے ہین
کہ انکی بندگی ترک کرکے دوسرے کی بندگی پر آمادہ ہوے اب تو وہ بالکل ناراض ہوجائینگے ایسا
نہو کہ خاک سیاہ کردین آئندہ آپکو اختیار ہو ہم سب آپکے تابع فرمان ہین مصروف شاہ
نے جوابدیا تھا کہ میرے پاس خود خداوند کا نامہ آیا ہو جسپر خداوند کی مہر ہو جسوقت خداوند
اس امر کا اعتراض کرینگے کہ تمنے ہماری بندگی ترک کی مین یہ نامہ پیش کردونگا کہ مین نے آپکی
مہر دیکھکر ایسا کیا کوئی مقام خوف نہین ہو ہمکو لازم ہو کہ جیسا اس نامہ مین تحریر ہو ہم اُسپر عمل کرین
دوسرے یہ امر ہو کہ گو یہ دین ومذہب آبائی ہو مگر ہمنے ایسا خدا نہین دیکھا جو کہ بندون کے
ہاتھ سے پریشان ہو اور بھاگا بھاگا پھرے جسکو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو انکو غارت نہ کرسکے
برادر مصروف شاہ و فرزندان مصروف شاہ نے کہا کہ خداوند اول وثانی کا یہ قول تھا
خدا پرستون کی نسبت ہمنے پرچۂ اخبار مین دیکھا ہو کہ ہمنے ان بندون کو عالم خواب مین خلق کیا
ہو اور حد سے زیادہ انہین قوت وطاقت پیدا کی ہو اُسی عالم خواب مین انکی موت خلق کرنا بھول
گئے بدین سبب یہ نہین مرسکتے ہین اور نہ انپر کوئی غالب آسکتا ہو چونکہ انپر یہ امر ظاہر ہوگیا ہو
بس یہ مجھسے پھر گئے ہین اور انھون نے دوسرا خدا پیدا کرلیا اور مجکو بھی انسے الفت ہو بسبب
انکے جری ہونے کے اور حسین ہونے کے اس سبب سے مین انکی ہر ایک حرکت کو جائز رکھتا ہون
اور انپر اپنا عذاب نہین نازل کرتا ہون صرف تنبیہ کے لیے کبھی کبھی اسیر کرا دیتا ہون اور پھر
تقدیر کرکے رہا کردیتا ہون یہ بندے میرے بہت اچھے ہین پس جبکہ یہ آن دونون خداؤنکا قول
تھا اور وہ بسبب الفت اور محبت کے انپر اپنا قہر نہ نازل کرسکے اور ہمیشہ انکے ہاتھ سے عاجز
رہے تو خداوند ازرنگ کیونکر اپنے بزرگون کے خلاف کرین یہ بھی اُسی طریقے پر عمل
کرتے ہین یہ کوئی مقام اعتراض نہین ہو یہ سب خدا ہین اور خدا کی جو مصلحت ہوگی وہ کیا
اور جو مصلحت ہوگی وہ کرینگے یہ خیال کرکے کہ یہ کیسے خدا ہین کہ جو اپنے بندون کے ہاتھ سے
عاجز ہوکر بھاگتے پھرتے ہین تبدیل مذہب کرنا یا صرف ایک تحریر پر جو کہ نہ معلوم کسکی ہو
عمل کرنا جبکہ ہمکو بالکل اسکا یقین کامل نہو کہ یہ خداوند کی تحریر ہو کیونکہ نہ ہم مہر خداوندی سے
آگاہ ہین نہ اُنکے دستخط سے پھر ہم کیونکر باور کرلین کہ یہ اُنکی تحریر ہو یہ بالکل خلاف ہو
جب تک کامل طور سے یقین نہو آئندہ آپکو اختیار ہو مصروف شاہ نے جوابدیا کہ یہ قول

تم سب کا درست ہی مگر خیال تو کرو کہ اگر اُن لوگون کی قضا کو خلق کرنا خداوند اول یعنی لقا فراموش کر گئے ان سبکو عالم غفلت مین خلق کیا تو کیا خداوند ثانی نے بھی فراموش کیا جب وہ خداوند ہوے تھے تو انھون نے خداپرستونکی موت کو خلق کرکے قہر نازل کیا ہوتا اگر یہ کوئی کہے کہ وہ کیونکر نئے طریقونکو ایجاد کرتے اُسی قانون کی پابندی کی جو کہ خداوند لقا جاری کر گئے اور اُسی پر عمل کیا کیونکر ایک بزرگ کے طریقہ مین دخل دیا جاتا اور اسی طور سے خداوند ازرنگ بھی عمل کرتے ہین جبکہ باپ نے کسی طریقے کو اپنے باپ کے نہ بدلا تو یہ کیونکر بدلتے ہمنے مان لیا مگر یہ بتاؤ کہ خداپرستون کی قضا تو خلق بھی نہین ہوئی اور یہ سب پیارے بندے ہین خداوند کے اس سبب سے جو وہ برتاؤ کرتے ہین خداوند اُسکو جائز رکھتے ہین اور اُنپر عذاب نہین نازل کرتے ہین علاوہ اُنکے اور جو بندے ہین اُنپر کیون نہین عذاب نازل کیا جاتا ہی کیا اُنکی بھی موت خلق کرنا فراموش ہوئی ہی کہ وہ جو کچھ بدعت کرتے ہین اُسپر کچھ اعتراض نہین کیا جاتا اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہی چنانچہ برجیس وغیرہ کے مقابلے کو دیکھو کہ پرچۂ اخبار سے ثابت ہوتا ہی کہ خداوند ازرنگ کس شد و مد سے اُسپر لشکرکشی کرکے گئے صرف اس غرض سے کہ اُسکو اس امر کی تنبیہہ دون کہ تو بندہ ہوکر دعوی خدائی کرتا ہی باوجودیکہ مین تیرا خدا موجود ہون دوسرے اُسکی ہمشیر کے ساتھ اپنا عقد کرون مگر کچھ نہو سکا کئی معرکے پڑے آخر کو خداوند عاجز آئے اور اُسکی شراکت کی اور اطاعت اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر برائے تنبیہہ اہل اسلام کے کوچ کیا بس معلوم ہوگیا ان سب واقعات سے کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور ہی خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب مین ضرور بموجب تحریر نامۂ خداوند ترک مذہب کرکے آفتاب پرستی کرونگا اس امر کا یقین ہی کہ یہ نامہ خداوند کا ہی اور یہ مہر بھی خداوند کی ہی اسی سبب امرون کے خیال کرنے سے میرے مذہب مین ضرور ضعف آگیا ہی اور یہی سبب ہوا ہی کہ کرورہا بندے جو خداوند سے پھر گئے اور خداپرست ہوگئے ہین انھین واقعات سے بس اب تمکو بھی لازم ہی کہ جیسا مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو اور تبدیل مذہب کرو مصروف شاہ نے اسطور سے کہا کہ بھائی اور فرزندون نے قبول کیا اور اُسی دن رخصت ہوکر اپنے اپنے ملک کو چلے گئے تھے اور جاکر اُن سب نے اہل شہر کو جمع کرکے حکم دیا تھا کہ آج سے آفتاب پرستی اختیار کرو ہمنے دین آفتاب پرستی کو قبول کیا ہمکو کتابون سے ثابت ہوگیا کہ اصل خدا اور سب کا پیدا کرنیوالا آفتاب ہی اور لقا وغیرہ اُسکے نائب تھے یہ خدا نہ تھے مگر خود خداوند آفتاب نے انکو حکم دیا تھا کہ تم زمین پر جاکر خدائی کرو بس انھون نے یہان آکر خدائی کی جب خداوند آفتاب کو منظور ہوا لقا کو بالائے آسمان طلب کر لیا اسکے بعد زمرد ثانی اپنے دوسرے نائب کو طلب کر لیا تیسرا نائب یعنی ازرنگ کو حکم دیا کہ اب جو ہمنے اپنا نیا نائب یعنی برجیس کو زمین پر بھیجا ہی تم اسکی اطاعت کرو اور سب بندونکو ہمارے حکم دو کہ اب سب ہماری بندگی کرین کیونکہ اب ہمکو منظور ہی کہ ایک مذہب ہو جائے اور سب دین مٹ جائین لہذا ہمنے برجیس کو اپنا نائب کیا ہی وہ سب کو قتل کرکے ایک مذہب کریگا یہ ہمارا فرزند بھی ہی اور نائب بھی لہذا اب ہمنے تبدیل مذہب کیا یہ جو حکم دیا تھا ہر ایک ملک کے باشندون نے بموجب اپنے حاکمون کے فرمانے کے دین آفتاب پرستی کو اختیار کیا لہذا شہر صفدریہ وشمالیہ مین جو کہ صفدر رجگلاہ برادر مصروف کج کلاہ کی زیر حکومت تھے

آفتاب پرستی جاری ہوئی۔ دونون ملکونکے اہل شہر آفتاب پرست ہوئے گو سے نکلکر موت مین
اوندھے منھ گرے کافر کے کافر رہے اسی طور سے شہر جمہوریہ و جمالیہ مین بھی آفتاب پرستی کو رواج ہوا
جو کہ زیر حکومت جمہور کج کلاہ ہی اور ان دونون ملکونمین بھی یعنی شہر منصوریہ و مسروریہ مین بھی
آفتاب پرستی کو سب نے قبول کیا مثل ان چارون ملکونکے باشندونکے بحکم منصور کج کلاہ فرزند
مصروف کج کلاہ کے ادھر شہر مصروفیہ و حضوریہ کے باشندونکو مصروف شاہ کج کلاہ نے جمع
کرکے آفتاب پرستی کا حکم فرمایا سب نے بسر و چشم قبول کیا تھا خلاصہ یہ کہ اس اقلیم مین آفتاب پرستی
جاری ہو گئی تھی سب یہانکے باشندے آفتاب پرست ہو گئے لقا پرستی وغیرہ سے تارک ہو گئے اب یہان
آفتاب پرستی ہوتی ہی آمدم بر سر مطلب خلاصہ یہ کہ یہانکا بادشاہ اعلی و حاکم زبردست مصروف کج کلاہ ہی
اور جنکے نام مین نے تحریر کیے ہین یہ سب اسکے باج گزار ہین اور ماتحت ہین یہ شہر مصروفیہ مین حکومت
کرتا ہی ساتھ عدل و انصاف کے دشت مصروفیہ و بیشہ مصروفیہ شہر مصروفیہ کی حوالی مین واقع ہوا ہی جہانکہ
شاہزادگان والا مقام فروکش ہوئے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اس شہر کا طریقہ ہی کہ ہر صبح کو چند رئیس شہر
برائے سیر شہر سے نکلکر اس صحرا مین آتے ہین اور صحرا کی سیر کرتے ہین اور سرکاری فوج کے گیاہ فروش یہان
سے گھانس لیجاتے ہین چنانچہ حسب قاعدہ وہ رئیس مع اپنے چند ملازمون کے برائے سیر آئے اور
گیاہ فروش بھی آئے یہان آکر یہ واقعہ دیکھا کہ صحرا مین بہت سے خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ بہت بڑی
ہی کہ جسکی رفعت کے روبرو رفعت چرخ چنبری گرد ہی اسپر تمام کار چوبی کام کیا ہوا ہی کلس اسکا مثل آفتاب کے
ضو دے رہا ہی تمام دشت اسکی ضو سے روشن ہی بازارین آراستہ ہین کچھ لشکر اترا ہوا ہی جھنڈے نصب ہین بازار دیکھے
یہ دیکھکر وہ رئیس حیران ہوئے کہ یہ نیا واقعہ ہی ہمکو یہان آتے ہوئے ایک زمانہ گذرا ہمنے یہان کبھی ایسا واقعہ نہین دیکھا
اگر کوئی قافلہ یا سوداگر آتا بھی ہی تو وہ یہان نہین اترتا ہی بخوف دیوانہ یہ کون لوگ ہین جو اس سامان سے خیمے و بارگاہین
برپا کیے ہوئے فروکش ہین اور ساتھ اس اطمینان کے کہ بازارین بھی برپا ہین لوگ ٹھہرے ہین کیا یہ کوئی تاجر
جلیل القدر ہین یا کسی ملک کے شاہزادے ہین کہ برائے شکار ادھر آئے ہین مگر ہمنے یہ سامان جو کہ
انکے ہمراہ ہی آجتک نہین دیکھا ایسی بارگاہ دیکھی مقام عجب ہی کہ یہ لوگ یہان کہانسے آگئے افسوس اگر
دیوانے کو خبر ہو گئی تو وہ آکر ان سبکو قتل کریگا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیگا کیا کیا جائے باہم رائے
کرنے لگے ادھر گاہ فروشون نے جو یہ واقعہ دیکھا وہ بھی حیران ہوئے اور وہ گھانس کاٹنا بھول گئے
حیران ہوکر اس سامان کو دیکھنے لگے اور باہم کہتے تھے کہ کوئی بہت بڑا تاجر ہی واہ کیا عمدہ سامان اسکے
ہمراہ ہی اسکی خبر اپنے افسر کو کرنا چاہیے وہ گھسیارے تو بدون گھانس کے وہانسے طرف شہر کے واپس گئے اس
خیال سے کہ کوتوال شہر کو اور اپنے افسر کو آگاہ کرین ایسا نہو کہ کوئی آفت اس شہر پر آئے یا یہ تاجر ہاتھ
سے دیوانے کے تباہ ہو جائیگا تو ہمارے شہر کا اور بادشاہ کا نام بدنام ہوگا گھسیارے تو ادھر کو جاتے ہین
ادھر ان رئیسون نے باہم صلاح کرکے اپنے چند ملازم اس طرف کو روانہ کیے اور انسے کہا کہ اس لشکر مین جاکر دریافت
کرو کہ یہ کون لوگ ہین آیا تاجر ہین یا کسی ملک کے شاہزادے ہین ہمارے خیال مین تو تاجر نہین معلوم ہوتے ہین
ضروری کسی ملک کے شاہزادے ہین کیونکہ یہ سامان تاجر کہانسے لائیگا اور اگر تاجر ہین تو بہت بڑے تاجر اور مالدار ہین
انکی حفاظت کی بادشاہ سے کہکر تدبیر کرائی جائے ورنہ دیوانہ انکو لوٹ لیگا وہ ملازم اپنے مالکونسے یہ سنکے ادھر کو روانہ
ہوئے یہ امیران شہر اسی مقام پر انکے انتظار مین کھڑے رہے وہ ملازم جو راہ طے کرکے اس لشکر مین
پہونچے تو دیکھا کہ بہت سے خیمے اور اسپکلین بچوبے تنبو برپا ہین ایک بہت بڑا خیمہ ہی کہ گرد

اُسکے سواران جنگی کا پہرہ ہی اُدھر کوئی جانے نہین پاتا ہی سب انسان ہین مگر بہت حسین اور خوبصورت لوگ
ہین چہرون سے آثار شجاعت وبہادری آشکار ہین گرد اُس لشکر کے طلائی ونقرئی ٹٹیان لگی ہوئی
ہین حد لشکر قرار دی ہی سڑکین بنی ہوئی ہین ادہر اُدہر ہر سڑک کے چمن لگے ہوئے ہین بازارین
چارون طرف آراستہ ہین ہر قسم کا مال اور ہر قسم کی شئ موجود مگر ساتھ افراط کے کہ شور مچ
رہا ہی اہل لشکر بھر رہے ہین دکاندار بھی سب حسین ہین لباس نفیس سے آراستہ ہین کوئی انمین
کم پایہ نہین معلوم ہوتا ہی سب مرفہ حال ہین بڑے صاحب جمال ہین ایک نوبت خانہ بھی ہی ایک بہت
عمدہ نشان نصب ہی کہ اُس سے خوشبو آتی ہی جب ہوا کا جھونکا آتا ہی تھوڑا سا لشکر بھی ہی وسط مین ایک
بارگاہ ہی کہ جسکے روبرو بارگاہ فلک بالکل بے قدر معلوم ہوتی ہی ہر کلس اُسکا طلائی ہی وہ تمام بارگاہ
کارچوبی ہی جواہرات نصب ہین خصوصاً گوہر شب چراغ کی تو کچھ حد وانتہا نہین ہی حد شمار سے زیادہ نصب
ہین دربارگاہ پر چوبدار یساول مرصع طلائی عصا ہر ایک کے ہاتھ مین کھڑے ہوئے ہین ایک سپہ سالار
ذنگل پر بیٹھا ہی سردار ذنگی سواری کے مرکب باساز ولجام مرصع کار جا کیے ہوئے ٹہل رہے ہین
معلوم ہوتا ہی کہ کسی بادشاہ جلیل القدر کا دربار ہی پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے ہین اندر
ایک دربار مختصر آراستہ ہی دور سے دیکھا کہ ایک تخت وسط بارگاہ مین آراستہ ہی اُسپر غاشیہ پڑا
ہوا ہی چار ذنگل برابر تخت کے قرینے سے بچھے ہوئے ہین تین ذنگلونپر تو تین نقابدار بیٹھے ہوئے
ہین اور ایک ذنگل پر ایک جوان بصد شوکت وشان متمکن ہی باقی گرد وپیش بہت سے ذنگل
مرصع کار وکرسیان الماس نگار آراستہ ہین کچھ ذنگلون وکرسیون پر تو سردار ہین باقی پر غاشیے
پڑے ہوئے ہین بارگاہ نہایت آراستہ ہی ہزارون قسم کے چمن صحن بارگاہ مین لگے ہوئے ہین
خوشبو اُنسے چلی آتی ہی تمام صحرا مہکا ہوا ہی اب جو غور سے سامان بارگاہ کو دیکھا ہوش جاتے رہے
وہ سامان دیکھا جو کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر ایک حیران ہو کر دیکھنے لگا اہل لشکر وسرداران
اور ان شاہزادونکو جو دیکھا حواس خمسہ پران ہوئے ایسے لوگ کبھی نگاہ سے نہ گذرے تھے نہ یہ
سامان کبھی دیکھا تھا وہ سب خیال کرنے لگے کہ ہمارا بادشاہ باوجودیکہ آٹھ ملکونکا حاکم ہی اور
ہر ملک زرریز اور آباد ہی باشندے بھی حسین ہین مگر یہ سامان اُسکی بھی سرکار مین نہین ہی
نہ یہ رعب وداب نہ معلوم یہ کون صاحب اقبال ہین اور کس ملک کے رہنے والے ہین
اور یہ سب سامان جو کہ شاہان اولالعزم کو بھی نہین نصیب ہی انکو ملا ہی نیا واقعہ ہی ہمارے
تو حواس جاتے رہے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور اشارہ سے کہا کہ تمنے یہ
سب سامان دیکھا اُسنے جواب دیا کہ کیا بیان کرون کچھ عقل نہین کام کرتی ہی کہ یہ کیا معرکہ ہی
اور یہ کون لوگ ہین ایسا اس مقام پر رعب وداب ہی کہ کلام نہین کیا جاتا کس سے
دریافت کرین یہ کہکر وہان سے چلے جدھر کو جاتے ہین ایسا کچھ سامان نظر آتا ہی کہ حواس
جاتے رہتے ہین آخر کو ایک مقام پر چند آدمی کھڑے ہوئے تھے یہ اُنکے قریب جا کر کھڑے
ہوئے باتین سننے لگے وہ لوگ باہم کلام کر رہے تھے کہ واقعی کیا عمدہ مقام ہی ہمارے
آقا نے خوب کیا جو یہان قیام فرمایا یہان کی ہوا سے دل کو فرحت ہوتی ہی جیسا کہ ہمنے
سُنا تھا پروہ دنیا پر بہت عمدہ عمدہ مقام ہین ویسا ہی پایا بہتر ہوگا جو ہمیشہ اسی مقام پر
رہنا ہو ای بھائی نہ معلوم یہان سے کوئی ملک بھی قریب ہی یا نہین اور اگر ہی تو اُس

ملک کا بادشاہ کون ہی اور اُسکا کیا نام ہی میری تو یہ راے ہی خواہ اس صحرا کے قریب ملک ہو خواہ نہو ہمارے آقا کو لازم ہی کہ ایک بہت بڑا شہر اس مقام پر بنوائین اور اُسکو آباد کرین اُنکو فضل خدا سے کسی بات کی ضرورت نہوگی وہ بڑے صاحب اقبال ہین دوسرے نے یہ سُنکے جواب دیا کہ یہ محال ہی کیونکہ یہ لوگ ایک مقام پر قیام کرنیوالے نہین ہین انکو ہمیشہ سفر در پیش رہتے ہین کبھی یہان کبھی وہان پھر کیا ضرورت ہی جو ملک آباد کرین انھون نے جس مقام پر جاکر قیام کیا وہ مقام شہر سے زیادہ تر آباد ہوگیا اب دیکھیے یہان سے کس سمت کو کوچ فرماتے ہین اور یہ جو سُنتے تھا کہ نہ معلوم یہان سے قریب کوئی شہر بھی ہی یا نہین اور وہانکا بادشاہ کون ہی یہ امر بھی دریافت ہوجائیگا پوشیدہ نرہیگا ہمارے آقا نے یہان جو قیام فرمایا ہی صرف اسی غرض سے کہ سب حالات دریافت کرین اُسکے بعد جدھر کو مناسب ہوگا کوچ فرمائینگے وہ سُنکے خاموش ہو رہا اور قسم کی باتین کرنے لگے یہ لوگ سُنا کیے جوکہ براے دریافت گئے تھے جب انھون نے دیکھا کہ اب اور قسم کی باتین ہوتی ہین تب انھون نے دلونکو قوی کرکے اور سامنے آکے پوچھا کہ کیا آپ لوگ تاجر ہین اور یہ جو بارگاہ مین تشریف فرما ہین یہ آپکے افسر ہین اور آپ لوگونکا کس طرف سے تشریف لانا ہوا کیونکہ کل تک تو یہان یہ سامان نہ تھا ہم اسی وقت پر آئے تھے کل پر کیا موقوف ہی ہم روز یہان اسوقت براے سیر آتے ہین آج جیتے آکر یہ سامان دیکھا تو ہمکو فرض ہوا کہ ہم دریافت کرین لہذا آپ اپنے حالات اور اپنے مالک کی کیفیت سے ہمکو آگاہ فرمائیے تاکہ ہم اپنے بادشاہ کو جنکی سرحد مین یہ صحرا ہی خبر کرین اور آپکے آنے سے آگاہ کرین یہ جو اُن لوگون نے سُنا پہلے تو اُنکو نگاہ اُٹھاکر سر سے پانون تک دیکھا اسکے بعد کہا کہ یہ جو آپ لوگون نے کہا کہ کل تک یہان یہ سامان نہ تھا ضرور ایسا تھا مگر بادشاہون کے نزدیک جنگل کو آباد کرنے مین کیا عرصہ ہوتا ہی ہم لوگ کل دوپہر کو یہان آئے ہمارے آقا کو یہ مقام پسند آیا انھون نے قیام فرمایا یہ تو کچھ بھی سامان نہین ہی اگر ہمارے آقا چاہین تو اس سے زیادہ سامان بہم کرین آپ لوگ بیکار کو حیران ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادون نے حکم دیا تھا کہ اگر کوئی دریافت کرے تو اُس سے ہمارے نام نہ ظاہر کرنا یہ کرنا کہ نقابدار نام ہین ہان سہراب ثانی کا نام ظاہر کرنا اگر یہ دریافت کرے کہ کدھر سے آنا ہوا تو کہنا کہ کوہ قاف سے مگر اُس سے بھی سب حال دریافت کر لینا اگر نہ بتائے تو تم بھی نہ بتانا جب تک وہ اپنا حال نہ بتائے بس ملازمان شاہزادگان نے اُن لوگونسے کہا کہ پہلے یہ آپ بتائیے کہ آپکے اس دریافت کرنے سے غرض کیا ہی کہ جو آپ دریافت کرتے ہین آپنے سب مقام کی سیر کی بس اب چلے جائیے خواہ ہم تاجر ہین خواہ بادشاہ ہین کسی مقام سے آئے ہین جب تک ہمارا جی چاہیگا یہان قیام کرینگے اسکے بعد جدھر آقا کا حکم ہوگا چلے جائینگے بلکہ آپ ہمکو یہ خود بتائین کہ آپ کہانسے آئے ہین اور کس ملک کے رہنے والے ہین اور آپکا بادشاہ کون ہی ہمکو یہ حکم ہی کہ جو کوئی تمھارے حال کو دریافت کرے پہلے تم اُس سے دریافت کرنا اگر وہ اپنا حال بیان کرے تو اُس سے تم بھی حال بیان کرنا ورنہ کچھ نہ بیان کرنا لہذا پہلے آپ اپنے حال سے ہمکو آگاہ فرمائیے تو ہم بیان کرینگے اور سب حال آپ پر ظاہر کرینگے ورنہ آپکا تقریر کرنا بیکار ہی اس طور سے جو انھون نے تقریر کی یہ لوگ جوکہ براے دریافت حال آئے تھے ڈر گئے اور کہنے لگے کہ آپ لوگ خفا نہون ہم آپسے تقریر نہین کر سکتے ہین نہ ہم آپکو اپنے حال سے آگاہ کر سکتے ہین آپکی اگر مہربانی ہو تو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے ورنہ ہمکو اجازت

ہو ہم جا کر اپنے مالک سے بیان کرین وہ خود آکر اپنے حال سے آپکو آگاہ کرین اور آپکے حال سے آگاہ ہون کیونکہ انکا ہمکو حکم تھا کہ تم جا کر اس لشکر کا حال دریافت کرو ملازمان شاہزادگان نے جواب دیا کہ آپ لوگونکو منع کون کرتا ہی جائیے اپنے مالک کو لے آئیے وہی آکر دریافت کرین ہم کسی سے ڈرتے نہین ہین یہ سُنکے وہ ملازم دبارشے واپس آئے اپنے مالکونکے پاس وہ اس انتظار مین تھے کہ دیکھیے ہمارے ملازم کیا خبر لاتے ہین یہ جو آکر ہوبچے انھون نے دریافت کیا کہ کیا خبر لائے چیلے تو انھون نے تمام حال خیمونکا اور بارگاہونکا اور بازارونکا جو جو دیکھا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ سب لوگ حسین اور مرفہ حال ہین کوئی اُنمین غریب نہین معلوم ہوتا ہی حضور یہ شان وشوکت مصروف کج کلاہ کے بھی دربار کی نہین ہی جو اس قافلہ کے مالک کی ہی ہمنے باہر سے دیکھا تھا کہ وہ اندر بارگاہ کے بیٹھا ہوا ہی چار شخص ہین تین نقاب پوش ہین اور ایک نقاب پوش نہین ہی مگر کیا رعب وداب ہی کہ ہم بیرون بارگاہ تھے اور ڈرتے تھے مگر نگاہ اُنکا اُدھر دیکھا نہ جاتا تھا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوے ہین بارگاہ کی کیا تعریف کرین دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی ہمارے بادشاہ کو تو ایسی بارگاہ نصیب بھی نہین باوجودیکہ آٹھ شہرونکے مالک ہین ہمارے ایسے جو اس یہ سب سامان دیکھکر پراگندہ ہوے اور ہم ایسے محو ہوے کہ کچھ دریافت نہ کرسکے چند آدمی باہم کھڑے ہوے باتین کر رہے تھے ہمنے بھی سُنا بس یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ کل کسی طرف سے آئے ہین اور ابھی یہان قیام کرینگے اُنکی تقریر یہ تھی کہ کیا اچھی بات ہو جو آقا اس مقام پر ایک شہر آباد کرین یہ کہکر اُن ملازمون نے سب تقریر بیان کی جو کہ ملازمان سہراب ثانی وغیرہ نے باہم کی تھی اور سنے ہوئی تھی اور کہا کہ جب انھون نے یہ کہا تو ہم واپس آئے اس خیال سے ہمنے اپنے بادشاہ کا نام بیان کیا نہ ملک کا پتہ دیا کہ شاید یہ کوئی غنیم ہو اور بدون اطلاع لشکر لیکر شہر پر زغم کرے ہمارا بادشاہ بیخبر ہو کسی قسم کی خرابی پیدا ہو کیونکہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ ساحر ہین سواے ساحرونکے یہ سامان کوئی بہم نہین کرسکتا ہی وہ ایک اہم مین ہر قسم کا سامان موجود کرسکتے ہین یہ قدرت انھین کو حاصل ہی کیونکہ نہ تو ایسا لشکر ہمراہ ہی کہ لاکھو لکا ہو نہ حفاظت کرتا ہو اس سبب سے یہ مال واسباب و یہ سامان بچتا ہو نہ ایسے کچھ لوگ معلوم ہوتے ہین جو اس مال واسباب کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجاتے ہون خیال تو فرمائیے کہ کل سہ پہر تک یہان کچھ بھی نہ تھا ایک رات مین ایسا سامان مہیا ہوگیا ضرور یہ کارخانہ سحر کا ہی ہمنے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے ملک کے نام ونشان سے آگاہ کرتے ہین ایسا نہو کہ یہ سحر کرکے ملک کو تباہ کردین انکو کون جواب دے گا یہان تو کوئی ساحر بھی نہین ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ وہ سحر کے ذریعے سے دریافت کرسکتے ہین انپر پوشیدہ نہ رہے گا مگر ہم تو اس امر کے بانی نہونگے بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ اس حال سے بادشاہ کو آگاہ فرمائیے تاکہ وہ کسی تدبیر سے اس واقعے کو دریافت کرین یا یہ امر ہی کہ یہ لوگ قوم دیو یا پری یا جن سے ہین کہ یہ سب سامان انھون نے ایک رات بھر مین یہان لاکر آراستہ کردیا ایسی قدرت انھین قومونکو حاصل ہی یا ساحر کو یا جن وغیرہ کو بشر کا یہ کام نہین ہی بہرطور ہمنے اسی مین اچھائی دیکھی کہ نہ انکا حال دریافت کرین نہ اپنا حال بیان کرین یہان سے چلے جائین بس ہم چلے آئے یہ جو انھون نے بیان کیا ان امیرون کے یہ سب سامان اور انکی باتین سُنکے جو اس جاتے رہے اور باہم کہا کہ جو یہ کہتے ہین بہت ٹھیک کہتے ہین اسکی خبر کرنا بادشاہ کو ضرور یہ ہی کہ اسیوقت خبر کرین بس

وہ امیر چونکہ دربار رس تھے اُسیوقت اُس صحرا سے روانہ ہوے طرف شہر کے سیر بھی نہ کی اور داخل شہر ہو کر طرف دربار کے چلے اُدھر ملازمان شاہزادگان نے جیسی تقریر ہوئی تھی اُن ملازموں نے جو کہ دریافت حال کے لیے آئے تھے اپنے افسر سے جا کر سب حال بیان کیا وہ اُسیوقت اپنے افسر اعلے کے پاس گیا اور جو اپنے ماتحتون سے سُنا تھا اُس سے بیان کیا اُسنے حاضر دربار ہو کر سہراب ثانی وغیرہ کی خدمت مین آداب و مجرا بجا لا کر عرض کیا حکم ہوا کہ اب جو کوئی برے دریافت آئے اُسکو ہمارے پاس لے آنا ہم اُسکو سب حال سے آگاہ کر دینگے اور اس سے بھی حال دریافت کرینگے دیکھو اس حکم مین فرق نہو اسکے موافق اسکی تعمیل کیجائے وہ بہت خوب کہکر اور مجرا کر کے اپنے مقام پر آیا اور اپنے ماتحتونکو حکم شاہی سے آگاہ کیا اُنھون نے اپنے ماتحتونکو آگاہ کیا یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر کا حال سُنیے کہ وہ رئیس داخل شہر ہوے اور راہ طے کر کے دربار مین پہونچے مجرا گاہ دور سے مجرا بجا لائے اور آداب و تسلیمات کے قاعدونکو بجا لا کر مصروف کج کلاہ کو سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے اُدھر وہ کاہ زردتن جب شہر مین آئے اُنھون نے اپنے افسر کے پاس جا کر سب حال اُس سے کہا اور کہا کہ ہمنے صحرا مین یہ نیا واقعہ دیکھا صاحب ہمارے خیال مین یہ لوگ قوم جن سے معلوم ہوتے ہین کیونکہ ہم کل سہ پہر تک اُس صحرا مین رہے تھے اُسوقت تک کوئی نہ تھا آج صبح کو جو گئے تو ہمنے یہ سامان دیکھا بس ہم خوف جان وہان سے بھاگ آئے گھانس بھی نہ لائے یہ خیال کیا کہ آپکو آگاہ کرین آپ صاحب کوتوال سے اس حال کی خبر کرین افسر نے جو سُنا وہ اُسیوقت اُن سبکو ہمراہ لیکر کوتوال کے پاس آیا یہان کوتوال کوتوالی مین بیٹھا ہوا تھا پیادے گرد و پیش جمع تھے درباری لباس پہنے ہوے تھا دربار مین جانے کا قصد تھا کہ افسر کاہ فروشان مع اُن سبکے پہونچا کوتوال کو سلام کر کے بیٹھ گیا کوتوال نے پوچھا کہ کدھر آنا ہوا تب اُسنے تمام کیفیت جو اپنے ماتحتون سے سُنی تھی کوتوال کے روبرو بیان کی کوتوال نے کہا کہ مین ابھی جا کر خدمت بادشاہ مین عرض کرتا ہون بادشاہ اسکا بندوبست فرماینگے مین بدون اُنکے حکم کے کوئی تدبیر نہین کر سکتا ہون یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف دربار کے چلا یہ طرف دربار کے جاتا ہے ناظرین کی خدمت مین ایک واقعہ اور عرض کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مصروف کج کلاہ کا حکم ہے چند ہرکارونکو کہ ہر روز بوقت سحر و بوقت سہ پہر بیرون شہر برائے بالادوی جایا کرو چنانچہ آج جو صبح کو ہرکارے بالادوی کو نکلے جب اُس دشت مین پہونچے اُنھون نے بھی وہ سب سامان دیکھا بہت حیران ہوے باہم صلاح کی کہ یہ کیا واقعہ ہے کل سہ پہر تک تو یہان کچھ نہ تھا آج یہ سب سامان اور بازارین خیمے و بارگاہین کہان سے آگئین اور یہ لشکر کیسا ہے جنگل مین منگل ہو گیا اگر برائے دریافت حال اس لشکر مین جاتے ہین لیکن ایسا نہو کہ اسیر ہو جائین کیونکہ ہمارے خیال مین تو دو امر سے خالی نہین ہے یا تو یہ لوگ جو کہ آ کر فروکش ہوے ہین ساحر ہین اور ہمارے بادشاہ پر لشکر کشی کر کے آئے ہین کیونکہ اسقدر جلدی ایک رات کے عرصے مین اس سامان کا یہان موجود ہونا خالی از علت نہین ہے سوائے ساحر کے کہ وہ سحر سے اس سے زیادہ سامان کر سکتے ہین اس سے کم عرصے مین یا یہ لوگ جن کی قوم سے ہین یا دیو و پریزاد کی کہ وہ یہ سامان کر سکتے ہین اور کم بھی ہین بس صلاح نہین ہے کہ اس لشکر مین جا کر دریافت کرو صرف اسیقدر جلکر بادشاہ سے عرض کر دو وہ جیسا حکم دین اسپر عمل کرو اگر اُس لشکر مین گئے اور اسیر ہو گئے پھر بادشاہ کو کیونکر خبر ہوگی ایسا نہو کہ ہم اسیر ہو جائین اور بادشاہ کو خبر نہو وہ تو غافل رہے یہ لوگ یلغار کر کے شہر پر چلے جائین اور شہر پر قبضہ کر لین تو ہمپر الزام ہو کہ تمنے جب یہ لشکر دیکھا تھا تو ہمکو آ کر خبر کیون نہ کی بدون ہمارے

حکم کے کیون گئے ہمکو اگر خبر کی ہوتی اگر ہم حکم دیتے کہ جاکر دریافت کرو تو جاتے اگر نہ حکم دیتے ہم اور
کوئی تدبیر کرتے اس سے بہتر یہ ہی کہ جاکر خبر کرین اگر بادشاہ فرمائین کہ حال دریافت کرو تو پھر آکر دریافت
کرین ورنہ جو انکو منظور ہو وہ کرین ہم تو اپنے منصب سے ادا ہو جاینگے ہمارا منصب یہ ہی کہ ہم جو
واقعہ دیکھین اس سے اپنے حاکم کو آگاہ کر دین بس یہ صلاح کرکے وہ ہرکارے بدون دریافت حال
کے بارگاہ و خیمے وغیرہ برپا دیکھکر [illegible] کو فروکش پاکر طرف شہر کے روانہ ہوئے تھے اسوقت آکر پہونچے کہ
جب وہ رئیسان شہر بھی آکر سلام و مجرا کرکے کرسیون پر بیٹھ چکے تھے ابھی ہرکارون نے دعا و ثنائے شاہی
ادا کی تھی کہ کوتوال شہر مع پیادون کے آکر پہونچا مصروف کج کلاہ کو سلام کرکے اپنے دنگل پر بیٹھ
گیا مصروف کج کلاہ کا دربار اس طور سے آراستہ ہی کہ دہنی طرف اسکے اسکا فرزند حضور کج کلاہ
رستم وقت اپنے دنگل شوکت پر بیٹھا جھوم رہا ہی قبضہ شمشیر کو چوم رہا ہی بعدہ دونون طرف
افسران سپاہ و سرداران کج کلاہ دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین مشیران سلطنت و
وزیران ابہت و ارکین دولت حاضر ہین دربار خوب آراستہ ہی جب کوتوال آچکا اسکی آمد کی
وجہ سے ہرکارون نے خاموشی اختیار کی تھی جب کوتوال سلام کرکے بیٹھ چکا اسوقت ہرکارون نے
ہاتھ اٹھاکر کہا کہ جہان پناہ فلک بارگاہ کی عمر دراز ہو خداوند آفتاب و نائب خداوند برجیس کا
آب بر بار رہے ہم جو برائے بالادوی آج صحرا مین گئے ہمنے دیکھا کہ دشت مصروفیہ مین قریب بیشہ
مصروف دیوانہ کے بہت سے خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ نہایت بلند کار چوبی برپا ہی جسکا کلس پنجہ
خورشید پر چشمک کر رہا ہی تمام بارگاہ پر گوہر شب چراغ نصب ہین کئی کوس تک گرد اس لشکر کے
نقرئی و طلائی ٹٹیان لگی ہوئی ہین بازارین آراستہ ہین تمام لشکر مین علاوہ اشجار صحرا کے
چمنبندی کی ہوئی ہی نہ ہمنے ایسی بارگاہ دیکھی نہ ایسے لوگ دیکھے نہ ایسا لشکر دیکھا ہمنے دور سے
جو دیکھا ہر ایک کو نہین خوبصورت پایا گو بظاہر تو انسان معلوم ہوتے ہین مگر حسن و جمال مین
حورون و پریزادون سے وہ چند ہین اگر حورین و پریزادین و غلمان آئین تو یہ انسان انکے اوپر فوق
لیجائین ہمارے خیال مین یہ لوگ یا تو ساحر ہین کیونکہ جب ہم کل سہ پہر کو گئے تھے بالادوی کو
تو ہمنے یہ کچھ سامان اس صحرا مین نہ دیکھا تھا رات بھر مین یہ سب سامان مہیا ہو گیا یہ کام ساحر کا ہی
یا دیو و پریزاد کا یا جن کا انسان تو اسقدر جلد ایسا سامان مہیا نہین کر سکتا ہی اگر ساحر ہین تو
انھون نے یہ سرزمین اور یہ سب سامان سحر سے مہیا کیا ہی اگر دیو ہین تو قاف سے لائے ہین
اور ضرور ان تین حالتون سے خالی نہین ہی ہمنے جو یہ سامان دیکھا ہم برائے خبر اس خوف سے
لشکر مین نہ گئے کہ ایسا نہو کہ ہمکو اسیر کر لین بجز یہ خیال کرکے ہمنے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ آپکو
اس حال سے آگاہ کر دین کیونکہ آپ تو اس حال سے غافل ہین باہم صلاح کرکے آپ کی
خدمت مین حاضر ہوئے تاکہ آپکو اس حال سے آگاہ کرین باقی خیریت ہی حضور اسکی بہت جلد تدبیر
فرمائین یا جیسا حکم ہم غلامون کو فرمائین ہم اسکو بجا لائین یہ سب سن ہرکارون کی زبانی انکے بادشاہ
و اہل دربار کو حیرت ہوئی فرمایا کہ تمنے جاکر دریافت تو کیا ہوتا شاید کوئی تاجر نہ آکر فروکش
ہوا ہو جبکہ تم کل چلے آئے ہو اسکے بعد ایسا ہوا ہو ممکن ہی یہ خیال کرنا کہ یہ ساحر ہین یا قوم جن
سے ہین بالکل خلاف عقل ہی تمکو دریافت کرنا تھا ضرور تھا انھون نے عرض کیا کہ حضور
بھلا یہ سامان اور یہ شوکت تاجر کہان سے لائیگا یہ سامان اور یہ شوکت شاہان جلیل القدر

وہ ہفت کشور کو بھی میسر نہوگا تاجر بیچارے کی کیا حقیقت ہی جو اسکو ممکن ہو حضور یہ ضرور ساحر ہین یا قوم جن سے ہین یون جو حضور کی رائے ہو ہم غلام ابھی جا کر دریافت کرتے ہین مصروف کج کلاہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا سب نے عرض کیا کہ حضور ہمارے قیاس مین نہین آتا ہی کہ یہ بیچارے کیا بیان کرتے ہین ہمارے نزدیک یہ جو کچھ انھون نے بیان کیا بالکل خلاف عقل ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کل اسطرف جانا بھول گئے تھے انکو یہ یاد رہا کہ ہم ہو آئے ہین اب جو گئے تو یہ سامان دیکھا حضور انکے بیان سے تو ثابت ہوتا ہی کہ وہ سامان ہی کہ جو اسوقت بادشاہ ہفت اقلیم کو بھی میسر نہوگا ایسے سامان کا بہم ہونا غیر ممکن ہی حضور نے ہرچہ اخبار کو ملاحظہ فرمایا ہوگا اور اسمین شان و شوکت نوشیروانی کو دیکھا ہوگا یہ اُس سے بھی تو زیادہ بیان کرتے ہین خلقت آدم سے اسوقت تک جو شوکت و شان و رعب و داب نوشیروان کا تھا کسی بادشاہ کو میسر نہوا ہان بعد نوشیروان حمزۂ صاحبقران کو ممکن ہوا وہ بھی اس سبب سے کہ وہ بر کوہ قاف گئے وہانسے عجائبات لائے اور جو جو اسباب اور سامان انکو میسر ہوا وہ نوشیروان کو بھی نہ ممکن ہوا مگر پھر بھی نوشیروان کی شوکت نے کمی نہ کی یا جو جو شوکت و شان اولاد حمزہ نے پیدا کی وہ کسی کو ممکن نہوئی مگر کیونکر پیدا کی جب تمام عالم کو درہم و برہم کر دیا تب ممکن ہوئی انکے قول سے تو شوکت نوشیروانی و شوکت حمزۂ صاحبقران و اولاد حمزۂ صاحبقران بالکل ہیچ معلوم ہوتی ہی بس بالکل خلاف قیاس ہی معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے کبھی کسی بادشاہ کی شوکت نہین دیکھی تھی اب جو دیکھی تو انکے حواس جاتے رہے انھون نے خیال کر لیا کہ یہ سامان سوائے جنات یا دیوزاد یا پریزاد یا ساحر کے دوسرے کو میسر نہین ہو سکتا ہی کیا بیان کرین انکے بیان سے ہم خیال کرتے ہین کہ خداوند لقا و زمرد ثانی و ارژنگ بن زمرد ثانی و برجیس آفتاب پرست نائب خداوند آفتاب کی بھی کچھ شوکت نہین ہی جو اس لشکر کے افسر کی ہی باوجود دیکھے یہ لوگ خدا نہین ہین ہمارے نزدیک یہ لوگ ڈر گئے اس سبب سے کہ یہ سامان نہ دیکھا تھا اسی امر کے اخفا کی بسبب خوف کے کہ آپکو آگاہ کرو ہین ہمارے نزدیک ان لوگونکو برائے خبر روانہ کرنا بیکار ہی انسے کچھ مطلب نہ حاصل ہوگا یہ جو اہل دربار نے بیان کیا مصروف کج کلاہ نے جواب دیا کہ تم لوگ درست کہتے ہو تم لوگونکا قیاس درست ہی مین خود حیران ہون کہ جو خدا تھے انکو تو یہ سامان ممکن نہ تھا باوصفیکہ تمام عالم کے پیدا کرنیوالے تھے اور بندونکو کہانسے ممکن ہوا القول تم سبکے انھون نے یہ سامان کبھی نہین دیکھا آج جو دیکھا تو اسکو بہت خیال کیا دوسرے تمھاری رائے کے موافق یہ لوگ کل اسطرف نہین گئے تھے آج جو گئے تو وہان ان لوگونکو یہ سامان نظر آیا اب جو انھون نے خیال کیا تو یہ اس امر کو فراموش کر گئے کہ ہم کل نہین آئے تھے اسکا خیال ہوا کہ ہم کل آئے تھے ہمنے یہ سامان تو کل یہان نہ دیکھا تھا آج کہانسے آگیا ضرور یہ کارخانہ یا تو سحر کا ہی یا جنات و دیوزاد و پریزاد کا ہی بس اس خوف سے یہ برائے دریافت حال نہ گئے وہانسے چلے آئے خیر اور کسی کو برائے دریافت حال روانہ کیا جائیگا وہ ہرکارے خاموش یہ تقریرین اہل دربار و بادشاہ کی سنا کیے جب مصروف کج کلاہ یہ کہکر ساکت ہوا کہ آپ لوگ اب یہ رائے دین کہ کون برائے دریافت حال جائے ابھی اہل دربار نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ وہ امیر جو برائے سیر ہر روز طرف دشت مصر وغیرہ کے جاتے تھے اور آج بھی گئے تھے جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی کہ انھون نے یہ سب سامان دیکھکر اپنے ملازمونکو برائے دریافت حال کے روانہ کیا تھا اور وہ تقریر پیش آئی تھی ملازمونسے سنکے وہ رئیس اس خیال سے

دربار مین آگئے تھے کہ بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہرکارے اگر موجود ہوئے تھے یہ بیان نہ کرنے پائے تھے کہ کوتوال آگیا بس جب سب آچکے اسوقت ہرکارون نے بیان کیا تھا انکے بیان کے بعد یہ واقعات ہوئے جو کہ تحریر ہوئے ہین ان امیرون نے جو دیکھا کہ ہرکارون نے وہ ہی سب حال بیان کیا جو کہ ہم بھی دیکھ آئے ہین اسی حال کے بیان کرنیکے لیے یہان آئے ہین مگر بادشاہ کو و اہل دربار کو ہرکارونکے قول کا یقین نہ آیا یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہاتھ باندھکر بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور جو کچھ ہرکارون نے بیان کیا ہے وہ سب درست ہے اور سچ بیان کیا ہے ہم سب غلامون نے بھی یہ ہی واقعہ دیکھا ہے اور اسی حال کے خبر کرنے کو حاضر دربار ہوئے ہین ہم کہنے نہ پائے تھے کہ ہرکارون نے بیان کیا حضور جو کچھ انھون نے بیان کیا ایک سر مو جھوٹ نہین ہے یہ ہی سب حال ہمنے بھی دیکھا ہے آپکے یہ غلام ہمیشہ ہر روز واسطے سیر کے ادھر کو جاتے تھے کل تک گئے تھے تو کچھ بھی نہ تھا آج جو گئے حسب قاعدہ تو یہ ہی سامان پایا جو کہ ہرکارون نے عرض کیا بلکہ اس سے زیادہ تھا ہمنے اپنے ملازمونکو برائے خبر کے روانہ کیا انسے یہ تقریر ہوئی یہ کہکر انھون نے سب تقریر اور سب حال بیان کیا اور بتقسیم بیان کیا تب تو بادشاہ و اہل دربار کو یقین ہوا اور زیادہ تر حیرت ہوئی کیونکہ ان سب نے اس سے زیادہ شوکت و شان بیان کی تھی اور حالت جو کہ ہرکارون نے بیان کی تھی اب تو یہ نوبت ہوئی کہ کل اہل دربار مع بادشاہ کے ساکت ہو کر رہ گئے عالم حیرت ان سب پر طاری ہوا حواس باختہ ہو گئے ہر ایک خیال کرنیلگا دلمین کہ یہ کیا واقعہ ہے کہ جسکو سننے سے حیرت ہوتی ہے کچھ قیاس کام نہین کرتا ہے ہرکارونکے قول کو غلط سمجھے تھے مگر ان لوگونکے قول کو کیونکر غلط خیال کرین انکے بیان سے ہرکارون کا قول سچ ہوتا ہے ان لوگون کو جھوٹ کہنے سے کیا فائدہ ضرور اس امر کے دریافت کی کوشش کرنا چاہیے مصروف کج کلاہ اپنے دلمین یہ خیال کر رہا تھا ابھی کچھ کسی سے بیان نہ کیا تھا جیسے وہ امیر ساکت ہوئے یہ کہکر اور سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اسوقت کوتوال اٹھ کھڑا ہوا اور سلام کرنے لگا کہ حضور مین دربار مین حاضر ہونیکو تھا لباس پہن چکا تھا کہ افسر کاہ فروشون کا میرے پاس آیا اسکے ہمراہ کاہ فروش بھی تھے مین نے اس سے دریافت کیا کہ تم اسوقت کہان آئے اسنے کہا کہ مین ایک نیا واقعہ بیان کرنے آیا ہون جو کہ ان سب نے آج دشت مصر و فیہ مین دیکھا ہے ہر روز یہان گھانس لینے جاتے تھے کبھی ایسا واقعہ پیش نہ آیا یہ ایسے اس واقعے کو دیکھکر بدحواس ہوئے کہ گھانس تک نہ لائے مین نے کہا کہ بیان کرو تب اس افسر نے یہ بیان کیا کہ یہ کاہ فروش جو آج حسب معمول قدیم گھانس لینے گئے تو انھون نے ایک لشکر مختصر اس صحرا مین فروکش پایا اور یہ بیان کیا کہ یہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے یہ سامان دیکھا بس کوتوال نے وہ ہی کل حال بیان کیا جو کہ کاہ فروشونکے افسر سے سنا تھا اور ہرکارون اور رئیسان شہر نے بادشاہ کے روبرو بیان کیا تھا کوتوال نے عرض کیا کہ مجھ سے کاہ فروشونکے افسر نے بیان کیا جب مجھ سے یہ سب حال ان سب نے بیان کیا تو مین نے خیال کیا کہ مین کوتوال سے عرض کرون تاکہ وہ بادشاہ سے عرض کرین بادشاہ اسکی تدبیر کرین بس مین حاضر ہوا اور بیان کیا آپ دربار تشریف لیجاتے ہین بادشاہ سے عرض کر دیجیے گا لہذا مین جو یہان آ کر پہونچا مین نے ہرکارونکو عرض کرتے پایا اس سبب سے نہین عرض کیا جب وہ عرض کر چکے اور حضور کو اور دیگر اہل دربار کو یقین نہ آیا اور ان امیران شہر نے ہرکارونکے قول کی تصدیق کی اور انھون نے اپنا بچشم دید واقعہ بیان کیا تو مجھکو بھی فرض ہوا کہ مین عرض کرون بس مین نے بھی عرض کیا جو کچھ کہ سنا تھا یہ جو کوتوال نے بیان کیا تو سبکو بالکل یقین ہو گیا ہر ایک فکر کرنے لگا کہ آیا یہ کون لوگ ہین اگر یہ خیال کیا جائے کہ تاجر ہین تو بقول ہرکارونکے تاجر کے باپ کو بھی تو یہ سامان ممکن نہین ہو سکتا ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ کسی ملک کے بادشاہ ہین تو بادشاہ کے پاس ایسا سامان ہونا تھوڑی سی حکومت پر ممکن نہین ہے اگر کوئی شاہ جلیل القدر ہوتا تو لشکر کثیر بھی ہمراہ ہوتا دوسرے نقاب پوش ہونے کی اسکو کیا ضرورت تھی ضرور

اسمین کچھ نہ کچھ اسرار ہے مصروف کج کلاہ نے اپنے دلمین یہ خیال کرکے اور اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سُنا جو کچھ ان امیرون و کوتوال نے بیان کیا ہرکارونکے قول کا تو باور نہوتا تھا مگر اب جو موافق اُنکے قول کے ان سب نے بیان کیا تو یقین ہوا اب اس امر مین آپ لوگونکی کیا راے ہی کہ یہ کون لوگ ہین کیونکر دریافت کیا جائے یہ جو مصروف کج کلاہ نے سوال کیا اُسوقت سب اہل دربار نے عرض کیا کہ ہماری عقل کام نہین کرتی ہی سواے اس امر کے کہ ہم یہ کہین کہ وہ لوگ جو کہ آکے دشت مصروفیہ مین فروکش ہوے ہین یا تو تاجر جلیل القدر ہین کیونکہ خداوند کے رحم و کرم سے کیا بعید ہی کہ انھون نے یہ سامان اپنی قدرت سے عطا فرمایا ہو کوئی عبادت انکی اچھی معلوم ہوئی ہو اُسکے صلے مین کچھ عجب نہین ہی یا کسی ملک کا بادشاہ ہی براے شکار ادھر آ نکلا ہی یہ خیال کرنا کہ قوم جن یا پریزاد ہے ہین بالکل نادانی ہی بہرطور خواہ تاجر ہون خواہ کسی ملک کے شاہزادے انکا حال دریافت کرنا ضرور ہی کیونکہ ایسا نہو کہ دیوانہ مصروف کو معلوم ہو جائے وہ آکر لوٹ لے تو بڑی خرابی ہو سراسر بدنامی ہو کہ یہ کیسے بادشاہ ہین کہ انکی سرحد مین قزاق رہتے ہین قافلونکو لوٹ لیتے ہین اور یہ اُسکا بندوبست نہین کرتے ہین کوئی ایسا شخص جائے جو تحسین و خوبی سمجھائے تاکہ وہ لوگ مان جائین اگر تاجر ہون تو شہر مین آکر فروکش ہون یا جسطرف کا قصد رکھتے ہون کوچ کرجائین اگر تاجر نہین ہین کسی ملک کے شاہزادے ہین اور براے شکار ادھر آئے ہین تو کسی اور صحرا مین جاکر صید افگنی مین مصروف ہون اپنی جانین دیوانہ کے ہاتھ سے بچائین ہم سبکو بھی بدنامی سے محفوظ رکھین مصروف کج کلاہ نے جواب دیا کہ راے تم سبکی بہت ٹھیک ہی میرے نزدیک ایسے شخص کو جانا چاہیے کہ جو رعب و داب و صولت و شوکت و دبدبہ رکھتا ہو ایسے ویسونکے کہنے سے وہ لوگ کچھ بھی خیال نہ کرینگے ٹال دینگے بس کون جائے اہل دربار نے عرض کیا کہ جسکو حکم سرکار کا ہو وہ جائے ہم سب غلامان جان نثار موجود ہین مصروف کج کلاہ نے کہا کہ ایسے شخص کو جانا چاہیے کہ جسکے جانے سے اُنکی عزت و آبرو مین فرق نہو اور اُنکے قریب اُسکو جگہ ملے اور باہم کلمہ و کلام کی نوبت آئے سب نے عرض کیا کہ پھر حضور تجویز فرمائین یہ سُنکے مصروف شاہ نے اپنے فرزند حضور کج کلاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے فرزند میرے نزدیک مناسب ہی کہ تم کچھ لوگ لیکر جاؤ اور دریافت کرو کہ کون لوگ ہین اگر تاجر ہین تو اُنسے کہنا کہ یا تو اندرون شہر آکر فروکش ہو بازارین و دکان وغیرہ آراستہ کرو تم جو جنگل مین آکر اُترے ہو ایسا نہو کہ کوئی لوٹ لے تو ہم بدنام ہون یہ بھی کہنا کہ ہمکو زیادہ تر خوف ہی اپنے سپہ سالار مصروف دیوانہ کا کہ وہ اس صحرا مین رہتا ہی اُسکا حکم ہی کہ کوئی یہان آکر نہ اُترے کیونکہ یہ صحرا اُسنے اپنی سیرگاہ مقرر کیا ہی جو کوئی یہان آتا ہی اُسکو خبر ہو جاتی ہی وہ آکر اہل قافلہ کو قتل کرتا ہی مال و اسباب اُنکے ہمراہی لوٹ لیتے ہین چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہین وہ بڑا بہادر ہی آجتک کوئی اُسپر غالب نہین آیا ہی بڑے بڑے شجاع و بہادر مقابلے کو آئے سب زیر ہوے بس مناسب ہی کہ آپ لوگ یہانسے چلے جائین کیون اُسکے ہاتھ سے اپنے کو زحمت مین ڈالین آئندہ آپکو اختیار ہی اگر اے فرزند وہ تاجر نہین ہین کوئی شاہزادہ ہی تو یہ دریافت کرنا کہ آپکا ادھر کو کس قصد سے آنا ہوا اور کدھر سے تشریف لائے ہین جب سب حال معلوم ہولے تو اُنسے بیان کرنا کہ مناسب یہ ہی کہ آپ تشریف لیجائین ورنہ دیوانہ کے ہاتھ سے پریشان ہوجیے گا اگر دیکھنا کہ بقصد مقابلہ ادھر کو آئے ہین

تو کہنے آتا کہ آپ آمادۂ جنگ ہون ہم لشکر لیکر آتے ہین اور آپ سے مقابلہ کرتے ہین یہ بھی دریافت
کرنا کہ دین و مذہب کیا ہی حضور کج کلاہ نے اپنے باپ کی تقریر سنکے عرض کیا کہ مجکو تعمیل حکم عالی
مین کچھ عذر نہین ہی مگر میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہوگا کہ پہلے کوئی اور جائے اور دریافت
کرے اور انکو بعد دریافت کے سمجھائے اگر وہ مان جائین تو خیر ورنہ مین جا کر سمجھاؤنگا آئندہ
جو آپکی مرضی تاکہ یہ تو معلوم ہو کہ یہ کون لوگ ہین بعد اس معلوم ہونگے جس قسم کے وہ لوگ
ہون اُسی قسم سے اُنکے ساتھ برتاؤ کیا جائے مصروف کج کلاہ نے کہا کہ تمھاری رائے بہت
ٹھیک ہی بس اُسیوقت بادشاہ نے کوتوال سے کہا کہ تم جاؤ اور دریافت کرو اُسکے بعد ہمارے
پاس آؤ جو کچھ معاملہ پیش آئے ہمسے بیان کرو تاکہ ہم اُسکا بندوبست کرین یہ جو حکم دیا کوتوال اُسیوقت
اپنی کرسی پر سے اُٹھا اور سلام کر کے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہو کر اور چند پیادون کو ہمراہ لیکر چلا
مصروف شاہ یہان دربار مین کوتوال کے انتظار مین بیٹھا ہی دربار آراستہ ہی کوتوال کا حال
آئندہ تحریر ہوگا اب اُدھر کا حال سماعت فرمایئے کہ یہان بارگاہ مین سہراب ثانی وغیرہ بیٹھے ہوے
ہین سرِ تختے بارگاہ کے اُٹھے ہوے ہین تماشائے گل وصنوبر ملاحظہ فرما رہے ہین دربار آراستہ ہی کہ
ایک طرف سے گرد بلند ہوئی شاہزادے نے جو اُس گرد کو ملاحظہ فرمایا شاگردان سیارۂ ثانی سے فرمایا
کہ خبر تو لاؤ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی شاگردان سیارۂ ثانی یہ حکم پا کر اُس گرد کی طرف چلے بارگاہ سے
نکلکر جب قریب گرد پہونچے دیکھا کہ ایک تاجر مع مال واسباب آگے چلا جاتا ہی قریب پانچ سو آدمی
کے اُسکے ہمراہ ہین اُدھر اُس سوداگر نے دیکھا کہ ایک لشکر دشت مصروفیہ مین اُترا ہوا ہی خیمے برپا ہین
یہ حیران ہوا کہ مین کئی مرتبہ اس طرف سے گذرا مگر مین نے کبھی یہان کسی تاجر یا بادشاہ کو اُترے ہوے
نہین دیکھا بسبب دیوانہ کے خوف کے آج نئی بات ہی کہ اس صحرا مین خیمے وغیرہ برپا ہین چلکر دیکھنا چاہیے
اگر کوئی بادشاہ ہو تو اُسکی بارگاہ مین جا کر کچھ مال واسباب فروخت کرنا چاہیے پھر خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ
وہ بھی دیوانہ ہو تو مفت مین نقصان ہو سب مال واسباب لوٹ لے یہ قصد جو تونے کیا ہی یہ نقصان
رسان ہی اپنی راہ لے اُدھر اُن ہرکارون نے جو کہ بحکم شاہزادہ آئے تھے سوداگر کو جو دیکھا فوراً واپس گئے
خدمت مین شاہزادے کی اور عرض کیا کہ یہ جو گرد بلند ہوئی تھی اور آپنے دریافت کے لیے روانہ فرمایا تھا
ایک سوداگر مع اپنے ہمراہیون کے جاتا ہی اُسکے ہمراہ جو مرکب وغیرہ ہین یہ اُنکے سمون سے گرد بلند ہوئی
تھی شاہزادے نے ایک سردار سے کہا کہ تم جا کر اُس سوداگر کو ہمارے پاس لے آؤ ہم اُس سے
حالات دنیا دریافت کرینگے تاکہ معلوم ہو کہ بدیع الملک وغیرہ کی کیا کیفیت ہی اور کہان
ہین بس وہ سردار اُن ہرکارون کو لیکر چلا اُس تاجر کی طرف چونکہ وہ سوداگر شہر
مصروفیہ کو آتا تھا یہ مقام مصروفیہ سے قریب تھا اُسنے تھوڑے عرصے کے لیے وہان
قیام کیا تھا سب مال واسباب اُسی طور سے بار تھا لوگ اُترے تھے دم لے رہے تھے کہ یہ
سردار اور ہرکارے اُس قافلہ مین پہونچے اہل قافلہ سے پوچھا کہ تمھارا قافلہ سالار کون ہی
ہمکو اُس سے ایک کام ہی اہل قافلہ نے جو معقول آدمی دیکھے کچھ خوف نہ کیا فوراً بتا دیا کہ وہ
جو سامنے کرسی پر بیٹھے ہوے ہین ہمارے افسر اعلیٰ ہین ہم سب اُنکے ملازم ہین خواجہ تاج الدین
نام ہی شوق سے اُنکے پاس تشریف لیجایئے جو کچھ کام ہو اُنسے دریافت فرمایئے یہ سردار
اُنسے یہ تقریر سنکے خواجہ بازرگان کے پاس آیا یہان خواجہ بازرگان کرسی پر بیٹھے ہوے ۲۰

تھے اور چند رفیق بھی کرسیون پر متمکن تھے کیونکہ جب خواجہ نے یہ حکم دیا تھا کہ تھوڑی دیر یہان قیام
کرو اور دم لیلو کیونکہ اب تو شہر قریب ہی ابکی جو یہانسے کوچ کرینگے تو شہر مین جا کر قیام کرینگے مگر بیلونکو
دانے گھانس سے سیر و سیراب کر لو یہ حکم سنکے ملازمون نے کرسیان بچھا دی تھین باقی سب اسباب
بار تھام کیونکہ دانہ گھانس پانی سے سیر و سیراب کر رہے تھے اہل قافلہ ادھر اودھر ٹہل رہے تھے
بدین سبب خواجہ کرسی پر بیٹھے ہوے تھے صحرا کی طرف دیکھ رہے تھے کبھی لشکر رستم ثانی وغیرہ کی طرف دیکھتے تھے
اور حیران ہو کر اپنے رفیقون سے کہتے تھے کہ نہ معلوم یہ کسکا لشکر ہی دیوانے کا تو لشکر معلوم نہین ہوتا ہی اس
لشکر مین جو بارگاہ برپا ہی بہت عمدہ ہی دور سے کلس اُسکا مثل خورشید کے ضو دے رہا ہی اگر یہ خوف نہوتا
کہ دیوانہ لوٹ لیگا تو مین ضرور اس لشکر مین جا کر آج شب بھر قیام کرتا کیفیت دریافت کرتا صاحب لشکر سے
ملتا خواجہ یہ کہہ رہے تھے کہ وہ سردار پہونچا خواجہ نے اُسکو مرد معقول دیکھکر صاحب سلامت کی بلکہ اپنی
طرف سے سلام مین سبقت کی مگر حیران ہو کہ یہ کون شخص ہی برائے تعظیم کھڑا ہو گیا کہا کہ آپ تشریف لائیے
یہ سردار بعد صاحب سلامت کے کرسی پر بیٹھے خواجہ نے ملازمونکو اشارہ کیا انھون نے الائچی وغیرہ
خاصدان مین رکھکر پیش کین خواجہ تاج الدین بہت تعظیم و تواضع سے پیش آیا دریافت کیا کہ آپکا
مجھ ادنے کمترین کے پاس کیونکر آنا ہوا اُس سردار نے جواب دیا کہ وہ جو تم سامنے خیمے وغیرہ برپا دیکھتے ہو
مین اس لشکر سے آیا ہون وہان پر لشکر ایک بادشاہ جلیل القدر کا فروکش ہی بلکہ جس شخص نے مجھکو
آپکے پاس بھیجا ہی وہ اپنے وقت کا صاحبقران ہی یہ لشکر اُسی صاحبقران کا ہی اہل اسلام سے ہی اُسنے
مجھکو آپکے پاس بھیجا ہی کہ خواجہ بازرگان قافلہ سالار کو ہمارے پاس لے آؤ کیونکہ ہم اُنسے کچھ دنیا کا حال
دریافت کرینگے تاکہ ہم حالات سے آگاہ ہون اور یہ دریافت کرتا ہی کہ آجکل لشکر اسلام کس مقام
ہی اور اُس لشکر کا کون صاحبقران ہی آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلین صاحبقران کے پاس کچھ خوف
نہ کرین خواجہ تاج الدین نے یہ سنکے کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی قدر فکر کرنے لگے کہ اُس سردار نے کہا
کہ شاید آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ ہمکو دھوکا دیا جاتا ہی یہ جو خیمے وغیرہ برپا ہین انمین قزاق فروکش
ہین ہمکو جو صاحب مال دیکھا تو دھوکا دیتے ہین ہم آدھر گئے اور لوٹ لیے گئے بخدا ایسا امر نہین ہی
بلکہ یہ لشکر صاحبقرانی ہی کوئی مقام خوف نہین ہی اس لشکر کی موجودگی مین کوئی تمپر ظلم نہین کر سکتا ہی اس امر
سے اطمینان رکھو جب قسم کھا کر کہا تو خواجہ نے جواب دیا کہ اب مجھکو یقین ہوا واقعی پہلے مجھکو شک گذرا تھا
اب مین آپکی خدمت مین صاف صاف گذارش کرتا ہون کہ جب مین یہان آکر پہونچا مین نے یہان
خیمے وغیرہ برپا دیکھے خیال ہوا کہ چلکر اس لشکر کا حال دریافت کرنا ضرور ہی آج کا دن و رات اسی
مقام پر بسر کر کے صبح کو طرف شہر کے جانا ساتھی اسکے یہ خیال ہوا کہ شاید یہ لشکر قزاقونکا ہو تو مفت مین
سب مال و اسباب تباہ ہوگا اپنے قصد کو فسخ کیا اس مقام پر تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گیا ملاحظہ
فرمائیے سب مال و اسباب بار ہی آپکے تشریف لانے سے اور وہ تقریر کرنے سے مجھکو یقین ہو گیا تھا کہ
قزاقون نے ہمکو دیکھ لیا اور دھوکا دیکر طلب کرتے ہین مین اپنے اوپر نفرین کر رہا تھا کہ کیون یہان ٹھہرا
مگر اب جو آپنے قسم کھا کر کہا اور مین نے بھی خیال کیا کہ اے تاج الدین تیری عقل کدھر ہی بھلا قزاق اسطور سے
کیون اترنے لگے کہ سب دیکھ لین انکا تو یہ کام ہی کہ وہ پوشیدہ طور سے قافلونکو غارت کرتے ہین یہ خیال تو برطرف ہو گیا
مگر ایک خوف ابھی باقی ہی وہ یہ ہی کہ جہان آپکے آقا کہ جنکو آپ صاحبقران کہتے ہین اُنکے خیمے وغیرہ برپا ہین اسی دشت
کے قریب ایک بیشہ ہی کہ اُسکو بیشہ مصروفیہ کہتے ہین اُسمین ایک دیوانہ رہتا ہی کہ جسکا نام ضمرو تُند ہی جانی

ہیں چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہیں وہ بہت زبردست ہی یہانکا بادشاہ جو ہی اُسکی طرف سے اُسے دس ہزار روپیہ
ماہواری دیوانے کے مقرر ہیں باوجودیکہ لشکر کثیر رکہتا ہی مگر دیوانہ کا کچھ نہ کرسکا اُسکے ہاتھ سے پریشان ہوکر یہ صحرا
اُسکے مسکن کے لیے مقرر کیا اور دس ہزار روپیہ ماہانہ مقرر کیا اُسکا طریقہ یہ ہی کہ جہان اُسنے سُنا کہ کسی نے بادشاہ
پر لشکرکشی کی وہ اپنے بیشہ سے مع اپنے ہمراہیونکے نکلا اور لشکر حریف پر جا گرا اور حریف کے لشکر کو شکست دی
سب مال واسباب لوٹ لیا اور اپنے بیشہ کو چلا گیا یا کوئی قافلہ آفت کا مارا ناواقف بھولے سے ادہر آگیا اُسکی
بھی شامت آگئی دیوانے نے آکر لوٹ لیا اسی خوف سے یہان کوئی قیام نہیں کرتا ہی ورنہ یہ صحرا لائق قیام کرنیکے
ہی اسی سبب سے تو مین باہر باہر اس صحرا کے اپنا قافلہ لیکر چلا تھا مین حیران تھا کہ کیا سبب ہی کہ لوگ یہان فروکش
ہین انکو دیوانے کا خوف نہیں ہی میری رائے مین آتا ہی کہ ابھی اُسکو اس حال کی خبر نہیں ہوئی ورنہ وہ ضرور آتا
مین یہ خوف کرتا ہون کہ مبادا مین آپکے ہمراہ چلون اور وہ دیوانہ آپڑے تو بالکل تباہ ہوجاؤنگا کسی طرف کا نہونگا
دوسرے مجکو یہ بھی خیال ہوا تھا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ بھی اُسی دیوانے کے ہمراہی ہین جو یون بخوف اُترے ہوئے
ہین بدین سبب مجکو آپکے ہمراہ چلنے مین تامل ہی مجکو معاف فرمائیے یہ جو خواجہ نے کہا اُس سردار نے کہا کہ ای
خواجہ تم بالکل خوف نہ کرو نہ ہم قزاق ہین نہ ہمراہی دیوانہ مین سے ہین نہ ہمکو دیوانہ کا خوف ہی نہ
تم دیوانہ سے خوف کرو اُس دیوانہ کی کیا مجال جو تمھاری طرف نگاہ کج سے دیکھ سکے ہمارا آقا و
صاحبقران وہ بہادر جوانمرد ہی کہ جسکے روبرو دیو کا دم نکلتا ہی وہ دیو کو مثل مور ضعیف کے
خیال کرتا ہی صاحبقران زمانہ ہی اُسکے روبرو دیوانہ کی کیا اصل ہی دیوانے کی بھی یہ لیاقت ہی کہ جبکہ تم
اُسکے لشکر مین ہو وہ آکر تمپر بدعت کرسکے ایک ڈانٹ مین تو دانت نکالکر رہ جائیگا ایک طمانچہ مین سارا دیوانہ پن
بھول جائیگا تم بلاخوف وخطر چلو اگر تمکو ایسا ہی خوف ہی تو اپنا سب مال واسباب اسی مقام پر رہنے دو
اسی طور سے بار اور سب ملازمونکو چھوڑ جاؤ صرف تم چند آدمیونسے میرے ہمراہ میرے آقا کی خدمت مین
چلو صاحبقران سے کلام کرکے چلے آنا جو کچھ وہ دریافت فرمائین وہ اُنسے بیان کردینا بعدہ رخصت
حاصل کرکے چلے آنا تمکو ہمارے جھوٹ سچ کا حال معلوم ہوجائیگا خواجہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ
بہت خوب یہ تو فرمائیے کہ آپکے آقا اور صاحبقران کا اسم شریف کیا ہی کیونکہ یہان ایک اور
صاحبقران ہین جو کہ خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہین جنکا لقب صاحبقران ثالث ہی مین سمجھون
تو سہی شاید وہ ہی نہون کیونکہ مین اُنسے بخوبی واقف ہون کئی مرتبہ اُنکی خدمت مین حاضر ہوچکا
ہون وہ تو بڑے بہادر اور جری ہین انھون نے تو بڑے بڑے معرکے سر کیے ہین وہ پوتے ہین
حمزۂ صاحبقران کے فرزند ہین نورالدہر عالیشان کے پوتے ہین بدیع الزمان کے بدیع الملک
انکا اسم مبارک ہی وہ ہی آجکل لشکر اسلام کے صاحبقران ہین کیونکہ انکو صاحبقران ثانی
اپنی طرف سے صاحبقران فرماگئے ہین اور خود مع ایکسو چالیس سردارون وعزیزونکی طرف
خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے جب سے بدیع الملک کفار سے مقابلہ فرمارہے ہین مین حیران ہون
کہ وہ یہان کہان سے تشریف لائے کیونکہ اُنسے تو اور سمندر شاہ سے شہر سمندریہ پر معرکہ پڑا
ہوا ہی سب اہل اسلام جہان جہان حکومت کرتے ہین اُنکی کمک کو مع لشکر کے چلے جاتے ہین
سُنا گیا ہی کہ کوئی مقام نہ طاق ہی وہان بڑا معرکہ پڑیگا سب کو صاحبقران نے طلب کیا
ہی جلد اسم مبارک سے آگاہ کرو تاکہ یہ خدشہ میرے دل سے دفع ہو کیا خدانخواستہ صاحبقران
نے سمندر شاہ سے شکست کھائی کہ اتنے سے لشکر سے یہان آکر فروکش ہوئے اُنکے ہمراہ تو لشکر کثیر ہی کہ جسکی

حدود تنہا نہیں ہو مگر یہ قلیل لشکر کہاں سے آگیا کیا خدانخواستہ سب مارے گئے جب خواجہ نے یہ کہا اُسوقت
اُس سردار نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ وہ صاحبقران نہیں ہیں بلکہ یہ صاحبقران اصلی ہیں انکا کیا کہنا
جنکا تم ذکر کرتے ہو وہ بنے ہوئے صاحبقران ہیں اور یہ اصلی صاحبقران ہیں یا تو صاحبقران اصلی
حمزہ تھے یا یہ ہیں بھلا کجا بدیع الملک اور کجا یہ سنتے ہی غضب کیا ہے نسبت خاک را با عالم پاک
یہ آفتاب وہ ایک ذرہ یہ نور وہ خاک انکے اُنکے کیا نسبت جو سامان و شوکت انکو حق تعالی کی طرف
سے عنایت ہوئی ہی اور جو قوت و طاقت انہیں ہی وہ بھلا بدیع الملک میں کہاں ہوگی بدیع الملک
انکے ایک ادنے غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں تین نقابدار ہمارے صاحبقران کے ہمراہ ایسے ہیں جو کہ
اپنے وقت کے صاحبقران ہیں انہیں سے ایک سے بھی بدیع الملک نہ لڑ سکینگے جنکا تم ذکر کرتے ہو تو معلوم
ہوا انکی صاحبقرانی کا حال ہمیں ظاہر ہو گیا کہ ایک ملک اُنسے نہ فتح ہو سکا ہمارے صاحبقران نے پردہ قاف میں
وہ وہ معرکے سر کیے ہیں کہ جنکا ذکر کرنا اور سننا باعث دلی جرأت ہوتا ہے اور یہ ہامان ایسے دیو کو
سر سے بلند کر کے مثل طفل مکتب کے زمین پر مار کر قتل کر دیا اس کہنہ کے جیسے پھینکتے با طلسم چہل چراغ سلیمانی
کو کس شد و مد سے اس کمسنی میں فتح کیا جب ہمارے صاحبقران نے یہ سُنا کہ آجکل پردہ دنیا پر کفار
کا زور ہی اور بہت سے ملک کفر آباد ہو گئے ہیں اور بدیع الملک سے کچھ نہیں ہو سکتا ہی وہ صرف
ایک ہی ملک پر پھنسے ہوئے ہیں انھوں نے پردہ قاف سے دنیا کا قصد فرمایا راہ میں دیو ابلاغ بلند شاخ
سے معرکہ پڑا جو کہ عفریت ثانی ہی اور بہمن دو ہزار دست سے زبردست ہی مگر ہمارے صاحبقران نے
اُسکو بھی شکست دی مثل پھول کے اٹھا لیا اُسنے اطاعت کی ہمارے صاحبقران اس قصد سے پردہ دنیا
پر تشریف لائے ہیں کہ جن جن کافروں نے سر اٹھایا ہے انکو سزا کو پہنچائیں اور تمام دنیا میں دین اسلام کو
رواج دیں ای خواجہ ہمارے صاحبقران صاحبقران عصر ہیں تم سُن لینا کہ بدیع الملک نے بھی انکی
اطاعت کی اور انکے ہاتھ سے سب کفار ہلاک ہوئے اُس سردار نے بہت کچھ تعریف کی اور کہا کہ
ہمارے صاحبقران کا اسم مبارک سہراب ثانی صاحبقران زمان ہی ہمارے صاحبقران کے ہمراہ
ایک بارگاہ ایسی ہی جو کہ بدیع الملک کو نصیب نہ ہوگی جسکا نام بارگاہ چہل چراغ سلیمانی
ہی علم چہل چراغ سلیمانی ہی کہ جسکے پھریرے سے یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا آتی ہی ہر شی ہمارے
صاحبقران کی صاحبقران ہونے کی گواہی دیتی ہی تم بھی کس سے شباہت دیتے ہو لے بس چلو
عرصہ غرض جو اُس سردار نے جو اس طور سے تقریر کی ابتو خواجہ تاج الدین کو اشتیاق ہوا
کہ ذرا چلکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کون بزرگوار ہیں کہ جنھوں نے پردہ قاف سے آ کر یہاں علم
صاحبقرانی کو بلند کیا ہے کیونکہ سوائے خاندان حمزہ صاحبقران کے اور کسی خاندان میں صاحبقران نہیں
ہوا ہی یہ نئے صاحبقران کہاں سے پیدا ہوئے ہیں کہ جنکی یہ اسقدر تعریف کرتا ہی اور نقابدار کون بزرگوار ہیں ذرا
بارگاہ وغیرہ کو بھی دیکھا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ لشکر کسقدر ہمراہ ہی اُس سردار نے کہا کہ ایک بات اور
بیان کرتا ہوں یہ بات بڑے تعجب کی ہی وہ یہ ہی کہ اسوقت ہمارے صاحبقران میں یہ قدرت ہی اور یہ
مرتبہ انکو حاصل ہی کہ وہ ابھی چاہیں تو قاف سے لشکر دیو زاد و پریزاد کو طلب کر کے تمام عالم کو مسخر کر لیں
اور سب ابھی حاضر ہوتے ہیں مگر وہ اس امر کو خلاف شجاعت خیال فرماتے ہیں بلکہ جو دیو و پریزاد انکو
پہونچانے آئے تھے صاحبقران نے انکو بھی رخصت کر دیا ایک بھی اُنمیں سے لشکر میں نہ رہا گو لشکر قلیل
ہی مگر یہ ہی لشکر تمام عالم کی تسخیر کو کافی ہی انمیں ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہی ای خواجہ

ہین تمسے صاحبقران ایسے نظر بند ہو رہے تھے کہ کیا تعریف کرون جب تمہارا انکا سامنا ہوگا تو تمپر خودہی حال ظاہر
ہوجائیگا خواجہ نے کہا کہ مین ابھی جاتا ہون اور شرف قدمبوسی حاصل کرتا ہون یہ کہکر سب اہل قافلہ سے کہا
کہ تم لوگ اسی مقام پر مع مال واسباب کے ٹھہرو مین ابھی آتا ہون ذرا انکے ہمراہ جاتا ہون وہ جو سامنے
خیمے وغیرہ بپا ہین وہان تک سب نے کہا کہ بہت خوب خواجہ تاج الدین نے چند رفیقونکو ہمراہ لیکر اور
کچھ جواہرات جو کہ پاس تھا ساتھ اسباب کے بار نہ تھا بیش قیمت واسطے نذر کے لیکر اُس سردار کے ہمراہ
چلا اب جو راہ طے کر کے اُس لشکر مختصر کی حد مین پہونچا وہ سامان دیکھا کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا
دنگ ہوگیا حیران حیران ادھر اُدھر دیکھنے لگا ہر قدم پر نیا سمان نظر آتا تھا بازارین خوب آراستہ ہین
چمنبندی ہر مقام پر دیکھی سترکین معقول نظر آئین خیمے ایسے پر تکلف برپا تھے کہ جو بادشاہ ہفت کشور کو
بھی نہ نصیب ہونگے خواجہ کو وہ سامان اور وہ لشکر دیکھکر لشکر حمزۂ صاحبقران کی شوکت یاد آگئی دل مین
کہا کہ یہ بھی شوکت اور دبدبہ کسی زمانے مین لشکر اسلام کا تھا جبکہ حمزۂ صاحبقران صاحبقران تھے گو اب بھی
کم نہین ہو مگر یہ شوکت نہین رکھتا ہو نہ معلوم یہ کون ہین اور یہ سامان کہانسے بہم کیا ہو وہی سب
سامان میری نگاہ مین پھر رہا ہو اسی طور سے بازارین آراستہ ہوئی تھین خواجہ سیر کرتے ہوئے
بڑھتے جاتے ہین یہانتک کہ ایک نقارخانہ مثل نقارخانۂ سلیمانی کے آراستہ دیکھا آگے جو بڑھے تو ایک نشان
مثل علم اژدہا پیکر کے نصب پایا جسکے پرتلے سے یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا آرہی تھی جب ہوا کا
جھونکا آتا تھا دماغ معطر ہوجاتا تھا گو لشکر مختصر پایا مگر بہت ہی شوکت کے ساتھ پایا یہانتک کہ قریب بارگاہ
کے پہونچے بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہوگئے بارگاہ کو مانند بارگاہ سلیمانی کے کسی طور سے کم نہ پایا بہت
حیران ہوے دل مین کہا کہ واقعی کل سامان یہان مثل سامان حمزۂ صاحبقران کے لشکر کے ہی
سر مو فرق نہین ہو دوسرے لشکر اسلام معلوم ہوتا ہو لطف یہ ہو کہ یہ لوگ بھی مسلمان اور
خدا پرست ہین آپس جوان نے جسکا نام سہراب ثانی سنا جاتا ہو گو مین نے ابھی اُسکو دیکھا نہین
ہو نہ معلوم یہ سب سامان کہان سے پیدا کیا اور کہان سے پایا بڑا صاحب اقبال معلوم ہوتا ہو ضرور
یہ صاحبقران ہو اور اسکی صاحبقرانی کو ضرور عروج ہوگا کیونکہ بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ یہ تائید یافتہ
بزرگان دین ہو میری دانست مین یہ امر آتا ہو کہ یہ سب سامان بردۂ قاف سے لایا ہو کیونکہ اُسکا
ملازم کہتا تھا کہ ہمارے صاحبقران قاف سے تشریف لائے ہین ایسے ایسے خیال خواجہ بازرگان
دل مین کرتے ہوے قریب بارگاہ کے پہونچے دربارگاہ پر درگہ سالار کو بیٹھے ہوے دیکھا بڑی شان
وشوکت سے خواجہ نے اُسکو سلام کیا وہ سردار پردہ اٹھاکر خواجہ کو ہمراہ لیکر داخل بارگاہ ہوا خواجہ بازرگان
نے ایک جلوخانہ کو دوسرے جلوخانہ سے زیادہ تر وسیع اور آراستہ پایا دو طرف چمن جواہرات کے بنے ہوے
دیکھے فرش مخملی سے آراستہ تھا یہانتک کہ صحن مین بارگاہ کے پہونچے وہان ایسے ایسے عجائبات دیکھے جو کہ کبھی
نہ دیکھے تھے بہت حیران ہوے مثل آئینہ ششدر ہو کر رہ گئے یہانتک کہ ایوان مین پہونچے دربار کو دیکھا کہ
ہزارون کرسیان و دنگل مرصع کار بچھے ہوے ہین اُنپر غاشیے پڑے ہوے ہین تھوڑی سی کرسیون و دنگلونپر
سردار بیٹھے ہوے ہین بارگاہ کے جسقدر ستون ہین سب الماس تراش ہین اُنپر گوہر شبچراغ نصب ہین
وسط بارگاہ مین ایک تخت طاؤسی آراستہ ہو اُسپر بھی غاشیہ پڑا ہو چار دنگل الماس نگار آراستہ ہین
تین دنگلونپر مین نقابدار یاقوت پوش لعبہ عز و وقار اسلحۂ الماس نگار لگائے ہوے جلوہ فرما ہین
گو نقابین پڑی ہوئی ہین مگر چہرون سے اسقدر رعب وداب پیدا ہو کہ کوئی نگاہ اٹھاکر نہین دیکھ سکتا

ہی ظہور و شجاعت آشکار ہی ایک دنگل پر جو کہ سب سے بالا دست ہی آسیر ایک جوان رعنا چہرہ مثل
آفتاب کے روشن گیسوے دوش پر پڑے ہوے خال سبز رنگ ہاشمی نمایان بصد شوکت و شان کمسین
کوئی برس بارہ ایک کا ہوگا مگر بہت خوبصورت بھرے بھرے بازو سینہ چوڑا کشادہ پیشانی حمزۂ ثانی
یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا حمزۂ صاحبقران تشریف فرما ہین بالکل آنکے مشابہ چہرے سے آثار شجاعت
و جوانمردی آشکار مثل شیر غرا کے جلوہ گر ہی آلات مرصع کار جسم پر آراستہ اسقدر رعب و
دبدبہ ہی کہ یہ ممکن نہین جو کوئی نگاہ اٹھا کر دیکھ سکے نور جمال بیمثال سے تمام بارگاہ روشن و منور ہی
یہ واقعہ دیکھکر خواجہ بازرگان کے حواس جاتے رہے یہ شوکت و شان جو دیکھی سکتہ ہوگیا تصویر
صاحبقران نگاہ مین پھر گئی دل مین کہا کہ یہ ہی شوکت و یہ ہی شان تھی جبکہ حمزۂ صاحبقران
جوان تھے یہ جوان حمزۂ ثانی ہی اگر اسکو امیر ثانی کہا جائے تو بہت بجا ہی معلوم ہوتا ہی
قرینے سے کہ اسی خاندان سے ہی کوئی بیٹا یا پوتا یا پروتا حمزۂ صاحبقران کا ہی کہ پردۂ قاف
مین تھا اب یہان آیا ہی خیر معلوم ہو جائیگا خواجہ یہ خیال دلمین کر رہے تھے کہ اس سردار نے بڑھکر
عرض کیا کہ حضور خواجہ بازرگان جنکو طلب فرمایا تھا اور یہ غلام لینے کو گیا تھا حاضر ہین کہ اس
جوان و آن نقابداروں نے خواجہ کی طرف دیکھا خواجہ نے جھک کر سلام کیا اور بڑھکر وہ جواہرات نذر
گذرانا نذر کو قبول فرما کر حکم دیا کہ خواجہ کے لیے کرسی حاضر کرو فوراً خادموں نے نقرئی کرسی حاضر کی
اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ ہمکو تم سے کچھ دریافت کرنا ہی خواجہ سلام کرکے بیٹھ گئے مگر خواجہ نے باین
شان و شوکت و رعب و دبدبہ کے وہ فروتنی و انکسار اُن سب مین پایا کہ جسکے بیان کی ضرورت
نہین ہی خواجہ نے دیکھا کہ باوجودیکہ یہ سامان یہ شوکت اور یہ مرتبہ و اختیار حاصل ہی مگر کبر و غرور
کا نام تک نہین ہی کہ قرابتی ہو جو اہل اسلام و خاندان حمزۂ صاحبقران کا شعار ہی وہ ہی ہی
سر مو فرق نہین ہی خواجہ کو ان سب حالات کے مشاہدہ کرنے سے یقین کا درجہ ہوتا جاتا ہی کہ یہ
جوان ضرور خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا پھر حمزۂ صاحبقران جوان ہوگئے
ہین جب خواجہ کرسی پر بیٹھ چکے اسوقت سردار نے جو کہ خواجہ کو لینے گیا تھا اپنا جانا خواجہ کے پاس
خواجہ کا تعظیم و تواضع کرنا اپنا خواجہ سے مطلب ظاہر کرنا خواجہ کا جواب دینا جو کچھ کہ پیش آیا تھا اور اپنا خواجہ
کا سمجھا کر لانا بیان کیا وہ جوان و نقابدار یہ سب تقریر سنکے متبسم ہوے اور خواجہ کی طرف ملاحظہ فرما کر
خواجہ سے مخاطب ہو کر سہراب ثانی نے فرمایا کہ واہ خواجہ آپنے ہم اہل اسلام کو قزاق تصور فرمایا یہ آپکی بزرگی
اور دانائی سے بعید تھا بھلا قزاق یون کھلے میدان مین آ اترتے ہین انکا تو پیشہ دزدی و مکاری
ہی خیر ہمکو اسکا کچھ گلا نہین ہی واقعی یہ امر ہی کہ انسان کو نیک و بد کا خیال کرنا بہت عمدہ بات ہی خصوصًا
اُس مقام پر کہ جہانکی حالت تھی وحشت ہو اُس مقام پر ہوشیاری کرنا بڑی دانائی کی بات ہی اب آپ یہ فرمائیے
کہ آپ کہانسے تشریف لائے ہین اور کسطرف تشریف لیے جاتے ہین کچھ آپکو پردۂ دنیا کی بھی حالت معلوم ہی کہ
آجکل یہان کسنے خروج کیا اور کسقدر ملک اہل کفار کے ہین جو کہ کافرونسے آباد ہین اور لشکر اسلام
کس مقام پر ہی اور کس سے مقابلہ ہو رہا ہی اور سب ممالک اہل اسلام کی کیا حالت ہی اور لشکر اسلام کا بادشاہ
کون ہی اور صاحبقران کون ہی اور حمزۂ صاحبقران و صاحبقران ثانی و انکے سردار کہان ہین ممالک مفتوح
حمزۂ صاحبقران و حمزۂ ثانی کی کیا کیفیت ہی اور جن جن ملکونکو حمزۂ صاحبقران نے اسلام آباد کیا تھا اور انکے
سرداران و فرزندان و صاحبقران ثانی وغیرہ نے وہ اسلام آباد ہین یا نہین اور جو جو کافران سبکے ہاتھ سے

واصل جہنم ہوے تھے اُنکی اولاد نے خروج تو نہین کیا اور یہ بیان کرو کہ یہ رہنے حمزۂ صاحبقران کے ایرج نامدار
اور اُنکے فرزند رستم ثانی و شہریار و عالیبو فار مع اپنے لشکر کے کہان تشریف فرما ہین وہ بھی کسی کافر سے برسر مقابلہ
ہین یا اپنے ملکونمین ہین یہ سب حالات ہمسے بیان کرو ہمنے تمکو اسی سب حال کے دریافت کرنیکے لیے تکلیف
دی ہے کیونکہ ہم کل پردہ قاف سے یہان آئے ہین ہمکو یہانکے حالات سے بالکل آگاہی نہین ہے ان سب بزرگوارونکے
اسم نامی وہان سُنا کرتے تھے اب ہمکو بھی اشتیاق ان سبکی ملاقات کا ہوا دوسرے ہمنے سُنا کہ اب پھر دنیا پر کفر و کافری کو
ترقی ہوگئی ہے لہذا ہمارے پاس سب سامان صاحبقرانی جمع ہوگیا ہے دوسرے بزرگان دین نے ہمسے فرمایا کہ تم اپنے
وقت کے صاحبقران ہو لہذا دنیا پر جا کر اپنی صاحبقرانی کو ترقی دو اور امتحان کرو کہ وہ کسوٹی ہے اس امر کی اور
وہان بدیع الملک صاحبقران ہین اُنسے مقابلہ کرو تمکو حال معلوم ہو کہ کون صاحبقران ہے اور راہ خدا مین
جہاد کرو کفار کشی پر کمر کو کسو تا کہ مرتبۂ اعلیٰ ملے بس مین اُنکے فرمانے سے یہان آیا ہون اب میرا قصد ہے کہ یہانکے
حالات دریافت کر کے جسطرف کو مناسب جانون کوچ کرون راہ خدا مین جہاد کرون اگر اُسکی مدد شامل حال
ہو تو کفار کو قتل کر کے تمام عالم مین دین خدا کو رواج دون اور اپنی صاحبقرانی کے ڈنکے بجاؤن آئندہ جو اُسکی
مرضی بندہ ہر امر مین مجبور و ناچار ہے وہ مالک و مختار ہے بندہ کچھ خیال کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے میرے نزدیک
یہان آکر دعوی صاحبقرانی کرنا بسا امر دشوار ہے کیونکہ یہان حمزۂ صاحبقران و صاحبقران ثانی و اولاد ہر دو
صاحبقران و سرداران ہر دو صاحبقران کے نام کے سکے بڑگئے ہین اُنکی قوت و طاقت کے جھنڈے
نصب ہین لوگونکے دلونپر اُنکے نام کے سکے بڑھے ہوے ہین زور و طاقت کے ڈنکے بجے ہوے ہین بھلا مجھ
مجھ ایسے حقیر کی کیا لیاقت ہے کہ ان لوگون پر سبقت لیجاؤن اور نام پیدا کرون مگر بقول کسے
ہمت مردان مدد خدا وہ جسکو چاہتا ہے سر بلند فرماتا ہے اور جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے بندے
کی کیا حقیقت ہے کہ نام پیدا کر سکے اگر اُسکو منظور ہے تو انشاء اللہ ہمارا بھی نام مثل اُن سبکے ہوگا
اُسکو اختیار ہے بموجب اس آیۂ کریمہ کے تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ترجمہ وہ جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے
اُسکے ہاتھ خیر ہے اور تحقیق کہ تو ہی کل شی پر قادر ہے لہذا تمکو تکلیف تو ہوئی ہے اب تمکو لازم ہے
کہ ان سب حالات سے مجکو آگاہ کرو جب سہراب ثانی اپنی اس تقریر کو تمام
فرما چکے اُسوقت خواجہ تاج الدین نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین بھی ایک امر کا امیدوار
ہون اور اس امر مین میرے حواس بجا نہین ہین نہ معلوم کیا کیا خیالات دل مین پیدا ہوتے ہین
حضور پہلے اپنے حال سے اس حقیر سراپا تقصیر کو آگاہ فرمائین کہ آپ کس خاندان عالی و دودمان
متعالی سے ہین پھر مجھ سے سب حالات سماعت فرمائین جو کہ مجکو معلوم ہین گو مین کسیقدر
تو حضور کے حال سے عقلیہ آگاہ ہوگیا ہون اگر حکم ہو تو عرض کرون اور اگر میرا
خیال درست ہو تو حضور فرما دین کہ تو نے بہت درست خیال کیا سہراب ثانی نے
فرمایا کہ تم بیان کرو اگر درست ہوگا تو مین ضرور بیان کر دونگا تم اس امر سے اطمینان رکھو کہ مین بھی
تمکو اپنے حال سے آگاہ کرونگا یہ سُنکے خواجہ نے جوابدیا کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ آپ خاندان حمزۂ صاحبقران
سے ہین کیونکہ جسقدر علامات و آثار و نشانیان اُنکے خاندان کی ہین وہ سب مین آپ مین پاتا ہون
شاید میرا قیاس غلطی پر ہو مگر مین یہ یقین کر کے کہہ سکتا ہون کہ یہ نشانیان سوائے اُنکے خاندان
کے کسی دوسرے خاندان مین نہین ہین یہ نشانیان اولاد ہاشم کی ہین بھلا اور کوئی کہانسے لائے مین نے تو جو خیال کیا

سنا خدمت مین عرض کیا اب آپ بیان کرین یہ درست ہی یا غلطی پر ہون شاہزادے نے فرمایا کہ ہمنے
تمسے کہا ہی کہ ہم اپنے حال سے تمکو آگاہ کرین گے اور اب ہم تمہارے اس سوال کا جواب اسوقت
دینگے کہ جب تم ہمسے سب حالات بیان کر لوگے جو جو تمنے دریافت کیے ہین اطمینان رکھو ہم تمہارا
پورے طور سے اطمینان کر دینگے مگر اپنے دل مین کہا کہ اسنے خوب شناخت کی اور رستم ثانی
وغیرہ کی طرف دیکھا انھون نے اشارہ سے کہا کہ خاموش رہو دیکھا جائیگا اور اُس سے حالات
دریافت کرو شاہزادے نے فرمایا کہ ہان خواجہ بازرگان بیان کرو تب خواجہ نے یون عرض کرنا
شروع کیا کہ پہلے حمزہ صاحبقران نے مدائن سے لیکر ہزارون ملک فتح کیے قاف مین جاکر
دیوزادون سے لڑے جسقدر خدائیان تھین اور خدائے باطل تھے سبکو قتل کیا نوشیروان کو
جائے پناہ نہ ملی آخر کو عاجز ہو کر بیٹھ رہا لقا سے اور حمزہ سے ہمیشہ لڑائیون کی نوبت آئی پسران نوشیروان
نے خروج کیا خلاصہ یہ کہ ہزارون ملک اسلام آباد ہوئے سب خدائے باطل حمزہ صاحبقران آن
اور اولاد حمزہ صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے جب حمزہ صاحبقران نے لقا کو قتل فرمایا تو اپنے مقام پر
اپنے فرزند حمزہ ثانی کو صاحبقران فرمایا اور خود خانہ کعبہ کو تشریف لیگئے انھون نے
بھی ہزارون ملک اسلام آباد کیے لقا کے لڑکے زمرد ثانی نے خروج کیا تھا وہ خوب
خوب لڑا آخر کار وہ ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے مع تورج بدرگ حرامی مارا گیا چونکہ
صاحبقران ثانی نے قسم کھائی تھی کہ مین بعد قتل زمرد ثانی کے خانہ کعبہ کو چلا جاونگا چنانچہ
وہ بھی بعد قتل زمرد ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے انکے ہمراہ ایک سو چالیس
سردار و عزیز گئے انمین ایرج نامدار و نور الدہر عالیوقار بھی تھے اور باقی سب سردارون کو
صاحبقران ثانی نے ملک تقسیم فرمائے بعدہ بدیع الملک پسر نور الدہر کو جو کہ بہت بہادر
اور جری تھے صاحبقران کیا اور لقب صاحبقران ثالث سے ملقب کیا چونکہ آئینہ اندام
جادو حاکم طلسم آئینہ اپنے طلسم سے بھاگ کر طرف نہ طاق کے چلا گیا تھا صاحبقران ثانی
نے بدیع الملک سے نصیحت فرمائی کہ تم بعد قتل آئینہ اندام وغیرہ اسلام آباد کرانا جو ملک
کہ کفر آباد ہین اور تمام عالم کو اسلام آباد کرکے اور کافرون کو قتل کرکے خانہ کعبہ مین آنا
اور حضور صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے پھر اسکے بعد غلام کو انکے حال سے آگاہی
نہین ہی مگر اسقدر ضرور آگاہ ہون کہ وہ خانہ کعبہ مین پہونچے راہ مین اُنپر ایک واقعہ سخت گذرا
کہ کسی مقام پر وہ تشریف فرما تھے ہزارون دشمنون نے اُن بزرگوارون کو غافل پاکر اُس صحرا
مین آگ لگا دی چنانچہ بہت سے عزیز و سردار جل گئے کل تہتر آدمی بچے اُنسے وہ خانہ کعبہ کو
گئے اب وہ وہان تشریف فرما ہین صاحبقران اول بھی ہین و ثانی بھی راحت و آرام سے
ہین یہ حال کیونکر معلوم ہوا کہ آگ لگا دی اُن سردارون و عزیزون مین سے صاحبقران کے
ایک اسد ثانی قدرت خدا سے بچکر لشکر بدیع الملک مین تشریف لائے ہین مین اُس زمانہ
مین اُسی لشکر مین تھا جب وہ تشریف لائے تھے اُنھون نے بیان کیا تھا مین نے بھی سُنا
راوی یہ کہتا ہی کہ صاحب دفتر نے اس طور سے تحریر کیا ہی کہ خواجہ تاج الدین یمنی نے کہا جانا
جو کہ نوشیروان نامہ و ہرمز نامہ و بالا باختر و کوچک باختر و ایرج نامہ و صندلی نامہ و تورج نامہ
و لعل نامہ مین ان دونون صاحبقرانون کا اور انکی اولو العزمیان اور نیز حال اُنکے سردارون کا اور اولاد کا تھا سب ہم

سہراب ثانی کے بیان کیا ذرا سا بھی نہ چھوڑا اور سہراب ثانی سُنا کیے اور تعریف کیا کیے ارج
نامدار ور ستم ثانی و شہریار ابنی واقعات پر جھوم جاتے تھے اب آگے دفتر آفتاب شجاعت مین جو حال
تحریر ہوا ہی اُسکا بیان کرنا شروع کیا اُسنے بیان کیا کہ جب صاحبقران ثانی طرف خانہ
کعبہ کے تشریف لیگئے تو صاحبقران ثالث نے چھ ماہ تک طلسم آئینہ مین قیام فرمایا اور
خزانہ طلسم کو نکلوایا جب سب خزانہ نکل چکا تو لوح کو ملاحظہ فرمایا حسب ہدایت لوح مع
لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوئے یہان تک کہ ایک مقام پر پہونچے کہ وہان ایک دریا
تھا کہ نام اُسکا دریاے سبز رنگ تھا وہ دریا سحر کا تھا اُسکے کنارے اُترے کیونکہ وہی راستہ
نہ طاق کا تھا وہان اُتر کر جشن کیا اور اپنے لشکر کا بادشاہ دارا بن جمشید کو کیا وہ اب لشکر
اسلام کے بادشاہ ہین حضور پرنور بڑے بڑے معرکے دریاے سبز رنگ پر پڑے آخر کو خواجہ
جعفران بن عمر ثانی نے عیاری کرکے فتح کیا بعد اُسکے صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا
شہر لیقینیہ ملا اُسکے بعد جنگ بسیار فتح کیا محرابیہ پر معرکہ پڑا وہ بھی فتح ہوا یہان تک اقبالیہ و
امثالیہ و حیرتیہ و مرادیہ کو فتح کرکے سمندریہ پر پہونچے اب سمندر شاہ سے مقابلہ ہونے
لگا پہلے اُسکے سردار آکر لڑے وہان سحر و ساحر کیا کارخانہ ہی بڑے بڑے معرکے رہے اب
خود سمندر شاہ لشکر لیکر براے مقابلہ نکلا ہی خلاصہ یہ کہ بدیع الملک صاحبقران ہین اور
آجکل سمندریہ پر لشکر ہی اور سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی خواجہ بازرگان نے سب
حال جنگ و پیکار دریاے سبز رنگ و لیقینیہ و محرابیہ و سمندریہ وغیرہ ابتداے انتہا تک بیان
کیا مین نے بسبب طول کے نہین لکھا دوسرے کہان تک لکھتا دو جلدین ہوتین جسقدر معرکہ
بدیع الملک سے بعد صاحبقران ثانی کے جانے کے کفار سے ہوئے ہین سب بیان کیے
ہین جو کہ مین دفتر آفتاب شجاعت مین تحریر کر چکا ہون خواجہ نے بیان کیا کہ یہ تو مین نے لشکر
اسلام کی حالت بیان کی اب آپ اُن ممالک کی حالت سماعت فرمائیے کہ جو اسلام آباد تھے حضور
آجکل تمام ملک اہل اسلام کے برباد ہو گئے ہین بہت سے تو ایسے برباد ہوگئے ہین کہ وہان اُنکا
نام تک نہین ہی خاک اُڑ رہی ہی جا بجا خاک و خشت کے آثار ہین جہان جہان عمارت بلند تھی
وہان اونچے اونچے ٹیلے ہین جہان جہان حسینان جہان و مہ جبینان مہر تمکین و شہریاران اسلام حکومت
فرماتے ہین اور جلوہ گر ہوتے تھے وہان اب زاغ و زغن کے مسکن ہین جن مقامات پر صداے
اذان بلند ہوتی تھی وہان پر صداے بوم سے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی ہی یہ اتفاقات
زمانہ ہی حضور فرنگوشیہ و سنجان وغیرہ تو ایسا برباد ہوا ہی کہ یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہان کوئی شہر بھی
آباد تھا بہت سے ملکون کے حاکمون نے جو کہ مسلمان تھے کافر پرستی اختیار کی بخوف جان مین
کیا بیان کرون اب تو جدھر جاتا ہون سواے آفتاب پرستی کے دوسرے مذہب کا ذکر نہین
سنتا ہون یا ایک زمانہ وہ تھا کہ چند ملک ایسے تھے کہ جہان کافر آباد تھے ورنہ سواے اہل
اسلام کے دوسرے کی صورت نہ دکھائی دیتی تھی ہر طرف سے صداے اذان آتی ہی کیا دل
خوش ہوتا تھا اب سواے گھنٹہ و ناقوس کے دوسری صدا کان مین نہین آتی ہی جو ملک اہل
اسلام کے اس بدعت سے بچے ہین وہان کے حاکم بخوف جان اسکا اظہار نہین کر سکتے ہین تقیہ
کیے ہوئے بیٹھے ہین مین کیا حالت عرض کرون ایک گردش فلکی مین کیا ہو گیا آجکل تو آفتاب پرستی

کو اور بھی بڑا زور شور ہی سوائے اس مذہب کے اور سب کی خرابی تھی ان حالات کی خبر
بدیع الملک کو بالکل نہین ہی کہ اہل اسلام پر یہ بدعت ہو رہی ہی اگر خبر بھی ہو تو کیا کر سکتے ہین
وہ خود ایک بہت بڑے معرکے مین مبتلا ہین اگر اُسکو چھوڑ کر ادہر کو آتے ہین تو سارے
سالہا سال کی محنت برباد ہوتی ہی وہ کافر اور بگڑتے ہین نہین آتے ہین تو یہان خرابی ہو رہی ہی
دوسرے انکو یہ بھی خیال ہی کہ جو جو اہل اسلام کے بادشاہ ہین اور جو جو حاکم شہر ہین وہ مالک ملک
ہین اور سبھی جری اور بہادر ہین حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی کے ہمراہ معرکے لڑے
ہوئے ہین اونپر کون ظفر پا سکتا ہی اور کون اُن ملکون پر قبضہ کر سکتا ہی جو کوئی سر اُٹھائیگا اپنی مونہہ
کی کھائیگا مگر مشیت خدا مین کسی کو کیا دخل ہی آجکل اہل اسلام کا ستارہ گردش مین ہی انکی
تباہی آئی ہوئی ہی کفار کا زور ہی ستارۂ کفار کا ترقی پر ہی بس یہ حالت ہی کہ لائق بیان کے
نہین ہی گلشن اسلام مین ہوائے خزان کے جھونکے آ رہے ہین ہر برگ و ثمر شجر اسلام کے سبب
ہوائے کفر کے خشک ہو ہو کر گر رہے ہین بڑی خرابی تو یہ ہی کہ بدیع الملک تو مقابلہ سمندر
جادو مین مبتلا ہین اور کوئی دوسرا ہی نہین جو کہ ان حالات کی خبر لے جو کہ عزیز اور سردار زبردست
ہین وہ بھی اُنکے ہمراہ نہین ہین سوا دو صاحبون کے کہ وہ دونون ہمراہی مین ہین مگر انکا ہونا
نہ ہونا سب برابر ہی کیونکہ وہ مفقود الخبر ہین اگر وہ دونون صاحب ہوتے تو یہ حالت اہل اسلام کی
نہوتی حضور اہل اسلام پر آجکل ہزارون مصائب ہین کیا عرض کرون سوائے بدیع الملک
کے کوئی خبر لینے والا نہین ہی حمزہ صاحبقران ثانی خانہ کعبہ مین تشریف فرما ہین اُنکو ان حالات
سے بالکل آگاہی نہین ہی رہے بدیع الملک وہ سمندر پہ سمندر شاہ سے مصروف جنگ
ہین اُنکو بھی خبر نہین ہی دوسری خرابی کی بات یہ ہی اور کفار کو اس سبب سے اور زور ہوا ہی
کہ جسقدر ممالک اسلام کے بادشاہ تھے کیا ہندوستان کیا ترکستان کیا سنجان کیا فرنگستان
کل ممالک اہل اسلام کے بادشاہ جو جو کہ حمزہ صاحبقران و اولاد حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی
و انکے سردارون نے ملک فتح کیے ہین اُن سب کے حاکم یہ فرما گئے کہ بدیع الملک جو کہ ہمارے
صاحبقران ہین اُنسے اور سمندر شاہ سے بہت بڑا معرکہ پڑا ہے اور زیر نہ طاق بہت
بڑی جنگ ہو گی چنانچہ ہر ایک لشکر لیکر اپنی طرف سے نائب کر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہو گیا
کفارون نے جو ان ملکون کو ان بہادرون سے خالی پایا اور دیکھا کہ لشکر بھی کم ہی اسوجہ سے
اُنھون نے دباؤ ڈالا جسنے اُنکی اطاعت کی اُنکو چھوڑ دیا جسنے اطاعت نہ کی اُسکو مع ملک کے تباہ کیا
چنانچہ لندھور ثانی کو مین نے خود دیکھا تھا راہ مین کہ وہ مع لشکر کے برائے کمک بدیع الملک
طرف نہ طاق کے چلے جاتے تھے اسی طور سے بہت بادشاہون اور سردارون سے راہ مین
ملاقات ہوئی اور اُنسے بھی معلوم ہوا کہ کل بادشاہ صاحب اسلام و کل سردار اپنے اپنے مقام
سے لشکر لیکر چلے ہین ہر ایک ملک خالی ہین کیا عرض کرون کہ آجکل بیان کیسا غدر مچا ہوا ہی کہ لائق
بیان کے نہین ہی اہل اسلام کے حال پر آجکل رحم کھانے کا مقام ہی ایک زحمت ہو تو بیان کیجائے
یہ ایک آفت ہی کہ یہی جو کہ انکی سرپرست اور آقا ہین اُنہین سے نسبت ہے تو کفار سے مقابلہ مین مصروف ہین دو
کیسی ایک ایسے غائب ہوئے ہین کہ اُنکی خبر تک نہین ہی چنانچہ اُنکے لشکر اپنے آقا کے غم و الم مین ایسے
تباہ اور برباد ہین کہ جسکو بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہی اُنکی حالت کو دیکھکر رونا آتا ہی حضور آپنے

جو فرمایا کہ کچھ حال رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار کا بھی معلوم ہو بیان کر تو حضور ایرج نامدار کا تو یہ حال ہو کہ ہمراہ صاحبقران ثانی تشریف لیگئے ہین نہ معلوم وہ بہادر زندہ ہین یا اس آگ مین جل گئے اُنکی تو خبر کچھ نہین معلوم ہو اب رہے رستم ثانی وہ بھی ایک مدت سے غائب ہین جب صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہو تو وہ شکار پر سے پھر شکار پر سے واپس نہ آئے نہ معلوم کدھر چلے گئے عرصہ ہوا کہ قلعہ فرقش برائے تجارت گیا تھا تو مین نے اُنکے لشکر کو بیرون شہر فردکش پایا تھا کہ شہراب بن لندھور مع لشکر کے سیاہ پوش فردکش ہو مین نے جو سبب دریافت کیا تو انھون نے بیان کیا ہمارا آقا و سرپرست ہم سبکو آفت و بلا مین اپنی مفارقت کے مبتلا کرکے بیشہ شیران سے شب کو فقیر ہو کر کسی طرف نکل گیا ہو ہمکو حکم دے گیا تھا کہ تم ہمارے برادر عزیز القدر شہریار عالیوقار کے پاس چلے جانا مع ہمارے ناموس کے وہ تم سبکو بہت اچھی طرح رکھینگے چنانچہ ہم بہت دن تک اُسی مقام پر مقیم رہے اور تلاش کیا تو نشان نہ ملا تو وہان سے مع ناموس آقا وکل لشکر کی طرف فرنگستان کے چلے جب یہان آکر پہونچے تو ہمنے شہریار کو ایک لشکر سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا اُنکے شریک ہو کر لڑے آخرکو لشکر نے کفار کے شکست کھائی جب لوٹ وغیرہ سے مہلت ملی انھون نے ہمسے ہمارے آقا کے حالات دریافت کیے ہمنے سب حالت بیان کی اُنکو بہت صدمہ ہوا اور اُنکا بھی لشکر آگیا تھا دونون لشکر اُترے وہ اپنی بہادر جس سے جاکر ملے حاکم قلعہ نے آکر قدم بوسی حاصل کی انھون نے ہمارے آقا کے ناموس کو قلعہ مین اُتارا خود لشکر مین رہے شب کو وہ بھی فقیر ہو کر کسی طرف نکل گئے اُنکو بھی بہت تلاش کیا اُنکا بھی کہین پتہ نہ ملا آخر کو ہمارے آقا کا عیار ستارہ ثانی فقیر ہو کر دونون شہزادون کی تلاش مین نکلا ہو شہریار عالیوقار کا لشکر تو پرسیسای فرنگی کے پاس فرنگستان کو چلا گیا ہو ہم یہان مقیم ہین تھوڑے دنون اور انتظار کرتے ہین اسکے بعد اگر آقا نہ آئے تو اُنکے ناموس کو لیکر بدیع الملک کے پاس چلے جاینگے کیا کرین یہ حال ہو حضور رستم ثانی و شہریار کا کہ اُنکا پتہ نہین ہو افسوس کا مقام ہو کہ اہل اسلام پر کیسی تباہی آئی ہو یہ جو خواجہ نے بیان کیا سہراب ثانی نے فرمایا کہ تمنے سب حال بیان اور تباہی کا حال بیان کیا مگر سبب نہ بیان کیا کہ کس کے ہاتھون سے یہ تباہی ہوئی اور اب لشکر رستم ثانی و شہریار کا کہان ہو خواجہ نے بیان کیا کہ یہ بھی عرض کرتا ہون کہ لشکر رستم ثانی و شہریار کا حال سماعت فرمایے مین اس طرف آتا تھا طلسمات سے تو وہ دونون لشکر مجکو راہ مین ملے تھے پہلے مجکو لشکر شہریار ملا تھا کہ اُسکا بادشاہ پرسیسای فرنگی تھا مین اُس لشکر مین گیا پرسیسای فرنگی سے ملا مین نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ آپ مع لشکر کے کہان تشریف لیے جاتے ہین انھون نے فرمایا کہ ایک نامہ رستم خان بن گنجاب کا آیا اُسمین یہ تحریر تھا کہ اب لوگون کو یہ لازم ہو کہ اسوقت اہل اسلام کی کمک فرمایے کیونکہ آپ لوگ خدا پرست ہین بس آپ کو لازم ہو کہ مع لشکر کے طرف نہ طاق کے تشریف لایے کیونکہ وہان جو کہ آپ کے صاحبقران ہین اونسے در کفار سے معرکہ پڑا ہو بس بھائی مین اس نامہ کو پڑھکر مع لشکر کے اپنی طرف سے شہر مین نائب کرکے اور اپنے آقا کے ناموس کو طرف قلعہ فیروزہ حصار کے روانہ کرکے طرف نہ طاق کے جاتا ہون مقام افسوس ہو کہ ہمارے آقا کا پتہ نہ ملا حضور چونکہ ہملوگ تاجر ہین اس سبب سے کل بادشاہ ہمسے اپنا کل حال بیان کردیتے ہین تاکہ یہ دوسرون سے بیان کرین جب تک وہ لشکر اُس مقام پر قیام پذیر رہا مین بھی مقیم رہا لشکر طرف نہ طاق کے چلا گیا مین اپنی منزل کی طرف چلا دو منزل مین

طے کین بھٹین کر لشکر رستم ثانی کا ملا عجب حالت خراب سے کیا عرض کرون مین نے لشکر مین جا کر سہراب بن لندھور سے ملاقات کی اور شاہزادہ رستم ثانی کا حال دریافت کیا سہراب بن لندھور نے بیان کیا کہ کچھ پتہ نہ ملا آخر کو ہم عاجز ہوکر اب مع تمام لشکر کے جانب نہ طاق کے جاتے ہین سنا ہی کہ بدیع الملک نہ طاق کی طرف گئے ہین اب انکی اطاعت کرینگے ہمسے غیر کی اطاعت نہین کی جائیگی وہ بھی عزیز ہمارے آقا کے ہین اور آجکل ہمارے بھی وہی عالیوقار صاحبقران ہین ای حضور یہ کہکر سہراب بن لندھور خوب چیخین مار مار کر رونے لگے مین بھی اُنکے ہمراہ رونے لگا دو دن تک اُنھون نے مع لشکر کے وہان قیام کیا تیسرے دن دونون نہ طاق کی طرف چلے گئے مین اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا اب خلاصہ یہ کہ اُن دونون شاہزادونکا لشکر نہ ملنے سے اپنے آقاؤن کے تباہ رہا اور آخر کو پریشان ہوکر بدیع الملک کے پاس چلا گیا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب شہریار عالیوقار فقیر ہوکر لشکر سے نکل گئے تھے اور اُنکا لشکر اپنے مقام پر یعنی فرنگستان کو چلا گیا تھا تو سہراب بن لندھور برون قلعہ قمر بخش مع لشکر کے فروکش رہا اور تمامی رستم ثانی یعنی ملکہ ذوبان اندرون قلعہ تشریف فرما تھین سہراب بن لندھور ہر روز ایک مرتبہ ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا اور ملکہ جو کچھ حکم دیتی تھین اُسکو بجا لاتا تھا یہانتک کہ سیارہ ثانی بھی فقیر ہوکر رستم ثانی کے تلاش مین چلا گیا تھا کہ جسکی داستان تحریر ہوچکی ہی اور وہ رستم ثانی وغیرہ سے مل بھی گیا ہی اور اُنکے ہمراہ ہی اور سہراب بن لندھور کی داستان جلد اول مین اسی مقام پر ترک کی گئی تھی کہ وہ بیرون قلعہ مع لشکر کے اُترا ہوا ہی اور رستم ثانی و شہریار کے غم مین مبتلا ہی اور ملکہ اندرون قلعہ فروکش ہی اور شوہر کے رنج و الم مین رات دن رویا کرتی ہی چنانچہ سہراب بن لندھور ہر روز ملکہ کی خدمت جا کر ملکہ کی تسکین کرتا تھا اور جو ملکہ اُس سے فرماتی تھین اُسکو بجا لاتا تھا جب بہت عرصہ گذر گیا کئی برس ہوگئے اور کچھ خبر رستم ثانی کی نہ ملی ایک دن سہراب بن لندھور نے ملکہ کی خدمت مین عرض کیا کہ ای ملکہ عالم اگر حکم ہو تو جو امر غلام کی رای مین آیا ہی اور جس سے یہ امید ہی کہ آقا کی خبر بھی ملے گی مین عرض کرون ملکہ نے کہا کہ بیان کرو تب سہراب بن لندھور نے بیان کیا کہ میرے نزدیک یہ خوب ہوگا کہ اگر حضور اجازت دین تو مین مع حضور اور کل لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہون پاس بدیع الملک کے کیونکہ سنا گیا ہی کہ وہان بدیع الملک سے اور کفار سے بہت بڑی جنگ ہو رہی ہی اور ہر ملک کے بادشاہ لشکر لیکر بدیع الملک کے واسطے کمک کے آرہے ہین جو کہ خدا پرست ہین اور جو کہ کافر ہین وہ بادشاہ کافر کی کمک کو آرہے ہین ایک نامہ بر پاس فیروز بخت حاکم قلعہ کے نامہ رستم خان بن گنجاب کا لیکر آیا تھا مین نے بھی نامہ دیکھا تھا اُسمین تحریر تھا کہ تمکو لازم ہے کہ بدیع الملک کی کمک کرو وہ تمھارے صاحبقران ہین بس فیروز بخت بھی مع لشکر کے جائیگا حضور یقین ہی کہ وہان کچھ خبر آقا کی ملے کیونکہ وہان ہر طرف سے لوگ آئینگے کسی نہ کسی کی زبانی حال معلوم ہوگا اور رسال بھیجی ہی کہتے ہین کہ نہ طاق پر خبر ملی ملکہ نے جو یہ سنا تو فرمایا کہ ضرور چلو سہراب بن لندھور ملکہ کے پاس لشکر مین آیا تھا سبکو جمع کیا تھا سلیمان زرنگاری وغیرہ کو اور اپنی راے بیان کی اور کہا تھا کہ ملکہ کی بھی راے ہی سبنے جواب دیا کہ بہتر ہوگا جب یہ راے ہوئی تھی تو پہلے سہراب بن لندھور ملکہ کو لیکر مع لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوا تھا اُسکے بعد حاکم قلعہ قمر بخش اسی سبب سے خواجہ تاج الدین

ہمیں نے روبرو سہراب ثانی کے بیان کیا ہے کہ مجکو لشکر رستم ثانی راہ مین ملا تھا وہ طرف نہ طاق
کے جاتا تھا اُسکا واقعہ یہ ہوا تھا ورنہ یہ ناظرین کو خیال ہوتا کہ رستم ثانی کا لشکر تو قلعہ قمر بخش پر مقیم
تھا یہ خواجہ تاج الدین نے کیون بیان کیا کہ نہ طاق کو جاتا تھا لہذا ناظرین کی خدمت مین خلاصہ
طور سے عرض کر دیا کہ یہ سبب ہوا اور اسوجہ سے لشکر بلا آدم برسر مطلب جب خواجہ دونون لشکرونکا
حال بیان کر چکا رستم ثانی کو اپنے لشکر کی حالت سنکے افسوس ہوا شہریار کو اپنے لشکر کی حالت
سنکے تاسف ہوا اور خیال کیا کہ ہم بھی تو نہ طاق پر جاینگے بدیع الملک سے مقابلہ کرنے کو ہاں
ملاقات ہو جایگی خاموش بیٹھے سنا کیے اب خواجہ نے عرض کیا کہ حضور بیان سے اہل اسلام کا سب
حال سماعت فرمایئن کہ یہ تباہی ان لوگون پر کیونکر آئی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب بدیع الملک
طرف نہ طاق کے کوچ کر گئے تو انکے تشریف لانے کے بعد کئی برس گئے ارزنگ بن زمرد
ثانی نے یہ اس بچہ شیطان کا نطفہ ناتحقیق ہے شہر خورشید نگار سے خروج کیا اسکے پاس کفار
ادھر ادھر سے جو بھاگ کر پوشیدہ ہو گئے تھے سب جمع ہوئے ارزنگ کا بختگان نامی اُسکے
ہمراہ ہے اُسنے اُس مرتد کو ورغلایا کہ اپنے باپ دادا کے خون کا عوض اہل اسلام سے لو
تم خدا کے فرزند ہو دعوے خدائی کرو چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا بہت سے لوگ اُسکو سجدہ
کرنے لگے پانچ لاکھ کا لشکر جمع ہو گیا دو فرزند نورج حرامی تھے بطن سے دختر فرعون ثانی
کے پیدا ہوئے تھے انمین ایک ساحر ہے اور ایک پہلوان بڑا نامی و گرامی مثل رستم و اسفندیار
طاقت رکھتا ہے ان دونون نے بھی لشکر جمع کیا اور جب سُنا کہ ارزنگ نے خروج کیا یہ جاکر اُسکے
شریک ہوئے اور اُسکو لشکر کا بادشاہ کیا اور آپ سپہ سالار ہوئے اور سات لاکھ کا لشکر لیکر
طرف نہ طاق کے اس قصد سے چلے کہ بدیع الملک سے مقابلہ کرین اور اپنے بزرگون
کے خون کا عوض لین یہ مع لشکر کے خاور پر پہونچے حاکم خاور نے شہر سے نکلکر مقابلہ کیا کیونکہ
اہل اسلام کا ستارہ گردش مین آچکا تھا حاکم خاور نے شکست کھائی اسیر ہو گیا ارزنگ کا قبضہ
خاور پر ہوا مگر فرزند حاکم خاور ناموس اور کل خزانہ لیکر شہر کے دوسرے دروازے سے نکل گیا
عیار ذی عیاری کرکے اپنے آقا سے تھے حاکم خاور کو رہا کر لیا اور اپنے آقا کو رہا کر کے نکال لیگیا یہ سب
ترکستان کی طرف گئے یہان شہر پر ارزنگ کا قبضہ ہوا اہل شہر سے اور ارزنگ سے عہد و
پیمان ہوا عہد نامہ لکھا گیا جب باہم عہد و پیمان ہو چکا تب پورے طور سے عملداری ہو گئی اتفاقا
سے ایک دن وہ مرتد یعنی ارزنگ شہر کی سیر کو نکلا اور اسکا گذر طرف ملک قاسم کے مقبرے کے ہوا
اُسنے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ملک قاسم کا مقبرہ ہے اور یہ مقبرہ اسی کا ہے جو کہ لقا کی دختر نیک اختر
گیتی فروز کو نکال لیگیا تھا یہ سنکے بہت غصہ آیا امر اس مقبرہ کو منہدم کرنے کا حکم دیا بختگان نے اور
ورغلایا وہ مرتد آمادہ ہو گیا اہل شہر گھبرا گئے ادنی اعلے شریف رذیل صاحب پیشہ و اہل حرفہ سب اپنے
گھرون سے جان دینے پر آمادہ ہو کر گرد مقبرہ کے جمع ہوئے لاکھون آدمیون کا مجمع ہو گیا خداوند
کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اُس مقبرہ کو بچایا اور اہل شہر کو بھی ارزنگ نے تو کوئی دقیقہ
اُٹھا نہ رکھا تھا مگر جو کچھ خدا کو منظور تھا وہی ہوا کوئی کیا کر سکتا ہے اُسنے ایک ایسا سبب پیدا
کر دیا کہ مقبرہ منہدم ہونے سے بچ گیا مین مقبرے کے منہدم نہ ہونے کا واقعہ پھر عرض کرونگا پہلے
حضور کی خدمت مین ایک جملہ اور عرض کرتا ہون جس سے کہ خود حضور کو ظاہر ہو جائیگا کہ مقبرہ

کیونکر بچا وہ واقعہ یہ ہی کہ ارژنگ نے تو خروج کیا ہی تھا اور وہ اہل اسلام پر ظلم و ستم کرتا
تھا کہ وہ کافر اور پیدا ہوئے ایک جڑنگ بن زمرد کہ جو شہر گلذاریہ مین پیدا ہوا تھا ایک
ساحرہ کے بطن سے جسکا نام جمود جادو تھا شداد شاہ حاکم گلذاریہ نے جڑنگ کو پرورش
کیا ثمود جادو ہمشیرہ جمود جادو جڑنگ پر عاشق ہوئی جڑنگ اپنی سگی خالہ کو لے تپے تصرف
لایا خوب مزے کیے اور خوب اسکو راضی کیا اسنے اسکی خدائی کو درست کیا بہت سے بادشاہونکو
اسکا مطیع کیا اور پندرہ سولہ لاکھ سپاہ ہمراہ لیکر جڑنگ نے شہر گلذاریہ سے خروج کیا اس قصد
سے کہ پہلے ارژنگ سے مقابلہ کرکے اسکو قتل کرون اور اپنی خدائی کو ترقی دون اسکے بعد
اہل اسلام سے مقابلہ کرون اور یہ مشہور کیا کہ مین خدا ہے برحق ہون اور اصلی فرزند ہون زمرد
ثانی کا ارژنگ زمرد کا غلام تھا اسنے جھوٹا دعوے کیا ہی کہ مین فرزند ہون زمرد کا خواجہ
بازرگان نے تمام حالات جڑنگ کے خروج کے بیان کیے روبرو سہراب ثانی کے جو کہ مین
تحریر کر چکا ہون اسکے بعد بیان کیا کہ یہ دونون کافر مین کچھ اصل نہین رکھتے ہین مگر یہان ایک
ان سب سے زیادہ دشمن قوی اور عدوے جانی اہل اسلام کا پیدا ہوا ہی کہ جو ان سب سے
زبردست ہی اور جسکے ہاتھ سے ہزارون اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوئے بیگناہ اور یہ
ساری خرابیان اسکی ڈالی ہوئی ہین اور یہ سب ملک اسی کے تباہ کیے ہوئے ہین خداوند کریم
اسکے شر سے سب اہل اسلام کو بچاوے اسنے دین آفتاب پرستی کو رواج دیا ہی وہ مرتد کافر ازلی کہتا ہی کہ مین
فرزند ہون خداوند آفتاب کا اور نائب ہون مجکو سجدہ کرو اور لوگ اسکو سجدہ کرتے ہین نہ معلوم
کیا خاصیت ہی اسکے چہرے مین جہان اسنے نقاب اٹھائی خودبخود لوگ سجدہ کرنے لگتے ہین بظاہر
کوئی چیز ایسی نہین معلوم ہوتی ہی کہ جسکے سبب سے سجدہ کرین کہ کوئی چیز سحر کی ہو کہ مسحور ہوکر سجدہ
کرین جیسے کہ زبرجد شاہ کے تاج مین لعل تھا جسکو ساحر مشمش بنایا تھا اسکے سبب سے لوگ
اسکو سجدہ کرتے تھے اسکے پاس نہ لعل ہی نہ کوئی اور شی ہی صرف نقاب کے اٹھانے سے یہ اثر
ظاہر ہوتا ہی حضور اس کافر نے شہر آفتاب نما سے خروج کیا ہی اور تمام عالم کو درہم و برہم کیا ہی
اسکا واقعہ یون ہی کہ مشرق کی طرف ایک اقلیم ظاہر ہوئی ہے کہ جسکا نام اقلیم خورشید یہ ہی
اسمین تیرہ ملک بہت بڑے بڑے ہین اور ہر ملک مین ایک بادشاہ ہی اور سب کا بادشاہ اعلی
افریق شاہ تھا جو کہ اب برجیس کا بیٹا بنا ہوا ہی شہر افریقیہ یا دوسرا ملک ہین اسوقت نام فراموش
کر گیا ہون اس اقلیم کا دار الحکومت تھا اب شہر آفتاب نما ہے اور ہر ملک کے باشندے علیحدہ
علیحدہ دین و مذہب رکھتے تھے اب تو سب آفتاب پرست ہین کوئی شجر پرست تھا کوئی حجر پرست
اسی طور سے سب دین باطل رکھتے تھے انھین ملکون مین ایک ملک ہی کہ نام اسکا شہر آفتاب تھا
ہی اسکا بادشاہ خورشید شاہ تھا مذہب آفتاب پرستی رکھتا تھا اسکی ایک دختر نام کتخدا الملکہ سیمتن
نامے بہت حسین تھی اسکے مثل کوئی عورت اس اقلیم مین خوبصورت نہ تھی اسکے دل مین یہ بات
پیدا ہوئی کہ خداوند آفتاب مجھ پر عاشق ہین اس قحبہ کے دل مین آفتاب کا عشق پیدا ہوا باپ جو اس سے
کہا کہ تم اپنی شادی کرو اسنے صاف جواب دیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین معشوقہ خداوند ہوکر بندہ کو
قبول کرون اور بندہ کے تصرف مین جاون خداوند میرے اوپر عاشق ہے اور مین خداوند پر وہ مجھکو
پھرون کھڑی ہوئی آفتاب کی طرف مونہہ کیے ہوے راز و نیاز کی باتین کیا کرتی تھی اور کہتی تھی کہ

خداوند اتنوا نہیں فراق مین اپنے عاشق کو نہ تڑپایئے اور میرے پاس تشریف لایئے اپنے وصل سے شاد فرمایئے مین آپکی جدائی مین رات دن تڑپا کرتی ہون کہانتک تڑپائیگا کیا تشریف نہ لائیگا اگر کسی اتفاق سے ابر آگیا تو بیقرار ہو کہتی تھی کہ آپ نے کیون اپنے روے زیبا کو نقاب مین پوشیدہ کرلیا ہو کیا آپ کچھ مجھسے خفا ہین مین تو یہ خیال اپنے دل مین کرتی ہون + مصرعہ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی + آپ کے روے زیبا کو دیکھا کرین مین دعا دیتی ہون اے خداوند اسی طور سے ایک مدت گذری ایک دن جو وہ سیر باغ کو گئی تو ایک ساحر اُسپر عاشق تھا ایک جوان حسین بنکر باغ مین آیا اُسدن اتفاق سے ابر تھا اُسنے پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ تیرا عاشق خداوند آفتاب جسکو تو ہمیشہ طلب کیا کرتی تھی یہ سنتا تھا کہ وہ خوش ہوگئی باہم دونون بعد عقد کے ہم بستر ہوے خوب مزے اُڑے اُسنے اُسکا قفل بستہ اپنی کلید سے کھولا شیشہ عصمت اور عفت کو توڑا وہ شیطان کی خالہ اُسکے وصل سے شاد ہوئی حمل رہگیا اب وہ ہر روز آنے لگا دن بھر تو آتا نہین ہے جب آفتاب غروب ہوتا ہے تب آتا ہی اسکو ایک زمانہ گذرا آثار حمل ظاہر ہونے لگے اتو جرچا ہوا باپ کو خبر ہوئی وہ قتل پر آمادہ ہوا اُسنے بیان کیا کہ مین خداوند سے حاملہ ہون مجکو خداوند کا حمل ہی خداوند نے مجھسے عقد کیا آسمان پر سے تشریف لاکر آخر کو قرار پایا کہ یہ قسم کھانے آگ مین گرے اگر سچی ہی تو زندہ رہیگی ورنہ جل جائیگی اُسنے قسم کھائی زندہ رہی سب کو یقین ہوا کہ یہ سچی ہی اُسدن سے اُسکی بڑی عزت ہوئی اور بعد گذرنے ایام حمل کے لڑکا پیدا ہوا اسکا خورشید شاہ نے برجیس نام رکھا اب وہ لڑکا پرورش پانے لگا اُسکے پیدا ہونے کے بعد ایک دختر پیدا ہوئی کہ جسکا نام ملکہ ثریاے سیمتن رکھا گیا وہ لڑکی نہایت حسین اور خوبصورت پیدا ہوئی اُسکی تعریف کیا کرون خواجہ نے ملکہ ثریاے سیمتن کی بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی یہ امر ہی کہ وہ حوران جنت سے اور پریزادان قاف سے حسن مین وہ چند ہی تمام حسینان جہان و مہجبینان تمام اُسکی کنیزین ہین اگر شیرین و لیلے ہوتین تو اُسکے کف پا کے برابری نہ کرسکتین وہ بلقیس ثانی ہی پریزادان قاف اُسکی لونڈیان معلوم ہوتی ہین اُس ماہ پارہ کا اب سن کوئی بارہ برس کا ہوگا مگر سچ تو یہ ہی کہ اُسکو خود خداوند کریم نے اپنے ید قدرت سے بنایا ہی اُسکو نور کے سانچے مین ڈھالا ہی برجیس جوان ہوا اب اسکو خدا نے ترقی دی ایک قلعہ طیار کیا ہی کہ اُسکا نام قلعہ آفتاب نما ہے اُسکے بڑے بڑے سامان ہین خواجہ نے سب سامان اور سب کیفیت برجیس کی خدائی اور تمام اقلیم کے لوگونکا اور اطراف جوانب کے لوگون کا آکر آفتاب پرست ہونا اور لشکر کا اور سردارونکا جمع ہونا خواجہ حسین کا جانا شہر آفتاب نما مین اور ملکہ ثریاے سیمتن کی تصویرون کا بنانا اور خاور مین آکر ازرنگ کو تصویر دینا ازرنگ کا عاشق ہونا اور مقبرہ کے کھودنے سے باز آنا اور ازرنگ کا نامہ پاس برجیس کے روانہ کرنا اور سہیل شہر صولت کا مطیع ازرنگ ہونا ہزار سوارونکا وہ چاک شدہ نامہ لیکر آنا ازرنگ کا برہم ہوکر سولہ لاکھ سے برجیس پر لشکرکشی کرنا راہ مین قرماسب بہیر غرما سے مقابلہ ہونا اُسکا مطیع ازرنگ ہونا ازرنگ کا اقلیم خورشیدیہ مین ہوکر قریب شہر آفتاب نما مین فروکش ہونا برجیس کا اپنے بھتیجہ خونخوار شاہ کو بتیس لاکھ سے برائے مقابلہ روانہ کرنا جبر تنگ کا قریب خاور ہوکر خبر پانا کہ ازرنگ شہر آفتاب نما کو گیا ہی ہمشیرہ برجیس پر عاشق ہوکر جبر تنگ کا بھی مع لشکر کے یہ خبر پاکر اُسی طرف جانا اور وہان ہوکر ازرنگ و جبر تنگ مین جنگ ہ

بیکار رہا ہونا چترنگ کا ازرنگ سے عاجز ہوکر باہم صلح کرنا دونوں کا شریک ہوکر لشکر برجیس سے مقابلہ کرنا اور طریقہ جنگ لشکر برجیس
سے آفتاب کا ظاہر ہوکر جلانا اور گر کر حریف کو قتل کرنا بہت سے ساحران لشکر ازرنگ چترنگ کا مارا جانا اور شتاد اسلم
بن توبرج کا مینہ ازدر جادو کا آنا اور مقابلہ کرنا آفتاب کے سحر سے قتل ہونا بصلاح بخیگان ازرنگ
و چترنگ کا برجیس سے صلح کرنا اور برجیس کا قبول کرنا ازرنگ وغیرہ کا برجیس کو درغلان کرکے
برائے مقابلہ اہل اسلام لشکر کشی کرانا برجیس کا لشکر کثیر ہمراہ لیکر شہر آفتاب نما سے خروج کرنا
بڑی شان و شوکت سے فرنگوشیہ پر پہونچکر نامہ لکھنا برجیس کا حاکم فرنگوشیہ کا مقابلہ کرنا اور شہر فرنگوشیہ کا ہاتھ
سے برجیس کے لشکر کے تباہ ہونا حاکم فرنگوشیہ کا فرار ہونا زرنگوشیہ پر جانا برجیس کا وہان سے پہونچنا حاکم
زرنگوشیہ کا شرطیہ اطاعت کرنا اسی طور سے برجیس کا ممالک اہل اسلام کو تباہ و برباد کرتے
ہوئے دین آفتاب پرستی کو رواج دیتے ہوئے نہ طاق کی طرف روانہ ہونا سب بیان کیا راویٔ درد
سہراب ثانی کا اور بیان کیا طریقہ جنگ برجیس یہ ہی کہ اسکے لشکر پر ایک آسمان نیلگون یا سوسنی رنگ کا
محیط رہتا ہے جہاں حریف کے پہلوان نے لشکر برجیس کے پہلوان پر غلبہ ہوا اودھر آسمان شق ہوا
اس سے آفتاب پیدا ہوا آفتاب کا ظاہر ہونا تھا کہ ایسی گرمی پیدا ہوئی کہ ہر ذی روح بیقرار ہو گیا
اور اسقدر عطش ہوئی کہ زبانین نکل آئین ہر شجر و حجر کے زمین سے شعلہ نکلنے لگے ذرے مثل اخگر
کے جلنے لگے پانی کھولنے لگا مگر یہ سارے آفات حریف کے لشکر مین ہوتے ہین لشکر برجیس پر نہین ہوتے
انکو معلوم بھی نہین ہوتا ہے ادھر وہ آفتاب بلند ہوکر اس پہلوان کے مقابلہ مین آیا کہ جو پہلوان لشکر
برجیس سے ہم نبرد ہے ادھر عکس آفتاب کا عکس پہلوان حریف پر پڑا اسکی جسم سے خود بخود دھوان
نکلا اس طور سے کہ جیسے شمع کو روشن کیجیے اور اس سے دھوان بلند ہوتا ہے بعد تھوڑی دیر کے پہلوان
مقابل ہوکر لشکر برجیس کے پہلوان سے لڑا وہ خاک ہوکر گر پڑا یا یہ ہوا کہ وہ آفتاب ٹوٹ کر اس پر
گرا اور اسکو جلا کر خاک کر دیا اس طور سے مقابلہ ہوتا تھا آخر اس حربہ سے کون بچ سکتا ہے اور
اور اسکے روکنے کی کیا تدبیر ہے خدا ہی بچائے اور اپنا فضل کرے اور اسکے شر سے کل اہل اسلام کو
بچائے اور اسکے ظلم و بدعت سے پناہ دے برجیس نے جو شہر پناہ کی رکھی ہے اسکا یہ طریقہ ہے کہ جس بادشاہ
نے اطاعت کی وہ تو بلکہ شہر و اہل شہر کے محفوظ رہا ورنہ جہان قلعہ بند ہوا وہ آفتاب طالع ہوا اور مقابل
اس شہر کے آیا اسکا طالع ہونا اور مقابل مین آنا غضب تھا کہ ہر در و دیوار و زمین سے شعلے نکلنے
لگے اور شہر جلنے لگا اہل شہر ہلاک ہونے لگے عمارت شہر کی گرنے لگی دم بھر مین یہ حالت ہو گئی کہ یہ بھی
نہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان کبھی شہر آباد تھا حضور ارشاد فرمائین کہ اس سے کون بچ سکتا ہے خدا ہی اپنا
فضل و کرم کرے تو شاید اہل اسلام کی جان و آبرو بچے اسی خوف سے تو ہزارون بادشاہان اسلام نے برجیس
کی اطاعت کر لی اور دیگر مذہب کے لوگون نے کون اپنے کو اس آفت مین مبتلا کرے یہ آفتین
سر پر اہل اسلام کے نازل ہوئی ہین جنکا مین نے روبرو حضور کے ذکر کیا اور اہل اسلام آجکل ان
مصائب مین مبتلا ہین خداوند کریم انکے حال پر اپنا رحم فرمائے واسطے بزرگان دین کا اور انکو اس
آفت سے نجات دے دیکھیے یہ بلا کیونکر اہل اسلام کے سر پر سے دفع ہوتی ہے ابتو انکا ستارہ
گردش مین ہے اور کب انکو راحت ملتی ہے ہر ایک کی یہ حالت ہے کہ جان لب پر ہے اور زندگی سے مایوس ہے اب ایسا ہے
کہ وہ کافر اسی طور سے قتل و غارت کرتا ہوا طرف سمندر کے گیا ہے حضور ہزارون اہل اسلام بیگناہ
اسکے ہاتھ سے قتل ہوئے دیکھیے انکا خون کب رنگ لاتا ہے اور کون عوض لیتا ہے یقین ہے کہ صاحبقران

ثالث کے ہاتھ سے یہ اس ظلم و بدعت کی سزا پائیگا یہ سب حال بیان کرکے خواجہ بازرگان خاموش
ہورہا سہراب ثانی نے جو یہ واقعات آفت خیز سُنے اور اہل اسلام کے تباہی کی حالت سماعت فرمائی
بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ واقعی بہت سخت آفت اور بلا نازل ہوئی ہی خیر دیکھا جائیگا اب ہم آگئے
ہین ان سبکا فرونکا بندوبست ہوجائیگا اُس ارژنگ کی کیا لیاقت ہی اور چترنگ کی کیا حقیقت ہی اور
برجلبس کیا چیز ہی سب اپنے اعمال کی سزا پاینگے اب تمام عالم مین دین اسلام رواج پائیگا تم دیکھنا
کہ کیونکر برجلبس میرے ہاتھ سے قتل ہوتا ہی فضل خدا سے اُسکی اس شان و شوکت کو مٹاتا ہون پھر مجھے
بھی لایق دید ہونگے یہ کہکر سہراب ثانی خاموش ہوگئے اب یہ حقیر ناظرین کی خدمتین دست بستہ عرض
کرتا ہی کہ خواجہ تاج الدین یمنی نے کل حالات خروج ارژنگ و چترنگ و خروج برجلبس مفصل
روبرو رستم ثانی وغیرہ کی بیان کیے تھے مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیے اسپر بھی بعض واقعات
کو تحریر کیا گو یہ خیال ضرور ہوا کہ طبع ناظرین کو گران گذریگا اس خیال سے تحریر کیا گو مکرر ہوگئے
کہ شاید ناظرین نے فراموش فرمایا ہو اور بدون اسکے چارہ بھی نہ تھا کیونکہ سلسلہ عبارت کا نہ ملتا
تھا میری اس خطا کو ناظرین معاف کرین یہ خیال کرکے داستان دوہراتا ہوگی اور طول کا بھی خیال
ہوا مین نے پھر نہ تحریر کیا وہ سب واقعات خواجہ نے بیان کیے جو کہ مین جلد اول و دوم و جلد سوم
کے بعض مقامات پر تحریر کرچکا ہون ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے آمدم برسر مطلب سہراب ثانی
نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ بیان کرو کہ اب تم کدھر سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اور تمھارے پاس
کوئی تصویر ہی اُس ملکہ کی کہ جسکی تمنے بہت تعریف کی ہے ذرا ہم بھی دیکھین خواجہ نے دست بستہ
عرض کیا کہ حضور ایک تصویر ملکہ ثریا سیمتن کی میرے پاس موجود ہی وہ مجکو خواجہ حسین نے بطور
تحفہ کے دی تھی یہ کہکر کہ ای بھائی یہ تحفہ مجکو اقلیم خورشید سے ہاتھ آیا تھا وہ مین تمکو دیتا ہون
بحفاظت رکھنا یہ آیندہ تمھارے کام آئیگا حضور جب سے وہ تصویر میرے پاس ہی اگر حضور
کو اُسکے ملاحظہ کی خواہش ہی تو بسم اللہ مین حاضر کرتا ہون اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم کہان سے
آتے ہو یہ غلام فی الحال ظلمات سے آتا ہی کچھ جواہرات کی تلاش مین گیا تھا اور اب شہر مصروفیہ
کو جاتا ہے جو یہان سے بہت قریب ہی اور یہ صحرا بھی اُسی کی سرحد مین ہی یہان کا بادشاہ مصروف
کج کلاہ کے نام سے مشہور ہی اُسکے تین فرزند ہین جمہور کج کلاہ و منصور کج کلاہ و حضور کج کلاہ
اور ایک بھائی ہی صفدر کج کلاہ اور آٹھ ملک اُسکے زیر حکومت ہین اور بہت زرریز ہین چنانچہ
مصروف نے یہ تدبیر کی کہ شہر صفدریہ و شمالیہ اپنے بھائی کو دیدیا ہی وہ اُن دونوں ملکون مین
حکومت کرتا ہی اور بہت بہادر ہی اور جمہوریہ و جمالیہ اپنے بڑے فرزند کو دیا ہی وہ ان ملکونکا حاکم
ہی اور نہایت شجاع ہی اور شہر منصوریہ اور مسروریہ اپنے منجھلے فرزند کو مرحمت کیا وہ وہانکا بادشاہ
ہی اور بہت زبردست ہی شہر مصروفیہ اور حضوریہ اپنے فرزند خرد کو دیا ہی وہ وہان کا حاکم ہی مگر ابھی
خود حکومت کرتا ہی حضور کجکلاہ فرزند خرد ان سب مین بہادر اور جری ہی شہر مصروفیہ ان سب ملکون کا
دار الحکومت ہی یہ سب مصروف شاہ کو باج دیتے ہین حضور اول تو یہ سب لقا پرست رہے
بعد اُسکے زرد پرستی اختیار کی اُسکے بعد جب ارژنگ نے خروج کیا ارژنگ پرست ہوگئے مگر اب
تھوڑے زمانہ سے آفتاب پرست ہوگئے ہین جب سے برجلبس نے خروج کیا اور برجلبس کا نام ان کے
پاس آیا لشکر بھی بیشمار ہے ساتھ عدل و انصاف کے حکومت کرتے ہین مگر حضور ایک بڑی خرابی ہی

اسی سبب سے کوئی تاجر اُدھر نہین آتا ہی وہ خرابی یہ ہی کہ جہان آپ فروکش ہین یہان سے تھوڑے فاصلے پر ایک بیشہ ہی کہ اُسکا نام بیشہ مصروفیہ ہی اُسمین ایک دیوانہ رہتا ہی کہ جسکا نام مصروف دیوانہ ہی نہایت زبردست ہی بادشاہ کی طرف سے اُسکا مشاہرہ مقرر ہی اُسی کے بھروسہ پر مصروف شاہ حکومت کرتا ہی جو کوئی لشکر کشی کرکے آتا ہی دیوانہ نکلکر مقابلہ کرتا ہی اور لشکر کو شکست دیتا ہی اور مصروف کجکلاہ کی اُسکے سبب سے ہر طرف دھاک بندھی ہوئی ہی کبھی کوئی لشکر کشی نہین کرسکتا ہی دوسری خرابی یہ ہی کہ جو کوئی قافلہ آتا ہی وہ چڑھکر آتا ہی لوٹ لیجاتا ہی اُس دیوانہ کے سبب سے بہت پریشانی ہی جری اتنا بڑا ہی کہ کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی مجکو اس امر کا خوف ہی کہ ایسا نہو کہ وہ حضور کے فروکش ہونے کی خبر پاکے اور آکر پریشان کرے تو بڑی خرابی ہو مصروف کجکلاہ کو حال معلوم ہوا اور وہ دیوانہ کو براے مقابلہ حضور روانہ کرے اُسکے ساتھ چالیس ہزار دیوانے ہین میرے نزدیک مناسب ہوگا کہ جو حضور یہان سے کسی اور طرف تشریف لیجائین اور کسی مقام پر قیام فرمائین تاکہ دیوانے کی شر سے محفوظ ہوجائین یہ کلام سنکے خواجہ کا سہراب ثانی نے ابرو پر بل ڈال کے فرمایا کہ اُس دیوانے کی بھی یہ حقیقت ہی کہ ہم اُسکے خوف سے کہین اور چلے جائین یہ تمنے کیا کہا ایسا خیال بھی نہ کرنا انشاءاللہ تعالے اِن ملکون کو ہم اسلام آباد کرینگے مصروف کجکلاہ کی ساری شیخی نکل جائیگی اگر دین اسلام نہ قبول کریگا اُس دیوانے کمبخت کو ہم کم کرینگے اُس موذی کا ہم سر قلم کرینگے اب یہ بھی ممکن ہی کہ شہر اسلام آباد ہون اب یہان سکہ اسلام رائج ہوگا نشان دین یہان بلند ہوگا ہمارے خداوند کریم نے ہمکو ان لوگون کی ہدایت کے لیے یہان بھیجا ہی وہ دیوانہ یہان آے تو دیکھنا اپنے کردار کی کیسی سزا پاتا ہی ہم دیوؤن سے تو خوف نہین کرتے ہین دیوانہ کیا چیز ہی خیر معلوم ہوا اب تم وہ تصویر ہمکو دو تاکہ ہم دیکھین ہمپر یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ ہم شہر آفتاب پرستون کے قریب اُترے ہین آتے ہی ہمارے قبضہ مین آئیگا ملک فضل خدا سے آگیا یہ شگون نیک ہی خواجہ نے کہا کہ خدا ہم چنین کند کسی طور سے تو کفار کا زور کم ہو خداوند کریم آپکو سلامت باکرامت رکھے کہ آپ نے ہم لوگون کی سرپرستی کی پھر کرسی پر بیٹھکر ایک صندوقچی کمر سے چھوٹی سی نکالی اُسکو کھولا اور ایک ورق تصویر نکالا اُسکو دونون ہاتھون پر رکھکر روبرو سہراب ثانی کے پیش کیا شاہزادہ نے وہ تصویر لیکر اب جو اُسکو دیکھا اور بلاحظ فرمایا کہ اُسمین پارچہ حریر پر بہت سی تصویرین ہین پیشانی پر تحریر ہی کہ اس ورق پر تصویر ملکہ ثریا سیمتن ہمشیرہ مہجبین آفتاب پرست ہی اب جو شاہزادہ نے غور سے دیکھا تو ایک آفت جان آرام دل مشتاقان کو جھرمٹ مین خواصون کے پایا دیکھا کہ از سرتاپا دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے ہی مگر یہ عالم ہی کہ اُس تصویر سے نور ساطع و لامع ہی دیکھا کہ ایک حسین مہجبین مہر تمکین حسینان جہان کے سر کا تاج بصد ناز و انداز لباس سبز پہنے ہوئے ہاتھ مین یاقوت نگار کی چھڑی لیے ہوے کھڑی ہی مصور نے وہ تصویر اس خوبی سے بنائی ہی کہ کوئی مقام باقی نہین رہا ایک حور بہشتی ہی کہ کھڑی ہی اُسکے حسن و جمال کی کیا تعریف ہو تصویر سے اُسکے حسن و جمال کی خوبی ظاہر ہوتی ہی زلفین عنبرین کس ناز کے ساتھ دوش پر پڑی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ناگنین ڈسنے کو موجود ہین آنکھین ایسی کہ چوغزالان ختن کو شرمندہ کرین ابرو ایسے معلوم ہوتے ہین کہ دوائی ہوئی تلوارین رکھین ہین پیشانی ماہ کو شرمندہ کرتی ہی عارض گل خورشید کو خجل کرتے ہین گردن صراحی دار

دندان مثل گوہر نایاب کے لب نازک مثل گل سوسن کے نازک بازو مثل برگ گل سرخ سینے پر جوبن کا ابھار جو کہ عاشقون کے پایمال کرنے کو کافی ہو اور گرفتار مشتاقون کے شکار دل کو بھی وافی ہو بموجب شعر

جانے دیدار حد لبشر دور * نہ دیدہ از پری نہ شنیدہ از حور *

گو تصویر تھی اصلی صورت نہ دیکھی تھی مگر شاہزادے کی یہ حالت ہوئی کہ ایک تیر دلدوز تھا کہ پار گذر گیا تصویر کو دیکھکر شاہزادہ لنگر ثریا سے شمتین یہ عاشق ہو گیا اُسکے دام گیسو مین پھنس گیا خیال کیا کہ جسکی تصویر یہ حسن جمال پیدا ہی اسکی اصل صورت کیسی ہوگی دوسرے زبانی خواجہ تاج الدین یمنی کے سن چکا ہی کہ بہت حسین ہی جیسا کہ شاعر کہتا ہی شعر

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد * بسا کین دولت از گفتار خیزد

مین ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ مین نے بسبب طول کے بالکل سراپا ملکہ کا نہین تحریر کیا ہان جہان ملکہ اور شاہزادہ سے عشق ہوگا وہان سراپا تحریر ہوگا یہان کوئی ضرورت نہ تھی صرف مختصر طور سے کچھ تحریر کیا کہ جسکو دیکھکر شاہزادہ عاشق ہوا یہ حالت شاہزادہ کی اُس تصویر کو دیکھکر ہوئی کہ مونہہ سے بیساختہ اُف نکل گیا مگر فوراً نقابداروں کا خیال آگیا تصویر کو ہاتھ سے رکھدیا اپنے دل کو سنبھالا اور صبر کیا مگر دل کی یہ حالت تھی کہ مثل ماہی بے آب کے بیقرار ہو رہا ہی یہی طپش دل کا تقاضا ہی کہ کسی طور سے صاحب تصویر کو دیکھین اور اُس سے ملاقی ہون اُس حور جمال کا فراق گوارا نہوگا مگر شاہزادہ نے ضبط کر کے اور خواجہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے خواجہ اگر تمہارا نقصان نہو تو یہ تصویر ہمارے ہاتھ فروخت کرو جو تم کہو ہم اسکی قیمت تمکو دین خواجہ بازرگان چونکہ مرد جہاندیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ تھا سمجھ گیا کہ یہ جوان رعنا ملکہ پر عاشق ہو گیا اب ضرور برجیس کی شامت آئی ہی یہ ثریا سے شمتین جب عشق مین اُدھر کو جائیگا برجیس سے ملکہ کو طلب کریگا وہ انکار کریگا معرکہ پڑیگا خداوند کریم اسکو اُسکے شر سے بچائے یہ اپنے دل مین خیال کر کے شاہزادہ سے عرض کیا کہ حضور کے کس کام کی یہ تصویر ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ نہین ہمکو بہت پسند آئی ہی کیسی کاریگری سے بنائی ہی ہم ضرور اسکو خرید کرینگے تب خواجہ نے عرض کیا اگر پسند آئی ہی تو یہ حاضر ہی کوئی قیمت کی ضرورت نہین ہی مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون یہ پرچہ کاغذ کیا اصل ہی کہ مین آپ سے قیمت لون شاہزادہ نے فرمایا کہ معلوم ہوا تمکو یہ تصویر دینا منظور نہین ہی جو تم ایسی تقریر کرتے ہو خواجہ نے عرض کیا کہ بھلا میری بھی مجال ہی کہ مین حضور سے ایک پرچہ کاغذ کو عزیز رکھونگا جو حضور کے مزاج مین آوے قیمت حکم نہ فرمائین مین یہ نہین چاہتا ہون کہ حضور غلام سے ناراض ہون شاہزادہ نے یہ سنکے حکم دیا کہ دس ہزار زر سرخ بابت قیمت تصویر کے اور ایک خلعت بیش قیمت و بیس ہزار زر سرخ بابت اس کام کے کہ خواجہ نے اپنا حرج کر کے ہمارے روبرو تمام دنیا کا حال بیان کیا خواجہ کو دیا جاے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت ملازمون نے بغیر مہر و نشانی کے موافق حکم کے سب روپیہ وغیرہ لاکر خواجہ تاج الدین کو دیا خواجہ نے اُٹھکر سلام کیا اور وہ خلعت پہن لیا اور روپیہ وغیرہ اپنے ملازمون سے کہا کہ اسکو قافلہ مین لیجاؤ اور بہت صفت و ثنا شاہزادہ کی اور دست بستہ عرض کیا کہ بہ گستاخانہ طور سے عرض کرتا ہون کہ حضور یہان سے تشریف لیجائین ایسا نہو کہ خدا نخواستہ دیوانہ کے ہاتھ سے کچھ بندگان عالی کو زحمت ہو پہنچے یہ عرض کر کے سب احوال دیوانے کا بیان کیا جو کہ مین نے سابق مین انہین جزوون مین تحریر کیا تھا شاہزادہ نے فرمایا کہ خواجہ تمکو کیا ہوا ہی کہ تم ایک مرتبہ کہہ چکے ہو کہ وہ دیوانہ کیا چیز ہی کہ جسکے خوف سے ہم چلے جائین خدا ایسا کرے کہ وہ دیوانہ اسوقت آ جائے

تمھارے سامنے تو سارا اُسکا دیوانہ پن نکالدون ساری دیوانگی بھول جائے خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند کریم آپ کی ہمت اور طاقت مین زیادتی فرمائے ضرور ایسا ہوگا دراصل آپ کے روبرو اُسکی کیا مجال ہی اور کیا اصل ہی ہان حضور اب آپ بھی اپنے حالات سے غلام کو آگاہ فرمائین کہ آپ خاندان حمزہ صاحبقران سے ہین یا نہین اور آپکا کہان سے تشریف لانا ہوا ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ ای خواجہ تاج الدین یمنی تم اس امر مین اصرار نہ کرو سن لو کہ مین پردہ قاف سے آیا ہون یہ فرما کر اپنا طلسم کو فتح کرنا اور سب و اسباب لیکر طرف دنیا کے روانہ ہونا راہ مین دیو ابلاغ سے مقابلہ ہونا اُسکا اطاعت کرنا اور اپنا پردہ دنیا پر آنا اور اس مقام پر فروکش ہونا بارگاہ وغیرہ برپا کرانا کے جو لشکر دیو و پریزاد ہمراہ آیا تھا اُسکو رخصت کرنا دیو ہامان کے مقابلہ کا حال سب بیان کیا اور فرمایا کہ یہ نقابدار بھی نہایت بہادر و جری ہین مین ایک انکا ادنا غلام ہون یہ سب عزت انکی دی ہوئی ہی یا خداوند کریم کی ای خواجہ تم اس امر مین اصرار نہ کرو کہ مین کون ہون اور کس خاندان سے ہون اور یہ نقابدار کون بزرگوار ہین اس امر کے نہ ظاہر کرنے مین ایک مصلحت ہی اور ایک راز پوشیدہ ہی جب اُسکا وقت آئیگا ظاہر ہوگا ابھی وقت نہین آیا صرف اسیقدر کافی ہی کہ مین ایک عبد ذلیل خداوند جلیل ہون اگر تم اس امر کے ظاہر کرنے کی زیادہ کوشش کروگے اور اصرار کروگے تو صدمہ ہوگا اس امر کو بیان نہین کرینگے جسوقت اسکے ظاہر ہونے کا وقت آئیگا خود ظاہر ہوجائیگا تیر کیا منحصر ہی ایک عالم پر ظاہر ہوگا اسوقت کے ظاہر ہونے مین نقصان ہی یہ جو سہراب ثانی نے فرمایا خواجہ نے بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ کیا ضرور ہی کہ جو اتنے بڑے شخص کو ذرا سی بات کے لیے ناخوش کرو ہان کوئی مصلحت ہوگی یہ تو ہمارا دل گواہی دے چکا ہی اور ہمپر ظاہر ہوچکا ہی کہ یہ جوان خاندان حمزہ صاحبقران مین سے ہی کبھی نہ کبھی حال ظاہر ہوگا دل مین خیال کرکے خواجہ تاج الدین یمنی خاموش ہوگئے پھر نہ اصرار کیا تھوڑی دیر کے بعد عرض کیا کہ اب غلام رخصت ہوتا ہی اجازت ہی سہراب نے یہ فرمایا کہ ای خواجہ تم ہمسے ناخوش تو نہین ہوا اور یہ بتاؤ کہ پھر کبھی آؤگے یا نہین خواجہ نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ غلام بھی کہین آقا سے ناخوش ہوتے ہین بھلا میری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین ایسے مالک اور آقا سے ناخوش ہون آپنے میری وہ عزت اور آبرو فرمائی کہ کوئی اعلے مرتبہ کا بادشاہ نفرماتا وہ عزت کی ہی جو کہ بڑے بڑے بادشاہون کی ہوتی ہی اور یہ جو حضور نے فرمایا کہ پھر کبھی آؤگے کیون نہ حاضر ہونگا جب شہر مصروقیہ سے واپس ہونگا اور حضور کا لشکر یہان فروکش ہوگا ضرور حاضر ہونگا یا جس مقام پر لشکر ہوگا حضور سے ضرور ملاقی ہونگا اور خدمت مین حاضر ہونگا ایسے قدردان کہان ملتے ہین یہ کہکر خواجہ نے قصد کیا کہ اُٹھون کہ شاہزادے نے فرمایا کہ خواجہ ابھی اور ٹھہرو اور کچھ خبرین بیان کرو خواجہ تاج الدین حالات ظلم و بدعت برجیس بیان کرنے لگا یہ تو بیان حالات برجیس بیان کررہا ہی شاہزادہ مع نقابدارون و اہل دربار کے سن رہا ہی ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین عرض کرچکا ہون کہ کوتوال شہر مصروقیہ بحکم اپنے بادشاہ کے براے دریافت حال چل چکا ہی وہ یہان آکر پہونچا لشکر مین تمام عجائبات و نادرات قاف دیکھتا ہوا ادہر گزرتا ہوا افتان و خیزان قریب دربار گاہ کے پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار بیٹھا ہوا ہی اسنے قصد کیا کہ اندر جاؤن کہ درگہ سالار نے پکار کر کہا کہ یہ کون بے ادب ہی کہ بدون اجازت جانے کا قصد رکھتا ہی کیا کبھی کسی بادشاہ کی دربار مین جانے کا اتفاق نہین ہوا ہی جو یون بیباکانہ جانے کا قصد رکھتا ہی کیا یہ نہین معلوم کہ

کہ دربار کسکا ہے یہ دربار نقابداران قاف و نہنگان دریاے مصاف و شیران دشت شجاعت و ہزبران
بادیہ جرات و صاحبقران زمان کا ہے یہان بدون اجازت کے دیو قدم نہین رکھ سکتا ہے انسان کی
کیا اصل ہے یہ جو ڈانٹ کر کہا کوتوال تھم گیا اور کہا بھائی خفا کیون ہوتے ہو مین نے یہ خیال کیا تھا
کہ یہان کوئی سوداگر اترا ہے یہ خیمے وغیرہ اسیکے برپا ہین مگر طریقے اور قاعدہ سے معلوم ہوا کہ
یہ کوئی بادشاہ جلیل القدر فروکش ہے اور تمھاری تقریر سے بھی ظاہر ہوا لہذا مین معافی کا خواستگار
ہون تم جاکر اپنے آقا سے میری طرف سے عرض کرو کہ شہر معروفیہ سے ایک کوتوال شہر اپنے بادشاہ کے
حکم سے آپکی خدمت مین کچھ عرض کرنے کو حاضر ہوا ہے اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے مین قواعد دربار سے بخوبی
آگاہ ہون بسبب ناوانستگی کے یہ حرکت وقوع مین آئی اس خیال سے کہ یہ بارگاہ تاجر کی ہے ورنہ کبھی ایسا
نہ کرتا مین تمسے عرض کرتا اگر اجازت ملتی تو جاتا ورنہ واپس جاتا یہ جو کوتوال نے کہا درگہ سالار اپنے مقام
سے اٹھا اور اسکو ٹھہرا کر اندر بارگاہ کے آیا مجرا کیا اسکے بعد عرض کیا کہ کوتوال شہر معروفیہ در دولت پر
حاضر ہے بموجب اپنے بادشاہ کے حکم اجازت باریابی کی چاہتا ہے کیا حکم صادر ہوتا ہے شاہزادہ نے فرمایا
کہ اسکو اندر آنے کی اجازت دی گئی بعدہ درگہ سالار سلام کرکے باہر آیا خواجہ تاج الدین متعجب ہوا
ہے دل مین کہنے لگا کہ خدا خیر کرے کوتوال کا آنا بے سبب نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ خبر ہو گئی کوئی پیام
سخت بھیجا ہے مصروف کج کلاہ نے ذرا سننا چاہیے کہ کیا پیام لایا ہے اور یہان سے کیا جواب ملتا ہے
تو یہ دل مین خیال کر رہا ہے ادھر درگہ سالار نے جاکر کوتوال سے عرض کیا کہ شوق سے جاؤ تمکو طلب فرمایا ہے
کوتوال پردہ اٹھا کر اندر آیا تمام سامان خارج از عقل دیکھتا ہوا جو کہ خواب مین بھی نہ دیکھا تھا قریب بار
پہونچا مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے ٹھٹھک گیا دیکھا کہ تین نقابدار بیٹھے ہوئے ہین دونکو ہزار اور ایک جوان
سب سے بالادست بیٹھا ہوا ہے اور بہت سے سردار ہین باقی کرسیون اور دونکو ہزار غاشیہ پڑے ہین اور تخت پر
بھی غاشیہ پڑا ہے اس سامان سے زیادہ تر پایا جو ہرکارون وغیرہ نے بیان کیا تھا اور وہ رعب وداب
ہے کہ کسی کے دربار مین نہ تھا کرسی مرحمت ہوئی کوتوال سلام کرکے بیٹھ گیا تھوڑی سی کے بعد شاہزادہ نے
خود فرمایا کہ ای کوتوال صاحب آپکا کدھر آنا ہوا اور آپ کے بادشاہ نے کس غرض سے آپ کو بھیجا ہے بیان
فرمایئے تب کوتوال نے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ کو ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ ایک قافلہ صحرائے
معروفیہ مین اترا ہوا ہے اور یہان کے سب حالات بیان کیے تب بادشاہ نے مجھسے فرمایا کہ تم جاکر خبر لو
کہ وہ کون لوگ ہین اور کس غرض سے یہان آئے ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین کیا آپکو نہین معلوم
ہے کہ یہ صحرا میری عملداری مین ہے اور یہان ایک دیوانہ رہتا ہے جو کہ قافلون کو لوٹ لیتا ہے اور سوداگرون
کو تباہ اور برباد کرتا ہے تم انسے دریافت کرکے اس دیوانے کے حال سے واقف اور آگاہ کردو اور
کہدو کہ وہ یہان سے چلے جائین ایسا نہو کہ دیوانہ انکو لوٹ لے اور وہ ہمسے شکایت کرین سو مین
اس غرض سے آیا ہون تاکہ آپکو اس حال سے آگاہ کرون میری یہ عرض ہے کہ آپ اسوقت یہان سے
تشریف لیجایئے ایسا نہو کہ وہ دیوانہ خبر پاکر آجائے اور آپ کو زحمت دے اسوقت بڑی خرابی
ہوگی یہ جو کہ کوتوال نے بیان کیا شاہزادہ نے برہم ہوکر فرمایا کہ ہم سن چکے اب آپ پہلے اپنے بادشاہ
کے حالات سے ہمکو آگاہ کرین پھر ہم ان سب باتون کا جواب دینگے کوتوال نے کل حال جو کہ سابق
مین تحریر ہو چکا ہے بیان کیا اور بہت کچھ شان و شوکت مصروف کج کلاہ و اسکے بھائی و فرزندون کی بہادری
کی اور جوانمردی اور شجاعت دیوانے کی تب شاہزادہ نے فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ سے ہماری طرف سے

کہنے لگا کہ آپکی بڑی مہربانی ہوئی کہ آپ نے ہمکو اس حال سے آگاہ کیا ہم آپکا شکریہ ادا نہیں کر سکتے
ہین مگر ہم آپ کو آگاہ کرتے ہین آپ آگاہ ہون کہ ہم تاجر نہین ہین بلکہ صاحبقران لشکر اسلام ہین ہم کوہ
قاف مین لشکر دیو و پریزاد سے مصروف جنگ تھے جب ہمکو انکے معرکہ سے مہلت ملی انھون نے
ہماری اطاعت کی تب ہمنے بردۂ دنیا کا قصد کیا یہان کی خرابی کی ہمارے کان تک خبر ہوئی کہ
کافرون نے بہت سر اٹھایا ہے لہذا ہم وہان سے یہان آئے یہ صحرا ہمکو اچھا معلوم ہوا ہمنے یہان
قیام کیا اب ہمکو معلوم ہوا کہ اس صحرا سے قریب تمھارا ملک ہے اور تم آفتاب پرست ہو لہذا تمکو آگاہ
کیا جاتا ہے کہ تم اگر ہماری اطاعت کرو اور دین اسلام کو قبول کرو اور آفتاب پرستی کو چھوڑو اور توبہ کرو
یہ دین باطل ہے ورنہ یاد رکھو کہ اس عدول حکمی کی وہ سزا پاؤ گے کہ تمام عمر یاد کروگے تم ہمکو دیوانہ
کے حال سے بیکار خوف دلاتے ہو ہم دیوانے سے ڈرنے والے نہین ہین اگر وہ اس صحرا کے قریب
رہتا ہے تو رہے اگر ہمارے آنے کی خبر پاکر آئیگا تو اپنے آنے کی سزا پائیگا یا تو ہماری اطاعت کریگا
یا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا ہمکو جو کہنا تھا ہمنے کہدیا اب ہم تمکو نصیحت کرتے ہین آئندہ تمکو اختیار
ہے اور بہت کچھ فرمایا کوتوال ساکت بیٹھا سنا کیا اور دل مین اپنے کہا کہ یہ جوان کچھ دیوانہ معلوم
ہوتا ہے تھوڑا سا تو لشکر ہمراہ ہے اسپر اتنے بڑے بادشاہ کی نسبت ایسے کلمات ناشائستہ کہ رہا
ہے کیا کہون کہ مجکو بادشاہ کی طرف سے تقریر کرنے کی اجازت نہین ہے ورنہ مین اس تقریر کا جواب دیتا
یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہ خدا پرست ہے انکو قضا ادھر لائی ہے ذرا مین یہ غرور نکلا جاتا ہے اور سنو یہ یہان
بھی دین اسلام کو رواج دینے کے قصد سے آئے ہین ان ملکون کو بھی وہی ملک خیال کیا ہے کہ جنکو
انھون نے اسلام آباد کیا ہے اور یہان کے بادشاہون کو اسی طرح کے بادشاہ خیال کیے ہین یہ اپنے
دل مین سمجھا کیا ہے اسنے صاحبقران کہتا ہے یہان سب صاحبقرانی نکل جائیگی بھاگتے راستہ نہ ملیگا یہ تو
خیال کیا اور دل مین کہا ادھر شاہزادہ نے اپنی تقریر ختم کرکے فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ سے اسی
طور سے کہدینا جب شاہزادہ تقریر کو ختم کر چکا کوتوال نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون تاکہ اپنے بادشاہ کو
آپ کے حال سے آگاہ کرون اور جو آپنے فرمایا ہے وہ عرض کرون اسنے جلدی اسوجہ سے کی کہ مسلمانون مین
بیٹھنا نہ چاہیے کہ یہ لوگ نجس ہوتے ہین ایسا نہو کہ انکا سایہ پڑے جب یہ کوتوال نے عرض کیا شاہزادے
نے فرمایا کہ شوق سے جاکر تم اپنے بادشاہ سے عرض کرو کوتوال رخصت ہوکر باہر آیا اور اپنے پیادے کو
ہمراہ لیکر اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا راہ مین یہ خیال اپنے دل مین کرتا جاتا تھا کہ مسلمان کسقدر مغرور
ہوتے ہین دوسرے انکے دماغ بھی خراب ہوتے ہین راوی کہتا ہے کہ چند ہرکارے لشکر سہراب
ثانی کی صورت تبدیل کرکے اسکے ہمراہ ہو لیے تھے کوتوال تو ادھر روانہ ہوا بعد جانے کوتوال کے
خواجہ تاج الدین بھی رخصت حاصل کرکے اپنے قافلہ مین سب مال و اسباب لیکر طرف شہر کے
روانہ ہوا یہان سہراب ثانی وغیرہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے
شاہزادون نے خاصہ نوش فرما کر آرام کیا سہراب ثانی تصویر ملکہ کو لیکر تخلیہ مین آیا اور تصویر کو
مخاطب کرکے شعر عاشقانہ پڑھنے لگا شعر الٰہی کونسا دن ہو وہ سوئیں آپکے پہلو مین ٭ یہی سنتی
ہین باتین رات کو دو دو پہر دل سے ٭ یہان تک وقت سہ پہر کے رستم ثانی وغیرہ خیمہ سہراب ثانی مین تشریف لائے
اور باہم سب نے ملکر یہی کہا کہ اب اے فرزند کیا ارادہ ہے آیا کس طرف کوچ کروگے ہمنے سب جانب کی
خرابی دنیا کے سنے اور کافرون کا خروج بھی سنا اور یہ بھی سنا کہ تمام لشکر اطراف سمندر ریتہ کا

سے کے گئے ہین اور کافر بھی اسیطرح شہرون کو برباد کرتے ہوئے بے گئے ہین اب اسمین تمھاری کیا
راے ہی سہراب ثانی نے عرض کیا کہ میری راے یہ ہی کہ سیارہ ثانی زرین حصار سے آے
دیکھے فر دمان وغیرہ آتے ہین یا نہین اور یہ ملک بھی جو کہ اس مقام پر ہین اس عرصے مین
آباد ہو جائینگے وہ لشکر بھی آجائیگا یہان سے طرف نہ طاق کے کوچ فرمائیے کیونکہ یہ بخوبی معلوم
ہو گیا ہی کہ بدیع الملک نہ طاق پر ہین اور وہان تمام لشکرون کا مجمع ہی زور کا فرونکا ہی اُسی طرف
ملکون کو تباہ کرتے ہوئے جاتے ہین لہذا آپ بھی بعد آنے سیارہ ثانی کے اُسی طرف کو کوچ
فرمائیے اُس مقام پر تمام لشکرون کے روبرو امتحان ہو جائیگا اور بد جنس کو بھی اس ظلم و بدعت
کی سزا دیجائیگا اگر وہ راہ مین ملگیا تو اُس سے سمجھ لینگے میری یہ راے ہی کہ جن ملکون کو بد جنس نے
برباد کیا ہی انکو آپ آباد کرتے ہوئے اور اپنی اطاعت اُنسے کراتے ہوئے اور جو جو آفتاب پرست
ہوگئے ہین انکو دائرہ اسلام مین لاتے ہوئے اور صاحبقرانی کو ترقی دیتے ہوئے تشریف لیچلیے آپ کی
سب اطاعت کرینگے آیندہ جو آپ کی مرضی ہو سب نے جواب دیا کہ اے فرزند تمھاری راے بہت
نیک ہی ہمنے پسند کی یہ قرار پایا کہ تا آنے سیارہ ثانی کے یہان قیام کیا جاے اگر اس عرصہ مین
ان ملکونکا فیصلہ ہو جاے تو خیر ورنہ پھر جب سیارہ آے تو پہلے یہان سے فرصت کی جاے انکو اسلام آباد
کر کے پھر یہان سے کوچ کیا جاے طرف نہ طاق کے جب یہ راے قرار ہو گئی چارون شاہزادے
باہر تشریف لاے تھوڑی دیر تک دربار کیا جب رات ہو گئی دربار برخاست کر کے نماز وغیرہ سے
فراغت کر کے خاصہ نوش فرما کر اپنی خوابگاہ مین تشریف لاے سہراب ثانی نے تصویر کو سینہ
پر رکھ لیا اور یہ تصور کر کے کہ ملکہ سامنے موجود ہی باتین بیقراری کی کرنے لگا مین اسکے عشق کی
حالت ابھی نہین بیان کرونگا آیندہ کی جلدون مین تحریر کرونگا مگر یہ خیال رہے کہ یہ بیقرار ملکہ کے
عشق مین بہت ہین اور یہ شعر پڑھا شعر دن تو تیرے ہی تصور مین گذر جاتا ہی + رات کو خواب مین تو
ہمکو نظر آتا ہی + اب راتین فراق کی بہت مشکل سے بسر ہوتی ہین تمام رات اختر شماری اور بیقراری
مین گذرتی ہی رخسار زرد ہو گئے ہین خیر آمدم بر سر مطلب خلاصہ یہ کہ انھون نے وہ رات تڑپ تڑپ
کے بسر کی جب صبح ہوئی نماز وغیرہ سے فراغت کر کے بارگاہ مین آئے اور نقیب دار اور سردار
بھی آئے دربار آراستہ ہوا انکو تو انتظار سیارہ ثانی مین رکھا جاتا ہی اب حال کوتوال کا بیان
ہوتا ہی کہ یہ جو خدمت شاہزادہ سے رخصت ہو کر چلا تھا اور اپنے شہر مین پہونچا سیدھا طرف دربار
کے گیا معروف کجکلاہ اسکا انتظار کر رہا تھا یہ جا کر پہونچا اور سلام کیا کرسی پر بیٹھ گیا پہلے تو تمام حال
لشکر و بارگاہ وغیرہ کا بیان کیا بہت سب کو تعجب ہوا آخر اسکے بعد دربار مین اپنا جانا اور پیام دینا شاہزادہ انکا
حالات ملک وغیرہ دریافت کرنا اور اپنا بیان کرنا اُسکے بعد سب حال بیان کیا کہ یہ لوگ پردہ قاف
سے آئے ہین اور خدا پرست ہین اور کہتے ہین کہ ہم صاحبقران ہین مگر مجکو دیوانے معلوم ہوتے ہین لیکن
نوکر ہی اور آپ سے مقابلہ کرنے کا قصد رکھتے ہین یہ لشکر تمام و کمال جو شاہزادہ نے جواب دیا تھا بیان
کیا معروف کجکلاہ و حضور کجکلاہ و سب اہل دربار یہ جواب سنکے مسکرائے اور معروف کجکلاہ
نے اہل دربار سے کہا کہ کوتوال کا قیاس بہت ٹھیک ہی کہ یہ لوگ دیوانے ہین بھلا انسان کہان اور دیو
کی ہمسری یہ ہوگا اتنا بڑا دعوے کہ تم آکر دین اسلام قبول کرو اگر نہ قبول کروگے تو ہم زبردستی قبول
کرائینگے اور یہ کہنا کہ دیوانہ کیا چیز ہی جو ہمکو آکر لوٹ لیگا اگر یہان آئیگا سزا پائیگا مجھے بڑھے

دیو تو دیوانہ سے لڑ نہیں سکتے ہیں انکی کیا اصل ہے کیونکر کوتوال کیا وہ لوگ بہت قوی تن ہیں
مثل دیو کے قد آور ہیں کوتوال نے کہا کہ جی مثل ہمارے آپ کے ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہیں نہ قد
ہے بلکہ ہم سے نازک زیادہ ہیں معروف کجکلاہ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ بڑے افسوس
کا مقام ہے کہ یہ لوگ مفت میں دیوانے کے ہاتھ سے مارے گئے اور سب مال و اسباب بھی
غارت ہوا سننے تو بطور خیر خواہی کے کہلا بھیجا وہ آ نہ سکے ہمسے لڑنے پر آمادہ ہوئے کیا تدبیر
کروں اہل دربار نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک مناسب یہ ہے کہ کوئی ذی عزت شخص جائے اور
وہ ایسا ہو کہ کچھ رعب و داب بھی رکھتا ہو اور طرز تقریر سے بھی بخوبی آگاہ ہو بہادر بھی ہو جو وہ
تقریر کریں انکو بخوبی جواب دے تو شاید وہ مان جائیں اور دیوانے کے ہاتھ سے نجات پائیں
ایسا لائق ہو کہ جو اسنے آپ تقریر سے انکی آتش کبر و غرور کو فرو کرے کچھ غصہ کرے خوف دلائے
کچھ منت و سماجت کرے تو شاید کام نکلے اور آپ اس بدنامی سے بچیں کہ فلاں بادشاہ کی عہد
میں فلاں بادشاہ باکرا اترا تھا وہاں ایسی بد انتظامی ہے کہ اسکو قزاقوں نے لوٹ لیا بادشاہ نے خبر
نہ لی دوسرے ہم سبکا جی چاہتا ہے کہ کسی طور سے خواہ بمنت خواہ سختی یہ سب سامان ہاتھ آجائے
کچھ ایسا اُنسے کہا جاوے وہ یہ سب سامان ہمکو دیدیں معروف کجکلاہ نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہے
کہ سامان ہمکو دیدینگے مگر یہ ضرور ہونا چاہیے کہ وہ یہاں سے چلے جائیں اول تو وہ دیوانے کے ہاتھ
سے مرمت پائینگے دوسرے اس امر سے کہ انھوں نے یہ جو قصد کیا ہے کہ مجھسے مقابلہ کریں اور دین
اسلام کو یہاں بھی رواج دیں میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میرے ہاتھ سے اہل اسلام کو تکلیف پہونچے
اگر یہ لوگ یہاں میرے ہاتھ سے مارے گئے اور اس زمین پر اہل اسلام کی خونریزی ہوئی تو پھر غلغلہ بپا ہوگا
فاقہ کشی کی نوبت ہوگی دوسرے بدنامی بھی ہوگی کہ تھوڑے سے خدا پرست شہر معروفیہ کی طرف
گئے تھے اہل معروفیہ ایسے بودے ہیں کہ انھوں نے جو دیکھا کہ یہ لوگ کم ہیں انھوں نے ملکر قتل کیا
میں چاہتا ہوں کہ ان سب باتوں سے محفوظ رہوں یہ تم سبکی رائے بہت ٹھیک ہے کہ کوئی بہادر
اور زبان آور جاوے تو یہ کام نکلے اہل دربار سے کہکر اپنے فرزند کی طرف دیکھا اور متوجہ ہوا اور کہا
کہ اے فرزند تم جاؤ میں نے پہلے بھی تمسے کہا تھا کہ تم جاؤ تمھاری رائے ہوئی کہ کوتوال کو پہلے
روانہ فرمائیے شاید کچھ کام کوتوال سے نکلے کچھ کام کوتوال سے نہ نکلا ہاں یہ معلوم ہوگیا کہ فلاں کوہ
قاف سے آئے ہیں اب بدون تمھارے جائے یہ مشکل حل نہ ہوگی حضور کجکلاہ فرزند خسرو
معروف کجکلاہ نے عرض کیا کہ میں ابھی جاتا ہوں یہ کہکر ملازموں کو حکم دیا کہ سامان سواری
تیار کرو ملازموں نے فوراً سامان سواری تیار کیا حضور کجکلاہ اپنے باپ سے رخصت حاصل
کرکے اور چند سرداروں اور کچھ لشکر کو ہمراہ لیکر اسدن بیرون شہر آکر مقیم ہوا یہاں معروف کجکلاہ
نے دربار برخاست کیا وہ دن باقی و رات انتظار میں بسر کی بوقت صبح معروف کجکلاہ فرزند کا
انتظار کر رہا ہے اُدھر جب صبح ہوئی بس حضور کجکلاہ کا ذکر ہونے لگا کہ وہ آج ضرور جواب
حسب دلخواہ لیکر آئینگے یہاں یہ ذکر ہو رہا ہے معروف کجکلاہ فرزند کا انتظار کر رہا ہے ادھر جب
صبح ہوئی بس حضور کجکلاہ سبکو ہمراہ لیکر طرف سہراب ثانی وغیرہ کی فرودگاہ سے چلا میں
عرض کر چکا ہوں کہ جتنے سرکارے کوتوال کے ہمراہ لشکر اسلام کے آئے تھے انھوں نے داخل
دربار ہوکر شب تقریر سنی تھی اور حضور کجکلاہ چلا تھا تو اُسکے ہمراہ بیرون شہر آئے تھے انمیں

رات بیرون شہر بسر کی یہ بھی اسی لشکر مین رہے جب وہ بوقت صبح ادھر کو چلا تو یہ پہلے سے چلے
کہ جلکر شاہزادہ کو اسکے آنے سے آگاہ کرین راوی اب ان ہرکارون در حضور کج کلاہ کو راہ مین رکھتا
ہے اور سہراب ثانی وغیرہ کو سیارہ ثانی کے انتظار مین اور مصروف کج کلاہ کو حضور کج کلاہ کے
انتظار مین اور اب کچھ حال سیارہ ثانی کا تحریر کرتا ہے اور شہر زرین حصار و زرومان تاجدار و زرنگار
شاہ وغیرہ کا کہ انکا حال بھی تحریر کرنا ضرور ہے اور ان سب کا لشکر لیکر طرف دشت سفر وفیہ کے
روانہ ہونا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

اب دو کلمہ داستان سیارہ ثانی و شہر زرین حصار و زرومان تاجدار و زرنگار شاہ
وغیرہ کی ملاحظہ فرمایئے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بعدہ اسکے یہ فقیر حال حضور
کج کلاہ و آنا زرومان تاجدار کا مع لشکر کے خدمت سہراب ثانی وغیرہ مین اور مقابلہ
ہونا مصروف کج کلاہ کے لشکر سے زیر ہونا مصروف دیوانے کا مع لشکر کے
اور کوچ کرنا سہراب ثانی کا بعد ان واقعات کے طرف نطاق کے و دیگر
حالات قلمبند ہونگے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راوی بیان کرتا ہے کہ زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر کی داستان جلد اول مین بیان ہوئی
تھی کہ جبکہ شہریار نے شہر زرین حصار کو زیر کیا تھا اور یہ مسلمان ہوئے تھے صدق دل سے کلمہ پڑھکر
اور زرومان سے رخصت ہوکر مع اپنے سردارون کے روانہ ہوئے تھے اپنے ملک کی طرف راہ
مین ان دونون بادشاہون کو اور انکا لشکر شکست خوردہ جو کہ کوہ و صحرا مین پراگندہ ہوکر پوشیدہ
ہوگیا تھا لا زرنگار شاہ مع اپنے لشکر کے اپنے شہر زرنگاریہ مین آیا اور داخل شہر ہوا
اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہمارا بادشاہ آتا ہے جو سردار و امیر شہر تھے وہ استقبال کرکے لیگئے پر لشکر
کی حالت تباہ پائی طریقہ سے معلوم ہوا کہ لشکر نے شکست کھائی ہے لشکر آکر چھاونی مین اترا
جو لوگ تباہ تھے انھون نے آن سبنے مقابلہ کا حال بیان کیا اور شکست کھانے کا اور درویش کے
آنے کا اور زرنگار شاہ وغیرہ کے اسیر ہونے کا اور اپنا کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہونا اور شکست
کھاکر پھر بادشاہ سے ملنا بیان کیا ادھر زرنگار شاہ داخل محل ہوا اسدن دربار نہ کیا کیونکہ
کسل راہ کے سبب سے طبیعت سست تھی دوسرے دن دربار کیا سب سردار و اہل دربار
جو کہ یہان باقی رہے تھے وہ حاضر ہوئے اور جو کہ اسکے ہمراہ آئے تھے اور قتل ہونے سے
بچے تھے وہ حاضر ہوئے جو سردار قتل ہوگئے تھے انکی جگہ خالی رہی و جنگل سیہ سالار کا خالی تھا
اب وہ رنگ دربار کا نہ تھا دوسرے وہ کبر و نخوت بھی ہے سو اسکے بالکل نکل گئی تھی چونکہ خدا پرست
ہوچکا ہے جب دربار آراستہ ہوچکا تب خود زرنگار شاہ نے حالات جنگ و پیکار بیان کرنا شروع
کے یہان تک زرومان کا قلعہ بند ہونا اور اپنا خورشید ملک گیر کا قلعہ پر حملہ کرنا اسد ثانی کا
لشکر پر آکر گرنا اور اپنا واپس جانا تدبیر سے اسد کو اسیر کرنا اسکے بعد قلعہ پر حملہ کرنا سپہ سالار کا لب خندق

پہونچنا عقب سے اہل قلعہ کی کمک ہونا درویش کا آنا سپہ سالار کو زیر کرکے خندق میں ڈالدینا
لشکر سے لڑنا اہل قلعہ کا کمک کرنا اپنا اور خورشید کا اسیر ہونا و دیگر سرداروں کا قتل و اسیر ہونا
زروماں تاجدار اہل دربار کو سمجھانا اپنا شرط کرنا درویش کا اُس شرط کو پورا کرنا اپنا و خورشید
کا مسلمان ہونا اور ادھر کو آنا بیان کیا کہ جسقدر سردار میرے ہمراہ آئے ہیں اور قتل ہونے
سے بچے ہیں سب خدا پرست ہیں لہذا میں تم ہیں سبکو ہدایت کرتا ہوں کہ دین اسلام قبول کرو
اور بہت کچھ تعریف دین اسلام کی اور حمد باری بہت کلمے بیان کیے جوکہ زروماں وغیرہ کی زبانی
سنے تھے بیان کیے اس طور سے بیان کیا کہ سبنے بصدق دل دین اسلام قبول کیا کل اہل دربار
جو کہ کافر تھے اُسوقت دائرہ اسلام میں آئے جب سب اہل دربار مسلمان ہو چکے زرنگار شاہ
نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ کل لشکر ہمارا اور کل اہل لشکر آکر در دولت پر جمع ہوں ہم کچھ
بیان کرینگے چنانچہ منادی نے ندا دی سب آکر جمع ہوئے زرنگار شاہ نے سب اہل شہر
و اہل لشکر سے واقعہ بیان کیا اور کہا کہ میں نے تو دین اسلام اختیار کر لیا لہذا تم لوگوں کو بھی لازم
ہے کہ باطل پرستی سے باز آؤ اور دین حق کی اطاعت کرو سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ الناس علیٰ
دین ملوکھم جو طریقہ و مذہب آپنے اختیار کیا ہمنے بھی قبول کیا زرنگار شاہ نے سبکو کلمہ تعلیم کیا
سب صدق دل سے مسلمان ہوئے مساجدوں کی بنا ڈالی گئی اذان ہر طرف ہونے لگی جسقدر
ملک زرنگار شاہ کے زیر حکومت تھے سب میں اسلام رائج ہوا اب زرنگار شاہ نے
فوج کی بھرتی شروع کر دی پھر قریب چار لاکھ کے سپاہ بہم کر لی زروماں تاجدار سے بذریعہ نامہ و
پیام کے حالت دریافت کرتا رہتا تھا یہ بھی دریافت ہو گیا تھا کہ جس شاہ صاحب نے مجکو زیر کیا ہے
وہ زروماں کے مہمان ہیں اور بیرون شہر مقیم ہیں انکی سلامتی کی اور اہل اسلام کی ترقی کی
دعا کرتا تھا یہاں تک کہ اُسکو زروماں کے نامہ سے معلوم ہوا کہ وہ شاہ صاحب غائب ہو گئے زرنگار
شاہ کو بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتا تھا سوائے رنج و صدمہ کے راوی کہتا ہے کہ یہ زرنگار شاہ اپنے
ملک میں براحت و آرام ساتھ دین اسلام کے حکومت کرتا ہے بہت خوش ہے مگر اب چندے سے جو اسنے
اہل اسلام کی تباہی کی حالت سنی ہے اور خروج بدجبیں کی تو بہت متفکر ہے ہر روز خداوند کریم سے یہ
دعا کرتا ہے کہ اے میرے کریم کارساز و رب بے نیاز تو ہم سب پر رحم فرما اُس کافر کو ادھر نہ بھیجیو کیونکہ
ہم تازہ مسلمان ہیں ایک زمانہ تک تو عالم کفر میں مبتلا رہے اب تو ایک رہنما کی ہدایت سے راہ
راست کو اختیار کیا ہے اگر وہ کافر ادھر آئیگا اور ہمسے ترک اسلام کو کہیگا اور اپنی اطاعت کو یعنی ترک
اسلام کرینگے نہ اُسکی اطاعت اپنی جان دیدینگے مگر اب اس امر کو گوارا نہ کرینگے زرنگار شاہ
یہ دعا کیا کرتا ہے اور یہ اُسکی دینداری و ایمان کی حالت ہے میں زرنگار شاہ کو اسی حالت میں چھوڑتا
ہوں اب خورشید ملک گیر کی حالت تحریر کرتا ہوں کہ یہ بھی مسلمان ہو کر مع اپنے سرداروں
کے شہر زریں حصار سے چلا راہ میں اُسکو بھی اسکا لشکر پراگندہ ملا جب سب جمع ہو گئے اسنے
ایک مقام پر قیام کیا اور سبکو جمع کرکے بہت کچھ پند و نصیحت کی اور کہا کہ میں نے تو دین اسلام
قبول کیا اب تم لوگ بھی اس مذہب حق کو قبول کرو سب اہل لشکر نے قبول کیا جب یہ سب
مسلمان ہو چکے یہ اُس لشکر کو جمع کرکے بقصد خدم و حشم طرف اپنے ملک کے روانہ ہوا جب
قریب شہر شتوخیرہ کے پہونچا اسکے باپ کو خبر ہوئی کہ میرا فرزند آتا ہے اُسنے سرداروں کو جو ہے

استقبال روانہ کیا ادھر خورشید نے بیرون شہر خیمے برپا کرا کے اپنے لشکر کو فرودکش کیا اور اہل
لشکر سے کہا کہ میرے والد منوچہر شاہ زہرہ پرست ہیں اور میں خدا پرست ہوں اگر وہ میرے
کہنے پر عمل کرینگے اور دین اسلام قبول کرینگے تو ضرور میں اُنسے مقابلہ نہ کرونگا اسی سبب سے
میں نے اپنے لشکر کو یہاں آتارا ہے تم لوگ میرا ساتھ دوگے سب نے جواب دیا کہ ہم تو آپ کے
تابع فرمان ہیں ہمکو اُنسے کیا غرض ہے غرض کہ خورشید مع لشکر کے بیرون شہر فرودکش ہوا جن
سرداروں کو اسکے باپ نے استقبال کے لیے روانہ کیا تھا آنکے آنے کی خبر خورشید کو ہوئی انکو
طلب کیا انھوں نے آکر مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی انھوں نے عرض کیا کہ ہمکو بادشاہ نے آپ کے
استقبال کے لیے بھیجا ہے تشریف لیچلیے آپکا بادشاہ کو انتظار ہے خورشید نے کہا کہ میں چلتا ہوں یہ
کہکر مع چند سرداروں کے اُنکے ہمراہ ہو لیا انھوں نے عرض کیا کہ لشکر کو بھی حکم فرمایئے کہ وہ بھی
داخل شہر ہو انھوں نے کہا کہ یہ لشکر ابھی داخل نہو گا اسکے یہاں مقیم رہنے میں ایک مطلب ہے وہ
زیادہ نہ کہ سکے کیونکہ مزاج سے آگاہ ہیں شاہزادے کو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوئے سب اہل شہر خوش
ہوئے کہ ہمارا شاہزادہ آگیا اور تماشا دیکھنے کو نکلے جب خورشید داخل دربار ہوا اسنے باپ کو
سلام تک نہ کیا اس خیال سے کہ یہ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں بس مجکو زیبا نہیں ہے کہ میں سلام کروں
چاہے باپ ہو چاہے دادا ہو جب اسنے سلام نہ کیا اور اُسی طور سے اپنے دنگل پر جو کہ اسکے
لیے دربار میں مقرر ہے اور جہاں یہ ہمیشہ بیٹھتا تھا بیٹھ گیا اسکے باپ کو یہ امر بہت ناگوار ہوا اپنے دلمیں
خیال کیا کہ یہ ایسا مغرور ہو گیا ہے کہ سلام تک نہیں کرتا ہے یہ بہت نئے تہذیب ہو گیا ہے کہ اسنے مجکو
سلام تک نہیں کیا اپنی قوت اور طاقت پر اسکو بڑا غرور ہے یہ اپنے دل میں خیال کرکے اہل دربار
کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آجکل کیا زمانہ میں انقلاب ہوا ہے کہ خرد بزرگوں کی کچھ بھی عزت نہیں کرتے
ہیں ایسی بد تہذیبی کو ترقی ہو گئی ہے باپ کی بیٹے کے روبرو کچھ بھی عزت اور وقعت نہیں ہے یہ جو منوچہر
بادشاہ نے کہا اہل دربار حیران ہوئے کہ بادشاہ یہ کیا کہتے ہیں پھر ساتھہی خیال آیا کہ شاہزادہ
جو آیا ہے اور اسنے سلام نہیں کیا یہ اُسکی طرف اشارہ ہے اہل دربار ساکت سنا کیے اُدھر خورشید
سمجھ گیا کہ یہ میرے اوپر طعن ہے بادشاہ کی طرف مونہہ کرکے کہا کہ یہ امر ضرور ہے کہ آپ میرے پدر بزرگوار
ہیں اور میں آپکا فرزند ہوں مجھپر آپ کی عزت کرنا واجب و لازم ہے آپکے قدر کرنے سے میرے لیے
مرتبہ افتخار کا ہے آپ کی فرمانبرداری میرے اوپر واجب ہے اور باعث میری نجات کا ہے اور ضرور مجھسے گستاخی
ہوئی مگر اس گستاخی کا ایک سبب ہے اور مجھمیں اور آپ میں اب بہت فرق ہے اس فرق کے سبب سے مجبور ہوں
نہیں ہے کہ میں آپ کو سلام کروں جب تک وہ فرق درمیان سے دفع نہو گا وہ فرق یہ ہے کہ میرے اور
آپکے دین و مذہب میں فرق ہے اور جب تک فرق نہ تھا میں نے کبھی ایسی حرکت نہیں کی یہ جو
خورشید نے کہا اسکو سب اہل دربار کے و بادشاہ کے کان کھڑے ہوئے اور سب خورشید
کی طرف متوجہ ہوئے اور دل میں خیال کرنے لگے کہ یہ کیا جملہ ہے ذرا اسکو غور سے سننا چاہیے یہ
یہ فرق مذہب کیسا ادھر بادشاہ نے خورشید سے کہا کہ یہ تمنے کیا کہا جو تمھارا دین ہے وہ میرا
دین ہے جو تمھارا خدا ہے وہ میرا خدا ہے کچھ تمھارے دماغ میں خلل واقع ہوا ہے جو ایسی تقریر کرتے ہو
سوا ہمارے خداوند زہرہ کے کوئی دوسرا بھی خدا ہے وہی سبکا خالق ہے ہم سب اُسی کے بندے ہیں
وہ جاگتی جوت کا خدا ہے یہ جو بادشاہ نے کہا خورشید نے جواب دیا کہ انھیں خیالات نے تو

تم سبکو گمراہ کر رکھا ہے وہ کیا کعبہ ری ہے جو کسیکو پیدا کرنے انکو اسنے پہلے دن کی تو خبر نہ تھی خدا پرست
آنکے بیٹون کو نکال لیگئے مزے سے کیے انکو خبر نہوئی یہ خدا کی صفت نہین ہے کہ وہ ہمارے مثل کھائے
اور پیے اور سوئے اور تناسل جیسے خواہشات نفسانی مین مبتلا ہو تنزہ و بیچ گرے عورتون سے مثل
ہمارے ہم بستر ہو خدا ان سب باتون سے مبرا ہے اسکے نہ اولاد ہے نہ مان ہے نہ باپ ہے نہ وہ کسی سے پیدا
ہوا ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہے اُسنے یہ سب جن بشر اور آسمان و زمین وغیرہ اپنی قدرت سے پیدا
کیئے ہین وہ ایک بلند نور ہے وہ ہمہ وقت ہر جگہ موجود ہے اور پھر کہین نہین ہے وہ کسیکو دکھائی نہین
دیتا ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا یہ لنگا و زمرد وغیرہ اُسکے بندے تھے شیطان کے بہکانے کے
خدا بن بیٹھے یہ اور اُنکے پرستار سب دوزخ مین جائینگے واقعی خدا مسلمانون کا ہے جسکی مین نے
بندگی اختیار کی ہے خدا پرست ہوا ہون اور آپ کافر ہین لیس میرے اوپر واجب نہین ہے
کہ جب تک اب کافر ہین مین آپ کو سلام کرون میرے اور آپ کے دین و مذہب کا فرق ہے مین
اسی لیے یہان آیا ہون کہ آپ کو تلقین دین اسلام کرون اگر آپ میرے کہنے پر عمل کرین تو
بہتر ورنہ آپ سے مقابلہ کرون راہ خدا مین جہاد کرون اگر غالب آؤن تو یہ تمام شہر میری بدولت
راہ راست پر آئے سب عذاب قیامت و نار دوزخ سے نجات پائین اگر مارا جاؤن تو مجھکو مرتبہ شہادت
ملے مین آپ کو ہدایت کرتا ہون کہ اس دین باطل کو ترک فرمائیے اور دین اسلام قبول فرمائیے کیونکہ
یہی دین برحق ہے اور یہی مذہب و ملت حق ہے اور سب باطل ہین اور اُنکے ماننے والے کافر ہین اگر یہ امر
قبول نہین ہے تو مجھسے مقابلہ فرمائیے میرا خدا میرا مالک ہے وہ جسکو چاہے ظفر دے مین نے اسی سبب
سے اپنے لشکر کو بیرون شہر اُتارا کہ شاید مقابلہ کی نوبت آئے اور مین حاضر خدمت ہوا یہ تقریر خورشید
نے کہا اہل دربار کا تو یہ حال ہوا کہ سب دنگ ہوگئے چہرے زرد ہوگئے رخ پر ہوائیان اُڑنے
لگین اور خیال کرنے لگے کہ بادشاہ کا خیال درست ہے کہ شاہزادہ دیوانہ ہوگیا لو اور سنو کہ خدا پرست
ہوگیا ہے کسنے شاہزادے کو بہکایا جو شاہزادہ نے اپنا مذہب ترک کیا بڑی خرابی ہوئی اہل
دربار تو یہ دلون مین خیال کر رہے ہین اور باہم اشارہ کر رہے ہین مگر منوچہر شاہ کو خورشید
کی تقریر پر بہت غصہ آیا برہم ہو کر کہا کہ تو بہت بدتہذیب ہوا ہے میرے روبرو خداوندون کو برا
کہتا ہے دیکھ ایسا نہو کہ وہ تجھپر قہر نازل کرین اور تو غارت ہو جائے تو خداوندون کے غضب سے خوف
نہین کرتا ہے خورشید نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب وہ اپنے کو تو ہاتھ سے اہل اسلام کے بچا نہ سکے
مجھپر وہ کیا قہر نازل کرینگے اُنسے کیا ہو سکتا ہے اپنے دشمنون کو تو ہٹا نہ سکے اُنکی تو تشیم کندہ کرکے
وہ میرا کیا کرینگے وہ ہین ہی اسی لائق کہ آٹھ پہر مثل ابلیس کے رات دن لعنت و ملامت بھیجا کرے اور
بہت سی دلیلین بیان کین خورشید نے اور کہا کہ اس امر سے کیا مطلب ہے اور کیا ہوگا اگر آپکو
دین اسلام قبول کرنا ہو تو خیر ورنہ مین جاتا ہون لشکر لیکر اور آپ باہر آئیے میرے آپ کے مقابلہ ہو
بادشاہ نے جواب دیا کہ تجھکو کیا سودا ہوگیا ہے مین کوئی دیوانہ نہین ہون تو اپنے سودے کا علاج
کیون اپنے کو ورطہ ہلاکت مین مبتلا کرتا ہے اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا دیکھ پچھتائیگا دین اسلام کو تو
کرا اگر قبول بھی کر لیا ہے ہم کچھ بھلا پلا کر اپنے مین شامل کر لینگے خورشید نے برہم ہو کر جواب دیا
کہ مین تو دیوانہ نہین ہون جو مجھکو دیوانہ تصور کرے وہ خود دیوانہ ہے یہ کہکر بہت کچھ سے کلمے وحدانیت
خدا مین بیان کیے اُسکے بعد کیفیت جنگ دیگر بیان کی اور اپنے مسلمان ہونے کی حالت

بیان کی اور کہا کہ صاف صاف مجکو جواب دیجیے آیا دین اسلام قبول کیجیے گا یا نہین اگر نہ قبول کیجیے تو کہدیجیے مین جاؤن اور آپ لشکر لیکر بیرون شہر آئیے اور مجھسے مقابلہ فرمائیے منوچہر شاہ نے کہا کہ مین آمادہ ہون لشکر لیکر مقابلہ کرونگا یہ سننا تھا کہ خورشید اُٹھ کھڑا ہوا اور یہ کہا بھلا تم لوگ کیا دین اسلام قبول کروگے تمہارے قلب بسبب تاریکی کفر کے سیاہ ہو رہے ہین یہ کہکر اور اپنے سردارون کو لیکر بیرون دربار آیا اور مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر مین آیا سب سردارون سے حال بیان کیا انھون نے خورشید کی بہت تعریف کی وہان بعد جانے خورشید کے بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ خورشید ملچھ ہوگیا کسی ملچھ کی صحبت مین بیٹھا وہان اسکا ذکر ہوا اُس ملچھ نے بہکا کر ملچھ بنایا اسکو سزا دینا لازم ہوا ہمارے لشکر کو حکم دیا جائے کہ وہ سامان جنگ و پیکار کرے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا محل مین آیا مان نے خورشید کے شوہر سے پوچھا کہ مین سنا ہی کہ میرا فرزند خورشید آیا ہی کیا سبب ہی کہ جو یہان آیا بادشاہ نے برہم ہوکر کہا کہ جی ہان تشریف تو لائے تھے اور دربار مین بھی آئے تھے مگر ملچھ ہوکر آئے ہین خدا پرست ہو گئے ہین مجکو خدا پرست کرنے آئے ہین یہ کہکر سب واقعہ زوجہ سے بیان کیا اُسنے کہا کہ پھر کیا آپ اُس سے مقابلہ کرینگے کہا کہ کیون نہ کرونگا وہ آوارہ ہوگیا ہی تو مین بھی آوارہ ہو جاؤن مین نہ مقابلہ کرونگا تو وہ لشکر لیکر شہر مین چلا آئیگا سب کو قتل کریگا اُسوقت مقابلہ کرنا پڑیگا ملکہ یہ تقریر بادشاہ سے سنکے خاموش ہو رہی مگر بڑا صدمہ ہوا بادشاہ کو بھی صدمہ ہے یہان تو یہ سب رنج و صدمہ مین مبتلا ہین اُدھر سردارون نے لشکر کو سامان جنگ کرنے کا حکم دیا اب ہر طرف یہ چرچا ہو رہا ہی کہ شاہزادہ ملچھ ہوگیا بادشاہ اُس سے مقابلہ کرینگے اسی ذکر مین وہ دن تمام ہوا کوئی مقام اُس شہر مین ایسا نہ تھا کہ جہان یہ ذکر نہو کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جسکی زبان پر ذکر نہو جب رات ہوئی سب اہل شہر و بادشاہ سو رہے اُسدن بادشاہ نے کھانا تک نہ کھایا مارے صدمہ کے اب جو سوتا ہی دیدہ ظاہری تو بند ہو گئے عالم خواب مین ایک میدان وسیع دیکھا اور دیکھا کہ میدان مین تمام میرا لشکر ہی اور سب اہل شہر ہین اور چارون طرف آگ روشن ہو رہی ہین اور یہ سب لوگ بیچمین ہین یہ دیکھکر منوچہر شاہ بہت حیران ہوا اور اہل لشکر و اہل شہر سے دریافت کرنے لگا کہ یہ کیا مقام ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اس مقام سے خود ہی آگاہ نہین ہین آپکو کیا بتائین یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک طرف سے بہت سے انسان عجیب شکل پیدا ہوئے کہ اُنکے تمام جسم ہیزم خشک کی طرح جل رہے ہین اُنکے عقب مین کچھ عجیب صورت کے لوگ تھے کہ جو انسان نہین معلوم ہوتے تھے یہ سب منوچہر شاہ خواب دیکھ رہا تھا دیکھا کہ جو کہ اُنکے عقب مین ہین اُنکے ہاتھون مین آگ کے گرز ہین انکو مارتے ہوئے چلے آتے ہین یہ چلاتے ہین توبہ ہوئی توبہ ہوئی ہمنے بڑا قصور کیا کہ جو دنیا پر اپنے کو خدا کہلوایا ہم اپنی سزا کو پہونچے اسی طور سے وہ ایک طرف چلے گئے اب منوچہر شاہ نے دیکھا کہ ہزارون اُس صورت کے لوگ پیدا ہوئے کہ اُنکے ہاتھ مین گرز ہین آگ کے اور اُن سبکی طرف چلے ہین منوچہر شاہ و اہل شہر و اہل لشکر کی طرف پکار کر کہا کہ کیون تمنے دنیا پر اپنی عمر کفر مین بسر کی اور اپنے خدا کو نہ پہچانا اُسکے بندون کو سجدہ کیا یہ حال دیکھکر منوچہر شاہ اسی عالم خواب مین ایک طرف کو بھاگا اُسکے عقب مین اور سب بھاگے وہ فرشتگان عذاب اُنکے پیچھے چلے اب بدحواس یہ سب جاتے ہین وہ آگ آگے سد راہ ہوتی ہی راہ نہین ملتی ہی ایک طرف جو بھاگ کر گئے دیکھا کہ بیرون آگ ایک باغیچہ ہی اُسمین خورشید اپنے فرزند کو منوچہر شاہ نے دیکھا کہ کرسی پر بیٹھا ہی ملازم خدمت مین حاضر ہین

منوچہر شاہ نے جو اپنے فرزند کو دیکھا پکارا کہ اے فرزند مجکو اور اہل شہر کو و اہل لشکر کو اس آفت سے بچاؤ اسنے سماعت نہ کی جب کئی مرتبہ پکارا تو خورشید نے پکار کر کہا کہ یہ لقا و زمرد کو بچانے کو بلاؤ کہ جسکی تم پرستش کرتے تھے اور اپنا خدا جانتے تھے مین نے لاکھوں کچھ سمجھایا تمنے نہ سنا آخر کو اسکی سزا پائی اب تمہارے خدا انکو نہیں بچاتے ہین پکار مجھے زیادہ کرتے ہو دیکھو یہ مرتبہ ہے اہل اسلام کا اور یہ حالت ہے کفار کی جو کہ تمہاری ہے اور مجکو یہ مرتبہ دین اسلام کو قبول کرنے سے ملا یہ جو خورشید نے پکار کر کہا اب تو منوچہر شاہ مایوس ہوا اور وہ سب فرشتہ گرز لیکر قریب آگئے اب تو سب توبہ توبہ کرنے لگے اسقدر توبہ توبہ کی اس خواب مین منوچہر شاہ نے اور ایسا خائف ہوا کہ آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر خواب پر پایا مگر دل کا یہ عالم تھا کہ ہاتھون اچھل رہا تھا اسکو اسوقت خیال آیا کہ تجکو لازم ہے کہ دین اسلام قبول کر تونے عالم خواب مین سب حالت دیکھ لی دین اسلام برحق ہے اور سب باطل ہے اسی خیال مین اسکو نیند نہ آئی جاگ کر سحر کی فوراً سب سے پہلے دربار مین آیا وہان سب اہل شہر و سب سردارون و اہل لشکر نے بھی یہی خواب دیکھا ہر ایک نے قصد کر لیا کہ دین اسلام قبول کرنا چاہیے سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے مگر عجب حالت سے کہ سبکے رخون کا رنگ فق تھا اپنے اپنے مقام پر آکر سر جھکا کر بیٹھ گئے کہ منوچہر شاہ نے جب سب دربار جمع ہو گیا اسوقت انکی طرف خطاب کرکے کہا کہ مین نے رات کو خواب مین عجب واقعہ دیکھا آپ لوگ سنین یہ کہکر تمام خواب بیان کیا اور کہا کہ اس عالم مین جب میری آنکھ کھلی تو مین نے یہ دلمین خیال کیا کہ دین اسلام برحق ہے مین بوقت صبح خورشید کو طلب کرکے اس طریقہ اسلام کو یاد کرونگا اور اپنے اس مذہب کو ترک کرونگا تب وہ دل کی حالت کم ہوئی لہذا آپ لوگ کیا کہتے ہین سب نے کہا کہ ہمنے بھی یہی خواب دیکھا اور جب یہ قصد کر لیا کہ بادشاہ سے عرض کرینگے کہ آپ دین اسلام قبول کر لین تو وہ حالت کم ہوئی لہذا ضرور شاہزادہ کو طلب فرما کر اسنے طریقہ اسلام یاد کیجیے اور اس مذہب کو ترک فرمائیے جب یہ سب نے کہا اسوقت بادشاہ چند سردار خورشید کے پاس روانہ کیے اور کہدیا کہ خورشید سے کہنا کہ تم دم بھر کے واسطے میرے پاس آؤ مجھے تمسے کچھ بابت دین و مذہب کے سب اہل دربار کے روبرو بحث کرنا ہے اگر تم میرے سوالون کا پورے طور سے جواب دوگے اور مجکو قائل کر دوگے تو مین دین اسلام قبول کرونگا مع اہل شہر و اہل لشکر کے ورنہ تمسے مقابلہ کرونگا وہ سردار روانہ ہوئے یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ منادی تمام شہر مین ندا کر دے کہ سب اہل شہر جمع ہون اور ہمارا کل لشکر بھی در دولت پر حاضر ہو ہم کچھ سب سے سوال کرینگے منادی نے ندا کر دی سب اہل شہر آکر جمع ہوئے کل لشکر بھی آیا ادھر بیرون شہر خورشید ملک گیر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار اسکے لشکر کے حاضر تھے کہ خبر پہونچی آپکے والد کے پاس سے چند سردار آئے ہین کہا کہ آنے دو وہ سردار داخل بارگاہ ہوئے خورشید کو سلام کیا اور بادشاہ کا پیام دیا خورشید فوراً کھڑا ہو گیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ آپ لوگ یہان ٹھہرے رہین مین ابھی انکو قائل کرکے آتا ہون انھون نے عرض کیا کہ ہمکو خوف ہے کہ کہین ایسا نہو کہ آپ کے آنے مین فساد ہو وہ آپکو اکیلا پاکر فساد کرین خورشید نے جواب دیا کہ خدا میرا مالک و حافظ ہے اسکا فضل شامل حال ہے وہ کافر میرا کیا کر سکتے ہین مین اسکو کافی ہون یہ کہکر سب سردارون کو وہان ٹھہرا کر اور آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہو کر ان سردارون کے ہمراہ ہو لیا اور داخل

شہر ہوا جب قریب پہونچا دیکھا کہ ایک طرف تمام لشکر جمع ہی اور ایک طرف تمام اہل شہر کا مجمع ہی یہ حال
دیکھکر خورشید کو خیال ہوا کہ آج بہت بد مزہ جب کبھی ضرور کچھ فساد ہوگا منوچہر شاہ نے دھوکا
دیا خیر اب جو کچھ ہو نظر بخدا کرکے ان سرداروں کے ساتھ جو کہ لینے کو گئے تھے داخل دربار ہوا مانند سحر
غران کے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی جیسے سب اہل دربار نے خورشید
کو آتے دیکھا برائے تعظیم کھڑے ہوئے خورشید اپنے مقام پر آکر بیٹھ گیا اور باپ کی طرف مونہہ
کرکے بولا کہ آپ نے کیوں مجکو طلب کیا ہی کیا بحث کرنا ہی جلد فرمایے تب منوچہر شاہ نے کہا کہ مین نے
ایک خواب دیکھا ہی اور میرے سب اہل درباری و اہل شہر و اہل لشکر نے اسکی تعبیر دی اگر تم تعبیر میرے
خیال کے موافق تعبیر دوگے تو مین ضرور دین اسلام قبول کرونگا ورنہ تمسے مقابلہ کرونگا خورشید نے
کہا کہ وہ خواب آپ بیان کرین تب بادشاہ نے اپنا خواب بیان کیا اول سے آخر تک اور کہا یہی خواب
سب اہل شہر و اہل دربار نے دیکھا اسکی تعبیر کیا ہی خورشید نے کہا کہ وہ جو میدان وسیع سب نے دیکھا
ہی وہ میدان حشر ہی وہ جو آگ اس میدان مین مشتعل دیکھی ہی وہ آتش دوزخ ہی اور وہ جو لوگ جلتے
ہوئے نظر آتے ہین جنکے پیچھے لوگ گرز آتشین لیے ہوئے وہ بھی خدائے باطل ہین جنکی آپلوگ بندگی
کرتے ہین اور فرشتگان عذاب ہین جو انکو گرز آتشین سے اذیت دے رہے تھے اور جو لوگ
اسکے عقب مین گرز لیکر چلے ہین وہ بھی فرشتہ عذاب کے ہین کہ گنہگارون کو گرز آتشین سے اذیت
دیتے ہین اور وہ جو باغ دیکھا کہ جہان مین وہ باغ جنت تھا کہ مین نے اسلام قبول کیا مجکو باغ رہنے
ملا آپ کافر رہے آپ کو آگ مین جلانے کا حکم ملا اور آپ پر فرشتہ عذاب کے مقرر کیے گئے خیال
کریجیے بروز قیامت یہی حال آپکا ہوگا جو کہ آپنے خواب مین دیکھا یہ سننا تھا کہ منوچہر شاہ کانپ
اٹھے اور کہا کہ ای فرزند مین نے دین اسلام قبول کیا اور مین نے توبہ کی مجکو کلمہ تعلیم کر دو خورشید
نے باپ کو کلمہ تعلیم کیا اسکے بعد سب اہل دربار کو منوچہر شاہ مع کل اہل دربار کے صدق دل
سے مسلمان ہوا خورشید کو لیکر بیرون دربار آیا یہان سبکا مجمع تھا سبکو مخاطب کرکے کہا کہ
مین نے تو دین اسلام قبول کیا جو دین اسلام قبول کرے وہ میرے شہر مین رہے ورنہ چلا جاے
مین نے شب کو یہ خواب دیکھا اور وہ خواب بیان کیا اور جو تعبیر خورشید نے دی تھی وہ بیان کی سب
اہل شہر و اہل لشکر نے بیان کیا کہ ہمنے بھی یہی خواب دیکھا ہی تب سبنے بھی دین اسلام قبول کیا
اور باطل پرستی کو ترک کیا اسوقت خورشید نے سبکو کلمہ تعلیم کیا وہ سب کلمہ پڑھکر صدق دل
سے مسلمان ہوگئے جب یہ سب مسلمان ہو چکے خورشید کو بڑی خوشی ہوئی اپنے باپ سے
ملا اور اسکے قدمون پر گرا اور کہا کہ میری خطا کو معاف فرمایے بادشاہ نے گلے سے لگایا اسیوقت حکم
دیا کہ جسقدر بتکدے ہین سب منہدم کیے جائین انکے مقام پر مساجد بنائی جائین ہر طرف اذان
کی صدا بلند ہوئی کوئی دوسرے مذہب کا آدمی تو یہان نہ رہنے پائے اگر رہے تو اسکا گھر بار لوٹ
لیا جاے وہان کوئی دوسرے مذہب کا نہ تھا سوائے خدا پرست کے بادشاہ ان سبکو
رخصت کرکے داخل محل ہوا سب اہل محل کو مسلمان کیا خورشید اپنی مان سے ملا اسنے گلے
سے لگایا تھوڑی دیر محل مین رہا اسکے بعد باپ سے اجازت لیکر اپنے لشکر مین آیا اپنے سردارون
سب حال بیان کیا یہان سب پریشان ہو رہے تھے خلاصہ یہ کہ لشکر کو لیکر داخل شہر ہوا لشکر نے
چھاونی مین قیام کیا آپ داخل محل ہوا وہ پدر و پسر بعیش و راحت بسر کرنے لگے جسقدر ملک تھے پر

حکومت منوچہر شاہ اُن سب مین دین اسلام کو رواج دیا گیا اور جو ملک خورشید مے کے فتح کیے ہوئے تھے وہان بھی سوائے دین اسلام کے دوسرا دین نہ تھا یہ دین اسلام کی ترقی مین مصروف تھے انکو خرابی ممالک اسلام و خروج برجیس کی پرچہ اخبار کے ذریعہ سے خبر معلوم ہوئی اپنے اسی دن سے اس قصد سے فوج کی بھرتی شروع کر دی کہ شاید برجیس ادھر بھی آئے اور ہمسے بھی ترک مذہب کے لیے کہے تو ہم ترک مذہب نہین کرینگے اور اُس سے مقابلہ کرینگے راوی خورشید و منوچہر شاہ کو فوج کی بھرتی مین مصروف رکھتا ہے اب حال زردمان تاجدار کا تحریر کرتا ہے کہ اسکی داستان جلد اول مین یہانتک تحریر ہوئی ہے کہ یہ خدمت گذاری مین شاہ صاحب کے مصروف ہے اب اسکا بھی بہت بڑا دربار ہوتا ہے اسکے پاس لشکر بھی کثیر ہو گیا ہے اسکا فرزند نومان تاجدار بہت زبردست ہے شاہ صاحب بیرون شہر تکیہ میں درویش ہین یہ آٹھوین دن بوقت صبح جاتا ہے اسی طور سے زمانہ گذرا وہ وقت آیا کہ دیوطرازن شہریار کو بحکم اخضر پریزاد تکیہ پر سے اٹھا لیگیا اور سیارہ ثانی بھی چلا گیا ایک طرف ان دونون صاحبون کی داستان تو تحریر ہو چکی ہے یہان زردمان تاجدار کا حال نہین تحریر ہوا تھا اب تحریر ہوتا ہے کہ اسکا دربار آراستہ ہے سب حاضر دربار ہین کہ وہ ملازم اور محافظ حاضر دربار ہوئے جو کہ اسنے برائے خدمت و حفاظت شاہ صاحب مقرر کیے تھے انکو شاہ صاحب کا حکم تھا کہ تم ہمسے دور رہنا جب ہمکو ضرورت ہوا کریگی ہم طلب کر لیا کرینگے اور جو روزمرہ کے کام ہین انکے کرنیکی ضرورت نہین ہم درست کر جایا کرینگے چنانچہ وہ سب لوگ اُسی صحرا مین تکیہ سے دور رہتے تھے جو کام جسکے متعلق تھا وہ آکر کر جاتا تھا پھر اپنے مقام پر چلا جاتا تھا شاہ صاحب کو دیکھتا تھا کہ بیٹھے ہوئے ہین وہ بھی سب ملازم حاضر دربار ہوئے اور یون بادشاہ سے عرض کرنے لگے کہ حضور بڑا غضب ہوا آج شاہ صاحب غائب ہو گئے ہم جو بوقت صبح اٹھے اور تکیہ پر سلام کو گئے تو ہمنے بستر شاہ صاحب کو خالی پایا لطف یہ ہے کہ دوسرے شاہ صاحب بھی نہین ہین لاکھ لاکھ تلاش کیا کہین دونون کا پتہ نہ لگا آخر کو پریشان ہو کر حاضر خدمت عالی ہوئے کہ آپکو آگاہ کرین یہ سننا تھا کہ بادشاہ و کل اہل دربار کو بہت صدمہ ہوا سبکے چہرے اتر گئے خصوصاً نومان تاجدار کو تو اسقدر رنج ہوا کہ سب اہل دربار کے آنسو نکل پڑے اور بادشاہ بھی آبدیدہ ہوئے اُسوقت بادشاہ نے حکم دیا کہ سانڈنی سوار جائین اور تلاش کرین سانڈنی سوار برائے تلاش روانہ ہوئے مگر کہین پتہ نہ ملا وہ یہان ہون تو پتہ ملے دونون پردہ قاف مین دیوزادون سے مقابلہ کر رہے ہین پریزادون سے عیش و راحت مین مصروف ہین گانے سن رہے ہین یہان یہ لوگ انکے غم و الم مین مبتلا ہین زردمان نے یہ اپنا طریقہ مقرر کیا ہے کہ ہر صبح کو سوار ہو کر تکیہ پر جاتا ہے اور اسکے دیکھ آتا ہے اس خیال سے کہ شاید شاہ صاحب آ گئے ہون لوگ مقرر کر دیے ہین انکو حکم ہے کہ تم یہان ٹھہرو جب شاہ صاحب تشریف لائین ہمکو فوراً خبر کرنا خلاصہ یہ کہ بہت تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا تو نومان تاجدار کا تو یہ حال ہوا ہے کہ اُسنے کھانا وغیرہ ترک کر دیا جب پتہ نہ چلا بادشاہ نے فرزند کو سمجھانا شروع کیا اور کہنا شروع کیا کہ وہ مثل سابق کے کسی طرف چلے گئے ہین پھر جب جی چاہیگا تشریف لائینگے تم صدمہ نکرو آخر کو یہ ہوا کہ وہ حالت کم ہو گئی مثل سابق کے سب رہتے تھے مگر گاہے گاہے شاہ صاحب کا خیال آ جاتا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ اب زردمان کے قبضہ مین بہت سے ملک آ گئے ہین اور حکومت نے ترقی کی ہے یہ اسلام کی برکت ہے اسکو بھی پرچہ اخبار سے ممالک اسلام کی خرابیان معلوم ہوتی ہین خوف کرتا ہے اہل دربار سے کہتا ہے کہ اگر برجیس ادھر آئیگا تو مین اُس سے ضرور مقابلہ کرونگا چاہے قتل ہو

ان عنت تو نہ کرونگا اب راوی زرمان تاجدار کو اُسکے ملک مین بندوبست حکومت مین مصروف رکھتا ہی اور
حال سیارہ ثانی کا تحریر کرتا ہی کہ سیارہ ثانی جو نامہ رستم ثانی کا لیکر بیشہ مہروفیہ سے طرف زرین حصار
کے چلا تھا راہ طے کرکے دو منزلہ سہ منزلہ کرکے بعد قطع منازل و طی مراحل کے قریب زرین حصار کے پہونچا
اور اُس تکیہ پر آیا جہان شہریار وغیرہ نے قیام کیا تھا اسکو اسی طور سے پایا اپنا فقیر ہوکر بیٹھنا یاد آیا صورت
بدلکر داخل شہر ہوا اب شہر کو پہلے سے زیادہ آباد دیکھا اور دعا کرکے دل شاد وہ دن زردمان کے
سوار ہونے کا تھا یہ شہر کی سیر کر رہا تھا کہ بادشاہ کی سواری بڑی دھوم سے نکلی اسنے پہلے سے
زیادہ جاہ و حشم زردمان کا دیکھا زرین حصار مین اسنے ہزارون مسجدین پائین بہت خوش ہوا ایک سرا
مین اُترا اسنے یہ خیال کیا کہ زردمان کو عیاری سے محل سے نکال لاؤن اور اُس تکیہ پر لیجا کر نامہ
آج کا دن یہ خیال اپنے دل مین کرکے سرا مین آترا جب شب ہوئی قریب نصف شب کے اُسوقت
سبکی نظرون سے پوشیدہ ہوکر سرا سے نکلا اور محلات شاہی کی طرف آیا کمند مار کر محل پر گیا
زیر قصر آیا خوابگاہ زردمان و تومان کو دریافت کیا ایک خواص کی صورت بنکر وہان ہوچکا بیہوشی
اڑا کر سبکو جو کہ پہرے پر بیٹھی ہوئین تھین بیہوش کیا زردمان کا پشتارہ باندھکر اور پشت پر لادکر کمند کے
ذریعہ سے بالاے بام آیا اور اُسی کے ذریعہ سے زیر بام آکر ایک مقام پر پشتارہ لیکر پھر قصر مین آیا اور تومان
کو اُسی طریقے سے لیگیا بعدہ دونون پشتارے دوش پر اُٹھا کر سب کی نگاہون سے بچکر بیرون شہر آیا
اُس تکیہ پر اور اُس بنگلہ مین فرش آراستہ کرکے روشنی کرکے فتیلہ دفع بیہوشی روشن کیا کہ زردمان
و تومان کو ہوش آیا اپنے کو ان دونون نے محل مین نہ پایا بہت حیران ہوے کہ یہ کون مقام ہی خیال
کیا کہ خواب دیکھ رہی ہین کہ زردمان کی نگاہ تومان پر پڑی اتنو گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ اے فرزند
ہم تم کہان ہین یہ کیا واقعہ ہی مشکو تو ہم تم اپنے اپنے مقام پر محل مین سو رہے تھے یہان کہان
سے آگئے یہ تو وہ مقام ہی اور وہ بنگلہ ہی کہ جہان شاہ صاحب تشریف فرما تھے تومان نے عرض کیا کہ
اے ظل الٰہی قدامین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہی پہلے تو مین نے خواب تصور کیا تھا مگر جب آپ نے صدا
دی تو ہوشیار ہوا میری عقل کام نہین کرتی ہی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک طرف سے سیارہ
ثانی برہنہ تیغ بکف آتے ہوئے ظاہر ہوا یہ دونون تاجدار کو دیکھکر خیال کرنے لگے کہ شاید یہ کوئی
ہمارا دشمن ہی یہی وہان سے لے آیا ہی اب ہمارے قتل کی فکر مین آیا ہی ہمارا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا یہ
ملک الموت ہی یہ خیال دل مین کرکے پریشان ہوئے سیارہ نے جو انکو پریشان دیکھا کہا کہ آپ
دونون صاحب پریشان نہون مین آپکا دشمن نہین ہون بلکہ دوست ہون ایک ضرورت سے آپ کو
یہان لایا ہون بعد اُسکے پہونچا دونگا آپ اطمینان رکھین یہ کہتا ہوا قریب آیا اور بیٹھ گیا انکی جو تھی
پریشانی اس تقریر کے ہونے سے کم ہوئی جب سیارہ بیٹھ چکا اسنے کہا کہ اب آپ دونون صاحب
بگوش ہوش سنین جو مین بات آپکی خدمت مین عرض کرتا ہون یہ ایک راز ہی سواے آپ کے
یا آپ کے فرزند تومان تاجدار کے جو یہان اسوقت موجود ہین یا مین ہون یا زرنگار شاہ عالم
زرنگار کے یا خورشید ملک گیر شاہزادہ منوچہر کے اور کسیکو معلوم نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی
اس راز کے افشا ہونے مین بہت بڑے نقصان ہین بلکہ کچھ لوگ جو کہ آپکے سرپرست اور محسن
ہین وہ ناراض ہونگے اور انکی ناراضی آپکی خرابی کا سبب ہی آپ دونون صاحب اس امر کا اقرار
کرین کہ ہم اس راز کو افشا نہ کرینگے تو مین بیان کرون اور آپ قسم کھائین یہ تقریر سنکے

زردمان

زردمان و تومان حیران ہوئے اور خیال کرنے لگے ہمارے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور زرنگار شاہ و خورشید کے نام سے کیونکر واقف ہوا اور یہ کون شخص ہے یہ دل میں خیال کرکے زردمان نے کہا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو راز آپ مجھسے بیان کرینگے وہ میں کسی پر ظاہر نکرونگا اسکو اپنے محجاب دل و سینہ میں مثل عروس کے رکھونگا اور مثل محبت کے قلب میں اور مثل بوئے گل کے دل میں کہ جیسے خوشبو غنچہ میں پوشیدہ رہتی ہے جب تک وہ شگفتہ نہیں ہوتا ہے اور مثل دل کے سینہ میں اسی طور سے تومان نے قسم کھا کر کہا اور کہا کہ آپ بیان کریں ہمکو بڑی حیرت ہے اور پریشانی ہے کہ یہ کیا معما ہے تب سیارہ نے کہا کہ آپ زیادہ فکر نہ کیجئے میں بیان کرتا ہوں کہ سنیئے یہ بیان فرمایئے کہ زرنگار شاہ و خورشید جو خدا پرست ہوئے تھے وہ ابھی تک خدا پرست ہیں یا کافر ہو گئے مجکو اس راز سے آگاہ فرمایئے پھر میں وہ راز بیان کرونگا زردمان تاجدار نے کہا کہ وہ ابھی تک خدا پرست ہیں اور انکو خدا پرستی کی طرف بہت غلو ہے انکے مثل کوئی خدا پرست صاحب اعتقاد ہوگا نہیں سنئے ہر ایک اپنے ملک میں براحت و آرام حکومت کرتا ہے یہ کہکر تمام واقعات زرنگار شاہ و خورشید کے زردمان و تومان نے بیان کیے سیارہ نے سنکے شکر خدا کیا اور کہا کہ اب میں راز بیان کرتا ہوں سنیئے وہ راز یہ ہے کہ آپکو یاد ہوگا کہ ایک شاہ صاحب آپ کے ملک میں آئے تھے انھوں نے یہاں آکر ارژنگ پہلوان کو میں کشتی میں قتل کیا تھا آپکے سپہ سالار کو زیر کیا تھا آپنے انکی بڑی عزت و آبرو کی تھی انکے واسطے یہ تکیہ اور بنگلہ آراستہ کیا تھا آٹھوین دن میلہ ہوتا تھا انھوں نے آپکے سپہ سالار و آپکے فرزند تومان تاجدار کو فنون سپہگری تعلیم فرمائے تھے آپکو طریقہ اسلام تعلیم کیا تھا راہ ضلالت سے نکالا تھا نار دوزخ سے بچایا آپ انکی بہت خاطر کرتے تھے کہ وہ غائب ہو گئے آپکو انکا بڑا صدمہ ہوا مگر آپ دین اسلام پر قائم رہے آپکے بھائی زرنگار شاہ آپ پر لشکر کشی کرکے آئے خورشید ملک گیر بھی آیا وہ دونوں شریک ہوکر آپسے لڑے اور آپنے مقابلہ کیا آخر کو شکست کھائی کیونکہ وہ لشکر کثیر رکھتے تھے دوسرے وہ جنگ دوسرے طور سے ہونے والی تھی انھوں نے قلعہ پر کئی مرتبہ یورش کیا ایک جوان نے ہر مرتبہ کمک کی اور انکی یورش سے آپکو بچایا آخر کو زرنگار کے عیار نے عیاری کرکے اسکو اسیر لیا صبح کو قلعہ پر زرنگار شاہ نے حملہ کیا آپکے سپہ سالار نے گولوں کو رد کرکے لب خندق پہونچایا ان کو تب خدا سے رجوع ہو کر دعا کی قدرت خدا سے اسی صحرا سے ایک درویش پیدا ہوئے تھے مثل درویش سابق کے ان سے ہمشکل تھے انھوں نے آپکی کمک کی اور سپہ سالار زرنگار شاہ کو زیر کرکے خندق میں ڈالدیا لشکر کو شکست دی زرنگار شاہ و خورشید کو اسیر کرلیا اب لوگوں نے درویش سابق خیال کرکے انکی بھی عزت آبرو کی زرنگار شاہ وغیرہ مسلمان ہوئے اپنے اپنے ملک کو گئے وہ درویش اس مقام پر جہاں پہلے درویش مقیم ہوئے تھے اقامت پذیر ہوئے تھے وہ جوان جو کہ قید زرنگار شاہ میں تھا وہ مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو چلا گیا ان درویش کے پاس اور ایک درویش آکر مقیم ہوا بعد چندے کے وہ دونوں درویش غائب ہوگئے پھر انکا پتا نہ چلا آگاہ ہو جیے کہ وہ درویش سابق و درویش ثانی دونوں بھائی ہیں اور تیسرا درویش انکا عیار تھا اب ان درویشوں کا حال سنیئے جو کہ عیار تھا وہ بھی چند روز وہاں قیام پذیر ہوا اور تھوڑے دن کے وہ بھی چلا گیا

درویش اول کا نام رستم ثانی دوم کا نام شہریار عالی وقار اور تیسرے درویش کا نام جو کہ
روبرو بیٹھا ہوا ہی سیارہ ثانی ہی جو سیارہ نے کہا تو ماں وزرد ماں حیران ہوئے کہ یہ تو
نقابدار ہین اور کہتے ہین کہ ہم درویش ہون اور کوئی اسکے سوا یہان ہی نہین مگر ساکت
رہے سنا کیے سیارہ ثانی نے کہا کہ یقین ہی کہ آپ پہچان تو لین گے ان سب صاحبون کو
جب دیکھین گے خیر وہ دونون درویش جو کہ تشریف لائے تھے وہ پوتے ہین حمزہ صاحبقران کے
وہ سرور قلب صاحبقران زیب بارگاہ سلیمانی تھے ایرج نامدار کے فرزند تھے پوتے تھے
ملک قاسم کے وہ دونون شیر بیشہ صاحبقران تھے ان لوگون سے دین اسلام قائم ہی انھین کی
شمشیر صاعقہ بار نے سکہ اسلام کو رواج دیا ہی انھین کے نام سے شیرون کو تپ آتی ہی آگاہ
ہو کہ وہ دونون پوتے ہین صاحبقران کے وہ دونون تمھارے محسن و آقا ہین ایک نے دولت
ایمان سے ہمکو سرفراز کیا دوسرے نے اگر تمھاری جان و آبرو بچائی ہاتھ سے زرنگار شاہ کے
اگر یہ دونون بغیر نہ آتے تو ہمکو کبھی یہ مرتبہ نہ حاصل ہوتے ای زرد ماں تاجدار آگاہ ہو کہ اسوقت
مصلحت اس امر کی ظاہر کرنے کی نہ تھی اب اسکا وقت آیا تم پر ظاہر کیا جاتا ہی اور دونون پر ابھی
ظاہر کرنے کی مصلحت نہین ہی یہ امر کسی سے نہ کہنا اور فقیر ہونے کا انکے سبب سے یہ ہوا کہ صاحبقران
ثانی نے بدیع الملک صاحبقران لشکر کیا یہ امر ہمارے آقا رستم ثانی کو ناگوار ہوا وہ لشکر سے
فقیر ہو کر نکل آئے یہان آکر پہونچے تمکو مسلمان کیا دوسرے یہ امر مشیت باری مین جاری ہو چکا تھا
کہ یہان کے باشندے دائرۂ اسلام ہین آئین وہ کیونکر ہوتا جب انکے بھائی کو انکے فقیر ہو جانیکا
حال معلوم ہوا اور خبر پہونچی وہ بھی تلاش برادر مین فقیر ہو کر اپنے لشکر سے نکلے وہ اسوقت آکر پہونچے
کہ جب تم اس بلا مین مبتلا تھے اگر ہاتھ سے زرنگار شاہ ذخیرہ کا مسلمان ہونا مشیت خدا مین جاری
ہوا تھا کیونکر ہوتا اسکے بعد مین دونون شاہزادون کی تلاش مین نکلا اور یہان آکر پہونچا ایک شاہزادہ
سے ملا انکے پاس رہا اب سنو یہ دونون شاہزادے غائب ہو گئے اسکا سبب یہ ہی کہ پردہ قاف
تشریف لیگیے ہین بیکے بعد دیگرے وہان کے بادشاہ اخضر پریزاد پر اسکے سپہ سالار نے خروج
کیا تھا اسکی بیٹی پر عاشق ہوا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ دختر شاہ ملازم کے ساتھ منسوب کیجائے
دوسرے کجا دیو کجا پری زمین آسمان کا فرق رہا اون نے بادشاہ سے کہا کہ جب تک خاندان
حمزہ سے یہان کوئی نہ آئیگا اسوقت تک یہ دیو نہ قتل ہوگا زائچہ کر کے ہمارے آقا کا پتہ دیا اخضر
نے دیو روانہ کر کے انکو لیا یہ سبب ہوا غائب ہونے کا آقا خوب خوب لڑے اخضر نے اپنی
دختر کے ساتھ عقد کر دیا ایک لڑکا بطن ملکہ سے پیدا ہوا کہ نہایت جری وصف شکن ہی ہمارے
شاہزادہ نے دیو ہامان کو زیر کیا اسنے مکر کیا آقا کو طلسم مین دھوکے سے اسیر کیا خود لشکر کشی کر کے
اخضر پر آیا جب کہ اسکو آقا کی طرف سے اطمینان ہوا پھر اخضر پریزاد پریشان ہوا پھر رہا ہون نے
زائچہ کرایا انھون نے بتایا کہ جہان یہ درویش مقیم ہیں وہان دو درویش اور مقیم ہین مین انھین
ایک درویش بہت خوبصورت ہی اگر وہ آئے تو یہ اجنگ سر ہو کیونکہ وہ بھی اسی خاندان سے ہی
چنانچہ دیو آکر شہریار کو بھی لیگیا جب صبح کو مین نے آقا کو نہ پایا تو مین بھی تلاش مین نکلا قدرت خدا
سے مین بھی قاف مین پہونچ گیا شہریار نے جا کر دیو ہامان کو زیر کیا فرزند رستم ثانی نے عرصے
تک آپ کے فرزندون کو فنون سپہ گری تعلیم فرمائی انکو بھی دیو ہامان نے مکر کر کے اسی طلسم مین

گرفتار کیا اور خود لشکر لیکر اخضر پریزاد پر چڑھ آیا یہان فرزند آقا تے یعنی سہراب ثانی نے نکلکر اُس سے مقابلہ کیا اُس دیو کو سات برس کے سن مین قتل کیا اور طلسم کو فتح کر کے اب و چچا و دادا کو رہا کیا دادا کون ایرج نوجوان کو کہ ہمراہ صاحبقران ثانی کی طرف خانہ کعبہ کے جاتے تھے راہ سے ایک ساحرہ اُس طلسم کی رہنے والی خواہ اور کسی مقام کی اُنکو اُٹھا لیگئی اور اُس طلسم مین قید کیا جب طلسم فتح ہوا وہ بھی رہا ہوئے سہراب ثانی مع باپ و چچا و دادا کے کل مال و اسباب طلسمی لیکر نانا کے پاس آئی سب کو خوشی حاصل ہوئی ایک مدت تک وہان رہے کہ یکایک یہان کا خیال آیا چنانچہ کل مال و اسباب طلسمی لیکر اس قصد سے تشریف لائے ہین کہ دنیا پر جاکر کافرون کو قتل کرین بدیع الملک جو کہ اب صاحبقران ہین اُنسے مقابلہ کرین اور امتحان صاحبقرانی کا کرین کیونکہ اُنکی ہی صاحبقرانی تو باعث آوارگی ہوئی تھی دوسرے ان سب واقعات کا پیش آنا لہذا رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار نے یہ قصد کیا کہ ہم تینون آدمی نقاب والے ہین اور سہراب ثانی کو صاحبقران قرار دین اور جاکر مقابلہ کرین ایسا ہی کیا کہ یہ سب نقابدار بنے اور قاف سے سب چلے یہان سے پندرہ فرسخ پر ایک صحرا ہے کہ وہ بہت پر فضا ہے وہان آکر فروکش ہوئے خیمے و بارگاہین وغیرہ طلسم سے دستیاب ہوئی تھین برپا ہوئین اور وہ لوگ کہ جنکو طلسم سے رہا کیا تھا اُنھون نے غلامی اختیار کی وہ ہمراہ ہین جب یہان آکر مقیم ہوے تو مجھسے فرمایا کہ تم شہر زرین حصار کو جاؤ اور زردمان تاجدار کو اور اگر زرنگار شاہ و خورشید ہون تو آگاہ کر کے مع لشکر ہمارے پاس لاؤ مگر یہ کہہ دینا کہ یہ راز کسی پر ظاہر نہو اُسوقت تک کہ جب تک ہمارے اور بدیع الملک کے باہم مقابلہ ہو کر صفائی نہو جاے اور ایک نامہ بھی مجکو دیا ہے کہ یہ زردمان کو دینا وہ نامہ بھی میرے پاس ہے یہ واقعہ تھا جو کہ مین نے بیان کیا اب مین تاکید سے کہتا ہون کہ یہ راز افشا نہو آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ کہکر اپنے مونھ پر سے نقاب اُٹھالی اور کہا کہ پہچانیے کہ مین وہی درویش ہون یا نہین اب جو زردمان و توامان نے دیکھا پہچانا کل باتو نکا یقین ہوا سیارہ کو گلے سے لگایا اور کہا کہ ہم لوگ کیا خوش قسمت تھے کہ ایسے خاندان کے شاہزادون نے آکے ہمپر احسان کیا ہم خود حیران تھے کہ درویش کیسے ہین یہ طاقت و قوت و صورت ہم نے کسی درویش کی نہین دیکھی اور نہ خواب مین کبھی دیکھی ضرور کسی عالی خاندان سے ہین اور شاہزادے ہین کسی سبب سے درویشی اختیار کی ہے خیر ہمارا قیاس بہت ٹھیک نکلا خداوند کریم اُن دونون بزرگوارونکو ہمارے سر پر سلامت رکھے کہ جنکے سبب سے ہم دولت دین سے بہرہ مند ہوئے اور جان و آبرو بھی بچی کیا مجال ہماری ہے جو ہم اس راز کو زبان سے بھی نکالین بیان کرنا تو دیگر ہے جو ہمارے آقا کی مرضی ہوگی ہم اُسپر عمل کرینگے اے مہترجی وہ نامہ لاؤ جو کہ آقا نے تحریر فرمایا ہے ہم دیکھین کہ کیا غلامون کو تحریر کیا ہے اُسپر عمل کرین سیارہ نے وہ نامہ نکال کر کمر سے زردمان کو دیا زردمان نے پہلے سر پر رکھا اور آنکھون سے لگایا لفافہ پر بوسہ دیا اُسکے بعد لفافہ کو چاک کیا نامہ کو پڑھنا شروع کیا کل مضمون نامہ سے آگاہ ہوا وہی حال تحریر تھا جو کہ سیارہ نے بیان کیا تھا ہر مقام پر راز کے پوشیدہ کرنے کی تاکید لکھی تھی جب نامہ پڑھ چکا تو اُسکو اُسنے اپنے پاس باحتیاط رکھا سیارہ نے کہا کہ اسکو چاک فرمایئے کہا کہ گو اس نامہ مین بھی تاکید لکھی ہے کہ پڑھکر چاک کر ڈالنا مگر مین ابھی کیونکر چاک کرون یہ نامہ تو زرنگار شاہ و خورشید کو دکھانا ہوگا

تب تو انکو یقین آئیگا سیارہ نے جواب دیا کہ واقعی تمھارا خیال بہت ٹھیک ہی مگر احتیاط سے
رکھنا کوئی دوسرا دیکھنے نہ پائے یہ کہکر سیارہ نے کل حالات قاف و جنگ و پیکار ابتدا سے
انتہا تک بیان کیے جو کہ مین ان جلدون مین لکھ چکا ہون ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین خلاصہ یہ کہ جب
زردمان و تومان آگاہ ہوا تو اُسنے سیارہ سے کہا کہ ای مہتر صاحب اب آپ تدبیر بتلائیے
کہ مین کیونکر لشکر لیکر خدمت مین آقا کے چلون کیونکہ اس راز کو ظاہر نہین کر سکتا ہون کہ وہ فقیر جو کہ
تشریف لائے تھے فلان خاندان سے ہین اب انھون نے مجھکو طلب کیا ہی مین جاتا ہون اگر یہ ظاہر
کرتا ہون تو خلاف حکم ہوتا ہی پھر کیا تدبیر کرون سیارہ نے کہا کہ سہل تدبیر ہی کہ مین آپکو آپکے
محل مین پہونچائے دیتا ہون صبح کو آپ دربار آراستہ کرین موافق قاعدہ کے صورت تبدیل کر کے
دربار مین آؤنگا اور آپ سے فریاد کرونگا کہ مین فلان ملک سے بھاگ کر آیا ہون وہان خدا پرستون
پر ظلم و ستم ہو رہا ہی کہ ہر جگہ انکو قتل کر رہا ہی انکی زبانی سُن چکا ہون کہ ہر جگہ جس نے خروج کیا ہی سبکو تنگ کر
اب جیسے مسلمان ہین گو دینی بھائیون پر کفار کا نرغہ ہی اور یہ ستم ہی کہ آفتاب پرستی کروا کے آفت مین مبتلا
ہین اور آپ یہان چین سے بیٹھے ہوئے ہین انکی کمک نہین کرتے ہین حمیت اسلام کیا ہوئی جب مین
یہ فریاد کرون اُسوقت آپ یہ ارشاد کرین ہمکو یہ حال نہ معلوم تھا اب معلوم ہوا لہذا ہم ضرور کمک
کرینگے اگر ہمکو فتح ہوئی تو خیر ورنہ درجہ شہادت پایا زندہ رہے تو غازی کہلائے یہ فرما کر تیاری لشکر کا حکم فرمائیگا اور
لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر اپنی طرف سے یہان کسیکو حاکم کر کے طرف زرنگار شاہ کے چلیے گا انکو
بھی تخلیہ مین اس امر سے آگاہ کر کے اور ہمراہ لیکر خورشید پاس چلیے گا زرنگار شاہ بھی نہ ظاہر
کرین کہ میرے بھائی زردمان نے سنا ہی کہ اہل اسلام پر کفار کا نرغہ ہی اس سبب سے انھون نے
اپنے ملک سے لشکر ہمراہ لیکر قصد کیا ہی کہ ظلم کفار سے اہل اسلام کو نجات دین میرے پاس آئے
ہین کہ آپ بھی شرکت کرین لہذا مجھ پر فرض ہی کہ مین شرکت کرون اور اہل اسلام کی کمک کرون میرا لشکر
تیار ہو بلکہ اب سر دربار آپنے اس امر کو ظاہر فرمائیگا کہ میرا یہ قصد ہی انکو ہمراہ لیکر خورشید ملک کے
کے پاس پہونچے بظاہر تو یہ ظاہر فرمائیے اور تخلیہ مین کل حال سے آگاہ فرمائیے وہ بھی یہی حیلہ کرین
کہ مین اہل اسلام کی کمک کو جاتا ہون پس آپ تینون صاحب مع لشکر کے سب ہمراہ ہو لیں مین بھی
اس مقام پر پہونچا دونگا کہ جہان آقا فروکش ہین انکو جا کر خبر کرونگا اب یا امر کہ اہل اسلام کی کمک کو جاتے ہین جب آپ
انکی اطاعت کرینگے یہ آپنے کیا کیا اہل اسلام یہ اعتراض کرینگے کہ آپ تو ان نقابدارون کی اطاعت کی یہ کون ہین
اسکی تدبیر یہ ہی کہ مین جا کر انکو خبر کرونگا کہ زرنگار شاہ وغیرہ مع لشکر کے آگئے ہین فلان مقام
فروکش ہین اور یہ صلاح دونگا کہ آپ جا کر انکی بارگاہ مین زردمان شاہ وغیرہ سے یہ فرمائیے گا
کہ ہم بھی مسلمان ہین اور تم بھی مسلمان ہو اور ہمارا قصد ہی کہ ہم کفار پر لشکر کشی کرین لہذا تم ہماری
اطاعت کرو آپ یہ جواب دین کہ ہم کیونکر اطاعت کرین کیا ہم کوئی آپ سے کم ہین ہان اس حالت مین اطاعت
کرینگے کہ ہم تینون بادشاہ ہین اور مسلمان ہین ہمکو یقین ہی کہ جب ہم اطاعت نہ کرینگے دونون طرف خدا پرست
ہین بیکار ان سبکا خون ہوگا اور یہ خون ہمارے اور آپکے سر پر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ ہمسے مقابلہ
کرین اگر آپ ہم تینون کو زیر کرلین تو ہم آپ کی مع لشکرون کے اطاعت کرین ورنہ آپ ہماری اطاعت
کرین وہ اسکو قبول کرینگے آپ تینون صاحب یکے بعد دیگرے مقابلہ کرین یقین کامل ہی کہ وہ زیر کر لینگے
پس آپ اطاعت کرین اور جدھر وہ کوچ کرین انکے ہمراہ تشریف لیجائیے اگر اہل لشکر اعتراض کرین

جواب دیجیے کہ ہمکو زیر کیا ہم کیونکر اطاعت نہ کرتے سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہیں ہے
زرد مان و توماں نے کہا کہ واقعی خوب تدبیر ہے آپ صبح کو تشریف لائیں میں پہونچوں یہاں سے
زرنگار ہی کی طرف مع لشکر کے کوچ کرونگا خلاصہ یہ کہ سیارہ نے اس تدبیر سے زرد مان و
توماں کو محل میں پہونچایا جس تدبیر سے لایا تھا اور خود اسوقت بیرون شہر آکر ایک مقام پر ٹھہر گیا
تھوڑی دیر میں صبح ہوئی سیارہ نے نماز سحر ادا کرکے اپنی صورت فریادیوں کی سی بناکر طرف
دربار کے رخ کیا ادھر چلے ادھر زرد مان و توماں بیدار ہوئے نماز صبح سے فراغت کرکے دربار میں
آئے سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا زرد مان نے اہل دربار سے کہا کہ اگر کوئی وقت
اہل اسلام پر بہت سخت پڑے تو اسوقت ہمکو انکی کمک لازم ہے کہ نہیں جبکہ ہم بھی خدا پرست ہیں
سبنے کہا کہ ضرور بادشاہ نے کہا کہ کل میں نے پرچہ اخبار میں دیکھا ہے پرچہ نویس و خفیہ نویس نے تحریر کیا
ہے کہ کوئی کافر پرچیں ہے اسکا مذہب آفتاب پرستی ہے اسنے خروج کیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ سب
اہل اسلام کو آفتاب پرست کروں اگر ایسا ہے تو ضرور ہے کہ ہم اہل اسلام کی کمک کریں انکی شرکت کریں
سبنے جواب دیا کہ ضرور لازم ہے بلکہ واجب ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سیارہ ثانی فریادیوں کی
صورت بنے ہوئے پہونچے اور فریاد کرنے لگے کہ پرچیں نے اہل اسلام پر خروج کیا فلاں ملک
تباہ کیا فلاں ملک برباد کیا میں فرنگوشیہ سے بھاگ کر آیا ہوں وہ تقریر مرقومہ بالا جو کہ شب کو باہم قرار پائی
تھی بیان کی اور بہت کچھ داد و بیداد کی یہ سنکے زرد مان نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ اب
ہمکو کیا کرنا لازم ہے سب نے کہا کہ اہل اسلام کی کمک کیجیے یہ سننا تھا کہ اسوقت زرد مان نے حکم دیا
کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم کل یہاں سے برائے کمک اہل اسلام کوچ کرینگے پہلے اپنے بھائی زرنگار
شاہ کے پاس جائینگے پھر انکو ہمراہ لیکر خورشید ملک گیر کے پاس جائینگے انکو بھی اس سے آگاہ
کرینگے وہ بھی خدا پرست ہیں انکو بھی مع لشکر کے ہمراہ لیکر تینوں صاحب ملکر اور باہم شریک ہوکر
کفار سے مقابلہ کرینگے اور اہل اسلام کی کمک کرینگے اور حکم دیا کہ انکو لیجاؤ اور براحت و آرام رکھو
یہی تو ہمارے رہبر ہونگے سیارہ کو بہت کچھ انعام و اکرام و خلعت دیا بعدہ دربار برخاست کیا اور وزیران
نے اہل لشکر کو بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا بارگاہیں خیمے وغیرہ توشک خانہ سے نکالنے لگے اور توپ
بار کیے گئے اہل لشکر نے سامان سفر درست کیا غلہ لاکھوں من ہمراہ لیا گیا خزانے سے روپیہ صندوقوں
میں بھر کر ہمراہ لیجانے کے لیے بار کیا گیا اسقدر دن اور رات میں سب سامان درست ہو گیا دوسرے
دن بوقت سحر قریب بیس لاکھ کے لشکر ہمراہ سفر ہو کر بیرون شہر جا کر مقیم ہوا خیمے وغیرہ و خزانہ آراستہ
وسط لشکر میں کر دیے گئے دوکاندار ہمراہ لشکر ہوئے کیونکہ طریقہ ہے کہ جہاں لشکر فروکش ہوتا ہے بازار
ضرور آراستہ ہوتا ہے کیونکہ اہل لشکر کو کسی شے کی ضرورت ہو تو صحرا میں کہاں سے بہم ہو اس سبب سے
لشکر کے ہمراہ بازار میں ضرور ہوتی ہیں یہاں سب بیرون شہر بادشاہ کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں
وہاں در دولت پر سب سردار موجود ہیں جو کہ ہمراہ جائینگے وہ بھی اور جو شہر میں رہینگے وہ بھی سواری بادشاہ
کی آراستہ ہے کہ زرد مان تاجدار و توماں تاجدار اہل محل کو رخصت کرکے برآمد ہوئے سرداروں
نے مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے باپ بیٹے دربار میں آئے زرد مان نے اپنی طرف سے
اپنے وزیر کو اپنے شہر کا حاکم کیا اور عدل و داد کرنے کی تاکید کرکے اور ایک سپاہ و چند سردار برائے
حفاظت شہر چھوڑ کر اور سبکو وزیر کی اطاعت کا حکم دیکر سبکو رخصت کیا اور آپ مع اپنے فرزند

تومان و سپہ سالار تفتیل دیو مردم ربرے کے و دیگر سردارون کے سوار ہو کر سبکو رخصت کر کے بیرون شہر
آیا اور لشکر بھی آیا جب لشکر سب آچکا کوس سفری پر چوب پڑی یہان سیارہ برابر تخت زرد مان
کے ایک مرکب پر سوار ہیں زرد مان سے باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہیں جب کوس پر چوب
پڑی لشکر روانہ ہوا صداے الرحیل بلند ہوئی ہر سمت سے صداے طرقوا اطرقوا آرہی
تھی بڑے خدم و حشم سے زرد مان تاجدار قطع منازل و مراحل طی کر کے بعد چار روز کے
قریب زرنگار یہ پہونچا ہرکارے زرنگار شاہ کے لشکر کے تلاش کو نکلے تھے انھون نے جو لشکر
کی آمد دیکھی آگے بڑھکر دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے معلوم ہوا کہ زرد مان تاجدار برادر زرنگار
شاہ کا وہ اپنے بھائی کے پاس آئے ہیں دریافت کیا کہ کیون آئے ہیں معلوم ہوا کہ ایک عیار
نے آکر فریاد کی کہ برجیس نے خروج کیا اور اہل اسلام پر ظلم کر رہا ہے کیسی ملک تباہ ہو گئے ہیں میں
فرنگشیہ سے بھاگ کر آیا ہون آپ لوگ کیسے مسلمان ہیں کہ اپنے دینی برادرون کی کمک نہیں کرتے
ہیں آخر ظلم و ستم ہو رہے ہیں یہ سنکے بادشاہ فوراً لشکر کو لیکر ادھر کو روانہ ہوئے کہ بھائی
صاحب کو بھی ہمراہ لے لون کیونکہ یہ بہت بڑا معرکہ ہے وہ ہرکارے یہ سنکے شہر میں آئے
داخل دربار ہوئے یہان زرنگار شاہ کا دربار آراستہ ہے سب حاضر دربار ہیں کہ ہرکارون نے
آکر مجرا کیا اور سب واقعہ لشکر کی آمد کا اور اسنے دریافت کرنے کا اور اسکے بیان کرنے کا عرض کیا
زرنگار شاہ نے سنکے سردارون کو حکم دیا کہ زرد مان تاجدار کا استقبال کر کے لاؤ اسکا بڑا رتبہ
ہے اور انکی قدر و عزت کرنا چاہیے کہ انھون نے ہم سے پہلے دین اسلام کو قبول کیا ہے اگر انھون نے
امداد اہل اسلام کا قصد کیا ہے تو میں انکا شریک ہون یہ حکم پاکر سردار براے استقبال روانہ ہوئے
اُدھر زرد مان تاجدار مع لشکر کے بیرون شہر فروکش ہوئے خیمے وغیرہ برپا ہوئے سب
لشکر اترا بادشاہ بارگاہ میں آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا زرد مان نے چند ہرکارے طرف شہر
کے روانہ کیے تھے کہ تم جاکر خبر لاؤ کہ بھائی صاحب کن خیالون میں مصروف ہیں وہ ہرکارے گئے اور
یہ خبر سنکر روانہ ہوئے تھے کہ سردار براے استقبال آتے ہیں فوراً اپنے لشکر میں آکے بادشاہ کو
سلام کر کے عرض کیا کہ آپ کے برادر صاحب نے آپ کے آنے کی خبر پاکر سردار براے استقبال
روانہ کیے ہیں وہ آتے ہیں زرد مان نے یہ خبر پاکر اپنے چند سردارون کو استقبال کو روانہ
کیا یہ بارگاہ سے نکلکر چلے راہ میں ملاقات ہوئی سرداران زرنگار شاہ اور زرد مان تاجدار
باہم بغلگیر ہوئے سرداران زرد مان اُن سردارون کو لیکر بارگاہ میں آئے انھون نے سلام کیا
کرسیون پر بیٹھے بادشاہ نے مزاج پرسی کی خیر و عافیت پوچھی انکے بھائی کے مزاج کی کیفیت
دریافت کی آنے کا سبب دریافت کیا انھون نے عرض کیا کہ سب کیفیت اچھی ہے سب بخیر و عافیت
ہیں آپ کی تشریف آوری کی جو خبر بادشاہ نے پائی حکم ہوا کہ استقبال کو جاؤ اور انکو ہمارے پاس
لے آؤ لہذا ہم حاضر ہوئے ہیں تشریف لے چلیے یہ سنکے زرد مان نے سواری طلب کی مع اپنے
فرزند و سپہ سالار و چند سردارون کے انکے ہمراہ ہو لیا اور باقی سردارون و لشکر کو اسی مقام
ٹھہرنے کا حکم دیا وہ سب ٹھہرے یہ انکے ہمراہ داخل شہر ہوا شہر کو سابق سے زیادہ آباد پایا
سردارون سے کہا کہ یہ سب رونق بہ برکت دین اسلام کے ہے یہان تک قریب دربار کے پہونچے بادشاہ کو
خبر ہوئی کہ آپکے بھائی آتے ہیں بادشاہ خود تخت پر سے اٹھکر تالب فرش براے استقبال

آیا اب کس کی مجال تھی کہ جو استقبال نہ کرتا زردمان مع تومان واپنے سرداروں کے داخل دربار ہوا اُن سرداروں کے ہمراہ جو کہ لینے کو گئے تھے دیکھا کہ زرنگار شاہ خود قریب لب فرش کھڑے ہوئے ہیں زردمان نے بھائی کو سلام کیا تومان نے چچا کو سلام کیا اور سب سرداروں نے مجرا کیا سرداران زرنگار شاہ نے زردمان کو مجرا کیا دونوں بھائی بغلگیر ہوئے بھتیجے کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا زردمان نے عرض کیا کہ آپنے اسقدر زحمت کیوں گوارا کی میں تو آپکا خرد ہوں بادشاہ نے جواب دیا کہ زحمت کیسی تم میرے بزرگ ہو یہ میں نے دین اسلام کی عزت کی کیونکہ تمنے مجھسے پہلے دین حق کو قبول کیا ہے تمھارا احترام بہ یہ بھی یہ کہکر اور لاکر تخت پر اپنے دہنی طرف بھائی کو بائیں طرف بھتیجے کو بٹھایا اور سب سرداروں کو جگہ بقدر مراتب دی جب سب بیٹھ چکے مزاج پرسی کی اسکے بعد سبب آنے کا دریافت کیا زردمان کے ہمراہ سیارہ بھی تھا اُسکی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آپنے آکر فریاد کی کہ کفار نے خروج کیا ہے اہل اسلام پر بدعت کر رہے ہیں ہزاروں خدا پرست مارے گئے ہیں آپ کیسے مسلمان ہیں جو انکی امداد نہیں کرتے ہیں یہ وقت امداد کرنے کا ہے پرچہ اخبار میں دیکھا کرتا تھا کہ واقعی بہت ظلم وستم ہو رہا ہے مگر چند سبب ایسے تھے کہ وہ مانع اس امر کے تھے کہ میں کمک کو جاؤں اب جو انھوں نے آکر فریاد کی اور ایک ایسا سبب پیدا ہوا کہ جسکے سبب سے واجب ہوا کہ اب تامل نہ کیا جائے اور ایک جوش بھی پیدا ہوا میں نے قصد کر دیا اور جو سبب پیدا ہوا ہے اُسکو میں تخلیہ میں عرض کرونگا خلاصہ یہ کہ میں نے اُسی حالت جوش میں تیاری لشکر کا حکم دیا ساتھ ہی خیال دل میں آیا کہ آپکا بھی ہمراہ ہونا اور آپکی شرکت میں اہل اسلام کی کمک لازم ہے کیونکہ آپ بزرگ ہیں اور ان معاملات میں بزرگوں کا ہونا بہت ضرور ہے اور یہ وہ کام ہے کہ جس سے عقبا درست ہو اور سعادت نیک حاصل ہو لہذا اس طرف کو روانہ ہوا اور حاضر ہوا ہوں کہ آپ بھی میرے ہمراہ تشریف لے چلیں اور اہل اسلام کی کمک کریں کافروں کو دفع کرنے کی کوشش فرمائیں بلکہ مناسب ہوگا کہ اگر خورشید ملک گیر کو انکے ملک سے ہمراہ لیلیجیے یہ سنکے زرنگار شاہ جواب دیا کہ تمنے خوب کیا کہ جو میرے پاس آئے اگر تم اکیلے چلے جاتے تو مجکو صدمہ ہوتا اور خورشید کو ضرور ہمراہ لیلیجیے اب تم دو ایک ہفتہ قیام کرو میں خورشید کو نامہ لکھکر طلب کرتا ہوں جب وہ آلیں تو پھر یہاں سے سب ملکر کوچ کریں اس عرصہ میں تمھاری دعوت کر لوں زردمان نے کہا کہ آپ اب جلدی کریں نامہ کے تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ لشکر کو تیاری کا حکم دیں اور میں اور آپ دونوں خورشید کے ملک پر چلیں اُنکو بھی ہمراہ لیکر روانہ ہوں نامہ و پیام میں عرصہ ہوگا یہاں اہل اسلام تباہ ہو گئے اور نہ میری دعوت کی ضرورت ہے یہاں بھی آپکا ہے اور وہاں بھی آپکا ہے میں تو آپ کا خرد ہوں زرنگار شاہ نے کہا کہ یہ تو ممکن نہیں ہے کیونکہ جب سے تم مسلمان ہوئے ہو میرے یہاں آئے نہیں اب آئے ہو تو میں دعوت ضرور کرونگا زردمان نے بہت اصرار کیا بادشاہ نے کہا کہ اچھا جسقدر عرصہ میں لشکر تیار ہو اُتنے دن تو میرے مہمان رہو زردمان خاموش ہو رہا بادشاہ نے سرداروں کو تیاری لشکر کا حکم دیا اور کہا کہ غلہ جمع کرو تب خیمے وغیرہ نکالے جائیں خزانہ بار ہو اور اہلکاروں کو سامان دعوت کا حکم دیا بعد اسکے دربار برخاست کیا صحبت تخلیہ آراستہ ہوئی اُس صحبت میں زرنگار شاہ وزردمان وتومان وسیارہ کے سوا کوئی نہیں ہے تب زردمان نے سب واقعہ جو کہ سیارہ سے سنا تھا زرنگار شاہ سے بیان کیا نامہ دکھایا اور کہا کہ میں آتا کی

خدمت مین جاتا ہون اور آپکو بھی طلب کیا ہے اور خورشید کو مع لشکر کے اس امر کی پوشیدگی کی
تاکید فرمائی تھی اس سبب سے مین نے یہ ظاہر کیا کہ مین اہل اسلام کی کمک کو جاتا ہون یہ راے مہتر
صاحب نے بتائی ہے بس تعجیل فرمائیے ایسا نہو کہ آقا ناراض ہون گو آپ نے حالت فقیری مین نیاز حاصل
ہوا تھا جبکہ وہ فقیر تھے مگر ہمارے محسن ضرور ہین ہمپر انکی اطاعت فرض ہے ہمکو انکی زیارت کا از حد اشتیاق
ہے زرنگار شاہ یہ سنکے نہبت خوش ہوا مثل گل کے شگفتہ ہو گیا نامہ پڑھا سر پر رکھا بعد اسکے سیار
کو بہت کچھ انعام دیا وہ صحبت برخاست ہوئی تین دن تک زردمان مہمان رہا چوتھے دن سب لشکر
زرنگار شاہ قریب تین لاکھ کے آمادہ سفر ہوا سب سامان درست ہو گیا بادشاہ کو خبر کی زرنگار
شاہ نے زردمان سے کہا کہ تم جا کر اپنے لشکر کو تیار کرو مین لشکر لیکر آتا ہون آج ہی شہر منوچہرہ
کی طرف کوچ کر جا۔ زردمان لشکر مین آیا سب سردارون سے کہا حکم سفر کا دیا لشکر تیار ہوا
ادھر زرنگار شاہ نے اپنی طرف سے اپنے ماموں زاد بھائی کو حاکم کیا سبکو اسکی اطاعت کا حکم
دیکر دو لاکھ سپاہ و چند سردار شہر مین چھوڑ کر مع تین لاکھ سپاہ کے اور کل سردارون کے کوچ کیا بیرون
شہر آیا شریک لشکر زردمان ہوا دونون لشکر باہم ملگئے کوس سفری بجا دونون لشکر طرف منوچہرہ
کے روانہ ہوئے سیارہ بھی ہمراہ ہے یہان تک کہ بعد قطع منازل و طے مراحل کے قریب منوچہرہ کے
پہونچے یہان باپ بیٹے یعنے منوچہر شاہ و خورشید کج کلاہ بعیش و عشرت حکومت کرتے ہین ہر روز
دربار آراستہ ہوتا ہے ہرکارون نے زرنگار شاہ و زردمان کے مع لشکر آنے کی خبر دی اور وہ
ہی سبب بیان کیا کہ براے امداد اہل اسلام جاتے ہین یہ خبر سنکے خود خورشید براے استقبال
آیا یہان لشکر اترا دونون بھائی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ہین کہ خبر آئی کہ خورشید آپکے استقبال کو
آتے ہین انھون نے سردار روانہ کیے وہ استقبال کرکے بارگاہ مین انکو لائے صاحب سلامت
ہوئی ایک دوسرے سے بغلگیر ہوا خورشید کو بٹھایا مزاج پرسی کی بعدہ گفتگو شروع ہوئی زردمان
نے وہی تقریر شروع کی حرف اسقدر زائد کہا کہ مین نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو اور آپکو ہمراہ لے لون
پہلے مین بھائی صاحب کی خدمت حاضر ہوا وہ بموجب میری عرض کے مع لشکر کے میرے ہمراہ ہو لیے
اب آپکے پاس حاضر ہوا ہون کہ آپ بھی شرکت فرمایئے خورشید نے کہا کہ بسر و چشم آپکے
حکم کی تعمیل کرنے کو موجود ہون مگر اتنا امیدوار ہون کہ مین آپ صاحبون کی دعوت کر لون پھر مجکو کوئی
عذر نہوگا زرنگار شاہ و زردمان نے کہا کہ دعوت کی کوئی ضرورت نہین ہے اب آپ تعجیل فرمایئے
اس مہم کی واپسی کے بعد دعوت فرمایئگا خورشید نے کہا اچھا مگر اسقدر تو مہلت دیجیے کہ مین لشکر تیار
کر لون جب تک لشکر تیار ہو آپ شہر مین چلکر مقیم ہون اور والد ماجد سے ملاقات فرمایئے انکو بھی آپکی
ملاقات کا بہت اشتیاق ہے زرنگار شاہ نے کہا کہ بہتر ہے خورشید نے زردمان سے کہا کہ وہ امر کیا
ہوگا کہ جو تخلیہ مین ارشاد کرنا ہے زردمان نے کہا کہ ابھی یہ کہکر حکم دیا کہ تخلیہ ہو جائے بس اس مقام
پر پانچ شخص ہین سیارہ اور خورشید و زرنگار شاہ و زردمان و توماں تب سیارہ نے و زردمان
نے سب حالات رستم ثانی و شہریار بیان کیے اور کہا کہ مجکو اور بھائی کو اور آپکو مع لشکر طلب کیا
ہے اور اس راز کے پوشیدہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے اس سبب سے یہ تدبیر کی ہے اور یہ طریقہ اطاعت کرنیکا
مہتر صاحب نے تجویز کیا ہے وہ نامہ رستم ثانی و شہریار کا خورشید کو دکھایا خورشید بھی بہت
خوش ہوا اور ان سب امرون کو قبول کیا اور کہا کہ اب مجکو یہان دم بھر ٹھہرنا دشوار ہے مین بہت جلد

تیاری لشکر کر کے روانہ ہوتا ہون ان بزرگوارون کی قدمبوسی کا ازحد اشتیاق ہی یہ کہکر اُٹھا اب وہ نامہ
جا کر کیا گیا خورشید زرنگار شاہ و زردمان تاجدار کو اپنے ہمراہ لیکر شہر منوچہریہ مین آیا دونون
بیرون شہر فروکش رہے تمام شہر کی سیر کی اور داخل دربار ہوئے منوچہر شاہ نے تا لب فرش استقبال
کیا بہت تعظیم و تواضع سے پیش آیا بڑی خاطر و مدارات کی سبب آنے کا دریافت کیا زردمان نے وہی
سب تقریر بیان کی ادہر خورشید نے لشکر کی تیاری کا حکم دیا سردارون کو دو دن مین دو لاکھ
سپاہ تیار ہو گئی دو دن تک زردمان و زرنگار شاہ مہمان رہے تیسرے دن خورشید ملک گیر
اپنے باپ منوچہر سے رخصت حاصل کر کے مع دو لاکھ سپاہ کے شہر سے کوچ کر کے بیرون شہر آیا
یہان دونون لشکر آمادہ سفر تھے پس یہ سب باہم ایک ہو کر تینون لشکر شریک ہو کر کوس سفری بجاتے
ہوئے ایک دوسرے سے باتین کرتے ہوئے طرف بیشہ معروفیہ کے برہنمائی سیارۂ ثانی روانہ ہوئے
انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اب مین عنان قلم کو طرف حالات سہراب ثانی و حضور کجکلاہ کے
پھیرتا ہون صاحب دفتر بیان کرتا ہی کہ بیشہ معروفیہ مین سہراب ثانی فروکش ہین بارگاہ مین جلوہ فرما
ہین دربار آراستہ ہی اور یہ عرض کر چکا ہون کہ حضور کجکلاہ فرزند معروف کجکلاہ بموجب
حکم اپنے باپ کے اس طرف کو چل چکا ہی جو اسے پند و نصیحت کی کہ ہرکارون نے سہراب ثانی
و نقابدارون کو آکر خبر دی کہ فرزند معروف کجکلاہ یعنی حضور کجکلاہ آپ لوگونکی پند و نصیحت کو آتا
ہی ہم دربار مین سمجھے کہ وہ بموجب حکم اپنے باپ کے وہان سے روانہ ہوا ہی ہم بھی ہمراہ آئے جب وہ
ادہر کو چلا ہم پہلے چلے آئے کہ آپ کو خبر کرین یہ سنکے نقابدارون و شاہزادہ نے حکم دیا کہ کوئی
نزدیک آنے دو بلکہ چند سردار برائے استقبال روانہ کیے وہ جا کر حضور کجکلاہ سے ملے بیان
کیا کہ ہمکو ہمارے آقا نے آپ کے استقبال کے لیے روانہ کیا ہی آپ کی تشریف آوری کی خبر پا کر
اسنے اپنے دل مین کہا کہ یہ لوگ بظاہر تو بہت معقول معلوم ہوتے ہین نہ معلوم کوتوال نے کیا تقریر
جا کر کی جو ایسے جوابات پائے اسیطرح ایسے خیالات دل مین کرتا ہوا اُن سردارون کے ہمراہ داخل
لشکر فیروزی اثر ہوا وہ سامان وہ تجملات دیکھے کہ ہوش اڑ گئے شاہزادے کا حکم بھی تھا دارو
سب مقامات کی سیر کراتے ہوئے لانا یہان تک کہ تمام عجائبات قاف اُسکو دکھائے بعد اُسکے
لیکر داخل بارگاہ ہوئے اُسنے وہ بارگاہ دیکھی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی باوجودیکہ اُسکے باپ
کی بہت بڑی حکومت ہی مگر ایسی بارگاہ نصیب نہین ہی بیساختہ اُس بارگاہ کو دیکھکر اُسکے مونہہ سے
یہ شعر نکل گیا **شعر** عجب بارگاہ و عجب گیر و دار ÷ تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار ÷ یہان تک
اُن سردارون نے اُسکو لا کر داخل دربار کیا اُسنے دربار کو خوب طور سے آراستہ پایا وہی سب
سامان دیکھا جو کہ کوتوال نے بیان کیا تھا بلکہ اُس سے زیادہ اُس طور سے نقابدارون کو جلوہ کرتا پایا
اور اُس جوان کو اور دیگر سردارون کو اُسنے بطور آفتاب پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا
اُن سردارون نے اُسکو لا کر روبرو نقابدارون کرسی مرصع کار پر بٹھا دیا اور خود اپنے اپنے
مقام پر بیٹھ گئے شاہزادہ و نقابدار بہت تعظیم و تواضع سے پیش آئے سبب آنے کا دریافت کیا اُسنے
پہلے تو بہت کچھ تعریف اپنے باپ کی کی بعد اُسکے چچا کی پھر بھائیون کی اُسکے بعد دیوانے کی کی اور بیان
کیا کہ والد بزرگوار نے مجھکو آپکی خدمت مین اس غرض سے بھیجا ہی کہ مین آپ کو یہان کے حالات سے
آگاہ کرون پہلے انہون نے کوتوال شہر کو روانہ کیا تھا نہ معلوم اُسنے کیسی تقریر کی کہ جسکا آپنے

انسکو اسکی تقریر کے موافق جواب دیا جب مطلب نہ حاصل ہوا تو انھون نے مجھسے فرمایا کہ تو جا اور ان
لوگون کو سمجھا آ کہ وہ یہان سے چلے جائین اور کسی مقام پر جا کر قیام کرین کیونکہ مجکو اسکا خوف ہی کہ
ایسا نہو کہ دیوانہ آپ لوگون کے حال سے آگاہ ہو اور اگر آپ لوگون کو قتل کرے اور سب مال و اسباب
لوٹ لے تو بڑی خرابی ہوگی اول تو مین بدنام ہونگا دوسرے یہ خرابی کی بات ہوگی کہ ہمارے بزرگونکا
قول ہی کہ جہان پر خداپرستون کا خون گرتا ہی اُس زمین پر غلہ نہین پیدا ہوتا ہی پس اگر دیوانے نے آکر آپ
لوگون کو قتل کیا اور یہان خونریزی ہوئی تو یہان غلہ نہ پیدا ہوگا تو ہماری رعایا فاقہ کرکے مرجائیگی
تو ہمکو یہ امر منظور نہین ہی لہذا آپ چلے جائین کیونکہ اپنے ساتھ دوسرون کو معرض ہلاکت مین ڈالیے
دوسرے ہمنے یہی زبانی کوتوال کے سنا ہی کہ آپکا قصد ہی کہ ان مقامات کو بھی اسلام آباد کرین تو یہ امر
محال ہی یہان کسی کی مجال نہین ہی کہ ان مقامات کو اسلام آباد کر سکے کیونکہ یہ وہ مقامات نہین ہین کہ
جو کہ اسلام آباد ہوگئے نہ یہان کے لوگ ویسے نامرد ہین جیسے وہ لوگ نامرد تھے یہان سب شیران
دشت نبرد ہین یہان دین اسلام کا رائج ہونا اور فروغ پانا بسیار دشوار ہی اس امر پر آپ لوگون کی
کوشش بیکار ہی آیندہ آپکو اختیار ہی مگر اس بات کا خیال رہے کہ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کیجیگا اور یہان
سے نہ جائیگا تو بہت پچھتائیگا بجز کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا دیوانہ آکر لوٹ لے جائیگا والسلام
خیر اختتام جب حضور کجکلاہ یہ تقریر تمام کر چکا اسوقت سہراب ثانی نے برہم ہوکر جواب دیا
کہ بیکار آپ نے تکلیف کی ہم تو کوتوال کو جواب صاف دے چکے ہین یہ آپکی عنایت نہایت تھی
کہ آپ نے ہمکو اس حال سے آگاہ کیا وہ دیوانہ کیا اصل رکھتا ہی ہم وہ لوگ ہین کہ جہان جم جاتے
ہین اور جس امر کا قصد کرتے ہین بدون اسکو پورا کیے ہوئے نہین چھوڑتے ہین اب یہ بھی ممکن ہی کہ ہم
یہان سے بدون ان ملکون کے اسلام آباد کیے ہوئے چلے جائین خواہ آپ لوگ بخوشی دین اسلام
قبول کرین خواہ بزور شمشیر دلوانے کی تو یہ اصل نہین ہی کہ وہ ہمکو آکر لوٹ لے یا ہمکو اذیت ہو پہنچائے
ہم وہ لوگ ہین کہ ہمارے نام سے دیوان قاف کانپ جاتے ہین ہمارے نام سُنکے بہادرون کے
بدن مین رعشہ پڑ جاتا ہی ہاتھون سے قبضۂ شمشیر چھوٹ جاتے ہین ہماری نعرون کی صدا سے شیران
دشت کے کلیجے شق ہوجاتے ہین ہمارے قدم جہان جس معرکہ مین گڑ گئے پھر اگر آسمان بھی سر پر گرے
تو نہین ہٹتے ہین اب ہمکو کسی کی مجال نہین ہی کہ ہمکو یہان سے ہٹادے ابھی اُس صحرا کو خون سے
مثل لالہ کے لعل کردینگے لاشون سے بھردینگے دیوانہ ہمارا کیا بنالیگا اب بدون اسلام آباد کیے
ہوئے جانے نہین ہین ہم ابھی بردۂ قاف سے دیوزادون سے مقابلہ کیے ہوئے چلے آتے ہین
ہزارون دیو کو مثل طفل مکتب کے قتل کیا ہی آپ اپنے والد سے کہہ دیجیگا کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو
اور یہ چاہتے ہو کہ شہر تباہی سے بچے کسی قسم کی خرابی نہو تو بخاطر شستہ اطاعت کو دوش پر رکھکر رومال
سے ہاتھ باندھکر ہماری خدمت مین حاضر ہو دین اسلام کو قبول کرو اور سبکو بھی دائرۂ اسلام مین لاؤ ورنہ یاد
رکھو کہ ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہان اب تو ضرور دین اسلام کا جھنڈا گڑیگا آیندہ انکو اختیار ہی یہ جو انھون نے ہماری
نسبت کہا ہی کہ اگر یہان سے نہ جاؤگے تو پچھتاؤگے اُنسے کہہ دینا کہ ہم تو نہ پچھتائینگے ہان اگر تم نہ اطاعت
کروگے تو تم ضرور پچھتاؤگے کہ تمام عمر یاد کرکے روؤگے سوائے صدمہ و رنج کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا کف افسوس
ملکر رہجاؤگے اگر بدون دین اسلام قبول کیے امان نہ پاؤگے یہ جو تقریر سہراب ثانی نے برہم ہوکر کی
تو حضور کجکلاہ کو بہت ناگوار گذرا دیکھا تو لشکر قلیل ہمراہ ہی ایک مرتبہ برہم ہوکر بولا کہ آپ لوگ بہت

مغرور معلوم ہوتے ہین یہ جو تقریر آپ کرتے ہین توکس بھروسے پر ایسا تو لشکر بھی آپ کے ہمراہ نہین کہ
کہ شہر مشروفیہ کو تباہ فرمائینگا اس لاف و گزاف بکنے سے کیا فائدہ معلوم ہوا کہ آپ بہت یاوہ گو ہین
قصور معاف ابھی آپکا کیا سن ہی کہ جو بڑے بڑے معرکہ آپنے سر کیے ہین ہر مرتبہ جو دیو کا نام زبان
آتا ہی مین خیال کرتا ہون کہ کسی قصہ کہانی مین سنا ہی دیو کی صورت بھی نہ دیکھی ہوگی صاحبزادے دیو وہ
ظالم ہی کہ بڑے بڑے بہادر اُسکو دیکھکر خوف کھاتے ہین آپ کیا فرماتے ہین ابھی کوئی آپکو ڈانٹ بتائے
تو پوری بات مونھ سے نہ نکل سکے اس تقریر طولانی سے کیا حاصل خیال تو فرمایئے کہ آپکے ہمراہ تو
لشکر قلیل ہی اسپر آپ کو یہ دعوے ہی ہان اگر لشکر بھی ہوتا تو آپکے بھروسہ پر ایسا دعوے کرتے تو
بجا تھا بھلا ہمارے لشکر کثیر کے حملہ کی یہ لشکر تاب لا سکتا ہی تمہارے مرلکان لشکر سے پامال ہوجائیگا
ایک ہی حملے مین پتہ بھی نہ معلوم ہوگا ہمارے پاس وہ لشکر کثیر ہی کہ گاوزمین اسکا بار نہین اُٹھا سکتی
ہی کیون ان سبکو بھی اپنے ہمراہ قتل کرانا چاہتے ہو بچپنے کو کام نہ دو چلے جاؤ بہت سرکشی اچھی نہین ہوتی
ہی یہ جو حضور کجکلاہ نے برہم ہوگیا اور زیادہ تر غصہ آیا شاہزادہ کو فرمایا کہ ای حضور تو اپنے باپ
سے کہدینا کہ جہان تک ممکن ہو سکے لشکر جمع کرکے لائے ہم لشکر کے بھروسہ پر نہین لڑتے ہین
بلکہ اپنی قوت بازو پر ناز کرتے ہین ہم انھین ہاتھون سے لاکھون کو قتل کرتے ہین اپنے فضل سے وقت جنگ
وپیکار کے ہمارا خدا ہماری کمک کرتا ہی ہم اپنے خدا کی ذات پر تکیہ کرکے مقابلہ کرتے ہین وہ ایک کو
لاکھون پر ظفر دیتا ہی تو اسقدر اپنے لشکر پر ناز کرتا ہی وہ بڑا بودا ہی جو سپاہ کے بھروسہ پر مقابلہ کرے
ہمارا یہ دستور نہین ہی یہ جو تو نے کہا کہ ابھی تمھارا سن کیا ہی کوئی ڈانٹ دے تو پوری بات مونھ سے
نہ نکل سکے شیر کی بھی تو مجال نہین ہی کہ ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے ہمارے گھرانے کے چار برس کے
لڑکے شیر کا اکیلے شکار کرتے ہین مین نے تو دیو کے نام کو قصہ کہانی مین نہین سنا ہی بلکہ مقابلہ کیا
ہی دیو ہامان تو نے سنا ہوگا تو اپنی حالت بیان کرتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ بیکار کی تقریر سے کچھ فائدہ نہین
ہی ہم موجود ہین تم اگر مقابلہ کروگے تو بعد دن ہم ان ملکون کو اسلام آباد کیے ہوئے اور دیوانے کا
دیوانہ پن نکالے ہوئے یہان سے نہ جائینگے اگر تم مقابلہ کو نہ آوگے تو ہم خود شہر پر آجائینگے اسوقت
امان پانا دشوار ہوگا ہم اسی مقام پر تمھارے لشکر کا انتظار کرینگے ہمنے صاف طور سے کہدیا اب کچھ
کلام کرنے کی ضرورت نہین ہی بیکار تقریر کرکے ہمارا دماغ نہ کھاؤ یہ جو شاہزادے فرمایا حضور
کجکلاہ کو بہت غصہ آیا اور اُٹھ کھڑا ہوا یہ کہکر اچھا ٹھہر جایئے آپکے مقابلہ کو لشکر بھی آتا ہی
اور وہ دیوانہ بھی ہمکو دیکھنا ہی کہ آپ کیونکر اُس دیوانے کو سزا دیتے ہین اور لشکر کو شکست
کیونکر دیتے ہین اور اس شہر کو اسلام آباد کیونکر کرتے ہین یہ کہکر بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار
ہوکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہان بعد جانے حضور کجکلاہ کے سہراب ثانی نے نقیبدارون
کیطرف دیکھکر کہا کہ کیون مین نے کیسی تقریر کی اسکو لشکر لیکر آنے دیجیے اور دیوانے کو بھی انشاء اللہ تعالے ہماری
ظفر ہوگی خداوند کریم نے غیب سے یہ سامان بہم کردیا اور یہ سلسلہ نکالا لشکر کے جمع ہونے کا اگر یہ
اطاعت کرلیں بظاہر تو بہادر معلوم ہوتے ہین اور لشکر بھی خوب معقول ہوگا نقیبدارون نے جواب
دیا کہ تمھارا خیال بہت ٹھیک ہی اس جوان کے بشرہ سے آثار شجاعت پائے جاتے ہین اور یہ
بھی ثابت ہوتا تھا کہ یہ منچلا ہی کیونکہ ہر مرتبہ تلوار کے قبضہ پر ہاتھ پڑتا تھا مگر پھر سوچ کر رہجاتا تھا
یہان تو یہ تقریر ہورہی تھی اُدھر حضور کجکلاہ راہ طے کرکے مونھ بنائے ہوئے تھوڑی دیر مین

داخل شہر ہوا دربار مین آیا دربار کو آراستہ پایا مصروف کج کلاہ اسکا انتظار کر رہا تھا اہل دربار سے کہہ رہا تھا کہ ابھی تک میرا فرزند نہین آیا کیا سبب ہی کیا منہ سے شاہزادہ نظر آیا اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور شاہزادہ تشریف لاتا ہی مگر کچھ مزاج برہم معلوم ہوتا ہی ابرو پر بل ہی مونہہ بنائے ہوئے آتے ہین بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ کچھ سخت کلامی کی نوبت آگئی اہل دربار کہ رہے تھے کہ حضور کج کلاہ نے آکر باپ کو سلام کیا اپنے دنگل پر بیٹھ گیا مصروف کجکلاہ نے بعد تھوڑی دیر کے مزاج کی کیفیت دریافت کی کہا کہ اچھا ہون جی کچھ نہین بادشاہ نے کہا کہ کیا وہان نوبت تکرار آئی کہا کہ جی نہین یہ کہکر تمام حال بیان کیا اپنا جانا اور باہم تقریر ہونا اور یہ بھی کہا کہ دیوانے کو طلب فرمائیے وہی اکیلا کافی ہی میرا قصد تھا کہ مین خود جاؤن اور مقابلہ کرون مگر مجکو عار معلوم ہوتی ہی کہ لشکر کون سے لڑون دیوانہ کان پکڑ کر گوشمالی کر دیگا سارا بل نکل جائیگا سب چرب زبانی بھول جائیگا مگر ایک کام ضرور کیجئے گا کہ آپ بھی مع لشکر کے دیوانے کے ہمراہ چلیے گا بلکہ عمون جان و بڑے بھائی و منجھلے بھائی کو مع لشکر کے طلب فرمائیگا صرف کثرت لشکر دکھانے کے لیے مجکو یقین ہی کہ اول تو کثرت لشکر ہی دیکھکر وہ لوگ بھاگ جائینگے اور اگر جی داری کی کثرت سپاہ دیکھکر نہ بھاگے تو دیوانہ سب کا بل نکال دیگا ہم آپ سب کھڑے تماشہ دیکھا کرینگے جب دیوانہ زیر کر لیگا گوشمالی دیگا تو ہم انسے دریافت کرینگے کہ یہ کیا ہوا اسوقت تو مین طرح دیکر چلا آیا گو ہر مرتبہ یہ قصد ہوا کہ تلوار پکڑ کر کھڑا ہو جاؤن اور کہون کہ آپ مجھسے مقابلہ کر مگر بچہ خیال کرکے طرح دی مجکو بڑا غصہ ہی یہ جو حضور کجکلاہ نے کہا مصروف کجکلاہ نے اسیوقت سردارون کو تیاری لشکر کا حکم دیا اور دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام دیوانہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ایک خدا پرست مع چند شخصون کے جو کہ نقابدار ہین اور کچھ سپاہ بھی ہی وہ دشت معروفیہ مین فروکش ہوا ہی ہمنے لاکھ لاکھ اسکو پند و نصیحت کی مگر اپنے کچھ تشنہ وہ آمادہ جنگ ہی لہذا اسکو اگر کامل طور سے گوشمالی کی سزا دو اور ہم بھی لشکر لیکر اسکے مقابلہ کو جاتے ہین صرف تمہارے مقابلہ کا تماشا دیکھنے کو زیادہ والسلام اور تین نامے بنام صفدر کجکلاہ و منصور کج کلاہ و جمہور کجکلاہ کو تحریر کروائین یہ مضمون ہو کہ تھوڑے سے خدا پرست کسی طرف سے ادھر آگئے ہین اور کہین سے انکے ہاتھ کچھ مال و اسباب بھی عمدہ و نادرات سے آگیا ہی انکو اسپر بہت غرور ہی وہ دشت معروفیہ مین اترے ہین ہمنے بہت بہت کہلا بھیجا کہ تم یہان سے چلے جاؤ مگر انھون نے نہ مانا یہی جواب دیا کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے لہذا مین خود پہلے تماشہ کے جنگ جانے والا ہون کیونکہ مین نے دیوانے کو طلب کیا وہ ان خدا پرستون سے لڑیگا اہل اسلام کے زور و طاقت و نیز فنون سپہ گری کی بہت تعریف سنی ہی اور انکے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا اور یہ اتفاق سے یہ امر نصیب ہوا ہی لہذا انکو لکھا جاتا ہی کہ یہ معرکہ لائق دید ہی تم لوگ بھی لشکر لیکر آؤ مین تمہارا انتظار کر رہا ہون تم آؤ تو مین جاؤن مگر بہت جلد آنا ایسا نہو کہ دیوانہ پہونچ جاے اور مقابلہ شروع ہو جاے تو پھر کیا فائدہ ہوگا اور کچھ لطف بھی حاصل نہوگا آئندہ اختیار ہی دبیر نے چارون نامے لکھکر تیار کرکے پیش کیے مصروف کجکلاہ نے چار سانڈنی سوار طلب کرکے وہ نامے روانہ کیے ایک تو طرف صفدر کے گیا ایک طرف جمہور کے گیا ایک طرف منصور کے ایک طرف جشنہ معروفیہ کے جب نامے روانہ کر چکا دربار برخاست کیا ادھر سردارون نے اہل لشکر کو سامان جنگ و سفر تیار کرنے کا حکم دیا یہان سامان جنگ

ہونے لگا مصروف کجکلاہ اس انتظار مین ہے کہ دونون فرزند الین اور بھائی بھی آجائین اور
دیوانے پاس جسکے نامے کا جواب آسے تو کوچ کرون اسکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہے ادھر جو
سانڈنی سوار جو کہ نامے لیکر روانہ ہوئے تھے شہر صفدریہ و منصوریہ و جمہوریہ مین پہونچے صفدر کجکلاہ و
جمہور کجکلاہ و منصور کجکلاہ کی خدمت مین بادشاہ کا ہر ایک کو نامہ دیا یہ تینون بادشاہ اپنے اپنے
ملکون مین حکومت کرتے تھے دربار آراستہ تھے کہ انھون نے ہو نکر نامے دئیے ہر ایک نے دبیر
سے نامے کو پڑھوایا مضمون نامہ سے ہر ایک تے آگاہ ہوکر اپنے اہل دربار سے کہا کہ سامان سفر کرو
ہم جائینگے اور خدا پرستون کی جنگ کا تماشہ دیکھینگے ہمکو بہت اشتیاق تھا بادشاہ کے حکم سے
ناچار ہین ورنہ ہم انکے ملکونپر جاکر خود مقابلہ کرتے ہماری خوبی تقدیر سے یہ لوگ ادھر آگئے ہین داعی
یہ جنگ و پیکار لائق دید ہی بنت. شہرت سننے مین آئی ہے انکی قوت وطاقت کی بہت جلد سامان کرو
ہم پرسون یہان سے روانہ ہونگے ہر ایک نے نامہ بر کو انعام دیکر رخصت کیا اور ادھر وہ نامہ بر جلد جلد
حاضر ہوتے ہین خلاصہ یہ کہ ہر ایک کے سرداروں نے سامان سفر درست کیا اور یہ تینون اپنے اپنے
ملک سے دو دو لاکھ کا لشکر لیکر روانہ ہوئے اور خدمت مصروف کجکلاہ مین آکر پہونچے فرزند
باپ سے ملا بھائی بھائی سے ملا انکے لشکر اُترے وہان مصروف کجکلاہ کی بھی سپاہ تیار تھی اب مصروف
نے کہا کہ دیوانے کے نامے کا جواب آسے تو کوچ کرین یہ تو انتظار جواب مین ہین ادھر دیوانے کا حال
سماعت فرمائیے کہ یہ کچھ ماندہ ہوگیا تھا اب اسنے صحت پائی تھی اور اسنے اپنی صحت کا جشن خوشی
آراستہ کیا تھا ہر ایک دیوانے کو حکم دیا تھا کہ تا اختتام جشن کوئی اس بیشہ سے باہر نہ جائے اس
سبب سے اسکو سہراب ثانی کے یہان فروکش ہونے کی خبر نہ ہوئی تھی ورنہ دم بدم کی اسکو خبر
ہوتی تھی یہ جشن مین مصروف تھا سات روز گذر چکے تھے کیا روز کا اسنے جشن قرار دیا تھا کہ سانڈنی
سوار نامہ لیکر پہونچا دیوانے کو خبر ہوئی کہ بادشاہ کے پاس سے نامہ آیا ہے اسنے نامہ بر کو جلسہ مین طلب
کرلیا نامہ بر نے نامہ لیکر پڑھا جب نامہ پڑھ چکا قہقہہ لگا کر ہنسا پشت نامہ پر لکھدیا کہ آپ لشکر
لیکر آپکے مقابلہ مین فروکش ہون مین پانچ دن کے بعد آونگا اپنا لشکر لیکر جلسہ تمام ہونے کے بعد
مجکو خدا پرستون سے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا خداوند آفتاب نے اپنی قدرت سے ان لوگون کو ادھر
پہونچا دیا یہ لکھکر سانڈنی سوار کو دیا وہ جواب نامہ لیکر وہان سے روانہ ہوا جب سانڈنی سوار چلا گیا دیوانے
نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ کیا قدرت خداوندی ہے اور خداوند آفتاب نے میری دعا قبول کی مجکو اہل
اسلام سے مقابلہ کا بہت شوق تھا کہ انسے مقابلہ کرون کیونکہ سنتا تھا کہ وہ بہت بہادر ہین مگر یہ ممکن
تھا کہ انکے شہر پر کشتی کرکے جاتا اور مصروف کج کلاہ کو بے جاتا کہ مین نے دل مین یہ عہد کیا تھا کہ
وہ لوگ جب تک یہان نہ آئینگے مین اسوقت تک مقابلہ نہ کرونگا خداوند آفتاب سے یہی دعا مانگتا تھا
وہ دعا میری قبول ہوئی کہ خدا پرست یہان آئے ہین بادشاہ نے اپنے نامے مین لکھا ہے کہ چند
خدا پرست کچھ لشکر لیکر آئے ہین وہ کہتے ہین کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے سو بادشاہ نے
مجکو انکے مقابلہ کے لیے طلب کیا ہے مین نے لکھدیا ہے کہ پانچ روز کے بعد آؤنگا یہ سنکے سب لوگ
خوش ہوئے یہان پھر گانا وغیرہ ہونے لگا یہ مین تحریر کرچکا ہون کہ دیوانہ کا کچھ مذہب نہین ہے جسوقت
جو جی مین آیا اسکے کہنے لگتا ہے اسوقت یہی خیال آگیا کہ میرا خدا آفتاب ہے جو اسنے ایسی تقریر کی ورنہ یہ
لا مذہب ہے یہ تو یہان جشن مین مصروف ہے ادھر نامہ بر نے جاکر بادشاہ کو جواب نامہ دیا جشن کی حالت

بیان کی بادشاہ نے جواب پڑھکر کہا کہ اُسنے پانچ دن کے بعد آنے کا اقرار کیا ہے مین جاکر کیا کرون پرسون یہان سے روانہ ہونگا اُسکے آنے سے قبل پہونچ جاؤنگا خلاصہ یہ کہ اُدھر تو دیوانے کے یہان کا جلسہ تمام ہوا اور پانچ دن گذر گئے وہ اپنے چالیس ہزار دیوانون کو لیکر طرف دشت مصروفیہ کے روانہ ہوا اُدھر سے مصروف کجکلاہ مع اپنے تینون لڑکون اور بھائی کے نو لاکھ سپاہ لیکر چلا انکو راہ مین رکھا جاتا ہے انکا حال پھر تحریر ہوگا

اب شمہ حال سہراب ثانی کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ اُسی دشت مین بخوف و خطر فروکش ہین سیارہ کا انتظار فرما رہے ہین یہ خیال ہے کہ سیارہ زرین حصار سے لے تو بندوبست کیا جائے دوسرے یہ بھی خیال ہے کہ شاید مصروف کجکلاہ برائے مقابلہ آئے مین عرض کر چکا ہون کہ یہ ملکہ ثریا بے سخن کی تصویر کو دیکھکر عاشق ہو چکے ہین رات دن اُسکے تصور مین مبتلا رہتے ہین راتین تڑپ تڑپ کر بسر ہوتی ہین یہی فکر ہے کہ کسی طور سے کوئی محبوب تک پہونچ جاؤن مگر بسبب شرم و لحاظ کے کسی پر ظاہر نہین کرتے ہین دل پر جبر کرتے ہین اور آتش فراق مین جلا کرتے ہین قاعدہ یہ ہے کہ صبح کو دربار آراستہ ہوتا ہے دن بھر دربار آراستہ رہتا ہے شب کو ہر ایک جاکر اپنے اپنے مقام پر آرام کرتا ہے یہ دل سے باتین کرتے ہین دن بھر دربار مین خاموش بیٹھے رہتے ہین اگر کسی نے کچھ بات کی جواب دیدیا ورنہ معشوق کے تصور مین بیٹھے ہوئے دل سے باتین کیا کرتے ہین جب دو دن گذرے اور کوئی مصروفیہ سے نہ آیا اور یہان یہ خیال تھا کہ لشکر ضرور مقابلہ کو آئیگا جب نہ آیا تو خیال کیا کہ وہ لوگ نہ آئینگے ہم ہی کو جانا پڑیگا یہ دل مین خیال کرکے نقابدارون سے کہا کہ آپنے دیکھا دم کا فر کسقدر برہم ہو گیا تھا مجکو یقین تھا کہ لشکر لیکر آئیگا وہ دن گذر گئے کوئی بھی نہ آیا صرف دھمکیان تھین خیر اگر آپ کی رائے ہو تو کچھ بندوبست کیا جائے نقابدارون نے فرمایا کہ سیارہ کو آلینے دیجیے پھر دیکھا جائیگا سہراب ثانی خاموش ہو رہے بارگاہ مین بیٹھے ہین اور کچھ ذکر ہو رہا تھا کہ ابر اُٹھا کچھ پھوار سی پڑنے لگی اندھیرا سا چھا گیا بقول شاعر ⁂ تند و پرشور و سیہ مست و گہربار آمد ⁂ میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد ⁂ اس طلب مین حضرت عشق تو قیام کیے بیٹھے ہین ابر کو دیکھکر انکو وحشت ہوئی جنون عشق نے زور کیا ملکہ کا تصور اور زیادہ ہوا آخر یہ خیال آیا کہ اچھا ہے سہراب نقابدارون سے اجازت لیکر صحرا کو چلو اور شکار کھیلو شاید کچھ دل بہلے اور تسکین ہو طبیعت جو گھبرا رہی ہے کچھ بہل جائے یہ دل مین سوچکر نقابدارون سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین دم بھر کے لیے ذرا شکار کھیل آؤن ملاحظہ فرمایئے کہ کیسا ابر آیا ہے یہ وقت شکار کھیلنے کا ہے کیونکہ دھوپ بھی نہین ہے اور دل بھی گھبرا رہا ہے بہل جائیگا کہین دور نہ جاؤنگا تھوڑی دور پر جاکر کچھ ہرن وغیرہ شکار کرکے واپس آؤنگا نقابدارون نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہے سرحد غیر ہے تمام لوگ دشمن ہو رہے ہین خدانخواستہ کچھ اتفاق نہ ہو جائے یہ ہی صحرا کیا کم ہے سیر کرنے کو جو شکار کو جاؤگے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین دور نہ جاؤنگا دو تین گھنٹے مین واپس آؤنگا یہ کہکر اصرار جو کیا نقابدارون نے اجازت دی خوش ہو گئے سلام کرکے اُٹھکھڑے ہوئے اسلحہ تو لگائے ہوئے تھے زرہ نہبت نایاب پہنے ہوئے تھے سلام کیا اور چلنے کا قصد کیا کہ ایک نقابدار نے فرمایا کہ کچھ لوگ بھی ہمراہ لے لو کہا کہ کیا ضرورت ہے ایک جاکر کافی ہے مین ابھی تو آتا ہون وہ زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ سمجھے کیونکہ مزاج سے واقف ہین یہ بارگاہ سے

باہر آئے مرکب طلب کیا خادم نے مرکب حاضر کیا زین و لگام سے آراستہ اُسپر سوار ہوکے پودھا
باگ کا لیا ایک چاکر ہمراہ لے لیا طرف صحرا کے شکار کو چلے تھوڑی دور پر جاکر ایک آہو کو شکار
کیا اُسکو ذبح کرکے اُس چاکر سے فرمایا کہ اسکو لشکر مین پہونچا آمین یہان تیرا انتظار کرتا ہون وہ آہو
کو اُٹھا کر طرف لشکر کے چلا وہ تو اُدھر کو گیا یہان ایک آہو اور نکلا اُنھون نے اُسکو بھی شکار کیا
اسی طور سے چار آہو اور صید کیے کہ ایک آہو ایک جھنڈی مین سے نکلا اور جست کرکے سامنے
آیا اُنھون نے اُسپر تیر نشانہ تاک کر مارا تیر جو کڑکی ہرن کے کان مین جو صدا پہونچی وہ جست و خیز
کرکے بھاگا تیر خالی گیا تیر کا خالی جانا تھا کہ غصہ آگیا اس طور سے کہ جیسے شیر کو شکار کے ہاتھ سے
نکل جانے سے غصہ آتا ہے فیس مرکب کو کڑکا دیا اُسکے عقب مین آگے آگے وہ آہو جست و خیز کرتا ہوا
چلا جاتا ہے عقب مین یہ مرکب اُٹھائے چلے جاتے ہین یہ غصہ ہے کہ جہان پر یہ زد پر آئیگا اُسکو ضرور صید کرونگا
بدون اسکے صید کیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا چاہے ہلاک ہو جاؤن اب کئی کوس نکل گئے اُسکے عقب
مین لشکر سے یہان وہ چاکر آہو پہونچا کر آیا تو اُس مقام پر شاہزادہ کو نہ پایا اور کئی آہو بے شکار
کیے ہوئے پڑے تھے اُسنے جب شاہزادے کو نہ پایا اِدھر اُدھر تلاش کرنے لگا تمام صحرا مین تلاش
کیا کہین پتہ نہ ملا تب وہ پریشان ہوا آگے بڑھا دیکھا کہ چند کسان کھیت کی حفاظت کر رہے ہین اُنسے اُسنے
پوچھا کہ ادھر کوئی سوار تو نہین آیا اُنھون نے کہا ہان ایک جوان بہت خوبصورت مرکب پر سوار ایک ہرن
کے عقب مین مرکب ڈالے ہوئے جدھر سے تم آئے ہو آیا تھا اور سامنے چلا گیا بڑا عرصہ ہوا ہی
نہ معلوم کہان نکل گیا ہوگا یہ سنکے وہ چاکر یہ خیال کرکے واپس چلا لشکر کی طرف کہ اب میرا تلاش کرنا
بیکار ہے چلکر خبر کردون تاکہ سوار وغیرہ برائے تلاش روانہ کیے جائین یہ لشکر مین آیا یہان نقابدار بارگاہ
مین بیٹھے تھے آکر اُسنے سب حال بیان کیا ہر ایک بہت پریشان ہوا خصوصاً رستم ثانی بہت بیقرار
ہوئے مگر خداوند کریم کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ چند سوار برائے تلاش روانہ ہون اُسیوقت سوار
روانہ ہوئے یہان نقابدار تو فکر مین مبتلا ہین سوار برائے تلاش چلے ہین اُدھر شاہزادہ مرکب کو
اُٹھائے ہوئے عقب مین آہو کے چلا جاتا ہے حالت یہ ہو گئی تھی کہ آپ بھی از سر تا پا پسینے مین
غرق ہے پیاس کی شدت ہے مرکب ہانپ رہا ہے اُسکی بھی زبان نکلی ہوئی ہے پسینہ بہ رہا ہے مگر آہو کا
تعاقب نہین چھوڑتے ہین جو جو وہ بھاگتا ہے اُنکو اور غصہ آتا ہے یہ اور مرکب کو تیز کرتے ہین
کوئی دو پہر کا عمل وہ آہو بھاگا کیا یہ اسکے عقب مین چلے گئے دس بارہ کوس لشکر سے دور نکل آئے
اب آہو تھک گیا ایک صحرا مین پہونچا ایک چشمہ اُس صحرا مین تھا آہو اُس چشمہ پر آکر ٹھہرا اور اِدھر اُدھر دیکھا جب
عقب مین صیاد کو نہ پایا پانی پینے لگا آہو پانی پی رہا تھا قضا بھی آگئی تھی کہ یہ مرکب کو دوڑا کر اُس
صحرا مین پہونچے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ وہ آہو کدھر گیا کہ اُنکی نگاہ پڑی کہ چشمہ پر پانی پی رہا ہے اُنھون
نے تیر چلہ کمان مین جوڑ کر اور نشانہ تاک کر اب جو رہا کیا سنسنیر کرتی آہو نے سر اُٹھا کر دیکھا سنسنیر کی
صدا کو سنکے صیاد کو اپنے سر پر پایا اب جست و خیز بھول گیا تیر آکر پیشانی پر بیٹھا اور توڑ کر پار نکل گیا
چرخ کھا کر گرا یہ بھی ساتھ ہی مرکب پر سے کود کے کمر سے قرولی نکال تن اُسکو تکبیر پہونچایا جب
اُسکو شکار کر چکے تو بہت خوش ہوئے مرکب کو چھوڑ دیا وہ گھاس چرنے لگا پانی اُسنے چشمہ سے
پیا اُنھون نے ہاتھ مونھ دھویا خود بھی پانی پیا اب جو دیکھا تو کوئی دو پہر دن گذرا تھا کہ اُنھون نے
مرکب کی شکاربند سے اُس آہو کو اُٹھا کر باندھا اور سوار ہوکر بودھا باگ کا لیا اور طرف لشکر کے چلے

ایک طرف کو مونہہ اُٹھا کر کیونکہ راہ سے واقف نہ تھے یہ اُسی صورت سے چلے جاتے تھے کہ سامنے
ایک درہ کوہ نظر آیا اُسکی طرف چلے جیسے قریب پہونچے انھون نے دیکھا کہ اُس درہ کوہ سے کچھ آدمی
چلے آتے ہین مگر عجیب حالت سے کہ کچھ تو اُنمین زخمی ہین کچھ پریشان حال ہین جسمون پر خاک پڑی ہوئی ہی کہ اُنکو
دیکھکر اور مرکب کو ایک درخت کے سایہ مین روک کر کھڑے ہو گئے اُدھر اُن لوگون نے جو اُنکو دیکھا یا تو
وہ ادھر کو آتے تھے یا اسی مقام پر کھڑے ہو گئے اُن لوگون نے دیکھا کہ ایک جوان بہت خوبصورت
مرکب پر سوار آہو شکار کردہ شکار بند سے بندھا ہوا ہی مسلح اور مکمل مگر لباس بہت عمدہ پہنے ہوئے
ادھر کو آتا تھا ہمکو جو دیکھا تو مرکب کو روک کر درخت کے سایہ مین کھڑا ہو گیا انکو یہ گمان ہوا کہ یہ بھی کوئی
قزاق ہی کیونکہ وہ لوگ اہل قافلہ تھے ایک سوداگر نسیم بازرگان نامے پانسو آدمیون کی جمعیت سے
بہت سا مال و اسباب لیے ہوئے برائے تجارت جاتا تھا جب یہان آکر پہونچا تو اس کوہ کے ایک
طرف ایک میدان ہی اسمین ایک قلعہ ہی جسمین فولاد آہن خوار ایک قزاق رہتا ہی بارہ ہزار قزاق اُسکے
ہمراہ ہین وہ ایسا زبردست ہی کہ شاہون کے ارسال و خزانہ لوٹ لیتا ہی اکثر اُسپر لشکر کشی کی مگر اُسکا
کچھ کوئی نہ بنا سکا لشکر نے نیل مقصود واپس آیا نسیم تاجر جو ادھر سے مع قافلہ کے گذرا اُسنے خبر پائی
اور سب مال و اسباب لوٹ لیا انھون نے مال کے دینے مین جو انکار کیا تلوار چلی وہ بہت سے تھے یہ
لوگ کم تھے کچھ مجروح ہوئے کچھ جان سے مارے گئے جب اہل قافلہ نے دیکھا کہ مال بھی لٹ گیا اور
ہمراہی بھی مارے گئے اور بہت سے مجروح ہوئے بس اپنی جانین بچا کر بھاگے ادھر کو تو قافلہ کے
لوگ ہین انھین نسیم تاجر بھی ہی اُدھر پر دو قزاق سب مال و اسباب لیکر قلعہ کو پھر گئے باہم حصہ بانٹ
ہونے لگا نسیم تاجر اور اُسکے ہمراہیون نے جو شاہزادہ کو دیکھا تو انھین قزاق کا شریک دار
سے خیال کیا ایک نے دوسرے سے کہا کہ ای بھائی مرگ تو مبارک ہو ایک بلا سے ابھی نجات نہ ملی
تھی کہ دوسری آفت مین مبتلا ہوئے یہ جو سوار زیر درخت کھڑا ہی ہمکو دیکھکر اُسنے مرکب روک لیا ہی
یہ بھی انھین قزاقون مین سے ہی اب یہ مال طلب کریگا ہمارے پاس کیا ہی جو ہم دینگے انکار کرینگے
یہ ہمکو قتل کرنے پر آمادہ ہوگا بڑی خرابی ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی ضرورت سے گیا تھا جو ادھر سے
آیا ہی ایک نے کہا کہ ضرورت کیسی شکار کو گیا تھا دیکھتے نہین ہو کہ آہو شکار بند سے بندھا ہوا ہی
اُسنے کہا کہ بھائی میرے حواس درست نہین ہین تم سچ کہتے ہو یہان یہ لوگ درہ کوہ مین کھڑے
ہوئے یہ باتین کر رہے ہین شاہزادہ وہان انکا انتظار کر رہا ہی کہ یہ درہ سے باہر آلین تو انسے
راہ دریافت کرون اور انکا حال بھی دریافت کرون تھوڑی دیر تک یہ تھوڑے انتظار کیا کیے وہ لوگ
وہان کھڑے رہے اور چارون طرف دیکھا کیے اور سوچا کیے کہ اب کیا تدبیر کرین کیونکر اپنی جان
اس جوان سے بچائین جب شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ لوگ درہ کوہ سے باہر نہین آتے ہین اُنھون نے
خیال اپنے دل مین کیا کہ چلکر انسے اُسی مقام پر حال دریافت کرو یہ کیا سبب ہی کہ یا تو یہ باہر کو
آتے تھے یا مجکو دیکھکر اُسی مقام پر کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے سے دوسرے اشارہ کرتا ہی یہ
خیال کرکے دل مین کہا اور مرکب کو اٹھا کر چلے جب خواجہ نسیم نے شاہزادہ کو اپنی طرف آتے ہوئے
دیکھا تو جرأت کرکے اور پکار کر کہا کہ ای بھائی بیکار تم ہمکو ستانے کو آئے ہو ہمارے پاس اب کچھ
بھی نہین ہی ایک حبہ بھی نہین ہی سب تمھارے ساتھیون نے لوٹ لیا بلکہ بہت سے ہمارے
ہمراہیون کو قتل بھی کیا اور جو کہ باقی رہے وہ مجروح ہین ہم مصیبت زدون کے ستانے سے

تمکو کچھ نہ حاصل ہوگا سواے ان کپڑون کے جو کہ ہمارے جسم مین ہین اور کچھ ہمارے پاس نہین
ہی اگر تمھاری مرضی ہو کہ ہم برہنہ ہو جائین تو ہم سے کہدو کہ ہم کپڑے بھی اتار کر تمکو دیدین مگر ہماری
جان کو چھوڑ دو ہم تو خود فلک ناہنجار کے ستائے ہوئے ہین اُسکے ہاتھون سے تباہ ہوئے
ہین ہمارے اوپر ترس کھاؤ اور رحم کرو زیادہ ظلم وستم اچھا نہین ہوتا ہی یہ کہکر کہا اور آنسو بھر لایا تھا
قریب پہونچ چکا تھا سب تقریر سنی جواب دیا کہ مین نہ سمجھا کہ تمنے کیا بیان کیا کیسا تانا اور کیسا نکالا اور
کیسے کپڑے لیتا میرے قریب آکر بیان کرو تاکہ مین سنون تو کہ تم کیا کہتے ہو نسیم نے جواب دیا
کہ بہت درست کہا مین تمھارے قریب آؤن تم ایک تلوار کا ہاتھ لگا دو میرا سر اُتر جائے ای
جوان تو اپنی راہ لے ہمکو پریشان نہ کر تیرے ہمراہی اور شریک دار تو ہمکو لوٹ چکے ہین
انھون نے میرے پاس ایک خرمہرہ نہین چھوڑا سواے ان کپڑون کے کیون ہم بیکسون کو ستاتا
ہی مقام ترس ورحم ہی ہم سبکے حال پر دیکھ ہمارے ہمراہی سب زخمی اور مجروح ہین شاہزادہ نے
یہ سنکے فرمایا کہ تم صاف طور سے بیان کرو تاکہ مین سمجھون تو تمھارا مطلب کیا ہی خواجہ نسیم نے کہا کہ کیا
خوب تم تو ایسے ہی ہو کہ میرے مطلب کو نہین سمجھتے ہو ان ایسی باتین کیون سمجھنے لگے ابھی مین تمھارا
تو مطلب ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ ای شخص تو کچھ دیوانہ ہی جو بیہودہ جواب دیتا ہی بیان تو کر کہ تو نے
ہمکو کیا خیال کیا ہی اور کیا مجھسے کہتا ہی مین ایک مرد مسافر ہون شکار کو نکلا تھا اپنے قافلہ سے دور
نکل آیا ہون راہ تلاش کر رہا ہون تو اپنا مفصل حال بیان کر یہ کیا تیرے اوپر آفت پڑی ہی اور
یہ کیا تیری حالت ہی اگر میرے امکان مین ہوگا تیری کمک کرونگا تم سبکی حالت دیکھکر مجھکو تم سب پر
ترس آتا ہی یہ جو شاہزادہ نے فرمایا خواجہ نے کہا کیون ہمکو فقرہ دیتا ہی جبکہ ہم یہ کہتے ہین کہ یہ کپڑے
موجود ہین اگر مرضی ہو تو ہم تیرے حوالہ کر دین پھر ان تقریرون سے کیا فائدہ تم لوگ کیا ترس کھاؤ گے
اور کیا کمک کروگے تمھارا تو یہ پیشہ ہی کہ جو قافلہ آیا لوٹ لیا اب شاہزادہ کو معلوم ہوا کہ یہ مجھکو قزاق
خیال کرتے ہین ہنسے اور فرمایا کہ ای شخص قسم بخدا مین قزاق نہین ہون تم مجھسے خوف نہ کرو اپنا حال بیان کرو
تمھاری ضرور کمک کرونگا جسنے تمپر ظلم وستم کیا ہی تمھارا مال اسباب لوٹ لیا ہی مین اُسکو سزا دونگا
اور تمھارا مال واسباب دلا دونگا ہمارا کام یہی کام ہی کہ بیکسون کی وقت مصیبت پر کمک کرین
ظالمون کو سزا دین تم لوگ بیکار خوف کرتے ہو ہم قزاقی پر لعنت کرتے ہین تم بلا خوف وخطر اپنا حال بیان
کرو جب شاہزادے نے قسم کھا کر بیان کیا چونکہ خواجہ نسیم مرد خدا پرست تھا اسکو یقین ہوا کہ یہ قزاقون
سے نہین ہی بلکہ مسافر ہی اس سے خوف کرنا بیکار ہی اپنا حال بیان کرو اور دریافت کرو کہ یہ کون
ہی اور ادھر کیونکر آیا ہی بلکہ اسکو آگاہ کرو اور منع کرو کہ ادھر کو نہ جائے ایسا نہو کہ یہ بھی مثل ہمارے اسی
آفت مین مبتلا ہو تو کیا فائدہ ہوگا خدا پرست معلوم ہوتا ہی یہ دل مین خیال کرکے کہا کہ ای جوان مین
تمسے اپنی حالت بیان کرون ایک آفت کا مارا مبتلاے صد رنج وبلا ہون مین تاجر پیشہ ہون مال تجارت
پر میری اوقات ہی اس ملک سے اُس ملک مین مال لیجا کر فروخت کرتا ہون نسیم تاجر میرا نام ہی اہل
اسلام سے ہون اور جسقدر میرے ہمراہی ہین سب خدا پرست ہین چونکہ آجکل اہل اسلام کا نشان
گردش مین ہی انپر بلا نازل ہوئی ہی کوئی خدا پرست ایسا نہین ہی کہ جو مبتلاے بلا نہو جو صاحب ملک و
مال ہین انپر اور قسم کی بلا نازل ہی کافرون کا زغہ ہی جو صاحب پیشہ ہین وہ اس بلا مین مبتلا ہین کہ
مال لوٹ لیا جاتا ہی قزاق ستاتے ہین رہزن راہ زنی کرتے ہین تمام عالم مین غدر مچا ہوا ہے

خداپرستون پر آفت آئی ہوئی ہی کیا بیان کرون جو کہ آجکل حالت ہی چونکہ تمنے قسم کھائی ہی خدا کی
بس معلوم ہوا مجکو تم بھی خداپرست ہو اس سبب سے بیان کرتا ہون ورنہ پہلے مین نے اور
میرے ہمراہیون نے تمکو قزاق تصور کیا تھا اور یہ خیال کیا تھا کہ جسکے ہاتھ سے ہم ستائے اور تباہ
کیے ہوئے ہین انھین مین کے تم بھی ہو ہمکو دکھاکر تمنے مرکب کو روکا ہی جو کہ انکے پاس ہو لوٹے تو
وہی تو مین نے کہا تھا کہ ہمارے پاس کیا ہی تمھارے ہمراہی لوٹ چکے ہین یہ لباس ہی اگر مرضی ہو
تو دیدین مگر شکر ہی خداوند کریم کا کہ تم انھین سے نہین ہو بلکہ ایک مرد مومن اور خداپرست و خداترس
معلوم ہوتے ہو از برائے خدا ادھر کو نہ جاؤ ورنہ آفت مین مبتلا ہوگے مثل ہم سبکے اس درہ کوہ کے
باہر ایک بڑا ظالم و زبردست رہتا ہی کہ جسکے ہاتھ سے ہماری یہ حالت ہوئی ہی وہی تمکو بھی لوٹ لیگا
یہ سب لباس و ہتیار و مرکب لیلیگا اپنے کو دیدہ و دانستہ آفت مین نہ ڈال ہم تو مبتلائے بلا ہو چکے
ہین لاکھون روپیہ کا مال کھو چکے ہین بہت جانین تو ضایع کر چکے ہین جو باقی بچے ہین وہ تیرے سامنے کھڑے
ہین اور زخمی ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ بیان تو کرو کہ وہ کون ہی اور کیا تم پر آفت نازل ہوئی خواجہ نعیم
نے کہا کہ ای جوان آجکل خداپرستونکا یہ حال ہی کہ تمام کنارون سے گھیر لیا ہی برعبیس ازرنگ نے
خروج کیا ہی تمام ممالک اسلام تباہ ہو رہے ہین دین آفتاب پرستی کو رواج ہو رہا ہی فرنگوشیہ وغیرہ
ایسے برباد ہوئے ہین کہ جسکا ذکر کرنا باعث ملال ہوتا ہی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ اہل اسلام کی تباہی کی صورت ہی
اشد نازل مصیبت ہی مین تاجر ہون مال تجارت لیے ہوئے شہر مقروقیہ کو جاتا تھا کیونکہ مین ہمیشہ
ممالک اہل اسلام مین تجارت کرتا تھا کافرون کے ملک مین کبھی نہ جاتا تھا اب جو اہل اسلام کی تباہی کی نوبت آئی
اور وہ لوگ مبتلائے بلا ہوگئے اب کل مال کا فروخت ہونا موقوف ہوا کیونکہ مال فروخت ہو وہ
تو آفت مین مبتلا ہین جو کہ خرید کرنے والے ہین مین نے خیال کیا کہ بڑی مشکل ہوئی چلو اس مال کو کفار
کے ملکون مین فروخت کرو دوسرے مجسے اہل اسلام کی مصیبت دیکھی بھی نہ گئی تیسرے یہ خیال ہوا کہ اگر تم
ان ممالک مین رہیگے تو تمکو بھی سب مسلمان خیال کرکے اذیت و تکلیف دینگے اس سے مل جاؤ بس
مین برائے تجارت چل کھڑا ہوا اور قصد کیا کہ شہر مقروقیہ مین جاکر تجارت کرون اس آفت کی خبر نہ تھی
یہ نہ معلوم تھا کہ مقدر برگشتہ ہی اہل اسلام پر تباہی ہی جہان جاوگے آفت مین مبتلا ہوگے یہ معلوم ہوتا
تو کیون ادھر آتا اسی مقام پر رہتا صرف ایمان مین خلل آتا تقیہ کر لیتا یہ تو نہ ہوتا کہ جانین بھی ضایع
ہوتین اور مال بھی برباد ہوتا مگر مقدر سے کیا زور کسیکا تقدیر مین تو یہ سب آفتین بری ہوئی تھین کیونکر
نازل نہ ہوتین اور کیونکہ مین اس مقام پر رہتا خیر اس بحث سے کچھ مطلب نہین ہی واقعہ یہ ہوا کہ مین مقروقیہ
کو جاتا تھا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک جنگل ہی وہان قافلہ آکر ٹھیرا تھا یہ نہ معلوم تھا کہ یہان قزاق کا
مسکن ہی اور قلعہ ہی ورنہ ادھر نہ آتا اور راستہ سے جاتا جیسے یہان آکر ٹھیرا تھا اس حال سے غافل تھا
ایک مرتبہ قزاق آکر گرے اور سب مال لوٹ لیا جو کہ میرے ہمراہی سپاہی تھے اور بہادر تھے انھون نے ذرا
انکار کیا ہم لوگ کم تھے وہ زیادہ تھے وہ لوگ مارے گئے یہ لوگ جو کہ ہمراہ تھے وہ زخمی ہوئے قزاقون
نے انکو قتل کیا اور سب مال لوٹ لیا جب مین نے یہ حال دیکھا تو بھاگا ان سبکو لیکر اپنی جان کو غنیمت
جان کر بھاگا چلا آتا تھا کہ تمکو دیکھا چونکہ جب کوئی کسی آفت مین مبتلا ہوتا ہی اور کسی دوسرے کو دیکھتا
ہی بسبب بدحواسی کے اسکو وہی سامان نظر آتا ہی کہ جسمین وہ مبتلا ہو چکا ہی بقول کسی کے کہ ساون کے
اندھے کو ہرا ہرا دکھائی دیتا ہی بس مین نے تمکو بھی قزاق خیال کیا اور تمسے بھی وہ تقریر کی اس خیال سے

کہ شاید تمکو رحم آجاے اور اس خیال سے کہ تمھارے ہمراہی لوٹ چکے ہین تم چھوڑ دو پہلے یہ خیال کیا تھا جب تمکو دیکھا تھا کہ بھاگ جاؤن پھر یہ خیال ہوا کہ کدھر جاؤن اگر ادھر کو بھاگتا ہون کہ جدھر سے آیا ہون تو وہ ظالم قتل کرتا ہی آگے بڑھتا ہون تو یہ جوان سد راہ ہوتا ہی اس خیال مین مبتلا ہو کر بقول کسی کے دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کر پیتا ہی یا یہ کہ مار گزیدہ از ریسمان می ترسد عاجز ہو کر منت کرنے لگا خدا نے فضل کیا کہ تم انھین سے نہ نکلے بلکہ رحم دل اور خدا ترس نکلے اب مین تمسے یہ منت کرتا ہون کہ جدھر سے آئے ہو اسی طرف واپس جاؤ اپنی جان اُن ظالمون کے ہاتھ سے بچاؤ وہ بڑا سفاک اور لوٹ لینے مین بیباک ہی اس ظالم کا نام فولاد آہن خوار ہی ایک قلعہ کوہ پر بنا ہی اُسمین رہتا ہی بارہ ہزار قزاق اُسکے ہمراہ ہین مین تو ادھر اگر تباہ ہو چکا ہون اہل اسلام کی تباہی ہی اُسکے ستارے گردش مین ہین یہ کہکر کل حال برجیس کے ظلم و ستم کا جو کہ اہل اسلام پر ہو رہا تھا بیان کیا اور جو سب واقعات تھے جو کہ خواجہ تاج الدین یمنی نے شاہزادہ سے بیان کیے تھے اور خواجہ نسیم نے کہا کہ ای جوان اپنی حال سے ہمکو آگاہ کر تو کون ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کدھر جانے کا قصد ہی تجھمین تو تمام نشانیان خاندان حمزہ صاحبقران کی ہین تو اسی خاندان سے معلوم ہوتا ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ گمان تمھارا اچھا ہی کیا ایک سے انسان نہین ہوتے یہ کوئی غرض نہین ہی کہ سوائے خاندان حمزہ کے یہ نشانیان دوسرے خاندان مین نہون مین پردۂ قاف سے آیا ہون یہان سے تھوڑی دور پر ہمراہی اُترے ہوئے ہین مین شکار کو نکلا تھا ایک ہرن کے عقب مین چلا آیا ہون اُسکو یہان آکر شکار کیا اب لشکر لینے جاتا تھا کہ تمسے ملاقات ہوئی مین راہ سے آگاہ نہ تھا تمکو جو دیکھا تو خیال کیا کہ ان لوگون سے راہ دریافت کرون تمھاری یہ حالت دیکھی کہ تباہی مین پڑے ہوئے ہو بہت افسوس ہوا یہ فرما کر سب حال پردۂ قاف کا اور اپنے آنے کا بیان کیا اور فرمایا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرے رہو مین اس قزاق قرساق کو سزا دیتا ہون اور تمھارا مال اُس سے دلائے دیتا ہون ہمارا طریقہ یہ ہی کہ جو مظلوم ہو اُسکی امداد کرین ظالم کو سزا دین معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے بہت سر اٹھایا ہی وہ میرے ہاتھ سے کہان بچکر جاتا ہی ابھی تو اُسکو سزا دیکر تمھارا مال لاتا ہون تم اطمینان رکھو کیا وہ دیو سے قوت مین زیادہ ہی جب مین دیو کی حقیقت خدا کے فضل سے نہین سمجھتا ہون تو یہ قزاق کیا مال ہی خواجہ نسیم نے کہا کہ ای جوان خداوند کریم تیری ہمت اور حوصلہ مین برکت دے اور زیادہ قوت و طاقت عنایت فرماے کہ تو نے یہ کہکر میرے دل کو خوش کر دیا مگر ہم یہ نہین چاہتے ہین کہ اپنے سبب سے کسیکو بلا مین مبتلا کرائین اور ایک بندۂ خدا کا ناحق خون کرائین وہ بڑا ظالم ہی اکثر اُسنے لشکر لوٹ لیے ہین خزانہ شاہی پر قبضہ کر لیا ہی اور ساکین لوٹ لین ہین بڑے بڑے بادشاہ اُسکا کچھ نہ کر سکے لاکھون کا لشکر لیکر آئے بے نیل مرام واپس گئے تو خدا پرست ہی ہمکو یہ امر کسی طور سے گوارا نہین ہی اور نہ ہوگا کہ ہمارے سبب سے ایک خدا پرست کا خون ہو تو اکیلا ہزارون سے کیونکر مقابلہ کریگا ہم کبھی نہ جانے دینگے شاہزادے نے فرمایا کہ ای خواجہ نسیم ہم جو قصد کرتے ہین وہ پورا ضرور کرتے ہین موت سے کوئی بھاگ کر نہین جا سکتا اگر میری موت اُسی ظالم کے ہاتھ سے ہی تو ضرور قتل ہونگا ورنہ اُسکو قتل کرونگا دوسرے یہ ہمارا طریقہ اور آئین شجاعت و بہادری و جوانمردی و دلاوری کے بالکل خلاف ہی ہم مظلوم کی دادرسی کے لیے اور حل مشکل کے لیے خلق کیے گئے ہین ہمارا طریقہ یہ نہین ہی کہ جو کوئی بلا مین مبتلا ہو اُسکو اُس بلا سے نجات نہ دین مظلوم کو ظالم کے پنجے سے چھڑائین دین اسلام کی ترقی کی کوشش کرین

اب یہ غیر ممکن ہی کہ تمکو اس بلا مین مبتلا چھوڑ کر چلے جاوین اور اُس قزاق کو اس ظلم و بدعت کی سزا ندین اگر ہم اسکو سزا نہ دینگے تو وہ مثل تمھارے اور لوگون پر ستم کریگا اور بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا مین ہرگز قیامت و روز محشر کو کیا جواب دونگا جب وہ یہ سوال کریگا کہ ہمنے تمکو براے دادرسی مظلومان و بیکسان خلق فرمایا تھا اور رکھتے دادرسی نہ کی مظلومون کو مبتلاے بلا رہنے دیا ظالمون کو سزا نہ دی سوقت کیا جواب ہوگا ای خواجہ یہی فریادرسی اور دادرسی ہمارے کام آئیگی جبکہ خداوند کریم نے ہمکو اس امر کی ہمت عطا کی ہی اور یہی تو ہمکو مرتبۂ اعلے پر پہونچائیگی ایک تمھاری فریادرسی سے اور اس ظالم کی سزا دینے سے اور بندگان خدا کی جانین اور مال بچتا ہی اب یہ امر خارج از امکان سے ہی کہ مین بخاوفِ اور تمھارا مال اس قزاق سے نہ پھیرون اور اسکو سزا نہ دون یہ ہمارا طریقہ نہین ہی جو زبان سے کہا ہو اسکو پورا کرینگے اب تم میرے ہمراہ کسیکو کردو تاکہ وہ اُسکی جاے سکونت کا پتہ دیکر چلا آے اور تم اسی مقام پر ٹھہرے رہو نہ چلو کیونکہ تمکو اُسکا بہت خوف ہی یہ جو شاہزادے نے فرمایا خواجہ نے خیال کیا کہ یہ جوان نہ مانے گا مفت اسکی جوانی برباد ہوئی اور جان گئی کیون تونے اپنا حال بیان کیا اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ بیان کرتا خواجہ نسیم بہت اپنے دل مین نادم ہوا اور سوچنے لگا کہ کیا تدبیر کیجاے کہ یہ جوان اس فعل سے باز آے یہ سوچ رہا تھا کہ شاہزادہ نے فرمایا کہ عمدہ نکرو کسی کو ہمراہ کردو ایسا نہو کہ وہ قزاق اور کسی طرف چلا جاے تو پھر میرا جانا بیکار ہو تم بیکار فکر کرتے ہو اس امر سے کسی طور سے باز نہ آؤنگا بخداے لم یزل اور مجکو دہنے ہاتھ کا کھانا دینا حرام ہی جب تک کہ مین اُس قزاق کو سزا نہ دے لونگا اور تمھارا مال اس سے نہ لے لونگا اس طور سے جو شاہزادے نے فرمایا اور قسم کھائی اب خواجہ ناچار ہوا اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھا اور تھوڑی دیر سوچا کیا اور بار بار دل مین اپنے کہتا تھا اس خیال سے کہ تم مین سے کون اسکے ہمراہ براے نشان دہی جائیگا وہ لوگ خواجہ کا مطلب سمجھ گئے وہ پہلے ہی سے باہم اشارون مین کہ رہے تھے کہ یہ جوان گو خداپرست ہی مگر دیوانہ ہی جب ہم پانچ چھ سو آدمی اُن قزاقون کا کچھ نکر سکے تو یہ اکیلا کیا کر سکیگا اسکی قضا آئی ہی انسان کو لازم ہی کہ اپنی حد سے بات کرے بڑے خداترس بنے ہین خواجہ صاحب کیا باتون مین مصروف ہوگئے ہین آپ اپنی راہ لین وہ نہین سنتا ہی جو جیسا کریگا ویسی سزا پائیگا ہمنے آگاہ کردیا اگر ادھر جائیگا تو معلوم ہوگا ایسا نہو کہ یہ یہان باتون مین مصروف ہون اُدھر سے وہ قزاق آجائین جو کچھ مال بچ گیا ہی اور یہ کپڑے جسم مین ہین انکو بھی لوٹ لیجائین مرد بزرگ ہو کر یہ ایسے غافل ہوئے ہین اور باتون مین مصروف ہوگئے ہین ہمارے خیال مین تو یہ آتا ہی کہ یہ بھی انھین مین کا ہی یہان سے نکالکر لیجاے گا ہم سبکو یہان ٹھہرا کر اور لوگون کو لاکر یہ سب بھی لوٹ لیگا یہ ساری تقریر مکر اور مکاری کی ہی صرف فقرہ ہی اور دھوکا دیتا ہی یہ لوگ باہم یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نسیم نے دیکھا انکی طرف اور یہ خواجہ کی بہنسنے سے آگاہ ہوگئے کہنے لگے کہ ای خواجہ ہمکو اپنی جانین دوبھر نہین ہین کہ دیدہ و دانستہ وہان اژدر مین جا کر گرین ابھی تو اچھے طور سے نجات نہین ملی ہی اگر آپکی یہ مرضی ہو کہ ہم سب مارے جائین اور یہ کپڑے بھی لٹ جائین تو آپ ہمکو اپنے ہاتھ سے اسی مقام پر قتل کرین مگر ہمسے کس طرح جانے کو نفرمائین گو آپ نے ہمسے کہا نہین مگر ہم آپکا منشا سمجھ گئے ہین بھلا یہ کیونکر یقین کیا جاے کہ ایک جوان ہزارون کو قتل کریگا کیونکہ وہ ہزارون ہین کہ سمند کا ایک ایک جوان ہزارون پر بھاری ہی جنھون نے ہزارون خزانے بیکاری اور اسباب لوٹین

لین ہوگی اور بڑے بڑے بادشاہ اُنکا کچھ نکر سکے ہونگے انپر ایک جوان جاکر فتح پائیگا بھلا خیال
تو فرمایئے کہ جب ہم پانچ چھ سو اُنکا کچھ نکر سکے تو یہ کیا کرسکینگے آپ اپنی راہ لیجیے اسی مین بہتری ہے
آپکو مین نے سمجھا دیا مانیے نہ مانیے آپکو اختیار ہے جیسا آپ کرینگے اُسکی سزا پائینگے ہم تو اُدھر نہ جائینگے
چاہین آپ ہمسے ناراض ہون چاہین خوش ہون ہم مین سے ایک بھی نہ جائیگا ہمکو اپنی جان دوبھر نہین ہی ہان
اِس جوان کو اپنی زندگی دوبھر ہی یہ جو ہمراہیون نے کہا خواجہ نسیم نے دل مین کہا کہ مین نے ان سے
کچھ کہا نہ تھا اُسپر تو اُنھون نے انکار کیا بس انہین سے کوئی نہ جائیگا اور یہ امر ہمت کے خلاف ہی کہ ایک
شخص تو ہمارے سبب سے اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالے اور ہم اُسکا ساتھ ندین گو اس امر کا یقین
ہی کہ یہ بھی مارا جائیگا اور جو اِسکے ہمراہ جائیگا وہ بھی مارا جائیگا مگر پھر بھی جو اپنے ساتھ نیکی کرنے پر آمادہ ہوا اور
ہمارے سبب سے ایک بلا سر پر اپنے اُٹھائے تو یہ تقاضا حمیت و شرافت کا نہین ہی کہ اُسکا ساتھ ندین انکو
جو کچھ ہو سو ہو مین جاؤنگا یہ دل مین سوچ شاہزادے سے کہا کہ آپ چلین مین بھی چلتا ہون انہین سے کوئی نہ جائیگا
یہ سب ڈرتے ہین شاہزادے نے یہ کہکر اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ تم لوگ بالکل بے حمیت ہو جو کہ غیر کے
لیے ایک بلا مین اپنے کو مبتلا کرے تو اُسکو لازم ہی کہ جسکے لیے وہ بلا اپنے سر پر مول لے وہ ساتھ
نہ دے یہ تو مجھے گوارا نہ ہوگا مین خود جاؤنگا گو یہ امر ضرور ہی کہ وہان جانے مین سوائے ہلاکت کے
دوسرا امر نہین ہی مگر یہ بھی ضرور ہی کہ خداوند کریم بڑا قادر و توانا ہے شاید اس جوان کے سبب سے
کوئی مطلب حاصل ہو یہ اکیلا اُن سب پر غالب آجائے تو کیا بعید ہی قدرت خدا سے وہ لوگ بولے
کہ اسکا یقین آپکو ہوگا جو امر پیش یا افتادہ ہی اُسکو دیکھنا چاہیے یا جو کہ خلاف عقل ہو اُسپر عمل کرنا چاہیے
آپ تشریف لیجائیے ہم آپکو منع نہین کرتے ہین ایک آپکو اور ایک اس جوان کو اپنی زندگی دوبھر
ہی ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم زندہ رہین تو اس سے زیادہ مال و اسباب پیدا کرلینگے اگر مر گئے تو پھر یہ مال و
اسباب کس کام آئیگا ہم تھوڑے سے مال کے لیے اپنی جان کو برباد کرنا نہین چاہتے ہین جو زندہ
ہین تو مال اور ہو جائیگا اگر مر گئے تو یہ مال کس کام آئیگا خلاف عقل کام نہین کرسکتے گو خدا مین
ہر طرح کی قدرت ہی مگر اُسنے ہمکو عقل بھی دی ہی کہ ہم نیک و بد کو خیال کرین اور اپنے کو ہلاکت
اور سختی سے بچائین ہماری عقل ایسی نہین ہی کہ ہم جان بوجھ کر اپنے کو ہلاکت مین ڈالین خواجہ نسیم نے
کہا کہ اچھا اس تقریر سے کیا فائدہ ہی اب یہ بتاؤ تم یہان ٹھہروگے یا نہین صاف صاف کہدو انھون نے
کہا کہ جی تو نہین چاہتا ہی مگر خیر قہر درویش بر جان درویش کا نقشہ ہی خیر تھوڑے عرصہ تک آپکا انتظار
کرینگے اگر آپ تشریف لائے تو خیر ورنہ ہم چلے جائینگے زیادہ نہ ٹھہرینگے اب آپ اُنکو دور سے بتا کر چلے آئیگا
خواجہ نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مگر دل مین کہا کہ جبتک کل واقعہ دیکھ نہ لونگا اُسوقت تک نہ آؤنگا چاہے
یہ لوگ ٹھہرین چاہے نہ ٹھہرین اُسنے یہ خیال کیا اور اپنے دل مین سوچ کر کہا کہ اے جوان چلو مین ہمراہ
ہون شاہزادے نے خواجہ سے فرمایا کہ معلوم ہوا تمھارے ہمراہی نہایت بزدل ہین اسی سبب
قافلہ تمھارا برباد و تباہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ زخمی جو ہو گئے ہین اس سبب
سے حیلہ و حجت کرتے ہین آپ چلین مین تو ہمراہ ہون یہ سنکے اُن لوگون نے شاہزادہ کو جواب دیا
کہ جی ہان ہم تو ضرور بزدل ہین مگر آپ بڑے جوانمرد ہین ہم دیکھتے ہین کہ تم اُس قزاق کو قتل کرکے مال
دلا دوگے شاہزادے نے فرمایا کہ مین تمھاری طرح بزدل نہین ہون خداوند کریم مالک ہی وہ ضرور
مجھکو فتح دیگا اس طور سے کہ تم سبکو حیرت ہوگی یہ فرماکر خواجہ نسیم سے کہا کہ چلو بس آگے آسکے

خواجہ نسیم بھی عقب میں یہ مرکب اٹھا کر چلے جب اُس درہ سے نکل گئے تو وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ واقعی
یہ جوان سودائی ہی اور اُسکے ساتھ خواجہ بھی سودائی ہو گئے ہیں دیکھ لینا کہ یہ مارا جائیگا انمیں سے دو ایک نے
کہا کہ ذرا چل کر دور سے دیکھو تو سہی کہ کیا واقعہ ہوتا ہی ہمارا آقا و سردار گیا ہی ایسا نہو کہ کوئی آفت
اُسپر آئے اگر یہ جوان واقعی جیسا کہ کہتا ہی اُسپر غالب آیا تو خیر اور اگر کوئی دوسرا واقعہ ہوا تو ہم دور
ہو کے چلے آئینگے باہم یہ صلاح کرکے وہ لوگ درہ کوہ پر پوشیدہ ہو کر کھڑے ہوئے اُدھر کا حال
سنئے خواجہ نسیم جو شاہزادہ کو لیکر باہر نکلا اُس طرف جہاں کہ صدحہ قزاقون کا قلعہ تھا عرض کر چکا ہوں
کہ قزاق قلعہ کوہ پر بیٹھے ہوئے تمام مال و اسباب کی آپسمین تقسیم کر رہے تھے کہ ایک کی نگاہ
پڑ گئی اُسنے دیکھا کہ خواجہ نسیم ایک جوان کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے ادھر کو آتا ہی وہ جوان بہت
خوبصورت ہی اسلحہ مرصع کار لگائے ہوئے لباس پر تکلف پہنے ہوئے زرہ یاقوت نگار پہنے
ہوئے مرکب پری پیکر تہ ران ہی بڑا مالدار معلوم ہوتا ہی اور قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ خواجہ نسیم
اپنی کمک کے لیے لایا ہی یہ دیکھکر اُسنے ہنسکر فولاد آہن خوار سے کہا کہ مبارک ہو اینگل
دیگر شگفت آج کسی اچھے کا مونہہ دیکھا تھا کہ پہلے قافلہ کو لوٹا بہت مال اور اسباب ہاتھ آیا اب
ایک اور سونے کی چڑیا چلی آتی ہی ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ کیا مرکب اور کیا جوان ہی اسلحہ بھی سب
جواہر نگار ہیں کسی ملک کا شاہزادہ ہی قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ میاں نسیم اپنی حمایت کو لائے
ہیں بڑا دھوکا دیا ہی اسکی قضا لائی ہی کیا اچھی بات ہو جو اسکا مال و اسباب ہاتھ آئے ابھی اس
نسیم کو بھی قتل فرمائیگا نہ معلوم اسکو کیا ہوا ہی جو یہ اسکو حمایتی بناکر لایا ہی یہ جوان ہمارا کیا کریگا یہ
جو کہنے کہا سب نے سر اٹھا کر دیکھا فولاد نے بھی دیکھا کہ واقعی ایک جوان خواجہ نسیم کے
ساتھ ادھر ہی کو آتا ہی فی الواقع سونے کی چڑیا ہی فولاد نے دیکھکر کہا کہ آج بڑی عنایت ہی خداوند تعالی
کی کہ مال پر مال مرحمت فرما رہے ہیں تم میں سے دو شخص جائیں اور خواجہ سے کہیں کہ ای خواجہ تم چلے جاؤ
کیون اپنے کو ہلاکت میں ڈالتے ہو خوب کیا تمنے کہ اس جوان کو ادھر لگا کر لائے ہم تمکو اس معاوضہ
میں چھوڑے دیتے ہیں کہ تمنے ہمارا فائدہ کیا گو یہ امر ہمپر ثابت ہو گیا ہی کہ تم اسکو اپنا حمایتی بناکر لائے
ہو تمہاری بھی کیا عقل ہی کہ جب کہ ہمنے قافلہ لوٹ لیا اور کچھ خوف نہ کیا اگر بادشاہ کا خزانہ لوٹا ہمپر کوئی ہمارا کچھ
نہ کر سکے تو یہ جوان جو کہ تمہارا حمایتی بنکر آیا ہی یہ کیا کر سکیگا اسکا مال ہماری قسمت میں تھا جو یہ
تمہارے ساتھ ادھر آیا اگر تم یہ فائدہ ہمارا نہ کراتے تو ہم ضرور تمکو اس خطا پر قتل کرتے کہ ہم پہ تم حمایتی لیکر
آئے ہو مگر ترس کھا کر چھوڑ دیا چلے جاؤ اگر خواجہ چلے جائیں تو خیر ورنہ اس جوان کے ساتھ خواجہ کو
بھی قتل کرنا خواجہ سے یہ کہکر خواہ وہ تمہارے کہنے پر عمل کریں خواہ نہ کریں اس جوان سے کہنا کہ اے
جوان تو جو اکیلا خواجہ کے کہنے سے حمایتی بنکر آیا ہی کیا تجکو نہ معلوم تھا کہ یہ بیشہ شیران ہی یہان جو آیا
ہی وہ لوٹ لیا جاتا ہی باوجودیکہ خواجہ نسیم کی حالت سن چکا تھا اُسپر ادھر آیا خیر ترا مال ہمارے
قبضے میں آنا تھا کیونکر نہ آتا بس خیریت اسی میں ہی اور اگر زندگی درکار ہی تو یہ سب لباس و ہتھیار و مرکب
ہمکو دیدے اور سیدھی چلا جا ہم تیری جوانی پر رحم کھا کر چھوڑ دیتے ہیں ورنہ قتل ضرور کرتے
تو حمایتی بنکر آیا ہی اگر نہ دیگا تو ہم زبردستی سے لینگے تو جو حمایتی بنکر آیا ہی تو کچھ اسکا اثر دیکھا اگر وہ
بخوشی دے تو خیر ورنہ زبردستی سے لینا یہ سنکے دو قزاق بہت زبردست اپنے مقام سے اُٹھے
اور نیچے کوہ کے آئے اُدھر خواجہ نسیم شاہزادے کو لیے ہوئے چلا آتا تھا کہتا جاتا تھا کہ دم سبکے سب

بالاے کوہ بیٹھے ہوئے ہین دیکھو اسی طرف دیکھ رہے ہین شاہزادہ کہتا تھا کہ اب تم چلے جاؤ مین
جاتا ہون انکو سزا دیتا ہون اگر خدا نے چاہا تو تمھارا مال دلوائے دیتا ہون انکو اپنا مطیع کرتا ہون جب وہ
دونون قزاق بحکم فولاد قرمساق اُٹھکر چلے خواجہ نے کہا کہ دیکھیے اُسنے مجکو اور آپ کو دیکھکر دو قزاقون کو
اپنے ہمراہیون مین سے روانہ کیا ہی اب بھی واپس چلیے وہ ابھی آئے نہین ہین شاہزادہ نے برہم
ہوکر فرمایا کہ ای خواجہ نسیم یہ تمنے کیا کہا کہ واپس چلیے بہادر جو قصد کرتے ہین مردون اُسکو پورا کیے
ہوئے واپس نہین جاتے یہ قزاق بھی یہ حقیقت رکھتے ہین کہ مین انکے خوف سے واپس چلون اب
بدون انکو راہ راست پر لائے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا اگر تمکو خوف اپنی جان کا ہی تو تم واپس جاؤ
مین تو نہ جاؤنگا خواجہ نسیم ساکت ہو رہا خدا سے دعا کرنے لگا کہ ای کریم کارساز و ای رحیم بے نیاز
تو اس جوان کو ان حرامزادون پر مظفر و منصور فرما کیونکہ اسنے ہم سبھون کی کمک کا قصد کیا ہی اور
ہمارے حال پر رحم کھایا ہی یہ تو یہ دعا کرتا ہی اُدھر وہ لوگ جتنے ہمراہیان خواجہ نسیم پوشیدہ کھڑے ہوئے
سب واقعہ دیکھ رہے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دونون دیوانہ ہوگئے ہین اُن قزاقون کو دیکھا ہی اور وہان
دو قزاق چلے ہین مگر اُسپر بھی واپس نہین آتے ہین کچھ بولے کہ یہ جوان واقعی بڑا جگرا ہی دیکھو کچھ خوف نہین
ہی یہان یہ تدبیر ہو رہی تھی ادھر جیسے شاہزادہ و خواجہ نسیم زیر کوہ پہونچے وہ قزاق جو چلے تھے
وہ بھی زیر کوہ آئے اور پکارے کہ ای خواجہ نسیم و ای جوان ٹھہر جاؤ کدھر جاتے ہو ہمارے آقا کا پیام
سن لو شاہزادہ نے فرمایا کہ بیان کرو کیا پیام لائے ہو ہم سن رہے ہین خواجہ نسیم نے تو کچھ نہ کہا
ساکت ہو کر رہگیا دم نکل گیا دل مین کہنے لگا کہ دیکھیے کیا پیام لائے ہین کہ انمین سے ایک نے فولاد کا پیام
خواجہ نسیم سے دیا خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا سنا کیا مگر شاہزادے نے فرمایا کہ ہمسے کلام کرو ہم ضرور جاتے
تمتک آئے ہین اور ضرور تم سبکو زیر کرکے اور فولاد کو نرم کرکے اس بیچارے کا مال دلا دینگے یہ کون
مردم آزاری حرام خواری اختیار کی ہی کہ لوگون کو پریشان کرکے مال لوٹ لیتے ہو بیچارے مسافرون کو پریشان
کرتے ہو تم سب حرام خور ہو اور ظالم ہو یہ ظلم و ستم اچھا نہین ہی انسان کو لازم ہی کہ مسافرون پر رحم کرے
مسافر نوازی کرے نہ یہ کہ انکا مال لوٹ لے یہ جو شاہزادے نے فرمایا دوسرے نے کہا کہ ای جوان تجکو ہمارے
آقا نے پیام دیا ہی ہم بیان کرتے ہین تو بیکار برہم ہوتا ہی کسیکا زور نہین چل سکتا ہی یہ بیشہ شیران ہی
اور تو کوئی ہمارا اتالیق نہین ہی جو ہمکو نصیحت کرتا ہی جو ہمارا جی چاہتا ہی وہ کرتے ہین فولاد نے یہ پیام
تجکو دیا ہی ذرا سن یہ کہکر شاہزادے سے بھی پیام فولاد دیا شاہزادہ نے پیام سنکے فرمایا کہ تمھاری
کیا طاقت ہی جو تم ہمسے لباس وغیرہ لے لوگے ہمارا مالک خدا ہی تو نہین لے سکتے ہو یہ مال خواجہ نسیم کا
نہ خیال کرو کہ اس بیچارے کو لوٹ لیا اس مال کا پانا بہت دشوار ہی بلکہ تمکو خواجہ نسیم کا بھی مال
واپس کرنا ہوگا اسی مین خیریت ہی کہ خواجہ نسیم کا کل مال اُسکو دیدو اور قزاقی سے توبہ کرو اب کسیکو
تکلیف نہ دینا اگر تم یا تمھارا مالک اس میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا مین یہ زبردستی
مال لے لونگا اور اسکے ظلم و بدعت کی سزا دونگا یہ جو اسنے کہا ہی کہ یہ بیشہ شیران ہی یہان تو کیون آیا اگر آیا
ہی تو سب لے لیتا ہمکو دے میرے نزدیک یہ بیشہ شیران نہین ہی بلکہ بیشہ روباہ ہی میرا مال تو تم کیا لوگے
مین خود تمھارے مال پر قبضہ کرونگا اگر اپنی بہتری چاہتا ہی تو ہمارے کہنے پر عمل کر انھون نے کہا کہ واہ
کیا خوب آپ اکیلے سب مال نہ دینگے ہم تو زبردستی لے لینگے دیکھین کیونکر نہین دیتا ہی ہمکو معلوم ہوا کہ تیری
قضا آئی ہی سے اگر دینا ہو تو دے کیون ہمکو تکلیف ہو ورنہ ہم زبردستی کرتے ہین شاہزادے

نے برہم ہو کر فرمایا کہ تم تو کیا لے سکتے ہو اپنے مالک کو بلاؤ شاید وہ اگر لے سکے تو لے ورنہ
مجال نہین ہے اسکا بھی جو لے لیتا یہ جو انھون نے سنا انمین سے ایک طرف شاہزادے کے چلا شاہزادے
نے فرمایا کہ کیون ادھر آتا ہے اسی مقام پر ٹھہر ورنہ پچھتائیگا اپنے مالک کو بلاؤ کہ وہ آکر لے تو
کیون اپنی جان کو مفت رائگان کرنا چاہتا ہے اسنے کہا کہ مین ہی کافی ہون تجھ ایسے بچون کے لیے
میرا آقا بڑے بڑے معرکون مین آتا ہے اسکو ننگ و عار ہے اور اسکے مرتبہ کے خلاف ہے
کہ وہ تجھسے آکر مال لے جبکہ اسکے خادم موجود ہین ہان اگر مین نہ لے سکون تو وہ آکے یہ کہکر
شاہزادے کی طرف ہاتھ بڑھایا بالاے کوہ سے سب قزاق مع فولاد کے دیکھ رہے ہین اور
تقریرین سن رہے ہین ادھر اس درہ کو کہ یہ ایسا ن خواجہ نسیم دیکھ رہی ہے یا درخواجہ نسیم ایک طرف عالم حیرت مین کھڑا
ہوا دیکھ رہا ہے اور دعا فتح و ظفر شاہزادہ کی کر رہا ہے جیسے اسنے اس قصد سے شاہزادہ کی
طرف ہاتھ بڑھایا کہ مرکب پر سے اٹھا لون جیسے ہی اسکا ہاتھ قریب آیا شاہزادہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور
ایک جھٹکا دیا کہ وہ مونہہ کے بھل آرہا اسکا مونہہ کے بھل آنا تھا مرکب پر سے جھک کر ایک
طمانچہ ایسا مارا کہ اسکا سر تن پر سے اڑ گیا تن زمین پر گرا اور تڑپنے لگا یہ حال جو دوسرے نے
دیکھا یہ کہکر جھپٹا کہ تو نے بڑا غضب کیا کہ ملازم فولاد کو اور میرے ہمراہی کو مارا ایک تو مال نہین دیتا ہے
دوسرے اسپر یہ سرزوری یہ کہکر شاہزادہ پر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے یہ فرمایا کہ تجھ ایسے
بزدل کے وار کو کیا روکون تیرے لیے بھی یہی طمانچہ کافی ہے جیسے تیرا ہمراہی ایک طمانچہ مین ہلاک
ہوا اسی طور سے تو بھی ہلاک ہوگا یہ فرما کر اسی طور سے مرکب پر بیٹھے رہے جیسے اسکی تلوار قریب
آئی پھلی دی کہ تلوار ٹیڑی بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اسکی کلائی پکڑ کر جو بائین ہاتھ سے طمانچہ مارا بھرپور
پڑا مثل اول کے اسکا بھی سر اڑ گیا یہ بھی گر کر تڑپنے لگا یہ واقعہ فولاد اور دیگر قزاقون نے دیکھا
اتنے پریشان ہوے کہ فولاد فوراً ان سبکو لیکر زیر کوہ آیا اور روبرو شاہزادہ کے صف باندھکر کھڑا ہو گیا
خواجہ نسیم نے جو یہ قوت اور طاقت دیکھی بہت خوش ہوے انکو بلک بلک کر دعا کرنے لگے ادھر
وہ لوگ جو درہ کوہ سے دیکھ رہے تھے یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوے ایک نے دوسرے سے کہا کہ
تمنے دیکھا اسنے جواب دیا کہ کوئی امر عجب نہین ہے یہ کمزور ہونگے مارے گئے کہان تک قتل کریگا
ایک نہ ایک کے ہاتھ سے مارا جائیگا اگر انمین سے کسی کے ہاتھ سے نہ مارا گیا فولاد کے ہاتھ سے
تو ضرور قتل ہوگا ادھر یہ لوگ یہ باتین کر رہے ہین ادھر جب سب قزاق زیر کوہ آگئے اور صف
باندھ چکے اسوقت قزاقون نے فولاد سے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم جاکر اس سے سب مال و اسباب بھی
لے لین اور اپنے ہمراہیون کے خون کا عوض بھی لین فولاد نے کہا کہ جاؤ یہ حکم دینا تھا کہ ایک قزاق
انمین سے قریب شاہزادہ کے آیا پہلے بہت کچھ سمجھایا آخر کو جب شاہزادہ نے نہ مانا تو تلوار نیام سے
لیکر شاہزادہ پر وار کیا شاہزادہ نے تلوار اسکی بھی چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اسکو اٹھا لیا اور
زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہو گیا طائر روح قفس جسم سے پھڑک کر نکل گیا اسکا تڑپنا تھا کہ دوسرا
اور لپک کر آیا اسکو بھی شاہزادہ نے قتل کیا مگر بدون تلوار اور نیزہ کے اسی طور سے پانچ قزاق اور
قتل ہوے ایک مرتبہ دو اور آئے شاہزادہ نے ان دونون کو باہم ٹکرا کر ہلاک کیا انمین سے کسیکو کسی حربہ
سے نہ ہلاک کیا یہ حال جو فولاد نے دیکھا بہت ہی پریشان ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ
یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہے کہ جو اسکے پاس گیا وہ ہلاک ہوا بدون میرے جائے کچھ نہ ہوگا تم لوگون سے

زیر نہو گا یہ کہکر اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور سامنے شاہزادے کے آیا اور للکارا کہ او جوان تو بہت شوریدہ بخت ہی میرے کیی ملازمون کو تو نے ہلاک کیا اور اپنا مال و اسباب نہ دیا آگاہ ہو کہ میرا نام فولاد آہن خوار ہے قزاقی میرا ہمیشہ سے پیشہ ہی میرے اس صحرا سے کوئی اپنا مال بچا کر نہیں جا سکتا ہی خیریت اسیمین ہی کہ اپنا مال و اسباب مجکو دیدے اور میری اطاعت کر گو تو نے میرے بڑے بڑے زبردست ملازم ہلاک کیے ہین چونکہ تو بہادر ہی اس سبب سے مین یہ چاہتا ہون کہ تو بھی میرا شریک ہو ورنہ یاد رکھنا کہ مال اسباب بھی لے لونگا اور زبردستی تجکو زیر بھی کرونگا اور ان سبکے خون کے عوض قتل بھی کرونگا کیا خوب خواجہ نسیم کا حمایتی بنکر آیا ہی ہمسے مال دلانے کو ہمنے آج تک کسی کا مال نہین دیا لیے ہی ہین کہ ہمسے مال دلاینگے بس اب ساری شیخی شورہ پشتی نکلی جاتی ہی شاہزادہ نے جواب مین فرمایا کہ زیادہ بیہودہ نہ بک یہ میدان رزم ہی نہ جاے بزم جو تو تقریر کر رہا ہی بھلا خیال تو کر کوئی بھی ایسا ہوگا جو کہ بہادر ہو اور وہ اپنا مال کسیکو اپنی خوشی سے دیدے جنگ سبکے دم مین دم ہوا انھون نے چاہا زبردستی لین میرے ہاتھ پانون مین طاقت تھی مین نے انسے مقابلہ کیا وہ میرے ہاتھ سے مارے گئے نہایت بودے تھے اور تو بھی بودا ہی اور فولاد تو نے یہ نام اپنا بیجا رکھا ہی یہ نام تو ان لوگون کو لائق ہی کہ جو جوانمرد و بہادر ہون وہ یہ نام رکھین تو زیبا ہی او فولاد تجھ ایسے بزدل کو یہ نام زیبا نہین ہی تیری تو عجب حرکت نالائق ہی اور بودے پن کی ہی جو کہ قزاقی اور چوری کرے اور پوشیدہ ہو کر قافلوں کو لوٹے وہ بہادر کب ہو بہادر وہ ہی جو کہ سر میدان سرگرم ہو کر مقابلہ کرے خیر معلوم ہوا کہ تو بڑا بودا ہی یا بہادر ہی مین دیکھتا ہون کہ یہ سب مال و اسباب مجھسے تو زبردستی لیلیگا تو آیا ہی سخت بنکر اگر مین نے تجکو مثل موم کے نرم نہ کیا تو اپنا نام نہ پایا اور بہادر نہین ہون نہ کبھی بہادری کا نام لونگا مین تو ضرور حمایتی بنکر آیا ہون اور ضرور تجکو زیر کرکے خواجہ نسیم کا مال و اسباب دلا دونگا زبان بند کر اور مقابلہ کر بقول شاعر

زبان در کش و تیغ بر کش غلاف + کہ جاے سخن نیست اندر مصاف +

یہ سنکے فولاد نے نیزہ سنبھالا اور سینہ بے کینہ شاہزادہ کو تاک کر وار کیا اس بہادر نے نیزہ کو نیزہ پر لیا اور خود سے الگ ہوا جیسے ہی سنان قریب پہونچی ایک مرتبہ دست زبردست دراز کرکے اس کش بل سے سنان نیزہ پر ہاتھ ڈالا کہ سنان کو پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ نیزہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا نیزہ کو الگ پھینکدیا اور کہا کہ اسی بہر بل کرتا تھا دیکھا تو نے کہ ہمنے تیرے حربہ کو کیونکر رد کیا اُسکے ہاتھ سے نیزہ جو چھوٹا اُسکو بہت غصہ آیا اور نہایت شرمندہ ہوا گرز فولادی کو اٹھا لیا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا شاہزادہ نے گرز کو گرز پر روکا جیسے گرز قریب سر آیا فوراً کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا معاذ اللہ کلہ عمود پر ہاتھ ڈالنا اسی بہادر کا کام تھا اور خوب مضبوط پکڑکر اب جو زور کیا گرز کو بھی اُسکے ہاتھ سے جھٹکر پھینکدیا اور فرمایا کہ اسی زور و طاقت پر فولاد نام رکھا ہی دیکھ کیسا ہمنے تجکو نرمایا ہی کہ ہمارے روبرو مثل موم خام کے ہو گیا وہ اور شرمندہ ہوا اُسکے ہمراہی یہ واقعہ دیکھکر باہم کہنے لگے کہ یہ جوان فولاد کا بنا ہوا ہی اُن قزاقون کو مار دون حربے کے ہمارے آقا واقف پیشے بھی حریفون کو بدون حربہ پر روکے ہوے چھین لیا خداوند تعالے خیر کرے ہمکو کچھ دگرگون طور معلوم ہوتا ہے آجتک بڑے بڑے بہادر لشکر لیکر آئے ہمیشہ ہمارے آقا کی فتح ہوئی لاکھونکا لشکر لوٹ لیا ہزارون قافلہ غارت کیے مگر کبھی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا یہ لوگ تو یہ تقریر کر رہے ہین اُدھر ہمراہیان خواجہ نسیم نے جو یہ رنگ دیکھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہمنے دیکھا کہ جوان نے فولاد کے ہاتھ سے نیزہ بھی چھین لیا اور گرز بھی واقعی جیسا وہ کہتا تھا ویسا ہی نکلا اب تو

ہمکو یقین ہوتا ہی کہ یہ غالب آئیگا ادھر یہ کلام کر رہے ہین خواجہ نسیم یہ حالت دیکھکر دل مین بہت خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ خداوند کریم اس جوان کو ہر آفت سے بچائے بڑا بہادر ہی ادھر فولاد نے جب دیکھا کہ گرز ہاتھ سے گرز بھی چھین لیا بہت غضبناک ہوکر تلوار میان سے لی یہ معلوم ہوا کہ غار سے اژدر خونخوار نکل آیا وہان نیام پر اژدر کا گمان ہونے لگا غرض وار کیکر وار کیا شاہزادہ کی آنکھ دھار تلوار سے لڑی ہوئی تھی جیسے تلوار قریب سر پہونچی دستانہ مارا کہ تلوار ریٹ پڑی تلوار کا بیٹ پڑتا تھا کہ کلائی پکڑ کر ہاتھ قبضہ پر ڈالدیا اور قبضہ پر اپنا قبضہ کیا جیسے ہی قبضہ پر ہاتھ پڑا چالاکی کو کام فرمایا دوسرا ہاتھ گرز زنجیر مین ڈالا اور خوب مستحکم پکڑکر زنجیر کو زور کیا وہ تو تلوار کے چھڑانے مین مصروف تھا انھون نے زور کرکے اُسکو صدر زین کے سے اٹھا لیا ادھر تلوار بھی اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی بس مرکب پر سے اٹھا کر سر سے بلند کر لیا اور گردش دیا کہ ساری فولاد خواری فراموش ہوگئی نشیب و فراز عالم نظر آنے لگا ظالم نے سرکشی و قزاقی کی خوب سزا پائی شاہزادہ نے گردش چرخ دیکر قصد کیا کہ زمین پر ماریون کہ اسکے استخوان ریزہ ریزہ ہوجائین ادھر اسکے ہمراہی کے قزاقون نے جو یہ واقعہ دیکھا سبکے سب تلوارین لیکر چلے شاہزادہ نے اُنکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ اگر تمنے ادھر قدم بڑھایا مین تو فولاد کو اس طور سے زمین پر مارا کہ پھر یہ سانس بھی نہ لیگا فوراً ہلاک ہوجائیگا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارا آقا ہلاک ہو اور زندہ نہ بچے تو شوق سے میری طرف آؤ مین تم سے بھی لڑنے کو موجود ہون یہ سننا تھا کہ وہ تھم گئے اس خیال سے کہ باعث ہلاکت اپنے آقا کے ہم ہونگے ادھر ہمراہیون خواجہ نسیم نے جو یہ واقعہ دور سے دیکھا سبکے سب خوش ہوگئے اور تعریفین کرتے ہوتے دوڑے خواجہ نسیم نے اُسی مقام پر سجدہ شکر ادا کیا فولاد نے جو دیکھا کہ یہ جوان اب مجھکو زمین پر ماریگا اور دم نکل جائیگا سوائے موت کے اسکو دوسری شے نظر نہ آئی نہ کوئی صورت مفر دکھائی دی اسنے اسی حالت مین خیال کیا کہ ایسے بہادر کی اطاعت کرنا باعث نام آوری ہی واقعی یہ جوان بڑا بہادر ہی یہ دل مین خیال کرکے فولاد نے کہا کہ اے جوان امان دے مین نے تیری اطاعت کی جسکو بہادر سر سے بلند کرتے ہین پھر اُسکو خاک مذلت پر نہین پٹکتے ہین عزت دیکر ذلت نہین دیتے ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ امان دو شرطون سے ملیگی اول تو باطل پرستی ترک کر خداوند کریم کو پہچان تیرا پیدا کرنے والا لقا کیا چیز ہی تھا جو وہ خدا بن بیٹھا تھا وہ بھی شہید تھا اپنے کو خدا کہلوایا اور شیطان کے بہکانے سے مرتد ہوگیا خدائی کا دعوی کیا شرک اختیار کیا دوسری شرط یہ ہی خواجہ نسیم کا کل مال و اسباب جو کہ لوٹ لیا ہو دیدے اور قزاقی سے توبہ کر تو مین امان دیتا ہون ورنہ امان پانا محال ہی بیکار اس امر مین قیل و قال کرتے ہے فولاد نے عرض کیا کہ مین نے آپکا فرمانا قبول کیا مجھے جوانمردی اور بہادری کی مجھکو تلاش تھی مین نے ویسا ہی آپکو پایا میری خواہش دلی پوری ہوئی مین نے لقا پرستی ترک کی دین اسلام قبول کیا خواجہ کا کل مال و اسباب بھی دونگا قزاقی سے توبہ کی شاہزادہ نے سماعت فرماکر فولاد کو آہستہ زمین پر رکھدیا وہ اٹھا اور دوڑکر قدمون پر گرا رکاب کو بوسہ دیا شاہزادہ نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر مسلمان بصدق دل ہوا اسکے بعد اسنے اپنے ہمراہیون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین نے اس جوان کی اطاعت اختیار کی دین اسلام قبول کیا لقا پرستی ترک کی اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ جو مجھکو زیر کریگا مین اُسکی اطاعت کرونگا یہ عہد کے موافق ہوا لہذا تم بھی دین اسلام قبول کرو اور اس جوان کی اطاعت کرو اگر اسکے خلاف ہو تو بھاگ سے چلے جاؤ میرے پاس تمھارا کچھ کام نہین ہی مین نے قزاقی سے توبہ کی یہ جو فولاد نے کہا سب سے پکار کے کہ ہمنے اس جوان کی اطاعت اختیار کی دین اسلام قبول کیا قزاقی سے توبہ کی ہم آپکا ساتھ نہین

سکتے ہین شاہزادہ سے زان سبکو بھی کلمہ پڑھایا وہ بھی از سر صدق مسلمان ہوگئے خواجہ نسیم دوڑکر قدمون پر گرا شاہزادے نے گلے سے لگایا اُسنے بہت تعریف کی لاکھون دعائین دین سب ہمراہیان خواجہ نسیم بھی حاضر ہوئے عذر کرنے لگے شاہزادے نے اُنپر بھی مہربانی فرمائی فولاد شاہزادہ و خواجہ نسیم و اُسکے ہمراہیون کو لیکر مع اپنے ہمراہیون کے بالاے کوہ آیا شاہزادہ کو مقام صدر پر بٹھایا نام و نشان دریافت کیا شاہزادے نے سب واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مین شکار کو نکلا تھا ایک ہرن کے تعاقب مین ادھر آنکلا چونکہ تم لوگون کے مقدر مین خدا پرست ہونا تھا مین کیونکر نہ آتا شکر ہے اُسکا کہ تم لوگ دائرۂ اسلام مین آگئے اب خواجہ نسیم کا مال و اسباب دو اور اُسکو رخصت کردو تاکہ وہ اپنی راہ لے اور مین اپنے لشکر کو جاؤن فولاد نے عرض کیا کہ اب مین آپ کے قدم مبارک کو ترک نکرونگا آج آپکی اور خواجہ کی دعوت کرلون تو کل خواجہ کو رخصت کرونگا اور مین آپکی رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ مع اپنے ہمراہیون کے آپ کے لشکر فیروزی اثر مین چلونگا اور ہمیشہ آپکی خدمت مین مثل ادنی خادمون کے اپنی بسر کرونگا ایسا آقا و سرپرست کہان ملیگا شاہزادے نے بہت انکار کیا فولاد نے اصرار کیا آخر فولاد نے عرض کیا کہ آپ کے مذہب مین رد دعوت نہین کرتے ہین پھر آپ کیون انکار فرماتے ہین یہ سنکے شاہزادہ ناچار ہوگیا فولاد نے دعوت کا سامان کیا بڑے تکلف سے شاہزادہ کی مع خواجہ نسیم و اُسکے ہمراہیون کے دعوت کی رات بھر جلسۂ رقص و سرود کا آراستہ رہا دوسرے دن فولاد نے خواجہ نسیم کا کل مال و اسباب جو کہ لوٹا تھا بلکہ اُسمین کچھ اپنی طرف سے اضافہ کردیا اور خواجہ سے کہا کہ اب تو آپ خوش ہوگئے آپنے بڑا کام کیا آپ میرے محسن ہین میرے اوپر آپ نے احسان کیا کہ مجکو عذاب آخرت سے نجات دلائی راہ ہدایت پر مین آپکی بدولت آیا نہ آپ آقا کو ادھر حمایتی بناکر لاتے نہ مجکو یہ دولت کو مین حاصل ہوتی اسی طور سے مبتلاے ضلالت رہتا مرجاتا مقام میرا جہنم ہوتا مین آپکی اِس مہربانی و عنایت کا شکریہ ادا نہین کرسکتا ہون خواجہ نسیم نے جواب دیا کہ یہ میرا کام نہین ہے بلکہ تمھارے مقدر مین دائرۂ اسلام مین آنا تھا وہ ظہور مین آیا اور مین تم سے بہت خوش ہون یہ کہکر شاہزادے سے رخصت ہوکر مع اپنے کل مال و اسباب کے ہمراہیون کے شاہزادے کو دعائین دیتا ہوا طرف اپنی منزل مقصود کے روانہ ہوا بعد جانے خواجہ نسیم کے شاہزادے نے فولاد سے فرمایا کہ ای فولاد اب تم بھی سامان چلنے کا کرو کیونکہ وہان میرے لشکر مین میرے عزیز و رفقا میرے لیے پریشان ہوگئے اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ حضور آج اور توقف فرمایئے کل یہ غلام ضرور آپکے ہمراہ چلیگا شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا اُسدن بھی فولاد نے دعوت کی اور اپنے ہمراہیون کو سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا وہ لوگ سامان سفر درست کرنے لگے وہ دن اور رات تمام ہوئی صبح کو شاہزادے نے فولاد سے فرمایا کہ آج ضرور چلنا اُسنے عرض کیا کہ یہ غلام آج سہ پہر کو ہمراہ رکاب ضرور چلیگا حضور اطمینان رکھین یہ عرض کرکے سامان سفر کرنے لگا شاہزادہ بالاے قلعہ آکر بیٹھا فولاد بھی موجود ہے ملازم سامان سفر کر رہے ہین فولاد کے ہرکارے بہت سے ادھر اُدھر پھیلے رہتے ہین جدھر جدھر سے لشکر وغیرہ و قافلے آتے ہین وہ آکر خبر دیتے ہین یہ جاکر لوٹ لاتا ہے یہ بیٹھا ہوا شاہزادے سے کلام کر رہا تھا کہ چند ہرکارے حاضر ہوئے اُنھون نے آکر خبر دی کہ ایک لشکر جرار بہت بڑا قریب نولاکھ کے مشرق کی طرف سے آتا ہے بادشاہ اُس لشکر کے ہمراہ ہین بڑا مال و اسباب ہے چلیے اُس لشکر کو لوٹیے بہت کچھ ہاتھ آئیگا فولاد نے یہ سنکر شاہزادے کی طرف دیکھا اور اُسنے کہا

کہ ہمنے اس خلل کو ترک کیا اور توبہ کی مردم آزاری سے اور آپکی قدموں کی برکت سے ہاتھ اٹھایا آپ نے
اگر ہمکو مسلمان فرمایا اب ہمکو کیا لشکر آتا ہی تو آنے دو وہ ہرکارے یہ سنکے چلے گئے فولاد نے شاہزادے
سے عرض کیا کہ اگر حضور نہ توبہ کرا لیتے تو مین ضرور جاکر اس لشکر کو تباہ کرتا ہرکارے بیان کرتے تھے کہ بڑا
مال و اسباب ہی کیسی خزانے بھی ہمراہ ہین غلہ بھی ہی مگر مجبور ہون یہ سنکے شاہزادے نے فرمایا کہ ای فولاد
جس طور سے تم لوٹتے تھے اور قزاقی کرتے تھے یہ طریقہ بالکل نامردی اور بودے پنے کا تھا
اگر تم کہو تو تمکو تماشا لشکر کے لوٹنے کا دکھادین مگر سنا ہی کہ جو لشکر آتا ہی خدا پرستونکا ہی نہ معلوم کدھر جاتا
ہی اور کدھر سے آتا ہی میرا جی چاہتا ہی کہ ان لوگون کو اپنا مطیع کرون بس تم اپنے ہمراہیون کو حکم دو
کہ وہ آراستہ ہون اور ایک نقاب مجکو لادو کہ مین مونہہ پر ڈال کر لشکر پر گرون مگر اس امر کا خیال
رہے کہ نہ تو کوئی اہل لشکر سے قتل ہو نہ انکا مال ضائع ہو صرف انکو سر جنگ دیکھا اپنا مطیع کرنا ہی بلکہ تم مین سے
کوئی مقابلہ کو نہ نکلے مین خود میدان مین جاکر جو افسر و سردار ہونگے انکو زیر کرونگا تمھاری ضرورت بھی نہوگی یہ
بھی تم اپنے ہمراہیون سے کہدو فولاد نے اسیوقت سبکو طلب کیا اور حکم سے شاہزادے کے آگاہ کیا اور کہا
کہ سب مسلح و مکمل ہو ادھر فولاد نے ایک نقاب سبز لاکر حاضر کی شاہزادے نے وہ نقاب مونہہ پر ڈالی
اس خیال سے کہ وہ بھی مسلمان ہین اور مین بھی مسلمان ہون ایسا نہو کہ وہ مجکو مسلمان دیکھکر مقابلہ نکرین
تو پھر کچھ نہوگا یہ بھی شاہزادے نے دل مین خیال کیا تھا کہ یہ لشکر خدا پرستونکا ہی ضرور کمک بدیع الملک کے
جاتا ہی اسکو راہ مین روک کر اپنا مطیع کرو کیونکہ تمھارے پاس اور سب تو سامان صاحبقرانی ہی لشکر نہین
ہی لشکر جمع ہو جائے تو پھر برسر بدیع الملک چلو اور بدیع الملک سے مقابلہ کرو تاکہ کچھ تو لطف بہادری کا
اٹھے اور بدیع الملک کو معلوم ہو کہ دست چپ والون نے یہ شوکت ہم کی جو کہ میرے پاس نہین ہی اور
دست چپ بہادر ہین اور انکے صاحبقرانی ہین جامہ صاحبقرانی انھین پر زیبا ہی ایسے ایسے امر خیال کرکے یہ قصد کیا پس
نقاب ڈالکر اور مسلح اور مکمل ہوکر مرکب پر سوار ہوئے ادھر فولاد بھی اور اسکے ہمراہی بھی سب تیار ہوچکے
شاہزادے نے ان ہرکارون کو طلب کیا اور فرمایا کہ چلو ہمکو بتادو کہ وہ لشکر کدھر سے آتا ہی وہ یہ سنکے آگے ہوئے
شاہزادے نے یوں باگ کا لیا روانہ ہوئے جدھر سے لشکر آتا تھا ناظرین آگاہ ہون کہ وہ تینون لشکر ہین کہ جنکے
بادشاہ زرد ہمان تاجدار و زرنگار شاہ و خورشید ملک گوہر ہین جنکو سیارہ ثانی لیکر طرف بیشہ
معروفیہ کے جاتا تھا مین عرض کر چکا ہون کہ یہ تینون بادشاہ بہم ہوکر حسب الطلب رستم ثانی وغیرہ کے
چلے ہین چونکہ راستہ دشت معروفیہ کا ادھر ہی سے ہی اسی طرف جاتے تھے کہ ہرکارون نے دیکھا
فولاد کو خبر کی فولاد مسلمان ہو چکا تھا توبہ کر چکا تھا خاموش ہو رہا تھا مگر شاہزادے نے وہ خیال
کرکے اور فولاد سے یہ کہکر کہ چلو تمکو لوٹنے کا تماشا دکھادین اسکو ہمراہ لیکر اس لشکر کی طرف چلا وہ
لشکر بلا خوف و خطر قطع منازل و طی مراحل کرتا ہوا چلا آتا ہی جہان پر منزل کرنے کا موقع ہوا منزل کی ورنہ
منزل نہ کی تعجیل اسقدر ہی کہ دو منزلہ و سہ منزلہ کرتا ہوا آتا ہی اُدھر سے یہ لشکر چلا آتا ہی ادھر سے شاہزادہ
بارہ ہزار قزاقون کو لئے ہوئے اس لشکر کی طرف جاتا ہی تھوڑی کاٹ کی تھی کہ ایک میدان وسیع مین پہونچے
کہ گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادے نے اس گرد کو دیکھکر فولاد سے فرمایا کہ اسی مقام پر صف بندی کرو
دیکھو وہ لشکر آتا ہی یہ گرد اسی لشکر کی ہی فولاد نے اس طور سے اپنے قزاقون کو کھڑا کیا کہ جو راستہ لشکر
کے جانے کا تھا وہ روک لیا سب نے تلوارین برہنہ کرلین اسی طور سے کھڑے ہوئے کہ جیسے لوٹنے کا
طریقہ ہوتا ہی فولاد لشکر کو آراستہ کرکے پاس شاہزادے کے آکر کھڑا ہوا جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا

اُس سے نشان لشکر پیدا ہوئے کہ جنپر تعریف خداوند کریم مرقوم تھی وہ نشان لشکر فیلان مست تھے
اُنکے عقب مین جلوس سواری تھا پیش روان لشکر نے دیکھا کہ جدھر ہم جاتے ہین جو ہماری راہ ہے
اُسیطرف قزاق راہ روکے کھڑے ہین برہنہ تلوارین لیے ہوئے ایک نقابدار اُن قزاقون مین ہے کہ وہ
سبکے آگے مرکب پر سوار کھڑا ہے اور ایک پہلوان قوی ہیکل اُسکے پہلو مین ہے یہ واقعہ دیکھکر پیش روان
لشکر اُسی مقام پر تھم گئے اس خیال سے کہ اگر ہم آگے جاینگے تو مقابلہ ہوگا کشت وخون کی نوبت آئیگی
انکو بادشاہون کو اس حال سے آگاہ کرین اگر وہ حکم آگے بڑھنے کا دین تو بڑھین ورنہ جیسا وہ حکم فرماوین
اُسپر عمل کرین مگر یہ لوگ طریقہ سے کھڑے ہوئے تھے کہ میدان جنگ کا فاصلہ درمیان چھوڑکر جو کہ پیش روان
لشکر تھا اور سبکا افسر تھا اُسنے ہرکارون کو طلب کیا اور کہا کہ خبر تو لاؤ اِن لوگون نے کیون ہماری راہ
روکی ہے اور یہ لوگ کون ہین اُنکا منشا کیا ہے وہ ہرکارے اس لشکر مین آئے اور قریب لشکر ہوکر دریافت
کیا کہ تم سبکا افسر کون ہے اہل لشکر فولاد نے کہا کہ ہمارا افسر وآقا جو کہ نقابدار موہنہ پر نقاب ڈالے
ہے وہ ہے اور ہم سب سے آگے کھڑا ہے وہ ہرکارے شاہزادے کے قریب آئے اور کہا کہ ہمارے افسر نے دریافت
کیا ہے کہ آپ کون لوگ ہین اور آپ نے جو ہماری راہ روکی ہے اس سے کیا منشا ہے شاہزادے نے فرمایا
کہ ہم لوگ قزاق ہین اور ہمنے راہ اس منشا سے روکی ہے کہ ہمکو ہمارے مخبرون نے خبر دی ہے ایک
لشکر کثیر آتا ہے اہل اسلام کا قریب نو لاکھ کے ہے مال واسباب وغلہ وخزانہ بھی بہت ہمراہ ہے ہم اُسکے
لوٹنے کو آئے ہین اس سبب سے راہ روکی ہے کہ ہم لوٹینگے جاکر اپنے افسر سے کہدو کہ خیریت اسی مین
ہے کہ سب مال واسباب ہمارے حوالے کرے اور خود جدھر چاہے چلاجائے ورنہ ہم ضرور لشکر کو لوٹ
لینگے وہ ہرکارے یہ سنکے اپنے افسر کے پاس آئے اور سب حال بیان کیا اُسنے کہا کہ جاکر کہو کہ ہم
مالک لشکر نہین ہین بلکہ ہراول لشکر ہین جو کہ مالک لشکر ہین وہ عقب مین آتے ہین اسقدر تامل کرو کہ
وہ آجائین جو چاہے وہ مال واسباب تمکو بخشش دیدین چاہے وہ مقابلہ کرین اور تم لوگ لوٹ لو ہرکارون نے
یہ آکر کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ اچھا مگر یہ بھی اُسنے کہلا بھیجا تھا کہ ہمکو راہ دیدو تاکہ ہم نکلجائین
اسکا یہ جواب دیا کہ یہ ممکن نہین ہے کہ ہم تمکو جانے دین ہرکارون نے جاکر کہا اُسنے کیا دیری کہ ایک مقام
معقول دیکھکر ماہی مراتب وغیرہ اور فیلان نشان کو قرینہ سے قائم کیا اور جو جلوس سواری آتا گیا اسیطرف
وہ قرینہ سے قائم کرتا گیا یہانتک کہ آمد لشکر کی شروع ہوئی شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا کہ ہزارون
سوار وپیادے زرد وزی وردیان پہنے ہوئے چلے آتے ہین اُنھون نے یہ جو دیکھا کہ ہمارے
پیش روان لشکر ایک طرف صف بستہ کھڑے ہین اور جدھر کو جانے والے ہین اُدھر قزاق راہ روکے
کھڑے ہین اُن سوارون اور پیادون نے جو افسر پیش روان لشکر سے دریافت کیا تو اُسنے سب حال بیان
کیا وہ سوار وپیادے اُسی میدان مین طریقہ سے صف بستہ ہوگئے اب لشکر آنے لگا یہانتک کہ
شاہزادے نے دیکھا کہ ایک تخت پر تین بادشاہ سوار ہین وہ تخت قلب لشکر مین ہے گرد وپیش اُس
تخت کے سرداران نامی مرکبون پر سوار اسلحہ مین از سرتا باغرق عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہے عقب
لشکر اور سب سامان قسم باربرداری بازارین وخزانہ بھی وسط لشکر مین ہے شاہزادہ دیکھ رہا ہے اُدھر جب ان
بادشاہون نے دیکھا ایک طرف تمام جلوس سواری کھڑا ہے اور ہمارے لشکر کے سوار وپیادے
صف بستہ کھڑے ہین حکم دیا کہ تخت روک لیا جاے اب جو نگاہ دوڑا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ہمارے
لشکر کے مقابلہ مین ایک مختصر لشکر قزاقونکا تلوارین علم کیے ہوئے کھڑا ہے اور ایک جوان نقاب پوش

اور ایک پہلوان قوی تن اُسکے برابر اور اُن سبکے آگے مسلح و مکمل کھڑا ہو مرکب پر سوار جب سواری
قریب پہونچی تو ایک بادشاہ نے دوسرے بادشاہ سے کہا کہ قرینہ سے معلوم ہوتا ہو کہ ہمارے لشکر
کی راہ قزاقون نے روکی ہو اس غرض سے کہ خزانہ وغیرہ لوٹ لین خیر یہ جانے کہان ہین انکو اس راہ
کے روکنے کا حال معلوم ہو جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ افسر پیش روان لشکر کو حاضر کرو اور کل لشکر کو اس مقام پہ
صف بندی کا حکم فرمایا وہ تمام لشکر اُسی میدان مین صف بستہ ہو گیا لشکر بھاگ سمندر منتہ آیا تھا صفوف لشکر
کی موجہاے دریا کا گمان ہوتا تھا گو سون تک وہ لشکر صف بستہ ہوا تھا جب صف بندی ہو چکی
چوبدارون نے پہنچکر افسر پیش روان لشکر سے کہا کہ تمکو بادشاہ طلب فرماتے ہین وہ خود حاضر
ہونے کا قصد کر چکا تھا یہ حکم سنتے ہی خدمت بادشاہون مین حاضر ہوا اُدھر شاہزادے نے لشکر کو جو دیکھا
تو مثل مور و ملخ کے پایا مگر کچھ بھی ہراس نہ کیا دو سبب تھے ایک تو یہ تھا کہ یہ شاہزادہ کو معلوم ہو چکا
تھا کہ یہ لوگ مسلمان ہین انکا قتل خود شاہزادے کو منظور نہ تھا جو کثرت کا خیال ہوتا صرف جنگ مد نظر تھی
دوسرے دیوان قاف کے لشکرون سے مقابلہ یکہ و تنہا کر چکا تھا کیا خوف ہوتا شاہزادے نے جو نگاہ
اٹھا کر دیکھا تو لشکر مین ہر جوان کو بہادر اور منچلا دیکھا کہ جو ہے وہ بہادر معلوم ہوتا ہے اور بادشاہونکو
بھی بہادر و جری پایا آثار شجاعت اُنکے رخ سے ہویدا تھا اور دیکھا کہ جو سردار اور افسر گرد و پیش تخت ہین وہ سب
جری و بہادر معلوم ہوتے ہین چہرون سے اُنکے شجاعت آشکار ہو خصوصاً ایک جوان کم سن خود پہنے ہوے
طرف تخت شاہی کے ہو تاج سر پر رکھے ہوئے تمام آلات حرب و ضرب سے آراستہ وہ بہت منچلا معلوم
ہوا ہر مرتبہ شاہزادے کی نگاہ اُسپر پڑتی تھی یہ دیکھکر شاہزادے نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ لوگ
میرے مطیع ہون تو کیا معقول لشکر ہو اور کیا جوان ہین انھین بادشاہون مین سے کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ
کرونگا شاہزادہ تو یہ خیال فرما رہا ہو اُدھر اُن بادشاہون نے جب وہ افسر حاضر ہوا اُس سے دریافت
کیا کہ یہ کون لوگ ہین کہ جو راہ روکے کھڑے ہوئے ہین اُسنے عرض کیا کہ مین نے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ قزاق ہین اور انھون نے اس قصد سے راہ روکی ہو کہ ہم خزانہ وغیرہ سرکاری لوٹ لین مین نے
پیام بھیجا تھا کہ ہمکو جانے دو راہ نہ روکو تو جواب دیا کہ سب خزانہ و غلہ و مال و اسباب ہمکو دیدو اور تم چلے جاؤ
اگر نہ دو گے تو ہم زبردستی تم سبکو قتل کر کے لوٹ لینگے جب مین نے یہ سنا تو کہلا بھیجا کہ اسقدر ٹھہر جاؤ
کہ ہمارے بادشاہ ابھی تشریف نہین لائے جسوقت وہ آجائین تمکو اختیار ہو یہ سنتا تھا کہ اُن بادشاہونکو
کو بہت غصہ آیا اور برہم ہو کر کہا کہ اُن قزاقون کی یہ جرأت و لیاقت و حقیقت ہو کہ ہمسے خزانہ طلب کرتے
ہین اور لشکر کے غارت کرنے کا قصد رکھتے ہین خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر اُسکو رخصت کیا اور زرمان تاجدار
نے توماں تاجدار سے کہا کہ اے فرزند تم ان قزاقون کے افسر کے پاس جاؤ اور انکو ہمارے
حال سے آگاہ کرو اگر مان جائین تو خیر ورنہ انکو اس حرکت کی سزا دیجائے یہ سنکے توماں تاجدار نے
اپنے پری پیکر کو مہمیز کر کے صف سے نکلا اور اپنے لشکر کو طے کر کے طرف لشکر شاہزادے کے چلا
شاہزادے نے دیکھا کہ وہی جوان جو دہنی طرف تخت کے مرکب پری پیکر پر سوار کھڑا تھا اپنے لشکر
سے نکل کر میری طرف آتا ہو جوان دخنعدار معلوم ہوتا ہو یہ فولاد سے فرمایا فولاد نے عرض کیا کہ
مین خیال کرتا ہون کہ کچھ پیام لاتا ہو شاہزادے اور فولاد مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ توماں آکر
پہونچا توماں نے جو نقابدار سبز پوش کی طرف نگاہ کی باوجودیکہ نقاب رخ انور پر پڑی ہوئی تھی
مگر اتنا رعب و داب ساطع و لامع تھا اور وہ دبدبہ تھا کہ بیساختہ توماں کا ہاتھ سلام کو اٹھ گیا

نقابدار نے بھی جواب سلام دیا تومان مقابلہ مین نقابدار کے مرکب روک کر کھڑا ہو گیا اور تھوڑی
عرصہ تک دیکھا کیا بعد اسکے کہا کہ ای نقابدار مین آپکے پاس اس غرض سے بھیجا ہوا بادشاہان لشکر کا آیا ہون
انھون نے دریافت کیا ہے کہ آپ نے ہمارے لشکر کی راہ کیون روکی ہی کیا سبب ہی بیکار
آپ ہمکو پریشان کرتے ہین ہمکو راہ دیجیے کہ ہم چلے جائین ایک ضرورت سے جاتے ہین ہمکو
اس روکنے کا انجام خراب معلوم ہوتا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ پہلے تم بتاؤ کہ کہان جاتے ہو اور یہ لشکر
کدھر سے آتا ہی اور تمھارا کیا نام ہی اور ان بادشاہون کا کیا نام ہی تومان نے جواب دیا کہ مین نے
سوال کچھ کیا آپ نے جواب کچھ دیا نقابدار نے جواب دیا کہ جب تک تم یہ نہ بتاؤ گے اسوقت تک
ہم اپنا نشانہ ظاہر نہ کرینگے تومان مجبور ہوا اسنے کہا کہ ہملوگ شہر زرین حصار و زرنگار و منوچہریہ سے
آتے ہین انمین ایک بادشاہ زرین حصار کا ہی اسکا نام زردمان تاجدار ہی اور ایک بادشاہ زرنگار
کا ہی اسکا نام زرنگار شاہ ہی اور ایک بادشاہ کا نام خورشید ملک گیر وہ ہی فرزند منوچہر شاہ کا
بادشاہ منوچہریہ کا اور میرا نام تومان تاجدار بن زردمان تاجدار ہی ہم سب طرف دشت مغرب
کے جاتے ہین اب آپ اپنا نشانہ ظاہر فرمائیے کہ آپ نے کیون راہ روکی ہی شاہزادے نے یہ جو
سُنا اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو وہ لشکر ہی اور وہ بادشاہ ہین کہ جنکو عمو جان و والد بزرگوار نے
بذریعہ سیارہ ثانی کے طلب کیا تھا بڑی خرابی ہوئی ہی کہ یہ لشکر تو ہمارے ہی پاس جاتا ہی
اور ہم اس لشکر سے مقابلہ کو آمادہ ہوئے ہین خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اچھا ہی کہ ان لوگون پر بھی اپنی
شوکت و قوت ظاہر ہو جائیگی یہ دل مین سوچکر کہا کہ ای جوان ہملوگ قزاق پیشہ ہین ہمارا یہ طریقہ ہی
جو قافلہ یا لشکر ادھر سے جاتا ہی اسیر کر لیتے ہین اور راہ روکتے ہین اگر اسنے ہمارے کہنے سے اپنا
مال و اسباب ہمکو دیدیا تو خیر ورنہ ہم اسکو قتل کر کے سب مال و اسباب لوٹ لیتے ہین چنانچہ ہمنے
اس لشکر کی آمد سُنی اور یہ سُنا کہ خزانہ وغیرہ بہت ہی بس ہمنے آکر راہ روکی خیریت اسی مین ہی کہ سب
مال و خزانہ و غلہ ہمکو دیدو اور تم مع لشکر جدھر جاتے ہو چلے جاؤ ہم کچھ تعرض نہ کرینگے اگر یون نہ دوگے
تو ہم زبردستی چھین لینگے بیکار اہل لشکر کا خون تم سب کے سر پر ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو نقابدار
نے کہا تومان نے سنا بہت ناگوار ہوا اور برہم ہو کر کہا کہ ای نقابدار یہ تمھارا خیال خام اور تصور ناتمام
ہی اس لشکر کی طرف کوئی کج نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی اگر رستم و اسفندیار بھی قبر سے اُٹھکر آئین
اور وہ قصد کرین تو وہ بھی غارت ہو جائین تم قزاقون و مکارون کی کیا مجال اور کیا لیاقت ہی
تم اس لشکر کو لوٹ سکو یا اس لشکر کے مال و خزانہ کو ہاتھ لگا سکو یہ لشکر ان شیران دشت وغا
و نہنگان میدان ہیجا کا ہی کہ جو گل گلشن صاحبقرانی اور ثمر شجر صاحبقرانی رونق لشکر مسلمانان زینت لشکر
خداپرستان روح و جان صاحبقران زینت مسند شہریاری فروغ لشکر صاحبقرانی زینت بارگاہ
سلیمانی ہین جن لوگون کی ذات نیک صفات سے دین اسلام کو ترقی ہوئی ہی جن شیران دشت وغا
کے زور و طاقت کی سکے پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک دلون پر بہادرون کے بیٹھے ہوئے ہین جنکے نام
سے شیران دشت وغا کو تپ و لرزہ چڑھتا ہی جنکے نام سنکے بہادرون کے ہاتھ سے تلوارون کے قبضے
چھوٹ جاتے ہین شیرون کے جگر نعرون کی صدا سے شق ہو جاتے ہین جن بہادرون کے زور و طاقت
کی جھنڈے از پردہ دنیا تا پردہ قاف گڑے ہوئے ہین جن شجاعون کی نہیب شمشیر سے آئینہ اسلام
جلا ہوئی جن بہادرون کے آئینہ تلوار مین ہمیشہ فتح و ظفر کی صورت دکھائی دیتی تھی جنکی ظفر ایک ادنی

کنیز و نصرت ایک خادمۂ شجاعت خانہ زاد لونڈی ہے جسکی رکاب سعادت انتساب کو اقبال و جلال ہاتھوں سے
تھامے ہوئے مثل ادنی غلاموں کے دوڑتا ہے جو کہ سرتاج شجاعان جہان ہین جو کہ شیران دشت شجاعت
و نہنگان دریاے سطوت و صولت ہین ای قزاق آگاہ ہو کہ یہ لشکر صاحبقران قاف و نقابداران قاف
کا ہے اور انکی خدمت مین جاتا ہے کیون اپنی قضا بلاتے ہو کیون شامت آئی ہے جو اس لشکر کے روکنے اور
لوٹ لینے کا ارادہ رکھتے ہو اگر ان شیران وغا کو خبر ہو جائیگی تو وہ آکر تمھاری قوم تک کو قتل کر ڈالینگے
ایک کو زندہ نچھوڑینگے تمھارے قلعہ تمک کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر خاک سیاہ کر دینگے سم بادپایان
سے تمھارے قلعہ کی خاک تک اڑا دینگے اور قلعہ کو منہدم کرا کے اسپر خر دنکا ہل چلوا دینگے تم اس لشکر
سے مقابلہ کرنا اور اس لشکر کا لوٹنا اور روکنا آسان خیال کرتے ہو بہت مشکل ہے کیون اپنے کو ورطۂ
ہلاکت مین ڈالتے ہو کیون اپنے کو دریاے مصیبت مین مبتلا کرتے ہو تمھاری کشتی حیات اس خشکی مین
غرق ہو جائیگی کیا تمنے اس لشکر کو بھی اور کسی بادشاہ کا لشکر خیال کیا ہے یا کسی تاجر کا قافلہ تصور کیا ہے
جو لوٹ لینے کا قصد کیا ہے اپنی اس حرکت سے باز آؤ پس اپنی راہ لو ورنہ یاد رکھو کہ سواے ندامت
اور پچھتانے کے دوسری بات نہ ہوگی و سواے کف افسوس ملنے کے دوسرا امر نہ ہوگا میرے کہنے پر عمل
کرو اور راہ چھوڑ کر چلے جاؤ اپنی شامت نہ بلاؤ جب اسطور سے تومان تاجدار نے کہا
نقابدار نے جواب دیا کہ ای تومان آگاہ ہو کہ جو کچھ ہو ہم کسی سے خوف نہین کرتے ہین اس لشکر کی
کیا اصل ہے اگر دیو بھی آئے اودھر سے مال لیکر جانے کا قصد کرے تو ہم لوٹ لین یہ لشکر کیا ہے
میرا نام نقابدار ہے اور یہ جو میرے برابر کھڑا ہے اسکا نام فولاد آہن خوار ہے اس صحرا مین شیران صحرائی
کو آتے ہوئے تپ آتی ہے ہمارے خوف سے رستم و اسفندیار گوشہ قبر مین جا کر دامان کفن سے
مونہہ ڈھانپ کر پوشیدہ ہوئے ہین خیریت اسی مین ہے کہ خزانہ وغیرہ ہمارے حوالہ کرو اور تم اپنی راہ
لو تومان نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہے نقابدار نے کہا کہ تمکو لشکر پر غرور ہے مین اس لشکر کو مور و ملخ کے مثل
تصور کرتا ہون مگر صرف خیال اس امر کا ہے کہ بیکاران بے گناہون کا خون ہوگا مال و اسباب پر تو مین
قبضہ کرونگا تومان نے جوابدیا کہ اب اسکا خیال نہ کرین یہ لوگ اسی لیے ہین شاہزادہ نے جواب دیا
کہ اگر تم بھی اور تمھارے بادشاہ منظور کرین تو مین نے ایک تدبیر سوچی ہے وہ یہ ہے کہ مین اپنے لشکر
سے نکلون اور تمھارے لشکر مین جسقدر پہلوان زبردست اور بہادر ہون اور جسقدر سردار جری اور دلاور
ہون مع بادشاہون کے مجھ سے مقابلہ کرین اگر انمین سے کوئی مجھکو زیر کرے تو مین یہ پیشہ ترک کرکے
اسکی اطاعت کرون اور اگر مین انکو زیر کرون تو آپ سب مع کل لشکر کے میری اطاعت کرین اس
امر سے یہ فائدہ ہوگا کہ دونون طرف کے اہل لشکر ہلاکت سے محفوظ رہینگے اور مطلب حاصل ہو جائیگا
اگر مین غالب آیا تو آپ سب میرے مطیع ہون مال و اسباب پر میرا قبضہ ہو اگر مین زیر ہو گیا تو مین
کل اپنے ہمراہیون کے مطیع ہو جاونگا یہ جو نقابدار نے کہا تومان نے جواب دیا کہ ای نقابدار
مین نے یہ تیرا کہنا بدل قبول کیا جو تمنے کہا وہ ہمکو منظور ہے کیونکہ تمنے یہ بات معقول کہی اب مین اپنے
لشکر مین جاتا ہون اور کسی سردار کو روانہ کرتا ہون تم نکل کر مقابلہ کرنا نقابدار نے کہا کہ ضرور مگر تمنے
یہان قبول کر لیا اگر تمھارے بادشاہ رضامند نہوئے تو کیا ہوگا تومان نے جواب دیا کہ جو مین طے
کر جاؤنگا وہ سب منظور کرینگے اسی سبب سے تو مجکو سب نے روانہ کیا ہے کوئی سبب تو ایسا ہے کہ
مین نے بدون انسے دریافت کیے قبول کر لیا نقابدار نے کہا کہ پھر جانے اور کسی پہلوان کو

براے مقابلہ روانہ کیجیے یہ سنکے توماں وہان سے چلا اور اپنے لشکر مین آیا اور زرد ماں وغیرہ سے
سب تقریر بیان کی اور جوکچھ اقرار کر آیا تھا وہ بیان کیا اور کہا کہ اس سبب سے مین نے یہ اقرار کرلیا
ہو کہ کوئی نہ کوئی ضرور اس نقابدار کو زیر کریگا جب یہ زیر ہو جائیگا اور لشکر زیادہ ہو جائیگا زرنگار شاہ
وغیرہ نے جواب دیا کہ تمنے بڑی عقلمندی کی اور بڑی دانائی کی ایکسکو براے مقابلہ روانہ کرو
توماں نے اسوقت ایک سردار کہ نہایت زبردست تھا اسکا نام شہزاد تھا اسکو حکم دیا کہ اس
نقابدار قزاق کو گرفتار کر لاو زرداں تاجدار کے لشکر کا نتا دیا شہزاد یہ حکم پاکر مرکب کو اڑا کر میدان
مین آیا اور سر باز دکھا کر پکارا کہ او نقابدار سیرے مقابلہ کو آ تاکہ مین تجھکو باندھکر لیجاؤن یہ صدا اسکی
نقابدار نے بودھا مرکب کی باگ کا لیا اور قصد کیا کہ جاکر مقابلہ کرون فولاد نے عرض کیا کہ ہم غلام
کس لیے ہین ہمکو اجازت ملے کہ ہم جاکر مقابلہ کرین نقابدار نے فرمایا کہ مین اُس سے اقرار کر چکا ہون
خلاف وعدہ نہ کرونگا مقابلہ کو مین خود جاؤنگا فولاد مجبور ہو گیا نقابدار مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آیا
ہم نگاور ہوا شہزاد کا مرکب گرد برد ہو گیا مرکب نقابدار اسی مقام پر قائم رہا شہزاد نے مرکب
سنبھال کر نیزہ مارا نقابدار نے بفنون سپہ گری رد کیا اُسنے تلوار کا وار کیا نقابدار نے تلوار کو خالی
دیکر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر شہزاد کو صدر زین سے اُٹھالیا اور فولاد کے حوالہ کیا کہ اسکو قید کرو پھر مبارز
طلب کیا شہزاد کو اسیر کرکے گرگ زاد مقابلہ کو آیا اسکو بھی اسیر کرلیا تھوڑی دیر کے عرصہ مین
جسقدر پہلوان و سرداران نامی لشکر زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر و زرد ماں تاجدار کے
تھے سب نقابدار نے زیر کرلیے اب سواے سپہ سالار زرد ماں ثقیل دیو پرور و سپہ سالار
زرنگار شاہ حسام اژدر گیر و سپہ سالار خورشید ملک گیر یعنی تہمتن شیر سوار و توماں تاجدار
بسیر زرد ماں تاجدار و زرد ماں تاجدار و زرنگار شاہ و خورشید کے اور اہل لشکر کے کوئی
باقی نہین رہا جب یہ واقعہ دیکھا سب نے کہ سب سردار نامی و گرامی نقابدار نے زیر کرلیے ہین اب
چند سردار اور بادشاہ باقی رہے ہین اور اسیر کرلیے ہین اسوقت ثقیل دیو پرور زرد ماں تاجدار
سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور کہا کہ او نقابدار قزاق تو فنون جنگ مین بہت مشاق ہو کہ تمام
سرداروں کو زیر کرلیا اب میرے ہاتھ سے بچنا دشوار ہو میرا نام ثقیل دیو پرور ہو نقابدار نے جواب
دیا کہ مین تجھکو بھی مثل اُن حرف ثقیل کے کہ جو اہل عرب گرا دیتے ہین اسیر کرونگا یہ بھی ثقالت
ظاہر ہے ثقیل مرکب اوجا اکر ہم نگاور ہوا ایکدم مرکب نقابدار کا ایسا ہوا و دس قدم مرکب ثقیل کا اسنے
مرکب کو سنبھال کر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے نیزہ پر نیزہ کو کاٹکر دسوین طعن مین نیزہ ثقیل کا
ہوائی کیا قزاقون مین صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی ثقیل نیزہ بھراب خجالت مین غرق ہوا
برہم ہو کر تلوار کا وار کیا نقابدار نے تلوار کو خالی دیکر اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر ثقیل کو خانہ
زین سے اُٹھالیا اور فولاد کے حوالہ کیا اسی ثقیل کو رستم ثانی نے پہر بھر کی کشتی مین زیر کیا
تھا کہ سہراب ثانی نے چشم زدن مین زیر کرلیا ثقیل کا زیر ہونا تھا کہ حسام اژدر گیر سپہ سالار
زرنگار شاہ بادشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہم نگاور ہوا حسام اژدر گیر کا بھی یہی حال
اسنے گرز کا وار کیا نقابدار گرز کے وار کو رد کرکے اسکو بھی مرکب سے اُٹھالیا اور فولاد کے حوالہ
کیا تہمتن شیر سوار سپہ سالار خورشید سے اجازت لیکر نکلا اسی طور سے مثل ثقیل و حسام کے
زیر ہوا اب توماں تاجدار کو تاب نہ رہی اپنا مرکب تیز کرکے آگے آیا آتے ہی نگاور ہوا اسکا بھی

مرکب سات قدم پسپا ہوا اسنے برہم ہوکر نیزہ کا وار کیا پندرھوین طعن مین اسکا نیزہ ہوائی کر دیا
تلوار ماری تلوار کو خالی دیکر قاش زین سے اٹھا لیا نقابدار نے اور فولاد کی حوالہ کیا اسکو فولاد نے بھی طوق و
زنجیر مین اسیر کیا اسکا اسیر ہونا تھا کہ زرد مان کو تاب نہ آئی فوراً تخت کو خالی کرکے مرکب پر سوار
ہوکر میدان مین آیا آتے ہی گرز کا وار کیا نقابدار نے خالی دیکر اور جھپٹ کر کمر زنجیر تھام کر مثل
تو مان کے مرکب پر سے اٹھا لیا اور فولاد کو حوالہ کیا اسنے اسے بھی اسیر کیا یہان شمسیارہ یہ
واقعہ دیکھ رہے ہین اور دل مین کہتے ہین کہ یہ نقابدار بلائے بیدرمان آفت جان معلوم ہوتا ہے یہ قوت
و طاقت تو ابتک کسی مین نہین دیکھی جو گیا چشم زدن مین گرفتار ہوگیا یہ وہ سردار ہین کہ سنا جاتا ہے کہ انکو
رستم ثانی وغیرہ نے دو دو پہر کے عرصہ مین زیر کیا ہے یا اس نقابدار نے ہر ایک کو چشم زدن مین زیر کیا
نہ معلوم کون ہے یہ لشکر کدھر جاتا تھا کجوشی اور کس بلا مین مبتلا ہوگیا شاہزادون کو اس حال کی خبر کرنا
چاہیے تاکہ وہ اگر کچھ تدارک کرین پھر خیال مین آیا کہ اس معرکہ کا انجام دیکھو کہ کیا ہوتا ہے اب کون مقابلہ
کو جاتا ہے انکو سوائے زرنگار شاہ و خورشید کے کوئی سردار باقی نہین ہے جب ایسے ایسے نامی
و گرامی اسیر ہوگئے تو اہل لشکر کی کیا اصل ہے شمسیارہ یہ دل سے باتین کر رہا تھا کہ خورشید
نے مرکب طلب کیا زرنگار شاہ نے کہا کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا خورشید بولا کہ مین جاؤنگا بعد تکرار بسیار
کے یہ قرار پایا کہ دونون مل کر مقابلہ کرین گے کیون بیکار کی دیر ہو یہ تو یقین ہے کہ یہ جوان ہم دونون
کو زیر لیگا جب یہ امر قرار پا چکا دونون بادشاہ ایک ایک مرکب پر سوار ہوکر چلے اپنے اپنے اہل لشکر
سے و زرد مان کے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اگر ہم بھی اسیر ہو جائین تو تم مقابلہ نہ کرنا نہ جنگ مغلوبہ
کرنا اس نقابدار کی اطاعت کرنا سب مال و اسباب و خزانہ اسکے سپرد کر دینا کیونکہ کیا فائدہ کہ بیکار
خون ناحق ہون اور شمسیارہ کی طرف مونھ کرکے کہا کہ ای نیک آقا نے من تم جاکر ہمارے آقا کو اس
واقعہ کی خبر کرنا کہ وہ غلام مع لشکر کے آتے تھے کہ راہ مین یہ واردات ہوئی مجبور ہوگئے غلامون کی خبر
لازم ہے لشکر مین ایک تلاطم برپا ہوگیا کہرام برپا ہوا ہے مگر یہ دونون اہل لشکر کو اسی حالت مین چھوڑ کر مرکب
اڑا کر مقابلہ مین نقابدار کے آئے نقابدار سے فولاد نے عرض کیا کہ ای آقا ایکی دونون ملکر آتے
ہین نقابدار نے جواب دیا کہ آنے دو کیا اندیشہ ہے ادھر زرنگار شاہ و خورشید نے مقابلہ مین آکر
اور پکار کر کہا کہ ہم جب جانین کہ ہم دونون کو اے نقابدار تو ایک مرتبہ زیر کرلے نقابدار نے جواب دیا
کہ تم دونون ایک مرتبہ وار کرو بس زرنگار شاہ نے دہنی طرف سے اور خورشید نے بائین
طرف سے نقابدار پر تلوار کا وار کیا نقابدار نے دونون کے وارون کو دست چپ و دست راست سے رد
کرکے ایک کی کمر زنجیر دہنی ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے کی بائین ہاتھ سے پکڑ کر اب جو زور کیا برابر
دونون کو قاش زین و صدر مرکب پر سے اٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر فولاد کے حوالہ
کیا اور کہا کہ ای فولاد انکو بھی گرفتار کرو اور ان سب قیدیون کو قلعہ مین لیچلو ہم بھی چلتے ہین اب اس لشکر
مین کون نامی ہے سوائے اہل لشکر کے تینون بادشاہ تک تو گرفتار ہوگئے ہین اب یہ بیچارے اہل
لشکر کیا مقابلہ کرینگے جب ایسے جوانمرد اور بہادر جو کہ اپنے کو وحید عصر خیال کرتے تھے میرے ہاتھ
سے اسیر ہوگئے تو انکی کیا اصل ہے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ لشکر بھی بغیر سردار کے کچھ نہین کر سکتا ہے دوسرے
اسی شام بھی ہوگئی ہے نہین تو اسیوقت تمام مال و اسباب و خزانہ پر قبضہ کر لیتے اب کل صبح کو آکر قبضہ
کرلینگے یہ کہکر اور اہل لشکر کی طرف مونھ کرکے کہا کہ تم لوگ اطمینان رکھو کہ ہم تمھارے سردارون

وبادشاہون کو تکلیف نہ دینگے اگر وہ ہماری اطاعت کرینگے تو ہم انکو رہا کر دینگے نہ قید رکھینگے یقین ہے
کہ وہ ضرور ہماری اطاعت کرینگے کیونکہ ہمارے آگے اقرار ہو چکا تھا دوسرے یہ امر ہے کہ ہم
بھی خداپرست ہین اور اہل اسلام کے دوست ہین ہم کو یہ نہین منظور ہے کہ خداپرست بیکار کو تباہ ہون
گو قزاق ہم ضرور ہین مگر اہل اسلام کی تباہی کے خواستگار نہین ہین اسی سبب سے تو ہم تم ایک
مرتبہ نہین گرے اس طور سے لڑے اب تم یہان باطمینان تمام فروکش ہو ہم صبح کو آکر سب اہل
و اسباب پر قبضہ کرینگے اور تمھارے مالکون سے زیادہ تمکو راحت دینگے یہ کہکر مرکب کی باگ
پھیری اہل لشکر اور بہرسہ بادشاہ ساکت سناکیے کہ نقابدار اُن سب اسیرون اور اپنے ہمراہیون کو
لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا یہان بہرسہ بادشاہ کے لشکر نے کچھ خیمے باہم صلاح کر کے
برپا کیے اس خیال سے اور یہ سوچکر اور باہم راے کر کے کہ دیکھین انجام کیا ہوتا ہے اور اگر
بھاگ جائین تو کہان جائین سوائے اسکے کہ اس نقابدار کی اطاعت کرین دوسرے ہمارے
سردارون کا حکم بھی یہی ہے یہ راے جب قرار ہو گئی اپنے سردارون اور بادشاہون کے رنج والم مین
وہ لشکر اُسی مقام پر اُترا اگرچہ حال تھا کہ جیسے لوٹا ہوا لشکر ہوتا ہے یہ تو یہان اُترے اُدھر نقابدار
اُن سبکو لیکر بالائے قلعہ پہونچا حکم دیا کہ ان سبکو قید کرو مگر کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے طعام لذیذ
و آب سرد سے انکی خاطر کرنا بہت راحت دینا کیونکہ یہ سب خداپرست ہین اور عالی رتبہ ہین شہزادے
وشہریار زادہ اور خود بادشاہ ہین کبھی یہ اسیر نہین ہوئے تھے آج نئی بلا انپر نازل ہوئی ہے
یہ فرما کر نقابدار داخل ایوان ہوا فولاد نے اُن سبکو بہت راحت و آرام سے قید کیا کسی امر
کی تکلیف نہ دی راوی نے بیان کیا ہے کہ رات ہو گئی تھی نقابدار نے نماز وغیرہ پڑھکر اور
خاصہ نوش فرما کر آرام کیا راوی ان سب کو اسیر اور نقابدار کو خواب راحت مین مبتلا رکھتا
ہے اور اہل لشکر بہرسہ شاہ کو اُسی صحرا مین اپنے اپنے بادشاہون کے رنج والم مین
مبتلا رکھتا ہے اب سیارہ و نقابداران سبز پوش کا حال تحریر کرتا ہے کہ جب زرنگار شاہ و
خورشید ملک گیر کو نقابدار سبز پوش نے اسیر کر لیا یہ واقعہ دیکھکر سیارہ ثانی فوراً طرف
بیشہ معروفیہ کے روانہ ہوا کہ رستم ثانی وشہراب ثانی وشہریار و ایرج نامدار کو اس
حال سے آگاہ کرون کہ انکا لشکر حسب الطلب زہر دہان و زرنگار وغیرہ لیے آتے تھے کہ راہ
مین ایک قلعہ قزاقون کا تھا وہ سد راہ ہوئے آخرش ایک نقابدار بہت زبردست تھا اُسنے
سب کو زیر کر لیا جبکہ مقابلہ کی نوبت آئی اور سب خزانہ وغیرہ لوٹ لیا لشکر اُن بادشاہون کا
اُسی صحرا مین مقیم ہے جلد آکر انکی مدد فرمائیے اور انکو رہا فرمائیے یقین ہے کہ وہ اگر اس نقابدار کو سزا
سزا دینگے اور سب کو رہا کر لینگے سیارہ ثانی ایسے ایسے دل سے خیالات کرتا ہوا پاے شاطر
مارتا ہوا چلا جاتا تھا تھوڑی راہ طے کی تھی کہ رات ہو گئی اس خیال سے کہ راستہ نہ بھول جاؤن
اُسی صحرا مین قیام کیا ایک شجر کے اوپر رات بسر کی صبح کو نماز صبح پڑھکر طرف بیشہ کے روانہ
ہوا یہ ادھر جاتا ہے اب نقابدارون سنیے رستم ثانی وغیرہ کا حال ملاحظہ ہو کہ یہ گم ہو جانے سے سہراب
ثانی کے بہت پریشان تھے ہر مرتبہ قصد کرتے تھے کہ تلاش کو جائین مگر پھر خیال کرتے تھے
کہ کدھر جائین چند سوار برائے تلاش روانہ کیے تھے وہ بھی واپس آئے تھے اور عرض کیا تھا
کہ ہم بڑی بڑی دور تلاش کر آئے مگر کہین پتہ نہ ملا یہ سنکے رستم ثانی وغیرہ پریشان ہوئے

اب صلاح ہونے لگی کہ کیا کیا جائے یہ رائے قرار پائی کہ سوائے اسکے کہ صبر کیا جائے اور سوئے خداوند کریم کیا جائے وہ مالک ہر دو جہاں جامع المتفرقین ہے کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیگا یہ لوگ یہ رائے کر کے اور سوچ کے خاموش ہو رہے اور انتظار کر رہے ہیں دربار اُسی طور سے آراستہ ہوتا ہے آج چوتھا دن ہے شاہزادے کو گم ہوئے کو کہ سیارہ ثانی نے یہ تدبیر کی کہ قریب لشکر آکر ہو بہو اپنی اصلی صورت بنا کے نقاب مونہہ پر ڈال کے داخل لشکر ہوا یہاں بارگاہ میں نقابدار بیٹھے ہوئے ہیں ذکر سہراب ثانی کا ہو رہا ہے اُدھر اہل لشکر نے جو سیارہ کو دیکھا کہا کہ بہتر صاحب آپ آ گئے سیارہ سبکی تقریر سنتا ہوا جواب سلام دیتا ہوا بارگاہ میں آیا نقابداروں کو سلام کیا نقابدار سیارہ کو دیکھکر خوش ہو گئے اس خیال سے کہ سیارہ آ گیا ہے اب پتہ تلاش کر کے پتہ لگائیگا سیارہ قریب رستم ثانی وغیرہ آیا اور دیکھا کہ یہ لوگ بھی کچھ متفکر اور متردد بیٹھے ہوئے ہیں دنگل سہراب ثانی کا خالی ہے اُسپر غاشیہ پڑا ہوا ہے اسکو یہ خیال ہوا کہ شاید کچھ طبیعت سست ہو گئی اس سبب سے بارگاہ میں نہیں آئے ہیں اپنے خیمہ خاص میں ہونگے قریب نقابداران کے آکر دریافت کیا کہ سب خیریت ہے شاہزادے کا مزاج کیسا ہے آپ لوگ متردد و متفکر کیوں ہیں نقابداروں نے فرمایا کہ ای بھائی کیا بیان کریں بڑی سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں پرسوں سے سہراب ثانی کا پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے سواران لشکر بڑی بڑی دور تلاش کر کے کچھ پتہ نہ ملا نہ معلوم کہاں ہیں شکار کے لیے گئے تھے یہ سنا جاتا ہے کہ آہو کے تعاقب میں مرکب کو ڈالکر کسی طرف چلے گئے ہیں ہم اس تردد میں ہیں اب تم آ گئے ہو پتہ لگاؤ گے تم اپنی خیریت بیان کرو اور یہ بیان کرو کہ زردمان وغیرہ آئے یا نہیں آئے تو کیا جواب دیا سیارہ ثانی نے یہ سنکے کہا پہلے تو آپ نے میرے حواس گم کر دئے شاہزادے کی خبر سنکے میں تو بدحواس ہو گیا میں نے جو بارگاہ کو آ کے ویسے خالی پایا تو یہ گمان کیا تھا کہ وہ اپنے خیمہ خاص میں ہونگے یا کسی ضرورت میں ہونگے اس سبب سے تشریف نہیں لائے مگر اب معلوم ہوا کہ انکا پتہ بھی نہیں ہے میں تو انکے پاس اور آپ لوگوں کے پاس ضرورت سے آیا تھا میں بھی تو ایک نئی آفت میں مبتلا ہو گیا ہوں مجمل کیا مختصر ہے زردمان و زرنگار و خورشید و آپ کے سب سردار اور کل لشکر اہل لشکر پر کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے جو ان لوگوں پر گذری اور جس آفت میں وہ لوگ مبتلا ہیں کیا بیان کروں میں اُسکی خبر دینے کو آیا تھا کہ آپ لوگ اُنکی کمک کریں اور انکو اس آفت سے رہا کریں جسمیں وہ مبتلا ہیں بیان اگر دوسرا واقعہ سنا جو اس جاتے رہے واقعی بجل اہل اسلام کا ستارہ گردش میں ہے نقابداروں نے فرمایا کہ جلدی بیان کرو کہ کیا واقعہ ہے تب سیارہ ثانی نے اپنا شہر زرین حصار میں جانا شب کو عیاری کر کے زردمان و توقان کو محل سے نکال لانا اور تکیہ میں لیجا کر انکو سب حال سے آگاہ کرنا اقرار چلنے کا کرنا اپنی تدبیر بتانا کہ اس طور سے چلو انکا سب حال برجیس بیان کرنا دوسرے دن اسی تدبیر سے لشکر آراستہ کر کے زرنگار یہ پر پھر جانا زرنگار شاہ کا عزت و حرمت سے پیش آنا اپنا مہمان کرنا کل حال سنکے زرنگار شاہ کا مع لشکر ہمراہ ہونا زردمان کے ان دونوں بادشاہوں کا ملک منوچہریہ پر جانا خورشید کا خبر پا کر استقبال کو آنا باہم باتیں ہونا اور سب حال سے آگاہ ہو کر بعد مہمان نوازی کرنے کے مع لشکر کے ہمراہ ہونا سب کا اس طرف کو روانہ ہونا دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوئے صحرائے فولاد میں پہنچنا قزاقوں کے یعنی فولاد آہن خوار و نقابدار کا آگر راہ روکنا باہم گفتگو ہونا نوبت بجنگ و پیکار آنا سب سرداروں و بادشاہوں کا اسیر ہونا

نقابدار کے ہاتھ سے اپنا ادھر براے خبر روانہ ہونا اور وہ حالات جو تباہی ممالک اسلام و خروج
برجلیس کے زرد مان وغیرہ سے سنے تھے سب لفظاً لفظاً بیان کیے اور کہا کہ وہ لوگ اس بلا مین مبتلا ہو
ورنہ اتنک ترک کے آ چکے ہوتے میرے ہمراہ آپ لوگون کے شرف قدم بوسی سے مشرف بھی ہو چکے
ہوتے تم انکی خبر لینا مناسب ہی مگر کیا کیا جاے آپ خود مبتلاے رنج و غم ہو رہے ہین کہ نقابدار اٹھ کھڑے
ہوئے اور کہا کہ ہم جلد اس نقابدار کو سزا پہونچاتے ہین وہ اپنے دل مین کیا سمجھا ہی ساری قزاقی بھول
جائیگا ایسی سزا پائیگا اسنے اس لشکر کو بھی لاوارث خیال کیا ہی ابھی ہم اس لشکر کے وارث
اور سرپرست موجود ہین ہماری موجودگی مین یہ بھلا ہو سکتا ہی کہ کوئی ہمارے خیرخواہون اور فرمانبردارونکو
تکلیف دے سکے جب تک ہم زندہ ہین خداپرستون کو کوئی ٹیڑھی نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی یہ جو
تباہی و بربادی و ظلم و ستم اہل اسلام پر ہوئی ہی ہمارے یہان نہ ہونے سے ہوئی اگر ہم ہوتے تو
برجلیس کی یہ لیاقت و طاقت تھی کہ وہ بدعت کرتا وہ ہمارے ہاتھ سے کہان جاتا ہی اے سیارہ
ہمارے ہمراہ چلو ہمکو اسکے مقام کا پتہ بتادو تاکہ ہم اس نقابدار کو سزا دیکر زرد مان تاجدار وغیرہ
کو رہا کرین سیارہ نے عرض کیا کہ اے آقاے من مین اس نقابدار کی بہادری و شجاعت و زور و
طاقت کا کیا حال عرض کرون ایسا بہادر جری تو میری نگاہ سے نہین گذرا مین نے حمزہ صاحبقران
و صاحبقران ثانی و بدیع الملک و آپ کے والد یعنی شاہزادہ ایرج نوجوان و ملک قاسم
علمشاہ عالیشان و دیگر سرداران اسلام و اولاد حمزہ صاحبقران کو اور آپکو اور شہریار عالی تبار
کو دیکھا اور انکی جنگ و پیکار بھی دیکھی اور زور و طاقت بھی مگر یہ زور و طاقت کسی مین نہین پایا جو کہ
اس نقابدار سبزپوش کا دیکھا کہ دن بھر کے عرصہ مین اسنے چھ سات سو سردار زبردست زیر
کر لیے اور جو کیا اسکو قاش زین سے اسکا حربہ رد کرکے اٹھا لیا اور اپنے رفیق کے حوالہ کیا اب
سواے اہل لشکر کے کوئی سردار زبردست برجیس بادشاہ کے لشکر مین نہین رہا بلکہ تینون بادشاہ
بھی اسیر ہو گئے ہین یہ واقعہ دیکھکر مین ادھر کو آیا اے آقا گو مین آپ کے ہمراہ نہ تھا جب آپ فقیر ہوکر
زرین حصار مین گئے تھے اور آپنے ثقیل وغیرہ کو زیر کیا تھا و شاہزادہ شہریار نے حالت
درویشی مین زرنگار شاہ وغیرہ کو اٹھا لیا مین نہ موجود تھا مگر سنا گیا ہی کہ آپ نے ثقیل کو دو پہر کے
عرصہ مین زیر کیا تھا اسی طور سے شہریار کی حالت سنی گئی ہی مگر اس نقابدار نے کل کو پانچ پانچ
منٹ کے عرصہ مین زیر کر لیا ہی حربہ تک کرنے کی مہلت نہ دی سواے ایک ایک وار کے مین
اسکی چالاکی اور پھرتی کا کیا حال عرض کرون نقابدارون نے فرمایا کہ سب حال معلوم ہو جائیگا جب ہمسے
سامنا ہوگا لے بس اب چلو دیر نہ کرو سیارہ نے کہا بسم اللہ تشریف لے چلیے وہ نقابدار تھے
سردارون سے یہ کہکر باہر آئے کہ آپ لوگ لشکر سے ہوشیار رہیگا ہم ابھی آتے ہین اپنے
رفیقون کو رہا کرنے جاتے ہین انکو رہا کرکے فوراً واپس آتے ہین کیونکہ ہمکو براے تلاش شہزادہ
ثانی سیارہ کو روانہ کرنا ہی دوسرے یہ بھی خیال ہی کہ ایسا نہو کہ مقروف کجکلاہ لشکر لیکر براے
مقابلہ آجاے اور ہمکو یہان نہ پاکر کچھ فساد برپا کرے اور لشکر کو پریشانی ہو ان سب نے عرض
کیا کہ ہمکو بھی حکم ہو کہ ہم بھی چلین کہا کہ پھر لشکر مین کون رہیگا دوسرے وہان زیادہ مجمع کی کیا ضرورت
ہی ہم تین آدمی کافی ہین یہ کہا ایک نقابدار نے ان دونون نقابدارون کی طرف دیکھکر کہا کہ میرے
نزدیک مناسب ہوگا کہ آپ بھی یہان تشریف فرما رہین مین جاتا ہون اسکو سزا دیکر آتا ہون اور

سب کو رہا کر کے لاتا ہون اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ضرور جائینگے بلکہ تم یہان پر ٹھہر جاؤ اُنھون نے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی خلاصہ یہ کہ وہ تینون نقابدار سردارون کو لشکر مین چھوڑ کر بیرون بارگاہ آئے اور مرکبون پر سوار ہو کر طرف دشت فولادیہ کے سیارہ کو لیکر روانہ ہوئے ایک نقابدار نے دوسرے نقابدار سے کہا کہ کہین ایسا تو نہین ہی کہ سہراب ثانی نے نقابدار بنکر ان سبکو زیر کیا ہو جواب دیا کہ اُنکو کیا ضرورت تھی جبکہ یہ اُنکو معلوم ہوا تھا کہ یہ سب ہمارے خیرخواہ ہین اور خداپرست ہین اور ہمارے عیار کے ہمراہ حسب الطلب ہمارے آگئے ہین نہ کوئی دشمنی تھی نہ عداوت تھی کہ اُسکا بدلا لیا اُسنے جواب دیا میری رائے تو یہ ہی کہتی ہی خیر چلیے حال کھل جائیگا یہ نقابدار تو ادھر سے جاتے ہین وہان سُنئے جب کہ صبح ہوئی شاہزادہ خواب راحت سے بیدار ہو قلعہ کے دیوان خانہ مین آکر تشریف فرما ہوا سب قزاق جو کہ اعلے مرتبہ کے تھے آکر حاضر ہوئے فولاد بھی آیا سلام کر کے اپنے مقام پر بیٹھ گیا اُسوقت شاہزادے نے فرمایا کہ لاؤ اُن سب قیدیون کو پہلے تینون بادشاہون توماں تاجدار و سپہ سالارون و دیگر سرداران معزز کو لانا مین انکا دیوان سمجھونگا یہ حکم دینا تھا کہ خود فولاد اٹھا اور زندان خانہ مین گیا یہان یہ لوگ براحت و آرام بیٹھے ہوئے نقابدار سبزپوش کی تعریف کر رہے ہین کہ ہی تو قزاق مگر بہت بامروت و خلیق معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُسنے کسی قسم کی ہمکو تکلیف نہین دی بلکہ راحت ملی یہ آرام و راحت بلا قید خانہ مین کہان واقعی بڑا صاحب خلق و مروت و بہادر و شجاع ہی یقین ہی کہ ہمکو براے اطاعت طلب کریگا اور کہیگا کہ اطاعت کرو ہم یہی جواب دینگے کہ ہم جسکے خادم ہین اور جو لوگ ہمارے محسن ہین آپ اُنسے مقابلہ کیون اگر آپ اُنکو بھی زیر کر لیجیے اور وہ آپ کی اطاعت کرینگے تو ہمکو بھی کوئی عذر نہو گا اس امر کا ہمکو یقین ہی کہ یہ نقابدار آخر غالب نہ آئیگا بلکہ مغلوب ہو گا جبکہ اُنھون نے بڑے بڑے دیو قاف مین قتل کیے ہین تو یہ نقابدار کیا ہی ضرور زیر ہو گا اگر خدانخواستہ وہ بھی زیر ہو گئے تو مجبوری ہی یہی باتین باہم ہو رہی تھین کہ فولاد پہونچا اور کہا کہ تشریف لے چلیے آپ لوگون کو ہمارے آقاے نعمت طلب فرمایا ہی یہ لوگ اُسی طور سے مطوق و مسلسل اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہمراہ فولاد کے وہان آئے کہ جہان نقابدار تھے ان سبکو دیکھتے ہی حکم دیا کہ قید ان سب کے جسمون سے دور کرو اور سبکو کرسیان بیٹھنے کو دو مین یہ کیونکر گوارا کرون کہ جبکہ مین خداپرست ہون تو اہل اسلام میرے روبرو مقید بیٹھے ہون یہ حکم دینا تھا کہ سب کے جسمون پر سے قید دور کی گئی تینون بادشاہ و توماں بیچ مین تھے اور سب سردار گرد تھے یہ مروت و خلق دیکھکر یہ لوگ اور حیران ہوئے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت نقابدار نے توماں سے کہا کہ اب آپ اپنے وعدہ کے موافق میری اطاعت کرین کیونکہ مین نے آپکو زیر کیا ہی پہلے تو یہ فرمائیے کہ مین نے آپکو بمردی زیر کیا یا کوئی مکر کیا سب نے کہا نہین آپنے ہمکو بمردی زیر کیا ہم یہ کیونکر کہین کہ مکر سے زیر کیا اور ہم سب آپکی اطاعت کرنے پر بدل رضامند ہین اور ہم اپنے قول و اقرار کے پابند ہین مگر ایک شرط ہے ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہین کہ ہم سب نقابداران قاف کے محکوم ہین اور فرمانبردار ہین ہم سب اپنے اپنے ملک مین تھے کہ وہ بردہ قاف سے تشریف لاکے فلان حجرہ مین فروکش ہوئے ہین ہمکو طلب فرمایا ہی گو ہم سب نے اپنے اہل لشکر سے یہ ظاہر کیا ہی کہ ہم براے امداد اہل اسلام جاتے ہین کیونکہ کفار نے اہل اسلام پر خروج کیا ہی بہت سے ملک تباہ کیے ہین وہ سب ہمارے دینی بھائی ہین اُنکی امداد پر ضرور ہی اور یہ امر ایک مصلحت سے ہمنے اپنے اہل لشکر سے بیان کیا ہی مگر اصل یہ ہی جو کہ ہمنے آپ سے کہا کہ ہم اپنے

آقاؤن کے حسب الطلب مع لشکر کے انکی خدمت مین جاتے تھے کہ آپ سے مقابلہ ہوا اور ہم زیر ہوگئے اور جس مصلحت سے یہ امر ہمنے پوشیدہ کیا تھا اور پوشیدہ کرینگے وہ ہم بیان نہین کر سکتے ہین نہ آپ ہمسے دریافت فرمائین ہمنے جو کہا ہے کہ ایک شرط سے اطاعت کرتے ہین وہ شرط یہ ہے کہ آپ مع اپنے لشکر کے ہمارے ہمراہ تشریف لے چلین اور اُن نقابداران قاف وصاحبقران قاف سے مقابلہ کرین اگر آپ انکو زیر کرلینگے تو ہم ضرور آپکی مع انکے اطاعت کرینگے یقین ہے کہ وہ بھی آپکے مطیع ہونگے اور اگر آپ زیر ہوگئے تو آپکو اطاعت کرنا ہوگی اُنکی نقابدار گو آپ پیشہ قزاقی کا کرتے ہین مگر ہمکو یہ یقین ہوتا ہے کہ آپ کسی خاندان بزرگ سے ہین اور کسی مصلحت سے یہ پیشہ اختیار کیا ہے بھلا قزاقون مین یہ خلق ومروت کہان انکو اپنے کام سے کام ہے لوٹا مارا چلتے ہوئے یہ آپہی کا طریقہ ہوگا جو کہ شریف اور عالی خاندان ہوگا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ آپ خدا پرست بھی ہین ہان اگر خدا نخواستہ کافر ہوتے تو ہم پر ستم کرتے ہم آپکی ان حرکات سے بہت نادم ہوئے ہین اور اپنے کو نفرین کرتے ہین کہ ہم کیون لڑے یہی عذر پیشتر کیون نہ پیش کیا ہمکو یقین ہے کہ آپ اُسوقت بھی قبول کرتے اور اب بھی یہ فرمائیگا کیونکہ آپ مجکو بہت صاحب مروت وصاحب خلق نظر آتے ہین بھلا کوئی بھی اپنے دشمن کو بدون اطاعت کیے ہوئے قید سے رہا کردیتا ہے جیسا کہ آپ نے کیا یہ اُسی عالی خاندانی کا اثر ہے گو یہ پیشہ بہت رکیک ہے مگر مصلحت وقت سے آپکو یہی تدبیر بن پڑی کہ کوئی نہ کوئی اسمین بھید او راسرار ضرور ہے یہ جو تقریر زردمان وتومان وغیرہ نے کی نقابدار نے مسکرا کر جواب دیا کہ یہ سب آپ لوگون کی قدر دانی اور عزت افزائی ہے ورنہ مین لائق ہون جو پیشہ وطریقہ میرا ہے یہ کوئی عالی خاندان نہ کریگا صرف خدا پرست ہونے کا سبب ہے مین یہ چاہتا ہون کہ میرے ہاتھ سے کوئی خدا پرست ہلاک نہو اور کافر کوئی جان کا دشمن ہون اسقدر مال ودولت رکھتا نہین ہون کہ سپاہ ولشکر جمع کرکے کافرون سے مقابلہ کرون اور جہاد کرون یہ طریقہ اختیار کیا کہ جو کافر ادھر سے مال واسباب لیکر نکلا اُسکو لوٹ لیا اگر خدا پرستون کا قافلہ یا لشکر آیا اُسنے مال واسباب طلب کیا اگر اُنھون نے بخوشی دیا تو نصف لے لیا اور نصف واپس کردیا اگر وہ آمادہ فساد ہوئے جو اُنکا افسر اعلے ہوا اُسکو میدان مین نکلکر اُس سے مقابلہ کیا اور اُس سے یہ اقرار کر لیا کہ اگر مین زیر کرلونگا تو نصف مال لے لونگا اگر تم زیر کرلینا تو جو کچھ میرے قلعہ مین ہے تم لے لینا بلکہ مین تمھاری مثل ادنے خادمون کی اطاعت کرونگا یہ قول واقرار کرکے مقابلہ کیا خداوند کریم کے فضل سے کوئی آجتک غالب ہی نہین آیا سوائے زیر ہونے کے نہ ادھر کوئی خدا پرست کا قافلہ آیا نہ لشکر سوائے آپ کے یا ایک اور لشکر آیا تھا یا چند قافلے شاہزادے نے بہت سی تدبیر مصلحت کی ہے انکو یہ منظور نہین ہے کہ مین اپنے کو ظاہر کرون ان لوگون پر پردہ رکھا ہے گو ظاہر ہوجائینگے مگر آپ نے ابھی ظاہر کرنا مصلحت نہین جانا خیر اس سے تو کوئی غرض نہین ہے آپ یہ فرماتے ہین مجکو یہ بھی بدل منظور ہے آپ یہان قیام کرین صرف آج کل مین آپ کے ہمراہ چلونگا اور قسمت آزمائی کرونگا وہ سب خوش ہوگئے اِدھر نقابدار نے اُن سب سردارون کو جو کہ قید خانے مین باقی تھے طلب کرکے رہا کیا اور کرسیان بیٹھنے کو مرحمت کین فولاد کو حکم دیا کہ سب کی دعوت کا سامان کرو فولاد سامان دعوت مین مصروف ہوا یہ لوگ یہان بخوشی بیٹھے ہوئے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ ان بادشاہون کے لشکر کے ہرکارے صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے اس خیال سے کہ دیکھین قزاق ہمارے شاہون اور سردارون کے ساتھ کیونکر پیش آتے ہین

اُنھون نے یہ حال دیکھا اور ابھی یہان زیر کوہ تینون لشکر مسلح و مکمل اس قصد سے فروکش ہین کہ اِدھر ہرکارون نے ہمکو آکر خبر دی کہ قزاق ہمارے بادشاہون اور سردارون کے ہمراہ یہ بدی پیش آئے ہم قلعہ پر جا رہینگے اور تمام قزاقون کو مع اپنے نقابدار کے قتل کرینگے خواہ ہم سب ہلاک ہوجائین یہان سے زندہ نہ جائینگے خواہ اُنکو قتل کرین اور اگر ہرکارون نے یہ کہا کہ ساتھ عزت و حرمت کے پیش آئے اور کوئی تکلیف نہ دی تو جو ہمارے افسرون و بادشاہون کی راے وہ ہماری راے یہ تو اس قصد سے یہان فروکش ہین وہان اور سب نے نقابدار سے کہا کہ اگر ہمکو اجازت ہو تو ہم اپنے لشکر مین ہو آئین تاکہ اہل لشکر کو اطمینان ہوجائے کہ ہمارے افسر و بادشاہ رہا ہوگئے کیونکہ وہ لوگ بہت متفکر ہونگے نقابدار نے فرمایا کہ آپ ایک ایک فرمان اپنا دستخطی لکھ بھیجیے کہ تم سب اطمینان رکھو ہم سب اچھی طرح سے ہین اور نقابدار نے ہمکو اپنا مہمان کیا ہی ہم رہا ہوگئے مقام فکر و تردد نہین ہی تم فروکش رہو ہم کل آجائینگے آپ لوگ زحمت کیون کرین ان سب نے کہا کہ بہت اچھا اُسوقت زرنگار شاہ نے فردوس و خورشید نے اس مضمونکا فرمان اپنے ہاتھ سے تحریر کرکے اور ہر ایک ذ اپنے اپنے دستخط کرکے ایک اپنے سردار کو دیا کہ یہ فرمان جا کر اہل لشکر کو دینا سب حال اُنسے کہنا وہ ابھی چلا نہ تھا فرمان لیکر قصد چلنے کا کیا تھا ہرکارے جو موجود تھے اُنھون نے بھی یہ حال دیکھکر قصد چلنے کا کیا تھا مگر یہ سب یہان آئے ہین اُدھر زیر کوہ سیارہ ثانی اُن نقابدارون کو لیکر پہونچا دیکھا نقابدارون نے کہ ایک لشکر فروکش ہی کوسون لشکر پڑا ہوا ہی مگر سب مسلح و مکمل ہی سیارہ نے کہا کہ یہی لشکر ہی اُن بادشاہونکا نقابدارون نے کہا کہ وہ قزاق و نقابدار کہان ہین سیارہ نے کہا کہ جب مین آپکی طرف روانہ ہوا تھا تو اُنکو اُسی میدان مین چھوڑ گیا تھا وہ قلعہ سامنے اُنھین کا ہی یقین ہی کہ قلعہ مین ہونگے آپ ٹھہر جائین مین اِن اہل لشکر سے دریافت کرتا ہون اگر وہ قلعہ مین ہین تو آپ قلعہ مین تشریف لے چلین اور اُنکو رہا کرین نقابدارون نے فرمایا کہ بہت جلد دریافت کرو سیارہ نے مونہ پر سے نقاب دور کی اور روغن عیاری نکال کر پھر اپنی صورت وہی بنائی کہ جس صورت سے اِن لوگون کے ہمراہ آیا تھا اس خیال سے کہ اگر مین نقاب ڈالے ہوئے اِنکے پاس جاؤنگا اور دریافت کرونگا تو کوئی نہ بتائے گا یہ خیال کریگا کہ یہ بھی اُنھین مین سے ہی وہی پہلی صورت بنا کر جاؤنگا تو سب بتا دینگے نقابدارون نے فرمایا کہ یہ کیا حرکت ہی سیارہ نے اپنا خیال ظاہر کیا اور کہا کہ مین اسی صورت سے آپ کے ہمراہ آنکے شہر و ن سے آیا ہون یہکر اور نقابدارون کو ایک درخت کے سایہ مین ٹھہرا کر آیا ہے شاطری مار کر لشکر مین آیا اہل لشکر نے جو اُسکو دیکھا تو پوچھنے لگے کہ بھائی تم کہان چلے گئے تھے ہم پر تو یہ بلا نازل ہوئی اور سب حال بیان کیا سیارہ نے کہا کہ مین نے سب واقعہ دیکھا تھا مین تمھارے بادشاہون و سردارونکی رہائی کی فکر مین گیا تھا مجکو یاد آگیا کہ یہان سے قریب ایک جنگل ہی وہ بہت سرسبز ہی اسمین نقابدار خداپرست مومن رہتے ہین اور کچھ تھوڑا سا لشکر بھی اُنکے ہمراہ ہی مگر خیمے وغیرہ اور مال اور اسباب بہت ہی وہ ایسے بہادر ہین کہ اسقدر مال و اسباب لیکر صحرا مین رہتے ہین کوئی اُنکا کچھ نہین بنا سکتا ہی پہلے تو بہادری اُنکی دیکھئے دوسرے مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ وہ دیو کو اس طور سے قتل کرتے ہین کہ جیسے کوئی پشہ کو مل ڈالتا ہی ہزارون دیو قتل کیے ہین اور جب کبھی اہل اسلام پر وقت سخت پڑا اور اُنکو خبر ہوئی وہ جاکر پہونچے اور کمک کی اور اُس لڑائی کو فتح کیا

اور کفار کو شکست دیکر اپنے مقام پر پھر واپس آئے اگر حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی و اولاد
حمزہ کی کمک کی ہو بڑے بہادر ہین انکو چلکر اس واقعہ کی خبر کرون وہ شاید اگر ان قزاقون و نقابدار
کو زیر کرین اور اس حرکت کی سزا دین بس انھین کے لینے کو گیا تھا سب کی قسمت سے وہ مل گئے
اگر مین نہ جاتا تو وہ آج صبح کو طرف ممالک اسلام کے کوچ کر جاتے کیونکہ انکو خرابی اہل اسلام کی
خبر ہو گئی تھی سب سامان درست کر چکے تھے صرف صبح کا انتظار تھا مین نے انکو اس حال سے آگاہ کر دیا
اور سب واقعہ بیان کیا انھون نے جواب دیا کہ ان قزاقون و نقابدار کی بھی یہ لیاقت ہے کہ وہ خدا پرستونکو
ہماری زندگی مین اذیت دین اور قید کرین اور انکے مال کو لوٹ لین ہم صبح کو ادھر نہ جائینگے تمھارے
ساتھ چلین گے اور پہلے ان بادشاہون کی کمک کرینگے جو کہ قزاقون کے ہاتھ سے پریشان ہوئے
ہین کیونکہ وہ خدا پرست ہین دوسرے تمھارے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ لشکر لیکر اہل اسلام
کی کمک کو چلے تھے مگر اس امر مین دو شرطین ہین اور دو شرطون سے ہم انکو رہا کرنے پر موجود ہین
ایک شرط تو یہ ہے کہ جب ہم انکو رہا کرلین تو وہ مع اپنے کل لشکر و سردارون کے ہماری اطاعت کرین اور
ہمکو اپنا آقا تصور کرین اور ہم جس طور سے کہین اُس طور سے لشکر کو آراستہ کر کے چلین دوسری شرط
یہ ہے کہ ہمسے اس امر کی درخواست نکرین کہ آپ نقاب اپنے مونھ پر سے دور کرین اور نہ کسی سردار
سے ہمارے حال کے مستفسر ہون اور ہم لشکر کا انھین سے ایک کو بادشاہ کرینگے ہم خود حکومت نہ کرینگے
اور دو بادشاہ جو ہین جب تک ہم لشکر مین رہین اور وہ ہماری رائے کے بادشاہ کی اطاعت کرین اور
جب اپنے اپنے ملک کو جائین پھر اختیار ہے اور ہر ایک خود بادشاہ و صاحب تاج و تخت ہے اگر یہ شرط انکا
انکو قبول ہون تو ہم چلتے ہین مین نے کہا کہ آپ تشریف لے چلین وہ ضرور قبول کرینگے تو بھائیون مین انکو
لایا ہون وہ سامنے زیر درخت مرکبون پر سوار کھڑے ہین اسی امر سے انکی جرأت بھی ظاہر ہے کہ مین نے کہدیا
تھا کہ اُس نقابدار نے بڑے بڑے سردارون کو جو کہ قریب سات آٹھ سو کے تھے ایک دن مین
اسیر کر لیا انھون نے کچھ اسکا بھی خیال نہ کیا صرف آپ ہی تینون صاحب میرے ہمراہ چلے آئے
لشکر بھی نہ لائے اب جو تمھاری رائے ہو وہ کرو اور یہ بتاؤ کہ وہ قزاق اور نقابدار اُن سب کو
لیکر کہان گیا ہے تاکہ پتہ معلوم ہو تو یہ نقابدار جاکر انکو رہا کرین یہ تقریر سنکے اہل لشکر نے جواب دیا
کہ ای بھائی جو تمنے بیان کیا ہمنے سب سُنا اور ہمکو قبول ہے مگر اس شرط سے کہ اگر یہ نقابدار ہمارے
بادشاہون و سردارون کو بدون ہماری کمک کے رہا کرینگے تو اُس حالت مین ہمین قبول ہے اگر ہم سے
کمک کی خواہش کی اور ہم بھی شریک مقابلہ ہوئے تو ہمکو قبول نہین ہے گو یہ امر ہم بدون اپنے
بادشاہون اور سردارون کے قبول کرتے ہین مگر ہمارے افسر و بادشاہ ہمکو اسقدر دوست
رکھتے ہین کہ جو ہم عرض کرینگے وہ اُسکو منظور فرمالینگے اگر اُن نقابدارون نے بدون ہماری
شرکت کے ان سب کو قزاقون کی قید سے رہا کر لیا تو ہمارے بادشاہ و سردار اور ہم سب ضرور اطاعت
انکی کرینگے اور اپنا آقا و مولا جانینگے اور اپنا محسن و سرپرست خیال کرینگے اور آپکے حکم پر
بسر و چشم عمل کرینگے اور آپکے وقت ہو تو اپنی جانین نثار کرینگے ای بھائی تمنے ہم سب پر بڑا احسان
کیا ہم اسکا شکریہ ادا نہین کر سکتے ہین خداوند کریم تمکو اور ان نقابدارون کو جزائے خیر دے
اور ان قزاقون پر ظفر دے اور مراد دلی پوری فرمائے کہ انھون نے اس وقت سخت و مصیبت مین
ہماری کمک کی اور ہمارے بادشاہون کی رہائی کے لئے آئے ہین ای بھائی جو تمنے پوچھا کہ

قزاق اُن سبکو لیکر کدھر گئے ای بھائی جب وہ نقابدار ہمارے بادشاہون کو اسیر کر چکا تو اُن سب کو لیکر اندر قلعہ کے چلا گیا اور ہمسے یہ کہ گیا کہ تم لوگ یہان مقیم ہو مین بوقت صبح آکر سب مال و اسباب پر قبضہ کرونگا وہ چلا گیا ہم یہان مقیم ہوئے تمام رات رنج و الم مین بسر کی جب سحر ہوئی ہم سب مسلح و مکمل اس غرض سے ہوئے اور ہمنے ہرکارون کو طرف قلعہ کے یہ کہکر روانہ کیا کہ خبر لاؤ اگر قزاق ہمارے بادشاہون کے ساتھ یہ نیکی پیش آئے تو خیر جو انکی مرضی وہ ہماری مرضی اور اگر یہ بدی پیش آئینگے تو ہم خبر پاکر اندر قلعہ کے گھس جاوینگے اور قزاقون کو قتل کرکے اپنے سردارون کا عوض لینگے خواہ ہم ہلاک ہون خواہ قزاق وہ ہرکارے ابھی تک نہین آئے ہین ہم انکا انتظار کر رہے ہین اور اسی قصد سے مسلح و مکمل ہوئے ہین اور زیر قلعہ آکر ٹھہرے ہین سیارہ نے کہا کہ اب تم اطمینان رکھو یہ نقابدار اکیلے جاکر رہا کیے لاتے ہین تمکو شرکت نہ کرنا پڑیگی وہ لوگ خوش ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ واقعی یہ نقابدار بڑے بہادر ہین اور بڑے خداپرست ہین کہ اہل اسلام کے اسیری کی خبر پاکر بدون جانے بوجھے چلے آئے باوجودیکہ اس نقابدار کے بہادری کی حالت سن چکے ہین اور زور و طاقت کی بھی حالت سے آگاہ ہو چکے ہین اسیر جرأت کی یہ تو یہ باتین کر رہے ہین ادھر سیارہ نے جاکر نقابدارون سے سب حال کہا اور اپنی تقریر بیان کی اور کہا کہ وہ قلعہ مین لیکر چلا گیا ہے یہ سنتا تھا کہ انمین سے ایک نقابدار نے برہم ہو کر مرکب اٹھایا اور کہا کہ مین ابھی جاکر قزاقون کو مع اُس نقابدار کے سزا دیتا ہون اور اُن سب کو رہا کرتا ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین اندر قلعہ کے گھس جاونگا مرکب کو مہمیز کیا مرکب نقابدار کا مہمیز کرنا تھا کہ سیارہ ثانی اسی صورت سے باے شاطری مارکر آگے نقابدار کے چلا اس قصد سے کہ مین جاکر وہان کی حالت دیکھون کہ قزاق ان سب کے ساتھ کیونکر پیش آئے ادھر اُن دونون نقابدارون نے بھی اپنے اپنے مرکب طرف قلعہ کے مہمیز کیے اور چلے وہان قلعہ مین فرمان تیار ہو چکا ہے اور سردار کو دیا جا چکا ہے اُسنے قصد چلنے کا کیا کہ سیارہ ثانی در قلعہ پر پہونچا اور داخل قلعہ ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان یہ سب لوگ بیٹھے ہوئے تھے نقابدار کے پاس سیارہ نے دیکھا کہ ایک طرف سردار اور تینون بادشاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین مگر سب رہا ہین ایکے بھی جسم پر قید کا نام نہین ہے اور ہنس ہنس کر باتین کر رہے ہین اُنکے سامنے صدر مین وہ نقابدار دنگل پر مثل شیر غران کے بیٹھا ہوا ہے اور سب قزاق گرد و پیش موجود ہین اور فولاد بھی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے یہ واقعہ دیکھکر سیارہ حیران ہوا کہ یہ لوگ کیونکر رہا ہوئے کیا اسکی اطاعت کر لی ہے جیسے سیارہ وہان پہونچا اور سب کی نگاہ پڑی غل ہوا کہ یہ کون ہے جو بدون اجازت کے اندر آیا اب اُن سردار و تینو بادشاہون نے بھی پلٹ کر دیکھا اور نقابدار سبز پوش نے بھی زرد مان تاجدار وغیرہ اور اُسکے سردارون نے پہچانا کہ یہ تو وہ ہین جو کہ ہمارے آقا کے پردہ فاحت سے آنے کی خبر لائے تھے اور ہمارے ہمراہ تھے نقابدار سبز پوش نے جو دیکھا تو اپنے ملازمون سے کہا کہ یہ کون ہے جو یون بے ادب یہان چلا آیا زرد مان نے جو یہ کلام نقابدار کا سنا کہا کہ ای نقابدار اُنکے اسیری کا حکم نہ دیجیے یہ ہمارے لشکر سے ہمارے پاس آئے ہین ہمارے حال کے دریافت کرنے کے لیے یہ سنکے نقابدار نے منع کیا اپنے ملازمون کو وہ رک گئے ورنہ چاہتے ہی تھے کہ قید کرلین اُدھر سیارہ ثانی قریب زرد مان و زرنگار شاہ وغیرہ کے پہونچا اور جھک کر کان مین کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا اور تم کیونکر

رہا ہوئے زردمان نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ نقابدار نے ہماری دعوت کی ہے تم کیون آئے تمہارے آنے کا کیا سبب ہوا ہم تو آتے تھے مگر نقابدار نے روک لیا ہمنے تم سب کے اطمینان کے لیے فرمان لکھا تھا فلان سردار کو دیا تھا وہ لیکر آتا اُسنے قصد کیا تھا کہ تم آ گئے خراب تم جاکر سب کو مطمئن کر دینا سیارہ نے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ ہمارے آقا تمہارے رہا کرنے کو آتے ہین دیکھنا کیسی سزا اس نقابدار و قزاق و فولاد کو دیتے ہین تمام قلعہ خون سے لعل کر دینگے زردمان تاجدار و زرنگار شاہ نے کہا کہ کہان ہین اور کب تشریف لائینگے کیونکر انکو اس حال سے آگاہی ہوئی سیارہ نے کہا کہ جب اس نقابدار نے اسیر کر لیا تو مین اسوقت لشکر سے نکل گیا اور جاکر انکو اس حال سے آگاہ کیا وہ سنتے ہی فوراً روانہ ہوئے بھلا اب انکو تاب تھی کہ آ سکے سردار و ہواخواہ قید ہون اور وہ صبر کرین انکی رہائی کو نہ آئین اب اس نقابدار کو معلوم ہوگا زردمان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ یہ سنکے خوش ہو گئے اور کہنے لگے کہ تمکو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ہم سب یہان ہین سیارہ نے سب حال انکا نقابدارون کو لیکر آنا اور لشکر مین جاکر وہ تقریر کرنا اور اہل لشکر سے معلوم ہونا کہ قلعہ مین ہین اپنا سب حال نقابدارون سے بیان کرنا انکا ادھر کو روانہ ہونا اپنا اُنسے پہلے یہان آنا اس خیال سے کہ چلکر دریافت کرون اور دیکھون کہ کیا حالت ہے سب بیان کیا یہ سنتا تھا کہ زردمان تاجدار وغیرہ نے پلٹ کر دیکھا کہ آقا آ تو گئے دیکھا کہ ابھی تو نہین آئے سیارہ سے کہا کہ تم تو کہتے ہو کہ آقا تشریف لاتے ہین کہان ہین سیارہ نے کہا کہ مین نے یہ نہین کہا کہ چل چکے ہین مین عیار ہون یا شاطر ہار کر چلا آیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر نقابدار آکر قلعہ کو طے کر کے اس دربار کے قریب پہونچا کہ جہان یہ سب بیٹھے تھے کیونکہ اہل قلعہ سے دریافت کر لیا تھا کہ ہمارا آقا و نقابدار کہان ہے انھون نے کہا کہ وہ سامنے جو عمارت ہے وہان سب تشریف فرما ہین یہ مرکب کو ڈپٹ کر وہان آئے در ایوان پر ایک قزاق بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو نقابدار کو دیکھا کہ یہ قصد رکھتا ہے کہ اندر مع مرکب کے جائے کہا کہ اے نقابدار مرکب سے اُترئے ہمکو اپنے نام سے آگاہ فرمائیے تاکہ ہم خبر کرین اجازت ملے تو جائیے نقابدار نے فرمایا کہ ہمکو اجازت کی ضرورت نہین ہے ہم بدون اجازت کے جائینگے اُسنے یہ قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دون کہ دیکھا وہ نقابدار آ پہونچے اچنبہ کر گیا اور کہنے لگا کہ آپ کو اختیار ہے مین منع نہین کرتا ہون اُدھر جو گئے ایک مرتبہ زردمان نے پلٹ کر دیکھا اور سیارہ سے کہا کہ ابھی تک آقا نہین آئے نقابدار سبزپوش نے زردمان سے کہا کہ تم پلٹ پلٹکر کیا بار بار دیکھتے ہو اُس شخص نے کیا تمسے کہا ہے کہ تم اُسکو سنکے بہت خوش ہو زردمان نے کہا کہ یہ خبر لائے ہین کہ تمہارے آقا آتے ہین تمہارے رہا کرنے کو جبکہ مین نے آپ سے ذکر کیا ہے کہ ہم نقابداران قاف کے غلام ہین ہم سبکی اسیری کی خبر پاکر تشریف لاتے ہین خوب ہوا آپ اسی مقام پر ٹھہر جائیے آپکے اور انکے فیصلہ ہو جائیگا یہ سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ زہے میرے نصیب کہ وہ لوگ خود یہان تشریف لائے یہ میری کب لیاقت تھی مین تو خود انکی خدمت مین چلتا اور اپنی تقدیر آزمائی کرتا انھون نے کیون تکلیف کی یہ کہکر اپنے ملازمون کی طرف دیکھکر کہا کہ اُس قزاق کو جاکر منع کر دو کہ اگر نقابدار آئین تو نہ روکے جانے دے اُدھر ملازم نقابدار چلے تھے منع کرنے کو اور اُدھر تینون نقابدار اُس قزاق کو ڈانٹ کر اور مع مرکب کے اندر گئے ایک نقابدار کو بہت غصہ ہوا اور وہ سب سے آگے ہین مرکب کو چمکا کر صحن مین پہنچے دیکھا کہ ایک نقابدار اورنگ پر بیٹھا ہوا ہے اور گرد اسکے اور بہت سے لوگ ہین ایک بہت زبردست پہلوان مع اور

برابر اُسکے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اور زر دمان تاجدار و توبان تاجدار اور اُسکے سردار کرسیون پر
بیٹھے ہوئے ہین اور دو بادشاہ اور اُنکے سردار بھی بیٹھے ہوئے ہین مگر سب رہا ہین اور اسی طرف
دیکھ رہے ہین جیسے یہ نقابدار صحن مین پہونچے اور سیارہ نے دیکھا کہا زر دمان سے کہ لو آقا آگئے
ادھر نقابدار نے ان سبکو دیکھکر نعرہ کیا کہ او نقابدار سبز پوش قزاق یہ کیا تیری حرکت تھی کہ تو نے ہمارے
لشکر کے سردارون کو اسیر کیا کیا تو آگاہ نہ تھا کہ یہ سب ہمارے پاس جاتے ہین پس خیریت اسی مین
ہی کہ آ ہماری اطاعت کر اور ہمکو اپنا آقا تصور کر ورنہ اس قلعہ کو خون سے لعل کر دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا
تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو ہمارے بہادرون کے لشکر کو لوٹے ہم لشکر مین نہ تھے ورنہ تجھکو حال معلوم ہوتا
جیسے ہمنے خبر پائی ہم فوراً تیری سرکوبی کو آئے معلوم ہوتا ہی کہ تو نے ہمارے آنے کی خبر سن لی تھی کہ جو
ان سبکو رہا کر دیا ہم بھی اس سبب سے رحم کرتے ہین کہ تو نے انکو رہا کر دیا ورنہ ضرور قتل کرتے بس خیریت
اسی مین ہی کہ اُٹھ اور رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور ہماری رکاب کو بوسہ دے یہ جو نعرہ کیا اور
اُدھر سیارہ نے کہا کہ لو آقا آگئے سب نے صدائے نعرہ سُنکے پلٹکر دیکھا اور نقابدار سبز نے بھی
دیکھا کہ نقابدار سرخ پوش مع کسب کے چلے آتے ہین زر دمان تاجدار و زرنگار شاہ و توبان و خورشید
بھی ہین نقابدار سبز پوش تو سمجھ گیا مگر اور سب حیران ہوئے کہ یہ کون ہین اور یہ تو اس نقابدار سے بھی بہادر
اور زبردست معلوم ہوتے ہین کہ پرائے قلعہ مین گھس آئے اور ہمارے بادشاہون کی حمایت کرتے
ہین وہ انکو اپنا سردار کہتے ہین یہ کیا واقعہ ہی بیان اگر نیتے واقعے پیش آئے ایک نقابدار نے ہم سبکو
زیر کر لیا یہ اسیر حکومت جتاتے ہوئے آئے فولاد قزاق نے نقابدار سے کہا کہ حضور یہ کیا واقعہ ہی اور یہ
کون بے ادب ہی جو یون بے ادبانہ چلا آتا ہی اور کلمات بیہودہ بک رہا ہی مجکو اجازت فرمایئے کہ مین اسکو ادب
سکھا دون اور قزاق بھی تلوار کی دیکھنے لگے نقابدار سبز نے اشارہ کیا تم ٹھہر جاؤ تم مین سے
کوئی نہ بولے اور فولاد سے کہا کہ خاموش رہو وہ سب ساکت ہوگئے فولاد بھی خاموش ہوگیا ابھی یہ
سرخ پوش صحن مین تھا کہ سب نے دیکھا وہ نقابدار سرخ پوش اور آگئے وہ بھی بہت برہم ہو کر پکارے
کہ او نقابدار سبز پوش قضا تو نہین آئی ہی ہمارے ہاتھون سے اُٹھ اور ہم سبکی اطاعت کر راوی بیان کرتا ہی
کہ جب زر دمان و زرنگار و خورشید نے ان نقابدارون کو دیکھا سب کے سب کھڑے ہوگئے
ان بادشاہون کا کھڑا ہونا تھا کہ سب سردار کھڑے ہوگئے اُدھر وہ نقابدار سبز پوش مع اپنے سردارون
کے گھبرا ہوا اور ہاتھ جوڑکر یہ کہتا ہوا اُن نقابدارون کی طرف چلا کہ آیئے آیئے تشریف لایئے قدم
رنجہ فرمایئے اسقدر غصہ نہ فرمایئے یہ سب موجود ہین انسے دریافت فرمایئے کہ مین نے انکو کسی قسم کی
تکلیف نہین دی ہی یہ کہتا ہوا چلا اُدھر اُن نقابدارون نے جو نقابدار سبز پوش کو دیکھا ہر ایک کے دل مین
محبت پیدا ہوئی اور خون عزیزی نے جوش مارا ادھر زر دمان و توبان و زرنگار و سیارہ و دیگر سردارون نے
یہ حال دیکھا اور فولاد و کل قزاق حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ یہ نقابدار اُن نقابدار کو دیکھکر اسقدر خائف
ہوا کہ ہاتھ باندھکر اور کلام عاجزانہ کرتا ہوا اُدھر کو جاتا ہی اُنھون نے کچھ بات بھی نہ کی تھی اور نہ کچھ کہا نہ سنا
صرف نعرہ کیا اُسپر یہ حال ہوا اُدھر اُن نقابدارون نے جو دیکھا اور جوش محبت پیدا ہوا یہ حیران ہوتے کہ یہ کیا
سبب کہ اس نقابدار کو دیکھکر ہمارے دل مین اسکی محبت پیدا ہوئی اور ہر رگ و پے مین خون عزیزی
جوش مارنے لگا عجیب بات ہی یہ نقابدار یہ خیال کرتے ہوئے چلے جاتے ہین ادھر سے وہ نقابدار چلا آتا
ہی جیسے نقابدار سبز پوش قریب اُن نقابدارون کے پہونچا سر کو جھکا دیا اور کہا کہ مجھسے خطا تو ہوئی معاف

فرمایئے یہ سر حاضر ہی قلم فرمایئے یہ سنتا تھا کہ اُدھر دل مین جوش محبت پیدا ہوا دلمین خیال کیا کہ کیا سبب ہی اس
نقابدار کو نقاب اُلٹکر دیکھنا چاہیے جیسے نقابدار نے سر جھکایا نقابدار سرخ پوش نے فوراً نقاب کو
اُلٹ دیا پردۂ نقاب سے ایک آفتاب طالع ہوا نقابدار نے دیکھا کہ ابر نقاب سے خورشید آسمان
صاحبقرانی نے طلوع کیا یعنی یہ نقابدار باوقار ہمارا سرور قلب ہی اور صبر دل ناصبور ہی یعنی سہراب
ثانی ہی جو کہ آہو کے عقب مین مرکب کو ڈالکر نکل گیا تھا پتہ نہ ملا تھا بہت تلاش کیا جسکے لیے کیی دن
سے بیقرار تھے یہ دیکھنا تھا کہ نقابدار سرخ پوش نے گلے سے لگا لیا اور کہا کہ ای فرزند یہ کیا حرکت
تھی ہم تمھارے لیے کیی دن سے بیقرار تھے اور سوار برائے تلاش روانہ کیے تمھارا پتہ نہ ملا شکر
ہی اُس خداوند کریم کا کہ اُسنے تمسے ملاقات کرادی ہم بہت پریشان تھے کہ تم کہان چلے گئے ہو
خداوند کارساز نے بڑا اپنا فضل کیا کہ تم ہموار نہ کیا ان واقعات کو سنکے بہت غصہ آیا تھا یہی
دل مین تھا کہ جیسے نقابدار کو دیکھنا وار کرنا بڑا فضل ہوا کہ تم اس حرکت سے باز رہے یہ جوان سب
سردارون اور بادشاہون نے دیکھا کہ نقابدار سرخ پوش نے نقابدار سبز پوش کی نقاب اُلٹ دی
اور گلے سے لگا لیا جبکہ اُسنے سر کو جھکایا اُدھر اُن دونون نقابدارون نے بھی دیکھا اور پہچانا آگے
بڑھے اور قریب آکر کہا کہ ماشاءاللہ نفس سہراب ثانی نے سلام کیا اور چاہا کہ قدمون کو چومون کہ
کہ اُن نقابدارون نے بھی سینہ سے لگایا اُدھر سیارہ نے زردمان تاجدار و زرنگار شاہ
و خورشید سے کہا کہ تم اس امر سے آگاہ ہوے کہ یہ جوان کون ہی یہی روح تن نقابداران و سرور
قلب نقابداران زینت بارگاہ سلیمانی فرزند رستم ثانی سہراب ثانی ہی اسی جوان نے طلسم چہل
چراغ سلیمانی کو فتح کرکے باب رحیا و دادا کو رہا کیا ہی اور سب سامان شوکت مہیا کیا ہی اسی جوان
کو خداوند کریم کی طرف سے مرتبہ صاحبقرانی مرحمت ہوا یہی کل لشکر کا افسر ہی اور ہوگا مین جوان کے بلانے
اور خبر کرنے کو گیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ شیر کیی دن سے غائب ہی ہرن کے عقب مین گیا تھا پھر ابھی
نہین آیا یہ نقابدار بہت پریشان تھے کہ تمھاری حالت سنکے ادھر کو چلے آئے خداوند کریم نے یہان باہم
ملاقات کرادی معلوم ہوا کہ اس شیر نے ادھر آکر پہلے ان قزاقون کو زیر کیا اُسکے بعد تمھارے لشکر کو
اور تمھارے سردارون کو زیر کیا یہ سب باتین سیارہ نے چپکے سے زردمان سے کہین
وہ اور خوش ہوے سیارہ نے پکار کر فولاد سے کہا کہ ای فولاد آگاہ ہو کہ یہ نقابدار جو کہ ان لوگون کو
کرنے آتے تھے تمھارے نقابدار کے عزیز و قریب ہین اور بزرگ ہین تم بھی قدم بوسی حاصل کرو
فولاد خود حیران ہے کہ یہ کیا امر ہی اُدھر سہراب ثانی اُن نقابدارون کو لیکر ایوان مین آیا اور
جاے صدر پر بٹھایا آپ بھی بیٹھا اور سب بیٹھے اُسوقت سہراب ثانی سے نقابدارون نے
دریافت کیا کہ ای فرزند نقاب پوشی اور اس واقعہ کا کیا سبب ہوا سہراب ثانی نے جواب
دیا کہ سبب نقاب پوشی کا یہ ہوا اور اب مین بھی نقاب پوش رہونگا کہ جو مجکو دیکھتا ہی وہ یہ کہتا ہی
کہ تم خاندان حمزہ صاحبقران سے ہو بس اگر مین نقاب پوش نہونگا تو ہر ایک پہچان لیگا آپ کا
مطلب اور میرا انشا فوت ہو جائیگا اس سے بہتر ہی کہ مین بھی نقاب پوش ہون دوسرے قزاقی
کے سبب نقاب پوش ہوا تھا جب مجکو مخبرون نے خبر دی کہ ایک بہت بڑا لشکر خدا پرستونکا
آتا ہی مین نے فولاد سے کہا کہ چلو ہم تمکو قزاقی اور لوٹ کا تماشا دکھلا دین کہ یون لوٹتے ہین
بس مین نے آکر اس لشکر کو روکا دوسرے یہ بھی خیال مین آیا کہ کچھ تو شوکت نمائی ہو مین آپکا

لشکر نہ سمجھا تھا نہ مین نے یہ جانا تھا کہ یہ وہ لشکر ہی کہ جسکو آپ نے طلب کیا ہی ورنہ کبھی ایسی حرکت
نہ کرتا جب مین مقابلہ مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لشکر ہی کہ جسکو طلب کیا تھا بس اب مقابلہ سے
بدون مقابلہ کے واپس جانا مناسب نہ جانا مقابلہ کیا اور سبکو زیر کر لیا اس شرط کے ساتھ کہ
اطاعت کرنا اور انکو یہان لا کر رہا کر دیا کہ آپ تشریف لائے یہ سب موجود ہین اور مین بھی حاضر ہون
نقابدارون نے فرمایا کہ تمنے خوب کیا تم بیان کرو کہ یہان کیونکر پہونچے یہ لشکر بھی تو تمھارا ہی اور
ہم بھی تمھارے ہین اب ہمارا زمانہ پیرانہ سالی کا ہی ہم قوت اور طاقت آزمائی کر چکے اب تمھاری
شوکت کو دیکھکر خوش ہو نگے ہم تو صرف برائے خدمت تمھارے ہمراہ ہین اور اگر تمھاری یہ رائے
ہی کہ ہم نقاب پوش ہون تو بہتر ہی مگر نقاب یاقوت رنگ ہو تو اچھا ہی سہراب نے قبول
کیا اور تمام واقعہ خواجہ نسیم کے ملنے کا اور آپکے حال کے دلانے کا ادھر آنے کا فولاد سے
مقابلہ ہونے کا اور زیر کرنے کا بیان کیا نقابدار بہت خوش ہوئے سہراب ثانی نے فولاد سے
کہا کہ آپکے قدمون کو بوسہ دو یہ ہمارے بزرگ ہین اور ہم انھین کے ہمراہ ہر وہ تا سے یہان
آئے ہین یہ ساری عزت و آبرو انھین سب صاحبون کی دی ہوئی ہی یہ سنتا تھا کہ فولاد نے اٹھکر
نقابدارون کے قدمون کو بوسہ دیا انھون نے دست شفقت پشت و سر پر رکھا اور سب قزاق
آداب شاہی بجا لائے ادھر سیارہ ثانی زردمان وغیرہ سے کہا کہ تم بھی اٹھکر قدم بوسی حاصل
کرو یہ لوگ کھڑے ہوئے تھے قدم بوسی کے لیے آگے بڑھے اور چاہا کہ قدمون کو بوسہ دین
نقابدارون نے زردمان وغیرہ کے سر کو سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تمکو لازم ہی کہ ہمارے
فرزند سہراب ثانی کی اطاعت کرو انھون نے عرض کیا کہ ہمکو قبول ہی اور ہمنے اقرار کیا تھا کہ ہم جنکے
تابع فرمان ہین اگر انکو اب زیر فرمائیگا تو ہم اطاعت کرینگے اب یہ آپکے نور بصر راحت قلب و جگر نکلے
تو ہمکو اس امر کی از حد خوشی ہوئی کہ ہم تو اپنے آقا اور سرپرست کے ہاتھ سے زیر ہوئے کوئی مقام رنج
و افسوس نہین ہی نقابدارون نے فرمایا کہ انکے قدمون کو بوسہ دو کہ یہی تمھارے لشکر کے مالک و
افسر ہین اور یہی صاحبقران ہین زردمان وغیرہ نے چاہا کہ سہراب ثانی کے قدم چومین کہ سہراب
ثانی نے ان سبکو سینہ سے لگایا سب مہربانی سے پیش آئے وہ سب کے سب بہت
خوش ہوئے سب سردارون سے کہا کہ تم لوگ بھی قدم بوسی حاصل کرو وہ سب بھی قدم بوس ہوئے
جب یہ سب امر ہو چکے نقابدارون نے سہراب ثانی سے فرمایا کہ اب لشکر کو چلو کیونکہ ایسا نہو کہ معروف
کجکلاہ آجائے اور ہمکو نہ پاکر لشکر کو پریشان کرے تو خرابی ہو سہراب ثانی نے جواب دیا کہ
بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر فولاد سے کہا کہ سامان سفر کرو فولاد تو سامان سفر مین مصروف ہوا
اور اپنا لشکر درست کرنے لگا زردمان وغیرہ نے عرض کیا کہ جب تک سامان سفر درست ہو حضور
ہمارے لشکر مین چلین تاکہ ہم اپنے اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہمنے ان نقابدارون کی
اطاعت کی اور انکے ہمراہ جاکر اہل اسلام کی کمک کرینگے کیونکہ انکا بھی تو قصد اسی طرف کا ہی فرمایا کہ
چلو بس زردمان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ ان نقابدارون کو اپنے ہمراہ لیکر مع اپنے کل سردارون
کے طرف اپنے لشکر کے چلے سہراب ثانی کے بھی مونہہ پر نقاب سرخ پڑی تھی ادھر ہرکارون نے
اہل لشکر زردمان وغیرہ کو خبر دی کہ خوش ہو تمھارے سردار رہا ہوئے اور بادشاہ اور ان نقابدارون
اپنے ہمراہ لیکر آتے ہین وہ نقابدار بھی انکا فرزند نکلا جو نقابدار ہمارے آقا کی کمک کو آئے ہین سردارون

وارد ہونا سہراب

و بادشاہون نے اُن نقابدارون کی اطاعت قبول کرلی ہی اور خوشی خوشی انکو لیکر آتے ہین خیمے وغیرہ
برپا کرو اور کل واقعہ بیان کیا اہل لشکر یہ خبر سنکے بہت خوش ہوئے اور فوراً ایک بارگاہ برپا کی ادھر
زردمان وغیرہ نقابدارون کو لیکر زیر کوہ آئے سہراب ثانی فولاد سے یہ کہکے چلے آئے کہ تم سبکو
لیکر زیر کوہ آنا ہم آج ہی طرف اپنے مقام کے کوچ کرینگے جب زیر کوہ پہونچے دیکھا کہ کل لشکر زردمان خیمہ آرا
فروکش ہی اور ایک بارگاہ برپا ہی سب اہل لشکر نے اپنے بادشاہون اور سردارون و نقابدارون کو
جو دیکھا آتے ہوئے استقبال کیا اور قواعد شاہی بجا لائے زردمان وغیرہ نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر
کہا کہ ہمنے اُن نقابدارون کی اطاعت کی کیونکہ یہ بھی خدا پرست ہین اور ہم بھی انھون نے
ہمپر احسان کیا ہی اور ہم احسان فراموش نہین ہین ہمنے اسکے عوض مین اطاعت کی آپ ہمارے بادشاہ
اور آقا ہین اور ہم آپکے ادنی غلام ہین کبھی آپ کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے نہ تم لوگ کرنا یہ
نقابدار بڑے عالی خاندان ہین نقابداری کا سبب بھی انشاء اللہ تمپر ظاہر ہو جائیگا یہ سنکے کل اہل
لشکر نے جواب دیا کہ ہمکو آپ کے حکم سے کوئی عذر و انکار نہین ہی ہم آپکے تابع فرمان ہین جو آپ نے
فرمایا وہ ہمنے قبول کیا اور جو آپکا فعل ہی وہ عمدہ ہی ہم بھلا اسمین دخل دے سکتے ہین ہماری کیا مجال غرض بادشاہ
اہل لشکر سے سنکے نقابدارون کو لیکر بارگاہ مین آئے صحبت خلد آراستہ کی اب اس مقام پر چند سردار
مثل تقبیل دیو پرور حسام اژدر گر و تہمتن شیر سوار و زردمان تاجدار و توامان تاجدار و زرنگار
شاہ و خورشید و سیارہ اور نقابدارون کے سوا کوئی نہ تھا ان بادشاہون نے عرض کیا کہ ہم
امیدوار ہین کہ آپ ہمکو روے زیبا اپنا دکھا دین تاکہ ہم زیارت کرلین یہ سننا تھا کہ اُن نقابدارون نے
اپنے مونہہ سے نقاب اُٹھا لی زرنگار شاہ وغیرہ نے شہریار کو پہچانا زردمان نے رستم ثانی
کو ان شیرون کو دیکھکر ایرج نامدار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ ہم سب سے بزرگ ہین اور والد نامدار
ہین پھر دوبارہ یہ لوگ اُٹھکر قدم بوس ہوئے سہراب ثانی کی بھی قدم بوسی کی شہریار وغیرہ نے
پھر نقاب مونہہ پر ڈالی زردمان نے نذر پیش کی نقابدارون نے اشارہ کیا کہ سہراب ثانی کی خدمت
مین پیش کرو کہ ہمارے آقا اور افسر ہین اُن سب نے سہراب کی خدمت مین نذر گذرانی جب اس سے
فرصت پائی اور پھر سبکو اطمینان ہوگیا سب بہت خوش ہوئے رستم ثانی و شہریار نے سب اپنا
اپنا واقعہ بیان کیا وہ سنکے بہت مسرور ہوئے سہراب ثانی نے فرمایا کہ لشکر کو تیاری کا حکم دیا جائے
تاکہ اپنے مقام کی طرف کوچ کرین ان سب نے سردارون کو حکم کرکے لشکر کی تیاری کا حکم دیا
لشکر تیار ہونے لگا کہ اتنے عرصہ مین فولاد اپنے لشکر کو تیار کرکے حاضر ہوا یہان بھی لشکر تیار ہوچکا
تھا الیس قزاق کو ہراول لشکر کرکے طرف بیشہ معروفیہ کے روانہ کیا اسکے بعد زردمان وغیرہ کو
تخت پر سوار کرکے سب نقابدار مرکب پر سوار ہوئے گو زردمان وغیرہ نے عذر کیا جواب دیا کہ ہم
لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمہاری حکومت تمکو مبارک رہے انکو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ملا
خلاصہ یہ کہ لشکر کو درست کرکے نقابدار طرف بیشہ معروفیہ کے روانہ ہوئے اگرچہ وہ سردار اور
وہ مختصر لشکر سہراب ثانی وغیرہ کا اس انتظار مین تھا کہ ابھی تک نقابدار نہین تشریف لائے
سب اسی فکر مین تھے ادھر لشکر چل چکا تھا بعد قطع راہ کے قریب بیشہ معروفیہ کے پہونچا سیارہ ثانی
نے جھک کر سردارون کو خبر کی کہ تمہارے آقا بصد شان و شوکت تشریف لائے ہین سہراب ثانی
سے بھی ملاقات ہوئی وہ نقابدار سبز پوش کہ جسنے کل سرداران لشکر زردمان وغیرہ کو اسیر کیا تھا

مع بادشاہون کے اور مین خبر دینے آیا تھا اور آقا اسکی خبر پا کر سزا دینے کو گئے تھے وہ شاہزادہ تھا یہ سُنکے خوش ہوئے سب فکر و تشویش دور ہوئی کہ نشان لشکر نمودار ہوئے آمد لشکر شروع ہوگئی سیارہ بنے فولاد سے کہا کہ لشکر کو روک لو یہی مقام سکونت آقا کا ہی اب جو سب نے دیکھا تو ہزارون خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ نہایت پر تکلف برپا ہی بازار بھی آراستہ ہین پس لشکر طریقہ سے اُترنے لگا یہان تک سب لشکر آکر پہونچا نقابدار قریب بارگاہ آکر اُترے سردار استقبال کرنے لگے نقابدار داخل بارگاہ ہوئے اُدھر زر نگار شاہ وغیرہ کے لشکرون کے خیمے برپا ہونے لگے اور بارگاہین بھی فولاد نے اپنے خیمے برپا کیے اور سب خیمے برپا ہوگئے زردمان وغیرہ اپنے خیمون مین اُترے نقابدار اپنے بارگاہ مین اور سب سرداران بادشاہون کے اپنے اپنے خیمے مین اُترے فولاد اپنے خیمے مین اُترا کوسون تک لشکر کا پڑاو پڑا اب وہ حد جو کہ لشکر کی بنائی گئی تھی اُسی طور سے کل لشکر کے گرد بنائی گئی قریب آٹھ نو لاکھ کے یہ لشکر تھا اجماع ہوگیا نقابدارون نے اُسدن دربار نہ کیا کیونکہ شام ہوگئی تھی آنے مین اب سب لشکر ایک ہوگئے ہین زردمان تاجدار وغیرہ عجائبات قاف دیکھکر سب حیران ہوئے اور شان و شوکت دیکھکر بہت خوش ہوئے اور یہ اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ لوگ واقعی بڑے صاحب اقبال ہین کہ یکہ و تنہا فقیر ہو اپنے لشکر سے نکلے تھے اور یہ سامان بہم پہونچا لیا بھلا انسے کون مقابلہ کر سکتا ہی اور اہل لشکر ان بادشاہون کے باہم کہ رہے تھے کہ یہ نقابدار بڑے صاحب اقبال اور صاحب حشمت ہین وہ سامان اور شوکت بہم کی ہی کہ جو کہ ہمنے کبھی خواب مین بھی نہین دیکھے انکی اطاعت اور فرمانبرداری مین ضرور عزت و توقیر ہی اور یہ قدردان بھی ہین سب خوش ہین چونکہ رات ہوگئی تھی ہر ایک اپنے اپنے مقام پہ براحت و آرام خواب مین مصروف ہوا لشکر مین روشنی ہوگئی طلایہ پھرنے لگا اُدھر نقابدارون مین باہم صلاح ہوئی کہ زردمان کو بادشاہ لشکر کرنا چاہیے کیونکہ لشکر مین بادشاہ کے ہونے کی بہت ضرورت ہوتی ہی بدون بادشاہ کے لشکر بیکار ہی بادشاہ کے ہونے سے لشکر کی شان و شوکت اور ہو جاتی ہی اور بادشاہ نہونے سے کوئی شوکت نہین ہوتی ہی بس زردمان کو بادشاہ لشکر کرین کیونکہ وہ سب سے پہلے دین اسلام سے مشرف ہوا ہی سب نے کہا کہ یہ راے بہت خوب ہی جب راے قرار پا چکی ہر ایک نقابدار اپنے خیمۂ خاص مین جا کر آرام پذیر ہوا سہراب ثانی جو اپنے خیمہ مین گئے یاد ملکہ ثریا سے سینہ مین بیقرار ہوئے تڑپنے لگے شعر عاشقانہ پڑھنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ رات شاہزادے نے اُسی بیقراری مین بسر کی کہ سحر ہوئی نماز سے فراغت کرکے لباس سے آراستہ ہو کر طرف بارگاہ کے چلے اُدھر سب سردار نقابدارون کے اور فولاد و زردمان و زرنگار شاہ وغیرہ مع اپنے کل سردارون و سپہ سالارون کے نماز وغیرہ سے فراغت کر کے حاضر بارگاہ ہوئے کہ نقابدار چارون آکر پہونچے بس سب کو علے قدر مرتبہ جگہ مرحمت فرمائی سیکڑون کرسیان و دنگل سردارون سے مملو ہوگئے اب دربار خوب طریقہ سے آراستہ ہوا یہ تینون بادشاہ نیم تختون پر سلام کر کے بیٹھ گئے سب سردار بھی بموجب حکم سلام کر کے بیٹھے نقابدار اپنے اپنے دنگلون پر جلوہ فرما ہوئے اسی طریقہ سے کہ سہراب ثانی کو سب سے بالا دست بٹھایا اب چپ و راست سب بیٹھے اس دربار کی کیا شان و شوکت بیان کیجاے جب دربار آراستہ ہو چکا سہراب ثانی نے فرمایا کہ ذرا پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے جائیں ہم سیر صحرا کرینگے راوی بیان کرتا ہی

شہزادہ

عہدہ درگہ سالاری فولاد آہن خوار کو مرحمت ہوا بس یہ داروغہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی مقرر کیا
گیا ہی ماتحت ہی اُن سب کا جو کہ اُسکے منتظم ہین اور قاف سے آئے ہین در بارگاہ برآلات حرب و ضرب
سے آراستہ مثل شیر غران کے بیٹھا ہوا ہی بموجب حکم بارگاہ کے پردے اُٹھا دئے گئے سب بارگاہ مین بیٹھے
ہوئے صحرا کی سیر کر رہے ہین کہ یکایک صحرا سے گرد و غبار کا تتق بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کردیا
روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا اُس گرد کو بلند دیکھکر نقابدارون نے اپنے عیار نقابدار سے فرمایا کہ
خبر تو منگاؤ کہ یہ گرد کیسے بلند ہوئی ہی فوراً عیار نے ہرکارے برائے خبر روانہ کیے وہ ہرکارے بہت
جلد طرف گرد کے روانہ ہوئے اور داخل گرد ہوکر دیکھا کہ ایک لشکر گشن چلا آتا ہی نشانہاے لشکر کے
پھریرون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی ہے اور آفتاب و برجیس کی تعریف تحریر ہے یہ دیکھکر اُن ہرکارون نے اہل
سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر مصروف کجکلاہ کا ہی شہر مصروفیہ سے آتا ہی برائے گوشمالی
اُن لوگون کے جو کہ دشت مصروفیہ مین اُترے ہوئے ہین مصروف کجکلاہ مع اپنے بھائی اور تینون فرزندون
اور سردارون اور نو لاکھ سپاہ کے آیا ہی یہ وہی لشکر ہی اور مصروف دیوانہ بھی آتا ہی جسپر ہمارے
بادشاہ کو بھروسہ ہی وہ بھی اگر اِن سبکو گوشمالی دیگا یہ دریافت کرکے وہ ہرکارے واپس آئے
اور داخل بارگاہ ہوکر قواعد شاہی بجالا کر عرض کیا کہ یہ گرد جو بلند ہوئی ہی یہ آمد لشکر مصروف کجکلاہ
کی ہی کہ وہ مع اپنے بھائی صفدر کجکلاہ اور اپنے تینون فرزندون اور کل سردارون اور نو لاکھ
سپاہ کے آپکے مقابلہ کے لیے آیا ہی اور خبر ہی کہ دیوانہ بھی آتا ہوگا یہ اُسکے لشکر کی آمد کی گرد ہی
یہ سُنکے نقابدارون نے فرمایا کہ خوب ہوا کہ آگیا ورنہ ہم خود اُس طرف کا قصد کرنے والے تھے
اب خود آیا ہی اسی مقام پر تصفیہ ہوجائیگا اپنے کردار کی سزا اکبار مین پائیگا یہ فرماکر فرمایا کہ
چلو حد لشکر پر کھڑے ہوکر آمد لشکر آفتاب پرستان دیکھین سب نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک نقابدار
یہ فرماکر اُٹھ کھڑے ہوئے انکا اُٹھنا تھا کہ سب اہل دربار کھڑے ہوگئے نقابدار بیرون بارگاہ آئے
مع کل اہل دربار کے حد لشکر پر آکر کھڑے ہوئے کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامن
گرد شگافتہ ہوا اُس سے نو سو نشان نو لاکھ سپاہ کے آثار ظاہر ہوئے اور قریب اُس صحرا کے
میدان جنگ کو چھوڑ کر ایک طرف صف بستہ ہوئے کہ آمد جلوس سواری کی شروع ہوئی جب جلوس
سواری ختم ہوا تب انتخاب آمد لشکر شروع ہوئی ہزارون و لاکھون سوار و پیادے آکر قائم ہوئے
دیکھا کہ قلب لشکر مین ایک بادشاہ تخت پر سوار اور برابر اُسکے مین نیم تختون پر تین بادشاہ مع چترون کے بیٹھے
ہوئے گرد و پیش افسران سپاہ و سرداران فوج مرکبون پر حرب و ضرب سے آراستہ چلے آتے ہین اور
وہ جوان یعنے حضور کجکلاہ جو کہ برائے تقریر آیا تھا ایک مرکب پری پیکر پر سوار ہمراہ ہی عقب مین
کل سپاہ ہی کہ وہ لشکر آکر ٹھہرا بادشاہ نے لشکر اُترنے کا حکم دیا اب جو دشت مصروفیہ کیطرف دیکھا تو تمام
دشت کو لشکر سے بھرا ہوا پایا اور دیکھا کہ چار نقابدار اور ہین بادشاہ اور بہت سے سردار حد لشکر پر
کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین ہمارے لشکر کی آمد کو اور ماسقدر خیمے و بارگاہین برپا ہین کہ جسکی حد و
انتہا نہین ہی اور بہت بڑا لشکر کثیر اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر مصروف کجکلاہ نے حضور کجکلاہ اپنے
فرزند سے کہا کہ اے فرزند تم تو کہتے تھے کہ مختصر لشکر ہی یہ لشکر تو بہت بڑا معلوم ہوتا ہی اور یہی نقابدار
ہین جو کہ حد پر کھڑے ہوئے ہین حضور کجکلاہ نے جواب دیا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ لشکر
کہان سے آگیا آپ کے سر کی قسم جب مین آیا تھا تو لشکر کچھ بھی نہ تھا اتنے عرصہ مین نہ معلوم

کیونکر بہم ہوگیا ای حضور آپ کو خوف کیا ہی سب ہمارے شکار ہین مصروف نے جواب دیا کہ کچھ پروا نہین ہی دیوانہ ان سب کو تہ تیغ کریگا یہ جائے کہان ہین واقعی تمکو یہ ساحر معلوم ہوتے ہین انہون نے یہ لشکر سحر کرکے بہم کیا ہی کوئی جاکر خبر لائے یہ کہ حکم پاکر ہرکارے فوراً طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان مصروف کجکلاہ نے لشکر کے اُترنے کا حکم فرمایا اور بارگاہین برپا کرنے کا حکم دیا فوراً لشکر اُترنے لگا خیمے برپا ہونے لگے اور بارگاہین بھی بازار آراستہ ہونے لگین تھوڑے عرصہ مین سب لشکر اُترا پڑا ہوا بادشاہ مع سردارون کے بارگاہ مین آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اپنے فرزندون اور بھائی سے کہا کہ دیوانہ آجائے تو طبل جنگ بجواؤن جب مصروف کجکلاہ کا لشکر اُتر چکا نقابدار تماشا لشکر کی آمد کا دیکھکر بارگاہ مین تشریف لائے یہان بھی دربار آراستہ ہوا نقابدار نے فرمایا کہ مصروف کجکلاہ اپنے نزدیک ہمارے مقابلہ کے لیے بہت لشکر لیکر آیا ہی یہان اس لشکر مین کوئی جوان ایسا نظر نہین آتا کہ جو لائق مقابلہ ہو نہ لشکر نگاہون مین سمایا خیر آیا ہی تو معلوم ہوجائیگا جب مقابلہ ہوگا سب اہل لشکر بھاگتے ہوئے نظر آئینگے جب یہان کے بہادرون کی تلوارین بلند ہونگی سب اہل دربار عرض کر رہے ہین کہ اگر خداوند کریم نے اپنا فضل کیا تو حضور ملاحظہ فرمالین گے کہ ہم جان نثار کیونکر کفارون کو قتل کرتے ہین اور اُسکے خون سے ہاتھ بھرتے ہین یہان یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر وہ ہرکارے داخل لشکر اسلام ہوئے حال دریافت کیا کہ کل تک تو یہان یہ لشکر نہ تھا صرف تھوڑا سا لشکر تھا آج یہ لشکر کہان سے آگیا ان لوگون نے کل حال بیان کیا کہ ہم برائے مدد اہل اسلام جاتے تھے کہ ایک نقابدار نے ہمارے بادشاہون اور سردارون کو راہ مین روکا اور زیر کیا یہ نقابدار رہبر ہماری خبر اسیر ہونے کی پاکر برائے کمک گئے وہ نقابدار آپکا فرزند نکلا سب کو چھوڑ دیا ہمارے بادشاہون نے اطاعت کی چونکہ ہم بھی خدا پرست تھے ہماری انکی اک جائی ہوگئی یہ وہی لشکر ہی ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے اور داخل بارگاہ مصروف کجکلاہ کو سب حال سے آگاہ کیا جو کہ دریافت کیا تھا مصروف نے اپنے بھائی اور فرزندون اہل دربار سے کہا کہ یہ نقابدار مجکو بڑے صاحب اقبال معلوم ہوتے ہین کہ لشکر انکو بدون مشقت کے مل گیا اور اُنکی اُسکے صاحب اقبال ہونے مین شک نہین ہی سب نے عرض کیا کہ آپکے اقبال دو مرتبہ کے آگے اُنکا اقبال کچھ کام نہ دیگا ملاحظہ فرمائیے گا مصروف کجکلاہ نے کہا کہ ابھی تک دیوانہ نہین آیا کیا کیا جائے حضور کجکلاہ و منصور کجکلاہ و جمہور کجکلاہ و صفدر کجکلاہ و دیگر سردارون نے مصروف کجکلاہ سے عرض کیا کہ آپ طبل جنگ بجوائیے ہم غلامان سرکار مقابلہ کرینگے اور ان سب کو قتل کرینگے دیوانہ نہین آیا نہ آئے کیا ہم سب دیوانے کے بھروسہ پر سلطنت کرتے ہین اپنے قوت بازو و اپنی زور و طاقت پر بھروسہ رکھتے ہین اگر دیوانہ نہ آئے تو ہم حریفون سے مقابلہ نہ کرین اور مغلوب ہو جائین یہ ممکن نہین ہی جائے دیوانہ آئے جائے نہ آئے ہم مقابلہ کرینگے آپ طبل جنگ بجوائیے مصروف کجکلاہ نے کہا کہ ہمکو تو بھروسہ دیوانہ ہی کا ہی اور اُسیکے بھروسہ مین تو حکومت کرتا ہون میرا سارا دارومدار دیوانہ پر ہی اگر وہ نہ آئے تو ضرور مین مقابلہ نہ کرون اور حریف کی اطاعت کرون اگر تم سب کی یہ رائے ہی اور تمکو اپنی ذات پر بھروسہ ہی تو مین طبل جنگ بجواتا ہون مقابلہ کرنا سب نے جواب دیا کہ آپ ضرور طبل جنگ بجوائین ہم مقابلہ کرینگے مصروف کجکلاہ نے کہا کہ اگر آپ لوگون کی رائے اور مرضی ہو تو مین ان لوگون کو نامہ لکھکر پھر آگاہ کرون کو ایک مرتبہ

کوتوال اور اپنے فرزند کو روانہ کرکے اذیت کچھ نصیحت کر چکا ہون وہ لوگ یہان کے جانے سے
انکار کرچکے اور کہہ چکے ہین کہ ہم مقابلہ کرینگے اور ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے مگر تحریری گفتگو زبانی
گفتگو سے اچھی ہوتی ہے سند رہے سب نے جواب دیا کہ مناسب ہے اسوقت معروف کجکلاہ نے
دبیر سے کہا کہ ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرو بنام نقابداران کہ آپ لوگ آگاہ ہون کہ ہمنے کوتوال کو
پہلے آپ کے پاس روانہ کیا اور آپ سے کہلا بھیجا کہ آپ یہان سے اور کسی طرف چلے جائین کہین ایسا نہو
کہ دیوانہ آپ کے آنے کی خبر پاکر آپڑے اور آپ کو لوٹ لے اور اذیت دے آپ نے کچھ نہ سنا
بلکہ یہ جوابدیا کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے یہ سنکے ہمنے پھر اپنے فرزند حضور کجکلاہ کو روانہ کیا اور
وہ ہی کہلا بھیجا آپ نے وہی جواب دیا جسپر ہم لشکر براے مقابلہ آئے ہین اب ہم پھر آپکو تحریر کرتے
ہین کہ اسی مین بہتری ہے اور اچھا ہے کہ آپ یہان سے تشریف لیجائین اور کسی طرف اور ان خیالون سے
باز آئین کہ ہم ان ملکو ملکوا اسلام آباد کرینگے اور اس دیوانہ کے ہاتھ سے اپنی جان بچائین ورنہ بڑی خرابی ہوگی
گو ہم لوگ زحمت کرکے آئے ہین اور لشکر لائے ہین مگر ہمکو اسکا کچھ خیال نہین ہے آپ لوگون کے جان و مال کا
بہت خیال ہے اور یہ امر بہت مشکل ہے کہ یہ ملک اسلام آباد ہون بس مناسب یہ ہے کہ ابھی دیوانہ نہین
آیا ہے آپ چلے جائین تو بہتر ہوگا اپنے کو زحمت مین نہ ڈالین آیندہ آپ کو اختیار ہے اطلاعاً تحریر کیا
یہ مضمون معروف کجکلاہ نے دبیر سے لکھوا کر آخیر اپنی مہر کرکے ایک سردار کے ہاتھ روانہ کیا کہ جسکا
نام ہزبر معروفیہ تھا اور کہا کہ جواب لاؤ وہ سردار نامہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہان
لشکر کفار مین ہرکارے بصورت مبدل موجود تھے یہ خبر پاکر اور نامہ برکو ادھر روانہ ہوتے
جب قریب پہونچے تو خوب سیر کی اور بازارین ہوکا مین آراستہ دیکھکر لشکر مین آئے داخل بارگاہ
ہوکر زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور دعا و ثنا کرکے عرض کیا کہ معروف کجکلاہ نے
بخدمت حضور نامہ روانہ کیا ہے ہزبر معروفیہ ایک سردار ہے وہ نامہ لیکر آیا ہے نقابدارون نے فرمایا
کہ آصف دوا اور فولاد کو حکم بھیجا کہ جب نامہ بر آئے تو اندر آنے دینا یہان دربار خوب آراستہ ہے کہ
ہزبر معروفیہ سب مدارج طے کرکے اور سیر لشکر کرتا ہوا دربارگاہ پر پہونچا اور فولاد سے کہا کہ خبر کرو
کہ ایک نامہ بر معروف کجکلاہ کا نامہ لیکر آیا ہے فولاد نے کہا کہ یہان پہلے ہی خبر ہوچکی ہے اجازت
ہے چلے جاؤ وہ نامہ بر پردہ اٹھا کر اندر گیا اب جو دیکھا تو وہ نیرنگ قاف دیکھے کہ حواس جاتے رہے
یہانتک ایوان پیش پہونچا وہ دربار آراستہ پایا اور دیکھا کہ ہزارون شیر غران کرسیون [illegible]
بیٹھے ہوے ہین دربار مثل دربار شاہان جلیل کے آراستہ ہے نامہ بر نے سبکو درجہ بدرجہ سلام کیا
کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی سلام کرکے بیٹھا دریافت کیا نقابدارون نے کہ تم کدھر سے آئے ہو
جواب دیا کہ نامہ لیکر اپنے بادشاہ کا آیا ہون کہا کہ نامہ لاؤ اسنے کمر سے نامہ نکال کر پیش کیا
نقابدار نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے نامہ لیکر پڑھا اور نقابدار و سب اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ
ہوئے نقابدارون نے دبیر سے کہا کہ نامہ کی پشت پر لکھدو کہ ہمکو مقابلہ منظور ہے اور یہان سے
جانا منظور نہین ہے ہم ضرور ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے اور وہ دیوانہ کیا حقیقت رکھتا ہے کہ ہمکو
سزا دیگا اس تقریر بیجا اور تحریر بیجا سے کچھ فائدہ نہین ہے اور دیر ہوتی ہے تم آگئے ورنہ ہم خود لشکر لیکر
آتے اور ان ملکو اسلام آباد کرتے تمکو لازم یہ ہے کہ مع استقبال لشکر و سردارون کے آکر ہماری
اطاعت کرو اور دین اسلام قبول کرو ورنہ پچھتاؤ گے آیندہ تمکو اختیار ہے زیادہ کیا تحریر کیا جائے

یہ لکھکر اُس نے مہر کر دیا وہ سلام کر کے کرسی پر سے اُٹھکر بیرون بارگاہ آیا اور اپنے مرکب پر سوار ہوکر لشکر اسلام کو طے کر کے اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوکر بادشاہ کو جواب نامہ دیا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا معروف کجکلاہ نے دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب یہ معلوم ہوا کہ اُنکو سوائے جنگ و پیکار کے دوسری بات منظور نہین ہے معروف نے سرداروں و فرزندون کی طرف دیکھا کہ طبل جنگ بجے اُنہین ہم مقابلہ کرینگے معروف نے اُنکا ایما اور منشا پاکر حکم دیا کہ طبل جنگ ہمارے لشکر مین بجے صبح کو ہم ان خدا پرستون سے نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ نقارہ پر چوب پڑی تمام اہل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ طبل جنگ بجا صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے اُدھر ہرکارون نے جاکر نقابدارون کو خبر دی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہے اُسکا قصد ہے کہ صبح کو نکلکر میدان جنگ مین غلامان حضور سے مقابلہ کرین باقی خیریت ہے یہ خبر سنکے نقابدارون نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر ان کافرون کو سزا دینگے اور خدا پرستی کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ سیارۂ ثانی نے نقارخانہ مین آکر طبل جہل چراغ سلیمانی پر چوٹ لگائی صدائے طبل مثل طبل سکندری بلند ہوئی یہان بھی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا یہان بھی سامان جنگ و پیکار ہونے لگا نقابدارون نے دربار برخاست کیا اور ہمراہیون نے آداب بجا لائے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے زرد مان و جدا وغیرہ اپنی بارگاہ مین آئے سردارون کو سامان جنگ کا حکم دیا نقابدار اپنے اپنے خیمے مین آکر بیٹھے اُدھر معروف کجکلاہ نے ہر بر سے نقابدارون کے لشکر اور دربار کا حال پوچھا اُسنے سب حال بیان کیا جو کچھ دیکھا تھا بعد اس دریافت کرنے کے معروف کجکلاہ نے بھی دربار برخاست کیا سب سردار اور فرزند کجکلاہ آکر سامان جنگ کرنے لگے وہ دن دونون لشکرون کو سامان جنگ مین گذرا شب ہوئی سب مصروف سامان جنگ مین رہے طبل جنگ بیدرنگ بجا کیا طلایہ دونون طرف پھرنے لگا صدائے حاضرباش و ناظرباش و بیدارباش کی بلند ہوئی وہ شب انہی سامان مین بسر ہوئی سحر ہوئی نور سحری نے ظاہر ہوکر تمام عالم کو روشن کیا ماہتاب مع ستارون کے مغرب مین پنہان ہوگیا خورشید خاور نے ظہور کیا تمام عالم کو نور سے معمور کیا طائر زمزمہ سنجی کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے گل لالہ و صنوبر شگفتہ ہوکر خوشبو دینے لگے لشکر اسلام مین صدائے اذان بلند ہوئی سب نے بیدار ہوکر نماز سحر سے فراغت کر کے آلات حرب و ضرب اپنے کو درست کیا در دولت پر آکر حاضر ہوئے نقابدار بھی برآمد ہوئے سب کا مجرا و سلام ہوا بعد سلام و مجرے کے مرکبون پر سوار ہوکر سردارون و کل اہل لشکر کو لیکر میدان کی طرف روانہ ہوئے اُدھر سے معروف شاہ و اُسکے کل سردار و کل لشکر پرستش آفتاب تابان سے فراغت کر کے مسلح و مکمل ہوکر طرف جنگاہ کے چلے ادھر یہ آکر پہونچے اُدھر لشکر اسلام صف آرا ہونے لگا صفین دونون لشکرون کی آراستہ ہوگئین نقابدارون نے سہراب ثانی کو مرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے لشکر کے زیر سایۂ علم جہل چراغی کھڑا کیا سب صفین درست ہوگئین جب لشکر کفار مین بھی صف بندی ہو چکی نقیبون نے نکلکر نقابت کی گرگیتون نے کڑکا کہا مذمت دنیا کی بیان کی نقیب نقابت کر کے اپنے لشکر مین آئے جب نقیب داخل لشکر ہوئے اُسوقت ہر ہر نیزہ باز معروف کجکلاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور ہنر اپنا دکھا کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار نقابدارون سے

مبارز

اجازت لیکر میدان مین آیا ہزبر سے مقابلہ کیا وہ سردار گمنام اہل اسلام ہاتھ سے ہزبر کے مارا گیا اور
ایک سردار نکلا وہ بھی درجہ شہادت پر فائز ہوا دو سردار جو اہل اسلام کے ہزبر کے ہاتھ سے مارے
گئے تقبیل دیو پرور اپنے بادشاہ اور نقابدارون سے اجازت لیکر آیا ہزبر سے مقابلہ کیا اُسکے ہاتھ
سے مارا گیا اور کئی سردار کفار کے لشکر سے نکلے وہ سب مارے گئے اور اسیر ہوئے یہ رنگ جو اہل
اسلام کی جنگ کا معروف نے دیکھا حضور کجکلاہ اور اپنے بھائی صفدر کجکلاہ سے کہا
کہ تمنے دیکھا کہ کیونکر یہ لوگ ہمارے سردارون پر غالب آئے اگر یہی رنگ جنگ رہا تو تمام لشکر کا
خاتمہ ہو جائیگا اُدھر کے دو مارے گئے ادھر کے ایک نے دس قتل کیے اور پانچ اسیر ہوئے دوپہر
دن باقی ہے یہ تقریر معروف کی سنکے صفدر نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور میدان کا قصد
کیا اپنے بھائی سے اجازت لیکر میدان مین آیا تقبیل سے مقابلہ کیا تقبیل کا اُسکے ہاتھ سے مجروح
ہونا تھا کہ حسام اژدر گیر اجازت لیکر آیا خوب لڑا وہ بھی صفدر کے ہاتھ سے مجروح ہوا
خورشید نقابدارون سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور مقابلہ کیا یہ بھی مجروح ہوا اب
اُن نقابدارون مین سے ایک نقابدار نے مرکب کو مہمیز کیا اور دونون نقابدارون سے اجازت
لیکر میدان مین آیا صفدر سے مقابلہ کیا نگاوران ہوا مرکب صفدر کا ساٹھ قدم پسپا ہوا
اور مرکب نقابدار کا ایک قدم صفدر نے برہم ہو کر نیزہ مارا نقابدار نے صفدر کا نیزہ بھی ہوائی کیا
اُسنے گرز مارا گرز کو گرز پر روکا اور رد کیا اب باہم تلوار چلنے لگی نقابدار نے اُسکے وار کو رد کر کے
ہر ایک مقام پر موقع پاکر قبضہ تلوار پر قبضہ کر لیا اور قصد کیا کہ تلوار چھین لون صفدر نے بھی بہت
زور کیا اسی کشمکش مین نقابدار نے کمر زنجیر مین صفدر کے ہاتھ ڈالدیا اور زور کیا صفدر بھی
لپٹ پڑا مرکبون پر زور ہونے لگے آخر کو دونون مرکبون پر سے کود کے کشتی ہونے لگی
نقابدار نے بچھڑ کے کشتی مین زیر کیا اور مشکین باندھ لین چونکہ شام ہو گئی تھی اور معروف
کجکلاہ کو بھائی کا زیر ہونا بہت ناگوار ہوا اور بڑا صدمہ ہوا طبل بازگشت بجوا دیا نقابدار
اُس نقابدار پر زر نثار کرتے ہوئے مع لشکر کے فرودگاہ پر واپس آئے صفدر کو اسیر کیا
دربار آراستہ ہوا معروف مضمحل در نجور اپنی فرودگاہ پر واپس آیا لشکر سے گھڑی معروف نے
دربار کیا اہل دربار و فرزندون سے کہا کہ تمنے واقعہ دیکھا یہ لوگ بدون دیوانہ کے زیر
نہونگے حضور کجکلاہ وغیرہ نے کہا کہ طبل جنگ بجوائیے ہم مقابلہ کرینگے عمون جان کا عوض
لینگے معروف نے ان سب کی رائے سے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا
رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا رات تمام ہوئی صبح کو دونون
لشکر آکر صف آرا ہوئے لشکر کفار سے جمہور کجکلاہ اپنے باپ سے اجازت لیکر آیا آج لشکر
زرنگار شاہ کے کئی گمنام سردار زخمی و مجروح و شہید ہوئے زرنگار شاہ نے خود نکلکر مقابلہ
کیا وہ بھی مجروح ہوا آج دوسرا نقابدار میدان مین اجازت لیکر آیا اُسکو رزم ہوا جمہور کے گو
گرد برد کردیا نیزہ ہوائی کیا تلوار کی نوبت آئی آخر کار مرکبون پر سے اُتر کر کشتی لڑنے لگے صبح سے
کے قریب نقابدار نے جمہور کو کشتی مین زیر کیا اور باندھکر عیارون کے حوالے کیا یہ حال دیکھکر
معروف کو صدمہ ہوا طبل باز بجوا دیا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے گو بین تکو تین دونون جانب دربار
آراستہ ہوا معروف نے بصلاح فرزندان خود پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی بجا

رات بھر دونون لشکرون مین سامان جنگ ہوا کیا اور طبل بجا کیا یہان تک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان
مین آکر صف آرا ہوئے نقیبون نے نقابت کی بعد صف آرائی و نقابت کے منصور کجکلاہ
باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اہل اسلام کے لشکر سے ہم نبرد طلب کیا آج لشکر خورشید
سے کئی سردار مجروح ہوئے اور شہید ہوئے آج تیسرا نقابدار میدان مین آیا اور
آکر منصور سے ہم نبرد ہوا منصور نے مرکب کو گرد برد کر دیا منصور نے مرکب سنبھالکر
نقابدار پر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے نیزہ ہوائی کیا اسنے تلوار کا وار کیا تلوار کے وار کو سپر پر
رد کر کے اپنا وار کیا اسنے بھی خالی دیا ایک جو وار کیا نقابدار نے اسکی کلائی پر ہاتھ
ڈالدیا وہ بھی لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی انجام کار نقابدار نے منصور کو بھی زیر کیا اور مشکین
باندھکر عیار کے حوالے کیا چونکہ منصور جو زیر ہوا مصروف کجکلاہ کو بڑا صدمہ ہوا اسی
رنج و صدمہ مین طبل باز بجوا کر اپنے لشکر کو لیکر پڑاو پر واپس آیا لشکر اسلام بھی بخوشی و
خرمی واپس آیا دونون لشکرون نے کمرین کھولین دربار دونون طرف آراستہ ہوئے مصروف
کو بڑا صدمہ تھا اور اسکا قصد تھا کہ آج طبل جنگ نہ بجواؤن مگر حضور کجکلاہ نے ضد کر کے
طبل جنگ بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین سامان
جنگ ہونے لگا دربار برخاست ہوئے رات سامان جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر
میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے بعد صف آرائی و نقابت کے حضور کجکلاہ اپنے باپ
سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا مبارز طلب کیا آج لشکر زرمان تاجدار کے اہل لشکر
کے ہاتھ سے اسکے کئی سردار زخمی ہوئے اور دو شہید ہوئے نقابدارون نے قصد نکلنے کا کیا تھا مگر
ابھی نکلنے نہ پائے تھے کہ نقابدار چہارم نے جو ہمرتبہ صاحبقرانی آگے لشکر کے کھڑا تھا اپنے
مرکب کی باگ لے اور نقابدارون کی خدمت مین پہونچکر یون اجازت لی کہ آپ لوگ اپنے
مقابلہ کے ہنر دکھا چکے اب غلام کی باری ہے نقابدارون نے اجازت دی مرکب مہمیز کیا
اور میدان مین آیا ہمتگاور ہوا حضور کا مرکب دس قدم پسپا ہوا اور مرکب نقابدار جرف
حرکت کر کے رہگیا حضور کو بڑا غصہ آیا مرکب کو رانون مین مسل کر آتے ہی خبردار کہکر نقابدار
پر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے بچالاکی سنان نیزہ کو بچا کر نیزہ پر ہاتھ ڈالدیا اور ایسا جھٹکا
دیا نیزہ ہاتھ سے حضور کے چھوٹ گیا یہ نیزہ بحر آب خجالت مین غرق ہو گیا نقابدار نے نیزہ کو
دور پھینکدیا لشکر اسلام سے نعرہ تکبیر بلند ہوا اور نقابدارون نے بہت تعریف کی نقابدار
نے سلام کیا حضور نے برہم ہو کر اپنے سر سے گرز اٹھا کر نقابدار پر وار کیا نقابدار نے اس
ترکیب سے خالی دیا کہ حضور گرز لے لشکر مین خود زمین کی طرف چلا بس نقابدار نے بچالاکی
مرکب کو جھکا کر کمر زنجیر مین حضور کے ہاتھ ڈالدیا اور مستحکم پکڑ کر اب جو زور کیا حضور کجکلاہ
کو مع گرز قاش زین سے اٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا اور عیار کے حوالے کیا
عیار مشکین باندھ لگیا یہ حال دیکھکر مصروف کجکلاہ کو بہت غصہ آیا قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ
کرون کہ ادھر نقابدار نے مبارز طلب کیا اب مصروف نے خود قصد کیا تھا کہ نقابدار کے
مقابلہ کو جاؤن کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی اور اسقدر گرد بلند ہوئی کہ روے آفتاب پوشیدہ
ہو گیا دونون لشکرون نے جو گرد کو دیکھا سب اسی طرف متوجہ ہوگئے مصروف بھی دیکھنے لگا

اور نقابدار بھی کہنے لگا کہ یہ کیسی گرد بلند ہوئی مصروف کو یہ گمان ہوا کہ شاید اہل اسلام کی
کمک آئی اور اہل اسلام نے یہ خیال کیا کہ کفار کی کمک آئی مگر وہ گرد آمد دیوانہ کی بلند ہوئی تھی
کہ وہ مصروف کجکلاہ کی کمک کو حسب الطلب اُسکے چل چکا تھا اب آیا ہی مصروف نے
جو غور کیا اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ گرد طرف بیشہ مفروفیہ کے بلند ہوئی ہی اُسکو یقین ہوا کہ دیوانہ
میری کمک کو آیا ہی مگر اس پر بھی ہرکارون کو برائے خبر کے روانہ کیا اور لشکر اسلام سے بھی ہرکارہ
روانہ ہوئے جب دونون لشکرون سے ہرکارہ روانہ ہوئے وہ ہرکارے بہت جلد جب
قریب گرد پہونچے دیکھا کہ ایک دیوانہ مرکب پر سوار آلات حرب وضرب سے آراستہ بال سر کے
بکھرے بکھرے ہوا سے اُڑتے ہوئے لال لال آنکھیں آستینیں چاک گریبان چاک سر و مونہہ پر
راہ کی خاک ایک چوب دست ہاتھ مین لیے ہوئے آگے آگے چلا آتا ہی مگر وحشت دیوانہ پن کی
چہرہ سے ظاہر ہی عقب مین اور بہت سے دیوانے قریب چالیس ہزار کے آتے ہین یہی حالت دیوانہ پن
کی کبھی تلوارین برہنہ کرتے ہین اُنہین جو اُنکی صورت اُنکو خود نظر آتی ہی تو قہقہہ لگاتے ہین قلقاریان
مارتے ہین پھر تلوارون کو نیام مین کر لیتے ہین اس دیوانہ کا یہ عالم ہی کہ کثرت وحشت سے کبھی مرکب کو
دوڑا کر ادھر چلا گیا کبھی اُدھر کبھی اپنے ہمراہیون کے غول مین گھس گیا اس صورت سے اور اسی ترکیب
سے لشکر کو لیے چلا آتا ہی ہرکاران لشکر مصروف کجکلاہ نے پہچانا کہ یہ تو دیوانہ مصروف ہی جو ہماری
کمک کو آتا ہی وہ ہرکارے چال پھیرکر پلٹے اور ہرکاران لشکر اسلام بھی اُس دیوانے کی آمد کو دیکھکر اپنے لشکر
کی طرف واپس آئے ادھر مصروف کجکلاہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ مبارک ہو کہ آپکا سپہ سالار
حسب الطلب آپ کے آتا ہی یعنی مصروف دیوانہ مع اپنے ہمراہیون کے یہ اُسی کی آمد کی
گرد ہی مصروف کجکلاہ یہ خبر ہرکارون کی زبانی سنکے خوش ہوا چہرے پر ایک رونق سی آگئی وہ جو
ملال و رنج بھائی و بیٹون کے اسیر ہو جانے کا دل پر تھا وہ دفع ہو گیا قوت آگئی کہ دیوانہ آگیا اسی
کی ذات پر بھروسہ تھا گرد کی طرف دیکھنے لگا بلکہ جو سردار تھے اُنکو ہمراہ لیکر طرف گرد کے چلا ادھر جو ہرکارے
لشکر اسلام کے نقابدارون سے کہا کہ حضور ایک دیوانہ اس صورت کا مع چالیس ہزار دیوانون
کے ادھر کو آتا ہی باقی خیریت ہی یہ غبار اُسکے آنے سے بلند ہوا ہی نقابدارون نے فوراً خیال کر لیا
کہ وہی مصروف دیوانہ ہوگا کہ جسکا خوف ہمکو ہر مرتبہ مصروف کجکلاہ دلاتا ہی اور ڈراتا ہی تو
کیا خوف ہی نقابدار چہارم جو کہ صاحبقران ہی اور میدان مین حضور کجکلاہ کو زیر چکا ہی مرکب پر
سوار کھڑا ہوا گرد کی طرف دیکھ رہا ہی اور لشکر اسلام بھی اُسی طرف دیکھ رہا ہی سب نے دیکھا کہ
ہرکارون نے مصروف کجکلاہ سے ملکر کچھ کہا مصروف کجکلاہ مع چند سردارون کے
خود اُس گرد کی طرف چلا یہ سب اُسطرف متوجہ ہین کہ دامنہ گرد کا پھٹا اور اُس سے ایک دیوانہ مع
لشکر دیوانون کے پیدا ہوا سب نے دیکھا کہ سب برہنہ سر ہین آستینین گریبان چاک ہین بال
سرون کے ہوا سے اُڑ رہے ہین آنکھون مین لال آلان. ڈورے پڑے ہوئے ہین وحشیانہ
حرکتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین نقابدار صاحبقران و دیگر نقابدار و لشکر اسلام نے دیوانہ کو
دیکھکر خیال کیا کہ یہی دیوانہ مصروف ہی دیوانہ نے قریب پہونچکر اور ایک مرتبہ پھرا کر ادھر اُدھر
دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو لشکر صف آرا ہین لشکر مصروف کجکلاہ کو دیوانے نے پہچان لیا اسلام
کے لشکر کو حریف خیال کر کے ایک چیخ اس زور سے ماری کہ تمام صحرا ہل گیا اُسکا چیخ مارنا تھا کہ سب

دیوانون نے چیخین مارنا شروع کیا تلوارین کھینچ لین دیوانے نے یہ لشکر دیکھا تو اُسنے دیکھا کہ معروف
کج کلاہ مع چند سردارون کے میری طرف آتا ہے اُدھر دیوانے کی نظر نقابدار پر جا پڑی دیکھا کہ
ایک جوان مرکب پر سوار نقاب مونہہ پر ڈالے میدان مین کھڑا ہوا ہے اور میری طرف دیکھکر مسکرا
ہوا اسنے پھر چیخ ماری اور قصد کیا کہ نقابدار پر جا پڑے دیوانون نے قصد کیا کہ ہم لشکر پر جا پڑین
یہ منشا دیوانے کا معروف کجکلاہ سمجھ گیا مرکب کو بڑھا کر دیوانہ کے قریب آیا معروف کو سلام کیا معروف نے جواب سلام
دیکر دیوانے کو منع کیا کہ اسوقت مقابلہ کو نہ جاؤ کل جانا آج تم تھکے ہوے ہو دیوانہ یہ کلام
سنکے خاموش ہو رہا معروف کجکلاہ دیوانے کو مع اُسکے ہمراہیون کے لیکر لشکر مین آیا اور
طبل باز بجوا کر اُسیوقت فرودگاہ پر واپس آیا نقابدار بھی اپنے لشکر مین آیا اور مع لشکر کے
قیام گاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے کمرین کھولین دربار آراستہ ہوا اُدھر دیوانہ قریب لشکر معروف
کجکلاہ کیمپ تانکر اُترے معروف کا لشکر بھی پڑاو پر آ اُترا معروف نے دربار کیا سب سردار
حاضر ہوئے دیوانہ بھی دنگل پر آکر بیٹھا معروف کجکلاہ نے عرصہ کا سبب دریافت کیا دیوانے
نے جواب دیا کہ مین نے اپنی صحت پانے کا جلسہ کیا تھا جب اُس سے فراغت ہوئی تو مین آیا
تم اپنی حالت بیان کرو کہ یہ کون لوگ ہین معروف کجکلاہ نے کہا کہ یہ لوگ خداپرست ہین
اور قاف سے آئے ہین اور یہان آکر اُترے ہین اپنے کو صاحبقران و نقابداران قاف کہتے ہین
مجکو انکے آنے کی خبر ہوئی پہلے مین نے کوتوال کو انکے پاس بھیجا اُسنے اُنکو بہت کچھ سمجھایا اور ڈرایا اور
دھمکایا اور بہت خوف دلایا اُنھون نے کچھ نہ سنا یہی جواب دیا کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے
پھر مین نے اپنے فرزند حضور کجکلاہ کو بھیجا اُسنے بہت کچھ کہا سنا مگر اُنھون نے نہ مانا اور وہی جواب دیا
تب مجکو غصہ آیا مین نے تمکو طلب کیا اور اپنے دونون فرزندون اور بھائی کو طلب کیا جب وہ آئے
تو مین لشکر لیکر یہان آیا اب جو آکر دیکھا تو یہ لشکر کثیر فروکش پایا پہلے اسقدر لشکر نہ تھا یہ سمجھکر پند و نصیحت
کی جب جواب جنگ آیا تو طبل جنگ بجوایا مقابلہ ہوا بہت سے سردار میرے لشکر کے زخمی ہوئے
اور مارے گئے میرے بھائی اور فرزندون نے مقابلہ کیا وہ سب نقابدارون کے ہاتھ سے
زیر ہوئے اور گرفتار ہوگئے جس نقابدار کو تمنے میدان مین کھڑا ہوا دیکھا تھا اُسنے آج میرے
فرزند حضور کجکلاہ کو زیر کیا ہے میرا قصد مقابلہ کو جانے کا تھا کہ تمھارے آنے کی خبر پاکر ٹھہر گیا یہ
واقعہ ہے تمھاری آمد کے عرصہ نے یہ سانحہ پیش کیا اگر تم آجاتے تو کبھی یہ واقعہ پیش نہ آتا وہ لوگ
سنا یا چکے ہوتے معروف کجکلاہ نے کل حال ابتدا سے آخر تک بیان کیا دیوانہ ساکت
بیٹھا سُنا کیا جب معروف بیان کر چکا دیوانہ نے کہا کہ بجوائیے طبل جنگ مین کل ان سبکو
قتل کرونگا اور جو جو اسیر ہوگئے ہین انکو رہا کرلونگا آپ اطمینان رکھین معروف کجکلاہ نے
یہ سنکے حکم دیا کہ طبل جنگ بنام ہمارے سپہ سالار معروف دیوانہ کے یہ حکم دینا تھا کہ فوراً
نقارہ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے
اُدھر ہر کاران لشکر اسلام نے طبل جنگ کے بجنے کی خبر لشکر اسلام مین پہونچائی عرض کیا کہ جو دیوانہ آیا ہے
وہ کل لشکر مقابلہ کریگا اُسکے نام پر طبل بجا ہے یہان بھی بموجب حکم نقابداران کوس رزمی پر چوب
پڑی طبل جیل چراغ سلیمانی گرگرایا سبکو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین
مصروف ہوئے دونون طرف کے دربار برخاست ہوئے دیوانہ اپنے مقام پر آیا رات بھر دونون

طرف طبل بجا کیا سامان ہوا کیا یہان تک کہ سفیدہ سحری ظہور کیا اہل لشکر اسلام نماز وغیرہ
سے فراغت کرکے مسلح و مکمل ہوکر میدان مین آئے اودھر سے مصروف کجکلاہ دیوانے کو ہمراہ لیکر
اور مع کل لشکر کے صف آرا ہوا اس طرف سے نقابدار پہونچے کفار نے صف آرائی کی دیوانے
ایک طرف صف بستہ ہوگئے ادھر لشکر اسلام بصد احتشام صف آرا ہوا نقابدار ہمارم مرتبہ صاحقرانی
زیر سایہ علم جبل چراغ سلیمانی چالیس قدم آگے مرکب پر سوار کھڑا ہوا جب صف آرائی ہوچکی
دونون طرف سے نقیب نکلے نقابت کی نقیب نقابت کرکے جب چلے گئے صفون پر سناٹا
سا چھا گیا مثل عبث مژگان کے کہ یکایک مصروف کجکلاہ سے اجازت لیکر مصروف دیوانہ اپنے
صف سے مرکب کو مہمیز کرکے نکلا اور میدان مین آیا سراپا میدان کا دیکھا جب خود بھی غرق
غرق ہوا اور مرکب بھی اسوقت اہل اسلام کی طرف دیکھکر پکارا کہ ای فرقہ خداپرستان وای
زبردستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے تمنے یہان آکر بہت فساد برپا کیا
اور مصروف کجکلاہ میرے بادشاہ کو بہت پریشان کیا تھا شاہزادون کو اسیر کرلیا چونکہ تمہاری قضا
نہ تھی اسوقت تک اس سبب سے مجکو خبر نہ ہوئی ورنہ اب تک کبکا تمہارا خاتمہ ہوگیا ہوتا گو بادشاہ
نے تمکو بہت بہت سمجھایا اور پند و نصیحت کی اور میرا خوف بھی دلایا اسپر بھی تمکو خیال نہ آیا اور تمنے یہی جواب
دیا کہ ہم ان ملکون کو بھی اسلام آباد کرینگے یہ امر بالکل ناممکن ہے تمکو میرا خوف نہین ہے جب تک مین نہ تھا
جو چاہا تمنے کیا اسی مین بہتری ہے اور اچھائی ہے کہ جنکو جنکو تمنے اسیر کیا ہے انکو رہا کردو اور اگر بادشاہ
کی اطاعت کرو اور جو دین و مذہب بادشاہ کا ہے اسکو قبول کرو یا یہان سے چلے جاؤ اور سب مال و
اسباب ہمکو دیدو ورنہ بہت پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہے یہ جو دیوانہ نے کہا سب اہل اسلام نے
جواب دیا کہ کیا بیہودہ بک رہا ہے بڑے بڑے تو اس مال و اسباب کو لے نہین سکتے ہین تیری کیا
مجال ہے دیوانہ بولا کہ بجز مقابلہ کو آؤ معلوم ہوا کہ تم سبکی قضا میرے ہاتھ سے آئی ہے مین میدان
مین موجود ہون یہ کلام اسکا تمام نہ ہوا تھا کہ نقابدار اول نے جسنے صفدر کجکلاہ کو زیر کیا تھا
باگ لی اور مرکب کو مہمیز کرکے نقابدارون سے اجازت لیکر میدان مین آیا سب دیکھ رہے ہین
کہ آتے ہی ہنگامہ رہا دس قدم مرکب دیوانے کا پسا ہوا اور چار قدم مرکب نقابدار کا ہٹا دونون
مرکبون کو رانون سے مسل کر مقابل ہوگئے دیوانہ نے نیزہ اٹھاکر مارا نقابدار نے نیزے کو
نیزے پر رد کا گئی نیزہ بازی ہونے نقابدار نے چالیسوین طعن مین نیزہ دیوانہ کا ہوائی کیا دیوانہ کو بہت
غصہ آیا اور کھینچی تیغ آبدار نقابدار پر وار کیا نقابدار نے وار کو دیوانہ کے سپر پر رد کیا اور اپنا
وار کیا تلوار چلنے لگی ایک مقام پر جو دیوانہ نے وار کیا نقابدار نے سپر کو پناہ کرکے یہ قصد کیا
کہ مرکب کو بڑھا کر تلوار چھین لون مرکب کو جو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی نقابدار مرکب کو سنبھالنے
لگے خود سر پر سے گر پڑا اسنے تیغ کی وہ وار کر چکا تھا تلوار سر پر آگری بھی نادوا ابرو تک آئی نقابدار
نے دستانہ مارا تلوار جھٹک کر نکل گئی چادر خون کی مونھ پر آگئی ادھر دیوانہ نے قصد کیا کہ دوسرا وار کرون
کہ دوسرے نقابدار نے پکار کر کہا کہ دست خود را نگہدار مین خیرا حریف آپہونچا ادھر نقابدار
نے زخم سر کو چھنگلی سے پکڑکر قصد کیا کہ دیوانہ پر وار کرون چونکہ خون بہت نکلا تھا سنبھل
نہ سکا غش آنے لگا کہ دوسرا نقابدار اجازت لیکر آپہونچا نقابدار کو واپس کیا طرف لشکر کے
خود مقابلہ کیا دیوانہ اسسے بھی ہمنگام رہا بیس قدم مرکب دیوانہ کا ہٹا اور چار قدم مرکب

نقابدار کا دیوانہ نے دوسرا نیزہ ہاتھ مین لیا نقابدار پر نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ دیوانہ کا سینتالیس
طعن مین ہوائی کیا دیوانہ نے برہم ہوکر اُسی تیغہ کا وار کیا کہ جس سے نقابدار اول کو مجروح
کیا تھا نقابدار دوم نے بھی تلوار کو سپر پر روکا وار چلنے لگے نقابدار دوم کے مرکب کا پانون
وہان پر ایک موش خانہ بھا جاتا رہا اسنے بھی سکندری کھائی کہ یہ تو مرکب کے سنبھالنے مصروف
ہوئے دیوانہ نے موقع پاکر وار کیا تیغہ سر پر پڑتا دو ابرو اتر آیا نقابدار نے برہم ہوکر داستانہ مارا کہ تلوار تو
نکل گئی مگر چادر خون مونہہ پر آئی نقابدار نے رومال سے خون پاک کرکے اور زخم سر کو باندھکر
وار کیا دیوانہ نے خالی دی جھنکا جو ہوا تو زخم سر کھل گیا نقابدار جھنجھلا کر ایستے دوسرا وار
کیا موقع دیکھکر کہ زخم سر جو پارا ہوا یہ واقعہ دیکھکر نقابدار کو دیوانہ نے مبارز طلب
کیا ایکی مرتبہ تیسرا نقابدار نکلا جسنے منصور رجطاہ کو زیر کیا تھا دیوانہ گرد اسپر کا اٹھا کر ہمنگام
ہوا لگا در سچلے مرکب نقابدار کا تین قدم پسپا ہوا اور مرکب دیوانہ کا بارہ قدم دیوانہ نے مرکب
کو سنبھال کر کہا کہ او نقابدار تو دیکھ چکا ہے کہ مین دو نقابدارون کو مجروح کر چکا ہون پھر تو بے
مقابلہ کو آیا نقابدار نے فرمایا کہ تو وار کر اس تقریر سے کیا حاصل دیوانہ نے تیسرا نیزہ طلب کیا
اور نقابدار کے مارا نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن چلنے لگی تیسری طعن مین نیزہ نقابدار نے
دیوانہ کے ہاتھ سے نکال دیا دیوانہ کو غصہ آگیا برہم ہوکر مجنون آگاہ کے تیغہ کا وار کیا جیسے چمک
نقابدار نے دیکھی سپر کو پناہ کیا وار کو رد کیا اور رد و بدل ہونے لگی نقابدار سوم نے بھی یہی
قصد کیا کہ تلوار کلائی مروڑ کر چھین لون مرکب کو جو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی تیغہ سر پر پڑتا
دو ابرو اتر آیا زخم کاری لگا نقابدار نے داستانہ مارا تیغہ سر سے نکلا مگر خون اسقدر جاری ہوا
کہ تمام نقابدار کا جسم ڈوب گیا نقابدار نے جرأت کرکے زخم سر کو پکڑ کر اپنا وار کیا دیوانہ ہٹا
مگر تلوار مرکب پر پڑی کہ اسکی گردن قلم ہوگئی مرکب گرکر گرنے لگا دیوانہ کو دیڑا اور اس قصد سے
چلا کہ نقابدار کو مرکب کو بے کرون ادھر لکان جو ہو بھی زخم سر نقابدار سے خون جاری ہوا اہل اسلام
دوڑ پڑے نقابدار کو مع مرکب کے بچا کر لشکر مین لے گئے یہان لاکر تمام تینون نقابدارون کے سر مین
ٹانکے مرہم کی پٹیان چڑھائین چونکہ نقابدار بہادر و جری تھے جب ٹانکے وغیرہ لگ چکے اٹھ بیٹھے
ادھر یہ واقعہ صاحبقران نے دیکھا کہ اس دیوانہ نے تینون نقابدارون کو مجروح کیا تاب نہ رہی مرکب
کو مہمیز کرکے اب اجازت کس سے لین میدان کی طرف چلے ادھر یہ خبر نقابدارون کو پہنچی وہ بیقرار
ہوکر اپنے اپنے مقام پر آئے اور کھڑے ہوگئے اسی حالت زخمداری مین اور دیکھنے لگے نقابدار ادھر
سے چلا ادھر مصروف کجکلاہ نے جو دیکھا کہ نقابدار چہارم دیوانے سے لڑنے کو آتا ہے فوراً نیزہ مرکب
دیوانہ کے لیے روانہ کیا خادم نے لاکر حاضر کیا دیوانہ مرکب پر سوار ہوا کہ نقابدار آ پہنچا دیوانہ
نے مرکب کو لیقصہ لگا اور آگے بڑھایا نقابدار نے بھی مرکب کو بقصد لگا ورزنی مہمیز کیا تگاور چلتے سنبھلتے
دیکھا کہ مرکب نقابدار ایک قدم اور مرکب دیوانہ پندرہ قدم پسپا ہوا دیوانہ نے کہا کہ تو بھی میرے
ہاتھ سے مجروح ہوگا یہ کہکر نیزہ سینہ نے کینہ نقابدار چہارم پر مارا نقابدار نے سنان نیزہ کو سنان
نیزہ پر گا تھا نیزہ بازی ہونے لگی چھبیسوین طعن مین نقابدار نے نیزہ دیوانہ کا ہوائی کردیا اور ایک
روایت مین راوی نے یون بیان کیا ہو کہ نقابدار نے ایک مقام پر موقع پاکر سنان نیزہ پر ہاتھ ڈالدیا
اور جھٹکا دیکر نیزہ دیوانہ کے ہاتھ سے چھین لیا یہ واقعہ دیکھکر لشکر اسلام سے صداے تحسین و آفرین

بلند ہوئی نقابداروں نے بہت تعریف کی دیوانہ بہت خجل ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تلوار تم نقابداروں کا خون چاٹ چکی ہے خبردار ہو جاؤ میں وار کرتا ہوں یہ کہکر وار کیا نقابدار نے وار کو تلوار کے تلوار پر رد کر کے اپنا وار کیا لگی تلوار چمکنے اب جو نقابدار نے کئی وار رد کئے دیوانہ نے یہ کہکر کہ او نقابدار اس وار سے بچ وار کیا بس نقابدار نے بھرپور جو تلوار تلوار پر ماری تلوار نقابدار سے تلوار دیوانہ کی ٹوٹ کر گری جو غریو لشکر اسلام سے نعرہ تعریف کا بلند ہوا اب دیوانہ کو تاب نہ رہی ارابہ اسکے قریب تھا اسپر اسکی چوبدست رکھی ہوئی تھی تیرہ سو من کی اسکو اٹھا کر اور خبردار کہکر وار کیا اور کہا کہ اس وار سے بچ تو جانیں کہ تمکو وہ ٹوٹ جاتی ہے نقابدار نے گرز پر اس چوب دست کے وار کو روکا تراقہ کی صدا بلند ہوئی غبار سے شکل کرباس ہو گئے طبق زمین شق ہو گیا گاؤ زمین کانپ گئی غبار بلند ہوا نقابدار تک گرد میں پوشیدہ ہو گیا ادھر نقابداروں نے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور سیارہ تانی کی طرف اشارہ کیا کہ خبر تو لاؤ وہ چھاگل آب لے کر طرف گرد کے چلا ادھر دیوانہ نے صدا دی کہ زدم و پست کردم یہ کہہ رہا تھا کہ یکایک سب کو یہ معلوم ہوا کہ برج خاکی سے آفتاب طالع ہوا سیارہ قریب گرد نہ پہونچا تھا کہ نقابدار دل گرد سے پیدا ہوا نقابداروں نے جو نقابدار کو دیکھا کہ صحیح و سلامت دل گرد سے نکلا ادھر نقابدار نے نکل کر فرمایا کہ گرز دی و کر ایست کردی ہیں تیرا حریف موجود ہوں دیوانہ نے جو نقابدار کو زندہ و سلامت دیکھا اور دیکھا کہ اسی طور سے گرز ہاتھ میں علم ہے بہت حیران ہوا اور جھپٹ کر وار کیا چوب دست کا وار نقابدار نے گرز پر روکا ابکی مرتبہ غبار وغیرہ نہ بلند ہوا نقابدار نے اسکے وار کو رد کر کے کہا کہ او دیوانے تو دو وار کر چکا اب میں وار کروں دیوانے نے کہا کہ شوق سے وار کر نقابدار نے اپنے گرز کو ایک ہاتھ سے چرخ دے کر جو دیوانہ پر مارا دیوانے نے چوبدست پر روکا تراقا پیدا ہوا دیوانہ گرد میں پوشیدہ ہو گیا اور اسکی آنکھیں بند ہو گئیں از سرتا پا پسینہ میں غرق ہو گیا یہ واقعہ دیکھکر معروف کج کلاہ نے عیاروں کو حکم دیا کہ جاکر خبر لو عیار دوڑ کر اور جھپٹ کر قریب گرد آئے پانی کا چھینٹا مارا گرد کو چھانٹ کر اندر گئے دیکھا کہ دونوں ہاتھ توشل ستون کے بلند ہیں مگر دیوانہ از سرتا پا غرق عرق ہے ہر بن مو سے پسینہ جاری ہے غشی طاری ہے مرکب غرق زمین ہے آواز دی کئی مرتبہ پکارا مگر صدا نہ آئی پانی کا چھینٹا دیا تب اسنے آنکھ کھولی اور آنکھ کھول کر کہا کہ کیوں خیریت ہے عیار نے کہا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے حریف لاف زنی کر رہا ہے دیوانہ نے یہ سنکے کہا کہ قیامت کی ضرب تھی مجکو اپنی قوت بازو نے بچایا اگر کوئی میرے مقام پر ہوتا تو استخوان اسکے سرمہ سا ہو جاتے یہ کہکر مرکب کو جو مہمیز کیا اسکو مردہ پایا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مرکب گیا یہ واقعہ دیکھکر دیوانہ کو بہت غصہ آیا وہی چوبدست لے کر اس گرد سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ او نقابدار تو نے غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا میں تیرے مرکب کو کب زندہ چھوڑتا ہوں نقابدار نے جو دیکھا کہ دیوانہ ادھر قصد سے آتا ہے فوراً مرکب پر سے کود پڑے ادھر دیوانہ قریب آگیا یہ دیکھا کہ نقابدار مرکب پر سے کود پڑا کہنے لگا کہ تو نے چالاکی کر کے خوب اپنے مرکب کو بچایا یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ مرکب مرکب گیا اس طور سے پیدل کرتا نقابدار نے فرمایا کہ اے ظالم تو بکتا کیا ہے اس کلام پر دیوانہ کو اور غصہ آیا اور برہم ہو کر بولا کہ لے روک تو اس چوبدست کو ابکی مرتبہ یہ کہکر نقابدار پر وار کیا دونوں پیدل ہیں جیسے نقابدار نے دیکھا کہ دیوانے نے چوب دست کا وار کیا بس پینترا بدل کر خالی دیا چوب دست زمین پر پڑی کہ غرق زمین ہو گئی ادھر نقابدار نے پینترا بدل کر ادھر جستی و چالاکی کمر زنجیر دیوانہ کو پنجہ زبردست سے پکڑا اور جب تک دیوانہ چوب دست کو سنبھالے جلد نے نعرہ اللہ اکبر

کھینچ کر یا حید کرار مدد کہکر اب جو زور کیا دیوانہ کو مع چوب دست کے اٹھا لیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کیا اور گرد سر چرخ دے کر زمین پر دے مارا اور چھاتی پر سوار ہوے اُسکو دبا کر کہا کہ بتا شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہی یہ زور وطاقت دیکھ کر معروف کج کلاہ کے تو حواس جاتے رہے رنگ روفق ہو گیا مُنہ پر ہوائیان اڑنے لگین چہرے اہل لشکر معروف کج کلاہ کے مثل آفتاب کے زرد ہو گئے دیوانون نے اپنے افسر کو زیر دیکھ کر قصد کیا کہ ایک مرتبہ حملہ کرین معروف نے منع کیا اور کہا کہ اے دیوانو اگر تم حملہ کروگے تو وہ ظالم تمہارے آقا کو مار ڈالیگا کیونکہ وہ اُسکے قبضہ مین ہی دیکھو مین جا کر رہا کیے لاتا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ دیوانہ کے زیر ہونے سے معروف کے چھکے چھوٹ گئے سارا کس بل جاتا رہا اس نے خیال کیا کہ اب ان لوگون سے لڑنا بیکار ہی ان سے کوئی مکر وفریب کرنا زیبا ہی کہ جسکو یہ پورا نہ کر سکین اگر واقعی یہ لوگ صاحب اقبال ہین اور اور جسکی خبر میرے مرشد نے دی تھی یہ وہی لوگ ہین تو پھر انکی اطاعت کرنا اور انکا دین قبول کرنا ضرور ہی یہ دم دل مین سوچ کر اسکے اہل لشکر نے بھی جنگ مغلوبہ کا قصد کیا تھا اُن کو بھی منع کیا اور آپ مرکب کو مہمیز کر کے طرف نقابدار کے چلا اُن نقابدارون نے جو معروف کو آتے ہوے دیکھا گو مجروح تھے وہ اُدھر سے چلے نقابدار کی تعریف کرتے ہوے اُدھر لشکر اسلام مین ہر طرف سے تعریف کی صدا بلند تھی ہر ایک نقابدار چہارم کے زور وطاقت کی تعریف کر رہا تھا ادھر نقابدار نے جو دیوانہ سے کہا کہ دین اسلام قبول کر یہ کلام سُننا تھا کہ دیوانہ رونے لگا جب وہ چیخین مار کر رونے لگا تو نقابدار اُسکی چھاتی پر سے اتر پڑا مگر دیوانہ اُسی طور سے پڑا ہوا ہی اور رو رہا ہی کہ معروف کج کلاہ آکر پہونچا یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوا کہ دیوانہ رو رہا ہی اور نقابدار اُسکے قریب کھڑا ہی ادھر سے معروف پہونچا اُدھر سے نقابدار آئے نقابدار بھی یہ واقعہ ملاحظہ کر کے حیران ہوے کہ معروف کج کلاہ نے بڑھکر دیوانہ سے کہا کہ او دیوانے تو روتا کیون ہی کیا تجھ سے نقابدار نے کہا کہ تو رونے لگا دیوانہ نے گریہ کو ضبط کر کے کہا کہ اے بادشاہ مجھ سے نقابدار کہتا ہی کہ دین اسلام قبول کر اور مین منصف ہون نقابدار مجکو زیر کر چکا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ انکار کرون خلاف انصاف وشجاعت ہوتا ہی رونا اس امر پر آیا کہ میرا خواب جھوٹا ہوتا ہی اور جو مجھ سے خواب مین ایک بزرگ نے فرمایا تھا اسکے خلاف پیش آیا مین کیونکر کہون کہ میرا خواب جھوٹا تھا اسوقت تک تو جو فرمایا تھا وہ پیش آیا اور جس قدر کہا تھا اسکے خلاف نہ ہوا مگر اب خلاف ہوتا ہی مین روتا اس سبب سے ہون کہ یہ کیا ہوا اب کیا کرون روؤن نہ تو کیا کرون حیران ہون مین کیونکر اس امر کو یقین کر لون کہ میرا خواب دروغ ہی ایسے خواب جھوٹے نہین ہوتے ہین معروف نے کہا کہ او دیوانے کچھ بیان تو کر کہ کیا دیکھا ہی ہم لوگ بھی تو سنین دیوانہ نے کہا کہ مین نے قبل مین خواب دیکھا تھا کہ ایک مقام ہی وہان آتش روشن ہی لوگ مجکو اُس آگ کی طرف لے چلے گرفتار کر کے اور قصد کیا کہ اس آگ مین ڈال دین کہ ایک بزرگ نورانی صورت تشریف لائے اور فرمایا کہ اسکو آگ مین نہ ڈالو یہ قابل آگ نہین ہی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ کافر ہی اسکے ایمان کا کچھ ٹھکانا نہین ہی فرمایا کہ یہ کافر نہین ہی اسکے ایمان کا ٹھکانا تب ہے آخر مین خدا پرست ہوگا راہ خدا مین جہاد کرے گا یہ جو فرمایا اُن لوگون نے مجکو چھوڑ دیا اُنھون نے اُن لوگون سے فرمایا کہ یہ ایک جوان خداپرست وعالی خاندان و صاحبقران زمانہ کا رفیق ہوگا اور اُسکے رکاب سعادت انتساب مین رہ کر کفار کشی کرے گا یہ جو فرمایا وہ لوگ بسبب صورت مجکو چھوڑ کر چلے گئے جب وہ چلے گئے تو اُن بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ اے معروف دیوانہ آگاہ ہو کہ تو ایک شاہزادے کا رفیق ہوگا وہ شاہزادہ دہقان مین پیدا ہو چکا ہی تو اُسکی صورت دیکھے گا جو کہ تجکو زیر کرے گا اور تو سوا

اُس جوان کے رو برو سب زیر ہوگا یہ فرما کر اشارہ کیا مین نے دیکھا کہ ایک مہ جبین لباس زرنگار پہنے ہوے
چلی آتی ہے وہ مہ جبین قریب اُس مرد بزرگ کے آکر کھڑی ہوئی اُنھون نے اُس مہ جبین سے فرمایا کہ اُس
دیوانے کو اُس شاہزادے کو دکھا دو جو کہ اس دیوانے کو زیر کرے گا جسکا یہ رفیق ہوگا اُس
نازنین نے مجکو ایک طفل کو دکھایا کہ عجب حسن رکھتا تھا اور اُس عالم طفلی مین وہ رعب و داب تھا
کہ مین دیکھکر کانپ گیا میرے اندام مین رعشہ پڑ گیا مین کانپنے لگا اس قدر خوف طاری ہوا کہ مین نے
کہا کہ اے مرد بزرگ مین نے دیکھ لیا فرمایا کہ خوب پہچان لے یہی لڑکا سرکشان قاف کو قتل کرکے
اور تمام قاف کو ان کے جسم نحس سے پاک کرکے پردۂ دنیا پر جائے گا اور تجکو زیر کرے گا تو اسکا رفیق
ہوگا اور سوائے اُسکے آج تلک کوئی تیری پشت زمین سے نہ لگائیگا تو سب پر غالب ہوگا مین نے
قصد کیا کہ اُس طفل کا اور اُنکا نام دریافت کرون کہ وہ میری نگاہون سے غائب ہو گئے میری آنکھ
جو کھلی تو اپنے کو بستر خواب پر پایا مگر وہ سب سامان میری آنکھون کے نیچے تھا اور میرے اندام مین رعشہ
تھا اُس دن سے آج تک کسی نے مجکو زیر نہ کیا مین ہی سب پر غالب آیا اور جب اُس طفل کی صورت
کا خیال کیا میرے رو برو تصویر اُسکی پھر گئی اور وہی خیال ہو گیا جو کہ خواب مین ہوا تھا مین اپنے بیٹھے سے آکر اس
مقام پر مسکن گزین ہوا اور آپ نے میرا مشاہرہ مقرر فرمایا مین بسر کرنے لگا مگر مجکو اُس خواب کا
خیال تھا جب مین بقیۂ مصروفیہ مین مقیم ہوا ایک دن خواب مین وہ مرد بزرگ پھر تشریف لائے
اُن کے ہمراہ ایک نقابدار تھا مگر کمسن مین نے اُن کے قدم چومے اور اُنھون نے فرمایا کہ
اے **مصروف دیوانہ** آگاہ ہو کہ اُس شاہزادے نے جوان ہوکر **طلسم چہل چراغ سلیمانی**
فتح کیا اپنے باپ و دادا و چچا کو رہا کیا تمام **دیوان قاف** کو پست کیا اب اُس نے قصد کیا ہے
طرف پردۂ دنیا کے اُسکے ہمراہ تین نقابدار ہون گے اور وہ خود بھی نقابدار ہوگا اور وہ صاحبقران
زمان ہے تمام عالم کو کفر سے پاک کرے گا جب وہ نقابدار با وقار پردۂ دنیا پر تشریف لائے گا
تو اُس زمانہ مین آفتاب پرستی کو ترقی ہوگی تمام ممالک اسلام تباہ ہون گے وہ صاحب اقبال
آکر سب کو اسلام آباد کرے گا بڑے بڑے زبردستون کو زیر کرے گا دینی صاحبقرانی کا ڈنکا بجائیگا
دین اسلام کو از سر نو اُسکے قدم کی برکت سے ترقی ہوگی بڑے بڑے بادشاہ اُسکی غلامی اختیار
کرینگے اسی مقام پر یعنی بقیۂ **مصروفیہ** پر وہ آکر اُترے گا تجکو زیر کرے گا تجکو لازم ہے کہ اُسکی
اطاعت اور غلامی اختیار کرنا اور دین اسلام قبول کرنا اگر اُسکے کہنے کے خلاف کرے گا تو
ذلیل ہوگا بلکہ **مصروف کج کلاہ** سے بھی کہنا کہ وہ بھی اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین
وہ عنقریب آنے والا ہے اے **مصروف دیوانہ** اگر تو اُسکو دیکھے تو پہچان لے مین نے عرض کیا
کہ ضرور آپ مجکو اُس بلند اقبال کو عالم طفلی مین دکھا چکے ہین جبکہ وہ بالکل طفل صغیر تھا مگر
اُسکی صورت میرے صفحۂ دل پر اس طور سے نقش ہو گئی تھی کہ کبھی فراموش نہ ہوئی اگر ہزار برس کے بعد
دیکھون تب بھی پہچان لون یہ سماعت فرما کر نقابدار کی طرف اشارہ کیا نقابدار نے اپنے
منھ پر سے نقاب کو دور کیا مین نے جو غور کرکے دیکھا اُسکو تو وہی طفل کو پایا کہ سبزہ آغاز تھا اور
وہ رعب و داب اور جاہ و جلال تھا کہ مین کانپنے لگا رعشہ پڑ گیا تمام جسم مین سکتے کی سی حالت
ہو گئی فرط رعب و داب سے تمام اندام مین لرزہ تھا قدرت نہ تھی کہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکون اور وہ
حسن و جمال تھا کہ نگاہ خیرگی کرتی تھی جب مین دیکھ چکا اشارہ کیا کہ نقاب ڈال لو اُنھون نے

نقاب ڈال لی مجھ سے فرمایا کہ یہ وہی طفل ہے اور یہی تجھکو زیر کرے گا اسکے مین نے اوصاف بیان کیے ہین پس جب یہ تجھکو زیر کرے تو ضرور اطاعت کرنا اور اسکے کہنے کے بموجب دین اسلام قبول کرنا یہ فرماکر مع نقابدار کے غائب ہوگئے اب جو میری آنکھ کھلی اپنے بستر پر تھا وہ صورت پیش نگاہ تھی آج تک مین ان نقابدارون کے انتظار مین ہون یہ امر ضرور ہے کہ جو کچھ اُن بزرگون نے فرمایا تھا وہ سب پیش آیا اُسکے خلاف نہ ہوا نہ مین کسی سے آج تک زیر ہوا اسپ زرغالب آیا اب وہی زمانہ ہے کہ آفتاب پرستی کو ترقی ہے مگر اس قدر خلاف ہوا کہ اُنھون نے فرمایا تھا کہ نقابداران کاف کے ہاتھ سے تو زیر ہوگا بلکہ اُس نقابدار کے ہاتھ سے زیر ہوگا جو کہ صاحبقران ہوگا گو مین وہی سب سامان پاتا ہون اور وہی زمانہ ہے مگر اب جو خیال کرتا ہون تو یہ وہ نقابدار نہین ہے بھلا کیونکر مین اسکی اطاعت کرون اسی سبب سے رد کرتا ہون کہ یہ کیا ہوا اُنھون نے تو فرمایا تھا کہ تو کسی سے زیر نہوگا سوائے نقابدار قاف کے پھر مین کیون اس نقابدار سے زیر ہوا بس غم اسی امر کا ہے یہ جو دیوانہ نے کہا اُسی وقت معروف کج کلاہ نے کہا کہ تیرا خواب سچا ہے یہ نقابدار بھی کہتے ہین کہ ہم قاف سے آئے ہین یہ سب حال و اسباب طلسمی بیان کرتے ہین یہ تیرا قول ہے کہ جب آفتاب پرستی کو ترقی ہوگی تو اُنھون نے فرمایا تھا کہ وہ نقابدار بہیئت معروفیہ مین آکر پہونچینگے اور قاف سے آئینگے اور تجھکو نقابدار زیر کرے گا تو اب وہی زمانہ ہے کہ آفتاب پرستی کو ترقی ہوئی ہے یہان تک کہ مین آفتاب پرست ہوا ہون اور یہ نقاب دار قاف سے آئے ہین اور نقابدار ہی نے تجھکو زیر کیا ہے اور یہ بھی تو کہتا ہے کہ فرمایا تھا کہ وہ صاحبقران زمان ہو محمد بن اسد ہوگا یہ بھی اپنے کو صاحبقران کہتے ہین پھر کیون نہین اطاعت کرتا ہے دیوانہ نے جو یہ سُنا معروف کج کلاہ کی طرف سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ مین ان سے دریافت کرتا ہون اگر یہ سب اسی واقعہ کو بیان کرینگے تو یقین آئے گا اور اُس جوان کو مین بخوبی پہچانتا ہون جہان دیکھون پہچان لون جس نے مجھکو زیر کیا ہے اگر وہ اپنی صورت نقاب اُلٹ کر دکھائے اور مین اُسی کو دیکھون تو البتہ اطاعت کرون یہ کہکر معروف کج کلاہ سے منھ پھیر کر اُن نقابدارون کی طرف متوجہ ہوکر اُن سے سب حال دریافت آنے کا کیا تب نقابدارون نے کل حال قاف کا اور طلسم کے فتح کرنے کا اور اُدھر سے ادھر آنے کا یعنی قاف سے دنیا پر سب بیان کیا تب دیوانے نے کہا کہ اچھا آپ اپنی صورت دکھائین نقابدارون نے نقابدار چہارم سے کہا کہ اے صاحبقران آپ دیوانے کو نقاب اُلٹ کر صورت دکھا دین تاکہ یہ ایمان لائے اور اسکا شک دفع ہو آپ کی صاحبقرانی اور تشریف آوری کی اور اس کے زیر ہونے کی آپ کے ہاتھ سے مرد بزرگ اسکو خبر خواب مین دے چکے ہین آپ ضرور وہی صاحبقران ہین تائید یافتہ بزرگان ہین یہ جو نقابدارون نے کہا نقابدار نے اپنے منھ پر سے نقاب اُٹھا دی یہ معلوم ہوا کہ ابر سے آفتاب نکل آیا حجاب نقاب کا دور ہونا تھا کہ برق چمک گئی سب کی نگاہین جھپک گئین دیوانے نے جو غور کرکے دیکھا اُسی جوان اور صاحبقران کو اپنے سامنے جلوہ گر پایا کہ جسکو خواب مین دیکھا تھا اور مرد بزرگ نے دکھایا تھا یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ اُٹھکر اور دوڑ کر قدمون پر گرا یہ کہکر یہی تو میرے آقا ہے اسی کی بابت فرمایا تھا کہ یہ صاحبقران زمان ہے نقابدار قاف ہے یہی تجھکو آکر زیر کرے گا میرا خواب سچا نکلا مین نے اسکی اطاعت کی اور غلامی یہ میرے آقا ہین میرا خواب سچا تھا مین حیران تھا کہ خواب جھوٹا ہوتا اور قول مرد بزرگ کیونکر دروغ ہوتا خداوند کرم نے

میری مراد پوری کی اسی سبب سے مین نے آج تک کوئی دین اختیار نکیا تھا لامذہب رہا اور لامذہبی مین اپنی زندگی بسر کی اب مین **صاحبقران** اور اپنے آقا کی بدولت راہ راست پر آیا آتش دوزخ سے نجات پائی یہ کہکر قدمون کو بوسہ دیا آنکھین ملین اور کہا کہ ای آقا مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے شاہزادے نے اُسکے سر کو اُٹھاکر گلے سے لگایا بہت شفقت فرمائی کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا نقابدارون کو اسکے مسلمان ہونے کی بہت خوشی ہوئی جب **معروف دیوانہ** کلمہ پڑھکر مسلمان ہو چکا تب اُس نے **معروف کج کلاہ** سے کہا کہ ای بادشاہ تم بھی دین اسلام قبول کرو مع اپنے کل لشکر کے اور **صاحبقران** میرے آقا کی اطاعت کرو ورنہ بہت خراب ہوگے مجھکو مرد بزرگ کا حکم تھا کہ **معروف کج کلاہ** سے بھی کہنا کہ وہ کفر سے توبہ کرے دین اسلام قبول کرے اور **صاحبقران** و نقابداران قاف کی اطاعت کرے **معروف کج کلاہ** نے جواب دیا کہ تیرا کہنا بہت درست اور بجا ہے اور مجھکو تیرے کہنے کا یقین ہے مگر مین اُس وقت تک دین اسلام و انکی اطاعت قبول نہ کرونگا جب تک کہ میری شرط یہ نہ پوری کرینگے ہان اگر میری شرط پوری کرین تو مین بھی مع لشکر و اپنے فرزندون و بھائی و سردارون کے و کل اہل شہر بلکہ اپنے ملکون کی رعایا سمیت مسلمان ہونگا عذر نہ کرونگا ای **معروف دیوانہ** تمہاری شرط پوری ہوگئی تم نے تو اپنے خواب کے موافق پایا اس سبب سے دین اسلام قبول کیا مجھکو کیونکر یقین ہو کہ یہ وہی نقابدار ہین اور وہی **صاحبقران** یہ جوان ہے کہ جسکی مجھکو خبر دی گئی ہے ہان اگر یہ وہی **نقابدار** ہین اور وہی **صاحبقران** ہین تو میری شرط کو بھی پورا کرینگے مین بھی ایمان لاؤنگا ورنہ مین تو نہ قبول کرونگا ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہے تم میرے اوپر زیادتی نہین کرسکتے ہو نہ زبردستی کرسکتے ہو تم نے جو خواب مین دیکھا تھا اور تم سے مرد بزرگ نے کہا تھا تم نے مجھ سے بیان کردیا اب تم بری ہوگئے اب مجھکو اختیار ہے **دیوانہ** یہ سُنکے ساکت ہوا مگر از حد غصہ آیا یہ ہی جی چاہا کہ **معروف کج کلاہ** کو مار ڈالے اُسکے طریقہ کو نقابدار سمجھ گئے کہ **سہراب ثانی** نے اشارہ کیا اور منع کیا ساکت ہو کر رہ گیا کچھ حرکت نہ کرسکا اُدھر نقابدارون نے **معروف کج کلاہ** سے دریافت کیا کہ تمہاری کیا شرط ہے بیان کرو اگر خداوند کریم نے اپنا فضل کیا اور یہ بھی منظور ہوا کہ تم مسلمان ہو تو ہم بمدد خدا اسکو بھی پورا کرینگے **معروف کج کلاہ** نے جواب دیا کہ آپ اسوقت اپنی فرودگاہ پر تشریف لے جائین مین بوقت سحر حاضر ہوکر اپنی شرط کو بیان کرونگا آپ کوشش فرمائین کیونکہ اس وقت آپ بھی دن بھر کے تھکے ہوئے ہین اور مین بھی تھکا ہوا ہون آپ بھی شب بھر آرام کرین مین بھی آرام کرونگا صبح کو حاضر ہوکر عرض کرونگا نقابدارون نے فرمایا کہ بہتر ہے تم جاؤ صبح کو ضرور آنا **معروف کج کلاہ** نے جواب دیا کہ ضرور حاضر ہونگا **دیوانہ** بولا کہ یہ مکار ہے مکر کرتا ہے بھاگ جائیگا اب پھر نہ آئیگا اسکو جانے نہ دیجیے مجھکو حکم فرمائیے کہ مین اسکی مشکین باندھ لون یہ کہکر قصد کیا کہ **معروف** کو اسیر کراون کہ پھر **نقابدار** نے آنکھ دکھائی اور فرمایا کہ ہم منع کرتے ہین تم نہین سُنتے ہو **دیوانہ** کانپ کر رہ گیا **معروف کج کلاہ** سلام کرکے اپنے لشکر کی طرف چلا اُدھر **دیوانہ** و اہل لشکر **معروف کج کلاہ** دیکھ رہے تھے کہ یکایک نقابدار نے زمین پر **دیوانہ** کو دے مارا سینہ پر سوار ہوا تھا یا خود اُتر پڑا جب کہ بادشاہ پہونچا اور اُدھر سے نقابدار آئے **نقابدار دیوانہ** کے سینہ پر سے اُتر پڑا اور پھر باتین ہونے لگین یہ لوگ حیران تھے کہ **دیوانہ** قدم پر **نقابدار** کے گرا اور یہ لوگ حیران ہوئے مگر کھڑے ہوئے ہین اس خیال سے کہ بادشاہ سے سب حال معلوم ہوگا اہل اسلام بھی یہ سب **واقعہ** دیکھا کیے اور خوش ہوا کیے جب **دیوانہ** نے دیکھا کہ **معروف کج کلاہ** چلا گیا اس نے اپنے **دیوانون** کی طرف دیکھ کر اور پکار کر کہا کہ ای بھائیو

دیں نقابدار کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے پاس لشکر معروف کج کلاہ سے جدا ہو کر چلے آئے میں نے کل مذہبوں کی پرستش ترک کی ہے جو دیوانہ نے کہا اُسی وقت چالیس ہزار دیوانے لشکر معروف کج کلاہ سے علیحدہ ہوکر دیوانہ کے پاس چلے آئے دیوانہ نے اُن سب کو قدموں پر نقابداروں کے گرایا کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق سب کے سب مسلمان ہوگئے اُدھر معروف کج کلاہ جو اپنے لشکر میں پہونچا اُسی وقت جبل بازگشت بجواکر اپنی فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی اُس دن معروف شاہ نے بسبب رنج وصدمہ کے دربار نہ کیا اپنے خیمہ میں جاکر بیٹھ رہا سب سردار بھی اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ادھر جب معروف جبل باز بجواکر چلا گیا اور دیوانہ مع اپنے ہمراہی دیوانوں کے دین اسلام سے مشرف ہوا نقابدار اُسکو اپنے ہمراہ لے کر جبل باز بجواکر نقابدار چہارم یعنے صاحبقران زبان پر زرنثار کرتے ہوئے قیامگاہ پر آگئے اور دیوانہ اور اسکے ہمراہیوں کے لیے مقام معقول مقرر فرمایا کل دیوانے وہاں اُترے لشکر اسلام نے کمر کھولی ادھر دربار آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے معروف دیوانہ کو دست چپ میں دنگل رحمت ہوا اور جو دیوانے معزز تھے اُنکو بارگاہ میں جگہ ملی وہ سب بیٹھے مگر حکم دیا گیا کہ انسانیت سے بیٹھنا وحشت نہ کرنا اور نہ کسی اہل لشکر کو اذیت دینا ورنہ سزا پاؤگے ہر ایک کا دم نکلا دیوانوں میں سے کوئی کسی اہل لشکر کو ستاتا نہ تھا اگر کوئی لشکری انکی طرف سے نکل گیا یہ اُسکو دیکھ کر اور مارے خوف کے دانت نکال کر رہ گئے بول نہ سکے ادھر تو دربار آراستہ ہوا سب کو دیوانہ کے زیر ہونے کی بہت خوشی ہے نقابداروں نے حکم فرمایا کہ ارباب نشاط حاضر ہوں ارباب نشاط حاضر ہوئے ناچ وگانا شروع ہوا تا نصف شب جلسہ عیش و عشرت برپا رہا سب معروف تماشائے ناچ ورنگ رہے جب دو پہر رات آگئی نقابداروں نے برخاست جلسہ کا حکم فرمایا خیمہ خاص میں تشریف لائے نقابدار چہارم یعنے سہراب ثانی فراق ملکہ ثریا سے بسمیں تن میں تڑپا کیے ادھر سب سردار اور بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے دیوانہ کے لیے جو خیمہ برپا کیا گیا تھا دیوانہ اُس خیمہ میں آیا رفیق اپنے مقام پر آئے جو کہ اُن کے لیے مقرر کیے گئے تھے خلاصہ یہ کہ وہ رات بآرام راحت بسر کی صبح طالع ہوئی سب سردار نماز وغیرہ سے فارغ ہوکر داخل بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہوئے نقابدار بھی اپنے خیمہ سے فراغت کرکے آئے سب نے تعظیم کی اپنے اپنے دنگل پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا دیوانہ بھی آیا اُدھر جب معروف کج کلاہ بیدار ہوا لباس وغیرہ سے آراستہ ہوکر چند سرداروں وعزیزوں کو اپنے ہمراہ لے کر مثل مبارک کج کلاہ محارب کج کلاہ وحارب کج کلاہ وخارب کج کلاہ ومصارب کج کلاہ وبہمن کج کلاہ کے طرف لشکر اسلام کے چلا نقابداروں کو ہرکاروں نے خبر دی کہ معروف کج کلاہ آتا ہے نقابداروں نے ان چند سرداروں کو حکم فرمایا کہ برائے استقبال جاؤ یعنے عنتر کوہ بازو ومنعف تیغ زن تقارب شمشیر باز ومقارب گرز زن ومظفر زرنگاری ومظفر زرین حصاری ومحاسن منوچہری یہ سردار جن کے نام تحریر ہوئے ہیں آداب بجا لاکر بیرون بارگاہ آئے اور طرف معروف کج کلاہ کے چلے راہ میں ملاقات کی صاحب سلامت باہم ہوئی ایک نے دوسرے کا مزاج پوچھا سرداران اسلام نے کہا کہ ہم کو ہمارے آقا نے آپ کے استقبال کو بھیجا ہے آپ تشریف لے چلیں چنانچہ معروف کج کلاہ ہمراہ سرداران اسلام کے مع اپنے سرداروں داخل لشکر ہوا وہ اُسکو سیر کراتے ہوئے سب عجائبات دکھلاتے ہوئے بارگاہ کی طرف لے چلے وہ وہ نیرنجات اُسنے دیکھے جو کہ کبھی خواب میں بھی نہ دیکھے تھے لشکر کثیر پایا اور اس قاعدہ سے لشکر اُترا تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ

شہر آباد ہی ایک سمت بازار پُر آراستہ ہین ایک طرف نقار خانہ ایک جانب دیکھا کہ دیوانے اُترے ہوے ہین
سب دیوانے **معروف کج کلاہ** کو دیکھکر قہقہہ لگانے لگے طعن کرنے لگے **معروف کج کلاہ** اُن سردارون
کے ہمراہ دیوانون کی حرکتون پر ہنستا ہوا قریب بارگاہ آیا مرکب پر سے اُترکر مع سردارون کے داخل بارگاہ
ہوا وہ بارگاہ دیکھی کہ جسکی عظمت و رفعت کے روبرو بارگاہ فلکی گرد تھی جب دربار مین آیا ایسا دربار آراستہ
پایا کہ شاہان ہفت کشور کا بھی نہ ہوگا **معروف** نے دیکھا کہ دربار نہین ہی بیشہ شیران ہی ایک شیر اپنے
مقام پر بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی جوش شجاعت مین بس **معروف کج کلاہ** نے بطریق آفتاب پرستان سلام
کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے مگر **دیوانہ** کو غصہ آگیا تیوری چڑھاکر بولا کہ ار د
معروف یہ کونسی حرکت ہی یہان کون آفتاب پرست ہی جو تو نے اس طریقے سے سلام کیا ہی کیا اسکی
سزا دون **معروف** نے قصد کیا تھا کہ سزا دون کہ **نقابدار** چہارم نے جو کہ **صاحبقران** ہی بنگاہ تند دیوانہ
کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو تم کو منع بھی کر دیا پھر وہی حرکت کیے جاتے ہو خاموش
بیٹھے نہین رہتے ہو سزا دیجاے گی **دیوانہ** کانپ کر رہ گیا **معروف کج کلاہ** کے لیے کرسیان سامنے
آراستہ کی گئین تھین **صاحبقران** نے فرمایا کہ آپ تشریف لائیے اسکی باتون پر نہ خیال فرمائیے یہ تو
دیوانہ ہی **معروف** سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اور سب سردار بھی جو اسکے ہمراہی تھے بیٹھے اُس وقت
نقابدارون نے حکم دیا کہ لاؤ قیدیون کو یعنے **صفدر کج کلاہ** خصوص کج کلاہ وغیرہ کو مگر قید کو دور کرکے لانا
چوبدار نے جاکر داروغہ زندان کو حکم شاہی سے آگاہ کیا داروغہ اُسوقت طرف زندان کے چلا وہان باہم
خصوص **کج کلاہ** وغیرہ یہ کلام کر رہے تھے یہ سُن چکے تھے کہ **دیوانہ** زیر ہوکر مطیع ہوا اور مسلمان ہوگیا بادشاہ
سے بھی کہا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ مین ایک شرط رکھتا ہون جب وہ پوری ہوگی تب دین اسلام قبول
کرونگا اور آفتاب پرستی ترک کرونگا اور آج آنے کا اقرار کیا ہی تب یہ باہم رائے ہوئی تھی کہ اگر
نقابدار ہم کو بھی طلب کرکے واسطے ترک مذہب کے اور اطاعت کرنے کو کہین گے تو یہ جواب دینگے
کہ اگر بادشاہ کی آپ شرط پوری کرینگے اور بادشاہ اطاعت تمکو کرینگے آفتاب پرستی ترک کرکے اسلام قبول
کرینگے تو ہم بھی مسلمان ہونگے ورنہ ہم کو معاف فرمایا جائے وہ ضرور اس امر کو قبول کرلینگے یہان یہ
رائے ہو رہی ہی کہ داروغہ زندان مع آہن گرون کے پہونچا اور اُن سب سے کہا کہ آپ کو **صاحبقران** نے
طلب فرمایا ہی اور حکم دیا ہی کہ رہا کرکے لانا لہذا یہ آہن گر حاضر ہین ان سے قید کو دفع کرائیے وہ سب
خوش ہوگئے اور ہر ایک نے **نقابدارون** کے خلق و مروت کی بہت تعریف اپنے دل مین کی آہن گرون
نے قید کو دفع کیا وہ سب ہی بہادر اور شجاع تھے ممکن تھا کہ جب قید دور ہوگئی تھی بھاگ جاتے نہین ہمراہ
داروغہ زندان کے دربار مین آئے دربار کو غیرون سے بھرا ہوا پایا **دیوانہ** کو ایک طرف بیٹھے ہوے دیکھا دیکھا کہ
معروف کج کلاہ سامنے **نقابدارون** کے مع سردارون کے بعزت و حرمت کرسی پر بیٹھا ہوا ہی انھون
نے بھی آکر بطور آفتاب پرستان سلام کیا **معروف کج کلاہ** نے جواب سلام دیا **معروف دیوانہ**
تا و پیچ کھاکر رہ گیا بخوف **نقابدار** نہ بول سکا اشارہ ہوا کہ ان سب کو بھی **معروف کج کلاہ** کی صف
مین جگہ دو وہ سب بھی سلام کرکے بیٹھ گئے تب **نقابدارون** نے **معروف کج کلاہ** سے کہا کہ تم کو دین
اسلام کے قبول کرنے مین کیا عذر ہی جو عذر ہو بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ مین کل بھی عرض کرچکا ہون کہ ایک
شرط رکھتا ہون اگر وہ آپ ادا فرمائیے اور مین امتحان بھی کرلون تب مجھکو کوئی عذر نہ ہوگا اور یقین کرلونگا کہ آپ
وہی **نقابدار** ہین اور وہی **صاحبقران** ہین کہ جسکی مجھکو میرے مرشد نے خبر دی تھی **نقابدار** نے فرمایا کہ تم

وہ شرط بیان کرو معروف نے عرض کیا کہ عرض کرتا ہون نقابدار نے جب معروف سے یہ جواب پایا
تو اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے صفدر کج کلاہ و منصور کج کلاہ و جمہور کج کلاہ و
حضور کج کلاہ آپ لوگون کو تو کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ آپ کو تو مردی و مردانگی سے میدان زیر کیا ہے اور
آپ لوگ بہادر بھی ہین اُنھون نے جواب مین عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا اگو مقام عذر نہین ہے مگر جب کہ ہمارے
بزرگ نے ایک شرط کی ہے اور آپ اُسکے پورا کرنے پر بھی آمادہ ہین تو ہم بھی عرض کرتے ہین کہ اگر آپ نے
وہ شرط پوری کی اور یہ مع اہل لشکر و اہل شہر کے مسلمان ہوے اور آپ کی اطاعت کی تو ہم کو بھی کچھ عذر نہین ہے
اُس وقت ہم سب بھی مسلمان ہون گے اور آپ کی غلامی اختیار کرینگے سواے اسکے کوئی عذر نہین ہے کیونکہ
یہ ہمارے بزرگ ہین اور ہم ان کے تابع ہین اگر یہ نہ اسلام قبول کرینگے تو ہم بھی نہ قبول کرینگے اُس حالت
مین معاف فرمائے جائین نقابدار نے فرمایا کہ معلوم ہوا آپ لوگ بھی معروف کج کلاہ کے ساتھ مسلمان
ہون گے بعد پوری ہونے شرط کے خیر یہ فرما کر معروف کج کلاہ سے کہا کہ ہان اُس شرط کو بیان کرو تب
معروف نے یون تقریر کو آغاز کیا اور اس طور سے سخن سرائی شروع کی کہ اے نقابداران ذی وقار
جس قدر لوگ یہان ان ملکون کے رہنے والے حاضر ہین وہ کوئی اُس راز سے آگاہ نہین ہے حتی کہ میرے
فرزند و بھائی تک واقف نہین ہین گو مین حضور کج کلاہ کو جو کہ میرا چھوٹا فرزند ہے اور بہت ہی خلیق ہے بہت
عزیز رکھتا ہون مگر وہ بھی اُس امر سے آگاہ نہین ہے مگر اس وقت سب کے روبرو بیان کرتا ہون سب صاحب
خوب غور سے سماعت کرین وہ شرط یہ ہے کہ اسکو بہت عرصہ ہوا قریب بیس برس کے جب کہ میرے والد نے
انتقال کیا اور یہ حکومت میرے زیرنگین ہوئی اور مین بادشاہ مستقل ہوا تو مین ایک دن مع وزرا و امرا
کے براے شکار گیا کیونکہ مجکو شکار کا بہت شوق تھا یہان سے تھوڑی دور پر ایک صحرا تھا وہان جا کر مقیم
ہوا چونکہ رات ہوگئی تھی اُس دن شکار کے لیے نہ گیا بوقت صبح رفیقون کو ہمراہ لے کر براے شکار چلا گیا
ہرن تیتر شکار کیے ایک آہو بہت خوبصورت سامنے سے پیدا ہوا میرے دل مین یہ سمائی کہ اسکو زندہ
پکڑ لون اُسکے تعاقب مین مرکب کو مہمیز کیا وہ جست کر کے نکل گیا مجکو غصہ آیا مین نے مرکب ڈال دیا خلاصہ
یہ کہ سب ہمراہی پیچھے رہ گئے مین اُسکے تعاقب مین اکیلا نکلا چلا گیا ہمراہی تو میری تلاش مین مصروف
ہوے مین اُس آہو کے تعاقب مین کوئی دس بارہ کوس پر پہونچا گو وہ مقام بھی میری عملداری مین
ہے مگر مین اُس سے آگاہ نہ تھا وہان پر جا کر مین نے اُس آہو کو اسیر کیا اور اسیر کر کے پھرا تو راہ
بھول گیا اور کسی طرف چلا گیا تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ ایک پہاڑ نظر پڑا وہ کوہ فلک شکوہ بہت بلند تھا
اور سبزہ اور گلون سے از قلہ کوہ تا پائین مملو تھا آبشارین جاری تھین مین پیاسا ازحد تھا مرکب پر سے
اُترا مرکب کو چھوڑ دیا وہ چرنے مین مصروف ہوا مین نے منھ ہاتھ دھویا پانی پیا مرکب بھی سیر و سیراب ہوا تب مین
طرف مرکب کے چلا یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ یہان کچھار بھی ہے اور اُس مین شیر بھی رہتا ہے جب مین مرکب کے
قریب پہونچا مین نے سُنا کہ ایک طرف سے شیر کے بولنے کی آواز آئی مین نے خیال کیا دل مین کہ جنگل تو
ہے شیر کا نہ ہونا عجب ہے ہونا کوئی مقام عجب نہین ہے یہان سے چلو ایسا نہ ہو کہ شیر آ پڑے تو خرابی ہو
صحرائی جانور سے جہان تک ممکن ہو اپنے کو بچانے یہ دل مین خیال کر کے قصد کیا کہ مرکب پر سوار ہون
ابھی سوار نہ ہوا تھا کہ میری نگاہ کوہ کے اوپر جا پڑی مین نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید بالاے کوہ بیٹھے
ہوے ہین چہرہ اُنکا مثل آفتاب کے روشن ہے مگر وضع فقیرانہ ہے اُنکو جو یہان سے دیکھا دل مین خیال کیا
کہ کوئی شاہ صاحب ہون گے اُن کے رہنے کا یہ مقام ہے ایسے لوگ تو ایسے مقام پر رہتے ہین کہ جہان

آبادی نہ ہو اب شیر کا خیال بالکل جاتا رہا مین اُنکو دیکھ رہا ہون اور قصد کرتا ہون کہ اُن کی خدمت مین جاؤن دریافت کرون پھر خیال کرتا ہون کہ ضرورت ہی کیا ہی ایسا نہ ہو کہ خفا ہون اور دعاے بد دین تو خرابی ہو اور ان لوگون کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہی اسی فکر و تشویش مین تھا کہ ایکمرتبہ صداے شیر قریب سے آئی اب جو پھر کر دیکھا تو مین نے دیکھا کہ ایک شیر اور شیرنی دونون میری طرف غراتے ہوے چلے آتے ہین شیر دہنی طرف ہی اور شیرنی بائین طرف ہی یہ دیکھ کر میری روح پرواز کرگئی مین نے خیال کیا کہ بُرے پھنسے شکار کو آئے تھے خود شکار ہوگئے اب ان دونون سے جان کا بچنا دشوار ہی مین نے خیال کیا کہ اگر شیر کو مارتا ہون شیرنی ہلاک کرے گی شیرنی پر حملہ کرتا ہون تو شیر ہلاک کرتا ہی عجب مخمصہ مین مین اُسوقت مبتلا تھا اور امید زیست قطع ہوچلی تھی اسی فکر مین تھا کہ کیا کرون اور یہی دیکھ رہا ہون کہ وہ مرد بزرگ بالاے کوہ بیٹھے ہوے اسی طرف دیکھ رہے ہین مین تو اسی فکر و خیال مین تھا کہ ان دونون سے کیونکر اپنے کو بچاؤن کہ وہ نر و مادہ بالکل قریب آگئے اب مجھکو امید زیست بالکل قطع ہوگئی اور اپنی ہلاکت کی امید قوی ہوگئی مین نے خیال کر لیا کہ اب بچنا دشوار ہی تم ہی حملہ کرو ایک پر ایک تلوار مار لو یہ قصد کرکے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا تھا مگر میری یہ حالت تھی کہ کانپ رہا تھا چہرے کا رنگ فق تھا کبھی ایسا اتفاق پڑا نہ تھا کہ پہلو سے آواز آئی کہ اے **معروف کج کلاہ** خوف نہ کر اس قدر بدحواس نہ ہو اپنے حواسون کو درست کر یہ جنگلی کتے تیرا کیا کر سکتے ہین اپنے کو سنبھال کیسا مرد ہی یہ جو صدا آئی اس آواز کا ایسا کچھ اثر میرے دلپر ہوا کہ وہ بدحواسی جاتی رہی اب جو دہنی طرف پلٹ کر دیکھا تو اُن مرد بزرگ کو اپنے برابر کھڑا پایا اُنکو دیکھنا تھا کہ میرا دل قوی ہوگیا بس مین نے قصد کیا کہ شیرون پر حملہ کرون فرمایا کہ کیا ضرورت ہی یہ ابھی چلے جاتے ہین یہ فرماکر پکارے کہ او کتو کیا تم اس سے آگاہ نہین ہو کہ یہ کون ہی یہ بادشاہ ہی تم اسی کی عملداری مین رہتے ہو اسی کی رعایا ہو اور اسی کی ہلاکت کا قصد کرتے ہو بڑے نمکحرام ہو جاؤ اپنے مقام پر جاکر بیٹھو اس سے بولو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ جو فرمایا تو وہ میری طرف آتے تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر اُن کے قدم پر دونون نر و مادہ گر پڑے اُن مرد بزرگ نے انکی سر و پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ کوئی اپنے بادشاہ سے ایسی حرکت کرتا ہی یہ تمہارا بادشاہ ہی اپنے مقام کی طرف چلے جاؤ اس طور سے کلام کیا کہ جیسے کوئی انسان سے کلام کرتا ہی اُنھون نے بھی اس طور سے اطاعت کی کہ جیسے غلام آقا کی اطاعت کرتا ہی قدمون پر سے سر اُٹھا کر جدھر سے آئے تھے اُسی طرف چلے گئے جب یہ واقعہ پیش آیا اور میری جان اُن شیرون سے بچی تو مین دوڑ کر ان مرد بزرگ کے قدمون پر گرا مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ بہت بڑے اوتار ہین کہ جنکی اطاعت جانور اس طور سے کرتے ہین یا تو یہ بالاے کوہ تشریف فرما تھے یا یہان تشریف لے آئے صاحب کرامات بھی ہین مین عرض کرنے لگا کہ آپ نے بڑی مہربانی میرے حال پر فرمائی اور میری جان بچائی آپ بندگان خاص خداوند تعالے ہین آپ ہی لوگون کے قدم کی برکت سے دنیا قائم ہی یہ شیر مجھکو ہلاک کیے ڈالتے تھے اب اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے آپ میرے مرشد اور میرے مالک ہین یون جو مین نے عرض کیا اور قدم چومے میرا سر قدمون پر سے اُٹھا کر فرمایا کہ اے **معروف کج کلاہ** مین کیا کسی کی جان بچاؤنگا سب کا بچانے والا اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا اور رزق دینے والا خداوند کریم رب یکتا ہی جس نے زمین و آسمان شجر و حجر بہشت و دوزخ کو ایک لفظ کن سے پیدا کیا اور ہم سب اُسکے بندے ہین وہ ہمارا خالق ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا لقا بھی اُسکا ایک بندہ ہی مگر وہ بسبب بہکانے ابلیس کے مرتد ہوگیا خدائی کا دعوے کیا اب میرے سامنے اُسکا نام نہ لینا ورنہ

مین ناراض ہونگا یہ جو فرمایا مین کانپنے لگا اور ڈر گیا مین نے عرض کیا کہ کیا آپ خدا پرست ہین فرمایا کہ ہم
ہم اپنے خالق کی عبادت کرتے ہین سوائے اُسکے اور بھی کوئی خدا ہے چونکہ مین نے یہ کرامات و بزرگی اُنکی
دیکھی تھی مین اُنکا مرید ہوگیا مین نے اُسوقت عرض کیا کہ مجکو بھی مسلمان فرمایئے فرمایا کہ اے **مصروف**
کج کلاہ مین ایک فقیر گوشہ نشین ہون اس جنگل مین رات دن اُسکی بندگی کرتا ہون اسکا ایک
عبد گنہگار ہون مجکو اس سے مطلب نہین ہے کہ کسی کو مسلمان کرون یا ملک بملک پھرا کرون ہر ایک
کو مسلمان کرتا رہون یہ کام غازیون اور بہادرون کا ہے جو کہ راہ خدا مین جہاد کرتے ہین اُسکی راہ مین
اپنے کو ہلاک کرتے ہین کافرون کو قتل کرتے ہین یہ کام ہمارا نہین ہے اور نہ ابھی تیرے خدا پرست ہونے کا
زمانہ آیا ہے اگر تو خدا پرست ہوا اور تیری قوم کو معلوم ہوا تو سب تجکو قتل کر ڈالین گے میرے سبب
سے تیری جان جائے گی انشاء اللہ تیرا خدا پرست کرنے اور دین اسلام مین لانے والا عنقریب آنے
والا ہے کہ جسکے قدم کی برکت سے یہ سب سرزمین اسلام آباد ہوگی وہ **صاحبقران** زمان ہوگا وہ
تجکو مسلمان کرے گا تو ابھی جلدی نہ کر اور مین تجکو مسلمان نہین کرسکتا ہون یہ خدمت میرے تعلق
نہین ہے یہ انھین لوگون کا حصہ ہے جو کہ راہ خدا مین دن رات جہاد کرتے ہین اور اپنے مال کو صرف
کرتے ہین صاحب لشکر و سپاہ ہین اور ہم لوگ تو عبادت کے لیے خلق فرمائے گئے ہین ہم کو عبادت
و بندگی کا حکم دیا گیا ہے ہم یہ کام نہین کرسکتے ہین بس تو اپنے ملک کو جا ہم کو نہ ستا ہم کو غصہ ہوتا ہے
ہمارا وقت عبادت ہے تب مین نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ دو امرون کا امیدوار ہون اُسکی اجازت
ملے اور آگاہ ہون فرمایا کہ بہت جلد بیان کر عرض کیا مین نے کہ ایک تو اپنے اسم نامی سے آگاہ فرمایئے
دوسرے مقام سکونت سے تاکہ مین دوسرے تیسرے حاضر ہوکر قدم بوسی حاصل کیا کرون شرف
زیارت سے مشرف ہوا کرون کیونکہ یہ امر میری عزت و برکت کا سبب ہوگا فرمایا کہ جا تجکو ان باتون
سے کیا مطلب تو حکومت کر تو اپنے امرون مین نہ پڑ مین نے عرض کیا کہ بدون دریافت و اجازت
کے یہان سے نہ جاؤنگا نہ حضور کو جانے دونگا فرمایا کہ ہم ایک اُسکے ذلیل بندے ہین ہمارا کیا نام
گمنام بندے ہین اور ہمارا جائے قیام کہان جہان حکم ملا پڑ رہے اُسکے در کے کتے ہین نہ مال و دولت
ہے کہ جسکے لیے مکان و محل سرا ہو نہ کوئی نامی ہین کہ ہر ایک کو اپنے نام سے آگاہ کرین نہ کوئی کمال
رکھتے ہین کہ اُسکے سبب سے ہمارے پاس لوگ آئین اور کچھ نفع اُٹھائین ایسے لوگون کے مقام و
سکونت و نام کے دریافت کرنے اور اُنکے پاس آنے سے کیا حاصل مین نے عرض کیا کہ مین تو
بدون اس امر کے طے کیے ہوئے نہ جاؤنگا مین نے تو کچھ نفع اپنا تجویز کر لیا ہے جب مین بہت مصر
ہوا اُسوقت فرمایا کہ اس عبد ذلیل رب جلیل کو درویش دریدہ گریبان کہتے ہین اے اب تو تیری
جو خوشی ہو گئی مین نے عرض کیا کہ مقام سکونت سے بھی آگاہ فرمایئے پہلے تو بہت انکار کیا مگر مین
نے نہ مانا تو فرمایا کہ یہی صحرا مدت سے اس گنہگار کا مسکن ہے اور یہی مدفن ہے اسی صحرا مین
بیٹھا ہوا اُسکی یاد کیا کرتا ہون اور قدرے عبادت کرتا ہون اگر قبول ہوئی اور مجکو میرا خالق بروز
قیامت بخش دیوے تو کیا بعید ہے اُسکی رحمت ہے مجکو تو امید نہین ہے وہ بڑا کریم کارساز ہے اے
مصروف کج کلاہ ایک مدت سے مین اسی جنگل مین قیام پذیر ہون وہ سامنے کوہ ہے اُسپر میرا
جھونپڑا ہے اُسی مین رہتا ہون اسی صحرا کے برگ و ثمر کھا کر زندگی بسر کرتا ہون اور یہی ہم لوگون کی
خوراک ہے آج تک مجکو کسی نے نہین دیکھا نہ کوئی میرے حال سے آگاہ ہے پندرہ برس کا عرصہ

ہونے کو آیا ہے جب سے مین یہان ہون ہزارون قافلہ ادھر سے گئے لاکھون مسافر مگر کسی نے نہ دیکھا نہ مین نے اپنے کو دکھایا کیونکہ مین اس لائق نہ تھا آج حسن اتفاق سے مین بالاے کوہ آکر کھڑا ہوا ہوا جو تیری اور اچھی معلوم ہوئی بیٹھ گیا سیر کرنے لگا کہ تو آہو کے عقب مین مرکب دوڑاے ہوے ادھر آیا اور تو نے آہو کو اسیر کیا مین بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا مگر تو نے کچھ ادھر خیال نہ کیا جب تو آہو کو اسیر کر کے لیے چلا اُدھر کو آنکلا تو پیاسا تھا اور تیرا مرکب تو نے اُتر کر پانی پیا پانی پی کر چلا تھا کہ شیر نے آکر گھیر لیا تو پریشان ہوا مجکو تیرے حال پر رحم آیا مین نے آکر اُنکو ہنکا دیا وہ بھاگ گئے کوئی ہین نے کمال کیا تیری حفاظت کی ہے اب تو تیرا مطلب ہوگیا مگر ایک امر کا بہت خیال رہے کہ اس حال سے کسی کو آگاہ نہ کرنا ورنہ ہم بہت ناراض ہون گے اور تیری بھی جان نہ بچے گی ہم تو یہان سے چلے جائین گے مگر تو ہلاک کر ڈالا جائے گا مین نے اُسی وقت اُن کے سر کی قسم کھائی اور فرمایا کہ کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کرونگا بلکہ اپنے فرزند تک کو نہ آگاہ کرونگا فرمایا کہ ہان اسکا بہت خیال رہے مین نے عرض کیا کہ ضرور مگر مین اس کوہ پر کیونکر آؤنگا کیونکہ مجکو تو نہ اسکا راستہ معلوم ہے نہ اسکا زینہ فرمایا کہ آنے کی کیا ضرورت ہے مین نے عرض کیا کہ حضور یہ نہ فرمائین یہ جو مین نے عرض کیا فرمایا کہ اچھا میرے ساتھ چل بس مجکو درۂ کوہ مین سے لے گئے وہان ایک سہ دری تھی اُسمین تشریف لائے ایک زینہ لگا ہوا تھا فرمایا کہ اسی پر سے آنا تو میرے پاس پہونچ جائیگا لے اب اپنے مقام کو جا میرے وقت عبادت مین ہرج ہوتا ہے یہ فرما کر غائب ہو گئے مین جو پھیر دن درہ آیا تو مین نے دیکھا کہ بالاے کوہ تشریف فرما ہین مین نے سلام کیا اور مرکب پر سوار ہو کر چلا جب اُس صحرا سے تھوڑی دور چلا اور اسکی حد سے نکلا مجکو سیدھی راہ مل گئی مین اُسی راہ سے چلا تھوڑی راہ چلی گئی تھی کہ میرے ہمراہی ملے مجکو تلاش کر رہے تھے میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے ہم بڑے عرصہ سے تلاش کر رہے ہین اور پریشان تھے مین نے جواب دیا کہ اس آہو کے تعاقب مین گیا تھا اسنے بڑی دور پر جا کر چوٹ کھائی مین نے اسے اسیر کیا اور نکل کر ادھر کو چلا آیا چلو اب مقام فرودگاہ پر مین اُن سب کو لے کر اپنے فرودگاہ پر آیا مگر کسی سے کچھ حال نہ کہا وہان سے شہر مین آیا حکومت کرنے لگا یہان تک کہ مین نے اس حال کو اپنی زوجہ تک سے اور فرزندون تک سے نہ کہا اب مین نے کیا طریقہ اختیار کیا کہ چوتھے روز شکار کے بہانے جاتا ہون اکیلا اور اُسی صحرا مین پہونچ کر اُسی زینہ کے ذریعہ سے خدمت مین شاہ صاحب کے جاتا ہون بالاے کوہ ایک چھپر پڑا ہوا تھا اُسکے گرد ٹٹیان لگی ہوئی تھین ایک بوریا بچھا ہوا تھا اُسپر وہ مرد خدا جلوہ فرما تھا عبادت خدا کرتا تھا مین نے لاکھ لاکھ کہا کہ مین سامان درست کر دون نہ قبول کیا کتنی مرتبہ جواہر و روپیہ لے کر گیا نہ لیا مین جب جاتا تھا وہ تھوڑی دیر تک مجکو پند و نصیحت بابت رعایا پروری و انصاف کے اور وحدانیت خدا مین کچھ کلمہ اپنی زبان سے فرمایا کرتے تھے مین جب عرض کرتا تھا کہ مین دین اسلام قبول کر لون تو فرماتے تھے کہ عنقریب تمہارا خدا درست کرنے والا آتا ہے وہ صاحبقران ہے تم اسکے ہاتھ سے مسلمان ہوگے اور وہی گفتگو بے سابق فرماتے تھے مین اپنے ہمراہیون کو منع کر جاتا تھا اور قسم دے جاتا تھا کہ کوئی میرے ہمراہ نہ آئے اگر کسی نے عدول حکمی کی اور میرے بعد اُدھر آیا تو راہ بھول گیا شاہ صاحب مجکو خبر دیتے تھے کہ فلان سردار تمہارا یا فلان ملازم ادھر کو تمہارے عقب مین آتا تھا مگر راہ بھول گیا اسکو سزا دینا کسی اور علت مین اس جرم پر سزا نہ دینا ایک گھنٹہ سے زیادہ قیام نہ کرنے دیتے تھے جہان گھنٹہ بھر گذرا فرمایا کہ لے اب جا وہان بھی چلا آتا تھا مین انکا از حد مرید ہو گیا تھا

اسی طور سے پندرہ برس گذرے پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہے کہ ایک دن جو مین خدمت مین گیا مجھکو دیکھکر فرمایا کہ لو خدا حافظ اب ہم جاتے ہین ترک دنیا کرتے ہین اور تم کو خبر دیتے ہین کہ اب عنقریب وہ بہادر اور دلاور وہ **صاحبقران** تشریف لائے گا جو کہ اس سرزمین کو اسلام آباد کرے گا وہ **صاحبقران** زمان ہے وہ بڑا صاحب اقبال ہے آج کل پردہ قاف مین دیوان قاف سے مقابلہ کر رہا ہے اُس نے طلسم **چہل چراغ سلیمانی** فتح کیا ہے اپنے باپ و دادا و چچا کو رہا کیا ہے **دیو ہامان** ایسے دیو کو مارا ہے وہی صاحب اقبال یہان تشریف لائے گا اور ان ملکون کو اسلام آباد کرے گا اور ہم کو لازم ہے کہ اُسکی اطاعت کرنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے مین نے عرض کیا کہ یہ تو فرمایئے کہ کیا مجھسے کوئی خطا ہوئی جو آپ تشریف لیے جاتے ہین یہان سے اور اُس کے آنے کی علامت کیا ہے فرمایا کہ اے **مصروف کج کلاہ** آگاہ ہو کہ ایک کافر ہے **برجلیس** نامے اُس نے خروج کیا ہے وہ آفتاب پرست ہے **ارزنگ چترنگ** وغیرہ بھی اُس کے شریک ہو گئے ہین جن کو تو اپنا خدا کہتا ہے اب تمام دنیا مین کفر بہت پھیل گیا ہے آفتاب پرستی کو ترقی ہو رہی ہے ہر طرف کفر و کافری کا رواج ہے گو یہ باتین تجھکو ناگوار ہوتی ہونگی مگر مین تو حق حق کہونگا برجلیس نے بہت سے ملک اہل اسلام کے برباد کیے ہین اب ہر طرف آفتاب پرستی کو ترقی ہے اسی سبب سے مین جاتا ہون کہ کفرستان مین رہ کر کیا کرون اب میرا رہنا اچھا نہین ہے سبب اسکا یہ ہے کہ یہان بھی آفتاب پرستی کو رواج ہوگا تو بھی آفتاب پرست ہوگا تیرے پاس اسکا نامہ آنے والا ہے بس مین اُس درہ مین جا کر عبادت خدا کرونگا جہان سب کی نگاہون سے پوشیدہ رہونگا اب تم نہ آنا اگر آؤ گے تو بہت خراب ہو گے مین تم کو خبر دیتا ہون اب مین اُسوقت ظاہر ہونگا کہ جب وہ **صاحبقران** یہان تشریف لائے گا اور مجھکو اس درہ کوہ سے نکالے گا تب مین اُسکے ہمراہ یہان سے نکلونگا اس امر سے اطمینان رکھو کہ مین یہان سے نہین جاؤنگا اسی درہ کوہ مین ہون اُسکے آنے کی علامت تم کو بتلائے دیتا ہون وہ یہ ہے کہ تمھارے زیر نگین جس قدر ملک ہین سب لوگ آفتاب پرست ہون گے اور تمام عالم مین آفتاب پرستی کی ترقی اب سے زیادہ ہوگی جب اسکو چار برس کا عرصہ ہوگا بس وہ **صاحبقران** تشریف لائے گا اُسکے ہمراہ تین **نقابدار** سرخ پوش ہون گے وہ خود بھی نقاب پوش ہوگا اُس کے ہمراہ ہزارون خیمے و بارگاہین و مال اسباب بے شمار اور ایک علم زرنگار ہوگا اور لشکر مختصر ہوگا اور یہ سب سامان طلسمی ہوگا دیو و پری اُسکے تابع ہون گے تیشہ معطر و خیمہ کے قریب دشت معروفیہ مین فروکش ہوگا تم کو خبر ہوگی کہ ایک شخص لشکر مختصر لے کر آیا پہلے تم کوتوال کو روانہ کرو گے وہ جواب صاف دے گا پھر اپنے فرزند کو اُسکو بھی وہی جواب ملے گا تم لشکر کشی کر کے جاؤ گے وہ نقابدار تمھارے بھائی و فرزندون کو گرفتار کرین گے اُس کے بعد **دیوانہ** مقابلہ کرے گا وہ اُن نقابدارون کو مجروح کرے گا صاحبقران اُس **دیوانہ** کو زیر کرے گا اور دین اسلام قبول کرنے کو کہے گا **دیوانہ** رونے لگے گا تم بھی اُس مقام پر موجود ہو گے جب دریافت کرو گے وہ خواب بیان کرے گا اور اُسی صاحبقران کی بابت وہ خواب ہون گے صورت دیکھکر وہ مسلمان ہوگا تم سے کہے گا تم کو لازم ہے کہ اُسکی اطاعت کرنا اور دین اسلام قبول کرنا اور اگر امتحان تم کو منظور ہے تو اُس **صاحبقران** سے میرا حال بیان کرنا اور اس درہ کوہ کا پتہ دینا اور کہنا کہ مجھکو تب آپ کا یقین ہوگا کہ آپ وہی ہین ان شاہ صاحب سے جا کر ملاقات فرمایئے اور اُنکو باہر لایئے وہ قبول کرے گا اور

میرے پاس آئے گا اور مین اُسکے ہمراہ باہر آؤنگا اور وہی زمانہ مستظاہر ہونے کا ہے اور دین اسلام کی
ترقی پانے کا اور سب کافرون کے مارے جانے کا ہے اُس کے ہاتھ سے برجلیس آفتاب پرست
داراز ناگ قہر ناک وغیرہ قتل ہون گے اے مصروف کج کلاہ جو کوئی سواے اُسکے آج سے اس
درہ کوہ مین قدم رکھے گا وہ اس طور سے اُٹھا کر زمین پر دے مارا جائے گا کہ اُسکے استخوان چور چور
ہو جائین گے اور روح قالب سے نکل جائے گی اب تم نہ آنا اور اُسکی آمد کا انتظار کرنا یہ بھی کہے
دیتا ہون کہ تم یہ سب باتین فراموش کر دو گے تم کو بالکل یاد نہ رہے گی جب وہ آئے گا اور دیوانہ کو
زیر کرے گا اُس وقت تم کو یاد آئینگی اب جاؤ جو گذرنے والا تھا وہ سب بیان کر دیا مین وہان سے
رخصت ہو کر چلا آیا اُنھون نے منع کر دیا تھا مین اُس دن سے نہ گیا مگر بطور امتحان کے کئی آدمی
مین نے اُس درہ کی طرف روانہ کیے واقعی وہ اس طور سے پھینکے گئے کہ اُن کے استخوان ریزہ ریزہ
ہو گئے اور طائر روح قفس جسم سے نکل کر پرواز کر گئی اور مین تو جب اُن کے فرمانے کے تمام حال
بھول گیا اُسی زمانہ مین پرچہ اخبار سے برجلیس کی حالت معلوم ہوئی یا نامہ آیا مین آفتاب پرست
ہوا عرصہ چار برس کا ہوا ہے آفتاب پرست ہوے کہ آپ کے آنے کی خبر پہونچی تو تورال کو بھیجا
آپ سے وہی پیام سنا جو کہ شاہ صاحب نے فرمایا تھا فرزند کو بھیجا وہی جواب پایا لشکر لے کر
بڑے مقابلہ آیا جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا وہی سب سامان نظر سے گذرا وہی چار نقابدار
تھے مگر مجکو شک رہا اور سب حال فراموش تھا میرا بھائی اور فرزند زیر ہوے دیوانے نے مقابلہ
کیا نقابدارون کو زخمی کیا ابھی تک وہ واقعہ یاد نہ آیا جب آپ نے دیوانہ کو زیر کیا اور مین قریب آیا
دیوانہ نے خواب بیان کیا اور صورت دیکھ کر مسلمان ہوا اور مجھ سے مسلمان ہونے کو کہا تو سب
حال یاد آیا اور کل امرون کی صداقت ہو گئی خیال آیا کہ سچ فرمایا تھا میرے مرشد نے گو مین نے
پہلے ہی قصد کیا تھا کہ کوئی شرط کرون آپ سے جو کہ مشکل ہو اور مکر کرون مگر جب یہ واقعہ یاد آیا تو
مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر میری شرط ادا فرمایئے گا تو مین مسلمان ہونگا بس میری یہ خواہش
ہے کہ اگر آپ وہی نقابداران قاف اور صاحبقران ہین تو درہ کوہ مین جا کر اُن شاہ صاحب
سے ملیے اور اُنکو باہر لایئے تاکہ میرا اشتباہ رفع ہو اور مین مسلمان ہون ورنہ غیر ممکن ہے نقابدارون
نے فرمایا کہ ہم تمھاری شرط کو ضرور پورا کرینگے اور امتحان کرینگے تم ہمارے ہمراہ چلو یہ فرما کر حکم دیا
کہ سواری تیار حاضر کی جائین ہم اسی وقت جا کر انکی شرط کو ادا کرینگے مصروف کج کلاہ نے عرض
کیا کہ جب ہی مجکو اطمینان ہوگا نقابدارون نے فرمایا کہ چلو دیر نہ کرو یہ فرما کر اُٹھ کھڑے ہوے
زر نگار شاہ وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ چلین گے فرمایا کہ چلو بس زر نگار شاہ اور
زر دبان تاجدار وغیرہ اور چند سرداران اسلام و مصروف دیوانہ و مصروف کج کلاہ مع
بھائی و فرزندون کے و سردارون کے نقابدارون کے ہمراہ بیرون بارگاہ آئے یہان مرکب حاضر تھے
سب مرکبون پر سوار ہوے مصروف کج کلاہ نقابدارون کو ہمراہ لے کر روانہ ہوا مدد لشکر سے
نکل کر اُس طرف کو کہ جہان درویش دیدہ گریبان غائب ہو گئے تھے طرف مشرق کی راہ لی مین دیوانہ
نے نقابدارون سے عرض کیا کہ یہ بڑا مکار ہے مکر کرتا ہے آپ کو مبتلاے عذاب کرنے کے لیے
جاتا ہے ایسا نہ ہو کہ آپ کسی بلا مین مبتلا ہو جائین تو بڑی خرابی ہو آپ نہ تشریف لے جائین اگر یہ
ایمان نہین قبول کرتا ہے تو مین اسے ابھی قتل کرتا ہون فرمایا کہ خاموش رہو ہم سے یہ کیا مکر کرے گا ہم

ضرور جانتے ہونگے ہمارا طریقہ یہی ہے کہ جو ہم سے شرط کرتا ہے بدون اسکی شرط پوری کیے ہوئے اُسپر کسی قسم کا
دباؤ نہیں ڈالتے ہیں دیوانہ نے معروف کی طرف دیکھ کر کہا کہ اگر میرے آقا کا ایک بال بھی بیکار ہوگا
تو میں تجھکو مع تیرے لشکر کے قتل کرونگا تو نے مکر تو کیا ہی نقابداروں نے منع کیا یہاں تک
اسی طور سے باتیں کرتے ہوئے ایک صحرا میں پہونچے جو کہ بہت وسیع اور نہایت سرسبز تھا ہر قسم کے
گلوں کے درخت لگے ہوئے تھے طائر بول رہے تھے کہ معروف نے کہا یہی وہ جنگل ہے یہ قریب ہم کس
کوہ کے لایا کہ جسپر شاہ صاحب تشریف رکھتے تھے عرض کیا کہ یہی کوہ فلک شکوہ ہے سب نے اُس کوہ فلک شکوہ
کو دیکھا بہت ہی بلند اور ہر قسم کے گلوں سے اور سبزہ سے آراستہ میں کوہ تا سر کوہ اسکو ملا پایا آبشاریں جاری
دیکھیں معروف نے بتایا کہ اسی مقام پر آکر شیروں نے گھیرا تھا اور اسی مقام پر آکر ان بزرگوار نے بچایا
وہ سامنے کوہ پر تشریف فرماتے تھے یہی درہ ہے کہ اسی کے ذریعہ سے کوہ پر میں جاتا تھا اور اب اسی درہ میں کوئی
نہیں جا سکتا ہے آپ تشریف لے جاویں نقابداروں نے فرمایا کہ ایک قیدی واجب القتل کو
طلب کرو ہم اسکو بھیجکر دیکھتے ہیں اور تم کو بھی دکھاتے ہیں کہ ابھی تک وہ اثر باقی ہے اور لوگ بھی دیکھ لیں تاکہ
کوئی اعتراض نہ کرے کہ اب وہ امر دفع ہو گیا ہوگا اس سبب سے چلے گئے دوسرے یہ بھی معلوم ہو جائے
ہر ایک کو کہ یہ وہی درہ کوہ ہے اور جو علامت بادشاہ نے بیان کی اسوقت تک موجود ہے اُس وقت
معروف نے ایک قیدی کو طلب کیا فوراً حاضر کیا گیا جب قیدی آیا اُسکو چھوڑ دیا اور کہا کہ گو تو واجب القتل
ضرور ہے مگر ہم نے تجھکو اس شرط سے چھوڑ دیا کہ تو اس درہ کے اندر سے ہو کر جلد پھرا تیرا جدھر جی چاہے جا
کوئی منع نہ کرے گا چونکہ اسکی قضا آچکی تھی اور وہ کافر بھی تھا یہ جو اُس سے کہا وہ بہت خوش ہوا اور
فوراً قدم اٹھا کر چلا چلتے ہی قریب درہ کوہ پہونچا اور قصد کیا کہ اندر درہ کے جاؤں کسی نے اس طور سے
اٹھا کر پھینکا کہ تمام استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے پس کر چور ہو گیا طائر روح قفس جسم نجس کو چھوڑ کر بھاگی
یہ جو واقعہ گذرا سب نقابداروں نے سب کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ سب صاحبوں نے ملاحظہ کیا اب تو
کوئی شک نہیں رہا یہ کہا پھر سب نے جواب دیا کہ نہ جب شک تھا نہ اب شک ہے نقابداروں نے
نقابدار چہارم یعنے صاحبقران سے اس طور سے فرمایا کہ اے فرزند بسم اللہ کرو تشریف لے جاؤ سپرد
خداوند کریم کیا یہ کام تمہارے ہاتھ سے پورا ہوگا کیونکہ تم ماشاء اللہ جوان ہو سات برس کے سن میں
طلسم فتح کیا دیو تاماں کو مارا ہم لوگ اب ضعیف ہو گئے جو ہمارا زمانہ جرأت کا تھا وہ گذر گیا ہم نے بھی بڑے بڑے
کام کیے اب تمہاری نام آوری اور بہادری کا زمانہ ہے ہم تو پیر ہو گئے ہیں صرف تمہارے ہمراہ تمہاری خدمت
کے لیے ہیں اب ہم سے یہ کام نہ ہوگا دوسرے تم نے سن بھی لیا کہ خواب میں کسی مرد بزرگ نے دیوانہ سے
کہا کہ تجھکو سوائے صاحبقران کے اور کوئی زیر نہ کرے گا اور تمہاری صورت عالم رویا میں اسکو دکھائی اور
فرمایا کہ یہی زیر کرے گا تم نے اُسے زیر کیا وہ تمہاری صورت دیکھ کر ایمان لایا تیسرے معروف نے بھی بیان کیا
کہ شاہ صاحب نے خبر دی تھی کہ وہ صاحبقران قاف سے آئے گا اور معروف دیوانہ کو زیر کرے گا
اسلیے ہم بھی ہیں نقابدار ہوں گے بس اب تم ضرور صاحبقران زمان ہو اسمیں کوئی شک نہیں ہے
اب تم تامل نہ کرو شوق سے درہ کوہ میں جاؤ اسکی شرط کو ادا کرو یہ جو نقابداروں نے فرمایا صاحبقران
مرکب پر سے کود پڑے آداب بجا لائے اور کہا کہ غلام جاتا ہے فرمایا کہ تم صاحبقران موید من اللہ ہو تائید
بزرگان ہو اب دیر نہ کرو صاحبقران یہ سنکے سلام کیا اور رکاب سے رخصت ہونے لگے جب سب سے رخصت ہو چکے تو وقت
معروف فتح کلاہ سے کہا کہ لے اب ہم تمہاری شرط پوری کرتے چلتے ہیں ابھی اپنے قول پر قائم رہنا

اُس وقت انکار نہ کرنا کہ جب ہم شرط ادا کر دیں اگر اُسوقت انکار کیا تو خرابی ہوگی معروف گج کلاہ نے
ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اب آپ تشریف نہ لے جائیں ایسا نہ ہو کہ کچھ عیب دشمنان کو پہونچے میں اس شرط کو
ادا کیے ہوئے مع اپنے فرزندوں و سرداروں داخل لشکر و اپنے ملکوں کے باشندوں کے مسلمان ہوتا ہوں
آپ کی اطاعت کرتا ہوں اور اِس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ آپ وہی صاحبقران اور وہی نقابدار ہیں
کہ جسکی خبر شاہ صاحب نے دی مگر میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ آپ ایسا جوان فنا ہو فرمایا کہ اب تو غیر ممکن
ہے کہ ہم اِس شرط کو ادا نہ کریں اور اندر درہ کے جا کر اُنسے ملاقات نہ کریں وہ ہمارے منتظر ہوں گے اور انکو باہر
نہ لائیں جب کہ انکا تشریف لانا ضرور ہے اور ہمارے ہی جانے پر منحصر ہے ہم کو خود انکی زیارت اور قدم بوسی
کا اشتیاق ہے ایسے صاحب کمال سے ملنا بڑی عمدہ بات ہے ہم کو خود ان کے پاس اب جانا ضرور ہے یہ
فرما کر اور سب سے رخصت ہو کر قدم اُٹھا کر چلے نقابدار روق نے فرمایا کہ خداوند کریم تمہاری امداد و یاوری کرے
اور تم کو اِس مہم پر بھی فتح دے سب نے آمین کہا صاحبقران قدم اُٹھا کر بادشاہ سرور راہ طے کر کے قریب
درہ پہونچے سب نے دیکھا کہ کچھ دیر ٹھہر کر داخل درہ ہوئے مگر تا اِس قدر تو سب نے دیکھا کہ جب صاحبقران
نے اندر درہ کے قدم رکھا تو ایک چمک سی ہوئی مگر کسی نے صاحبقران کو اُٹھا کر پھینکا نہ دے مارا یہ
دیکھکر سب خدا پرست سجدہ شکر بجا لائے خصوصاً نقابدار دیو انکو بہت خوش ہوا یہاں سب
انتظار صاحبقران میں بیرون درہ کھڑے ہیں اُدھر سنیے صاحبقران قریب درہ پہونچے تھے اور کچھ
دیر ٹھہر کر اندر درہ کے قدم رکھا ایک برق چمکی کہ جس سے کسی قدر آنکھوں میں صاحبقران کے خیرگی سی
ہوئی فوراً وہ چمک برطرف ہو گئی اُدھر آواز آئی کہ السلام علیک یا صاحبقران زمان و تائید یافتہ
بزرگان مومنین و اسد اللہ علی کا فرزان خوش آمدی و صفا آوردی فوراً صاحبقران نے جواب دیا کہ
علیک السلام اے مرد بزرگ جواب سلام دے کر جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک پتلا میرے روبرو کھڑا ہے اس
پتلے نے کہا کہ یا صاحبقران آپ میرے ہمراہ چلیے میں آپ کو اپنے آقا کے پاس پہونچا دوں کیونکہ انہوں
نے مجھکو اسی لیے یہاں مقرر فرمایا تھا اور آپ کی سب نشانیاں بتا دی تھیں اور کہہ دیا تھا کہ جسمیں یہ نشانیاں نہ پاؤ اسکو
ہلاک کرنا اور جو ان علامات اور نشانیوں کے موافق ہو وہی صاحبقران ہے اسکو ہمارے پاس لے آنا
پس اُس دن سے یہ غلام بموجب حکم یہاں موجود تھا جو کوئی غیر آیا وہ ہلاک ہوا یہانتک کہ حضور تشریف لائے
اب آپ تشریف لے چلیں یہ سنتا تھا کہ صاحبقران سجدہ شکر بجا لائے اور ہمراہ اس پتلے کے چلے
اب صاحبقران نے دیکھا کہ آگے آگے ایک سایہ چلا جاتا ہے یہانتک کہ وہ سایہ ایک سہ درے کے قریب
پہونچا اور داخل سہ درہ ہوا اسمیں ایک دروازہ تھا وہ فوراً کھل گیا وہ سایہ اندر دروازہ کے گیا صاحبقران
بھی بلا خوف چلے گئے کچھ تاریکی سی ہو گئی ایک زینہ لگا ہوا تھا اس زینہ کی راہ سے وہ سایہ ایک اور دروازہ کے
پاس پہونچا وہ دروازہ بھی کھل گیا اب بخوبی روشنی ہوئی صاحبقران عقب سایہ میں اس دروازہ میں بھی داخل
ہوئے جب اندر پہونچے تو دیکھا کہ ایک مختصر سا باغیچہ لگا ہوا ہے ہر قسم کے میوے کے درخت بھی ہیں پھولوں کے بھی
سبزے ہیں سبزی بھی ہری بھری ہے طائروں کے قفس آویزاں ہیں ایک مختصر بارہ دری بھی ہے اس کے آگے
چبوترہ ہے صاحبقران سب باغیچہ کی سیر کرتے ہوئے اُس سایہ کے ہمراہ عقب میں چلے جاتے ہیں
یہانتک کہ وہ سایہ اندر بارہ دری کے آیا اور ایک سہ درہ کی طرف چلا جب قریب سہ درہ کے پہونچے
تو صاحبقران نے ایک مرد بزرگ کو اُس سہ درہ میں ایک بوریے پر جلوہ گر دیکھا کہ ہمت باندھے ہوئے کرتا
پہنے ہوئے سر کے بال و ریش تک سفید ہیں مگر اس قدر نور پیشانی سے ساطع اور لامع ہے کہ تمام بارہ دری

روشن ہی بوریے پر ایک سجادہ بچھا ہوا ہی اُسپر جلوہ فرما ہین سامنے رحل پر صحیفہ ابراہیمی کھلا ہوا ہے
اُسکی تلاوت فرما رہے ہین چہرے سے نشان بزرگی و کمال پیدا ہی ایک طرف ایک آفتابہ و سبوچہ گلی و
آبخورہ رکھا ہی سوائے اسکے اور کوئی شی نہین ہی صاحبقران نے دیکھا کہ وہ سایہ قریب سہ درہ پہونچ کر
غائب ہو گیا یہ پس پشت آکر کھڑے ہو گئے یہ بوریے کے قریب کھڑے نہ ہونے پائے تھے کہ غیب سے کسی نے اُن
مرد بزرگ سے کہدیا کہ کوئی تمھارے پس پشت آیا ہی یا تو مصروف تلاوت و عبادت تھے یا ایک قرینہ پلٹ کر دیکھا
اُنکا دیکھنا تھا کہ صاحبقران نے خطاب کر سلام کیا جواب دیا کہ علیک السلام ای صاحبقران انام و ای
برباد کنندہ کافران بد انجام ای آباد کرنے والے دین اسلام کے ملکون کے خوش آمدی و صفا آوردی
یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے صاحبقران نے دوڑ کر قدم کو بوسہ دیا اُنھون نے سر کو اُٹھا کر سینہ سے لگایا
صاحبقران نے ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے مصافحہ کیا اُن مرد بزرگ نے لا کر صاحبقران کو اپنے
برابر بٹھایا صاحبقران مودب بیٹھے درویش نے تمام حالات دریافت فرمائے صاحبقران نے سب
حالات قاف کے بیان کیے اور حال برجلیس کے خروج کا جو کہ تاجرون کی زبانی سُنا تھا بیان کیا شاہ
صاحب نے ارشاد فرمایا کہ وہ تمام ملکون کو برباد کر کے سمندریہ کی طرف گیا ہی انشاء اللہ وہ تمھارے
ہاتھ سے مارا جائے گا اور ان سب ملکون کو جو جو اُس نے برباد کیے ہین تم آباد کرو گے اور یہ کفرستان تمھارے
قدم کی برکت سے اسلام آباد ہوگا صاحبقران نے جواب دیا کہ یہ سب آپ بزرگون کی دعا کا اثر ہی اور خداوند
کریم کی عنایت سے کیون نہ ہو وہ کیونکر نہ معزز و ممتاز ہو کہ جس کے آپ ایسے سرپرست موجود ہون بے
حضور تشریف لے چلیں بیرون درہ وہان سب منتظر ہین اور آپ کی زیارت و قدم بوسی کا ہر ایک کو اشتیاق
ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا چلتا ہون جلدی کس امر کی ہی آئے ہو تو ٹھہرو کچھ نان و نمک تو فقیرون
کے یہان کا کھا لو گو مین اس لائق نہین ہون مگر ایسے بامروتون اور صاحب خلق سے امید ہی کہ میرے
کہنے کو قبول کر لیگے صاحبقران نے فرمایا کہ اس امر کی کیا ضرورت ہی وہان بھی حضرت ہی کا ہی اور یہان
بھی ہین تو آپ کا ایک ادنی خادم ہون جواب دیا کہ ہماری بھی خوشی ہی اور تم تو ہمارے نور نظر و قوت بصیر
طاقت قلب و جگر ہمارے مالک و آقا ہو تمھارے تشریف لانے سے ہماری عزت ہی یہ فرما کر اور کچھ پڑھ کر
دستک دی کہ صاحبقران نے دیکھا کہ چند لوگ بصورت نورانی ظاہر ہوے اور ہاتھ باندھ کر کھڑے
ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ موکل ہین جو کہ تابع کیے ہین زور عملیات سے جب وہ حاضر ہوے فرمایا
کہ یہ صاحبقران زمان ہین ہمارے مہمان ہین ہم نے ان کی دعوت کی ہی تو کچھ سامان کرنا چاہیے مگر
بہت جلد وہ یہ سُنکے اور یہ کہکر کہ بہت خوب غائب ہو گئے یہان شاہ صاحب نے صاحبقران سے
فرمایا کہ جب مین نے دیکھا کہ اب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی اور ظلمت کفر نور اسلام پر غلبہ کرنے لگی
تب مین مصروف کج کلاہ کو ان سب حالات سے آگاہ کر کے غائب ہو گیا اور اس درۂ کوہ مین
چلا آیا اور ایک موکل زینہ کوہ پر مقرر کیا اور کہدیا کہ جو کوئی آئے اُسکو دے مارنا اور جسمین یہ نشان ہون
اُسکو ہمارے پاس لے آنا کہ وہ صاحبقران ہی اور نشان بتا دیے تھے اُسنے ایسا ہی کیا یہ باتین
ہو رہی تھین کہ وہ موکل چند خوان لے کر حاضر ہوے سامنے رکھ دیے اُسمین ہر قسم کا نفیس و لذیذ طعام
تھا شاہ صاحب نے فرمایا کہ ای صاحبقران بسم اللہ کرو صاحبقران نے جواب دیا کہ حضرت
بھی تو شریک ہون. یہ سُنکے شاہ صاحب نے بھی تبرکاً کی ہاتھ دھوکے دونون بزرگوار طعام نوش
کرنے لگے اس ذائقہ کا کھانا تھا کہ سہراب ثانی نے اپنی عمر بھر مین کبھی نہ کھایا تھا باوجودیکہ قاف ۲۸

کے رہنے والے تھے میوہ وغیرہ بھی کھایا جب کھا چکے ہاتھ منھ دھو کر فراغت ہوئی تب شاہ صاحب نے فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر شاہ صاحب نے دستک دی کہ ایک تخت آکر موجود ہوا شاہ صاحب نے خود بھی اس تخت پر قدم رکھا اور صاحبقران سے اشارہ کیا کہ آؤ بس صاحبقران بھی تخت پر تشریف لائے شاہ صاحب نے اپنے برابر بٹھا لیا وہ تخت بلند ہو کر ایک طرف کو روانہ ہوا یہ تو ادھر سے آتے ہیں یہاں بیرون درہ سب انتظار کر رہے ہیں اور جو جو عرصہ ہوتا ہے انتشار زیادہ ہوتا جاتا ہے خصوصا نقابدار وزیر نگار شاہ وغیرہ سرداران اسلام و دیوانہ بہت بیقرار تھے سب کی نگاہ طرف درہ کوہ کے تھی دیوانہ ہر مرتبہ مصروف کج کلاہ کی طرف دیکھ کر کہتا ہے کہ او مصروف تونے مکر سے میرے آقا کو بھیجا تو ہے اگر خدانخواستہ کوئی زحمت انکو پہونچی اور وہ کسی بلا میں مبتلا ہوئے تو یاد رکھ کہ میں تجھکو مع تیرے فرزند و بھائی و سرداروں کے قتل کروں گا ایک کو زندہ نہ چھوڑوں گا تو بڑا مکار و دغاباز ہے میں تو آقا سے پہلے ہی عرض کرتا تھا کہ یہ مکاری کرتا ہے انھوں نے میری عرض کو سماعت نہ فرمایا خیر تو میرے ہاتھ سے جاتا کہاں ہے دیوانہ یہ کہہ رہا ہے اور شمشیر برہنہ ہاتھ میں ہے نگاہ قہر طرف مصروف کے کبھی دیکھتا ہے کبھی درہ کی طرف یہاں یہ حالت تھی کہ یکایک صاحبقران مع شاہ صاحب تخت پر سوار پہلوے کوہ سے نمودار ہوئے پہلے نگاہ دیوانہ کی پڑی اسنے دیکھا کہ ایک تخت بالاے ہوا چلا آتا ہے جسپر ایک مرد پیر باریش سفید بیٹھا ہے چہرہ سے آثار بزرگی و جلالت آشکار ہیں صاحب کمال فقیرانہ وضع ہے نور رخ سے پیدا ہے کمال ہویدا ہے کہ تخت خود بخود چلا آتا ہے دہنی طرف شاہ صاحب کے نقابدار یعنی صاحبقران جلوہ فرما ہیں یہ دیکھتے ہی دیوانہ چلا اٹھا کہ وہ میرے آقاے نامدار مع شاہ صاحب کے تشریف لائے مصروف کج کلاہ کی شرط کو ادا کیا یہ اسکا کہنا تھا کہ سب نے پلٹ کر دیوانہ کی طرف دیکھا کیونکہ سب درہ کوہ کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے ادھر کو دیکھا تو وہی سب سامان نظر آیا صاحبقران و شاہ صاحب کو ایک تخت پر پایا مصروف کج کلاہ تو پہچان گیا مگر اور کسی نے نہ پہچانا کیونکہ کسی نے دیکھا نہ تھا مصروف دیکھ چکا تھا مگر طریقے اور وضع سے ہر ایک سمجھ گیا کہ یہی شاہ صاحب ہیں کیونکہ کرتہ پہنے ہوئے تھے تہمت باندھے ہوئے تھے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے برابر ان کے صاحبقران تھے مگر چہرہ شاہ صاحب سے آثار کمال ظاہر تھے دیوانہ تو یہ کہکر فرط خوشی سے اسی طرف چلا تھا نقابداروں نے شاہ صاحب و صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا نقابدار بھی مع سرداروں کے براے استقبال بڑھے اور یہ خیال کیا کہ استقبال لازم ہے کیونکہ خداوند کریم نے جب کہ صاحبقران کیا اور یہ مرتبہ عطا کیا تو ہمکو بھی لازم ہے کہ ہم عزت و توقیر کریں یہ سب ادھر سے چلے ادھر جو شاہ صاحب و صاحبقران نے انکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تخت کو ہوا سے طرف زمین کے مائل کیا تخت زمین پر آکر پہونچا یہ سب ابھی قریب پہونچ گئے اب ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ پہلے ہم صاحبقران و شاہ صاحب سے ملیں اور قدم بوسی و دست بوسی حاصل کریں ایک دوسرے پر سبقت کا قصد رکھتا ہے ادھر جیسے ہی تخت زمین پر آیا شاہ صاحب نے اتر کر تخت پر سے فرمایا کہ وہ بزرگوار کون ہیں جو کہ ان سب کے بزرگ او صاحب شوکت ہیں اور جنھوں نے برسوں راہ خدا میں جہاد کیا اور اٹھارہ برس صاحبقرانی کی پہلے میں ان سے ملونگا کیونکہ انکا ہر امر اچھا ہے دوسرے وہ بزرگ خاندان اور سب کے بزرگ ہیں جو کہ اسوقت یہاں موجود ہیں اور بہادر و جری و شجاع بھی بہت ہیں ان کے معرکے مجھکو بخوبی معلوم ہیں اور جو جو انھوں نے کام کیے ہیں وہ بھی معلوم ہیں جب ان سے مل لونگا اسکے بعد اور بزرگواروں سے ملونگا یہ کہنا تھا کہ نقابدار سمجھے آپ کو طرف شاہ صاحب

کے بڑھایا اور قریب پہونچ کر قصد کیا کہ قدمون کو بوسہ دین کہ شاہ صاحب نے گلے سے لگایا انھون نے ہاتھ چومے مصافحہ کیا شاہ صاحب بہت شفقت سے پیش آئے بہت تعریف فرمائی اور کہا کہ تم سا بہادر اور مجاہد راہ خدا کوئی نہیں ہے یہ فرما کر اپنے پہلو مین کھڑا کیا اب رستم ثانی کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ آپ نے بھی وہ وہ کام فرمائے ہین کہ کوئی کیا کرے گا رستم ثانی یعنی نقابدار دوم نے بھی یہی قصد کیا تھا کہ قدمون کو بوسہ دون کہ درویش نے گلے سے لگایا انھون نے ہاتھ چومے انکی بھی بہت تعریف کی شاہ صاحب نے انکو اپنے بائین طرف کھڑا کیا اسی طرح سے **نقابدار اول** سے ملے اور تعریف کر کے برابر **رستم ثانی** کے کھڑا کیا اب **ندومان تاجدار** و **زر نگار شاہ** وغیرہ و سرداران اسلام سے ملے ہر ایک نے شاہ صاحب کے ہاتھون کو بوسہ دیا قدم چومے شاہ صاحب نے شفقت کلام کیا اور مہربانی سے پیش آئے **دیوانہ** سے ملے اور فرمایا کہ شاباش مرحبا تو نے بڑا کام کیا تو نظر کردہ ہے بزرگان دین کا تو نے خوب مطابق خواب کے عمل کیا **دیوانہ** قدمون پر گرا شاہ صاحب نے اُسکا سر سینہ سے لگایا اب متوجہ ہوے طرف معروف وغیرہ کے اور فرمایا کہ اب بھی تم کو کچھ شک و شبہہ ہے جو ایمان نہین لاتے ہو اب تو لازم ہے کہ ایمان لاؤ اور اپنے کل اہل لشکر و کل ملکون کے باشندون کو مسلمان کرو **معروف** نے دست بستہ عرض کیا کہ اب کوئی مجھکو عذر نہین ہے مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے مین تو قبل ہی سے کئی مرتبہ آپ کی خدمت مین عرض کر چکا ہون کہ مجھکو حکم ہو تو دین اسلام قبول کرون آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی وہ زمانہ نہین آیا تمھارا مسلمان کرنے والا آئیگا وہ تم کو مسلمان کرے گا مجھکو جب عذر تھا نہ اب یہ سب امور مین نے آپ کے ارشاد کے موافق کیے ہین شاہ صاحب نے فرمایا کہ اب مین کہتا ہون کہ دین اسلام قبول کرو عرض کیا کہ کلمہ تعلیم ہو شاہ صاحب نے **صاحبقران** سے فرمایا کہ ان سب کو بھی کلمہ تعلیم فرمائیے **صاحبقران** نے **معروف کج کلاہ** وغیرہ کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا **معروف کج کلاہ** مع اپنے فرزندون و بھائیون و سردارون کے جو کہ اُس کے ہمراہ یہان آئے تھے کلمہ پڑھ کر از سر صدق دائرہ اسلام مین آئے ملت بیضا اختیار کی مسلمان ہوے اب قدم پر شاہ صاحب و نقابدارون کے گرے یہ سب شفقت پیش آئے جب یہ سب مسلمان ہو چکے اُس وقت نقابدارون نے شاہ صاحب سے عرض کیا کہ ہماری فرودگاہ پر تشریف لے چلیے وہان بھی لوگون کو آپ کی زیارت کا اشتیاق ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ بسم اللہ چلیے **نقابدار** شاہ صاحب و کل سردارون و بادشاہون کو ہمراہ لے کر قیام گاہ پر آئے لشکر مین غل پڑ گیا کہ **صاحبقران** نے **معروف کج کلاہ** کی شرط پوری کی شاہ صاحب کی خدمت مین جا کر ان سے ملاقات کی انکو بیرون درہ لائے **معروف کج کلاہ** مع اپنے فرزندون و بھائی و سردارون وغیرہ کے مسلمان ہوا اب اہل لشکر نے ان سب کا استقبال کیا ہر ایک نے شاہ صاحب کی قدم بوسی حاصل کی یہان تک کہ بارگاہ مین آئے یہان جو سردار تھے وہ بھی زیارت سے مشرف ہوے قدم کو شاہ صاحب کے ہر ایک نے بوسہ دیا تخت شاہ صاحب کا برابر تخت شاہی کے بچھایا گیا شاہ صاحب تخت پر جلوہ فرما ہوے **نقابدار** اپنے اپنے ونگل پر **زردبان** و **زرنگار شاہ** وغیرہ اپنے اپنے مقام پر مع کل سرداران اسلام کے بیٹھے صاحبقران معروف کج کلاہ وغیرہ کو مع سردارون کے بحکم شاہ صاحب دست چپ کی طرف جگہ ملی جب سب بیٹھ چکے اُس وقت شاہ صاحب نے صاحبقران سے فرمایا کہ تم کو صاحبقرانی مبارک ہو اور ان تینون نقابدارون سے فرمایا کہ آپ انکے بزرگ ہین چونکہ یہ **صاحبقران** تائید خدا سے ہوے ہین آپکو لازم ہے کہ انکی اطاعت کیجیے اور بموجب ان کے حکم کے عمل فرمائیے گا یہ آپ سب کے افسر ہین اُنھون نے

جواب دیا کہ ہم کو کوئی عذر نہیں ہے ہم نے خود ہی قبل سے انکو پیشوا افسر مقرر کیا تھا اب شاہ صاحب سب اہل دربار کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اے اہل دربار میں آپ سب صاحبوں سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی صاحبقران کی اطاعت سے باہر قدم نہ رکھیگا اور جو انکی اطاعت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا وہ مرتبہ اعلےٰ پائیگا اور جو خلاف حکم عمل کریگا ذلیل وخوار ہوگا سب نے ایک زبان ہوکر جواب دیا کہ ہم نے بدل وجان انکی اطاعت قبول کی ہم کو کوئی عذر نہیں ہے یہ ہمارے آقا اور سرپرست ہیں ہم ان کے ادنیٰ غلام وخادم سے بدتر ہیں جب یہ سب جواب دے چکے اُس وقت شاہ صاحب نے بنظر ترحم صاحبقران کی کمر کھلوائی اور تمام ہتھیار اپنے دست مبارک سے صاحبقران کے لگائے اور کمر باندھی فرمایا کہ اب تم کو کوئی زیر نہیں کرسکتا ہے گو قبل میں بھی تم پر کوئی غالب نہ آتا مگر اب کسی طرح غالب نہ آئیگا حتی کہ بدیع الملک نوجوان اسوقت صاحبقران ثالث ہیں وہ بھی تم پر غالب نہ آئینگے یہ فرماکر کچھ اسمائے الٰہی بازو وکمر پڑھکر اور کچھ دعائیں پڑھکر دم کیں اور ایک تعویذ بازو پر باندھ فرمایا کہ یہ تعویذ کسی وقت اپنے پاس سے جدا نہ کرنا حتی کہ وقت غسل کے بھی جدا نہ ہو اسکی بڑی احتیاط کرنا کیونکہ یہ بڑی مشقت سے تیار ہوا ہے اسکی بڑے بڑے فائدے ہیں اور یہ بہت نفع بخشیگا ہر بلا و آفت سے بچائیگا شر سے کافروں کے بسبب اسکے تم کو امان رہیگی یہ کہکر فرمایا کہ اے صاحبقران تم کو مبارک ہو کہ تم قاتل ہو اور قتل کرنے والے برجیس آفتاب پرست اور مٹانے والے ہو دین آفتاب پرستی کے اور برباد کرنے والے ہو کافروں کے اور قتل کرنے والے ارزنگ وغیرہ کے اور قائم کرنے والے ہو دین اسلام کے تمام عالم میں تمھارے دست زبردست سے بڑے بڑے بہادر وجری زیر ہونگے اور تمھاری اطاعت کرینگے اور لاکھوں کافر مارے جائینگے اور واصل جہنم ہونگے تم آب تیغ سے کثافت کفر کو پاک کروگے نور اسلام کو جلا دوگے ظلمت کفر کو مٹاؤگے یہ جو آج کل آفتاب پرستی کا چرچا ہے اور کافروں نے سر اٹھایا ہے تم پست کروگے تمھارے قدم کی برکت سے کفر دور ہوگا دین اسلام پھیلیگا تم سا بہادر اور جری اور مجاہد کوئی نہیں ہے تم مثل اپنے دادا و پردادا وغیرہ کے کوس صاحبقرانی بجاؤگے اے صاحبقران اب تمکو لازم یہ ہے کہ یہاں سے بہت جلد مع لشکر فیروزی اثر کے طرف نہ طاق کے کوچ کرو کہ وہاں سب کافر جمع ہیں کافروں کو قتل کرو بدیع الملک سے مقابلہ کرکے اپنی صاحبقرانی کا امتحان کرلو اسی سرزمین پر لاکھوں کافر تمھاری شمشیر آبدار کے لقمہ ہونگے تم فتح کرنے والے ہو شہر آفتاب نما و اقلیم خورشیدیہ کے تم فاتح ہو طلسمات کے تم کو لازم ہے کہ بہت جلد یہاں سے کوچ کرو اور جن ملکوں کو برجیس نطفہ حرام نے برباد کیا ہے انکو پھر سے آباد کرتے ہوئے اور دین اسلام کو رواج دیتے ہوئے صاحبقرانی کے ڈنکے بجاتے ہوئے نشان اسلام کے بلند کرتے ہوئے اور اُن ملکوں کو اسلام آباد کرتے ہوئے کہ جو جو آفتاب پرستی کرنے لگے ہیں اور اُن سے اپنی اطاعت وفرمانبرداری کا اقرار لیتے ہوئے اور جو ملک کافروں کے راہ میں ملیں اُنکو فتح کرتے ہوئے زیر نہ طاق پہنچو کہ وہاں بڑے معرکہ رہینگے یہ کہکر فرمایا کہ تم کو لازم ہے کہ تم کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرو کہ بدون بادشاہ کے لشکر بیکار ہے صاحبقران نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا میں اُسکے موافق عمل کرونگا اور بابت بادشاہ کے جو آپنے فرمایا تو آپ تجویز فرمائیں کہ کسکو بادشاہ کروں شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ نقابدار آپ کے ہمراہ ہیں ان میں جو بزرگ ہو اُنکو بادشاہ فرمائیے جب یہ شاہ صاحب نے فرمایا اُسوقت نقابداروں

نقابداروں نے جواب دیا کہ حضور ہم نے آج تک کبھی حکومت نہیں کی سوائے جنگ وبیکار کے ہم لوگ تاج بخش ہیں تاج گیر نہیں ہیں یہ مرتبہ اور کسی کو مرحمت فرمائیے اسکو جو کہ ہمیشہ سے حکومت کرتے آئے ہیں ہم سے یہ بار نہ اُٹھے گا ہم لوگ لائق لڑنے اور قتل کرنے اور قتل ہونے کے ہیں دوسرے امر کے قابل نہیں ہیں بس اور کسی کو تجویز فرمائیے نقابداروں نے جو یہ جواب دیا تب شاہ صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ زرد مان تاجدار کو بادشاہ فرمائیے کیونکہ یہ مرد جہان دیدہ و بہادر و جری ہے دوسرے یہ امر ہے کہ بدون معرکہ جنگ وبیکار کے اسلام لایا ہے اور اس طرف کے بادشاہوں میں سابق الاسلام ہے اور سب دباؤ اور خوف جان سے مسلمان ہوئے ہیں جب کہ معرکہ پڑا اور زیر ہوئے زرد مان تاجدار نے بدون ان سب امروں کے بخوشی خاطر اسلام قبول کیا یہ جو شاہ صاحب نے فرمایا تب نقابداروں نے جواب دیا کہ ہم نے قبل ہی اس امر کے لیے زرد مان کو تجویز کیا تھا اور ہمارا قصد تھا کہ انکو بادشاہ کریں مگر جو دن ہم نے اس امر کے لیے مقرر کیا تھا اس دن مصروف کج کلاہ مع لشکر کے آگئے جنگ وبیکار کی ٹھہر گئی سو جب وہ تجویز معطل ہو گئی اب آپنے فرمایا ہے ہم اسکو بسر و چشم بجا لاوینگے یہ سماعت کرکے فقیر صاحب نے زرد مان تاجدار سے فرمایا کہ آپ کو صاحبقران نے اپنے لشکر کا بادشاہ فرمایا یہ سب آپ کی اطاعت کرینگے آپ کو بادشاہت لشکر اسلام کی مبارک ہو اور یہ مرتبہ آپ کو خداوند کریم نصیب کرے اور آپ کو لازم ہے کہ اسکو قبول فرمائیے زرد مان تاجدار نے کہا کہ میں اس امر سے معاف فرمایا جاؤں کیونکہ میں اس منصب جلیل و امر عظیم کے لائق نہیں ہوں میں اس بار کی برداشت نہیں کر سکتا ہوں میں کجا اور یہ حکومت کجا یہ ذرہ بے مقدار بھلا آفتاب جہان تاب کی کہاں برابری کر سکتا ہے میں خاک پائے اہل اسلام ہوں یہ مرتبہ کیونکر قبول کروں کہ آسمان شوکت و اجلال پر قدم رکھوں بھلا میرا یہ مقدور ہے کہ ایسے مرتبہ عالی کی خواہش کروں اور اسکے موافق عمل کروں نہیں تو اپنے میں اس امر کی لیاقت و طاقت نہیں پاتا ہوں یہ سب آپ کی قدردانی اور مہربانی و عزت افزائی ہے کہ مجھ ایسے بندہ ناچیز و حقیر کو اس مرتبہ کے لیے تجویز فرماتے ہیں میں تو اپنے میں یہ لیاقت نہیں پاتا ہوں اور کسی کو تجویز فرمائیے فقیر صاحب نے فرمایا کہ اے زرد مان تاجدار تم کو یہ مرتبہ قبول کرنا ہوگا انکار نہ کرو راوی کہتا ہے کہ زرد مان نے انکار میں بہت کچھ اصرار کیا مگر نہ نقابداروں نے مانا نہ فقیر صاحب نے تب زرد مان نے کہا یہ سب آپ کی عنایت و غلام نوازی و مہربانی ہے کہ مجھ ایسے ناچیز کو یہ مرتبہ عنایت کیا میں کسی طور سے انکار نہیں کر سکتا ہوں آپ کے فرمانے کو بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ سنکے فقیر صاحب نے زرد مان تاجدار کو بہت کچھ بابت انصاف پروری و عدل گستری و رعایا پروری کی پند و نصیحت فرمائی اسکے بعد نقابداروں سے فرمایا کہ ان کی تخت نشینی کا جلسہ قرار دیجیے اور انکو بادشاہ کرکے یہاں سے کوچ فرمائیے انہوں نے جواب دیا کہ بہت بہتر تب شاہ صاحب نے اہل دربار و کل سرداروں و زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر و مصروف کج کلاہ وغیرہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اب لوگ آج سے زرد مان کو اپنا بادشاہ و مالک بعد نقابداروں کے سمجھیے گا اور زرد مان کے حکم سے باہر قدم نہ رکھیے گا اور اطاعت سے باہر نہ ہوجیے گا سب نے جواب دیا کہ ہم کبھی نہ ان کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے یہ ہمارے مرشد اور آقا ہیں اور ہم ان کے ادنیٰ غلام ہیں اسوقت فقیر صاحب نے نقابداروں سے فرمایا کہ لشکر میں منادی کی جائے کہ ہم نے زرد مان تاجدار کو کل لشکر کا بادشاہ کیا اب سب اہل لشکر انکو اپنا بادشاہ تصور کریں اور اب میں تم سے

رخصت ہوکر اپنے عبادت خانہ کی طرف جاتا ہون کیونکہ میری عبادت مین فرق ہوتا ہی لو یہ تعویذ لو جب
تم کو کوئی ضرورت ہو اور کوئی مشکل پیش آئے اس تعویذ کو بحرمت جلاکر اور غسل کرکے کھولنا اور جو دعا
اسمین تحریر ہی اسکو پانچ مرتبہ پڑھنا مین تمھارے پاس آؤنگا اور جیسی مشکل ہوگی اسکے حل ہونے کی
تدبیر بتاؤنگا جب تم طلب کروگے فوراً حاضر ہونگا لے اب مجکو رخصت کرو وہ تعویذ تو صاحبقران
نے تسلیم کرکے لے لیا مگر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ جہان حضور نے اسقدر زحمت فرمائی ہی میری خواہش
یہ ہی کہ پانچ روز کیلیے اور زحمت فرمائین اور جو نان و نمک مجکو میسر ہے مین حاضر کرون اسکو نوش
فرمائین تاکہ برکت کا سبب ہو اور مین سب مین سرفراز ہون مین یہ چاہتا ہون کہ حضور کی دعوت کرلون
اور خوب زیارت سے بہرہ یاب ہولون نہ معلوم اب کب زیارت نصیب ہو اور آپکے روبرو زردمان
کو بادشاہ بھی کردون فقیر صاحب نے فرمایا کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی اور تم نے وہ بات کہی کہ جو میرے امکان
سے خارج ہی نہ تو مین ٹھہر سکتا ہون نہ دعوت سے انکار کرسکتا ہون عجب مخمصہ مین گرفتار ہوا ہون اگر یہ
جانتا تو کبھی نہ آتا تم نے بہت زحمت مین اپنے کو بھی ڈالا اور مجکو بھی بار امیر اٹھانا کیا ہی نان جو و آب گرم
یہ کافی ہی لاؤ مجکو دے دو مین اپنے مقام پر کھالونگا مگر مجکو جانے دو صاحبقران و دیگر نقابدارون
نے عرض کیا کہ یہ تو ناممکن ہی کہ ہم آپکو تشریف لے جانے دین آپ کی مہربانی و ذرہ پروری سے
یہ امر بعید ہی جب سب نے بہت اصرار کیا اُس وقت فرمایا کہ پانچ روز تو بہت ہین مین اتنے زمانہ
تک نہین ٹھہر سکتا ہون ہان دو روز کا مضایقہ نہین ہی گو یہ بھی میرے اوپر جبر ہی مگر تمھاری خوشی منظور
ہی تم لوگون کا ناراض کرنا منظور نہین ہی پرسون بوقت سحر مین چلا جاؤنگا تب سب نے عرض کیا کہ
بہت خوب ہم بھی زیادہ تکلیف نہین دے سکتے ہین نہ آپ کو ناخوش کرسکتے ہین آپکے تابع حکم ہین
یہ کہکر اسی وقت صاحبقران و نقابدارون نے سردارون سے فرمایا کہ منادی ندا کردے کہ ہم نے
اپنے لشکر کا بادشاہ زردمان باجدار کو کیا سب اسکی اطاعت کرین اور کارپردازان شاہی کو
طلب فرماکر حکم دیا کہ سامان تخت نشینی و دعوت بہت جلد تیار کیا جائے یہ جو حکم فرمایا اسیوقت منادی
نے تمام لشکر مین منادی کردی سب اہل لشکر کو معلوم ہوگیا کہ کل اہل لشکر کے مالک نقابدار تھے انھون
نے اپنی طرف سے زردمان کو بادشاہ کیا سب بہت خوش ہوئے ادھر اہلکارون نے سامان دعوت
و تخت نشینی کرنا شروع کیا مصروف تاج کلاہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو جو لشکر قریب نو لاکھ
کے ہمارے ہمراہ آیا ہی اسمین جو سردار ہین وہ ابھی تک مسلمان نہین ہوئے ہین ہم لوگ جاکر انکو مسلمان
کرین اور یہان لاکر اسی لشکر مین شامل کرین بعدہ بعد ختم دعوت و جلسہ اپنے اپنے ملک مین جاکر
سب اہل شہر و جو لشکر وہان ہی اسکو بھی مسلمان کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے
جاؤ یہ حکم پاکر مصروف تاج کلاہ وغیرہ دربار سے اٹھکر بیرون بارگاہ آئے اور مرکبون پر سوار ہوکر چلے
راہ مین نقابدارون کے اقبال و جرات و مروت و سخاوت و شوکت و اسباب طلسم کی تعریف کرتے
ہوئے اپنے لشکر مین آئے اہل لشکر نے جو بادشاہ اور حضور تاج کلاہ وغیرہ کو آتے ہوئے دیکھا استقبال
کیا یہ داخل بارگاہ ہوئے سب سردار آکر حاضر ہوئے اور کیفیت دریافت کی انھون نے سب کیفیت بیان کی اور
کہا کہ ہم نے اطاعت کرلی اور دین اسلام قبول کرلیا تم مین سے جسکو یہ امر منظور ہو کہ دین اسلام اختیار
کرین تو ہمارے ساتھ رہو ورنہ ہمارے لشکر سے نکل جاؤ اور یہان نہ ٹھہرو کیونکہ ہمارے پاس کافرون
کا کام نہین ہی جب یہ سب نے سنا تو جواب دیا کہ اگر آپ نے دین اسلام اختیار کیا تو ہم نے بھی اختیار

کیا ہم آپ کے تابع فرمان ہیں ہم کو کلمہ تعلیم فرمایئے جسکو آپ پڑھکر مسلمان ہوئے ہین تب مصروف
نے سُنتے ہی کلمہ تعلیم فرمایا کل اہل دربار کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہو گئے اُس وقت جب کہ نو لاکھ
لشکر کے افسر مسلمان ہو چکے ان بادشاہون نے حکم دیا کہ کل لشکر جمع ہو جب حکم سب لشکر جمع ہوا
اہل لشکر سے بھی سب کیفیت مسلمان ہونے کی ان بادشاہون نے بیان کی اور وہی تقریر اہل لشکر
سے بھی کی جو کہ سردارون سے کی تھی اُنھون نے وہی جواب دیا یہان تک کہ کل لشکر کلمہ پڑھکر از سر صدق و
صفا مسلمان ہوا اُس وقت مصروف کج کلاہ لشکر کو مع سردارون و خیمے و بارگاہون وغیرہ کے
لے کر چلا آیا اور شریک لشکر اسلام ہوا ایک طرف اُسکا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے یہ سب
سردارن کو لیکر داخل دربار ہوا نقابدارون کے قدمون پر گر ایا نقابدارون نے بہت مہربانی ذرّائی اُن
سب نے شاہ صاحب کی قدم بوسی حاصل کی اُنکو جلہ دست چپ مین علی قدر مراتب مرحمت ہوئی راوی
بیان کرتا ہے کہ اب لشکر قریب ستترہ لاکھ ستر ہزار کے ہے اور قریب دو ہزار سردارون کے دربار مین جمع
ہوے ہین کوسون تک سوائے سواد لشکر کے دوسری شے نظر نہین آتی تھی ہزارون خیمے برپا ہین یہان
تک کہ اہلکارون نے سامان دعوت و تخت نشینی بہت جلد تیار کر لیا جلسہ آراستہ ہوا بڑے دھوم
سے نقابدارون نے درویش دریدہ گریبان کی دعوت کی تمام اہل لشکر کو ہر قسم کا کھانا تقسیم کیا گیا
وردیان زرنگار مرحمت ہوئین ہر طرف جلسہ رقص و سرود برپا ہوا سوائے اُس بارگاہ سے کہ
جہان شاہ صاحب جلوہ فرما تھے دو دن اور شب بعیش و عشرت بسر کی بوقت سحر نقابدارون نے
بموجب حکم شاہ صاحب زردبان تاجدار کو غسل کرایا داروغہ خزانہ کو طلب کر کے صندوق
اسلحہ طلسمی و پوشاک طلسمی طلب فرمایا داروغہ خزانہ و توشک خانہ و اسلحہ خانہ نے سب اشیا لاکر
حاضر کین خود صاحبقران و نقابداروں نے زردبان کو پوشاک طلسمی اسلحہ طلسمی سے آراستہ
کیا تاج طلسمی سر پر رکھا بصد شان و شوکت آراستہ و پیراستہ کیا خود صاحبقران نے
بھی زرہ طلسمی و خود طلسمی و کل اسلحہ طلسمی اپنے جسم پر آراستہ کیے تیغہ جبل چراغ سلیمانی کمر سے
لگایا نقابدار بھی اسلحہ و لباس طلسمی سے آراستہ ہوئے اسکے بعد صاحبقران نے تومان
تاجدار و تقبل دیو برور وغیرہ کو مع دس ہزار سپاہ کے سپاہ زردبان سے انتخاب کر کے
اپنے قریب طلب کیا اسی طور سے لشکر زرنگار شاہ حسام آزدر گر بہرام ماہی صورت وغیرہ کو
مع آٹھ ہزار سپاہ کے کل لشکر زرنگار سے انتخاب کر لیا بعدہ لشکر خورشید ملک گیر سے تہمتن
شیر سوار غضنفر تیرہ باز چودہ سردارون کو مع آٹھ ہزار سپاہ کے منتخب کیا اور طلب فرمایا لشکر مصروف
کج کلاہ وغیرہ کو مع آٹھ ہزار سپاہ کے منتخب کیا اور طلب فرمایا حضور کج کلاہ کو مع آٹھ ہزار سپاہ
منتخب شدہ کے اپنے سامنے طلب کیا صفدر کج کلاہ سے محارب کج کلاہ کو مع آٹھ ہزار کے
اسی طور سے انتخاب کر کے طلب کیا جمہور کج کلاہ کے لشکر سے حارب کج کلاہ کو مع سات ہزار
کے انتخاب فرمایا منصور کج کلاہ کے لشکر سے ضراب کج کلاہ کو مع سات ہزار سپاہ کے منتخب
فرمایا اور مصروف دیوانے کے لشکر سے مع مصروف دیوانے کے آٹھ ہزار دیو انے منتخب فرمائے
فولاد آتش خوار کو مع تین ہزار کے انتخاب کیا اور ان پانچ ہزار لوگون کو اپنے قریب طلب فرمایا کہ
جنکو پردہ قاف سے ہمراہ کر کے لائے تھے یہ سب اُنچاس ہزار ہوے علاوہ سردارون سے کہ ان
سب کو خفتان طلسمی و گوہر شب چراغ مرحمت فرمایئے اور کتب طلسمی و اسلحہ طلسمی یہ سب آداب

و تسلیمات بجا لائے اور اپنے اپنے مرتبہ پر ناز کرنے لگے حکم فرمایا کہ آپ لوگ اپنے اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر قریب تخت شاہی ہمیشہ رہا کیجیے گا اور متصل علم چہل چراغ سلیمانی کے سب نے عرض کیا کہ بہت خوب وہ لوگ نئے پوشاکوں و اسلحہ کو لگا کر جو کھڑے ہوئے تمام صحرا میں نور پھیل گیا اُسوقت کی کیا کیفیت تحریر کی جائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزاروں آفتاب زمین پر نکلے ہوئے ہیں عجب سماں تھا کیا عرض کروں ناچار ہوں ورنہ اس تخت نشینی کے جلسہ کو بہت عمدہ طور سے تحریر کرتا خیر اور کسی مقام پر جلد چہارم میں لشکر کی شان و شوکت تحریر کرونگا اگر اجازت ملی جب صاحبقران یہ بند و بست کر چکے اُسوقت زرد مان کو تخت پر سوار کر کے مع اُن اسّی ہزار سواران ختنان پوش کے وجود مرکب پر سوار ہو کر بڑے شان و شوکت سے بارگاہ میں لائے سب جلوس طلسمی آگے آگے چلا آتا تھا لشکر کل صف بستہ کھڑا تھا کوس طلسمی پر چوب پڑ رہی تھی شہنا نواز مبارکباد گا رہے تھے سب سردار و بادشاہ دربارگاہ پر برائے استقبال موجود تھے اور سب خوشنود تھے نقیب بولتے جاتے تھے یہاں تک قریب بارگاہ لا کر تخت پر سے اُتارا لشکر میں سلامی ہوئی علموں کو جلوہ ملا باجے بجنے لگے سب سردار و بادشاہ و صاحبقران و نقابدار زرد مان کو ہاتھوں ہاتھ تخت کے قریب لائے درویش صاحب نے اپنے ہاتھ سے غاشیہ تخت کا اُٹھا اور زرد مان کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا خفیہ نذر دیا شاہ صاحب کا نذر دینا تھا کہ صاحبقران نے شمشیر نذر دی اور نقابداروں نے نذر دی اب تو نذریں گذرنے لگیں ہر دربار ہر علی نے نذر دی اب کسی کی یہ بھی طاقت تھی کہ نذر نہ دیتا اُدھر سلامی کے باجے بجنے لگے توپیں فیر ہونے لگیں ایک سو ایکس ضرب سلامی کی فیر ہوئی مبارکباد گائی جانے لگی انعام تقسیم ہونے لگا جاگیر و منصب سب کو مرحمت ہونے لگے در خزانہ وا کیا گیا فقرا و مساکین کو زر کثیر مرحمت ہوا صاحبقران اپنے دنگل صاحبقرانی پر جلوہ فرما ہوئے نقابدار اپنے اپنے دنگل پر اور بادشاہ گرد تخت نیم تختوں پر بیٹھے سردار اپنے اپنے مقام پر ستیارہ تابانی نقاب ڈالے ہوئے اپنے شاگردوں کو لیے ہوئے سامنے کرسی زرنگار پر بیٹھا ہوا ہے اور سب تختہائے طلائی پر بیٹھے ہیں در گہ سالار لباس طلسمی پہنے ہوئے ہتھیار لگائے ہوئے دنگل پر بیٹھا ہوا ہے وہ اسّی ہزار ختنان پوش سواری بادشاہ کی پہونچا کر اپنے مقام پر آ گئے سرداران کے دربار میں موجود ہیں سر پر زرد مان تاجدار کے چتر گردش کر رہا ہے مرچھل بال ہما کا ہو رہا ہے تخت طاؤسی کو اُسوقت خود ناز تھا کہ میرے اوپر بادشاہ اسلام نے جلوہ فرمایا حاجب دربان چوبدار موجود ہیں سادل حاضر ہیں ناچ ہو رہا ہے اُس دن کی خوشی کا کیا حال تحریر ہو ہر طرف ہا ہو برپا تھا سب خوش ہو رہے تھے درویش صاحب بھی تشریف فرما تھے کہ یکایک اُٹھ کھڑے ہوئے اور سب اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں دوبارہ آپ سب صاحبوں سے پھر کہتا ہوں کہ اول خدا و مالک آپ سب لوگوں کے صاحبقران و نقابداران عالیشان ہیں انکی اطاعت سے باہر نہ ہونا اور بعد انکے آپ کے بادشاہ و فرمانروا و ظل اللہ و جہان پناہ زرد مان شاہ تاجدار ہیں انکے بھی حکم سے سرتابی نہ فرمائیے گا ہر ایک بادشاہ جو کہ یہاں موجود ہے اُسکو لازم ہے کہ اپنے اپنے ملکوں میں ان کے نام کا خطبہ و سکہ جاری کرے سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا یہ فرما کر وہاں سے اُٹھ کر اپنے خیمے میں تشریف لائے اب یہاں ناچ و رنگ ہونے لگا طائفے آتے ہیں اور مجرا کرتے ہیں انعام پاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ دن بھر یہی کرشمہ رہا شب ہوئی آتشبازی چھوٹی سب کو کھانا تقسیم ہوا شب بھر یہی جلسہ برپا رہا صبح ہوئی دوپہر دن تک جلسہ برپا رہا بعد دوپہر کے جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آ گئے

تھوڑی دیر آرام کیا کہ سہ پہر کا وقت ہوا اُس وقت پھر سب آکر جمع ہوئے تب شاہ صاحب نے صاحبقران
و نقابداروں و بادشاہ اسلام زردمان تاجدار و زرنگار شاہ و معروف کج کلاہ و کل اہل دربار
و سرداروں سے فرمایا کہ ہم رخصت ہوتے ہیں ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ جی تو نہیں چاہتا ہے مگر مجبور ہیں
اُسوقت سب کو پھر تیسری مرتبہ نصیحت و پند کیا اور زردمان کو بہت کچھ سمجھایا اور صاحبقران اور
نقابداروں کو بہت پند و نصیحت فرمائی بعدہ سب سے رخصت ہو کر بیرون بارگاہ آئے تعویذ دینے تشریف
لانے کا صاحبقران کو دے چکے یہ سب اہل دربار مع بادشاہ و صاحبقران کے تا در بارگاہ آئے
یہاں آکر پھر سب کو شاہ صاحب نے پند و نصیحت کی اور ہر ایک سے رخصت ہو کر اپنے تخت پر سوار ہوئے
وہ تخت بالائے ہوا روانہ ہوا شاہ صاحب وہاں سے اپنے عبادت خانہ میں آئے اور مصروف عبادت
پروردگار ہوئے انشاءاللہ تعالے اسکا حال آئندہ وقت پر تحریر ہوگا اور جو کارنمایاں انکی ذات فیض
آیات سے سرزد ہوں گے وہ بھی جلد چہارم میں تحریر ہوں گے اگر اجازت ملی القصہ جب شاہ صاحب
تشریف لے گئے صاحبقران و بادشاہ و نقابدار سب کے سب بارگاہ میں واپس آئے پھر دربار آراستہ
ہوا ہر ایک شاہ صاحب کی تعریف کر رہا تھا یہاں تک کہ صاحبقران نے بادشاہ سے کہا اب حکم دیتا
ہوں کہ سامان سفر درست کیا جائے کیونکہ شاہ صاحب فرما گئے ہیں کہ بہت جلد یہاں سے کوچ کرو فرمایا
کہ بہت بجا ارشاد ہوا حکم فرمایئے اُسوقت صاحبقران نے زرنگار شاہ و خورشید و
معروف کج کلاہ وغیرہ و دیگر سرداروں سے فرمایا کہ اہل لشکر کو آگاہ کر دو کہ سب سامان سفر مہیا کریں
اب ہم یہاں سے کوچ طرف نہ طاق کے کریں گے اُسوقت معروف کج کلاہ وغیرہ نے عرض
کیا کہ ہم کو اس قدر اجازت ملے کہ ہم اپنے اپنے ملک میں جا کر اہل شہر و دیگر عزیزوں و یگانوں و اُن سرداروں
و اُن اہل لشکر کو مسلمان کر آئیں جو کہ وہاں ہیں اور بادشاہ اسلام کے نام کا گز و سکہ جاری کریں اور
مساجد کی تعمیر کا حکم دیں فرمایا کہ بہتر ہے مگر بہت جلد آنا سب سامان تیار رہے گا ادھر تم آئے اور کوچ
کر دیا عرض کیا کہ بہت خوب بس معروف کج کلاہ و حصور کج کلاہ و صفدر و جمہور و منصور
مع تھوڑے سرداروں کے لشکر کے رخصت ہو کر بیرون لشکر آئے بعد جانے انکے خورشید و
زرنگار شاہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی ایک ایک نامہ اپنے اپنے ملک کی طرف روانہ کر دیں اور
یہ تحریر کر دیں کہ اب آج سے گز و سکہ سے ہمارا نام نکال کر زردمان کا نام درج کیا جائے اور اُن کے
نام سے گز و سکہ جاری کیا جائے فرمایا بہتر ہوگا اُن دونوں نے بھی ایک ایک نامہ اسی مضمون کا جو کہ
بیان ہوا تحریر کر کے سانڈنی سوار کے ہاتھ روانہ کیا جب نامہ شہر زرنگاریہ و منوچہریہ میں پہونچا تب
زرنگار شاہ نے اسی دن سے جس قدر ملک زیر حکومت زرنگار شاہ تھے اُن میں زرنگار شاہ
کے نام کا گز و سکہ موقوف کر کے زردمان شاہ کے نام کا جاری کیا اسی طرح سے منوچہر شاہ نے
بموجب اپنے فرزند کی تحریر کے اپنا نام گز و سکہ سے نکال کر زردمان شاہ کے نام کا گز و سکہ جاری کیا
المختصر جب یہ نامہ جا چکے اُس وقت صاحبقران و بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے سرداروں و دیگر بادشاہوں نے اپنے اپنے اہل لشکر کو حکم لشکر صاحبقرانی و شاہی سے
آگاہ کیا اُسیوقت سے سامان سفر ہونے لگا یہاں سامان سفر ہو رہا ہے اور صاحبقران معروف
کج کلاہ کے انتظار میں ہیں کہ وہ آئیں تو روانہ ہوں طرف نہ طاق کے ادھر معروف نے لشکر سے
نکل کر حصور کج کلاہ کو طرف حصوریہ کے روانہ کیا اور کہا کہ تم جا کر اُس ملک کو اسلام آباد کرکے اور گز و سکہ

بنام بادشاہ جاری کرکے اور سب بندوبست کرکے کچھ لشکر لے کر بہت جلد لشکر اسلام میں آؤ میں مصروقیہ
میں سب بندوبست کرکے آتا ہوں حضور اُدھر کو روانہ ہوا صفدر کو بھی کہکر اُسکے ملکون کی طرف جمہور کو
اُسکے ملکون کی طرف منصور کو اُسکے ملکون کی طرف روانہ کیا اور خود مصروقیہ کی طرف روانہ ہوا خلاصہ یہ
کہ حضور بخ کلاہ نے جاتے ہی اہل شہر واہل لشکر کو جمع کرکے سب واقعہ بیان کیا اور سب سے یہی کہا کہ ہم
نے مذہب اسلام قبول کیا لہذا جو اسلام قبول کرے وہ ہمارے ملک میں رہے ورنہ چلا جائے سب
اہل شہر واہل لشکر نے دین اسلام قبول کیا اسنے آفتاب کدے منہدم کرائے مساجد کی بنا ڈالی اور گزوسکہ
بنام بادشاہ جاری کرکے ایک لاکھ سپاہ شہر میں چھوڑ کر ایک لاکھ ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے روانہ
ہوا اسی طور سے مصروف نے بھی شہر کو مع کل اہل شہر واہل لشکر وعزیزوں کو مسلمان کرکے اور گزوسکہ
جاری کرکے اور اپنی طرف سے نائب مقرر کرکے ایک لاکھ سپاہ دے کر اور ایک لاکھ برائے حفاظت شہر
چھوڑ کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا صفدر نے بھی یہی بندوبست کرکے اور ایک لاکھ لشکر اپنے
ملک سے لے کر چلا اور جمہور و منصور بھی اپنے اپنے ملکون کو اسلام آباد کرکے اور ایک ایک لاکھ سپاہ
ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلے خلاصہ یہ کہ شہر مصروقیہ وحضوریہ وصفدریہ وشمالیہ و
جمہوریہ وجمالیہ ومسروریہ ومنصوریہ یہ آٹھوں ملک اسلام آباد ہوئے اور یہان بھی گزوسکہ
بنام زردمان تاجدار بادشاہ لشکر اسلام جاری ہوا یہ سب تو ادھر لشکر اسلام لے کر آتے ہیں اپنے
اپنے ملکون کا بندوبست کرکے وہان لشکر اسلام میں سب سامان سفر درست ہوگیا خزانے وغیرہ بار
ہوگئے یہ بادشاہ جو آتے ہیں ان کے ہمراہ بھی خزانے ہیں اور سب خیمہ وغیرہ اراؤن پر بار ہیں ضروری
ضروری چند خیمے برپا ہیں اور بارگاہیں اور کل اہل لشکر کا مال واسباب بھی بندھا ہوا تیار ہے صرف
اب صاحبقران کو مصروف بخ کلاہ وغیرہ کا انتظار ہے ایک دن بوقت سحر دربار آراستہ تھا
بادشاہ تخت پر جلوہ فرما تھے صاحبقران ونقابداران اپنے دنگل پر رونق افروز تھے اور سب سردار
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے تھے کہ ہرکارون نے آکر زمین ادب کو بوسہ دے کر بعد دعا وثنا کے عرض کیا
کہ شہریار کی عمر دراز ہو حضور بخ کلاہ ومصروف بخ کلاہ وغیرہ اپنے اپنے ملکون کو اسلام آباد
کرکے مع سپاہ ولشکر کے آتے ہیں قریب پہونچ چکے ہیں یہ سنکے صاحبقران وبادشاہ نے چند
سرداروں کو حکم فرمایا کہ انکا استقبال کرکے لاؤ اور کہہ دینا کہ لشکر کو یہ حکم دے دیں کہ وہ اسباب
جو کہ بار ہے اسکو نہ اتاریں اسی طور سے بار رہنے دیں کیونکہ یہان سب سامان درست ہے صرف تم ہی
لوگوں کا انتظار تھا کل کوچ کر دیا جائے گا وہ سردار بموجب حکم بیرون بارگاہ آئے اور طرف مصروف
بخ کلاہ وغیرہ کے چلے اُدھر سے وہ چلے آتے تھے راہ میں ملاقات ہوئی یہ پانچون بادشاہ اپنے
شہر سے علیحدہ علیحدہ چلے تھے مگر راہ میں سب ایک ہوگئے تھے اسی وجہ سے باہم ہوکر آتے تھے یہ سردار جاکر پہونچے
ملاقات ہوئی ایک دوسرے سے ملا اور سرداروں نے بادشاہوں کو صاحبقران کا حکم سنایا انھوں
نے کہا کہ بہت خوب یہان تک کہ وہ لشکر بھی پانچ لاکھ کا اسی لشکر میں آکر شامل ہوا اور اسی طور سے
سب اسباب بار رہا لشکر اترا یہ پانچون بادشاہ اور ان کے سردار ہمراہ ان سرداروں کے بارگاہ میں
آئے سب نے بادشاہ وصاحبقران ونقابداروں کو سلام ومجرا کیا اور یہ پانچون بادشاہ اپنے
نیم تختوں پر بیٹھے جو سردار تازہ آئے تھے انکو بھی کرسیان مرحمت ہوئیں راوی بیان کرتا ہے کہ سب
کل لشکر ہمراہ ان نقابداروں کے بائیس لاکھ سترہ ہزار کا ہے اور دو ہزار پانسو سردار وافسر

پہلوان بارگاہ مین علاوہ بادشاہون و نقابدارون و دیگر مغز سرداروں کے کرسیون و دنگلون پر بیٹھے ہین اب دربار خوب رونق کا ہوتا ہے جب یہ پانچون بادشاہ آچکے تو اُسی دن صاحبقران نے بصلاح نقابداران سلسل دیو پرور و مضارب کج کلاہ حمجام شیر پیکر مغفر تیغ زن کو ہراول لشکر کرکے اٹالہ بارگاہ حمل چراغ سلیمانی کا مع کل اسباب طلسمی و بازارون کے و مع انکے منتظمون اور متہمون کے دو لاکھ سپاہ سے روانہ فرمایا سرداران مذکور اٹالہ لیکر اُسی دن روانہ ہوے بعد انکے روانہ کرنے کے حکم دیا کہ کل صبح کو کل لشکر تیار ہوکر آمادہ سفر رہے یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا سردارون نے لشکر کو اس حکم سے آگاہ کیا لشکر مین بندوبست ہونے لگا باقی سب اپنے اپنے مقام پر آئے ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ صاحبقران فراق ملکہ ثریا نے سیمتن مین شب و روز بیقرار رہتے ہین کسی وقت ملکہ کا خیال دل سے دور نہین ہوتا ہے یہان تک کہ وہ رات بھی اسی عالم مین تمام ہوئی سحر ہوئی سب سردار اور بادشاہ سامان سفر سے درست ہوکر اور کل لشکر تیار ہوکر صفین باندھ کر کھڑا ہوا بعد فراغت نماز کے کہ نقابدار بھی نماز سے فراغت کرکے برآمد ہوے سب کا مجرا ہوا کہ صاحبقران تشریف لائے انکو بھی سب نے سلام کیا کہ آمد بادشاہ کی شروع ہوئی بادشاہ برآمد ہوے سب کا مجرا ہوا سب سے پہلے صاحبقران و نقابدارون کا مجرا ہوا ہاتھ سینہ پر رکھا کہ آپ لوگون کی جگہ میرے دل مین ہے پھر اور بادشاہون اور مغز سردارون کا مجرا ہوا پھر تو سلام کل لشکر نے کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوے اب صاحبقران نے بندوبست کیا کہ منصور کج کلاہ کو مع دو لاکھ سپاہ کے اور اُن کے سردارون کے روانہ کیا انکے بعد جمہور کج کلاہ کو بھی مع دو لاکھ سپاہ اور ایک علم کے روانہ کیا انکے عقب مین صفدر کج کلاہ کو مع دو لاکھ سپاہ اور ایک علم اور خزانہ کے روانہ فرمایا انکے عقب مین خورشید ملک گیر کو مع دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ اور خزانہ و علم اور سردارون کے روانہ کیا انکے عقب مین مصروف کج کلاہ کو مع دو لاکھ سپاہ اور خزانہ اور سردارون اور ایک علم کے روانہ کیا مصروف کے بعد زرنگار شاہ کو مع سردارون و خزانہ و علم اور دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے روانہ فرمایا جب یہ سب روانہ ہوچکے اور ہر ایک کو حکم دیا تھا کہ ایسے مقام پر اُترنا اگر کوئی منزل کا فرکا یا اسلام آباد دکھائی ملے کہ جہان کل لشکر خوش ہوئے اور کسی شی کی تکلیف نہ ہو خصوصاً پانی لشکر کو ملے جائے کیونکہ لشکر کثیر ہے ایسا نہ ہو کہ قلت آب ہو تو بڑی زحمت ہو جب ان سب کو روانہ کرچکے تو یہ بندوبست کیا کہ بادشاہ کو تخت پر سوار کیا وہ اسی ہزار سوار جو کہ لباس طلسمی سے آراستہ تھے انکو گرد تخت مقرر فرمایا مع اُن کے افسرون کے اور نقابدارون کے اُن کے مرتبہ کے موافق آپ زیر سایہ علم شمشیر پیکر حمل چراغ سلیمانی آکر قائم ہوا علمدار نے پھریرا کھول دیا یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا اُٹھنے لگی جلوس سواری بڑھا صاحبقران سات لاکھ ستر ہزار سپاہ کو اپنے ہمراہ لیکر مع بادشاہ و نقابدارون کے روانہ ہوے کوس طلسمی پر چوب پڑی جلوس سواری بڑھا اس تزک و احتشام سے سواری صاحبقرانی طرف نہ طاق کے روانہ ہوئی اب یہ طرف نہ طاق کے برائے مقابلہ اس بندوبست سے تشریف لیے جاتے ہین راوی ان سب کو راہ مین رکھتا ہے انشاء اللہ اگلی داستان جلد چہارم مین تحریر کریگا بشرط حیات مستعار و بشرط اجازت ملنے کے اب دیکھیے یہ لشکر کہان پہونچتا ہے اور کب ان کے مقابلے بیان ہوتے ہین اور پہلے کس ملک پر پہونچتا ہے اور کیا واقعہ گذرتا ہے یہ سب حالات جلد چہارم مین انشاء اللہ تعالےٰ تحریر ہونگے اب راوی اس مقام پر اس داستان جلد اکت

عنوان کو ترک کرتا ہے اور دوسری داستان تحریر ہوتی ہے میں آپ لوگون کی خدمت مین دست بستہ التماس کرتا ہون کہ اس امر سے ناچار و مجبور ہو گیا ہون کہ اجازت و حکم یہ ہے کہ اسی جلد مین تمام کرو مین نے اسی سبب سے ہر مقام پر اختصار کے ساتھ تحریر کیا ورنہ اسی داستان کو کہ جسکو دس بارہ جزون مین لکھا ہے کم سے کم پچیس جزون مین تحریر کرتا ہر مقام پر تیزی طبع اور اپنی عرق ریزی کا نتیجہ دکھاتا یہ دفتر اسے شاہزادے کے نام سے ملقب کیا گر مین ناچار ہو گیا یہ دفتر نے انا ہی اختصار کے ساتھ تحریر کیا اور جو جو عجائبات ہمراہ لائے ہین انکا کچھ ذکر نہین کیا مقابلے جو ہوے وہ بھی بہت مختصر طور سے ہوے اس امر کی حسرت رہ گئی کہ کسی دن لشکر کا میدان مین پہونچنا نہ تحریر کر سکا نہ مقابلہ کو مفصل طور سے ورنہ ان نقابدارون کے مقابلے لشکر **معروف کج کلاہ** سے اور سردارون کو زیر کرنا انکا اگر تحریر کرتا تو یہ جلد تمام و کمال اسی حالات سے مملو ہو جاتی مگر بسبب خوف اہل مطبع کے مجملاً تحریر کیا یا مقابلہ نقابدارون کا معروف دیوانے سے بالکل مجملاً تحریر کیا ہے یا مقابلہ **صاحبقران** یعنی نقابدار چہارم کا معروف دیوانے سے بالکل مختصر حالت سے لکھا اور حالات **معروف کج کلاہ** کے مسلمان ہونے کے اور درویش دریدہ گریبان کی تشریف لانے کے ساتھ اختصار کے تحریر ہوے یا بیاہ و جشن تخت نشینی و دعوت شاہ صاحب کو کچھ بھی نہ تحریر کر سکا بسبب اختصار کے اور اس خوف کے ہر چند بارہ جز ہو گئے ہین اور ابھی بہت کچھ تحریر کرنا ہے یا روانگی لشکر نقابداران طرف **نہ طاق** بالکل مختصر طور سے تحریر کیا ہے ہان اگر یہ امر نہ ہوتا اور یہ حکم نہ ملا ہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ مین ان سب واقعات کو کس طور سے تحریر کرتا وہ عبارت اور وہ سامان دکھاتا تاکہ سمان بندھ جاتا اور یہ معلوم ہوتا کہ لشکر سامنے چلا جاتا ہے یا مقابلہ ہو رہا ہے یا جشن برپا ہے مگر حکم سے ناچار ہو گیا ناظرین کو کچھ بھی نہ دکھا سکا افسوس اسکا ہے کہ آپ لوگ ناراض ہون گے خیر میری خطا کو معاف فرمائین یہ قصور مجھ سے عالم مجبوری مین سرزد ہوا ہے آپکی ذات مجمع الصفات سے امید قوی اس عاصی کو ہے کہ میرا قصور معاف ہو گا۔ آپ لوگ اطمینان رکھین انشاءاللہ تعالے اگر حیات نے وفا کی اور مطبع سے اجازت بھی ملی اور آپ لوگون نے بھی خواہش کی تو جلد چہارم مین شان و شوکت اس لشکر ظفر اثر کی اور آمد لشکر اور صف آرائی اور مقابلہ نقابدارون کا اور ملکون کو اسلام آباد کرنا اور نادر ونس کا اور مقابلہ **برجیس** سے اور عشق ملکہ **ثریا** سے **سیمتن** ساتھ **صاحبقران** کے تحریر ہو گا جب یہ سب حالات تحریر ہو کر نظر ناظرین والاتمکین سے گذرین گے اسوقت ناظرین میری عرق ریزی کی یقین ہے کہ داد عنایت فرمائین اور جو کوئی غلطی یا سہو ہو گیا ہو گا اسکو معاف کرینگے کیونکہ آپ لوگون کی ذات ستودہ صفات عیب پوش ہے کسی کے عیب کو آپ لوگ ظاہر نہین فرماتے ہین اسکو حجاب سینہ مین مثل دل کے پوشیدہ فرماتے ہین اور یہ بھی امید ہے کہ اگر شاید کوئی غلطی یا سہو یا کسی مقام پر عبارت بے ربط یا کوئی مقام رہ گیا ہو اسکو بھی معاف فرمایے گا اور خطا سمجھ کر اور عیب خیال کر کے دل کے مانند حجاب سینہ مین پوشیدہ فرمایے گا کیونکہ انسان ہون اور سہو و خطا انسان کی آب و گل مین ہے زیادہ کیا عرض کرون الہی آپ لوگون کو اپنی قدرت کاملہ سے مرتبہ اعلی پر فائز فرمائے اور ترقی جاہ و جلال مرحمت فرمائے اب مین اس داستان کو اسی مقام پر ختم کرتا ہون اور داستان **سمندر شاہ جادو** و **صاحبقران** ثانی یعنی **بدیع الملک** نوجوان و حالات طلسم گنجورہ سلیمانی اور واقعات فتح طلسم تحریر کرتا ہون اور مشتاق ناظرین کرتا ہون تاکہ نظر کیمیا اثر ناظرین سے گذرے اور آپ لوگ مجھکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین زیادہ والسلام

اب دو کلمہ داستان سمندر جادو اُسکا طلسم مین پہونچنا و دیگر واقعات و داستان صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نوجوان کا داخل طلسم ہونا اور فتح کرنا طلسم کو و دیگر حالات جلالت عنوان قلم بند ہوکر پیشکش ناظرین ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ کرین اور مجکو میری عرق ریزی و جان کاہی کی داد عنایت فرماکر میرے غنچۂ دل کو شگفتہ فرمائین اب شمہ حال سمندر جادو قلم بند ہوتا ہی اُس کے بعد حال صاحبقران ثالث حوالہ قلم عجلت رقم ہوگا و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجا

ساقی نامہ غزل

ہمیں ہین نہین عاشق ہون جانی
سلیمان ہم ہین ای محبوب جانی
کھلا سودے مین اُن زلفون کا حرف
یہ کون آتا ہی ان سے قیدگتی کو
وہی دے گا کباب نرگسی ہی
ترے کوچے کے مشتاقون کے آگے
وہ مرگشتہ ہون دیا ہی قابلہ نے
یقین ہی دیدۂ ارباب بین کو
وہ خط ہی یا دگار حسن رفتہ
نکلتی منھ سے تو مہدی کے نہین بات
یہ مشت خاک ہو مقبول درگاہ
لیے ہین بوسہ رخسارۂ صاف
سفیدی موسے ہو کا فور رحمت
جلاتی ہی دل آتش طور کی طرح

رہی ہو مُوسے بھی یہ لن ترانی
سمجھتے ہین تجھے بلقیس ثانی
پریشان خواب تھی یہ زندگانی
ترے جاتے ہین سرو بوستانی
جو دیتا ہی شراب ارغوانی
جنھون سے ہے بہشت آسمانی
نے غسل شراب ارغوانی
کرے عینک طلب یہ ناتوانی
وہ سبزہ ہی گلستان کی نشانی
مگر لایا ہے پیغام زبانی
صبا کی چاہتا ہون مہربانی
پایا ہی ہم نے آئینہ کا پانی
کوئی کہتا ہے یہ داغ جوانی
کسی پردہ نشین کی لن ترانی

بلبل بستان بیان شنواے ہمدم داستان + کہ باز آمدم بر سر داستان شہ طلسم بندان معانی و رہ پیمایان مرحلہ نکتہ دانی و طلسم کشایان طلسم فصاحت اس داستان جلالت عنوان کو اس طرح صفحہ قرطاس پر تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک بیان ہوئی ہی کہ سمندر جادو ہاتھ سے صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نوجوان سے شکست کھا کر بھاگا تھا اور ایک صحرا مین آکر مقیم ہوا تھا لشکر شکست خوردہ اُسکے پاس آکر جمع ہوا تھا پس سمندر جادو نے ہر کل لشکر کو جو کہ اُسکے پاس جمع ہوا تھا طرف صحراے نہ طاق کے روانہ کیا تھا اور جو دو نون وزیرون و چند سردارون و عیارون و ناموس کو لے کر تخت سحر پر سوار ہو کر روانہ ہوا تھا ادھر صاحبقران ثالث نے سمندریہ پر قبضہ کیا تھا تمام ملک اسلام آباد کیا تھا ملکہ نسیم دختر سمندر کا عقد ہمراہ سہراب جادو کے کیا تھا نسیم کو وہان کا

ایجاد

بادشاہ مقرر کیا تھا ہرکارے برائے خبر کے روانہ کیے تھے کہ خبر لائین کہ سمندر کدھر بھاگ کر گیا ہے ہرکاروں نے آکر خبر دی تھی کہ سمندر نے لشکر کو طرف صحرائے نہ طاق کے روانہ کیا ہے اور خود مع چند ناموس و سرداروں کے طرف گنجورۂ سلیمانی کے بھاگ کر گیا ہے یہ خبر پاکر صاحبقران ثالث مع لشکر کوچ کر عقب سمندر شاہ مین روانہ ہوئے تھے اب راوی حال سمندر جادو کو قلمبند کرتا ہے کہ یہ جو لشکر کو روانہ کرکے اور تخت سحر پر سوار ہوکر مع ناموس و سرداروں کے چلا برابر تخت سحر اُڑاتا ہوا چلا آتا ہے عقب مین اسکے اور سب تخت ہین اس نے کسی مقام پر قیام نہ کیا برابر چلا جاتا ہے یہانتک کہ قریب سرحد طلسم کے پہونچ گیا صحرائے لالہ زار نظر آیا اور وہ گنبد جو کہ اُس طرف غار کے تھا اُسوقت آفتاب نکلا ہوا تھا کیونکہ دن تھا عکس آفتاب سے زمین طلائی ہو رہی تھی لالہ پھولا ہوا تھا یہ جب وہان پہونچا اس تخت کو روکا سحر کیا تخت ہوا پر سے زمین پر آیا اور سب تخت بھی اُترے جب سب تخت اُتر چکے پس سمندر ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف غار کے چلا جیسے قریب غار آیا ایک آندھی اُٹھی کہ تاریکی ہوئی اس نے سحر کیا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی اب سب نے دیکھا کہ دو برقین تڑپ کر غار سے ظاہر ہوئین اور تڑپ کر بالائے ہوا گئین کہ سمندر نے ایک تعویذ بازو پر سے کھولا اور اُسکو کھول کر کچھ پڑھا اور ان برقون کی طرف دم کیا دم کرنا تھا کہ وہ برقین قائم ہوگئین اور درمیان اُن برقون کے دروازہ پیدا ہوا آواز آئی کہ کون ہے اور کس نے بخلاف غضب کو روکا ہے جلد بیان کرے سمندر جادو نے کہا کہ مین ہون سمندر شاہ حاکم شہر سمندر یہ مین اس قصد سے آیا ہون کہ بادشاہ طلسم کی پاس جاؤن یہ جو سمندر نے کہا دروازہ کھل گیا سمندر جادو مع سرداروں و ناموس کے اندر دروازہ کے آیا جیسے سب نے قدم اندر دروازہ کے رکھا اور سمندر مع سب کے اندر آیا فوراً دروازہ بند ہوگیا اُدھر برقین تڑپ کر غار مین گرین اب جو سب نے دیکھا تو نہ دروازہ تھا نہ وہ غار تھا نہ برقین تھین نہ وہ لالہ زار تھا نہ گنبد تھا ایک صحرائے لق و دق مین سب نے اپنے کو پایا یہ واقعہ دیکھکر سب حیران ہوئے سمندر نے کہا کہ آپ لوگ حیران کیون ہوتے ہین یہ کارخانہ طلسم کا ہے مین آپ سب کو لیکر طلسم مین آیا ہون یہ میدان طلسمی ہے یہ کہکر کہا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ خاموش چلے آئین اب کسی امر کا خوف نہین ہے اب مین خدمت بادشاہ مین پہونچکر کمک کرونگا اور اپنے ہمراہ لیکر بیرون طلسم جاکر مقابلہ اہل اسلام سے کرونگا اور انکو شکست دونگا یہ لوگ میرے ہاتھ سے بچ کر جانے کہان ہین اور اگر بادشاہ طلسم نے کمک دینے سے انکار کیا تو اسی مقام سے ایک عرضی خدمت خداوند مین روانہ کرونگا اور وہان سے کمک طلب کرونگا جب کمک آنے کی تو بیرون طلسم جاکر مقابلہ کرونگا تا آنے کمک کے اسی مقام پر قیام پذیر رہونگا یہ باتین سمندر سرداروں سے کرتا ہوا مع ناموس کے چلا جاتا ہے کہ سامنے سے ایک در باغ نمودار ہوا سمندر نے سرداروں سے کہا کہ یہی باغ ہے دبیر طلسم مشاق جادو کا اب اسکے ذریعہ سے بادشاہ کے پاس جائینگے ناموس بھی ہمراہ ہے یہانتک کہ یہ داخل باغ ہوا اُدھر مشاق جادو دبیر طلسم اپنے کام مین مصروف ہے عرض کرچکا ہون کہ ایک بارہ دری ہے اسمین یہ رہتا ہے بیچ کے در مین ایک منبر لگی ہوئی ہے اُسپر گلدستہ وغیرہ رکھے ہوئے ہین اور ہزارون کتابین اور ایک گنبد بالائے سر اسکے آویزان ہے یہ کرسی پر بیٹھا ہے یہ ہمہ وقت لکھے جاتا ہے کسی وقت قلم رکھتا ہی نہین ہے سابق مین تحریر کرچکا ہون کہ جہان کسی نے اندر باغ کے قدم رکھا گھنٹہ نے خود بخود صدا دی اس نے سر اُٹھایا کہ طائر آیا اُس نے کہا کہ فلان شخص داخل طلسم ہوا ہے اور آتا ہے باغ مین آچکا ہے یہ صدا دیتے کہ وہ طائر جل کر خاک ہوگیا چنانچہ اُدھر سمندر نے مع سرداروں کے اندر باغ کے قدم رکھا اُدھر گھنٹہ نے صدا

دی اسنے سر اٹھایا تھا سب سردار بیٹھے ہوئے تھے اسکا سر اٹھانا تھا کہ طائر پیدا ہوا سامنے زرخشت پر آکر بیٹھا آواز دی کہ اے دبیر طلسم و منشی طلسم مشتاق جادو آگاہ ہو کہ سمندر جادو حاکم شہر سمندریہ مع اپنے ناموس اور چند سرداروں معزز کے داخل طلسم ہو کر آپ کی خدمت میں آتا ہے داخل باغ ہو چکا ہے یہ کہکر وہ طائر جل کر خاک ہو گیا اسکے جسم سے شعلہ نکلا اسنے جلا دیا ادھر تو وہ طائر جل کر گرا ادھر سمندر جادو مع سرداروں و ناموس کے در دولت منشی طلسم کے پہونچا چونکہ منشی طلسم و اسکے سردار سمندر کو پہچانتے تھے سب نے پہچانا اور سرداروں کو دیکھا اس سبب نے کچھ نہ کہا کیونکہ طائر خبر دے چکا تھا ہر ایک سردار مشتاق کے روبرو میز لگی ہوئی تھی وہ اپنے اپنے کام میں مصروف تھے مشتاق نے سمندر سے کچھ بھی نہ کہا صرف سمندر کی طرف دیکھکر اپنا سر جھکا لیا اور مصروف لکھنے پڑھنے کے ہوا سمندر جادو سامنے کھڑا ہے یہاں کے طریقہ سے بخوبی آگاہ ہے سابق میں تحریر کر چکا ہوں جب کہ صاحبقران ثانی نے حالات طلسم دریافت کیے تھے تو ایوان نے بیان کیا تھا کہ جو کوئی سامنے مشتاق منشی طلسم کے جاتا ہے کھڑا رہتا ہے وہ اسوقت اس شخص کے آنے کی خبر کرتا ہے جیسا حکم ہوتا ہے ویسا عمل کرتا ہے ان طریقوں سے سمندر آگاہ ہے سامنے کھڑا ہوا ہے ادھر منشی نے تحریر کیے کہ سمندر جادو مع سرداروں و ناموس کے آئے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم صادر ہوتا ہے یہ لکھکر کاغذ میز پر رکھا ایک جھونکا ہوا کا آیا کہ وہ کاغذ اڑ گیا بعد تھوڑی دیر کے وہ کاغذ پھر میز پر نمودار ہوا منشی نے وہ اٹھا کر دیکھا اسمیں یہ تحریر تھا کہ سمندر جادو کو مع سرداروں و ناموس کے ہمارے پاس بھیجدو راوی بیان کرتا ہے کہ جب منشی طلسم کاغذ لکھکر میز پر رکھتا ہے اور سحر کرتا ہے کہ ہوا چلتی ہے وہ کاغذ اڑ کر بادشاہ کے پاس جاتا ہے وہ دیکھکر اس کاغذ پر جیسا مناسب ہوتا ہے حکم تحریر کرتا ہے اسی طور سے اسوقت بھی ہوا کہ جب اسنے کاغذ لکھکر رکھا اور سحر کیا وہ کاغذ اڑ کر چلا گیا وہاں گنجور شاہ اپنے ایوان میں بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر تھے کہ اسکی عرضی پاس گنجور شاہ کے پہونچی گنجور شاہ نے اس عرضی کو دیکھا لکھ دیا تھا کہ سمندر جادو کو مع سرداروں و ناموس کے روانہ کر دو وہ بھی کاغذ اسی طور سے اڑا اور یہاں پہونچا ادھر جب گنجور شاہ یہ حکم لکھکر روانہ کر چکا اسوقت اپنے سرداروں سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا کہ سمندر جادو نے اہل اسلام کے ہاتھ سے سمندریہ پر شکست کھائی اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا سمندر وہاں سے بھاگا آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ تھوڑا زمانہ گذرا ہوگا کہ سمندر جادو کا میرے پاس نامہ آیا تھا اور اسمیں یہ تحریر تھا کہ میری کمک کر دیں میں نے انکار کیا تھا اور اسی سبب سے کہ کیا ضرورت ہے کہ میں بیکار اہل اسلام کو اپنا دشمن بناؤں اور اس خیال سے میں نے ان لوگوں اور ان عزیزوں اور دوستوں کو اپنے منع کر دیا تھا اور ان کے پاس سے ان پروانوں کو لے لیا کہ جسکے ذریعہ سے وہ یہاں آسکتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ لشکر اسلام کا بھی ان لوگوں کے ہمراہ یہاں چلا آئے اور کوئی خرابی طلسم میں واقع ہو مگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ ضرور اس طلسم میں بھی خرابی ہوگی کیونکہ سمندر جادو اہل اسلام سے شکست کھا کر اور بھاگ کر یہاں آتا ہے جب اہل اسلام کو یہ معلوم ہوگا کہ سمندر جادو بھاگ کر طلسم سمندریہ میں گیا ہے اور حاکم طلسم نے در میں پناہ دیا ہے یقین ہے کہ وہ ضرور ادھر کو اسکی فکر میں آئیں گے اور یہ تدبیر کرینگے کہ اس طلسم کو فتح کرکے سمندر کو قتل کریں اور وہ وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے ہزاروں طلسم فتح کیے ہیں تو اس طلسم کی کیا اصل ہے انکا اقبال ایسا ہے کہ کوئی ان کے اقبال کی برابری نہیں کر سکتا ہے معلوم ہوا کہ

اب عمر طلسم تمام ہو گئی ہی جب تو یہان سمندر بھاگ کر آیا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ نے تو یہان سب
کے پاس سے پروانے یہان کے آنے کے لیے تھے تو سمندر سے بھی لے لیا ہوتا اُن کے پاس
کیون رہنے دیا جو وہ یہان آئے اور بربادی طلسم کی صورت پیدا ہونے کے سامان ہوے بادشاہ
نے فرمایا کہ سمندر جادو کے پاس میرا دیا ہوا پروانہ نہین ہی انکو خود **ایوان تاجدار** مالک نہ طاق
نے دیا ہی اور ایک طلسم بھی تعلیم کیا ہی وہ مین کیونکر لے سکتا تھا اور کیونکر سمندر کو منع کر سکتا تھا
میرا دیا ہوا ہوتا تو ضرور منع کرتا اور پروانہ لے لیتا پھر وہ نہ آسکتا مگر مین یہ تم سے کہے دیتا ہون کہ چاہے سمندر
خورسند ہو جاہے ناراض وہ اگر مجھ سے کمک طلب کرے گا اور کہے گا کہ میری کمک کرو تو مین صاف انکار
کر دونگا اور یہ کہونگا کہ آپ یہان تشریف رکھین جب اہل اسلام یہان آئین گے اور ہم سے آپ کو طلب
کرینگے اُس وقت جہان تک ممکن ہوگا ہم مقابلہ کرین گے اور نہ آپ کو دینگے جب وہ بہت پریشان
کرینگے تو یہ امر تو امکان سے خارج ہی کہ ہم آپ کو اُن کے حوالہ کرین اُسوقت مین مقابلہ کرینگے اور کوشش
کرین گے اور جہان تک ممکن ہوگا اُنکو قتل کرین آئندہ جو مرضی خداوند مگر مین بیرون طلسم جا کر اُن سے مقابلہ کرونگا
کسی اور مقام پر نہ آپ کے ہمراہ لشکر دونگا اگر یہ منظور ہو تو قیام فرمائیے ورنہ آپ کو اختیار ہی اور یہی مین نے
تجویز کر لیا ہی اسکے خلاف کبھی نہ کرونگا سرداروں نے عرض کیا کہ یہ آپ کی رائے بہت ٹھیک ہی یہان یہ
باتین ہو رہی ہین اُدھر وہان باغ عشتی طلسم مین سمندر جادو وغیرہ کھڑے ہین کہ وہ حکم پہونچا اُس حکم کا پہونچنا
تھا عشتی طلسم جو آگاہ ہوا اُس نے سر بھار کر دستک دی کہ بڑے زور سے آندھی چلی اور اس شدت سے ہوا چلی
اور خاک اُڑی کہ سمندر مع سرداروں و ناموس کے اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا اور سب کی آنکھین خود بخود
بند ہو گئین اور قدم اُٹھ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد پھر قدم زمین پر پہونچے لوگون کے بولنے کی صدا ان لوگون
کے کان مین آئی اب جو خیال کیا تو نہ وہ ہوا تھی نہ کچھ شور و غل تھا آنکھین کھولین تو اپنے کو ایک دربار مین پایا
دیکھا کہ ایک بہت وسیع ایوان ہی بہت خوشنما بنا ہوا ہی حاجب و دربان یساول و چوبدار موجود ہین ایک
بادشاہ تاج سر پر رکھے ہوے **تخت** پر بیٹھا ہوا ہی گرد و پیش ارکین دولت و مشیران سلطنت کرسیون پر
بیٹھے ہوے ہین وزیر پس پشت کھڑا ہوا ہی یہ سردار و ناموس جو کہ سمندر کے ہمراہ آئے تھے ان مین سے کسی
نے نہ پہچانا مگر **سمندر شاہ** کئی مرتبہ آ چکا ہی وہ بخوبی پہچانتا ہی اُس نے پہچان لیا کہ مین دربار **گنجور شاہ**
مین کھڑا ہوا ہون سمندر کو وہ جاہ و حشم دیکھ کر اپنا جاہ و حشم و شان و شوکت یاد آ گئی ایک مرتبہ آہ سرد
بھر کر آسمان کی طرف دیکھا اور دل مین خیال کیا کہ ایک دن وہ تھا کہ مین اسی طرح سے تخت پر بیٹھا تھا اور
سب سردار حاضر رہتے تھے خوب دربار آراستہ ہوتا تھا جب یہان کبھی انکی ملاقات کو آتا تھا تو یہ بھی بسبب
اُس حکومت کے عزت کرتے تھے یا آج یہ نوبت پہونچی کہ نہ تخت رہا نہ ملک رہا نہ سردار رہے یکہ و تنہا مع
چند سرداروں کے بھاگ کر یہان آئے ہین بامید کمک کوئی خبر بھی نہین لیتا ہی کہ تم کون ہو سمندر تو یہ اپنے
دل مین خیال کر رہا تھا اُدھر **گنجور شاہ** کی نگاہ سمندر پر اور اُسکے سرداروں پر پڑی ناموس بھی سمندر
کے سمندر کے ہمراہ تھے چونکہ کافرون مین پردہ و ستر تو ہی نہین سب انکی عورتین باہر نکلتی ہین خصوصا ساحرون
مین اسی سبب سے سمندر نے اپنے ناموس کو ہمراہ لیا تھا اور ہر مقام پر ہمراہ تھا یہان بھی موجود ہین
جیسے **گنجور شاہ** نے سمندر کو دیکھا گو دل نہ چاہتا تھا کہ استقبال کرون مگر دو وجہون سے دل تو یہ خیال
کیا کہ یہ بہت بڑا بادشاہ تھا اسوقت اسیر پنجۂ قسمت ہوا ہی کہ بھاگ کر ہمارے پاس آیا ہی اور ہم سے کمک
کا خواستگار ہی ضرور عزت کرنا چاہیے کیونکہ جب یہ ساتھ مین آتا تھا جب کہ حاکم تھا تو ہم عزت کرتے تھے

زمانہ کا رنگ ایک طور پر نہیں رہتا ہے گاہے چنین و گاہے چنان پھر خداوند اسکے دن پھیر دین اور
حکومت نصیب ہو تو یہ ضرور شکایت کرینگے کہ جب ہم بھاگ کر گئے تھے تو آپ نے ہماری کچھ عزت
نہ کی دوسرے یہ کہ ایسا نہ ہو کہ بے مروتی سے پیش آوین اور عزت نہ کرین یہ خداوند کو تحریر کرین
اور خداوند یہ حال سُنکے مجھ سے ناراض ہون تو بڑی خرابی ہو یہ خیال کرکے اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف
سمندر جادو کے چلا اسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اُٹھے اور ہمراہ چلے ادھر سے کنجور شاہ
چلا اُدھر سے سمندر جادو مع اپنے سردارون کے طرف ایوان کے چلا کہ راہ مین دونون سے باہم ملاقات
ہوئی اور صاحب سلامت ہوئی کنجور شاہ نے دوڑ کر سمندر جادو کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ کا
فراج کیسا ہے سمندر نے اپنے سردارون سے کہدیا تھا کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہے یہی کنجور شاہ حاکم طلسم ہے
اور یہ سب اسکے اہل دربار ہین کنجور شاہ کے اہل دربار تو سمندر کو بخوبی پہچانتے تھے جب بادشاہون
مین صاحب سلامت ہو چکی کنجور شاہ کے سردارون نے سمندر کو مجرا کیا اور سلام اسی طور سے سمندر
جادو کے سردارون نے کنجور شاہ کو کنجور شاہ سمندر جادو کو اپنے ہمراہ لے کر مع سردارون کے
ایوان مین آیا سمندر کو اپنے برابر تخت پر جگہ دی اور سردارون و ناموس کو کرسیان مرحمت کین جو
کنیزین و غلام تھے وہ اپنے اپنے آقا کی و مالکہ کی پس پشت کھڑے ہوئے جب سب سردار کنجور شاہ و
سمندر کے بیٹھ چکے اُسوقت کنجور شاہ نے داروغہ محلات کو طلب فرما کر حکم دیا کہ چند محل لایق
شاہون کے رہنے کے آراستہ و پیراستہ کرو برائے سمندر شاہ کہ آپ ہمارے مہمان ہین اور تشریف
لائے ہین ہم کو انکی خاطر و مدارات کرنا زیبا ہے اور انکے سردارون و ناموس کے قیام کے لائق ہون
اور کسی شی کی تکلیف نہ ہو اور نہ کسی شی کی احتیاج ہو سب موجود رہے ہر ایک کارخانہ کے داروغہ کو طلب
کرکے اس حکم محکم سے آگاہ کیا اُن سب نے فوراً بند و بست کیا کئی محل عالی شان برائے سمندر جادو
کل سامان سے آراستہ کیے خادم و خدمتگار وغیرہ مقرر کیے اُدھر کنجور شاہ نے بعد فراج پرسی کے سبب
اس طور سے آنے کا سمندر جادو سے دریافت کیا سمندر شاہ نے ایک آہ سرد بھر کر اور آب دیدہ
ہو کر جواب دیا کہ مین اپنی آوارگی و تباہی کا کیا حال بیان کرون اس فلک ناہنجار و زمانہ غدار
کے ہاتھون سے تباہ ہو کر ادھر آیا ہون اس خیال سے کہ شاید تم میرے حال پر رحم کھا کر میری کمک و
مدد کرو کنجور شاہ نے جواب دیا کہ واقعہ تو بیان فرمائیے کہ کیا سانحہ گذرا تب سمندر شاہ نے
بھاگ کرنا آئینہ اندام جادو کا نطاق مین ودد من پناہ دینا ایوان نامدار کا آئینہ اندام جادو
حاکم طلسم اُنیز کو ورائے تعلیم سحر روانہ کرنا طرف بیابان ہولناک کے آئینہ اندام کے عقب مین روانہ
ہونا بدیع الملک کا بحکم صاحبقران ثانی و صاحبقران ثانی کا بدیع الملک کو صاحبقران
ثالث مقرر کرکے طرف خانہ کعبہ کے جانا پہنچنا بدیع الملک کا کنارے دریائے سبز رنگ کے دشت
بہار افزا مین اور جشن تخت نشینی کرنا آنا صنوبر شاہ کا شہر صنوبریہ سے اور دعوت کرنا دیوالون کا
یعنی دیوانہ ہوت و بہوت کا وزیر ہونا بدیع الملک کے اور ان سب کا مسلمان ہونا یہ خبر ہونا
ملکہ سحران سیہ پوش خواہر ملکہ ماہیان طوفان کش اُسکا حباب جادو و سہراب جادو
کو روانہ کرنا برائے اسیری بدیع الملک وغیرہ مارا جانا حباب جادو اور شریک ہونا سہراب
کا اور مسلمان ہونا اور لشکر کے آنا پاس سحران کے سحران کا مقابلہ کرنا لشکر اسلام سے اپنا یہ فرما کر روانہ
کرنا سحاب جادو و شعبہ باد کو صنوبریہ پر آنا انکا سب اہل شہر کو تہ تیغ بنا کر اور صنوبر شاہ کو مع

سرداروں ذناموس کو اسیر کرکے لانا آفتاب جادو نے سپہ سالار کو مع اسیروں کے خدمت
ملکہ سحران میں روانہ کرنا بردے کا لک سحران خواجہ ثالث خفران بن عمر ثانی و دیگر عیاروں کا دریا کے اس
پار آکر عیاری کرکے آفتاب جادو کو قتل کرنا بعد اُسکے سحران کو خواجہ ثالث کا گرفتار کرنا سہراب
جادو عیاری سے قتل کرنا ماہیان طوفان گش کا اپنی بہن کے مرنے سے بہت برہم ہونا اور جو عیار
اس پار آئے تھے انکو مبتلائے سحر کرکے برائے شکار راہی جانا اس خیال سے کہ جو ستارے خراب آئے ہوئے ہیں
اُنکی نحوست دفع ہو جائے خواجہ ثالث کا عیاری کرکے ماہیان طوفان گش کو قتل کرنا شنادر یائے
سبز رنگ کا اوترنا لشکر اسلام کا شہر یقین نمیر اور مقابلہ یقین خود پرست سے اور یقین کا خدا
پرست ہونا اور اپنا ملکہ غزالان آہو چشم و دیگر ساحروں کو برائے کمک یقین خود پرست روانہ
کرنا ملکہ غزالان وغیرہ کا مسلمان ہونا اہل اسلام کا محرابیہ و اقبالیہ و استفالیہ و مرادیہ و حریریہ پر
آنا اور ان سب کا دین اسلام قبول کرنا و شمندریہ پر آنا اور اپنے سرداروں کو برائے مقابلہ روانہ
کرنا قسیم و جسیم وغیرہ کے مقابلے و ادراک وغیرہ کے سعی کے اور ان سب کا ہاتھ سے خدا پرستوں کے
مارا جانا اور ملکہ حور لگبہ روشن تن کا مسلمان ہونا کوہ زمرد کا تباہ ہونا آفاق شاہ کا شریک اہل اسلام
ہونا آنا عشاق نہ طاقی کا اسکا مقابلہ کرنا اور اسکے ابر سحر کا منشام اسکا لامکان بنانا خواجہ ثالث
کا اُسکو مٹانا اور قتل کرنا و عیاریان خواجہ ثالث و دیگر عیاران لشکر اسلام کی و آنا ملکہ ایوان نہ طاقی
کا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرنا آخرکار اُسکا بھی عاجز ہو کر چلا جانا بسبب عیاری خواجہ ثالث کے
اپنا خود لشکر کشی کرنا اپنا نامہ وغیرہ لکھ کر سب کو طلب کرنا ملکہ ایوان کا شریک لشکر اسلام ہونا اور
اپنا نامہ لکھنا گنجور شاہ کو برائے کمک و اسکا جواب آنا بعد جواب آنے کے لشکر لے کر مقابلہ اہل اسلام
میں جانا مقابلہ ہونا عشاق حجرہ نشین کا سب ساحران اسلام کو اسیر کرنا آنا ایوان کا عین وقت
پر اور لڑنا عشاق سے آنا سوہانی برق فرنگ کا مع نیمچہ عشاق کش کے مارا جانا عشاق کا
جنگ مغلوبہ کا واقع ہونا اور اپنا شکست کھانا اہل اسلام سے و لشکر کا تباہ ہونا اور دنیا بھاگ کر صحرا میں
آنا وہاں لشکر کا جمع ہونا لشکر کو طرف صحرائے نہ طاق کے روانہ کرکے اپنا ادھر کو آنا بیان کیا اور یہ بھی
بیان کیا کہ میرے پاس ایک صندوقچہ عطا کیا ہوا خداوند کا تھا اُسمین یہ خاصیت تھی کہ ایک تلوار تھی
جہاں اُس صندوقچہ کو کھولا وہ تلوار حرکت کرکے بالائے آسمان گئی اور وہاں سے حریف پر گری اُسکے دو ٹکڑے ہو
گئے وہ صندوقچہ میری دختر نے مجھ سے کہا اپنے یار و آشنا سہراب کو دیا اور اُسی طور کا ایک
اور صندوقچہ وہاں رکھ دیا میں نے اصلی صندوقچہ جان کرکے ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا تھا کہ اُسکے ذریعہ
سے لشکر اسلام کو غارت کرنا سہراب نے آکر اُس ساحر کو قتل کیا میں نے اُس گیسو بریدہ پر جب بہت
ظلم و ستم کیا تو میری دایہ کسی مکاری سے سہراب سے وہ صندوقچہ حاصل کیا راہ میں ملکہ خفرا ناجی یوسف سے
ملاقات ہوئی اُس سے سب حال بیان گیا وہ دایہ کو قتل کرکے وہی صندوقچہ لے کر اپنے ملک کی طرف
روانہ ہوئی ای بھائی یہ یہ خرابیاں واقع ہوئیں یہ یہ آفتیں نازل ہوئیں اپنے ہاتھ پاؤں اپنے دشمن ہو گئے
عزیزوں نے ساتھ چھوڑ دیا دوستوں کا کیا ذکر ہے اپنے بیگانوں نے منہ موڑ لیا سب نے دشمنی پر کمر کسی
جب کہ اولاد نے یہ حرکت کی تو پھر اوروں کا ذکر بیکار ہے مگر مجھکو آپ سے بڑی امید تھی کہ آپ میری ہر حال میں
شراکت کرینگے مگر بسبب گردش تقدیر کے آپ کو نامہ لکھا اور کمک طلب کی آپ نے بھی جواب صاف
دیا اس امر کی آپ کی ذات سے امید نہ تھی خیر وہ تو جو کچھ ہونا تھا ہوا اب میں آپ کے پاس اس غرض

سے آیا ہون کہ میری کمک فرمایئے میرے ہمراہ لشکر لیکر بیرون طلسم تشریف لے چلیے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اُنکو شکست دیجیے اور میرا تمام ملک اُن کے قبضہ سے نکال کر میرے حوالہ فرمایئے راوی بیان کرتا ہی کہ سمندر شاہ نے کل حال اہل اسلام کا اور اپنا جوکہ ان تینون جلدون مین تحریر ہوا ہی ابتدا سے آخر تک بیان کیا جب سب حال گنجور شاہ سن چکا اُسوقت جواب دیا کہ آپ کا نامہ ضرور آیا اور مین نے وہ جواب ضرور تحریر کیا اور اس وقت پھر آپ سے کہتا ہون کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ مین لشکر لے کر آپ کے ہمراہ بیرون طلسم چلون اور آپ کی کمک کرون مجھکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار دردسر مول لون اور اہل اسلام کو اپنا دشمن بناؤن اور اس مقام اور طلسم کی خرابی اُن کے ہاتھون سے کراؤن یہ تو بالکل خلاف عقل ہی آپ تشریف لائے ہین تو تشریف رکھیے یہان آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی نہ یہان آپ کو کوئی ستا سکتا ہی نہ یہان اہل اسلام آسکتے ہین فرض کردم کہ وہ لشکر کشی کرکے آئے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا یہ ممکن نہین ہی کہ وہ آپ کو یہان سے لیجا سکین یا قتل کرسکین نہ یہ ممکن ہی کہ مین آپ کے ہمراہ چلون اور بیرون طلسم جاکر اُن سے مقابلہ کرون مجھکو اس قسم کی مدد سے معاف فرمایئے مین اپنے مقام سے حرکت نہ کرونگا یہان جو آئیگا اُس سے لڑونگا یہ جو گنجور شاہ نے جواب دیا سمندر جادو کی امید قطع ہوگئی وہ جو امید تھی کہ گنجور شاہ میری کمک کریگا اور لشکر لیکر میرے ہمراہ آئیگا اس جواب سے بالکل امید جاتی رہی صرف اس قدر تو سمندر نے جواب دیا کہ اب کیا کرین یہ زمانہ کی خوبی اور تقدیر کی خوبی ہی آج کل کوئی کسی کا بُرے وقت مین ساتھ نہین دیتا ہی جب وقت سخت ہوتا ہی تو عزیز ساتھ چھوڑ دیتے ہین ہاتھ پانون جواب دیتے ہین دشمن ہوجاتے ہین دوستون کا کیا ذکر ہی خیر اب تو جو پڑی ہی اُسکو اُٹھائینگے یہ کہکر سمندر شاہ ساکت ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے گنجور شاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گنجور شاہ کے سردار آئے سمندر شاہ کو لوگون لے لاکر اُن مکانون مین اتارا جوکہ اُنکے لیے آراستہ کیے گئے تھے سب سردارون کو الگ الگ مقام دیے سمندر شاہ کے لیے نہایت عمدہ محل مقرر کیا سب سردار سمندر شاہ کے اُن مقامون مین آکر مسکن گزین ہوے سمندر شاہ مع ناموس کے اُس محل مین آکر اترا سب سامان سے آراستہ پایا بعد تھوڑی دیر کے سرکار گنجور شاہ سے ہر ایک کے لیے کھانا آیا سب نے کھانا کھایا جب سب اطمینان سے بیٹھے اور ناموس سمندر شاہ اور خود سمندر کو راحت ملی اور اطمینان اس امر سے ہوا کہ اب حریف یہان نہین آسکتا ہی جب تک طلسم فتح نہ ہو اُسوقت سمندر نے اپنے وزیرون امراق وشملاق و دیگر سردارون کو طلب کیا اور کہا کہ تم نے گنجور شاہ کی بے اعتنائی اور کج خلقی دیکھی کس طور سے جواب صاف دیا اب یہ امید تو قطع ہوگئی کہ یہ ہماری کمک کرین لشکر لے کر خود یا کسی سردار کو ہمراہ کرین کہ وہ اہل اسلام سے بیرون طلسم مقابلہ کرے رہا یہ امر کہ اگر اہل اسلام یہان آئے تو اُسوقت مین یہ امر ضرور ہوگا کہ یہ اُنکے دفع کرنے کی کوشش کرینگے صرف طلسم کے بچانے کی غرض سے نہ میرے سبب سے اس حالت مین یہان رہنا اور انکی روٹیان توڑنا اور نگاہون مین حقیر ہونا کیا ضرور ہی یہان سے اور کسی طرف چلو یا جو تم لوگون کی راے ہو وہ بیان کرو میری تو عقل آج کل بالکل خراب ہو رہی ہی شملاق و امراق و دیگر سردارون نے جواب دیا کہ ہم نے سب حال دیکھا اب آپ کو یہ لازم ہی کہ جیسی گنجور شاہ نے بے اعتنائی اور بے مروتی کی ہی اور اپنے کو زحمت سے بچایا ہی تو آپ بھی یہان سے نہ جایئے اسی مقام پر تشریف رکھیے اہل اسلام ضرور آپ کے تعاقب مین آئینگے اُسوقت یہ ضرور بقول آپ کے طلسم کے

بچانے

بچانے کی کوشش کرینگے بس انکو زحمت ہوگی اگر یہ غالب آئے تو آپ کی مراد حاصل ہوگی آپ یہاں سے جاکر اپنے ملک پر قبضہ فرمائیے گا اگر وہ لوگ غالب آئے تو یہ ملک بھی مثل آپ کے ملک کے تباہ ہوگا گنجور شاہ بھی بے دست و پا ہوگا اسوقت کی بے مروتی کی سزا پائے گا اگر آپ یہاں سے چلے جائیے گا تو یہ امر نہ ہوگا یہ طلسم بچ جائے گا لازم ہے کہ اس طلسم کو بھی برباد کرا کے چلئے وہ لعین گنجور شاہ کو اس امر پر غرور ہے کہ ہم صاحب طلسم ہیں کیوں کسی کی کمک کریں یہ غرور ہے کہ ہم بھی اس لائق ہوے کہ ہمارے پاس لوگ پناہ لیتے ہیں اور ہم سے کمک کے خواستگار ہوتے ہیں دوسرے یہ امر ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر گنجور شاہ کمک نہ کرے گا تو میں عرضی خدمت خداوند میں روانہ کرونگا اور اُن سے کمک کا خواستگار ہونگا لہذا عرضی کل واقعات کی خدمت خداوند میں روانہ فرمایئے وہاں سے ضرور کمک آئے گی یا گنجور شاہ کو حکم ہوگا کہ سمندر شاہ کی کمک کرو اسوقت یہ ناچار ہوکر ضرور کمک کرینگے آپ کا مطلب حاصل ہوگا سمندر شاہ نے کہا کہ یہ رائے تمہاری بہت درست ہے تا جواب عرضی میں ضرور یہاں قیام کرونگا اور ضرور کوئی نہ کوئی نتیجہ پیدا ہوگا یا تو کمک آئے گی یا گنجور شاہ کو حکم ملے گا میں کل ہی عرضی روانہ کرونگا اور موافق تمہاری رائے کے عمل کرونگا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک خادم نے آکر عرض کیا کہ وزیر اعظم گنجور شاہ آپ کی ملاقات کے لیے تشریف لائے ہیں سمندر شاہ نے کہا کہ تشریف لائیں اور اپنے سرداروں سے کہا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پیام گنجور شاہ نے بھیجا ہے اس پیام کو بھی سننا چاہیے راوی بیان کرتا ہے کہ وزیر گنجور شاہ کہ اسکا نام سمندر روش جادو ہے بڑا کافر و سیاہ قلب ہے اہل اسلام کا دشمن جانی ہے اور نمک حرام بھی ہے جب اسنے دیکھا کہ بادشاہ نے سمندر شاہ کی کمک سے انکار کیا تو اسکو بڑا صدمہ ہوا اپنے گھر پر آیا اور خیال کیا کہ کسی تدبیر سے بادشاہ کو قتل کرکے سمندر کو تخت حکومت پر بٹھائیے اسی رائے کے لیے سمندر کے پاس آیا ہے جب سمندر نے طلب کیا تو یہ اندر آیا سمندر نے اسکی تعظیم کی اپنے برابر مسند پر بٹھایا مزاج پرسی کی سبب آنے کا دریافت کیا اس مکار و نمک حرام نے کہا کہ میں عرض کرتا ہوں مگر تخلیہ چاہتا ہوں سمندر نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیں ان میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو آپ بیان کریں اسکو کسی سے بیان کریں تب اسنے کہا کہ آپ نے بادشاہ کی حالت کو ملاحظہ فرمایا آپ تو بامید کمک اور امداد اپنا خیال کرکے اور دوستی سابق پر بھروسہ کرکے تشریف لائے اُنھوں نے آپ کے ساتھ یہ بے مروتی فرمائی پہلے جواب نامہ اُس طور کا تحریر کیا مگر آپ نے اسکا بھی خیال نہ کیا تشریف لائے اسپر یہ واقعہ گذرا مجکو بڑا صدمہ ہوا اصل امر یہ ہے کہ ان کے دل میں محبت خدا پرستوں کی ہے اسی سبب سے یہ مقابلے سے انکار کرتے ہیں اور میں آپ سے کہے دیتا ہوں کہ ادھر اہل اسلام نے آکر اس طلسم پر لشکر کشی کی اور مقابلہ کی نوبت آئی یہ شراکت کر لیں گے اور شریک ہو کر طلسم کو فتح کرا دینگے اور یہ ملک بھی قبضہ خدا پرستاں میں ہو جائے گا بس میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ میں مدت سے بادشاہ سے ناراض ہوں اور اس امر کا جویاں ہوں کہ اگر کوئی اس امر کو قبول کرے کہ ہم یہاں کی حکومت کرینگے تو میں بادشاہ کو اسیر کرکے اسکو حاکم کر دوں میں خود حکومت کرتا مگر سبب یہ ہے کہ یہاں کی حکومت میں شرط ہے کہ جو بادشاہ ہو وہ حاکم یہاں کا ہو سکتا ہے خواہ اسی طلسم کا بادشاہ ہو خواہ بیرون طلسم کا یا جسکو الوان تاجدار بادشاہ کرے اگر بادشاہ نہ ہوگا کوئی سردار یا وزیر ہوگا وہ نہیں حاکم ہو سکتا ہے اگر وہ کسی طریقہ سے حاکم بنایا جائے گا اور تخت پر

بغرض حکمرانی قدم رکھے گا فوراً ہلاک ہوگا سو بسبب خوف ہلاکت کے ہیں بھی اور سب سردار اس بادے باز ہیں اور خوف کرتے ہیں اور آپ بادشاہ بھی ہیں اور ایوان تاجداری کی طرف سے شہر سمندریہ کے بادشاہ تھے اگر آپ اس امر کو قبول کریں تو میں بادشاہ کے قتل کی فکر کروں اور اس قصہ کو یوں پاک کروں کہ انکو قتل کر کے آپ کو یہاں کا بادشاہ کروں آپ لشکر کثیر ہمراہ لے کر بیرون طلسم جا کر خدا پرستوں سے مقابلہ کریں اور انکو شکست دے کر شہر سمندریہ کو بھی اسی طلسم میں شریک فرمائیں عنایت خداوندے آپ ساحر زبردست ہیں اور آپ کے ہمراہ ساحران زبردست بھی ہیں ان سب کاموں کا خوب بندوبست ہوگا میں اس وقت اسی غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کا منشا دریافت کر کے اس امر میں کوشش کروں کیونکہ بادشاہ کا قتل ہونا آسان نہیں ہے وہ حاکم طلسم ہے اور تحفہ جات طلسمی کا مالک ہے جب تک وہ پاس ہوں گے کسی کا دسترس نہ ہوگا ماسوائے فاتح طلسم کے کسی کے ہاتھ سے نہ مارا جائے گا اگر فاتح طلسم کی اطاعت نہ کرے گا اور اگر اطاعت کرے گا تو کچھ بھی نہ ہوگا بس بہت کوشش کرنا ہوگی تب یہ کام ہوگا سمندر بے حد یہ تقریر سن کر بہت خوش ہوگیا اور جامہ جسم میں تنگ ہوگیا سیندروس کو جواب دیا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو کیا اچھی بات ہے میں تمہارا ممنون و مشکور ہوں گا اور وہ مرتبہ اعلیٰ دونگا کہ تم تمام عمر یاد کرو گے اور میں اس امر کو بخوشی خاطر قبول کرتا ہوں تم دیکھنا کہ جو تم نے تدبیر سوچی ہے اگر پوری ہوئی اور میں حاکم طلسم ہوا تو کس خوبی سے ان خداپرستوں کو قتل کرتا ہوں کہ ماہیان دریا در عبان ہوں ان کے حال پر رحم کھائیں اور مجکو رحم نہ آئے سیندروس نمک حرام نے کہا کہ آپ اطمینان رکھیں میں ضرور اس کام کو انجام دونگا تب سمندر نے دو ایسے جو سرداروں نے اسکے انکو دی تھی اپنا دوست سیندروس کو جان کر بیان کی اور کہا کہ میں عرضی خدمت خداوند میں روانہ کرتا ہوں دیکھوں وہاں سے کیا جواب آتا ہے جب تک جواب آئے وہاں سے تم اس عرصہ میں یہاں یہ تدبیر کرو سیندروس نے جواب دیا کہ یہ رائے آپ کی بہت عمدہ ہے شوق سے عرضی تحریر فرمائیے میں یہاں اسکی تدبیر کرتا ہوں جو میں نے گزارش کیا ہے اب کیا بھلا میں گنجورشاہ کو زندہ بھی چھوڑتا ہوں اگر قتل نہ کر سکا تو اسیر ضرور کر لونگا اور سب تحفہ جات لے کر اور آپ کے حوالہ کر کے آپ کو یہاں کا بادشاہ کروں گا اسی قسم کی باتیں بڑے عرصہ تک ہوا کیں اور باہم مشورہ کیے قتل گنجورشاہ و عرضی روانہ کرنے کی آخر رائے یہ قرار پائی کہ سمندر شاہ گنجورشاہ سے یہ فرمائیں کہ میں ایک عرضی خدمت خداوند میں روانہ کرنا چاہتا ہوں برائے طلب کمک آپ از سعدر مہربانی فرمائیے کہ میری عرضی روانہ فرما دیجیے اگر آپ کمک سے انکار فرماتے ہیں تو یہ کام نہ کر دیجیے آئیں کوئی آپ کا نقصان نہیں ہے وہ ضرور اسکو قبول کریں گے سوائے آپ کے دوسرے کی یہ طاقت نہیں ہے کہ یہاں سے عرضی روانہ کر سکے ہاں دو روانہ کر سکتے ہیں سمندر شاہ نے کہا کہ کل میں کہکر اور عرضی لکھ کر روانہ کرا دونگا جب یہ رائے قرار پا چکی سب اپنے اپنے مقام پر آئے وزیر گنجورشاہ بھی اپنے مقام پر آیا اور اس فکر میں مبتلا ہوا کہ کس تدبیر سے بادشاہ کو قتل کروں یا اسیر کروں اور کسی تدبیر سے تحفہ جات طلسمی لے لوں کہ جس کے لینے سے بادشاہ پر دست رس ہو اگر بدون اسکے تحفہ جات لیے جائیں فکر قتل یا گرفتاری کی جائے گی تو مشکل ہوگی اور دسترس نہ ہوگا یہ تو شب بھر اپنے مقام پر اسی فکر میں مبتلا رہا نیند تک نہ آئی ادھر سمندر نے بعد جانے سیندروس کے اپنے وزیروں و سرداروں سے کہا کہ واقعی خداوند سامری نے دوست پیدا کر دیا اور ایک حکومت اگر ہاتھ سے جاتی رہی تو دوسری سلطنت اس سے بہتر کے ملنے کی تدبیر کر دی کہ جسکی تجربے بڑے بادشاہ ہوں گو آرزو تھی اور بڑی یہ میری خوش تقدیری اور نیک بختی کا سبب ہے

کہ خود گنجور شاہ کے دوست دشمن ہو گئے اور میری ہمراہی پر گر کسی واقعی گنجور شاہ نے تجری بے مروتی اور کج خلقی
کو کام فرمایا تھا ایسی بات گنجور شاہ کو میرے ساتھ زیبا نتھی بقول اُسکے وزیر کے ضرور اُسکے دل مین اہل اسلام
کی الفت ہی اسی سبب سے اپنے جواب نامہ مین بھی انکار کمک سے تحریر کیا اور جب مین یہان آیا اور مین نے
کمک کی خواہش کی اُسنے اُسی الفت کے سبب سے انکار کیا ضرور ایسا ہوگا کہ یہ شہر بھی اہل اسلام ہو جائیگا
اور انکا قبضہ طلسم پر کرا دیگا ایسے شخص کا قتل یا اسیر کرنا لازم ہی یہ اُسی بے مروتی اور کج خلقی کی سزا ہی جو
اُسکے دوست اور خیر خواہ و ملازم دشمن ہو گئے میرا کیا نقصان ہی جو مین انکار کرتا وہی لوگ اسکا بندوبست
کرینگے مجکو بلا زحمت و بلا مشقت ایک حکومت وسیع ملیگی مین کیون انکار کرون سب نے جواب دیا کہ
واقعی بہت عمدہ بات ہی جیسا آپ کا گمان ہی اور جو سندروس نے کہا ہی اگر ایسا ہو تو کیا خوب ہو کیسی
حکومت ملے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ قدرت خداوند ہی کہ بدون خواہش کے لوگون نے ہم سے خواہش کی
اگر ایسا ہو تو کیا عجب ہی مین عرضی تو کل ضرور تحریر کرکے روانہ کرونگا تا آنے جواب عرضی کے اگر یہان
سندروس نے جو تدبیر ہم سے کہی ہی اُسکا بندوبست کر دیا اور مین بادشاہ ہو گیا تو بہتر کیا ہی دیکھا کہ پھر کیونکر ان اہل اسلام کا مقابلہ کرتا
ہون اور کیونکر شکست دیتا ہون اور اگر اس عرصہ مین کچھ بندوبست نہ ہوا اور وہان سے کمک آگئی تو اُسکو ہمراہ لے کر جاؤنگا اور
مقابلہ کرونگا اب مجکو ہر طرح سے اطمینان ہی ان دو کامون مین سے ایک ضرور میری خواہش کے موافق ہوگا کل ضرور
گنجور شاہ کے ذریعہ سے عرضی روانہ کرونگا یہ کہکر اور سردارون کو رخصت کرکے داخل محل ہوا سردار اپنے مقام پر
آئے وہ رات تمام ہوئی صبح کو گنجور شاہ نے دربار کیا سب سردار گنجور شاہ حاضر دربار ہوئے سندروس وزیر بھی آیا مگر وہ اور فکر مین ہی کہ سمندر شاہ
مع اپنے سردارون کے آیا گنجور شاہ نے استقبال کر آیا اپنے برابر بٹھایا جب دربار آراستہ ہو چکا اُس وقت
سمندر شاہ نے گنجور شاہ سے کہا کہ آپ نے کمک سے انکار فرمایا اور واقعی آپ کا خیال بہت درست
ہی لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک عرضی بخدمت خداوند طاق روانہ کرون اور اُس مین اپنی حالت تحریر
کرون اور خداوند سے کمک کا خواستگار ہون تا جواب عرضی یہان مقیم رہون اگر کمک آجائے تو اُسکے
ذریعہ سے بیرون طلسم جاکر جہان خدا پرست ہون اُن سے مقابلہ کرون بھلا فرشتگان قدرت سے کون
لڑسکتا ہی خدا پرست مغلوب ہونگے اور مین غالب ہونگا میرا ملک مجکو مل جائیگا اہل اسلام کے قبضہ
سے نکل آئیگا اور اگر کمک نہ آئی اور کچھ جواب نہ آیا تو جیسا حکم ہوگا اُس پر عمل کرونگا یقین ہی کہ اس مین
تو کوئی آپ کا نقصان نہ ہوا اور آپ میری خواہش کے موافق عرضی بذریعہ اپنے روانہ کر دین گنجور شاہ
نے جواب دیا کہ میرا کوئی نقصان نہین ہی آپ عرضی تحریر فرمائین مین اُسے روانہ کر دونگا اور جواب بھی دونگا
دونگا یہ سنکے سمندر شاہ نے شملاق کی طرف دیکھا وہ دوات و قلم لے کر سامنے آیا سمندر نے کہا
کہ ایک عرضی ہماری طرف سے بخدمت خداوند تحریر کرو اُس مین کل حالت ہو اور تحریر کرو کہ یا خداوند
مین نے قبل بھی ایک عرضی بذریعہ فرخ ستارہ پیشانی اپنے دوست کے روانہ کی ہی وہ مجکو ایک آفت
سے بچانے کو آئے تھے اور یہی کہدیا ہی کہ میری تمام حالت جو کہ آپ نے اپنی آنکھ سے ملاحظہ فرمائی
اور مین نے بیان کی ہی خدمت خداوند مین عرض کر دیجیے گا یقین ہی کہ وہ عرضی بخدمت عالی پہونچی ہو
اب مین دوسری عرضی نذر اور تحریر کرتا ہون میرے حال پر از راہ خداوندی رحم فرمائیے دشمنون کے
شر سے نجات دیجیے میری کمک عطا فرمائیے کسی فرشتہ مقرب بارگاہ کو حکم فرمائیے کہ وہ آکر میری کمک کرے
اور خدا پرستون کو تباہ و غارت کرکے میرا ملک اُسکے قبضہ سے نکال کر میرے حوالہ کرے آپ اُن پر اپنا
عذاب نازل فرمائیے اب اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی اور آپ کے بندگان خاص کو بہت ستایا ہی

آپ کے خاص بندے اُنکے ہاتھ سے بہت عاجز و پریشان ہو رہے ہین اُنکا یہ قصد ہے کہ وہ طرف خداوند کے
بھی رخ کرین مین بھاگ کر اُنکے ہاتھ سے شکست کھا کر طلسم گنجورہ تسلیمانی مین پاس گنجور شاہ کے اس
امید سے آیا تھا اور اب یہان اُن خداپرستون کے خوف سے پوشیدہ بیٹھا ہون آپکی مہربانی اور کرم خداوندی
کا منتظر ہون مجکو گنجور شاہ کے پاس آنے سے یہ امید تھی کہ وہ میری کمک کرینگے اور میرا ملک قبضۂ مسلمان
سے مقابلہ کرکے نکال کر میرے حوالہ کرینگے اُنھون نے اس امر سے انکار کیا اور یہ فرمایا کہ تم یہان قیام کرو
جب خداپرست یہان آکر تم کو مجھ سے طلب کرینگے اور طلسم پر لشکرکشی کرینگے تو اُس حالت مین مین اُنسے
مقابلہ کرونگا اور اُنکو شکست دونگا یہان تم سے کوئی نہین لیول سکتا ہے اطمینان رکھو لہذا مین نے پریشان
ہوکر اپنی کل حالت آپ کی خدمت مین بذریعہ عرضی ہذا کے گذارش کی ہے امیدوار کرم خداوندی ہون اور
یہ چاہتا ہون کہ میری کمک فرمائی جاوے اور اہل اسلام پر قہر نازل فرمایا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ اس طلسم
کو بھی اگر درہم و برہم کرین اور آپکے بندگان کو قتل و غارت کرین کیونکہ اُنھون نے اب بہت سر
کشی پر کمر کسی ہے میری بہت جلد خبر لیجیے اور کمک فرمایئے ورنہ مین ہلاک ہوجاؤنگا یہ مضمون جو سمندر شاہ
نے شملاق سے کہا بس شملاق نے پہلے تو بہت کچھ القاب و آداب بڑے شد و مد سے تحریر کیا اُسکے بعد
بجا اس واقعہ کے کی کہ آنا بدیع الملک کا دشت بہار افزا مین اور مقابلہ دیوانون سے اور مسلمان ہونا
صنوبر شاہ وغیرہ کا اور مارا جانا احباب جادو کا اور مقابلہ سحران بالشکر اسلام و مارا جانا آفتاب جادو
و سحران و ماہیان کا اور ثنا دریائے سبز رنگ کا اور مسلمان ہونا سہراب و غزالان و دیگر ساحرون
کا و لشکرکشی اہل اسلام کیطرف لقانیہ و محرابیہ کے یقین خود پرست و محراب شاہ کا بعد مقابلہ مسلمانان
ہونا و اقبال شاد و اشکال شاہ وغیرہ کا بدون مقابلہ مسلمان ہونا و لشکر اسلام کا قریب سمندریہ آنا اور
یہان کے کل مقابلہ مع دیگر واقعات کے و آفاق شاہ وغیرہ کا شریک اہل اسلام ہوکر سمندر شاہ سے
مقابلہ کرنا بعدہ کئی معرکون کے خود سمندر شاہ کا لشکر لے کر مقابلہ اہل اسلام مین جانا اور جنگ و پیکار کا آغاز
ہونا اور مارا جانا عشاق حجرہ نشین کا شکست کھانا سمندر شاہ کا بھاگ کر آنا طلسم گنجورہ مین
گنجور شاہ سے کمک کی خواہش کرنا اُنکا انکار کرنا سب تحریر کیا ساتھ تفصیل کے کوئی واقعہ فروگذاشت
نہین کیا جو کچھ ان جلدون مین تحریر ہوچکا ہے ناظرین کو یاد ہوگا جب یہ سب حالات لکھ چکا اُسکو قسمت وہ
مضمون جو سمندر شاہ نے بتایا تھا وہ لکھا یہ سب لکھکر عرضی طیار کرکے بخدمت سمندر شاہ پیش کی
سمندر شاہ نے عرضی کو دیکھا بہت پسند کیا شملاق نے اُسکو صاف کرکے اُس پر مہر سمندر شاہ
کی کی لفافہ مین بند کرکے اُس پر بھی مہر کرکے پیش کی اب سمندر شاہ نے وہ عرضی وزیر سے لے کر گنجور شاہ
کو دی اور کہا کہ اسکو مہربانی کرکے روانہ فرمایئے اور بہت جلد اور تاکید کر دیجیے گا لے جانے والے سے
کہ اسکا جواب بہت جلد لے کر آئے راوی کہتا ہے کہ گنجور شاہ نے وہ عرضی سمندر کے ہاتھ سے لے کر اپنے
پاس رکھی وزیر گنجور شاہ دیکھ رہا ہے اور جل رہا ہے اس فکر مین ہے کہ کیا تدبیر کرون کیونکر بادشاہ کو قتل
یا اسیر کرون اور سمندر کو بادشاہ کرون یہ نمک حرام تو اس فکر مین ہے ادھر گنجور شاہ نے دبیر سے کہا کہ
ایک عرضی ہماری طرف سے بھی تم اس مضمون کے بعد القاب و آداب خداوندی کے تحریر کرو کہ مین
خدمت خداوندی مین دست بستہ عرض پرداز ہون کہ مین بہ حکم خداوند اس طلسم کا بادشاہ چلا آتا ہون
اور ہمیشہ پابند حکم خداوندی رہا ہون میرے حال پر ہمیشہ عنایت و مہربانی مبذول رہتی ہے آج کل بھی
وہی مہربانی ہے مین [illegible] مگر قصہ سمندر شاہ سے انکار کیا اسکا سبب یہ ہے کہ اول تو مجھ پر یہ حکم خداوند

تھا اور ہی کہ تم اپنے طلسم کو چھوڑ کر کبھی باہر نہ جانا اور نہ کسی پر لشکر کشی کرنا جب تک وہ تمھارے طلسم کی طرف نہ آئے اور تم پر لشکر کشی نہ کرے اُسوقت تک کسی سے مقابلہ نہ کرنا لہذا مین اُسی حکم پر پابند رہا اسی سبب سے مین نے انکار کیا نہ خود برائے کمک لشکر لے کر گیا نہ کسی کو روانہ کیا جب نامہ سمندر شاہ کا دربارۂ طلب کمک آیا صاف انکار کیا اب سمندر شاہ خود اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست اُٹھا کر اور بھاگ کر بحالت خراب طلسم مین تشریف لائے ہین مین نے اُنکو مہمان کیا اور بہت کچھ اطمینان اُنکا کیا جب اُنھون نے کمک کی خواہش کی مین نے انکار کیا اور کہدیا کہ جب کوئی اِدھر لشکر کشی کر کے آئے گا تو مقابلہ کرونگا واقعی یہ امر ہی کہ اُنکی حالت بہت خراب ہی اُن پر رحم واجب ہی اور اُنکی کمک کرنا بھی لازم ہی وہ اسوقت واجب الرحم ہین لیکن جب مین نے کمک کرنے سے انکار فرمایا تو اُنھون نے مجھ سے فرمایا کہ مین ایک عرضی بہ خدمت خداوندا اپنے کل حالات کی تحریر کرتا ہون گو خداوند عالم الغیب ہین وہ سب حالات سے آگاہ ہونگے مگر مجکو بھی فرض ہی کہ مین آگاہ کر کے کمک طلب کرون لہذا تم وہ عرضی میری اپنے ذریعہ سے بخدمت خداوند بھیجدو مین نے منظور کر کے اُنکی عرضی مع اپنی عرضی کے روانہ کی ہی امیدوار ہون کہ جواب سے سرفراز ہون مین بھی اور سمندر شاہ بھی وہ یہان تشریف فرما ہین اور جواب کے منتظر ہین دوسرے سبب انکار کمک کا یہ بھی ہی اور تھا کہ کوئی حکم خداوند کا میرے نام نہین آیا تھا ورنہ آیا ہی کہ تم سمندر شاہ کی کمک کرو بس مین کیونکر بدون حکم عالی کمک کرتا خلاف حکم کر کے مورد قہر خداوندی ہوتا جیسے سمندر شاہ نے خلاف حکم بدون اجازت خداوند اہل اسلام سے مقابلہ کر کے اپنی حالت کی کہ ایک ایک کے پاس دامن پناہ لیتا ہی اور کمک کی خواہش کرتا ہی یہ اُس عدول حکمی کا سبب ہی لہذا مین یہ عرضی پیش کر کے مع عرضی سمندر شاہ کے امیدوار ہون کہ جیسا میرے نام حکم صادر ہو اُس پر عمل کرون اور سمندر شاہ کی دست بستہ سفارش بھی کرتا ہون کہ خداوند اُسکی کمک فرمائین وہ بہت پریشان ہی زیادہ حد ادب جب یہ سب عبارت گنجور شاہ نے بیان کی دبیر نے بہت عمدہ طور سے تحریر کر کے پیش کی گنجور شاہ نے دیکھکر دبیر کو دیا اور کہا کہ صاف کر دو دبیر نے قرطاس طلائی پر بخط طغرا لکھا اور لکھکر لفافہ مین بند کر کے مہر کی تب گنجور شاہ نے دبیر کو عرضی سمندر شاہ کی دی اور کہا کہ اسکو بھی اسی کے ساتھ ملفوف کر دو منشی دونون عرضیان ایک لفافہ مین ملفوف کر کے اور اُس پر مہر کر کے گنجور شاہ کے روبرو پیش کین اُسوقت گنجور شاہ نے وہ عرضیان لے کر سامنے رکھین اور ایک کتاب جو سامنے رکھی تھی اُسکو اُٹھایا اور کھولا اُسمین سے کچھ دیکھکر پڑھا اور دستک دی دستک کا دینا تھا کہ ایک مرتبہ تمام دربار کی زمین کو زلزلہ سا ہوا سب نے دیکھا کہ برابر تخت گنجور شاہ کے زمین شق ہوئی اور ایک ساحر بہت قوی ہیکل بدشکل تمام جسم سے اُسکے شعلے نکلتے ہوئے پیدا ہوا اور آتے ہی گنجور شاہ کو سلام کیا سب اہل دربار کو بغور اُسکے دیکھا کہ گنجور شاہ نے اشارہ کیا ایک کرسی خالی تھی کہ اس کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ سلام کر کے بیٹھ گیا اور کہا کہ کیون آپ نے مجکو یاد فرمایا ہی گنجور شاہ نے کہا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ انکو شراب پلاؤ اور خلعت دو ساقی نے شراب پلائی خلعت مرحمت ہوا جب وہ شراب پی چکا اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اُسوقت گنجور شاہ نے اُس ساحر سے کہا کہ یہ عرضی میری بخدمت خداوند پہونچادو اور اسکا جواب لادو بہت ضروری عرضی ہی بہت جلد جواب لانا یہ کہکر وہ اُسکو دی اُسنے عرضی ہاتھ مین لے کر کہا کہ آپ واقف ہین کہ وہان سے جواب عرصہ مین آتا ہی مین اپنے امکان بھر کوشش کرونگا کہ جہان تک ممکن ہوگا بہت جلد آؤنگا اگر عرصہ ہو تو متردد نہ ہو جیسے گا

گنجور شاہ نے کہا کہ تم کوشش اس امر کی ضرور کرنا کہ جواب جلد ملے اگر جلدی نہ ملے تو خیر جب ملے تب آنا مگر خالی نہ آنا جواب لے کر آنا اُسنے جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر اُس ساحر نے دستک دی کہ دو پر اسکے دونون شانون پر پیدا ہوئے اور وہ عرضی لے کر بیرون ایوان آیا اور ایک طرف کو اُڑ کر چلا یہ ساحر تو عرضی سمندر شاہ و گنجور شاہ کی لیکر طرف منطاق کے جاتا ہے دیکھیے اب کیا جواب لے کر آتا ہے اور کیا جواب آتا ہے بعد جانے ساحر کے گنجور شاہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے محل مین انتظار جواب عرضی کرنے لگا وزیر گنجور شاہ اپنے مقام پر آیا اور اس فکر مین مصروف ہوا کہ کس طور سے بادشاہ کو قتل یا اسیر کرون سمندر شاہ مع اپنے سردارون کے اپنے مقام پر آیا اور جواب عرضی کا منتظر ہوا اب ان سکو اپنی اپنی فکر مین مبتلا رکھا جاتا ہے یعنی ساحر کو طرف منطاق کے روان چھوڑا جاتا ہے کہ وہ عرضیان لے کر جاتا ہے سمندر شاہ کو طلسم مین مقیم رکھا جاتا ہے انتظار جواب عرضی مین اور وزیر بدتدبیر گنجور شاہ کو فکر قتل گنجور شاہ مین اور ہم مین اس کتاب کو اسی مقام پر تمام کرتا ہون انشاء اللہ تعالے بشرط حیات دیکھا جائے گا والسلام خیر الختام تمام شد کتاب ہذا فقط

تقریظ از جانب مصنف کتاب ہذا

ہزار ہزار شکر اُس خداے برتر کا کہ جس نے تمام عالم کو خلق فرمایا اور انسان کو اشرف مخلوقات بنایا اور مجھ ایسے ناچیز و حقیر کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ اہل فہم و اہل سخن قدر فرماتے ہین ورنہ مین اس لائق نتھا کہ یہ میری قدر ہوتی اور میرے کلام کو لوگ پسند فرماتے یہ اُسی کی عنایت و بندہ نوازی ہے شکر ہے خداوند کریم کا کہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بحسن و خوبی تمام ہوئی اور مجھکو خداوند کریم نے اس بار سے سبکدوش فرمایا اب میری دعا خداوند تعالے سے یہ ہے کہ پسند خاطر ناظرین نکتہ فہم دقیقہ رس ہو اور شائقین و ناظرین ملاحظہ فرما کر مجھکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین مین حقیر و ناچیز بخدمت شائقین و ناظرین دست بستہ عرض پرداز ہون کہ اگر کوئی غلطی یا بے ربطی عبارت یا کوئی مقام پر کسی قسم کا نقصان واقع ہوا ہو تو اُسکو معاف فرمایئے گا کیونکہ انسان سہو و نسیان سے مرکب ہے اُسکے آب و گل مین نسیان ہے اور آپ لوگ پردہ پوش و عیب پوش ہین مجھکو امید قوی ہے آپ لوگون کی ذات والاصفات سے کہ ضرور اگر کوئی غلطی یا کوئی نقص نظر کیمیا اثر سے گذرے گا اُسکو خیال نفرمایئے گا بلکہ پردہ دل مین پوشیدہ فرما کر میری عرق ریزی کی طرف خیال فرما کر خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمایئے گا میری رب العالمین سے یہ دعا ہے کہ وہ تا صد و سی سال جناب معلی القاب حاتم وقت دستگیر بیکسان غربا پرور شریف نواز یعنی جناب منشی پراگ نرامین صاحب بہادر دام ظلہ العالی کو سلامت مع باکرامت رکھے کہ جو میری قدر فرماتے ہین اور آپ لوگون کو بھی کہ آپ بھی قدر فرماتے ہین الٰہی آمین یا رب العالمین تمام شد والسلام فقط

خاتمہ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بخیر و خوبی اختتام کو پہونچی اور منظور نظر نظارگیان ہنر پرور ہوئی اور بکمال حسن و خوبی سے بعرق ریزی مہتمان سلیقہ شعار و تصحیح مولوی محمد اسمعیل قدیم کارپرداز مطبع ہذا ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء انجام پذیر ہوئی

قیمت	نام کتاب
عہ پ	طلسم نوخیز جمشیدی - جلد اول
عہ	ایضاً جلد دوم
عہ ر	ایضاً جلد سوم
عہ پ	قصۂ ٹھگ در سہ حصہ - مطبوعۂ غیر -
۱۲ ر پ	" حصۂ چہارم "
عہ پ	پیر نابالغ در دو حصہ - "
عہ ر پ	سوانح عمری عمرو عیار - "
ے پ	سیرت محمدیہ - "
۷ ر پ	تاج کامیابی - "
عہ پ	سوانح عمری شیطان - "
عہ پ ۱۲ ر	الف لیلہ و دنیازاد - بطرز ناول
عہ پ	الف لیلہ نثر - بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت -
۶ ر پ	پھول والون کی سیر - مطبوعۂ غیر -
عہ پ	اخوان الصفا - اردو چھاپہ ٹیپ مطبوعۂ غیر -
۱۱ ر پ	ترجمہ اردو رابن سن کروسو - چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول قابل دید ہے - مطبوعۂ غیر -
عہ ۹۶ ر	ترجمۂ داستان امیر حمزہ بالتصویر - ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ - مترجمۂ مولوی عبد اللہ و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین -
	بوستان خیال - مصنفۂ محمد تقی خان ان کو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندۂ گجرات - یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوئے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا اُنکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے آخر انھون نے چند اجزا ایک قصۂ تازہ کے تصنیف کر کے اُس محفل مین سُنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصۂ دلآویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ

قیمت	نام کتاب
	سے ممتاز ہوئے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصۂ عجیب کیواسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اردوے معلے کے اسکا رواج جاتا رہا اس زمانہ مین کہ فارسی کا رواج کالعدم ہوگیا تو اتنی بڑی کتاب کا اردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے انکا پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا اصل کتاب کی بزبان فارسی اٹھارہ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین بہ تفصیل ذیل ہین:-
عہ پ	۱ - جلد مہدی نامہ -
عہ پ	۲ - جلد دوحۃ الابصار - موسوم بہ معز الدین نامہ
ے پ ۲ ر	۳ - جلد ضیاء الابصار - موسوم بہ جمشید نامہ -
عہ پ	۴ - جلد شمس النہار - ترجمۂ خورشید نامہ -
ے پ	۵ - جلد مطلع الانوار -
عہ پ	۶ - جلد خزینۃ الاسرار -
عہ ر پ	۷ - جلد نور الانوار - ترجمۂ خورشید نامہ -
عہ ر پ	۸ - جلد مشرق الآثار - ترجمۂ خورشید نامہ -
ے ر پ	۹ - جلد تفریح الاحرار - ترجمۂ معز الدین نامہ
عہ پ	الف لیلہ بالتصویر - دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار اور ایک رات کا عربی مین ہے اُسکا ترجمہ اردو مین منجانب مطبع منشی طوطا رام شایان مرحوم نے کیا تھا - بہ مزید نظر ثانی جناب مولوی محمد حامد علی خان متخلص بہ حامد کاغذ سفید ولایتی -
۲ ر	قصۂ اگر گل - قصۂ مشہور

نام کتاب	قیمت
فسانۂ عجائب جلی قلم بالتصویر - بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور کاغذ سفید گندہ -	۹ر ب
ایضاً - کاغذ خاکی گندہ -	۷ر ب
الف لیلہ بالتصویر - کامل ہر چہار جلد یکجائی مترجمہ مولانا محمد حامد علی خان صاحب مطبوعہ ۱۹۳۴ء	
۱ - کاغذ سفید چکنا -	۱۵ر ب
۲ - کاغذ رسمی سفید -	۱۴ر ب
قصۂ سندباد جہازی - ماخوذ از قصۂ الف لیلہ	۲ر ب
کامروپ کا جادو - اُردو کاغذ سفید -	۲ر ب
جادۂ تسخیر - قصہ دلچسپ از نواب محمد حیدر علی خانصاحب -	۱ر ب
فسانۂ عجائب متوسط قلم - مصنفۂ مرزا رجب علی بیگ سرور مرحوم -	۶ ر
ایضاً - بلا تصویر خفی قلم حسب مراتب بالا -	۳ ر
سروش سخن بالتصویر - بجواب فسانۂ عجائب از سید فخرالدین حسین مودودی -	۵ر۳ ۴
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۴ر۳ ۴
طلسم حیرت - افسانہ دلچسپ از منشی جعفر علی تخلص بہ شیون -	۵ ر
باغ و بہار - معروف بہ قصۂ چہار درویش بالتصویر	۳ ر
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۳ر۲ ۴
لطائف الظرفا - مرتبۂ منشی دیبی پرشاد صاحب جس مین ڈیڑھ سو سے زیادہ عمدہ عمدہ تڑاق پڑاق لطیفے ہین -	۳ر ب
تفریح الطلبا - مرتبۂ منشی دیبی پرشاد صاحب جس مین ۱۵ نتیجہ خیز حکایات مع نتائج و فوائد ہین اور لطف یہ ہی کہ کوئی بھی حکایت فرضی و خیالی نہین ہی -	۲ر ب

نام کتاب	قیمت
قصہ جات نظم	
الف لیلہ منظوم - کی متفرق جلدین حسب ذیل فروخت مین ہین - کامل مجلد -	۸ر ب
جلد اول از منشی طوطا رام شایان -	۱۲ر ب
ایضاً - جلد دوم 〃 کاغذ سفید	۱۰ر ب
ایضاً - جلد سوم 〃	۶ر ب
ایضاً - جلد چہارم - از منشی شادی لال صاحب کاغذ خاکی و سفید -	۱۳ر ب
بحر دانش - مطبوعۂ غیر -	۸ ر
آہ وحشی - ترجمہ ہنس جواہر از منشی محمد احسن بلگرامی -	۸ر ب
قصۂ ماہی گیر -	۶ ۴
ناٹک ہمت عالی - معروف بگل بکاؤلی حصۂ اول مولفۂ مولوی الٰہی بخش صاحب -	۲ ر
قصۂ ماہ رمضان - از عبداللہ خان -	۳ پائی
قصہ قاضی جونپور - حمق و عقل کا امتحان -	۹ پائی
قصۂ جمجمہ -	۶ پائی
قصہ شاہ روم - بالتصویر -	۶ پائی
قصۂ شیخ منصور - از شیخ احمد متخلص بہ رسا	۹ پائی
سنگاسن بتیسی - از منشی لکھمن لال -	۳ ر
گلزار ابراہیم - قصۂ حضرت ابراہیم ادہم -	۲ر۳ ۴
چشمۂ شیرین - قصۂ شیرین و فرہاد -	۱ر۳ ۴
جوگن نامہ - از میان باطن اکبرآبادی -	۹ پائی
ایجاد رنگین - حکایات نصائح از رنگین دہلوی -	۱ ر
مجموعہ - چوہے نامہ و بلی نامہ و افیونی نامہ از منشی بینی رام -	۱ ر
پدماوت اُردو - از عبرت و عشرت -	۳ ر
فسانۂ عجائب منظوم - از منشی بھولاناتھ	۱ ر